مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ

6

سلسلة خدمة الحديث النبوی

صحیح ابنِ خزیمہ

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج: نصیر احمد کاشف فوائد: محمد فاروق رفیع نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

صحیح ابنِ خزیمہ

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ — ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی

زیر نگرانی: مولانا محمد فاروق رفیع — نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی ۱۷۔ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
042-37357587

صحیح ابنِ خزیمہ

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ
تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی

تخریج: نصیر احمد کاشف فوائد: محمد فاروق رفیع نظرثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

اہتمام: محمد رمضان محمدی محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی ۱۷-الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

عرضِ ناشر ---------- 49

عرضِ مترجم ---------- 53

امام ابن خزیمہ کے حالاتِ زندگی ---------- 55

كِتَابُ الْوُضُوءِ — وضو کے متعلق ابواب ---------- 63

١ ......بَابُ ذِكْرِ الْخَبْرِ الثَّابِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَنَّ إِتْمَامَ الْوُضُوءِ مِنَ الْإِسْلَامِ — نبی اکرم ﷺ سے ثابت حدیث کا بیان کہ وضو کی تکمیل (وضوء کو مکمل کرنا) اسلام کا جزو ہے ---------- 63

٢ ......بَابُ ذِكْرِ فَضَائِلِ الْوُضُوْءِ يَكُوْنُ بَعْدَهُ صَلَاةٌ مَكْتُوْبَةٌ — اس وضو کے فضائل کا بیان جس کے بعد فرض نماز ادا کی جائے 65

٣ ......بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ الْوُضُوْءِ ثَلَاثاً ثَلَاثاً يَكُوْنُ بَعْدَهُ صَلَاةُ تَطَوُّعٍ لَا يُحَدِّثُ الْمُصَلِّي فِيهَا نَفْسَهُ — اس وضو کی فضیلت کا بیان جس میں اعضاء تین تین بار دھوئے جائیں، اور نفلی نماز ادا کی جائے جس میں نمازی اپنے نفس سے بات چیت نہ کرے ---------- 66

٤ ......باب ذكر حط الخطايا بِالْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ صَلَاةٍ تَكُوْنُ بَعْدَهُ — بغیر نماز پڑھے، صرف وضو ہی سے گناہ معاف ہونے کا بیان 68

٥ ......بَابُ ذِكْرُ حَطِّ الْخَطَايَا وَ رَفْعِ الدَّرَجَاتِ فِي الْجَنَّةِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَ إِعْطَاءِ مُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ أَجْرَ الْمُرَابِطِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ — مشقت اور تکلیف کے باوجود مکمل وضو کرنے سے گناہوں کے معاف ہونے، جنت میں درجات کی بلندی اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والے کو جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کے برابر ثواب دیے جانے کا بیان ---------- 69

٦ ......بَابُ ذِكْرُ عَلَامَةِ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِيْنَ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ بِآثَارِ الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلَامَةٌ يُعْرَفُوْنَ بِهَا فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ — نبی اکرم ﷺ کی امت، جسے اللہ تعالیٰ نے بہترین امت بنایا اور انہیں لوگوں کی بھلائی کے لیے پیدا کیا ہے، کی نشانی قیامت کے روز آثار وضو ہوگی جس سے وہ پہچانے جائیں گے ---- 71

٧ ......بَابُ اسْتِحْبَابُ تَطْوِيْلِ التَّحْجِيْلِ بِغَسْلِ الْعَضُدَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ إِذِ الْحِلْيَةُ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ — وضو میں عضدین (کندھے اور کہنی کے درمیان کے حصے تک بازو) دھو کر تحجیل کو لمبا کرنا مستحب ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ کے حکم (

الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحُكْمِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى ﷺ — پر عمل کرنے) کی وجہ سے قیامت کے روز (مومن کا) زیور وضو کے مقامات تک پہنچے گا ---------- 73

۸...... بَابُ نَفْيِ قَبُوْلِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ وَضُوْءٍ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ — وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی، اس کے متعلق مجمل غیر مفسر حدیث کا بیان ---------- 74

۹...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا — گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان ---------- 76

۱۰...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَوْجَبَ الْوُضُوْءَ عَلٰى بَعْضِ الْقَائِمِيْنَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا عَلٰى كُلِّ قَائِمٍ إِلَى الصَّلَاةِ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کے لیے کھڑے ہونے والے کچھ لوگوں پر وضو فرض کیا ہے (یعنی جن کا وضو ٹوٹ چکا ہو) نہ کہ ہر نماز پڑھنے والے پر ---------- 77

۱۱...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو صرف حدث سے واجب ہوتا ہے ---------- 80

۱۲...... بَابُ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى طُهْرٍ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ كَانَ مِمَّا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ — وضو واجب کرنے والے حدث کے بغیر طہارت کی حالت میں نبی اکرم ﷺ کے وضو کی کیفیت کا بیان ---------- 81

جِمَاعُ الْأَبْوَابِ الْأَحْدَاثِ الْمُوْجِبَةِ لِلْوُضُوْءِ — وضو کو واجب کرنے والے احداث کے ابواب کا مجموعہ ---------- 83

۱۳...... بَابُ ذِكْرِ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ وَ النَّوْمِ — پاخانہ، پیشاب اور نیند سے وضو واجب ہونے کا بیان ---------- 83

۱٤...... بَابُ ذِكْرِ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذِيِّ — مذی سے وضو کے واجب ہونے کا بیان ---------- 85

۱۵...... بَابُ الْأَمْرِ بِغُسْلِ الْفَرْجِ مِنَ الْمَذِيِّ مَعَ الْوُضُوْءِ — مذی نکلنے سے وضو کرتے وقت شرم گاہ دھونے کے حکم کا بیان 86

۱٦...... بَابُ الْأَمْرِ بِنَضْحِ الْفَرْجِ مِنَ الْمَذِيِّ — مذی (نکلنے) سے شرم گاہ کو دھونے کا حکم ہے ---------- 87

۱۷...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِغَسْلِ الْفَرْجِ وَ نَضْحِهِ مِنَ الْمَذِيِّ أَمْرُ نَدْبٍ وَ إِرْشَادٍ، لَا أَمْرُ فَرِيْضَةٍ إِيْجَابٍ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ مذی نکلنے سے شرم گاہ کو دھونا اور اسے چھینٹے مارنا مستحب ہے فرض اور واجب نہیں ---------- 89

۱۸...... بَابُ ذِكْرِ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ — اس ریح کے نکلنے سے وضو کے وجوب کا بیان جس کی آواز کانوں

الَّذِی یَسْمَعُ صَوْتَهَا بِالأُذُنِ أَوْ یُوجَدُ رَائِحَتُهَا بِالأَنْفِ — سے سنی جائے یا ناک سے بومحسوس کی جائے ---------- 89

۱۹......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوُضُوءَ لَا يَجِبُ إِلَّا بِيَقِينِ حَدَثٍ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو صرف یقینی حدث ہی سے واجب ہوتا ہے ---------- 90

۲۰......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الِاسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالأَلِفِ وَاللَّامِ قَدْ لَا يَحْوِي جَمِيعَ الْمَعَانِي الَّتِي تَدْخُلُ فِي ذٰلِكَ الِاسْمِ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ الف ولام کے ساتھ معرفہ بننے والا اسم کبھی ان تمام معانی کا احاطہ نہیں کرتا جو اس اسم میں داخل ہوتے ہیں ---------- 91

۲۱......بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ مُخْتَصَراً عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ — رسول اللہ ﷺ سے مروی مختصر روایت کا بیان ---------- 92

۲۲......بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي لِلَفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا — گزشتہ مختصر روایت کی مفسر روایت کا بیان ---------- 92

۲۳......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّمْسَ قَدْ يَكُونُ بِالْيَدِ ، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ اللَّمْسَ لَا يَكُونُ إِلَّا بِجِمَاعٍ بِالْفَرْجِ فِي الْفَرْجِ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ لمس (چھونا) کبھی ہاتھ سے بھی ہوتا ہے اس شخص کے قول کے برعکس جو کہتا ہے کہ لمس صرف شرم گاہ کے شرم گاہ میں جماع کرنے ہی کو کہتے ہیں ---------- 95

۲۴......بَابُ الأَمْرِ بِالْوُضُوءِ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الإِبِلِ — ۲۴......اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنے کا حکم ---------- 98

۲۵......بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ — شرم گاہ کو چھونے سے وضو کرنا مستحب ہے ---------- 101

۲۶......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُحْدِثَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ قَبْلَ وَقْتِ الصَّلَاةِ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ بے وضو شخص پر نماز کے وقت سے پہلے وضو واجب نہیں ہوتا ---------- 102

جِمَاعُ أَبْوَابِ الأَفْعَالِ اللَّوَاتِي لَا تُوجِبُ الْوُضُوءَ — ایسے افعال کا مجموعہ جو وضو کو واجب نہیں کرتے ---------- 104

۲۷بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ خُرُوجَ الدَّمِ مِنْ غَيْرِ مَخْرَجِ الْحَدَثِ لَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ — اس حدیث کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ پیشاب یا پاخانے کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ سے خون کا نکلنا وضو واجب نہیں کرتا 104

۲۸......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ وَطِءَ الأَنْجَاسِ لَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ گندگی روندنا وضو کو واجب نہیں کرتا 107

۲۹......بَابُ إِسْقَاطِ إِيجَابِ الْوُضُوءِ مِنْ أَكْلِ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ أَوْ غَيَّرَتْهُ — جس کھانے کو آگ سے گرم کیا جائے یا پکایا جائے اس کے کھانے سے وضو واجب نہیں ہوتا ---------- 108

۳۰......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّحْمَ الَّذِي — اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی ﷺ نے جس گوشت کے

تَرَكَ النَّبِيُّ ﷺ الْوُضُوْءَ مِنْ أَكْلِهِ كَانَ لَحْمَ غَنَمٍ ، لَا لَحْمَ إِبِلٍ

کھانے سے وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا گوشت تھا، اونٹ کا گوشت نہیں ---------------------------------- 109

۳۱...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ تَرْكَ النَّبِيِّ ﷺ الْوُضُوْءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ أَوْ غَيَّرَتْ نَاسِخٌ لِوُضُوْئِهِ كَانَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ أَوْ غَيَّرَتْ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا آگ پر گرم ہونے والی یا اس پر پکنے والی چیز کھا کر وضو نہ کرنا، آگ سے گرم ہونے والی یا اس پر پکنے والی چیز سے آپ کے وضو کرنے کا ناسخ ہے ------------------------------------ 110

۳۲...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ وَ الْمَضْمَضَةِ مِنْ أَكْلِ اللَّحْمِ إِذِ الْعَرَبُ قَدْ تُسَمِّي غُسْلَ الْيَدَيْنِ وُضُوْءًا

۳۲......گوشت کھانے سے ہاتھ نہ دھونے اور کلی نہ کرنے کی رخصت ہے کیونکہ عرب کبھی ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہہ دیتے ہیں---- 110

۳۳...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ السَّيِّءَ وَ الْفُحْشَ فِي الْمَنْطِقِ لَا يُوْجِبُ وُضُوْءًا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بدکلامی اور فحش گوئی وضو واجب نہیں کرتی ---------------------------------- 112

۳۴...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَضْمَضَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ

دودھ پی کر کلی کرنا مستحب ہے ------------------- 112

۳۵...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمَضْمَضَةَ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ اسْتِحْبَابٌ لِإِزَالَةِ الدَّسَمِ مِنَ الْفَمِ وَ إِذْهَابُهُ ، لَا لِإِيْجَابِ الْمَضْمَضَةِ مِنْ شُرْبِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دودھ پی کر منہ سے چکنائی ختم کرنے اور صفائی کے لیے کلی کرنا مستحب ہے دودھ پی کر کلی کرنا واجب نہیں ہے ---------------------------------- 113

۳۶...... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَّقَ بِهِ بَيْنَ نَبِيِّهِ ﷺ وَ بَيْنَ أُمَّتِهِ فِي النَّوْمِ

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ اور آپ کی امت کے درمیان نیند میں فرق رکھا ہے ------------ 113

جَمَاعُ أَبْوَابِ الْآدَابِ الْمُحْتَاجِ إِلَيْهَا فِي إِتْيَانِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ إِلَى الْفَرَاغِ مِنْهَا

پیشاب اور پاخانے کے لیے جاتے ہوئے اور ان سے فراغت کے وقت ضروری آداب کا مجموعہ ------------------ 116

۳۷...... بَابُ التَّبَاعُدِ عَنِ الْغَائِطِ فِي الصَّحَارَى عَنِ النَّاسِ

قضائے حاجت کے لیے لوگوں سے دور صحراؤں میں جانا چاہیے 116

۳۸...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ التَّبَاعُدِ عَنِ النَّاسِ عِنْدَ الْبَوْلِ

پیشاب کرتے وقت لوگوں سے (زیادہ) دور نہ جانے کی رخصت ہے ------------------------------------ 117

۳۹...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْغَائِطِ

قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا مستحب ہے-------- 118

۴۰...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوْجِ لِلْبَرَازِ

عورتوں کو قضائے حاجت کے لیے رات کے وقت صحراؤں میں

بِاللَّيْلِ إِلَى الصَّحَارِىٰ — جانے کی اجازت ہے ---------------------------- 119

۴۱..... بَابُ التَّحَفُّظِ مِنَ الْبَوْلِ كَي لَا يَصِيبَ الْبَدَنَ وَ الثِّيَابَ وَ التَّغْلِيظَ فِي تَرْكِ غَسْلِهِ إِذَا أَصَابَ الْبَدَنَ أَوِ الثِّيَابَ — بدن اور کپڑوں کو پیشاب لگنے سے بچانا چاہیے، اگر بدن یا کپڑوں کو پیشاب لگ جائے تو اسے نہ دھونے پر سخت وعید ہے -- 120

۴۲..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا عِنْدَ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ ، بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ — پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے اور پشت کرنے کی ممانعت کے متعلق نبی ﷺ سے مروی حدیث کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے ------------ 122

۴۳..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بَعْدَ — قبلہ کی طرف منہ کرکے پیشاب کرنے کے متعلق نبی ﷺ سے مجمل غیر مفسر ممانعت کے بعد ---------------------- 122

۴۴..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ — گزشتہ دو ابواب میں مذکور دو احادیث کی تفسیر کرنے والی حدیث کا بیان-- 123

۴۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ قَائِماً — کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی رخصت ہے ---------- 125

۴۶..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَفْرِيجِ الرِّجْلَيْنِ عِنْدَ الْبَوْلِ قَائِماً ، إِذْ هُوَ أَحْرَى أَنْ لَّا يَنْشُرَ الْبَوْلُ عَلَى الْفَخِذَيْنِ وَ السَّاقَيْنِ — کھڑے ہو کر پیشاب کرتے وقت ٹانگوں کو پھیلانا مستحب ہے کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ پیشاب رانوں اور پنڈلیوں پر نہ پھیلے ------------------------------ 126

۴۷..... بَابُ كَرَاهِيَةِ تَسْمِيَةِ الْبَائِلِ مُهْرِيقاً لِلْمَاءِ — پیشاب کرنے والے کو پانی بہانے والا کہنا مکروہ ہے ---- 126

۴۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ فِي الطَّسَاسِ — پیالے یا تھال میں پیشاب کرنے کی رخصت ہے ------ 127

۴۹..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ الَّذِي لَا يَجْرِيْ وَ فِي نَهْيِهِ عَنْ ذٰلِكَ دَلَالَةٌ عَلَى إِبَاحَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الْجَارِيِّ — ایسے کھڑے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے جو چلتا نہ ہو اس ممانعت میں چلتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی رخصت کی دلیل بھی ہے ---------------------------------- 127

۵۰..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّغَوُّطِ عِلَّةَ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ وَ ظِلِّهِمُ الَّذِي هُوَ مَجَالِسُهُمْ — مسلمانوں کے راستے اور ان کی سایہ دار بیٹھنے کی جگہوں میں قضائے حاجت کرنا منع ہے------------------------------ 128

۵۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ — شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونا منع ہے --------------- 130

۵۲..... بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ عِنْدَ دُخُولِ الْمُتَوَضَّأِ — ۵۲..... بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت شیطان ملعون سے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ مانگنی چاہیے ------------------- 130

۵۳..... بَابُ إِعْدَادِ الْأَحْجَارِ لِلِاسْتِنْجَاءِ عِنْدَ — قضائے حاجت کے بعد استنجا کرنے کے لیے ڈھیلے گن کر استعمال

إِتْيَانِ الْغَائِطِ
کرنا ---------- 131

٥٤ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُحَادَثَةِ عَلَى الْغَائِطِ
قضائے حاجت کرتے وقت باتیں کرنا منع ہے ---------- 132

٥٥ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَظَرِ الْمُسْلِمِ إِلَى عَوْرَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ
مسلمان شخص کے لیے اپنے مسلمان بھائی کی شرم گاہ کی طرف دیکھنا منع ہے ---------- 133

٥٦ ...... بَابُ كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ يُسَلِّمُ عَلَى الْبَائِلِ
پیشاب کرنے والے کو سلام کیا جائے تو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے ---------- 134

جِمَاعُ الْأَبْوَابِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْأَحْجَارِ
پتھروں سے استنجا کرنے کے ابواب کا مجموعہ ---------- 135

٥٧ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالِاسْتِطَابَةِ بِالْأَحْجَارِ
پتھروں (ڈھیلوں) سے استنجا کرنے کے حکم کا بیان ---------- 135

٥٨ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالِاسْتِطَابَةِ بِالْأَحْجَارِ وِتراً شَفْعاً
ستنجا کرنے کے لیے جفت کی بجائے طاق پتھر کرنے کا حکم ہے ---------- 136

٥٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالِاسْتِطَابَةِ وِتْرًا، هُوَ الْوِتْرُ الَّذِي يَزِيدُ عَلَى الْوَاحِدِ، الثَّلَاثَ فَمَا فَوْقَهُ مِنَ الْوِتْرِ، إِذِ الْوَاحِدُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْوِتْرِ وَالِاسْتِطَابَةُ بِحَجَرٍ وَاحِدٍ غَيْرُ مُجْزِئَةٍ إِذَا النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَمَرَ أَنْ لَا يُكْتَفَى بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فِي الِاسْتِطَابَةِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ استنجا کے لیے طاق ڈھیلے استعمال کرنے کے حکم سے مراد وہ طاق ہے جو ایک سے زائد، تین یا اس سے زائد ہو (مثلاً پانچ، سات ......) کیونکہ ایک پر بھی کبھی طاق کا اطلاق ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ایک ڈھیلے سے استنجا کرنا کافی نہیں ہوتا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ استنجا کے لیے تین سے کم پتھروں کو کافی نہ سمجھا جائے ---------- 137

٦٠ ...... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوِتْرِ فِي الِاسْتِطَابَةِ أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ لَا أَمْرُ إِيجَابٍ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ استنجا کے لیے طاق ڈھیلے استعمال کرنے کا حکم استحبابی ہے، وجوبی نہیں ---------- 138

٦١ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِطَابَةِ بِالْيَمِينِ
دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے ---------- 138

٦٢ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِطَابَةِ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ
تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا کرنا منع ہے ---------- 140

٦٣ ...... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِطَابَةِ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ
تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا کرنے سے منع کی دلیل کا بیان ---------- 140

٦٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ وَالرَّوْثِ
اس سبب کا بیان جس کی وجہ سے ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے ---------- 141

جِمَاعُ الْأَبْوَابِ، الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ
پانی سے استنجا کرنے کے ابواب کا مجموعہ ---------- 144

٦٥...... بَـابُ ذِكْرِ ثَنَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْمُتَطَهِّرِيْنَ بِالْمَاءِ
پانی سے طہارت حاصل کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے، اس تعریف کا بیان ---------------------------- 144

٦٦...... بَابُ ذِكْرِ اسْتِنْجَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَاءِ .
نبی ﷺ کے پانی سے استنجا کرنے کا بیان ------------ 145

٦٧...... بَابُ تَسْمِيَةِ الاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ فِطْرَةً .
پانی سے استنجا کرنے کو فطرت کا نام دیا گیا ہے -------- 146

٦٨...... بَـابُ دَلْكِ الْيَـدِ بِـالْأَرْضِ وَغَسْلِهِمَا بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ
پانی سے استنجا کرنے کے بعد ہاتھوں کو زمین پر رگڑنا اور پانی سے دھونا -- 147

٦٩...... بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمُتَوَضَّأ .
بیت الخلاء سے نکلنے پر دعا پڑھنی چاہیے -------------- 148

جَمَاعُ الْأَبْوَابِ ، ذِكْرُ الْمَاءِ الَّذِي لَا يَنْجُسُ وَالَّذِي يَنْجُسُ إِذَا خَالَطَتْهُ نَجَاسَةٌ
اس پانی کے ابواب کے مجموعے کا بیان جو ناپاک نہیں ہوتا اور وہ پانی جو نجاست ملنے سے ناپاک ہو جاتا ہے------- 149

٧٠...... بَـابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي نَفْيِ تَنْجِيْسِ الْمَاءِ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ ، بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ
اس حدیث کا بیان جو نبی اکرم ﷺ سے پانی کے ناپاک ہونے کی نفی کے بارے میں مجمل غیر مفسر الفاظ کے ساتھ مروی ہے، اس کے الفاظ عام ہیں اور اس سے مراد خاص ہے ----- 149

٧١......بَـابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا
گذشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان ----------- 150

٧٢...... بَـابُ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ، بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ ، وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ ﷺ ((وَالْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)) لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ ، عَلَى مَابَيَّنْتُهُ قَبْلُ ـ أَرَادَ الْمَاءَ الَّذِيْ يَكُوْنُ قُلَّتَيْنِ فَصَاعِداً ـ
کھڑے پانی میں جنبی کے نہانے کی ممانعت کا بیان، عام الفاظ کے ساتھ جب کہ اس سے مراد خاص ہے۔ اس میں دلیل بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان "پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی" کے الفاظ عام ہیں جب کہ ان سے مراد خاص ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ آپ کی مراد وہ پانی ہے جو دو مٹکے یا اس سے زیادہ ہو -------------------------------- 152

٧٣......بَـابُ النَّهْيِ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي قَدْ بِيْلَ فِيْهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ مِنْهُ بِذِكْرِ لَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ
اس کھڑے پانی سے وضو کرنے اور پینے کی ممانعت کا بیان جس میں پیشاب کیا گیا ہو، اس کا بیان عام الفاظ کے ساتھ ہے جبکہ مراد خاص ہے ----------------------------- 153

٧٤......بَابُ الْأَمْرِ غَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ
کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے دھونے کا حکم ہے ---- 153

٧٥......بَـابُ الْأَمْرِ بِـإِهْرَاقِ الْمَاءِ الَّذِي وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ
جس پانی میں کتا منہ ڈال دے اسے بہانے اور برتن کو دھونے کا حکم ہے ----------------------------- 154

٧٦...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ غَمْسِ الْمُسْتَيْقِظِ مِنَ النَّوْمِ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ غَسْلِهَا

نیند سے بیدار ہونے والے شخص کا، اپنا ہاتھ دھوئے بغیر برتن میں ڈالنے کی ممانعت ہے ---------------------------- 156

٧٧...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مِنْهُ ، أَيْ أَنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ أَتَتْ يَدُهُ مِنْ جَسَدِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان ''وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے'' سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اسے علم نہیں ہے کہ اس کا ہاتھ اس کے جسم پر کہاں لگا ہے -- 156

٧٨...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمَاءَ إِذَا خَالَطَهُ فَرْثُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ لَمْ يُنَجِّسْ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کی گوبر اگر پانی میں مل جائے تو وہ پانی ناپاک نہیں ------ 157

٧٩...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ

بلی کے جوٹھے سے وضو کرنے کی رخصت ہے -------- 159

٨٠...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ سُقُوطَ الذُّبَابِ فِي الْمَاءِ لَا يُنَجِّسُهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مکھی کا پانی میں گرنا اسے ناپاک نہیں کرتا -- 162

٨١...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ

استعمال شدہ پانی سے وضو کرنا جائز ہے ------------ 163

٨٢...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ فَضْلِ وُضُوْءِ الْمُتَوَضِّيءِ

وضو کرنے والے کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے -- 164

٨٣...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ فَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْأَةِ

عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے -- 165

٨٤...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ بِفَضْلِ غُسْلِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْجَنَابَةِ

عورت کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے -- 165

٨٥...... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ سُؤْرَ الْحَائِضِ لَيْسَ بِنَجِسٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حائضہ عورت کا جوٹھا ناپاک نہیں ہے -- 166

٨٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ ، إِذْ مَاؤُهُ طَهُورٌ ، مَيْتَتُهُ حِلٌّ

سمندر کے پانی سے غسل اور وضو کرنے کی رخصت ہے کیونکہ اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے -------------- 167

٨٧...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي يَكُونُ فِي أَوَانِي أَهْلِ الشِّرْكِ وَأَسْقِيَتِهِمْ ، وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْإِهَابَ يَطْهُرُ بِدِبَاغِ الْمُشْرِكِينَ إِيَّاهُ

مشرکوں کے برتنوں اور مشکیزوں میں موجود پانی سے وضو اور غسل کرنے کی رخصت ہے، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ مشرکوں کی دباغت سے چمڑے پاک صاف ہو جاتے ہیں ---- 169

۸۸...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ	مردار کے دباغت شدہ چمڑے میں موجود پانی سے وضو کرنا جائز ہے	170
۸۹...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ أَبْوَالَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ لَيْسَ بِنَجِسٍ ، وَلَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ إِذَا خَالَطَهُ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب ناپاک نہیں ہے اور اگر وہ پانی میں مل جائے تو پانی پلید نہیں ہوتا	171
۹۰...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي إِجَازَةِ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ	ایک مد پانی سے وضو کرنے کی اجازت کے متعلق نبی ﷺ سے مروی حدیث کا بیان	172
۹۱...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ تَوْقِيْتَ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ ، أَنَّ الْوُضُوْءَ بِالْمُدِّ يَجْزِئُ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو کرنے کے لیے ایک مد پانی کی مقدار مقرر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک مد پانی سے کیا گیا وضو درست ہے	173
۹۲...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ بِأَقَلَّ مِنْ قَدْرِ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ	ایک مد سے کم پانی سے وضو کرنے کی رخصت ہے	174
۹۳...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ لَا تَوْقِيْتَ فِي قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِي يَتَوَضَّأُ بِهِ الْمَرْءُ فَيَضِيْقُ عَلَى الْمُتَوَضِّيءِ أَنْ يَزِيْدَ عَلَيْهِ أَوْ يَنْقُصَ مِنْهُ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو کرنے کے لیے پانی کی ایسی مقدار مقرر نہیں ہے کہ جس سے کمی و بیشی کرتے ہوئے وضو کرنے والا تنگی اور حرج محسوس کرے	175
۹۴...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَصْدِ فِي صَبِّ الْمَاءِ وَ كَرَاهَةِ التَّعَدِّي فِيْهِ وَ الْأَمْرُ بِاتِّقَاءِ وَسْوَسَةِ الْمَاءِ	(وضو کرتے وقت) پانی کے استعمال میں میانہ روی مستحب ہے اور اسراف کرنا مکروہ ہے۔ نیز پانی کے وسوسے سے بچنا چاہیے	176
جُمَاعُ الْأَبْوَابِ ، الْأَوَانِيّ اللَّوَاتِي يُتَوَضَّأُ فِيْهِنَّ أَوْ يُغْتَسَلَ	ان برتنوں کے متعلق ابواب کا مجموعہ جن سے وضو اور غسل کیا جاتا ہے۔	177
۹۵...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ والغسل فی أوانی النحاس	پیتل کے برتن میں وضوء اور غسل کرنا جائز ہے	177
۹۶...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ أَوَانِي الزُّجَاجِ	شیشے کے برتن سے وضو کرنا جائز ہے	178
۹۷...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنَ الرَّكْوَةِ وَالْقَعْبِ	چمڑے کے چھوٹے اور بڑے برتن سے وضو کرنا جائز ہے	179
۹۸...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْجِفَانِ وَالْقِصَاعِ	ٹب اور بڑے پیالوں سے وضو کرنا جائز ہے	180
۹۹...... بَابُ الْأَمْرِ بِتَغْطِيَةِ الْأَوَانِي الَّتِي يَكُوْنُ فِيْهَا	ان برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم ہے جن میں وضو کا پانی ہو، اس سلسلے	

عربی	اردو	صفحہ
الْمَاءُ لِلْوُضُوْءِ ، بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ وَلَفْظُ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ	میں مذکور مجمل غیر مفسر روایت کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے	181
١٠٠ ...... بَابُ ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا	گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان	182
١٠١ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْمِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ تَخْمِيرِ الْأَوَانِي وَالْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَخْمِيرِ الْإِنَاءِ	برتنوں کو ڈھانپتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا حکم ہے اور اس علت کا بیان جس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے برتن ڈھانپنے کا حکم دیا ہے	183
جُمَّاعُ أَبْوَابِ سُنَنِ السِّوَاكِ وَفَضَائِلِهِ	مسواک کی سنتوں اور اس کے فضائل کے ابواب کا مجموعہ	187
وَإِنَّمَا بَدَأْنَا بِذِكْرِ السِّوَاكِ قَبْلَ صِفَةِ الْوُضُوْءِ لِبَدْءِ النَّبِيِّ ﷺ بِهِ قَبْلَ الْوُضُوْءِ عِنْدَ دُخُوْلِ مَنْزِلِهِ .	ہم نے مسواک کے ذکر سے ابتداء کی ہے، وضو کی کیفیت بیان کرنے سے پہلے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت وضو سے پہلے مسواک سے ابتداء فرماتے تھے۔	187
١٠٢ ...... بَابُ بَدْءِ النَّبِيِّ ﷺ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ دُخُوْلِهِ مَنْزِلَهُ	نبی اکرم ﷺ کا اپنے گھر داخل ہوتے وقت مسواک سے ابتداء کرنا	187
١٠٣ ...... بَابُ فَضْلِ السِّوَاكِ وَتَطْهِيرِ الْفَمِ بِهِ	مسواک کی فضیلت اور اس سے منہ صاف کرنے کا بیان	188
١٠٤ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّسَوُّكِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ النَّوْمِ لِلتَّهَجُّدِ	تہجد کے لیے نیند سے بیدار ہو کر مسواک کرنا مستحب ہے	188
١٠٥ ...... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ	جس نماز کے لیے مسواک کی جائے وہ اس نماز سے افضل ہے جس کے لیے مسواک نہ کی جائے، بشرطیکہ اس سلسلے میں مذکورہ حدیث صحیح ہو	189
١٠٦ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ أَمْرُ نَدْبٍ وَفَضِيلَةٍ لَا أَمْرُ وُجُوْبٍ وَفَرِيضَةٍ	ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہے۔ وجوبی یا فرضی حکم نہیں	190
١٠٧ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالسِّوَاكِ أَمْرُ فَضِيلَةٍ لَا أَمْرُ فَرِيضَةٍ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسواک کرنے کا حکم افضلیت کے لیے ہے فرضیت کے لیے نہیں	190
١٠٨ ...... بَابُ صِفَةِ اسْتِيَاكِ النَّبِيِّ ﷺ	نبی اکرم ﷺ کے مسواک کرنے کی کیفیت کا بیان	192
جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْوُضُوْءِ وَسُنَنِهِ	وضو اور اس کی سنتوں کے ابواب کا مجموعہ	193
١٠٩ ...... بَابُ إِيجَابِ إِحْدَاثِ النِّيَّةِ لِلْوُضُوْءِ	وضو اور غسل کے لیے نیت کرنا واجب ہے	193

باب	ترجمہ	صفحہ
وَالْغُسْلِ		
١١٠ ...... بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ الْوُضُوْءِ	وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنی چاہیے	194
١١١ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِغَسْلِ الْيَدَيْنِ ثَلَاثًا ، عِنْدَ الِاسْتِيْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ	نیند سے بیدار ہو کر دونوں ہاتھوں کو کسی برتن میں ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھونے کا حکم ہے	195
١١٢ ...... بَابُ كَرَاهَةِ مُعَارَضَةِ خَبَرِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْقِيَاسِ وَالرَّأْيِ	قیاس اور شخصی رائے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی حدیث کی مخالفت کرنا مکروہ ہے	196
١١٣ ...... بَابُ صِفَةِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ وَصِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ	دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے انہیں دھونے کی کیفیت اور نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کا بیان	197
١١٤ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ، وَالْوُضُوْءُ مَرَّةً مَرَّةً	ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جائز ہے اور اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھونا جائز ہے	198
١١٥ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْاِسْتِنْشَاقِ عِنْدَ الِاسْتِيْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ ، وَذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أُمِرَ بِهِ	نیند سے بیدار ہو کر ناک صاف کرنے کے حکم اور اس علت کا بیان جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے	199
١١٦ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْمُبَالَغَةِ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِذَا كَانَ الْمُتَوَضِّيءُ مُفْطِرًا غَيْرَ صَائِمٍ	وضو کرنے والا اگر روزے دار نہ ہو تو وضو کرتے ہوئے ناک میں خوب اچھی طرح اس کو پانی چڑھانا چاہیے	200
١١٧ ...... بَابُ تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ فِي الْوُضُوْءِ عِنْدَ غَسْلِ الْوَجْهِ	وضو میں چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا	200
١١٨ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَكِّ الْوَجْهِ بِالْمَاءِ عِنْدَ غَسْلِ الْوَجْهِ	چہرہ دھونے وقت چہرے کو پانی سے اچھی طرح ملنا مستحب ہے	202
١١٩ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَجْدِيْدِ حَمْلِ الْمَاءِ لِمَسْحِ الرَّأْسِ غَيْرَ فَضْلِ بَلَلِ الْيَدَيْنِ	سر کے مسح کے لیے دونوں ہاتھوں سے بچے ہوئے پانی کے علاوہ نیا پانی لینا مستحب ہے	203
١٢٠ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْحِ الرَّأْسِ بِالْيَدَيْنِ جَمِيْعًا لِيَكُوْنَ أَوْعَبَ لِمَسْحِ جَمِيْعِ الرَّأْسِ . وَصِفَةِ الْمَسْحِ ، وَالْبَدْءِ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ قَبْلَ الْمُؤَخَّرِ فِي الْمَسْحِ	دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کرنا مستحب ہے تاکہ سارے سر کا مسح ہو جائے، اور مسح کی کیفیت کا بیان، اور مسح پچھلی جانب سے پہلے پیشانی سے شروع کیا جائے گا	204
١٢١ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى	اس بات کی دلیل کا بیان کہ سر کا مسح ہاتھوں پر بچی ہوئی تری سے	

الرَّأْسِ إِنَّمَا يَكُوْنُ بِمَا يَبْقَى مِنْ بَلَلِ الْمَاءِ عَلَى الْيَدَيْنِ، لَا بِنَفْسِ الْمَاءِ كَمَا يَكُوْنُ الْغَسْلُ بِالْمَاء
ہوگا نہ کہ اصل پانی سے جس طرح کہ پانی سے (کوئی عضو) دھویا جاتا ہے ---------- 205

۱۲۲...... بَابُ مَسْحِ جَمِيعِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوْءِ
وضو میں اپنے تمام سر کا مسح کرنا ---------- 205

۱۲۳...... بَابُ مَسْحِ بَاطِنِ الْأُذُنَيْنِ وَ ظَاهِرِهِمَا
دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کرنا ----- 206

۱۲٤...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عِلَّةٍ أَنَّ الْكَعْبَيْنِ اللَّذَيْنِ أَمِرَ الْمُتَوَضِّئُ بِغَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَيْهِمَا، الْعَظْمَانِ النَّاتِئَانِ فِي جَانِبَيِ الْقَدَمِ، لَا الْعَظْمُ الصَّغِيْرُ النَّاتِئُ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ، عَلَى مَا يَتَوَهَّمُهُ مِنْ يَتَحَذْلَقُ مِمَّنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَلَا لُغَةَ الْعَرَبِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ وہ دونوں ٹخنے جہاں تک وضو کرنے والے کو پاؤں دھونے کا حکم دیا گیا ہے وہ قدم کے دونوں جانب ابھری ہوئی دو ہڈیاں ہیں۔ قدم کے اوپر ابھری ہوئی چھوٹی ہڈی مراد نہیں ہے جیسا کہ بعض کم فہم اور عرب لغت نہ جاننے والے شیخی خوروں کو وہم ہوا ہے ---------- 206

۱۲۵...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ غَسْلُ الْعَقِبَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ
وضو میں ایڑیوں کے نہ دھونے پر وعید کا بیان ---------- 209

۱۲٦...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ غَسْلِ بُطُوْنِ الْأَقْدَامِ فِي الْوُضُوْءِ
وضو میں قدموں کے نچلے حصے کو نہ دھونے پر وعید و عذاب کا بیان ---------- 210

۱۲۷...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ غَيْرُ جَائِزٍ، لَا كَمَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ وَالْخَوَارِجُ
رافضیوں اور خارجیوں کے دعوے کے برعکس اس بات کی دلیل کا بیان کہ قدموں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے ---------- 211

۱۲۸...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا أَمَرَ بِغَسْلِ الْقَدَمَيْنِ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ لَا بِمَسْحِهِمَا، عَلَى مَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ وَالْخَوَارِجُ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ عزوجل نے اپنے فرمان: ﴿وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ ''پاؤں ٹخنوں سمیت'' میں رافضیوں اور خارجیوں کے دعوے کے برعکس قدموں کو دھونے کا حکم دیا ہے مسح کرنے کا نہیں ---------- 212

۱۲۹...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَتَرْكِ غَسْلِهِمَا فِي الْوُضُوْءِ
وضو میں پاؤں پر مسح کرنے اور انہیں نہ دھونے پر وعید کا بیان ---------- 213

۱۳۰...... بَابُ غَسْلِ أَنَامِلِ الْقَدَمَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ
وضو میں پاؤں کی انگلیاں دھونے کا بیان ---------- 214

۱۳۱...... بَابُ تَخْلِيْلِ أَصَابِعِ الْقَدَمَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ
وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا ---------- 214

۱۳۲...... بَابُ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا
نبی اکرم ﷺ کے تین تین بار وضو کرنے کی کیفیت کا بیان

ثَلاثاً ---------- 215

١٣٣ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ
دو دو بار وضو کرنا جائز ہے ---------- 215

١٣٤ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً
ایک ایک مرتبہ وضو کرنا جائز ہے ---------- 216

١٣٥ ...... بَابُ إِبَاحَةِ غَسْلِ بَعْضِ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ شَفْعاً وَبَعْضِهِ وِتْراً
بعض اعضائے وضو کو جفت اور بعض کو طاق مرتبہ دھونا جائز ہے ---------- 216

١٣٦ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِى غَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ أَكْثَرَ مِنْ ثَلاثٍ
اعضائے وضو کو تین سے زیادہ مرتبہ دھونے پر وعید کا بیان ---------- 218

١٣٧ ...... بَابُ الأَمْرِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ
وضو مکمل کرنے کا حکم ---------- 219

١٣٨ ...... بَابُ ذِكْرِ تَكْفِيْرِ الْخَطَايَا وَالزِّيَادَةِ فِى الْحَسَنَاتِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ
تکلیف اور مشقت کے باوجود مکمل وضو کرنا گناہوں کی بخشش اور نیکیوں میں اضافے کا باعث ہے ---------- 220

١٣٩ ...... بَابُ الأَمْرِ بِالتَّيَامُنِ فِى الْوُضُوْءِ ، أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ لا أَمْرُ إِيْجَابٍ
وضو میں دائیں طرف سے (اعضائے وضو) دھونا مستحب ہے واجب نہیں ---------- 221

١٤٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الأَمْرَ بِالْبَدْءِ بِالتَّيَامُنِ فِى الْوُضُوْءِ أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ وَاخْتِيَارٍ وَلا أَمْرُ فَرْضٍ وَ إِيْجَابٍ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو میں دائیں طرف سے شروع کرنے کا حکم استحبابی اور اختیاری ہے، فرضی یا وجوبی حکم نہیں ہے ---------- 221

١٤١ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِى الْمَسْحِ عَلَى الْعَمَامَةِ
پگڑی پر مسح کرنے کی رخصت ہے ---------- 222

جِمَاعُ أَبْوَابِ ، الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ
موزوں پر مسح کرنے کے ابواب کا مجموعہ ---------- 224

١٤٢ ...... بَابُ ذِكْرِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ تَوْقِيْتٍ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيْمِ بِذِكْرِ أَخْبَارٍ مُجْمَلَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ
مجمل، غیر مفسر روایات کے ذریعے مسافر اور مقیم شخص کے لیے مدت کے تعین کے ذکر کے بغیر موزوں پر مسح کرنے کا بیان ---------- 224

١٤٣ ...... بَابُ ذِكْرِ مَسْحِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِى الْحَضَرِ
حضر (قیام کی حالت) میں نبی اکرم ﷺ کا موزوں پر مسح کرنا ---------- 225

١٤٤ ...... بَابُ ذِكْرِ مَسْحِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ نُزُوْلِ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ
سورہ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ کے موزوں پر مسح کرنے کا بیان، اس شخص کے دعوے کے برعکس جو کہتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سورہ مائدہ نازل ہونے سے پہلے موزوں پر مسح کیا تھا ---------- 226

باب	ترجمہ	صفحہ
١٤٥ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْمُوْقَيْنِ	موٹے موزوں پر مسح کرنے کی رخصت ہے	28
١٤٦ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْأَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا	(مسح کے متعلق) گذشتہ مجمل الفاظ کی تفسیر کرنے والی حدیث کا بیان	228
١٤٧ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ لَابِسَ أَحَدَ الْخُفَّيْنِ قَبْلَ غَسْلِ كِلَا الرِّجْلَيْنِ ، إِذْ لَبِسَ الْخُفَّ الْآخَرَ بَعْدَ غَسْلِ الرِّجْلِ الْأُخْرٰى ، غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا أَحْدَثَ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ دونوں پاؤں دھونے سے پہلے ایک موزہ پہننے والا شخص جب دوسرا موزہ پاؤں دھونے کے بعد پہنے تو وضو ٹوٹنے کے بعد اس کے لیے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے	230
١٤٨ ...... بَابُ ذِكْرِ تَوْقِيْتِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيْمِ وَالْمُسَافِرِ	مقیم اور مسافر شخص کے لیے موزوں پر مسح کرنے کے وقت کے تعین کا بیان	232
١٤٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَمْرُ إِبَاحَةٍ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم جواز کے لیے ہے	232
١٥٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الرُّخْصَةَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الْحَدَثِ الَّذِي يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ دُوْنَ الْجَنَابَةِ الَّتِي تُوْجِبُ الْغُسْلَ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ موزوں پر مسح کرنے کی رخصت اس حدث سے ہے جو صرف وضو واجب کرتا ہے، جنابت کے حدث سے نہیں جو غسل واجب کرتا ہے	233
١٥١ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ رَغْبَةً عَنِ السُّنَّةِ	سنت نبوی ﷺ سے بے رغبتی کرتے ہوئے اسے ترک کرنے پر وعید کا بیان	234
١٥٢ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ	جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کی رخصت ہے	234
١٥٣ ...... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ مُجْمَلَةً	جوتوں پر مسح کرنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے مروی مجمل روایات کا بیان	235
١٥٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى النَّعْلَيْنِ كَانَ فِي وُضُوْءٍ مُتَطَوَّعٍ بِهِ ، لَا فِي وُضُوْءٍ وَاجِبٍ عَلَيْهِ مِنْ حَدَثٍ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا جوتوں پر مسح کرنا نفلی وضو میں تھا، اس وضو میں نہیں تھا جو آپ پر اس حدث کی وجہ سے واجب ہوتا جو وضو کو واجب کرتا ہے	236
١٥٥ ...... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الرِّجْلَيْنِ مُجْمَلَةً	دونوں پاؤں پر مسح کرنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے مروی مجمل روایات کا بیان	236

١٥٦ ……بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْقَدَمَيْنِ كَانَ وَهُوَ طَاهِرٌ لَا مُحْدِثٌ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا دونوں قدموں پر مسح کرنا طہارت (باوضو ہونے) کی حالت میں تھا۔ بے وضو ہونے کی حالت میں نہ تھا۔ ---------- 237

١٥٧ ……بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اسْتِعَانَةِ الْمُتَوَضِّيءِ بِمَنْ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ لِيُطَهِّرَ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ يَتَوَهَّمُ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ أَنَّ هٰذَا مِنَ الْكِبْرِ
وضو کرنے والا، وضو (میں سہولت) کے لیے کسی پانی ڈالنے والے کی مدد لے سکتا ہے صوفیوں کے مذہب کے برعکس جو اسے تکبر سمجھتے ہیں---------- 238

١٥٨ …… بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وُضُوْءِ الْجَمَاعَةِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ
ایک ہی برتن سے پوری جماعت وضو کر سکتی ہے ---------- 239

١٥٩ …… بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ
ایک ہی برتن سے مرد و خواتین کے وضو کرنے کی رخصت ہے ---------- 239

جَمَاعُ أَبْوَابِ، فُضُوْلِ التَّطْهِيْرِ وَ الْاِسْتِحْبَابِ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابٍ
غیر واجب، اضافی طہارت اور مستحب وضو کے متعلق ابواب کا مجموعہ ---------- 241

١٦٠ …… بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ الذِّكْرُ عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ مُبَاحاً
اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے وضو کرنا مستحب ہے اگرچہ وہ ذکر بغیر وضو بھی جائز ہو ---------- 241

١٦١ ……بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ كَرَاهِيَّةَ النَّبِيِّ ﷺ لِذِكْرِ اللّٰهِ عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ كَانَتْ إِذَا الذِّكْرُ عَلَى طَهَارَةٍ أَفْضَلُ، لَا أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ. إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کو ناپسند کرنا اس لیے تھا کہ طہارت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا افضل ہے، اس لیے نہیں کہ بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے ---------- 242

١٦٢ …… بَابُ الرُّخْصَةِ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَهُوَ أَفْضَلُ الذِّكْرِ عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ
وضو کیے بغیر قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی رخصت ہے، حالانکہ قرآن مجید کی تلاوت افضل ترین ذکر ہے ---------- 242

١٦٣ ……بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِلدُّعَاءِ وَمَسْأَلَةِ اللّٰهِ لِيَكُوْنَ الْمَرْءُ طَاهِراً عِنْدَ الدُّعَاءِ وَالْمَسْأَلَةِ
دعا اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے لیے وضو کرنا مستحب ہے۔ تاکہ آدمی دعا اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے وقت پاک (باوضو) ہو ---------- 244

١٦٤ …… بَابُ اسْتِحْبَابِ وُضُوْءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ
جنبی شخص جب سونے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے وضو کرنا

النَّوْمَ

١٦٥ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْوُضُوْءَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ الْجُنُبُ لِلنَّوْمِ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ إِذِ الْعَرَبُ قَدْ تُسَمِّي غَسْلَ الْيَدَيْنِ وُضُوْءاً

١٦٦ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ الذَّكَرِ مَعَ الْوُضُوْءِ إِذَا أَرَادَ الْجُنُبُ النَّوْمَ

١٦٧ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ الْأَكْلَ

١٦٨ ...... بَابُ اسْتِحْبَابُ الْوُضُوْءِ عِنْدَ النَّوْمِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنِ الْمَرْءُ جُنُباً لِيَكُوْنَ مَبِيْتُهُ عَلَى طَهَارَةٍ

١٦٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْوُضُوْءَ الَّذِيْ أُمِرَ بِهِ الْجُنُبُ لِلْأَكْلِ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ سَوَاءً

١٧٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْأَكْلِ أَمْرُ نَدْبٍ وَ إِرْشَادٍ وَفَضِيْلَةٍ وَ إِبَاحَةٍ

١٧١ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ جَمِيْعَ مَا ذَكَرْتُ مِنَ الْأَبْوَابِ مِنْ وُضُوْءِ الْاِسْتِحْبَابِ عَلَى مَا ذَكَرْتُ، أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ ذٰلِكَ كُلُّهُ أَمْرُ نَدْبٍ وَ إِرْشَادٍ وَفَضِيْلَةٍ، لَا أَمْرُ فَرْضٍ وَإِيْجَابٍ

١٧٢ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ عِنْدَ مُعَاوَدَةِ الْجِمَاعِ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ

١٧٣ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْوُضُوْءَ لِلْمُعَاوَدَةِ لِلْجِمَاعِ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ

١٧٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوُضُوْءِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْجِمَاعِ أَمْرُ نَدْبٍ وَإِرْشَادٍ

١٧٥ ...... بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيْلِ وَالشَّهَادَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ

مستحب ہے ---------- 246

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کو سونے کے لیے جس وضو کا حکم دیا گیا ہے وہ نماز کے وضو جیسا ہے کیونکہ عرب دونوں ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہہ دیتے ہیں ---------- 246

جب جنبی سونے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے وضو کے ساتھ شرم گاہ کو دھونا مستحب ہے ---------- 247

جنبی شخص جب کچھ کھانا چاہے تو اس کے لیے وضو کرنا مستحب ہے ---------- 247

سوتے وقت وضو کرنا مستحب ہے اگرچہ آدمی جنبی نہ ہو تا کہ وہ طہارت (پاکیزگی) کی حالت میں رات گزارے ---------- 248

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کو کچھ کھانے کے لیے جس وضو کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ نماز کے وضو جیسا وضو ہی ہے -- 249

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کے لیے کھانے کا ارادہ کرتے وقت وضو کرنے کا حکم ندب و ارشاد اور فضیلت و اباحت کے لیے ہے ---------- 250

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مستحب وضو کے بارے میں وہ تمام ابواب جنہیں میں نے ذکر کیا ہے ان سے وضو کا حکم ندب و ارشاد اور فضیلت کے لیے ہے، فرض اور واجب نہیں ہے ---------- 250

دوبارہ جماع کرتے وقت وضو کرنا مستحب ہے، اس سلسلے میں مجمل غیر مفسر روایت کا بیان ---------- 251

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دوبارہ جماع کرنے کے لیے وضو، نماز کے وضو جیسا وضو ہے ---------- 251

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دوبارہ جماع کا ارادہ کرتے وقت وضو کرنے کا حکم ندب و ارشاد کے لیے ہے ---------- 252

لا الہ الا اللہ اور نبی اکرم ﷺ کی رسالت و عبودیت کی گواہی

بِالرِّسَالَةِ وَالْعُبُوْدِيَّةِ

دینے کی فضیلت کا بیان---------------------------- 252

جِمَاعُ أَبْوَابِ، غُسْلِ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت کے متعلق ابواب کا مجموعہ -------------- 255

۱۷۶ ......بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ فِي الْجِمَاعِ مِنْ غَيْرِ إِمْنَاءٍ قَدْ نُسِخَ بَعْضُ أَحْكَامِهَا

منی کے انزال کے بغیر جماع کرنے سے غسل نہ کرنے کی رخصت کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے مروی احادیث کا بیان، اس کے کچھ احکام منسوخ ہو چکے ہیں -------------------

۱۷۷ ......بَابُ ذِكْرِ نَسْخِ إِسْقَاطِ الْغُسْلِ فِي الْجِمَاعِ مِنْ غَيْرِ إِمْنَاءٍ

انزال کے بغیر جماع کرنے سے غسل نہ کرنے کی رخصت کے منسوخ ہونے کا بیان -------------------------- 256

۱۷۸ ......بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ الْغُسْلِ بِمُمَاسَةِ الْخِتَانَيْنِ أَوِ الْتِقَائِهِمَا وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ إِمْنَاءٌ

شرم گاہوں کے باہم چھونے یا ملنے سے غسل واجب ہو جانے کا بیان، اگرچہ منی نہ نکلے -------------------------- 258

۱۷۹ ......بَابُ إِيْجَابِ إِحْدَاثِ النِّيَّةِ لِلْاِغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت کے لیے نیت کرنا ضروری ہے --------- 259

۱۸۰ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ جِمَاعَ نِسْوَةٍ لَا يُوْجِبُ أَكْثَرَ مِنْ غُسْلٍ وَاحِدٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کئی عورتوں سے (ایک ہی وقت میں) جماع کرنے سے ایک ہی غسل واجب ہوتا ہے -------- 260

۱۸۱ ......بَابُ صِفَةِ مَاءِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْغُسْلَ وَصِفَةِ مَاءِ الْمَرْأَةِ الَّذِي يُوْجِبُ عَلَيْهَا الْغُسْلُ إِذَا لَمْ يَكُنْ جِمَاعٌ يَكُوْنُ فِيْهِ الْتِقَاءُ الْخِتَانَيْنِ

مرد اور عورت کے اس پانی کی کیفیت کا بیان جو ان پر غسل واجب کرتا ہے جبکہ ایسا جماع نہ ہو جس میں شرم گاہ شرم گاہ سے مل جاتی ہے-------------------------------- 261

۱۸۲ ......بَابُ إِيْجَابِ الْغُسْلِ مِنَ الْإِمْنَاءِ وَإِنْ كَانَ الْإِمْنَاءُ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ

منی کے انزال سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ منی کا انزال ایسے جماع کے بغیر ہو -------------------------- 264

۱۸۳ ......بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ الْغُسْلِ عَلَى الْمَرْأَةِ فِي الْاِحْتِلَامِ إِذَا أُنْزِلَتِ الْمَاءُ

احتلام کی وجہ سے عورت کی منی نکل جائے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے---------------------------------- 265

۱۸۴ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنْ لَا وَقْتَ فِيْمَا يَغْتَسِلُ بِهِ الْمَرْءُ مِنَ الْمَاءِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کے غسل کے لیے پانی کی مقدار متعین نہیں ہے --------------------------- 266

۱۸۵ ......بَابُ الْاِسْتِتَارِ لِلْاِغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت کے لیے پردہ کرنے کا بیان ----------- 267

۱۸۶ ......بَابُ إِبَاحَةِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْقِصَاعِ وَالْمَرَاكِنِ وَ الطَّاسِ

بڑے پیالوں، ٹبوں اور تھالوں سے غسل کرنا جائز ہے--- 268

۱۸۷ ...... بَابُ صِفَةِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ — غسل جنابت کا طریقہ ---- 269

۱۸۸ ...... بَابُ تَخْلِيلِ أُصُوْلِ شَعْرِ الرَّأْسِ بِالْمَاءِ، قَبْلَ إِفْرَاغِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ وَحَثْيِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ بَعْدَ التَّخْلِيلِ حَثَيَاتٍ ثَلَاثٍ — سر پر پانی ڈالنے سے پہلے، سر کے بالوں کی جڑوں کا پانی سے خلال کرنا اور خلال کرنے کے بعد سر پر تین چلو ڈالنا ---- 270

۱۸۹ ...... بَابُ اكْتِفَاءِ صَاحِبِ الْجُمَّةِ وَالشَّعْرِ الْكَثِيرِ بِإِفْرَاغِ ثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِنَ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ — غسل جنابت میں گھنے اور کندھوں تک زلفوں والے شخص کے لیے سر پر تین چلو پانی ڈالنا کافی ہے ---- 271

۱۹۰ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ بَدْءِ الْمُغْتَسِلِ بِإِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى الْمَيَامِنِ قَبْلَ الْمَيَاسِرِ — غسل کرنے والے کے لیے بائیں اعضاء سے پہلے دائیں اعضاء پر پانی ڈالنا شروع کرنا مستحب ہے ---- 272

۱۹۱ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ ضِفَائِرِ رَأْسِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ — عورت کو غسل جنابت میں اپنے سر کی گندھی ہوئی چوٹیاں نہ کھولنے کی رخصت ہے ---- 273

۱۹۲ ...... بَابُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ غُسْلَهَا كَغُسْلِ الرَّجُلِ سَوَاءٌ — عورت کے غسل جنابت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ عورت کا غسل مرد کے غسل جیسا ہی ہے ---- 275

۱۹۳ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُوْلِ الْمَاءِ بِغَيْرِ مِئْزَرٍ لِلْغُسْلِ — تہ بند کے بغیر غسل کے لیے (کھلے) پانی میں داخل ہونا منع ہے ---- 275

۱۹۴ ...... بَابُ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ وَهُمَا جُنُبَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ — مرد عورت کا جنب کی حالت میں ایک برتن سے غسل کرنے کا بیان ---- 276

۱۹۵ ...... بَابُ إِفْرَاغِ الْمَرْأَةِ الْمَاءَ عَلَى يَدِ زَوْجِهَا لِيَغْسِلَ يَدَيْهِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ إِذَا أَرَادَ الِاغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ — عورت کا اپنے شوہر کے ہاتھ پر پانی ڈالنا تاکہ وہ غسل جنابت کرتے وقت اپنے ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے انہیں دھولے ---- 276

۱۹۶ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالِاغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ الْكَافِرُ — کافر جب مسلمان ہو تو اسے غسل کرنے کا حکم ہے ---- 277

۱۹۷ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ غُسْلِ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ — کافر جب مسلمان ہو تو اس کا پانی اور بیری سے غسل کرنا مستحب ہے ---- 278

جَمَاعُ أَبْوَابِ غُسْلِ التَّطْهِيرِ وَالِاسْتِحْبَابِ مِنْ غَيْرِ فَرْضٍ وَلَا إِيجَابٍ — غیر فرضی اور غیر واجبی، مستحب اور صفائی ستھرائی کے لیے غسل کے ابواب کا مجموعہ ---- 280

۱۹۸ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاغْتِسَالِ مِنَ الْحِجَامَةِ — سینگی لگوانے اور میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب

وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ ہے ---------- 280

۱۹۹ ...... بَابُ اسْتِحْبَابُ اغْتِسَالِ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ بَعْدَ الْإِقَامَةِ مِنَ الْإِغْمَاءِ
بے ہوش شخص کا ہوش میں آنے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے ---------- 280

۲۰۰ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اغْتِسَالَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْإِغْمَاءِ لَمْ يَكُنْ اغْتِسَالَ فَرْضٍ وَوُجُوبٍ وَ إِنَّمَا اغْتَسَلَ اسْتِرَاحَةً مِنَ الْغَمِّ الَّذِیْ أَصَابَهُ فِي الْإِغْمَاءِ لِيُخَفِّفَ بَدَنَهُ وَيَسْتَرِيحَ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے بیہوشی کی وجہ سے غسل کرنا فرض اور وجوبی غسل نہیں تھا بلکہ آپ نے بے ہوشی کی حالت میں پہنچنے والے غم سے سکون حاصل کرنے کے لیے غسل کیا تھا تا کہ آپ کا جسم مبارک معتدل اور پر سکون ہو جائے ---------- 281

۲۰۱ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ لِلنَّوْمِ
جنبی شخص کا سونے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے ---------- 282

۲۰۲ ...... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ كَانَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوءِ قَبْلَ نُزُوْلِ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ سورہ مائدہ کے نزول سے پہلے وضو کرنے کا حکم دیا کرتے تھے ---------- 283

جِمَاعُ أَبْوَابِ التَّيَمُّمِ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ فِي السَّفَرِ
سفر میں پانی کی عدم موجودگی اور اس بیماری کی وجہ سے تیمّم کرنے کے ابواب کا مجموعہ ---------- 287

۲۰۳ ...... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ بِلَا تَيَمُّمٍ عِنْدَ عَدَمِ الْمَاءِ قَبْلَ نُزُوْلِ آيَةِ التَّيَمُّمِ
اس بات کا بیان کہ آیت تیمّم کے نزول سے پہلے پانی کی عدم موجودگی میں بغیر تیمّم کیے نماز پڑھنا جائز تھا۔ ---------- 287

۲۰۴ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النُّزُوْلِ فِي السَّفَرِ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ مِنْ مَنَافِعِ الدُّنْيَا
سفر میں دنیوی منفعت کے لیے کسی ایسی جگہ پڑاؤ ڈالنے کی رخصت ہے جہاں ضرورت کے لیے پانی نہ ہو ---------- 288

۲۰۵ ...... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَضَّلَ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَهُ، وَفَضَّلَ أُمَّتَهُ عَلَى الْأُمَمِ السَّالِفَةِ قَبْلَهُمْ بِإِبَاحَتِهِ لَهُمُ التَّيَمُّمَ بِالتُّرَابِ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو سابقہ انبیائے کرام پر اور آپ کی امت کو سابقہ امتوں پر، پانی کی عدم موجودگی میں مٹی سے تیمّم کرنے کی اجازت دے کر جو فضیلت عطا کی ہے، اس کا بیان ---------- 289

۲۰۶ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ التُّرَابِ فَالتَّيَمُّمُ بِهِ جَائِزٌ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس چیز پر مٹی کا اطلاق ہوتا ہے پانی کی کمی اور قلت کے وقت اس سے تیمّم کرنا جائز ہے ---------- 290

۲۰۷ ...... بَابُ إِبَاحَةِ التَّيَمُّمِ بِتُرَابِ السَّبَاخِ
شورزدہ کھاری زمین کی مٹی سے تیمّم کرنا جائز ہے ---------- 291

۲۰۸ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ التَّيَمُّمَ ضَرْبَةٌ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ چہرے اور ہاتھوں کے لیے تیمّم میں

وَاحِدَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لَا ضَرْبَتَانِ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَسْحَ الذِّرَاعَيْنِ فِي التَّيَمُّمِ غَيْرُ وَاجِبٍ
ایک ہی ضرب (ایک دفعہ ہاتھ زمین پر مارنا) ہے۔ دوبار نہیں۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ تیمّم میں ذراعین (کہنیوں تک بازو) کا مسح کرنا واجب نہیں ہے ---------- 294

۲۰۹ ...... بَابُ النَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ ضَرْبِهِمَا عَلَى التُّرَابِ لِلتَّيَمُّمِ
تیمّم کے لیے دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مارنے کے بعد ان میں پھونک مارنے کا بیان ---------- 295

۲۱۰ ...... بَابُ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنَ التُّرَابِ بَعْدَ ضَرْبِهِمَا عَلَى الْأَرْضِ قَبْلَ النَّفْخِ فِيهِمَا، وَقَبْلَ مَسْحِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ لِلتَّيَمُّمِ
تیمّم کے لیے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارنے کے بعد، ان میں پھونک مارنے سے پہلے اور چہرے اور ہاتھوں کے مسح سے پہلے، دونوں ہاتھوں سے مٹی جھاڑنے کا بیان ---------- 296

۲۱۱ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْجُنُبَ يُجْزِيهِ التَّيَمُّمُ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ فِي السَّفَرِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کے لیے سفر میں پانی کی عدم موجودگی میں تیمّم کر لینا کافی ہے ---------- 297

۲۱۲ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّيَمُّمِ لِلْمَجْدُورِ وَالْمَجْرُوحِ، وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ مَوْجُودًا إِذَا خَافَ إِنْ مَاسَّ الْمَاءُ الْبَدَنَ التَّلَفَ أَوِ الْمَرَضَ أَوِ الْوَجَعَ الْمُؤْلِمَ
چیچک زدہ اور زخمی شخص کے لیے پانی کی موجودگی میں بھی تیمّم کرنے کی رخصت ہے جبکہ وہ بدن پر پانی لگنے سے ہلاک ہونے، مرض بڑھنے یا شدید درد میں مبتلا ہونے سے خوف زدہ ہو ---------- 300

۲۱۳ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ لِرَدِّ السَّلَامِ وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ مَوْجُودًا
حضر کی حالت میں سلام کا جواب دینے کے لیے تیمّم کرنا مستحب ہے اگرچہ پانی موجود ہو ---------- 301

جَمَاعُ أَبْوَابِ تَطْهِيرِ الثِّيَابِ بِالْغُسْلِ مِنَ الْأَنْجَاسِ
نجاست کی وجہ سے کپڑوں کو دھو کر پاک صاف کرنے کے ابواب کا مجموعہ ---------- 303

۲۱۴ ...... بَابُ حَتِّ دَمِ الْحَيْضَةِ مِنَ الثَّوْبِ وَقَرْصِهِ بِالْمَاءِ وَرَشِّ الثَّوْبِ بَعْدَهُ
کپڑے سے حیض کا خون کھرچنا اور اسے پانی سے ملنا اور اس کے بعد کپڑے کو چھینٹے مارنا ---------- 303

۲۱۵ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّضْحَ الْمَأْمُورَ بِهِ هُوَ نَضْحُ مَا لَمْ يُصِبِ الدَّمُ مِنَ الثَّوْبِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ چھینٹے مارنے کا حکم اس کپڑے کے متعلق ہے جسے خون نہ لگا ہو ---------- 304

۲۱۶ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ وَحَكِّهِ بِالْأَضْلَاعِ
حیض کے خون والے کپڑے کو پانی اور بیری سے دھونا اور اسے لکڑی سے کھرچنا مستحب ہے ---------- 305

۲۱۷ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْاقْتِصَارَ مِنْ غَسْلِ الثَّوْبِ الْمَلْبُوسِ فِي الْمَحِيضِ عَلَى غَسْلِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ حیض کے دنوں میں پہنے ہوئے کپڑے کو دھونے کی بجائے صرف خون کے دھبے کو دھونے پر

أَثَرِ الدَّمِ مِنْهُ
اکتفا کرنا جائز ہے ------------------------------ 306

۲۱۸ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي غَسْلِ الثَّوْبِ مِنْ عَرَقِ الْجُنُبِ وَالدَّلِيْلُ عَلَى أَنَّ عِرْقَ الْجُنُبِ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجَسٍ
جنبی شخص کے پسینے سے کپڑے کو دھونے کی رخصت ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی کا پسینہ پاک ہے، نجس نہیں -- 307

۲۱۹ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ عَرَقَ الإِنْسَانِ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجَسٍ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ انسان کا پسینہ پاک ہے، ناپاک نہیں -- 308

۲۲۰ ...... بَابُ غَسْلِ بَوْلِ الصَّبِيَّةِ مِنَ الثَّوْبِ
بچی کے پیشاب کو کپڑے سے دھونے کا بیان ---------- 308

۲۲۱ ...... بَابُ غَسْلِ بَوْلِ الصَّبِيَّةِ وَإِنْ كَانَتْ مُرْضِعَةً وَالْفَرْقُ بَيْنَ بَوْلِهَا وَبَوْلِ الصَّبِيِّ الْمُرْضِعِ
بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اگرچہ وہ دودھ پیتی ہو اور اس کے اور دودھ پیتے بچے کے پیشاب میں فرق کا بیان -------- 309

۲۲۲ ...... بَابُ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ وَرَشِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطْعَمَ
بچے کے کھانا کھانے (کی عمر) سے پہلے اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنے اور چھینٹے مارنے کا بیان ----------------- 310

۲۲۳ ...... بَابُ اِسْتِحْبَابِ غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ
کپڑے سے منی دھونا مستحب ہے ------------------ 311

۲۲۴ ...... بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمَنِيَّ لَيْسَ بِنَجَسٍ وَالرُّخْصَةُ فِي فَرْكِهِ إِذَا كَانَ يَابِساً مِنَ الثَّوْبِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ منی ناپاک نہیں ہے اور جب وہ کپڑے پر خشک ہو جائے تو اسے کھرچنے کی رخصت ہے -------- 313

۲۲۵ ...... بَابُ نَضْحِ الثَّوْبِ مِنَ الْمَذِيِّ إِذَا خَفِيَ مَوْضِعُهُ فِي الثَّوْبِ
جب کپڑے میں مذی لگنے کے مقام کا پتہ نہ ہو تو اس پر پانی چھڑکنے کا بیان ------------------------------ 315

۲۲۶ ...... بَابُ ذِكْرُ وَطْءِ الأَذَى الْيَابِسِ بِالْخُفِّ وَالنَّعْلِ، وَالدَّلِيْلُ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ لَا يُوجِبُ غَسْلَ الْخُفِّ وَلَا النَّعْلِ. وَأَنَّ تَطْهِيرَهُمَا يَكُوْنُ بِالْمَشْيِ عَلَى الأَرْضِ الطَّاهِرَةِ بَعْدَهَا
خشک گندگی کو موزے اور جوتے سے روندنے کا بیان، اور اس دلیل کا بیان کہ گندگی روندنے سے موزے اور جوتے کو دھونا واجب نہیں ہوتا اور ان دونوں کی صفائی اس (گندگی) کے بعد پاک زمین پر چلنے سے ہو جائے گی ----------------- 316

۲۲۷ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَسَاجِدِ وَتَقْذِيرِهَا
مساجد میں پیشاب کرنے اور انہیں گندہ اور آلودہ کرنے کی ممانعت کا بیان ---------------------------- 317

۲۲۸ ...... بَابُ سَلْتِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ بِالإِذْخِرِ إِذَا كَانَ رَطْباً
تروتازہ منی کو اذخر (گھاس) سے کپڑے سے صاف کرنا- 318

۲۲۹ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَطْعِ الْبَوْلِ عَلَى الْبَائِلِ
مسجد میں پیشاب کرنے والے کو پیشاب کو فارغ ہونے سے

باب	عربی عنوان	اردو عنوان	صفحہ
	فِی الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْفِرَاغِ مِنْهُ	پہلے روکنا منع ہے	319
٢٣٠	بَابُ اسْتِحْبَابِ نَضْحِ الْأَرْضِ مِنْ رَبْضِ الْكِلَابِ عَلَيْهَا	زمین پر کتے کے بیٹھنے سے اس پر پانی چھڑکنا مستحب ہے	320
٢٣١	بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مُرُوْرَ الْكِلَابِ فِي الْمَسَاجِدِ لَا يُوْجِبُ نَضْحاً وَلَا غَسْلًا	اس دلیل کا بیان کہ مساجد میں کتوں کے گزرنے سے پانی چھڑکنا یا دھونا واجب نہیں ہے	322
	كِتَابُ الصَّلَاةِ	نماز کے احکام و مسائل	323
١	بَابُ الْبَدْءِ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ	نماز پنجگانہ کی فرضیت کی ابتدا کا بیان	323
٢	بَابُ ذِكْرِ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ مِنْ عَدَدِ الرَّكْعَةِ، بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ، بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ	پنجگانہ فرض نمازوں کی تعداد رکعات کا بیان، مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ جس کے الفاظ عام ہیں اور اس سے مراد خاص ہے	328
٣	بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهَا أَنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا افْتُرِضَتْ رَكْعَتَانِ، أَرَادَتْ بَعْضَ الصَّلَاةِ دُوْنَ جَمِيْعِهَا	گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان ہے: ”ابتداء میں نماز دو رکعت فرض کی گئی تھی“	329
٤	بَابُ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ	پانچ نمازیں فرض ہیں	330
٥	بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ إِقَامَ الصَّلَاةِ مِنَ الْإِيْمَانِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز قائم کرنا ایمان کا جزء ہے	331
٦	بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ إِقَامَ الصَّلَاةِ مِنَ الْإِسْلَامِ إِذِ الْإِيْمَانُ وَالْإِسْلَامُ اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز قائم کرنا اسلام کا جزو ہے کیونکہ اسلام اور ایمان ہم معنی دو اسم ہیں	333
٧	بَابٌ فِي فَضَائِلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ	نماز پنجگانہ کی فضیلت	335
٨	بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْحَدَّ الَّذِي أَصَابَهُ السَّائِلُ فَأَعْلَمَهُ ﷺ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفٰى عَنْهُ بِوُضُوْئِهِ وَصَلَاتِهِ، كَانَ مَعْصِيَةٌ ارْتَكَبَهَا دُوْنَ الزِّنَا الَّذِي يُوْجِبُ الْحَدَّ. إِذْ كُلُّ مَا زَجَرَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ حَدٍّ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس سائل نے جس حد کا ارتکاب کیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے اسے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے وضو اور نماز کی ادائیگی سے معاف کر دیا ہے وہ حد واجب کرنے والے زنا سے کم کسی گناہ کا ارتکاب تھا	337
٩	بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّلَوَاتِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ پانچ فرض نمازیں صرف چھوٹے	

الْخَمْسَ إِنَّمَا تُكَفِّرُ صَغَائِرَ الذُّنُوْبِ دُوْنَ كَبَائِرِهَا — گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں بڑے گناہوں کا نہیں-------- 339

۱۰ ...... بَابُ فَضِيْلَةِ السُّجُوْدِ فِي الصَّلٰوةِ وَحَطِّ الْخَطَايَا بِهَا مَعَ رَفْعِ دَرَجَاتِهَا فِي الْجَنَّةِ — نماز میں سجدوں کی فضیلت اور ان سے گناہ معاف ہونے کے ساتھ ساتھ جنت میں درجات بلند ہونے کا بیان ------- 340

۱۱ ...... بَابُ فَضْلِ الصُّبْحِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ — صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت -------------------- 341

۱۲ ...... بَابُ ذِكْرِ اجْتِمَاعِ مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةِ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ جَمِيْعاً ، وَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِمَنْ شَهِدَ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيْعاً — نماز فجر اور نماز عصر میں رات اور دن کے فرشتوں کے اکٹھے ہونے کا بیان اور دونوں نمازوں میں اکٹھے حاضر ہونے والوں کے لیے فرشتوں کی دعا کا بیان -------------------- 343

۱۳ ...... بَابُ ذِكْرِ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ — نماز پنجگانہ کے اوقات کا بیان -------------------- 345

۱۴ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ فَرْضَ الصَّلَاةِ كَانَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ، كَمَا هِيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأُمَّتِهِ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی مکرم محمد ﷺ سے پہلے انبیاء کرام پر پانچ نمازیں فرض تھیں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کی امت پر فرض ہیں-------------------------- 348

۱۵ ...... بَابُ ذِكْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ لِلْمَعْذُوْرِ — عذر والے شخص کی نماز کے وقت کا بیان ------------- 350

۱۶ ...... بَابُ اخْتِيَارِ الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا ، يُذْكَرُ خَبَرٌ لَفْظُهُ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ — اوّل وقت میں نماز ادا کرنا پسندیدہ ہے، اس سلسلے میں مذکورہ حدیث کا بیان جس کے الفاظ عام اور اس کی مراد خاص ہے------ 351

۱۷ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا ، بَعْضَ الصَّلَاةِ دُوْنَ جَمِيْعِهَا ، وَبَعْضَ الْأَوْقَاتِ دُوْنَ جَمِيْعِ الْأَوْقَاتِ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان مبارک ”نماز اول وقت میں ادا کرنا افضل ہے“ سے آپ کی مراد سب نمازوں کی بجائے کچھ نمازیں اور سب اوقات کی بجائے کچھ اوقات ہیں ------------------------------- 351

۱۸ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ — عصر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے ---------------- 353

۱۹ ...... بَابُ ذِكْرِ التَّغْلِيْظِ فِي تَأْخِيْرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى اصْفِرَارِ الشَّمْسِ — نماز عصر کو سورج زرد ہونے تک موخر کرنے پر سخت وعید کا بیان-------------------------------- 354

۲۰ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَأْخِيْرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ — بلا ضرورت نماز عصر کو موخر کرنے پر سخت وعید کا بیان ----- 356

۲۱ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِتَكْبِيْرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي يَوْمِ الْغَيْمِ وَالتَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ صَلَاةِ الْعَصْرِ — بادل والے دن نماز عصر جلدی پڑھنے کا حکم ہے، اور نماز عصر کو ترک کرنے پر سخت وعید کا بیان------------------- 357

۲۲ ...... بَابُ اسْتِحْبَابُ تَعْجِيْلِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ — مغرب کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے----------------- 357

٢٣ ...... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، وَإِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ أَنَّهُمْ لَا يَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ، ثَابِتِيْنَ عَلَى الْفِطْرَةِ، مَا لَمْ يُؤَخِّرُوْهَا إِلَى اشْتِبَاكِ النُّجُوْمِ

نماز مغرب کو موخر کرنے پر سخت وعید کا بیان، اور نبی ﷺ کا اپنی امت کو بتانا کہ وہ ہمیشہ خیر و بھلائی کے ساتھ رہیں گے۔'' فطرت پر ثابت رہیں گے جب وہ نماز مغرب کو ستاروں کے جم گھٹے ہونے تک موخر نہیں کریں گے ---------- 358

٢٤ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَسْمِيَةِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ عِشَاءً: إِذَا الْعَامَّةُ أَوْكَثِيْرٌ مِنْهُمْ يُسَمُّوْنَهَا عِشَاءً

نماز مغرب کو عشاء کا نام دینا منع ہے، جبکہ عام لوگ یا اکثر لوگ اسے عشاء کا نام دیتے ہیں ---------- 360

٢٥ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِذَا لَمْ يَخَفِ الْمَرْءُ الرِّقَادَ قَبْلَهَا

جب کسی آدمی کو نماز عشاء سے پہلے سو جانے کا خدشہ نہ ہو تو نماز عشاء کو موخر کرنا مستحب ہے ---------- 361

٢٦ ...... بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثِ بَعْدَهَا بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

مجمل غیر مفسر روایت کے ذکر سے نماز عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کی کراہیت کا بیان ---------- 364

٢٧ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى الرُّخْصَةِ فِي النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ إِذَا أُخِّرَتِ الصَّلَاةُ

اس حدیث کا بیان جو نماز عشاء کو موخر کر دینے کی صورت میں عشاء سے پہلے سونے کی رخصت کی دلیل ہے ---------- 365

٢٨ ...... بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ عَتَمَةً

عشاء کو عتمہ کا نام دینا مکروہ ہے ---------- 367

٢٩ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّغْلِيْسِ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ

اندھیرے میں نماز فجر ادا کرنا مستحب ہے ---------- 367

٣٠ ...... بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ الْفَجْرِ الَّذِي يَجُوْزُ صَلَاةُ الصُّبْحِ بَعْدَ طُلُوْعِهِ إِذِ الْفَجْرُ هُنَا فَجْرَانِ، طُلُوْعُ أَحَدِهِمَا بِاللَّيْلِ. وَطُلُوْعُ الثَّانِي يَكُوْنُ بِطُلُوْعِ النَّهَارِ

اس فجر کے ذکر کا بیان جس کے طلوع ہونے کے بعد نماز صبح ادا کرنا جائز ہے کیونکہ فجر کی دو قسمیں ہیں ایک فجر رات کو طلوع ہوتی ہے اور دوسری دن کے طلوع ہونے کے ساتھ طلوع ہوتی ہے ---------- 374

٣١ ...... فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلَاةِ وَالْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ وَذِكْرِ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ الْمُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ الْجَالِسِ فِي الْمَسْجِدِ

نماز کا انتظار کرنے اور مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت نیز مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والے کے لیے فرشتوں کی دعا کا بیان ---------- 375

٣٢ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الشَّيْءَ قَدْ يُشَبَّهُ بِالشَّيْءِ إِذَا اشْتَبَهَ فِي بَعْضِ الْمَعَانِي لَا فِي جَمِيْعِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایک چیز دوسری چیز کے مشابہ ہو جاتی ہے جب وہ اس کے تمام معانی کی بجائے کچھ معانی میں بھی مشابہ ہو ---------- 377

جِمَاعُ الْأَبْوَابِ، الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

اذان اور اقامت کے ابواب کا مجموعہ ---------- 380

٣٣ ...... بَابُ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

اذان اور اقامت کی ابتداء کا بیان ---------- 380

٣٤ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ كَانَ أَرْفَعَ صَوْتاً وَأَجْهَرَ، كَانَ أَحَقَّ بِالأَذَانِ مِمَّنْ كَانَ أَخْفَضَ صَوْتاً . إِذِ الأَذَانُ إِنَّمَا يُنَادٰى بِهِ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ لِلصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بلند اور زور دار آواز والا شخص پست آواز والے شخص کی نسبت اذان کہنے کا زیادہ حق دار ہے کیونکہ اذان لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کے لیے دی جاتی ہے ---------------------------- 381

٣٥ ......بَابُ الأَمْرِ بِالأَذَانِ لِلصَّلَاةِ قَائِماً لَا قَاعِداً ، إِذِ الأَذَانُ قَائِماً أَحْرٰى أَنْ يَسْمَعَهُ مَنْ بَعُدَ عَنِ الْمُؤَذِّنِ مِنْ أَنْ يُؤَذِّنَ وَهُوَ قَاعِدٌ

نماز کے لیے اذان بیٹھ کر کہنے کی بجائے کھڑے ہو کر کہنے کا حکم کیونکہ کھڑے ہو کر اذان کہنے سے مؤذن سے دور شخص بھی اذان بخوبی سن سکتا ہے جبکہ بیٹھ کر اذان کہنے سے یہ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا-- 382

٣٦......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ بَدْءَ الأَذَانِ إِنَّمَا كَانَ بَعْدَ هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَأَنَّ صَلَاتَهُ بِمَكَّةَ إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ نِدَاءٍ لَهَا وَلَا إِقَامَةٍ۔

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اذان کی ابتدا نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ ہجرت کے بعد ہوئی ہے اور مکہ مکرمہ میں آپ کی نماز بغیر اذان اور بغیر اقامت کے ہوتی تھی --------------- 382

٣٧......بَابُ تَثْنِيَةِ الأَذَانِ وَإِفْرَادِ الإِقَامَةِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

اذان کے کلمات دو دو اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار ہیں اس سلسلے میں مذکورہ مجمل غیر مفسر روایت کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور اس کی مراد خاص ہے ------------------ 383

٣٨ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الآمِرَ بِلَالاً أَنْ يَشْفَعَ الأَذَانَ وَيُوتِرَ الإِقَامَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات دوہرے اور اقامت کے کلمات اکہرے کہنے کا حکم دینے والے خود نبی ﷺ تھے ---------------------------- 384

٣٩ ......بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ بِأَنْ يُشْفَعَ بَعْضُ الأَذَانِ لَا كُلُّهَا

گذشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے بعض کلمات اذان کو دوہرے کہنے کا حکم دیا ہے سارے کلمات نہیں -------------------- 386

٤٠ ......بَابُ تَثْنِيَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فِي الإِقَامَةِ

اقامت میں "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ" دو مرتبہ کہنے کا بیان - 390

٤١ ......بَابُ التَّرْجِيْعِ فِي الأَذَانِ مَعَ تَثْنِيَةِ الإِقَامَةِ

دوہری اقامت کے ساتھ اذان میں ترجیع کا بیان ------ 391

٤٢......بَابُ التَّثْوِيْبِ فِي أَذَانِ الصُّبْحِ

صبح کی اذان میں تثویب (الصلاۃ خیر من النوم کہنے) کا بیان 399

٤٣......بَابُ الِانْحِرَافِ فِي الأَذَانِ عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اذان میں مؤذن کا حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے (اپنے چہرے کو دائیں بائیں) موڑنے کا بیان-------- 402

٤٤ ...... بَابُ إِدْخَالُ الْإِصْبِعَيْنِ فِي الأُذُنَيْنِ عِنْدَ الأَذَانِ	اذان دیتے وقت دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں ڈالنے کا بیان	403
٤٥ ...... بَابُ فَضْلِ الأَذَانِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ بِهِ شَهَادَةٌ مَنْ يَسْمَعُهُ مِنْ حَجَرٍ وَمَدَرٍ وَشَجَرٍ وَجِنٍّ وَإِنْسٍ لِلْمُؤَذِّنِ	اذان اور بلند آواز سے اذان دینے کی فضیلت نیز مؤذن کی اذان سننے والے پتھر ڈھیلے، درخت، جن اور انسانوں کی مؤذن کے لیے گواہی کا بیان	403
٤٦ ...... بَابُ الْإِسْتِهَامِ عَلَى الأَذَانِ إِذَا تَشَاجَرَ النَّاسُ عَلَيْهِ	جب اذان کہنے کے لیے لوگوں میں جھگڑا ہو جائے تو قرعہ اندازی کرنے کا بیان	405
٤٧ ...... بَابُ ذِكْرِ تَبَاعُدِ الشَّيْطَانِ عَنِ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ أَذَانِهِ وَهَرَبِهِ كَيْ لَا يَسْمَعَ الأَذَانَ	اذان کہتے وقت شیطان کا مؤذن سے دور ہونا اور اس کے بھاگنے کا بیان تاکہ وہ اذان نہ سن سکیں	406
٤٨ ...... بَابُ الأَمْرِ بِالأَذَانِ وَالإِقَامَةِ فِي السَّفَرِ لِلصَّلَاةِ كُلِّهَا	تمام نمازوں کے لیے سفر میں اذان اور اقامت کہنے کا حکم ہے	407
٤٩ ...... بَابُ الأَمْرِ بِالأَذَانِ وَالإِقَامَةِ فِي السَّفَرِ وَإِنْ كَانَا اثْنَيْنِ لَا أَكْثَرَ بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهُ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ	سفر میں اذان اور اقامت کہنے کا حکم ہے اگرچہ دو افراد ہوں، زیادہ نہ ہوں اس سلسلے میں اس حدیث کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور اس کی مراد خاص ہے	407
٥٠ ...... بَابُ ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ أَنَّهَا لَفْظَةٌ عَامٌّ مُرَادُهَا خَاصٌّ وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ أَنْ يُؤَذِّنَ أَحَدُهُمَا لَا كِلَيْهِمَا	گذشتہ مجمل روایت کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں میں سے کسی ایک کو اذان دینے کا حکم دیا تھا، دونوں کو بیک وقت) اذان دینے کا حکم نہیں دیا تھا۔	409
٥١ ...... بَابُ الأَذَانِ فِي السَّفَرِ	اذان کی فضیلت واجر حاصل کرنے کے لیے سفر میں اذان دینے کا بیان	410
٥٢ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الأَذَانِ لِلصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ	طلوع فجر سے پہلے نماز صبح کی اذان دینا جائز ہے	413
٥٣ ...... بَابُ ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي كَانَ لَهَا بِلَالٌ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ	اس علت کا بیان جس کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے تھے	414
٥٤ ...... بَابُ ذِكْرُ قَدْرِ مَا كَانَ بَيْنَ أَذَانِ بِلَالٍ وَأَذَانِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ	حضرت بلال اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما کی اذانوں کے درمیان وقفے کا بیان	414

٥٥ ...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رَوَىٰ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضُ أَهْلِ الْجَهْلِ أَنَّهُ يُضَادُّ هٰذَا الْخَبَرَ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ

اس رویت کا بیان جسے بعض جہلاء نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ وہ اس روایت کے مخالف ہے جو ہم نے بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں---------------------------------- 415

٥٦ ...... بَابُ الْأَذَانِ لِلصَّلَوَاتِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نمازوں کے لیے اذان دینے کا بیان--- 420

٥٧ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِأَنْ يُقَالَ مَا يَقُولُهُ الْمُؤَذِّنُ إِذَا سَمِعَهُ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

جب مؤذن کو نماز کے لیے اذان دیتے ہوئے سنے تو ویسے ہی کہے جیسے اسے کہتے ہوئے سنے اس سلسلے میں مذکورہ روایت کا بیان جس کے الفاظ عام اور مراد خاص ہے ------------ 423

٥٨ ...... بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمُفَسِّرَةِ لِلَّفْظَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي خَبَرِ أَبِي سَعِيدٍ وَ أُمِّ حَبِيبَةَ

حضرت ابوسعید اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی دو روایات میں مذکورہ الفاظ کی تفسیر کرنے والی روایات کا بیان --------- 424

٥٩ ...... بَابُ ذِكْرِ فَضِيلَةِ هٰذَا الْقَوْلِ عِنْدَ سَمَاعِ الْأَذَانِ إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ

اذان سن کر اس کا جواب دینے کی فضیلت کا بیان جبکہ جواب دینے والا صدق دل (اخلاص) کے ساتھ جواب دے--- 428

٦٠ ...... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ فَرَاغِ سَمَاعِ الْأَذَانِ

اذان سننے کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت کا بیان ---------------------------------- 429

٦١ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ وَرَجَاءِ إِجَابَةِ الدَّعْوَةِ عِنْدَهُ

اذان کے وقت دعا مانگنے کے استحباب اور اس وقت دعا کی قبولیت کی امید کا بیان ---------------------------------- 430

٦٢ ...... بَابُ صِفَةِ الدُّعَاءِ عِنْدَ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُحَمَّدٍ الْوَسِيلَةَ وَاسْتِحْقَاقِ الدَّاعِي بِتِلْكَ الدَّعْوَةِ الشَّفَاعَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اللہ تعالیٰ سے نبی مکرم محمد ﷺ کے لیے وسیلہ مانگنے کی دعا کی کیفیت اور دعا مانگنے والے کا قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کا حقدار ہونے کا بیان ------------------- 430

٦٣ ...... بَابُ فَضِيلَةِ الشَّهَادَةِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِوَحْدَانِيَّتِهِ وَلِلنَّبِيِّ ﷺ بِرِسَالَتِهِ وَعُبُودِيَّتِهِ وَبِالرِّضَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا عِنْدَ سَمَاعِ الْأَذَانِ وَمَا يُرْجَى مِنْ مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ بِذٰلِكَ

اذان سن کر اللہ تعالیٰ کی توحید کے قرار، نبی اکرم ﷺ کی رسالت وعبودیت کی گواہی دینے، اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر رضا مندی کے اظہار اور اس کے باعث گناہوں کی بخشش کی امید کی فضیلت کا بیان-- 431

٦٤ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى الْأَذَانِ

اذان پڑھنے کی اجرت لینے کی ممانعت بیان ---------- 433

٦٥ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي أَذَانِ الْأَعْمٰى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُعْلِمُهُ الْوَقْتَ

نابینے شخص کو اذان دینے کی رخصت ہے جبکہ اسے وقت کی اطلاع کرنے والا موجود ہو ---------------------------- 433

٦٦ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ رِجَاءَ أَنْ تَكُوْنَ الدَّعْوَةُ غَيْرَ مَرْدُوْدَةٍ بَيْنَهُمَا

اذان اور اقامت کے درمیان دعا مانگنا مستحب ہے، اس امید کے ساتھ کہ ان کے درمیان دعا ضرور قبول ہوتی ہے ------ 434

٦٧ ...... بَابُ ذِكْرِ الصَّلَاةِ كَانَتْ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَبْلَ هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، إِذَ الْقِبْلَةُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ بَيْتُ الْمَقْدِسِ لَا الْكَعْبَةُ

اس نماز کا بیان جو نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت سے پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی جاتی تھی کیونکہ اس وقت قبلہ بیت المقدس تھا، کعبہ نہیں تھا ------------ 435

٦٨ ...... بَابُ بَدْءِ الْأَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْكَعْبَةِ لِلصَّلَاةِ وَنَسْخِ الْأَمْرِ بِالصَّلَوَاتِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ

کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ابتداء اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کی منسوخی کا بیان --- 437

٦٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْقِبْلَةَ إِنَّمَا هِيَ الْكَعْبَةُ لَا جَمِيْعُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ قبلہ صرف کعبہ شریف ہے، پوری مسجد حرام قبلہ نہیں ہے ---------------------------- 438

٧٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الشَّطْرَ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ الْقِبَلُ لَا النِّصْفُ

اس باب کی دلیل کا بیان کہ اس آیت میں ''شطر'' سے مراد جانب وطرف ہے نصف یا آدھے کے معنی میں نہیں ہے ----- 441

٧١ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّشْبِيْكِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ إِلَى الصَّلَاةِ

نماز کی ادائیگی کے لیے جاتے ہوئے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا منع ہے------------ 442

٧٢ ...... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ إِلَى الصَّلَاةِ

نماز کی ادائیگی کے لیے جاتے ہوئے دعا پڑھنے کا بیان -- 446

٧٣ ...... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ لِلصَّلَاةِ

نماز کی ادائیگی کے لیے مساجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت کا بیان---------------------------------- 448

٧٤ ...... بَابُ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَسْأَلَةِ اللّٰهِ فَتْحَ أَبْوَابِ الرَّحْمَةِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہوتے وقت نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنے اور اللہ تعالیٰ سے رحمت کے دروازے کھول دینے کی دعا کرنے کا بیان---------------------------------- 450

٧٥ ...... بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْاِنْتِهَاءِ إِلَى الصَّفِّ قَبْلَ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ

افتتاحی تکبیر (تکبیر تحریمہ) سے پہلے صف تک پہنچ کر دعا مانگنے کا بیان---------------------------------- 451

٧٦ ...... بَابُ إِيْجَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِلصَّلَاةِ

نماز کے لیے قبلہ رخ ہونا واجب ہے ---------------- 451

٧٧ ...... بَابُ إِحْدَاثِ النِّيَّةِ عِنْدَ دُخُوْلِ كُلِّ صَلَاةٍ

ہر نماز کے داخل ہونے پر تجدید نیت کا بیان---------- 452

۷۸ ......بَابُ الْبَدْءِ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ قَبْلَ التَّكْبِيرِ

نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہنے سے پہلے رفع الیدین سے ابتداء کرنے کا بیان ---------- 452

۷۹ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ تَحْتَ الثِّيَابِ فِي الْبَرْدِ وَتَرْكِ إِخْرَاجِهِمَا مِنَ الثِّيَابِ عِنْدَ رَفْعِهِمَا

سردیوں میں کپڑوں کے نیچے سے رفع الیدین کرنے کی رخصت کا بیان اور دونوں (ہاتھوں) کو (رفع الیدین) کرتے وقت کپڑے سے باہر نکالنے کو ترک کرنا ---------- 453

۸۰ ...... بَابُ نَشْرِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں رفع یدین کرتے وقت انگلیاں کھولنے کا بیان --- 454

۸۱ ...... بَابُ التَّكْبِيرِ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

نماز شروع کرنے کے لیے اللہ اکبر کہنے کا بیان--------- 456

۸۲ ...... بَابُ ذِكْرِ الدُّعَاءِ بَيْنَ تَكْبِيرَةِ الْافْتِتَاحِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ

افتتاحی تکبیر اور قراءت کے درمیان دعا مانگنے کا بیان ---- 457

۸۳ ...... بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ إِغْفَالِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الدُّعَاءَ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ غَيْرُ جَائِزٍ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

ان لوگوں کی غفلت کے بیان کا ذکر جو گمان کرتے ہیں کہ فرضی نماز میں قرآنی دعاؤں کے علاوہ دعائیں مانگنا جائز نہیں ہے ---------- 459

۸٤......بَابُ إِبَاحَةِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ وَقَبْلَ الْقِرَاءَةِ بِغَيْرِ مَا ذَكَرْنَا فِي خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

تکبیر کے بعد اور قراءت سے پہلے حضرت علی بن ابی طالب کی روایت میں مذکور دعا کے علاوہ دعا پڑھنے کے جواز کا بیان -- 460

۸۵ ......بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾

نماز میں قراءت سے پہلے تعوذ پڑھنے کا بیان، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ ''اور جب تم قرآن مجید کی تلاوت کرو تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔'' ---------- 467

۸٦ ...... بَابُ ذِكْرِ سُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ الْفَرِيضَةِ ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الدُّعَاءَ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ يُفْسِدُ صَلَاةَ الْفَرِيضَةِ

فرض نماز میں تکبیر اور قراءت کے درمیان بندے کا اپنے رب تعالیٰ سے اس کے فضل و کرم کے سوال کرنے کا بیان، ان لوگوں کے دعوے کے خلاف جو کہتے ہیں کہ غیر قرآنی دعا فرض نماز کو فاسد کر دیتی ہے ---------- 468

۸۷ ......بَابُ الْأَمْرِ بِالْخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں خشوع اختیار کرنے کے حکم کا بیان ---------- 469

۸۸......بَابُ التَّغْلِيظِ فِي النَّظَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ؟

نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا سخت منع ہے۔ - 470

۸۹ ...... بَابُ وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ
نماز میں قراءت شروع کرنے سے پہلے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان ---------- 471

۹۰ ...... بَابُ وَضْعِ بَطْنِ الْكَفِّ الْيُمْنَى عَلَى الْكَفِّ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ جَمِيعًا
دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی، کلائی اور بازو سب ہی پر رکھنے کا بیان ---------- 473

۹۱ ......بَابٌ فِي الْخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ أَيْضًا، وَالزَّجْرِ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں خشوع اختیار کرنے کا ایک اور باب، اور نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے کی ممانعت کا بیان ---------- 473

۹۲ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ يَنْقُصُ الصَّلَاةَ لَا أَنَّهُ يُفْسِدُهَا فَسَادًا يَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهَا.
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ادھر اُدھر متوجہ ہونا نماز (کے اجر وثواب) میں کمی کا باعث بنتا ہے، لیکن یہ التفات نماز کو فاسد نہیں کرتا کہ نمازی کو نماز دہرانی پڑے۔ ---------- 475

۹۳ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي تَكُونُ صَلَاةُ الْمَرْءِ بِهِ نَاقِصَةً هُوَ أَنْ يَلْوِيَ الْمُلْتَفِتُ عُنُقَهُ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں منع کردہ التفات جس سے نمازی کی نماز (کے اجر وثواب) میں نقص آجاتا ہے وہ یہ ہے کہ نمازی اپنی گردن موڑ کر التفات کرے ---------- 476

۹٤ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ممنوع التفات وہ ہے جو بلا ضرورت وحاجت ہو ---------- 476

۹۵ ...... بَابُ إِيجَابِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَنَفْيِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ قِرَاءَتِهَا
نماز میں سورۂ فاتحہ کی قراءت کرنا واجب ہے، اور اس کی قراءت کے بغیر نماز نہیں ہوتی ---------- 478

۹٦ ......بَابُ ذِكْرِ لَفْظَةٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي تَرْكِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ
نبی اکرم ﷺ سے سورۂ فاتحہ کی قراءت ترک کرنے کے متعلق مروی اس روایت کا بیان ---------- 479

۹۷ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخِدَاجَ الَّذِي أَعْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ فِي هَذَا الْخَبَرِ هُوَ النَّقْصُ الَّذِي لَا تُجْزِءُ الصَّلَاةُ مَعَهُ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ خداج جس کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے اس حدیث میں خبردار کیا ہے وہ ایسا نقص ہے جس کے ساتھ نماز کفایت نہیں کرتی ---------- 480

۹۸ ...... بَابُ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
قراءت کی ابتدا الحمدللہ رب العلمین سے کرنے کا بیان 481

۹۹......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ آيَةٌ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے ---------- 481

۱۰۰ ......بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ غَلِطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ
اس حدیث کا بیان جس سے استدلال کرتے ہوئے کم علم شخص کو

مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرْ بِالْعِلْمِ فَتَوَهَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْرَأُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي الصَّلَاةِ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَا فِي غَيْرِهَا مِنَ السُّوَرِ

غلطی لگی ہے اور اسے وہم ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں سورہ فاتحہ اور دیگر سورتوں (کے شروع) میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتے تھے ---------------------------------- 482

١٠١ ......بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَنَساً إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ لَمْ أَسْمَعْ أَحَداً مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَيْ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ جَهْرًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَأَنَّهُمْ كَانُوْا يُسِرُّوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي الصَّلَاةِ، لَا كَمَا تَوَهَّمَ مَنْ لَمْ يَشْتَغِلْ بِطَلَبِ الْعِلْمِ مِنْ مَظَانِّهِ وَ، طَلَبَ الرِّئَاسَةِ قَبْلَ تَعَلُّمِ الْعِلْمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کہ میں نے ان میں سے کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے نہیں سنا" سے ان کی مراد یہ ہے کہ میں نے ان میں سے کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا، اور بلاشبہ وہ نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ آواز سے پڑھتے تھے (آپ کے فرمان کا) وہ مطلب نہیں ہے جیسا کہ ان لوگوں کو وہم ہوا ہے جنھوں نے علم کو اس کے اصلی مراجع سے حاصل نہیں کیا اور حصول علم سے پہلے ہی مقام ومرتبے کے طلب گار ہیں۔" ----- 482

١٠٢ ......بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَالْمُخَافَتَةَ بِهِ جَمِيْعًا مُبَاحٌ، لَيْسَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا مَحْظُوْرًا، وَهٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بلند آواز اور آہستہ آواز سے دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، ان میں سے کوئی طریقہ بھی منع نہیں ہے۔ اور یہ جائز اختلاف کی قسم سے ہے -- 485

١٠٣ ......بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ مَعَ الْبَيَانِ أَنَّهَا السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَأَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا

سورۂ فاتحہ کی قراءت کی فضیلت کا بیان، اور اس بات کا بیان کہ وہ سبع مثانی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تورات انجیل اور قرآن مجید میں اس جیسی سورت نازل نہیں فرمائی------------------------ 486

١٠٤ ......بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنْهُمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

نماز ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت جبکہ آخری دو رکعتوں میں اکیلی سورہ فاتحہ پڑھنے کا بیان-- 489

١٠٥ ......بَابُ الْمُخَافَتَةِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتَرْكِ الْجَهْرِ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ

ظہر اور عصر کی نماز میں سری قراءت کرنے اور ان میں جہری قراءت نہ کرنے کا بیان---------------------------- 489

١٠٦ ......بَابُ إِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الْآيِ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی نماز میں بعض آیتوں کو جہری (بلند آواز سے) پڑھنا جائز ہے---------------------------- 492

١٠٧ ......بَابُ تَطْوِيْلِ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ

نماز ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرنے اور آخری دو کو مختصر

الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَحَذْفِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا

کرنے کا بیان ---------------------------------- 493

۱۰۸ ...... بَابُ إِبَاحَةُ الْقِرَاءَةِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِأَكْثَرَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں آخری دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب سے زیادہ قراءت کرنے کے جائز ہونے کا باب ------- 494

۱۰۹ ...... بَابُ ذِكْرِ الْقُرْآنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر وعصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں قرآن مجید تلاوت کرنے کا بیان۔ -- 495

۱۱۰ ......بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الصَّلَاةَ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ جَائِزَةٌ دُوْنَ غَيْرِهَا مِنَ الْقِرَاءَةِ، وَأَنَّ مَا زَادَ عَلَى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ فَضِيْلَةٌ لَا فَرِيْضَةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دیگر سورتوں کی قراءت کے بغیر صرف سورۂ فاتحہ کی قراءت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز اور درست ہے اور بلا شبہ نماز میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ مزید قراءت کرنا افضل واعلیٰ ہے، فرض نہیں ہے ------------------------- 496

۱۱۱ ...... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب میں قراءت کا بیان ------------------- 497

۱۱۲ ......بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَقْرَأُ بِطُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ لَا فِي رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ دو طویل ترین سورتوں میں سے ایک طویل تر سورت نماز مغرب کی پہلی دونوں رکعتوں میں پڑھا کرتے تھے، صرف ایک رکعت میں (پوری سورت) نہیں پڑھتے تھے ------------------------------ 499

۱۱۳ ...... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

نماز عشاء میں قراءت کا بیان -------------------- 502

۱۱٤ ...... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نماز عشاء میں قراءت کا بیان --------------- 505

۱۱۵ ...... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

صبح کی نماز میں قراءت کا بیان -------------------- 506

۱۱٦ ...... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن نماز فجر میں قراءت کا بیان ------------- 508

۱۱۷ ...... بَابُ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ لَيْسَتَا مِنَ الْقُرْآنِ

نماز میں معوذتین کی قراءت کرنے کا بیان، اس شخص کے قول کے برخلاف جس کا گمان ہے کہ معوذتین قرآن مجید کا حصہ نہیں ہیں 509

۱۱۸ ...... بَابُ إِبَاحَةِ تَرَدُّدِ الْمُصَلِّي قِرَاءَةَ السُّوْرَةِ الْوَاحِدَةِ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ

فرض نماز کی دونوں رکعتوں میں نمازی کا ایک ہی سورت کو بار بار پڑھنا جائز ہے ---------------------------------- 213

۱۱۹ ...... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ السُّوْرَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ

ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا جائز ہے ------------ 514

۱۲۰ ...... بَابُ إِبَاحَةِ جَمْعِ السُّوَرِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ الْمُفَصَّلِ

ایک رکعت میں مفصل سے کئی سورتوں کو جمع کرنے کے جواز کا بیان --------------------------------------- 516

۱۲۱ ...... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْدِيْدِ الْآيَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الصَّلَاةِ

قرآن مجید میں غور وفکر کرتے ہوئے نماز میں ایک ہی آیت کو بار بار

مِراراً عِنْدَ التَّدَبُّرِ وَ التَّفَكُّرِ فِي الْقُرْآنِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ
١٢٢ ...... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ السُّوْرَةِ الْوَاحِدَةِ فِي رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ
١٢٣ ...... بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ بِالْمَسْأَلَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ آيَةِ الرَّحْمَةِ وَالْاِسْتِعَاذَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ آيَةِ الْعَذَابِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ قِرَاءَةِ آيَةِ التَّنْزِيْهِ
١٢٤ ...... بَابُ إِجَازَةِ الصَّلَاةِ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَ التَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ لِمَنْ لَا يُحْسِنُ الْقُرْآنَ
١٢٥ ...... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ بَعْضِ السُّوْرَةِ فِي الرُّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ لِلْعِلَّةِ تَعْرِضُ لِلْمُصَلِّي
١٢٦ ...... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُخَافَتَةِ بِهَا
١٢٧ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ
١٢٨ ...... بَابُ فَضْلِ السُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ وَبُكَاءِ الشَّيْطَانِ وَدُعَائِهِ بِالْوَيْلِ لِنَفْسِهِ عِنْدَ سُجُوْدِ الْقَارِئِ السَّجْدَةَ
١٢٩ ...... بَابُ السَّجْدَةِ ، فِي صٓ
١٣٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي صٓ
١٣١ ...... بَابُ السُّجُوْدِ فِي النَّجْمِ
١٣٢ ...... بَابُ السُّجُوْدِ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ
١٣٣ ...... بَابُ صِفَةِ سُجُوْدِ الرَّاكِبِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ
١٣٤ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ سُجُوْدِ الْمُسْتَمِعِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقَارِئِ السَّجْدَةَ إِذَا سَجَدَ
١٣٥ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ

پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ اس سلسلے میں وارد حدیث صحیح ہو---- 517
فرض نماز کی دونوں رکعات میں ایک ہی سورت کی قراءت کرنا جائز ہے ---------------------------------- 517
نماز میں آیت رحمت کی تلاوت کے وقت اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرنے، کسی آیت عذاب کی قراءت کے بعد اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے اور آیت تنزیہ کی تلاوت کرنے کے بعد تسبیح پڑھنے کا بیان------ 518
جو شخص قرآن مجید کی تلاوت نہ کرسکتا ہو اسے تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل کے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت ہے ----------- 520
نمازی کو کسی عذر کے پیش آنے پر ایک رکعت میں سورت کا کچھ حصہ تلاوت کرنا جائز ہے ------------------------ 523
نماز میں جہری اور سری قراءت کرنے کا بیان---------- 524
رکوع اور سجدوں میں قرآن مجید پڑھنا منع ہے --------- 525

سجدہ کی آیت تلاوت کرنے پر سجدہ کرنے کی فضیلت کا بیان، آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد قاری قرآن کے سجدہ کرنے پر شیطان کے رونے سے اپنے لیے ہلاکت و بربادی کی دعا کرنے کا بیان -- 526
سورۂ ص میں سجدہ تلاوت کا بیان ----------------- 526
سورہ ص میں نبی اکرم ﷺ کے سجدہ کرنے کے سبب کا بیان 527
سورہ نجم میں سجدہ تلاوت کا بیان --------------- 528
سورہ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ اور سورہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ میں سجدہ تلاوت کا بیان -------------- 529
آیت سجدہ کی تلاوت کرتے وقت سوار شخص کے سجدے کی کیفیت کا بیان ----------------------------------- 530
قرآن پڑھنے والا آیتِ سجدہ پر جب سجدہ کرے تو قرآن مجید کی تلاوت سننے والے کے لیے سجدہ تلاوت کرنا مستحب ہے - 530
ان لوگوں کے گمان کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ نبی

زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي الْمُفَصَّلِ بَعْدَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بعد مفصل سورتوں میں سجدہ تلاوت نہیں کیا ---------------------------- 531

۱۳۶ ......بَابُ السُّجُودِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

فرض نماز میں آیت سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ کرنے کا بیان ---------------------------- 534

۱۳۷ ...... بَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ

سجدہ تلاوت میں ذکر اور دعا پڑھنے کا بیان ------------ 535

۱۳۸ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى السُّجُودِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فَضِيلَةٌ لَا فَرِيضَةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ آیت سجدہ، تلاوت کرنے کے بعد سجدہ کرنا فضیلت کا حامل ہے فرض نہیں ہے ------------ 538

۱۳۹ ......بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى الْمُنْصِتِ السَّامِعِ قِرَاءَةَ السَّجْدَةِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ السُّجُودُ إِذَا لَمْ يَسْجُدِ الْقَارِئُ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ السَّجْدَةَ عَلَى مَنِ اسْتَمَعَ لَهَا وَأَنْصَتَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب آیت سجدہ پر قاری قرآن سجدہ نہ کرے تو خاموشی سے سننے والے کے لیے سجدہ تلاوت کرنا واجب نہیں ہے، اس شخص کے قول کے برخلاف جو گمان کرتا ہے کہ آیت سجدہ کی تلاوت غور سے اور خاموشی کے ساتھ سننے والے شخص پر سجدہ تلاوت واجب ہے ------------------- 539

۱۴۰ ......بَابُ الْجَهْرِ بِآمِينَ عِنْدَ انْقِضَاءِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي يَجْهَرُ الْإِمَامُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ

جن نمازوں میں امام جہری قراءت کرتا ہے ان میں سورہ فاتحہ کے اختتام پر بلند آواز سے آمین کہنے کا بیان ---------- 540

۱۴۱ ......بَابُ ذِكْرِ حَسَدِ الْيَهُودِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى التَّأْمِينِ أَنْ يَكُونَ زَجْرُ بَعْضِ الْجُهَّالِ الْأَئِمَّةَ وَالْمَأْمُومِينَ عَنِ التَّأْمِينِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ شُعْبَةٌ مِنْ فِعْلِ الْيَهُودِ وَحَسَدٌ مِنْهُمْ لِمُتَّبِعِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مؤمنوں کے آمین کہنے پر یہودیوں کے حسد کرنے کا بیان، امام کی قراءت کے بعد بعض جاہل ائمہ اور مقتدیوں کا آمین کرنے سے روکنا یہودیوں کے طرز عمل کا حصہ اور نبی اکرم ﷺ کے پیروکاروں کے بارے میں ان کے حسد کی نشانی ہے ---- 543

۱۴۲ ......بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا جَهِلَ فَلَمْ يَقُلْ آمِينَ أَوْ نَسِيَهُ كَانَ عَلَى الْمَأْمُومِ إِذَا سَمِعَهُ يَقُولُ وَلَا الضَّالِّينَ عِنْدَ خَتْمِهِ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ أَنْ يَقُولَ آمِينَ. إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ الْمَأْمُومَ أَنْ يَقُولَ: آمِينَ، إِذَا قَالَ إِمَامُهُ وَلَا الضَّالِّينَ كَمَا أَمَرَهُ أَنْ يَقُولَ آمِينَ إِذَا قَالَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب امام لاعلمی یا بھول جانے کی وجہ سے آمین نہ کہے تو مقتدی کے لیے ضروری ہے کہ جب وہ سورہ فاتحہ کی قراءت کے اختتام پر امام کو (ولا الضالین) کہتے ہوئے سنے تو آمین کہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مقتدی کو آمین کہنے کا حکم دیا ہے جب اس کا امام (ولا الضالین) پڑھے جیسا کہ آپ نے مقتدی کو امام کے آمین کہنے کے وقت آمین کہنے کا حکم

إِمَامُهُ
دیا ہے -- 545

١٤٣ ......بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَكْبِيْرِهِ فِي الصَّلَاةِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ.
اس حدیث کا بیان جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نماز میں ہر اٹھتے اور جھکتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے، اس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے -- 545

١٤٤ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ الَّتِي ذَكَرْتُهَا لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا كَانَ يُكَبِّرُ فِي بَعْضِ الرَّفْعِ، لَا فِي كُلِّهَا، لَمْ يُكَبِّرِ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ رَفْعِهِ رَأْسَهُ عَنِ الرُّكُوْعِ وَإِنَّمَا كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ خَلَا عِنْدَ رَفْعِهِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ جو الفاظ میں نے ذکر کیے ہیں، یہ عام ہیں، ان سے مراد خاص ہے، نبی اکرم ﷺ ہر مرتبہ اٹھتے وقت اللہ اکبر نہیں کہتے تھے بلکہ بعض دفعہ کہتے تھے، آپ رکوع یا سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے بلکہ آپ رکوع سے سر اٹھانے کے سوا ہر مرتبہ اٹھتے وقت اللہ اکبر کہتے ہیں ---------- 547

١٤٥ ......بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمُصَلِّي الرُّكُوْعَ وَبَعْدَ رَفْعِ رَأْسِهِ مِنَ الرُّكُوْعِ
نمازی کے رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کا بیان -- 553

١٤٦ ......بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ إِرَادَةِ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ،
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کا حکم دیا ہے -- 554

١٤٧ ......بَابُ الْاِعْتِدَالِ فِي الرُّكُوْعِ وَالتَّجَافِي وَوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ
رکوع میں اعتدال، ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھنے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا بیان -- 557

١٤٨ ......بَابُ الْأَمْرِ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ إِذَا لَمْ يَطْمَئِنَّ الْمُصَلِّي فِي الرُّكُوْعِ أَوْ لَمْ يَعْتَدِلْ فِي الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ
جب نمازی رکوع میں اطمینان وسکون اختیار نہ کرے یا رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قیام میں اعتدال نہ کرے تو اسے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم ہے -- 560

١٤٩ ......بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ صَلَاةَ مَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ غَيْرُ مُجْزِئَةٍ، لَا أَنَّهَا نَاقِصَةٌ مُجْزِئَةٌ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ يَدَّعِي الْعِلْمَ
اس بات کا بیان کہ جو شخص رکوع سجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز کافی نہیں ہوتی۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ نماز ناقص ہوتی ہے لیکن کفایت کر جاتی ہے جیسا کہ علم کے دعوے دار بعض لوگوں کا خیال ہے -- 561

١٥٠ ......بَابُ تَفْرِيْجِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ وَضْعِهِمَا عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ
رکوع میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے وقت ہاتھوں کی انگلیاں کھولنے کا بیان -- 563

١٥١ ......بَابُ ذِكْرُ نَسْخِ التَّطْبِيْقِ فِى الرُّكُوْعِ
رکوع میں تطبیق (دونوں ہاتھ جوڑ کر گھٹنوں کے درمیان رکھنا) کے منسوخ ہونے کا بیان ---------------------------- 563

١٥٢ ......بَابُ ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ التَّطْبِيْقَ غَيْرُ جَائِزٍ بَعْدَ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ
اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے حکم کے بعد تطبیق جائز نہیں ہے ------------- 564

١٥٣ ...... بَابُ وَضْعِ الرَّاحَةِ عَلَى الرُّكْبَةِ فِى الرُّكُوْعِ وَأَصَابِعِ الْيَدَيْنِ عَلَى أَعْلَى السَّاقِ الَّذِى يَلِى الرُّكْبَتَيْنِ
رکوع میں ہتھیلی گھٹنے پر رکھنے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو گھٹنوں سے متصل پنڈلی کے بالائی حصے پر رکھنے کا بیان ----------- 565

١٥٤ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِتَعْظِيْمِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ فِى الرُّكُوْعِ
رکوع میں رب عزوجل کی عظمت بیان کرنے کا حکم ہے -- 566

١٥٥ ...... بَابُ التَّسْبِيْحِ فِى الرُّكُوْعِ
رکوع میں تسبیح کرنے کا بیان ------------------------ 568

١٥٦ ...... بَابُ التَّحْمِيْدِ مَعَ التَّسْبِيْحِ وَمَسْأَلَةِ اللّٰهِ الْغُفْرَانَ فِى الرُّكُوْعِ
رکوع میں تسبیح کے ساتھ حمد و ثناء بیان کرنے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش کا سوال کرنے کا بیان------------------------- 569

١٥٧ ...... بَابُ التَّقْدِيْسِ فِى الرُّكُوْعِ
رکوع میں اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرنا----------------- 570

١٥٨ ......بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُصَلِّى إِذَا دَعَا فِى صَلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ بِمَا لَيْسَ فِى الْقُرْآنِ أَنَّ صَلَاتَهُ تُفْسِدُ
اس شخص کے دعوے کے خلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ اگر نمازی نے فرض نماز میں غیر قرآنی دعا پڑھی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی ------------------------------------ 570

١٥٩ ...... بَابُ الْاعْتِدَالِ وَطُوْلِ الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ
رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سیدھے کھڑے ہونے اور لمبا قیام کرنے کا بیان---------------------------------- 573

١٦٠ ...... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الرُّكُوْعِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ
رکوع اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قیام میں برابری کا بیان--- 574

١٦١ ...... بَابُ قَوْلِ الْمُصَلِّى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مَعَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ مَعًا
نمازی کے رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ ہی سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کا بیان-- 575

١٦٢ ...... بَابُ التَّحْمِيْدِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ
رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے اور دعا مانگنے کا بیان--------------------------------- 576

١٦٣ ......بَابُ فَضِيْلَةِ التَّحْمِيْدِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ
رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کی فضیلت ----------------------------------- 578

١٦٤ ...... بَابُ الْقُنُوْتِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ لِلأَمْرِ يَحْدُثُ فَيَدْعُوْ الْإِمَامُ فِي الْقُنُوْتِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کسی ہنگامی حالت کی وجہ سے دعائے قنوت پڑھنے کا بیان، لہٰذا امام فرض نماز کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قیام کی حالت میں دعا مانگے گا ---------- 579

١٦٥ ...... بَابُ الْقُنُوْتِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نمازِ مغرب میں قنوت کرنے کا بیان ---------- 580

١٦٦ ...... بَابُ الْقُنُوْتِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْأَخِيْرَةِ

نمازِ عشاء میں قنوت کرنے کا بیان ---------- 580

١٦٧ ...... بَابُ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا وَتَأْمِيْنِ الْمَأْمُوْمِيْنَ عِنْدَ دُعَاءِ الْإِمَامِ فِي الْقُنُوْتِ ضِدُّ مَا يَفْعَلُهُ الْعَامَّةُ فِي قُنُوْتِ الْوِتْرِ فَيَفِجُّوْنَ بِالدُّعَاءِ مَعَ دُعَاءِ الْإِمَامِ

تمام نمازوں میں قنوت کرنے اور قنوت میں دعا پڑھتے وقت امام کے ساتھ مقتدیوں کے آمین کہنے کا بیان قنوت وتر میں امام کی دعا کے ساتھ مقتدیوں کا دعا پڑھ کر شور وغل مچانا درست نہیں ہے ---------- 581

١٦٨ ...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ دَهْرَهُ كُلَّهُ وَإِنَّهُ إِنَّمَا كَانَ يَقْنُتُ إِذَا دَعَا لِأَحَدٍ أَوْ يَدْعُوْ عَلَى أَحَدٍ

اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ دعا قنوت نازلہ نہیں پڑھی بلکہ آپ (صرف اس وقت) قنوت کرتے تھے جب کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف دعا فرماتے ---------- 582

١٦٩ ...... بَابُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ عِنْدَ زَوَالِ الْحَادِثَةِ الَّتِي لَهَا يُقْنَتُ

جس مصیبت کی وجہ سے قنوت کی جا رہی تھی اس کے ختم ہو جانے پر قنوت ترک کر دینے کا بیان ---------- 583

١٧٠ ...... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ غَلِطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهَا بَعْضُ مَنْ لَمْ يَنْعَمِ النَّظَرَ فِي أَلْفَاظِ الْأَخْبَارِ وَلَمْ يَسْتَوْعِبْ أَخْبَارَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُنُوْتِ فَاحْتَجَّ بِهَا وَزَعَمَ أَنَّ الْقُنُوْتَ فِي الصَّلَاةِ مَنْسُوْخٌ مَنْهِيٌّ عَنْهُ

ان احادیث کا بیان جن سے استدلال کرتے ہوئے اس شخص کو غلطی لگی ہے جس نے احادیث کے الفاظ میں خوب غور وفکر نہیں کیا اور نہ قنوت کے متعلق نبی کریم ﷺ سے مروی تمام احادیث کا احاطہ کیا ہے، تو اس شخص نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے اور اس کا گمان ہے کہ نماز میں قنوت کرنا منسوخ اور منع ہے 584

١٧١ ...... بَابُ التَّكْبِيْرِ مَعَ الْإِهْوَاءِ لِلسُّجُوْدِ

سجدے کے لیے جھکتے وقت اللہ اکبر کہنے کا باب ---------- 588

١٧٢ ...... بَابُ التَّجَافِي بِالْيَدَيْنِ عِنْدَ الْإِهْوَاءِ إِلَى السُّجُوْدِ

سجدے کے لیے جھکتے وقت دونوں ہاتھ کو (پہلوؤں سے) دور رکھنے کا بیان ---------- 588

١٧٣ ...... بَابُ الْبَدْءِ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ عَلَى الْأَرْضِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ إِذَا سَجَدَ الْمُصَلِّي إِذْ هٰذَا الْفِعْلُ نَاسِخٌ لِمَا خَالَفَ هٰذَا الْفِعْلَ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ

جب نمازی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھنے کا بیان۔ کیونکہ یہ عمل اس عمل کے مخالف نبی کریم ﷺ کے عمل اور حکم کے لیے ناسخ ہے ---------- 589

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالآمِرِ بِهِ

١٧٤ ...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَدْئِهِ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ إِهْوَائِهِ إِلَى السُّجُودِ مَنْسُوخٌ، غَلَطَ فِي الاحْتِجَاجِ بِهِ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَفْهَمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ. فَرَأَى اسْتِعْمَالَ الْخَبَرِ وَالْبَدْءِ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْأَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ.

نبی کریم ﷺ سے مروی اس منسوخ حدیث کا بیان جس میں ہے کہ آپ سجدے کے لیے جھکتے وقت اپنے گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھتے تھے۔ جو اہل علم اس کے منسوخ ہونے کو سمجھ نہیں سکے، انہیں اس حدیث سے استدلال کرنے میں غلطی لگی ہے۔ تو اس نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کو درست قرار دیا ہے------ 590

١٧٥ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ السُّجُودِ مَنْسُوخٌ وَأَنَّ وَضْعَ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ نَاسِخٌ، إِذَا كَانَ الْأَمْرُ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ مُقَدَّمًا وَالْأَمْرُ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ مُؤَخَّرًا، فَالْمُقَدَّمُ مَنْسُوخٌ وَالْمُؤَخَّرُ نَاسِخٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ سجدہ کرتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھنے کا حکم منسوخ ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنے (کا حکم) ناسخ ہے۔ کیونکہ گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنے کا حکم مقدم ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنے کا حکم متاخر ہے، لہٰذا مقدم حکم منسوخ ہوگا اور متاخر حکم ناسخ ہوگا------------ 591

١٧٦ ...... بَابُ الْبَدْءِ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْأَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السُّجُودِ

سجدہ سے سر اٹھاتے وقت گھٹنوں سے قبل دونوں ہاتھ زمین سے اٹھانے کا بیان------------------------------------ 591

١٧٧ ...... بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْأَرْضِ فِي السُّجُودِ إِذْ هُمَا يَسْجُدَانِ كَسُجُودِ الْوَجْهِ

سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا بیان کیونکہ وہ دونوں چہرے کے سجدے کی طرح سجدہ کرتے ہیں ---------- 592

١٧٨ ...... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الْأَعْضَاءِ الَّتِي تَسْجُدُ مِنَ الْمُصَلِّي فِي صَلَاتِهِ إِذَا سَجَدَ الْمُصَلِّي

جب نمازی سجدہ کرے تو ان اعضاء کی تعداد کا بیان جو نمازی کی نماز میں سجدہ کرتے ہیں ------------------------ 592

١٧٩ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالسُّجُودِ عَلَى الْأَعْضَاءِ السَّبْعَةِ اللَّوَاتِي يَسْجُدْنَ مَعَ الْمُصَلِّي إِذَا سَجَدَ

جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو اس کی نماز میں سجدہ کرنے والے نمازی کے اعضاء کی تعداد کا بیان ---------------- 593

١٨٠ ...... بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ الْأَعْضَاءِ السَّبْعَةِ الَّتِي أُمِرَ الْمُصَلِّي بِالسُّجُودِ عَلَيْهِنَّ

ان سات اعضاء کے ناموں کا بیان جس پر نمازی کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے------------------------------ 593

١٨١ ...... بَابُ إِمْكَانِ الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ مِنَ الْأَرْضِ فِي السُّجُودِ

سجدے میں ناک اور پیشانی کو زمین پر جما کر رکھنے کا بیان 594

١٨٢ ...... بَابُ إِثْبَاتِ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ عَلَى

چہرے کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو زمین پر خوب جمانے کا بیان حتیٰ

الْأَرْضِ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنَ الْمُصَلِّي إِلَى مَوْضِعِهِ	کہ نمازی کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر مطمئن ہو جائے	596
۱۸۳ ...... بَابُ السُّجُوْدِ عَلٰى إِلْيَتَي الْكَفِّ	ہاتھ کے دونوں الیوں پر سجدہ کرنے کا بیان	596
۱۸۴ ...... بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ فِي السُّجُوْدِ	سجدوں میں دونوں ہاتھوں کو دونوں کندھوں کے برابر رکھنے کا بیان	597
۱۸۵ ...... بَابُ إِبَاحَةُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ حِذَاءَ الْأُذُنَيْنِ وَهٰذَا اخْتِلَافُ الْمُبَاحِ	سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنا جائز ہے اور یہ جائز اختلاف کی قسم سے ہے	597
۱۸۶ ...... بَابُ ضَمِّ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ	سجدے میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنے کا بیان	598
۱۸۷ ...... بَابُ اسْتِقْبَالِ أَطْرَافِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْقِبْلَةِ فِي السُّجُوْدِ	سجدے میں ہاتھوں کی انگلیوں کے کناروں کو قبلہ رخ کرنے کا بیان	598
۱۸۸ ...... بَابُ الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ وَالنَّهْيِ عَنِ افْتِرَاشِ الذِّرَاعَيْنِ الْأَرْضَ	سجدہ میں اعتدال اختیار کرنے اور دونوں بازوؤں کو زمین پر بچھانے کی ممانعت کا بیان	599
۱۸۹ ...... بَابُ رَفْعِ الْعَجِيْزَةِ وَالْإِلْيَتَيْنِ فِي السُّجُوْدِ	سجدے میں سرین اٹھا کر رکھنے کا بیان	600
۱۹۰ ...... بَابُ تَرْكِ التَّمَدُّدِ فِي السُّجُوْدِ وَاسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَيْنِ	سجدے میں پھیلاؤ ترک کرنے اور پیٹ کو رانوں سے اٹھا کر رکھنے کے استحباب کا بیان	601
۱۹۱ ...... بَابُ التَّجَافِي فِي السُّجُوْدِ	سجدے میں بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھنے کا بیان	601
۱۹۲ ...... بَابُ فَتْحِ أَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِي السُّجُوْدِ وَالْاِسْتِقْبَالِ بِأَطْرَافِهِنَّ الْقِبْلَةَ	سجدے میں دونوں پاؤں کی انگلیوں کو کھولنے اور ان کے کناروں کو قبلہ رخ کرنے کا بیان	603
۱۹۳ ...... بَابُ ضَمِّ الْفَخِذَيْنِ فِي السُّجُوْدِ	سجدے میں دونوں رانوں کو ملا کر رکھنے کا بیان	604
۱۹۴ ...... بَابُ ضَمِّ الْعَقِبَيْنِ فِي السُّجُوْدِ	سجدے میں دونوں ایڑیوں کو ملانے کا بیان	604
۱۹۵ ...... بَابُ نَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ ، فِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلٰى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَانِ	سجدے میں پاؤں کھڑے کرنے کا بیان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا جبکہ آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے	605
۱۹۶ ...... بَابُ وَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْأَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ فِي السُّجُوْدِ	سجدے میں دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور دونوں کہنیوں کو زمین سے اٹھانے کا بیان	606

۱۹۷ ......بَابُ طُوْلُ السَّجْدَةِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرُّكُوْعِ وَبَيْنَ الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ
طویل سجدے، سجدے اور رکوع اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قیام کے درمیان برابری کا بیان ---------------- 608

۱۹۸ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ فِي السُّجُوْدِ
سجدوں میں کوے کی طرح ٹھونگیں مارنا منع ہے -------- 609

۱۹۹ ...... بَابُ إِتْمَامِ السُّجُوْدِ وَالزَّجْرِ عَنِ انْتِقَاصِهِ وَتَسْمِيَةِ الْمُنْتَقِصِ رُكُوْعَهُ وَسُجُوْدَهُ سَارِقًا أَوْ هُوَ سَارِقٌ مِنْ صَلَاتِهِ
سجدوں کو مکمل کرنے اور اس میں کمی کرنے پر سختی کا بیان، اپنے رکوع وسجود میں کمی کرنے والے کو چور کا نام دینے یا وہ اپنی نماز کا چور ہے، کا بیان ---------------------- 610

۲۰۰ ......بَابُ إِيْجَابِ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُتِمُّ الْمُصَلِّي فِيْهَا سُجُوْدَهُ، إِذِ الصَّلَاةُ الَّتِي لَا يُتِمُّ لِلْمُصَلِّي رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا غَيْرُ مُجْزِئَةٍ عَنْهُ
جس نماز میں نمازی سجدے کو مکمل ادا نہ کرے اسے دوبارہ پڑھنے کا بیان، کیونکہ وہ نماز جس میں نمازی رکوع وسجود مکمل نہ کرے وہ اسے کافی نہیں ہوتی ---------------------- 612

۲۰۱ ...... بَابُ التَّسْبِيْحِ فِي السُّجُوْدِ
سجدے میں تسبیح کا بیان ---------------------- 613

۲۰۲ ...... بَابُ الدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ
سجدے میں دعا مانگنے کا بیان ---------------------- 614

۲۰۳ ......بَابُ الْأَمْرِ فِي الْاِجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ، وَمَا يُرْجَى فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ إِجَابَةِ الدُّعَاءِ
فرض نماز کے سجدوں میں محنت وکوشش کے ساتھ دعا مانگنے اور اس وقت میں دعا کی قبولیت کی امید کا بیان ------------ 616

۲۰۴ ...... بَابُ إِبَاحَةِ السُّجُوْدِ عَلَى الثِّيَابِ اتِّقَاءَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ
سخت گرمی اور شدید سردی سے بچنے کیلئے کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے ---------------------------------- 616

۲۰۵ ...... بَابُ السُّنَّةِ فِي الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
دوسجدوں کے درمیان بیٹھنے کا مسنون طریقہ ---------- 618

۲۰۶ ......بَابُ إِبَاحَةِ الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
دوسجدوں کے درمیان اقعاء کی شکل میں دونوں قدموں پر بیٹھنا جائز ہے ---------------------------------- 620

۲۰۷ ...... بَابُ طُوْلِ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
دوسجدوں کے درمیان دیر تک بیٹھے رہنے کا بیان -------- 622

۲۰۸ ...... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ السُّجُوْدِ وَبَيْنَ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ أَوْ مُقَارَبَةِ مَا بَيْنَهُمَا
دونوں سجدوں اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں برابری یا (ان کی مقدار کو) قریب قریب کرنے کا بیان -------- 623

۲۰۹ ...... بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
دوسجدوں کے درمیان دعا مانگنے کا بیان ---------------- 623

۲۱۰ ......بَابُ الْجُلُوْسِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ
دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد، دوسری یا چوتھی رکعت

السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ قَبْلَ الْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَ إِلَى الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ — کے لیے اٹھنے سے پہلے بیٹھنے کا بیان ---------------- 624

۲۱۱ ...... بَابُ الْاعْتِمَادِ عَلَى الْيَدَيْنِ عِنْدَ النُّهُوْضِ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَإِلَى الرَّابِعَةِ — دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے اٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کا سہارا لینے کا بیان ---------------- 625

۲۱۲ ...... بَابُ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ النُّهُوْضِ مِنَ الْجُلُوْسِ مَعَ الْقِيَامِ مَعاً — قعدہ سے اٹھتے وقت قیام کے ساتھ ہی اللہ اکبر کہنے کا بیان 626

۲۱۳ ...... بَابُ سُنَّةِ الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ — پہلے تشہد میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ ---------------- 627

۲۱۴ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْاعْتِمَادِ عَلَى الْيَدِ فِي الْجُلُوْسِ فِي الصَّلَاةِ — نماز میں بیٹھتے ہوئے ہاتھ پر ٹیک لگانا منع ہے -------- 628

۲۱۵ ...... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ الْجَلْسَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ لِلتَّشَهُّدِ — دو رکعت کے تشہد میں بیٹھنے کے بعد اٹھتے وقت رفع الیدین کرنے کا بیان ---------------- 629

۲۱۶ ...... بَابُ إِدْخَالِ الْقَدَمِ الْيُسْرٰى بَيْنَ الْفَخِذِ الْيُمْنٰى وَالسَّاقِ فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ — تشہد میں بیٹھتے وقت بائیں قدم کو دائیں ران اور پنڈلی کے درمیان داخل کرنے کا بیان ---------------- 630

۲۱۷ ...... بَابُ وَضْعِ الْفَخِذِ الْيُمْنٰى عَلَى الْفَخِذِ الْيُسْرٰى فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ — تشہد میں بیٹھتے وقت دائیں ران کو بائیں ران پر رکھنے کا بیان ---------------- 631

۲۱۸ ...... بَابُ السُّنَّةِ فِي الْجُلُوْسِ فِي الرَّكْعَةِ الَّتِي يُسَلِّمُ فِيهَا — جس رکعت میں سلام پھیرا جاتا ہے اس میں بیٹھنے کے مسنون طریقے کا بیان ---------------- 633

۲۱۹ ...... بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَفِي الْجَلْسَةِ الْأَخِيْرَةِ — دو رکعتوں کے بعد اور جلسہ اخیر (آخری رکعت) میں تشہد پڑھنے کا بیان ---------------- 635

۲۲۰ ...... بَابُ إِخْفَاءِ التَّشَهُّدِ وَتَرْكِ الْجَهْرِ بِهِ — تشہد آہستہ آواز سے پڑھنے اور بلند آواز سے نہ پڑھنے کا بیان 638

۲۲۱ ...... بَابُ الْاقْتِصَارِ فِي الْجَلْسَةِ الْأُوْلَى عَلَى التَّشَهُّدِ وَتَرْكِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ — جلسہ اولی میں صرف تشہد پڑھنے اور پہلے تشہد کے بعد دعا نہ مانگنے کا بیان ---------------- 639

۲۲۲ ...... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ — تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنے کا بیان -------- 640

۲۲۳ ...... بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ — تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنے کی کیفیت کا بیان 641

۲۲۴ ...... بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي التَّشَهُّدِ الأَوَّلِ وَالثَّانِي وَالإِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى

پہلے اور دوسرے تشہد میں دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھنے اور دائیں ہاتھ کی سبابہ انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان ------ 642

۲۲۵ ...... بَابُ التَّحْلِيقِ بِالْوُسْطٰى وَالإِبْهَامِ عِنْدَ الإِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے وقت انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنانے کا بیان ------------------------ 643

۲۲۶ ...... بَابُ صِفَةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي التَّشَهُّدِ وَتَحْرِيكِ السَّبَّابَةِ عِنْدَ الإِشَارَةِ بِهَا

تشہد میں دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھنے اور سبابہ انگلی کو اشارہ کے وقت حرکت دینے کی کیفیت کا بیان ------------- 644

۲۲۷ ...... بَابُ حَنْيِ السَّبَّابَةِ عِنْدَ الإِشَارَةِ بِهَا فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں سبابہ انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے وقت اسے جھکانے کا بیان ------------------------------------ 645

۲۲۸ ...... بَابُ بَسْطِ يَدِ الْيُسْرٰى عِنْدَ وَضْعِهِ عَلَى الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بائیں گھٹنے پر بائیں ہاتھ کو کھول کر رکھنے کا بیان - 646

۲۲۹ ...... بَابُ النَّظَرِ إِلَى السَّبَّابَةِ عِنْدَ الإِشَارَةِ بِهَا فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے وقت اسے دیکھنے کا بیان ------------------------------------ 646

۲۳۰ ...... بَابُ الإِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ إِلَى الْقِبْلَةِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں سبابہ انگلی سے قبلہ کی طرف اشارہ کرنے کا بیان - 647

۲۳۱ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ بِمَا أَحَبَّ الْمُصَلِّي ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَدَّعِيَ فِي الْمَكْتُوبَةِ إِلَّا بِمَا فِي الْقُرْآنِ

تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے نمازی کے لیے اپنی پسندیدہ دعا مانگنا جائز ہے اس شخص کے گمان کے بر خلاف جو کہتا ہے کہ فرض نماز میں غیر قرآنی دعا مانگنا جائز نہیں ہے ------------------------------------ 648

۲۳۲ ...... بَابُ الأَمْرِ بِالتَّعَوُّذِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ

تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کا بیان ---------------------------- 649

۲۳۳ ...... بَابُ الاسْتِغْفَارِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ

تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے استغفار کرنے کا بیان ------------------------------------ 651

۲۳۴ ...... بَابُ مَسْأَلَةِ اللهِ الْجَنَّةَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ التَّسْلِيمِ وَالاسْتِعَاذَةِ بِاللهِ مِنَ النَّارِ

تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے جنت مانگنے اور جہنم کی آگ سے اللہ کی پناہ طلب کرنے کا بیان -- 652

۲۳۵ ...... بَابُ التَّسْلِيمِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ انْقِضَائِهَا

نماز مکمل ہونے پر سلام پھیرنے کا بیان ------------- 652

باب	عنوان	اردو عنوان	صفحہ
۲۳۶	بَابُ صِفَةِ السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ	نماز میں سلام پھیرنے کی کیفیت کا بیان	654
۲۳۷	بَابُ إِبَاحَةِ الِاقْتِصَارِ عَلَى تَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ	نماز میں صرف ایک طرف سلام پھیرنے پر اکتفا کرنا جائز ہے	655
۲۳۸	بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ يَمِينًا وَشِمَالًا عِنْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ	نماز سے سلام پھیرتے وقت دائیں اور بائیں جانب ہاتھ سے اشارہ کرنا منع ہے	657
۲۳۹	بَابُ حَذْفِ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ	نماز میں سلام کو مختصر کہنے کا بیان	658
۲۴۰	بَابُ الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ	نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنا	659
۲۴۱	بَابُ الِاسْتِغْفَارِ مَعَ الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ	نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ استغفار کرنے کا بیان	659
۲۴۲	بَابُ التَّهْلِيلِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ بَعْدَ السَّلَامِ	سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور لا الہ الا اللہ پڑھنے کا بیان	661
۲۴۳	بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ بَعْدَ السَّلَامِ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ	نماز سے سلام پھیرنے کے بعد جامع دعا پڑھنے کا بیان	664
۲۴۴	بَابُ التَّعَوُّذِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ	نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پناہ طلب کرنے کا بیان	667
۲۴۵	بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَ التَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ	نماز سے سلام پھیرنے کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھنے کی فضیلت کا بیان	668
۲۴۶	بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّهْلِيلِ بَعْدَ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ تَكْمِلَةَ الْمِائَةِ وَمَا يُرْجَى فِي ذٰلِكَ مِنْ مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ السَّالِفَةِ إِنْ كَانَتْ كَثِيرَةً	نماز سے سلام پھیرنے کے بعد سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھنے کے بعد سو کی گنتی پوری کرنے کے لیے لا الہ الا اللہ پڑھنا مستحب ہے، اور ان کی وجہ سے گناہوں کی بخشش کی امید کا بیان اگر چہ گناہ بہت زیادہ ہوں	670
۲۴۷	بَابُ الْأَمْرِ بِمَسْأَلَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلَوَاتِ الْمَعُونَةَ عَلَى ذِكْرِهِ وَشُكْرِهِ وَحُسْنِ عِبَادَتِهِ وَالْوَصِيَّةِ بِذٰلِكَ	نماز کے بعد، اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس کا شکر ادا کرنا اور اس کی عبادت عمدہ طریقے سے ادا کرنے کیلئے رب عزوجل سے مدد وتوفیق مانگنے کے حکم اور اس کی وصیت کرنے کا بیان	671
۲۴۸	بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّهْلِيلِ مَعَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ تَمَامَ الْمِائَةِ وَأَنَّ	سو کی گنتی پوری کرنے کے لیے تسبیح تکبیر اور تحمید کے ساتھ تھلیل کا اضافہ کرنا مستحب ہے، اور اس بات کا بیان کہ سو کی گنتی پوری کرنے	

نَجْعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ تَكْمِلَةَ الْمِائَةِ.
کے لیے ہم ان سب کو پچیس پچیس مرتبہ پڑھیں گے ----- 671

۲۴۹...... بَابُ فَضْلِ التَّحْمِيْدِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ يُوْصَفُ بِالْعَدَدِ الْكَثِيْرِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ اَوْ غَيْرُ خَلْقِهِ
تحمید، تسبیح اور تکبیر کی فضیلت کا بیان کہ ان کی صفت اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور غیر مخلوق کی کثیر تعداد کے ساتھ بیان کی گئی ہے - 672

۲۵۰...... بَابُ الْاَمْرِ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ
نماز کے بعد میں معوذتین (سورۂ فلق اور سورۃ الناس) پڑھنے کے حکم کا بیان ---------------------------------- 675

۲۵۱...... بَابُ فَضْلِ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ مُتَطَهِّرًا
نماز کے بعد مسجد میں باوضو بیٹھنے کی فضیلت کا بیان------ 676

۲۵۲...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ
نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے 677

جَمَاعُ أَبْوَابِ اللِّبَاسِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں لباس کے متعلق ابواب کا مجموعہ ------------- 678

۲۵۳...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان ------ 678

۲۵۴...... بَابُ الْمُخَالَفَةِ بَيْنَ طَرَفَيِ الثَّوْبِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّي فِي الرِّدَاءِ الْوَاحِدِ أَوِ الْإِزَارِ الْوَاحِدِ
جب نمازی ایک چادر یا تہ بند میں نماز پڑھے تو کپڑے کے کناروں کو الٹنے کا بیان ------------------------ 680

۲۵۵...... بَابُ إِبَاحَةُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَبِحَضْرَةِ الْمُصَلِّي ثِيَابٌ لَهُ غَيْرَ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ الَّذِي يُصَلِّي فِيْهِ
ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے حالانکہ نمازی کے پاس اس ایک کپڑے کے سوا جس میں وہ نماز پڑھ رہا ہو، دیگر کپڑے بھی موجود ہوں ---------------------------------- 680

۲۵۶...... بَابُ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْعَاتِقَيْنِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّي فِي إِزَارٍ وَّاحِدٍ ضَيِّقٍ
جب نمازی ایک ہی تنگ تہ بند میں نماز پڑھے تو تہ بند کو کندھوں پر باندھنے کا بیان -------------------------- 681

۲۵۷...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ الْوَاسِعِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِ الْمُصَلِّي مِنْهُ شَيْءٌ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ
مجمل غیر مفسر روایت کے ذکر کے ساتھ ایک ایسے وسیع کپڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان جس کا کوئی حصہ نمازی کے کندھے پر نہ ہو-------------------------- 683

۲۵۸...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا
اس مجمل روایت کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے ------------------------ 683

۲۵۹...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي بَعْضِ
ایک کپڑے کے کچھ حصے میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جبکہ

الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يَكُونُ بَعْضُهُ عَلَى الْمُصَلِّي وَبَعْضُهُ عَلَى غَيْرِهِ
اس کپڑے کا کچھ حصہ نمازی پر اور کچھ حصہ کسی دوسرے شخص پر ہو ---------- 686

٢٦٠ ...... بَابُ ذِكْرِ اشْتِمَالِ الْمَنْهِي عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ تَشَبُّهًا بِفِعْلِ الْيَهُودِ وَهُوَ تَجْلِيلُ الْبَدَنِ كُلِّهِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ
نماز میں یہودیوں کے عمل کی مشابہت والے اشتمال کی ممانعت کا بیان اور وہ یہ ہے کہ سارے بدن کو ایک کپڑے میں لپیٹ لیا جائے ---------- 686

٢٦١ ...... بَابُ اشْتِمَالِ الْمُبَاحِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں جائز اشتمال کا بیان ---------- 687

٢٦٢ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي الْمُفَسِّرِ لِلَفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا قَبْلُ وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الاِشْتِمَالَ الْمُبَاحَ فِي الصَّلَاةِ وَضْعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلَى الْعَاتِقَيْنِ
س مختصر روایت کی تفصیل بیان کرنے والی مفسر روایت کا ذکر جو میں نے اس سے پہلے بیان کی ہے اور بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں جائز استعمال یہ ہے کہ کپڑے کے دونوں کناروں کو دونوں کندھوں پر ڈال لیا جائے ---------- 687

٢٦٣ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں سدل (کپڑا لٹکانے) کے منع ہونے کا بیان ---- 688

٢٦٤ ...... بَابُ إِجَازَةِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُخَالِطُهُ الْحَرِيرُ
ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے جس میں ریشم کی ملاوٹ ہو ---------- 688

٢٦٥ ...... بَابُ نَفْيِ قَبُولِ صَلَاةِ الْحُرَّةِ الْمُدْرِكَةِ بِغَيْرِ خِمَارٍ
بالغ آزاد عورت کی نماز دوپٹے کے بغیر قبول نہ ہونے کا بیان ---------- 689

٢٦٦ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ الرَّجُلُ فِيهِ أَهْلَهُ
اس کپڑے میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جس میں آدمی نے اپنے بیوی سے صحبت کی ہو ---------- 690

٢٦٧ ...... بَابُ الأَمْرِ بِزَرِّ الْقَمِيصِ وَالْجُبَّةِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّي فِي أَحَدِهِمَا لَا ثَوْبَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ
قمیص اور جبے کو بٹن لگانے کے حکم کا بیان، جب کہ نمازی ان میں سے کسی ایک میں نماز پڑھے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو -- 691

٢٦٨ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ مَحْلُولَ الأَزْرَارِ إِذَا كَانَ عَلَى الْمُصَلِّي أَكْثَرُ مِنْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ
جب نمازی پر ایک سے زائد کپڑے ہوں تو بٹن کھول کر نماز پڑھنے کی رخصت ہے ---------- 692

٢٦٩ ...... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي إِسْبَالِ الأُزُرِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں تہ بند کو لٹکانا سخت منع ہے ---------- 693

٢٧٠ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں کپڑے سمیٹنے کی ممانعت کا بیان ---------- 693

٢٧١ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي ثِيَابِ
بچوں کے ان کپڑوں میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جن میں

الأَطْفَالِ مَا لَمْ تُعْلَمْ نَجَاسَةٌ أَصَابَتْهَا

نجاست لگنے کا علم نہ ہو ---------------------------- 693

۲۷۲ ......بَـابُ ذِكْـرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُصَلِّي إِذَا أَصَـابَ ثَـوْبَهُ نَجَاسَةٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَعْلَمُ بِهَا لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب نمازی کہ کپڑے کو نجاست لگ جائے اور وہ اس سے بے خبر نماز پڑھ رہا ہو تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی ---------------------------------- 695

❁❁❁❁

عرضِ ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ، أَمَّا بَعْدُ!

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی رشد و ہدایت کے لیے تقریباً ڈیڑھ لاکھ انبیاء و رسل مبعوث فرمائے، اور انہیں کتب اور صحائف بھی عطا فرمائے۔ اس سلسلہ کی آخری کڑی سیّد الانبیاء والمرسلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلب اطہر پر قرآن مجید جیسا عظیم معجزہ نازل فرمایا۔

﴿فَإِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾ (البقرة: ٩٧)

''پس بلاشبہ اس (جبریل) نے نازل کیا ہے اس (قرآن) کو اوپر آپ کے دل کے اللہ کے حکم سے۔''

اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی خود لی:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ﴾ (الحجر: ٩)

''بے شک ہم نے ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

قرآن مجید کے مقتضیات کی تشریح وتعبیر کی ذمہ داری رسولِ کریم ﷺ پر عائد تھی:

﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ٤٤)

''اے نبی! اور ہم نے یہ ذکر آپ کی طرف اس لیے نازل کیا کہ تم لوگوں کے لیے واضح کر دو اس تعلیم کو جو ان کی طرف اُتاری گئی۔''

لہٰذا حدیث رسول کے خلاف کسی کی کوئی سازش کارگر نہ ہوسکی، کیونکہ وہ اللہ کا کلام ہے، اس نے اسے اپنے رسول ﷺ پر نازل فرمایا ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ○﴾ (النجم: ٣، ٤)

''اور آپ اپنی خواہش سے بات نہیں فرماتے، بلکہ وہ تو وحی ہے جو آپ پر نازل کی جاتی ہے۔''

اعمالِ صالحہ کی قبولیت کی اہم شرط ہے کہ انسان اللہ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے:

﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا أَعْمَالَكُمْ﴾ (محمد: ٣٣)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔''

حقیقی کامیابی خالص قرآن وحدیث کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت حاصل کرنے میں ہے:

﴿وَاللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ﴾ (التوبة: ٦٢)

''اللہ اور اس کے رسول زیادہ حق دار ہیں کہ انہیں راضی رکھا جائے۔''

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾

(آل عمران: ١٨٥)

''پس قیامت کے دن جو شخص آگ سے دُور کر دیا جائے گا، اور جنت میں داخل کر دیا جائے گا، وہ فائز المرام ہو جائے گا۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ يَأْبٰى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ دَخَلَ النَّارَ.))

(صحيح بخارى، كتاب الإعتصام بالكتاب والسنة، رقم: ٧٧)

''میری ساری کی ساری اُمت جنت میں داخل ہوگی، الا کہ جو شخص انکار کر دے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! انکار کون کرتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جس شخص نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ جہنم میں داخل ہوگا۔''

معلوم ہوا کہ:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الأحزاب: ٢١)

''فی الحقیقت تم مسلمانوں کے لیے رسول اللہ کا قول و عمل ایک بہترین نمونہ ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ، ثُمَّ أَدَّاهَا إِلٰى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا))

(شرف أصحاب الحديث للخطيب، رقم: ٢٠)

''اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو تر و تازہ رکھے، جس نے میری بات سنی، اور پھر یاد رکھی، اور پھر وہ بات اس شخص تک پہنچا دی، جس نے اسے نہیں سنا۔''

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ان لوگوں کے لیے دُعا فرمائی گئی جو آپ علیہ السلام کی حدیث کی حفاظت کرتے اور ضبط میں رکھتے اور پوری صحت و اتقان کے ساتھ دوسروں تک پہنچا دیتے ہیں۔ حفاظت حدیث اور مبلغین حدیث کے لیے رسول اللہ ﷺ کی مذکورہ دُعا سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ حفظ حدیث اور تبلیغ حدیث و نشر حدیث آپ ﷺ کی رضا اور دلی چاہت ہے۔ آپ کو بتاتے جائیں کہ رضائے الٰہی کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کی رضا حیات کا عظیم سرمایہ اور بڑی متاع ہے۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
اور کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

محدث شہیر عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے:

((أَوَّلُ الْعِلْمِ النِّيَّةُ ثُمَّ السِّمَاعُ ثُمَّ الْفَهْمُ ثُمَّ الْحِفْظُ ثُمَّ الْعَمَلُ ثُمَّ النَّشْرُ))

''پہلا علم نیت، پھر سماع، پھر فہم، پھر حفظ، پھر عمل اور اس کے بعد اس کی نشر و اشاعت ہے۔''

اسی سلسلہ کی کڑی امام ابن خزیمہ کی شہرۂ آفاق کتاب ''مختصر المختصر من المسند الصحیح عن النبی ﷺ'' المعروف بہ ''صحیح ابن خزیمہ'' کی اشاعت ہے۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے الشیخ محمد اجمل بھٹی حفظہ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی کو جنہوں نے اس کتاب کا ترجمہ بڑی عمدگی کے ساتھ مکمل کیا۔ فوائد کا کام جناب محمد فاروق رفیع حفظہ اللہ نے احسن طریقے سے سرانجام دیا، جب کہ تخریج کا کام جناب نصیر احمد کاشف حفظہ اللہ نے کیا۔ یاد رہے کہ تخریج کرتے ہوئے علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تحقیق کو راجح قرار دیا گیا ہے۔ تصحیح و تنقیح اور پروف ریڈنگ کا کام مولانا خاور رشید بٹ حفظہ اللہ مدرس جامعہ محمدیہ لوکو ورکشاپ لاہور اور پروفیسر ڈاکٹر حافظ شہباز حسن حفظہ اللہ نے بڑے احسن انداز میں انجام دیا۔

ہم اپنے مربی فضیلۃ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ کے انتہائی شکر گزار ہیں جو اپنی مصروفیات کے باوجود ادارہ کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ جزاہ اللہ خیرا فی الدنیا والآخرۃ.

اور ایسے ہی اپنے استاد اور سینئر ایڈوائزر الشیخ حافظ حامد محمود الخضری حفظہ اللہ کے انتہائی مشکور ہیں کہ جن کا ساتھ ہمارے لیے بڑا مفید اور مبارک ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم معاون ادارہ محمد رمضان محمدی حفظہ اللہ کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ جن کی نگرانی میں اس کتاب کا کام پایہ تکمیل کو پہنچا اور دیگر کتب احادیث کے جملہ کام بھی انہی کی نگرانی میں مکمل ہو رہے ہیں۔

ممبران ادارہ جناب ابو یحییٰ محمد طارق جاوید، منصور سلیم، میاں سجاد، شہزاد، محمد ناظر سدھو، جاوید علی، راجہ اکرم، ظفر

اقبال، عمران طاہر، محمد نادر، فیصل جاوید، ندیم قریشی، قاضی مسعود، محمد بلال اور مرزا ذاکر احمد کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے کہ جن کا تعاون دامے درمے سخنے قدمے ادارہ کو حاصل ہے۔

ابو مؤمن منصور احمد اور محمد سلیم جلالی حفظہما اللہ کی تمام مساعی اللہ عزوجل اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، کیوں کہ ان کے تعاون سے ''صحیح ابن خزیمہ'' کی اشاعت ہوئی۔ بھائی عبدالرؤف صاحب کے بھی شکرگزار ہیں جنھوں نے کتاب کی خوبصورت جاذب نظر کمپوزنگ کی۔

اللہ کے حضور سربسجود ہوکر دُعا گو ہیں کہ وہ اس کتاب کا نفع عام کردے، ادارہ کو تا روزِ قیامت برقرار رکھے۔ تاکہ اسلام دشمن قوتوں کے خلاف قلمی جہاد کو منصۂ شہود پر لاتا رہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

مجلس شوریٰ

محمد اکرم سلفی — ابوطلحہ صدیقی

محمد شاہد انصاری — حاجی نوید آصف

شمشیر اشرف — ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

انصار السنه پبلي كيشنز، لاهور

☆......☆......☆

عرضِ مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ . وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَبَعْدُ!

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کی توفیق اور فضل وکرم سے صحیح ابن خزیمہ کے ترجمے کا عظیم کام پایہ تکمیل کو پہنچا اور اب ہدیہ قارئین بننے کے لیے جا رہا ہے۔

زمانہ طالب علمی میں حدیث رسول ﷺ سے جو محبت اور شغف پیدا ہوا، اس کی آبیاری جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے کلیہ حدیث شریف میں مسلسل چار سال ہوتی رہی۔ کلیہ حدیث کی مبارک فضاؤں میں حدیث رسول کو پڑھنے، سمجھنے اور ان سے علمی نکات کے استنباط کی جو ریاضت ہمیں چار سال کرائی گئی، اس سے حدیث رسول ﷺ کے ساتھ محبت و اُلفت میں بے پناہ اضافہ ہوگیا۔ الحمد للّٰہ علی ذالك .

پاکستان واپسی پر حدیث رسول ﷺ کی خدمت کا جذبہ ''صحیح ابن خزیمہ'' کے ترجمے کا بنیادی سبب بنا۔ انصار السنہ کی طرف سے محترم بھائی عبدالخالق صدیقی اور محمد رمضان محمدی حفظہما اللہ کی تجویز پر اس عظیم منصوبے پر کام شروع کیا تو محسوس ہوا کہ یہ ایک کٹھن اور مشکل کام ہے جو اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل وکرم اور مشفق اساتذہ کرام کی راہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔ صحیح ابن خزیمہ شیخ الاسلام، امام الائمہ الحافظ محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ کی مایہ ناز کتاب ہے جس میں ان کی محدثانہ اور فقیہانہ صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کیا گیا ہے۔ اس میں انہوں نے حدیث رسول ﷺ کو موتیوں کی طرح ایک لڑی میں پرو دیا ہے اور ان فرامین مبارکہ سے علمی نکات کا استنباط کر کے اُمت مسلمہ کی راہنمائی کا عظیم فریضہ ادا کیا ہے۔ چونکہ امام موصوف ماہر نقاد بھی تھے، اس لیے حدیث نبوی کی سند پر اپنی ماہرانہ رائے سے بھی نوازتے ہیں اور باطل فرقوں کا ردّ خالص علمی انداز میں کرتے ہیں۔ کتاب کی ترتیب فقہی ابواب پر ہے۔ لہٰذا فقہی مسائل کو محدثین کے طرز پر بیان کرتے ہوئے اپنے علمی اجتہادات اور استنباطات کے جواہر اُمت مسلمہ کے حوالے کرتے جاتے ہیں۔

اس عظیم کتاب کا ترجمہ کرتے وقت جن چیزوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ ترجمہ اس طرح بامحاورہ اور سلیس انداز میں کیا گیا ہے کہ حدیث رسول ﷺ کا مکمل مفہوم ادا ہو جائے۔

۲۔ لفظی ترجمہ سے حتی الامکان گریز کیا گیا ہے تاکہ ترجمے کی روانی برقرار رہے۔

۳۔ ابواب کا ترجمہ، جن میں ابن خزیمہ رحمہ اللہ کے علمی نکات بیان ہوئے ہیں ان کی مکمل وضاحت کی گئی ہے۔

۴۔ بعض مقامات پر عربی نسخے میں اغلاط موجود ہیں، جن کی اصلاح اصل مراجع سے کی گئی ہے اور ترجے میں اصل مراجع کی عبارت ہی کو ملحوظ رکھا ہے۔

۵۔ ترجے میں حتی الوسع جدید الفاظ کو استعمال کیا ہے اور پرانے اور متروک الفاظ کو استعمال کرنے سے گریز کیا ہے۔

اب جب کہ یہ عظیم کتاب قارئین کے ہاتھوں میں ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا گو ہوں کہ اس کتاب کو راقم الحروف، میرے اساتذہ کرام اور والدین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ اسے قبولیت عامہ بخشے اور قارئین کے لیے نفع مند بنائے۔ آمین۔

آخر میں میں اپنے تمام احباب، ناشر اور ان کے معاونین کا شکر گزار ہوں جن کی مخلصانہ جدو جہد سے یہ انمول تحفہ اُمت اسلامیہ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو دنیا و آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے اور ہم سب کو اس مبارک اور خوش نصیب گروہ میں شامل فرمائے جس کے بارے میں دعائے نبوی ﷺ ہے:

((نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءً اَسَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ .))

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم اور شاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی تو اسے حفظ کر لیا تا کہ اسے دوسرے لوگوں تک پہنچائے۔'' (سنن ابن داود، حدیث: ۳۶۶۰)

آمین یا رب العالمین

کتبہ

ابو محمد اجمل بھٹی

فاضل مدینہ یونیورسٹی، سعودی عرب

❁❁❁❁

امام ابن خزیمہ

(متوفی ۳۱۱ھ)

نام ونسب: ......محمد نام، ابوبکر کنیت، شیخ الاسلام لقب اور نسب نامہ یہ ہے: محمد اسحاق بن خزیمہ بن مغیرہ بن صالح بن بکر۔

ولادت، خاندان ووطن: ......ماہ صفر ۲۲۳ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے، مجشر بن مزاحم سے ولاء کا تعلق تھا۔

(المنتظم ابن جوزی ج٦ص ١٨٤)

اساتذہ: ......شیوخ واساتذہ کے نام یہ ہیں:

ابو قدامہ سرخسی، ابو کریب، احمد بن منیع، اسحاق بن موسیٰ خطمی، بشر بن معاذ عقدی، عبدالجبار بن علاء، عتبہ بن عبداللہ محمدی، علی بن حجر، علی بن خشر، محمد بن ابان مستملی، محمد بن اسلم زاہد، محمد بن حرب، محمود بن مہران، محمود بن غیلان، نصر بن علی جہضمی، یونس بن عبدالاعلیٰ۔

اسحاق بن راہویہ اور محمد بن حمید رازی سے بھی ان کو ملاقات اور سماع کا شرف حاصل ہوا، مگر اس وقت کم سن تھے، اس لیے احتیاط کی بنا پر ان بزرگوں سے حدیثیں نہیں بیان کرتے تھے۔ ❶

تلامذہ: ......جن لوگوں سے ان کی روایات کا زیادہ حصہ منقول ہے، ان کے نام یہ ہیں:

ابو بکر احمد بن مہران مقری، ابو حامد احمد بن محمد بن مالویہ، ابو علی نیشاپوری، ابو عمرو بن حمدان، اسحاق بن سعید نسوی، محمد بن بصیر اور پوتے محمد بن فضل۔

ان کے تلامذہ میں ابراہیم بن ابی طالب اور ابو عمرو احمد بن مبارک مستملی بھی تھے، جو عمر میں ان سے بڑے تھے۔ ❷

رحلت وسفر: ......علم وفن کی تحصیل اور حدیث وفقہ کی تکمیل کے لیے انہوں نے مختلف مقامات کے سفر کیے، بچپن میں اپنے وطن کے علماء ومشائخ سے استفادہ کیا، اس کے بعد رے، بغداد، بصرہ، کوفہ، شام، حجاز، عراق، مصر اور واسطہ وغیرہ تشریف لے گئے۔ ❸

حفظ وثقاہت: ......علامہ ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیثوں کے اسناد ومتون کا ان سے بہتر کوئی حافظ میں

---

❶ تذکرۃ الحفاظ ج٢ص ٢٨٧ وطبقات الشافعیه ج٢ص ١٣٠.

❷ تذکرۃ الحفاظ ج٢ص ٢٨٧ طبقات الشافعیه ج٢ص ١٣٠.

❸ البدایه والنهایه ج١١ص ١٤٩ وطبقات الشافعیه ج٢ص ١٣١.

نے نہیں دیکھا، ابو احمد دارمی نے خود ابن خزیمہ سے ان کے حافظہ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ''میں جس چیز کو تحریر کرتا ہوں وہ مجھے زبانی یاد ہو جاتی ہے'' ابو علی نیشا پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس طرح قرا کو قرآن کی سورتیں زبانی یاد ہوتی ہیں اسی طرح ابن خزیمہ کو فقہیات حدیث زبانی یاد ہیں، امام دار قطنی رحمہ اللہ وغیرہ نے ان کو ثقہ وثابت بھی قرار دیا ہے، ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روئے زمین پر احادیث وسنن کے صحیح الفاظ اور زیادات کی یادداشت رکھنے والا ان کے مانند کوئی اور شخص نہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سنن واحادیث کا تمام ذخیرہ ان کی نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے۔ ❶

حدیث میں درجہ ومرتبہ:......ابن خزیمہ کا شمار اکابر محدثین اور نامور ائمہ فن میں ہوتا ہے، احادیث پر ان کی نظر نہایت وسیع اور گہری تھی، وہ کم سنی ہی میں امام اور حافظ حدیث کی حیثیت سے مشہور ہو گئے تھے، ایک دفعہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نامور شاگرد اور فقہ شافعی کے جامع ومدون امام مزنی سے ایک عراقی شخص نے دریافت کیا کہ جب قرآن مجید نے قتل کی صرف دو ہی صورتیں بیان کی ہیں، عمد وخطا، تو آپ لوگ تیسری شبہ عمد کو کس طرح مانتے ہیں، انہوں نے جوب میں ایک حدیث پیش کی، اس نے کہا کہ آپ علی بن زید بن جدحان کی روایت سے استدلال کرتے ہیں، یہ سن کر مزنی خاموش ہو گئے اور ابن خزیمہ نے جواب کہ شبہ عمد کی روایتیں دوسرے طرق سے بھی مروی ہیں، عراقی نے کہا اور کس کے واسطہ سے مروی ہیں، امام ابن خزیمہ نے فرمایا ایوب سختیانی اور خالد حزا سے، اس نے ایک راوی عقبہ بن اویس کے متعلق شک وتردد کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ ایک بصری شیخ ہیں اور ابن سیرین جیسے جلیل القدر بزرگ نے بھی ان سے روایت کی ہے، معترض نے امام مزنی سے عرض کیا کہ آپ مناظرہ کر رہے ہیں یا یہ؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ احادیث کے بارے میں مجھ سے زیادہ واقف کار ہیں، اس لیے جب حدیثوں پر گفتگو ہوتی ہے تو میں خاموش رہتا ہوں اور یہ بحث ومناظرہ میں حصہ لیتے ہیں۔ ❷

امام ابن خزیمہ مسائل وفتاوے کا جواب بھی احادیث کی روشنی میں دیتے تھے، امیر اسماعیل بن احمد نے ایک مرتبہ فے وغنیمت کا فرق دریافت کیا تو انہوں نے سورہ انفال کی آیت: ﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ﴾ الخ پڑھنے کے بعد چند حدیثیں بیان کیں، پھر سورہ حشر کی آیت: ﴿مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰي رَسُوْلِهٖ﴾ الخ پڑھ کر احادیث سے مسئلہ کی وضاحت کی، ابوزکریا یحییٰ بن محمد کا بیان ہے کہ اس موقع پر انہوں نے تقریباً ۱۷۰ حدیثیں بیان کی ہوں گی۔ ❸

احادیث سے استنباط مسائل میں ان کو بڑا ملکہ حاصل تھا، ابن سریج کا بیان ہے کہ وہ بڑی چھان بین اور محنت سے احادیث کے نکات ومطالب کا استخراج کرتے تھے۔ ❹

❶ تذکرۃ الحفاظ ج۲ ص ۲۸۹ طبقات الشافعیہ ج۲ ص ۱۳۱۔۱۳۴۔

❷ طبقات الفقہا لابی اسحاق شیرازی ص ۸۷۔

❸ طبقات الشافعیہ سبکی ج۲ ص ۱۳۴۔

❹ ایضاً ص ۱۳۲ وطبقات الفقہا شیرازی ص ۸۷۔

حدیث کی نقل وروایت میں ان کے فضل وامتیاز کا اعتراف کرتے ہوئے علامہ ابن جوزی نے لکھا ہے کہ: "وكان مبرز في علم الحديث" یعنی وہ علم حدیث میں بہت ممتاز اور نہایت فاضل تھے۔ (ج٦ص ١٨٤)

انہوں نے سنن کی اشاعت واحیا کا مقدس فرض بھی انجام دیا، ایک مرتبہ ان کے ایک پڑوسی نے خواب دیکھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے شبیہ مبارک کو صیقل کر رہے ہیں، معبرین نے بتایا کہ ابن خزیمہ احیاء سنت اور اشاعت حدیث کا کام انجام دیں گے۔ [1]

فقہ واجتہاد: ......فقہ میں بھی ان کا درجہ نہایت بلند تھا، بویطی اور مزنی جیسے اساتذہ وقت سے اس کی تحصیل کی تھی لیکن فقہ کے عام مذاہب میں سے وہ کسی خاص مذہب سے وابستہ نہیں تھے بلکہ ان کا شمار مجتہدین مطلق میں ہوتا ہے، علامہ ابن سبکی نے ان کو المجتہد المطلق اور علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے "وهو من المجتهدين في دين الاسلام" لکھا ہے، ان کا خود بیان ہے کہ سولہ سال کی عمر کے بعد میں نے کسی کی تقلید نہیں کی۔

ابوزکریا یا یحییٰ بن محمد عنبری فرماتے ہیں کہ میں نے ابن خزیمہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحیح فرمان کی موجودگی میں کسی شخص کی بات کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، [2] بعض علما کا خیال ہے کہ وہ خود صاحب مذہب اور مستقل امام فقہ کی حیثیت رکھتے تھے اور ان کے فتاوے بھی ایک زمانے میں بعض اسلامی ملکوں میں رائج تھے، ان کے بعض فقہی مسائل کتابوں میں ملتے ہیں مثلاً: وہ رفع یدین کو نماز کا اہم اور ضروری رکن سمجھتے تھے، صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے اعادہ لازمی سمجھتے تھے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

> ''محمد بن اسحاق امام الائمہ کے لقب سے موسوم کیے جاتے تھے، ان کے متبعین ان کے مذہب کی پیروی کرتے تھے، وہ مقلد کے بجائے خود امام مستقل اور صاحب مذہب تھے، بیہقی نے یحییٰ بن محمد عنبری کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اصحاب حدیث کے پانچ طبقے ہیں، (۱) مالکیہ، (۲) شافعیہ، (۳) حنبلیہ، (۴) راہویہ، اور (۵) خزیمیہ۔'' [3]

کلام وعقائد کے بعض مسائل: ......بدعات کو سخت ناپسند کرتے تھے اور عام محدثین کی طرح کلام وعقائد کے غیر ضروری مسائل میں بحث وتدقیق احتیاط وتقویٰ کے منافی خیال کرتے تھے، اپنے تلامذہ اور منتسبین کو سخت تاکید کردی تھی کہ اس قسم کے مسائل میں پڑنے سے پرہیز کریں، بعض تلامذہ کے متعلق جب ان کو معلوم ہوا کہ وہ ایسے

---

[1] تذكرة الحفاظ ج٢ص ٢٩٤ وطبقات الشافعيه ج٢ص ١٣٤.

[2] ایضاً والبدايه ج١١ص ١٤٩ وطبقات الفقها شیرازی ص٨٧.

[3] اعلام الموقعين ص ٣٦٢.

مباحث ان کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں تو سخت برہمی ظاہر کی اور اعلان کر دیا کہ یہ لوگ میرے حوالہ سے جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ غلط ہے۔

عقائد وکلام کے متعلق انہوں نے جو کتابیں لکھی تھیں، ان میں اہل سنت والجماعت کے نقطہ نظر کی ترجمانی کی ہے، بعض مسائل میں عام اہل سنت سے بھی زیادہ متشدد تھے، چند مسائل کے متعلق ان کے آراو خیالات طبقات وتراجم کی کتابوں سے نقل کیے جاتے ہیں۔

قرآن مجید خدا کا کلام ہے، اس کی وحی وتنزیل اور وہ خود غیر مخلوق ہے، وہ خدا کی صفات میں ایک ذاتی صفت اور مستقل بالذات ہے، اس کو مخلوق، محدث اور فعلی صفت سمجھنے والے جہمی، بدعتی اور گمراہ ہیں' بعض جاہل کہتے کہ اللہ تعالیٰ مکرر کلام نہیں کرتا، یہ لوگ کلام الٰہی سے ناآشنا اور اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں، اللہ نے کئی مقامات پر تخلیق آدم کا ذکر کیا ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ مکرر بیان کیا ہے: ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾ بار بار کہا گیا ہے، یہ کسی مسلمان کا عقیدہ نہیں ہوسکتا اور جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ ازل میں کلام کرنے کے بعد اللہ پھر کلام نہیں کرتا وہ جہمی ہے، اللہ عرش پر بلا کیف مستوی ومتمکن ہے۔

ان مسائل میں وہ اتنے متشدد تھے کہ جہمیہ وغیرہ کو کافر بھی کہہ دیتے تھے، فرماتے ہیں: اللہ ازل سے متکلم ہے، جو شخص یہ گمان کرے کہ اللہ ایک ہی بار کلام کرتا ہے وہ کافر ہے، اسی طرح جو اس کا اقرار نہ کرے کہ اللہ عرش پر ساتویں آسمان کے اوپر متمکن ہے وہ کافر ہے، اس کا خون مباح اور مال حلال ہے، قرآن کو کلام الٰہی کے بجائے مخلوق سمجھنے والا کافر ہے، اس سے توبہ کرائی جائے گی اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے گا، اور وہ مسلمان کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا، جہمیہ اور کلامیہ ملعون اور اپنے عقائد وخیالات میں جھوٹے ہیں۔ [1]

فضل وکمال کا اعتراف: ......ان کے معاصرین علما اور ارباب کمال ان کے علم وکمال کے معترف تھے، امام دار قطنی نے ان کو عدیم النظیر اور علامہ ذہبی نے فرید العصر اور حافظ ابن کثیر نے بحر امن بحور العلم لکھا ہے، ابو علی نیشا پوری فرماتے ہیں کہ "ابن خزیمہ نے ہم سے جتنا استفادہ کیا، ہم نے اس سے زیادہ ان سے استفادہ کیا" علامہ ابن سبکی ان کی جامعیت وفضیلت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "وہ مختلف علم کے جامع اور مرتبہ کمال پر فائز تھے، نیشا پور میں جو علم وفن کا گہوارہ اور فضلا وارباب کمال کا مرکز تھا، یکتائے روزگار تھے، ان کی علمی شان سب سے بالا وبرتر تھی، ان کے گرد طلبا ومستفیدین کا ہجوم رہتا تھا، ان کے فتاوے تمام روئے زمین میں نقل ہوتے تھے، عقل وفطانت میں بے مثال تھے، بحث مناظرہ میں انہیں زیر نہیں کیا جا سکتا تھا، درحقیقت علم وفضل کا ایسا بحر زخار تھے جس سے تشنگان علوم سیراب ہوتے

[1] تذکرۃ الحفاظ ج۲ص ۲۹۲ تا ۲۹٤.

تھے، ان کی اس علمی ضیاباری سے ایک عالم کو بصیرت حاصل ہوتی تھی، علما و اساطین فن بھی ان کی جانب رجوع کرتے تھے، ان کے فیض کا یہ حال تھا۔"

کالبحر یقذف للقریب جواھرا
کرما ویبعث للغریب صحائبا ❶

"یعنی ابن خزیمہ سمندر کی طرح اپنے قریب کے لوگوں کو موتی اور جواہرات سے مالا مال کرتے ہیں اور دور والوں کے لیے باران رحمت کی طرح سامان فیض کرتے ہیں۔"

اتباع سنت:......اتباع سنت میں بڑا اہتمام تھا، چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی وہ سنت کا لحاظ رکھتے تھے، ایک مرتبہ ان سے حمام میں بال منڈانے کے لیے کہا گیا، تو فرمایا کہ میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ کا حمام میں داخل ہو کر بال منڈانا ثابت نہیں ہے، ابوعمرو بن اسماعیل کا بیان ہے کہ میں ابن خزیمہ کے درس میں شریک ہوتا تھا اور وہ اکثر معمولی کاموں میں مدد لیا کرتے تھے، ایک دفعہ میرا داہنا ہاتھ روشنائی سے سیاہ ہو گیا تھا، اس لیے میں نے ان کو بائیں ہاتھ سے قلم دینا چاہا تو انہوں نے نہیں لیا، میرے رفقا نے داہنے ہاتھ سے قلم دینے کے لیے کہا، جب میں نے داہنے ہاتھ سے دیا تو انہوں نے لے لیا۔ ❷

بزرگی وکرامت:......وہ صاحب کرامت بھی تھے، لوگ ان کی ذات کو نہایت بابرکت خیال کرتے تھے، ابوعثمان زاہد کا بیان ہے کہ "اللہ تعالیٰ اہل نیشاپور کے مصائب وآلام ابن خزیمہ کی برکت سے دفع کر دے گا۔"

محمد بن ہارون طبری روایت کرتے ہیں کہ وہ اور محمد بن نصر مروزی، محمد بن علویہ وزان اور محمد بن اسحاق بن خزیمہ چاروں آدمی کی تحصیل علم وسماع حدیث کے لیے ربیع بن سلمان کے پاس گئے، وہاں ہم لوگوں کا ساز وسامان ختم ہو گیا، جب تین دن اور تین رات تک فاقہ کرنا پڑا تو ہم نے آپس میں کہا ایسی حالت میں تو ہمارے لیے سوال کرنا جائز ہے لیکن ہر شخص سوال کرنے میں عار محسوس کرتا تھا، اس لیے قرعہ اندازی کی گئی، اتفاق سے قرعہ ابن خزیمہ کے نام نکلا، انہوں نے کہا، پہلے مجھے دو رکعت استخارہ کی نماز پڑھ لینے دو، ابھی وہ نماز پڑھ ہی رہے تھے کہ کسی نے دروازہ کھٹکھایا، دروازہ کھولا گیا تو امیر مصر احمد بن طولون کا خادم اجازت لے کر اندر داخل ہوا اور سلام کر کے بیٹھ گیا، پھر ایک پرزہ نکال کر پوچھا کہ محمد بن نصر کون صاحب ہیں؟ ہم لوگوں نے ان کی طرف اشارہ کر دیا، اس نے پچاس ہزار کی ایک تھیلی دی اور کہا، امیر نے سلام عرض کیا ہے اور آپ کے اخراجات کے لیے یہ رقم پیش کی ہے، ختم ہونے کے بعد مزید رقم پیش کی جائے گی، اسی طرح ہم چاروں کو تھیلیاں دے کر یہی پیغام پہنچایا، ہم لوگوں نے اس سے کہا، پہلے اس واقعہ کا سبب بتاؤ

---

❶ طبقات الشافعیہ ابن سبکی ج۲ ص ۱۳۰.

❷ طبقات الشافعیہ ابن سبکی ج۲ ص ۱۳۱.

ورنہ ہم یہ تھیلیاں نہیں قبول کریں گے، اس نے کہا آج دوپہر میں امیر قلولیہ کر رہے تھے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے کہ کل اللہ تعالیٰ کے یہاں حاضر ہو کر کیا جواب دو گے جب وہ تم سے ان چاروں علما کے متعلق سوال کرے گا جو تین روز سے بھوکے ہیں، اس خواب سے امیر گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور آپ لوگوں کا نام لکھوا کر یہ تھیلیاں بھیجیں، میں اسی وقت سے آپ لوگوں کی تلاش میں تھا، اب جا کر آپ لوگ ملے ہیں۔'' [1]

قناعت: ......زندگی بڑی سادہ و درویشانہ اور تکلیف و آرائش سے بالکل پاک تھی، ایک معمولی رقم میں گذر بسر کر لیتے تھے، پہننے کے لیے ہمیشہ ایک ہی قمیص ہوتی تھی، جب دوسری قمیص بنواتے تو پرانی کسی ضرورت مند کو دے دیتے تھے، لوگ درخواست کرتے کہ کچھ زیادہ کپڑے بنوا لیجئے، فرماتے کہ مجھے اپنے نفس کے آرام وراحت کا کوئی خیال نہیں۔ [2]

سخاوت: ...... بڑے فیاض اور مہمان نواز تھے، ان کے پوتے محمد بن فضل کا بیان ہے کہ میرے دادا بخل سے ناآشنا اور مال پس انداز نہیں کرتے تھے، ان کا کل مال و دولت اہل علم اور ضرورت مندوں کے لیے وقف تھا، ایک مرتبہ بڑی پر تکلف دعوت کی، مختلف قسم کے لذیذ کھانوں اور حلوے، میوے اور فواکہ سے دستر خوان آراستہ تھا، امرا و اعیان کے ساتھ اہل علم اور فقہا و محدثین بھی مدعو تھے، ہر شخص نے شکم سیر ہو کر کھایا، لوگوں کا بیان ہے کہ ایسی شاندار دعوت اور اس کا اہتمام صرف سلطان ہی کر سکتا تھا۔ [3]

صاف گوئی: ......ان کے اخلاقی اوصاف میں سب سے نمایاں وصف صاف گوئی ہے، امرا و اعیان دولت کے سامنے بھی وہ اس میں باک نہ کرتے تھے، ایک دفعہ امیر اسماعیل بن احمد نے اپنے والد کے واسطہ سے ایک حدیث بیان کی جس کی سند میں ان کو وہم ہو گیا تھا، ابن خزیمہ بھی وہاں موجود تھے، انہوں نے فوراً اس کی تصحیح کی جب واپس ہوئے تو قاضی ابوذر نے بتایا کہ ہم لوگ بیس سال سے یہ غلط روایات سنتے تھے مگر تصحیح کی جرأت نہ ہوتی تھی، ابن خزیمہ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں خطا و تحریف جان کر خاموش رہنا گوارہ نہیں کر سکتا۔ [4]

امامت وشہرت: ......اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی مرجعیت اور شہرت عطا فرمائی تھی، امام الائمہ ان کے نام کا جز بن گیا تھا، اسنوی کا بیان ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں خراسان کے امام تھے، امام دارقطنی نے ان کو اور ابن حاتم نے امام ومقتدا کہا ہے، [5] مقبولیت کا یہ حال تھا کہ ان سے استفادہ کرنے کے لیے علما وطلبہ کا ہجوم لگا رہتا تھا، بڑے بڑے ارباب کمال دور دراز سے مشقتیں برداشت کر کے استفادہ کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور مستفیدین کے قافلے ہر وقت خیمہ زن رہتے تھے، امرا و ارباب حشمت بھی ان کے اعزاز و اکرام کو ملحوظ رکھتے تھے، پہلی مرتبہ جب امیر اسماعیل بن احمد

---

[1] المنتظم ابن جوزی ج٦ص ١٨٥۔١٨٦۔
[2] طبقات الشافعیه ج٢ص ١٣١۔
[3] طبقات الشافعیه ج٢ص ١٣٥۔
[4] طبقات الشافعیه ج٢ص ١٣١۔
[5] تذکرة الحفاظ ج٢ص ٢٩٥۔

سے آپ کی ملاقات ہوئی تو اس نے ناواقفیت کی وجہ سے شایان شان التفات نہیں کیا، بعد میں جب اس کو معلوم ہوا کہ یہ ابن خزیمہ ہیں تو اس نے بڑی معذرت اور شرمندگی کا اظہار کیا اور نہایت گرمجوشی کے ساتھ ملا۔ ❶

وفات: ......۲ ذی قعدہ ۳۱۱ھ کو داعی اجل کو لبیک کہا، ❷ اور اپنے گھر کے ایک کمرہ میں دفن کیے گئے، بعد میں پورا گھر مقبرہ میں تبدیل ہو گیا تھا، علامہ ابن جوزی نے ۸ ذوقعدہ اور ابو اسحاق شیرازی نے ۳۱۲ھ سنہ وفات بتایا ہے، ❸

ایک شاعر کے مرثیہ کے دو شعر یہ ہیں:

يَـابْـنَ إِسْـحَـاقَ قَـدْ مَـضَـيْـتَ حَـمِـيْـدًا
فَـسَـقَـى قَـبْـرَكَ الـسَّـحَـابُ الْـهَـتُـوْنُ
مَـا تَـوَلَّـيْـتَ لَا بَـلِ الْـعِـلْـمُ وَلَّـى
مَـا دَفَـنَّـاكَ بَـلْ هُـوَ الْـمَـدْفُـوْنُ ❹

ترجمہ: ''اے ابن اسحٰق آپ کی زندگی نہایت نا قابل ستائش تھی، آپ کی قبر کو ہمیشہ برسنے والے بادل سیراب کرتے رہیں، آپ دنیا سے رخصت نہیں بلکہ علم رخصت ہو گیا، ہم نے آپ کے بجائے علم کو دفن کیا ہے۔''

تصنیفات: ......ابن خزیمہ نامور مصنف بھی تھے، ان کی تصنیفات کی تعداد حاکم نے ۱۴۰ سے زیادہ بتائی ہے، ان کے علاوہ ان کے مسائل کا مجموعہ بھی سو جزوں کے بقدر تھا، ابن کثیر کا بیان ہے: ''فكتب الكثير وصنف وجمع'' یعنی بے شمار کتابیں تصنیف کیں، ابن خزیمہ تصنیف شروع کرنے سے قبل استخارہ کی نماز پڑھتے تھے، اگر استخارہ نکل آتا تھا تب تصنیف کی ابتداء کرتے تھے، ❺ جن کتابوں کے نام معلوم ہو سکے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

فقہ حدیث بریرہ: یہ تین جزوں پر مشتمل ہے، اس میں ایک حدیث کی فقاہت کے پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔

كتاب التوحيد والصفات: ......یہ بڑی اہم اور مشہور کتاب ہے اور کئی اجزا پر مشتمل ہے، اس کا موضوع کلام وعقائد ہے، امام رازی اس کو کتاب الاشراک کے نام سے موسوم کرتے تھے، یورپ کے بعض کتب خانوں میں اس کے نسخے پائے جاتے ہیں، ابونعیم نے المستخرج علی التوحید لکھی تھی۔ ❻

صحیح ابن خزیمہ: ......یہ علامہ ابن خزیمہ کی سب سے اہم کتاب ہے، اس کا شمار حدیث کی اہم اور معتبر کتابوں میں ہوتا ہے، مستند مصنفین اور ثقہ علما اس کی حدیثوں سے اخذ واستناد کرتے ہیں، کتب صحاح کے علاوہ محدثین

❶ طبقات الشافعيه ج۲ص ۱۳۴.
❷ ایضاً وتذكرة ج۲ص ۲۹۵.
❸ المنتظم ج٦ص ۱۸٦ وطبقات الفقهاء ص ۸۷.
❹ طبقات الشافعيه ج۲ص ۱۳۳.
❺ ایضاً ص ۱۳٤ـ۱۳۵ وتذكرة ج۲ص ۲۹٤ والبدايه ج۱۱ص ۱٤۹.
❻ فوائد جامعه ص ۱٤٤ وكشف الظنون ج۲ص ۲۷۰ وتذكرة النوادر ص ٦٤ وتدريب الراوى ص۳۵.

نے اپنی کتابوں میں صحت کا زیادہ التزام کیا ہے، ان کے مجموعے صحیح کہلاتے ہیں، شاہ عبدالحق صاحب فرماتے ہیں: ''جن دیگر علما نے صحاح کے مجموعے لکھے ان میں ابن خزیمہ کی صحیح بعض حیثیتوں سے زیادہ مشہور ہے'' اس کی اہمیت کا اندازہ ابن کثیر کے اس بیان سے بھی ہوتا ہے:

"من انفع الکتب واجلها" [1] یعنی صحیح ابن خزیمہ نہایت مفید اور اہم کتابوں میں ہے، علامہ سیوطی نے بخاری ومسلم کے بعد جن کتابوں کو زیادہ معتبر بتایا ہے، ان میں کتب صحاح کے ساتھ اس کا بھی ذکر کیا ہے، وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ صحیح ابن خزیمہ کا پایہ صحیح ابن حبان سے زیادہ ہے، کیونکہ ابن خزیمہ نے صحت کی جانب زیادہ توجہ کی ہے، وہ ادنیٰ شبہہ پر بھی توقف سے کام لیتے ہیں، چنانچہ اکثر "ان صح الخبر وان ثبت" وغیرہ قسم کے الفاظ لکھتے ہیں، یہ صحت میں صحیح مسلم کے قریب قریب ہے، اس کے نسخے یورپ کے بعض کتب خانوں اور جرمنی میں موجود ہیں، حافظ ابن حجر نے صحیح ابن خزیمہ پر مفید حواشی بھی لکھے تھے۔ [2]

☆......☆......☆

---
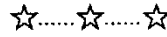
[1] البدایہ ج ۱۱ ص ۱۴۹ وحواشی سعدی ص ۱۵ وتدریب الراوی ص ۳۱.

[2] مقدمہ تحفۃ الاحوذی ص ۱۶۳.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

أَخْبَرَنَا إِمَامُ الأَئِمَّةِ فَقِيْهُ الْآفَاقِ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ النِّيسَابُوْرِيُّ الْحَافِظُ رَحِمَهُ اللّٰهُ ، قَالَ: مُخْتَصَرُ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ الصَّحِيْحِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ مَوْصُوْلًا إِلَيْهِ ﷺ مِنْ غَيْرِ قَطْعٍ فِيْ أَثْنَاءِ الْإِسْنَادِ وَلَا جَرْحٍ فِيْ نَاقِلِي الْأَخْبَارِ الَّتِيْ نَذْكُرُهَا بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

كِتَابُ الْوُضُوْءِ

وضو کے متعلق ابواب

١.....بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الثَّابِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَنَّ إِتْمَامَ الْوُضُوْءِ مِنَ الْإِسْلَامِ

نبی اکرم ﷺ سے ثابت حدیث کا بیان کہ وضو کی تکمیل (وضو کو مکمل کرنا) اسلام کا جزو ہے

١ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ يَعْقُوْبَ يُوْسُفُ بْنُ وَاضِحٍ الْهَاشِمِيُّ ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: قُلْتُ: يَعْنِي لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ـ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّ أَقْوَامًا يَزْعُمُوْنَ أَنَّ لَيْسَ قَدْرٌ . قَالَ: هَلْ عِنْدَنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ ؟ قُلْتُ: بَلٰى . قَالَ: فَأَبْلِغْهُمْ عَنِّي إِذَا لَقِيْتَهُمْ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ بُرَءَاءُ مِنْهُ . ثُمَّ قَالَ: ، حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ أُنَاسٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ عَلَيْهِ سَحْنَاءُ سَفَرٍ وَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ ، يَتَخَطّٰى حَتّٰى وَرَدَ فَجَلَسَ بَيْنَ

”حضرت یحییٰ بن یعمر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی: اے ابو عبدالرحمان! کچھ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ تقدیر (کوئی چیز) نہیں۔ انہوں نے پوچھا: کیا ہمارے ہاں (اس دور میں) ان لوگوں میں سے کوئی موجود ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں (موجود ہیں)۔ انہوں نے فرمایا: جب تم ان سے ملو تو میری طرف سے انہیں یہ پیغام دینا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی طرف تم سے بے زاری اور قطع تعلقی کا اظہار کرتے ہیں اور تم ان سے بے زار ہو۔ پھر فرمایا: مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس اثنا میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ لوگوں کے

(١) صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث: ٨۔ سنن ترمذی، حدیث: ٢٥٣٥۔ والنسائی فی سننه الکبری ٨/٩٧، رقم: ٥٨٨٣۔ ابوداود: ٤٦٩٥۔ سنن ابن ماجه: ٦٢۔ مسند احمد: ابن حبان ١٧٣١۔ الدار قطنی ٢٠٧۔ البیهقی فی سننه الکبری: ٨٥٣٧.

يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِسْلَامُ ؟ قَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَأَنْ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ ، وَتَعْتَمِرَ ، وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ ، وَأَنْ تَتِمَّ الْوُضُوْءَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ: فَإِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَنَا مُسْلِمٌ ؟ قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ: صَدَقْتَ . وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِي السُّؤَالِ عَنِ الْإِيْمَانِ وَالْإِحْسَانِ وَالسَّاعَةِ .

ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو اچانک ایک آدمی آیا۔ اس پر سفر کے آثار تھے اور شہر کا رہنے والا نہیں تھا۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ تو اس نے پوچھا: اے محمد (ﷺ) اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، تو نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، بیت اللہ کا حج کرے، عمرہ ادا کرے، غسل جنابت کرے، اور یہ کہ تو مکمل وضو کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔“ اس نے کہا: جب میں یہ (فرائض) ادا کر لوں تو میں مسلمان ہوں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں (تم یہ فرائض ادا کر کے مسلمان بن جاؤ گے) اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ انہوں نے ایمان، احسان اور قیامت کے بارے میں سوال کے متعلق مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد :......١۔ اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانا صحت ایمان کی شرط ہے اور اس پر ایمان لائے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا، لہٰذا تقدیر کا سرے سے انکار، تقدیر کی غلط تقسیم (یعنی خیر کا مالک اللہ تعالیٰ کو قرار دینا اور شر کا خالق شیطان لعین کو قرار دینا) یا مسئلہ تقدیر میں موشگافیاں کرنا ایمان کے منافی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے براءت کا اعلان کیا ہے اور نبی مکرم ﷺ نے انہیں اس امت کے مجوسی قرار دیا ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، إِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ، وَإِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ)) قدریہ (منکرین تقدیر) اس امت کے مجوسی ہیں اگر وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کرو۔ (ابوداود: ٤٦٩١، حاکم: ١/١١٧، اسناده حسن)

٢۔ توحید و رسالت کا اقرار، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور صاحب استطاعت شخص کا حج کرنا یہ پانچ ارکان اسلام ہیں جن پر اسلام کی عمارت استوار ہے، ان میں سے کسی ایک رکن کے انکار سے انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، لہٰذا صحت اسلام کے لیے ان ارکان پر دائمی پابندی شرط ہے۔

٣۔ عمرہ ارکان اسلام میں شامل نہیں، نیز اس کی فرضیت کے بارے بھی اختلاف ہے اور راجح قول کے مطابق عمرہ ادا کرنا مستحب عمل ہے واجب نہیں۔

۴۔ صحت نماز کے لیے وضو کا مکمل ہونا شرط ہے اور جیسے بغیر وضو کے نماز ادا نہیں ہوتی اسی طرح فریضہ وضو کے لیے وضو کا مکمل کرنا لازم ہے اور وضو کی ناتمامی کی صورت میں بھی نماز ادا نہیں ہوتی، نیز اتمام وضو کی دو شرطیں ہیں جنہیں ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱)......سر کے مسح سمیت تمام اعضائے وضو کو ایک ایک مرتبہ دھونا لازم، ان میں سے کوئی ایک فرض چھوٹنے سے وضو نامکمل رہتا ہے۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ((رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ ، تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّئُوْا ، وَهُمْ عُجَّالٌ ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ بِيْضٌ تَلُوْحُ ، لَمْ يَمَسُّهَا الْمَاءُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)) "ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مکہ سے مدینہ واپس روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب ہم راستے میں ایک پانی کے قریب پہنچے تو کچھ لوگوں نے نماز عصر کے وقت (نماز عصر کی ادائیگی کے لیے) عجلت کی اور انہوں نے جلد بازی میں وضو کیا چنانچہ جب ہم ان تک پہنچے تو ان کی (خشک) ایڑیاں چمک رہی تھیں، جنہیں پانی نہیں پہنچا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (وضو میں خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کی ہلاکت ہے۔ (تم وضو مکمل کیا کرو)۔" (مسلم: ۲٤۱)

اسی طرح عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ، وَبُطُوْنِ الْأَقْدَامِ مِنَ النَّارِ)) "وضو میں خشک رہ جانے والی ایڑھیوں اور پاؤں کے اندرونی (درمیانی) حصوں کے لیے آگ سے ہلاکت ہے۔" (صحیح الجامع الصغیر: ۷۱۳۳، صحیح)

(۲)......وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا صحت وضو کی شرط ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ، وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ......)) بے وضو شخص کی نماز نہیں اور جس نے وضو کرتے ((بسم اللہ)) اللہ کا نام نہ لیا اس کا وضو نہیں ہے۔ (ابو داؤد: ۱۰۱، ابن ماجہ: ۳۹۹، صحیح الجامع: ۷٥۱٤، صحیح)

۲......بَابُ ذِكْرِ فَضَائِلِ الْوُضُوْءِ يَكُوْنُ بَعْدَهُ صَلَاةٌ مَكْتُوْبَةٌ.

اس وضو کے فضائل کا بیان جس کے بعد فرض نماز ادا کی جائے

۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ....

---

(۲) صحيح بخاری، كتاب الوضوء، باب المضمضة فی الوضوء، حديث: ۱٥۹۔ مسلم: كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة ۲۲۷۔ سنن نسائی، حديث: ۸۷۔ سنن ابی داوده: ۳۲۔ سنن ابن ماجه، حديث: ۳۳۲۔ احمد ۱/ ٥۷۔ من طريق يحيى بن سعيد رقم: ٤۰۰۔ موطا مالك رقم: ٥۸۔

عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَّانَ أَنَّهُ أَخْبَرَ: قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ عَلَى الْبَلَاطِ ، فَقَالَ: أُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَصَلّٰى غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ .

''حضرت حمران بن ابان سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور بلاط (پتھریلی زمین) پر وضو کیا۔ پھر فرمایا: میں تم کو رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث سناتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرمارہے تھے: ''جس شخص نے بہترین وضو کیا اور نماز ادا کی تو اس کے اس نماز اور دوسری نماز کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

فوائد :...... ا۔ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ سے مراد ہے کہ وہ وضو کی صفات اور آداب کا مکمل اہتمام کرے نیز اس حدیث میں وضو کے آداب اور شروط سیکھنے اور اس سیکھے ہوئے مسنون طریقے پر محتاط عمل کرنے کے اہتمام کا بیان ہے اور یہ حرص ہو کہ وضو اس طریقہ سے کیا جائے جو طریقہ صحیح اور معتبر ہو، اختلاف میں الجھنے سے گریز کرے، چنانچہ وضو کرنے والے کے لیے زیادہ مناسب ہے کہ وہ وضو کے ان مسائل، وضو کے آغاز میں ''بسم اللہ'' پڑھنا، وضو کی نیت کرنا، کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا، ناک جھاڑنا، تمام سر کا مسح کرنا، کانوں کا مسح کرنا، اعضائے وضو کو ملنا، پے در پے وضو کرنا اور وضو میں ترتیب کا اہتمام کرنے کا حریص ہو اور بالاجماع وضو کے لیے پاک پانی کی تحصیل بھی لازم ہے۔

(نووی: ۳/ ۱۱۰)

(۲)...... مذکورہ طریقہ وضو سے دو نمازوں کے درمیانی وقفہ کے صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں، البتہ صغیرہ گناہ نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے اور اگر انسان صغائر و کبائر سے پاک ہو تو اس کے درجات بلند ہوتے اور نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے نیز اس حدیث میں مسنون طریقہ کے مطابق اچھے طریقے سے وضو کرنے کی ترغیب کا بیان ہے۔

۳...... بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ الْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا يَكُوْنُ بَعْدَهُ صَلَاةُ تَطَوُّعٍ لَا يُحَدِّثُ الْمُصَلِّي فِيْهَا نَفْسَهُ

اس وضو کی فضیلت کا بیان جس میں اعضاء تین تین بار دھوئے جائیں، اور نفلی نماز ادا کی جائے جس میں نمازی اپنے نفس سے بات چیت نہ کرے

۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدٌ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، أَنَّ

ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ........ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا يَوْمًا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاسْتَنْثَرَ ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِي هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُوْلُوْنَ هٰذَا الْوُضُوْءُ أَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ أَحَدٌ لِلصَّلَاةِ .

''حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے آزاد کردہ غلام حضرت حمران سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے پانی منگوا کر وضو کیا تو اپنے ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا، اور ناک (میں پانی ڈال کر اسے) جھاڑا، پھر اپنے چہرے کو تین بار دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین بار دھویا، پھر اپنا بایاں ہاتھ تین بار دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھویا، پھر اس طرح (تین بار) اپنا بایاں پاؤں دھویا، پھر فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا پھر کھڑے ہو کر دو رکعت (نفل نماز) ادا کی ان میں اپنے نفس کے ساتھ بات چیت بھی نہیں کرتا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' ابن شہاب کہتے ہیں: ہمارے علمائے کرام فرمایا کرتے تھے: یہ وہ مکمل وضو ہے جسے کوئی شخص نماز کے لیے کرتا ہے۔

فوائد:......ا۔طحاوی کہتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ وضو میں اعضائے وضو کا ایک ایک مرتبہ دھونا فرض ہے اور ایک سے زائد دو یا تین مرتبہ دھونا افضل ہے، چنانچہ جمیع اہل علم کا موقف ہے کہ یہ وضو کرنے والے کی مرضی پر موقوف ہے، وہ چاہے تو تمام اعضائے وضو ایک ایک بار، دو دو بار یا تین تین بار دھوئے۔ اس کی رخصت بہر حال موجود ہے۔ (شرح ابن بطال: ١/ ٢٦٧)

٢۔ مذکورہ مسنون طریقہ سے وضو کرنے سے سابقہ تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

٣۔ وضو کے بعد دو یا دو سے زائد رکعت نماز پڑھنا مستحب اور سنت موکدہ ہے اور بعض شافعیہ کا موقف ہے کہ وضو کے نوافل نماز کے ممنوعہ اوقات میں پڑھنا بھی جائز ہیں کیونکہ یہ سببی نماز ہے اور انہوں نے صحیح بخاری میں مذکور اس

(٣) صحيح بخاری، كتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا، حديث: ١٥٩۔ صحيح مسلم، الطهارة باب صفة الوضوء و كماله رقم: ٢٢٦۔ سنن نسائی، رقم: ٨٤۔ سنن ابی داود: ١٠٦۔

حدیثِ بلال ''کہ وہ جب بھی وضو کرتے وضو کے بعد نماز ادا کرتے تھے'' سے استدلال کیا ہے (کہ وضو کے نوافل ہر وقت ادا کیے جا سکتے ہیں) اور اگر وضو کے بعد فرض نماز یا خاص نوافل ادا کیے جائیں تب بھی یہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے اسی طرح وضو کے بعد تحیۃ المسجد ادا کرنے سے بھی مذکورہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔(نووی: ۳/ ۱۰۷)

۴۔ ((غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) حدیث کے ظاہر الفاظ صغائر و کبائر کو شامل ہیں لیکن علماء نے اسے صغیرہ گناہوں سے خاص کیا ہے، کیونکہ دیگر روایات میں باستثنائے کبائر محض صغیرہ گناہوں کی معافی کا بیان ہے اور صغیرہ گناہوں کی معافی اس شخص سے خاص ہے جس کے صغیرہ و کبیرہ گناہ ہوں، چنانچہ جس کے فقط صغیرہ گناہ ہی ہوں (تو مذکورہ طریقہ وضو کے بعد نماز پڑھنے سے) صغیرہ گناہ محو ہو جاتے ہیں، جس کے محض کبیرہ گناہ ہوں، اس میں بقدر صغائر تخفیف ہو جاتی ہے اور جس کے صغیرہ و کبیرہ گناہ نہ ہوں۔ نیکیوں میں اتنا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

۵۔ اس حدیث میں عملی تعلیم کے جواز کا بیان ہے کیونکہ یہ طریقہ تعلیم زیادہ بلیغ اور متعلم کے لیے حفظ وضبط میں زیادہ آسانی کا باعث ہے۔

۶۔ اس حدیث میں اعضائے وضو کی ترتیب کا بیان ہے کیونکہ ہر عضو کے بعد ثُمَّ کا لفظ ہے (جو ترتیب پر دلالت کرتا ہے۔)

۷۔ نماز میں اخلاص کی ترغیب کا بیان ہے اور نماز میں دنیوی امور میں غور وفکر سے بچنے کا بیان ہے کیونکہ یہ نماز کی عدم قبولیت کا باعث ہے بالخصوص اگر انسان کسی معصیت کے ارتکاب کا تہیہ کر لے تو اس صورت میں دل خارج نماز سے زیادہ حالت نماز میں ان خیالات کا اسیر رہتا ہے۔(فتح الباری: ۱/ ۳۴۲)

۴..... بَابُ ذِكْرِ حَطِّ الْخَطَايَا بِالْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ صَلَاةٍ تَكُوْنُ بَعْدَهُ

بغیر نماز پڑھے، صرف وضو ہی سے گناہ معاف ہونے کا بیان

٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان یا مومن بندہ وضو کرتا ہے، اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جنہیں اس

(٤) صحيح مسلم كتاب الطهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء رقم: ٢٤٤، سنن ترمذی، رقم: ٢۔ موطا امام مالك: ٦٠۔ سنن دارمی، رقم: ٧١٨۔ ابن حبان رقم: ١٠٤٠۔ من طريق احمد بن ابی بكر، البيهقی رقم: ٣٨٦۔ من طريق ابن وهب.

فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ .

نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ پھر جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ اس کے ہاتھوں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جنہیں اس کے ہاتھوں نے کیا تھا۔ پھر جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں جن کی طرف اس کے قدم چل کر گئے تھے۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔"

فوائد :......اس حدیث میں وضو کی فضیلت اور اعضائے وضو کو دھونے کی فضیلت کا بیان ہے کہ ہر عضو کو دھونے سے اس عضو کے صغیرہ گناہ محو ہو جاتے ہیں اور وضو سے فراغت کے بعد وہ صغیرہ گناہوں سے مکمل پاک ہو جاتے ہے اور اس کے بعد نماز اور دیگر اعمال صالحہ اس کی نیکیوں میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔

٥.....بَابُ ذِكْرِ حَطِّ الْخَطَايَا وَ رَفْعِ الدَّرَجَاتِ فِي الْجَنَّةِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَ إِعْطَاءِ مُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ أَجْرَ الْمُرَابِطِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

مشقت اور تکلیف کے باوجود مکمل وضو کرنے سے گناہوں کے معاف ہونے، جنت میں درجات کی بلندی اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والے کو جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کے برابر ثواب دیے جانے کا بیان

٥۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ، اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ- يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ- ثَنَا الْعَلَاءُ- وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا الْعَلَاءُ، وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ ،

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول، (ضرور

(٥) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل اسباغ الوضوء على المكاره، رقم: ٢٥١ ـ سنن ترمذی، رقم: ٥١ ـ سنن نسائی، رقم: ١٤٣ ـ في الكبرى ١/٨٩، ١٣٨ ـ مسند احمد، رقم: ٦٩١١ ـ موطا امام مالك، رقم: ٣٤٨ ـ ابن ماجه رقم: (٤٢٨)م.

وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ ، لَفظاً وَاحِداً غَيرَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حَجَرٍ قَالَ: فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ مَرَّةً . وَقَالَ: يُونُسُ فِي حَدِيْثِهِ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُوْ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَلَمْ يَقُلْ: قَالُوْا بَلٰى .

فرمائیں) آپ نے فرمایا: مشقت اور تکلیف کے باوجود مکمل وضو کرنا، مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا (یعنی مسجد دور ہونے کے باوجود نماز کے لیے مسجد آنا) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہی تمہارا جہاد ہے، یہی تمہارا جہاد ہے۔'' دونوں مرتبہ، ''فَذَالِكُمْ الرِّبَاطَ'' یہی تمہارا جہاد ہے'' فرمایا۔ (حدیث کے راوی) علی بن حجر کی روایت میں ''فَذَالِكُمْ الرِّبَاطَ'' ایک مرتبہ ہے۔ یونس بن عبدالاعلیٰ کی روایت میں ''أَلَا أَدُلُّكُمْ'' کی بجائے ''أُخْبِرُكُمْ''، میں تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں'' کے الفاظ ہیں۔ اور صحابہ کرام کا ''بَلٰی'' کیوں نہیں، (ضرور بیان فرمائیں) کے الفاظ نہیں ہیں۔

فوائد...... يَمْحُوْ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا: کیا میں تمہیں ایسے اعمال کی راہنمائی نہ کروں جن سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتے ہیں۔ قاضی عیاض کہتے ہیں: گناہوں کا مٹانا ان کی مغفرت کا کنایہ ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ گناہ کراماً کاتبین کی کتاب سے محو کر دیئے جائیں تب بھی اسی سے گناہوں کی بخشش ہی مقصود ہے۔ وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ: جس سے جنت میں منازل بلند ہوتی ہیں۔ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اس سوال و جواب کا فائدہ یہ ہے کہ ابہام و تبیین سے کلام سامعین کے دل میں خوب جاگزیں ہو۔ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ: یعنی پورا وضو کرنا، اعضائے وضو کو بالاستیعاب مکمل دھونا، اعضائے وضو کی چمک کو لمبا کرنا اور اعضائے وضو تین تین بار دھونا۔

عَلَى الْمَكَارِهِ: مکارہ سے مقصود ناپسندیدہ شاق چیزیں ہیں، یعنی سخت سردی کے باوجود اور ایسی بیماریوں اور جراحتوں کے باوجود جن میں مبتلا ہونے کی صورت میں پانی لگنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے باوجود نماز کے لیے شخص وضو کرتا ہے۔ اور پانی کی سخت حاجت وطلب، اس کے حصول میں سخت دوڑ دھوپ اور مہنگے داموں پانی خریدنے کے باوجود وہ وضو کا اہتمام ضرور کرتا ہے جو کہ اس کے لیے مشقت کا باعث ہیں۔

وَكَثْرَةُ الْخُطَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ: خطا خطوۃ کی جمع ہے اور اس سے مراد دو قدموں کے درمیانی فاصلہ کی مسافت ہے۔ نووی کہتے ہیں: گھر سے مسجد دور ہونے یا بار بار مسجد میں حاضری کی صورت میں مساجد کی طرف زیادہ قدم اٹھتے ہیں۔

وَانتِظَارُ الصَّلَاةِ: نماز کے وقت یا نماز باجماعت کا انتظار۔

بَعْدَ الصَّلَاةِ: یعنی باجماعت یا تنہا نماز ادا کرنے کے بعد وہ اگلی نماز کا منتظر رہتا ہے اور کسی مجلس میں، یا گھر پر یا

کسی مصروفیت میں مشغول ہونے کے باوجود اس کا دل نماز کی طرف معلق اور فکر مند رہتا ہے۔

فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ: یعنی وضو پر مداومت اور نماز وغیرہ کی پابندی کی فکر کا اجر وثواب جہاد کی مثل ہے۔ اور ایک قول کے مطابق اس کا مفہوم یہ ہے کہ مذکورہ خصائل و اوصاف انسان کو معاصی اور حرام کاموں سے روک کر رکھتے ہیں۔ صحیح مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں یعنی رباط مرغوب ودلچسپ رباط ہے دراصل رباط کا معنی خود کو کسی چیز پر روک رکھنا ہے اور مذکورہ اوصاف کا حامل گویا خود کو اس نیکی کے کام پر روک رکھتا ہے اور ایک قول ہے کہ یہ افضل رباط ہے جیسے اصل جہاد جہاد النفس ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ مذکورہ طریقہ آسان اور ممکن رباط ہے، یعنی یہ رباط کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: مذکورہ اعمال حقیقی رباط ہیں کیونکہ یہ اعمال نفس کی طرف شیطانی راہوں کو مسدود کرتے ہیں، خواہشات کو ختم کرتے اور وسوسوں کو کنٹرل کرتے ہیں اور ان اعمال صالحہ سے حزب اللہ شیطانی لشکروں پر غالب آتا ہے اور ان اعمال کو بجالانا جہاد اکبر ہے۔ (تحفة الاحوذی: ١/ ١٣٣، ١٢٤)

٦..... بَابُ ذِكْرِ عَلَامَةِ أُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِيْنَ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ بِآثَارِ الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، عَلَامَةٌ يُعْرَفُوْنَ بِهَا فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ

نبی اکرم ﷺ کی امت، جسے اللہ تعالیٰ نے بہترین امت بنایا اور انہیں لوگوں کی بھلائی کے لیے پیدا کیا ہے، کی نشانی قیامت کے روز آثار وضو ہوگی جس سے وہ پہچانے جائیں گے

٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ، عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ۔ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ۔ ثَنَا الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ حَدَّثَهُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَسَلَّمَ عَلٰى أَهْلِهَا، وَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک روز) قبرستان تشریف لے گئے اور وہاں مدفون لوگوں کو سلام کیا، آپ نے یوں فرمایا: ”سَلَامٌ عَلَيْكُمْ أَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ......“

(٦) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب استحباب اطالة الغرة والتحجيل فى الوضوء، رقم: ٢٤٩۔ سنن نسائی، رقم: ١٥٠۔ سنن ابی داود: ٣٢٣٧۔ سنن ابن ماجه، رقم: ٤٣٠٦۔ مؤطا امام مالك، رقم: ٥٧۔ احمد ٢/ ٣٠٠۔

إِخْوَانَنَا قَالُوْا: أَوَ لَسْنَا بِإِخْوَانِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ وَإِخْوَانِيْ قَوْمٌ لَمْ يَأْتُوْا بَعْدُ . وَأَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ، قَالُوْا: وَكَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ بَعْدُ مِنْ أُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ بُهْمٌ دُهْمٌ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: فَإِنَّهُمْ يَأْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوْءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ . أَلَا لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِيْ كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ ، أُنَادِيْهِمْ: أَلَا هَلُمَّ فَيُقَالُ: إِنَّهُمْ قَدْ أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ ، وَأَقُوْلُ: سُحْقًا سُحْقًا . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ .

(اے) مومن قوم کے گھر والو تم پر سلام ہو، اور بے شک ہم بھی، اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا، تم سے ملنے والے ہیں ۔ میری آرزو اور تمنا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم میرے صحابہ ہو، میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک (دنیا میں) نہیں آئے۔ اور میں تم سے پہلے کوثر پر ہوں گا، صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کے جو امتی ابھی تک (دنیا میں) نہیں آئے آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، اگر کسی آدمی کے سفید پیشانی اور چمکدار پاؤں والے گھوڑے سیاہ فام گھوڑوں میں ملے ہوئے ہوں، تو کیا وہ اپنے گھوڑے پہچان نہیں لے گا؟ صحابہ نے جواب دیا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول! (وہ ضرور پہچان لے گا)۔ آپ نے فرمایا: ”بے شک وہ آئیں گے تو ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کے اثر سے چمک رہے ہوں گے۔ میں حوض کوثر پر ان کا پیش خیمہ ہوں گا، خبردار! میرے حوض سے کچھ لوگوں کو اس طرح دھتکار دیا جائے گا جس طرح گم راہ (بھٹکا ہوا) اونٹ دھتکار دیا جاتا ہے۔ میں انہیں پکاروں گا، آجاؤ“ تو کہا جائے گا۔ انہوں نے آپ کے بعد (دین میں) نئے نئے کام ایجاد کر لیے تھے۔ تو میں کہوں گا: (اللہ کی رحمت سے) دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ۔ یہ ابن علیہ کی روایت کے الفاظ ہیں۔

فوائد: ......ا۔ قبرستان کی زیارت کے وقت مذکورہ دعا کا اہتمام مسنون ومستحب ہے البتہ اس سے یہ ثابت کرنا کہ مردے سنتے ہیں یہاں مردوں کے سننے نہ سننے کا بیان نہیں بلکہ یہ ان کی سلامتی کی دعا ہے۔

۲۔ ((وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا)) علماء کہتے ہیں، اس حدیث کی رو سے کار خیر کی اور فضلاء وصلحاء سے ملاقات کی تمنا کرنا جائز ہے اور آپ کے اس فرمان ”وَدِدْتُ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا إِخْوَانَنَا“ سے مقصود یہ خواہش ہے کہ ہم

اپنے بھائیوں کو دنیا کی زندگی میں دیکھ پاتے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ایک قول ہے کہ اس سے مراد موت کے بعد ملاقات کی تمنا ہے۔امام باجی بیان کرتے ہیں کہ آپ کے اس فرمان بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي (بلکہ تم میرے صحابہ ہو) میں صحابہ کے بھائی نہ ہونے کی نفی نہیں ہے، بلکہ آپ نے صحابہ کی صحبت ان کا زائد مرتبہ بیان کی ہے۔یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفقاء اور بھائی ہیں اور جو لوگ بعد میں آئیں گے وہ بھائی ہیں لیکن صحابی نہیں۔جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: ۱۰) ''مومن تو بھائی بھائی ہیں۔'' میں اس موقف کی وضاحت ہے۔(نووی: ۳/ ۱۳۷)

۳۔ اہل لغت بیان کرتے ہیں کہ اَلْغُرَّة گھوڑے کی پیشانی میں سفیدی اور التحجیل، گھوڑے کی ٹانگوں اور ہاتھوں میں سفیدی ہے۔علماء کی ایک جماعت نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ وضو امت محمدیہ کا خاصہ وامتیاز ہے، جس سے اللہ تعالیٰ نے اس امت کو شرف وفضیلت میں زیادہ کیا ہے اور کچھ دیگر علماء کا قول ہے کہ وضو اس امت کا خاصہ نہیں بلکہ روز قیامت اعضائے وضو کی چمک اس امت کا خاصہ وامتیاز ہے۔

(شرح النووی: ۳/ ۱۳٤)

۴۔ جن لوگوں کو حوض کوثر سے دھتکار دیا جائے گا یہ کون لوگ ہوں گے؟ اس بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔

(۱)......اس سے مراد منافقین ومرتدین ہیں، ہوسکتا ہے انہیں اعضائے وضو کی چمک کے ساتھ اٹھایا جائے اور اس علامت کو دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ندا دیں پھر آپ کو بتا دیا جائے گا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں جن سے حوض کوثر پر وارد ہونے کا وعدہ کیا گیا ہے بلکہ یہ دین سے منحرف ہوگئے تھے۔

(۲)......اس سے مقصود وہ لوگ ہیں جو حیات نبی ہی میں مسلمان تھے پھر آپ کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے اگرچہ ان پر وضو کے نشانات کی چمک نہیں ہوگی، لیکن ذاتی شناسائی کی وجہ سے آپ انہیں پہچانتے ہوں گے۔پھر آپ کو آگاہ کیا جائے گا کہ یہ لوگ آپ کے بعد مرتد ہوگئے تھے۔

(۳)......اس سے مراد اہل معاصی اور کبیرہ گناہوں کے مرتکبین ہیں، جو عقیدہ توحید پر فوت ہوئے اور وہ بدعتی لوگ مراد ہیں، جو بدعات کی وجہ سے خارج از اسلام نہیں، اس آخری قول کے مطابق یہ لوگ قطعی جہنمی نہیں ہوں گے، بلکہ ان کی سزا بڑھا دی جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحم کریں گے اور انہیں جنت میں بغیر عذاب کے داخل کر دیں گے۔

(نووی: ۳/ ۱۳۵، ۱۳٦)

۷......بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ التَّحْجِيلِ بِغَسْلِ الْعَضُدَيْنِ فِي الْوُضُوءِ إِذِ الْحِلْيَةُ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الْوُضُوءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحُكْمِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى ﷺ

وضو میں عَضُدَين (کندھے اور کہنی کے درمیان کے حصے تک بازو) دھو کر تحجیل کو لمبا کرنا

مستحب ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ کے حکم (پر عمل کرنے) کی وجہ سے
قیامت کے روز (مومن کا) زیور وضو کے مقامات تک پہنچے گا

٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرٍ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بن يُوسُفَ الصَّيْرَفِيُّ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ.........

عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ فَجَعَلَ يَبْلُغُ بِالْوُضُوْءِ قَرِيْبًا مِنْ إِبْطِهِ فَقُلْتُ لَهُ. فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الْحِلْيَةَ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الطَّهُوْرِ .

"حضرت ابو حازم رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو وہ وضو کے پانی کو اپنی بغلوں تک پہنچا رہے تھے۔ میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ (مومن) کا زیور وضو کے مقامات تک پہنچے گا۔" (اس لیے میں پانی کو بغلوں تک پہنچا رہا ہوں۔)

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ جہاں تک اعضائے وضو کو وضو کا پانی پہنچے گا، اعضائے وضو کا اتنا حصہ روزِ قیامت روشن ہوگا لیکن اس سے یہ استدلال کرنا کہ اعضاء دھونے میں اعضائے وضو کی مقررہ حد سے تجاوز کیا جائے درست نہیں۔ تاہم صحابہ کرام جس قدر اعضاء کو دھوتے تھے اسی قدر اعضاء کو دھو کر چمک کو زیادہ کیا جا سکتا ہے۔

٨..... بَابُ نَفْيِ قَبُوْلِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی، اس کے متعلق مجمل غیر مفسر حدیث کا بیان

٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّارِعُ ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالُوْا جَمِيْعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ۔ وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ۔ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ.........

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: مَرِضَ ابْنُ عَامِرٍ فَجَعَلُوْا يُثْنُوْنَ عَلَيْهِ وَ ابْنُ عُمَرَ سَاكِتٌ۔ فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَسْتُ بِأَغَشِّهِمْ وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ

"حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ابن عامر بیمار ہو گئے، تو لوگ ان کی تعریف کرنے لگے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے۔ پھر انہوں نے فرمایا: سنو! میں ان سے

(٧) صحيح مسلم، كتاب الطهارة باب تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء، رقم: ٢٥٠۔ سنن نسائی، رقم: ١٤٩، مسند احمد، رقم: ٣٧١/٢۔ ابن حبان رقم: ١٠٤٥۔ من طريق على بن مسهر.

(٨) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، رقم: ٢٢٤۔ مسند احمد، رقم: ٤٧٠٠۔ سنن ابن ماجه: ٢٧٢۔ احمد ٢٠/٢، ٢٧،٥١۔ ٧٣/٣.

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ .

زیادہ دھوکہ دینے والا نہیں ہوں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''اللہ تعالیٰ طہارت (وضو) کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا اور نہ خیانت (کے مال) سے صدقہ قبول کرتا ہے۔''

فوائد: ...... أَمَا إِنِّي لَسْتُ بِأَغَشِّهِمْ: ......ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اس موقع پر یہ الفاظ کہنا کہ میں ان سے زیادہ دھوکا دینے والا نہیں ہوں۔ مقصود ان لوگوں کے اس فعل پر زجر و توبیخ تھا جو ابن عامر کی تعریف و توصیف اور مدح سرائی کر رہے تھے کیونکہ ایسے وقت میں اسے آخرت، رجوع الی اللہ اور توبہ و استغفار کی تلقین کرنے کی ضرورت تھی اس لیے کہ وہ شخص اپنی مدح سرائی پر اپنے گناہوں کی معافی، توبہ و استغفار سے غافل نہ ہو جائے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سن رکھی تھی کہ ((اذا رأیتم المداحین فاحثوا فی وجوههم التراب)) ''جب تم لوگوں کو مدح سرائی کرتے دیکھو تو ان کے چہرے مٹی سے بھر دو۔'' ابن عمر رضی اللہ عنہما باقاعدہ اس پر عمل کرتے تھے۔ (دیکھیں: الادب المفرد للبخاری، رقم: ٣٤٠ ۔ صحیح ابن حبان: ٧/ ٥١٠، رقم: ٥٧٤٠)

(٢) پاکیزگی سے مراد وضوء اور غسل ہے نماز کے لیے شرط ہے کہ نمازی حدث اصغر، حدث اکبر اور ظاہری نجاست سے پاک ہو۔ ظاہری نجاست دھونے سے، حدث اصغر وضوء سے اور حدث اکبر غسل سے دور ہوتا ہے ''حدث'' سے مراد انسان کا ایسی حالت میں ہونا ہے جس سے وضو یا غسل کرنا ضروری ہو، جیسے باوضو شخص کی ہوا خارج ہو جائے یا وہ قضائے حاجت کر لے تو اس کا وضو برقرار نہیں رہتا۔ یہ حالت حدث اصغر کہلاتی ہے۔ اور اگر بیوی سے ہم بستر ہوا ہے یا ویسے ہی اسے احتلام ہو گیا ہے۔ تو یہ حالت حدث اکبر کہلاتی ہے۔ ایسی حالت میں غسل فرض ہے۔ قبول نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر ثواب نہیں ملتا اور اگر وہ فرض نماز ہے تو انسان کے ذمہ اس کی ادائیگی باقی رہتی ہے۔ ''خیانت کے مال کے'' حدیث میں لفظ غلول استعمال ہوا ہے اس سے مراد مال غنیمت میں کی ہوئی خیانت ہے۔ یعنی جہاد میں کافروں سے ہونے والے مال غنیمت کے مجاہدین میں باقاعدہ تقسیم ہونے سے پہلے اگر کوئی مجاہد اس میں سے کوئی چیز اپنے قبضے میں رکھتا ہے۔ تو یہ مسلمانوں کے اجتماعی مال میں خیانت ہے۔ جو بہت بڑا گناہ ہے۔ اس طریقے سے حاصل ہونے والا مال حرام کمائی میں شامل ہے۔ لہٰذا اس کو اگر نیکی کے کسی کام میں خرچ کیا جائے تو وہ اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں۔ یعنی جس طرح مال کو خرچ کرتے وقت حلال و حرام مصرف کا خیال رکھنا ضروری ہے اس طرح مال کے حصول میں حلال و حرام میں تمیز کرنا ضروری ہے۔

٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْقَزَّازُ الْفَارِسِيُّ ۔سَكَنَ بَغْدَادَ۔ بِخَبَرٍ غَرِيْبِ الْإِسْنَادِ قَالَ: ثَنَا غَسَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُوْصِلِيُّ ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ إِلَّا بِطُهُورٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ خیانت سے صدقہ قبول ہوتا ہے۔''

۱۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ كَثِيرٍ -وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ- عَنِ الْوَلِيدِ -وَهُوَ ابْنُ رَبَاحٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز قبول نہیں کرتا اور نہ خیانت (کے مال) سے صدقہ قبول کرتا ہے۔''

۹.....بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا نَفَى قَبُولَ الصَّلَاةِ لِغَيْرِ الْمُتَوَضِّيءِ الْمُحْدِثِ الَّذِي قَدْ أَحْدَثَ حَدَثًا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ، لَا كُلُّ قَائِمٍ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنْ كَانَ غَيْرَ مُحْدِثٍ حَدَثًا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بے وضو شخص کی نماز کی قبولیت کی نفی کی ہے جس نے وضو واجب کرنے والا حدث کیا ہو (جیسے پیشاب یا پاخانہ وغیرہ) نہ کہ ہر اس شخص کی نماز کی قبولیت کی نفی جو نماز کی ادائیگی کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اس نے وضو واجب کرنے والا کوئی حدث نہیں کیا۔

۱۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ وَعَمِّي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، یہاں تک کہ وہ وضو کر لے۔''

---

(۹) صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، رقم: ۲۲۵۔ سنن ترمذی، رقم: ۱۔ سنن ابن ماجه: ۲۷۲۔ مسند احمد: ۴۴۷۰.

(۱۰) اسناده صحيح، ارواه الغليل: ۱۲۰۔ صحيح سنن ابی داود: ۵۳۔ سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، رقم: ۵۹۔ سنن نسائی رقم: ۱۳۹۔ سنن الدارمی، رقم: ۶۸۳.

(۱۱) صحيح بخاری، کتاب الوضوء، باب لا تقبل صلاة بغير طهور، رقم الحديث: ۱۳۵۔ صحيح مسلم، الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة ۲۲۵۔ سنن ترمذی: ۷۔ سنن ابی داود: ۶۰۔ مسند احمد ۳۰۸/۲، ۳۱۸، ۷۷۳۲.

فوائد:......امام نووی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ یہ احادیث نص ہیں کہ نماز کے لیے طہارت (وضو یا تیمّم) واجب ہے اور پوری امت کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ طہارت صحت نماز کی شرط ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: علماء کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ نماز کے لیے طہارت کب فرض ہوئی۔ چنانچہ ابن جہم کا موقف ہے کہ شروع اسلام میں وضو سنت تھا۔ پھر تیمّم کے نزول کے بعد فرض ٹھہرا، لیکن جمہور علماء کا مذہب ہے کہ وضو شروع اسلام سے ہی فرض ہے، پھر علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ آیا نماز کے لیے کھڑے ہونے والے ہر نمازی پر وضو فرض ہے یا بالخصوص بے وضو شخص پر وضو کرنا واجب ہے:

(۱) چنانچہ سلف میں سے کچھ علماء کا موقف ہے کہ ہر نماز کے لیے وضو فرض ہے اور ان کی دلیل یہ آیت "إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ" (المائدة: ٦) ہے۔

(۲) ایک قوم کا مذہب ہے کہ شروع میں یہی حکم تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

(۳) ایک قول کے مطابق ہر نماز کے لیے وضو کا حکم مندوب ہے۔

(۴) ایک قول ہے کہ نماز کے لیے وضو محض بے وضو شخص پر واجب ہے لیکن ہر نماز کے لیے وضو کی تجدید مستحب ہے، اس آخری قول پر تمام اہل فتوی کا اجماع ہے اور اب اس مسئلہ میں ان میں کوئی اختلاف باقی نہیں ہے۔

(نووی: ٣/ ١٠١، ١٠٢)

١٠..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَوْجَبَ الْوُضُوْءَ عَلَى بَعْضِ الْقَائِمِيْنَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا عَلَى كُلِّ قَائِمٍ إِلَى الصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کے لیے کھڑے ہونے والے کچھ لوگوں پر وضو فرض کیا ہے (یعنی جن کا وضو ٹوٹ چکا ہو) نہ کہ ہر نماز پڑھنے والے پر

فِي قَوْلِهِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ الآيَةَ . إِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا وَلّٰى نَبِيَّهُ ﷺ بَيَانَ مَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ خَاصًّا وَ عَامًّا ، فَبَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ بِسُنَّتِهِ أَنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ بَعْضَ الْقَائِمِيْنَ إِلَى الصَّلَاةِ ، لَا كُلَّهُمْ . كَمَا بَيَّنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ بَعْضَ الأَمْوَالِ ، لَا كُلَّهَا ، وَ كَمَا بَيَّنَ بِقِسْمَةِ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، أَنَّ اللّٰهَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: ﴿ذِي الْقُرْبٰى﴾ ، بَعْضَ قَرَابَةِ النَّبِيِّ ﷺ دُوْنَ جَمِيْعِهِمْ ، وَ كَمَا بَيَّنَ أَنَّ اللّٰهَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: ﴿وَالسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا﴾ بَعْضَ السُّرَّاقِ ، دُوْنَ جَمِيْعِهِمْ ، إِذْ سَارِقُ دِرْهَمٍ فَمَا دُوْنَهُ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ سَارِقٍ فَبَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَوْلِهِ: اَلْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا ، اَنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا اَرَادَ بَعْضَ السُّرَّاقِ دُوْنَ بَعْضٍ بِقَوْلِهِ: ﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا

أَيْدِيَهُمَا﴾ الآيَة . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِنَبِيِّهِ ﷺ: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾
اپنے اس ارشاد گرامی میں ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ (المائدة: ٦)
ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتو اپنے چہرے اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو، اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھولو.....'' چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ان پر نازل کردہ ہر خاص و عام حکم کو بیان کرنے والا بنایا ہے لہٰذا نبی اکرم ﷺ نے اپنی سنت سے بیان فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نماز پڑھنے والے کو وضو کا حکم نہیں دیا کچھ لوگوں کو حکم دیا ہے (جن کا وضو ٹوٹ چکا ہو) جیسا کہ آپ نے اس آیت ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ (التوبة) ان کے اموال سے صدقہ لیجیے'' کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ مال بطور صدقہ (زکوٰۃ) لینے کا حکم دیا ہے سارا نہیں۔ (یعنی زکاۃ کی مقررہ مقدار) اسی طرح آپ نے مال غنیمت سے قرابت داروں کا حصہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب میں تقسیم کر کے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿ذِي الْقُرْبٰى﴾ ''اور قرابت داروں کو دو'' کی وضاحت کر دی کہ قرابت داروں سے مراد آپ کے بعض رشتہ دار ہیں، سارے نہیں، اسی طرح آپ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَالسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا﴾ (النساء:) ''چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ دو'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا مقصود بعض چور ہیں نہ کہ سب چور۔ کیونکہ ایک درھم یا اس سے کم قیمت کی چوری کرنے والے پر بھی لفظ چور کا اطلاق ہوتا ہے۔ لیکن نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا کہ ''چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ قیمت کی چیز چوری کرنے پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اس فرمان سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی ﴿وَالسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا﴾ کی وضاحت فرما دی کہ اس سے مراد بعض چور مراد ہیں (جو ربع دینار تک کی چوری کریں) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل) ''یہ ذکر (قرآن مجید) ہم نے آپ کی طرف اتارا ہے تاکہ لوگوں کی جانب جو نازل کیا گیا ہے آپ اسے کھول کھول کر بیان کر دیں''

١٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ - ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ.........

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ،

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے وقت وضو کیا کرتے تھے۔ پھر جب فتح مکہ کا دن آیا تو آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا اور ایک ہی وضو

(١٢) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد، رقم الحديث: ٢٧٧۔ سنن ترمذی: ٦١۔ نسائی: ١٣٢۔ سنن ابی داود: ١٧٢۔ سنن ابن ماجه: ٥٠٣۔ مسند احمد ٥/ ٣٥٠، ٣٥١، ٣٥٨، ٤١٨٨۔ سنن الدارمی: ٦٥٩.

وَصَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ. قَالَ: إِنِّي عَمْدًا فَعَلْتُهُ يَا عُمَرُ. هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيّ.

سے کئی نمازیں ادا کیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! (آج) آپ نے ایسا عمل کیا ہے جو آپ پہلے نہیں کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: عمر! میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے (یہ بتانے کے لیے کہ وضو باقی ہو تو ہر نماز کے لیے دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔) یہ عبدالرحمان بن مہدی کی روایت ہے۔

١٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيّ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ..........

عَنْ (ابْنِ) بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ إِلَّا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَإِنَّهُ شُغِلَ، فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن کے سوا ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے۔ (اس روز) آپ مشغول ہو گئے تھے تو آپ نے ایک ہی وضو سے ظہر اور عصر (کی نمازوں) کو جمع کر کے ادا کیا۔

١٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، ثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ..........

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يُسْنِدْ هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ الثَّوْرِيّ أَحَدٌ نَعْلَمُهُ غَيْرَ الْمُعْتَمِرِ وَوَكِيْعٍ، وَرَوَاهُ أَصْحَابُ الثَّوْرِيّ

''حضرت سلیمان اپنے والد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے۔ پھر فتح مکہ والے دن آپ نے تمام نمازیں ایک ہی وضو سے ادا کیں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''معمر اور وکیع کے سوا کسی نے یہ روایت امام سفیان ثوری سے مسند بیان نہیں کی۔ امام سفیان ثوری کے شاگرد معمر اور وکیع کے علاوہ دوسرے

(١٣) صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد، رقم الحديث: ٢٧٧۔ سنن ترمذی: ٦١۔ سنن ابی داود: ١٧٢۔ سنن نسائی: ١٣٣۔ سنن ابن ماجة: ٥٠٣۔ مسند احمد: ٤١٨٨۔ سنن الدارمی: ٦٥٩۔

(١٤) اسناده صحيح، سنن ابن ماجة، كتاب الطهارة، باب الوضوء لكل صلاة والصلوات كلها بوضوء واحد، رقم الحديث: ٥١٠۔ اصله فی صحیح مسلم، رقم الحديث: ٢٧٧۔

وَغَيْرُهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَحَارِبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَإِنْ كَانَ الْمُعْتَمِرُ وَوَكِيعٌ مَعَ جَلَالَتِهِمَا حَفِظَا هٰذَا الْإِسْنَادَ وَاتِّصَالَهُ فَهُوَ خَبَرٌ غَرِيبٌ.

راویوں نے یہ روایت امام سفیان سے، انہوں نے محارب سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے بیان کی ہے۔ جلیل القدر معتمر اور وکیع نے اگرچہ سند اور اس کے اتصال کو حفظ کیا ہے مگر یہ روایت نہایت غریب ہے۔

فوائد:...... موزوں پر مسح جائز ہے۔ ایک وضو سے متعدد فرض ونفل نمازیں جائز ہیں تاوقتیکہ آدمی بے وضو نہ ہو۔ اس کا جواز اکثر علماء سے منقول ہے، جب کہ ابو جعفر طبری اور ابوالحسن بن باطل نے علماء کے گروہ سے نقل کیا ہے کہ وہ ہر نماز کے لیے وضو واجب قرار دیتے ہیں، خواہ نمازی باوضو ہی ہو اور ان کی دلیل یہ آیت ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ (المائدة: ٦) ہے۔ میں (نووی) خیال کرتا ہوں کہ یہ مذہب کسی بھی اہل علم سے صحیح ثابت معلوم نہیں ہوتا اور ہو سکتا اس سے مراد یہ ہو کہ ہر نماز کے وقت تجدید وضو مستحب عمل ہے۔ جمہور علماء (کے موقف کہ ایک وضو سے متعدد نمازیں پڑھنا جائز ہیں) پر کئی احادیث صحیحہ ہیں، جن میں ایک حدیث الباب ہے، دوم، صحیح بخاری میں انس رضی اللہ عنہ کی مروی یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عصر ادا کی، پھر ستو تناول فرمائے بعد ازاں نیا وضو کیے بغیر نماز مغرب ادا کی۔ اس طرح اس معنی ومفہوم کی بے شمار روایات ہیں۔ عرفہ، مزدلفہ اور تمام سفروں میں ایک وضو سے دو دو نمازیں جمع کرنا اور غزوہ خندق کے دن چھوٹی ہوئی نمازیں (ظہر، عصر، مغرب اور عشاء) ایک وضو سے ادا کرنا (یہ تمام احادیث ایک وضو سے متعدد نمازوں کے جواز کی دلیل ہیں۔) اور آیت کریمہ سے مراد یہ ہے کہ جب تم بے وضو ہو اور نماز قائم کرنا چاہو تو وضو کیا کرو۔ (نووی: ٣/ ١٧٦)

١١..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو حدث سے واجب ہوتا ہے۔

١٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَبُوْ جَعْفَرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرِ بْنِ رَافِعٍ الْبَغْدَادِيَّانِ، قَالَا: ثَنَا يَعْقُوْبُ۔ وَ هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ۔ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الْمَازِنِيُّ۔ مَازِنُ بَنِي النَّجَّارِ۔ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ.........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ، قُلْتُ لَهُ:

"جناب محمد بن یحییٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر سے کہا: آپ کے خیال

(١٥) اسناده حسن، سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب السواك، رقم الحديث: ٤٨۔ مسند احمد ٥/ ٢٢٥، رقم الحديث: ٢٠٩٥٤۔ الحاكم على شرط مسلم: ١/ ١٥٦۔ الدارمي رقم: ٦٥٧۔ البيهقي، سننه الكبرى: ١٥٧۔ من طريق محمد بن اسحاق.

أَرَأَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ هُوَ؟ قَالَ: حَدَّثَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِيْ عَامِرٍ الْغَسِيْلَ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أُمِرَ بِالْوُضُوْءِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَ وُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءَ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرٰى أَنَّ بِهِ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَفَعَلَهُ حَتّٰى مَاتَ. هٰذَا حَدِيْثُ يَعْقُوْبَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، غَيْرَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَنْصُوْرٍ قَالَ: وَ كَانَ يَفْعَلُهُ حَتّٰى مَاتَ.

میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاکی یا ناپاکی (باوضو ہونے یا بے وضو ہونے) کی حالت میں ہر نماز کے لیے وضو کرنا کسی سے مروی ہے؟ حضرت عبیداللہ نے فرمایا: انہیں حضرت اسماء بنت زید بن خطاب نے بیان کیا کہ انہیں حضرت عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر جنہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا، (راوی حدیث ان کے بیٹے ہیں بذاتِ خود نہیں) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو پاکی یا ناپاکی کی ہر حالت میں وضو کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ جب یہ کام رسول اللہ ﷺ کے لیے مشکل ہو گیا تو آپ کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ اور (ہر نماز کے لیے) وضو کا حکم آپ سے ساقط کر دیا گیا، سوائے اس کے کہ آپ کا وضو ٹوٹ جائے (تو پھر وضو کرنا ہوگا) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ وہ اس کی (ہر نماز کے لیے نئے وضو کی) طاقت رکھتے ہیں چنانچہ انہوں نے موت تک ایسے ہی کیا۔ یہ یعقوب بن ابراہیم کی روایت ہے۔ محمد بن منصور کی روایت میں یہ الفاظ ہیں "وَكَانَ يَفْعَلُهُ حَتّٰى مَاتَ" وہ فوت ہونے تک اسی طرح عمل کرتے رہے۔"

فوائد: ...... یہ حدیث دلیل ہے کہ فتح مکہ سے قبل ہر نماز کے لیے نبی ﷺ پر نیا وضو کرنا واجب تھا۔ پھر آپ ﷺ پر تخفیف کر دی گئی اور بیان جواز کے لیے اسی وجوب میں نرمی کی گئی، البتہ اب بھی ہر نماز کے لیے وضو کرنا افضل و مستحب ہے اور جو شخص ہر نماز کے لیے وضو پر قادر ہو اسے نیا وضو کر کے ہی نماز پڑھنی چاہیے یہ اس کے لیے بہتر ہے لیکن قدرت واستطاعت کے باوجود کوئی شخص ایک وضو سے متعدد نمازیں ادا کر لے تو یہ مکروہ عمل نہیں، بلکہ شریعت کی رو سے یہ عمل بھی جائز و مباح ہے۔

١٢...... بَابُ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى طُهْرٍ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ كَانَ مِمَّا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

وضو واجب کرنے والے حدث کے بغیر طہارت کی حالت میں نبی اکرم ﷺ کے وضو کی کیفیت کا بیان

١٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ بُنْدَارٍ، ثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ..........

عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ: إِنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَلَسَ فِي الرَّحْبَةِ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَ بِهِ ذِرَاعَيْهِ وَوَجْهَهُ وَرَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَ وَضُوئِهِ وَهُوَ قَائِمٌ ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاساً يَكْرَهُونَ أَنْ يَشْرَبُوْا وَهُمْ قِيَامٌ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ ، وَقَالَ: هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ ، وَقَالَ: هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ

''حضرت نزال بن سبرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے ظہر کی نماز ادا کی پھر لوگوں کی ضروریات و مسائل کے (حل) کے لیے صحن میں بیٹھ گئے۔ پھر جب عصر کا وقت ہوا تو انہوں نے پانی کا برتن منگوایا اور اس سے اپنے دونوں ہاتھوں، چہرے، سر اور دونوں پاؤں کا مسح کیا (یعنی خوب دھونے کی بجائے ہلکا پھلکا وضو کیا) پھر کھڑے ہو کر باقی ماندہ پانی پی لیا۔ پھر فرمایا: کچھ لوگ کھڑے ہو کر پانی پینا نا پسند کرتے ہیں، بے شک رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا تھا کہ جیسے میں نے کیا تھا۔ اور فرمایا تھا: یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔ حضرت نزال بن سبرہ سے مروی دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا جیسے میں نے کیا ہے، اور آپ نے فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔'' حضرت نزال سے مروی تیسری روایت میں صرف یہ ہے کہ ''یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔''

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَرَوَاهُ مِسْعَرُ بْنِ كَدَّامٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ ، وَقَالَ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ وَعُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى .

فوائد:......(۱)...... باوضو شخص ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے، پھر باوضو شخص کے لیے دو صورتیں جائز ہیں:

۱۔ وہ تجدید وضو اور مسح اعضائے وضو کے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے۔

۲۔ وہ تجدید وضو نہ کرے، بلکہ تمام اعضائے وضو کا مسح کر لے یہ صورت بھی جائز و مباح ہے اور حدیث کے یہ الفاظ کہ یہ باوضو شخص کا طریقہ وضو ہے اس کی مشروعیت پر دلالت کرتے ہیں۔

(۲)......بیٹھ کر پانی پینا افضل و مستحب ہے، کبھی کبھار کسی کا کھڑے ہو کر پانی پی لینا جائز ہے۔

(۱٦) اسناده صحيح، سنن نسائي، كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء من غير حدث، رقم الحديث: ۱۳۰۔ والبغوى مسند ابن الجعد ۸۲/۱، والبنا فى الفتح الربانى ۱۱/۲۔ من طريق شعبة عن عبدالملك، به.

جِمَاعُ الْأَبْوَابِ الْأَحْدَاثِ الْمُوْجِبَةِ لِلْوُضُوْءِ

وضو کو واجب کرنے والے احداث کے ابواب کا مجموعہ

١٣.....بَابُ ذِكْرِ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ وَ النَّوْمِ .

پاخانہ، پیشاب اور نیند سے وضو واجب ہونے کا بیان

اَلدَّلِيلُ عَلٰى أَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ يُوْجِبُ الْفَرْضَ فِي كِتَابِهِ بِمَعْنٰى ، وَ يُوْجِبُ ذٰلِكَ الْفَرْضَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ . إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا دَلَّ فِي كِتَابِهِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ يُوْجِبُهُ الْغَائِطُ وَ مُلَامَسَةُ النِّسَاءِ ، لِأَنَّهُ أَمَرَ بِالتَّيَمُّمِ لِلْمَرِيْضِ وَفِي السَّفَرِ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ ، مِنَ الْغَائِطِ وَ مُلَامَسَةِ النِّسَاءِ . فَدَلَّ الْكِتَابُ عَلٰى أَنَّ الصَّحِيْحَ الْوَاجِدَ لِلْمَاءِ ، عَلَيْهِ مِنَ الْغَائِطِ وَ مُلَامَسَةِ النِّسَاءِ بِالْوُضُوْءِ ، إِذِ التَّيَمُّمُ بِالصَّعِيْدِ الطَّيِّبِ إِنَّمَا جُعِلَ بَدَلًا مِنَ الْوُضُوْءِ لِلْمَرِيْضِ وَ الْمُسَافِرِ عِنْدَ الْعَوْزِ لِلْمَاءِ ، وَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى ﷺ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الْوُضُوْءَ قَدْ يَجِبُ مِنْ غَيْرِ غَائِطٍ وَ مِنْ غَيْرِ مُلَامَسَةِ النِّسَاءِ وَ أَعْلَمَ فِي خَبَرِ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ أَنَّ الْبَوْلَ وَ النَّوْمَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْإِنْفِرَادِ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ وَ الْبَائِلُ وَ النَّائِمُ غَيْرُ مُتَغَوِّطٍ وَ لَا مُلَامَسَةَ النِّسَاءِ . وَ سَأَذْكُرُ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَوْنِهِ الْأَحْدَاثَ الْمُوْجِبَةَ لِلْوُضُوْءِ بِحُكْمِ النَّبِيِّ ﷺ خَلَا الْغَائِطِ وَ مُلَامَسَةِ النِّسَاءِ اللَّذَيْنِ ذَكَرَهُمَا فِي نَصِّ الْكِتَابِ ، خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِمَّنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهُ حُكْمًا فِي الْكِتَابِ فَيُوْجِبُهُ بِشَرْطٍ ، أَنْ يَجِبَ ذٰلِكَ الْحُكْمُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ الَّذِي بَيَّنَهُ فِي الْكِتَابِ .

"اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کسی فرض کو قرآن مجید میں ایک معنی میں واجب کرتا ہے پھر اسی فرض کو دوسرے معنی میں اپنے نبی ﷺ کی زبان سے واجب کر دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق پاخانہ اور عورتوں سے ہم بستری کرنا وضو کو واجب کر دیتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مریض اور مسافر کو پانی کی عدم موجودگی میں پاخانہ اور عورتوں سے ہم بستری کرنے کے بعد تیمم کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا کتاب اللہ کے حکم کے مطابق تندرست آدمی کو پانی کی موجودگی میں پاخانہ اور عورتوں سے ہم بستری کے بعد وضو کرنا پڑے گا کیونکہ پاک مٹی سے تیمم کرنے کو مسافر اور مریض

کے لیے پانی کی عدم موجودگی میں وضو کا متبادل بنایا گیا ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے خبر دی کہ وضو پاخانے اور عورتوں سے مباشرت کے علاوہ بھی واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا ہے کہ پیشاب اور نیند میں سے ہر ایک وضو واجب کر دیتا ہے حالانکہ پیشاب کرنے والا اور سونے والا، پاخانہ کرنے اور عورتوں سے ہم بستری کرنے والے کے علاوہ ہیں۔ میں عنقریب اللہ تعالیٰ کی مشیئت اور نصرت سے وضو کو واجب کرنے والے ایسے احداث بیان کروں گا جو نبی ﷺ کے حکم سے ثابت ہیں اور وہ قرآن مجید میں مذکور احداث پاخانے اور عورتوں سے مباشرت کے علاوہ ہیں۔ اس شخص کے قول کے خلاف، جو معتبر عالم نہیں ہے وہ کہتا ہے یہ جائز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ایک حکم ذکر کریں اور اسے مشروط واجب کریں، پھر وہی حکم قرآن مجید میں مذکور شرط کے بغیر ہی واجب ہو جائے۔"

١٧ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِيُّ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ـ عَنْ عَاصِمٍ ، وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، ثَنَا عَاصِمٌ، وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النُّجُوْدِ.........

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا زِرُّ؟ قُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ. قَالَ: يَا زِرُّ ! فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ. قَالَ، فَقُلْتُ: إِنَّهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ. وَكُنْتَ امْرَءً ا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَذْكُرُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ؟ قَالَ: نَعَمْ . كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا۔

"حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موزوں پر مسح کرنے کے متعلق دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا۔ انہوں نے پوچھا: اے زر! کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا کہ علم کی تلاش میں (حاضر ہوا ہوں) انہوں نے فرمایا: اے زر! بے شک فرشتے طالب علم کی علمی طلب اور جستجو پر رضا مندی اور خوشی کے اظہار کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: قضائے حاجت کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے متعلق میرے دل میں کھٹکا سا ہے، اور آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اس بارے میں کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں (سنا ہے)

(١٧) اسناده حسن، سنن ترمذی، كتاب الدعوات، باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله لعباده، رقم: ٣٥٣٥۔ وسنن نسائي، رقم: ١٢٧۔ارواء الغليل: ١٠٦۔ سنن ابن ماجه: ٤٧١۔ مسند احمد بن حنبل ٤/٢٣٩، ٢٤٠، ٢٤١، ١٧٣٩٤۔ البيهقي في السننه الكبرىٰ: ٥٥٧، ٥٧٤، ١٢٢٥۔

أَوْ قَالَ مُسَافِرِيْنَ - أَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ ، وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ . هٰذَا حَدِيْثُ الْمَخْزُوْمِيِّ . وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ فِي حَدِيْثِهِ ، فَقَالَ: قَدْ بَلَغَنِيْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا .

آپ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ جب ہم مسافر ہوں تو جنابت کے سوا اپنے موزے تین دن رات تک نہ اتاریں، پاخانہ، پیشاب اور نیند (کی وجہ) سے (اتارنے کی ضرورت نہیں) یہ مخزومی کی روایت ہے۔ احمد بن عبدہ کی روایت میں ہے: ''مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔)

فوائد :......۱۔ اس حدیث میں وضوتوڑنے والی تین چیزوں پاخانہ، پیشاب اور نیند کا بیان ہے۔ اول الذکر دو چیزوں کے بارے میں تمام علماء کا اتفاق ہے کہ پاخانہ اور پیشاب ناقض وضو ہیں البتہ نیند کے ناقض وضو ہونے کے بارے علماء کا اختلاف ہے اور امام نووی رحمہ اللہ نے اس مسئلہ کے متعلق علماء کے آٹھ مختلف مذاہب بیان کیے ہیں، جن میں سے راجح مذہب یہ ہے کہ نیند (جس سے شعور زائل ہو جائے اور ہوش وحواس قائم نہ رہیں، قلیل وکثیر ہر صورت میں ناقض وضو ہے۔ یہ حسن بصری، مزنی، ابوعبید قاسم بن سلام اور اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ کا موقف ہے اور ابن منذر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں بھی اسی مسلک کا قائل ہوں۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۲۰۸)

۲۔ جس چیز سے غسل واجب ہو جائے، اس سے لامحالہ وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۳۔ وضو ٹوٹنے سے موزوں اور جرابوں کا مسح قائم رہتا ہے، لیکن غسل واجب ہونے سے مسح زائل ہو جاتا ہے اور غسل واجب ہونے کی صورت میں تمام بدن کا غسل لازم آتا ہے۔

۱۴.....بَابُ ذِكْرِ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذِيِّ

مذی سے وضو کے واجب ہونے کا بیان

وَهُوَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي قَدْ أَعْلَمْتُ أَنَّ اللّٰهَ يُوْجِبُ الْحُكْمَ فِي كِتَابِهِ بِشَرْطٍ ، وَيُوْجِبُهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ بِغَيْرِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ . إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَمْ يَذْكُرْ فِي آيَةِ الْوُضُوْءِ الْمَذِيَّ . وَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَوْجَبَ الْوُضُوْءَ مِنَ الْمَذِيِّ . وَ اتَّفَقَ عُلَمَاءُ الْأَمْصَارِ قَدِيْمًا وَ حَدِيْثًا عَلَى إِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذِيِّ .

''یہ حکم اسی قسم سے ہے جسے میں نے بیان کیا تھا کہ کبھی اللہ تعالیٰ ایک حکم کو اپنی کتاب میں مشروط واجب کرتا ہے پھر اسی حکم کو نبی ﷺ کی زبان سے غیر مشروط واجب کر دیتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آیتِ وضو میں مذی کا ذکر نہیں کیا جبکہ نبی اکرم ﷺ نے مذی سے وضو واجب قرار دیا ہے۔ تمام شہروں کے قدیم وجدید علماء کا اتفاق ہے کہ مذی سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔''

١٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَّامٍ وَ فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْكُوْفِيُّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ . قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ حُصَيْنٍ وَقَالَ الآخَرُوْنَ: عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّلَمِيِّ.........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ، قَالَ : كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِأَنَّ ابْنَتَهُ كَانَتْ عِنْدِيْ ، فَأَمَرْتُ رَجُلًا ، فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ: مِنْهُ الْوُضُوْءُ .

''حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں بہت زیادہ مذی والا شخص تھا۔ میں نے (اس بارے میں) رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے میں شرم محسوس کی کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھی۔ میں نے ایک آدمی کو (یہ مسئلہ پوچھنے کا) حکم دیا تو اس نے نبی ﷺ سے (یہ مسئلہ) پوچھا، آپ نے فرمایا: مذی (نکلنے) سے وضو کرنا ہوگا۔''

١٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ ۔ وَهُوَ الأَعْمَشُ ۔ يُحَدِّثُ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ......

عَنْ عَلِيٍّ: قَالَ: اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَذِيِّ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ ، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: فِيْهِ الْوُضُوْءُ .

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے مذی کے متعلق مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھتے ہوئے شرم محسوس کی تو میں نے حضرت مقداد بن اسود کو (یہ مسئلہ پوچھنے کا) حکم دیا۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس (مذی) میں وضو کرنا (واجب) ہے۔''

١٥..... بَابُ الْأَمْرِ بِغَسْلِ الْفَرْجِ مِنَ الْمَذِيِّ مَعَ الْوُضُوْءِ .

مذی نکلنے سے وضو کرتے وقت شرم گاہ دھونے کے حکم کا بیان

٢٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَ بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَلِيٌّ ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ . وَقَالَ بِشْرٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيْصَةَ.........

---

(١٨) صحیح بخاری، کتاب العلم، باب من استحیا فامر غیرہ بالسوال رقم: ١٣٢، ١٧٨، ٢٦٩۔ سنن نسائی، رقم: ١٥٢۔ مسند احمد: ١/١٢٥۔ امن طریق أبي حصين۔ ابن ماجه رقم: ٥٠٤۔ ارواء الغليل ٤٧۔١٢٥.

(١٩) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب المذی: ٣٠٣۔ سنن نسائی، رقم الحدیث: ١٥٧۔ مسند احمد: ١١٢١.

(٢٠) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب المذی: ٢٠٦۔ النسائی، الطهارة باب الغسل من المغنى رقم: ١٩٣، عن قتيبه به مسند احمد: ٨٢٦.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَجَعَلْتُ أَغْتَسِلُ فِي الشِّتَاءِ حَتّٰى تَشَقَّقَ ظَهْرِيْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ - أَوْ ذُكِرَ لَهُ - فَقَالَ لِيْ: لَا تَفْعَلْ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذِيَّ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ، وَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ فَإِذَا أَنْضَحْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، قَوْلُهُ: لَا تَفْعَلْ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَقُوْلُ لَفْظُ زَجْرٍ يُرِيْدُ نَفْيَ إِيْجَابِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ .

''حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں بکثرت مذی والا شخص تھا۔ میں سردی کے موسم میں غسل کرتا تھا۔ یہاں تک کہ میری کمر سردی کی وجہ سے پھٹ گئی (اس میں درد ہونے لگا) میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا یا آپ کو بتایا گیا تو آپ نے مجھے فرمایا: یہ (غسل) نہ کرو، جب تم مذی (نکلی ہوئی) دیکھو تو شرم گاہ دھو لو اور نماز کے وضو جیسا وضو کرلو، اور جب تمہاری منی نکل جائے تو غسل کرو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لاتفعل'' ''نہ کرو'' کلمہ زجر ہے، اس سے آپ کی مراد مذی نکلنے پر غسل کرنے کے وجوب کی نفی کرنا ہے۔

١٦..... بَابُ الْأَمْرِ بِنَضْحِ الْفَرْجِ مِنَ الْمَذِيِّ

مذی (نکلنے) سے شرم گاہ دھونے کا حکم

٢١- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذِيُّ مَاذَا عَلَيْهِ ؟ قَالَ عَلِيٌّ: فَإِنَّ عِنْدِيْ ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَأَنَا أَسْتَحْيِ أَنْ أَسْأَلَهُ . قَالَ الْمِقْدَادُ: فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ . فَقَالَ: إِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ .

''حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھیں جو اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے تو اس کی مذی نکل جاتی ہے اس پر کیا لازم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ میرے پاس (میرے نکاح میں) رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ہیں اس لیے میں آپ سے سوال پوچھتے ہوئے شرماتا ہوں۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص یہ پائے (کہ مذی نکل گئی ہے) تو اپنی شرم گاہ دھو لے اور وہ نماز کے لیے جیسا وضو کرتا ہے ویسا وضو کرلے۔''

(٢١) اسنادہ صحیح، صحیح ابی داود: ٢٠١۔ سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب المذی: ٢٠٧۔ سنن نسائی: ١٥٦۔ ابن ماجه رقم: ٥٠٥۔ موطا امام مالك: ٧٦۔

٢٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا عَمِّي أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ۔ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ۔ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ:أَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَذِيِّ يَخْرُجُ مِنَ الْإِنْسَانِ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَوَضَّأْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ .

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ، وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ میں نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (مسئلہ پوچھنے کے لیے) بھیجا۔ تو انہوں نے آپ سے دریافت کیا کہ جس شخص کی مذی نکل جائے وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو کرو اور اپنی شرم گاہ دھولو۔"

فوائد :......ا۔ مذی سفید رقیق لیس دار مادہ ہے جو مباشرت سے قبل شہوت کے بغیر خارج ہوتا ہے اور اس مادہ کے خروج کے بعد کمزوری اور اضمحلال واقع نہیں ہوتا، بعض اوقات مذی کا خروج محسوس تک نہیں ہوتا، زن وشو میں سے ہر دو اس (مذی) سے دوچار ہوتے ہیں اور مردوں کی بہ نسبت عورتوں میں یہ عارضہ اکثر ہوتا ہے۔

٢۔ نضح کا معنی دھونا اور پانی چھڑکنا ہے اور ایک روایت میں شرمگاہ کے دھونے کا حکم ہے، جس سے نضح کا معنی دھونا متعین ہو جاتا ہے۔

٣۔ علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ خروج مذی سے غسل واجب نہیں ہوتا اور ابوحنیفہ، شافعی ، احمد اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ خروج مذی سے وضو واجب ہو جاتا ہے۔ (نووی: ٣/ ٢١٢)

٤۔ مذی نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ خروج مذی ناقض وضو ہے جب کہ منی ناقض غسل ہے اور منی سے غسل کرنا واجب ہے۔

٥۔ مذی سے آلودہ شرمگاہ کو دھونا واجب ہے، ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں خروج مذی سے شرمگاہ کو دھونے کا حکم ہے اور حکم وجوب کا مقتضی ہے۔ (المغنی لابن قدامہ ١/ ٢٩٥) نیز امام نووی کہتے ہیں کہ مذی نجس ہے۔ اسی وجہ سے آپ نے شرمگاہ کو دھونے کا حکم دیا ہے۔ شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک اس دھونے سے مقصود شرمگاہ کے اس حصے کو دھونا ہے جہاں مذی لگی ہو، تمام شرمگاہ کو دھونا واجب نہیں جب کہ امام مالک اور احمد سے منقول ہے کہ تمام شرمگاہ کو دھونا واجب ہے۔ (نووی: ٣/ ٢١٢)

٦۔ فتویٰ طلبی میں نائب مقرر کرنا جائز ہے اور قطعی خبر پر قدرت کے باوجود ظنی خبر پر اعتماد کرنا درست ہے۔ کیونکہ علی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سوال کرنے کا اختیار ہونے کے باوجود مقداد رضی اللہ عنہ کی بات پر اکتفا کیا۔

٧۔ سوال سے معلوم ہوا کہ حسن معاشرت مستحب فعل ہے اور خاوند کا بیوی سے مباشرت اور استمتاع سے متعلقہ امور کا

(٢٢) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب المذی، رقم: ٣٠٣۔ مسند أحمد: ١/ ١٠٤، ابن الجارود فی المنتقی : ٥.

بیوی کے باپ، بھائی اور بیٹے کی موجودگی میں ذکر نہ کرنا مستحب ہے۔ (نووی: ۳/ ۲۱۴ ۲۱۳)

۱۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِغَسْلِ الْفَرْجِ وَ نَضْحِهِ مِنَ الْمَذِيِّ أَمْرُ نَدْبٍ وَ إِرْشَادٍ، لَا أَمْرُ فَرِيْضَةِ إِيْجَابٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مذی نکلنے سے شرم گاہ کو دھونا اور اسے چھینٹے مارنا مستحب ہے۔ فرض اور واجب نہیں

۲۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ غَالِبٍ أَبُوْ يَحْيَى الْعَطَّارُ، ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَسُئِلَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: يَكْفِيْكَ مِنْهُ الْوُضُوْءُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَفِيْ خَبَرِ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِيْ فِي الْمَذِيِّ، قَالَ: يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ بَابِ نَضْحِ الثَّوْبِ مِنَ الْمَذِيِّ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بہت زیادہ مذی والا شخص تھا۔ میرے لیے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: مذی (نکلنے) سے تمہارے لیے وضو کرنا کافی ہوگا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے مذی کے بارے میں حضرت سہل بن حنیف کی پوری روایت کے الفاظ یوں ہیں ''يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ'' ''مذی نکلنے سے وضو کرنا تیرے لیے کافی ہوگا۔'' میں نے اسے مذی لگنے سے کپڑے دھونے کے باب میں ذکر کر دیا ہے۔

فوائد:......اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ مذی سے آلودہ شرمگاہ وغیرہ کو دھونا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، درست نہیں۔ کیونکہ امر وجوب کا متقاضی ہے، لہٰذا مذی سے آلودہ شرمگاہ کو دھونا لازم ہے، جیسا کہ پچھلی روایت میں اس کی وضاحت موجود ہے نیز يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ سے شرمگاہ کے دھونے کے عدم وجوب پر استدلال کرنا درست نہیں کیونکہ اس سے اثبات وکفایت وضو سے غسل کی نفی ہے کہ اس سے غسل واجب نہیں بلکہ خروج منی سے غسل واجب ہوتا ہے۔

۱۸..... بَابُ ذِكْرِ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ الَّذِيْ يَسْمَعُ صَوْتَهَا بِالْأُذُنِ أَوْ يُوْجَدُ رَائِحَتُهَا بِالْأَنْفِ

اس ریح کے نکلنے سے وضو کے وجوب کا بیان جس کی آواز کانوں سے سنی جائے یا ناک سے بو محسوس کی جائے

(۲۳) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب المذی: ۳۰۳۔ سنن نسائی: ۱۵۴۔ مسند احمد ۱/ ۱۱۰، رقم: ۸۷۰.

٢٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيِّ ، وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ - كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئاً فَأَشْكَلَ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَوْ لَمْ يَخْرُجْ ، فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا . هٰذَا حَدِيْثُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو اپنے پیٹ میں کچھ درد محسوس ہو تو وہ شک میں پڑ جائے کہ پیٹ سے کچھ نکلا ہے یا نہیں نکلا تو وہ (مسجد سے) نہ نکلے حتی کہ آواز سن لے یا بو محسوس کرے۔'' یہ خالد بن عبداللہ کی روایت ہے۔

١٩.....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ إِلَّا بِيَقِيْنِ حَدَثٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو صرف یقینی حدث ہی سے واجب ہوتا ہے

إِذِ الطَّهَارَةُ بِيَقِيْنٍ لَا تَزُوْلُ بِشَكٍّ وَ ارْتِيَابٍ . وَ إِنَّمَا يَزُوْلُ الْيَقِيْنُ بِالْيَقِيْنِ . فَإِذَا كَانَتِ الطَّهَارَةُ قَدْ تَقَدَّمَتْ بِيَقِيْنٍ لَمْ تَبْطُلِ الطَّهَارَةُ إِلَّا بِيَقِيْنِ حَدَثٍ .

کیونکہ یقینی طہارت شک وشبہ سے زائل نہیں ہوتی، یقین تو یقین ہی سے زائل ہوتا ہے، لہٰذا پہلے سے موجود یقینی طہارت یقینی حدث ہی سے باطل ہوگی۔

٢٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ثَنَا الزُّهْرِيُّ ، أَخْبَرَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ ....

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الشَّيْءَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ . فَقَالَ: لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتاً أَوْ يَجِدَ رِيْحًا .

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو نماز کے دوران کچھ محسوس کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ (نماز توڑ کر) نہ پھرے حتی کہ (ہوا خارج ہونے) کی آواز سن لے یا بو محسوس کر لے۔''

---

(٢٤) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب الدلیل علی ان من تیقن الطهارة ثم شك فی الحدث فله أن یصلی بطهارته تلك: ٣٦٢، سنن ابی داود الطهارة باب اذا شك فی الحدث، رقم: ١٧٧۔ مسند احمد٢/٤١٤، رقم: ٨٠١٩۔ سنن الدارمی رقم: ٧٢١۔

(٢٥) صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب من لا یتوضأ من الشك حتی یستیقن، رقم: ١٣٧، ١٧٧، ٢٠٥٦۔ ومسلم رقم: ٣٦١۔ ابو داؤد رقم: ١٧٦۔ الترمذی رقم: ٥١٣۔ أحمد: ٤/٤٠.

٢٠.....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الاِسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلِفِ وَ اللَّامِ قَدْ لَا يَحْوِىْ جَمِيْعَ الْمَعَانِي الَّتِي تَدْخُلُ فِي ذٰلِكَ الاِسْمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ الف ولام کے ساتھ معرفہ بننے والا اسم کبھی ان تمام معانی کا احاطہ نہیں کرتا جو اس اسم میں داخل ہوتے ہیں

خِلَافَ قَوْلِ مَنْ يَزْعَمُ مِمَّنْ شَاهَدْنَا مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا مِمَّنْ كَانَ يَدَّعِي اللُّغَةَ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةٍ بِهَا ، وَ يَدَّعِي الْعِلْمَ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةٍ بِهِ ، أَنَّ الاِسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ يَحْوِىْ جَمِيْعَ مَعَانِي الشَّيْءِ الَّذِي يُوْقَعُ عَلَيْهِ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلِفِ وَ اللَّامِ إِذَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَوْقَعَ اسْمَ الْأَحْدَاثِ عَلَى الرِّيْحِ خَاصَّةً بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ وَ اسْمِ جَمِيْعِ الْأَحْدَاثِ الْمُوْجِبَةِ لِلْوُضُوْءِ . الرِّيْحُ يَخْرُجُ مِنَ الدُّبُرِ خَاصَّةً . وَ قَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ فِي كِتَابِ الْإِيْمَان

ہمارے اس ہم عصر کے قول کے برعکس جو لغت عربی کے قواعد وضوابط کی معرفت کے بغیر لغت جاننے کا دعویدار ہے اور بغیر علم کے عالم ہونے کا مدعی ہے کہ اسم معرفہ ان تمام اشیاء کو شامل ہوتا ہے جن پر الف ولام کے ساتھ معرفہ بننے والے اسم کا اطلاق ہوتا ہے کیونکہ نبی ﷺ نے لفظ احداث کو ریح پر خاص طور پر اور وضو کو واجب کرنے والے تمام احداث پر اسم معرفہ کے ساتھ واضح کیا ہے۔ ریح خاص طور پر دبر سے نکلتی ہے۔ میں یہ مسئلہ کتاب الایمان وضاحت سے میں بیان کر چکا ہوں۔

٢٦۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى - يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ - وَهُوَ ابْنُ عُطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ ....

أَبُوْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ . وَالْإِحْدَاثُ أَنْ يَفْسُوَ أَوْ يَضْرُطَ . إِنِّي لَا أَسْتَحْيِيْ مِمَّا لَمْ يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بندہ اس وقت تک حالت نماز میں ہی رہتا ہے جب تک نماز اسے روکے رکھتی ہے اور وہ وضو نہ توڑے۔ احداث یہ ہے کہ بلا آواز یا آواز ہوا خارج کرے۔ میں اس چیز (کو بیان کرنے) سے نہیں شرماتا جسے رسول اللہ ﷺ نے (بیان کرتے ہوئے) شرم محسوس نہیں کی۔“

(٢٦) صحيح بخاری، كتاب الوضوء باب من لم ير الوضوء الا من المخرجين من القبل والدبر، رقم: ١٧٦ ـ صحيح مسلم، رقم: ١٥٠٩، سنن ابی داود، رقم: ٤٧١، مسند احمد: ٢/ ٤١٥، ٥٢٨، ٧٢٣٦۔

٢١..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ مُخْتَصَراً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے مروی مختصر روایت کا بیان

أَوْهَمَ عَالِمًا مِمَّنْ لَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُخْتَصَرِ وَ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّىْ أَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ إِلَّا مِنَ الْحَدَثِ الَّذِيْ لَهُ صَوْتٌ أَوْ رَائِحَةٌ۔

جس نے مختصر اور مفصل روایت کا فرق نہ کرنے والے عالم کو وہم میں ڈال دیا ہے کہ وضو صرف اس حدث سے واجب ہوتا ہے کہ جس کی آواز یا بو ہو۔

٢٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِيْ صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ، وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، ثَنَا خَالِدٌ۔ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ۔، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ........ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيْحٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آواز یا بو محسوس کیے بغیر وضو (واجب) نہیں ہے۔

٢٢..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّيْ لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا.

گزشتہ مختصر روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَنْ لَّا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيْحٍ عِنْدَ مَسْأَلَةٍ سُئِلَ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ خَرَجَتْ مِنْهُ رِيْحٌ فَيَشُكُّ فِيْ خُرُوْجِ الرِّيْحِ وَ كَانَتْ هٰذِهِ الْمَقَالَةُ عَنْهُ ﷺ: ((لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ أَوْ رِيْحٍ)) جَوَابًا عَمَّا عَنْهُ سُئِلَ فَقَطْ، لَا ابْتِدَاءَ كَلَامٍ مُسْقِطًا بِهٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ إِيْجَابَ الْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ الرِّيْحِ الَّتِيْ لَهَا صَوْتٌ أَوْ رَائِحَةٌ. إِذْ لَوْ كَانَ هٰذَا الْقَوْلُ مِنْهُ ﷺ اِبْتِدَاءً مِنْ غَيْرِ أَنْ تَقَدَّمَتْهُ مَسْأَلَةٌ، كَانَتِ الْمَقَالَةُ تَنْفِيْ إِيْجَابَ الْوُضُوْءِ مِنَ الْبَوْلِ وَ النَّوْمِ وَ الْمَذِيِّ. إِذْ قَدْ يَكُوْنُ الْبَوْلُ لَا صَوْتَ لَهُ وَلَا رِيْحَ، وَ كَذٰلِكَ النَّوْمُ وَ الْمَذِيُّ لَا صَوْتَ لَهُمَا وَلَا رِيْحَ وَ كَذٰلِكَ الْوَدِيُّ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی ﷺ کا ارشاد ”وضو صرف آواز یا بو محسوس ہونے پر واجب ہوتا ہے“ اس سوال کے جواب میں تھا جو آپ سے پوچھا گیا کہ کوئی شخص خیال کرتا ہے کہ اس کے پیٹ سے کوئی چیز نکل گئی ہے تو وہ ہوا خارج

---

(٢٧) اسنادہ صحیح، جامع ترمذی: الطھارۃ۔ باب ماجاء فی الوضوء من الريح رقم: ٧٤۔ ابن ماجه رقم: ٥١٥م۔ ابن أبی شیبه فی مصنفه: ٤٢٩/٢۔ ابن الجارود فی المتفق مثله من طریق شعبه۔ صحیح مسلم: ٥٤٠۔ مسند احمد: ٤١٠/٢، ٤٣٥، ٤٧١، ١٥٨٤٧۔

ہونے کے متعلق شک میں پڑ جاتا ہے آپ کا یہ فرمان فقط اس سوال کا جواب تھا۔ آپ کا یہ ارشاد ایسا مستقل کلام نہ تھا جو بغیر آواز یا بو کے وضو کے واجب ہونے کو ساقط کر دیتی ہے۔ کیونکہ اگر آپ کا یہ فرمان بغیر سوال کے، مستقل ہوتا تو اس سے پیشاب، نیند اور مذی سے وضو کے وجوب کی نفی ہو جاتی ہے، کیونکہ کبھی پیشاب کی آواز اور بونہیں ہوتی، اسی طرح نیند، مذی اور ودی کی نہ آواز ہوتی ہے نہ بو۔

٢٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيَّ۔ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئاً فَأَشْكَلَ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَوْ لَمْ يَخْرُجْ ، فَلَا يَخْرُجَنَّ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتاً أَوْ يَجِدَ رِيحاً .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں کوئی چیز محسوس کرے اور شک میں مبتلا ہو جائے کہ آیا اس کے پیٹ سے کوئی چیز نکلی ہے یا نہیں، تو وہ (مسجد سے) ہرگز نہ نکلے حتی کہ آواز سن لے یا بو محسوس کرے۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ ہجرت مدینہ سے قبل نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھتے رہے اور ہجرت مدینہ اور تحویل قبلہ سے قبل یہود ونصاریٰ کی طرح مسلمانوں کا قبلہ بھی بیت المقدس تھا پھر آپ ﷺ کی شدید خواہش کے پیش نظر خانہ کعبہ مسلمانوں کا قبلہ قرار دیا گیا۔ اور ہجرت مدینہ کے بعد تحویل کعبہ کے حکم کے بعد سے اہل اسلام کا مستقل قبلہ خانہ کعبہ ہے۔ دوران نماز جس کی طرف منہ کرنا تمام اہل اسلام پر واجب ہے۔

٢٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، ثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ ، حَدَّثَنِي عَيَّاضٌ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَيَّاضِ بْنِ هِلَالٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی ایک کے پاس اس کی نماز

(٢٨) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب الدليل على أن من تيقن الطهارة ثم شك في الحدث: ٣٦٢۔ سنن ابي داود رقم: ١٧٧۔ مسند احمد رقم: ٤١٤/٢۔ سنن الدارمي رقم: ٧٢١۔ الترمذي، رقم: ٧٥.

(٢٩) اسناده الضعيفه: ٣٠١٨۔ سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب من قال يتم على أكبر ظنه، رقم الحديث: ١٠٢٩۔ مسند احمد: ١٢/٣، ٣٧، ٥٤، ١٠٦٦٠۔ ابن ماجه: ١٢٠٤۔ الترمذي: الصلوة، باب فيمن يشك في الزيادة والنقصان رقم: ٣٩٦.

فِي صَلَاتِهِ فَيَقُوْلُ: إِنَّكَ قَدْ أَحْدَثْتَ . فَلْيَقُلْ: كَذَبْتَ ، إِلَّا مَا وَجَدَ رِيْحَهُ بِأَنْفِهِ أَوْ سَمِعَ صَوْتَهُ بِأُذُنِهِ . هٰذَا لَفْظُ وَكِيْعٍ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، قَوْلُهُ: فَلْيَقُلْ ، كَذَبْتَ أَرَادَ فَلْيَقُلْ: كَذَبْتَ بِضَمِيْرِهِ . لَا يَنْطِقُ بِلِسَانِهِ إِذِ الْمُصَلِّي غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ أَنْ يَقُوْلَ: كَذَبْتَ . نُطْقاً بِلِسَانِهِ .

کے دوران آتا ہے اور کہتا ہے کہ تم نے تو وضو توڑ لیا ہے، تو اسے کہنا چاہیے: تو نے جھوٹ کہا ہے سوائے اس کے کہ اپنے کان سے آواز سن لے یا اپنے ناک سے بو محسوس کر لے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: "فَلْيَقُلْ كَذَبْتَ" اسے کہنا چاہیے کہ تو نے جھوٹ بولا ہے۔" اس سے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ نمازی اپنے دل میں کہے (تا کہ اس کا وسوسہ دور ہو جائے) زبان سے نہ کہے کیونکہ نمازی کے لیے زبان سے "كَذَبْتَ" کہنا جائز نہیں ہے (یعنی اس کے لیے کلام کرنا منع ہے۔)

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران نماز جب تک ہوا خارج ہونے کا یقین نہ ہو جائے، نماز ترک نہیں کرنی چاہیے اور جب ہوا خارج ہونے کی آواز سنے یا بُو آئے تو نماز توڑ کر نیا وضو کرنا چاہیے ان احادیث میں یہ حصہ نہیں ہے کہ ناقض وضو محض ہوا کا خارج ہونا ہے بلکہ یہاں مقصود یہ ہے کہ نماز میں عموماً ہوا کے خارج ہونے سے ہی واسطہ پڑتا ہے لیکن نماز میں ہوا کے قطعی خارج ہونے سے ہی وضو ٹوٹتا ہے۔

۳۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: جب کوئی شخص (نماز میں) بے وضو ہونے کا شک محسوس کرے تو اس پر وضو واجب نہیں تاوقتیکہ (بے وضو ہونے پر) اسے اتنا کامل یقین ہو کہ وہ (بے وضو ہونے پر) قسم کھا سکے اور جب عورت کی قبل (شرمگاہ) سے ہوا خارج ہو تو اس پر وضو کرنا واجب ہے، شافعی اور اسحٰق بن راہویہ کا بھی یہی موقف ہے۔

(ترمذی، تحت حدیث: ۷۵)

۴۔ امام بغوی "شرح السنہ" میں رقمطراز ہیں: احادیث الباب کا مفہوم یہ ہے کہ جب تک بے وضو ہونے کا کامل یقین نہ ہو نمازی نماز ترک نہ کرے۔ یہ مقصود نہیں ہے کہ ہوا خارج ہونے کی آواز سننا یا اس کی بدبو محسوس کرنا نماز میں بے وضو ہونے کی شرط ہے کیونکہ بعض لوگ بہرے ہوتے ہیں جو آواز نہیں سن سکتے اور بعض لوگ سونگھنے کی صلاحیت سے محروم ہوتے ہیں وہ ہوا خارج ہونے کی بدبو نہیں سونگھ سکتے۔ ایسے لوگوں کا وضو تب ٹوٹے گا جب وضو ٹوٹنے کا قطعی یقین ہو جائے۔ (تحفۃ الاحوذی: ۱/۱۸۰)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيْحًا بَيْنَ أَلْيَتَيْهِ ، فَلَا يَخْرُجْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا)) "جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں ہو اور اپنی سرینوں کے درمیان ہوا محسوس کرے تو وہ مسجد سے نہ نکلے تاوقتیکہ وہ (ہوا کی) آواز نہ سن لے یا

بدبو نہ پالے۔'' (ترمذی: ۷۵)

۵۔ امام نووی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث اصول اسلام میں سے ایک اصل اور قواعد فقہ کا عظیم عقیدہ ہے کہ جب تک چیزوں کے حکم مخالف کا قطعی یقین نہ ہو چیزوں کا حکم اپنی اصل پر باقی رہتا ہے اور ان پر واقع ہونے والا شک چنداں ضرر رساں نہیں ہوتا اور مذکورہ باب میں بھی یہ حدیث بیان ہوئی ہے اسی قبیل سے ہے کہ جسے طہارت کا یقین اور بے وضو ہونے کا شک ہو، وہ طہارت پر ہی قائم ہے، خواہ یہ شک نماز کے اندر واقع ہوا ہو یا نماز سے باہر شافعیہ اور جمہور سلف وخلف کا یہی مذہب ہے۔ (نووی: ٤/ ٤٨)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدَ حَرَكَةً فِي دُبُرِهِ أَحْدَثَ أَوْ لَمْ يُحْدِثْ فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ فَلَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا)) ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز ہی ہو اور وہ اپنی دبر میں حرکت محسوس کرے (اور یہ معلوم نہ ہو کہ) وہ بے وضو ہوا ہے یا نہیں اس پر (یہ فیصلہ کرنا) مشکل ہو جائے تو جب تک وہ (ہوا خارج ہونے کی) آواز سن نہ لے یا بو نہ پالے نماز سے نہ پھرے۔'' (ابو داؤد: ۱۷۷، صحیح ابو داؤد: ۱۶۹، صحیحہ)

۲۳.....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّمْسَ قَدْ يَكُونُ بِالْيَدِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ اللَّمْسَ لَا يَكُونُ إِلَّا بِجِمَاعٍ بِالْفَرْجِ فِي الْفَرْجِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ لمس (چھونا) کبھی ہاتھ سے بھی ہوتا ہے

اس شخص کے قول کے برعکس جو کہتا ہے کہ لمس صرف شرم گاہ کے شرم گاہ میں جماع کرنے ہی کو کہتے ہیں

۳۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، ثَنَا شُعَيْبٌ - يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ - عَنِ اللَّيْثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ - وَهُوَ ابْنُ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ.........

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، يَأْثُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ ابْنِ آدَمَ أَصَابَ مِنَ الزِّنَا لَا مَحَالَةَ، فَالْعَيْنُ زِنَاؤُهَا النَّظَرُ، وَالْيَدُ زِنَاؤُهَا اللَّمْسُ، وَالنَّفْسُ تَهْوِي أَوْ تَحَدَّثُ وَيُصَدِّقُهُ أَوْ يُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ہر ابن آدم زنا سے کچھ نہ کچھ پاتا ہے۔ آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، ہاتھ کا زنا لمس (چھونا) ہے، نفس چاہتا ہے یا خیال کرتا ہے کہ اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کر دیتی ہے۔ امام ابو بکر بن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (اس حدیث) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۳۰) صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب زنا الجوارح دون الفرج ۵۷۷۳۔ صحیح مسلم، کتاب القدر باب القدر علی ابن آدم حظه من الزنا وغیره رقم: ۲۶۵۷۔ سنن ابی داود: ۲۱۵۳۔ مسند احمد ۲/۳۴۹، رقم: ۲۸۵۸۔ وابن حبان، رقم: ۲۴۲۲.

أَعْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ اللَّمْسَ قَدْ يَكُوْنُ بِالْيَدِ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَاباً فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِأَيْدِيْهِمْ﴾ قَدْ عَلَّمَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ اللَّمْسَ قَدْ يَكُوْنُ بِالْيَدِ وَكَذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللِّمَاسِ دَلَّهُمْ نَهْيَهُ عَنْ بَيْعِ اللَّمْسِ أَنَّ اللَّمْسَ بِالْيَدِ وَهُوَ أَنْ يَلْمِسَ الْمُشْتَرِيُّ الثَّوْبَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُقَلِّبَهُ وَيَنْشُرَهُ وَيَقُوْلُ عِنْدَ عَقْدِ الشِّرَاءِ: إِذَا لَمَسْتُ الثَّوْبَ بِيَدِيْ فَلَا خِيَارَ لِي بَعْدُ إِذَا نَظَرْتُ إِلٰى طُوْلِ الثَّوْبِ وَعَرْضِهِ أَوْ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلٰى عَيْبٍ . وَالنَّبِيُّ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ حِيْنَ أَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَا: لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ لَمَسْتَ فَدَلَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَلٰى أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: أَوْ لَمَسْتَ غَيْرَ الْجِمَاعِ الْمُوْجِبِ لِلْحَدِّ . وَكَذٰلِكَ خَبَرُ عَائِشَةَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَمْ يَخْتَلِفْ عُلَمَاؤُنَا وَالْحِجَازِيِّيْنَ وَالْمِصْرِيِّيْنَ وَالشَّافِعِيُّ وَأَهْلُ الْأَثَرِ أَنَّ الْقُبْلَةَ وَاللَّمْسَ بِالْيَدِ ، إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْيَدِ وَ بَيْنَ بَدَنِ الْمَرْأَةِ إِذَا لَمَسَهَا حِجَابٌ وَلَا سُتْرَةٌ مِنْ ثَوْبٍ وَلَا غَيْرِهِ ، أَنَّ ذٰلِكَ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ غَيْرَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ كَانَ يَقُوْلُ: إِذَا كَانَتِ الْقُبْلَةُ وَاللَّمْسُ بِالْيَدِ لَيْسَ بِقُبْلَةِ شَهْوَةٍ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ وَيُصَدِّقُهُ أَوْ يُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ مِنَ

نے بیان فرمایا ہے لمس کبھی ہاتھ سے بھی ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِأَيْدِيْهِمْ﴾ (سورہ انعام : ۷) ''اور اگر ہم کاغذ پر لکھا ہوا کوئی نوشتہ آپ پر نازل کرتے پھر اس کو یہ لوگ اپنے ہاتھوں سے چھو بھی لیتے ......'' (اس آیت مبارکہ میں) ہمارے پروردگار عزوجل نے بھی بیان فرمادیا کہ لمس ہاتھ سے بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح نبی ﷺ کا بیع اللماس سے منع کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ لمس ہاتھ سے ہوتا ہے۔ بیع لمس کا مطلب یہ ہے کہ خریدار کپڑے کو پلٹے اور کھولے بغیر ہاتھ سے چھوئے اور خریدتے وقت کہے: ''جب میں کپڑے کو چھولوں گا تو پھر کپڑے کے طول وعرض کو دیکھنے کے بعد یا کوئی عیب معلوم ہونے پر مجھے کوئی اختیار نہ ہوگا۔ نبی ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا، جب اس نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر زنا کاری کا اقرار کیا تھا۔ شاید کہ تم نے بوسہ لیا ہو یا چھوا ہو۔ یہ لفظ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا اس فرمان سے مقصد یہ تھا کہ: ''یا تو نے حد کو واجب کرنے والے جماع کے علاوہ چھوا ہو۔'' اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے حجازی ،مصری، شافعی اور محدثین کا اس میں اختلاف نہیں ہے کہ بوسہ لیتے ہوئے یا ہاتھ سے چھوتے وقت جب ہاتھ اور عورت کے جسم کے درمیان کوئی پردہ یا کپڑے کی آڑ نہ ہو تو وضو واجب ہو جاتا ہے۔ البتہ امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:'' جب بوسہ اور ہاتھ سے چھونا بغیر شہوت کے ہو تو اس سے وضو واجب نہیں ہوتا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (آپ کے) یہ الفاظ ''شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے'' اسی

الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي كِتَابِ الْإِيْمَانِ أَنَّ التَّصْدِيقَ قَدْ يَكُوْنُ بِبَعْضِ الْجَوَارِحِ لَا كَمَا ادَّعَى مَنْ مَوَّهَ عَلَى بَعْضِ النَّاسِ أَنَّ التَّصْدِيْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ لُغَةِ الْعَرَبِ إِلَّا بِالْقَلْبِ . قَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ بِتَمَامِهَا فِي كِتَابِ الْإِيْمَانِ .

قبیل سے ہیں جسے میں نے کتاب الایمان میں بیان کیا ہے کہ تصدیق (دل کے علاوہ) کبھی دیگر اعضاء سے بھی ہوتی ہے۔ اس شخص کے دعوے کے برعکس جس نے کچھ لوگوں کو فریب دیا ہے کہ لغت عربی میں تصدیق صرف دل سے ہوتی ہے۔ میں نے یہ مسئلہ کتاب الایمان میں مکمل بیان کر دیا ہے۔

فوائد :......مصنف نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ عورتوں کو مطلق چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ابن مسعود، ابن عمر، زہری، شافعی، اصحاب شافعی اور زید بن اسلم رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔ (نیل الاوطار ۱/ ۲۱۲)

ان علماء کے موقف کے دلائل درج ذیل ہیں:

۱۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا﴾ (النساء: ۴۳) ''یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو اور تم پانی نہ پاؤ تو تیمم کرو۔'' اس موقف کے قائلین کا قول ہے کہ یہ آیت کے لمس (عورتوں کو چھونا، نواقض وضو میں سے ہے جس سے وضو کرنا واجب ہے اور حقیقت میں لمس ہاتھ سے چھونا ہے۔ نیز اس لفظ کے حقیقی معنی پر باقی رہنے کی تائید یہ قراءت ''أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ'' بھی کرتی ہے یہ قراءت جماع کے سوا مجرد چھونے پر ظاہر دلالت کرتی ہے جب کہ دیگر علماء کا موقف ہے کہ لمس کو مجازی معنی یعنی جماع پر محمول کرنا ضروری ہے کیونکہ اس کے قرائن موجود ہیں۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۲۱۲، ۲۱۳)

۲۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو کسی جانی پہچانی عورت سے راستے میں ملے اور جماع کے سوا اس کے ساتھ وہ سب کچھ کرے جو اپنی بیوی سے کرتا ہے، اس پر یہ آیت ﴿وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ﴾ ''دن کے دونوں کناروں اور رات کی بعض ساعتوں میں نماز قائم کرو'' نازل ہوئی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: تَوَضَّأْ ثُمَّ صَلِّ . وضو کرو اور پھر ہو کر نماز پڑھو۔ (مسند احمد: ۵/ ۲۴۴. اسنادہ ضعیف) عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا اس روایت سے عورتوں کے چھونے کو ناقض وضو قرار دینا درست نہیں۔ اسی طرح کئی غیر صریح اور ضعیف اقوال سے استدلال کیا گیا کہ عورتوں کے چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جب کہ اس کے برعکس صحیح روایات میں صراحت ہے کہ عورتوں کو چھونے یا عورتوں کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ آیت میں ملامسہ سے مراد جماع ہے۔

(۱)...... عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر سے گم پایا تو میں نے آپ کو

تلاش کیا اور میں نے اپنا ہاتھ آپ کے قدموں کے تلووں پر رکھا، جب کہ آپ ﷺ مسجد میں تھے اور آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ یہ دعا کر رہے تھے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ ، لا أُحْصِيی ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)) (مسلم: ٤٨٦)

(۲)......عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ((أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَبَّلَ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِهٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ)) نبی ﷺ نے اپنی ایک بیوی کا بوسہ لیا، پھر آپ نماز کے لیے نکلے اور وضو نہ کیا۔ (ابو داؤد: ۱۷۹، ترمذی، ۸۶، نسائی: ۱۷۰، ابن ماجہ: ۵۰۲ احمد: ٦/ ۲۱۰، البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔)

(۳)......عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ((كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرِجْلَایَ فِی قِبْلَتِهٖ ، فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا)) میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سوتی تھی جب کہ میری ٹانگیں آپ کے قبلہ رو ہوتی تھیں، چنانچہ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ مجھے ہاتھ سے چھوتے تو میں اپنی ٹانگیں سمیٹ لیتی اور جب آپ کھڑے ہوتے تو میں انہیں پھیلا دیتی۔ (بخاری: ۳۸۲، مسلم: ۵۱۲(۲۷۲)

یہ احادیث دلیل ہیں کہ محض عورتوں کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ آیت میں ملامسہ سے مراد جماع ہے۔

ان احادیث میں بعض احکام کا بعض کے ناسخ ہونے کے جواز کا بیان۔

۲۔ خبر واحد کو قبول کرنا درست ہے۔

۳۔ ایک ہی نماز مختلف دو سمتوں کی طرف منہ کر کے پڑھنا جائز ہے یعنی ایک شخص اجتہاد کرتے ہوئے ایک سمت کا تعین کر کے اس طرف منہ کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے، پھر دوران نماز اس کا اجتہاد تبدیل ہو جائے تو وہ گھوم کر دوسری سمت کو رخ کر سکتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر نماز میں چار مرتبہ بھی اجتہاد بدل جائے اور وہ ہر بار رخ تبدیل کرے تو بھی اس کی نماز صحیح ہے، کیونکہ اہل قبا دوران نماز گھوم کر قبلہ رخ ہو گئے تھے۔ اور (تحویل قبلہ کا حکم آنے کے بعد) اپنی پہلی بات پر قائم نہیں رہے تھے۔

۴۔ مکلّف کے حق میں کسی حکم کی تنسیخ اس وقت ثابت نہیں ہوتی جب تک اسے ناسخ کی خبر نہ ہو۔

(شرح النووی: ۵/ ۸)

بَابُ الْأَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْإِبِلِ.

۲۴......اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنے کا حکم

۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مَعَاذِ الْعَقَدِیُّ ، ثَنَا أَبُوْعَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِی ثَوْرٍ.........

(۳۱) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب الوضوء من لحوم الابل، رقم: ۳٦۰۔ مسند احمد: ۱۹۸۸۱۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَتَوَضَّأُ مِن لُحُوْمِ الْغَنَمِ ؟ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ . قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِن لُحُوْمِ الْإِبِلِ ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: أُصَلِّي فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ أُصَلِّيْ فِيْ مَبَارِكِ الْإِبِلِ ؟ قَالَ: لَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ نَرَ خِلَافاً بَيْنَ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْحَدِيْثِ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ . وَرُوِيَ هٰذَا الْخَبَرَ أَيْضاً عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ ، أَشْعَثُ ابْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمَحَارِبِيُّ وَ سَمَّاكُ بْنُ حَرْبٍ فَهٰؤُلَاءِ ثَلَاثَةٌ مِنْ أَجِلَّةِ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ ، قَدْ رَوَوْا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ هٰذَا الْخَبَرَ .

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے سوال کیا تو کہا: اللہ کے رسول! کیا میں بکریوں کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو وضو کرلو اور اگر چاہو تو وضو نہ کرو۔'' اس نے عرض کی: کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو۔ اس نے پوچھا: کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں (پڑھ لو)، اس نے عرض کیا: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں علمائے اہل حدیث کے درمیان اس بات پر اختلاف کا علم نہیں ہے کہ یہ حدیث نقل کے اعتبار سے صحیح ہے۔ اس روایت کو جعفر بن ابوثور سے اشعث بن ابوشعثاء محاربی اور سماک بن حرب نے بھی روایت کیا ہے۔ اس طرح ان تین اکابر راویوں نے اس حدیث کو جعفر بن ابوثور سے روایت کیا ہے۔ (یعنی عثمان بن عبداللہ، اشعث اور سماک نے یہ روایت بیان کی ہے۔)

٣٢- وَقَدْ حَدَّثَنَا أَيْضًا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا مُحَاضِرُ الْهَمْدَانِيُّ ، ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ - وَهُوَ الرَّازِيُّ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى..........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ ؟ قَالَ: لَا قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِن لُحُوْمِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: أُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟

''حضرت برا بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ اس نے پوچھا: کیا میں ان کے گوشت سے وضو کروں؟ آپ نے فرمایا:

(٣٢) اسناده صحيح، سنن ابی داؤد۔ کتاب الطهارة، باب الوضوء من لحوم الابل رقم: ١٨٤۔ الترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی الوضوء من لحوم الابل رقم: ٨١۔ وابن ماجه، رقم: ٤٩٤، وأحمد: ٢٨٨/٤، ٣٠٣۔ ابن الجارود فی المنتقی: ٢٦۔ من طريق الأعمش.

قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِن لُحُوْمِهَا؟" قَالَ: لَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَمْ نَرَ خِلَافاً بَيْنَ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْحَدِيْثِ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ أَيْضًا صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ لِعَدَالَةِ نَاقِلِيْهِ .

ہاں۔ اس نے عرض کی: کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں (پڑھ سکتے ہو) اس نے دریافت کیا: کیا میں بکریوں کے گوشت (کھانے) سے وضو کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علمائے اہل حدیث کے درمیان کوئی اختلاف ہمیں معلوم نہیں کہ یہ حدیث بھی نقل کے اعتبار سے صحیح ہے کیونکہ اس کے راوی عادل ہیں۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے اور اونٹ کے گوشت کے استعمال کے بعد نماز کے لیے وضو کرنا واجب ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اکثر علماء یعنی خلفائے راشدین ابوبکر وعمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم سمیت ابن مسعود، ابی بن کعب، ابن عباس، ابوالدرداء، ابوطلحہ، عامر بن ربیعہ، ابوامامہ رضی اللہ عنہم جمہور تابعین مالک، ابوحنیفہ، شافعی اور اصحاب شافعی رحمہم اللہ کا مذہب ہے کہ اونٹ کا گوشت ناقض وضو نہیں ہے جب کہ احمد بن حنبل، اسحٰق بن راہویہ، یحییٰ بن یحییٰ، ابوبکر بن منذر اور ابن خزیمہ رحمہم اللہ کا موقف ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔ حافظ ابوبکر بیہقی نے اسی مذہب کو ترجیح دی ہے، محدثین سے بھی مطلقاً یہی منقول ہے اور صحابہ کی ایک جماعت سے بھی یہی قول مروی ہے۔

مؤخر الذکر علماء، جن کا موقف ہے کہ اونٹ کا گوشت ناقض وضو ہے، کی دلیل احادیث الباب ہیں، اگر چہ جمہور علماء کا مذہب اس کے خلاف ہے، لیکن اس کے باوجود دلیل کے اعتبار سے یہ مذہب قوی تر ہے اور جمہور علماء نے ان احادیث کے جواب میں حدیث جابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری حکم آگ سے پکی چیز سے ترک وضو تھا، سے دیا ہے (کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضوٹوٹنے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے) یہ حدیث (جابر) عام ہے اور اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنے کی حدیث خاص ہے۔ لہٰذا خاص کو عام پر مقدم کیا جائے گا اونٹوں کے باڑے کے سوا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی اباحت متفق علیہ مسئلہ اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی نہی نہی تنزیہی ہے اور اس کراہت کا سبب اونٹوں کا بدکنا اور نمازی کی نماز میں خلل ڈالنا ہے۔ (نووی: ٤/ ٤٧ ۔ ٤٨)

ماکول اللحم جانوروں کا پیشاب اور گوبر طاہر ہے۔ مالک احمد بن حنبل، عطاء، ثوری، ابن ابی لیلیٰ اور ابراہیم نخعی وغیرہ کا یہی مذہب ہے۔ من حیث الدلیل یہ مذہب راجح اور قوی تر ہے۔ (عون المعبود: ١/ ١٩٤)

٢٥..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ .
شرم گاہ کو چھونے سے وضو کرنا مستحب ہے

٣٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمَدَانِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَرْوَانَ......... عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيَّ يَقُوْلُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ قَالَ: أَرَى الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اسْتِحْبَاباً وَلَا أُوْجِبُهُ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ النَّسَوِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ: أَسْتَحِبُّهُ وَلَا أُوْجِبُهُ .

''حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اسے وضو کرنا چاہیے۔'' امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میرے نزدیک شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کرنا مستحب ہے میں اسے واجب قرار نہیں دیتا۔ جناب علی بن سعید نسوی کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے شرم گاہ کو چھونے سے وضو کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں اسے مستحب سمجھتا ہوں، اسے واجب قرار نہیں دیتا۔

٣٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ......... ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُوْلُ: نَرَى الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اسْتِحْبَاباً لَا إِيْجَاباً بِحَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اِتِّبَاعاً بِخَبَرِ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ لَا قِيَاسًا . قَالَ أَبُوْ

''امام ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن یحیٰی کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارے نزدیک حضرت طلق رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ قیاس کرنے کی بجائے حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی حدیث کی اتباع کرتے ہوئے مس ذکر سے وضو کو واجب قرار دیتے تھے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں بھی امام شافعی کے فرمان کے مطابق موقف

(٣٣) اسناده صحيح، سنن النسائي، كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر، رقم الحديث: ١٦٣ ـ سنن ابى داود، الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر: ١٨١ ـ سنن ابن ماجه: ٤٧٩ ـ موطا مالك: ٨٧ ـ سنن الدارمى: ٧٢٦ ـ أحمد: ٤٠٦/٦ ـ الحميد: ٣٥٢.

(٣٤) اسناده صحيح، سنن أبى داؤد، كتاب الطهارة، باب الرخصة فى ذلك، رقم: ١٨٢، ١٨٣ ـ الترمذى، رقم: ٨٥ ـ وابن ماجه، رقم: ٤٨٣ ـ أحمد: ٢٢/٤، ٢٣ ـ

بَكْرٍ: وَبِقَوْلِ الشَّافِعِيِّ أَقُوْلُ . لِأَنَّ عُرْوَةَ قَدْ سَمِعَ خَبَرَ بَسْرَةَ مِنْهَا لَا كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ عُلَمَائِنَا أَنَّ الْخَبَرَ وَاهٍ لِطَعْنِهِ فِي مَرْوَانَ .

رکھتا ہوں کیونکہ حضرت عروہ نے حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث سنی ہے۔ بعض علماء کے اس تو ہم کے برعکس جو کہتے ہیں کہ یہ حدیث مروان میں طعن کی وجہ سے ضعیف ہے۔

فوائد:......۱۔ شرمگاہ کو کسی پردہ اور رکاوٹ کے بغیر ہاتھ لگانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى فَرْجِهِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا سِتْرٌ وَلَا حِجَابٌ فَلْيَتَوَضَّأْ)) جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ تک لے جائے اور ہاتھ اور شرمگاہ کے درمیان کوئی پردہ یا حجاب نہ ہو تو وہ وضو کرے۔ (ابن حبان: ۱۱۱۸، بیهقی: ۱/ ۱۳۳، دارقطنی: ۵۳: اسناده صحیح)

۲۔ مرد و عورت اس حکم میں یکساں حیثیت رکھتے ہیں عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَأَيُّمَا اِمْرَأَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ)) جو بھی مرد اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرے اور جو عورت اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے وہ وضو کرے۔ (بیهقی: ۱/ ۱۳۲، مسند احمد: ۲/ ۲۲۳، دارقطنی: ص٥٤، صحيح الجامع: ٢٧٢٥، صحيح)

۳۔ چھوٹے بچے کی شرمگاہ کو ہاتھ لگنے سے بھی وضوٹوٹ جاتا ہے، چنانچہ سعودی فتویٰ کمیٹی کا فتویٰ ہے کہ کسی پردہ وحجاب کے بغیر شرمگاہ کو ہاتھ لگنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے خواہ جس کی شرمگاہ کو ہاتھ لگا ہے، وہ چھوٹا ہو یا بڑا، کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے وہ وضو کرے نیز کسی اور کی شرمگاہ کو ہاتھ لگنے کا حکم اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگنے کی طرح ہے۔ (فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء: ٧/ ٢٥١)

۲۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُحْدِثَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ قَبْلَ وَقْتِ الصَّلَاةِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بے وضو شخص پر نماز کے وقت سے پہلے وضو واجب نہیں ہوتا

۳۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَ مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ - وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ - قَالَ زِيَادٌ ، قَالَ: ثَنَا أَيُّوْبُ وَقَالَ الْآخَرَانِ: عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا: أَلَا

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے (قضائے حاجت کے بعد) نکلے تو آپ کی

(۳۵) اسناده صحيح، سنن ابي داؤد، كتاب الاطعمة، باب في غسل اليدين عندالطعام، رقم: ٣٧٦٠۔ الترمذي: ١٨٤٧۔ وفي الشمائل: ١٨٥۔ سنن النسائي: ١٣٢۔ أحمد: ١/٢٨٢، ٣٥٩۔ من طريق ايوب.

نَـأْتِيْكَ بِـوَضُـوْءٍ ؟ فَـقَـالَ: إِنَّمَـا أُمِـرْتُ بِـالْـوُضُـوْءِ إِذَا قُـمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ . وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: لِلصَّلَاةِ .

خدمت میں کھانا لایا گیا۔ صحابہ کرام نے عرض کی: کیا ہم آپ کے لیے وضو کا پانی لائیں؟ آپ نے فرمایا: بے شک مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوں۔'' دورقی کی روایت میں ''الی الصلاۃ'' کی بجائے ''للصلاۃ'' لفظ ہے۔ (معنی ایک ہی ہے۔)

فوائد :......۱۔ علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ بے وضو شخص کے لیے کھانا پینا، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، قرآن کی تلاوت کرنا اور جماع کرنا جائز ہے اور بلا طہارت ان میں سے کوئی عمل بھی مکروہ نہیں ہے۔ (نووی: ٤/ ٦٨)

۲۔ کھانے پینے کے بعد وضو کرنا نہ واجب ہے اور نہ مستحب، اسی طرح وضو ٹوٹنے کے معاً بعد وضو کرنا ضروری نہیں بلکہ صحت نماز کے لیے وضو شرط ہے اور نماز کی ادائیگی کے لیے وضو کرنا فرض ہے۔

❁❁❁❁

جَمَاعُ اَبْوَابِ الْأَفْعَالِ اللَّوَاتِي لَا تُوجِبُ الْوُضُوءَ

ایسے افعال کا مجموعہ جو وضو کو واجب نہیں کرتے

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ خُرُوجَ الدَّمِ مِنْ غَيْرِ مَخْرَجِ الْحَدَثِ لَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ

اس حدیث کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ پیشاب یا پاخانے کی جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ سے خون کا نکلنا وضو کو واجب نہیں کرتا

٣٦- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا سَلَمَةُ - يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ جَابِرٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ، فَأَصَابَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ امْرَأَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَافِلًا، أَتَى زَوْجُهَا وَكَانَ غَائِبًا، فَلَمَّا أُخْبِرَ الْخَبَرَ حَلَفَ لَا يَنْتَهِي حَتَّى يُهَرِيقَ فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ دَمًا، فَخَرَجَ يَتْبَعُ أَثَرَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ مَنْزِلًا، فَقَالَ: مَنْ رَجُلٌ

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے (نجد کے علاقے) نخل پر غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی۔ (دوران غزوہ) ایک مسلمان نے ایک مشرک کی بیوی کو قتل کر دیا۔ (غزوے سے فارغ ہو کر) جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لانے لگے تو اس عورت کا شوہر آ گیا جو کہ (پہلے) موجود نہ تھا۔ جب اسے (اس کی بیوی کے قتل کے متعلق) بتایا گیا کہ تو اس نے قسم اٹھائی کہ وہ محمد ﷺ کے صحابہ میں خون ریزی کیے بغیر باز نہیں آئے گا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ کے تعاقب میں نکلا۔

(٣٦) سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب الوضوء من الدم، رقم الحديث: ١٩٨- مسند احمد: ٣٤٣/٣- من حديث ابن المبارك به ابن حبان موارد، رقم: ١٠٩٣- الحاكم: ١٥٦/١- و واقعة الذهبي، وعلقه البخاري: ٢٨٠/١- "فتح الباری" وسیرت ابن هشام: ٢٠٨،٩/٢- وانظر، تلخيص الحبير: ١٥/١-١١٦.

يَـكْـلَـؤُنَـا لَيْـلَتَنَا هٰذِهِ ؟ فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْـمُهَـاجِـرِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ ، فَقَالَا: نَـحْـنُ يَـا رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ ، قَالَ: فَكُوْنَا بِفَمِ الشِّـعْـبِ . قَالَ: وَكَـانَ رَسُـوْلُ اللّٰـهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ قَدْ نَزَلُوْا إِلَى الشِّعْبِ مِنَ الْوَادِيّ ، فَـلَـمَّا أَنْ خَرَجَ الرَّجُلَان إِلٰى فَمِ الشِّعْبِ قَـالَ الْأَنْـصَـارِيُّ لِـلْـمُهَاجِرِيّ: أَيُّ اللَّيْلِ أَحَـبُّ إِلَيْكَ أَنْ أَكْـفِيَـكَهُ ، أَوَّلَهُ أَوْ اٰخِرَهُ ؟ قَـالَ: بَـلِ اكْـفِـنِـىْ أَوَّلَهُ . قَالَ: فَاضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ فَنَامَ. وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّي . قَـالَ: وَأَتٰى زَوْجُ الْمَرْأَةِ فَـلَمَّا رَأَى شَخْصَ الـرَّجُـلِ عَـرَّفَ أَنَّهُ رَبِيْئَةُ الْقَوْمِ . قَالَ: فَرَمَاهُ بِسَهْـمٍ فَـوَضَـعَـهُ فِيْهِ . قَالَ: فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَـتَ قَـائِـماً يُصَلِّي . ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ اٰخَرَ فَـوَضَـعَـهُ فِيْـهِ، قَالَ: فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِماً يُصَلِّيْ ثُمَّ عَادَ لَهُ الثَّالِثَةَ، فَوَضَعَهُ فِيْهِ فَـنَـزَعَـهُ فَـوَضَـعَـهُ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ، ثُمَّ أَهَـبَّ صَـاحِـبَـهُ، فَقَالَ: اجْلِسْ فَقَدْ أُثْبِتُّ . فَـوَثَـبَ، فَـلَمَّا رَاٰهُمَا الرَّجُلُ عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ نَـذِرَ بِـهِ، فَهَرَبَ . فَلَمَّا رَأَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِـالأَنْـصَارِيِّ مِنَ الدِّمَاءِ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ أَفَـلَا أَهْبَبْتَنِيْ أَوَّلَ مَا رَمَاكَ؟ قَالَ: كُنْتُ فِي سُـوْرَةٍ أَقْرَأُهَا، فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا حَتّٰى أُنْـفِـدَهَـا، فَـلَـمَّا تَابَعَ عَلَيَّ الرَّمْيَ رَكَعْتُ فَـأَذَنْتُكَ، وَايْـمُ الـلّٰـهِ لَوْلَا أَنْ أُضِيْعَ ثَغْرًا

رسول اللہ ﷺ نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا تو فرمایا: اس رات ہماری حفاظت کون کرے گا؟ (آپ کا فرمان سن کر) ایک مہاجر صحابی اور ایک انصاری صحابی اس کام کے لیے آمادہ ہوئے، دونوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم یہ خدمت سرانجام دیں گے۔ آپ نے فرمایا: تم دونوں گھاٹی کے منہ پر پہرہ دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اور اس کے صحابہ کرام وادی سے گھاٹی کی طرف اتر آئے۔ پھر جب دونوں صحابی گھاٹی کے منہ پر پہنچ گئے تو انصاری نے مہاجر سے کہا: آپ کو رات کا کونسا حصہ زیادہ پسند ہے کہ میں اس میں تم کو بے نیاز کر دوں، رات کا پہلا حصہ یا آخری؟ اس نے کہا: مجھے پہلے حصے میں بے نیاز کر دو (یعنی پہلے حصے میں آرام کرنے کا موقع دے دو) لہٰذا مہاجر صحابی لیٹ کر سو گئے اور انصاری صحابی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ (اسی اثناء میں مقتولہ) عورت کا خاوند آ گیا، جب اس نے (دور سے) انصاری صحابی کا سایہ دیکھا تو پہچان گیا کہ وہ اپنی قوم کے نگران اور پہرے دار ہیں۔ چنانچہ اس نے انہیں تیر مارا جو اُن (کے جسم) میں پیوست ہو گیا۔ حضرت جابر کہتے ہیں: انہوں نے تیر کو کھینچ کر نکالا اور اسے رکھ دیا۔ اور خود نماز میں مشغول رہے۔ پھر اس نے دوسرا تیر مارا۔ جو پھر ان (کے جسم) میں پیوست ہو گیا، انہوں نے اسے بھی کھینچ کر نکالا اور رکھ دیا، اور خود نماز پڑھتے رہے، اس نے تیسری بار تیر مارا جو اُن میں پیوست ہو گیا، انہوں نے اسے (جسم سے) اکھاڑا اور (زمین پر) رکھ دیا، پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا (نماز مکمل کی) پھر اپنے ساتھی کو جگایا اور کہا: اٹھو: مجھے (تیروں سے) زخمی کر دیا گیا ہے تو وہ (چونک کر) اٹھ بیٹھے۔ جب اس (مشرک)

أَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِهِ لِقَطَعَ نَفْسِی قَبْلَ أَنْ أُقْطَعَهَا أَوْ أُنْفِدَهَا . هٰذَا حَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی .

نے ان دونوں کو دیکھا تو سمجھ گیا کہ وہ اس سے خبردار ہو گئے ہیں۔ لہٰذا وہ بھاگ گیا۔ پھر جب مہاجر صحابی نے انصاری کو خون میں لت پت دیکھا تو کہا: سبحان اللہ! آپ نے مجھے اسی وقت کیوں نہ جگا دیا جب اس نے آپ کو پہلا تیر مارا تھا؟ انہوں نے فرمایا: میں ایک ایسی سورت کی تلاوت کر رہا تھا کہ جسے پہلے بھی پڑھا کرتا تھا تو میں نے اسے مکمل کیے بغیر چھوڑنا پسند نہ کیا۔ لیکن جب اس نے مجھے مسلسل تیروں کا نشانہ بنایا تو میں نے رکوع کر لیا اور (نماز مکمل کر کے) آپ کو اطلاع دی۔ اللہ کی قسم! اگر اس سرحد کو ضائع کرنے کا خدشہ نہ ہوتا جس کی حفاظت اور نگہبانی کا حکم مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے، تو اس سورت کو چھوڑنے یا مکمل کرنے سے پہلے وہ میری جان ختم کر دیتا۔“ یہ محمد بن عیسیٰ کی روایت ہے۔

فوائد:......حدیث دلیل ہے کہ شرمگاہوں کے سوا بدن کے کسی بھی حصے سے خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

ابوطیب شمس الحق عظیم آبادی رقم طراز ہیں، یہ حدیث دو چیزوں پر واضح دلالت کرتی ہے:

۱۔ اکثر علماء کا موقف ہے کہ سبیلین کے سوا بدن سے خون کا نکلنا ناقضِ وضو نہیں، خواہ خون بہنے والا ہو یا نہ بہنے والا ہو۔ اور یہی موقف راجح ہے، محمد بن اسماعیل امیر یمانی سبل السلام میں لکھتے ہیں کہ مالک، شافعی اور صحابہ وتابعین کی ایک جماعت کا قول ہے کہ سبیلین کے سوا بدن سے خون کا نکلنا ناقضِ وضو نہیں، حافظ سراج الدین بن ملقن البدر المنیر ی بیان کرتے ہیں کہ بیہقی نے معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں: نکسیر اور قے سے وضو کرنا لازم نہیں، ابن مسیّب سے منقول ہے کہ ان کی نکسیر پھوٹی تو انہوں نے کپڑے سے ناک صاف کی، پھر نماز ادا کی اور ابن مسعود، سالم بن عبداللہ طاؤس، حسن بصری اور قاسم سے خون نکلنے سے وضو نہ کرنا مروی ہے۔

۲۔ زخموں سے نکلنے والا خون طاہر ہے اور زخمیوں کے لیے (خون آلود کپڑوں میں نماز پڑھنے کی) رخصت ہے، یہ مالکیہ کا مذہب ہے اور یہی مذہب راجح ہے۔ (عون المعبود: ۱/ ۲۰۳، ۲۰٤)

مزید دلائل

۱۔ مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ جس رات عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تھے اسی رات وہ ان کے پاس گئے اور عمر رضی اللہ عنہ کو نمازِ صبح کے لیے بیدار کیا، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیک ہے (میں اٹھتا ہوں) اور کہا: جس نے نماز ترک کی اس کا

اسلام میں کوئی حصہ نہیں، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی جب کہ ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔(موطا امام مالك، باب العمل فيمن غلبه الدم من جرح او رعاف: ٥١، ارواۂ الغليل: ٢٠٩، اسناده صحيح)

۲۔ صحیح بخاری میں کچھ اقوال منقول ہیں جو اس بات کی دلیل ہیں کہ جسم سے خون نکلنا ناقض وضو نہیں۔

(۱) حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اہل اسلام ہمیشہ زخموں میں نماز پڑھتے رہے ہیں۔

(۲) طاؤس، محمد بن علی، عطاء بن ابی رباح اور علمائے حجاز کا بیان ہے کہ خون نکلنے سے وضو کرنا لازم نہیں ہے۔

(۳) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے پھوڑا صاف کیا اور اس سے خون نکلا لیکن انہوں نے وضو نہ کیا۔

(۴) ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے نماز میں خون تھوکا (پھر نیا وضو کیے بغیر) نماز جاری رکھی۔

(۵) ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حسن بصری رحمہ اللہ سینگی لگوانے والے کے متعلق کہتے ہیں اس پر وضو لازم نہیں بلکہ وہ سینگی لگنے کی جگہ دھولے۔(صحيح بخاری، كتاب الوضوء، باب من لم ير الوضوء الا من المخرجين من القبل والدبر)

۲۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ وَطْءَ الْأَنْجَاسِ لَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ گندگی روندنا وضو کو واجب نہیں کرتا

۳۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَبْدُالْجَبَّارِ: قَالَ الْأَعْمَشُ: وَقَالَ الْآخَرَانِ: عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مُوْطِءٍ. وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: كُنَّا نَتَوَضَّأُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِيءٍ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِيءٍ. قَالَ: أَبُوْ بَكْرٍ هٰذَا الْخَبَرُ لَهُ عِلَّةٌ لَمْ يَسْمَعْهُ الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ لَمْ أَكُنْ فَهِمْتُهُ فِي الْوَقْتِ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں' ہم نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے اور گندگی کو روندنے سے وضو نہیں کرتے تھے۔ مخزومی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وضو کیا کرتے تھے لیکن گندگی روندنے سے (دوبارہ) وضو نہیں کرتے تھے۔ زہری کی روایت میں ہے: ہم نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو گندگی روندنے سے وضو نہیں کرتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں ایک علت ہے، (وہ یہ کہ) اعمش نے یہ حدیث شقیق سے نہیں سنی، میں اسے بروقت سمجھ نہ سکا، (یعنی

(۳۷) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب فی الرجل يطأ الاذى برجله، رقم الحديث: ٢٠٤۔ سنن ابن ماجه: ٤٧٧۔ الحاكم: ١٣٩/١۔ من طريق سفيان من الأعمش.

بْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: كُنَّا لَا نَكُفُّ شَعْراً وَلَا ثَوْباً فِي الصَّلَاةِ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِيءٍ. أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا زِيَادُ ابْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي شَقِيقٌ - أَوْ حُدِّثْتُ عَنْهُ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنَحْوِهِ.

بوقت روایت یہ علت مجھ سے مخفی رہی) حضرت عبداللہ ہی سے دوسری روایت ہے کہ الفاظ اس طرح ہیں: ”ہم نماز میں بالوں اور کپڑوں کو اکٹھا نہیں کیا کرتے تھے (ان کو سنبھالتے نہ تھے بلکہ سجدے کے دوران زمین پر لگنے دیتے تھے) اور نہ گندگی روندنے کے بعد وضو کرتے تھے۔“

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران نماز بال اور کپڑا نہیں لپیٹنا چاہیے، نیز جوتا وغیرہ کو گندگی لگنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، بلکہ اس نجاست کو زائل کر کے نماز پڑھنا مباح ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

٢٩..... بَابُ إِسْقَاطِ إِيْجَابِ الْوُضُوءِ مِنْ أَكْلِ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ أَوْ غَيَّرَتْهُ.

جس کھانے کو آگ سے گرم کیا جائے یا پکایا جائے اس کے کھانے سے وضو واجب نہیں ہوتا

٣٨- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي بْنَ زَيْدٍ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ.......... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عَظْمًا - أَوْ قَالَ لَحْمًا - ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ غَيْرُ مُتَّصِلِ الْإِسْنَادِ غَلَطْنَا فِي إِخْرَاجِهِ. فَإِنَّ بَيْنَ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَبَيْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ. وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہڈی، یا کہا کہ گوشت کھایا، پھر نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔ ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حماد بن زید کی خبر (حدیث) کی سند متصل نہیں ہے۔ اور ہم نے اس کی روایت میں غلطی کی ہے۔ بے شک ہشام بن عروہ اور محمد بن عمرو بن عطا کے درمیان وہب بن کیسان راوی ہے۔ اسی طرح اس حدیث کو یحییٰ بن سعید اور عبدہ بن سلیمان نے روایت کیا ہے۔“

٣٩- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى، ثَنَا هِشَامٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهِشَامٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهِشَامُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ..........

(٣٨) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب نسخ الوضوء مما مست النار، رقم الحديث: ٣٥٤.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا - أَوْ عَرَقًا - ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی اور گوشت یا ہڈی کھائی، پھر نماز ادا کی اور (نیا) وضو نہیں کیا۔''

٤٠ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ هِشَامٌ: وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ هِشَامٌ: وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ ﷺ أَكَلَ عَرَقًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. هٰذَا حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی کھائی پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ یہ زہری کی روایت ہے۔''

٣٠..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللَّحْمَ الَّذِيْ تَرَكَ النَّبِيُّ ﷺ الْوُضُوْءَ مِنْ أُكْلِهِ كَانَ لَحْمَ غَنَمٍ، لَا لَحْمَ إِبِلٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس گوشت کے کھانے سے وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا گوشت تھا، اونٹ کا گوشت نہیں

٤١ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ حَدَّثَهُ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا رَوْحٌ - يَعْنِي ابْنَ عُبَادَةَ - ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ - وَهُوَ ابْنُ أَسْلَمَ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ کھایا پھر نماز پڑھی اور (نیا) وضو نہیں کیا۔''

---

(٣٩) ابن حبان في صحيحه: ١١٣٣ - وابن الجارود في المنتقى: ٢٢ - سنن النسائي، كتاب ترك الوضوء مما غيرت النار، رقم الحديث: ١٨٤ - مسند احمد: ٢٢٧/١، ٢٨١.

(٤٠) صحيح البخاري، كتاب الاطعمة، باب النهس وانتشال اللحم، رقم الحديث: ٥٤٠٤ - صحيح مسلم: ٣٥٤ - مسند احمد: ١٨٩٨.

(٤١) صحيح بخاري، كتاب الوضوء، باب من لم يتوضأ من لحم الشاة والسويق، رقم الحديث: ٢٠٧ - صحيح مسلم: ٣٥٤ - سنن ابي داود: ١٨٧ - مسند احمد: ٢٢٦/١ - موطا مالك: ٤٢ - وابن حبان في صحيحه: ١١٤٣، ١١٤٤ - والنسائي في الكبرى: ٤٦٩١ - الطحاوي في شرح معاني الآثار ٦٤/١ - من طريق مالك عن زيد بن أسلم.

۳۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ تَرْكَ النَّبِيِّ ﷺ الْوُضُوْءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ أَوْ غَيَّرَتْ نَاسِخٌ لِوُضُوْءِهِ كَانَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ أَوْ غَيَّرَتْ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا آگ پر گرم ہونے والی یا اس پر پکنے والی چیز کھا کر وضو نہ کرنا، آگ سے گرم ہونے والی یا اس پر پکنے والی چیز سے آپ کے وضو کرنے کا ناسخ ہے

٤٢ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ـ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدِ الدَّرَاوَرْدِيَّ ـ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ ثُمَّ رَآهُ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو پنیر کے ٹکڑے کھا کر وضو کرتے ہوئے دیکھا پھر آپ کو دیکھا کہ آپ نے بکری کا شانہ کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔''

٤٣ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اٰخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا دو میں سے آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے) سے وضو نہ کرنا ہے۔''

۳۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ وَ الْمَضْمَضَةِ مِنْ أَكْلِ اللَّحْمِ إِذَ الْعَرَبُ قَدْ تُسَمِّيْ غَسْلَ الْيَدَيْنِ وُضُوْءًا.

گوشت کھانے سے ہاتھ نہ دھونے اور کلی نہ کرنے کی رخصت ہے
کیونکہ عرب کبھی ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہہ دیتے ہیں

٤٤ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ.........

(٤٢) مسند احمد: ٢/٣٨٩ـ والترمذی فی الشمائل: ١٧٦ـ وابن حبان فی صحیحه: ١١٥١ـ من طریق سهیل بن أبی صالح عن أبیه۔

(٤٣) اسناده صحیح، سنن النسائی، کتاب الطهارة، باب ترك الوضوء مما غیرت النار، رقم: ١٨٥ـ سنن ابی داود: ١٩٢ـ کتاب الطهارة باب ترك الوضوء مما مست النار.

(٤٤) اسناده صحیح، الطبرانی فی الکبیر ٢٣/٣١٥ـ وفی مسند الشامیین: ٨/١٧٧ـ سنن ابن ماجه۔ باب الرخصة فی ذلك، رقم: ٤٩١ـ مسند احمد: ٢١٧٢.

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ كَتِفاً ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً.

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شانہ کھایا، پھر نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ نہیں لگایا (یعنی نہ ہاتھ دھوئے نہ کلی وغیرہ کی۔)"

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو کا حکم منسوخ ہو چکا ہے لہٰذا آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ اگر کھانے سے قبل وضو ہو تو آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ جمہور سلف وخلف کا موقف ہے کہ آگ پر پکی چیز کھانا ناقضِ وضو نہیں ہے۔ چنانچہ ابو بکر صدیق، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابو طالب، عبداللہ بن مسعود، ابو الدرداء، ابن عباس عبداللہ بن عمر، انس بن مالک، جابر بن سمرہ، زید بن ثابت، ابو موسیٰ، ابو ہریرہ، ابی بن کعب، ابو طلحہ، عامر بن ربیعہ، ابو امامہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مذہب ہے۔ جمہور تابعین کا بھی یہی موقف ہے اور مالک، شافعی، ابو حنیفہ، احمد، اسحاق بن راہویہ، یحییٰ بن یحییٰ اور ابو خیثمہ رحمہم اللہ بھی اس مذہب کے قائل ہیں لیکن عمر بن عبدالعزیز، حسن بصری، زہری، ابو قلابہ اور ابو مجلز رحمہم اللہ کا موقف ہے کہ آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد شرعی وضو واجب ہے۔ ان کی دلیل یہ حدیث ہے کہ جس چیز کو آگ نے چھوا ہے (اس کے استعمال سے) وضو کرو۔

جب کہ جمہور علماء نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے جن میں آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد ترکِ وضو کا بیان ہے، وہ ناسخ ہیں اور آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے والی احادیث منسوخ ہیں۔ اور جمہور علماء نے اس حدیث (آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو کرو) کے دو جواب دیئے ہیں:

(۱)...... یہ حدیث حدیثِ جابر رضی اللہ عنہ (ابن خزیمہ: ۴۳) کی وجہ سے منسوخ ہے۔

(۲)...... وضو سے مراد منہ اور ہاتھ دھونا ہے۔

نیز علماء کا یہ باہمی اختلاف صدر اول میں تھا پھر اس کے بعد تمام علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ آگ پر پکی چیز سے وضو کرنا واجب نہیں ہے۔ (نووی: ٤/ ٤٢)

۳۔ آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو بہر حال مستحب ہے۔ منتقی الاخبار کے مصنف کہتے یہ نصوص (احادیث الباب) آگ پر پکی چیز استعمال کرنے کے بعد وضو کے وجوب کی نفی کرتی ہیں۔ استحباب کی نہیں۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سائل کو جس نے سوال کیا تھا کہ ہم بکری کے گوشت سے وضو کریں؟ فرمایا تھا: (تمہاری مرضی ہے) چاہے وضو کرو یا نہ کرو، اگر اس سے وضو مستحب نہ ہوتا تو آپ اسے وضو کرنے کی اجازت نہ دیتے، اس لیے کہ تب یہ اسراف اور صرف پانی کا ضیاع ہوتا۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۲۲۸)

٣٣..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ السَّيِّءِ وَ الْفُحْشِ فِي الْمَنْطِقِ لَا يُوْجِبُ وُضُوْءً ا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بدکلامی اور فحش گوئی وضو واجب نہیں کرتی

٤٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: "مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ: وَاللَّاتِ، فَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ." قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ ﷺ الْحَالِفَ بِاللَّاتِ وَلَا الْقَائِلَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ بِإِحْدَاثِ وُضُوْءٍ فَالْخَبَرُ دَالٌّ عَلَى أَنَّ الْفُحْشَ فِي الْمَنْطِقِ وَمَا زُجِرَ الْمَرْءُ عَنِ النُّطْقِ بِهِ لَا يُوْجِبُ وُضُوْءً ا خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْكَلَامَ السَّيِّءَ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں کہا: مجھے لات کی قسم! اسے چاہیے کہ لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کہے۔ اور جس شخص نے اپنے ساتھی سے کہا: آؤ جوا کھیلیں، تو اسے چاہیے کہ کوئی چیز صدقہ کرے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے لات کی قسم اٹھانے والے اور اپنے ساتھی کو جوا کھیلنے کا کہنے والے کو نیا وضو کرنے کا حکم نہیں دیا۔ لہٰذا یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ فحش گوئی اور بدکلامی وضو واجب نہیں کرتی، اس شخص کے قول کے برعکس جو کہتا ہے کہ بدکلامی وضو واجب کر دیتی ہے۔

فوائد :......۱۔ غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے۔ اور نیز کسی کو اتنا کہنا کہ آؤ جوا کھیلیں یہ بھی حرام ہے اور اس کا کفارہ حسبِ استطاعت صدقہ کرنا ہے، لیکن جوا کھیلنے کا گناہ اس کی سزا سخت تر ہے۔

۲۔ فحش گوئی اور غیر شرعی باتوں سے وضو نہیں ٹوٹتا اور حیا باختہ باتوں کے بعد کلی کرنا بھی ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا ان بری عادات کو ترک کرنا اور زبان کو محتاط رکھنا ضروری ہے نہ کہ ان کے ازالہ کے لیے شریعت سازی کی جائے۔

٣٤..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَضْمَضَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ

دودھ پی کر کلی کرنا مستحب ہے

٤٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنَ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، أَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ.........

(٤٥) صحيح بخاري، كتاب الأيمان والنذور، باب لا يحلف باللات والعزى ولا بالطواغيت، رقم الحديث: ٦٦٥٠، ٤٨٦٠. ومسلم، كتاب الأيمان، باب من حلف باللات والعزى فليقل: لا اله الا الله، رقم: ١٦٤٧ـ ابو داؤد، رقم: ٣٢٤٧ـ الترمذي، رقم: ١٥٤٥ـ النسائي، رقم: ٧١٧ـ وفي الكبرى: ٤٦٩٨، ١٠٧٦٢ـ وأحمد: ٣٠٩/٢ـ من طريق الزهدي عن حميد بن عبدالرحمن.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ مَضْمَضَ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دودھ پیا پھر کلی کی۔''

۳۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمَضْمَضَةَ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ اسْتِحْبَابٌ لِإِزَالَةِ الدَّسَمِ مِنَ الْفَمِ وَ إِذْهَابِهِ ، لَا لِإِيْجَابِ الْمَضْمَضَةِ مِنْ شُرْبِهِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دودھ پی کر منہ سے چکنائی ختم کرنے اور صفائی کے لیے کلی کرنا مستحب ہے، دودھ پی کر کلی کرنا واجب نہیں ہے

٤٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ ـ وَهُوَ ابْنُ خَالِدٍ ـ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا مُعْتَمِرٌ ـ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ ـ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَراً ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى ـ وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ ـ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ ، وَقَالَ: أَنَّ لَهُ دَسَمًا . وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ فِي حَدِيْثِهِ: أَوْ أَنَّهُ دَسَمٌ . وَقَالَ بُنْدَارٌ: أَنَّهُ دَسَمٌ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے دودھ پی کے کلی کی اور فرمایا: ''اس میں چکنائی ہوتی ہے۔'' صنعانی کی روایت میں ہے: ''یا وہ چکنا ہوتا ہے۔'' بندار کی روایت میں ہے۔''وہ چکنا ہے۔''

فوائد:......امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: احادیث دلیل ہیں کہ دودھ پی کر کلی کرنا مستحب عمل ہے۔علماء بیان کرتے ہیں کہ اسی طرح ماکول ومشروب کے استعمال کے بعد بھی کلی کرنا مستحب فعل ہے، تاکہ کوئی چیز دانتوں میں یا منہ میں لگی نہ رہے جسے وہ نماز میں چباتا رہے، نیز اس لیے بھی کلی کرنا مستحب ہے کہ کھانے پینے کی چکناہٹ وغیرہ ختم ہو جائے اور منہ صاف ہو جائے۔(نووی: ٤/ ٤٥)

۳٦.....بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَّقَ بِهِ بَيْنَ نَبِيِّهِ ﷺ وَ بَيْنَ أُمَّتِهِ فِي النَّوْمِ

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ اور آپ کی امت کے درمیان نیند میں فرق رکھا ہے

مِنْ أَنَّ عَيْنَيْهِ إِذَا نَامَتَا لَمْ يَكُنْ قَلْبُهُ يَنَامُ فَفَرَّقَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُمْ فِي إِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ عَلٰى أُمَّتِهِ

---

(٤٦) صحیح بخاری، کتاب الوضوء باب هل یمضمض من اللبن، رقم الحدیث: ٢/ ٥٦٠٩ـ صحیح مسلم: کتاب الحیض باب نسخ الوضوء مما مست النار، ٣٥٨ـ سنن الترمذی: ٨٢ـ سنن النسائی: ١٨٧ـ سنن ابی داود: ١٩٦ـ ابن ماجه، رقم: ٤٩٨ـ مسند احمد: ١٨٥٠ـ

(٤٧) صحیح بخاری، کتاب الوضوء باب هل یمضمض من اللبن، رقم الحدیث: ٥٦٠٩،٢١١ـ صحیح مسلم: ٣٥٨ـ سنن ابی داود: ١٩٦ـ سنن الترمذی: ٨٨ـ سنن النسائی: ١٨٧ـ احمد ٢٣٣/١، ٢٢٧، ٣٢٩، ٣٧٣ـ

دُوْنَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

کیونکہ جب آپ کی آنکھیں سوتی ہیں تو دل بیدار رہتا ہے۔ اسی طرح نیند سے وضو واجب ہونے میں آپ کے اور امت کے درمیان فرق رکھا ہے۔ امتیوں پر نیند سے وضو واجب ہو جاتا ہے آپ علیہ السلام پر نہیں۔

٤٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي."

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔''

٤٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعاً فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعاً فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثاً . قَالَتْ عَائِشَةُ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ ؟ فَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ" إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي .

''حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز (تہجد) کی کیفیت کے متعلق پوچھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک یا رمضان المبارک کے علاوہ (کسی اور مہینے میں) گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے، آپ چار رکعتیں ادا کرتے، ان کی عمدگی اور طوالت کا مت پوچھو۔ پھر آپ چار رکعتیں ادا کرتے ان کی خوبی اور لمبائی کے متعلق مت پوچھو۔ پھر آپ تین رکعتیں ادا کرتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ (وہ بیدار رہتا ہے۔)

(٤٨) اسناده صحيح، أحمد: ١/٢٥١، ٤٣٨ـ وابن حبان فى صحيحة: ٦٣٨٦ـ وابن الجارود فى المنتقى: ١/١٦، رقم: ١٢ـ من طريق يحيىٰ بن سعيد عن ابن عجلان، الجامع الصغير: ٢٣٦٧.

(٤٩) صحيح بخارى، كتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، رقم الحديث: ٢٠١٣، ١١٤٧، ٢٥٦٩ـ ومسلم، صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبى......، رقم: ٧٣٨ـ سنن الترمذى: ٤٣٩ـ سنن النسائى: ١٦٧٩ـ سنن ابى داؤد: ١٣١٤ـ مسند احمد: ٦/٣٦، ٧٣، ١٠٤ـ من طريق مالك عن سعيد بن ابى سعيد المقبرى، عن ابى سلم، رقم: ٧٤١١.

فوائد:...... یہ انبیاء ورسل کا خاصہ ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی اور دل بیدار رہتے تھے، اسی وجہ سے نیند سے انبیائے کرام علیہم السلام کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا، آنکھوں کا سونا اور دل کا بیدار رہنا اونگھ کی کیفیت ہے اور تمام مکاتب فکر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اونگھ ناقض وضو نہیں ہے۔ اور تمام انبیاء اس کیفیت سے دو چار تھے، فرمان نبوی ہے: ((إِنَّا مَعْشَرَ الْأَنْبِيَاءِ تَنَامُ أَعْيُنُنَا وَلَا تَنَامُ قُلُوبُنَا)) "ہم انبیاء کے گروہ کی ہماری آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتے"

(الصحيحه: ١٧٠٥، صحيح الجامع: ٢٢٨٧)

جِمَاعُ أَبْوَابِ الآدَابِ الْمُحْتَاجِ إِلَيْهَا فِي إِتْيَانِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ إِلَى الْفَرَاغِ مِنْهَا

پیشاب اور پاخانے کے لیے جاتے ہوئے اور ان سے فراغت کے وقت ضروری آداب کا مجموعہ

٣٧..... بَابُ التَّبَاعُدِ عَنِ الْغَائِطِ فِي الصَّحَارٰى عَنِ النَّاسِ

قضائے حاجت کے لیے لوگوں سے دور صحراؤں میں جانا چاہیے

٥٠ ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ أَبْعَدَ.

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو (لوگوں سے) دور چلے جاتے۔''

٥١ ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ ـ قَالَ بُنْدَارٌ، قُلْتُ لِيَحْيٰى: مَا اسْمُهُ؟ فَقَالَ: عُمَيْرُ بْنُ يَزِيْدَ ـ حَدَّثَنِي عَمَّارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَ الْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ.........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَيْتُهُ خَرَجَ

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابو قراد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلا، (ایک دفعہ)

(٥٠) اسنادہ صحیح، صحیح ابی داود: ١ الصحیحہ: ١١٥٩ـ سنن النسائی، کتاب الطهارة، باب الابعاد عند ارادة الحاجة، رقم الحدیث: ١٧ـ سنن ابی داود: ١ـ سنن ابن ماجه: ٣١ـ والترمذی، رقم: ٢٠ـ واحمد: ٤/٢٤٨ـ والدارمی، رقم: ٦٦٠ـ من طریق محمد بن عمرو.

(٥١) اسنادہ صحیح، صحیح ابی داود: ١١ـ سنن النسائی، کتاب الطهارة باب الابعاد عند ارادة الحاجة، رقم: ١٦، وفی الکبریٰ، رقم: ١٧ـ سنن ابن ماجه: ٣٣٤ـ مسند احمد: ٣/٤٤٣، ٢٢٤، ٢٣٧، ٢٢٤ وعبدالله بن أحمد فی زیادته علی المسند: ٤/٢٢٤.

مِنَ الْخَلَاءِ وَكَانَ إِذَا أَرَادَ حَاجَةً أَبْعَدَ .

میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ بیت الخلاء سے (حاجت پوری کرنے کے بعد) نکلے اور آپ قضائے حاجت کا ارادہ کرتے تھے تو (لوگوں سے) دور تشریف لے جاتے تھے۔"

فوائد :......ان احادیث میں قضائے حاجت کے آداب کا بیان ہے کہ کھلی جگہ میں قضائے حاجت کے وقت اتنا دور جانا چاہیے کہ انسان لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جائے۔ یا اگر نشیبی جگہیں ہیں، جہاں کوئی آڑ موجود ہو تو ان جگہوں میں قضائے حاجت کرنا بھی درست ہے، خواہ وہ آبادی کے قریب ہی ہوں، اسی طرح بیت الخلاء، یا کپڑے وغیرہ سے پردہ کر کے قضائے حاجت کرنا بھی درست ہے۔ قضائے حاجت میں مطلوب ستر ڈھانپنا ہے، وہ جیسے اور جہاں حاصل ہو جائے قضائے حاجت کرنا جائز و درست ہے۔

٣٨..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ التَّبَاعُدِ عَنِ النَّاسِ عِنْدَ الْبَوْلِ .

پیشاب کرتے وقت لوگوں سے (زیادہ) دور نہ جانے کی رخصت ہے

٥٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ..........

عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَانْتَهٰى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ ، فَقَامَ يَبُوْلُ كَمَا يَبُوْلُ أَحَدُكُمْ فَذَهَبْتُ أَتَنَحّٰى مِنْهُ ، فَقَالَ: أُدْنُهْ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قُمْتُ عِقَبَهُ حَتّٰى فَرَغَ .

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلتے ہوئے دیکھا۔ آپ لوگوں کے گھورے (کوڑے کرکٹ کا ڈھیر) پر پہنچے تو کھڑے ہوکر پیشاب کرنے لگے۔ جس طرح تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرتا ہے۔ میں آپ سے ایک طرف ہٹنے لگا تو آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ! میں آپ کے قریب ہو گیا حتی کہ آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا (پھر کھڑا رہا) یہاں تک کہ آپ (پیشاب کر کے) فارغ ہو گئے۔"

فوائد :......١۔ نبی ﷺ کا عام معمول تو آبادی سے دور جا کر قضائے حاجت کرنا تھا لیکن آپ ﷺ کا آبادی کے قریب پر پیشاب کرنے کی علت کیا ہے؟ اس بارے میں قاضی عیاض رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں اس کا سبب یہ تھا کہ آپ مسلمانوں کے امور اور ان کے مصالح کی دیکھ بھال میں مشغول تھے، تو ہو سکتا ہے آپ کی مجلس طویل ہو گئی ہو اور

(٥٢) أحمد: ٢،٣٨٢/٥، ٤٠٢ـ من طريق منصور عن أبي وائل، صحيح بخاري، كتاب الوضوء، باب البول عند صاحبه والتستر بالحائط، رقم الحديث: ٢٢٥، ٢٤٧١ـ صحيح مسلم: ٢٧٣ـ

پیشاب زیادہ آنے کی وجہ سے دور جانا مشکل ہو گیا ہو، اور اگر آپ دور جاتے تو تکلیف اٹھانا پڑتی، لہٰذا آپ نے ڈھیر کے نرم ہونے کی وجہ سے پیشاب کے لیے اس کا انتخاب کیا اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کو اپنے قریب اس لیے کھڑا کیا تاکہ آپ لوگوں کی نظروں سے چھپ سکیں، یہ تاویل بظاہر اچھی ہے۔(نووی: ۳/ ۱۶۵)

۲۔ موزوں پر مسح کرنا اور حضر و قیام کی حالت میں مسح جائز ہے۔

۳۔ بوقت حاجت کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بھی جائز ہے۔

۴۔ پیشاب کرنے والے کے قریب ہونا درست ہے۔

۵۔ پیشاب کرنے والا کا ساتھی سے قریب ہونے کی گزارش کرنا تاکہ وہ لوگوں سے چھپ سکے، جائز ہے۔

۶۔ پیشاب کے وقت ستر ڈھانپنا مستحب عمل ہے۔

۷۔ آبادی کے قریب پیشاب کرنا جائز ہے۔(نووی: ۳/ ۱۶۶)

۳۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الاسْتِتَارِ عِنْدَ الْغَائِطِ .

قضائے حاجت کے وقت پردہ کرنا مستحب ہے

۵۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوْبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ فِي حَاجَتِهِ هَدَفًا أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبَانَ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ ابْنَ إِدْرِيْسَ يَقُوْلُ ، قُلْتُ لِشُعْبَةَ: مَا تَقُوْلُ فِي مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ ؟ قَالَ: ثِقَةٌ . قُلْتُ: فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي عَنْ سَلْمٍ الْعَلَوِيِّ ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَانَ بْنَ أَبِي عَيَّاشٍ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَكْتُبُ فِي سَبُّوْرَجَةٍ . قَالَ: سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ الَّذِي كَانَ يَرٰى - يَعْنِي الْهِلَالَ - قَبْلَ النَّاسِ . قَالَ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کرتے وقت ٹیلے یا کھجوروں کے جھنڈ سے پردہ کرنا پسند کرتے تھے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن ابان کو کہتے ہوئے سنا (وہ کہتے ہیں) میں نے ابن ادریس کو کہتے ہوئے سنا، میں نے شعبہ سے پوچھا: آپ مھدی بن میمون کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: (وہ) ثقہ (راوی) ہے۔ میں نے کہا: مجھے انہوں نے سلم علوی سے بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابان بن ابو عیاش کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس تختی پر لکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ مھدی کہتے ہیں: سلم علوی وہ ہیں کہ جو

(۵۳) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب یستتربه لقضاء الحاجة، رقم: ۳۴۲، ۲۴۲۹۔ سنن ابی داود: ۲۵۴۹۔ سنن ابن ماجه: ۳۴۰، سنن الدارمی: ۶۶۳، ۷۵۵۔ واحمد: ۱/ ۲۰۴، ۲۰۵۔ وابن حبان فی صحیحه: ۱۴۱۱، ۱۴۱۲۔ وابو یعلی: ۱۲/ ۱۵۷۔

أَبُوْ بَكْرٍ: وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوْبَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوْبَ نَسَبَهُ إِلَى جَدِّهِ هُوَ الَّذِيْ قَالَ عَنْهُ شُعْبَةُ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوْبَ سَيِّدُ بَنِيْ تَمِيْمٍ.

لوگوں سے پہلے چاند دیکھ لیا کرتے تھے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: محمد بن ابو یعقوب، محمد بن عبداللہ بن ابو یعقوب ہیں۔ وہ (محمد) اپنے دادا (ابو یعقوب) کی طرف منسوب ہیں (یعنی انہیں محمد بن عبداللہ کہنے کی بجائے محمد بن ابو یعقوب کہہ دیا جاتا ہے) شعبہ ان کے (دادا کے) متعلق کہتے ہیں: مجھے محمد بن ابو یعقوب نے روایت بیان کی جو کہ بنی تمیم کے سردار ہیں (یعنی ابو یعقوب)

فوائد:......قضائے حاجت کے وقت درختوں یا اونچی جگہ کے پیچھے اس قدر چھپنا یا نشیبی زمین میں اتنا پردہ حاصل کرنا کہ لوگوں کی نظروں سے انسان کا تمام جسم غائب ہو جائے، مستحب عمل اور سنت موکدہ ہے۔ (نووی: ٤/ ٣٤)

٤٠...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُرُوْجِ لِلْبَرَازِ بِاللَّيْلِ إِلَى الصَّحَارٰى

عورتوں کو قضائے حاجت کے لیے رات کے وقت صحراؤں میں جانے کی اجازت ہے

٥٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔ يَعْنِي الطَّفَاوِيَّ۔ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ امْرَأَةً جَسِيْمَةً فَكَانَتْ إِذَا خَرَجَتْ لِحَاجَتِهَا بِاللَّيْلِ أَشْرَفَتْ عَلَى النِّسَاءِ، فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: أَنْظُرِيْ كَيْفَ تَخْرُجِيْنَ فَإِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا تُخْفِيْنَ عَلَيْنَا إِذَا خَرَجْتِ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ سَوْدَةُ لِنَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ، وَفِي يَدِهِ عِرْقٌ، فَمَا رَدَّ الْعِرْقَ مِنْ يَدِهِ حَتّٰى فَرَغَ الْوَحْيُ. فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَ لَكُنَّ رُخْصَةً أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ. حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرٍ حَدَّثَنَا

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بھاری جسم والی خاتون تھیں۔ وہ جب رات کے وقت قضائے حاجت کے لیے نکلتیں تو (اپنے لمبے قد کی وجہ سے) عورتوں سے ممتاز نظر آتیں (ایک روز) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو کہا: ذرا غور کریں آپ (گھر سے) کیسے نکلتی ہیں، اللہ کی قسم! جب آپ باہر نکلتی ہیں تو آپ ہم پر مخفی نہیں رہتیں۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ (آپ کھانا کھا رہے تھے) اور آپ کے ہاتھ میں ہڈی تھی۔ آپ نے ہڈی اپنے ہاتھ سے ابھی رکھی نہیں تھی کہ وحی پوری ہو گئی۔ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ

(٥٤) صحيح بخاري، كتاب تفسير القرآن، باب قوله ﴿لا تدخلوا بيوت النبي الا ان يوذن لكم الى طعام﴾ حديث: ٢٧٩٥۔ صحيح مسلم: ٢١٧٠، رقم الحديث، مسند احمد: ٦/٥٦۔ وابو يعلى: ٧/٤٠٨۔ رقم الحديث: ٢٣١٥٥.

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِنَحْوِهِ .

نے تمہیں اپنی ضروریات کے لیے (گھر سے باہر) نکلنے کی اجازت دی ہے۔''

فوائد: ......ا۔ اس حدیث میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان ہے اور اہل فضل اور کبار شخصیات کو ان کے مصالح، خیر خواہی کی تنبیہ کرنا اور تکرار کرنا جائز ہے۔

۲۔ اس میں ہڈی چوسنے کے جواز کا بیان ہے۔

۳۔ عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر قضائے حاجت کے لیے مخصوص جگہوں میں جانا جائز ہے، کیونکہ شریعت نے انہیں اس کی اجازت دی ہے۔(نووی: ۱۴/ ۱۵۰)

۴۔ ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں، یہ حدیث دلیل ہے کہ عورتیں والدین اور عزیز واقارب کی زیارت کے لیے جاسکتی ہیں اسی طرح ضروری حاجات کے لیے ان کا گھر سے نکلنا جائز ہے اور یہ مسجد میں نکلنے کے حکم کی طرح ہے۔ مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں: اجنبی عورت (غیر محرم) سے پردے کے پیچھے ہم کلام ہونا جائز ہے۔

(شرح ابن بطال: ۱۳/ ۳۶۷)

۴۱..... بَابُ التَّحَفُّظِ مِنَ الْبَوْلِ كَيْ لَا يَصِيبَ الْبَدَنَ وَ الثِّيَابَ وَ التَّغْلِيظَ فِي تَرْكِ غَسْلِهِ إِذَا أَصَابَ الْبَدَنَ أَوِ الثِّيَابَ .

بدن اور کپڑوں کو پیشاب لگنے سے بچانا چاہیے، اگر بدن یا کپڑوں کو پیشاب لگ جائے تو اسے نہ دھونے پر سخت وعید ہے

۵۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ مَكَّةَ أَوِ الْمَدِينَةِ ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ . ثُمَّ قَالَ: بَلَى ، كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے باغوں میں سے کسی باغ کے پاس سے گزرے۔ آپ نے دو انسانوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے، انہیں عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر فرمایا: کیوں نہیں!

(۵۵) صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب من الکبائر أن لا یستر من بوله، رقم: ۲۱۶، ۲۱۸۔ صحیح مسلم، رقم: ۴۳۹۔ سنن ترمذی، رقم: ۶۵۔ سنن نسائی، رقم: ۳۱۔ سنن ابی داود، رقم: ۲۱۔ سنن ابن ماجه، رقم: ۳۴۷۔ مسند احمد: ۱/۲۲۵۔ من طریق منصور عن مجاهد، سنن دارمی رقم: ۷۳۹۔

يَمْشِىْ بِالنَّمِيْمَةِ . ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا كَسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كَسْرَةً فَقِيْلَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا . أَوْ إِلَى أَنْ يَيْبَسَا.

(بڑے گناہ ہی کی وجہ سے انہیں عذاب دیا جا رہا ہے) ان میں سے ایک اپنے پیشاب سے بچا نہیں کرتا تھا۔ اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ نے کھجور کی ٹہنی منگوائی اور اسے (چیر کر) دو حصے کر دیا۔ پھر ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا۔ آپ سے عرض کی گئی: (اے اللہ کے رسول!) آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: شاید ان کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے جب تک یہ ٹہنیاں سوکھ نہ جائیں۔"

٥٦۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، ثَنَا الْأَعْمَشُ ، سَمِعْتُ مُجَاهِدًا ، يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَبْرَيْنِ ، بِمِثْلِهِ .

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے، پھر اوپر والی حدیث کی طرح بیان کیا۔"

فوائد:......ا۔ عذاب قبر برحق ہے، معتزلہ کے برعکس اہل حق کا یہی مذہب ہے۔

۲۔ انسان کا پیشاب نجس ہے اور اس حدیث میں چغلی اور غیبت کی سخت حرمت کا بیان ہے۔

(نووی: ۳/ ۲۰۱)

۳۔ پیشاب آلود کپڑوں سے احتراز کرنا چاہیے، کپڑوں اور بدن پر لگی نجاست کا بھی یہ حکم ہے اور نجاستوں کو زائل کرنا واجب ہے، نیز پیشاب سے بے احتیاطی عذاب قبر میں مبتلا ہونے کا بڑا سبب ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ)) "عذاب قبر کا اکثر باعث پیشاب ہے۔"

(ابن ماجه: ٣٤٨، احمد: ٢/ ٣٢٦، حاكم: ١/ ١٨٣، صحيح الجامع: ١٢٠٢، صحيح)

۴۔ عذاب میں تخفیف کا سبب وہ شاخ نہیں تھی بلکہ اس کے ذریعے اس وقت کا تعین کیا گیا جس میں ان قبر والوں کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔

---

(٥٦) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، رقم: ٢٩٢۔ صحيح بخاری، رقم: ٢١٦، ٦٠٥٢۔ سنن ترمذی، رقم: ٧٠۔ سنن نسائی رقم: ٣١۔ سنن ابی داود، رقم: ٢٠، سنن دارمی رقم: ٧٣٢۔ وابن ماجه، رقم: ٣٤٧.

۴۲..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا عِنْدَ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ ، بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌ

پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے اور پشت کرنے کی ممانعت کے متعلق نبی ﷺ سے مروی حدیث کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے

۵۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَلَاءٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ثَنَا الزُّهْرِيُّ ، وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ اللَّيْثِيِّ.........

عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا . قَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ ، فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْجَبَّارِ .

"حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرو نہ اس کی طرف پشت کرو، لیکن مشرق یا مغرب کی طرف کر لو۔" حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم (ملک) شام آئے تو ہم نے قبلہ رخ بنے ہوئے بیت الخلاء پائے۔ تو ہم اس سے (قبلہ رخ سے) مڑ کر (ان بیت الخلاء میں) بیٹھتے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے۔" یہ عبدالجبار کی روایت کے الفاظ ہیں۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ فضا اور کھلی جگہ میں پیشاب اور پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت کرنا حرام ہے اور یہ قضائے حاجت کے آداب میں سے اہم ادب ہے۔ مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرنا یا پشت کرنا یا اہل عرب کے لیے ہے کیونکہ ہمارے ہاں مغرب کی طرف قبلہ ہے، لہٰذا ہمیں مشرق و مغرب نہیں بلکہ شمال اور جنوب کی طرف منہ یا پشت کرنی چاہیے۔

۴۳..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

بَعْدَ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْهُ مُجْمَلًا غَيْرَ مُفَسَّرٍ . قَدْ يَحْسِبُ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّ الْبَوْلَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ جَائِزٌ لِكُلِّ بَائِلٍ وَ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ . وَ يَتَوَهَّمُ مَنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْمُفَسَّرِ وَ الْمُجْمَلِ اَنَّ فِعْلَ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذَا نَاسِخٌ لِنَهْيِهِ عَنِ الْبَوْلِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

(۵۷) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب قبلۃ اهل المدینۃ واهل الشام والمشرق، رقم: ۳۹۴۔ صحیح مسلم، کتاب الطهارۃ، باب الاستطابۃ، رقم: ۲۶۴۔ سنن نسائی، رقم: ۲۰،۲۲۔ سنن ابی داود، رقم: ۹۔ مسند احمد: ۴۲۱/۵۔ ترمذی، ۳۱۸۔ وابن ماجه: ۳۱۸.

قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے کے متعلق نبی ﷺ سے مجمل غیر مفسر ممانعت کے بعد، اس حدیث کا بیان جس میں نبی ﷺ سے قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے کی رخصت آئی ہے۔ کم علم شخص اس سے یہ سمجھ سکتا ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنا ہر شخص کے لیے اور ہر جگہ جائز ہے۔ علم کی فہم و فراست نہ رکھنے والے اور مفسر و مجمل میں تمیز کرنے والے شخص کو یہ وہم ہو سکتا ہے کہ نبی ﷺ کا فعل آپ کے قبلہ رخ پیشاب کرنے کی ممانعت کا ناسخ ہے۔

٥٨۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا وَهْبٌ۔ يَعْنِي ابْنَ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ۔ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَاَيْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے سے منع کیا، پھر میں نے آپ کو آپ کی وفات سے ایک سال قبل اس کی طرف منہ (کر کے پیشاب) کرتے ہوئے دیکھا۔

۴۴..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ

گزشتہ دو ابواب میں مذکور دو احادیث کی تفسیر کرنے والی حدیث کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِنَّمَا نَهٰى عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا عِنْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فِي الصَّحَارٰى وَالْمَوَاضِعِ اللَّوَاتِيْ لَا سُتْرَةَ فِيْهَا ، وَاَنَّ الرُّخْصَةَ فِيْ ذٰلِكَ فِي الْكُنُفِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِيْ بَيْنَ الْمُتَغَوِّطِ وَالْبَائِلِ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ حَائِطٌ اَوْ سُتْرَةٌ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ پاخانہ اور پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے اور پشت کرنے کے متعلق نبی ﷺ کی ممانعت، صحراؤں اور ان جگہوں کے بارے میں ہے جن میں پردہ یا آڑ نہ ہو۔ بیت الخلاء اور وہ مقامات جہاں پاخانہ اور پیشاب کرنے والے اور قبلہ کے درمیان کوئی دیوار یا آڑ ہو، اس کی رخصت ہے۔

٥٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْبَغْدَادِيُّ ، ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ،

---

(٥٨) اسناده صحيح) سنن ترمذی، كتاب الطهارة، باب ماجاء في من الرخصة في ذلك، رقم: ٩۔ سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب الرخصة في ذلك، رقم: ١٣۔ سنن ابن ماجه، رقم: ٣٢٥۔ واحبان (موارد) رقم: ١٣٤۔ والحاكم: ١/١٥٤۔ ووافقه الذهبي، مسند احمد: ١٤٣٤٣.

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ـ الثَّقَفِيَّ ـ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، ثَنَا أَبُوْ هِشَّامٍ يَعْنِي الْمَخْزُوْمِيَّ ، ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَجْلَانَ ، قَالَ بُنْدَارٌ فِي حَدِيْثِهِ: قَالَ ، حَدَّثَنِي . وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ: قَالَ ، حَدَّثَنَا . وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ: قَالَ ، سَمِعْتُ . وَقَالَ الْآخَرُوْنَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ ابْنَةِ عُمَرَ فَصَعِدْتُ عَلَى ظَهْرِ الْبَيْتِ فَأَشْرَفْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ عَلَى خَلَائِهِ مُتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُتَوَجِّهٍ نَحْوَ الشَّامِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْأَعْلٰى . وَفِي خَبَرِ أَبِيْ هِشَّامٍ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو میں (ان کے) گھر کی چھت پر چڑھا۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جب کہ آپ قبلہ کی طرف پشت کیے، شام کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کر رہے تھے۔ یہ عبدالاعلیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں اور ابو ہشام کی خبر (حدیث) میں مستقبل القبلة (قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے) کے الفاظ ہیں۔

٦٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ..........

عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْغَرِ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ إِلَيْهَا . قُلْتُ: أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا؟ قَالَ: بَلٰى . إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ ، فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ .

"حضرت مروان اصغر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی سواری کو قبلہ رخ بٹھایا، پھر وہ اس کی طرف (منہ کر کے) بیٹھ کر پیشاب کرنے لگے۔ میں نے عرض کی: (اے) ابوعبدالرحمٰن کیا اس سے منع نہیں کیا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں: بلاشبہ کھلی فضا میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ لیکن جب آپ کے اور قبلہ کے درمیان پردہ کرنے والی کوئی چیز ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔"

---

(٥٩) صحيح بخاری، كتاب الوضوء، باب التبرز في البيوت، رقم: ١٤٨، ١٤٥ـ ومسلم: كتاب الطهارة، باب الاستطابة، رقم: ٢٦٦ـ وأبو داؤد، رقم: ١٢ـ مسند احمد: ٢/١٣، ٤١ـ موطا امام مالك: ١/١٩٣، ١٩٤.

(٦٠) اسناده حسن، سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب كراهية استقبال القبلة منه قضاء الحاجة، رقم: ١١ـ والبيهقي: ١/٩٢ـ من حديث أبي داؤد به، والدار قطني: ١/٥٨ـ والحاكم على شرط البخاری: ١/١٥٤ـ ووافقه الذهبي.

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ بیت الخلا میں یا کسی رکاوٹ کے پیچھے پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت کرنا جائز ہے۔ اور اس میں کوئی قباحت نہیں۔ البتہ بیت الخلاء اور رکاوٹ کے پیچھے پیشاب اور پاخانہ کی صورت میں قبلہ کی طرف منہ اور پشت نہ کرنا مستحب عمل ہے۔ نیز کچھ لوگ اسے اللہ کے رسول ﷺ کا خاصہ قرار دیتے ہیں لیکن اختصاص کی کوئی دلیل ثابت نہیں، لہٰذا آپ کے اس فعل کو جواز پر محمول کیا جائے گا۔

۴۵...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ قَائِماً .

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی رخصت

٦١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِيُّ، ثَنَا أَبُوْعَوَانَةَ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ـ وَهُوَ الْأَعْمَشُ ـ عَنْ أَبِي وَائِلٍ..........

عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ.

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے گھورے (کوڑے کرکٹ کے ڈھیر) پر آئے تو آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ پھر آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔“

٦٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنَا..........

أَبُوْ حَازِمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَبُوْلُ قَائِمًا فَإِنَّهُ تُحَدِّثُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ. وَقَالَ: قَدْ رَأَيْتُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَفْعَلُهُ.

”حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ تو انہوں نے فارغ ہو کر اپنے اس فعل کی دلیل بیان کرتے ہوئے کہا: میں نے اپنے سے افضل شخص کو یہ کام کرتے ہوئے دیکھا ہے (یعنی رسول اللہ ﷺ کو۔)“

---

(٦١) صحيح بخارى، كتاب الوضوء، باب البول قائما وقاعدا، رقم: ٢٢٤، ٢٢٦ـ سنن ترمذى، رقم: ١٣ـ صحيح مسلم، الطهارة، باب المسح على الخفين، رقم: ٢٧٣ـ من حديث الأعمش به، سنن نسائى: ٢٨ـ سنن ابى داود: ٢٣ـ مسند احمد: ٣٨٢/٥، ٤٠٢.

(٦٢) اسناده، الطبرانى فى الأوسط: ١٥٢/٦، ١٥٣، ١٧١ـ مجمع الزوائد للهيثمى: ٢٠٦/١.

٤٦..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَفْرِيجِ الرِّجْلَيْنِ عِنْدَ الْبَوْلِ قَائِمًا ، إِذْ هُوَ أَحْرٰى أَنْ لَّا يَنْشُرَ الْبَوْلُ عَلَى الْفَخِذَيْنِ وَ السَّاقَيْنِ .

کھڑے ہو کر پیشاب کرتے وقت ٹانگوں کو پھیلانا مستحب ہے

کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ پیشاب رانوں اور پنڈلیوں پر نہ پھیلے

٦٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.........

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى عَلَى سُبَاطَةِ بَنِي فُلَانٍ فَفَرَّجَ رِجْلَيْهِ وَبَالَ قَائِماً .

"حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فلاں لوگوں کے کوڑے پر آئے، پھر اپنے دونوں پاؤں پھیلائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔"

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے، بشرطیکہ پیشاب کے چھینٹوں سے بچاؤ ممکن ہو۔ اس جواز کے باوجود بیٹھ کر پیشاب کرنا اولیٰ و افضل ہے کیونکہ بیٹھ کر پیشاب کرنا آپ کا دائمی معمول تھا اور اس میں پیشاب کے چھینٹوں سے زیادہ بچاؤ ہے۔ پھر کھڑے ہو کر پیشاب کی ممانعت میں جتنی روایات وارد ہوئی ہیں وہ تمام ضعیف ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ((رَاٰنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَبُوْلُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا عُمَرُ! لَا تَبُلْ قَائِمًا، فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ .)) "رسول اللہ ﷺ نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا تو فرمایا: "عمر! کھڑے ہو کر پیشاب مت کرو۔" پھر اس کے بعد میں نے کھڑے ہو کر کبھی پیشاب نہیں کیا۔" (بیهقی: ١/ ١٠٢، ابن ماجه: ٣٠٨، الضعيفه: ٩٣٤)) اسنادہ ضعیف، عبدالکریم بن ابو المخارق ضعیف راوی ہے۔ بلکہ بسند صحیح ثابت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ((مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ اَسْلَمْتُ)) اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔ (كشف الاستار: ١/ ٥٦ اسناده صحيح.)

٤٧..... بَابُ كَرَاهِيَةِ تَسْمِيَةِ الْبَائِلِ مُهْرِيْقًا لِلْمَاءِ .

پیشاب کرنے والے کو پانی بہانے والا کہنا مکروہ ہے

٦٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ وَبْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي.........

(٦٣) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه: كتاب الطهارة باب ماجاء في البول قائما: ٣٠٦۔ صحيح سنن ترمذي: ١٣، ١٢۔ مسند احمد: ٢٤٦/٦۔ والحميدي: ١٥٢/١، والطبراني في الكبير: ٤٠٥/٢۔ والبيهقي: ١٠١/١۔ رقم الحديث: ١٧٤٤٨.

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَالَ فِي الشِّعْبِ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ . وَلَمْ يَقُلْ: إِهْرَاقَ الْمَاءِ .

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی رات گھاٹی میں (اتر کر) پیشاب کیا'' یہ نہیں کہا کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے) پانی بہایا۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ پیشاب کرنے کے لیے پیشاب کا لفظ استعمال کرنا چاہیے۔ اس کے لیے پانی بہانا یا ایسا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے جو حلال چیزوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

۴۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ فِي الطِّسَاسِ .

پیالے یا تھال میں پیشاب کرنے کی رخصت

٦٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ ـ يَعْنِي ابْنَ أَخْضَرَـ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كُنْتُ مُسْنِدَةَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى صَدْرِيْ فَدَعَا بِطَسْتٍ فَبَالَ فِيْهَا ، ثُمَّ مَالَ فَمَاتَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سینے کے ساتھ ٹیک لگوائی ہوئی تھی کہ آپ نے ایک پیالہ منگوایا اور اس میں پیشاب کیا، پھر آپ (ایک طرف) جھک گئے اور فوت ہو گئے۔''

فوائد:......امیمہ بنت رقیقہ بیان کرتی ہیں: ((كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهِ يَبُوْلُ فِيهِ بِاللَّيْلِ)) ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چارپائی کے نیچے کھجور کی لکڑی کا برتن تھا، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت پیشاب کرتے تھے۔'' (ابوداؤد: ٢٤، نسائی: ٣٢، صحیح الجامع: ٤٨٣٢ صحیح) شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ رات کے وقت پیشاب کے لیے برتن رکھنا جائز ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (نیل الاوطار: ١/ ٩٩)

۴۹..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ الَّذِي لَا يَجْرِيْ وَ فِيْ نَهْيِهِ عَنْ ذٰلِكَ دَلَالَةٌ عَلٰى إِبَاحَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الْجَارِيْ

ایسے کھڑے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے جو چلتا نہ ہو اس ممانعت میں چلتے پانی میں پیشاب کرنے کی رخصت کی دلیل بھی ہے

(٦٤) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة، رقم الحديث: ١٢٨٠ـ بخاری، رقم: ١٣٩ـ سنن ابی داود رقم: ١٩٢١ـ والنسائی، رقم: ٣٠١٩ـ مسند احمد: ٢١٦٣٩.

(٦٥) صحيح بخاری كتاب الوصايا، باب الوصايا رقم الحديث: ٢٧٤١ـ صحيح مسلم، الوصية، باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه: ١٦٣٦ـ سنن نسائی، رقم: ٣٢ـ سنن ابن ماجة: ٦٢٦ـ وابن حبان في صحيحه: ٦٦٠٣ـ والبيهقي: ٤٨٤ـ والترمذی فی الشمائل، رقم: ٣٨٧ـ مسند احمد: ٢٢٩١١.

٦٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ۔ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ۔ عَنْ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَعَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. وَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الَّذِي لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ. وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے، کہ (پیشاب کرنے کے بعد) پھر اس سے غسل کرے۔'' مخزومی کی روایت میں یہ ہے کہ ''ٹھہرے پانی میں (پیشاب نہ کرے) کہ پھر اس سے غسل کرے۔

فوائد:......۱۔ مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں: کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کو اصول فقہ کے قواعد پر پرکھا جائے گا، چنانچہ اگر پانی کثیر دو مٹکوں سے زائد ہو تو کھڑے پانی میں پیشاب کرنے کی نہی تنزیہی ہے، کیونکہ ایسا پانی طاہر ہی رہتا ہے تاوقتیکہ اس کے تینوں اوصاف میں سے کوئی وصف تبدیل نہ ہو اور اگر پانی قلیل (دو مٹکوں سے کم ہو) تو ایسے پانی میں پیشاب نہ کرنا واجب ہے کیونکہ اس میں نجاست گرنے سے پانی فاسد ہو جاتا ہے۔

(شرح ابن بطال: ۱/ ۳۷۷)

۲۔ نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں حدیث کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے اگر بہنے والا پانی کثیر ہو تو اس میں پیشاب کرنا حرام نہیں، لیکن اس میں پیشاب کرنے سے گریز کرنا افضل ہے، لیکن اگر بہتا پانی قلیل ہو تو ہمارے اصحاب میں سے ایک جماعت کا موقف ہے کہ اس میں پیشاب کرنا مکروہ ہے لیکن راجح یہ ہے کہ اس قلیل پانی میں پیشاب کرنا حرام ہے۔ کیونکہ مذہب شافعی کی رو سے پیشاب اس پانی کو نجس کر دے گا اور بے خبر شخص بے خبری میں اس نجس پانی کو استعمال کر لے گا۔ (نووی: ۳/ ۱۸٦)

٥٠..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّغَوُّطِ عِلَّةَ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ ظِلِّهِمُ الَّذِيْ هُوَ مَجَالِسُهُمْ.

مسلمانوں کے راستے اور ان کی سایہ دار بیٹھنے کی جگہوں میں قضائے حاجت کی ممانعت

٦٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ..........

---

(٦٦) صحیح بخاری کتاب الوضوء، باب البول فی الماء الدائم: ٢٣٩۔ صحیح مسلم، الطهارة، باب النهی عن البول فی الماء الراكد: ٢٨٢۔ سنن نسائی: ٥٨۔ سنن ابی داود: ٦٩، ٧٠۔ وابن ماجه، رقم: ٣٤٤۔ مسند احمد: ٢/ ٣٩٤، ٤٦٤.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اتَّقُوا اللّٰعِنَتَيْنِ ـ أَوِ اللَّعَّانَيْنِ ـ . قِيلَ: وَمَا هُمَا؟ قَالَ: الَّذِي يَتَخَلّٰى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَإِنَّمَا اسْتَدْلَلْتُ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: أَوْ ظِلِّهِمْ ، الظِّلُّ الَّذِي يَسْتَظِلُّونَ بِهِ إِذَا جَلَسُوا مَجَالِسَهُمْ ، بِخَبَرِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ فِي حَاجَتِهِ هَدَفاً أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ ، إِذِ الْهَدَفُ هُوَ الْحَائِطُ . وَالْحَائِشُ مِنَ النَّخْلِ: النَّخَلَاتُ الْمُجْتَمَعَاتُ وَإِنَّمَا سُمِّيَ الْبُسْتَانُ حَائِشًا لِكَثْرَةِ أَشْجَارِهِ . وَلَا يَكَادُ الْهَدَفُ يَكُونُ إِلَّا وَلَهُ ظِلٌّ إِلَّا وَقْتَ اسْتِوَاءِ الشَّمْسِ . فَأَمَّا الْحَائِشُ مِنَ النَّخْلِ فَلَا يَكُونُ وَقْتٌ مِنَ الْأَوْقَاتِ بِالنَّهَارِ إِلَّا وَلَهَا ظِلٌّ . وَالنَّبِيُّ ﷺ قَدْ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يَسْتَتِرَ الْإِنْسَانُ فِي الْغَائِطِ بِالْهَدَفِ وَالْحَائِشِ وَإِنْ كَانَ لَهُمَا ظِلٌّ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' دو لعنتوں سے بچو، یا فرمایا: لعنت کا باعث بننے والی دو چیزوں سے بچو (یعنی جن کی وجہ سے لوگ لعنت کرتے ہیں) عرض کی گئی: وہ کونسی دو چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص جو لوگوں کے راستے یا ان کے سائے (والی جگہ) میں قضائے حاجت کرتا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''او ظلھم'' ان کے سائے والی جگہ میں'' سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہ سایہ دار جگہیں ہیں جن میں وہ اپنی محفلیں قائم کرتے وقت سایہ حاصل کرتے ہیں۔ میں نے یہ استدلال حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے اونچی جگہ (جیسے دیوار یا ٹیلہ وغیرہ) یا کھجوروں کے جھنڈ سے پردہ کرنا پسند کرتے تھے۔ کیونکہ ھدف سے مراد دیوار ہے اور کھجوروں کے جھنڈ سے مراد کھجوروں کا مجموعہ ہے۔ باغ کو درختوں کی کثرت کی بنا پر حائش (جھنڈ) کہتے ہیں۔ ھدف کا سایہ سورج کے استوا کے سوا ہر وقت ہوتا ہے۔ جبکہ کھجوروں کے جھنڈ کا سایہ سارا دن رہتا ہے (یعنی استوا کے وقت بھی اس کا سایہ ہوتا ہے) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پسند کیا کرتے تھے کہ انسان قضائے حاجت کے لیے ھدف (دیوار یا ٹیلے وغیرہ) یا جھنڈ سے پردہ کرے اگرچہ ان دونوں کا سایہ ہو۔

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ لوگوں کی گزرگاہ میں ان کے سایہ حاصل کرنے والے درختوں کے نیچے پاخانہ کرنا حرام ہے کیونکہ اس میں اہل اسلام کی ایذا رسانی کا سامان ہے گزرنے والا نجاست سے لتھڑے گا اور بدبو سے تکلیف محسوس کرے گا۔ (عون المعبود: ۱/ ۲۷)

---

(٦٧) صحيح مسلم كتاب الطهارة، باب النهي عن التخلي في الطرق والظلال، رقم: ٢٦٩۔ سنن ابي داود: ٢٥۔ مسند احمد: ٣٧٢/٢۔ وابن حبان في صحيحه: ١٤١٥۔ والحاكم: ٢٩٦/١۔

۲۔ وہ راستے جو لوگوں کی عام گزر گاہ نہ ہوں اور ایسے سایہ دار درخت جہاں سایہ حاصل کرنا لوگوں کا معمول نہ ہو، وہاں بول و براز کرنے کی ممانعت نہیں ہے۔

٥١..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِيْنِ .

شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونا منع ہے

٦٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، حَدَّثَنَا عِيْسٰى - يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ - عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ.........

أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ .

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنی شرم گاہ کو اپنے دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔''

فوائد:......اس حدیث کی کے'فوائد' حدیث ''۷۸'' میں ملاحظہ کریں۔

٥٢..... بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمُتَوَضَّأِ

بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت شیطان ملعون سے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ مانگنی چاہیے

٦٩ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - ، ثَنَا شُعْبَةُ ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ أَيْضاً قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ.........

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ ، فَإِذَا دَخَلَهَا أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ . هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ ،

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ان بیت الخلاء میں (شریر و خبیث) جن حاضر ہوتے ہیں۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص ان میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھ لے: ((اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ

---

(٦٨) صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب النهی عن الاستنجاء بالیمین، رقم: ١٥٤ - صحیح مسلم، الطهارة، لا یمسك ذکره بیمینه اذا بال: ٢٦٧ - سنن نسائی: ٢٤ - سنن ابی داود: ٣١ - سنن ابن ماجه: ٣١٠ - مسند احمد: ٣٨٣/٤، ٣١١/٥، ٣٩٥ - سنن الدارمی: ٦٧٣ -

(٦٩) اسناده صحیح)، الصحیحة: ١٠٧٠ - سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب ما یقول الرجل اذا دخل الخلاء، رقم الحدیث: ٦ - سنن ابن ماجه: ٢٩٦ - الترمذی: ٥ - مسند احمد: ٣٦٩/٦، ٣٧٣ - وابن حبان فی صحیحه: ١٤٠٦، ١٤٠٨ - الحاکم: ٢٩٧/١، ٢٩٨ .

غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَكَذَا قَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ فِي حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ .

أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) ''اے اللہ! میں شریر جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔'' یہ بندار کی حدیث کے الفاظ ہیں۔لیکن انہوں نے کہا ہے:عن النضر بن انس اس طرح یحییٰ بن حکیم نے ابن ابی عدی سے روایت کرتے ہوئے:عن النصر بن انس کہا ہے(یعنی سمعت کی بجائے عن صیغہ استعمال کیا ہے۔)

فوائد:......ا۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے قبل مذکورہ دعا پڑھنا مشروع ہے۔

۲۔ قضائے حاجت کی جگہیں، بیت الخلاء وغیرہ شیاطین کی آماجگاہ ہیں اور قضائے حاجت کی صورت میں شیطانی حملوں اور وسوسوں سے بچنے کا واحد حل اس مسنون وظیفہ کا اہتمام ہے بصورت دیگر شیاطین انسانوں کو جسمانی اور روحانی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔لہٰذا اس دعا کا اہتمام بہرصورت کرنا چاہیے۔

۵۳..... بَابُ إِعْدَادِ الْأَحْجَارِ لِلِاسْتِنْجَاءِ عِنْدَ إِتْيَانِ الْغَائِطِ .

قضائے حاجت کے بعد استنجا کرنے کے لیے ڈھیلے گن کر استعمال کرنا

۷۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ سَعِيْدُ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَبَرَّزَ ، فَقَالَ: إِئْتِنِيْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ . فَوَجَدْتُ لَهُ حَجَرَيْنِ وَرَوْثَةَ حِمَارٍ ، فَأَمْسَكَ الْحَجَرَيْنِ وَطَرَحَ الرَّوْثَةَ ، وَقَالَ: هِيَ رِجْسٌ .

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ نے قضائے حاجت کا ارداہ کیا تو فرمایا: ''مجھے تین ڈھیلے لا دو۔'' مجھے آپ کے لیے دو ڈھیلے اور لید کا ٹکڑا ملا۔آپ نے دونوں ڈھیلے لے لیے اور لید کا ٹکڑا پھینک دیا۔اور فرمایا: ''یہ پلید ہے۔''

فوائد :......ا۔استنجا کے لیے پانی کا استعمال افضل ہے اور اگر پانی میسر نہ ہو تو استنجا کے لیے کم از کم تین ڈھیلے یا پتھر ضروری ہیں،اس سے کم عدد طہارت کے لیے ناکافی ہے۔

۲۔ گدھے اور خچر سمیت غیر ماکول اللحم جانور کی لید اور گوبر نجس ہیں جس سے استنجا کرنا ممنوع ہے اور ماکول اللحم جانوروں کے گوبر سے بھی استنجاء کرنا ناجائز ہے، کیونکہ آپ نے اس کی ممانعت کی ایک علت یہ بیان کی ہے کہ یہ

(۷۰) صحيح بخاري، كتاب الوضوء، باب لا يستنجىٰ بروث، رقم الحديث: ۱۵۶۔ سنن ترمذي، رقم: ۱۷۔ سنن نسائي: ۴۲۔ سنن ابن ماجه: ۳۱۴۔ مسند احمد: ۱/ ۴۱۸۔

جنات کا کھانا ہے۔

۳۔ فقہ کا معروف قاعدہ ہے، کل عام خص منه بعض . اس قاعدہ کا اطلاق اذان واقامت پر بھی ہوتا ہے چنانچہ گذشتہ احادیث میں مذکور ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو دوہری اذان اور اکہری اقامت کا حکم دیا گیا، لیکن دوہری اذان کا اطلاق اذان کے ہر کلمے پر نہیں ہوتا بلکہ اذان کے آخری دو کلمات الله اكبر الله اكبر اور لا اله الا لله وتر اور طاق ہیں، اسی طرح اکہری اقامت کے حکم کا اطلاق اقامت کے ہر جز اور کلمہ پر نہیں ہوتا، بلکہ اقامت کے کلمات میں قد قامت الصلاة قد قامت الصلاة دومرتبہ کہنا شروع ہیں۔

۴۔ خواب میں کسی الجھے مسئلہ کی اصلاح سے وہ مسئلہ شرعی حکم کا درجہ نہیں رکھتا۔ البتہ شارع اس کی تصدیق کر دیں اور اسے شریعت کا درجہ دے دیں تو درست ہے چنانچہ اس حدیث میں صحابی کے خواب کو شریعت کا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور تصدیق نے دیا ہے، لہٰذا خوابوں کی مدد سے شریعت سازی کی شرع میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں کیونکہ دین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مکمل ہو چکا ہے، اب دینی راہنمائی کے لیے کتاب وسنت ماخذ ہیں۔ کتاب وسنت کے سوا ہر راستہ گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔

۵۴..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُحَادَثَةِ عَلَى الْغَائِطِ .

قضائے حاجت کرتے وقت باتیں کرنے کی ممانعت

۷۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَيَّاضٍ قَالَ: حَدَّثَنِي......... أَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْقُتُ عَلَى ذٰلِكَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ - يَعْنِي الْوَرَّاقَ- قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: دو شخص قضائے حاجت کے لیے اس حالت میں نہ نکلیں کہ انہوں نے اپنی شرم گاہیں کھولی ہوئی ہوں اور وہ باتیں کر رہے ہوں۔ بے شک اللہ عزوجل اس پر سخت ناراض ہوتے ہیں۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ محمد بن یحییٰ سے ایک اور سند بیان کرتے ہیں، اس میں یحییٰ بن ابی کثیر کے استاد کا نام عیاض بن ہلال ہے (جبکہ مذکورہ بالا حدیث کی سند میں ہلال بن عیاض ہے) امام صاحب فرماتے ہیں: صحیح بات

(۷۱) اسنادہ ضعیف، سنن ابی داود کتاب الطھارۃ، باب کراھیۃ الکلام عند الخلاء، رقم: ۱۵۔ مسند احمد: ۳/۳۶۔ وابن ماجہ، رقم: ۳۴۲۔ والنسائی فی الکبریٰ، رقم: ۳۲، ۳۳۔ وابن حبان (موارد)، رقم: ۱۳۷۔ والحاکم: ۱/۱۵۷۔ وافقہ الذھبی۔

عَنْ عَيَّاضِ بْنِ هِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ۔ هٰذَا الشَّيْخُ هُوَ عِيَاضُ بْنُ هِلَالٍ . رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ وَأَحْسِبُ الْوَهْمَ مِنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حِيْنَ قَالَ: عَنْ هِلَالِ بْنِ عَيَّاضٍ .

یہی ہے کہ اس استاد کا نام عیاض بن ہلال ہی ہے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے ان سے کئی روایات بیان کی ہیں۔ میرے خیال میں یہ وہم عکرمہ بن عمار کی وجہ سے ہوا ہے جنہوں نے روایت بیان کرتے ہوئے کہہ دیا: عن هلال بن عیاض۔ (یعنی انہوں نے بیٹے کو باپ کی جگہ بیان کر دیا۔)"

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دو یا دو سے زائد افراد کا ایک ساتھ بیٹھ کر پاخانہ کرنا کہ ان کے ستر کھلے ہوں اور پاخانہ کرتے وقت باہم گفتگو کرنا حرام اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہے لہٰذا اس فعل قبیح سے اجتناب کرنا چاہیے۔ بالخصوص دیہاتی عورتوں میں یہ مرض عام ہے۔ لہٰذا اس کی اصلاح کرنی چاہیے۔

۵۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَظَرِ الْمُسْلِمِ إِلٰى عَوْرَةِ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ .

مسلمان شخص کے لیے اپنے مسلمان بھائی کی شرم گاہ کی طرف دیکھنے کی ممانعت

۷۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ فُدَيْكٍ ، أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِي الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ .

"حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سعید اپنے والد حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کوئی مرد کسی مرد کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے، اور کوئی عورت کسی عورت کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے۔ کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں نہ سوئے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں سوئے۔

فوائد :......۱۔ مرد کا مرد کی شرمگاہ کی طرف اور عورت کا عورت کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے اسی طرح مرد کا اجنبی عورت کے ستر اور عورت کا اجنبی مرد کے ستر کی طرف دیکھنا بالاجماع حرام ہے، آپ نے مرد کو مرد کے ستر کی طرف نہ دیکھنے سے مرد کو عورت کے ستر کی طرف نہ دیکھنے کی تنبیہ کی ہے اسی لیے کہ مرد کا عورت کے ستر کی طرف دیکھنا بالاولیٰ حرام ہے۔ اور یہ حرمت خاوندوں اور سرداروں (لونڈی کے مالکوں) کے علاوہ ہے۔ بہر حال زن و شو میں سے ہر ایک

(۷۲) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب تحریم النظر الی العورات، رقم الحدیث: ۳۳۸۔ وابن ماجه، رقم: ۶۶۱۔ والترمذی، رقم: ۲۷۹۳۔ وابن حبان فی صحیحه: ۵۵۷۶۔ والبیهقی فی الکبریٰ: ۱۳۳۴۲۔ مسند احمد: ۶۳/۳.

دوسرے کی شرمگاہ دیکھ سکتا ہے۔(نووی: ٤/ ٢٩)

٢۔ اسی طرح مرد کا مرد کے ساتھ ننگے بدن ایک کپڑے میں لیٹنا اور عورت کا عورت کے ساتھ ننگے بدن ایک کپڑے میں لیٹنا حرام ہے اور مرد کا اجنبی عورت کے ساتھ کپڑوں میں یا ننگے بدن لیٹنا بالاولیٰ حرام ہے۔ نیز مرد کا مرد کی شرمگاہ کی طرف دیکھنا یا مرد وزن میں سے کسی کا دوسرے کی شرمگاہ دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ اپنی شرمگاہ یا کسی دوسرے کی شرمگاہ کو ہاتھ لگنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

٥٦..... بَابُ كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ يُسَلِّمُ عَلَى الْبَائِلِ .

پیشاب کرنے والے کو سلام کیا جائے تو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔

٧٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا أَبُو أَحْمَدَ - يَعْنِي الزُّبَيْرَ -، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا جبکہ آپ پیشاب کر رہے تھے۔ اس نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا۔"

فوائد:...... مسلمان شخص قضائے حاجت کی حالت میں سلام کا جواب دینے کا روادار نہیں ہے۔ اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ شافعیہ کہتے ہیں: قضائے حاجت میں مصروف شخص کو سلام کہنا مکروہ فعل ہے اور اگر قضائے حاجت کے لیے بیٹھے شخص کو سلام کہا جائے تو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے، نیز قضائے حاجت کے لیے بیٹھا شخص نہ ذکر واذکار کرے، نہ تسبیح وتہلیل کہے۔ نہ سلام کا جواب دے، نہ چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دے نہ چھینک آنے کی صورت میں الحمد للہ کہے اور نہ ہی موذن کی اذان کا جواب دے۔ اسی طرح مذکورہ اذکار و وظائف کا اہتمام حالت جماع میں مکروہ ہے اور ایسی حالتوں میں چھینک آنے پر دل میں الحمد للہ کہی جائے اور زبان کو حرکت نہیں دینی چاہیے۔(نووی: ٤/ ٦٤)

❁❁❁❁

(٧٣) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب التیمم، رقم: ٣٧٠۔ وسنن ترمذی: ٩٠۔ وسنن ابن ماجه: ٣٥٢۔ وسنن نسائی: ٣٧۔ وسنن ابی داود: ١٦۔ وابن شيبه فی مصنفه: ٤٣٥/٨.

جَمَاعُ الْأَبْوَابِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْأَحْجَارِ
پتھروں سے استنجا کرنے کے ابواب کا مجموعہ

۵۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِسْتِطَابَةِ بِالْأَحْجَارِ
پتھروں (ڈھیلوں) سے استنجا کرنے کے حکم کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْاِسْتَطَابَةَ بِالْأَحْجَارِ يُجْزِئُ دُوْنَ الْمَاءِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ پانی استعمال کیے بغیر صرف ڈھیلوں سے استنجا کرنا بھی کافی ہے

۷۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ.........

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ لَهُ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ: - وَكَانُوْا يَسْتَهْزِءُوْنَ بِهِ - إِنِّي أَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتّٰى الْخِرَاءَةَ. قَالَ سَلْمَانُ: أَجَلْ، أَمَرَنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا، وَلَا نَكْتَفِيْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ. غَيْرَ أَنَّ الدَّوْرَقِيَّ قَالَ: قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ لِسَلْمَانَ.

”حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان سے کسی مشرک نے کہا، اور مشرک ان سے مذاق کیا کرتے تھے، میں تمہارے ساتھی (محمد ﷺ) کو دیکھتا ہوں کہ وہ تمہیں (ہر چیز) سکھاتے ہیں حتیٰ کہ قضائے حاجت کا طریقہ کار بھی! حضرت سلمان نے فرمایا: جی ہاں، آپ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ (قضائے حاجت کرتے وقت) ہم قبلہ کی طرف منہ نہ کریں، نہ اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا کریں، اور نہ تین ڈھیلوں سے کم پر اکتفا کریں، ان میں گوبر اور ہڈی نہ ہو۔“ دورقی کی روایت میں الفاظ اس طرح ہیں: ”قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ لِسَلْمَانَ“ ”کسی مشرک نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا۔“

---

(۷۴) صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الاستطابۃ رقم الحدیث: ۲۶۲۔ سنن ترمذی: ۴۱، سنن نسائی: ۶۱۔ سنن ابی داود: ۷۔ سنن ابن ماجۃ: ۳۱۶۔ مسند احمد ابن حنبل: ۲۲۵۹۰.

۵۸..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْاِسْتِطَابَةِ بِالْأَحْجَارِ وِتْرًا لَا شَفْعًا

استنجا کرنے کے لیے جفت کی بجائے طاق پتھر استعمال کرنے کا حکم

۷۵۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَيْضًا ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، وَحَدَّثَنَا عُتْبَةُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَمَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ..........

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ .)) وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيْ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ. اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ يُوْنُسَ يَقُوْلُ: سُئِلَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْنَى قَوْلِهِ: اِسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ ، قَالَ: فَسَكَتَ ابْنُ عُيَيْنَةَ . فَقِيْلَ لَهُ تَرْضٰى بِمَا قَالَ مَالِكٌ؟ قَالَ: وَمَا قَالَ مَالِكٌ؟ قِيْلَ ، قَالَ مَالِكٌ: اَلْاِسْتِجْمَارُ: اَلْاِسْتِطَابَةُ بِالْاَحْجَارِ . فَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: اِنَّمَا مِثْلِيْ وَمِثْلُ مَالِكٍ كَمَا قَالَ الْاَوَّلُ:

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' جو شخص وضو کرے، وہ ناک جھاڑے اور جو ڈھیلوں سے استنجا کرے وہ طاق ڈھیلے استعمال کرے۔'' امام ابن مبارک کی روایت کی سند میں ''سمع اباھریرہ'' کے لفظ ہیں (جبکہ مذکورہ بالا سند میں ''عن ابی ھریرۃ'' ہے) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یونس کو کہتے ہوئے سنا کہ امام ابن عیینہ رحمہ اللہ سے ''ومن استجمر فلیوتر'' اور جو شخص استنجا کے لیے ڈھیلے استعمال کرے وہ طاق ڈھیلے استعمال کرے'' کا معنی پوچھا گیا تو ابن عیینہ رحمہ اللہ خاموش ہو گئے۔ ان سے کہا گیا: کیا آپ امام مالک رحمہ اللہ کی تشریح وتفسیر کو قبول کریں گے؟ انہوں نے پوچھا: امام مالک رحمہ اللہ نے کیا فرمایا ہے؟ کہا گیا کہ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: الاستجمار'' کا معنی ڈھیلوں سے استنجا کرنا ہے۔ (یہ سن کر) ابن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میری اور امام مالک کی مثال ایسے ہی ہے جیسے پہلے (دانا) لوگوں نے کہا ہے:

---

(۷۵) صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب الاستنثار فی الوضوء، رقم الحدیث: ۱۶۱۔ صحیح مسلم: ۲۳۷۔ سنن نسائی: ۸۸۔ سنن ابی داود: ۳۲۔ سنن ابن ماجہ: ۴۰۹۔ مسند احمد: ۲/۲۳۶،۲۷۷،۳۰۸۔ موطا امام مالك: ۳۳۔ والدارمی: ۷۰۳۔ وابن حبان: ۱۴۳۸.

وَابْنُ اللَّبُونَ إِذَا مَا لُزَّ فِي قَرْنٍ
لَمْ يَسْتَطِعْ صَوْلَةَ الْبُزْلِ الْقَنَاعِيسِ

"اور ابن لبون (دوسالہ اونٹ) کو جب ہل چلانے کے لیے ہل کی جوڑی میں جوت دیا جاتا ہے تو وہ مضبوط طاقتور اونٹ جیسی قوت و طاقت کا مظاہرہ نہیں کرسکتا۔"

۵۹.....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْإِسْتِطَابَةِ وِتْرًا، هُوَ الْوِتْرُ الَّذِي يَزِيدُ عَلَى الْوَاحِدِ، الثَّلَاثُ فَمَا فَوْقَهُ مِنَ الْوِتْرِ، إِذِ الْوَاحِدُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْوِتْرِ، وَالْإِسْتِطَابَةُ بِحَجَرٍ وَاحِدٍ غَيْرُ مُجْزِنَةٍ إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَمَرَ أَنْ لَا يُكْتَفَى بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فِي الْإِسْتِطَابَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ استنجا کے لیے طاق ڈھیلے استعمال کرنے کے حکم سے مراد وہ طاق ہے جو ایک سے زائد، تین یا اس سے زائد ہو (مثلاً پانچ، سات ......) کیونکہ ایک پر بھی کبھی طاق کا اطلاق ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ایک ڈھیلے سے استنجا کرنا کافی نہیں ہوتا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ استنجا کے لیے تین سے کم پتھروں کو کافی نہ سمجھا جائے۔

۷۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نَا الْأَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ۔ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ.........

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ ثَلَاثًا.

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص استنجا کرنے کے لیے ڈھیلے استعمال کرے تو اسے چاہیے کہ تین ڈھیلوں سے استنجا کرے۔"

فوائد :......۱۔ پتھروں اور ڈھیلوں سے استنجا کرنا جائز ہے اور صحت استنجا کے لیے کم از کم تین پتھروں کا استعمال ضروری ہے، ایک پتھر جس کے تین کنارے ہوں یا دو پتھروں سے استنجا نا کافی ہے اور اس سے نجاست کا ازالہ نہیں ہوتا۔ شوکانی کہتے ہیں: حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دلیل ہے کہ استنجا کے لیے تین پتھر استعمال کرنا واجب ہیں۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۱۰۲)

۲۔ استنجا کے لیے پتھروں اور ڈھیلوں کا طاق عدد میں استعمال لازم ہے اور طاق عدد کی کم از کم تعداد تین ہے، اگر تین پتھروں سے طہارت حاصل نہ ہو تو طاق عدد (پانچ، سات، نو وغیرہ) ملحوظ رکھتے ہوئے طہارت حاصل کی جائے۔ تاوقتیکہ نجاست کے ازالے کا یقین ہو جائے۔

(۷٦) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الايتار فى الاستنثار والاستجمار ۲۳۹: مسند احمد ۳/ ٤٠٠۔ والبيهقى: ۱/ ۱۰۷۔ من طريق أبي الزبير عن جابر۔ وابن شيبه: ۱/ ۱۳٤۔

۳۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جمیع اہل علم کا مذہب ہے کہ استنجا کے لیے پتھروں کا استعمال متعین نہیں ہے بلکہ کپڑے اور لکڑی وغیرہ بھی استنجا میں پتھروں کے قائم مقام ہے کیونکہ استنجا کا مقصد پاخانہ زائل کرنا ہے اور یہ مقصود پتھر کے سوا اور چیزوں کے استعمال سے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔(نووی: ۱۵٦/۳)

۴۔ پتھر کے قائم مقام ہر وہ طاہر جامد چیز ہے جو اصل نجاست کو زائل کر دے۔ بشرطیکہ اس کا استعمال (استنجا وغیرہ کے لیے) حرام نہ ہو اور وہ کسی حیوان کا کوئی جز نہ ہو۔(نووی: ۳/ ۱۵٦)

٦۰..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوِتْرِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ أَمْرُ اِسْتِحْبَابٌ لَا أَمْرُ إِيْجَابٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ استنجا کے لیے طاق ڈھیلے استعمال کرنے کا حکم استحبابی ہے، وجوبی نہیں

وَأَنَّ مَنِ اسْتَطَابَ بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ بِشَفْعٍ لَا بِوِتْرٍ غَيْرَ عَاصٍ فِي فِعْلِهِ ، إِذْ تَارِكُ الْاِسْتِحْبَابِ غَيْرَ الْإِيْجَابِ تَارِكُ فَضِيْلَةٍ لَا فَرِيْضَةٍ .

اور جس شخص نے استنجا کے لیے تین سے زیادہ جفت ڈھیلے استعمال کیے، وتر استعمال نہ کیے تو وہ گناہ گار نہیں ہوگا کیونکہ وہ غیر واجب، مستحب اور افضل عمل کو چھوڑنے والا ہے نہ کہ فرضیت کو۔

۷۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا أَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ سَعْدِ الْقَيْسِيُّ ، نَا رَوْحٌ - يَعْنِي ابْنَ عُبَادَةَ - ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوْتِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ ، أَمَا تَرَى السَّمَاوَاتِ سَبْعًا وَالْأَرْضَ سَبْعاً وَالطَّوَافَ سَبْعاً وَذَكَرَ أَشْيَاءَ .

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص ڈھیلوں سے استنجا کرے تو اسے چاہیے کہ وتر (ڈھیلے) استعمال کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ کیا تم سات آسمان، سات زمینیں اور طواف (کے) سات (چکر) نہیں دیکھتے۔" (یعنی یہ سب وتر ہیں) اسی طرح کئی چیزیں ذکر کیں۔

٦۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالْيَمِيْنِ .

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے

۷۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ،

---

(۷۷) اسناده صحيح، صحيح الجامع الصغير ۳۲۱۔ لیکن وہاں یہ روایت اختصار سے ہے۔ الحاكم : ۱/ ۲٦۱۔ رقم: ۵۷۷۔ وقال هذا حديث صحيح على شرط الشخين ولم يخرجاه بهذه الالفاظ وانما اتفقا على "المتحمر فليوترى فقط وابن حبان : ۱٤۳۷۔ ومجمع الزوائد: ۱/ ۲۱۱۔

نَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

أَبِي قَتَادَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ ، وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ ، وَإِذَا تَمَسَّحَ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ .

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص (مشروب وغیرہ) پیے تو برتن میں سانس نہ لے، اور جب قضائے حاجت کرے تو اپنی شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے، اور جب استنجا کرے تو اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے۔''

٧٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو - يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى - يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ..........

أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ . هٰذَا حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ . وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ فِي كُلِّهَا: عَنْ عَنْ .

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنی شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے، اور نہ اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا کرے، اور نہ (مشروب پیتے ہوئے) برتن میں سانس لے۔'' یہ عمرو بن ابی سلمہ کی روایت ہے اور علی بن حجر نے پوری سند میں ''عن عن'' کہا ہے (یعنی کہیں بھی حدثنا یا سمع کا لفظ نہیں بولا)

فوائد:......ا۔ بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا آداب استنجا میں شامل ہے اور علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا ممنوع فعل ہے۔ پھر جمہور علماء کا مذہب ہے کہ یہ نہی تنزیہی اور ادب ہے، حرام نہیں جب کہ بعض اہل ظاہر کا موقف ہے کہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا حرام ہے۔ ہمارے اصحاب کا موقف ہے کہ امور استنجا میں سے کسی بھی کام کے لیے بلا عذر دایاں ہاتھ استعمال کرنا مکروہ ہے، چنانچہ جب وہ پانی سے استنجا کرے تو استنجا کرنے والا دائیں ہاتھ سے پانی گرائے اور بائیں ہاتھ سے صفائی کرے اور اگر پتھر سے استنجا کرے تو دبر کی صفائی کرتے وقت بائیں ہاتھ سے پتھر سے صفائی کرے اور اگر قبل کی صفائی مقصود ہو تو اگر زمین پر یا پاؤں کے درمیان پتھر رکھنے سے صفائی ممکن ہو تو بائیں ہاتھ

(٧٨) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب النهي من الاستنجاء باليمين: ١٥٣۔ صحيح مسلم: ٢٦٧، ٥٢٨٥۔ سنن ترمذى: ١٨٨٩۔ سنن النسائى: ٤٧۔ سنن ابى داود: ٣١۔ مسند احمد: ٥/٢٩٦، ٣١٠۔ وابن ماجه: ٣١٠.

(٧٩) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب لا يمسك ذكره بيمينه اذا بال، رقم الحديث: ١٥٤۔ صحيح مسلم: ٢٦٧۔ سنن ابى داؤد: ٢٩۔ وابن ماجه: ٣١٠۔ والدارمى: ٢١٢٢۔ وابن حبان: ١٤٣٤۔ مسند احمد: ٥/٣٠٠.

سے ذکر پکڑ کر پتھر پر رگڑے، اور اگر ایسا ممکن نہ ہو بلکہ پتھر اٹھا کر صفائی کرنا مجبوری ہو تو دائیں ہاتھ میں پتھر تھامے اور بائیں ہاتھ سے ذکر پکڑ کر پتھر پر رگڑے اور دائیں ہاتھ کو حرکت نہ دے۔ استنجا کی یہی صورت راجح ہے۔

(نووی: ۳/ ۱۵۵)

۲۔ دائیں ہاتھ سے عضو تناسل پکڑنا مکروہ تنزیہی ہے، حرام نہیں۔ ولا یتنفس فی الاناء. پانی پیتے وقت برتن میں سانس نہ لیا جائے اور پانی پیتے وقت برتن کے باہر تین سانس لینا معروف سنت ہے۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ برتن میں سانس لینے کی ممانعت پانی پینے کا ادب ہے اور یہ ممانعت اس اندیشے کے پیش نظر ہے کہ اس سے پانی بدبودار نہ ہو اور پانی پیتے وقت منہ یا ناک سے کوئی چیز پانی میں گر نہ پڑے۔ (نووی: ۳/ ۱۵۹)

۶۲..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِسْتِطَابَةِ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ .

تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا کرنے کی ممانعت

۸۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ، فَلَا يَسْتَقْبِلُ أَحَدُكُمُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا - يَعْنِي فِي الْغَائِطِ - وَلَا يَسْتَنْجِي بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَوْثٌ وَلَا رِمَّةٌ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں تمہارے لیے ایسے ہی ہوں جیسے باپ اپنے بیٹے کے لیے (ہمدرد، خیر خواہ) ہوتا ہے۔ لہٰذا تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرے، نہ اس کی طرف پشت کرے۔ اور نہ تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا کرے، ان میں لید اور ہڈی نہ ہو۔''

۶۳.....بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى النَّهْيِ عَنِ الْإِسْتِطَابَةِ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ .

تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا کرنے سے منع کی دلیل کا بیان

وَأَنَّ الْإِسْتِطَابَةَ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَا يَكْفِي دُوْنَ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ . لِأَنَّ الْمُسْتَطِيْبَ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ عَاصٍ فِي فِعْلِهِ وَإِنِ اسْتَنْجَى بَعْدَهُ بِالْمَاءِ . وَالنَّهْيُ عَنِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ وَالرَّجِيْعِ .

اور پانی سے استنجا کیے بغیر تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا کرنا کافی نہیں ہے۔ کیونکہ تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا کرنے

(۸۰) اسنادہ حسن صحیح)، صحیح ابی داود: ٦۔ سنن النسائی، کتاب الطھارۃ، باب النھی عن الاستطابة بالروث: ٤٠۔ سنن ابی داود: ۸۔ سنن ابن ماجہ: ۳۱۳۔ مسند احمد: ۲/ ۲۵۰۔ سنن الدارمی: ٦٧٢۔ وابن حبان: ١٤٣٥۔

والا اپنے فعل کی وجہ سے گناہ گار ہے، اگرچہ اس کے بعد پانی سے بھی استنجا کر لے، نیز ہڈیوں اور گوبر سے استنجا کرنا منع ہے

٨١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْأَشَجِّ ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ..........

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَقَدْ عَلَّمَكُمْ صَاحِبُكُمْ حَتَّى يُوْشِكَ أَنْ يُعَلِّمَكُمُ الْخِرَاءَةَ. قَالَ: أَجَلْ، نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ أَوْنَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا أَوْبِالْعَظْمِ أَوْبِالرَّجِيْعِ ، وَقَالَ: لَا يَكْتَفِيْ أَحَدُكُمْ دُوْنَ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ.

''حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکوں نے کہا: تمہیں تمہارے ساتھی نے (ہر ادب) سکھایا ہے حتیٰ کہ ممکن ہے کہ تمہیں قضائے حاجت کے (آداب) بھی سکھائے۔ حضرت سلمان نے فرمایا: جی ہاں، آپ نے ہمیں (قضائے حاجت کرتے وقت) قبلہ کی طرف منہ کرنے سے یا اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے، یا ہڈی یا گوبر سے استنجا کرنے سے منع کیا ہے۔'' اور فرمایا ہے: ''تم میں سے کوئی شخص تین سے کم ڈھیلوں کو کافی نہ سمجھے۔''

فوائد:......مکرر ۷۴

٦٤...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ أَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ وَالرَّوْثِ .

اس سبب کا بیان جس کی وجہ سے ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے

٨٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنْ دَاوٗدَ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، نَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ أَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ ، أَخْبَرَنِيْ دَاوٗدُ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ..........

عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلْقَمَةَ هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ شَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ ؟ فَقَالَ عَلْقَمَةُ أَنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ ، فَقُلْتُ: هَلْ شَهِدَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ ؟ فَقَالَ: لَا وَلٰكِنْ كُنَّا

''حضرت عامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ سے پوچھا: کیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جنوں (سے ملاقات) والی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے؟ تو علقمہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو میں نے عرض کی: کیا تم میں سے کوئی شخص جنوں (سے ملاقات)

(٨١) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستطابة، رقم الحديث: ٢٦٢ ـ سنن الترمذي: ١٦ ـ سنن نسائي: ٤١ ـ سنن ابي داود: ٦ ـ سنن ابن ماجه: ٣١٦ ـ مسند احمد: ٢٢٥٩٠.

(٨٢) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الجهر بالقراءة والقراءة على الجن، رقم: ٤٥٠ ـ سنن ترمذي: ٣٢٥٨ ـ مسند احمد: ٤٣٦/١ ـ وابن حبان: ١٤٣٢ ـ والطيالسي في الصبح في مسنده: ٣٧/١ ـ والبيهقي في الكبرىٰ: ٢٩، ٣٠.

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْأَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ، فَقُلْنَا: اسْتُطِيْرَ أَوِ اغْتِيْلَ، قَالَ: فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا فَإِذَا هُوَ جَاءٍ مِنْ قِبَلِ حِرَاءَ. قَالَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْنَاكَ، فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ، فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ. قَالَ: أَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ. قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَا فَأَرَانَا نِيْرَانَهُمْ، قَالَ: وَسَأَلُوْهُ الزَّادَ. فَقَالَ: لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيْكُمْ أَوْفَرَمَا يَكُوْنُ لَحْماً، وَكُلُّ بَعْرٍ عَلَفاً لِدَوَابِّكُمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَإِنَّهَا طَعَامُ إِخْوَانِكُمْ. هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَسْتَنْجُوْا بِالْعَظْمِ وَلَا بِالْبَعْرِ، فَإِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ.

والی رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں، لیکن ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم نے آپ کو گم پایا۔ ہم نے آپ کو (پہاڑوں کی) وادیوں اور گھاٹیوں میں تلاش کیا (لیکن آپ نہ ملے) تو ہم نے (آپس میں) کہا: آپ کو جنوں نے اغوا کر لیا ہے یا دھوکے سے قتل کر دیئے گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے بدترین رات گزاری جیسے کوئی قوم گزارتی ہے۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ حراء کی طرف سے تشریف لاتے ہوئے دکھائی دیے، ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو گم پایا تو آپ کو (ہر جگہ) تلاش کیا مگر آپ ہمیں نہ ملے، تو ہم نے ایسی بری رات گزاری جو کوئی قوم گزارتی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''میرے پاس جنوں کا پیغامبر آیا تھا تو میں اس کے ساتھ گیا اور انہیں قرآن مجید کی تلاوت سنائی۔'' حضرت ابن مسعود کہتے ہیں: پھر آپ ہمیں (ان کے پڑاؤ کی جگہ) لے گئے اور ہمیں ان کی (بجھی ہوئی) آگ دکھائی۔ حضرت ابن مسعود کہتے ہیں: انہوں نے آپ سے (اپنی) خوراک کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: تمہاری خوراک ہر وہ ہڈی ہے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، تمہارے ہاتھوں میں آتے ہی وہ گوشت سے بھرپور ہو جائے گی۔ اور ہر لید تمہارے چوپاؤں کا چارہ ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ان دونوں (ہڈی اور لید) سے استنجا مت کرو کیونکہ وہ تمہارے بھائیوں کا کھانا ہے۔'' یہ عبدالاعلیٰ کی روایت ہے۔ ابن ابی زائدہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' تم ہڈی اور لید سے استنجا مت کرو کیونکہ وہ تمہارے بھائی جنوں کی خوراک ہے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنا حرام ہے۔ گوبر اور لید سے استنجا اس لیے منع ہے کہ یہ جنات کی خوراک ہے اور ہڈی جنات کی خوراک ہے۔ اسی طرح محترم چیزیں جیسے جانوروں کے اعضاء یا کتابوں کے اوراق بھی بطور استنجا استعمال نہ کیے جائیں۔

❁❁❁❁

جَمَاعُ الْأَبْوَابِ ، الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجا کرنے کے ابواب کا مجموعہ

۷۵..... بَابُ ذِكْرِ ثَنَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْمُتَطَهِّرِيْنَ بِالْمَاءِ .

پانی سے طہارت حاصل کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے، اس تعریف کا بیان

۸۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ شُرَحْبِيْلِ بْنِ سَعْدٍ..........

عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْعَجْلَانِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَهْلِ قُبَاءَ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحْسَنَ عَلَيْكُمُ الثَّنَاءَ فِي الطُّهُوْرِ ، وَقَالَ: ﴿ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ أَنْ يَتَطَهَّرُوْا ﴾ حَتّٰى انْقَضَتِ الْآيَةُ . فَقَالَ لَهُمْ: مَا هٰذَا الطُّهُوْرُ ؟ فَقَالُوْا: مَا نَعْلَمُ شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لَنَا جِيْرَانٌ مِنَ الْيَهُوْدِ ، وَكَانُوْا يَغْسِلُوْنَ أَدْبَارَهُمْ مِنَ الْغَائِطِ ، فَغَسَلْنَا كَمَا غَسَلُوْا

''حضرت عویم بن ساعدہ انصاری عجلانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قبا والوں سے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے طہارت کے بارے میں تماری بڑی اچھی تعریف کی ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی ﴿ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ أَنْ يَّتَطَهَّرُوْا..... ﴾ اس میں ایسے آدمی ہیں جو خوب پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک ہونے والوں کو پسند کرتا ہے۔'' پھر آپ نے ان سے پوچھا: وہ کیسی طہارت ہے؟ (کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے تمہاری اتنی تعریف کی ہے) انہوں نے عرض کیا: ہمیں کسی چیز کا علم نہیں سوائے اس کے کچھ یہودی ہمارے ہمسائے تھے جو قضائے حاجت سے اپنی پشتوں کو دھوتے تھے تو ہم نے بھی (استنجا کرتے وقت اپنی پشتوں کو) دھونا شروع کر دیا جیسے وہ دھوتے تھے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ پانی کے ساتھ استنجا کرنا افضل ہے اور اس سے کمال طہارت حاصل ہوتی ہے

(۸۳) اسنادہ حسن، مسند احمد: ۴۲۲/۳۔ والحاکم: ۲۵۸/۱۔ والطبرانی فی الکبیر: ۱۴۰/۱۷۔ وفی الاوسط: ۸۹/۶۔ فی الصغیر: ۸۶/۲۔ مجمع الزوائد: ۲۱۲/۱۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اہل قبا کی تعریف وثنا بیان کی ہے۔

٦٦...... بَابُ ذِكْرِ اسْتِنْجَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَاءِ .

نبی ﷺ کے پانی سے استنجا کرنے کا بیان

٨٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنِيْ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، نَا عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَةٍ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَتَغَسَّلُ بِهِ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے باہر نکلتے تو میں آپ کے پاس پانی لے کر آتا، آپ اس سے استنجا کرتے اور اپنی پشت دھوتے۔''

٨٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَدَّاشٍ الزَّهْرَانِيُّ، نَا سَالِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ذَهَبْتُ مَعَهُ بِعَكَّازٍ وَإِدَاوَةٍ ، فَإِذَا خَرَجَ فَمَسَحَ بِالْمَاءِ وَتَوَضَّأَ مِنَ الْإِدَاوَةِ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو میں آپ کے ساتھ ایک چھڑی اور پانی کا برتن لے کر جاتا، جب آپ (فراغت کے بعد) نکلتے تو پانی سے استنجا کرتے اور پانی کے برتن سے وضو کرتے۔''

٨٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَنْبَرِيُّ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ أَبِيْ مُعَاذٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ اتَّبَعْنَاهُ أَنَا وَغُلَامٌ آخَرُ بِإِدَاوَةٍ مِّنْ مَاءٍ . قَالَ

''حضرت ابو معاذ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا برتن لے کر آپ کے

(٨٤) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب ماجاء في غسل البول: ٢١٧، ١٥٠۔ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالماء من التبرز: ٢٧١۔ مسند احمد: ١١٢/٣، ١٧١، ٢٨٤۔ والدارمي: ٦٧٥.

(٨٥) تقدم برم: ٨٤.

(٨٦) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب من حمل معه الماء لطهوره: ١٥١۔ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالماء من التبرز: ٢٧١۔ سنن النسائي: ٤٥۔ مسند احمد: ١١٢/٣، ٢٨٤۔ سنن الدارمي: ٦٧٥.

أَبُـو بَكْرٍ: أَبُوْ مُعَاذٍ هٰذَا ، هُوَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُوْنَةَ .

پیچھے جاتے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: یہ ابومعاذ عطاء بن ابی میمونہ ہیں۔

۸۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُوْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ..........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَـدْخُـلُ الْـخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ نَحْوِيْ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَغَيْرِهِ فَيَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا میں داخل ہوتے تو میں اور میرے جیسا ایک اور لڑکا پانی کا برتن اٹھا کر لے جاتے۔ آپ پانی سے استنجا کرتے۔''

فوائد:......۱۔ قضائے حاجت کے لیے اتنا دور جانا کہ انسان لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جائے۔ مستحب عمل ہے۔

۲۔ فاضل شخص کا ذاتی ضرورت کے لیے اپنے رفقاء سے خدمت لینا جائز ہے اور صالحین اور اہل فضل کی بطور تبرک خدمت کرنا جائز ہے۔

۳۔ پانی سے استنجا کرنا جائز و مستحب ہے اور پتھروں پر اکتفا کرنے کے بجائے پانی سے استنجا افضل ہے۔ پھر اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے لیکن جمہور سلف وخلف کا موقف اور جمیع مفتیان کا اجماع ہے کہ استنجا میں پانی اور پتھر (دونوں چیزوں کا استعمال) افضل ہے چنانچہ تخفیف نجاست کے لیے اولاً پتھر استعمال کیے جائیں پھر پانی بہایا جائے، پھر استنجا کرنے والا اگر دونوں (پانی اور پتھر) میں سے کسی ایک چیز پر اکتفا کرنا چاہے تو حسب منشا کسی ایک چیز پر اکتفا کر سکتا ہے، خواہ دوسری چیز موجود ہو یا نہ۔ چنانچہ پانی کی موجودگی میں پتھر پر کفایت کرنا جائز ہے اور اس کا عکس بھی درست ہے۔ لیکن اگر (پانی اور پتھروں میں سے) کسی ایک چیز پر اکتفا کرنا ہو تو پانی افضل ہے، کیونکہ پانی موضع نجاست کی حقیقی صفائی کرتا ہے جب کہ پتھر سے کلی طہارت حاصل نہیں ہوتی، بلکہ ان سے نجاست کی تخفیف ہوتی ہے اور اتنی نجاست میں نماز پڑھنا مباح ہے۔ (نووی: ۳/ ۱۶۲)

۴۔ نیز مسند بزار کی وہ روایت جس میں اہل قبا کا یہ عمل منقول ہے کہ ہم ڈھیلوں کے بعد پانی استعمال کرتے ہیں، ضعیف ہے۔

٦٧..... بَابُ تَسْمِيَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ فِطْرَةً.

پانی سے استنجا کرنے کو فطرت کا نام دیا گیا ہے

۸۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ،

---

(۸۷) صحیح بخاری، کتاب الوضوء: ۱۵۰، صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الاستنجاء بالماء من التبرز: ۲۷۱۔ سنن النسائی: ۴۵۔ مسند احمد: ۳/۱۷۱، ۲۰۳، ۲۵۹، ۲۸۴۔ والدارمی: ۶۷۵.

نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا - وَهُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ - ، نَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حُبَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ............

عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَالسِّوَاكُ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ. قَالَ عَبْدَةُ فِي حَدِيْثِهِ: وَالْعَاشِرَةُ لَا أَدْرِي مَا هِيَ، إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ. وَفِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ، قَالَ مُصْعَبٌ: نَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ. قَالَ وَكِيْعٌ: انْتِقَاصُ الْمَاءِ إِذَا نَضَحَهُ بِالْمَاءِ نَقَصَ. وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ رَافِعٍ الْعَاشِرَةَ، وَلَا سُفْيَانُ، وَلَا شَكَّ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دس کام فطرت سے ہیں: مونچھیں کاٹنا، ناک میں پانی ڈالنا، (اور اسے صاف کرنا)، مسواک کرنا، داڑھی بڑھانا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، زیر ناف بال صاف کرنا، استنجا کرنا، (یا وضو کے بعد شرم گاہ کو چھینٹے مارنا) ناخن تراشنا اور انگلیوں کے جوڑ دھونا۔'' عبدہ اپنی روایت میں کہتے ہیں: ''دسویں کام کا مجھے علم نہیں کہ وہ کیا ہے، مگر یہ کہ کلی کرنا ہو۔'' وکیع کی روایت میں ہے۔'' مصعب نے کہا کہ میں دسواں کام بھول گیا ہوں، ممکن ہے کلی کرنا ہو۔'' وکیع فرماتے ہیں: ''اِنْتِقَاصُ الْمَاءَ'' پانی کا کم ہونا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جب اپنی شرم گاہ کو پانی سے چھینٹے مارے گا تو پیشاب کے قطرے نکلنے بند ہو جائیں گے۔ (امام صاحب فرماتے ہیں): ابن رافع اور سفیان نے دسواں کام ذکر نہیں کیا اور نہ شک کرتے ہوئے دسواں کام بیان کیا ہے۔

فوائد:...... پانی سے استنجا کرنا فطرتی امور میں سے ہے، لہٰذا یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ پانی سے استنجا کرنا افضل ہے۔

٦٨...... بَابُ دَلْكِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ وَغَسْلِهِمَا بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ.

پانی سے استنجا کرنے کے بعد ہاتھوں کو زمین پر رگڑنا اور پانی سے دھونا

٨٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ......

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْغَيْضَةَ، فَقَضَى حَاجَتَهُ،

''حضرت ابراہیم جریر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جھاڑی میں داخل ہوئے اور قضائے حاجت کی، تو

(٨٨) صحيح مسلم كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة: ٢٦١۔ سنن ترمذی: ٢٧٥٧۔ سنن النسائی: ٥٠٤٣۔ سنن ابی داود: ٥٣۔ سنن ابن ماجة: ٢٩٣۔ مسند احمد: ٦/١٣٧۔

(٨٩) اسناده حسن، سنن ابن ماجة، كتاب الطهارة، باب من ذلك يده بالارض بعد الاستنجاء رقم الحديث: ٣٥٩۔ النسائی، کتاب الطهارة، باب ذلك اليد بالأرض بعد الاستنجاء، رقم: ٥١۔ وابن ماجه رقم: ٣٥٦۔

فَـأَتَاهُ جَرِيرٌ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ فَاسْتَنْجَى بِهَا . قَالَ: وَمَسَحَ يَدَهُ بِالتُّرَابِ .

حضرت جریر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس پانی کا برتن لے کر حاضر ہوئے، آپ نے پانی سے استنجا کیا، وہ کہتے ہیں: اور آپ نے اپنا ہاتھ مٹی سے ملا۔

٧٩..... بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْخُرُوجِ مِنَ الْمُتَوَضَّأُ

بیت الخلاء سے نکلنے پر دعا پڑھنی چاہیے

٩٠- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، نَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يُوْسُفَ......

بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ ، فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ ، قَالَ: غُفْرَانَكَ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْلَمَ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ بِهٰذَا مِثْلَهُ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: ''رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو کہتے: ((غُفْرَانَكَ)) ''اے اللہ! تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔'' (امام صاحب فرماتے ہیں): ''ہمیں محمد بن اسلم نے عبید اللہ بن موسیٰ سے اور انہوں نے اسرائیل سے اسی طرح روایت بیان کی۔''

فوائد :......١۔ قضائے حاجت سے فراغت کے بعد بیت الخلاء سے نکلتے وقت اور صحراء میں بول و براز سے فارغ ہونے کے بعد ''غُفْرَانَكَ'' کہنا مستحب فعل ہے۔ (مجموع فتاوی ابن باز: ١٠/١٥٤)

٢۔ رسول اللہ ﷺ کا قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد ''غُفْرَانَكَ'' کہنے کی دو توجیہات ہیں: (١)...... آپ ﷺ قضائے حاجت کی حالت کے سوا تمام اوقات ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے، لہٰذا اس حالت میں محو ذکر نہ ہونے کے سبب آپ استغفار کرتے تھے۔ (٢)...... چونکہ انسان ان انعامات الٰہیہ کو کھانے پینے انہیں ہضم کرنے اور بدن انسانی کی مصلحت کے لیے غذا کی ترتیب اور اس کے خروج کا مناسب وقت (ان نعمتوں کے) شکر ادا کرنے سے قاصر ہے لہٰذا آپ ان نعمتوں کے شکریہ میں کوتاہی کا اعتراف کرتے ہوئے استغفار کی طرف لاچار ہوئے۔ (تحفة الاحوذی: ١/ ٤٠) اس صحیح حدیث کے سوا بیت الخلا سے نکلنے کی جتنی ادعیہ روایات میں ملتی ہیں، وہ تمام روایات ضعیف ہیں۔

---

(٩٠) اسناده حسن، صحيح ابى داود: ٢٢۔ ارواء الغليل: ٥٢۔ سنن ترمذى، كتاب الطهارة، باب ما قيل اذا خرج من الخلاء: ٧۔ سنن ابى داود: ٣٠۔ سنن ابن ماجة: ٣٠٠۔ وابن حبان (الاحسان) رقم: ١٤٤١۔ والحاكم: ١/١٨٥۔ ووافقه الذهبى۔

جَمَاعُ الأَبْوَابِ ، ذِكْرُ الْمَاءِ الَّذِى لَا يَنْجُسُ وَالَّذِى يَنْجُسُ إِذَا خَالَطَتْهُ نَجَاسَةٌ

اس پانی کے ابواب کے مجموعے کا بیان جو ناپاک نہیں ہوتا اور وہ پانی جو نجاست ملنے سے ناپاک ہو جاتا ہے

۷۰..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي نَفْيِ تَنْجِيْسِ الْمَاءِ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ ، بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

اس حدیث کا بیان جو نبی اکرم ﷺ سے پانی کے ناپاک ہونے کی نفی کے بارے میں مجمل غیر مفسر الفاظ کے ساتھ مروی ہے، اس کے الفاظ عام ہیں اور اس سے مراد خاص ہے

۹۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَوَضَّأَ ، فَقَالَ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ تَوَضَّأْتُ مِنْ هٰذَا . فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ ، وَقَالَ: الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ . هٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ بْنِ الْمِقْدَامِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو آپ کی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ محترمہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے اس (پانی) سے وضو کیا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔'' یہ احمد بن مقدام کی روایت ہے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ وضو کے لیے استعمال شدہ پانی نجس نہیں ہوتا اور اس عمل سے پانی کی طہارت زائل نہیں ہوتی۔ لہٰذا احناف کا موقف کہ پانی استعمال کرنے سے اس کی طہارت کی صلاحیت زائل ہو جاتی ہے، درست نہیں۔ نیز شافعی، احمد، حسن بصری، عطاء، نخعی زہری، مکحول اور ابن طاہر رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے کہ ماء مستعمل طاہر

(۹۱) اسنادہ صحیح ، صحیح ابی داود: ۵۹۔ ارواء الغلیل: ۱۴۔ سنن النسائی، کتاب المیاہ، باب رقم الحدیث: ۳۲۶۔ مسند احمد: ۱/۲۳۵،۲۸۴،۳۰۸۔ وسنن ابی داؤد، رقم: ۶۸۔ والترمذی، رقم: ۶۵۔ وابن ماجہ: ۳۷۰۔

ومطہر ہے اور استعمال شدہ پانی میں پاک کرنے اور نجاست زائل کرنے کی صلاحیت ختم نہیں ہوتی۔

(المغنی لابن قدامہ الشرح الکبیر: ۱/ ۴۷)

۴۷...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: وَالْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ، بَعْضَ الْمِيَاهِ لَا كُلَّهَا، وَإِنَّمَا أَرَادَ الْمَاءَ الَّذِي هُوَ قُلَّتَانِ فَأَكْثَرَ، لَا دُونَ الْقُلَّتَيْنِ مِنْهُ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی ﷺ نے اپنے اس فرمان ”پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی“ سے بعض پانی مراد لیتے ہیں ،تمام پانی نہیں۔ آپ کی مراد وہ پانی ہے جو قلتین یا اس سے زیادہ ہو، قلتین (دو مشکوں) سے کم پانی آپ کی مراد نہیں ہے۔

۹۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ وَ مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ وَ أَبُوْ الْأَزْهَرِ حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَاللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ.........

أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ هٰذَا حَدِيْثُ حَوْثَرَةَ . وَقَالَ مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ وَقَالَ أَيْضاً: لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ . وَأَمَّا الْمَخْرَمِيُّ فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا بِهِ مُخْتَصَرًا ، وَقَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ . وَلَمْ يَذْكُرْ مَسْأَلَةَ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْمَاءِ ، وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ .

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس پانی کے متعلق پوچھا گیا جس پر چوپائے اور درندے (پانی پینے کے لیے) آتے جاتے رہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب پانی دو مٹکے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔“ یہ موثرہ کی روایت ہے۔ موسیٰ بن عبدالرحمان نے اپنی روایت میں ”حدث“ کی بجائے ”عن“ بیان کیا ہے۔ اور ”لَمْ يَحْمِلِ الْخُبَثَ“ کی بجائے ”لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ“ اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی“ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ (امام صاحب کہتے ہیں) مخرمی نے ہمیں مختصر روایت بیان کی ہے، اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب پانی دو مٹکے ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔“ انہوں نے نبی ﷺ سے پانی اور اس پر آنے جانے والے درندوں اور چوپائیوں کے متعلق سوال کا تذکرہ نہیں کیا۔“

(۹۲) اسنادہ صحیح، ارواء الغلیل: ۲۳۔ صحیح ابی داود: ۵۹، ۵۶۔ سنن الترمذی، کتاب الطھارۃ، باب منہ آخر، رقم الحدیث: ۶۷۔ سنن ابن ماجہ: ۵۱۷۔ سنن الدارمی: ۷۳۲۔ وسنن نسائی: ۵۲۔ والبیھقی فی الکبریٰ، رقم: ۱۱۶۲۔

فوائد:...... ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ دو مٹکے سے زائد پانی میں اگر نجاست گر پڑے تو وہ محض نجاست واقع ہونے سے ناپاک نہیں ہوتا، بلکہ اس میں نجاست سمونے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے، البتہ اگر دو مٹکے سے زائد پانی میں اتنی نجاست گرے کہ تینوں اوصاف یعنی رنگ، بو، ذائقہ، میں سے کوئی وصف تبدیل ہو جائے تو وہ پانی نجس ہو جائے گا، نیز دو مٹکوں سے کم پانی میں محض نجاست واقع ہونے سے وہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے، چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ مجاہد، شافعیہ، احناف احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ اور اہل بیت میں سے ہادی موید باللہ ابو طالب اور ناصر کا موقف ہے یہ قلیل (دو مٹکوں سے کم) پانی مجرد نجاست واقع ہونے سے ناپاک ہو جاتا ہے۔ ان کے دلائل حسب ذیل ہیں:

ا۔ ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ اور گندگی ترک کر دیجئے (المدثر: ۵)

۳۔ نیند سے بیدار ہو کر تین مرتبہ ہاتھ دھونے کی روایت۔ (ابن خزیمہ: ۹۹)

۴۔ وہ روایت جس میں بیان ہے کہ کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھونا فرض ہے۔ (ابن خزیمہ: ۹۰)

۵۔ کھڑے پانی میں کوئی پیشاب نہ کرے۔ (ابن خزیمہ: ۹۰)

۶۔ حدیث الباب۔

۷۔ مسند احمد ابو یعلی طبرانی اور مستخرج ابو نعیم کی مرفوع روایت کہ اپنے دل سے فتویٰ طلب کر خواہ تجھے مفتیان کرام کوئی فتویٰ دیں۔

۸۔ نسائی، احمد، ابن حبان، حاکم اور ترمذی میں مروی حدیث کہ شک ترک کر دیجئے حتیٰ کہ شک باقی نہ رہے۔ ان علماء کا موقف ہے کہ مذکورہ بالا احادیث "اَلْمَاءُ طُهُورٌ لَا يُنَجِّسهُ شَيءٌ" کی تخصیص کرتی ہیں کہ دو مٹکے سے زائد پانی میں جب تک اتنی نجاست نہ گرے جو اس کے رنگ، بو اور ذائقہ کو تبدیل کر دے، پانی ناپاک نہیں ہوتا اور دو مٹکوں سے کم پانی میں محض نجاست گرنے سے پانی نجس ہو جاتا ہے۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۳۹)

۲۔ ابن قدامہ حنبلی کہتے ہیں: یہ مسئلہ صریح دلیل سے ثابت ہے کہ دو مٹکوں کی مقدار کے برابر پانی میں نجاست گرنے سے وہ پانی نجس نہیں ہوتا لیکن نجاست واقع ہونے سے اس کے اوصاف تبدیل ہو جائیں تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے خواہ اس کی مقدار کثیر ہی ہو۔ اور دو مٹکوں سے کم پانی میں مجرد نجاست گرنے سے وہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے اگرچہ اس کے اوصاف تبدیل نہ ہی ہوں، نیز نجاست واقع ہونے سے جس پانی کے اوصاف تبدیل ہو جائیں وہ نجس ہو جاتا ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ابن منذر بیان کرتے ہیں۔ اہل علم کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ قلیل و کثیر پانی میں اتنی نجاست واقع ہو جائے، جو اس کے ذائقے رنگ یا بو کو تبدیل کر دے تو وہ پانی اس حالت میں ہمیشہ نجس رہتا ہے۔ (المغنی مع الشرح الکبیر: ۱/ ۵۳)

۳۔ ابن قدامہ حنبلی بیان کرتے ہیں: قلتین (دو مٹکوں) کی تحدید دلیل ہے کہ دو مٹکوں سے قلیل مقدار میں پانی

(نجاست گرنے سے) نجس ہو جاتا ہے کیونکہ اگر دو مٹکوں کے برابر پانی اور دو مٹکوں سے کم پانی کا حکم مساوی ہوتا تو تحدید چنداں مفید نہ تھی۔(المغنی مع الشرح الکبیر: ۱/ ٥٤)

٧٢..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ، وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلَى اَنَّ قَوْلَهُ ﷺ: ((وَالْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)) لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ. عَلَى مَا بَيَّنْتُهُ قَبْلُ. اَرَادَ الْمَاءَ الَّذِيْ يَكُوْنُ قُلَّتَيْنِ فَصَاعِدًا.

کھڑے پانی میں جنبی کے نہانے کی ممانعت کا بیان، عام الفاظ کے ساتھ جبکہ اس سے مراد خاص ہے۔ اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان "پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی" کے الفاظ عام ہیں جبکہ ان سے مراد خاص ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے کہ آپ کی مراد وہ پانی ہے جو دو مٹکے یا اس سے زیادہ ہو۔

۹۳- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ، قَالَ: كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ، تَنَاوُلًا.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں غسل نہ کرے جبکہ وہ جنبی ہو۔" اس نے عرض کی: اے ابو ہریرہ! پھر وہ کیسے (غسل) کرے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ (اس میں سے) پانی لے لے (اور باہر بیٹھ کر غسل کرے۔)

فوائد:......

۱۔ جنبی حالت میں کھڑے پانی میں نہانے کی ممانعت ہے۔ بلکہ جنبی کو چاہیے کہ وہ پانی لے کر پانی کے ایک طرف ہو کر نہائے اس لیے کہ اگر اس کے جسم پر جنابت وغیرہ کی آرائش ہو تو دو مٹکوں سے کم مقدار میں پانی میں وہ آلائش گرتے ہی پانی نجس ہو جائے گا اور اس پانی سے طہارت حاصل نہیں ہوگی، لہٰذا اس کا غسل کرنا بے فائدہ ہوگا۔

۲۔ بہتے ہوئے پانی میں غوطہ لگانا یا اس میں کھڑے ہو کر نہانا جنبی کے لیے جائز ہے۔

---

(۹۳) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب النهي عن الاغتسال في الماء الراكد: ۲۸۳۔ سنن نسائی: ۲۲۰۔ سنن ابن ماجه: ٦٠٥۔ وابن حبان، رقم: ۱۲٥۲۔ والبیهقی فی الکبری، رقم: ۱۰٦۳۔

۷۳.....بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ قَدْ بِيْلَ فِيْهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ مِنْهُ بِذِكْرِ لَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ .

اس کھڑے پانی سے وضو کرنے اور پینے کی ممانعت کا بیان

جس میں پیشاب کیا گیا ہو، اس کا بیان عام الفاظ کے ساتھ ہے جبکہ مراد خاص ہے

۹۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عَيَّاضٍ عَنِ الْحَارِثِ ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ ذِبَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ أَوْ يَشْرَبُ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: '' تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرے یا اس سے پیے۔''

فوائد:......مکرر (٦٦)

۷۴.....بَابُ الْأَمْرِ غَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ

کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے دھونے کا حکم ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ بِغَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ تَطْهِيْرًا لِلْإِنَاءِ ، لَا عَلٰى مَا ادَّعٰى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الْأَمْرَ بِغَسْلِهِ أَمْرُ تَعَبُّدٍ وَأَنَّ الْإِنَاءَ طَاهِرٌ ، وَالْوُضُوْءَ وَالْاِغْتِسَالَ بِذٰلِكَ الْمَاءِ جَائِزٌ ، وَشُرْبَ ذٰلِكَ الْمَاءِ طَلْقٌ مُبَاحٌ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا کتے کے برتن میں منہ ڈالنے سے اسے دھونے کا حکم برتن کی پاکیزگی اور صفائی کے لیے ہے، اس لیے نہیں، جیسا کہ بعض علما نے دعویٰ کیا ہے، کہ برتن کو دھونے کا حکم امر تعبدی ہے اور برتن پاک ہے، اس پانی سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے، اور اس پانی کو پینا مطلقا جائز ہے!

۹۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ صَدَقَةَ ، وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ السُّلَيْمِيُّ ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ ، نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَحَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ.........

---

(٩٤) اسناده صحيح، صحيح ابي داود: ٦٣۔ سنن ترمذی، كتاب الطهارة، باب ماجاء في كراهية البول في الماء الراكد: ٦٨۔ سنن النسائي: : ٥٧۔ مسند احمد: ٧٢١٣۔ وابن حبان: ١٢٤٨، ١٢٥٣۔ وابن ماجه: ٣٤٤.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: طَهُوْرُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ أَنْ يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، الْأُوْلَى مِنْهُنَّ بِالتُّرَابِ. وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: أَوَّلُهَا بِتُرَابٍ. وَقَالَ الْقُطَعِيُّ: أَوَّلُهَا بِالتُّرَابِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کے برتن میں جب کتا منہ ڈال دے تو اسکی پاکیزگی یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے۔ پہلی بار مٹی سے (صاف کیا جائے) دورقی کی روایت میں ہے ''اولھا بتراب'' اور قطعی کی روایت میں ''اولھا بالتراب'' ہے۔ ''پہلی بار مٹی سے'' (دونوں کا معنی ایک ہے۔)

۹۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: طَهُوْرُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ كَلْبٌ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تم میں سے کسی شخص کے برتن میں جب کتا منہ ڈال کر پی لے تو اس کی پاکیزگی اور صفائی یہ ہے کہ وہ اسے سات مرتبہ دھولے۔''

۹۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ، نَا الْهَمَّامُ - يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ مَرْوَانَ - حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَإِنَّ طَهُوْرَهُ أَنْ يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوَّلُهَا بِتُرَابٍ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: ''جب کتا کسی برتن سے پی لے تو اس کی پاکیزگی یہ ہے کہ وہ سات بار دھویا جائے، پہلی مرتبہ مٹی سے (صاف کیا جائے)۔''

۷۵.....بَابُ الْأَمْرِ بِإِهْرَاقِ الْمَاءِ الَّذِي وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ

جس پانی میں کتا منہ ڈال دے اسے بہانے اور برتن کو دھونے کا حکم

وَغُسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ، وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلَى نَقْضِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمَاءَ طَاهِرٌ وَالْأَمْرُ بِغَسْلِ

(۹۵) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب: ۲۷۹۔ سنن ابی داود: ۷۱، ۷۳۔ مسند احمد: ۲/۲٦٥۔ والترمذی: ۹۱۔ وابن حبان: ۱۲۹۷.

(۹٦) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب: ۲۷۹۔ صحيح البخاری: ۱۷۲۔ سنن ابی داود: ٦٥۔ مسند احمد: ۲/۲٤٥، ٤٦۰۔ وابن حبان: ۱۲۹٤۔ والترمذی: ۳٦٤.

(۹۷) صحيح البخاری، كتاب الوضوء، اذا شرب الكلب فی اناء احدكم به فليغسله سبعًا: ۱۷۲۔ صحيح مسلم: ۲۷۹۔ سنن نسائی: ٦۳۔ سنن ابن ماجه: ۳٥۸۔ مسند احمد: ۲/۲٤٥، ٤٦۰.

الْإِنَاءِ تَعَبُّدٌ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَأْمُرَ النَّبِيُّ ﷺ بِهِرَاقَةِ مَاءٍ طَاهِرٍ غَيْرِ نَجِسٍ .

اس میں ان علماء کے موقف کے خلاف دلیل ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ پانی پاک ہے اور برتن کو دھونا تعبدی امر ہے، کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ نبی ﷺ پاک، غیر نجس پانی کو بہانے (اور ضائع) کرنے کا حکم دیں۔

۹۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا الأَعْمَشُ عَنْ أَبِي رَزِيْنٍ وَ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُهْرِقْهُ ، وَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ . وَإِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِي فِيهِ حَتَّى يُصْلِحَهُ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں کتا منہ ڈال کر پی لے تو اسے چاہیے کہ اس (مشروب) کو بہا دے، اور اسے اس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہیے، اور جب تم میں سے کسی (کے جوتے) کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ اس (جوتے) میں نہ چلے حتی کہ اسے مرمت کروالے۔''

فوائد:......

۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جس برتن میں کتا منہ ڈال دے، اس میں موجود مشروب اور برتن دونوں نجس ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اس برتن کو سات مرتبہ دھونے اور مشروب کو گرانا اس بات کی قوی دلیل ہے کہ وہ مشروب اور برتن نجس ہو چکے ہیں، نیز یہ احادیث اس موقف کی قوی دلیل ہیں کہ دو مٹکوں سے کم پانی میں محض نجاست گرنے سے وہ پانی نجس ہو جاتا ہے۔

۲۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ جس برتن میں کتا منہ ڈالے اس ناپاک برتن کو سات مرتبہ دھونا واجب ہے، شافعی، احمد اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے لیکن ابوحنیفہ کہتے ہیں: ایسے برتن کو تین بار دھونا کافی ہے۔ نووی بیان کرتے ہیں: مٹی سے دھونے کا مقصد یہ ہے کہ پانی میں مٹی ملائی جائے کہ وہ گدلا ہو جائے اور پانی میں مٹی ڈالنے۔ مٹی پر پانی ڈالنے یا کسی جگہ سے گدلا پانی لے کر برتن دھونے میں کوئی فرق نہیں (برتن کی طہارت کے لیے یہ تمام صورتیں درست ہیں) لیکن نجاست کی جگہ پر محض مٹی ملنا کافی نہیں۔ نیز اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ قلیل پانی میں محض نجاست گرنے سے وہ پانی نجس ہو جاتا ہے، خواہ اس کا کوئی وصف تبدیل نہ ہی ہو۔ کیونکہ کتے کا برتن میں منہ ڈالنے سے غالباً پانی کا کوئی وصف تبدیل نہیں ہوتا۔ (عون المعبود : ١/ ٨٤)

(٩٨) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب: ٩- سنن النسائي: ٦٦- مسند احمد: ٢/٢٥٣، ٤٤٣، ٤٧٧، ٤٨٠- من طريق الأعمش، ومصنف عبدالرزاق ٢٠٢١٦- وابن شيبة: ٢/٢٢٨.

٧٦..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ غَمْسِ الْمُسْتَيْقِظِ مِنَ النَّوْمِ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ غَسْلِهَا.

نیند سے بیدار ہونے والے شخص کا، اپنا ہاتھ دھوئے بغیر اسے برتن میں ڈالنے کی ممانعت

٩٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثاً ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ. هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً .

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ تین مرتبہ دھوئے بغیر برتن میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے (کسی حصے کو لگتا رہا ہے) یہ عبدالجبار کی حدیث ہے۔ انہوں نے اپنی روایت میں رسول اللہ ﷺ کا نام صراحت سے لینے کی بجائے ”روایۃ“ کے لفظ استعمال کیے ہیں۔ (اس کا مطلب ہے کہ یہ روایت مرفوعاً بیان کی گئی ہے۔)

٧٧..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مِنْهُ ، أَيْ أَنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ أَتَتْ يَدُهُ مِنْ جَسَدِهِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان ”وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے“ سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اسے علم نہیں ہے کہ اس کا ہاتھ اس کے جسم پر کہاں لگا ہے

١٠٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

---

(٩٩) صحيح البخاري كتاب الوضوء، باب الاستجمار وترا: ١٥٧۔ صحيح مسلم: كتاب الطهارة، باب كراهة غمس المتوضيء وغيره يده المشكوك في نجاستها...... ٢٧٨۔ سنن ترمذي: ٢٤۔ سنن نسائي: ١۔ والبيهقي في الكبرىٰ رقم: ٢٠٣۔ من طريق أبي سلمة بن عبدالرحمن عن ابي هريرة، وأحمد: ٣٩٥/٢، ٥٠٧۔ وابن ابي شيبة: ٩٨/١۔ وفي ٢٠٣/١٤۔ من طريق سيرين عن ابي هريرة به.

(١٠٠) صحيح البخاري كتاب الوضوء: ١٥٧۔ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب كراهة اغمس المتوضي وغيره يده المشكوك في: ٢٧٨۔ سنن ترمذي: ٢٤۔ سنن نسائي: ١۔ سنن ابي داود: ٩٤۔ سنن ابن ماجه: ٣٨٧۔ مسند احمد: ٤٥٥/٢۔ موطا امام مالك: ٣٣۔ سنن الدارمي: ٧٥٩۔ وابن حبان: ١٠٦٤، ١٠٦٥۔ من طريق خالد الخلداء عن عبدالله بن شفيق.

إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي إِنَائِهِ أَوْفِي وِضُوءِهِ ، حَتَّى يَغْسِلَهَا ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ أَتَتْ يَدُهُ مِنْهُ .

نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے جاگے تو اپنا ہاتھ دھوئے بغیر اپنے وضو کے برتن کے پانی میں نہ ڈالے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ اس کے جسم کے کسی حصے کو لگا ہے۔''

فوائد:......شافعی دیگر کا قول ہے، اہل حجاز پتھروں سے استنجا کرتے تھے اور ان کے علاقے گرم تھے، چنانچہ جب وہ سوتے تو ان کے جسم پسینے سے شرابور ہو جاتے تھے۔ اس وجہ سے یہ اندیشہ لاحق رہتا کہ سونے والے کا ہاتھ نجاست کی جگہ، پھوڑے پھنسی یا کسی گندگی کو لگ سکتا ہے۔ (لہٰذا انہیں نیند سے بیداری کے بعد تین مرتبہ ہاتھ دھونے کا حکم دیا گیا) نیز اس حدیث سے کئی مسائل مستنبط ہوتے ہیں:

(۱)......قلیل پانی میں نجاست پڑنے سے پانی نجس ہو جاتا ہے خواہ قلیل نجاست ہی ہو، جو پانی کے اوصاف ثلاثہ کو تبدیل نہ کرے، تب بھی یہ نجاست قلیل پانی کو ناپاک کر دیتی ہے۔ کیونکہ ہاتھ سے چپکی نجاست نظر نہ آنے کی وجہ سے انتہائی قلیل ہوتی ہے اور اہل حجاز کی عادت تھی کہ وہ چھوٹے برتن استعمال کرتے تھے جن کی مقدار دو مٹکوں سے کم ہوتی تھی۔

(۲)......نجاست پر پانی کا ورود اور پانی میں نجاست کے واقع ہونے میں فرق ہے۔ چنانچہ پانی میں نجاست واقع ہو تو وہ پانی کو نجس کر دیتی ہے اور نجاست پر پانی واقع ہو تو وہ اس نجاست کو زائل کر دیتا ہے۔

(۳)......نجاسات کو سات مرتبہ دھونا عام نہیں، بلکہ یہ شرعی حکم کتے کے برتن میں منہ ڈالنے کے ساتھ خاص ہے۔

(۴)......پتھروں اور ڈھیلوں سے موضع نجاست کی یقینی طہارت نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ جگہ نجس ہی رہتی ہے، البتہ نماز کی ادائیگی کے لیے اس نجاست سے درگزر کیا گیا ہے۔

(۵)......نجاست کو تین مرتبہ دھونا مستحب ہے کیونکہ جب غیر یقینی نجاست کو تین مرتبہ دھونے کا حکم ہے تو حقیقی نجاست پر یہ حکم بالاولیٰ لاگو ہوتا ہے۔ (نووی: ۳/ ۱۷۸)

(۶)...... بیدار ہونے کے بعد تین مرتبہ دھونے سے قبل برتن میں ہاتھ ڈالنا ممنوع ہے اور اس پر اجماع منقول ہے، لیکن جمہور علماء کا موقف ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے تحریمی نہیں چنانچہ اگر کوئی شخص مخالفت کرتا ہوا پانی میں ہاتھ ڈبو دے تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا اور نہ وہ شخص گناہ گار ہوگا۔ (نووی: ۳/ ۱۷۹)

۷۸......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمَاءَ إِذَا خَالَطَهُ فَرْثُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ لَمْ يَنْجَسْ .

اس بات کا بیان کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا گوبر اگر پانی میں مل جائے تو وہ پانی ناپاک نہیں

۱۰۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو

بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِيْ عُتْبَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: حَدِّثْنَا مِنْ شَأْنِ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ. فَقَالَ عُمَرُ: خَرَجْنَا إِلَى تَبُوْكَ فِي قَيْظٍ شَدِيْدٍ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا أَصَابَنَا فِيْهِ عَطَشٌ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّ رِقَابَنَا سَتَنْقَطِعُ حَتّٰى أَنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَذْهَبُ يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلَا يَرْجِعُ حَتّٰى يُظَنَّ أَنَّ رَقَبَتَهُ سَتَنْقَطِعُ. حَتّٰى أَنَّ الرَّجُلَ يَنْحَرُ بَعِيْرَهُ، فَيَعْصِرُ فَرْثَهُ فَيَشْرَبُهُ وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ عَلٰى كَبِدِهِ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَوَّدَكَ فِي الدُّعَاءِ خَيْرًا، فَادْعُ لَنَا. فَقَالَ: أَتُحِبُّ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَرْجِعْهُمَا حَتّٰى قَالَتِ السَّمَاءُ، فَأَظْلَمَتْ ثُمَّ سَكَبَتْ. فَمَلَؤُوْا مَا مَعَهُمْ. ثُمَّ ذَهَبْنَا نَنْظُرُ فَلَمْ نَجِدْهَا جَازَتِ الْعَسْكَرَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَلَوْ كَانَ مَاءُ الْفَرْثِ إِذَا عُصِرَ نَجِسًا، لَمْ يَجُزْ لِلْمَرْءِ أَنْ يَجْعَلَهُ عَلٰى كَبِدِهِ فَيَنْجَسَ بَعْضُ بَدَنِهِ، وَهُوَ غَيْرُ وَاجِدٍ لِمَاءٍ طَاهِرٍ يَغْسِلُ مَوْضِعَ النَّجِسِ مِنْهُ، فَأَمَّا شُرْبُ الْمَاءِ النَّجَسِ عِنْدَ خَوْفِ التَّلَفِ إِنْ لَمْ يُشْرَبْ ذٰلِكَ الْمَاءُ فَجَائِزٌ إِحْيَاءَ النَّفْسِ بِشُرْبِ مَاءٍ نَجِسٍ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب سے عرض کی گئی: ہمیں تنگی کے وقت کے متعلق بیان کریں، تو انہوں نے فرمایا: ہم شدید گرمی میں تبوک کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم نے ایک جگہ پر پڑاؤ ڈالا تو ہمیں پیاس لگی (جبکہ پانی موجود نہ تھا) یہاں تک کہ ہم خیال کرنے لگے کہ عنقریب ہماری گردنیں کٹ جائیں گی (یعنی پیاس سے موت آ جائے گی) حتی کہ ایک شخص پانی کی تلاش میں جاتا، وہ (جلدی) واپس نہ آتا خیال کیا جاتا کہ اس کی گردن کٹ گئی ہے۔ (پھر نوبت یہاں تک پہنچی کہ) ایک شخص اپنے اونٹ کو ذبح کرتا، اس کی لید نچوڑتا اور (پانی) پی لیتا اور جو باقی بچتا اسے اپنے پیٹ پر ڈال لیتا۔ (یہ حالات دیکھ کر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر و بھلائی کی دعا کا عادی بنایا ہے (یعنی آپ بکثرت بھلائی کی دعا فرماتے ہیں) تو ہمارے لیے دعا فرمائیں (کہ اللہ تعالیٰ اس تنگی سے نجات عطا فرمائے۔ آپ نے پوچھا: کیا تم اسے پسند کرتے ہو؟ (کہ میں تمہارے لیے دعا کروں) انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دعا کے لیے) ہاتھ بلند کیے۔ ابھی آپ نے (دعا ختم کر کے) ہاتھ لوٹائے نہیں تھے کہ آسمان پر بادل اُمڈ آئے، اندھیرا چھا گیا اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔ صحابہ کرام نے تمام برتن بھر لیے، پھر ہم نے (پڑاؤ والی جگہ سے) نکل کر دیکھا تو معسکر کے باہر بارش نہیں برسی تھی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے

(۱۰۱) اسناده ضعيف، صحيح ابن حبان، رقم: ۱۳۸۳۔ والحاكم: ۲۶۳/۱۔ رقم: ۵۸۲۔ والبيهقي في الكبرىٰ: ۱۹۴۲۵۔ والطبراني في الأوسط: ۳۲۳/۳.

أَبَاحَ عِنْدَ الْاضْطِرَارِ إِحْيَاءَ النَّفْسِ بِأَكْلِ الْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ إِذَا خِيفَ التَّلَفُ إِن لَّمْ يَأْكُلْ ذٰلِكَ . وَالْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ نَجَسٌ مُحَرَّمٌ عَلَى الْمُسْتَغْنِي عَنْهُ ، مُبَاحٌ لِلْمُضْطَرِّ إِلَيْهِ لِإِحْيَاءِ النَّفْسِ بِأَكْلِهِ . فَكَذٰلِكَ جَائِزٌ لِلْمُضْطَرِّ إِلَى الْمَاءِ النَّجِسِ أَنْ يُحْيِيَ نَفْسَهُ بِشُرْبِ مَاءٍ نَجِسٍ إِذَا خَافَ التَّلَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِتَرْكِ شُرْبِهِ فَأَمَّا أَنَّ يَجْعَلَ مَاءً نَجِسًا عَلَى بَعْضِ بَدَنِهِ وَالْعِلْمُ مُحِيطٌ أَنَّهُ إِن لَّمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ الْمَاءَ النَّجِسَ عَلَى بَدَنِهِ لَمْ يُخَفِّفِ التَّلَفَ عَلَى نَفْسِهِ بِتَرْكِ شُرْبِهِ . فَأَمَّا أَنْ يَجْعَلَ مَاءً نَجِسًا عَلَى بَعْضِ بَدَنِهِ وَالْعِلْمُ مُحِيطٌ بِهِ أَنَّهُ إِن لَّمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ الْمَاءَ النَّجِسَ عَلَى بَدَنِهِ لَمْ يُخَفِ التَّلَفَ عَلَى نَفْسِهِ وَلَا كَانَ فِي إِمْسَاسِ ذٰلِكَ الْمَاءِ النَّجِسِ بَعْضَ بَدَنِهِ إِحْيَاءَ نَفْسَهُ بِذٰلِكَ وَلَا عِنْدَهُ مَاءً طَاهِرًا يَغْسِلُ مَا نَجِسَ مِنْ بَدَنِهِ بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَهٰذَا غَيْرُ جَائِزٍ وَلَا وَاسِعٌ لِأَحَدٍ فِعْلَهُ .

ہیں: ''اگر لید کا نچوڑا ہوا پانی ناپاک ہوتا تو کسی آدمی کے لیے جائز نہیں تھا کہ وہ اسے پیٹ پر ڈالتا، کیونکہ اس طرح تو اس کے بدن کا کچھ حصہ ناپاک ہو جاتا۔ اور اس کے پاس پاک پانی بھی نہیں ہے کہ اس سے ناپاک حصہ دھولے۔ البتہ نجس پانی نہ پینے کی صورت میں جان تلفی کا خطرہ ہو تو زندہ رہنے کے لیے ناپاک پانی پینا جائز ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ، مردار (کا گوشت) خون اور خنزیر کا گوشت کھائے بغیر جان تلفی کا خطرہ ہو تو ان چیزوں کو مجبوری کی حالت میں جان بچانے کے لیے کھانا جائز رکھا ہے۔ حالانکہ مردار، خون اور خنزیر کا گوشت ناپاک ہے اور ان سے مستغنی شخص کے لیے حرام ہیں۔ مضطر شخص کے لیے جان بچانے کے لیے انہیں کھانا جائز ہے۔ اسی طرح موت کے خطرے کے وقت مضطر (مجبور) شخص کے لیے ناپاک پانی پینا بھی جائز ہے۔ تاکہ اسے پی کر اپنی جان بچا سکے لیکن ناپاک پانی اپنے جسم کے کسی حصے پر لگانا جبکہ اسے یقینی علم ہو کہ اگر وہ اسے اپنے بدن پر نہ ڈالے تو اس کی جان کو کوئی خطرہ نہیں اور نہ اس پانی کو جسم کے کسی حصے پر لگانے سے اس کی زندگی کی بقا کا تعلق ہے، اور نہ اس کے پاس پاک پانی ہو کہ وہ اس سے بدن کے ناپاک ہونے والے حصے کو دھولے، تو اس حالت میں ایسے پانی کا استعمال ناجائز ہے اور نہ یہ کام کرنے کی کسی شخص کے لیے کوئی گنجائش ہے۔''

٧٩.....بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ

بلی کے جوٹھے سے وضو کرنے کی رخصت ہے

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ خَرَاطِيمَ مَا يَأْكُلُ الْمَيْتَةَ مِنَ السِّبَاعِ وَمِمَّا لَا يَجُوزُ أَكْلُ لَحْمِهِ مِنَ الدَّوَابِّ وَالطُّيُورِ إِذَا الْمَاءُ الَّذِي دُونَ الْقُلَّتَيْنِ وَلَا نَجَاسَةٌ مَرْئِيَّةٌ بِخَرَاطِيمِهَا وَمَنَاقِيرِهَا إِنَّ ذٰلِكَ لَا يُنَجِّسُ

الْمَاءَ ، إِذِ الْعِلْمُ مُحِيطٌ أَنَّ الْهِرَّةَ تَأْكُلُ الْفَأْرَ ، وَقَدْ أَبَاحَ النَّبِيُّ ﷺ الْوُضُوءَ بِفَضْلِ سُؤْرِهَا ، فَدَلَّتْ سُنَّتُهُ عَلَى أَنَّ خُرْطُوْمَ مَا يَأْكُلُ الْمَيْتَةَ إِذَا مَا مَاسَ الْمَاءَ الَّذِي دُوْنَ الْقُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْ ذٰلِكَ ، خَلَا الْكَلْبِ الَّذِي قَدْ حَضَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْأَمْرِ بِغَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِهِ سَبْعاً ، وَخَلَا الْخِنْزِيْرِ الَّذِي هُوَ أَنْجَسُ مِنَ الْكَلْبِ أَوْ مِثْلُهُ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ مردار کھانے والے درندوں کی سونڈیں اور وہ چوپائے اور پرندے جن کا گوشت کھانا حرام ہے، جب یہ اس پانی کو چھولیں، (اس سے پی لیں) جو دو مٹکوں سے کم ہو اور ان کی سونڈوں اور چونچوں پر نجاست نظر نہ آئے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا، کیونکہ یہ بات مسلم ہے کہ بلی چوہے کھاتی ہے مگر نبی ﷺ نے اس کے جوٹھے پانی سے وضو کرنا جائز رکھا ہے، لہٰذا آپ کی سنت اس بات کی دلیل ہے کہ مردار کھانے والے جانوروں کی سونڈیں جب دو مٹکوں سے کم پانی کو چھولیں تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا، سوائے کتے کے، کہ جس کے برتن میں منہ ڈالنے کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے برتن کو سات مرتبہ دھونے کا حکم دیا ہے، اور خنزیر کے سوا، جو کتے سے بھی زیادہ یا اس جیسا ناپاک ہے۔

۱۰۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُسَافِعِ بْنِ شَيْبَةَ الْحُجْبِيُّ ، قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُمْ: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ ، هِيَ كَبَعْضِ أَهْلِ الْبَيْتِ۔ يَعْنِي الْهِرَّةَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: ''بے شک وہ ناپاک نہیں ہے، وہ تو کچھ گھر والوں (غلاموں، لونڈیوں) کی طرح ہے، یعنی بلی۔'' امام ذہبی میزان میں فرماتے ہیں کہ سلیمان بن مسافع مجہول ہے۔

۱۰۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ حَدَّثَنِي ، أَبِي ....

عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ: كَانَ أَبُوْ قَتَادَةَ يَتَوَضَّأُ مِنَ الْإِنَاءِ وَالْهِرَّةُ تَشْرَبُ مِنْهُ . وَقَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

''حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ برتن سے وضو کیا کرتے تھے جبکہ بلی اس سے پی رہی ہوتی تھی۔'' حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ

(۱۰۲) اسنادہ صحیح، صحیح ابی داود: ۶۸، ۶۹۔ ارواء الغلیل: ۱۷۳۔ سنن ترمذی، کتاب الطھارۃ، باب ماجاء فی سور الھرۃ، رقم الحدیث: ۹۲۔ سنن النسائی: ۶۷۔ سنن ابی داود: ۷۵۔ سنن ابن ماجہ: ۳۶۷۔ مسند احمد: ۲۱۴۹۰۔ موطا امام مالک: ۳۸۔ سنن الدارمی: ۷۲۹.

(۱۰۳) (اسنادہ ضعیف) الضعیفہ: ۱۲،۱۵۔ ضعیف ابن ماجہ: ۸۲/ ۳۶۹۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء بسور الھرۃ والرخصۃ فیہ: ۳۶۸.

ﷺ: اَلْهِرَّةُ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلی گھر کے متاع سے ہے۔''

١٠٤ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي طَلْحَةَ - عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ......... بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ - وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ، فَسَكَبْتُ لَهُ وُضُوْءًا ، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ ، فَأَصْغَى لَهَا أَبُوْ قَتَادَةَ الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ . قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ: أَتَعْجَبِيْنَ يَا بِنْتَ أَخِي ؟ قَالَتْ ، فَقُلْتُ: نَعَمْ . فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ . إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ .

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی بہو حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو میں نے ان کے لیے وضو کا پانی (برتن میں) ڈالا، (اسی دوران) ایک بلی آئی اور اس میں سے پینے لگی، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے لیے برتن جھکا دیا حتی کہ اس نے (سیر ہو کر پانی) پی لیا۔ حضرت کبشہ کہتی ہیں: انہوں نے مجھے اپنی طرف (تعجب بھری نظروں سے) دیکھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: میری بھتیجی! کیا تم (اس منظر پر) تعجب کرتی ہو؟ وہ کہتی ہیں، میں نے کہا: جی ہاں۔ تو انہوں نے کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک وہ نجس نہیں ہے۔ وہ تو تم پر چکر لگانے والے (غلاموں) یا چکر لگانے والیوں (لونڈیوں) میں سے ہے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ بلی اور بلی کا جھوٹا پاک ہے اور بلی کسی برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کا طعام و مشروب ناپاک نہیں ہوتا، اسے استعمال میں لانا درست ہے، امام ترمذی نقل کرتے ہیں کہ صحابہ و تابعین اور شافعی، احمد اور اسحٰق بن راہویہ کا بھی یہی موقف ہے کہ بلی کا جھوٹا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے یعنی ان ائمہ کے نزدیک بلی کا جھوٹا بلا کراہت پاک ہے۔ نیز مالک مع اہل مدینہ، لیث و اہل مصر، اوزاعی اور اہل شام، ثوری اور ان کے ہم مسلک اہل عراق، شافعی اور ان کے موافقین، احمد، اسحاق، ابوثور، ابوعبید، علقمہ، ابراہیم نخعی، عطاء بن یسار اور حسن بصری رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ زاہدی نے ''سومختصر قدوالی'' کی شرح میں اور طحاوی نے تعلیق المسجد میں امام محمد سے بھی یہ قول نقل

(١٠٤) اسناده صحيح، ابى داود: ٦٨، ٦٩- ارواء الغليل: ١٧٣- سنن ترمذي، كتاب الطهارة، باب ماجاء في سور الهرة: ٩٢- سنن نسائي: ٦٧- سنن ابي داود: ٧٥- سنن ابن ماجه: ٣٦٧- مسند احمد: ٥/٢٩٦، ٣٠٩- موطا امام مالك: ٣٨- سنن الدارمي: ٧٢٩.

کیا ہے۔لیکن احناف کا موقف ہے کہ بلی کا جھوٹا مع کراہت پاک ہے اول الذکر علماء نے احادیث الباب سے استدلال کیا ہے اوران کا موقف راجح اور قرین صواب ہے۔(تحفة الاحوذی: ۱/ ۲۲۶)

۸۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ سُقُوْطَ الذُّبَابِ فِي الْمَاءِ لَا يُنَجِّسُهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مکھی کا پانی میں گرنا اسے ناپاک نہیں کرتا

وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلٰى أَنْ لَّا نَجَاسَةَ فِي الْأَحْيَاءِ ، وَإِنْ كَانَ لَا يَجُوْزُ أَكْلُ لَحْمِهٖ ، إِلَّا مَا خَصَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ الْكَلْبَ وَكُلُّ مَا يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْكَلْبِ مِنَ السِّبَاعِ . إِذِ الذُّبَابُ لَا يُؤْكَلُ ، وَهُوَ مِنَ الْخَبَائِثِ الَّتِي أَعْلَمَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ الْمُصْطَفٰى يُحَرِّمُهَا ، فِي قَوْلِهِ: ﴿ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ وَقَدْ أَعْلَمَ ﷺ أَنَّ سُقُوْطَ الذُّبَابِ فِي الْإِنَاءِ لَا يُنَجِّسُ مَا فِي الْإِنَاءِ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ لِأَمْرِهٖ بِغَمْسِ الذُّبَابِ فِي الْإِنَاءِ ، إِذَا سَقَطَ فِيْهِ وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ أَقَلَّ مِنْ قُلَّتَيْنِ .

اور اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ زندہ چیزوں میں پلیدی نہیں ہوتی، اگر چہ وہ ایسا جانور ہو جس کا گوشت کھانا جائز نہ ہو۔سوائے اس جانور کے جسے نبی اکرم ﷺ نے خاص کر دیا ہے جیسے کتا اور ہر وہ درندہ جس پر کتے کے اسم کا اطلاق ہوتا ہے۔ کیونکہ مکھی کھائی نہیں جاتی اور وہ ان ناپاک چیزوں میں سے ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ اس کا نبی مصطفیٰ ﷺ انہیں حرام قرار دے گا، اپنے اس فرمان میں ﴿ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ (الاعراف: ۱۵۷) ”وہ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتے ہیں“ نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ برتن میں مکھی گرنے سے اس میں موجود کھانا اور مشروب ناپاک نہیں ہوتا۔ کیونکہ آپ نے مکھی کو برتن میں ڈبونے کا حکم دیا ہے جب وہ برتن میں گر جائے، اگر چہ پانی دو مٹکوں سے کم ہو۔“

۱۰۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ وَإِنَّهُ يَتَّقِي بِجَنَاحِهِ الَّذِي فِيْهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَنْتَزِعْهُ .

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے چاہیے کہ وہ مکھی کو پوری طرح برتن میں ڈبوئے، پھر اسے باہر نکال لے کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہوتی ہے اور دوسرے پر میں شفاء۔ اور وہ اس پر سے اپنا بچاؤ کرتی

(۱۰۵) صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسه: ۳۳۲۰، ۵۷۸۲۔ سنن ابی داود: ۳۸۴۴۔ سنن ابن ماجه: ۳۵۰۵۔ مسند احمد: ۲/ ۲۲۹، ۲۴۶، ۴۴۳۔ سنن الدارمی: ۱۹۵۱۔

ہے جس میں بیماری ہوتی ہے۔"

فوائد:......۱۔ جن پتنگوں اور حشرات الارض کا موت سے خون نہیں بہتا، اگر وہ پانی کسی کھانے یا مشروب میں گر پڑیں تو وہ چیز نجس نہیں ہوتی، بلکہ ایسے جانوروں کو نکال کر پانی اور مشروب وغیرہ کو زیر استعمال لانا جائز ہے۔

۲۔ دفع ضرر کے لیے مکھی مارنا مباح ہے کیونکہ گرم کھانے یا مشروب میں ڈبونے سے لامحالہ اس کی موت واقع ہوگی، لہٰذا یہ عمل ناجائز نہیں ہے۔

۳۔ مکھی کے دوسرے پر کو ڈبونے کے حکم کی حکمت یہ ہے کہ مشروب وغیرہ میں ڈوبا ہوا پر مہلک اور ضرر رساں ہے اور دوسرے پر میں شفا ہے لہٰذا شفا والے پر کو ڈبونے سے زہریلے پر کا مہلک مادہ زائل ہو جائے گا اور وہ مشروب وغیرہ بے ضرر ہو جائے گا۔

۸۱.....بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ

استعمال شدہ پانی سے وضو کرنا جائز ہے

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمَاءَ إِذَا غُسِلَ بِهِ بَعْضُ أَعْضَاءِ الْبَدَنِ أَوْ جَمِيعُهُ لَمْ يَنْجُسِ الْمَاءُ، وَكَانَ الْمَاءُ طَاهِراً لَا نَجَاسَةَ عَلَيْهِ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب پانی سے جسم کے بعض اعضا یا پورا جسم دھویا جائے تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ اور پانی پاک ہے اس پر کوئی نجاست نہیں ہے۔

۱۰۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ ....

قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: مَرِضْتُ فَجَاءَ نِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِي وَأَبُوْ بَكْرٍ مَاشِيَيْنِ، فَوَجَدَنِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ، فَتَوَضَّأَ فَصَبَّهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ. فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِيْ، كَيْفَ أَمْضِي فِيْ مَالِيْ؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ

"محمد بن منکدر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: "(ایک دفعہ) میں بیمار ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میری عیادت کے لیے تشریف لائے، آپ نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں پایا تو وضو کیا اور (باقی ماندہ) پانی مجھ پر ڈالا۔ (اس سے) مجھے کچھ افاقہ ہوا تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال میں کیسے تصرف کروں، اپنے مال کو

(۱۰۶) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب صب النبي وضوأه على المغمى عليه: ورقم: ۱۹۴، ۵۶۵۱۔ صحيح مسلم: ۱۶۱۶۔ سنن ترمذي: ۲۰۲۲۔ سنن نسائي: ۱۳۸۔ سنن ابي داود: ۲۸۸۶۔ سنن ابن ماجه: ۲۷۱۸۔ مسند احمد: ۳/۳۰۷۔ من طريق سفيان بن عيينه عن محمد بن المنكدر عن جابر.

حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ ﴿إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ﴾ الْآيَةُ ، وَقَالَ مَرَّةً: حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ .

کیسے تقسیم کروں؟ آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، حتیٰ کہ آیت میراث نازل ہوگئی ﴿ان امرؤا هلك....﴾ "اگر کوئی شخص مر جائے جس کی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو اس کے چھوڑے ہوئے مال کا آدھا حصہ اس کا ہے۔" ایک بار انہوں نے یہ کہا کہ "حتیٰ کہ آیت کلالہ نازل ہوئی۔"

فوائد:......۱۔ اس حدیث میں مریض کی تیمارداری کی فضیلت اور عیادت کے لیے چل کر جانے کے استحباب کا بیان ہے۔

۲۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی برکت کے آثار کے ظاہر ہونے کا بیان ہے۔

۳۔ اس حدیث سے شافعیہ وغیرہ نے استدلال کیا ہے کہ وضو اور غسل کے لیے مستعمل پانی طاہر ہے اور اس بارے ابو یوسف اور ابو حنیفہ کا موقف کہ مستعمل پانی نجس ہے، مسترد ہے۔ (نووی: ۱۱/۵٤)

۸۲..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوءِ مِنْ فَضْلِ وَضُوءِ الْمُتَوَضِّيءِ .

وضو کرنے والے کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے

۱۰۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، نَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَا فِي الْقَوْمِ طَهُوْرٌ؟ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِفَضْلِ مَاءٍ فِيْ إِدَاوَةٍ . قَالَ فَصَبَّهُ فِي قَدَحٍ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . قَالَ ثُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ أَتَوْا بَقِيَّةَ الطَّهُوْرِ . فَقَالَ تَمَسَّحُوْا بِهِ ، فَسَمِعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . فَقَالَ: عَلَى رِسْلِكُمْ ، فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ فِي جَوْفِ الْمَاءِ ،

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: (ایک دفعہ) ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر کیا۔ نماز کا وقت ہوا تو آپ نے فرمایا: "کیا لوگوں کے پاس پانی نہیں ہے؟ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ایک شخص برتن میں بچا ہوا پانی لے کر حاضر خدمت ہوا۔ کہتے ہیں: تو اس نے وہ پانی ایک پیالے میں ڈال دیا اور رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا۔ کہتے ہیں: پھر لوگ باقی ماندہ پانی لینے کے لیے آ گئے تو اس نے کہا: اس سے مسح کر لو، رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک پیالے میں پانی کے وسط میں رکھا۔ پھر فرمایا: "مکمل

(۱۰۷) اسنادہ صحیح، سنن الدارمی، کتاب المقدمة، باب ما اکرم اللہ النبی من تفجیر الماء من بین اصابعہ: ۲٦۔ مسند احمد: ۳/۳۵۸، ۲۹۲۔ وابن شیبة: ٦/۳۱٦۔

ثُمَّ قَالَ: أَسْبِغُوْا الطُّهُوْرَ . فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: وَالَّذِيْ أَذْهَبَ بَصَرِيْ ـ قَالَ وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ ـ لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَهُ حَتّٰى تَوَضَّأَ أَجْمَعُوْنَ . قَالَ عُبَيْدَةُ ، قَالَ الْأَسْوَدُ ، حَسِبْتُهُ قَالَ: كُنَّا مِائَتَيْنِ أَوْ زِيَادَةً .

وضو کرو۔" حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جو میری بصارت لے گئی، راوی کہتے ہیں: ان کی بصارت ختم ہو چکی تھی، میں نے رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی ابلتا ہوا دیکھا، آپ نے اپنا دست مبارک (اس وقت تک) نہ اٹھایا جب تک کہ سب لوگوں نے وضو نہ کر لیا۔" عبیدہ کہتے ہیں: اسود نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا: "ہم دوسو یا اس سے زیادہ لوگ تھے۔"

فوائد: ......اس حدیث میں نبی ﷺ کے معجزہ کا ذکر ہے۔ نبی کا معجزہ برحق ہے لیکن اس کا ظہور اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔

۸۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ فَضْلِ وَضُوْءِ الْمَرْأَةِ .

عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے

۱۰۸ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ، قَالَ أَكْبَرُ عِلْمِيْ وَالَّذِيْ يَخْطُرُ عَلَىَّ بَالِيْ ، أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ سَمِعَ........ ابْنَ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ مَيْمُوْنَةَ .

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا کرتے تھے۔"

۸۴..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ بِفَضْلِ غُسْلِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْجَنَابَةِ .

عورت کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے

۱۰۹ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ـ وَهُوَ الزُّبَيْرِيُّ ـ ثَنَا سُفْيَانُ ، وَحَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

---

(۱۰۸) صحیح مسلم، كتاب الحيض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة، رقم: ۳۲۳ـ واحمد: ۱/۳٦٦ـ والدار قطنی: ۱/۵۳ـ والبيهقی: ۸۵۷ـ والبطرانی فی الكبير: ۲۳/٤۲٦ـ من طريق ابن جريج وفيه كان يغتسل.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ - أَوِ اغْتَسَلَ - مِنْ فَضْلِهَا. "هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ: فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ فَضْلِهَا." وَقَالَ أَبُوْمُوْسٰى وَ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ مِنْ فَضْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُ، فَقَالَ: الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ محترمہ نے غسل جنابت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو یا غسل کیا۔'' یہ وکیع کی حدیث ہے۔ احمد بن منیع کی روایت میں ہے: ''نبی ﷺ نے ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا۔'' ابوموسیٰ اور عتبہ بن عبداللہ کی روایت میں ہے کہ ''نبی ﷺ تشریف لائے (اور) ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے لگے تو انہوں نے عرض کی: (اللہ کے رسول! یہ پانی تو میرے غسل جنابت سے بچا ہوا ہے) تو آپ نے فرمایا: ''پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔''

٨٥.....بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ سُؤْرَ الْحَائِضِ لَيْسَ بِنَجَسٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حائضہ عورت کا جوٹھا ناپاک نہیں ہے

وَإِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ بِهِ، إِذْ هُوَ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجَسٍ. إِذْ لَوْ كَانَ سُؤْرُ حَائِضٍ نَجَساً لَمَا شَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ مَاءً نَجَساً غَيْرَ مُضْطَرٍّ إِلٰى شُرْبِهِ.

اور اس سے وضو اور غسل کرنا جائز ہے کیونکہ وہ پاک ہے، ناپاک نہیں ہے، کیونکہ اگر حائضہ عورت کا جوٹھا ناپاک ہوتا تو نبی اکرم ﷺ ناپاک پانی نہ پیتے جبکہ آپ اسے پینے کے لیے مجبور بھی نہ تھے۔

١١٠ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتٰى بِالْإِنَاءِ، فَأَبْدَأُ فَأَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَأْخُذُ الْإِنَاءَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (مشروب کا) برتن لایا جاتا تو میں (اس سے) پینے کی ابتدا کرتی حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔ پھر آپ برتن

(١٠٩) (اسناده صحيح) صحيح ابن ماجه: ٣٧٠- صحيح سنن ترمذى، الطهارة، باب ماجاء في الرخصة في ذلك: ٦٥- سنن النسائى، كتاب المياه، باب رقم: ٣٢٦- سنن ابى داود: ٦٨- مسند احمد: ١/٢٣٥، ٣٠٨، ٢٨٤- سنن الدارمى: ٣٤.

(١١٠) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها وترجيله وطهارة سؤرها: ٤٥٣- سنن النسائى: ٢٧٧- ورقم: ٢٨٠- سنن ابى داود: ٢٥٩- سنن ابن ماجه: ٦٤٣- مسند احمد: ٦/٦٤،٦٧، ٣٠٠،٩٢، ٢١٠- وابن حبان: ١٢٩٣، ١٣٦١.

فِيَّ ، وَاٰخُذُ الْعِرْقَ فَأَعُضُّهُ ، ثُمَّ يَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

پکڑتے اور اپنا منہ اس جگہ لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا (اور مشروب نوش کرتے) اور میں (کھانا کھاتے وقت) ہڈی پکڑتی اور اس سے (گوشت) نوچتی۔ پھر (رسول اللہ ﷺ وہ ہڈی لے لیتے اور) اپنا منہ اسی جگہ رکھتے جہاں میں نے منہ رکھا تھا۔(اور کھایا تھا)''امام صاحب فرماتے ہیں: ہمیں سلم بن جنادہ نے بھی اسی سند سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

فوائد :...... حائضہ عورت کا جھوٹا پاک ہے، نیز حائضہ عورت سے میل جول رکھنا اور اس کا جھوٹا کھانا پینا جائز ہے، اس میں کسی قسم کی کوئی کراہت وقباحت نہیں ہے۔

٨٦..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ ، إِذْ مَاؤُهُ طَهُوْرٌ، مَيْتَتُهُ حِلٌّ

سمندر کے پانی سے غسل اور وضو کرنے کی رخصت ہے کیونکہ اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔

ضِدُّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ الْوُضُوْءَ وَالْغُسْلَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ ، وَزَعَمَ أَنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا ، وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعَةَ أَبْحُرٍ ، سَبْعَةَ نِيْرَانٍ . وَكُرْهُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَائِهِ لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ زَعْمُ .

اس شخص کے قول کے برعکس جو سمندر کے پانی سے وضو اور غسل کرنے کو مکروہ سمجھتا ہے اس کا دعویٰ ہے کہ سمندر کے نیچے آگ ہے، اور آگ کے نیچے سمندر ہے، اس طرح سات سمندر اور سات آگ ہیں۔اس مزعومہ علت کی وجہ سے وہ سمندر کے پانی سے وضو اور غسل کرنا مکروہ سمجھتا ہے۔

١١١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ ۔مِنْ اٰلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ۔ أَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ أَبِيْ بَرْدَةَ۔ وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ ۔ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُوْلُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ ، وَنَحْمِلُ الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ ، فَإِنْ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ

---

(١١١) (اسناده صحيح) صحيح ابوداود: ٧٦۔ الصحيحه : ٤٨٠ ارواء الغليل: ٩۔ سنن ترمذى، كتاب الطهارة، باب ماجاء فى ماء البحر انه طهور: ٦٩۔ سنن النسائى: ٥٩۔ سنن ابى داود: ٧٦۔ سنن ابن ماجة: ٣٨٦، ٣٢٤٦۔ مسند احمد: ٢/ ١٣٧۔ موطا امام مالك: ٤٠۔

تَوَضَّأْنَا مِنْهُ عَطِشْنَا ، أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ ؟ فَقَالَ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ ، وَالْحَلَالُ مَيْتَتُهُ . هٰذَا حَدِيْثُ يُوْنُسَ . وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ . وَلَمْ يَقُلْ مِنْ اٰلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ ، وَلَا مِنْ بَنِي عَبْدِالدَّارِ . وَقَالَ: نَرْكَبُ الْبَحْرَ أَزْمَاناً .

تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں گے، تو کیا ہم سمندری پانی سے وضو کرلیں؟ آپ نے فرمایا: ''اس کا پانی پاک ہے، اس کا مردار حلال ہے۔'' یہ یونس کی حدیث ہے۔امام صاحب کہتے ہیں: یحییٰ بن حکیم نے اپنی روایت میں ''حدث'' کی بجائے ''عن صفوان بن سلیم بیان کیا ہے۔ انہوں نے سعید بن سلمہ کے نام کے ساتھ ''من اٰل ان الازرق'' اور مغیرہ کے نام کے ساتھ ''من بنی عبدالدار'' نہیں کیا' (یعنی ان کے قبیلوں کا نام نہیں لیا)۔ نیز ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ: ''ہم مدتوں سمندری سفر میں رہتے ہیں۔''

۱۱۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ، نَا أَبُوْ الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ مُقْسِمٍ ، ـ قَالَ أَحْمَدُ: يَعْنِي عُبَيْدُاللّٰهِ.........

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبَحْرِ ، قَالَ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ وَالْحَلَالُ مَيْتَتُهُ .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے سمندر کے متعلق پوچھا گیا' آپ نے فرمایا: ''اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔''

فوائد:......اس حدیث سے کئی مسائل مستنبط ہوتے ہیں:

۱۔ سمندر کا پانی طاہر ومطہر ہے۔

۲۔ تمام سمندری حیوانات جن کی زندگی کا مدار پانی پر ہے، حلال ہیں۔ مالک، شافعی اور احمد رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے کہ تمام سمندری مردار حلال ہیں لیکن ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مچھلی کے سوا تمام سمندری مردار حرام ہیں۔

۳۔ مفتی سے جب کسی مسئلہ کے بارے سوال کیا جائے اور مفتی سمجھے کہ سائل کو اس سوال کے ساتھ مسئلہ کی مزید وضاحت کی حاجت ہے تو اسے اضافی مسئلہ سے روشناس کرانا مستحب عمل ہے، کیونکہ جو سائل کے جواب میں آپ کا یہ ارشاد کہ سمندر کا مردار حلال ہے، مزید فائدہ کے طور پر تھا اور یہ اضافی معلومات شکاریوں کے لیے مفید تھیں اور سائل بھی شکاری تھا۔ نیز یہ چیز فتویٰ کے محاسن میں شامل ہے۔ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ حدیث اصول

(۱۱۲) (اسنادہ حسن صحیح) الصحیحۃ ۴۸۰۔ ارواء الغلیل: ۹۔ سنن ترمذی، کتاب الطھارۃ: باب ماجاء فی ماء البحر انہ طھور: ٦٤۔ سنن نسائی: ۳۳۰۔ سنن ابی داود: ٧٦۔ سنن ابن ماجہ: ۳۸۸۔ مسند احمد: ۳/۳۷۳۔ موطا امام مالک: ۳۷.

طہارت کی اہم اصل ہے جو کئی احکام اور اہم قواعد پر مشتمل ہے۔(عون المعبود : ۱/ ۹۵)

۴۔ میٹھے پانی کی موجودگی میں سمندر کے کڑوے پانی سے وضو کرنا جائز ہے کیونکہ سمندر کا پانی مطلق طاہر ہے اور کوئی ایسی قید موجود نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ میٹھے پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں سمندر کے پانی سے وضو کیا جائے۔

۸۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ مِنَ الْمَاءِ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِي أَوَانِيْ أَهْلِ الشِّرْكِ وَأَسْقِيَتِهِمْ ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْإِهَابَ يَطْهُرُ بِدِبَاغِ الْمُشْرِكِيْنَ إِيَّاهُ .

مشرکوں کے برتنوں اور مشکیزوں میں موجود پانی سے وضو اور غسل کرنے کی رخصت ہے، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ مشرکوں کی دباغت سے چمڑے پاک صاف ہو جاتے ہیں

۱۱۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رِجَاءٍ.........

حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَدَعَا فُلَاناً وَدَعَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: اِذْهَبَا فَابْغِيَا لَنَا الْمَاءَ . فَانْطَلَقَا ، فَلَقِيَا امْرَأَةً بَيْنَ سَطِيْحَتَيْنِ ۔أَوْ بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ۔ عَلَى بَعِيْرٍ ، فَقَالَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: عَهْدِيْ بِالْمَاءِ أَمْسِ هٰذِهِ السَّاعَةَ ، وَنَفَرُنَا خُلُوْفاً . فَقَالَا لَهَا: انْطَلِقِيْ . فَقَالَتْ: أَيْنَ؟ قَالَا لَهَا: إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . قَالَتْ: هٰذَا الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ؟ قَالَا لَهَا: هُوَ الَّذِي تَعْنِيْنَ . فَانْطَلَقَا ، فَجَاءَا بِهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ نے فلاں شخص اور حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: ”جاؤ ہمارے لیے پانی تلاش کر کے لاؤ۔ تو وہ دونوں (پانی کی تلاش میں) چلے گئے۔ وہ ایک عورت سے ملے جو دو مشکیزوں یا پانی کے دو تھیلوں کے درمیان اونٹ پر سوار (جارہی) تھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا: پانی کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ کل اس وقت میں پانی (کے چشمے) پر تھی۔ اور ہمارے مرد پیچھے ہیں۔ حضرت علی نے اسے کہا: چلو، اس نے دریافت کیا: کہاں؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں۔ اس نے کہا: یہ وہی شخص ہے جسے صابی (بے دین) کہا

(۱۱۳) صحيح البخاري: كتاب التيمم، باب الصعيد الطيب وضوء المسلم يكفيه عن الماء، رقم: ۳۴۴، ۳۴۸، ۳۵۷۱۔ صحيح مسلم، باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها: ۶۸۲۔ مسند احمد: ۴/ ۴۳۴۔ والدارمي: ۷۴۳۔ من طريق يحيى بن سعيد عن عوف.

وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ: اسْتَنْزِلُوْهَا مِنْ بَعِيْرِهَا، وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِإِنَاءٍ، فَجَعَلَ فِيْهِ أَفْوَاهَ الْمَزَادَتَيْنِ -أَوِ السَّطِيْحَتَيْنِ- قَالَا: ثُمَّ مَضْمَضَ، ثُمَّ أَعَادَ فِي أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ -أَوِ السَّطِيْحَتَيْنِ-، ثُمَّ أَطْلَقَ أَفْوَاهَهُمَا. ثُمَّ نُوْدِيَ فِي النَّاسِ: أَنِ اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا. وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ.

جاتا ہے؟انہوں نے جواب دیا: ہاں وہی ہے جسے تم سمجھی ہو۔تو وہ دونوں (اس عورت کو لے کر) چلے، اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اسے لے آئے، اور آپ کو ساری بات بتائی۔آپ نے فرمایا: اسے کہو کہ اپنے اونٹ سے اتر جائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن منگوایا، اور تھیلیوں یا مشکیزوں کے منہ اس میں رکھ دیے۔انہوں نے کہا: پھر آپ نے کلی کی اور پانی دوبارہ تھیلوں یا مشکیزوں میں ڈال دیا۔ پھر ان کے منہ کھول دیے گئے پھر لوگوں میں اعلان کر دیا گیا کہ خود پیو اور (جانوروں کو) پلا لو۔" راوی نے مکمل طویل حدیث بیان کی۔

۸۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ.

مردار کے دباغت شدہ چمڑے میں موجود پانی سے وضو کرنا جائز ہے

۱۱۴- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَخِيْهِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْ سِقَاءٍ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهُ مَيْتَةٌ. قَالَ: دِبَاغُهُ يَذْهَبُ بِخُبْثِهِ أَوْ نَجَسِهِ أَوْ رِجْسِهِ.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مشکیزے سے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو آپ سے عرض کی گئی: یہ مردار (جانور کے چمڑے سے بنا ہوا مشکیزہ) ہے۔آپ نے فرمایا: اس کی دباغت، اس کی پلیدی، ناپاکی اور گندگی دور کر دیتی ہے۔"

فوائد:......۱۔مشرکین کے برتن پاک ہیں البتہ ان کے ناپاک ہونے کی صریح نص موجود ہو تو ٹھیک ورنہ انہیں طہارت پر محمول کیا جائے گا۔

۲۔ مردار کا چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے۔کیونکہ مشرکہ عورت کے مشکیزے مشرکین کے ذبیحوں کے تھے اور مشرکین کے ذبیحے مردار ہوتے ہیں لہٰذا یہ حدیث دلیل ہے کہ دباغت کے بعد مردار جانوروں کے چمڑے پاک ہو جاتے

(۱۱۴) اسناده صحيح، غاية المرام: ۲۷۔ صحيح الجامع الصغير: ۳۳۵۸۔ مسند احمد: ۱/۲۳۷، ۳۱۴۔ والبيهقي: ۳۴، ۵۱۔ والحاكم: ۱/۱۶۱۔ مثله من طريق يحيى بن آدم.

ہیں اور انہیں زیر استعمال لانا جائز ہے۔

۳۔ مشرک اعتقادی نجس ہے، اس کا جسم نجس نہیں، اس لیے کہ مشرکہ عورت کے ہاتھ مشکیزے بھرتے وقت پانی کو لگتے تھے اور وہ پانی دو مٹکوں سے کم تھا لہٰذا اگر مشرک جسمانی لحاظ سے نجس ہوتے تو یہ پانی استعمال کرنا ناجائز ہوتا۔ لہٰذا یہ حدیث دلیل ہے کہ مشرکین اعتقادی لحاظ سے ہی نجس ہیں۔

۴۔ اس حدیث میں نبی ﷺ کے عظیم معجزہ اور علامت نبوت کا بیان ہے۔ پانی کی عدم دستیابی اور سخت حاجت کے وقت پانی کے مالک سے زبردستی پانی حاصل کرنا جائز ہے اور اس کے عوض میں اتنی رقم وغیرہ ادا کر دی جائے۔

۸۹.....بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ أَبْوَالَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ لَيْسَ بِنَجِسٍ ، وَلَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ إِذَا خَالَطَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب ناپاک نہیں ہے اور اگر وہ پانی میں مل جائے تو پانی پلید نہیں ہوتا

إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِشُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ مَعَ أَلْبَانِهَا ، وَلَوْ كَانَ نَجِسًا لَمْ يَأْمُرْ بِشُرْبِهِ ، وَقَدْ أَعْلَمَ أَنْ لَّا شِفَاءَ فِي الْمُحَرَّمِ ، وَقَدْ أَمَرَ بِالْاِسْتِشْفَاءِ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ ، وَلَوْ كَانَ نَجِساً كَانَ مُحَرَّمًا ، كَانَ دَاءً لَا دَوَاءً ، وَمَا كَانَ فِيهِ شِفَاءٌ كَمَا أَعْلَمَ ﷺ لِمَا سُئِلَ: أَيُتَدَاوٰى بِالْخَمْرِ ؟ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ دَاءٌ وَلَيْسَتْ بِدَوَاءٍ .

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اونٹوں کے پیشاب کو ان کے دودھ کے ساتھ پینے کا حکم دیا ہے، اور اگر ان کا پیشاب ناپاک ہوتا تو آپ اسے پینے کا حکم نہ دیتے، جبکہ آپ یہ بیان فرما چکے ہیں کہ حرام چیز میں شفا نہیں ہے۔ اور اونٹوں کے پیشاب سے شفا حاصل کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ لہٰذا اگر وہ ناپاک ہوتا تو حرام ہوتا اور شفا کی بجائے بیماری ہوتا، اور اس میں شفا نہ ہوتی جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ جب آپ سے سوال کیا گیا: (اے اللہ کے رسول!) کیا شراب کو بطور دوا استعمال کر لیا جائے؟ تو آپ نے فرمایا: شراب تو بیماری ہے، دوا نہیں ہے۔

۱۱۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا يَزِيدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - نَا سَعِيدٌ ، نَا قَتَادَةُ أَنَّ.........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ أُنَاساً - أَوْ رِجَالًا - مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلٰى

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عکل اور عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ یا کچھ آدمی مدینہ منورہ میں رسول

(۱۱۵) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب أبوال الابل والدواب والغنم ومرابضها، رقم: ۳۳، ۴۱۹۲، ۵۷۲۷۔ صحیح مسلم: ۱۶۷۱۔ سنن ترمذی: ۷۲۔ سنن النسائی: ۳۰۵۔ سنن ابی داود: ۴۳۶۸۔ سنن ابن ماجه: ۲۵۷۸۔ مسند احمد: ۳/۵۷۷، ۱۷۰۳، ۲۳۳۔ من طریق بذید بن زریع.

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ، فَتَكَلَّمُوْا بِالْإِسْلَامِ، وَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ، وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيْفٍ فَاسْتَوْخَمُوْا الْمَدِيْنَةَ، فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوْا فِيْهَا فَيَشْرَبُوْا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم مویشیوں والے لوگ ہیں (مویشی پالتے ہیں) اور کھیتی باڑی کرنے والے نہیں ہیں۔ پھر انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی (تو وہ بیمار ہو گئے) رسول اللہ ﷺ نے انہیں کچھ اونٹ اور ایک چرواہا دینے کا حکم دیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ ان اونٹوں کے ساتھ (مدینہ منورہ سے باہر) چلے جائیں اور ان کے پیشاب اور دودھ پئیں۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد:......اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ ماکول اللحم جانوں کا پیشاب پاک ہے۔عشرہ، نخعی، اوزاعی، زہری، مالک، احمد، محمد، زفر رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے نیز شافعیہ میں سے ابن خزیمہ، ابن منذر، ابن حبان، اصطخری اور رویانی رحمہ اللہ بھی اس موقف کے قائل ہیں۔ اونٹوں کا پیشاب تو اس مذکورہ نص کی رو سے پاک ہے اور دیگر ماکول اللحم جانوروں کا پیشاب قیاس کی رو سے طاہر ہے۔ابن منذر کہتے ہیں یہ زعم کہ اونٹوں کے پیشاب کا استعمال مذکورہ قوم کے ساتھ خاص تھا۔ درست نہیں، کیونکہ خصائص دلیل سے ثابت ہوتے ہیں۔(نیل الاوطار: ١/ ٦٠)

نوٹ: ......اونٹنی کا دودھ بعض بیماریوں کے لیے شفا ہے۔ اگر اس میں اونٹنی کے پیشاب کے کچھ قطرے شامل کر لیے جائیں تو اس امیزے کے استعمال سے عمل اور ردعمل کے سائنسی اصول کے مطابق علاج مفید ہوتا ہے۔ جدید طبی تحقیق اس کا اعتراف کرتی ہے۔

٩٠.....بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي إِجَازَةِ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ

ایک مد پانی سے وضو کرنے کی اجازت کے متعلق نبی ﷺ سے مروی حدیث کا بیان

أَوْهَمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ تَوْقِيْتَ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ تَوْقِيْتٌ لَا يَجُوْزُ الْوُضُوْءُ بِأَقَلَّ مِنْهُ.

بعض علماء کو وہم ہوا ہے کہ وضو کے لیے ایک مد پانی کی مقدار مقرر کرنا ایسی تعیین ہے جس سے کم پانی وضو کرنا جائز نہیں ہے۔

١١٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ - نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيْكٍ، قَالَ، سَمِعْتُ.........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

(١١٦) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، رقم: ٣٢٥۔ سنن النسائي: ٧٢۔ مسند احمد: ١١٢/٣، ٤١٦، ٢٩٠، ٣/١٧٩۔ من حديث شريك به۔ سنن الدارمي: ٦٨٦۔ وصحيح البخاري: ٢٠١۔ وابن حبان: ١٢٠٣۔

يَتَوَضَّأُ بِمَكُوْكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الْمَكُوْكُ فِي هٰذَا الْخَبَرِ الْمُدُّ نَفْسُهُ .

رسول اللہ ﷺ ایک مد سے وضو اور پانچ مد سے غسل کیا کرتے تھے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس حدیث میں مذکورہ "مکوک" سے مراد "مد" ہی ہے۔

فوائد: ......مد نبوی کا وزن ایک رطل اور تہائی رطل تھا۔ اس طرح مد نبوی کا وزن ۹ چھٹانک یا 24.880 گرام ہے۔ جب کہ مد بغدادی ۱۳ چھٹانک ۲ تولے اور ۶ ماشے یعنی 787.320 گرام کا ہوتا ہے۔

۹۱.....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ تَوْقِيْتَ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ ، أَنَّ الْوُضُوْءَ بِالْمُدِّ يَجْزِئُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو کرنے کے لیے ایک مد پانی کی مقدار مقرر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایک مد پانی سے کیا گیا وضو درست ہے

لا إِنَّهُ لا يَسَعُ الْمُتَوَضِّيءُ أَنْ يَزِيْدَ عَلَى الْمُدِّ أَوْ يَنْقُصَ مِنْهُ إِذْ لَوْ لَمْ يُجْزِئُ الزِّيَادَةُ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَا النُّقْصَانُ مِنْهُ ، كَانَ عَلَى الْمَرْءِ إِذَا أَرَادَ الْوُضُوْءَ أَنْ يَكِيْلَ مُدًّا مِنَ الْمَاءِ فَيَتَوَضَّأُ بِهِ ، لا يَبْقٰى مِنْهُ شَيْئًا . وَقَدْ يَرْفِقُ الْمُتَوَضِّيُّ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْمَاءِ فَيَكْفِي أَعْضَاءَ الْوُضُوْءِ وَيَخْرُقُ بِالْكَثِيْرِ فَلَا يَكْفِي لِغَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ .

یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک مد سے کم و بیش پانی وضو کرنے والا استعمال نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اگر ایک مد پانی میں کمی و بیشی درست نہ ہوتی تو وضو کرنے والے کے لیے ضروری ہو جاتا کہ وضو کرنے سے پہلے ایک مد پانی ناپے پھر اس سے اس طرح وضو کرے کہ باقی کچھ نہ بچے۔ حالانکہ بعض اوقات وضو کرنے والا تھوڑا پانی احتیاط سے استعمال کرتا ہے تو وہ اعضائے وضو کو دھونے کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ زیادہ پانی بے اعتدالی سے استعمال کرتا ہے تو وہ اعضائے وضو کو دھونے کے لیے ناکافی ہو جاتا ہے۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ مِنْ كِتَابِهِ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ وَ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُجْزِئُ مِنَ الْوُضُوْءِ الْمُدُّ وَمِنَ الْجَنَابَةِ الصَّاعُ . فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: لا يَكْفِيْنَا ذٰلِكَ يَا جَابِرُ ؟ فَقَالَ: قَدْ كَفٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وضو کے لیے ایک مد اور (غسل) جنابت کے لیے ایک صاع (پانی) کافی ہے۔ ایک شخص نے انہیں کہا: اے جابر! ہمیں (پانی کی) یہ مقدار کافی نہیں ہے۔ تو انہوں

(۱۱۷) مسند احمد: ۳/۳۰۳۔ عن هشيم به، سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب ما يجزى من الماء فی الوضوء: ۹۳۔ والحاكم: ۱/۱۶۱۔ وللحديث شواهد كثيرة.

مِنْكَ وَأَكْثَرَ شَعْراً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي قَوْلِهِ ﷺ: يُجْزِئُ مِنَ الْوُضُوْءِ الْمُدُّ ، دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ تَوْقِيْتَ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ ، أَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُ ، لَا أَنَّهُ يَجُوْزُ النُّقْصَانُ مِنْهُ وَلَا الزِّيَادَةُ فِيْهِ .

نے فرمایا: ''تم سے بہتر و اعلیٰ اور زیادہ بالوں والی شخصیت (نبی ﷺ) کو یہ پانی کافی تھا۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ کے فرمان ''وضو کے لیے ایک مد کافی ہے'' میں یہ دلیل ہے کہ وضو کے لیے ایک مد پانی کی مقدار مقرر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مقدار کافی ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ اس مقدار سے کم و بیش پانی استعمال کرنا جائز نہیں۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ وضو اور غسل کے لیے کم از کم پانی استعمال کرنا چاہیے اور حتی المقدور اتنا پانی استعمال کیا جائے جس سے طہارت حاصل ہو جائے، پانی کا اسراف مکروہ فعل ہے۔ پھر وضو کے لیے مد اور غسل کے لیے صاع کی تعیین وتقیید درست نہیں، کیونکہ آپ کا غسل کے لیے صاع سے زیادہ اور وضو کے لیے مد سے زیادہ پانی استعمال کرنا ثابت ہے بلکہ حاصل کلام یہ ہے کہ نجاست کے ازالہ اور حصول طہارت کے لیے پانی کے استعمال میں انتہائی احتیاط برتی جائے۔

نوٹ:...... حجازی صاع سوا دو سیر (دو سیر چار چھٹانک) کا ہوتا ہے اور عراقی صاع تین سیر چھ چھٹانک کا ہوتا ہے۔

۹۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ بِأَقَلَّ مِنْ قَدْرِ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ .

ایک مد سے کم پانی سے وضو کرنے کی رخصت

۱۱۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ زَيْدٍ - وَهُوَ حَبِيْبُ بْنُ زَيْدٍ - عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِثُلُثَيْ مُدٍّ فتوضاء ، فَجَعَلَ يَدْلُكُ ذِرَاعَهُ .

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس دو تہائی مد پانی لایا گیا۔ آپ نے اس سے (وضو کیا اور) اپنے بازوؤں کو اچھی طرح ملا۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ ایک مد سے کم پانی سے وضو کرنا جائز ہے اور وضو میں اعضائے وضو پر فقط پانی بہانا کافی نہیں، انہیں ہاتھ سے ملنا بھی لازم ہے۔

۹۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ لَا تَوْقِيْتَ فِي قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِي يَتَوَضَّأُ بِهِ الْمَرْءُ فَيَضِيْقُ عَلَى الْمُتَوَضِّئِ أَنْ يَزِيْدَ عَلَيْهِ أَوْ يَنْقُصَ مِنْهُ

(۱۱۸) اسناده صحيح، الحاكم: ۱/۱۶۱۔ مثله من طريق يحيى بن أبي زائدة، وابن حبان: ۱۰۸۲، ۱۰۸۳۔ والبيهقي في الكبرى: ۸۹۶۔ البخاري، رقم: ۱۵۷۔ ومسلم: ۲۳۵۔ وابن حبان: ۱۰۸۲، ۱۰۸۳۔

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو کرنے کے لیے پانی کی ایسی مقدار مقرر نہیں ہے کہ جس سے کمی و بیشی کرتے ہوئے وضو کرنے والا تنگی اور حرج محسوس کرے

إِذْ لَوْ كَانَ لَقَدْرُ الْمَاءِ الَّذِيْ يَتَوَضَّأُ بِهِ الْمَرْءُ مِقْدَارًا لَا يَجُوْزُ أَنْ يَزِيْدَ عَلَيْهِ وَ لَا يَنْقُصَ مِنْهُ شَيْئًا ، لَمَا جَازَ أَنْ يَجْتَمِعَ اثْنَانِ وَلَا جَمَاعَةٌ عَلَى إِنَاءٍ وَاحِدٍ فَيَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ جَمِيْعاً ، وَ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّهُمْ إِذَا اجْتَمَعُوْا عَلَى إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَتَوَضَّئُوْنَ مِنْهُ ، فَإِنَّ بَعْضَهُمْ أَكْثَرَ حَمْلًا لِلْمَاءِ مِنْ بَعْضٍ .

کیونکہ اگر وضو کے لیے پانی کی ایسی مقدار مقرر ہوتی کہ جس سے کم یا زیادہ پانی استعمال کرنا جائز نہ ہوتا تو ایک برتن سے دو افراد یا ایک جماعت کا اکٹھے وضو کرنا بھی ناجائز ہوتا کیونکہ یہ بات مسلّم ہے کہ جب وہ ایک ساتھ ایک برتن سے وضو کریں گے تو کچھ لوگ زیادہ پانی لیں گے اور کچھ کم۔

۱۱۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوطَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَتَوَضَّأُ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے وضو کیا کرتے تھے۔“

۱۲۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كُنَّا نَتَوَضَّأُ رِجَالًا وَنِسَاءً ، وَنَغْسِلُ أَيْدِيَنَا فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ ، عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہم مرد و خواتین اکٹھے وضو کیا کرتے تھے اور ایک ہی برتن سے اپنے ہاتھ دھوتے تھے۔“

۱۲۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّهُ أَبْصَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی

---

(۱۱۹) صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب غسل الرجل مع امراته، رقم الحدیث: ۲۵۰۔ صحیح مسلم: ۳۱۹۔ ان روایات میں لفظ "غسل" وارد ہوا ہے۔ واحمد: ۱۹۳،۱۳۰/۶۔ والبیھقی فی الکبریٰ: ۲۵۰، ۸۵۴۔ من طریق ھشام بن عروہ عن أبیہ.

(۱۲۰) صحیح البخاری، کتاب الوضوء باب وضوء الرجل مع امراته وفضل وضوء المرأة: ۱۹۳۔ سنن نسائی: ۷۹۔ سنن ابی داود: ۷۹، ۸۰۔ سنن ابن ماجہ: ۳۸۱۔ مسند احمد: ۱۱۳،۱۰۳/۲۔ موطا امام مالك: ۴۳۔

(۱۲۱) صحیح البخاری، کتاب الوضوء باب وضوء، الرجل مع امراته وفضل وضوء المرأة: ۱۹۳۔ سنن النسائی: ۷۹۔ سنن ابی داود: ۷۹۔ سنن ابن ماجہ: ۳۸۱۔ مسند احمد: ۱۱۳،۱۰۳/۲۔ موطا امام مالك: ۴۳۔ وابن حبان: ۱۲۶۳۔

وَأَصْحَابِهُ يَتَطَهَّرُوْنَ وَالنِّسَاءُ مَعَهُمْ . الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كُلُّهُمْ يَتَطَهَّرُ مِنْهُ .

اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کو اپنی عورتوں سمیت (اکٹھے) وضو کرتے ہوئے دیکھا، مرد و خواتین سب ایک ہی برتن سے وضو کر رہے تھے۔"

فوائد:......ا۔ وضو اور غسل کے لیے کوئی متعین مقدار مقرر نہیں کہ جس میں کمی بیشی ناجائز ہو بلکہ جس قدر میسر ہو طہارت کے لیے پانی استعمال کرنا جائز ہے البتہ پانی کا ضیاع اور اسراف مکروہ ہے۔

۲۔ وضو وغیرہ کے لیے مستعمل پانی سے طہارت حاصل کرنا جائز ہے اور استعمال شدہ پانی سے پاک کرنے کی صلاحیت سلب نہیں ہوئی۔

۳۔ اجنبی مردوں اور عورتوں کا ایک جگہ ایک ساتھ وضو کرنا پردے کے احکام نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے کیونکہ پردے کے احکام کی رو سے یہ رخصت خود بخود ختم ہو جاتی ہے البتہ محرم رشتہ داروں اور زن وشو کا ایک برتن میں ایک ساتھ وضو کرنا جائز ہے۔

۹۴.....بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَصْدِ فِي صَبِّ الْمَاءِ وَ كَرَاهَةِ التَّعَدِّي فِيهِ ، وَ الْأَمْرِ بِاتِّقَاءِ وَسْوَسَةِ الْمَاءِ .

(وضو کرتے وقت) پانی کے استعمال میں میانہ روی مستحب ہے اور اسراف کرنا مکروہ ہے۔ نیز پانی کے وسوسے سے بچنا چاہیے

۱۲۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ ، نَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ السَّعْدِيِّ.........

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ:عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ وَلْهَانُ ، فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ .

"حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "وضو کا ایک شیطان ہے جسے ولھان کہا جاتا ہے تو تم پانی کے وسوسوں سے بچو۔"

❁❁❁❁

(۱۲۲) اسناده ضعیف جداً: سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب ماجاء في القصد في الوضوء و كراهية التعدي فيه: ۴۲۱۔ سنن ترمذي: ۵۷۔ وأحمد: ۵/۱۳۶ . اس میں راوی خارجہ بن مصعب متروک الحدیث ہے اور کذابین سے تدلیس کرتا ہے۔

جَمَاعُ الْأَبْوَابِ ، الْأَوَانِيِّ اللَّوَاتِي يُتَوَضَّأُ فِيْهِنَّ أَوْ يُغْتَسَلُ

ان برتنوں کے متعلق ابواب کا مجموعہ جن سے وضواور غسل کیا جاتا ہے

۱۲۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ . وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ: صُبُّوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَسْتَرِيْحُ ، فَأَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نُحَاسٍ ، وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْهُنَّ ، حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ . ثُمَّ خَرَجَ . أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٌ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى مَرَّةً ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، مَرَّةً أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ: بِمِثْلِهِ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: مِنْ نُحَاسٍ ، وَلَمْ يَقُلْ: ثُمَّ خَرَجَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس بیماری میں فرمایا جس میں آپ فوت ہو گئے: ''مجھ پر سات مشکیزوں کا پانی ڈالو جن کے بندھن (ڈوری، تسمہ) نہ کھولے گئے ہوں شاید کہ میں سکون پاؤں تو لوگوں کو وصیت کروں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''ہم نے آپ کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پیتل کے ٹب میں بٹھایا اور ان کے مشکیزوں سے آپ پر پانی ڈالا، حتیٰ کہ آپ ہماری طرف اشارہ کرنے لگے کہ تم نے (حکم کی) تعمیل کر دی ہے۔ پھر آپ باہر تشریف لے گئے۔'' امام صاحب ایک اور سند سے حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت بیان کرتے ہیں مگر اس میں یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ''من نحاس'' پیتل کا ٹب'' اور ''ثم خرج'' پھر آپ باہر تشریف لے گئے۔''

فوائد :......۱۔ برتنوں کے استعمال میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ تمام برتنوں کا استعمال جائز وحلال ہے، الا کہ

(۱۲۳) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الغسل والوضوء في المخضب القدح والخشب والحجارة، رقم: ۱۹۸، ٦٦٤۔ وأشار الحافظ في الفتح: ۱/ ۳۰۳۔ والبيهقي: ۱/ ۳۱.

کسی برتن کی حرمت ثابت ہو، تو اس کا استعمال حرام ہے لہٰذا تانبے اور پیتل کے برتنوں میں غسل اور وضو کے لیے پانی رکھنا اور انہیں زیر استعمال لانا مکروہ وممنوع نہیں، بلکہ حدیث الباب کی رو سے تانبے اور پیتل کے برتن غسل وغیرہ کے لیے استعمال کرنا جائز ہیں۔

۲۔ حصولِ شفا کے لیے مختلف سات مشکیزوں کا پانی لے کر غسل کرنا جائز ومتبرک ہے۔

٩٦.....بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ أَوَانِي الزُّجَاجِ
شیشے کے برتن سے وضو کرنا جائز ہے

ضِدُّ قَوْلِ بَعْضِ الْمُتَصَوِّفَةِ الَّذِيْ يَتَوَهَّمُ أَنَّ اتِّخَاذَ أَوَانِي الزُّجَاجِ مِنَ الْإِسْرَافِ . إِذِ الْخَزْفُ أَصْلَبُ وَأَبْقٰى مِنَ الزُّجَاجِ .

اس صوفی کے قول کے برعکس جو خیال کرتا ہے کہ شیشے کے برتن استعمال کرنا اسراف ہے کیونکہ مٹی کے برتن شیشے کے برتن سے زیادہ مضبوط اور دیرپا ہیں۔

١٢٤ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ.........

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا بِوَضُوْءٍ ، فَجِيءَ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ - أَحْسِبُهُ قَالَ قَدَحُ زُجَاجٍ - فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيْهِ ، فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ ، فَحَزَرْتُهُمْ مَا بَيْنَ السَّبْعِيْنَ إِلَى الثَّمَانِيْنَ . فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ كَأَنَّهُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، فَقَالُوْا: رُحْرَاحٌ ، مَكَانَ الزُّجَاجِ ، بِلَا شَكٍّ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُو النُّعْمَانِ ، نَا

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو آپ کے اس پانی کا ایک پیالہ لایا گیا، روای کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ شیشے کا پیالہ لایا گیا، آپ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھیں (تو پانی آپ کی انگلیوں سے چشمے کی طرح پھوٹنے لگا) چنانچہ لوگوں نے باری باری وضو کرنا شروع کر دیا، میں نے ان کا اندازہ لگایا تو وہ تقریباً ستر اور اسّی کے درمیان تھے۔ میں پانی کو دیکھنے لگا گویا کہ وہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے ابل رہا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: '' اس حدیث کو حماد بن زید سے کئی راویوں نے بیان کیا ہے کہ اور انہوں نے رحراح: (کشادہ برتن) کا لفظ الزجاج: (شیشے کے برتن) کی

(١٢٤) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الوضوء من التور، رقم: ٢٠٠ - مسند احمد: ١٥١/٦، ٢٢٨ - وابن حبان: ٦٥٩٦ - والدارمي: ٨٢ - والحاكم: ٢٣/١ - والبيهقي: ١٢٠ .

حَمَّادٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ . وَقَالَ فِي حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَارِثٍ: أُتِيَ بِقَدَحٍ زُجَاجٍ . وَقَالَ فِي حَدِيْثِ أَبِي النُّعْمَانِ بِإِنَاءِ زُجَاجٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَالرُّحْرَاحُ إِنَّمَا يَكُوْنُ الْوَاسِعُ مِنْ أَوَانِي الزُّجَاجِ لَا الْعَمِيْقُ مِنْهُ .

جگہ بغیر کسی شک وشبہ کے بیان کیا ہے۔امام صاحب فرماتے ہیں: ہمیں محمد بن یحییٰ نے ابونعمان سے اور انہوں نے حماس سے یہ حدیث بیان کی ہے۔سلیمان بن حارث کی روایت میں ہے:"أُتِيَ بِقَدَحٍ زُجَاجٍ" (آپ کے پاس شیشے کا پیالہ لایا گیا۔) اور ابونعمان کی روایت میں ہے:'' شیشے کا برتن لایا گیا۔'' امام ابوبکر کہتے ہیں:'' رحراح، شیشے کے کھلے برتن کو کہتے ہیں، گہرے کو (رحراح) نہیں کہتے۔

فوائد:......ا۔ وضو کے لیے شیشے کے کشادہ برتن سے پانی استعمال کرنا جائز ہے۔

۲۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے معجزہ کا بیان ہے کہ معمولی پانی میں آپ ﷺ کے ہاتھ ڈالنے سے اتنا اضافہ ہوا کہ ستّر، اسّی افراد نے اس سے وضو کیا، تب بھی پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا۔

۹۷..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنَ الرَّكْوَةِ وَالْقَعْبِ .

چمڑے کے چھوٹے اور بڑے برتن سے وضو کرنا جائز ہے

۱۲۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ يَتَوَضَّأُ مِنْهَا ، إِذْ جَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، قَالَ ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا: مَا لَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ، وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ . قَالَ: فَوَضَعَ يَدَيْهِ فِي الرَّكْوَةِ ، وَدَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَ . قَالَ: فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ أَمْثَالَ الْعُيُوْنِ . قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قَالَ ، قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ ؟ قَالَ: كُنَّا خَمْسَ عَشَرَةَ مِائَةٍ ، وَلَوْ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو حدیبیہ والے دن پیاس لگی (جبکہ پانی نہیں تھا) اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے چمڑے کا ایک چھوٹا ڈل رکھا ہوا تھا جس سے آپ وضو کر رہے تھے اچانک لوگ پریشان ہو کر آپ کے پاس آ کر عرض گزار ہوئے ، آپ نے پوچھا: ''تمہیں کیا ہوا ہے؟'' انہوں نے عرض کی: ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لیے پانی نہیں ہے۔صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔تو آپ نے اپنے دست مبارک اس ڈول میں رکھے اور اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق دعا کی ، لہٰذا پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی مانند ابلنے لگا۔

(۱۲۵) صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحدیبیة: ۴۱۵۲، ۳۵۷۶۔ مسند احمد: ۳/۳۲۹، ۳۵۳۔ سنن الدارمی: ۲۷.

كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا .

حضرت جابر کہتے ہیں: ہم نے (خوب سیر ہو کر پانی) پیا اور وضو کیا۔ حضرت سالم کہتے ہیں: میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: آپ کتنے افراد تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم پندرہ سو تھے اور اگر ایک لاکھ افراد بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی ہوتا۔"

١٢٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَعْبٍ صَغِيْرٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ، فَأَنْتُمْ؟ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِالْوُضُوْءِ .

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چمڑے کے بڑے اور موٹے۔ دل کا چھوٹا برتن لایا گیا۔ تو آپ نے اس سے وضو کیا۔ (جناب عمرو بن عامر کہتے ہیں) میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے وقت وضو کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے پوچھا: اور تم لوگ؟ انہوں نے فرمایا: ہم ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

فوائد :......١۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ پیالے اور چھوٹے ڈول سے پانی لے کر وضو کرنا جائز ہے اور ایسے برتنوں کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

٢۔ سفر و حضر میں پریشانی کے ازالے کی شکایت امام و حاکم سے کی جائے۔ بدگمانی کی وجہ سے شکوک وشبہات جنم لیتے ہیں اور شکوک وشبہات باہمی منافرت کا سبب ہیں لہٰذا یہاں تک نوبت پہنچنے سے پہلے امام کو اپنی مشکل سے آگاہ کر دیا جائے۔

٣۔ اس حدیث میں نبی ﷺ کے عظیم معجزہ اور علامت نبوت کا بیان ہے۔

٩٨...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْجِفَانِ وَالْقِصَاعِ

ٹب اور بڑے پیالوں سے وضو کرنا جائز ہے

١٢٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، نَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ.........

(١٢٦) صحيح البخاري كتاب الوضوء، باب الوضوء من غير حدث، رقم: ٢١٤ـ سنن ابو داؤد: ١٧١ـ جامع ترمذي: ٦٠ـ سنن نسائي: ١٣١ـ سنن ابن ماجة: ٥٠٩ـ وأحمد: ٣/١٩٤، ٢٦٠.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَبَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ . فَبَالَ ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ . ثُمَّ قَامَ وَأَطْلَقَ شَنَاقَ الْقِرْبَةِ ، فَصَبَّ فِي الْقَصْعَةِ - أَوِ الْجَفْنَةِ - فَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا بَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ ، وَقَامَ يُصَلِّيْ . فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ، فَجِئْتُ عَنْ يَسَارِهِ ، فَأَخَذَنِيْ ، فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری ، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاک میں رہا کہ آپ رات کو کیسے نماز پڑھتے ہیں۔ لہٰذا (رات کو) آپ نے پیشاب کیا، پھر اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سو گئے، پھر آپ (کچھ دیر آرام کرنے کے بعد) اٹھے اور مشکیزے کی رسی کھولی، اور بڑے پیالے یا ٹب میں پانی انڈیلا، پھر آپ نے دو وضوں کے درمیان وضو کیا (نہ بہت اعلیٰ نہ بہت ہلکا) اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دی، تو میں اٹھا اور میں نے بھی وضو کیا، پھر میں آپ کی بائیں جانب آ کر (کھڑا ہو گیا) تو آپ نے مجھے (کان سے) پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔''

فوائد:......۱۔ وضو کے لیے ٹب وغیرہ سے پانی لینا جائز و مشروع ہے۔

۲۔ دو آدمیوں کی جماعت کی صورت میں مقتدی امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا اور اگر مقتدی امام کے بائیں طرف کھڑا ہو تو اسے گھما کر دائیں طرف کرنا جائز ہے، اس عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

بَابُ الْأَمْرِ بِتَغْطِيَةِ الْأَوَانِيْ الَّتِيْ يَكُوْنُ فِيْهَا الْمَاءُ لِلْوُضُوْءِ ، بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ وَلَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ .

ان برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم ہے جن میں وضو کا پانی ہو، اس سلسلے میں مذکور مجمل غیر مفسر روایت کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے۔

۱۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُوْ يُوْنُسَ الْوَاسِطِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ - عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَغْطِيَةِ الْوَضُوْءِ ، وَإِيْكَاءِ السِّقَاءِ ، وَإِكْفَاءِ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وضو (کے پانی) کو ڈھانپنے ، مشکیزوں (کے منہ رسی

(۱۲۷) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب الدعاء فی صلاة اللیل وقیامه: ۷۶۳۔ سنن ابی داود: ۱۳۶۴۔ مسند احمد: ۱/۲۴۲، ۳۵۸۔ والترمذی فی الشمائل: ۲۶۵۔ وصحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب قراءة القرآن بعد حدث وغیره، رقم: ۱۸۳، ۶۹۸، ۹۹۲.

(۱۲۸) اسناده صحیح، سنن ابن ماجه، ابواب الأشربة، باب تخمیر الاناء: ۳۴۱۱۔ مسند احمد: ۲/۳۶۷۔ سنن الدارمی: ۲۱۳۲۔ والبیهقی فی الکبریٰ: ۱۱۴۴۔ من طریق خالد.

الْإِنَاءِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَوْقَعَ النَّبِيُّ ﷺ اِسْمَ الْوَضُوْءِ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي يُتَوَضَّأُ بِهِ . وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْعَرَبَ يُوْقِعُ الْاِسْمَ عَلَى الشَّيْءِ فِي الْاِبْتِدَاءِ عَلٰى مَا يُؤَوَّلُ إِلَيْهِ الْأَمْرُ فِي الْمُتَعَقِّبِ . إِذِ الْمَاءُ قَبْلَ أَنْ يُتَوَضَّأَ بِهِ إِنَّمَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ الْوَضُوْءِ لِأَنَّهُ يُؤَوَّلُ إِلٰى أَنْ يُتَوَضَّأَ بِهِ .

سے) باندھنے، اور (خالی) برتنوں کو الٹا کر کے رکھنے کا حکم دیا ہے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "نبی اکرم ﷺ نے جس پانی سے وضو کیا جائے گا اسے وضو کا نام دیا ہے۔ یہ اسی جنس سے ہے جسے میں اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر بیان کر چکا ہوں کہ عرب کسی چیز کو ابتدا ہی میں وہ نام دے دیتے ہیں جو اسے کام کے اختتام پر ملنا تھا۔ کیونکہ پانی کو اس سے وضو کرنے سے پہلے ہی وضو کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ بالآخر اس سے وضو کیا جائے گا۔"

١٠٠.....بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

گذشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ بِتَغْطِيَةِ الْأَوَانِيْ بِاللَّيْلِ ، لَا بِالنَّهَارِ جَمِيْعاً .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت برتن ڈھانپنے کا حکم دیا ہے سارا دن یہ حکم نہیں ہے۔

١٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي ...... أَبُوْ حُمَيْدٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيْعِ غَيْرَ مُخَمَّرٍ فَقَالَ: أَلَا خَمَّرْتَهُ . وَلَوْ تَعَرَّضَ عَلَيْهِ بِعُوْدٍ . قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ: إِنَّمَا أَمَرَ بِالْأَبْوَابِ أَنْ يُغْلَقَ لَيْلًا وَإِنَّمَا أَمَرَ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ يُخَمَّرَ لَيْلًا . وَقَالَ الدَّارِمِيُّ: إِنَّمَا أَمَرَ بِالْآنِيَةِ أَنْ تُخَمَّرَ لَيْلًا وَبِالْأَوْعِيَةِ أَنْ تُوَكَّأَ لَيْلًا . وَلَمْ يَذْكُرِ: الْأَبْوَابَ .

"حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس نقیع سے بغیر ڈھانپے دودھ کا پیالہ لے کر آیا، تو آپ نے فرمایا: "تم نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں؟ اگرچہ چوڑائی کے رخ لکڑی رکھ کر ہی ڈھانپتے۔ حضرت ابوحمید فرماتے ہیں: بلاشبہ آپ نے رات کے وقت دروازے بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور رات کے وقت مشکیزوں کو ڈھانپنے کا حکم دیا ہے۔ دارمی کی روایت میں ہے: "بلاشبہ آپ نے رات کے وقت برتنوں کو ڈھانپنے اور مشکیزوں کو باندھنے کا حکم دیا ہے۔" اور دروازوں کا ذکر نہیں کیا۔"

(١٢٩) صحيح البخاري، كتاب الاشربة، باب شرب اللبن، رقم: ٥٦٠٦، ٥٦٠٥ - صحيح مسلم، باب النبيذ وتخمير الاناء: ٢٠١٠ - سنن ابي داود: ٣٧٣٤ - سنن الدارمي: ٢١٣١ - وابن حبان: ١٢٧٠ - والبيهقي في الشعب الايمان: ١٢٧/٥ - من طريق ابن جريج عن ابي الزبير.

١٣٠ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ الرِّمَادِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ حَجَّاجٍ ـ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ـ قَالَ ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُوالزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ، قَالَ..........

أَبُوْ حُمَيْدٍ: إِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْأَسْقِيَةِ أَنْ تُوكَأَ لَيْلًا وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا .

"حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت مشکیزوں کے منہ باندھنے اور دروازے بند کرنے کا حکم دیا ہے۔"

١٠١ .....بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْمِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ تَخْمِيرِ الْأَوَانِي ، وَالْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَخْمِيرِ الْإِنَاءِ .

برتنوں کو ڈھانپتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا حکم ہے اور اس علت کا بیان جس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے برتن ڈھانپنے کا حکم دیا ہے

١٣١ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ مُغْلَقًا وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ، وَأَوْكِ سِقَاكَ ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ، وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ .

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بسم اللہ" پڑھ کر اپنا دروازہ بند کرو، کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا، "بسم اللہ" پڑھ کر اپنا چراغ بجھا دو، "بسم اللہ" پڑھ کر اپنا مشکیزہ باندھ دو، اور "بسم اللہ" پڑھ کر اپنا برتن ڈھانپ دو اگر چہ اس پر اک لکڑی ہی چوڑائی کے رخ پر رکھ دو۔"

١٣٢ ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيْفَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَغْلِقُوْا أَبْوَابَكُمْ وَأَوْكُوْا

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(رات کے وقت) اپنے دروازے بند

---

(١٣٠) صحيح مسلم، كتاب الاشربة، باب في شرب النبيذ وتخمير الاناء، رقم: ٢١١٠ ـ مسند احمد: ٢٢٥٠٣.

(١٣١) صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده: ٣٢٨٠، ٣٣٠٤، ٥٦٢٣ ـ صحيح مسلم: ٢٠١٢ ـ سنن ترمذى: ٢٨٥٧ ـ سنن ابى داود: ٣٧٣١، ٣٧٣٣ ـ مسند احمد: ٣١٩/٣، ٣٨٨ ـ موطا امام مالك: ١٤٥٣.

(١٣٢) صحيح مسلم، كتاب الاشربة، باب استحباب تخمير الرنا وهو تعظيمته وايكاء السقاء واغلاق الابواب: ٢٠١٢ ـ سنن ابن ماجه: ٣٤١٠ ـ مسند احمد: ١٣٧١١ ـ وابن حبان: ١٢٧٣، ١٢٧٥.

أَسْقِيَتَكُمْ ، وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ ، وَأَطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقاً ، وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً ، وَلَا يَكْشِفُ غِطَاءً ، وَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اضْرَمَتْ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ نَاراً . وَكُفُّوْا فَوَاشِيَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلَى أَنْ تَذْهَبَ فَجْوَةُ الْعِشَاءِ . قَالَ لَنَا يُوْسُفُ: فَحْوَةُ الْعِشَاءِ . وَهٰذَا تَصْحِيْفٌ . وَإِنَّمَا هُوَ فَجْوَةُ الْعِشَاءِ ، وَهِيَ اشْتِدَادُ الظَّلَامِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ بِتَغْطِيَةِ الْأَوَانِي وَإِيكَاءِ الْأَسْقِيَةِ ، إِذِ الشَّيْطَانُ لَا يَحُلُّ وِكَاءَ السِّقَاءِ ، وَلَا يَكْشِفُ غِطَاءَ الْإِنَاءِ ، لَا أَنْ تَرْكَ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ مَعْصِيَةٌ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَلَا أَنَّ الْمَاءَ يُنَجَّسُ بِتَرْكِ تَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ . إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا وَجَدَ السِّقَاءَ غَيْرَ مُوْكَإٍ ، شَرِبَ مِنْهُ ، ، فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا أَمَرَ بِإِيْكَاءِ السِّقَاءِ وَتَغْطِيَةِ الْإِنَاءِ ، وَأَعْلَمَ الشَّيْطَانَ إِذَا وَجَدَ السِّقَاءَ غَيْرَ مُوْكَإٍ ، شَرِبَ مِنْهُ كَانَ فِيْ هٰذَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّهُ إِذَا وَجَدَ الْإِنَاءَ غَيْرَ مُغَطًّى شَرِبَ مِنْهُ . حَدَّثَنَا بِالْخَبَرِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ مِنْ إِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا وَجَدَ السِّقَاءَ غَيْرَ مُوْكَإٍ شَرِبَ مِنْهُ .

کرو، مشکیزے باندھ دو، برتن ڈھانپ دو، چراغ بجھا دو، کیونکہ شیطان بند (دروازہ) نہیں کھولتا، اور نہ رسی کھولتا ہے، اور نہ ڈھکن اٹھاتا ہے، اور بعض اوقات چوہیا گھر والوں پر ان کے گھر کو آگ لگا کر جلا دیتی ہے۔ اور اپنے جانوروں اور گھر والوں (بچوں) کو غروب آفتاب سے لے کر عشاء کے اندھیرے چھا جانے تک روکے رکھو (انہیں باہر جانے کی اجازت نہ دو) امام صاحب فرماتے ہیں: ہمیں استاد یوسف نے بیان کیا کہ "فحوۃ العشاء" تصحیف ہے، اصل لفظ "فجوۃ العشاء" ہے جس کے معنی ''عشا کے اندھیروں کی شدت ہے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے برتن ڈھانپنے، اور مشکیزوں کے منہ باندھنے کا حکم اس لیے دیا ہے کیونکہ شیطان مشکیزے کا سر بندھن نہیں کھولتا اور نہ برتن کا ڈھکن اٹھاتا ہے، اس لیے کہ برتن ڈھانپنا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے اور نہ اس لیے کہ برتن نہ ڈھانپنے سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ شیطان جب مشکیزہ کھلا ہوا پاتا ہے تو اس سے پی لیتا ہے۔ یہ اس بات کے مشابہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے مشکیزوں کے منہ باندھنے اور برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم دیا اور بیان فرما دیا کہ شیطان کھلے مشکیزے سے پی لیتا ہے تو اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب وہ برتن بغیر ڈھانپے ہوئے پائے گا تو اس سے بھی پی لے گا۔'' امام صاحب فرماتے ہیں: ہمیں یہ حدیث بیان کی گئی ہے جو میں نے ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا ہے کہ شیطان کھلا مشکیزہ پائے گا تو وہ اس سے پی لے گا۔''

١٣٣ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الصَّنْعَانِيُّ

أَبُوْ هِشَامٍ ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقَيْلِ بْنِ مُعَقَّلِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِيْهِ عُقَيْلٍ.........

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، قَالَ هٰذَا مَا سَأَلْتُ عَنْهُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ: وَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: أَوْكُوْا الْأَسْقِيَةَ ، وَغَلِّقُوْا الْأَبْوَابَ إِذَا رَقَدْتُّمْ بِاللَّيْلِ ، وَخَمِّرُوْا الشَّرَابَ وَالطَّعَامَ ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي فَإِن لَّمْ يَجِدِ الْبَابَ مُغْلَقًا دَخَلَهُ ، وَإِن لَّمْ يَجِدِ السِّقَاءَ مُوْكَأً شَرِبَ مِنْهُ ، وَإِنْ وَجَدَ الْبَابَ مُغْلَقاً وَالسِّقَاءَ مُوْكَأً ، لَمْ يَحُلَّ وِكَاءً وَلَمْ يَفْتَحْ مُغْلَقاً ، وَإِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ لِإِنَائِهِ مَا يُخَمِّرُ بِهِ فَلْيَعْرِضْ عَلَيْهِ عُوْداً .

''حضرت وہب بن منبہ کہتے ہیں: ''یہ وہ حدیث یا مسئلہ ہے جو میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''جب تم رات کو سونے لگو تو مشکیزوں کے سر بندھن باندھ دو اور دروازے اچھی طرح بند کرلو اور کھانے پینے (کے برتنوں) کو ڈھانپ لو کیونکہ شیطان آتا ہے تو اگر دروازہ بند نہ ہو تو وہ داخل ہو جاتا ہے۔ اور اگر مشکیزہ بندھا ہوا نہ پائے تو اس سے پی لیتا ہے۔ اور اگر وہ دروازہ بند پائے اور مشکیزے کو بندھا ہوا پائے تو وہ رسی نہیں کھولتا اور نہ بند (دروازہ) کھولتا ہے۔ اور اگر تم میں سے کسی کو اپنا برتن ڈھانپنے کے لیے کوئی چیز نہ ملے تو اس پر آڑی ترچھی لکڑی ہی رکھ دے۔''

فوائد :......ان احادیث میں غروب آفتاب سے قبل کچھ آداب ہیں، جن پر عمل کرتے ہوئے انسان بہت سی بیماریوں، ہلاکتوں اور ایذاؤں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ نیز یہ آداب دنیا و آخرت کی خیر اور سلامتی کا باعث ہیں۔

۱۔ سرِشام بسم اللہ پڑھ کر گھر کے دروازے بند کر لیے جائیں، اس کی حکمت یہ ہے کہ شام کے وقت شیاطین روئے زمین پر منتشر ہوتے اور اپنی خباثتوں کی ترویج کرتے ہیں۔ لہٰذا جس دروازے کو بسم اللہ پڑھ کر بند کیا جائے، شیطان اس دروازے کو کھولنے سے قاصر اور گھر میں داخل ہونے سے باز رہتا ہے، جس سے وہ اہل خانہ شیطانی شرارتوں اور ہلاکت آفرینیوں سے محفوظ رہتے ہیں، جس میں ان کی دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

۲۔ غروب آفتاب سے قبل برتن الٹا دیئے جائیں، ان پر ڈھکنے رکھ دیئے جائیں یا کم از کم چوڑائی میں ان پر لکڑی وغیرہ رکھ دی جائے اور مشکیزوں کے سر بند باندھ دیئے جائیں۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کے کئی فوائد ہیں۔

(۱) ......ایسا برتن اور مشکیزہ شیطانی دسترس سے محفوظ رہتا ہے۔ چنانچہ شیطان ڈھکے ہوئے برتن کا ڈھکنا نہیں اتار سکتا اور بند مشکیزے کا سر بند نہیں کھول سکتا۔

(۲) ......ایسے برتن اور مشکیزے اس وبا سے محفوظ رہتے ہیں۔ جو سال میں ایک رات نازل ہوتی ہے اور ہر کھلے

(۱۳۳) صحیح البخاری، کتاب الاشربة، تغطیة الاناء، رقم: ۵۶۲۳۔ صحیح مسلم: ۲۰۱۲۔ سنن ترمذی: ۱۷۳۴۔ سنن ابی داود: ۳۷۳۱۔ مسند احمد: ۱۳۷۱۱۔

برتن اور مشکیزے میں داخل ہو جاتی ہے۔

(۳)......ایسے برتن نجاستوں اور غلاظتوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

(۴)......ایسے برتن حشرات الارض اور زہریلے کیڑوں مکوڑوں سے محفوظ رہتے ہیں، کیونکہ بعض اوقات حشرات الارض کھلے برتن میں واقع ہو جاتے ہیں اور انسان غفلت میں پانی وغیرہ استعمال کر لیتا ہے پھر وہ اس سے تکلیف اٹھاتا ہے۔(نووی: ۱۳/ ۱۸۲)

۳۔ رات کے وقت سونے سے قبل دیے اور لالٹینیں گل کر دی جائیں کیونکہ آگ انسانوں کی دشمن ہے اور چوہیا وغیرہ دیے کی بتی کھینچ کر پورے گھر کو آگ لگا دیتی ہے اور عہد رسالت میں مدینہ میں ایک گھر اس وجہ سے جل بھی گیا تھا۔ لہٰذا آپ ﷺ نے حفظ ماتقدم کے طور پر رات کے وقت چراغ بجھانے کا حکم صادر فرمایا تھا۔

۴۔ سرشام اپنے بچوں اور مویشیوں کو گھروں میں روک لیا جائے اور مغرب اور عشاء کے درمیان شروع رات کا اندھیرا ختم نہ ہونے تک انہیں باہر نہ آنے دیا جائے۔ کیونکہ یہ شیاطین کے پھیلنے کا وقت ہوتا ہے اور وہ بچوں اور مویشیوں کو روحانی اور جسمانی نقصان پہنچا سکتے ہیں لہٰذا انسان اس نبوی نسخہ پر عمل کرتے ہوئے، شیطانی تدبیروں اور ان کے حملوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

❁❁❁❁

جَمَاعُ اَبْوَابِ سُنَنِ السِّوَاكِ وَفَضَائِلِهِ

مسواک کی سنتوں اور اس کے فضائل کے ابواب کا مجموعہ

وَإِنَّمَا بَدَأْنَا بِذِكرِ السِّوَاكِ قَبْلَ صِفَةِ الْوُضُوْءِ لِبَدْءِ النَّبِيِّ ﷺ بِهِ قَبْلَ الْوُضُوْءِ عِنْدَ دُخُوْلِ مَنْزِلِهِ .

ہم نے مسواک کے ذکر سے ابتداء کی ہے، وضو کی کیفیت بیان کرنے سے پہلے، نبی اکرم ﷺ کا اپنے گھر داخل ہوتے وقت مسواک سے آغاز کرتے۔

۱۰۲..... بَابُ بَدْءِ النَّبِيِّ ﷺ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ دُخُوْلِهِ مَنْزِلَهُ

کیونکہ نبی اکرم ﷺ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت وضو سے پہلے مسواک سے ابتداء فرماتے تھے۔

۱۳٤ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ، وَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسٰى ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ ـ يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ ـ عَنْ مِسْعَرٍ كِلَاهُمَا............

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْدَأُ إِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ . وَقَالَ يُوْسُفُ: إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ .

”حضرت شریح بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ”جب نبی کریم ﷺ گھر داخل ہوتے تھے تو کس چیز سے ابتدا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ”مسواک سے۔“ یوسف کی روایت میں ”اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ“ جب آپ اپنے گھر داخل ہوتے“ کے الفاظ ہیں۔

فوائد :......۱۔ اس حدیث میں تمام اوقات مسواک کرنے کی فضیلت، مسواک کا خاص اہتمام اور بار بار مسواک کرنے کی فضیلت کا بیان ہے۔(نووی: ۳/ ۱٤۳)

۲۔ قرطبی کہتے ہیں: ممکن ہے گھر داخل ہوتے وقت مسواک کرنے کی وجہ یہ ہو کہ آپ ﷺ نے گھر میں داخل ہو کر

(۱۳٤) صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب السواك: ۲۵۲۔ سنن النسائی: ۸۔ سنن ابی داود: ٤۷۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۰۔ مسند احمد: ٤۱/٦، ۱۰۹، ۱۱۰۔ وابن حبان: ۱۰۷٤۔ من طریق مسعد عن المقدام.

نوافل ادا کرنے ہوں اور اس لیے گھر داخل ہوتے وقت مسواک کرتے ہوں، کیونکہ آپ مسجد میں نوافل شاذ و نادر ہی ادا کرتے تھے۔ ایک اور قول ہے کہ اس وقت مسواک کرنے کی حکمت یہ تھی کہ بعض اوقات لوگوں سے گفتگو کی وجہ سے منہ کی بو تبدیل ہو جاتی تھی لہٰذا گھر داخل ہوتے وقت اہل خانہ سے حسن معاشرت کی خاطر اس بو کے ازالہ کے لیے مسواک کرتے تھے، نیز حدیث الباب دلیل ہے کہ گھر داخل ہوتے وقت مسواک کرنا مستحب عمل ہے۔

(شرح سنن النسائی: ۱/۱۰)

۱۰۳..... بَابُ فَضْلِ السِّوَاكِ وَتَطْهِيرِ الْفَمِ بِهِ .

مسواک کی فضیلت اور اس سے منہ صاف کرنے کا بیان

۱۳۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْهَاشِمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ جَرِيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ ، مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ .

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسواک منہ کی صفائی اور رب تعالیٰ کی رضا (کے حصول) کا ذریعہ ہے۔"

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ مسواک کرنا مشروع فعل ہے اس لیے کہ یہ منہ کی صفائی اور رب تعالیٰ کی رضا کے حصول کا باعث ہے، مسواک کا مطلق بیان اور کسی معین وقت کی عدم تخصیص سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسواک علی الاطلاق مشروع ہے اور مسواک سنت مؤکدہ ہے اور کسی بھی حال میں واجب نہیں ہے۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۱۱۵)

۱۰۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّسَوُّكِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ النَّوْمِ لِلتَّهَجُّدِ .

تہجد کے لیے نیند سے بیدار ہو کر مسواک کرنا مستحب ہے

۱۳۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا أَبُوْحُصَيْنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ ، نَا عَنْتَرُ - يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ - ، نَا حُصَيْنٌ ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ وَ هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، قَالَ عَلِيٌّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَقَالَ: هَارُوْنُ: عَنْ حُصَيْنٍ ، وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ ، وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ - يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَ حُصَيْنٍ وَ الْأَعْمَشِ ، وَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا وَكِيْعٌ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَ حُصَيْنٍ كُلُّهُمْ

---

(۱۳۵) صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب سواك الرطب و الیابس للصائم معلمًا، سنن النسائی: ۵۔ والبنا فی الفتح الربانی: ۱/ ۲۹۰۔ سنن الدارمی: ۶۸۱۔

عَنْ أَبِي وَائِلٍ..........

عَـنْ حُـذَيْفَةَ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِـنَ اللَّيْلِ لِلتَّهَجُّدِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ . هٰـذَا لَفْظُ حَدِيْثِ هَارُوْنَ بْنِ إِسْحَاقَ . لَمْ يَـقُلْ أَبُـوْ مُوْسٰى وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لِلتَّهَجُّدِ .

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ تہجد کے لیے جب رات کو بیدار ہوتے تو اپنے منہ کو مسواک سے خوب صاف کرتے۔'' یہ ہارون بن اسحاق کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ ابوموسیٰ اور سعید بن عبدالرحمان نے ''للتھجد'' تہجد کے لیے'' نہیں بیان کیا۔

فوائد:......ابن دقیق العید کا قول ہے کہ رات سے بیداری کے وقت مسواک کرنا مستحب عمل ہے کیونکہ نیند کی حالت میں معدے سے اٹھنے والے بخارات کی وجہ سے منہ کا ذائقہ متغیر ہو جاتا ہے اور مسواک صفائی کا آلہ ہے لہٰذا نیند کے آخر پر مسواک کرنا مستحب ہے۔(فتح الباری: ۱/ ۴٦۳)

۱۰۵......بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ الَّتِيْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِيْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

جس نماز کے لیے مسواک کی جائے وہ اس نماز سے افضل ہے جس کے لیے مسواک نہ کی جائے، بشرطیکہ اس سلسلے میں مذکورہ حدیث صحیح ہو

۱۳۷۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعِيْدٍ ، نَا أَبِـي مُـحَـمَّـدُ بْـنُ إِسْـحَـاقَ ، قَـالَ: فَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَهَابِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَـنْ عَـائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَضْلُ الصَّلَاةِ الَّتِيْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِيْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفاً . قَالَ أَبُوْ بَـكْـرٍ: أَنَـا اسْتَثْنَيْتُ صِحَّةَ هٰذَا الْخَبَرِ ، لِأَنِّي خَائِفٌ أَنْ يَكُوْنَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَإِنَّمَا دَلَّسَهُ عَنْهُ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نماز کے لیے مسواک کی جائے وہ اس نماز سے ستر گناہ افضل ہے جس کے لیے مسواک نہ کی جائے۔'' امام ابوبکر کہتے ہیں: ''میں نے اس حدیث کی صحت کو مستثنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ محمد بن اسحاق نے یہ روایت محمد بن مسلم سے نہیں سنی بلکہ اس سے تدلیس کی ہے۔

---

(۱۳٦) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب السواك، رقم: ۲۴۵، ۸۸۹، ۱۱۳٦۔ صحیح مسلم: ۲۵۵۔ سنن النسائی: ۲۔ سنن ابی داود: ۵۱۔ سنن ابن ماجه: ۲۸٦۔ مسند احمد: ۲/ ۳۸۲، ۳۹۰۔ سنن الدارمی: ٦۸۲.

(۱۳۷) اسناده ضعیف: مسند احمد بن حنبل، رقم: ٦/ ۲۷۲۔ والحاکم: ۱/ ۲۴۴۔ وابو یعلی فی مسنده: ۸/ ۱۸۲. اس میں محمد بن اسحاق مدلس راوی ہیں، تحدیث کی صراحت موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے روایت ضعیف ہے۔ الضعیفه: ۱۵۰۳.

۱۰۶ ..... بَابُ الْأَمْرِ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ أَمْرُ نَدْبٍ وَفَضِيْلَةٍ لَا أَمْرُ وُجُوبٍ وَفَرِيْضَةٍ.

ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم استحباب اور فضیلت کے لیے ہے۔ وجوبی یا فرضی حکم نہیں

۱۳۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ الْوَاهِبِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ.........

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قُلْتُ تَوَضَّأَ ابْنُ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ ذَاكَ ؟ قَالَ حَدَّثَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ ، فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَمَرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰى أَنَّ بِهِ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ . فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ .

"جناب محمد بن یحیٰی سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے پوچھا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پاکی یا ناپاکی (باوضو ہونے یا بے وضو ہونے) کی ہر حالت میں ہر نماز کے لیے وضو کرنا کس سے مروی ہے؟ انہوں نے فرمایا: انہیں حضرت اسماء بنت زید بن خطاب نے بیان کیا کہ انہیں عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر نے حدیث بیان کی ہے: "رسول اللہ ﷺ کو باوضو ہونے یا بے وضو ہونے، ہر حالت میں ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم دیا گیا تھا پھر جب یہ کام آپ پر گراں گزرا تو آپ کو ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم دے دیا گیا۔" لہٰذا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا خیال تھا کہ وہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس لیے وہ ہر نماز کے لیے (نیا) وضو نہیں چھوڑا کرتے تھے۔"

فوائد:......مکرر ۱۵۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز کے وقت مسواک کرنا مستحب عمل ہے فرض نہیں۔

۱۰۷ .....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالسِّوَاكِ أَمْرُ فَضِيْلَةٍ لَا أَمْرُ فَرِيْضَةٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسواک کرنے کا حکم افضلیت کے لیے ہے فرضیت کے لیے نہیں

إِذْ لَوْ كَانَ السِّوَاكُ فَرْضًا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ أَوْ لَمْ يَشُقَّ . وَقَدْ أَعْلَمَ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِ أُمَّتَهُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ، لَوْ أَنَّ ذٰلِكَ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ . فَدَلَّ هٰذَا الْقَوْلُ مِنْهُ ﷺ أَنَّ أَمْرَهُ بِالسِّوَاكِ أَمْرُ فَضِيْلَةٍ . وَ أَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ بِهِ مَنْ يَخِفُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ، دُوْنَ مَنْ يَشُقُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ .

---

(۱۳۸) (اسنادہ حسن) صحیح ابی داود: ۳۸۔ سنن ابی داود کتاب الطهارة، باب السواك م: ۴۸۔ مسند احمد: ۲۲۵/۵۔ سنن دارمی رقم: ۸۱۶۔ والبیهقی من حدیث عبدالله حنظلة.

اگر مسواک کرنے کا حکم فرض ہوتا تو نبی اکرم ﷺ امت کو اس کا حکم دے دیتے خواہ ان پر یہ مشکل ہوتا یا نہ ہوتا۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ امت کے لیے مشقت کا باعث نہ سمجھتے تو انہیں ہر نماز کے لیے اس کا حکم دیتے۔ آپ کا یہ فرمان دلالت کرتا ہے کہ آپ کا مسواک کرنے کا حکم افضلیت کے لیے ہے۔ اور یہ حکم اس کے لیے ہے جو اسے آسانی سمجھے، مشکل سمجھنے والے کے لیے نہیں۔

١٣٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ - وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ذَكْوَانَ - عَنِ الْأَعْرَجِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ لَهُ النَّبِيَّ ﷺ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ - بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ .
لَمْ يُؤَكِّدِ الْمَخْزُوْمِيُّ تَأْخِيْرَ الْعِشَاءِ .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنے اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“ مخزومی نے عشاء کی تاخیر کی تاکید بیان نہیں کی۔

١٤٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، نَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، نَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ فِي الْمُوَطَّأِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِهِ لَأَمَرَهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ . وَرَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ كَرِوَايَةِ رَوْحٍ .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈال دوں گا تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: ”یہ حدیث موطا میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے: ”اگر آپ کی امت پر مشکل نہ ہوتا تو آپ انہیں ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتے۔“ امام شافعی اور بشر بن عمر نے روح کی

(١٣٩) صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة: ٨٧- صحيح مسلم: ٢٥٢- سنن الترمذي: ٢٢- سنن النسائي: ٧- سنن ابن ماجه: ٦٩٠- مسند احمد: ١/٢٤٥،٥٣٠- وابن حبان: ١٠٦٧.

(١٤٠) (اسناده صحيح) صحيح ابي داود: ٣٧- ارواء الغليل: ٧٠- موطا امام مالك: ١٤٢،١٤٣- مسند احمد: ٢/٤٠٦،٥١٧- نسائي في السنن الكبرى: ٢/١٩٨.

روایت کی طرح بیان کیا ہے۔"

فوائد :......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ (ہر نماز یا ہر وضو کے ساتھ) مسواک کرنا واجب نہیں بلکہ ہر نماز اور ہر وضو کے وقت مسواک کرنا مشروع ہے۔ کیونکہ جب وجوب ہو جائے تو استحباب باقی رہتا ہے۔(نیل الاوطار: ۱/ ۱۱۷)

۲۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: احادیث الباب دلالت کرتے ہیں کہ مسواک واجب نہیں ہے اور شافعی کہتے ہیں: اگر مسواک واجب ہوتی تو آپ امت کو مسواک کا حکم دیتے۔ خواہ مسواک کرنا ان پر شاق گذرتا یا آسان ہوتا۔

(نووی: ۳/ ۱۴۳)

۳۔ نبی ﷺ امت پر نہایت شفیق تھے اور امت کی دشواریوں کو دیکھتے ہوئے کئی احکام میں تخفیف فرمائی۔ جن میں ایک مسواک کی فرضیت میں تخفیف ہے۔

۱۰۸ ..... بَابُ صِفَةِ اسْتِيَاكِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی اکرم ﷺ کے مسواک کرنے کی کیفیت کا بیان

١٤١ ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةِ الضَّبِّيُّ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ـ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ.........

عَنْ أَبِي مُوسَى ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَسْتَنُّ وَطَرْفُ السِّوَاكِ عَلَى لِسَانِهِ ، وَهُوَ يَقُولُ: عَا عَا .

" حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسواک کر رہے تھے اور مسواک کا کنارہ آپ کی زبان مبارک پر تھا اور آپ "عاعا" کی آواز نکال رہے تھے۔"

فوائد :......نیند سے بیداری کے وقت منہ بدبودار ہو چکا ہوتا ہے اور منہ کا ذائقہ متغیر ہو چکا ہوتا ہے لہٰذا اس وقت منہ کی خوب صفائی کے لیے مسواک کا کنارا زبان پر پھیرنا اور اسے حلق تک لے جانا بہتر ہے اور اس صورت میں قے کرنے کی طرح حلق سے آواز نکلتی ہے، یہ مسواک میں مبالغہ اور منہ کی خوب طہارت کے سبب ہوتا ہے۔

❀❀❀❀

(١٤١) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب السواك: ٢٤٤ ـ ومسلم: ٢٥٤ ـ سنن النسائي: ٣ ـ وابن حبان: ١٠٧٣ ـ والبيهقي في الكبرىٰ: ١٤٠ ـ وأحمد: ٤١٧/٤.

جَمَاعُ أَبْوَابِ الْوُضُوءِ وَ سُنَنِهِ
وضواوراس کی سنتوں کے ابواب کا مجموعہ

١٠٩..... بَابُ إِيْجَابِ إِحْدَاثِ النِّيَّةِ لِلْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ
وضواور غسل کے لیے نیت کرنا واجب ہے

١٤٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ.........

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. لَمْ يَقُلْ اَحْمَدُ: وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”اعمال (کی قبولیت) کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ (یعنی اچھی یا بری نیت کے مطابق جزا یا سزا ملے گی) تو جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے۔ اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے حصول کے لیے یا کسی عورت سے شادی کے لیے تھی تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔“ احمد کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں” وانما لامری مانوی“ ”آدمی کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی“

١٤٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالْمَجِيْدِ الثَّقَفِيَّ

---

(١٤٢) صحيح البخاری، كتاب بدء الوحی، باب بدء الوحی، رقم: ٥٤٦ـ صحيح مسلم: ١٩٠٧ـ سنن الترمذی: ١٦٤٧ـ سنن النسائی: ٧٥ـ سنن ابی داود: ١٨٨٢ـ سنن ابن ماجه: ٤٢١٢٧ـ مسند احمد بن حنبل: ٤٣،٢٥/١.

قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ..........

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰى.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اعمال (کا اجر ثواب) نیت کے مطابق ہے۔ اور آدمی کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نیک اعمال بجالانے میں نیت شرط ہے۔ اور جو اعمال بلا نیت ادا کیے جائیں وہ غیر معتبر ہیں۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۱۴۸) لہٰذا صحت وضو کے لیے نیت شرط ہے۔

۲۔ اوزاعی اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ وضو میں نیت کی شرط عائد نہیں کرتے، ان کی دلیل یہ ہے کہ وضو مستقل عبادت نہیں بلکہ یہ عبادت یعنی نماز کا وسیلہ ہے۔ احناف کا یہ دعویٰ اپنے اس اصول کے خلاف ہے کہ تیمم کے لیے نیت شرط ہے اور تیمم بھی عبادت کا وسیلہ ہے، مستقل عبادت نہیں (لہٰذا ان کا یہ دعویٰ باطل ہوا) جب کہ جمہور علماء نے وضو میں نیت کی شرط ہونے پر ان صحیح احادیث سے استدلال کیا ہے جو وضو پر ثواب حاصل ہونے کے وعدہ کی تصریح کرتی ہیں۔ لہٰذا وضو کے لیے نیت ضروری ہے جو دیگر اعمال سے اس کی تمیز کر سکے۔ تاکہ اس پر وضو کے وعدے کے مطابق ثواب حاصل ہو سکے۔ (فتح الباری: ۱/ ۱۷۹)

۱۱۰..... بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنی چاہیے

۱۴۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: طَلَبَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَضُوْءًا، فَلَمْ يَجِدُوْا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰهُنَا مَاءٌ؟ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ الَّذِيْ فِيْهِ الْمَاءُ، ثُمَّ قَالَ تَوَضَّؤُوْا بِسْمِ اللّٰهِ تَوَضَّؤُوْا بِسْمِ اللّٰهِ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پانی تلاش کیا مگر انہیں نہ ملا۔ (وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پانی کی قلت کی شکایت کی) تو نبی ﷺ نے فرمایا: (کیا تمہارے پاس) کچھ پانی ہے؟ (آپ کے پاس تھوڑا سا پانی لایا گیا) تو میں

(۱۴۳) انظر السابق.

(۱۴۴) اسناده صحیح: سنن نسائی، کتاب الطهارة، باب التسمية عندالوضوء: ۷۸۔ وفی الکبریٰ: ۸۴۔ مسند احمد: ۳/۱۶۵۔

فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُوْنَ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ آخِرِهِمْ . قَالَ ثَابِتٌ ، فَقُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ تَرَاهُمْ كَانُوْا ؟ قَالَ نَحْوًا مِنْ سَبْعِيْنَ .

نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا دست مبارک پانی کے اس برتن میں رکھا، پھر فرمایا: ''بسم اللہ پڑھ کر وضو کرو'' تو میں نے آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی ابلتا ہوا دیکھا جبکہ لوگ وضو کر رہے تھے حتی کہ سب نے وضو کرلیا۔'' ثابت کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کے خیال میں وہ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے فرمایا: ستر کے قریب تھے۔

فوائد :......۱۔ وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا فرض اور صحت وضو کے لیے شرط ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ)) ''بے وضو شخص کی نماز نہیں اور جو شخص وضو کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو نہیں۔''

(ابو داود: ۱۰۱، ابن ماجه: ۳۹۹، صحيح الجامع: ۷۵۱۴، ۲/ ۴۱۸، اسناده صحيح)

۲۔ اگر کوئی شخص وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں، کیونکہ اس میں سے خطا اور بھول چوک معاف ہے البتہ اگر دوران وضو یاد آ جائے تو اسے یاد آنے پر بسم اللہ پڑھ لینی چاہیے۔

۱۱۱ ..... بَابُ الْأَمْرِ بِغَسْلِ الْيَدَيْنِ ثَلَاثًا ، عِنْدَ الْاِسْتِيْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ

نیند سے بیدار ہو کر دونوں ہاتھوں کو کسی برتن میں ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھونے کا حکم ہے

۱۴۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ . نَا بِشْرُ بْنُ مَعَاذٍ بِهٰذَا فَبَلَغَ وَقَالَ: مِنْ إِنَائِهِ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ ہرگز کسی برتن میں نہ ڈالے حتی کہ اسے تین بار دھو لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔'' امام صاحب فرماتے ہیں: ''ہمیں بشر بن معاذ نے یہ روایت مرفوع بیان کی اور کہا: ''من انائه'' اپنے برتن سے۔''

(۱۴۵) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب كراهية غمس المتوضئ وغيره يده المشكوك: ۲۷۸۔ سنن النسائي: ۱۔ سنن ابي داود: ۱۰۵۔ مسند احمد: ۱/ ۴۵۵۔ سنن الدارمي: ۷۵۹.

فوائد:......مکرر: ۹۹، ۱۰۰۔

۱۱۲ ......بَابُ كَرَاهَةِ مُعَارَضَةِ خَبَرِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْقِيَاسِ وَالرَّأْيِ

قیاس اور شخصی رائے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی حدیث کی مخالفت کرنا مکروہ ہے

وَالدَّلِيْلُ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ ﷺ يَجِبُ قَبُوْلُهُ إِذَا عَلِمَ الْمَرْءُ بِهِ، وَإِنْ لَّمْ يُدْرِكْ ذٰلِكَ عَقْلُهُ وَرَأْيُهُ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمْراً أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب کوئی شخص نبی ﷺ کے حکم کو جان لے تو اسے قبول کرنا واجب ہے اگر چہ اسے اس کی عقل و رائے قبول نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ (سورة الاحزاب: ٣٦) اور (دیکھو) کسی مومن مرد و عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔

١٤٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّيْ، أَخْبَرَنِيْ ابْنُ لُهَيْعَةَ وَ جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.........

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ، فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ أَوْ أَيْنَ طَافَتْ يَدُهُ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ حَوْضًا، قَالَ: فَحَصَبَهُ ابْنُ عُمَرَ، وَقَالَ: أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَتَقُوْلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ حَوْضًا! قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: ابْنُ لُهَيْعَةَ لَيْسَ مِمَّنْ أَخْرَجَ حَدِيْثَهُ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ، إِذَا تَفَرَّدَ بِرِوَايَةٍ. وَإِنَّمَا أَخْرَجْتُ هٰذَا الْخَبَرَ لِأَنَّ جَابِرَ بْنَ

''حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد محترم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ تین مرتبہ دھوئے بغیر برتن میں نہ ڈالے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری یا اس کا ہاتھ کہاں گھومتا رہا ہے۔'' تو ایک شخص نے (حضرت ابن عمر سے) کہا: حوض کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے کنکری ماری اور فرمایا: ''میں تمہیں رسول اللہ ﷺ سے (حدیث) بیان کرتا ہوں اور تم کہتے ہو: حوض کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: '' ابن لھیعہ جب روایت کرنے میں اکیلا ہو تو وہ ان راویوں میں سے نہیں

(١٤٦) سنن ابن ماجه: ابواب الطهارة وسننها، باب الرجل يستيقظ من مناحه: ٣٩٤ـ مسند احمد: ٧١٢٩ـ والدار قطني: ١/ ٥٠ـ من طريق أبي بكر الى قوله، حتى يغسلها الارواء الغليل: ١٦٤.

إِسْمَاعِيلَ مَعَهُ فِي الْإِسْنَادِ .

جنہوں نے اس روایت کو اس کتاب سے نکالا۔" یہ (ابن لھیعہ کی) حدیث اس لیے ذکر کی ہے کہ اس کے ساتھ سند میں جابر بن اسماعیل بھی ہے۔"

فوائد:......ضعیف زہری کی تدلیس ہے۔

۱۱۳...... بَابُ صِفَةِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ وَصِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ

دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے انہیں دھونے کی کیفیت اور نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کا بیان

۱٤٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ -يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ- ، نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْهَمْدَانِيِّ..........

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ الرَّحْبَةَ بَعْدَمَا صَلَّى الْفَجْرَ ، ثُمَّ قَالَ لِغُلَامٍ لَّهُ: ائْتُوْنِي بِطَهُوْرٍ . فَجَاءَ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٌ . قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ وَنَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ إِلَيْهِ . فَأَخَذَ بِيَمِيْنِهِ الْإِنَاءَ فَأَكْفَأَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرٰى ، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ، ثُمَّ أَخَذَ الْإِنَاءَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرٰى ، فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ: كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَدْخُلُ يَدَهُ الْإِنَاءَ حَتّٰى يَغْسِلَهَا مَرَّاتٍ . ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى الْإِنَاءَ فَمَلَأَ فَمَهُ ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ، وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمِرْفَقِ . ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى

"حضرت عبد خیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز فجر ادا کرنے کے بعد (مسجد کے) صحن میں داخل ہوئے، پھر اپنے غلام سے کہا: میرے لیے وضو کا پانی لاؤ، تو غلام ایک برتن لایا جس میں پانی تھا اور ایک طست (ہاتھ وغیرہ دھونے کا برتن جیسے تھال) لایا۔ عبد خیر کہتے ہیں: ہم بیٹھے ان کی طرف دیکھ رہے تھے، تو انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ سے برتن پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا ، پھر اپنے ہاتھوں کو دھویا ، پھر برتن اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر پانی بہایا ، اس طرح تین بار کیا۔ عبد خیر کہتے ہیں: انہوں نے ہر بار اپنا ہاتھ برتن میں نہیں ڈالا حتی کہ اسے کئی بار دھولیا، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا (چلو سے) اپنا منہ بھرا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے بائیں ہاتھ سے تین بار ناک جھاڑی، پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا، پھر اپنا بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا حتی کہ وہ پانی میں ڈوب گیا ، پھر اسے

(۱٤٧) اسناده صحيح، سنن نسائی، كتاب الطهارة، باب غسل الوجه : ۹۲ـ وابو داؤد: ۱۱۲ـ وابن ماجه: ٤٠٤ـ والدارمی: ۷۰۱ـ وعبدالله بن أحمد زوائد۔ مسند احمد بن حنبل: ۱/ ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۲۳ـ وابن حبان: ۱۰۷٦۔

الْمِرْفَقِ . ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى غَمَرَهَا الْمَاءُ ، ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ ، ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا أَوْ جَمِيعًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ ، ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى ، فَغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ، فَغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى . ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلأَ مِنَ الْمَاءِ ، ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ . ثُمَّ قَالَ: هٰذَا طُهُوْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى طُهُوْرِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَهٰذَا طُهُوْرُهُ .

اٹھایا اور اس پر لگے ہوئے پانی کو بائیں ہاتھ پر لگایا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا، پھر اپنے دائیں پاؤں پر پانی بہایا اور اسے بائیں ہاتھ سے تین بار دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں قدم پر پانی بہایا اور اسے بائیں ہاتھ سے تین بار دھویا، پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں قدم پر پانی بہایا اور اسے بائیں ہاتھ سے تین بار دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈالا اور اسے پانی سے بھرا، پھر اسے پی لیا، پھر فرمایا: ''یہ نبی ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے، جو شخص اللہ کے نبی ﷺ کے وضو کے طریقے کو دیکھنا پسند کرتا ہے تو یہ آپ کے وضو کا طریقہ ہے۔''

فوائد:......۱۔ سونے سے بیدار ہونے کے بعد وضو کرتے وقت برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل تین مرتبہ ہاتھ دھونا لازم ہے لیکن عام معمول کے مطابق بھی وضو کرتے وقت برتن میں ہاتھ ڈالنے کی بجائے پانی انڈیل کر ہاتھ دھونا بہتر ہے اور اگر نیند کے سوا انسان وضو کے برتن میں ہاتھ ڈال دے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

۲۔ دیگر اعضائے وضو کو دائیں ہاتھ سے دھونا مسنون و مستحب ہے لیکن ناک بائیں ہاتھ سے جھاڑنا مسنون ہے۔

۳۔ تمام اعضائے وضو کو تین تین بار دھونا مستحب اور ایک ایک مرتبہ دھونا فرض ہے۔

۴۔ کھڑے ہو کر پانی پینے کا بھی جواز ہے۔

۵۔ جس شخص کو وضو کا مسنون طریقہ معلوم ہو اسے اس عمل کی دوسرے لوگوں کو تعلیم دینی چاہیے تاکہ لوگ اس مسنون طریقہ کو سیکھ کر صحیح وضو کر سکیں۔

۱۱۴ .....بَابُ إِبَاحَةِ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ ، وَالْوُضُوْءُ مَرَّةً مَرَّةً

ایک ہی چلّو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا جائز ہے اور اعضائے وضو ایک ایک مرتبہ دھونا جائز ہے

۱۴۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَرَفَ غُرْفَةً فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ، ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ، ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ، وَغَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ، وَغَرَفَ غُرْفَةً فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَبَاطِنَ أُذُنَيْهِ وَظَاهِرَهُمَا وَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِيهِمَا ، وَغَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ، وَغُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى .

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، تو آپ نے ایک چلو پانی لیا (اور اس سے) کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر ایک چلو لیا تو اس سے اپنا چہرہ مبارک دھویا، پھر ایک چلو لیا تو اس سے اپنا دایاں ہاتھ دھویا، ایک اور چلو لیا تو اپنا بایاں ہاتھ دھویا، اور ایک اور چلو لیا تو سر کا مسح کیا اور اپنے کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا اور اپنی انگلیاں ان میں داخل کیں، پھر ایک چلو لے کر اپنا دایاں پاؤں دھویا اور ایک اور چلو سے اپنا بایاں پاؤں دھویا۔“

فوائد :......۱۔ وضو کرتے وقت ایک ہی چلو سے کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا افضل عمل ہے۔ اکثر روایات اس عمل کی تائید کرتی ہیں۔

۲۔ تمام اعضائے وضو کو کم از کم ایک ایک مرتبہ دھونا فرض ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ اعضائے وضو کو دھونے کی حد تین مرتبہ ہے۔

۱۱۵ .....بَابُ الْأَمْرِ بِالِاسْتِنْشَاقِ عِنْدَ الِاسْتِيقَاظِ مِنَ النَّوْمِ ، وَذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا أُمِرَ بِهِ

نیند سے بیدار ہو کر ناک صاف کرنے کے حکم اور اس علت کا بیان جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

۱۴۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ ، قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْهَادِ ـ وَهُوَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ...........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ ،

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے

---

(۱۴۸) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة: ۱۴۰۔ سنن النسائي: ۸۱۔ وابو داؤد: ۱۳۸۔ وابن حبان: ۱۰۷۵۔ وأحمد: ۲۶۸/۱، ۳۶۵.

(۱۴۹) صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده: ۳۲۹۵۔ صحيح مسلم: ۲۳۸۔ سنن النسائي: ۹۰۔ وأحمد: ۳۵۲/۲۔ من طريق يذيد بن الهاد.

فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلَى خَيَاشِيْمِهِ .

بیدار ہو کر وضو کرے تو اسے چاہیے کہ تین بار ناک جھاڑے کیونکہ شیطان اس کے نتھنوں میں رات گزارتا ہے۔‘‘

فوائد :...... وضو میں ناک جھاڑنا فرائض وضو میں شامل ہے کیونکہ نبی ﷺ نے دوران وضو ناک جھاڑنے کا حکم دیا ہے اور کم از کم ایک مرتبہ ناک جھاڑنا فرض اور زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ ناک جھاڑنا مسنون و مستحب عمل ہے لیکن اسی حدیث کی رو سے رات کی نیند سے بیداری کے بعد وضو کرتے وقت تین مرتبہ ناک جھاڑنا لازم ہے نیز اس عمل سے انسان شیطانی وساوس سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۱۶ ..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْمُبَالَغَةِ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِذَا كَانَ الْمُتَوَضِّيءُ مُفْطِرًا غَيْرَ صَائِمٍ

وضو کرنے والا اگر روزے دار نہ ہو تو وضو کرتے ہوئے ناک میں خوب اچھی طرح اس کو پانی چڑھانا چاہیے

۱۵۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الزَّعْفَرَانِيُّ وَ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ وَ إِسْحَاقُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ سَنَانَ الْمَدَائِنِيُّ ، وَ رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى وَ الْجَمَاعَةُ ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ..........

لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ . قَالَ: أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ، وَخَلِّلِ الْأَصَابِعَ ، وَبَالِغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا .

’’حضرت لقیط بن صبرہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے وضو کے متعلق بتائیے۔ آپ نے فرمایا: مکمل وضو کرو، انگلیوں کا خلال کرو، اور اگر روزے کی حالت میں نہ ہو تو ناک میں خوب اچھی طرح پانی چڑھاؤ۔‘‘

فوائد :...... ۱۔ کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھاتے وقت مبالغہ کرنا مستحب عمل ہے اور روزہ کی حالت میں مبالغہ آرائی سے اجتناب کرنا بہتر ہے۔

۲۔ وضو مکمل اور اچھے طریقے سے کرنا چاہیے اور وضو میں اعضائے وضو میں سے کوئی جگہ خشک نہیں رہنی چاہیے۔

۳۔ دوران وضو انگلیوں کے خلال کرنے کا بھی حکم ہے۔

۱۱۷ ..... بَابُ تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ فِي الْوُضُوْءِ عِنْدَ غَسْلِ الْوَجْهِ .

وضو میں چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا

۱۵۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ ،

(۱۵۰) (اسناده صحيح) صحيح ابي داود: ۱۳۰۔ ارواء الغليل: ۹۰۔ سنن ترمذی، كتاب الصوم، باب ماجاء في كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم، رقم: ۷۸۸۔ سنن النسائی: ۱۱٤۔ سنن ابی داود: ۱٤۲۔ وابن ماجه: ٤۰۷۔ والحاكم: ۱٤۷، ۱٤۸۔ ووافقه الذهبي۔ الصحيحه: ۱۳۰٦۔ وأحمد: ٤/۳۳، ۲۱۱۔ والدارمي: ۷۰۵.

حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ.........

عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثاً، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثاً، وَمَضْمَضَ ثَلَاثاً، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا، وَرِجْلَيْهِ ثَلَاثاً وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ، وَأَصَابِعَ الرِّجْلَيْنِ. وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ.

''جناب شقیق بن سلمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وضو کیا تو اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا، اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ کلی کی، اور اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا، اور اپنے پاؤں تین بار دھوئے، اور اپنی داڑھی کا خلال کیا، اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا، اور فرمایا: ''میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔''

١٥٢ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ـ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ ـ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عَامِرِ ابْنِ شَقِيْقٍ.........

عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثاً، وَمَسَحَ بِأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَخَلَّلَ أَصَابِعَهُ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ حِيْنَ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا. وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي فَعَلْتُ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَذَكَرَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. وَلَا أَدْرِيْ كَيْفَ ذَكَرَهُ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: عَامِرُ بْنُ شَقِيْقٍ هٰذَا هُوَ ابْنُ جَمْرَةَ الْأَسَدِيُّ لَيْسَ ابْنُ شَقِيِّ بْنِ سَلَمَةَ وَ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ هُوَ أَبُوْ وَائِلٍ.

''حضرت شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے اپنے ہاتھ تین بار دھوئے، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا اور اپنا چہرہ تین بار دھویا، اور اپنے کانوں کے اندرونی و بیرونی حصے کا مسح کیا، اپنے دونوں پاؤں تین تین بار دھوئے اور انگلیوں کا خلال کیا، اور جب اپنا چہرہ تین بار دھویا تو اپنی داڑھی کا خلال کیا، اور فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔'' عبدالرحمان کہتے ہیں: اور ان (استاد اسرائیل) نے دونوں ہاتھوں کہنیوں سمیت'' دھونے کا ذکر کیا ہے مگر میں نہیں جانتا کہ کیسے بیان کیا ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''عامر بن شقیق، ابن حمزہ اسدی نہ کہ ابن شقیق بن سلمہ ہیں، اور شقیق بن سلمہ ابو وائل ہیں۔''

(١٥١) اسناده صحيح، ابن حبان: ١٠٧٨ ـ وابى داؤد، الطهارة، باب صفة الوضوء النبى: ١١٠ ـ الارواء الغليل: ٩٢ ـ وابن ماجه: ٤٣٠ ـ والترمذى: ٣١ ـ واحمد: ١/٥٧ ـ وعبد بن حميد فى مسنده: ٦٢.

(١٥٢) اسناده صحيح، الحاكم: ١/١٤٨ ـ سنن ابى داود: ١١٠ ـ مسند احمد: ٤٠٣ ـ سنن الدارمى: ٧٠٤.

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران وضو داڑھی کا خلال مسنون و مستحب ہے اور داڑھی کا خلال واجب نہیں ہے کیونکہ داڑھی کے خلال کے وجوب کی کوئی صحیح دلیل ثابت نہیں لیکن آپ ﷺ کے دائمی فعل سے اس کی افضیلت اٹل ہے۔

۲۔ داڑھی کے خلال کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ چلو میں پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے داخل کیا جائے پھر ہاتھ کی انگلیاں داڑھی میں داخل کی جائیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحيَتِهِ))

بلا شبہ رسول اللہ ﷺ جب وضو کرتے آپ ایک چلو پانی لیتے اور اسے اپنے ٹھوڑی کے نیچے داخل کرتے پھر اس سے اپنی داڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے: میرے رب نے مجھے اس طرح داڑھی کے خلال کا حکم دیا ہے۔

(ابو داؤد: ١٤٥، صحیح الجامع: ٤٦٩٦ اسناده صحیح)

۱۱۸ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلْكِ الْوَجْهِ بِالْمَاءِ عِنْدَ غَسْلِ الْوَجْهِ .

چہرہ دھونے وقت چہرے کو پانی سے اچھی طرح ملنا مستحب ہے

١٥٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَيَّ بَيْتِي وَقَدْ بَالَ ، فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَجِئْنَاهُ بِقَعْبٍ يَأْخُذُ الْمُدَّ أَوْ قَرِيْبَهُ ، حَتّٰى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أَتَوَضَّأُ لَكَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ . قَالَ فَوُضِعَ لَهُ إِنَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَمِيْنِهِ يَعْنِي الْمَاءَ فَصَكَّ بِهَا وَجْهَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس میرے گھر تشریف لائے، اور وہ پیشاب کر چکے تھے، تو انہوں نے پانی منگوایا، ہم آپ کے پاس ایک بڑا پیالہ لے کر آئے جس میں ایک مدیا اس کے قریب پانی سماتا ہے۔ وہ آپ کے سامنے رکھا گیا پھر فرمایا: ''اے ابن عباس! کیا میں تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کا وضو نہ کروں؟ میں نے عرض کی: '' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ضرور کیجیے۔'' کہتے ہیں: تو آپ کے لیے (وضو کرنے والا) برتن رکھا گیا تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈال کر اسے جھاڑا، پھر اپنے دائیں ہاتھ میں

(١٥٣) اسناده حسن، سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب صفة الوضوء: ١١٧۔ مسند احمد: رقم الحديث: ٨٢/١. من حديث محمد بن اسحاق به وصرح بالسماع۔

پانی لے کر اس کے ساتھ اپنا چہرہ خوب ملا۔'' اور باقی حدیث بیان کی۔

فوائد:......وضو کرتے وقت منہ پر زور سے پانی پھینکنا درست ہے، مسنون عمل ہے اور اس میں کسی قسم کی قباحت اور کراہت نہیں ہے۔ تاہم اگر آس پاس دیگر لوگ بھی وضو کر رہے ہوں تو اس بات کا لحاظ رکھا جائے ان پر پانی کے چھینٹے نہ پڑیں۔

۱۱۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَجْدِيدِ حَمْلِ الْمَاءِ لِمَسْحِ الرَّأْسِ غَيْرَ فَضْلِ بَلَلِ الْيَدَيْنِ .

سر کے مسح کے لیے دونوں ہاتھوں سے بچے ہوئے پانی کے علاوہ نیا پانی لینا مستحب ہے

١٥٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، نَا عَمِّيْ ، حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو ـ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ ـ أَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ......... عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ: أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ ، فَمَضْمَضَ ، ثُمَّ اسْتَنْثَرَ ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثاً ، وَيَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثاً وَالْأُخْرٰى ثَلَاثاً ، وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدِهِ ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا .

''حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو آپ نے کلی کی پھر ناک جھاڑا پھر اپنا چہرہ تین بار دھویا، اپنا دایاں ہاتھ تین بار اور بایاں ہاتھ تین بار دھویا اور اپنے ہاتھ سے بچے ہوئے پانی کے علاوہ (نئے پانی) سے سر کا مسح کیا، اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے حتی کہ انہیں اچھی طرح صاف کیا۔''

فوائد:......۱۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ نے سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیا ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہیں کیا۔ نیز اس حدیث سے یہ استدلال درست نہیں کہ وضو کے لیے مستعمل پانی سے پاکی حاصل کرنا درست نہیں، کیونکہ اس حدیث میں سر کے لیے نیا پانی لینے کا بیان ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ سر کے مسح کے لیے نیا پانی لینا شرط ہے۔ (نووی: ٣/ ١٢٤)

۲۔ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ راجح مسئلہ یہ ہے کہ سر کے مسح کے لیے نیا پانی لیا جائے۔ (تحفة الاحوذی: ١/ ١٠٣)

(١٥٤) صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب آخر فی وضوء النبی رقم: ٢٣٦۔ سنن ابی داود: ١١٢٠۔ مسند احمد: ٤/ ٤١،٣٩۔ والترمذی: ٣٥۔ وابن حبان: ١٠٨٥۔ والدارمی: ٧٠٩۔ من طریق حبان بن واسع عن ابیه.

۱۲۰ .....بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْحِ الرَّأْسِ بِالْيَدَيْنِ جَمِيعاً لِيَكُوْنَ أَوْعَبَ لِمَسْحِ جَمِيعِ الرَّأْسِ . وَصِفَةِ الْمَسْحِ ، وَالْبُدْءِ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ قَبْلَ الْمُؤَخَّرِ فِي الْمَسْحِ .

دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کرنا مستحب ہے تاکہ سارے سر کا مسح ہو جائے ،اور مسح کی کیفیت کا بیان ،اور مسح پچھلی جانب سے پہلے پیشانی سے شروع کیا جائے گا

۱۵۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ ، وَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ .

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کیا، دونوں ہاتھوں کو آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے لے گئے، پیشانی سے شروع کر کے انہیں اپنی گدی تک لے گئے، پھر انہیں اسی جگہ واپس لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا۔

۱۵۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثاً ، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَبَدَأَ بِالْمُقَدَّمِ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ .

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا تو اپنا چہرہ مبارک تین بار دھویا، اور اپنے دونوں ہاتھ دو بار دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کیا اور (مسح کرنا) پیشانی سے شروع کیا، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔''

فوائد :......ان احادیث میں سر کے مسح کا مسنون طریقہ بیان ہوا ہے کہ سر کا مسح کرتے وقت دونوں ہاتھ ملا کر سر کے اگلے حصے سے پھیرتے ہوئے گدی تک لائے جائیں، پھر وہاں سے ہاتھوں کو گھماتے ہوئے سر کے اگلے حصہ تک لایا جائے، سر کے مسح کا یہ مسنون و مستحب طریقہ ہے، بشرطیکہ سر پر پگڑی نہ ہو۔ پگڑی کی صورت میں محض پگڑی کا مسح اور پیشانی کے بالوں سمیت پگڑی کا مسح دونوں صورتیں جائز ہیں۔

---

(۱۵۵) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب مسح الراس کلہ رقم: ۱۸۵۔ ومسلم: ۲۳۵۔ سنن الترمذی: ۳۰۔ سنن النسائی: ۹۸۔ سنن ابی داود: ۱۱۸۔ سنن ابن ماجہ: ۴۳۴۔ مسند احمد: ۴/۳۹،۴۲۔ موطا امام مالک: ۳۱۔

(۱۵۶) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب مسح الراس کلہ رقم: ۱۸۵۔ ومسلم: ۲۳۵۔ سنن الترمذی: ۳۰۔ سنن النسائی: ۹۸۔ سنن ابی داود: ۱۱۸۔ سنن ابن ماجہ: ۳۴۔ مسند احمد: ۴/۳۹،۴۲۔ موطا امام مالک: ۳۱۔

۱۲۱ ..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الرَّأْسِ إِنَّمَا يَكُونُ بِمَا يَبْقَى مِنْ بَلَلِ الْمَاءِ عَلَى الْيَدَيْنِ، لَا بِنَفْسِ الْمَاءِ كَمَا يَكُونُ الْغَسْلُ بِالْمَاءِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ سر کا مسح ہاتھوں پر بچی ہوئی تری سے ہوگا نہ کہ اصل پانی سے جس طرح کہ پانی سے (کوئی عضو) دھویا جاتا ہے

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ: ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ حَتَّى غَمَرَهَا الْمَاءُ، ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا أَوْ جَمِيْعاً.

امام ابوبکر فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی عبد خیر کی روایت میں ہے: ''پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا حتی کہ وہ پانی میں ڈوب گیا، پھر اسے اس پر لگے ہوئے پانی سمیت اوپر اٹھایا، پھر اسے اپنے بائیں ہاتھ پر ملا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کیا

۱۲۲ ..... بَابُ مَسْحِ جَمِيْعِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو میں پورے سر کا مسح کرنا۔

۱۵۷ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ....

نَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى، قَالَ سَأَلْتُ مَالِكاً عَنِ الرَّجُلِ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ فِي الْوُضُوْءِ، أَيُجْزِيْهِ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عَمَّارَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْمَازِنِيِّ، قَالَ: مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ فِي وُضُوْئِهِ مِنْ نَاصِيَتِهِ إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّ يَدَيْهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَمَسَحَ رَأْسَهُ كُلَّهُ.

''جناب اسحاق بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے وضو میں صرف پیشانی کا مسح کیا، کیا اسے یہ کافی ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: مجھے عمرو بن یحییٰ بن عمارہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ وہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے اپنے وضو میں اپنی پیشانی سے گدی تک اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی پیشانی پر لوٹایا اور پورے سر کا مسح کیا۔''

فوائد :......امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ سارے سر کا مسح مشروع اور باتفاق العلماء مستحب عمل ہے کیونکہ اس عمل سے تمام سر مسح میں شامل ہو جاتا ہے اور سر کے سارے بالوں تک پانی پہنچ جاتا ہے اور مالک، مزنی، جبائی اور احمد رحمہم اللہ سر کے تمام مسح کے وجوب کے قائل ہیں۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۱۷۰)

۲۔ اس حدیث کی رو سے راجح مسئلہ یہی ہے کہ تمام سر کا مسح واجب ہے کیونکہ قرآن میں سر کے مسح کا حکم دیا گیا اور

(۱۵۷) انظر ما سبق.

حقیقت میں لفظ 'راس' تمام سر کے لیے مستعمل ہے اور نبی کریم ﷺ نے اس حکم کی تعمیل میں پورے سر کا مسح کیا بھی ہے۔ لہٰذا حقیقت سے مجاز کی طرف کسی صورت عدول درست نہیں، بلکہ اسے حقیقی معنی پر محمول کرنا اولیٰ ہے۔

(المغنی مع الشرح الکبیر: ١/ ١٤٢)

١٢٣ .....بَابُ مَسْحِ بَاطِنِ الْأُذُنَيْنِ وَ ظَاهِرِهِمَا.

دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کرنا

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ حَدِيْثَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَخَبَرَ بْنِ عَبَّاسٍ فِي مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا. (انظر الحديث: ١٤٨، ١٥٢)

امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں حضرت عثمان بن عفان اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کے مسح کے متعلق حدیث بیان کر چکا ہوں۔"

١٢٤.....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْكَعْبَيْنِ اللَّذَيْنِ أَمَرَ الْمُتَوَضِّئُ بِغَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَيْهِمَا، الْعَظْمَانِ النَّاتِئَانِ فِي جَانِبَيِ الْقَدَمِ، لَا الْعَظْمُ الصَّغِيْرُ النَّاتِئُ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ، عَلَى مَا يَتَوَهَّمُهُ مِنْ يَتَحَذْلَقُ مِمَّنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَ لَا لُغَةَ الْعَرَبِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وہ دونوں ٹخنے جہاں تک وضو کرنے والے کو پاؤں دھونے کا حکم دیا گیا ہے وہ قدم کے دونوں جانب ابھری ہوئی دو ہڈیاں ہیں۔ قدم کے اوپر ابھری ہوئی چھوٹی ہڈی مراد نہیں ہے جیسا کہ بعض کم فہم اور عرب لغت نہ جاننے والے شیخی خوروں کو وہم ہوا ہے

١٥٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ.........

حُمْرَانَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا يَوْماً وَضُوْءً فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فِي صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَالْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْكَعْبَيْنِ هُمَا الْعَظْمَانِ النَّاتِئَانِ فِي جَانِبَيِ

"حضرت حمران رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی منگوایا،" پھر انہوں نے نبی ﷺ کے وضو کے طریقے کے متعلق حدیث بیان کی، اور فرمایا: "پھر آپ نے اپنا دایاں پاؤں دونوں ٹخنوں تک تین بار دھویا، اور بایاں پاؤں بھی اسی طرح دھویا۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ ٹخنے قدم کے

---

(١٥٨) صحيح مسلم كتاب الطهارة، باب صفة الوضوء وكماله: ٢٢٦۔ وصحيح البخاري: ١٥٩۔ وابن حبان: ١٠٥٨۔ والبيهقي: ٣٢٣۔ من طريق عطاء بن يزيد، سنن النسائي: ١١٦۔ مسند احمد: ٣٩٣.

الْقَدَمِ إِذْ لَوْ كَانَ الْعَظْمُ النَّاتِئُ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ لَكَانَ لِلرِّجْلِ الْيُمْنَى كَعْبٌ وَاحِدٌ لَا كَعْبَانِ .

دونوں جانب ابھری ہوئی دو ہڈیاں ہیں۔ کیونکہ اگر ٹخنے سے مراد قدم کے اوپر ابھری ہوئی ہڈی ہوتی تو دائیں پاؤں کا ایک ہی ٹخنہ ہوتا، دو نہ ہوتے۔“

فوائد :......علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ”کعبین“ سے مراد پنڈلی اور پاؤں کے درمیان ابھری ہوئی ٹخنے کی دو ہڈیاں ہیں اور ہر پاؤں میں دو ابھری ہڈیاں ہوتی ہیں لیکن رافضیوں نے اس مسئلہ میں شذوذ اختیار کرتے ہوئے یہ موقف اپنایا ہے کہ ہر پاؤں میں ایک کعب یعنی پاؤں کی پشت کی ہڈی ہے محمد بن حسن رحمہ اللہ سے بھی یہ قول منقول ہے لیکن ان سے صحیح ثابت نہیں ہے۔ اول الذکر علماء کی دلیل یہ ہے کہ اہل لغت واشتقاق نے کعبین سے ٹخنے کی دو ابھری ہڈیاں مراد لی ہیں اور مذکورہ صحیح حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے کیونکہ اس میں آپ ﷺ نے ہر قدم کی دو ابھری ہڈیاں ثابت کی ہیں۔

١٥٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا أَبُو عَمَّارٍ ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ زَيْدِ بْنِ زِيَادٍ ـ هُوَ ابْنُ أَبِي الْجَعْدِ ـ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ.........

عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ فِي سُوقِ ذِي الْمَجَازِ ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ ، وَهُوَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، تُفْلِحُوا ، وَرَجُلٌ يَتْبَعُهُ يَرْمِيهِ بِالْحِجَارَةِ قَدْ أَدْمَى كَعْبَيْهِ وَعُرْقُوبَيْهِ ، وَهُوَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تُطِيعُوهُ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ . فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوا: غُلَامُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ . فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا الَّذِي يَتْبَعُهُ يَرْمِيهِ بِالْحِجَارَةِ ؟ قَالُوا: هٰذَا عَبْدُ الْعُزَّى أَبُو لَهَبٍ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَفِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ أَيْضًا عَلَى أَنَّ الْكَعْبَ هُوَ الْعَظْمُ النَّاتِئُ فِي

”حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ذی مجاز بازار سے گزرے اور آپ سرخ جوڑا زیب تن کیے ہوئے تھے۔ اور آپ فرما رہے تھے،“ لوگو! لا الٰہ الا اللّٰہ کہو، کامیاب ہو جاؤ گے۔ اور ایک شخص آپ کے پیچھے پیچھے آ کر آپ کو پتھر مار رہا تھا اور اس نے آپ کے ٹخنوں اور ایڑیوں کو خون آلود کر دیا تھا، اور وہ کہہ رہا تھا: ”اے لوگو! اس کی فرماں برداری نہ کرنا کیونکہ یہ بہت جھوٹا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: عبدالمطلب کے خاندان کا لڑکا ہے۔ میں نے دریافت کیا: ان کے پیچھے پیچھے آ کر انہیں پتھر مارنے والا کون ہے۔ انہوں نے کہا: یہ عبدالعزیٰ ابولہب ہے۔“ امام ابوبکر کہتے ہیں: اس حدیث میں بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ٹخنے سے مراد قدم

(١٥٩) اسناده صحيح، مسند احمد بن حنبل: ١٥٤٤٨ـ صحيح ابن حبان: ٦٥٦٢ـ الارواء: ٨٢٤ـ الحاكم: ٦٦٨/٢ـ والبيهقي: ٣٦٣ـ صحيح الموارد: ١٦٨٣،١٤.

جَانِبَيِ الْقَدَمِ ، إِذِ الرَّمْيَةُ إِذَا جَاءَ تْ مِنْ وَّرَاءِ الْمَاشِيِ لَاتَكَادُ تُصِيْبُ الْقَدَمَ ، إِذِ السَّاقُ مَانِعٌ أَنْ تُصِيْبَ الرَّمْيَةُ ظَهْرَ الْقَدَمِ .

کے دونوں جانب ابھری ہوئی ہڈی ہے۔ کیونکہ پتھر چلنے والے کے پیچھے سے آئے تو وہ قدم کو نہیں لگتا، کیونکہ پنڈلی (پیچھے سے) پھینکی ہوئی چیز کو پاؤں پر لگنے سے روکتی ہے۔

فوائد:...... حافظ ابن خزیمہ نے اس حدیث سے بھی یہ استدلال کیا ہے کہ کعب سے مراد ٹخنے کی ابھری ہوئی ہڈی ہے، کیونکہ پیچھے سے پتھر مارا جائے تو وہ چلنے والے کی ٹخنے کی ابھری ہوئی ہڈیوں پر یا ایڑی پر لگے گا اس صورت میں پاؤں کی چھاتی پر پتھر لگنا محال ہے۔ مقصود یہ ہے کہ وضو میں ٹخنے کی ابھری ہوئی دونوں ہڈیوں کو دھونا فرض ہے اور اگر انہیں نہ دھویا جائے تو وضو مکمل نہیں ہوگا لہٰذا گمراہوں کے غلط اجتہاد و استدلال کی وجہ سے انسان دھوکے میں رہ کر ٹخنوں کی ہڈیوں کو ترک نہ کرے بلکہ صحت وضو کے لیے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھونا لازم ہے۔

١٦٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ الْقَاسِمِ الْجَدَلِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ ، وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ غَنِيَّةَ ، عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْجَدَلِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ.........

النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ: أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ: أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ـ ثَلَاثًا ـ وَاللّٰهِ لَتُقِيْمُنَّ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ . قَالَ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَكُوْنُ كَعْبُهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ وَرُكْبَتُهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهِ وَمَنْكِبُهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَبُوْ الْقَاسِمِ الْجَدَلِيُّ هٰذَا هُوَ حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ مِنْ جُدَيْلَةَ قَيْسٍ ، رَوٰى عَنْهُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ ، وَ أَبُوْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ ، وَ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ ، وَ عَطَاءُ

”حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف اپنے چہرہ انور کے ساتھ متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”اپنی صفیں سیدھی کر لو، تین بار فرمایا: ”اللہ کی قسم! تم ضرور اپنی صفوں کو سیدھا کر لو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا۔ (حضرت نعمان) فرماتے ہیں: ”(آپ کے ارشاد کی تعمیل میں) میں نے دیکھا کہ ایک شخص کا ٹخنہ اپنے ساتھی کے ٹخنے کے ساتھ، اس کا گھٹنا اس کے ساتھی کے گھٹنے کے ساتھ اور اس کا کندھا اس کے ساتھی کے کندھے کے ساتھ ملا ہوتا تھا۔“ یہ وکیع کی حدیث کے الفاظ ہیں۔امام ابوبکر فرماتے ہیں:” یہ ابوقاسم قبیلہ قیس کے حسین بن حارث ہیں۔ ان سے زکریا بن ابی زائدہ ابو مالک اشجعی،

---

(١٦٠) اسناده صحيح) صحيح ابي داود: ٦٦٨ـ الصحيحه: ٣٢ـ سنن ابي داود كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف: ٦٦٢ـ سنن النسائي: ٨١٠ـ البيهقي: ٣/١٠٠،١٠١ـ من حديث ابي داؤد به ـ وابن حبان: ٣٩٦ـ وعلقه البخاري، رقم: ٧٢٥ـ وأحمد: ٢٧٦/٤ـ صحيح الترغيب: ٥١٢.

بْنُ السَّائِبِ ، عِدَادُهُ فِي الْكُوفِيِّينَ . وَفِي هٰذَا الْخَبَرِ مَا نَفَى الشَّكَّ وَالْاِرْتِيَابَ أَنَّ الْكَعْبَ هُوَ الْعَظْمُ النَّاتِئُ الَّذِيْ فِيْ جَانِبِ الْقَدَمِ ، الَّذِيْ يُمْكِنُ الْقَائِمُ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَلْزِقَهُ بِكَعْبِ مَنْ هُوَ قَائِمٌ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ . وَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ عِنْدَ مَنْ رَكِبَ فِيْهِ الْعَقْلَ أَنَّ الْمُصَلِّيْنَ إِذَا قَامُوْا فِي الصَّفِّ لَمْ يُمْكِنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلْصَاقَ ظَهْرِ قَدَمِهِ بِظَهْرِ قَدَمِ غَيْرِهِ ، وَهٰذَا غَيْرُ مُمْكِنٍ . وَمَا كَوْنُهُ غَيْرُ مُمْكِنٍ لَمْ يَتَوَهَّمْ عَاقِلٌ كَوْنَهُ .

حجاج بن ارطاۃ اور عطاء بن سائب نے روایت کی ہے۔ ابوالقاسم کا شمار کوفی راویوں میں ہوتا ہے۔ اس حدیث میں ایسی دلیل ہے جس نے شک و شبہ کو ختم کر دیا ہے کہ ٹخنہ پاؤں کی ایک جانب ابھری ہوئی وہ ہڈی ہے جسے نماز پڑھنے والا اپنے پہلو میں کھڑے نمازی کے ٹخنے کے ساتھ ملا سکتا ہے۔ عقل مند لوگوں کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ نمازی جب صف میں کھڑے ہوتے ہیں تو ان میں سے کسی کے لیے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ وہ اپنے قدم کے بالائی حصے کو کسی دوسرے شخص کے قدم کے بالائی حصے سے ملا لے، یہ ناممکن ہے۔ لہٰذا جو چیز ناممکن ہو عقل منداس کے ممکن ہونے کا خیال نہیں کرتا۔

فوائد :...... یہ حدیث بھی اس سابقہ موقف کی قوی دلیل ہے کہ "کعب" سے مراد ٹخنے کی ابھری ہڈیاں ہیں، پاؤں کی چھاتی اور پشت مراد نہیں ہے۔ کیونکہ صف ملاتے وقت "کعب" ٹخنے کی ابھری ہڈیاں ملتی ہیں پاؤں کی چھاتی ملانا ناممکن اور محال ہوتا ہے اور اس کیفیت سے صفیں ٹوٹیں گی۔ اس طرح صفوں کا ملنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

۱۲۵ .....بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ غَسْلِ الْعَقِبَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو میں ایڑیوں کے نہ دھونے پر وعید کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْفَرْضَ غَسْلُ الْقَدَمَيْنِ ، لَا مَسْحُهُمَا ، إِذَا كَانَتَا غَيْرَ مُغَطَّيَتَيْنِ بِالْخُفِّ أَوْ مَا يَقُوْمُ مَقَامَ الْخُفِّ ، لَا عَلَى مَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ أَنَّ الْفَرْضَ مَسْحُ الْقَدَمَيْنِ لَا غَسْلُهُمَا ، إِذْ لَوْ كَانَ الْمَاسِحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ مُؤَدِّياً لِلْفَرْضِ ، لَمَا جَازَ أَنْ يُقَالَ لِتَارِكِ فَضِيْلَةٍ: وَيْلٌ لَّهُ وَقَالَ ﷺ: وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ، إِذَا تَرَكَ الْمُتَوَضِّئُ غَسْلَ عَقِبَيْهِ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ دونوں قدم جب ننگے ہوں اور موزوں یا جرابوں وغیرہ سے ڈھکے ہوئے نہ ہوں تو انہیں دھونا فرض ہے نہ کہ ان کا مسح کرنا، رافضیوں کے قول کے برعکس جو یہ کہتے ہیں کہ قدموں کا مسح کرنا فرض ہے، دھونا فرض نہیں، کیونکہ اگر قدموں پر مسح کرنے والا شخص فرض کی ادائیگی کرنے والا ہوتا ہے تو افضلیت کے تارک شخص کو تباہی و بربادی یا جہنم کی وعید سنانا جائز نہ ہوتا حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔" (یہ آپ نے اس وقت فرمایا تھا جب وضو کرنے والوں نے ایڑیاں اچھی طرح نہ دھوئی تھیں۔

۱۶۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ

يَسَافٍ ، عَنْ أَبِي يَحْيٰى..........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ ، تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّئُوْا ، وَهُمْ عُجَّالٌ ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ بِيْضٌ تَلُوْحُ ، لَمْ يَمَسُّهَا الْمَاءُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ ، أَسْبِغُوْا الْوُضُوْءَ .

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ واپس آئے، حتی کہ جب ہم راستے میں پانی (کے ایک مقام یا چشمے وغیرہ) پر تھے تو لوگوں نے عصر کے وقت وضو کرتے ہوئے جلدی کی اور وہ جلدی میں تھے۔ ہم ان کے پاس پہنچے تو ان کی ایڑیاں سفید خشک دکھائی دے رہی تھیں۔ انہیں پانی نہیں لگا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے، مکمل وضو کرو۔"

١٦٢ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "(خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔"

١٢٦ ..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ غَسْلِ بُطُوْنِ الْأَقْدَامِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو میں قدموں کے نچلے حصے کو نہ دھونے پر وعید و عذاب کا بیان

فِيْهِ أَيْضاً دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْمَاسِحَ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمَيْنِ غَيْرُ مُؤَدٍّ لِلْفَرْضِ ، لَا كَمَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ أَنَّ الْفَرْضَ مَسْحُ ظُهُوْرِهِمَا ، لَا غَسْلُ جَمِيْعِ الْقَدَمَيْنِ .

اس میں بھی دلیل ہے کہ قدموں کے بالائی حصے پر مسح کرنے والا فرض ادا نہیں کرتا، رافضیوں کے خیال کے برعکس جو یہ کہتے ہیں کہ پورے قدموں کو دھونا فرض نہیں ہے بلکہ ان کے اوپر والے حصے پر مسح کرنا فرض ہے۔

١٦٣ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، نَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ،

---

(١٦١) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكما لهما: ٢٤١ـ سنن النسائى: ١١١ـ سنن ابى داود: ٩٧ـ سنن ابن ماجه: ٤٥٠ـ وأحمد: ٢/١٦٤، ٢٠١.

(١٦٢) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكما لهما ٢٤٢ـ والترمزى: ٤١ـ وابن ماجه: ٤٥٣ـ وأحمد: ٢/٢٨٢، ٣٨٩ـ من طريق سهيل بن أبي صالح عن أبيه به.

حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، عَنْ حَيْوَةَ - وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحٍ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الْأَقْدَامِ مِنَ النَّارِ .

''حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ نے فرمایا: ''(خشک رہ جانے والی) ایڑیوں اور تلووں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے۔(فقط پاؤں کا مسح ناکافی ہے)اور جمہور علماء کا بھی یہی موقف ہے۔امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس مسئلہ کے بارے میں علماء کے کئی مذاہب ہے۔تمام فقہائے کرام اور مفتیان عظام کا موقف ہے کہ وضو میں دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا واجب ہیں اور ان کا مسح ناکافی ہے اور نہ ہی دھونے سمیت پاؤں کا مسح واجب ہے اور اس مجمع علیہ میں کسی کا خاص اختلاف بھی ثابت نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں رقمطراز ہیں کہ علی، ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم کے سوا کسی صحابی کا اس مسئلہ میں اختلاف نہیں، پھر ان صحابہ نے بھی اپنے موقف سے رجوع کر لیا تھا۔عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا قول ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ وضو میں دونوں پاؤں کو دھونا واجب ہے۔(نیل الاوطار: ۱/ ۱۸۴)

۲۔ وضو میں پاؤں کا کوئی حصہ خشک نہیں رہنا چاہیے، بلکہ پاؤں کے وہ حصے جہاں پانی پہنچانا مشکل ہو اور ان کے خشک رہنے کا خدشہ ہو انہیں خاص توجہ سے دھونا چاہیے کیونکہ پاؤں کا معمولی حصہ خشک رہنے سے وضو نہیں ہوتا۔

۱۲۷ .....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ غَيْرَ جَائِزٍ ، لَا كَمَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ وَالْخَوَارِجُ .

رافضیوں اور خارجیوں کے دعوے کے برعکس اس بات کی دلیل کا بیان کہ قدموں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے

۱۶۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ الْأَزْدِيُّ ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ.........

نَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، قَدْ تَوَضَّأَ ، وَتَرَكَ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهِ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ:

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص وضو کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس نے اپنے قدم کے بالائی حصے پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑ

(۱۶۳) اسنادہ صحیح) صحیح الترغیب (۱/ ۲۶۸) الروض النضیر: ۱۳۰۔ صحیح الجامع الصغیر: ۷۱۳۳۔ مسند احمد بن حنبل: ۴/۱۹۱۔ الطحاوی: ۵۰۸.

(۱۶۴) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الطہارۃ، باب تفریق الوضوء، رقم: ۱۷۳۔ سنن ابن ماجہ: ۶۶۵۔ مسند احمد: ۱۴۶/۳.

اِرْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوْءَ كَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، نَا عَمِّيْ بِمِثْلِهِ .

دی تھی۔تو نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: ''واپس جاؤ اور اپنا وضو اچھی طرح کرو۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ہمیں احمد بن عبدالرحمان بن وہب نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں، ہمیں میرے چچا نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

فوائد:...... یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ وضو میں پاؤں دھونے فرض ہیں کیونکہ اگر ان کا مسح کافی ہوتا تو مذکورہ شخص کو دوبارہ وضو کرنے کا حکم چہ معنی دارد؟ لہٰذا وضو کرتے وقت پاؤں کا دھونا ضروری اور وضو کے درست ہونے کی شرط ہے۔

۱۲۸ ......بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا أَمَرَ بِغَسْلِ الْقَدَمَيْنِ فِي قَوْلِهِ: ﴿ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴾ لَا بِمَسْحِهِمَا ، عَلٰى مَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ وَالْخَوَارِجُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ عزوجل نے اپنے فرمان ﴿ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴾ ''پاؤں ٹخنوں سمیت'' میں رافضیوں اور خارجیوں کے دعوے کے برعکس قدموں کو دھونے کا حکم دیا ہے مسح کرنے کا نہیں

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَةِ تَأْوِيْلِ الْمُطَّلِبِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّ مَعْنَى الآيَةِ عَلَى التَّقْدِيْمِ وَالتَّأْخِيْرِ ، عَلٰى مَعْنٰى: اِغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ أَيْدِيَكُمْ وَ أَرْجُلَكُمْ وَامْسَحُوْا بِرُؤُوْسِكُمْ ، فَقَدَّمَ ذِكْرَ الْمَسْحِ عَلٰى ذِكْرِ الرِّجْلَيْنِ ، كَمَا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ، وَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: وَ أَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ، قَالُوْا رَجَعَ الْأَمْرُ إِلَى الْغَسْلِ .

اور علامہ مطلبی رحمہ اللہ کی تفسیر کے صحیح ہونے کی دلیل کا بیان کہ آیت کے معنی تقدیم و تاخیر ہے یعنی اغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ وَامْسَحُوْا بِرُؤُوْسِكُمْ اپنے چہروں، اپنے ہاتھوں اور اپنے قدموں کو دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو۔ یعنی آیت میں مسح کا ذکر پاؤں کے ذکر سے پہلے کیا گیا ہے جیسا کہ حضرت ابن مسعود، ابن عباس اور عروہ بن زبیر نے فرمایا ہے کہ ﴿ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ﴾ ''اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت'' میں حکم دھونے کی طرف لوٹتا ہے۔''

۱۶۵ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ ، نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، نَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُوْ عَمَّارٍ ـ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ ، قَالَ.........

أَبُـوْ أُمَـامَةَ ، نَـا عَـمْرُو بْنُ عَبَسَةَ: فَذَكَرَ الْـحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِي صِفَةِ إِسْلَامِهِ ، وَقَالَ قُـلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ

''حضرت ابو امامہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمرو بن عبسہ نے اپنے اسلام لانے کی کیفیت کے بارے میں طویل حدیث بیان کی، اور کہا کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے

(١٦٥)صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب اسلام عمرو بن عبسة، رقم الحديث: ٨٣٢ـ مسند احمد: ١١/٤، ١١٢ـ والحاكم: ١٦٣،٥/١ـ والترمذي: ٣٥٧٩ـ وأبو داؤد: ١٢٧٧.

فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَقَالَ: ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ، كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ ، إِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا قَدَمَيْهِ مِنْ أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ مَعَ الْمَاءِ .

رسول ! مجھے وضو کے متعلق ارشاد فرمایئے۔ پھر طویل حدیث بیان کی ، اور کہا: ”(آپ نے فرمایا) پھر (وضو کرنے والا) اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوتا ہے تو اس کے قدموں کے گناہ اس کی انگلیوں کے کناروں سے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔“

فوائد:......رسول اللہ ﷺ کا حکم الٰہی (وضو میں پاؤں دھوؤ) کی تعمیل میں پاؤں دھونا اس بات کی دلیل ہے کہ آیتِ وضو میں پاؤں دھونے کا حکم ہے، چنانچہ روافض وخوارج کا اس حکم میں تحریف کرنا اور اس سے یہ مفہوم کشید کرنا کہ آیت وضو میں پاؤں کا مسح کرنے کا حکم ہے، کتاب وسنت کے صریح خلاف ہے لہٰذا کتاب وسنت کی صریح نصوص کے سامنے عقل اور ذاتی اجتہاد نری جہالت ہے بلکہ کتاب وسنت کے صریح دلائل کے سامنے سر تسلیم خم کرنا اچھے مسلمان کی پہچان ہے۔

۱۲۹ .....بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الرِّجْلَيْنِ وَتَرْكِ غَسْلِهِمَا فِي الْوُضُوْءِ

وضو میں پاؤں پر مسح کرنے اور انہیں نہ دھونے پر وعید کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمَاسِحَ لِلْقَدَمَيْنِ التَّارِكَ لِغَسْلِهِمَا ، مُسْتَوْجِبٌ لِلْعِقَابِ بِالنَّارِ إِلَّا أَنْ يَعْفُوَ وَيَصْفَحَ ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عِقَابِهِ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ پاؤں کو دھونے کی بجائے ان کا مسح کرنے والا آگ کے عذاب کا مستحق ہے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دے اور درگزر کرے، ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس کی پناہ مانگتے ہیں۔

١٦٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْعَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: تَخَلَّفَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ ، فَأَدْرَكْنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ ـ صَلَاةُ الْعَصْرِ ـ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ أَرْجُلَنَا ، فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ مَرَّتَيْنِ

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے، پھر آپ ہمارے پاس پہنچے اور ہمیں عصر کی نماز نے جلدی میں ڈال دیا تھا اور ہم (جلدی جلدی) وضو کر رہے تھے۔ ہم اپنے قدموں کا مسح کر رہے تھے تو آپ نے (یہ دیکھ کر کہ ہم پاؤں پوری

---

(١٦٦) صحيح البخاري، كتاب العلم، باب من رفع صوته بالعلم رقم الحديث: ٦٠، ٩٦۔ صحيح مسلم: ٢٤١۔ مسند احمد: ٢/٢١١، ٢٢٦۔ والنسائي في الكبرىٰ: ٥٨٥٥، ٥٨٥٦.

أَوْ ثَلَاثًا: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ .

طرح دھونے کی بجائے ان کا مسح کر رہے ہیں) دو یا تین بار بآواز بلند فرمایا: "(خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔" یہ عفان بن مسلم کی حدیث ہے۔

فوائد:......مکرر ۱۶۱۔

۱۳۰ .....بَابُ غَسْلِ أَنَامِلِ الْقَدَمَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو میں پاؤں کی انگلیاں دھونے کا بیان

وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ الْفَرْضَ غَسْلُهُمَا لَا مَسْحُهُمَا .

اور اس میں دلیل ہے کہ دونوں پاؤں دھونا فرض ہے ان کا مسح کرنا نہیں۔

١٦٧ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، نَا أَبُوْ عَامِرٍ ، نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عَامِرٍ ـ وَهُوَ ابْنُ شَقِيْقِ بْنِ حَمْزَةَ الْأَسَدِيُّ ـ عَنْ شَقِيْقٍ ـ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ.......... أَبُوْ وَائِلٍ ـ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، وَغَسَلَ أَنَامِلَهُ ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ . وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ كَالَّذِيْ رَأَيْتُمُوْنِيْ فَعَلْتُ .

"حضرت ابووائل شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو تین تین بار وضو کرتے ہوئے دیکھا، اور اپنے سر اور اپنے دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کیا، اور اپنے دونوں قدم تین تین بار دھوئے، اور اپنی انگلیاں دھوئیں، اپنی داڑھی کا خلال کیا، اور اپنا چہرہ دھویا، اور فرمایا: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح (وضو) کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔"

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۶۱ کے ضمن میں ملاحظہ کریں۔

۱۳۱ .....بَابُ تَخْلِيْلِ أَصَابِعِ الْقَدَمَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ

وضو میں پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ ذَكَرْنَا خَبَرَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي تَخْلِيْلِ أَصَابِعِ الْقَدَمَيْنِ ثَلَاثًا .

امام ابوبکر فرماتے ہیں: ہم پاؤں کی انگلیوں کے تین بار خلال کے متعلق حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کر چکے ہیں۔

---

(١٦٧) انظر الحديث المتقدم: ١٥٠، ١٥١.

١٦٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَبُوْ الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ وَ إِسْحَاقُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَيَانٍ الْمَدَائِنِيُّ وَ جَمَاعَةٌ غَيْرُهُمْ ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، حَدَّثَنِيْ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ..........

لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ . قَالَ: أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ، وَخَلِّلِ الْأَصَابِعَ ، وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِماً .

''حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے وضو کے متعلق بیان فرمایئے۔ آپ نے فرمایا: ''مکمل وضو کرو، انگلیوں کا خلال کرو، اور اگر تم روزے کی حالت میں نہ ہو تو ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ وضو میں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا واجب ہے۔

(عون المعبود: ١/ ١٤٦.)

١٣٢ ..... بَابُ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثاً ثَلَاثاً .

نبی اکرم ﷺ کے تین تین بار وضو کرنے کی کیفیت کا بیان

١٦٩ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فِيْ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثاً ثَلَاثاً .

''امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ تین تین بار وضو کرنے کی کیفیت کے متعلق حضرت عثمان بن عفان اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی احادیث (ذکر ہو چکی) ہیں۔

١٣٣..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ .

دو دو بار وضو کرنا جائز ہے

١٧٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَبِيْرٍ الصَّوْرِيُّ ـ بِالْفُسْطَاطِ ـ نَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ ، ثَنَا فُلَيْحٌ ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ـ وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ ـ نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نَا فُلَيْحٌ ـ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ .

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو دو مرتبہ وضو کیا۔''

---

(١٦٨) اسناده صحيح) صحيح ابى داود: ١٣٠ـ ارواء الغليل: ٩٠ـ سنن الترمذى، كتاب الصوم، باب ماجاء فى كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم، رقم: ٧١٨ـ سنن النسائى: ٣٦ـ سنن ابى داود: ١٢٤.

(١٦٩) انظر الحديث المتقدم: ١٤٧.

(١٧٠) صحيح البخارى، كتاب الوضوء، باب الوضوء مرتين مرتين رقم: ١٥٨ـ سنن الدارمى: ٦٩١ـ وأحمد ٤/ ٤١.

۱۳۴.....بَابُ إِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً

ایک ایک مرتبہ وضو کرنا جائز ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ غَاسِلَ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً مُؤَدٍّ لِفَرْضِ الْوُضُوْءِ. إِذْ غَاسَلُ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً وَاقِعٌ عَلَيْهِ اسْمُ غَاسِلٍ. وَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَ بِغَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ بِلَا ذِكْرِ تَوْقِيْتٍ. وَفِي وُضُوْءِ النَّبِيِّ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً، وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَثَلَاثًا ثَلَاثًا وَغَسَلَ بَعْضَ الْأَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ شَفْعًا، وَبَعْضَهُ وِتْرًا، دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ هٰذَا كُلَّهُ مُبَاحٌ. وَ أَنَّ كُلَّ مَنْ فَعَلَ فِي الْوُضُوْءِ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ مُؤَدٍّ لِفَرْضِ الْوُضُوْءِ. لِأَنَّ هٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ، لَا مِنِ اخْتِلَافِ الَّذِي بَعْضُهُ مُبَاحٌ وَبَعْضُهُ مَحْظُوْرٌ.

اور اس دلیل کا بیان کہ اعضائے وضو ایک ایک بار دھونے والے پر بھی غاسل (دھونے والے) کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مقدار کے تعین کے بغیر اعضائے وضو کو دھونے کا حکم دیا ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ کے ایک ایک، دو دو اور تین تین مرتبہ اعضائے وضو کو دھونے اور بعض کو جفت اور بعض کو طاق مرتبہ دھونے میں یہ دلیل ہے کہ (وضو میں) یہ سب طریقے جائز ہیں۔ اور جو شخص نبی اکرم ﷺ کے مختلف اوقات میں وضو کے مختلف طریقوں میں سے کسی ایک طریقے پر عمل کر لے وہ فرض وضو کو ادا کرنے والا ہوگا۔ کیونکہ یہ (وضو کے) مباح (طریقوں) کا اختلاف ہے یہ ایسا اختلاف نہیں کہ جس میں بعض (طریقے) مباح ہوں اور بعض ممنوع اور ناجائز ہوں۔

۱۷۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے ایک ایک بار وضو کیا۔''

۱۳۵ ..... بَابُ إِبَاحَةِ غَسْلِ بَعْضِ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ شَفْعًا وَبَعْضِهِ وِتْرًا.

بعض اعضائے وضو کو جفت اور بعض کو طاق مرتبہ دھونا جائز ہے

۱۷۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْهِ.........

(۱۷۱) صحيح البخاري، كتاب الوضوء باب الوضوء مرة مرة رقم: ۱۵۷ـ سنن الترمذي: رقم: ۴۲ـ سنن النسائي: ۸۰ـ سنن ابي داود: ۱۳۸ـ مسند احمد: ۱۹۶۸ـ سنن الدارمي: ۶۹۲ـ وابن ماجه: ۴۱۱.

(۱۷۲) اسناده صحيح) صحيح ابي داود: ۱۰۹ـ صحيح سنن ترمذي: ۴۷ـ سنن الترمذي، كتاب الطهارة، باب ماجاء وفيمن يتوضأ بعض وضوءه مرتين وبعضه ثلاثا، رقم الحديث: ۴۷.

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَرِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَأُرَاهُ قَالَ: وَاسْتَنْثَرَ.

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا تو اپنا چہرہ مبارک تین بار دھویا، اور دونوں ہاتھ دو مرتبہ دھوئے اور دونوں پاؤں دو مرتبہ دھوئے، اور اپنے سر کا مسح کیا، میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا: اور ناک جھاڑی۔''

۱۷۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ.........

عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّهُ قَالَ: لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى -: هَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ. فَدَعَا بِوَضُوْءٍ، فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا، حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. قَالَ مَالِكٌ: هٰذَا أَعَمُّ الْمَسْحِ وَأَحَبُّهُ إِلَيَّ.

''حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے کہا، اور وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی اور عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں، کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا: ہاں (دکھا سکتا ہوں) لہٰذا انہوں نے (وضو کے لیے) پانی منگوایا، تو اپنے ہاتھوں پر پانی بہایا اور اپنے ہاتھ دو مرتبہ دھوئے، پھر تین بار کلی کی اور ناک جھاڑی، پھر اپنے چہرے کو تین بار دھویا، پھر اپنے بازو دو دو بار کہنیوں سمیت دھوئے، پھر اپنے سر کا مسح کیا تو اپنے دونوں ہاتھ آگے سے پیچھے اور پیچھے سے آگے لے کر آئے اور مسح کی ابتدا پیشانی سے کی، پھر انہیں اپنی گدی تک لے گئے، پھر انہیں اسی جگہ لوٹایا جہاں سے شروع کیا تھا، پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔'' امام مالک فرماتے ہیں: ''یہ مکمل مسح ہے اور مجھے زیادہ پسند ہے۔''

فوائد :......۱۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: تمام اہل اسلام کا اجماع ہے کہ اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا فرض،

---

(۱۷۳) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب مسح بر اس کلہ: ۱۸۵۔ صحیح مسلم: ۲۳۵۔ سنن النسائی: ۹۸۔ سنن ابی داود: ۱۱۸۔ سنن ابن ماجہ: ٤٣٤۔ مسند احمد: ٤/۳۹،٤۲۔ موطا امام مالک: ۳۱۔

تین تین مرتبہ دھونا مسنون ہے۔ اور اعضائے وضو کو ایک ایک مرتبہ اور تین تین مرتبہ دھونے کے بارے اور بعض اعضاء کو تین بار، بعض کو دو مرتبہ اور بعض اعضائے وضو کو ایک مرتبہ دھونے کے بارے احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں، علماء بیان کرتے ہیں اس مسئلہ میں روایات کا اختلاف اس بات کی دلیل ہے کہ وضو کی مذکورہ تمام صورتیں جائز ہیں اور اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھونا اکمل وضو اور ایک ایک مرتبہ دھونا وضو کے لیے کافی ہے۔(نووی: ۳/۱۰۵)

۲۔ اکثر اہل علم کا قول ہے کہ وضو میں اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھونا وضو کی درستگی کے لیے کافی ہے اور تین تین مرتبہ دھونا افضل ہے۔(المغنی مع الشرح الکبیر: ۱/ ۱۵۹)

۳۔ بعض اعضائے وضو کو ایک مرتبہ اور بعض کو ایک سے زائد یعنی دو یا تین مرتبہ دھونا جائز ہے۔

(المغنی مع الشرح الکبیر: ۱/ ۱۶۰)

۱۳۶ ......بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي غَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ

اعضائے وضو کو تین سے زیادہ مرتبہ دھونے پر وعید کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ فَاعِلَهُ مُسِيْءٌ ظَالِمٌ أَوْ مُتَعَدٌّ ظَالِمٌ

اور اس کی دلیل کہ ایسا کرنے والا غلط کار ظالم یا حد سے گزرنے والا ظالم ہے۔

۱۷٤ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ..........

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ أَعْرَابِياً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوْءِ. فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثاً ثَلَاثاً ، فَقَالَ: مَنْ زَادَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ أَوِ اعْتَدٰى وَظَلَمَ .

”حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آپ سے وضو کے متعلق دریافت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے تین تین بار وضو کیا، پھر فرمایا:” جو (اس مقدار سے) زیادہ کرے تو اس نے برا کیا اور ظلم کیا یا اس نے زیادتی کی اور ظلم کیا۔

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ اعضائے وضو دھونے میں تین مرتبہ دھونے سے تجاوز طریقہ وضو پر ظلم وزیادتی ہے۔(جو سراسر ناجائز ہے۔)(نیل الاوطار: ۱/ ۱۸۹)

۲۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وضو میں اعضائے وضو دھونے میں تین کے عدد سے تجاوز کرنے والا

(۱۷٤) اسناده حسن صحيح، سنن النسائى، كتاب الطهارة، باب الاعتداء فى الوضوء، رقم: ۱٤۰۔ سنن ابى داود: ۱۳۵۔ سنن ابن ماجه: ۲۲۔ واحمد: ۲/ ۱۸۰.

گناہ گار ہوگا۔ اور ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ وضو میں شدت (تین کے عدد سے تجاوز) شیطانی فعل ہے۔ اور اگر یہ فعل باعث فضیلت ہوتا تو صحابہ کرام اس عمل کو ضرور ترجیح دیتے۔ (المغنی مع الشرح الکبیر: ۱/ ۱۶۱)

۱۳۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ .

وضو مکمل کرنے کا حکم

۱۷۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَالِمٍ أَبِيْ جَهْضَمٍ ، حَدَّثَنِيْ ....

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ إِلَّا ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ۔ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ، وَلَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ ، وَلَا نَنْزِيَ الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، أَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ وَزَادَ ، قَالَ مُوْسَى: فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَسَنٍ ، فَقُلْتُ: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ بِكَذَا وَكَذَا . فَقَالَ: إِنَّ الْخَيْلَ كَانَتْ فِي بَنِيْ هَاشِمٍ قَلِيْلَةً فَأُحِبُّ أَنْ يُكْثَرَ فِيْهِمْ .

''حضرت عبداللہ بن عبید اللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین چیزوں کے سوا کسی چیز کے ساتھ لوگوں سے مخصوص نہیں کیا، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم مکمل وضو کریں، صدقہ نہ کھائیں اور گدھے سے گھوڑے کی جفتی نہ کروائیں۔ موسیٰ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن حسن سے ملا تو کہا: مجھے عبداللہ بن عبید اللہ نے ایسے حدیث بیان کی ہے۔ تو انہوں نے کہا: بنو ہاشم میں گھوڑوں کی قلت تھی تو آپ نے پسند کیا کہ وہ زیادہ ہو جائیں۔ (اس لیے گدھے سے جفتی کرانے سے منع کر دیا۔)

۱۷۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا ابْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ سَمَّاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ۔ وَهُوَ..........

(۱۷۵) إسناده صحيح) سنن النسائی، کتاب الطهارة، باب الامر باسباغ الوضوء: ۱۴۱۔ سنن الترمذی: ۱۷۰۱۔ سنن ابی داود: ۸۰۸۔ مسند احمد: ۱/۲۴۹،۲۲۵۔ والبیهقی فی الکبریٰ: ۱۳۰۱۵۔

(۱۷۶) اسناده صحیح، الارواء: ۸۳۰۷۔ الصحیحة: ۲۳۲۶۔ وابن حبان: ۱۰۵۳،۵۰۲۵۔ وابن ابی شیبة: ۴/۳۰۷۔ والطبرانی فی الکبیر: ۹/۳۲۱۔ وفی الاوسط: ۲/۱۴۹۔

ابْنُ مَسْعُوْدٍ - عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: الصَّفْقَةُ بِالصَّفْقَتَيْنِ رِباً ، وَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ .

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سودے میں دو سودے کرنا سود ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مکمل وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔

فوائد:......مکمل اور اچھے طریقے سے وضو کرنا فرض ہے اور اسباغ الوضوء سے مراد وضو کے فرائض وسنن کو بخوبی سرانجام دینا ہے کہ کوئی عضو خشک نہ رہے کیونکہ کسی عضو کا خشک رہنا صحتِ وضو کے منافی ہے اور اس کے بارے سخت وعید ہے۔

۱۳۸ ......بَابُ ذِكْرُ تَكْفِيْرِ الْخَطَايَا وَالزِّيَادَةِ فِي الْحَسَنَاتِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ

تکلیف اور مشقت کے باوجود مکمل وضو کرنا گناہوں کی بخشش اور نیکیوں میں اضافے کا باعث ہے

۱۷۷ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنِي الضِّحَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُوْ عَاصِمٍ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ سُفْيَانَ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ بِهِ الْحَسَنَاتَ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ سُفْيَانَ غَيْرُ أَبِيْ عَاصِمٍ . فَإِنْ كَانَ أَبُوْ عَاصِمٍ قَدْ حَفِظَهُ فَهٰذَا إِسْنَادٌ غَرِيْبٌ . وَهٰذَا خَبَرٌ طَوِيْلٌ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي أَبْوَابِ ذَوَاتِ عَدَدٍ . وَالْمَشْهُوْرُ فِي هٰذَا الْمَتْنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ لَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف کرتے ہیں اور نیکیوں میں اضافہ کرتے ہیں صحابہ نے عرض کی : کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول ! (ضرور بتائیں) آپ نے فرمایا: ''تکلیف اور مشقت کے باوجود پورا وضو کرنا، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''اس حدیث کو امام سفیان سے ابو عاصم کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا، اگرچہ ابوعاصم نے اس کو حفظ کیا ہے مگر یہ سند غریب ہے، اور یہ طویل روایت ہے جس کو میں نے متعدد ابواب میں بیان کیا ہے۔ اس متن (کی سند) میں مشہور اس طرح ہے: عبداللہ بن محمد عقیل، سعید بن میسّب سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری سے بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن ابی بکر سے بیان نہیں کرتے، امام صاحب

(۱۷۷) اسنادہ حسن صحیح، سنن ابن ماجہ، ابواب الطھارۃ، باب ما جاء فی اسباغ الوضوء: ۴۲۷۔ مسند احمد من حدیث زھیر بہ: ۳/۳، ۱۶۔ صحیح الترغیب: ۱۹۳، ۴۵۲۔ والدارمی: ۶۹۸۔ والحاکم: ۱/۲۔۱۹۱۔ من طریق أبی موسیٰ۔

طاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُوْسٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: نَا ، وَقَالَ أَحْمَدُ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ .

فرماتے ہیں: ہمیں ابوموسیٰ اور احمد بن عبدہ نے روایت بیان کی تو ابوموسیٰ نے کہا: حدثنا ابو عامر، اور احمد نے کہا: اخبرنا ابو عامر، اور ابو عامر، زہیر بن محمد سے اور وہ عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت بیان کرتے ہیں۔

فوائد :......سخت سردی میں، پانی کی طلب میں مشقت اٹھانے اور زخموں پر وضو کا پانی پہنچنے کی وجہ سے تکلیف اٹھانے کی صورت میں اچھے طریقے سے وضو کرنا اور اعضائے وضو کو مکمل اور بہتر طریقے سے دھونا افضل عمل ہے۔ اور یہ عمل درجات کی بلندی اور گناہوں کو دھو ڈالنے کا باعث ہے۔ لہٰذا وضو میں یہ چیز ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

۱۳۹ ..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّيَامُنِ فِي الْوُضُوْءِ ، أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ لَا أَمْرُ إِيْجَابٍ.

وضو میں دائیں طرف سے (اعضائے وضو) دھونا مستحب ہے، واجب نہیں

۱۷۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ عَلِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدِ الْحَرَّانِيُّ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، نَا زُهَيْرٌ ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا لَبِسْتُمْ ، وَ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤُوْا بِأَيَامِنِكُمْ .

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم لباس پہنو اور جب تم وضو کرو تو اپنی دائیں طرف (کے اعضاء) سے شروع کرو۔"

۱۴۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْبَدْءِ بِالتَّيَامُنِ فِي الْوُضُوْءِ أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ وَاخْتِيَارٍ، وَلَا أَمْرُ فَرْضٍ وَ إِيْجَابٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وضو میں دائیں طرف سے شروع کرنے کا حکم استحبابی اور اختیاری ہے فرض یا وجوبی حکم نہیں ہے۔

۱۷۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا خَالِدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ۔ نَا شُعْبَةُ ، قَالَ الْأَشْعَثُ ۔ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمٍ ۔ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ..........

---

(۱۷۸) اسناده صحيح) صحيح الجامع الصغير: ۷۸۷۔ المشكاة: ۴۰۱۔ سنن ابي داود، كتاب اللباس، باب في الانتعال، رقم: ۴۱۴۱۔ مسند احمد: ۳۵۴/۲۔ والترمذى: ۱۷۶۶۔ النسائي في الكبرىٰ: ۹۰۴۹۔ وابن حبان: ۱۰۹۰، ۵۴۲۲۔ والبيهقي في الكبرىٰ: ۴۰۹.

(۱۷۹) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب التيمن في الوضوء والغسل: ۱۶۸، ۴۲۶۔ صحيح مسلم: ۲۶۸۔ سنن النسائي: ۱۱۲۔ سنن الترمذي: ۴۰۸۔ سنن ابي داود: ۴۱۴۰۔ سنن ابن ماجه: ۴۰۱۔ مسند احمد: ۹۴/۴، ۱۳۰، ۱۸۷، ۲۰۲، ۲۱۵۔ من طريق شعبة عن الأشعث عن أبيه عن مسروق، به؛

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ ، فِي طُهُوْرِهِ ، وَنَعْلِهِ وَتَرَجُّلِهِ . قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ بِوَاسِطٍ يَقُوْلُ: يُحِبُّ التَّيَامُنَ ذَكَرَ شَأْنَهُ كُلَّهُ . قَالَ ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ بِالْكُوْفَةِ يَقُوْلُ: يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسب طاقت، وضو کرنے ، جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں طرف (سے ابتدا کرنے) کو پسند فرماتے تھے۔ امام شعبہ کہتے ہیں : پھر میں نے اشعت کو واسط میں بیان کرتے ہوئے سنا: ''آپ اپنے تمام کاموں میں دائیں جانب (سے ابتدا) کو پسند کرتے تھے۔'' پھر میں نے انہیں کوفہ میں کہتے ہوسنا: ''آپ حسب طاقت دائیں طرف کو پسند کرتے تھے۔''

فوائد:......امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ شرع کا مستعمل قاعدہ ہے (کہ ہر اچھا کام) دائیں ہاتھ سے کرنا مستحب ہے۔ مثلاً شلوار قمیص پہننے، جوتا پہننے، مسجد میں داخل ہونے، مسواک کرنا، سرمہ لگانے، ناخن تراشنے، موچھیں کاٹنے، کنگھی کرنے، زیر بغل بال اکھاڑنے، سر منڈوانے، نماز سے سلام پھیرنے، اعضائے وضو کو دھونے، بیت الخلا سے نکلنے، کھانے پینے، مصافحہ کرنے اور حجر اسود کا استلام کرنے کے وقت دائیں جانب کی تکریم کی وجہ سے مقدم رکھنا مستحب عمل ہے۔ ان کے متضاد افعال مثلاً بیت الخلاء میں داخل ہونے، مسجد سے نکلنے، ناک صاف کرنے، استنجا کرنے، کپڑے اتارنے اور جوتا اتارنے میں بائیں جانب مقدم رکھنا بہتر ہے۔ نیز تمام علماء کا اجماع ہے کہ وضو میں ہاتھ اور پاؤں دھوتے وقت دائیں ہاتھ اور دائیں پاؤں کو مقدم رکھنا مسنون ہے۔ اگر کوئی شخص اس سنت کی مخالفت کرے تو وہ فضیلت سے محروم رہے گا لیکن اس کا وضو صحیح ہوگا۔ یاد رکھیے! وضو میں بائیں جانب کی تقدیم اگرچہ جائز ہے، لیکن یہ مکروہ فعل ہے۔

(نووی: ۳/ ۱۵۹)

۱۴۱.....بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعَمَامَةِ .

پگڑی پر مسح کرنے کی رخصت ہے

۱۸۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ ، وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ..........

عَنْ بِلَالٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

''حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے

(۱۸۰) صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة: ٤٧٥۔ سنن الترمذی: ١٠١۔ سنن النسائی: ١٠٤۔ سنن ابن ماجه: ٥٦١۔ مسند احمد: ٦/ ١٢، ١٤۔

يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ . وَفِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ .

رسول اللہ ﷺ کو موزوں اور پگڑی پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔“

١٨١ ۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيُّ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ.......... عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى عَمَامَتِهِ .

”حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے وضو کیا اور اپنے موزوں اور اپنی پگڑی پر مسح کیا۔“

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ پگڑی پر مسح جائز ہے اور سر کے مسح کے قائم مقام ہے۔ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: پگڑی پر مسح کے بارے اہل علم کا اختلاف ہے اور اوزاعی، احمد بن حنبل، اسحق بن راہویہ، ابوثور اور داؤد بن علی پگڑی پر مسح کے جواز کے قائل ہیں، اور شافعی کا قول ہے کہ اگر پگڑی پر مسح کے متعلق حدیث صحیح ہو تو میرا بھی یہی موقف ہے۔ ترمذی بیان کرتے ہیں کہ کئی اہل علم صحابہ مثلاً ابوبکر و عمر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی پگڑی پر مسح کا جواز منقول ہے۔

۲۔ پگڑی پر مسح کے بارے ثابت احادیث کا ماحصل یہ ہے کہ فقط سر کا مسح، محض پگڑی کا مسح اور سر اور پگڑی کا مسح یہ تین صورتیں ثابت ہیں۔

❀❀❀❀

(١٨١) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب المسح علی الخفین: ٢٠٤، ٢٠٥۔ سنن نسائی: ١١٩۔ وسنن ابن ماجه: ٥٦٢۔ مسند احمد: ٤/١٧٩، ٢٨٨۔ والدارمی: ٧١٠۔

جِمَاعُ أَبْوَابِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنے کے ابواب کا مجموعہ

۱۴۲ .....بَابُ ذِكْرِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ تَوْقِيتٍ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيمِ بِذِكْرِ أَخْبَارٍ مُجْمَلَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ

مجمل، غیر مفسر روایات کے ذریعے مسافر اور مقیم شخص کے لیے مدت کے تعین کے ذکر کے بغیر موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۱۸۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ..........

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ نے موزوں پر مسح کیا۔''

۱۸۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبٍ..........

عَنْ بِلَالٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَائِدَةُ .

''حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔''عبداللہ بن سعید کہتے ہیں کہ حدثنی زائدۃ (یعنی ان کی روایت میں عن کی بجائے سماعت کی تصریح بیان کی ہے۔)

۱۸۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا أَبُو عَمْرٍو عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

(۱۸۲) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب المسح على الخفين: ۲۰۲، سنن النسائي: ۱۲۱۔ وابن ماجه: ۵۴۶۔ واحمد: ۱/۱۵.

(۱۸۳) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة: ۴۷۵۔ مسند احمد: ۶/۱۲، ۱۴۔ الصحيحه: ۲۹۴۰.

سَوَاءِ بْنِ عَنْبَرِ السَّدُوْسِيُّ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُرُوْبَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ تَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ؟ فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَ عُمَرَ ، فَقَالَ سَعْدٌ لِعُمَرَ: اَفْتِ ابْنَ أَخِيْ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ . فَقَالَ عُمَرُ: كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا ﷺ نَمْسَحُ عَلٰى خِفَافِنَا ، لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْساً . فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَلَوْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ؟ قَالَ: نَعَمْ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا جبکہ وہ موزوں پر مسح کر رہے تھے، تو (ابن عمر نے) کہا: آپ اس طرح عمل کرتے ہیں؟ پھر وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہو گئے، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے بھتیجے کو موزوں پر مسح کے متعلق فتویٰ دیجیے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہوتے ہوئے اپنے موزوں پر مسح کیا کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کی: اگرچہ وہ بیت الخلاء سے (قضائے حاجت پوری کر کے) آئے پھر بھی موزوں پر مسح کر لے؟ (حضرت عمر نے) فرمایا: ہاں۔

فوائد:......ا۔ یہ احادیث موزوں پر مسح کی مشروعیت کی دلیل ہیں۔

۲۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: روافض وخوارج کے سوا تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ سفر وحضر میں ضرورت وبلا ضرورت موزوں پر مسح جائز ہے حتیٰ کہ گھر میں پابند عورت کے لیے بھی مسح جائز ہے، البتہ شیعہ اور خوارج موزوں پر مسح کے منکر ہیں اور لیکن ان کے اختلاف کی کوئی حیثیت نہیں اور امام مالک سے اس بارے کئی اقوال منقول ہیں اور ان کا مشہور موقف جمہور علماء کے موافق ہے اور موزوں پر مسح کے جواز کے متعلق بے شمار صحابہ کے اقوال منقول ہیں۔ حسن بصری کہتے ہیں مجھے ستر صحابہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ موزوں پر مسح کرتے تھے۔

(شرح النووی: ۱۶۳/۳)

۱۴۳..... بَابُ ذِكْرِ مَسْحِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي الْحَضَرِ .

حضر (قیام کی حالت) میں نبی اکرم ﷺ کا موزوں پر مسح کرنا

۱۸۵۔ أَخْبَرَنَا ، أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، نَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.........

(۱۸۴) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب ماجاء في المسح على الخفين: ٥٤٦۔ وأحمد: ٣٥/١.

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبِلَالٌ الْأَسْوَاقَ ، فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجَا . قَالَ أُسَامَةُ: فَسَأَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ . قَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ . ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ . زَادَ يُوْنُسُ فِي حَدِيْثِهِ: ثُمَّ صَلّٰى . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: الْأَسْوَاقُ، حَائِطٌ بِالْمَدِيْنَةِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ، سَمِعْتُ يُوْنُسَ يَقُوْلُ: لَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَبَرٌ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي الْحَضَرِ غَيْرُ هٰذَا .

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور بلال رضی اللہ عنہ اسواق (باغ) میں داخل ہوئے تو آپ قضائے حاجت کے لیے گئے، کہتے ہیں: پھر دونوں باہر نکلے۔ اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے (اندر جا کر) کیا کیا؟ حضرت رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے گئے، پھر (واپس آ کر) وضو کیا تو اپنا چہرہ مبارک اور اپنے ہاتھ دھوئے، اور اپنے سر کا مسح کیا، اور موزوں پر مسح کیا۔'' یونس نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے: ''ثم صلی'' پھر آپ نے نماز پڑھی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''الاسواق'' مدینہ منورہ میں ایک باغ ہے۔ اور امام ابوبکر کہتے ہیں: میں نے یونس کو کہتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ سے حضر میں موزوں پر مسح کرنے کے متعلق اس کے علاوہ اور کوئی حدیث مروی نہیں ہے۔

۱۴۴ .....بَابُ ذِكْرِ مَسْحِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ نُزُوْلِ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ . ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ

سورہ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ کے موزوں پر مسح کرنے کا بیان، اس شخص کے دعوے کے برعکس جو کہتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سورہ مائدہ نازل ہونے سے پہلے موزوں پر مسح کیا تھا

۱۸۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ ، وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْمُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ ، وَحَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ ۔ وَهُوَ الْأَعْمَشُ ۔ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ.........

---

(۱۸۵) سنن النسائی: کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین: ۱۲۰۔ وفی الکبریٰ: ۱۲۶۔ وابن حبان: ۱۳۲۳، ۳۴۷/۸۔ والبیهقی فی الکبریٰ: ۱۲۱۸۔ والطبرانی فی الاوسط.

(۱۸۶) صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی الخفاف: ۳۸۷۔ صحیح مسلم: ۲۷۲۔ سنن الترمذی: ۹۳۔ وسنن نسائی: ۵۴۳۔ وابن ماجه: ۵۴۳۔ واحمد: ۳۵۸/۴، ۳۶۱، ۳۶۴.

عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيْرًا ، بَالَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى . فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا . هٰذَا حَدِيْثُ الصَّنْعَانِيِّ وَلَمْ يَقُلِ الْاٰخَرُوْنَ رَأَيْتُ جَرِيْرًا . وَفِي حَدِيْثِ أَبِي أُسَامَةَ ، قَالَ إِبْرَاهِيْمُ: وَكَانَ أَصْحَابُنَا يُعْجِبُهُمْ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ . وَفِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: كَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ ، إِسْلَامُهُ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ .

''حضرت ھمام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے پیشاب کیا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی، ان سے اس بارے میں پوچھا گیا (کہ آپ نے موزوں پر مسح کیوں کیا ہے) تو انہوں نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔ یہ صنعانی کی روایت ہے۔ باقی راویوں نے رأیست جریراً، میں نے جریر کو دیکھا'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔ ابواسامہ کی روایت میں ہے، ابراہیم کہتے ہیں: ہمارے اصحاب کو حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی حدیث بڑی پسند تھی کیونکہ وہ سورہ مائدہ کے نزول کے بعد اسلام لائے تھے۔ اور وکیع کی روایت میں ہے۔'' انہیں حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی حدیث بہت پسند تھی کیونکہ وہ سورہ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام لائے تھے۔

۱۸۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيِّ.........

عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ: أَنَّ جَرِيْرًا بَالَ وَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ، فَعَابُوْا عَلَيْهِ . فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقِيْلَ لَهُ: ذٰلِكَ قَبْلَ الْمَائِدَةِ . قَالَ: إِنَّمَا كَانَ إِسْلَامِيْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ .

''حضرت ابوزرعہ بن عمرو بن جریر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا اور وضو کیا، اور اپنے موزوں پر مسح کیا، تو لوگوں نے ان پر عیب لگایا (یعنی ان کے مسح کرنے کو ناپسندیدہ اور نا کافی سمجھا) تو انہوں نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ان سے عرض کی گئی: (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا موزوں پر مسح کرنا) یہ تو سورہ مائدہ کے نزول سے پہلے تھا؟ انہوں نے فرمایا: بے شک میں سورہ مائدہ کے نزول کے بعد ہی اسلام لایا تھا۔''

(۱۸۷) اسناده صحيح) سنن ترمذی ۹۴۔ ارواء الغليل: ۱/ ۱۳۷۔ سنن الترمذی: كتاب الطهارة عن رسول ﷺ باب في المسح على الخفين، رقم: ۹۴۔ سنن ابی داود: ۱۵۴۔ والحاكم: ۱/۱۶۹۔ من حديث علی بن الحسين به۔ وصححه، ووافقه الذهبی، والبيهقی فی الكبرىٰ: ۱۱۹۷.

۱۸۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَصْرِيُّ ، نَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ ، نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ..........

عَنْ هَمَّامٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَسْلَمْتُ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَرْبَعِيْنَ يَوْمًا.

''حضرت ھمام حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''میں نبی اکرم ﷺ کی وفات سے چالیس دن پہلے اسلام لایا۔''

فوائد :......بعض لوگ آیت وضو سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وضو میں پاؤں دھونا ضروری ہیں کیونکہ اس آیت میں پاؤں دھونے کا حکم ہے یا بقول شیعہ صرف پاؤں کے مسح کا جواز ہے اور وہ مسح پر جواز کی احادیث کو اس آیت کے نزول سے قبل کا واقعہ قرار دیتے ہوئے مسح پر جواز کو منسوخ قرار دیتے ہیں، لیکن یہ احادیث واضح نص ہیں کہ دعویٰ تنسیخ باطل ہے اور اس آیت کے نزول کے بعد بھی موزوں پر مسح کا جواز ثابت ہے کیونکہ جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ''سورۃ مائدۃ'' کے نزول کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے تھے اور ان کا موزوں پر مسح کے متعلق روایت کرنا کہ موزوں پر مسح جائز ہے اور یہ جواز منسوخ نہیں ہے بلکہ حدیث ۱۸۴ دلیل ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سنت پر عمل پیرا تھے۔

۱۴۵...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْمُوْقَيْنِ .

موٹے موزوں پر مسح کرنے کی رخصت

۱۸۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ الطَّاهِرِ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْمِصْرِيُّ ، نَا أَسَدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى ۔ ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ..........

عَنْ بِلَالٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْمُوْقَيْنِ وَالْخِمَارِ .

''حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی اکرم ﷺ نے موٹے موزوں اور پگڑی پر مسح کیا۔''

فوائد :......الموق: پتلے موزوں کے اوپر پہنے جانے والے موٹے موزے ہیں۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ ہر قسم کے موزوں، پر خواہ وہ موٹے ہوں یا باریک، مسح جائز ہے۔

۱۴۶ .....بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْأَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

(مسح کے متعلق) گزشتہ مجمل الفاظ کی تفسیر کرنے والی حدیث کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الرُّخْصَةَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلَابِسِهَا عَلَى الطَّهَارَةِ ، دُوْنَ لَابِسِهَا مُحْدِثًا

---

(۱۸۸) أخرجه ابن عبدالبرفي فی الاستيعاب : ۱/ ۲۳۷.

(۱۸۹) اسناده صحيح، مسند احمد بن حنبل: ۶/ ۱۵۔ وابن أبي شيبة: ۱/ ۱۶۲.

غَيْرَ مُتَطَهِّرٍ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ موزوں پر مسح کرنے کی رخصت اس شخص کے لیے ہے جس نے انہیں وضو کر کے پہنا ہو، جس نے بغیر طہارت کے بلا وضو پہنے ہوں اس کے لیے نہیں

١٩٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ الْأَزْهَرِ، حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدِ الْبَصْرِيُّ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ..........

الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَمْسَحُ عَلٰى خُفَّيْكَ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، إِنِّيْ أَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ .

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ اپنے موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، کیونکہ میں نے انہیں دونوں پاؤں کی طہارت کی حالت میں پہنا ہے۔''

١٩١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَعْرُوْفٍ ، نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَكَرِيَّا وَ حُصَيْنٍ وَ يُوْنُسَ عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ..........

الْمُغِيْرَةِ سَمِعَهُ مِنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؟ قَالَ: إِنِّيْ أَدْخَلْتُ رِجْلَيَّ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ .

''حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بلاشبہ میں نے دونوں پاؤں کو طہارت کی حالت میں (موزوں میں) داخل کیا ہے۔''

١٩٢ـ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا اَبُوْبَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ ، قَالُوْا: نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ ، نَا الْمُهَاجِرُ ـ وَهُوَ ابْنُ مَخْلَدٍ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَ لَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ، اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا .

''حضرت عبدالرحمان بن ابی بکرہ اپنے والد محترم سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات کی رخصت دی ہے کہ جب وہ وضو کر کے موزے پہنے تو

---

(١٩٠) صحيح البخاري، كتاب الوضوء باب اذا ادخل رجليه وهما طاهرتان رقم: ٢٠٦، ١٨٢ـ صحيح مسلم: ٢٧٤ـ وابو داؤد: ١٥١ـ وابن ماجه: ٥٤٥ـ وأحمد: ٢٥١/٤، ٢٥٥ـ والدارمي: ٧١٣.

(١٩١) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب اذا ادخل رجليه وهما طاهر تان، رقم: ٢٠٦، ١٨٢ـ صحيح مسلم: ٢٧٤.

(١٩٢) اسناده حسن، سنن ابن ماجه: باب ماجاء في التوقيت في المسح المقيم والمسافر: ٥٥٦ـ مسند احمد: ١٠٧١ـ وابن حبان: ١٣٢٤، ١٣٢٨ـ والبيهقي في الكبرىٰ: ١٢٢٤ـ موارد الظمان: ١٨٤.

ان پر مسح کر لے۔"

فوائد :......موزوں پر مسح کی صحت کی شرط یہ ہے باوضو ہو کر وضو کی حالت میں موزے پہنے جائیں تو ان پر مسح جائز ہے، بے وضو موزے پہننے سے موزوں پر مسح درست نہیں اور ایسا شخص ہمیشہ بے وضو ہی رہے گا، شافعی، مالک، احمد اور اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۱۹۹) اور یہی موقف درست ہے۔

۱۴۷ .....بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ لَابِسَ أَحَدِ الْخُفَّيْنِ قَبْلَ غَسْلِ كِلَا الرِّجْلَيْنِ ، إِذْ لَبِسَ الْخُفَّ الْآخَرَ بَعْدَ غَسْلِ الرِّجْلِ الْأُخْرٰى ، غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا أَحْدَثَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دونوں پاؤں دھونے سے پہلے ایک موزہ پہننے والا شخص جب دوسرا موزہ پاؤں دھونے کے بعد پہنے تو وضو ٹوٹنے کے بعد اس کے لیے موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے

إِذْ هُوَ لَابِسٌ أَحَدَ الْخُفَّيْنِ قَبْلَ كَمَالِ الطَّهَارَةِ . وَالنَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا رَخَّصَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا لَبِسَهُمَا عَلٰى طَهَارَةٍ . وَمَنْ ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ صِفَتَهُ ، هُوَ لَابِسُ أَحَدِ الْخُفَّيْنِ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ ، إِذْ هُوَ غَاسِلُ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ لَا كِلَيْهِمَا عِنْدَ لُبْسِهِ أَحَدَ الْخُفَّيْنِ .

کیونکہ اس نے ایک موزہ طہارت مکمل ہونے سے پہلے پہنا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اس وقت موزوں پر مسح کرنے کی رخصت دی ہے جب اس نے انہیں طہارت کی حالت میں پہنا ہو، اس باب میں ہم نے جس شخص کی حالت بیان کی ہے وہ بغیر وضو (مکمل کیے) ایک موزہ پہننے والا شخص ہے کیونکہ اس نے ایک موزہ پہنتے وقت ایک پاؤں دھویا ہے دونوں پاؤں نہیں دھوئے۔

۱۹۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النُّجُوْدِ.........

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ ؟ قُلْتُ: جِئْتُ أَنْبِطُ الْعِلْمَ . قَالَ: فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ لِيَطْلُبَ الْعِلْمَ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضًاءً ا بِمَا

"حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو انہوں نے پوچھا: کیسے آئے ہو؟ میں نے عرض کی: علم حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "جو شخص بھی حصول علم کے لیے اپنے گھر سے نکلتا ہے تو فرشتے اس کی طلب وجستجو پر

(۱۹۳) اسنادہ حسن) صحیح ابن ماجہ: ۴۷۸۔ صحیح سنن ترمذی: ۹۶۔ سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبة والاستغفار وما ذکر من رحمة الله، رقم: ۳۵۳۵۔ سنن النسائی: ۱۵۸۔ مسند احمد: ۳/ ۲۳۹، ۲۴۰۔ من طریق معمر بن راشد.

يَصْنَعُ . قَالَ: قَدْ جِئْتُكَ أَسْأَلُكَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ . قَالَ: نَعَمْ ، كُنَّا فِي الْجَيْشِ الَّذِي بَعَثَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَنَا أَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا نَحْنُ أَدْخَلْنَاهُمَا عَلَى طُهُورٍ، ثَلَاثاً، إِذَا سَافَرْنَا، وَلَيْلَةً إِذَا أَقَمْنَا . وَلَا نَخْلَعُهُمَا مِنْ غَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ ، وَلَا نَخْلَعُهُمَا ، إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ . وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ بِالْمَغْرِبِ بَاباً مَفْتُوحاً لِلتَّوْبَةِ مَسِيرَتُهُ سَبْعُونَ سَنَةً لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا نَحْوَهُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: ذَكَرْتُ لِلْمُزَنِيِّ خَبَرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ، فَقَالَ: حَدَّثَ بِهٰذَا أَصْحَابُنَا ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّافِعِيِّ حُجَّةٌ أَقْوٰى مِنْ هٰذَا .

رضا مندی اور پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔" میں نے عرض کی: میں آپ سے موزوں پر مسح کے متعلق پوچھنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: ہاں، ہم اس لشکر میں شامل تھے جسے رسول اللہ ﷺ نے (غزوے کے لیے) بھیجا تھا، آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے موزوں پر مسح کر لیں، جبکہ انہیں طہارت کی حالت میں پہنا ہو، تین (دن رات) جب ہم سفر میں ہوں اور ایک رات (دن) جب ہم مقیم ہوں۔ اور ہم انہیں پیشاب پاخانے کی وجہ سے نہ اتاردیں، صرف (غسل) جنابت کی وجہ سے انہیں اتاریں، اور فرمایا: "میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک مغرب کی جانب توبہ کے لیے ایک دروازہ کھلا ہوا ہے جس کی مسافت ستر سال ہے وہ (دروازہ) بند نہیں ہوگا، حتیٰ کہ سورج مغرب کی جانب سے، دروازے کی جہت میں طلوع ہو جائے گا۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے عبدالرزاق کی حدیث امام مزنی کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا: "ہمارے اصحاب نے یہ حدیث روایت کی ہے کیونکہ امام شافعی رحمہ اللہ کی اس سے قوی دلیل اور کوئی نہیں ہے۔"

فوائد :......اگر انسان دوران وضو ایک پاؤں دھونے کے بعد موزہ پہن لے پھر دوسرا پاؤں دھو کر دوسرا موزہ پہن لے تو تکمیل وضو کے بعد بے وضو ہونے کی صورت میں ان موزوں پر مسح جائز ہے یا نا جائز، اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے چنانچہ نووی رحمہ اللہ اہل کوفہ، مزنی، مطرف اور ابن منذر رحمہم اللہ نے اس صورت میں موزوں پر مسح کو جائز قرار دیا ہے۔ ان علماء کا موقف ہے کہ جب انسان ایک پاؤں دھونے کے بعد موزہ پہن لے پھر دوسرا پاؤں دھونے کے بعد دوسرا موزوں پہن لے تو ان موزوں پر مسح کرنا جائز ہے، کیونکہ ایسے شخص پر یہ بات صادق آتی ہے کہ اس نے وضو کی حالت (دونوں پاؤں کی طہارت کی صورت) میں موزے پہنے ہیں۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۱۹۹)

اور حدیث کا یہ بیان کہ میں نے پاؤں حالت طہارت میں موزوں میں داخل کیے تھے، اس موقف کی تائید کرتے

ہیں اور اس میں یہ بیان نہیں کہ صحت مسح کے لیے پاؤں دھونے کے بعد موزوں کا پہننا شرط ہے، بلکہ اس میں یہ وضاحت ہے کہ وضو کی حالت میں موزے پہننے سے موزوں پر مسح جائز ہے، کیفیت جو بھی ہو۔

۱۴۸ ..... بَابُ ذِكْرِ تَوْقِيتِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ وَالْمُسَافِرِ .

مقیم اور مسافر شخص کے لیے موزوں پر مسح کرنے کے وقت کے تعین کا بیان

۱۹٤ـ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمِ السَّلَمِيُّ ، نَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكَتَّانِيُّ ، قَالَ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ.........

عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ . فَقَالَتْ: إِئْتِ عَلِيًّا ، فَاسْأَلْهُ ، فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّي . فَأَتَى عَلِيًّا ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِذَاكَ ، يَمْسَحُ الْمُقِيْمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثًا .

”حضرت شریح بن ھانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں پوچھو کیونکہ وہ اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ وہ (حضرت شریح) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے موزوں پر مسح کرنے کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ مسح کرنے کا حکم دیا کرتے تھے کہ مقیم شخص ایک دن رات اور مسافر تین دن رات مسح کرلے۔“

۱۴۹ ..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَمْرُ إِبَاحَةٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم جواز کے لیے ہے

أَنَّ الْمَسْحَ يَقُوْمُ مَقَامَ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ ، إِذَا كَانَ الْقَدَمُ بَادِياً غَيْرَ مُغْطِى بِالْخُفِّ ، وَإِنْ خَالَعَ الْخُفَّ وَإِنْ كَانَ لَبِسَهُ عَلٰى طَهَارَةٍ ، إِذَا غَسَلَ قَدَمَيْهِ كَانَ مُؤَدِّياً لِلْفَرْضِ ، غَيْرَ عَاصٍ ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ تَارِكاً لِلْمَسْحِ رَغْبَةً عَنْ سُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ

مسح دونوں قدم دھونے کے قائم مقام ہوگا جبکہ قدم کھلے ہوئے ہوں اور موزوں سے ڈھانپے ہوئے نہ ہوں، اور اگر وہ

(۱۹٤) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين: ۲۷٦ـ سنن النسائي: ۱۲۹ـ سنن ابن ماجه: ۵۵۲ـ مسند احمد: ۱/۹٦،۱۱۳،۱٤۹،۱۳٤،۱٤٦ـ والدارمي: ۷۱٤ـ من طريق الحكم بن عتبة.

موزہ اتار دے، اگرچہ اس نے طہارت کی حالت میں پہنا ہو، تو جب وہ دونوں پاؤں دھولے گا تو وہ فرض ادا کرے گا، وہ گنا گار نہیں ہوگا، سوائے اس کے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی سنت سے بے رغبتی کرتے ہوئے مسح نہ کرے (تو پھر گناہگار ہوگا۔)

۱۹۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ أَبِيْ غُنَيَّةَ ، نَا أَبِيْ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمَرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ..........

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِلْحَاضِرِ ، يَعْنِي فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کی رخصت دی ہے، مسافر کے لیے تین دن (رات) اور مقیم کے لیے ایک دن رات۔

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ مسافر کے لیے موزوں پر مسح کی مدت تین دن تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۲۰۱) امام ترمذی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: صحابہ و تابعین میں سے اکثر اہل علم اور فقہاء میں سے سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، شافعی، احمد اور اسحٰق بن راہویہ کا مذہب ہے کہ مقیم ایک دن اور ایک رات اور مسافر تین دن اور تین رات مسح کرے گا۔ اور بعض اہل علم موزوں پر معینہ مدت کے قائل نہیں ہیں۔ لیکن مدت کے تعیین کے بارے (جمہور علماء کا) موقف راجح ہے۔ (ترمذی: تحت حدیث ۹۶)

۱۵۰ ..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الرُّخْصَةَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الْحَدَثِ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ دُوْنَ الْجَنَابَةِ الَّتِيْ تُوْجِبُ الْغُسْلَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ موزوں پر مسح کرنے کی رخصت اس حدث سے ہے جو صرف وضو واجب کرتا ہے، جنابت کے حدث سے نہیں جو غسل واجب کرتا ہے

۱۹۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ..........

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، فَقَالَ: كُنَّا نَكُوْنُ مَعَ

''حضرت زر بن حبیش رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے موزوں پر مسح کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: ''ہم

(۱۹۵) صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب التوقيت فی المسح علی الخفين: ۲۷۶۔ سنن النسائی: ۱۲۸۔ سنن ابن ماجه: ۵۵۲۔ وابن حبان: ۱۳۲۲۔ والبيهقی: ۱۲۳۱۔ من طريق الحكم.

(۱۹۶) اسناده حسن) صحيح سنن ترمذی: ۹۶۔ ابن ماجه: ۴۷۸۔ سنن الترمذی، کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفين للمسافر والمقيم: ۹۶۔ سنن النسائی: ۱۲۷۔ سنن ابن ماجه: ۵۵۳۔ سبق: ۱۷.

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَمَرَنَا أَنْ لَّا نُنْزِعَ خِفَافَنَا ثَــلَاثَةَ أَيَّامٍ- يَعْنِي فِي السَّفَرِ- إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ.

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے، تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سفر میں تین دن (رات) تک اپنے موزے نہ اتاریں مگر (غسل) جنابت کی وجہ سے (اتارنے ہوں گے) لیکن پاخانے، پیشاب اور نیند کی وجہ سے اتارنے کی ضرورت نہیں۔

۱۵۱ ..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ رَغْبَةً عَنِ السُّنَّةِ

سنتِ نبوی سے بے رغبتی کرتے ہوئے اسے ترک کرنے پر وعید کا بیان

۱۹۷- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا مُحَمَّدٌ- يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ- نَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ..........

عَــنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں۔"

فوائد :......سنت سے بیزاری کی وجہ سے موزوں پر مسح کے جواز کو تسلیم نہ کرنا اور اس سنت پر ارادتاً عمل ترک کرنا جائز نہیں ہے اور ایسے لوگ حدیث میں مذکور وعید میں شامل ہیں لہٰذا اس انکار اور تعطیل عمل سے اجتناب بہتر ہے نیز اللہ تعالیٰ شریعت میں دی گئی رخصت اختیار کرنے کو پسند کرتے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان اللہ یحب ان توتی رخصته کما یکره ان توتی معصیته. "بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اس کی رخصتوں کو اختیار کیا جائے، جیسے وہ ناپسند کرتے ہیں کہ اس کی معصیت کا ارتکاب کیا جائے۔"

(صحیح ابن حبان: ۲۷۴۲، ۲۷، ۲۰، مسند احمد: ۲/ ۱۰۸، اسناده حسن)

۱۵۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کی رخصت

۱۹۸- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، نَا سُفْيَانُ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ، نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ..........

(۱۹۷) اسناده صحیح، مسند احمد بن حنبل: ۲/۱۵۸۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَيْسَ فِي خَبَرِ أَبِي عَاصِمٍ: وَالنَّعْلَيْنِ ، إِنَّمَا قَالَ: مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ . وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ .

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''ابو عاصم کی روایت میں ''والنعلین'' اور جوتوں پر'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے جرابوں پر مسح کیا۔'' ابو رافع کی روایت میں ہے: ''رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کیا تو وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ جرابوں پر مسح جائز ہے اور اس مسح میں وہ جرابیں خاص نہیں جن کے تلوے چمڑے کے ہوں، بلکہ اون کی جرابوں پر بھی مسح جائز ہے کیونکہ لغوی اعتبار سے یہ بھی جرابیں ہی ہیں اور جرابوں پر مسح کی صورت میں جرابوں کے اوپر جوتے پہنے ہوں تو جوتوں پر مسح کر کے جوتوں سمیت نماز پڑھنا بھی جائز ومباح ہے۔

۱۵۳ .....بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ مُجْمَلَةً

جوتوں پر مسح کرنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے مروی مجمل روایات کا بیان

غَلِطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهَا بَعْضُ مَنْ أَجَازَ الْمَسْحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ الْوَاجِبِ مِنَ الْحَدَثِ

ان سے دلیل لینے میں ان علماء سے غلطی ہوئی ہے جنہوں نے حدث سے واجب ہونے والے وضو میں جوتوں پر مسح کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔

۱۹۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ سَعِيْدٍ ۔ هُوَ ابْنُ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ ....

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ: رَأَيْنَاكَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ نَرَ أَحَدًا يَفْعَلُهُ غَيْرَكَ . قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالُوْا: رَأَيْنَاكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ . قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُهَا وَيَتَوَضَّأُ فِيْهَا وَيَمْسَحُ

''حضرت عبید بن جریج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی گئی: ہم نے آپ کو ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ کے علاوہ کسی اور کو کرتے ہوئے ہم نے نہیں دیکھا، انہوں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ''ہم نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ یہ سبتی جوتے پہنتے

(۱۹۸) اسنادہ صحیح) صحیح ابن ماجہ: ۵۵۹۔ سنن الترمذی، کتاب الطھارۃ عن رسول اللہ، باب ماجاء فی المسح علی الجوربین والنعلین: ۹۹۔ سنن ابی داود: ۱۵۹۔ والمحلی لابن حزم: ۲/ ۸۷۔ وموار الظمان: ۱۷۶۔

(۱۹۹) اسنادہ صحیح سنن النسائی، کتاب الطھارۃ، باب الوضوء فی النعل رقم: ۱۱۷۔ صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الرجلین فی النعلین ولا یمسح علی لانعلین: ۱۶۶۔ ابن حبان: ۳۷۵۵۔ ومسلم: ۱۱۸۷۔ وأحمد: ۲/ ۱۷،۶۶، ۱۱۰۔

عَلَيْهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَحَدِيْثُ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَوْسِ بْنِ أَوْسٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

ہیں۔'' انہوں نے فرمایا: ''بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ جوتے پہنتے ہوئے ان میں وضو کرتے ہوئے اور اس پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس اور اوس بن اوس کی حدیث اسی باب سے ہے۔

فوائد:...... سبتی جوتے اس چمڑے سے تیار کیے جاتے ہیں کہ دباغت کے بعد جس کے بال اتر چکے ہوں ایسا جوتا بالوں وغیرہ سے بالکل صاف اور ملائم ہو جاتا ہے، یہ جوتا پہننا جائز ہے اور پاؤں دھونے کے بعد ایسے جوتوں میں داخل کرنا اور پھر ایسے جوتوں میں نماز پڑھنا جائز ہے، پاؤں دھونے کے بعد ایسے جوتے پر مسح جائز ہے لیکن صرف جوتے پہننے کی صورت میں پاؤں نہ دھونا اور صرف جوتے کا مسح کرنا جائز نہیں۔

۱۵۴...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى النَّعْلَيْنِ كَانَ فِي وُضُوْءٍ مُتَطَوِّعٍ بِهِ، لَا فِي وُضُوْءٍ وَاجِبٍ عَلَيْهِ مِنْ حَدَثٍ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا جوتوں پر مسح کرنا نفلی وضو میں تھا، اس وضو میں نہیں تھا جو آپ پر اس حدث کی وجہ سے واجب ہوتا جو وضو کو واجب کرتا ہے

۲۰۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي اللَّيْثِ ، نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ ....

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ دَعَا بِكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِلطَّاهِرِ مَا لَمْ يُحْدِثْ .

''حضرت عبد خیر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے پانی کا ڈونگا منگوایا پھر اس سے ہلکا سا وضو کیا، پھر اپنے جوتوں پر مسح کیا پھر فرمایا: '' طاہر (باوضو) شخص کا جب تک وضو نہ ٹوٹے، اس کے لیے رسول اللہ ﷺ کا وضو اسی طرح تھا۔''

۱۵۵ ..... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الرِّجْلَيْنِ مُجْمَلَةً

دونوں پاؤں پر مسح کرنے کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے مروی مجمل روایات کا بیان

غَلَطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهَا بَعْضُ مَنْ لَمْ يَنْعَمِ الرِّوْيَةَ فِي الْأَخْبَارِ ، وَأَبَاحَ لِلْمُحْدِثِ الْمَسْحَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ

(۲۰۰) اسناده صحيح، مسند احمد: ۱/۱۱۶، ۱۲۰۔ والبيهقي في الكبرىٰ: ۲۳۴، ۳۶۰، ۳۶۱۔ من طريق الاسدى عن عبد خير على: به۔ اس کی اصل صحیح بخاری میں بھی موجود ہے۔ صحيح بخارى، كتاب الاشربة، رقم: ۵۶۱۶۔

ان سے دلیل لینے میں ان علماء سے غلطی ہوئی ہے جو احادیث میں گہری نظر نہیں رکھتے اور انہوں نے محدث (جس کا وضو ٹوٹ گیا ہو) کے لیے دونوں پاؤں پر مسح کرنے کو جائز قرار دیا ہے

۲۰۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ ، نَا الْمُقْرِيُّ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي الأَسْوَدِ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى اٰلِ نَوْفَلٍ يَتِيْمُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ..........

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ الْمَاءَ عَلَى رِجْلَيْهِ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: خَبَرُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

''حضرت عباد بن تمیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں:'' میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے اور اپنے دونوں پاؤں قدموں پر پانی سے مسح کرتے ہوئے دیکھا'' امام ابوبکر کہتے ہیں: حضرت نافع کی حضرت ابن عمر سے روایت اسی باب سے ہے۔''

۱۵۲ .....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْقَدَمَيْنِ كَانَ وَهُوَ طَاهِرٌ، لَا مُحْدِثٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا دونوں قدموں پر مسح کرنا طہارت (باوضو ہونے) کی حالت میں تھا، بے وضو ہونے کی حالت میں نہ تھا

۲۰۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ ، حَدَّثَنِيْ..........

النَّزَّالُ بْنُ سَبْرَةَ ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ عَلِيٍّ الظُّهْرَ ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الرُّحْبَةِ ، قَالَ: فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَأَخَذَهُ فَمَضْمَضَ ، قَالَ مَنْصُوْرٌ: أُرَاهُ قَالَ: وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ ، وَذِرَاعَيْهِ ، وَرَأْسَهُ ، وَقَدَمَيْهِ ، ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ . ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاساً

''حضرت نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، پھر ہم (مسجد کے) صحن کی طرف چلے گئے، کہتے ہیں کہ انہوں نے پانی کا برتن منگوایا، انہوں نے وہ پانی لیا اور کلی کی، منصور کہتے ہیں: میرے خیال میں انہوں نے یہ کہا:'' انہوں نے ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے، دونوں بازوؤں، اپنے سر اور اپنے دونوں قدموں کا

(۲۰۱) اسنادہ صحیح، مسند احمد بن حنبل: ٤/٤٠۔ والطبرانی فی الکبیر: ٢/٦٠۔ وفی الأوسط: ٩/١٣٢. اس سند کے تمام راوی ثقات ہیں۔

(۲۰۲) صحیح البخاری، کتاب الاشربۃ باب الشرب قائما، رقم الحدیث: ٥٦١٦،١٥۔ سنن النسائی: ١٣٠۔ مسند احمد: ١/١٢٣.

يَكْرَهُوْنَ أَنْ يَشْرَبُوْا وَهُمْ قِيَامٌ . إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ . وَقَالَ: هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ زَائِدَةَ .

مسح کیا، پھر اپنا باقی ماندہ پانی پی لیا جبکہ آپ کھڑے تھے، پھر فرمایا: کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو ناپسند کرتے ہیں، بے شک رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا جیسے میں نے کیا ہے۔ اور فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔'' یہ زائدہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

فوائد :...... جوتوں پر مسح کی مذکورہ کیفیت نفلی وضو کی صورت میں جائز ہے اور نفلی وضو کا طریقہ یہ ہے کہ انسان باوضو ہو اور وضو کی حالت میں دوسری نماز کا وقت ہو جائے تو اس کے لیے نیا وضو کرنا ضروری نہیں وہ اسی وضو سے نماز پڑھ سکتا۔ اس کے لیے نیا وضو کرنا بھی جائز ہے اور وہ نفلی وضو (یعنی تمام اعضائے وضو پر مسح بھی کر سکتا ہے اور اس نفلی وضو کے سوا کسی بھی صورت میں فقط جوتوں پر مسح ثابت نہیں ہے۔

١٥٧ ..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اسْتِعَانَةِ الْمُتَوَضِّئِ بِمَنْ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ لِيُطَهِّرَ، خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ يَتَوَهَّمُ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ أَنَّ هٰذَا مِنَ الْكِبْرِ

وضو کرنے والا وضو (میں سہولت) کے لیے کسی پانی ڈالنے والے کی مدد لے سکتا ہے، صوفیوں کے مذہب کے برعکس جو اسے تکبر سمجھتے ہیں۔

٢٠٣ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ......... الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُوْلُ: سَكَبْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تَوَضَّأَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

حضرت عروہ بن مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد محترم کو فرماتے ہوئے سنا: ''رسول اللہ ﷺ نے جب غزوہ تبوک میں وضو کیا تو میں نے آپ (کے اعضائے وضو) پر پانی ڈالا تھا اور آپ نے موزوں پر مسح کیا۔''

فوائد :...... ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ کسی اور شخص سے وضو کرنے میں مدد لینا جائز و مباح فعل ہے اور اس میں تکبر ونخوت کا عمل دخل نہیں ہے۔

٢۔ موزوں پر مسح کرنا مسنون و جائز عمل ہے۔

---

(٢٠٣) صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب نزول النبي الحجر، رقم: ٤٠٦٩ـ صحيح مسلم: ٢٧٤، ٤٢١ـ سنن النسائي: ٧٩ـ سنن ابي داود: ١٤٩ـ موطا امام مالك: ٦٤ـ وابن حبان: ٢٢٢٤ـ والطبراني في الكبير: ٣٧٦/٢٠ـ والبيهقي في الكبرىٰ: ٥٠٩١.

۱۵۸ ..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وُضُوْءِ الْجَمَاعَةِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ .

ایک ہی برتن سے پوری جماعت وضو کرسکتی ہے

۲۰۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَعُدُّوْنَ الْآيَاتِ عَذَاباً ، وَإِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا بَرَكَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . قَدْ كُنَّا نَأْكُلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ . قَالَ: وَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ . حَتّٰى تَوَضَّأْنَا كُلُّنَا .

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : '' بے شک تم آیات (معجزات او رنشانیوں) کو عذاب شمار کرتے ہو، اور ہم انہیں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں برکت شمار کرتے تھے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے اور کھانے کی تسبیح سنا کرتے تھے۔فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے پاس پانی کا برتن لایا گیا،آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اس میں رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹنے لگا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: '' مبارک پانی کی طرف آ ؤ اور برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔'' حتیٰ کہ ہم سب نے وضو کرلیا۔''

فوائد :......۱۔اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے عظیم معجزے کا بیان ہے کہ آپ ﷺ نے قلیل پانی میں ہاتھ ڈالا تو آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پڑا۔ نیز آپ ﷺ کی موجودگی میں کھانے کی تسبیح وتحمید آپ کی رسالت کی حقانیت کی دلیل اور نبوت کی صداقت کا عظیم معجزہ تھا۔

۲۔ ایک برتن میں مردوں کی جماعت کا وضو کرنا جائز عمل ہے۔اس سے پانی کی طہارت کی صلاحیت میں کمی واقع نہیں ہوتی ،ایسا پانی طاہر اور مطہر دونوں اوصاف کا حامل رہتا ہے۔

۱۵۹ ..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ .

ایک ہی برتن سے مرد وخواتین کے وضو کرنے کی رخصت

۲۰۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالُوْا: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، قَالَ زِيَادٌ وَ أَحْمَدُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ . وَقَالَ مُؤَمَّلٌ: عَنْ أَيُّوْبَ . وَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ

(۲۰۴) صحیح البخاری کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، رقم: ۳۵۷۹۔ سنن النسائی: ۷۷۔ مسند احمد: ۱/۳۹۶، ۴۰۱، ۴۶۰۔ والدارمی: ۲۹، ۳۰۔ من طریق أبی احمد الزبیری عن اسرائیل۔ سنن الدارمی: ۲۹.

مُوْسٰی ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوْبَ ، وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ يَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. مَعَانِيْ أَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ وَهٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عُلَيَّةَ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مردوں اور عورتوں کو ایک ہی برتن سے وضو کرتے ہوئے دیکھا۔''سب کی روایات کا معنی ایک ہے اور یہ ابن علیہ کی روایت ہے۔

فوائد:......مکرر ۱۲۰۔

❁❁❁❁

(۲۰۵) صحیح البخاری، کتاب الوضوء باب وضوء، الرجل مع امراته وفضل وضوء المرأة، رقم: ۱۹۳۔ سنن النسائی: ۷۱۔ سنن ابی داود: ۷۹۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۱۔ مسند احمد: ۴۲۵۱۔ موطا امام مالك: ۴۰.

جِمَاعُ أَبْوَابِ فُضُوْلِ التَّطْهِيْرِ وَ الْاِسْتِحْبَابِ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابٍ

غیر واجب، اضافی طہارت اور مستحب وضو کے متعلق ابواب کا مجموعہ

۱۶۰ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ الذِّكْرُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ مُبَاحاً .

اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے وضو کرنا مستحب ہے اگر چہ وہ ذکر بغیر وضو بھی جائز ہو

۲۰۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ ۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هُوَ ابْنُ أَبِيْ سَاسَانَ ۔..........

عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذِ بْنِ عُمَرَ بْنِ جُدْعَانَ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى تَوَضَّأَ ، ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ، فَقَالَ: إِنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلٰى طُهْرٍ ، أَوْ قَالَ: عَلٰى طَهَارَةٍ ، وَكَانَ الْحَسَنُ يَأْخُذُ بِهِ .

''حضرت مہاجر بن قنفذ بن عمر بن جدعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ وضو کر رہے تھے، انہوں نے آپ کو سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ وضو کر لیا (اور سلام کا جواب دیا) پھر اس سے معذرت کی اور فرمایا: ''میں نے ناپسند کیا کہ میں بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔'' حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اس حدیث کے مطابق عمل کرتے تھے (یعنی سلام کا جواب باوضو حالت میں دیتے تھے۔

فوائد :......حدیث دلیل ہے کہ باوضو ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور سلام دعا کا جواب دینا افضل عمل ہے۔ لیکن یہ ممنوع فعل نہیں کیونکہ آئندہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ وضو اور غیر وضو کی صورت میں ذکر و اذکار کا اہتمام کرنا جائز ہے۔

(۲۰۶) اسناده صحیح) صحیح ابی داود: ۱۳۔ الصحیحة: ۸۳٤۔ سنن ابی داود کتاب الطهارة، باب فی الرجل یرد امراد السلام وهو یبول: ۱۷۔ مسند احمد: ۱۸۲۵۹۔ وابن ماجه: ۳۵۰، نسائی: ۳۸۔ الترمذی: ۹۰۔ واحمد: ٤/۳٤۵۔

١٦١ .....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ كَرَاهِيَّةَ النَّبِيِّ ﷺ لِذِكْرِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ كَانَتْ إِذِالذِّكْرُ عَلٰى طَهَارَةٍ أَفْضَلُ ، لَا أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ. إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کو ناپسند کرنا اس لیے تھا کہ طہارت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا افضل ہے، اس لیے نہیں کہ بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے

٢٠٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِيْ كُرَيْبٍ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔'' یہ ابوکریب کی حدیث کے الفاظ ہیں۔''

فوائد :...... یہ حدیث اصل دلیل ہے کہ طہارت اور عدم طہارت کی حالت میں تسبیح وتحمید، تکبیر وتہلیل اور دیگر اذکار کا اہتمام بالا جماع جائز ہے، البتہ علماء کا جنبی اور حائضہ کے لیے قراءتِ قرآن کے جواز میں اختلاف ہے اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ جنبی اور حائضہ پر قرآن کی تلاوت کرنا حرام ہے اور مکمل آیت اور آیت بعض حصے کی تلاوت میں کوئی فرق نہیں، ان پر قرآن کی مطلق تلاوت حرام ہے۔ حتیٰ کہ اگر جنبی قرآن کی تلاوت کے ارادہ کے طور پر بسم اللہ اور الحمد للہ کہے تو یہ بھی حرام ہے لیکن اگر اس سے مقصود ذکر ہے تو یہ عمل جائز ہے۔ البتہ جنبی اور حائضہ کا قرآن کو دیکھنا اور دل سے قرآن کا پڑھنا جائز ہے اور غسل کے وقت بطور ذکر بسم اللہ پڑھنا مستحب عمل ہے۔

پیشاب، پاخانہ اور جماع کی حالت میں ذکر کرنا مکروہ فعل ہے۔ (نووی: ٤/ ٦٧)

١٦٢ ..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَهُوَ أَفْضَلُ الذِّكْرِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ .

وضو کیے بغیر قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی رخصت ہے، حالانکہ قرآن مجید کی تلاوت افضل ترین ذکر ہے

٢٠٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ.........

(٢٠٧) صحيح مسلم: كتاب الحيض، باب ذكر الله تعالىٰ فى حال الجنابة وغيرها: ٣٧٣۔ سنن الترمذى: ٣٣٨٤۔ سنن ابى داود: ١٨۔ سنن ابن ماجه: ٣٠٢۔ مسند احمد: ٦/ ٧٠، ١٥٣، ٢٧٨.

(٢٠٨) اسناده ضعيف، سنن ابى داود، كتاب الطهارة، باب فى الجنب يقرأ القرآن: ٢٢٩۔ مسند احمد: ٧٩٩۔ والنسائى: ٢٦٦۔ وابن ماجه: ٥٩٤۔ والترمذى: ١٤٦۔ وابن حبان: ١٩٢، ١٩٣۔ والحاكم: ٤/ ١٠٧۔ ووافقه الذهبى۔ اس میں عبداللہ بن سلمہ راوی ہے۔ جس کے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی حدیث کی موافقت نہیں ملتی۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَا وَرَجُلَان، رَجُلٌ مِنَّا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ، أَحْسِبُ فَبَعَثَهُمَا وَجْهاً، وَقَالَ: إِنَّكُمَا عَلْجَانٌ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ، فَأَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَتَمَسَّحَ بِهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ قِرَاءَةً فَأَنْكَرْنَا ذٰلِكَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي الْخَلَاءَ فَيَقْضِي الْحَاجَةَ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَأْكُلُ مَعَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ وَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَلَا يَحْجُبُهُ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ، لَيْسَ الْجَنَابَةَ. أَوْ إِلَّا الْجَنَابَةَ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. قَالَ شُعْبَةُ: هٰذَا ثُلُثُ رَأْسِ مَالِيْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِي كِتَابِ الْبُيُوْعِ أَنَّ بَيْنَ الْمَكْرُوْهِ وَبَيْنَ الْمُحَرَّمِ فُرْقَاناً وَاسْتَدْلَلْتُ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَهُمَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا، وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ ثَلَاثاً. كَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنْعَ وَهَاتِ. فَفَرَّقَ بَيْنَ الْمَكْرُوْهِ وَبَيْنَ الْمُحَرَّمِ بِقَوْلِهِ فِي خَبَرِ

”حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن سلمہ کو سنا، انہوں نے فرمایا: میں اور دو دوسرے افراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، ایک آدمی ہم سے (یعنی ہمارے قبیلے کا فرد) اور ایک بنی اسد سے تھا۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے ان دونوں کو ایک سمت (علاقے کا عامل یا گورنر بنا کر) بھیجا اور فرمایا ”تم دونوں خوب صحت مند اور طاقتور ہو لہٰذا اپنے فرض کو خوب اچھی طرح انجام دینا۔ پھر آپ بیت الخلاء میں داخل ہوئے پھر (قضائے حاجت سے فارغ ہو کر باہر) نکلے، پھر ایک چلو پانی لیا اور (اپنے ہاتھوں کو) دھویا، پھر (ہمارے پاس) آئے، اور قرآن مجید کی کچھ تلاوت کی، تو ہم نے اسے ناپسند کیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہو کر قضائے حاجت کیا کرتے تھے، پھر باہر تشریف لاتے تو ہمارے ساتھ روٹی اور گوشت کھاتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور جنابت کے سوا کوئی چیز بھی آپ کو قرآن کی تلاوت سے نہیں روکتی تھی۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ نے یہ حدیث امام شعبہ سے بھی روایت کی ہے۔ امام شعبہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میرے اصل مال (یعنی علم) کا تہائی حصہ ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں کتاب البیوع میں بیان کر چکا ہوں کہ مکروہ اور حرام کے درمیان فرق ہے۔ میں نے ان دونوں میں فرق کے لیے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے دلیل لی ہے ”ان اللہ کرہ لکم ثلاثا وحرم علیکم ثلاثا ......“ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو ناپسند کیا ہے اور تین چیزوں کو تم پر حرام قرار دیا ہے۔ تمہارے لیے قیل وقال (بے مقصد گفتگو)، کثرت سوال اور مال ضائع کرنے کو مکروہ اور ناپسند کیا ہے۔ ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ

الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ: كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ . قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ إِنَّمَا كَرِهَ ذٰلِكَ إِذِ الذِّكْرُ عَلَى طُهْرٍ أَفْضَلُ ، لَا أَنَّ ذِكْرَ اللّٰهِ عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ مُحَرَّمٌ . إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ ، وَالْقُرْاٰنُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ . وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ ، عَلَى مَا رَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا . وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ كَرَاهَتُهُ لِذِكْرِ اللّٰهِ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ ، ذِكْرُ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ فَرْضٌ عَلَى الْمَرْءِ دُوْنَ مَا هُوَ مُتَطَوَّعٌ بِهِ . فَإِذَا كَانَ ذِكْرُ اللّٰهِ فَرْضاً لَمْ يُؤَدِّ الْفَرْضَ عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ حَتَّى يَتَطَهَّرَ ، ثُمَّ يُؤَدِّيْ ذٰلِكَ الْفَرْضَ عَلَى طَهَارَةٍ . لِأَنَّ رَدَّ السَّلَامِ فَرْضٌ عِنْدَ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ فَلَمْ يَرُدَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ حَتَّى تَطَهَّرَ ثُمَّ رَدَّ السَّلَامَ . فَأَمَّا مَا كَانَ الْمَرْءُ مُتَطَوِّعاً بِهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَلَوْ تَرَكَهُ فِي حَالَةٍ هُوَ فِيْهَا غَيْرُ طَاهِرٍ ، لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ إِعَادَتُهُ ، فَلَهُ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ مُتَطَوِّعاً بِالذِّكْرِ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُتَطَهِّرٍ .

درگور کرنے اور بخل ولالچ کو تم پر حرام قرار دیا ہے۔آپ نے مہاجر بن قنفذ کی حدیث میں اپنے اس فرمان سے مکروہ اور حرام میں فرق کیا ہے۔"کرھت ان اذکر اللہ علی طھر" میں نے بغیر طہارت کے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کو ناپسند کیا۔" یہ ممکن ہے کہ آپ نے اسے اس لیے ناپسند کیا ہو کہ طہارت کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا افضل ہے، اس لیے نہیں کہ بغیر طہارت ذکر کرنا حرام ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ بغیر طہارت کے قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور قرآن مجید کی تلاوت افضل ترین ذکر ہے، اور نبی اکرم ﷺ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے، جیسا کہ ہمیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی گئی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بغیر وضو کے آپ کا ذکر کو مکروہ سمجھنا اس لیے ہو کہ اس ذکر سے مراد وہ ذکر ہو جو مسلمان پر نفل کی بجائے فرض ہوتا ہے۔ اور جو ذکر الٰہی فرض ہو وہ بغیر طہارت کے ادا نہیں ہوتا۔ بلکہ اسے طہارت حاصل کر کے ہی ادا کرنا چاہیے۔ کیونکہ اکثر علمائے کرام کے نزدیک سلام کا جواب دینا فرض ہے، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے بغیر طہارت کے سلام کا جواب نہیں دیا تھا حتی کہ آپ نے طہارت حاصل کر کے سلام کا جواب دیا۔ لیکن اگر کوئی شخص نفلی ذکر کر رہا ہو اور ناپاکی کی حالت میں اسے ترک کر دیتا ہے تو اس پر اس ذکر کا اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ لہٰذا اس کے لیے نفلی ذکر کرنا جائز ہے اگرچہ وہ پاک (باوضو) نہ ہو۔"

۱۶۳ .....بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِلدُّعَاءِ وَمَسْأَلَةِ اللّٰهِ لِيَكُوْنَ الْمَرْءُ طَاهِراً عِنْدَ الدُّعَاءِ وَالْمَسْأَلَةِ .

دعا اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے لیے وضو کرنا مستحب ہے۔

تا کہ آدمی دعا اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے وقت پاک (باوضو) ہو

۲۰۹ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، نَا شُعَيْبٌ ـ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ ـ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو.........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْحَرَّةِ ، بِالسُّقْيَا الَّتِيْ كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِئْتُوْنِيْ بِوَضُوْءٍ ، فَلَمَّا تَوَضَّأَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، ثُمَّ كَبَّرَ ، ثُمَّ قَالَ : أَبِي إِبْرَاهِيْمُ كَانَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ ، وَدَعَاكِ لأَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُحَمَّدٌ ، عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ، أَدْعُوْكَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ .

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے حتی کہ جب ہم سقیا مقام پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی پتھریلی سیاہ زمین پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے لیے (وضو کا) پانی لاؤ، پھر جب آپ نے وضو کر لیا تو قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوئے ، پھر اللہ اکبر کہا، پھر کہا: ''(اے اللہ) میرے باپ ابراہیم تیرے بندے اور تیرے خلیل تھے اور انہوں نے تجھ سے اہل مکہ کے لیے دعا کی تھی، اور میں محمد تیرا بندہ اور رسول ہوں، میں تجھ سے اہل مدینہ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ تو ان کے مد اور صاع میں اسی طرح برکت عطا فرما جس طرح تو نے اہل مکہ کو برکت عطا فرمائی تھی، برکت دو برکتوں کے ساتھ (عطا فرما)۔''

۲۱۰ـ وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ: عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ.........

أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى بِأَرْضِ سَعْدٍ، فَذَكَرَ الْقِصَّةَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَا: نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ . وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ .

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زمین میں نماز ادا کی۔ پھر باقی قصہ بیان کیا۔''

فوائد:......دعا سے قبل باوضو ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کرنا مستحب عمل ہے اور باوضو ہو کر دعا

(۲۰۹) اسنادہ صحیح، سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی فضل المدینۃ، رقم: ۳۹۱۴۔ والنسائی فی الکبریٰ: ۴۲۵۶۔ وأحمد: ۱/۱۱۵۔ وصحیح الترغیب: ۱۲۰۱۔ ابن حبان: ۳۷۳۸.

(۲۱۰) اسنادہ صحیح، صحیح الترغیب: ۱۱۹۸۔ وأحمد: ۵/۳۰۹.

کرنے سے دعا کی قبولیت کے مواقع زیادہ ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں انسان اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے اور یہ نبوی طریقہ بھی ہے لہٰذا دعا کا مذکورہ طریقہ افضل اور مستحب ہے۔

۱۶۴ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ وُضُوْءِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ النَّوْمَ .

جنبی شخص جب سونے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے وضو کرنا مستحب ہے

۲۱۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ: أنه سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: يَنَامُ وَيَتَوَضَّأُ إِنْ شَاءَ .

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کیا ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: سوسکتا ہے، اور اگر چاہے تو وضو کرلے۔''

۲۱۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِهِ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، فَقَالَ:..........

إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ ؟ قَالَ: إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو جائے؟ آپ نے فرمایا: جب وہ سونے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وضو کرلے۔''

۱۶۵ ..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ الَّذِيْ أُمِرَ بِهِ الْجُنُبُ لِلنَّوْمِ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ ، إِذِ الْعَرَبُ قَدْ تُسَمِّي غَسْلَ الْيَدَيْنِ وُضُوْءًا .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کو سونے کے لیے جس وضو کا حکم دیا گیا ہے وہ نماز کے وضو جیسا ہے کیونکہ عرب دونوں ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہہ دیتے ہیں

۲۱۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ..........

(۲۱۱) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء لہ وغسل الفرج، ۳۰۶۔ مسند احمد: ۲۴/۱، ۳۸۔ والنسائی فی الکبریٰ: ۹۰۰۶۔ صحیح الموارد: ۱۹۵، ۲۳۲۔

(۲۱۲) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء لہ وغسل الفرج، رقم: ۳۰۶۔ صحیح البخاری: ۲۸۹۔ وابو داؤد: ۲۲۱۔ مسند احمد: ۵۰/۱۔ من طریق عبداللہ بن دینار۔

(۲۱۳) صحیح البخاری: ۲۸۸۔ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء لہ، رقم: ۳۰۵۔ سنن النسائی: ۲۵۵۔ سنن ابی داود: ۲۲۲۔ سنن ابن ماجہ: ۵۸۴۔ مسند احمد: ۳۶/۶، ۱۰۲، ۱۱۸۔ سنن الدارمی: ۷۵۰۔

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ ، تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تو نماز جیسا وضو کر لیتے۔“

۱۶۶ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ الذَّكَرِ مَعَ الْوُضُوْءِ إِذَا أَرَادَ الْجُنُبُ النَّوْمَ .

جب جنبی سونے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے وضو کے ساتھ شرم گاہ کو دھونا مستحب ہے

۲۱۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَأَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تُصِيْبُنِي الْجَنَابَةُ بِاللَّيْلِ ، فَمَا أَصْنَعُ ؟ قَالَ: اغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ ثُمَّ ارْقُدْ .

”حضرت عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں رات کو جنبی ہو جاتا ہوں، تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی شرم گاہ دھو لو اور وضو کر لو پھر سو جاؤ۔“

۱۶۷ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ الْأَكْلَ .

جنبی شخص جب کچھ کھانا چاہے تو اس کے لیے وضو کرنا مستحب ہے

۲۱۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ ، وَهُوَ جُنُبٌ ، تَوَضَّأَ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ نبی اکرم ﷺ جنابت کی حالت میں کچھ کھانے یا سونے کا ارادہ کرتے تو وضو کر لیتے۔

(۲۱۴) صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب الجنب یتوضأ ثم ینام: ۲۹۰۔ صحیح مسلم: ۳۰۶۔ سنن النسائی: ۲۶۰۔ سنن ابی داود: ۲۲۱۔ مسند احمد: ۶۴/۲۔ من طریق مالك عن عبداللہ بن دینار۔ موطا امام مالك: ۱۱۸۔

فوائد :.......۱۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جنبی کے لیے غسل سے قبل سونا، کھانا پینا اور جماع کرنا جائز ہے، یہ مجمع علیہ مسئلہ ہے۔ نیز علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ جنبی کا بدن و پسینہ طاہر ہیں اور ان تمام امور (سونے، کھانے پینے اور دوبارہ جماع کرنے) کے لیے جنبی کا شرمگاہ دھونا اور وضو کرنا مستحب عمل ہے، جماع سے قبل شرمگاہ دھونے کی خاص تاکید ہے۔ شافعیہ کا واضح موقف ہے کہ جنبی کا وضو سے قبل سونا، کھانا پینا اور دوبارہ جماع کرنا مکروہ ہے۔ اور شافعیہ کا اس مسئلہ میں اتفاق ہے کہ ان امور کے لیے وضو واجب نہیں ہے اور مالک اور جمہور علماء کا بھی یہی موقف ہے۔ (نووی: ٣/٢١٦)

٢۔ جنبی کے لیے مستحب ہے کہ وہ کھانے پینے، سونے اور دوبارہ جماع کرنے سے قبل نماز والا وضوء کرے۔ اس سے مراد شرعی وضوء ہے لغوی وضو ہاتھ دھونا مقصود نہیں ہے۔

١٦٨ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ عِنْدَ النَّوْمِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنِ الْمَرْءُ جُنُباً، لِيَكُوْنَ مَبِيْتُهُ عَلٰى طَهَارَةٍ.

سوتے وقت وضو کرنا مستحب ہے اگرچہ آدمی جنبی نہ ہو، تاکہ وہ طہارت (پاکیزگی) کی حالت میں رات گزارے

٢١٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ..........

الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ. وَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ: إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ مِنَ

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم (سونے کے لیے) اپنے بستر پر آنے لگو تو نماز کے وضو جیسا وضو کر لو، پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹو'' پھر بقیہ حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''حدیث کے یہ الفاظ ''إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ'' اسی جنس

---

(٢١٥) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له: ٣٠٥۔ سنن النسائى: ٢٥٥۔ سنن ابى داود: ٢٢٤،٢٨۔ سنن ابن ماجه: ٥٩١۔ مسند احمد: ١٧١/٦۔ سنن الدارمى: ١٩٣٨.

(٢١٦) صحيح البخارى، كتاب الوضوء، باب فضل من بات على الوضوء: ٢٤٧، ٦٣١١۔ صحيح مسلم: ٢٧١٠۔ سنن الترمذى: ٣٥٧٤۔ سنن ابى داود: ٥٠٤٦۔ مسند احمد: ٢٩٢/٤، ٢٩٣۔ وابن حبان: ٥٥٣٦.

الْجِنْسِ الَّذِیْ نَقُوْلُ إِنَّ الْعَرَبَ تَقُوْلُ، إِذَا فَعَلْتَ كَذَا، تُرِيْدُ إِذَا أَرَدْتَّ فِعْلَ ذٰلِكَ الشَّيْءِ، كَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا: ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ ﴾ وَمَعْنَاهُ إِذَا أَرَدتُّمُ الْقِيَامَ إِلَى الصَّلَاةِ .

سے ہے جسے ہم بیان کرتے ہیں کہ عرب لوگ کہتے ہیں: "اذا فعلت كذا" جب تو اس طرح کرے" ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ جب تم اس کام کو کرنے کا ارادہ کرو" جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ﴾ "اے مومنو! جب تم نماز کے لیے اٹھو" اور اس کا یہ معنی ہے کہ جب تم نماز کے لیے اٹھنے کا ارادہ کرو۔"

فوائد: ......اس حدیث میں تین سنن کا بیان ہے۔ جو واجب نہیں لیکن مستحب ہیں:

۱۔ نیند کے وقت وضو کا اہتمام، اگر اس وقت انسان باوضو ہو۔ تو یہی وضو کافی ہے نیا وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس سے مقصود طہارت کی حالت میں سونا ہے کہ کہیں رات کو موت واقع نہ ہو۔ اور اگر موت واقع ہو تو طہارت کی حالت میں ہو۔ اور اس کا فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کے خواب سچے ہوں گے اور نیند میں شیطان اس سے کھیلنے سے باز رہے گا اور اسے خوف زدہ نہیں کرے گا۔

۲۔ دائیں پہلو پر سونا مستحب فعل ہے کیونکہ نبی ﷺ دائیں جانب کو پسند کرتے تھے اور دائیں کروٹ سونا جلد بیداری کا باعث ہے۔

۳۔ سوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں تاکہ ذکر الٰہی کی تمام اعمال پر مہر ثبت ہو جائے۔ (نووی: ۱۷/ ۳۱)

۱۶۹ .....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ الَّذِيْ أُمِرَ بِهِ الْجُنُبُ لِلْأَكْلِ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ سَوَاءٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کو کچھ کھانے کے لیے جس وضو کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ نماز کے وضو جیسا وضو ہی ہے

۲۱۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبَّانَ الْوَرَّاقُ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُوَيْسٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ شُرَحْبِيْلٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْجُنُبِ هَلْ يَأْكُلُ أَوْ يَنَامُ ؟ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ .

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے جنبی شخص کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا وہ کچھ کھا سکتا ہے یا وہ سو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "(ہاں) جب وہ

(۲۱۷) اسناده ضعيف، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب في الجنب يأكل ويشرب: ۵۹۲۔ اس کی سند میں شرحبیل بن سعد مختلط راوی ہے جس کی وجہ سے سند ضعیف ہے۔

نماز کے وضو جیسا وضو کر لے۔"

۱۷۰.....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْأَكْلِ أَمْرُ نَدْبٍ وَ إِرْشَادٍ وَفَضِيْلَةٍ وَ إِبَاحَةٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کے لیے کھانے کا ارادہ کرتے وقت وضو کرنے کا حکم ندب و ارشاد اور فضیلت و اباحت کے لیے ہے

۲۱۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى - يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ - عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّطْعَمَ وَهُوَ جُنُبٌ ، غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ طَعِمَ .

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جنابت کی حالت میں کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر کھا لیتے۔"

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ جنبی شخص غسل اور وضو کیے بغیر کھا پی سکتا ہے۔(عون المعبود ۱/ ۲۲۶) جب کہ سابقہ احادیث کی رو سے جنبی کے لیے حالت جنابت میں وضو کرنے کے بعد کھانا پینا افضل و مستحب ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جنبی شخص کا غسل اور وضو کیے بغیر کھانا پینا کراہت کے ساتھ جائز ہے، لیکن کھانے پینے سے قبل باوضو ہونا افضل ہے۔

۱۷۱.....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ جَمِيْعَ مَا ذَكَرْتُ مِنَ الْأَبْوَابِ مِنْ وُضُوْءِ الْاِسْتِحْبَابِ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ، أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ ذٰلِكَ كُلُّهُ أَمْرُ نَدْبٍ وَ إِرْشَادٍ وَفَضِيْلَةٍ، لَا أَمْرُ فَرْضٍ وَإِيْجَابٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مستحب وضو کے بارے میں وہ تمام ابواب جنھیں میں نے ذکر کیا ہے، ان سے وضو کا حکم ندب و ارشاد اور فضیلت کے لیے ہے، فرض اور واجب نہیں ہے

* قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ .

امام ابوبکر کہتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بے شک مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا ہے کہ جب میں نماز کے لیے کھڑا ہوں۔" (یعنی اس کے علاوہ مذکورہ صورتوں میں وضو کرنا واجب نہیں ہے۔)

---

(۲۱۸) سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب في الجنب، يأكل ويشرب: ۵۹۱۔ اور اس کی اصل صحیح مسلم میں بھی ہے۔ صحيح مسلم: ۳۰۵۔ سنن النسائی: ۲۵۶۔ سنن ابی داود: ۲۲۴۔ مسند احمد: ۱/ ۱۹۲.

* اسناده صحيح، سنن الدار قطني: ۱/ ۱۲۵۔ ومسند أحمد: ۱/ ۳۵۹، ۲۸۲۔ والنسائي: ۱۳۲۔ والترمذي: ۱۸۲۴۔ مشكاة: ۴۲۰۹.

۱۷۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ عِنْدَ مُعَاوَدَةِ الْجِمَاعِ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

دوبارہ جماع کرتے وقت وضو کرنا مستحب ہے، اس سلسلے میں مجمل غیر مفسر روایت کا بیان

۲۱۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ ، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ ، وَحَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ ، نَا خَالِدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ـ نَا شُعْبَةُ ، أَخْبَرَنِيْ عَاصِمٌ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ ، يَحْكِيْ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ الْعَوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ . هٰذَا فِي حَدِيْثِ الصَّنْعَانِيِّ . وَقَالَ الْآخَرُوْنَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ .

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے، (اس سے ہم بستری کرے) پھر دوبارہ ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کر لے۔'' یہ صنعانی کی حدیث ہے۔'' باقی راویوں نے ابومتوکل سے روایت کرتے وقت '' سمعت '' کی بجائے ''عن '' سے بیان کیا ہے۔

۱۷۳ .....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْوُضُوْءَ لِلْمُعَاوَدَةِ لِلْجِمَاعِ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دوبارہ جماع کرنے کے لیے وضو، نماز کے وضو جیسا وضو ہے

۲۲۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ..........

نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، قَالَ:إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ ـ يَعْنِي الَّذِيْ يُجَامِعُ ـ ثُمَّ يَعُوْدُ ، قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ .

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص دوبارہ (جماع کا) ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ نماز کے وضو جیسا وضو کر لے، پھر غسل کرنے سے پہلے دوبارہ جماع کر لے۔''

---

(۲۱۹) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب: ۳۰۸۔ سنن الترمذی: ۱۴۱۔ سنن النسائی: ۲۶۲۔ سنن ابی داود: ۲۲۰۔ سنن ابن ماجه: ۵۸۷۔ مسند احمد: ۳/۷، ۲۱، ۲۸.

(۲۲۰) صحیح مسلم، کتاب الحیض ۳۰۸۔ سنن ابی داود: ۲۲۰۔ سنن ابن ماجه: ۵۸۰۷۔ مسند احمد: ۳/۷، ۲۱.

۱۷۴.....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوُضُوْءِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْجِمَاعِ أَمْرُ نَدْبٍ وَإِرْشَادٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دوبارہ جماع کا ارادہ کرتے وقت وضو کرنے کا حکم ندب وارشاد کے لیے ہے

إِذِ الْمُتَوَضِّيْ بَعْدَ الْجِمَاعِ يَكُوْنُ أَنْشَطُ لِلْعَوْدَةِ إِلَى الْجِمَاعِ ، لَا أَنَّ الْوُضُوْءَ بَيْنَ الْجِمَاعَيْنِ وَاجِبٌ وَلَا أَنَّ الْجِمَاعَ قَبْلَ الْوُضُوْءِ وَبَعْدَ الْجِمَاعِ الْأَوَّلِ مَحْظُوْرٌ .

کیونکہ جماع کرنے کے بعد وضو کرنے والا دوبارہ جماع کے لیے تازہ دم ہو جاتا ہے، اس لیے نہیں کہ دو مرتبہ جماع کے درمیان وضو کرنا واجب ہے اور نہ اس لیے کہ پہلے جماع کے بعد اور وضو کرنے سے پہلے (دوبارہ) جماع کرنا منع اور ناجائز ہے۔

۲۲۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمُ الْعَوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ ، فَإِنَّهُ أَنْشَطُ لَهُ فِي الْعَوْدِ .

''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص دوبارہ جماع کا اردہ کرے تو اسے چاہیے کہ وضو کر لے کیونکہ وہ اس کے لیے دوبارہ جماع کرنے میں چستی اور مستعدی کا باعث ہوگا۔''

فوائد:......۱۔ بیوی سے دوبارہ مباشرت کرنے سے قبل شرعی وضو کرنا مستحب عمل ہے، جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔(عون المعبود: ۱/ ۲۲۴)

۲۔ البتہ اگر وہ وضو ترک کر دے تو گناہ گار نہیں ہوگا کیونکہ فانه انشط للعود قرینہ صارفہ ہے، یہ امر کو استحباب میں تبدیل کرنے کا قرینہ ہے۔ البتہ دوبارہ مباشرت سے قبل وضو کرنا افضل ہے۔

۳۔ اس وضو کا فائدہ یہ ہے کہ انسان سستی اور کاہلی کا شکار نہیں ہوتا اور اس عمل سے بدن انسانی میں نشاط اور توانائی لوٹ آتی ہے۔

۱۷۵.....بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيْلِ وَالشَّهَادَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ بِالرِّسَالَةِ وَالْعُبُوْدِيَّةِ

لا الہ الا اللہ اور نبی اکرم ﷺ کی رسالت وعبدیت کی گواہی دینے کی فضیلت کا بیان

وَأَنْ لَا يُطْرَى كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ ، إِذَا شَهِدَ لَهُ بِالْعُبُوْدِيَّةِ مَعَ الشَّهَادَةِ لَهُ بِالرِّسَالَةِ عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ

اور یہ کہ وضو سے فارغ ہو کر نبی ﷺ کی عبدیت ورسالت کی گواہی دیتے ہوئے آپ کی شان میں غلو نہ کیا جائے جیسا

(۲۲۱) اسناده صحیح، ابن حبان: ۱۲۱۱۔ حاکم: ۵۴۲۔ والبیهقی فی الکبریٰ: ۱۳۸۶۵.

کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کی شان میں کیا ہے۔

۲۲۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ ، نَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ۔ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ ۔ نَا مُعَاوِيَةُ عَنْ رَبِيعَةَ ۔ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ ۔ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ قَالَ ، وَحَدَّثَهُ أَبُو عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ.........

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْإِبْلِ فَرَوَحْتُهَا بِعَشِيٍّ فَأَدْرَكْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَائِماً يُحَدِّثُ النَّاسَ ، فَأَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ يَقُوْمُ ، فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ . قَالَ ، فَقُلْتُ: مَا أَجْوَدَ هٰذِهِ ! فَإِذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُوْلُ: الَّذِي قَبْلَهَا أَجْوَدَ . فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ . قَالَ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُكَ جِئْتَ اٰنِفاً . قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَبَلَغَ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ يَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ . هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، فِي عَقِبِ حَدِيْثِهِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَحَدَّثَنِي رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پر اونٹوں کے چرانے کی ذمہ داری تھی (ایک دن جب میری باری آئی) تو میں انہیں چرا کر شام کے وقت واپس لایا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے پایا۔ میں نے آپ کا یہ فرمان پایا: ''جو مسلمان بھی وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑے ہو کر دل اور چہرے کی توجہ اور خشوع سے دو رکعت نماز ادا کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' وہ کہتے ہیں: میں نے کہا: کیا ہی عمدہ بشارت ہے! تو میرے سامنے ایک شخص تھا وہ کہنے لگا: ''اس سے پہلی بشارت اس سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔'' میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ تم ابھی آئے ہو، آپ نے (یہ بھی) فرمایا ہے: ''تم میں جو شخص بھی مکمل وضو کرے پھر کہے: ''أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ '' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں'' تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔'' یہ

(۲۲۲) صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الذکر المستحب عقب الوضوء: ۲۳۴۔ سنن ابی داود: ۱۶۹، ۹۰۶۔ مسند احمد: ۱۴۵/۴، ۱۵۳۔ من طریق معاویه.

أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ .

عبدالرحمٰن بن مہدی کی حدیث ہے۔

۲۲۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، وَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْمِصْرِيُّ ، نَا أَسَدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى السُّنَّةُ ـ قَالَ ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنُ عَامِرٍ ، وَ أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنُ عَامِرٍ.........

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيَبْلُغُ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ .

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: '' تم میں سے جو کوئی بھی پورا وضو کرے، پھر کہے: ((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ)) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں'' تو اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔''

فوائد:......۱۔ وضو کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ وضو سے فارغ ہونے کے بعد أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کہے۔ اور یہ بھی مستحب ہے کہ وہ مذکورہ دعا کے ساتھ اس دعا کو بھی ملا لے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ . نیز شافعیہ کہتے ہیں: غسل کرنے والے کے لیے بھی غسل سے فراغت کے بعد مذکورہ اذکار کا اہتمام مستحب عمل ہے۔ (نووی: ۳/ ۱۲۰)

۲۔ ان احادیث سے یہ استدلال درست ہے کہ فرض، مستحب اور مسنون وضو کے بعد مذکورہ ادعیہ کا اہتمام مستحب فعل ہے۔ البتہ ایسے اذکار سے اجتناب کرنا چاہیے جو خود ساختہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں ہیں۔

❁❁❁❁

(۲۲۳) صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الذکر المستحب عقب الوضوء: ۲۳۴۔ ابن ماجه: ۴۷۰۔ صحیح الترغیب: ۲۱۹.

جَمَاعُ أَبْوَابِ غُسْلِ الْجَنَابَةِ
غسل جنابت کے متعلق ابواب کا مجموعہ

١٧٦ .....بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ فِي الْجِمَاعِ مِنْ غَيْرِ إِمْنَاءٍ قَدْ نُسِخَ بَعْضُ أَحْكَامِهَا

منی کے انزال کے بغیر جماع کرنے سے غسل نہ کرنے کی رخصت کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے مروی احادیث کا بیان، اس کے کچھ احکام منسوخ ہو چکے ہیں

٢٢٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ ، نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ ، حَدَّثَنِي حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ ، حَدَّثَهُ أَنَّ..........

يَزِيدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ . قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ . ثُمَّ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . قَالَ: فَسَأَلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَامِ وَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ . قَالَ أَبُوسَلَمَةَ وَحَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

''حضرت یزید بن خالد جہنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو جماع کرتا ہے تو منی کا انزال نہیں ہوتا (تو وہ کیا کرے؟) انہوں نے فرمایا: ''اس پر غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔'' پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ حکم رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ وہ (حضرت یزید) کہتے ہیں: پھر میں نے حضرت علی بن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے (یہی مسئلہ) پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح جواب دیا۔'' ابوسلمہ کہتے ہیں: مجھے حضرت عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابو ایوب

---

(٢٢٤) صحيح البخاري، كتاب الغسل، باب غسل ما يصيب من رطوبة فرج المرأة، رقم: ٢٩٢، ١٧٩ـ صحيح مسلم: ٣٤٧ـ مسند احمد: ٨٤،٦٣/١.

انصاری رضی اللہ عنہ سے (یہ مسئلہ) پوچھا تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی جواب نقل کیا۔“

۱۷۷..... بَابُ ذِكْرِ نَسْخِ إِسْقَاطِ الْغُسْلِ فِي الْجِمَاعِ مِنْ غَيْرِ إِمْنَاءٍ .

انزال کے بغیر جماع کرنے سے غسل نہ کرنے کی رخصت کے منسوخ ہونے کا بیان

۲۲۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ ، فَقَالَ.........

سَهْلُ الْأَنْصَارِيُّ - وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ ، وَكَانَ فِي زَمَانِهِ خَمْسَ عَشَرَ سَنَةً - حَدَّثَنِيْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِيْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ، رُخْصَةٌ رَخَّصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُسْلِ بَعْدَهَا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: نَحْوَ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: كَانَ الْفُتْيَا فِي الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةٌ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، نَا

”حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے زمانہ) کو پایا ہے اور آپ کے عہد مبارک میں وہ پندرہ برس کے تھے، کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ”وہ فتویٰ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیا کرتے تھے کہ: پانی پانی سے ہے غسل منی نکلنے سے واجب ہوتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتدائے اسلام میں اس کی رخصت دی تھی، پھر بعد میں آپ نے غسل کرنے کا حکم دے دیا تھا۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ اپنے استاد احمد بن منیع کی سند سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ”پانی پانی سے واجب ہوتا ہے“ یہ فتویٰ اسلام کے شروع میں بطور رخصت تھا پھر اس سے منع کر دیا گیا۔ امام صاحب ایک اور سند ذکر کرتے ہیں۔

---

(۲۲۵) اسنادہ صحیح) صحیح سنن ابی داود: ۲۰۹. سنن الترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ماجاء ان الماء من الماء: ۱۱۰، ۱۱۱۔ سنن ابی داود: ۲۱۵۔ سنن ابن ماجه: ۶۰۹۔ مسند احمد: ۵/۱۱۵۔ سنن الدارمی: ۷۵۹۔ والبیهقی فی الکبریٰ: ۷۵۰۔ وابن حبان: ۱۱۷۳.

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ . نَحْوَهُ . هٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ .

٢٢٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ ، أَخْبَرَنِي..........

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَ قَوْلُ الْأَنْصَارِ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةٌ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، ثُمَّ أُمِرْنَا بِالْغُسْلِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرَهَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ـ أَعْنِي قَوْلَهُ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ـ وَ أَهَابُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا وَهْمًا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَوْ مِمَّنْ دُوْنَهُ لِأَنَّ ، ابْنَ وَهْبٍ رَوٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ أَرْضٰى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ حَدَّثَنِيهَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، حَدَّثَنَا عَمِّيْ ، قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرٌو . وَهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُسَمِّهِ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ يُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ أَبَا حَازِمٍ سَلَمَةَ بْنَ دِيْنَارٍ . لِأَنَّ مَيْسَرَةَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ وَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الْحَمَّالُ .

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار صحابہ کا یہ فتویٰ تھا کہ (غسل کا) پانی (منی کے) پانی سے واجب ہوتا ہے۔ یہ ابتدائے اسلام میں رخصت تھی پھر ہمیں غسل کرنے کا حکم دے دیا گیا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: محمد بن جعفر نے اپنی روایت میں جو یہ کہا ہے کہ "اخبر نی سهل بـن سـعد" مجھے سہل بن سعد نے روایت بیان کی۔'' تو اس لفظ کے بارے میں میرے دل میں کھٹکا ہے، مجھے خدشہ ہے کہ یہ محمد بن جعفر یا ان سے نیچے کے کسی راوی کا وہم ہے (یعنی امام زہری یہ روایت براہ راست حضرت سہل سے بیان نہیں کرتے بلکہ ان کے درمیان ایک استاد کا واسطہ ہے) کیونکہ ابن وھب نے عمرو بن حارث سے اور انہوں نے امام زہری سے روایت کی تو انہوں نے کہا: "اخبـرنـی مـن ارضى عن سهل بن سعد عن ابی بن کعب" مجھے میرے پسندیدہ استاد نے حضرت سہل بن سعد سے اور انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔'' امام صاحب کہتے ہیں: مجھے یہ روایت احمد بن عبدالرحمان بن وہب نے اپنے چچا سے اور انہوں نے عمرو سے بیان کی ہے۔ اور عمرو بن حارث نے اپنی سند میں شخص کا نام نہیں لیا (اور اسے پسندیدہ شخص قرار دیا ہے) ممکن ہے وہ ابو حازم سلمہ بن دینار

(٢٢٦) انظر السابق.

ہوں۔ کیونکہ میسرہ بن اسماعیل نے یہ حدیث غسان محمد بن مطرف سے اور انہوں نے ابوحازم سے اور انہوں نے سہل بن سعد سے اور انہوں نے مسلم بن حجاج سے بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: ہمیں ابوجعفر حمال نے بیان کیا ہے۔

۱۷۸ ..... بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ الْغُسْلِ بِمَمَاسَةِ الْخَتَّانَيْنِ أَوِ الْتِقَائِهِمَا وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ إِمْنَاء.

شرم گاہوں کے باہم چھونے یا ملنے سے غسل واجب ہو جانے کا بیان، اگرچہ منی نہ نکلے

۲۲۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّان ، نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ..........

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّهُمْ كَانُوْا جُلُوْساً ، فَذَكَرُوْا مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ . فَقَالَ مَنْ حَضَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ: إِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ . وَقَالَ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ: لَا حَتّٰى يَدْفُقَ . قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: أَنَا اٰتِيْكُمْ بِالْخَبَرِ . فَقَامَ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا . فَسَلَّمَ . ثُمَّ قَالَ: إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ وَأَنَا أَسْتَحْيِ مِنْهُ . فَقَالَتْ: لَا تَسْتَحْيِ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ تَسْأَلُ عَنْهُ أُمَّكَ الَّتِيْ وَلَدَتْكَ ، فَإِنَّمَا أَنَا أُمُّكَ . قَالَ: قُلْتُ: مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ ؟ قَالَتْ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ .

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (صحابہ کرام) بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے غسل واجب کرنے والی چیز کا تذکرہ کیا۔ حاضرین میں سے ایک مہاجر صحابی نے فرمایا: ''جب ختنہ (شرم گاہ) ختنے سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔'' حاضرین میں سے ایک انصاری صحابی نے فرمایا: ''نہیں حتیٰ کہ وہ (منی) زور اور جوش سے نکل جائے۔'' (اس تذکرے کو سن کر) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہیں اس کے متعلق خبر لا کر دیتا ہوں۔ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، انہیں سلام کیا، پھر عرض کی: میں آپ سے ایک چیز کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں مگر اس سے شرماتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''ایسا سوال پوچھتے ہوئے مت شرماؤ جسے تم اپنے جننے والی (حقیقی) ماں سے پوچھ سکتے ہو۔ بے شک میں بھی تمہاری ماں ہوں۔'' کہتے ہیں، میں نے عرض کی: غسل کس چیز سے واجب ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم علم والے (باخبر اور مسئلے سے واقف) کے پاس آئے ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب (مرد) عورت کے چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھ گیا اور ختنہ ختنے سے مل گیا تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔''

(۲۲۷) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب نسخ الماء من الماء و وجوب الغسل بالتقاء الختانین: ۳۴۹۔ سنن ابن ماجه: ۶۰۸۔ مسند احمد: موطا امام: ۱۰۲۔ والترمذی: ۱۰۸،۱۰۹۔

فوائد :......۱۔شروع اسلام میں غسل جنابت کی فرضیت کے لیے خروج منی شرط تھا۔یعنی جب تک انزال نہ ہوتا غسل جنابت فرض نہ ہوتا اور انزال منی کے بعد غسل فرض ہو جاتا تھا۔ پھر اس رخصت کو ختم کر دیا گیا اور یہ عمل منسوخ ہوگیا، لہٰذا فقط شرمگاہوں کے ملاپ ہی سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔خواہ منی کا خروج ہو یا نہ ہو۔

۲۔ علماء بیان کرتے ہیں اب اس حدیث، شرمگاہوں کے ملاپ سے غسل واجب ہو جاتا ہے، پر عمل ہے اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ حدیث پانی پانی سے ہے، منسوخ ہو چکی ہے اور وہ نسخ سے مراد یہ لیتے ہیں کہ بلا انزال جماع سے غسل ساقط تھا پھر واجب ٹھہرا۔(نووی: ٤/ ٣٥)

۳۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جماع کی صورت میں غسل کا واجب ہونا خروج منی پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ حشفہ کے دخول سے مرد وعورت دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے، اس وقت اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ صحابہ اور تابعین میں اس مسئلہ میں اختلاف تھا پھر اس مسئلہ پر علماء کا اجماع منعقد ہوا ہے۔(نووی: ٤/ ٣٩)

۴۔ شوکانی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں: جماع کی صورت میں غسل کا واجب ہونا انزال منی پر موقوف نہیں بلکہ فقط شرمگاہ میں حشفہ داخل ہونے یا شرمگاہوں کے ملاپ ہی سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ جمیع، فقہاء اور جمہور صحابہ وتابعین اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔(نیل الاوطار: ١/ ٢٣٨)

۱۷۹..... بَابُ إِيجَابِ إِحْدَاثِ النِّيَّةِ لِلِاغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ .

غسل جنابت کے لیے نیت کرنا ضروری ہے

وَالدَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْجُنُبَ إِذَا دَخَلَ نَهَرًا نَاوِياً لِلسِّبَاحَةِ ، فَمَاسَ الْمَاءُ جَمِيعَ بَدَنِهِ وَلَمْ يَنْوِ غُسْلًا وَلَا أَرَادَهُ أَدَاءَ فَرْضِ الْغُسْلِ ، وَلَا تَقَرُّبًا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، أَوْ صُبَّ عَلَيْهِ مَاءٌ ، وَهُوَ مُكْرَهٌ ، فَمَاسَ الْمَاءُ جَمِيعَ جَسَدِهِ ، أَنَّ فَرْضَ الْغُسْلِ سَاقِطٌ عَنْهُ

اور ان علماء کے دعویٰ کے برعکس دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ جنبی شخص جب تیراکی کی نیت سے نہر میں داخل ہو گیا، اور پانی اس کے سارے بدن کو لگ گیا حالانکہ غسل فرض ہونے کے بعد اس نے غسل کی نیت کی نہ اس کا ارادہ کیا اور نہ اللہ تعالیٰ کے تقرب کا حصول اس کا مقصد تھا، یا اس پر زبردستی پانی ڈال دیا گیا جسے وہ ناپسند کرے جو اس کے سارے جسم کو لگ گیا تو غسل کی فرضیت اس سے ساقط ہو جائے گی۔

٢٢٨۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: الْأَعْمَالُ

''امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کر چکا ہوں کہ آپ نے فرمایا:

(٢٢٨) صحيح البخاری، كتاب بدء الوحی، باب بدء الوحی، رقم: ١ـ صحيح مسلم: ١٩٠٧ـ سنن الترمذی: ١٦٤٧ـ سنن النسائی: ٧٥ـ سنن ابی داود: ١٨٨٢ـ سنن ابن ماجه: ٤٢٢٧ـ مسند احمد: ١/ ٢٥، ٦٣.

بِالنِّيَّةِ وَ إِنَّمَا لِإِمْرِءٍ مَا نَوٰى .

''اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اور آدمی کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔''

فوائد:......مکرر ۱۴۲۔

۱۸۰ ..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ جِمَاعَ نِسْوَةٍ لَا يُوْجِبُ أَكْثَرَ مِنْ غُسْلٍ وَاحِدٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کئی عورتوں سے جماع کرنے سے ایک ہی غسل واجب ہوتا ہے

۲۲۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ ، أَخْبَرَنَا يَحْيٰى ، نَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِيْ غُسْلٍ وَاحِدٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ غَرِيْبٌ . وَالْمَشْهُوْرُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی عورتوں سے ایک ہی غسل کے ساتھ شب باشی کیا کرتے تھے۔'' امام ابوبکر کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ مشہور سند میں معمر قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۳۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرِّبَاطِيُّ ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَطِيْفُ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ . غَيْرَ أَنَّ الرِّبَاطِيَّ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ: يَطُوْفُ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی (سب) عورتوں سے ایک غسل سے شب باشی کیا کرتے تھے'' (امام صاحب کہتے ہیں) رباطی (راوی) نے عن معمر کہا اور ''یطیف'' کی بجائے ''یطوف'' کہا ہے (معنی ایک ہی ہے)۔''

۲۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْجَوَّازُ الْمَكِّيُّ ، نَا مُعَاذٌ - يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ - حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ..........

---

(۲۲۹) صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب من طاف علی نساءہ فی غسل واحد ۵۲۱۵، ۲۶۸۔ صحیح مسلم: ۳۰۹۔ سنن ترمذی: ۱۳۰۔ سنن النسائی: ۲۶۳۔ سنن ابی داود: ۲۱۸۔ مسند احمد: ۱۱۵۰۸۔ سنن ابن ماجہ: ۵۸۸.

(۲۳۰) اسنادہ صحیح) ابی داود: ۲۱۲۔ الروض النقصیر: ۸۸۔ مسند احمد: ۱۶۱/۳، ۱۸۵۔ من طریق معمر۔ اور اس کی اصل صحیح مسلم کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب، رقم: ۳۰۹۔ میں ہے۔

(۲۳۱) صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب اذا جامع ثم عاد و من دار علی نسائہ فی غسل واحد، رقم: ۲۶۸۔ اس میں غسل واحد کے الفاظ نہیں ہیں۔ مسند احمد: ۲۹۱/۳.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ، وَهُنَّ إِحْدٰى عَشْرَةَ . قَالَ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ: وَهَلْ كَانَ يُطِيْقُ ذٰلِكَ ؟ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا .

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات اور دن کے وقت میں، ایک ہی غسل کے ساتھ اپنی تمام بیویوں کے پاس چکر لگا لیا کرتے تھے اور وہ گیارہ تھیں۔ (قتادہ) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ اس کی طاقت رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم (آپس میں) گفتگو کیا کرتے تھے کہ آپ کو تیس مردوں کی طاقت دی گئی ہے۔"

فوائد:......

۱۔ یہ حادیث دلیل ہیں کہ ایک رات میں ایک بیوی سے بار بار جماع کرنے یا کئی بیویوں سے کئی بار مباشرت کرنے سے ایک ہی غسل واجب ہوتا ہے، ہر جماع کے بعد غسل کرنا واجب نہیں۔

۲۔ نبی ﷺ پر بیویوں میں تقسیم واجب نہیں تھی اگر تقسیم واجب ہوتی تو ایک بیوی کی باری کی رات آپ کا کسی اور بیوی سے ملاپ درست نہ ہوتا۔

۳۔ نبی ﷺ جسمانی لحاظ سے اکمل تھے، چار سے زائد شادیاں کرنا نبی ﷺ کا خاصہ تھا۔ آپ کے علاوہ کسی کو بھی چار سے زائد شادیاں کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

۱۸۱ ..... بَابُ صِفَةِ مَاءِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْغُسْلَ، وَصِفَةِ مَاءِ الْمَرْأَةِ الَّذِيْ يُوْجِبُ عَلَيْهَا الْغُسْلُ إِذَا لَمْ يَكُنْ جِمَاعٌ يَكُوْنُ فِيْهِ الْتِقَاءُ الْخِتَانَيْنِ.

مرد اور عورت کے اس پانی کی کیفیت کا بیان جو اُن پر غسل واجب کرتا ہے جبکہ ایسا جماع نہ ہو جس میں شرم گاہ شرم گاہ سے مل جاتی ہے

۲۳۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ ، نَا أَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ ، قَالَ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ أَنَّ..........

ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهُ ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

"رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس

(۲۳۲) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب بیان صفة منی الرجل والمرأة وأن الولد مخلوق، رقم: ۳۱۵۔ والنسائی فی الکبریٰ: ۹۰۲۵۔ وابن حبان: ۷۴۲۲۔ والبیهقی فی الکبریٰ: ۷۶۹۔ والحاکم: ۵۴۸/۳۔ من طریق أبی توبة.

فَجَاءَهُ حِبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُوْدِ ، فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ . فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يَصْرَعُ مِنْهَا . فَقَالَ: لِمَ تَدْفَعُنِي؟ فَقُلْتُ ، أَلا تَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ الْيَهُوْدِيُّ: إِنَّمَا نَدْعُوْهُ بِاسْمِهِ الَّذِيْ سَمَّاهُ بِهِ أَهْلُهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اسْمِي مُحَمَّدُ الَّذِي سَمَّانِي بِهِ أَهْلِيْ . قَالَ الْيَهُوْدِيُّ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ . قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَيَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ ؟ قَالَ: أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ . فَنَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعُوْدٍ مَعَهُ . فَقَالَ: سَلْ . فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: أَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَ السَّمٰوَاتُ ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فِي الظُّلْمَةِ دُوْنَ الْجَسْرِ قَالَ: فَمَنْ أَوَّلُ النَّاسِ إِجَازَةً ؟ قَالَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ . قَالَ: فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ؟ قَالَ: زِيَادَةُ كَبِدِ النُّوْنِ . قَالَ: فَمَا غِذَاؤُهُمْ عَلٰى أَثَرِهِ ؟ قَالَ: يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِيْ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِهَا قَالَ: فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ ؟ قَالَ: مِنْ عَيْنٍ فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلا . قَالَ: صَدَقْتَ . وَجِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لا يَعْلَمُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ رَجُلٌ أَوْ رَجُلَان . قَالَ: يَنْفَعُكَ إِنْ حَدَّثْتُكَ ؟ قَالَ أَسْمَعُ بِأُذُنَيَّ . قَالَ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ ؟ قَالَ مَاءُ الرَّجُلِ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ أَصْفَرُ . فَإِذَا

بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس یہودی علماء میں سے ایک عالم آیا تو اس نے کہا: اے محمد (ﷺ) تم پر سلام ہو! تو میں نے اسے ایسے زور سے دھکا دیا کہ وہ گرتے گرتے بچا۔ اس نے کہا: تم مجھے دھکا کیوں دیتے ہو؟ میں نے کہا: تم (نبی علیہ السلام کا نام لینے کی بجائے) رسول اللہ ﷺ نہیں کہہ سکتے؟ یہودی (عالم) نے کہا: ہم تو انہیں اسی نام سے پکارتے ہیں جو ان کے گھر والوں نے ان کا رکھا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میرا نام محمد ہے جو میرے گھر والوں نے رکھا ہے۔ یہودی نے کہا: میں آپ سے سوال پوچھنے کے لیے آیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: اگر میں تمہیں کچھ بیان کروں تو کیا وہ تمہیں نفع دے گا؟ اس نے کہا میں اپنے دونوں کانوں سے سنوں گا (یعنی پوری توجہ سے آپ کا ارشاد سنوں گا) چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے پاس ایک چھڑی سے کرید نے لگے (جیسے متفکر شخص کرتا ہے) پھر فرمایا: ''پوچھو۔ یہودی نے کہا: (اس دن) لوگ کہاں ہوں گے جس دن یہ زمین و آسمان دوسری زمین و آسمان سے بدل دیے جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (وہ) اندھیرے میں پل صراط کے قریب ہوں گے۔ اس نے کہا: سب سے پہلے کن لوگوں کو (پل صراط عبور کرنے کی) اجازت ملے گی؟ آپ نے فرمایا: فقراء مہاجرین کو۔ اس نے کہا: جنت میں داخل ہونے پر انہیں کیا تحفہ ملے گا؟ آپ نے فرمایا: مچھلی کے جگر کا ٹکڑا۔ اس نے پوچھا: اس کے بعد ان کی غذا کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ان کے لیے جنت کا وہ بیل ذبح کیا جائے گا جو جنت کے اطراف میں چرا کرتا تھا۔ اس نے سوال کیا: اس کھانے کے بعد وہ کیا پئیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ جنت

اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْأَةِ أَذْكَرَا بِإِذْنِ اللّٰهِ . وَإِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْأَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ آنَثَا بِإِذْنِ اللّٰهِ . قَالَ الْيَهُوْدِيُّ: صَدَقْتَ ، وَإِنَّكَ لَنَبِيٌّ . ثُمَّ انْصَرَفَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: سَأَلَنِيْ هٰذَا عَنِ الَّذِيْ سَأَلَنِيْ عَنْهُ ، وَمَا لِي عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ ، حَتّٰى آتَانِي اللّٰهُ بِهِ .

کے سلسبیل نامی چشمے سے پئیں گے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ اور میں آپ سے اس چیز کے متعلق پوچھنے کے لیے آیا ہوں جسے اہل زمین میں سے ایک نبی اور ایک دو آدمیوں کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا: اگر میں تمہیں (اس چیز کے متعلق) بتا دوں تو کیا وہ تمہیں نفع دے گی؟ اس نے کہا: میں اپنے دونوں کانوں سے سنوں گا۔ اس نے کہا: میں آپ سے بچے کے متعلق پوچھنے کے لیے آیا ہوں آپ نے فرمایا: مرد کا پانی سفید ہوتا ہے اور عورت کا زرد ہوتا ہے، جب دونوں پانی اکٹھے ہوتے ہیں اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔'' یہودی نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ اور بلاشبہ آپ نبی ہیں۔ پھر وہ چلا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس نے مجھ سے جن جن چیزوں کے متعلق پوچھا، مجھے ان میں سے کسی چیز کا علم نہیں تھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا علم دے دیا۔''

فوائد :......۱۔ روز قیامت جب زمین و آسمان کی تبدیلی کا مرحلہ آئے گا تمام لوگ پل صراط کے قریب اندھیرے میں ہوں گے۔

۲۔ انبیاء و رسل علیہم السلام کے بعد سب سے پہلے پل صراط فقراء مہاجرین عبور کریں گے۔ جو اُن کے لیے بہت عزت و شرف کا مقام ہے۔

۳۔ جنتیوں کی پہلی مہمانی مچھلی کے جگر کے بڑھے ہوئے حصے سے کی جائے گی۔ پھر انہیں جنتی بیل کے جگر کا گوشت پیش کیا جائے گا اور اس کے بعد انہیں جنت کے سلسبیل چشمے سے مشروب پیش کیا جائے گا یہ اہل جنت کے اولاً طعام و مشروب ہوں گے، اس کے بعد اہل جنت جو جی چاہیں کھائیں پئیں گے۔

۴۔ اگر نیند کی حالت میں مرد کا سفید گھاڑا مادہ منویہ خارج ہو اور عورت کا پتلا زرد رنگ کا مادہ منویہ خارج ہو تو ایسی صورت میں ان پر غسل واجب ہوگا۔ بصورت دیگر اس کیفیت کا مادہ نہ ہو تو اسے احتلام سے تعبیر نہ کیا جائے گا۔

۱۸۲ .....بَابُ إِيْجَابِ الْغُسْلِ مِنَ الْإِمْنَاءِ وَإِنْ كَانَ الْإِمْنَاءُ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ

منی کے انزال سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ منی کا انزال ایسے جماع کے بغیر ہو

يَلْتَقِيْ فِيْهِ الْخِتَانَانِ أَوْ يَتَمَاسَّانِ ، كَانَ الْإِمْنَاءُ مِنْ مُبَاشَرَةٍ أَوْ جِمَاعٍ دُوْنَ الْفَرْجِ ، أَوْ مِنْ قُبْلَةٍ أَوْ مِنِ احْتِلَامٍ . كَانَ الْإِمْنَاءُ فِي الْيَقْظَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ ، قَبْلَ تَبَوُّلِ الْجُنُبِ قَبْلَ الْاِغْتِسَالِ أَوْ بَعْدَهُ ، أَوْ بَعْدَ مَا يَبُوْلُ . ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْإِمْنَاءَ إِذَا كَانَ بَعْدَ الْجَنَابَةِ وَبَعْدَ الْاِغْتِسَالِ قَبْلَ تَبَوُّلِ الْجُنُبِ أَوْجَبَ ذٰلِكَ الْمَنِيُّ غُسْلًا ثَانِياً ، وَ إِنْ كَانَ الْإِمْنَاءُ بَعْدَ مَا تَبُوْلُ الْجُنُبُ ثُمَّ يَغْتَسِلُ بَعْدَ الْبَوْلِ مَا يُوْجِبُ ذٰلِكَ الْإِمْنَاءُ۔ زَعَمَ۔ غُسْلًا

جس میں شرم گاہیں آپس میں ملتی ہیں یا ایک دوسری کو چھوتی ہیں، خواہ منی کا انزال مباشرت سے ہو، شرم گاہ کے علاوہ کسی حصے میں جماع کرنے سے ہو یا بوس و کنار یا احتلام کی وجہ سے ہو خواہ منی کا انزال غسل جنابت کے بعد بیداری کی حالت میں ہو، جنبی شخص کے پیشاب کرنے سے پہلے، غسل سے قبل یا بعد میں ہو۔ یا پیشاب کرنے کے بعد ہو، ان علماء کے دعویٰ کے برعکس جو کہتے ہیں کہ اگر منی کا انزال جنابت اور غسل کرنے کے بعد، جنبی شخص کے پیشاب کرنے سے پہلے ہو تو اس سے دوسرا غسل واجب ہو جاتا ہے اور اگر جنبی شخص کے پیشاب کرنے کے بعد منی کا انزال ہو، پھر وہ پیشاب کرنے کے بعد غسل کرے تو اس انزال سے غسل واجب نہیں ہوتا۔

۲۳۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ ـ وَهُوَ ابْنُ خَالِدٍ ـ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ـ وَهُوَ ابْنُ.......... أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ـ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ .

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بے شک (غسل کا) پانی (منی کے) پانی سے واجب ہوتا ہے۔“

۲۳۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، نَا زُهَيْرٌ ، وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيْمِيُّ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ..........

---

(۲۳۳) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب بیان أن الجماع کان فی اوّل الاسلام...... رقم: ۳۴۳۔ سنن ابی داود: ۲۱۷۔ مسند احمد: ۳/۷،۳۶،۴۷.

(۲۳۴) صحیح مسلم: ۳۴۳۔ سنن ابی داود کتاب الطھارۃ، باب فی الاکسال: ۲۱۷ اس کی اصل صحیح مسلم: ۵۱۹۔ میں ”انما“ کے اضافے کے ساتھ ہے۔ مسند احمد: ۳/۷،۳۶،۴۷.

أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ .

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پانی پانی سے ہے۔''

فوائد:......غسل کا پانی منی کے پانی سے ہے یعنی منی کا پانی خارج ہونے پر غسل واجب ہے۔

اس کے دو مفہوم ہیں:

(۱)......شروع اسلام میں شرمگاہوں کے ملاپ سے غسل جنابت ساقط تھا بلکہ غسل تب واجب ہوتا جب منی خارج ہوتی، پھر یہ حکم منسوخ قرار دیا گیا اور محض شرمگاہوں کے ملاپ سے غسل واجب ٹھہرا۔ اس کی صراحت ۲۲۵ میں گزری ہے۔

(۲)......احتلام کے پانی یعنی منی کے خروج سے غسل کا پانی واجب ہے، یہ حکم ہر صورت میں قائم و ثابت ہے، چنانچہ احتلام کی صورت میں غسل واجب ہے۔

۱۸۳ ..... بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ الْغُسْلِ عَلَى الْمَرْأَةِ فِي الْاِحْتِلَامِ إِذَا أُنْزِلَتِ الْمَاءُ

احتلام کی وجہ سے عورت کی منی نکل جائے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے

۲۳۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا وَكِيْعٌ ، نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ..........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: جَاءَ تْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرٰى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ . قَالَ: إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ . قَالَتْ ، قُلْتُ: فَضَحْتِ النِّسَاءَ وَهَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ وَفِيْمَا يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا إِذاً . هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ . غَيْرَ أَنَّ الدَّوْرَقِيَّ لَمْ يَقُلْ إِذاً . وَانْتِهَاءُ حَدِيْثِ مَالِكٍ عِنْدَ قَوْلِهِ: إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ . وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهَا مِنَ الْحَدِيْثِ .

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، تو انہوں نے آپ سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو خواب میں مرد کی طرح دیکھتی ہے۔ آپ نے فرمایا: جب وہ پانی دیکھے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔ ''(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں: میں نے کہا: (ام سلیم) تم نے تو عورتوں کو رسوا کر دیا ہے کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو (اگر ایسا نہیں ہے تو) پھر بچہ ماں کے مشابہ کیسے ہوتا ہے۔؟'' یہ وکیع کی حدیث ہے۔ دورقی (راوی) نے ''اذا'' کا لفظ

---

(۲۳۵) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب وجوب الغسل على المراة بخروج المنى منها: ۳۱۳۔ سنن النسائى: ۱۹۵۔ سنن ابن ماجه: ۶۰۱۔ مسند احمد: ۳۰۶/۶۔ من طريق هشام بن عروه عن أبيه.

بیان نہیں کیا جبکہ مالک کی حدیث "إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ" پر ختم ہو جاتی ہے۔ انہوں نے باقی حدیث بیان نہیں کی۔

فوائد :......۱۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جیسے مرد کی منی خارج ہونے کی صورت میں اس پر غسل واجب ہے۔ اسی طرح عورت کی منی خارج ہونے کی صورت میں عورت پر غسل واجب ہے۔ اور تمام اہل اسلام کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ عورت اور مرد پر منی خارج ہونے کی صورت میں غسل واجب ہے۔ (نووی: ۳/ ۲۱۹)

۲۔ عورت جب احتلام کے دوران منی کا پانی دیکھے تب غسل کرے گی۔ یعنی احتلام میں وجوب غسل کے لیے منی کا پانی دیکھنا شرط ہے اور اگر وہ پانی نہ دیکھے تو غسل نہیں کرے گی۔ (فتح الباری: ۲/ ۳۰۲)

۳۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ کچھ عورتوں کو احتلام ہوتا ہے اور کچھ کو احتلام سے واسطہ نہیں پڑتا۔ اسی لیے ام عائشہ رضی اللہ عنہا نے احتلام کا انکار کیا تھا لیکن ان کے جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عورت کی منی کے وجود ہی کی منکر تھیں، لہٰذا ان کی اس نفی کا انکار کیا گیا کہ عورت بھی مادہ منویہ سے دوچار ہوتی ہے۔ (فتح الباری: ۱/ ۳۰۳)

۱۸۴ .....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنْ لَّا وَقْتَ فِيْمَا يَغْتَسِلُ بِهِ الْمَرْءُ مِنَ الْمَاءِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کے غسل کے لیے پانی کی مقدار متعین نہیں ہے

فَيُضَيِّقُ الزِّيَادَةُ فِيْهِ أَوِ النُّقْصَانُ مِنْهُ. وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْمُغْتَسِلِ إِمْسَاسُ الْمَاءِ جَمِيْعَ الْبَدَنِ قَلَّ الْمَاءُ أَوْ كَثُرَ۔ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ خَبَرُ عَائِشَةَ، كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

کہ وہ اس میں کمی وبیشی کرتے ہوئے تنگی محسوس کرے، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کو سارے جسم پر پانی بہانا لازم ہے، پانی کم ہو یا زیادہ۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ "میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔"

۲۳۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ نَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلُ عَنْ مُعَاذَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، فَأَقُوْلُ: أَبْقِ لِي أَبْقِ لِي.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل (جنابت) کیا کرتے تھے۔ میں کہتی: میرے لیے (بھی پانی) چھوڑ دیں، میرے لیے بھی پانی چھوڑ دیں۔"

(۲۳۶) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۶/ ۱۰۳، ۱۱۸، ۱۲۳۔ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابۃ: ۳۲۱۔ اس میں دَعْ لِيْ، دَعْ لِيْ کے الفاظ ہیں۔ سنن النسائی: ۴۱۱۔

فوائد :......ا۔ تمام اہل اسلام کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ وضو اور غسل میں کتنا پانی کافی ہو اس کی مقدار معین نہیں ہے بلکہ غسل کے لیے قلیل وکثیر پانی کافی ہے بشرطیکہ غسل کی شرط پائی جائے یعنی تمام اعضاء پر پانی بہایا جائے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بسا اوقات قلیل پانی کا استعمال کافی ہو جاتا ہے اور کبھی بے تحاشا پانی کا استعمال ناکافی ہوتا ہے۔ علماء کا بیان ہے کہ غسل وضو کی مستحب صورت یہ ہے کہ غسل میں پانی ایک صاع سے کم نہ ہو اور وضو میں پانی کی مقدار ایک مد سے کم نہ ہو۔

۲۔ تمام علماء کا پانی کے اسراف کی ممانعت پر اجماع ہے، خواہ انسان دریا کے کنارے پر ہو، یہ ممانعت مکروہ تنزیہی ہے اور بعض شافعیہ کا موقف ہے کہ پانی کا اسراف حرام ہے۔

۳۔ مرد وعورت کا ایک برتن سے اکٹھے غسل کرنا بالاجماع جائز ہے اور عورت کا مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا بھی بالاجماع جائز ہے، لیکن مرد کا عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا شافعیہ، مالک، ابوحنیفہ اور جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے، خواہ عورت مرد کے ساتھ غسل کرے یا تنہا غسل کرے۔ (نووی: ۳/ ۱)

۱۸۵..... بَابُ الْاِسْتِتَارِ لِلِاغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت کے لیے پردہ کرنے کا بیان

۲۳۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ.........

عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ بِأَعْلٰى مَكَّةَ ، فَأَتَيْتُهُ ، فَجَاءَ أَبُوْ ذَرٍّ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا مَاءٌ . قُلْتُ: إِنِّيْ لَأَرٰى فِيْهَا أَثَرَ الْعَجِيْنِ . قَالَتْ: فَسَتَرَهُ أَبُوْ ذَرٍّ ، فَاغْتَسَلَ . ثُمَّ سَتَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا ذَرٍّ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَذٰلِكَ فِي الضُّحٰى .

''حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے دن مکہ مکرمہ کے بالائی حصے میں تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پاس آئی تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ پانی کا ایک بڑا برتن لے کر آئے۔ میں نے کہا: میں تو اس میں گندھے ہوئے آٹے کا اثر دیکھ رہی ہوں۔ کہتی ہیں: چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پردہ کیا تو آپ نے غسل کیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو پردہ کیا انہوں نے غسل کیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے چاشت کی آٹھ رکعات ادا کیں۔''

(۲۳۷) اسنادہ ضعیف : مسند احمد : ۶/ ۳۴۱۔ اس کی سند میں مطلب بن عبداللہ راوی ام ہانی سے صیغہ عن سے روایت کر رہا ہے، ام ہانی سے اس کی ملاقات ثابت نہیں ہے یہ ضعف سند کے حوالہ سے ہے وگرنہ اس کا مضمون صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ رقم: ۳۴۴۔ میں موجود ہے اور اس میں الفاظ ہیں کہ پردہ کرنے والی سیدۃ فاطمۃ رضی اللہ عنہا تھیں۔

۱۸۶ ..... بَابُ إِبَاحَةِ الْإِغْتِسَالِ مِنَ الْقِصَاعِ وَالْمَرَاكِنِ وَ الطَّسَاسِ.

بڑے پیالوں، ٹبوں اور تھالوں سے غسل کرنا جائز ہے

۲۳۸ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، نَا الْفُضَيْلُ بْنُ عَيَّاضٍ ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ ـ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُجْبِيُّ ـ حَدَّثَتْنِي أُمِّي ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أُنَازِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الطَّسَّ الْوَاحِدَ نَغْتَسِلُ مِنْهُ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک ہی تھال سے غسل کرتے ہوئے میں رسول اللہ ﷺ سے (وہ تھال) کھینچا کرتی تھی۔''

۲۳۹ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يُوْضَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلِيْ هٰذَا الْمِرْكَنُ فَنَشْرَعُ فِيْهِ جَمِيْعاً .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ اور میرے لیے (پانی کا) ٹب رکھا جاتا، پھر ہم اکٹھے (اس سے پانی لے کر نہانا) شروع کرتے۔''

۲۴۰ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ـ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ ـ نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنِ بْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اغْتَسَلَ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ ، فِي قِصْعَةٍ فِيْهَا أَثَرُ الْعَجِيْنِ .

''حضرت ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک ہی برتن بڑے پیالے سے غسل کیا، اس میں گندھے ہوئے آٹے کا اثر تھا۔''

فوائد : ...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ غسل اور وضو کے لیے ٹب وغیرہ اور بڑے برتن استعمال کیے جا سکتے ہیں بشرطیکہ وہ سونا چاندی سے تیار نہ کیے گئے ہوں۔

۲۔ ایک برتن سے زن وشو کا ایک ساتھ غسل کرنا جائز ہے اور اس سے پانی کی طہارت اور پاکی کی صلاحیت متاثر نہیں ہوتی۔

---

(۲۳۸) اسنادہ صحیح، سنن النسائی : كتاب الطهارة، باب ذكر اغتسال الرجل والمرأة مع نسائه من واناء واحد: ۲۳٤ اور اس میں لفظ "الطس" کی بجائے "الاناء" ہے۔

(۲۳۹) صحيح البخارى، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما ذكر النبي ﷺ وحض على اتفاق اهل العلم وما اجتمع عليه الحرمان مكة والمدينة: ۷۳۳۹۔

(۲٤۰) اسناده صحيح، سنن نسائى، كتاب الطهارة، باب ذكر الاغتسال فى القصعة التى يعجن فيها، رقم: ۲٤۰ـ سنن ابن ماجه: ۳۷۸ـ ارواء الغليل: ۱/٦٤۔

۳۔ برتن میں آٹے اور طاہر چیز کے نشان اور معمولی ملاوٹ سے پانی طاہر ومطہر رہتا ہے اور طاہر چیز کے پانی میں واقع ہونے سے پانی کی طہارت متاثر نہیں ہوتی۔

۱۸۷ ..... بَابُ صِفَةِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت کا طریقہ

۲۴۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْمُوْسٰى ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ كُرَيْبٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ حَدَّثَتْنِيْ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ: أَدْنَيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ . قَالَتْ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ ـ أَوْ ثَلَاثًا ـ ثُمَّ أَدْخَلَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ ، فَأَفْرَغَ بِهَا عَلٰى فَرْجِهِ فَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ، ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ ، فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيْدًا ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ . ثُمَّ أَفْرَغَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ . ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ، ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ . فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهُ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ . وَقَالَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ فُضَيْلٍ: جَعَلَ يَنْفُضُ عَنْهُ الْمَاءَ ، وَكَذَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيْسَ: فَأُتِيَ بِمِنْدِيْلٍ ،

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے میری خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ، وہ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل جنابت کے لیے پانی آپ کے قریب رکھا۔ کہتی ہیں: آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دو یا تین بار دھوئے، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا ،تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ پر پانی ڈالا اور اپنے بائیں ہاتھ سے اسے دھویا ، پھر اپنا بایاں ہاتھ زمین پر مارا اور اسے خوب اچھی طرح ملا، پھر نماز کے وضو جیسا وضو کیا، پھر آپ نے اپنے سر پر دونوں ہاتھوں سے بھر کر تین چلو ڈالے۔ پھر آپ نے اپنا سارا جسم دھویا، پھر آپ اس جگہ سے ہٹ گئے اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے، پھر میں آپ کے پاس رومال لے کر آئی تو آپ نے اسے واپس کر دیا،(اور استعمال نہ کیا)'' یہ عیسیٰ بن یونس کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ ابن فضیل کی روایت میں بیان کیا ہے کہ'' (غسل کرنے کے بعد) آپ نے جسم سے پانی جھاڑنا

(۲۴۱) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب صفة غسل الجنابة، رقم: ۳۱۷۔ صحیح بخاری، کتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل: ۲۴۹۔ سنن نسائی، رقم: ۲۵۳۔ والترمذی: ۱۰۳۔ وابو داؤد: ۲۴۵۔ وابن ماجه: ۵۷۳۔ وأحمد: ۳۲۹/۶، ۳۳۰، ۳۳۵.

فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ ، وَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ عَنْهُ . وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ فِي مَتْنِ الْحَدِيْثِ .

شروع کر دیا۔ابن ادریس کی روایت میں بھی اسی طرح ہے کہ: ”آپ کے پاس رومال لایا گیا آپ نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اپنے جسم سے پانی جھاڑنے لگے۔“بعض راوی دوسروں سے متن حدیث میں اضافہ بیان کرتے ہیں۔“

۱۸۸ .....بَابُ تَخْلِيْلِ أُصُوْلِ شَعْرِ الرَّأْسِ بِالْمَاءِ قَبْلَ إِفْرَاغِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ . وَحَثْيِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ بَعْدَ التَّخْلِيْلِ حَثَيَاتٍ ثَلَاثٍ

سر پر پانی ڈالنے سے پہلے، سر کے بالوں کی جڑوں کا پانی سے خلال کرنا اور خلال کرنے کے بعد سر پر تین چلو ڈالنا

۲۴۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَصُبُّ مِنَ الْإِنَاءِ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى فَيُفْرِغُ عَلَيْهَا ، فَيَغْسِلُهَا ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ، وَيَتَوَضَّأُ كَوُضُوْءِهِ لِلصَّلَاةِ . ثُمَّ يَدْخُلُ كَفَّهُ فِي الْإِنَاءِ فَيَقُوْلُ بِيَدِهِ فِي شَعْرِهِ هٰكَذَا ، يُخَلِّلُهُ بِيَدِهِ ، حَتّٰى إِذَا رَأَى أَنَّهُ قَدْ مَسَّ الْمَاءَ بَشْرَتَهُ حَثَّى الْمَاءَ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ وَأَفْضَلَ فِي الْإِنَاءِ فَضْلًا ، يَصُبُّهُ عَلَيْهِ بَعْدَمَا يَفْرُغُ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو برتن سے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی انڈیلتے، اس پر پانی ڈال کر اسے دھوتے، پھر اپنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے تو شرم گاہ دھوتے، اور نماز کے لیے اپنے وضو جیسا وضو کرتے۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالتے تو (پانی لے کر) اپنے ہاتھ سے اپنے بالوں میں اس طرح کرتے، اور اپنے ہاتھ سے ان کا خلال کرتے، حتیٰ کہ جب محسوس کرتے کہ پانی آپ کی جلد تک پہنچ گیا ہے تو اپنے سر پر تین چلو ڈالتے، اور کچھ پانی برتن میں بچا لیتے جسے فارغ ہو کر اپنے اوپر ڈال لیتے۔“

فوائد:......۱۔شافعیہ کہتے ہیں: جنابت سے غسل کا کامل طریقہ یہ ہے کہ غسل کرنے والا برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے قبل اولاً انہیں تین مرتبہ دھوئے۔ پھر شرمگاہ اور بدن پر لگی گندگی دھوئے، بعد ازاں نماز والا مکمل وضو کرے، پھر اپنی تمام انگلیاں پانی میں داخل کر کے لپ بھر پانی لے کر اس سے سر اور داڑھی کے بالوں کا خلال کرے، بعد ازاں

(۲۴۲) صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب تخلیل الشعر اذا ظن انه قد اروی بشرته افاض علیه، رقم: ۲۷۲-۲۴۸۔ سنن ابی داود: ۲۴۲.

اپنے سر پر تین لپ پانی ڈالے اور مداخل بدن یعنی زیر بغل، کانوں کے اندرونی حصوں، ناف میں، ٹانگوں کے اندرونی حصوں، پاؤں کی انگلیوں کے درمیان اور پیٹ کی سلوٹوں وغیرہ تک بطور خاص پانی پہنچائے۔ پھر اپنے سر پر تین لپ پانی بہائے اور بعد میں تمام جسم پر تین مرتبہ پانی بہائے اور ہر مرتبہ جہاں تک ہاتھ پہنچتے ہوں جسم کو ہاتھوں سے ملے، نیز اگر کوئی شخص نہر یا نالے پر غسل کرے تو وہ اس میں تین غوطے لگائے اور تمام جلد اور گھنے اور ہلکے بالوں تک پانی پہنچائے اور دوران غسل ظاہر و باطن بالوں اور بالوں کی جڑ کو پانی سے تر کرے اور بدن کے دائیں اور بلند حصوں کو مقدم رکھنا اور قبلہ کی طرف منہ کر کے غسل کرنا مستحب عمل ہے۔ وضو سے فراغت کے بعد **اشهد ان لا الـه الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله** کہے اور غسل کے آغاز میں غسل کی نیت کرے اور غسل سے فراغت تک کی نیت کرنا بہتر عمل ہے۔ مذکورہ طریقہ کامل غسل کا طریقہ ہے اور غسل کے واجبات میں سے شروع غسل میں غسل کی نیت اور تمام جسم کے جلد اور بالوں تک پانی پہنچانا ہے اور غسل کی شرط یہ ہے کہ غسل سے جسم نجاست سے پاک ہو جائے۔ (نووی: ۳/ ۲۲۷۔۲۲۸)

۲۔ غسل جنابت میں وضو کے وجوب کے صرف داؤد ظاہری قائل ہیں باقی علماء کے نزدیک غسل جنابت سے قبل وضو کرنا مسنون عمل ہے اور اگر غسل کرنے والا وضو کے بغیر تمام بدن پر پانی بہائے تو اس کا غسل صحیح ہوگا۔ لیکن غسل سے پہلے وضو کرنا افضل عمل ہے۔

۱۸۹ ..... بَابُ اكْتِفَاءِ صَاحِبِ الْجُمَّةِ وَالشَّعْرِ الْكَثِيْرِ بِإِفْرَاغِ ثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِنَ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ

غسل جنابت میں گھنے اور کندھوں تک زلفوں والے شخص کے لیے سر پر تین چلو پانی ڈالنا کافی ہے

۲۴۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا جَعْفَرٌ ۔ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ۔، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ..........

عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ لِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: سَأَلَنِيْ ابْنُ عَمِّكَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُفِيْضُ عَلَى رَأْسِهِ

''حضرت جعفر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: ''آپ کے چچا زاد بھائی حسن بن محمد نے مجھ سے غسل جنابت کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے سر پر تین (چلو) ڈالا

(۲۴۳) صحيح البخاري، كتاب الغسل، باب من أفاض على راسه ثلاثا: ۲۵۵، ۲۵۶۔ ومسلم: كتاب الحيض باب استحباب افاضة الماء على......: ۳۲۹۔ رقم: ۲٦٤۔ سنن ابى داود: ۲۱۰.

ثَـلَاثًا . فَقَالَ: إِنَّ شَعْرِيْ كَثِيْرٌ . فَقُلْتُ: كَـانَ شَـعْـرُ رَسُـوْلِ الـلّٰهِ أَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَأَطْيَبَ . هٰذَا حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ .

کرتے تھے۔'' تو اس نے کہا: میرے بال بہت زیادہ ہیں۔ میں نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ کے بال تم سے زیادہ اور خوبصورت تھے۔'' یہ یحیٰی بن سعید کی حدیث ہے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ غسل جنابت کی صورت میں سر پر تین لپ پانی بہانا مستحب فعل ہے۔ خواہ غسل کرنے والے کے بال زیادہ ہوں یا کم۔ (نووی: ۲٤٥)

۱۹۰ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ بَدْءِ الْمُغْتَسِلِ بِإِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى الْمَيَامِنِ قَبْلَ الْمَيَاسِرِ

غسل کرنے والے کے لیے بائیں اعضاء سے پہلے دائیں اعضاء پر پانی ڈالنا شروع کرنا مستحب ہے

۲٤٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ............

عَـنْ عَـائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَـانَ يُحِبُّ التَّيَـامُنَ فِي شَأْنِهِ ، حَتّٰى فِي تَرَجُّلِهِ وَنَعْلِهِ وَطُهُوْرِهِ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے (ہر) کام میں دائیں طرف کو پسند کرتے تھے۔ حتیٰ کہ کنگھی کرنے، جوتے پہننے اور طہارت حاصل کرنے میں (دائیں جانب سے ابتدا کرنے کو پسند فرماتے تھے۔)''

۲٤٥۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ ، قَالَ............

سَـمِـعْـتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَـقُـوْلُ: كَـانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَـغْتَسِلُ مِنْ حِلَابٍ فَيَـأْخُـذُ بِـكَـفَّيْهِ فَيَجْعَلُهُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْـمَنِ ، وَيَأْخُذُ بِكَفَّيْهِ فَيَجْعَلُهُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِكَفَّيْهِ فَيَجْعَلُهُ فِيْ وَسَطِ رَأْسِهِ .

''حضرت قاسم کہتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ دودھ والے برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ آپ اپنے دونوں ہاتھوں سے (پانی) لیتے تو اسے اپنے (سر کی) دائیں جانب پر ڈالتے، اور اپنے دونوں ہاتھوں سے (پانی) لیتے اور اسے اپنے (سر کی) بائیں جانب پر ڈالتے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی لیتے تو اسے اپنے سر کے درمیان میں ڈالتے۔''

---

(۲٤٤) صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ: ٤۲٦۔ یہاں لفظ ''التیمن'' ہے۔ صحیح مسلم: ۲٦۸۔ سنن الترمذی: ٦۰۸۔ سنن النسائی: ٤۲۱۔ سنن ابی داود: ٤۱٤۰۔ مسند احمد: ٦/۹٤، ۱۳۰، ۱٤۷.

(۲٤٥) صحیح البخاری، کتاب الغسل، باب عن بدء بالحلاب...... او الطیب عند الغسل: ۲٥۸۔ صحیح مسلم: ۳۱۸۔ سنن النسائی: ٤۲٤۔ سنن ابی داود: ۲٤۰.

فوائد: ......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ غسل میں دائیں اعضاء کو مقدم رکھنا اور بائیں اعضا کو موخر کرنا مستحب فعل ہے اور وضو و غسل اور عام معمولات میں رسول اللہ ﷺ کا یہی معمول تھا البتہ دائیں اعضاء کی تقدیم واجب نہیں، اگر اس کے برعکس آپ بائیں اعضاء کو دھونے میں مقدم کریں تو اس کا غسل صحیح ہوگا، بشرطیکہ وہ تمام بدن پر پانی بہائے اور جسم کا کوئی حصہ خشک نہ رہے۔

۲۔ سر پر تین لپ پانی ڈالنے کی ترتیب یہ ہے کہ پہلی لپ سر کے دائیں جانب دوسری بائیں جانب اور تیسری وسط سر میں ڈالیں۔ یہ ترتیب مسنون و مستحب ہے۔

۱۹۱ ..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ ضِفَائِرَ رَأْسِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

عورت کو غسل جنابت میں اپنے سر کی گندھی ہوئی چوٹیاں نہ کھولنے کی رخصت ہے

۲۴۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سُفْيَانُ ، نَا أَيُّوْبُ بْنُ مُوْسَى عَنْ سَعِيْدٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ ۔ ، وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ.........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ ، فَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَحْثِيْنَ عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ، ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ ، فَتَطْهُرِيْنَ . أَوْ قَالَ: فَإِذَا أَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ . هٰذَا حَدِيْثُ الْمَخْزُوْمِيُّ . وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ ، وَلَمْ يَقُلْ: فَتَطْهُرِيْنَ .

''نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں اپنے سر کی چوٹی کو خوب مضبوطی سے باندھ کر رکھنے والی عورت ہوں، تو کیا میں غسل جنابت کے لیے اسے کھولا کروں؟ آپ نے فرمایا: تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالو پھر اپنے جسم پر پانی بہالو، تو تم پاک ہو جاؤ گی۔'' یا آپ نے فرمایا: ''پس تم پاک صاف ہو چکی ہو گی۔'' یہ مخزومی کی حدیث ہے۔ عبدالجبار نے ''فاذا انت قد طهرت'' کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ انہوں نے ''فتطهرين'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔''

۲۴۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ۔ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدِ الْعَنْبَرِيَّ ۔ ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، قَالَ

(۲۴۶) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب حکم ضفائر المغتسلة : ۳۳۰۔ سنن الترمذی: ۱۰۵۔ سنن النسائی: ۲۴۱۔ سنن ابی داود: ۲۵۱۔ وابن ماجه: ۶۰۳۔

أَبُو عَمَّارٍ: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: نَا ابْنُ عُلَيَّةَ - وَهُوَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: بَلَغَ عَائِشَةَ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَأْمُرُ نِسَاءَهُ أَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُوسَهُنَّ إِذَا اغْتَسَلْنَ مِنَ الْجَنَابَةِ. فَقَالَتْ: يَا عَجَبَاهُ لِابْنِ عَمْرٍو. هٰذَا لَقَدْ كَلَّفَهُنَّ تَعَبًا. أَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُؤُوسَهُنَّ؟ لَقَدْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَغْتَسِلُ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ نَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا، فَمَا أَزِيدُ عَلَى ثَلَاثِ حَفَنَاتٍ، أَوْ قَالَ، ثَلَاثِ غُرَفَاتٍ. هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْوَارِثِ. وَلَيْسَ فِي خَبَرِ ابْنِ عُلَيَّةَ: نَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا. وَقَالَ فِيهِ: فَمَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أُفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ إِفْرَاغَاتٍ.

''حضرت عبید بن عمیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی عورتوں کو غسل جنابت کے لیے سر کی چوٹیاں کھولنے کا حکم دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا: ابن عمرو کے اس حکم پر تعجب ہے۔ انہوں نے تو انہیں مشقت میں ڈال دیا ہے، وہ انہیں اپنے سر منڈانے کا حکم کیوں نہیں دے دیتے! میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے، اس میں سے اکٹھے (پانی لے کر غسل کرنا) شروع کرتے تھے۔ تو میں تین لپوں یا (راوی نے) کہا: تین چلوؤں سے زیادہ (پانی سر پر) نہیں ڈالا کرتی تھی۔'' یہ عبدالوارث کی حدیث ہے۔ ابن علیہ کی روایت میں ''ہم اس سے اکٹھے شروع کرتے تھے۔'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''میں اپنے سر پر تین مرتبہ سے زیادہ نہیں ڈالا کرتی تھی۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران غسل عورت کا سر کی مینڈیاں کھولنا واجب نہیں۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۲۶۸)

۲۔ شافعیہ اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ بالوں کی لٹیں کھولے بغیر تمام بالوں تک پانی پہنچ جائے تو انہیں کھولنا واجب نہیں ہے اور اگر بالوں کی مینڈیاں کھول کر ہی تمام بالوں تک پانی پہنچتا تو مینڈیاں کھولنا واجب ہیں کیونکہ تمام بالوں کو تر کرنا واجب ہے اور حدیث ام سلمہ کو اس بات پر محمول کیا جائے گا مینڈیاں کھولے بغیر ان کے تمام بالوں تک پانی پہنچ جاتا تھا۔ ابراہیم نخعی سے منقول ہے کہ وہ ہر حال میں مینڈیاں کھولنے کے وجوب کے قائل ہیں اور حسن بصری اور طاؤس سے مروی ہے کہ غسل جنابت کے برعکس غسل حیض میں مینڈیاں کھولنا واجب ہیں اور اگر مرد کی مینڈیاں ہوں تو اس کا حکم عورت کی مینڈیوں کے مثل ہے۔ (نووی: ٤/ ١١)

جمہور کا موقف راجح اور زیادہ قرین صواب ہے۔

(۲٤۷) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب صفة غسل الجنابة، رقم الحديث: ۳۳۱۔ مسند احمد: ۲۳۰۳۱.

١٩٢ .....بَابُ غُسُلِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْجَنَابَةِ ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ غُسْلَهَا كَغُسْلِ الرَّجُلِ سَوَاءٌ

عورت کے غسل جنابت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ عورت کا غسل مرد کے غسل جیسا ہی ہے

٢٤٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ ، تُحَدِّثُ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْمَحِيْضِ . فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ . وَسَأَلَتْهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ . قَالَ: تَأْخُذُ إِحْدَاكُنَّ مَاءً هَا فَتَطْهُرَ ، فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ . ثُمَّ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى رَأْسِهَا فَتَدْلُكُهُ حَتّٰى يَبْلُغَ شُؤُوْنَ رَأْسِهَا . ثُمَّ تُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى رَأْسِهَا . فَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ . لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّيْنِ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے غسل کے متعلق پوچھا۔ پھر راوی نے کچھ حدیث بیان کی (یعنی اس سوال کا جواب بیان کیا) اور انہوں نے کہا (حضرت اسماء نے) آپ سے غسلِ جنابت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک عورت پانی لے اور وضو کرے، خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر اپنے سر پر پانی ڈالے اور اسے ملے حتی کہ پانی اس کے سر کی جڑوں میں پہنچ جائے۔ پھر وہ اپنے سر پر پانی بہالے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بہترین خواتین انصاری خواتین ہیں، دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے میں حیا ان کے لیے رکاوٹ نہیں بنتی۔

فوائد:......١۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ مرد و عورت کے غسل کا طریقہ ایک ہی ہے۔(نووی: ٤/ ١٢)

٢۔ اس حدیث میں انصاری عورتوں کی فضیلت کا بیان ہے کہ وہ مسائل کی تحقیق میں دلچسپی لیتی تھیں اور شرعی مسائل جاننے کے بارے میں جھجک محسوس نہیں کرتی تھیں۔

١٩٣ ..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُوْلِ الْمَاءِ بِغَيْرِ مِئْزَرٍ لِلْغُسْلِ

تہبند کے بغیر غسل کے لیے (کھلے) پانی میں داخل ہونا منع ہے

٢٤٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبَّادٍ ، قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ ، نَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

(٢٤٨) صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب استحباب استعمال المغتسلة من الحيض فرصة من مسك...... رقم: ٣٣٢ـ سنن ابن ماجه: ٦٣٤ـ مسند احمد: ٢٣٩٩٠ـ وصحيح ابو داؤد: ٣٣١.

(٢٤٩) اسناده صحيح، سنن النسائى، كتاب الغسل والتيمم، باب الرخصة فى دخول الحمام: ٤٠١ـ اس میں لفظ "الماء" الحمام ہے، سنن الترمذى: ٢٩٦٥ـ مسند احمد: ١٤١٢٤ـ الحاكم: ١/ ١٦٢.

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى أَنْ يُدْخَلَ الْمَاءُ إِلَّا بِمِئْزَرٍ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تہبند کے بغیر پانی میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے۔''

۱۹۴ ..... بَابُ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ وَهُمَا جُنُبَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ

مرد عورت کا جنابت کی حالت میں ایک برتن سے غسل کرنے کا بیان

۲۵۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَ بُنْدَارٌ: ثَنَا ، وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ . وَقَالَ بُنْدَارٌ: مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن میں غسل جنابت کیا کرتے تھے۔ بندار کی روایت میں ہے: ((مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ)) ایک ہی برتن سے جنابت کی وجہ سے۔''

فوائد:......مکرر، ۲۳۶۔

۱۸۹ .....بَابُ إِفْرَاغِ الْمَرْأَةِ الْمَاءَ عَلٰى يَدِ زَوْجِهَا لِيَغْسِلَ يَدَيْهِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ إِذَا أَرَادَ الْاِغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ

عورت کا اپنے شوہر کے ہاتھ پر پانی ڈالنا تاکہ وہ غسل جنابت کرتے وقت اپنے ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے انہیں دھو لے

۲۵۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ۔ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ ۔ عَنْ يَزِيْدَ ۔ وَهُوَ رِشْكٌ۔.........

عَنْ مُعَاذَةَ ۔ وَهِيَ الْعَدَوِيَّةُ قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَتَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِيْعاً ؟ قَالَتْ: الْمَاءُ طُهُوْرٌ ، وَلَا يَجْنِبُ الْمَاءَ شَيْءٌ . لَقَدْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي

''حضرت معاذ عدوہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا عورت اپنے خاوند کے ساتھ ایک ہی برتن سے اکٹھے غسل جنابت کر سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: پانی پاک ہے اور پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ۔ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتے تھے۔ کہتی ہیں:

---

(۲۵۰) صحیح البخاری، کتاب الحیض، هل یدخل الجنب یده فی الاناء......: ۲۶۳۔ ۳۱۱۔ وصحیح مسلم، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء......: ۳۲۱۔ مسند احمد: ۳۵۳۵۵۔

(۲۵۱) صحیح البخاری: کتاب الغسل، باب غسل الرجل مع امراته: ۲۵۰۔ ومسلم: ۳۱۹۔ وابن حبان: ۱۲۵۹، ۱۲۶۱۔

الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ . قَالَتْ: أَبْدَأُهُ فَأُفْرِغُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَغْمِسَهُمَا فِي الْمَاءِ .

میں آپ کو شروع کراتی تو میں آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالتی، اس سے پہلے کہ آپ انہیں پانی میں داخل کرتے۔"

فوائد :......۱۔ زن وشو کا ایک برتن میں ایک ساتھ غسل جنابت کرنا جائز ومباح ہے، نیز غسل میں تقدیم وتاخیر یعنی مرد پہلے غسل کرلے اور عورت بعد میں اس سے پانی کی پاکی کی صلاحیت متاثر نہیں ہوئی۔

۲۔ غسل جنابت سے قبل عورت کا خاوند کے ہاتھوں پر پانی ڈالنا اور غسل میں معاونت کرنا جائز فعل ہے۔

۱۹۲ ..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ الْكَافِرُ

کافر جب مسلمان ہو تو اسے غسل کرنے کا حکم ہے

۲۵۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، نَا شُعَيْبٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ ۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ............

أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْلًا ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ ، فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيْثاً طَوِيْلًا . وَقَالَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ . فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ ، فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ .

"حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے ایک گھڑ سوار لشکر بھیجا تو قبیلہ بنو حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے جسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا، وہ اہل یمامہ کے سردار تھے۔ انہوں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے، پھر طویل حدیث بیان کی۔ اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ثمامہ کو کھول دو۔" وہ مسجد کے قریب کھجور کے باغ میں گئے، غسل کیا پھر مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو انہوں نے کہا: ((أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔"

۲۵۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَ

(۱۵۲) صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب الاغتسال اذا اسلم و ربط الاسير ايضا في المسجد: ۴۶۲، ۴۶۹۔ صحيح مسلم: ۱۷۶۴۔ سنن ابي داؤد: ۲۶۷۹۔ مسند احمد: ۹۴۵۷.

عُبَيْدُاللّٰهِ أَبْنَاءُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ ثُمَامَةَ الْحَنَفِيَّ أُسِرَ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْدُوْ إِلَيْهِ، فَيَقُوْلُ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ فَيَقُوْلُ: إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَإِنْ تَمُنَّ تَمُنَّ عَلٰى شَاكِرٍ، وَإِنْ تُرِدِ الْمَالَ نُعْطِكَ مِنْهُ مَا شِئْتَ. وَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يُحِبُّوْنَ الْفِدَاءَ، وَيَقُوْلُوْنَ مَا يَصْنَعُ بِقَتْلِ هٰذَا؟ فَمَنَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ يَوْماً فَأَسْلَمَ. فَحَلَّهُ وَبَعَثَ بِهِ إِلٰى حَائِطِ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ، فَاغْتَسَلَ. وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ حَسُنَ إِسْلَامُ أَخِيْكُمْ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ثمامہ حنفی قیدی بنا لیے گئے (اور مسجد نبوی میں ستون سے باندھ دیے گئے) تو نبی اکرم ﷺ ہر صبح اس کے پاس جاتے اور فرماتے: ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ تو وہ کہتا: اگر آپ (مجھے) قتل کریں گے تو خون والے کو قتل کریں گے (کہ جس کا بدلہ لیا جائے گا) اور اگر احسان کرو گے تو شکر گزار پر احسان کرو گے۔ اور اگر آپ مال و دولت چاہتے ہیں تو ہم آپ کو، جو آپ چاہیں گے دے دیں گے۔ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام فدیہ لینا پسند کرتے تھے۔ اور کہتے تھے اس کو قتل کر کے آپ کیا کریں گے (یعنی اس کا کچھ فائدہ نہیں ہوگا) چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن اس پر احسان کیا (اور اسے رہا کر دیا) تو وہ مسلمان ہو گیا۔ نبی ﷺ نے اسے کھول دیا اور اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے باغ میں بھیج دیا، آپ نے اسے غسل کرنے کا حکم دیا تو اس نے غسل کیا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے بھائی کا اسلام بہت خوب ہے۔''

١٩٧ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ غُسْلِ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

کافر جب مسلمان ہو تو اس کا پانی اور بیری سے غسل کرنا مستحب ہے

٢٥٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَغَرِّ بْنِ الصَّبَاحِ عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ الْحُصَيْنِ..........

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ: أَنَّهُ أَسْلَمَ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ.

''حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسلمان ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور بیری (کے پتوں)

(٢٥٣) صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب وفد بني حنيفة وحديث ثمامة بن اثال، رقم: ٤٣٧٢۔ صحيح مسلم: ١٧٦٤۔ سنن ابي داود: ٢٦٧٩۔ مسند احمد: ٩٤٥٧۔

(٢٥٤) (اسناده صحيح) سنن الترمذي، كتاب الجمعة، باب ما ذكر في الاغتسال عندما يسلم الرجل: ٦٠٥۔ سنن ابي داود: ٣٥٥۔ مسند احمد: ١٩٦٩٨۔ والنسائي: ١٨٨۔ وابن حبان: ٢٣١۔

سے غسل کرنے کا حکم دیا۔"

۲۵۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَغَرِّ عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ الْحُصَيْنِ.........

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ: أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَاسْتَخْلَاهُ ، فَأَسْلَمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ .

"حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے تنہائی میں ملاقات کی درخواست کی، (آپ نے ان سے تنہائی میں ملاقات کی) تو وہ مسلمان ہو گئے، آپ نے انہیں پانی اور بیری (کے پتوں) سے غسل کرنے کا حکم دیا۔"

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں دلیل ہے کہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی صورت میں نومسلم شخص کے لیے غسل مشروع ہے نیز بعض علماء اس غسل کے وجوب کے قائل ہیں اور اکثر علماء کے نزدیک یہ غسل مستحب ہے۔
(تحفة الاحوذی: ۳/ ۱۵۲)

۲۔ بظاہر احادیث الباب اس غسل کے وجوب کی متقاضی ہیں، کیونکہ بعض نومسلم صحابہ کو غسل کا حکم دینے سے تبلیغ کا مقصود ہو جاتا ہے اور یہ دعویٰ کہ نبی ﷺ نے خاص صحابہ کو غسل کا حکم دیا تھا، جبکہ اکثریت کو یہ حکم نہیں دیا گیا اس سے غسل کے استحباب کی دلیل لینا درست نہیں، کیونکہ دیگر صحابہ کو حکم نہ دینا نامعلوم ہے۔ (لہٰذا یہ استدلال مرجوح ہے۔)(نیل الاوطار: ۱/۲٤٣)

❀❀❀❀

(۲۵۵) اسنادہ صحیح، سنن الترمذی، کتاب الجمعة، باب ما ذکر الاغتسال عند ما یسلم الرجل: ٦٠٥، سنن ابی داود: ٣٥٥۔ مسند احمد: ١٩٦٩٨۔

جِمَاعُ أَبْوَابِ غُسْلِ التَّطْهِيرِ وَالْإِسْتِحْبَابِ مِنْ غَيْرِ فَرْضٍ وَلَا إِيْجَابٍ

غیر فرضی اور غیر واجبی، مستحب اور صفائی ستھرائی کے لیے غسل کے ابواب کا مجموعہ

۱۹۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْحَجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

سینگی لگوانے اور میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے

۲۵۶۔اَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مِصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يُغْتَسَلُ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنَ الْجَنَابَةِ ، وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ ، وَغُسْلِ الْمَيِّتِ ، وَالْحَجَامَةِ .

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بیان فرمایا: ''چار کاموں سے غسل کیا جائے گا: (۱) جنابت سے ، (۲) جمعہ کے دن، (۳) میت کو غسل دینے سے اور (۴) سینگی لگوانے سے۔''

۱۹۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ بَعْدَ الْإِفَاقَةِ مِنَ الْإِغْمَاءِ

بے ہوش شخص کا ہوش میں آنے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے

۲۵۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ ، نَا زَائِدَةُ ، نَا مُوْسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ.........

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ: أَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ

''حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی: کیا

---

(۲۵۶) اسنادہ ضعیف: سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب في الغسل يوم الجمعة: ۲۹۴۔ اس کی سند میں مصعب بن شیبہ ''لین الحدیث'' ہے جس کی وجہ سے سند ضعیف ہے۔

(۲۵۷) صحيح البخاری، کتاب الاذان، باب انما جعل الامام ليؤتم: ۶۸۷۔ صحيح مسلم: ۴۱۸۔ مسند احمد: ۴۸۹۴.

مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَتْ: بَلٰى . ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ ؟ فَقُلْنَا: لَا . هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ضَعُوْا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ . قَالَتْ: فَفَعَلْنَا ، فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ . ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْنَا: لَا . هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ: ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ . فَفَعَلْنَا . قَالَتْ ، فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ . ثُمَّ أَفَاقَ . فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْنَا: لَا . هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَتْ: وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ ، يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ . ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے متعلق بیان نہیں کریں گی ؟ انہوں نے فرمایا : کیوں نہیں، رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ نے پوچھا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں۔ اے اللہ کے رسول وہ آپ کے منتظر ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: میرے لیے ٹب میں پانی رکھو، وہ کہتی ہیں: تو ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ آپ نے غسل کیا، پھر آپ (جانے کے لیے) کھڑے ہونے لگے تو آپ پر بیہوشی طاری ہوگئی۔ پھر آپ کو افاقہ ہوا تو دریافت فرمایا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ میرے لیے ٹب میں پانی رکھو، تو ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل کی (اور پانی رکھ دیا)، فرماتی ہیں: تو آپ نے غسل کیا پھر کھڑے ہونے لگے تو آپ بے ہوش ہو گئے، پھر آپ کو ہوش آیا تو پوچھا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں، اے اللہ کے رسول! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ (حضرت عائشہ) کہتی ہیں: اور لوگ مسجد میں بیٹھے عشاء کی نماز کے لیے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔“

٢٠٠ ..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اِغْتِسَالَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْإِغْمَاءِ لَمْ يَكُنْ اغْتِسَالَ فَرْضٍ وَوُجُوْبٍ وَ إِنَّمَا اغْتَسَلَ اسْتِرَاحَةً مِنَ الْغَمِّ الَّذِيْ أَصَابَهُ فِي الْإِغْمَاءِ لِيُخَفِّفَ بَدَنَهُ وَيَسْتَرِيْحَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا بیہوشی کی وجہ سے غسل کرنا فرض اور وجوبی غسل نہیں تھا بلکہ آپ نے بے ہوشی کی حالت میں پہنچنے والے غم سے سکون حاصل کرنے کے لیے غسل کیا تھا تاکہ آپ کا جسم مبارک معتدل اور پرسکون ہو جائے

٢٥٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ۔ أَوْ عَمْرَةَ ۔..........

(٢٥٨) صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة: ١٩٨ ـ مسند احمد: ٢٤٠٢٤ ـ وابن حبان: ٦٥٦٢.

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ: صُبُّوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحَلَّلْ أَوْكِيَتُهُنَّ ، لَعَلِّي أَسْتَرِيْحُ فَأَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ . قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَجْلَسْنَاهُ فِيْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نُحَاسٍ وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْهُنَّ ، حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ إِلَيْنَا أَنَّ قَدْ فَعَلْتُنَّ ، ثُمَّ خَرَجَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَحْوَهُ ، وَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّزَّاقِ يَذْكُرُهُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: مِنْ نُحَاسٍ ، حِيْنَ جَعَلَ الْحَدِيْثَ عَنْ عُرْوَةَ بِلَا شَكٍّ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپ فوت ہو گئے تھے فرمایا: ''مجھ پر سات مشکیزوں سے پانی ڈالو جن کے سر بندھن کھولے نہ گئے ہوں۔ شاید کہ میں سکون پاؤں تو لوگوں کو وصیت کروں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تو ہم نے آپ کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے تانبے کے ٹب میں بٹھایا اور ان مشکیزوں میں سے پانی آپ پر ڈالا حتیٰ کہ آپ اشارہ کرنے لگے کہ تم نے تعمیلِ ارشاد کر دی ہے۔ (یعنی رک جاؤ) پھر آپ باہر تشریف لے گئے۔'' امام صاحب اپنے استاد محمد بن یحییٰ سے حضرت عائشہ ہی سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں مگر انہوں نے ''مِنْ نُحَاسٍ'' (پیتل کا ٹب) نہیں کہا، لیکن انہوں نے یہ روایت بلا شک حضرت عروہ ہی سے بیان کی ہے۔ (جبکہ پچھلی سند میں عروہ یا عمرہ سے بیان کیا تھا)۔''

فوائد:...... بے ہوش ہونے کے بعد ہوش آنے پر غسل کرنا مسنون و مستحب فعل ہے، نیز یہ غسل شرعی احکام سے کوئی تعلق نہیں رکھتا بلکہ یہ طبیعت کا بوجھ اتارنے، استراحت حاصل کرنا اور طبیعت کے ہلکے پن کے لیے ہے اور اس سے سستی و کاہلی کافی حد تک ختم ہو جاتی ہے اور طبیعت ہشاش بشاش ہو جاتی ہے۔

۲۰۱ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ لِلنَّوْمِ:
جنبی شخص کا سونے کے لیے غسل کرنا مستحب ہے

۲۵۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ نَوْمُ

''حضرت عبداللہ بن ابی قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جنابت کی

(۲۵۸) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب الغسل والوضوء فی المخضب والقدح والخشب والحجارة: ۱۹۸۔ مسند احمد: ۲۴۰۲۴۔ وابن حبان: ٦٥٦٢.

(۲۵۹) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له، رقم: ۳۰۷۔ سنن النسائی: ۲۲۲۔ صحیح أبی داؤد: ۲۲۲.

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ . رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ، وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا نَصْرُ بْنُ بَحْرِ الْخَوْلَانِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِیْ قَيْسٍ حَدَّثَهُ بِمِثْلِهِ . وَقَالَ: رُبَّمَا تَوَضَّأَ وَنَامَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ ، فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْأَمْرِ سَعَةً .

حالت میں کیسے سوتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ''آپ ہر طرح کر لیا کرتے تھے، بسا اوقات غسل کر کے سو جاتے اور بعض دفعہ وضو کر کے سو جاتے۔'' امام صاحب اپنے استاد نصر بن بحر خولانی سے حضرت عبد بن ابی قیس ہی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: بسا اوقات آپ وضو کرتے اور غسل کرنے سے پہلے سو جاتے۔ تو میں نے کہا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اس کام میں وسعت وسہولت رکھی ہے۔''

فوائد :......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ غسلِ جنابت جنابت کے بعد فی الفور واجب نہیں ہے۔ (بلکہ اس میں تاخیر جائز ہے) اور نماز کا وقت ہونے پر غسل جنابت فی الفور لازم ہے، اس بات پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔

(نووی: ۳/ ۲۱۸)

۲۔ جنابت کے بعد غسل کر کے سونا افضل عمل ہے اور اگر کوئی غسل میں سستی کرے تو باوضو ہو کر سونا مستحب ہے، سونے سے قبل ان دونوں چیزوں میں اختیار ہے البتہ سونے سے قبل (غسل و وضو) نہ کرنے والا شخص گناہ گار نہیں ہوگا۔

۲۰۲..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلِ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَدْ كَانَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوْءِ قَبْلَ نُزُوْلِ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ سورہ مائدہ کے نزول سے پہلے وضو کرنے کا حکم دیا کرتے تھے

۲۶۰۔ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ السُّلَمِیُّ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ الْكَتَّانِیُّ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِیُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، قَالَ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِیُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِیْ سَلَامٍ عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ أَوَّلِ مَا بُعِثَ وَهُوَ بِمَكَّةَ ، وَهُوَ حِيْنَئِذٍ مُسْتَخْفِی ، فَقُلْتُ: مَا أَنْتَ ؟

''حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ کی بعثت کے ابتدائی ایام میں حاضر ہوا جبکہ آپ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے۔ اور آپ خفیہ

(۲۶۰) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب اسلام عمرو بن عبسة: ۲۹۴۔ مسند احمد: ۱٦٤٠٥.

قَالَ: أَنَا نَبِيٌّ . قُلْتُ: وَمَا النَّبِيُّ ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ . قَالَ: آللّٰهُ أَرْسَلَكَ ؟ قَالَ: نَعَمْ . قُلْتُ: بِمَ أَرْسَلَكَ ؟ قَالَ: بِأَنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ وَنُكْسِرَ الْأَوْثَانَ ، وَدَارَ الْأَوْثَان ، وَنُوْصِلَ الْأَرْحَامَ . قُلْتُ: نِعْمَ مَا أَرْسَلَكَ بِهِ . قُلْتُ: فَمَنْ تَبِعَكَ عَلٰى هٰذَا ؟ قَالَ: عَبْدٌ وَحَرٌّ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَبِلَالَ . فَكَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ: رَأَيْتُنِيْ وَأَنَا رُبْعُ الْإِسْلَامِ - أَوْ رَابِعُ الْإِسْلَامِ - قَالَ فَأَسْلَمْتُ . قَالَ: أَتَبِعُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: لَا . وَلٰكِن الْحَقْ بِقَوْمِكَ ، فَإِذَا أُخْبِرْتَ إِنِّيْ قَدْ خَرَجْتُ فَاتَّبِعْنِيْ . قَالَ: فَلَحِقْتُ بِقَوْمِيْ ، وَجَعَلْتُ أَتَوَقَّعُ خَبَرَهُ وَخُرُوْجَهُ ، حَتّٰى أَقْبَلَتْ رُفْقَةٌ مِنْ يَثْرِبَ ، فَلَقِيْتُهُمْ فَسَأَلْتُهُمْ عَنِ الْخَبَرِ . فَقَالُوْا: قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِن مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ، فَقُلْتُ: وَقَدْ أَتَاهَا ؟ قَالُوْا: نَعَمْ . قَالَ: فَارْتَحَلْتُ حَتّٰى أَتَيْتُهُ . فَقُلْتُ: أَتَعْرِفُنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ . أَنْتَ الرَّجُلُ الَّذِيْ أَتَانِيْ بِمَكَّةَ . فَجَعَلْتُ أَتَّحِيْنُ خَلْوَتَهُ ، فَلَمَّا خَلَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : عَلِّمْنِي مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ وَأَجْهَلُ . قَالَ: سَلْ عَمَّا شِئْتَ . قُلْتُ: أَيُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَصَلِّ مَا شِئْتَ ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَكْتُوْبَةٌ ، حَتّٰى تُصَلِّي الصُّبْحَ ، ثُمَّ

دعوت دینے میں مصروف تھے۔ تو میں نے عرض کی: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں نبی ہوں۔ میں نے کہا: نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: (نبی) اللہ کا رسول ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ کو اللہ نے بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے پوچھا: (اللہ تعالیٰ نے) آپ کو کس چیز کے ساتھ بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: (مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دے کر بھیجا ہے کہ) ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، بتوں کو توڑ دیں اور بت خانے برباد کر دیں اور صلہ رحمی کریں۔'' میں نے کہا: (اللہ تعالیٰ نے) آپ کو شاندار دعوت دے کر بھیجا ہے۔ میں نے دریافت کیا: آپ کی اس دعوت کو کس نے قبول کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک آزاد مرد اور ایک غلام نے قبول کی ہے یعنی حضرت ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما نے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: میں اپنے آپ کو چوتھا مسلمان سمجھتا ہوں۔ کہتے ہیں: میں مسلمان ہو گیا۔ کہتے ہیں: اے اللہ کے رسول! میں (مکہ مکرمہ میں رہ کر) آپ کی پیروی کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، (ابھی) اپنی قوم میں چلے جاؤ، پھر جب تمہیں خبر ملے کہ میں (غالب آ گیا ہوں اور) منظر عام پر آ گیا ہوں تو میری پیروی کرنا۔ کہتے ہیں میں اپنی قوم میں چلا گیا، اور آپ کے غلبے اور منظر عام پر آنے کا انتظار کرنے لگا۔ حتیٰ کہ یثرب سے ایک قافلہ آیا تو میں انہیں ملا اور ان سے (نبی ﷺ کی) خبر کے متعلق پوچھا۔ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ چلے گئے ہیں۔ تو میں نے کہا: کیا آپ مدینہ منورہ پہنچ گئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ کہتے ہیں: میں (مدینہ منورہ کی طرف) روانہ ہوا حتیٰ کہ آپ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ!

اقْصِرْ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، فَتَرْتَفِعَ قَدْرَ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَتُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ . ثُمَّ صَلِّ مَا شِئْتَ ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَكْتُوْبَةٌ حَتّٰى يَعْدِلَ الرُّمْحُ ظِلَّهُ ، ثُمَّ اقْصِرْ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تَسْجُرُ وَتُفْتَحُ أَبْوَابُهَا ، فَإِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَكْتُوْبَةٌ ، حَتَّى تُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ اقْصِرْ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَتُصَلِّ لَهَا الْكُفَّارُ . وَإِذَا تَوَضَّأْتَ فَاغْسِلْ يَدَيْكَ ، فَإِنَّكَ إِذَا غَسَلْتَ يَدَيْكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ أَطْرَافِ أَنَامِلِكَ . ثُمَّ إِذَا غَسَلْتَ وَجْهَكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ وَجْهِكَ . ثُمَّ إِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْثَرْتَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ مَنَاخِرِكَ ، ثُمَّ إِذَا غَسَلْتَ يَدَيْكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ ذِرَاعَيْكَ ، ثُمَّ إِذَا مَسَحْتَ بِرَأْسِكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِكَ ، ثُمَّ إِذَا غَسَلْتَ رِجْلَيْكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ رِجْلَيْكَ ، فَإِنْ ثَبَتَ فِي مَجْلِسِكَ كَانَ ذٰلِكَ حَظُّكَ مِنْ وُضُوْءِكَ ، وَإِنْ قُمْتَ فَذَكَرْتَ رَبَّكَ ، وَحَمِدْتَ ، وَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِكَ ، كُنْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ . قَالَ قُلْتُ يَا عَمْرُو: اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ ، فَإِنَّكَ تَقُوْلُ

کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں تو وہی شخص ہے جو مکہ مکرمہ میں میرے پاس آیا تھا۔" تو میں آپ سے تنہائی میں ملنے کا موقع تلاش کرنے لگا، پھر جب آپ تنہا ہوئے تو میں نے عرض کی: اللہ کے رسول: مجھے وہ علم سکھا دیجیے جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے، اور میں تو جاہل شخص ہوں۔ آپ نے فرمایا: جو چاہو پوچھو۔ میں نے پوچھا: رات کا کونسا حصہ زیادہ قبولیت والا ہے؟ آپ نے فرمایا: رات کا آخری پہر (زیادہ قبولیت والا ہے) تم جتنی چاہو نماز پڑھو۔ کیونکہ (اس وقت) نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ لکھی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ تم صبح کی نماز ادا کرلو، پھر سورج طلوع ہونے تک رکے رہو، حتیٰ کہ وہ ایک یا دو نیزوں کے برابر بلند ہو جائے، کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور کافر اس کی پوجا کرتے ہیں۔ پھر جتنی چاہو نماز پڑھو کیونکہ (اس وقت) نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ لکھی جاتی ہے (یعنی اس کا ثواب نمازی کے لیے لکھا جاتا ہے) حتیٰ کہ نیزہ اپنے سائے کے برابر ہو جائے پھر (نماز پڑھنے سے) رک جاؤ کیونکہ (اس وقت) جہنم بھڑکائی جاتی ہے اور اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ پھر جب سورج ڈھل جائے تو جتنی چاہو نماز پڑھ لو کیونکہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ لکھی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ تم عصر کی نماز پڑھ لو۔ پھر سورج غروب ہونے لگے تو (نماز پڑھنا) چھوڑ دو کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور (اس وقت) کافر اس کی پوجا کرتے ہیں۔ اور جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں کو دھو لو کیونکہ جب تم اپنے ہاتھ دھوؤ گے تو تمہارے گناہ انگلیوں کے کناروں سے نکل جائیں گے۔ پھر

أَمْـراً عَظِيْمًا . قَالَ: وَاللهِ لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّيْ ، وَدَنَى أَجَلِيْ ، وَإِنِّيْ لَغَنِيٌّ عَنِ الْكِذْبِ ، وَلَـوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَـرَّتَيْـنِ مَـا حَدَّثْتُهُ ، وَلٰكِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُهُ أَكْثَـرَ مِـنْ ذٰلِكَ . هٰـكَذَا حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَامٍ عَـنْ أَبِـيْ أُمَامَةَ إِلَّا أَنْ أُخْطِئَ شَيْئاً لَا أُرِيْدُهُ ، فَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ .

جب تم اپنا چہرہ دھوؤ گے تو تمہارے گناہ تمہارے چہرے سے نکل جائیں گے۔ پھر جب تم کلی کرو گے اور ناک جھاڑو گے تو تمہارے گناہ تمہارے نتھنوں سے نکل جائیں گے۔ پھر جب تم اپنی کہنیاں دھوؤ گے تو تمہارے گناہ تمہاری کلائیوں سے نکل جائیں گے۔ پھر جب تم اپنے سر کا مسح کرو گے تو تمہارے گناہ تمہارے بالوں کے کناروں سے نکل جائیں گے۔ پھر جب تم اپنے پاؤں دھوؤ گے تو تمہارے گناہ تمہارے قدموں سے نکل جائیں گے۔ پھر اگر تم اپنی مجلس میں بیٹھے رہے تو یہ تمہارا وضو سے نصیب ہے (یعنی وضو کا ثواب ملے گا) اور اگر تم نے کھڑے ہو کر اپنے رب کو یاد کیا اور اس کی حمد و ثنا بیان کی، اور دو رکعت نماز اپنے دل کی توجہ سے ادا کی تو تم اپنی خطاؤں سے اسی طرح (پاک صاف) ہو جاؤ گے جس طرح تم اپنی پیدائش کے دن (گناہوں سے پاک صاف) تھے۔ '' کہتے ہیں: میں نے کہا اے عمرو! خوب سوچ سمجھ کر بات کرو کیونکہ تم بہت بڑی بات بیان کر رہے ہو۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں عمر رسیدہ ہو چکا ہوں، میری موت کا وقت قریب ہے اور بے شک میں جھوٹ بولنے سے بے پروا ہوں (یعنی مجھے اس کی ضرورت نہیں) اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرمان ایک دو بار سنا ہوتا تو میں اسے بیان نہ کرتا لیکن میں نے اسے کئی بار سنا ہے۔'' مجھے ابو سلام نے اسی طرح ابو امامہ سے بیان کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ میں کسی چیز میں بلا ارادہ غلطی کر جاؤں تو میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس سے توبہ کرتا ہوں۔''

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ سورۂ مائدہ کے نزول سے قبل بھی نماز کے لیے وضو کی فرضیت ثابت تھی اور نبی ﷺ صحابہ کرام کو وضو کی تعلیم اور حکم دیتے تھے۔

۲۔ یہ حقیقت ہے کہ نماز پنجگانہ کی فرضیت شب معراج کو ہوئی تھی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ نبی ﷺ نے کوئی نماز بلا وضو ادا نہیں کی، لہٰذا راجح موقف یہ ہے کہ نماز کی فرضیت کے ساتھ وضو کی فرضیت ثابت تھی۔

۳۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث نبوی بیان کرتے وقت انتہائی احتیاط برتتے اور نبی ﷺ کی طرف جھوٹ منسوب کرنے سے ڈرتے تھے۔ سو حدیث نبوی بیان کرتے وقت ان چیزوں کا ملحوظ رکھنا از بس ضروری ہے۔

❁❁❁❁

جَمَاعُ أَبْوَابِ التَّيَمُّمِ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ فِي السَّفَرِ

سفر میں پانی کی عدم موجودگی اور اس بیماری کی وجہ سے تیمّم کرنے کے ابواب کا مجموعہ

وَعِنْدَ الْمَرَضِ الَّذِي يَخَافُ فِي إِمْسَاسِ الْمَاءِ مَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ وَالْبَدَنِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ لِلْمَرِيْضِ الْمُخَوِّفِ أَوِ الْأَلَمِ الْمُوَجِّعِ أَوِ التَّلَفِ

جس میں مریض اعضائے وضو پر پانی لگانے اور غسل جنابت میں جسم دھونے سے ہلاک ہونے یا شدید درد میں مبتلا ہونے سے ڈرتا ہے۔

٢٠٣ .....بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ بِلَا تَيَمُّمٍ عِنْدَ عَدَمِ الْمَاءِ قَبْلَ نُزُوْلِ آيَةِ التَّيَمُّمِ

اس بات کا بیان کہ آیت تیمّم کے نزول سے پہلے پانی کی عدم موجودگی میں بغیر تیمّم کیے نماز پڑھنا جائز تھا۔

٢٦١ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ - يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ - عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ قِلَادَةً مِنْ أَسْمَاءَ، فَهَلَكَتْ، فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاساً مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا ، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلُّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ ، فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ شَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ ؛ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ . قَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا، فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک ہار ادھار لیا (ایک جگہ پڑاؤ کے دوران) وہ گم ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے کچھ صحابہ کرام کو اسے تلاش کرنے کے لیے بھیجا۔ تو نماز کا وقت ہوگیا تو انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھی تو جب وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس کا شکوہ کیا۔ اس پر آیت تیمّم نازل ہوئی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا: (اے ام المومنین

(٢٦١) صحيح البخاری، کتاب المناقب، باب فضل عائشة، رقم: ٣٧٧٣ـ صحيح مسلم: ٣٦٧ـ سنن ابن ماجه: ٥٦٧ـ مسند احمد: ٢٣١٦٤ـ سنن الدارمی: ٧٣٩ـ صحيح أبی داؤد: ٣٣٤.

اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجاً ، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً .

عائشہ) اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، اللہ کی قسم! جب بھی آپ کسی مشکل میں گرفتار ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی نجات کی راہ بنا دی اور مسلمانوں کے لیے اس میں خیر و برکت عطا کر دی۔"

فوائد:......ا۔کسی سے کوئی چیز اُدھار لینا جائز و مباح عمل ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص کسی بھی طرح سے آپ کے لیے کسی پریشانی سے نجات دہندہ بن جائے تو اس کے لیے خیر و برکت کی دُعا کرنی چاہیے۔

۳۔ اس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عظمت بھی بیان کی گئی ہے۔

۴۔ پانی کی عدم موجودگی میں تیمّم کرنا جائز ہے، لیکن جب پانی مل جائے تو تیمم نہیں کیا جائے گا بلکہ پانی کا استعمال کیا جائے گا۔

نوٹ: ......تیمّم سے نماز پڑھ لینے کے بعد پانی دستیاب ہو جائے تو نماز کا دہرانا واجب نہیں ہے۔ اگر کوئی دہرا لے تو حرج نہیں۔

۲۰۴......بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النُّزُوْلِ فِي السَّفَرِ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ مِنْ مَنَافِعِ الدُّنْيَا

سفر میں دنیوی منفعت کے لیے کسی ایسی جگہ پڑاؤ ڈالنے کی رخصت ہے جہاں ضرورت کے لیے پانی نہ ہو

٢٦٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ ـ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ ـ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي ، فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ . وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ . فَأَتَى النَّاسُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے کسی سفر میں آپ کے ساتھ گئے حتیٰ کہ جب ہم مقام بیداء یا ذات جیش پر تھے تو میرا ہار ٹوٹ گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش میں رک گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ رک گئے۔ جبکہ وہ پانی کے مقام پر نہیں تھے۔ تو لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: آپ جانتے نہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے رسول اللہ ﷺ

(٢٦٢) صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب قول الله تعالى ﴿فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيدا طيبا﴾ : ٣٣٤۔ صحيح مسلم: ٣٦٧۔ سنن النسائي: ٣١٠۔ مسند احمد: ٢٤٢٨٣۔ موطا مالك: ١١٠۔ صحيح أبي داؤد: ٣٣٤.

اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا: أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِالنَّاسِ ، وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ . فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

اور لوگوں کو ٹھہرا دیا ہے جبکہ وہ پانی کے مقام پر نہیں ہیں اور نہ ان کے پاس پانی ہے۔ چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے جبکہ رسول اللہ ﷺ میری ران پر سر رکھ کر سو چکے تھے۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد:......۱۔ تیمم کتاب وسنت اور اجماع کی رو سے ثابت ہے اور یہ اس امت کا خاصہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اسے نوازا اور اس کے شرف میں اضافہ کیا ہے اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ تیمم فقط چہرے اور ہاتھوں کا ہے خواہ حدث اصغر ہو یا حدث اکبر اور خواہ تمام اعضاء یا بعض اعضاء کا تیمم کیا جائے، تیمم میں چہرہ اور دونوں ہاتھ ہی معتبر ہیں۔ (نووی: ٤/ ٥٥)

۲۔ پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں تیمم مشروع ہے اور اس کی کوئی حد معین نہیں بلکہ تیمم وضو کے قائمقام ہے اور اس پر وضو کے احکام کا اطلاق ہوتا ہے۔ البتہ پانی کی فراہمی کی صورت میں تیمم ختم ہو جاتا ہے اور اس صورت میں حدث اکبر میں مبتلا شخص کا غسل کرنا لازم ہے اور باقی آدمی آئندہ نماز کے لیے وضو کریں گے۔

۳۔ اگر پانی دستیاب نہ ہو اور تیمم میں بھی دشواری ہو تو اس صورت میں انسان کا وضو اور تیمم کے بغیر نماز پڑھنا جائز ہے۔

۴۔ اس حدیث میں خانوادہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان ہے کہ یہ خاندان مسلمانوں کے لیے رحمت اور برکت کا باعث تھا اور اس خاندان کی وجہ سے کئی مسائل میں تخفیف ہوتی تھی۔

۵۔ کسی دنیاوی منفعت کے لیے سفر میں ایسی جگہ اترنا جائز ہے جہاں پانی نہ ہو۔ البتہ جہاں پانی میسر ہو وہاں پڑاؤ ڈالنا بہتر ہے۔ کیونکہ پانی کی صورت میں وضو و غسل کی ادائیگی میں آسانی رہتی ہے اور طہارت کی پریشانیوں سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

٢٠٥ .....بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَضَّلَ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَهُ، وَفَضَّلَ أُمَّتَهُ عَلَى الْأُمَمِ السَّالِفَةِ قَبْلَهُمْ بِإِبَاحَتِهِ لَهُمُ التَّيَمُّمَ بِالتُّرَابِ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو سابقہ انبیائے کرام پر اور آپ کی امت کو سابقہ امتوں پر، پانی کی عدم موجودگی میں مٹی سے تیمم کرنے کی اجازت دے کر جو فضیلت عطا کی ہے، اس کا بیان

٢٦٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ ۔وَهُوَ سَعِيْدُ بْنُ طَارِقِ الْأَشْجَعِيُّ۔ عَنْ رُبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ.........

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فُضِّلَتْ هٰذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ مَسْجِداً وَطَهُوْراً، وَجُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ، وَأُعْطِيْتُ هٰذِهِ الْآيَاتِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، مِنْ بَيْتِ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِيْ وَلَا أَحَدٌ بَعْدِيْ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت (امت محمدیہ) کو لوگوں پر تین چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے۔ ہمارے لیے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے۔ ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح بنا دی گئی ہیں۔ اور مجھے سورہ بقرہ کی یہ آخری آیات عرش کے نیچے خزانے کے گھر سے عطا کی گئی ہیں۔ اس سے مجھ سے پہلے کسی کو کچھ دیا گیا ہے نہ میرے بعد کسی کو دیا جائے گا۔''

۲۰۶.....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ التُّرَابِ فَالتَّيَمُّمُ بِهِ جَائِزٌ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس چیز پر مٹی کا اطلاق ہوتا ہے، پانی کی عدم دستیابی کے وقت اس سے تیمم کرنا جائز ہے

وَإِنْ كَانَ التُّرَابُ عَلَى بِسَاطٍ أَوْ ثَوْبٍ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْأَرْضِ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ خَبَرَ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مُخْتَصَرًا أَرَادَ. جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ طَهُوْرًا أَيْ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ، إِذَا كَانَ الْمُحْدَثُ غَيْرَ مَرِيْضٍ مَرَضاً يَخَافُ إِنَّ مَاسَّ الْمَاءِ التَّلَفَ أَوِ الْمَرَضَ الْمُخَوِّفَ أَوِ الْأَلَمَ الشَّدِيْدِ. لَا أَنَّهُ جُعِلَ الْأَرْضُ طَهُوْراً وَإِنْ كَانَ الْمُحْدَثُ صَحِيْحًا وَاجِدًا لِلْمَاءِ أَوْ مَرِيْضاً لَا يَضُرُّ إِمْسَاسُ الْبَدَنِ الْمَاءَ.

اگر چہ مٹی کسی چٹائی یا کپڑے پر ہو، اور اگر چہ زمین پر نہ ہو اس دلیل کے ساتھ کہ حضرت ابو معاویہ کی جو حدیث ہم نے بیان کی ہے وہ مختصر ہے۔ "جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ طَهُوْرًا" ہمارے لیے زمین کو پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے" یعنی پانی کی قلت نایابی کی صورت میں جبکہ محدث ایسا مریض بھی نہ ہو جو پانی کے استعمال کی صورت میں ہلاک ہونے، مرض بڑھنے یا شدید درد میں مبتلا ہونے سے ڈرتا ہے (یعنی تندرست آدمی پانی کی عدم موجودگی میں تیمم کر سکتا ہے) اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہمارے لیے زمین کو پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے اگر چہ محدث تندرست ہو، پانی اس کے پاس موجود ہو یا وہ ایسا مریض بھی نہ ہو جسے جسم پر پانی لگانے سے کوئی خدشہ ہو (تو وہ بھی تیمم کر سکتا ہے۔)

۲٦٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ.........

(۲٦۳) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ: ۵۲۲۔ مسند احمد: ۲۲۱٦۷۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ . جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِداً، وَجُعِلَ تُرَابُهَا لَنَا طَهُوْراً إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ، وَجُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ ، وَأُوْتِيْتُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ بَيْتِ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ أَحَدٌ قَبْلِي وَلَا أَحَدٌ بَعْدِي .

''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمیں لوگوں پر تین چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے: ہمارے لیے پوری زمین مسجد بنائی گئی ہے، جب ہمیں پانی نہ ملے تو اس کی مٹی ہمارے لیے پاک کرنے والی بنائی گئی ہے اور ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی مانند بنائی گئی ہیں اور سورہ بقرہ کے آخر سے یہ آیات مجھے عرش تلے کے خزانے کے گھر سے عطا کی گئی ہیں۔ اس میں سے مجھ سے پہلے کوئی (نبی) دیا گیا ہے نہ میرے بعد کسی کو دیا جائے گا۔

۲۰۷..... بَابُ إِبَاحَةِ التَّيَمُّمِ بِتُرَابِ السَّبَاخِ

شورزدہ کھاری زمین کی مٹی سے تیمّم کرنا جائز ہے

ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا أَنَّ التَّيَمُّمَ بِالسَّبْخَةِ غَيْرُ جَائِزٍ ، وَقَوْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ يَقُوْدُ إِلَى أَنَّ التَّيَمُّمَ بِالْمَدِيْنَةِ غَيْرُ جَائِزٍ ، إِذْ أَرْضُهَا سَبْخَةٌ . وَقَدْ خَبَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهَا طَيْبَةٌ أَوْ طَابَةٌ

ہمارے اس ہم عصر کے دعویٰ کے برعکس جو کہتا ہے کہ کھاری زمین کی مٹی سے تیمّم کرنا جائز نہیں ہے۔ اس دعوے کا مطلب یہ ہوا کہ مدینہ منورہ میں تیمّم کرنا جائز نہیں کیونکہ مدینہ منورہ کی زمین شورزدہ ہے۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ نے خبر دی ہے کہ وہ طیبہ اور طابہ (پاکیزہ اور عمدہ) ہے۔ (یعنی بوقت ضرورت اس سے تیمم کیا جا سکتا ہے۔)

٢٦٥ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ.........

عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمْ يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . وَقَالَ فِي الْخَبَرِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ .

''نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب مجھے میرے والدین کی شناخت ہوئی (یعنی جب میں نے ہوش سنبھالا) تو وہ دونوں دین دار تھے۔ اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرتا مگر اس میں صبح و شام رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لاتے تھے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور اس روایت میں ہے: تو رسول اللہ ﷺ نے

(٢٦٤) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة: ٥٢٢۔ مسند احمد: ٢٢١٦٧۔

(٢٦٥) صحيح البخاري، كتاب الكفاره، باب جوار ابى بكر فى عهد النبى ﷺ وعقده: ٢٢٩٧.

أُرِيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ . وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِي هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أُرِيْتُ سُبْخَةَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ ، وَإِعْلَامُهُ إِيَّاهُمْ أَنَّهَا دَارُ هِجْرَتِهِمْ - وَجَمِيْعُ الْمَدِيْنَةِ ، كَانَتْ هِجْرَتُهُمْ - دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ جَمِيْعَ الْمَدِيْنَةِ سَبْخَةٌ وَلَوْ كَانَ التَّيَمُّمُ غَيْرَ جَائِزٍ بِالسَّبْخَةِ وَكَانَتِ السَّبْخَةُ عَلَى مَا تَوَهَّمَ بَعْضُ أَهْلِ عَصْرِنَا ، أَنَّهُ مِنَ الْبَلَدِ الْخَبِيْثِ بِقَوْلِهِ: ﴿وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا﴾ . لَكَانَ قَوْدُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّ أَرْضَ الْمَدِيْنَةِ خَبِيْثَةٌ لَا طَيِّبَةٌ . وَهٰذَا قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْعِنَادِ ، لِمَا ذَمَّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ، فَقَالَ: إِنَّهَا خَبِيْثَةٌ فَاعْلَمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَّاهَا طَيِّبَةَ - أَوْ طَابَةَ - فَالْأَرْضُ السَّبْخَةُ هِيَ طَيِّبَةٌ ، عَلَى مَا خَبَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ الْمَدِيْنَةَ طَيِّبَةٌ . وَإِذَا كَانَتْ طَيِّبَةٌ وَهِيَ سَبْخَةٌ فَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِالتَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ الطَّيِّبِ فِي نَصِّ كِتَابِهِ . وَالنَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الْمَدِيْنَةَ طَيِّبَةٌ - أَوْ طَابَةٌ - مَعَ إِعْلَامِهِ إِيَّاهُمْ أَنَّهَا سَبْخَةٌ . وَفِي هٰذَا مَا بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ التَّيَمُّمَ بِالسَّبَاخِ جَائِزٌ .

فرمایا: ”مجھے تمہارا ہجرت کا گھر دکھا دیا گیا ہے۔ مجھے دو سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیان کھجوروں والی شورزدہ زمین دکھائی گئی ہے۔“ لابتین سے مراد مدینہ منورہ کے دو حرے ہیں یعنی سیاہ پتھریلی زمین والے حصے“ پھر نبی اکرم ﷺ کی مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے متعلق طویل حدیث بیان کی۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ”مجھے دو سیاہ پتھریلی زمینوں کے درمیان کھجوروں والی شورزدہ زمین دکھائی گئی ہے اور آپ کا انہیں بتانا کہ وہ ان کی ہجرت کی جگہ ہے“ اور پورا مدینہ منورہ ان کی ہجرت گاہ تھا، میں یہ دلیل ہے کہ پورا مدینہ شورزدہ ہے۔ اور اگر شورزدہ زمین سے تیمم کرنا ناجائز نہ ہوتا اور شورزدہ زمین ناپاک وخبیث چیز ہوتی جیسا کہ ہمارے بعض ہم عصروں کا خیال ہے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے دلیل لیتے ہوئے: ﴿وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا﴾ ”اور جو خراب (زمین) ہے اس کی پیداوار بہت کم نکلتی ہے۔“ (الاعراف: ۵۸) تو ان کے اس دعوے کا مطلب یہ ہوتا کہ مدینہ منورہ خبیث و ناپاک ہے طیبہ (پاکیزہ اور عمدہ) نہیں ہے۔ یہ بعض اہل عناد کا قول ہے جو انہوں نے مدینہ منورہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ وہ خبیث زمین ہے، خوب جان لو! نبی اکرم ﷺ نے اسے طیبہ یا طابہ قرار دیا ہے۔ لہٰذا شوریدہ زمین ہی پاکیزہ ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے خبر دی ہے کہ مدینہ منورہ طیبہ ہے۔ اور جب مدینہ طیبہ (پاکیزہ) ہے حالانکہ وہ کھاری زمین ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں پاک مٹی سے تیمم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے بتایا ہے کہ مدینہ منورہ طیبہ (پاک) اور طابہ (عمدہ زمین) ہے اور انہیں یہ بھی بتایا ہے کہ وہ کھاری اور شور والی زمین ہے۔ تو

اس سے واضح ہو گیا اور ثابت ہو گیا کہ شور والی زمین سے تیمم کرنا جائز ہے۔

فوائد:......ا۔ ان احادیث میں اس امت کے دیگر خصائص کے ساتھ اس خاصہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے تمام زمین کو مسجد قرار دیا ہے اور تمام روئے زمین کو اس امت کی پاکی کا باعث بنایا ہے۔ چنانچہ پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں وجہ الارض زمین کے ظاہر حصے سے تیمم کر کے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے۔

۲۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں یہاں مٹی طہور ہے۔ سے مراد مطہر (یعنی پاک کرنے والی) ہے کیونکہ اگر طہور کا معنی طاہر لیا جائے تو اس امت کی خاصیت ثابت نہیں ہوتی (کیونکہ زمین تمام امم کے لیے پاک تھی، لیکن پاک کرنے والی نہیں تھی۔)

پھر ان احادیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ تیمم پانی کی طرح حدث دور کر دیتا ہے کیونکہ پاکی کے وصف میں یہ دونوں مشترک ہیں، نیز ان روایات سے یہ بھی استدلال کیا گیا ہے کہ زمین کے تمام اجزاء سے تیمم کرنا جائز ہے۔

(فتح الباری: ۱/ ۵۶۷)

۳۔ کیا صرف مٹی سے تیمم جائز ہے یا زمین کے تمام اجزاء مٹی، پتھر اور زمین کے دیگر اجزاء سے تیمم جائز ہے، اس بارے علماء کا اختلاف ہے لیکن راجح قول کے مطابق زمین کے تمام اجزاء سے تیمم کرنا جائز ہے۔ کیونکہ قرآن حکیم میں پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں صعیداً طیباً پاک صعید سے تیمم کرنے کا حکم ہے اور صعید کی تعیین ہی اہل لغت کے اقوال پیش خدمت ہیں، جس سے صعید کا اطلاق وجہ الارض، زمین کے ظاہر حصے (مٹی، پتھر، چونا، غرض جو بھی چیز زمین کا ظاہر حصہ ہے) پر ہوتا ہے۔

(۱)......قاموس میں ہے کہ صعید کا معنی مٹی یا وجہ الارض (زمین کا ظاہر حصہ) ہے۔

(۲)......مصباح میں ہے کہ صعید سے مقصود وجہ الارض ہے خواہ وہ مٹی ہو یا زمین کا کوئی اور جز۔ زجاج کہتے ہیں اس مفہوم میں اہل لغت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

(۳)......ازہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے فرمان "صَعِيدًا طَيِّبًا" میں صعید سے مراد مٹی ہے اور ثعالبی کی کتاب فقہ اللغۃ میں صعید کا معنی زمین کے ظاہر حصہ کی مٹی درج ہے۔

۴۔ مصباح میں ہے کہ کلام عرب میں لفظ صعید کا اطلاق کئی معنوں پر ہوتا ہے (۱) زمین کے ظاہر حصہ کی مٹی (۲) وجہ الارض (زمین کا ظاہر حصہ) اور (۳) راستے پر ہوتا ہے۔ نیز مالک، ابوحنیفہ، عطاء، اوزاعی اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مذہب ہے کہ زمین اور زمین کے ظاہر اجزاء سے تیمم کرنا جائز ہے۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۲۸۱) یہی موقف راجح ہے۔

۲۰۸.....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ التَّيَمُّمَ ضَرْبَةٌ وَاحِدَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لَا ضَرْبَتَانِ ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ مَسْحَ الذِّرَاعَيْنِ فِي التَّيَمُّمِ غَيْرُ وَاجِبٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ چہرے اور ہاتھوں کے لیے تیمّم میں ایک ہی ضرب (ایک دفعہ ہاتھ زمین پر مارنا) ہے۔ دو بار نہیں۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ تیمّم میں ذراعین (کہنیوں تک بازو) کا مسح کرنا واجب نہیں ہے

۲۶۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي التَّيَمُّمِ: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ .

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تیمّم کے متعلق فرمایا: چہرے اور دونوں ہاتھوں کے لیے ایک ہی ضرب ہے۔''

۲۶۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فِي التَّيَمُّمِ قَالَ: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ .

''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے تیمّم کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: چہرے اور ہاتھوں کے لیے ایک ہی ضرب (ایک بار ہاتھ مٹی پر مارنا ہے۔

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ چہرے اور ہاتھوں کے تیمّم کے لیے ایک مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا مشروع ہے، عطاء، مکحول، اوزاعی، احمد بن حنبل، اسحاق، صادق رحمہم اللہ اور امامیہ کا یہی مذہب ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں بیان کرتے ہیں کہ ابن منذر رحمہ اللہ نے جمہور علماء سے یہی قول نقل کیا ہے اور اسی قول کو ترجیح دی ہے، نیز عام محدثین بھی اسی موقف کے قائل ہیں۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۲۸۳)

۲۔ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: صحیحین میں مذکور حدیث عمار سے تیمّم کے لیے ایک ضرب پر اکتفا کرنا صحیح اور راجح ہے حتیٰ کہ اس مقدار سے زیادہ کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہو جائے۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۲۷۴)

تیمّم کے لیے ایک سے زیادہ ضرب کے بارے میں جتنی روایات بھی ہیں وہ ضعیف ہیں اور کلام سے خالی نہیں ہیں۔

۳۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: تیمّم کی مذکورہ صفت (چہرے اور ہاتھوں کا تیمّم) واجب ہے اور اس پر اضافہ اگر حکماً

---

(۲۶۶) اسناده صحیح) سنن الترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی التیمم: ۱۴۴۔ سنن ابی داود: ۳۲۷.

(۲۶۷) اسناده صحیح) سنن الترمذی، کتاب الطهارة، باب ماجاء فی التیمم: ۱۴۴۔ سنن ابی داود: ۳۲۷.

ثابت ہو جائے تو مذکورہ طریقہ منسوخ متصور ہوگا اور حکماً اضافی صورت قابل عمل ہوگی۔ لیکن آپ کا فعل حدیث میں بھی مذکورہ طریقہ کی تائید کرتا ہے سو تیمم کا اکمل طریقہ حدیث میں مذکور طریقہ ہی ہے اور حدیث الدلیل راجح بھی یہی طریقہ ہے۔ (فتح الباری: ١/ ٥٧٥)

٢٠٩ ..... بَابُ النَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ ضَرْبِهِمَا عَلَى التُّرَابِ لِلتَّيَمُّمِ

تیمم کے لیے دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مارنے کے بعد ان میں پھونک مارنے کا بیان

٢٦٨۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ بْنِ......... عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَجُلًا أَتٰـى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ؟ فَقَالَ عُمَرُ: لَا تُصَلِّ. فَقَالَ عَمَّارٌ: أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ. فَلَمَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ، وَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا: میں جنبی ہو گیا ہوں اور مجھے پانی نہیں ملا (تو میں کیا کروں؟) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز نہ پڑھو۔ (بلکہ پانی ملنے تک انتظار کرو) تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ کو یاد نہیں جب میں اور آپ ایک سریہ میں تھے تو ہم جنبی ہو گئے تھے اور ہمیں پانی نہیں ملا تھا۔ تو آپ نے نماز نہیں پڑھی تھی جبکہ میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی تھی۔ پھر جب ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو میں نے یہ واقعہ آپ کو بیان کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا تھا: تمہیں صرف اتنا ہی کافی تھا۔ اور نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا پھر اس میں پھونک ماری اور اس کے ساتھ اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا۔''

فوائد:......١۔ یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ چہرے اور ہاتھوں کا تیمم مشروع ہے اور اس سے اضافہ ثابت نہیں۔

٢۔ تیمم کے لیے زمین پر ہاتھ مارنے کے بعد ہاتھوں میں پھونکنا مشروع و مسنون ہے تاکہ ہاتھوں پر لگی کسی سخت چیز سے چہرہ زخمی نہ ہو یا ہاتھوں پر لگی گرد سے چہرہ گرد آلود نہ ہو جائے۔

(٢٦٨) صحیح البخاری، کتاب التیمم، باب التیمم هل ینفخ فیهما: ٣٣٨، ٣٤٧۔ صحیح مسلم: ٣٦٨۔ سنن النسائی: ٣١٢۔ ابو داؤد: ٣٢٢۔ وابن حبان: ١٣٠٣۔

۲۱۰ ..... بَابُ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنَ التُّرَابِ بَعْدَ ضَرْبِهِمَا عَلَى الْأَرْضِ قَبْلَ النَّفْخِ فِيهِمَا ، وَقَبْلَ مَسْحِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ لِلتَّيَمُّمِ

تیمّم کے لیے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارنے کے بعد، ان میں پھونک مارنے سے پہلے اور چہرے اور ہاتھوں کے مسح سے پہلے، دونوں ہاتھوں سے مٹی جھاڑنے کا بیان

۲۶۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، نَا أَبُوْ يَحْيٰى -يَعْنِي التَّيْمِيَّ- عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ.......... عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عُمَرَ ، فَقَالَ: إِنَّا نَجْنُبُ وَلَيْسَ مَعَنَا ، مَاءٌ فَذَكَرَ قِصَّتَهُ مَعَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ . وَقَالَ ، وَقَالَ - يَعْنِي عَمَّاراً - فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ أَنْ تَقُوْلَ بِيَدَيْكَ: هٰكَذَا وَهٰكَذَا ، وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى التُّرَابِ ، ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا ، وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَدْخَلَ شُعْبَةُ بَيْنَ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَبَيْنَ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي هٰذَا الْخَبَرِ ذَرًّا ، رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى ، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِي خَبَرِ الثَّوْرِيِّ وَ شُعْبَةَ نَفْضُ الْيَدَيْنِ مِنَ التُّرَابِ .

''حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے کہا: ہم جنبی ہو جاتے ہیں اور ہمارے پاس پانی نہیں ہے (تو نماز کیسے ادا کریں)۔ پھر انہوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ان کا واقعہ بیان کیا۔ کہتے ہیں: اور حضرت عمار نے فرمایا: تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ کو یہ واقعہ بتایا۔ آپ نے فرمایا: تیرے لیے یہی کافی تھا کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں سے ایسے ایسے کرتا۔'' آپ نے اپنے دونوں ہاتھ مٹی پر مارے، پھر انہیں جھاڑا پھر ان میں پھونک ماری اور ان سے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کیا۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں امام شعبہ نے سلمہ بن کھیل اور سعید بن عبدالرحمٰن کے درمیان ذر (راوی) کو داخل کر دیا ہے۔ اس حدیث کا امام ثوری نے سلمہ سے اور انہوں نے ابو مالک اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے اور انہوں نے عبدالرحمان بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ مگر امام ثوری اور شعبہ کی روایت میں ''ہاتھوں سے مٹی جھاڑنے'' کا ذکر نہیں ہے۔

۲۷۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَاالْأَعْمَشُ......

(۲۶۹) صحيح البخاری، كتاب التيمم، باب التيمم هل ينفخ فيهما: ۳۴۷،۳۳۸۔ سنن ابی داود: كتاب الطهارة، باب التيمم: ۳۲۲۔ اس کی اصل صحیح البخاری كتاب التيمم: ۳۳۸۔ میں ہے۔ اور صحيح مسلم: ۳۶۸۔ میں بھی ہے۔

عَنْ شَقِيْقٍ ، قَالَ: كُنْتُ جَالِساً مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَ أَبِي مُوْسٰى . فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا ، يَتَيَمَّمُ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا يَتَيَمَّمُ . فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ ، فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيْدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ . فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ عَلَى أَنْ تَضْرِبَ بِكَفَّيْكَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ تَمْسَحَهُمَا ، ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، فَقَوْلُهُ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: ثُمَّ تَمْسَحَهُمَا هُوَ النَّفْضُ بِعَيْنِهِ ، وَهُوَ مَسْحُ إِحْدَى الرَّاحَتَيْنِ بِالْأُخْرٰى لِيَنْفُضَ مَا عَلَيْهِمَا مِنَ التُّرَابِ .

''حضرت شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبدالرحمان! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر ایک شخص جنبی ہو جائے تو اسے ایک ماہ تک پانی نہ ملے، کیا وہ تیمّم کرتا رہے گا؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تیمّم نہیں کرے گا (اور نہ نماز پڑھے گا) تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے حضرت عمار کا حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ہوا قول نہیں سنا: (جس میں وہ کہتے ہیں کہ) مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک ضروری کام کے لیے بھیجا تو (راستے میں) میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہ ملا تو میں جانور کی طرح مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا (اور نماز پڑھ لی) پھر میں نے (واپس آ کر) نبی اکرم ﷺ کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں اتنا ہی کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے پھر ان کو (آپس میں) ملتے پھر ان سے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کر لیتے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس حدیث میں آپ کا یہ فرمان ''ثُمَّ تَمْسَحَ'' اس سے مراد دونوں ہاتھوں سے مٹی جھاڑنا ہی ہے۔ (کیونکہ) النفض ایک ہتھیلی کو دوسری کے ساتھ ملنے کو کہتے ہیں تاکہ ان پر لگی ہوئی مٹی جھڑ جائے۔

فوائد:......تیمّم کے لیے زمین پر ہاتھ مارنے کے بعد اور چہرے پر ہاتھ ملنے سے قبل ہاتھوں کو جھاڑنا مستحب ہے، اس سے ہاتھوں پر گرد وغیرہ میں تخفیف ہو جاتی ہے۔

۲۱۱ .....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْجُنُبَ يُجْزِيْهِ التَّيَمُّمُ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ فِي السَّفَرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی شخص کے لیے سفر میں پانی کی عدم موجودگی میں تیمّم کر لینا کافی ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ التَّيَمُّمَ لَيْسَ كَالْغُسْلِ فِي جَمِيْعِ أَحْكَامِهِ ، إِذِ الْمُغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ

(۲۷۰) صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب التيمم ضربة: ۳۴۷۔ صحيح مسلم: ۳۶۸۔ سنن النسائي: ۳۲۹۔ والدار قطني: ۱/ ۱۸۰۔ من طريق الحسين بن اسماعيل.

غُسْلُ ثَانٍ إِلَّا بِجَنَابَةٍ حَادِثَةٍ، وَالتَّيَمُّمُ فِي الْجَنَابَةِ يَجِبُ عَلَيْهِ الْغُسْلُ عِنْدَ وُجُودِ الْمَاءِ:

اور اس دلیل کا بیان کہ تیمّم تمام احکام غسل میں غسل کی مانند نہیں ہے کیونکہ جنابت کی وجہ سے غسل کرنے والے شخص پر دوبارہ غسل اس وقت واجب ہوگا جب وہ دوبارہ جنبی ہوگا۔ جبکہ پانی کی عدم موجودگی میں تیمّم کرنے والا جنبی شخص پانی ملنے پر لازماً غسل کرے گا۔

۲۷۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ و ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رِجَاءِ الْعَطَارِدِيِّ، نَا..........

عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّا سَرَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتَّى إِذَا كَانَ السَّحْرُ قَبْلَ الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ، وَلَا وَقْعَةَ أَحْلَى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ. وَقَالَ: ثُمَّ نَادَى بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَإِذَا رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ. فَقَالَ لَهُ: مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءٌ. فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيْكَ. ثُمَّ سَارَ وَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ، فَدَعَا فُلَاناً ـ قَدْ سَمَّاهُ أَبَا رِجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ ـ وَدَعَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ لَهُمَا: اذْهَبَا، فَابْغِيَا لَنَا الْمَاءَ. فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ سَطِيْحَتَيْنِ أَوْ مَزَادَتَيْنِ ـ عَلَى بَعِيْرٍ، فَذَكَرَ

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم ایک رات چلتے رہے حتیٰ کہ جب صبح سے قبل سحر کا وقت ہوا تو ہم نے پڑاؤ ڈالا، اور مسافر کے نزدیک آخری رات کی نیند سے زیادہ پُر لطف لمحہ کوئی نہیں ہوتا (لہٰذا ہم سو گئے) تو ہمیں سورج کی حرارت ہی نے بیدار کیا (یعنی صبح دیر تک سوتے رہے اور فجر کی نماز رہ گئی) پھر انہوں نے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔ اور کہا کہ پھر آپ نے نماز کے لیے اذان کہلوائی اور لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اچانک آپ کی نظر الگ تھلگ بیٹھے ایک شخص پر پڑی جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ نے اس سے پوچھا: اے فلاں! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا ہے؟ تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں جنبی ہو گیا ہوں اور (نہانے کے لیے) پانی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: تجھ پر پاک مٹی (سے تیمّم کرنا) لازم ہے کیونکہ وہ تجھے کافی ہو جائے گا۔ پھر آپ چل پڑے (راستے میں) لوگوں نے آپ سے

(۲۷۱) صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب الصعيد الطيب وضوء المسلم يكفيه من الماء، رقم: ۳۴۸۔ صحيح مسلم: ۶۸۲۔ مسند احمد: ۱۹۰۵۲۔ وأحمد: ۳۴۳/۴۔ والدارمي: ۷۴۳۔ من طريق يحيى بن سعيد عن عوف.

الْحَدِيْثَ . وَقَالَ ، ثُمَّ نُوْدِيَ فِي النَّاسِ: أَن اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا . فَسَقَى مَنْ شَاءَ وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ . قَالَ: وَكَانَ آخِرُ ذٰلِكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِيْ أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ وَقَالَ: اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِي هٰذَا الْخَبَرِ أَيْضاً دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْمُتَيَمِّمَ إِذَا صَلَّى بِالتَّيَمُّمِ ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ فَاغْتَسَلَ إِنْ كَانَ جُنُباً ، أَوْ تَوَضَّأَ إِنْ كَانَ مُحْدِثاً ، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ إِعَادَةُ مَا صَلَّى بِالتَّيَمُّمِ إِذَ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ يَأْمُرِ الْمُصَلِّيَ بِالتَّيَمُّمِ لَمَّا أَمَرَهُ بِالْاِغْتِسَالِ بِإِعَادَةِ مَا صَلَّى بِالتَّيَمُّمِ . وَفِي الْخَبَرِ أَيْضاً دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْمُغْتَسِلَ بِالْجَنَابَةِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ قَبْلَ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى الْجَسَدِ غَيْرَ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ إِذِ النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا أَمَرَ الْجُنُبَ بِإِفْرَاغِ الْمَاءِ عَلَى نَفْسِهِ وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالْبَدْءِ بِالْوُضُوْءِ وَغَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ ، ثُمَّ إِفَاضَةُ الْمَاءِ عَلَى سَائِرِ الْبَدَنِ ، كَانَ فِي أَمْرِهِ إِيَّاهُ مَا بَانَ وَصَحَّ أَنَّ الْجُنُبَ إِذَا أَفَاضَ عَلَى نَفْسِهِ كَانَ مُؤَدِّياً لِمَا عَلَيْهِ مِنْ فَرْضِ الْغُسْلِ . وَفِي هٰذَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ بَدْءَ الْمُغْتَسِلِ بِالْوُضُوْءِ ثُمَّ إِفَاضَةُ الْمَاءِ عَلَى سَائِرِ الْبَدَنِ اخْتِيَارٌ وَاسْتِحْبَابٌ ، لَا فَرْضٌ وَإِيْجَابٌ .

(پانی کی قلت کا) شکوہ کیا۔ تو آپ نے فلاں کو بلایا۔ ابورجاء نے ان کا نام بیان کیا تھا مگر عوف بھول گئے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان دونوں کو حکم دیا "جاؤ، ہمارے لیے پانی تلاش کر کے لاؤ۔" تو وہ دونوں (پانی کی تلاش میں) چل پڑے۔ تو وہ ایک عورت سے ملے جو اپنے، اونٹ پر دو پانی کے تھیلوں یا مشکیزوں کے درمیان سوار جا رہی تھی۔ پھر حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔ اور کہا: پھر آپ نے لوگوں میں اعلان کروادیا: "جانوروں کو پلا لو اور خود بھی پی لو" تو جس نے چاہا (اپنے جانوروں کو) پلا لیا اور جس نے چاہا خود پی لیا۔ سب سے آخر میں آپ نے اس شخص کو پانی کا برتن دیا جو جنبی ہو گیا تھا۔ اور فرمایا: جاؤ اسے اپنے اوپر بہالو (یعنی غسل کرلو) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ تیمّم کر کے نماز پڑھنے والا شخص جب پانی پالے تو اسے غسل کرنا ہوگا اگر وہ جنبی تھا۔ اور اگر محدث تھا تو اسے وضو کرنا ہو گا۔ لیکن تیمّم کے ساتھ ادا کی گئی نمازوں کا اعادہ اس پر واجب نہیں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمّم کر کے نماز پڑھنے والے کو جب (پانی ملنے پر) غسل کرنے کا حکم دیا تو اسے تیمّم کے ساتھ پڑھی گئی نمازوں کے اعادے کا حکم نہیں دیا۔ اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ غسل جنابت کرنے والے شخص پر اعضائے وضو کے علاوہ (باقی) جسم پر پانی بہانے سے پہلے وضو کرنا واجب نہیں ہے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنبی شخص کو اپنے جسم پر پانی بہانے کا حکم دیا تو اسے وضو اور اعضائے وضو کو دھونے سے ابتدا کرنے اور پھر پورے جسم پر پانی بہانے کا حکم نہیں دیا، جنبی شخص کو آپ کے حکم سے یہ واضح اور صحیح ثابت ہو گیا کہ جنبی شخص جب اپنے جسم پر پانی بہالے تو وہ فرض غسل کو ادا کرنے

والا سمجھا جائے گا۔ اور اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ غسل کرنے والے شخص کا وضو سے ابتداء کرنا پھر سارے بدن پر پانی بہانا اختیاری اور مستحب عمل ہے، فرضی اور وجوبی نہیں۔"

فوائد: ......اس حدیث کی بحث حدیث ۱۱۳ کے تحت گزری ہے، لیکن یہاں اس روایت کو لانے کا مقصد یہ ہے کہ نماز کا وقت آنے پر جنبی شخص پانی کی عدم موجودگی کی صورت میں تیمّم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پھر پانی کی دستیابی کی صورت میں اس پر غسل جنابت لازم ہے، لیکن نماز کے وقت میں نماز ادا کرنے کے بعد پانی ملنے پر نماز کا اعادہ لازم نہیں، بلکہ حالت تیمّم میں ادا کی ہوئی نماز کافی ہے۔

۲۱۲...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّيَمُّمِ لِلْمَجْدُوْرِ وَالْمَجْرُوْحِ ، وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ مَوْجُوْدًا إِذَا خَافَ إِنْ مَاسَّ الْمَاءُ الْبَدَنَ التَّلَفَ أَوِ الْمَرَضَ أَوِ الْوَجَعَ الْمُؤْلِمَ

چیچک زدہ اور زخمی شخص کے لیے پانی کی موجودگی میں بھی تیمّم کرنے کی رخصت ہے جبکہ وہ بدن پر پانی لگنے سے ہلاک ہونے، مرض بڑھنے یا شدید درد میں مبتلا ہونے سے خوف زدہ ہو

۲۷۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُهُ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ﴾ الْآيَةَ: قَالَ إِذَا كَانَتْ بِالرَّجُلِ الْجِرَاحَةُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، أَوِ الْقُرُوْحُ أَوِ الْجُدَرِيُّ ، فَيَجْنُبُ ، فَيَخَافُ إِنِ اغْتَسَلَ أَنْ يَمُوْتَ فَلْيَتَيَمَّمْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ .

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ﴾ "اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو" کے متعلق مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ: اگر مسلمان شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں زخمی ہو جائے یا اسے پھوڑے پھنسی نکل آئے یا وہ چیچک میں مبتلا ہو جائے اور وہ جنبی ہو جائے تو غسل کرنے کی صورت میں موت سے ڈرے تو وہ تیمم کر لے۔" امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس روایت کو عطاء بن سائب کے سوا کسی نے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

۲۷۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، نَا أَبِيْ أَخْبَرَنِيْ إِيَّاهُ الْوَلِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رِبَاحٍ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُ......

(۲۷۲) اسنادہ ضعیف: الدار قطني: ۱/۱۷۷۔ من طریق یوسف بن موسی، بہ۔ سلسلہ ضعیفہ: ۲۶۷۱۔ ضعيف الجامع: ٦٤٧۔ عطا بن السائب حدیث کو خلط ملط کرتا تھا۔

(۲۷۳) اسنادہ حسن صحیح) سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب في المجروح يتيمم: ۳۳۷۔ سنن الدارمی: ۷۵۸۔ وابن ماجه: ۵۷۳۔ وابن الجارود فی المنتقی: ۱۲۸۔ وابن حبان: ۱۳۰٤۔ والطبرانی فی الکبیر: ۱۱٤۷۲۔ والحاكم: ۱/۱۷۸۔ واحمد: ۳۰۵۷.

عَـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فِيْ شِتَاءٍ فَسَـأَلَ ، فَأُمِرَ بِالْغُسْلِ ، فَاغْتَسَلَ . فَمَاتَ فَـذُكِـرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَـقَـالَ: مَا لَهُمْ ، قَتَلُـوْهُ ، قَتَلَهُـمُ اللّٰهُ ـ ثَـلَا ثًا ـ قَدْ جَعَلَ الـلّٰهُ الصَّعِيْدَ ـ أَوِ التَّيَمُّمَ ـ طَهُوْرًا . شَكَّ فِي ابْنِ عَبَّاسٍ ثُمَّ أَثْبَتَهُ بَعْدُ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سردیوں میں جنبی ہو گیا تو اس نے (مسئلہ) پوچھا: تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا۔(اس نے غسل کیا) تو وہ فوت ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ واقعہ بتایا گیا تو آپ نے فرمایا: انہیں کیا ہوا تھا، انہوں نے اسے قتل کر دیا، اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے، آپ نے تین مرتبہ فرمایا: (پھر فرمایا) اللہ تعالیٰ نے مٹی یا تیمّم کو پاک کرنے والا بنایا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں شک ہے (کہ انہوں نے مٹی کہا یا تیمّم) پھر یہ شک ختم ہو گیا۔''

٢١٣ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ لِرَدِّ السَّلَامِ وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ مَوْجُوْدًا .

حضر کی حالت میں سلام کا جواب دینے کے لیے تیمّم کرنا مستحب ہے اگرچہ پانی موجود ہو

٢٧٤ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرُّبَيِّعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ـ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ ـ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى .... ابْـنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَ عَبْدُ الـلّٰـهِ بْـنُ يَسَـارٍ مَوْلَى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، حَتّٰـى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجُهَيْمِ بْـنِ الْـحَـارِثِ بْنِ الصَّمَةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُـوْ جُهَيْمٍ: أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِـئْرِ جَمَلٍ ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَـرُدَّ رَسُـوْلُ اللّٰـهِ ﷺ حَتّٰـى أَقْبَلَ عَـلَى الْجِدَارِ ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت عمیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن یسار آئے حتیٰ کہ ہم حضرت ابوجہیم بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جمل کنویں کی جانب سے تشریف لائے تو ایک آدمی آپ کو ملا اور اس نے آپ کو سلام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے (اور اپنے ہاتھوں کو دیوار پر مار کر) اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا، پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔''

(٢٧٤) صحيح البخاري، كتاب التيمم، باب التيمم في الحضر اذا لم يجد الماء وخاف فوت الصلاة: ٣٣٧ـ صحيح مسلم: ٣٦٩ـ سنن النسائي: ٣١١ـ سنن ابي داود: ٣٢٩ـ والدارقطني: ١/١٧٦.

فوائد:......ا۔ حالت بول و براز میں سلام کا جواب دینا مکروہ ہے اور اس حالت میں مبتلا شخص کو سلام نہ کہا جائے۔

۲۔ صرف نماز کے لیے وضو فرض ہے، ذکر واذکار کے لیے طہارت شرط نہیں، لیکن باوضو ہو کر یا پانی کی دستیابی کے باوجود قصداً تیمّم کر کے ذکر کرنا، سلام کا جواب دینا مستحب فعل ہے۔

۳۔ دیوار وغیرہ سے تیمّم کرنا جائز ہے نیز سلام کے جواب کے لیے پانی کی موجودگی میں تیمّم کرنا جائز ہے، اس کے لیے نوافل وفرائض یا دیگر احکام جہاں وضو کرنا فرض ہے، پانی کی موجودگی میں بلا عذر تیمّم کرنا جائز نہیں۔

❁❁❁❁

جِمَاعُ أَبْوَابِ تَطْهِيرِ الثِّيَابِ بِالْغَسْلِ مِنَ الْأَنْجَاسِ

نجاست کی وجہ سے کپڑوں کو دھو کر پاک صاف کرنے کے ابواب کا مجموعہ

۲۱۴..... بَابُ حَتِّ دَمِ الْحَيْضَةِ مِنَ الثَّوْبِ وَقَرْصِهِ بِالْمَاءِ وَرَشِّ الثَّوْبِ بَعْدَهُ

کپڑے سے حیض کا خون کھرچنا اور اسے پانی سے ملنا اور اس کے بعد کپڑے کو چھینٹے مارنا

۲۷۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُمْ ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، نَا هِشَامٌ ، ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ.........

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ : أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ . فَقَالَ : حُتِّيْهِ ، ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَاءِ ، ثُمَّ انْضَحِيْهِ . هٰذَا حَدِيْثُ حَمَّادٍ . وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ عُيَيْنَةَ : ثُمَّ رُشِّيْ وَصَلِّيْ فِيْهِ . وَفِيْ خَبَرِ يَحْيٰى : ثُمَّ تَنْضَحِيْهِ وَتُصَلِّيْ فِيْهِ . وَلَمْ يَذْكُرِ الْآخَرُوْنَ النَّضْحَ وَلَا الرَّشَّ ، إِنَّمَا ذَكَرُوْا الْحَتَّ وَالْقَرْصَ بِالْمَاءِ ثُمَّ الصَّلَاةَ فِيْهِ ، غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ : وَحُتِّيْهِ ثُمَّ

''حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ سے کپڑے کو لگ جانے والے حیض کے خون کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: اسے کھرچ دے، پھر اسے پانی سے ملو پھر اسے چھینٹے مارلو۔'' یہ حماد کی حدیث ہے۔ ابن عیینہ کی روایت میں ہے۔ ''ثُمَّ رُشِّيْ وَصَلِّيْ فِيْهِ'' پھر اسے پانی سے چھینٹے مار اور اس میں نماز پڑھ لے۔'' یحییٰ کی روایت میں ہے: ''ثُمَّ تَنْضَحِيْهِ وَتُصَلِّيْ فِيْهِ'' پھر اسے دھو کر اس میں نماز پڑھ لے۔'' باقی راویوں نے چھینٹے مارنے اور دھونے کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے صرف کھرچنے، پانی سے

(۲۷۵) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم: ۲۲۷۔ صحیح مسلم: ۲۹۱۔ سنن الترمذی: ۱۳۸۔ سنن النسائی: ۲۹۳۔ ابن ماجه: ۶۲۹۔ مسند احمد: ۲۵۷۴۲۔ موطا امام مالك: ۱۲۱.

اقْرُصِيْهِ بِالْمَاءِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا .

ملنے اور پھر اس کپڑے میں نماز پڑھنے کا ذکر کیا ہے۔ جبکہ وکیع کی حدیث میں ہے: "وُحُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَاءِ" اور اسے کھرچ لو پھر اسے پانی سے مل لو" اس سے زیادہ الفاظ بیان نہیں کیے۔

فوائد :......اس حدیث میں حیض آلود کپڑے کی خوب طہارت کے طریقے کا بیان ہے کہ اولاً حیض آلود کپڑے کو کھرچا جائے، پھر اسے انگلیوں سے ملا جائے اور بعد میں اس پر خوب پانی بہایا جائے۔ اس کے بعد اگر خون کے نشانات باقی رہ جائیں تو یہ نشانات مضر نہیں ہیں۔ کیونکہ اس طریقہ سے کپڑے کی یقینی طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

(۱)...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نجاست کو پانی سے دھونا واجب ہے اور سرکے یا دیگر مائعات سے نجاست دھونا ناکافی ہے۔ (اس سے طہارت حاصل نہیں ہوتی) کیونکہ اس میں مامور بہ چیز کو ترک کرنا ہے۔

(۲)......حیض کا خون بالاجماع نجس ہے۔

(۳)......نجاست کے ازالہ کے لیے پانی کے استعمال کا عدد شرط نہیں، بلکہ اس میں خوب صفائی ملحوظ ہے۔ (وہ ایک مرتبہ یا کئی مرتبہ دھونے سے حاصل ہو جائے کافی ہے) (نووی: ۱۹۹/۳)

۲۱۵ ..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّضْحَ الْمَأْمُوْرَ بِهِ هُوَ نَضْحُ مَا لَمْ يُصِبِ الدَّمُ مِنَ الثَّوْبِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ چھینٹے مارنے کا حکم اس کپڑے کے متعلق ہے جسے خون نہ لگا ہو

۲۷۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِهَا..........

أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّهَا سَمِعَتْ امْرَأَةً تَسْأَلُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَتْ: إِحْدَانَا إِذَا طَهُرَتْ ، كَيْفَ تَصْنَعُ بِثِيَابِهَا الَّتِي كَانَتْ تَلْبَسُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنْ رَأَتْ فِيْهِ شَيْئًا فَلْتَحُكَّهُ ، ثُمَّ لِتَقْرُصْهُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ وَ تَنْضَحُ فِي سَائِرِ الثَّوْبِ مَاءً وَتُصَلِّي فِيْهِ .

"حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک عورت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے سنا، اس نے کہا: جب ہم سے کوئی عورت (حیض سے) پاک ہو جائے تو وہ ان کپڑوں کا کیا کرے، جو وہ (حیض کے دنوں میں) پہنا کرتی تھی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اس میں کوئی چیز (خون) دیکھے تو اسے کھرچ لینا چاہیے پھر اسے

(۲۷۶) اسناده حسن صحيح، سنن الترمذى: ۱۳۸۔ سنن ابى داود: ۳۶۰۔ كتاب الطهارة: باب المرأة تغسل ثوبها الذى تلبسه فى حيضها. الدارمى: ۷۷۸۔ مؤطا امام مالك: ۱۲۱.

أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بِهٰذَا مِثْلَهُ. وَقَالَ: وَقَالَ إِنْ رَأَيْتِ فِيْهِ دَماً، فَحُكِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَاءِ، ثُمَّ انْضَحِيْ سَائِرَهُ ثُمَّ صَلِّيْ فِيْهِ.

تھوڑے سے پانی کے ساتھ مل لینا چاہئے اور سارے کپڑے کو چھینٹے مار کر اس میں نماز پڑھ لے۔'' امام صاحب اپنے استاد یحییٰ بن حکیم سے اور وہ ابن ابی عدی سے اور وہ محمد بن اسحاق سے مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر تو اس میں خون دیکھے تو اسے پانی کے ساتھ کھرچ لو، پھر سارے کپڑے پر چھینٹے مارو، پھر اس میں نماز پڑھ لو۔''

فوائد :......حیض آلود کپڑے کو کھرچنا، پھر انگلیوں کے پوروں سے ملنا، بعدازاں اس حصے پر پانی بہانا لازمی امر ہے۔

۲۱۶ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ وَحُكِّهِ بِالْأَضْلَاعِ

حیض کے خون والے کپڑے کو پانی اور بیری سے دھونا اور اسے لکڑی سے کھرچنا مستحب ہے

إِذْ هُوَ أَحْرٰى أَنْ يَذْهَبَ أَثَرُهُ مِنَ الثَّوْبِ إِذَا حُكَّ بِالضِّلْعِ، وَغُسِلَ بِالسِّدْرِ مَعَ الْمَاءِ، مِنْ أَنْ يُغْسَلَ بِالْمَاءِ بَحْتًا

کیونکہ صرف پانی سے دھونے کی بجائے جب اسے لکڑی سے کھرچا جائے اور پانی اور بیری سے دھویا جائے تو یہ خون کے اثر کو مٹانے میں زیادہ موثر اور کارگر ہے۔

۲۷۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا سُفْيَانُ عَنْ ثَابِتٍ۔وَهُوَ الْحَدَّادُ۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِيْنَارٍ مَوْلٰى أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ...........

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ. فَقَالَ اغْسِلِيْهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ وَحُكِّيْهِ بِضِلْعٍ.

''حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے کپڑے کو لگنے والے حیض کے خون کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری (کے پتوں) سے دھولو اور اسے لکڑی سے کھرچ ڈالو۔''

فوائد :......خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: آپ ﷺ نے ام قیس بنت محصن کو حیض آلود کپڑا ہڈی سے کھرچنے کا حکم اس لیے صادر کیا کہ کپڑے سے لگی مجسم نجاست اتر جائے پھر پانی کے استعمال سے نجاست کا اثر زائل ہو جائے۔

(۲۷۷) اسنادہ صحیح، سنن النسائی، کتاب الطهارة، باب دم الحیض یصیب الثوب: ۲۹۲۔ سنن ابی داود: ۳۶۳۔ سنن ابن ماجه: ۶۲۸۰۔ سنن الدارمی: ۱۰۱۹۔ وابن حبان: ۲۳۵.

((اغسِلِيهِ بِمَاءٍ وَالسِّدْرِ)) اس میں بیری کے پتوں کا اضافہ طہارت میں مبالغہ اور خوب صفائی کے لیے ہے ورنہ نجاست کی طہارت کے لیے پانی کافی ہے۔(عون المعبود: ۲/ ٤٤)

۲۱۷ .....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الِاقْتِصَارَ مِنْ غَسْلِ الثَّوْبِ الْمَلْبُوسِ فِي الْمَحِيضِ عَلَى غَسْلِ أَثَرِ الدَّمِ مِنْهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حیض کے دنوں میں پہنے ہوئے کپڑے کو دھونے کی بجائے صرف خون کے دھبے کو دھونے پر اکتفا کرنا جائز ہے

وَإِنْ لَمْ يُحَكَّ مَوْضِعَ الدَّمِ بِضِلْعٍ ، وَلَا قُرْصِ مَوْضِعَهُ بِالْأَظْفَارِ ، وَإِنْ لَمْ يُغْسَلْ بِسِدْرٍ أَيْضاً ، وَلَا رُشَّ مَا لَمْ يُصِبِ الدَّمِ مِنَ الثَّوْبِ . وَأَنَّ جَمِيعَ مَا أُمِرَ بِهِ مِنْ قُرْصٍ بِالْأَظْفَارِ وَحُكٍّ بِالْأَوْضَاعِ وَغَسْلٍ بِالسِّدْرِ ، أَمْرُ اخْتِيَارٍ وَاسْتِحْبَابٍ . وَأَنَّ غَسْلَ الدَّمِ مِنَ الثَّوْبِ مُطَهِّرٌ لِلثَّوْبِ وَتُجْزِءُ الصَّلَاةُ فِيهِ

اگر چہ خون کی جگہ کو لکڑی سے نہ کھر چا جائے، نہ اس جگہ کو ناخنوں سے ملا جائے، اور نہ اسے بیری سے دھویا جائے، اور جس حصے کو خون نہیں لگا اگر چہ اسے پانی کے چھینٹے بھی نہ مارے جائیں۔ اور ناخنوں سے ملنے، لکڑی سے کھر چنے اور بیری سے دھونے کا حکم اختیاری اور مستحب ہے۔ اور بلاشبہ کپڑے سے خون دھو دینے سے کپڑے پاک وصاف ہو جاتے ہیں اور اس میں نماز پڑھنا کافی ہے۔

۲۷۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ ، نَا الْمِنْهَالُ بْنُ خَلِيفَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ..........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ -أَوْ قِيلَ لَهَا- كَيْفَ كُنْتُنَّ تَصْنَعْنَ بِثِيَابِكُنَّ إِذَا طَمِثْتُنَّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: إِنْ كُنَّا لَنَطْمِثُ فِي ثِيَابِنَا ، وَفِي دُرُوعِنَا ، فَمَا نَغْسِلُ مِنْهَا إِلَّا أَثَرَ مَا أَصَابَهُ الدَّمُ . وَإِنَّ الْخَادِمَ مِنْ خَدَمِكُمُ الْيَوْمَ لَيَتَفَرَّغُ يَوْمَ طُهْرِهَا لِغَسْلِ ثِيَابِهَا .

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یا ان سے کہا گیا: تم جب رسول اللہ ﷺ کے زمانے مبارک میں حائضہ ہو جاتی تھیں تو تم اپنے کپڑوں کو کیسے (صاف) کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا: ہم اپنے کپڑوں اور قمیصوں میں حائضہ ہو جاتی تھیں تو ہم ان میں سے صرف اتنا حصہ دھوتی تھیں جسے خون لگتا تھا۔ اور بے شک آج تو تمہارے خادموں میں سے ایک خادم اس کے پاک ہونے کے دن اس کے کپڑے دھونے کے لیے فارغ ہو جاتا ہے۔“

(۲۷۸) اسناده ضعيف) ـ سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب المراة تغسل ثوبها الذى تلبسه فى حيضها رقم: ۳۵۹.

٢١٨ ..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي غَسْلِ الثَّوْبِ مِنْ عَرَقِ الْجُنُبِ وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ عِرْقَ الْجُنُبِ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجَسٍ

جنبی شخص کے پسینے سے کپڑے کو دھونے کی رخصت ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جنبی کا پسینہ پاک ہے، نجس نہیں

٢٧٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ.........

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَأْتِي أَهْلَهُ يَلْبَسُ الثَّوْبَ فَيَعْرَقُ فِيهِ ، نَجِساً ذٰلِكَ ؟ فَقَالَتْ: قَدْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَعُدُّ خِرْقَةً أَوْ خِرَقاً ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ مَسَحَ بِهَا الرَّجُلُ الْأَذٰى عَنْهُ وَلَمْ يَرَ أَنَّ ذٰلِكَ يُنَجِّسُهُ .

"جناب قاسم بن محمد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اپنی بیوی کے پاس آتا ہے (اس سے ہم بستری کرتا ہے) پھر اپنے کپڑے پہنتا ہے تو اسے اس میں پسینہ آ جاتا ہے، کیا وہ ناپاک ہو جاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: عورت پرانے کپڑے کا ٹکڑا یا ٹکڑے رکھا کرتی تھی پھر جب یہ ہوتا (یعنی مرد ہم بستری کرتا) تو مرد اس ٹکڑے سے گندگی صاف کر لیتا اور وہ نہیں سمجھتا تھا کہ (پسینے سے) اس کے کپڑے ناپاک ہو جائیں گے۔

٢٨٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ ، نَا الْوَلِيدُ - يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ - حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ: تَتَّخِذُ الْمَرْأَةُ الْخِرْقَةَ ، فَإِذَا فَرَغَ زَوْجُهَا نَاوَلَتْهُ فَيَمْسَحُ عَنْهُ الْأَذٰى ، وَمَسَحَتْ عَنْهَا ، ثُمَّ صَلَّيَا فِي ثَوْبَيْهِمَا .

"نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عورت پرانے کپڑے کا ٹکڑا رکھ لے، پھر جب اس کا خاوند (جماع سے) فارغ ہو جائے تو وہ اسے دے دے، وہ اپنے جسم سے گندگی صاف کر لے اور وہ عورت بھی اپنے جسم سے صاف کر لے پھر وہ دونوں (غسل کرنے کے بعد) انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیں۔"

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ جنبی شخص کا پسینہ نجس نہیں اور جس کپڑے کو جنبی کا پسینہ لگے اسے دھونا

(٢٧٩) اسنادہ صحیح، امام ابن خزیمہ اسے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

(٢٨٠) اسنادہ صحیح، امام ابن خزیمہ اسے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

لازم نہیں ہے۔

۲۱۹ ..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ عَرَقَ الْإِنْسَانِ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجَسٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ انسان کا پسینہ پاک ہے، ناپاک نہیں

۲۸۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ مُعَاذٍ ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - يَعْنِي الثَّقَفِيَّ - نَا أَيُّوبُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ فُلَانٍ ، فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعاً فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ ، فَتَأْخُذُ مِنْ عَرَقِهِ فَتَجْعَلُهُ فِي طِيْبِهَا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بِمِثْلِهِ . وَقَالَ: يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام فلاں (ام سلیم) کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے تو وہ آپ کے لیے چمڑے کا بستر بچھا دیتیں تو آپ اس پر قیلولہ کرتے (آپ سو جاتے اور آپ کے جسم مبارک سے پسینہ نکلتا) تو وہ آپ کے پسینے کو محفوظ کر لیتیں اور اسے اپنی خوشبو میں ملا کر استعمال کرتیں۔'' امام صاحب اپنے استاد محمد بن ولید کی سند سے اسی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔ اس میں ہے'' آپ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔''

فوائد :......۱۔محرم عورتوں کے پاس جانا اوران کے ہاں آرام کرنا جائز ہے۔ نیز چمڑے کے بچھونے پر سونا جائز فعل ہے۔(نووی: ۱۵/ ۸۶)

۲۔ انسان کا پسینہ پاک ہے اور پسینہ زدہ کپڑوں کو دھونا ضروری نہیں ہے۔

۳۔ اس حدیث میں نبی ﷺ کے معجزہ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کا پسینہ فطرت انسانی کے برعکس خوشبودار تھا۔

۲۲۰ ..... بَابُ غَسْلِ بَوْلِ الصَّبِيَّةِ مِنَ الثَّوْبِ

بچی کے پیشاب کو کپڑے سے دھونے کا بیان

۲۸۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، نَا أَسَدٌ - يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى - ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ الْمِصْرِيُّ ، نَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوالْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوْسِ بْنِ الْمُخَارِقِ..........

(۲۸۱) صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب من زار قومًا فقال عندھم: ۶۲۸۱۔مسلم: ۲۳۳۱۔ مسند احمد: ۱۲۹۴۲۔

(۲۸۲) اسنادہ حسن صحیح) صحیح ابی داود: ۳۹۹۔ المشکاۃ: ۵۰۱۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، ماجاء فی بول الصبی الذی لم یطعم: ۵۲۲۔ والحاکم: ۱/۱۶۶۔ ووافقہ الذھبی، وللحدیث طرق عند البیھقی: ۲/ ۴۱۵۔ وغیرہ، الصحیحہ: ۸۲۱، ۸۲۲۔

عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، قَالَتْ: بَالَ الْحُسَيْنُ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْتُ: هَاتِ ثَوْبَكَ هَاتِ أَغْسِلْهُ. فَقَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ بَوْلُ الْأُنْثَى، وَيُنْضَحُ بَوْلُ الذَّكَرِ.

''حضرت لبابہ بنت حارث بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تو میں نے کہا: اپنا کپڑا دیجیے (لائیے) میں اسے دھو دوں، تو آپ نے فرمایا: بچی کا پیشاب دھویا جاتا ہے اور بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مارے جاتے ہیں۔''

۲۸۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي مَحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي ....

أَبُو السَّمْحِ، قَالَ: كُنْتُ خَادِمَ النَّبِيِّ ﷺ وَجِيءَ بِالْحَسَنِ ـ أَوِ الْحُسَيْنِ ـ فَبَالَ عَلَى صَدْرِهِ، فَأَرَادُوا أَنْ يَغْسِلُوهُ. فَقَالَ: رُشُّوهُ رَشًّا فَإِنَّهُ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ بَوْلُ الْغُلَامِ.

''حضرت ابو سمح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کا خادم تھا، حضرت حسن یا حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو لایا گیا تو انہوں نے آپ کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا۔ صحابہ کرام نے اسے دھونا چاہا تو آپ نے فرمایا: اسے پانی سے چھینٹے مار دو کیونکہ بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے۔''

۲۲۱..... بَابُ غَسْلِ بَوْلِ الصَّبِيَّةِ وَإِنْ كَانَتْ مُرْضِعَةً، وَالْفَرْقُ بَيْنَ بَوْلِهَا وَبَوْلِ الصَّبِيِّ الْمُرْضِعِ

بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اگرچہ وہ دودھ پیتی ہو اور اس کے اور دودھ پیتے بچے کے پیشاب میں فرق کا بیان

۲۸۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي بَوْلِ الْمُرْضِعِ: يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ. أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ،

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے متعلق فرمایا: بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے گا اور بچی کے پیشاب کو

(۲۸۳) اسناده صحيح) صحيح ابى داود: ۴۰۲۔ سنن ابى داود: كتاب الطهارة، باب بول الصبى يصيب الثوب، رقم: ۳۷۷۔ سنن ابن ماجه: ۵۲۶۔

(۲۸۴) اسناده صحيح) صحيح ابى داود: ۴۰۳۔ سنن الترمذى، كتاب الجمعة عن رسول الله ﷺ، باب ما ذكر فى نضح الغلام الرضيع: ۶۱۰۔ سنن ابن ماجه: ۵۲۲۔ سنن ابى داود: ۳۷۸۔

نَـا أَبُـو بَـكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى بِمِثْلِهِ . وَزَادَ: قَـالَ قَتَادَةُ: هٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ ، فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيْعاً .

دھویا جائے گا۔“امام صاحب ابو موسیٰ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں کہ اور اس میں یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ قتادہ کہتے ہیں: یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک وہ دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں۔ پھر جب وہ دونوں کھانا کھانے لگیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جائے گا۔

۲۲۲ ..... بَابُ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ وَرَشِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطْعَمَ

بچے کے کھانا کھانے (کی عمر) سے پہلے اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنے اور چھینٹے مارنے کا بیان

۲۸۵۔ أَخْبَرَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ.........

عَـنْ أُمِّ قَيْـسٍ بِـنْـتِ مِـحْصَنِ الْأَسَدِيَّةِ ، قَـالَـتْ: دَخَـلْـتُ بِـابْنٍ صَبِيٍّ لِي لَمْ يَأْكُلِ الـطَّـعَامَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَـبَـالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ .

”حضرت ام قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے چھوٹے بیٹے کے ساتھ، جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا، آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھینٹے مارے۔“

۲۸۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ..........

عَـنْ أُمِّ قَيْـسٍ بِـنْـتِ مِحْصَنِ الْأَسَدِيَّةِ: أَنَّهَا جَاءَ تِ النَّبِيَّ ﷺ بِـابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٌ لَمْ يَأْكُلِ الـطَّـعَـامَ ، فَـأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي حِـجْرِهِ ، فَبَالَ عَلَيْهِ ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ مَرَّةً قَالَ ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَ اللَّيْثُ وَ عَمْرُو بْنُ

”حضرت ام قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بچے کو، جو کھانا نہیں کھاتا تھا، لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا، تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا کر اسے چھینٹے مارے اور اسے دھویا نہیں۔ امام صاحب اپنے استاد یونس کی سند سے ابن شہاب سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مذکورہ بالا روایت کی

(۲۸۵) صحیح مسلم، کتاب السلام، باب التداوی بالعود الهندی وهو الکست: ۵۷٦۲،٦٦٥۔ سنن الترمذی: ۷۱۔ سنن ابن ماجه: ۲٤۔ مسند احمد: ۲۵۷۵٦.

(۲۸٦) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب بول الصبیان: ۲۲۳، ۵٦۹۳۔ صحیح مسلم: ۱۰٤۔ سنن النسائی: ۳۰۲۔ سنن ابی داود: ۳۷٤۹۔ موطا امام مالك: ۱۲۸۔ سنن الدارمی: ۷۳٤.

الْحَارِثِ وَ يُونُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ: حَدَّثَهُمْ بِمِثْلِهِ سَوَاءً الْإِسْنَادِ وَالْمَتْنِ .

طرح سند اور متن بیان کیا۔

فوائد:......ا۔ نومولود کو گھٹی دینا مستحب فعل ہے۔

۲۔ چھوٹے بچوں کو اہل فضل کے پاس بطور تبرک لے جانا مستحب ہے۔

۳۔ چھوٹے بچوں سے حسن معاشرت، نرمی اور تواضع اختیار کرنا مندوب ہے۔

۴۔ شیر خوار لڑکے کے پیشاب کی طہارت کے لیے پانی چھڑکنا کافی ہے، نیز علماء کا شیر خوار بچے اور بچی کے پیشاب کی طہارت کے کی کیفیت کے متعلق اختلاف ہے اور اس بارے علماء کے تین مذاہب ہیں۔

(ا)......صحیح اور راجح موقف یہ ہے کہ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنے کافی ہیں، لیکن بچی کے پیشاب پر پانی چھڑکنا نا کافی ہے بلکہ اسے دیگر نجاسات کی طرح دھونا واجب ہے، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، عطاء بن ابی رباح، حسن بصری، احمد بن حنبل، اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ سلف کی ایک جماعت۔

(ب)......محدثین اور ابن وھب، مالکیہ کا یہی مذہب ہے۔

(ج)......بچے اور بچی دونوں کے پیشاب پر چھینٹے مارنا نا کافی ہے، بلکہ دونوں کا پیشاب دھونا واجب ہے۔ ابوحنیفہ، مالک اور اصحاب الرائے کا یہی موقف ہے۔ (نووی: ۳/ ۱۹۴)

۵۔ بچے کے پیشاب کی طہارت کے لیے چھینٹے مارنا اس وقت تک کافی ہیں، جب تک اس کی خوراک کا انحصار دودھ پر ہو اور جب اس کی خوراک عام غذا بن جائے تو یہ رخصت ختم ہو جاتی ہے۔

۷۔ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنے سے یہ استدلال کرنا کہ شیر خوار بچے کا پیشاب پاک ہے۔ باطل ہے، بلکہ بچے کا پیشاب نجس ہوتا ہے لیکن شیر خوارگی میں یہ نجاست خفیف ہوتی ہے اور چھینٹے مارنے سے اس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

۲۲۳ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

کپڑے سے منی دھونا مستحب ہے

۲۸۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا بِشْرٌ -يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ- ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَخْرَمِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ..........

(۲۸۷) اس کی اصل صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب غسل المني وفركه، وغسل ما يصيب من المرأة: ۲۲۹۔ صحیح مسلم: ۲۸۹۔ سنن النسائی: ۲۹۵۔ سنن ابی داود: ۳۷۳۔ سنن ابن ماجه: ۵۳۶۔ مسند احمد: ۲۳۹۴۶.

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهُ مَنِيٌّ غَسَلَهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى بُقْعَةٍ مِنْ أَثَرِ الْغُسْلِ فِي ثَوْبِهِ. هٰذَا لَفْظُ الصَّنْعَانِيِّ. وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ ثَوْبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَنِيِّ فَيَخْرُجُ وَفِي ثَوْبِهِ أَثَرُ الْمَاءِ. وَفِي حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ، قَالَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، أَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کو جب منی لگ جاتی تھی تو آپ اسے دھو لیتے تھے پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے جبکہ آپ کے کپڑے میں دھونے سے پڑنے والے نشان کو دیکھ رہی ہوتی تھی۔'' یہ صنعانی کی روایت کے الفاظ ہیں۔ امام ابن مبارک رحمہ اللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ کہتی ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے منی (لگنے کی وجہ) سے دھویا کرتی تھی تو آپ (انہیں پہن کر) باہر تشریف لے جاتے حالانکہ آپ کے کپڑے میں پانی کا اثر (دکھائی دیتا) تھا۔ یزید بن ہارون کی سند میں "عن عائشة" کی بجائے "اخبرتني عائشة" کے الفاظ ہیں۔

فوائد :......ا۔ انسان کی منی کی طہارت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ مالک اور ابوحنیفہ رحمہما اللہ منی کے نجس ہونے کے قائل ہیں۔ البتہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: خشک منی کو کھرچنا کافی ہے اور مالک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ خشک وتر منی کو دھونا واجب ہے۔ لیث رحمہ اللہ کا قول ہے منی نجس ہے، لیکن اس سے نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں۔ حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر کپڑے پر زیادہ منی لگی ہو تو نماز دہرانا ضروری نہیں لیکن بدن پر معمولی منی لگی ہو تو نماز دوبارہ پڑھی جائے۔ لیکن اکثر علماء کا موقف ہے کہ منی پاک ہے۔ علی بن ابی طالب، سعد بن ابی وقاص، ابن عمر، عائشہ رضی اللہ عنہم، داود ظاہری، احمد، شافعی اور محدثین رحمہم اللہ اسی موقف کے قائل ہیں۔

منی کے نجس ہونے کے قائلین کی دلیل وہ روایات ہیں جن میں منی کو دھونے کا بیان ہے اور منی کی طہارت کے قائلین کی دلیل وہ روایات ہیں جس میں منی کو کھرچنے کا حکم ہے کیونکہ اگر منی نجس ہوتی تو اسے کھرچنا ناکافی ہوتا۔ جیسے حیض کے خون کو کھرچنا ناکافی ہے۔ نیز ان کے نزدیک منی کو دھونے والی روایات کو استحباب اور زیادہ صفائی پر محمول کیا جائے گا۔ نیز راجح قول یہ ہے کہ مرد وعورت کی منی پاک ہے۔ (نووی: ۳/ ۱۹۷)

۲۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: منی کی طہارت کے قائلین کا قول راجح ہے کیونکہ اس صورت میں خبر وقیاس دونوں پر عمل ہوتا ہے، کیونکہ اگر منی نجس ہوتی تو قیاس کی رو سے اسے دھونا واجب ہوتا جیسے حیض کے خون کو دھونا واجب ہے۔ اور اسے کھرچنا ناکافی ہے۔ (نیل الاوطار: ۱/ ٦٦)

۲۲۴ .....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمَنِيَّ لَيْسَ بِنَجَسٍ وَالرُّخْصَةُ فِي فَرْكِهِ إِذَا كَانَ يَابِساً مِنَ الثَّوْبِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ منی ناپاک نہیں ہے اور جب وہ کپڑے پر خشک ہو جائے تو اسے کھرچنے کی رخصت ہے

إِذِ النَّجَسُ لا يُزِيْلُهُ عَنِ الثَّوْبِ الْفَرْكُ دُوْنَ الْغَسْلِ . وَفِي صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ أَصَابَهُ الْمَنِيُّ بَعْدَ فَرْكِهِ يَابِساً مَا بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ الْمَنِيَّ لَيْسَ بِنَجَسٍ

جبکہ نجاست کپڑے سے دھوئے بغیر صرف کھرچنے سے دور نہیں ہوتی، اور نبی ﷺ کا منی والے کپڑے سے منی خشک ہونے پر اسے کھرچ کر نماز پڑھنے سے واضح اور ثابت ہو گیا کہ منی نجس نہیں ہے۔

۲۸۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَا، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ـ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ ـ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ، وَقَالَ سَعِيْدٌ: عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، نَا زِيَادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيَّ ـ نَا مَنْصُوْرٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ـ يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ ـ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ، ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْمِصْرِيُّ، نَا أَسَدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى ـ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ زَيْدٍ اللَّخْمِيُّ التِّنِّيْسِيُّ، نَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْقُرَشِيُّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ بْنِ أَبِيْ مَعْشَرٍ عَنِ النَّخْعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا يَعْلٰى، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا يَعْلٰى، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، نَا مَهْدِيٌّ ـ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُوْنٍ ـ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُسَدَّدٌ، نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ مُقْسِمٍ وَحَمَّادِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا الْخِضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ وَ ابْنُ الطَّبَاعِ، قَالَا أَخْبَرَنَا هَاشِمٌ، أَنَا الْمُغِيْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ح، وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ، نَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ ـ عَنْ حَمَّادٍ ـ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ ـ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرُوبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ - عَنْ خَالِدٍ - وَهُوَ الْحَذَّاءُ - عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَ الْأَسْوَدِ، ح وَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا أَسَدٌ، قَالَ، نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنِ الْحَكَمِ وَ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ، نَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، ح وَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، ح وَثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْمِصْرِيُّ، نَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، نَا قَزْعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ، نَا حَمِيْدُ الْأَعْرَجُ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا هَانِئُ بْنُ يَحْيٰى، نَا قُزْعَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ وَ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ عَنْ مُجَاهِدٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُوْ دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، نَا الْقَاسِمُ وَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا زَيْدٌ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزَّرْقَاءِ - عَنْ جَعْفَرٍ - وَهُوَ ابْنُ بُرْقَانَ - عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، نَا أَبُوْ الْأَحْوَصِ، ثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الْخَوْلَانِيِّ كُلُّ هٰؤُلَاءِ.........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. مِنْهُمْ مَنِ اخْتَصَرَ الْحَدِيْثَ، وَمِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَ نُزُوْلَ الضَّيْفِ بِهَا، وَغَسْلَهُ مَلْحَفَتَهَا، وَقَوْلَهُ: وَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی (خشک ہونے پر) کھرچ دیا کرتی تھیں۔'' بعض راویوں نے مختصر حدیث بیان کی ہے اور بعض نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس مہمان ٹھہرنے اور اس کے آپ کے لحاف کو دھونے کا واقعہ بھی ذکر کیا ہے۔ اور ان کا یہ فرمان بھی کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچتے ہوئے دیکھا ہے۔''

٢٨٩ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ سَلَمَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ.........

(٢٨٨) صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم المني: ٤٣٤ - سنن الترمذي: ١١٦ - سنن النسائي: ٢٩٧ - سنن ابی داود: ٣٧١ - ابن ماجه: ٥٣٩،٥٣٥ - مسند احمد: ٢٣٠٢٩.

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كُنْتُ آخُذُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَصَاةِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے جنابت (منی) کنکر کے ساتھ صاف کیا کرتی تھی۔''

۲۹۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نَا إِسْحَاقُ - يَعْنِي الأَزْرَقَ - ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا كَانَتْ تَحُتُّ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچ دیتی تھیں اور وہ اس میں نماز پڑھتے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۲۸۷ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۲۲۵ ..... بَابُ نَضْحِ الثَّوْبِ مِنَ الْمَذِيِّ إِذَا خَفِيَ مَوْضِعُهُ فِي الثَّوْبِ

جب کپڑے میں مذی لگنے کے مقام کا پتہ نہ ہو تو اس پر پانی چھڑکنے کا بیان

۲۹۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ ، قَالَ: كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَذِيِّ شِدَّةً وَعَنَاءً ، وَكُنْتُ أُكْثِرُ الْاِغْتِسَالَ مِنْهُ ، فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: إِنَّمَا يُجْزِيْكَ الْوُضُوْءُ . قُلْتُ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِيْ مِنْهُ؟ قَالَ: يَكْفِيْكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ تَنْضَحَ بِهِ مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرٰى أَنَّهُ أَصَابَ . وَقَالَ ابْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ . قَالَ

''حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مذی کی وجہ سے بڑی سختی اور تکلیف کا سامنا کرتا تھا۔ اور اس کی وجہ سے بکثرت غسل کیا کرتا تھا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''تمہیں صرف وضو کرنا کافی ہے۔'' میں نے عرض کی: جو مذی میرے کپڑوں کو لگ جائے اسے کیسے صاف کروں؟ آپ نے فرمایا: تیرے لیے کافی ہے کہ تو ایک چلو پانی لے اور تیرے خیال میں جہاں مذی لگی ہو وہاں کپڑے پر چھڑک دے۔'' ابن ابان کہتے ہیں: مجھے

---

(۲۸۹) اسناده ضعيف: النسائى: ۳۰۱، ۳۷۲۔ أحمد: ۹۷/۶، ۱۲۵، ۱۳۲۔ وابن حبان: ۱۳۸۰۔ والبيهقى فى الكبرى: ۳۹۶۸۔ من طريق عن الاسود عن عائشة بنحوه۔ یہ روایت سنداً ضعیف ہے، مگر دوسری روایت میں حتی کہ کھرچنے کا مسئلہ ثابت ہے۔

(۲۹۰) اسناده صحيح، الصحيحة: ۳۱۷۲۔ وأحمد: ۱۳۵/۶۔

(۲۹۱) اسناده حسن) سنن الترمذى، كتاب الطهارة، باب فى الذى يصيب الثوب۔ ۱۱۵۔ سنن ابن ماجه: ۵۰۶۔ سنن الدارمى: ۷۲۳۔ وابن حبان: ۲۴۰۔

أَبُـوْ بَكْرٍ: حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذِيِّ . قَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ . قُلْتُ: أَرَأَيْتَ بِمَا يُصِيْبُ ثِيَابَنَا ؟ قَالَ: يَكْفِيْكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهِ ثَوْبَكَ ، حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَ . قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلَ أَبْوَابِ الْمَذِيِّ .

سعید بن عبید بن سباق نے حدیث بیان کی ہے۔امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مذی کے متعلق پوچھا، (تو آپ نے فرمایا) اس میں وضو کرنا چاہیے۔ میں نے عرض کی: جو ہمارے کپڑوں کو لگ جائے اس کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: تیرے لیے کافی ہے کہ تو ایک چلو پانی لے کر اپنے کپڑے پر چھڑک دے جہاں تیرے خیال میں مذی لگی ہے۔" میں مذی کے متعلق ابواب سے پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

فوائد:......ا۔ مذی ناقض وضو ہے، اس کی وضاحت حدیث ۲۲، ۲۳ میں بیان ہوئی ہے۔

۲۔ کپڑے کو مذی لگی ہو تو اس حصہ پر پانی چھڑکنے سے اس حصہ کی طہارت حاصل ہو جاتی ہے، اسے دھونا لازم نہیں ہے۔

۲۲۶..... بَابُ ذِكْرِ وَطْءِ الْأَذَى الْيَابِسِ بِالْخُفِّ وَالنَّعْلِ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ لَا يُوْجِبُ غَسْلَ الْخُفِّ وَلَا النَّعْلِ. وَاَنْ تَطْهِيْرَهُمَا يَكُوْنُ بِالْمَشْيِ عَلَى الْأَرْضِ الطَّاهِرَةِ بَعْدَهَا

خشک گندگی کو موزے اور جوتے سے روندنے کا بیان، اور اس دلیل کا بیان کہ گندگی روندنے سے موزے اور جوتے کو دھونا واجب نہیں ہوتا اور ان دونوں کی صفائی اس (گندگی) کے بعد پاک زمین پر چلنے سے ہو جائے گی

۲۹۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْأَنْطَاكِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمُ الْأَذَى بِخُفِّهِ أَوْ نَعْلِهِ فَطُهُوْرُهُمَا التُّرَابُ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أَبِي النَّصْرِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ فِيْ قِصَّةِ النَّعْلَيْنِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الصَّلَاةِ .

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے موزے یا اپنے جوتے سے گندگی روندے تو ان دونوں کی صفائی ستھرائی مٹی ہے۔" امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس باب کے متعلق دو جوتوں کے قصے کے بارے میں ابو نصر کی حضرت ابو سعید سے

(۲۹۲) اسناده صحيح) صحيح سنن ابی داود: ٤١١ـ سنن ابی داود: كتاب الطهارة، باب فی الأذی يصيب النعل: ٣٨٦ـ الحاكم: ١/١٦٦ـ من حديث محمد بن كثير الصنعانی به وابن حبان: ٢٤٨.

روایت، میں کتاب الصلاۃ میں بیان کر چکا ہوں۔

فوائد:......امام بغوی رحمہ اللہ ''شرح السنۃ'' میں رقمطراز ہیں کہ اکثر علماء کا مذہب ظاہر حدیث کے موافق ہے کہ اگر موزے یا جوتے کے اکثر حصہ کو نجاست لگی ہو پھر اسے زمین پر رگڑنے سے اکثر نجاست ختم ہو جائے تو وہ جوتا پاک ہو جاتا ہے اور اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ شافعی کا قدیم قول یہی ہے لیکن ان کا جدید قول یہ ہے کہ اس صورت میں نجس جوتے وغیرہ کو پانی سے دھونا واجب ہے۔

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ حجۃ اللہ البالغہ میں بیان کرتے ہیں کہ جوتے اور موزے کو ایسی نجاست لگی ہے، جس کی ساخت ایسی ہے کہ وہ زمین پر رگڑنے سے پاک ہو جاتی ہے کیونکہ جوتے اور موزے کا تلوا وغیرہ سخت ہوتا ہے۔ جس سے نجاست جوتے میں داخل نہیں ہو سکتی، نیز خشک و تر نجاست کی صفائی کے بارے یہی حکم ہے۔ (عون المعبود: ۲/ ۵۷)

۲۲۷ ..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَسَاجِدِ وَتَقْذِيرِهَا

مساجد میں پیشاب کرنے اور انہیں گندہ اور آلودہ کرنے کی ممانعت کا بیان

۲۹۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ، وَنَا بَهْزٌ۔ يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ الْعَمِيَّ۔ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ.........

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَاعِداً فِي الْمَسْجِدِ وَأَصْحَابُهُ مَعَهُ، إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ أَصْحَابُهُ: مَهْ مَهْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: لَا تُزْرِمُوْهُ، دَعُوْهُ. ثُمَّ دَعَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ لَا يَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنَ الْقَذَرِ وَالْبَوْلِ۔ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ۔ إِنَّمَا هُوَ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللهِ وَالصَّلَاةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ: قُمْ فَأْتِنَا بِدَلْوٍ مِنَ الْمَاءِ، فَشُنَّهُ عَلَيْهِ. فَأَتَى بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ کے صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ تھے کہ اچانک ایک بدو آیا تو اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ آپ کے صحابہ نے کہا: رکو، رکو تو نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ سے فرمایا: اس کا پیشاب نہ روکو، اسے چھوڑ دو (جب وہ فارغ ہو گیا) پھر اسے بلایا اور فرمایا: یہ مسجد گندگی اور پیشاب کے لیے مناسب نہیں ہے۔ یا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یہ تو قرآن مجید کی تلاوت، اللہ کے ذکر اور نماز کے لیے (بنائی گئی) ہیں۔ پھر نبی ﷺ نے صحابہ میں سے ایک شخص سے کہا: اٹھو، ہمارے پاس پانی کا ایک ڈول لاؤ اور اسے اس (پیشاب) پر بہا دو'' تو وہ پانی کا

(۲۹۳) صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات، رقم الحديث: ۱۰۰/۲۸۵۔ صحیح البخاری: ۲۱۹، ۶۰۲۵۔ الارواء: ۱۷۱۔ وابن حبان: ۱۳۹۸۔

ایک ڈول لے کر آیا اور اسے اس پر بہا دیا۔

فوائد:......ا۔انسان کا پیشاب نجس ہے اور اس پر اجماع منقول ہے۔ نیز صغیر و کبیر کے پیشاب میں کوئی فرق نہیں، البتہ شیر خوار بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنے سے طہارت حاصل ہو جاتی ہے۔

۲۔ مسجد کا احترام اور اسے نجاست و گندگی سے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

۳۔ نجس زمین پر پانی بہانے سے وہ پاک ہو جاتی ہے اور طہارت کے لیے اسے کھودنا شرط نہیں ہے۔ شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔

۴۔ نجاست و غلاظت کو دھونے والا پانی پاک ہوتا ہے۔

۵۔ اگر جاہل آدمی شریعت کی مخالفت استخفاف و عناد سے نہ کرے تو غلطی میں اس سے نرم سلوک کیا جائے اور بعد میں اسے ضروری تعلیم سے آگاہ کیا جائے۔

٦۔ دو ضرر رساں چیز میں سے کم ضرر چیز کے احتمال کے باوجود زیادہ ضرر رساں چیز کا خاتمہ کیا جائے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے دیہاتی شخص کو پیشاب کرتے دیکھ کر فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ علماء بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ کے اس فرمان (اسے چھوڑ دو) میں دو مصلحتیں ہیں:

(۱)...... اگر آپ اس کا پیشاب بند کرا دیتے تو وہ تکلیف سے دو چار ہوتا۔ جب کہ نجاست تو واقع ہو چکی تھی پیشاب کی زیادتی کا احتمال اسے تکلیف سے دو چار کرنے سے بہتر تھا۔

(۲)...... اس دیہاتی کے پیشاب سے مسجد کا معمولی حصہ نجس ہوا تھا۔ لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اگر اسے پیشاب کے دوران روک دیتے تو اس وجہ سے اس کے کپڑے، بدن اور مسجد کی زیادہ جگہ نجس ہو جاتی۔

۷۔ مساجد کو غلاظت، کوڑا کرکٹ، تھوک، شور، جھگڑے، بیع و شراء اور ہمہ قسم کے عقود سے محفوظ رکھنا لازم امر ہے۔

(شرح النووی: ۳/ ۱۸۹، ۱۹۰)

۲۲۸ ..... بَابُ سَلْتِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ بِالْأُذْخِرِ إِذَا كَانَ رَطْباً

تر و تازہ منی کو اذخر (گھاس) سے کپڑے کے ساتھ صاف کرنا

۲۹٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا مُعَاذٌ -يَعْنِي ابْنَ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيَّ- نَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ، قَالَ ....

قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْلُتُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِهِ بِعَرْقِ الْإِذْخِرِ ثُمَّ يُصَلِّي

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کپڑے سے منی کو اذخر کی جڑ سے صاف کر لیا کرتے تھے پھر

(۲۹٤) اسنادہ حسن) ارواء الغلیل: ۱۸۰۔ صحیح الجامع: ٤۹٥۳۔ ذکرہ البنانی الفتح الربانی: ۱/ ۲۵۰۔

فِيْهِ، وَيَحُتُّهُ مِنْ ثَوْبِهِ يَابِساً ثُمَّ يُصَلِّي فِيْهِ.

اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے، اور اگر وہ خشک ہوتی تو اسے اپنے کپڑے سے کھرچ دیتے پھر اس میں نماز پڑھ لیتے۔

أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُو الْوَلِيْدِ، نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: بِمِثْلِهِ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِعَرَقِ الْإِذْخِرِ عَنْ ثَوْبِهِ وَيُصَلِّيْ فِيْهِ. قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبْصِرُهُ جَافًا فَيَحُتُّهُ وَيُصَلِّيْ فِيْهِ.

امام صاحب اپنے استاد محمد بن یحییٰ کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ: ''آپ اپنے کپڑے سے اذخر کی جڑ کے ساتھ منی کو صاف کر لیتے اور اس میں نماز پڑھ لیتے۔''

۲۹۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ يَحْيٰى ۔ نَا أَبُوْ قُتَيْبَةَ، نَا عِكْرِمَةُ ۔ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ ۔ نَا عَبْدُ اللّٰهِ ۔ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَى الْجَنَابَةَ فِي ثَوْبِهِ جَافَةً فَحَتَّهَا.

وہ کہتی ہیں: اور نبی اکرم ﷺ اسے خشک دیکھتے تو اس کو کھرچ دیتے اور اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے۔''

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۲۸۷ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۲۲۹ ......بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَطْعِ الْبَوْلِ عَلَى الْبَائِلِ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْفِرَاغِ مِنْهُ

مسجد میں پیشاب کرنے والے کو پیشاب کو فارغ ہونے سے پہلے روکنا منع ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنْ صَبَّ دَلْوٍ مِنْ مَاءٍ يُطَهِّرُ الْأَرْضَ وَإِنْ لَّمْ يُحْفَرْ مَوْضِعُ الْبَوْلِ، فَيُنْقَلُ تُرَابُهُ مِنَ الْمَسْجِدِ عَلَى مَا زَعَمَ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ. إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْعَمَ عَلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِأَنْ بَعَثَ فِيْهِمْ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُيَسِّراً لَا مُعَسِّراً

اور اس دلیل کا بیان کہ ایک ڈول پانی بہا دینے سے زمین پاک ہو جاتی ہے اگر چہ پیشاب والی جگہ کو کھود کر مسجد سے باہر پھینکا جائے جیسا کہ بعض عراقیوں کا خیال ہے (کہ مٹی مسجد سے باہر پھینک دینی چاہیے) جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں پر انعام و احسان کیا ہے کہ میں اپنے نبی ﷺ کو آسانی کرنے والا، تنگی نہ کرنے والا بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

۲۹۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الطَّاهِرِ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ۔ نَا ثَابِتٌ..........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أَعْرَابِيًا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَوَثَبَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدو نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو کچھ لوگ (اسے ڈانٹنے اور روکنے کے لیے)

---

(۲۹۵) اسناده حسن: أحمد: ۲٤٣/٦.

(۲۹٦) صحيح البخاري، كتاب الادب، باب الرفق في الامر كله: ٦٠٢٥، ٢١٩ـ صحيح مسلم: ٢٨٤.

لَا تُزْرِمُوْهُ، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوِ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ .

اس کی طرف لپکے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا پیشاب نہ رکو، پھر ایک ڈول پانی منگوا کر اس پر بہا دیا۔"

۲۹۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْيَحْمَدِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ..........

أَبَاهُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَعْرَابِياً بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَثَارَ النَّاسُ إِلَيْهِ لِيَمْنَعُوْهُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دَعُوْهُ أَهْرِيْقُوْا عَلَى بَوْلِهِ ذُنُوْباً مِنْ مَاءٍ - أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ - فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ .

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اسے روکنے کے لیے اس کی طرف دوڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: اسے چھوڑ دو، اس کے پیشاب پر پانی سے بھرا ایک ڈول ڈال دو، بے شک تمہیں آسانی کرنے والے بنا کر بھیجا گیا ہے، تنگی اور سختی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا۔"

۲۹۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، قَالَ حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، قَالَ، أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ الْجَزَرِيِّ، نَا إِبْرَاهِيْمُ - يَعْنِي ابْنَ صَدَقَةَ - قَالَ نَا سُفْيَانُ - وَهُوَ ابْنُ حُصَيْنٍ - عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: ....

فَذَكَرُوْا الْحَدِيْثَ . وَفِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: إِنَّ فِيْ دِيْنِكُمْ يُسْرًا .

"امام صاحب نے مذکورہ بالا روایت اپنے کئی اساتذہ کی سند سے بیان کی ہے، سفیان بن حصین کی روایت میں ہے: "بے شک تمہارے دین میں آسانی ہے۔"

فوائد:......مکرر۲۹۳۔

۲۳۰ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ نَضْحِ الْأَرْضِ مِنْ رَبْضِ الْكِلَابِ عَلَيْهَا

زمین پر کتے کے بیٹھنے سے اس پر پانی چھڑکنا مستحب ہے

۲۹۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ، حَدَّثَهُمْ

---

(۲۹۷) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب صب الماء علی البول فی المسجد: ۲۲۰۔ سنن الترمذی: ۱٤۷۔ سنن النسائی: ۵٦۔ مسند احمد: ۷٤٦۷۔ وابن ماجه: ۵۲۹.

(۲۹۸) سنن ابی داؤد: الطهارة، باب الارض یصیبها البول رقم: ۳۸۰۔ ترمذی، الطهارة، باب، ماجاء فی البول یصیب الأرض رقم: ۱٤۷۔ مسند حمیدی رقم: ۹٤٤.

عَنْ عُقَيْلٍ . قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ.........

مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ وَاجِمٌ ، يُنْكَرُ مَا يُرٰى مِنْهُ ، فَسَأَلْتُهُ عَمَّا أَنْكَرْتُ مِنْهُ ، فَقَالَ لَهَا: وَعَدَنِيْ جِبْرِيْلُ أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ: فَلَمْ أَرَهُ أَمَا وَاللّٰهِ مَا أَخْلَفَنِي . قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَكَانَ فِي بَيْتِي جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ نَضَدٍ لَّنَا فَأَخْرَجَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ نَضَحَ مَكَانَهُ بِالْمَاءِ بِيَدِهِ ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَعَدْتَنِيْ ثُمَّ لَمْ أَرَكَ؟ فَقَالَ جِبْرِيْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ .

''نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن غمگین اور اداس حالت میں صبح کی، آپ کی یہ حالت خلاف معمول تھی، میں نے آپ کی اس خلاف معمول حالت کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے آج رات مجھے ملنے کا وعدہ کیا تھا لیکن میں نے انہیں دیکھا نہیں، اللہ کی قسم! انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔'' حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میرے گھر میں پلنگ کے نیچے ایک کتے کا چھوٹا بچہ بیٹھا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے باہر نکال دیا پھر اپنے ہاتھ سے اس جگہ پانی چھڑکا۔ پھر جب رات ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں کہا: آپ نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا پھر میں نے آپ کو دیکھا نہیں؟ (اس کی کیا وجہ تھی؟) تو جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: بے شک ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر یا کتا ہو۔''

فوائد :......ا۔ بعض علماء نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ کتا نجس ہے اور انہوں نے نضح سے دھونا مراد لیا ہے لیکن مالکیہ نے اس حدیث کے معنی میں تاویل کی ہے کہ جس جگہ کتے کا پلا بیٹھا تھا، اسے اس خطرہ کے پیش نظر دھویا گیا کہ اس نے کہیں پیشاب یا پاخانہ نہ کر دیا ہو۔ (نووی: ۱٤/۸۲).

۲۔ جس گھر میں کتا اور تصویر ہو وہاں رحمت، برکت اور استغفار کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جب کہ کراماً کاتبین ہمیشہ انسان کے ساتھ رہتے ہیں۔

۳۔ وعدے کے بعد اگر کوئی شرعی رکاوٹ آجائے تو ایسے وعدے کو موخر کرنا تاوقتیکہ رکاوٹ ختم ہو جائے، درست ہے۔

---

(۲۹۹) صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم تصویر صورة الحیوان: ۲۱۰۵۔ سنن النسائی: ٤۲۸۳۔ سنن ابی داود: ٤۱۵۷۔ مسند احمد: ٦/۳۳۰۔ وابن حبان: ۵٦۲۰.

۲۳۱ ..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مُرُوْرَ الْكِلَابِ فِي الْمَسَاجِدِلَا يُوْجِبُ نَضْحاً وَلَا غَسْلًا

اس دلیل کا بیان کہ مساجد میں کتوں کے گزرنے سے پانی چھڑکنا یا دھونا واجب نہیں ہے

۳۰۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَنْقَذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ، أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِيْ .... حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: اجْتَنِبُوْا اللَّغْوَ فِي الْمَسْجِدِ. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: كُنْتُ أَبِيْتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنْتُ فَتًى شَابًّا عَزْبًا وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُوْلُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدَ وَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: يَعْنِي تَبُوْلُ خَارِجَ الْمَسْجِدِ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَمَا بَالَتْ.

''حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں بلند آواز سے فرمایا کرتے تھے: ''مسجد میں بے فائدہ باتوں سے اجتناب کرو۔'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد میں رات گزارا کرتا تھا حالانکہ میں کنوارہ نوجوان تھا۔ اور کتے مسجد میں پیشاب کر دیا کرتے تھے اور مسجد میں آتے جاتے رہتے تھے اور وہ (صحابہ کرام) اس وجہ سے پانی نہیں چھڑکتے تھے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا) مطلب یہ ہے کہ کتے مسجد سے باہر پیشاب کرتے تھے، پیشاب کرنے کے بعد وہ مسجد میں گھومتے رہتے تھے۔''

فوائد :......۱۔ مسجد عبادت گاہ ہے اس کا مسلمانوں کے رفاہی امور میں استعمال جائز ہے، مگر لازم ہے کہ اس کے آداب کا خاص خیال اور اہتمام کیا جائے۔

۲۔ جب زمین خشک ہو جائے اور نجاست ظاہر نہ ہو تو زمین پاک شمار ہوتی ہے۔

۳۔ نوجوانوں کو مسجد میں سونے سے اس وجہ سے روکنا کہ انہیں احتلام ہو جاتا ہے۔ شرعًا اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

❁❁❁❁

(۳۰۰) صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب اذا شرب الکلب فی اناء أحدکم فلیغسله سبعًا، رقم: ۱۷۴۔ سنن ابی داؤد، کتاب الطھارة، باب فی طھور الارض اذا یبست: ۳۸۲۔ مسند احمد: ۵۱۳۳.

كِتَابُ الصَّلَاةِ
نماز کے احکام ومسائل

المختصر من المختصر من المسند الصحيح عن النبی ﷺ

علی الشرط الذی اشترطنا فی کتاب الطهارة

۱ ..... بَابُ الْبَدْءِ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ
نماز پنجگانہ کی فرضیت کی ابتدا کا بیان

۳۰۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ - رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ - أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُوْلُ: خُذْ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ ، فَأُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيْهَا مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ قَالَ ، فَشُرِحَ صَدْرِيْ إِلٰى كَذَا وَكَذَا. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ مَا يَعْنِي بِهِ ؟ قَالَ إِلٰى أَسْفَلَ بَطْنِهِ. فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِيْ ، فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ أُعِيْدَ مَكَانَهُ ، ثُمَّ حُشِيَ إِيْمَاناً وَحِكْمَةً . ثُمَّ أُتِيْتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ ، يُقَالُ لَهُ: الْبُرَاقُ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَقَعُ خُطَاهُ أَقْصَى طَرَفِهِ ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقْتُ

''حضرت انس بن مالک اپنی قوم کے ایک شخص حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس اثنا میں کہ میں بیت اللہ کے پاس سونے اور بیدار ہونے کی درمیانی حالت میں تھا جب میں نے ایک کہنے والے کو کہتے ہوئے سنا: تین میں سے درمیان والے کو لے لو۔ چنانچہ میرے پاس سونے کا ایک تھال لایا گیا جس میں آب زمزم تھا۔ آپ نے فرمایا: میرا سینہ یہاں سے یہاں تک کھولا گیا۔'' قتادہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ کی اس سے مراد کیا ہے؟ کہا: مراد یہ ہے کہ آپ کا سینہ پیٹ کے نچلے حصے تک چیرا گیا ''تو میرا دل نکالا گیا، اسے آب زمزم سے دھویا گیا پھر اس سے اس کی جگہ لوٹا دیا گیا۔ پھر اسے ایمان وحکمت سے بھر دیا گیا۔ پھر میرے

(۳۰۱) صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة، رقم: ۳۲۰۷۔ صحیح مسلم: ۱۶۴۔ سنن النسائی: ۴۴۸.

حَتّٰی أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا ، وَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ ، فَقِيْلَ: مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ . قِيْلَ: مَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ، قِيْلَ: وَبُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ . فَفُتِحَ لَنَا ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ ، وَلَنِعْمَ الْمُجِيْءُ . فَأَتَيْتُ عَلٰى اٰدَمَ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ: هٰذَا أَبُوْكَ اٰدَمُ . فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ . فَقَالَ: مَرْحَباً بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ . قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ . قِيْلَ: مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ . قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ . قِيْلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ . فَفُتِحَ لَنَا . قَالَ: مَرْحَباً بِهِ وَلَنِعْمَ الْمُجِيْءُ جَاءَ . فَأَتَيْتُ عَلٰى يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ مَنْ هٰذَان ؟ قَالَ: يَحْيٰى وَعِيْسٰى . ـ قَالَ سَعِيْدٌ: إِنِّي حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيْثِهِ: ابْنَي الْخَالَةِ ـ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا فَقَالَا مَرْحَباً بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ . قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ: مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ . قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ . قَالَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: فَفُتِحَ لَنَا . وَقَالَ: مَرْحَباً بِهِ وَلَنِعْمَ الْمُجِيْءُ جَاءَ . قَالَ: فَأَتَيْتُ عَلٰى يُوْسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: مَرْحَباً بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ . ثُمَّ انْطَلَقْنَا

پاس گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ایک سفید جانور لایا گیا جسے براق کہا جاتا ہے مجھے اس پر سوار کیا گیا، پھر میں چل پڑا حتی کہ ہم آسمانِ دنیا پر پہنچ گئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو کہا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل علیہ السلام ہوں۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ پوچھا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: ہاں۔ تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا (فرشتوں نے) کہا: خوش آمدید، آپ کا تشریف لانا مبارک ہو۔ پھر میں آدم علیہ السلام کے پاس آیا تو میں نے پوچھا: اے جبرائیل یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ آپ کے والد بزرگوار آدم علیہ السلام ہیں۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا: نیک بیٹے اور نیک بخت نبی کو خوش آمدید۔ فرمایا: پھر ہم چلتے رہے حتی کہ دوسرے آسمان پر آ گئے۔ جبرائیل نے دروازہ کھلوایا، کہا گیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا: اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ پوچھا گیا: کہ انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا: ہاں۔ تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا (فرشتوں نے) کہا: خوش آمدید، آپ کا آنا مبارک ہو۔ پھر میں حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے پاس گیا تو میں نے کہا: اے جبرائیل یہ دو کون حضرات ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ہیں۔ سعید کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے اپنی روایت میں کہا تھا: ''دو خالہ زاد بھائی'' تو میں نے کہا ان دونوں کو سلام کیا۔ اور انہوں نے فرمایا: نیک بھائی اور برگزیدہ نبی کو خوش آمدید۔ آپ نے فرمایا: پھر ہم چلتے ہوئے

إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ نَحْوَ مِنْ كَلَامِ جِبْرِيلَ وَكَلَامِهِمْ . فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: مَرْحَباً بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَأَتَيْتُ عَلَى هَارُوْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: مَرْحَباً بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَأَتَيْتُ عَلَى مُوْسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَباً بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى . قَالَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى ، فَحَدَّثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ نَبْقَهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرٍ ، وَوَرَقَهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيلَةِ . وَحَدَّثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ رَأَى أَرْبَعَةَ أَنْهَارٍ يَخْرُجُ مِنْ أَصْلِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ ، وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ . فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ مَا هٰذِهِ الأَنْهَارُ ؟ قَالَ أَمَّا النَّهْرَانِ الْبَاطِنَانِ . فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ . وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ . ثُمَّ رَفَعَ لَنَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ . قُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ مَا هٰذَا ؟ قَالَ: هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ، يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ ، إِذَا خَرَجُوْا مِنْهَا لَمْ يَعُوْدُوْا فِيْهِ آخِرُ مَا عَلَيْهِمْ۔ قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ بِإِنَائَيْنِ ، أَحَدُهُمَا خَمْرٌ وَالآخَرُ لَبَنٌ ، يُعْرَضَانِ عَلَيَّ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ . فَقِيْلَ: أَصَبْتَ أَصَابَ اللّٰهُ بِكَ أُمَّتَكَ عَلَى

تیسرے آسمان پر پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو کہا گیا: کون ہے: انہوں نے جواب دیا: جبرائیل ہوں۔ پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: محمد (ﷺ) ہیں۔ پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا اور فرشتوں نے کہا: خوش آمدید ، خوش آمدید، آپ نے فرمایا: پھر میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا تو میں نے انہیں سلام کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: نیک نبی اور صالح بھائی کو خوش آمدید۔ پھر ہم چوتھے آسمان کی طرف چل پڑے وہاں بھی جبرائیل اور دربانوں کی سابقہ کلام کی طرح بات چیت ہوئی۔ پھر میں حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس آیا تو میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے فرمایا: صالح بھائی اور برگزیدہ نبی کو خوش آمدید۔ پھر ہم پانچویں آسمان پر پہنچے تو میں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں سلام کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: نیک بخت بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید۔ پھر ہم چھٹے آسمان کی طرف چل پڑے۔ پھر میں موسیٰ کے پاس آیا۔ ان سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے فرمایا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ پھر جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے۔ فرمایا: پھر میں سدرۃ المنتہی کی طرف لوٹ آیا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے بیان فرمایا کہ اس (بیری) کے بیر ہجر بستی کے مٹکوں جیسے ہیں۔ اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کے برابر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے بیان فرمایا کہ آپ نے چار نہریں سدرہ کی جڑ سے نکلتی ہوئی دیکھیں۔ دو نہریں ظاہری ہیں اور دو باطنی ہیں۔ تو میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ نہریں کیسی ہیں؟ انہوں نے

الْفِطْرَةِ . فَفُرِضَتْ عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسُوْنَ صَلَاةً ، فَأَقْبَلْتُ بِهِنَّ حَتّٰى أَتَيْتُ عَلَى مُوْسٰى . فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ: بِخَمْسِيْنَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ . قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ . إِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ قَبْلَكَ . وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ . فَرَجَعْتُ فَخُفِّفَ عَنِّي خَمْساً ، فَمَا زِلْتُ أَخْتَلِفُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوْسٰى ، يُحِطُّ عَنِّي ، وَيَقُوْلُ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ حَتّٰى رَجَعْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ . قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ قَدْ بَلَوْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ ، وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ . قَالَ: لَقَدِ اخْتَلَفْتُ إِلٰى رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ ، لٰكِنِّي أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ . فَنُوْدِيْتُ إِنِّي قَدْ أَجَزْتُ ـ أَوْ أَمْضَيْتُ ـ فَرِيْضَتِي ، وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ ، وَجَعَلْتُ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا .

جواب دیا: یہ دو باطنی (ڈھانپی ہوئی) نہریں تو جنت میں گئی ہیں۔ اور یہ دو ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر ہمارے لیے بیت المعمور بلند کر دیا گیا۔ میں نے کہا: جبرائیل علیہ السلام یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ بیت المعمور ہے۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے اس میں داخل ہوتے ہیں۔ جب وہ اس سے نکل جاتے ہیں تو پھر دوبارہ کبھی اس میں نہیں لوٹتے۔ آپ نے فرمایا: پھر میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں شراب اور دوسرے میں دودھ تھا۔ دونوں برتن مجھے پیش کیے گئے تو میں نے دودھ کو اختیار کیا۔ تو مجھے کہا گیا: آپ نے ٹھیک انتخاب کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر و بھلائی والی چیز اختیار کرنے کی راہنمائی کی ہے۔ آپ کی امت بھی آپ کی پیروی کرے گی۔ پھر مجھ پر ہر روز پچاس نمازیں فرض کی گئی، میں انہیں لے کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے پوچھا: آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے کہا: ہر روز پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا: بے شک آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی، میں نے آپ سے پہلے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور انہیں بڑی اچھی طرح پرکھا ہے (ان کی اصلاح کی بھرپور کوشش کی ہے) آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اپنی امت کے لیے تخفیف کا مطالبہ کریں۔ میں واپس گیا (اور کمی کا مطالبہ کیا) تو مجھ سے پانچ نمازیں کم کر دی گئیں پھر میں مسلسل اپنے رب اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان چکر لگاتا رہا، اللہ تعالیٰ مجھے کمی سے نوازتے رہے اور موسیٰ علیہ السلام مجھے (مزید) کمی کا مطالبہ کرنے کا کہتے رہے۔ حتی کہ میں ہر روز پانچ نمازوں کی ادائیگی کا حکم لے کر لوٹ آیا۔ انہوں نے فرمایا: بے شک آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی، میں نے آپ سے پہلے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے اور بنی اسرائیل کا بڑا سخت امتحان لیا ہے۔ آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اپنی امت کے لیے کمی کا سوال کریں۔ آپ نے فرمایا: میں اپنے رب کے پاس متعدد بار گیا ہوں حتی کہ مجھے شرم آنے لگی ہے۔ لہٰذا اب میں راضی ہوں اور (اسی حکم کو) تسلیم کرتا ہوں۔ تو مجھے آواز دی گئی: بے

شک میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا ہے اور اپنے بندوں سے تخفیف کر دی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا کر دیا ہے۔

۳۰۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى الْعَوْذِيُّ ثُمَّ الْمَحْمَلِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ مَالِكَ بْنَ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَدَّثَهُمْ ، عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . وَقَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْتُ ، لِلْجَارُوْدِ ، وَهُوَ إِلٰى جَنْبِيْ: مَا يَعْنِيْ بِهِ ؟ قَالَ مِنْ ثَغْرَةِ نَحْرِهِ إِلٰى شِعْرَتِهِ ، وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مِنْ قِصَّتِهِ إِلٰى شِعْرَتِهِ . فَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ دَالَّةٌ عَلٰى أَنَّ قَوْلَ قَتَادَةَ فِي خَبَرِ سَعِيْدٍ: فَقُلْتُ لَهُ ، لَمْ يُرِدْ بِهِ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ ، إِنَّمَا أَرَادَ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اسراء والی رات کے متعلق بیان فرمایا: پھر مکمل حدیث ذکر کی ۔قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے جارود رحمہ اللہ سے پوچھا جبکہ وہ میرے پہلو میں تشریف فرما تھے، اس سے آپ کی کیا مراد ہے (کہ میرا سینہ یہاں سے یہاں تک کھولا گیا) انہوں نے فرمایا:'' (اس کا مطلب ہے کہ) آپ کا سینہ آپ کی ہنسلی کی ہڈی سے لے کر (زیر ناف) بالوں تک کھولا گیا۔'' اور میں نے انہیں یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ آپ کے سینے کے بالوں سے لے کر (زیر ناف) بالوں تک کھولا گیا۔ پھر محمد بن یحییٰ نے مکمل حدیث بیان کی ۔امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس حدیث کے الفاظ دلالت کرتے ہیں کہ حضرت سعید کی روایت میں قتادہ رحمہ اللہ کا یہ کہنا ہے: ''فقلت لہ'' میں نے ان سے کہا: ''اس سے مراد یہ نہیں کہ انہوں نے حضرت انس سے کہا تھا بلکہ ان کی اس سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے جارود سے کہا تھا۔''

فوائد:......ا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج، نیند کی حالت میں ہوئی یا بیداری کی۔ روحانی معراج ہوئی یا جسمانی دلائل کی رو سے راجح مسئلہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمانی اور بیداری کی حالت میں ہوئی تھی۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شق صدر دو مرتبہ ہوا۔ (ا) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حلیمہ سعدیہ کے ہاں پرورش پا رہے تھے۔ (۲) معراج سے قبل اور شق صدر سے مقصود آپ کی روحانی تھی۔

۳۔ نماز پنجگانہ معراج کی رات فرض ہو، جس میں نماز کی اہمیت فضیلت کا عظیم بیان ہے کیونکہ دیگر فرائض بالواسطہ

(۳۰۲) صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب الانصار المعراج: ۳۸۸۷۔ مسند احمد: ۴/ ۲۰۸۔ من طریق قتادہ.

عائد ہوتے تھے اور نماز کی فرضیت بلا واسطہ ہوئی جو نماز کی فضیلت واہمیت کی دلیل ہے۔

۴۔ حکماً پانچ نمازیں فرض ہیں لیکن اجر وثواب کے لحاظ سے یہ پچاس نمازوں کے برابر ہیں۔

۵۔ نماز پنجگانہ کی فرضیت سے قبل، کتنی نمازیں فرض تھیں، اس کے بارے کوئی واضح نص موجود نہیں، البتہ قرآنی آیات کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان صبح وشام نماز کی ادائیگی کا اہتمام کرتے تھے۔

۲ ..... بَابُ ذِكْرِ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ مِنْ عَدَدِ الرَّكْعَةِ، بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ ، بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

پنجگانہ فرض نمازوں کی تعداد رکعات کا بیان، مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ جس کے الفاظ عام ہیں اور اس سے مراد خاص ہے

۳۰۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ، نَا سُفْيَانُ قَالَ، سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ، أَخْبَرَنِيْ ....

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: إِنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا افْتُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ ، فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ . فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ: فَمَا لَهَا كَانَتْ تَتِمُّ ؟ فَقَالَ: إِنَّهَا تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ . أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِهِ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِمِثْلِهِ: غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي كُلِّهَا: عَنْ .

''حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک ابتداء میں نماز دو رکعت فرض ہوئی تھی پھر سفر کی نماز (دو رکعت) برقرار رکھی گئی اور حضر کی نماز (چار رکعت) مکمل کر دی گئی۔'' تو میں نے عروہ سے کہا: پھر کیا وجہ ہے کہ آپ (سفر میں) پوری نماز ادا کرتی ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تاویل جیسی تاویل کرتی تھیں۔ امام صاحب اپنے استاد سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی کی سند مذکورہ روایت ہی کی طرح بیان کرتے ہیں: مگر اس میں ''سمع ، اخبرنی'' کی بجائے تمام جگہ ''عن'' سے روایت کی گئی ہے۔''

فوائد :......۱۔ معراج کی رات نماز مغرب کے سوا باقی نماز دو دو رکعت فرض قرار پائی تھیں البتہ شروع فرضیت سے نماز مغرب تین رکعت فرض قرار دی گئی تھی، اس لیے کہ یہ دن کی وتر نماز ہے۔

۲۔ ہجرت کے بعد نماز فجر ومغرب کے علاوہ حالت اقامت کی دیگر نمازوں کی رکعات چار چار فرض قرار پائیں البتہ نماز

---

(۳۰۳) صحیح البخاری، کتاب التقصیر، باب یقصر اذا خرج من موضعه: ۱۰۹۰، ۳۵۰۔ ومسلم: ۶۸۵۔ والنسائی: ۴۵۳۔ صحیح ابو داؤد: ۱۰۸۲۔

فجر کی دو رکعت ہی فرض رہنے دیں کیونکہ ان میں قراءت طویل ہوتی ہے اور نماز مغرب میں بھی اضافہ نہ کیا گیا۔

۳۔ پھر دوبارہ حالت سفر میں فرض نمازوں میں تخفیف ہوئی اور فجر و مغرب کے سوا باقی نمازیں حالت قصر میں دو دو رکعت فرض ہوئیں۔ البتہ فجر و مغرب کی نمازیں سفر و حضر میں اپنی اصل رکعات پر باقی ہیں اور ابن منذر نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ سفر میں فجر و مغرب میں تخفیف و قصر نہیں ہے۔

۳۰٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعاً ، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی حضر میں چار رکعت اور سفر میں دو رکعت اور خوف میں ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔''

۳.....بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهَا أَنَّ الصَّلَاةَ أَوَّلَ مَا افْتُرِضَتْ رَكْعَتَانِ ، أَرَادَتْ بَعْضَ الصَّلَاةِ دُوْنَ جَمِيْعِهَا.

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان ہے:''ابتداء میں نماز دو رکعت فرض کی گئی تھی

أَرَادَتِ الصَّلَوَاتِ الْأَرْبَعَةَ دُوْنَ الْمَغْرِبِ وَكَذٰلِكَ أَرَادَتْ ثُمَّ زِيْدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ ثَلَاثَ صَلَوَاتٍ ، خَلَا الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ . وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعاً ، إِنَّمَا أَرَادَ خَلَا الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ ، وَكَذٰلِكَ أَرَادُوْا فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ خَلَا الْمَغْرِبِ ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ فِي كُتُبِنَا مِنْ أَلْفَاظِ الْعَامِ الَّتِي يُرَادُ بِهَا الْخَاصُّ

اس سے آپ کی مراد کچھ نمازیں ہیں، سب نہیں۔ آپ کی مراد نماز مغرب کے علاوہ چار نمازیں ہیں۔ اسی طرح آپ کا یہ فرمان'' پھر حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا'' اس سے آپ کی مراد نماز فجر اور مغرب کے علاوہ دیگر تین نمازیں ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان کہ'' اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی حضر میں چار رکعت نماز فرض کی ہے'' تو اس سے آپ کی مراد مغرب اور فجر کے علاوہ دیگر نمازیں ہیں۔ اس طرح سفر میں دو رکعت ہیں، سے ان کی مراد مغرب کے علاوہ نمازیں ہیں۔ یہ اسی جنس سے ہے جسے ہم اپنی کتابوں میں کہتے ہیں کہ'' یہ الفاظ عام ہیں ان کی مردا خاص ہے۔''

---

(۳۰٤) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها: ٦٨٧۔ سنن النسائي: ٤٥٦۔ وابن حبان: ٢٨٥٧.

٣٠٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ الْمُقْرِءُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَاحِ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ ـ قَالَ أَحْمَدُ، أَخْبَرَنَا ـ وَقَالَ عَبْدُ اللهِ، حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ الْحَسَنِ، نَا دَاوُدَ ـ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ ـ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فُرِضَ صَلَاةُ السَّفَرِ وَالْحَضَرِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا أَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ زِيْدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ لِطُوْلِ الْقِرَاءَةِ، وَصَلَاةُ الْمَغْرِبِ لِأَنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَمْ يُسْنِدْهُ أَحَدٌ أَعْلَمُهُ غَيْرَ مَحْبُوْبِ بْنِ الْحَسَنِ. رَوَاهُ أَصْحَابُ دَاوُدَ، فَقَالُوْا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَائِشَةَ خَلَا مَحْبُوْبِ بْنِ الْحَسَنِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: (ابتدائے اسلام میں) سفر اور حضر کی نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں مقیم ہو گئے تو حضر کی نماز میں دو دو رکعت زیادہ کر دی گئیں اور نماز فجر کی لمبی قراءت کی وجہ سے (پہلی حالت پر) اور نماز مغرب کو دن کے وتر ہونے کی وجہ سے (پہلی حالت ہی) پر چھوڑ دیا گیا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ میرے علم کے مطابق اسے محبوب بن حسن کے سوا کسی راوی نے مسند بیان نہیں کیا۔ اس روایت کو داؤد کے شاگردوں نے بیان کرتے ہوئے عن الشعبی عن عائشة کہا ہے (یعنی انہوں نے شعبی کے استاد مسروق کو ذکر نہیں کیا) جبکہ محبوب بن حسن نے (مسروق کا نام لے کر) سند کو متصل بیان کیا ہے۔

٤..... بَابُ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ
پانچ نمازیں فرض ہیں

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنْ لَا فَرْضَ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا الْخَمْسَ، وَأَنَّ كُلَّ مَا سِوَى الْخَمْسِ مِنَ الصَّلَاةِ فَتَطَوُّعٌ، لَيْسَ شَيْءٌ مِنْهَا فَرْضٌ إِلَّا الْخَمْسَ فَقَطْ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ صرف پانچ نمازیں فرض ہیں۔ ان پانچ کے علاوہ جتنی نمازیں ہیں وہ سب نفلی ہیں۔ سوائے پانچ نمازوں کے کوئی نماز فرض نہیں ہے

٣٠٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ ـ يَعْنِي بْنَ جَعْفَرٍ ـ نَا أَبُوْ سُهَيْلٍ ـ وَهُوَ عَمُّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ـ عَنْ أَبِيْهِ..........

(٣٠٥) اسناده صحيح: مسند احمد: ٦/ ٢٤١، ٢٦٥۔ عن داؤد به رقم: ٢٥٩٢٠، ٢٦١٦٠۔ الصحيحة: ٢٨١٤.

(٣٠٦) صحيح البخاري، كتاب الايمان، باب الزكاة من الاسلام: ٤٦۔ صحيح مسلم: ١١۔ سنن النسائي: ٤٥٨۔ سنن ابي داود: ٣٩١.

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ : أَنَّ أَعْرَابِياً جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ ؟ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئاً . قَالَ: أَخْبِرْنِيْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ ؟ قَالَ: فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ ، قَالَ: وَالَّذِيْ أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئاً وَلَا أَنْقُصُ شَيْئاً مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَفْلَحَ وَأَبِيْهِ إِنْ صَدَقَ - أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيْهِ ، إِنْ صَدَقَ .

''حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے، اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نمازوں میں سے کیا فرض کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: پانچ نمازیں ہیں الا یہ کہ تم کوئی نفلی نماز پڑھ لو۔ اس نے کہا: مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر زکوٰۃ میں سے کیا فرض کیا ہے؟ کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے اسے (زکوٰۃ) کے متعلق اسلامی احکام بتایئے۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو معزز و مکرم بنایا ہے میں نفلی کام بالکل نہیں کروں گا اور جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے میں اس میں کوئی کمی نہیں کروں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے باپ کی قسم: اگر اس نے سچ کہا تو کامیاب ہوگیا۔ یا فرمایا: اس کے باپ کی قسم: اگر اس نے سچ کہا تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز اسلام کا بنیادی رکن ہے اور دن رات میں ہر مسلمان پر پانچ نمازیں فرض ہیں، اس کے علاوہ فرض نمازوں سے قبل اور بعد ادا کی جانے والی نماز سنت ہے۔

۲۔ زکوٰۃ بھی اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ اور فرض زکوٰۃ کے علاوہ مسلمانوں پر کوئی مالی فریضہ واجب نہیں۔ البتہ صدقہ وخیرات کی ترغیب موجود ہے۔

۳۔ اس صحابی کو دین کے تمام امور نہیں بتائے گئے بلکہ اسے روز مرہ پیش آمدہ واجبات کی تعلیم دی گئی کیونکہ ابتدائی تعلیم میں تخفیف اور اہم فرائض کی تعلیم دی جاتی ہے اور ان کے علاوہ واجبات وفرائض جو دیگر آیات واحادیث میں وارد ہیں ان کا اہتمام ہر مسلمان پر لازم ہے۔

۴۔ صحابی کا کہنا کہ میں ان فرائض میں کمی بیشی نہیں کروں گا، سے یہ مقصود ہے کہ وہ فرض نمازوں کی رکعات میں کمی بیشی نہیں کریں گے۔ یہ مقصود نہیں کہ وہ اور فرائض کو تسلیم نہیں کریں گے۔

۵ ..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ إِقَامَ الصَّلَاةِ مِنَ الْإِيْمَانِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز قائم کرنا ایمان کا جز ہے

۳۰۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا أَبُوْ عَامِرٍ ، نَا قُرَّةُ ، جَمِيْعًا..........

عَـنْ أَبِـيْ جَـمْـرَةَ الضَّبِعِيِّ - وَهُوَ نَصْرُ بْنُ عِـمْـرَانَ - قَـالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ جَرَّةً لِـيْ أَنْتَبِـذُ فِيهَا ، فَأَشْرَبُ مِنْهُ ، فَإِذَا أَطَلْتُ الْجُلُوْسَ مَعَ الْقَوْمِ خَشِيْتُ أَنْ أَفْتَضِحَ مِنْ حَلَاوَتِـهِ . قَـالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَـقَالَ: مَرْحَباً بِالْوَفْدِ ، غَيْـرَ خَـزَايَا وَلَا نَدَامٰى . فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُضَرَ ، وَإِنَّـا لَا نَـصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ ، فَحَدِّثْنَا جُمَلًا مِنَ الْأَمْرِ إِذَا أَخَذْنَا عَمِلْنَا بِهِ أَوْ إِذَا أَحَدُنَا عَمِلَ بِهِ دَخَلَ بِهِ الْجَنَّةَ . وَ نَـدْعُـوْ إِلَيْهِ مَنْ وَّرَائَنَا قَالَ: اٰمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ ، وَأَنْهَـاكُـمْ عَـنْ أَرْبَـعٍ: الْـإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْـلَـمُ . قَـالَ: شَهَـادَةُ أَن لَّا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَ إِقَـامُ الـصَّلَا ةِ ، وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ ، وَتُعْطُوْا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغَانِمِ . وَأَنْهَـاكُـمْ عَـنِ الـنَّبِيْـذِ فِـي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ .

"حضرت ابو جمرہ ضبعی نصر بن عمران، رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میرے پاس ایک گھڑا ہے جس میں میں نبیذ بناتا ہوں۔ اور اس سے پیتا ہوں۔ پھر جب میں لوگوں کے پاس دیر تک بیٹھتا ہوں تو اس کی حلاوت کی وجہ سے رسوائی اور بدنامی سے ڈرتا ہوں (کہ لوگ خیال کریں گے کہ یہ نشہ ہے) انہوں نے فرمایا: عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: وفد کو خوش آمدید، نہ ذلیل و خوار ہوئے اور نہ شرمندہ و نادم ہوئے (یعنی خوشی سے مسلمان ہو کر معزز ہوئے) تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! بے شک ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے مشرک (حائل) ہیں۔ اور ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینوں ہی میں آ سکتے ہیں۔ لہٰذا آپ ہمیں دین کے جملہ احکام بیان فرمائیں کہ جب ہم انہیں حاصل کر کے ان کے مطابق عمل کر لیں (یا جب ہم میں سے کوئی شخص ان کے مطابق عمل کر لے) تو جنت میں داخل ہو جائے اور ہم اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی ان کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے روکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں۔ کیا تمہیں پتہ ہے کہ اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بخوبی جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور نماز قائم کرنا، اور زکوٰۃ ادا کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا اور غنیمتوں میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔ اور میں تمہیں کدو کے

---

(۳۰۷) صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب اداء الخمس من الایمان: ۴۳۶۸۔ صحیح مسلم: ۱۷۔ سنن النسائی: ۵۰۳۰۔ سنن ابی داود: ۳۶۹۲۔ مسند احمد: ۳۲۳۲۔

برتن، کریدی ہوئی لکڑی کے برتن، سبز لاکھی مرتبان اور تارکول لگے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کرتا ہوں۔"

فوائد :......۱۔ یہ حدیث واضح نص ہے کہ توحید کا اقرار، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے خمس ادا کرنا، صحت ایمان کی شرطیں ہیں اور ایمان کے بنیادی ارکان ہیں۔ جن پر عمل کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

۲۔ دیگر ارکان ایمان کی طرح مال غنیمت سے پانچواں حصہ نکالنا مجاہدین اسلام پر فرض ہے۔ خواہ امیر المومنین نہ ہو جو لشکر کی قیادت نہ کر رہا ہو۔

۳۔ مذکورہ مٹکوں کا استعمال شروع اسلام میں حرام تھا، پھر یہ حرمت منسوخ قرار دی گئی لہٰذا اب ان مٹکوں کے استعمال کی اجازت ہے۔ بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فِيْ ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ، غَيْرَ أَنْ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا)) "میں تمہیں چمڑے کے کچھ برتن میں پینے سے منع کرتا تھا سو (اب) تم ہر برتن میں پیو، البتہ نشہ آور مشروب مت استعمال کرو۔"

(مسلم: ۹۷۷/ ۵۲۰۷)

۶ .....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ إِقَامَ الصَّلَاةِ مِنَ الْإِسْلَامِ إِذِ الْإِيْمَانُ وَ الْإِسْلَامُ اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز قائم کرنا اسلام کا جزو ہے کیونکہ اسلام اور ایمان ہم معنی دو اسم ہیں

خَبَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي مَسْأَلَةِ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَمْلَيْتُهُ فِي كِتَابِ الطَّهَارَةِ

حضرت جبرائیل علیہ السلام کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں پوچھنے کے متعلق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نے کتاب الطہارۃ میں املا کر دی ہے۔

۳۰۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ............

عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدِ بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ طَاوُسًا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَلَا تَغْزُوْ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: إِنِّي

"حضرت عکرمہ بن خالد بن عاص رحمہ اللہ حضرت طاوس کو بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ جہاد نہیں کریں گے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے

(۳۰۸) صحیح بخاری، کتاب الایمان، دعاؤکم ایمانکم...... : ۸۔ صحیح مسلم: ۱۶۔ من طریق حنظلة ۔ سنن ترمذی: ۲۶۰۹۔ سنن النسائی: ۵۰۰۱۔ مسند احمد: ۴۵۶۷.

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَ صِيَامِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ.

فرمایا: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور نماز قائم کرنا، اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔''

۳۰۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ، نَا أَبُوْ النَّضْرِ، نَا عَاصِمٌ۔ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، نَا عَاصِمٌ، أَخْبَرَنِيْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بِمِثْلِهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا، اور زکوٰۃ ادا کرنا اور بیت اللہ شریف کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ اپنے استاد محمد بن یحییٰ کی سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کے طرق کتاب الایمان میں بیان کیے ہیں۔''

فوائد:......۱۔ اسلام کے بنیادی ارکان، جن پر اسلام کی عمارت استوار ہے، پانچ ہیں: (۱) توحید و رسالت کا اقرار (۲) نماز (۳) زکوٰۃ (۴) رمضان کے روزے (۵) حج۔

چنانچہ جس شخص کا ان پانچ ارکان پر صحیح اعتقاد و عمل ہے، وہ خالص مسلم ہے اور ان میں سے کسی ایک رکن کی نفی یا کسی ایک رکن کو یا سبھی ارکان کو تسلیم کے باوجود کلی ترک کر دینا، اسلام کے منافی اور ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہ پانچ ارکان صحت اسلام کی شرط ہیں اور شرط کی عدم موجودگی میں شرط (اسلام اور دخول جنت کا وعدہ) خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔

(۳۰۹) صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب دعاؤکم ایمانکم......: ۸۔ صحیح مسلم: ۱۶۔ سنن ترمذی: ۲۶۰۹۔ سنن النسائی: ۵۰۰۱۔ مسند احمد: ۴۵۶۷.

۲۔ اکثر لوگ اسی غفلت کا شکار ہیں کہ توحید و رسالت کے اقرار سے جنت کا حصول ممکن ہے۔ یہ خام خیالی ہے۔ بلکہ دخول جنت کے لیے ان بنیادی ارکان کا اہتمام شرط ہے، بصورت دیگر کوتاہی عمل کی صورت میں خواہشات کا سراب ایسے کوتاہ عملوں کی آخرت برباد کردے گا۔ لہٰذا لیت ولعل اور حیلوں بہانوں سے اسلام کے بنیادی ارکان سے انحراف کے بجائے، ان بنیادی ارکانوں پر مضبوطی سے کاربند رہنا چاہیے اور شیطانی بہکاووں اور چالوں میں آ کر اسلام سے ہاتھ نہ دھو بیٹھنا چاہیے۔

۷..... بَابٌ فِي فَضَائِلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

نماز پنجگانہ کی فضیلت کا بیان

۳۱۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِيْسٰى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ الْمِصْرِيُّ ، نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ سَعْدًا وَنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُوْنَ: كَانَ رَجُلَانِ أَخَوَانِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَكَانَ أَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنَ الْاٰخَرِ . فَتُوُفِّيَ الَّذِيْ هُوَ أَفْضَلُهُمَا ، ثُمَّ عَمَّرَ الْاٰخَرُ بَعْدَهُ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ تُوُفِّيَ فَذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضِيْلَةُ الْأَوَّلِ عَلَى الْاٰخِرِ . فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، وَكَانَ لَا بَأْسَ بِهِ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَمَا يُدْرِيْكُمْ مَاذَا بَلَغَتْ بِهِ صَلَاتُهُ . إِنَّمَا مَثَلُ الصَّلَاةِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ بِبَابِ رَجُلٍ غَمْرٍ عَذْبٍ ، يَقْتَحِمُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ ، فَمَا تَرَوْنَ ذٰلِكَ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهِ! لَا تَدْرُوْنَ مَاذَا

”حضرت عامر بن سعد بن وقاص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد اور اصحاب رسول سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں دو شخص بھائی تھے۔ ان میں سے ایک دوسرے سے (دین میں) افضل و بہتر تھا۔ پھر ان میں سے افضل شخص فوت ہو گیا۔ پھر دوسرا شخص اس کے بعد چالیس راتیں زندہ رہنے کے بعد فوت ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پہلے بھائی کی فضیلت دوسرے بھائی پر ذکر کی گئی تو آپ نے فرمایا: کیا (دوسرا بھائی) نماز نہیں پڑھتا تھا؟ صحابہ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول، وہ ایک اچھا مسلمان تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو تمہیں کیا معلوم کہ اس کی نماز نے اس کو کس مقام مرتبہ پر پہنچا دیا ہے۔ بے شک نماز کی مثال کسی شخص کے دروازے پر چلنے والی میٹھے پانی سے بھرپور نہر جیسی ہے وہ اس میں ہر روز (غسل کرنے کے لیے) پانچ مرتبہ داخل ہوتا ہے۔ تمہارا کیا خیال

(۳۱۰) اسناده صحيح: مسند احمد بن حنبل: ۱/۱۷۷، ۱۵۳٤۔ مجمع الزوائد للهيثمي: ۱/۲۹۷۔ صحيح الترغيب: ۳٦۷۔ الارواء: ۱/٤۸۔ والحاكم: ۱/۲۰۰۔

بَلَغَتْ بِهِ صَلَاتُهُ.

ہے اس کی میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ تمہیں کیا معلوم اس کی نماز نے اسے کسی شاندار مقام پر پہنچا دیا ہے۔"

فوائد: ......ابن عربی کہتے ہیں: اس تمثیل سے مقصود ہے کہ جیسے بدن یا کپڑے پر گندگی لگنے سے انسان میلا اور گندہ ہو جاتا ہے، زیادہ پانی اسے پاک کرتا ہے۔ یہی حال نمازوں کا ہے کہ وہ انسان کو گناہوں کی آلائش سے پاک کرتی ہیں اور اس کا ہر گناہ ساقط کر دیتی ہیں۔ اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ نمازوں سے صغائر و کبائر تمام گناہ ڈھل جاتے ہیں، لیکن ابن بطال کہتے ہیں اس سے بالخصوص صغیرہ گناہ مراد ہیں۔ کیونکہ صغیرہ گناہ میل کچیل کے مشابہ ہیں۔

(فتح الباری: ۲/ ۱۷)

نوٹ: ...... میٹھے پانی سے مراد وہ پانی ہے جو کھارا اور کڑوا نہ ہو بلکہ پینے کے قابل اور خوشگوار ہو میٹھے پانی سے شکر یا چینی ملا ہوا پانی یعنی شربت مراد نہیں۔

۳۱۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ، نَا الْوَلِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ، حَدَّثَنِي، أَبُوْ عَمَّارٍ - وَهُوَ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ - حَدَّثَنَا.........

أَبُوْ أُمَامَةَ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ. فَأَعْرَضَ عَنْهُ، وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ. قَالَ: هَلْ تَوَضَّأْتَ حِيْنَ أَقْبَلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: اذْهَبْ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَى عَنْكَ.

"حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول: میں نے حد کا ارتکاب کیا ہے تو مجھ پر حد قائم کر دیں۔ تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اور (پھر) نماز کھڑی ہوگئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا کی، پھر جب سلام پھیرا تو اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے حد کا ارتکاب کیا ہے تو مجھ پر قائم فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: جب تم آئے تھے تو کیا وضو کیا تھا؟ اس نے کہا: ہاں آپ نے فرمایا: جاؤ (چلے جاؤ) بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔"

فوائد:......

۱۔ اکثر علماء کا موقف ہے کہ نماز کبیرہ گناہوں کے بجائے صغیرہ گناہوں کا کفارہ بنتی ہے اسی طرح وضو بھی صغیرہ گناہ

(۳۱۱) صحیح مسلم، کتاب التوبۃ، باب ﴿ان الحسنات یذھبن السیأت﴾: ۲۷۶۵۔ مسند احمد: ۵/ ۲۶۲۲۳ من طریق شداد بن عبداللہ بہ۔ بخاری، الحدود: ۶۸۲۳۔

مٹاتا ہے لیکن وضو کی نسبت نماز سے صغیرہ گناہ زیادہ محو ہوتے ہیں۔(فتح الباری لابن رجب: ٤/ ١٦)

٢۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان احادیث میں تصریح ہے کہ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں پھر علماء کا یہاں "حسنات" کی تعیین میں اختلاف ہے۔ چنانچہ ثعلبی نے اکثر مفسرین سے نقل کیا ہے کہ وہ اس آیت میں حسنات سے مراد نماز پنجگانہ مراد لیتے ہیں۔ ابن جریر دیگر ائمہ مفسرین نے اسی تفسیر کو ترجیح دی ہے۔(نووی: ١٧/ ٧٨)

٣۔ أَصَبْتُ حَدًّا سے مراد ہے کہ وہ ایسی معصیت کا مرتکب ٹھہرا ہے جو موجب تعزیر ہے اور ایسی معصیت صغیرہ گناہ ہے کیونکہ نماز اس کا کفارہ بنی ہے۔ اور اگر وہ کبیرہ گناہ ہوتا، خواہ اس پر حد قائم ہوتی یا ساقط، وہ نماز سے محو نہ ہوتا، چنانچہ علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ حدود کو واجب کرنے والی معصیات کی حدود نماز سے ساقط نہیں ہوتی، (بلکہ اس صورت میں حدود کا نفاذ ضروری ہے) یہی راجح مفہوم ہے۔(نووی: ١٧/ ٨٠)

٨ ..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْحَدَّ الَّذِىْ أَصَابَهُ السَّائِلُ فَأَعْلَمَهُ ﷺ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفٰى عَنْهُ بِوُضُوْئِهِ وَصَلَاتِهِ ، كَانَ مَعْصِيَةٌ ارْتَكَبَهَا دُوْنَ الزِّنَا الَّذِىْ يُوْجِبُ الْحَدَّ. إِذْ كُلُّ مَا زَجَرَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ حَدٍّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس سائل نے جس حد کا ارتکاب کیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے اسے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے وضو اور نماز کی ادائیگی سے معاف کر دیا ہے وہ حد واجب کرنے والے زنا سے کم کسی گناہ کا ارتکاب تھا

وَلَيْسَ اسْمُ الْحَدِّ إِنَّمَا يَقَعُ عَلٰى مَا يُوْجِبُ جَلْداً أَوْ رَجْمًا أَوْ قَطْعًا فَقَطْ . قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي ذِكْرِ الْمُطَلَّقَةِ: ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ﴾ . قَالَ: ﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا﴾ . فَكُلُّ مَا زَجَرَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْمُ الْحَدِّ وَاقِعٌ عَلَيْهِ . إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِالْوُقُوْفِ عِنْدَهُ فَلَا يُجَاوَزُ وَلَا يُتَعَدّٰى

کیونکہ ہر وہ کام جس سے اللہ تعالیٰ سختی سے منع کریں اس پر حد کا اطلاق ہو جاتا ہے، حد صرف اس گناہ ہی کو نہیں کہتے جو کوڑے، رجم یا ہاتھ پاؤں کاٹنے کو واجب کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ نے مطلقہ عورت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ .... فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ﴾ "تم انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو اور نہ وہ از خود نکلیں ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کھلی برائی کر بیٹھیں یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں۔ جو شخص اللہ کی حدوں سے آگے بڑھ جائے اس نے یقیناً اپنے اوپر ظلم کیا۔" اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا﴾ "یہ اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں تو ان سے تجاوز نہ کرو۔" لہٰذا جس کام سے اللہ تعالیٰ نے ڈانٹا ہے اس پر حد کا اطلاق ہوتا ہے، کیونکہ

اللہ تعالیٰ نے ان حدود پر ٹھہر جانے کا حکم دیا ہے تو ان سے تجاوز کیا جائے نہ آگے بڑھا جائے۔

٣١٢۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيْهِ، نَا أَبُوْ عُثْمَانَ..........

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ: فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ إِمَّا قُبْلَةً ـ أَوْ مَسًّا بِيَدٍ ـ أَوْ شَيْئًا كَأَنَّهُ يَسْئَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا . قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ ﴾ . قَالَ ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِلَى هٰذِهِ ؟ قَالَ: هِيَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ ، وَحَدَّثَنَاهُ الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ التَّيْمِيُّ ـ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ، فَقَالَ: أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً ، وَلَمْ يَشُكَّ ، وَلَمْ يَقُلْ: كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا .

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے بتایا کہ اس نے کسی عورت کا بوسہ لیا ہے یا ہاتھ سے اسے چھوا ہے یا کچھ اور کام کیا ہے۔ گویا کہ وہ آپ سے اس کا کفارہ پوچھ رہا تھا۔ کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی ﴿ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ .... ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ ﴾ ''دن کے دونوں سروں اور رات کی گھڑیوں میں نماز قائم کرو۔ یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت پکڑنے والوں کے لیے'' کہتے ہیں: تو اس شخص نے پوچھا: کیا یہ صرف میرے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ میرے ہر امتی کے لیے ہے جو اس پر عمل کرے۔'' امام ابوبکر نے سلیمان تیمی کی سند سے مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح روایت بیان کی ہے۔ اس میں ہے اس نے ایک عورت کا بوسہ لیا ہے اس میں شک کے الفاظ بیان نہیں کیے۔ اور نہ یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ: گویا کہ وہ اس کا کفارہ پوچھ رہا تھا۔''

٣١٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا وَكِيْعٌ ، نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَ الْأَسْوَدِ ....

---

(٣١٢) صحيح البخاری، كتاب تفسير القرآن، باب قوله ﴿واقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من اليل﴾: ٤٦٨٧۔ صحيح مسلم: ٢٧٦٣۔ سنن ترمذی: ٣١١٤۔ سنن ابن ماجه: ٤٢٥٤۔ وأحمد: ٣٨٥/١، ٤٣٠.

(٣١٣) اسناده صحيح: مسند احمد: ٤٤٥۔ من طريق وكيع اوراس کی اصل صحیح مسلم، كتاب التوبة: ٢٧٦٣ وبخاری: ٤٦٨٧، ٥٢٦۔ الارواء: ٢٣٥٣۔ وابن حبان: ١٧٢٥ میں ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي لَقِيتُ امْرَأَةً فِي الْبُسْتَانِ، فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ وَبَاشَرْتُهَا وَقَبَّلْتُهَا وَفَعَلْتُ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا إِنِّي لَمْ أُجَامِعْهَا . فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ . فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ﴾ . فَدَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ . فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَهُ خَاصَّةً أَوْ لِلنَّاسِ كَافَّةً؟ فَقَالَ لَا بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً .

’’حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایک عورت سے باغ میں ملا تو میں نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا، اس کے ساتھ پیار محبت کیا، اسے بوسہ دیا اور اس سے جماع کے سوا ہر کام کیا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے، تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت پکڑنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔‘‘ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے بلایا اور اس پر یہ آیت تلاوت کی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم اس کے لیے خاص ہے یا تمام لوگوں کے لیے ہے؟ تو آپ نے فرمایا: بلکہ تمام لوگوں کے لیے ہے۔‘‘

٩...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِنَّمَا تُكَفِّرُ صَغَائِرَ الذُّنُوْبِ دُوْنَ كَبَائِرِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ پانچ فرض نمازیں صرف چھوٹے گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں، بڑے گناہوں کا نہیں

٣١٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ السَّعْدِيُّ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ .

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ فرض نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہیں جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔‘‘

فوائد:...... ا۔نماز پنجگانہ اور جمعہ کا اہتمام صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہے اور صغیرہ گناہوں کے کفارہ کے لیے کبائر سے اجتناب شرط نہیں، بلکہ ان اعمال کی پابندی کے ساتھ اگر انسان کبیرہ گناہوں سے پاک ہو تو اس کے درجات مزید بلند ہوتے ہیں اگر صغیرہ گناہوں میں ملوث ہو تو ان اعمال کی پابندی سے صغیرہ گناہ محو ہو جاتے ہیں اور اگر صغیرہ گناہ نہ

---

(٣١٤) صحیح مسلم، کتاب الطهارة، باب الصلوات الخمس، والجمعة الى الجمعة: ٢٣٣۔ سنن الترمذی: ٢١٤۔ وابن حبان: ١٧٣٠، ٢٤٠٩۔ الصحيحه: ٣٦٢٣.

ہوں، انسان فقط کبائر کا مرتکب ہوتو نماز پنجگانہ اور جمعہ کے اہتمام سے کبیرہ گناہ معاف تو نہیں ہوتے البتہ ان میں تخفیف ضرور ہو جاتی ہے۔

۳۱۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ ابْنَ أَبِي هِلَالٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ نُعَيْمَ بْنَ الْمُجْمِرِ حَدَّثَهُ، أَنَّ صُهَيْباً مَوْلَى الْعُتْوَارِيِّينَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

أَبَا هُرَيْرَةَ وَ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يُخْبِرَانِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِيْ بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ يَسْكُتُ . فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِيْ حَزِيْناً لِيَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَأْتِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى أَنَّهَا لَتَصْطَفِقُ . ثُمَّ تَلَا: ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ﴾.

''حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ منبر پر رونق افروز ہوئے پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تین مرتبہ فرمایا۔ پھر آپ خاموش ہو گئے، تو ہم میں سے ہر شخص سرنگوں ہو کر رسول اللہ ﷺ کی قسم کی وجہ سے غمگین ہو کر رونے لگا۔ پھر آپ نے فرمایا: جو شخص بھی پانچ فرض نمازیں ادا کرے، رمضان المبارک کے روزے رکھے، اور سات بڑے بڑے گناہوں سے اجتناب کرے، تو اس کے لیے قیامت کے روز جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے حتی کہ وہ دروازے (خوشی سے) ہل رہے ہوں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ﴾ ''اگر تم کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو جن سے تمہیں روکا گیا ہے، تو ہم تمہاری برائیاں معاف کر دیں گے۔''

۱۰ ..... بَابُ فَضِيْلَةِ السُّجُوْدِ فِي الصَّلٰوةِ وَحَطِّ الْخَطَايَا بِهَا مَعَ رَفْعِ دَرَجَاتِهَا فِي الْجَنَّةِ

نماز میں سجدوں کی فضیلت اور ان سے گناہ معاف ہونے کے ساتھ ساتھ جنت میں درجات بلند ہونے کا بیان

۳۱۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ ،

(۳۱۵) اسناده ضعيف : سنن النسائی، کتاب الزکاة، باب وجوب الزكاة: ۲٤۳۸ ـ التعلقات الحسان : ۱۷٤٥ ـ ضعيف الترغيب : ۲۱۰.

حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامِ الْمُعَيْطِيُّ ، حَدَّثَنِي ....

مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ ، قَالَ: لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقُلْتُ لَهُ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهِ۔ أَوْ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ ۔ قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّي ثَلَاثًا ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ، فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً . قَالَ أَبُوْ عَمَّارٍ: هٰكَذَا قَالَ الْوَلِيْدُ ۔ يَعْنِي سَجْدَةَ بِنَصْبِ السِّيْنِ۔

''حضرت معدان بن ابی طلحہ یعمری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان سے عرض کی: مجھے ایسا عمل بتائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائیں یا مجھے جنت میں داخل فرما دیں۔ کہتے ہیں: تین بار (میرے سوال کرنے کے باوجود) انہوں نے مجھے کوئی جواب نہ دیا پھر میری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا کہ سجدے کیا کرو بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (سجدے) کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور اس کی غلطی معاف کر دیتے ہیں۔'' ابو عمار کہتے ہیں: ولید نے سجدہ کہا ہے، یعنی سین پر زبر روایت کی ہے۔''

فوائد :......اس حدیث میں سجدہ کی فضیلت کا بیان ہے کہ ہر سجدہ پر نمازی کا ایک درجہ بلند ہوتا اور ایک گناہ مٹتا ہے، اور کثرت سجود سے بلندی درجات میں اضافہ ہوتا اور گناہوں میں مسلسل کمی ہوتی ہے۔ نیز اس حدیث سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ سجود کی کثرت طول قیام سے افضل ہے البتہ نوافل کی ادائیگی شریعت کے دائرہ میں رہ کر کی جائے۔

١١ ..... بَابُ فَضْلِ الصُّبْحِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ
صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت

٣١٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ، نَا قَيْسٌ ، قَالَ.........

(٣١٦) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه: ٤٨٨۔ سنن ترمذی: ٣٨٨۔ سنن النسائی: ١١٣٩۔ سنن ابن ماجه: ١٤٢٣.

(٣١٧) صحيح البخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة العصر: ٥٧٣،٥٥٤ یہ تفصیلی روایت ہے۔ صحيح مسلم: ٦٣٣۔ سنن ترمذی ٢٥٥١۔ سنن ابن ماجه: ١٧٧۔ الصحيحه: ٣٠٥٦۔ ابن حبان: ٧٤٠١،٧٣٩٩.

قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ :كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا.

''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: اگر تم طاقت رکھو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز (نماز فجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز (نماز عصر) سے مغلوب نہ ہو جاؤ۔ (تو انہیں بروقت ضرور ادا کر لینا۔)''

فوائد:......

۱۔ ان احادیث میں نماز فجر اور نماز عصر کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے کہ ان نمازوں میں دن رات کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں، نیز یہ اوقات انتہائی بابرکت ہیں کہ ان اوقات کی قدر کرنے والا اور ان نمازوں کا خاص اہتمام کرنے والا گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور جنت کا وارث ٹھہرتا ہے۔

۲۔ حافظ ابن حجر بیان کرتے ہیں ان (احادیث) میں اشارہ ہے کہ یہ دونوں نمازیں (نماز فجر وعصر) انتہائی عظمت کی حامل نمازیں ہیں کیونکہ ان نمازوں میں فرشتوں کے دونوں گروہ حاضر ہوتے ہیں، جبکہ دیگر نمازوں میں فرشتوں کے ایک گروہ کی حاضری ہوتی ہے۔ نیز ان احادیث میں فجر اور عصر کے وقت کی عظمت کا بیان ہے اور احادیث میں یہ وارد ہے کہ نماز فجر کے بعد رزق کی تقسیم ہوتی ہے اور دن کے آخری وقت میں اعمال بلند کیے جاتے ہیں، چنانچہ جو شخص ان اوقات میں طاعت وعبادت میں مشغول ہو اس کے رزق وعمل میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔

(فتح الباری: ۲/ ۵۰)

۳۱۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى وَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ ....

عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمَّارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ . وَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: وَ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .

''حضرت ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھی اللہ تعالیٰ اسے آگ پر حرام کر دیتے ہیں۔ اہل بصرہ میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔''

(۳۱۸) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظة علیهما: ٦٣٤۔ سنن النسائی: ٤٧١۔ سنن ابی داود: ٤٢٧۔ مسند احمد: ١٧٥٨٠۔

۳۱۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الضَّبِيُّ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ..........

عَمَّارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَن يَّلِجَ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا .

''حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہرگز جہنم کی آگ میں داخل نہیں ہوگا جس نے سورج طلوع ہونے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھی۔''

۳۲۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا شَيْبَانُ، نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ..........

عَمَّارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَنْ يَّلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبِهَا . فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ بِأَنَّكَ سَمِعْتَهُ .

''حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ فرما رہے تھے: کوئی شخص ہرگز آگ میں داخل نہیں ہوگا جس نے سورج طلوع ہونے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کی۔'' تو ان کے پاس اہل بصرہ میں سے ایک آدمی آیا تو اس نے کہا: کیا آپ نے یہ فرمان رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، تو اس نے کہا: اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ نے (اس فرمان کو) رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔''

۱۲ ..... بَابُ ذِكْرِ اجْتِمَاعِ مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةِ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ جَمِيْعًا، وَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِمَنْ شَهِدَ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيْعًا

نماز فجر اور نماز عصر میں رات اور دن کے فرشتوں کے اکٹھے ہونے اور دونوں نمازوں میں اکٹھے حاضر ہونے والوں کے لیے فرشتوں کی دعا کا بیان

۳۲۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

(۳۱۹) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما: ٦٣٤۔ سنن النسائي: ٤٧١۔ سنن ابي داود: ٤٢٧۔ مسند احمد: ١٧٦٨٠۔ وابن حبان: ١٧٣٤، ١٧٣٧۔

(۳۲۰) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما: ٦٣٤۔ سنن النسائي: ٤٧١۔ سنن ابي داود: ٤٢٧۔ مسند احمد: ١٧٥٨٠۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ ، فَإِذَا كَانَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ فَشَهِدُوْا مَعَكُمُ الصَّلَاةَ جَمِيْعاً ، ثُمَّ صَعِدَتْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ ، وَمَكَثَتْ مَعَكُمْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ - وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ - مَا تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ يَصْنَعُوْنَ ؟ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ، وَتَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّوْنَ . فَإِذَا كَانَ صَلَاةُ الْعَصْرِ ، نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ فَشَهِدُوْا مَعَكُمُ الصَّلَاةَ جَمِيْعاً ، ثُمَّ صَعِدَتْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ ، وَمَكَثَ مَعَكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ . قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ - وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ - فَيَقُوْلُ: مَا تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ يَصْنَعُوْنَ ؟ قَالَ ، فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ، وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ . قَالَ: فَحَسِبْتُ أَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ: فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو تمہارے پاس آگے پیچھے آتے رہتے ہیں۔ پھر جب نماز فجر کا وقت ہوتا ہے تو دن کے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ تمہارے ساتھ اکٹھے نماز میں حاضر ہوتے ہیں پھر رات کے فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں۔ اور دن کے فرشتے تمہارے ساتھ رہ جاتے ہیں، تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے بخوبی واقف ہے، تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا ہے؟ فرمایا کہ وہ جواب دیتے ہیں: ہم آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم نے انہیں نماز ادا کرتے ہوئے چھوڑا ہے۔ پھر جب نماز عصر کا وقت ہوتا ہے تو رات کے وقت فرشتے نازل ہوتے ہیں اور تمہارے ساتھ اکٹھے نماز ادا کرتے ہیں، پھر دن کے فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور رات کے فرشتے تمہارے ساتھ رہ جاتے ہیں۔ فرمایا: تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ انہیں بخوبی جانتا ہے، وہ فرماتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا ہے؟ فرمایا کہ میرا خیال ہے وہ کہتے ہیں: تو (اے اللہ) انہیں قیامت کے دن معاف فرما دینا۔''

٣٢٢- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ ، نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ - وَهُوَ الْأَعْمَشُ - عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَجْتَمِعُ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے

(٣٢١) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتی الصبح والعصر، والمحافظة علیهما: ٦٣٢- یہاں اس کا ایک جزء ہے مکمل نہیں ہے۔ صحیح البخاری: ٥٥٥- سنن النسائی: ٤٨٥- مسند احمد: ٧٧٧٢- صحیح الترغیب: ٤٦٣- الصحیحه: ٣٦١٨- وابن حبان: ١٧٣٣،٢٠٥٨۔

(٣٢٢) صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب فضل صلاة العصر: ٥٥٥ اس میں یتعاقبون فیکم کے الفاظ ہیں۔ مسند احمد: ٨٧٨٧- الفتح الربانی: ٢/٢٢١۔

مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَتَصْعَدُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَتُثْبَتُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ فَتَصْعَدُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَتُثْبَتُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ. فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ أَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ.

ہیں کہ آپ نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں۔ نماز فجر میں جمع ہوتے ہیں تو رات کے فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور دن کے فرشتے ٹھہر جاتے ہیں۔ اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں تو دن کے فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں تو ان سے ان کا رب سوال کرتا ہے تم نے میرے بندوں کو کیسے چھوڑا؟ تو وہ کہتے ہیں: ہم ان کے پاس آئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز ادا کر رہے تھے۔ لہٰذا تو انہیں قیامت کے روز معاف فرما دینا۔"

۱۴۳ ..... بَابُ ذِكْرِ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ

نماز پنجگانہ کے اوقات کا بیان

۳۲۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحُسَيْنِ وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانِ الْوَاسِطِيُّ وَمُوْسَى بْنُ خَاقَانَ الْبَغْدَادِيُّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ - وَهُوَ ابْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقُ - وَهٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ، نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ..........

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ. فَقَالَ: صَلِّ مَعَنَا. فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ، وَقَالَ: وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ نَقِيَّةٌ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الْفَجْرَ بِغَلَسٍ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَمَرَ

"حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ سے نمازوں کے وقت کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا: ہمارے ساتھ نماز پڑھو (تمہیں وقت معلوم ہو جائے گا) پھر جب سورج ڈھل گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی، اور کہا کہ آپ نے عصر کی نماز ادا کی جبکہ سورج بلند اور صاف و روشن تھا، اور سورج غروب ہونے پر نماز مغرب ادا کی، اور نماز عشاء شفق

(۳۲۳) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب اوقات الصلوات الخمس: ۶۱۳۔ سنن ابن ماجہ: ۶۶۷۔ مسند احمد: ۲۱۸۷۷۔ وابن حبان: ۱۴۹۰، ۱۵۲۳۔ صحیح ابی داؤد: ۴۲۳۔

بِلَالًا فَأَذَّنَ الظُّهْرَ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ أَخَّرَ فَوْقَ الَّذِي كَانَ ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا . ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ ؟ قَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ أَجِدْ فِي كِتَابِي عَنِ الزَّعْفَرَانِيِّ: الْمَغْرِبَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي .

غائب ہونے پر ادا کی، اور نماز فجر اندھیرے میں ادا کی، پھر جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی اذان دی اور اسے ٹھنڈا کیا تو خوب ٹھنڈا کیا۔ اور آپ نے اسے حکم دیا تو انہوں نے نماز عصر کی اقامت کہی جبکہ سورج زندہ (خوب روشن) تھا آپ نے کل سے زیادہ تاخیر سے ادا کی، اور آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے سرخی غائب ہونے سے پہلے نماز مغرب کی اقامت کہی، اور آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے تہائی رات گزرنے پر عشاء کی نماز قائم کی اور آپ کے حکم سے انہوں نے نماز فجر کو روشنی میں قائم کیا، پھر آپ نے فرمایا: نماز کے وقت کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: میں موجود ہوں، اے اللہ کے رسول ۔ آپ نے فرمایا: تمہاری نمازوں کے اوقات اس کے درمیان ہیں جو تم نے (دو دن میں) دیکھا ہے۔امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں نے اپنی کتاب میں زعفرانی سے یہ الفاظ نہیں پائے: ”مغرب دوسرے دن میں۔“

۳۲٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ....

بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَوَاقِيتِ . لَمْ يَزِدْنَا بُنْدَارٌ عَلَى هٰذَا . قَالَ بُنْدَارٌ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي دَاوُدَ ، فَقَالَ: صَاحِبُ هٰذَا الْحَدِيثِ يَنْبَغِي أَنْ يُكَبَّرَ عَلَيْهِ . قَالَ بُنْدَارٌ: فَمَحَوْتُهُ مِنْ كِتَابِي . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَنْبَغِي أَنْ يُكَبَّرَ عَلَى أَبِي دَاوُدَ حَيْثُ غَلَطَ . وَأَنْ

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اوقات نماز کے متعلق روایت بیان کرتے ہیں۔ بندار نے ہمیں اس سے زیادہ روایت بیان نہیں کی ۔ بندار کہتے ہیں: میں نے اسے ابوداؤد سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا:” اس روایت کے راوی پر نماز جنازہ پڑھی جانی چاہیے۔“ بندار کہتے ہیں: تو میں نے اس روایت کو اپنی کتاب سے مٹا دیا۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: ابوداؤد

(۳۲٤) صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب اوقات الصلوات الخمس: ۶۱۳، ۱۷۷۔ سنن ترمذی: ۱۵۲۔ سنن ابن ماجہ: ۶۶۷۔ مسند احمد: ۲۱۸۷۷۔

يُضْرَبَ بُنْدَارٌ عَشَرَةً ، حَيْثُ مَحَا هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ كِتَابِهِ . حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ أَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ غَلَطَ أَبُوْ دَاوُدُ وَغَيْرُ بُنْدَارٍ . هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ أَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِخَبَرِ حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ ، مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، نَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ عَنْ شُعْبَةَ بِالْحَدِيْثِ تَمَامِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ رَادٌّ عَلٰى زَعْمِ الْعِرَاقِيِّيْنَ أَنَّ الْمُقِرَّ عِنْدَ الْحَاكِمِ أَنَّ لِفُلَانٍ عَلَيْهِ مَا بَيْنَ دِرْهَمٍ إِلٰى عَشَرَةِ دَرَاهِمَ ، أَنَّ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ . فَجَعَلُوْا هٰذَا الْمُحَالَ مِنَ الْمَقَالِ بَاباً طَوِيْلًا ، فَرَعُوْا مَسَائِلَ عَلٰى هٰذَا الْخَطَاِ ، وَقَوَّدَ مَقَالَتَهُمْ يُوْجِبُ أَنَّ جِبْرِيْلَ صَلّٰى بِالنَّبِيِّ ﷺ فِي الْيَوْمَيْنِ وَاللَّيْلَتَيْنِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي غَيْرِ مَوَاقِيْتِهَا ، لِأَنَّ قَوَّدَ مَقَالَتَهُمْ أَنَّ أَوْقَاتَ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ الْوَقْتِ الْأَوَّلِ وَالْوَقْتِ الثَّانِي . وَأَنَّ الْوَقْتَ الْأَوَّلِ وَالثَّانِي خَارِجَانِ مِنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ كَزَعْمِهِمْ أَنَّ الدِّرْهَمَ وَالْعَشَرَةَ خَارِجَانِ مِمَّا أَقَرَّ بِهِ الْمُقِرُّ وَأَنَّ الثَّمَانِيَةَ هُوَ بَيْنَ دِرْهَمٍ إِلٰى عَشَرَةٍ . قَدْ أَمْلَيْتُ مَسْأَلَةً طَوِيْلَةً مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ .

حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ أَيْضاً عَنْ عَلْقَمَةَ غَلَطَ أَبُوْدَاوُدَ وَغَيْرُ بُنْدَارٍ .

پر نماز جنازہ پڑھی جانی چاہیے کیونکہ انہوں نے غلطی کی ہے۔اور بندار کو یہ حدیث اپنی کتاب سے مٹانے کی وجہ سے دس کوڑے مارے جانے چاہئیں۔ یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ ثوری نے بھی علقمہ سے روایت کیا ہے ابوداؤد نے غلطی کھائی ہے اور بندار نے اس کو تبدیل کر دیا ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اسے ثوری نے بھی علقمہ سے روایت کیا ہے۔ امام ابوبکر حرمی بن عمارہ کی سند سے مکمل حدیث بیان کرتے ہیں۔امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث عراقیوں کے اس دعویٰ کی تردید کرتی ہے کہ حاکم کے پاس کوئی شخص یہ اقرار کر لے کہ فلاں شخص کے اس پر ایک سے دس درہم تک واجب ہیں تو اس پر آٹھ درہم واجب ہوں گے۔ اس طرح انہوں نے اس محال بات کو طویل باب کی شکل دے دی ہے۔ اور اس غلط حکم پر بے شمار فرعی مسائل کی بنیاد رکھی ہے۔ ان کے اس قول سے یہ واجب ہوتا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو دو دن اور دو راتیں پانچوں نمازیں ان کے اوقات کے بغیر پڑھائیں۔ کیونکہ ان کے قول کا لازم یہ ہے کہ نمازوں کے اوقات پہلے اور دوسرے وقت کے درمیان ہیں اور پہلا اور دوسرا وقت نماز کے وقت سے خارج ہے جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے کہ حاکم کے سامنے، ایک اور دس درہم، اقرار کرنے والے کے اقرار سے خارج ہیں اور آٹھ درہم، ایک اور دس درہم کے درمیان ہے۔ میں اس قسم کا طویل مسئلہ املاء کروا چکا ہوں۔

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ أَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ

فوائد :......ان احادیث میں فرض نمازوں کے اوقات کا بیان ہے اور ہر نماز کے اول آخر دو وقت ہیں جن میں نماز پڑھنا مشروع اور ان اوقات میں پڑھی جانے والی نماز ادا ہوتی ہے اور نماز کا وقت نکل جانے کی صورت میں وہ نماز قضا ہوگی، ادا نہیں ہوگی۔

چنانچہ نماز فجر کا اول وقت صبح صادق طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے اور آخری وقت طلوع آفتاب سے قبل تک ہے، ان اوقات میں نماز فجر پڑھنا مشروع ہے۔ البتہ اول وقت میں نماز پڑھنا افضل ومستحب اور آخری وقت میں نماز پڑھنا بہر صورت جائز ہے اور طلوع آفتاب کی صورت میں نماز فجر کی ادا کا وقت ختم ہو جاتا ہے اس کے بعد نماز قضا ہوگی۔ نماز ظہر کا وقت زوال آفتاب کے معاً بعد شروع ہوتا ہے اور نماز ظہر کی ادا کا وقت نماز عصر، راجح مذہب کے مطابق جب ہر چیز کا سایہ اس کا مثل ہو جانے، تک ہے۔ ان اوقات میں نماز ظہر ادا کرنا جائز ہے۔ نماز عصر کا وقت (نماز ظہر کے اختتام پر) یعنی جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہو جائے، شروع ہوتا ہے اور غروب آفتاب تک جاری رہتا ہے۔ شافعیہ کہتے ہیں، نماز عصر کے پانچ اوقات ہیں: (۱) فضیلت کا وقت (۲) مختار وقت (۳) بلاکراہت جواز کا وقت (۳) جواز مع کراہت کا وقت (۴) وقت عذر۔

چنانچہ نماز عصر کا اول وقت افضل وقت ہے، اور اول وقت سے لے کر ہر چیز کا سایہ دومثل ہونے تک نماز عصر کا مختار وقت ہے، سورج کے زرد ہونے تک جواز کا وقت، سورج کے زرد ہونے سے لے کر غروب آفتاب تک کا وقت جواز مع کراہت کا وقت ہے۔ اور بارش یا سفر کی وجہ سے ظہر وعصر کو یکجا کرنے کی صورت میں نماز ظہر کے ساتھ نماز عصر ظہر کے وقت میں جمع کرنا نماز عصر کا وقت عذر ہے۔ (نووی: ۵/ ۱۰۹)

نماز مغرب کا وقت غروب آفتاب سے لے کر غروب شفق (سرخی غائب ہونے) تک ہے اور نماز عشا کا وقت غروب شفق سے لے کر نصف شب تک محیط ہے۔

۱۴ ..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ فَرْضَ الصَّلَاةِ كَانَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ ، كَمَا هِيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأُمَّتِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی مکرم محمد ﷺ سے پہلے انبیاء کرام پر پانچ نمازیں فرض تھیں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کی امت پر فرض ہیں

وَأَنَّ أَوْقَاتَ صَلَوَاتِهِمْ كَانَتْ أَوْقَاتَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ ﷺ وَأُمَّتِهِ

اور ان کی نمازوں کے اوقات بھی نبی اکرم ﷺ اور آپ کی امت کے نمازوں کے اوقات والے تھے۔

۳۲۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، أَخْبَرَنَا مُغِيْرَةُ ـ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ـ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ـ وَهُوَ ابْنُ عَيَّاشِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ الزُّرَقِيُّ ـ ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، نَا سُفْيَانُ ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ ، قَالَ وَكِيْعٌ: عَنِ الزُّرَقِيِّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَّنِي جِبْرِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ ، فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ قَدْرَ الشِّرَاكِ ، وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ . وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ، وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حُرِّمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى بِيَ الْغَدَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ، وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ، وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ ، وَصَلَّى بِيَ الْغَدَاةَ بَعْدَ مَا أَسْفَرَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ: الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ . هٰذَا وَقْتُكَ وَوَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَكَ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَةَ . وَفِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کے پاس مجھے دو دفعہ امامت کروائی، تو انہوں نے مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج تسمے کے برابر ڈھل گیا۔ اور عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزے دار نے روزہ کھول لیا۔ اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب سرخی غائب ہو گئی۔ اور فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزے دار پر کھانا پینا حرام ہو گیا۔ اور دوسرے دن مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ اور عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس سے دگنا ہو گیا، اور نماز مغرب اس وقت پڑھائی جب روزے دار نے روزہ افطار کر لیا، اور عشاء کی نماز تہائی رات گزرنے پر پڑھائی۔ اور صبح کی نماز روشنی ہونے کے بعد پڑھائی۔'' پھر میری طرف متوجہ ہوئے تو کہا: اے محمد (ﷺ) نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ یہ آپ کا وقت اور آپ سے پہلے انبیائے کرام (کی نماز) کا وقت ہے۔'' یہ احمد بن عبدہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ وکیع کی راویت میں حکیم بن حکیم

(۳۲۵) اسناده حسن صحیح: سنن الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی مواقیت الصلاة عن النبی: ۱۴۹۔ سنن ابی داود: ۳۹۳۔ مسند احمد: ۱/۳۳۳۔ ومصنف عبدالرزاق: ۳۰۸۲۔ من طریق عن نافع بن جبیر۔ به.

. يَزْدَادُ كَلَامُ الْإِمَامِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي اٰخِرِ الْبَابِ الَّذِي تَقْدُمُهُ إِلٰى اٰخِرِ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ .

بن عباد بن حنیف ہے۔ امام رحمہ اللہ کے کلام جیسے وہ اس باب کے آخر پر ذکر کر چکے ہیں اسے اس مقام پر لکھا جائے گا ان شاء اللہ۔ (یعنی امام صاحب کا گزشتہ تبصرہ اس جگہ درج کیا جائے گا۔)

فوائد :......ابن عربی کہتے ہیں: اس حدیث سے یہ وہم ہوتا ہے کہ پانچ نمازیں انہیں مذکورہ واقعات میں گذشتہ انبیاء کے لیے بھی مشروع تھیں جب کہ یہ حقیقت نہیں ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جیسے آپ کے لیے ہر نماز کے اول وآخر دو وقت مشروع ہیں، اسی طرح گذشتہ انبیاء پر نمازوں کے وقت میں وسعت اور ان کا بھی اول وآخر وقت تھا۔ ورنہ نماز پنجگانہ ان مخصوص اوقات میں فقط اس امت کا خاصہ ہے اگرچہ گذشتہ امتیں بعض نمازوں اور بعض اوقات میں اس امت سے مماثلت رکھتی رہی ہیں۔ (تحفة الاحوذی : ١/ ٣٣٨)

١٥ ..... بَابُ ذِكْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ لِلْمَعْذُوْرِ

عذر والے شخص کی نماز کے وقت کا بیان

٣٢٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، بُنْدَارٌ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمُ الصُّبْحَ فَهُوَ وَقْتٌ إِلٰى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْأَوَّلِ ، فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَهُوَ وَقْتٌ إِلٰى أَنْ تُصَلُّوْا الْعَصْرَ ، فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَهُوَ وَقْتٌ إِلٰى أَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ ، فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَهُوَ وَقْتٌ إِلٰى أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ ، فَإِذَا غَابَ الشَّفَقُ فَهُوَ وَقْتٌ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ .

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو اس کا وقت باقی ہے یہاں تک کہ سورج کی پہلی کرن نکل آئے، پھر جب تم ظہر کی نماز پڑھ لو تو اس کا وقت عصر کی نماز ادا کرنے تک باقی ہے۔ پھر جب تم عصر کی نماز پڑھ لو تو سورج زرد ہونے تک اس کا وقت باقی ہے۔ پھر جب سورج غروب ہو جائے تو وہ (نماز مغرب کا) وقت ہے۔ یہاں تک کہ سرخی غائب ہو جائے۔ پھر جب سرخی غائب ہو جائے تو وہ نصف رات تک (نماز عشاء کا) وقت ہے۔

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ٣٢٣ کے تحت ملاحظہ کریں۔

(٣٢٦) صحيح مسلم، كتاب المساجد مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس : ٦١٢، ١٧١٠۔ وابن حبان : ١٤٧١.

١٦ ..... بَابُ اِخْتِيَارِ الصَّلَاةِ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا ، يُذْكَرُ خَبَرٌ لَفْظُهُ لَفْظٌ عَامٌ مُرَادُهُ خَاصٌّ

اوّل وقت میں نماز ادا کرنا پسندیدہ ہے، اس سلسلے میں مذکورہ حدیث کا بیان جس کے الفاظ عام اور اس کی مراد خاص ہے

٣٢٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا بَنْدَارُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعِيْزَارِ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا .

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: نماز اول وقت میں (ادا کرنا افضل ہے)۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اول وقت پر نماز پڑھنا افضل عمل ہے، لیکن یہ افضلیت تمام نمازوں میں ثابت نہیں، بلکہ کچھ نمازوں مثلاً نماز عشاء اور سخت گرمی میں نماز ظہر کو موخر کرنا مستحب فعل ہے۔

١٧ ..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: الصَّلَاةُ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا ، بَعْضَ الصَّلَاةِ دُوْنَ جَمِيْعِهَا ، وَبَعْضَ الْأَوْقَاتِ دُوْنَ جَمِيْعِ الْأَوْقَاتِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان مبارک ''نماز اول وقت میں ادا کرنا افضل ہے'' سے آپ کی مراد سب نمازوں کی بجائے کچھ نمازیں اور سب اوقات کی بجائے کچھ اوقات ہیں

إِذْ قَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِتَبْرِيْدِ الظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ ، وَقَدْ أَعْلَمَ أَنَّ لَوْلَا ضَعْفَ الضَّعِيْفِ وَسَقْمَ السَّقِيْمِ لَأَخَّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے شدید گرمی میں نماز ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کی خبر دی ہے اور یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ اگر کمزور شخص کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو آپ نماز عشاء کو آدھی رات تک موخر فرما دیتے۔

٣٢٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا بَنْدَارُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُهُ.........

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ ، قَالَ: أَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے

---

(٣٢٧) صحيح البخارى، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل الصلاة لوقتها : ٥٢٧۔ یہاں علی وقتها کے الفاظ ہیں۔ صحيح مسلم: ٨٥۔ سنن الترمذى: ١٧٣۔ مسند احمد: ٣٧٧٦۔ موارد الظمآن: ٢٨٠۔ البيهقى فى الكبرىٰ: ١/٤٣٤۔ وابن حبان: ١٤٧٣، ١٤٧٧.

(٣٢٨) صحيح البخارى، كتاب مواقيت الصلاة، باب الابراد بالظهر فى شدة الحر: ٥٣٥۔ صحيح مسلم: ٦١٦۔ سنن الترمذى: ١٥٨۔ سنن ابى داود: ٤٠۔ مسند احمد: ٢٠٥٥٣.

اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَبْرِدْ أَبْرِدْ ـ أَوْ قَالَ: انْتَظِرْ اِنْتَظِرْ ـ ، فَقَالَ: إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ . قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ .

مؤذن نے ظہر کی اذان کہی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈا کرو، ٹھنڈا کرو۔ یا فرمایا: انتظار کرو، انتظار کرو، پھر فرمایا: بے شک گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے لہٰذا جب گرمی شدید ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کر لو۔'' حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: '' (لہٰذا ہم نے نماز ظہر اس وقت ادا کی) جب ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھ لیا۔''

فوائد :......۱۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جمہور علماء کہتے ہیں: سخت گرمی میں نماز ظہر کو موخر کرنا کہ ظہر کا وقت ٹھنڈا ہو جائے اور گرمی کا زور ٹوٹ جائے مستحب عمل ہے۔ بعض علماء نے اس حکم کو، نماز باجماعت میں حاضرین کے ساتھ خاص کیا ہے اور منفرد کا سخت گرمی میں اول وقت پر نماز پڑھنا افضل قرار دیا ہے، اکثر مالکیہ کا اور شافعی کا بھی یہی مذہب ہے، البتہ شافعی نے یہ حکم گرم علاقوں سے خاص کیا ہے۔ (فتح الباری: ۲۲، ۲۳)

عبدالرحمٰن مبارکپوری کہتے ہیں: اس بارے جمہور علماء کا موقف راجح ہے۔ (تحفة الاحوذی: ۱/ ۳۲۵)

۲۔ اگر سخت گرمی نہ ہو تو نماز ظہر کو اول وقت پر پڑھنا افضل ہے۔ نیز سخت گرمی کی صورت میں نماز ظہر کو ظہر کے آخری وقت تک موخر کیا جا سکتا ہے، نماز عصر میں داخل ہونا جائز نہیں، نیز ابراد سے مراد یہ ہے کہ اتنی تاخیر کی جائے کہ دیواروں اور درختوں کے سائے پھیل جائیں اور ان میں چل کر مساجد تک پہنچنا آسان ہو جائے ورنہ سخت گرمیوں میں گرمی کا زور تو نماز عصر کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔

۳۲۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيِّ وَ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَةَ الضَّبِّيِّ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ ـ وَهُوَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلَاةِ ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب گرمی سخت ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈا کر کے (پڑھو) کیونکہ گرمی کی سختی جہنم کی بھاپ سے ہے۔''

۳۳۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بَنْدَارُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ـ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ـ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ....

(۳۲۹) صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب الابراد بالظهر فی شدة الحر: ۵۳۶۔ صحیح مسلم: ۶۱۷۔ سنن ابی داود: ۴۰۲۔ سنن الترمذی: ۱۵۷۶۔ مسند احمد: ۲۰۵۵۳.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوا الصَّلَاةَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بلا شبہ گرمی کی سختی جہنم کی بھاپ سے ہے، شدید گرمی میں نماز کو ٹھنڈا کر کے ادا کرو۔''

۳۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيَّ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَبْرِدُوْا الظُّهْرَ فِي الْحَرِّ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: گرمی میں نمازِ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔''

۱۸ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

عصر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے

۳۳۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمَخْزُوْمِيِّ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ . قَالَ أَحْمَدُ: فِي حُجْرَتِهَا . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: الظُّهُوْرُ عِنْدَ الْعَرَبِ يَكُوْنُ عَلَى مَعْنَيَيْنِ . أَحَدُهُمَا أَنْ يَظْهَرَ الشَّيْءُ حَتَّى يُرٰى وَيَتَبَيَّنَ فَلَا خِفَاءَ . وَالثَّانِي أَنْ يَغْلِبَ الشَّيْءُ عَلَى الشَّيْءِ . كَمَا يَقُوْلُ الْعَرَبُ ظَهَرَ فُلَانٌ عَلَى فُلَانٍ . وَظَهَرَ جَيْشُ فُلَانٍ عَلَى جَيْشِ فُلَانٍ ،

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جبکہ سورج میرے حجرے میں چمکتا تھا (دھوپ موجود ہوتی تھی) سایہ پھیلا نہیں ہوتا تھا۔'' احمد کہتے ہیں: ''فی حجرتها'' یعنی سایہ ان کے حجرے میں پھیلا نہیں ہوتا تھا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل عرب کے نزدیک ظہور کے دو معنی ہیں۔ ایک معنی یہ ہے کہ ایک چیز ظاہر ہو جائے حتیٰ کہ وہ دکھائی دے اور واضح ہو جائے اس میں کوئی پوشیدگی نہ رہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ ایک چیز دوسری پر غالب آ جائے۔ جیسا کہ عرب کہتے ہیں: فلاں فلاں شخص پر

(۳۳۰) صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب الابراد بالظهر فی شدۃ الحر: ۵۳۴،۵۳۳۔ وابن ماجه: ۶۸۱۔ مسند احمد: ۲۰۵۵۳۔

(۳۳۱) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۱۱۰۶۶۔ مجمع الزوائد: ۳۰۷/۱۔

(۳۳۲) صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت العصر: ۵۴۴،۵۲۲۔ صحیح مسلم۔ ۶۱۱۔ وابن حبان: ۱۵۱۹،۱۴۴۷۔ مسند احمد: ۲۲۹۶۶۔

أَيْ غَلَبَهُمْ . فَمَعْنَى قَوْلِهَا: لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ: أَيْ لَمْ يَتَغَلَّبِ الْفَيْءُ عَلَى الشَّمْسِ فِي حُجْرَتِهَا . أَيْ لَمْ يَكُنِ الظِّلُّ فِي الْحُجْرَةِ أَكْثَرَ مِنَ الشَّمْسِ حِيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ .

ظاہر ہو گیا ہے، اور فلاں کا لشکر فلاں کے لشکر پر ظاہر ہو گیا ہے یعنی ان پر غالب آ گیا ہے۔ لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فرمان "لم یظھر الفیْء بعد" کا مطلب یہ ہے کہ سایہ ان کے حجرے میں دھوپ پر غالب نہیں آیا تھا۔ یعنی نماز عصر کے وقت حجرے میں سایہ دھوپ سے زیادہ نہیں تھا۔"

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر اس کے اول وقت پر جب ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہو گیا تھا، جلد ادا کی تھی۔ (نووی: ۵/ ۸۰۸)

۲۔ عصر کی نماز اول وقت پر افضل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول بھی نماز عصر اول وقت پر پڑھنا تھا، لہٰذا حیلوں اور عذر تراشیوں سے قصداً نماز عصر کو مؤخر کرنا اور اسے دائمی معمول بنانا درست نہیں۔

۱۹ ..... بَابُ ذِكْرِ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى اِصْفِرَارِ الشَّمْسِ

نماز عصر کو سورج زرد ہونے تک موخر کرنے پر سخت وعید کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ ﷺ فِي خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَهُوَ وَقْتٌ إِلَى أَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ ، إِنَّمَا أَرَادَ وَقْتَ الْعُذْرِ وَالضَّرُوْرَةِ وَالنَّاسِيْ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ ، فَيَذْكُرُهَا قَبْلَ اِصْفِرَارِ الشَّمْسِ أَوْ عِنْدَهُ . وَكَذٰلِكَ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا ، وَقْتُ الْعُذْرِ وَالضَّرُوْرَةِ وَالنَّاسِيْ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَذْكُرُهَا ، وَقْتاً يُمَكِّنُهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَةً مِنْهَا قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ ، لَا أَنَّهُ أَبَاحَ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ غَيْرِ الْعُذْرِ وَالضَّرُوْرَةِ وَهُوَ ذَاكِرٌ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ أَنْ يُؤَخِّرَهَا حَتّٰى يُصَلِّيَ عِنْدَ اِصْفِرَارِ الشَّمْسِ ، أَوْ رَكْعَةً قَبْلَ الْغُرُوْبِ وَثَلَاثاً بَعْدَهُ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "پھر جب تم نماز عصر ادا کر لو تو سورج زرد ہونے تک اس کا وقت باقی رہتا ہے" اس سے آپ کی مراد عذر، ضرورت اور بھول جانے والے کے لیے نماز عصر کا وقت ہے کہ اسے سورج زرد ہونے سے پہلے یا زرد ہونے پر یاد آئے تو وہ نماز پڑھ لے۔ اسی طرح آپ کی مراد اس فرمان سے "جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے ایک رکعت نماز عصر سے پالی تو اس نے مکمل پالی" یہ ہے کہ یہ عذر، ضرورت اور نماز عصر بھول جانے والے کے لیے وقت ہے کہ جب اسے یاد آئے اس کے لیے (سورج غروب ہونے سے پہلے) ایک رکعت پڑھنا ممکن ہو تو وہ پڑھ لے۔ آپ کی مراد یہ نہیں ہے کہ آپ نے بغیر کسی عذر، ضرورت اور نماز عصر کو یاد رکھنے والے کے لیے جائز قرار دے دیا ہے کہ وہ نماز عصر کو موخر کر لے حتیٰ کہ سورج زرد ہونے پر ادا کرے یا سورج غروب ہونے سے پہلے ایک رکعت ادا کرے اور تین رکعات غروب آفتاب کے بعد ادا کرے۔"

۳۳۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرِ السَّعْدِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ۔ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ۔..........

حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَعْقُوْبَ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ ، حَتّٰى انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ . قَالَ: وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ . فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ ، قَالَ: صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ ؟ قُلْنَا لَهُ: إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ . قَالَ: فَصَلُّوْا الْعَصْرَ: فَقُمْنَا ، فَصَلَّيْنَا . فَلَمَّا انْصَرَفْنَا ، قَالَ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ ، يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ ، حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَي الشَّيْطَانِ ، قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعاً ، لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، نَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: بِهٰذَا نَحْوَهُ .

''حضرت علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب بیان کرتے ہیں کہ وہ نماز ظہر ادا کرنے کے بعد بصرہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر آئے، اور ان کا گھر مسجد کے پہلو میں تھا۔ پھر جب ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: تم نے نماز عصر پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم تو ابھی نماز ظہر ادا کر کے آئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: نماز عصر ادا کر لو۔ لہٰذا ہم اٹھے اور نماز (عصر) پڑھ لی، پھر جب ہم (نماز سے) فارغ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''یہ منافق کی نماز ہے۔ وہ بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جاتا ہے تو کھڑے ہو کر چار ٹھونگیں مار لیتا ہے، وہ اس میں بہت تھوڑا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔'' امام صاحب اپنے استاد یونس عبدالاعلیٰ کی سند سے حضرت علاء بن عبدالرحمان ہی سے مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کرتے ہیں۔''

۳۳۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُزَيْعٍ ، نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ أَبُوْ بَحْرٍ ، نَا شُعْبَةُ ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۔ يَعْنِي ابْنَ يَعْقُوْبَ ۔..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ، قَالَ ، وَسَمِعْتُ أَبَا مُوْسٰى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنّٰى ، يَقُوْلُ ، وَجَدْتُ فِي كِتَابِي بِخَطِّ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ یہ منافق کی نماز ہے، وہ انتظار کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے

(۳۳۳) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب التبکیر فی العصر: ۶۲۲۔ سنن الترمذی: ۱۶۰۔ سنن النسائی: ۵۱۱۔ سنن ابی داود: ۴۱۳۔ مسند احمد: ۱۱۵۶۱۔ الصحیحه: ۱۷۴۵۔ وابن حبان: ۲۵۹، ۲۶۱، ۲۶۳۔

(۳۳۴) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب استحباب التبکیر فی العصر: ۶۲۲۔ سنن ابی داود: ۴۱۳۔ سنن ترمذی: ۱۶۰۔ مسند احمد: ۳/۱۰۲۔ وغیرهم من طریق عن العلاء، به.

يَدِيْ فِيْمَا نَسَخْتُ مِنْ كِتَابٍ عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ، نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ، يَنْتَظِرُ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ، وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ - أَوْ عَلَى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ - قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعاً لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى. وَقَالَ ابْنُ بُزَيْعٍ: بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، أَوْ فِيْ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ. وَقَالَ، قَالَ شُعْبَةُ: نَقَرَهَا أَرْبَعاً لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا إِلَّا قَلِيْلًا.

دوسینگوں کے درمیان یا شیطان کے دوسینگوں پر ہوتا ہے تو کھڑا ہو جاتا ہے، اور چار ٹھونگیں مار لیتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرتا ہے۔'' یہ ابوموسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ابن بزیع کی روایت میں ہے: شیطان کے دوسینگوں کے درمیان یا شیطان کے دوسینگوں میں'' اور کہا کہ شعبہ کہتے ہیں:'' چار ٹھونگیں مار لیتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کو بہت تھوڑا یاد کرتا ہے۔''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث نماز عصر اول وقت پر جلد پڑھنے کی مشروعیت کی دلیل ہیں اور نماز عصر کا وقت ہر چیز کا سایہ مثل ہونے پر شروع ہوتا ہے۔

۲۔ **تِلْكَ صَلَاةُ المنافق**: اس میں نماز عصر بلا عذر موخر کرنے کی مذمت کا بیان ہے۔

۳۔ **فَنَقَر أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيْلًا.** انتہائی سرعت سے نماز ادا کرنا کہ نماز میں خشوع، طمانیت اور اذکار مکمل نہ ہوں، قابل مذمت فعل ہے اور ٹھونگے مارنے سے مقصود حرکات میں عجلت ہے۔(نووی: ۱۲۳/۵)

۲۰ ..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَأْخِيْرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

بلا ضرورت نماز عصر کو موخر کرنے پر سخت وعید کا بیان

۳۳۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَا، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ

''حضرت سالم اپنے والد محترم (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس

(۳۳۵) صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب اثم من فاتته العصر: ۵۵۲۔ صحیح مسلم: ۶۲۶،۲۰۱۔ سنن ترمذی: ۱۷۵۔ سنن النسائی: ۵۱۲۔ سنن ابی داود: ۴۱۴۔ سنن ابن ماجه: ۶۸۵۔ مسند احمد: ۴۳۱۷۔ موطا امام مالك: ۱۸۔ سنن الدارمی: ۱۲۳۰۔ وابن حبان: ۱۴۶۷،۱۴۵۰۔

وَمَالُهُ . قَالَ مَالِكٌ: تَفْسِيْرُهُ ذِهَابُ الْوَقْتِ .

شخص کی نماز عصر فوت ہوگئی گویا اس کے اہل وعیال اور مال ہلاک ہو گئے۔ مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی تفسیر یہ ہے کہ وہ وقت نکل جانے پر نماز پڑھتا ہے۔

۲۱ ..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَكْبِيْرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي يَوْمِ الْغَيْمِ وَالتَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

بادل والے دن نماز عصر جلدی پڑھنے کا حکم ہے، اور نماز عصر کو ترک کرنے پر سخت وعید کا بیان

۳۳۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْدَاوُدَ ، نَا هِشَامٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ.........

أَبَا الْمَلِيْحِ الْهُذَلِيَّ حَدَّثَهُ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمِ غَيْمٍ ، فَقَالَ ، بَكِّرُوْا بِالصَّلَاةِ ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ أُحْبِطَ عَمَلُهُ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُوْ عَمَّارٍ ، نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ: بِهٰذَا مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ .

''حضرت ابوملیح ہذلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک ابر آلود دن میں جہاد میں تھے تو انھوں نے فرمایا: نماز (عصر) کو جلدی ادا کرلو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز عصر ترک کی اس کے عمل ضائع کر دیے جاتے ہیں۔'' امام صاحب حسین بن حریث کی سند مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کرتے ہیں کہ اس میں ان الفاظ کا فرق ہے۔ ''فقد حبط عملہ'' تو اس کے عمل رائیگاں گئے۔''

فوائد :......ان احادیث میں نماز عصر چھوڑنے اور ضائع کرنے کے بارے سخت وعید ہے لہٰذا کسی بھی صورت نماز عصر سے غفلت نہیں برتنی چاہیے اور بہرصورت نماز عصر کو وقت پر ادا کرنا چاہیے۔ حافظ ابن حجر بیان کرتے ہیں مذکورہ احادیث کی بہترین توجیہ یہ ہے کہ ان میں نماز عصر چھوڑنے کی سخت وعید ہے اور ظاہر معنی مراد نہیں ہے۔

(فتح الباری: ۲/ ٤٤)

۲۲ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيْلِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے

۳۳۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ

---

(۳۳٦) صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب من ترک العصر: ۵۹٤،۵۳۔ سنن النسائی: ٤۷٤۔ ابن ماجہ: ٦۹٤۔ صحیح الترغیب: ٤۷۸۔ الارواء ۲۵۵۔ وابن حبان: ۱٤٦۱،۱٤٦۸۔ مسند احمد: ۲۱۹٤۸۔

سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ نَأْتِيْ بَنِيْ سَلَمَةَ فَنُبْصِرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھتے تھے پھر ہم بنوسلمہ (کے محلے) میں آتے تو ہم تیر گرنے کی جگہوں کو دیکھ لیتے تھے۔''

۳۳۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ ، نَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّهُم كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ فَيَرٰى أَحَدُهُمْ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (صحابہ کرام) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھتے تھے پھر وہ (اپنے گھروں کو) لوٹتے تو ان میں سے کوئی شخص اپنے تیر کے گرنے کی جگہوں کو دیکھ لیتا تھا۔''

فوائد :...... یہ احادیث اس بات کے متقاضی ہیں کہ نماز مغرب اول وقت پر جلد ادا کی جائے کہ نماز سے فراغت کے بعد مغرب کی روشنی باقی ہو۔ (عون المعبود : ۲/ ۷۹)

۲۳..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَأْخِيْرِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ، وَإِعْلَامِ النَّبِيِّ ﷺ أُمَّتَهُ أَنَّهُمْ لَا يَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ، ثَابِتِيْنَ عَلَى الْفِطْرَةِ، مَا لَمْ يُؤَخِّرُوْهَا إِلَى اشْتِبَاكِ النُّجُوْمِ

نماز مغرب کو موخر کرنے پر سخت وعید کا بیان، اور نبی ﷺ کا اپنی امت کو بتانا کہ وہ ہمیشہ خیر و بھلائی کے ساتھ رہیں گے'' فطرت پر ثابت رہیں گے جب وہ نماز مغرب کو ستاروں کے جم گھٹے ہونے تک موخر نہیں کریں گے۔

۳۳۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ، قَالَا ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، ح وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ..........

عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُوْ أَيُّوْبَ غَازِيًا وَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ

''حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ایوب رضی اللہ عنہ جہاد کرتے ہوئے ہمارے پاس آئے جبکہ

(۳۳۷) اسناده صحيح: مسند احمد: ۳: ۲۸۲۔ رقم: ۱۵۰۳۴۔ ترقيم احمد شاكر، الارواء: ۲۵۶.

(۳۳۸) اسناده صحيح: سنن ابی داؤد، كتاب الصلاة، باب فی وقت المغرب: ۴۱۶۔ الفتح الربانی: ۲/۲۶۶.

(۳۳۹) اسناده حسن صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب فی وقت المغرب: ۴۱۸۔ مسند احمد: ۴/۱۴۷۔ من حديث محمد بن اسحاق بن يسار به والحاكم على شرط مسلم: ۱/ ۱۹۰،۱۹۱۔ ووافقه الذهبی.

يَـوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ ، فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ ، فَقَامَ إِلَيْـهِ أَبُـوْ أَيُّـوْبَ ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ يَا عُـقْبَةُ ؟ فَـقَالَ: شَغَلْنَا فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ مَا بِيْ إِلَّا أَنْ يَـظُـنَّ النَّاسُ إِنَّكَ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَـصْـنَـعُ هٰكَذَا . سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَـقُـوْلُ: لَا تَـزَالُ أُمَّتِيْ بِخَيْرٍ - أَوْ عَلَى الْـفِـطْـرَ ةِ - مَـا لَمْ يُؤَخِّرُوْا الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ الـنُّـجُـوْمُ . هٰـذَا لَـفْـظُ حَـدِيْـثِ الـدَّوْرَقِـيِّ وَقَـالَ الْـمُـؤَمِّـلُ وَالْفَضْلُ بْنُ يَـعْـقُـوْبَ ، أَمَـا سَـمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰـهِ ﷺ يَـقُوْلُ: لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ ، نَـا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَـنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَقَالَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَـزَالُ أُمَّتِـيْ بِخَيْرٍ - أَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ - مَا لَمْ يُـؤَخِّـرُوْا الْـمَـغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ قَالَ: بَلٰى .

ان دنوں مصر کے گورنر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تھے۔ تو انہوں نے مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کی، تو حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور فرمایا: اے عقبہ! یہ کونسی نماز ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم مشغول تھے (اس لیے تاخیر ہوگئی) تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے کوئی مشکل نہیں مگر لوگ یہ گمان کریں گے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح (نماز موخر) کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میری امت ہمیشہ خیرو بھلائی یا فرمایا: فطرت پر رہے گی، جب تک وہ نماز مغرب کو ستاروں کا جمگھٹا ہونے تک موخر نہیں کریں گے۔ یہ دورقی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ مؤمل اور افضل بن یعقوب کی روایت میں ہے: ''کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت ہمیشہ خیرو بھلائی پر رہے گی ......
امام ابوبکر محمد بن موسیٰ حرشی کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں ۔ اور کہا: ''کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت ہمیشہ خیرو بھلائی یا فطرت پر رہے گی جب تک وہ نماز مغرب کو ستاروں کا جمگھٹے ہونے تک موخر نہیں کریں گے'' تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں (میں نے سنا ہے)''

۳۴۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ زُرْعَةَ ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ..........

عَـنِ الْـعَـبَّـاسِ بْـنِ عَبْـدِ الْـمُـطَّلِبِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَـالَ: لَا يَزَالُ أُمَّتِيْ عَلَى الْفِطْرِ مَا

''حضرت عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: میری امت ہمیشہ فطرت پر

(۳۴۰) اسنادہ صحیح: کتاب الصلاۃ، باب وقت صلاۃ المغرب، البیهقی: ۴۴۸/۱۔ من حدیث ابراهیم بن موسیٰ بہ۔ الارواء: ۳۳/۳۔ المشکاۃ: ۶۰۹۔ سنن ابن ماجه: ۶۸۹۔ مسند احمد: ۲۲۴۳۴۔

لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ النُّجُومُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي قَوْلِهِ، لا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ النُّجُومُ، دَلالَةٌ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهُ فِي خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ إِنَّمَا أَرَادَ وَقْتَ الْعُذْرِ وَالضَّرُورَةِ. لا أَنْ يَعْتَمِدَ تَأْخِيرَ صَلاةِ الْمَغْرِبِ إِلٰى أَنْ تُقَرِّبَ غَيْبُوبَةُ الشَّفَقِ، لِأَنَّ اِشْتِبَاكَ النُّجُومِ يَكُونُ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ بِوَقْتٍ طَوِيلٍ يُمْكِنُ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ اشْتِبَاكِ النُّجُومِ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ رَكْعَاتٍ كَثِيرَةٍ، أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ.

رہے گی جب تک وہ نماز مغرب کو ستاروں کے جمگھٹے ہونے تک موخر نہ کریں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ کے فرمان ''میری امت ہمیشہ خیر و بھلائی کے ساتھ رہے گی جب تک وہ ستاروں کے باہم جڑ جانے تک نماز مغرب کو موخر نہ کریں'' میں یہ دلیل ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کی حدیث میں آپ کے اس فرمان ''نماز مغرب کا وقت شفق کی تیزی اور پھلاؤ ہونے تک رہتا ہے۔'' جمگھٹا شفق غائب ہونے سے بہت پہلے ہو جاتا ہے۔ ستاروں کے جم گھٹے کے بعد اور شفق کے غائب ہونے سے پہلے بہت سی رکعات، چار رکعات سے زیادہ ادا کی جا سکتی ہیں۔''

فوائد:......ابن اثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اشتباک النجوم سے مراد تمام ستاروں کا آسمان پر ظاہر ہونا اور جمگھٹا بنانا ہے اور یہ اندھیرا اچھا جانے سے کنایہ ہے۔ نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز مغرب کو جلد (یعنی اول وقت پر) ادا کرنا مستحب ہے۔ اور ستاروں کے جگمگا اٹھنے موخر کرنا مکروہ فعل ہے جب کہ رافضیوں نے اس سنت کے برعکس موخر اختیار کیا ہے اور انہوں نے ستاروں کے روشن ہونے تک نماز مغرب کے موخر کرنے کو مستحب قرار دیا ہے، لیکن احادیث الباب ان کے موقف کی تردید کرتی ہیں اور جن احادیث میں نماز مغرب کو سقوط شفق تک موخر کرنے کا بیان ہے ان میں یہ تاخیر بیان جواز کے لیے ہے (استحباب کے لیے نہیں) (عون المعبود: ۲/ ۸۰)

۲۴..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَسْمِيَةِ صَلاةِ الْمَغْرِبِ عِشَاءً: إِذِ الْعَامَّةُ أَوْ كَثِيرٌ مِنْهُمْ يُسَمُّونَهَا عِشَاءً

نماز مغرب کو عشاء کا نام دینا منع ہے، جبکہ عام لوگ یا اکثر لوگ اسے عشاء کا نام دیتے ہیں

۳۴۱ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ، قَالَ، قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ، نَا.........

(۳۴۱) صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب من كره ان يقال للمغرب العشاء: ٥٦٣ـ مسند احمد: ١٩٦٤٤.

عَبْدُ اللهِ الْمَزَنِيُّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ . قَالَ ، وَيَقُوْلُ الْأَعْرَابُ: هِيَ الْعِشَاءُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: عَبْدُ اللهِ الْمَزَنِيُّ هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ .

''حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز مغرب کے نام کے بارے میں اعرابی تم پر ہرگز غالب نہ آ جائیں۔فرماتے ہیں: اعرابی کہتے ہیں: وہ عشاء ہے۔امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں: عبداللہ مزنی، وہ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ ہیں۔

فوائد :......۱۔مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں: مغرب کو عشاء کہنا مکروہ ہے کیونکہ اللہ اور اس کے رسول کے دیئے ہوئے نام کو کسی کی رائے کی وجہ سے ترک نہیں کیا جا سکتا۔(شرح ابن بطال : ۳/ ۳۳٦)

۲۔ شوکانی بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کی رو سے مغرب کو عشاء سے موسوم کرنا ممنوع ہے جیسے دیہاتی لوگ مغرب کو عشاء سے موسوم کرتے تھے۔

چنانچہ اگر اس نام میں لوگ اعراب کے موافق ہو جاتے تو اس نام پر اعراب ان پر غالب آ جاتے، کیونکہ فریق مخالف فریقین میں سے جو فریق فریق ثانی کی طرف رجوع کرتا ہے تو رجوع کرنے والا مغلوب اور جس کی طرف اس نہی کی علت میں اختلاف ہے، چنانچہ ایک قول کے مطابق اس ممانعت کی علت مغرب اور عشاء کے التباس کا خوف ہے اور ایک قول کے مطابق نہی کی علت یہ ہے کہ مغرب کو عشاء سے موسوم کرنا حکم الٰہی کی مخالفت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اول نماز (مغرب کو) مغرب سے عشاء ثانیہ کو عشاء سے موسوم کیا ہے۔(نیل الاوطار: ۲/ ۱۰)

۲۵ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِذَا لَمْ يَخَفِ الْمَرْءُ الرِّقَادَ قَبْلَهَا

جب کسی آدمی کو نمازِ عشاء سے پہلے سو جانے کا خدشہ نہ ہو تو نمازِ عشاء کو موخر کرنا مستحب ہے

وَلَمْ يَخَفِ الْإِمَامُ ضُعْفَ الضَّعِيفِ وَسُقْمَ السَّقِيمِ فَتَفُوْتَهُمُ الْجَمَاعَةُ ، لِتَأْخِيرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ ، أَوْ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ حُضُوْرُ الْجَمَاعَةِ إِذَا أَخَّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ

نیز امام کو نماز عشاء موخر کرنے کی صورت میں کمزور شخص کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کا ڈر نہ ہو کہ ان کی نماز با جماعت فوت ہو جائے گی یا نماز موخر کرنے سے ان کے لیے جماعت میں حاضر ہونا مشکل ہو جائے گا تو نماز عشاء موخر کرنا مستحب ہے۔

۳۴۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ ، نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ مَرَّةً ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَخَّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمَاءُ يَقْطُرُ عَنْ رَأْسِهِ . وَهُوَ يَمْسَحُهُ عَنْ شِقَّيْهِ ، وَهُوَ يَقُوْلُ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوْا هٰذِهِ السَّاعَةَ . وَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَنَّهُ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِالْجَبَّارِ حِيْنَ جَمَعَ الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَقَالَ لَمَّا أَفْرَدَ خَبَرَ ابْنِ جُرَيْجٍ: أَنَّهُ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ ، وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوْا هٰذِهِ الصَّلَاةَ هٰذِهِ السَّاعَةَ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات نماز عشاء موخر کر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! نماز (پڑھا دیجیے) عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور آپ اپنی دونوں جانب سے پانی جھاڑ رہے تھے۔ اور آپ فرما رہے تھے: ''اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انہیں (یہ نماز) اسی وقت پڑھنے کا حکم دیتا۔ (ابن جریج اور عمر) دو میں سے کسی ایک نے یہ الفاظ روایت کیے کہ: یہی وقت ہے اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشکل و مشقت میں ڈال دوں گا۔'' یہ عبدالجبار کی حدیث کے الفاظ ہیں جب انہوں نے ابن جریج اور عمر بن دینار سے روایت کو جمع کر کے بیان کیا۔ اور جب ابن جریج کی روایت کو منفرد بیان کیا تو کہا: ''یہی وقت ہے کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا۔ احمد بن عبدہ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ میں مومنوں کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انہیں یہ نماز اسی وقت ادا کرنے کا حکم دیتا۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز عشاء کو اول وقت سے موخر کرنا افضل ہے جب کہ دیگر نمازیں اول وقت پر ادا کرنا افضل ہیں۔

۲۔ نماز عشاء کا مختار و مستحب وقت ایک تہائی رات گزرنے کا وقت ہے، نیز آپ کا ہمیشہ نماز کو اول وقت پر پڑھنا اس کی تاخیر کے افضل ہونے کے متعارض نہیں کیونکہ تاخیر میں حائل چیز امت کو مشقت پر ڈالنا تھا کہ کہیں تہائی رات

(۳۴۲) صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، با النوم قبل العشاء لمن غلب: ۷۲۳۹،۵۷۱۔ صحیح مسلم: ۲۲۵۔ سنن النسائی: ۵۳۱۔ سنن الدارمی: ۱۲۱۵۔

کا وقت نماز عشاء کے لیے فرض نہ کر دیا جائے۔ چونکہ اب یہ علت ختم ہو چکی ہے لہٰذا اگر نمازی حضرات با آسانی اس وقت نماز کا اہتمام کر سکتے ہوں تو اول تہائی رات کے وقت نماز عشاء پڑھنا افضل ہے لیکن جبراً نماز عشاء کو مؤخر کرنا درست نہیں۔

٣٤٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَنَادَاهُ عُمَرُ ، فَقَالَ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ . فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ: مَا يَنْتَظِرُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ . قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا مَنْ بِالْمَدِيْنَةِ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء کو مؤخر کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے با آواز آپ سے عرض کی: (حضور) عورتیں اور بچے سو گئے ہیں: تو آپ ان کی طرف تشریف لائے اور فرمایا: اہل زمین میں سے تمہارے سوا کوئی بھی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا۔ ''امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان دنوں صرف اہل مدینہ ہی نماز پڑھتے تھے۔''

٣٤٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كُنَّا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَلَا نَدْرِيْ أَيُّ شَيْءٍ شَغَلَهُ فِي أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ . فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ: إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلَاةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ . وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلٰى أُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ . ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلّٰى .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک رات نماز عشاء کے لیے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے تو آپ ہمارے پاس تہائی رات گزر جانے کے بعد تشریف لائے۔ اور ہمیں معلوم نہیں کہ کس چیز نے آپ کو آپ کے گھر والوں میں یا کسی اور کام میں مشغول کر دیا تھا۔ جب آپ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: بے شک تم اس نماز کا انتظار کر رہے ہو کہ تمہارے سوا کوئی مذہب والے اس کا انتظار نہیں کر رہے۔ اور اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میری امت پر گراں ہوگا تو میں

---

(٣٤٣) اسناده صحيح: صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب النوم قبل العشاء لمن غلب: ٥٧٠۔ مسند احمد: ٢٢٩٣٠۔ مجمع الزوائد: ٣١٣/١.

(٣٤٤) صحيح مسلم، كتاب المساجد مواضع الصلاة، باب وقت العشاء وتاخيرها: ٦٣٩۔ صحيح البخاري: ٥٧٠۔ سنن النسائي: ٥٣٧۔ سنن ابي داود: ٣٥٦.

انہیں (یہ نماز) اسی وقت پڑھاتا۔ پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے نماز کی اقامت کہی تو آپ نے نماز پڑھائی۔“

۳٤٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ ، ح وَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَّازُ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، نَا دَاوُدَ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: انْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى بِنَا ، ثُمَّ قَالَ: خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ . فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا ، وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيْفِ وَسَقْمُ السَّقِيْمِ وَحَاجَةُ ذِي الْحَاجَةِ لَأَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ . هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ .

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کا نماز عشاء کے لیے تقریباً آدھی رات تک انتظار کیا۔ پھر آپ تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی، پھر فرمایا: اپنی نشستوں کو سنبھالو۔ بے شک لوگ تو سو چکے ہیں۔ بے شک تم جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو، اس وقت سے مسلسل نماز ہی میں ہو۔ اور اگر مجھے کمزور شخص کی کمزوری، بیمار شخص کی بیماری اور حاجت مند کی حاجت مندی حاجت وضرورت کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک موخر کر دیتا۔“ یہ بندار کی حدیث ہے۔

۲٦ ..... بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثِ بَعْدَهَا بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ

مجمل غیر مفسر روایت کے ذکر سے نماز عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کی کراہت کا بیان

۳٤٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا عَوْفٌ ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الْوَهَابِ عَنْ عَوْفٍ ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ وَ عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ وَ ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ..........

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا .

”حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور اس کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند

(۳٤٥) اسناده صحيح: سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب وقت العشاء الآخره: ٤٢٢۔ سنن النسائى: ٥٣٨۔، سنن ابن ماجه: ٦٩٣.

(۳٤٦) صحيح البخارى، كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يكره النوم قبل العشاء: ٥٤١، ٥٩٩۔ صحيح مسلم: ٦٤٧۔ والترمذى: ١٦٨۔ وابن ماجه: ٧٠١۔ وابن حبان: ١٥٠١، ١٨١١، ٥٥٢٢۔ وأحمد: ٤٢١/٤۔ من طريق خالد الحذاء عن أبى المنهال عن ابى برزه، به.

هٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ بْنِ مَنِيْعٍ . وَفِي حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، قَالَ ، حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ أَبُوْ الْمِنْهَالِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَسَأَلَهُ أَبِي كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ؟ قَالَ: كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ . وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا . وَفِي حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ عَبْدِالْوَهَابِ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، وَمَتْنُ حَدِيْثِهِمَا مِثْلَ مَتْنِ حَدْيْثِ يَحْيٰى .

کرتے تھے۔" یہ احمد بن منیع کی حدیث ہے۔ یحییٰ بن سعید کی روایت میں ہے، وہ کہتے ہیں کہ : ہمیں ابو منہال سیار بن سلامہ نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو میرے والد نے ان سے پوچھا : رسول اللہ ﷺ فرض نماز کیسے ادا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا : آپ عشاء کی نماز جسے تم عتمہ کہتے ہو کو موخر کرنا پسند کرتے تھے۔ اور آپ عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد گفتگو کرنا نا پسند کرتے تھے۔" محمد بن جعفر اور عبدالوھاب کی روایت میں عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ہے جبکہ متن یحییٰ کی روایت ہی کی طرح ہے۔

فوائد :......علماء بیان کرتے ہیں: عشاء سے قبل سونے کی کراہت کا سبب یہ ہے کہ عشا سے قبل گہری نیند سونے سے نماز عشاء کے چھوٹ جانے، یا نماز عشاء کے پسندیدہ اور افضل وقت چھوٹ جانے کا خدشہ ہے، نیز یہ فعل اس لیے بھی مکروہ ہے کہ اس سے لوگ کاہلی کا شکار ہو کر نماز با جماعت سے سونہ رہا کریں، (لہٰذا عشاء سے قبل سونا مکروہ ہے) اور عشاء کے بعد باتیں کرنے کی کراہت کا سبب یہ ہے کہ یہ رات کی بیداری کا سبب ہے پھر نیند کے غلبہ کی وجہ سے قیام اللیل، رات کے اذکار اور نماز فجر کے چھوٹنے کا ڈر ہے، نیز رات کی بیداری دن کے اوقات میں حقوق الدین، نیک کاموں اور دنیاوی مصالح کو انجام دینے میں سستی کا باعث ہے۔ (لہٰذا عشاء کے باتیں کرنا مکروہ فعل ہے۔)

علماء کہتے ہیں: عشاء کے بعد گپیں ہانکنا اور غیر ضروری باتیں مکروہ ہیں۔ البتہ مصلحت وحکمت اور خیر کی باتیں کرنے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔ (نووی: ۵/ ۱٤٦)

۲۷ ......بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى الرُّخْصَةِ فِي النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ إِذَا أُخِّرَتِ الصَّلَاةُ

اس حدیث کا بیان جو نماز عشاء کو موخر کر دینے کی صورت میں عشاء سے پہلے سونے کی رخصت کی دلیل ہے

وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ كَرَاهَةَ النَّبِيِّ ﷺ النَّوْمَ قَبْلَهَا إِذَا لَمْ تُؤَخَّرْ

اس میں یہ دلیل ہے کہ عشاء سے پہلے سونے کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے جس کراہت کا اظہار کیا ہے وہ اس وقت ہے جب نماز موخر نہ کی گئی ہو۔

۳٤۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيْمٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ

بَكْرٍ - يَعْنِي الْبَرْسَانِيَّ- أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شُغِلَ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَنْ صَلاةِ الْعَتَمَةِ، حَتّٰى رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: لَيْسَ يَنْتَظِرُ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ هٰذِهِ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ. هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ. وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ. وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَخَرَجَ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الصَّلَاةَ! رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات نبی اکرم ﷺ نماز عشاء سے مشغول ہو گئے حتیٰ کہ ہم سو گئے پھر ہم بیدار ہوئے، پھر ہم سو گئے، پھر ہم بیدار ہوئے، پھر آپ تشریف لائے تو فرمایا: تمہارے سوا اہل زمین میں سے کوئی بھی نماز کا منتظر نہیں ہے۔“ یہ محمد بن بکر کی حدیث ہے۔ ابن رافع کی روایت میں ہے: ”حتیٰ کہ ہم مسجد میں سو گئے۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے: ”تو حضرت عمر باہر نکلے تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! نماز (پڑھا دیجیے) عورتیں اور بچے سو گئے ہیں۔“

٣٤٨- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيْمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ، نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. وَقَالَ حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ أَنَّ أُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ أَبِيْ بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ..........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْتَمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ، وَحَتّٰى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى، وَقَالَ: إِنَّهُ وَقْتُهَا، لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ. وَفِيْ خَبَرِ أَبِيْ عَاصِمٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَالنَّبِيُّ ﷺ لَمَّا أَخَّرَ

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے (نماز عشاء) موخر کر دی حتیٰ کہ رات کا اکثر حصہ گزر گیا اور مسجد والے سو گئے۔ پھر آپ تشریف لائے اور نماز پڑھائی اور فرمایا: بے شک اس کا یہی وقت ہے اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا۔“ ابو عاصم اور محمد بن بکر کی روایت میں ہے۔ ”حدثنی المغیرۃ بن حکیم“ یعنی اخبرنی کی بجائے حدثنی کہا ہے) امام

---

(٣٤٧) صحيح البخاري، مواقيت الصلاة، باب النوم قبل العشاء لمن غلب: ٥٧٠، ٥٧١- صحيح مسلم: ٦٣٩، ٦٤٢- مسند احمد: ٢/٨٨- وابو داؤد: ١٩٩- وابن حبان: ١٠٩٩- والبيهقي في الكبرى: ١٩٥٣- من طريق ابن جريج عن نافع عن ابن عمر، به.

(٣٤٨) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب وقت العشاء وتاخيرها: ٦٣٨- سنن الدارمي: ١٢١٤- وسنن نسائي ٥٣٦- وأحمد: ٦/١٥٠.

صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، حَتّٰى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، لَمْ يَزْجُرْهُمْ عَنِ النَّوْمِ لَمَّا خَرَجَ عَلَيْهِمْ. وَلَوْ كَانَ نَوْمُهُمْ قَبْلَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ لَمَّا أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ مَكْرُوْهاً، لَأَشْبَهَ أَنْ يَزْجُرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ فِعْلِهِمْ، وَيُوَبِّخُهُمْ عَلٰى فِعْلٍ مَا لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ فِعْلُهُ. وَفِي خَبَرِ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَوَاقِيْتِ، قَالَ فِيْ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ، فَنِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا، ثُمَّ نِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا، ثُمَّ نِمْنَا مِرَاراً.

ابوبکر کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب نماز عشاء کو موخر کیا حتیٰ کہ اہل مسجد سو گئے تو جب نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو آپ نے انہیں (عشاء سے قبل سونے پر) ڈانٹا نہیں ہے، اور اگر نماز عشاء سے پہلے ان کا سونا مکروہ ہوتا جبکہ نبی ﷺ نے نماز کو موخر کر دیا تھا تو نبی اکرم ﷺ انہیں ان کے اس فعل پر ڈانٹ ڈپٹ کرتے اور انہیں اس کام پر سرزنش کرتے جو ان کے لیے جائز نہ تھا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی نبی اکرم ﷺ سے اوقات نماز کے متعلق روایت میں ہے، وہ دوسری رات نمازِ عشاء کے وقت کے بارے میں فرماتے ہیں: ہم سو گئے پھر بیدار ہو گئے، پھر ہم سو گئے، پھر ہم بیدار ہو گئے، پھر ہم کئی بار سوئے۔"

۲۸ ..... بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ عَتَمَةً

عشاء کو عتمہ کا نام دینا مکروہ ہے

۳۴۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالَا، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَبِيْدٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ إِنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ عَلَى الْإِبِلِ، إِنَّهَا صَلَاةُ الْعِشَاءِ.

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: "اعرابی تمہاری نماز کے نام کے بارے میں تم پر ہرگز غالب نہ آ جائیں، بے شک وہ اونٹوں پر (دودھ دوہنے کی وجہ سے) دیر کیا کرتے تھے (اس لیے عشاء کو عتمہ کہتے تھے) بے شک وہ نماز عشاء ہے۔"

۲۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّغْلِيْسِ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ

نمازِ فجر کو اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے

۳۵۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ.

(۳۴۹) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب وقت العشاء وتاخيرها: ٦٤٤ـ سنن النسائي: ٥٤١ـ سنن ماجه: ٧٠٤ـ وابن حبان: ١٥٣٩ـ مسند احمد: ٦٠٣٢.

قَالَ أَحْمَدُ: أَخْبَرَنَا . وَقَالَ الآخَرَان: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ يَخْرُجْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ . زَادَ أَحْمَدُ: ثُمَّ ذَكَرَ الْغَلَسَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مومن عورتیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرتی تھیں پھر وہ اپنی چادروں میں لپٹی واپس نکلتی تھیں کہ انہیں پہچانا نہیں جاتا تھا۔'' احمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''پھر انہوں نے اندھیرے کا ذکر کیا'' (کہ اندھیرے کی وجہ سے وہ پہچانی نہیں جاتی تھیں۔)''

٣٥١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، أَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ ....

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ ، قَالَ: فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو ہم نے اس کے قریب صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کی۔''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز فجر جلدی (اندھیرے میں) ادا کرنا مستحب فعل ہے۔ مالک، شافعی، احمد اور جمہور علماء رحمہم اللہ کا یہی موقف ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ صبح کو روشن کرنا افضل ہے۔

٢۔ عورتوں کا مسجد میں با جماعت نماز میں حاضر ہونا جائز ہے بشرطیکہ فتنے وغیرہ کا خوف نہ ہو۔ (نووی: ٥/١٤٣)

٣۔ ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں: نماز فجر اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے۔ مالک، شافعی اور اسحٰق بن راہویہ کا یہی مذہب ہے اور ابوبکر وعمر، ابن مسعود، ابوموسیٰ، عبداللہ بن زبیر اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم سے بھی یہی قول منقول ہے۔ (المغنی لابن قدامہ: ٢/ ١٨٦)

٣٥٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، نَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ..........

ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

''حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن

(٣٥٠) صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت الفجر: ٥٧٨۔ صحیح مسلم: ٦٤٥۔ سنن الترمذی: ١٥٣۔ سنن النسائی: ٥٤٦۔ سنن ابی داود: ٤٢٣۔ وابن ماجه: ٦٦٩۔ مسند احمد: ٢٤٢٨٢۔ مؤطا: ٣۔ سنن الدارمی: ١٢١٦۔

(٣٥١) صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب ما یذکر فی الفخذ: ٣٧١۔ صحیح مسلم: ١٣٦٥، ٣٤٩٨۔ سنن النسائی: ٣٣٨٠۔ سنن أبی داؤد: ٣٠٠٩۔ مسند احمد: ٣/١٠١۔ من طریق اسماعیل ابن علیه یمن عبدالعزیز بن صهیب، به۔

(٣٥٢) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب فی المواقیت: ٣٩٤۔ اس کی اصل صحیح البخاری: ٥٢١، ٣٢٢١ میں موجود ہے۔ وابن حبان: ٤٤٩۔ والبیهقی فی الکبری: ١٥٨٢۔ ومسلم: ٦١١۔ وأحمد: ٥/٢٧٤۔

كَانَ قَاعِداً عَلَى الْمِنبَرِ ، فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ شَيْئاً . فَقَالَ عُرْوَةُ بْـنُ الزُّبَيْرِ أَمَّا إِنَّ جِبرِيْلَ قَدْ أَخْبَـرَ مُحَمَّدًا ﷺ بِـوَقْـتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ . فَقَالَ عُرْوَةُ: سَمِعْتُ بَشِيْـرَ بْـنَ أَبِـيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَأَخْبَرَنِيْ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ، ثُمَّ صَـلَّيْـتُ مَـعَهُ ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ، فَحَسِبَ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ . وَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُـصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَرُبَّـمَـا أَخَّـرَهَا حِيْنَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ ، وَرَأَيْتُهُ يُـصَـلِّـي الْـعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْـلَ أَنْ تَـدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِـنَ الـصَّلَاةِ فَيَأْتِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّـمْسِ . وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِيْنَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ ، وَرُبَّـمَـا أَخَّـرَهَـا حَتّٰـى يَجْتَمِعَ النَّاسُ . وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ ، ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْـرٰى فَـاسْفَرَ بِهَا . ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِـالْغَلَسِ حَتّٰى مَاتَ ﷺ . ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَـى أَنْ يُسْـفِرَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ الزِّيَادَةُ لَـمْ يَقُلْهَا أَحَدٌ غَيْرُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ . فِي هٰذَا الْخَبَرِ كُلِّهِ ، دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الشَّفَقَ الْبَيَاضَ لَا الْحُمْرَةُ .لِأَنَّ فِي الْخَبَرِ: وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ

عبدالعزیز رحمہ اللہ منبر پر تشریف فرما تھے تو انہوں نے نماز کچھ موخر کر دی ۔ تو حضرت عروہ بن زبیر نے فرمایا: بے شک جبرائیل علیہ السلام نے محمد ﷺ کو نماز کے وقت کے متعلق بیان فرمایا ہے۔تو حضرت عمر نے کہا: خوب سمجھ لوتم کیا کہہ رہے ہو۔تو حضرت عروہ نے کہا: میں نے بشیر بن ابی مسعود کو سنا وہ کہہ رہے تھے: میں نے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے تو انہوں نے مجھے نماز کے وقت کی خبر دی،تو میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی، پھر میں نے اس کے ساتھ نماز ادا کی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی،تو انہوں نے پانچ نمازیں اپنی انگلیوں پر شمار کیں۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ظہر کی نماز سورج ڈھلنے پر ادا کی اور بسا اوقات اسے موخر کیا جبکہ گرمی شدید ہو جاتی ۔ اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے نمازِ عصر ادا کی جبکہ سورج بلند اور سفید تھا، اس سے پہلے کہ وہ زرد ہوتا۔تو ایک شخص نماز سے فارغ ہوکر غروب آفتاب سے پہلے ذوالحلیفہ آ جاتا۔اور آپ نماز مغرب،غروب آفتاب کے وقت ادا کرتے، اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے جب افق سیاہ ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات لوگوں کے جمع ہونے تک اسے موخر کر دیتے ۔ ایک مرتبہ صبح کی نماز کو اندھیرے میں لوگوں کے جمع ہونے تک اسے موخر کر دیتے۔ ایک مرتبہ صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کی، پھر دوسری مرتبہ اسے روشنی میں پڑھا، پھر اس کے بعد آپ کی نماز اندھیرے ہی میں ہوتی تھی حتی کہ آپ ﷺ وفات پا گئے۔ پھر آپ نے کبھی روشنی میں نماز ادا نہیں کی۔“

حِيْنَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ . وَإِنَّمَا يَكُوْنُ اَسْوِدَادُ الْأُفُقِ بَعْدَ ذِهَابِ الْبَيَاضِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَ سُقُوْطِ الْحُمْرَةِ . لِأَنَّ الْحُمْرَةَ إِذَا سَقَطَتْ مَكَثَ الْبَيَاضُ بَعْدَهُ . ثُمَّ يَذْهَبُ الْبَيَاضُ فَيَسْوَدُّ الْأُفُقُ . وَفِيْ خَبَرِ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ بَيَاضُ النَّهَارِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلّٰى .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت میں یہ اضافہ صرف اسامہ بن زید راوی نے بیان کیا ہے۔ اس پوری حدیث میں دلیل ہے کہ شفق سے مراد سفیدی ہے سرخی نہیں۔ کیونکہ حدیث میں ہے: ''اور آپ عشاء کی نماز اس وقت ادا کرتے جب افق سیاہ ہو جاتا۔'' اور افق سیاہ اس وقت ہوتا ہے جب سرخی کے ختم ہونے کے بعد ظاہر ہونے والی سفیدی غائب ہو جائے۔ کیونکہ سرخی جب ختم ہوتی ہے تو سفیدی اس کے بعد باقی رہتی ہے پھر سفیدی غائب ہوتی ہے تو افق سیاہ ہوتا ہے۔ اور حضرت جابر بن عبداللہ بن رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''پھر بلال رضی اللہ عنہ نے دن کی سفیدی ختم ہونے پر عشاء کی اذان کہی، تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے نماز کی اقامت کہی، پھر آپ نے نماز پڑھائی۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اندھیرے میں نماز فجر ادا کرنا افضل ہے البتہ نماز فجر کو روشن کر کے اور صبح کا اندھیرے چھٹنے پر ادا کرنا بہرحال جائز ہے۔ نیز طلوع آفتاب سے قبل تک نماز فجر کے ادا کا وقت ہے۔

۳۵۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ: قَالَا ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ ، نَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِيْ وَهْبٍ ۔وَهُوَ عُبَيْدُاللّٰه بْنُ عُبَيْدٍ الْكُلَاعِيُّ۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِيْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ فِي الْيَوْمَيْنِ وَاللَّيْلَتَيْنِ ، وَقَالَ فِي اللَّيْلَةِ الْأُوْلٰى: ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ بَيَاضُ النَّهَارِ ، وَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَقَامَ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے آپ سے نماز کے وقت کے متعلق پوچھا۔ پھر انہوں نے دو دن اور دو راتوں میں اوقاتِ نماز کے متعلق مکمل حدیث بیان کی۔ اور پہلی رات میں فرمایا: پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ دن کی سفیدی ختم ہونے پر عشاء کی اذان کہی، اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں حکم

(۳۵۳) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الصلاۃ، باب اوّل وقت السرۃ: ۵۰۴۔ الترمذی: ۱۵۰۔ وأحمد: ۳/۳۵۱،۳۴۸۔ کنزالعمال: ۱۹۴۶۲، ۲۱۷۳۰۔ فتح الباری: ۲/۳۳۴۔

الصَّلَاةَ فَصَلّٰى . وَقَالَ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ: ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ بَيَاضُ النَّهَارِ فَأَخَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَنِمْنَا ، ثُمَّ نِمْنَا مِرَارًا ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوْا وَرَقَدُوْا ، وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِي صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ . ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

دیا تو انہوں نے نماز کی اقامت کہی، تو آپ نے نماز پڑھائی، اور دوسری رات کے متعلق فرمایا: پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دن کی سفیدی ختم ہونے پر عشاء کی اذان کہی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے موخر کر دیا، تو ہم سو گئے، پھر ہم کئی بار سوئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو فرمایا: بے شک لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہیں اور بے شک تم اس وقت سے مسلسل نماز ہی میں ہو جب سے تم اس کا انتظار کر رہے ہو۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔“

٣٥٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ ، نَا مُحَمَّدٌ ۔ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ ، وَهُوَ الْوَاسِطِيُّ ۔ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَقْتُ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ ، وَوَقْتُ الْعَصْرِ إِلَى اصْفِرَارِ الشَّمْسِ ، وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ إِلَى أَنْ تَذْهَبَ حُمْرَةُ الشَّفَقِ ، وَوَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِلَى طُلُوْعِ الشَّمْسِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَلَوْ صَحَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ فِي هٰذَا الْخَبَرِ ، لَكَانَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ أَنَّ الشَّفَقَ الْحُمْرَةَ ، إِلَّا أَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ تَفَرَّدَ بِهَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ ، إِنْ كَانَتْ حُفِظَتْ عَنْهُ . وَإِنَّمَا قَالَ أَصْحَابُ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: ثَوْرُ الشَّفَقِ ، مَكَانَ مَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ: حُمْرَةَ الشَّفَقِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ،

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز ظہر کا وقت نماز عصر تک رہتا ہے۔ اور نماز عصر کا وقت سورج زرد ہونے تک باقی رہتا ہے، اور نماز مغرب کا وقت شفق کی سرخی ختم ہونے تک رہتا ہے۔ اور عشاء کا وقت آدھی رات تک رہتا ہے۔ اور نماز صبح کا وقت طلوع آفتاب تک رہتا ہے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر اس حدیث میں یہ الفاظ (حمرة الشفق) صحیح ثابت ہوں تو اس حدیث میں اس بات کا بیان ہے کہ شفق سے مراد سرخی ہے (سفیدی نہیں) مگر ان الفاظ کو صرف محمد بن یزید نے بیان کیا ہے کہ اگر یہ اس سے یاد رکھے گئے ہوں۔ جبکہ امام شعبہ کے شاگردوں نے اس حدیث میں محمد بن یزید کے قول ’(شفق کی تیزی اور اس کا پھیلاؤ کو) روایت کیا ہے۔ امام صاحب نے بندار اور ابوموسیٰ کی سند سے روایت بیان کی ہے۔ دونوں نے

(٣٥٤) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس: ٦١٢۔ مسند احمد: ٦٦٩٨۔ وابن حبان: ١٤٧١.

نَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ- وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ- نَا شُعْبَةُ ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَزْدِيَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَقَالَا فِي الْخَبَرِ: وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ . وَلَمْ يَرْفَعَاهُ .

اس روایت میں کہا: ''اور مغرب کا وقت شفق کی تیزی ختم ہونے تک ہے'' انہوں نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا۔''

٣٥٥- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ.........

لَبِيْدٍ ، أَخْبَرَنِي عُقْبَةُ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ شُعْبَةُ: رَفَعَهُ مَرَّةً . وَقَالَ بُنْدَارٌ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْأَوَّلِ . وَرَوَاهُ أَيْضاً هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ وَ رَفَعَهُ ، قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ . وَقَالَ: إِلَى أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ . وَلَمْ يَقُلْ: ثَوْرٌ وَلَا حُمْرَةٌ . وَرَوَاهُ أَيْضاً سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُرُوْبَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحُمْرَةَ . وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ مَوْقُوْفًا ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْحُمْرَةَ عَنْ شُعْبَةَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا بِهِمَا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا أَيْضاً أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ كِلَيْهِمَا عَنْ قَتَادَةَ ، فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَوْقُوْفاً ، لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْحُمْرَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَالْوَاجِبُ فِي النَّظَرِ إِذَا لَمْ يَثْبُتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الشَّفَقَ هُوَ الْحُمْرَةُ ، وَثَبَتَ

''امام صاحب نے محمد بن لبید کی سند سے روایت بیان کی ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: قتادہ نے ایک بار اسے مرفوع بیان کیا ہے۔ جبکہ بندار نے مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح بیان کیا ہے۔ اس روایت کو سعید بن ابی عروبہ نے بھی بیان کیا ہے مگر انہوں نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا اور نہ سرخی کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح ابن ابی عدی نے اسے شعبہ سے موقوف روایت کیا ہے، انہوں نے شعبہ سے سرخی کے متعلق بیان نہیں کیا۔ امام صاحب قتادہ کی ایک اور سند بیان کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں: لہٰذا یہ حدیث موقوف ہے اس میں سرخی کا ذکر نہیں ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ دیکھا جانا چاہیے (غور و فکر کرنا چاہیے) کہ جب نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں کہ شفق سرخی ہے اور نبی اکرم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ عشاء کا اول وقت شفق غائب ہونے پر ہے، تو عشاء کی نماز افق کی سفیدی ختم ہونے تک ادا نہ کی جائے کیونکہ جو چیز معدوم ہو وہ معدوم ہی ہے حتی کہ اس کا ہونا یقینی ہو جائے۔ لہٰذا جب تک یقیناً معلوم نہ ہو جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اس وقت تک نماز واجب نہیں ہوتی۔ فرض کی ادائیگی اس کے واجب ہونے کے یقین تک جائز نہیں ہے۔ اس لیے کہ جب سرخی غائب ہو

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ، أَنْ لَّا يُصَلِّي الْعِشَاءَ حَتّٰى يَذْهَبَ بَيَاضُ الْأُفُقِ. لِأَنَّ مَا يَكُوْنُ مَعْدُوْماً فَهُوَ مَعْدُوْمٌ، حَتّٰى يَعْدِمَ كَوْنُهُ بِيَقِيْنٍ، فَمَا لَمْ يَعْلَمْ بِيَقِيْنٍ أَنَّ وَقْتَ الصَّلَاةِ قَدْ دَخَلَ، لَمْ تَجِبِ الصَّلَاةُ. وَلَمْ يُجْزِ أَنْ يُؤَدِّيَ الْفَرْضَ قَدْ وَجَبَ، فَإِذَا غَابَتِ الْحُمْرَةُ وَالْبَيَاضُ قَائِمٌ لَمْ يَغِبْ، فَدُخُوْلُ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ شَكٌّ لَا يَقِيْنٌ. لِأَنَّ الْعُلَمَاءَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِي الشَّفَقِ، قَالَ بَعْضُهُمْ: الْحُمْرَةُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْبَيَاضُ. وَلَمْ يَثْبُتْ عَلَماً عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الشَّفَقَ الْحُمْرَةُ. وَمَا يَتَّفِقُ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ، فَغَيْرُ وَاجِبٍ فَرْضُ الصَّلَاةِ، إِلَّا أَنْ يُوْجِبَ اللّٰهُ أَوْ رَسُوْلُهُ أَوِ الْمُسْلِمُوْنَ فِي وَقْتٍ. فَإِذَا كَانَ الْبَيَاضُ قَائِماً فِي الْأُفُقِ، وَقَدِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ بِإِيْجَابِ فَرْضِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَلَمْ يَثْبُتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَبَرُ إِيْجَابِ فَرْضِ الصَّلَاةِ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ، فَإِذَا ذَهَبَ بَيَاضٌ وَاسْوَدَّ فَقَدِ اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى إِيْجَابِ فَرْضِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَجَائِزٌ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ أَدَاءُ فَرْضِ تِلْكَ الصَّلَاةِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، بِصِحَّةِ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ فِي حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

جائے اور سفیدی باقی ہو تو عشاء کے وقت کا ہونا یقینی نہیں بلکہ مشکوک ہے۔ کیونکہ علماء نے شفق کے متعلق اختلاف کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد سرخی ہے جبکہ بعض کے نزدیک سفیدی ہے۔ اور نبی ﷺ کی نشاندہی سے ثابت نہیں کہ شفق سے مراد سرخی ہے۔ اور جو وقت نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں اور نہ اس پر مسلمان متفق ہیں تو اس وقت میں نماز ادا کرنا واجب نہیں ہے۔ مگر یہ کہ اسے اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول یا مسلمان کسی وقت میں واجب کر دیں۔ (تو ادا کی جا سکتی ہے) چنانچہ جب سفیدی افق میں موجود ہو اور علماء نے (اس وقت) نماز عشاء کے واجب ہونے میں اختلاف کیا ہے اور نبی اکرم ﷺ سے اس وقت میں نماز کے واجب ہونے پر کوئی دلیل ثابت نہیں ہے (تو اس وقت نماز ادا نہیں کرنی چاہیے) اس لیے جب سفیدی ختم ہو جائے اور سیاہی چھا جائے تو علماء نے اس وقت نماز کے واجب ہونے پر اتفاق کیا ہے لہٰذا اس وقت نماز عشاء کو ادا کرنا جائز ہو گا۔ واللہ اعلم۔ بشرطیکہ حضرت عبداللہ بن عمرو کی حدیث میں موجود الفاظ صحیح ثابت ہوں۔“

٣٠..... بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ الْفَجْرِ الَّذِيْ يَجُوْزُ صَلَاةُ الصُّبْحِ بَعْدَ طُلُوْعِهِ إِذِ الْفَجْرُ هُنَا فَجْرَانِ ،طُلُوْعُ أَحَدِهِمَا بِاللَّيْلِ . وَطُلُوْعُ الثَّانِيْ يَكُوْنُ بِطُلُوْعِ النَّهَارِ .

اس فجر کے ذکر کا بیان جس کے طلوع ہونے کے بعد نمازِ صبح ادا کرنا جائز ہے کیونکہ فجر کی دو قسمیں ہیں، ایک فجر رات کو طلوع ہوتی ہے اور دوسری دن کے طلوع ہونے کے ساتھ طلوع ہوتی ہے

٣٥٦۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَحْرِزٍ - أَصْلُهُ بَغْدَادِيٌّ - بِالْفُسْطَاطِ ، نَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ.........

عَـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْـفَـجْـرُ فَـجْرَان ، فَجْرٌ يُحَرَّمُ فِيْهِ الطَّعَامُ وَيَـحِـلُّ فِيْـهِ الـصَّلَاةُ ، وَفَـجْرٌ يُحَرَّمُ فِيْهِ الـصَّلَاةُ وَيَحِلُّ فِيْهِ الطَّعَامُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ صَلَاةَ الْفَرْضِ لَا يَـجُـوْزُ أَدَاؤُهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا . قَالَ أَبُـوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ فَجْرٌ يُحَرَّمُ فِيْهِ الطَّعَامُ يُرِيْدُ: عَـلَى الصَّائِمِ ، وَيَحِلُّ فِيْهِ الصَّلَاةُ، يُرِيْدُ: صَلَاةُ الصُّبْحِ . وَفَجْرٌ يُحَرَّمُ فِيْهِ الصَّلَاةُ ، يُـرِيْدُ: صَلَاةَ الصُّبْحِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ الْأَوَّلُ لَـمْ يَحِلُّ أَنْ يُصَلِّيْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ صَلَاةَ الصُّبْحِ ، لِأَنَّ الْفَجْرَ الْأَوَّلَ يَكُوْنُ بِاللَّيْلِ . وَلَـمْ يُـرِدْ أَنَّـهُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يَتَطَوَّعَ بِالصَّلَاةِ بَـعْـدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ . وَقَوْلُهُ: وَيَحِلُّ فِيْهِ الطَّعَامُ ، يُرِيْدُ لِمَنْ يُرِيْدُ الصِّيَامَقَالَ أَبُوْ بَـكْـرٍ: لَـمْ يَـرْفَعْهُ فِي الدُّنْيَا غَيْرُ أَبِيْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر دو قسم کی ہے، ایک فجر وہ ہے کہ (روزے دار کے لیے) اس میں کھانا کھانا حرام ہو جاتا ہے اور نماز ادا کرنا حلال ہوتا ہے۔ ایک وہ فجر ہے کہ اس میں نماز فجر ادا کرنا حرام ہوتا ہے جبکہ کھانا کھانا حلال ہوتا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ فرض نماز اس کے وقت ہونے سے قبل ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: آپ کا فرمان: ''ایک فجر وہ ہے کہ اس میں کھانا کھانا حرام ہوتا ہے'' آپ کی مراد روزہ دار ہے۔'' اور اس میں نماز کا ادا کرنا حلال ہوتا ہے۔'' آپ کی مردا نماز فجر ہے اور ایک فجر وہ ہے جس میں نماز پڑھنا حرام ہوتا ہے۔ آپ کی مراد نماز فجر ہے۔ کیونکہ جب فجر اول طلوع ہوتی ہے تو اس وقت نماز فجر ادا کرنا جائز نہیں کیونکہ فجر اول رات کے وقت طلوع ہوتی ہے۔ آپ کا مقصد یہ نہیں کہ اس وقت نفلی نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔ آپ کا یہ فرمان اور اس میں کھانا کھانا حلال ہوتا ہے۔'' آپ کی مراد وہ شخص ہے جو روزہ رکھنا چاہتا ہو تو وہ کھانا کھا سکتا ہے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: اس روایت کو

(٣٥٦) اسناده صحيح: سنن الدار قطني: ١٦٥/٢۔ والحاكم: ١٩١/١۔ من ابن خزيمه، والبيهقي في الكبرى: ١٦٤٤،١٦٤٥،١٩٩٠۔ الصحيحه: ٦٩٣.

دنیا میں ابو احمد زبیری کے سوا کسی نے مرفوع بیان نہیں کیا۔

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۳۴۳ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۳۱..... بَابُ فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلَاةِ وَالْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ وَذِكْرِ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِمُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ الْجَالِسِ فِي الْمَسْجِدِ

نماز کا انتظار کرنے اور مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت نیز مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والے کے لیے فرشتوں کی دعا کا بیان

۳۵۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، حَدَّثَنِي الضَّحَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ فِي الْحَسَنَاتِ ؟ قَالُوْا: بَلٰى ، يَا رَسُوْلَ اللهِ . قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ . مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فَيُصَلِّيْ مَعَ الْإِمَامِ ثُمَّ يَجْلِسُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ الْأُخْرٰى إِلَّا وَالْمَلَائِكَةُ تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيْثَ إِلَّا أَبُوْ عَاصِمٍ .

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور نیکیوں میں اضافہ کرتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کی : کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! (ضرور بتایئے) آپ نے فرمایا: مشقت اور مشکل کے باوجود مکمل وضو کرنا، اور نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا، تم میں سے جو شخص بھی گھر سے نکلتا ہے تو امام کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے پھر بیٹھ کر دوسری نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے تو فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ اس پر رحم فرما۔'' پھر باقی حدیث بیان کی ۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: اسے صرف ابوعاصم نے بیان کیا ہے۔''

فوائد :......اس حدیث میں نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنے اور ذکر واذکار میں مشغول رہنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے شخص کو مسلسل نماز کے برابر اجر و ثواب ملتا رہتا ہے جب تک وہ حالت وضو میں بیٹھا ہو اور فرشتے اس شخص کے لیے رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

۲۔ ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں: جس شخص کے بہت زیادہ گناہوں ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ سے ان کی بلا مشقت تلافی چاہتا

(۳۵۷) اسناده حسن صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب في اسباغ الوضوء: ٤٢٧،٧٧٦۔ مسند احمد: ١٦٣/٣۔ والدارمي: ٦٩٨،٦٩٩۔ والبيهقي في الكبرى: ٢٠٩٨۔ وابو يعلى في مسنده: ٥٠٧/٢۔

ہوتو نماز کے بعد نماز کی جگہ کا التزام کرے تاکہ وہ بکثرت فرشتوں کی دعا اور استغفار حاصل کرلے امید ہے ایسے شخص کے حق میں فرشتوں کی دعا ضرور قبول ہوگی۔(شرح ابن بطال : ۳/ ۱۱٤)

۳۵۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰه بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ ، الإِمَامُ الْعَادِلُ ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ ، فَقَالَ ، إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ أَخْفَاهَا ، لا تَعْلَمُ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ . قَالَ لَنَا بُنْدَارٌ مَرَّةً: امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي...... . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ ، لا تَعْلَمُ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ ، قَدْ خُولِفَ فِيهَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، فَقَالَ مَنْ رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ غَيْرُ يَحْيٰى: لا تَعْلَمُ شِمَالُهُ مَا يُنْفِقُ يَمِينُهُ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا : سات قسم کے افراد کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے تلے جگہ عطا فرمائے گا جس روز اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ عدل و انصاف کرنے والا حکمران، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں نشوونما پانے والا نوجوان، وہ شخص جس کا دل مساجد میں اٹکا رہتا ہے۔ وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے باہم محبت کرتے ہیں، اسی پر اکٹھے ہوتے ہیں اور اس پر جدا ہوتے ہیں۔ اور وہ آدمی جسے بلند مرتبہ خوبصورت عورت (برائی کے لیے) بلاتی ہے تو وہ کہتا ہے : میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ اور وہ شخص جو صدقہ کرتا ہے تو اسے پوشیدہ رکھتا ہے حتیٰ کہ اس کے دائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہیں چلتا کہ بائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو اس کے آنسو نکل جاتے ہیں۔'' ہمیں بندار نے ایک مرتبہ اس طرح روایت بیان کی کہ : حسب والی اور خوبصورت عورت اسے بلاتی ہے تو وہ کہتا ہے : میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: یہ بیان کہ اس کا دایاں ہاتھ نہیں جانتا کہ اس کے بائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ اس میں یحییٰ بن سعید کی مخالفت کی گئی ہے۔ یحییٰ کے علاوہ اس روایت کو بیان کرنے والے راوی نے یوں کہا ہے: ''اس کا بایاں ہاتھ نہیں جانتا

(۳۵۸) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة : ٦٦٠، ٦٤٧٩، ١٤٢٣۔ صحيح مسلم: ١٠٣١۔ موطا مالك: ٥٩١۔ والترمذی: ٢٣٩١۔ وأحمد: ٢/ ٤٣٩۔ والبيهقي في الكبرى: ٤٧٦٧، ٧٦٢٥۔ من طريق عبيد الله بن عمر عن حبيب بن عبدالرحمن عن حفص بن عاصم، به.

کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔"

فوائد :......اس حدیث میں مسجد سے شدید محبت کرنے والے اور مسجد کا بکثرت التزام کرنے والے شخص کی فضیلت کا بیان ہے کہ دنیا میں فرشتوں کی دعائیں اور استغفار اس کے شامل حال رہتا ہے اور روز قیامت اللہ تعالیٰ اسے اپنے عرش کا سایہ نصیب کریں گے جو بڑی خوش قسمتی اور خوش نصیبی ہے۔

٣٥٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ كَانَ يُوَطِّنُ الْمَسَاجِدَ فَشَغَلَهُ أَمْرٌ أَوْ عِلَّةٌ، ثُمَّ عَادَ إِلَى مَا كَانَ ، إِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ إِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ .

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو شخص بھی مساجد کو اپنا ٹھکانہ بنا لیتا ہے پھر اس کو کوئی کام یا بیماری مشغول کر دیتی ہے۔ پھر وہ اپنی سابقہ حالت پر واپس آ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف اس طرح خوشی کا اظہار فرماتے ہیں جس طرح غائب ہونے والے کے گھر والے غائب ہونے والے کی آمد پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔"

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ مسجد سے قلبی لگاؤ رکھنے والے اور مسجد کو مسکن بنانے والے شخص سے اللہ تعالیٰ بے حد خوش ہوتے ہیں اور ایسا شخص اگر کسی علت وغیرہ سے مسجد سے باہر نکلے تو دوبارہ واپسی پر اللہ تعالیٰ اس قدر فرط مسرت کا اظہار کرتا ہے، جیسے پردیسی کے گھر آنے پر اہل خانہ از حد خوش ہوتے ہیں۔

مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے بے حد خوش ہونے سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو، نیکی اور انعام واکرام سے نوازتا ہے۔(فیض القدیر: ٥/ ٥٥٩)

٣٢ .....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الشَّيْءَ قَدْ يُشَبَّهُ بِالشَّيْءِ، إِذَا اشْتَبَهَ فِي بَعْضِ الْمَعَانِي لَا فِيْ جَمِيْعِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایک چیز دوسری چیز کے مشابہ ہو جاتی ہے جب وہ اس کے تمام معانی کی بجائے کچھ معانی میں مشابہ ہو

إِذَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الْعَبْدَ لَا يَزَالُ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُهَا . وَإِنَّمَا أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ:

(٣٥٩) اسناده صحيح: مسند احمد: ٢/ ٣٠٧، ٣٤٠۔ من طريق سعيد المقبري عن أبي عبيدة عن سعيد بن يسار، به۔ ابن ماجه: ٨٠٠۔ صحيح الترغيب: ٣٢٥۔ وابن حبان: ٢٢٧٨.

أَنَّـهُ لا يَـزَالُ فِـي صَلاةٍ ، أَيْ أَنَّ لَهُ أَجْرَ الْمُصَلِّيْ ، لا أَنَّهُ فِي صَلَاةٍ فِي جَمِيعِ أَحْكَامِهِ . إِذْ لَوْ كَانَ مُـنْتَظِرُ الصَّلاةِ فِي صَلاةٍ فِي جَمِيْعِ أَحْكَامِهِ ، لَمَا جَازَ لِمُنْتَظِرِ الصَّلاةِ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِمَا يَقْطَعُ عَلَيْهِ صَلاتَهُ لَوْ تَكَلَّمَ بِهِ فِي الصَّلَاةِ لَمَا جَازَ لَهُ أَنْ يُوَلِّي وَجْهَهُ عَنِ الْقِبْلَةِ أَوْ يَسْتَقْبِلَ غَيْرَ الْقِبْلَةِ . وَلَكَانَ مَنْهِياً عَنْ كُلِّ مَا نُهِيَ عَنْهُ الْمُصَلِّيْ .

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بتایا ہے کہ بندہ جب تک اپنی جائے نماز میں نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے وہ اس وقت تک مسلسل نماز ہی میں رہتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ وہ مسلسل نماز ہی میں رہتا ہے یعنی اسے نماز کا اجر وثواب ملتا رہتا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ وہ نماز کے تمام احکام میں مشغول رہتا ہے کیونکہ اگر نماز کا انتظار کرنے والا نماز کے تمام احکام کے لحاظ سے نماز میں نہیں ہوتا تو نماز کے منتظر شخص کے لیے اس وقت میں ایسا کلام کرنا منع ہوتا ہے جو اگر وہ دوران نماز کرتا تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی۔ اور اس کے لیے قبلہ سے منہ پھیرنا اور قبلہ کے علاوہ کسی دوسری جانب منہ کرنا بھی جائز نہ ہوتا۔ اور اس کے لیے ہر وہ کام منع ہوتا جس سے نمازی کو منع کیا گیا ہے۔

٣٦٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ الْعَنْبَرِيُّ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلاةٍ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ تَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ، مَا لَمْ يَنْصَرِفْ أَوْ يُحْدِثْ ، قَالُوْا: مَا يُحْدِثُ؟ قَالَ: يَفْسُوْ أَوْ يَضْرِطُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ: يَفْسُوْ أَوْ يَضْرِطُ ، مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ يَقُوْلُ إِنَّ ذِكْرَهُمَا لِعِلَّةٍ ، لِأَنَّهُمَا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الانْفِرَادِ يَنْقُضُ طُهْرَ الْمُتَوَضِّئِ . وَكُلُّ مَا نَقَضَ طُهْرَ الْمُتَوَضِّئِ مِنَ الْأَحْدَاثِ كُلِّهَا فَحُكْمُهُ حُكْمُ هٰذَيْنِ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بندہ مسلسل نماز ہی میں رہتا ہے جب تک وہ اپنی جائے نماز پر (بیٹھا) نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اسے معاف فرما دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما، جب تک وہ (اس جگہ سے) لوٹ نہیں جاتا یا حدث نہیں کرتا۔'' شاگردوں نے عرض کی: حدث کیا ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے آواز یا با آواز ہوا خارج کرنا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور یہ الفاظ بے آواز یا با آواز ہوا خارج کر دے، اس جنس سے ہیں جو کہتی ہے کہ ان دونوں کا ذکر کسی سبب سے کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں اور ان میں سے ہر ایک منفرد طور پر باوضو شخص کی طہارت کو توڑ دیتا

(٣٦٠) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة: ٦٤٩۔ سنن ابی داود، رقم: ٤٧١٨۔ مسند احمد: ٢/٤١٥، ٥٢٨۔ ومسند ابو يعلى: ٦٤٣٠۔ والطيالسى: ١/٣٢١.

الْحَدَثَيْنِ . وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَجَبْتُ بَعْضَ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ مِنَ الْخَبَرِ الْمُعَلَّلِ الَّذِي يَجُوْزُ أَنْ يُشَبَّهَ بِهِ مَا هُوَ مِثْلُهُ فِي الْحُكْمِ . وَلَوْ كَانَ التَّشْبِيْهُ وَالتَّمْثِيْلُ لَا يَجُوْزُ عَلٰى أَخْبَارِ النَّبِيِّ ﷺ ، عَلٰى مَا تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ خَالَفَنَا ، لَكَانَ الْبَائِلُ فِي كُوْزٍ أَوْ قَارُوْرَةٍ ، وَالْمُتَغَوِّطُ فِي طَشْتٍ أَوْ أَجَانَةٍ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ ، كَانَ لَهُ أَجْرُ الْمُصَلِّيْ ، وَالْمُحْدِثُ إِذَا خَرَجَتْ مِنْهُ رِيحٌ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَجْرُ الْمُصَلِّيْ وَإِنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ خُرُوْجِ الرِّيْحِ مِنْهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ . وَمَنْ فَهِمَ الْعِلْمَ وَعَقَلَهُ وَلَمْ يُعَانِدْ وَلَمْ يُكَابِرْ غَفْلَةً ، عَلِمَ أَنَّ قَوْلَهُ: يَفْسُوْ أَوْ يَضْرِطُ ، إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّ الْفُسَا وَالضُّرَاطَ ، يَنْقُضَانِ طُهْرَ الْمُتَوَضِّئِ وَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَجْعَلْ لِمُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ بَعْدَ هٰذَيْنِ الْحَدَثَيْنِ فَضِيْلَةَ الْمُصَلِّي ، لِأَنَّهُ غَيْرُ مُتَوَضِّئٍ . فَكُلُّ مُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرُ طَاهِرٍ طَهَارَةً تُجْزِيْهِ الصَّلَاةُ مَعَهَا ، فَحُكْمُهُ حُكْمُ مَنْ خَرَجَتْ مِنْهُ رِيْحٌ نَقَضَتْ عَلَيْهِ الطَّهَارَةَ .

فوائد:......مکرر "۳۵۷"

ہے۔ اور باوضو شخص کے وضو کو توڑنے والے تمام احداث کا حکم ان دو حدثوں کے حکم جیسا ہے اور یہ اسی جنس سے ہے جس کا میں نے اپنے بعض اصحابہ کو جواب دیا ہے کہ بعض معلل روایات ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے ساتھ دوسری اس جیسی روایات کو تشبیہ دی جا سکے۔ اور اگر نبی اکرم ﷺ کی احادیث میں تشبیہ و تمثیل جائز نہ ہوتی جیسا کہ ہمارے بعض مخالفین کا وہم ہے تو پیالے یا بوتل میں پیشاب کرنے والے شخص اور تھال یا ٹب میں پاخانہ کرنے والے کے لیے نمازی کا اجر ہونا چاہیے جب وہ مسجد میں بیٹھا نماز کا انتظار کر رہا ہو۔ حالانکہ بے وضو شخص جب اس کی ہوا خارج ہو جائے تو اس کے لیے نمازی کا اجر نہیں ہے۔ اگر چہ وہ ہوا خارج ہونے کے بعد مسجد میں بیٹھا نماز کا انتظار کرتا رہے۔ اور جو شخص علمی سمجھ اور فراست رکھتا ہو اور وہ معاند اور غافل متکبر بھی نہ ہو وہ جان لے گا کہ آپ کا فرمان: بے آواز یا با آواز ہوا خارج کر دے" سے آپ کی مراد یہ ہے کہ ان سے یہ دونوں حدث وضو توڑ دیتے ہیں۔ اور نبی اکرم ﷺ نے نماز کا انتظار کرنے والے شخص کے لیے ان دو حدثوں کے واقع ہو جانے کے بعد نماز کا اجر نہیں رکھا۔ کیونکہ وہ بے وضو ہے۔ لہٰذا نماز کے انتظار میں مسجد میں، بغیر ایسی طہارت کے جس کے ساتھ نماز ادا کرنا کافی ہو جائے ، بیٹھے شخص کا حکم اس شخص کی طرح ہے جس کی ہوا نکل گئی ہو اور اس کی طہارت ٹوٹ گئی ہو۔

❀❀❀❀

جَمَاعُ الْأَبْوَابِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ
اذان اور اقامت کے ابواب کا مجموعہ

٣٣..... بَابُ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ
اذان اور اقامت کی ابتداء کا بیان

٣٦١- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرِّمَادِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، نَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيْمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَاةَ، وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا أَحَدٌ، فَتَكَلَّمُوْا يَوْماً فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخِذُوْا نَاقُوْساً مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ قَرْناً مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ. فَقَالَ عُمَرُ: أَفَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُمْ يَا بِلَالُ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسلمان جب مدینہ منورہ آئے تو وہ یونہی جمع ہو جاتے تو نماز کے لیے ایک وقت مقرر کر لیتے، انہیں کوئی بلاتا نہیں تھا، پھر ایک دن انہوں نے اس سلسلے میں بات چیت کی تو ان کے بعض افراد نے کہا کہ عیسائیوں کے گھنٹے جیسا گھنٹہ بنا لو، جبکہ بعض نے کہا کہ یہودیوں کے نرسنگے جیسا نرسنگا بنا لو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم ایک آدمی کو کیوں نہیں بھیجتے جو نماز کا اعلان کرے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے بلال: اٹھو نماز کے لیے اعلان کرو۔''

فوائد:......١۔ اس حدیث میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی عظیم فضیلت کا بیان ہے کہ اذان کی مشاورت کے بارے ان کی رائے درست تھی۔

٢۔ اہم امور میں مشاورت مستحب عمل ہے۔

(٣٦١) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب بدء الاذان، رقم: ٦٠٤۔ صحيح مسلم، رقم: ٣٧٧۔ سنن ترمذي: ١٩٠۔ سنن نسائي: ٦٢٦۔ مسند احمد: ١٤٨/٢۔ من طريق ابن جريج عن نافع عن ابن عمر.

۳۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: عمر رضی اللہ عنہ کا یہ مشورہ کہ ایک شخص مقرر کیجئے جو نماز کے وقت سے آگاہ کرے، اس اعلام میں شرعی اذان کے الفاظ نہیں تھے، بلکہ مطلق نماز کے وقت سے آگاہ کرنا تھا اور عبداللہ بن زید بن عبدربہ کی شرعی اذان کا واقعہ اس مشاورت کے بعد کا قصہ ہے۔ (نووی: ٤/ ٧٥)

٣٦٢۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ - يَعْنِي الْحَنَفِيَّ - نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ بِلَالًا كَانَ يَقُوْلُ أَوَّلَ مَا أَذَّنَ . أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ . فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: قُلْ فِيْ أَثَرِهَا: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُلْ كَمَا أَمَرَكَ عُمَرُ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ شروع میں اذان ان کلمات کے ساتھ کہتے تھے: "أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے) حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کے لیے آؤ) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کے بعد أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں) کہا کرو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح کہا کرو جیسے تمہیں عمر حکم دے رہے ہیں۔''

٣٤.....بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ كَانَ أَرْفَعَ صَوْتاً وَأَجْهَرَ، كَانَ أَحَقَّ بِالْأَذَانِ مِمَّنْ كَانَ أَخْفَضَ صَوْتاً . إِذِ الْأَذَانُ إِنَّمَا يُنَادٰى بِهِ لِإِجْتِمَاعِ النَّاسِ لِلصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بلند اور زوردار آواز والا شخص پست آواز والے شخص کی نسبت اذان کہنے کا زیادہ حق دار ہے کیونکہ اذان لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کے لیے دی جاتی ہے

٣٦٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ، نَا أَبِيْ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ.........

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: لَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا فَقَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا حَقٌّ . فَقُمْ مَعَ

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ: جب ہم نے صبح کی تو ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، میں نے آپ کو (اذان کے متعلق) خواب

(٣٦٢) اسناده ضعيف جدًا: أخرجه ابن عدى فى الكامل: ٤/١٦٥۔ من طريق أبى بكر الحنفى عن عبدالله بن نافع عن أبيه عن ابن عمر به۔ الدارية: ١/١١٢۔ نصب الراية: ١/٢٦١.

(٣٦٣) اسناده حسن: سنن ترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء فى بدء الاذان، رقم: ١٨٩۔ سنن ابى داود: ٤٩٩۔ وابن ماجه: ٧٠٦۔ مسند احمد: ٥٨٢٢۔ سنن دارمى: ٨٩۔ وابن حبان: ١٦٧٩۔ والبيهقى فى الكبرى: ١٧٠٥، ١٨١٨.

بِلَالٍ ، فَإِنَّهُ أَنْدٰى أَوْ أَمَدُّ صَوْتاً مِنْكَ ، فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيْلَ لَكَ ، فَيُنَادِيْ بِذٰلِكَ . قَالَ: فَفَعَلْتُ . فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ خَرَجَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَجُرُّ رِدَاءَهُ ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِيْ قَالَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ .

بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: بے شک یہ سچا خواب ہے۔ بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ کیونکہ وہ تم سے بلند آواز ہیں، اسے وہ کلمات بتاؤ جو تمہیں (خواب میں) بتائے گئے ہیں اور وہ ان کے ساتھ اذان کہیں۔ کہتے ہیں: تو میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کی، پھر جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نماز کے لیے اذان سنی تو وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی طرف نکلے اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبوث فرمایا ہے، یقیناً میں نے اسی طرح دیکھا ہے جیسے انہوں نے پکارا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں (جس نے یہ خواب سچ کر دکھایا ہے۔)"

٣٥..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَذَانِ لِلصَّلَاةِ قَائِمًا لَا قَاعِدًا ، إِذِ الْأَذَانُ قَائِمًا أَحْرٰى أَنْ يَسْمَعَهُ مَنْ بَعُدَ عَنِ الْمُؤَذِّنِ مِنْ أَنْ يُؤَذِّنَ وَهُوَ قَاعِدٌ

نماز کے لیے اذان بیٹھ کر کہنے کی بجائے کھڑے ہو کر کہنے کا حکم کیونکہ کھڑے ہو کر اذان کہنے سے مؤذن سے دور شخص بھی اذان بخوبی سن سکتا ہے جبکہ بیٹھ کر اذان کہنے سے یہ فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔

٣٦٤۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قُمْ يَا بِلَالُ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ .

"امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال کھڑے ہو جاؤ اور نماز کے لیے اذان کہو۔"

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ٣٧٠ پر ملاحظہ کریں۔

٣٦..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ بَدْءَ الْأَذَانِ إِنَّمَا كَانَ بَعْدَ هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَأَنَّ صَلَاتَهُ بِمَكَّةَ إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ نِدَاءٍ لَهَا وَلَا إِقَامَةٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اذان کی ابتدا نبی اکرم ﷺ کی ہجرت مدینہ منورہ کے بعد ہوئی، اور مکہ مکرمہ میں آپ کی نماز اذان و اقامت کے بغیر تھی۔

(٣٦٤) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب بدء الاذان: ٦٠٤۔ مسلم: ٣٧٧۔ سنن دارمي، كتاب الصلاة، باب في بدء الاذان: ١١٨٧.

٣٦٥ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ إِنَّمَا يَجْتَمِعُ النَّاسَ إِلَيْهِ لِلصَّلَاةِ بِحِيْنِ مَوَاقِيْتِهَا بِغَيْرِ دَعْوَةٍ .

''امام ابوبکر کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپ کے پاس نماز کے لیے ان کے اوقات میں بغیر اذان کے جمع ہو جاتے تھے۔''

٣٧.....بَابُ تَثْنِيَةِ الْأَذَانِ وَإِفْرَادِ الْإِقَامَةِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

اذان کے کلمات دو دو اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار ہیں اس سلسلے میں مذکورہ مجمل غیر مفسر روایت کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور اس کی مراد خاص ہے

٣٦٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ـ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ ـ عَنْ أَيُّوْبَ ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا عَبْدُ الْوَهَابِ ، نَا أَبُوْ أَيُّوْبَ ، ح ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ ، نَا خَالِدٌ ، ح عَنْ مُحَمَّدٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ الْخَطَّابِ ، نَا بِشْرٌ ـ يَعْنِي ابْنَ الْمُغَفَّلِ ـ نَا خَالِدٌ ، ح وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، نَا هِشَّامٌ عَنْ خَالِدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ كِلَيْهِمَا عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے ایک ایک بار کہیں۔''

فوائد :...... یہ مذہب راجح اور قرین صواب ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو دوہری اذان اور اکہری اقامت کہنے کا حکم نبی ﷺ نے دیا تھا، جمہور علماء، فقہاء اصولیوں اور جمیع محدثین کا بھی یہی موقف ہے۔ البتہ بعض علماء نے اس مسئلہ میں شاذ موقف اختیار کیا ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ کو مذکورہ حکم صادر کرنے والے رسول اللہ ﷺ نہیں تھے (بلکہ ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما تھے) لیکن یہ موقف درست نہیں ہے، صحیح یہ ہے کہ یہ روایت مرفوع ہے۔

٢ـ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ . بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ دوہری اذان کہیں، یعنی اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کریں۔ اور اس مسئلہ پر اجماع وارد ہے، البتہ بعض سلف سے کلماتِ اذان مفرد کہنے کے بارے اختلاف منقول ہے۔

---

(٣٦٥) انظر الحديث : ٣٧٠ .

(٣٦٦) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب بدء الأذان، رقم الحديث : ٦٠٣، ٦٠٥ـ صحيح مسلم، رقم الحديث : ٣٧٨ـ سنن ترمذی : ١٩٣ـ سنن النسائی : ٦٢٧ـ سنن ابی داود : ٥٠٨ـ ابن ماجه : ٧٣٠ـ مسند احمد : ٣/١٠٣ـ سنن دارمی : ١١٩٤ .

۳۔ ویوتر الاقامۃ. اقامت کے کلمات وتر یعنی اذان کے برعکس اکہرے کہیں۔

۴۔ الا الاقامۃ. البتہ اقامت میں "قدقامت الصلاۃ" کے الفاظ دوہرے کہیں۔انہیں ایک ایک بار نہیں بلکہ دو دومرتبہ ادا کیا جائے، نیز شافعی، احمد اور جمہور علماء کا مذہب ہے کہ کلمات اقامت "اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ، حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح، قد قامت الصلاۃ، قد قامت الصلاۃ، اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ. گیارہ ہیں اور یہی مذہب راجح ہے۔

۵۔ پھر دوہری اذان اور اکہری اقامت کہنے میں حکمت یہ ہے کہ اذان سے مقصود غیر حاضرین اور غائبین کو وقت نماز سے آگاہ کرنا ہے اور تکرار اذان سے اطلاع دینے میں مبالغہ مقصود ہے اور اقامت حاضرین کے لیے کہی جاتی ہے سو اس کے تکرار کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی لیے علماء بیان کرتے ہیں کہ اقامت میں اذان کی نسبت آواز پست ہونی چاہیے۔(شرح النووی: ٤ / ٧٨)

٣٨.....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْآمِرَ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات دوہرے اور اقامت کے کلمات اکہرے کہنے کا حکم دینے والے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے

لَا بَعْدَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ ، كَمَا ادَّعٰى بَعْضُ الْجَهَلَةِ أَنَّهُ جَائِزٌ أَنْ يَكُوْنَ الصِّدِّيْقُ أَوِ الْفَارُوْقُ أَمَرَ بِلَالًا بِذٰلِكَ

آپ کے بعد حضرت ابوبکر یا عمر رضی اللہ عنہما نہیں تھے جیسا کہ بعض جہلاء نے دعویٰ کیا ہے کہ ممکن ہے حضرت ابوبکر صدیق یا عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے بلال رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم دیا ہو۔

٣٦٧۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا اَبُوْبَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ.........

عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ حَدَّثَ: اَنَّهُمْ اِلْتَمَسُوْا شَيْئًا يُؤَذِّنُوْنَ بِهِ عِلْمًا لِلصَّلَاةِ . قَالَ : فَأُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ وَ يُوْتِرُ الْاِقَامَةَ .

"حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے کسی ایسی چیز کی تلاش کی جس کے ذریعے وہ نماز کے وقت کی خبر دینے کے لیے اذان کہہ سکیں، کہتے ہیں کہ: بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا

---

(٣٦٧) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب بدء الاذان، رقم: ٥٦٨۔ صحيح مسلم، رقم: ٣٧٨۔ سنن ترمذی: ١٩٣۔ سنن ابن ماجه، كتاب الاذان، باب افراد الاقامة، رقم: ٧٢٩. التمسوا شيئا ..... سے للصلاۃ تک جتنے الفاظ ہیں یہ صرف سنن ابن ماجہ میں آتے ہیں اور کسی مصنف نے ذکر نہیں کیے۔ وابن حبان: ١٦٧٧۔ أحمد: ١٨/٣.

گیا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے ایک ایک بار کہیں۔“

٣٦٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَابِ الثَّقَفِيُّ ، نَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ............

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوْا أَنْ يَعْلَمُوْا وَقْتَ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُوْنَهُ ، فَذَكَرُوْا أَنْ يُنَوِّرُوْا نَارًا ، أَوْ يَضْرِبُوْا نَاقُوْسًا فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ .

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب (مسلمان) لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے تذکرہ کیا کہ کوئی ایسی معروف چیز ہونی چاہئے جس سے وہ نماز کا وقت معلوم کر سکیں (اور نماز کے لیے جمع ہو سکیں) تو انہوں نے تذکرہ کیا کہ وہ آگ جلا لیا کریں، یا وہ گھنٹہ بجا لیا کریں تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور تکبیر کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔“

٣٦٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقِطَعِيُّ ، نَا رُوْحُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُوْنَةَ ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ............

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَتِ الصَّلَاةُ إِذَا حَضَرَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَعٰى رَجُلٌ فِي الطَّرِيْقِ فَنَادٰى الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ ، الصَّلَاةُ ، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ . فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوِ اتَّخَذْنَا نَاقُوْساً قَالَ: ذٰلِكَ لِلنَّصَارٰى . قَالَ فَلَوِ اتَّخَذْنَا بُوْقاً . قَالَ: ذٰلِكَ لِلْيَهُوْدِ . قَالَ: فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ .

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جب نماز کا وقت ہو جاتا تو ایک آدمی راستے میں چلتے ہوئے نماز، نماز، نماز پکارتا تو یہ چیز لوگوں پر گراں گزری تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر ہم گھنٹہ بجانا شروع کر دیں (تو بہتر ہوگا) آپ نے فرمایا: یہ تو عیسائیوں کا شعار ہے۔ انہوں نے عرض کی: اگر ہم بگل بجانا شروع کر دیں (تو یہ بھی ٹھیک ہے) آپ نے فرمایا: یہ تو یہودیوں کا شعار ہے۔ کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دوہرے اور تکبیر کے کلمات اکہرے کہیں۔“

---

(٣٦٨) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب الاذان مثنى: ٦٠٦ـ صحيح مسلم: ٣٧٨.

(٣٦٩) اسناده صحيح: الطبراني في الاوسط، رقم: ٥٩٨٤ـ والبيهقي في الكبرى: ١٨٣٣ـ ولفظ للبيهقي: واصله عندالبخاري ومسلم مختصرًا، انظر سابق.

٣٩ .....بَابُ ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ بِأَنْ يُشْفَعَ بَعْضُ الْأَذَانِ لَا كُلُّهَا

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے بعض کلمات اذان کو دوہرے کہنے کا حکم دیا ہے سارے کلمات نہیں

وَأَنَّـهُ إِنَّـمَـا أَمَرَ بِأَنْ يُوْتَرَ بَعْضُ الْإِقَامَةِ لَا كُلُّهَا . وَإِنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ فِيْ خَبَرِ أَنَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنْ أَخْبَارِ أَلْـفَـاظِ الْـعَامِ الَّتِي يُرَادُ بِهَا الْخَاصُّ ، إِذِ الْأَذَانُ مَرَّةً وَاحِدَةً وَكَذٰلِكَ الْمُقِيْمُ يُثَنِّيْ فِي الْابْتِدَاءِ اللّٰهُ اَكْبَرُ ، فَيَقُوْلُهُ مَرَّتَيْنِ . وَكَذٰلِكَ يَقُوْلُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَيْنِ . وَيَقُوْلُ أَيْضاً: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ

اور آپ نے اقامت کے بعض کلمات اکہرے کہنے کا حکم دیا ہے ساری تکبیر اکہری کہنے کا حکم نہیں دیا، اور حضرت انس کی روایت میں مذکورہ الفاظ وہ ایسی روایت سے ہیں کہ ان کے الفاظ عام ہوتے ہیں اور ان کی مراد خاص ہوتی ہے۔ کیونکہ اذان اکہری ہے دوہری نہیں۔ کیونکہ مؤذن اذان کے آخر میں لا الہ الا اللہ ایک ہی مرتبہ کہتا ہے اسی طرح تکبیر کہنے والا اقامت کی ابتدا میں اللہ اکبر دو مرتبہ کہتا ہے، اور اسی طرح قد قامت الصلاۃ دو مرتبہ کہتا ہے اور اللہ اکبر اللہ اکبر بھی دو مرتبہ کہتا ہے۔

٣٧٠۔ وَأَخْبَرَنَا الْفَقِيْهُ الإِمَامُ أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ ، أَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْـنُ عَبْـدِ الـرَّحْمٰنِ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، نَا سَلَمَةُ ـ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ.........

عَـنْ مُـحَـمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ: وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْـنَ قَـدِمَهَا إِنَّمَا يَجْتَمِعُ الـنَّاسُ إِلَيْهِ لِلصَّلَاةِ بِـحِيْنِ مَوَاقِيْتِهَا بِغَيْرِ دَعْـوَ ةٍ . فَهَـمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَـجْعَلَ بُـوْقًـا كَبُـوْقِ الْيَهُـوْدِ الَّـذِيْ يَـدْعُوْنَ بِـهٖ لِـصَلَوَاتِهِمْ ، ثُمَّ كَرِهَهُ . ثُمَّ أَمَرَ بِالنَّاقُوْسِ فَنُحِتَ لِيَضْرِبَ بِهٖ لِلْمُسْلِمِيْنَ إِلَى الصَّلَاةِ

”جناب محمد بن اسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ بغیر اذان کے نماز کے اوقات میں آپ کے پاس جمع ہو جاتے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کے بگل جس سے وہ اپنی نمازوں کے لیے بلاتے ہیں، کی طرح کا بگل بنانے کا ارادہ کیا۔ پھر آپ نے اسے ناپسند کیا۔ پھر آپ نے گھنٹہ بنانے کا حکم دیا تو وہ تراش دیا گیا تا کہ مسلمانوں کو نماز کے لیے بلانے کے لیے

(٣٧٠) اسناده حسن صحيح: سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب في بدء الاذان: ١١٨٧ ـ سنن ابي داود: ٤٩٩ ـ سنن ابن ماجه: ٧٠٦ ـ مسند احمد: ١٥٨٨٢ ـ وابن حبان: ١٦٧٧ ـ الارواء: ٢٢٠، ٢٤٦.

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ ، أُرِيَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، أَخُوْ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ النِّدَاءَ . فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ طَافَ بِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ طَائِفٌ ، مَرَّ بِيْ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوْسًا فِي يَدِهِ . فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيعُ هٰذَا النَّاقُوْسَ . فَقَالَ: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قُلْتُ: نَدْعُوْ بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ . فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ ؟ قُلْتُ: وَمَا هُوَ ؟ قَالَ: تَقُوْلُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . ثُمَّ اسْتَأْخَرَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ، ثُمَّ قَالَ ، مِثْلَ مَا قَالَ ، وَجَعَلَهَا وِتْراً ، إِلَّا قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . فَلَمَّا خَبَّرْتُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ . فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ ، فَأَلْقِهَا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ . فَلَمَّا أَذَّنَ بِلَالٌ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ ، فَخَرَجَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ

بجایا جائے، آپ (اور آپ کے صحابہ کرام) اسی صلاح مشورے میں مصروف تھے کہ حارث بن خزرج کے بھائی عبداللہ بن زید بن عبدربہ کو (خواب میں) اذان دکھائی گئی۔تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آج رات میں نے ایک شخص کوخواب میں دیکھا، ایک آدمی میرے پاس سے گزرا، اس پر دو سبز کپڑے تھے اور وہ ہاتھ میں گھنٹہ اٹھائے ہوئے تھا۔تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تم اس گھنٹے کو بیچو گے؟ اس نے کہا: تم اس سے کیا کرو گے؟ میں نے کہا: ہم اس سے نماز کے لیے بلائیں گے۔تو اس نے کہا: کیا میں تمھیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: تم کہا کرو: الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے) اشهد ان لا اله الا الله ۔ اشهد ان لا الـه الا اللـه ۔ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اشهد ان محمد رسول الـله ، اشهد ان محمد رسول الله ،(میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ، اللہ کے رسول ہیں، (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد رسول اللہ، اللہ کے رسول ہیں) حـي عـلـى الـصـلا ة ، حي على الصلاة ، (نماز کی طرف آؤ، نماز کی طرف آؤ) حـي عـلـى الـفـلاح ، حي على الـفـلاح ،(آؤ فلاح کی طرف، آؤ کامیابی وکامرانی کی طرف) الـله اكبر الله اكبر (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) لا اله الا الله (اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں) پھر

وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا رَأَى . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَذَاكَ أَثْبَتُ

وہ تھوڑا سا پیچھے ہٹا پھر اس نے اسی طرح کہا جیسے پہلے کہا تھا۔ اور اس نے وہ کلمات اکہرے کہے سوائے قد قامت الصلاۃ کے، اس نے (دو مرتبہ) قد قامت الصلاۃ ، قد قامت الصلاۃ (نماز کھڑی ہوگئی، نماز قائم ہوگئی) الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله ، (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں) جب میں نے اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی تو آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ یہ خواب سچا ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور اسے یہ کلمات بتاؤ کیونکہ وہ تم سے بلند آواز والا ہے۔ پھر جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کے ساتھ اذان دی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسے سنا جبکہ وہ اپنے گھر میں تھے۔ تو وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی طرف نکلے اور کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! اس ذات باری کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، یقیناً میں نے بھی ایسا ہی (خواب) دیکھا ہے جیسا اس نے دیکھا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اس (گواہی نے) مسئلے کو زیادہ مضبوط اور واضح کر دیا ہے۔"

۳۷۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ..........

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاقُوْسِ فَعُمِلَ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ فِي الْجَمْعِ لِلصَّلَاةِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ مِثْلَ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ الْفَضْلِ .

"حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ناقوس بنانے کا حکم دیا تو وہ بنا دیا گیا تاکہ لوگوں کو نماز کے لیے جمع کرنے کے لیے بجایا جائے، پھر سلمہ بن فضل کی حدیث کی طرح مکمل حدیث بیان کی۔"

۳۷۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ..........

مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: لَيْسَ فِيْ أَخْبَارِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِيْ قِصَّةِ الْأَذَانِ خَبَرٌ أَصَحُّ مِنْ هٰذَا ، لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

"جناب محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید کے قصہ اذان کی روایات میں اس سے زیادہ صحیح روایت اور کوئی نہیں کیونکہ محمد بن عبداللہ بن زید نے اسے اپنے والد محترم

(۳۷۱) اسناده حسن صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب كيف الاذان : ۴۹۹۔ وابن ماجه : ۷۰۶۔ مسند احمد : ۴/۴۳۔ وابن حبان : ۱۶۷۹۔ والبيهقی فی الكبریٰ : ۱۷۰۵، ۱۸۱۹۔

(۳۷۲) البيهقی فی الكبریٰ : ۱۷۰۵، ۱۸۲۰۔ من طريق ابراهيم بن عبدالله الاصبهانی عن محمد بن اسحاق ابن خزيمة، نصب الراية : ۱/۲۳۵۔ فتح الباری : ۲/۷۸۔

بْـنِ زَيْـدٍ سَمِعَهُ مِنْ أَبِيْهِ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ .

(حضرت عبداللہ بن زید) سے سنا ہے۔ اور عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے حضرت عبداللہ بن زید سے اس روایت کو نہیں سنا۔"

۳۷۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فِي عَقِبِ حَدِيْثِهِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، نَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ: فَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بِهٰذَا الْخَبَرِ . قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ هٰذِهِ لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ . ثُمَّ أَمَرَ بِالتَّأْذِيْنِ ، فَكَانَ بِلَالٌ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ يُؤَذِّنُ بِذٰلِكَ .

"حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: یہ خواب سچا ہے ان شاء اللہ۔ پھر آپ نے اذان کا حکم دیا، لہٰذا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کلمات کے ساتھ اذان دیتے تھے۔"

۳۷۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ قَالَ ، سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْمُثَنّٰى.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ الْأَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً، غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ . فَإِذَا سَمِعْنَا ذٰلِكَ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا ، قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ شُعْبَةُ: لَمْ أَسْمَعْ مِنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْمُثَنّٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ .

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک مرتبہ تھی۔ سوائے اس کے کہ وہ (مؤذن) قد قامت الصلاۃ، قد قامت الصلاۃ دو مرتبہ کہتا تھا، تو جب ہم یہ کلمات سنتے تو وضو کر کے نکل پڑتے۔ محمد کہتے ہیں: شعبہ نے کہا کہ میں نے ابوجعفر سے اس حدیث کے سوا کوئی حدیث نہیں سنی۔ امام ابوبکر بندار کی سند سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔"

---

(۳۷۳) مسند احمد: ٤/٤٢۔ والبیهقی فی الکبری: ۱۸۱۸۔

(۳۷٤) اسناده حسن: سنن النسائی، کتاب الاذان، باب کیف الاقامة: ٦٦٨۔ سنن ابی داود: ٥١٠۔ وفی الکبری: ١٦٠٥۔ مسند احمد: ٢/٨٥، ٨٧۔ سنن الدارمی: ١١٩٣۔ وابن ماجه: ١٦٧٤۔

۴۰ ..... بَابُ تَثْنِيَةِ (قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ) فِي الْإِقَامَةِ

اقامت میں "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ" دو مرتبہ کہنے کا بیان

ضِدُّ قَوْلِ بَعْضِ مَنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَلَا يُمَيِّزُ بَيْنَ مَا يَكُوْنُ لَفْظُهُ عَامًّا مُرَادُهُ خَاصٌّ ، وَبَيْنَ مَا لَفْظُهُ عَامٌّ مُرَادُهُ عَامٌّ ، فَتَوَهَّمَ بِجَهْلِهِ أَنَّ قَوْلَهُ: وَ يُوْتِرُ الْإِقَامَةَ كُلَّ الْإِقَامَةِ ، لَا بَعْضَهَا مِنْ أَوَّلِهَا إِلٰى اٰخِرِهَا ، يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ الْفَضْلِ

اس شخص کے قول کے برعکس جو علمی بصیرت سے بے بہرہ ہے اور ایسی روایت کے مابین تمیز سے محروم ہے جس کے الفاظ عام اور اس کی مراد خاص ہو اور جس کے لفظ عام ہوں اور اس کی مراد بھی عام ہو، لہٰذا وہ اپنی جہالت کی وجہ سے یہ سمجھا کہ نبی علیہ السلام کا فرمان "اور اقامت اکہری کہے" سے ساری اقامت اکہری مراد ہے اس کے بعض کلمات نہیں، بلکہ شروع سے لے کر آخر تک اکہری ہے۔ مذکورہ شخص سے مراد الحسن بن الفضل ہے۔

۳۷۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.........

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ بِلَالٌ يُثَنِّي الْأَذَانَ وَيُوْتِرُ الْإِقَامَةَ ، إِلَّا قَوْلَهُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَخَبَرُ ابْنِ الْمُثَنّٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دوہری اور اقامت اکہری کہتے تھے، سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے (یہ دو بار کہتے تھے) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن مثنی کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت اسی باب کے متعلق ہے۔"

۳۷۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نَا سَمَّاكُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.........

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوْتِرَ الْإِقَامَةَ، إِلَّا الْإِقَامَةَ۔ يَعْنِي قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ۔

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات دوہرے اور تکبیر کے کلمات اکہرے کہنے کا حکم دیا گیا تھا سوائے اقامت کے یعنی قد قامت الصلاۃ کے۔"

فوائد:......مکرر ۳۶۶۔

(۳۷۵) اسنادہ صحیح: الدار قطنی: ۱/۲۳۹۔ من طریق عبدالرزاق، والبیھقی فی الکبری: ۱۸۱۱۔ صحیح البخاری: ۶۰۷۔ ومسلم: ۲،۳۷۸.

(۳۷۶) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الاذان مثنی مثنی: ۶۰۶۔ مسلمہ: ۳۷۸۔ سنن ابی داود: ۵۰۸.

۱۴۱.....بَابُ التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ مَعَ تَثْنِيَةِ الْإِقَامَةِ

دوہری اقامت کے ساتھ اذان میں ترجیع کا بیان

وَهٰذَا مِنْ جِنْسِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ أَنْ يُؤَذِّنَ الْمُؤَذِّنُ فَيُرَجِّعُ فِي الْأَذَانِ وَيُثَنِّي الْإِقَامَةَ وَمُبَاحٌ أَنْ يُثَنِّيَ الْأَذَانَ وَيُفْرِدَ الْإِقَامَةَ ، إِذْ قَدْ صَحَّ كِلَا الْأَمْرَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ . فَأَمَّا تَثْنِيَةُ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فَلَمْ يَثْبُتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْأَمْرُ بِهِمَا

یہ مباح اختلاف کی جنس سے ہے۔ مؤذن کے لیے مباح ہے کہ وہ اذان میں ترجیع کرلے اور اقامت دوہری کہے اور یہ بھی مباح ہے کہ اذان دوہری کہے اور اقامت اکہری کہے۔ کیونکہ دونوں عمل نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہیں لیکن دوہری اذان اور دوہری اقامت نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

۳۷۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ.........

عَنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ رَجُلًا فَأَذَّنُوْا ، فَأَعْجَبَهُ صَوْتُ أَبِي مَحْذُوْرَةَ ، فَعَلَّمَهُ الْأَذَانَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَعَلَّمَهُ الْإِقَامَةَ مَثْنٰى .

''حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تقریباً بیس آدمیوں کو اذان کہنے کا حکم دیا، انہوں نے اذان دی تو آپ کو حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی آواز پسند آئی، لہٰذا آپ نے انہیں اذان سکھائی: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں) أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ،

---

(۳۷۷) سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب الترجيع في الاذان: ۱۱۹۶ اور اس کی اصل صحیح مسلم: ۳۷۹، ۳۸۷ میں ہے۔ وابو داؤد: ۵۰۰، ۵۰۵۔ والترمذی: ۱۹۱۔ والنسائی: ۶۳۱۔ وابن ماجہ: ۷۰۸۔

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ، نماز کے لیے آؤ) حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (کامیابی وکامرانی کی طرف آؤ۔ فلاح کی طرف آؤ) اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے) لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ (اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔) اور آپ نے انہیں اقامت دوہری سکھائی۔"

فوائد :......۱۔ نووی رقمطراز ہیں کہ یہ (احادیث) شافعی، مالک، احمد اور جمہور علماء رحمہم اللہ کے موقف کی واضح دلیل ہیں کہ ترجیع والی اذان مشروع ومسنون ہے اور ترجیع یہ ہے کہ شہادتین کے کلمات دو دو مرتبہ آہستہ آواز سے پھر انہیں دوبارہ بلند آواز سے ادا کیا جائے۔ لیکن ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اہل کوفہ کا مذہب ہے کہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ کی اذان کی رو سے ترجیع والی اذان غیر مشروع ہے کیونکہ عبداللہ بن زید کی اذان میں ترجیع کا ذکر نہیں۔ جمہور علماء کی دلیل (مذکورہ احادیث الباب) ہیں اور مذکورہ طریقہ اذان میں کلمات اذان کا اضافہ مقدم ہے۔ باوجود اس کے کہ حدیث ابومحذورہ حدیث عبداللہ بن زید سے متاخر ہے۔ کیونکہ حدیث ابومحذورہ غزوہ حنین کے بعد آٹھ ہجری کا واقعہ ہے اور حدیث عبداللہ آغاز ہجری کا واقعہ ہے اس پر طرہ اہل مکہ اہل مدینہ اور تمام بلاد اسلام کا حدیث ابی محذورہ پر عمل بھی ہے۔

(شرح النووی: ٤/ ٨٠)

۲۔ شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: حق بات یہ ہے کہ اذان ترجیع والی احادیث راجح ہیں کیونکہ یہ اضافی کلمات پر مشتمل ہیں اور حدیث عبداللہ کے منافی نہ ہونے اور صحت کے اعتبار سے یہ اضافی کلمات مقبول بھی ہیں۔ (لہٰذا ترجیع والی اذان پر عمل مستحب اور افضل ہے۔) (نیل الاوطار: ٢/ ٣٨)

٣٧٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْحَرَامِ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ ، وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ ، جَمِيْعًا............

عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَقْعَدَهُ فَأَلْقَى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفاً حَرْفاً ، قَالَ بِشْرٌ: قَالَ لِيْ إِبْرَاهِيْمُ: هُوَ مِثْلُ أَذَانِنَا هٰذَا . فَقُلْتُ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ . فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ

"حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بٹھایا تو انہیں اذان کا ایک ایک کلمہ سکھایا۔ بشر کہتے ہیں: مجھے (میرے استاد) ابراہیم نے کہا: وہ ہماری اس اذان ہی کی طرح ہے۔ تو میں نے ان سے گذارش کی کہ مجھے (وہ اذان) دوہرا دیجیے، تو انہوں نے فرمایا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ

(٣٧٨) اسنادہ صحیح: سنن الترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی الترجیع فی الاذان: ١٩١ اس کی اصل صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ: ٣٧٩ میں ہے۔ سنن النسائی: ٦٣٣.

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مرَّتَيْنِ ، قَالَ بِصَوْتٍ ذٰلِكَ الصَّوْتِ يَسْمَعُ مَنْ حَوْلَهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مرَّتَيْنِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ ، ثُمَّ رَفَعَ صَوْتَهُ ، فَقَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ . إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ .

أَكْبَرُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) أَشْهَدُ أَن لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں) أَشْهَدُ أَن لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ (نماز کی طرف آؤ، نماز کے لیے آؤ) حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، (کامیابی وکامرانی کی طرف آؤ۔ فلاح کی طرف آؤ) اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے) لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبدالعزیز بن عبدالملک نے یہ حدیث حضرت ابومحذورہ سے نہیں سنی بلکہ انہوں نے یہ حدیث عبداللہ بن محیریز کے واسطے سے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔''

۳۷۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ بُنْدَارٌ ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ ، وَحَدَّثَنَاهُ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا رَوْحٌ ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ أَنَّ..........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ أَخْبَرَهُ ۔ وَكَانَ يَتِيْماً فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ بْنِ مُعَيْرٍ ۔ حِيْنَ جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ: فَقُلْتُ لِأَبِي مَحْذُوْرَةَ: إِنِّيْ خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ ، وَإِنِّيْ أُسْأَلُ عَنْ تَأْذِيْنِكَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . إِلَّا أَنَّ

''حضرت عبداللہ بن محیریز جو کہ حضرت ابومحذورہ بن معیر رضی اللہ عنہ کی پرورش میں مقیم تھے، جب انہیں حضرت ابومحذورہ نے شام روانہ کرنے کے لیے تیار کیا تو وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی: میں شام کی طرف جا رہا ہوں اور بے شک مجھ سے آپ کی اذان کے متعلق پوچھا جائے گا، پھر مکمل حدیث بیان کی۔

(۳۷۹) اسناده حسن صحيح: سنن النسائي، كتاب الاذان، باب كيف الاذان، رقم: ٦٣٢ اس کی اصل صحيح مسلم، كتاب الصلاة: ۳۷۹ میں ہے۔ مسند احمد: ۴۰۹/۳۔ وابن ماجه: ۷۰۸۔ وابن حبان: ۱٦۸۰۔ وابو داؤد: ۵۰۱.

بُنْدَارًا قَالَ فِي الْخَبَرِ مِنْ أَوَّلِ الْأَذَانِ وَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّأْذِينَ هُوَ نَفْسُهُ ، فَقَالَ ، قُلْ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْأَذَانِ مِثْلَ خَبَرِ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ . وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ زِيَادَةً كَثِيرَةً قَبْلَ ذِكْرِ الْأَذَانِ وَبَعْدَهُ . وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ ، قَالَ فِي أَوَّلِ الْأَذَانِ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ . وَبَاقِي حَدِيثِهِ مِثْلَ لَفْظِ بُنْدَارٍ . وَهٰكَذَا رَوَاهُ رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ فِي أَوَّلِ الْأَذَانِ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَمْ يَقُلْهُ أَرْبَعاً . قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي بَابِ التَّثْوِيبِ فِي أَذَانِ الصُّبْحِ . وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ وَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَا فِي أَوَّلِ الْأَذَانِ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخَبَرُ ابْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ ثَابِتٌ صَحِيحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ . وَخَبَرُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ صَحِيحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ لِأَنَّ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ أَبِيهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

مگر بندار نے اپنی روایت میں اذان کے شروع سے بیان کیا: اور رسول اللہ ﷺ نے بذات خود مجھے اذان سکھائی تو کہا: کہو : اللہ اکبر، اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر، پھر باقی اذان مکحول کی ابن محیریز سے روایت کی طرح بیان کی اور اقامت کا ذکر نہیں کیا اور اذان کے ذکر سے پہلے اور بعد میں بہت سارے اضافے حدیث میں بیان کیے ہیں: دورقی کہتے ہیں: اذان کی ابتداء میں کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، (یعنی دو مرتبہ کہا) باقی حدیث بندار کی روایت جیسی ہے۔ اسی طرح روح نے اپنی سند سے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان کے شروع میں دو دفعہ اللہ اکبر اللہ اکبر روایت کیا ہے، چار مرتبہ روایت نہیں کیا۔ میں نے اسے صبح کی اذان میں تثویب کے باب میں بیان کیا ہے۔ اور ابوعاصم اور عبدالرزاق نے ابن جریج سے روایت کیا تو دونوں نے اذان کی ابتداء میں اللہ اکبر اللہ اکبر کہا (یعنی چار مرتبہ روایت کیا ہے) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن ابی محذورہ کی حدیث نقل کے اعتبار سے صحیح ہے۔ کیونکہ یہ روایت ابن محمد بن عبداللہ بن زید نے اپنے باپ سے سنی ہے اور محمد بن اسحاق نے یہ روایت محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے سنی ہے اور وہ ان راویوں میں سے نہیں ہیں جن سے محمد بن اسحاق نے تدلیس کی ہے اور حضرت انس کی روایت جسے ابوقلابہ سے ایوب اور خالد روایت کرتے ہیں اس کی صحت میں کوئی بھی شک وشبہ نہیں ہے۔ اور ہم اس بات کی دلیل بیان کر چکے ہیں کہ اس (حضرت بلال کو دوہری اذان اور اکہری اقامت کہنے) کا حکم دینے والے خود نبی اکرم ﷺ ہیں۔ البتہ عراقیوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ بھی نقل کے اعتبار سے صحیح ہے۔ اور انہوں نے ان سے اسانید کو خلط

الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ وَلَيْسَ هُوَ مِمَّا دَلَّسَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ . وَخَبَرُ أَيُّوْبَ وَ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ صَحِيْحٌ لا شَكَّ وَلا ارْتِيَابَ فِي صِحَّتِهِ . وَقَدْ دَلَّلْنَا عَلَى أَنَّ الْأَمِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ لا غَيْرُهُ . فَأَمَّا مَا رَوَى الْعِرَاقِيُّوْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ فَقَدْ ثَبَتَ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ وَقَدْ خَلَطُوْا فِي أَسَانِيْدِهِمِ الَّتِي رَوَوْهَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِي تَثْنِيَةِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ جَمِيْعاً . فَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ لَمَّا رَأَى الْأَذَانَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ: عَلِّمْهُ بِلَالًا . فَقَامَ بِلَالٌ ، فَأَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى ، وَأَقَامَ مَثْنٰى مَثْنٰى ، وَقَعَدَ قَعْدَةً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَخَبَرُ ابْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ . وَخَبَرُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ لِأَنَّ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ أَبِيْهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ وَلَيْسَ هُوَ مِمَّا دَلَّسَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ . وَخَبَرُ أَيُّوْبَ وَ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ صَحِيْحٌ لا شَكَّ وَلا ارْتِيَابَ فِي صِحَتِهِ .

ملط کر دیا ہے جن کے ذریعے وہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے اذان اور اقامت دونوں کو دہرانے کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ لہٰذا اعمش نے عمرو بن مرہ سے اور انہوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے، وہ کہتے: ہمیں محمد ﷺ کے صحابہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان دیکھی تو وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو اس کی خبر دی، تو آپ نے فرمایا: اسے بلال کو سکھا دو لہٰذا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے دوہری اذان کہی اور اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہے۔ اور (اذان اور اقامت کے درمیان ایک مرتبہ) بیٹھ گئے۔“

۳۸۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ، وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَاهُ عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ ح وَ حَدَّثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ ، نَا ابْنُ أَبِي لَيْلٰى .

”امام صاحب نے اپنے استاد سلم بن جنادہ اور حسن بن قزعہ کی سندیں بیان کی ہیں۔“

۳۸۱۔ وَرَوَاهُ الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

(۳۸۰) اسنادہ ضعیف: سابق حدیث ہی ہے لیکن اس کی سند میں راوی ”ابن ابی لیلی“ ہے جو کہ سنن ترمذی کتاب الصلاۃ، باب ماجاء ان الاقامۃ مثنی مثنی: ۱۹٤ میں ہے۔ والدار قطنی: ۱/۲٤۱۔

وَهٰكَذَا رَوَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى ، فَقَالَ: عَنْ مُعَاذٍ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا بِخَبَرِ الْمَسْعُوْدِيِّ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ، ح وَحَدَّثَنَا زِيَادٌ أَيْضاً ، نَا عَاصِمٌ يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ - نَا الْمَسْعُوْدِيُّ . ح وَحَدَّثَنَا بِخَبَرِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ ، الْحَسَنُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مِهْرَانَ الزَّيَّاتُ ، نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى . فَقَالَ: عَنْ مُعَاذٍ .

''امام صاحب نے اپنے اساتذہ زیاد بن ایوب اور حسن بن یونس کی سند سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔''

٣٨٢- وَرَوَاهُ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى مُرْسَلًا . فَلَمْ يَقُلْ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَلَا عَنْ مُعَاذٍ ، وَلَا ذَكَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّمَا قَالَ: لَمَّا رَأَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ مِنَ النِّدَاءِ مَا رَأَى قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ ، عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى . وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حُصَيْنٍ وَ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى . وَلَمْ يَقُلْ: عَنْ مُعَاذٍ ، وَلَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ، وَلَا قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، وَلَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ، بَلْ أَرْسَلَهُ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

''حصین بن عبدالرحمٰن نے اسے ابن ابی لیلیٰ سے مرسل روایت کیا ہے ۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید یا حضرت معاذ رضی اللہ عنہما کا نام نہیں لیا۔ اور نبی اکرم ﷺ کے کسی اور صحابی سے روایت کی ہے بلکہ اس طرح کہا ہے: ''جب عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اذان (خواب میں) دیکھی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا۔ اور اس روایت کو ثوری نے حصین اور عمرو بن مرہ کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا تو حضرت معاذ یا عبداللہ بن زید کا نام نہیں لیا۔ اور نہ یہ کہا کہ حدثنا اصحابنا یا حدثنا اصحاب محمد بلکہ مرسلا بیان کیا ہے اور امام صاحب اپنے استاد محمد بن یحییٰ کی سند سے روایت بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے کہا: نبی اکرم ﷺ کو اذان کے مسئلے نے فکر مند کر دیا تھا۔'' پھر باقی حدیث بیان کی۔ امام صاحب کہتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابن ابی لیلیٰ نے حضرت عبداللہ بن زید کو نہیں پایا۔جبکہ شریک نے یہ روایت حصین سے بیان کی تو کہا: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن عبداللہ بن زید (یعنی انہوں نے

---

(٣٨١) اسـنـاده صحيح، یہ بھی وہی حدیث ہے صرف فرق اتنا ہے کہ اس سند میں "ابن ابی لیلی" حضرت معاذ سے روایت کرتے ہیں ملاحظہ ہو سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب كيف الاذان: ٥٠٧- واحمد: ٢٤٦/٥- والبيهقي في الكبرى: ١٧٠٦، ١٨٣٠.

بْـنِ أَبِيْ لَيْلَى ، قَالَ:كَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْاَهَمَّهُ الْأَذَانُ ، فَـذَكَـرَ الْـحَـدِيْـثَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ . قَالَ ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى ، يَقُوْلُ:وَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يُدْرِكْ ابْـنَ زَيْـدٍ. وَرَوٰى هٰـذَا الْخَبَرَ شَرِيْكٌ عَنْ حُـصَيْنٍ، فَقَالَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْـلٰـى عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْنِ زَيْدٍ . فَذَكَـرَ الْـحَـدِيْـثَ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا شَـرِيْكٌ عَـنْ حُـصَيْنٍ ، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى . وَلَمْ يَقُلْ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ، وَلَا عَنْ مُعَاذٍ . وَقَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدًا مِنْهُمْ .

موصولاً روایت کیا کہ ابن ابی لیلیٰ کی حضرت عبداللہ سے ملاقات نہیں ہوئی) پھر باقی حدیث بیان کی۔ امام شعبہ نے اسے عمرو بن مرہ کے واسطے سے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے لیکن انہوں نے حضرت معاذ یا عبداللہ بن زید کا نام نہیں لیا (یعنی مرسلاً بیان کیا ہے) اور کہا کہ حدثنا اصحابنا (ہمیں ہمارے اصحاب نے حدیث بیان کی ہے۔) لیکن ان میں سے کسی کا نام نہیں لیا۔“

۳۸۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ...........

عَـنْ عَبْـدِ الـرَّحْـمٰـنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى ، قَالَ: أُحِيْـلَـتِ الصَّلَاةُ ثَـلَاثَةَ أَحْوَالٍ ، وَالصِّيَامُ ثَـلَاثَةَ أَحْـوَالٍ . فَـحَـدَّثَـنَا أَصْحَابُنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَقَدْ أَعْجَبَنِيْ أَنْ تَكُوْنَ صَلَاةُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَوِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةً . حَتّٰى لَـقَـدْ هَـمَـمْـتُ أَنْ أَبُـثَّ رِجَـالًا فِي الدُّوْرِ فَيُـؤَذِّنُـوْنَ الـنَّـاسَ بِـحِيْـنِ الصَّلَاةِ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ. وَقَالَ عَمْرٌو ، حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا حُصَيْنٌ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى ، قَالَ ، شُعْبَةُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ حُصَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى .

”عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ نماز میں تین مرتبہ تبدیلی ہوئی اور روزے بھی تین تبدیلیوں سے گزرے۔ تو ہمارے اصحاب نے ہمیں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند آئی ہے کہ مومنوں یا مسلمانوں کی نماز ایک ہو حتیٰ کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ محلوں میں کچھ آدمی پھیلا دوں تو وہ نماز کے وقت میں لوگوں کو اذان دیں۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔“ عمرو کہتے ہیں: مجھے یہ روایت حصین نے ابی لیلیٰ سے بیان کی۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے یہ روایت حصین کے واسطے سے ابن ابی لیلیٰ سے سنی۔“

۳۸۴۔ وَرَوَاهُ جَـرِيْـرٌ عَـنِ الْأَعْـمَـشِ عَـنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ

(۳۸۲) صرف سند اور ہے متن کا ذکر نہیں ہے۔ انظر سابق.

(۳۸۳) اسناده صحيح: سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب كيف الاذان: ٥٠٦۔ مسند احمد: ٢١١٠٧۔ ومصنف عبدالرزاق: ١٧٨٨.

رَجُلٍ:بَعْضَ هٰذَا الْخَبَرِ أَعْنِي قَوْلَهُ: أُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ وَلَا مُعَاذًا . أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ نَاهُ يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى..........

نَا جَرِيرُ ابْنُ الْأَعْمَشِ وَ رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى ، قَالَ: أُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ ، وَأُحِيلَ الصَّوْمُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ . وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ ، وَلَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ ، وَلَا اَحداً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَلَا قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا ، وَلَمْ يَقُلْ أَيْضاً: عَنْ رَجُلٍ . أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ نَاهُ هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرُ الْعِرَاقِيِّينَ الَّذِينَ احْتَجُّوا بِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِي تَثْنِيَةِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ . وَفِي أَسَانِيدِهِمْ مِنَ التَّخْلِيطِ مَا بَيَّنْتُهُ . وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَلَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ ، صَاحِبِ الْأَذَانِ فَغَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُحْتَجَّ بِخَبَرٍ غَيْرِ ثَابِتٍ عَلٰى أَخْبَارٍ ثَابِتَةٍ . وَسَأُبَيِّنُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ بِتَمَامِهَا فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ ، الْمُسْنَدِ الْكَبِيرِ ، لَا الْمُخْتَصَرِ .

”جریر نے اعمش سے، انہوں نے عمرو بن مرہ سے یہ روایت بیان کی تو کہا: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے ایک آدمی سے اس روایت کا کچھ حصہ روایت کیا، میری مراد یہ کلمات ہیں: ”نماز تین مراحل سے گزری۔“ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا۔ ابن فضیل نے یہ روایت بیان کی تو عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے کہا: نماز کو تین دفعہ تبدیلیوں سے گزرنا پڑا اور روزوں کو بھی تین مراحل سے گزرنا پڑا۔ پھر مکمل حدیث بیان کی ۔لیکن حضرت عبداللہ بن زید، حضرت معاذ یا کسی اور صحابی کا ذکر نہیں کیا اور نہ ”حدثنا اصحابنا“ کہا اور نہ ”عن رجل“ کہا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید سے عراقیوں کی یہ وہ حدیث ہے کہ جس سے وہ اذان اور اقامت کے دوہرے ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی اسانید خلط ملط ہیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا اور نہ حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ صاحب اذان سے سنا ہے لہٰذا صحیح ثابت کے مقابلے میں غیر ثابت روایات سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے۔ میں عنقریب یہ مکمل مسئلہ مسند کبیر کی کتاب الصلاۃ میں بیان کر دوں گا، مسند مختصر میں نہیں۔“

(۳۸۰) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب کیف الاذان: ۵۰۶.

۴۲ ..... بَابُ التَّثْوِيبِ فِي أَذَانِ الصُّبْحِ

صبح کی اذان میں تھویب (الصلاۃ خیر من النوم کہنے) کا بیان

۳۸۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا رَوْحٌ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ ، وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ مَوْلَاهُمْ ، عَنْ أَبِيْهِ مَوْلَى مَحْذُوْرَةَ ، وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ ، أَنَّهُمَا سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ ، ح حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانَ ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ ، أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ وَ أُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ.........

عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ ـ وَهٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ ـ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشْرَةٍ مِّنْ مَكَّةَ نَطْلُبُهُمْ فَسَمِعْتُهُمْ يُؤَذِّنُوْنَ بِالصَّلَاةِ فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ ، نَسْتَهْزِءُ بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ سَمِعْتُ فِيْ هٰؤُلَاءِ تَأْذِيْنَ إِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ . فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا ، فَأَذَّنَّا رَجُلًا رَجُلًا ، فَكُنْتُ اٰخِرَهُمْ . فَقَالَ حِيْنَ أَذَّنْتُ: تَعَالْ ، فَأَجْلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِيْ ، وَبَارَكَ عَلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ تُؤَذِّنْ عِنْدَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ . قُلْتُ: كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَعَلَّمَنِي الْأَذَانَ كَمَا يُؤَذِّنُوْنَ الْآنَ بِهَا . اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ ،

''حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس تشریف لائے تو میں دس میں سے دسواں شخص تھا جو مسلمانوں کی تلاش میں مکہ مکرمہ سے نکلا۔ میں نے انہیں نماز کے لیے اذان دیتے ہوئے سنا، تو ہم نے ان کے ساتھ مذاق کرتے ہوئے کھڑے ہو کر اذان دینا شروع کر دی (ہماری آواز سن کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ان لوگوں میں ایک خوش آواز شخص کی اذان سنی ہے لہٰذا آپ نے ہماری طرف (کسی شخص کو بلانے کے لیے) بھیجا۔ (جب ہم حاضر خدمت ہو گئے تو آپ نے ہمیں اذان کہنے کا حکم دیا) چنانچہ ہم نے ایک ایک کر کے اذان دی۔ میں سب سے آخر میں تھا۔ جب میں نے اذان دی تو آپ نے فرمایا: میرے پاس آ ؤ۔ پھر آپ نے مجھے اپنے سامنے بٹھا لیا اور میری پیشانی پر (اپنا دست مبارک) پھیرا اور مجھے تین بار برکت کی دعا دی۔ پھر فرمایا: جاؤ بیت الحرام کے پاس اذان کہو۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول کیسے (اذان

(۳۸۵) اسنادہ صحیح: سنن النسائی، کتاب الاذان، باب الاذان فی السفر: ۶۳۳۔ سنن ابی داود: ۵۰۰۔ مسند احمد: ۱۴۸۳۳۔ الدار قطنی: ۱/۲۳۳۔

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ ، الصَّلاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ، الصَّلاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فِي الْأَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ . اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . قَالَ: وَعَلَّمَنِي الْإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلاةُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عَنْ أَبِيْهِ وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُوْرَةَ . وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ فِي الْحَدِيْثِ فِي أَوَّلِ الْأَذَانِ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَذَكَرَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ كَذِكْرِ الدَّوْرَقِيِّ سَوَاءً وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ فِي حَدِيْثِهِ: وَإِذَا أَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلاةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلاةُ ، أَسَمِعْتَ؟ وَزَادَ ، فَكَانَ أَبُوْ مَحْذُوْرَةَ لا يَجُزُّ نَاصِيَةً وَلا يُفَرِّقُهَا ، لِأَنَّ

دوں)؟ لہٰذا آپ نے مجھے اذان سکھائی جیسے آج کل مسلمان اذان دے رہے ہیں۔ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔) أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ (نماز کی طرف آؤ، نماز کے لیے آؤ۔) حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ ، (کامیابی و کامرانی کی طرف آؤ۔ فلاح کی طرف آؤ۔) صبح کی پہلی اذان میں یہ کلمات کہلوائے: الصلاة خير من النوم ، الصلاة خير من النوم ، (نماز نیند سے بہتر ہے۔ نماز نیند سے بہتر ہے) اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، (اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں) کہتے ہیں آپ نے مجھے اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ سکھائے۔ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَن لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ ،

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ عَلَيْهَا . وَزَادَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ فِي اٰخِرِ حَدِيْثِهِ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ الْخَبَرَ كُلَّهُ ، عَنْ أَبِيْهِ وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ .

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ۔ قد قامت الصلاة قد قامت الصلاة (نماز کھڑی ہوگئی، نماز کھڑی ہوگئی۔) اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۔ ابن جریج کہتے ہیں: مجھے یہ ساری روایت عثمان نے اپنے باپ سے اور ام عبدالمالک بن ابی محذورہ سے بیان کی، انہوں نے یہ روایت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے سنی۔ ابن رافع اور یزید بن سنان نے حدیث میں اذان کی ابتداء میں اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ (یعنی چار مرتبہ) کہا ہے۔ یزید بن سنان نے اقامت کے کلمات دورقی کی روایت کی طرح دو دو مرتبہ ذکر کیے ہیں۔ ابن رافع نے اپنی حدیث میں کہا: ''جب تم اقامت کہو تو دو مرتبہ کہو: قد قامت الصلاة ، قد قامت الصلاة ، (نماز کھڑی ہوگئی، نماز قائم ہوگئی۔) کیا تم نے سن لیا ہے؟ اور یہ اضافہ بھی بیان کیا کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اپنی پیشانی (کے بالوں) کو نہ کاٹتے تھے اور نہ ان میں مانگ نکالتے تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔'' یزید بن سنان نے اپنی روایت کے آخر میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابن جریج نے کہا: مجھے یہ ساری حدیث عثمان نے اپنے باپ سے اور ام عبدالمالک بن ابی محذورہ سے بیان کی ہے، انہوں نے یہ روایت حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔''

۳۸۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِيْ أَذَانِ الْفَجْرِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، قَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ سنت ہے کہ جب موذن فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہہ لے تو کہے: الصلاة خير من النوم (نماز نیند سے بہتر ہے۔)''

فوائد :......۱۔ صبح کی اذان میں ''حی علی الفلاح'' کہنے کے بعد دو مرتبہ ''الصلاة خير من النوم'' کہنا مسنون فعل ہے اور اسے تثویب سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور ابن عمر، حسن بصری، ابن سیرین، زہری، مالک، ثوری، اوزاعی، اسحاق، ابوثور اور شافعی رحمہ اللہ بھی اسی موقف کے قائل ہیں۔ (المغنی : ۲/ ۲۱۰)

۲۔ ''الصلاة خير من النوم'' کے الفاظ فقط اذان فجر میں مسنون ہیں، اس کے سوا کسی اذان میں یہ کلمات مشروع نہیں ہیں، لہٰذا سنت سے ثابت فعل پر اکتفا کافی ہے۔

(۳۸۶) اسناده صحيح: الدار قطني : ۱/ ۲۴۳۔ من طريق ابی اسامه، والبيهقی فی الكبرى : ۱۸۳۵۔ والطحاوی فی شرح معانی الآثار: ۱/ ۱۳۷۔ من طريق ابی أسامه عن ابن عون، به.

۴۳.....بَابُ الْإِنْحِرَافِ فِي الْأَذَانِ عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اذان میں مؤذن کا حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے (اپنے چہرے کو دائیں بائیں) موڑنے کا بیان

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا يَنْحَرِفُ بِفِيهِ لَا بِبَدَنِهِ كُلِّهِ وَإِنَّمَا يُمْكِنُ الْإِنْحِرَافُ بِالْفَمِ بِإِنْحِرَافِ الْوَجْهِ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ موذن صرف اپنے منہ کے ساتھ مڑے گا، سارے بدن کے ساتھ نہیں اور منہ کے ساتھ مڑنا، چہرے کے ساتھ مڑنے سے ممکن ہے۔

۳۸۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَوْنٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ ۔ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَيَتَّبِعُ بِفِيْهِ. وَوَصَفَ سُفْيَانُ يَمِيْلُ بِرَأْسِهِ يَمِيْنًا وَ شِمَالًا. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقُ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ.........

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ وَعِنْدَهُ نَاسٌ يَسِيْرٌ، فَجَاءَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ، ثُمَّ حَوَّلَ يَتْبَعُ فَاهُ هٰهُنَا ۔ يَعْنِي بِقَوْلِهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ۔ . وَقَالَ وَكِيْعٌ عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي أَذَانِهِ هٰكَذَا وَيُحَرِّفُ رَأْسَهُ، يَمِيْنًا وَشِمَالًا بِحَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ.

''حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا، وہ اپنے منہ کو (دائیں بائیں) پھیر رہے تھے۔ سفیان نے اس کی کیفیت بیان کی تو کہا: وہ اپنے سر کو دائیں اور بائیں موڑ رہے تھے۔ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بطحاء کے مقام پر حاضر ہوا جبکہ آپ سرخ خیمے میں تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس تھوڑے سے لوگ تھے۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے اذان کہی، پھر انہوں نے حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح کہتے ہوئے اپنے چہرہ دائیں بائیں پھیرا۔'' ثوری اس روایت میں کہتے ہیں: انہوں نے اپنی اذان میں حی علی الفلاح کہتے ہوئے اپنے سر کو دائیں بائیں پھیرا۔''

---

(۳۸۷) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب هل یتتبع المؤذن...... ٦٣٤۔ ومسلم: ٥٠٣۔ الترمذی: ١٩٧۔ النسائی: ٦٤٣۔ وفی الکبری: ٩٨٢٧۔ وابن حبان: ٢٣٨٢، ٢٣٩٤۔ والحاکم: ٣١٨/١۔ والبیهقی فی الکبری: ١٧٢١، ٥٢٨٥۔ من طریق عون ابن جحیفة عن ابیه، به۔

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ "حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح" کہتے وقت موذن کا دائیں بائیں سر اور گردن گھمانا مسنون فعل ہے اور شافعیہ کا موقف ہے کہ وہ قبلہ سے سینہ اور قدم سے نہ پھیرے بلکہ سر اور گردن ہی کو گھمائے۔ (شریح النووی: ٤/ ٢١٨ یہی مذہب راجح ہے۔)

۴۴..... بَابُ إِدْخَالِ الْإِصْبَعَيْنِ فِي الْأُذُنَيْنِ عِنْدَ الْأَذَانِ

اذان دیتے وقت دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں ڈالنے کا بیان

إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ لَسْتُ أَحْفَظُهَا إِلَّا عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ وَلَسْتُ أَفْهَمُ أَسَمِعَ الْحُجَّاجُ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَوْنِ بْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ أَمْ لا؟ فَأَشُكُّ فِي صِحَةِ هٰذَا الْخَبَرِ لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ .

بشرطیکہ حدیث صحیح ہو، کیونکہ میں نے یہ الفاظ صرف حجاج بن ارطاۃ سے محفوظ کیے ہیں۔ اور میں نے نہیں سمجھا کہ حجاج نے یہ حدیث عون بن ابی جحیفہ سے سنی یا نہیں؟ اس لیے میں اس حدیث کی صحت میں اس علت کی بنا پر شک کرتا ہوں۔

۳۸۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا هِشَامٌ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ..........

أَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَقَدْ جَعَلَ إِصْبَعَهُ فِي أُذُنَيْهِ ، وَهُوَ يَلْتَوِيْ فِيْ أَذَانِهِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا .

"حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں ڈالے اذان دیتے ہوئے دیکھا اور وہ اپنی اذان میں دائیں بائیں مڑتے تھے۔ (یعنی حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے)۔"

۴۵.....بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ بِهِ شَهَادَةٌ مَنْ يَّسْمَعُهُ مِنْ حَجَرٍ وَمَدَرٍ وَشَجَرٍ وَجِنٍّ وَإِنْسٍ لِلْمُؤَذِّنِ

اذان اور بلند آواز سے اذان دینے کی فضیلت نیز مؤذن کی اذان سننے والے پتھر، ڈھیلے، درخت، جن اور انسانوں کی مؤذن کے لیے گواہی کا بیان

۳۸۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ..........

---

(۳۸۸) سنن ابن ماجه، کتاب الاذان، باب سنة في الاذان، الترمذي: ١٩٧۔ وأحمد: ٤/ ٣٠٧.

(۳۸۹) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب رفع الصوت بالنداء: ٦٠٩۔ سنن النسائي: ٦٤٤۔ سنن ابن ماجه: ٧٢٣ مسند احمد: ٣/ ٦، ٣٥، ٤٣۔ موطا امام مالك: ١٧٦.

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِی صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِیْهِ ، قَالَ ، قَالَ أَبُوْ سَعِیْدٍ: إِذَا كُنْتَ فِی الْبَوَادِیْ ، فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ ، فَإِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: لَا یَسْمَعُ صَوْتَهُ شَجَرٌ وَلَا مَدَرٌ وَلَا حَجَرٌ وَلَا جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ . وَقَالَ مَرَّةً حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ صَعْصَعَةَ ، حَدَّثَنِیْ أَبِیْ وَكَانَ یَتِیْمًا فِی حِجْرِ أَبِیْ سَعِیْدٍ ، وَكَانَتْ أُمُّهُ عِنْدَ أَبِیْ سَعِیْدٍ .

''حضرت عبدالرحمان بن ابی صعصعہ ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جب تم جنگلوں میں ہوتو اذان بلند آواز سے دینا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا ہے: مؤذن کی آواز جو بھی درخت ڈھیلے، پتھر، جن اور انسان سنتے ہیں وہ اس کے لیے گواہی دیں گے۔'' مرہ کہتے ہیں: مجھے عبداللہ بن عبدالرحمٰن ابی صعصعہ نے حدیث بیان کہ، وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی اور وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے زیر کفالت یتیم تھے جبکہ ان کی والدہ حضرت ابوسعید کے پاس (بیوی کی حیثیت سے) تھیں۔''

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ موذن کی اذان سننے والی تمام مخلوقات روز قیامت موذن کے حق میں گواہی دیں گی، جو موذن کے لیے بہت بڑی فضیلت ہے لہٰذا اس فریضہ کی ادائیگی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے، بالخصوص خوش الحان لوگ اذان کی ذمہ داری کا ادراک کریں۔

۲۔ توریشتی کہتے ہیں: اس شہادت سے مراد یہ ہے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ مشہود لہ (موذن) کی فضیلت اور بلندی درجات کی مخلوقات کے سامنے تشہیر کریں گے۔

یعنی جیسے شہادت کے ذریعے بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ رسوا کریں گے، اسی طرح کچھ لوگوں کو گواہی کے ذریعے اکرام وتکریم سے نوازیں گے۔(فتح الباری: ۲/ ۱۱۸)

۳۔ بآواز بلند اذان کہنا مشروع ومستحب فعل ہے چنانچہ اذان کی آواز جتنی دور جائے گی۔ اس کی نیکیوں میں اتنا اضافہ اور گناہوں میں اتنی ہی تخفیف ہوگی۔ نیز اذان میں آواز کا بلند ہونا شیطان کے لیے اتنا ہی زیادہ تکلیف کا باعث ہے۔

۳۹۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدٌ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُعْبَةَ عَنْ مُوْسٰی بْنِ أَبِیْ عُثْمَانَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَبْنَ یَحْیٰی یَقُوْلُ ، سَمِعْتُ......... أَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُ لَهُ مَدٰی صَوْتِهِ، وَیَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤذن کے گناہ وہاں تک بخش دیے جاتے ہیں

(۳۹۰) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب رفع الصوت بالاذان: ۵۱۵۔ وابن ماجہ: ۷۲۴۔ وابن حبان: ۱۶۶۶۔ والبیهقی فی الکبری: ۱۷۲۸.

وَيَابِسٍ . وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ حَسَنَةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يُرِيْدُ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ .

جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے۔ اور ہر تازہ اور خشک چیز اس کے لیے گواہی دے گی۔ اور نماز (باجماعت) میں حاضر ہونے والے کے لیے پچیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے لیے دو نمازوں کے درمیانی گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ان کی مراد بینھما سے دو نمازوں کے درمیانی گناہ ہیں۔''

۴۶ ..... بَابُ الْإِسْتِهَامِ عَلَى الْأَذَانِ إِذَا تَشَاحَ النَّاسُ عَلَيْهِ .

جب اذان کہنے کے لیے لوگوں میں جھگڑا ہو جائے تو قرعہ اندازی کرنے کا بیان

۳۹۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكاً أَخْبَرَهُ ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، نَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحِ السَّمَّانِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْأَذَانِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ حَكِيْمٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَحْمَدِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ:

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو علم ہو جائے کہ اذان کہنے اور پہلی صف میں (نماز ادا کرنے میں) کیا اجر و ثواب ہے تو وہ پھر قرعہ اندازی کیے بغیر کوئی چارہ نہ پائیں، تو وہ قرعہ اندزای کریں گے۔ یہ یحییٰ بن حکیم کی حدیث ہے۔ عتبہ بن عبداللہ یحمدی کہتے ہیں: میں نے سمی سے یہ حدیث امام مالک پر قراءت کی۔''

فوائد:......ا۔ اس حدیث میں اذان کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے کہ اذان دینا بہت زیادہ اجر وثواب کا کام ہے۔

۲۔ الجھے معاملات اور جھگڑے کا باعث بننے والے امور میں قرعہ اندازی جائز ہے اور بذریعہ قرعہ اندازی جھگڑوں کو ٹالا جا سکتا ہے۔

نوٹ: ...... جہاں تمام لوگوں کا برابر حق ہو وہاں قرعہ اندازی سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے مثلاً گائے کی قربانی کا گوشت سات برابر حصوں میں تقسیم کر کے قرعہ اندازی سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے، تاہم اگر گوشت برابر حصوں میں تقسیم نہ کیا

(۳۹۱) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الاستهام فی الاذان: ٦١٥، ٦٥٣۔ صحیح مسلم: ٤٣٧۔ سنن الترمذی: ٢٢٥۔ سنن النسائی: ٦٧٠۔ وفی الکبری: ١٥٣٣، ١٦٤٧۔ مسند احمد: ٢/٢٣٦، ٢٧٨، ٣٠٣، ٥٣٣۔ وابن حبان: ١٦٥٩، ٢١٥٣۔

گیا تو قرعہ اندازی سے فیصلہ نہیں کیا جا سکتا ایسی قرعی اندازی جوا ہے۔ بہت سی کمیٹیاں اور افراد قرعہ اندازی کے نام سے جوے کے دھندے میں ملوث ہیں۔

۴۷ .....بَابُ ذِكْرِ تَبَاعُدِ الشَّيْطَانِ عَنِ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ أَذَانِهِ وَهَرَبِهِ كَيْ لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ

اذان کہتے وقت شیطان کا مؤذن سے دور ہونا اور اس کے بھاگنے کا بیان تا کہ وہ اذان نہ سن سکیں

۳۹۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبَسْطَامِيُّ ، نَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رِبَاحٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا سَمِعَ الشَّيْطَانُ الْأَذَانَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ ، وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَهُ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شیطان نماز کے لیے اذان سنتا ہے تو پاد مارتا ہوا پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے تا کہ اذان نہ سن پائے۔''

۳۹۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ وَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، ۔وَاللَّفْظُ لِجَرِيْرٍ۔ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ . قَالَ سُلَيْمَانُ: فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّوْحَاءِ . فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ مِيْلًا .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: شیطان جب نماز کے لیے اذان سنتا ہے تو چلا جاتا ہے حتی کہ مقام روحاء پر پہنچ جاتا ہے، سلیمان کہتے ہیں: میں نے (استاد محترم ابوسفیان سے) پوچھا: روحاء کہاں ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔''

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں اذان کی عظیم فضیلت کا بیان ہے اور دیگر اذکار و اوراد کی بہ نسبت شیطان اذان سے زیادہ بدکتا ہے۔ دیکھتے نہیں کہ تلاوت قرآن کے وقت شیطان تلاوت میں خلل ڈالتا ہے، لیکن اذان کے وقت پیٹھ دکھا کر سرپٹ بھاگتا ہے۔ (شرح ابن بطال: ۳/ ۲۹٤)

۲۔ ان احادیث میں اذان و موذن کی فضیلت کا بیان ہے اور اس بارے صحیحین میں کئی احادیث مذکور ہیں جو اذان و موذن کی فضیلت بیان کرتی ہیں۔ (شرح النووی: ٤/ ۹۲)

(۳۹۲) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب فضل التاذین: ۶۰۸، ۱۲۲۲۔ یہاں روایت تفصیل سے ہے۔ صحیح مسلم: ۳۸۹۔ سنن النسائی: ۱۲۵۳۔ وفی الکبری: ۱٦٤٦۔ سنن ابی داود: ۵۱٦۔ مسند احمد: ۷۹۲۔ وابن حبان: ۱٦/ ۱٦٦۰۔ الصحیحہ: ۳۵٦۰.

(۳۹۳) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل الاذان وھرب الشیطن عند سماعہ: ۳۸۸۔ مسند احمد: ۳/ ۳۱٦۔

۴۸ ..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فِي السَّفَرِ لِلصَّلَاةِ كُلِّهَا

تمام نمازوں کے لیے سفر میں اذان اور اقامت کہنے کا حکم ہے

ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ لَا يُؤَذَّنُ فِي السَّفَرِ لِلصَّلَاةِ إِلَّا لِلْفَجْرِ خَاصَّةً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أَبِي ذَرٍّ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَبْرِدْ

اس شخص کے قول کے برعکس جس کا دعویٰ ہے کہ سفر میں صرف نماز فجر کے لیے اذان دی جائے گی۔ ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھنڈا کرو۔

۳۹۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ.......... أَبَا ذَرٍّ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ ، فَقَالَ: أَبْرِدْ ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ ، فَقَالَ: أَبْرِدْ . قَالَ شُعْبَةُ: حَتّٰى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُوْلَ ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ، فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ .

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا: ٹھنڈا کرو، پھر اس نے اذان دینی چاہی تو آپ نے فرمایا: (نماز کو) ٹھنڈا کرو۔ شعبہ کہتے ہیں: حتیٰ کہ سایہ ٹیلوں کے برابر ہو گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے تو نماز (ظہر) کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔''

فوائد:......مکرر ۳۹۸

۴۹ ..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فِي السَّفَرِ وَإِنْ كَانَا اثْنَيْنِ لَا أَكْثَرَ بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهُ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

سفر میں اذان اور اقامت کہنے کا حکم ہے اگرچہ دو افراد ہوں، زیادہ نہ ہوں،
اس سلسلے میں اس حدیث کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور اس کی مراد خاص ہے

۳۹۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، نَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ ، نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ..........

---

(۳۹۴) صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب الابراد بالظهر في شدة الحر: ۵۳۵، ۵۳۹۔ صحيح مسلم: ۶۱۶۔ سنن الترمذي: ۱۵۸۔ سنن ابي داود: ۴۰۱۔ مسند احمد: ۵/۱۵۵، ۱۶۲، ۱۷۶.

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَرَجُلٌ ، فَوَدَّعَنَا ، ثُمَّ قَالَ: إِذَا سَافَرْتُمَا وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا ، وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا . قَالَ الْحَذَّاءُ: وَكُنَّا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاءَةِ .

"حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ایک اور آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر آپ نے ہمیں رخصت کیا تو فرمایا: جب تم دونوں سفر کرو اور نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنا اور اقامت کہنا اور تم دونوں میں جو بڑا ہو اسے تمہاری امامت کروانی چاہیے۔" خالد حذاء کہتے ہیں: ہم دونوں قرآن مجید کی قراءت میں برابر تھے۔"

فوائد:......۱۔ ان احادیث کی رو سے مسافروں کے لیے حالت سفر میں اذان کہنا اور نماز باجماعت کا اہتمام کرنا مشروع فعل ہے۔

۲۔ ان احادیث میں سفر و حضر میں اذان کی محافظت کی ترغیب ہے۔

۳۔ امام اور مقتدی (دو آدمیوں) کی جماعت درست ہے اور اسی مسئلہ پر اہل اسلام کا اجماع ہے۔

۴۔ اول وقت پر نماز پڑھنا افضل ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ١٧٤)

۵۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز کے لیے اذان کہنا واجب ہے، عطاء، احمد بن حنبل، مالک، اصطخری، مجاہد، اوزاعی اور داؤد ظاہری رحمہم اللہ بھی وجوب ہی کے قائل ہیں۔ (نیل الاوطار: ١/ ٣٣)

٣٩٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.........

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ، قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي ، فَقَالَ: إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا .

"حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا چچا زاد بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو (الوداع کرتے وقت) آپ نے فرمایا: جب تم دونوں سفر کرو تو اذان دو اور تکبیر کہو اور تم دونوں میں بڑا تمہاری امامت کروائے۔"

---

(٣٩٥) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب من قال ليوذن فی السفر موذن واحد: ٦٣٠،٦٢٨۔ صحيح مسلم: ٦٧٤١۔ سنن الترمذی: ٢٠٥۔ سنن النسائی: ٦٣٤۔ وابو داؤد: ٥٨٩۔ وابن ماجه: ٩٧٩۔ واحمد: ٥٣/٥،٤٣٦/٣.

(٣٩٦) صحيح البخاری، كتاب الإذان، باب من قال ليوذن فی السفر موذن واحد: ٥٢٨۔ صحيح مسلم: ٦٧٤۔ سنن النسائی: ٦٣٤۔ سنن الترمذی: ٢٠٥.

٥٠ ..... بَابُ ذِكْرُ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُ أَنَّهَا لَفْظَةٌ عَامٍ مُرَادُهَا خَاصٌّ وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ أَن يُؤَذِّنَ أَحَدُهُمَا لا كِلَيْهِمَا

گزشتہ مجمل روایت کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں میں سے کسی ایک کو اذان دینے کا حکم دیا تھا، دونوں کو اذان دینے کا حکم نہیں دیا تھا۔

٣٩٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نَا أَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، نَا.........

مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، وَنَحْنُ شَبِيْبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ، فَأَقَمْنَا عِشْرِيْنَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِيْمًا رَفِيْقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلِيْنَا۔ أَوِ اشْتَقْنَا۔ سَأَلَنَا عَمَّا تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ: إِرْجِعُوْا إِلَى أَهْلِيْكُمْ فَأَقِيْمُوْا فِيْهِمْ، وَعَلِّمُوْهُمْ، وَمُرُوْهُمْ. وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا وَأَشْيَاءَ لَا أَحْفَظُهَا. وَصَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ. فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ: بِمِثْلِ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ. وَرُبَّمَا خَالَفَهُ فِيْ بَعْضِ اللَّفْظَةِ.

”حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ ہم، ہم عمر نوجوان تھے۔ ہم (آپ کے پاس) بیس راتیں رہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نہایت رحمدل اور نرم مزاج تھے۔ پھر جب آپ نے محسوس کیا کہ ہم اپنے گھر والوں کی خواہش یا ان سے ملاقات کا اشتیاق کر رہے ہیں تو ہم سے پوچھا کہ ہم کن کو اپنے پیچھے چھوڑ کر آئے ہیں؟ ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: ”اپنے گھر والوں کے پاس چلے جاؤ، ان کے ساتھ رہو اور انہیں (دین کی) تعلیم دو اور (اچھے کاموں کا) کا حکم دو۔“ اور آپ نے کچھ چیزیں بیان فرمائیں (جن میں سے کچھ مجھے یاد ہیں اور کچھ یاد نہیں) اور فرمایا: نماز اسی طرح پڑھو جیسے تم نے مجھے پڑھتے دیکھا ہے، پھر جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں کوئی ایک تمہارے لیے اذان کہے اور تم میں سے بڑا تمہاری امامت کروائے۔“ عبدالوھاب بن عبدالمجید نے بندار کی روایت کی طرح بیان کیا ہے اور بعض اوقات بعض الفاظ میں ان کی مخالفت کی ہے۔“

٣٩٨۔ أخبرنا أبو طاهر، نا أبوبكر، يَعْقُوْبُ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَأَبُوْ هَاشِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ

(٣٩٧) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب الاذان للمسافرين اذا كانوا جماعة: ٦٣١ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد مواضع الصلاة، باب من احق بالامامة: ٦٧٤ـ سنن النسائي: ٦٣٥ـ مسند احمد: ٤٣٦/٣ـ سنن الدارمي: ١٢٥٣.

نَاأَيُّوْبُ ....

عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِتَمَامِهِ .

''ابو قلابہ نے مالک بن حویرث سے روایت بیان کی اور مکمل حدیث بیان کی۔''

۵۱ ..... بَابُ الْأَذَانِ فِى السَّفَرِ

اذان کی فضیلت واجر حاصل کرنے کے لیے سفر میں اذان دینے کا بیان

وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ وَحْدَهُ لَيْسَ مَعَهُ جَمَاعَةٌ وَلَا وَاحِدٌ طَلَبًا لِفَضِيْلَةِ الْأَذَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ سُئِلَ عَنِ الْأَذَانِ فِى السَّفَرِ فَقَالَ: لِمَنْ يُؤَذِّنُ ؟ فَتَوَهَّمَ أَنَّ الْأَذَانَ لَا يُؤَذَّنُ إِلَّا لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ جَمَاعَةً ، وَالْأَذَانُ وَإِنْ كَانَ الْأَعَمُّ أَنَّهُ يُؤَذِّنُ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فَقَدْ يُؤَذَّنُ أَيْضًا طَلَبًا لِفَضِيْلَةِ الْأَذَانِ . أَلَا تَرَى النَّبِيَّ ﷺ قَدْ أَمَرَ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ وَ ابْنَ عَمِّهِ ، إِذَا كَانَا فِى السَّفَرِ بِالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ ، وَ إِمَامَةِ أَكْبَرِهِمَا أَصْغَرَهُمَا ، وَلَا جَمَاعَةَ مَعَهُمْ تَجْتَمِعُ لِأَذَانِهِمَا وَإِقَامَتِهِمَا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَفِى خَبَرِ أَبِىْ سَعِيْدٍ: إِذَا كُنْتَ فِى الْبَوَادِىْ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ ، فَإِنِّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَسْمَعُ صَوْتَهُ شَجَرٌ وَ لَا مَدَرٌ وَلَا حَجَرٌ وَلَا جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ . فَالْمُؤَذِّنُ فِى الْبَوَادِىْ وَإِنْ كَانَ وَحْدَهُ إِذْ أَذَّنَ طَلَبًا لِهٰذِهِ الْفَضِيْلَةِ كَانَ خَيْرًا وَأَحْسَنَ وَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يُصَلِّىَ بِلَا أَذَانٍ وَ لَا إِقَامَةٍ . وَ كَذٰلِكَ النَّبِىُّ ﷺ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ يَغْفِرُ لَهُ مُدٰى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ . وَ الْمُؤَذِّنُ فِى الْبَوَادِىْ وَ الْأَسْفَارِ وَ إِن لَّمْ يَكُنْ هُنَاكَ مَن يُصَلِّىْ مَعَهُ صَلَاةَ جَمَاعَةٍ ، كَانَتْ لَهُ هٰذِهِ الْفَضِيْلَةُ لِأَذَانِهِ بِالصَّلَاةِ إِذِ النَّبِىُّ ﷺ لَمْ يَخُصَّ ، أَذَانًا فِى مَدِيْنَةٍ وَ لَا فِى قَرْيَةٍ دُوْنَ مُؤَذِّنٍ فِى سَفَرٍ وَبَادِيَةٍ ، وَ لَا مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ إِلَيْهِ لِلصَّلَاةِ جَمَاعَةً دُوْنَ مُؤَذِّنٍ لِلصَّلَاةِ يُصَلِّىْ مُنْفَرِدًا .

اگر چہ تنہا آدمی ہی ہو، اس کے ساتھ لوگوں کی جماعت ہو نہ کوئی آدمی ہی ہو۔ اس شخص کے قول کے برعکس جس سے سفر میں اذان دینے کے متعلق پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا: کس کے لیے اذان دی جائے گی؟ اسے یہ وہم ہوا کہ اذان صرف لوگوں کو نماز باجماعت کے لیے جمع کرنے کے لیے دی جاتی ہے۔ اگر چہ اذان کا عام مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے جمع کرنے کے لیے دی جاتی ہے لیکن کبھی اذان کی فضیلت و اجر حاصل کرنے کے لیے بھی اذان دی جاتی ہے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو اور ان کے چچا زاد کو حکم دیا تھا کہ جب وہ دونوں سفر میں ہوں تو اذان کہیں اور اقامت کہیں، اور ان میں سے بڑا چھوٹے کی امامت کروائے حالانکہ ان کے ساتھ کوئی جماعت نہیں جو اُن کی اذان اور اقامت کے لیے جمع ہوں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: ”جب تم جنگلوں میں ہو تو اذان بلند آواز سے کہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو بھی درخت، ڈھیلے، پتھر، جن اور انسان اس کی آوازیں سنیں گے وہ اس کے لیے گواہی دیں گے۔“ لہٰذا اذان کی اس فضیلت واجر کو حاصل کرنے کے لیے اگر موذن جنگل میں اذان دے، اگر چہ وہ اکیلا ہو تو یہ بغیر اذان وتکبیر کہے نماز پڑھنے سے بہتر، اچھا اور افضل ہے، اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ مؤذن کے گناہ وہاں تک بخشش دیے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے۔ اور اس کے لیے ہر خشک وتر چیز گواہی دے گی۔ چنانچہ جنگلوں اور سفر میں اذان دینے والے کو یہ فضیلت نماز کے لیے اذان دینے کی وجہ سے حاصل ہو جائے گی اگر چہ وہاں اس کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے کوئی شخص نہ ہو۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر اور جنگل کے مؤذن کو چھوڑ کر ایسے مؤذن کی تخصیص نہیں کی ہے جو لوگوں کو نماز باجماعت کے لیے جمع کرنے کے لیے اذان دیتا ہے۔ (بلکہ یہ فضیلت ہر مؤذن کو حاصل ہے۔)

۳۹۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ السَّلَيْمِيُّ ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ فِي مَسِيْرٍ لَهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: عَلَى الْفِطْرَةِ . قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . قَالَ: خَرَجَ مِنَ النَّارِ . فَاسْتَبَقَ الْقَوْمُ إِلَى الرَّجُلِ فَإِذَا رَاعِيْ غَنَمٍ حَضَرَتْهُ الصَّلَاةُ فَقَامَ يُؤَذِّنُ .

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جبکہ آپ ایک سفر میں تھے، وہ کہہ رہا تھا اللہ اکبر، اللہ اکبر، (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) تو اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ شخص) فطرت پر ہے۔ اس نے کہا: اشهد ان لا اله الا الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ آپ نے فرمایا: آگ سے نکل گیا۔“ تو لوگ دوڑتے ہوئے اس شخص کی طرف گئے تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا، اسے نماز کا وقت ہو گیا تو وہ کھڑا ہو کر اذان دینے لگا۔“

٤٠٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ الْعَلِيُّ ، نَا بَهْزٌ يَعْنِيْ ابْنَ أَسَدٍ ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ.........

(۳۹۹) اسناده صحيح: صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الامساك عن الاغارة على قوم في دار الكفر اذا سمع الاذان: ۳۸۲۔ سنن الترمذي: ۱۵۴۳۔ مسند احمد: ۱۱۹۰۱۔ النسائي الكبرى: ۱۰۶۶۵۔ وفي عمل اليوم والليلة: ۸۲۸۔ وابن حبان: ۱۶۶۵۔ المعجم الاوسط: ۵۹۵۲.

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ ، وَإِلَّا أَغَارَ . فَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، فَقَالَ: عَلَى الْفِطْرَةِ . فَقَالَ: أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ: خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَإِذَا كَانَ الْمَرْءُ يَطْمَعُ بِالشَّهَادَةِ بِالتَّوْحِيْدِ لِلّٰهِ فِي الْأَذَانِ وَهُوَ يَرْجُوْ أَنْ يَخْلُصَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ بِالشَّهَادَةِ بِاللّٰهِ بِالتَّوْحِيْدِ فِيْ أَذَانِهِ ، فَيَنْبَغِيْ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ أَنْ يَتَسَارَعَ إِلٰى هٰذِهِ الْفَضِيْلَةِ طَمَعًا فِيْ أَنْ يَخْلُصَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ . خَلَا فِي مَنْزِلِهِ أَوْ فِيْ بَادِيَةٍ أَوْ قَرْيَةٍ أَوْ مَدِيْنَةٍ ، طَلَبًا لِهٰذِهِ الْفَضِيْلَةِ وَقَدْ خَرَجْتُ أَبْوَابَ الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ أَيْضًا فِيْ مَوَاضِعِ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ ، فِيْ نَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، وَأَمْرُهُ ﷺ بِلَالًا بِالْأَذَانِ لِلصُّبْحِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِ تِلْكَ الصَّلَاةِ . وَتِلْكَ الْأَخْبَارُ أَيْضًا خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنْ لَّا يُؤَذَّنَ لِلصَّلَاةِ بَعْدَ ذِهَابِ وَقْتِهَا ، وَإِنَّمَا يُقَامُ لَهَا بِغَيْرِ أَذَانٍ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے وقت (دشمن کی بستیوں پر) حملہ آور ہوتے تھے پھر اگر اذان کی آواز سن لیتے تو (حملہ کرنے سے) رک جاتے (اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے تو) حملہ کر دیتے۔ چنانچہ ایک دن آپ نے ایک شخص کو سنا وہ کہہ رہا تھا: اللہ اکبر، اللہ اکبر (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) تو آپ نے فرمایا: وہ فطرت اسلام پر ہے۔ تو اس نے کہا: اشھد ان لا الہ الا اللہ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) آپ نے فرمایا: تو جہنم کی آگ سے نجات پا گیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص کو اذان میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے اعلان و گواہی دینے کی خواہش ہو اور وہ امید رکھتا ہو کہ اس کی اذان میں اللہ تعالیٰ کی توحید کی گواہی دینے سے اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں گے تو ہر مومن کو اس خواہش اور تمنا کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ اسے آگ سے نجات دے دیں گے، اس فضیلت کے حصول میں سبقت کرنی چاہیے۔ وہ اپنے گھر میں تنہا ہو یا جنگل میں یا بستی و شہر میں اکیلا ہو، اس فضیلت و اجر کو حاصل کرنے کے لیے (اسے اذان دینی چاہیے) میں نے اس جگہ کے علاوہ بھی کئی مقامات پر سفر میں اذان کے ابواب کو بیان کیا ہے (مثلاً) نبی اکرم ﷺ کا صبح کی نماز سے سوئے رہ جانا حتی کہ سورج طلوع ہو گیا اور آپ ﷺ کا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نماز صبح کی اذان دینے کا حکم دینا جبکہ اس کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ یہ احادیث ان لوگوں کے قول کے برعکس ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ نماز کا وقت ختم ہو

(٤٠٠) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الامساك عن الاغارة على قوم في دار الكفر اذا سمع فيهم الاذان: ٣٨٢۔ سنن الترمذي: ١٦١٨۔ مسند احمد: ٣/٧٣٢.

جانے کے بعد اس کے لیے اذان نہیں دی جائے گی بلکہ بغیر اذان کہے صرف اقامت کہی جائے گی۔“

فوائد:......ا۔ منفرد شخص کا نماز کے لیے اذان کہنا مشروع ہے اور یہی راجح موقف ہے۔

۲۔ جس علاقے میں اذان ہو وہاں حملہ کرنا ممنوع ہے کیونکہ یہ فعل اہل علاقہ کے مسلمان ہونے کی دلیل ہے۔

۳۔ شہادتین کا قول واقرار سے انسان مسلمان ہو جاتا ہے، خواہ اس سے یہ مطالبہ نہ ہی کیا جائے۔

(شرح النووی: ٤/ ٨٣)

٥٢ .....بَابُ إِبَاحَةِ الْأَذَانِ لِلصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

طلوع فجر سے پہلے نماز صبح کی اذان دینا جائز ہے

إِذَا كَانَ لِلْمَسْجِدِ مُؤَذِّنَانِ لَا مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ، فَيُؤَذِّنُ أَحَدُهُمَا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، وَالْآخَرُ بَعْدَ طُلُوْعِهِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

جبکہ مسجد کے ایک کی بجائے دو مؤذن ہوں، اور ان میں سے ایک طلوع فجر سے پہلے اذان دے اور دوسرا طلوع فجر کے بعد اذان کہے، اس سلسلے میں مذکورہ مجمل غیر مفسر روایت۔

٤٠١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ، سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يُحَدِّثُ بِقَوْلٍ، أَخْبَرَنِي ....

سَالِمٌ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا أَذَانَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِهِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ وَقَالَ فِي كُلِّهَا: عَنْ، عَنْ.

”حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے باپ بزرگوار حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان کہتے ہیں تو تم (روزہ رکھنے کے لیے) کھاؤ پیو حتی کہ تم ابن ام مکتوم کی اذان سنو۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ نے اپنے استاد مخزومی سے بھی روایت کی ہے، اس سند میں تمام جگہ عن سے روایت ہے۔“

فوائد:......ا۔ طلوع فجر سے قبل صبح کی اذان دینا جائز ہے۔

۲۔ (رمضان میں) طلوع فجر تک کھانا پینا اور جماع وغیرہ کرنے کا جواز ہے۔

۳۔ نابینا شخص کا اذان کہنا جائز ہے۔ شافعیہ کہتے ہیں: نابینا کی اذان جائز ہے لیکن اگر اس کے ساتھ کوئی بینا شخص ہو۔

(٤٠١) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب اذان الاعمى اذا كان له من يخبره: ٦١٧، ٢٦٥٦۔ صحيح مسلم: ١٠٩٢۔ سنن الترمذي: ٢٠٣۔ سنن النسائي: ٦٣٨۔ مسند احمد: ١٢٣/٩،٢۔

جیسے ابن ام مکتوم کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ نابینا شخص کے اذان کہنے میں کراہت نہیں ہے اور اگر اس کے ساتھ کوئی صاحب بصارت شخص نہ ہو تو وقت کی غلطی کے خوف کی وجہ سے نابینا شخص کا اذان کہنا مکروہ ہے۔

۴۔ فجر کی دو اذانیں ہیں (۱) طلوع فجر سے قبل (۲) طلوع فجر کے معاً بعد کہنا مستحب ہیں۔

۵۔ موذن کی اذان پر اعتماد کرنا درست ہے۔ (شرح النووی: ۷/ ۲۰۱)

۵۳ ..... بَابُ ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ كَانَ لَهَا بِلَالٌ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ

اس علت کا بیان جس کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے تھے

۴۰۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ ، نَا أَبُوْ عُثْمَانَ..........

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُم أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ - أَوْ يُنَادِيْ - لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ ، وَلَيْسَ أَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ، حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بِهٰذَا .

"حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اس کی سحری سے نہ روکے کیونکہ وہ تو اس لیے اذان دیتے ہیں تاکہ تمہارا نفل پڑھنے والا (آرام کرنے کے لیے) لوٹ جائے اور تمہارا سونے والا جاگ جائے اور (صبح کا وقت) ایسے ایسے نہیں ہوتا حتی کہ (روشنی) ایسے ایسے ہو جائے۔ امام صاحب فرماتے ہیں ہمیں یوسف بن موسیٰ نے بھی یہ روایت بیان کی ہے۔"

۵۴ ..... بَابُ ذِكْرُ قَدْرِ مَا كَانَ بَيْنَ أَذَانِ بِلَالٍ وَأَذَانِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ

حضرت بلال اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما کی اذانوں کے درمیان وقفے کا بیان

۴۰۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، نَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ..........

---

(۴۰۲) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الاذان قبل الفجر: ۶۲۱۔ صحیح مسلم: ۱۰۹۳۔ سنن ابی داود: ۲۳۴۷۔ مسند احمد: ۱/ ۳۸۶،۳۹۲،۴۳۵۔ وابن ماجہ: ۱۶۹۶۔ وابن ماجہ: ۳۴۶۰،۳۴۶۱۔

(۴۰۳) صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی لا یمنعنکم من سحور کم اذان بلال: ۱۹۱۸،۱۹۱۸۔ صحیح مسلم: کتاب الصیام، باب بیان أن الاقول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر...... ۱۰۹۳۔ النسائی: ۶۳۹۔ وابن حبان: ۳۴۶۰،۳۴۶۱۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ . وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَدْرَ مَا يَرْقٰى هٰذَا وَيَنْزِلُ هٰذَا .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں، تو تم (روزے کے لیے) کھاتے پیتے رہو حتیٰ کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں۔ اور ان دونوں اذانوں کے درمیان صرف اتنا وقفہ ہوتا تھا کہ یہ (اذان دینے کے لیے چڑھ جائیں اور وہ اتر آئیں۔''

فوائد:......۱۔ فجر کی دو اذانیں کہنا اوران کے لیے دو موذن مقرر کرنا مشروع ہے۔

۲۔ فجر کی دونوں اذانوں میں بہت زیادہ وقفہ نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ اتنا وقفہ ہونا چاہیے کہ یہ تہجد وغیرہ پڑھنے والا شخص اپنی نماز سمیٹ لے۔ یعنی وتر وغیرہ پڑھ لے اور محو خواب لوگ، غسل وضو اور دیگر حاجات ضروریہ سے فراغت حاصل کر کے نماز فجر باجماعت ادا کرسکیں، دونوں اذانوں میں گھنٹے، دو گھنٹے کے وقفہ سے یہ مقصود فوت ہو جاتا ہے۔ بلکہ اذان سن کر بیدار ہونے والے مزید سست ہو جاتے ہیں اور کئی لوگوں کی نماز باجماعت چھوٹ جاتی ہے، لہٰذا مسنون طریقے پر عمل کرنے ہی میں فلاح و برکت ہے۔

۵۵ ..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضُ أَهْلِ الْجَهْلِ أَنَّهُ يُضَادُّ هٰذَا الْخَبَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ.

اس روایت کا بیان جسے بعض جہلاء نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ وہ اس روایت کے مخالف ہے جو ہم نے بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں

٤٠٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، نَا هِشَامٌ ، أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ وَ هُوَ ابْنُ زَاذَانَ..........

عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ بِنْتِ خُبَيْبٍ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَذَّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا ، وَ إِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَأْكُلُوْا وَلَا تَشْرَبُوْا . فَإِنْ كَانَتْ مِنَّا لَيَبْقٰى عَلَيْهَا شَيْءٌ

''حضرت خبیب بن عبدالرحمٰن اپنی پھوپھی حضرت انیسہ بنت خبیب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں تو کھاؤ، پیو اور جب بلال رضی اللہ عنہ اذان دیں تو مت کھاؤ پیو۔ لہٰذا اگر ہم میں سے کسی عورت کی سحری میں سے کچھ باقی رہ جاتا تو وہ حضرت

(٤٠٤) اسناده صحيح: مسند احمد: ٦/٤٣٣ـ والنسائي، كتاب الاذان، باب هل يؤذنان جميعًا أو فراد، رقم: ٦٤٠ـ وفي الكبرى: ١٦٠٤ـ وابن حبان: ٣٤٦٤ـ الارواء: ١/٢٣٧.

مِنْ سُحُوْرِهَا فَتَقُوْلُ لِبِلَالٍ: اَمْهِلْ حَتّٰى أَفْرَغَ مِنْ سُحُوْرِيْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرُ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْهُ عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ أَوْ بِلَالٍ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ .

بلال رضی اللہ عنہ سے کہتی: ذرا ٹھہریں تاکہ میں اپنی سحری سے فارغ ہو جاؤں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کے بیان میں حضرت خبیب بن عبدالرحمٰن سے اختلاف کیا گیا ہے۔ امام شعبہ نے ان کی پھوپھی حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا تو کہا: ابن مکتوم یا بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں۔“

فوائد:...... یہ احادیث بظاہر گذشتہ احادیث کے متعارض معلوم ہوتی ہیں، کیونکہ گذشتہ احادیث میں مذکور ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ فجر کی پہلی اذان اور عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ فجر کی دوسری اذان کہتے تھے جب کہ احادیث الباب میں مذکور ہے کہ عبداللہ بن ام مکتوم اذان اول اور بلال رضی اللہ عنہ اذان ثانی کہتے تھے۔ ان احادیث میں تطبیق کی دو توجیہات بیان کی گئی ہیں:

۱۔ عبداللہ بن ام مکتوم اور بلال رضی اللہ عنہما میں باری مقرر تھی چنانچہ کبھی بلال رضی اللہ عنہ اور کبھی عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ پہلی اذان کہتے۔ کبھی دوسری اذان کہتے تھے۔

۲۔ شروع میں بلال رضی اللہ عنہ پہلی اذان کہتے رہے، پھر مستقل ان کی ذمہ داری دوسری اذان کہنے پر ہی لگا دی گئی اور وہ ہمیشہ دوسری اذان ہی کہتے رہے۔

٤٠٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ.........

عَنْ خُبَيْبٍ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ وَكَانَتْ مُصَلِّيَةً: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ - أَوْ بِلَالًا - يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا ، حَتّٰى يُنَادِيَ بِلَالٌ - أَوِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ - وَمَا كَانَ إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ أَحَدُهُمَا وَيَقْعُدَ الْآخَرُ ، فَتَأْخُذَ بِثَوْبِهِ فَتَقُوْلُ: كَمَا أَنْتَ حَتّٰى أَتَسَحَّرَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ الْعَجَلِيُّ ، نَا

”حضرت خبیب بن عبدالرحمٰن اپنی پھوپھی حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں، اور وہ (بکثرت نفلی) نماز پڑھنے والی خاتون تھیں، کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ یا بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں تو تم کھاؤ پیو حتی کہ بلال رضی اللہ عنہ یا ابن ام مکتوم اذان دیں اور فرق اتنا ہوتا تھا کہ ایک اترتا تو دوسرا بیٹھ جاتا۔ تو حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا ان کا کپڑا تھام کر کہتیں: اسی طرح تشریف فرما رہیں حتی کہ میں سحری کرلوں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ہمیں احمد بن مقدام عجلی

(٤٠٥) اسناده صحيح: مسند احمد: باب حديث انيسة بنت خبيب: ٦/٤٣٣ - من طريق محمد بن جعفر- والبيهقي في الكبرى: ١٦٦٧ - الطيالسي: ١٦٦١ - الاستيعاب: ١/٥٧٨ - في ترجمه أنيسه بنت خبيب.

يَـزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِمِثْلِهِ . قَالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ: فَخَبَرُ أُنَيْسَةَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فِي هٰـذِهِ اللَّفْظَةِ . وَلٰكِن قَدْ رَوَى الدَّرَاوَرْدِيُّ عَـنْ هِشَّـامِ بْـنِ عُـرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْـلَ مَعْنٰى خَبَرِ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ .

نے بھی شعبہ سے اسی طرح بیان کیا ہے، امام ابوبکر فرماتے ہیں: حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں راویوں نے ان الفاظ میں اختلاف کیا ہے لیکن دراوردی نے اپنی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منصور بن زاذان کی روایت (۴۰۴) کے ہم معنی روایت بیان کی ہے۔"

٤٠٦ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَّامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَـكْـتُـوْمٍ يُـؤَذِّنُ بِـلَيْلٍ ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ بِلَالٌ . فَإِنَّ بِلَالًا لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَـرَى الْـفَجْرَ . وَرَوٰى شَبِيْهًا بِهٰذَا الْمَعْنٰى أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ .

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں تو تم کھاؤ اور پیو حتی کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان دیں۔ کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ طلوع فجر دیکھ کر ہی اذان دیتے ہیں۔ اسی سے ملتی جلتی روایت ابو اسحاق نے اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے۔"

٤٠٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرِّمَادِيُّ ، نَا أَبُوْ الْمُنْذِرِ ، نَا يُوْنُسُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ............

عَـنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيُّ سَـاعَةٍ تُـوْتِـرِيْـنَ ؟ قَالَتْ: مَا أُوْتِرُ حَتّٰى يُؤَذِّنُوْنَ . وَمَا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ . قَـالَـتْ: وَكَـانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُؤَذِّنَانِ ، فُلَانٌ وَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَذَّنَ عَمْرٌو فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا فَإِنَّهُ

"حضرت اسود بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کس وقت وتر ادا کرتی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں اس وقت تک وتر نہیں پڑھتی حتی کہ وہ اذان دینے لگیں، اور وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے حتی کہ فجر طلوع ہو جائے۔ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے دو مؤذن تھے، فلاں اور عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب

(٤٠٦) اسناده صحيح: صحيح ابن حبان، الصوم، باب السحور، رقم: ٣٤٦٥، ٣٤٧٣ـ الارواء: ١/٢٣٦، ٢٣٧.

(٤٠٧) اسناده صحيح: مسند احمد، مسند الانصار: ٦/١٨٥ـ والبيهقي في الكبرى: ٤٣٠٨ـ من طريق أبي اسحاق عن الأسود بن يزيد، بهٖ ـ ومصنف عبدالرزاق: ٤٦٢٨.

رَجُلٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ ، وَإِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَارْفَعُوْا أَيْدِيكُمْ ، فَإِنَّ بِلَالًا لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى الصُّبْحِ .

عمرو اذان کہیں تو کھاتے پیتے رہو کیونکہ وہ ایک نابینا شخص ہیں۔ اور جب بلال رضی اللہ عنہ اذان دیں تو اپنے ہاتھ (کھانے سے) روک لو، کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ صبح ہونے پر ہی اذان کہتے ہیں۔“

٤٠٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةُ مُؤَذِّنِيْنَ . بِلَالٌ وَ أَبُوْ مَحْذُوْرَةَ وَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَذَّنَ عَمْرٌو فَإِنَّهُ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَلَا يَغُرَّنَّكُمْ ، وَإِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا يَطْعَمَنَّ أَحَدٌ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمَّا خَبَرُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ فَإِنَّ فِيْهِ نَظَرًا لِأَنِّيْ لَا أَقِفُ عَلٰى سِمَاعِ أَبِي إِسْحَاقَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْأَسْوَدِ . فَأَمَّا خَبَرُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَصَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ . وَلَيْسَ هٰذَا الْخَبَرُ يُضَادُّ خَبَرَ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَخَبَرُ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ ، إِذْ جَائِزٌ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ كَانَ جَعَلَ الْأَذَانَ بِاللَّيْلِ نَوَائِبَ بَيْنَ بِلَالٍ وَبَيْنَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ . فَأَمَرَ فِي بَعْضِ اللَّيَالِيْ بِلَالًا أَنْ يُؤَذِّنَ أَوَّلًا بِاللَّيْلِ ، فَإِذَا نَزَلَ بِلَالٌ صَعِدَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ، فَأَذَّنَ بَعْدَهُ بِالنَّهَارِ . فَإِذَا

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے تین مؤذن تھے۔ بلال، ابومحذورہ اور عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہم تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عمرو رضی اللہ عنہ اذان کہیں تو وہ تمہیں مغالطے میں نہ ڈال دیں کیونکہ وہ نابینا آدمی ہیں۔ اور جب بلال رضی اللہ عنہ اذان کہیں تو کوئی شخص ہرگز نہ کھائے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رہی ابو اسحاق کی اسود کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت تو اس میں غور و فکر کی ضرورت ہے کیونکہ مجھے اسود سے ابو اسحاق کا اس روایت کا سماع نہیں ملا۔ جبکہ ہشام بن عروہ کی روایت نقل کے اعتبار سے صحیح ہے اور یہ روایت حضرت سالم کی ابن عمر سے روایت اور قاسم کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کے مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رات کی اذان کے لیے حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما کی باری مقرر کی ہو۔ لہٰذا آپ نے بعض راتوں میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ پہلے رات کے وقت اذان دیں، تو جب بلال رضی اللہ عنہ (اذان دے کر) اترے تو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (اذان دینے کے لیے) اوپر چڑھ گئے اور انہوں نے ان کے

(٣٠٨) اسناده صحيح: البيهقي في الكبرى: ١٨٦٣ـ من طريق أبي اسحاق عن الاسود، به۔ مسند اسحاق بن راهويه: ٨٥٨/٣، ٨٥٩ـ الثمر: ١٤٠/١ـ

جَـاءَ تْ نَـوْبَةُ ابْـنِ أُمِّ مَـكْتُـوْمٍ بَدَأَ ابْنُ أُمِّ مَـكْتُـوْمٍ فَـأَذَّنَ بِـلَيْـلٍ فَإِذَا نَزَلَ صَعِدَ بِلَالٌ فَـأَذَّنَ بَـعْـدَهُ بِـالـنَّـهَـارِ . وَكَـانَـتْ مَقَالَةُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ . فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَتِ النَّوْبَةُ لِبِلَالٍ فِي الْأَذَانِ بِلَيْلٍ . وَكَـانَتْ مَقَالَتُهُ ﷺ أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ يُؤَذِّنُ بِـلَيْـلٍ فِـي الْـوَقْتِ الَّذِيْ كَانَتِ النَّوْبَةُ فِي الْأَذَانِ بِـالـلَّيْلِ نَوْبَةَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ . فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُـعْلِمُ النَّاسَ فِي كُلِّ الْوَقْتَيْنِ أَنَّ الْأَذَانَ الأَوَّلَ مِنْهُمَا هُوَ أَذَانُ بِلَيْلٍ لَا بِنَهَارٍ . وَأَنَّـهُ لَا يَمْنَعُ مَنْ أَرَادَ الصَّوْمَ طَعَاماً وَلَا شَـرَاباً . وَأَنَّ أَذَانَ الثَّانِي إِنَّمَا يَمْنَعُ الطَّعَامَ وَالشَّـرَابَ إِذْ هُـوَ بِنَهَارٍ لَا بِلَيْلٍ . فَأَمَّا خَبَرُ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يَطْلَعَ الْـفَجْرُ، فَإِنَّ لَهُ أَحَدُ مَعْنَيَيْنِ . أَحَدُهُمَا: لَا يُـؤَذِّنُ جَمِيْعَهُمْ حَتّٰى يَطْلَعَ الْفَجْرُ لَا أَنَّهُ لَا يُـؤَذِّنُ أَحَـدٌ مِـنْهُمْ . أَلَا تَرَاهُ أَنَّهُ قَدْ قَالَ فِي الْخَبَرِ إِذَا أَذَّنَ عَمْرٌو فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا . فَلَوْ كَـانَ عَـمْـرٌو لَا يُـؤَذِّنُ حَتّٰـى يَطْلَعَ الْفَجْرُ لَـكَـانَ الْأَكْلُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ بَعْدَ أَذَانِ عَمْرٍو مُحَرَّمَيْنِ . وَالْمَعْنُى الثَّانِيْ: أَنْ تَـكُـوْنَ عَـائِشَةُ أَرَادَتْ حَتّٰـى يَطْلَعَ الْفَجْرُ الْأَوَّلُ . فَيُـؤَذِّنُ الْبَـادِيْ مِـنْهُمْ بَعْدَ طُلُوْعِ الْـفَجْرِ الْأَوَّلِ لَا قَبْلَهُ . وَهُوَ الْوَقْتُ الَّذِيْ يَـحِـلُّ فِيْـهِ الـطَّـعَامُ وَالشَّرَابُ لِمَنْ أَرَادَ

بعد صبح کی اذان دی۔ پھر جب حضرت ابن ام مکتوم کی باری آئی تو انہوں نے رات کے وقت اذان دی، پھر جب وہ اذان دے کر اترے تو بلال رضی اللہ عنہ نے ان کے بعد اوپر چڑھ کر صبح کی اذان کہی۔ اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان مبارک کہ بلال رات کے وقت اذان دیتے ہیں، یہ اس وقت ہوگا جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی باری رات کے وقت اذان دینے کی تھی۔ اور آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں، یہ اس وقت ہو جبکہ رات کے وقت اذان دینے کی باری حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی تھی۔ اس طرح نبی اکرم ﷺ نے ہر دو وقتوں میں لوگوں کو بتایا کہ دونوں اذانوں میں سے پہلی اذان رات کے وقت ہے صبح کے وقت نہیں۔ اور یہ اذان روزے کا ارادہ کرنے والے کو کھانے پینے سے منع نہیں کرتی۔ اور دوسری اذان کھانے پینے سے روکتی ہے کیونکہ وہ دن کے وقت (یعنی طلوع فجر کے بعد) ہوتی ہے رات کے وقت نہیں۔ جبکہ حضرت اسود کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کہ وہ موذن اذان نہیں کہتے تھے حتی کہ فجر طلوع ہو جاتی، تو اس کا دو معنوں میں سے ایک معنی ہو سکتا ہے۔ ایک معنی یہ ہو سکتا ہے کہ وہ سب موذن اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک فجر طلوع نہیں ہوتی تھی۔ یہ مطلب نہیں کہ ان میں سے کوئی ایک بھی (طلوع فجر سے پہلے) اذان نہیں دیتا تھا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ انہوں نے اپنی روایت میں یہ کہا ہے: جب عمرو رضی اللہ عنہ اذان کہیں تو کھاتے پیتے رہو۔ اس لیے اگر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ طلوع فجر کے بعد ہی اذان دیتے ہوتے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی اذان کے بعد روزے دار کے لیے کھانا پینا حرام ہوتا۔ دوسرا معنی یہ ہو سکتا

الصَّوْمَ إِذْ طُلُوْعُ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ بِلَيْلٍ لَا بِنَهَارٍ . ثُمَّ يُؤَذِّنُ الَّذِيْ يَلِيْهِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الثَّانِي الَّذِيْ هُوَ نَهَارٌ لَا لَيْلٌ . فَهٰذَا مَعْنٰى هٰذَا الْخَبَرِ عِنْدِيْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ ہو کہ (وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے) جب تک پہلی فجر طلوع نہ ہو جائے۔ تو موذن میں سے پہلے اذان دینے والا پہلی فجر کے طلوع کے بعد اذان دیتا نہ کہ اس سے پہلے۔ یہی وہ وقت ہے جب روزے کا ارادہ رکھنے والے کے لیے کھانا اور پینا حلال ہوتا ہے کیونکہ پہلی فجر رات کے طلوع ہوتی ہے دن کے وقت نہیں۔ پھر ان کے بعد والا مؤذن دوسری فجر طلوع ہونے کے بعد اذان کہتا ہے جو کہ دن میں ہوتا ہے رات میں نہیں۔ تو اس روایت کا میرے نزدیک یہ معنی ہے۔ واللہ اعلم۔"

٥٦ ..... بَابُ الْأَذَانِ لِلصَّلَوَاتِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نمازوں کے لیے اذان دینے کا بیان

٤٠٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ............

أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلَاةِ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . وَقَالَ: فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا بِلَالُ! قُمْ فَأَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ .

"حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے تو کچھ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اگر آپ ہمیں آخر شب پڑاؤ ڈالنے کی اجازت دے دیں (تو بہت اچھا ہے) آپ نے فرمایا: مجھے خدشہ ہے کہ تم نماز صبح سے سوئے رہ جاؤ گے۔" پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور کہا: پھر رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے، پھر آپ نے فرمایا: اے بلال! اٹھو، لوگوں کو نماز کے لیے (جمع ہونے کے لیے) اذان دو۔"

فوائد:......

ا۔ چھوٹی ہوئی نماز کے لیے اذان و اقامت کہنا مشروع ہے، چنانچہ قاسم، ہادی، ناصر، ابوحنیفہ، احمد بن حنبل، ابوثور،

(٤٠٩) صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب الاذان بعد ذهاب الوقت ٥٩٥، ٧٤٧١۔ سنن النسائي: ٨٤٦۔ وابو داؤد: ٤٣٩، ٤٤٠۔ وأحمد: ٥/٣٠٧۔ واحبان: ١٥٧٩.

مالک اوزاعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے کہ چھوٹی ہوئی نماز کے لیے اذان واقامت کہنا مستحب عمل ہے۔

(نیل الاوطار: ۲/ ٦١)

۲۔ چھوٹی ہوئی نوافل وسنن ادا کرنا بھی مستحب فعل ہے۔

۳۔ شیطانی جگہوں سے اجتناب کرنا چاہیے اور اگر ایسے مقامات پر انسان ہو تو ان سے کنارہ کشی کر لینی چاہیے۔

۴۔ اگر کوئی نماز کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر چھوٹ جائے تو یاد آنے پر اسے ادا کر لینا چاہیے، وقت گذرنے سے اس کی فرضیت ختم نہیں ہوتی۔

٤١٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، نَا بَهْزٌ - يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ - ثَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ - أَخْبَرَنَا..........

ثَابِتُ الْبَنَّانِيُّ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَبَاحٍ حَدَّثَ الْقَوْمَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَفِي الْقَوْمِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ، فَقَالَ عِمْرَانُ ، مَنِ الْفَتٰى ؟فَقَالَ اِمْرَؤٌ مِنَ الْأَنْصَارِ . فَقَالَ عِمْرَانُ: الْقَوْمُ أَعْلَمُ بِحَدِيْثِهِمْ ، أُنْظُرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّيْ سَابِعُ سَبْعَةٍ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . فَقَالَ عِمْرَانُ: مَا كُنْتُ أَرٰى أَحَدًا بَقِيَ يَحْفَظُ هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرِيْ . فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ إِلَّا تُدْرِكُوْا الْمَاءَ مِنْ غَدٍ تَعْطَشُوْا ، فَانْطَلَقَ سَرْعَانُ النَّاسِ ، فَقَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ وَلَزِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ اللَّيْلَةِ ، فَنَعَسَ فَنَامَ فَدَعَمْتُهُ، ثُمَّ نَعَسَ أَيْضًا ، فَمَالَ فَدَعَمْتُهُ ثُمَّ

" حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن رباح رحمہ اللہ نے جامع مسجد میں لوگوں کو حدیث بیان کی جبکہ لوگوں میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ نوجوان کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: انصار میں سے ایک شخص ہے۔ تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ اپنی حدیث سے خوب واقف ہیں، غور وفکر کرو تم کیسے حدیث بیان کر رہے ہو کیونکہ میں اس رات رسول اللہ کے ساتھ سات افراد میں سے ساتواں تھا۔ پھر حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال نہیں کہ میرے سوا اس حدیث کو یاد رکھنے والا کوئی شخص باقی ہے۔ تو انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: " ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو آپ نے فرمایا: " اگر تمہیں کل پانی نہ ملا تو تم پیاسے ہو جاؤ گے، لہٰذا جلد باز لوگ چل دیے۔ حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں: اور میں اس

(٤١٠) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها: ٦٨١٩۔ سنن ابی داود: ٤٣٧۔ مسند احمد: ٥/٢٩٨،٦،٣٠٢،٣٠٩۔ والترمذی: ١٧٧،١٨٩٤۔ وابن ماجه: ٦٩٨،٣٤٣٤۔ والدارمی: ١٢١٣٥۔ وابن حبان: ٢٦٤٩،٢٦٤۔ الارواء: ١/٢٩٤۔

نَعَسَ فَمَالَ أُخْرٰی حَتّٰی كَادَ يَنْجَفِلُ فَاسْتَيْقَظَ فَقَالَ: مَنِ الرَّجُلُ ؟ فَقُلْتُ: أَبُوْ قَتَادَةَ فَقَالَ: مِنْ كَمْ كَانَ مَسِيْرُكَ هٰذَا ؟ قُلْتُ: مُنْذُ اللَّيْلَةِ فَقَالَ: حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهُ ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ عَرَسْنَا فَمَالَ إِلٰى شَجَرَةٍ وَمِلْتُ مَعَهُ ، فَقَالَ: هَلْ تَرٰى مِنْ أَحَدٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ ، هٰذَا رَاكِبٌ ، هٰذَا رَاكِبٌ ، هٰذَانِ رَاكِبَانِ ، هٰؤُلَاءِ ثَلَاثَةٌ حَتّٰى صِرْنَا سَبْعَةً ، فَقَالَ: احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا ، لَا نَرْقُدُ عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ ، فَضُرِبَ عَلٰى اٰذَانِهِمْ حَتّٰى أَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ ، فَقَامُوْا فَاقْتَادُوْا هَنِيْئَةً ثُمَّ نَزَلُوْا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَعَكُمْ مَاءٌ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، مَعِيَ مَيْضَأَةٌ لِيْ فِيْهَا مَاءٌ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِئْتِ بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا ، فَقَالَ مَسُّوْا مِنْهَا، مَسُّوْا مِنْهَا ، فَتَوَضَّأْنَا وَبَقِيَ مِنْهَا جُرْعَةٌ ، فَقَالَ: ازْدَهِرْهَا يَا أَبَا قَتَادَةَ فَإِنَّ لِهٰذِهٖ نَبَأً! فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلُّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، ثُمَّ صَلُّوْا الْفَجْرَ ، ثُمَّ رَكِبُوْا . فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: فَرَّطْنَا فِيْ صَلَاتِنَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا تَقُوْلُوْنَ ؟ إِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ بِهِ ، وَإِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ دِيْنِكُمْ فَإِلَيَّ . قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَّطْنَا فِيْ صَلَاتِنَا . فَقَالَ: إِنَّهُ لَا تَفْرِيْطَ فِي النَّوْمِ ، وَإِنَّمَا

رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہا، تو آپ (اونٹ پر بیٹھے بیٹھے) اونگھنے لگے پھر آپ سو گئے (اور اونٹ پر سے ایک طرف جھک گئے) تو میں نے آپ کو سہارا دیا۔ پھر آپ دوسری بار اونگھنے لگے اور ایک طرف جھک گئے تو میں نے آپ کو سہارا دیا۔ پھر آپ اونگنے لگے اور ایک طرف جھک گئے حتی کہ قریب تھا کہ آپ گر جاتے تو آپ بیدار ہو گئے۔ میں نے آپ کو سہارا دے کر سیدھا کیا تو فرمایا: یہ کون شخص ہے؟ میں نے عرض کی: ابوقتادہ ہوں۔ آپ نے پوچھا: تم کب سے اسی طرح چل رہے ہو؟ میں نے عرض کی: رات سے، تو آپ نے فرمایا: اللہ تمہاری اسی طرح حفاظت فرمائے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔ پھر فرمایا: اگر ہم آخر شب پڑاؤ ڈالیں تو بہتر ہے، لہٰذا آپ ایک درخت کی طرف جھک گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ جھک گیا۔ آپ نے پوچھا: کیا تمہیں کوئی شخص نظر آ رہا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں یہ ایک سوار ہے، یہ ایک سوار ہے۔ یہ دو سوار ہیں، یہ تین سوار ہیں حتی کہ ہم سات ہو گئے، تو آپ نے فرمایا: ہماری نماز کی حفاظت کرنا، ہم نماز فجر سے سوئے نہ رہ جائیں۔ لہٰذا وہ سب سو گئے حتی کہ سورج کی حرارت نے انہیں بیدار کیا۔ تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے، انہوں نے تھوڑی دور تک جا کر پڑاؤ ڈالا، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ میرے پاس میرے وضو کے برتن میں پانی ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ، میں وہ برتن آپ کے پاس لایا تو آپ نے فرمایا: اس سے لے لو، اس سے لے لو، تو ہم سب نے وضو کر لیا اور اس سے ایک گھونٹ باقی بچ گیا، آپ نے فرمایا: اے ابوقتادہ اسے

التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ . وَإِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ عَنْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّهَا حِيْنَ يَذْكُرُهَا وَمِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

سنبھال لو، کیونکہ اس کے لیے ایک عجیب خبر ہے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو انہوں نے فجر کی دو رکعت ادا کیں، پھر انہوں نے نماز فجر ادا کی پھر وہ سوار ہو گئے (اور چل دیے) کچھ لوگوں نے آپس میں باتیں کرتے ہوئے کہا: ہم نے اپنی نماز کی ادائیگی میں کوتاہی برتی ہے (اس کا کیا کفارہ ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کیا کہہ رہے ہو؟ اگر تو تمہارا کوئی دنیوی معاملہ ہے تو تم بہتر جانتے ہو اور اگر تمہارا کوئی دینی معاملہ ہے تو اسے میرے سپرد کرو۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے اپنی نماز میں کوتاہی کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: بے شک نیند میں کوتاہی نہیں ہے، بلکہ کوتاہی بیداری کی حالت میں ہوتی ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایک اپنی نماز (ادا کرنا) بھول جائے تو جب اسے یاد آئے پڑھ لے اور دوسرے دن اس نماز کے وقت میں ادا کر لے۔ پھر مکمل حدیث ذکر کی۔"

٥٧.....بَابُ الْأَمْرِ بِأَنْ يُقَالَ مَا يَقُوْلُهُ الْمُؤَذِّنُ إِذَا سَمِعَهُ يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ ، بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

جب مؤذن کو نماز کے لیے اذان دیتے ہوئے سنے تو ویسے ہی کہے جیسے اسے کہتے ہوئے سنے، اس سلسلے میں مذکورہ روایت کا بیان جس کے الفاظ عام اور مراد خاص ہے

٤١١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا مَالِكٌ ، نَا الزُّهْرِيُّ ، ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، ح وَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ.........

(٤١١) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب ما يقول اذا سمع المنادي: ٦١١ـ صحيح مسلم: ٣٨٣ـ سنن الترمذي: ٢٠٨ـ سنن النسائي: ٦٧٣ـ سنن ابن ماجه: ٧٢٠ ان سب میں "النداء" کے الفاظ ہیں، مسند احمد: ٣/٦، ٥٣، ٧٨، ٩٠ میں "المنادی" کے الفاظ ہیں۔ وابو داؤد: ٥٢٢.

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُنَادِیَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو ویسے ہی کہو جیسا وہ کہتا ہے۔''

٤١٢ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ أَبِی الْمَلِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِی سُفْيَانَ عَنْ عَمَّتِهِ.........

أُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ أَبِی سُفْيَانَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ عِنْدَهَا فِی يَوْمِهَا فَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ . قَالَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَفْرُغَ .

''حضرت اُم حبیبہ بنت سفیان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ان کے گھر ان کی باری والے دن تشریف فرما ہوتے اور مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے تو اسی طرح کہتے جیسے مؤذن کہتا حتی کہ وہ (اذان سے) فارغ ہو جاتا ہے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۴۱۳ کے تحت ملاحظہ کریں۔

٤١٣ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ وَ بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِیْ بِشْرٍ عَنْ أَبِی الْمَلِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ.........

عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَسْكُتَ الْمُؤَذِّنُ .

''حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح (کلمات) کہتے جیسے مؤذن کہتا تھا حتی کہ مؤذن (اذان دے کر) خاموش ہو جاتا۔''

٥٨ .....بَابُ ذِكْرُ الْأَخْبَارِ الْمُفَسِّرَةِ لِلَّفْظَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِیْ خَبَرِ أَبِیْ سَعِيْدٍ وَ أُمِّ حَبِيْبَةَ

حضرت ابوسعید اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی دو روایات میں مذکورہ الفاظ کی تفسیر کرنے والی روایات کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ فِیْ خَبَرِ أَبِیْ سَعِيْدٍ أَنْ يُقَالَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَفْرُغَ ، وَكَذٰلِكَ كَانَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَسْكُتَ ، خَلَا قَوْلِهِ حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ .

اور اس دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ حکم دیا ہے کہ (اذان سننے والا) اسی طرح کہے، جیسے مؤذن کہتا ہے حتی کہ وہ (اذان سے) فارغ ہو جائے، اور آپ بھی اسی طرح فرماتے تھے جس طرح

(٤١٢) اسناده صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب الاذان، والسنة فيه، باب ما يقول اذا اذن المؤذن: ٧١٩ـ أحمد: ٣٢٦/٦ـ الحاكم: ٢٠٤/١ـ ولحديثه شواهد.

(٤١٣) اسناده صحيح: مسند احمد، مسند الانصار: ٢٦٦٤٦ـ مسند ابی يعلی: ٣٢٧/٥ـ رقم: ٧١٣٧.

مؤذن کہتا تھا، یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جاتا، سوائے حي على الصلاة اور حي على الفلاح کے (جواب کے)

٤١٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ..........

عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ مُعَاوِيَةَ فَنَادَى الْمُنَادِيُّ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ . ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا أَشْهَدُ . ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا أَشْهَدُ . ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ . ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُوْلُ .

"حضرت عیسیٰ بن طلحہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مؤذن نے نماز کے لیے اذان کہی تو اس نے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر، (اللہ بہت بڑا ہے) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا: اللہ اکبر اللہ اکبر، پھر اس نے کہا: اشهد ان لا اله الا الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا: اشهد ان لا اله الا الله، پھر اس نے کہا: اشهد ان محمدا رسول الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ اللہ کے رسول ہیں) پھر اس نے کہا: حي على الصلاة، (آؤ نماز کی طرف) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لاحول ولا قوة الا بالله (اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں) پھر اس نے کہا: حي على الفلاح (آؤ کامیابی کی طرف) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لاحول ولا قوة الا بالله۔ پھر فرمایا: میں نے تمہارے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح اذان کا جواب دیتے ہوئے سنا ہے۔"

٤١٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنِي أَبِيْ ....

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ

"حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام جناب محمد

(٤١٤) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب اذا سمع المنادى: ٦١٢، ٦١٣ـ سنن الدارمي: ١٢٠٢ـ مسند احمد: ٤/ ٩١.

(٤١٥) اسناده حسن: سنن النسائي، كتاب الاذان، باب القول مثل ما يتشهد المؤذن: ٦٧٦ اس کی اصل صحيح البخاري، كتاب الاذان: ٦١٢، ٦١٣ میں ہے۔ الطبراني في الكبير: ١٩/ ٣٣٦، ٣٤٦ـ من طريق محمد بن يوسف مولى عثمان بن عفان.

عَفَّانَ، قَالَ: أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ.

بن یوسف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مؤذن نے اذان دی تو کہا: الله اکبر الله اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے) تو حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الله اکبر الله اکبر، تو اس نے کہا: اشهد ان لا اله الا الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا: اشهد ان لا اله الا الله، اس نے کہا: اشهد ان محمدٍ رسول الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا: اشهد ان محمدا رسول الله، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔"

٤١٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا.........

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، فَقَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

"حضرت محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم نے میرے دادا سے روایت بیان کی کہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ مؤذن نے کہا: الله اکبر الله اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الله اکبر الله اکبر، تو اس نے کہا: اشهد ان لا اله الا الله، (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا: اشهد ان لا اله الا الله، تو اس نے کہا: اشهد ان محمدا رسول الله، (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا: اشهد ان محمدا رسول الله۔ تو اس

(٤١٦) اسناده صحيح، مسند احمد: ٩١/٤، ٩٨۔ اس کی اصل صحیح البخاری، کتاب الاذان: ٦١٢، ٦١٣ میں ہے۔ والدارمی: ١٢٠٣۔ وابن حبان: ١٦٨٢، ١٦٨٥، ١٦٨٦.

إِلَّا بِـاللّٰهِ ، فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَـانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَـقُـوْلُ:قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَخَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا قَـدْ خَـرَّجْتُـهُ فِـى بَـابٍ اٰخَرَ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: مَـعْـنٰـى خَبَـرِ أُمِّ حَبِيْبَةَ ، قَـالَ كَـمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَفْرُغَ أَيْ إِلَّا قَوْلَهٗ : حَيَّ عَلَى الـصَّلَا ةِ، حَيَّ عَـلَـى الْفَلَاحِ ، وَكَذٰلِكَ مَـعْنٰى خَبَرِ أَبِىْ سَعِيْدٍ: فَقُوْلُوْا كَمَا يَقُوْلُ ، أَيْ خَلَا قَـوْلِـهٖ حَـيَّ عَلَى الـصَّلَاةِ ، حَيَّ عَـلَى الْفَلَاحِ . وَخَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ مُعَاوِيَةَ مُفَسِّرَيْنِ لِهٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ . وَقَدْ بَيَّنَ فِـىْ خَبَـرِ عُـمَـرَ وَ مُعَاوِيَةَ أَنَّ مَنْ سَمِعَ هٰذَا الْـمُنَادِيَ يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ إِنَّمَا يَقُوْلُ مِثْلَ مَا يَـقُـوْلُ خَلَا قَـوْلِهٖ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَـلَـى الْـفَلَاحِ، وَيَقُوْلُ: ـإِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَـيَّ عَـلَـى الـصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ- لَاحَـوْلَ وَلَا قُـوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، اِلَّا الْمُصَلِّيْ . وَالْـمُـؤَذِّنُ لَا يَـقُـوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِـالـلّٰـهِ فِـىْ أَذَانِـهٖ . فَهٰذَا الْقَوْلُ مَعَ سَامِعِ الْمُؤَذِّنِ لَيْسَ هُوَ مِمَّا يَقُوْلُهُ الْمُؤَذِّنُ .

نے کہا: حـی عـلـی الصلاۃ (آو نماز کی طرف تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لا حـول ولا قـوۃ الا باللہ (نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی ہمت اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہیں ہے۔) تو اس نے پکارا: حـی عـلـی الفلاح (آؤ کامیابی کی و کامرانی کی طرف) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لا حـول ولا قـوۃ الا باللہ تو اس نے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح فرمایا کرتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اسی باب کے متعلق ہے، میں نے اسے ایک اور باب میں بیان کیا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا معنی یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اذان کا جواب دیتے ہوئے) اسی طرح کلمات کہے جیسے مؤذن نے کہے۔ یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہوگیا، سوائے حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے، (ان کے جواب میں (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا) اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث کا معنی بھی یہی ہے کہ تم اذان کا جواب اسی طرح دو جیسے مؤذن کہتا ہے سوائے حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے۔ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی احادیث ان دو احادیث کی تفسیر بیان کرتی ہیں، حضرت عمر اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی احادیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص نماز کے لیے مؤذن کی اذان سنے تو وہ مؤذن ہی کی طرح کلمات دہرائے سوائے حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے کلمات کے، ان کلمات کے جواب میں وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے۔

۵۹ ..... بَابُ ذِكْرِ فَضِيْلَةِ هٰذَا الْقَوْلِ عِنْدَ سِمَاعِ الْأَذَانِ إِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ .

اذان سن کر اس کا جواب دینے کی فضیلت کا بیان جبکہ جواب دینے والا
صدق دل (اخلاص) کے ساتھ جواب دے

٤١٧ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ غُزَيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، کہے تو تم میں سے کوئی شخص اس کے جواب میں اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، کہے، پھر وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو وہ بھی جواب میں اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے، پھر مؤذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے تو وہ بھی جواب میں اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے، پھر وہ کہے حی علی الصلاۃ تو وہ جواب میں کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ ، پھر مؤذن پکارے: حی علی الفلاح تو وہ جواب میں کہے: لا حول ولا قوۃ الا باللہ ، پھر مؤذن کہے: اللہ اکبر اللہ اکبر تو وہ بھی جواب میں اللہ اکبر اللہ اکبر ، کہے، پھر مؤذن پکارے: لا الہ الا اللہ تو وہ بھی جواب میں صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اذان کا جواب دینے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ اور اخلاص نیت سے اذان کا جواب دینے والا شخص بفضل اللہ تعالیٰ جنت میں داخل ہوگا، لہٰذا اذان سننے والے کے حق میں بہتر ہے کہ وہ اذان سن کر سستی، کاہلی اور غفلت کا مظاہرہ نہ کرے، بلکہ اذان کے کلمات سن کر اذان کا جواب دے۔

(٤١٧) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي : ٣٨٥ـ سنن ابي داود: ٥٢٧ـ الصحيحه: ٢٠٧٥ـ ابن حبان: ١٦٨٣ـ والبيهقي في الكبرى: ١٧٨٥.

٦٠ .....بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ فَرَاغِ سَمَاعِ الْأَذَانِ .

اذان سننے کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت کا بیان

٤١٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْلَمَ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوْبَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، ح حَدَّثَنَا أَبُوْ هَارُوْنَ مُوْسَى بْنُ النُّعْمَانِ بِالْفُسْطَاطِ ، نَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ـ يَعْنِي الْمُقْرِئَ ـ نَا حَيْوَةُ ، حَدَّثَنِيْ كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ.........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ ـ وَإِنَّهَا دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ ـ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ حَيْوَةَ وَفِيْ خَبَرِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ وَأَرْجُوْا أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ .

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا : جب تم موذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اس کے جواب میں اسی طرح کلمات کہو جیسے وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ مانگو، وہ دراصل جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کے لیے خاص ہے۔ تو جس شخص نے میرے لیے (مقام) وسیلہ طلب کیا، اس کے لیے (میری) شفاعت واجب ہو جائے گی ۔'' یہ حیوہ راوی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ سعید بن ابی ایوب کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ (خوش نصیب) بندہ میں ہی ہوں گا۔''

فوائد :......١۔ موذن کے کلمات کے جواب سے فارغ ہونے کے بعد نبی ﷺ پر درود بھیجنا اور آپ ﷺ کے لیے وسیلہ طلب کرنا مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٨٦)

٢۔ وسیلہ سب سے بڑا اعزاز اور بلند ترین مقام ہے۔ جو فقط رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہوگا، نیز وسیلہ سے مراد مقام شفاعت ہے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَلْوَسِيْلَةَ دَرَجَةٌ عِنْدَ اللّٰهِ لَيْسَ فَوْقَهَا دَرَجَةٌ ، فَسْئَلُوْا اللّٰهَ اَنْ يُؤْتِيَنِيْ الْوَسِيْلَةَ . وسیلہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند ترین درجہ ہے

(٤١٨) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه: ٣٨٤ـ سنن الترمذي: ٣٦١٤ـ سنن النسائي: ٦٧٨ـ سنن ابي داود: ٥٢٣ـ مسند احمد: ٢/١٦٨.

(جس سے بڑا کوئی اعزاز نہیں) لہٰذا اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔

(مسند احمد: ۳/ ۸۳، صحیح الجامع : ۱/ ۷۱۵)

۳۔ مہلب کہتے ہیں: اس حدیث میں اوقات نماز میں دعا کرنے کی ترغیب کا بیان ہے۔ کیونکہ یہ اوقات دعا کی قبولیت کے اوقات ہیں۔ (فتح الباری: ۲/ ۱۲٦)

٦١ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ وَرِجَاءُ إِجَابَةِ الدَّعْوَةِ عِنْدَهُ .

اذان کے وقت دعا مانگنے کے استحباب اور اس وقت دعا کی قبولیت کی امید کا بیان

٤١٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، نَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ أَنَّ.........

سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اثْنَتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّ مَا تُرَدَّانِ، الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يَلْتَحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً .

''حضرت سہل بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں، یا وہ بہت کم رد کی جاتی ہیں، اذان کے وقت کی گئی دعا اور جنگ کے وقت جب وہ ایک دوسرے سے برسر پیکار ہوں۔

فائدہ: ...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اذان اور اقامت کا درمیانی وقت اور دشمن سے مڈبھیڑ اور ٹکراؤ کا وقت دعا کی قبولیت کے اوقات ہیں، لہٰذا ان اوقات میں خوب دعائیں کرنی چاہئیں۔

٦٢.....بَابُ صِفَةِ الدُّعَاءِ عِنْدَ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُحَمَّدِ الْوَسِيْلَةَ وَاسْتِحْقَاقِ الدَّاعِيْ بِتِلْكَ الدَّعْوَةِ الشَّفَاعَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

اللہ تعالیٰ سے نبی مکرم محمد ﷺ کے لیے وسیلہ مانگنے کی دعا کی کیفیت اور دعا مانگنے والے کا قیامت کے دن نبی اکرم ﷺ کی شفاعت کا حقدار ہونے کا بیان

٤٢٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ قَالَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ: اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اذان سننے کے بعد یہ

(٤١٩) اسناده صحيح: سنن ابى داود، كتاب الجهاد، باب الدعاء عند اللقاء: ٢٥٤٠۔ سنن الدارمی: ١٢٠٠٤۔ الحاكم: ١٢٤/٢۔ الطبرانی فی الكبير: ١٣٥/٦۔ والبيهقی فی الكبرى: ١٧٩٥۔ ابن حبان: ١٧٦١،١٧١٧۔ الصحيحه: ١٤٦٩.

(٤٢٠) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب الدعاء عند النداء: ٤٧١٩،٦١٤۔ سنن الترمذی: ٢١١۔ سنن النسائی: ٦٨٠۔ سنن ابی داود: ٥٢٩۔ سنن ابن ماجه: ٧٢٢۔ مسند احمد: ٣٥٤/٣۔ وابن حبان: ١٦٨٧.

الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَ الصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ ، اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ ، إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

دعا مانگی: اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَ الصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ ، اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ . اے اللہ! اس مکمل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے رب! محمد ﷺ کو وسیلہ اور بلند مرتبہ عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ تو اس شخص کے لیے قیامت والے دن (میری) شفاعت لازم ہو جائے گی۔“

فوائد:......اذان کے بعد اس مسنون وظیفہ کا اہتمام مستحب فعل ہے اور آپ ﷺ نے اذان کے بعد وسیلہ طلبی کی جو ترغیب دی ہے، اس سے مراد اس مذکورہ دعا کا اہتمام ہے نیز اس دعا میں الـدرجة الـرفـيعة اور انك لا تخلف المعياد کے اضافی کلمات کہنا صحیح احادیث سے ثابت نہیں ہے۔

نـــوٹ: ......اس دعا کے پڑھنے سے نبی اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی، تاہم اس بات کا کوئی جواز نبی اکرم ﷺ کی تعلیم کردہ دعا میں وارزقنا شفاعته يوم القيامة کا اضافہ کرلیا جائے۔

٦٣ ..... بَابُ فَضِيْلَةِ الشَّهَادَةِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِوَحْدَانِيَّتِهِ وَلِلنَّبِيِّ ﷺ بِرِسَالَتِهِ وَعُبُودِيَتِهِ وَبِالرِّضَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَ بِالْإِسْلَامِ دِيْناً عِنْدَ سَمَاعِ الْأَذَانِ وَمَا يُرْجٰى مِنْ مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ بِذٰلِكَ .

اذان سن کر اللہ تعالیٰ کی توحید کے اقرار، نبی اکرم ﷺ کی رسالت وعبودیت کی گواہی دینے، اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، محمد ﷺ کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر رضا مندی کے اظہار اور اس کے باعث گناہوں کی بخشش کی امید کی فضیلت کا بیان

٤٢١ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرُّبَيِّعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، نَا شُعَيْبٌ ـ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ ـ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ ، نَا أَبِي وَشُعَيْبٌ ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَكِيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ..........

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ

”حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مؤذن کی آواز سن کر یہ کلمات

(٤٢١) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي: ٦٨٦ـ سنن الترمذي: ٢١٠ـ سنن النسائي: ٦٧٩ـ سنن ابي داود: ٥٢٥ـ سنن ابن ماجه: ٧٢١ـ مسند احمد: ١/١٨١ـ ابن حبان: ١٦٩.

الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَن لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ.

کہے: وَأَنَا أَشْهَدُ أَن لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْناً. اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا و یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، محمد (ﷺ) کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوں۔ تو اس کے گناہ بخشش دیے جاتے ہیں۔''

٤٢٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْحَكِيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ......... سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ فَالْتَفَتَ فِيْ وَجْهِهِ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَن لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنا پھر اس نے اس کی طرف متوجہ ہو کر یہ کہا: اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا رسول الله رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کو رب مان کر اور اسلام کو بطور دین قبول کر کے راضی وخوش ہوں) تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

فوائد:......اذان کے بعد مذکورہ کلمات کہنا مستحب فعل ہے۔ (نووی: ٤/ ٨٦)

نیز یہ کلمات مؤذن کی اذان کا جواب دینے کے بعد میں مشروع ہیں اور ان کلمات کا اہتمام کرنے سے صاحب سابقہ صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(٤٢٢) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي: ٥٧٩۔ لیکن اس میں شروع والے الفاظ "من سمع المؤذن يتشهد فالتفت فى وجهه" نہیں ہیں۔

٦٤ ..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ أَخْذِ الْأَجْرِ عَلَى الْأَذَانِ

اذان پڑھنے کی اجرت لینے کی ممانعت کا بیان

٤٢٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا هِشَامُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، نَا حَمَّادٌ عَنِ الْجَرِيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الْقُرْآنَ وَاجْعَلْنِيْ إِمَامَ قَوْمِيْ . قَالَ ، فَقَالَ: اقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يُأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا أَبُوْ النُّعْمَانِ ، نَا حَمَّادٌ ، نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ أَبِي الْعَلَاءِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ: عَلِّمْنِي الْقُرْآنَ . وَقَالَ ، قَالَ: أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ .

''حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی : اے اللہ کے رسول ! مجھے قرآن مجید سکھا دیں اور مجھے میری قوم کا امام مقرر کر دیں۔ وہ کہتے ہیں: لہٰذا آپ نے فرمایا: (تو ان کا امام ہے) ان کے کمزور و ناتواں شخص کا خیال کر کے جماعت کرانا، اور مؤذن ایسے شخص کو مقرر کرنا جو اپنی اذان پر اجرت نہ لے۔ یزید ابوالعلاء سے بھی مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے لیکن ان کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں'' مجھے قرآن مجید سکھا دیں اور وہ فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: (بلکہ) تو ان کا امام ہے، اور ان سے کمزور شخص کا خیال کر کے قراءت کرنا۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث واضح دلیل ہے کہ اذان کی اجرت لینا مکروہ فعل ہے۔ (تحفة الاحوذی: ١/ ٤٤٨)

۲۔ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں اکثر علماء کا مذہب ہے کہ موذن کا اذان پر اجرت لینا مکروہ عمل ہے۔

(عون المعبود: ٢/ ١٦٤)

البتہ اگر موذن کا کوئی اور ذریعہ معاش نہ ہو تو بلا مطالبہ و بلا شرط موذن کو اجرت اور وظیفہ دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

٦٥ ..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي أَذَانِ الْأَعْمٰى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُعْلِمُهُ الْوَقْتَ .

نابینے شخص کو اذان دینے کی رخصت ہے جبکہ اسے وقت کی اطلاع کرنے والا موجود ہو

٤٢٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ ....

(٤٢٣) اسناده صحيح : سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب اخذ الاجر على التأذين: ٥٣١ـ سنن النسائى: ٦٧٢ـ مسند احمد: ٤/ ٢١٧،٢١ـ وفى الكبرى: ١٦٤٨.

(٤٢٤) صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب الاذان قبل الفجر: ٦٢٣،٦٢٢ـ صحيح مسلم: ١٠٩٢ـ الترمذى: ٢٠٣ـ احمد: ٢/ ٩٤،٧٥.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ . قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ : وَسَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ بِذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا . قَالَ: وَإِنَّمَا كَانَ بَيْنَهُمَا قَدْرَ مَا يُنْزِلُ هٰذَا وَيَصْعَدُ هٰذَا .

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں تو تم (سحری) کھاتے پیتے رہو حتیٰ کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان کہہ دیں (تو تم رک جاؤ) عبیداللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت قاسم کو یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے سنا ہے، کہتے ہیں: ان دونوں (کی اذان) کے درمیان اتنا وقفہ ہوتا تھا کہ یہ (اذان کہہ کر) اترتے اور یہ (اذان کہنے کے لیے) چڑھ جاتے۔''

فوائد:......حدیث دلیل ہے کہ نابینا شخص اذان کہہ سکتا ہے نیز اس کی وضاحت حدیث ۴۰۱ کے ضمن میں گزر چکی ہے۔

٦٢ .....بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ رِجَاءَ أَنْ تَكُوْنَ الدَّعْوَةُ غَيْرَ مَرْدُوْدَةٍ بَيْنَهُمَا

اذان اور اقامت کے درمیان دعا مانگنا مستحب ہے، اس امید کے ساتھ کہ ان کے درمیان دعا ضرور قبول ہوتی ہے

٤٢٥ـ وَأَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّلَمِيُّ، نَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُتَّانِيُّ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ، قَالَ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ـ نَا إِسْرَائِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا يُرَدُّ فَادْعُوْا.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی لہٰذا تم دعا مانگا کرو۔''

٤٢٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَدَّاشٍ الزَّهْرَانِيُّ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ

(٤٢٥) اسناده صحيح: مسند احمد: ٣/١٥٥، ٢٥٤ـ سنن الترمذی: ٢١٢ـ الارواء: ٢٤٤ـ صحيح الترغيب: ٢٦٥ـ مسند ابو يعلى: ٦/٣٥٦ـ من طريق اسرائيل بن يونس عن ابی اسحق، به.

عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا يُرَدُّ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔''

٤٢٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نَا أَبُو الْمُنْذِرِ ـ هُوَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ الْوَاسِطِيُّ ـ نَا يُونُسُ بْنُ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الدَّعْوَةُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا تُرَدُّ فَادْعُوا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يُرِيدُ الدَّعْوَةَ الْمُجَابَةَ. أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا إِسْرَائِيلُ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی لہٰذا تم دعا مانگا کرو۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ اذان و اقامت کا درمیانی وقت دعا کی قبولیت کا وقت ہے، لہٰذا اس وقت اذان کے بعد کی مسنون ادعیہ سمیت دلجمعی اور خلوص نیت سے بارگاہ ایزدی میں دعائیں کرنی چاہئیں چنانچہ اگر نیت خالص، دعا میں تاکید، اللہ تعالیٰ سے مکمل قلبی رابطہ ہو تو اس وقت دعا بہر صورت قبول ہوتی ہے۔

٦٧ .....بَابُ ذِكْرِ الصَّلَاةِ كَانَتْ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَبْلَ هِجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ، إِذِ الْقِبْلَةُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ بَيْتُ الْمَقْدِسِ لَا الْكَعْبَةُ

اس نماز کا بیان جو نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت سے پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی جاتی تھی کیونکہ اس وقت قبلہ بیت المقدس تھا، کعبہ نہیں تھا

٤٢٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي ....

(٤٢٦) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب ماجاء فی الدعاء بين الاذان والاقامة: ٥٢١ـ سنن الترمذی: ٢١٢ـ مسند احمد: ١١٥٧٧.

(٤٢٧) اسناده صحيح: مسند احمد: ٣/١٩٩ـ الارواء: ٢٤٤ـ صحيح الترغيب: ١٩٧٨.

(٤٢٨) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة: ٥٢٥ـ بخاری، كتاب التفسير، باب ولكل وجهة هو موليها. سنن النسائی: ٤٨٨ـ سنن ابن ماجه: ١٠١٠ـ مسند احمد: ٤/٢٨٨، ٣٠٤.

أَبُوْ إِسْحَاقَ ، قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدَسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ .

''جناب ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، وہ فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی معیت میں سولہ ماہ یا سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی، پھر ہمیں کعبہ کی طرف موڑ دیا گیا۔''

۴۲۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، نَا سَلَمَةُ -يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ- نَا......... مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: وَحَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَعْلَمِ الأَنْصَارِ حَدَّثَنِي أَنَّ أَبَاهُ كَعْبًا حَدَّثَهُ . وَخَبَرُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فِي خُرُوْجِ الأَنْصَارِ فِي الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ فِي بَيْعَةِ الْعَقَبَةِ وَذَكَرَ فِي الْخَبَرِ أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَعْرُوْرٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّيْ خَرَجْتُ مِنْ سَفَرِيْ هٰذَا وَقَدْ هَدَانِيَ اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ فَرَأَيْتُ أَلَّا أَجْعَلَ هٰذِهِ الْبِنْيَةَ مِنِّيْ بِظَهْرٍ فَصَلَّيْتُ إِلَيْهَا ، وَقَدْ خَالَفَنِيْ أَصْحَابِيْ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَمَاذَا تَرٰى ؟ قَالَ: قَدْ كُنْتُ عَلٰى قِبْلَةٍ لَوْ صَبَرْتَ عَلَيْهَا . قَالَ: فَرَجَعَ الْبَرَاءُ إِلٰى قِبْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصَلّٰى مَعَنَا إِلَى الشَّامِ .

''جناب محمد بن اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے انصار کے سب سے بڑے عالم حضرت معبد بن کعب بن مالک نے حدیث بیان کی کہ انہیں ان کے والد محترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضرت کعب بن مالک نے انصار کے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ بیعت عقبہ کے لیے جانے کی خبر بیان کی اور اس خبر میں یہ بھی بتایا کہ حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی: میں اس سفر میں نکلا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ہدایت نصیب فرمائی تو میں نے یہ خیال کیا کہ میں اس عمارت (کعبہ شریف) کی طرف اپنی پشت نہیں کروں گا، لہٰذا میں نے اس کی طرح منہ کر کے نماز پڑھی ہے، اور میرے ساتھیوں نے اس میں میری مخالفت کی ہے حتیٰ کہ میں نے اسے برا محسوس کیا ہے، تو آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بلاشبہ میں ایک قبلہ پر ہوں (اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہا ہوں) اگر تم اسی پر صبر کرو تو بہتر ہے، کہتے ہیں: لہٰذا حضرت براء رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے قبلہ کی طرف رجوع کر لیا اور ہمارے ساتھ شام (بیت المقدس) کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی۔

(۴۲۹) اسنادہ حسن: أحمد: ۴۶۰/۳۔ والحاکم: ۴۴۹/۳۔ والطبراني في الکبیر: ۸۷/۱۹۔ من طریق محمد بن اسحاق عن معبد بن کعب بن مالک، بہ۔ التعلیقات الاحسان: ۲۹۷۲.

٦٨ ..... بَابُ بَدْءِ الْأَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْكَعْبَةِ لِلصَّلَاةِ وَنَسْخِ الْأَمْرِ بِالصَّلَوَاتِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ

کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ابتداء اور بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے حکم کی منسوخی کا بیان

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ خَبَرُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اسی باب کے متعلق ہے۔

٤٣٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ -يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ- نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، نَا ثَابِتٌ..........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ ، مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَنَادَاهُمْ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ: أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَمَالُوْا رُكُوْعاً .

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے تھے، پھر جب یہ آیت نازل ہوئی: (فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔) (اپنے چہرے کو مسجد کی طرف پھیر لیجیے) تو بنو سلمہ کا ایک آدمی گزار جبکہ وہ نماز فجر کے رکوع میں تھے تو اس نے انہیں پکار کر کہا: خوب جان لو کہ قبلہ، کعبہ شریف کی طرف بدل دیا گیا ہے تو وہ رکوع ہی کی حالت میں (کعبہ شریف کی طرف) مڑ گئے۔“

٤٣١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانُوْا يُصَلُّوْنَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ، وَزَادَ ، وَاعْتَدُّوْا بِمَا مَضٰى مِنْ صَلَاتِهِمْ .

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے، پھر مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا اور ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا: ”اور انہوں نے اپنی گذشتہ نمازوں کو شمار کیا۔“

(٤٣٠) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة: ٥٢٧ـ سنن ابى داود: ١٠٤٥ـ مسند احمد: ٢٨٤/٣ـ والبيهقي في الكبرى: ٢٠٧٤.

(٤٣١) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة: ٥٢٧ـ یہاں بعینہ یہ الفاظ موجود نہیں۔

۷۹ .....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْقِبْلَةَ إِنَّمَا هِيَ الْكَعْبَةُ لَا جَمِيْعُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ قبلہ صرف کعبہ ہے، پوری مسجد حرام قبلہ نہیں ہے

وَأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَرَادَهُ بِقَوْلِهِ ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ لِأَنَّ الْكَعْبَةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، وَ إِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ وَالْمُسْلِمِيْنَ أَنْ يُصَلُّوْا إِلَى الْكَعْبَةِ إِذْ اِسْمُ الْمَسْجِدِ يَقَعُ عَلٰى كُلِّ مَوْضِعٍ يُسْجَدُ فِيْهِ .

اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مبارک ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف موڑ لیجیے سے مراد کعبہ شریف ہے کیونکہ کعبہ شریف مسجد حرام میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ اور مسلمانوں کو کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے کیونکہ قبلہ صرف کعبہ شریف ہے پوری مسجد حرام نہیں، کیونکہ مسجد کا اطلاق تو اس پوری جگہ پر ہوتا ہے جہاں سجدہ کیا جاتا ہے۔

۴۳۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ ، أَخْبَرَنِيْ..........

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قِبَلِ الْكَعْبَةِ ، وَقَالَ: هٰذِهِ الْقِبْلَةُ .

''حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ (فتح مکہ والے دن) جب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام کونوں میں دعا مانگی اور باہر نکلنے تک اس میں نماز نہیں پڑھی، پھر جب آپ باہر تشریف لائے تو کعبہ شریف کے سامنے دو رکعت ادا کیں اور فرمایا: یہ قبلہ ہے۔''

فوائد :......۱۔ کعبہ کے قریبی لوگوں پر لازم ہے کہ وہ بہر صورت میں کعبہ کی طرف رخ کریں اور کعبہ سے ذرا انحراف نہ کریں۔

۲۔ لیکن جو لوگ کعبہ سے دوری پر ہوں جہاں عین کعبہ کا تعین مشکل بلکہ ناممکن ہو تو جس سمت کعبہ ہے، اس سمت کو رخ کرنا کافی ہے، خواہ وہ عین قبلہ کی طرف رخ نہ کر سکیں، تب بھی ان کی نماز درست ہے۔ چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ . مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ (ترمذی: ۳۴۲، ابن ماجه: ۱۰۱۱ صحیح الجامع: ۵۵۸۴ اسناده صحیح)

شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ کعبہ سے دُوری پر واقع لوگوں پر کعبہ کی جہت کی طرف رخ کرنا فرض

(۴۳۲) صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب قول الله تعالی ﴿واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى﴾: ۳۹۸۔ صحیح مسلم: ۱۳۳۰۔ کتاب الحج، وأحمد: ۲۰۹/۵۔ من طریق ابن جریج عن عطاء عن اسامة، وابن حبان: ۳۱۹۷، ۳۱۹۸۔

ہے۔ عین قبلہ کی طرف منہ کرنا واجب نہیں اور مالک، ابوحنیفہ اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

(نیل الاوطار: ۲/ ۱۷٤)

٤٣٣- وَفِي خَبَرِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ . وَقَالَ إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ: ثُمَّ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ .

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:'' پھر ہمیں کعبہ شریف کی طرف پھیر دیا گیا'' اور اسرائیل کی روایت میں یہ ہے:'' پھر آپ کو کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم دے دیا گیا اور آپ پسند کرتے تھے کہ آپ کو کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کی اجازت دے دی جائے۔''

٤٣٤- وَفِي خَبَرِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ: أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ . وَهٰكَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ عَنْ أَنَسٍ إِذْ صُرِفَ إِلَى الْكَعْبَةِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، نَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَشْهُرًا ، فَبَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ يُصَلِّي الظُّهْرَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ، إِذْ صُرِفَ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ السُّفَهَاءُ: ﴿مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوْا عَلَيْهَا﴾ .

''جناب ثابت رحمہ اللہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ روایت میں ہے'' خبردار! قبلہ، کعبہ شریف کی طرف تبدیل کر دیا گیا ہے۔'' عثمان بن سعد الکاتب نے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح بیان کیا ہے کہ:'' جب آپ کو کعبہ شریف کی طرف پھیر دیا گیا۔'' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چند ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں ادا کیں پھر اس دوران ایک دن آپ ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے دو رکعت پڑھ لیں تھیں جب آپ کو کعبہ شریف کی طرف پھیر دیا گیا، تو کم عقل لوگوں نے کہا ﴿مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوْا عَلَيْهَا﴾ یہ لوگ جس قبلہ پر تھے، انہیں اس سے کس چیز نے ہٹایا ہے۔''

٤٣٥- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ.........

(٤٣٣) صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب تحویل القبلۃ من القدس الی الکعبۃ: ٥٢٥۔ سنن النسائی: ٤٨٨۔ سنن ابن ماجہ: ١٠١٠۔ مسند احمد: ٤/٢٨٨۔ بخاری: ٧٢٥٢۔ والترمذی: ٢٩٦٢،٣٤٠۔ ابن حبان: ١٧١٦۔ من طریق وکیع عن اسرائیل عن ابی اسحاق، بہ۔

(٤٣٤) صحیح البخاری، کتاب الصلاۃ، باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان: ٣٨٤۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ أَهْلَ قُبَاءٍ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدَسِ ، فَأَتَاهُمْ اٰتٍ ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ ، وَتَوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَاسْتَقْبِلُوْهَا، فَاسْتَدَارُوْا كَمَا هُمْ وَفِي خَبَرِ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا وَجَّهَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل قبا بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے، تو ان کے پاس ایک آنے والا آیا، اس نے کہا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہوا ہے اور آپ نے کعبہ شریف کی طرف منہ کر لیا ہے، تو تم بھی اس کی طرف منہ کر لو، لہٰذا وہ جس حالت میں تھے اسی میں (کعبہ شریف کی طرف) گھوم گئے۔'' اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا۔''

٤٣٦۔ وَفِي خَبَرِ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ثُمَّ صُرِفَ إِلَى الْكَعْبَةِ . وَفِي خَبَرِ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.......... عَنْ أَنَسٍ: جَاءَ مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ . قَدْ خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ كُلَّهَا فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ الْكَبِيرِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْأَخْبَارُ كُلُّهَا عَلَى أَنَّ الْقِبْلَةَ إِنَّمَا هِيَ الْكَعْبَةُ . وَفِي خَبَرِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: انْطَلَقَ رَجُلٌ إِلَى أَهْلِ قُبَاءٍ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أُمِرَ أَنْ يُصَلِّيَ إِلَى الْكَعْبَةِ . وَفِي خَبَرِ عَمَّارَةَ بْنِ أَوْسٍ ، قَالَ: فَأَشْهَدُ عَلَى إِمَامِنَا أَنَّهُ تَوَجَّهَ هُوَ وَالرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ نَحْوَ الْكَعْبَةِ . وَفِي خَبَرِ عِكْرَمَةَ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: ''پھر آپ کو کعبہ شریف کی طرف پھیر دیا گیا۔'' اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان کرنے والا آیا اور اس نے اعلان کیا: بلاشبہ قبلہ، کعبہ شریف کی طرف پھیر دیا گیا ہے۔'' میں نے یہ تمام احادیث کتاب ''الصلاۃ الکبیر'' میں بیان کی ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ تمام احادیث اس بات کی دلیل ہیں کہ قبلہ صرف کعبہ شریف ہی ہے۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ایک شخص اہل قبا کے پاس گیا اور کہا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔'' اور حضرت عمارہ بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت

---

(٤٣٥) صحيح البخاری، كتاب الصلاة، باب ماجاء في القبلة ومن لم ير الاعادة على من سها: ٤٠٣، ٤٤٨٨۔ صحيح مسلم: ٥٢٦۔ سنن النسائی: ٤٩٣۔ مسند احمد: ٤٤١٣۔ موطا امام مالك: ٢/٥، ١٥، ١٠٥، ١١٣۔ من طريق مالك عن عبدالله بن دينار، به.

(٤٣٦) اسناده صحيح: صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة: ٥٢٧۔ سنن ابی داود: ٤٦٨٠۔ مسند احمد: ١/٢٩٥، ٣٠٤، ٣٢٢١۔ والدارمی: ١٢٣٥۔ السنن الكبرى للبيهقی: ٢/٣.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَمَّا وَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْكَعْبَةِ .

میں ہے، وہ فرماتے ہیں: "میں اپنے امام کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ اس نے اور مردوں اور عورتوں نے کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔" اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: "جب رسول اللہ ﷺ کو کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا۔"

نوٹ: ...... نبی اکرم ﷺ نے یہ بات مدینہ طیبہ میں فرمائی تھی لہٰذا برصغیر پاک وہند کے لیے شمال وجنوب کے درمیان قبلہ ہے یعنی مغرب کی جانب قبلہ ہے جبکہ مشرق پشت کی جانب ہوتا ہے۔

۷۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الشَّطْرَ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ الْقِبَلُ لَا النِّصْفُ

اس باب کی دلیل کا بیان کہ اس آیت میں "شطر" سے مراد جانب وطرف ہے نصف یا آدھے کے معنی میں نہیں ہے

وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ إِنَّ الْعَرَبَ قَدْ يُوْقِعُ الْإِسْمَ الْوَاحِدَ عَلَى الشَّيْئَيْنِ الْمُخْتَلِفَيْنِ ، قَدْ يُوْقِعُ اسْمُ الشَّطْرِ عَلَى النِّصْفِ وَعَلَى الْقِبَلِ أَيِ الْجِهَةِ ،

اور یہ بات اسی جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ عرب ایک ہی اسم کو دو مختلف چیزوں کے لیے استعمال کر لیتے ہیں۔ لہٰذا "شطر" کا لفظ کبھی "نصف اور آدھے" کے معنوں میں اور کبھی جہت وسمت کے لیے استعمال ہوتا ہے

٤٣٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ ، نَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ..........

عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . قَالَ ، قَالَ الْبَرَاءُ: وَالشَّطْرُ فِيْنَا: قِبَلُهُ .

"حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی معیت میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے سولہ ماہ تک نماز پڑھی، پھر مکمل حدیث بیان کی۔ ابو اسحاق کہتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک "شطر" سے مراد طرف وجانب ہے۔"

٤٣٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ..........

(٤٣٧) النسائي في الكبرى: ١٠٠٣ـ البيهقي في الكبرى: ٣،٢/٢ـ تفسير الطبري: ٢١/٢ـ (ط۔ الحلبي) لیکن یہ روایت صحیح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة: ٥٢٥ یہاں مطول بیان کی گئی ہے۔

(٤٣٨) اسناده ضعيف سفيان ثوری کی تدلیس ھے۔ انظر الدر المنثور: ٣٢٦/٣ـ وتفسير الطبري: ٢١/٢.

عَنْ عَمْرٍو - وَهُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ - قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿أَنُلْزِمُكُمُوْهَا﴾ (هود: ٢٨) مِنْ شَطْرِ أَنْفُسِنَا: مِنْ تِلْقَاءَ أَنْفُسِنَا . قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهٖ فِي كِتَابِ التَّفْسِيْرِ .

''حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (یہ آیت) اس طرح پڑھی: کیا ہم تمہیں اس بات پر اپنی طرف سے مجبور کر سکتے ہیں۔ میں نے اس پہلو کو کتاب التفسیر میں مکمل طور پر بیان کر دیا ہے۔

١٧ ..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّشْبِيْكِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ إِلَى الصَّلَاةِ .

نماز کی ادائیگی کے لیے جاتے ہوئے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا منع ہے

٤٣٩ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهٖ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ فَلَا يَقُلْ هٰكَذَا وَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر مسجد کی طرف آئے تو وہ واپس لوٹنے تک نماز ہی کے حکم میں ہوتا ہے لہٰذا وہ ایسے نہ کرے: اور آپ نے (ایک ہاتھ کی) انگلیوں کو (دوسرے ہاتھ کی) انگلیوں میں ڈالا۔''

فوائد:......۱۔ نماز میں تشبیک (ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کرنا) مکروہ فعل ہے۔ (المغنی مع الشرح الکبیر: ١/٦٩٧)

۲۔ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: (احادیث الباب) دلیل ہیں کہ نماز کے لیے مسجد کی طرف گھر سے نکلنے وقت سے لے کر (نماز کے اختتام تک) تشبیک مکروہ عمل ہے۔ نیز نماز کی نیت سے مسجد کی طرف آنے والے شخص کو گھر سے نکلنے سے لے کر واپسی تک نماز کا ثواب ملتا ہے۔ (نیل الاوطار: ٢/ ٣٥٠)

۳۔ کیا دوران نماز یا نماز سے قبل تشبیک کے مرتکب شخص کی نماز باطل ہوگی؟ راجح موقف کے مطابق ایسے شخص کی نماز باطل نہیں ہوگی، لیکن اس مکروہ فعل پر عمل کی وجہ سے نماز میں نقص ضرور پیدا ہوگا، لہٰذا اس مکروہ فعل سے حتی الوسع اجتناب برتنا چاہیے۔

(٤٣٩) اسناده صحيح: سنن الترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء فى كراهية التشبيك بين الاصابع فى الصلاة: ٣٥٢ـ سنن الدارمى: ١٤٠٥ـ الحاكم: ٢٠٦/١ من طريق عبدالوارث، وعبدالرزاق (المصنف): ٣٣٣٢ـ والطبرانى فى الاوسط: ٥٠٤/١ـ الدارمى: ١٤٠٦.

۴۴۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، نَا يَحْيٰى ۔ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ ۔ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، نَا سَعِيْدٌ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: إِذَا تَوَضَّأْتَ ثُمَّ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَلَا تُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِكَ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم وضو کرو پھر مسجد میں داخل ہو تو اپنی انگلیوں میں تشبیک ہرگز نہ دینا۔''

۴۴۱۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَرَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيْ ثُمَامَةَ ۔ وَهُوَ الْخَيَّاطُ ۔ أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهٗ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهٗ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكْ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ فَإِنَّهٗ فِي الصَّلَاةِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو داؤد بن قیس فراء نے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ کی سند سے ابوثمامہ خیاط سے روایت کیا ہے کہ انہیں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کی آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے پھر مسجد کی طرف جائے تو اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں داخل نہ کرے کیونکہ وہ نماز (کے حکم) میں ہوتا ہے۔''

۴۴۲۔ وَرَوَاهُ أَنَسٌ عَنْ عَيَّاضٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ ثُمَامَةَ ، وَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ أَبِيْ ثُمَامَةَ قَالَ: لَقِيْتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ وَأَنَا أُرِيْدُ الْجُمُعَةَ وَقَدْ شَبَّكْتُ بَيْنَ أَصَابِعِيْ فَلَمَّا دَنَوْتُ ضَرَبَ يَدِيْ فَفَرَّقَ

''ابوثمامہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ملا جبکہ میں جمعہ کے لیے جا رہا تھا اور میں نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں ڈالی ہوئی تھیں۔ پھر جب میں قریب

(۴۴۰) اسناده صحيح: مسند احمد: ۴/۲۴۲۔ الحاكم: ۱/۲۰۶ من طريق يحيى بن سعيد.

(۴۴۱) اسناده صحيح: مسند احمد: ۴/۲۴۱۔ سنن ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب ماجاء في الهدى في المشى الى الصلاة: ۵۶۲۔ الدارمي: ۱۴۰۴۔ والطبراني في الاوسط: ۸/۳۴۷۔ وابن حبان: ۲۰۳۴، ۲۱۴۷.

(۴۴۲) اسناده صحيح: مسند احمد: ۴/۲۴۰۔ والدر لابي في الكنى: ۱/۷۔ في ترجمة أبي ثمامة الحناط۔ من طريق ابى اسحاق، به۔ انظر الحديث السابق.

بَيْنَ أَصَابِعِي ، وَقَالَ ، إِنَّا نُهِينَا أَن يُّشَبِّكَ أَحَدٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فِي الصَّلَاةِ . قُلْتُ: إِنِّي لَسْتُ فِي صَلَاةٍ . قَالَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ وَأَنْتَ تُرِيْدُ الْجُمُعَةَ ؟ قُلْتُ: بَلٰى . قَالَ: فَأَنْتَ فِي صَلَاةٍ .

ہوا تو انہوں نے میرے ہاتھوں پر مارا اور میری انگلیوں کو جدا جدا کر دیا اور فرمایا: بلاشبہ ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے کہ کوئی شخص نماز میں اپنی انگلیاں ایک دوسری میں ڈالے۔ میں نے عرض کی: میں (ابھی) نماز میں نہیں ہوں۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم نے وضو نہیں کیا اور کیا تم جمعہ کا ارادہ نہیں رکھتے؟ میں نے کہا: ہاں (یہ بات تو ہے) تو انہوں نے فرمایا: تو پھر تم نماز ہی میں ہو۔"

٤٤٣ ـ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَالِمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ . أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ، نَا ابْنُ ذِئْبٍ: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ هُوَ مِنْ بَنِي سَالِمٍ .

"اس روایت کو ابن ابی ذئب، مقبری کی سند سے بنی سالم کے ایک شخص سے بیان کرتے ہیں، وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سعد بن اسحاق بن کعب کا تعلق بنی سالم سے ہے۔"

٤٤٤ ـ وَرَوَاهُ أَبُو خَالِدٍ الأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ كَعْبٍ . أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُوبَكْرٍ ، نَاهُ أَبُو سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ . وَجَاءَ خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ بِطَامَةٍ . رَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ . وَحَدَّثَنَاهُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّعْلَبِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ ـ الرَّقِّيَّ

"اور خالد بن حیان الرقی بہت بڑی مصیبت لائے ہیں۔ انہوں نے اس روایت کو ابن عجلان سے، سعید بن میسب کی سند سے حضرت ابوسعید رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے۔ ہمیں یہ حدیث جعفر بن محمد ثعلبی نے خالد بن حیان رقی سے بیان کی ہے۔"

---

(٤٤٣) اسناده صحيح: سنن الترمذي، كتاب الصلاة، باب رجاء في كراهية التشبيك بين الاصابع في الصلاة: ٣٨٦.

(٤٤٤) سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب النهي عن الاشتباك اذا خرج الى المسجد: ١٥٠٥.

٤٤٥۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْوِيَ ، عَنِّي بِهٰذَا الْخَبَرِ إِلَّا عَلٰى هٰذِهِ الصِّيْغَةِ ، فَإِنَّ هٰذَا إِسْنَادٌ مَقْلُوْبٌ . فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ الصَّحِيْحَ مَا رَوَاهُ أَنَسُ بْنُ عَيَاضٍ . لِأَنَّ دَاوُدَ بْنَ قَيْسٍ أَسْقَطَ مِنَ الْإِسْنَادِ أَبَا سَعِيْدٍ الْمَقْبَرِيَّ ، فَقَالَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْ ثُمَامَةَ . وَأَمَّا ابْنُ عَجْلَانَ فَقَدْ وَهَمَ فِي الْإِسْنَادِ وَخَلَّطَ فِيْهِ . فَمَرَّةً يَقُوْلُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَمَرَّةً يُرْسِلُهُ وَمَرَّةً يَقُوْلُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ كَعْبٍ۔ وَابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ قَدْ بَيَّنَ أَنَّ الْمَقْبَرِيَّ سَعِيْدَ بْنَ أَبِيْ سَعِيْدٍ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سَالِمٍ ، وَهُوَ عِنْدِيْ سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ . إِلَّا أَنَّهُ غَلَطَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، فَقَالَ: عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ كَعْبٍ . وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ ، وَأَنَسُ بْنُ عَيَاضٍ جَمِيْعًا قَدِ اتَّفَقَا عَلٰى أَنَّ الْخَبَرَ إِنَّمَا هُوَ عَنْ أَبِيْ ثُمَامَةَ .

"امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : میں کسی شخص کے لیے حلال نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے یہ حدیث بیان کرے سوائے اس صیغے کے۔ کیونکہ یہ سند مقلوب ہے۔ اور صحیح کے مشابہ، ابوداؤد بن قیس نے سند سے ابوسعید مقبری کو گرا دیا ہے اور اسے سعد بن اسحاق کی سند سے براہ راست حضرت ابوثمامہ سے بیان کیا ہے۔ جبکہ ابن عجلان کو اس سند میں وہم ہوا ہے اور انہوں نے اس کو خلط ملط کر دیا ہے۔ لہٰذا کبھی وہ اس روایت کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں ۔کبھی اسے مرسل روایت کرتے ہیں اور کبھی (سعد کی بجائے) سعید عن کعب بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ ابن ابی ذئب نے بیان کیا ہے کہ سعید بن ابی سعید مقبری سے یہ روایت بنی سالم کے ایک شخص سے بیان کی ہے۔ میرے نزدیک وہ شخص سعد بن اسحاق ہے مگر وہ سعد بن اسحاق کے بارے میں غلطی کر گئے ہیں اور کہہ دیا ہے کہ سعد اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا کعب سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔ جبکہ داؤد بن قیس اور انس بن عیاض، دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ یہ روایت حضرت ابوثمامہ سے روایت کی گئی ہے۔"

٤٤٦۔ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِي الْمَقْبَرِيُّ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهِ ، وَلَا يَقُوْلُ هٰذَا ۔ يَعْنِي يُشَبِّكُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ۔ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ ، نَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ ،

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وضو کیا پھر نماز کی ادائیگی کے ارادے سے نکلا تو وہ گھر واپس آنے تک نماز ہی کے حکم میں ہے لہٰذا وہ ایسے نہ کرے یعنی اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں نہ ڈالے۔"

(٤٤٥) اسناده صحيح : مسند احمد: ٣/٤٢، ٥٤ ۔ اس میں راوی ابوثمامہ ہیں۔

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ . وَرَوَاهُ شَرِيْكٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ .

٤٤٧ ـ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ ، فَلَا يَقُلْ هٰكَذَا: وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر وہ (نماز کے لیے) مسجد میں آئے تو وہ واپس لوٹنے تک نماز ہی میں ہوتا ہے، لہٰذا وہ اس طرح نہ کرے، اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالا (یعنی تشبیک کر کے دکھائی)

٧٢ ..... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ إِلَى الصَّلَاةِ

نماز کی ادائیگی کے لیے جاتے ہوئے دعا پڑھنے کا بیان

٤٤٨ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: فَأَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا ، وَمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْراً ، وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا ، اللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: كَانَ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ (ایک رات) رسول اللہ ﷺ کے پاس سوئے۔ وہ فرماتے ہیں: چنانچہ (صبح کے وقت) موذن آپ کے پاس آیا تو آپ یہ دعا پڑھتے ہوئے نماز کے لیے چل پڑے: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا ، وَمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا ، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْراً ، وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا ، اللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا . ''اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا فرما دے، اور

---

(٤٤٦) اسناده صحيح: سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب النهي عن الاشتباك اذا خرج الى المسجد: ١٤٠٦ ـ سنن الترمذي: ٣٨٤.

(٤٤٧) سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب النهي عن الاشتباك اذا خرج الى المسجد: ١٤٠٦ ـ سنن الترمذي: ٣٨٤.

شَیْءٌ فَإِنَّ حَبِیْبَ بْنَ أَبِی ثَابِتٍ مُدَلِّسٌ ، وَلَمْ أَقِفْ هَلْ سَمِعَ حَبِیْبٌ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَمْ لَا؟ ثُمَّ نَظَرْتُ ، فَإِذَا أَبُوْ عَوَانَةَ رَوَاهُ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ أَبِی ثَابِتٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ .

میری زبان میں نور کر دے، اور میری سماعت میں نور کر دے، اور میری بصارت میں نور فرما دے، اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے۔ اے اللہ! میرے لیے نور کو عظیم کر دے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس اسناد کے متعلق میرا دل مطمئن نہیں ہے۔ کیونکہ حبیب بن ابی ثابت مدلس ہے اور مجھے علم نہیں ہو سکا کہ آیا حبیب نے یہ روایت محمد بن علی سے سنی ہے یا نہیں؟ پھر میں نے (روایات میں) غور وفکر کیا تو (معلوم ہوا کہ) ابوعوانہ یہ روایت حصین کے واسطے سے حبیب بن ابی ثابت سے بیان کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں: حدثنی محمد بن علی مجھے محمد بن علی نے حدیث بیان کی (یعنی مدلس راوی نے اپنے سماع کی صراحت کر دی ہے)''

فوائد:......

۱۔ مسجد جاتے وقت مذکورہ دعا کا اہتمام کرنا مسنون ومستحب فعل ہے۔

۲۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے اپنے تمام اعضاء اور تمام جہات میں نور کے سوال سے حق کا بیان حق کی روشنی اور اس کی ہدایت طلبی مقصود ہے۔

اور آپ نے اپنے تمام اعضاء، جسم، تصرفات وانفعالات، حالات اور (اوپر، نیچے، دائیں بائیں، آگے پیچھے) تمام جہات میں نور کا سوال اس لیے کیا کہ کوئی چیز اور حصہ کج روی کا شکار نہ ہو (اور انسان شریعت کے مکمل تابع رہے۔) (شرح النووی: ٦/ ٤٤)

۳۔ علامہ سندھی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، اس نور سے مراد یا تو نیکی کی ہدایت اور توفیق ہے اور یہ توفیق تمام اعضا کو شامل ہے کیونکہ نیکی کے آثار تمام اعضاء میں ظاہر ہوتے ہیں یا اس نور سے مقصود حقیقی نور ہے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے تمام اعضاء کو نور سے منور کرے گا جس سے آپ ﷺ اور آپ کے پیروکار اس دن کے سخت اندھیرے میں روشنی حاصل کریں گے۔ (شرح سنن النسائی: ٢/ ٢٩٤)

(٤٤٨) صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء اذا انتبه من اللیل: ٦٣١٦۔ صحیح مسلم: ٧٦٣۔ سنن النسائی: ١١٢١۔ سنن ابی داود: ١٣٥٣۔ مسند احمد: ٢/ ٣٥٠، ٣٧٣.

٤٤٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ ، نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِيْ ثَابِتٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات بسر کی۔ پھر پوری حدیث بیان کی اس حدیث کی سند میں محمد بن علی نے اپنے سماع کی وضاحت کردی ہے۔''

٧٣..... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ لِلصَّلَاةِ .

نماز کی ادائیگی کے لیے مساجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت کا بیان

٤٥٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيَّ ـ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ..........

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتُهُ أَقْصٰى بَيْتٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . فَتَوَجَّعْتُ لَهُ ، فَقُلْتُ يَا فُلَانُ: لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيْكَ الرَّمْضَاءَ وَيَرْفَعُكَ مِنَ الرُّقَعِ وَيَقِيْكَ هَوَامَّ الْأَرْضِ ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِيْ مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ ، قَالَ فَحَمَلْتُ بِهِ حَمْلًا حَتّٰى أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ . قَالَ: فَدَعَاهُ ، فَسَأَلَهُ ، وَذَكَرَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَذَكَرَ أَنَّهُ يَرْجُوْ فِيْ أَثَرِهِ . فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ .

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کا گھر مدینہ منورہ میں (مسجد نبوی سے) سب سے دور تھا (اس کے باوجود) اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز باجماعت فوت نہیں ہوتی تھی۔ مجھے (اس کی مشقت کی بنا پر) اس پر بڑا ترس آیا۔ تو میں نے اسے کہا: اے فلاں! اگر تم ایک گدھا خرید لو (تو تمہارے لیے بہت بہتر ہے) وہ تمہیں تپتی ہوئی گرم زمین سے بچائے گا، (تمہیں ٹھوکر لگنے سے محفوظ کرے گا اور تجھے زمینی کیڑے مکوڑوں سے بچائے گا۔ تو اس نے انہیں جواب دیا: بلاشبہ میں، اللہ کی قسم! یہ پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے ساتھ متصل ہو۔ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات سخت گراں گزری حتی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ بات بیان کی۔ کہتے ہیں:

(٤٤٩) صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب الدعاء اذا انتبه من الليل: ٦٣١٦ـ صحيح مسلم: ٧٦٣ـ سنن ابی داود: ٨٥٠ـ سنن النسائي: ١١٢١ـ مسند احمد: ١/٣٥٠،٣٧٣.

(٣٥٠) صحيح مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل كثرة الخطا الى المساجد: ٦٦٣ـ سنن ابن ماجه: ٧٨٣ـ سنن الدارمي: ١٢٨٤ـ مسند احمد: ٥/١٣٣ـ ابو داؤد: ٥٥٧.

چنانچہ نبی ﷺ نے اسے بلا کر اس کے متعلق پوچھا تو اس نے اسی طرح جواب دیا اور کہا کہ وہ اپنے پیدل چل کر آنے میں ثواب کی امید رکھتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: بے شک تمہیں وہی ثواب ملے گا جس کی تو نے امید رکھی ہے۔"

٤٥١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ ، فَأَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ قُرْبَ الْمَسْجِدِ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ، فَقَالَ: يَا بَنِي سَلَمَةَ أَرَدْتُمْ أَنْ تَحَوَّلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ . فَقَالَ: يَا بَنِي سَلَمَةَ دِيَارَكُمْ ، تُكْتَبُ اٰثَارُكُمْ ، قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . قَدْ خَرَّجْتُ بَابَ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي كِتَابِ الْإِمَامَةِ بِتَمَامِهِ .

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسجد نبوی کے پاس کچھ علاقہ خالی ہو گیا تو بنیسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا رسول اللہ ﷺ کو ان کے ارادے کی اطلاع ہوئی تو فرمایا: اے بنی سلمہ! کیا تم نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: اے بنی سلمہ! اپنے گھروں ہی میں ٹھہرے رہو، تمہارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں (یعنی پیدل چل کر مسجد آنے کا ثواب لکھا جاتا ہے) آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔" میں نے "مساجد کی طرف چل کر جانے کا مکمل باب کتاب الامامۃ میں بیان کیا ہے۔"

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز کے لیے پیدل چل کر آنے اور واپس جانے والے نمازی حضرات کو اجر وثواب ملتا ہے اور جو شخص نماز کے لیے جتنی دور سے آئے اسے اتنا ہی زیادہ اجر ملتا ہے۔

١۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِنَّ اَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِيْ الصَّلَاةِ ، أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهِ مَمْشًى ، فَأَبْعَدُهُمْ)) "بلاشبہ نماز میں سب سے زیادہ اجر کا مستحق وہ شخص ہے جو نمازیوں میں سے سب سے دور سے پیدل چل کر آئے۔" (بخاری: ٦٥١، مسلم: ٦٦٢)

٢۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ تَطَهَّرَ فِيْ بَيْتِهِ ، ثُمَّ مَشٰى إِلٰى بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ ، لِيَقْضِيَ فَرِيْضَةً مِنْ فَرَائِضِ اللهِ ، كَانَتْ خُطْوَتَاهُ إِحْدَاهُمَا تَحُطُّ خَطِيْئَةً ، وَالْأُخْرٰى تَرْفَعُ دَرَجَةً)) "جو شخص اپنے گھر سے باوضو ہو کر کسی فرض نماز کی ادائیگی کے لیے کسی مسجد کی

(٤٥١) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل كثرة الخطا الى المساجد: ٦٦٥۔ مسند احمد: ٣/٣٣٢، ٣٧١، ٣٩٠.

طرف پیدل چلتا ہے، تو اس کے دونوں قدموں میں سے ایک قدم گناہ مٹاتا اور دوسرا قدم درجہ بلند کرتا ہے۔"

(مسلم: ٦٦٦)

لہٰذا مساجد کے قریب رہائش اختیار کرنے کے بجائے مساجد سے دور رہائش اختیار کرنا افضل ہے۔ مگر یہ اس وقت ہے جب کوئی شخص نماز باجماعت مسجد میں ادا کرتا ہو۔ مسجد سے دور ہونے کی وجہ سے اگر کسی کی جماعت چھوٹ جاتی ہو تو اس صورت میں نماز باجماعت پانے کے لیے مسجد کے قریب رہائش اختیار کرنا زیادہ مناسب ہے کیونکہ جلبِ منفعت پر دفعِ مضرت مقدم ہے۔

٧٤ ......بَابُ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَسْأَلَةِ اللّٰهِ فَتْحَ أَبْوَابِ الرَّحْمَةِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہوتے وقت نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجنے اور اللہ تعالیٰ سے رحمت کے دروازے کھول دینے کی دعا کرنے کا بیان

٤٥٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ـ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ ـ نَا الضَّحَّاكُ ـ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ ـ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ وَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ نبی ﷺ پر سلام بھیجے اور یہ دعا پڑھے: "اللھم افتح لی ابواب رحمتك" "اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔" اور جب وہ مسجد سے باہر نکلے تو اسے نبی ﷺ پر سلام پڑھنا چاہیے نیز یہ دعا پڑھے: "اللھم اجرنی من الشیطان الرجیم" "اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ فرما۔"

فوائد:...... ۱۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت اس دعا کا اہتمام کرنا مستحب عمل ہے۔ (نووی: ٥/ ٣٢٣)

۲۔ طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مسجد میں داخل ہوتے وقت، رحمت کی دعا کرنا اور نکلتے وقت فضل کا سوال کرنے میں راز یہ ہے کہ جو شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے، وہ ایسے اعمال بجالاتا ہے جو اسے ثواب اور جنت کے قریب کر دیتے ہیں، سو مسجد میں داخل ہوتے وقت رحمت طلبی زیادہ مناسب ہے اور مسجد سے نکلنے پر نمازی رزق حلال کے حصول میں مصروف ہو جاتا ہے، لہٰذا مسجد سے نکلتے وقت اللہ تعالیٰ کے فضل کا سوال کرنا اولیٰ ہے۔ (عون المعبود: ٢/ ١٠٥)

---

(٤٥٢) اسناده صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعة، باب الدعاء عند دخول المسجد: ٧٧٣۔ وابن حبان: ٢٠٤٥، ٢٠٤٨۔ الحاكم: ١/ ٢٠٦.

٧٥ ..... بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الِانْتِهَاءِ إِلَى الصَّفِّ قَبْلَ تَكْبِيرَةِ الِافْتِتَاحِ .

افتتاحی تکبیر (تکبیر تحریمہ) سے پہلے صف تک پہنچ کر دعا مانگنے کا بیان

٤٥٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ -يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَائِذٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ..........

سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ سَعْدٍ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ بِنَا ، فَقَالَ حِيْنَ انْتَهَى إِلَى الصَّفِّ: اللّٰهُمَّ اٰتِنِيْ أَفْضَلَ مَا تُؤْتِيْ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ . فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ . قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفاً ، قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذًا تُعْقَرُ جَوَادُكَ وَتُسْتَشْهَدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ .

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نماز کے لیے آیا جبکہ نبی اکرم ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے، جب وہ صف تک پہنچا تو اس نے یہ دعا مانگی، اے اللہ! مجھے اس سے افضل (مقام) عطا فرما جو تو اپنے نیک بندوں کو عطا فرمائے گا۔ پھر جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو پوچھا: ابھی ابھی کون بول رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ میں ہوں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: پھر تو تمہارے عمدہ گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں گی اور تم اللہ کی راہ میں شہید کیے گئے۔“

٧٦ ..... بَابُ إِيْجَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِلصَّلَاةِ .

نماز کے لیے قبلہ رخ ہونا واجب ہے

٤٥٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسٰى ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جُنَيْدٍ ، نَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ......

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا۔“ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو مکمل وضو کرو پھر قبلہ رخ ہو کر اللہ اکبر کہو۔ اور انہوں نے

(٤٥٣) اسناده ضعيف : اخرجه الحاكم: ١/٢٠٦ـ وابن حبان: ٤٦٤٠ـ والبخاری فی التاريخ الكبير: ١/٢٢٢ـ ومسند ابی يعلى: ٦٩٧ـ ضعيف الترغيب: ٨٥٥.

(٤٥٤) صحيح البخاری، كتاب الاستئذان، باب من رد فقال عليك السلام: ٦٢٥١ـ ومسلم: ٣٩٧ـ باب وجوب قراءة الفاتحه من كل ركعة۔ سنن ابن ماجه: ١٠٦٠ـ وابو داؤد: ٨٥٦ـ الترمذی: ٢٦٩٢.

بِطُوْلِهِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ . پوری حدیث بیان کی ۔ یہ ابن نمیر کی روایت کے الفاظ ہیں۔"

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں قبلہ رخ ہونا واجب ہے، البتہ عجز اور خوف کی حالت میں نفل نماز میں قبلہ رو ہونا واجب نہیں۔ تمام اہل اسلام کا اس مسئلہ پر اجماع ہے، نیز قرآن وسنت کے متواتر دلائل اس وجوب پر دال ہیں۔(نیل الاوطار: ۲/ ۱۷۰)

۷۷.....بَابُ إِحْدَاثِ النِّيَّةِ عِنْدَ دُخُوْلِ كُلِّ صَلَاةٍ

ہر نماز کے داخل ہونے پر تجدید نیت کا بیان

يُرِيْدُهَا الْمَرْءُ فَيَنْوِيْهَا بِعَيْنِهَا فَرِيْضَةً كَانَتْ أَوْ نَافِلَةً ، إِذَ الْأَعْمَالُ إِنَّمَا تَكُوْنُ بِالنِّيَةِ ، وَإِنَّمَا يَكُوْنُ الْمَرْءُ مَا يَنْوِيْ بِحُكْمِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى ﷺ .

ہر نماز کی ادائیگی کے وقت نمازی خاص اسی نماز کی نیت کرے گا خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل، کیونکہ اعمال کی قبولیت کا دارومدار نیت پر ہے، اور بلاشبہ نبی اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق آدمی کو وہی (اجر وثواب) ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔

۴۵۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَدِيِّ الْحَارِثِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ.........

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ . زَادَ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ: وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰى .

"جناب علقمہ بن وقاص لیثی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ فرما رہے تھے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کی قبولیت کا دارومدار نیت پر ہے۔" یحییٰ بن حبیب نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے: "اور بلاشبہ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔"

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز شروع کرنے سے قبل نماز کی نیت کرنا لازم ہے، لہٰذا نماز کا صحیح ہونا صحت نیت پر موقوف ہے، نیز نیت کے کوئی مخصوص الفاظ نہیں، بلکہ نیت دل کے ارادے کا نام ہے لہٰذا لوگوں میں رائج نیت کے الفاظ من گھڑت ہیں اور ان کے بارے میں کوئی دلیل قرآن وسنت میں وارد نہیں ہے۔

۷۸.....بَابُ الْبَدْءِ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ قَبْلَ التَّكْبِيْرِ ،

نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہنے سے پہلے رفع الیدین سے ابتداء کرنے کا بیان

۴۵۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

(۴۵۵)صحيح البخاری، كتاب بدء الوحی باب بدء الوحی: ۱۔ صحيح مسلم: ۱۹۰۷۔ سنن الترمذی: ۱۶۴۷۔ سنن النسائی: ۷۵۔ سنن ابی داود: ۲۲۰۱۔ سنن ابن ماجه: ۴۲۲۷۔ مسند احمد: ۱۶۳۔

حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ..........

ابْنَ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا بِحَذْوِ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَلَا يَفْعَلُهُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک بلند کرتے پھر اللہ اکبر کہتے۔ پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو اسی طرح (رفع یدین) کرتے، پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح (رفع الیدین) کرتے۔ اور جب سجدوں سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو رفع یدین نہیں کرتے تھے۔''

فوائد :......سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز شروع کرتے، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے اور اسی طرح نبی ﷺ دو رکعات پڑھ کر اُٹھتے وقت بھی رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ جیسا صحیح بخاری رقم: ۷۳۶ میں سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور نبی کریم ﷺ سے اس مبارک عمل کا ترک و نسخ ثابت نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ الباری صحیح بخاری میں دو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی احادیث لائے ہیں، ایک سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جو اوائل مدینہ سے آخر عمرؐ تک آپ ﷺ کے ساتھ رہے اور دوسرے صحابی سیّدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ جو نبی کریم ﷺ کی آخر عمر میں مسلمان ہوئے۔ اور یہ دونوں صحابی نبی ﷺ کی اس سنت مبارکہ کے ناقل ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے یہ عمل مبارک ساری زندگی کیا۔ اسی طرح عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود ساری زندگی عامل رفع الیدین رہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ان کے مولیٰ نافع جو کہ ۴۴ھ میں مسلمان ہوئے (تاریخ اسلام للذہبی ج ۴، ص ۱۲) ان سے بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح اس عمل کا دوام نبی کریم ﷺ کی دیگر احادیث صحیحہ سے بھی ثابت ہے جیسا کہ السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲، ص ۷۳۔ یہ سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور شرح ابن سیّد الناس: ۲/۲۱۷ میں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنن الدارقطنی ج ۱، ص ۲۹۲ میں مروی ہے۔

۷۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ تَحْتَ الثِّيَابِ فِي الْبُرْدِ وَتَرْكِ إِخْرَاجِهِمَا مِنَ الثِّيَابِ عِنْدَ رَفْعِهِمَا .

سردیوں میں کپڑوں کے نیچے سے رفع الیدین کرنے کی رخصت کا بیان
اور دونوں (ہاتھوں) کو رفع الیدین کرتے وقت کپڑے سے باہر نکالنے کو ترک کرنا

---

(۴۵۶) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین فی التکبیرة الاولی مع الافتتاح: ۷۳۵۔ صحیح مسلم: ۳۹۰۔ سنن النسائی: ۸۷۷۔ سنن ابی داود: ۷۲۱۔ مسند احمد: ۲/۸، ۱۸، ۶۲۔ موطا امام مالک: ۱۹۶۔ سنن الدارمی: ۱۲۵۰، ۱۳۰۸۔

٤٥٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ .

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے انہیں اپنی ٹوپی والی قیمصوں (یا جبوں) میں رفع یدین کرتے دیکھا۔''

فوائد :......سخت سردی میں اگر نمازی حضرات گرم چادروں وغیرہ میں لپٹے ہوں تو رفع الیدین کے وقت ہاتھوں کو چادروں سے باہر نکالنا ضروری نہیں بلکہ چادروں میں ہاتھوں کو اٹھانا ہی کافی ہے اور اس عمل سے اس مسنون فعل کی تعمیل ہو جاتی ہے۔اس سے رفع الیدین کے اہتمام کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے۔

٨٠ ..... بَابُ نَشْرِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ رَفْعِ الْيُدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ .

نماز میں رفع یدین کرتے وقت انگلیاں کھولنے کا بیان

٤٥٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، نَا مَالَا أُحْصِي مِنْ مَرَّةٍ إِمْلَاءً وَقِرَاءَةً ، قَالَ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْشُرُ أَصَابِعَهُ فِي الصَّلَاةِ نَشْرًا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَبْلَ رِحْلَتِنَا إِلَى الْعِرَاقِ ، حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْهُ . قَالَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ أَبُوْ سَعِيْدِ الْكِنْدِيُّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ نَشَرَ أَصَابِعَهُ نَشْرًا .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنی انگلیوں کو خوب کھول کر رکھا کرتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب محمد بن رافع نے ہمیں یہ حدیث ہمارے عراق کی طرف سفر کرنے سے پہلے بیان کی، انہوں نے فرمایا: ہمیں عبداللہ بن سعید اشج ابوسعید کندی نے حدیث بیان کی، سوائے اس کے کہ انہوں نے (اپنی روایت میں) فرمایا: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنی انگلیوں کو خوب اچھی طرح کھول لیتے۔''

---

(٤٥٧) اسناده صحيح : سنن نسائى، كتاب التطبيق، باب موضع اليدين عند الجلوس للتشهد الاول : ١١٥٩ـ وابن ماجه: ٨٦٧ـ وابو داؤد: ٧٢٣ـ وأحمد: ٣١٦/٤، ٣١٨.

(٤٥٨) اسناده ضعيف : سنن الترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء فى نشر الاصابع عند التكبير: ٢٢٢ـ امام ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ نے ''یحیٰ بن یمان'' کے سیئ الحفظ ہونے کی وجہ سے سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ابن حبان: ١٧٦٩ـ الحاكم: ٣٥٩/١.

٤٥٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا أَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ.........

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ: ثَلَاثٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ بِهِنَّ، تَرَكَهُنَّ النَّاسُ، كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ هٰكَذَا ـ وَأَشَارَ أَبُوْ عَامِرٍ بِيَدِهِ وَلَمْ يُفَرِّجْ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَلَمْ يَضُمَّهَا وَقَالَ: هٰكَذَا أَرَانَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَأَشَارَ لَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ تَفْرِيْجاً لَيْسَ بِالْوَاسِعِ وَلَمْ يَضُمَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَلَا بَاعَدَ بَيْنَهُمَا، رَفَعَ يَدَيْهِ فَوْقَ رَأْسِهِ مَدًّا ـ وَكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنَيَّةً يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالَى مِنْ فَضْلِهِ وَكَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا سَجَدَ وَرَفَعَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ هٰذِهِ الشَّكَّةُ شَكَّةٌ سَمِجَةٌ بِحَالٍ، مَا أَدْرِيْ مِمَّنْ هِيَ: وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ إِنَّمَا هِيَ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا لَيْسَ فِيْهِ شَكٌّ وَلَا ارْتِيَابٌ أَنْ يَرْفَعَ الْمُصَلِّي يَدَيْهِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ فَوْقَ رَأْسِهِ .

”جناب سعید بن سمعان بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس بنی زریق کی مسجد میں تشریف لائے تو انہوں نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے، لوگوں نے انہیں ترک کر دیا ہے۔ آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ ایسے کرتے، ابو عامر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے دکھایا، اور اپنی انگلیوں کے درمیان نہ زیادہ فاصلہ رکھا اور نہ انہیں ملایا۔ (بلکہ درمیانی حالت میں رکھا) اور کہا کہ ابن ابی ذئب نے ہمیں اسی طرح کر کے دکھایا تھا۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: (ہمارے استاد) یحییٰ بن حکیم نے ہمیں اشارہ کر کے دکھایا تو اپنے ہاتھ بلند کیے اور اپنی انگلیوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ نہ کیا اور نہ انگلیوں کو آپس میں ملایا اور نہ ان کے درمیان دوری ڈالی۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے اوپر تک بلند کیا۔ اور نبی اکرم ﷺ قراءت کرنے سے پہلے تھوڑی دیر خاموش کھڑے رہتے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل و کرم کا سوال کرتے، اور آپ ﷺ نماز میں جب بھی سجدہ کرتے اور سجدے سے اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الجھاؤ ہر حال میں بڑا شدید الجھاؤ ہے، مجھے معلوم نہیں کہ یہ کس راوی کی طرف سے ہے۔ جبکہ ان الفاظ میں کہ آپ نے اپنے ہاتھ خوب بلند کیے“ کوئی شک و شبہ نہیں کہ نمازی، نماز کی ابتداء میں اپنے ہاتھ اپنے سر سے بلند کرے۔“

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ رفع الیدین کرتے وقت ہاتھوں کی انگلیاں نہ بہت زیادہ کشادہ ہوں اور نہ

(٤٥٩) اسناده صحيح: سنن النسائي، كتاب الافتتاح، باب رفع اليدين مدا: ٨٨٣ـ ابو داؤد: ٧٥٣ـ مسند احمد: ٢/ ٥٠٠ـ وابن حبان: ١٧٦٦ـ الحاكم: ١/ ٣٣٦، ٣٥٩.

بالکل آپس میں جڑی ہوں بلکہ درمیانی حالت میں کھلی ہوئی ہونی چاہئیں۔ نیز جس روایت میں وضاحت ہے کہ آپ ﷺ رفع الیدین کے وقت مبالغہ کی حد تک ہاتھوں کی انگلیاں کھولتے تھے وہ روایت ضعیف ہے۔(انظر : ٤٥٨)

٤٦٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْبَسْطَامِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ.........

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، قَالَا: رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا ، وَلَمْ يُشَبِّكَا وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِهِمَا قِصَّةُ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ أَنَّهُ أَرَاهُمْ صِفَةَ تَفْرِيْجِ الْأَصَابِعِ أَوْ ضَمِّهَا .

''جناب سعید بن سمعان ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں تو انہوں نے مکمل حدیث بیان کی ۔ (جناب ابن ابی ذئب کے دونوں شاگرد : یحیٰی اور ابن ابی فدیک) کہتے ہیں: ''آپ نے اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے بلند کیے۔'' دونوں نے کوئی الجھاؤ بیان نہیں کیا اور ان دونوں کی روایت میں ابن ابی ذئب کا قصہ مذکورہ نہیں ہے کہ انہوں نے اپنے شاگردوں کو انگلیاں کھولنے یا بند کرنے کی کیفیت دکھائی تھی۔''

٨١ .....بَابُ التَّكْبِيْرِ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

نماز شروع کرنے کے لیے اللہ اکبر کہنے کا بیان

٤٦١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِي الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّ عَلَيْهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ، حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَعْلَمُ غَيْرَ هٰذَا . فَقَالَ: إِذَا

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے (آپ کے بعد) ایک شخص آیا، اس نے نماز پڑھی (پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور) آپ کو سلام عرض کیا، آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی (وہ دوبارہ پڑھ کر آیا تو آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا)

(٤٦٠) انظر الحديث السابق.

(٤٦١) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب وجوب القراءة للامام والمأموم فى الصلوات كلها: ٧٥٧۔ صحيح مسلم: ٣٩٧۔ سنن الترمذي: ٣٠٣۔ سنن النسائي: ٨٧٨٤۔ سنن ابي داود: ٨٥٦۔ مسند احمد: ٤٣٢/٢.

قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ.

حتیٰ کہ آپ نے تین بار ایسے کیا (اسے واپس لوٹایا اور اس نے نماز پڑھی) تو اس شخص نے عرض کی: (اے اللہ کے رسول!) اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر معبوث فرمایا ہے میں اس کے علاوہ (نماز کا طریقہ) نہیں جانتا (لہٰذا آپ مجھے درست طریقہ سکھا دیں) تو آپ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے (قبلہ رخ) کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو، پھر جو حصہ تمہیں قرآن مجید سے آسان لگے اس کی تلاوت کرو، پھر پورے اطمینان وسکون سے رکوع کرو، پھر اٹھو حتیٰ کہ اعتدال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ، پھر مکمل اطمینان وسکون کے ساتھ سجدہ کرو، پھر سجدے سے سر اٹھاؤ تو پورے اطمینان سے بیٹھ جاؤ، اور اپنی پوری نماز میں اسی طرح (اطمینان وسکون اختیار) کرو۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: یہ بندار کی روایت ہے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کہنا واجب ہے، نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مالک، ثوری، شافعی، ابوحنیفہ، احمد رحمہ اللہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ سمیت جمیع علماء کا موقف ہے کہ تکبیر تحریمہ کہنا واجب ہے البتہ ابن مسیب، حسن بصری، زہری، قتادہ، حکم اور اوزاعی رحمہم اللہ کا موقف ہے کہ تکبیر تحریمہ سنت ہے، واجب نہیں لیکن موخر الذکر علماء کا موقف درست نہیں کیونکہ صحیح احادیث تکبیر تحریمہ کے وجوب کی دلیل ہیں۔ (شرح النووی: ٤/ ٩٥)

٨٢..... بَابُ ذِكْرُ الدُّعَاءِ بَيْنَ تَكْبِيْرَةِ الْإِفْتِتَاحِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ

افتتاحی تکبیر اور قراءت کے درمیان دعا مانگنے کا بیان

٤٦٢۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ، نَا اَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَ اَبُوْ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ، جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنَ ابْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے

(٤٦٢) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبى ﷺ ودعائه بالليل: ٧٧١۔ ابو داؤد: ٧٦٠، ١٥٠٩۔ الترمذى: ٣٤٢٢، ٢٦٦۔ وأحمد: ١/ ١٠٢، ١٠٣۔

قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ . اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ . لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَاَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ . اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ، اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ ، فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ . وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ ، وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ ، اَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ . قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ .

پھر یہ دُعا پڑھتے: وَجَّهْتُ ...... أَتُوْبُ اِلَيْكَ میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کر دیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو یکسو ہو کر پیدا فرمایا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور بس اپنے گناہوں کا اقرار و اعتراف کرتا ہوں لہٰذا تو میرے تمام گناہ معاف فرما دے، بے شک تیرے سوا کوئی ذات گناہوں کو نہیں بخشتی اور مجھے عمدہ و بہترین اخلاق اپنانے کی توفیق عطا فرما، عمدہ اخلاق کی توفیق تو ہی دیتا ہے، اور مجھے بُرے اخلاق سے پھیر دے، صرف تو ہی بُرے اخلاق سے پھیر سکتا ہے، میں (احکام بجالانے کے لیے) حاضر ہوں اور فرماں برداری کے لیے کمر بستہ ہوں، ساری خیر و بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے، اور برائی کی نسبت تیری طرف نہیں ہے، میں تیری توفیق سے قائم ہوں اور تیری ہی طرف لوٹتا ہے، تو بہت بابرکت ہے اور تیری ذات بڑی بلند ہے، میں تجھ سے معافی کا طلب گار ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں (توبہ کرتا ہوں)۔" ابو صالح کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔"

٤٦٣ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ وَعَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنَ عَنِ الْأَعْرَجِ

"امام صاحب اپنے استاد محمد بن یحییٰ سے مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔ جناب محمد یحییٰ فرماتے ہیں: (میرے اساتذہ میں سے) ایک دوسرے سے کچھ الفاظ کا اضافہ بیان کرتے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ کا

بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ:قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: وَأَحَدُهُمْ يَزِيدُ عَلَى صَاحِبِهِ الْحَرْفَ وَالشَّيْءَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ: وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَيْ لَيْسَ مِمَّا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَيْكَ .

یہ فرمان اور شر کی نسبت تیری طرف نہیں ہے، کا مطلب یہ ہے کہ شران چیزوں میں سے نہیں جن سے تیرا تقرب حاصل کیا جا تا ہے۔''

فوائد :...... آغاز نماز میں رسول اللہ ﷺ سے نماز استفتاح کی کئی دعائیں مسنون ہیں ان سے کسی ایک دعا کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے، نیز مذکورہ دعا کا اہتمام کرنا بھی مسنون و مستحب ہے۔

٨٣ ..... بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ إِغْفَالِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الدُّعَاءَ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ غَيْرُ جَائِزٍ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

ان لوگوں کی غفلت کے بیان کا ذکر جو گمان کرتے ہیں کہ فرض نماز میں قرآنی دعاؤں کے علاوہ دعائیں مانگنا جائز نہیں ہے

وَهٰذَا الْقَوْلُ خِلَافَ سُنَنِ النَّبِيِّ ﷺ الثَّابِتَةِ ، قَدْ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فِي أَوَّلِ صَلَاتِهِ وَوَسْطِهَا وَآخِرِهَا بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ

اور یہ قول نبی اکرم ﷺ کی ثابت سنتوں کے مخالف ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز کے شروع، اس کے درمیان اور نماز کے آخر میں قرآنی دعاؤں کے علاوہ دعائیں مانگی ہیں۔

٤٦٤ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَبَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَيَقُوْلُ حِيْنَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بَعْدَ التَّكْبِيرِ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اللہ اکبر کہنے کے بعد جب نماز شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔ ''وجهت وجهي..........'' میں نے اپنا چہرہ اس ذاتِ اقدس کی طرف متوجہ کرلیا جس نے آسمانوں

(٤٦٣) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه : ٧٧١ .

(٤٦٤) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه : ٧٧١ـ سنن الترمذی: ٣٤٢٢ـ سنن النسائی: ٨٨٧ـ سنن ابی داود: ٧٦٠ـ مسند احمد: ١/١٠٢،١٠٣ ـ سنن الدارمی: ١٢٣٨.

بِطُوْلِهِ . وَقَالَ: وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ . وَلَمْ يَذْكُرَا: وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ . وَلَا: وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ .

اور زمین کو پیدا فرمایا ہے۔" پھر مکمل حدیث بیان کی اور فرمایا: "اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔" امام صاحب کے اساتذہ کرام جناب ربیع بن سلیمان اور بحر بن نصر) دونوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے: "اور مجھے بہترین اخلاق کی راہ دکھا، بہترین اخلاق کی راہنمائی تیرے سوا کوئی نہیں کرتا۔" اور نہ یہ الفاظ روایت کیے ہیں: "اور مجھے برے اخلاق سے پھیر دے، برے اخلاق کو تیرے سوا کوئی ذات نہیں پھیر سکتی۔"

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ فرض نماز میں دوران قیام قرآن کے سوا دیگر ادعیہ کا اہتمام بھی مسنون ہے، اور جو لوگ کہتے ہیں کہ فرض نماز میں قرآن کی تلاوت کے سوا کسی دعا کا اہتمام کرنا ناجائز ہے، ان کا موقف باطل ہے۔ بلکہ گذشتہ و آئندہ روایات واضح نص ہیں کہ فرض نماز میں حالت قیام میں قراءت قرآن کے سوا دعائے استفتاح پڑھنا بھی مسنون و مستحب فعل ہے۔

نوٹ: ...... مذکورہ دعا انی وجهت وجهی کو بعض لوگ تکبیر تحریمہ سے پہلے پڑھتے ہیں حالانکہ حدیث میں تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھنے کا ذکر ہے۔

۸۴..... بَابُ إِبَاحَةِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ وَقَبْلَ الْقِرَاءَةِ بِغَيْرِ مَا ذَكَرْنَا فِي خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

حضرت علی بن ابی طالب کی حدیث کے علاوہ تکبیر کے بعد اور قراءت سے پہلے دُعا کے جائز ہونے کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ هٰذَا الْاِخْتِلَافَ فِي الْاِفْتِتَاحِ مِنْ جِهَةِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ ، جَائِزٌ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَفْتَتِحَ بِكُلِّ مَا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ بِهِ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ مِنْ حَمْدٍ وَثَنَاءٍ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدُعَاءٍ مِمَّا هُوَ فِي الْقُرْاٰنِ وَمِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ مِنَ الدُّعَاءِ .

اس کی دلیل یہ ہے کہ (دعا) افتتاح میں اختلاف مباح کے اختلاف میں سے ہے اور نمازی کے لیے جائز ہے کہ وہ (ہر اس دعا کے ساتھ) نماز کا آغاز کرے جو نبی ﷺ سے ثابت ہے کہ وہ تکبیر کے بعد (اس دعا سے) نماز کا آغاز کرتے تھے (خواہ) وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے ہو اور وہ دعائیں ہوں جو قرآن میں مذکور ہیں یا وہ دعائیں ہیں جو قرآن میں مذکور نہیں ہیں۔

٤٦٥ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَغَيْرُهُمْ ، قَالَ عَلِيٌّ: أَخْبَرَنَا . وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ عَنْ عَمَّارَةَ

بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ، سَكَتَ هُنَيَّةً، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، بِأَبِي وَأُمِّي مَا تَقُوْلُ فِي سُكُوْتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ؟ قَالَ، أَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز (کی ابتداء) میں اللہ اکبر کہتے تو تھوڑی دیر خاموش رہتے، تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ فرمائیں کہ آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان اپنی خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں یہ دعا پڑھتا ہوں: اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ. “ اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اسی طرح دوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے اللہ مجھے میری خطاؤں سے اس طرح پاک صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ میرے گناہوں کو برف، پانی اور اولوں سے دھو دے۔“

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد اور قراءت سے قبل مذکورہ دعا پڑھنا مستحب فعل ہے نیز شافعی، ابوحنیفہ، احمد اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ شروع نماز میں دعائے استفتاح کا اہتمام مستحب عمل ہے اور اس بارے کئی احادیث وارد ہیں، جن میں ایک حدیث الباب ہے۔ اور مالک کہتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح مکروہ فعل ہے۔ لیکن احادیث صحیحہ کی رو سے جمہور علماء کا موقف راجح ہے۔) (شرح النووی: ٥/ ٩٥)

٤٦٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، نَا بَهْزٌ - يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ وَ قَتَادَةُ.........

(٤٦٥) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب ما يقول بعد التكبير: ٧٤٤۔ صحيح مسلم: ٥٩٨۔ سنن النسائی: ٨٩٥۔ سنن ابی داود: ٧٨١۔ سنن ابن ماجه: ٨٠٥۔ مسند احمد: ٢/ ٤٩٤۔ سنن الدارمی: ١٢٤٤۔

(٤٦٦) صحيح مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام والقراءة: ٦٠٠۔ سنن النسائی: ٩٠١۔ سنن ابی داود: ٧٦٣۔ مسند احمد: ٣/ ١٦٧، ٢٥٢۔

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ. فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهُ، قَالَ: أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟ فَأَرَمَّ الْقَوْمُ. فَقَالَ: أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا. فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ، وَقَدْ حَفَزَنِيَ النَّفَسُ فَقُلْتُهُنَّ، فَقَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَي عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا. هٰذَا حَدِيْثُ بَهْزِ بْنِ أَسَدٍ. وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى فِيْ حَدِيْثِهِ: إِنَّ رَجُلًا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، وَقَالَ أَيْضًا: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا قُلْتُهَا، وَمَا أَرَدْتُّ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا، فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُوْنَهَا حَتّٰى سَأَلُوْا رَبَّهُمْ فَقَالَ اكْتُبُوْهَا كَمَا قَالَ عَبْدِيْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَقَدْ رُوِيَتْ أَخْبَارٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ افْتِتَاحِهِ صَلَاةَ اللَّيْلِ بِدَعَوَاتٍ مُخْتَلِفَةِ الْأَلْفَاظِ، قَدْ خَرَّجْتُهَا فِي أَبْوَابِ صَلَاةِ اللَّيْلِ. أَمَّا مَا يَفْتَتِحُ بِهِ الْعَامَّةُ صَلَاتَهُمْ بِخُرَاسَانَ مِنْ قَوْلِهِمْ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ، فَلَا نَعْلَمُ فِي هٰذَا خَبَرًا ثَابِتًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيْثِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (مسجد میں) آیا جبکہ اس کی سانس پھولی ہوئی تھی تو اس نے (نماز شروع کرنے کے لیے) اللہ اکبر (اور ساتھ ان الفاظ کا اضافہ کر دیا) تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، بہت زیادہ بابرکت تعریفیں۔'' پھر جب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے کس نے یہ کلمات کہے تھے؟ تو تمام لوگ خاموش رہے، آپ نے پھر پوچھا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں، کیونکہ اس نے کوئی بری بات نہیں کہی؟ تو اس شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول میں نے کہے ہیں، میں آیا تو میری سانس پھولی ہوئی تھی تو میں نے وہ کلمات کہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے پر سبقت لینے کی کوشش کر رہے تھے کہ کون ان کلمات کو لے کر اوپر (اللہ تعالیٰ کے دربار میں) جائے۔'' جب کہ ابوموسیٰ کی روایت میں یہ ہے کہ: ''بے شک ایک شخص نماز میں داخل ہوا تو اس نے کہا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، بہت زیادہ بابرکت تعریفیں۔'' اور یہ بھی کہا: تو لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کی: میں نے یہ کلمات کہے ہیں اور ان کلمات کو کہنے کا میرا ارادہ فقط خیر و بھلائی تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ان کلمات کو حاصل کرنے کے لیے بارہ فرشتوں نے ایک دوسرے پر سبقت کرنے کی کوشش کی (مگر) وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کا اجر و ثواب کیسے لکھیں حتی کہ انہوں نے اپنے پروردگار سے پوچھا تو اس نے فرمایا: میرے بندے نے جیسے کہا ویسے ہی لکھ دو (یعنی اس کا متعین اجر نہیں ہے بلکہ میں خود ہی اس کا اجر عطا کروں گا) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے آپ کی رات کی نماز (تہجد) شروع

وَأَحْسَنَ إِسْنَادٌ نَعْلَمُهُ رُوِيَ فِي هٰذَا خَبَرِ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ .

کرنے کے متعلق دعائیں مختلف الفاظ میں روایت کی گئی ہیں۔ میں نے وہ دعائیں صلاۃ اللیل کے ابواب میں بیان کر دی ہیں۔ رہی وہ دعا جسے خراسان کے عام لوگ اپنی نماز کی ابتدا میں پڑھتے ہیں کہ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ" "اے اللہ تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک و منزہ ہے، تیرا نام بہت بابرکت ہے اور تیری ذات بہت بلند و بالا ہے اور تیرے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے۔'' تو ہمیں اس دعا کے بارے میں فن حدیث کے ماہرین کے نزدیک نبی اکرم ﷺ سے ثابت شدہ کوئی حدیث معلوم نہیں ہے۔ اس دعا کے متعلق ہمارے علم کے مطابق بہترین سند وہ ہے جسے ابوالتوکل حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں (اور وہ درج ذیل ہے۔)''

فوائد:......حدیث الباب کی رو سے آغاز نماز میں مذکورہ کلمات کہنا بھی مشروع ہیں اور ان کلمات کی بڑی فضیلت ہے، لہٰذا یہ کلمات بھی استفتاح کی ادعیہ میں سے ایک دعا ہے۔ لہٰذا دیگر ادعیہ کی طرح اس دعا کا اہتمام بھی کافی ہے۔

٤٦٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ، نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضَّبْعِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيِّ الرِّفَاعِيُّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے وقت نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ" ''اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے، تیرا نام بہت برکت والا ہے، تیری ذات بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔'' پھر تین بار لا الہ الا اللہ (اللہ

(٤٦٧) اسناده صحيح: سنن الترمذی، کتاب الصلاة، باب ما يقول عند افتتاح الصلاة: ٢٤٢ـ سنن ابی داود: ٧٦٣ـ مسند احمد: ٣/ ٥٠، ٦٩ـ وابن ماجه: ٨٠٤.

الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا الْخَبَرُ لَمْ يُسْمَعْ فِي الدُّعَاءِ، لا فِي قَدِيْمِ الدَّهْرِ وَلا فِيْ حَدِيْثِهِ، اسْتُعْمِلَ هٰذَا الْخَبَرُ عَلٰى وَجْهِهِ، وَلا حُكِيَ لَنَا عَنْ مَنْ لَّمْ نُشَاهِدْهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ إِلٰى قَوْلِهِ وَلا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يُهَلِّلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلَاثاً .

کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے) کہتے پھر تین بار اللہ اکبر (اللہ بہت بڑا ہے) کہتے آ پھر یہ دعا پڑھتے : اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من همزه ونفخه ونفثه ثم یقرأ" "میں خوب سننے والے بہت جاننے والے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، شیطان مردود سے، اس کے وسوسوں ، اس کے تکبر اور اس کے شعر سے۔" پھر آپ قراءت فرماتے ۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : دعا کے متعلق اس حدیث کے بارے میں زمانہ قدیم اور زمانہ جدید میں نہیں سنا گیا کہ اس کے عین مطابق عمل کیا گیا ہو۔ اور جن علمائے کرام کو ہم نے دیکھا نہیں ہے ان کے متعلق بھی ہمیں بیان نہیں کیا گیا کہ وہ نماز کی ابتداء کے لیے تین بار اللہ اکبر کہتے تھے۔ پھر یہ دعا پڑھتے :سبحانك اللهم وبحمدك .... ولا اله غيرك" پھر تین بار لا الہ الا اللہ پڑھتے ہوں اور پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے ہوں۔"

فوائد:...... مذکورہ ادعیہ میں سے نماز کے شروع میں کسی ایک دعا کا اہتمام مستحب فعل ہے۔ اور استفتاح میں ثابت دعاؤں میں سے کسی ایک دعا کا پڑھنا مباح فعل ہے پھر ان میں کسی دعا کا پڑھنا افضل ہے اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ عبدالرحمٰن مبارک پوری صاحب تحفۃ الاحوذی لکھتے ہیں: استفتاح کے بارے وارد ادعیہ میں سے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ جس میں یہ دعا اللهم باعد بيني مذکور ہے۔ صحیح ترین حدیث ہے، ابن ہمام حنفی "فتح القدیر" میں بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث تمام احادیث استفتاح سے اصح ہے۔ کیونکہ یہ متفق علیہ روایت ہے۔ عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ کہتے ہیں دعائے استفتاح میں اس دعا کا اہتمام افضل واولیٰ ہے۔ پھر اس دعا کے بعد حدیث علی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ کا انتخاب فرض ونفل نماز میں بطور استفتاح افضل ہے۔ (تحفة الاحوذی: ۲/ ۳۸)

٤٦٨ ـ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا ثَلَاثَ مِرَارٍ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ثَلَاثَ مِرَارٍ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيْلًا

"حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز کی ابتداء کرتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کبیرا (اللہ بہت ہی بڑا ہے) کہتے تین بار الحمد لله كثيرا (کثرت سے تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) پڑھتے تین بار سبحان

ثَـلَاثَ مِـرَارٍ ثُـمَّ يَتَـعَوَّذُ بِشَبِيْهٍ مِنَ التَّعَوُّذِ الَّـذِيْ فِـي خَبَـرِ أَبِـيْ سَعِيْدٍ ، إِلَّا أَنَّهُمْ قَدِ اخْتَـلَـفُوْا فِيْ إِسْنَادِ خَبَرِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ . وَرَوَاهُ شُـعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْـعَـنَـزِيِّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِبْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ . أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْطَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَاهُ بُـنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ ، ح وَحَـدَّثَـنَـا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ .

اللـه بـكـرة واصيلا (اے اللہ میں صبح وشام تیری پاکی بیان کرتا ہوں) پڑھتے ۔ پھر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکورہ تعوذ جیسا تعوذ پڑھتے ۔ مگر حضرت جبیر بن مطعم کی حدیث کی سند میں محدثین نے اختلاف کیا ہے۔ یہ شعبہ کی روایت ہے۔"

٤٦٩ - وَرَوَاهُ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُـمَـرَ بْنِ مُرَّةَ ، فَقَالَ: عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَاصِمٍ عَـنْ نَـافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ ، ح حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ وَ فُضَيْلٌ جَمِيْعاً عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ عَاصِمُ الْعَنَزِيُّ وَ عَبَّادُ بْنُ عَـاصِمٍ مَجْهُوْلَانِ لَا يُدْرٰى مَنْ هُمَا ، وَلَا يُعْلَمُ مَا رَوٰى حُصَيْنٌ أَوْ شُعْبَةُ .

"امام صاحب نے حضرت جبیر کی حدیث کو جناب حصین بن عبدالرحمان کی سند سے بھی بیان کیا ہے ۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عاصم عنزی اور عباد بن عاصم دونوں مجہول راوی ہیں ان کے متعلق معلوم نہیں کہ وہ کون ہیں۔ اور حصین یا شعبہ کی روایت کے صحیح ہونے کا علم بھی نہیں ہو سکا۔"

٤٧٠ - وَرَوٰى حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمْرَةَ.......... عَـنْ عَـائِشَةَ: كَـانَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، فَكَبَّرَ ، ثُمَّ

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں تک

(٤٦٨) اسناده ضعيف: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الاستعاذة فى الصلاة: ٨٠٧ـ سنن ابى داود: ٧٦٤ـ وأحمد: ٤/٨٥ـ وصحيحه ابن حبان: ٤٤٣، ٤٤٤ـ وابن الجارود: ١٨٠ـ والحاكم: ١/٢٣٥ـ ووافقه الذهبى.

(٤٦٩) اخرجه أحمد: ٤/٨٢.

(٤٧٠) اسناده صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الافتتاح فى الصلاة: ٨٠٦ـ سنن الترمذى: ٢٤٣ـ سنن ابى داود: ٧٧٦ـ

يَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَاهُ مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ مُؤَمِّلٌ ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ . وَقَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ غَيْرَ أَنَّ سَلْمًا لَمْ يَقُلْ: فَكَبَّرَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَيْسَ مِمَّنْ يَحْتَجُّ أَهْلُ الْحَدِيْثِ بِحَدِيْثِهِ .

بلند کرتے، اللہ اکبر کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالَى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ" "اے اللہ میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں، تیرا نام بہت بابرکت ہے، تیری بزرگی بہت بلند وبالا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے۔" امام صاحب کے استاد سلم بن جنادہ نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔ "پھر اللہ اکبر کہا۔" امام ابوبکر فرماتے ہیں: حارثہ بن محمد رحمہ اللہ ان راویوں میں سے نہیں ہے جن کی حدیث کو محدثین کرام دلیل وحجت تسلیم کرتے ہیں۔"

٤٧١ ـ وَهٰذَا صَحِيْحٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ مِثْلَ حَدِيْثِ حَارِثَةَ لَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَلَسْتُ أَكْرَهُ الْإِفْتِتَاحَ بِقَوْلِهِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عَلَى مَا ثَبَتَ عَنِ الْفَارُوْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ ، غَيْرَ أَنَّ الْإِفْتِتَاحَ بِمَا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَغَيْرِهِمَا بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ مَوْصُوْلًا إِلَيْهِ ﷺ أَحَبُّ إِلَيَّ وَأَوْلَى بِالْاِسْتِعْمَالِ ، إِذِاتِّبَاعُ سُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ أَفْضَلُ وَخَيْرٌ مِنْ غَيْرِهَا

"نبی اکرم ﷺ کی بجائے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے صحیح ثابت ہے کہ وہ حارثہ رحمہ اللہ کی حدیث میں مذکورہ دعا جیسی دعا سے نماز کی ابتداء کرتے تھے۔ میں اس دعا کے ساتھ نماز کی ابتداء کرنے کو ناپسند نہیں کرتا: "سبحانك اللهم وبحمدك" کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ آپ اس دعا کے ساتھ نماز کی ابتداء کرتے تھے۔ لیکن اس دعا کے ساتھ نماز کی ابتداء کرنا مجھے زیادہ پسند ہے اور وہی عمل کے زیادہ لائق ہے جو نبی اکرم ﷺ سے عادل راویوں کی سند سے حضرت علی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں جو موصول بیان ہوئی ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کی اتباع و پیروی دوسرے حضرات کی سنت کی اتباع سے افضل واعلیٰ اور بہتر ہے۔"

(٤٧١) كتاب الآثار لمحمد بن الحسن الشيباني: ٧٠.

٨٥ .....بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ،

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾.

نماز میں قراءت سے پہلے تعوذ پڑھنے کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾

''اور جب تم قرآن کی تلاوت کرو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگو۔''

٤٧٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى الْمَرْوَزِيُّ ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ ـ وَهُوَ ابْنُ السَّائِبِ ـ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ..........

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَنَفْخِهِ وَهَمْزِهِ وَنَفْثِهِ . قَالَ: وَهَمْزِهِ الْمَوْتَةُ، وَنَفْثِهِ الشِّعْرُ، وَنَفْخِهِ الْكِبْرِيَاءُ .

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَنَفْخِهِ وَهَمْزِهِ وَنَفْثِهِ ''اے اللہ! میں شیطان مردود سے اس کے تکبر و غرور، اس کے وسوسوں اور جادو وسحر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔'' فرماتے ہیں: هَمْزِهِ سے مراد اس کے وسوسے یا جنون ہے۔
نَفْثِهِ سے مراد شعر و شاعری ہے۔ اور نَفْخِهِ سے مراد تکبر و غرور ہے۔

فوائد :......دعائے استفتاح کے بعد اور سورۂ فاتحہ کی قراءت سے قبل تعوذ پڑھنا مشروع ہے اور ابوحنیفہ، شافعی اور احمد کا موقف ہے کہ پہلی رکعت میں قراءت سے قبل تعوذ پڑھنا مسنون فعل ہے۔ (المغنی : ٢/ ١٤٥)

نیز نماز کی ہر رکعت میں سُورۂ فاتحہ کی قراءت سے قبل تعوذ مسنون ہے یا نہیں اس بارے راجح موقف ابوحنیفہ کا ہے کہ تعوذ پہلی رکعت کے ساتھ خاص ہے۔ (المجموع المهذب : ٣/ ٣٣٦)

کیونکہ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ آپ ﷺ دوسری رکعت سے اٹھتے وقت دوسری رکعت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے کرتے تھے۔ (صحیح مسلم : ٩٤١)

---

(٤٧٢) اسناده صحيح : سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الاستعاذة فى الصلاة : ٨٠٨ـ مسند احمد : ١/٤٠٣،٤٠٤ـ الحاكم : ١/٣٢٥.

٨٦.....بَابُ ذِكْرِ سُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ الْفَرِيضَةِ ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الدُّعَاءَ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ يُفْسِدُ صَلَاةَ الْفَرِيضَةِ

فرض نماز میں تکبیر اور قراءت کے درمیان بندے کا اپنے رب تعالیٰ سے اس کے فضل وکرم کے سوال کرنے کا بیان، ان لوگوں کے دعوے کے خلاف جو کہتے ہیں کہ غیر قرآنی دعا فرض نماز کو فاسد کر دیتی ہے

٤٧٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبَسْطَامِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ، كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا، وَكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنَيَّةً يَسْأَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، وَكَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ. قَالَ بُنْدَارٌ فِي حَدِيثِهِ: ثَلَاثٌ كَانَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا، وَكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنَيَّةً يَقُولُ: أَسْأَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، وَكَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَكَعَ وَوَضَعَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین کام کیا کرتے تھے، جنہیں لوگوں نے ترک کر دیا ہے: ''آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ کھول کر بلند کرتے، اور قراءت سے پہلے کچھ دیر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل وکرم کا سوال کرتے۔ اور آپ ہر (رکوع یا سجدے کے لیے) جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے۔'' بندار نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: آپ تین چیزوں پر عمل کرتے تھے جنہیں لوگوں نے چھوڑ دیا ہے، رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلاتے ہوئے بلند کرتے تھے۔ اور آپ قراءت سے پہلے تھوڑی دیر کھڑے رہتے تھے، آپ فرماتے تھے (میں اسی اثناء میں) اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل و کرم کا سوال کرتا ہوں، اور آپ جب بھی رکوع کرتے اور جھکتے تو تکبیر کہتے تھے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۴۶۴ کے ضمن میں گزر چکی ہے۔

(٤٧٣) اسناده صحيح: مسند احمد: ٢/٤٣٤، ٥٠٠ـ سنن النسائي، كتاب الافتتاح، باب رفع اليدين مدًّا: ٨٨٣ـ ابو داؤد: ٧٥٣ـ والترمذي: ٢٤٠.

۸۷......بَابُ الْأَمْرِ بِالْخُشُوْعِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں خشوع اختیار کرنے کے حکم کا بیان

إِذِ الْمُصَلِّي يُنَاجِيْ رَبَّهُ ، وَالْمُنَاجِيْ رَبَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَفْرُغَ قَلْبَهُ لِمُنَاجَةِ خَالِقِهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَشْغُلُ قَلْبَهُ التَّعَلُّقُ بِشَيْءٍ مِنْ أُمُوْرِ الدُّنْيَا يَشْغَلُهُ عَنْ مُنَاجَاةِ خَالِقِهِ .

کیونکہ نمازی اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اور اپنے پروردگار کے ساتھ سرگوشی کرنے والے کے لیے واجب ہے کہ وہ اپنے دل کو اپنے خالق و مالک کی سرگوشی کے لیے فارغ رکھے اور اپنے دل کو دنیوی امور میں سے کسی چیز کے ساتھ مشغول نہ کرے جو اسے اس کے پروردگار کے ساتھ سرگوشی سے غافل کر دے۔

٤٧٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، نَا مُحَمَّدٌ ـ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ ـ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادٰى رَجُلًا كَانَ فِي اٰخِرِ الصُّفُوْفِ ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ ، أَلَا تَنْظُرُ كَيْفَ تُصَلِّيْ ؟ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّيْ إِنَّمَا يَقُوْمُ يُنَاجِيْ رَبَّهُ ، فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ يُنَاجِيْهِ . إِنَّكُمْ تَرَوْنَ إِنِّيْ لَا أَرَاكُمْ ، إِنِّيْ وَاللّٰهِ لَأَرٰى مِنْ خَلْفِ ظَهْرِيْ كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، پھر جب سلام پھیرا تو صفوں کے آخر میں موجود ایک شخص کو پکارا اور فرمایا: اے فلاں! کیا تم اللہ سے ڈرتے نہیں، کیا تم غور و فکر نہیں کرتے کہ تم نے نماز کیسے پڑھی ہے؟ بلاشبہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ صرف اپنے رب سے راز و نیاز کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔ لہٰذا اسے سوچنا چاہئے کہ وہ اپنے رب سے کیسے راز و نیاز کر رہا ہے۔ تمہارا خیال ہے کہ میں تمہیں دیکھتا نہیں ہوں، اللہ کی قسم! بے شک میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔“

فوائد:......۱۔ اس حدیث میں نماز میں احسان اور خشوع اختیار کرنے اور رکوع و سجود کو مکمل ادا کرنے کا حکم ہے۔

۲۔ بلاضرورت اللہ کی قسم کھانا جائز ہے لیکن کسی کام میں تاکید و تفتحیم کے لیے قسم اٹھانا مستحب فعل ہے۔

(شرح النووی: ٤/ ١٤٩)

۳۔ نماز میں کامل خشوع و خضوع کا اظہار کرنا ہے اور خشوع کے اثرات جسم کے ہر عضو پر ظاہر ہونے چاہیے۔ نیز نماز

(٤٧٤) اسناده، مسند احمد: ٢/ ٤٤٩ـ من طريق سعيد بن أبي سعيد عن أبيه، به: ٣٩٠ـ اصله في صحيح مسلم كتاب الصلاة: ٤٢٣ـ میں ہیں۔ النسائی: ٨٧٢.

میں دائیں بائیں، دیکھنا خلاف خشوع ہے۔لہٰذا اس سے گریز کرنا چاہیے۔

٨٨..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي النَّظَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ ؟

نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا سخت منع ہے۔

٤٧٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا يَزِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ـ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ؟ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ: لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ نماز میں اپنی نگاہیں آسمان کی طرف بلند کرتے ہیں، آپ نے اس بارے میں بڑی سخت تنبیہ فرمائی حتی کہ فرمایا: وہ اس حرکت سے ضرور رک جائیں ورنہ ان کی آنکھیں ضرور اچک لی جائیں گی۔''

فوائد:......١۔ ان احادیث میں دوران نماز آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کے بارے، سخت نہی اور شدید وعید وارد ہوئی ہے اور قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اس فعل کی ممانعت پر اجماع نقل کیا ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ١٥١)

٢۔ نمازی آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانے سے باز آجائیں ورنہ ان کی نگاہیں اچک لی جائیں گی، اس سے کیا مراد ہے، اس بارے علماء کا اختلاف ہے:

(١)......اس سے وعید مقصود ہے، لہٰذا نماز میں یہ عمل حرام ہے۔

(٢)......اس مسئلہ میں ابن حزم افراط کا شکار ہیں اور ان کا قول یہ کہ اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

(٣)......آسمان کی طرف نگاہیں اٹھانے والوں کے بارے میں ڈر ہے کہ ان انوار سے ان کی آنکھوں کا نور ختم نہ ہو جائے جو نماز کے وقت فرشتے نماز پر انوار لے کر اترتے ہیں۔ (فتح الباری: ٢/ ٣٠٣)

٤٧٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ـ يَعْنِي الْأَنْصَارِيَّ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ..........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

''حضرت قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن

(٤٧٥) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع البصر الی السماء فی الصلاۃ: ٧٥٠۔ سنن النسائی: ١١٩٣۔ سنن ابی داود: ٩١٣۔ سنن ابن ماجہ: ١٠٤٤۔ مسند احمد: ٣/ ١٠٩، ١١٢، ١١٥۔ سنن الدارمی: ١٣٠٢۔

(٤٧٦) انظر السابق.

بِمِثْلِهِ سَوَاءً غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَاشْتَدَّ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذٰلِكَ .

مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سخت تنبیہ فرمائی۔“

٨٩ ...... بَابُ وَضْعِ الْيُمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ

نماز میں قراءت شروع کرنے سے پہلے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنے کا بیان

٤٧٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ ، فَقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَيْتُ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ، فَرَفَعَ - يَعْنِي يَدَيْهِ - فَرَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ بِحَذَاءِ أُذُنَيْهِ ، ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

”حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو میں نے (دل میں) کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو (پورے غور سے) ضرور دیکھوں گا۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ نے جب نماز شروع کی تو اللہ اکبر کہا، اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، میں نے دیکھا کہ آپ کے دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کے برابر تھے پھر آپ نے اپنے بائیں کو دائیں ہاتھ کے ساتھ پکڑا۔ پھر آپ نے قراءت کی“ پھر انہوں نے بقیہ حدیث بیان کی۔“

فوائد:......

۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز میں ہاتھ باندھنا مستحب فعل ہے اور حالت قیام میں ہاتھوں کو کھلا چھوڑنا اور لٹکانا غیر مسنون فعل ہے۔ جمہور علماء کا بھی یہی موقف ہے۔ البتہ ابن منذر نے ابن زبیر، حسن بصری اور نخعی رحمہم اللہ سے نقل کیا ہے کہ نمازی ہاتھ کھلے چھوڑتے تھے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر نہیں رکھتے تھے۔ نیز لیث بن سعد، قاسمیہ، ناصریہ اور باقر اور مالک سے بھی یہی منقول ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۱۹۱)
لیکن جمہور علماء کا قول دلائل کی رو سے قوی اور راجح ہے۔

۲۔ حدیث ۴۷۹ واضح نص ہے کہ قیام کی حالت میں ہاتھ سینے پر باندھنے چاہئیں۔ اور زیر ناف ہاتھ باندھنے کے بارے جتنی روایات منقول ہیں، وہ ضعیف ہونے کی وجہ سے ناقابل اعتبار ہیں، نیز کچھ علماء کا موقف لے کر ہاتھ ناف سے اوپر اور سینے سے نیچے باندھنا بھی مرجوح ہے۔ جب کہ سینے پر ہاتھ باندھنے کے بارے میں واضح نص

---

(٤٧٧) اسناده صحيح: سنن النسائي، كتاب التطبيق، باب مكان اليدين من السجود: ١١٠٢ـ وابو داؤد: ٩٥٧،٧٢٦ـ وابن ماجه: ٩١٢،٨٦٧ـ وأحمد: ٣١٨،٣١٦/٤ـ والبيهقي في الكبرى: ٢٥٢٢،٢٣٤٦.

کی وجہ سے نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا ہی مسنون و مستحب طریقہ ہے اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

نیز یہ حدیث بھی سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ. لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ذراع (کہنی) پر رکھیں۔ (صحیح بخاری: ۷٤۰، جمہور علماء کے موقف کی تائید کرتی ہے۔)

کیونکہ دایاں ہاتھ بائیں کہنی پر رکھنے سے ہاتھ از خود سینے پر آ جاتے ہیں۔

٤٧٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ، قَالَ: كُنْتُ فِيْمَنْ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَيْفَ يُصَلِّيْ فَرَأَيْتُهُ حِيْنَ كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ. ثُمَّ ضَرَبَ بِيَمِيْنِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَأَمْسَكَهَا، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جو (اسلام قبول کرنے اور دینی امور سیکھنے کے لیے) نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ تو میں نے کہا: میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی نماز کو دیکھوں گا کہ آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں۔ تو میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ نے اللہ اکبر کہا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا حتی کہ وہ آپ کے دونوں کانوں کے برابر ہو گئے، پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا اور اسے پکڑ لیا۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔''

٤٧٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا مُؤَمَّلٌ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلَى صَدْرِهِ.

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھ لیے۔''

(٤٧٨) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب رفع اليدين: ٧٢٦ـ سنن النسائی: ١١٠٢ـ انظر السابق.

(٤٧٩) اسناده صحيح: أحمد: ٣١٩/٤ـ والبيهقی: ٣٠/٢ـ رقم: ٢٣٣٦.

٩٠ ..... بَابُ وَضْعِ بَطْنِ الْكَفِّ الْيُمْنٰى عَلَى الْكَفِّ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ جَمِيعاً

دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی، کلائی اور بازو سب ہی پر رکھنے کا بیان

٤٨٠ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، نَا زَائِدَةُ ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجُرْمِيُّ ، حَدَّثَنِي أَبِي.........

أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ ، قَالَ: قُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّيْ . قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ . قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ .

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا، میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھوں گا کہ آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں۔ کہتے ہیں: میں نے آپ کی طرف دیکھا۔ آپ (نماز کے لیے) کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا حتی کہ وہ آپ کے دونوں کانوں کے برابر ہوگئے پھر دایاں ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی کی پشت، کلائی اور بازو پر رکھا۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ سینے پر ہاتھ باندھنے کی تین کیفیات ہیں:

(۱)......دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا جائے۔

(۲)......دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی کے جوڑ پر رکھا جائے۔

(۳)......دائیں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کہنی پر رکھا جائے۔

یہ تینوں طریقے مشروع ہیں اور کسی ایک طریقہ کا انتخاب جائز و مسنون ہے۔

٩١ .....بَابٌ فِي الْخُشُوْعِ فِي الصَّلَاةِ أَيْضًا، وَالزَّجْرِ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں خشوع اختیار کرنے کا ایک اور باب، اور نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے کی ممانعت کا بیان

إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُصَرِّفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِ الْمُصَلِّيْ إِذَا الْتَفَتَ فِي صَلَاتِهٖ .

کیونکہ جب نمازی اپنی نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنا چہرہ مبارک نمازی کے چہرے سے پھیر لیتے ہیں۔

٤٨١ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ مَوْلٰى بَنِيْ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.........

(٤٨٠) اسناده صحيح: سنن النسائي، كتاب الافتتاح، باب موضع اليمين من الشمال في الصلاة: ٨٨٩۔ سنن ابي داود: ٧٢٦۔ مسند احمد: ٣١٨/٤۔ سنن الدارمي: ١٣٥٧۔

(٤٨١) انظر الثاني۔

أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ .

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا ہے۔''

٤٨٢ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُوْ صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ ابْنُ الْمُسَيِّبِ.........

أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ .

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مسلسل بندے کی طرف متوجہ رہتے ہیں جب تک وہ ادھر اُدھر متوجہ نہ ہو، لیکن جب بندہ اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے (نماز سے توجہ ہٹا لیتا ہے) تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹا لیتے ہیں۔''

٤٨٣ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصْرِيُّ ، نَا أَبُوْ تَوْبَةَ ـ يَعْنِي الرُّبَيْعَ بْنَ نَافِعٍ ـ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّ أَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهُ ، قَالَ..........

حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَشْعَرِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَدَّثَهُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ يَفْعَلُ بِهِنَّ وَيَأْمُرُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَنْ يَفْعَلُوْا بِهِنَّ ، يُوْعِظُ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا نَصَبْتُمْ وُجُوْهَكُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهِ حِيْنَ يُصَلِّيْ لَهُ ، فَلَا يَصْرِفُ عَنْهُ وَجْهَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْعَبْدُ هُوَ يَنْصَرِفُ .

''حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو حکم دیا کہ پانچ باتوں پر عمل پیرا ہوں اور بنی اسرائیل کو بھی ان باتوں پر عمل کرنے کا حکم دیں، لہٰذا وہ (ان باتوں کا) لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے۔ پھر فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا جب تم اپنے چہروں کو (نماز میں) متوجہ کر لو تو پھر ادھر ادھر متوجہ نہ ہوں کیونکہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے چہرے کو اپنے بندے کے چہرے کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ اور اس وقت تک اپنے چہرے کو اس سے نہیں ہٹاتے جب تک بندہ اپنا چہرہ نہ ہٹالے۔''

---

(٤٨٢) اسناده ضعيف: سنن النسائى، كتاب السهو، باب التشديد فى الالتفات فى الصلاة: ١١٩٥ ـ سنن ابى داود: ٩٠٩ ـ مسند احمد: ٥/١٧٢ ـ سنن الدارمى: ١٤٢٣ ـ ضعیف، ابوالاحوص مجہول راوی ہے۔

(٤٨٣) اسناده صحيح: سنن الترمذى، كتاب الامثال عن رسول الله ﷺ، باب ماجاء فى مثل الصلاة: ٢٨٦٣ ـ مسند احمد: ٤/١٣٠، ٢٠٢ ـ من طريق زيد بن سلام عن جده مسطور أبى سلام، به.

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں التفات (دائیں بائیں جھانکنا) مکروہ فعل ہے اور اس عمل سے انسان اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توجہ کا مستحق نہیں رہتا، لہٰذا نماز میں یکسوئی اور خشوع وخضوع کا حتی الامکان اہتمام کرنا چاہیے۔

۹۲ .....بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ يَنْقُصُ الصَّلَاةَ لَا أَنَّهُ يُفْسِدُهَا فَسَادًا يَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهَا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ادھر اُدھر متوجہ ہونا نماز (کے اجروثواب) میں کمی کا باعث بنتا ہے، لیکن یہ التفات نماز کو فاسد نہیں کرتا کہ نمازی کو نماز دہرانی پڑے۔

٤٨٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ أَيْضًا، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ إِسْرَائِيْلَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِيُّ، نَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، نَا أَبُوْ الْأَحْوَصِ جَمِيْعًا عَنْ أَشْعَثَ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ - عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ. وَفِي خَبَرِ أَبِي الْأَحْوَصِ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں التفات کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: وہ اچک لینا ہے جسے شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔ ابو الاحوص کی روایت میں یہ ہے: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں آدمی کی بے توجہی اور ادھر اُدھر جھانکنے کے بارے میں سوال کیا۔''

فوائد :...... اکثر علماء کے نزدیک نماز میں التفات مکروہ فعل ہے اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ اگر انسان قبلہ سے مکمل نہ پھرے تو التفات مکروہ تنزیہی ہے (قبلہ سے کلی انحراف حرام فعل ہے) اور اس فعل کے مکروہ ہونے کی حکمت یہ ہے کہ اس سے خشوع میں نقص واقع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے انسان سے اعراض کرتے ہیں اور شیطانی وسوسے کے خلاف مدافعت کمزور ہو جاتی ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۳٤۸)

---

(٤٨٤) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الالتفات فی الصلاۃ: ۷۵۱، ۳۲۹۱۔ سنن الترمذی: ۵۹۰۔ سنن النسائی: ۱۱۹۶۔ سنن ابی داود: ۹۱۰۔ مسند احمد: ۶/ ۱۰۶۔

۹۳.....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي تَكُوْنُ صَلَاةُ الْمَرْءِ بِهِ نَاقِصَةً هُوَ أَنْ يَلْوِيَ الْمُلْتَفِتُ عُنُقَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں منع کردہ التفات جس سے نمازی کی نماز (کے اجروثواب) میں نقص آ جاتا ہے وہ یہ ہے کہ نمازی اپنی گردن موڑ کر التفات کرے

لَا أَنْ يَلْحَظَهُ بِعَيْنِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْوِيَ عُنُقَهُ ، إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ كَانَ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَلْوِيَ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ .

اس سے گردن موڑے بغیر دائیں بائیں جھانکنا مراد نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کبھی کبھار اپنی گردن اپنی پشت کے پیچھے موڑے بغیر اپنی نماز میں (بوقت ضرورت) التفات کرلیا کرتے تھے۔

٤٨٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ ـ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ ـ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا ، وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهِ: يَعْنِيْ يَلْحَظُ بِعَيْنِهِ يَمِيْناً وَشِمَالًا .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں دائیں بائیں التفات کرلیا کرتے تھے اور اپنی گردن اپنی پیٹھ کے پیچھے نہیں موڑتے تھے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس کا یہ فرمان آپ اپنی نماز میں التفات فرما لیتے تھے۔ کا معنی یہ ہے کہ آپ دائیں بائیں آنکھوں سے دیکھ لیتے تھے۔''

۹۴.....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ممنوع التفات وہ ہے جو بلا ضرورت وحاجت ہو

هُوَ الْإِلْتِفَاتُ فِي الصَّلَاةِ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الَّذِيْ يَحْتَاجُ الْمُصَلِّيْ أَنْ يَعْرِفَ فِعْلَ الْمَأْمُوْمِيْنَ أَوْ بَعْضَهُمْ لِيَأْمُرَهُمْ بِفِعْلٍ أَوْ يَزْجُرَهُمْ عَنْ فِعْلٍ بِإِشَارَةٍ أَوْ إِيْمَاءٍ يُفْهِمُهُمْ مَا يَأْتُوْنَ وَمَا يَذَرُوْنَ فِيْ صَلَوَاتِهِمْ .

امام کو ضرورت نہ ہو کہ وہ مقتدیوں کے عمل کو دیکھے یا ان میں سے کسی ایک کو دیکھے تا کہ انہیں کسی کام کے کرنے یا انہیں منع کا حکم ایسے اشارے کنائے سے دے جسے وہ سمجھ جائیں کہ کون سا کام انہوں نے اپنی نماز میں کرنا ہے اور کونسا ترک کرنا ہے۔

---

(٤٨٥) اسنادہ صحیح: سنن النسائی، کتاب السهو، باب الرخصة فی الالتفات فی الصلاة یمینا وشمالا: ١٢٠١۔ سنن الترمذی: ٥٨٧۔ مسند احمد: ١٥/٢٧٥.

٤٨٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، نَا شُعَيْبٌ -يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ- عَنِ اللَّيْثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: اشْتَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَبُوْ بَكْرٍ يُكَبِّرُ فَيُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهُ قَالَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا ، فَلَمَّا سَلَّمَ ، قَالَ: إِنْ كِدتُّمْ آنِفاً تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسٍ وَالرُّوْمِ ، يَقُوْمُوْنَ عَلَى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ ، فَلَا تَفْعَلُوْا . اِئْتَمُّوْا بِأَئِمَّتِكُمْ ، إِنْ صَلَّى الْإِمَامُ قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَاماً وَإِنْ صَلَّى قَاعِداً فَصَلُّوْا قُعُوْدًا . وَفِي خَبَرِ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ فِيْ بَعْثِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَسَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ لِيَحْرُسَهُمْ ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى إِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ فَسَلَّمَ ، فَقَالَ لِيْ: أَبْشِرُوْا فَقَدْ جَاءَكُمْ فَارِسُكُمْ .

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تو ہم نے آپ کے پیچھے (کھڑے ہو کر) نماز پڑھی جبکہ آپ بیٹھ کر امامت کروا رہے تھے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تکبیر کہہ رہے تھے اور وہ لوگوں کو آپ کی تکبیر سنا رہے تھے۔ فرماتے ہیں کہ آپ نے ہماری طرف جھانک کر دیکھا تو ہمیں کھڑے (ہو کر نماز پڑھتے) دیکھا تو آپ نے ہمیں (بیٹھنے کا) اشارہ کیا تو ہم بیٹھ گئے۔ پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا: تم نے ابھی ابھی فارسیوں اور رومیوں جیسا کام کیا ہے۔ وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں۔ جبکہ وہ بیٹھے ہوتے ہیں۔ لہٰذا (آئندہ) ایسے مت کرنا۔ اپنے ائمہ کی اقتدا کرو۔ اگر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر امامت کرائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔ اور حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس بن ابی مرثد کو ان کی حفاظت و نگہبانی کے لیے (گھاٹی پر) بھیجا تھا، کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نمازوں کے دوران) گھاٹی کی طرف التفات فرماتے رہے حتیٰ کہ جب اپنی نماز مکمل کی تو سلام پھیرا اور مجھے فرمایا: خوش ہو جاؤ تمہارا (محافظ) شہسوار آ گیا ہے۔“

٤٨٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ ، أَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ

”امام صاحب اپنے دو اساتذہ کرام جناب محمد بن یحییٰ اور فہد بن سلیمان سے حضرت سہل بن حنظلیہ کی حدیث بیان کرتے ہیں۔“

(٤٨٦) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التمام المأموم بالامام: ٤١٣ـ البخاري في الأدب المفرد: ٩٤٨ـ سنن النسائي: ١٢٤٠ـ سنن ابن ماجه: ١٢٤٠ـ وابو داؤد: ٦٠٦ـ مسند احمد: ٣/٣٣٤.

سَلَامٍ - أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ السَّلُولِيُّ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ . أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَاهُ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ، قَرَأْتُ عَلَى أَبِي تَوْبَةَ الرَّبِيعِ بْنِ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ .

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ کسی خاص مجبوری کے تحت دائیں بائیں معمولی التفات جائز ہے جب تک انسان قبلہ سے مکمل پشت پھیرے اس کی نماز باطل نہیں ہوتی، مکمل مڑنے کی صورت میں فرض نماز باطل ہو جاتی ہے۔

٩٥ ..... بَابُ إِيْجَابِ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَنَفْيِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ قِرَاءَتِهَا

نماز میں سورۂ فاتحہ کی قراءت کرنا واجب ہے، اور اس کی قراءت کے بغیر نماز نہیں ہوتی

٤٨٨ - أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ، قَالُوا، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ.........

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . هٰذَا حَدِيثُ الْمَخْزُومِيِّ . وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ وَقَالَ أَحْمَدُ وَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رِوَايَةً . وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ کی قراءت نہیں کرتا۔'' یہ مخزومی کی روایت ہے۔ حسن بن محمد اپنی روایت میں کہتے ہیں: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ یہ روایت نبی اکرم ﷺ سے مرفوع بیان کرتے ہیں۔ جناب احمد اور عبدالجبار حضرت عبادہ سے عن کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔ جبکہ محمد بن الولید کی روایت میں یہ ہے: ''سورہ فاتحہ کی قراءت کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی۔''

فوائد :...... ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز کی ہر رکعت میں امام و ماموم (ہر نمازی) پر سورۂ فاتحہ کی قراءت

---

(٤٨٧) اسناده صحيح: سنن ابي داود، كتاب الجهاد، باب في فضل الحرس في سبيل الله تعالى: ٢٥٠١.

(٤٨٨) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب وجوب القراءة للامام والمأموم في الصلوات كلها: ٧٥٦- صحيح مسلم: ٣٩٤- سنن الترمذي: ٢٤٧- سنن ابي داود: ٨٢٢- سنن ابن ماجه: ٨٣٨- مسند احمد: ٥/٣١٤،٣٢١،٣٢٢.

واجب اور صحت نماز کی شرط ہے کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بغیر نماز نہیں ہوتی کیونکہ لا صلاۃ میں لائے نفی جنس یا کم از کم نفی صحت ہے۔ نیز لفظ خداج: اونٹنی کا وہ بچہ جو حمل کے ایام پورا ہونے سے پہلے ضائع کر دے۔ صریح نص ہے کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بغیر پڑھی ہوئی نماز بے سود اور ناقابل اعتبار ہے۔

۲۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: (یہ احادیث دلیل ہیں کہ) نماز میں سورۂ فاتحہ کی قراءت واجب ہے اور معذور شخص کے سوا کسی اور سورت کی تلاوت یا ذکر (صحت نماز کے لیے) ناکافی ہے۔ مالک، شافعی اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے اور ابوحنیفہ سمیت کچھ لوگوں کا مذہب ہے کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت واجب نہیں۔ (نووی: ۴/ ۱۰۱)

اس بحث کے آخر میں نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ جمہور علماء کا موقف کہ نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کی قراءت واجب ہے راجح ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتی شخص کو تلقین کی تھی کہ تمام نماز (یعنی ہر رکعت) میں اعمال (سورۂ فاتحہ کی قراءت سمیت دیگر ارکان نماز) کی پابندی کر۔ (نووی: ۴/ ۱۰۲)

۳۔ عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: احادیث الباب کا ماحصل یہ ہے کہ ان احادیث سے جمہور علماء کا یہ استدلال کرنا کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت نماز کا رکن ہے، صحیح ہے اس موقف پر کوئی غبار نہیں اور موقف راجح اصح ہے۔

(تحفة الاحوذی: ۲/ ۴۵)

۴۔ شوکانی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت نماز میں واجب نہیں بلکہ صحت نماز کی شرط بھی ہے، کیونکہ سورۂ فاتحہ کی عدم تلاوت سے نماز کا عدم لازم آتا ہے اور شرط کی یہی خاصیت ہوتی ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۲۱۷)

۹۶ ......بَابُ ذِكْرِ لَفْظَةٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي تَرْكِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۂ فاتحہ کی قراءت ترک کرنے کے متعلق مروی اس روایت کا بیان

بِلَفْظٍ إِدَّعَتْ فِرْقَةٌ أَنَّهَا دَالَّةٌ عَلَى أَنَّ تَرْكَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ يَنْقُصُ صَلَاةَ الْمُصَلِّي لَا تُبْطِلُ صَلَاتَهُ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهَا

جس کی بنا پر ایک فرقے نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ سورہ فاتحہ کی قراءت چھوڑ دینے سے نمازی کی نماز میں نقص آتا ہے وہ باطل نہیں ہوتی اور نہ اس پر اس نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے۔

۴۸۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ.........

أَنَّ ابْنَ السَّائِبِ أَخْبَرَهُ ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، ”جناب ابوسائب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت

(۴۸۹) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ: ۳۹۵۔ سنن الترمذی: ۲۹۵۳۔ سنن النسائی: ۹۰۹۔ سنن ابی داود: ۸۲۱۔ مسند احمد: ۲/ ۲۵۰، ۴۸۷۔

يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرَ تَامٍّ . فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّيْ أَكُوْنُ أَحْيَاناً وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ: فَغَمَزَهُ ذِرَاعِيَّ . وَقَالَ: يَا فَارِسِيُّ اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ .

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن (سورہ فاتحہ) نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے، وہ نماز ناقص وہ نماز ناقص ہے، مکمل نہیں ہے۔ تو میں نے عرض کی: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تو پھر کیسے قراءت کروں؟) کہتے ہیں: تو انہوں نے میرا بازو دبایا اور فرمایا: اے فارسی! (اس وقت) تم اسے اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔"

٩٧ ..... بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْخِدَاجَ الَّذِيْ أَعْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ هُوَ النَّقْصُ الَّذِيْ لَا تُجْزِءُ الصَّلَاةُ مَعَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ خداج جس کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے اس حدیث میں خبردار کیا ہے وہ ایسا نقص ہے جس کے ساتھ نماز کفایت نہیں کرتی

إِذِ النَّقْصُ فِي الصَّلَاةِ يَكُوْنُ نَقْصَيْنِ ، أَحَدُهُمَا لَا تُجْزِءُ الصَّلَاةُ مَعَ ذٰلِكَ النَّقْصِ ، وَالْآخَرُ تَكُوْنُ الصَّلَاةُ جَائِزَةٌ مَعَ ذٰلِكَ النَّقْصِ لَا يَجِبُ إِعَادَتُهَا ، وَلَيْسَ هٰذَا النَّقْصُ مِمَّا يُوْجِبُ سَجْدَتَي السَّهْوِ مَعَ جَوَازِ الصَّلَاةِ .

کیونکہ نماز میں نقص کی دو قسمیں ہیں: ایک نقص وہ ہے جس کے ہوتے ہوئے نماز کفایت نہیں کرتی۔ دوسرا نقص وہ ہے کہ جس کے ساتھ نماز درست ہو جاتی ہے، اس کا اعادہ کرنا لازمی نہیں ہوتا اور یہ نقص نہیں ہے جو نماز کے درست ہونے کے ساتھ ساتھ سہو کے دو سجدوں کو واجب کرتا ہے۔

٤٩٠ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . قُلْتُ: فَإِنْ كُنْتُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ وَقَالَ: اقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ يَا فَارِسِيُّ .

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کی جائے وہ نماز کافی نہیں ہوتی۔" وہ (عبدالرحمان) کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اگر میں امام کے پیچھے (نماز پڑھ رہا) ہوں؟ تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے فارسی: (اس وقت) اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔"

---

(٤٩٠) اسناده صحيح: صحيح ابن حبان: ١٧٨٦، ١٧٩١ ـ من طريق ابن خزيمه، به ـ واحمد: ٢/ ٤٧٨، ٤٥٧ ـ من طريق شعبة، به ـ

۹۸..... بَابُ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

قراءت کی ابتداء الحمد للہ رب العالمین سے کرنے کا بیان

۴۹۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم قراءت کی ابتداء الحمد للہ رب العالمین سے کیا کرتے تھے۔''

۴۹۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.......... عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم قراءت کا آغاز الحمد اللہ رب العالمین سے کرتے تھے۔

۹۹ ..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آيَةٌ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے

۴۹۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ، أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ، نَا عَمْرُو بْنُ هَارُوْنَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ.......... عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الصَّلَاةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَعَدَّهَا آيَةً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، آيَتَيْنِ، وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ، وَجَمَعَ خَمْسَ أَصَابِعَهُ .

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھی تو اسے ایک آیت شمار کیا، اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" (کے ساتھ) دو آیتیں شمار کیں۔ اور "إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" (کی تلاوت کرنے کے بعد) اپنی پانچوں انگلیوں کو جمع کر لیا۔ (یعنی اسے پانچویں آیت شمار کیا۔)''

---

(۴۹۱) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب حجۃ من قال لا یجھر بالبسملۃ: ۳۹۹۔ سنن الترمذی: ۲۴۶۔ سنن النسائی: ۹۰۲۔ مسند احمد: ۳/۱۰۱،۱۱۴۔ سنن الدارمی: ۱۲۶۰۔

(۴۹۲) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب ما یقول بعد التکبیر: ۷۴۳۔ صحیح مسلم: ۳۹۹۔ سنن الترمذی: ۲۴۶۔ سنن النسائی: ۹۰۳۔ سنن ابی داود: ۷۸۲۔ سنن ابن ماجہ: ۸۱۳۔

(۴۹۳) اسنادہ صحیح: جامع ترمذی، کتاب القراءت عن رسول اللہ، باب فی فاتحۃ الکتاب: ۲۹۲۷۔ سنن ابو داؤد: ۴۰۰۱۔ وأحمد: ۶/۳۰۲۔ رقم: ۲۶۴۶۲۔ الحاکم: ۱/۲۳۱۔

١٠٠ ......بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ غَلِطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرْ بِالْعِلْمِ فَتَوَهَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْرَأُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي الصَّلَاةِ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَا فِيْ غَيْرِهَا مِنَ السُّوَرِ

اس حدیث کا بیان جس سے استدلال کرتے ہوئے کم علم شخص کو غلطی لگی ہے اور اسے وہم ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں سورہ فاتحہ اور دیگر سورتوں (کے شروع) میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھتے تھے

٤٩٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ..........

عَنْ أَنَسٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ وَأَلْفَاظَهَا فِيْ كِتَابِ الصَّلَاةِ، كِتَابِ الْكَبِيْرِ ، وَفِيْ مَعَانِي الْقُرْاٰنِ ، وَأَمْلَيْتُ مَسْأَلَةً قَدْرَ جُزْئَيْنِ فِي الْاِحْتِجَاجِ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اٰيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فِيْ أَوَائِلِ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے ان میں سے کسی کو ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کی اسانید اور ان کے الفاظ کتاب الصلاۃ ، کتاب الکبیر'' اور ''معانی القرآن' میں بیان کیے ہیں اور میں نے اس مسئلے کے متعلق کہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' قرآن مجید کی سورتوں کے آغاز میں کتاب اللہ کی ایک سورت ہے دو جز کے برابر دلائل املاء کروائے ہیں۔''

١٠١ ......بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَنَسًا إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" أَيْ لَمْ اَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ جَهْرًا "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" وَأَنَّهُمْ كَانُوْا يُسِرُّوْنَ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" فِي الصَّلَاةِ ، لَا كَمَا تَوَهَّمَ مَنْ لَّمْ يَشْتَغِلْ بِطَلَبِ الْعِلْمِ مِنْ مَظَانِّهِ وَ ، طَلَبَ الرِّئَاسَةِ قَبْلَ تَعَلُّمِ الْعِلْمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے اس فرمان کہ ''میں نے ان میں سے کسی کو ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھتے نہیں سنا'' سے ان کی مراد یہ ہے کہ میں نے ان میں سے کسی کو ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' بلند آواز سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا، اور بلاشبہ وہ نماز میں ''بسم اللہ الرحمن

---

(٤٩٤) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة : ٩٠٧ـ وبخاري: ٧٤٣ـ وابن حبان : ١٧٩٩ـ سنن النسائي : ٨٩٧ـ مسند احمد : ١٧٧/٣.

الرحیم" آہستہ آواز سے پڑھتے تھے (آپ کے فرمان کا) وہ مطلب نہیں ہے جیسا کہ ان لوگوں کو وہم ہوا ہے جنہوں نے علم کو اس کے اصلی مراجع سے حاصل نہیں کیا اور حصول علم سے پہلے ہی مقام و مرتبے کے طلب گار ہیں۔

٤٩٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ ، نَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ......

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَجْهَرُوْا "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ، ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں، وہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کو بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔''

٤٩٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ، قَالَ ، سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَجْهَرْ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا أَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے (نماز میں) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جہری آواز کے ساتھ نہیں پڑھی اور نہ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے (جہری آواز کے ساتھ) پڑھی ہے۔''

٤٩٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ ، نَا أَبُوْ الْجَوَابِ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَلَمْ يَجْهَرُوا "بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ"

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نمازیں پڑھی ہیں، تو وہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کو بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔''

٤٩٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُرَيْحٍ الرَّازِيُّ ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَصِيْرُ عَنِ الْحَسَنِ..........

(٤٩٥) اسناده صحيح : مسند احمد : ٣/١٧٩ـ سنن الدار قطنى : ١/٣١٥ـ من طريق وكيع، به.

(٤٩٦) اسناده صحيح : سنن النسائى، كتاب الافتتاح، باب ترك الجهر "بسم الله الرحمن الرحيم": ٩٠٧ـ مسند احمد : ٣/١٠١.

(٤٩٧) اسناده صحيح : مسند احمد : ٣/١٧٩ـ والبغوى فى شرح السنة : ٥٨٢ـ من طريق شعبة، به.

(٤٩٨) اسناده ضعيف جدًا: المعجم الاوسط : ٨٢٧٧ـ من طريق سعيد، به۔ اس مسند میں سوید بن عبدالعزیز متروک ھے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسِرُّ "بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" فِي الصَّلَاةِ وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ بِخِلَافِ مَا تَوَهَّمَ مَن لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ وَادَّعٰى أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ "بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" وَبِقَوْلِهِ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" إِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَقْرَؤُوْنَ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" جَهْرًا وَلَا خَفِيًّا . وَهٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ أَنَّهُ أَرَادَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُسِرُّوْنَ بِهِ وَلَا يَجْهَرُوْنَ بِهِ عِنْدَ أَنَسٍ . أَبُوْ الْجَوَّابِ هُوَ الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما، نماز میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کو آہستہ آواز میں پڑھتے تھے۔امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث نے وضاحت کر دی ہے کہ (نبی اکرم ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما "بسم اللہ الرحمن الرحیم" آہستہ آواز سے پڑھتے تھے، کم علم لوگوں کے گمان کے برخلاف جن کا دعویٰ ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے اس فرمان ''کو نبی اکرم ﷺ، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما قراءت کی ابتداء ''الحمد للہ رب العالمین'' سے کرتے تھے'' اور آپ کے فرمان ''میں نے ان میں سے کسی کو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھتے ہوئے نہیں سنا'' سے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ حضرات گرامی (نماز میں) "بسم اللہ الرحمن الرحیم" بالکل پڑھتے ہی نہ تھے، نہ بلند آواز سے اور نہ آہستہ آواز سے۔ اس حدیث نے صراحت کر دی کہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ حضرات گرامی (نماز میں) "بسم اللہ الرحمن الرحیم" آہستہ آہستہ آواز سے پڑھتے تھے، بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔ حدیث نمبر ۴۹۷ کی سند مذکور ابوالجواب راوی سے مراد الاحوص بن جواب ہے۔''

فوائد :......بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: سورۂ فاتحہ کی آیت ہے۔ جس کی تلاوت سورۂ فاتحہ کی طرح نماز کی ہر رکعت میں لازم ہے، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا قَرَأْتُمُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ: فَاقْرَءُوْا "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ، إِنَّهَا أُمُّ الْقُرْاٰنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِيْ ، و بسم الله الرحمن الرحيم احدى آياتها . جب تم ''الحمد للہ'' (سورہ فاتحہ کی) تلاوت کرو تو ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھو، بلاشبہ سورۃ فاتحہ ام القرآن، ام الکتاب اور سبع المثانی ہے اور ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' اس کی ایک آیت ہے۔''

(بیهقی : ۲/ ٤٥، الصحیحه : ۱۱۸۳، صحیح الجامع ۷۲۹ اسناده صحیح)

پھر جہری نماز میں ''بسم اللہ'' کو جہری اور سری پڑھنا دونوں طرح جائز ہے، البتہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کو سری

پڑھنا افضل ہے کیونکہ احادیث الباب کی رو سے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' سری پڑھنا بہتر ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ ابوبکر وعمر اور صحابہ کی اکثریت کا یہی عمل تھا۔

١٠٢ ......بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْجَهْرَ "بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ" وَالْمُخَافَتَةَ بِهٖ جَمِيعًا مُبَاحٌ، لَيْسَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا مَحْظُورًا، وَهٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کو بلند آواز اور آہستہ آواز سے دونوں طرح پڑھنا جائز ہے، ان میں سے کوئی طریقہ بھی منع نہیں ہے۔ اور یہ جائز اختلاف کی قسم سے ہے

٤٩٩ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَشُعَيْبٌ ـ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ ـ قَالَا، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، نَا خَالِدٌ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ.........

عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَرَأَ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى بَلَغَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ. فَقَالَ: اٰمِيْنَ، وَقَالَ النَّاسُ: اٰمِيْنَ. وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ. وَيَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَمِيْعُهَا لَفْظًا وَاحِدًا، غَيْرَ أَنَّ ابْنَ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ: وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْاِثْنَيْنِ، قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدِ اسْتَقْصَيْتُ ذِكْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِيْ كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْاٰنِ وَبَيَّنْتُ فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ أَنَّهُ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِبَيَانٍ وَاضِحٍ غَيْرِ مُشْكِلٍ عِنْدَ مَنْ

''نعیم مجمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی پھر ام القرآن کی تلاوت کی حتیٰ کہ (ولا الضالین) پر پہنچے تو آمین کہی، اور مقتدیوں نے بھی آمین کہی، آپ جب بھی سجدہ کرتے، اللہ اکبر کہتے اور جب (تشہد) بیٹھ کر اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بے شک میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی ساری نماز کے مشابہ نماز پڑھتا ہوں۔ تمام راویوں نے ایک ہی طرح کے الفاظ روایت کیے ہیں، سوائے ابن عبدالحکم کے، انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے کہ: ''اور جب آپ دو رکعتوں کے (بعد تشہد) بیٹھ کر اٹھتے تو فرماتے: اللہ اکبر۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے کتاب معانی القرآن میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے متعلق دلائل پوری تحقیق کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ میں نے

(٤٩٩) اسناده ضعيف: سنن النسائی، كتاب الافتتاح، باب القراءة: ٩٠٥ـ والبيهقی: ٢/٥٨ـ عن شعيب بن الليث، بهٖ ـ وابن حبان: ١٧٩٤، ١٧٩٨.

يَفْهَمُ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ وَيَتَدَبَّرُ مَا بَيَّنْتُ فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ ، وَيَرْزُقُهُ اللّٰهُ فَهْمَهُ وَيُوَفِّقُهُ لِإِدْرَاكِ الصَّوَابِ وَالرَّشَادِ بِمَنِّهِ وَفَضْلِهِ.

اس کتاب میں بیان کیا کہ بسم اللہ قرآن مجید کی آیت ہے۔ میں نے اسے خوب واضح اور آسان انداز میں بیان کر دیا ہے کہ جو اہل علم اور ان لوگوں کے لیے مشکل نہیں ہے جو میرے بیان کردہ دلائل میں غور وفکر کریں گے، اور اسے اللہ تعالیٰ اس کے فہم سے نوازیں گے اور جسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے حق بات کو سمجھنے کی توفیق عنایت فرمائیں گے۔

۱۰۳ .....بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ مَعَ الْبَيَانِ أَنَّهَا السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَأَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلَهَا.

سورۂ فاتحہ کی قراءت کی فضیلت کا بیان، اور اس بات کا بیان کہ وہ سبع مثانی ہے۔
اور اللہ تعالیٰ نے تورات انجیل اور قرآن مجید میں اس جیسی سورت نازل نہیں فرمائی

۵۰۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيِّ الْقَيْسِيُّ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرِ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحِرَقِيِّ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أُعَلِّمُكَ سُوْرَةً مَا أُنْزِلَ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: لَعَلَّكَ أَنْ لَّا تَخْرُجَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ حَتّٰى أُحَدِّثَكَ بِهَا . فَقُمْتُ مَعَهُ فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِيْ وَيَدِيْ فِيْ يَدِهِ فَجَعَلْتُ أَتَبَاطَأُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُخْبِرَنِيْ بِهَا ، فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنَ الْبَابِ ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، السُّوْرَةُ الَّتِيْ وَعَدْتَنِيْ . قَالَ: كَيْفَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی عظیم سورت نہ سکھا دوں کہ اس جیسی سورت تورات، انجیل اور قران مجید میں نازل نہیں کی گئی؟ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ضرور سکھا دیں۔ تو آپ نے فرمایا: یقیناً اس دروازے سے نکلنے سے پہلے پہلے میں تمہیں وہ سورت بیان کردوں گا۔ لہٰذا میں آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور آپ میرے ساتھ گفتگو فرمانے لگے جبکہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ مبارک میں تھا تو میں نے آہستہ آہستہ چلنا شروع کر دیا، اس خدشے سے کہ کہیں آپ مجھے وہ سورت بتائے بغیر ہی باہر

(۵۰۰) اسناده صحيح: كتاب تفسير القرآن جامع ترمذی عن رسول الله ﷺ باب "ومن سورة الحجر": ۳۱۲۵۔ موطا امام مالك، كتاب النداء للصلاة، باب ماجاء في ام القرآن: ۱۷۲۔ وأحمد: ۱۱۴/۵.

تَبْدَأُ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ ؟ قَالَ: فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ . فَقَالَ: هِيَ ، هِيَ وَهُنَّ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّذِي قَالَ اللّٰهُ ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ﴾ هُوَ الَّذِي أُوْتِيتُهُ .

نہ نکل جائیں۔ چنانچہ جب میں دروازے کے قریب پہنچا تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ سورت جس کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا (وہ بتا دیجیے) آپ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہو تو قراءت کیسے شروع کرتے ہو؟ کہتے ہیں: میں نے فاتحہ الکتاب کی تلاوت کر کے سنائی۔ تو آپ نے فرمایا: یہی وہ سورت ہے، یہی وہ عظیم سورت ہے اور یہی سبع مثانی ہے جس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ﴾ (الحجر: ۸۷) ”بے شک ہم نے آپ کو سبع مثانی (بار بار پڑھی جانے والی سات آیات) اور قرآن عظیم عطا کیا ہے۔“ وہ یہی ہے جو مجھے عطا کی گئی ہے۔

۵۰۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو الْأَزْهَرِ ، نَا أَبُو أُسَامَةَ ، نَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلَ أُمِّ الْكِتَابِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ .

”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل اور قرآن مجید میں ام الکتاب (سورہ فاتحہ) جیسی سورت نازل نہیں فرمائی، اور یہی سبع مثانی ہے۔

فوائد:......ان احادیث میں سورۂ فاتحہ کی فضیلت کا بیان ہے کہ اتنی عظیم سورت قرآن حکیم سے قبل کسی آسمانی کتاب یا صحیفے میں نازل نہیں ہوئی اور یہ قرآن حکیم کا اعزاز ہے کہ اس میں اتنی عظیم ومبارک سورت کا نزول ہوا، نیز السبع المثانی (سات بار بار پڑھی جانے والی آیات) سے مراد بھی سورۂ فاتحہ ہے کیونکہ نماز کی ہر رکعت میں اس سورت کی تلاوت کی جاتی ہے نیز نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت فرض ہے۔ جیسا کہ حدیث ۴۸۸ میں اس کی وضاحت بیان ہوئی ہے۔

۵۰۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ، قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ

---

(۵۰۱) اسناده صحيح: سنن الترمذي، كتاب تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب من سورة الحجر: ۳۱۲۵۔ سنن نسائي: ۹۱۴.

أَنَسٍ عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زَهْرَةَ، يَقُوْلُ، سَمِعْتُ......... أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ. فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ: إِنِّي أَكُوْنُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ، فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ: اقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي، يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ يَقُوْلُ اللّٰهُ حَمِدَنِي عَبْدِي يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي يَقُوْلُ الْعَبْدُ ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ يَقُوْلُ اللّٰهُ مَجَّدَنِي عَبْدِي وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، يَقُوْلُ الْعَبْدُ ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ فَهٰذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، يَقُوْلُ الْعَبْدُ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾، فَهُوَ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ.

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی نماز پڑھی، (اس میں) ام القرآن نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے، وہ ناقص ہے، ناقص ہے مکمل نہیں ہے۔ (ابو سائب کہتے ہیں) تو میں نے پوچھا: اے ابوہریرہ! میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں (تو پھر فاتحہ کیسے پڑھوں؟) تو انہوں نے میرے بازو کو دبایا اور فرمایا: اے فارسی! اپنے دل میں پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے۔ لہٰذا آدھی نماز میرے لیے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے، بندہ کہتا ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری حمد وثنا بیان کی ہے۔ بندہ پڑھتا ہے ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ "نہایت رحم وکرم کرنے والا (اللہ)" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری تعریف وتوصیف بیان کی ہے۔ بندہ تلاوت کرتا ہے: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ (اللہ) حساب کے دن کا مالک ہے" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے میری بڑائی اور بزرگی بیان کی ہے۔ اور یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں" تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان منقسم ہے، اور اس کے لیے وہ ہے جس کا وہ سوال کرے۔

(٥٠٢) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة: ٣٩٥۔ سنن ابی داؤد: ٩٠٩۔ وابن ماجه: ٨٣٨۔ مسند احمد: ٤٦٠/٢۔ موطا امام مالك: ١٧٤۔ وابن حبان: ١٧٨٤۔

بندہ کہتا ہے: ﴿ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴾ ''(اے اللہ) ہمیں سیدھے راستے پر ڈال دے، ان لوگوں کے راستے میں جن پر تو نے انعام کیا ہے، جن پر غضب نہیں ہوا اور وہ نہ گمراہ ہوئے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۴۸۸ کے ضمن میں ملاحظہ کریں۔

۱۰۴..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنْهُمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

نماز ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت جبکہ آخری دو رکعتوں میں اکیلی سورہ فاتحہ پڑھنے کا بیان

ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُصَلِّيَ ظُهْرًا أَوْ عَصْرًا مُخَيَّرٌ بَيْنَ أَنْ يَقْرَأَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَبَيْنَ أَنْ يُسَبِّحَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا، وَخِلَافُ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُسَبِّحُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا يَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا. وَهٰذَا الْقَوْلُ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي وَلَّاهُ اللّٰهُ بَيَانَ مَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ مِنَ الْفُرْقَانِ وَأَمَرَهُ عَزَّ وَجَلَّ بِتَعْلِيمِ أُمَّتِهِ صَلَاتَهُمْ.

ان لوگوں کے دعویٰ کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ ظہر یا عصر کی نماز پڑھنے والے کو اختیار ہے کہ وہ آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھ لے یا سبحان اللہ کہتا رہے، اور ان لوگوں کے گمان کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ وہ ان دو نمازوں کی آخری دو رکعتوں میں سبحان اللہ ہی پڑھے گا اور ان میں (کسی سورت کی) قراءت نہیں کرے گا۔ یہ قول سنت نبوی ﷺ کے خلاف ہے، اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ ہی کو آپ پر نازل ہونے والے فرقان حمید کی تفسیر و توضیح کرنے کا ذمہ دار بنایا ہے اور آپ کو اپنی امت کو ان کی نماز سکھانے کا حکم دیا ہے۔

۵۰۳- وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ الْكَتَّانِيُّ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ أَبُو عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُونِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَا، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ ''جناب عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد محترم حضرت

(۵۰۳) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب يقرأ في الأخريين بفاتحة الكتاب: ۷۷۶- صحيح مسلم: ۴۵۱- سنن النسائي: ۹۷۷- مسند احمد: ۵/۳۰۰: ۳۰۸- سنن الدارمي: ۱۲۹۳.

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ أَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: كُنْتُ أَحْسِبُ زَمَانًا أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ فِي ذِكْرِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ أَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ وَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَلَى مَا كُنْتُ أَسْمَعُ أَصْحَابَنَا مِنْ أَهْلِ الْآثَارِ يَقُوْلُوْنَ ، فَإِذَا الْأَوْزَاعِيُّ مَعَ جَلَالَتِهٖ قَدْ ذَكَرَ فِي خَبَرِهٖ هٰذِهِ الزِّيَادَةَ .

ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر اور عصر کی (پہلی) دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور کوئی، اور سورت پڑھا کرتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں سورت فاتحہ پڑھتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں ایک مدت تک یہی خیال کرتا رہا کہ ظہر اور عصر کی نماز کی آخری دو رکعت میں سورت فاتحہ پڑھنے کے بارے میں یہ حدیث صرف ابان بن یزید اور ہمام بن یحیٰی ہی روایت کرتے ہیں کہ جیسا کہ میں اپنے محدثین احباب سے سنا کرتا تھا۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ جلیل القدر امام اوزاعی رحمہ اللہ نے بھی یہ اضافہ اپنی روایت میں بیان کیا ہے۔"

٥٠٤- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ ، كَذٰلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْمَكِّيُّ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فَيَقْرَأُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ مَعَهَا ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُوْلَى وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا .

"حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد گرامی جناب ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز ظہر اور عصر پڑھاتے تو پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی اور سورت بھی پڑھتے۔ اور آخری دو رکعتوں میں اکیلی سورت فاتحہ پڑھتے۔ اور آپ پہلی رکعت کو لمبا کیا کرتے تھے اور کبھی کبھار ہمیں ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے۔"

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ ظہر وعصر کی نمازوں میں قراءت سری ہے اور ظہر وعصر کی نمازوں کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ کسی اور سورت کی تلاوت اور آخری دو رکعات میں فقط سورۂ فاتحہ کی قراءت کافی ہے۔

۲۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں (احادیث الباب) دلیل ہیں کہ نماز کی تمام رکعات میں سورۂ فاتحہ کی قراءت لازم ہے اور ابوحنیفہ ظہر وعصر کی آخری دو رکعات میں سورۂ فاتحہ کی قراءت واجب قرار نہیں دیتے۔ بلکہ انہوں نے آخری دو رکعات

(٥٠٤) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب اذا اسمع الامام آية: ٧٧٨۔ صحيح مسلم: ٤٥١۔ سنن النسائي: ٩٧٨۔ سنن ابي داود: ٧٩٩۔ مسند احمد: ٣٠٥/٥.

میں قراءت، تسبیح اور خاموشی اختیار کرنے میں اختیار دیا ہے۔(ان میں سے جو صورت اختیار کرلو درست ہے)
لیکن جمہور علماء ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کی قراءت کے وجوب کے قائل ہیں۔ اور یہ موقف راجح اور سنن صحیحہ کے قریب تر ہے۔(شرح النووی: ٤/ ١٧٤)

١٠٥ ..... بَابُ الْمُخَافَتَةِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتَرْكِ الْجَهْرِ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ

ظہر اور عصر کی نماز میں سری قراءت کرنے اور ان میں جہری قراءت نہ کرنے کا بیان

٥٠٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ، حَدَّثَنَا عَمَّارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، نَا الْأَعْمَشُ ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ....

عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْنَا خَبَّابًا أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ . قُلْنَا: بِأَيِّ شَيْءٍ عَلِمْتُمْ . قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ . وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ وَ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ أَبُوْ كُرَيْبٍ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ .

"جناب ابومعمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کرتے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں (کرتے تھے) ہم نے عرض کی: آپ کو کیسے معلوم ہوتا (کہ آپ نے قراءت کی ہے) انہوں نے فرمایا: آپ کی داڑھی کے ہلنے سے (ہمیں علم ہو جاتا تھا) اس حدیث کے راوی جناب دورقی، مخزومی اور ابوکریب نے "آپ کی داڑھی کے ہلنے سے" کے الفاظ روایت کیے ہیں۔"

٥٠٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

"امام صاحب نے اپنے دو اساتذہ کرام جناب یعقوب الدورقی اور سلم بن جنادہ کی سند سے اعمش سے مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی ہے اور یہ الفاظ بیان کیے

(٥٠٥) صحيح البخاری، کتاب الاذان، باب القراءة فی العصر: ٧٦١ـ سنن ابی داود: ٨٠١ـ سنن ابن ماجه: ٨٢٦ـ مسند احمد: ٥/١٠٩.

(٥٠٦) صحيح البخاری، کتاب الاذان، باب القراءة فی الظهر: ٧١٨ـ سنن ابن ماجه: ٨١٨ـ سنن ابی داود: ٦٧٨ـ سنن ابن ماجه: ٨١٨ـ مسند احمد: ٢٠١٦٦.

الْأَعْمَشُ . وَقَالَ سَلْمٌ: عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: مِثْلَهُ وَقَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِيُّ ، نَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ ، سَمِعْتُ عَمَّارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ: بِهٰذَا الْإِسْنَادِ:مِثْلَهُ . وَقَالَ: لِحْيَتِهِ .

ہیں: ''آپ کی داڑھی کے ہلنے سے ہمیں معلوم ہوتا تھا۔'' امام صاحب نے اپنے استاد محترم جناب بشر بن خالد العسکری کی سند سے روایت بیان کی ہے، انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''آپ کی داڑھی سے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ ظہر وعصر کی نمازوں میں قراءت سری ہے۔(عون المعبود: ۳/ ۴۵)
نیز سری نماز میں وقت تلاوت زبان اور ہونٹوں کو حرکت دینا مسنون فعل ہے۔ کیونکہ اس عمل سے ہی داڑھی حرکت کرتی اور انسان تلاوت کرتا محسوس ہوتا ہے لہٰذا ہونٹوں کو چپکا کر رکھنا اور دل سے قراءت کرنا غیر مسنون طریقہ ہے۔

۱۰۶..... بَابُ إِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الْآيِ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی نماز میں بعض آیتوں کو جہری (بلند آواز سے) پڑھنا جائز ہے

۵۰۷- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ ، نَا الْوَلِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ - حَدَّثَنِي أَبُوْ عَمْرٍو - وَهُوَ الْأَوْزَاعِيُّ - حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ ، نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ.........

حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ قَتَادَةَ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَتَيْنِ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ، وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ أَحْيَانًا ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ . قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِيْهِ . وَقَالَ أَيْضًا ، يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ .

''جناب عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد جناب ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر اور نماز عصر کی پہلی دو رکعت میں ام القرآن اور اس کے ساتھ دیگر دو سورتیں پڑھا کرتے تھے اور کبھی کبھار ہمیں ایک آیت سنا دیا کرتے تھے، اور آپ نماز ظہر کی پہلی رکعت لمبی کرتے تھے۔ اس حدیث کے راوی جناب علی بن سہل نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: عن ابیه ''یعنی انہوں نے حدثنی ابی (مجھے میرے والد محترم نے حدیث بیان کی) کی بجائے ''عن

(۵۰۷) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب اذا اسمع الامام آیة: ۷۷۸۔ صحیح مسلم: ۴۵۱۔ سنن النسائی: ۹۷۸۔ سنن ابی داود: ۷۹۹۔ مسند احمد: ۵/ ۱۰۰،۶۱/۳۹۵

ابیــہ" کے الفاظ روایت کیے ہیں۔ اور یہ بھی کہا: "آپ نماز ظہر کی پہلی رکعت کو طویل کیا کرتے تھے"

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ ظہر وعصر کی نمازوں میں قراءت سری ہے البتہ کبھی کسی آیت کو اونچی آواز سے پڑھنا صحت نماز کے لیے مضر نہیں اور سری نمازوں میں یہ شرط عائد کرنا کہ ان نمازوں میں بالکل سکوت ہونا چاہیے درست نہیں، بلکہ کبھی کبھار کسی آیت کو بلند آواز سے پڑھ لینا درست ہے۔

۱۰۷ ..... بَابُ تَطْوِيْلِ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَحَذْفِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا

نماز ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرنے اور آخری دو کو مختصر کرنے کا بیان

۵۰۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ أَهْلَ الْكُوْفَةِ شَكَوْا سَعْدًا إِلَى عُمَرَ فَذَكَرُوْا مِنْ صَلَاتِهِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ، فَقَدِمَ عَلَيْهِ فَذَكَرَ لَهُ مَا عَابُوْهُ مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: إِنِّيْ لَأُصَلِّيْ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَمَا أَخْرِمُ عَنْهَا، إِنِّيْ لَأَرْكُدُ بِهِمْ فِي الْأُوْلَيَيْنِ وَأَحْذِفُ بِهِمْ فِي الْأُخْرَيَيْنِ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ. هٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ. وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: وَأُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ.

"حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے (اپنے گورنر) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی نماز کے بارے میں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شکایت کی (کہ نماز پڑھانی نہیں آتی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام بھیجا (کہ مدینہ منورہ تشریف لائیں) تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (حضرت عمر) نے ان کی نماز کے بارے میں اہل کوفہ کی شکایت ذکر کی۔ انہوں نے فرمایا: بے شک میں انہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز جیسی نماز پڑھاتا ہوں اور اس میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ میں انہیں پہلی دو رکعتیں طویل پڑھاتا ہوں اور آخری دو رکعتیں مختصر پڑھاتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں فرمایا: اے ابواسحاق! آپ کے بارے میں (مجھے) یہی توقع ہے۔ یہ دورقی کی روایت ہے اور مخزومی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "واخــفف الاخــريين" (میں آخری دو

(۵۰۸) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب وجوب القراءة للامام والمأموم فی الصلوات کلها: ۷۵۵۔ صحیح مسلم: ۴۵۳۔ مسند احمد: ۱/۱۷۶،۱۷۹۔

رکعتوں میں تخفیف کرتا ہوں یعنی مختصر پڑھاتا ہوں۔)

۱۰۸..... بَابُ إِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِأَكْثَرَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں آخری دو رکعت میں فاتحۃ الکتاب سے زیادہ قراءت کرنے کے جائز ہونے کا باب

وَهٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ لَا مِنَ اخْتِلَافِ الَّذِيْ يَكُوْنُ أَحَدُهُمَا مَحْظُوْرًا وَالْأَخَرُ مُبَاحًا ، فَجَائِزٌ أَنْ يَقْرَأَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ ، فَيَقْتَصِرُ مِنَ الْقِرَاءَةِ عَلَيْهَا ، وَمُبَاحٌ أَنْ يُزَادَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلٰى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

ظہر اور عصر کی نماز کی آخری دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب کے علاوہ مزید قراءت کرنا جائز ہے، اور یہ اختلاف جائز اختلاف کی قسم سے ہے، یہ اختلاف ایسا نہیں ہے کہ ایک چیز ممنوع اور ناجائز ہو جبکہ دوسری جائز اور مباح ہو۔ لہٰذا آخری دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ کی قراءت پر اکتفا کرنا جائز ہے اور آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ مزید قراءت کرنا بھی جائز ہے۔

۵۰۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، وَأَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ.........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلَاثِيْنَ آيَةً ، قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ . قَالَ: وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ . قَالَ: وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلَاثِيْنَ آيَةً ، قَدْرَ قِرَاءَةِ الم تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ . قَالَ: وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ . قَالَ: وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ زِيَادِ ابْنِ أَيُّوْبَ .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کی مقدار کا اندازہ سورہ ''الم تنزیل السجدۃ'' کی قراءت کے برابر، تیس آیات کی قراءت کے برابر کیا کرتے تھے۔ فرماتے ہیں: اور ہم نے آخری دو رکعتوں میں آپ کے قیام کی مقدار کا اندازہ اس سے نصف (قراءت کا) کیا۔ فرماتے ہیں: اور ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ کے قیام کی مقدار کا اندازہ اس سے نصف (آیات کی قراءت) کا کیا۔ یہ زیاد بن ایوب کی حدیث کے الفاظ ہیں۔''

(۵۰۹) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الظهر والعصر: ۴۵۲۔ سنن النسائی: ۹۷۱۔ سنن ابی داود: ۸۰۴.

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نبی ﷺ ظہر و عصر کی نمازوں میں پہلی دو رکعات میں لمبی قراءت یعنی سورۂ فاتحہ کے علاوہ کسی اور سورت کی بھی تلاوت کرتے اور آخری دو رکعات میں فقط سورۂ فاتحہ یا اس کے ساتھ کسی مختصر اور پہلی رکعات کی بہ نسبت کسی چھوٹی صورت کی تلاوت کرتے تھے اور ظہر و عصر کی آخری دو رکعات میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کسی اور صورت کی تلاوت کرنا یا ترک کر دینا، دونوں صورتیں جائز ہیں۔ نیز ظہر و عصر کی پہلی دو رکعات اور آخری دو رکعات میں قراءت مساوی اور ایک جیسی ہونی چاہیے اور اس مساوی قراءت کے باوجود پہلی رکعت میں کچھ زیادہ طوالت ہونی چاہیے تاکہ تاخیر سے آنے والے لوگ بھی نماز باجماعت میں شامل ہو سکیں۔

۱۰۹..... بَابُ ذِكْرِ الْقُرْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر اور عصر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرآن مجید تلاوت کرنے کا بیان

۵۱۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، نَا شُعْبَةُ..........

عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِـ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾، ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ وَنَحْوِهَا ، وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ .

''جناب سماک بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر میں سورہ (والیل اذا یغشی) اور (والشمس وضحھا) اور ان جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔''

۵۱۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِي ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَاضِي مَرْوَ ، قَالَ أَخْبَرَنِي..........

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ وَنَحْوِهَا .

'' جناب عبداللہ بن بریدہ اسلمی اپنے والد محترم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں سورت (اذا السماء انشقت) اور اس جیسی سورتیں پڑھتے تھے اور صبح کی نماز میں اس سے لمبی قراءت کیا کرتے تھے۔''

---

(۵۱۰) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح: ۴۵۹۔ اس میں ﴿والشمس وضحاھا﴾ کے الفاظ نہیں ہیں۔ سنن النسائی: ۹۸۰۔ سنن ابی داؤد: ۸۰۶۔ مسند احمد: ۸۶/۵۔

(۵۱۱) اسنادہ صحیح: صحیح ابن حبان: ۱۸۲۱۔ صفۃ الصلاۃ: ۱۱۳۔

۵۱۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيِّ الْقَيْسِيُّ، نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ قَتَادَةَ وَ ثَابِتٌ وَ حُمَيْدٌ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَسْمَعُوْنَ مِنْهُ النَّغْمَةَ فِي الظُّهْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى، وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغٰشِيَةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نماز ظہر میں آپ سے سورہ (سبح اسم ربك الاعلى) اور (هَلْ أَتٰكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ) کی قراءت ترنم کے ساتھ سنا کرتے تھے۔''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز ظہر میں، سورہ الاعلیٰ، سورہ الغاشیہ، سورہ واللیل اذا یغشی اور سورہ والشمس وضحاها کی تلاوت مسنون و مستحب فعل ہے۔ نیز نماز ظہر میں طوال مفصل سورتوں ''یعنی الحجرات سے لے کر البروج تک، میں چھوٹی صورتیں پڑھنا مسنون و مستحب فعل ہے، نیز نماز ظہر میں قراءت کی طوالت میں کبھی کبھار کمی بیشی بھی جائز ہے۔

۱۱۰ .....بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ جَائِزَةٌ دُوْنَ غَيْرِهَا مِنَ الْقِرَاءَةِ، وَأَنَّ مَا زَادَ عَلٰى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ فَضِيْلَةٌ لَا فَرِيْضَةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دیگر سورتوں کی قراءت کے بغیر صرف سورۂ فاتحہ کی قراءت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز اور درست ہے اور بلاشبہ نماز میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ مزید قراءت کرنا افضل و اعلیٰ ہے، فرض نہیں ہے

فِيْ خَبَرِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ مَنْ قَرَأَ بِهَا لَهُ صَلَاةٌ. وَفِيْ خَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ مَنْ قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ لَمْ تَكُنْ صَلَاتُهُ خِدَاجً.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: ''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا۔'' یہ اس کی بات کی دلیل ہے کہ جو شخص سورت فاتحہ پڑھ لے اس کی نماز ہو جاتی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: ''جس شخص نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص و نا تمام ہے۔'' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس شخص نے نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھ لی، اس کی نماز ناقص نہیں ہوتی۔ (بلکہ مکمل ہوتی ہے۔)

۵۱۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ،

---

(۵۱۲) اسناده صحیح، سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب القراءة فی الظهر: ۹۶۲. موارد الظمآن: ٤٦٩۔ من طریق محمد بن معمر صفة الصلاة: ۱۱٤.

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُوْ مَعْمَرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، ....

نَـا حَنْظَلَةُ السُّدُوْسِيُّ قَالَ ، قُلْتُ لِعِكْرِمَةَ: رُبَّـمَا قَرَأْتُ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ وَإِنَّ نَـاسًا يَعِيْبُوْنَ ذَاكَ عَلَيَّ ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ . وَمَـا بَـأْسَ ذَاكَ ، اِقْـرَأْ بِهِـمَا فَإِنَّهُمَا مِنَ الْـقُـرْاٰنِ . ثُـمَّ قَـالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ جَاءَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يَقْرَأْ فِيْهِمَا إِلَّا بِأُمِّ الْكِتَابِ . هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْـنِ يَـحْيٰـى . وَقَـالَ مُـحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: وَأَنَّ أَقْـوَامًا يَعِيْبُوْنَ . وَلَـمْ يَقُلْ: وَمَا بَأْسَ ذَاكَ . وَقَـالَ: حَـدَّثَـنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يَقْرَأْ فِيْهِـمَـا إِلَّا بِـفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، لَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئاً .

”جناب حنظلہ سدوسی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے کہا: میں نماز مغرب میں بعض اوقات ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ کی قراءت کرتا ہوں اور کچھ لوگ اس کی وجہ سے میری عیب جوئی کرتے ہیں (مجھے ملامت کرتے ہیں) تو انہوں نے (تعجب سے) فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰه! اس میں کیا حرج ہے۔ تم ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو کیونکہ وہ قرآن مجید کا حصہ ہیں، پھر فرمایا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے دو رکعت ادا کیں، ان میں آپ نے ام الکتاب کے سوا کوئی سورت نہ پڑھی۔ یہ محمد بن یحییٰ کی حدیث ہے۔ اور محمد بن زیاد نے یہ الفاظ روایت کیے کہ ”أَنَّ أَقْـوَامًا يَعِيبُوْنَ“ کچھ لوگ اسے عیب سمجھتے تھے (یعنی انہوں نے ”نَاسًا“ کی جگہ ”أَقْوَامًا“ کا لفظ بیان کیا ہے، معنیٰ ایک ہی ہے) اور یہ الفاظ روایت نہیں کیے، ”اس میں کیا حرج ہے۔“ اور کہا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو آپ نے دو رکعت ادا کیں، ان میں سورت فاتحہ کے علاوہ کوئی سورت نہ پڑھی، سورت فاتحہ کے بعد مزید کچھ نہ پڑھا۔“

۱۱۱..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب میں قراءت کا بیان

۵۱۴۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارُ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُ: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۵۱۳) اسناده ضعيف۔ مسند احمد بن حنبل: ۱/ ۲۸۲۔ من طريق عفان بن عبدالوارث، بہ۔ اس کی سند میں راوی ”حنظلة السدوسی“ ضعیف ہے۔

يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالَا، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ، ح وَثَنَا بُنْدَارُ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ: مِثْلَهُ.

جناب محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد جناب جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نمازِ مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا۔ امام صاحب اپنے اساتذہ کرام جناب علی بن خشرم اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی کی سند سے مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

٥١٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٍ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ.........

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِطُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ.

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں دو طویل ترین سورتوں میں سے ایک طویل تر سورت پڑھا کرتے تھے۔''

٥١٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ، سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ، أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَنِيْ.........

مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَ، قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ؟ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِطُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ. قَالَ، قُلْتُ.

''جناب مروان بن الحکم بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے (انہیں) فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم مغرب کی نماز میں قصار مفصل (چھوٹی چھوٹی) سورتیں پڑھتے ہو؟ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں دو بہت لمبی سورتوں

(٥١٤) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب الجهر بالمغرب: ٧٦٥، ٤٨٥٤۔ صحيح مسلم: ٩٦٧۔ سنن النسائی: ٩٨٧۔ سنن ابی داود: ٨١١۔ سنن ابن ماجه: ٨٣٤۔ مسند احمد: ٤/ ٨٠۔ موطا امام مالك: ٢٠٧۔ سنن الدارمی: ١٢٩٥.

(٥١٥) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب القراءة فی المغرب: ٧٦٤۔ سنن النسائی: ٩٨٩۔ سنن ابی داود: ٨١٢۔ مسند احمد بن حنبل: ٥/ ١٨٨، ١٨٩.

(٥١٦) صحيح البخاری، كتاب الاذان، باب القراءة فی المغرب: ٧٦٤۔ سنن النسائی: ٩٨٩۔ سنن ابی داود: ٨١٢۔ مسند احمد: ٥/ ١٨٨، ١٨٩.

وَمَا طُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ ؟ قَالَ الْأَعْرَافُ . فَسَأَلْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ وَمَا الطُّولَيَانِ ؟ فَقَالَ مِنْ قِبَلِ رَأْيِهِ: الْأَنْعَامُ وَ الْأَعْرَافُ . هَذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّزَّاقِ . وَفِي خَبَرِ رُوْحٍ قَالَ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ ، قَالَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ ، قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ نَصْرٍ الْمُقْرِئُ يَقُوْلُ: أَشْتَهِي أَنْ أَقْرَأَ فِي الْمَغْرِبِ مَرَّةً بِالْأَعْرَافِ .

میں سے ایک لمبی سورت پڑھا کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: دوطویل ترین سورتوں میں سے ایک طویل تر سورت کونسی ہے (جسے نبی کریم پڑھا کرتے تھے؟) تو انہوں نے فرمایا: وہ سورۂ اعراف ہے۔ (جناب ابن جریج) کہتے ہیں: میں نے ابن ابی ملیکہ سے پوچھا: وہ طویل ترین سورتیں کون سی ہیں؟ تو انہوں نے اپنی رائے سے جواب دیا: سورۂ انعام اور سورۂ اعراف۔ یہ عبدالرزاق کی روایت کے الفاظ ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت احمد بن نصر المقری کو فرماتے ہوئے سنا: ”میری خواہش ہے کہ میں نماز مغرب میں (سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے) ایک بار سورۂ اعراف پڑھوں۔“

۱۱۲ .....بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَقْرَأُ بِطُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ لَا فِي رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ دوطویل ترین سورتوں میں سے ایک طویل تر سورت نماز مغرب کی پہلی دونوں رکعتوں میں پڑھا کرتے تھے، صرف ایک رکعت میں (پوری سورت) نہیں پڑھتے تھے۔

۵۱۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، نَا مُحَاضِرٌ ، نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ الْأَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ مُحَاضِرَ بْنَ الْمُوَرِّعِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ . قَالَ أَصْحَابُ هِشَامٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَوْ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ ، شَكَّ هِشَامٌ .

”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز مغرب میں دونوں رکعتوں میں سورہ اعراف پڑھا کرتے تھے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: مجھے علم نہیں کہ اس سند میں کسی راوی نے محاضر بن مورع کی متابعت کی ہو۔ جناب ہشام کے شاگرد اس سند میں شک کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: ”حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔“ یہ شک ہشام کو ہوا ہے۔“

۵۱۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ.........

(۵۱۷) اسناده صحيح، سنن النسائي، كتاب الافتتاح، باب القراءة في المغرب ب المص : ۹۸۹۔ وأحمد: ۱۸۵/۵، ۴۱۸/۵.

عَنْ هِشَّامٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَوْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ - شَكَّ هِشَّامٌ - ، قَالَ لِمَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ: إِنَّكَ تَخِفُّ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ الْأَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا. فَقُلْتُ لِأَبِيْ: مَا كَانَ مَرْوَانُ يَقْرَأُ فِيْهِمَا؟ قَالَ مِنْ طُوْلِ الْمُفَصَّلِ. وَهٰكَذَا رَوَاهُ وَكِيْعٌ وَ شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَّامٍ، قَالَا: عِنْدَ زَيْدٍ أَوْ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ.

”جناب ہشام اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ یا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (ہشام کو شک ہے) نے مروان کو کہا جبکہ وہ مدینہ منورہ کے گورنر تھے: بے شک آپ نماز مغرب کی دونوں رکعتوں میں بہت کم قراءت کرتے ہیں، اللہ کی قسم! بے شک رسول اللہ ﷺ تو ان دونوں رکعتوں میں پوری سورت اعراف پڑھا کرتے تھے۔ (ہشام) کہتے ہیں: تو میں نے اپنے والد محترم سے پوچھا: مروان ان دونوں رکعتوں میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ طول المفصل (لمبی سورتوں میں سے) پڑھا کرتا تھا۔ ہشام سے وکیع اور شعیب بن اسحاق نے اسی طرح روایت کیا ہے، دونوں شک کے ساتھ بیان کرتے ہیں، کہتے ہیں: ”حضرت زید یا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔“

٥١٩ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ، نَا أَبُوْ كُرَيْبٍ، نَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، ح وحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ: أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الدَّوْرَقِيِّ،

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ محترمہ حضرت ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ مرسلات پڑھتے ہوئے سنا۔ یہ دورقی کی روایت کے الفاظ ہیں۔ مگر (امام صاحب

(٥١٨) صحيح، احمد: ١٨٥/٥۔ رقم: ٢٥٠١، ٤١٨/٥۔ رقم: ٢٣٤٣٤۔ نسائی: ١٦٩/٢۔ من طريق ابى الأسود عن ابن الزبير عن زيد بن ثابت مجمع الزوائد: ١١٧/٢.

(٥١٩) صحيح البخارى، كتاب المغازى، باب مرض النبى و وفاته: ٤٤٢٩، ٧٦٣۔ صحيح مسلم: ٤٦٢۔ سنن الترمذى: ٣٠٨۔ سنن النسائى: ٩٨٥۔ سنن ابى داود: ٨١٠۔ سنن ابن ماجه: ٨٣١۔ وابن حبان: ١٨٢٩.

غَيْرَ أَنَّ عَبْدَالْجَبَّارِ لَمْ يَقُلْ: فِي الْمَغْرِبِ.

کے استاد محترم) عبدالجبار نے یہ الفاظ روایت نہیں کیے کہ: ''نماز مغرب میں'' (یہ سورت سنی ہے۔)''

فوائد: ...... نبی ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ نماز مغرب میں قصار مفصل سورۂ زلزال سے لے کر سورہ الناس تک کی سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ لہٰذا نماز مغرب میں قصار مفصل صورتوں کی تلاوت مستحب فعل ہے، نیز احادیث الباب کی رو سے نماز مغرب میں سورۂ طور، سورۂ مرسلات اور سورۂ اعراف کی کبھی کبھار تلاوت بھی مسنون و جائز ہے۔

٥٢٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ ثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ - يَعْنِي الْحَنَفِيَّ - أَنَا الضَّحَّاكُ - وَهُوَ - ابْنُ عُثْمَانَ - حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ........

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَداً أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ لِأَمِيرٍ كَانَ بِالْمَدِينَةِ. قَالَ سُلَيْمَانُ: فَصَلَّيْتُ أَنَا وَرَاءَهُ فَكَانَ يُطِيلُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ، وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَفِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَفِي الصُّبْحِ بِطُوَلِ الْمُفَصَّلِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذَا الْاِخْتِلَافُ فِي الْقِرَاءَةِ مِنْ جِهَةِ الْمُبَاحِ، جَائِزٌ لِلْمُصَلِّيْ أَنْ يَقْرَأَ فِي الْمَغْرِبِ وَفِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا الَّتِيْ يُزَادُ عَلَى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيهَا بِمَا أَحَبَّ وَشَيْئاً مِنْ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ، لَيْسَ بِمَحْظُوْرٍ عَلَيْهِ أَنْ يَقْرَأَ بِمَا شَاءَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْاٰنِ غَيْرَ أَنَّهُ

'' جناب سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے مدینہ منورہ کے فلاں امیر سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ (نماز پڑھنے والے) کسی شخص کو نہیں دیکھا۔ جناب سلیمان فرماتے ہیں: تو میں نے بھی اس امیر کے پیچھے نماز پڑھی (تو وہ اس طرح نماز پڑھتے کہ) (ظہر کی) پہلی دو رکعتوں میں طویل قراءت کرتے اور آخری دو رکعتوں میں کم قراءت کرتے۔ اور عصر کی نماز مختصر پڑھاتے۔ وہ نماز مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں قصار المفصل (چھوٹی) سورتیں پڑھتے اور عشاء کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اوساط المفصل (درمیانی سورتیں پڑھتے، اور صبح کی نماز میں طوال المفصل (لمبی) سورتیں پڑھتے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قراءت کے متعلق یہ اختلاف جائز قسم کے اختلاف سے ہے۔ نمازی کے لیے جائز ہے کہ وہ نماز مغرب اور دیگر تمام نمازوں، جن میں سورہ فاتحہ کے علاوہ مزید قراءت کی جاتی ہے، میں قرآن مجید

(٥٢٠) اسناده صحيح، سنن النسائي، كتاب الافتتاح، باب القراءة في المغرب بقصار المفصل: ٩٨٣۔ سنن ابن ماجه: ٨٢٧۔ البيهقي: ٣٩١/٢۔ ابن حبان: ١٨٣٤۔ أحمد: ٣٢٩/٢.

إِذَا كَانَ إِمَامًا، فَالْاِخْتِيَارُ لَهُ أَنْ يُخَفِّفَ فِي الْقِرَاءَةِ وَلَا يُطَوِّلُ بِالنَّاسِ فِي الْقِرَاءَةِ فَيُفْتِنُهُمْ كَمَا قَالَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَتُرِيْدُ أَنْ تَكُوْنَ فَتَّانًا، وَكَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَئِمَّةَ أَنْ يُخَفِّفُوْا الصَّلَاةَ، فَقَالَ: مَنْ أَمَّ مِنْكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ. وَسَأُخْرِجُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ أَوْ بَعْضَهَا فِيْ كِتَابِ الْإِمَامَةِ فَإِنَّ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مَوْضِعُ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ.

کی جو سورت اسے محبوب ہو، پڑھ لے، اس کے لیے یہ ممنوع نہیں کہ وہ اپنی چاہت کے مطابق قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھے۔ سوائے اس حالت کے کہ وہ امام ہو تو پھر بہتر یہ ہے کہ وہ مختصر قراءت کرے اور طویل قراءت کر کے لوگوں کو آزمائش میں نہ ڈالے (کہ نماز باجماعت پڑھنا ترک کر دیں) جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے (طویل قراءت کرنے پر) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ”کیا تم فتنہ باز بننا چاہتے ہو۔“ اور جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ائمہ کو ہلکی اور مختصر نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے، آپ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص لوگوں کی امامت کروائے تو اسے تخفیف کرنی چاہیے (مختصر نماز پڑھانی چاہیے۔“ عنقریب میں ان تمام احادیث یا ان میں سے بعض احادیث ”کتاب الامامة“ میں بیان کروں گا کیونکہ ان احادیث کا اصل مقام وہی کتاب ہے۔“

۱۱۳ ..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

نمازِ عشاء میں قراءت کا بیان

۵۲۱ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، نَا سُفْيَانُ.........

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ، سَمِعْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ـ يَزِيْدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ ـ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ فَأَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَرَجَعَ مُعَاذٌ يَؤُمُّهُمْ فَقَرَأَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ

”جناب عمرو بن دینار اور ابوزبیر روایت کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا: (دونوں راویوں میں سے ایک اپنے ساتھی سے زیادہ الفاظ روایت کرتا ہے) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (عشاء) کی نماز پڑھا کرتے تھے پھر واپس جا کر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے تھے۔ اور ایک رات نبی اکرم ﷺ نے نماز تاخیر سے پڑھائی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے واپس جا کر انہیں نماز کی امامت

(۵۲۱) صحیح البخاری، کتاب الادب، باب من لم یر اکفار من قال ذلک متأولا او جاهلا: ٦١٠٦ـ صحیح مسلم: ٤٦٥ـ سنن النسائی: ٨٨٤ـ سنن ابی داود: ٧٩٠ـ مسند احمد: ٣٠٨/٣ـ ابن حبان: ٢٤٠٠.

اِنْحَرَفَ إِلٰى نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى وَحْدَهُ، فَقَالُوْا: أَنَافَقْتَ ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: وَلَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَأُخْبِرَنَّهُ وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّيْ مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الصَّلَاةَ الْبَارِحَةَ فَجَاءَ فَأَمَّنَا فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَإِنِّيْ تَأَخَّرْتُ عَنْهُ فَصَلَّيْتُ وَحْدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ إِنَّا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحٍ ، وَإِنَّمَا نَعْمَلُ بِأَيْدِيْنَا . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اِقْرَأْ سُوْرَةَ ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾ وَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ ، وَ ﴿السَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ﴾ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الْإِمَامَةِ .

کروائی تو سورہ بقرہ پڑھی۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے جب آپ کو سورہ بقرہ پڑھتے دیکھا تو اس نے مسجد کے ایک کونے میں الگ ہو کر اکیلے نماز پڑھ لی، لوگوں نے اسے کہا: کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس واقعے کی آپ کو خبر دوں گا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ (عشاء کی) نماز پڑھتے ہیں پھر واپس جا کر ہمیں نماز پڑھاتے ہیں، کل رات آپ نے نماز دیر سے پڑھائی تو (وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد) آئے اور ہمیں نماز پڑھائی تو اس میں سورہ بقرہ پڑھی، اے اللہ کے رسول! میں نے ان سے پیچھے ہٹ کر اکیلے نماز پڑھ لی اور بے شک ہم ہاتھوں سے محنت و مزدوری کرتے ہیں (اس لیے رات کو طویل قیام نہیں کر سکتے) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تو فتنہ باز ہے؟ سورہ ﴿وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾ اور ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ اور ﴿السَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ﴾ پڑھا کرو۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کے دیگر طرق کتاب الامامۃ میں بیان کیے ہیں۔"

فوائد:......نمازوں میں مسنون قراءت کی کیفیت یہ ہے کہ فجر و ظہر کی نماز میں طوال مفصل (سورہ الحجرات سے لے کر سورہ البروج تک) سورتوں کی تلاوت کی جائے۔ البتہ نماز فجر میں قراءت نماز ظہر کی نسبت زیادہ لمبی ہو، عشاء اور عصر کی نماز میں اوساط مفصل (سورہ الطارق سے لے کر سورہ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) تک سورتوں کی تلاوت کی جائے اور نماز مغرب میں قصار مفصل (سورۂ زلزال سے لے کر آخر قرآن تک) سورتوں کی تلاوت کی جائے۔ فجر و ظہر کی تلاوت کو لمبا کرنے میں حکمت یہ ہے کہ چونکہ ان نمازوں کے اوقات میں غفلت ہوتی ہے۔ ایک نماز رات کی نیند کے بعد اور دوسری دوپہر کے قیلولہ کے بعد ہوتی ہے، لہٰذا امام ان نمازوں میں قراءت لمبی کرے تاکہ غفلت کا شکار متاخرین بھی نماز باجماعت میں شامل ہو سکیں اور نماز عصر کی یہ کیفیت نہیں ہوئی، بلکہ یہ تھکاوٹ اور سستی کا وقت ہوتا ہے لہٰذا اس

میں مختصر تلاوت کی جائے۔

نماز مغرب کا وقت انتہائی قلیل کم ہوتا ہے، لہٰذا اس میں مزید تخفیف کی ضرورت ہے۔ نیز مغرب کا وقت روزہ داروں کے کھانے اور مہمانوں کی ضیافت کا وقت ہوتا ہے لہٰذا اس میں تخفیف از حد لازم ہے۔ اور نماز عشاء نیند کے غلبے کے وقت میں ہوتی ہے، لیکن اس کا وقت کافی وسیع ہوتا ہے، لہٰذا اس میں نماز عصر جیسی سورتوں کی تلاوت کی جائے۔

(شرح النووی: ٤/ ١٧٣)

٥٢٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَ مَعْمَرٍ ، سَمِعْنَا.........

عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ ﴿بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ فِي عِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَمَا سَمِعْتُ أَحْسَنَ قِرَاءَةً مِنْهُ.

"جناب عدی بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو عشاء کی نماز میں سورہ والتین والزیتون پڑھتے ہوئے سنا، میں نے آپ سے خوبصورت قراءت کسی سے نہیں سنی۔"

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث "۵۲۴" کے تحت ملاحظہ کریں۔

٥٢٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ وَ ابْنِ لُهَيْعَةَ عَنِ ابْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ سَلَمَةَ.........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ: شَكَوْتُ أَوِ اشْتَكَيْتُ فَذَكَرْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: طُوْفِيْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ: فَطُفْتُ عَلَى جَمَلٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ إِلَى صَقْعِ الْبَيْتِ . فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ـ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ـ ﴿وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ﴾ . قَالَ

"نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں (دوران حج) بیمار ہوگئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا۔ تو آپ نے فرمایا: لوگوں کے پیچھے پیچھے سواری پر سوار ہو کر طواف کرلو۔ آپ فرماتی ہیں: لہٰذا میں نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا جب کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے، تو میں نے آپ کو لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے عشاء کی نماز میں سورہ ﴿وَالطُّوْرِ

(٥٢٢) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب القراءة فی العشاء: ٧٦٩ـ صحیح مسلم: ٤٦٤ـ والترمذی: ٣١٠ـ ابن ماجه: ٨٣٤.

(٥٢٣) صحیح البخاری، کتاب الصلاة، باب ادخال البعیر فی المسجد للعلة: ٤٦٤ـ صحیح مسلم: ١٢٧٦ـ سنن النسائی: ٢٩٢٥ـ سنن ابی داود: ١٨٨٢ـ مسند احمد: ٣١٩/٦ـ موطا امام مالك: ٧٢٨ـ ابن حبان: ٣٨٢٢،٣٨١٩.

ابْنُ لَهِيْعَةَ ، وَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: يَقْرَأُ وَيُرَتِّلُ إِذَا قَرَأَ ، إِلَّا أَنَّ مَالِكًا قَالَ: يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ .

﴿وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ﴾ پڑھتے ہوئے سنا۔ ابن لہیعہ کہتے ہیں: ابو الاسود فرماتے ہیں: آپ جب تلاوت فرماتے تو خوب ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے تھے۔'' مالک نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: ''آپ بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے۔''

فوائد:......اس حدیث کی توضیح حدیث ''۵۲۰'' کے ضمن میں بیان ہوتی ہے۔

۱۱۴ ..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نماز عشاء میں قراءت کا بیان

٥٢٤ ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ عَدِيٍّ ـ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ ـ قَالَ ، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ ، يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ ﴿التِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾

''عدی بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ فرما رہے تھے: رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی تو اس کی (پہلی) دو رکعتوں میں سے ایک رکعت میں سورہ ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ کی تلاوت فرمائی۔

٥٢٥ ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ أَنَا أَبُو طَالِبٍ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، نَا شُعْبَةُ..........

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ، يَقُوْلُ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَقَرَأَ فِيْهَا ﴿التِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ .

''جناب ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے سفر میں نماز پڑھی تو عشاء کی نماز میں سورہ ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ پڑھی۔''

فوائد:...... نبی ﷺ کا عام معمول یہ تھا کہ آپ ﷺ نماز عشاء میں اوساطِ مفصل سورتوں کی تلاوت کرتے تھے، لیکن سفر میں نماز عشاء کی قراءت میں تخفیف کرنا اور قصار مفصل سورتیں پڑھنا جائز ہے۔

(٥٢٤) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب الجهر في العشاء: ٧٦٧ـ صحيح مسلم: ٤٦٤ـ سنن النسائي: ١٠٠١ـ سنن ابي داود: ١٢٢١ـ أحمد: ٢٨٤/٤.

(٥٢٥) انظر الحديث السابق.

۱۱۵ ..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

صبح کی نماز میں قراءت کا بیان

۵۲۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِقَافٍ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدُ تَخْفِيفاً.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز میں سورہ (ق) پڑھا کرتے تھے۔ بعد میں آپ نے ہلکی اور مختصر نماز پڑھانا شروع کر دی۔''

فوائد:......اس حدیث سے مراد ہے کہ آپ ﷺ فجر کے سوا نمازوں میں قراءت میں تخفیف کرتے تھے یعنی آپ ﷺ نماز فجر میں لمبی قراءت کرتے اور دیگر نمازوں میں فجر کی بہ نسبت قراءت میں تخفیف کرتے تھے۔

(عون المعبود: ۲/ ۳۵۸)

۵۲۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ..........

عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِسُوْرَةِ ق. وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾.

''جناب زیاد بن علاقہ اپنے چچا حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو صبح کی نماز میں سورہ 'ق' پڑھتے ہوئے سنا۔ اور میں نے آپ کو ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾ پڑھتے ہوئے بھی سنا۔''

فوائد:...... یہ حدیث بھی سابقہ موقف کو تقویت دیتی ہے کہ آپ کا معمول نماز فجر میں لمبی قراءت کا اہتمام ہی تھا، یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے بعد میں نماز فجر میں لمبی قراءت ترک کر دی تھی۔

۵۲۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيْهِ، حَدَّثَنِي أَبُوْ الْمِنْهَالِ......

عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ بِالْمَائِدَةِ إِلَى السِّتِّيْنَ، أَوِ السِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَبُوْ الْمِنْهَالِ هُوَ سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ بَصْرِيٌّ.

''حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں سو سے ساٹھ آیات یا ساٹھ سے سو آیات تک تلاوت کرتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابومنہال: سیار بن سلامہ بصری ہیں۔

---

(۵۲۶) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح: ۴۵۸۔ مسند احمد: ۵/ ۹۱، ۱۰۳، ۱۰۵۔ ابن حبان: ۱۸۱۳.

(۵۲۷) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح: ۴۵۷، سنن النسائی: ۹۵۰۔ سنن ابن ماجہ: ۸۱۶۔ سنن الدارمی: ۱۲۹۸.

(۵۲۸) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح: ۴۶۱۔ سنن النسائی: ۹۴۸۔ سنن ابن ماجۃ: ۸۱۸.

٥٢٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ....

نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا يَزِيْدُ ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: مِثْلَهُ ، وَقَالُوْا: بِالسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ .

''امام صاحب نے اپنے تین اساتذہ کرام جناب احمد بن عبدہ، بندار اور یوسف بن موسیٰ سے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی ہے۔ تینوں نے فرمایا: ساٹھ سے سو آیات تک آپ تلاوت فرماتے تھے۔''

٥٣٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ..........

عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِمَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ .

''حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات کے درمیان تلاوت فرماتے تھے۔''

٥٣١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، نَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ..........

عَنْ جَابِرٍ - هُوَ ابْنُ سَمُرَةَ - قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلٰكِنَّهُ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ . كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِالْوَاقِعَةِ وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ مَنْ لَيْسَ الْحَدِيْثُ صِنَاعَتُهُ . فَجَاءَ بِطَامَّةٍ رَوَاهُ عَنْ سُلَيْمَانَ

''حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ تمہاری نمازوں جیسی نماز پڑھایا کرتے تھے لیکن آپ مختصر اور ہلکی نماز پڑھاتے تھے آپ نماز فجر میں سورۃ واقعہ اور اسی جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو فن حدیث سے ناواقف شخص نے روایت کیا تو اس سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے، اس نے اس روایت کو سلیمان

(٥٢٩) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح، رقم الحدیث: ٤٦١۔ سنن نسائی: ٩٤٨۔ سنن ابن ماجه: ٨١٨.

(٥٣٠) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح، رقم الحدیث: ٤٦١۔ صحیح بخاری: ٧٧١۔ سنن نسائی: ٩٤٨۔ سنن ابن ماجة: ٨١٨.

(٥٣١) اسناده صحیح، ابن حبان: ١٨٢٠۔ مسند احمد: رقم: ١٠٤/٥۔ والحاکم: ٢٤٠/١۔ من طریق اخر عن اسرائیل، به.

التَّيْمِيِّ ، فَقَالَ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

تیمی کی سند سے حضرت انس بن مالک سے مرفوعاً بیان کیا ہے (حالانکہ یہ روایت حضرت ابو برزہ اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔)

۵۳۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ.........

اَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِهٰذَا: وَ هٰذَا خَطَأٌ فَاحِشٌ ، وَالْخَبَرُ إِنَّمَا هُوَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ . كَذَا رَوَاهُ هٰؤُلَاءِ الْحُفَّاظُ الَّذِيْنَ الْحَدِيْثُ صَنَاعَتُهُمْ .

''جناب سلیمان تیمی حضرت انس سے رسول اللہ ﷺ کی مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں۔'' اور یہ نہایت فحش غلطی ہے کیونکہ یہ روایت سلیمان تیمی جناب ابو منہال سیار بن سلامہ سے اور وہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فن حدیث کے ماہرین حفاظ راویوں نے اس روایت کو اسی طرح بیان کیا ہے۔''

فوائد:......۱۔ نبی ﷺ کا اکثر معمول تھا کہ آپ نماز فجر میں طوال مفصل سورتیں تلاوت کرتے تھے۔ اور دو طوال مفصل سورتوں کو ملانے سے بعض سورتوں کی آیات کی تعداد ساٹھ سے لے کر سو تک بنتی ہے۔

۲۔ ابن رجب کہتے ہیں: ان احادیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نماز فجر میں ساٹھ سے لے کر سو آیات تک کی تلاوت نماز فجر کی دونوں رکعات میں کرتے تھے۔ کیونکہ آپ نماز سے سلام اس وقت پھیرتے جب انسان ساتھی نمازی کو پہچان لیتا تھا۔

اور اگر آپ ﷺ ہر رکعت میں سو کے قریب آیات کی تلاوت کرتے تو سلام پھیرتے وقت طلوع آفتاب کا وقت ہو جاتا۔ (فتح الباری لابن رجب: ۵/ ۲۴۰)

۱۱۶ ..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن نماز فجر میں قراءت کا بیان

۵۳۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ عَنْ مُرَّةَ ، أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ

(۵۳۲) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح، رقم: ۴۶۱۔ سنن نسائی: ۹۴۸۔ ابن ماجۃ ۸۱۸.

(۵۳۳)، صحیح مسلم۔ کتاب الجمعۃ، باب ما یقرأ فی یوم الجمعۃ ۸۷۹۔ سنن نسائی: ۹۵۶۔ ابن ماجۃ: ۸۲۱۔ ابو داؤد: ۱۰۷۵۔ والترمذی: ۵۲۰.

فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ، وَهَلْ أَتٰى، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مِخْوَلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، ح وَ حَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ نَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - اَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي مِخْوَلٌ، قَالَ، سَمِعْتُ مُسْلِمَ الْبَطِيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ آلٓمٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَان، وَفِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ. قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ آلٓمٓ تَنْزِيْلُ وَ ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾.

جمعۃ المبارک کے دن نماز فجر میں سورہ ﴿الٓمٓ تَنْزِيْلُ﴾ اور سورہ ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔" امام صاحب نے اپنے دو اساتذہ کرام جناب بندار اور صغانی کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ: "رسول اللہ ﷺ جمعۃ المبارک کے دن صبح کی نماز میں سورہ الم تنزیل اور سورہ (ھل اتی علی الانسان) پڑھا کرتے تھے اور جمعہ کی نماز میں سورہ الجمعہ اور سورہ المنافقون پڑھتے تھے۔ امام صاحب اپنے استاد جناب الفضل بن یعقوب کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ: نبی اکرم ﷺ جمعہ والے دن کی صبح کی نماز میں سورہ ﴿الٓمٓ تَنْزِيْلُ﴾ اور ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ پڑھا کرتے تھے (یعنی سورہ سجدہ اور سورہ دھر)"

فوائد:...... یہ حدیث شافعیہ اور ان کے موافقین کی دلیل ہے کہ جمعہ کے دن نماز فجر میں مذکورہ دو سورتوں کی تلاوت مستحب فعل ہے اور نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت مکروہ نہیں ہے۔ (شرح النووی: ٦/ ١٦٧)

١١٧ ..... بَابُ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ لَيْسَتَا مِنَ الْقُرْاٰنِ

نماز میں معوذتین کی قراءت کرنے کا بیان، اس شخص کے قول کے برخلاف جس کا گمان ہے کہ معوذتین قرآن مجید کا حصہ نہیں ہیں

٥٣٤ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ وَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، قَالَا، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ

بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.........

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: قُدتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي نَقَبٍ مِنْ تِلْكَ النِّقَابِ ، فَقَالَ: أَلَا تَرْكَبُ يَا عُقَيْبُ؟ فَأَجْلَلْتُ أَنْ أَرْكَبَ مَرْكَبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا تَرْكَبُ يَا عُقَيْبُ؟ فَأَشْفَقْتُ أَنْ تَكُوْنَ مَعْصِيَةً ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَكِبْتُ هُنَيْهَةً ، ثُمَّ نَزَلْتُ ، وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: يَا عُقَيْبُ أَلَا أُعَلِّمُكَ سُوْرَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُوْرَتَيْنِ قَرَأَ بِهِمَا النَّاسُ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَأَقْرَأَنِيْ: ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ، وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ . فَصَلّٰى وَقَرَأَ بِهِمَا . ثُمَّ مَرَّ بِيْ ، فَقَالَ: كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقَيْبُ ، اِقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا أَبُوْ الْخَطَّابِ ، نَا الْوَلِيْدُ ـ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ـ بِمِثْلِهِ ، وَقَالَ عَنِ الْقَاسِمِ: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْعَرَبَ يُوْقِعُ اسْمَ النَّائِمِ عَلَى الْمُضْطَجِعِ وَيُوْقِعُهُ عَلَى النَّائِمِ الزَّائِلِ الْعَقْلِ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ: اقْرَأْ بِهِمَا إِذَا نِمْتَ ، أَيْ إِذَا اضْطَجَعْتَ ، إِذِ النَّائِمُ الزَّائِلُ الْعَقْلِ

"حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ (کی سواری کی نکیل تھامے آپ کی سواری) کو ان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں چلا رہا تھا تو آپ نے فرمایا: اے پیارے عقبہ! تم سوار نہیں ہو گے؟ تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی سواری پر سوار ہونا بڑی بے ادبی خیال کی۔ آپ نے پھر فرمایا: پیارے عقبہ! تم سوار نہیں ہو گے؟ لہٰذا میں ڈر گیا کہ کہیں آپ کی نافرمانی نہ ہو جائے۔ تو رسول اللہ ﷺ سواری سے اتر گئے اور میں کچھ دیر کے لیے اس پر سوار ہو گیا۔ پھر میں اتر گیا اور رسول اللہ ﷺ سوار ہو گئے (کچھ دیر کے بعد) پھر آپ نے فرمایا: پیارے عقبہ! کیا میں تمہیں ایسی دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں جنہیں لوگوں نے پڑھا ہے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ضرور سکھا دیں تو آپ نے مجھے (یہ دو سورتیں) پڑھائیں: ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پھر نماز کھڑی کی گئی، آپ نے نماز پڑھائی اور یہی دو سورتیں پڑھیں۔ پھر آپ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا: پیارے عقبہ! تم نے (ان دو سورتوں کے مقام و مرتبہ کو) کیسے پایا؟ ان دونوں سورتوں کو سوتے وقت اور اٹھتے وقت پڑھا کرو۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حدیث کے یہ الفاظ جب بھی تو سونے لگے یا بیدار ہونے لگے۔" یہ اسی جنس سے ہے جسے میں نے بیان کیا کہ عرب نائم کا لفظ لیٹنے والے پر بھی بولتے ہیں اور اس شخص پر بھی بولتے ہیں جس کی عقل سونے کی حالت میں زائل ہو چکی ہوتی

(٥٣٤) اسنادہ حسن: سنن نسائی، کتاب الاستعاذۃ، رقم: ٥٤٣٧۔ مسند احمد: ١٤٤/٤۔ من طری الولید بن مسلم مسندہ، بہ۔ ابو داؤد: ١٤٦٢۔ سلسلہ صحیحہ: ٨٩٠۔

مُحَالٌ أَنْ يُخَاطَبَ ، فَيُقَالَ لَهُ إِذَا نِمْتَ ـوَزَالَ عَقْلُهُ ـ فَاقْرَأْ بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ ، وَكَذَاكَ خَبَرُ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ صَلَاةُ النَّائِمِ عَلَى نِصْفِ صَلَاةِ الْقَاعِدِ ، وَإِنَّمَا أَرَادَ بِالنَّائِمِ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ الْمُضْطَجِعِ لَا النَّائِمِ الزَّائِلِ الْعَقْلِ ، إِذَ النَّائِمُ الزَّائِلُ الْعَقْلِ غَيْرُ مُخَاطَبٍ بِالصَّلَاةِ لَا يُمْكِنُهُ الصَّلَاةَ لِزَوَالِ الْعَقْلِ .

ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے فرمان ”ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو جب تم سو جاؤ“ سے آپ کی مراد یہ ہے کہ : جب تم سونے کے لیے لیٹو کیونکہ اگر نائم سے مراد ایسا شخص لیں جس کی عقل زائل ہو چکی ہو تو ایسے شخص کو مخاطب کرنا ہی محال و ناممکن ہے کہ اسے یہ کہا جائے کہ جب تم سو جاؤ، اور اس کی عقل زائل ہو جائے، تو معوذتین کو پڑھا کرو۔ اسی طرح حضرت عمران بن حصین سے مروی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا معنی ہے (جس میں ہے) سونے والے کی نماز کا اجر وثواب بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے اجر سے نصف ہے“ اس حدیث میں بھی سونے والے“ سے آپ کی مراد لیٹنے والا ہے۔ وہ نائم مراد نہیں جس کی عقل سونے کی حالت میں زائل ہو چکی ہو۔ کیونکہ ایسا نائم (سونے والا) جس کی عقل زائل ہو چکی ہو، نماز کا مخاطب نہیں ہے اور عقل کے زائل ہونے کی وجہ سے اس کے لیے نماز پڑھنا ممکن بھی نہیں ہے۔“

٥٣٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ـ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ ـ ، ح وَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ، أَخْبَرَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَبَّابِ كِلَاهُمَا عَنْ مُعَاوِيَةَ ـ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ ـ قَالَ عَبْدَةُ: قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَضْرَمِيُّ ، وَقَالَ ابْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ.........

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: كُنْتُ أَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَاحِلَتَهُ فِي السَّفَرِ ، فَقَالَ يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا ؟ قُلْتُ: بَلٰى . قَالَ: قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ، فَلَمَّا نَزَلَ صَلّٰى

”حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کی سواری (کی نکیل تھامے اسے) چلا رہا تھا تو آپ نے فرمایا: اے عقبہ: کیا میں تمہیں پڑھی گئی دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں؟ میں نے عرض کی : ضرور سکھا دیں۔ آپ نے فرمایا: ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور

(٥٣٥) اسناده حسن، سنن نسائی، کتاب الاستعاذه، رقم: ٥٤٣٧ـ سنن ابی داود: ١٤٦٢ـ مسند احمد: ١٤٩/٤ـ من طريق زيد بن الحباب ـ ورواية ابن مهدی فی: ١٥٣/٤ .

بِهِمَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ ، قَالَ: كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقْبَةُ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدَةُ فِي السَّفَرِ . وَقَالَ: فَلَمْ يَرَنِي أَعْجَبْتُ بِهِمَا فَصَلَّى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ فَقَرَأَ بِهِمَا ، ثُمَّ قَالَ لِيْ: يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ؟

﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پھر جب آپ اترے اور پڑاؤ ڈالا تو آپ نے صبح کی نماز میں یہی دو سورتیں تلاوت کیں۔ (پھر آپ نے) فرمایا: اے عقبہ (ان سورتوں کی عظمت کے بارے میں) کیا خیال ہے یہ عبدالرحمٰن کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور عبدہ راوی نے ''سفر میں'' کے الفاظ روایت نہیں کیے۔اور فرمایا: آپ نے دیکھا کہ مجھے یہ دو سورتیں زیادہ پسند نہیں آئیں (ان کی فضیلت وعظمت میرے دل میں نہیں بیٹھی) تو آپ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی تو یہی دو سورتیں تلاوت فرمائیں۔ پھر مجھے فرمایا: اے عقبہ! کیا خیال ہے؟ (ان کی فضیلت کیسی ہے؟)''

۵۳۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ الْمُوَفَّقِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ وَ زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ . وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِي أُسَامَةَ ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ أَمِنَ الْقُرْاٰنِ هُمَا ؟ فَأَمَّنَا بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَصْحَابُنَا يَقُوْلُوْنَ: الثَّوْرِيُّ أَخْطَأَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ . وَأَنَا أَقُوْلُ: غَيْرُ مُسْتَنْكِرٍ لِسُفْيَانَ أَنْ يَرْوِيَ هٰذَا عَنْ مُعَاوِيَةَ وَعَنْ غَيْرِهٖ .

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز میں ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔ یہ یزید بن ابی الزرقاء کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ حضرت ابواسامہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے معوذتین کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ قرآن مجید میں سے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان دو سورتوں کے ساتھ ہمیں نماز فجر کی امامت کرائی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب (محدثین) فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو روایت کرنے میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ سے غلطی ہوئی ہے جبکہ میں کہتا ہوں کہ امام سفیان ثوری کا معاویہ اور دیگر رواۃ سے یہ حدیث بیان کرنا

(۵۳۶) اسناده صحيح، سنن النسائي، كتاب الافتتاح، باب القراءة في الصبح بالمعوذتين: ۹۵۲۔ سنن ابي داود: ۱۴۶۲.

باعث عیب نہیں ہے۔"

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سورۂ فلق اور سورہ الناس، قرآن حکیم کی سورتیں ہیں، محض دعا اور تعویذ نہیں ہیں اور نماز میں ان کی قراءت مسنون ہے۔

۲۔ نماز فجر میں سفر کی حالت میں قراءت میں تخفیف جائز ہے اور دوران سفر نماز فجر میں معوذتین کی قراءت جائز ومسنون ہے۔

۱۸۱..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرَدُّدِ الْمُصَلِّي قِرَاءَةَ السُّوْرَةِ الْوَاحِدَةِ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ

فرض نماز کی دونوں رکعتوں میں نمازی کا ایک ہی سورت کو بار بار پڑھنا جائز ہے

۵۳۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ - يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ - عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ ، قَالَ: وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَأُ بِهَا فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ ، افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا ، ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ، فَلَمَّا أَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوْهُ بِالْخَبَرِ . فَقَالَ: يَا فُلَانُ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُوْمِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ؟ قَالَ: إِنِّيْ أُحِبُّهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبُّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ .

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی انہیں مسجد قبا میں نماز پڑھاتے تھے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ جب بھی نماز میں کسی سورت کی تلاوت کرتے تو قراءت کی ابتداء ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ سے کرتے، حتی کہ اس سے فارغ ہو جاتے تو پھر اس کے ساتھ ایک اور سورت تلاوت کرتے۔ وہ ہر رکعت میں اسی طرح کرتے۔ پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے آپ کو اس بات کی خبر دی۔ آپ نے اس سے پوچھا: اے فلان! ہر رکعت میں اسی سورت کی تلاوت کرنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟ اس نے عرض کی: مجھے اس سے بڑی محبت ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سورت کی محبت تجھے جنت میں داخل کر دے گی۔"

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ سمیت دو سورتوں کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ اور اس میں پہلی رکعتوں اور آخری دو رکعتوں میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ اس حدیث میں ہر رکعت میں اس عمل کا بیان ہے جو

---

(۵۳۷) اسنادہ صحیح، صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب الجمع بین السورتین فی الرکعة والقراءة بالخواتم: ۷۷۴م۔ سنن الترمذی، کتاب فضائل القران عن رسول اللہ، باب ماجاء فی سورة الاخلاص: ۲۹۰۱۔

آخری دو رکعات کو بھی شامل ہے۔(نیل الاوطار: ۲/۲۳۶)

۲۔ تو نماز میں قراءت قرآن کی ترتیب ملحوظ رکھنا واجب نہیں بلکہ یہ حدیث دلیل ہے کہ بلا ترتیب سورتوں کی تلاوت جائز ہے کیونکہ اس صحابی کا معمول تھا کہ ہر نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ﴾ ، پھر کسی اور سورت کی تلاوت کرتے تھے اور نماز فجر، ظہر، عصر اور عشاء میں لازماً مفصل سورتوں کی قراءت کرتے ہوں گے، جن کی ترتیب لامحالہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ سے پہلے ہے اور اگر ترتیب واجب ہوتی تو نبی ﷺ صحابی کو اسی فعل پر ضرور تنبیہ کرتے۔

۱۱۹ ..... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ السُّوْرَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ

ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا جائز ہے

۵۳۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ..........

عَنْ شَقِيْقٍ ، قَالَ: جَاءَ نُهَيْكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُ هٰذَا الْحَرْفَ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ أَوْ يَاسِنٍ ؟ فَقَالَ: أَكُلُّ الْقُرْاٰنِ أَحْصَيْتَ إِلَّا هٰذَا ؟ قَالَ: إِنِّيْ لَأَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ . فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ : هٰذَا كَهَذِّ الشِّعْرِ . إِنَّ أَقْوَامًا يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ بِأَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُوا تَرَاقِيَهُمْ ، وَلٰكِنَّهُ إِذَا دَخَلَ فِيْ قَلْبٍ فَرَسِخَ فِيْهِ نَفَعَ . وَإِنَّ أَخْيَرَ الصَّلَاةِ الرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ . وَإِنِّيْ أَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِنَّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلْقَمَةَ فَدَخَلَ ، ثُمَّ خَرَجَ فَعَدَّهُنَّ عَلَيْنَا . قَالَ الْأَعْمَشُ: وَهِيَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً عَلَى

”جناب شقیق روایت بیان کرتے ہیں کہ نہیک بن سنان حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا: آپ یہ حرف (قراءت) کیسے کرتے ہیں (مَاءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ) یا (یَاسِنٍ) تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے اس کے علاوہ سارا قرآن محفوظ (یاد) کر لیا ہے؟ تو وہ کہنے لگے: بے شک میں ایک ہی رکعت میں ساری مفصل سورتیں پڑھ لیتا ہوں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (پھر تو تم) نہایت تیز رفتاری سے پڑھتے ہو گے جیسے شعر تیزی سے پڑھے جاتے ہیں۔ بلاشبہ کچھ لوگ قرآن مجید اپنی زبانوں سے پڑھتے ہیں لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترتا، لیکن قرآن مجید جب دل میں داخل ہو کر اس میں راسخ ہو جائے تو نفع دیتا ہے۔ اور بے شک بہترین نماز رکوع و سجود (زیادہ) کرنا ہے۔ اور بے شک میں ان ملتی جلتی سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں

(۵۳۸) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب ترتيل القراءة واجتناب الهذ: ۸۲۲۔ صحيح البخاري: ۴۹۹۶۔ سنن الترمذي: ۶۰۲۔ مسند احمد: ۱/۳۸۰، ۴۲۷۔ والنسائي: ۱۰۰۴، ۱۰۰۶۔

تَـأْلِيفِ عَبْدِاللّٰـهِ . أَوَّلُهُـنَّ الـرَّحْـمٰـنُ وَآخِـرَتُهُنَّ الدُّخَانُ ، الرَّحْمٰنُ ، وَالنَّجْمُ ، وَالذَّارِيَـاتُ ، وَالـطُّـوْرُ ، هٰـذِهِ النَّظَائِرُ . وَاقْتَـرَبَـتْ ، وَالْـحَـاقَّةُ ، وَالْوَاقِعَةُ ، وَن ، وَالـنَّـازِعَـاتُ ، وَسَـأَلَ سَائِلٌ ، وَالْمُدَّثِّرُ ، وَالْـمُـزَّمِّـلُ ، وَوَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِيْنَ ، وَعَبَسَ ، وَلَا أُقْسِـمُ ، وَهَـلْ أَتٰـى ، وَالْـمُـرْسَلَاتُ ، وَعَـمَّ يَتَسَـاءَ لُوْنَ ، وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ، وَالدُّخَانُ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَـا أَبُـوْ مُوْسٰى ، نَا الْقَأَعْمَشُ ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا ، حَـدَّثَـنَـا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ:فَذَكَرُوا الْـحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ إِلٰـى قَوْلِهِ: فَدَخَلَ عَلْقَمَةُ فَسَأَلَهُ . ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ: عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ فِيْ تَأْلِيفِ عَبْدِ اللّٰهِ ، لَمْ يَزِيْدُوْا عَلٰى هٰذَا .

رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں دو دو سورتیں پڑھتے تھے۔ پھر جناب علقمہ کا ہاتھ پکڑا اور اندر تشریف لے گئے، پھر باہر تشریف لائے تو ہمیں وہ سورتیں شمار کر کے بتائیں۔ جناب اعمش فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی تالیف کے مطابق وہ بیس سورتیں ہیں۔ ان میں سے پہلی سورت الرحمٰن اور آخری سورت الدخان ہے۔ سورۃ الرحمٰن اور سورہ النجم ، سورہ الذاریات اور سورہ الطور ملتی جلتی سورتیں ہیں۔ (دیگر ملتی جلتی سورتیں یہ ہیں) سورہ اقتربت (القمر) اور سورۃ الحاقۃ۔ سورۃ الواقعۃ اور سورہ ن (القلم)۔ سورہ النازعات اور سورہ سأل سائل (المعارج) سورہ المدثر اور سورہ المزمل۔ سورہ ویل للمطففین اور سورہ عبس ۔ سورہ لااقسم (القیامۃ) اور ھل اتی (الدھر) اور سورہ المرسلات اور سورہ عم یتساء لون۔ اور سورہ اذا الشمس کورت اور سورہ الدخان۔ امام صاحب اپنے اساتذہ کرام جناب ابوموسیٰ ، یوسف بن موسیٰ اور سلم بن جنادہ کی سند سے اعمش سے روایت بیان کرتے ہیں۔ تمام اساتذہ کرام نے ان الفاظ تک مکمل حدیث بیان کی ہے۔: پھر جب علقمہ اندر گئے اور حضرت عبداللہ سے دریافت کیا۔ پھر ہمارے پاس باہر تشریف لائے تو فرمایا: (وہ ملتی جلتی سورتیں) حضرت عبداللہ کی تالیف کے مطابق مفصل سورتوں کی ابتداء سے بیس سورتیں ہیں۔ اس سے زیادہ روایت انہوں نے بیان نہیں کی۔“

۱۲۰ ..... بَابُ إِبَاحَةِ جَمْعِ السُّوَرِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ الْمُفَصَّلِ

ایک رکعت میں مفصل سے کئی سورتوں کو جمع کرنے کے جواز کا بیان

۵۳۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، نَا كَهْمَسٌ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، أَنَا وَكِيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ السُّوَرِ فِي الرَّكْعَةِ ؟ قَالَتْ: الْمُفَصَّلُ . هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ . وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ ، قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى ؟ قَالَتْ: إِذَا جَاءَ مِنْ مُغَيَّبِهِ . قُلْتُ: أَكَانَ يَقْرِنَ السُّوَرَ ؟ قَالَتِ: الْمُفَصَّلُ . قُلْتُ: أَكَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا ؟ قَالَتْ: بَعْدَمَا حَطَمَهُ النَّاسُ .

جناب عبداللہ بن شقیق العقیلی رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں کئی سورتیں جمع کر کے پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: (ہاں آپ) مفصل سورتیں (پڑھ لیا کرتے تھے) یہ وکیع کی حدیث ہے۔ جناب دورقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں (عبداللہ بن شقیق العقیلی) نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: (ہاں) جب آپ کسی سفر سے واپس آتے (تو پڑھتے تھے) میں نے عرض کی: کیا آپ سورتوں کو ملا کر پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: (ہاں) آپ مفصل سورتیں (ملا کر پڑھ لیتے تھے) میں نے دریافت کیا: کیا آپ بیٹھ کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: (ہاں) جب لوگوں نے آپ کو بوڑھا اور کمزور کر دیا (تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے)۔

فوائد :...... یہ احادیث بھی دلیل ہیں کہ ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے سوا دو سورتوں کی تلاوت کرنا جائز عمل ہے۔ نوافل میں تو نمازی کو اختیار ہے کہ حسب منشا قیام طویل کر سکتا ہے۔ لیکن فرض نمازوں میں مقتدیوں کا خیال رکھنا لازم ہے اور اگر مقتدی طول قیام پر راضی ہوں تو قراءت کو لمبا کیا جا سکتا ہے۔

---

(۵۳۹) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب في صلاة القاعد: ۹۵۶، ۶/۱۷۱۔ من طريق عن كهمس، سنده به۔ وصحيح مسلم: ۷۱۷، ۷۳۲.

۱۲۱..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْدِيْدِ الْآيَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الصَّلَاةِ مِرَارًا عِنْدَ التَّدَبُّرِ وَ التَّفَكُّرِ فِي الْقُرْآنِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

قرآن مجید میں غور وفکر کرتے ہوئے نماز میں ایک ہی آیت کو بار بار پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ اس سلسلے میں وارد حدیث صحیح ہو

فَإِنَّ جَسْرَةَ بِنْتَ دَجَاجَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ بِآيَةٍ حَتّٰى أَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا وَالْآيَةُ ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (المائدة: ١١٨)

حضرت جسرہ بنت دجاجہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک ہی آیت مبارکہ (ساری رات) بار بار پڑھتے رہے حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔ وہ آیت مبارکہ یہ ہے: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ (المائدة: ١١٨) ''(اے اللہ!) اگر تو انہیں عذاب دے گا تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے گا تو بے شک تو ہی غالب نہایت حکمت والا ہے۔''

سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب تردید الآیة: ١٠٠٠ - سنن ابن ماجه: ١٣٤٠.

۱۲۲..... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ السُّوْرَةِ الْوَاحِدَةِ فِيْ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ

فرض نماز کی دونوں رکعات میں ایک ہی سورت کی قراءت کرنا جائز ہے

٥٤٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمَدَانِيُّ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَبَا أَيُّوْبَ ـ أَوْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ـ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

''امام صاحب نے اس سلسلے میں اپنے استاد محترم جناب محمد بن العلاء کی سند سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے۔''

٥٤١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، اَنَا عَمِّيْ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ.........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ: يَا أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ أَتَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَإِنَّا

'' جناب محمد بن عبدالرحمان سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عروہ بن زبیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مروان بن حکم سے کہا: اے ابو عبدالملک کیا تم نماز مغرب میں (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) اور (اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ

(٥٤٠) اسناده حسن، تقدم تخريجه، برقم: ٥١٥.

أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ؟ فَقَالَ: نَعَمْ . قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: فَمَحْلُوْفُهُ ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَيَبْدَأُ بِأَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ الْمَصَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْأَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا ، بِخَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي قَوْلِهِ: يَقْرَأُ فِيْهِمَا ، يُرِيْدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا .

الْكَوْثَرَ) پڑھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو قسم کھائی جا سکتی ہے، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ دو طویل ترین سورتوں میں سے ایک طویل تر سورت المص (الاعراف) سے قراءت کی ابتداء کرتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ہشام کی ان کے والد محترم حضرت عروہ کی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت املاء کرا چکا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب کی دونوں رکعتوں میں سورہ اعراف ہی پڑھا کرتے تھے۔ جناب محمد بن عبدالرحمٰن کی روایت میں یہ ہے: ''آپ دونوں میں (سورۂ اعراف) پڑھتے تھے۔ ان کی مراد یہ ہے کہ آپ دونوں رکعتوں میں (ایک ہی سورت) پڑھتے تھے۔''

فوائد:......ان احادیث کی رو سے فرض نماز میں ایک سورت دو رکعتوں میں پڑھی جا سکتی ہے اور ہر رکعت میں علیحدہ سورت کی تلاوت لازم نہیں نیز نماز میں ہر سورت کا آغاز شروع سورت سے کرنا لازم نہیں، بلکہ حسب توفیق کہیں سے بھی سورت کی تلاوت کا آغاز کیا جا سکتا ہے۔

۱۲۳ .....بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ بِالْمَسْأَلَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ آيَةِ الرَّحْمَةِ وَالْإِسْتِعَاذَةِ عِنْدَ إِقْرَاءَةِ آيَةِ الْعَذَابِ وَالتَّسْبِيْحِ عِنْدَ قِرَاءَةِ آيَةِ التَّنْزِيْهِ.

نماز میں آیت رحمت کی تلاوت کے وقت اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرنے، کسی آیت عذاب کی قراءت کے بعد اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے اور آیت تنزیہ کی تلاوت کرنے کے بعد تسبیح پڑھنے کا بیان

۵۴۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا مُعَاوِيَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ ، ح وَحَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ..........

(۵۴۱) اسنادہ صحیح، سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب القراءۃ فی المغرب ب المص: ۹۸۹۔ اس کی اصل صحیح البخاری، کتاب الاذان، رقم: ۷۶۴ میں ہے۔

(۵۴۲) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل: ۷۷۲۔ سنن الترمذی: ۲۶۲۔ سنن النسائی: ۱۱۳۳۔ سنن ابی داود: ۸۷۱۔ سنن ابن ماجہ: ۸۹۷۔ مسند احمد: ۵/۳۸۴، ۳۹۷۳۸۹۔

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْقِرَاءَةَ فَقَرَأَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمِائَةِ، فَقُلْتُ يَرْكَعُ. ثُمَّ مَضَى حَتَّى بَلَغَ الْمِائَتَيْنِ. فَقُلْتُ يَرْكَعُ، ثُمَّ قَرَأَ حَتَّى خَتَمَهَا، فَقُلْتُ يَرْكَعُ ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، فَكَانَ رُكُوعُهُ مِثْلَ قِيَامِهِ، وَقَالَ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، ثُمَّ سَجَدَ وَكَانَ سُجُودُهُ مِثْلَ رُكُوعِهِ، فَقَالَ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى. وَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ تَعَوَّذَ، وَإِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَنْزِيهٌ لِلَّهِ سَبَّحَ. هَذَا لَفْظُ مُؤَمَّلٍ.

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے قراءت شروع کی تو سو آیات کی تلاوت فرمائی، میں نے (دل میں) کہا: آپ رکوع کریں گے۔ پھر آپ نے قراءت جاری رکھی اور دو سو آیات تک قراءت کی، میں نے (دل میں) کہا: (اب) آپ رکوع کریں گے (لیکن) آپ نے پھر قراءت کی حتیٰ کہ سورت ختم کر دی، میں نے کہا: آپ اب رکوع کریں گے، (مگر) آپ نے پھر سورۂ نساء شروع کر دی، آپ نے (مکمل سورت) تلاوت کرنے کے بعد رکوع کیا تو آپ کا میرے خیال میں رکوع بھی آپ کے قیام کی طرح (طویل) تھا۔ آپ نے اپنے رکوع میں یہ کلمات پڑھے ”سبحان ربی العظیم“ پھر آپ نے سجدہ کیا اور آپ کا سجدہ بھی آپ کے رکوع کی طرح طویل تھا۔ آپ نے اپنے سجدوں میں یہ تسبیح پڑھی: ”سبحان ربی الاعلیٰ“ آپ جب کسی آیت رحمت کی تلاوت فرماتے تو اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کرتے، اور جب کسی عذاب والی آیت کی قراءت کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کے عذاب سے پناہ مانگتے اور جب کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے جس میں اللہ تعالیٰ کی تنزیہ و تقدیس ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے۔ یہ مومل کی روایت ہے۔‘‘

٥٤٣ - أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ ....

(٥٤٣) اسنادہ صحیح، سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب تعوذ القاریٔ اذا مر بآیة عذاب: ١٠٠٨۔ سنن ابی داود: ٨٧١۔ سنن ابن ماجة: ٨٩٧ اس کی اصل صحیح مسلم میں ہے۔ رقم: ٧٧٢۔

عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، مَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا ـ فَسَأَلَ ، وَلَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَتَعَوَّذَ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ جب بھی آیت رحمت تلاوت کرتے تو رک کر اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا مانگتے اور جس بھی آیت عذاب کو پڑھتے تو ٹھہر کر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس کی پناہ طلب کرتے۔ یہ ابوموسیٰ کی حدیث ہے۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ آیتِ سوال (یعنی جس آیت میں جنت طلبی کا ذکر ہو) سے گذرتے وقت جنت کا سوال کرنا، جہنم سے پناہ طلبی کی آیت پڑھتے وقت جہنم سے پناہ طلب کرنا اور جس آیت میں تسبیح کا بیان وہ تسبیح کہنا مشروع فعل ہے اور شافعیہ بھی اس عمل کے استحباب کے قائل ہیں اور راوی نے اس مشروعیت کو نوافل سے مقید کیا ہے۔

(نیل الاوطار: ۲/ ۳٤٤)

۱۲۴...... بَابُ إِجَازَةِ الصَّلَاةِ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَ التَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ لِمَنْ لَا يُحْسِنُ الْقُرْاٰنَ.

جو شخص قرآن مجید کی تلاوت نہ کرسکتا ہو اسے تسبیح، تکبیر، تحمید اور تہلیل کے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت ہے

٥٤٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، نَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالْوَهَّابِ السَّكَرِيَّ ـ وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ جَمِيْعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ السَّكْسَكِيِّ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِئُنِيْ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَإِنِّيْ لَا أَقْرَأُ ، فَقَالَ: قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ . قَالَ: فَضَمَّ عَلَيْهَا الرَّجُلُ بِيَدِهِ ، قَالَ: هٰذَا لِرَبِّيْ ، فَمَا

''حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں جو مجھے قرآن مجید کی قراءت سے کافی ہو جائے کیونکہ میں قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرسکتا۔ آپ نے فرمایا: تم یہ پڑھ لیا کرو ((سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ))

(٥٤٤) اسنادہ حسن، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب ما یجزی الامی والاعجمی من القراءۃ: ۸۳۲۔ مسند احمد: ٤/ ۳٥٦۔ ابن حبان: ۱۸۰۸۔ الصحیحہ: ۳٤٤۰۔

لِيْ ؟ قَالَ: قُلْ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ . قَالَ: فَضَمَّ عَلَيْهَا بِيَدِهِ الأُخْرٰى وَقَامَ . هٰذَا حَدِيْثُ الْمَخْزُوْمِيِّ . وَقَالَ هَارُوْنُ فِي حَدِيْثِهِ: فَقَالَ عَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِئُنِي مِنَ الْقُرْاٰنِ ، وَلَمْ يَقُلْ: فَضَمَّ عَلَيْهَا الرَّجُلُ بِيَدِهِ . وَقَالَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ ، قَالَ مِسْعَرٌ: كُنْتُ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاسْتَثْبَتَهُ مَنْ عِنْدَهُ .

''اے اللہ! تو پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اور نیکی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت و قدرت نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔'' اس شخص نے ان کلمات کے ساتھ اپنا ہاتھ بند کیا اور کہا : یہ کلمات تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کہو: ((اللھم اغفرلی وارحمنی واھدنی وارزقنی وعافنی)) ''اے اللہ! مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے ہدایت عطا فرما، اور مجھے رزق نصیب فرما اور مجھے عافیت سے نواز دے۔'' فرماتے ہیں: تو اس شخص نے ان کلمات پر دوسرا ہاتھ بھی بند کیا اور اٹھ کر چلا گیا۔ یہ مخزومی کی حدیث ہے۔ ہارون نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں: اس شخص نے کہا: مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں جو مجھے قرآن مجید سے کفایت کر جائے۔'' اور یہ الفاظ روایت نہیں کیے کہ: اس آدمی نے ان کلمات پر اپنا ہاتھ بند کیا۔'' حدیث کے آخر میں انہوں نے فرمایا: مسعر کہتے ہیں: میں جناب ابراہیم کی خدمت میں حاضر تھا جبکہ آپ یہ حدیث بیان کر رہے تھے اور آپ نے اپنے پاس بیٹھے اشخاص سے اس کی تحقیق کی۔''

٥٤٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، نَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - نَا يَحْيَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنُ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ الزُّرَقِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ.........

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْماً ، - قَالَ

''حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس اثنا میں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے، رفاعہ

(٥٤٥) اسناده صحيح، سنن ترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء في وصف الصلاة: ٣٠٢ـ سنن ابی داود: ٨٥٧ـ مسند احمد: ٣٤٠/٤ـ والحاكم: ٢٤١/١ـ ابن حبان: ٧١٨٧.

رِفَاعَةُ: وَنَحْنُ مَعَهُ ـ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ كَالْبَدْوِيِّ فَصَلَّى فَأَخَفَّ صَلَاتَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَعَلَيْكَ، فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ، وَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. فَفَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ: وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَخَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَكُوْنَ مَنْ أَخَفَّ صَلَاتَهُ لَمْ يُصَلِّ. فَقَالَ الرَّجُلُ فِي اٰخِرِ ذٰلِكَ: فَأَرِنِيْ أَوْ عَلِّمْنِيْ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُصِيبُ وَأُخْطِئُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجَلْ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ. فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللّٰهُ، ثُمَّ تَشَهَّدْ، فَأَقِمْ، ثُمَّ كَبِّرْ، فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ بِهِ، وَإِلَّا فَاحْمِدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ، ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا، ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ قُمْ. فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ: وَإِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهَا شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلَاتِكَ قَالَ: وَكَانَتْ هٰذِهِ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنَ الْأُوْلَى أَنَّ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ

کہتے ہیں اور ہم بھی آپ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا جو بدوی لگتا تھا، اس نے نماز پڑھی تو مختصر سی نماز پڑھی، اس نے پھر نماز سے فارغ ہو کر نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو، واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی، وہ آدمی واپس گیا، اس نے نماز پڑھی پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو سلام عرض کیا: آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: واپس جا کر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ اس شخص نے دو یا تین بار اس طرح (ہلکی اور مختصر) نماز پڑھی۔ ہر بار وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کرتا اور آپ فرماتے: تجھے بھی سلام ہو، واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ صحابہ کرام ڈر گئے اور ان پر یہ بات بڑی گراں گزری کہ جو شخص مختصر نماز پڑھے اس کی نماز ہی نہ ہو۔ بالآخر اس شخص نے عرض کی: آپ مجھے (نماز پڑھ کر) دکھا دیں یا مجھے (نماز پڑھنا) سکھا دیں، بلاشبہ میں ایک انسان ہوں، مجھ سے غلطی بھی ہو جاتی ہے اور میں صحیح کام بھی انجام دیتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ضرور (سکھا دیتا ہوں): جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وضو کرو، پھر شہادتین کا اقرار کر پھر اقامت کہہ کر اللہ اکبر کہو پھر اگر تجھے قرآن مجید یاد ہو تو اس کی تلاوت کرو، وگرنہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ) اس کی تکبیر (اَللّٰهُ اَکْبَر) اور تہلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه) بیان کرو۔ پھر رکوع کرو تو خوب اطمینان سے رکوع کرو، پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو تو پوری طرح کرو، پھر پورے اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ، پھر (اگلی رکعت کے لیے) کھڑے ہو جاؤ، جب تم اس طرح

صَلَاتِهِ وَلَمْ يَذْهَبْ كُلُّهَا .

سے (نماز ادا) کرو گے تو تمہاری نماز پوری ہو جائے گی اور اگر تم نے ان چیزوں میں سے کسی چیز کی کمی کی تو تمہاری ناقص رہ جائے گی۔" فرماتے ہیں: تو یہ چیز صحابہ کرام کے لیے آپ کے پہلے فرمان سے آسان تھی کہ جس شخص نے کوئی کمی کی اس کی نماز میں کمی ہو جائے گی اور مکمل نماز ضائع نہیں ہوگی۔"

فوائد:......شارح مصابیح بیان کرتے ہیں: اس واقعہ سے یہ جواز نہیں نکلتا کہ جو سورۂ فاتحہ اور تلاوت قرآن کا استحضار نہ کرے وہ تمام زمانہ مذکورہ کلمات کو نماز میں معمول بنا لے۔ کیونکہ جو شخص مذکورہ کلمات سیکھ سکتا ہے وہ لامحالہ سورۂ فاتحہ سیکھنے پر بھی قادر ہوگا بلکہ صحابی کے قول کی تاویل یہ ہے کہ اس وقت (جب کے نماز کا وقت ہو چکا تھا) میں قرآن یاد کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور نماز سے فراغت کے بعد سورۂ فاتحہ سیکھنا اس پر لازم تھا، نیز احادیث الباب دلیل ہیں کہ جو شخص قرآن سیکھ نہ سکے اس کے لیے نماز میں مذکورہ کلمات کہنا کافی ہیں۔ اوران احادیث میں یہ ثابت نہیں کہ مذکورہ کلمات مکرر کہے جائیں۔ بلکہ ان کلمات کو نماز میں ایک مرتبہ کہنا ہی کافی ہے۔ البتہ بعض علماء کا موقف ہے کہ نماز میں یہ کلمات تین بار کہے جائیں۔ نیز ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے وجوب کے قائلین کا موقف ہے کہ مذکورہ کلمات نماز کی ہر رکعت میں کہے جائیں۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۲۳۳)

۱۲۵..... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ بَعْضِ السُّورَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ لِلْعِلَّةِ تَعْرِضُ لِلْمُصَلِّي

نمازی کو کسی عذر کے پیش آنے پر ایک رکعت میں سورت کا کچھ حصہ تلاوت کرنا جائز ہے

۵۴۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، نَا حَجَّاجٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ۔ قَالَ ، أَخْبَرَنَا ، ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ ، أَخْبَرَنِي أَبُوْسَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ الصُّبْحَ وَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنُوْنَ ، حَتّٰى إِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ أَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى ۔ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ شَكَّ أَوِ اخْتَلَفُوْا عَلَيْهِ ۔

"حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز پڑھی اور سورہ مومنون شروع کی۔ حتی کہ جب حضرت موسیٰ اور ہارون یا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا (محمد بن عباد کو شک ہے یا ان کے اساتذہ کرام نے اختلاف کیا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آ گئی۔ تو آپ

(۵۴۶) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الجمع بین السورتین فی الرکعة، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب القراۃ فی الصبح: ۴۵۵۔ سنن النسائی: ۱۰۰۷۔ سنن ابی داود: ۶۴۹۔ مسند احمد: ۳/۴۱۱.

أَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ ، قَالَ: فَرَكَعَ . قَالَ: وَ ابْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذٰلِكَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ:بِمِثْلِهِ سَوَاءً لَفْظاً وَاحِدًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَقَالَ: فَحَذَفَ وَرَكَعَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَيْسَ هُوَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ السَّهْمِيَّ .

نے رکوع کر دیا۔ حدیث کے راوی بیان کرتے ہیں ابن سائب رضی اللہ عنہ اس موقع پر موجود تھے۔ امام صاحب اپنے استاد جناب عبدالرحمٰن کی سند سے ابن جریج سے مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح بیان کیا ہے، مگر یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔'' اور کہا: آپ نے قراءت مختصر کر دی اور رکوع میں چلے گئے، اس کے بعد والے الفاظ بیان نہیں کیے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (یہ عبداللہ) عبداللہ بن عمرو بن عاص سہمی نہیں۔''

فوائد :......نماز میں کچھ سورت پڑھنے کے بعد تلاوت منقطع کرنا یا نماز میں بعض سورت کی تلاوت کرنا بلااختلاف جائز ہے اور اگر تلاوت میں انقطاع کسی عذر کی وجہ سے ہو تو اس میں کوئی کراہت نہیں اور بلا عذر بھی دوران نماز قراءت منقطع کرنے میں کراہت نہیں لیکن بلا عذر قراءت منقطع نہ کرنا افضل ہے۔ شافعیہ اور جمہور علماء کا بھی یہی مذہب ہے۔(شرح النووی: ٤/ ١٧٧)

١٢٦ ..... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُخَافَتَةِ بِهَا.

نماز میں جہری اور سری قراءت کرنے کا بیان

٥٤٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ سَمِعْتُ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ. فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ ، وَمَا أَخْفٰى عَنَّا أَخْفَيْنَاهُ عَنْكُمْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ بَيَّنْتُ فِي كِتَابِ الْإِمَامَةِ جَمِيْعَ مَا يَنْبَغِي لِلْمُصَلِّي أَنْ يُعْلِنَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ ، وَمَا عَلَيْهِ أَن يُخَافِتَ بِهَا عَلٰى

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر نماز میں قراءت کی جائے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو قراءت سنائی، وہ ہم تمہیں سنا دیتے ہیں۔ اور (جن نمازوں میں) ہم سے پوشیدہ قراءت کی، ہم نے بھی وہ قراءت تم سے پوشیدہ رکھی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند آواز سے اور آہستہ آواز سے قراءت کرنے کی بنیاد پر نمازی کے

(٥٤٧) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب القراءۃ فی الفجر: ٧٧٢۔ صحیح مسلم: ٣٩٦۔ سنن النسائی: ٩٦٩۔ سنن ابی داود: ٧٩٧۔ وابن حبان: ١٧٧٨، ١٨٥٠۔

مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْلِنُ وَيُخَافِتُ.

لیے کن نمازوں میں بآ واز بلند قراءت کرنی چاہیے اور کن میں آہستہ آواز سے قراءت کرنے کی بنیاد پر نمازی کے لیے کن نمازوں میں بآ واز بلند قراءت کرنی چاہیے اور کن میں آہستہ سے قراءت کرنی چاہیے، میں یہ تمام بحث کتاب الامامة میں بیان کر دی ہے۔"

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ سری و جہری ہر نماز میں سورۂ فاتحہ کی قراءت لازمی ہے اور سری نمازوں (ظہر وعصر) میں امام سری تلاوت کرے گا اور جہری نمازوں (فجر، مغرب، عشاء) میں امام قراءت اونچی آواز سے کرے گا اور جہری اور سری نمازوں کی تقسیم رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

١٢٧ ..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع اور سجدوں میں قرآن مجید پڑھنا منع ہے

٥٤٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حِجْرٍ السَّعْدِيُّ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ- ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ - وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ - عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهُ ، أَلَا إِنِّيْ نُهِيْتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا . فَأَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ ، وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ . هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ .

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے (اپنے حجرہ مبارک کا) پردہ ہٹایا جبکہ صحابہ کرام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنائے ہوئے (نماز پڑھ رہے) تھے تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی خوش خبریوں میں صرف نیک خواب باقی رہ گئے ہیں جنہیں مسلمان دیکھے گا یا اسے دکھائے جائیں گے، خبردار! بے شک مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قراءت کرنے سے منع کیا گیا ہے، لہٰذا رکوع میں رب تعالیٰ کی عظمت بیان کیا کرو اور سجدوں میں گڑ گڑا کر خوب محنت سے دعائیں مانگو کیونکہ یہ بہت لائق ہے کہ تمہاری دعائیں قبول کی جائیں۔ یہ عبدالجبار کی حدیث ہے۔"

(٥٤٨) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود: ٤٧٩ـ سنن النسائي: ١٠٤٥ـ سنن ابي داود: ٨٧٦ـ مسند احمد: ٢١٩/١ـ سنن الدارمي: ١٣٢٥.

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ رکوع وسجود میں قرآن کی تلاوت حرام ہے اور رکوع وسجود کی حالت میں قرآن کی تلاوت سے نماز باطل ہوتی ہے یا نہیں، اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۲۵۸)

۲۔ رکوع وسجود میں قرآن کی تلاوت ممنوع ہے اور رکوع کا وظیفہ تسبیح اور سجود کا وظیفہ تسبیح و دعا ہے۔

(شرح النووی: ٤/ ١٩٦)

۱۲۸ .....بَابُ فَضْلِ السُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ وَبُكَاءِ الشَّيْطَانِ وَدُعَائِهِ بِالْوَيْلِ لِنَفْسِهِ عِنْدَ سُجُوْدِ الْقَارِئِ السَّجْدَةَ

سجدہ کی آیت تلاوت کرنے پر سجدہ کرنے کی فضیلت کا بیان، آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد قاری قرآن کے سجدہ کرنے پر شیطان کے رونے سے اپنے لیے ہلاکت و بربادی کی دعا کرنے کا بیان

٥٤٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، أَنَا جَرِيْرٌ، ح وَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، جَمِيْعًا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ وَ يَقُوْلُ: يَا وَيْلَهُ أُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَ أُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ. فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ، قَالَ: فَعَصَيْتُهُ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدم کا بیٹا سجدہ والی آیت تلاوت کر کے سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتے ہوئے اس سے الگ ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: ہائے میری بربادی! ابن آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کیا لہٰذا اس کے لیے جنت ہے۔ اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے (سجدہ کرنے سے) انکار کر دیا چنانچہ میرے لیے (جہنم کی) آگ ہے۔ جریر کی حدیث میں ہے۔ "میں نے اس کی نافرمانی کی۔"

۱۲۹ ..... بَابُ السَّجْدَةِ، فِيْ صٓ

سورۂ ص میں سجدہ تلاوت کا بیان

٥٥٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَا، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيْعًا عَنْ أَيُّوْبَ وَقَالَ

(٥٤٩) صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة: ٨١ـ سنن ابن ماجة: ١٠٥٢ـ مسند احمد: ٢/ ٤٤٣.

عَبْدُالْوَهَّابِ: نَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: (ص) لَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَهَّابِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سورہ ص کا سجدہ تاکیدی سجدوں میں سے نہیں ہے، اور بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ''یہ عبدالوھاب کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

فوائد:......۱۔نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: تمام علماء کا سجدہ تلاوت کے اثبات پر اجماع ہے جمہور علماء کے نزدیک سجدہ تلاوت سنت اور ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہے۔(نیل الاوطار: ۳/ ۱۰۳)

اس بارے جمہور علماء کا موقف راجح ہے۔

۱۳۰ ..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صٓ

سورہ ص میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کرنے کے سبب کا بیان

۵۵۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، أَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَ أَبُوْ خَالِدٍ ۔ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرَ ۔ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي ص ، فَقِيْلَ لَهُ ، فَقَالَ: ﴿أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ . وَقَالَ: سَجَدَهَا دَاوُدُ ، وَسَجَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

''حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سورہ ص میں سجدہ کیا کرتے تھے۔تو انہیں اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے یہ آیت تلاوت کی ﴿أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ ''یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت سے نوازا ہے لہٰذا آپ انہی کی ہدایت کی اقتداء کریں۔'' اور فرمایا: (اس آیت پر) حضرت داؤد علیہ السلام نے سجدہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ کیا۔''

۵۵۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنِ الْعَوَّامِ..........

---

(۵۵۰) صحیح البخاری، کتاب سجود القرآن، باب سجدة ص: ۱۰۶۹۔ سنن ترمذی: ۵۷۷۔ سنن ابی داود: ۱۴۰۹۔ سنن الدارمی: ۱۴۶۷.

(۵۵۱) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب، سورہ صٓ رقم: ۴۸۰۶۔ سنن النسائی: ۹۵۷.

(۵۵۲) صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، ﴿وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ﴾ باب واو کریمہ نا داود، رقم: ۳۴۲۱، ۴۶۳۲، ۴۸۰۷۔ وابن حبان: ۲۷۵۵.

عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: سَجْدَةُ صَ مِنْ أَيْنَ أَخَذْتَهَا ؟ قَالَ فَتَلَا عَلَيَّ: ﴿ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ ﴾ حَتَّى بَلَغَ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ﴾ . قَالَ: كَانَ دَاوُدُ سَجَدَ فِيهَا ، فَلِذَالِكَ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا الْأَشَجُّ ، نَا ابْنُ أَبِي غُنَيَّةَ ، نَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ بِهٰذَا .

'' حضرت مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: سورہ ص کا سجدہ آپ نے کس دلیل کی بنا پر اخذ کیا ہے؟ کہتے ہیں: تو انھوں نے مجھ پر یہ آیت مبارکہ پڑھی: ﴿ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ ﴾ .... ﴿ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ ﴾ '' اور ان کی اولاد میں سے داؤد، سلیمان اور ایوب ہیں ...... یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت عطا کی ہے، لہٰذا آپ بھی انہی کی ہدایت کی پیروی کریں۔'' فرمایا: داؤد علیہ السلام نے اس میں سجدہ کیا تھا، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدہ کیا۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث واضح نص ہیں کہ سورۂ ص میں سجدہ تلاوت مشروع ہے۔(تحفة الاحوذی: ۳/ ۱۲۰)

۲۔ عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعلی عمل اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قولی عمل میں کوئی تضاد نہیں۔ اور بہتر ہے بلکہ سورۂ ص میں نبی کی اتباع میں نماز اور خارج از نماز سجدہ کرنا معتبر ہے۔

(تحفة الاحوذی: ۳/ ۱۲۱)

۳۔ اس سجدہ کی علت یہ ہے کہ داود علیہ السلام نے یہ سجدہ توبہ کے طور پر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بطورِ شکر کیا تھا۔

۱۳۱ ..... بَابُ السُّجُودِ فِي النَّجْمِ.

سورہ نجم میں سجدہ تلاوت کا بیان

۵۵۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ يُحَدِّثُ..........

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا وَ سَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَ قَالَ: يَكْفِينِي هٰذَا . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا .

'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے سورہ نجم پڑھی تو اس میں سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ دیگر لوگوں نے بھی سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے شخص کے، اس نے ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی لی اور اسے اپنی پیشانی کی طرف بلند کر کے (اس پر لگا لیا اور سجدہ نہ کیا) اور کہا: مجھے یہی

(۵۵۳) صحیح بخاری، کتاب سجود القرآن، باب ماجاء فی سجود القرآن وسنتها ...... رقم: ۱۰۶۷، ۱۰۷۰، ۳۸۵۳۔ صحیح مسلم: ۵۷۶۔ سنن ابی داود: ۱۴۰۶۔ سنن الدارمی: ۱۴۶۵.

کافی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یقیناً میں نے اسے بعد میں دیکھا کہ وہ کافر ہونے کی حالت میں قتل کر دیا گیا۔

فوائد:......ا۔ سورہ النجم میں سجدۂ تلاوت مشروع و مسنون ہے۔

۲۔ آیت سجدہ کی تلاوت کرنے پر قارئین اور سامعین تمام کے لیے سجدہ تلاوت کرنا مستحب فعل ہے۔

۳۔ سجدہ تلاوت نہ کرنے والا مشرک امیہ بن خلف تھا۔

۴۔ وہ شخص جس نے سجدہ نہیں کیا تھا اور مٹی لے کر اپنی پیشانی پر لگائی تھی اور کفر کی حالت میں مر گیا تھا وہ امیہ بن خلف تھا، یہ حضرت عبداللہ کا قول ہے۔ (بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ النجم، حدیث: ٤٨٦٣)

١٣٢ ..... بَابُ السُّجُوْدِ فِيْ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ وَ ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾

سورہ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور سورہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ میں سجدہ تلاوت کا بیان

٥٥٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، ح وَ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ مِيْنَاءٍ........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾، وَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سورہ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ اور سورہ ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ میں سجدہ کیا۔''

٥٥٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِيْ أَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى أَنَّ عَطَاءَ بْنَ مِيْنَاءٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾، وَفِيْ ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾. وَزَعَمَ أَيُّوْبُ: أَنَّ عَطَاءَ بْنَ مِيْنَاءَ كَانَ مِنْ صَالِحِي النَّاسِ.

''حضرت عطاء بن میناء سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ اور سورہ ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ میں سجدہ کیا۔ جناب ایوب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بے شک حضرت عطاء بن میناء نیک لوگوں میں سے تھے۔''

---

(٥٥٤) صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ: ٥٧٨۔ سنن الترمذی: ٥٧٣۔ سنن النسائی: ٩٦٣۔ سنن ابی داود: ١٤٠٧۔ سنن ماجہ: ١٠٥٨۔ سنن الدارمی: ١٤٧١۔

(٥٥٥) صحیح مسلم: ٥٧٨۔ سنن النسائی: ٩٦٧: سنن ابی داود: ١٤٠٧۔

فوائد :...... یہ احادیث سجدہ تلاوت کی مشروعیت کی دلیل ہیں۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۱۰۴ اور مذکورہ سورتوں میں سجدہ تلاوت کرنا مستحب فعل ہے۔)

۱۳۳ ..... بَابُ صِفَةُ سُجُوْدِ الرَّاكِبِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ

آیتِ سجدہ کی تلاوت کرتے وقت سوار شخص کے سجدے کی کیفیت کا بیان

۵۵۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ . أنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَمِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَ السَّاجِدُ فِي الْأَرْضِ ، حَتّٰى أَنَّ الرَّاكِبَ يَسْجُدَ عَلٰى يَدِهٖ .

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے سال سجدے والی آیت تلاوت فرمائی تو تمام لوگوں نے سجدہ کیا۔ ان میں سوار لوگ بھی تھے اور زمین پر سجدہ کرنے والے بھی حتی کہ سوار شخص اپنے ہاتھ پر سجدہ کرتا تھا۔"

۱۳۴ .....بَابُ اسْتِحْبَابُ سُجُوْدِ الْمُسْتَمِعِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقَارِئُ السَّجْدَةَ إِذَا سَجَدَ

قرآن پڑھنے والا آیتِ سجدہ پر جب سجدہ کرے تو قرآن مجید کی تلاوت سننے والے کے لیے سجدہ تلاوت کرنا مستحب ہے

۵۵۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ ، فَيَقْرَأُ السُّوْرَةَ فِيْهَا سَجْدَةٌ ، فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتّٰى لَا يَجِدَ أَحَدُنَا مَكَانًا لِجَبِيْنِهٖ .

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن مجید کی تلاوت سنایا کرتے تھے، آپ جب کوئی ایسی سورت تلاوت فرماتے جس میں سجدہ ہوتا تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے حتی کہ ہم میں سے بعض کو اپنی پیشانی رکھنے کے لیے جگہ نہیں ملتی تھی۔"

۵۵۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

---

(۵۵۶) اسناده ضعيف : سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب فى الرجل يسمع السجدة وهو راكب: ۱۴۱۱۔ وفى غير الصلاة.

(۵۵۷) صحيح البخارى، كتاب سجود القرآن، باب من لم يجد موضعا للسجود مع الامام من الازدحام، رقم: ۱۰۷۹، ۱۰۷۵۔ صحيح مسلم: ۵۷۵۔ سنن ابى داود: ۱۴۱۲۔ مسند احمد: ۲/ ۱۴۲.

عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كُنَّا نَقْرَأُ السَّجْدَةَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتّٰى يَزْحَمَ بَعْضُنَا بَعْضاً .

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں آیتِ سجدہ تلاوت کرتے تو آپ سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے یہاں تک کہ ہم (جگہ تنگ ہونے کی بنا پر) ایک دوسرے کو دھکیلتے۔"

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ قاری جب سجدہ کی آیت تلاوت کرے اور سجدہ کرے تو سامع کے لیے بھی سجدہ کرنا مشروع ہے۔

۱۳۵ ..... بَابُ ذِكْرُ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي الْمُفَصَّلِ بَعْدَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ.

ان لوگوں کے گمان کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بعد مفصل سورتوں میں سجدہ تلاوت نہیں کیا۔

۵۵۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرُّبَيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، نَا شُعَيْبٌ ۔يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ۔ نَا اللَّيْثُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَوْقَ هٰذَا الْمَسْجِدِ ، فَقَرَأَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ فِيْهَا ، وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَجَدَ فِيْهَا . قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ ۔ فِيْ كِتَابِ الصَّلَاةِ كِتَابِ الْكَبِيْرِ ۔ مَنْ قَالَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِنَّمَا قَدِمَ عَلَى

"جناب نعیم بن عبداللہ المجمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس مسجد کے اوپر نماز پڑھی تو انہوں نے سورہ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ پڑھی اور اس میں (آیت سجدہ پر) سجدہ کیا۔ (نماز مکمل کرنے کے بعد فرمایا) میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔" (امام صاحب فرماتے ہیں) میں نے اس حدیث کے طرق کتاب الکبیر کی کتاب الصلاۃ میں بیان کیے ہیں۔ جس میں راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو (اس سورت میں

(۵۵۸) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب ازدحام الناس اذا قرا الامام السجدة، رقم: ۱۰۶٦۔ صحیح مسلم: ۵۷۵۔ مسند احمد: ۱٤۲/۲۔

(۵۵۹) صحیح بخاری، کتاب سجود القرآن، باب سجدة: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ رقم: ۱۰۷٤۔ صحیح مسلم: ۵۷۸۔ سنن النسائی: ۹٦۱۔ سنن ابی داود: ۱٤۰۸۔ مسند احمد: ۳٤۵،٤۵۱/۲۔

النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْلَمَ بَعْدَ الْهِجْرَةِ بِسِنِيْنَ. قَالَ فِيْ خَبَرِ عَرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِخَيْبَرَ قَدِ اسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ سِبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ. وَقَالَ قَيْسُ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: صَحِبْتُ النَّبِيَّ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ، وَقَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ وَ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾. وَقَدْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْمُخْبِرَ وَالشَّاهِدَ الَّذِيْ يَجِبُ قَبُوْلُ شَهَادَتِهِ وَخَبَرُهُ مَنْ يُخْبِرُ بِكَوْنِ الشَّيْءِ وَيَشْهَدُ عَلَى رُؤْيَةِ الشَّيْءِ وَسَمَاعِهِ لَا مَنْ يَنْفِيْ كَوْنَ الشَّيْءِ وَيُنْكِرُهُ، وَمَنْ قَالَ: لَمْ يَفْعَلْ فُلَانٌ كَذَا، لَيْسَ بِمُخْبِرٍ وَلَا شَاهِدٍ. وَإِنَّمَا الشَّاهِدُ مَنْ يَشْهَدُ وَيَقُوْلُ، رَأَيْتُ فُلَانًا يَفْعَلُ كَذَا، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ كَذَا. وَهٰذَا لَا يَخْفٰى عَلَى مَنْ يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ، وَقَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا. وَتَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّ خَبَرَ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسْجُدْ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ حُجَّةٌ مَنْ زَعَمَ أَنْ لَا سُجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ. وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ الشَّاهِدَ

سجدہ کرتے) دیکھا یا میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ میں سجدہ کیا۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہجرت کے کئی سال بعد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر مسلمان ہوئے ہیں۔ جناب عراک بن مالک کی روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مدینہ منورہ آیا جبکہ نبی کریم ﷺ خیبر میں تھے، آپ نے سباع بن عرفطہ کو مدینہ منورہ میں اپنا جانشین بنایا تھا۔ حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے تین سال نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں گزارے۔ اور انہوں نے بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سورہ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ اور ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے اپنی کتابوں میں بہت سارے مقامات پر بیان کیا ہے کہ بے شک وہ مخبر اور شاہد جس کی شہادت اور خبر قبول کرنا واجب اور ضروری ہے وہ وہ ہے جو کسی چیز کے ہونے کی خبر دے یا کسی چیز کو دیکھنے اور سننے کی گواہی دے نہ کہ وہ شخص جو کسی چیز کے ہونے کی نفی کرے اور اس کا انکار کرے۔ اور جو شخص کہے فلاں شخص نے یہ کام نہیں کیا۔“ تو یہ شخص نہ تو مخبر ہے اور نہ شاہد، بلاشبہ شاہد وہ شخص ہے جو گواہی دے اور کہے: میں نے فلاں شخص کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے اسے ایسے ایسے کہتے ہوئے سنا ہے۔ اور یہ بات صاحب علم اور فہم وفراست والے شخص پر مخفی نہیں ہے۔ میں نے یہ مسئلہ اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر بیان کیا ہے۔ اور بعض کم علم لوگوں کو جناب حارث بن عبید کی روایت حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ

مَنْ يَشْهَدُ بِرُؤْيَةِ الشَّيْءِ أَوْ سَمَاعِهِ ، لا مَنْ يُنْكِرُهُ وَيَدْفَعُهُ . وَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ قَدْ سَجَدَ فِيْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ، وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ بَعْدَ تَحَوُّلِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ، إِذْ كَانَتْ صُحْبَتُهُ إِيَّاهُ إِنَّمَا كَانَ بَعْدَ تَحَوُّلِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لا قَبْلَ .

رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے بعد مفصل سورتوں میں سجدہ نہیں کیا۔'' سے وہم ہوا ہے کہ یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو گمان کرتے ہیں کہ مفصل سورتوں میں سجدہ نہیں ہے۔ اور یہ اسی قبیل سے ہے جسے میں نے بیان کیا ہے کہ شاہد وہ ہوتا ہے جو کسی چیز کو دیکھنے یا سننے کی گواہی دے، نہ کہ وہ شخص جو اس کا انکار اور رد کرے۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سورہ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ اور ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ میں ہجرت مدینہ کے بعد سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ کیونکہ وہ آپ کی صحبت میں نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے بعد رہے ہیں نہ کہ ہجرت سے پہلے۔''

فوائد: ......اعظمی رحمہ اللہ کہتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہجرتِ مدینہ سے کئی سال پہلے مسلمان ہو چکے تھے، لیکن مدینہ کی طرف ہجرت خیبر کے زمانے میں کی۔ دلیل کے لیے الاستیعاب اور اصابہ میں طفیل بن عمرو دوسی کے حالات زندگی دیکھیں۔

٥٦٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِخَبَرِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا أَزْهَرُ بْنُ الْقَاسِمِ ، نَا أَبُوْ قُدَامَةَ ـ وَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ ـ وَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ ، حَدَّثَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقُ عَنْ عِكْرَمَةَ أَوْ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

''امام صاحب نے اپنے استاد محترم جناب حارث بن عبید کی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔''

(٥٦٠) اسناده ضعيف : سنن ابی داود، كتاب سجود القرآن، باب من لم ير السجود فی المفصل، رقم: ١٤٠٣.

۱۳۶.....بَابُ السُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ

فرض نماز میں آیت سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ کرنے کا بیان

ضِدُّ قَوْلِ بَعْضِ أَهْلِ الْجَهْلِ مِمَّنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا مِمَّنْ زَعَمَ أَنَّ السَّجْدَةَ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ غَيْرُ جَائِزَةٍ

ہمارے عہد کے کچھ جہلا کے دعوے کے خلاف جوعلم کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور کہتے ہیں کہ فرض نماز میں آیت سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔

۵۶۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الشَّهِيْدِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَ أَبُوْ الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ قَالُوْا ، نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ الشَّهِيْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ ، قَالَ وَحَدَّثَنِي بَكْرٌ عَنْ أَبِي.........

عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ ، وَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ . فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ؟ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ . وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ: عَنْ أَبِيْهِ وَزَادَ فِي اٰخِرِ الْخَبَرِ: فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ . وَقَالَ أَبُوْ الْأَشْعَثِ: عَنْ أَبِيْهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ فَسَجَدَ بِهَا فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

"حضرت ابورافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، انہوں نے ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ کی تلاوت کی تو سجدہ کیا۔ میں نے ان سے عرض کی: یہ کیسا سجدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے ابوالقاسم ﷺ کے پیچھے اس سورت میں سجدہ کیا ہے۔ صنعانی نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے: میں ہمیشہ اس سورت میں سجدہ کرتا رہوں گا حتی کہ آپ سے (قیامت والے دن) ملاقات کرلوں۔" ابوالاشعث کہتے ہیں: عن ابیه عن بکر بن عبداللہ ۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے ابوالقاسم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے اس سورت میں سجدہ کیا لہٰذا میں ابوالقاسم ﷺ سے ملاقات کرنے تک مسلسل اس سورت میں سجدہ کرتا رہوں گا۔"

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۵۵۴ کے تحت ملاحظہ کریں۔

(۵۶۱) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب سجود التلاوۃ: ۵۷۸۔ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الجھر فی العشاء: ۷۶۶۔ سنن النسائی: ۹۶۱۔ سنن ابی داود: ۱۴۰۸۔ مسند احمد: ۲/۲۲۹۔

١٣٧..... بَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ

سجدہ تلاوت میں ذکر اور دعا پڑھنے کا بیان

٥٦٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ ، قَالَ لِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ..........

حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَأَيْتُ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّيْ أُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَرَأَيْتُ كَأَنِّيْ قَرَأْتُ سَجْدَةً ، فَسَجَدْتُ فَرَأَيْتُ الشَّجَرَةَ كَأَنَّهَا تَسْجُدُ بِسُجُوْدِيْ ، فَسَمِعْتُهَا ۔ وَهِيَ سَاجِدَةٌ ۔ وَهِيَ تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ عِنْدَكَ بِهَا أَجْرًا ، وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا ، وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا ، وَاقْبَلْهَا مِنِّيْ كَمَا قَبِلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ السَّجْدَةَ ثُمَّ سَجَدَ ، فَسَمِعْتُهُ ۔ وَهُوَ سَاجِدٌ ۔ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا قَالَ الرَّجُلُ عَنْ كَلَامِ الشَّجَرَةِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: میں نے آج رات خواب میں دیکھا گویا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں، میں نے دیکھا گویا کہ میں نے آیتِ سجدہ تلاوت کی ہے تو میں نے سجدہ کیا، میں نے درخت کو دیکھا کہ وہ بھی میرے سجدے کی وجہ سے سجدہ کر رہا ہے۔ میں نے اسے سجدے کی حالت میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ((اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ عِنْدَكَ بِهَا أَجْرًا ، وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا ، وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا ، وَاقْبَلْهَا مِنِّيْ كَمَا قَبِلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ)) ''اے اللہ میرے لیے اپنے پاس اس سجدے کے بدلے اجر وثواب لکھ لے، اسے میرے لیے اپنے پاس ذخیرہ کر لے، اس کے بدلے میرے گناہ معاف فرما، اور مجھ سے اسے قبول فرما جیسے تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول کیا تھا۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے آیت سجدہ تلاوت فرمائی پھر سجدہ کیا، میں نے آپ کو سنا آپ سجدے میں وہی دعا پڑھ رہے تھے جو آدمی نے درخت کی دعا بیان کی تھی۔''

فوائد: ...... یہ دعا چونکہ نبی اکرم ﷺ نے پڑھی ہے لہٰذا اس کا پڑھنا اس وجہ سے مسنون ہے نہ کہ محض درخت کے پڑھنے یا آدمی کے خواب میں سننے کی وجہ سے۔

(٥٦٢) اسناده حسن، سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ما يقول فی سجود القرآن، رقم: ٥٧٩۔ سنن ابن ماجة: ١٠٥٣.

٥٦٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ الْحُلْوَانِيُّ.........

نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ صَلّٰى بِنَا فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ ـ يَعْنِي الْمَسْجِدَ الْحَرَامِ ـ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَكَانَ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ فَيَسْجُدُ فَيُطِيْلُ السُّجُوْدَ ، فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ . فَقَالَ ، قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِيْ جَدُّكَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ ، وَقَالَ: وَاحْطُطْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا، وَلَمْ يَقُلْ: اِقْبَلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ:وَإِنَّمَا كُنْتُ تَرَكْتُ إِمْلَاءَ خَبَرِ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ: سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ ، لِأَنَّ بَيْنَ خَالِدِ الْحَذَّاءِ وَبَيْنَ أَبِي الْعَالِيَةِ رَجُلٌ مُسَمًّى لَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ .

’’جناب محمد بن زید بن خنیس بیان کرتے ہیں کہ حسن بن محمد بن عبیداللہ بن ابی یزید نے ہمیں مسجد حرام میں رمضان المبارک کے مہینے میں نماز پڑھائی۔ وہ آیت سجدہ پڑھتے تو سجدہ کرتے اور طویل سجدہ کرتے، انہیں اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے ابن جریج نے بیان کیا ہے کہ انہیں میرے دادا جناب عبیداللہ بن ابی یزید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے۔ پھر اس جیسی روایت ذکر کی۔ اور کہا: "واحطط عنی بها وزرا" (اے اللہ) اس سجدے کے بدلے میرے گناہ معاف فرما دے‘‘ اور یہ الفاظ روایت نہیں کیے: مجھ سے قبول فرما جیسے تم نے اپنے بندے داود سے قبول فرمایا تھا۔‘‘ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابوالعالیہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت قرآن مجید کے سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے: ((سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)) ’’میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا ہے اور اپنی کمال قدرت وطاقت سے اس کے کان اور آنکھیں بنائی ہیں۔‘‘ کی املاء ترک کر دی تھی کیونکہ حضرت خالد الحذاء اور ابوالعالیہ کے درمیان ایک متعین شخص کا واسطہ ہے جسے عبدالوہاب بن عبدالمجید اور خالد بن عبداللہ واسطی نے ترک کر دیا ہے۔ (اس لیے اس کی سند منقطع ہے۔)

٥٦٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ بُنْدَارٌ ، انَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، أَنَا خَالِدٌ ـ وَهُوَ الْحَذَّاءُ ـ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، نَا خَالِدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ـ عَنْ خَالِدٍ ـ وَهُوَ

(٥٦٣) اسناده حسن، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة، والسنة فيها، باب سجود القرآن: ١٠٥٣ ـ سنن الترمذي: ٥٧٩، ٣٤٢٤.

الْحَذَّاءِ۔ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ..........

عَـنْ عَائِشَةَ: غَيْرَ أَنَّ أَبَا بِشْرٍ لَمْ يَقُلْ: بِاللَّيْلِ وَزَادَ: يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ.

''امام صاحب اپنے استاد گرامی جناب بندار سے حضرت ابوالعالیہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کرتے ہیں۔ حدیث کے راوی جناب ابو بشر نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: '' رات کے وقت اور ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے کہ: آپ یہ دعا تین بار پڑھتے تھے۔''

٥٦٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا..........

يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَـنْ عَـائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: مِثْلَ حَدِيْثِ بُـنْـدَارٍ، غَيْـرَ أَنَّـهُ قَالَ: يَقُوْلُ فِي السَّجْدَةِ مِـرَاراً. قَـالَ أَبُـوْ بَـكْرٍ: وَإِنَّمَا أَمْلَيْتُ هٰذَا الْـخَبَرَ وَبَيَّنْتُ عِلَّتَهُ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ بَعْضُ طُلَّابِ الْعِلْمِ بِرِوَايَةِ الثَّقَفِيِّ وَ خَـالِـدِ بْـنِ عَبْـدِ اللّٰـهِ فَيَتَوَهَّمُ أَنَّ رِوَايَةَ عَبْـدِالْـوَهَّـابِ وَ خَـالِـدِ بْـنِ عَبْـدِاللّٰـهِ صَحِيْحَةٌ.

''امام صاحب اپنے استاد محترم جناب یعقوب بن ابراہیم دورقی کی سند سے جناب ابو العالیہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا بندار کی روایت جیسی روایت بیان کرتے ہیں، فرق یہ ہے کہ اس روایت میں امام صاحب یہ الفاظ بیان کرتے ہیں: آپ یہ دعا سجدے میں کئی بار پڑھتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ روایت (جس میں خالد حذاء اور ابولعالیہ کے درمیان ایک شخص کا واسطہ موجود ہے) اس وقت بیان کر دی ہے، اس ڈر سے کہ بعض طالب علم جناب ثقفی اور خالد بن عبداللہ کی روایت سے غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائیں اور وہ عبدالوہاب اور خالد بن عبداللہ کی روایت کو صحیح سمجھنے لگیں (حالانکہ وہ منقطع ہے۔)''

فوائد:......سجدہ تلاوت کی یہ دعا ((سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)) صحیح سند سے ثابت ہے۔(مسند احمد: ٦/ ٣٠، ترمذی: ٥٨٠، نسائی: ١١٢٩) علامہ البانی رحمہ اللہ اور شعیب ارنووط نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔لہٰذا سجدہ تلاوت میں مذکورہ دعا کا اہتمام مشروع ہے۔

(٥٦٤) اسناده صحيح، سنن الترمذى، كتاب الجمعة عن رسول الله ﷺ، باب ما يقول فى سجود القرآن: ٥٨٠، ٣٤٢٥۔ سنن النسائى: ١١١٧۔ سنن ابى داؤد: ١٤١٤۔ مسند احمد: ٦/ ٣٠.

(٥٦٥) اسناده صحيح، سنن الترمذى، كتاب الجمعة، عن رسول الله ﷺ، باب مايقول فى سجود القرآن: ٥٨٠۔ سنن النسائى: ١١٢٩۔ سنن ابى داود: ١٤١٤۔ مسند احمد: ٦/٢١٧.

۱۳۸ ....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ السُّجُودَ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فَضِيلَةٌ لَا فَرِيضَةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ آیت سجدہ، تلاوت کرنے کے بعد سجدہ کرنا فضیلت کا حامل ہے فرض نہیں ہے

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ وَسَجَدَ الْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَالْمُشْرِكُونَ جَمِيعًا، إِلَّا الرَّجُلَيْنِ الَّذَيْنِ أَرَادَا الشُّهْرَةَ. وَقَدْ قَرَأَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ وَلَمْ يَأْمُرْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلَوْ كَانَ السُّجُودُ فَرِيضَةً لَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِهَا، وَلَوْ لَمْ تَكُنْ فِي النَّجْمِ سَجْدَةٌ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ النَّاسِ لِعِلَّةِ هٰذَا الْخَبَرِ الَّذِي سَنَذْكُرُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَمَا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْمِ

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی سجدہ کیا اور شہرت کے طلب گار دو افراد کے سوا تمام مشرکین نے بھی سجدہ کیا۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سورۃ نجم نبی کریم ﷺ کے پاس پڑھی اور سجدہ نہ کیا اور نبی کریم ﷺ نے انہیں سجدہ کرنے کا حکم نہ دیا۔ اگر سجدہ تلاوت فرض ہوتا تو آپ انہیں سجدہ کرنے کا حکم دیتے۔ اور اگر سورہ النجم میں سجدہ نہ ہوتا، جیسا کہ بعض لوگوں کو اس حدیث کی علت کی بنا پر جسے ہم عنقریب بیان کریں گے، ان شاء اللہ، وہم ہوا ہے، تو نبی اکرم ﷺ سورہ النجم میں سجدہ نہ کرتے۔

٥٦٦- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ........

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: عَرَضْتُ النَّجْمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْجُدْ مِنَّا أَحَدٌ. قَالَ أَبُو صَخْرٍ: وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَلَمْ يَسْجُدَا.

”حضرت خارجہ بن زید بن ثابت اپنے والد بزرگوار سے بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو سورہ النجم پڑھ کر سنائی تو ہم میں سے کسی نے سجدہ نہ کیا۔ جناب ابوصخر فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز اور ابوبکر بن حزم رحمہ اللہ کے پیچھے نماز پڑھی تو ان دونوں نے بھی سجدہ تلاوت نہ کیا۔“

٥٦٧- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ - قَالَ........

(٥٦٦) صحيح البخاري، كتاب سجود القرآن، باب من قرأ السجدة ولم يسجد: ١٠٧٢،٧٣- مسلم: ٥٧٧- سنن الترمذي: ٥٨٠- سنن ابي داود: ١٤٠٥- ان سب میں ((فلم يسجد منا احد)) کی جگہ ((فلم يسجد فيها)) کے الفاظ ہیں۔

(٥٦٧) صحيح البخاري، كتاب سجود القرآن، باب من رای ان الله عزوجل لم يوجب السجود: ١٠٧٧.

أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَكَانَ رَبِيْعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مِمَّنْ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - وَقَالَ رَبِيْعَةُ: قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ سُوْرَةَ النَّحْلِ حَتَّى إِذَا أَتَى السَّجْدَةَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا نَمُرُّ بِالسُّجُوْدِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ وَأَحْسَنَ. وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ. وَلَمْ يَسْجُدْ.

"جناب ابوبکر بن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ربیعہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے والے بہترین لوگوں میں سے ہیں۔ حضرت ربیعہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعۃ المبارک کے روز منبر پر سورہ نحل کی تلاوت کی یہاں تک کہ جب سجدہ کی آیت پر پہنچے تو فرمایا: اے لوگو! ہم آیت سجدہ کے پاس سے گزر رہے ہیں تو جس شخص نے سجدہ کیا تو اس نے درست اور اچھا کام کیا۔ اور جس نے سجدہ نہ کیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور آپ نے سجدہ نہ کیا۔"

۱۳۹ ..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى الْمُنْصِتِ السَّامِعِ قِرَاءَةَ السَّجْدَةِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ السُّجُوْدُ إِذَا لَمْ يَسْجُدِ الْقَارِئُ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ السَّجْدَةَ عَلَى مَنِ اسْتَمَعَ لَهَا وَأَنْصَتَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب آیت سجدہ پر قاری قرآن سجدہ نہ کرے تو خاموشی سے سننے والے کے لیے سجدہ تلاوت کرنا واجب نہیں ہے، اس شخص کے قول کے برخلاف جو گمان کرتا ہے کہ آیت سجدہ کی تلاوت غور سے اور خاموشی کے ساتھ سننے والے شخص پر سجدہ تلاوت واجب ہے

٥٦٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ ذِئْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مَرَّةً، حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَرَوٰى أَبُو صَخْرٍ هٰذَا الْخَبَرَ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ وَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ جَمِيْعاً. حَدَّثَنَا بِهِمَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّيْ عَنْ

"حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ النجم کی تلاوت کر کے سنائی تو آپ نے سجدہ تلاوت نہ کیا۔" امام صاحب اسی روایت ابوصخر سے دو مختلف سندوں سے بیان کرتے ہیں کہ جناب عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: بے شک انہوں نے رسول

(٥٦٨) صحيح البخاري، كتاب سجود القرآن، باب من قرأ السجدة ولم يسجد: ١٠٧٢، ١٠٧٣ـ سنن الترمذي: ٥٧٨ـ سنن ابي داود: ١٤٠٤ـ مسند احمد: ٥/١٨٣، ١٨٦ـ وصحيح مسلم: ٩٠٣.

أَبِي صَخْرٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ مُنْفَرِدَيْنِ . وَ رَوَاهُ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَ زَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى﴾ فَلَمْ يَسْجُدْ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفٍ .

اللہ ﷺ کو (والنجم اذا هوى) پڑھ کر سنائی تو آپ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔“

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ سجدہ تلاوت واجب نہیں، بلکہ مستحب فعل ہے اور قاری وسامع کا سجدہ تلاوت ترک کرنا گناہ نہیں ہے البتہ سجدہ کی آیت تلاوت کرنے کی صورت میں سجدہ کرنا اولیٰ افضل ہے۔

۱۴۰ ..... بَابُ الْجَهْرِ بِآمِيْنَ عِنْدَ انْقِضَاءِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي يَجْهَرُ الْإِمَامُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ

جن نمازوں میں امام جہری قراءت کرتا ہے اُن میں سورہ فاتحہ کے اختتام پر بلند آواز سے آمین کہنے کا بیان

٥٦٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ۔ وَهٰذَا حَدِيْثُ الْمَخْزُوْمِيِّ ۔ نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ مَرَّةً: ، قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب قاری آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ لہٰذا جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔“

٥٧٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، أَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي بْنَ

(٥٦٩) صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب التامين: ٦٤٠٢ـ صحيح مسلم، رقم: ٤١٠ـ سنن ترمذي: ٢٥٠ـ سنن النسائي: ٩٢٥ـ سنن ابن ماجه: ٨٥١ـ مسند احمد: ٢/٢٣٨ـ موطا: ١٨٠.

مُحَمَّدِ الدَّرَاوَرْدِيَّ - عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا مَا بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ الْإِمَامَ يَجْهَرُ بِآمِيْنَ إِذْ مَعْلُوْمٌ عِنْدَ مَنْ يَفْهَمُ الْعِلْمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْمُرُ الْمَأْمُوْمَ أَنْ يَقُوْلَ آمِيْنَ عِنْدَ تَأْمِيْنِ الْإِمَامِ إِلَّا وَالْمَأْمُوْمُ يَعْلَمُ أَنَّ الْإِمَامَ يَقُوْلُهُ، وَلَوْ كَانَ الْإِمَامُ يُسِرُّ آمِيْنَ لَا يَجْهَرُ بِهِ، لَمْ يَعْلَمِ الْمَأْمُوْمُ أَنَّ إِمَامَهُ قَالَ آمِيْنَ أَوْ لَمْ يَقُلْهُ. وَمُحَالٌ أَنْ يُقَالَ لِلرَّجُلِ إِذَا قَالَ فُلَانٌ كَذَا فَقُلْ مِثْلَ مَقَالَتِهِ وَأَنْتَ لَا تَسْمَعُ مَقَالَتَهُ، هٰذَا عَيْنُ الْمُحَالِ، وَمَا لَا يَتَوَهَّمُهُ عَالِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَأْمُرُ الْمَأْمُوْمَ أَنْ يَقُوْلَ آمِيْنَ إِذَا قَالَهُ إِمَامُهُ وَهُوَ لَا يَسْمَعُ تَأْمِيْنَ إِمَامِهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ، فَاسْمَعِ الْخَبَرَ الْمُصَرِّحَ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُ أَنَّ الْإِمَامَ يَجْهَرُ بِآمِيْنَ عِنْدَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو تو جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہو گیا تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک ”جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔“ میں اس بات کی دلیل ہے اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام بلند آواز سے آمین کہے گا، کیونکہ علم کو سمجھنے والا شخص بخوبی جانتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدی کو امام کی آمین کے وقت آمین کہنے کا حکم اسی وقت دیا ہے جب وہ اپنے امام کو آمین کہتے ہوئے سنے گا۔ اور اگر امام آہستہ آواز سے آمین کہے اور اسے بلند آواز سے نہ کہے تو مقتدی کو پتہ نہیں چلے گا کہ اس کے امام نے آمین کہی ہے یا نہیں اور یہ بات محال و ناممکن ہے کہ کسی شخص سے کہا جائے کہ فلاں شخص جب ایسے کہے تو تم بھی ویسے ہی کہنا حالانکہ تم اس کے قول کو سن نہ سکو۔ یہ تو بالکل ہی ناممکن اور محال بات ہے۔ ایسی محال بات کسی عالم شخص کے وہم میں بھی نہیں آ سکتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی کو حکم دیں کہ وہ اپنے امام کی آمین کے وقت آمین کہے حالانکہ وہ اپنے امام کی آمین کو سنتا ہی نہ ہو۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لیجیے اب وہ صریح اور واضح حدیث سنیے جو ہماری بات کے صحیح ہونے کی دلیل ہے کہ امام سورہ فاتحہ کی قراءت کرنے کے بعد بلند آواز سے آمین کہے گا۔“

۵۷۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ - وَهُوَ ابْنُ

(۵۷۰) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب جهر الامام بالتامین: ۷۸۰۔ صحیح مسلم: ۴۱۰۔ سنن ترمذی: ۲۵۰۔ سنن النسائی: ۹۲۵۔ مسند احمد: ۲/ ۲۷۸۔ موطا: ۱۸۰۔

الْعَلاءِ الزُّبَيْدِيُّ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ سَعِيْدٌ..........

عَـنْ أَبِـي هُـرَيْـرَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ أُمِّ الْقُرْاٰنِ رَفَعَ صَوْتَهُ قَالَ اٰمِيْنَ .

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ام القرآن کی قراءت سے فارغ ہوتے تو اپنی بلند آواز سے آمین کہتے۔"

۵۷۲۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُوْ سَعِيْدِ الْجُعْفِيُّ ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ ـ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ـ عَنْ نَافِعٍ..........

عَـنِ ابْـنِ عُـمَرَ كَانَ إِذَا كَانَ مَعَ الْإِمَامِ يَقْرَأُ بِـأُمِّ الْـقُـرْاٰنِ فَـأَمَّـنَ الـنَّـاسُ أَمَّنَ ابْنُ عُمَرَ وَرَاٰى تِلْكَ السُّنَّةَ .

"جناب نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ ہوتے اور وہ ام القرآن پڑھتا تو لوگ آمین کہتے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی آمین کہتے اور وہ اسے سنت سمجھتے تھے۔"

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سورۂ فاتحہ کے اختتام پر، امام و ماموم اور منفرد کا آمین کہنا مستحب فعل ہے۔ نیز امام و ماموم ایک ساتھ آمین کہیں۔ ان کی آمین میں تقدیم و تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ آپ کا فرمان ہے کہ "جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو اور جس روایت میں اِذَا اَمَّنَ فَـاَمِنُّوْا کے الفاظ ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ جب امام آمین کہنے کا ارادہ کرے تو تم آمین کہو۔ (یوں امام و ماموم کی تامین میں موافقت پیدا ہوگی۔)

۲۔ امام و منفرد کا اونچی آواز سے آمین کہنا مسنون ہے۔ اسی طرح راجح مذہب کے مطابق مقتدی بھی اونچی آواز سے آمین کہے گا۔ اور امت کا اس مسئلہ پر اجماع ہے، منفرد اور امام و ماموم سری نماز میں آمین کہیں گے اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ جہری نماز میں بھی آمین کہنا مشروع ہے۔ لیکن امام مالک کا مذہب ہے کہ جہری نماز میں امام آمین نہ کہے اور ابوحنیفہ، اہل کوفہ اور ایک روایت کے مطابق مالک کا موقف ہے کہ بلند آواز سے آمین نہ کہی جائے۔

(شرح النووی: ٤/ ١٢٩)

۳۔ احادیث الباب سورۂ فاتحہ کے آخر پر آمین کہنے کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہیں۔ حافظ ابن حجر بیان کرتے ہیں، جمہور علماء کے نزدیک آمین کہنے کا حکم سری ہے استحباب وندب پر محمول ہے اور ابن بزیزہ نے بعض علماء سے نقل کیا

---

(٥٧١) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ١٨٠٦ـ والبيهقي: ٢/ ٥٨ـ والحاكم: ١/ ٢٢٣ـ وصححه على شرط الشيخين و وافقه الذهبي، الصحيحة: ٤٦٤ـ الدار قطني: ١/ ٣٣٥.

(٥٧٢) اسناده صحيح، بيهقي: ٢/ ٥٩.

ہے کہ بظاہر اس حکم کی تعمیل میں مقتدی پر آمین کہنا واجب ہے اور اہل ظاہر نے ہر نماز پر آمین کہنا واجب قرار دیا ہے، لیکن احادیث کے ظاہری الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ آمین کہنا صرف مقتدیوں پر واجب ہے وہ بھی مقید کہ امام آمین کہے تو مقتدیوں پر آمین کہنا واجب ہوگا اور امام اور منفرد شخص کے لیے آمین کہنا محض مندوب ہے۔

(نیل الاوطار: ۲/ ۲۳۰۔ ۲۳۱)

۵۷۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ، إِنْ كَانَ حَفِظَ اِتِّصَالَ الْإِسْنَادِ ، حَدَّثَنَا بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ..........

عَنْ بِلَالٍ: أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبِقْنِي بِآمِيْنَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰكَذَا أَمْلٰى عَلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ أَصْلِهِ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ بِلَالٍ . وَالرُّوَاةُ إِنَّمَا يَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

"حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: آپ مجھ پر آمین (کہنے) میں سبقت نہ لیجائیں امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب محمد بن حسان نے یہ حدیث ہمیں اسی طرح املاء کروائی ہے کہ یہ روایت امام سفیان ثوری اپنے استاد عاصم سے اور وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جبکہ دیگر رواۃ اس سند میں جناب عاصم کے استاد ابوعثمان کا اضافہ کرتے ہیں (اور وہ کہتے ہیں کہ) ان بلالا قال للنبی ﷺ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی۔"

۱۴۱ .....بَابُ ذِكْرِ حَسَدِ الْيَهُوْدِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى التَّأْمِيْنِ أَن يَّكُوْنَ زَجْرَ بَعْضِ الْجُهَّالِ الْأَئِمَّةَ وَالْمَأْمُوْمِيْنَ عَنِ التَّأْمِيْنِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ شُعْبَةٌ مِنْ فِعْلِ الْيَهُوْدِ وَحَسَدٌ مِّنْهُمْ لِمُتَّبِعِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مؤمنوں کے آمین کہنے پر یہودیوں کے حسد کرنے کا بیان، امام کی قراءت کے بعد بعض جاہل ائمہ اور مقتدیوں کا آمین کہنے سے روکنا یہودیوں کے طرز عمل کا حصہ اور نبی اکرم ﷺ کے پیروکاروں کے بارے میں ان کے حسد کی نشانی ہے۔

۵۷۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، نَا خَالِدٌ ۔يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ۔ عَنْ سُهَيْلٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ صَالِحٍ ۔ عَنْ أَبِيْهِ..........

(۵۷۳) اسناده ضعيف: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب التامين وراء الامام: ۹۳۷۔ مسند احمد: ۶/۱۲، ۱۵۔

(۵۷۴) صحيح مسلم، كتاب السلام، باب النهى عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام و كيف يرد عليهم: ۲۱۶۵۔ صحيح بخارى: ۶۰۲۶۔ سنن ترمذی: ۲۷۰۱۔ مسند احمد: ۶/۱۳۴، ۱۳۵۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ الْيَهُوْدُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: وَعَلَيْكَ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ. فَعَلِمْتُ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ ﷺ لِذٰلِكَ فَسَكَتُّ. ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ، فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ. فَقَالَ: عَلَيْكَ. فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ ، فَعَلِمْتُ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ ﷺ لِذٰلِكَ. ثُمَّ دَخَلَ الثَّالِثُ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ. فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قُلْتُ: وَعَلَيْكَ السَّامُ وَغَضَبُ اللّٰهِ وَلَعْنَتُهُ ، إِخْوَانُ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ. أَتُحَيُّوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَا لَمْ يُحَيِّهِ اللّٰهُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ. قَالُوْا قَوْلًا فَرَدَدْنَا عَلَيْهِمْ. إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ حُسَّدٌ وَهُمْ لَا يَحْسُدُوْنَا عَلَى شَيْءٍ كَمَا يَحْسُدُوْنَا عَلَى السَّلَامِ وَعَلَى اٰمِيْنَ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ خَبَرُ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک یہودی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے کہا: ”السام علیك یا محمد“ اے محمد تم پر موت (نازل) ہو۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا: اورتم پر بھی ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے بات کرنے کا ارادہ کیا مگر نبی اکرم ﷺ کی ناپسندیدگی معلوم ہونے پر خاموش رہی۔ پھر ایک اور یہودی آپ کے پاس آیا تو اس نے بھی کہا: آپ پر موت طاری ہو۔ آپ نے جواباً فرمایا: تم پر ہی ہو۔ میں نے گفتگو کرنے کا ارادہ کیا لیکن میں جان گئی کہ آپ اسے برا سمجھتے ہیں (لہٰذا میں خاموش رہی) پھر تیسرا (یہودی) داخل ہوا تو اس نے کہا: آپ پر موت (نازل) ہو۔ اس بار مجھ سے رہا نہ جاسکا یہاں تک کہ میں نے کہا: تجھ ہی پر موت نازل ہو، تجھ پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت نازل ہو، اے بندروں اور خنزیروں کے بھائیو! تم رسول اللہ ﷺ کو ایسے الفاظ کے ساتھ سلام کرتے ہوئے جن الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام نہیں کیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فحش گوئی اور بے حیائی کو پسند نہیں فرماتے، انہوں نے جیسے ہمیں سلام کیا، ویسے ہی ہم نے انہیں جواب دے دیا تھا۔ بلاشبہ یہودی بہت زیادہ حسد کرنے والی قوم ہے اور وہ ہم پر کسی چیز میں اتنا حسد نہیں کرتے جتنا وہ ہمارے سلام اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس قصے کے متعلق ابن ابی ملیکہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ”کتاب الکبیر“ میں بیان کر دی ہے۔“

فوائد:...... یہ حدیث واضح نص ہے کہ امام و ماموم بلند آواز سے آمین کہیں کیونکہ اگر عہد رسالت میں آمین آہستہ آواز سے کہنا معمول ہوتا تو یہود کو اس عمل سے چڑنے کی کیا ضرورت تھی، لہٰذا یہ اٹل حقیقت ہے کہ عہد رسالت

میں امام اور مقتدی سبھی بلند آواز سے آمین کہتے تھے۔

۱۴۲ .....بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الإِمَامَ إِذَا جَهِلَ فَلَمْ يَقُلْ اٰمِيْنَ أَوْ نَسِيَهُ كَانَ عَلَى الْمَأْمُوْمِ إِذَا سَمِعَهُ يَقُوْلُ وَلَا الضَّالِّيْنَ عِنْدَ خَتْمِهِ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَنْ يَّقُوْلَ اٰمِيْنَ. إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ الْمَأْمُوْمَ أَنْ يَّقُوْلَ: اٰمِيْنَ ، إِذَا قَالَ إِمَامُهُ وَلَا الضَّالِّيْنَ كَمَا أَمَرَهُ أَنْ يَّقُوْلَ اٰمِيْنَ إِذَا قَالَهُ إِمَامُهُ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب امام لاعلمی یا بھول جانے کی وجہ سے آمین نہ کہے تو مقتدی کے لیے ضروری ہے کہ جب وہ سورہ فاتحہ کی قراءت کے اختتام پر امام کو (ولا الضالین) کہتے ہوئے سنے تو آمین کہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مقتدی کو آمین کہنے کا حکم دیا ہے جب اس کا امام (ولا الضالين) پڑھے جیسا کہ آپ نے مقتدی کو امام کے آمین کہنے کے وقت آمین کہنے کا حکم دیا ہے۔

٥٧٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ الطَّاهِرِ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ۔وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ۔ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: اٰمِيْنَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ: اٰمِيْنَ . وَالْإِمَامُ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ . فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. هٰذَا حَدِيْثُ الصَّنْعَانِيِّ .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ پڑھے تو، تم آمین کہو، بلاشبہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے، تو جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ یہ صنعانی کی حدیث ہے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل کہ اگر امام عمداً یا بلاعمد آمین نہ کہے، تب بھی مقتدی آمین کہیں گے۔ کیونکہ اس روایت میں حکم ہے کہ جب امام ولا الضالین کہے تو مقتدی آمین کہیں، یہاں امام کی آمین سے مقتدی کی آمین مشروط نہیں ہے۔

۱۴۳ .....بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَكْبِيْرِهِ فِي الصَّلَاةِ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ.

اس حدیث کا بیان جو نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نماز میں ہر اٹھتے اور جھکتے وقت ”اللہ اکبر“ کہتے تھے، اس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے

(٥٧٥) اسناده صحيح، سنن النسائی، کتاب الافتتاح، باب جهر الامام بآمين: ۹۲۷۔ یہ روایت کچھ الفاظ کے تغیر وتبدل کے ساتھ صحیح بخاری ۷۸۰، ٦٤٠٢ اور صحیح مسلم ۴۱۰۔ ابن ماجه: ۲۵۱۔ احمد: ۲/ ۲۳۳ میں بھی موجود ہے۔

٥٧٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، أَنَا رَوْحُ بْنُ جُرَيْجٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَيْضًا الزَّعْفَرَانِيُّ ، نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَيَّانَ عَنْ عَمِّهِ ....

وَاسِعِ بْنِ حَيَّانَ: أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ . وَقَالَ ابْنُ مُنِيْعٍ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ ، وَزَادَ ثُمَّ يَقُوْلُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَمِيْنِهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَسَارِهِ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: اخْتَلَفَ أَصْحَابُ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ ، فَقَالَ: إِنَّهُ سَأَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ ، خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

”جناب واسع بن حیان سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: جب بھی آپ اٹھتے اور جھکتے ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہتے تھے۔“ اور یہ اضافہ بیان کیا ہے: پھر آپ اپنی دائیں جانب ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ“ کہتے اور اپنی بائیں جانب بھی ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ“ فرماتے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب عمرو بن یحییٰ کے شاگردوں نے اس سند میں اختلاف کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: کہ انہوں نے عبداللہ بن زید بن عاصم سے سوال کیا میں نے اس کو کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔

٥٧٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ......

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: إِنِّيْ رَأَيْتُ رَجُلًا يُصَلِّيْ ، يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ ، فَقَالَ: أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا أُمَّ لَكَ؟ .

”حضرت عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو مقام ابراہیم کے پاس (نماز میں) ہر اٹھتے اور جھکتے وقت تکبیر کہتے ہوئے دیکھا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے وہ ہر اٹھتے اور جھکتے وقت ”اللّٰهُ أَكْبَرُ“ کہتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تیری ماں مر جائے کیا یہ رسول اللہ ﷺ

(٥٧٦) اسناده صحيح، سنن النسائى، كتاب السهو، باب كيف السلام على اليمين: ١٣٢٠، ١٣٢١ـ مسند احمد: ٢/٥.

(٥٧٧) صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب اتمام التكبير فى السجود: ٧٨٦.

کی نماز نہیں ہے؟"

۱۴۴...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا كَانَ يُكَبِّرُ فِي بَعْضِ الرَّفْعِ، لَا فِي كُلِّهَا، لَمْ يُكَبِّرِ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ رَفْعِهِ رَأْسَهُ عَنِ الرُّكُوْعِ وَإِنَّمَا كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ خَلَا عِنْدَ رَفْعِهِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جو الفاظ میں نے ذکر کیے ہیں، یہ عام ہیں، ان سے مراد خاص ہے، نبی اکرم ﷺ ہر مرتبہ اٹھتے وقت اللہ اکبر نہیں کہتے تھے بلکہ بعض دفعہ کہتے تھے، آپ رکوع سے سر اٹھاتے وقت "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے تھے بلکہ آپ رکوع سے سر اٹھانے کے سوا ہر مرتبہ اٹھتے وقت "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہیں۔

۵۷۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ......... أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ، ثُمَّ يَقُوْلُ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ، يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِي سَاجِدًا ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا ، وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوْسِ . ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے: پھر جب رکوع کرتے تو "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے، پھر جب رکوع سے اپنی کمر سیدھی کرتے تو "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" (جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی ہے اللہ نے اس کی آواز سن لی ہے۔) کہتے اور پھر کھڑے کھڑے فرماتے: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پھر جب سجدے کے لیے جھکتے تو "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے، پھر جب سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے، پھر جب (دوسرا) سجدہ کرتے تو "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے۔ پھر جب اپنا سر اٹھاتے تو "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے۔ پھر آپ نماز مکمل کرنے تک پوری نماز میں اسی طرح کرتے۔ اور جب آپ دو رکعت کے بعد تشہد سے اٹھتے تو "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے۔ پھر حضرت

(۵۷۸) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب اثبات التکبیر فی کل خفض ورفع فی الصلاۃ ۳۹۲۔ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب التکبیر اذا قام من السجود: ۷۸۹،۷۸۷۔ سنن النسائی: ۱۰۲۳۔ ابو داؤد: ۸۳۶۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ نماز ادا کرنے والا ہوں۔"

٥٧٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ............

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُصَلِّي بِنَا ، فَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ، وَحِينَ يَرْكَعُ ، وَإِذَا أَرَادَ أَن يَسْجُدَ ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ مِنَ الرُّكُوعِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ مِنَ السُّجُودِ ، وَإِذَا جَلَسَ ، وَإِذَا أَرَادَ أَن يَقُومَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ ، وَيُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ . فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شِبْهًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي صَلَاتَهُ - مَا زَالَتْ هٰذِهِ صَلَاتُهُ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا .

"جناب ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے، وہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے، اور جب رکوع کو جاتے، اور جب رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے۔ اور جب پہلا سجدہ کرنے کے بعد سر اٹھاتے تو (دوسرا) سجدہ کے لیے اللہ اکبر کہتے اور جب (دوسرے سجدے کے بعد) بیٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔ اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے، وہ اسی طرح دوسری دو رکعتوں میں بھی تکبیر کہتے، پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بے شک میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے قریب نماز ادا کرنے والا ہوں۔ اس دنیا سے رخصت ہونے تک آپ کی نماز اسی طرح تھی۔"

٥٨٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، نَا أَبُو عَامِرٍ ، اَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ............

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ: اشْتَكٰى أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ غَابَ فَصَلّٰى بِنَا أَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيُّ ،

"جناب سعید بن الحارث بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، یا کسی سفر پر چلے گئے تو ہمیں حضرت ابوسعید خدری

(٥٧٩) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب یهوی بالتکبیر حین یسجد: ٧٨٥،٨٠٣۔ مسند احمد: ٢/٢٧٠۔ ومسلم: ٣٩٢.

(٥٨٠) اسناده صحیح، مسند احمد بن حنبل: ٣/١٨۔ الحاكم: ١/٢٢٣۔ وصححه و وافقه الذهبی، والبیهقی فی الكبری: ٢/١٨۔ من طریق لیکن اس کی اصل اختصار کے ساتھ صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب یکبر وینهض من السجدتین: ٨٢٥ میں ہے۔

فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِيْنَ افْتَتَحَ ، وَحِيْنَ رَكَعَ ، وَحِيْنَ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ ، وَحِيْنَ سَجَدَ ، وَحِيْنَ رَفَعَ ، وَحِيْنَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ ، حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ عَلٰى ذٰلِكَ . فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ صَلَاتِكَ . فَخَرَجَ ، فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا أُبَالِي اخْتَلَفَتْ صَلَاتُكُمْ أَوْ لَمْ تَخْتَلِفْ ، هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ وَحِيْنَ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، إِنَّمَا أَرَادَ حِيْنَ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَأَرَادَ الْإِهْوَاءَ لِلسُّجُوْدِ كَبَّرَ ، لَا أَنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ كَبَّرَ وَكَذٰلِكَ أَرَادَ فِيْ خَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حِيْنَ ذَكَرَ صَلَاتَهُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ: وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ كَبَّرَ ، إِنَّمَا نَهَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَأَرَادَ الْإِهْوَاءَ إِلَى السُّجُوْدِ كَبَّرَ .

خدری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، انہوں نے جب نماز شروع کی تو بلند آواز سے ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہا۔ اور جب آپ رکوع کو گئے تو ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہا، اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا تو تکبیر کہی (یعنی سجدے کو جاتے وقت) سجدوں کو جاتے اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت بھی اللہ اکبر کہا، اور جب (دوسرے سجدے کے بعد سر) اٹھایا تو ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہا، اور جب دو رکعت کے بعد (تشہد بیٹھنے کے بعد) کھڑے ہوئے تو ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہا، حتی کہ انہوں نے وہ نماز اسی طرح مکمل کی۔ ان سے عرض کی گئی: لوگ آپ کی نماز کے متعلق اختلاف کر رہے ہیں۔ وہ باہر تشریف لائے اور منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! اللہ کی قسم! مجھے اس بات کی قطعاً پروا نہیں ہے کہ تمہاری نماز (میری نماز سے) مختلف ہے یا مختلف نہیں ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کا یہ کہنا کہ جب آپ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے تھے تو ان کی مراد یہ ہے کہ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے اور سجدے کے لیے جھکنے کا ارادہ کرتے تو ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے تھے (بلکہ اس وقت تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ہی کہتے تھے)۔ اسی طرح حضرت عمران بن حصین کی روایت میں جب انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب کے پیچھے اپنی نماز کا تذکرہ کیا تو فرمایا: ''جب انہوں نے رکوع سے سر اٹھایا تو ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہا: ان کی مراد یہ ہے کہ جب انہوں نے رکوع سے سر اٹھایا اور سجدے کے لیے جھکنے کا ارادہ فرمایا تو ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہا۔''

٥٨١ـ وَالدَّلِيلُ عَلَى صِحَةِ مَا تَأَوَّلْتُ أَنَّ هَارُوْنَ بْنَ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيَّ ، حَدَّثَنَا ، قَالَ ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ خَالِدٍ ـ يَعْنِي الْحَذَّاءَ ـ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ فَكَانَ يُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: صَلَّى بِنَا هٰذَا مِثْلَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَفِيْ هٰذَا الْخَبَرِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ كَبَّرَ ، إِنَّمَا أَرَادَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَأَرَادَ السُّجُوْدَ كَبَّرَ ، عَلَى مَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِي سَاجِدًا. وَكَذٰلِكَ خَبَرُ أَبِيْ عَامِرٍ عَنْ فُلَيْحٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، ذَكَرَ التَّكْبِيْرَ حِيْنَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ أَيْ أَنَّهُ يُكَبِّرُ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ ، ذَكَرَ تَكْبِيْرَ أُخْرٰى عِنْدَ الْإِهْوَاءِ إِلَى السُّجُوْدِ ، فَلَمَّا ذَكَرَ التَّكْبِيْرَةَ عِنْدَ رَفْعِ

"میں نے جو وضاحت کی ہے اس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ روایت ہے جسے ہمارے استاد محترم جناب ہارون بن اسحاق نے روایت کیا ہے کہ جناب مطرف بن عبداللہ بن شخیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ جب سجدہ کرتے اور جب اپنا سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے تھے۔ پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمران بن حصین نے مجھے فرمایا: "انہوں نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھائی ہے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ الفاظ جو حماد بن زید نے غیلان بن جریر سے اس حدیث میں بیان کیے ہیں کہ: "جب آپ رکوع سے اٹھتے تو "اللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے" اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ رکوع سے اٹھتے اور سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو "اللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے جیسا کہ امام زہری رحمہ اللہ نے ابوبکر عبدالرحمان بن الحارث بن ہشام سے روایت کیا ہے پھر آپ جب رکوع سے اپنی کمر سیدھی کرتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے پھر آپ کھڑے کھڑے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھتے پھر جب سجدے کے لیے جھکتے تو "اللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے۔" اسی طرح جناب ابوعامر کی روایت میں ہے جسے وہ فلیح سے اور وہ سعید بن الحارث سے اور وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے اس روایت میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے وقت تکبیر کہنے کا تذکرہ کیا کہ وہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے تھے۔ اور سجدے کے لیے جھکتے وقت ایک مرتبہ پھر تکبیر کہنے کا تذکرہ کیا ہے۔ پھر جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنے کا ذکر کیا جو کہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کی

الرَّأْسِ مِنَ السُّجُوْدِ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ حِيْنَ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ بَانَ وَثَبَتَ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ التَّكْبِيْرَ حِيْنَ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ إِذَا أَرَادَ الْإِهْوَاءَ إِلَى السُّجُوْدِ، وَكَذٰلِكَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ. قَالَ: وَحِيْنَ يَرْكَعُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ بَعْدَمَا يَرْفَعُ مِنَ الرُّكُوْعِ، فَفِي هٰذَا مَا بَانَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَأَرَادَ السُّجُوْدَ. لَا أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَوْ أَبَحْنَا لِلْمُصَلِّيْ أَنْ يُكَبِّرَ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يُكَبِّرَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ يُكَبِّرُ عِنْدَ الْإِهْوَاءِ إِلَى السُّجُوْدِ لَكَانَ عَدَدُ التَّكْبِيْرِ فِيْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ سِتَّةً وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً. لَا اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً وَفِيْ خَبَرِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ عَدَدَ التَّكْبِيْرِ فِيْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً لَا أَكْثَرَ مِنْهَا.

تکبیر کے بعد ہے تو اس سے ثابت ہو گیا کہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے وقت تکبیر کہنے سے ان کی مراد سجدے کے لیے جھکتے وقت تکبیر کہنا ہے۔ اسی طرح جناب ابوسلمہ کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت میں ہے، فرمایا: اور جب رکوع کرتے، اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد جب سجدہ کرنے کا ارادہ کرتے تو "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے۔" اس روایت نے بھی یہ بیان کر دیا ہے کہ آپ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے۔ اور اگر ہم نمازی کے لیے ہر جھکنے اور اٹھتے وقت تکبیر کہنا جائز قرار دے دیں تو نمازی کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہے اور پھر سجدے کو جاتے ہوئے بھی تکبیر کہے۔ اس طرح چار رکعات میں کل چھبیس تکبیریں ہوں گی نہ کہ بائیس تکبیریں حالانکہ عکرمہ کی حضرت ابن عباس سے روایت میں یہ بات بالکل واضح اور ثابت ہے کہ چار رکعات میں کل بائیس تکبیریں ہیں، اس سے زائد نہیں ہیں۔"

٥٨٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ، حَدَّثَنَا بِخَبَرِ عِكْرِمَةَ نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ.........

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّيْتُ

"جناب عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت

(٥٨١) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب یکبر وینهض من السجدتین: ٧٨٦،٨٢٦۔ صحیح مسلم: ٣٩٣۔ سنن نسائی: ١٠٧٤۔ سنن ابی داود: ٨٣٥۔

(٥٨٢) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب التکبیر اذا قام من السجود: ٧٨٧،٧٨٨۔ الفتح الربانی: ٣/٢٤٦۔

الظُّهْرَ بِالْبَطْحَاءِ خَلْفَ شَيْخٍ أَحْمَقَ فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً ، إِذَا سَجَدَ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: تِلْكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِي مُوْسٰى . وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: تِلْكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ - أَوْ صَلَاةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَّ سَعِيْدٌ . وَقَالَ نَصْرٌ: تِلْكَ صَلَاةُ أَبِي الْقَاسِمِ وَلَمْ يَشُكَّ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے ظہر کی نماز (وادی) بطحاء میں ایک کم عقل بوڑھے کے پیچھے پڑھی ہے تو اس نے بائیس تکبیریں کہی ہیں۔ جب اس نے سجدہ کیا، اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا (تو اس نے تکبیر کہی) تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔ ''ابن خشرم نے اپنی روایت میں اس طرح بیان کیا: ''یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے یا ابوالقاسم ﷺ کی نماز ہے۔'' جناب سعید نے شک کے ساتھ یہ الفاظ بیان کیے ہیں۔ جبکہ جناب نصر نے بغیر شک کے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ: ''یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی نماز ہے۔''

فوائد:......ان احادیث میں رکوع سے اٹھتے وقت کے سوا (نماز کے ہر رکن میں) اٹھتے اور جھکتے وقت تکبیر کہنے کا ثبوت ہے۔ البتہ رکوع سے اٹھتے وقت ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہنا مشروع ہے اس مسئلہ پر موجودہ اور گزشتہ دور سے اجماع ثابت ہے۔ البتہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ اس دور میں بعض لوگ تکبیر تحریمہ ہی کو مشروع خیال کرتے تھے اور کچھ لوگ اس سے کچھ تکبیروں میں اضافہ درست مانتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ انہیں رسول اللہ ﷺ کی سنت کا علم نہیں تھا۔ اسی لیے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ تمہاری نسبت میری نماز رسول اللہ ﷺ کی نماز کے زیادہ مشابہ ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے موافق عمل قرار پا چکا ہے۔ چنانچہ ہر دو رکعت نماز میں تکبیرات کی تعداد گیارہ ہے۔ اور یہ تعداد اس طرح ہے تکبیر تحریمہ اور ہر رکعت میں پانچ تکبیرات (یوں دو رکعت نماز میں گیارہ تکبیرات بنتی ہیں) تین رکعات نماز کی تکبیرات سترہ ہیں۔ (یعنی تکبیر تحریمہ، تشہد سے اٹھتے وقت کی تکبیر اور ہر رکعت کی پانچ تکبیرات اور چار رکعت نماز کی تکبیرات کی تعداد بائیس بنتی ہے۔ پانچ فرض نمازوں کی تکبیرات ۹۴ چورانوے ہیں، نیز تکبیر تحریمہ واجب ہے اور باقی تکبیرات مسنون ہیں۔ بالفرض تکبیر تحریمہ کے سوا کوئی تکبیر ترک کی جائے تو نمازی کی نماز درست ہوگی۔ لیکن اس سے فضیلت اور سنت کی موافقت چھوٹ جائے گی۔ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے سوا تمام علماء کا یہی موقف ہے۔ البتہ احمد بن حنبل کا موقف ہے کہ تمام تکبیرات واجب ہیں۔ جمہور علماء کی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے دیہاتی شخص کو نماز سکھائی اور اسے نماز کے تمام واجبات کی تعلیم دی تھا اور ان واجبات میں تکبیر تحریمہ بھی شامل ہے، تکبیر تحریمہ کے سوا آپ نے کسی اور تکبیر کا ذکر نہیں کیا ہے اور یہ بیان کا وقت تھا اور اس سے تاخیر روا نہیں تھی۔ (شرح النووی: ٤/ ٩٦۔ ٩٧)

۱۴۵..... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمُصَلِّي الرُّكُوعَ وَبَعْدَ رَفْعِ رَأْسِهِ مِنَ الرُّكُوعِ

نمازی کے رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کا بیان

۵۸۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ ، نَا سُفْيَانُ قَالَ ، سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ سَالِمًا يُخْبِرُ عَنْ أَبِيْهِ ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُمَيْدِيُّ وَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَلِيُّ بْنُ الْأَزْهَرِ وَغَيْرُهُمْ ، قَالُوْا ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ ، وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ مِنَ الرُّكُوْعِ . وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ . هٰذَا لَفْظُ ابْنِ رَافِعٍ سَمِعْتُ الْمَخْزُوْمِيَّ يَقُوْلُ: أَيُّ إِسْنَادٍ أَصَحُّ مِنْ هٰذَا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَحْكِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ، قَالَ سُفْيَانُ هٰذَا الْإِسْنَادُ مِثْلَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ .

''حضرت سالم رحمہ اللہ اپنے والد محترم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز شروع کرتے وقت اور جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور آپ دو سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔'' یہ ابن رافع کی روایت کے الفاظ ہیں۔ میں نے مخزومی کو فرماتے ہوئے سنا: اس سند سے زیادہ صحیح اور کونسی سند ہو سکتی ہے۔ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ سند اس ستون کی طرح (مضبوط و پائیدار) ہے۔

۵۸٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، وَ بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ..........

---

(۵۸۳) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب رفع الیدین اذا کبر واذا رکع واذا رفع ۷۳۶۔ صحیح مسلم: ۳۹۰۔ سنن الترمذی: ۲۵۵۔ سنن نسائی: ۸۷٦۔ سنن ابی داود: ۷۲۱۔ سنن ابن ماجه: ۸۵۸.

(۵۸٤) اسناده حسن صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب من ذکر انه یرفع یدیه اذا قام من الثنتین: ۷٤٤۔ سنن ابن ماجه: ۸٦٤۔ والترمذی: ۳٤۲۳۔ وأحمد: ۱/۹۳.

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ ، وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ ، وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ .

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر اٹھاتے۔ آپ اپنی قراءت مکمل ہونے کے بعد اور رکوع کا ارادہ کرتے وقت بھی اسی طرح رفع الیدین کرتے اور جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی اسی طرح رفع الیدین کرتے اور آپ اپنی نماز میں بیٹھنے کی حالت میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ اور جب دو رکعت (کے تشہد) کے بعد کھڑے ہوتے تو اسی طرح رفع الیدین کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔''

١٤٦ .....بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ إِرَادَةِ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کو جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنے کا حکم دیا ہے۔

٥٨٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، أَنَا خَالِدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ۔ عَنْ خَالِدٍ ۔ وَهُوَ الْحَذَّاءُ ۔..........

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ: أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي هٰكَذَا .

''حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب نماز پڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ بلند فرماتے، اور جب رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے، اور انہوں نے بیان فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔''

٥٨٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ۔

(٥٨٥) صحيح البخاري، كتاب الاذان، باب رفع اليدين اذا كبر واذا ركع واذا رفع: ٧٣٧۔ صحيح مسلم: ٣٩١۔ وابن حبان: ١٨٧٣۔ والبيهقي: ٧١/٢.

وَهُوَ الثَّقَفِيُّ ـ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، ....

حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلِيْنَا وَاشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّا تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: اِرْجِعُوْا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوْا فِيهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ، ـ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا وَأَشْيَاءَ لَا أَحْفَظُهَا ـ وَصَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّيْ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ وَالشَّبَبَةَ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهُ أَنْ يُصَلُّوْا كَمَا رَأَوُا النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ. وَقَدْ أَعْلَمَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ، وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، فَفِيْ هٰذَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ، إِذَا أَرَادَ الْمُصَلِّي الرُّكُوْعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ. وَكُلُّ لَفْظَةٍ رُوِيَتْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

”حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ ہم تقریباً ایک ہی عمر کے نوجوان تھے، ہم نے آپ کے پاس بیس راتیں قیام کیا اور آپ نہایت رحمدل اور مہربان تھے، پھر جب آپ نے سمجھا کہ ہم اپنے گھر والوں کے پاس جانا چاہتے ہیں اور ان کی ملاقات کے مشتاق ہیں تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ ہم اپنے پیچھے کن کن عزیزوں کو چھوڑ کر آئے ہیں تو ہم نے آپ کو (ان کے متعلق) بتایا۔ لہٰذا آپ نے فرمایا: اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلے جاؤ، ان کے ساتھ رہو، انہیں دین کی باتیں سکھاؤ اور (ان پر عمل کرنے کا) انہیں حکم دو۔ (حضرت ابوقلابہ کہتے ہیں: حضرت مالک نے) کئی چیزیں ذکر کیں جو مجھے یاد ہیں اور کئی یاد نہیں رہیں۔ ا ر آپ نے یہ بھی فرمایا): ”اور تم نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔“ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان کہے اور تم میں سے بڑا شخص تمہاری امامت کروائے۔“ یہ بندار کی حدیث کے الفاظ ہیں: امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بلا شبہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت مالک اور ان کے ساتھی نوجوانوں کو حکم دیا تھا کہ وہ نماز اسی طرح پڑھیں جیسا انہوں نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ اور حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز میں تکبیر کہتے، اور جب رکوع کو جاتے اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ

(٥٨٦) صحيح البخارى، كتاب الاذان، باب الاذان للمسافرين اذا كانوا جماعة والاقامة: ٦٣١، ٦٦٦ـ صحيح مسلم: ٦٧٤ـ سنن النسائى: ٦٣٥ـ مسند احمد: ٤٣٦/٣ـ سنن الدارمى: ١٢٥٣.

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ فَهُوَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَوَقَّعُ اسْمَ الْفَاعِلِ عَلَى مَنْ أَرَادَ الْفِعْلَ قَبْلَ أَنْ يَفْعَلَهُ كَقَوْلِ اللّٰهِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ الآيَةَ ، فَإِنَّمَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِغَسْلِ أَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ إِذَا أَرَادَ أَن يَّقُوْمَ الْمَرْؤُ إِلَى الصَّلَاةِ لَا بَعْدَ الْقِيَامِ إِلَيْهَا ، فَمَعْنَى قَوْلِهِ: إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ أَيْ إِذَا أَرَدْتُّمُ الْقِيَامَ إِلَيْهَا ، فَكَذٰلِكَ مَعْنٰى قَوْلِهِ: يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ ، أَيْ إِذَا أَرَادَ الرُّكُوْعَ . كَخَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَ ابْنِ عُمَرَ الَّذَيْنِ ذَكَرَاهُ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ . خَرَّجْنَا هٰذِهِ الْأَخْبَارَ بِتَمَامِهَا فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ﴾ إِنَّمَا أَمَرَ بِالسَّلَامِ إِذَا أَرَادَ الدُّخُوْلَ لَا بَعْدَ دُخُوْلِ الْبَيْتِ ، هٰذِهِ لَفْظَةٌ إِذَا جُمِعَتْ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ طَالَ الْكِتَابُ بِتَقَصِّيْهَا .

اٹھاتے تھے۔ لہٰذا اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھانے (رفع الیدین کرنے) کا حکم دیا ہے، جب نمازی رکوع کو جائے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھائے۔اس مسئلے کے متعلق مروی وہ تمام الفاظ کہ نبی اکرم ﷺ رکوع کرتے وقت رفع الیدین کرتے تھے تو وہ اسی قبیل سے ہیں جو میں نے بیان کی ہے کہ عرب لوگ کبھی کبھار اسم فاعل کا اطلاق کسی کام کا ارادہ کرنے والے شخص پر بھی کرتے ہیں، اس کے وہ کام کرنے سے پہلے ہی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ﴾ ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہرے دھولو۔'' تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ آدمی جب نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرے تو اعضائے وضو دھولے یہ مطلب نہیں ہے کہ نماز میں کھڑے ہونے کے بعد اعضائے وضو دھولے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو'' کا معنی یہ ہے کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو۔ ''اسی طرح حدیث کے یہ الفاظ جب رکوع کرتے تو رفع الیدین کرتے'' تو اس کا معنی یہ ہے کہ جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو رفع الیدین کرتے'' جیسا کہ حضرت علی بن طالب اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی احادیث میں مذکور ہوا ہے کہ جب آپ رکوع کا ارادہ کرتے (تو رفع الیدین کرتے تھے) ہم نے یہ تمام روایات کتاب الکبیر میں بیان کی ہیں۔اسی طرح اس فرمان میں ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ﴾ (سورہ نور: ٦١) ''اور جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کہو۔'' گھروں میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ گھروں میں داخل ہونے کے بعد۔اس مسئلے کے متعلق کتاب وسنت سے مثالیں جمع کی جائیں تو کتاب بہت طویل ہو جائے گی۔

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی رفع الیدین کرنا ثابت شدہ فعل ہے۔ اس مسئلہ کی وضاحت حدیث ۴۵۶ کے تحت بیان ہوئی ہے، نیز رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع

الیدین کے نسخ کے تمام دعوے باطل ہیں۔

۱۴۷ ..... بَابُ الْاِعْتِدَالِ فِي الرُّكُوعِ وَالتَّجَافِي وَ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

رکوع میں اعتدال، ہاتھوں کو پہلوؤں سے دور رکھنے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا بیان

۵۸۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ، نَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ۔ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ نَسَبُهُ إِلَى جَدِّهِ۔ ....

عَنْ أَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ. وَقَالَ: ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَرَكَعَ، ثُمَّ اعْتَدَلَ وَلَمْ يَصُبَّ رَأْسَهُ وَلَمْ يَقْنَعْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ هَوٰى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ تَجَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلَيْهَا، ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلَّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ هَوٰى سَاجِدًا، ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهِ، ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ،

”حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے (پھر حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا) اور کہا: پھر آپ اللہ اکبر کہتے اور رکوع کرتے پھر میانہ روی رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ جھکاتے اور نہ اٹھاتے (بلکہ بالکل برابر رکھتے) اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے۔ پھر آپ سمع الله لمن حمده کہتے اور بالکل کھڑے ہو جاتے حتی کہ ہڈی اپنی جگہ پر سیدھی ہو جاتی۔ پھر سجدے کے لیے زمین کی طرف جھکتے پھر فرماتے اللہ اکبر، پھر آپ اپنے دونوں بازو اپنی بغلوں سے الگ کرتے اور اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کو موڑ لیتے۔ پھر اپنے دائیں پاؤں کو موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے۔ پھر اعتدال کے ساتھ بیٹھ جاتے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر سیدھی ہو جاتی، پھر آپ سجدے کے لیے جھکتے پھر فرماتے: اللہ اکبر۔ پھر اپنے دونوں کہنیاں اپنی بغلوں سے علیحدہ کرتے اور اپنے پاؤں کی انگلیاں کھول کر رکھتے۔ پھر اپنے پاؤں کو موڑ کر بیٹھ جاتے اور اعتدال کے ساتھ بیٹھ جاتے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ جاتی۔ پھر اٹھتے پھر آپ دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے۔ حتی کہ جب دو

(۵۸۷) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب سنة الجلوس فی التشهد: ۸۲۸۔ سنن الترمذی: ۳۰۴۔ سنن ابی داود: ۷۳۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۶۱۔ وابن حبان: ۱۸۶۲،۱۸۶۴۔ سنن الدارمی: ۱۳۵۶۔

ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ ، وَحَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِيْ تَنْقَضِيْ فِيْهَا الصَّلَاةُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، أَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ ، وَهٰكَذَا قَالَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ .

رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ ان کو اپنے کندھوں کے برابر کرتے جیسا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت کیا تھا، پھر آپ نے اسی طرح کیا حتیٰ کہ جب وہ رکعت آ گئی جس میں نماز مکمل ہو جاتی ہے۔ تو آپ نے اپنے بائیں پاؤں کو پیچھے کیا اور تورک کرتے ہوئے اپنے پہلو پر بیٹھ گئے، پھر (تشہد کے بعد) سلام پھیرا۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن عطاء وہ محمد بن عمرو بن عطاء ہیں۔

٥٨٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ..........

حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ ، قَالَ: إِنِّيْ لَأَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَقَالُوْا فِي اٰخِرِ الْحَدِيْثِ: صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي النَّبِيُّ .

" جناب محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام کی موجودگی میں فرماتے ہوئے سنا، ان میں ایک حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جاننے والا ہوں پھر (امام صاحب کے) اساتذہ نے پوری حدیث بیان کی اور حدیث کے آخر میں یہ الفاظ روایت کیے: (دس صحابہ کرام نے کہا) آپ نے سچ فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔"

٥٨٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ ، نَا فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنِيْ..........

الْعَبَّاسُ اجْتَمَعَ نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيْهِمْ سَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ وَأَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ ذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: أَبُوْ حُمَيْدٍ: دَعُوْنِيْ أُحَدِّثُكُمْ وَأَنَا أَعْلَمُكُمْ بِهٰذَا . قَالُوْا:

جناب عباس بن سہل الساعدی بیان کرتے ہیں کہ انصار کے کچھ افراد جمع ہوئے، ان میں حضرت سہل بن سعد الساعدی، ابوحمید الساعدی اور ابو اسید الساعدی بھی تھے، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا، تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اجازت دو میں تمہیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

(٥٨٨) سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ: ٧٣٠ـ سنن الترمذی: ٣٠٤ـ سنن الدارمی: ١٣٠٧۔

فَحَدِّثْ: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ دَخَلَ الصَّلَاةَ وَكَبَّرَ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَالْقَابِضِ عَلَيْهَا، فَلَمْ يَصُبَّ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَاسْتَوَى قَائِمًا حَتَّى عَادَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ اِلَى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ بُنْدَارٌ بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ. وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ: فَقَالَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ: هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ، نَا اَبُوْبَكْرٍ، قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى، يَقُوْلُ: مَنْ سَمِعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ يَعْنِي اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَصَلَاتُهُ نَاقِصَةٌ.

نماز) بیان کرتا ہوں اور میں تم سے اسے زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا: (اگر ایسی بات ہے تو) بیان کرو۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہترین وضو کرتے ہوئے دیکھا پھر آپ نماز میں داخل ہوئے اور تکبیر کہی تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر بلند کیے، پھر آپ نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر ایسے رکھے جیسے آپ ان کو پکڑے ہوئے ہوں۔ (رکوع میں) اپنے سر کو نہ اٹھایا اور نہ بہت جھکایا (بلکہ درمیانی حالت میں کمر کے برابر رکھا) اور اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھا، پھر (رکوع سے) اپنا سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ میں لوٹ گئی۔ پھر جناب بندار نے باقی حدیث بیان کی اور حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بیان کیے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی نماز اسی طرح ہوتی تھی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جناب محمد بن یحییٰ کو سنا وہ فرما رہے تھے: جس شخص نے یہ حدیث سننے کے بعد رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین نہ کیا تو اس کی نماز ناقص ہے۔

فوائد :......۱۔ صحت رکوع کے لیے رکوع میں اعتدال شرط ہے اور اس کا مشروع طریقہ یہ ہے کہ رکوع میں پشت بالکل برابر ہو۔ سر نہ جسم سے بلند ہو، نہ جھکا ہوا ہو اور بازو گھٹنے پر مضبوطی سے جمے ہوں کہ بازوؤں میں کوئی خم نہیں ہونا چاہیے۔

۲۔ ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں حالت رکوع میں رکوع کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے۔

۳۔ اور رکوع میں اپنے پہلوؤں سے اپنے بازوؤں کو دور رکھنا بھی مستحب فعل ہے۔

(المغنی مع الشرح البکیر: ۱/ ۵۷۷)

(۵۸۹) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود: کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ: ۷۳٤۔ سنن الترمذی: ۲٦۰۔ سنن الدارمی: ۱۳۰۷۔

۱۴۸ ..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ إِذَا لَمْ يَطْمَئِنَّ الْمُصَلِّيْ فِي الرُّكُوْعِ أَوْ لَمْ يَعْتَدِلْ فِي الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

جب نمازی رکوع میں اطمینان وسکون اختیار نہ کرے یا رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قیام میں اعتدال نہ کرے تو اسے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم ہے

۵۹۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ - وَهٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ - نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ أَبِي سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ فَرَدَّ عَلَيْهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ، حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَعْلَمُ غَيْرَ هٰذَا . قَالَ: فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا . قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: عَنْ سَعِيْدٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَخْبَارُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ ، خَرَّجْتُهُ فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی، (پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور) آپ کو سلام کیا، آپ نے اسے سلام کا جواب دیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واپس جا کر نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی۔" حتی کہ اس نے تین بار اسی طرح نماز پڑھی (اور آپ نے اسے واپس جا کر دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم دیا) بالآخر اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے! میں اس کے علاوہ (نماز کا طریقہ) نہیں جانتا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: آپ نے (اسے نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے) فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو، پھر قرآن مجید سے تمہیں جو یاد ہو۔ اس کی تلاوت کرو، پھر رکوع کرو تو پورے اطمینان کے ساتھ رکوع کرو، پھر رکوع سے سر اٹھاؤ تو بالکل سیدھے کھڑے ہو جائے، پھر سجدہ کرو تو مکمل اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو، پھر (سجدے سے سر اٹھاؤ تو) بالکل سیدھے بیٹھ جاؤ، اپنی پوری نماز میں اسی

(۵۹۰) صحیح البخاری، کتاب الاذان، باب وجوب القراءة للامام والمأموم فی الصلوات کلها: ۷۸۷۔ صحیح مسلم: ۳۹۷۔ سنن ترمذی: ۳۰۳۔ سنن نسائی: ۸۸۴۔ سنن ابی داود: ۸۵۶۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۶۰۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِمَّا رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، إِنَّمَا قَالُوْا: عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

طرح (مکمل اطمینان اور سکون اختیار) کرو۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن خلاد کی رفاعہ بن رافع سے روایات کو کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے روایت کرنے والے راویوں میں سے یحییٰ بن سعید کے سوا کسی راوی نے اسے عبید اللہ بن عمر عن سعید عن ابیہ سے بیان نہیں کیا بلکہ وہ سب اسے حضرت سعید کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔

۱۴۹.....بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ صَلَاةَ مَنْ لَّا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ غَيْرُ مُجْزِئَةٍ ، لَا أَنَّهَا نَاقِصَةٌ مُجْزِئَةٌ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ يَدَّعِي الْعِلْمَ

اس بات کا بیان کہ جو شخص رکوع سجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز کافی نہیں ہوتی۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ نماز ناقص ہوتی ہے لیکن کفایت کر جاتی ہے جیسا کہ علم کے دعوے دار بعض لوگوں کا خیال ہے

۵۹۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا مُعَاوِيَةُ ، نَا الْأَعْمَشُ ، وَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، أَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ..........

عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُجْزِئُ صَلَاةُ مَنْ لَّا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ .

"حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رکوع و سجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا اس کی نماز کفایت نہیں کرتی۔"

۵۹۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمَّارَةَ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ..........

عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ

"حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کی یا کسی آدمی کی نماز کافی نہیں ہوتی جو

(۵۹۱) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فیمن لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود، رقم: ۲۶۵۔ سنن نسائی: ۱۰۲۷۔ ابوداؤد: ۸۵۵۔ سنن ابن ماجه: ۸۷۰۔ مسند احمد: ۲۲/۴، ۱۲۳، ۱۱۹، ۱۲۲۔ سنن الدارمی: ۱۳۲۷۔

(۵۹۲) سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود، رقم: ۲۶۵۔ سنن نسائی: ۱۰۲۷۔ ابوداود: ۸۵۵۔ سنن ابن ماجة: ۸۷۰۔ مسند احمد: ۲۲/۴۔ سنن الدارمی: ۱۳۲۷۔

لِأَحَدٍ ۔ أَوْ لِرَجُلٍ ۔ لا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِيْ رُكُوْعٍ وَلا فِيْ سُجُوْدٍ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدٌ ۔يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ۔ عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ، سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: مِثْلَهُ . وَقَالَ: فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

رکوع اور سجود میں اپنی کمر برابر سیدھی نہیں کرتا۔" امام صاحب اپنے استاد جناب بشر بن خالد عسکری کی سند سے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں۔ "رکوع اور سجود میں (اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا۔)"

۵۹۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ.........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ ۔ وَكَانَ أَحَدَ الْوَفْدِ ۔ قَالَ: صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَحَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنَيْهِ إِلٰى رَجُلٍ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ، فَلَمَّا قَضٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ. هٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ بْنِ الْمِقْدَامِ.

"جناب عبدالرحمان بن علی بن شیبان اپنے والد محترم حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ، اور وہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے) وفد کے ایک رکن تھے۔ وہ فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ نے کن انکھیوں سے ایک آدمی کو دیکھا جو رکوع و سجود میں اپنی کمر کو سیدھا نہیں کر رہا تھا، پھر جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل فرمالی تو ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! بے شک اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجدے میں اپنی کمر سیدھی نہیں کرتا۔" یہ احمد بن المقدم کی حدیث ہے۔

فوائد:......۱۔ (یہ احادیث دلیل ہیں کہ) رکوع میں اطمینان واجب ہے اور رکوع میں طمانیت سے مقصود یہ ہے کہ رکوع کرنے والا رکوع میں کچھ دیر ٹھہراؤ پیدا کرے۔ شافعی رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے لیکن ابوحنیفہ رحمہ اللہ رکوع میں طمانیت کے وجوب کے قائل نہیں ہیں۔ (المغني مع الشرح الكبير: ۱ ۵۷۷)

۲۔ رکوع سے اٹھتے وقت اعتدال اور دو رکعتوں کے درمیان بیٹھنے میں اعتدال واجب ہے۔ نیز رکوع وسجود اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں طمانیت واجب ہے۔ شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ لیکن ابوحنیفہ اور ایک

(۵۹۳) اسناده صحيح، سنن ابن ماجة، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الركوع في الصلاة: ۸۷۱۔ مسند احمد: ۲۳/۴۔ والبيهقي في الكبرىٰ: ۱۰۵/۳۔ ابن حبان: ۱۸۹۱.

قلیل گروہ اس وجوب کا قائل نہیں ہے اور یہ (مذکورہ احادیث) ابوحنیفہ کے موقف کے خلاف حجت ہیں اور ابوحنیفہ سے (ان احادیث کا) کوئی موزوں اور صحیح جواب بن نہیں پڑا۔ (شرح النووی: ٤/ ١٠٧)

١٥٠ ..... بَابُ تَفْرِيجِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ وَضْعِهِمَا عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے وقت ہاتھوں کی انگلیاں کھولنے کا بیان

٥٩٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنِي أَبُوالْحَسَنِ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ ۔يُعْرَفُ بِابْنِ الْخَازِنِ۔ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ..........

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ فَرَّجَ أَصَابِعَهُ.

”جناب علقمہ بن وائل اپنے والد حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو اپنی انگلیوں کو کھول کر رکھتے تھے۔“

١٥١ .....بَابُ ذِكْرِ نَسْخِ التَّطْبِيقِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں تطبیق (دونوں ہاتھ جوڑ کر گھٹنوں کے درمیان رکھنا) کے منسوخ ہونے کا بیان

وَالْبَيَانِ عَلَى أَنَّ وَضْعَ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ نَاسِخٌ لِلتَّطْبِيْقِ ، إِذِ التَّطْبِيْقُ كَانَ مُقَدَّمًا وَوَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ مُؤَخَّرًا بَعْدَهُ ، فَالْمُقَدَّمُ مَنْسُوْخٌ وَالْمُؤَخَّرُ نَاسِخٌ .

اور اس بات کا بیان کہ دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھنا تطبیق کے لیے ناسخ ہے۔ کیونکہ تطبیق کا عمل پہلے تھا اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کا عمل اس کے بعد ہے لہٰذا مقدم عمل منسوخ ہے اور موخر عمل ناسخ ہے۔

٥٩٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْأَزْدِيُّ: ۔ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هُوَ ابْنُ إِدْرِيْسَ بْنِ يَزِيْدَ الْأَزْدِيُّ نِسْبَةً إِلَى جَدِّهِ ۔ قَالَ ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ، قَالَ: فَكَبَّرَ وَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سکھائی تو اللہ اکبر کہا۔ اور جب رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر اپنے گھٹنوں کے

---

(٥٩٤) اسناده صحيح، مستدرك حاكم: ١/ ٢٢٧۔ احمد: ٤/ ١٢٠۔ وابن حبان: ١٨٨٨۔ الصحيحة: ٢٥٣٦.

(٥٩٥) سنن النسائي، كتاب التطبيق، باب التطبيق، رقم: ١٠٣١۔ اس روایت کی اصل صحيح مسلم، كتاب المساجد: ٥٣٥ وبخاري ٧٩٠۔ مسند احمد: ١/ ٤١٨۔ وابوداؤد: ٧٤٧.

فَرَكَعَ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا ، فَقَالَ صَدَقَ أَخِي كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِهٰذَا - يَعْنِي الْإِمْسَاكَ بِالرُّكَبِ۔

درمیان رکھے، پھر رکوع کیا، حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے سچ کہا ہے، ہم اسی طرح کیا کرتے تھے پھر ہمیں اس کا حکم دے دیا گیا یعنی (دونوں ہاتھوں کے ساتھ) گھٹنوں کو پکڑنے کا۔“

۱۵۲.....بَابٌ ذِكْرُ الْبَيَانِ أَنَّ التَّطْبِيقَ غَيْرُ جَائِزٍ بَعْدَ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے حکم کے بعد تطبیق جائز نہیں ہے

وَأَنَّ التَّطْبِيقَ مَنْهِيٌّ عَنْهُ لَا أَنَّ هٰذَا مِنْ فِعْلِ الْمُبَاحِ فَيَجُوزُ التَّطْبِيقُ وَوَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ جَمِيعًا كَمَا ذَكَرْنَا أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَوَاتِ وَاخْتِلَافِهِمْ فِي السُّوَرِ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ فِيهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ وَكَاخْتِلَافِهِمْ فِي عَدَدِ غَسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْضَاءَ الْوُضُوءِ ، وَكُلُّ ذٰلِكَ مُبَاحٌ ، فَأَمَّا التَّطْبِيقُ فِي الرُّكُوعِ فَمَنْسُوخٌ مَنْهِيٌّ عَنْهُ ، وَالسُّنَّةُ وَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ .

اور بلاشبہ تطبیق کا عمل ممنوع ہے۔ یہ جائز نہیں ہے کہ تطبیق اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا دونوں عمل ہی درست ہوں جیسا کہ ہم نے نمازوں میں نبی اکرم ﷺ کی قراءت کے متعلق (مختلف) احادیث بیان کی ہیں۔ اور ان سورتوں کے بارے میں صحابہ کرام کا اختلاف ذکر کیا ہے جو نبی کریم ﷺ نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ یا جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے اعضائے وضو کو دھونے کی تعداد کے بارے میں صحابہ کرام کا اختلاف ذکر کیا ہے۔ یہ سب طریقے جائز ہیں جبکہ رکوع میں تطبیق کا عمل منسوخ اور منع ہو چکا ہے۔ اور سنت طریقہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا ہے۔

۵۹۶- أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ - وَهُوَ إِسْمَاعِيلُ - ، ح وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، نَا وَكِيعٌ وَأَبُو أُسَامَةَ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ.........

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنْتُ إِذَا رَكَعْتُ وَضَعْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَرَآنِي أَبِي سَعْدٌ فَنَهَانِي وَقَالَ: إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ ثُمَّ نُهِينَا ثُمَّ أُمِرْنَا

”جناب مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں جب رکوع کرتا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیتا۔ میرے والد محترم حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے (ایسے کرتے

(۵۹۶) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب وضع الأكف على الركب فى الركوع: ۷۹۰۔ صحیح مسلم: ۵۳۵۔ سنن نسائی: ۱۰۳۲۔ سنن ابی داود: ۸۶۷۴۔ مسند احمد: ۱۱۹/٤، ۱۲۰، ۳۱٦۔ سنن الدارمی: ۱۳۰۳۔

أَنْ نَرْفَعَهُمَا إِلَى الرُّكَبِ .

ہوئے) دیکھا تو مجھے منع کیا اور فرمایا: بے شک ہم اسی طرح کیا کرتے تھے پھر ہمیں منع کر دیا گیا، پھر ہمیں حکم دے دیا گیا کہ ہم انہیں اپنے گھٹنوں کی طرف اٹھایا کریں (یعنی گھٹنوں پر رکھا کریں)‘‘

۵۹۷ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكَرِيُّ ، نَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ.........

رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ ، وَقَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ إِذَا أَنْتَ رَكَعْتَ فَاثْبُتْ يَدَيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ حَتَّى يَطْمَئِنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنْكَ .

’’حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی، پھر مکمل حدیث بیان کی۔ کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر جب تم رکوع کرو تو اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جما کر رکھو حتی کہ تیری ہر ہڈی (رکوع میں) مطمئن ہو جائے۔‘‘

فوائد :......شافعیہ اور جمیع علماء کا موقف ہے کہ رکوع میں دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا سنت اور رکوع میں تطبیق (ایک ہاتھ کی انگلیوں میں دوسرے ہاتھ کی انگلیاں ڈال کر دونوں ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھنا) مکروہ فعل ہے۔ البتہ ابن مسعود، علقمہ اور اسود رکوع میں تطبیق کے قائل ہیں، کیونکہ انہیں تطبیق کی ناسخ (حدیث سعد بن ابی وقاص نہیں پہنچی تھی۔ نیز جمہور علماء کا موقف راجح ہے کیونکہ حدیثِ سعد میں تطبیق کی واضح تنسیخ ہے۔ (شرح النووی: ۵/ ۱۴)

۱۵۳ ..... بَابُ وَضْعِ الرَّاحَةِ عَلَى الرُّكْبَةِ فِي الرُّكُوعِ وَأَصَابِعِ الْيَدَيْنِ عَلَى أَعْلَى السَّاقِ الَّذِي يَلِي الرُّكْبَتَيْنِ.

رکوع میں ہتھیلی گھٹنے پر رکھنے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو گھٹنوں سے متصل پنڈلی کے بالائی حصے پر رکھنے کا بیان

۵۹۸ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ......

عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ ، قَالَ: أَتَيْنَا عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو أَبَا مَسْعُوْدٍ ، فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ

’’حضرت سالم البراد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابو مسعود اور عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو ہم

(۵۹۷) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود: ۸۵۷، ۸۶۱۔ مسند احمد: ۴/ ۳۴۰۔ من حدیث علی بن یحییٰ بہ۔ الحاکم: ۱/ ۲۴۲.

(۵۹۸) اسنادہ صحیح، سنن النسائی، کتاب التطبیق، باب موضع الراحتین فی الرکوع: ۱۰۳۶۔ وابو داؤد: ۸۶۳۔ والحاکم: ۱/ ۳۴۷۔ مسند احمد: ۱۶۴۵۹.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَامَ بَيْنَ أَيْدِيْنَا فِي الْمَسْجِدِ ، وَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ ، وَوَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ ، ثُمَّ جَافَى بِمِرْفَقَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ .

نے عرض کی: ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز (کی کیفیت) بیان فرمائیے۔ تو وہ ہمارے سامنے مسجد میں کھڑے ہو گئے (اور نماز پڑھ کر دکھانے لگے) انہوں نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا، پھر جب رکوع کیا تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھیں۔ اور اپنی انگلیوں کو ان کے نیچے (پنڈلی کے بالائی حصے پر) رکھا، پھر انہوں نے کہنیوں کو (پہلوؤں سے) دور کیا، پھر (آخر میں) فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۵۸۷ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۵۴ ..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَعْظِيْمِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں رب عزوجل کی عظمت بیان کرنے کا حکم ہے

۵۹۹۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، جَمِيْعًا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رہا رکوع تو اس میں رب تعالیٰ کی عظمت بیان کرو۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۶۰۲ کے ضمن میں ملاحظہ کریں۔

۶۰۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ ، نَا مُوْسَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ إِيَاسَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ..........

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب (یہ آیت) ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ اپنے عظمت

(۵۹۹) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب النهی عن قراءة القرآن فی الرکوع والسجود: ۲۰۷، ۴۷۹۔ سنن النسائی: ۱۰۴۵۔ سنن ابی داود: ۸۷۶۔ مسند احمد: ۱/ ۲۱۹، ۲۴۸۔ سنن الدارمی: ۱۳۲۵۔

(۶۰۰) اسناده ضعیف: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده، رقم: ۸۶۹۔ سنن ابن ماجة: ۸۸۷۔ سنن الدارمی: ۱۳۰۵۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ.

والے رب کے نام کی تسبیح بیان کرو' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ تم اسے اپنے رکوع میں پڑھا کرو۔"

٦٠١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: بِمِثْلِهٖ.

"امام صاحب نے اپنے استاد محترم جناب محمد بن عیسٰی کی سند سے حضرت عقبہ بن عامر سے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی ہے۔"

٦٠٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَشَفَ السِّتْرَ فَرَأَى النَّاسَ قِيَامًا وَرَاءَ أَبِيْ بَكْرٍ يُصَلُّوْنَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ لِنَفْسِهٖ أَوْ تُرٰى لَهُ. وَإِنِّيْ نُهِيْتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَأَكْثِرُوْا فِيْهِ الدُّعَاءَ، فَأَنَّهُ فَمِنْ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ. قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ أَبُوْ عَاصِمٍ مَرَّةً: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ السِّتْرَ وَالنَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّوْنَ وَرَاءَ أَبِيْ بَكْرٍ. وَخَبَرُ إِسْمَاعِيْلَ وَ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَيْسَا هُوَ هٰذَا التَّمَامُ وَأَنَا اخْتَصَرْتُهُ.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (اپنے حجرہ مبارک کا) پردہ ہٹایا تو آپ نے صحابہ کرام کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے (دین) پہنچا دیا ہے۔ بے شک نبوت کی خوشخبریوں میں سے صرف نیک خواب ہی باقی رہ گئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان اپنے لیے دیکھتا ہے یا اسے (دوسروں کے متعلق خواب) دکھائے جاتے ہیں۔ اور بلاشبہ مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قراءت کرنے سے منع کیا گیا ہے، لہٰذا رکوع میں رب تعالیٰ کی عظمت بیان کرو جبکہ سجدوں میں بکثرت دعا مانگو کیونکہ یہ اس لائق ہے کہ تمہاری دعائیں قبول کی جائیں۔" جناب ابوعاصم نے ایک مرتبہ یہ الفاظ بیان کیے: "نبی کریم ﷺ نے پردہ اٹھایا جبکہ صحابہ کرام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے۔" اسماعیل اور ابن عیینہ کی حدیث صرف انہی الفاظ

(٦٠١) اسناده سنن ابی داؤد، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل فی ركوعه وسجوده، رقم: ٨٧٠ـ سنن ابن ماجة: ٨٨٧ـ سنن الدارمی: ١٣٠٥.

(٦٠٢) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب النهی عن قراءة القرآن فی الركوع والسجود: ٤٧٩ـ سنن النسائی: ١٠٤٥ـ سنن ابی داود: ٨٧٦ـ مسند احمد: ٢١٩/١ـ سنن الدارمی: ١٣٢٥.

پر مکمل نہیں ہوتی، میں نے اسے مختصر بیان کیا ہے۔

١٥٥ ..... بَابُ التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں تسبیح کرنے کا بیان

٦٠٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكَرِيُّ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ......... عَنْ صِلَةَ عَنِ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، فَكَانَ رُكُوْعُهُ مِثْلَ قِيَامِهِ ، فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ . قَالَ سَلْمٌ: عَنِ الْأَعْمَشِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى وَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَ ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا نَحْوَهُ .

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ کا رکوع آپ کے قیام کی طرح (طویل) تھا آپ اپنے رکوع میں یہ تسبیح پڑھتے تھے: ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' ''میرا عظمت والا رب پاک ہے۔'' جناب سلم نے اعمش سے ''عن'' کے ساتھ روایت بیان کی ہے۔ امام صاحب اپنے استاد گرامی جناب ابوموسیٰ اور یعقوب بن ابراہیم کی سند سے اعمش کی روایت بیان کرتے ہیں کہ: ''میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ اپنے رکوع میں ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' پڑھتے تھے۔''

٦٠٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے رکوع میں تین بار ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ'' پڑھتے

(٦٠٣) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل: ٧٧٢۔ سنن ترمذی: ٢٦٣۔ سنن النسائی: ١٠٤٦۔ سنن ابی داود: ٨٧١۔ سنن ابن ماجة: ٨٨٨۔ مسند احمد: ٥/٣٨٤۔

(٦٠٤) اسناده صحيح، سنن ترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء في التسبيح في الركوع والسجود: ٢٦٢۔ سنن ابن ماجة: ٨٨٨۔

أَبَـانَ وَ سَـلْـمُ بْـنُ جُنَادَةَ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا حَـفْـصُ بْـنُ غِيَاثٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَـلَا ثاً .

تھے۔"

فوائد:......ا۔ رکوع میں رب تعالیٰ کی عظمت بیان کرو، یعنی رکوع میں اللہ کی تسبیح، تنزیہ اور عظمت بیان کرو اور شافعی و دیگر علماء نے پسند کیا ہے کہ رکوع میں تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" اور سجدہ میں تین بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" کہا جائے۔ (شرح النووی: ٤/ ١٩٦)

۲۔ رکوع میں "سُبْـحَـانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کہنا مستحب فعل ہے۔ واجب نہیں، کیونکہ رکوع کی اور مسنون دعائیں بھی ثابت ہیں۔ جن کی تفصیل آئندہ احادیث میں مذکور ہے۔

١٥٦ ..... بَابُ التَّحْمِيْدِ مَعَ التَّسْبِيْحِ وَمَسْأَلَةِ اللّٰهِ الْغُفْرَانَ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں تسبیح کے ساتھ حمد و ثنا بیان کرنے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش کا سوال کرنے کا بیان

٦٠٥۔ وَأَنَـا الْـفَـقِيْـهُ ، نَـا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُـوْبَـكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالَا ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ..........

عَـنْ عَـائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُـجُوْدِهِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ الـلّٰهُـمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَأَوَّلُ الْقُرْاٰنَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ نَـا وَكِيْـعٌ عَـنْ سُـفْيَـانَ عَـنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا وَقَـالَ: مِـمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَّقُوْلَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ .

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدوں میں اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((سُبْـحَـانَكَ الـلّٰهُـمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِـيْ)) "اے اللہ! اے ہمارے رب تو اپنی حمد و ثنا کے ساتھ پاک و مقدس ہے، اے اللہ! مجھے معاف فرما۔" (اس طرح) آپ قرآنِ مجید کی تفسیر کرتے تھے۔ امام صاحب اپنے استاد محترم جناب سلم بن جنادہ کی سند سے یہ روایت بیان کرتے ہیں اور فرمایا: "آپ بکثرت یہ دعا پڑھتے تھے:

(٦٠٥) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب التسبيح فی الدعاء السجود: ٧٧٥۔ صحيح مسلم: ٧٤٦۔ سنن النسائی: ١١١٠۔ سنن ابی داود: ٧٤٣۔ سنن ابن ماجة: ٨٧٩۔ مسند احمد: ٢٣٠٣٤.

"سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ"

فوائد:......ا۔ رکوع وسجود میں مذکورہ دعا کا بکثرت استعمال اولیٰ وافضل اور مستحب فعل ہے۔

۲۔ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ کا مفہوم یہ ہے کہ نبی ﷺ کو یہ حکم صادر ہوا تھا کہ آپ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّـهٗ كَانَ تَوَّابًا (النصر: ۳) اپنے رب کی حمد بیان کرے اور اس سے استغفار کریں چنانچہ آپ اس حکم کی تعمیل رکوع وسجود میں مذکورہ دعا کا اہتمام کرتے تھے۔

۱۵۷ ..... بَابُ التَّقْدِيْسِ فِي الرُّكُوْعِ

رکوع میں اللہ تعالیٰ کی تقدیس بیان کرنا

۶۰۶۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ ۔يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ۔ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ أَنْبَانِي قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ..........

عَـنْ عَـائِشَةَ أَنَّهَـا قَـالَـتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ: سُبُّـوْحٌ قُـدُّوْسٌ رَبُّ الْـمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْاِخْتِلَافُ فِي الْقَوْلِ فِي الـرُّكُـوْعِ مِـنَ الْاِخْتِلَافِ الْـمُبَاحِ ، فَجَائِزٌ لِـلْمُصَلِّيْ أَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ كُلَّ مَا رَوَيْنَا عَـنِ الـنَّبِـيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ.

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْـمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ)) (ہمارا رب) تمام عیوب سے پاک و برتر ہے، وہ مقدس و اعلیٰ ہے فرشتوں اور جبرائیل کا رب ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رکوع میں پڑھی جانے والی دعاؤں کے متعلق یہ اختلاف جائز قسم سے ہے۔ اس لیے نمازی کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے رکوع میں ہر وہ دعا پڑھ سکتا ہے جس کے بارے میں مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اسے اپنے رکوع میں پڑھتے تھے۔"

فوائد:......رکوع میں مذکورہ دعا کا وظیفہ بھی مشروع ہے لہٰذا رکوع میں اس دعا کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔

۱۵۸ .....بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُصَلِّيْ إِذَا دَعَا فِيْ صَلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ أَنَّ صَلَاتَهٗ تُفْسِدُ

اس شخص کے دعوے کے خلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ اگر نمازی نے فرض نماز میں غیر قرآنی دعا پڑھی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی

(۶۰۶) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یقال فی الرکوع والسجود: ۴۸۷۔ سنن نسائی: ۱۱۳۴۔ سنن ابی داود: ۸۷۲۔ مسند احمد: ۶/۹۴،۱۷۶۔

٦٠٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ.........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ ، قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ ، أَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمَيَّ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. جَمِيْعُهُمَا لَفْظًا وَاحِدًا غَيْرَ أَنَّ مُحَمَّدًا قَالَ ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، وَقَالَ: وَ عِظَامِيْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَخَبَرُ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ . وَكَذٰلِكَ خَبَرُ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ . وَفِيْ خَبَرِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ مَا بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ لِلْمُصَلِّيْ فَرِيْضَةٌ أَنْ يَدْعُوَ أَوْ يَجْتَهِدَ فِيْ سُجُوْدِهٖ وَإِنْ كَانَ مَا يَدْعُوْ بِهٖ لَيْسَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ، إِذِ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا خَاطَبَهُمْ بِهٰذَا الْأَمْرِ وَهُمْ فِيْ مَكْتُوْبَةٍ يُصَلُّوْنَهَا خَلْفَ الصِّدِّيْقِ ، لَا فِيْ تَطَوُّعٍ . وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ وَعَنْ

”حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع کرتے تو یہ دعا پڑھتے: ((اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ ، أَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمَيَّ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .)) ”اے اللہ میں نے تیرے لیے رکوع کیا ہے اور تجھ پر ایمان لایا ہوں، اور میں تیرے لیے فرمانبردار ہوں، تو ہی میرا رب ہے، میرے کان، میری آنکھیں، میرا دماغ، میری ہڈیاں، میرے اعصاب اور جسے میرے قدموں نے اٹھایا ہوا ہے، (سب اللہ کے لیے) جھک گئے ہیں۔“ امام ابوبکر فرماتے ہیں: مسروق کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت اسی مسئلے کے متعلق ہے۔ اسی طرح جناب مطرف کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اور ابراہیم بن عبداللہ بن معبد بن عباس اپنے باپ سے اور وہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں اس میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سجود میں خوب محنت سے دعا کرو۔“ اس سے ثابت ہوا کہ فرض نماز پڑھنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے سجدوں میں دعا مانگے اور دعا میں محنت وکوشش کرے اگرچہ وہ دعائیں قرآن مجید میں موجود نہ ہوں۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جب صحابہ کرام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اس بات کا حکم دیا تھا تو وہ

(٦٠٧) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة النبي ﷺ ودعائه بالليل: ١٢٩٠۔ سنن ترمذی: ٣٤٢٣۔ سنن ابی داود: ٧٦١، ٧٤٤۔ مسند احمد: ١/٩٣، ١١٩.

مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ . فَذَكَرَ الدُّعَاءَ بِتَمَامِهِ ، مَا بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ الدُّعَاءَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ ـ وَإِنْ لَيْسَ ذٰلِكَ الدُّعَاءُ فِي الْقُرْآنِ ـ جَائِزٌ ، لَا كَمَا قَالَ مَنْ زَعَمَ: أَنَّ مَنْ دَعَا فِي الْمَكْتُوْبَةِ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ ، حَتّٰى زَعَمَ أَنَّ مَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فِي الْمَكْتُوْبَةِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ ، وَزَعَمَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ لَا حَوْلَ ، وَزَعَمَ أَنَّهُ إِنِ انْفَرَدَ فَقَالَ: لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ جَازَ ، لِأَنَّ فِي الْقُرْآنِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ . فَيُقَالُ لَهُ: فَهٰذِهِ الْأَلْفَاظُ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ فِي الرُّكُوْعِ ، وَمَا سَنَذْكُرُهُ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ وَإِرَادَتِهِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ ، وَفِي السُّجُوْدِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَبَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ التَّشَهُّدِ قَبْلَ السَّلَامِ ، وَأَمْرُ النَّبِيِّ ﷺ الْمُصَلِّيَ بِأَنْ يَتَخَيَّرَ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَحَبَّ بَعْدَ التَّشَهُّدِ فِيْ أَيِّ مَوْضِعٍ مِنَ الْقُرْآنِ ؟ وَقَدْ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ أَوَّلِ صَلَاتِهِ وَفِي الرُّكُوْعِ ، وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے فرض نماز پڑھ رہے تھے، وہ نفلی نماز نہیں تھی۔ اور جناب ابن ابی زناد کی روایت میں ہے، جسے وہ اپنی سند سے حضرت علی بن ابی طالب سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر یہ دعا پڑھتے: ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ)) ”میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان وزمین کو پیدا فرمایا ہے۔“ پھر پوری دعا بیان کی۔ اس سے واضح ہو گیا اور ثابت ہو گیا کہ فرض نماز میں یہ دعا جائز ہے اگرچہ دعا قرآن مجید میں نہ ہو۔ اس شخص کے گمان کے برخلاف جو کہتا ہے کہ جس شخص نے فرض نماز میں ایسی دعا مانگی جو قرآن مجید میں موجود نہ ہو تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ اس شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ جس شخص نے فرض نماز میں ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ پڑھا، اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، اس کا یہ دعوی اس لیے ہے کہ یہ لَا حَوْلَ کے الفاظ قران مجید میں نہیں ہیں اس کا گمان ہے کہ اگر نمازی صرف ”لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ پڑھے تو یہ جائز ہے کیونکہ یہ الفاظ قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ یہ الفاظ جو ہم نے ذکر کیے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نماز شروع کرتے وقت اور رکوع میں پڑھتے تھے، اور وہ الفاظ جو عنقریب ہم اللہ تعالیٰ کی مشیت وارادہ سے بیان کریں گے وہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت، سجدوں میں اور دو سجدوں کے درمیان اور سلام سے پہلے تشہد سے فارغ ہونے کے بعد پڑھے جاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمازی کو حکم دینا کہ وہ تشہد کے بعد جو دعا

الرُّكُوْعِ وَفِي السُّجُوْدِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ بِأَلْفَاظِ لَيْسَتْ تِلْكَ الْأَلْفَاظُ فِي الْقُرْاٰنِ ، فَجَمِيْعُ ذٰلِكَ يَنُصُّ عَلٰى ضِدِّ مَقَالَةِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ صَلَاةَ الدَّاعِيْ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْاٰنِ تُفْسِدُ.

چاہے مانگ لے تو یہ ساری دعائیں قرآن مجید میں کس جگہ ہیں؟ یقیناً نبی کریم ﷺ نے نماز کے شروع میں، رکوع میں، رکوع سے سر اٹھانے کے بعد، سجدوں میں، اور دو سجدوں کے درمیان ایسے الفاظ کے ساتھ دعائیں مانگی ہیں جو قرآن مجید میں موجود نہیں ہیں۔ یہ تمام دلائل اس شخص کے دعویٰ کے خلاف نصوص ہیں جو کہتا ہے کہ غیر قرآنی دعائیں مانگنے والے کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔''

فوائد:......رکوع میں اس دعا کا اہتمام کرنا مسنون فعل ہے۔ نیز رکوع کی مذکورہ ادعیہ میں سے کسی ایک یا ایک سے زائد دعاؤں کا اہتمام کرنا مسنون فعل ہے۔

۱۵۹ ..... بَابُ الْإِعْتِدَالِ وَطُوْلِ الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سیدھے کھڑے ہونے اور لمبا قیام کرنے کا بیان

۶۰۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ ، نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ.........

حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ ، قَالَ: اجْتَمَعَ نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيْهِمْ سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيُّ وَ أَبُوْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ وَ أَبُوْ أُسَيْدِ السَّاعِدِيُّ ، فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . قَالَ حُمَيْدٌ: دَعُوْنِي أُحَدِّثُكُمْ فَأَنَا أَعْلَمُكُمْ بِهٰذَا . قَالُوْا: فَحَدِّثْ . قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ، ثُمَّ دَخَلَ الصَّلَاةَ وَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَالْقَابِضِ عَلَيْهِمَا فَلَمْ يَصُبَّ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ ، وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَاسْتَوٰى قَائِمًا حَتّٰى عَادَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ إِلَى

'' حضرت عباس بن سہل ساعدی بیان کرتے ہیں کہ چند انصاری لوگ جمع ہوئے، ان میں حضرت سہل بن سعد ساعدی نے ابوحمید کی نماز کا تذکرہ کیا، حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اجازت دو میں تمہیں (رسول اللہ ﷺ کی نماز) بیان کرتا ہوں کیونکہ میں تم سے زیادہ اسے جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا: (اگر یہ بات ہے۔) تو بیان کرو۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے بہترین وضو کیا۔ پھر نماز میں داخل ہوئے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے، پھر رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر ایسے رکھے جیسے ان دونوں کو پکڑ رکھا ہو۔ آپ نے اپنا سر نہ بہت اٹھا کر رکھا اور نہ بہت جھکایا، اپنے دونوں بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے الگ رکھا، پھر اپنا سر اٹھایا

(۶۰۸) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ: ۷۳٤۔ سنن ترمذی: ۲٦۰۔ سنن الدارمی: ۱۳۰۷۔

مَوْضِعِهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ ، فَقَالَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ: هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

تو بالکل سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ آپ کی ہڈی اپنی جگہ لوٹ گئی۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔ تمام لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی نماز اسی طرح تھی۔"

۶۰۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِيُّ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، نَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ ، قَالَ ، قَالَ لَنَا..........

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: إِنِّيْ لَا آلُوْا أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي . قَالَ ثَابِتٌ: وَكَانَ أَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئاً لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُوْنَهُ . كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ انْتَصَبَ قَائِماً حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ نَسِيَ .

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرمایا کہ بے شک میں نے جس طرح رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، تمہیں (ویسی ہی) نماز پڑھانے میں کوئی کمی وکوتاہی نہیں کرتا۔" حضرت ثابت فرماتے ہیں: حضرت انس جو (دوران نماز کچھ اعمال) کرتے تھے، میں تمہیں وہ اعمال کرتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ آپ جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو (دیر تک) سیدھے کھڑے ہو جاتے حتی کہ ہم (دل میں) کہتے کہ وہ بھول گئے ہیں۔"

فوائد:......رکوع سے اٹھنے کے بعد اعتدال اور دو سجدوں کے درمیان قعدہ کے اعتدال میں طمانیت واجب ہے۔ عشرہ، شافعی، احمد، اسحٰق اور داؤد ظاہری کا یہی موقف ہے۔ اور اکثر علماء کہتے ہیں: جو شخص ان دو ارکان میں اپنی پشت سیدھی نہیں کرتا یعنی (صحیح اعتدال اور طمانیت حاصل نہ ہو) تو اس کی نماز صحیح نہیں ہے اور احادیث الباب سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن ابوحنیفہ اور مالک سے منقول ہے کہ ان دو جگہوں میں طمانیت واجب نہیں، بلکہ رکوع ہی سے سجدہ میں گر پڑنا اور سجدہ سے معمولی سر اٹھانا ہی صحت نماز کے لیے کافی ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۲۶۴)

۱۶۰ ..... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الرُّكُوْعِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

رکوع اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قیام میں برابری کا بیان

۶۱۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى..........

(۶۰۹) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب المکث بین السجدتین: ۸۲۱۔ صحیح مسلم: ۴۷۲۔ مسند احمد: ۳/۲۲۶۔ ابن حبان: ۱۸۸۲۔

(۶۱۰) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الطمانیة حین یرفع راسه من الرکوع: ۸۰۱۔ صحیح مسلم: ۴۷۱۔ سنن ترمذی: ۲۷۹۔ سنن النسائی: ۱۰۶۵۔ ابوداود: ۸۵۲۔ الدارمی: ۱۳۳۳۔ والنسائی: ۱۰۶۵۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ: كَانَ رُكُوْعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفْعُهُ رَأْسَهُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَجُلُوْسُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ . هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، نَا يَزِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:كَانَ رُكُوْعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ، وَسُجُوْدِهِ ، وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ .

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، رکوع سے سر اٹھانے (کے قیام) سجدہ، اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً برابر ہوتا تھا۔'' یہ وکیع کی حدیث ہے۔ امام صاحب اپنے استاد محترم جناب احمد بن المقدام کی سند سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، رکوع سے سر اٹھانے (کے بعد قیام) آپ کے سجود اور دو سجدوں کے درمیان (بیٹھنا) تقریباً برابر ہوتا تھا۔''

فوائد :......۱۔ مذکورہ ارکان میں معمولی فرق تھا جو متعین نہیں ہے اور احادیث الباب دلیل ہیں کہ رکوع سے اٹھنے (قومہ) میں اعتدال اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں اعتدال طویل ہوتا تھا۔ (عون المعبود: ۳/ ۸۶)

یہ احادیث دلیل ہیں کہ رکوع کے بعد کا قیام ایک طویل رکن ہے اس میں اعتدال اور ٹھہراؤ لازم ہے۔ نیز آپ کے فعل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نماز کا باقاعدہ رکن ہے، جس میں اعتدال لازم ہے لہٰذا اس اعتدال کا اہتمام صحت نماز کے لیے ضروری ہے اور یہ واجبات نماز میں سے ہے۔

۱۶۱ ..... بَابُ قَوْلِ الْمُصَلِّيْ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مَعَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ مَعًا

نمازی کے رکوع سے سر اٹھانے کے ساتھ ہی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنے کا بیان

۶۱۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا وَلَكَ ''

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اپنی کمر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا کرتے تھے۔ پھر آپ کھڑے کھڑے ''رَبَّنَا وَلَكَ

(۶۱۱) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب التکبیر اذا قام من السجود: ۷۸۹۔ صحیح مسلم: ۳۹۲.

الْحَمْدُ . الْحَمْدُ "پڑھتے۔"

فوائد:......نمازی رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا شروع کرے اور برابر کھڑے ہونے تک ان کلمات کو طول دے، پھر حالت اعتدال پر "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہنا شروع کرے۔

۲۔ یہ حدیث مذہب شافعی کی دلیل ہے کہ امام و ماموم اور منفرد ہر نمازی کے لیے مستحب ہے کہ ہر نمازی یہ دونوں کلمات "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہے چنانچہ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" رکوع سے اٹھتے وقت اور "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" حالت اعتدال میں برابر کھڑا ہونے پر کہا جائے۔

(شرح النووی: ٤/ ٩٨)

١٦٢ ..... بَابُ التَّحْمِيْدِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ.

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے اور دعا مانگنے کا بیان

٦١٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مِنْهَالٍ وَ أَبُوْ صَالِحٍ جَمِيْعاً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، أَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى أَبُوْ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ ، وَقَالَا: فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ - يَعْنِي فِي الرُّكُوْعِ - قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَمِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ .

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے۔' (امام صاحب کے) دونوں اساتذہ کرام نے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا اور کہا: پھر جب آپ رکوع سے اپنا سر بلند کرتے تو آپ یہ دعا پڑھتے: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، وَمِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)) اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی (دعا) سن لی جس نے اس کی حمد وثنا بیان کی، اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں، اور آسمان بھر کر، اور زمین بھر کر اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے وہ بھر کر (تیری تعریف ہے)"

---

(٦١٢) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، المسافرين، باب صلاة النبي ودعائه بالليل، باب ٧٧١ـ سنن ابو داؤد: ٧٦٠ـ والترمذى: ٢٦٦.

٦١٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ وَ أَحْمَدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَلِيْلٍ الْمُقْرِءَانِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ، نَا سَعِيْدٌ ـ يَعْنِي عَبْدَالْعَزِيْزِ ـ عَنْ عُطَيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزْعَةَ بْنِ يَحْيَى.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ، إِذَا قَالَ ـ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ . لَفْظًا وَاحِدًا ، غَيْرَ أَنَّ أَحْمَدَ قَالَ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِهٰذَا وَزَادَ، وَقَالَ: وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ أَيْضًا ، نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِهٰذَا .

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ .)) "اے اللہ! اے ہمارے رب تیرے ہی لیے تمام تعریف وتوصیف ہے، آسمان بھر کر اور زمین بھر کر اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے وہ بھر کر (تیری تعریف ہے) تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ بندے نے جو نہایت سچی بات کہی ہے، اور ہم سب تیرے ہی بندے ہیں، (وہ یہ ہے کہ) جو چیز تو عطا فرما دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے، اور تجھ سے مال ودولت والے کو مال ودولت کچھ نفع نہیں دے گی۔ (امام صاحب کے) دونوں اساتذہ کرام نے ایک ہی طرح کی روایت بیان کی ہے، مگر جناب احمد نے کہا: "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (یعنی انہوں نے اللّٰهُمَّ اور واؤ کے بغیر روایت بیان کی ہے) امام صاحب نے اپنے استاد جناب محمد بن یحییٰ کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔ اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔" وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ "جو چیز تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کرسکتا۔"

---

(٦١٣) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقول اذا رفع رأسه من الركوع: ٤٧٧ـ سنن ابو داؤد: ٨٤٨ـ وابن حبان: ١٩٠٢ـ والبيهقي: ٩٤/٢.

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ رکوع کے بعد کے قیام (میں حالت اعتدال میں) طوالت اور مذکورہ کلمات کہنا مشروع ہیں۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۲۶۱)

۲۔ رکوع کے بعد حالت قیام میں مذکورہ دعا کا اہتمام مستحب فعل ہے۔

۳۔ رکوع کے بعد اعتدال اور اس میں طمانیت واجب ہے۔

۴۔ امام، مقتدی اور منفرد میں سے ہر نمازی کے لیے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ دونوں کلمات کہنا مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ١٩٢)

۱۶۳ .....بَابُ فَضِيْلَةِ التَّحْمِيْدِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کی فضیلت

مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، أَنَّ الْإِمَامَ لَا يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يَزِيْدَ بَعْدَ الرَّفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ عَلٰى قَوْلِهِ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

اس دلیل کے ساتھ کہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: ''جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو'' اس سے آپ کی مراد یہ نہیں ہے کہ امام رکوع سے سر اٹھانے کے بعد: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ سے زائد کچھ نہیں پڑھ سکتا۔

٦١٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ يَحْيَى الزُّرَقِيَّ حَدَّثَهُ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُجْمِرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، نَا مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ يَحْيَى الزُّرَقِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ رُفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا يَوْماً نُصَلِّيْ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ:

''حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر جب آپ نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو کہا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. تو آپ کے پیچھے کھڑے ایک شخص نے

(٦١٤) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل: اللهم ربنا لك الحمد: ٧٩٩۔ سنن نسائی: ١٠٦٢۔ سنن ابی داود: ٧٧٠۔ والترمذی: ٤٠٤۔ وابن حبان: ١٩٠٧.

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ الَّذِيْ تَكَلَّمَ اٰنِفًا؟ قَالَ: رَجُلٌ أَنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلًا.

یہ دعا پڑھی: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ. ''اے ہمارے رب تیرے ہی لیے تمام تعریف ہے، بہت زیادہ، پاکیزہ اور بابرکت تعریفیں (تیرے لیے ہیں) پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز سے سلام پھیرا تو پوچھا: ابھی ابھی کس شخص نے گفتگو کی ہے؟ اس شخص نے عرض کی: میں نے کی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو جلدی کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ کون ان کلمات کو پہلے لکھے۔''

فوائد:......۱۔ نماز میں مذکورہ کلمات کی فضیلت کا بیان ہے اور مقتدی رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، کے علاوہ بھی تعریفی کلمات کہہ سکتا ہے۔ (فتح الباری لابن رجب: ٦/ ٣٣)

۲۔ نماز میں چھینک آنے پر ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' کہنا مشروع فعل ہے۔

۱۶۴ ......بَابُ الْقُنُوْتِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ لِلْأَمْرِ يَحْدُثُ فَيَدْعُوْ الْإِمَامُ فِي الْقُنُوْتِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخِيْرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کسی ہنگامی حالت کی وجہ سے دعائے قنوت پڑھنے کا بیان، لہٰذا امام فرض نماز کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قیام کی حالت میں دعا مانگے گا

٦١٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، قَالَ: مَا حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ إِلَّا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى الصُّبْحَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنْ اٰخِرِ رَكْعَةٍ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ. زَادَ أَحْمَدُ: مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. وَقَالُوْا: اللّٰهُمَّ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آخری (رکعت کے) رکوع سے سر اٹھایا تو یہ دعا مانگی: اے اللہ ابولید بن الولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور مکہ مکرمہ (میں موجود) بے بس و کمزوروں کو نجات عطا فرما۔'' جناب احمد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ بیان کیا ہے:

(٦١٥) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب يهوى بالتكبير حين يسجد: ٨٠٤، ٦٢٠٠۔ صحيح مسلم: ٦٧٥۔ سنن نسائي: ١٠٧٣۔ سنن ابن ماجة: ١٢٤٤۔ الصحيحة: ٦٣٩۔ ابن حبان: ١٩٦٩۔

اشْـدُدْ وَطْـأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ سِنِيْـنَ كَسِـنِي يُوْسُفَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَقَدْ خَـرَّجْـتُ هٰـذَا الْبَـابَ بِتَـمَـامِهِ فِيْ كِتَابِ الصَّلَاةِ ، كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

"مسلمانوں میں سے (کمزور مضر کے لوگوں پر اپنا سخت عذاب نازل فرما اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام (کے عہد) کی قحط سالی کی طرح قحط سالی مسلط کر دے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ پورا باب کتاب الکبیر کی کتاب الصلاۃ میں بیان کیا ہے۔"

١٦٥ ..... بَابُ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب میں قنوت کرنے کا بیان

٦١٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ..........

ابْـنَ أَبِـيْ لَيْـلٰـى قَـالَ سَـمِـعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَـازِبٍ: أَنَّ رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ .

"حضرت ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب اور صبح کی نماز میں قنوت کیا کرتے تھے۔"

١٦٦ ..... بَابُ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْأَخِيْرَةِ

نمازِ عشاء میں قنوت کرنے کا بیان

٦١٧ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، حَدَّثَنَا هِشَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ..........

عَـنْ أَبِـيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَـرَفَـعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ، فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِـمَـنْ حَـمِـدَهُ ، قَـنَتَ ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَّـامٍ ، الـلّٰهُـمَّ أَنْـجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ ،

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز پڑھتے تو رکوع سے سر اٹھاتے اور سَـمِـعَ الـلّٰـهُ لِـمَـنْ حَـمِـدَهُ کہتے، پھر قنوت کرتے، آپ یہ دعا مانگتے: "اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات نصیب فرما۔ اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو آزادی نصیب فرما، اے اللہ! ولید بن الولید کو رہائی عطا فرما، اے اللہ! اہل مکہ میں سے کمزور

(٦١٦) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلاة اذا نزلت بالمسلمین نازلة...... : ١٦٧٥ـ ترمذی: ٤٠١ـ نسائی: ١٠٧٦ـ ابوداود: ١٤٤١ـ مسند احمد: ٤/٢٨٠ـ وابن حبان: ١٩٨٠.

(٦١٧) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل اللهم ربنا لك الحمد: ٧٩٧، ٦٢٠٠ـ سنن نسائی: ١٠٧٥ـ ابی داود: ١٤٤٢ـ وابن حبان: ١٩٨٦ـ ومسلم: ٦٧٥.

اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، اللّٰهُمَّ أَشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ.

مومنوں کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! مضر پر اپنی پکڑ سخت کر دے، اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی قحط سالی جیسی قحط سالی مسلط کر دے۔"

١٦٧ .....بَابُ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا وَتَأْمِيْنِ الْمَأْمُوْمِيْنَ عِنْدَ دُعَاءِ الْإِمَامِ فِي الْقُنُوْتِ ضِدُّ مَا يَفْعَلُهُ الْعَامَّةُ فِي قُنُوْتِ الْوِتْرِ فَيَضِجُّوْنَ بِالدُّعَاءِ مَعَ دُعَاءِ الْإِمَامِ

تمام نمازوں میں قنوت کرنے اور قنوت میں دعا پڑھتے وقت امام کے ساتھ مقتدیوں کے آمین کہنے کا بیان قنوت وتر میں امام کی دعا کے ساتھ مقتدیوں کا دعا پڑھ کر شور وغل مچانا درست نہیں ہے

٦١٨۔ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، أَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، أَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ أَبُوْ زَيْدِ الْأَحْوَلُ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرَمَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ، يَدْعُوْا عَلٰى حَيٍّ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ. قَالَ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ يَدْعُوْهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَقَتَلُوْهُمْ. قَالَ عِكْرَمَةُ: هٰذَا مِفْتَاحُ الْقُنُوْتِ.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک مسلسل ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح میں ہر نماز کے بعد، آخری رکعت میں جب آپ سمع الله لمن حمده کہتے تو قنوت کرتے آپ بنی سلیم کے ایک قبیلے رعل، ذکوان اور عصیہ پر بددعا کرتے تھے اور آپ کے پیچھے مقتدی صحابہ آمین کہتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ان کی طرف اسلام کی دعوت دینے کے لیے (کچھ قراء کرام) بھیجے تھے تو انہوں نے انہیں قتل کر دیا۔ عکرمہ کہتے ہیں: یہ حدیث دعائے قنوت (کی مشروعیت کی) کنجی ہے۔"

فوائد:......١۔ مصائب کے نزول کے وقت پانچوں نمازوں میں قنوت نازلہ مشروع ہے۔ (فقه السنه: ١/ ١٨٦)

٢۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب مسلمانوں پر مصائب نازل ہوں تو تمام نمازوں میں قنوت نازلہ مستحب فعل ہے۔ (عون المعبود: ٤/ ٢٠٦)

(٦١٨) اسناده حسن، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب القنوت فی الصلواة رقم: ١٤٤٣۔ مسند احمد: ١/ ٣٠١۔ البخاری والحاكم علی شرط: ١/ ٢٢٥۔ ووافقه الذهبی.

۳۔ ابن قیم کہتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح منقول ہے کہ انہوں نے کہا: ''اللہ کی قسم! تمہاری نسبت میری نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے قریب تر ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً قنوت نازلہ کا اہتمام کیا پھر اسے ترک کر دیا۔ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ پسند کیا کہ وہ لوگوں کو آگاہ کریں کہ یہ قنوت نازلہ مسنون فعل ہے۔ نیز اس میں ان لوگوں کے موقف کی تردید ہے۔ جو نماز فجر میں مطلق قنوت کو مکروہ خیال کرتے ہیں اور قنوت نازلہ کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ البتہ اہل حدیث قنوت نازلہ کو مکروہ و مستحب قرار دینے والوں میں سے متوسط ہیں اور وہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت کی ہے وہاں قنوت کرتے ہیں اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت ترک کی ہے وہاں ترک کرتے ہیں اور اس مسئلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل و ترک کی کامل اقتدا کرتے ہیں۔

(عون المعبود: ٤/ ٢٠٧)

١٦٨ .....بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ دَهْرَهُ كُلَّهُ وَإِنَّهُ إِنَّمَا كَانَ يَقْنُتُ إِذَا دَعَا لِأَحَدٍ أَوْ يَدْعُوْ عَلٰى أَحَدٍ

اس بات کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ دعائے قنوت نازلہ نہیں پڑھی بلکہ آپ (صرف اس وقت) قنوت کرتے تھے جب کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف دعا فرما کر

٦١٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَ أَبِيْ سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْنُتُ إِلَّا أَنْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ عَلٰى أَحَدٍ ، وَكَانَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ . وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف اسی وقت قنوت نازلہ کرتے تھے جب کسی کے لیے دعا کرنا ہوتی یا کسی کو بددعا دینی ہوتی۔ آپ جب سمع الله لمن حمده کہتے تو ربنا ولك الحمد کہنے کے بعد دعا مانگتے: اے اللہ (فلاں کو) نجات دے دے۔'' پھر پوری حدیث بیان کی۔

٦٢٠۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوْقٍ الْبَاهِلِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ..........

(٦١٩) صحیح البخاری، كتاب تفسير القرآن، باب ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ : ٤٥٦٠، ٧٩٧۔ مسند احمد: ٢/ ٢٥٥۔ سنن الدارمی: ١٥٩٥.

(٦٢٠) اسناده صحيح، صحيح البخاری، كتاب الوتر، باب القنوت قبل الركوع وبعده، رقم: ١٠٠١، ٣٠٦٤۔ الصحيحة: ٦٣٩۔ الفتح الربانی: ٣/ ٣٠٤.

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْنُتُ إِلَّا إِذَا دَعَا لِقَوْمٍ أَوْ دَعَا عَلَى قَوْمٍ.

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (مسلسل و ہمیشہ) قنوت نہیں پڑھا کرتے تھے مگر جب کسی قوم کے حق میں دعائے خیر کرنا ہوتی یا کسی قوم کو بد دعا دینی ہوتی (تو قنوت کرتے تھے)"

١٦٩ ..... بَابُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ عِنْدَ زَوَالِ الْحَادِثَةِ الَّتِيْ لَهَا يُقْنَتُ

جس مصیبت کی وجہ سے قنوت کی جارہی تھی اس کے ختم ہو جانے پر قنوت ترک کر دینے کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا تَرَكَ الْقُنُوْتَ بَعْدَ شَهْرٍ لِزَوَالِ تِلْكَ الْحَادِثَةِ الَّتِيْ كَانَ لَهَا يَقْنُتُ، لَا نَسْخاً لِلْقُنُوْتِ، وَلَا كَمَا تَوَهَّمَ مَنْ قَالَ إِنَّهُ لَا يُقْنَتُ أَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مصیبت کے نازل ہونے کی وجہ سے قنوت کر رہے تھے اس کے ختم ہونے پر ایک ماہ کے بعد قنوت چھوڑ دی تھی۔ قنوت کے منسوخ ہونے کی وجہ سے نہیں چھوڑی تھی۔ اور نہ اس لیے چھوڑی تھی جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایک ماہ سے زائد قنوت جائز نہیں ہے۔

٦٢١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْعَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَنَتَ فِيْ صَلَاةٍ شَهْرًا، يَقُوْلُ فِيْ قُنُوْتِهِ: اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ، اَللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ. قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: أَوَ مَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا؟.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک نماز میں قنوت نازلہ پڑھی آپ اپنی دعا میں یہ فرماتے: اے اللہ! ولید بن الولید کو نجات عطا فرما، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو رہائی نصیب فرما، اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو آزادی دے دے، اے اللہ کمزور مومنوں کو نجات عطا فرما دے، اے اللہ: مضر پر اپنا سخت عذاب نازل فرما، اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کے قحط کی طرح کا قحط مسلط کر دے۔" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز صبح کے وقت آپ نے ان کے لیے دعا نہ کی تو میں نے آپ کو یاد دلایا، آپ نے فرمایا: کیا تم نے انہیں دیکھا نہیں کہ

(٦٢١) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب القنوت في جميع الصلوات، اذا نزلت بالمسلمين نازلة...... : ٦٧٥۔ سنن ابی داود: ١٤٤٢.

وہ (آزادی پانے کے بعد) آ چکے ہیں (لہٰذا اب قنوت کی ضرورت باقی نہیں رہی)''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نبی ﷺ قنوت نازلہ کسی مصیبت کے نازل ہونے کے وقت کرتے تھے۔ یعنی آپ ﷺ مجاہدین واسیران کی نصرت ومدد اور رہائی کے لیے قنوت نازل کرتے یا حملہ آور دشمنوں کے خلاف قنوت نازلہ کرتے تھے اور اگر یہ اسباب نہ ہوتے تو آپ ﷺ قنوت ترک کر دیتے تھے۔ نیز ترک قنوت سے تنسیخِ قنوت کا استدلال کرنا درست نہیں۔

١٧٠ .....بَابُ ذِكْرُ أَخْبَارٍ غَلَطٍ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهَا بَعْضَ مَنْ لَمْ يَنْعَمِ النَّظَرَ فِيْ أَلْفَاظِ الْأَخْبَارِ وَلَمْ يَسْتَوْعِبْ أَخْبَارَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُنُوْتِ فَاحْتَجَّ بِهَا وَزَعَمَ أَنَّ الْقُنُوْتَ فِي الصَّلَاةِ مَنْسُوْخٌ مُنْهًى عَنْهُ

ان احادیث کا بیان جن سے استدال کرتے ہوئے اس شخص کو غلطی لگی ہے جس نے احادیث کے الفاظ میں خوب غور وفکر نہیں کیا اور نہ قنوت کے متعلق نبی کریم ﷺ سے مروی تمام احادیث کا احاطہ کیا ہے، تو اس شخص نے ان احادیث سے استدال کیا ہے اور اس کا گمان ہے کہ نماز میں قنوت کرنا منسوخ اور منع ہے

٦٢٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، فِي الرَّكْعَةِ الْآخِيْرَةِ ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا ، دَعَا عَلَى نَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾.

'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فجر کی نماز میں سنا کہ آپ نے آخری رکعت میں جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا تو ربنا ولک الحمد پڑھا، پھر یہ دعا مانگی: اے اللہ! فلاں فلاں شخص پر لعنت فرما، آپ نے کچھ منافقین کو بددعا دی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾ (٣ : ١٢٨) ''اے نبی) آپ کا اس معاملے میں کچھ اختیار نہیں، اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرلے، چاہے تو انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔''

(٦٢٢) صحيح بخاري، كتاب المغازي، باب ﴿ليس لك من الامر شيء﴾ رقم: ٤٠٦٩، ٤٥٥٩۔ سنن نسائي: ١٠٧٨۔ مسند احمد: ١٤٧/٢.

۶۲۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ عَلَى أَرْبَعَةِ نَفَرٍ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ ﴾ قَالَ: فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ أَيْضًا . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ:كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ ﴾ . قَالَ: ثُمَّ هَدَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِيْ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ اللَّعْنَ مَنْسُوْخٌ بِهٰذِهِ الْآيَةِ ، لَا أَنَّ الدُّعَاءَ الَّذِيْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ لِمَنْ كَانَ فِيْ أَيْدِيْ أَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ أَنْ يُّنْجِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ أَيْدِيْهِمْ ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ تَكُوْنَ الْآيَةُ نَزَلَتْ: ﴿أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ ﴾ فِيْ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ ، فِيْ يَدِيْ

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چار افراد پر بد دعا کیا کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی ﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ ﴾ (۳ : ۱۲۸) "اے نبی آپ کا اس معاملے میں کچھ اختیار نہیں، اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کر لے چاہے تو انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔" فرماتے ہیں : تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی ہدایت نصیب فرما دی۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : یہ حدیث بھی غریب ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرب کے کچھ قبائل کو بد دعا دیا کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ ﴾ (۳ : ۱۲۸) "(اے نبی) آپ کو اس معاملے میں کچھ اختیار نہیں، اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول فرمالے چاہے تو ان کو عذاب دے دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔" فرماتے ہیں : پھر (اللہ تعالیٰ نے) انہیں اسلام کی ہدایت عطا فرما دی۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : ان احادیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ اس آیت کے ساتھ (کفار پر) لعنت کرنا منسوخ ہو گیا ،لیکن وہ دعا منسوخ نہیں ہوئی جسے نبی کریم ﷺ اہل مکہ کے پاس قید مسلمانوں کی آزادی کے لیے کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان (کمزور مسلمانوں) کو اُن سے نجات عطا فرما دے۔

---

(۶۲۳) حسن صحيح، سنن ترمذى، كتاب تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب ومن سورة آل عمران، رقم: ۳۰۰۵۔ وأحمد: ۲/۱۰۴،۲۵۵۔ وابن حبان: ۱۹۸۵۔ الدر المنثور: ۲/۷۱.

قَوْمٍ كُفَّارٍ يُعَذِّبُوْنَ ، وَإِنَّمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ ﴾ فِيمَنْ كَانُوْا يَدْعُوْ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ بِاللَّعْنِ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْكُفَّارِ ، فَأَعْلَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ لَيْسَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فِيْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْعَنُهُمْ فِيْ قُنُوْتِهِ ، وَأَخْبَرَ أَنَّهُ مِنْ إِنْ تَابَ عَلَيْهِمْ فَهَدَاهُمْ لِلْإِيْمَانِ أَوْ عَذَّبَهُمْ عَلٰى كُفْرِهِمْ وَنِفَاقِهِمْ فَهُمْ ظَالِمُوْنَ وَقْتَ كُفْرِهِمْ وَنِفَاقِهِمْ ، لَا مَنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ لَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْ يُنْجِيَهُمْ مِنْ أَيْدِي أَعْدَائِهِمْ مِنَ الْكُفَّارِ ، فَالْوَلِيْدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَ سَلَمَةُ بْنُ هِشَّامٍ وَ عَيَّاشُ بْنُ أَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفُوْنَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ لَمْ يَكُوْنُوْا ظَالِمِيْنَ فِي وَقْتِ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَنْ يُنْجِيَهُمْ مِنْ أَيْدِي أَعْدَائِهِمُ الْكُفَّارِ . وَلَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ ﷺ الدُّعَاءَ لَهُمْ بِالنَّجَاةِ مِنْ أَيْدِي كُفَّارِ أَهْلِ مَكَّةَ إِلَّا بَعْدَمَا نَجَوْا مِنْ أَيْدِيْهِمْ ، لَا لِنُزُوْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِيْ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا ظَالِمِيْنَ لَا مَظْلُوْمِيْنَ . أَلَا تَسْمَعُ خَبَرَ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ ، فَقَالَ: أَوَ مَا تَرَاهُمْ قَدْ

کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ یہ آیت ﴿أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾ ان مومنوں کے بارے میں نازل ہوئی ہو، جو کفار کے پاس ان کے ظلم وستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ﴾ ان کافروں اور منافقوں کے متعلق نازل فرمائی ہے جن پر نبی کریم ﷺ بد دعا کرتے ہوئے لعنت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا کہ جن لوگوں کو نبی کریم ﷺ اپنی دعائے قنوت میں لعنت کرتے ہیں ان کے معاملے میں نبی کریم ﷺ کو کچھ اختیار نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دے دی کہ اگر اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کر کے انہیں اسلام کی ہدایت نصیب فرما دے یا انہیں ان کے کفر و نفاق کی وجہ سے عذاب سے دو چار کر دے تو وہ اپنے کفر اور نفاق کی حالت میں ظالم ہیں۔ اس سے مراد وہ مومن لوگ نہیں ہیں جن کے متعلق نبی کریم ﷺ دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کفار کے ظلم و ستم سے آزادی نصیب فرما دے۔ اس لیے ولید بن الولید، سلم بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور اہل مکہ میں سے کمزور مسلمان ان دشمن کفار کے قبضہ سے ان کی نجات کے لیے نبی کریم ﷺ نے کفار مکہ کی قید سے ان کی رہائی تک ان کی آزادی کی دعا ترک نہیں کی، آپ نے ان کے حق میں دعا اس آیت کے نزول کی وجہ سے ترک نہیں کی جو کفار اور منافقین کے بارے میں نازل ہوئی۔ جو ظالم تھے، مظلوم نہیں تھے۔ کیا آپ نے یحییٰ بن ابی کثیر کی حضرت ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نہیں سنی کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز میں ان کے لیے دعا نہ کی تو میں

قَدِمُوْا ؟ فَأَعْلَمَ ﷺ أَنَّهُ إِنَّمَا تَرَكَ الْقُنُوْتَ وَالدُّعَاءَ بِأَنَّ نَجَّاهُمُ اللّٰهُ، إِذِ اللّٰهُ قَدِ اسْتَجَابَ لَهُمْ فَنَجَاهُمْ، لَا لِنُزُوْلِ الْآيَةِ الَّتِي نَزَلَتْ فِيْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ هُوَ ضِدُّهُمْ، إِذْ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَنْ يُنْجِيَهُمْ، مُؤْمِنُوْنَ مَظْلُوْمُوْنَ، وَمَنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ بِاللَّعْنِ، كُفَّارٌ وَمُنَافِقُوْنَ ظَالِمُوْنَ، فَأَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ ﷺ بِأَنْ يَتْرُكَ لَعْنَ مَنْ كَانَ يَلْعَنُهُمْ وَأَعْلَمَ أَنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ، وَأَنَّ لَيْسَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَمْرِهِمْ شَيْءٌ، وَأَنَّ اللّٰهَ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ أَوْ تَابَ عَلَيْهِمْ، فَتَفَهَّمُوْا مَا بَيَّنْتُهُ تَسْتَيْقِنُوْا بِتَوْفِيْقِ خَالِقِكُمْ غَلَطَ مَنِ احْتَجَ بِهٰذِهِ الْأَخْبَارِ أَنَّ الْقُنُوْتَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَنْسُوْخٌ بِهٰذِهِ الْآيَةِ.

نے آپ کو یاد دلایا تو آپ نے فرمایا: کیا تم انہیں دیکھ نہیں رہے کہ وہ (آزادی پانے کے بعد مدینہ منورہ) آ چکے ہیں؟'' اے نبی! آپ کا اس معاملے میں کچھ اختیار نہیں، اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول کر لے چاہے تو انہیں عذاب دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔' فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی ہدایت نصیب فرما دی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث بھی غریب ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرب کے کچھ قبائل کو بد دعا دیا کرتے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ ﴾ (۳: ۱۲۸)'' (اے نبی) آپ کو اس معاملے میں کچھ اختیار نہیں، اللہ چاہے تو ان کی توبہ قبول فرما لے چاہے تو ان کو عذاب دے دے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔'' فرماتے ہیں: پھر (اللہ تعالیٰ نے) انہیں اسلام کی ہدایت عطا فرما دی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان احادیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ اس آیت کے ساتھ لہٰذا جو میں نے بیان کیا اسے خوب سمجھ لو، اور اپنے خالق و مالک کی توفیق سے یقین کر لو کہ جس شخص نے ان احادیث سے یہ استدال کیا ہے کہ صبح کی نماز میں قنوت کرنا اس آیت کے ساتھ منسوخ ہو چکا ہے، اس کا استدلال غلط ہے۔''

فوائد:......قنوت نازل کو مکروہ خیال کرنے والے علماء ان احادیث سے استدلال کرتے ہیں کہ قنوت نازلہ منسوخ ہو چکی ہے۔ لیکن ان احادیث میں تنسیخ کی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ اس آیت کے نزول کے بعد بھی رسول ﷺ سے قنوت ثابت ہے، بلکہ ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کفار پر بددعا جائز ہے۔ البتہ کسی معین کافر یا معین مشرک کا نام لے کر بددعا کرنا ممنوع ہے کیونکہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت سے سرفراز کر دے، لہٰذا بلا تعیین کفار و مشرکین پر بددعا کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ علامہ سندھی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے فعل سے بظاہر معلوم ہوتا ہے

کہ وہ معین کفار پر لعنت کو منسوخ خیال کرتے تھے اور مطلق کفار پر لعنت کو جائز خیال کرتے تھے۔

(شرح سنن نسائی: ۲/ ۲۶۳)

۱۷۱ ..... بَابُ التَّكْبِيْرِ مَعَ الْإِهْوَاءِ لِلسُّجُوْدِ

سجدے کے لیے جھکتے وقت "اَللّٰهُ اَكْبَر" کہنے کا باب

۶۲۴۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا .

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سجدے کے لیے جھکتے وقت اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔"

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ سجدہ میں جھکتے وقت تکبیر کہنی چاہیے۔ حالت قیام میں یا سجدہ میں پہنچ کر تکبیر کہنا مسنون طریقہ نہیں ہے۔ نووی کہتے ہیں: سجدہ کے لیے جھکتے وقت تکبیر کا آغاز کیا جائے اور تکبیر کے الفاظ کو طول دیا جائے حتیٰ کہ پیشانی زمین پر لگ جائے۔ (شرح النووی: ۴/ ۹۸)

۱۷۲ ..... بَابُ التَّجَافِيْ بِالْيَدَيْنِ عِنْدَ الْإِهْوَاءِ إِلَى السُّجُوْدِ

سجدے کے لیے جھکتے وقت دونوں ہاتھ کو (پہلوؤں سے) دور رکھنے کا بیان

۶۲۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ ۔ وَهٰذَا لَفْظُ بُنْدَارٍ ۔ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو.........

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدِ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، فِيْهِمْ أَبُوْ قَتَادَةَ ، قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ وَقَالَ ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ يَهْوِيْ إِلَى الْأَرْضِ وَيُجَافِيْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ .

"جناب عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام کی موجودگی میں، جن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں، سنا۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ بے شک رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے۔" پھر حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔ اور کہا: "پھر آپ اللہ اکبر کہتے، پھر آپ زمین کی طرف جھکتے اور اپنے دونوں

(۶۲۴) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب یھوی بالتکبیر حین یسجد: ۸۰۳۔ صحیح مسلم: ۳۹۲۔ سنن الترمذی: ۲۵۴۔ سنن نسائی: ۱۰۲۳۔ مسند احمد: ۲/ ۲۷۰۔ الصحیحة: ۶۰۴.

(۶۲۵) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ: ۷۳۰، ۹۶۳۔ سنن ترمذی: ۳۰۴۔ سنن الدارمی: ۱۳۵۶۔ وابن ماجه: ۱۰۶۱۔ وابن حبان: ۱۸۶۷.

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: يَهْوِيْ إِلَى الْأَرْضِ مُجَافِيًا يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: ثُمَّ يَسْجُدُ. وَقَالُوْا جَمِيْعًا، قَالُوْا: صَدَقْتَ، هٰكَذَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ.

بازو اپنے دونوں پہلوؤں سے الگ رکھتے۔" جناب محمد بن یحییٰ نے (اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے) فرمایا: آپ اپنے دونوں بازو اپنے دونوں پہلوؤں سے دور رکھتے ہوئے زمین کی طرف جھکتے۔" محمد بن یحییٰ نے یہ اضافہ کیا: "پھر آپ سجدہ کرتے۔" تمام صحابہ کرام نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے، نبی کریم ﷺ اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔"

فوائد:......حدیث الباب کی رو سے سجدہ میں جھکتے وقت بھی دونوں بازو پہلوؤں سے دور ہونے چاہئیں۔ اور سجدہ میں جھکتے وقت بازوؤں کو پہلوؤں سے سمیٹنا غیر مسنون فعل ہے۔

١٧٣..... بَابُ الْبَدْءِ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ عَلَى الْأَرْضِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ إِذَا سَجَدَ الْمُصَلِّيْ، إِذْ هٰذَا الْفِعْلُ نَاسِخٌ لِمَا خَالَفَ هٰذَا الْفِعْلَ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرِ بِهٖ

جب نمازی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھنے کا بیان۔ کیونکہ یہ عمل اس عمل کے مخالف نبی کریم ﷺ کے عمل اور حکم کے لیے ناسخ ہے

٦٢٦ـ اَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ رِجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَذْرِيُّ، قَالُوا، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا شُرَيْكُ بِنِ عَبدَ اللّٰهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ إِذَا سَجَدَ.

" حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے۔" جناب احمد اور رجاء کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نے سجدہ کیا تو آپ نے اپنے گھٹنے اپنے ہاتھوں سے پہلے رکھے۔

(٦٢٦) اسناده ضعيف، سنن ترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء في وضع الركبتين قبل اليدين في السجود، رقم: ٢٦٨ ـ سنن نسائى رقم: ١٠٨٩ ـ سنن ابى داود: ٨٣٨ ـ سنن ابن ماجة: ٨٨٢ ـ سنن الدارمى: ١٣٢٠.

۱۷۴..... بَابُ ذِكْرُ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَدْئِهِ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ اِهْوَائِهِ اِلَى السُّجُوْدِ مَنْسُوْخٌ، غَلَطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَفْهَمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ مَنْسُوْخٌ. فَرَأَى اسْتِعْمَالَ الْخَبَرِ وَالْبَدْءِ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْأَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ.

نبی کریم ﷺ سے مروی اس منسوخ حدیث کا بیان جس میں ہے کہ آپ سجدے کے لیے جھکتے وقت اپنے گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھتے تھے۔ جو اہل علم اس کے منسوخ ہونے کو سمجھ نہیں سکے، انہیں اس حدیث سے استدلال کرنے میں غلطی لگی ہے۔ تو اس نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کو درست قرار دیا ہے۔

۶۲۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے تھے اور فرماتے تھے: رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ سجدہ میں جھکتے وقت پہلے ہاتھ زمین پر رکھنے چاہئیں اور ہاتھ رکھنے کے بعد گھٹنے زمین پر لگانے چاہئیں۔ نیز نبی ﷺ نے سجدہ میں جاتے وقت ہاتھوں سے قبل گھٹنے زمین پر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ، وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ)) ''جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو وہ اونٹ کی طرح (ہاتھوں سے قبل گھٹنے لگا کر) نہ بیٹھے، بلکہ وہ اپنے گھٹنوں سے قبل اپنے ہاتھ زمین پر رکھے۔''

(ابوداؤد: ۸۴۰، نسائی: ۱۰۹۲، صحیح الجامع: ۵۹۵، صحیح)

ابوطیب شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سجدہ میں گھٹنوں سے قبل ہاتھ زمین پر رکھنے کی مشروعیت کی دلیل ہے اور اوزاعی، مالک، ابن حزم اور ایک قول کے مطابق احمد بن حنبل کا بھی یہی مذہب ہے نیز حازمی نے اوزاعی سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ سجدہ میں اپنے گھٹنوں سے قبل اپنے ہاتھ زمین پر رکھتے تھے۔

---

(۶۲۷) اسنادہ صحیح، امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کو ترجمۃ الباب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کا فعل نقل کیا ہے۔ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب یھوی بالتکبیر حین یسجد والحاکم: ۱/۲۲۵۔ الدار قطنی: ۱/۳۴۴۔ والبیھقی فی الکبریٰ: ۲/۱۰۰۔ وابن شیبہ فی "مصنفہ": ۱/۲۶۳.

پیشانی کے کچھ حصہ پر سجدہ کافی ہے۔ناک پر سجدہ کرنا مستحب ہے اور اگر سجدہ میں ناک زمین پر نہ لگایا جائے تو بھی جائز ہے، لیکن اگر سجدہ میں فقط ناک پر سجدہ کیا جائے اور پیشانی کو چھوڑ دیا جائے تو یہ عمل ناجائز ہے، شافعی اور مالک رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے ابوحنیفہ اور ابن قاسم مالکی رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ ناک اور پیشانی میں سے کسی ایک پر سجدہ کرنا کافی ہے اور احمد اور ابن حبیب مالکی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پیشانی اور ناک دونوں اعضاء پر سجدہ کرنا واجب ہے۔ اکثر علماء کہتے ہیں کہ ظاہر احادیث کی رو سے پیشانی اور ناک ایک ہی عضو ہیں۔(شرح النووی: ٤/ ٢٠٧)

اس بارے امام احمد کا موقف راجح اور قرین صواب ہے۔عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ کہتے ہیں: میرے نزدیک پیشانی اور ناک دونوں اعضاء پر سجدہ کرنا راجح ہے۔(تحفة الاحوذی: ٢/ ١٠٥)

١٧٥ ..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ السُّجُوْدِ مَنْسُوْخٌ، وَأَنَّ وَضْعَ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ نَاسِخٌ، إِذَا كَانَ الْأَمْرُ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ مُقَدَّمًا وَالْأَمْرُ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ مُؤَخَّرًا، فَالْمُقَدَّمُ مَنْسُوْخٌ وَالْمُؤَخَّرُ نَاسِخٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ سجدہ کرتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھنے کا حکم منسوخ ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنے (کا حکم) ناسخ ہے۔کیونکہ گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنے کا حکم مقدم ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنے کا حکم متاخر ہے، لہٰذا مقدم حکم منسوخ ہوگا اور متاخر حکم ناسخ ہوگا۔

٦٢٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ..........

عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: كُنَّا نَضَعُ الْيَدَيْنَ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ فَأُمِرْنَا بِالرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ.

”حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھا کرتے تھے، پھر ہمیں دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے رکھنے کا حکم دے دیا گیا۔“

١٧٦ ..... بَابُ الْبَدْءِ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْأَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السُّجُوْدِ.

سجدہ سے سر اٹھاتے وقت گھٹنوں سے قبل دونوں ہاتھ زمین سے اٹھانے کا بیان

٦٢٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَ رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَذْرِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالُوْا، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ......

(٦٢٨) اسناده ضعيف جدًا: البيهقي في الكبرىٰ: ٢/ ١٠٠۔ من طريق خزيمه، به.

(٦٢٩) اسناده ضعيف: سنن النسائي، كتاب التطبيق، باب اول ما يصل الى الارض من الانسان في سجوده: ١٠٨٩۔ سنن الترمذي: ٢٦٨۔ سنن ابي داود: ٨٣٨۔ سنن ابن ماجه: ٨٨٢۔ سنن الدارمي: ١٣٢٠.

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ إِذَا رَفَعَ .

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سجدہ کرتے وقت) اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے اپنے دونوں گھٹنے رکھتے تھے اور جب (سجدے سے سر) اٹھاتے تو اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔''

١٧٧ ..... بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْأَرْضِ فِي السُّجُوْدِ إِذْ هُمَا يَسْجُدَانِ كَسُجُوْدِ الْوَجْهِ

سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا بیان کیونکہ وہ دونوں چہرے کے سجدے کی طرح سجدہ کرتے ہیں

٦٣٠- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، أَنَا أَيُّوْبُ . وَقَالَ الْمُؤَمَّلُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ ، قَالَ: إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ ، فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا .

'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوع روایت بیان کرتے ہیں: '' بلاشبہ دونوں ہاتھ سجدہ کرتے ہیں جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص اپنا چہرہ (زمین پر) رکھے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جب چہرے کو اٹھائے تو اسے ان دونوں کو بھی اٹھانا چاہیے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دونوں ہاتھ اور سجدہ اعضائے سجود میں شامل ہیں اور صحت نماز کے لیے ہاتھوں اور چہرہ کا سجدہ لازم ہے۔

١٧٨ ..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الْأَعْضَاءِ الَّتِي تَسْجُدُ مِنَ الْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهِ إِذَا سَجَدَ الْمُصَلِّيْ.

جب نمازی سجدہ کرے تو ان اعضاء کی تعداد کا بیان جو نمازی کی نماز میں سجدہ کرتے ہیں

٦٣١- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ....

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ .

''حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: '' جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء بھی سجدہ کرتے

(٦٣٠) اسناده صحيح، سنن النسائی، كتاب التطبيق، باب وضع اليدين مع الوجه فی السجود: ١٠٩٢ - سنن ابی داود: ٨٩٢- والحاكم: ١/٢٢٥ - موطا امام مالك: ٣٥٢.

(٦٣١) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، اعضاء السجود، والنهی عن كف الشعر والثوب: ٤٩١- سنن الترمذی: ٢٧٢- سنن النسائی: ١٠٩٤ - سنن ابی داود: ٨٩١- سنن ابن ماجه: ٨٨٥.

وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ.

ہیں: (یعنی) اس کا چہرہ اس کے دونوں ہاتھ، اس کے دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں قدم۔"

۱۷۹ .....بَابُ الْأَمْرِ بِالسُّجُوْدِ عَلَى الْأَعْضَاءِ السَّبْعَةِ اللَّوَاتِي يَسْجُدْنَ مَعَ الْمُصَلِّيْ إِذَا سَجَدَ

جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو اس کی نماز میں سجدہ کرنے والے نمازی کے اعضاء کی تعداد کا بیان

٦٣٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيُّ ، أَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَلَا أَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور (یہ حکم دیا گیا ہے کہ) میں اپنے بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔"

٦٣٣ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ..........

عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا أَكُفُّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں، اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سنبھالوں (سمیٹوں)۔"

۱۸۰ ..... بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ الْأَعْضَاءِ السَّبْعَةِ الَّتِيْ أُمِرَ الْمُصَلِّي بِالسُّجُوْدِ عَلَيْهِنَّ

ان سات اعضاء کے ناموں کا بیان جس پر نمازی کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے

٦٣٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ..........

---

(٦٣٢) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب لا یکف ثوبه فی الصلاة: ٨١٦ـ صحیح مسلم: ٤٩٠ ـ سنن الترمذی: ٢٧٣ـ سنن النسائی: ١١١٣ـ سنن ابی داود: ٨٨٩ـ سنن ابن ماجه: ٨٨/٤ـ مسند احمد: ٢٥٥/١ـ سنن الدارمی: ١٣١٨.

(٦٣٣) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب السجود علی سبعة اعظم: ٨١٠ـ صحیح مسلم: ٤٩٠ـ سنن ترمذی: ٢٧٣ـ سنن النسائی: ١١١٣ـ مسند احمد: ٢٥٥/١، ٢٨٥، ٣٢٤.

(٦٣٤) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب السجود علی سبعة اعظم: ٨٠٩ـ سنن نسائی: ١٠٩٣ـ مسند احمد: ٢٢١/١، ٢٧٠.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ؛ عَلَى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَقَدَمَيْهِ وَنُهِيَ أَنْ يَّكُفَّ شَعْرًا أَوْ ثَوْبًا .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات (اعضا) پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا؛ اپنے چہرے، اپنے دونوں ہاتھوں، اپنے دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں پر؛ اور آپ کو بالوں یا کپڑوں کو سمیٹنے سے منع کر دیا گیا۔''

٦٣٥- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْمُخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَوْ يَكُفُّ ثِيَابَهُ أَوْ شَعْرَهُ . وَكَانَ ابْنُ طَاوُسٍ يَمُرُّ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَنْفِهِ ، يَقُوْلُ: هُوَ وَاحِدٌ .

''امام صاحب نے اپنے استادگرامی جناب مخزومی کی سند سے حضرت ابن عباس کی مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی ہے، مگر انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''یا آپ اپنے کپڑوں یا بالوں کو سمیٹیں'' (اس سے منع کر دیا گیا) جناب طاؤس رحمہ اللہ اپنا ہاتھ اپنی پیشانی اور ناک پر پھیر کر فرمایا کرتے تھے: یہ ایک ہی عضو ہے۔''

٦٣٦- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ - وَلَا أَكُفَّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ - ، الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں، اور اپنے بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹوں، (وہ سات اعضاء یہ ہیں) پیشانی اور ناک دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں قدم۔''

١٨١ ..... بَابُ إِمْكَانِ الْجَبْهَةِ وَ الْأَنْفِ مِنَ الْأَرْضِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں ناک اور پیشانی کو زمین پر جما کر رکھنے کا بیان

٦٣٧- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنِي............

(٦٣٥) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب اعضاء السجود والنهى عن كف الشعر والثوب: ٤٩٠- سنن نسائى: ١٠٨٦.

(٦٣٦) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب اعضاء السجود والنهى عن كف الشعر والثوب: ٤٩٠- سنن نسائى: ١٠٩٦.

(٦٣٧) اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة: ٧٣٠، ٧٣٤- سنن ترمذى: ٢٦٠- وابن حبان: ١٨٧١- سنن الدارمى: ١٣٠٧.

الْعَبَّاسُ بْنُ سَهْلِ السَّاعِدِيُّ، قَالَ: اجْتَمَعَ نَاسٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فِيهِمْ سَهْلُ بْنُ سَعْدِ السَّاعِدِيُّ وَأَبُو حُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ وَأَبُو أُسَيْدِ السَّاعِدِيُّ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: دَعُونِي أُحَدِّثْكُمْ فَأَنَا أَعْلَمُكُمْ بِهٰذَا. قَالُوا: فَحَدِّثْ. قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ دَخَلَ الصَّلَاةَ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَقَالَ: ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ جَبْهَتَهُ وَأَنْفَهُ مِنَ الْأَرْضِ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ: هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''حضرت عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چند انصاری صحابہ کرام (ایک جگہ) جمع ہوئے، ان میں حضرت سہل بن سعد ساعدی ابوحمید ساعدی، اور ابواسید ساعدی بھی تھے۔ تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا۔ تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اجازت دو میں تمہیں (اس کے متعلق) بیان کرتا ہوں کیونکہ میں تم سب سے زیادہ اسے جاننے والا ہوں۔ انہوں نے کہا: تو پھر بیان کرو۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بہت اچھا وضو کیا، پھر آپ نے نماز شروع کر دی، اس طرح انہوں نے حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔ اور فرمایا: پھر آپ نے سجدہ کیا تو اپنی پیشانی اور اپنی ناک کو زمین پر اچھی طرح جما کر رکھا، اور اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھا، پھر آپ نے اپنے سر کو (سجدے سے) اٹھایا۔'' (یہ بیان سننے کے بعد) تمام صحابہ کرام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اس طرح ہوتی تھی۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ اعضائے سجدہ سات ہیں اور سجدہ کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ ان اعضاء پر سجدہ کرے اور پیشانی اور ناک دونوں پر سجدہ کرے۔ البتہ سجدہ میں ننگی پیشانی زمین پر رکھنا واجب ہے اور پیشانی کے کچھ حصہ پر سجدہ کافی ہے۔ ناک پر سجدہ کرنا مستحب ہے اور اگر سجدہ میں ناک زمین پر نہ لگایا جائے تو بھی جائز ہے، لیکن اگر سجدہ میں فقط ناک پر سجدہ کیا جائے اور پیشانی کو چھوڑ دیا جائے تو یہ عمل ناجائز ہے۔ شافعی اور مالک کا یہی مذہب ہے ابوحنیفہ اور ابن قاسم مالکی کا موقف ہے کہ ناک اور پیشانی میں کسی ایک پر سجدہ کرنا کافی ہے اور احمد اور ابن حبیب مالکی کہتے ہیں کہ پیشانی اور ناک دونوں اعضاء پر سجدہ کرنا واجب ہے۔ اکثر علماء کہتے ہیں کہ ظاہر احادیث کی رو سے پیشانی اور ناک ایک ہی عضو ہیں۔ (شرح النووی: ٤/ ٢٠٧)

اس بارے میں امام احمد کا موقف راجح اور قرین صواب ہے۔ عبدالرحمٰن مبارک پوری کہتے ہیں: میرے نزدیک پیشانی اور ناک دونوں اعضاء پر سجدہ کرنا راجح ہے۔ (تحفۃ الاحوذی: ٢/ ١٠٥)

۱۸۲ .....بَابُ إِثْبَاتِ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ عَلَى الْأَرْضِ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنَ الْمُصَلِّيْ إِلٰى مَوْضِعِهٖ

چہرے کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو زمین پر خوب جمانے کا بیان حتیٰ کہ نمازی کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر پُرسکون ہو جائے

۶۳۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، مُؤَمِّلُ بْنُ هِشَامٍ ، أَنَا إِسْمَاعِيْلُ - يَعْنِى ابْنَ عُلَيَّةَ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمِّهٖ.........

عَنْ رِفَاعَةَ فِى الْحَدِيْثِ الطَّوِيْلِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ صَلّٰى وَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ قَالَ: ثُمَّ إِذَا أَنْتَ سَجَدْتَ فَأَثْبِتْ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنْكَ إِلٰى مَوْضِعِهٖ.

''حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں یہ الفاظ مروی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو فرمایا تھا جس نے نماز پڑھی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا تھا: ''پھر جب تم سجدہ کرو تو اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو خوب جماؤ، یہاں تک کہ تیرے (جسم کی ہر) ہڈی اپنی جگہ مطمئن اور پرسکون ہو جائے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ سجدہ میں اچھی طرح ہاتھ زمین پر جمانے چاہئیں اور یہ عمل سجدہ میں واجب ہے۔

۱۸۳ .....بَابُ السُّجُوْدِ عَلٰى إِلْيَتَيِ الْكَفِّ

ہاتھ کے دونوں الیوں پر سجدہ کرنے کا بیان

۶۳۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، نَا عَلِيٌّ - يَعْنِى ابْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ إِسْحَاقَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ.........

الْبَرَاءَ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلٰى أَلْيَتَيِ الْكَفِّ .

''حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کے انگوٹھے اور چھنگلی کی جڑ پر سجدہ کرتے تھے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ سجدہ میں سیدھے ہاتھ زمین پر لگانے چاہئیں اور ہاتھوں کے سجدہ سے مراد ہتھیلیوں کا سجدہ ہے۔

---

(۶۳۸) اسناده حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود: ۸۶۰۔ مسند احمد: ۳۴۰/۴.

(۶۳۹) اسناده صحیح، مسند احمد: ۴۹۴/۴،۲۹۵۔ وابن حبان: ۱۹۱۵۔ الصحیحة: ۲۹۶۶۔ والحاکم: ۲۲۷/۱۔ مجمع الزوائد: ۱۲۵/۲.

۱۸۴ ..... بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ فِي السُّجُودِ

سجدوں میں دونوں ہاتھوں کو دونوں کندھوں کے برابر رکھنے کا بیان

٦٤٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُوْ عَامِرٍ ، أَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ.........

حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ ، قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ ، وَ أَبُوْ أُسَيْدِ السَّاعِدِيُّ وَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . فَقَامَ فَكَبَّرَ ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ . وَقَالَ: ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ ، وَوَضَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ حَتَّى فَرَغَ .

''حضرت عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ (ایک دفعہ) حضرت ابوحمید ساعدی، ابواسید ساعدی، سہل بن سعد ساعدی اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم جمع ہوئے تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی تو پھر آپ رسول اللہ ﷺ کی نماز بیان کریں۔ انہوں نے فرمایا:) آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہتے۔ پھر کچھ حدیث بیان کرنے کے بعد فرمایا: '' پھر آپ نے سجدہ کیا تو اپنی پیشانی اور اپنی ناک کو خوب جما کر رکھا اور اپنے دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے دور اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر رکھا، پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ میں لوٹ گئی (پھر آپ اسی اطمینان وسکون کے ساتھ نماز پڑھتے رہے) حتی کہ آپ فارغ ہو گئے۔''

۱۸۵ ..... بَابُ إِبَاحَةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ حِذَاءَ الْأُذُنَيْنِ وَهٰذَا اخْتِلَافُ الْمُبَاحِ

سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنا جائز ہے اور یہ جائز اختلاف کی قسم سے ہے

٦٤١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ ، فَقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . فَرَأَيْتُهُ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، كَبَّرَ فَرَفَعَ۔

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو میں نے (اپنے دل میں) کہا: میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی نماز کو (غور سے) دیکھوں گا۔تو میں نے آپ

(٦٤٠) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة: ٧٣٤۔ سنن ترمذی: ٢٦٠۔ البیهقی فی الكبری: ١١٢/٢.

يَعْنِي يَدَيْهِ - فَرَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ . فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ . وَقَالَ: ثُمَّ هَوٰى ، فَسَجَدَ فَصَارَ رَأْسُهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ مِقْدَارَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ .

کو دیکھا کہ آپ نے جب نماز شروع کی تو اللہ اکبر کہا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا، تو میں نے آپ کے دونوں انگوٹھوں کو آپ کے دونوں کانوں کے برابر دیکھا۔ پھر کچھ حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر آپ جھکے اور سجدہ کیا تو آپ کا سر مبارک آپ کے ہاتھوں کے درمیان اسی مقدار میں ہو گیا جتنی مقدار اس وقت تھی جب آپ نے نماز شروع کی تھی۔ (یعنی کانوں کے برابر)''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ سجدہ میں ہاتھ کانوں یا کندھوں کے برابر ہونے چاہئیں اور بعض علماء نے ان دو روایتوں میں یوں تطبیق دی ہے کہ سجدہ میں انگوٹھوں کے کنارے کانوں کے برابر اور ہتھیلیاں کندھوں کے برابر ہونی چاہئیں۔ (فقه السنة: ۱/ ۱۵۵)

۱۸۶ .....بَابُ ضَمِّ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنے کا بیان

٦٤٢- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ ، حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ - يُعْرَفُ بِابْنِ الْخَازِنِ - حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ..........

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ .

''حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد محترم حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیوں کو ملا لیتے تھے۔''

۱۸۷ ..... بَابُ اسْتِقْبَالِ أَطْرَافِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْقِبْلَةِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں ہاتھوں کی انگلیوں کے کناروں کو قبلہ رخ کرنے کا بیان

٦٤٣- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ..........

---

(٦٤١) اسناده صحيح، سنن نسائی، كتاب التطبيق، باب مكان اليدين من السجود: ١١٠٢- وابو داؤد: ٧٢٦- ابن ماجه: ٨٦٧- وأحمد: ٤/٣١٨- ابن حبان: ١٨٦٠۔

(٦٤٢) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ١٩٢٠٠- والحاكم: ٨٢٦- البيهقي في الكبرى: ٢/١١٢- والطبراني في الكبير: ٢٢/١٩- من طريق حارث بن عبدالله عن هشيم۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ ، فَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى . فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَجَلَسَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ .

"جناب محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا۔ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوں۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ جب اللہ اکبر کہتے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر (بلند) کرتے۔ پھر جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر خوب جما کر رکھتے پھر اپنی کمر جھکا لیتے۔ پھر جب اپنا سر مبارک اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ جاتی۔ پھر جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ نہ تو پھیلا کر رکھتے اور نہ انہیں بالکل بند کر کے رکھتے اور اپنی انگلیوں کے کناروں کو قبلہ رخ کیا۔ پھر جب آپ دو رکعتوں میں (تشہد میں) بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے۔ پھر جب آخری رکعت میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو آگے بڑھایا اور اپنی سرین پر بیٹھ گئے۔"

فوائد:......اس حدیث میں سجدہ کے آداب کا بیان ہے کہ سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ ہونی چاہئیں۔

(فقه السنه: ١/ ١٥٥)

١٨٨ ..... بَابُ الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ وَالنَّهْيِ عَنِ افْتِرَاشِ الذِّرَاعَيْنِ الْأَرْضَ

سجدہ میں اعتدال اختیار کرنے اور دونوں بازؤں کو زمین پر بچھانے کی ممانعت کا بیان

٦٤٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ الْأَشَجُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي زِيَادِ الْقَطَوَانِيُّ ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ

(٦٤٣) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب سنة الجلوس في التشهد: ٨٢٨۔ وابن حبان: ١٨٦٩۔ والبيهقي في الكبرىٰ: ٢/ ١٢٨۔ من طريق الليث، به.

بْنُ مُوْسٰی ، حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ وَ وَکِیْعٌ کُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِیْ سُفْیَانَ..........

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَجَدَ أَحَدُکُمْ فَلْیَعْتَدِلْ وَلَا یَفْتَرِشْ ذِرَاعَیْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اسے چاہیے کہ اعتدال (کے ساتھ سجدہ) کرے، اور اپنے بازوؤں کو درندے کی طرح نہ بچھائے۔''

٦٤٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَکْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِیْمَ ، قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّیْ ، أَنَا أَبِیْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِیْ مِسْعَرُ بْنُ کَدَامٍ الْهِلَالِیُّ عَنْ اٰدَمَ بْنِ عَلِیِّ الْبَکْرِیِّ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْسُطْ ذِرَاعَیْكَ کَبَسْطِ السَّبُعِ وَادْعَمْ عَلٰی رَاحَتَیْكَ ، وَتَجَافَ عَنْ ضَبْعَیْكَ ، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ سَجَدَ کُلُّ عُضْوٍ مِّنْكَ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بازوؤں کو درندے کی طرح مت پھیلاؤ اور اپنی ہتھیلیوں کو ٹکا لو اور اپنے بازوؤں کو (پہلوؤں سے دور رکھ، پس بے شک جب تم یہ کام کرلو گے تو تمہارے جسم کے تمام اعضاء سجدہ کرلیں گے۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حالت سجدہ میں بازو پہلوؤں سے دور اور زمین سے بلند ہونے چاہئیں نیز سجدہ میں درندے کی طرح زمین پر بازو بچھانا ممنوع فعل ہے۔

۱۸۹ ..... بَابُ رَفْعِ الْعَجِیْزَةِ وَالْإِلْیَتَیْنِ فِی السُّجُوْدِ

سجدے میں سرین اٹھا کر رکھنے کا بیان

٦٤٦ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَکْرٍ ، نَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ ، أَخْبَرَنَا شَرِیْكٌ..........

عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ قَالَ: وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ السُّجُوْدَ ، فَوَضَعَ یَدَیْهِ بِالْأَرْضِ وَرَفَعَ عَجِیْزَتَهُ وَقَالَ: هٰکَذَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ .

''جناب ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدہ کی کیفیت بیان کی تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور اپنی سرین اوپر اٹھائی اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (سجدہ) کرتے ہوئے دیکھا ہے۔''

(٦٤٤) اسناده صحیح، سنن الترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الاعتدال فی السجود، رقم: ٢٧٥ـ ابن ماجه: ٨٩١ـ مسند احمد: ٣٠٥/٣، ٣١٥ـ من طریق وکیع، به.

(٦٤٥) اسناده صحیح، صحیح ابن حبان: ١٩١٤ـ والحاکم: ٢٧٧/١ـ من طریق معمر بن کرام، به ـ مجمع الزوائد: ١٢٦/٢.

(٦٤٦) اسناده ضعیف: سنن النسائی، کتاب التطبیق، باب صفة السجود: ١١٠٤ـ سنن ابی داود: ٨٩٦ـ والبیهقی فی الکبری: ١١٥/٢ـ وابن شیبة: ٢٣١/١ـ من طریق نریك، به.

١٩٠ ..... بَابُ تَرْكِ التَّمَدُّدِ فِي السُّجُوْدِ وَاسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَيْنِ

سجدے میں پھیلاؤ ترک کرنے اور پیٹ کو رانوں سے اٹھا کر رکھنے کے استحباب کا بیان

٦٤٧۔ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ الْيُسْرِى بْنُ مَزِيْدٍ قَالُوْا ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ۔ وَهُوَ ابْنُ شُمَيْلٍ ۔ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ......

عَـنِ الْبَـرَاءِ بْـنِ عَازِبٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى جَخّٰى. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَـا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ سَمِعْتُ الْيَسرِيَّ ، يَقُوْلُ: قَالَ النَّضْرُ: جَخَّ الَّذِيْ لَا يَتَمَدَّدُ فِي رُكُوْعِهِ وَلَا فِي سُجُوْدِهِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَـكْـرٍ ، قَـالَ ، سَـمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ مَنْصُوْرٍ الْـمَـرْوَزِيَّ يَـقُـوْلُ ، قَالَ النَّضْرُ: وَالْعَرَبُ تَقُوْلُ: هُوَ جَخٌّ .

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے پیٹ کو رانوں او ربازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھتے تھے۔ جناب سری بیان کرتے ہیں کہ جخ اس کو کہتے ہیں کہ جو اپنے رکوع و سجود میں پھیلاؤ اختیار نہیں کرتا۔ جناب نضر فرماتے ہیں : عرب کہتے ہیں: هو جنح وہ کُبڑا ہے۔''

١٩١ ..... بَابُ التَّجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھنے کا بیان

٦٤٨۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدٌ وَسَعْدٌ ابْنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيَّانِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبِيْ ، أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ..........

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْـنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ إِبْطَاهُ .

''حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو (اس قدر) کھول کر رکھتے کہ آپ کی بغلیں ظاہر ہو جاتیں۔''

٦٤٩۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ..........

---

(٦٤٧) اسناده صحيح، سنن النسائى، كتاب التطبيق، باب صفة السجود: ١١٠٥۔ والحاكم: ٨٢٨۔ والبيهقى: ١١٥/٢۔ من طريق عن النضير بن شميل، به.

(٦٤٨) صحيح بخارى، كتاب الصلاة، باب يبدى ضبعيه ويجافى فى السجود: ٣٩٠، ٨٠٧۔ صحيح مسلم: ٤٩٥۔ سنن النسائى: ١١٠٦۔ واحمد: ٣٤٥/٥۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے (تو اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے) دور رکھتے حتی کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔''

٦٥٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ قَالَ: هٰذَا مِمَّا كُنْتُ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِيْ حُرَيْزٍ، وَحَدَّثَنِيْ أَبُوْ حُرَيْزٍ، أَنَّ قَيْسَ بْنَ أَبِيْ حَازِمٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ............

عَدِيَّ بْنَ عُمَيْرَةَ الْحَضْرَمِيَّ حَدَّثَهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِيْ حُرَيْزٍ بِمِثْلِهِ، وَقَالَ: يُرٰى بَيَاضُ إِبْطِهِ.

''حضرت عدی بن عمیرہ الحضرمی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔ امام صاحب کے استاد جناب محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ کی بغل کی سفیدی نظر آتی تھی۔''

فوائد:......سجدہ کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ سجدہ میں اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھے اور وہ اپنی کہنیاں زمین سے اور اپنے پہلوؤں سے خوب بلند رکھے کہ اگر وہ بغلیں ڈھکی نہ ہوں تو بغلوں کو اندرونی حصہ واضح نظر آئے۔ سجدے کے اس ادب کے استحباب پر علماء کا اتفاق ہے اور اگر نمازی یہ طریقہ ترک کر دے وہ خطا کا مرتکب ہوگا، لیکن اس کی نماز صحیح ہوگی۔ یہ نہی تنزیہی ہے۔ علماء بیان کرتے ہیں: مذکورہ فعل کی حکمت یہ ہے کہ اس عمل میں انتہائی تواضع اور انکساری ہے۔ نیز اس طرح چہرہ اور پیشانی اچھی طرح زمین پر لگتے ہیں اور یہ سستی وکاہلی کی صورتوں سے بعید تر ہے۔ نیز سجدہ میں بازو پھیلانا کتے سے مشابہت ہے اور اس فعل سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازی نماز میں سستی اور عدم اہتمام کا شکار ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٣٠٨)

---

(٦٤٩) اسناده صحيح، والبيهقي في الكبرىٰ: ٢/ ١١٥۔ رقم: ٢٧١٠۔ والطبراني في "الصغير": ٥٤۔ وفي "الكبير" و "الأوسط" أيضا۔ كما في "المجمع": ٢/ ١٢٥۔ من طريق معمر عن منصور عن سالم بن أبي الجعد عنه، صفة الصلاة النبي ﷺ۔ مسند احمد: ٣/ ٢٩٤۔ عن عبدالرزاق، به.

(٦٥٠) اسناده صحيح، مسند احمد: ٤/ ١٩٣۔ رقم: ١٧٦٥٦۔ وصفة الصلاة النبي، ص: ٧٥١.

۱۹۲ ..... بَابُ فَتْحِ أَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِي السُّجُودِ وَالْاِسْتِقْبَالِ بِأَطْرَافِهِنَّ الْقِبْلَةَ

سجدے میں دونوں پاؤں کی انگلیوں کو کھولنے اور ان کے کناروں کو قبلہ رخ کرنے کا بیان

٦٥١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ إِمْلَاءً ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ.........

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُهُ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا ، وَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ وَقَالَ: ثُمَّ هَوٰى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ ، ثُمَّ جَافٰى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ .

"جناب محمد بن عطاء سے روایت ہے وہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں دس صحابہ کرام میں سنا، ان میں ایک حضرت ابوقتادہ بن ربعی بھی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اعتدال کے ساتھ کھڑے ہو جاتے۔" اور حدیث کا کچھ حصہ بیان کر کے فرمایا: "پھر آپ سجدے کے لیے زمین کی طرف جھکے پھر اللہ اکبر کہا، پھر اپنے دونوں بازوؤں کو اپنی بغلوں سے دور رکھا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کھولا۔"

٦٥٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ - يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى التُّجَيْبِيَّ - ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ..........

حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ ، فَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ ،

"جناب محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ وہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق گفتگو کی۔ تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوں (میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ نے (نماز شروع کرنے کے لیے) اللہ اکبر کہا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر (بلند) کیے۔

(٦٥١) اسناده صحيح، سنن الترمذى، كتاب الصلاة، باب منه ماجاء فى وصف الصلاة: ٣٠٤۔ سنن ابى داود: ٧٣٠۔ سنن ابن ماجه: ١٠٦١۔ مسند احمد: ٤/٤٢٤.

(٦٥٢) صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب سنة الجلوس فى التشهد: ٨٢٨۔ وسنن ابو داؤد: ٧٣١.

فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مِّنْهُ مَكَانَهُ ، وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ .

پھر جب رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر خوب جما کر رکھے ۔ پھر اپنی کمر جھکا لی۔ پھر جب اپنا سر مبارک اٹھایا تو بالکل سیدھے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ لوٹ گئی۔ اور جب آپ نے سجدہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو نہ زیادہ پھیلا کر رکھا اور نہ بالکل بند کر کے رکھا اور اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ کیا۔“

فوائد:......مکرر ۶۴۳۔

۱۹۳..... بَابُ ضَمِّ الْفَخِذَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں دونوں رانوں کو ملا کر رکھنے کا بیان

۶۵۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، نَا أَبِيْ ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَفْتَرِشْ يَدَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ وَلْيَضُمَّ فَخِذَيْهِ .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اس طرح نہ بچھائے جس طرح کتا بچھاتا ہے اور اسے چاہیے کہ وہ اپنی دونوں رانوں کو ملا لے۔“

۱۹۴ ..... بَابُ ضَمِّ الْعَقِبَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں دونوں ایڑیوں کو ملانے کا بیان

۶۵۴۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ وَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْكُوْفِيُّ ، ۔ سَكَنَ الْفُسْطَاطَ ۔ قَالَا ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، حَدَّثَنِيْ عَمَّارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ ، قَالَتْ..........

---

(٦٥٣) اسناده ضعيف : سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب صفة السجود : ٩٠١۔ البيهقی فی الكبرىٰ: ٢/ ١١٤۔ وابن حبان: ١٩١٧.

(٦٥٤) اسناده صحيح، ابن حبان : ١٩٣٣۔ والحاكم: ١/ ٣٥٢۔ والبيهقی: ٢/ ١١٦۔ من طريق سعيد بن أبی مريم، به۔ وابو داؤد: ٨٧٩.

عَائِشَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ: فَقَدتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ مَعِيَّ عَلٰى فِرَاشِي ، فَوَجَدْتُّهُ سَاجِدا رَاصًّا عَقِبَيْهِ ، مُسْتَقْبِلًا بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، وَبِكَ مِنْكَ ، أَثْنِي عَلَيْكَ ، لَا أَبْلُغُ كُلَّ مَا فِيْكَ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا عَائِشَةُ أَخَذَكِ شَيْطَانُكِ . فَقَالَتْ: أَمَالَكَ شَيْطَانٌ ؟ قَالَ: مَا مِنْ آدَمِيٍّ إِلَّا لَهُ شَيْطَانٌ . فَقُلْتُ: وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: وَأَنَا ، وَلٰكِنِّي دَعَوْتُ اللّٰهَ عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ .

''نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک رات) میں نے رسول اللہ ﷺ کو گم پایا جبکہ آپ میرے ساتھ میرے بستر پر تشریف فرما تھے۔ (میں نے آپ کو تلاش کیا تو) میں نے آپ کو سجدے کی حالت میں پایا، آپ نے اپنی ایڑیاں خوب ملائی ہوئی تھیں اور انگلیوں کے کناروں کو قبلہ رخ کیا ہوا تھا۔ میں نے آپ کو سنا کہ آپ یہ دعا مانگ رہے تھے: ((أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، وَبِكَ مِنْكَ ، أَثْنِي عَلَيْكَ ، لَا أَبْلُغُ كُلَّ مَا فِيْكَ)) " (اے اللہ) میں تیرے غصے اور ناراضگی سے تیری خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں، میں تیرے عذاب سے تیری بخشش کی پناہ میں آتا ہوں، میں تجھ سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔ میں تیری تمام خوبیوں کی حمد و ثنا کرنے سے قاصر ہوں۔'' پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: اے عائشہ تجھے تیرے شیطان نے پریشان کر دیا تھا۔ تو انہوں نے دریافت کیا: کیا آپ کا شیطان نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا: ہر انسان کا ایک شیطان ہے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کا بھی شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں میرا بھی ہے لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ اطاعت گزار اور فرماں بردار ہو گیا ہے۔''

۱۹۵ .....بَابُ نَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ ، فِيْ خَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلٰى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَانِ

سجدے میں پاؤں کھڑے کرنے کا بیان، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا جبکہ آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے

٦٥٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْفِرَاشِ فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِيْ ، فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَتَانِ ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ ، لَا أُحْصِي مَدْحَكَ وَلَا ثَنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر سے گم پایا تو میں نے آپ کو اپنے ہاتھ کے ساتھ ڈھونڈنا شروع کر دیا۔ تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا جبکہ آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے۔ میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ((اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ ، لَا أُحْصِي مَدْحَكَ وَلَا ثَنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)) اے اللہ! میں تیرے غصے اور ناراضگی سے تیری رضا اور خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں تیری سزا اور عذاب سے تیری معافی اور بخشش کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تجھ سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔ میں تیری حمد و ثناء کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ تیری تعریف و توصیف ویسے ہی ہے جیسی تو نے اپنے لیے خود بیان فرمائی ہے۔''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سجدہ میں پاؤں کھڑے ہونے چاہئیں اور آپس میں اچھی طرح ملے ہونے چاہئیں۔ یہ مسنون طریقہ ہے، اس کے برعکس سجدہ میں پاؤں بچھانا اور کھلے چھوڑنا خلاف سنت ہے۔

۲۔ عورت کا مطلق چھونا ناقض وضو نہیں ہے۔

۳۔ سجدہ میں مذکورہ دعا کا اہتمام مسنون و مستحب فعل ہے۔

۱۹۶ ..... بَابُ وَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْأَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور دونوں کہنیوں کو زمین سے اٹھانے کا بیان

٦٥٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ۔ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ أَيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

(٦٥٥) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود، رقم: ٤٨٦۔ سنن النسائي: ١١٠٠۔ سنن ابي داود: ٨٧٧۔ سنن ابن ماجة: ٣٨٤١۔ مسند احمد: ٢٠١/٤.

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سجدہ کرو تو اپنی ہتھیلیوں کو (زمین پر) رکھو اور اپنی دونوں کہنیوں کو اوپر اٹھا کر رکھو۔''

٦٥٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَخِيق يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ......

عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ ، لَوْ أَنَّ بُهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ مِنْ تَحْتِ يَدَيْهِ مَرَّتْ . وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَصَمِّ ، وَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ حَتّٰى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَهَا مَرَّتْ .

''حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اگر بکری کا میمنا آپ کے بازوؤں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔'' جناب عبید اللہ بن عبداللہ بن الاصم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے دور رکھتے حتی کہ اگر کوئی میمنا ان کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔''

٦٥٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ -يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ- وَهُوَ ابْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِيْنُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ . قَالُوْا: وَإِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: وَإِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ حَتّٰى أَسْلَمَ فَلَا يَأْمُرُنِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ .

''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ایک جن ساتھی اور ایک فرشتہ ساتھی مقرر کیا گیا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کے ساتھ بھی مقرر کیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ بھی مقرر کیا گیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی ہے، حتی کہ وہ فرمانبردار اور

(٦٥٦) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود و وضع الكفين على الارض: ٤٩٤۔ وابن حبان: ١٩١٣۔ مسند احمد: ٢٨٣/٤، ٢٩٤۔ من طريق عبيدالله بن اياد بن لقيط والبيهقي: ١١٣/٢۔ والطيالسي: ١٠١۔ وابو عوانة: ١٨٣/٢.

(٦٥٧) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود و وضع الكفين على الارض...... رقم: ٤٩٦۔ سنن ابي داود: ٨٩٨۔ سنن ابن ماجة: ٨٨٠۔ مسند احمد: ٣٣١/٦۔ والدارمي: ١٣٣٧.

(٦٥٨) صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين باب تحريش الشيطان وبعثه سراياه لفتنة الناس: ٢٨١٤۔ مسند احمد: ٣٨٥/١، ٣٩٧، ٤٠١۔ والدارمي: ٢٧٣٤۔ وابن حبان: ٦٣٨٣.

مطیع ہو گیا ہے لہٰذا وہ مجھے صرف خیر و بھلائی کا ہی مشورہ دیتا ہے۔"

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ٦٤٧ کے تحت ملاحظہ کریں۔

١٩٧ ......بَابُ طُوْلِ السَّجْدَةِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرُّكُوْعِ وَبَيْنَ الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

طویل سجدے، سجدے اور رکوع اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قیام کے درمیان برابری کا بیان

٦٥٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى..........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رُكُوْعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفْعُ رَأْسِهِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَسُجُوْدِهِ وَجُلُوْسُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ.

"حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع، رکوع کے بعد سر اٹھانا (اور قیام کرنا) آپ کا سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً برابر ہوتا تھا۔"

٦٦٠۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكَرِيُّ وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ، قَالَا، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ..........

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَذَكَرَ: أَنَّهُ قَرَأَ فِي رَكْعَةٍ الْبَقَرَةَ وَالنِّسَاءَ، ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهُ مِثْلَ قِيَامِهِ، ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهُ مِثْلَ رُكُوْعِهِ.

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، پھر بقیہ حدیث بیان کی اور بیان کیا کہ: "آپ نے ایک رکعت میں سورہ بقرہ اور سورہ نساء پڑھی، پھر رکوع کیا تو آپ کا رکوع آپ کے قیام کی طرح (طویل) تھا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو آپ کا سجدہ آپ کے رکوع کی طرح (طویل) تھا۔"

٦٦١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عُبَيْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ

---

(٦٥٩) صحيح بخاری، كتاب الاذان، المكث بين السجدتين: ٨٢٠۔ صحيح مسلم: ٩٩١۔ سنن ابی داود: ٨٥٢۔ مسند احمد: ٢٨٥،٢٨٠/٤۔ والدارمی: ١٣٣٣.

(٦٦٠) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، رقم الحديث: ٧٧٢۔ سنن نسائی، رقم الحديث: ١١٣٣۔ مسند احمد: رقم الحديث: ٥٨٤/٥.

مِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى..........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ قِيَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوعُهُ وَسُجُودُهُ وَجُلُوسُهُ لَا يُدْرٰى أَيُّهُ أَفْضَلُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ، يُرِيدُ أَفْضَلُ: أَطْوَلُ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام، آپ کا رکوع، آپ کا سجدہ، اور آپ کے قعدے میں کون سی چیز طویل ہوتی تھی یہ معلوم نہیں ہوتا تھا۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: افضل سے اطول (طویل ترین) مراد ہے۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سجدہ میں اعتدال اور ٹھہراؤ طویل ہوتا تھا اور سجدہ میں ٹھونگے مارنا اور سجدہ میں بے اعتدالی اور جلد بازی مکروہ فعل ہے۔

۱۹۸ ..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ فِي السُّجُودِ

سجدوں میں کوے کی طرح ٹھونگیں مارنا منع ہے

٦٦٢ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى وَ أَبُو عَاصِمٍ، قَالَا، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ تَمِيمِ بْنِ مَحْمُودٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ........

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ. قَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: فِي الْفَرَائِضِ. وَقَالَا جَمِيعًا: وَافْتِرَاشُ السَّبُعِ وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ كَمَا يُوَطِّنُهُ الْبَعِيرُ.

''جناب عبدالحمید بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے منع کیا ہے۔ جناب سلم بن جنادہ کہتے ہیں: '' فرض نمازوں میں (ٹھونگیں مارنا منع ہے) امام صاحب کے دونوں اساتذہ کرام جناب سلم بن جنادہ اور بندار نے کہا: '' (آپ نے) درندے کی طرح (بازو) بچھا کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے، اور اونٹ کی طرح ایک ہی جگہ مقرر کرنے سے آدمی کو روکا ہے۔''

---

(٦٦١) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب المكث بين السجدتين، حديث: ٨٢١۔ مسند احمد: ٤/ ٢٩٨۔ عن طريق مسعر بهذا الاسناد وانظر ما تقدم برقم: ٦١٠، ٦٥٩.

(٦٦٢) صحيح، سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود، حديث: ٨٦٢۔ سنن نسائي: ١١١٣۔ سنن ابن ماجه: ١٤٢٩۔ مسند احمد: ٣/ ٤٢٨۔ صحيح ابن حبان: ٢٢٧٣۔ وسياتي برقم: ١٣١٩.

١٩٩ ..... بَابُ إِتْمَامِ السُّجُوْدِ وَالزَّجْرِ عَنِ انْتِقَاصِهِ وَتَسْمِيَةِ الْمُنْتَقِصِ رُكُوْعَهُ وَسُجُوْدَهُ سَارِقاً أَوْ هُوَ سَارِقٌ مِنْ صَلَاتِهِ

سجدوں کو مکمل کرنے اور اس میں کمی کرنے پر سختی کا بیان، اپنے رکوع وسجود میں کمی کرنے والے کو چور کا نام دینے یا وہ اپنی نماز کا چور ہے، کا بیان۔

٦٦٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَزَّازُ، نَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى أَبُوْ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ..........

أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْوَأُ النَّاسِ سَرْقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ. قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ؟ قَالَ: لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا.

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز چوری کرتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا رکوع اور سجود پورا نہیں کرتا۔''

٦٦٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، فَبَصَرَ بِرَجُلٍ يُصَلِّيْ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ اتَّقِ اللّٰهَ، أَحْسِنْ صَلَاتَكَ. أَتَرَوْنَ إِنِّيْ لَا أَرَاكُمْ، إِنِّيْ لَأَرٰى مِنْ خَلْفِيْ كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، أَحْسِنُوْا صَلَاتَكُمْ وَأَتِمُّوْا رُكُوْعَكُمْ وَسُجُوْدَكُمْ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی، تو ایک شخص کو آپ نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا: اے فلان! اللہ سے ڈرو، اپنی نماز کو عمدہ طریقے سے ادا کرو، تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تم کو دیکھتا نہیں ہوں، بے شک میں (تمہیں) اپنے پیچھے سے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ اپنی نمازوں کو بہترین طریقے سے ادا کرو اور اپنے رکوع وسجود کو مکمل کیا کرو۔''

---

(٦٦٣) صحيح، مسند احمد: ٥/ ٣١٠۔ مستدرك حاكم: ١/ ٢٢٩۔ سنن الدارمي: ١٣٣٤۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٣٥٨.

(٦٦٤) صحيح، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الامر بتحسين الصلاة واتمامها، حديث: ٤٢٣۔ وسنن نسائي: ٨٧٣۔ مختصراً من طريق سعيد بن ابي سعيد به وقد تقدم: ٤٧٤.

٦٦٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ الْأَحْنَفِ الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَامٍ الْأَسْوَدُ، نَا أَبُوْ صَالِحٍ الْأَشْعَرِيُّ..........

عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَشْعَرِيِّ ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَقَامَ يُصَلِّيْ ، فَجَعَلَ يَرْكَعُ وَيَنْقُرُ فِيْ سُجُوْدِهٖ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَرَوْنَ هٰذَا ، مَنْ مَاتَ عَلٰى هٰذَا مَاتَ عَلٰى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ ، يَنْقُرُ صَلَاتَهٗ كَمَا يَنْقُرُ الْغُرَابُ الدَّمَ ، إِنَّمَا مِثْلُ الَّذِيْ يَرْكَعُ وَيَنْقُرُ فِيْ سُجُوْدِهٖ كَالْجَائِعِ لَا يَأْكُلُ إِلَّا التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ فَمَاذَا تُغْنِيَانِ عَنْهُ ، فَأَسْبِغُوْا الْوُضُوْءَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَتِمُّوْا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ. قَالَ أَبُوْ صَالِحٍ ، فَقُلْتُ لِأَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَشْعَرِيِّ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ؟ فَقَالَ: أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَيَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ وَشُرَحْبِيْلُ بْنُ حَسَنَةَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ سَمِعُوْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''حضرت ابوعبداللہ الاشعری بیان کرتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی پھر ان کی ایک جماعت میں بیٹھ گئے۔ اسی اثناء میں ایک شخص (مسجد میں) داخل ہوا تو اس نے نماز پڑھی، تو اس نے رکوع کرنا شروع کیا اور اپنے سجدوں میں ٹھونگیں مارنے لگا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس شخص کو دیکھ رہے ہو، جو شخص اس حالت میں مر گیا تو وہ محمد ﷺ کی ملت و دین پر نہیں مرے گا۔ یہ شخص نماز میں اس طرح ٹھونگیں مار رہا ہے جیسے کوا خون کو ٹھونگیں مارتا ہے۔ بلاشبہ اس شخص کی مثال جو رکوع کرتا ہے اور اپنے سجدوں میں ٹھونگیں مارتا ہے، اس بھوکے شخص کی سی ہے جو ایک یا دو کھجوریں کھاتا ہے تو بھلا وہ اسے کیا فائدہ دیں گی؟ اس کے لیے مکمل وضو کیا کرو (خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ رکوع اور سجود کو مکمل کیا کرو۔ ''جناب ابوصالح کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ الاشعری سے پوچھا: آپ کو یہ حدیث کس نے بیان کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: (مجھے یہ حدیث) سپہ سالاروں حضرت عمرو بن العاص، خالد بن الولید، یزید بن ابی سفیان اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہم نے بیان کی ہے۔ ان سب نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ رکوع و سجود میں اعتدال اور انہیں خوب اچھے طریقے سے ادا کرنا واجب ہے۔ نیز رکوع و سجود میں جلد بازی اور ان ارکان میں نقص صحت نماز کے خلاف ہے۔

(٦٦٥) اسناده حسن، المعجم الكبير للطبراني: ٣٧٤٨ـ الاحاد والمثاني لابن ابي عاصم: ٦٣٥ـ سنن كبرى بيهقي: ٢/ ٧٩.

۲۔ ان احادیث میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ تم رکوع وسجود کو ان کی شروط، سنن اور آداب کے ساتھ مکمل ادا کرو اور ان میں طمانیت کو کما حقہ پورا کرو۔ نیز رکوع وسجود میں طمانیت فرض ہے اور طمانیت سے مقصود یہ ہے کہ رکوع وسجود میں اعضاء ٹھیک قرار پکڑ لیں۔ (فیض القدیر: ۱/ ۱۸۸)

۲۰۰ .....بَابُ إِيْجَابِ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ الَّتِيْ لَا يُتِمُّ الْمُصَلِّيْ فِيْهَا سُجُوْدَهُ، إِذِ الصَّلَاةُ الَّتِي لَا يُتِمُّ لِلْمُصَلِّيْ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا غَيْرَ مُجْزِئَةٍ عَنْهُ

جس نماز میں نمازی سجدے کو مکمل ادا نہ کرے اسے دوبارہ پڑھنے کا بیان، کیونکہ وہ نماز جس میں نمازی رکوع وسجود مکمل نہ کرے وہ اسے کافی نہیں ہوتی

٦٦٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُاللهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ، نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ جَمِيْعاً عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ.........

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

”حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز کافی نہیں ہوتی جس میں آدمی رکوع وسجود میں اپنی کمر سیدھی اور برابر نہیں کرتا۔“

٦٦٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَا، حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ۔ وَكَانَ أَحَدُ الْوَفْدِ۔ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمَحَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنِهِ إِلٰى رَجُلٍ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، فَلَمَّا قَضٰى نَبِيُّ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ. هٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ بْنِ الْمِقْدَامِ.

”حضرت علی بن شیبان، جو کہ (خدمت نبوی میں حاضر ہونے والے) وفد کے رکن تھے، وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے اپنی ترچھی آنکھوں سے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع وسجود میں اپنی کمر کو برابر نہیں کر رہا تھا، پھر جب اللہ کے نبی ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت: بے شک اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع وسجود (میں اپنی کمر برابر نہیں کرتا۔“ یہ احمد بن المقدام کی حدیث ہے۔

(٦٦٦) اسناده صحيح۔ تقدم برقم: ٥٩١.

(٦٦٧) اسناده حسن صحيح، تقدم برقم: ٥٩٣.

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۵۹۰ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۲۰۱ ..... بَابُ التَّسْبِيحِ فِي السُّجُودِ

سجدے میں تسبیح کا بیان

٦٦٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانٍ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ ـ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صِلَةَ......

عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلَاثًا وَفِي سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلَاثًا .

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور اپنے سجدے میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى پڑھا کرتے تھے۔''

٦٦٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَقَالَ: ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى .
قَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: عَنِ الْأَعْمَشِ .

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر بقیہ حدیث ذکر کی اور فرمایا: پھر آپ نے سجدہ کیا تو اپنے سجدے میں یہ پڑھا: "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" (پاک ہے میرا رب بلند شان والا)''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ رکوع وسجود میں تسبیح کہنا مشروع ہے اور شافعی مالک، ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ رکوع وسجود میں تسبیح کہنا (یعنی رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کہنا سنت ہے واجب نہیں۔(نیل الاوطار: ٢/ ٢٥٤)

اس حدیث کی مزید وضاحت حدیث ۶۰۴ کے تحت ملاحظہ کریں۔

٦٧٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ ، نَا مُوْسَى بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ عَمِّيْ إِيَاسَ بْنَ عَامِرٍ ، يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ......

(٦٦٨) تقدم برقم: ٦٠٤. (٦٦٩) تقدم برقم: ٥٤٢.

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ: يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ ، قَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ. أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِثْلِهِ ، وَلَمْ يَقُلْ: لَنَا .

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ ''بلند شان والے اپنے رب کے نام کی تسبیح بیان کریں'' تو نبی کریم ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ اسے اپنے سجدے میں پڑھا کرو۔'' امام صاحب کے استاد محمد بن عیسیٰ کی سند سے مذکورہ بالا کی مانند ہی مروی ہے لیکن ان کی روایت میں ''لنا'' ہمیں فرمایا کے الفاظ نہیں ہیں۔

٢٠٢ ..... بَابُ الدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ

سجدے میں دعا مانگنے کا بیان

٦٧١ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْفِرَاشِ فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِيْ ، فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَتَانِ ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ . هٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ . وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ . وَقَالَ: لَا أُحْصِيْ مَدْحَكَ وَلَا ثَنَاءً عَلَيْكَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر سے گم پایا تو میں نے اپنے ہاتھ سے آپ کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ میرا ہاتھ آپ کے تلووں پر پڑا جبکہ آپ کے دونوں قدم کھڑے تھے، میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ((اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)) ''اے اللہ میں تیرے غصے اور ناراضگی سے تیری خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں، میں تیرے عذاب سے تیری بخشش و مغفرت کی پناہ میں آتا ہوں، میں تجھ سے تیری پناہ میں آتا ہوں، میں تیری ثناء کا حق ادا کرنے سے عاجز ہوں۔ تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ثنا بیان فرمائی ہے۔'' یہ جناب دورقی کی حدیث ہے۔ جناب علی بن شعیب نے عبید اللہ سے روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ بیان کیے: ''میں تیری

(٦٧٠) تقدم برقم: ٦٠٠.

(٦٧١) تقدم برقم: ٧٥٥.

حمد وثناء کو شمار کرنے سے قاصر ہوں۔"

٦٧٢۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ ، وَأَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ.

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدے میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ ، وَأَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ)) "اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، اگلے اور پچھلے، علانیہ اور پوشیدہ، تمام گناہ معاف فرما دے۔"

٦٧٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ..........

عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَقَالَ: ثُمَّ إِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُوْدِهِ: اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ ، وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ ، وَأَنْتَ رَبِّيْ ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِيْ خَلَقَهُ ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ .

"حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر جب آپ نے سجدہ کیا تو اپنے سجدے میں یہ دعا مانگی اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ ، وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ ، وَأَنْتَ رَبِّيْ ، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِيْ خَلَقَهُ ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ . "اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے ہی لیے مطیع و فرمانبردار ہوا، اور تو ہی میرا پروردگار ہے، میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا، اس کے

(٦٧٢) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود، حديث : ٤٨٣۔ سنن ابی داود : ٨٧٨۔ صحيح ابن حبان : ١٩٣١.

(٦٧٣) سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، حديث : ٧٦١۔ سنن ابن ماجه : ٨٦٤۔ ١٠٥٤۔ مسند احمد : ٩٣/١ من طريق ابن ابی الزناد بهذا الاسناد۔ صحیح مسلم، كتاب صلاة المسافرين باب صلاة النبی ﷺ ودعائه بالليل، حديث : ٧٧١۔ سنن ترمذی : ٣٤٢١۔ سنن نسائی : ١١٢٧۔ من طريق عبدالرحمن الاعرج.

کان اور آنکھیں بنائیں، بہت بابرکت ہے اللہ ، بہترین
صورت میں پیدا کرنے والا۔"

فوائد :......ان احادیث الباب میں مذکور سجدہ کی دعاؤں کا اہتمام مستحب فعل ہے۔ نیز ان میں سے کسی ایک دعا کا التزام بھی تکمیل سجدہ کے لیے کافی ہے۔ نیز سجدہ میں عام طلب کا حکم ہے لیکن اس اذن کے باوجود مسنون اذکار وادعیہ کا اہتمام افضل ہے۔

۲۰۳ ......بَابُ الْقَامِرِ فِي الْاِجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ ، وَمَا يُرْجٰى فِيقِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ إِجَابَةِ الدُّعَاءِ

فرض نماز کے سجدوں میں محنت وکوشش کے ساتھ دعا مانگنے اور اس وقت میں دعا کی قبولیت کی امید کا بیان

٦٧٤ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ ، فَقَالُوْا: وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنَ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ .

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنے حجرہ مبارک کا) پردہ ہٹایا جبکہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: رہے سجدے تو ان میں خوب محنت وکوشش کے ساتھ دعا کیا کرو تو یہ زیادہ لائق ہے کہ تمہاری دعائیں قبول کی جائیں۔"

فوائد :......ا۔ اس حدیث میں سجدہ میں کثرت سے دعا کرنے کی ترغیب ہے اور صحیح مسلم میں وارد ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)) "سجدہ میں انسان اپنے رب کے قریب ترین ہوتا ہے سو (حالت سجدہ میں) کثرت سے دعا کرو۔" (مسلم: ٤٨٢)

۲۔ سجدہ میں تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى اور دیگر ادعیہ کو ملا کر پڑھنا مستحب فعل ہے۔ اس سے سجدہ کے بارے منقول احادیث پر بہتر طریقے سے عمل ہوگا، نیز رکوع میں تعظیم اور سجدہ میں اجتہاد کا حکم جمہور علماء کے نزدیک استحباب پر محمول ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۲۵۹)

۲۰۴ ..... بَابُ إِبَاحَةِ السُّجُوْدِ عَلَى الثِّيَابِ اتِّقَاءَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

سخت گرمی اور شدید سردی سے بچنے کیلئے کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے

(٦٧٤) تقدم مطولا برقم: ٥٤٨.

٦٧٥ـ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، قَالَا ، نَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ ، نَا غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَـنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ ، فَـإِذَا أَرَادَ أَحَـدُنَـا أَنْ يَّسْجُدَ بَسَطَ ثَوْبَهُ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَسَجَدَ عَلَيْهِ . وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ: فَـإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُّمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم شدید گرمی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، تو جب ہم میں سے کوئی شخص سجدہ کرنے کا ارادہ کرتا تو وہ اپنا کپڑا شدید گرمی کی وجہ سے بچھا لیتا اور اس پر سجدہ کر لیتا۔'' اور صنعانی کی روایت میں ہے: لہٰذا جب ہم میں سے کوئی شخص زمین پر اپنا چہرہ نہ جما سکتا تو وہ اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا۔''

فوائد:......١۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ گرم زمین سے بچاؤ کی خاطر کپڑے پر سجدہ کرنا جائز ہے۔
(نیل الاوطار: ١/ ٢٧٠)

٢۔ اس حدیث میں ان لوگوں کے موقف کی دلیل ہے، جو جسم پر پہنے ہوئے کپڑے کے کنارے پر سجدہ کے جواز کے قائل ہیں۔ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے لیکن شافعی رحمہ اللہ اسے جائز قرار نہیں دیتے بلکہ وہ ایسی احادیث میں تاویل کرتے ہیں کہ یہ جسم پر پہنے ہوئے کپڑوں کے علاوہ کپڑا تھا جس پر سجدہ کیا جاتا تھا۔

٦٧٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبَةَ ....

حَـدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ صَامِتٍ عَـنْ أَبِيْـهِ عَـنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْـأَشْهَـلِ وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ مُلْتَفٌّ بِهٖ ، يَضَعُ يَدَيْهِ ، يَقِيْهِ الْكِسَاءُ بَرْدَ الْحَصَا .

'' حضرت عبدالرحمان بن ثابت بن صامت اپنے والد بزرگوار اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبدالاشھل کی مسجد میں نماز پڑھی، آپ پر ایک چادر تھی جس میں آپ لپٹے ہوئے تھے، آپ اپنے ہاتھ اس کے اوپر رکھتے، یہ چادر آپ کو کنکریوں کی ٹھنڈک سے محفوظ کرتی تھی۔''

---

(٦٧٥) صحیح بخاری، کتاب العمل فی الصلاة، باب بسط الثوب فی الصلاة للسجود، حدیث: ١٢٠٨۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب تقدیم الظهر فی اول الوقت حدیث: ٦٢٠۔ سنن ابی داود: ٦٦٠۔ سنن ترمذی: ٥٨٤۔ سنن نسائی: ١١١٧۔ سنن ابن ماجه: ١٠٢٢

(٦٧٦) ضعيف، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب السجود على الثياب فی الحروا لبرد، حديث: ١٠٣٢۔ مسند احمد: ٤/ ٣٣٤۔ من طريق اخر منه۔ اس کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل اشہلی راوی ضعیف ہے۔

۲۰۵ ..... بَابُ السُّنَّةِ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا مسنون طریقہ

٦٧٧ ـ وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ مُحَمَّدِ السُّلَمِيُّ ، نَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ الْكَتَّانِيُّ ، قَالَ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ الصَّبَاحِ الْمُسْمَعِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرِ الْمَدَنِيُّ............

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ سَمِعْتُ: أَبَا حُمَيْدِ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشْرَةٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . قَالُوْا: مَا كُنْتَ أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً وَلَا أَطْوَلَنَا لَهُ تَبَاعَةً . قَالَ: بَلٰى . قَالُوْا: فَاعْرِضْ . قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ ، وَاعْتَدَلَ قَائِمًا حَتّٰى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ، ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ فَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ، وَلَا يَصُبُّ رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُهُ ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ، حَتّٰى يُقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَسْجُدُ فَيُجَافِيْ جَنْبَيْهِ ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيُثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى ، ثُمَّ يَقُوْمُ

”جناب محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دس صحابہ کرام کی موجودگی میں حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا: نہ تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمہاری رفاقت ہم سے پرانی ہے اور نہ تم آپ کی اقتداء اور پیروی میں ہم سے زیادہ ہو۔ وہ فرماتے ہیں: کیوں نہیں (میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں) انہوں نے کہا: (اگر یہ بات ہے) تو پھر پیش کرو (آپ کی نماز بیان کرو) وہ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے پھر اللہ اکبر کہتے۔ پھر آپ بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر سکون کر جاتی۔ پھر آپ قراءت کرتے، پھر دونوں ہاتھ بلند کرتے اور اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرتے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھتے، اپنے سر کو نہ اٹھا کر رکھتے اور نہ زیادہ جھکاتے (بلکہ درمیانی حال میں برابر رکھتے) پھر آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پورے

(٦٧٧) تقدم برقم: ٥٨٧.

فَيَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يَقُوْمُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ فَيَصْنَعُ مِثْلَ مَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ.

اعتدال کے ساتھ اپنے دونوں کندھوں تک اٹھاتے۔حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ قرار پالیتی ۔ پھر آپ اللہ اکبر کہتے اور سجدہ کرتے تو اپنے دونوں بازؤں کو دونوں پہلوؤں سے دور رکھتے، پھر آپ (سجدے سے) سر اٹھاتے تو اپنا بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے اور دائیں پاؤں کی انگلیاں کھول کر رکھتے۔ پھر آپ کھڑے ہوتے تو دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے، پھر آپ دو رکعت (کے تشہد) سے اٹھتے تو اسی طرح کرتے جیسے نماز شروع کرتے وقت کیا تھا (یعنی اللہ اکبر کہہ کر کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے۔)''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور اس میں اعتدال سنت ہے۔اس کی مزید وضاحت حدیث ۵۹۰ کے ضمن میں ملاحظہ کریں۔

٦٧٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْقَأَشَجُّ ، قَالَا ، أَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُوْلُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ أَنْ تُضْجِعَ رِجْلَكَ الْيُسْرٰى ، وَتَنْصُبَ الْيُمْنٰى إِذَا جَلَسْتَ فِي الصَّلَاةِ. هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ فُضَيْلٍ . وَقَالَ الْآخَرُوْنَ: عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ .

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بے شک نماز میں سنت طریقہ یہ ہے کہ جب تم نماز میں بیٹھو تو اپنے بائیں پاؤں کو لٹا لو اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لو۔''

٦٧٩ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ

(٦٧٨) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب كيف الجلوس فی التشهد، حديث: ٩٥٩ـ سنن نسائی: ١١٥٨ـ من طريق يحيىٰ بن سعيد بهذا الاسناد، صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب سنة الجلوس فی التشهد، حديث: ٨٢٧ـ موطا امام مالك: ١/ ٨٩ـ من طريق عبدالله بن عبدالله بن عمر.

سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ..........

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تُضْجِعَ رِجْلَكَ الْيُسْرٰى وَتَنْصِبَ الْيُمْنٰى ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ، أَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ الزِّيَادَةُ الَّتِيْ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَا أَحْسِبُهَا مَحْفُوْظَةً ـ أَعْنِيْ قَوْلَهُ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ أَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى.

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نماز کے مسنون طریقے میں سے یہ ہے کہ تم اپنے بائیں پاؤں کو بچھالو اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھو اور فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تھے تو آپ اپنے بائیں پاؤں کو لٹا لیتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "امام ابن عیینہ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ میرے خیال میں ثابت نہیں کہ: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تھے تو آپ اپنا بایاں پاؤں لٹا لیتے تھے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے تھے۔"

٢٠٢ .....بَابُ إِبَاحَةِ الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دو سجدوں کے درمیان اقعاء کی شکل میں دونوں قدموں پر بیٹھنا جائز ہے

وَهٰذَا مِنْ جِنْسِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ ، فَجَائِزٌ أَنْ يُقْعِيَ الْمُصَلِّيْ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ ، وَجَائِزٌ أَنْ يَفْتَرِشَ الْيُسْرٰى وَيَنْصُبَ الْيُمْنٰى.

یہ جائز اختلاف کی جنس سے ہے، نمازی کے لیے جائز ہے کہ وہ دو سجدوں کے درمیان اقعاء کرتے ہوئے اپنے قدموں پر بیٹھ جائے اور اس کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ بائیں پاؤں کو بچھالے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لے۔

٦٨٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ..........

طَاوُسًا ، يَقُوْلُ: قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ ؟ فَقَالَ: هِيَ السُّنَّةُ. فَقُلْنَا: إِنَّا لَنَرَاهُ جُفَاءً بِالرِّجْلِ ، فَقَالَ: بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

"جناب طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اقعاء کرتے ہوئے دونوں قدموں پر بیٹھنے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے۔ ہم نے عرض کی: ہم تو اسے پاؤں پر ظلم وستم خیال کرتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: بلکہ یہ تو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔"

---

(٦٧٩) انظر الحديث السابق.

(٦٨٠) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب جواز الاقعاء على العقبين، حديث: ٥٣٦ـ سنن ترمذي: ٢٨٣ـ مسند احمد: ١/ ٣١٢ـ من طريق عبدالرزاق بهذا الاسناد؛ سنن ابي داود: ٨٤٥ـ من طريق ابن جريج به.

٦٨١ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ـ وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ ـ أَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، نَا أَبِيْ............

عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ ، حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهِ إِذَا سَجَدَ الْعَبَّاسُ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ سَاعِدِ قَالَ: جَلَسْتُ بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ فِي الضُّحٰى مَعَ أَبِيْ أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَمَعَ أَبِيْ حُمَيْدٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمَا مِنْ رَهْطِهِ مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ وَمَعَ أَبِيق قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيِّ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: أَنَا أَعْلَمُ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمَا ، كُلٌّ يَقُوْلُهَا لِصَاحِبِهِ ، فَقَالُوْا لِأَحَدِهِمْ ، فَقُمْ فَصَلِّ بِنَا حَتّٰى نَنْظُرَ أَتُصِيبُ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ لَا ، فَقَامَ أَحَدُهُمَا فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ بَعْضَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَثْبَتَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى اطْمَأَنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَاعْتَدَلَ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ ، ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، ثُمَّ وَقَعَ سَاجِداً عَلٰى جَبِيْنِهِ وَرَاحَتَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُوْرِ قَدَمَيْهِ رَاجِلًا بِيَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ مَا تَحْتَ مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ ثَبَتَ حَتّٰى اطْمَئَنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ ، ثُمَّ رَفَعَ

"جناب ابن اسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عباس بن سہل نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں بیان کیا۔ جب عباس بن سہل بن سعد بن مالک بن ساعد نے سجدہ کیا (یعنی نماز پڑھی) تو فرمایا: میں چاشت کے وقت مدینہ منورہ کے بازار میں حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھی حضرت ابوحمید اور یہ دونوں بنی ساعدہ قبیلہ سے ہیں، اور حضرت ابوقتادہ حارث بن ربعی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا اور میں سن رہا تھا، میں تم دونوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔ ہر ایک اپنے ساتھی سے یہی کہہ رہا تھا۔ تو انہوں نے ایک ساتھی سے کہا: تو کھڑے ہو کر ہمیں نماز پڑھایئے تاکہ ہم دیکھیں کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی نماز درست طریقے سے ادا کرتے ہیں یا نہیں؟ تو ان میں سے ایک کھڑا ہوا تو اس نے قبلہ رخ ہو کر اللہ اکبر کہا پھر قرآن مجید کا کچھ حصہ پڑھا، پھر رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر خوب جما کر رکھا۔ حتی کہ ان کی ہڈی پرسکون ہوگئی پھر انہوں نے (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہوگئے حتی کہ ان کی ہر ہڈی اپنی جگہ لوٹ گئی۔ پھر کہا سمع اللہ لمن حمدہ پھر وہ اپنی پیشانی، دونوں ہتھیلیوں، اپنے دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے اگلے حصے کے بل پر سجدہ ریز ہوگئے، انہوں نے دونوں بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھا حتی کہ میں نے ان کے کندھوں کے نیچے ان کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی، پھر انہوں نے سکون سے

(٦٨١) تقدم برقم: ٥٨٩.

رَأْسَهُ فَاعْتَدَلَ عَلَى عَقِبَيْهِ وَصُدُوْرِ قَدَمَيْهِ، حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ إِلَى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ عَادَ لِمِثْلِ ذٰلِكَ، قَالَ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ أُخْرٰى مِثْلَهَا، قَالَ، ثُمَّ سَلَّمَ. فَأَقْبَلَ عَلَى صَاحِبَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا: كَيْفَ رَأَيْتُمَا؟ فَقَالَا لَهُ: أَصَبْتَ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ.

سجدہ کیا حتی کہ ان کی ہر ہڈی مطمئن ہوگئی پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا تو اپنی دونوں ایڑیوں اور دو قدموں کے پنجوں پر سیدھے بیٹھ گئے۔ یہاں تک ان کی ہر ہڈی اپنی جگہ میں لوٹ گئی، پھر انہوں نے دوبارہ اسی طرح کیا، پھر انہوں نے کھڑے ہو کر اسی طرح دوسری رکعت پڑھی، پھر سلام پھیر دیا، پھر وہ دونوں ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے تو ان دونوں سے کہا: تمہارا کیا خیال ہے؟ تو ان دونوں نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ کی نماز درست طریقے سے ادا کی ہے، آپ اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔''

فوائد:...... دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے دو طریقے مشروع ہیں:

۱۔ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھا جائے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھا جائے کہ اس کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں۔

۲۔ دو سجدوں کے درمیان اقعاء بھی مستحب ہے اور اقعاء یہ ہے کہ انسان اپنے دونوں پاؤں کھڑے رکھے اور ایڑیوں پر بیٹھ جائے۔ (فقه السنه: ۱/ ۱۵۸)

۲۰۷ ..... بَابُ طُوْلِ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دو سجدوں کے درمیان دیر تک بیٹھے رہنے کا بیان

۶۸۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا.......... ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، قَالَ، قَالَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: إِنِّيْ لَا اٰلُوْ أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا. قَالَ ثَابِتٌ: فَكَانَ أَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُوْنَهُ. كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، قَعَدَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ.

''جناب ثابت البنانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں ایسی نماز پڑھانے میں کوئی کمی و کوتاہی نہیں کروں گا جیسی نماز میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہمیں پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ جناب ثابت کہتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ (نماز میں) کچھ عمل کرتے تھے میں تمہیں وہ کرتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ وہ جب سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تھے تو دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھے حتی کہ

(۶۸۲) تقدم برقم: ۶۰۹.

کوئی کہنے والا کہتا: یقیناً وہ بھول گئے ہیں۔“

۲۰۸ ..... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ السُّجُوْدِ وَبَيْنَ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ أَوْ مُقَارَبَةٍ مَا بَيْنَهُمَا

دونوں سجدوں اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں برابری یا (ان کی مقدار کو) قریب قریب کرنے کا بیان

٦٨٣ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا أَبُوْ أَحْمَدَ ـ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ ـ نَا مِسْعَرٌ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى.........

عَـنِ الْبَـرَاءِ بْـنِ عَازِبٍ ، قَالَ: كَانَ سُجُوْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوْعُهُ وَقُعُوْدُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ .

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ، آپ کا رکوع اور دو سجدوں کے درمیان آپ کا بیٹھنا تقریباً برابر ہوتا تھا۔“

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دو سجدوں کے درمیان زیادہ دیر تک بیٹھنا مسنون ہے اور اس بیٹھنے میں طوالت مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے۔

۲۰۹ ..... بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دو سجدوں کے درمیان دعا مانگنے کا بیان

٦٨٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُذَيْفَةَ ، وَ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ..........

عَـنْ حُـذَيْفَةَ ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ: يُرِيْدُ الْمِائَةَ فَـجَاوَزَهَا ، فَقُلْتُ: يُرِيْدُ الْمِائَتَيْنِ فَـجَـاوَزَهَـا ، فَقُلْتُ: يَخْتِمُ ، فَخَتَمَ ، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا ، ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ ، ثُـمَّ رَكَـعَ قَـرِيْبًا مِمَّا قَرَأَ ، ثُمَّ رَفَعَ ، فَقَالَ: سَـمِـعَ الـلّٰـهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کی تو میں آیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا تو آپ نے سورہ البقرہ شروع کی تو میں نے دل (میں) کہا: آپ سو آیات تلاوت کریں گے مگر آپ آگے بڑھ گئے، پھر میں نے سوچا کہ آپ دو سو آیات پڑھیں گے، لیکن آپ اس سے بھی آگے بڑھ گئے، پھر میں نے کہا: آپ سورت ختم کریں گے، تو آپ نے سورت ختم کر لی پھر سورہ نساء شروع کر دی تو اسے بھی مکمل پڑھ لیا، پھر

(٦٨٣) تقدم برقم: ٦١٠.   (٦٨٤) تقدم برقم: ٥٤٢، ٥٤٣.

قَرِيْبًا مِمَّا رَكَعَ ، ثُمَّ سَجَدَ نَحْوًا مِمَّا رَفَعَ ، ثُمَّ رَفَعَ ، فَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ نَحْوًا مِمَّا سَجَدَ ثُمَّ سَجَدَ نَحْوًا مِمَّا رَفَعَ ، ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ . قَالَ الْأَعْمَشُ: فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ تَخْوِيْفٍ إِلَّا اسْتَعَاذَ أَوِ اسْتَجَارَ ، وَلَا آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا سَأَلَ، وَلَا آيَةِ -يَعْنِي تَنْزِيْهٍ- إِلَّا سَبَّحَ .

آل عمران کی تلاوت فرمائی پھر آپ نے رکوع کیا جو قراءت کے برابر تھا۔ پھر (رکوع سے) سر اٹھایا تو کہا: ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' (اللہ تعالیٰ نے سن لیا جس نے اس کی تعریف بیان کی ، اے ہمارے رب تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں) (پھر آپ کھڑے ہو گئے) تقریباً رکوع (کی مقدار) کے برابر، پھر رکوع سے اٹھنے کے بعد قیام کے برابر سجدہ کیا، پھر آپ نے سر اٹھایا ، تو یہ دعا پڑھی، رب اغفرلی اے میرے رب میری بخشش فرما'' تقریباً سجدے کے برابر (آپ دعا مانگتے رہے) پھر سجدے سے اٹھ بیٹھنے کی مقدار کے برابر دوسرا سجدہ کیا، پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے۔'' اعمش کہتے ہیں: آپ جب بھی کسی ڈرانے والی آیت کی تلاوت کرتے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ، اور جب کسی آیت رحمت کو پڑھتے تو اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت کا سوال کرتے ، اور جب کسی آیت تنزیہہ کی تلاوت کرتے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے۔''

فوائد:......دو سجدوں کے درمیان یہ کلمات رَبِّ اغْفِرْلِيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ، کہنا مشروع ہیں اور ان کے تکرار کا تعین نہیں، بلکہ حسب منشا ان کا ورد جائز ہے۔

٢١٠ .....بَابُ الْجُلُوْسِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ قَبْلَ الْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَ إِلَى الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ

دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد، دوسری یا چوتھی رکعت کے لیے اٹھنے سے پہلے بیٹھنے کا بیان

٦٨٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا...... مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ: قَالَ: سَمِعْتُهُ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ ، وَقَالَ: ثُمَّ هَوٰى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا ، ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ جَافَى

'' جناب محمد بن عطاء حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ان کو نبی کریم ﷺ کے دس صحابہ کرام کی موجودگی میں فرماتے ہوئے سنا، ان میں ایک حضرت ابوقتادہ بھی تھے۔'' وہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ پھر باقی حدیث ذکر کی، فرمایا: پھر آپ سجدے کے لیے زمین کی طرف جھکے پھر کہا: اللہ اکبر، پھر اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں

(٦٨٥) تقدم برقم: ٥٨٧.

عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ، ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ، وَقَعَدَ عَلَيْهَا وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ إِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ هَوٰى سَاجِدًا ، وَقَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ثَنٰى رِجْلَهُ وَقَعَدَ فَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ نَهَضَ .

سے دور رکھا اور اپنے پاؤں کی انگلیاں کھولیں، پھر آپ نے اپنا بایاں پاؤں موڑا اور اس پر بیٹھ گئے اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئے حتی کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ لوٹ گئی، پھر آپ (دوسرے) سجدے کے لیے جھکے اور اللہ اکبر کہا، پھر آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور اعتدال کے ساتھ بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پلٹ گئی پھر آپ اٹھے۔"

٦٨٦ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ..........

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ ، فَإِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا .

"حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، تو آپ جب اپنی نماز کی وتر (طاق) رکعت میں ہوتے تو اس وقت تک نہ اٹھتے جب تک آپ برابر نہ بیٹھ جاتے۔"

فوائد :......١۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جلسہ استراحت پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدہ کے بعد اگلی رکعت کے لیے اٹھنے سے قبل بیٹھنا مشروع ومسنون فعل ہے اور شافعی اور بعض محدثین کا موقف ہے۔ (نیل الاوطار: ٢/ ٢٨٠)

٢۔ حدیث مالک بن حویرث ان لوگوں کے موقف کی قوی دلیل ہے، جو جلسہ استراحت کی مشروعیت کے قائل ہیں اور اس کی مشروعیت کا موقف ہی راجح ہے نیز اس بارے میں احناف کے اعتراضات ناقابل التفات ہیں۔

(تحفة الاحوذی: ٢/ ١٢١)

٢١١ ..... بَابُ الْاِعْتِمَادِ عَلَى الْيَدَيْنِ عِنْدَ النُّهُوْضِ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَإِلَى الرَّابِعَةِ

دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے اٹھتے وقت دونوں ہاتھوں کا سہارا لینے کا بیان

٦٨٧ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ..........

---

(٦٨٦) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب من استوی قاعدا فی وتر من صلاته ثم نهض، حدیث: ٨٢٣۔ سنن ابی داود: ٨٤٤۔ سنن ترمذی: ٢٨٧۔ سنن نسائی: ١١٥٣۔

(٦٨٧) سنن کبری نسائی: ٧٤٣۔ عن محمد بن بشار بهذا الاسناد۔ صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب من صلى بالناس وهو لا یرید یُعَلِّمَهُمْ صلاة النبی ﷺ حدیث: ٦٧٧، ٨٠٢۔ سنن ابی داود: ٨٤٢۔ سنن نسائی: ١١٥٢۔ من طریق أیوب عن ابی قلابة به۔

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ مَا بَيْنَنَا فَيَقُوْلُ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَصَلّٰى فِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ اسْتَوٰى قَاعِدًا ، ثُمَّ قَامَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

’’حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ بیان کروں؟ چنانچہ انہوں نے نماز کے وقت کے بغیر نماز پڑھی (اور ہمیں دکھائی) پھر جب آپ نے پہلی رکعت کے دوسرے سجدے سے اپنا سر اٹھایا تو سیدھے بیٹھ گئے، پھر آپ کھڑے ہوئے اور زمین پر ہاتھوں سے سہارا لیا۔‘‘ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ایوب کی ابوقلابہ سے روایت کو کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔‘‘

فوائد:...... دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہونے کی کیفیت کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ جمہور علماء کے نزدیک دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے وقت پہلے ہاتھ اٹھانا اور بعد میں گھٹنے اٹھانا مستحب فعل ہے جب کہ دیگر علماء کے نزدیک پہلے ہاتھ اٹھانے سے قبل گھٹنے اٹھانے چاہئیں۔ (فقه السنه : ١/ ١٥٥)

حدیث الباب دوسرے موقف کی تائید کرتی ہے کہ دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے اٹھتے وقت ہاتھوں کا سہارا لے کر اٹھنا مشروع ہے۔ نیز مالک اور شافعی کا قول ہے کہ ہاتھوں کا سہارا لے کر اٹھنا مسنون ہے۔ (المغنی : ٢/ ٤٢٣)

٢١٢ ..... بَابُ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ النُّهُوْضِ مِنَ الْجُلُوْسِ مَعَ الْقِيَامِ مَعًا

قعدہ سے اٹھتے وقت قیام کے ساتھ ہی اللہ اکبر کہنے کا بیان

٦٨٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، ثَنَا عَمِّيْ ، أَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ ، حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ هِلَالٍ.........

عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى بَلَغَ وَلَا الضَّالِّيْنَ . فَقَالَ: اٰمِيْنَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمِيْنَ ، فَلَمَّا رَكَعَ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ:

’’جناب نعیم المجمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی پھر ام القرآن کی تلاوت کی حتی کہ (وَلَا الضَّالِّيْنَ) پر پہنچے تو آمین کہی، تو مقتدیوں نے بھی آمین کہی، پھر جب انہوں نے رکوع کیا تو اللّٰهُ أَكْبَرُ کہا، پھر

(٦٨٨) اسناده ضعيف۔ صحيح ابن حبان : ١٧٩٧۔ من طريق عبدالله بن وهب بهذا الاسناد۔ و قد تقدم برقم: ٤٩٩۔ ابن ابی ہلال مختلط اور احمد بن عبدالرحمٰن راوی میں ضعف ہے۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ سَجَدَ، فَلَمَّا رَفَعَ، قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، فَلَمَّا سَجَدَ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ اسْتَقْبَلَ قَائِمًا مَعَ التَّكْبِيْرِ، فَلَمَّا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ، قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ. فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جب اپنا سر اٹھایا تو کہا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، پھر اللّٰهُ أَكْبَرُ کہا، پھر سجدہ کیا، پھر جب سجدے سے سر اٹھایا تو اللّٰهُ أَكْبَرُ کہا، پھر جب دوسرا سجدہ کیا تو اللّٰهُ أَكْبَرُ کہا: پھر اللّٰهُ أَكْبَرُ کہتے ہوئے (دوسری رکعت کے لیے) قبلہ رخ کھڑے ہو گئے، پھر جب دو رکعت سے کھڑے ہوئے تو اللہ اکبر کہا، پھر جب سلام پھیرا تو کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلا شبہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ مشابہ ہوں۔"

۲۱۳ ..... بَابُ سُنَّةِ الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

پہلے تشہد میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ

٦٨٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ـ وَهٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، اَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ..........

حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيُّ وَ أَبُوْ أُسَيْدِ السَّاعِدِيُّ وَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ. وَقَالَ: جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهِ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى، وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ.

"حضرت عباس بن سہل الساعدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوحمید ساعدی، ابو اسید ساعدی، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم جمع ہوئے تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ پھر طویل حدیث بیان کی، اور فرمایا: آپ بیٹھے تو آپ نے اپنا بایاں پاؤں بچھا لیا اور اپنے دائیں پاؤں کے نیچے کو قبلہ رخ کیا، اور اپنا دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھا اور اپنی سبابہ انگلی سے اشارہ کیا۔"

فوائد:......سبابہ، شہادت کی انگلی کو کہا جاتا ہے۔

٦٩٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ، نَا ابْنُ إِدْرِيْسَ، نَا عَاصِمُ بْنُ

(٦٨٩) تقدم برقم: ٥٨٧.

كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ ، فَقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَقَالَ: وَثَنّٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى .

"حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو میں نے (دل میں) کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا بغور مشاہدہ ضرور کروں گا۔" پھر بقیہ حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: "اور آپ نے بایاں پاؤں موڑ لیا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا۔"

٦٩١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ؟ نَاهُ الْمَخْزُوْمِيُّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى .

"حضرت وائل بن حجر بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ نماز میں بیٹھے تو آپ نے اپنا بایاں پاؤں بچھایا اور اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کیا۔"

فوائد :......۱۔ احادیث میں جمہور علماء کے موقف کی دلیل ہے کہ درمیانی تشہد میں اقتدا (یعنی بائیں پاؤں کو بچھا کر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا) سنت ہے، ابن قیم کہتے ہیں: درمیانی تشہد میں نبی ﷺ سے اس کے علاوہ کوئی دوسرا طریقہ مروی نہیں ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۲۸۳)

۲۔ پہلے تشہد میں افتراشی اور آخری تشہد میں تورک (سرین پر بیٹھنا) مشروع ہے۔ (فقه السنه: ۱/ ۱٦۱)

۲۱۴ ..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْإِعْتِمَادِ عَلَى الْيَدِ فِي الْجُلُوْسِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بیٹھتے ہوئے ہاتھ پر ٹیک لگانا منع ہے

٦٩٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ..........

(٦٩٠) اسناده صحيح، جزء رفع اليدين للبخارى: ٧١ـ وسنن ترمذى، كتاب الصلاة، باب كيف الجلوس فى التشهد، حديث: ٢٩٢ـ سنن نسائى: ١١٠٣ـ سنن ابن ماجه: ٨١٠، ٩١٢ـ من طريق عبدالله بن ادريس بهذا الاسناد.

(٦٩١) اسناده صحيح، سنن نسائى، كتاب التطبيق، باب موضع اليدين عند الجلوس للتشهد الاول، حديث: ١١٦٠ـ مسند احمد: ٤/ ٣١٦، ٣١٧ـ من طريق سفيان بهذا الاسناد، وانظر الحديث السابق.

(٦٩٢) اسناده صحيح ـ سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب كراهية الاعتماد على اليد فى الصلاة، حديث: ٩٩٢ـ مسند احمد: ٢/ ١٤٧.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَّعْتَمِدَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی جب نماز میں بیٹھے تو وہ اپنے بائیں ہاتھ پر ٹیک لگائے۔'' جناب حسین بن مہدی کی روایت میں ہے: نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی نماز میں اپنے ہاتھوں پر ٹیک لگائے۔''

۲۱۵ ..... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ الْجَلْسَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ لِلتَّشَهُّدِ

دو رکعت کے تشہد میں بیٹھنے کے بعد اٹھتے وقت رفع الیدین کرنے کا بیان

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَكَذٰلِكَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ وَ خَبَرِ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے مروی روایت میں ہے کہ جب آپ دو رکعت سے کھڑے ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے اور رفع الیدین کرتے۔ اور اسی طرح حضرت ابوحمید ساعدی اور عبدالحمید بن جعفر کی روایت میں مذکور ہے۔

٦٩٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، أَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے، اور جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ کرتے، اور جب آپ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے اور جب دو رکعتوں (کے تشہد) سے اٹھتے ان تمام مواقع پر آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔''

٦٩٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ زُهَيْرٍ عَبْدُالْمَجِيْدِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْمِصْرِيُّ، نَا شُعَيْبٌ - يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى التُّجِيْبِيَّ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ..........

(٦٩٣) تقدم برقم: ٤٥٦.

أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَإِذَا سَجَدَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَلَا يَفْعَلُهُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے پھر اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے برابر اٹھاتے، اور جب آپ رکوع کرتے تو اسی طرح (رفع الیدین) کرتے، اور جب سجدہ کرتے تو اسی طرح کرتے، اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین نہیں کرتے تھے، اور جب دو رکعتوں کے (تشہد کے) بعد کھڑے ہوتے تو اسی طرح (رفع الیدین) کرتے۔“

٦٩٥۔ وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْجُذَامِيُّ ، قَالَ ، أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ، وَقَالَ: كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ . حَدَّثَنِيْهِ أَبُو الْيَمَنِ يَاسِيْنُ بْنُ أَبِيْ زُرَارَةَ الْمِصْرِيُّ الْقُتْبَانِيُّ.........

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَكَمِ الْجُذَامِيِّ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: سَمِعْتُ يُوْنُسَ يَقُوْلُ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ مِصْرَ ، بِعِلْمِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَوْ بِعِلْمِ مَالِكٍ ، عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْجُذَامِيُّ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْجُذَامِيُّ وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ .

”جناب عثمان بن الحکم الجذامی اپنی سند سے امام ابن شہاب سے اسی کی مثل بیان کرتے ہیں۔ اور فرمایا: آپ نے اللہ اکبر کہا اور اپنے دونوں کندھوں کے برابر دونوں ہاتھ بلند کیے۔ ”امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مصر میں سب سے پہلے ابن جریج یا مالک رحمہ اللہ کا علم لے کر جناب عثمان بن الحکم الجذامی آئے ہیں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں نے احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم برقی کو فرماتے ہوئے سنا: ہمیں ابن ابی مریم نے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں: مجھے عثمان بن الحکم الجذامی نے حدیث بیان کی اور وہ بہترین لوگوں میں سے تھے۔“

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ تشہد اول سے اٹھتے وقت رفع الیدین مستحب فعل ہے۔ اس کی مزید وضاحت حدیث ۴۵۶ کے تحت ملاحظہ کریں۔ ۲۔ سجدوں میں رفع الیدین مشروع نہیں ہے۔

۲۱۶ ..... بَابُ إِدْخَالِ الْقَدَمِ الْيُسْرٰى بَيْنَ الْفَخِذِ الْيُمْنٰى وَالسَّاقِ فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں بیٹھتے وقت بائیں قدم کو دائیں ران اور پنڈلی کے درمیان داخل کرنے کا بیان

(٦٩٤) صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة، حديث: ٧٣٨۔ بهذا اللفظ.

(٦٩٥) اسناده جيد، انظر السابق.

٦٩٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ ....

حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ. وَأَشَارَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ.

"جناب عامر بن عبداللہ بن الزبیر اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب نماز میں (تشہد) بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کو اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان کر لیتے، اور اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے اور دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھتے اور اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے۔" عبدالواحد نے اپنی سبابہ انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔

فوائد:......١۔ رسول اللہ ﷺ کا تشہد میں بیٹھنے کا عام معمول یہ تھا کہ آپ ﷺ پہلے تشہد میں بایاں پاؤں پھیلا کر اس پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور آخری تشہد میں تورک کرتے، بائیں پاؤں دائیں ٹانگ کے نیچے سے نکال کر بائیں سرین پر بیٹھتے تھے۔ لیکن اس حدیث میں تشہد میں بیٹھنے کا ایک تیسرا طریقہ ہے کہ بائیں پاؤں کو دائیں پنڈلی اور ران کے درمیان داخل کیا جائے اور دایاں پاؤں باہر کی طرف بچھایا جائے۔ یہ طریقہ بھی مسنون ہے۔

٢۔ تشہد میں دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھنا مستحب ہے اور دوران تشہد انگشت شہادت کو مسلسل حرکت دینا بھی مستحب فعل ہے۔

٢١٧ ..... بَابُ وَضْعِ الْفَخِذِ الْيُمْنَى عَلَى الْفَخِذِ الْيُسْرَى فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں بیٹھتے وقت دائیں ران کو بائیں ران پر رکھنے کا بیان

٦٩٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَبَّرَ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَحِيْنَ أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ

"حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ جب نماز میں داخل ہوئے تو آپ نے اللہ اکبر کہا اور رفع الیدین کی۔ اور جب

(٦٩٦) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب صفة الجلوس فى الصلاة، حديث: ٥٧٩۔ سنن ابى داود: ٩٧٥۔ من طريق عبدالواحد بهذا الاسناد، سنن نسائى: ١٢٧٦.

(٦٩٧) اسناده صحيح۔ مسند احمد: ٤/ ٣١٦۔ عن محمد بن جعفر بهذا الاسناد، جزء رفع اليدين للبخارى: ٢٦۔ من طريق شعبة، صحيح ابن حبان: ١٩٤٣.

، وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ وَجَافَى - يَعْنِيْ فِي السُّجُوْدِ - وَفَرَشَ فَخِذَهُ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ - يَعْنِيْ فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ - . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: قَوْلُهُ وَفَرَّشَ فَخِذَهُ الْيُسْرٰى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَعْنِيْ فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ: وَفَرَشَ فَخِذَهُ الْيُسْرٰى يُرِيْدُ لِلْيُمْنٰى . أَيْ فَرَشَ فَخِذَهُ الْيُسْرٰى لِيَضَعَ فَخِذَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى كَخَبَرِ اٰدَمَ بْنِ أَبِيْ إِيَّاسٍ: وَضَعَ فَخِذَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى .

رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو رفع الیدین کی، اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کی، سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ (زمین پر) رکھے اور بازوؤں کو پہلوؤں سے دور کیا، اور اپنی بائیں ران کو بچھایا، اور اپنی سبابہ انگلی سے اشارہ کیا یعنی تشہد میں بیٹھ کر۔" امام ابوبکر فرماتے ہیں: ان کا یہ فرمان 'اپنی بائیں ران کو بچھایا' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ بائیں ران کو دائیں ران کے لیے بچھایا۔ میرے والد نے اپنی بائیں ران کو بچھایا تا کہ اپنی دائیں ران کو بائیں ران پر رکھیں۔ جیسا کہ آدم بن ابی ایاس کی روایت میں ہے کہ: "آپ نے اپنی دائیں ران کو اپنی بائیں ران پر رکھا۔"

٦٩٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرِ الْحَضْرَمِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ كَبَّرَ ، وَحِيْنَ رَكَعَ ، وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ، وَقَالَ حِيْنَ سَجَدَ: هٰكَذَا ، وَجَافٰى يَدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ ، وَوَضَعَ فَخِذَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى . وَقَالَ: هٰكَذَا . وَنَصَبَ وَهْبٌ السَّبَّابَةَ وَعَقَدَ بِالْوُسْطٰى . وَأَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى أَيْضًا بِسَبَّابَتِهِ وَحَلَّقَ بِالْوُسْطٰى وَالْإِبْهَامِ وَعَقَدَ بِالْوُسْطٰى . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ وَوَضَعَ فَخِذَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى ، يُرِيْدُ فِي التَّشَهُّدِ .

"حضرت وائل بن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ اکبر کہا تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھایا (تو رفع الیدین کی) اور جب سجدہ کیا تو فرمایا: اس طرح سے، اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنی بغلوں سے دور کیا، اور اپنی دائیں ران کو اپنی بائیں ران پر رکھا، اور فرمایا: اس طرح سے (رکھا کرو)" جناب وہب رحمہ اللہ نے اپنی شہادت کی انگلی کو کھڑا کیا اور درمیان انگلی سے گرہ لگائی۔ جناب محمد بن یحییٰ نے بھی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا، درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنایا اور درمیانی انگلی کے ساتھ گرہ لگائی۔"

(٦٩٨) انظر الحديث السابق.

٦٩٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ.........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ: التَّحِيَّةَ ، وَكَانَ يَفْرُشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى تَحْتَ الْيُمْنٰى .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہر) دو رکعت میں تشہد بیٹھتے تھے اور آپ اپنی دائیں ٹانگ کو بائیں ٹانگ کے نیچے بچھاتے تھے۔''

فوائد :......ان احادیث میں تشہد اول میں بیٹھنے کا طریقہ بیان ہوا ہے کہ تشہد اول میں بایاں پاؤں بچھا کر دائیں ٹانگ کے نیچے داخل کرنا اور دایاں پاؤں زمین پر کھڑا رکھنا مسنون ہے۔ نیز حافظ ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے ان احادیث جو استدلال کیا کہ تشہد میں دائیں ران بائیں ران پر رکھنا جائز ہے ایک تو عقلاً محال ہے کہ ایسا ناممکن ہے۔ دوسرا وائل بن حجر رحمہ اللہ سے مروی تمام روایات میں وَضَعَ فَخِذَهُ الْيُمْنٰى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دائیں ران بائیں ران پر رکھی) کے بجائے وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى . آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا) کے الفاظ ہیں۔ لہٰذا ابن خزیمہ کا یہ استدلال ان الفاظ کے شذوذ کی وجہ سے درست نہیں۔

٢١٨ ..... بَابُ السُّنَّةِ فِي الْجُلُوْسِ فِي الرَّكْعَةِ الَّتِيْ يُسَلِّمُ فِيْهَا

جس رکعت میں سلام پھیرا جاتا ہے اس میں بیٹھنے کے مسنون طریقے کا بیان

٧٠٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ......

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُهُ فِي عَشْرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِيْ تَنْقَضِيْ فِيْهَا الصَّلَاةُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ . وَفِيْ

''جناب محمد بن عطاء حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں دس صحابہ کرام کی موجودگی میں فرماتے ہوئے سنا، ان میں ایک حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس رکعت میں ہوتے جس میں نماز پوری ہو جاتی ہے تو آپ اپنی بائیں ٹانگ (بائیں قدم) کو پیچھے کرتے اور تو رک کرتے

---

(٦٩٩) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يجمع صفة الصلاة، حديث: ٤٩٨ـ سنن ابی داود: ٧٨٣ـ سنن ابن ماجه: ٨٩٣ـ مسند احمد: ٦/ ٣١ـ من طريق حسين المعلم بهذا الاسناد.

(٧٠٠) تقدم برقم: ٥٨٧.

خَبَرِ أَبِیْ عَاصِمٍ: أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَجَلَسَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ مُتَوَرِّكاً . وَفِيْ خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ: فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّابِعَةِ أَخَّرَ رِجْلَيْهِ فَجَلَسَ عَلَى وَرِكِهِ . هٰذَا فِيْ خَبَرِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِیْ حَبِيْبٍ . وَقَالَ اللَّيْثُ فِيْ خَبَرِهِ: عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِیْ هِلَالٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِیْ حَبِيْبٍ وَيَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ: إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْأُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ .

ہوئے اپنے پہلو میں بیٹھ جاتے پھر سلام پھیرتے۔'' ابو عاصم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: آپ نے اپنا بایاں پاؤں پیچھے کیا اور تورک کرتے ہوئے اپنے بائیں پہلو میں بیٹھ گئے۔'' جناب محمد بن عمرو بن حلحلہ کی حضرت محمد بن عمرو بن عطاء سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''پھر جب آپ چوتھی رکعت میں بیٹھے تو اپنے دونوں پاؤں باہر نکال کر اپنی سرین پر بیٹھ گئے۔'' اور یزید بن ابی حبیب اور یزید بن محمد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: '' جب آپ آخری رکعت میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو باہر نکالا اور دوسرے کو کھڑا کیا اور اپنی سرین پر بیٹھ گئے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے یہ احادیث اس باب کے علاوہ باب میں بیان کر دی ہے۔''

۷۰۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ الْجَوْهَرِيُّ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْلِسُ فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهِ عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى .

'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کے آخر میں اپنی بائیں سرین پر بیٹھتے تھے۔''

۷۰۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْقِطْعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَا..........

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِيْ

'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز میں تشہد پڑھنا سکھایا۔ (جناب

(۷۰۱) اسنادہ حسن، مسند احمد: ۱/ ۴۵۹۔ معجم کبیر طبرانی، مجمع الزوائد: ۲/ ۱۴۰۔

(۷۰۲) اسنادہ حسن، مسند احمد: ۱/ ۴۵۹۔ معجم کبیر طبرانی: ۱۰/ ۵۳۔ من طریق محمد بن اسحق، بہ۔ مجمع الزوائد: ۲/ ۱۴۰۔

الصَّلَاةِ. قَالَ: كُنَّا نَحْفَظُهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، كَمَا نَحْفَظُ حُرُوْفَ الْقُرْاٰنِ الْوَاوَ وَالْأَلِفَ، فَإِذَا جَلَسَ عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى قَالَ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ يَدْعُوْا لِنَفْسِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَنْصَرِفُ.

اسود) فرماتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسے اسی طرح یاد کرتے تھے جیسے قرآن مجید کے حروف واؤ اور الف کو یاد کرتے تھے۔ پس جب آپ اپنی بائیں سرین پر بیٹھتے تو پڑھتے: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. ''تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکات آپ پر نازل ہوں، ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔'' پھر آپ اپنے لیے دعا مانگتے، پھر سلام پھیرتے اور نماز سے فارغ ہو جاتے۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث آخری قعدہ میں تورک بایاں پاؤں دائیں ٹانگ کے نیچے سے نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا مسنون ہے اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں، (یہ احادیث) مذہب شافعی کی قوی دلیل ہیں کہ پہلے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ آخری تشہد میں بیٹھنے کی ہیئت سے مختلف ہے۔ (تحفة الاحوذی: ۲/ ۱۵۱)

۲۔ یہ احادیث تشہد اول اور تشہد اخیر میں فرق کی صریح دلیل ہیں۔ شافعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: تورک اور افتراش کے بارے مروی روایات مطلق ہیں، ان میں یہ صراحت نہیں کہ بیٹھنے کا یہ طریقہ دونوں تشہدوں میں مشروع ہے یا ایک میں، البتہ ابوحمید ساعدی اور ان کے رفقاء صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس امر کی وضاحت کی ہے کہ افتراش تشہد اول اور تورک تشہد اخیر میں مشروع ہے۔ اور ان روایات میں مجمل روایات کا بیان ہے۔ لہٰذا مجمل روایات کو ان روایات پر محمول کیا جائے گا۔ (شرح النووی: ۵/ ۸۰)

۲۱۹..... بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَفِي الْجَلْسَةِ الْأَخِيْرَةِ

دو رکعت کے بعد اور جلسہ اخیر (آخری رکعت) میں تشہد پڑھنے کا بیان

۷۰۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَا، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، نَا الْأَعْمَشُ،

نَا شَقِيْقٌ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، ح وَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ وَابْنُ إِدْرِيْسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ حُصَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ ، حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ.........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ: كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي التَّشَهُّدِ ، قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ ، السَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْلُوْا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ ، وَلٰكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ . فَإِنَّكُمْ إِذْ قُلْتُمْ ذٰلِكَ أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ . أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَلْيَدْعُ بِهِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ . وَانْتَهٰى حَدِيْثُ ابْنُ فُضَيْلٍ وَعَبْثَرٍ وَابْنِ إِدْرِيْسَ عِنْدَ قَوْلِهِ: وَرَسُوْلُهُ . وَلَمْ يَقُوْلُوْا: ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ إِلٰى آخِرِهِ.

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تشہد میں بیٹھتے تو ہم کہتے: اللہ تعالیٰ پر اس کے بندوں کی طرف سے سلام ہو، فلاں فلاں شخص پر سلام ہو، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح مت کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہیں۔ لیکن جب تم میں سے کوئی شخص بیٹھے تو یوں کہے: تمام زبانی، جسمانی او مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں، اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو، کیونکہ تم جب یہ کلمات کہہ لوگے تو آسمان و زمین میں موجود تمام نیک بندوں کو سلام پہنچ جائے گا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔" پھر تم سے کسی شخص کو جو دعا پسند ہو اسے چن کر اس کے ساتھ وہ دعا مانگ لے۔ یہ بندار کی حدیث ہے، جبکہ ابن فضیل عبثر اور ابن ادریس کی حدیث "ورسولہ" (اور اس کے رسول ہیں) پر ختم ہوگئی تھی۔ انہوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے کہ "پھر تم میں سے کوئی شخص اپنی پسندیدہ دعا اختیار کر کے مانگ لے۔"

۷۰۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ حُصَيْنٍ ، حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ ، نَا حُصَيْنٌ ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ

(۷۰۳) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب ما یتخیر من الدعاء بعد التشهد، حدیث: ۸۳۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب التشهد فی الصلاة، حدیث: ۴۰۲۔ سنن ابی داود: ۹۶۸۔ سنن نسائی: ۱۲۷۸۔ سنن ابن ماجه: ۸۹۹۔ مسند احمد: ۱/ ۳۸۲۔ من طریق الاعمش بهذا الاسناد.

جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، ح حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ مَنْصُورٍ، ح وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مَنْصُورٍ أَيْضاً، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي وَائِلٍ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ. وَحَدِيثُ الْأَعْمَشِ إِلَى قَوْلِهِ: وَرَسُولُهُ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَنْصُورٍ: ثُمَّ يَتَخَيَّرُ فِي الْمَسْأَلَةِ مَا شَاءَ.

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کے بارے میں روایت بیان کرتے ہیں۔ جناب اعمش کی روایت "ورسوله" تک ہے اور منصور کی حدیث میں یہ اضافہ ہے، پھر وہ جو دعا چاہے مانگ لے۔"

۷۰۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا شُعَيْبٌ -يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ- حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ، وَكَانَ يَقُولُ: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اسی طرح (اہتمام کے ساتھ) سکھاتے تھے جیسے قرآن مجید (پورے اہتمام کے ساتھ) سکھاتے تھے۔ آپ (تشہد کے الفاظ یوں) فرماتے تھے: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ. "تمام بابرکت قولی، جسمانی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔"

(۷۰۴) صحیح بخاری، کتاب العمل فی الصلاۃ، باب من سمی قوما او سلم فی الصلاۃ، حدیث: ۱۲۰۲۔ من طریق حصین وحدیث: ۷۳۸۱۔ من طریق المغیرۃ وحدیث: ۶۳۲۸ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب التشھد فی الصلاۃ، حدیث: ۴۰۲۔ من طریق جریر بھذا الاسناد.

(۷۰۵) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب التشھد فی الصلاۃ، حدیث: ۴۰۳۔ سنن ابی داود: ۹۷۴۔ سنن ترمذی: ۲۹۰۔ سنن نسائی: ۱۱۷۵۔ سنن ابن ماجہ: ۹۰۰۔ مسند احمد: ۲۹۲/۱.

فوائد :......۱۔ نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ تشہد سنت ہے یا واجب ہے۔ چنانچہ شافعی اور بعض علماء کا مذہب ہے کہ پہلا تشہد سنت اور دوسرا تشہد واجب ہے۔ جمہور محدثین کا موقف ہے کہ دونوں تشہد واجب ہیں۔ احمد بن حنبل کہتے ہیں: تشہد اول واجب اور تشہد ثانی فرض ہے۔ اور ابوحنیفہ، مالک اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ دونوں تشہد سنت ہیں۔ (شرح النووی: ٤/ ١١٥) اس بارے راجح موقف جمہور محدثین کا ہے۔

۲۔ سلام پھیرنے سے قبل تشہد کے آخر میں دعا کرنا مستحب فعل ہے اور حسبِ منشا دنیاوی و اخروی امور کی بہتری کے بارے میں کوئی بھی دعا کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس میں گناہ نہ ہو، شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: سلام پھیرنے سے قبل قرآن وسنت میں وارد ادعیہ میں ماثور ہیں۔

(شرح النووی: ٤/ ١١٦)

٢٢٠ ..... بَابُ إِخْفَاءِ التَّشَهُّدِ وَتَرْكِ الْجَهْرِ بِهِ

تشہد آہستہ آواز سے پڑھنے اور بلند آواز سے نہ پڑھنے کا بیان

٧٠٦۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَـنْ عَبْـدِ اللّٰهِ ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تُخْفِيَ التَّشَهُّدَ.

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ تو تشہد کو آہستہ آواز کے ساتھ پڑھے۔“

فوائد:..... یہ حدیث دلیل ہے کہ تشہد آہستہ آواز میں پڑھنا مشروع ہے۔

٧٠٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا حَفْصٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ ۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَـنْ عَـائِشَةَ ، قَـالَتْ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي التَّشَهُّدِ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ آیت تشہد کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ (١٧ : ١١٠) ”اور اپنی نماز کو نہ بلند آواز سے پڑھیں نہ بالکل پست آواز سے۔“

(٧٠٦) اسناده حسن، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب اخفاء التشهد، حدیث: ٩٨٦۔ سنن ترمذی: ٢٩١۔ مستدرك حاكم: ١/ ٢٣٠.

(٧٠٧) اسناده صحيح، مستدرك حاكم: ١/ ٢٣٠۔ وتفسير ابن جرير: ٨/ ١٦٥۔ بهذا اللفظ، صحيح بخاری، کتاب التفسیر، سورة بنی اسرائيل، باب (ولا تجهر بصلاتك.....) حدیث: ٤٧٢٣، ٧٥٢٦۔ صحیح مسلم: ٤٤٧۔ وفيهما نزلت فی الدعاء.

۲۲۱ ..... بَابُ الْإِقْتِصَارِ فِي الْجَلْسَةِ الْأُوْلَى عَلَى التَّشَهُّدِ وَتَرْكِ الدُّعَاءِ بَعْدَالتَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

جلسہ اولیٰ میں صرف تشہد پڑھنے اور پہلے تشہد کے بعد دعا نہ مانگنے کا بیان

۷۰۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا.................. أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ۔ وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ ۔ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ ، وَحَدَّثَنِيْ عَنْ تَشَهُّدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ وَسَطِ الصَّلَاةِ وَفِيْ اٰخِرِهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيُّ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: وَكُنَّا نَحْفَظُهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كَمَا نَحْفَظُ حُرُوْفَ الْقُرْاٰنِ حِيْنَ ، أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَهُ إِيَّاهُ ، قَالَ ، فَكَانَ يَقُوْلُ ۔ إِذَا جَلَسَ فِيْ وَسَطِ الصَّلَاةِ وَفِيْ اٰخِرِهَا عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، قَالَ: ثُمَّ إِذَا كَانَ فِيْ وَسَطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهِ ، وَإِنْ كَانَ فِيْ اٰخِرِهَا دَعَا بَعْدَ تَشَهُّدِهِ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّدْعُوَ ثُمَّ يُسَلِّمُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ وَفِيْ اٰخِرِهَا عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى ، إِنَّمَا كَانَ يَجْلِسُهَا فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهِ لَا فِيْ وَسَطِ صَلَاتِهِ ، وَفِيْ اٰخِرِهَا كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلٰى

”جناب ازہر ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے نماز کے درمیان میں اور آخر میں تشہد کے بارے میں بیان کیا، جناب عبدالرحمان بن الاسود بن یزید نخعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تشہد کے کلمات (اسی اہتمام کے ساتھ) یاد کرتے تھے جیسے قرآن مجید کے کلمات سیکھتے اور یاد کرتے تھے، جب انہوں نے ہمیں بتایا کہ یہ کلمات انہیں خود رسول اللہ ﷺ نے سکھائے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: چنانچہ وہ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) جب نماز کے درمیان اور نماز کے آخر میں اپنی بائیں سرین پر بیٹھتے تو یہ کلمات پڑھتے: ((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ)) ”تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادت اللہ کے لیے ہیں۔ نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں ہوں اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“ وہ فرماتے ہیں: پھر اگر وہ نماز کے درمیان میں ہوتے تو تشہد سے فارغ ہونے کے

(۷۰۸) اسناده حسن، تقدم برقم: ۷۰۱، ۷۰۲.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ وَ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ.

بعد کھڑے ہو جاتے، اور اگر نماز کے آخر میں ہوتے تو تشہد کے بعد جو اللہ چاہتا دعا مانگتے پھر سلام پھیرتے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کا یہ فرمان اور نماز کے آخر میں اپنی بائیں سرین پر بیٹھتے تھے۔'' اس طرح تو وہ نماز کے آخر میں بیٹھتے تھے نہ کہ درمیانی (تشہد کے وقت)''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ تشہد اول واجب ہے۔ البتہ تشہد اول میں صرف تشہد پر اکتفا کرنا اور تشہد کے آخر پر مسنون ادعیہ کا اہتمام نہ کرنا بھی جائز ہے البتہ ادعیہ کا اہتمام مستحب عمل ہے۔

٢٢٢ .....بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنے کا بیان

٧٠٩ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا عَمِّيْ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هَانِيءٍ أَنَّ أَبَا عَلِيِّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ..........

فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، يَقُوْلُ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلَاةٍ لَّمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ. ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعَ رَجُلًا يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ أُدْعُ تُجَبْ، وَسَلْ تُعْطَ.

'' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا جس نے نہ تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی تھی اور نہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی تم نے جلد بازی کی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں (دعا مانگنا) سکھایا۔ اور آپ نے ایک شخص کو سنا جس نے نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! دعا مانگو، (تمہاری دعا) قبول ہو جائے گی، اور (اللہ سے) سوال کرو، تمہیں عطا کیا جائے گا۔''

٧١٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ بْنِ الْحُجَّاجِ بْنِ هَارُوْنَ الْمُقْرِئُ، نَا أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ أَبِيْ هَانِئٍ عَنْ أَبِيْ عَلِيٍّ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ..........

(٧٠٩) حسن، سنن نسائی، کتاب السهو، باب التمجيد والصلاة على النبي ﷺ في الصلاة، حديث ١٢٨٤ـ معجم كبير طبرانی: ١٨/ ٣٠٩ـ وكتاب الدعاء له: ٩٠ـ من طريق عبدالله بن وهب بهذا الاسناد وانظر الحديث الآتي.

(٧١٠) اسناده صحيح، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب الدعاء، حدیث: ١٤٨١ـ سنن ترمذی: ٣٤٧٧ـ مسند احمد: ٦/ ١٨ـ من طريق ابی عبدالرحمن المقرئ عن حيوة بن شريح عن ابی هانی بهذا الاسناده، وانظر الحديث السابق.

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُمَجِّدْهُ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَانْصَرَفَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجَّلَ هٰذَا. فَدَعَاهُ وَقَالَ لَهُ وَلِغَيْرِهِ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَمْجِيْدِ رَبِّهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا شَاءَ.

''حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا، اس نے نہ تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور بزرگی بیان کی اور نہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا اور پھر وہ نماز سے فارغ ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی نے جلدی کی ہے۔'' پھر آپ نے اسے بلایا اور اسے اور دیگر لوگوں سے کو فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ ابتدا میں اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور حمد و ثناء بیان کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے پھر جو چاہے دعا مانگے۔''

فوائد:......نمازی کے لیے تشہد میں نبی ﷺ پر درود بھیجنا مسنون ہے۔

۲۲۳..... بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنے کی کیفیت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سُئِلَ: قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ، وَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ فِي التَّشَهُّدِ؟

اوراس دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا تھا کہ آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ ہمیں معلوم ہو گیا ہے، اور تشہد میں آپ پر درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے؟

۷۱۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ الْأَزْهَرِ۔ وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ۔ نَا يَعْقُوْبُ، نَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ، وَحَدَّثَنِيْ فِي الصَّلَاةِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَلَّى عَلَيْهِ فِيْ صَلَاتِهِ، مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ.........

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

''حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا جبکہ ہم بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے، تو اس نے عرض کی: اے اللہ

(۷۱۱) اسنادہ حسن، مسند احمد: ٤/ ١١٩۔ عن یعقوب بهذا الاسناد، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی ﷺ بعد التشهد، حدیث: ۹۸۱۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ٤٩۔ من طریق ابن اسحاق به، صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی ﷺ بعد التشهد، حدیث: ٤٠٥۔ سنن ترمذی: ٣٢٢٠۔ من طریق محمد بن ابراهیم به.

أَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِيْ صَلَاتِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَصَمَتَ حَتّٰى أَحْبَبْنَا أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ: إِذَا أَنْتُمْ صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ، فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

کے رسول! آپ پر سلام پڑھنے کا طریقہ تو ہم جان چکے ہیں لیکن جب ہم اپنی نماز میں آپ پر درود پڑھنا چاہیں تو آپ پر کیسے درود پڑھیں، اللہ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے۔ کہتے ہیں: (اس سوال پر) آپ (دیر تک) خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے پسند کیا کہ (کاش) یہ شخص آپ سے سوال نہ کرتا۔ پھر آپ نے فرمایا: جب تم مجھ پر درود پڑھنا چاہو تو کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. ''اے اللہ محمد امی نبی پر رحمتیں نازل فرما، اور محمد ﷺ کی آل پر بھی رحمتیں بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر رحمتیں بھیجی ہیں۔ اور محمد امی نبی پر اپنی برکتیں نازل فرما اور محمد کی آل اولاد پر بھی جس طرح کہ تو نے ابراہیم اور ابراہیم علیہ السلام کی آل اولاد پر برکتیں نازل فرمائیں، بے شک تو بہت زیادہ تعریف والا نہایت بزرگی والا ہے۔''

فوائد:......نماز میں مذکورہ درود ابراہیمی اور اس جیسے درود کے دیگر مسنون کلمات کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۲۲۴..... بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ وَالثَّانِيْ وَالْإِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى

پہلے اور دوسرے تشہد میں دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھنے اور دائیں ہاتھ کی سبابہ انگلی سے اشارہ کرنے کا بیان

۷۱۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُسْلِمٍ، ثُمَّ لَقِيْتُ مُسْلِمًا، فَحَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيُّ، قَالَ، صَلَّيْتُ الظُّهْرَ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالُوْا، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ ، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ.........

عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَلَّبْتُ الْحَصَا فَقَالَ: لَا تُقَلِّبِ الْحَصَا وَلٰكِنِ افْعَلْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ . قُلْتُ: وَكَيْفَ رَأَيْتَهُ يَفْعَلُ؟ قَالَ: هٰكَذَا فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى ، وَيَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ، وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ . هٰذَا حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ حَكِيْمٍ . وَزَادَ يَحْيٰى أَيْضًا: قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ فَلَقِيْتُ أَنَا مُسْلِمًا فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ . وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ: فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ، وَعَقَدَ إِصْبَعَيْنِ ، وَحَلَّقَ الْوُسْطٰى وَأَشَارَ بِالَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى .

”جناب علی بن عبدالرحمان انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی، تو میں نے کنکریوں کو الٹ پلٹ کیا تو انہوں نے فرمایا: کنکریوں کو مت ہٹاؤ بلکہ ویسے ہی کرو جیسا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا، میں نے عرض کی: آپ نے رسول اللہ ﷺ کو کیسے کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: اس طرح سے، تو انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا اور اپنی سبابہ انگلی کو اٹھایا (اور اشارہ کیا) یہ یحییٰ بن حکیم کی حدیث ہے۔ مخزومی کی حدیث کے یہ الفاظ ہیں: تو انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھا اور دونوں انگلیوں کو جوڑا اور درمیانی انگلی کے ساتھ حلقہ بنایا اور انگوٹھے کے ساتھ والی (شہادت کی) انگلی سے اشارہ کیا، اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی ران پر رکھا۔“

فوائد :......اس حدیث میں تشہد میں بیٹھنے کے مسنون طریقہ کا بیان ہے کہ تشہد میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنا مسنون ہے نیز دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے مسلسل اشارہ کرنا مشروع ہے۔

۲۲۵..... بَابُ التَّحْلِيْقِ بِالْوُسْطٰى وَالْإِبْهَامِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے وقت انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنانے کا بیان

۷۱۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْأَشَجُّ ، نَا

(۷۱۲) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب صفة الجلوس فی الصلاة، حدیث: ۱۱۶/ ۵۸۰۔ سنن نسائی: ۱۲۶۷۔ مسند الحمیدی: ۶۴۸۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ۹۸۷۔ مؤطا امام مالک: ۱/ ۸۸، ۸۹۔ من طریق مسلم بن ابی مریم به.

ابْنُ إِدْرِيْسَ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيْسَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا ، حَدَّثَنَا: كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ - وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ فُضَيْلٍ- قَالَ: كُنْتُ فِيْ مَنْ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّيْ ؟ فَلَمَّا جَلَسَ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى ، ثُمَّ وَضَعَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ، ثُمَّ عَقَدَ - يَعْنِي ثِنْتَيْنِ - ثُمَّ حَلَّقَ وَجَعَلَ يُشِيْرُ بِالسَّبَّاحَةِ يَدْعُوْ . وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: وَحَلَّقَ بِالْوُسْطٰى وَالْإِبْهَامِ وَرَفَعَ الَّتِيْ بَيْنَهُمَا يَدْعُوْ بِهَا - يَعْنِي الْمُسَبِّحَةَ .

”حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ ابن فضیل کی روایت کے الفاظ ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جو نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تھے۔ تو میں نے (دل میں) کہا: میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی نماز بغور دیکھوں گا کہ آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں؟ (لہٰذا میں نے آپ کو دیکھا) پھر جب آپ بیٹھے تو آپ نے اپنا بایاں پاؤں بچھالیا، پھر اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا، پھر اپنی دائیں کہنی کے کنارے کو اپنی دائیں ران پر رکھا، پھر دو انگلیوں کو جوڑ لیا پھر حلقہ بنایا اور تسبیح کرنے والی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دعا مانگنے لگے: ابن خشرم نے (اپنی روایت میں) کہا: آپ نے اپنی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنایا اور ان کی درمیانی انگلی یعنی سباحہ کو اٹھا کر دعا مانگنے لگے۔“

٢٢٦.....بَابُ صِفَةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي التَّشَهُّدِ وَتَحْرِيْكُ السَّبَّابَةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا

تشہد میں دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھنے اور سبابہ انگلی کو اشارہ کے وقت حرکت دینے کی کیفیت کا بیان

٧١٤- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ ، أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ..........

أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ ، قَالَ: قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّيْ ؟ قَالَ ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ يُصَلِّيْ ، فَكَبَّرَ ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ

”حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (اپنے دل میں) کہا: میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی نماز کو بغور دیکھوں گا کہ آپ کیسے نماز پڑھتے ہیں؟ تو میں نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے (نماز شروع کرتے وقت) اللہ اکبر

---

(٧١٣) تقدم برقم: ٤٧٠، ٦٩٠.

(٧١٤) اسناده صحيح، جزء رفع اليدين للبخاري: ٣٠- سنن نسائي، كتاب الافتتاح، باب موضع اليمين من الشمال في الصلاة، حديث: ٨٩٠- مسند احمد: ٤/ ٣١٨- سنن الدارمي: ١٣٥٧- صحيح ابن حبان: ١٨٦٠.

وَقَالَ: ثُمَّ قَعَدَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهٖ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى ، وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ، ثُمَّ قَبَضَ ثِنْتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهٖ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ ، فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا ، يَدْعُوْ بِهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْأَخْبَارِ يُحَرِّكُهَا إِلَّا فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ زَائِدٌ ذِكْرُهُ .

کہا پھر حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔ اور فرمایا: پھر آپ بیٹھے تو آپ نے اپنا بایاں پاؤں بچھا لیا، اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران اور بائیں گھٹنے پر رکھا، اور اپنی دائیں کہنی کے کنارے کو اپنی دائیں ران پر رکھا، پھر اپنی دو انگلیوں کو ملا لیا اور ایک حلقہ بنایا، پھر اپنی انگلی اٹھائی تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اسے حرکت دے رہے تھے اور اس کے ساتھ دعا مانگ رہے تھے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کے سوا کسی روایت میں یہ الفاظ بیان نہیں ہوئے ، کہ آپ اسے حرکت دے رہے تھے۔" یہ الفاظ زائد ذکر ہوئے ہیں۔

فوائد :......اس حدیث میں تشہد اوّل میں بیٹھنے کے مشروع طریقہ کا بیان ہے اور اس میں دوران تشہد دائیں ہاتھ کی کیفیات میں سے ایک کیفیت کا بیان ہے یہ تشہد میں مسلسل انگشت شہادت سے اشارہ کرنے کا بیان ہے۔ نیز تشہد میں دائیں ہاتھ کی کئی کیفیات ہیں ان میں ایک کیفیت اس حدیث میں بیان ہوئی ہے کہ دوران تشہد دائیں ہاتھ کی چھنگلی اور ساتھ والی انگلی اکٹھی کر لی جائے، انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھ کر حلقہ بنایا جائے اور انگشت شہادت کو اٹھا کر حرکت دی جائے۔ یہ طریقہ بھی مشروع ہے۔

۲۲۷ ..... بَابُ حَنْيِ السَّبَّابَةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں سبابہ انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے وقت اسے جھکانے کا بیان

۷۱۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ بَهْزٍ عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ...... عَنْ مَالِكٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ، وَهُوَ يُشِيْرُ بِإِصْبَعِهٖ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ عِصَامٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

"حضرت مالک خزاعی اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھے ہوئے دیکھا ہے جبکہ آپ اپنی (سبابہ) انگلی سے اشارہ کر رہے تھے۔"

(۷۱۵) صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الاشارۃ فی التشھد، حدیث : ۹۹۱۔ سنن نسائی : ۱۲۷۲۔ سنن ابن ماجہ : ۹۱۱۔ مسند احمد : ۳/ ۴۷۱.

٧١٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، نَا الْفَضْلُ ، نَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَدَلِيِّ..........

حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ نُمَيْرِ الْخُزَاعِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ: رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي الصَّلَاةِ، وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ، رَافِعًا إِصْبَعَهُ السَّبَّابَةَ ، قَدْ أَحْنَاهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُوْ.

”حضرت مالک بن نمیر خزاعی بصری اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اسے حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں بیٹھے ہوئے دیکھا، آپ نے اپنا دایاں بازو اپنی دائیں ران پر رکھا ہوا تھا اور اپنی سبابہ انگلی کو اٹھایا ہوا تھا، اسے قدرے جھکا کر آپ دعا مانگ رہے تھے۔“

٢٢٨ ..... بَابُ بَسْطِ يَدِ الْيُسْرٰى عِنْدَ وَضْعِهٖ عَلَى الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بائیں گھٹنے پر بائیں ہاتھ کو کھول کر رکھنے کا بیان

٧١٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ ، وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ، وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ الْيُمْنٰى فَيَدْعُوْا بِهَا ، وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطُهَا عَلَيْهِ.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تھے تو آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی اٹھا کر دعا مانگتے جبکہ آپ کا بایاں ہاتھ آپ کے گھٹنے پر ہوتا تھا آپ اسے اس پر کھول کر رکھتے۔“

فوائد:......دوران تشہد دائیں ہاتھ کو بند رکھنا اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر کھلا چھوڑ کر پھیلانا مشروع ہے۔ تشہد میں بائیں ہاتھ کی یہی ایک ہیئت کا بیان ہے اور یہی ہیئت مستحب ہے۔

٢٢٩ ..... بَابُ النَّظَرِ إِلَى السَّبَّابَةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے وقت اسے دیکھنے کا بیان

٧١٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، نَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ..........

---

(٧١٦) صحيح دون قوله ”قد أحناها شيئا“ انظر الحديث السابق.

(٧١٧) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب صفة الجلوس في الصلاة، حديث: ١١٤/ ٥٨٠۔ سنن ترمذى: ٢٩٤۔ سنن نسائى: ١٢٧٠۔ سنن ابن ماجه: ٩١٣۔ من طريق عبدالرزاق بهذا الاسناد.

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَشَهَّدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ ، لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ .

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد بیٹھتے تو اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں ران پر رکھتے اور اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی دائیں ران پر رکھتے اور اپنی سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے، آپ کی نظر آپ کے اشارے سے تجاوز نہیں کرتی تھی۔''

۲۳۰ ..... بَابُ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ إِلَى الْقِبْلَةِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں سبابہ انگلی سے قبلہ کی طرف اشارہ کرنے کا بیان

۷۱۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، نَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُحَرِّكُ الْحَصَا بِيَدِهِ ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ : لَا تُحَرِّكِ الْحَصَا وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ ، وَلٰكِنِ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ . قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ إِلَى الْقِبْلَةِ وَرَمٰى بِبَصَرِهِ إِلَيْهَا أَوْ نَحْوِهَا ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ .

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو اپنے ہاتھ کے ساتھ کنکریوں کو ہٹاتے ہوئے دیکھا جبکہ وہ نماز پڑھ رہا تھا پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت عبداللہ نے اسے کہا: جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو کنکریوں کو مت چھیڑا کرو، کیونکہ یہ شیطانی حرکت ہے، لیکن تم اسی طرح کیا کرو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ فرماتے تھے: آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی ران پر رکھا اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ساتھ قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور نظر بھی اس طرف رکھی یا اس کی طرف دیکھا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔''

فوائد :......۱۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مسنون طریقہ یہ ہے کہ دوران تشہد انگشت شہادت کو حرکت دیتے وقت نظر اشارے سے تجاوز نہ کرے اور ابوداود کی صحیح حدیث میں ہے کہ اشارہ کرتے وقت انگشت شہادت کا رخ قبلہ کی طرف ہوتا تھا اور اس اشارہ میں توحید و اخلاص کی نیت ملحوظ ہونی چاہیے۔ (نووی : ۵/ ۸۰)

(۷۱۸) اسنادہ حسن، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الاشارۃ فی التشهد، حدیث : ۹۹۰۔ عن بندار بھذا الاسناد، سنن نسائی : ۱۲۷۶۔ مسند احمد: ٤/ ۳۔ من طریق یحیی بن سعید به.

(۷۱۹) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب التطبیق، باب موضع البصر فی التشهد، حدیث: ۱۱۶۱۔ عن علی بن حجر بھذا الاسناد و قد تقدم برقم: ۷۱۲.

۲۔ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ، آپ کی نگاہ اشارے سے بلند نہیں ہوتی تھی بلکہ آپ ﷺ اپنی نگاہ انگلی کے اشارے کے پیچھے لگاتے تھے، کیونکہ یہ خضوع کے موافق ادب ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ اشارہ توحید کے وقت آسمان کی طرف نگاہ نہیں اٹھاتے تھے، جیسے کچھ لوگوں کی عادت ہے، بلکہ آپ ﷺ اپنے انگلی پر نظر رکھتے اور اس سے تجاوز نہیں کرتے تھے۔ (عون المعبود: ۳/ ۱۹۷)

۲۳۱.....بَابُ إِبَاحَةِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ بِمَا أَحَبَّ الْمُصَلِّيْ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُدْعٰى فِي الْمَكْتُوْبَةِ إِلَّا بِمَا فِي الْقُرْاٰنِ

تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے نمازی کے لیے اپنی پسندیدہ دعا مانگنا جائز ہے
اس شخص کے گمان کے برخلاف جو کہتا ہے کہ فرض نماز میں غیر قرآنی دعا مانگنا جائز نہیں ہے

۷۲۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ: أَلَا وَ إِنَّا كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا أَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَلَّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَجَوَامِعَهُ ، فَقَالَ: إِذَا قَعَدْتُّمْ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . ثُمَّ يَتَخَيَّرُ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ فَلْيَدْعُ بِهِ .

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خبردار! بلاشبہ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ہم ہر دو رکعتوں (کے تشہد) میں کیا پڑھیں سوائے اس کے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تکبیر اور حمد و ثناء بیان کرتے تھے۔ اور بے شک محمد ﷺ نے خیر و بھلائی کے دروازے کھولنے والی اور جامع دعائیں سکھائی ہیں۔ لہٰذا آپ نے فرمایا: جب تم ہر دو رکعتوں (کے تشہد) میں بیٹھو تو یہ کلمات پڑھو: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ . "تمام قولی اور پاکیزہ جسمانی عبادات اللہ کے لیے ہیں، اے نبی آپ پر سلام ہو، اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوں، ہم پر بھی اور اللہ کے تمام

(۷۲۰) اسناده صحيح، سنن نسائی، كتاب التطبيق، باب كيف التشهد الاول، حديث: ۱۱۶۴۔ مسند احمد: ۱/ ۴۳۷۔ من طريق محمد بن جعفر بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ۹۶۹۔ سنن ترمذی: ۱۱۰۵۔ من طريق ابی اسحاق به.

نیک بندوں پر سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔" پھر تم میں سے کوئی شخص اپنی پسندیدہ دعا چن لے اور اس کے ساتھ دعا مانگ لے۔"

فوائد:......مکرر ۷۰۳۔

۲۳۲ ..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّعَوُّذِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ

تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے کا بیان

۷۲۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى - يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ ، ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْأَحْمَسِيُّ ، أَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، نَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ الْحَرَّانِيُّ جَمِيْعاً عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ......

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ . يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ . هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ . وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ . أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْأَحْمَسِيُّ ، نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ:عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص تشہد پڑھ لے تو اسے چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے۔ وہ اس طرح دعا مانگے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ . "اے اللہ میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے اور زندگی و موت کے فتنے کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔" یہ وکیع کی حدیث ہے۔

(۷۲۱) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منه فی الصلاة، حدیث: ۱۳۰/ ۵۸۸ (۱۳۲۷) سنن نسائی: ۱۳۱۱۔ عن علی بن خشرم بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ۹۸۳۔ سنن ابن ماجه: ۹۰۹۔ مسند احمد: ۲/ ۴۷۷۔ من طریق الاوزاعی بهذا الاسناد.

فوائد: ......۱۔ حدیث مطلق تشہد پر دلالت کرتی ہے، لیکن آئندہ حدیث دلیل ہے کہ مذکورہ استعاذہ کا محل آخری تشہد ہے۔ چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ)) ''جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو تو وہ چار چیزوں عذاب جہنم، عذاب قبر، زندگی موت کا فتنہ اور مسیح دجال کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔''

(مسلم: ۵۸۸، ابوداؤد: ۹۸۳، ابن حبان: ۱۹۶۷، مسند احمد: ۲/ ۲۳۷)

فوائد: ......امام شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں اس استعاذہ کے محل کی تعیین ہے کہ اس کا محل آخری تشہد کے بعد ہے اور یہ حدیث مقید ہے اور حدیثِ عائشہ مطلق ہے۔ لہٰذا حدیثِ عائشہ کو اس مقید روایت پر محمول کیا جائے گا اور اس حدیث میں ابن حزم کے اس موقف کی بھی تردید ہے کہ تشہد اول پر بھی یہ مسئلہ مذکورہ (استعاذہ) واجب ہے، نیز جن روایات میں نمازی کو اجازت ہے کہ وہ تشہد کے بعد حسب منشا جس مرضی دعا کا انتخاب کر لے، اس دعا کی اس استعاذہ کے بعد اجازت ہے۔

فلیتعوذ اس امر سے مذکورہ استعاذہ کے وجوب پر استدلال کیا گیا ہے اور بعض اہل ظاہر اس استعاذہ کے وجوب کے قائل ہیں اور طاؤس سے بھی یہی منقول ہے۔ اور راجح موقف یہی ہے کہ اگر یہ حکم حدیث مسیء الصلاۃ کے بعد کا ہو تو مذکورہ استعاذہ کا اہتمام واجب ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۳۰۴۔ ۳۰۵)

۷۲۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ، نَا رَوْحٌ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي.........

ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ كَلِمَاتٍ كَانَ يُعَظِّمُهُنَّ جِدًّا، قُلْتُ فِي الْمَثْنٰى كِلَيْهِمَا؟ قَالَ: بَلْ فِي الْمَثْنَى الْأَخِيرِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ. قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ

''حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ تشہد کے بعد چند کلمات پڑھا کرتے تھے اور انہیں بڑی اہمیت دیتے تھے، میں نے پوچھا: دونوں تشہدوں میں پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: (نہیں) بلکہ صرف آخری دو رکعتوں میں تشہد پڑھنے کے بعد پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کی: وہ کلمات کون سے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوْذُ

(۷۲۲) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۶/ ۲۰۰۔ من طریق ابن جریج بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام، حدیث: ۸۳۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منه فی الصلاۃ، حدیث: ۵۸۹۔ من طریق آخر عنها.

الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ . قَالَ: كَانَ يُعَظِّمُهُنَّ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ . ''میں عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، اور میں جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اور میں مسیح دجال کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں، اور میں قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، اور میں زندگی وموت کے فتنے سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔'' فرماتے ہیں: وہ ان کلمات کو بڑی اہمیت دیتے تھے (اور نہایت اہتمام کے ساتھ پڑھتے تھے) جناب ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے۔

۲۳۳..... بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ.

تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے استغفار کرنے کا بیان

۷۲۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نَا يَحْيٰى -يَعْنِي ابْنَ حَسَّانٍ- نَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ.........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ ، وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ . أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ .

'' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشہد اور سلام کے درمیان آخری دعاؤں میں سے ایک یہ ہے: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ . أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ . ''اے اللہ میرے اگلے اور پچھلے گناہ، پوشیدہ اور اعلانیہ گناہ، اور جو میں نے (اپنی جان پر) ظلم وزیادتی کی اور وہ خطائیں جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا

(۷۲۳) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ النبی ﷺ ودعائہ باللیل، حدیث: ۷۷۱۔ سنن ترمذی: ۳۴۲۲۔ من طریق یوسف الماجشون بھذا الاسناد۔ سنن ابی داود: ۱۵۰۹۔ صحیح ابن حبان: ۱۹۶۳۔

ہے، معاف فرما دے، تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔“

٧٢٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ.......... مِحْجَنَ بْنَ الْأَدْرَعِ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضٰى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ وَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: قَدْ غُفِرَ لَهُ ، غُفِرَ لَهُ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

”حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو اچانک آپ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنی نماز مکمل کر لی تھی اور وہ تشہد میں ان کلمات کے ساتھ دعا مانگ رہا تھا: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ. ”اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس اللہ کے واسطے سے جو اکیلا ہے، بے نیاز و بے پروا ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کوئی اس کا بیٹا اور نہ ہی اس کا کوئی ہم پلہ وہم سر ہے، کہ تو میرے گناہ معاف فرما دے، بے شک تو نہایت بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے، (یہ دعا سن کر) نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: بے شک اسے معاف کر دیا گیا، بلاشبہ اسے بخش دیا گیا۔“

٢٣٤ .....بَابُ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ الْجَنَّةَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ التَّسْلِيْمِ وَالْاِسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ.

تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے جنت مانگنے اور جہنم کی آگ سے اللہ کی پناہ طلب کرنے کا بیان

٧٢٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ......

(٧٢٤) اسناده صحيح، مسند احمد: ٤/ ٣٣٨۔ سنن نسائی، کتاب السهو، باب الدعاء بعد الذکر، حدیث: ١٣٠٢۔ من طریق عبدالصمد بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ٩٨٥.

(٧٢٥) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات، باب ما يقال فی التشهد والصلاة علی النبی ﷺ، حدیث: ٩١٠۔ عن یوسف بن موسی بهذا الاسناد، صحیح ابن حبان: ٨٦٨۔ عن جریر به، سنن ابی داود: ٧٩٢۔ مسند احمد: ٣/ ٤٧٤۔ من طریق ابی صالح عن بعض اصحاب النبی ﷺ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ: مَا تَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: أَتَشَهَّدُ ، ثُمَّ أَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ، أَمَا وَاللّٰهِ مَا أُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْلَهُمَا نُدَنْدِنُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الدَّنْدَنَةُ: الْكَلَامُ الَّذِي لَا يُفْهَمُ .

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا: تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ اس نے عرض کی: میں تشہد پڑھتا ہوں، پھر یہ دعا مانگتا ہوں: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ۔ ’’اے اللہ میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم کی آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔‘‘ (پھر اس آدمی نے کہا) اللہ کی قسم! مجھے نہ آپ کی طرح اور نہ حضرت معاذ کی طرح گنگنانا آتا ہے (یعنی آپ کی طرح جامع دعائیں نہیں آتیں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم بھی انہیں دو چیزوں کے اردگرد گنگناتے ہیں (یعنی ہم بھی اللہ تعالیٰ سے یہی دو دعائیں مانگتے ہیں) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دندنہ سے مراد وہ کلام ہے جو سمجھی نہ جا سکے۔‘‘

فوائد :......تشہد اول وآخر میں ان دعاؤں کا اہتمام مسنون ومستحب عمل ہے، اس کے علاوہ بھی سلام سے قبل کئی دعائیں منقول ہیں لہٰذا مسنون دعاؤں کا التزام افضل عمل ہے۔ نیز اس کی مزید وضاحت کے لیے حدیث ۷۰۳ ملاحظہ کریں۔

۲۳۵ ..... بَابُ التَّسْلِيْمِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ انْقِضَائِهَا

نماز مکمل ہونے پر سلام پھیرنے کا بیان

۷۲۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ..........

عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ ، وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ .

’’حضرت عامر بن سعد اپنے والد محترم حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دائیں جانب سلام پھیرتے (تو اس قدر گردن موڑتے) کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آنے لگتی، اور اپنی بائیں جانب بھی سلام پھیرتے

(۷۲۶) مسند احمد: ۱/ ۱۷۲۔ عن عبدالرحمن بن مهدى بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السلام للتحليل من الصلاة، حديث: ۵۸۲۔ سنن نسائى: ۱۳۱۸۔ سنن الدارمى: ۱۳۴۵۔ من طريق عبدالله بن جعفر به.

حتی کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دکھائی دینے لگتی۔"

۷۲۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُمَيْدِيُّ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ..........

بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ. فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ: أَكُلَّ حَدِيْثِ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعْتَ ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: وَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَالنِّصْفُ ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَهٰذَا فِي النِّصْفِ الَّذِيْ لَمْ تَسْمَعْ .

"حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے دیکھا، (آپ اپنے چہرے کو اس قدر موڑتے کہ) آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی۔" امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے یہ روایت رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے نہیں سنی، تو (حدیث کے راوی) جناب اسماعیل نے پوچھا: کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کی تمام احادیث سن لی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے دریافت کیا: (کیا) دو تہائی سنی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں جناب اسماعیل نے سوال کیا: کیا آدھی احادیث سنی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ جناب اسماعیل نے کہا: یہ حدیث ان آدھی احادیث میں سے ہے جو آپ نے نہیں سنیں۔"

۲۳۶ ..... بَابُ صِفَةِ السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سلام پھیرنے کی کیفیت کا بیان

۷۲۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عُمَرُ ، وَقَالَ زِيَادٌ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ..........

(۷۲۷) صحیح دون القصة، مسند احمد: ۱/ ۱۸۰۔ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات، باب التسليم، حديث: ۹۱۵۔ مختصراً من طريق مصعب بن ثابت بهذا الاسناد، وانظر الحديث السابق.

(۷۲۸) صحيح لغيره دون (وبركاته) التسليمة الثانية، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب في السلام، حديث: ۹۹۶۔ عن زياد بن ايوب بهذا الاسناد، سنن نسائی: ۱۳۲۴۔ سنن ترمذی: ۲۹۵۔ مسند احمد: ۱/ ۴۴۸۔ من طريق ابی اسحاق به.

عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، وَعَنْ شِمَالِهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ .

" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (تم پر سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں) کہتے ہوئے سلام پھیرتے یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی ۔ اور اپنی بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہوئے سلام پھیرتے حتی کہ آپ کے رخسار مبارک کی سفیدی ظاہر ہو جاتی ۔"

فوائد :...... مذکورہ احادیث شافعی اور جمہور علماء کے مذہب کی دلیل ہیں کہ دونوں طرف سلام پھیرنا مسنون ہے جب کہ مالک اور علماء کی قلیل تعداد کا موقف ہے کہ ایک طرف سلام پھیرنا ہی سنت ہے۔ لیکن ان کے موقف کے ضعیف دلائل مذکورہ صحیح احادیث کے مقابل بے حیثیت ہیں۔ اور بالفرض ایک طرف سلام پھیرنے کے بارے احادیث ثابت ہوں بھی تو انہیں بیان جواز پر محمول کیا جائے گا۔ نیز تمام علماء کا اجماع ہے کہ نماز میں ایک سلام واجب ہے۔ پھر اگر نمازی نے ایک سلام کا اہتمام کرنا ہو تو وہ قبلہ رو سلام کہے اور اگر اس نے دونوں طرف سلام پھیرنا ہو تو ایک سلام دائیں طرف اور دوسرا سلام بائیں طرف پھیرے۔ نیز ہر سلام میں اس قدر منہ پھیرے کہ اس کی اس جانب والا شخص اس کے رخسار دیکھ سکے۔ یہی موقف راجح ہے۔ (نووی: ۵/ ۸۲)

۲۳۷ ..... بَابُ إِبَاحَةِ الْاِقْتِصَارِ عَلٰى تَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز میں صرف ایک طرف سلام پھیرنے پر اکتفا کرنا جائز ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً تُجْزِئُ ، وَهٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ ، فَالْمُصَلِّيْ مُخَيَّرٌ بَيْنَ أَنْ يُسَلِّمَ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً وَبَيْنَ أَنْ يُسَلِّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ كَمَذْهَبِ الْحِجَازِيِّيْنَ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایک سلام کافی ہے، اور یہ جائز اختلاف کی قبیل سے ہے۔ لہٰذا نمازی کو اختیار ہے کہ وہ صرف ایک طرف سلام پھیرے یا دونوں طرف سلام پھیرے جیسا کہ حجازیوں کا مذہب ہے۔

۷۲۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْعَطَّارُ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ.........

---

(۷۲۹) حسن، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب: ۱۰۶، منه ایضاً، حدیث: ۲۹۶۔ عن محمد بن یحیی بهذا الاسناد، سنن ابن ماجه: ۹۱۹۔ مختصراً من طریق عمرو بن ابی سلمة به.

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا . وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: قَالَ ، أَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمَكِّيُّ .

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں اپنی دائیں جانب تھوڑا سا جھکتے ہوئے اپنے چہرے کی جانب (یعنی سامنے) ایک سلام پھیرتے تھے۔"

۷۳۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدِ الْعَمِّيُّ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ..........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ تُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً قِبَالَةَ وَجْهِهَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ .

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے چہرے کے سامنے السلام علیکم کہتے ہوئے ایک ہی سلام کہتی تھیں۔"

۷۳۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدٌ ، نَا مُعَلّٰى ، نَا وُهَيْبٌ..........

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ وَاحِدَةً السَّلَامُ عَلَيْكُمْ .

"حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ السلام علیکم کہتے ہوئے ایک ہی سلام پھیرتے تھے۔"

۷۳۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ: رَأَيْتُ عَائِشَةَ تُسَلِّمُ وَاحِدَةً . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ: بِهٰذَا مِثْلَهُ: وَزَادَ وَلَا تَلْتَفِتُ عَنْ يَمِينِهَا وَلَا عَنْ شِمَالِهَا .

"حضرت قاسم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ اپنے استاد محترم جناب بندار کی سند سے حضرت عبید اللہ سے اسی کی مثل روایت بیان کرتے ہیں، اور اس میں یہ اضافہ بیان کیا ہے: "اور وہ (حضرت عائشہ) سلام پھیرتے وقت اپنی دائیں اور بائیں جانب التفات نہیں کرتی تھیں۔"

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز ختم کرنے کے لیے ایک سلام پھیرنا ہی کافی ہے۔ نیز اس کی دو صورتیں ہیں:

---

(۷۳۰) اسناده صحیح، سنن کبری بیهقی: ۲/ ۱۷۹.

(۷۳۱) اسناده صحیح، سنن کبری بیهقی: ۲/۱۷۹.

(۷۳۲) اسناده صحیح، سنن کبری بیهقی: ۲/ ۱۷۹.

(۱)......قبلہ رخ ہی سلام کے الفاظ ادا کیے جائیں اور دائیں جانب معمولی سے چہرہ جھکایا جائے۔

(۲)......قبلہ رخ ہی سلام کے کلمات کہے جائیں اور دائیں بائیں التفات نہ کیا جائے۔ سلام پھیرنے کی یہ دونوں صورتیں مشروع ہیں۔ نیز صحابہ وتابعین کا عمل بھی اس طریقہ سلام کی مشروعیت کو تقویت دیتا ہے۔

۲۳۸ ..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ يَمِينًا وَشِمَالًا عِنْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز سے سلام پھیرتے وقت دائیں اور بائیں جانب ہاتھ سے اشارہ کرنا منع ہے

۷۳۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ ، ح وَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى -يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ- عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كُدَامٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَيْضًا ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِسِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بِأَيْدِيْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَمِيْنًا وَشِمَالًا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِيْ أَرٰى أَيْدِيَكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ . لِيَسْكُنْ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ . هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ . وَقَالَ الْآخَرُوْنَ: أَمَا يَكْفِيْ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، إِلَّا أَنَّ ابْنَ خَشْرَمٍ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ: ثُمَّ يُسَلِّمُ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ . وَفِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: عَلٰى أَخِيْهِ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ . قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم اپنی دائیں اور بائیں جانب السلام علیکم کہتے ہوئے یا ہاتھوں سے اشارہ کرتے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہوا ہے کہ میں تمہارے ہاتھوں کو (حرکت کرتے ہوئے) دیکھتا ہوں گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ تم میں سے کسی شخص کو چاہیے کہ وہ نماز میں پرسکون رہے۔'' یہ بندار کی روایت ہے۔ دیگر راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''کیا تم میں سے کسی شخص کو یہ کافی نہیں ہے وہ اپنا ہاتھ اپنی ران پر رکھے پھر اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیر لے۔'' ابن خشرم نے اپنی روایت میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں: ''پھر اپنی دائیں جانب سے اور اپنی بائیں جانب سے سلام پھیر دے۔'' وکیع کی روایت میں ہے۔ پھر اپنے دائیں جانب والے بھائی اور اپنے بائیں جانب والے بھائی پر سلام کہے۔'' جناب حسن محمد نے یزید کی حدیث

(۷۳۳) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الامر بالسکون فی الصلاۃ، حدیث: ۴۳۱۔ سنن ابی داود: ۹۹۸۔ مسند احمد: ۵/ ۷۔ من طریق وکیع بھذا الاسناد، جزء رفع الیدین للبخاری: ۳۶۔ سنن نسائی: ۱۳۱۹۔ من طریق مسعر بہ.

وَسَلَّمَ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرَائِيْلَ، السَّلَامُ عَلَى مِيْكَائِيْلَ، وَأَشَارَ أَبُوْ خَالِدٍ - يَعْنِي يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ بِيَدِهِ فَرَمَى بِهَا يَمِيْنًا وَشِمَالًا . قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ يَعْنِي نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ .

میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم کہتے: السلام علی الله، (اللہ پر سلام ہو) السلام علی جبرائیل (جبرائیل پر سلام ہو) السلام علی میکائیل (میکائیل پر سلام ہو) اور ابو خالد بن ہارون نے اپنے ہاتھ کے ساتھ دائیں اور بائیں اشارہ کیا۔"

فوائد:......۱۔ سلام پھیرتے وقت دونوں جانب ہاتھ اٹھانا ممنوع ہے۔ (نووی: ٤ ٨٥٢) بلکہ سلام پھیرتے وقت دونوں ہاتھ دونوں رانوں پر جمے ہوں اور سلام پھیرتے وقت فقط گردن گھما کر سلام کے کلمات کہے جائیں۔

۲۔ دونوں جانب سلام پھیرنا مستحب فعل ہے شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔ (نووی: ٤ / ١٥٣) اس حدیث سے قبل از رکوع و بعد از رکوع رفع الیدین کی تنسیخ کا استدلال باطل ہے کیونکہ یہ مقید روایت ہے اور اس میں کھلا بیان ہے کہ یہ مکروہ وممنوع عمل سلام پھیرتے وقت ممنوع ہے۔ اس کے برعکس رکوع سے قبل و بعد رفع الیدین نبی ﷺ کا ذاتی فعل ہے اور کتب احادیث میں اس مسنون فعل کی تحذیر کا کہیں بیان نہیں ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے ترک رفع الیدین کا مطلق استدلال کالعدم ہے۔

٢٣٩ ..... بَابُ حَذْفِ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز میں سلام کو مختصر کہنے کا بیان

٧٣٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ .

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "سلام کو مختصر کہنا سنت ہے۔"

٧٣٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا..........

---

(٧٣٤) اسناده ضعيف، مسند احمد: ٢/٥٣٢۔ عن محمد بن يوسف الفريابي وعنه ابوداود في كتاب الصلاة، باب حذف السلام، حديث: ١٠٠٤۔ قرة بن عبدالرحمٰن راوی خراب حافظے کی بنا پر ضعیف ہے۔

(٧٣٥) اسناده ضعيف، انظر الحديث السابق، سنن ترمذی، كتاب الصلاة، باب ماجاء ان حذف السلام سنة، حديث: ٢٩٧۔ موقوفا على ابي هريرة رضي الله عنه.

عَمَّارَةُ بْنُ بِشْرٍ الْمِصِّيصِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: رَوَاهُ عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ وَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الْفِرْيَابِيِّ قَالُوْا

''جناب اوزاعی مذکورہ سند سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: سلام کومختصر کرنا سنت ہے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس روایت کوعیسیٰ بن یونس، ابن المبارک اور محمد بن یحییٰ نے فریابی کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''سلام کومختصر کرنا سنت ہے۔''

كُلُّهُمْ: عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ ، قَالَ: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ . أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَاهُ أَبُوْ عَمَّارٍ ، نَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِى صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، نَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ قَالَا ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ .

٢٤٠ ..... بَابُ الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنا

٧٣٦ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَوْسَجَةَ بْنِ الرَّمَّاحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِى الْهُذَيْلِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِى الصَّلَاةِ ، لَا يَجْلِسُ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو صرف یہ کلمات پڑھنے کی مقدار کے برابر بیٹھتے: اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ . ''اے اللہ تو سلام ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے اے عظمت وعزت والے تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔''

٢٤١ ..... بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ مَعَ الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے ساتھ استغفار کرنے کا بیان

٧٣٧ـ أَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، قَالَ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ وَ الْحَسَنُ بْنُ إِسْرَائِيْلَ اللُّؤْلُؤِيُّ الرَّمْلِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ اللُّؤْلُؤِيُّ: قَالَ ، حَدَّثَنِيْ . وَقَالَ الْيَمَامِيُّ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ،

(٧٣٦) اسناده صحيح لغيره، عمل اليوم والليلة للنسائي: ٩٨ـ صحيح ابن حبان: ١٩٩٩ـ من طريق عاصم الاحول بهذا الاسناد.

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ عَمَّارٍ ، حَدَّثَنِي أَبُوْ أَسْمَاءَ الرُّحْبِيُّ ....

حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَن يَّنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَلِيْلٍ الْعَنَزِيُّ الْمِصْرِيُّ ، قَالُوْا ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَمِثْلَهُ سَوَاءٌ . وَرَوٰى عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ الْبَيْرُوْتِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، فَقَالَ: ذَكَرَ هٰذَا الدُّعَاءَ قَبْلَ السَّلَامِ .

''رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفر اللہ پڑھتے پھر کہتے: اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ . ''اے اللہ تو سلام ہے، تیری ہی طرف سے سلامتی ملتی ہے، اے بلندیوں اور عزتوں والے تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔'' جناب عمرو بن ہشام نے امام اوزاعی سے روایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے یہ دعا سلام پھیرنے سے پہلے ذکر کی۔''

٧٣٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَكِّيُّ ، نَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ الْبَيْرُوْتِيُّ ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِي أَبُوْ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ ....

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَن يُّسَلِّمَ مِنَ الصَّلَاةِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثاً ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ثُمَّ يُسَلِّمُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَإِنْ كَانَ عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ لَمْ يَغْلَطْ فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ ۔ أَعْنِي

''رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرنے کا ارادہ کرتے تو تین بار استغفار کرتے پھر یہ کلمات پڑھتے: اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ . ''اے اللہ تو سلام ہے، تیری ہی طرف سے سلامتی نصیب ہوتی ہے، اے بلندیوں اور عزت والے تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگرچہ عمرو بن ہاشم یا محمد بن میمون نے سلام سے پہلے یہ

(٧٣٧) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، حديث: ٥٩١۔ سنن ترمذی: ٣٠٠۔ سنن نسائی: ١٣٣٨۔ سنن ابن ماجه: ٩٢٨۔ مسند احمد: ٥/ ٢٧٥۔ من طريق الاوزاعی بهذا الاسناد.

(٧٣٨) انظر الحديث السابق.

قَوْلَهُ: قَبْلَ السَّلَامِ ۔ فَإِنَّ هٰذَا الْبَابَ يُرَدُّ إِلَى الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ .

دعا پڑھنے کے الفاظ روایت کرنے میں غلطی نہیں کی کیونکہ یہ باب سلام سے پہلے دعا پڑھنے کی طرف لوٹایا جائے گا۔"

فوائد:......۱۔ سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ استغفر اللہ کہنا مستحب فعل ہے۔ امیر صنعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: سلام پھیرنے کے بعد تین مرتبہ استغفار کہنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندہ اپنے مولا کی عبادت کا حق ادا نہیں کر سکا کہ دوران نماز وہ وساوس وخیالات میں الجھا رہا ہے، لہٰذا اس کوتاہی کے تدارک کے لیے بعد از سلام تین مرتبہ استغفار مشروع ہے۔ (سبل السلام: ۲/۱۹۶)

۲۔ بعد از سلام تین بار استغفار کرنے کے بعد اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، کہنا بھی مسنون ومستحب ہے۔

۲۴۲ ..... بَابُ التَّهْلِيْلِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور لا الہ الا اللہ پڑھنے کا بیان

۷٤۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ............

حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلَى هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ أَهْلَ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ .

"جناب ابو زبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا، وہ فرمارہے تھے: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیر لیتے تو نماز کے بعد یہ کلمات پڑھتے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ أَهْلَ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ . اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں جو نعمتوں والا، سارے فضل وکرم کا مالک اور بہترین حمد وستائش کا حق دار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں ہے، ہم خالص اسی کی عبادت کرنے والے ہیں، اگرچہ کافروں کو برا ہی لگے۔"

(۷٤۰) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاة، حدیث: ٥٩٤ (١٣٤٥) سنن ابی داود: ١٥٠٦۔ سنن نسائی: ١٣٤٠۔ مسند احمد: ٥/٤.

٧٤١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ، نَا اٰدَمُ ۔ يَعْنِي ابْنَ أَبِي إِيَّاسٍ۔ ، نَا أَبُوْ عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ ۔ وَهُوَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ ۔ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ انْقِضَاءِ صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَالْفَضْلُ وَالثَّنَاءُ الْحَسَنُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ .

”حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز مکمل ہونے پر اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ ، لَهُ النِّعْمَةُ وَالْفَضْلُ وَالثَّنَاءُ الْحَسَنُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ . ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اللہ کی توفیق و مدد کے بغیر (نیکی کرنے کی) طاقت نہیں اور ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں سب احسانات اور فضل وکرم اور عمدہ تعریف وتوصیف کا حق دار وہی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی لائق بندگی نہیں ہم اسی کے لیے عبادت کو خالص کرنے والے ہیں اگرچہ کافروں کو ناپسند ہی لگے۔“

٧٤٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ ، نَا سُفْيَانُ ، قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ ۔ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لُبَابَةَ ۔ سَمِعْتُهُ مِنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيْرَةِ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، ح وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا.........

(٧٤١) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، حديث: ١٤١/ ٥٩٤۔ وانظر الحديث السابق.

(٧٤٢) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، حديث: ١٣٨/ ٥٩٣۔ مسند الحميدی: ٧٦٢۔ سنن نسائی: ١٣٤٢۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد، صحيح بخاری، كتاب القدر، باب لا مانع لما اعطى الله، حديث: ٦٦١٥۔ مسند احمد: ٤/ ٢٤٥۔ من طريق عبده به، سنن ابی داود: ١٥٠٥۔ من طريق وراد به.

عَبْدُ الْمَلِكِ ، قَالَ سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ وَفِي حَدِيْثِ أَسْبَاطٍ وَ سُفْيَانَ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ . وَفِي حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: قَالَ أَمْلَى عَلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، فَكَتَبْتُ إِلَى مُعَاوِيَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ . فَإِمَّا أَبُوْ هَاشِمٍ فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا بِحَدِيْثِ هُشَيْمٍ فِي عَقِبِ خَبَرِ مُغِيْرَةَ وَ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيْرَةِ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيْرَةُ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . قَالَ: وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَمَنْعٍ وَّهَاتٍ وَعُقُوْقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ . أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِهٰذَا الْخَبَرِ الدَّوْرَقِيُّ وَ أَبُوْ هَاشِمٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْمُغِيْرَةُ

جناب عبدہ بن ابی لبابہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد سے سنا، وہ فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے کوئی ایسا مسئلہ بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو، تو انہوں نے جواباً فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نماز مکمل کر لیتے (تو یہ دعا پڑھتے)......عبدالملک کی روایت میں ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے وراد کو بیان کرتے ہوئے سنا، جبکہ اسباط اور سفیان وراد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ . ''اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کی ہیں اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اے اللہ جو چیز تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا اور تیرے نزدیک کسی مالدار کو اس کا مال کچھ نفع نہیں دے گا۔'' عبدالرحمٰن کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ کلمات املاء کروائے تو میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ کر ارسال کیے کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔'' جناب ابو ہاشم کی روایت میں الفاظ اس طرح ہیں: ''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے کوئی ایسی چیز لکھ کر ارسال کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں

وَ مُجَالِدٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ ، ثُمَّ أَخْبَرَنَا أَبُوْهَاشِمٍ فِي عَقِبِ هٰذَا الْخَبَرِ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

جواب میں لکھا: بے شک میں نے آپ کو نماز سے فارغ ہونے پر یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا ہے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ . ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، ساری بادشاہت اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ آپ یہ کلمات تین بار پڑھتے تھے۔'' کہتے ہیں: اور نبی کریم ﷺ قیل وقال (بے مقصد گفتگو)، بکثرت سوال کرنے، مال و دولت کو ضائع کرنے، بخل و کنجوسی اور حرص، ماؤں کی نافرمانی اور بچیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرماتے تھے۔''

فوائد:...... مذکورہ احادیث دلیل ہیں کہ سلام پھیرنے کے بعد مذکورہ اذکار کا اہتمام مشروع ہے، لہٰذا بعد از سلام اذکار کا خاص اہتمام کیا جائے۔

۲۴۳..... بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ بَعْدَ السَّلَامِ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد جامع دعا پڑھنے کا بیان

۷۴۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ وَ أَبُوْ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ جَمِيْعًا ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ - وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ - عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ..........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ . قَالَ

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو سلام پھیرتے، پھر یہ دعا پڑھتے: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ . ''اے اللہ میرے اگلے پچھلے، پوشیدہ اور علانیہ گناہ اور

(۷۴۳) تقدم برقم: ۷۲۳.

أَبُوْ صَالِحٍ: لَا إِلٰهَ لِيْ إِلَّا أَنْتَ .

جو میں نے اپنی جان پر ظلم و زیادتی کی ہے اور وہ گناہ جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، سب معاف فرما دے، تو ہی آگے بڑھانے والا اور پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی سچا الٰہ نہیں ہے۔" ابو صالح کی روایت میں ہے: " تیرے سوا میرا کوئی الٰہ نہیں ہے۔"

فوائد :...... مذکورہ دعا کا اہتمام قبل از سلام اور بعد از سلام مشروع و مسنون ہے، لہٰذا دونوں مقامات پر یہ ورد مستحب ہے۔

۷٤٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ اٰدَمَ الْبَصْرِيُّ ، أَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ..........

عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: كُنَّا نَغْدُوْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجِيْءُ الرَّجُلُ وَتَجِيْءُ الْمَرْأَةُ ، فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقُوْلُ إِذَا صَلَّيْتُ؟ قَالَ: قُلِ ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ . فَقَدْ جَمَعَ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ .

"حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ ہم صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو مرد اور عورتیں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھتیں۔ اے اللہ کے رسول! جب میں نماز پڑھ لوں تو کون سی دعا پڑھوں۔ آپ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو۔ "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ . اے اللہ مجھے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے عافیت سے نواز دے اور مجھے رزق عطا فرما دے۔"

فوائد :...... نو مسلم افراد کو ان کلمات کی تعلیم دینا مشروع فعل ہے۔ نیز دوران نماز اور بعد از نماز ان کلمات کا اہتمام مسنون عمل ہے۔

۷٤٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوْسٰى عَنْ عُقْبَةَ..........

---

(٧٤٤) الادب المفرد للبخاري: ٦٥١۔ من طريق مروان بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، حديث: ٢٦٩٧۔ وسنن ابن ماجه: ٣٨٤٥۔ ومسند احمد: ٣/ ٤٧٢۔ من طريق ابي مالك به.

(٧٤٥) اسناده ضعيف، سنن نسائي، كتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء عند الانصراف من الصلاة، حديث: ١٣٧٦۔ وعمل اليوم والليلة: ١٣٧۔ ابومروان مجہول و مستور راوی ہے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِی مَرْوَانَ عَنْ أَبِیهِ: أَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهُ بِالَّذِی فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوسٰی ، إِنَّا نَجِدُ فِی التَّوْرَاةِ أَنَّ دَاوُدَ نَبِیَّ اللّٰهِ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِی دِیْنِیْ الَّذِیْ جَعَلْتَهُ لِیْ عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیهَا مُعَاشِیْ، اللّٰهُمَّ أَعُوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. قَالَ وَحَدَّثَنِی كَعْبٌ أَنَّ صُهَیْبًا صَاحِبَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ .

''حضرت عطا بن ابی مروان اپنے والد بزرگوار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت کعب نے ان کے لیے اس ذات کی قسم کھائی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے سمندر کو پھاڑ (کر راستہ بنا) دیا تھا، کہ بے شک ہم تورات میں یہ پاتے ہیں کہ اللہ کے نبی داود علیہ السلام جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِی دِیْنِیْ الَّذِی جَعَلْتَهُ لِیْ عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ فِیْهَا مُعَاشِیْ، اللّٰهُمَّ أَعُوْذُ بِرَضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. ''اے اللہ! میرے لیے میرے دین کی اصلاح فرما دے جسے تو نے میرے لیے (آخرت میں عذاب سے) بچاؤ کا سبب بنایا ہے، اور میرے لیے میری دنیا کی اصلاح فرما دے جس میں تو نے میرے لیے معیشت کے اسباب مہیا کیے ہیں۔ اے اللہ! میں تیرے غصے سے تیری رضا اور خوشنودی کی پناہ میں آتا ہوں، اور تیرے عذاب اور ناراضگی سے تیری بخشش و درگزر کی پناہ میں آتا ہوں، اور میں تجھ سے تیری ہی پناہ طلب کرتا ہوں، اے اللہ! جو نعمت تو عطا کر دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو روک لے اسے کوئی عطا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور تجھ سے کسی مال و دولت والے کو اس کا مال دار ہونا نفع نہیں دے گا۔'' کہتے ہیں اور مجھے حضرت کعب نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت صہیب نے انہیں بیان کیا کہ محمد ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھتے تھے۔''

۲۴۴..... بَابُ التَّعَوُّذِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پناہ طلب کرنے کا بیان

٧٤٦ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْأَزْدِيِّ، قَالَا: كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ، يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ، اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

”حضرت معصب بن سعد اور عمرو بن میمون ازدی دونوں بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنی اولاد کو یہ کلمات دعا اسی طرح سکھاتے تھے جس طرح استاد اپنے شاگردوں کو سکھاتا ہے، وہ فرماتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

” اے اللہ! میں بخل و کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور میں بزدلی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور میں بے کار عمر کی طرف لوٹائے جانے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، میں دنیا کے فتنے میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

فوائد:...... دیگر مسنون ادعیہ کی طرح نماز کے آخر میں اس مسنون دعا کا اہتمام بھی مستحب فعل ہے۔ نیز نماز کے آخر میں اور بعد از سلام ادعیہ نہایت اثر انگیز اور دینی اور دنیوی فلاح پر مشتمل ہیں اور ان ادعیہ واذکار کا اہتمام انسانی زندگی پر خوشگوار اثرات چھوڑتا ہے۔ لہٰذا اس عمل میں سستی وکاہلی کے بجائے نہایت انہماک سے ان پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

٧٤٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْأَحْمَسِيُّ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ......

---

(٧٤٦) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ٢٠٢٢ـ عن ابن خزيمة بهذا الاسناد، سنن ترمذي، كتاب الدعوات، باب في دعاء النبي ﷺ وتعوذه في دبر كل صلاة، حديث: ٣٥٦٧ـ سنن نسائي: ٥٤٨١ـ من طريق عبدالملك بهذا الاسناد، مسند احمد: ١/ ١٨٣ـ صحيح بخاري، كتاب الدعوات، باب التعوذ من عذاب القبر، حديث: ٦٣٦٥ـ من طريق عبدالملك عن مصعب وحده به.

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

''حضرت مسلم بن ابی بکرہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. ''اے اللہ! میں کفر، فقر و فاقے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

فوائد:......سلام کے بعد اس ذکر کا اہتمام بھی مشروع اور سنت ہے۔

٢٤٥..... بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيْحِ وَ التَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھنے کی فضیلت کا بیان

٧٤٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ أَهْلُ الْأَمْوَالِ الدُّثُوْرُ بِالْأُجُوْرِ، يَقُوْلُوْنَ كَمَا نَقُوْلُ وَيُنْفِقُوْنَ وَلَا نُنْفِقُ. قَالَ: أَوَلَا أُخْبِرُكَ بِعَمَلٍ إِذَا أَنْتَ عَمِلْتَهُ أَدْرَكْتَ مَنْ قَبْلَكَ وَفُتَّ مَنْ بَعْدَكَ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِكَ؟ تَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: تُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَتُحَمِّدُ وَتُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَإِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اہل ثروت اور مال دار لوگ (بہت زیادہ) اجر و ثواب لے گئے ہیں۔ وہ ہماری طرح (قرآن مجید اور دیگر اذکار و اوراد) پڑھتے ہیں اور (اللہ کی راہ میں) خرچ بھی کرتے ہیں اور ہم (فقراء) خرچ نہیں کرتے، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو اپنے سے پہلے لوگوں (کے اجر و ثواب) کو پالو گے اور اپنے سے بعد والے لوگوں سے آگے نکل جاؤ گے، سوائے اس شخص کے جس نے تمہاری طرح وہ وظیفہ پڑھا: تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور اتنی ہی بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، اور جب (سونے کے لیے) اپنے بستر پر جاؤ (تو اسی طرح پڑھ لیا کرو۔)

(٧٤٧) اسناده صحيح، مسند احمد: ٥/ ٣٦۔ عن وكيع بهذا الاسناد، سنن ترمذى، كتاب الدعوات، باب: ٨٣۔ حديث: ٣٥٠٣۔ سنن نسائى: ٥٤٦٧۔ من طريق عثمان به.

(٧٤٨) اسناده صحيح، مسند الحميدى: ١٣٣۔ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ما يقال بعد التسليم، حديث: ٩٢٧۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد، مسند احمد: ٥/ ١٥٨۔ من طريق بشر بن عاصم به.

٧٤٩ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ ، وَلَهُمْ فُضُوْلٌ يَحُجُّوْنَ بِهَا وَيَعْتَمِرُوْنَ وَيُجَاهِدُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ ، فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ مِنْ بَعْدِكُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ بِمِثْلِ أَعْمَالِكُمْ ، تُسَبِّحُوْنَ وَتُحَمِّدُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ قَالَ: فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا ، فَقَالَ بَعْضُنَا: نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ: تَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ حَتّٰى تَتِمَّ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ .

''حضرت ابوہریرہ بیان رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ فقراء صحابہ کرام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کی : (اے اللہ کے رسول) مالدار لوگ اپنے مال کی بدولت بلند درجات اور ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتیں حاصل کر گئے ہیں، وہ ہماری طرح نماز بھی پڑھتے ہیں، ہماری طرح روزے بھی رکھتے ہیں، اور ان کے پاس زائد مال و دولت بھی ہے، وہ اس سے حج کرتے، عمرہ ادا کرتے ہیں، جہاد کرتے ہیں اور صدقہ و خیرات بھی کرتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں کہ اگر تم اس پر عمل پیرا ہو جاؤ تو تم اپنے سے آگے بڑھ جانے والوں کو پالو گے اور تمہارے بعد آنے والے تمہیں نہیں پاسکیں گے۔ (تم ان سے اجر و ثواب میں بلند ہی رہو گے) ہر نماز کے بعد تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ ،تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تینتیس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ لیا کرو۔ فرماتے ہیں: پھر ہمارے درمیان اختلاف ہو گیا، ہم میں بعض کہنے لگے کہ ہم تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھیں گے لہٰذا میں آپ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھتے رہو حتی کہ تم ان سب کو تینتیس تینتیس بار مکمل پڑھ لو۔

(٧٤٩) صحيح ابن حبان عن ابن خزيمة بهذا الاسناد۔ سنن كبرى نسائى : ٩٨٩٨۔ عن محمد بن عبدالاعلى به، صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب الذكر بعد الصلاة، حديث : ٨٤٣۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، حديث : ٥٩ ۔ من طريق المعتمر به.

٢٤٦..... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّهْلِيْلِ بَعْدَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ تَكْمِلَةَ الْمِائَةِ وَمَا يُرْجٰى فِيْ ذٰلِكَ مِنْ مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ السَّالِفَةِ إِنْ كَانَتْ كَثِيْرَةً

نماز سے سلام پھیرنے کے بعد سبحان اللّٰہ الحمد للّٰہ اور اللّٰہ اکبر پڑھنے کے بعد سو کی گنتی پوری کرنے کے لیے لا الہ الا اللّٰہ پڑھنا مستحب ہے، اور ان کی وجہ سے گناہوں کی بخشش کی امید کا بیان اگر چہ گناہ بہت زیادہ ہوں

٧٥٠۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ بِشْرٍ، نَا خَالِدٌ -يَعْنِي ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ- عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَبَّحَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ فَذٰلِكَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ، ثُمَّ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس شخص نے نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللّٰہ، تینتیس مرتبہ اللّٰہ اکبر اور تینتیس مرتبہ الحمد للّٰہ پڑھا تو یہ ننانوے بار ہو گیا، پھر سو کی گنتی پوری کرنے کے لیے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے) پڑھا تو اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔"

فوائد:......١۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ ذکر بہترین عمل ہے

٢۔ ان احادیث میں ہر نماز کے بعد ٣٣ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰه، ٣٣ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰه، ٣٣ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَر کہنے کی فضیلت کا بیان ہے۔ (فتح الباري لابن رجب: ٦/ ١٠٦)

٣۔ بسا اوقات سہل عمل سے انسان مشکل عمل کی فضیلت حاصل کر لیتا ہے۔

٤۔ مذکورہ احادیث نمازوں کے بعد ذکر کی فضیلت کا بیان ہے۔ (فتح الباري: ٢/ ٤٢٨)

---

(٧٥٠) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلاة، حديث: ٥٩٧ـ مسند ابي يعلى: ٦٣٦٢ـ وعنه صحيح ابن حبان: ٢٠١٦ـ من طريق خالد بن عبدالله بهذا الاسناد۔ مسند احمد: ٢/ ٤٨٣ـ من طريق سهيل به.

٢٤٧ ..... بَابُ الْأَمْرِ بِمَسْأَلَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ الْمَعُوْنَةَ عَلَى ذِكْرِهِ وَشُكْرِهِ وَحُسْنِ عِبَادَتِهِ وَالْوَصِيَّةِ بِذٰلِكَ

نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس کا شکر ادا کرنا اور اس کی عبادت عمدہ طریقے سے ادا کرنے کے لیے رب عزوجل سے مدد و توفیق مانگنے کے حکم اور اس کی وصیت کرنے کا بیان

٧٥١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَبَلِيِّ عَنِ الصَّنَابِحِيِّ.........

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْماً بِيَدِيْ فَقَالَ لِيْ: يَا مُعَاذُ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ. فَقُلْتُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ. قَالَ: يَا مُعَاذُ إِنِّيْ أُوْصِيْكَ لَا تَدَعَنَّ أَنْ تَقُوْلَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ: اللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ. وَأَوْصٰى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ الصَّنَابِحِيَّ، وَأَوْصٰى بِهِ الصَّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَبَلِيَّ وَأَوْصٰى بِهِ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ.

" حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! بے شک مجھے تم سے محبت ہے۔ تو میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، اللہ کی قسم! بلاشبہ مجھے بھی آپ سے محبت ہے، آپ نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا: اللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ "اے اللہ! اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی بہترین عبادت کرنے کے لیے میری مدد فرما۔" حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (اپنے شاگرد) صنابحی کو اس کی وصیت کی، اور جناب صنابحی نے (اپنے شاگرد) ابوعبدالرحمان حبلی کو اس کی وصیت کی اور ابوعبدالرحمان نے عقبہ بن مسلم کو اس کی وصیت کی۔"

فوائد:......١۔ جس شخص کے لیے اللہ کی خاطر محبت ہو اسے محبت سے آگاہ کرنا درست ہے۔

٢۔ نماز کے بعد اس دعا کا بطور خاص اہتمام کرنا مستحب فعل ہے کیونکہ اس کی خاص تاکید بیان ہوتی ہے۔

٢٤٨ .....بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّهْلِيْلِ مَعَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ تَمَامَ الْمِائَةِ وَأَنْ نَجْعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ تَكْمِلَةَ الْمِائَةِ.

سو کی گنتی پوری کرنے کے لیے تسبیح، تکبیر اور تحمید کے ساتھ تہلیل کا اضافہ کرنا مستحب ہے، اور اس بات

(٧٥١) اسناده صحيح، مسند احمد: ٥/ ٢٤٤۔ مسند عبد بن حميد: ١٢٠۔ سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حديث: ١٥٢٢۔ عمل اليوم والليلة للنسائی: ١٠٩۔ سنن نسائی: ١٣٠٤۔

کا بیان کہ سو کی گنتی پوری کرنے کے لیے ہم ان سب کو پچیس پچیس مرتبہ پڑھیں گے

۷۵۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ، أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ أَفْلَحَ.........

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ ، وَنَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ وَنُكَبِّرَهُ أَرْبَعاً وَّثَلَاثِيْنَ ، فَأُتِيَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيْ نَوْمِهِ ، فَقِيْلَ لَهُ: أَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ . وَاجْعَلُوْا فِيْهِ التَّهْلِيْلَ . فَلَمَّا أَصْبَحَ ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فَافْعَلُوْا . هٰذَا حَدِيْثُ الثَّقَفِيِّ . وَقَالَ أَبُوْ قُدَامَةَ: فَأَتَى رَجُلٌ فِيْ مَنَامِهِ فَقِيْلَ لَهُ: أَمَرَكُمْ مُحَمَّدٌ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثاً وَّثَلَاثِيْنَ ، وَتَحْمِدُهُ ثَلَاثاً وَّثَلَاثِيْنَ ، وَتُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ ؟ فَقَالَ: نَعَمْ . وَذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ .

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ، اور چونتیس بار اللہ اکبر پڑھنے کا حکم دیا گیا، پھر ایک انصاری شخص کو خواب آیا تو اسے کہا گیا: تمہیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تم ہر نماز کے بعد اتنی اتنی بار تسبیح پڑھو؟ اس نے کہا: ہاں (خواب میں آنے والے شخص نے) کہا: تم اسے پچیس پچیس بار پڑھا کرو اور اس میں تہلیل (لا الہ الا اللہ) کو شامل کرلو، پھر جب صبح ہوئی تو وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو تمام بات بتا دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح کرلو۔''

فوائد:......۱۔ نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰه" ۳۳ مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" اور ۳۴ مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا مستحب ہے واجب نہیں۔ نیز تسبیحات، تحمیدات اور تکبیرات کی یہ تعداد بھی مشروع ہے اور نماز کے بعد ۲۵ بار "سُبْحَانَ اللّٰه" ۲۵ بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" ۲۵ مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" اور ۲۵ مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہنا بھی مشروع و مسنون ہے۔

---

(۷۵۲) اسناده صحيح، مسند احمد: ٥/ ١٨٤ ـ سنن الدارمي: ١٣٥٤ ـ عن عثمان بن عمر بهذا الاسناد، سنن ترمذى، كتاب الدعوات، باب: ٢٥ ـ حديث: ٣٤١٣ ـ سنن نسائى: ١٣٥١ ـ من طريق هشام بن حسان به.

۲۴۹..... بَابُ فَضْلِ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ يُوصَفُ بِالْعَدَدِ الْكَثِيرِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ أَوْ غَيْرِ خَلْقِهِ

تحمید، تسبیح اور تکبیر کی فضیلت کا بیان کہ ان کی صفت اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور غیر مخلوق کی کثیر تعداد کے ساتھ بیان کی گئی ہے

۷۵۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - وَهُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ - عَنْ كُرَيْبٍ......... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ - وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةُ، فَحَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ اسْمَهَا وَسَمَّاهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَرِهَ أَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ - قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا فِي مُصَلَّايَ فَرَجَعَ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ وَأَنَا فِيهِ ، فَقَالَ: لَمْ تَزَالِي فِي مُصَلَّاكِ مُنْذُ خَرَجْتُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ: قَدْ قُلْتُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ . سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ . هٰذَا حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ حَكِيمٍ . وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ وَجُوَيْرِيَةُ جَالِسَةٌ فِي الْمَسْجِدِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ . وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هٰذَا مِنَ الْكَلَامِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، ان کا نام برہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ نام رکھا اور آپ یہ بات ناپسند کرتے تھے کہ کہا جائے۔ آپ برہ (نیکی) کے ہاں سے نکلے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے جبکہ میں اپنی نماز گاہ میں (بیٹھی ذکر کر رہی) تھی۔ پھر آپ دن چڑھے واپس تشریف لائے جبکہ میں ابھی تک جائے نماز ہی میں بیٹھی (ذکر کر رہی) تھی۔ آپ نے پوچھا: جب سے میں گیا ہوں تم (اس جگہ) اپنی نماز گاہ میں مسلسل بیٹھی ہوئی ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں نے (تیرے پاس سے جانے کے بعد) صرف چار کلمات تین مرتبہ پڑھے ہیں۔ اگر ان کا وزن تیرے سارے ذکر کے ساتھ کیا جائے تو وہ ان پر بھاری ہوں گے۔ (وہ کلمات یہ ہیں) "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ" "میں اللہ تعالیٰ کی پاکی اور حمد و ثناء اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر بیان کرتا

(۷۵۳) صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التسبیح اول النهار وعند النوم، حدیث: ۲۷۲٦۔ الادب المفرد للبخاری: ٦٤٧۔ من طریق سفیان بن عیینة بهذا الاسناد، مسند احمد: ٦/ ٣٢٤۔ سنن ترمذی: ٣٥٥٥۔ سنن نسائی: ١٣٥٣۔ من طریق محمد بن عبدالرحمن.

ہوں۔ اور اس کے نفس کی رضا اور خوشنودی کے برابر، اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔'' یہ یحییٰ بن حکیم کی روایت ہے۔ عبدالجبار کی روایت میں ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا مسجد میں بیٹھی ہوئی تھیں، پھر باقی حدیث بیان ذکر کی۔ اور اس سے پہلے والا کلام ذکر نہیں کیا۔

٧٥٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ..........

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ ، فَقَالَ: مَاذَا تَقُوْلُ يَا أَبَا أُمَامَةَ ؟ قَالَ: أَذْكُرُ رَبِّيْ . قَالَ: أَفَلَا أُخْبِرُكَ بِأَكْثَرَ - أَوْ أَفْضَلَ - مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارَ وَالنَّهَارِ مَعَ اللَّيْلِ ؟ أَنْ تَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ ، وَتَقُوْلَ الْحَمْدُ مِثْلَ ذٰلِكَ .

''حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ اپنے ہونٹ ہلا رہے تھے (یعنی کچھ پڑھ رہے تھے) آپ نے پوچھا: اے ابوامامہ! کیا پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: میں اپنے رب کا ذکر کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تم کو تمہارے رات کے دن سمیت ذکر اور دن کے رات سمیت ذکر سے زیادہ یا افضل واعلیٰ ذکر نہ بتاؤں؟ تم یہ کلمات پڑھ لیا کرو۔ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا أَحْصٰى كِتَابُهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ'' ''میں اللہ کی پاکی اور بڑائی بیان کرتا ہوں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، میں اللہ کی پاکی اس کی مخلوق

(٧٥٤) اسناده حسن، عمل اليوم والليلة للنسائي: ١٦٦.

کی بھرائی کے برابر بیان کرتا ہوں۔ میں اللہ کی بڑائی اور عظمت زمین وآسمان میں موجود مخلوق کی تعداد کے برابر بیان کرتا ہوں، میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں زمین وآسمان میں موجود ہر چیز کی بھرائی کے برابر، میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اس تعداد کے برابر جسے اللہ کی کتاب نے شمار کیا ہے۔ میں اللہ کی پاکی ہر چیز کی تعداد کے برابر اور اللہ کی پاکی ہر چیز کی بھرائی کے برابر بیان کرتا ہوں۔" اور تم اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بھی اسی طرح بیان کرلیا کرو۔"

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں مذکورہ کلمات کی فضیلت کا بیان ہے اور بلا تعیین وتخصیص اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس میں تصنع اور ریا کاری کا عمل دخل نہ ہو اور مکرر تسبیح کے برابر بلا تعیین تسبیحات کا اجر مل جاتا ہے۔ نیز تسبیحات میں مبالغہ جائز ہے۔

۲۔ بلا تعیین وتخصیص تسبیحات کے جواز کے برعکس بعد از نماز سابقہ احادیث میں مذکورہ معین تسبیحات، تحمیدات و تکبیرات پر عمل ہی مسنون ومستحب ہے اور احادیث میں مذکورہ اجر وثواب اسی عمل کی صورت پر ممکن ہے۔

۲۵۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد میں معوذتین (سورہ الفلق اور سورہ الناس) پڑھنے کے حکم کا بیان

۷۵۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ -يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ- حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ حُنَيْنِ بْنِ أَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

"حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ہر نماز کے بعد معوذات ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھو۔" جناب حسن بن محمد نے "لی" (مجھے فرمایا) کے الفاظ روایت نہیں کیے۔"

(۷۵۵) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ٤/ ٢٠١۔ سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث: ١٥٢٣۔ سنن نسائی: ١٣٣٧۔ من طریق لیث بهذا الاسناد، سنن ترمذی: ٢٩٠٣.

ﷺ: اقْرَؤُوا الْمُعَوَّذَاتِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ.
لَمْ يَقُلِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: لِيْ.

فوائد:......نماز کے بعد معوذات سورتوں سورۃ اخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت مستحب فعل ہے۔

۲۵۱ ..... بَابُ فَضْلِ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ مُتَطَهِّرًا

نماز کے بعد مسجد میں باوضو بیٹھنے کی فضیلت کا بیان

۷۵٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، كِلَاهُمَا، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ ثُمَّ جَلَسَ مَجْلِسَهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ. هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ فُضَيْلٍ، وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ وَهْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى الْمُسْلِمُ ثُمَّ جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ، لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَدْعُوْ لَهُ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يَحْدُثْ أَوْ يَقُمْ.

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ لے پھر اپنی اسی جگہ میں بیٹھا رہے جس میں اس نے نماز پڑھی تھی تو فرشتے مسلسل اس کے لیے رحمت کی دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔" اے اللہ! اسے بخش دے! اے اللہ! اس پر رحم فرما (فرشتے یہ دعائیں مسلسل کرتے رہتے ہیں) جب تک وہ بے وضو نہیں ہو جاتا۔" یہ ابن فضیل کی حدیث ہے۔ اور ابن وہب کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی مسلمان شخص نماز پڑھنے کے بعد اپنی نماز گاہ میں بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے اس کا وضو ٹوٹنے یا اس کے کھڑے ہونے تک مسلسل اس کے لیے دعائیں کرتے رہتے ہیں" اے اللہ! اسے معاف فرما دے، اے اللہ اس پر رحم فرما۔"

فوائد:......مکرر ۳۵۷۔

(۷۵٦) اسناد صحیح، مسند احمد: ۲/ ۲٦١۔ مسند ابی یعلی: ٦٤٦٣۔ من طریق ابن اسحاق بهذا الاسناد، سنن کبری بیهقی: ۲/ ۱۸۵.

۲۵۲ ..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَى طُلُوْعِ الشَّمْسِ

نمازِ فجر کے بعد سورج نکلنے تک مسجد میں بیٹھنا مستحب ہے

۷۵۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ سِمَاكٍ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ ؟ قَالَ: كَانَ يَقْعُدُ فِيْ مُصَلَّاهُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ .

''جناب سماک سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تھے تو پھر آپ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جب آپ صبح کی نماز پڑھ لیتے تو سورج طلوع ہونے تک اپنی جائے نماز ہی میں بیٹھے رہتے تھے۔'' یہ بندار کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

فوائد :......اگرچہ سلام پھیرنے کے معاً بعد مسجد سے نکلنے کی رخصت ہے۔ لیکن نمازِ فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک جائے نماز پر بیٹھے رہنا مستحب فعل ہے۔

❁❁❁❁

(۷۵۷) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل الجلوس فی مصلاہ بعد الصبح، حدیث: ۶۷۰۔ (۱۵۲۶) عن بندار، محمد بن بشار بھذا الاسناد، مسند احمد: ۵/ ۸۸۔ عن محمد بن جعفر بہ، سنن ابی داود: ۱۲۹۴، ۴۸۵۰۔ سنن ترمذی: ۵۸۵۔ سنن نسائی: ۱۳۵۹۔ من طریق سماک بہ.

جَمَّاعُ أَبْوَابِ اللِّبَاسِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں لباس کے متعلق ابواب کا مجموعہ

۲۵۳ ..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ
ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان

۷۵۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَيُصَلِّي أَحَدُنَا فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لِلَّذِي سَأَلَهُ: أَتَعْرِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ ؟ فَإِنَّهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَثِيَابُهُ مَوْضُوعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ . هٰذَا حَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی طرف کھڑا ہوا اور اس نے پوچھا: کیا ہم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھ لے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سائل سے کہا: کیا تم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو جانتے ہو؟ کیونکہ وہ ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھ لیتے ہیں حالانکہ (ان کے دیگر) کپڑے کھونٹی (Hanger) پر لٹکے ہوتے ہیں۔" یہ سعید بن عبدالرحمان کی حدیث ہے۔

۷۵۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، نَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ..........

(۷۵۸) سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب الصلاة في الثوب الواحد، حديث: ۱۰٤۷۔ مسند احمد: ۲/ ۲۳۸۔ مسند الحميدي: ۹۳۷۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد، صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة في الثوب الواحد، حديث: ۳۵۸۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة في الثوب الواحد، حديث: ۵۱۵۔ سنن نسائي: ۷٦٤۔ من طريق مالك عن ابن شهاب به.

(۷۵۹) اسناده صحيح.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي أَنْظُرُ فِي الْمَسْجِدِ مَا أَكَادُ أَنْ أَرَى رَجُلًا يُصَلِّي فِي ثَوْبَيْنِ ، وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تُصَلُّوْنَ فِي اثْنَيْنِ وَثَلَاثَةٍ .

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہ کی جان ہے۔ یقیناً میں نے خود کو دیکھا اور بے شک میں مسجد میں دیکھتا تھا کہ تقریباً کسی شخص کو نہیں دیکھتا تھا کہ وہ دو کپڑوں میں نماز پڑھ رہا ہو، جبکہ تم آج دو دو اور تین تین کپڑوں میں نماز پڑھتے ہو۔"

٧٦٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي قَمِيْصٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَيْهِ إِزَارُهُ . فَقَالَ: لَيْسَ بِذٰلِكَ بَأْسٌ إِذَا كَانَ يُوَارِيْهِ . وَقَالَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ . وَقَالَ بُكَيْرٌ ، قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: قَدْ كُنَّا نُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ حَتّٰى جَاءَنَا اللّٰهُ بِالثِّيَابِ ، فَقَالَ لَا تُصَلُّوْا إِلَّا فِي ثَوْبَيْنِ . فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: لَيْسَ فِي هٰذَا شَيْءٌ . قَدْ كُنَّا نُصَلِّي فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَنَا ثَوْبَانِ . فَقِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَلَا تَقْضِي بَيْنَ هٰذَيْنِ ـ وَهُوَ مَعَهُمْ ـ قَالَ: أَنَا مَعِيْ .

"حضرت سعید بن میب رحمہ اللہ سے روایت ہے اور ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا کہ جو صرف ایک قمیص میں نماز پڑھتا ہے اور اس کے جسم پر (تہ بند) ازار نہیں ہوتا۔ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب وہ ستر کو ڈھانپنے والی ہو۔" یہ عمرو بن شعیب کا قول ہے۔ جبکہ بکیر کہتے ہیں، حضرت سعید بن میب نے فرمایا: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ہم ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں (بکثرت) کپڑے عطا کردیے۔ تو آپ نے فرمایا: دو کپڑوں ہی میں نماز پڑھا کرو۔" تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھا کرتے تھے حالانکہ ہمارے پاس دو کپڑے بھی ہوتے تھے۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی اور وہ ان کے ساتھ ہی تھے: کیا آپ ان حضرات میں فیصلہ نہیں فرمائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: میں اپنے (موقف کے) ساتھ ہوں۔"

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہے کہ بلا اختلاف ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے اور علماء کا اس مسئلہ پر

(٧٦٠) اسناده صحيح، مسند احمد: ٥/ ١٤١ـ من طريق اٰخر.

اجماع ہے کہ دو کپڑوں میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ ہر شخص دو کپڑوں کے حصول پر قادر نہیں ہو سکتا پھر اگر دو کپڑوں میں نماز واجب قرار دی جاتی تو جو شخص دو کپڑوں کی قدرت نہ رکھتا وہ ادائیگی نماز سے عاجز آ جاتا اور اس میں فریضہ نماز بھی کی پابندی میں بھی کافی دشواری ہوتی ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس نے دینی معاملات میں تم پر کوئی تنگی روا نہیں رکھی۔ (سورۃ آل حج: ۷۸) نیز نبی ﷺ کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک وقت ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کپڑوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے اور ایک وقت کپڑوں کی دستیابی کے باوجود ایک کپڑے میں نماز پڑھنا بیان جواز کے لیے تھا۔ جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ایک کپڑے میں اس لیے نماز پڑھی تاکہ جاہل اور گنوار لوگ دیکھیں کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ ورنہ دو کپڑوں میں نماز افضل ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٢٣٠)

۲۵۴..... بَابُ الْمُخَالَفَةِ بَيْنَ طَرَفَيِ الثَّوْبِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّيْ فِي الرِّدَاءِ الْوَاحِدِ أَوِ الْإِزَارِ الْوَاحِدِ

جب نمازی ایک چادر یا تہ بند میں نماز پڑھے تو کپڑے کے کناروں کو الٹنے کا بیان

٧٦١ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ـ ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، قَالَا، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيْبٍ ـ يَعْنِي ابْنَ نَدْبَةَ ـ حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

"حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ نے اس کے کناروں کو الٹا کر (کندھوں پر) ڈال دیا تھا۔"

۲۵۵ ..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَبِحَضْرَةِ الْمُصَلِّيْ ثِيَابٌ لَّهُ غَيْرَ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ

ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے حالانکہ نمازی کے پاس اس ایک کپڑے کے سوا جس میں وہ نماز پڑھ رہا ہو، دیگر کپڑے بھی موجود ہوں

---

(٧٦١) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الثوب الواحد، حدیث: ٣٥٥ـ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الثوب الواحد، حدیث: ٥١٧ـ سنن نسائی: ٧٦٥ـ مسند احمد: ٤/ ٢٦ـ مسند الحمیدی: ٥٧١ـ من طرق عن ھشام بن عروۃ بھذا الاسناد.

٧٦٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي ....

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ وَثِيَابُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ.

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں، اس کے کناروں کو الٹ کر اپنے کندھوں پر ڈالے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کے (دوسرے) کپڑے کھونٹی پر لٹکے ہوئے تھے۔"

فوائد:......علماء بیان کرتے ہیں کہ ایک کپڑے کی صورت میں اسے کندھوں پر ڈالنے کی حکمت یہ کہ ازار بند لینے کے بعد اگر کندھوں پر کپڑا نہ ہو شرمگاہ کے کھلنے کا اندیشہ رہتا ہے، اس کے برعکس کندھوں پر کپڑا ہوا تو شرمگاہ کے کھلنے کا ڈر نہیں ہوتا۔ نیز اگر کندھوں سے گزار کر گردن کے پیچھے کپڑا نہ باندھا ہو تو دوران نماز ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں سے کپڑا پکڑنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کندھوں پر کپڑا نہ ڈالنے کی صورت میں بالائی بدن کا ستر اور موضع زینت بھی متروک رہتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے زینت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

مالک، ابوحنیفہ، شافعی اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ یہ نہی تنزیہی ہے، تحریمی نہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص ستر بند باندھ کر اس حال میں نماز پڑھے کہ اس کے کندھے ننگے ہوں تو کراہت کے باوجود اس کی نماز درست ہے، خواہ وہ کندھوں پر کپڑا ڈالنے پر قادر ہو یا نہ۔

اور احمد اور بعض سلف کا موقف ہے کہ اگر انسان کندھے پر کپڑا رکھنے کی قدرت رکھنے کے باوجود کندھے ننگے رکھے تو ظاہر احادیث کی رو سے اس کی نماز باطل ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٢٣١)

موخر الذکر موقف راجح ہے۔

٢٥٦ ..... بَابُ عَقْدِ الْإِزَارِ عَلَى الْعَاتِقَيْنِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّيْ فِيْ إِزَارٍ وَّاحِدٍ ضَيِّقٍ

جب نمازی ایک ہی تنگ تہبند میں نماز پڑھے تو تہ بند کو کندھوں پر باندھنے کا بیان

٧٦٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ قُدَامَةَ ، نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ............

(٧٦٢) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة في الثوب الواحد، حديث: ٢٨٣/ ٥١٨ من طريق ابن وهب بهذا الاسناد، مسند احمد: ٢/ ٢٩٣۔ مسند عبد بن حميد: ١٠٥١۔ من طريق ابي الزبير به، صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب عقد الازار على القفاء في الصلاة: ٣٥٢۔ من طريق آخر عن جابر رضی اللہ عنہ.

(٧٦٣) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب اذا كان الثوب ضيقا، حديث: ٣٦٢۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب امر النساء المصليات وراء الرجال...... حديث: ٤٤١۔ سنن ابي داود: ٦٣٥۔ سنن نسائي: ٧٦٧۔ مسند احمد: ٣/ ٤٣٣۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد.

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَاقِدِيْنَ أُزُرَهُمْ عَلٰى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ ، فَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا . أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِنَحْوِهِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، وَزَادَ ، قَالَ: مِنْ ضِيْقِ الْأُزُرِ .

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بچوں کی طرح اپنے تہبند اپنی گردنوں پر باندھے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔ تو عورتوں کو کہا جاتا۔ جب تک مرد سیدھے بیٹھ نہ جائیں تو اپنے سر (سجدے سے) ہرگز نہ اٹھانا'' جناب سلم بن جنادہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے:'' تہبند کے تنگ اور مختصر ہونے کی وجہ سے (عورتوں کو سر جلدی نہ اٹھانے کا حکم دیا جاتا تھا۔)

۷٦٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: كُنْتُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ ، مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ ، إِمَّا بُرْدَةٌ أَوْ كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْهَا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ . فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ السَّاقَ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرٰى عَوْرَتُهُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَبُوْ حَازِمٍ مَدَنِيٌّ ، اسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَالَّذِيْ رَوٰى عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ سَلْمَانُ الْأَشْجَعِيُّ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ستر اصحاب صفہ میں سے ایک فرد تھا۔ ان میں سے کسی شخص پر (جسم کے بالائی حصے کو ڈھانپنے والی) چادر نہیں ہوتی تھی۔ یا دھاری دار اوڑھنی ہوتی یا کمبل وغیرہ ہوتا ہے جسے انہوں نے اپنی گردنوں میں باندھنا ہوتا تھا۔ ان میں سے بعض پنڈلی تک پہنچ جاتے اور بعض ٹخنوں تک پہنچ جاتے تو وہ اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ اکٹھا کر لیتا، اس ڈر سے کہ کہیں اس کی شرم گاہ نہ نظر آ جائے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ابوحازم مدنی کا نام سلمہ بن دینار ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ابوحازم کا نام سلمان اشجعی ہے۔''

فوائد:......۱۔ دوران نماز کھلا ایک کپڑا میسر ہو ایسے کندھوں سے مخالف سمت میں گزار کر گردن کے پیچھے باندھنا درست ہے۔ اس سے بہتر ستر پوشی ہوتی ہے اور شرمگاہ کے کھلنے کا خوف نہیں ہوتا۔ البتہ اگر کپڑا تنگ ہو تو فقط تہبند

(۷٦٤) صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب نوم الرجال في المسجد، حديث : ۴۴۲۔ من طريق محمد بن فضيل بهذا الاسناد، مصنف ابن ابی شيبة: ۱/ ۳۱۴۔ رقم الحديث: ۳۱۹۲۔ صحيح ابن حبان : ۶۸۲۔ من طريق فضيل به.

باندھنا کافی ہے۔

۲۔ عورتوں کو مردوں کے بعد ارکانِ نماز میں منتقل ہونا چاہیے بالخصوص جب مردوں کا لباس محدود اور اور مکمل ستر پوشی نہ ہو۔

۲۵۷ .....بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ الْوَاسِعِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِ الْمُصَلِّيْ مِنْهُ شَيْءٌ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ.

مجمل غیر مفسر روایت کے ذکر کے ساتھ ایک ایسے کھلے کپڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان جس کا کوئی حصہ نمازی کے کندھے پر نہ ہو

۷۶۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْجَبَّارِ قَالَ: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس حال میں ایک ہی کپڑے میں ہرگز نماز نہ پڑھے کہ اس کا کوئی حصہ اس کے کندھے پر نہ ہو۔ جناب عبدالجبار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں۔''

۲۵۸ .....بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

اس مجمل روایت کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِ الْمُصَلِّيْ مِنْهُ شَيْءٌ إِذَا كَانَ الثَّوْبُ وَاسِعًا . إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ الصَّلَاةَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ الضَّيِّقِ إِذَا شَدَّهُ الْمُصَلِّيْ عَلَى حَقْوِهِ.

اور اس دلیل کا بیان کہ ایک کپڑے میں، جس کا کوئی حصہ نمازی کے کندھے پر نہ ہو، نماز کی ممانعت اس وقت ہے جب

(۷۶۵) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی ثوب واحد، حدیث: ۵۱۶۔ سنن ابی داود: ۶۲۶۔ سنن نسائی: ۷۶۷۔ مسند احمد: ۲/ ۲۴۳۔ مسند الحمیدی: ۹۶۲۔ من طریق سفیان بھذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب اذا صلی فی الثوب الواحد، حدیث: ۳۵۹ من طریق ابی الزناد بہ.

کپڑا کھلا اور وسیع ہو۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایک تنگ کپڑے میں نماز پڑھنا جائز قرار دیا ہے جبکہ نمازی نے اسے اپنی کمر پر باندھ لیا ہو۔

٧٦٦۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَحْرٍ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عُرُوْبَةَ ، حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ..........

عَـنْ نَـافِعٍ قَالَ: رَاٰنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أُصَلِّيْ فِـيْ ثَـوْبٍ وَّاحِـدٍ ، فَقَالَ: أَلَمْ أَكُنْ أَكْسُكَ ثَوْبَيْنِ ؟ قَالَ ، قُلْتُ: بَلٰى ، قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَرْسَلْتُكَ فِيْ حَاجَةٍ أَكُنْتَ مُنْطَلِقًا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ ؟ قُلْـتُ: لا . قَـالَ: فَـاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تُـزَيَّـنَ لَهُ . ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا لَمْ يَكُنْ لِأَحَـدِكُـمْ إِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ فَلْيَشُدَّ بِهِ حَقْوَهُ وَلا يَشْتَـمِـلْ بِـهِ اشْتِمَالَ الْيَهُوْدِ . قَالَ أَبُوْ بَـكْـرٍ: وَهٰذَا الْخَبَرُ أَيْضاً مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ بِهٰذَا الثَّوْبِ الَّذِيْ أَمَرَ بِشَدِّهِ عَلٰى حَقْوِهِ ، الثَّوْبَ الضَّيِّقَ دُوْنَ الْوَاسِعِ . وَالْمُفَسِّرُ لِهٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ .

”حضرت نافع کہتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا میں نے تمہیں دو کپڑے پہننے کے لیے نہیں دیے تھے؟ میں نے عرض کی: ضرور دیے تھے۔ انہوں نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر میں تمہیں کسی کام کے لیے بھیجوں تو کیا تم ایک ہی کپڑے میں جاؤ گے؟ میں نے جواب دیا کہ نہیں۔ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ تم اس کے لیے زیب و زینت اختیار کرو۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کسی شخص کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنی کمر کے ساتھ باندھ لے اور یہودیوں کی طرح اس میں نہ لپٹے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت بھی مجمل اور غیر مفسر ہے۔ جس کپڑے کو نبی کریم ﷺ نے اپنی کمر کے ساتھ باندھنے کا حکم دیا ہے وہ کھلے اور وسیع کی بجائے تنگ کپڑا ہے۔ اور ان دو مجمل حدیثوں کی تفسیر کرنے والی روایت درج ذیل ہے۔“

٧٦٧۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ ، وَهُوَ مَا حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ عَنِ النُّعْمَانِ ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ..........

(٧٦٦) اسـنـاده ضـعيف، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب اذا كان الثوب ضيقا يتزر به، حديث: ٦٣٥۔ مسند احمد: ٢/ ١٤٨۔ مختصراً بذكر المرفوع فقط، وانظر: ٧٦٩.

(٧٦٧) صـحيـح ابـن حبـان: ٢٣٠٢۔ مـن طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب اذا كان الثوب ضيقا، حديث: ٣٦١۔ مسند احمد: ٣/ ٣٢٨۔ من طريق فليح به.

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّهُ أَتَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، هُوَ وَنَفَرٌ قَدْ سَمَّاهُمْ، فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَدْنَاهُ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهِ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ وَرِدَاؤُهُ قَرِيْبٌ مِنْهُ، لَوْ تَنَاوَلَهُ أَبْلَغَهُ، قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمَ، سَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ. فَقَالَ: أَفْعَلُ هٰذَا لِيَرَانِيَ الْحَمْقٰى أَمْثَالُكُمْ فَيَفْشُوْ عَنْ جَابِرٍ رُخْصَةٌ رَخَّصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إِنِّي خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَجِئْتُهُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي فَوَجَدْتُّهُ يُصَلِّي وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَّاحِدٌ قَدِ اشْتَمَلْتُ بِهِ، وَصَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: مَا السُّرٰى يَا جَابِرُ؟ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي. فَلَمَّا فَرَغْتُ، قَالَ: يَا جَابِرُ مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِيْ رَأَيْتُ؟ فَقُلْتُ: كَانَ ثَوْبًا وَاحِدًا ضَيِّقًا. فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ وَعَلَيْكَ ثَوْبٌ وَّاحِدٌ، فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ، وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ.

"حضرت سعید بن الحارث رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ وہ ایک جماعت جن کے نام انہوں نے لیے تھے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب ہم ان کی خدمت میں پہنچے تو ہم نے انہیں ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے، جس کے کناروں کو انہوں نے الٹا کیا ہوا تھا، نماز پڑھتے ہوئے پایا، جبکہ (بالائی حصے پر اوڑھنے والی) چادر ان کے قریب ہی رکھی تھی۔ اگر آپ اسے پکڑنا چاہتے تو پکڑ سکتے تھے۔ کہتے ہیں۔ پھر جب انہوں نے سلام پھیرا تو ہم نے ایک ہی کپڑے میں ان کی نماز کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے یہ کام اس لیے کیا ہے کہ تم جیسے نادان مجھے دیکھ لیں، تا کہ جابر رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی رخصت (لوگوں میں) پھیل جائے اور عام ہو جائے جو رخصت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ بے شک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر میں آپ کے ساتھ گیا۔ پس میں اپنے کسی کام کے لیے رات کے وقت آپ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ میرے اوپر ایک ہی کپڑا تھا۔ جسے میں نے لپیٹا ہوا تھا تو میں نے آپ کے پہلو میں نماز پڑھی، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: جابر! رات کے وقت کیسے آنا ہوا؟ تو میں نے آپ کو اپنی ضرورت و حاجت بتائی۔ پھر جب میں فارغ ہوا تو فرمایا: جابر! یہ چادر کیسے لپٹی ہوئی ہے جسے میں نے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی: (میں نے یہ اس لیے کیا ہے کیونکہ) کپڑا ایک ہی تھا اور تنگ تھا۔ تو آپ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھو اور تمہارے جسم پر ایک ہی کپڑا ہو تو اگر وہ کھلا اور وسیع ہو تو اسی کو لپیٹ لو اور اگر وہ تنگ ہو تو اس کو تہبند بنا لو۔"

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۷۶۱ اور ۷۶۳ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۲۵۹ ......بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِيْ بَعْضِ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يَكُوْنُ بَعْضُهُ عَلَى الْمُصَلِّيْ وَبَعْضُهُ عَلٰى غَيْرِهٖ

ایک کپڑے کے کچھ حصے میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جبکہ اس کپڑے کا کچھ حصہ نمازی پر اور کچھ حصہ کسی دوسرے شخص پر ہو

۷۶۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ ، سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ..........

عَنْ مَيْمُوْنَةَ ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَعَلَيَّ مِرْطٌ ، عَلَيَّ بَعْضُهُ وَعَلَيْهِ بَعْضٌ وَأَنَا حَائِضٌ . الْمِرْطُ: أَكْسِيَةٌ مِنْ صُوْفٍ .

"حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے جبکہ میرے اوپر ایک اونی چادر ہوتی، اس کا کچھ حصہ میرے اوپر ہوتا اور کچھ حصہ آپ پر ہوتا حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔"

المِرْطُ: اونی چادر کو کہتے ہیں۔

فوائد:......۱۔ حائضہ عورت کے نمازی کے پہلو میں لیٹنے سے نماز باطل نہیں ہوتی، شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔ لیکن ابوحنیفہ ایسی نماز کو باطل قرار دیتے ہیں۔

۲۔ حائضہ کا لباس پاک ہے البتہ وہ حصہ جہاں حیض کا خون یا نجاست لگی ہو وہ نجس ہے۔

۳۔ حائضہ کے سامنے اور ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے، جس کا بعض حصہ نمازی پر اور بعض حصہ حائضہ عورت پر ہو۔ (شرح النووی: ٤/ ٢٢٩)

۲۶۰ ......بَابُ ذِكْرِ اشْتِمَالِ الْمُنْهٰى عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ تَشَبُّهًا بِفِعْلِ الْيَهُوْدِ وَهُوَ تَجْلِيْلُ الْبَدَنِ كُلِّهٖ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

نماز میں یہودیوں کے عمل کی مشابہت والے اشتمال کی ممانعت کا بیان اور وہ یہ ہے کہ سارے بدن کو ایک کپڑے میں لپیٹ لیا جائے

۷۶۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ، نَا سَعِيْدٌ ، ح حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ......

---

(٧٦٨) صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب اذا اصاب ثوب المصلى امراته اذا سجد، حديث: ٣٧٩۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الاعتراض بين يدى المصلى، حديث: ٥١٣۔ سنن ابى داود: ٦٥٦۔ سنن ابن ماجه: ٩٥٨۔ صحيح ابن حبان: ٢٣٢٣.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيَشُدَّهُ عَلَى حَقْوِهِ وَلَا تَشْتَمِلُوْا كَاشْتِمَالِ الْيَهُوْدِ. هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ أَبِيْ صَفْوَانَ .

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنی کمر پر باندھ لے، اور یہودیوں کے لپٹنے کی طرح مت لپٹا کرو۔" یہ ابن ابوصفوان کی حدیث ہے۔"

٢٦١ ..... بَابُ اشْتِمَالِ الْمُبَاحِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں جائز اشتمال کا بیان

وَهُوَ عَقْدُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلَى الْعَاتِقِ ، إِذَا كَانَ الثَّوْبُ وَاسِعًا يُمْكِنُ عَقْدُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلَى الْعَاتِقِ فَيَسْتُرُ الْعَوْرَةَ ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرَ مُتَقَصٍّ .

وہ یہ ہے کہ کپڑے کے دونوں کناروں کو کندھے پر باندھ لیا جائے جبکہ وسیع اور کشادہ ہو اور اس کے کناروں کو دونوں کندھوں پر باندھنا ممکن ہو جس سے شرم گاہ کا پردہ ہو جائے ۔ اس سلسلے میں مختصر غیر مفصل روایت کا بیان

٧٧٠- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ ، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِيْ ثَوْبٍ مُشْتَمِلًا بِهِ .

"حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھی۔"

٢٦٢ ..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا قَبْلُ وَالدَّلِيْلُ عَلَى أَنَّ الْاِشْتِمَالَ الْمُبَاحَ فِي الصَّلَاةِ وَضْعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلَى الْعَاتِقَيْنِ

اس مختصر روایت کی تفصیل بیان کرنے والی مفسر روایت کا ذکر جو میں نے اس سے پہلے بیان کی ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں جائز اشتمال یہ ہے کہ کپڑے کے دونوں کناروں کو دونوں کندھوں پر ڈال لیا جائے

٧٧١- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ

---

(٧٦٩) اسناده صحيح، سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب اذا كان الثوب ضيقا يتزربه، حديث: ٧٦٩۔ مسند احمد: ٢/ ١٤٨۔ وانظر ٧٦٦.

(٧٧٠) تقدم برقم: ٧٦١.

عَنْ أَبِيْهِ..........

أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ.

"حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے اس کے دونوں کناروں کو اپنے دونوں کندھوں پر ڈال کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔"

فوائد:......۱۔ اگر نماز کے لیے ایک چھوٹا کپڑا میسر ہے، جسے پورے جسم پر لپیٹنا ناممکن ہو تو اس کا تہبند باندھنا کافی ہے خواہ کندھے ننگے ہی رہیں۔

۲۔ اگر کشادہ کپڑا میسر ہو تو اسے پورے بدن پر لپیٹنا جائز ہے بشرطیکہ اس کے کنارے کندھوں پر مختلف ہوں۔

۳۔ اِشْتِمَالُ الْیَھُوْدِ سے مراد یہ ہے کہ جسم پر کپڑا اس طریقے سے لپیٹا گیا ہو کہ ہاتھ باہر نہ رہیں اور انسان مقید ہو کر رہ جائے۔ نماز میں یہ صورت مکروہ ہے۔

۲۶۳..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سدل (کپڑا لٹکانے) کے منع ہونے کا بیان

۷۷۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ ـ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ ـ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کپڑا لٹکانے اور یہ کہ آدمی (نماز میں) اپنا منہ ڈھانپ لے، سے منع کیا ہے۔"

۲۶۴ ..... بَابُ إِجَازَةِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُخَالِطُهُ الْحَرِيْرُ

ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے جس میں ریشم کی ملاوٹ ہو

۷۷۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ..........

---

(۷۷۱) تقدم تخريجه برقم: ۷۶۱.

(۷۷۲) حسن، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب السدل فی الصلاۃ، حدیث: ۶۴۳۔ صحیح ابن حبان: ۲۳۵۳۔ من طریق ابن المبارک بھذا الاسناد، سنن ترمذی: ۳۷۸۔ سنن الدارمی: ۱۳۷۹۔ مسند احمد: ۲/ ۲۹۵۔ من طریق عطاء بہ.

(۷۷۳) اسنادہ صحیح، دیکھیے اگلی حدیث۔

عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي فَرُّوْجٍ مِنْ حَرِيْرٍ ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ نَزَعَهُ . هٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ الشَّيْبَانِيُّ ، قَالَ: عَنْ عُمَرَ وَ هُوَ وَهْمٌ .

" حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی قبا میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، پھر آپ نے اسے بلاتاخیر اتار دیا۔" ہمیں شیبانی نے اسی طرح روایت کیا ہے اور عن عمر کہا ہے اور یہ وہم ہے"

٧٧٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا بِهِ بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَا: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرَا عُمَرَ . هٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ ، وَ ذِكْرُ عُمَرَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ وَهْمٌ . وَ إِنَّمَا الصَّحِيْحُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . هٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ ، وَ ذَكَرَ عُمَرُ فِي هٰذَا الْخَبَرِ وَهْمٌ . وَ إِنَّمَا الصَّحِيْحُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

" امام صاحب اپنے اساتذہ کرام جناب بندار اور ابوموسیٰ کی سند سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (ریشمی قبا میں نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا۔" دونوں اساتذہ کرام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور یہی صحیح ہے۔ اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر وہم ہے۔ بلاشبہ صحیح یہ ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔"

٢٦٥ ..... بَابُ نَفْيِ قَبُوْلِ صَلَاةِ الْحُرَّةِ الْمُدْرِكَةِ بِغَيْرِ خِمَارٍ

بالغ آزاد عورت کی نماز دوپٹے کے بغیر قبول نہ ہونے کا بیان

٧٧٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُو الْوَلِيْدِ وَ الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلَاةَ امْرَأَةٍ قَدْ حَاضَتْ إِلَّا بِخِمَارٍ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى ، نَا

" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔" جناب بندار کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: کسی عورت کے لیے لائق نہیں ہے کہ وہ نماز ادا کرے...... (یعنی

(٧٧٤) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب من صلى في فروج الحرير، حديث : ٣٧٥۔ صحيح مسلم، كتاب اللباس، باب تحريم لبس الحرير وغير ذلك للرجال، حديث : ٢٠٧٥۔ سنن نسائي : ٧٧١۔ مسند احمد : ٤/ ١٥٠۔ من طريق يزيد بهذا الاسناد.

(٧٧٥) اسناده صحيح، سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب المرأة تصلي بغير خمار، حديث : ٦٤١۔ من طريق الحجاج بهذا الاسناد، سنن ترمذي : ٣٧٧۔ سنن ابن ماجه : ٦٥٥۔ مسند احمد : ٦/ ١٥٠، ٢١٨۔ من طريق حماد به.

حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَتْنِيْ أُمِّيْ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا قَالَتْ: لَا يَنْبَغِي لِامْرَأَةٍ أَنْ تُصَلِّيَ . . . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الْخَرَّاطُ .

دوپٹے کے بغیر) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حمید بن عبداللہ سے مراد الخراط ہیں۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران نماز عورت کا سر ڈھانپنا واجب ہے، خواہ وہ تنہائی میں نماز پڑھ رہی ہو جہاں اس پر کسی کی نظر بند پڑتی ہو۔ یہ سر چھپانا پردے کے لیے نہیں کیونکہ محرم رشتہ داروں سے سر چھپانا فرض نہیں۔ عورت کا ذکر کرنے سے معلوم ہوا کہ مرد کے یہ حکم نہیں، وہ ننگے سر نماز پڑھ سکتا ہے، تاہم مرد کے لیے بھی عادتاً ننگے سر رہنا ناپسندیدہ امر ہے۔

۲۶۶ ..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُجَامِعُ الرَّجُلُ فِيْهِ أَهْلَهُ

اس کپڑے میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جس میں آدمی نے اپنے بیوی سے صحبت کی ہو

۷۷۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَ ابْنُ لَهِيعَةَ وَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَ شُعَيْبٌ قَالَا ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، وَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيْجٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ..........

مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ أُمَّ حَبِيْبَةَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُجَامِعُهَا فِيْهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرٰى فِيْهِ أَذًى . وَ قَالَ ابْنُ الْحَكَمِ وَ الْفَضْلُ وَ يَحْيٰى بْنُ حَكِيْمٍ: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ إِسْحَاقَ: فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُضَاجِعُكِ فِيْهِ ؟ .

"حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے جس میں آپ نے ان سے صحبت کی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں جب آپ اس میں کوئی نجاست نہ دیکھتے (تو نماز ادا کر لیتے تھے) جناب ابن اسحاق کی روایت میں ہے: "اس کپڑے میں جس میں آپ تمہارے ساتھ لیٹے تھے (اس میں نماز پڑھ لیتے تھے؟)"

(۷۷۶) اسنادہ حسن، سنن ابی داود، کتاب الطھارۃ، باب الصلاۃ فی الثوب الذی یصیب اھلہ فیہ، حدیث: ۳۶۶۔ سنن نسائی: ۲۹۵۔ سنن ابن ماجہ: ۵۴۰۔ سنن الدارمی: ۱۳۸۳۔ مسند احمد: ۶/ ۴۲۶۔ من طریق اللیث بھذا الاسناد.

۲۶۷ ..... بَابُ الْأَمْرِ بِزَرِّ الْقَمِيصِ وَالْجُبَّةِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّيْ فِيْ أَحَدِهِمَا لَا ثَوْبَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ

قمیص اور جبے کو بٹن لگانے کے حکم کا بیان، جب کہ نمازی ان میں سے کسی ایک میں نماز پڑھے اور اس پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو

۷۷۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ: سَمِعْتُ.........

سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُوْلُ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَكُوْنُ فِي الصَّيْدِ فَتَحْضُرُ الصَّلَاةُ وَعَلَيَّ قَمِيْصٌ ، قَالَ: شُدْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ .

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں شکار کے لیے نکلا ہوتا ہوں تو نماز کا وقت ہو جاتا ہے جبکہ میرے اوپر ایک قمیص ہی ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے باندھ لیا کرو اگر چہ کانٹے کے ساتھ ہی باندھنا پڑے۔''

۷۷۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ، حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ.........

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قُلْتُ: أَكُوْنُ فِي الصَّيْدِ وَلَيْسَ عَلَيَّ إِلَّا قَمِيْصٌ وَّاحِدٌ أَوْ جُبَّةٌ وَّاحِدَةٌ ، فَأَزُرُّهُ ؟ قَالَ: نَعَمْ ، وَلَوْ بِشَوْكَةٍ . قَالَ مَرَّةً ، فَقَالَ: زِرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مُوْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ هٰذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ هٰكَذَا نَسَبَهُ عَطَافُ بْنُ خَالِدٍ وَأَنَا أَظُنُّهُ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ، میں نے عرض کی: میں شکار کے لیے گیا ہوتا ہوں اور میرے اوپر صرف ایک قمیص یا ایک جبہ ہوتا ہے، کیا میں اسے باندھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اگر چہ کانٹے کے ساتھ ہی باندھ لو۔'' ایک مرتبہ فرمایا: اسے بٹن لگا لو (باندھ لو) اگر چہ کانٹے کے ساتھ ہی ہو۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: موسیٰ بن ابراہیم سے مراد ابن عبدالرحمان بن عبداللہ بن ابی ربیعہ ہے۔ عطاف بن خالد نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے۔ جبکہ میرے خیال میں ان کا نسب اس طرح ہے:

(۷۷۷) صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الرجل يصلی فی قميص واحد، حديث: ۶۳۲۔ من طريق عبدالعزيز بهذا الاسناد، سنن نسائی: ۷۶۶۔ مسند احمد: ۴/ ۴۹۔ من طريق موسی بن ابرهيم به.

(۷۷۸) اسناده صحيح، انظر الحديث السابق

أَبِي رَبِيعَةَ أَبُوهُ إِبْرَاهِيمُ هُوَ الَّذِي ذَكَرَهُ شُرَحْبِيلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ دَخَلَ وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ ذَكَرَهُ.

ابن ابراہیم بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن معمر بن ابی ربیعہ، ان کے والد ابراہیم وہ ہیں جنھیں شرحبیل بن سعد نے ذکر کیا ہے کہ وہ اور ابراہیم بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن معمر بن ابی ربیعہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ،ایک لمبی حدیث میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

فوائد:......۱۔طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب قمیض کا چاک زیادہ کھلا ہو، جس سے شرمگاہ ظاہر ہوتی ہو، اسے دوران نماز بٹن وغیرہ سے بند کرنا لازم ہے، تا کہ اس کی شرمگاہ ظاہر نہ ہو۔ (عون المعبود: ۲/ ۲۲۲)

۲۔ ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص کھلے گریبان والی قمیض میں نماز پڑھے کہ رکوع یا سجدہ میں اسے شرمگاہ دکھائی دے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ (المغنی لابن قدامہ: ۳/ ۱۸)

۲۶۸.....بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ مَحْلُولُ الْأَزْرَارِ إِذَا كَانَ عَلَى الْمُصَلِّي أَكْثَرُ مِنْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

جب نمازی پر ایک سے زائد کپڑے ہوں تو بٹن کھول کر نماز پڑھنے کی رخصت ہے

۷۷۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الثَّقَفِيُّ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا.........

زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّيْ مَحْلُوْلٌ أَزْرَارُهُ. فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

”حضرت زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بٹن کھول کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔“

۷۸۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ: بِهٰذَا مِثْلَهُ: غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: فَسَأَلْتُهُ. وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ مَحْلُوْلُ الْأَزْرَارِ.

”امام صاحب اپنے استادگرامی محمد بن یحییٰ کی سند سے جناب ولید سے مذکورہ بالا کی طرح روایت کرتے ہیں۔ لیکن انہوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: میں نے ان سے سوال کیا:“ اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بٹن کھول کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔“

(۷۷۹) اسنادہ ضعیف، اس کی سند زہیر بن محمد خراسانی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۷۸۰) ضعیف، انظر الحدیث السابق.

۲۶۹ ..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ إِسْبَالِ الْأُزُرِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں تہبند کو لٹکانا سخت منع ہے

۷۸۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْحَدَّادِيُّ ، أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، نَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى صَلَاةِ رَجُلٍ يَجُرُّ إِزَارَهُ بَطَرًا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ . قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ فِيْ كِتَابِ اللِّبَاسِ .

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو تکبر و غرور کی وجہ سے اپنا تہ بند گھسیٹتا ہے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں راویوں کا اختلاف ہے بعض نے حضرت عبداللہ بن عمرو کی بجائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ میں نے یہ باب کتاب اللباس میں بیان کر دیا ہے۔“

۲۷۰..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کپڑے سمیٹنے کی ممانعت کا بیان

۷۸۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَلَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا .

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ کہ میں اپنے بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔“

فوائد:......۱۔ اس حدیث کی رو سے نماز میں بال اور کپڑے لپیٹنا مکروہ فعل ہے۔ (المغنی : ۳/ ۱۲۲)

۲۷۱ ..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِيْ ثِيَابِ الْأَطْفَالِ مَا لَمْ تُعْلَمْ نَجَاسَةٌ أَصَابَتْهَا

بچوں کے ان کپڑوں میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جن میں نجاست لگنے کا علم نہ ہو

إِذْ فِيْ حَمْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتَ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ ثِيَابَهَا لَوْ كَانَتِ الصَّلَاةُ لَا تُجْزِئُ فِيْهَا لَمْ يَحْمِلْهَا . إِذْ لَا فَرْقَ بَيْنَ لُبْسِ الثَّوْبِ النَّجِسِ وَبَيْنَ حَمْلِهِ فِي الصَّلَاةِ .

---

(۷۸۱) مسند احمد: ۲/ ۶۹۔ اس میں ”الصلاۃ“ کا لفظ نہیں ہے۔ واللہ اعلم

(۷۸۲) تقدم تخریجه برقم: ۶۳۲.

کیونکہ نبی کریم ﷺ کا حضرت زینب کی بیٹی (اُمامہ کو نماز میں) اٹھانا اس بات کی دلیل ہے کہ اگر بچوں کے کپڑوں میں نماز پڑھنا درست نہ ہوتا تو آپ اسے نہ اٹھاتے کیونکہ نجس کپڑا پہننے اور نماز میں اسے اٹھانے کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

٧٨٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، أَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ ، وَعَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ..........

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عُنُقِهِ فِي الصَّلَاةِ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا .

"حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابو العاص کی بیٹی (یعنی اپنی نواسی) کو نماز میں اپنی گردن پر بیٹھا لیا کرتے تھے، پھر جب آپ سجدہ کرتے تو اسے (زمین پر) رکھ دیتے اور جب آپ کھڑے ہوئے تو اسے اٹھا لیتے۔"

٧٨٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ وَحَدَّثَنَا بِهِ الدَّوْرَقِيُّ: بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، قَالَ: وَهُوَ يَحْمِلُ بِنْتَ زَيْنَبَ عَلَى عُنُقِهِ فَيَؤُمُّ النَّاسَ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا ، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا .

امام صاحب جناب الدورقی کی سند سے روایت کرتے ہیں: "اور آپ حضرت زینب کی بیٹی کو اپنی گردن پر بٹھائے لوگوں کی امامت کرواتے، پھر جب رکوع کرتے تو اسے بیٹھا دیتے، اور جب آپ کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔"

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جو شخص دوران نماز کسی انسان یا پاک جاندار مثلاً کسی پرندے یا بکری وغیرہ کو اٹھالے تو اس کی نماز صحیح ہوگی۔

۲۔ جب تک بچوں کے کپڑوں اور ابدان کی نجاست ثابت نہ ہو ان کے کپڑوں اور ابدان کی طہارت باقی رہتی ہے۔

۳۔ نماز میں عمل قلیل سے نماز باطل نہیں ہوتی، اور نمازی سے اگر وقفہ وقفہ سے کثیر افعال سرزد ہوں تو بھی نماز باطل نہیں ہوتی۔

۴۔ ان احادیث میں بچوں اور کمزور وناتواں لوگوں سے عاجزی اختیار کرنا اور ان سے نرمی وملاطفت اختیار کرنے کا بیان ہے۔(شرح النووی: ٥/ ٣٠)

(٧٨٣) صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب اذا حمل جارية صغيرة، حديث: ٥١٦، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب جواز حمل الصبيان فى الصلاة، حديث: ٥٤٣۔ سنن ابی داود: ٩١٧۔ سنن نسائی: ٧١٢۔ مسند احمد: ٥/ ٣١٠۔ من طرق عن عمرو بن سليم بهذا الاسناد.

(٧٨٤) انظر الحديث السابق.

۲۷۲ .....بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُصَلِّيْ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهُ نَجَاسَةٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَعْلَمُ بِهَا لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب نمازی کہ کپڑے کو نجاست لگ جائے اور وہ اس سے بے خبر نماز پڑھ رہا ہو تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی

۷۸۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِيْ مُعَيْطٍ بِسَلٰى جَزُوْرٍ فَقَذَفَهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ ، أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَّامٍ وَ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَ عُقْبَةَ بْنَ أَبِيْ مُعَيْطٍ وَ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ -شُعْبَةُ الشَّاكُ ، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ وَأُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ غَيْرَ أَنَّ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيَّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ .

’’حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ سجدہ رہے تھے اور آپ کے ارد گرد چند قریشی بیٹھے تھے، جب عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھری لے کر آیا اور اسے رسول اللہ ﷺ پر ڈال دیا، تو آپ اپنا سر مبارک اٹھا نہ سکے، چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اسے آپ کی کمر سے اتارا اور اس برے کام کے کرنے والے پر بد دعا کی ۔ آپ نے یہ بد دعا کی: ’’اے اللہ! قریش کی اس جماعت ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف، امام شعبہ کو شک ہے، کو (اپنے دردناک عذاب کے ساتھ) پکڑ لے، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے ان قریش سرداروں کو دیکھا کہ وہ بدر والے دن قتل کر دیے گئے اور ایک کنویں میں پھینک دیے گئے، سوائے امیہ یا ابی کے کہ اس کے جوڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے تو اسے کنویں میں نہ پھینکا گیا۔‘‘

۷۸۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْلٍ ، نَا حَفْصٌ ، حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِيْ نَعَامَةَ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ..........

(۷۸۵) صحيح بخاری، كتاب مناقب الانصار، باب ما لقى النبى ﷺ واصحابه من المشركين بمكة، حديث: ۳۸۵۴۔ صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب ما لقى النبى ﷺ من اذى المشركين والمنافقين، حديث: ۱۰۸/ ۱۷۹۴۔ من طريق بندار محمد بن بشار بهذا الاسناد، مسند احمد: ۱/ ۳۹۳۔ سنن نسائی: ۳۰۸.

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ أَنَّهُ قَالَ: صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ، خَلَعُوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا انْفَتَلَ، قَالَ لَهُمْ: ما شَأْنُكُمْ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ نَعْلَيْكَ فَخَلَعْنَا نِعَالَنَا. فَقَالَ: أَتَانِيْ آتٍ فَحَدَّثَنِيْ أَنَّ فِيْ نَعْلِيَّ أَذًى فَخَلَعْتُهُمَا، فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ، فَإِذَا رَأَى فِيْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُمَا بِالْأَرْضِ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِمَا.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں نماز پڑھائی تو آپ نے اپنے جوتے اتار کر اپنی بائیں جانب رکھ دیے۔ جب صحابہ کرام نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے جوتے اتار دیے ہیں تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیے، پھر جب آپ فارغ ہوئے تو انہیں فرمایا: تمہیں کیا ہوا تھا کہ تم نے اپنے جوتے اتار دیے تھے؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے جوتے اتار دیے ہیں تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیے۔ تو آپ نے فرمایا: (میں نے تو اس لیے اتارے تھے) کہ میرے پاس ایک آنے والا (فرشتہ) آیا تو اس نے مجھے بتایا کہ میرے جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہے، تو میں نے انہیں اتار دیا۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ (جوتے) دیکھ لے، اگر وہ اپنے جوتوں میں گندگی دیکھے تو انہیں زمین کے ساتھ رگڑ لے، پھر انہیں پہن کر نماز پڑھ لے۔‘‘

فوائد: ......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ اگر کپڑوں یا جسم پر نجاست لگی ہو اور انسان اس سے بے خبر ہو تو اس کی نماز درست ہے، البتہ نجاست کا علم ہونے پر اسے زائل کرنا لازم ہے اس صورت میں اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔

۲۔ نجاست کا علم ہونے پر دوران نماز اسے زائل کرنا لازم ہے، اگر نماز میں نجاست کا ازالہ ناممکن ہو تو نماز توڑ کر اسے زائل کیا جائے۔ کیونکہ صحت نماز کے لیے لباس و بدن کا طاہر ہونا شرط ہے۔

۳۔ جوتے کا تلوا اگر سیدھا ہو تو اسے زمین پر رگڑ لینے سے جوتا پاک ہو جاتا ہے۔ جوتوں سمیت نماز پڑھنے کے لیے ان کا نیا ہونا ضروری نہیں۔ تاہم اس بات کا لحاظ بھی رکھا جائے کہ مسجد کو صاف رکھنا بھی ضروری ہے۔

نوٹ: ......اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ نبی ﷺ کو مخفی امور کی اطلاع تب ہوتی جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی جاتی۔

---

(۷۸۶) اسنادہ حسن، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی النعل، حدیث: ۶۵۰۔ مسند احمد: ۳/ ۲۰، ۹۲۔ سنن الدارمی: ۱۳۷۸۔ صحیح ابن حبان: ۲۱۸۲۔ من طریق ابی نعامۃ بھذا الاسناد، وانظر رقم الحدیث: ۱۰۱۷۔

مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

6

سلسلة خدمة الحديث النبوی

صحیح ابنِ خزیمہ

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی

تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج: نصیر احمد کاشف فوائد: محمد فاروق رفیع نظرثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

سلسلة خدمة الحديث النبوي 6

صحیح ابنِ خزیمہ

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ — ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی

تخریج: نصیر احمد کاشف — فوائد: محمد فاروق رفیع — نظرثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

اسلامی اکادمی ۱۷۔ الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور
042-37357587

صحیح ابن خزیمہ

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ — ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی

تخریج: نصیر احمد کاشف — فوائد: محمد فاروق رفیع — نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

اہتمام: محمد رمضان محمدی — محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی ۱۷۔ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

جِمَّاعُ أَبْوَابِ الْمَوَاضِعِ الَّتِي تَجُوْزُ الصَّلاةُ عَلَيْهَا وَ الْمَوَاضِعَ الَّتِي زُجِرَ عَنِ الصَّلاةِ عَلَيْهَا

وہ مقامات جن پر نماز پڑھنا جائز ہے اور وہ مقامات جن پر نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے، کے ابواب کا مجموعہ ------------ 49

۲۷۳...... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبَاحَةِ الصَّلاةِ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ.

رسول اللہ ﷺ سے مروی ان روایات کا بیان جو پوری زمین پر نماز پڑھنے کے جواز کے بارے میں عام الفاظ سے روایت کی گئی ہیں اور ان سے مراد خاص ہے۔ ---------------------- 49

۲۷٤...... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلاةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَفِي الْمَقْبَرَةِ إِذَا نُبِشَتْ.

بکریوں کے باڑے اور اس قبرستان میں نماز پڑھنے کے جواز کا بیان جسے کھود کر برابر کر دیا گیا ہو ---------------------- 50

۲۷٥......بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ

قبروں کو مساجد بنانے کی ممانعت کا بیان --------------- 51

۲۷٦...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلاةِ فِي الْمَقْبَرَةِ وَالْحَمَّامِ

قبرستان اور حمام میں نماز پڑھنے سے روکنے کا بیان ------ 53

۲۷۷...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلاةِ خَلْفَ الْقُبُوْرِ

قبروں کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے ------------------ 53

۲۷۸......بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلاةِ فِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ

اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان ------ 54

۲۷۹...... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلاةِ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ يُجَامِعُ فِيْهِ

ہم بستری کی جگہ پر نماز پڑھنا جائز ہے ---------------- 55

جُمَّاعُ أَبْوَابِ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سترہ کے ابواب کا مجموعہ ------------- 56

۲۸۰...... بَابُ الصَّلاةِ إِلَى السُّتْرَةِ

سترہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھنے کا بیان---------- 56

۲۸۱...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلاةِ إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ

سترے کے بغیر نماز پڑھنا منع ہے۔ ------------------ 57

۲۸۲...... بَابُ الْاِسْتِتَارِ بِالْإِبِلِ فِي الصَّلاةِ

نماز میں اونٹ کو سترہ بنانے کا بیان۔ ----------------- 57

۲۸۳...... بَابُ الْأَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ الَّتِيْ يَسْتَتِرُ بِهَا الْمُصَلِّيْ لِصَلاتِهِ

نمازی جس چیز کو اپنی نماز کے لیے سترہ بنائے، اس سترے کے قریب ہونے کے حکم کا بیان۔ ---------------------- 58

۲۸٤...... بَابُ الدُّنُوِّ مِنَ الْمُصَلَّى إِذَا كَانَ الْمُصَلِّيْ يُصَلِّيْ إِلَى جِدَارٍ

جب نمازی دیوار کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہا ہو تو جائے نماز کے قریب کھڑے ہونے کا بیان۔ ---------------------- 58

۲۸٥...... بَابُ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِيْ يَكْفِي الْاِسْتِتَارُ بِهِ فِي الصَّلاةِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ سترے کی اس مقدار کا بیان جس کے ساتھ نماز میں سترہ بنانا کافی ہو جائے ----------- 59

٢٨٦...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالْإِسْتِتَارِ بِمِثْلِ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فِي الصَّلَاةِ فِيْ طُوْلِهَا، لَافِيْ طُوْلِهَا وَعَرْضِهَا جَمِيْعًا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز میں کجاوے کی پچھلی لکڑی کی لمبائی کے برابر سترہ بنانے کا حکم دیا ہے، آپ نے اس کی لمبائی اور چوڑائی دونوں کے برابر سترہ بنانے کا حکم نہیں دیا ---------- 60

٢٨٧...... بَابُ الْإِسْتِتَارِ بِالْخَطِّ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُصَلِّيْ مَا يُنْصَبُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِلْاسْتِتَارِ بِهِ

جب نمازی کو اپنے سامنے سترے کے لیے کوئی چیز گاڑنے کے لیے نہ ملے تو وہ لکیر لگا کر سترہ بنالے ---------- 62

٢٨٨...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الْمُرُوْرِ بَيْنَ الْمُصَلِّيْ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ الْوُقُوْفَ مُدَّةً طَوِيْلَةً إِنْتِظَارَ سَلَامِ الْمُصَلِّيْ خَيْرٌ مِنَ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ.

نمازی کے آگے سے گزرنے پر شدید وعید کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی بجائے نمازی کے سلام پھیرنے کے انتظار میں طویل مدت تک کھڑے رہنا بہتر ہے - 63

٢٨٩...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ التَّغْلِيْظَ فِي الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ، إِذَا كَانَ الْمُصَلِّيْ يُصَلِّيْ إِلٰى سُتْرَةٍ، وَإِبَاحَةِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ إِذَا صَلّٰى إِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی کے آگے سے گزرنے پر شدید وعید اس وقت ہے جب نمازی سترہ رکھ کر نماز پڑھ رہا ہو۔ اور جب نمازی بغیر سترہ کے نماز ادا کر رہا ہو تو نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے ---------- 64

٢٩٠...... بَابُ أَمْرِ الْمُصَلِّيْ بِالدَّرْءِ عَنْ نَفْسِهِ الْمَارَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَإِبَاحَةِ قِتَالِهِ بِالْيَدِ إِنْ أَبَى الْمَارُّ الْإِمْتِنَاعَ مِنَ الْمُرُوْرِ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے کو اپنے سے دور کرنے کے حکم کا بیان اور اگر گزرنے والا روکنے کے باوجود منع نہ ہو تو ہاتھ کے ساتھ اس سے لڑائی کرنا جائز ہے۔ اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان ---------- 65

٢٩١...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے -- 65

٢٩٢...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے ---------- 66

٢٩٣...... بَابُ إِبَاحَةِ مَنْعِ الْمُصَلِّيْ مَنْ أَرَادَ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالدَّفْعِ فِي النَّحْرِ فِي الْإِبْتِدَاءِ.

نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے کو ابتداء میں سینے میں دھکا دے کر روکنے کے جواز کا بیان ---------- 67

٢٩٤...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ أَيْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ مَعَ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ لَاأَنَّ الْمَارَّ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ شَيْطَانٌ، وَإِنْ كَانَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ’’بے شک وہ شیطان ہے‘‘ سے آپ کی یہ مراد ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے ساتھ شیطان ہے، یہ مطلب نہیں کہ گزرنے والا انسان شیطان ہے، اگرچہ شیطان کا لفظ

اسْمُ الشَّيْطَانِ قَدْ يَقَعُ عَلَى عُصَاةِ بَنِيْ آدَمَ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿شَيَاطِيْنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا﴾

۲۹۵...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ، وَأَمَامَ الْمُصَلِّي امْرَأَةٌ نَائِمَةٌ أَوْ مُضْطَجِعَةٌ

۲۹۶...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلٰى تَوْهِيْنِ خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ (لَا تُصَلُّوْا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا الْمُتَحَدِّثِيْنَ) وَلَمْ يَرْوِ ذٰلِكَ الْخَبَرَ أَحَدٌ يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهِ.

۲۹۷...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُوْقِظُهَا إِذَا أَرَادَ الْوِتْرَ لِتُوْتِرَ عَائِشَةُ أَيْضًا، لَا كَرَاهَةَ أَنْ يُوْتِرَ وَهِيَ نَائِمَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ.

۲۹۸...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ مُسْتَقْبِلَ الْمَرْأَةِ

۲۹۹...... بَابُ إِبَاحَةِ مَنْعِ الْمُصَلِّي الشَّاةَ تُرِيْدُ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ

۳۰۰...... بَابُ مُرُوْرِ الْهِرِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ مُسْنَدًا، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ رَفْعِهِ

۳۰۱...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي مُرُوْرِ الْحِمَارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ بِذِكْرِ أَخْبَارٍ مُجْمَلَةٍ، قَدْ تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّهُ خِلَافُ أَخْبَارِ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ.

۳۰۲...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ فِيْ ذِكْرِ الْمَرْأَةِ لَيْسَ مُضَادٌّ

نافرمان انسانوں پر بھی بول دیا جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اسی طرح ہم نے انسانوں اور جنوں میں سے شیطان، ہر نبی کے دشمن بنائے، ان میں ہر ایک دوسرے کے کان میں چکنی چپڑی باتیں ڈالتا رہتا ہے۔'' ---------------------------- 68

نمازی کے آگے عورت سوئی ہوئی ہو یا لیٹی ہو تو نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان ---------------------------------- 69

جناب محمد بن کعب کی اس حدیث ''سوئے ہوئے شخص اور گفتگو کرنے والوں کے پیچھے نماز مت پڑھو'' کے ضعیف ہونے کا بیان اور اس روایت کو کسی بھی قابل حجت راوی نے بیان نہیں کیا ---- 70

اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ وتر ادا کرتے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس لیے بیدار کر دیتے تھے تاکہ وہ بھی وتر ادا کر لیں، (یہ مقصد نہیں تھا کہ) ان کے سامنے لیٹے ہونے کی صورت میں وتر ادا کرنا مکروہ تھا۔ ---------------------------- 71

عورت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان --- 71

نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والی بکری کو روکنے کے جواز کا بیان -- 72

نمازی کے آگے سے بلی کے گزرنے کا بیان، اگر اس بارے میں مروی روایت مرفوعاً صحیح ہو کیونکہ اس کے مرفوع ہونے میں قلب ہوا ہے ---------------------------------- 73

مجمل احادیث کے ساتھ نمازی کے آگے سے گدھے، عورت اور سیاہ کتے کے گزرنے پر وعید کا بیان، بعض کم علم لوگوں کو وہم ہوا ہے کہ یہ احادیث حضرت عائشہc کی اس حدیث کے خلاف کہ ''نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے تھے جبکہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی تھی۔'' ------------------------ 74

اس بات کی دلیل کا بیان کہ یہ حدیث جس میں عورت کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز کے ٹوٹ جانے کا ذکر ہے- 75

٣٠٣...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَرَادَ بِالْمَرْأَةِ الَّتِي قَرَنَهَا إِلَى الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ وَالْحِمَارِ وَأَعْلَمَ أَنَّهَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ، الْحَائِضُ دُوْنَ الطَّاهِرِ

وہ عورت جسے نبی کریم ﷺ نے سیاہ کتے اور گدھے کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے کہ ان کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، اس سے آپ کی مراد حائضہ عورت ہے ------ 75

٣٠٤...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِي مُرُوْرِ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ، قَدْ يَحْسِبُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ خِلَافُ خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ.

نمازی کے آگے سے گدھے کے گزرنے کے بارے میں مروی حدیث کا بیان، بعض اہل علم کا خیال ہے کہ یہ حدیث نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے خلاف ہے کہ "گدھا، کتا اور عورت نماز کو کاٹ دیتے ہیں" ------------------------------ 76

٣٠٥...... بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ ثِيَابٌ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ

نماز کے ناپسندیدہ ہونے کا بیان جبکہ نمازی کے سامنے تصاویر والے کپڑے ہوں ------------------------------ 85

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْكَلَامِ الْمُبَاحِ فِي الصَّلَاةِ وَالدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ، وَمَسْأَلَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُضَاهِي هٰذَا وَيُقَارِبُهُ

نماز میں جائز گفتگو، دعا، ذکر اور رب عزوجل سے مانگنے اور اس سے مشابہ اور اس جیسے ابواب کا مجموعہ ------ 87

٣٠٦...... بَابُ إِبَاحَةِ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دعا مانگنے کے جواز کا بیان ---------------- 87

٣٠٧...... بَابُ مَسْأَلَةِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا فِي الصَّلَاةِ مُحَاسَبَةً يَسِيْرَةً، إِذِ الْمُحَاسَبَةُ بِجَمِيْعِ ذُنُوْبِهِ وَالْمُنَاقَشَةُ بِهَا تُهْلِكُ صَاحِبَهَا

نماز میں رب تعالیٰ سے آسان حساب لینے کی دعا کا بیان، کیونکہ تمام گناہوں کا حساب اور ان کے بارے میں تحقیق و تفتیش گناہ گار کو ہلاک و برباد کر دے گی ---------------------- 89

٣٠٨...... بَابُ إِبَاحَةِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمَرْءِ مَسْأَلَةَ حَاجَةٍ يَسْأَلُهَا رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُرْجَى فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاِسْتِجَابَةِ

نماز میں نمازی کا اپنے رب تعالیٰ سے اپنی حاجت و ضرورت کا سوال مانگتے وقت تسبیح، تحمید اور تکبیر کے جواز اور اس سے دعا کی قبولیت کی امید کا بیان ------------------------------ 90

٣٠٩...... بَابُ إِبَاحَةِ الْاِسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

نماز میں عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے پناہ مانگنا جائز ہے ------------------------------------ 90

٣١٠...... بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فِي الصَّلَاةِ.

نماز میں دجال کے فتنے، زندگی اور موت کے فتنے اور گناہ اور قرض سے پناہ طلب کرنے کا بیان ---------------- 91

٣١١...... بَابُ إِبَاحَةِ التَّحْمِيْدِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ عِنْدَمَا يَرَى الْمُصَلِّيْ أَوْ يَسْمَعُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَوْ يُرِيْدُ شُكْرَ رَبِّهِ عَلَى ذٰلِكَ

فرض نماز میں اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنا جائز ہے جبکہ نمازی کوئی ایسی چیز دیکھے یا سنے کہ جس پر حمد و ثناء بیان کرنا واجب ہو یا وہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہتا ہو ---------------- 92

٣١٢...... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّسْبِيْحِ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقِ لِلنِّسَاءِ عِنْدَ النَّائِبَةِ تَنُوْبُهُمْ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کوئی مسئلہ پیش آئے تو مردوں کو "سُبْحَانَ اللّٰهِ" اور عورتوں کو تالی بجانے کے حکم کا بیان ---------------------- 94

۳۱۳...... بَابُ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَحَظْرِهِ بَعْدَ مَا كَانَ مُبَاحًا

نماز میں کلام کے منسوخ ہونے اور اس کے جائز ہونے کے بعد ممنوع ہونے کا بیان ---------------------------- 95

۳۱۴...... بَابُ ذِكْرِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ جَهْلًا مِنَ الْمُتَكَلِّمِ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِذَا لَمْ يَعْلَمِ الْمُتَكَلِّمُ أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ مَحْظُورٌ غَيْرُ مُبَاحٍ

نماز میں ناواقفیت کی بنا پر گفتگو کرنے کا بیان۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اگر گفتگو کرنے والے کو معلوم نہ ہو کہ نماز میں گفتگو کرنا منع ہے تو اس کی گفتگو سے نماز نہیں ٹوٹتی ------------ 98

۳۱۵...... بَابُ ذِكْرِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُصَلِّي غَيْرُ عَالِمٍ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ صَلَاتِهِ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ وَالْمُصَلِّي هٰذِهِ صِفَتُهُ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ

نماز میں بات چیت کرنے کا بیان جبکہ نمازی کو یہ علم نہ ہو کہ اس کی کچھ نماز ابھی باقی ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس نمازی کا یہ حال ہو اس کی بات چیت نماز کو فاسد نہیں کرتی 100

۳۱۶...... بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ وَأَبَانَ بِهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُمَّتِهِ مِنْ أَنْ أَوْجَبَ عَلَى النَّاسِ إِجَابَتَهُ وَإِنْ كَانُوا فِي الصَّلٰوةِ إِذَا دَعَاهُمْ لِمَا يُحْيِيهِمْ.

رسول اللہ ﷺ کی اس خصوصیت کا بیان جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مختص کیا ہے اور اس کے ساتھ آپ کے اور آپ کی امت کے درمیان فرق و امتیاز کر دیا ہے وہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ لوگوں کو حیات بخش امور کے لیے بلائیں تو انہیں آپ کی پکار پر لبیک کہنا واجب ہے اگرچہ وہ نماز پڑھ رہے ہوں-- 102

۳۱۷...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ الَّذِي لَا يَجُوزُ التَّكَلُّمُ بِهِ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ، إِذَا تَكَلَّمَ بِهِ الْمُصَلِّي فِي صَلَاتِهِ جَهْلًا مِنْهُ أَنَّهُ لَا يَجُوزُ التَّكَلُّمُ بِهِ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وہ کلام جو نماز کے علاوہ بھی کرنا درست نہیں ہے، اگر نمازی جہالت و ناواقفیت کی بنا پر وہی کلام نماز کے دوران کر دے تو وہ نماز کو فاسد نہیں کرے گی۔ - 104

۳۱۸...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَلِمَةَ إِذَا جَرَتْ عَلَى لِسَانِ الْمُصَلِّي مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ مِنْهُ لَهَا، وَلَا إِرَادَةٍ مِنْهُ لِنُطْقِهَا، لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ، إِنْ كَانَ قَابُوسُ بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ يَجُوزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهِ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اگر نمازی کی زبان سے بغیر قصد و ارادے کے کوئی کلمہ نکل جائے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی اور نہ اسے اس نماز کو لوٹانا ضروری ہے۔ اگرچہ قابوس بن ابی ظبیان کی روایت سے دلیل لینا جائز ہے لیکن میرا دل اس سے مطمئن نہیں ہے ---------------------------------- 105

جَمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں جائز افعال کے ابواب کا مجموعہ --------- 106

۳۱۹...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحْدُثُ
کسی سبب کے رونما ہونے پر نماز میں چلنے کی رخصت ہے 106

۳۲۰...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ الْقَهْقَرٰى فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحْدُثُ
بوقت ضرورت نماز میں الٹے پاؤں چلنے کی رخصت کا بیان 107

۳۲۱...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ حَمْلِ الصِّبْيَانِ فِي الصَّلَاةِ
نماز میں بچوں کو اٹھانے کی رخصت کا بیان ---------- 108

۳۲۲...... بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ قَتْلَهَا وَقَتْلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْإِنْفِرَادِ يُفْسِدُ الصَّلَاةَ
نماز میں سانپ اور بچھو کو قتل کرنے کے حکم کا بیان۔اس شخص کے دعوے کے برخلاف جو کہتا ہے کہ انہیں قتل کرنے سے اور ان میں سے ہر ایک کے قتل کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے 108

۳۲۳...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّائِبَةِ تَنُوْبُ الْمُصَلِّيْ
نماز میں کسی ضرورت و پریشانی کے وقت ادھر ادھر دیکھنے کی رخصت ہے ---------------------------- 109

۳۲۴...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اللَّحْظِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّلْوِيَ الْمُصَلِّي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ.
نماز میں نمازی اپنی گردن پیچھے موڑے بغیر (بوقت ضرورت) ادھر ادھر جھانک سکتا ہے ---------------------- 110

۳۲۵...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ مُرَافَقَةِ غَيْرِهِ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَالنَّظَرُ إِلَيْهِمْ، هَلْ يُتِمُّوْنَ صَلَاتَهُمْ أَمْ لَا، لِيَأْمُرَهُمْ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ إِتْمَامِ الصَّلَاةِ
نمازی اپنے ساتھی نمازیوں کی معیت میں ان کی طرف دیکھ سکتا ہے کہ کیا وہ اپنی نماز مکمل اور صحیح ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ تاکہ نماز کی تکمیل کے بعد وہ انہیں تکمیل نماز کے ضروری مسائل بتا سکے ------------------------------- 110

۳۲۶...... بَابُ إِبَاحَةِ الْتِفَاتِ الْمُصَلِّيْ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ إِرَادَةِ تَعْلِيْمِ الْمُصَلِّيْنَ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِمْ بِمَا يَفْهَمُوْنَ عَنْهُ، وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ إِشَارَةَ الْمُصَلِّيْ بِمَا يُفْهَمُ عَنْهُ غَيْرُ مُفْسِدَةٍ صَلَاتَهُ
نمازی کے لیے نماز میں دیگر نمازیوں کو تعلیم دینے کی غرض سے ایسا اشارہ کرنا جائز ہے جسے وہ سمجھ لیں اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی کا ایسا اشارہ جسے لوگ سمجھ جائیں، نماز کو باطل وفاسد نہیں کرتا ---------------------------- 111

۳۲۷...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ بَصْقِ الْمُصَلِّيْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى
نمازی کے لیے اپنی بائیں جانب یا بائیں قدم کے نیچے تھوکنا جائز ہے ------------------------------ 112

۳۲۸...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ بَصْقِ الْمُصَلِّيْ خَلْفَهُ، وَفِيْهِ دَلَّ عَلَى إِبَاحَةِ لَيِّ الْمُصَلِّيْ عُنُقَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّبْصُقَ فِيْ صَلَاتِهِ، إِذِ الْبَزْقُ خَلْفَهُ غَيْرُ مُمْكِنٍ إِلَّا بِلَيِّ الْعُنُقِ
نمازی کو اپنے پیچھے تھوکنے کی رخصت کا بیان، اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی کے لیے اپنی گردن کو پیچھے کی طرف موڑنا جائز ہے جبکہ وہ تھوکنے کا ارادہ کرے کیونکہ پیچھے کی طرف تھوکنا گردن موڑے بغیر ممکن نہیں ہے۔ ---------- 113

۳۲۹...... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ إِبَاحَةَ بَزْقِ الْمُصَلِّيْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى إِذَا لَمْ يَكُنْ عَنْ يَسَارِهِ فَارِغًا، وَإِبَاحَةَ دَلْكِ الْبُزَاقِ بِقَدَمِهِ إِذَا بَزَقَ فِيْ صَلاَتِهِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے جبکہ اس کی بائیں جانب خالی نہ ہو، اور جب نماز میں تھوکے تو اسے پاؤں کے ساتھ ملنا بھی جائز ہے----- 113

۳۳۰...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ بَزْقِ الْمُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبِهِ وَدَلْكِهِ الثَّوْبَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ فِي الصَّلاَةِ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْبُزَاقَ لَيْسَ بِنَجَسٍ، إِذْ لَوْ كَانَ نَجَسًا لَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَلِّيْ الْبَصْقَ فِيْ ثَوْبِهِ فِي الصَّلاَةِ

نمازی کو نماز میں اپنے کپڑے میں تھوکنے اور کپڑے کو ملنے کی رخصت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ تھوک نجس نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ ناپاک ونجس ہوتا تو آپ نمازی کو نماز کی حالت میں اسے اپنے کپڑے میں تھوکنے کا حکم نہ دیتے -------- 115

۳۳۱...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ بَزْقِ الْمُصَلِّيْ فِيْ نَعْلِهِ لِيُخْرِجَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ

نمازی کو اپنے جوتے میں تھوکنے کی رخصت ہے تاکہ وہ اسے مسجد سے باہر لے جائے ----------------------------- 116

۳۳۲...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ مَنْعِ الْمُصَلِّي النَّاسَ مِنَ الْمُقَاتَلَةِ وَدَفْعِ بَعْضَهُمْ عَنْ بَعْضٍ إِذَا اقْتَتَلُوْا.

نمازی کے لیے لوگوں کو لڑائی سے منع کرنے اور جب وہ لڑنے لگیں تو انہیں ایک دوسرے سے ہٹانے اور چھڑانے کی رخصت کا بیان------------------------------------- 117

۳۳۳...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ مُقَاتَلَةِ الْمُصَلِّي مَنْ رَامَ لْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

نمازی کا اپنے آگے سے گزرنے والے کے ساتھ لڑائی کرنا جائز ہے -- 117

۳۳٤...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ عَدْلِ الْمُصَلِّيْ إِلَى جَنْبِهِ، إِذَا قَامَ خِلاَفَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَقُوْمَ فِي الصَّلاَةِ.

(امام کے لیے) نمازی کو ہٹا کر اپنے درست پہلو میں کھڑا کرنے کی رخصت ہے جبکہ وہ نماز میں غلط جانب کھڑا ہوگیا ہو - 118

۳۳۵...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلاَةِ وَالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ

نماز میں درست کام کرنے اور غلط کام سے رکنے کا اشارہ کرنے کی رخصت ہے۔ ------------------------------ 118

۳۳٦...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الإِشَارَةَ فِي الصَّلاَةِ بِمَا يُفْهَمُ عَنِ الْمُشِيْرِ لاَ يَقْطَعُ الصَّلاَةَ وَلاَ يُفْسِدُهَا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ایسا اشارہ جو مشیر سے سمجھ لیا جائے، وہ نماز کو توڑتا یا فاسد نہیں کرتا---------------- 119

۳۳۷...... بَابُ الرُّخْصَةِ بِالْإِشَارَةِ فِي الصَّلاَةِ بِرَدِّ السَّلاَمِ إِذَا سَلَّمَ عَلَى الْمُصَلِّيْ.

جب نمازی کو سلام کیا جائے تو اشارے کے ساتھ نماز کے دوران سلام کا جواب دینے کی رخصت ہے۔ -------------- 120

۳۳۸...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِشَارَةِ بِجَوَابِ

جب نمازی کے ساتھ بات کی جائے تو نماز کے دوران اشارے

الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا كَلَّمَ الْمُصَلِّيَ، وَفِي الْخَبَرِ مَا دَلَّ عَلَى الرُّخْصَةِ فِي إِصْغَاءِ الْمُصَلِّي إِلَى مُكَلِّمِهِ وَاسْتِمَاعِهِ لِكَلَامِهِ فِي الصَّلَاةِ.
کے ساتھ جواب دینے کی رخصت ہے، اور حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی کو اپنے ساتھ کلام کرنے والے کی گفتگو کو پوری توجہ اور دھیان سے سننے کی رخصت ہے ---------- 121

٣٣٩ ..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَنَاوُلِ الشَّيْءِ عِنْدَ الْحَادِثَةِ تَحْدُثُ
کسی حادثہ کے رونما ہونے پر نمازی کے لیے کوئی چیز پکڑنے کی رخصت ہے ---------------------------------- 121

٣٤٠ ..... بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ بِالتَّصْفِيقِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّائِبَةِ.
نماز میں کسی مسئلے کے وقت عورتوں کو تالی بجانے کے حکم کا بیان -- 124

٣٤١ ..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً
نماز میں کنکریوں کو ایک مرتبہ درست کرنے کی رخصت کا بیان -- 124

٣٤٢ ..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ حَدِيْثَ النَّفْسِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ نُطْقٍ بِاللِّسَانِ، لَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ، إِذِ اللّٰهُ بِرَأْفَتِهِ وَرَحْمَتِهِ قَدْ تَجَاوَزَ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں دل کی باتوں کو بغیر زبان پر لائے نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نیاپنی شفقت ورحمت سے امت محمدیہ کی دل کی باتوں کو معاف فرمادیا ہے -------- 125

٣٤٣ ..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْبُكَاءَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ مَعَ إِبَاحَةِ الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ.
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں رونا نماز کو نہیں توڑتا، اور نماز میں رونا جائز ہے ------------------------------ 126

٣٤٤ ..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّفْخَ فِي الصَّلَاةِ، لَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَلَا يَقْطَعُهَا مَعَ إِبَاحَةِ النَّفْخِ عِنْدَ الْحَادِثَةِ تَحْدُثُ فِي الصَّلَاةِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں پھونک مارنا، نماز کو فاسد نہیں کرتا اور نہ اسے توڑتا ہے، جبکہ نماز میں کسی حادثے کے وقت پھونک مارنا جائز ہے ---------------------------- 127

٣٤٥ ..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّنَحْنُحِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْاِسْتِئْذَانِ عَلَى الْمُصَلِّيْ، إِنْ صَحَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ فَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْهَا.
نماز کے دوران نمازی سے اجازت طلب کی جائے تو کھنکارنے کی رخصت ہے بشرطیکہ اس سلسلے میں مروی روایت صحیح ہو کیونکہ اس میں راویوں کا اختلاف ہے ------------------- 128

٣٤٦ ..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِصْلَاحِ الْمُصَلِّيْ ثَوْبَهُ فِي الصَّلَاةِ
نمازی کو نماز میں اپنے کپڑے درست کرنے کی اجازت ہے 129

٣٤٧ ..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النُّعَاسَ فِي الصَّلَاةِ لَا يُفْسِدُ وَلَا يَقْطَعُهَا.
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں اونگھ آنا نماز کو فاسد نہیں کرتا اور نہ نماز ٹوٹتی ہے ------------------------------- 131

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمَكْرُوْهَةِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِيْ قَدْ نُهِيَ عَنْهَا الْمُصَلِّيْ
نماز میں ناپسندیدہ افعال کے ابواب کا مجموعہ جن سے نمازی کو منع کیا گیا ہے ------------------------ 132

٣٤٨...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے ---------------- 132

٣٤٩...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا زُجِرَ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ، إِذْ هِيَ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ، بِاللّٰهِ نَتَعَوَّذُ مِنَ النَّارِ.

اس علت کا بیان جس کی وجہ سے نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ یہ جہنمیوں کے آرام کرنے کا طریقہ وانداز ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں -- 133

٣٥٠...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْعَقْصِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بالوں کا جوڑا بنانے کی ممانعت کا بیان--------- 133

٣٥١...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ غَرْزِ الضَّفَائِرِ فِي الْقَفَا فِي الصَّلَاةِ، إِذْ هُوَ مَقْعَدٌ لِلشَّيْطَانِ

نماز میں بالوں کی چوٹیوں کو گردن میں باندھنے کی ممانعت کا بیان، کیونکہ وہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے ----------- 134

٣٥٢...... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى كَرَاهَةِ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالنا منع ہے ------------------------ 135

٣٥٣...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَحْرِيكِ الْحَصَا بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ.

(نماز کے دوران) کنکریوں کو چھونے اور انہیں حرکت دینے کی ممانعت کا بیان، ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ ---- 136

٣٥٤...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ مَسْحَ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں ایک مرتبہ کنکریوں کو چھونے اور درست کرنے کی اجازت دی ہے --------- 137

٣٥٥...... بَابُ فَضْلِ تَرْكِ مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کنکریوں کو نہ چھونے کی فضیلت کا بیان -------- 137

٣٥٦...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَغْطِيَةِ الْفَمِ فِي الصَّلَاةِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت سے نماز میں منہ ڈھانپنے کی ممانعت کا بیان-- 138

٣٥٧...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

گزشتہ مجمل روایت کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان --- 138

٣٥٨...... بَابُ كَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلَاةِ، إِذْ هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْأَمْرِ بِكَظْمِهِ مَا اسْتَطَاعَ الْمُصَلِّي

نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور نمازی کو حسب طاقت اسے روکنے کا حکم ہے ----- 139

٣٥٩...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمُتَثَائِبِ فِي الصَّلَاةِ هَاهْ وَمَا أَشْبَهَهُ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِي جَوْفِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ: هَاهْ

نماز میں جمائی لینے والے کے لیے ہاہ یا اس طرح کی اور آواز نکالنا منع ہے کیونکہ شیطان اس کے ہاہ کہنے سے اس کے پیٹ میں ہنستا ہے ------------------------------------- 139

٣٦٠...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ بَصْقِ الْمُصَلِّي أَمَامَهُ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِ الْمُصَلِّي مَا دَامَ فِي

نمازی کے لیے اپنے سامنے تھوکنا منع ہے کیونکہ اللہ عزوجل نمازی کے چہرے کی جانب ہوتے ہیں جب تک نمازی اپنی نماز میں

صَلاتِهِ مُقْبِلاً عَلَيْهِ . اس کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ ---------------------- 140

٣٦١...... بَابُ ذِكْرِ عَلاقَةِ الْبَاصِقِ فِي الصَّلاةِ تِلْقَاءَ الْقِبْلَةِ مَجِيئُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفْلَتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ . نماز میں قبلہ رخ تھوکنے والا قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دو آنکھوں کے درمیان ہوگا ----- 141

٣٦٢...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَوْجِيهِ جَمِيعِ مَا يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ أَذًى تِلْقَاءَ الْقِبْلَةِ فِي الصَّلاةِ ہر وہ چیز جس پر گندگی کا اطلاق ہوتا ہے، اسے نماز کے دوران قبلہ کی جانب ڈالنا منع ہے ------------------------- 142

٣٦٣...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَصْقِ الْمُصَلِّيْ عَنْ يَمِينِهِ نمازی کا اپنی دائیں جانب تھوکنا منع ہے ------------ 143

٣٦٤...... بَابُ كَرَاهَةِ نَظَرِ الْمُصَلِّيْ إِلَىٰ مَا يَشْغَلُهُ عَنِ الصَّلاةِ نماز سے مشغول کردینے والی چیزوں کی طرف نمازی کا دیکھنا مکروہ ہے --------------------------------- 143

٣٦٥...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْالْتِفَاتِ فِي الصَّلاةِ نماز میں ادھر ادھر جھانکنے کی ممانعت کا بیان ----------- 144

٣٦٦...... بَابُ ذِكْرِ نَقْصِ الصَّلاةِ بِالْالْتِفَاتِ فِيْهَا، وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْالْتِفَاتَ فِيْهَا لاَ يُوْجِبُ إِعَادَتَهَا . نماز میں اِدھر اُدھر جھانکنے سے نماز (کے اجر وثواب) میں کمی ہوجاتی ہے ۔اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں التفات سے نماز کو دہرانا واجب نہیں ہوتا ------------------ 145

٣٦٧...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُوْلِ الْحَاقِنِ الصَّلاةَ، وَالْأَمْرِ بِبَدْءِ الْغَائِطِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا پیشاب روک کر نماز شروع کرنا منع ہے، نماز شروع کرنے سے پہلے پیشاب و پاخانے سے فارغ ہونے کا حکم ہے ---- 146

٣٦٨...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مُدَافَعَةِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فِي الصَّلٰوةِ نماز میں بول و براز کو روکنا منع ہے ----------------- 146

٣٦٩...... بَابُ الْأَمْرِ بِبَدْءِ الْعَشَاءِ قَبْلَ الصَّلاةِ عِنْدَ حُضُوْرِهَا جب رات کا کھانا سامنے آجائے تو نماز سے پہلے کھانا کھانے کا حکم ہے ------------------------------------ 147

٣٧٠...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْاسْتِعْجَالِ عَنِ الطَّعَامِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنْهُ عِنْدَ حُضُوْرِ الصَّلاةِ نماز کا وقت ہوجانے پر سیر ہوئے بغیر کھانے کو جلدی جلدی چھوڑنا منع ہے --------------------------------- 148

٣٧١...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الْمُرَاءَاةِ بِتَزْيِيْنِ الصَّلاةِ وَتَحْسِيْنِهَا دکھلاوے کے لیے نماز کو خوبصورت اور احسن انداز میں ادا کرنا سخت منع ہے ------------------------------- 149

٣٧٢...... بَابُ ذِكْرِ نَفْيِ قُبُوْلِ صَلاةِ الْمُرَائِيْ بِهَا دکھلاوے کے لیے پڑھنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی -- 149

٣٧٣...... بَابُ نَفْيِ قُبُوْلِ صَلاةِ شَارِبِ الْخَمْرِ شرابی کی نماز قبول نہیں ہوتی ---------------------- 150

٣٧٤...... بَابُ نَفْيِ قُبُوْلِ صَلاةِ الْمَرْأَةِ الْغَاضِبَةِ لِزَوْجِهَا، وَصَلاةِ الْعَبْدِ الْآبِقِ شوہر کو ناراض کرنے والی عورت اور بھگوڑے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی --------------------------- 151

٣٧٥...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي النَّوْمِ عِنْدَ الصَّلاةِ فرض نماز کے وقت سوئے رہنے پر سخت وعید کا بیان ----- 152

الْمَكْتُوبَةِ

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں فرض نماز کی ادائیگی کے ابواب کا مجموعہ --- 154

٣٧٦...... بَابُ فَرْضِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ مِنْ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ، بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهُ عَامٌّ، مُرَادُهُ خَاصٌّ.

رکعات کی تعداد کے اعتبار سے سفر میں فرض نماز کا بیان، اس بارے میں ایسی حدیث کا ذکر جس کے الفاظ عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے --------------------------------- 154

٣٧٧...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُبَيِّنِ بِأَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِي ذَكَرْتُهَا فِي خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَفْظٌ عَامٌّ وَمُرَادُهُ خَاصٌّ، أَرَادَ أَنَّ فَرْضَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ خَلَا الْمَغْرِبِ

گزشتہ مجمل خبر کو بیان کرنے والی روایت کا بیان کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے الفاظ عام ہیں اور ان سے مراد خاص ہے، آپ کا مطلب یہ تھا کہ سفر میں مغرب کے سوا بقیہ نمازیں دو رکعت فرض ہیں --------------------------------- 154

٣٧٨...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يُبِيحُ الشَّيْءَ فِي كِتَابِهِ بِشَرْطٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کبھی ایک چیز کو اپنی کتاب میں شرط کے ساتھ جائز کرتے ہیں ------------------ 155

٣٧٩...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَّى نَبِيَّهُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِبْيَانَ عَدَدِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں نماز کی رکعات کی تعداد کا بیان اپنے نبی مصطفیٰ ﷺ کے ذمے لگایا ہے۔ - 156

٣٨٠...... بَابُ اسْتِحْبَابِ قَصْرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ لِقَبُولِ الرُّخْصَةِ الَّتِي رَخَّصَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ إِتْيَانَ رُخْصَةِ الَّتِي رُخْصَهُ الَّتِي رَخَّصَهَا لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو قبول کرتے ہوئے سفر میں قصر نماز پڑھنا مستحب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان رخصتوں پر عمل پیرا ہونے کو پسند فرماتے ہیں، جو رخصتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو عطا فرمائی ہیں --------------------------------- 159

٣٨١...... بَابُ إِبَاحَةِ قَصْرِ الْمُسَافِرِ الصَّلَاةَ فِي الْمُدُنِ إِذَا قَدِمَهَا، مَا لَمْ يَنْوِ مَقَامًا يُوجِبُ إِتْمَامَ الصَّلَاةِ

مسافر کے کسی شہر میں آ کر نماز قصر کرنے کا بیان، جب تک وہ اتنے دن قیام کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو کہ جس میں مکمل نماز پڑھنا واجب ہو جاتا ہے ----------------------------- 159

٣٨٢...... بَابُ إِبَاحَةِ قَصْرِ الْمُسَافِرِ إِذَا أَقَامَ بِالْبَلْدَةِ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنْ غَيْرِ إِزْمَاعٍ عَلَى إِقَامَةٍ مَعْلُومَةٍ بِالْبَلْدَةِ عَلَى الْحَاجَةِ

جب مسافر کسی شہر میں اپنی حاجت وضرورت کی وجہ سے پندرہ دن سے زائد غیر معینہ مدت تک بغیر پختہ ارادہ کیے اقامت پذیر رہے تو اس کے لیے نماز قصر کرنا جائز ہے ------------ 161

٣٨٣...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ احْتَجَّ بِهِ بَعْضُ مَنْ خَالَفَ الْحِجَازِيِّينَ فِي إِزْمَاعِ الْمُسَافِرِ مَقَامَ أَرْبَعٍ أَنَّ لَهُ قَصْرَ الصَّلَاةِ

مسافر چار دن کی اقامت کا پختہ ارادہ کر لے تو وہ قصر کر سکتا ہے، اس مسئلہ میں اہلِ حجاز علماء کے مخالفین کی دلیل کا بیان -- 162

٣٨٤ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ بِذِكْرِ خَبَرٍ غَلِطَ فِي مَعْنَاهُ بَعْضُ مَنْ لَمْ يُحْسِنْ صَنَاعَةَ الْفِقْهِ، فَتَأَوَّلَ هٰذَا الْخَبَرَ عَلَى ظَاهِرِهِ وَزَعَمَ أَنَّ الْجَمْعَ غَيْرُ جَائِزٍ إِلَّا أَنْ يَجِدَّ بِالْمُسَافِرِ السَّفَرَ

سفر میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کرنے کی رخصت کا بیان، اس سلسلے میں ایک روایت کا بیان جس کے معنی سمجھنے میں بعض غیر فقیہ اشخاص سے غلطی ہوگئی ہے، لہٰذا اس نے اس کے ظاہری معنی کے اعتبار سے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ مغرب وعشاء کی نمازوں کو صرف اس وقت جمع کرنا جائز ہے جب مسافر کو سفر میں جلدی ہو ---------------------------------- 171

٣٨٥ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ لَمْ يَجِدَّ بِالْمُسَافِرِ السَّيْرَ.

ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے ادا کرنے کی رخصت کا بیان، اگرچہ مسافر کو سفر کی جلدی نہ ہو -------- 172

٣٨٦ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ، وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ نَازِلًا فِي الْمَنْزِلِ غَيْرَ سَائِرٍ وَقْتَ الصَّلَاتَيْنِ.

سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان اگرچہ مسافر ان دو نمازوں کے وقت کسی قیام گاہ میں ٹھہرا ہوا ہو اور سفر نہ کر رہا ہو ---------------------------------- 173

٣٨٧ ...... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي الْعِشَاءِ

نماز ظہر اور عصر کو عصر کے وقت میں اور نماز مغرب اور عشاء کو عشاء کے وقت میں جمع کرنے کا بیان -------------------- 175

٣٨٨ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِي الْمَطَرِ

حضر میں بارش کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان -- 177

٣٨٩ ...... بَابُ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لِلصَّلَاتَيْنِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا فِي السَّفَرِ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَوَّلَ مِنْهُمَا يُصَلَّى بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، وَالْأَخِيرَةَ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ مِنْ غَيْرِ أَذَانٍ

سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے وقت ان کے لیے اذان اور اقامت کہنے کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ان میں سے پہلی نماز اذان اور اقامت کے ساتھ ادا کی جائے گی جبکہ دوسری صرف اقامت کے ساتھ بغیر اذان پڑھے ادا کی جائے گی 179

٣٩٠ ...... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْأَذَانِ لِلصَّلَاةِ إِذَا فَاتَ وَقْتُهَا وَإِنْ صُلِّيَتْ جَمَاعَةً.

جب نماز کا وقت فوت ہو جائے تو اس کے لیے اذان نہ کہنا جائز ہے اگرچہ نماز باجماعت ادا کی جائے --------------- 180

٣٩١ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ قَبْلَ الْارْتِحَالِ مِنَ الْمَنْزِلِ.

منزل سے روانگی سے قبل نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے 181

٣٩٢ ...... بَابُ نُزُولِ الرَّاكِبِ لِصَلَاةِ الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ، فَرْقًا بَيْنَ الْفَرِيضَةِ وَالتَّطَوُّعِ فِي غَيْرِ الْمُسَابَقَةِ وَالْتِحَامِ الْقِتَالِ وَمُطَارَدَةِ الْعَدُوِّ.

سفر میں سوار کا فرض نماز پڑھنے کے لیے سواری سے اترنا، فرض اور نفل نماز میں فرق کی وجہ سے، اگر وہ اس وقت کسی مقابلے میں شریک، دشمن سے گھمسان کی جنگ یا دشمن پر حملہ آور نہ ہو (کیونکہ

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلاَةِ الْفَرِيْضَةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحْدُثُ

٣٩٣...... بَابُ صَلاَةِ الْمَرِيْضِ جَالِسًا إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ

٣٩٤...... بَابُ صِفَةِ صَلاَةِ الْمَرِيْضِ جَالِسًا إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ

٣٩٥...... بَابُ صِفَةِ صَلاَةِ الْمَرِيْضِ مُضْطَجِعًا إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ وَلاَ عَلَى الْجُلُوْسِ.

٣٩٦...... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلاَةِ رَاكِبًا وَ مَاشِيًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ وَ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِهَا عِنْدَ الْخَوْفِ، قَالَ اللّٰهُ وَجَلَّ وَعَلاَ ﴿فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾.

٣٩٧...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلاَةِ مَاشِيًا عِنْدَ طَلَبِ الْعَدُوِّ

٣٩٨...... بَابُ النَّاسِيْ لِلصَّلاَةِ وَالنَّائِمِ عَنْهَا يُدْرِكُ رَكْعَةً مِنْهَا قَبْلَ ذَهَابِ وَقْتِهَا.

٣٩٩...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً مِنْ صَلاَةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ غَيْرَ مُدْرِكِ الصُّبْحِ

٤٠٠...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُدْرِكَ هٰذِهِ الرَّكْعَةَ مُدْرِكٌ لِوَقْتِ الصَّلاَةِ، وَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ إِتْمَامُ صَلاَتِهِ.

٤٠١...... بَابُ النَّائِمِ عَنِ الصَّلاَةِ وَالنَّاسِيْ لَهَا، لاَ يَسْتَيْقِظُ وَلاَ يُذْكِرُهَا إِلاَّ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ.

٤٠٢...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ بِالْإِرْتِحَالِ وَتَرْكِ الصَّلاَةِ فِيْ ذٰلِكَ

ان صورتوں میں فرض نماز بھی سواری پر پڑھنا جائز ہے)-- 181

بیماری اور عذر کے وقت فرض نماز کی ادائیگی کے ابواب کا مجموعہ -- 183

بیمار شخص کھڑا نہ ہوسکتا ہوتو اس کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان183

بیمار آدمی کھڑا نہ ہو سکتا ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی کیفیت کا بیان -- 184

مریض شخص کے لیٹ کر نماز پڑھنے کی کیفیت کا بیان جبکہ وہ بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھتا ہو --------------- 184

خوف کے وقت سوار ہوکر اور پیدل چلتے ہوئے، قبلہ رو ہوکر اور قبلہ رخ ہوئے بغیر نماز پڑھنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾ (خوف کے وقت) پیدل چلتے ہوئے یا سوار ہوکر نماز پڑھ لو'' -------------------- 185

دشمن کا تعاقب کرتے ہوئے چلتے چلتے نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان-- 186

نماز سے سویا رہ جانے والا یا اسے بھول جانے والا، نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے ایک رکعت پالے تو اس کا بیان ----- 188

اس شخص کے دعوے اور گمان کے خلاف بیان کا ذکر جو کہتا ہے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالینے والا فجر کی نماز کو پانے والا نہیں ہے ------------------------ 189

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس رکعت کو پالینے والا نماز کا وقت پالینے والا ہے، اور اس پر نماز مکمل کرنا واجب ہے ------ 190

نماز سے سویا رہ جانے والا اور اسے بھولنے والا نماز کا وقت ختم ہونے کے بعد بیدار ہو یا اسے پالے تو اس کا بیان ----- 191

اس علت وسبب کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو اس جگہ سے کوچ کرنے اور وہاں نماز نہ پڑھنے کا

الْمَكَانِ حکم دیا ---------- 192

٤٠٣ ...... بَابُ النَّائِمِ عَنِ الصَّلَاةِ وَالنَّاسِيْ لَهَا يَسْتَيْقِظُ اَوْ يَذْكُرُهَا فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ.
نماز سے سوئے رہ جانے والے یا اسے بھولنے والے کا بیان جو نماز کے وقت کے بعد بیدار ہو سے نماز یاد آئے تو وہ کیا کرے؟ ---------- 193

٤٠٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ ﷺ بِإِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ قَدْ نَامَ عَنْهَا
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا اس نماز کے اعادے کا حکم دینا ---------- 194

٤٠٥ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَمَرَ بِإِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ قَدْ يَنَامُ عَنْهَا أَوْ ذَكَرَهَا بَعْدَ النِّسْيَانِ مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا اس نماز کو دہرانے کا حکم دینا جس سے نمازی سویا رہ گیا یا اسے بھول جانے کے بعد یاد آئی کہ وہ اسے کل اس کے وقت میں پڑھ لے ---------- 196

٤٠٦ ...... بَابُ ذِكْرِ النَّاسِيْ لِلصَّلَاةِ يَذْكُرُهَا فِيْ وَقْتِ صَلَاةِ الثَّانِيَةِ، وَالْبَدْءِ بِالْأُوْلٰى ثُمَّ بِالثَّانِيَةِ
اس بات کا بیان کہ نماز کو بھول جانے والے کو دوسری نماز کے وقت میں نماز یاد آئے تو وہ پہلے پہلی نماز پڑھے گا پھر دوسری --- 197

٤٠٧ ...... بَابُ ذِكْرِ فَوْتِ الصَّلَوَاتِ وَ السُّنَّةِ فِيْ قَضَائِهَا
نمازوں کے جانے اور ان کی قضاء میں سنت طریقے کا بیان ---------- 198

٤٠٨ ...... بَابُ الْأَذَانِ لِلصَّلَاةِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ وَ إِنْ كَانَتِ الْإِقَامَةُ تُجْزِئُ
نماز کا وقت ختم ہو جانے کے بعد نماز کے لیے اذان دینے کا بیان اگر چہ صرف اقامت بھی کافی ہے ---------- 199

٤٠٩ ...... بَابُ النَّاسِيْ لِلصَّلَاةِ الْفَرِيْضَةِ يَذْكُرُهَا بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا
فرض نماز کو بھول جانے والے کا بیان جسے نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نماز یاد آتی ہے۔ ---------- 200

٤١٠ ...... بَابُ إِسْقَاطِ فَرْضِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ أَيَّامَ حَيْضِهَا
حائضہ عورت سے حیض کے دنوں میں نماز کے ساقط ہونے کا بیان ---------- 201

٤١١ ...... بَابُ ذِكْرِ نَفْيِ إِيْجَابِ قَضَاءِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ بَعْدَ طُهْرِهَا مِنْ حَيْضِهَا
حیض والی عورت کے پاک ہونے کے بعد، نماز کی قضاء نہ دینے کے وجوب کا بیان ---------- 202

٤١٢ ...... بَابُ أَمْرِ الصِّبْيَانِ بِالصَّلَاةِ وَضَرْبِهِمْ عَلٰى تَرْكِهَا قَبْلَ الْبُلُوْغِ كَيْ يَعْتَادُوْا بِهَا.
بچوں کے بالغ ہونے سے پہلے انہیں نماز کا عادی بنانے کے لیے، نماز کا حکم دینے اور نہ پڑھنے پر انہیں مارنے کا بیان- 203

٤١٣ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِ عَلٰى أَنَّ أَمْرِ الصِّبْيَانِ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْبُلُوْغِ عَلٰى غَيْرِ الْإِيْجَابِ
اس حدیث کے ذکر کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ بچوں کو بلوغت سے پہلے نماز کا حکم دینا واجب نہیں ہے ---------- 204

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الصَّلَاةِ عَلَى الْبُسُطِ
بچھونوں (قالین، چٹائی وغیرہ) پر نماز کی ادائیگی کے ابواب کا مجموعہ ---------- 205

٤١٤...... بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى الْحَصِيْرِ.

بڑی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان ------------------ 205

٤١٥...... بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى الْبِسَاطِ، إِنْ كَانَ زَمْعَةُ يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهِ.

بچھونوں پر نماز پڑھنے کا بیان، اگر زمعہ راوی کی روایت قابل حجت ہو ------------------------------------ 205

٤١٦...... بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى الْفِرَاءِ الْمَدْبُوْغَةِ

دباغت شدہ رنگے ہوئے چمڑے پر نماز پڑھنے کا بیان -- 206

٤١٧...... بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان ------------------ 206

٤١٨...... بَابُ الصَّلاَةِ فِي النَّعْلَيْنِ، وَالْخِيَارِ لِلْمُصَلِّيْ بَيْنَ الصَّلاَةِ فِيْهِمَا وَبَيْنَ خَلْعِهِمَا وَوَضْعِهِمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، كَي لاَ يُؤْذِيَ بِهِمَا غَيْرَهُ.

جوتے پہن کر نماز پڑھنے کا بیان، نمازی کو اختیار ہے کہ وہ جوتے پہن کر نماز پڑھ لے یا انہیں اتار کر پڑھ لے اور اپنے دونوں قدموں کے درمیان جوتوں کو رکھ لے تا کہ ان سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو --------------------------- 207

٤١٩...... بَابُ وَضْعِ الْمُصَلِّيْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ إِذَا خَلَعَهُمَا، إِذَا لَمْ يَكُنْ عَنْ يَسَارِهِ مُصَلِّيْ، فَيَكُوْنُ نَعْلاَهُ عَنْ يَمِيْنِ وَالْمُصَلِّيْ عَنْ يَسَارِهِ.

اس بات کا بیان کہ نماز جب جوتے اتارے تو انہیں اپنی بائیں جانب رکھے جبکہ اس کی بائیں جانب کوئی نمازی نہ ہو، (کیونکہ) اس طرح اس کے جوتے اس کی بائیں جانب کھڑے نمازی کی دائیں طرف ہو جائیں گے ---------------------- 209

٤٢٠...... بَابُ ذِكْرِ الزَّجْرِ عَنْ وَضْعِ الْمُصَلِّيْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ إِذَا كَانَ عَنْ يَسَارِهِ مُصَلِّيْ، يَكُوْنُ النَّعْلاَنِ عَنْ يَمِيْنِ الْمُصَلِّيْ عَنْ يَسَارِهِ

جب نمازی کی بائیں جانب کوئی نمازی موجود ہو تو نمازی کا اپنی بائیں جانب جوتے رکھنا منع ہے، کیونکہ اس طرح جوتے اس کی بائیں جانب کھڑے نمازی کی دائیں جانب ہو جائیں گے 210

٤٢١...... بَابُ الْمُصَلِّيْ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ وَقَدْ أَصَابَهُمَا قَذَرٌ لاَ يَعْلَمُ بِهِ

اس بات کا بیان کہ نمازی اپنے جوتوں میں نماز پڑھتا ہے جبکہ انہیں گندگی لگی ہوتی ہے جس کا اسے علم نہیں ہوتا -------- 211

٤٢٢...... بَابُ الْمُصَلِّيْ يَشُكُّ فِي الْحَدَثِ، وَالْأَمْرِ بِالْمَضْيِ فِيْ صَلاَتِهِ وَتَرْكِ الْاِنْصِرَافِ عَنِ الصَّلاَةِ

نمازی کو وضو ٹوٹنے کا شک ہو جائے تو اسے اپنی نماز جاری رکھنے اور نماز نہ توڑنے کے حکم کا بیان ----------------- 212

٤٢٣...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلاَةِ إِذَا أَحْدَثَ الْمُصَلِّيْ فِيْهَا، وَوَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْأَنْفِ كَيْ يَتَوَهَّمَ النَّاسُ أَنَّهُ رَاعِفٌ لاَ مُحْدِثٌ حَدَثاً مِنْ دُبُرٍ.

جب نمازی کا وضو ٹوٹ جائے تو نماز ختم کر دینے کے حکم کا بیان، اور ناک پر ہاتھ رکھنے کا بیان تا کہ دیگر نمازی خیال کریں کہ اس کی نکسیر پھوٹ پڑی ہے، نہ کہ اس کی ہوا خارج ہو گئی ہے 212

جُمَّاعُ أَبْوَابِ السَّهْوِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں بھول چوک کے ابواب کا مجموعہ --------- 214

٤٢٦...... بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّيْ يَشُكُّ فِيْ صَلاَتِهِ

اس نمازی کا بیان جسے اپنی نماز میں شک ہو جاتا ہے ---- 214

٤٢٥...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصَّى فِي الْمُصَلِّيْ شَكَّ فِيْ صَلاَتِهِ وَالْأَمْرِ بِالْبِنَاءِ عَلَى الْأَقَلِّ مِمَّا

اپنی نماز میں شک کرنے والے کے متعلق تفصیلی روایت کا بیان اور جتنی رکعات میں نمازی کو شک ہو ان میں کم پر بنیاد رکھنے کے حکم کا

يَشُكُّ فِيهِ الْمُصَلِّي

٤٢٦...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يَسْجُدُهُمَا الشَّاكُّ فِي صَلَاتِهِ

٤٢٧...... بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِينِ رُكُوعِ هٰذِهِ الرَّكْعَةِ وَسُجُودِهَا الَّتِي يُصَلِّيهَا لِتَمَامِ صَلَاتِهِ أَوْ نَافِلَتِهِ.

٤٢٨...... بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّي يَشُكُّ فِي صَلَاتِهِ وَلَهُ تَحَرِّيْ، وَالْأَمْرِ بِالْبِنَاءِ عَلَى التَّحَرِّيْ إِذَا كَانَ قَلْبُهُ إِلَى أَحَدِ الْعَدَدَيْنِ أَمْيَلَ، وَكَانَ أَكْثَرُ ظَنِّهِ أَنَّهُ قَدْ صَلَّى مَا الْقَلْبُ إِلَيْهِ أَمْيَلُ

٤٢٩...... بَابُ ذِكْرِ الْقِيَامِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْجُلُوسِ سَاهِيًا، وَالْمَضْيِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا اسْتَوٰى الْمُصَلِّيْ قَائِمًا، وَإِيْجَابِ سَجْدَتَي السَّهْوِ عَلَى فَاعِلِهِ.

٤٣٠...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصَلِّيْ إِذَا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ فَاسْتَوٰى قَائِمًا، ثُمَّ ذُكِّرَ بِتَسْبِيحٍ أَنَّهُ نَاسٍ لِلْجُلُوسِ، أَنَّ عَلَيْهِ الْمُضِيَّ فِي صَلَاتِهِ، تَرْكَ الرُّكُوعِ إِلَى الْجُلُوسِ، وَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ.

٤٣١...... بَابُ الْأَمْرِ بِسَجْدَتَي السَّهْوِ إِذَا نَسِيَ الْمُصَلِّي شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ.

٤٣٢...... بَابُ التَّسْلِيمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ سَاهِيًا فِي الظُّهْرِ اَوِالْعَصْرِ اَوِ الْعِشَاءِ وَإِبَاحَةِ الْبِنَاءِ عَلَى مَا قَدْ صَلَّى الْمُصَلِّيْ قَبْلَ تَسْلِيمِهِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ سَاهِيًا. وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ السَّلَامَ سَاهِيًا قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا تُفْسِدُ الصَّلَاةَ.

٤٣٣...... بَابُ إِيْجَابِ سَجْدَتَي السَّهْوِ عَلَى

بیان-- 216

اس بات کا بیان کہ یہ دو سجدے جنہیں اپنی نماز میں شک کرنے والا ادا کرے گا -------------------------------- 217

اس رکعت کے رکوع اور سجود کو خوب اچھی طرح ادا کرنے کا بیان جسے وہ اپنی نماز کی تکمیل یا بطور نفل پڑھے گا۔ ---------- 219

اس نمازی کا بیان جسے اپنی نماز میں (کمی بیشی کا) شک ہو جاتا ہے جبکہ وہ تحقیق وجستجو کی طاقت رکھتا ہے، اسی جستجو اور تحقیق پر بنیاد رکھنے کے حکم کا بیان جبکہ اس کا دل کسی ایک عدد کی طرف زیادہ مائل ہو۔ اور اس کا غالب گمان ہو کہ جس عدد کی طرف اس کا دل زیادہ مائل ہے وہ اتنی نماز ادا کر چکا ہے -------------- 221

نمازی کا دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے قبل بھول کر قیام کرنے کا بیان، اور جب نمازی سیدھا کھڑا ہو جائے تو وہ نماز جاری رکھے، ایسے شخص پر سہو کے دو سجدے کرنے واجب ہیں۔ ------ 223

اس بات کا بیان کہ نمازی جب دو رکعتوں کے بعد سیدھا کھڑا ہو جائے، پھر اسے ”سُبْحَانَ اللّٰہِ“ کہہ کر متنبہ کیا جائے کہ وہ تشہد کے لیے بیٹھنا بھول گیا ہے تو اسے اپنی نماز جاری رکھنی چاہیے اور دوبارہ (اٹھنے کے بعد) نہ بیٹھے، اور سلام پھیرنے سے پہلے اسے دو سجدے کرنے چاہئیں۔ ------------------------ 224

سہو کے دو سجدوں کا بیان جب نمازی اپنی نماز سے کچھ بھول جائے-- 226

نماز ظہر، عصر اور عشاء میں دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیرنے کا بیان، دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیرنے سے قبل نمازی جتنی نماز پڑھ چکا تھا اس پر بناء کرنا جائز ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا----------------------- 227

نماز مکمل ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیرنے والے پر سہو

الْمُسْلِمِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ سَاهِيًا، وَالدَّلِيْلِ أَنَّ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ إِنَّمَا يَسْجُدُهُمَا الْمُصَلِّيْ بَعْدَ السَّلَامِ لَا قَبْلُ.

کے دو سجدے کرنے واجب ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی یہ دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کرے گا، پہلے نہیں ---------- 227

٤٣٤ ...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِيْ قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ

ذوالیدین کے قصے میں مروی اس حدیث کا بیان ------- 239

٤٣٥ ...... بَابُ ذِكْرِ التَّسْلِيْمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ سَاهِيًا، وَالدَّلِيْلِ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ سَاهِيًا وَبَيْنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ عَامِدًا

نمازِ مغرب میں بھول کر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنے کا بیان، اور نماز میں بھول کر کلام کرنے اور عمداً کلام کرنے کے درمیان فرق کی دلیل کا بیان ---------- 245

٤٣٦ ...... بَابُ ذِكْرِ الْجُلُوْسِ فِي الثَّالِثَةِ، وَالتَّسْلِيْمِ مِنْهَا سَاهِيًا فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ أَوِ الْعِشَاءِ

نماز ظہر، عصر یا عشاء کی تیسری رکعت میں بھول کے تشہد بیٹھنے اور سلام پھیرنے کا بیان ---------- 247

٤٣٧ ...... بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّي يُصَلِّي خَمْسَ رَكَعَاتٍ سَاهِيًا.

اس نمازی کا بیان جو بھول کر پانچ رکعت پڑھ لیتا ہے --- 248

٤٣٨ ...... بَابُ ذِكْرِ السُّنَّةِ فِيْ سَجْدَتَي السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ سَاهِيًا

بھول کر گفتگو کر لینے کے بعد سہو کے دو سجدوں میں سنت نبوی کا بیان ---------- 251

٤٣٩ ...... بَابُ السَّلَامِ بَعْدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ إِذَا سَجَدَهُمَا الْمُصَلِّيْ بَعْدَ السَّلَامِ.

سہو کے دو سجدے کرنے کے بعد سلام پھیرنے کا بیان جبکہ نمازی نے یہ دو سجدے (نماز سے) سلام پھیرنے کے بعد کیے ہوں --- 253

٤٤٠ ...... بَابُ التَّشَهُّدِ بَعْدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ إِذَا سَجَدَهُمَا الْمُصَلِّي بَعْدَ السَّلَامِ.

سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد کا بیان جبکہ نمازی نے یہ دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کیے ہوں ---------- 254

٤٤١ ...... بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ سَجْدَتَي السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ، إِذْ هُمَا تُرْغِمَانِ الشَّيْطَانَ.

سہو کے دو سجدوں کو مُرْغِمَتَيْن (دو ذلیل و رسوا کرنے والے) کا نام دینے کا بیان، کیونکہ یہ دو سجدے شیطان کو ذلیل و رسوا کرتے ہیں ---------- 255

٤٤٢ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمَسْبُوْقَ بِرَكْعَةٍ أَوْ ثَلَاثٍ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ بِجُلُوْسِهِ فِي الْأُوْلَى وَالثَّالِثَةِ اقْتِدَاءً بِإِمَامِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص کی ایک رکعت یا تین رکعات (امام کے ساتھ) چھوٹ جائیں تو امام کی اقتداء کرتے ہوئے پہلی اور تیسری رکعت میں اس کے بیٹھنے سے اس پر سہو کے دو سجدے واجب نہیں ہوتے ---------- 255

جِمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ الْوِتْرِ وَمَا فِيْهِ مِنَ السُّنَنِ

نمازِ وتر اور اس میں سنتوں کے ابواب کا مجموعہ ---- 258

٤٤٣ ...... بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمَنْصُوْصَةِ وَالدَّالَّةِ عَلَى أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

ان احادیث کا بیان جو اس بات کی صریح نص اور دلیل ہیں کہ نمازِ وتر فرض نہیں ہے ---------- 258

٤٤٤...... باب ذكر دليل أن الوتر ليس بفرض .
اس بات کی دلیل کا بیان کہ وتر فرض نہیں ہے --------- 260

٤٤٥...... باب الترغيب في الوتر واستحبابه إذ الله يحبه .
وتر کی ترغیب اور استحباب کا بیان کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے --------- 261

٤٤٦...... باب ذكر الأخبار المنصوصة عن النبي صلى الله عليه وسلم أن الوتر ركعة .
نبی اکرم ﷺ سے منصوص روایات کا بیان کہ وتر ایک رکعت ہے --------- 262

٤٤٧...... باب إباحة الوتر بخمس ركعات ، وصفة الجلوس في الوتر إذا أوتر بخمس ركعات ، وهذا من اختلاف المباح .
پانچ رکعات وتر پڑھنا جائز ہے، جب (نمازی) پانچ رکعات وتر ادا کرے گا تو (تشہد میں) بیٹھنے کی کیفیت کا بیان اور یہ جائز اختلاف کی قسم سے ہے --------- 264

٤٤٨...... باب ذكر الخبر المفسر أن النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن يجلس إلا في الخامسة إذا أوتر بخمس .
اس حدیث کا بیان جو یہ تفسیر کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب پانچ رکعات وتر ادا کرتے تو آپ صرف پانچویں رکعت میں (تشہد) بیٹھتے --------- 265

٤٤٩...... باب إباحة الوتر بسبع ركعات أو بتسع وصفة الجلوس إذا أوتر بسبع أو بتسع .
سات اور نو رکعات وتر پڑھنا جائز ہے جب سات یا نو رکعات وتر پڑھے گا تو (تشہد کے لیے) بیٹھنے کی کیفیت کا بیان ۔ 265

٤٥٠...... باب إباحة الوتر أول الليل إن أحب المصلي أو وسطه أو آخره ، إذ الليل بعد العشاء الآخرة إلى طلوع الفجر كله وقت الوتر .
اگر نمازی ابتدائی رات، درمیانی رات یا رات کے آخری پہر وتر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، کیونکہ عشاء کی نماز سے لے کر طلوع فجر تک ساری رات نماز وتر کا وقت ہے --------- 269

٤٥١...... باب الأمر بالوتر من آخر الليل بذكر خبر مختصر غير متقصى ومجمل غير مفسر
رات کے آخری حصے میں وتر پڑھنے کے حکم کا بیان، ایک مختصر غیر مفصل اور مجمل غیر مفسر حدیث کے ذکر کے ساتھ ------ 270

٤٥٢...... باب ذكر الوصية بالوتر قبل النوم بلفظ مجمل غير مفسر
ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت کا بیان --------- 270

٤٥٣...... باب ذكر الخبر المفسر للفظتين المجملتين اللتين ذكرتهما في البابين المقدمين
گزشتہ دو ابواب میں مذکور مجمل روایات کی تفسیر کرنے والی حدیث کا بیان --------- 271

٤٥٤...... باب الأمر بمبادرة طلوع الفجر بالوتر إذ الوتر وقته الليل ، لا الليل والنهار ولا بعض النهار أيضا .
طلوع فجر سے پہلے پہلے وتر پڑھنے میں جلدی کرنے کے حکم کا بیان کیونکہ وتر نماز کا وقت رات ہے، دن اور رات یا دن کا کچھ حصہ اس کا وقت نہیں ہے۔ --------- 274

٤٥٥...... باب الرخصة في الوتر راكبا في السفر
سفر کی حالت میں وتر سواری پر پڑھنا جائز ہے --------- 275

٤٥٦...... باب النائم عن الوتر أو الناسي له
اس شخص کا بیان جو وتر سے سو یا رہ جائے یا بھول جائے اور وتر

يُصْبِحُ أَن يُوْتِرَ .

پڑھنے سے پہلے اسے صبح ہو جائے ---------------- 275

٤٥٧...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِىَ فِىْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَجْرِ مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ

نبی اکرم ﷺ سے فجر کے بعد وتر پڑھنے کے متعلق مروی مجمل غیر مفسر روایت کا بیان ---------------------------- 277

٤٥٨...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَوْتَرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ الَّتِىْ بَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْهَا عِنْدَهُ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ الَّذِىْ يَكُوْنُ بَعْدَ طُلُوْعِهِ لَيْلٌ لَا نَهَارٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جو رات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے گھر گزاری تھی، اس رات آپ نے پہلی فجر کے طلوع کے بعد وتر ادا کیے تھے، اس فجر کے بعد رات ہوتی ہے، دن نہیں ---------------------------------- 278

٤٥٩...... بَابُ الزَّجْرِ أَن يُّوْتِرَ الْمُصَلِّىْ فِى اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ مَرَّتَيْنِ إِذِ الْمُوْتِرُو مَرَّتَيْنِ تَصِيْرُ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ شَفْعًا لَا وِتْرًا

ایک رات میں نمازی کو دو بار وتر پڑھنے کی ممانعت کا بیان کیونکہ دو بار وتر پڑھنے والے کی رات کی نماز جفت ہو جائے گی، وتر نہیں رہے گی ---------------------------------- 287

٤٦٠...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِى الصَّلَاةِ بَعْدَ الْوِتْرِ

وتر کے بعد نماز (نفل) پڑھنے کی رخصت کا بیان ------ 288

٤٦١...... بَابُ ذِكْرِ الْقِرَاءَةِ فِى الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ

ان دو رکعت میں قراءت کا بیان جو نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد ادا کرتے تھے ---------------------------------- 290

٤٦٢...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ بَعْدَ الْوِتْرِ مُبَاحَةٌ لِجَمِيْعِ مَنْ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ بَعْدَهُ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وتروں کے بعد نماز ادا کرنا ہر اس شخص کے لیے جائز ہے جو وتروں کے بعد نماز پڑھنا چاہتا ہو --- 291

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَمَا فِيْهِمَا مِنَ السُّنَنِ

نماز فجر سے پہلے کی دو رکعات (سنت) اور ان میں مذکور سنتوں کے ابواب کا مجموعہ ---------------- 293

٤٦٣...... بَابُ فَضْلِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذْ هُمَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا

نماز فجر کی دو سنتوں کی فضیلت کا بیان کہ وہ ساری دنیا سے بہتر ہیں -- 293

٤٦٤...... بَابُ الْمُسَارَعَةِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى ﷺ .

نبی مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے نماز فجر سے پہلے دو رکعت ادا کرنے میں جلدی کرنے کا بیان ------------ 294

٤٦٥...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ عَائِشَةَ إِنَّمَا أَرَادَتْ بِقَوْلِهَا: اَلْخَيْرُ النَّوَافِلَ دُوْنَ خَيْرِ الْفَرِيْضَةِ إِذِاسْمُ الْخَيْرِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْفَرِيْضَةِ وَالنَّافِلَةِ جَمِيْعًا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عائشہ c نے ''خیر کے کام'' سے نوافل مراد لیے ہیں فرض نہیں کیونکہ لفظ ''خیر'' فرض اور نفل دونوں پر بولا جاتا ہے ------------------------------- 294

٤٦٦...... بَابُ الْأَمْرِ بِالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ أَمْرَ نُدْبٍ وَاسْتِحْبَابٍ لَا أَمْرَ فَرْضٍ وَإِيْجَابٍ

اس بات کا بیان کہ نماز فجر سے پہلے دو رکعات ادا کرنے کا حکم مندوب اور مستحب ہے فرض و واجب کرنے کے لیے نہیں 295

٤٦٧ ...... بَابُ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
نمازِ فجر کی دو رکعات (سنت) کے وقت کا بیان -------- 295

٤٦٨ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَخْفِيْفِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى ﷺ.
نبی مصطفیٰ ﷺ کی اقتدا میں نمازِ فجر سے پہلے کی دو رکعات کو مختصر اور ہلکا ادا کرنا مستحب ہے کیونکہ سنت نبوی کی اتباع - 296

٤٦٩ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.
نمازِ فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ پڑھنا مستحب ہے ------ 297

٤٧٠ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْهُمَا بِآيَةٍ وَاحِدَةٍ سِوٰى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ لَا يُجْزِئُ أَنْ يُقْرَأَ فِيْ رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ مِنَ التَّطَوُّعِ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ سِوَى الْفَاتِحَةِ
نمازِ فجر کی دو سنتوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ ایک آیت کی تلاوت کرنا جائز ہے اس شخص کے دعوے کے برخلاف جو کہتا ہے کہ نفل نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ تین آیات سے کم تلاوت کافی نہیں ہوگی --------------- 298

٤٧١ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ إِذَا فَاتَتَا قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ
نماز فجر کی دو سنتیں جب نمازی صبح کی نماز سے پہلے نہ پڑھ سکے تو وہ نماز کے بعد اور سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھ سکتا ہے - 299

٤٧٢ ...... بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ إِذَا نَسِيَهُمَا الْمَرْءُ
جب آدمی فجر کی دو سنتیں بھول جائے تو انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد قضا کرنے کا بیان ---------------------- 299

٤٧٣ ...... بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ إِذَا نَامَ الْمَرْءُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ.
سورج طلوع ہونے کے بعد فجر کی دو سنتوں کو قضا کرنے کا بیان جبکہ نمازی انہیں ادا کرنے سے سویا رہ جائے اور سورج طلوع ہونے کے بعد بیدار ہو ------------------------ 300

٤٧٤ ...... بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
نمازِ فجر کی دو سنتوں کے بعد دعا مانگنے کا بیان --------- 301

٤٧٥ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
فجر کی دو سنتوں کے بعد (دائیں کروٹ کے بل) لیٹنا مستحب ہے ------------------------------ 304

٤٧٦ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
فجر کی دو سنتوں کے بعد نہ لیٹنے کی رخصت کا بیان ------ 305

٤٧٧ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ الْإِقَامَةِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُمَا تُصَلَّيَانِ وَ الْإِمَامُ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ.
اقامت ہونے کے بعد فجر کی دو سنتیں پڑھنا منع ہے۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ امام کے فرض ادا کرنے کے دوران انہیں ادا کیا جا سکتا ہے۔ ----------- 306

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ
رات کی نفلی نماز (تہجد) کے ابواب کا مجموعہ ------ 309

٤٧٨...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرِ نُسِخَ فَرْضُ قِيَامِ اللَّيْلِ بَعْدَ مَا كَانَ فَرْضًا وَاجِبًا.
قیام اللیل (نماز تہجد) کے فرض وواجب ہونے کے بعد اس کی فرضیت کے منسوخ ہونے کے بارے میں مروی حدیث کا بیان ----- 309

٤٧٩...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْفَرْضَ قَدْ يُنْسَخُ فَيُجْعَلُ الْفَرْضُ تَطَوُّعًا، وَجَائِزٌ أَنْ يُنْسَخَ التَّطَوُّعُ ثَانِيًا فَيُفْرَضُ الْفَرْضُ الْأَوَّلُ كَمَا كَانَ فِي الْاِبْتِدَاءِ فَرْضًا.
اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی فرض منسوخ کر کے نفل بنا دیا جاتا ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ دوبارہ نفل کو منسوخ کر کے فرض بنا دیا جائے جیسا کہ ابتداء میں وہ فرض تھا ---------------- 310

٤٨٠...... بَابُ كَرَاهَةِ تَرْكِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَمَا كَانَ الْمَرْؤُ قَدِ اعْتَادَهُ.
آدمی کا رات کی نماز کا عادی ہونے کے بعد اسے چھوڑ دینا ناپسندیدہ ہے ------------------------------ 311

٤٨١...... بَابُ كَرَاهَةِ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا لَا فَرْضًا.
قیام اللیل ترک کرنا ناپسندیدہ ہے، اگرچہ وہ نفل ہی ہے، فرض نہیں ------------------------------ 312

٤٨٢...... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ اللَّيْلِ يَحُلُّ عُقَدَ الشَّيْطَانِ الَّتِي يَعْقِدُهَا عَلَى النَّائِمِ فَيُصْبِحُ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ بِحَلِّ عُقَدِ الشَّيْطَانِ عَنْ نَفْسِهِ
قیام اللیل مستحب ہے، اس سے شیطان کی وہ گرہیں کھل جاتی ہیں جو وہ سونے والے پر لگاتا ہے، اس سے شیطان کی گرہیں کھل جانے کی وجہ سے وہ صبح کے وقت چاق وچوبند اور خوش مزاج ہوتا ہے ------------------------------ 313

٤٨٣...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالْوُضُوْءِ تَحِلَّانِ الْعُقَدَ كُلَّهَا الَّتِي يَعْقِدُهَا الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ النَّائِمِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وضو کرنے کے بعد رات کے وقت دو رکعات پڑھنے سے وہ تمام گرہیں کھل جاتی ہیں جو شیطان سونے والے کی گدی پر لگاتا ہے----------- 314

٤٨٤...... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الشَّيْطَانَ يَعْقِدُ عَلَى قَافِيَةِ النِّسَاءِ كَعُقْدَةِ عَلَى قَافِيَةِ الرِّجَالِ بِاللَّيْلِ، وَأَنَّ الْمَرْأَةَ تَحِلُّ عَنْ نَفْسِهَا عُقَدَ الشَّيْطَانِ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَالْوُضُوْءِ وَالصَّلَاةِ كَالرَّجُلِ سَوَاءٌ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ شیطان رات کے وقت عورتوں کی گدی پر گرہیں لگاتا ہے، جس طرح وہ مردوں کی گدی پر گرہیں لگاتا ہے اور عورت بھی اپنے آپ سے شیطان کی گرہیں مرد کی طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے، وضو کرنے اور نماز پڑھنے سے کھول سکتی ہے ------------------------------ 315

٤٨٥...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلَى أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ رات کی نماز فرض نماز کے بعد سب نمازوں سے افضل واعلیٰ ہے------------------- 315

٤٨٦...... بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ إِذْ هُوَ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ وَقُرْبَةٌ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَكْفِيْرُ
قیام اللیل کی ترغیب کا بیان کیونکہ یہ نیک لوگوں کی عادت، اللہ عزوجل کی قربت کے حصول کا ذریعہ، برائیوں کا کفارہ اور

السَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْأَثْمِ — گناہوں سے روکتا ہے ---------- 316

٤٨٧ ...... بَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ وَجِعًا مَرِيْضًا إِذَا قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ مَعَ الْوَجَعِ وَالْمَرَضِ . — رات کے قیام کا بیان، اگرچہ آدمی بیماری اور تکلیف میں مبتلا ہو، جبکہ وہ بیماری اور تکلیف کے باوجود قیام کرنے کی طاقت رکھتا ہو - 317

٤٨٨ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ اللَّيْلِ قَاعِدًا إِذَا مَرِضَ الْمَرْءُ أَوْ كَسِلَ — جب آدمی بیمار ہو جائے یا سستی محسوس کرے تو رات کی نماز بیٹھ کر پڑھنا مستحب ہے---------- 317

٤٨٩ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِيْقَاظِ الْمَرْءِ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ — رات کی نماز (تہجد) کے لیے آدمی کو جگانا مستحب ہے --- 318

٤٩٠ ...... بَابُ ذِكْرِ أَقَلِّ مَا يُجْزِءُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ — قراءت کی کم سے کم مقدار کا بیان جو قیام اللیل میں کافی ہوگی 320

٤٩١ ...... بَابُ ذِكْرِ فَضِيْلَةِ قِرَاءَةِ مِائَةِ آيَةٍ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ ، إِذْ قَارِئُ مِائَةِ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ لَا يُكْتَبُ مِنَ الْغَافِلِيْنَ — رات کی نماز (تہجد) میں سو آیات تلاوت کرنے کی فضیلت کا بیان، کیونکہ ایک رات میں سو آیات تلاوت کرنے والا غافلوں میں نہیں لکھا جاتا ---------- 320

٤٩٢ ...... بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ مِائَتَيْ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ إِذْ قَارِئُهَا يُكْتَبُ مِنَ الْقَانِتِيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ . — ایک رات میں دو سو آیات پڑھنے کی فضیلت کا بیان، کیونکہ دو سو آیات پڑھنے والا فرمانبردار مخلصین میں لکھ دیا جاتا ہے -- 321

٤٩٣ ...... بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ أَلْفِ آيَةٍ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ أَبَا سَوِيَّةَ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ . — رات میں ایک ہزار آیات تلاوت کرنے کی فضیلت کا بیان، اگر اس بارے میں مروی روایت صحیح ہو، کیونکہ مجھے ابوسویہ کی تعدیل یا جرح معلوم نہیں ہے۔ ---------- 321

٤٩٤ ...... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ قَبْلَ السُّدُسِ الْآخِرِ . — رات کے آخری چھٹے حصے سے پہلے نماز تہجد پڑھنے کی فضیلت کا بیان---------- 322

٤٩٥ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ فِي النِّصْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ رِجَاءَ الْإِجَابَةِ — قبولیت کی امید کے ساتھ رات کے آخری نصف حصے میں دعا مانگنا مستحب ہے ---------- 323

٤٩٦ ...... بَابُ فَضْلِ إِيْقَاظِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةِ زَوْجَهَا لِصَلَاةِ اللَّيْلِ — نماز تہجد کے لیے خاوند کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے خاوند کو جگانے کی فضیلت کا بیان۔ ---------- 324

٤٩٧ ...... بَابُ التَّسَوُّكِ عِنْدَ الْقِيَامِ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ — نماز تہجد کے لیے اٹھ کر مسواک کرنے کا بیان ---------- 325

٤٩٨ ...... بَابُ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ — تہجد کی نماز کی ابتداء دو ہلکی اور مختصر رکعات سے کرنے کا بیان 325

٤٩٩ ...... بَابُ التَّحْمِيْدِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ وَالدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ — نماز تہجد کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور دعا مانگنے کا بیان---------- 326

٥٠٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا — اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نماز تہجد کے آغاز

كَانَ يَحْمَدُ بِهٰذَا التَّحْمِيْدِ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ لِافْتِتَاحِ صَلاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ لَا قَبْلُ.
کے لیے یہ حمد وثناء اور دعا تکبیر کہنے کے بعد پڑھتے تھے، تکبیر سے پہلے نہیں ---------- 327

٥٠١ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْأَلَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهِدَايَةَ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ عِنْدَ افْتِتَاحِ صَلاةِ اللَّيْلِ
نماز تہجد کی ابتدا میں حق کے اختلافی امور میں اللہ تعالیٰ سے ہدایت وراہنمائی کی دعا مانگنا مستحب ہے ---------- 328

٥٠٢ ...... بَابُ فَضْلِ طُوْلِ الْقِيَامِ فِيْ صَلاةِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهِ
نماز تہجد اور دیگر نمازوں میں طویل قیام کی فضیلت کا بیان- 329

٥٠٣ ...... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلاةِ اللَّيْلِ
نماز تہجد میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان ---------- 330

٥٠٤ ...... بَابُ التَّرَتُّلِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلاةِ اللَّيْلِ
نماز تہجد میں قراءت خوب ٹھہر ٹھہر کر خوش الحانی کے ساتھ کرنے کا بیان ---------- 333

٥٠٥ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الْقِرَاءَةِ وَالْمُخَافَتَةِ بِبَعْضِهَا فِيْ صَلاةِ اللَّيْلِ
نماز تہجد میں کچھ قراءت بلند آواز کے ساتھ اور کچھ قراءت آہستہ آواز سے کرنا جائز ہے ---------- 333

٥٠٦ ...... بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلاةِ اللَّيْلِ
نماز تہجد میں جہری قراءت کرنے کی کیفیت کا بیان ---------- 334

٥٠٧ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلاةِ إِذَا تَأَذّٰى بِالْجَهْرِ بَعْضُ الْمُصَلِّيْنَ غَيْرَ الْجَاهِرِ بِهَا
نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے کی ممانعت کا بیان جبکہ بلند آواز سے قراءت کرنے سے آہستہ آواز سے قراءت کرنے والے نمازیوں کو تکلیف پہنچتی ہو۔ ---------- 336

٥٠٨ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرِ كُلَّ لَيْلَةٍ اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَبُوْ لُبَابَةَ هٰذَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهِ فَإِنِّيْ لَا أَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ
نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے ہر رات سورہ بنی اسرائیل اور سورہ الزمر کی قراءت کرنا مستحب ہے۔ اگر ابولبابہ راوی کی حدیث سے دلیل لینا جائز ہو، کیونکہ مجھے اس کی تعدیل اور جرح کا علم نہیں ہے ---------- 337

٥٠٩ ...... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ يَحْسِبُ
ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی تہجد کی تعداد رکعات کا بیان ---------- 337

٥١٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الَّذِيْ قَدْ يُخَيَّلُ إِلَى بَعْضِ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّهُ خِلَافُ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْتُهُ.
اس روایت کا بیان جسے بعض کم علم لوگ حضرت ابن عباس کی سابقہ روایت کے خلاف سمجھتے ہیں ---------- 338

٥١١ ...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ ثَالِثٍ أَخَالُهُ يَسْبِقُ إِلَى قَلْبِ بَعْضِ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّهُ يُضَادُّ الْخَبَرَيْنِ
اس سلسلے کی تیسری روایت کا بیان، میرا خیال ہے کہ تبحر علمی سے محروم شخص کے دل میں یہ بات آئے گی کہ یہ روایت گذشتہ دو

الَّذِيْنِ ذَكَرْتُهُمَا قَبْلُ فِي الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ.
ابواب میں مذکورہ روایات کے خلاف ہے ---------- 339

٥١٢ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ الثَّلَاثَةَ الَّتِي ذَكَرْتُهَا لَيْسَتْ بِمُتَضَادَّةٍ وَلَا مُتَهَاتِرَةٍ.
اس حدیث کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تین احادیث جو میں نے ذکر کی ہیں، وہ باہم متعارض اور متضاد نہیں ہیں -- 339

٥١٣ ...... بَابُ قَضَاءِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ إِذَا فَاتَتْ لِمَرَضٍ أَوْ شُغْلٍ أَوْ نَوْمٍ
نماز تہجد کی دن کے وقت قضا کرنے کا بیان جبکہ وہ بیماری، مشغولیت یا نیند کی وجہ سے فوت ہوگئی ہو ---------- 341

٥١٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الْوَقْتِ مِنَ النَّهَارِ الَّذِي يَكُوْنُ الْمَرْءُ فِيْهِ مُدْرِكًا لِصَلَاةِ اللَّيْلِ إِذَا فَاتَتْ فَصَلَّاهَا فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنَ النَّهَارِ.
دن کے اس وقت کا بیان جس میں آدمی اپنی چھوٹی ہوئی نماز تہجد ادا کرلے تو وہ نماز تہجد کی فضیلت اور اجر و ثواب کو پالے گا 342

٥١٥ ...... بَابُ ذِكْرِ النَّاوِيْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَيَغْلِبُهُ النَّوْمُ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ.
نماز تہجد کی نیت کرنے والے کا بیان، جب اس پر نیند غالب آجائے اور وہ نماز تہجد ادا نہ کرسکے---------- 343

٥١٦ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ تَخُصَّ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِي
دیگر راتوں کو چھوڑ کر صرف جمعۃ المبارک کی رات کو نماز تہجد کے لیے مخصوص کرنا منع ہے ---------- 346

٥١٧ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْاِقْتِصَادِ فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَكَرَاهَةِ الْحَمْلِ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تُطِيْقُهُ مِنَ التَّطَوُّعِ.
نفلی نماز میں میانہ روی اور اعتدال اختیار کرنے کے حکم کا بیان، اور نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ نفلی عبادت کا بوجھ ڈالنا ناپسندیدہ ہے---------- 347

٥١٨ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ وَكَثْرَتِهَا وَطُوْلِ الْقِيَامِ فِيْهَا يَشْكُرُ اللّٰهَ لِمَا يُوَلِّي الْعَبْدَ مِنْ نِعْمَتِهِ وَإِحْسَانِهِ.
نفل نماز بکثرت اور لمبے قیام کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے تاکہ بندہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور احسانات کا شکر ادا کرسکے 350

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ
فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نفلی نمازوں کے ابواب کا مجموعہ ---------- 354

٥١٩ ...... بَابُ فَضْلِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْمَكْتُوْبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ بِلَفْظَةٍ مُجْمَلَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ
ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نفل نماز کی فضیلت کا بیان ---------- 354

٥٢٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: فِي كُلِّ يَوْمٍ، أَيْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَعَ بَيَانِ عَدَدِ هٰذِهِ الرَّكَعَاتِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ
اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جو میں نے ذکر کی تھی، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان ”ہر روز میں“ سے مراد ہر دن اور رات مراد ہے۔ اور فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نفل رکعات کی تعداد کا بیان ---------- 356

٥٢١...... بَابُ فَضْلِ صَلاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ صَلاةِ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا
نمازِ ظہر سے پہلے اور بعد میں نفل نماز کی فضیلت کا بیان -- 358

٥٢٢...... بَابُ فَضْلِ صَلاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ صَلاةِ الْعَصْرِ
نمازِ عصر سے پہلے نفل نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان ----- 359

٥٢٣...... بَابُ فَضْلِ التَّطَوُّعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.
نمازِ مغرب اور عشاء کے درمیان نفل نماز کی فضیلت کا بیان 359

٥٢٤...... بَابُ ذِكْرِ صَلاةِ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ الْمَكْتُوبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ
فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نبی اکرم ﷺ کی نماز کا بیان-- 361

٥٢٥...... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْمَكْتُوبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ فِي الْبُيُوتِ
فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نفل نماز گھروں میں پڑھنا مستحب ہے --------------------------------- 362

٥٢٦...... بَابُ الأَمْرِ بِأَنْ يَرْكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْبُيُوتِ بِلَفْظِ أَمْرٍ قَدْ يَحْسِبُ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّ مُصَلِّيَهَا فِي الْمَسْجِدِ عَاصٍ، إِذِ النَّبِيُّ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُصَلِّيَهَا فِي الْبُيُوتِ.
مغرب کے بعد دو رکعات گھروں میں پڑھنے کے حکم کا بیان، ایک ایسے لفظ کے ساتھ جس سے کم علم لوگوں کو یہ گمان ہوسکتا ہے کہ یہ دو رکعات مسجد میں ادا کرنے والا گناہ گار ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں گھروں میں ادا کرنے کا حکم دیا ہے 363

٥٢٧...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِأَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَنْ تُصَلَّى الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْبُيُوتِ وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الأَمْرَ بِذَلِكَ أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ لا أَمْرُ إِيجَابٍ، إِذْ صَلاةُ النَّوَافِلِ فِي الْبُيُوتِ أَفْضَلُ مِنَ النَّوَافِلِ فِي الْمَسَاجِدِ
نماز مغرب کے بعد دو رکعت گھروں میں پڑھنے کے نبی اکرم ﷺ کے حکم کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ آپ کا یہ حکم بطور استحباب تھا، وجوبی حکم نہیں تھا، کیونکہ نفل نماز گھروں میں ادا کرنا مساجد میں ادا کرنے سے افضل ہے ---------------------------- 364

٥٢٨...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا اسْتَحَبَّ الصَّلاةَ فِي الْبَيْتِ عَلَى الصَّلاةِ فِي الْمَسْجِدِ خَلا الْمَكْتُوبَةِ، إِذِ الصَّلاةُ فِي الْبَيْتِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلاةِ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ مِنْهَا.
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے فرض نمازوں کے علاوہ، اپنے گھر میں نماز پڑھنے کو مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند کیا ہے کیونکہ فرض نمازوں کے علاوہ، گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے ---------------- 365

جُمَّاعُ أَبْوَابِ التَّطَوُّعِ غَيْرَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا
نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث کے ابواب کا مجموعہ-- 367

٥٢٨...... بَابُ الأَمْرِ بِصَلاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبُيُوتِ وَالنَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْبُيُوتِ قُبُورًا فَيُتَحَامَى الصَّلاةُ فِيهِنَّ، وَهَذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلَى الزَّجْرِ عَنِ الصَّلاةِ فِي الْمَقَابِرِ
گھروں میں نفل نماز پڑھنے کے حکم کا بیان، اور گھروں کو قبرستان بنانے کی ممانعت کہ ان میں نماز ہی نہ پڑھی جائے اور یہ حدیث قبرستان میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی دلیل ہے-------- 367

٥٣٠...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے گھروں میں بعض

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِأَن يُّجْعَلَ بَعْضُ الصَّلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبُيُوْتِ لَا كُلُّهَا
نفلی نمازوں کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ساری نفلی نمازکا حکم نہیں دیا ---------------------------------- 367

٥٨١ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِإِكْرَامِ الْبُيُوْتِ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ فِيهَا .
گھروں میں کچھ نماز پڑھ کر انہیں عزت وشرف دینے کے حکم کا بیان ---------------------------------- 368

٥٣٢ ...... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي عَقِبِ كُلِّ وُضُوْءٍ يَتَوَضَّأُهُ الْمُحْدِثُ
بے وضو ہونے والے شخص کے ہر وضو کے بعد نفل نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان ---------------------------------- 369

٥٣٣ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الذَّنْبِ يُحْدِثُهُ الْمَرْءُ لِتَكُوْنَ تِلْكَ الصَّلَاةُ كَفَّارَةً لِمَا أَحْدَثَ مِنَ الذَّنْبِ .
آدمی سے گناہ سرزد ہونے کے بعد نماز پڑھنا مستحب ہے تاکہ وہ نماز اس گناہ کا کفارہ بن جائے ---------------------- 370

٥٣٤ ...... بَابُ التَّسْلِيمِ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ جَمِيْعًا
دن اور رات کی ہر نفل نماز میں دو رکعت کے بعد سلام پھیرنے کا بیان ---------------------------------- 370

٥٣٥ ...... بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمَنْصُوْصَةِ وَالدَّالَّةِ عَلَى خِلَافِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ تَطَوُّعَ النَّهَارِ أَرْبَعاً لَا مَثْنٰى
ان روایات کا بیان جو اس شخص کے دعوے کے خلاف صریح نص اور دلیل ہیں جو کہتا ہے کہ دن کی نفل نماز چار رکعات ہے، دو دو نہیں ---------------------------------- 371

٥٣٦ ...... بَابُ صَلَاةِ التَّسْبِيحِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ شَيْءٌ
نماز تسبیح کا بیان، اگر اس سلسلے میں مروی حدیث صحیح ہو، کیونکہ اس سند کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے ---------- 381

٥٣٧ ...... بَابُ صَلَاةِ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ
ترغیب وترہیب والی نماز کا بیان ---------------------- 382

٥٣٨ ...... بَابُ صَلَاةِ الْاِسْتِخَارَةِ
نماز استخارہ کا بیان ---------------------------------- 386

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الضُّحٰى وَمَا فِيهَا مِنَ السُّنَنِ
نماز چاشت اور اس میں جو مسنون چیزیں ہیں ان کے ابواب کا مجموعہ ---------------------------------- 387

٥٣٩ ...... بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى صَلَاةِ الضُّحٰى
چاشت کی نماز پر محافظت کی وصیت کا بیان ---------- 387

٥٤٠ ...... بَابُ فِي فَضْلِ صَلَاةِ الضُّحٰى إِذْ هِيَ صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ
نماز چاشت کی فضیلت کا بیان کیونکہ یہی صلوٰۃ اوابین (بہت زیادہ توبہ کرنے والوں کی نماز) ہے ---------------- 388

٥٤١ ...... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الضُّحٰى وَالْبَيَانِ أَنَّ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى تُجْزِيءُ مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَى سُلَامَى الْمَرْءِ فِي كُلِّ يَوْمٍ
نمازِ چاشت کی فضیلت کا بیان اور اس بات کا بیان کہ چاشت کی دو رکعات اس صدقے سے کفایت کر جاتی ہیں جو ہر روز انسانی جوڑوں پر واجب ہوتا ہے ---------------------------------- 389

٥٤٢ ...... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ السُّلَامٰى وَهِيَ الْمَفَاصِلُ
انسانی جوڑوں کی اس تعداد کا بیان جن پر صدقہ واجب ہوتا ہے

الَّتِيْ عَلَيْهَا الصَّدَقَةُ الَّتِيْ تُجْزِءُ رَكْعَتَا الضُّحٰى مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ عَلٰى تِلْكَ الْمَفَاصِلِ كُلِّهٖ — اور چاشت کی دو رکعت ان جوڑوں پر واجب صدقے سے کافی ہو جاتی ہیں ---------------- 389

٥٤٣...... بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَأْخِيْرِ صَلٰوةِ الضُّحٰى — چاشت کی نماز کو لیٹ کرنے کے استحباب کا بیان ------- 390

٥٤٤...... بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ صَلَاةِ الضُّحٰى رِجَاءَ الْإِجَابَةِ — چاشت کی نماز میں قبولیت کی امید پر اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا بیان---------------- 391

٥٤٥...... بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰى عِنْدَ الْقُدُوْمِ مِنَ السَّفَرِ — سفر سے واپسی پر نماز چاشت پڑھنے کا بیان ----------- 392

٥٤٦...... بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰى فِي الْجَمَاعَةِ، وَفِيْهِ بَيَانُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ صَلَّى الضُّحٰى فِيْ غَيْرِ الْيَوْمِ الَّذِيْ كَانَ يَقْدُمُ فِيْهِ مِنَ الْغَيْبَةِ — نمازِ چاشت با جماعت ادا کرنے کا بیان، اور اس میں اس بات کا بیان موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر سے واپسی کے دن کے علاوہ دنوں میں بھی نمازِ چاشت ادا کی ہے۔-------- 394

٥٤٧...... بَابُ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الضُّحٰى، وَهٰذَا مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْحُكْمَ لِلْمُخْبِرِ الَّذِيْ يُخْبِرُ بِكَوْنِ الشَّيْءِ لَا مَنْ يَنْفِي الشَّيْءَ — چاشت کے وقت نبی اکرم ﷺ کی نماز کا بیان، اور یہ اس بات کے متعلق ہے جس کے بارے میں میں بیان کر چکا ہوں کہ حکم اس خبر دینے والے کی خبر کے مطابق لگایا جائے گا جو کسی چیز کے ہونے کی خبر دیتا ہے نہ کہ اس کی خبر کے مطابق جو کسی چیز کی نفی کر رہا ہو ---------------- 395

٥٤٨...... بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰى فِي السَّفَرِ وَهُوَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ صَلَّى الضُّحٰى فِيْ غَيْرِ الْيَوْمِ الَّذِيْ كَانَ يَقْدُمُ فِيْهِ مِنْ غَيْبَةٍ — سفر میں نمازِ چاشت پڑھنے کا بیان، اور یہ اسی جنس سے تعلق رکھتا ہے جو میں نے بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر سے واپسی کے دن کے علاوہ دنوں میں بھی نماز چاشت ادا فرمائی ہے 395

٥٤٩...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ رَكْعَاتِ اللَّاتِيْ صَلَّاهُنَّ صَلَاةَ الضُّحٰى — اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے چاشت کی جو آٹھ رکعات ادا فرمائیں، آپ ان میں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے ---------------- 396

٥٥٠...... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فِيْ صَلَاةِ الضُّحٰى. — نماز چاشت میں قیام، رکوع اور سجدہ برابر مقدار میں کرنے کا بیان---------------- 397

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَاعِدًا — بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے کے ابواب کا مجموعہ --------- 398

٥٥١...... بَابُ تَقْصِيْرِ أَجْرِ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ فِي التَّطَوُّعِ — نفل نماز بیٹھ کر ادا کرنے والے کا اجر و ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے کم ہو جانے کا بیان ---------------- 398

٥٥٢...... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ بِهٖ — بیٹھ کر نماز پڑھنے کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی اس خصوصیت

نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الْمُصْطَفٰى فِي الصَّلَاةِ قَاعِدًا فَجَعَلَ صَلَاتَهُ قَاعِدًا كَالصَّلَاةِ قَائِمًا فِي الْأَجْرِ . | کا بیان جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفیٰ کو عطا کی ہے کہ آپ کی بیٹھ کر ادا کی گئی نماز کا اجر و ثواب کھڑے ہو کر ادا کی گئی نماز کے برابر بنایا ہے ---------------------------------- 398

٥٥٣ ...... بَابُ التَّرَبُّعِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا صَلَّى الْمَرْأُ جَالِسًا | نماز میں چار زانو بیٹھنے کا بیان جبکہ نمازی بیٹھ کر نماز پڑھے 399

٥٥٤ ...... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ جَالِسًا وَإِن لَّمْ يَكُنْ بِالْمَرْءِ عِلَّةٌ مِنْ مَرَضٍ لَا يَقْدِرُ عَلَى الصَّلَاةِ قَائِمًا | بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے، اگر چہ نمازی کو کوئی ایسی بیماری یا تکلیف بھی نہ ہو جس کے باعث وہ کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو ---------------------------------- 400

٥٥٥ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُكْثِرُ مِنَ التَّطَوُّعِ جَالِسًا وَإِن لَّمْ يَكُنْ بِهِ مَرَضٌ بَعْدَمَا أَسَنَّ وَحَطَمَهُ النَّاسُ | اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ جب عمر زیادہ ہو گئی اور لوگوں (کی پریشانی اور فکر) نے آپ کو بوڑھا کر دیا تو آپ کسی مرض کے بغیر بھی اکثر نفل نماز بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے -- 400

٥٥٦ ...... بَابُ التَّرَتُّلِ فِي الْقِرَاءَةِ إِذَا صَلَّى الْمَرْءُ جَالِساً | جب آدمی بیٹھ کر نماز پڑھے، تو تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرنے کا بیان ---------------------------------- 401

٥٥٧ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْجُلُوْسِ لِبَعْضِ الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ لِبَعْضٍ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ | ایک ہی رکعت میں کچھ قراءت بیٹھ کر اور کچھ کھڑے ہو کر کرنا جائز ہے ---------------------------------- 402

٥٥٨ ...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صِفَةِ صَلَاتِهِ جَالِساً، حَسِبَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّهُ خِلَافُ هٰذَا الْخَبَرِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ | نبی اکرم ﷺ کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی کیفیت کے متعلق مروی اس حدیث کا بیان جس کے بارے میں بعض علمائے کرام کا خیال ہے کہ وہ حدیث ہماری ذکر کردہ حدیث کے خلاف ہے -- 403

٥٥٩ ...... بَابُ تَقْصِيْرِ أَجْرِ صَلَاةِ الْمُضْطَجِعِ عَنْ أَجْرِ صَلَاةِ الْقَاعِدِ | لیٹ کے نماز پڑھنے والے کے اجر و ثواب میں بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے اجر و ثواب سے کمی کا بیان ---------------- 406

٥٦٠ ...... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْمُضْطَجِعِ خِلَافَ مَا يَتَوَهَّمُهُ الْعَامَّةُ، إِذِ الْعَامَّةُ إِنَّمَا تَأْمُرُ الْمُصَلِّيَ مُضْطَجِعاً أَنْ يُصَلِّيَ مُسْتَلْقِياً عَلَى قَفَاهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْمُصَلِّيَ مُضْطَجِعاً أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى جَنْبٍ | لیٹ کر نماز پڑھنے والے کی کیفیت کا بیان، عوام کے خیال کے بر خلاف، کیونکہ عوام لیٹ کر نماز پڑھنے والے پر چت لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں جبکہ نبی کریم ﷺ نے لیٹ کر نماز پڑھنے والے کو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے ---- 407

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ | سفر میں نفل نماز پڑھنے کے متعلق ابواب کا مجموعہ - 409

٥٦١ ...... بَابُ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ لِلْمُسَافِرِ خِلَافَ | مسافر کے لیے دن کے وقت نفل نماز پڑھنے کا بیان، ان علماء کے

باب	عنوان	صفحہ
مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ التَّطَوُّعَ لِلْمُسَافِرِ بِالنَّهَارِ	مذہب کے برخلاف جو مسافر کے لیے دن کے وقت نفلی نماز کو مکروہ قرار دیتے ہیں	409
٥٦٢ ...... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ	سفر میں فرض نماز سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا بیان	409
٥٦٣ ...... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ تَوْدِيعِ الْمَنَازِلِ	منازل (پڑاؤ کی جگہ) سے رخصتی کے وقت سفر میں نفل نماز پڑھنے کا بیان	415
٥٦٤ ...... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى الْأَرْضِ	سفر کے دوران رات کے وقت نفل نماز زمین پر ادا کرنے کا بیان	416
جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ	**سفر میں نفل نماز سواری کے اوپر بیٹھ کر پڑھنے کے ابواب کا مجموعہ**	417
٥٦٥ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِالْمُصَلِّي الرَّاحِلَةُ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ حُكْمَ الْوِتْرِ حُكْمُ الْفَرِيضَةِ وَأَنَّ الْوِتْرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ غَيْرُ جَائِزٍ كَصَلَاةِ الْفَرِيضَةِ	سفر میں سواری پر وتر پڑھنا جائز ہے، سواری کا منہ جدھر بھی ہو، اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ وتر کا حکم فرض نماز کا ہے اور وتر فرض نماز کی طرح سواری پر پڑھنا جائز نہیں ہے	417
٥٦٦ ...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ غَلِطَ فِي الْاحْتِجَاجِ بِهِ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ مِمَّنْ زَعَمَ أَنَّ الْوِتْرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ غَيْرُ جَائِزٍ	اس روایت کا بیان جس سے استدلال کرنے میں بعض کم علم لوگوں سے غلطی ہوئی ہے، ان کا خیال ہے کہ سواری پر وتر پڑھنا جائز نہیں ہے	417
٥٦٧ ...... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِالرَّاكِبِ	سفر میں سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے خواہ سواری کا منہ سوار سمیت جدھر بھی ہو	420
٥٦٨ ...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا صَلَّى عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ إِذَا كَانَتْ مُتَوَجِّهَةً نَحْوَ الْقِبْلَةِ	ان علماء کے قول کے خلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی سواری پر نفل نماز صرف اس وقت پڑھی ہے جب آپ کی سواری قبلہ رخ چل رہی ہوتی تھی	421
٥٦٩ ...... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ عَلَى الْحُمُرِ، وَيَخْطُرُ بِبَالِي فِي هَذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْحِمَارَ لَيْسَ بِنَجِسٍ وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ إِذِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّجَسِ غَيْرُ جَائِزٍ	سفر میں گدھوں پر نماز پڑھنا جائز ہے، اس حدیث کے بارے میں میرے دل میں یہ خیال آ رہا ہے کہ گدھا ناپاک نہیں ہے اگرچہ اس کا گوشت نہیں کھایا جاتا، کیونکہ ناپاک چیز پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے	421
٥٧٠ ...... بَابُ الْإِيمَاءِ بِالصَّلَاةِ رَاكِبًا فِي السَّفَرِ	سفر میں سوار ہونے کی حالت میں نماز اشارے کے ساتھ پڑھنے	

٥٧١ ...... بَابُ صِفَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فِي الصَّلَاةِ رَاكِباً

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَوْقَاتِ الَّتِيْ يُنْهٰى عَنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِيْهِنَّ

٥٧٢ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ بِذِكْرِ لَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ.

٥٧٣ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ بَعْضَ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ لَا الْمَكْتُوْبَةَ وَجَمِيْعَ التَّطَوُّعِ

٥٧٤ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَحَرِّي الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا

٥٧٥ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّطَوُّعِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ

٥٧٦ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ نَهْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ نَهْيٌ خَاصٌّ لَا عَامٌّ، إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضَ التَّطَوُّعِ لَا كُلَّهُ، وَقَدْ أَعْلَمْتُ قَبْلُ فِي الْبَابِ الَّذِيْ تَقَدَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا النَّهْيِ نَهْياً عَنْ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ

٥٧٧ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا دَاوَمَ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ بَعْدَمَا صَلَّاهُمَا مَرَّةً لِفَضْلِ الدَّوَامِ عَلَى الْعَمَلِ.

٥٧٨ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِبَعْضِ اللَّفْظَةِ

کا بیان ---------------------------------- 422

سوار ہونے کی حالت میں نماز میں رکوع وسجود کرنے کی کیفیت کا بیان ---------------------------------- 423

ان اوقات کے ابواب کا مجموعہ جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے ---------------------------------- 424

صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان، عام الفاظ کے ذکر کے ساتھ جن سے مراد خاص ہے ---------------- 424

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان مبارک: ''صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک بھی کوئی نماز نہیں ہے'' سے آپ کی مراد بعض نفلی نماز ہے، فرض نماز اور تمام نوافل مراد نہیں ہیں۔ ---------------------------------- 425

سورج کے طلوع اور غروب ہوتے وقت قصد وکوشش کے ساتھ نماز پڑھنا منع ہے ---------------------------------- 426

دو پہر کے وقت نفل نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے ---------------------------------- 427

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا نمازِ صبح کے بعد طلوع شمس تک اور نماز عصر کے بعد غروب شمس تک نماز پڑھنے سے منع کرنا، یہ ایک خاص ممانعت ہے، عام نہیں، آپ کی مراد بعض نفلی نمازوں سے منع کرنا تھا تمام نفلی نمازوں سے منع کرنا مراد نہیں۔ اور میں گزشتہ باب میں یہ بھی بیان کر چکا ہوں کہ اس سے آپ کی مراد فرض نماز سے منع کرنا بھی نہیں تھا ---------- 433

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ عصر کے بعد دو رکعت ادا کرنے کے بعد ان پر ہمیشگی اختیار کی ہے، عمل پر ہمیشگی اختیار کرنے کی فضیلت کی وجہ سے ------------ 437

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جسے میں نے بیان کیا

عربی	اردو	صفحہ
الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا، وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ غَيْرَ مُرْتَفِعَةٍ فَدَانَتْ لِلْغُرُوْبِ	ہے، اور اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نفل نماز پڑھنے سے اس وقت منع کیا ہے جبکہ سورج بلند نہ ہو اور غروب ہونے کے قریب ہو جائے	439
٥٧٩ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ	غروب آفتاب کے وقت اور نماز مغرب سے پہلے نفل نماز پڑھنا جائز ہے	441
جُمَّاعُ أَبْوَابِ فَضَائِلِ الْمَسَاجِدِ وَبِنَائِهَا وَتَعْظِيْمِهَا	**مساجد کے فضائل، ان کی تعمیر اور ان کی تعظیم وتکریم کے متعلق ابواب کا مجموعہ**	444
٥٨٠ ...... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ مَسْجِدٍ بُنِيَ فِي الْأَرْضِ وَالثَّانِيْ، وَذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِيْ بَيْنَ أَوَّلِ بِنَاءِ مَسْجِدٍ وَالثَّانِيْ	زمین پر تعمیر کی گئی پہلی اور دوسری مسجد کی تعمیر کا بیان اور پہلی اور دوسری مسجد کی تعمیر کی درمیانی مدت اور وقفے کا بیان	444
٥٨١ ...... بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ إِذَا كَانَ الْبَانِيْ يَبْنِي الْمَسْجِدَ لِلّٰهِ لَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً	مساجد بنانے کی فضیلت کا بیان جبکہ مسجد بنانے والا اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے تعمیر کرے، ریاکاری اور شہرت کا حصول اس کے پیش نظر نہ ہو	445
٥٨٢ ...... بَابٌ فِيْ فَضْلِ الْمَسْجِدِ وَإِنْ صَغُرَ الْمَسْجِدُ وَضَاقَ	مسجد (بنانے کی) فضیلت کا بیان اگرچہ چھوٹی اور تنگ ہو	445
٥٨٣ ...... بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ إِذْ هِيَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ	مساجد کی فضیلت کا بیان کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین جگہیں ہیں	446
٥٨٤ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ	محلوں میں مساجد تعمیر کرنے کے حکم کا بیان	447
٥٨٥ ...... بَابُ تَطْيِيْبِ الْمَسَاجِدِ	مساجد کو خوشبو سے معطر کرنے کا بیان	447
٥٨٦ ...... بَابُ فَضْلِ إِخْرَاجِ الْقَذَى مِنَ الْمَسْجِدِ	مسجد سے کوڑا کرکٹ صاف کرنے کی فضیلت کا بیان	448
٥٨٧ ...... بَابُ ذِكْرِ بَدْءِ تَحْصِيْبِ الْمَسْجِدِ كَانَ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمَسَاجِدَ إِنَّمَا تُحْصَبُ حَتَّى لَا يَقْذَرَ الطِّيْنُ وَالْبَلَلُ الثِّيَابَ إِذَا مُطِرُوْا، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ.	مسجد میں کنکریاں بچھانے کی ابتداء کا بیان، اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسجد میں کنکریاں اس لیے بچھائی جائیں گی تا کہ بارش کی وجہ سے کیچڑ اور تری (پانی) سے کپڑے خراب نہ ہوں۔ اگر اس سلسلے میں مروی حدیث صحیح ہو	449
٥٨٨ ...... بَابُ تَقْمِيْمِ الْمَسَاجِدِ وَالْتِقَاطِ الْعِيْدَانِ وَالْخِرَقِ مِنْهَا وَتَنْظِيْفِهَا	مساجد میں جھاڑو دینے، تنکے اور چیتھڑے اٹھانے اور صفائی ستھرائی کرنے کا بیان	450

٥٨٩ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَشْدِ الضَّوَالِّ فِي الْمَسْجِدِ
مسجد میں گم شدہ چیزوں کا اعلان کرنا منع ہے ---------- 451

٥٩٠ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالدُّعَاءِ عَلَى نَاشِدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ أَن لَّا يُؤَدِّيهَا اللَّهُ عَلَيْهِ
مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنے والے کو یہ بد دعا دینے کے حکم کا بیان کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وہ واپس نہ دلائے ---------- 451

٥٩١ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ
مساجد میں خرید وفروخت منع ہے ------------------ 453

٥٩٢ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُتَبَايِعَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ أَن لَّا تَرْبَحَ تِجَارَتُهُمَا، وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلَى الْبَيْعِ يَنْعَقِدُ وَإِنْ كَانَا عَاصِيَيْنِ بِفِعْلِهِمَا.
مسجد میں خرید وفروخت کرنے والوں کو یہ بد دعا دینے کے حکم کا بیان کہ ان کی تجارت نفع بخش نہ ہو اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی خرید وفروخت منعقد ہو جائے گی اگرچہ وہ اپنے اس عمل کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے ---------------- 453

٥٩٣ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسَاجِدِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ- عِلْمِي- خَاصٌّ.
مساجد میں شعر پڑھنے کی ممانعت کا بیان ۔میرے علم کے مطابق اس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے ------------ 454

٥٩٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ بَعْضِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسَاجِدِ لَا عَنْ جَمِيعِهَا
اس روایت کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں بعض اشعار پڑھنے سے منع کیا ہے ۔تمام قسم کے اشعار سے منع نہیں فرمایا ---------------------- 454

٥٩٥ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا لَمْ يُدْفَنْ
مسجد میں تھوکنا منع ہے جبکہ اسے دفن نہ کیا جائے ------- 456

٥٩٦ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِدَفْنِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ لِيَكُوْنَ كَفَّارَةً لِلْبَزْقِ
مسجد میں تھوک کر اسے دبانے کے حکم کا بیان تاکہ وہ تھوکنے کا کفارہ بن جائے ---------------------------- 456

٥٩٧ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِإِعْمَاقِ الْحَفْرِ لِلنُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ
مسجد میں ناک کی ریزش دبانے کے لیے گہرا گڑھا کھودنے کے حکم کا بیان ---------------------------- 457

٥٩٨ ...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا أُمِرَ بِدَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّهُ أُمِرَ بِهِ كَيْ لَا يَتَأَذَّى بِذٰلِكَ النُّخَامَةِ مُؤْمِنٌ أَنْ يُصِيْبَ جِلْدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ فَيُؤْذِيْهِ.
اس علت وسبب کا بیان جس کی بنا پر مسجد میں بلغم کو دبانے کا حکم دیا گیا ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ یہ بلغم کسی مومن کے جسم یا کپڑوں کو لگ کر اسے تکلیف نہ پہنچائے ---------------------------- 457

٥٩٩ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّنَخُّمِ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ
مسجد میں قبلہ رخ بلغم پھینکنا منع ہے ---------------- 458

٦٠٠ ...... بَابُ حَكِّ النُّخَامَةِ مِنْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ
مسجد کے قبلہ میں بلغم لگی ہو تو اسے کھرچ دینے کا بیان --- 459

٦٠١ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُرُوْرِ بِالسِّهَامِ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ غَيْرِ قَبْضٍ عَلٰى نُصُوْلِهَا .
مساجد سے تیروں کی پیکان تھامے بغیر گزرنا منع ہے ---- 459

٦٠٢ ...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا أُمِرَ بِالْإِمْسَاكِ عَلٰى نِصَالِ السَّهْمِ إِذَا مَرَّ بِهٖ فِي الْمَسْجِدِ .
اس علت کا بیان جس کی وجہ سے مسجد میں تیروں کے پیکان پکڑ کر گزرنے کا حکم دیا گیا ہے ---------------------- 460

٦٠٣ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِيْطَانِ الرَّجُلِ الْمَكَانَ مِنَ الْمَسْجِدِ ، وَفِيْ هٰذَا مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ الْمَسْجِدَ لِمَنْ سَبَقَ إِلَيْهِ ، لَيْسَ أَحَدٌ أَحَقَّ بِمَوْضِعٍ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِهٖ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ﴾
کسی آدمی کو مسجد میں اپنے لیے جگہ مخصوص کرنا منع ہے اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ مسجد پر اسی کا حق ہے جو اس میں پہلے آتا ہے۔ کسی شخص کو مسجد کے کسی حصے پر دوسرے کی نسبت زیادہ حق حاصل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ”بے شک مساجد اللہ کے لیے ہیں“ -------------------- 461

٦٠٤ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِتَوْسِعَةِ الْمَسَاجِدِ إِذَا بُنِيَتْ .
کشادہ اور وسیع مساجد بنانے کے حکم کا بیان ---------- 461

٦٠٥ ...... بَابُ كَرَاهَةِ التَّبَاهِيْ فِيْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَتَرْكِ عِمَارَتِهَا بِالْعِبَادَةِ فِيْهَا
مساجد کی تعمیر میں فخر و مباہات اور انہیں عبادت کے ساتھ آباد نہ کرنا مکروہ ہے ------------------------------ 462

٦٠٦ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ التَّبَاهِيَ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ مساجد کے بارے میں فخر و مباہات کا اظہار کرنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے ------------ 462

٦٠٧ ...... بَابُ صِفَةِ بِنَاءِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ عَلٰى عَهْدِهٖ .
نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کی کیفیت کا بیان ------------------------------ 463

٦٠٨ ...... بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْجُلُوْسِ إِذْ هِيَ مِنْ حُقُوْقِ الْمَسَاجِدِ
مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان، کیونکہ یہ نماز مساجد کے حقوق میں سے ہے ----------------- 464

٦٠٩ ...... بَابُ كَرَاهَةِ الْمُرُوْرِ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُصَلّٰى فِيْهَا وَالْبَيَانِ أَنَّهٗ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ
مساجد میں نماز پڑھے بغیر ان سے گزرنا مکروہ ہے، اور اس بات کا بیان کہ یہ عمل قیامت کی نشانیوں میں سے ہے --------- 465

٦١٠ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ جُلُوْسِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ فِي الْمَسْجِدِ
جنبی شخص اور حائضہ عورت کا مسجد میں بیٹھنا منع ہے ---- 466

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ اللّٰهِ
مسجد میں نماز اور ذکر اللہ کے علاوہ مباح کاموں کے ابواب کا مجموعہ ------------------------------ 467

٦١١ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِنْزَالِ الْمُشْرِكِيْنَ الْمَسْجِدَ غَيْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، إِذَا كَانَ ذٰلِكَ
مسجد حرام (بیت اللہ) کے علاوہ مسجد میں مشرکوں کو ٹھہرانا جائز ہے جبکہ یہ چیز قرآن مجید اور ذکر الٰہی سننے کے بعد ان کے اسلام

أَرْجَا لِإِسْلَامِهِمْ وَأَرَقَّ لِقُلُوبِهِمْ إِذَا سَمِعُوا الْقُرْآنَ وَالذِّكْرَ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾

لانے کی امید دلائے اور ان کے دلوں کو خوب نرم کرنے کا باعث بن سکتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ''ایمان والو! مشرک تو ہیں ہی پلید، لہٰذا وہ اس برس کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں'' ---------- 467

٦١٢ ...... بَابُ إِبَاحَةِ دُخُولِ عَبِيدِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الذِّمَّةِ الْمَسْجِدَ وَالْمَسْجِدَ الْحَرَامَ أَيْضاً

مسجد حرام اور دیگر مساجد میں اہل ذمہ اور مشرکوں کے غلاموں کا داخل ہونا جائز ہے ---------- 467

٦١٣ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں سونے کی رخصت کا بیان ---------- 468

٦١٤ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي مُرُورِ الْجُنُبِ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ جُلُوسٍ فِيهِ

جنبی شخص کو مسجد میں بیٹھے بغیر گزرنے کی رخصت ہے --- 468

٦١٥ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ضَرْبِ الْخِبَاءِ وَاتِّخَاذِ بُيُوتِ الْقَصَبِ لِلنِّسَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں عورتوں کے لیے خیمے اور بانس کے حجرے بنانے کی رخصت کا بیان ---------- 469

٦١٦ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ضَرْبِ الْأَخْبِيَةِ لِلْمَرْضَى فِي الْمَسْجِدِ وَتَمْرِيضِ الْمَرْضَى فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں مریضوں کے لیے خیمے لگانے اور ان کی تیمار داری مسجد میں کرنے کی رخصت کا بیان ---------- 470

٦١٧ ...... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَتَكْفِيرِ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا بِهَا.

بیت المقدس کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کے ساتھ گناہوں اور خطاؤں کی بخشش کا بیان ---------- 471

٦١٨ ...... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الْوُسْطَى الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا عَلَى التَّكْرَارِ وَالتَّأْكِيدِ بَعْدَ دُخُولِهَا فِي جُمْلَةِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

اس درمیانی نماز کا بیان جس کی حفاظت ونگہداشت کا حکم اللہ تعالیٰ نے ان جملہ نمازوں کی حفاظت کے حکم کے بعد دوبارہ تاکید کے ساتھ دیا ہے جن میں یہ بھی شامل تھی ---------- 472

٦١٩ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ السَّهَرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ.

نماز عشاء کے بعد جاگنے کی ممانعت کا بیان، عام الفاظ کے ساتھ جن کی مراد خاص ہے ---------- 474

٦٢٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ كَرَاهَةَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يُنَاظِرَ فِيهِ، يُسْمَرُ فِيهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أُمُورِ الْمُسْلِمِينَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عشاء کے بعد گفتگو کے لیے جاگنے کی ممانعت ان کاموں کی وجہ سے ہے جو انسان کے لیے ضروری نہ ہوں، مسلمانوں کے مسائل میں مشورہ وغیرہ کے لیے جاگا جا سکتا ہے ---------- 475

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کے ابواب کا مجموعہ ---------- 478

٦٢١ ...... بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ فِي شِدَّةِ الْخَوْفِ بِكُلِّ

شدید خوف کی حالت میں امام کا مقتدیوں کے ہر گروہ کو ایک ایک

طَائِفَةٍ مِنَ الْمَأْمُوْمِيْنَ رَكْعَةً

رکعت پڑھانے کا بیان ---------------------------- 478

٦٢٢...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى هٰذِهِ الصَّلَاةَ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً وَلَمْ تَقْضِ الطَّائِفَتَانِ شَيْئاً، وَالْعَدُوُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، وَإِنَّ الطَّائِفَةَ الَّتِيْ حَرَسَتْ مِنَ الْعَدُوِّ كَانَتْ أَمَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ خَلْفَهُ.

اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے یہ نماز (خوف) ہر گروہ کو ایک رکعت پڑھائی تھی اور دونوں گروہوں نے (اس کے بعد) نماز کی تکمیل نہیں کی تھی، جبکہ دشمن نبی کریم ﷺ اور قبلہ شریف کے درمیان تھا اور جس گروہ نے دشمن سے حفاظت کی تھی وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے صف آراء تھا، آپ کے پیچھے نہیں تھا -------- 480

٦٢٣...... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ، وَالْخَوْفُ أَقَلُّ مِمَّا ذَكَرْنَا، إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، وَافْتِتَاحِ كِلْتَا الطَّائِفَتَيْنِ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ وَرُكُوْعِهِمَا مَعَ الْإِمَامِ مَعًا.

نماز خوف کی کیفیت کا بیان، اور خوف اس سے کم ہو جتنا ہم نے بیان کیا ہے، جبکہ دشمن مسلمانوں اور قبلہ شریف کے درمیان صف آراء ہو۔ دونوں گروہوں کے ساتھ نماز شروع کرنے اور امام کے ساتھ ہی رکوع کرنے کا بیان ------------------- 481

٦٢٤...... بَابٌ فِي صِفَةِ الْخَوْفِ أَيْضًا وَالْخَوْفُ أَشَدُّ مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا وَإِبَاحَةِ افْتِتَاحِ الصَّفِّ الثَّانِيْ صَلَوَاتِهِمْ مَعَ الْإِمَامِ وَهُمْ قُعُوْدٌ وَافْتِتَاحِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ صَلَوَاتِهِمْ مَعَ الْإِمَامِ وَهُمْ قِيَامٌ.

نماز خوف کی کیفیت کے متعلق ایک اور باب جبکہ خوف اس سے شدید ہو جتنا ہم نے گذشتہ باب میں بیان کیا ہے دوسری صف کا امام کے ساتھ بیٹھے بیٹھے نماز شروع کرنا جائز ہے اور پہلی صف والوں کا امام کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز شروع کرنا جائز ہے 482

٦٢٥...... بَابٌ فِي صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَالْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ

نماز خوف کی کیفیت کا بیان جبکہ دشمن قبلہ شریف کے پیچھے ہو 483

٦٢٦...... بَابٌ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضاً إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ وَالرُّخْصَةِ لِلطَّائِفَةِ الْأُوْلٰى فِي تَرْكِ اسْتِقْبَالِهَا الْقِبْلَةَ بَعْدَ فَرَاغِهَا مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى لِتَحْرُسَ الطَّائِفَةَ الثَّانِيَةَ مِنَ الْعَدُوِّ وَقَضَاءِ الطَّائِفَتَيْنِ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ بَعْدَ تَسْلِيْمِ الْإِمَامِ.

نماز خوف کا ایک اور باب، جبکہ دشمن قبلہ کے پیچھے ہو، تو پہلے گروہ کو پہلی رکعت سے فارغ ہونے کے بعد دوسرے گروہ کی دشمن سے حفاظت کرنے کے لیے استقبال قبلہ ترک کر دینے کی رخصت ہے۔ اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد دونوں گروہوں کا دوسری رکعت مکمل کرنے کا بیان ----------------- 485

٦٢٧...... بَابٌ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضاً إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ وَإِتْمَامِ الطَّائِفَةِ الْأُوْلَى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ قَبْلَ الْإِمَامِ

نماز خوف کا ایک اور باب، جب دشمن قبلہ کے پیچھے ہو اور پہلے گروہ کا امام سے پہلے دوسری رکعت مکمل کرنے کا بیان -- 486

٦٢٨...... بَابُ انْتِظَارِ الْإِمَامِ الطَّائِفَةَ الْأُوْلٰى جَالِسًا لِتَقْضِيَ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ، وَانْتِظَارِهِ الطَّائِفَةَ

امام کا بیٹھ کر پہلے گروہ کا انتظار کرنا تاکہ وہ دوسری رکعت مکمل کر لیں اور اس کا بیٹھ کر دوسرے گروہ کا انتظار کرنا تاکہ وہ بھی دوسری

الثَّانِيَةَ جَالِساً قَبْلَ التَّسْلِيْمِ لِيَقْضِيَ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ.
رکعت مکمل کر لیں ---------------------- 487

٦٢٩ ...... بَابٌ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضاً، وَالرُّخْصَةِ لِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنْ تُكَبِّرَ مَعَ الْإِمَامِ وَهِيَ غَيْرُ مُسْتَقْبِلَةِ الْقِبْلَةِ
نماز خوف کے متعلق ایک اور باب، دونوں گروہوں میں سے ایک کے لیے رخصت ہے کہ وہ قبلہ رخ ہوئے بغیر ہی امام کے ساتھ تکبیر کہہ لے ---------------------- 488

٦٣٠ ...... بَابٌ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضًا وَانْتِظَارِ الْإِمَامِ الطَّائِفَةَ الْأُوْلَى بَعْدَ سَجْدَةٍ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلَى لِيَسْجُدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، وَانْتِظَارِ الثَّانِيَةِ حَتَّى تَرْكَعَ رَكْعَةً لِتَلْحَقَ بِالْإِمَامِ فَتَسْجُدَ مَعَهُ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ يَنْتَظِرُهُمُ الْإِمَامُ قَائِمًا لِتَسْجُدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، وَجَمْعَ الْإِمَامُ الطَّائِفَتَيْنِ جَمِيْعاً بِالرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَيَكُوْنُ فَرَاغُ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِيْنَ جَمِيْعًا مِنَ الصَّلَاةِ مَعاً.
نماز خوف کے متعلق ایک اور باب، امام پہلی رکعت کا ایک سجدہ کرنے کے بعد پہلے گروہ کا انتظار کرے گا تاکہ وہ دوسرا سجدہ کر لے، اور دوسرے گروہ کا انتظار کرے گا تاکہ وہ ایک رکعت پڑھ کر امام کے ساتھ مل جائے تو وہ ان کے ساتھ دوسرا سجدہ کرے گا، پھر امام کھڑا ہو کر ان کا انتظار کرے گا تاکہ وہ دوسرا سجدہ کر لیں، اور امام دونوں گروہوں کو دوسری رکعت کے لیے جمع کرے گا، اس طرح امام اور مقتدی اکٹھے نماز سے فارغ ہوں گے ----- 491

٦٣١ ...... بَابُ الْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْخَوْفِ، وَقَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِي كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ، أَنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى: ﴿فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ﴾ تَحْمِلُ مَعْنَيَيْنِ
نماز خوف کے لیے اقامت کہنے کا بیان۔ میں کتاب معانی القرآن میں بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''آپ انہیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوں۔'' کے دو معنی ہو سکتے ہیں 493

٦٣٢ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْقِتَالِ وَالْكَلَامِ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ، قَبْلَ إِتْمَامِ الصَّلَاةِ، إِذَا خَافُوْا غَلَبَةَ الْعَدُوِّ
نماز خوف کے دوران نماز کی تکمیل سے پہلے لڑائی اور گفتگو کرنے کی رخصت ہے جبکہ دشمن کے غلبے کا ڈر پیدا ہو جائے --- 494

٦٣٣ ...... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ رُكْبَاناً وَمَشَاةً فِي شِدَّةِ الْخَوْفِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَاناً﴾
شدید خوف کی حالت میں نماز خوف سوار ہو کر اور پیدل چلتے ہوئے ادا کرنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ''پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیدل یا سوار ہی (نماز پڑھ لو)'' 496

٦٣٤ ...... بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ الْمَغْرِبَ بِالْمَأْمُوْمِيْنَ صَلَاةَ الْخَوْفِ
امام کا مقتدیوں کو نماز مغرب نماز خوف پڑھانے کا بیان -- 497

٦٣٥ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وَضْعِ السِّلَاحِ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ إِذَا كَانَ بِالْمُصَلِّي أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كَانَ مَرِيْضاً
نمازِ خوف میں ہتھیار اتار کر رکھ دینے کی رخصت کا بیان جبکہ نمازی کو بارش کی وجہ سے تکلیف کا سامنا ہو یا وہ بیمار ہو -- 497

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلاةِ الْكُسُوفِ

نمازِ کسوف کے ابواب کا مجموعہ

نمازِ کسوف کے ابواب کا مجموعہ ---------------- 499

٦٣٦...... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَالدَّلِيْلِ أَنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَأَنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ

سورج اور چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنے کے حکم کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ کسی شخص کی موت کی وجہ سے ان دونوں کو گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ---------------------------------- 499

٦٣٧...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ كُسُوفَهُمَا تَخْوِيفٌ مِنَ اللّٰهِ لِعِبَادِهِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا﴾

اس بات پر دلالت کرنے والی روایت کا بیان کہ سورج اور چاند گرہن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''اور ہم تو نشانیاں صرف ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں۔'' ---------------------------------- 500

٦٣٨...... بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْأَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ مَعَ الصَّلاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ إِلَى أَنْ تَنْجَلِيَ.

گرہن کے وقت منبر پر خطبہ دینے کا بیان اور تسبیح، تحمید اور تکبیر کے ساتھ ساتھ نماز پڑھنے کا بیان حتی کہ گرہن صاف ہو جائے 501

٦٣٩...... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الدُّعَاءِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ فِي الْكُسُوفِ

گرہن کے وقت دعا، تسبیح، تکبیر اور تحمید پڑھتے وقت ہاتھ اٹھانے کا بیان-- 502

٦٤٠...... بَابُ الْأَمْرِ بِالدُّعَاءِ مَعَ الصَّلاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

سورج اور چاند گرہن کے وقت دعا اور نماز پڑھنے کے حکم کا بیان ---------------------------------- 503

٦٤١...... بَابُ النِّدَاءِ بِأَنَّ الصَّلاةَ جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوفِ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنْ لَّا أَذَانَ وَلَا إِقَامَةَ فِي صَلاةِ الْكُسُوفِ

سورج گرہن میں اعلان کرنا کہ نماز کے لیے آؤ جو جمع کرنے والی ہے، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ سورج گرہن کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں کہی جائے گی ---------------- 503

٦٤٢...... بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ مِنْ صَلاةِ الْكُسُوفِ وَتَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِيهَا

نمازِ کسوف میں قراءت کی مقدار کا بیان، اور اس میں طویل قراءت کرنے کا بیان---------------------------- 504

٦٤٣...... بَابُ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي الْقِيَامِ الْأَوَّلِ وَالتَّقْصِيرِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْقِيَامِ الثَّانِي عَنِ الْأَوَّلِ.

پہلے قیام میں طویل قراءت کرنے اور دوسرے قیام میں پہلے سے مختصر قراءت کرنے کا بیان -------------------- 506

٦٤٤...... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ مِنْ صَلاةِ كُسُوفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان 507

٦٤٥...... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الرُّكُوعِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ صَلاةِ الْكُسُوفِ

نمازِ کسوف کی ہر رکعت میں رکوع کی تعداد کا بیان ------- 508

٦٤٦...... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ كُلِّ رُكُوعٍ وَبَيْنَ الْقِيَامِ الَّذِي قَبْلَهُ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نمازِ کسوف میں ہر رکوع کو اس سے پہلے قیام کے برابر کرنے کا بیان ---------- 513

٦٤٧...... بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، فِي كُلِّ رُكُوعٍ يَكُونُ بَعْدَهُ قِرَاءَةٌ، أَوْ بَعْدَ سُجُودٍ فِي آخِرِ رُكُوعٍ مِنْ كُلِّ رَكْعَةٍ

رکوع کرتے وقت اللہ اکبر کہنے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولك الحمد کہنے کا بیان" یہ ہر اس رکوع کے بعد ہوگا جس کے بعد قراءت ہو یا ہر رکعت کے آخری رکوع کے بعد جس کے بعد سجدے ہوں، (تحمید کہی جائے گی) --- 514

٦٤٨...... بَابُ الدُّعَاءِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، وَبَعْدَ قَوْلِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ.

نمازِ کسوف میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنے کے بعد قیام کی حالت میں دعا مانگنے اور اللہ اکبر کہنے کا بیان ---------- 515

٦٤٩...... بَابُ تَطْوِيلِ السُّجُودِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نمازِ کسوف میں طویل سجدے کرنے کا بیان ---------- 516

٦٥٠...... بَابُ تَقْصِيرِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ عَنِ الْأُولَى فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نمازِ کسوف میں دوسرا سجدہ پہلے سے مختصر کرنا ---------- 517

٦٥١...... بَابُ الْبُكَاءِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نمازِ کسوف کے سجدوں میں رونے اور دعا کرنے کا بیان -- 517

٦٥٢...... بَابُ طُولِ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ.

نمازِ کسوف میں دو سجدوں کے درمیان طویل بیٹھنے کا بیان - 519

٦٥٣...... بَابُ الدُّعَاءِ وَالرَّغْبَةِ إِلَى اللّٰهِ فِي الْجُلُوسِ فِي آخِرِ صَلَاةِ الْكُسُوفِ حَتَّى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ إِذَا لَمْ يَكُنْ قَدِ انْجَلَتْ قَبْلُ

نمازِ کسوف کے آخر میں تشہد میں بیٹھ کر سورج روشن ہونے تک دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کا اظہار کرنا۔ جبکہ سورج اس سے پہلے (دوران نماز میں) روشن نہ ہوا ہو۔ ---------- 520

٦٥٤...... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ بَعْدَ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نمازِ کسوف کے بعد امام کا خطبہ دینا ---------- 521

٦٥٥...... بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِحْدَاثِ التَّوْبَةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ. لِمَا سَبَقَ مِنَ الْمَرْءِ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا.

سورج گرہن کے وقت آدمی کا اپنے گزشتہ گناہوں اور خطاؤں سے توبہ کرنا مستحب ہے ---------- 522

٦٥٦...... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کے وقت صدقہ کرنے کے حکم کا بیان ------ 526

٦٥٧...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْعِتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا بیان ------- 527

٦٥٨...... بَـابُ ذِكْرِ عِلَّةٍ لِمَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ إِذَا انْكَسَفَتْ ؟ | سورج کو گرہن لگنے کی علت وسبب کا بیان ------------ 528

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ وَمَا فِيْهَا مِنَ السُّنَنِ | نماز استسقاء اور اس میں واردسنتوں کے ابواب کا مجموعہ ------------------------------------ 530

٦٥٩...... بَـابُ التَّـوَاضُـعِ وَالتَّبَـذُّلِ وَالتَّـخَشُّـعِ وَالتَّضَرُّعِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ إِلَى الْاسْتِسْقَاءِ | نماز استسقاء کے لیے جاتے ہوئے، عاجزی و انکساری اختیار کرنے، سادہ لباس پہننے خشوع اور بے بسی ولاچاری کا اظہار کرنے کا بیان------------------------------- 530

٦٦٠...... بَابُ الْخُرُوْجِ إِلَى الْمُصَلَّى لِلِاسْتِسْقَاءِ | نماز استسقاء کے لیے عید گاہ کی طرف نکلنے کا بیان ------ 530

٦٦١...... بَابُ الْخُطْبَةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ | نماز استسقاء سے قبل خطبے کا بیان ------------------- 531

٦٦٢...... بَـابُ تَرْكِ الْكَلَامِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِيْ خُطْبَةِ الْاِسْتِسْقَاءِ | نماز استسقاء کے خطبے میں دعا کے دوران بات چیت ترک کر دینے کا بیان ----------------------------------- 532

٦٦٣...... بَـابُ تَـرْكِ الْأَذَانِ وَالْـإِقَـامَةِ لِصَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّهُ لَا يُؤَذَّنُ وَلَا يُقَامُ لِلتَّطَوُّعِ وَإِنْ صُلِّيَتِ التَّطَوُّعُ فِي الْجَمَاعَةِ | نماز استسقاء کے لیے اذان اور اقامت ترک کرنے کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نفل نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں کہی جائے گی، اگرچہ نفل نماز با جماعت ادا کی جائے 532

٦٦٤...... بَـابُ خُـرُوْجِ الْـإِمَـامِ بِـالنَّـاسِ إِلَـى الْاِسْتِسْقَاءِ | امام کا لوگوں کو ساتھ لے کر نماز استسقاء کے لیے نکلنے کا بیان ----------------------------------- 533

٦٦٥...... بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِلدُّعَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ لِلِاسْتِسْقَاءِ، وَتَحْوِيْلِ الْأَرْدِيَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ. | نماز استسقاء سے پہلے دعا کے لیے قبلہ رخ ہونے اور نماز سے پہلے چادروں کو الٹانے کا بیان------------------------- 533

٦٦٦...... بَابُ صِفَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ | دعائے استسقاء میں دونوں ہاتھ اٹھانے کی کیفیت کا بیان 534

٦٦٧...... بَابُ صِفَةِ تَحْوِيْلِ الرِّدَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ إِذَا كَانَ الرِّدَاءُ ثَقِيْلًا. | استسقاء میں چادر پلٹنے کی کیفیت کا بیان جبکہ چادر بھاری ہو 535

٦٦٨...... بَـابُ ذِكْـرِ الـدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا حَوَّلَ رِدَاءَهُ، فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ عَـلَـى الْأَيْسَرِ، وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ لِأَنَّ الرِّدَاءَ ثَقُلَ عَلَيْهِ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ أَنْ يَجْعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ | اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر کو پلٹتے وقت دائیں جانب کو بائیں طرف اور بائیں جانب کو دائیں طرف اس لیے کیا تھا کیونکہ آپ کی چادر بھاری تھی تو آپ کے لیے اس کے اوپر والے حصے کو نیچے کرنا مشکل ہو گیا تھا --- 536

٦٦٩...... بَابُ صِفَةِ الدُّعَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ | نماز استسقاء میں دعا کی کیفیت کا بیان -------------- 537

٦٧٠...... بَابُ عَدَدِ رَكْعَاتِ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ | نماز استسقاء کی تعداد رکعات کا بیان ----------------- 537

٦٧١ ...... بَابُ عَدَدِ التَّكْبِيرَاتِ فِي صَلاَةِ الْاِسْتِسْقَاءِ كَالتَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

نمازِ استسقاء میں عیدین کی تکبیرات کی طرح تکبیرات کی تعداد کا بیان ---------------------------------- 538

٦٧٢ ...... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلاَةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان --- 539

٦٧٣ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِسْتِسْقَاءِ بِبَعْضِ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَلْدَةِ الَّتِي يُسْتَسْقَى بِهَا بِبَعْضِ قَرَابَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس شہر میں نبی کریم ﷺ کے بعض اقارب کے ذریعے سے بارش طلب کرنا مستحب ہے، جس شہر میں نبی کریم ﷺ کے بعض اقارب کے ذریعے سے بارش طلب کی جاتی تھی ------- 539

٦٧٤ ...... بَابُ إِعَادَةِ الْخُطْبَةِ ثَانِيَةً بَعْدَ صَلاَةِ الْاِسْتِسْقَاءِ.

نمازِ استسقاء کے بعد دوبارہ خطبہ دینا ------------------ 540

٦٧٥ ...... بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ والے دن خطبہ کے دوران بارش کی دعا کرنے کا بیان- 541

٦٧٦ ...... بَابُ تَرْكِ الْإِمَامِ الْعَوْدَ لِلْخُرُوجِ لِصَلاَةِ الْاِسْتِسْقَاءِ ثَانِياً إِذَا اسْقُوا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ اسْتَسْقَوْا

امام کا دوسری مرتبہ نمازِ استسقاء کے لیے نہ نکلنے کا بیان جبکہ پہلی مرتبہ دعا کرنے کے بعد بارش نازل ہو چکی ہو --------- 543

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلاَةِ الْعِيدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰي وَمَا يُحْتَاجُ فِيهِمَا مِنَ السُّنَنِ

عید الفطر، عید الاضحیٰ اور جو اُن میں جو ضروری سنتوں کے ابواب کا مجموعہ ---------------------------- 544

٦٧٧ ...... بَابُ عَدَدِ رَكْعَاتِ صَلاَةِ الْعِيدَيْنِ

نمازِ عیدین کی رکعات کی تعداد کا بیان----------------- 544

٦٧٨ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلّٰى، وَتَرْكِ الْأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى الرُّجُوعِ مِنَ الْمُصَلّٰى فَيَأْكُلُ مِنْ ذَبِيحَتِهِ إِنْ كَانَ مِمَّنْ يُضَحِّي

عید الفطر والے دن عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھا لینے اور عید الاضحیٰ والے دن واپس آنے تک کچھ نہ کھانے کا بیان تاکہ اگر اس نے قربانی کرنی ہو تو اپنی قربانی کا گوشت کھائے - 545

٦٧٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ تَرْكَ الْأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ حَتّٰى يَذْبَحَ الْمَرْءُ فَضِيلَةٌ، وَإِنْ كَانَ الْأَكْلُ مُبَاحًا قَبْلَ الْغُدُوِّ إِلَى الْمُصَلّٰى، وَالْآكِلُ غَيْرُ حَارِجٍ وَلاَ آثِمٍ.

اس بات کی دلیل بننے والی روایت کا بیان کہ عید الاضحیٰ والے دن قربانی کرنے تک آدمی کا کچھ نہ کھانا افضل کام ہے اگرچہ عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے کھانا جائز ہے اور کھانے والے پر کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے ------------------------- 545

٦٨٠ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ أَكْلِ التَّمْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْغُدُوِّ إِلَى الْمُصَلّٰى

عید الفطر والے دن عید گاہ جانے سے پہلے کھجوریں کھانا مستحب ہے -- 546

٦٨١...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ عَلَى وِتْرٍ مِنَ التَّمْرِ
عید الفطر والے دن طاق عدد میں کھجوروں کے ساتھ ناشتہ کرنا مستحب ہے ---------- 546

٦٨٢...... بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلَّى لِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ تُصَلَّى فِي الْمُصَلَّى لَا فِي الْمَسَاجِدِ، إِذَا أَمْكَنَ الْخُرُوجُ إِلَى الْمُصَلَّى.
نماز عیدین کے لیے عید گاہ کی طرف جانے کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب عید گاہ کی طرف جانا ممکن ہو تو نماز عیدین عید گاہ ہی میں ادا کی جائے گی، مساجد میں ادا نہیں کی جائے گی ---------- 547

٦٨٣...... بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ فِي الْغُدُوِّ إِلَى الْمُصَلَّى فِي الْعِيدَيْنِ
نماز عیدین کے لیے عید گاہ کو جاتے ہوئے تکبیرات اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد کرتے ہوئے جانے کا بیان ---------- 547

٦٨٤...... بَابُ تَرْكِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ
نماز عیدین کے لیے اذان اور اقامت نہ کہنے کا بیان ---- 548

٦٨٥...... بَابُ إِخْرَاجِ الْعَنَزَةِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَى الْمُصَلَّى
نماز عیدین میں عید گاہ کی طرف نیزہ لے جانے کا بیان -- 549

٦٨٦...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْعِلَّةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْعَنَزَةَ إِلَى الْمُصَلَّى، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ خَرَّجَهَا إِذْ لَا بِنَاءَ بِالْمُصَلَّى يَوْمَئِذٍ يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ
اس حدیث کا بیان جو وہ علت کا کرتی ہے جس کی بناء پر رسول اللہ ﷺ نیزہ لے کر عید گاہ جایا کرتے تھے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ آپ نے اس لیے نیزہ ساتھ لے کر جایا کرتے تھے۔ کیونکہ ان دنوں عید گاہ میں ایسی کوئی عمارت نہیں تھی جو نمازی کے لیے سترہ بن سکتی ---------- 549

٦٨٧...... بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ فِي الْمُصَلَّى قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهَا اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتِنَانًا بِهِ
نبی کریم ﷺ کی اقتداء اور اتباع کرتے ہوئے عید گاہ میں نماز عیدین سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھنے کا بیان ------ 550

٦٨٨...... بَابُ الْبَدْءِ بِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ
نماز عیدین خطبے سے پہلے ادا کرنے کا بیان ---------- 551

٦٨٩...... بَابُ عَدَدِ التَّكْبِيرِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ فِي الْقِيَامِ قَبْلَ الرُّكُوعِ
نماز عیدین میں رکوع سے پہلے قیام کی حالت میں تکبیرات کی تعداد کا بیان ---------- 551

٦٩٠...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُوَالِي بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ
اس شخص کے قول کے بر خلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ نماز عیدین میں (دونوں رکعتوں کی) قراءتوں کو لگاتار اور مسلسل کیا جائے گا ---------- 552

٦٩١...... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ
نماز عیدین میں قراءت کا بیان ---------- 552

٦٩٢...... بَابُ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسَ لِلْخُطْبَةِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ
نماز عید سے فراغت کے بعد امام کا خطبہ دینے کے لیے لوگوں کی طرف چہرہ کرنے کا بیان ---------- 554

٦٩٣...... بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيدِ
نماز عید کے بعد عید والے دن خطبہ دینے کا بیان ------- 554

٦٩٤...... بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْعِيدَيْنِ
عیدین میں منبر پر خطبہ دینے کا بیان ---------- 554

٦٩٥...... بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا عَلَى الْأَرْضِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بِالْمُصَلَّى مِنْبَرٌ
جب عید گاہ میں منبر نہ ہو تو زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دینے کا بیان ---------- 555

٦٩٦...... بَابُ عَدَدِ الْخُطَبِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِجُلُوسٍ
عیدین میں خطبوں کی تعداد اور دو خطبوں کے دوران میں بیٹھ کر فاصلہ اور فرق کرنے کا بیان ---------- 556

٦٩٧...... بَابُ السُّكُوتِ فِي الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَتَرْكِ الْكَلَامِ فِيهِ
دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں خاموش رہنے اور بات چیت ترک کرنے کا بیان ---------- 556

٦٩٨...... بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ وَالْاِقْتِصَادِ فِي الْخُطْبَةِ وَالصَّلَاةِ جَمِيعًا
خطبہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور خطبہ اور نماز دونوں میں میانہ روی اختیار کرنے کا بیان ---------- 557

٦٩٩...... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ وَمَا يَنُوبُ الْإِمَامَ مِنْ أَمْرِ الرَّعِيَّةِ فِي خُطْبَةِ الْعِيدِ
خطبہ عید میں صدقہ کرنے کا حکم دینے اور رعایا کے معاملات میں جن امور کا امام حکم دینے کی ضرورت محسوس کرے ان کا بیان 558

٧٠٠...... بَابُ إِشَارَةِ الْخَاطِبِ بِالسَّبَّابَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْخُطْبَةِ وَتَحْرِيكِهِ إِيَّاهَا عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا
خطبے میں دعا کرتے وقت منبر پر شہادت کی انگلی سے خطیب کے اشارہ کرنے اور اس کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے اسے حرکت دینے کا بیان ---------- 559

٧٠١...... بَابُ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْخُطْبَةِ
خطبے کے دوران میں منبر پر دونوں ہاتھ بلند کرنے کی کراہت کا بیان ---------- 560

٧٠٢...... بَابُ الْاِعْتِمَادِ عَلَى الْقِسِيِّ أَوِ الْعِصِيِّ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْخُطْبَةِ
خطبہ کے دوران میں منبر پر کمان یا لاٹھی کے ساتھ سہارا لینے کا بیان ---------- 560

٧٠٣...... بَابُ إِبَاحَةِ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ بِالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ، وَالدَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْخُطْبَةَ صَلَاةٌ، وَلَوْ كَانَتِ الْخُطْبَةُ صَلَاةً مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا بِمَا لَا يَجُوزُ فِي الصَّلَاةِ
خطبہ کے دوران میں نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے لیے گفتگو کرنا جائز ہے اور اس شخص کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ خطبہ نماز کی طرح ہے اور اگر خطبہ نماز کی طرح ہوتا تو نبی کریم ﷺ خطبے کے دوران میں ایسی گفتگو نہ فرماتے جو نماز میں جائز نہیں ---------- 561

٧٠٤...... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْقَارِىءَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
امام کا قاری قرآن کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا حکم دینا اور

وَاسْتِمَاعِهِ لِلْقِرَاءَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْبُكَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ اسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ

تلاوت کو سننے کا بیان، اس حال میں کہ امام منبر پر موجود ہو، قرآن مجید کی تلاوت سن کر منبر پر رو پڑنے کا بیان ------ 563

۷۰۵...... بَابُ النُّزُوْلِ عَنِ الْمِنْبَرِ لِلسُّجُوْدِ إِذَا قَرَأَ الْخَاطِبُ السَّجْدَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ

جب خطیب سجدہ والی آیت کی تلاوت کرے تو (سجدہ کرنے کے لیے) منبر سے نیچے اترنے کا بیان ---------------- 563

۷۰۶...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْخَاطِبِ فِيْ قَطْعِ الْخُطْبَةِ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لَهُ

خطیب کے لیے بوقت ضرورت خطبہ روکنے کی رخصت ہے 564

۷۰۷...... بَابُ إِبَاحَةِ قَطْعِ الْخُطْبَةِ لِيُعَلِّمَ بَعْضَ الرَّعِيَّةِ

خطبہ روک کر بعض رعایا کو تعلیم دینا جائز ہے ---------- 565

۷۰۸...... بَابُ انْتِظَارِ الْقَوْمِ الْإِمَامَ جُلُوْسًا فِي الْعِيْدَيْنِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ لِيَعِظَ النِّسَاءَ وَيُذَكِّرَهُنَّ

نماز عیدین میں خطبے سے فارغ ہو کر لوگوں کا بیٹھ کر امام کا انتظار کرنا تاکہ وہ عورتوں کو وعظ ونصیحت کرلے ----------- 566

۷۰۹...... بَابُ ذِكْرِ عِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ وَتَذْكِيْرِهِ إِيَّاهُنَّ وَأَمْرِهِ إِيَّاهُنَّ بِالصَّدَقَةِ بَعْدَ خُطْبَةِ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کے خطبہ کے بعد امام کا عورتوں کو وعظ ونصیحت کرنا اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دینا------------------------ 567

۷۱۰...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَتَى النِّسَاءَ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ لِيَعِظَهُنَّ إِذِ النِّسَاءُ لَمْ يَسْمَعْنَ خُطْبَتَهُ وَمَوْعِظَتَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ خطبے سے فارغ ہو کر عورتوں کے پاس انہیں وعظ ونصیحت کرنے کے لیے اس لیے تشریف لائے تھے کیونکہ عورتیں آپ کا خطبہ اور وعظ ونصیحت سن نہیں سکی تھیں ---------------------------------- 569

۷۱۱...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ انْتِظَارِ الرَّعِيَّةِ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ

عید والے دن لوگوں کو خطبے کا انتظار نہ کرنے کی رخصت ہے 569

۷۱۲...... بَابُ اجْتِمَاعِ الْعِيْدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ وَصَلَاةِ الْإِمَامِ بِالنَّاسِ الْعِيْدَ ثُمَّ الْجُمُعَةَ، وَإِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا جَمِيْعًا بِسُوْرَتَيْنِ بِأَعْيَانِهِمَا

ایک ہی دن میں عید اور جمعہ کا جمع ہونا، اور امام کا لوگوں کو پہلے عید کی نماز پھر نماز جمعہ پڑھانے کا بیان، ان دونوں نمازوں میں ایک ہی قسم کی دو سورتیں پڑھنا جائز ہے ------------- 570

۷۱۳...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِبَعْضِ الرَّعِيَّةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّيْ لَا أَعْرِفُ إِيَّاسَ بْنَ أَبِيْ رَمْلَةَ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ.

جب جمعہ اور عید ایک ہی دن میں جمع ہو جائیں تو بعض لوگوں کو جمعہ نہ پڑھنے کی رخصت کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو، کیونکہ مجھے ایاس بن ابی رملہ کی جرح اور تعدیل کا علم نہیں ہے -- 571

۷۱۴...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدَانِ

جب عید اور جمعہ جمع ہو جائیں تو امام کو رخصت ہے کہ وہ لوگوں کو

وَالْجُمُعَةُ أَنْ يُعِيْدَ بِهِمْ وَ لَا يَجْمَعَ بِهِمْ، إِنْ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرَادَ بِقَوْلِهِ أَصَابَ ابْنُ الزُّبَيْرِ السُّنَّةَ، سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٧١٥...... بَابُ إِبَاحَةِ خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ، وَإِنْ كُنَّ أَبْكَارًا ذَوَاتَ خُدُوْرٍ حُيَّضًا كُنَّ أَوْ أَطْهَارًا

٧١٦...... بَابُ الْأَمْرِ بِاعْتِزَالِ الْحَائِضِ إِذَا شَهِدَتِ الْعِيْدَ وَالدَّلِيْلِ أَنَّهَا إِنَّمَا أُمِرَتْ بِالْخُرُوْجِ لِمُشَاهَدَةِ الْخَيْرِ وَدَعْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ

٧١٧...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّجُوْعِ مِنَ الْمُصَلّٰى مِنْ غَيْرِ الطَّرِيْقِ الَّذِيْ أَتَى فِيْهِ الْمُصَلّٰى

٧١٨...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي الْمَنْزِلِ بَعْدَ الرُّجُوْعِ مِنَ الْمُصَلّٰى

كِتَابُ الْإِمَامَةِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا فِيْهَا مِنَ السُّنَنِ مُخْتَصَرٌ مِنْ كِتَابِ الْمُسْنَدِ

١...... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاةِ الْفَذِّ

٢...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُخَاطِبُ أُمَّتَهُ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ، مَوَّهَ بِجَهْلِهِ عَلَى بَعْضِ الْغَبَاءِ، احْتِجَاجاً لِمَقَالَتِهِ هٰذِهِ أَنَّهُ إِذَا خَاطَبَهُمْ بِكَلَامٍ مُجْمَلٍ فَقَدْ خَاطَبَهُمْ بِمَا لَمْ يُفِدْهُمْ مَعْنًى، زَعَمَ

٣...... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ

٤...... بَابُ ذِكْرِ اجْتِمَاعِ مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةِ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

٥...... بَابُ ذِكْرِ الْحَضِّ عَلَى شُهُوْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ وَلَوْ لَمْ يَقْدِرِ الْمَرْءُ عَلَى شُهُوْدِهِمَا إِلَّا

عید پڑھا دے اور جمعہ نہ پڑھائے، بشرطیکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اپنے اس فرمان ''ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے سنت کو پا لیا ہے'' سے مراد نبی ﷺ سنت ہو ---------- 571

عورتوں کا نماز عیدین کے لیے نکلنا جائز ہے اگرچہ وہ کنواریاں، پردہ نشین، حائضہ ہوں یا پاکیزہ حائضہ عورت جب عید میں حاضر ہو تو عیدگاہ سے الگ رہنے کے حکم کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اسے صرف خیر و بھلائی کے مشاہدے اور مسلمانوں کی دعا میں شرکت کے لیے نکلنے کا حکم دیا گیا ہے ---------- 574

عیدگاہ سے واپس آتے ہوئے دوسرے راستے سے آنا مستحب ہے ---------- 575

عیدگاہ سے واپس آ کر گھر میں نفل نماز ادا کرنا مستحب ہے 575

کتاب المسند سے اختصار کے ساتھ نماز میں امامت اور اس میں موجود سنتوں کی کتاب ---------- 577

تنہا آدمی کی نماز پر باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت --- 577

اس شخص کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی امت کو مجمل الفاظ میں خطاب نہیں فرماتے اس نے اپنے اس قول کے ذریعے سے بعض بے وقوف لوگوں پر اپنی جہالت کے ساتھ حق کو چھپا دیا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ اپنی امت کو مجمل کلام کے ساتھ خطاب کریں گے تو گویا آپ نے انہیں بے فائدہ خطاب کیا، یہ اس شخص کا گمان و خیال ہے ---------- 578

نماز عشاء اور نماز فجر کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی فضیلت کا بیان ---------- 579

نماز فجر میں رات اور دن کے فرشتوں کے جمع ہونے کا بیان 580

نماز عشاء اور صبح کی نماز میں حاضر ہونے کی ترغیب کا بیان، اگرچہ آدمی ان دونوں نمازوں میں حاضر ہونے کے لیے صرف

حبوًا علی الرُّکَبِ — گھٹنوں کے بل گھسٹ کر چلنے کے سوا کی قدرت نہ رکھتا ہو 581

٦...... بَابُ ذِکْرِ الْبَیَانِ أَنَّ مَا کَثُرَ مِنَ الْعَدَدِ فِی الصَّلاۃِ جَمَاعَۃٌ کَانَتِ الصَّلاۃُ أَفْضَلُ. — اس بات کا بیان کہ نماز باجماعت میں جتنے لوگ زیادہ ہوں گے، وہ اتنی ہی افضل ہو گی---------------------- 581

٧...... بَابُ أَمْرِ الْعُمْیَانِ بِشُھُوْدِ صَلاۃِ الْجَمَاعَۃِ وَإِنْ خَافَ الْأَعْمٰی ھَوَامَّ اللَّیْلِ وَالسِّبَاعِ إِذَا شَھِدَ الْجَمَاعَۃَ — نابینا افراد کو نماز باجماعت میں حاضر ہونے کے حکم کا بیان، اگرچہ نابینا شخص نماز میں حاضر ہونے کے لیے رات کے کیڑوں مکوڑوں اور درندوں سے خوف کھاتا ہو ---------------------- 583

٨...... بَابُ أَمْرِ الْعُمْیَانِ بِشُھُوْدِ صَلاۃِ الْجَمَاعَۃِ — نابینا آدمیوں کو جماعت میں حاضر ہونے کے حکم کا بیان - 583

٩...... بَابٌ فِی التَّغْلِیْظِ فِیْ تَرْکِ شُھُوْدِ الْجَمَاعَۃِ — نماز باجماعت میں حاضر نہ ہونے پر سختی کا بیان--------- 585

١٠...... بَابُ تَخَوُّفِ النِّفَاقِ عَلٰی تَارِکِ شُھُوْدِ الْجَمَاعَۃِ — نماز باجماعت کے تارک شخص پر نفاق کے ڈر کا بیان ---- 586

١١...... بَابُ ذِکْرِ أَثْقَلِ الصَّلاۃِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ وَتَخَوُّفِ النِّفَاقِ عَلٰی تَارِکِ شُھُوْدِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِی الْجَمَاعَۃِ — منافقین پر سب سے بھاری نماز کا بیان، اور نماز عشاء اور نماز صبح باجماعت نہ پڑھنے والے پر نفاق کے خدشے کا بیان ---- 586

١٢...... بَابُ التَّغْلِیْظِ فِیْ تَرْکِ صَلاۃِ الْجَمَاعَۃِ فِی الْقُرٰی وَالْبَوَادِیْ وَاسْتِحْوَاذِ الشَّیْطَانِ عَلٰی تَارِکِھَا — بستیوں اور دیہاتوں میں نماز باجماعت ترک کرنے میں سختی کا بیان، اور نماز باجماعت ترک کرنے والے پر شیطان کے غلبے کا بیان-- 588

١٣...... بَابُ صَلاۃِ الْمَرِیْضِ فِیْ مَنْزِلِہٖ جَمَاعَۃً إِذَا لَمْ یُمْکِنْہُ شُھُوْدُھَا فِی الْمَسْجِدِ لِعِلَّۃٍ حَادِثَۃٍ — بیمار شخص کا اپنے گھر میں نماز باجماعت پڑھنے کا بیان، جبکہ کسی علت کی وجہ سے وہ مسجد میں حاضر نہ ہوسکتا ہو---------- 589

١٤...... بَابُ الرُّخْصَۃِ لِلْمَرِیْضِ فِیْ تَرْکِ شُھُوْدِ الْجَمَاعَۃِ — بیمار شخص کے لیے نماز باجماعت ادا نہ کرنے کی رخصت ہے 590

١٥...... بَابُ فَضْلِ الْمَشْیِ إِلَی الْجَمَاعَۃِ مُتَوَضِّیاً وَمَا یُرْجٰی فِیْہِ مِنَ الْمَغْفِرَۃِ — جماعت کے لیے وضو کر کے جانے کی فضیلت اور اس میں گناہوں کی مغفرت کی امید کا بیان----------------------- 591

١٦...... بَابُ ذِکْرِ حَطِّ الْخَطَایَا وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ بِالْمَشْیِ إِلَی الصَّلاۃِ مُتَوَضِّیاً — نماز کے لیے باوضو ہو کر جانے سے گناہوں کی بخشش اور درجات کی بلندی کا بیان -------------------------- 591

١٧...... بَابُ ذِکْرِ فَرَحِ الرَّبِّ تَعَالٰی بِمَشْیِ عَبْدِہٖ إِلَی الْمَسْجِدِ مُتَوَضِّیًا — مسجد کی طرف وضو کر کے آنے سے رب تعالیٰ کے خوش ہونے کا بیان-- 592

١٨...... بَابُ ذِکْرِ کِتَابَۃِ الْحَسَنَاتِ بِالْمَشْیِ إِلَی — نماز کی طرف چل کر جانے سے نیکیوں کے لکھے جانے کا

الصَّلاةِ

۱۹...... بَابُ ذِكْرِ كِتَابَةِ الصَّدَقِةِ بِالْمَشْيِ إِلَى الصَّلاةِ

۲۰...... بَابُ ضَمَانِ اللهِ الْغَادِيْ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالرَّائِحِ إِلَيْهِ

۲۱...... بَابُ ذِكْرِ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ مِنَ النُّزُلِ فِي الْجَنَّةِ لِلْغَادِيْ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالرَّائِحِ إِلَيْهِ

۲۲...... بَابُ ذِكْرِ كِتَابَةِ أَجْرِ الْمُصَلِّيْ بِالْمَشْيِ إِلَى الصَّلاةِ

۲۳...... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلاةِ فِي الظَّلامِ بِاللَّيْلِ

۲٤...... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ مِنَ الْمَنَازِلِ الْمُتَبَاعِدَةِ مِنَ الْمَسَاجِدِ لِكَثْرَةِ الْخُطٰى

۲۵...... بَابُ الشَّهادَةِ بِالْإِيْمَانِ لِعُمَّارِ الْمَسَاجِدِ بِإِتْيَانِهَا وَالصَّلاةَ فِيْهَا

۲٦...... بَابُ فَضْلِ إِيطَانِ الْمَسَاجِدِ لِلصَّلاةِ فِيْهَا

۲۷...... بَابُ فَضْلِ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ انْتِظَارًا لِصَلاةٍ ، وَذِكْرِ صَلاةِ الْمَلائِكَةِ عَلَيْهِ وَدُعَائِهِمْ لَهُ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ أَوْيُحْدِثْ فِيْهِ

بیان -- 593

نماز کی طرف چل کر جانے کو صدقہ لکھا جانے کا بیان ---- 593

صبح وشام مسجد کی طرف جانے والے کو اللہ کی ضمانت کے حصول کا بیان -- 594

مسجد کی طرف صبح وشام جانے والے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت میں مہمانی کا سامان تیار کر رکھا ہے اس کا بیان --------- 596

نماز کی طرف چل کر جانے سے نمازی کے اجر وثواب کے لکھے جانے کا بیان ---------------------------------- 596

رات کے اندھیرے میں نماز کی طرف چل کر جانے کی فضیلت کا بیان -- 597

مساجد سے دور گھروں سے زیادہ قدم چل کر مساجد میں آنے کی فضیلت کا بیان ------------------------------ 597

مساجد میں آ کر اور ان میں نماز پڑھ کر مساجد کو آباد کرنے والوں کے لیے ایماندار ہونے کی گواہی دینے کا بیان --------- 599

نماز کے لیے مساجد کو ٹھکانہ بنانے کی فضیلت ---------- 600

مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت کا بیان اور فرشتوں کا اس شخص کے لیے دعا اور استغفار کرنے کا بیان، جب تک وہ کسی کو تکلیف نہ دے یا اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے ---------- 601

❁❁❁❁

جَمَّاعُ أَبْوَابِ الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ تَجُوْزُ الصَّلَاةُ عَلَيْهَا وَ الْمَوَاضِعَ الَّتِيْ زُجِرَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهَا

وہ مقامات جن پر نماز پڑھنا جائز ہے اور وہ مقامات جن پر نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے، کے ابواب کا مجموعہ

٢٧٣..... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ.

رسول اللہ ﷺ سے مروی ان روایات کا بیان جو پوری زمین پر نماز پڑھنے کے جواز کے بارے میں عام الفاظ سے روایت کی گئی ہیں اور ان سے مراد خاص ہے۔

٧٨٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالَا، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ أَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، أَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ، قَالَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى. قَالَ، قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ أَيْنَ مَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ. هٰذَا

''حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی تھی؟ آپ نے فرمایا: مسجد حرام۔ میں نے پوچھا: پھر اس کے بعد کون سی بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ ہے؟ آپ نے فرمایا: چالیس سال۔ پھر جہاں بھی تمہیں نماز پالے (اس کا

---

(٧٨٧) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المساجد، ومواضع الصلاۃ، حدیث: ٥٢٠۔ سنن ابن ماجه: ٧٥٣۔ من طریق ابی معاویة بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب: ١٠۔ حدیث: ٣٣٦٦۔ سنن نسائی: ٦٩١۔ من طریق الاعمش به.

حَدِيْثُ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ كُلِّهِ سَوَاءٌ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا مِنْ هٰذَا الْبَابِ.

وقت ہو جائے) تو تم نماز پڑھ لو، وہی مسجد ہے۔'' یہ (ابو معاویہ کی حدیث ہے (امام صاحب کے تمام اساتذہ کرام کی) حدیث معنی کے لحاظ سے برابر ہے۔ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کہ: ''ہمارے لیے پوری زمین مسجد اور (پاک کرنے والی) طہارت کا ذریعہ بنا دی گئی ہے'' اسی باب کے متعلق ہیں۔

فوائد:......اس امت کے خصائص میں سے ایک خاصہ یہ ہے کہ تمام روئے زمین ان کے لیے مسجد کا درجہ رکھتی ہے۔ لہٰذا جہاں نماز کا وقت ہو وہیں نماز ادا کرنا جائز ہے۔ نماز کی ادائیگی کے لیے مساجد کی پابندی نہیں ہے۔ یہ روایت مطلق ہے، لیکن آئندہ روایات کی رو سے کچھ مقامات مستثنیٰ ہیں، جہاں نماز پڑھنا مکروہ و ناجائز ہے، لہٰذا راجح مفہوم یہ ہے کہ مکروہ و ممنوع مقامات کے سوا ہر جگہ نماز پڑھنا جائز و مشروع ہے۔

۲۷۴..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَفِي الْمَقْبَرَةِ إِذَا نُبِشَتْ.

بکریوں کے باڑے اور اس قبرستان میں نماز پڑھنے کے جواز کا بیان جسے کھود کر برابر کر دیا گیا ہو

۷۸۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ الضُّبَعِيُّ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ يُصَلِّيْ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، فَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ. قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلٰى مَلَإٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُوْا، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا. فَقَالُوْا: لَا وَاللّٰهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا مِنَ اللّٰهِ. قَالَ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ) تشریف لائے تو آپ کو جہاں پر نماز کا وقت ہو جاتا آپ وہیں نماز پڑھ لیتے، لہٰذا آپ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے، پھر آپ نے مسجد بنانے کا حکم دیا۔ وہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نجار کی ایک جماعت کو (بلانے کے لیے) پیغام بھیجا تو وہ حاضر ہو گئے، آپ نے فرمایا: اے بنو نجار! مجھے اپنا یہ باغ قیمت لے کر دے دو،

(۷۸۸) سنن نسائی، کتاب المساجد، باب نبش القبور واتخاذ ارضها مسجدا، حدیث: ۷۰۳۔ من طریق عمران بن موسی به الاسناد، صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب هل تنبش قبور مشرکی الجاهلیة، حدیث: ۴۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ابتناء مسجد النبی ﷺ، حدیث: ۵۲۴۔ سنن ابی داود: ۴۵۳۔ مسند احمد: ۳/ ۲۱۱۔ من طریق عبدالوارث

أَنَسٌ: فِيهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَتْ فِيْهِ خَرِبٌ، وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ. قَالَ: فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ. قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، وَقَالَ: اجْعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً.

انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ ہی سے طلب کرتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس باغ میں مشرکین کی قبریں تھیں، اور ایک کھنڈر تھا اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو قبریں کھود کر ہموار کر دی گئیں، کھنڈر کو برابر کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیے گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھجور کے تنوں کو مسجد کے قبلہ میں رکھ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دروازے کے دونوں بازو پتھر کے بنادو۔"

فوائد:......ا۔ مملوکہ قبرستان میں تصرف یعنی اسے بیچنا یا ہبہ کرنا جائز ہے۔

۲۔ پرانی قبروں کو اکھاڑنا جائز ہے، بشرطیکہ وہ محترم نہ ہوں۔

۳۔ مشرکین کی قبروں کو اکھاڑنے اور وہاں سے ہڈیاں وغیرہ نکالنے کے بعد وہاں نماز پڑھنا اور مساجد تعمیر کرنا درست ہے۔

۴۔ بوقت ضرورت پھل دار درخت کاٹنا جائز ہے۔ (فتح الباری: ۱/ ۶۸۱)

۵۔ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا مشروع ہے۔

۲۶۵.....بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ

قبروں کو مساجد بنانے کی ممانعت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ فَاعِلَ ذٰلِكَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ، وَفِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ مَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ، وَقَوْلَهُ: جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا. لَفْظَةٌ عَامَّةٌ مُرَادُهَا خَاصٌّ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ. وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ فِيْ بَعْضِ كُتُبِنَا أَنَّ الْكُلَّ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْبَعْضِ عَلٰى مَعْنَى التَّبْعِيْضِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: جُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، جَمِيْعَ الْأَرَضِيْنَ، إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضَهَا لَا جَمِيْعَهَا، إِذْ لَوْ أَرَادَ جَمِيْعَهَا، كَانَتِ الصَّلَاةُ فِي الْمَقَابِرِ جَائِزَةً، وَجَازَ اتِّخَاذُ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ وَكَانَتِ الصَّلَاةُ فِي الْحَمَّامِ وَخَلْفَ الْقُبُوْرِ وَفِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ كُلُّهَا جَائِزَةً، وَفِيْ زَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ دَلَالَةٌ عَلٰى صِحَّةِ مَا قُلْتُ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایسا کرنے والا بدترین لوگوں میں سے ہے، اور ان الفاظ میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی

اکرم ﷺ کا یہ فرمان ''تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لو، وہی مسجد ہے۔'' اور آپ کا یہ فرمان ''ہمارے لیے ساری زمین مسجد بنادی گئی ہے۔'' یہ عام الفاظ ہیں، ان سے مراد خاص ہے، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ اور یہ اسی جنس سے ہے جسے میں نے اپنی بعض کتابوں میں بیان کیا ہے کہ کبھی ''کل'' کا اطلاق ''بعض'' پر بھی ہو جاتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: ''ہمارے لیے ساری زمین مسجد بنادی گئی ہے''۔ سے آپ کی مراد ساری زمین نہیں ہے، بلکہ آپ کی مراد زمین کا بعض حصہ ہے، اگر آپ کی مراد ساری زمین ہوتی تو قبرستان میں نماز پڑھنا جائز ہوتا اور قبروں کو مسجدیں بنانا درست ہوتا، اور حمام، قبروں کے پیچھے اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا جائز ہوتا، ان مقامات پر نماز پڑھنے سے آپ کا منع کرنا میرے موقف کے درست ہونے کی دلیل ہے۔

۷۸۹۔ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النُّجُوْدِ عَنْ شَقِيْقٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُـدْرِكُهُـمُ السَّاعَةُ وَهُوَ أَحْيَاءٌ ، وَمَن يَّتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ .

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بدترین اور برے لوگوں میں سے وہ ہیں جنھیں قیامت زندہ پالے گی اور وہ لوگ جو قبروں کو سجدہ گاہ بنالیں گے۔''

فوائد :......١۔ قبروں کو مساجد بنانا یا قبروں پر مساجد تعمیر کرنا حرام ہے، گذشتہ امتوں میں شرک اسی راستے سے لوگوں میں سرایت کر گیا تھا۔

٢۔ قبروں پر مساجد تعمیر کرنے اور قبروں میں نمازیں ادا کرنے والے بدترین لوگ ہیں اور قرب قیامت یہ مرض عام ہو جائے گی۔ پھر ان بدترین و بے رحم لوگوں پر قیامت قائم کر دی جائے گی۔

۷۹۰۔ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، اَنَا بُنْدَارٌ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالاَ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، اَنَا هِشَّامُ بْنُ عُرْوَةَ ، وَقَالَ بُنْدَارٌ عَنْ هِشَّامٍ ـ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ ....

عَـنْ عَـائِشَةَ: أَنَّ أُمَّ سَـلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيْبَةَ ذَكَرَتَا

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ اور

---

(۷۸۹) حسن، مسند احمد: ۱/ ۴۰۵، ۴۲۵۔ صحیح ابن حبان: ۲۳۱۹، ۶۸۰۸۔ من طریق زائدة بهذا الاسناد۔ صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب ظهور الفتن، حدیث: ۷۰۶۷۔ تعلیقا مختصرا، صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب قرب الساعة، حدیث: ۲۹۴۹۔ بمعناه.

(۷۹۰) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب هل تنبش قبور مشرکی الجاهلیة، حدیث: ۴۲۷۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن بناء المسجد علی القبور، حدیث: ۵۲۸۔ سنن نسائی: ۰۷۰۵۔ مسند احمد: ۶/ ۵۱۔ من طریق یحییٰ بن سعید بهذا الاسناد.

كَنِيْسَةً رَأَيْنَهَا فِي الْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أُوْلٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُوْلٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ.

حضرت ام حبیبہ نے اس گرجا گھر کا تذکرہ کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور اس میں تصاویر تھیں۔ان دونوں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی ہوتا (اور وہ فوت ہوجاتا) تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنالیتے، اور اس میں یہ تصاویر بنادیتے، یہی لوگ اللہ کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔“

۲۷۶..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقْبَرَةِ وَالْحَمَّامِ:

قبرستان اور حمام میں نماز پڑھنے سے روکنے کا بیان

۷۹۱۔ أَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُوْ عَمَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: قبرستان اور حمام کے سوا ساری زمین مسجد ہے۔“

۷۹۲۔حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا عَمَّارَةُ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

”امام صاحب نے اپنے استادگرامی جناب بشر بن معاذ کی سند سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی مذکورہ بالا روایت کی مثل روایت بیان کی ہے۔“

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حمام اور قبرستان نماز کا محل نہیں ہیں ان مقامات پر نماز پڑھنا ناجائز ہے۔

۲۷۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ خَلْفَ الْقُبُوْرِ

قبروں کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ، سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ يَقُوْلُ، حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ.........

وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا

”حضرت واثلہ بن اسقع لیثی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت

(۷۹۱) اسناده صحيح، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء ان الارض كلها مسجد، حديث: ۳۱۷۔ من طريق الحسين بن حريث بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ۴۹۲۔ سنن الدارمی: ۱۳۹۰۔ مسند احمد: ۳/ ۹۶۔ من طريق عن عمران بن يحيى به.

(۷۹۲) تقدم تخريجه في الحديث السابق.

(۷۹۳) صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب النهي عن الجلوس على القبر، حديث: ۹۷۲۔ سنن ترمذی: ۱۰۵۱۔ سنن نسائی: ۷۶۱۔ مسند احمد: ۴/ ۱۳۵ من طريق الوليد بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ۳۲۲۱.

مَرْثَدِ نِ الْغَنَوِيَّ يَقُوْلُ: لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ، وَلَا تُصَلُّوْا إِلَيْهَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: اَدْخَلَ ابْنُ الْمُبَارَكِ بَيْنَ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَبَيْنَ وَاثِلَةَ أَبَا إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ.

ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: ''نہ قبروں پر بیٹھو اور نہ ان کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھو۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں امام ابن مبارک نے جناب بسر بن عبید اللہ اور واثلہ بن اسقع کے درمیان ابوادریس خولانی کے واسطہ کا اضافہ کر دیا ہے۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَاهُ بُنْدَارٌ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ، سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ..........

أَبَا الْمَرْثَدِ الْغَنَوِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ.

''حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی کی مانند روایت سنی ہے۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ قبر پر بیٹھنا حرام ہے، جمہور علماء کا بھی یہی موقف ہے۔ نیز قبر کے قریب سونا مکروہ اور قضائے حاجت کرنا بالاولیٰ مکروہ ہے۔

۲۔ قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ ملاعلی قاری بیان کرتے ہیں۔ سامنے میت رکھ کر نماز پڑھنا بلاولی ممنوع ہے اور اس مرض میں اہل مکہ مبتلا ہیں وہ کعبے کے سامنے میت رکھ کر اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ (تحفة الاحوذی: ۴/ ۱۱۳)

۲۷۸......بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ

اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، نَا هِشَامٌ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ - وَهُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ - عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا لَمْ تَجِدُوْا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب (تمہیں نماز پڑھنے کے لیے)

(۷۹۴) سنن ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی کراهية الوطی علی القبور، حديث: ۱۰۵۰۔ من طريق محمد بن بشار، بندار بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب الجنائز، باب النهي عن الجلوس على القبر، حديث: ۹۸/ ۹۷۲۔ مسند احمد: ۴/ ۱۳۵۔ في طريق ابن المبارك به.

(۷۹۵) اسناده صحيح، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة، فی مرابض الغنم، حديث: ۳۴۸۔ من طريق ابی کريب محمد بن العلاء بهذا الاسناد، سنن ابن ماجه: ۷۶۸۔ سنن الدارمی: ۱۳۹۱۔ مسند احمد: ۲/ ۴۵۱۔ صحيح ابن حبان: ۱۷۰۰۔ من طريق هشام بن حسان به.

وَمَعَاطِنَ الْإِبِلِ، فَصَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلاَ تُصَلُّوْا فِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تُصَلُّوْا فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ، وَصَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ.

بکریوں اوراونٹوں کے باڑے کے سوا (جگہ) نہ ملے تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔" جناب محمد بن العلاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو اور بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو۔"

۷۹۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ، نَا يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ......

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔"

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنا جائز اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا حرام ہے۔ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے اور وہ بیان کرتے ہیں کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز کسی حال میں صحیح نہیں۔ اور جو شخص اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھے وہ اس کا لازمی اعادہ کرے۔ امام سے سوال کیا گیا کہ اگر انسان اونٹوں کے باڑے کے سوا اور جگہ نہ پائے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ وہاں نماز نہ پڑھے۔ انہیں پوچھا گیا کہ اگر وہاں کوئی کپڑا بچھا لے؟ انہوں نے پھر بھی اجازت نہ دی۔ اور ابن حزم کہتے ہیں: اونٹوں کے باڑے میں نماز حرام ہے۔
(نیل الاوطار: ۲/ ۱٤)

۲۷۹..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ يُجَامِعُ فِيْهِ

ہم بستری کی جگہ پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

۷۹۷۔ انَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عِكْرَمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَمَا صَلّٰى عَلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ يُجَامِعُ عَلَيْهِ.

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بسا اوقات اس جگہ نماز پڑھ لیتے تھے جس جگہ پر آپ نے ہم بستری کی ہوتی تھی۔"

---

(۷۹٦) صحیح، سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی الصلاۃ فی مرابض الغنم، حدیث: ۳٤۹۔ من طریق ابی کریب محمد بن العلاء بھذا الاسناد، وانظر الحدیث السابق.
(۷۹۷) اسنادہ ضعیف، ابراہیم بن حکم راوی ضعیف ہے۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

نمازی کے سترہ کے ابواب کا مجموعہ

۲۸۰..... بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى السُّتْرَةِ

سترہ کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھنے کا بیان

۷۹۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ - يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ السَّكُوْنِيَّ- نَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ رَكَزَ الْحَرْبَةَ يُصَلِّي إِلَيْهَا. وَقَالَ الْأَشَجُّ: أَنَّهُ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے نیزہ گاڑکر (اسے سترہ بناکر) نماز پڑھتے تھے۔''اوراشج بیان کرتے ہیں:''آپ اپنے سامنے نیزہ (یابرچھی) گاڑ لیتے تھے۔اس سے زائد کچھ بیان نہیں کرتے تھے۔

۷۹۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْأَشَجُّ ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ يُصَلِّي إِلَيْهَا يَوْمَ الْعِيْدِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نیزہ گاڑ دیا جاتا اور آپ عید والے دن اسے سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نمازی کے لیے سترہ کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے۔امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نمازی کا سترہ استعمال کرنا مندوب ہے اور سترہ کی کم از کم بلندی کجاوے کے پچھلے حصہ کے برابر یعنی کلائی کی ہڈی کے برابر یعنی دو تہائی بازو ہونی چاہیے اور کوئی بھی چیز سامنے رکھنے سے سترہ کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ (نووی: ۴/ ۲۱۵)

---

(۷۹۸) صحیح، صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ الی الحربۃ، حدیث: ۴۹۸۔ سنن نسائی: ۷۴۸۔ مسند احمد: ۲/ ۱۳۔ من طریق یحیٰی بھذا الاسناد، صحیح مسلم: ۵۰۲۔ سنن ابی داود: ۶۸۷۔ سنن ابن ماجه: ۹۴۱۔ من طریق عبیداللہ به.

(۷۹۹) تقدم تخریجه فی الحدیث السابق.

۲۸۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ

سترے کے بغیر نماز پڑھنا منع ہے۔

(۸۰۰)۔ انا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا أَبُو بَكْرٍ - يَعْنِي الْحَنَفِيَّ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ، سَمِعْتُ.........

ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَلِّ إِلَّا إِلَى سُتْرَةٍ، وَلَا تَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَإِنْ أَبَى فَلْتُقَاتِلْهُ، فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صرف سترے کی طرف (منہ کر کے ہی) نماز پڑھا کرو، اور اپنے سامنے سے کسی کو نہ گزرنے دو، اگر وہ نہ مانے (اور گزرنے کی کوشش کرے) تو اس سے لڑائی کرو کیونکہ اس کے ساتھ ایک ساتھی (شیطان) ہے۔''

فوائد :......اس حدیث میں سترہ کے اہتمام کی خاص تاکید ہے، لیکن سترہ واجب نہیں بلکہ مستحب فعل ہے، نیز حدیث میں مذکورہ نہی تنزیہی ہے۔ تحریمی نہیں۔ اس کی دلیل حدیث ۸۳۸ ہے۔

۲۸۲..... بَابُ الْاِسْتِتَارِ بِالْإِبِلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں اونٹ کو سترہ بنانے کا بیان۔

۸۰۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ قَالَ نَافِعٌ: وَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سواری (اونٹ) کی طرف (اسے سترہ بنا کر) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔'' حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ''اور میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی سواری کی طرف نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

فوائد :......حیوان کی طرف نماز پڑھنا (اور اسے سترہ بنانا) جائز ہے اور اونٹ کے قریب نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ باڑے میں اونٹوں کے بدکنے کا ڈر رہتا ہے، جس سے خشوع ختم ہو جاتا ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٢١٧)

---

(۸۰۰) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب منع المار بین یدی المصلی، حدیث: ٥٠٦۔ من طریق ابن بکر الحنفی بهذا الاسناد، مسند احمد: ٢/ ٨٦۔ سنن ابن ماجه: ٩٥٥۔ من طریق الضحاك به.

(۸۰۱) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی مواضع الابل، حدیث: ٤٣٠۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب سترة المصلی، حدیث: ٥٠٢۔ سنن ابی داود: ٦٩٢۔ سنن ترمذی: ٣٥٢۔ مسند احمد: ٢/ ٣۔ سنن الدارمی: ١٤٢٣

۸۰۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ....

نَا بِهِ الْأَشَجُّ وَ هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ . وَلَمْ يَذْكُرَا الرُّؤْيَةَ . وَقَالَا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي . قَالَ هَارُوْنُ: إِلَى رَاحِلَتِهِ، وَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: إِلَى بَعِيْرِهِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ .

''جناب اشج اور ہارون بن اسحاق نے اپنی روایت میں دیکھنے کا ذکر نہیں کیا، دونوں کہتے ہیں:''(آپ) اپنی سواری کی طرف (نماز پڑھتے تھے) اور ابوسعید کہتے ہیں: آپ اپنے اونٹ کی طرف (سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے) اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔''

۲۸۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ الَّتِي يَسْتَتِرُ بِهَا الْمُصَلِّي لِصَلَاتِهِ

نمازی جس چیز کو اپنی نماز کے لیے سترہ بنائے، اس سترے کے قریب ہونے کے حکم کا بیان۔

۸۰۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَا، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ............

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، قَالَ عَبْدُالْجَبَّارِ وَبَلَغَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الْآخَرُوْنَ: رِوَايَةً: قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى السُّتْرَةِ وَلْيَدْنُ مِنْهَا، لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ .

''حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو سترے کی طرف نماز پڑھے اور سترے کے قریب کھڑا ہو، تاکہ شیطان اس کی نماز نہ کاٹ سکے۔''

فوائد:......اس حدیث میں سترہ کے قریب کھڑا ہونے کی مشروعت کا بیان ہے حتیٰ کہ سترہ اور نماز کے درمیان تین ہاتھ کا فاصلہ ہونا چاہیے، نیز سترہ کے قریب ہونے کے حکم میں حکمت یہ ہے کہ شیطان نمازی کی نماز قطع نہ کر دے۔(نیل الاوطار: ۳/ ۳)

۲۸۴..... بَابُ الدُّنُوِّ مِنَ الْمُصَلِّي إِذَا كَانَ الْمُصَلِّي يُصَلِّي إِلَى جِدَارٍ

جب نمازی دیوار کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہا ہو تو جائے نماز کے قریب کھڑے ہونے کا بیان۔

۸۰۴۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، حَدَّثَنِي أَبِي......

---

(۸۰۲) انظر الحديث السابق.

(۸۰۳) اسناده صحيح۔ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الدنو من السترة، حديث: ۶۹۵۔ سنن نسائی: ۷۴۹۔ مسند احمد: ۴/ ۲۔ مسند الحميدی: ۴۰۱۔ صحيح ابن حبان: ۲۳۷۳.

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ قَدْرَ مَمَرِّ الشَّاةِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان ایک بکری گزرنے کی مقدار کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔"

فوائد:...... یہاں مصلیٰ سے مقصود سجدہ کرنے کی جگہ ہے اور نمازی کا سترہ کے قریب کھڑا ہونا مسنون ہے۔

(نووی: ٤/ ٢٢٤)

٢٨٥..... بَابُ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِيْ يَكْفِي الْاِسْتِتَارُ بِهِ فِي الصَّلَاةِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ سترے کی اس مقدار کا بیان جس کے ساتھ نماز میں سترہ بنانا کافی ہو جائے

٨٠٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ نِ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ..........

عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِيْنَا، فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ، وَلَا يَضُرُّ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

"حضرت طلحہ بن موسیٰ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ہم اس حال میں نماز پڑھا کرتے تھے کہ چوپائے ہمارے سامنے سے گزرتے رہتے تو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ مسئلہ) پوچھا، تو آپ نے فرمایا: (جب) تم میں سے کسی شخص کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر سترہ ہو تو اس کے آگے سے گزرنے والی (چیز) نقصان نہیں دے گی۔"

٨٠٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُوْنُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ..........

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَإِنَّهُ

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو

---

(٨٠٤) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب الدنو المصلی من السترة، حدیث: ٥٠٨۔ من طریق یعقوب بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب قدر کم ینبغی ان یکون بین المصلی والسترة، حدیث: ٤٩٦۔ سنن ابی داود: ٦٩٦۔ من طریق ابن ابی حازم به.

(٨٠٥) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب سترة المصلی، حدیث: ٤٩٩۔ من طریق اسحاق بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ٦٨٥۔ سنن ترمذی: ٣٣٥۔ سنن ابن ماجه: ٩٤٠۔ مسند احمد: ١/ ١٦١.

(٨٠٦) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب قدر ما یستر المصلی، حدیث: ٥١٠۔ مسند احمد: ٥/١٥١۔ من طریق اسماعیلی بن علیة بهذا الاسناد، سنن ترمذی: ٣٣٨۔ سنن نسائی: ٧٥١۔ سنن ابی داود: ٧٠٢۔ سنن ابن ماجه: ٩٥٢.

يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ . ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ . أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ الْخَطَّابِ ، نَا بِشْرٌ- يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ - ثَنَا يُوْنُسُ بِمِثْلِهِ سَوَاءً .

جب اس کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہوتو وہ اس کے لیے سترہ بن جائے گی۔'' پھر باقی حدیث بیان کی۔بشر بن مفضل کہتے ہیں کہ ہمیں یونس نے بالکل مذکورہ حدیث کی مثل ہی روایت بیان کی ہے۔

۸۰۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ نِ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ كِلَاهُمَا.........

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ مُؤَخَّرَةُ الرَّحْلِ الَّذِيْ بَلَغَكَ إِنَّهُ يَسْتُرُ الْمُصَلِّي ؟ قَالَ: قَدْرُ ذِرَاعٍ .

''جناب ابن جریج رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے عطاء رحمہ اللہ سے عرض کی: کجاوے کی پچھلی لکڑی جو تمہیں پہنچی ہے کی کتنی مقدار ہو تو وہ سترہ بن سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایک ہاتھ کے برابر۔''

فوائد:......۱۔ سترہ کی کم از کم بلندی کجاوے کے پچھلے حصے کے برابر یعنی دو تہائی ہاتھ ہونی چاہیے۔

۲۔ سترے کے عدم اہتمام سے شیطان نمازی کی نماز میں خلل ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اور تین چیزیں عورت، گدھا اور کالا کتا تو نماز توڑ دیتے ہیں۔ نیز سترے کے استعمال سے نماز میں نقص واقع نہیں ہوتا، لہٰذا سترہ نماز کا محافظ ہے۔

۲۸۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالْاِسْتِتَارِ بِمِثْلِ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فِي الصَّلَاةِ فِيْ طُوْلِهَا، لَا فِيْ طُوْلِهَا وَعَرْضِهَا جَمِيْعًا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کجاوے کی پچھلی لکڑی کی لمبائی کے برابر سترہ بنانے کا حکم دیا ہے، آپ نے اس کی لمبائی اور چوڑائی دونوں کے برابر سترہ بنانے کا حکم نہیں دیا

۸۰۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ نِ الْقَيْسِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ الْأَسَدِيُّ، نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُجْزِيءُ مِنَ السُّتْرَةِ مِثْلُ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ ، وَلَوْ بِدِقِّ شَعْرَةٍ . قَالَ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر (کوئی چیز) سترہ کے لیے کافی ہوگی اگرچہ بال کی طرح باریک

---

(۸۰۷) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب ما يستر المصلی، حديث: ٦٨٦ - مصنف عبدالرزاق: ٢٢٧٢.

(۸۰۸) اسناده ضعيف جدا، محمد بن قاسم الاسدی سخت ضعیف وکذاب راوی ہے۔ مستدرك حاكم: ١/٢٥٢.

أَبُـو بَـكْـرٍ: أَخَـافُ أَنْ يَـكُـوْنَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَـاسِمِ وَهِـمَ فِـىْ رَفْعِ هٰذَا الْخَبَرِ . قَالَ أَبُـوْبَـكْـرٍ: وَالـدَّلِيْلُ مِنْ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَادَ مِثْلَ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فِـى الطُّوْلِ لاَ فِي الْعَرْضِ قَائِمٍ ثَابِتٍ ، مِنْهُ أَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُـرْكَـزُ لَـهُ الْـحَرْبَةُ يُصَلِّيْ إِلَيْهَا ، وَعَرْضُ الْحَرْبَةِ لاَ يَكُوْنُ كَعَرْضِ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ .

ہو۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے خدشہ ہے کہ اس روایت کو مرفوع بیان کرنے میں محمد بن قاسم کو وہم ہوا ہے ۔امام ابوبکر فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی احادیث سے اس بات کی پختہ دلیل ملتی ہے کہ آپ نے (سترے کے لیے) کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر لمبائی مراد لی ہے، چوڑائی نہیں، نبی اکرم ﷺ کی ان روایات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کے لیے نیزہ گاڑا جاتا تھا اور آپ اسے سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے، اور نیزے کی چوڑائی کجاوے کی پچھلی لکڑی کی چوڑائی جیسی نہیں ہوتی۔

٨٠٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ.........

عَـنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِلَيْهَا بِـالْـمُصَلّٰى يَعْنِى الْعَنَزَةَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَفِي أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْتِتَارِ بِـالسَّهْمِ فِي الصَّلاَةِ مَا بَانَ وَثَبَتَ أَنَّهُ صَلَّى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ أَرَادَ بِالْأَمْرِ بِالْاِسْتِتَارِ بِـمِثْـلِ اٰخِـرَةِ الـرَّحْلِ فِيْ طُوْلِهَا ، لاَ فِيْ طُوْلِهَا وَعَرْضِهَا جَمِيْعًا .

" حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عید گاہ میں نیزے کو سترہ بنا کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نماز میں نبی اکرم ﷺ کے تیر کو سترہ بنانے کے حکم سے یہ بات واضح اور ثابت ہوگئی کہ کجاوے کی پچھلی لکڑی کو سترہ بنانے کے حکم سے آپ کی مراد اس کی لمبائی ہے، نہ کہ اس کی لمبائی اور چوڑائی دونوں آپ کی مراد ہیں۔

٨١٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ ، ثَنَا بِهٰذَا الْخَبَرِ ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الرُّبَيِّعُ الْعَابِدِيُّ ، حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ - يَعْنِى ابْنَ سَعْدٍ-.........

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ

" جناب عبدالملک بن عبد العزیز اپنے والد گرامی اور وہ ان

(٨٠٩) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في الحربة يوم العيد، حديث: ١٣٠٦ـ سنن كبرى نسائي: ١٧٨٣.

(٨١٠) صحيح، الصحيحة: ٢٧٨٣ـ مسند احمد: ٣/ ٤٠٤ـ معجم كبير طبراني: ٦٥٣٩ـ ٦٥٤٠ـ مستدرك حاكم: ١/ ٢٥٢.

سَبْرَةَ الْجُهَنِي- عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِسْتَتِرُوْا فِيْ صَلاتِكُمْ وَلَوْ بِسَهْمٍ.

کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی نمازوں میں سترہ بناؤ اگرچہ ایک تیر ہی کے ساتھ ہو۔“

فوائد :......گذشتہ احادیث میں سترہ کی کم از کم لمبائی کی وضاحت ہے لیکن سترہ کی موٹائی کا بیان نہیں ہے، لہٰذا تیر اور نیزہ کی موٹائی کے برابر چیز رکھنے سے بھی سترہ کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے اس سے کم موٹائی احادیث میں وارد نہیں اور زیادہ سے زیادہ موٹائی کی کوئی حد نہیں ہے۔

۲۸۷..... بَابُ الْاِسْتِتَارِ بِالْخَطِّ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُصَلِّيْ مَا يُنْصَبُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِلْاسْتِتَارِ بِهِ

جب نمازی کو اپنے سامنے سترے کے لیے کوئی چیز گاڑنے کے لیے نہ ملے تو وہ لکیر لگا کر سترہ بنا لے

۸۱۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْجَوَّازُ، قَالَا، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّهِ، سَمِعْتُ......... أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ بَيْنَ يَدَيْهِ شَيْئًا. وَقَالَ مَرَّةً: تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ شَيْئًا، فَلْيَنْصُبْ عَصًا، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ عَصًا فَلْيَخُطَّ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ الْجَوَّازُ: فَلْيَضَعْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا، وَالْبَاقِيْ مِثْلُهُ سَوَاءٌ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے، اور ایک مرتبہ فرمایا: اپنے چہرے کے سامنے کچھ رکھ لے، پس اگر کوئی چیز نہ ملے تو چھڑی گاڑ لے، اور اگر چھڑی بھی میسر نہ ہو تو ایک لکیر کھینچ لے، پھر اسے اپنے آگے سے گزرنے والی کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔ محمد بن منصور الجواز نے یہ الفاظ بیان کیے: ”تو اسے اپنے چہرے کے سامنے کوئی چیز رکھ لینی چاہیے۔“ باقی روایت سابقہ روایت ہی کی طرح ہے۔

۸۱۲. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ وَحَدَّثَنَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْجَوَّازِ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ يُحَدِّثُ......

---

(۸۱۱) اسنادہ ضعیف، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الخط اذا لم یجد عصا، حدیث: ۶۹۰۔ سنن ابن ماجہ: ۹۴۳۔ مسند احمد: ۲/ ۲۴۹۔ مسند الحمیدی: ۹۹۳۔ من طریق سفیان بھذا الاسناد، اس کی سند میں ابومحمد اور اس کا دادا دونوں مجہول ہیں۔

(۸۱۲) اسنادہ ضعیف، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الخط اذا لم یجد عصا، حدیث: ۶۸۹۔ (وانظر السابق) من طریق بشر بھذا الاسناد۔ اسنادہ ضعیف، مسند احمد: ۲/ ۲۴۹۔ من طریق عبدالرزاق بھذا الاسناد (انظر الحدیث المتقدم: ۸۱۱.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَالصَّحِيْحُ مَا قَالَ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، وَهٰكَذَا قَالَ مَعْمَرٌ، وَ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا: عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَ الثَّوْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لیکن صحیح روایت وہ ہے جو بشر بن مفضل نے بیان کی ہے، معمر اور ثوری نے بھی اسی طرح عمرو بن حریث سے روایت کی ہے لیکن ان دونوں نے عمرو بن حریث کے دادا کی بجائے ان کے والد سے روایت بیان کی ہے۔

۲۸۸..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الْمُرُوْرِ بَيْنَ الْمُصَلِّيْ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ الْوُقُوْفَ مُدَّةً طَوِيْلَةً اِنْتِظَارَ سَلَامِ الْمُصَلِّيْ خَيْرٌ مِنَ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ.

نمازی کے آگے سے گزرنے پر شدید وعید کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی بجائے نمازی کے سلام پھیرنے کے انتظار میں طویل مدت تک کھڑے رہنا بہتر ہے

۸۱۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ النَّضْرِ..........

عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: أَرْسَلَنِيْ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ إِلٰى أَبِيْ جُهَيْمٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ لَوْ كَانَ أَنْ يَقُوْمَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ.

''جناب بسر بن سعید بیان کرتے ہیں کہ زید بن خالد نے مجھے حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ نمازی کے آگے گزرنے سے گزرنے والے شخص کو کیا گناہ ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر وہ چالیس (سال یا دن) تک کھڑا رہے تو یہ اس کے لیے نمازی کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہے۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنا کبیرہ اور موجب جہنم گناہ ہے۔ نیز نفل و فرض نماز میں بظاہر کوئی فرق نہیں ہے۔

۲۔ اس حدیث میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی سخت ممانعت اور شدید وعید ہے۔(نووی: ۴/ ۲۲۴)

---

(۸۱۳) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب اثم المار بین یدی المصلی، حدیث: ۵۱۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب منع المار بین یدی المصلی، حدیث: ۵۰۷۔ سنن ابی داود: ۷۰۱۔ سنن ترمذی: ۳۳۶۔ سنن نسائی: ۷۵۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۹۴۵ ذکروہ مرفوعا.

٨١٤- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نَا أَبُوْ أَحْمَدَ، ثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَنِيْ عَمِّي.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللهِ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا فِي الْمَشْيِ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيْهِ مُعْتَرِضاً وَهُوَ يُنَاجِيْ رَبَّهُ، كَانَ أَنْ يَقِفَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِائَةَ عَامٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَخْطُوَ. هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ مَنِيْعٍ.

''امام صاحب اپنے دو اساتذہ کرام جناب احمد بن منیع اور محمد بن رافع کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی شخص کو اپنے بھائی کے آگے سے چوڑائی کے رخ میں گزرنے پر گناہ معلوم ہو جائے، جبکہ وہ اپنے رب سے مناجات کر رہا ہو، تو اسے ایک قدم بھی اٹھانے سے سو سال تک اسی جگہ کھڑے رہنا زیادہ بہتر لگے۔'' یہ ابن منیع کی روایت ہے۔

٢٨٩..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ التَّغْلِيْظَ فِي الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ، إِذَا كَانَ الْمُصَلِّيْ يُصَلِّيْ إِلٰى سُتْرَةٍ، وَإِبَاحَةِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ إِذَا صَلّٰى إِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی کے آگے سے گزرنے پر شدید وعید اس وقت ہے جب نمازی سترہ رکھ کر نماز پڑھ رہا ہو۔ اور جب نمازی بغیر سترہ کے نماز ادا کر رہا ہو تو نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے

٨١٥- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتٰى حَاشِيَةَ الْمَطَافِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَّافِيْنَ أَحَدٌ.

''حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ اپنے طواف سے فارغ ہوئے تو آپ مطاف کے کنارے پر تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھی جبکہ آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی نہ تھا۔''

---

(٨١٤) اسناده ضعيف، مسند احمد: ٢/ ٣٧١- عن ابی احمد بهذا الاسناد، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب المرور بين يدى المصلى، حديث: ٩٤٦- صحيح ابن حبان: ٢٣٦٥- من طريق عبيدالله به اس کی سند میں عبیداللہ بن عبداللہ بن مذہب راوی ضعیف ہے۔

(٨١٥) اسناده ضعيف: سنن نسائى، كتاب المناسك، باب أين يصلى ركعتى الطواف: ٢٩٥٩- وأحمد: ٦/٣٩٩- وابن ماجه: ٢٩٥٨- یہ حدیث ابن جریج کے مدلس ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے اور وہ عنعنہ سے روایت کر رہا ہے۔

۲۹۰..... بَابُ أَمْرِ الْمُصَلِّي بِالدَّرْءِ عَنْ نَفْسِهِ الْمَارَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَإِبَاحَةِ قِتَالِهِ بِالْيَدِ إِنْ أَبَى الْمَارُّ الْإِمْتِنَاعَ مِنَ الْمُرُوْرِ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے کو اپنے سے دور کرنے کے حکم کا بیان اور اگر گزرنے والا روکنے کے باوجود منع نہ ہو تو ہاتھ کے ساتھ اس سے لڑائی کرنا جائز ہے۔اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان

٨١٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ۔ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ الدَّرَاوَرْدِيَّ۔، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ.........

أَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ. أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعَنَّ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اپنے آگے سے کسی کو ہرگز نہ گزرنے دے، پھر اگر وہ (رکنے سے) انکار کردے (اور زبردستی آگے سے گزرنے کی کوشش کرے) تو اس کے ساتھ اسے لڑنا چاہیے کیونکہ وہ شیطان ہے۔“

۲۹۱..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے

وَالْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ الْمُصَلِّيْ إِلَى سُتْرَةٍ، يَمْنَعُ الْمَارَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَبَاحَ لَهُ مُقَاتَلَتَهُ إِذَا صَلّٰى إِلَى سُتْرَةٍ، لَا إِذَا صَلّٰى إِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ.

اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سترہ کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھنے والے کو اپنے آگے سے گزرنے والے کو روکنے کا حکم اور (نہ رکنے کی صورت میں) اس کے ساتھ لڑائی کرنے کی اجازت اس وقت دی ہے جب وہ سترہ رکھ کر نماز ادا کررہا ہو۔(یہ اجازت) اس وقت نہیں ہے جب وہ بغیر سترے کے نماز پڑھ رہا ہو

٨١٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، ثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ.........

---

(٨١٦) صحيح مسلم: كتاب الصلاة: باب منع المار بين يدي المصلي: ٥٠٥۔ وصحيح بخاري: ٥٠٩۔ وابو داؤد: ٦٩٧۔ وابن ماجه: ٩٥٤۔ نسائي: ٧٥٧۔ واحمد: ٤٣،٣٤/٣۔ وابن حبان: ٢٣٦٨،٢٣٦٧۔

(٨١٧) صحيح بخاري: كتاب الصلاة، باب يرد المصلي من مر بين يديه: ٥٠٩۔ انظر السابق.

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ إِلَى سَارِيَةٍ، فَذَهَبَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَنَعَهُ، فَذَهَبَ لِيَعُوْدَ فَضَرَبَهُ ضَرْبَةً فِي صَدْرِهِ، وَكَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِمَرْوَانَ، فَلَقِيَهُ مَرْوَانُ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ ضَرَبْتَ ابْنَ أَخِيْكَ؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ، فَذَهَبَ أَحَدٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَمْنَعْهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ. فَإِنَّمَا ضَرَبْتُ الشَّيْطَانَ.

”حضرت عبد الرحمٰن بن ابی سعید اپنے والد گرامی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک ستون کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہے تھے تو بنو امیہ کے ایک شخص نے ان کے آگے سے گزرنے کی کوشش کی تو انہوں نے اسے منع کیا، اس نے دوبارہ گزرنے کی کوشش کی تو انہوں نے اس کے سینے پر تھپڑ مارا، اور وہ بنی امیہ کا ایک فرد تھا، اس نے یہ واقعہ مروان (گورنر) کو بتادیا۔ مروان حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ملے تو کہا: آپ نے اپنے بھتیجے کو کس وجہ سے مارا ہے؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کو سترہ بنا کر نماز پڑھ رہا ہو تو کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرے تو اسے اس شخص کو روکنا چاہیے، پھر اگر وہ رکنے سے انکار کردے تو اسے اس کے ساتھ لڑائی کرنی چاہیے کیونکہ وہ شیطان ہے۔“ بے شک میں نے (ایک) شیطان ہی کو مارا ہے۔

فوائد:......۱۔ نمازی کا اس کے سامنے سے گزرنے والے شخص کو روکنا مندوب ہے۔ بشرطیکہ نماز کا سترہ ہو۔

۲۔ قصداً یا غیر ارادی طور پر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو نمازی کے روکنے پر باز آجانا چاہیے۔ ورنہ نمازی اسے زبردستی روک سکتا ہے۔ حتیٰ کہ ایسے شخص سے لڑائی کرنا بھی روا ہے۔

۳۔ نمازی کے سامنے سے زبردستی گزرنا شیطانی فعل ہے۔ ایسے عمل پر انسان کو شیطان اکساتا ہے۔ لہٰذا اس عمل سے اجتناب لازم ہے۔

۴۔ نمازی کا سامنے سے گزرنے والے شخص کو روکنا اور باز نہ آنے پر اس سے لڑائی کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۹۲...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے

وَالْإِيْضَاحِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ لِلْمُصَلِّيْ مُقَاتَلَةَ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْهِ بَعْدَ مَنْعِهِ عَنِ الْمُرُوْرِ مَرَّتَيْنِ، لَا فِي الْاِبْتِدَاءِ إِذَا أَرَادَ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

اور اس بات کی وضاحت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے کو دو مرتبہ گزرنے سے روکنے

کے بعد اس کے ساتھ لڑائی کی اجازت دی ہے، نہ کہ ابتداء ہی میں جب وہ اس کے آگے سے گزرنے کا ارادہ کرے۔

۸۱۸۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ............

عَـنْ أَبِـىْ صَـالِـحٍ ، قَالَ: بَيْنَمَا أَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْـخُـدْرِيُّ يَـوْمَ الْـجُـمُـعَةِ يُصَلِّيْ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الَّـذِيْ بَـعْدَهُ فِي الْبَابِ الثَّانِيْ ، غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيْـهِ، وَإِنِّـيْ كُـنْـتُ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَّنْتَهِيَ . قَـالَ: وَمَـرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ ، فَشَكَا إِلَيْـهِ ، ـ فَـذَكَـرَ ذٰلِكَ مَـرْوَانُ لِأَبِيْ سَعِيْدٍ ، فَـقَـالَ أَبُـوْ سَعِيْدٍ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَمْنَعْهُ مَرَّتَيْنِ ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ .

''جناب ابو صالح بیان کرتے ہیں کہ اس اثنا میں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ والے دن نماز پڑھ رہے تھے۔'' پھر سلیمان بن مغیرہ کی حدیث جیسی حدیث بیان کی جو دوسرے باب میں آگے آرہی ہے۔ مگر اس میں یہ اضافہ ہے: ''بے شک میں نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی مگر اس نے رکنے سے انکار کر دیا۔'' وہ کہتے ہیں: ان دنوں مروان مدینہ منورہ کا گورنر تھا، لہٰذا اس نے گورنر سے شکایت کر دی۔ پھر مروان نے (ملاقات ہونے پر) اس بات کا تذکرہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کیا تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ''جب تم میں سے کسی شخص کے آگے سے کوئی چیز گزرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اسے اس چیز کو دو بار منع کرنا چاہیے، پھر اگر وہ رکنے سے انکار کر دے (اور زبردستی گزرنے کی کوشش کرے) تو اسے اس کے ساتھ لڑائی کرنی چاہیے، بلاشبہ وہ شیطان ہے۔''

۲۹۳..... بَابُ إِبَاحَةِ مَنْعِ الْمُصَلِّي مَنْ أَرَادَ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالدَّفْعِ فِي النَّحْرِ فِي الْاِبْتِدَاءِ.

نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والے کو ابتداء میں سینے میں دھکا دے کر روکنے کے جواز کا بیان

۸۱۹۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ............

عَـنْ أَبِـىْ صَـالِـحٍ ، قَـالَ: بَيْنَمَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْـخُـدْرِيُّ يَـوْمَ الْجُمُعَةِ يُصَلِّيْ إِلَى شَيْءٍ

'' حضرت ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بنا کر

(۸۱۸) صحیح بخاری: كتاب الصلاة، باب يرد المصلي من مربين يديه: ۵۰۹، ۳۲۷۴۔ من طريق يونس بن عبيد، عن حميد، به.

(۸۱۹) صحیح مسلم: كتاب الصلاة، باب منع المارين يدى المصلى: ۵۰۵۔ من طريق سليمان بن مغيره انظر السابق.

يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ ، إِذْ جَاءَهُ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ ، فَأَرَادَ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَهُ فِي نَحْرِهِ، فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغاً إِلَّا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي سَعِيدٍ فَعَادَ، فَدَفَعَهُ فِي نَحْرِهِ أَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْأُولَى . قَالَ، فَمَثَّلَ قَائِمًا ، ثُمَّ نَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ خَرَجَ فَدَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ، فَشَكَى إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ . قَالَ: وَدَخَلَ أَبُوسَعِيدٍ عَلَى مَرْوَانَ. فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ جَاءَ يَشْتَكِيكَ ؟ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْ فِي نَحْرِهِ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ .

نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک بنو ابی معیط کا ایک نوجوان آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ کے سامنے سے گزرنے کی کوشش کی تو آپ نے اسے سینے میں دھکا دیا۔ اس نے (ادھر ادھر راستہ) دیکھا مگر اسے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے سامنے کے سوا کوئی راستہ نہ ملا چنانچہ اس نے دوبارہ گزرنے کی کوشش کی، تو انہوں نے پہلی مرتبہ سے زیادہ زور کے ساتھ اسے دھکا دیا۔ راوی نے کہا: پھر وہ شخص سیدھا کھڑا ہوگیا۔ اس نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا اور (مسجد سے) نکل گیا اور اس نے مروان کے پاس جا کر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے پہنچنے والی تکلیف کی شکایت کر دی۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی مروان کے پاس تشریف لائے تو اس نے کہا: آپ کے اور آپ کے بھتیجے کے درمیان کیا معاملہ ہوا ہے کہ وہ آپ کی شکایت کر رہا ہے؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص اس کے سامنے سے گزرنے کی کوشش کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے سینے میں دھکا دے، پھر اگر وہ رکنے سے انکار کر دے تو اس کے ساتھ لڑائی کرے، بلاشبہ وہ شیطان ہے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو اولاً اس کے سینے پر ہاتھ مار کر پیچھے کرنا چاہیے اور وہ باز نہ آئے تو پھر اس سے لڑائی کی جائے۔

۲۹۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ أَيْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ مَعَ الَّذِي يُرِيدُ الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ لَا أَنَّ الْمَارَّ مِنْ بَنِي آدَمَ شَيْطَانٌ، وَإِنْ كَانَ اسْمُ الشَّيْطَانِ قَدْ يَقَعُ عَلَى عُصَاةِ بَنِي آدَمَ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿ شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ﴾

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''بے شک وہ شیطان ہے'' سے آپ کی یہ مراد

ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے ساتھ شیطان ہے، یہ مطلب نہیں کہ گزرنے والا انسان شیطان ہے، اگرچہ شیطان کا لفظ نافرمان انسانوں پر بھی بول دیا جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿شَيَاطِيْنَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا﴾ (الانعام: ۱۱۲)

(اسی طرح ہم نے انسانوں اور جنوں میں سے شیطان، ہر نبی کے دشمن بنائے، ان میں ہر ایک دوسرے کے کان میں چکنی چپڑی باتیں ڈالتا رہتا ہے۔)

۸۲۰۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ ـ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ، سَمِعْتُ..........

ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَلِّ إِلَّا إِلٰى سُتْرَةٍ، وَلَا تَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَإِنْ أَبٰى فَلْتُقَاتِلْهُ فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ضرور سترہ رکھ کر نماز پڑھا کرو، اور اپنے آگے سے کسی کو مت گزرنے دو، پھر اگر وہ (رکنے اور منع ہونے سے) انکار کر دے تو تم اس کے ساتھ لڑائی کرو، بے شک اس کے ساتھ ایک ساتھی (شیطان) ہے۔“

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۸۱۶ کے تحت بیان ہوئی ہے۔ نیز یہاں قرین سے مراد شیطان ہے۔

۲۹۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ، وَأَمَامَ الْمُصَلِّي امْرَأَةٌ نَائِمَةٌ أَوْ مُضْطَجِعَةٌ

نمازی کے آگے عورت سوئی ہوئی ہو یا لیٹی ہو تو نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان

۸۲۱۔ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ، ثَنَا مُوْسٰى بْنُ أَيُّوْبَ الْغَافِقِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ..........

إِيَـاسُ بْـنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ: يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ يُرِيْدُ يَتَطَوَّعُ بِالصَّلَاةِ.

”جناب ایاس بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نفل نماز پڑھا کرتے تھے جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتیں۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یسبح من اللیل“ سے ان کی مراد نفل نماز ہے۔

(۸۲۰) تقدم تخریجه برقم: ۸۰۰۔

(۸۲۱...... صحیح، مسند احمد: ۱/۹۹۔ عن عبدالله بن یزید بهذا الاسناد، المختارة للمقدسی: ۴۰۰، ۴۰۱۔

۸۲۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَا، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاِعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ. زَادَ الْمَخْزُوْمِيُّ مَرَّةً: فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُّوْتِرَ أَخَّرَنِيْ بِرِجْلِهِ.

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ رات کی نماز (یعنی نماز تہجد) اس حال میں ادا فرماتے کہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان جنازے کی طرح لیٹی ہوتی۔" جناب مخزومی کی روایت میں یہ اضافہ ہے:" پھر جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو آپ مجھے اپنے قدم سے پیچھے کر دیتے۔"

۲۹۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلٰى تَوْهِيْنِ خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ (لَا تُصَلُّوْا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا الْمُتَحَدِّثِيْنَ) وَلَمْ يَرْوِ ذٰلِكَ الْخَبَرَ أَحَدٌ يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهٖ.

جناب محمد بن کعب کی اس حدیث "سوئے ہوئے شخص اور گفتگو کرنے والوں کے پیچھے نماز مت پڑھو" کے ضعیف ہونے کا بیان ۔اور اس روایت کو کسی بھی قابل حجت راوی نے بیان نہیں کیا

۸۲۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا نَائِمَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا كَانَ الْوِتْرُ أَيْقَظَنِيْ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ، قَالَ، قَالَ أَيُّوْبُ: عَنْ هِشَامٍ قَالَتْ: مُعْتَرِضَةٌ كَاِعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ.

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے تھے جبکہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان سوئی ہوتی تھی پھر جب آپ وتر پڑھتے تو مجھے بیدار کر دیتے" جناب احمد بن عبدہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان) جنازے کی طرح لیٹی ہوتی تھی۔"

---

(۸۲۲) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الاعتراض بین یدی المصلی، حدیث: ۵۱۲۔ سنن ابن ماجه: ۹۵۶۔ مسند احمد: ۶/ ۳۷۔ مسند الحمیدی: ۱۷۱۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد۔ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی الفراش، حدیث: ۳۸۳، من طریق الزهری به.

(۸۲۳) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ خلف النائم، حدیث: ۵۱۲۔ صحیح مسلم: ۲۶۸/ ۵۱۲۔ سنن ابی داود: ۷۱۱۔ سنن نسائی: ۷۶۰۔ مسند احمد: ۶/ ۵۰، ۱۹۲۔ من طرق عن هشام بهذا الاسناد.

۲۹۷..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُوقِظُهَا إِذَا أَرَادَ الْوِتْرَ لِتُوتِرَ عَائِشَةُ أَيْضًا، لَا كِرَاهَةً أَنْ يُوتِرَ وَهِيَ نَائِمَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ

اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ وتر ادا کرتے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس لیے بیدار کر دیتے تھے تا کہ وہ بھی وتر ادا کر لیں، (یہ مقصد نہیں تھا کہ) ان کے سامنے لیٹے ہونے کی صورت میں وتر ادا کرنا مکروہ تھا۔

۸۲٤- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا ابْنُ بِشْرٍ، قَالَا، ثَنَا هِشَامٌ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: بِمِثْلِ حَدِيْثِ حَمَّادٍ عَنْ هِشَامٍ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيْثِ.........

وَكِيْعٍ وَابْنِ بِشْرٍ: وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِيْ فَأَوْتَرْتُ. وَفِيْ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ: يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَفِرَاشُنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَقَامَنِيْ فَأُوْتِرُ.

"جناب وکیع اور ابن بشر کی روایت میں ہے: (حضرت عائشہ فرماتی ہیں) میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی تھی، پھر جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھے بیدار کر دیتے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی۔" بندار کی روایت میں ہے: "آپ رات کو نماز پڑھتے جبکہ ہمارا بستر آپ کے اور قبلہ کے درمیان میں ہوتا، پھر جب آپ وتر ادا کرنے لگتے تو مجھے اٹھا دیتے تو میں بھی وتر ادا کر لیتی۔"

۲۹۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ مُسْتَقْبِلَ الْمَرْأَةِ

عورت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان

۸۲٥- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ثَنَا حَفْصٌ- يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ- عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ.........

عَنْ عَائِشَةَ، وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِذَا أَرَدتُّ أَنْ أَقُوْمَ أَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيَّ.

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے جبکہ میں آپ کے سامنے لیٹی ہوتی، پھر جب میں اٹھنا چاہتی تو میں اپنے قدموں کی جانب سے آہستہ سے نکل جاتی۔"

---

(۸۲٤) تقدم تخريجه في الحديث السابق.

(۸۲٥) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب من قال لا يقطع الصلاة شيء، حديث: ٥١٤- صحيح مسلم: ٢٧٠/ ٥١٢- من طريق حفص بهذا الاسناد، سنن نسائي: ٧٥٦- مسند احمد: ٦/ ٢٣٠- من طريق ابراهيم به.

٨٢٦۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَاهُ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: رُبَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ وَسَطَ السَّرِيْرِ وَأَنَا عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ، تَـكُـوْنُ لِي الْحَاجَّةُ فَأَنْسُلُ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ كِرَاهَةَ أَنْ أَسْتَقْبِلَهُ بِوَجْهِيْ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت چار پائی کے درمیان میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھتی جبکہ میں چار پائی پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی، مجھے کوئی حاجت پیش آتی تو میں چار پائی کی پائنتی کی طرف سے کھسک جاتی، اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ میں اپنا چہرہ آپ کی طرف کروں۔''

فوائد :......۱۔سوئے اور بے وضو شخص کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔اس سے نماز میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ نیز جس روایت میں مذکور ہے: لَا تُـصَـلُّوْا خَلْفَ النَّائِمِ وَالْمُتَحَدِّثِ، سوئے اور بے وضو شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھو وہ ضعیف ہے۔(سنن ابی داؤد: ٦٩٤، ارواء الغليل: ٢/ ٩٤ اسناده ضعيف)

۲۔ اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ عورت کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی، درست نہیں، کیونکہ اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے لیٹنے کا بیان ہے نہ کہ سامنے سے گزرنے کا۔

۳۔ نمازی کے سامنے عورت لیٹی ہو تو اس کا سامنے سے ہٹنا جائز ہے۔ یہ نمازی کے آگے سے گزرنا نہیں کہلاتا کہ جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

۴۔ عورت کو مطلق چھونا ناقض وضو نہیں، بلکہ ملامست سے مراد جماع ہے۔

۵۔ جو شخص رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے پر قادر ہو یا کوئی شخص پچھلے پہر کسی کو بالیقین بیدار کر سکے تو پچھلے وتر پڑھنا افضل ہے۔

٢٩٩..... بَابُ إِبَاحَةِ مَنْعِ الْمُصَلِّى الشَّاةَ تُرِيْدُ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ
نمازی کو اپنے آگے سے گزرنے والی بکری کو روکنے کے جواز کا بیان

٨٢٧ . أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ ، نَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ ، نَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ وَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيْتِ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

(٨٢٦) مسند احمد: ٦/ ٤٢۔ عن ابى معاوية بهذا الاسناد، وانظر الحديث السابق.

(٨٢٧) صحيح ابن حبان: ٢٣٦٥۔ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب سترة الامام سترة من خلفه، حديث: ٧٩٠۔ من طريق آخر عن ابن عباس رضى الله عنه بمعناه.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فَمَرَّتْ شَاةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَسَاعَاهَا إِلَى الْقِبْلَةِ حَتّٰى أَلْزَقَ بَطْنَهُ بِالْقِبْلَةِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے تو ایک بکری آپ کے سامنے سے گزری تو آپ نے اسے قبلہ کی طرف دوڑایا حتی کہ آپ نے اپنا پیٹ قبلہ (کی دیوار یا سترے) کے ساتھ چمٹا لیا۔ (تاکہ بکری گزر نہ سکے)۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دورانِ نماز سامنے سے صرف انسانوں ہی کو نہیں، بلکہ حتی الوسع حیوانات کو بھی گزرنے سے روکنا چاہیے۔

٣٠٠..... بَابُ مُرُوْرِ الْهِرِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ مُسْنَدًا، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ رَفْعِهِ

نمازی کے آگے سے بلی کے گزرنے کا بیان، اگر اس بارے میں مروی روایت مرفوعاً صحیح ہو کیونکہ اس کے مرفوع ہونے میں قلب ہوا ہے

٨٢٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْهِرَّةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ، إِنَّهَا مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلی نماز نہیں کاٹتی، بے شک یہ تو گھر کے مال و متاع میں سے ہے۔''

٨٢٩ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ....

نَاهُ الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَوْقُوْفًا غَيْرَ مَرْفُوْعٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: ابْنُ وَهْبٍ أَعْلَمُ بِحَدِيْثِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيْدِ.

''امام صاحب اس حدیث کو اپنے استادِ گرامی جناب ربیع بن سلیمان کی سند سے موقوف بیان کرتے ہیں۔'' (یعنی یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نہیں ہے۔) امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن وہب، عبید اللہ بن عبد المجید کی نسبت اہل مدینہ کی حدیث کو زیادہ جانتا ہے۔ (یعنی موقوف سند کو ترجیح ہے)''

فوائد:...... یہ موقوف روایت دلیل ہے کہ نمازی کے سامنے سے بلی کے گزرنے سے نماز باطل نہیں۔

(٨٢٨) اسناده ضعيف، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب الوضوء بسور الهرة، حديث: ٣٦٩ ـ عبید اللہ بن عبد المجید راوی میں کلام ہے نیز دیگر راوی اسے موقوف بیان کرتے ہیں۔ جیسا کہ اگلی حدیث میں ہے۔ (الضعيفة: ١٥١٢)

(٨٢٩) حسن موقوف.

۳۰۱..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي مُرُوْرِ الْحِمَارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ بِذِكْرِ أَخْبَارٍ مُجْمَلَةٍ، قَدْ تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرُ الْعِلْمَ أَنَّهُ خِلَافُ أَخْبَارِ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ.

مجمل احادیث کے ساتھ نمازی کے آگے سے گدھے، عورت اور سیاہ کتے کے گزرنے پر وعید کا بیان، بعض کم علم لوگوں کو وہم ہوا ہے کہ یہ احادیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کے خلاف کہ ”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے جبکہ میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی تھی۔“

۸۳۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ، ح وَثَنَا أَبُوْ الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ - نَا يُوْنُسُ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ وَمَنْصُوْرٌ - وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ -، وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، ح وَثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا أَسَدٌ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَحَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، وَثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمٍ - وَهُوَ بْنُ الزَّنَادِ - كُلُّهُمْ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، ثَنَا أَبُوْ الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى، نَا سَهْلُ ابْنُ أَسْلَمَ - يَعْنِي الْعَدَوِيَّ - ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، وَهٰذَا حَدِيْثُ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ. قُلْتُ: يَا أَبَا ذَرٍّ! مَا بَالُ الْكَلْبِ الأَسْوَدِ مِنَ الْأَبْيَضِ مِنَ الْأَصْفَرِ مِنَ الْأَحْمَرِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِيْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِيْ، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ.

”جناب عبداللہ بن صامت کا بیان ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گدھا، عورت اور سیاہ کتا نماز توڑ دیتے ہیں۔ میں نے عرض کی: اے ابوذر! سیاہ کتے کو سفید، زرد اور سرخ کتے سے کیا خصوصیت ہے؟ (کہ اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور دیگر کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی)۔ انہوں نے فرمایا: میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا جیسے تم نے مجھ سے سوال کیا ہے، تو آپ نے فرمایا تھا: ”سیاہ کتا شیطان ہے۔“

(۸۳۰) تقدم تخريجه برقم: ۸۰۶.

٣٠٢..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ فِيْ ذِكْرِ الْمَرْأَةِ لَيْسَ مُضَادٌّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ یہ حدیث جس میں عورت کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے نماز کے ٹوٹ جانے کا ذکر ہے

خَبَرِ عَائِشَةَ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّ مُرُوْرَ الْكَلْبِ وَالْمَرْأَةِ وَالْحِمَارِ يَقْطَعُ صَلاةَ الْمُصَلِّيْ لاَ ثَوَى الْكَلْبِ وَلاَ رَبْضَهُ وَلاَ رَبْضَ الْحِمَارِ، وَلاَ اضْطِجَاعَ الْمَرْأَةِ يَقْطَعُ صَلاةَ الْمُصَلِّيْ، وَعَائِشَةُ إِنَّمَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا كَانَتْ تَضْطَجِعُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ، لاَ أَنَّهَا مَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ.

یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گذشتہ حدیث کے مخالف نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ کتے، عورت اور گدھے کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، یہ مطلب نہیں کہ کتے کا (نمازی کے سامنے) کھڑے ہونا یا اس کا بیٹھ جانا، گدھے کا بیٹھنا یا عورت کا لیٹنا نمازی کی نماز توڑ دیتا ہے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی یہ خبر دی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی ہوتی تھی جبکہ آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، یہ نہیں کہا کہ وہ آپ کے سامنے سے گزرتی تھیں۔

٨٣١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الشَّامِيُّ، نَا هِشَامٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُعَادُ الصَّلاةُ مِنْ مَمَرِّ الْحِمَارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ. قُلْتُ: مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِيْ. فَقَالَ: الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ.

"جناب عبداللہ بن صامت رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گدھے، عورت اور سیاہ کتے (کے نمازی کے آگے) سے گزرنے کی وجہ سے نماز لوٹائی جائے گی۔ میں نے پوچھا: سیاہ کتے کا زرد یا سرخ کتے سے فرق ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے۔ تو آپ نے فرمایا تھا: "سیاہ کتا شیطان ہے۔"

٣٠٣..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِالْمَرْأَةِ الَّتِيْ قَرَنَهَا إِلَى الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ وَالْحِمَارِ وَأَعْلَمَ أَنَّهَا تَقْطَعُ الصَّلاةَ، الْحَائِضُ دُوْنَ الطَّاهِرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وہ عورت جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ کتے اور گدھے کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے کہ ان کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، اس سے آپ کی مراد حائضہ عورت

(٨٣١) صحيح، صحيح ابن حبان: ٢٣٩١۔ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد وقد تقدم برقم: ٨٣٠۔

ہے پاک وطاہر عورت مراد نہیں ہے

وَهٰذَا مِنْ أَلْفَاظِ الْمُفَسِّرِ، كَمَا فُسِّرَ خَبَرُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ فِي ذِكْرِ الْكَلْبِ فِي خَبَرِ أَبِي ذَرٍّ، فَأُجْمِلَ ذِكْرُ الْكَلْبِ فِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ فَقَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ. وَبُيِّنَ فِي خَبَرِ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ الْكَلْبَ الَّذِي يَقْطَعُ الصَّلَاةَ هُوَ الْأَسْوَدُ دُوْنَ غَيْرِهِ، وَكَذٰلِكَ بُيِّنَ فِي خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْمَرْأَةَ الْحَائِضَ هِيَ الَّتِي تَقْطَعُ الصَّلَاةَ دُوْنَ غَيْرِهَا.

اور یہ مفسر الفاظ میں سے ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں حضرت ابوہریرہ اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما کی احادیث میں مذکور کتے کی وضاحت کی گئی ہے۔ (یعنی) حضرت ابوہریرہ اور عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما کی احادیث میں کتے کا مجمل ذکر آیا ہے کہ: ”کتا، گدھا اور عورت نماز کو کاٹ دیتے ہیں۔“ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بیان کیا گیا کہ جس کتے سے نماز ٹوٹتی ہے وہ صرف سیاہ کتا ہے دوسرا کوئی کتا مراد نہیں ہے۔ اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں وضاحت کی گئی ہے کہ وہ عورت کہ جس کے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ وہ حائضہ ہے دیگر عورتوں کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

۸۳۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کتا اور حائضہ عورت نماز توڑ دیتی ہے۔“

۳۰۴..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِي مُرُوْرِ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، قَدْ يَحْسِبُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ خِلَافُ خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ.

نمازی کے آگے سے گدھے کے گزرنے کے بارے میں مروی حدیث کا بیان، بعض اہل علم کا خیال ہے کہ یہ حدیث نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے خلاف ہے کہ ”گدھا، کتا اور عورت نماز کو کاٹ دیتے ہیں۔“

۸۳۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالُوْا، ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

---

(۸۳۲) صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب ما یقطع الصلاۃ، حدیث: ۷۰۳۔ سنن نسائی: ۷۵۲۔ سنن ابن ماجہ: ۹۴۹۔ مسند احمد: ۱/ ۴۳۷۔ من طریق یحییٰ بھذا الاسناد.

(۸۳۳) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب سترۃ المصلی، حدیث: ۵۰۴۔ سنن ابی داود: ۷۱۵۔ سنن نسائی: ۷۵۳۔ سنن ابن ماجہ: ۹۴۷۔ مسند احمد: ۱/ ۲۱۹۔ مسند الحمیدی: ۴۷۵۔ من طریق سفیان بھذا الاسناد.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ وَنَحْنُ عَلَى أَتَانٍ، وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ، فَمَرَرْنَا عَلَى بَعْضِ الصُّفُوْفِ، فَنَزَلْنَا عَنْهَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ، فَلَمْ يَقُلْ لَنَا - قَالَ أَبُوْ مُوْسَى - يَعْنِيْ شَيْئًا، وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: فَلَمْ يَنْهَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا شَيْئًا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: رَوَاهُ مَعْمَرٌ وَ مَالِكٌ، فَقَالاَ: يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور فضل رضی اللہ عنہما ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے تو ہم کچھ صفوں کے آگے سے گزر گئے، پھر ہم اس سے اترے اور اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا تو آپ نے ہم سے کچھ نہ کہا۔" جناب عبد الجبار کی روایت میں ہے: "تو ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں فرمایا۔" جناب مخزومی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: "تو آپ نے ہمیں کچھ نہ کہا۔" امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس روایت کو امام معمر اور مالک نے اس طرح روایت کیا "آپ لوگوں کو منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے۔"

فوائد: ...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نمازی کے سامنے عورت، کالا کتا اور گدھا گزر جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔ بعض علماء نے اس سے یہ مراد لیا ہے کہ نماز ٹوٹتی نہیں، بلکہ ان کا سامنے سے گزرنا نماز میں نقص پیدا کرتا ہے۔ اور بعض علماء نے ان احادیث کو منسوخ قرار دیا ہے۔ دعویٰ تنسیخ باطل ہے، کیونکہ اس کی کوئی واضح دلیل منقول نہیں، نیز پہلا موقف ہی راجح ہے۔

٨٣٤- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَاهُ أَبُوْ مُوْسَى، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْأَعْلَى، ثَنَا مَعْمَرٌ، ح وَثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ عَنْ مَالِكٍ فِيْ خَبَرِ ....

مَعْمَرٍ: وَمَرَّتِ الْأَتَانُ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ فَلَمْ يَقْطَعْ عَلَيْهِمُ الصَّلاَةَ. وَفِيْ خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ: وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ فَتَرَكْتُهُ بَيْنَ الصَّفِّ وَدَخَلْتُ فِي الصَّلاَةِ فَلَمْ يَعِبْ عَلَيَّ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى

"جناب معمر رحمہ اللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اور گدھی لوگوں کے آگے سے گزر گئی لیکن اس نے ان کی نماز کو توڑا نہیں۔" اور امام مالک کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: "میں ایک گدھے پر سوار تھا تو میں نے اسے صفوں کے درمیان چھوڑ دیا اور میں خود نماز میں شریک ہو گیا، تو آپ نے مجھے (اس کام کی وجہ سے) ڈانٹا نہیں۔" امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے

(٨٣٤) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب سترة الامام سترة لمن خلفه، حديث: ٤٩٣ - سنن ترمذي: ٣٣٧- من طريق مالك بهذا الاسناد، وانظر الحديث السابق.

الْاَتَـانَ تَمُرُّ وَلَا تَرْتَعُ بَيْنَ يَدَيِ الصُّفُوْفِ . وَلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ بِذٰلِكَ فَلَمْ يَأْمُرْ مَنْ مَرَّتِ الْاَتَانُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ . وَالْخَبَرُ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ وَالْمَرْأَةَ الْحَائِضَ وَالْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ . وَمَا لَمْ يَثْبُتْ خَبَرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضِدِّ ذٰلِكَ لَمْ يَجُزِ الْقَوْلُ وَالْفُتْيَا بِخِلَافِ مَا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

ہیں: ''اس حدیث میں یہ بیان نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گدھی کو صفوں کے آگے سے گزرتے یا چرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور نہ یہ ذکر ہوا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تھا، لہٰذا آپ نے ان افراد کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا جن کے آگے سے گدھی گزری تھی۔ اور یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے ثابت اور صحیح ہے کہ سیاہ کتا، حائضہ عورت اور گدھا نماز کو کاٹ دیتے ہیں۔ لہٰذا جب تک اس کے برعکس نبی کریم ﷺ سے حدیث ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک نبی کریم ﷺ سے ثابت حدیث کے خلاف فتویٰ دینا اور رائے اختیار کرنا جائز نہیں ہے۔

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سترہ کا اہتمام مستحب فعل ہے۔ واجب نہیں۔

۲۔ ان احادیث سے استدلال کرنا کہ گذشتہ احادیث ۸۳۰، ۸۳۱ منسوخ ہیں باطل ہے۔ کیونکہ ان احادیث میں یہ بیان نہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے سے گدھی گزری تھی۔ بالفرض یہ ثابت بھی ہو جائے تو بھی دعویٰ تنسیخ باطل ہے کیونکہ گزشتہ احادیث اور موجودہ احادیث کی تقدیم و تاخیر کی تعیین نہیں۔ نیز اس حدیث سے ثابت کر کے کہ گدھی کے گزرنے سے آپ ﷺ نے نماز ترک نہیں۔ یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ عورت اور کالا کتا بھی گزریں تو نماز باطل نہیں ہوتی۔

۸۳۵۔ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ صُهَيْبٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى حِمَارٍ أَوْ حِمَارَيْنِ ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمْ يَنْصَرِفْ ، وَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَأَخَذَتَا بِرُكْبَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اور بنو ہاشم کا ایک لڑکا ایک گدھے یا دو گدھوں پر سوار ہو کر آئے تو میں رسول اللہ ﷺ کے آگے سے گزر گیا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے (تو ہمارے گزرنے سے) آپ نے نماز نہ توڑی، اور بنو عبدالمطلب کی دو بچیاں آئیں تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں کو پکڑ لیا، آپ نے ان دونوں کو الگ

(۸۳۵) اسناده صحيح، سنن نسائی، كتاب القبلة، باب ذكر ما يقطع الصلاة، حديث : ۷۵۵۔ مسند احمد : ۵/ ۱۲۳۵۔ من طريق شعبة بهذا الاسناد.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَعَ۔ أَوْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَنْصَرِفْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ أَنَّ الْحِمَارَ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّمَا قَالَ: فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ تَدُلُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ مَرَّ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُوْلِهِ عَنِ الْحِمَارِ، لِأَنَّهُ قَالَ: فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ.

الگ کر دیا لیکن نماز نہ توڑی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے سے گدھا گزرا تھا۔ بلکہ انہوں نے تو صرف یہ کہا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے آگے سے گزر گیا۔ اور یہ لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما گدھے سے اترنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرے تھے کیونکہ انہوں نے فرمایا ہے: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزر گیا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔''

٨٣٦۔ إِلَّا أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مُوْسٰى رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: فَمَرَرْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ نَزَلْنَا فَدَخَلْنَا مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ. أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ. وَالْحُكْمُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ مُحَالٌ لَا سِيَّمَا فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ. وَلَوْ خَالَفَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَدَدَ مِثْلِ.......... عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ لَكَانَ الْحُكْمُ لِمُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمْ، وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ۔ وَهُوَ صُهَيْبٌ۔ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرْنَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَقَالُوْا: الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَقَدْ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مُرْتَدِفَيْنِ عَلٰى حِمَارٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فِيْ أَرْضٍ خَلَاءٍ فَتَرَكْنَا

''جناب عبیداللہ بن موسیٰ کی امام شعبہ سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: تو ہم آپ کے آگے سے گزر گئے پھر ہم گدھے سے اترے تو ہم آپ کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔'' عبیداللہ بن موسیٰ کو محمد بن جعفر پر ترجیح دینا ناممکن ہے۔ خصوصاً امام شعبہ کی حدیث میں، اگر چہ محمد بن جعفر، امام شعبہ کی حدیث میں عبیداللہ بن موسیٰ جیسے متعدد راویوں کی بھی مخالفت کرے تو بھی محمد بن جعفر کو اُن پر ترجیح ہوگی۔ یہی روایت منصور بن معتمر نے اپنی سند سے صہیب سے بیان کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے تو ہم نے ان چیزوں کا تذکرہ کیا جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

(٨٣٦) انظر الحديث السابق.

الْحِمَارَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جِئْنَا حَتَّى دَخَلْنَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ. فَمَا بَالَى ذٰلِكَ، وَلَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَتَا. فَأَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرٰى فَمَا بَالَى ذٰلِكَ.

حاضرین نے کہا: گدھے اور عورت (کے نمازی کے آگے سے گزرنے) سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اور بنو عبدالمطلب کا ایک لڑکا گدھے پر اکھٹے سوار ہو کر آئے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ایک کھلی جگہ میں نماز پڑھا رہے تھے، تو ہم نے گدھے کو ان کے آگے چھوڑ دیا، پھر ہم آئے اور ان کے سامنے سے (نماز میں) داخل ہو گئے۔ تو آپ نے اس کی پرواہ نہ کی۔ اور (ایک دفعہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے تو بنو عبدالمطلب کی دو بچیاں لڑتی ہوئی آئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو پکڑا اور ایک بچی کو دوسری سے کھینچ کر چھڑا دیا۔ اور آپ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔"

٨٣٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ.........

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا الْخَبَرُ ظَاهِرُهُ كَخَبَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْحِمَارَ إِنَّمَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ فِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ بِذٰلِكَ، فَإِنْ كَانَ فِي الْخَبَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ بِمُرُوْرِ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ، فَجَائِزٌ أَنْ تَكُوْنَ سُتْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ سُتْرَةً لِمَنْ خَلْفَهُ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَسْتَتِرُ بِالْحَرْبَةِ إِذَا صَلّٰى

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا ظاہر بھی عبیداللہ بن عبداللہ کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی طرح ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے سامنے سے گدھا گزرا ہے نہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے۔ اور اس حدیث میں یہ بھی ذکر نہیں ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تھا۔ لیکن اگر حدیث میں اس بات کا ذکر ہوتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہو گیا تھا کہ گدھا آپ کے کچھ مقتدیوں کے آگے سے گزرا ہے تو بھی آپ کا سترہ آپ کے مقتدیوں کے لیے کافی تھا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عید گاہ میں نماز پڑھاتے تو آپ برچھی کو سترہ بناتے تھے۔ اور اگر آپ کا سترہ مقتدیوں کے لیے سترہ نہ بنتا تو پھر ہر نمازی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح برچھی کے ساتھ سترہ بنانا پڑتا۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سترے کے لیے برچھی

(٨٣٧) صحيح، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب من قال الحمار لا يقطع الصلاة، حديث : ٧١٧۔ من طريق جرير۔ بهذا الاسناد.

بِالْمُصَلّٰى . وَلَوْ كَانَتْ سُتْرَتُهُ لَا تَكُوْنُ سُتْرَةً لِّمَنْ خَلْفَهُ ، لَاحْتَاجَ كُلُّ مَأْمُوْمٍ أَنْ يَّسْتَتِرَ بِحَرْبَةٍ كَاسْتِتَارِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَا ، فَحَمْلُ الْعَنَزَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَسْتَتِرُ بِهَا دُوْنَ أَنْ يَّأْمُرَ الْمَأْمُوْمِيْنَ بِالْإِسْتِتَارِ خَلْفَهُ ، كَالدَّالِّ عَلٰى أَنَّ سُتْرَةَ الْإِمَامِ تَكُوْنُ سُتْرَةً لِّمَنْ خَلْفَهُ .

کا اٹھایا جانا اور آپ کا مقتدیوں کو (علیحدہ) سترہ بنانے کا حکم نہ دینا اس بات کی دلیل ہے کہ امام کا سترہ ہی مقتدیوں کا سترہ ہوتا ہے۔

فوائد:......ا۔ دوران نماز بچوں کی لڑائی ختم کرانا جائز ہے اور اتنے عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۔ ان احادیث سے استدلال کرنا کہ عورت سامنے سے گزرے تو نماز نہیں ٹوٹتی باطل ہے۔ (۱) یہ بچیاں تھیں، عورتیں نہیں تھیں۔ اور عورت کا سامنے سے گزرنا نماز باطل کرتا ہے۔ (۲) ان احادیث میں کہیں بیان نہیں ہے کہ وہ بچیاں آپ کے سامنے سے گزری تھیں۔

۸۳۸ وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلٰى أَتَانٍ ، فَمَرَرْنَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَهُوَ يُصَلِّى الْمَكْتُوْبَةَ ، لَيْس شَيْءٌ يَسْتُرُهُ يَحُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ .

''امام ابن خزیمہ ابن جریج کی سند سے حضرت ابن عباس سے بیان کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں اور فضل گدھی پر سوار ہو کر آئے، تو ہم رسول اللہ ﷺ کے آگے سے عرفات میں گزرے جبکہ آپ فرض نماز پڑھا رہے تھے، کوئی بھی چیز بطور سترہ ہمارے اور آپ کے درمیان حائل نہیں تھی۔''

۸۳۹ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: ....

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَغَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُّحْتَجَّ بِعَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَلَى الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ قَدْ رُوِيَتْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خِلَافَ هٰذَا الْمَعْنٰى .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبدالکریم کی مجاہد سے روایت کو امام زہری کی عبیداللہ بن عبداللہ کی روایت پر حجت و دلیل بنانا جائز اور درست نہیں ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت اس معنی کے برعکس بھی بیان کی گئی ہے۔''

۸۴۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانٍ ، حَدَّثَنِيْ

---

(۸۳۸) انظر الحديث السابق.

(۸۳۹) اسناده صحيح، مجمع الزوائد: ۲/ ۵۰۲۔ رقم: ۳۲۱۶۔ وعداه لأبي يعلى.

أَبِـيْ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيى، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَكَمِ، نَا أَبِي، ح وَثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمُقْرِئُ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

عَـنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ قَـالَ: رُكِزَتِ الْعَنَزَةُ بَيْنَ يَـدَيْ رَسُـوْلِ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِـعَرَفَاتٍ، فَصَلّٰى إِلَيْهَا وَالْحِمَارُ مِنْ وَّرَاءِ الْعَـنَـزَةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَهٰذَا الْخَبَرُ مُضَادٌّ خَبَرِ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ، لِأَنَّ فِيْ هٰذَا الْـخَبَـرِ أَنَّ الْـحِمَارَ إِنَّمَا كَانَ وَرَاءَ الْعَنَزَةِ، وَقَـدْ رَكَـزَ الـنَّبِـيُّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْـعَنَزَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ بِعَرَفَةَ فَصَلّٰى إِلَيْهَا. وَفِيْ خَبَـرِ عَبْـدِ الْـكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ وَهُوَ يُـصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ لَيْسَ شَيْءٌ يَسْتُرُهُ يَحُوْلُ بَيْنَـنَـا وَبَيْـنَـهُ. وَخَبَـرُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ وَخَبَرُ الْـحَكَمِ بْنِ أَبَّانَ قَرِيْبٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ لِأَنَّ عَبْـدَ الْـكَـرِيْـمِ قَـدْ تَـكَـلَّـمَ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِـالْـحَدِيْثِ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِخَبَرِهِ وَكَذٰلِكَ خَبَـرُ الْـحَـكَمِ بْنِ أَبَّانَ غَيْرَ أَنَّ خَبَرَ الْحَكَمِ بْـنِ أَبَّـانَ تُؤَيِّدُهُ أَخْبَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ صِـحَاحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، وَخَبَرُ عَبْدِالْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ يَدْفَعُهُ أَخْبَارٌ صِـحَـاحٌ مِـنْ جِهَةِ النَّقْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَهٰذَا الْفِعْلُ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ ثَبَـتَ عَـنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے برچھی گاڑی گئی، تو آپ نے اسے سترہ بنا کر نماز ادا کی جبکہ گدھا برچھی کے پیچھے تھا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت عبدالکریم کی مجاہد سے بیان کردہ روایت کے مخالف ہے۔ کیونکہ اس روایت میں ہے کہ گدھا برچھی کے پیچھے تھا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برچھی اپنے سامنے عرفات میں گاڑی تھی اور اسے سترہ بنا کر نماز پڑھی تھی۔ عبدالکریم کی مجاہد سے روایت میں ہے کہ ''آپ فرض نماز پڑھا رہے تھے جبکہ ہمارے اور آپ کے درمیان حائل ہونے والا سترہ نہیں تھا۔ عبدالکریم اور حکم بن ابان کی روایات نقل کے اعتبار سے قریب قریب ہیں۔ کیونکہ محدثین نے عبدالکریم کی روایت کو دلیل و حجت بنانے میں جرح کی ہے۔ اور حکم بن ابان کی روایت کا حال بھی ایسے ہی ہے۔ البتہ حکم بن ابان کی روایت کی تائید نقل کے اعتبار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث سے ہوتی ہے۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی صحیح احادیث عبد الکریم کی مجاہد سے روایت کو رد کرتی ہیں۔ اور یہ فعل جسے عبدالکریم نے مجاہد کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے تو اس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔ حضرت سہل بن ابی حثمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: '' جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے سترہ بنا کر نماز پڑھنی چاہیے، اور اسے سترے کے قریب کھڑے ہونا چاہیے تو شیطان اس کی نماز

(٨٤٠) حسن، مسند احمد: ١/ ٢٤٣ ـ من طريق الحكم بن ابان بهذا الاسناد.

قَدْ زَجَرَ عَنْ مِثْلِ هٰذَا الْفِعْلِ، فِيْ خَبَرِ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلٰى سُتْرَةٍ، وَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ.

کو کاٹ نہیں سکے گا۔"

۸۴۱- وَفِيْ خَبَرِ عَوْنِ بْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ:أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَزَ عَنَزَةً فَجَعَلَ يُصَلِّيْ إِلَيْهَا، يَمُرُّ مِنْ وَّرَائِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ. أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا سُفْيَانُ.........

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِيْ جُحَيْفَةَ. وَفِيْ خَبَرِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِسْتَتِرُوْا فِيْ صَلَاتِكُمْ وَلَوْ بِسَهْمٍ، وَفِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلٰى سُتْرَةٍ وَلْيَدْنُ مِنْهَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَهٰذِهِ الْأَخْبَارُ كُلُّهَا صِحَاحٌ، قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَلِّيْ أَنْ يَسْتَتِرَ فِيْ صَلَاتِهِ. وَزَعَمَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى إِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ وَهُوَ فِيْ فَضَاءٍ، لِأَنَّ عَرَفَاتَ لَمْ يَكُنْ بِهَا بِنَاءٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَتِرُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

"جناب عون بن ابی جحیفہ کی اپنے والد سے روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے برچھی گاڑ کر نماز پڑھنی شروع کی جبکہ اس کے پیچھے سے کتا، عورت اور گدھا گزر رہا تھا۔" اور جناب ربیع بن سبرہ جہنی کی نبی کریم ﷺ سے روایت میں ہے: "اپنی نماز میں سترہ بنایا کرو۔ خواہ ایک تیر ہی کے ساتھ ہو کر۔" اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ کی روایت میں ہے: "جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے سترے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی چاہیے اور اسے سترے کے قریب ہو کر کھڑے ہونا چاہیے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ تمام روایات صحیح ہیں، کہ نبی کریم ﷺ نے نمازی کو اپنی نماز میں سترہ بنانے کا حکم دیا ہے۔ جبکہ عبدالکریم نے مجاہد کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کھلے میدان میں بغیر سترے کے نماز کی۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں عرفات میں کوئی ایسی عمارت

(۸۴۱) سنن نسائی، كتاب الصلاة في الثياب الحمر، حديث: ۷۷۳۔ مسند احمد: ۴/ ۳۰۸۔ من طريق عبدالرحمن به مهدی بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي، حديث: ۵۰۳۔ سنن ابی داود: ۵۳۰۔ سنن ترمذی: ۱۸۷۔ من طريق سفيان به، صحيح بخاری: ۴۹۵۔ ۴۹۹۔ من طريق شعبة عن عون به.

وَقَدْ زَجَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّصَلِّيَ الْمُصَلِّيْ إِلَّا إِلٰى سُتْرَةٍ . وَفِيْ خَبَرِ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، يَقُوْلُ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَلُّوْا إِلَّا إِلٰى سُتْرَةٍ . وَقَدْ زَجَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّصَلِّيَ الْمُصَلِّيْ إِلَّا إِلٰى سُتْرَةٍ . فَكَيْفَ يُفْعَلُ مَا يَزْجُرُ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَفِيْ خَبَرِ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ كَالدَّالِّ عَلٰى أَنَّ الْحِمَارَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ وَلَا سُتْرَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، ضَرَّهُ مُرُوْرُ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيْهِ .

نہیں تھی جسے آپ سترہ بناتے، حالانکہ آپ نے نمازی کو بغیر سترے کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔“ اور صدقہ بن یسار کی روایت میں ہے، وہ کہتے ہیں: ”میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سترہ بنائے بغیر نماز مت پڑھو۔“ اور موسیٰ بن طلحہ کی اپنے والد محترم سے روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب گدھا نمازی کے آگے سے گزرے اور اس کے سامنے سترہ نہ ہو تو گدھے کا اس کے آگے سے گزرنا اسے نقصان دے گا۔“

۸۴۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ ، نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ.........

عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ أَيْدِيْنَا ، فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ أَحَدِكُمْ فَلَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ .

” جناب موسیٰ بن طلحہ اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ”ہم اس حال میں نماز پڑھا کرتے تھے کہ چوپائے ہمارے سامنے سے گزرتے رہتے تھے، تو ہم نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا، تو آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز ہو تو آگے سے گزرنے والی چیز اسے نقصان نہیں دے گی۔“

۸۴۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ.........

عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لِيَجْعَلْ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخَّرَةِ

”جناب موسیٰ بن طلحہ کے والد محترم نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کسی شخص

(۸۴۲) تقدم تخریجه برقم: ۸۰۵.

(۸۴۳) اسناده صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب ما یستر المصلی، حدیث: ٦٨٥۔ مسند احمد: ١/ ١٦٢۔ من طریق اسرائیل بهذا الاسناد، وقد تقدم برقم: ۸۰۵.

الرَّحْلِ . ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِيْ قَوْلِهِ ﷺ: مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَى أَحَدِكُمْ ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ، دَلَالَةٌ وَاضِحَةٌ، إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ ضَرَّهُ مُرُوْرُ الدَّوَابِّ بَيْنَ يَدَيْهِ . وَالدَّوَابُّ الَّتِيْ تَضُرُّ مُرُوْرُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ هِيَ الدَّوَابُّ الَّتِيْ أَعْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ، وَهُوَ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ عَلَى مَا أَعْلَمَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا غَيْرُهُمَا مِنَ الدَّوَابِّ الَّتِيْ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ .

کو چاہیے کہ وہ اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز (بطور سترہ) رکھ لے، پھر اسے اپنے آگے سے گزرنے والی چیزیں ضرر نہیں دیں گی۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''آپ کے اس فرمان: ''کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی چیز جب تم میں سے کسی شخص کے سامنے ہوگی تو اسے اپنے آگے سے گزرنے والی چیز نقصان نہیں دے گی۔'' میں واضح دلیل ہے کہ جب اس کے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کے برابر سترہ نہیں ہوگا تو اسے اپنے آگے سے گزرنے والے چوپائے نقصان دیں گے۔ اور وہ چوپائے جن کا اس کے آگے سے گزرنا نقصان دہ ہے، وہ وہی چوپائے ہیں جن کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ وہ نماز توڑ دیتے ہیں، اور وہ گدھا اور سیاہ کتا ہیں، جیسا کہ مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے، ان کے علاوہ دیگر چوپائے مراد نہیں ہیں جو نماز نہیں کاٹتے۔

فوائد:......ا۔ سترہ کے آگے سے حیوانات، گدھوں، عورتوں اور کتوں کا گزرنا نمازی کے لیے نقصان دہ نہیں لہٰذا سترے کا اہتمام مستحب عمل ہے اور انسان نماز میں واقع ہونے والے نقصانات سے محفوظ رہتا ہے۔ اور اگر نمازی کے سامنے سترہ نہ ہو تو کالے کتے، گدھے اور عورت کا سامنے سے گزرنا نماز باطل کر دیتا ہے۔ حدیث ابن عباس کو بھی اس معنی پر محمول کیا جائے گا کہ یا تو نبی ﷺ کے سامنے سترہ تھا، جیسا کہ حدیث ۸۴۰ میں وضاحت ہے یا آپ ﷺ کے سامنے سے گدھی نہیں گزری تھی، بلکہ وہ صف کے کچھ حصے کے سامنے سے گزری اور اس بات پر اتفاق ہے کہ امام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ ہے۔

۳۰۵...... بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ ثِيَابٌ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ

نماز کے ناپسندیدہ ہونے کا بیان جبکہ نمازی کے سامنے تصاویر والے کپڑے ہوں

۸۴۴۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ، سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ.........

(۸۴۴) صحيح مسلم، كتاب اللباس، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، حديث: ۹۳/ ۲۱۰۷۔ مسند احمد: ۶/ ۱۷۲۔ عن محمد بن جعفر به، صحيح بخاري: ۵۹۵۴۔ سنن ابن ماجه: ۳۶۳۵۔ مسند الحميدي: ۲۵۱۔ بسعاد

عَنْ عَـائِشَةَ: أَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ مَـمْـدُوْدَةٌ إِلَـى سَهْوَةٍ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِلَيْهِ . فَقَالَ: أَخِّرِيْهِ عَنِّيْ . فَأَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں: ''ان کے پاس تصاویر والا کپڑا تھا جو دریچے پر پھیلا ہوا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے سترہ بنا کر نماز پڑھا کرتے تھے، پھر آپ نے فرمایا: یہ کپڑا مجھ سے دور کردو، لہٰذا میں نے اس کے تکیے بنا لیے۔''

فوائد:......

۱۔ دوران نماز تصاویر اور دیگر پرکشش اشیا، جن سے خشوع میں خلل واقع ہو، سامنے رکھنا مکروہ ہے۔

۲۔ نماز میں کامل یکسوئی اور استحضار ہونا چاہیے۔

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْكَلَامِ الْمُبَاحِ فِي الصَّلَاةِ وَالدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ، وَمَسْأَلَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُضَاهِيْ هٰذَا وَيُقَارِبُهُ

نماز میں جائز گفتگو، دعا، ذکر اور رب عزوجل سے مانگنے اور اس سے مشابہ اور اس جیسے ابواب کا مجموعہ

۳۰۶..... بَابُ إِبَاحَةِ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دعا مانگنے کے جواز کا بیان

۸٤٥ . أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا أَبِيْ وَ شُعَيْبٌ قَالَا، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.........

عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِيْقِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ.

''حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: مجھے کوئی ایسی دعا سکھادیں جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔''

۸٤٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ ابْنُ لُهَيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ.........

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ وَفِيْ بَيْتِيْ. قَالَ، قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

'' حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجیے جو میں اپنی نماز اور اپنے گھر میں مانگا کروں۔ آپ نے فرمایا: تم یہ دعا مانگا کرو: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ

(۸٤٥) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام، حدیث: ۸۳٤۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الدعوات والتعوذ، حدیث: ۲۷۰٥۔ سنن ترمذی: ۳٥۳۱۔ سنن نسائی: ۱۳۰۳۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۳٥۔ مسند احمد: ۱/ ۳.

(۸٤٦) انظر الحدیث السابق.

ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. ''اے اللہ، بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیے ہیں اور تیرے سوا گناہوں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں ہے، لہٰذا تو اپنے پاس سے مجھے مغفرت و بخشش عطا فرما اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو بہت زیادہ بخشنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔''

فوائد: ......۱۔ ان احادیث میں ان لوگوں کے موقف، مثلاً ابراہیم نخعی، کا رد ہے جو فرض نمازوں میں قرآنی ادعیہ کے سوا مسنون ادعیہ کی ممانعت کے قائل ہیں۔ (فيض القدير: ٤ / ٦٨)

۲۔ فرض و نفل میں قرآنی ادعیہ کے سوا مسنون اذکار وادعیہ کا اہتمام درست فعل ہے۔ نیز تشہد کے بعد سلام سے قبل مذکورہ دعا کا اہتمام بھی مستحسن فعل ہے۔

٨٤٧۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ إِلَى آخِرِهَا، مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سورۂ (اذا جاء نصر اللہ والفتح) آخر تک نازل ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہر نماز میں یہ تسبیح پڑھتے ہوئے سنا: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي. ''اے اللہ! تو پاک ہے ساتھ اپنی تعریفوں کے، اے اللہ! مجھے معاف فرما۔''

فوائد: ......مکرر ٦٠٥۔

٨٤٨۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ آدَمَ، ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ.........

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا نَغْدُو إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

'' حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صبح

(٨٤٧) مسند احمد: ٦/ ٢٣٠۔ عن ابن نمير بهذا الاسناد، صحيح بخارى، كتاب التفسير، سورة (اذا جاء نصر الله) حديث: ٤٩٦٧۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال فى الركوع، حديث: ٤٨٤۔ من طريق الاعمش به، سنن ابى داود: ٨٧٧۔ سنن نسائى: ١٠٤٨۔ سنن ابن ماجه: ٨٨٩۔ وقد تقدم: ٦٠٥.

(٨٤٨) تقدم تخريجه برقم: ٧٤٤.

وَسَلَّمَ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ وَتَجِيءُ الْمَرْأَةُ فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقُوْلُ إِذَا صَلَّيْتُ؟ قَالَ، قُلِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ، فَقَدْ جُمِعَ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتُكَ.

کے وقت حاضر ہوتے چنانچہ مرد وخواتین آتے اور عرض کرتے: اے اللہ کے رسول! جب میں نماز پڑھوں تو کیسے دعا مانگوں؟ آپ فرماتے: اس طرح مانگا کرو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ، ''اے اللہ! مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت عطا کر، مجھے عافیت سے نواز دے اور مجھے رزق عطا فرما۔'' تو تیرے لیے تیری دنیا اور آخرت (کی ہر خیر و بھلائی) جمع کر دی جائے گی۔''

فوائد:......مکرر ٧٤٤

٣٠٧..... بَابُ مَسْأَلَةِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا فِي الصَّلَاةِ مُحَاسَبَةً يَسِيْرَةً، إِذِ الْمُحَاسَبَةُ بِجَمِيْعِ ذُنُوْبِهِ وَالْمُنَاقَشَةُ بِهَا تُهْلِكُ صَاحِبَهَا

نماز میں رب تعالیٰ سے آسان حساب لینے کی دعا کا بیان، کیونکہ تمام گناہوں کا حساب اور ان کے بارے میں تحقیق و تفتیش گناہ گار کو ہلاک و برباد کر دے گی

٨٤٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ح وَثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهِ: اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا. فَلَمَّا انْصَرَفَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ: يُنْظَرُ فِيْ كِتَابِهِ وَيُتَجَاوَزُ لَهُ عَنْهُ. إِنَّهُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ. وَكُلُّ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةُ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی کسی نماز میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: ''اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا'' (اے اللہ! مجھ سے آسان حساب لینا) پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آسان حساب کیسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''بندے کے اعمال نامے کو دیکھ کر (اس کے گناہوں سے) درگزر کیا جائے گا۔ کیونکہ اے عائشہ! اس دن جس سے تفصیلی حساب لیا گیا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اور مومن

(٨٤٩) اسناده حسن، مسند احمد: ٦/ ٤٨. عن اسماعيل بن جعفر ومن طريقه حاكم: ١/ ٢٥٥۔ بهذا الاسناد و صحيح ابن حبان: ٧٣٢٨۔ من طريق جرير عن ابن اسحاق به.

تَشُوْكُهُ . جَمِيْعُهُمَا لَفْظًا وَّاحِدًا .

کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں، حتیٰ کہ وہ کانٹا جو اسے چبھتا ہے، (وہ بھی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے)۔" دونوں راویوں نے ایک جیسے الفاظ بیان کیے ہیں۔

فوائد:......دوران نماز یہ کلمات اللھم حاسبنا حسابا یسیرا: کہنا مسنون ہیں، بہتر ہے یہ کلمات تشہد کے آخر پر کہے جائیں۔ کیونکہ یہ اذکار وادعیہ کا محل ہے۔

۳۰۸..... بَابُ إِبَاحَةِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ فِي الصَّلاةِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمَرْءِ مَسْأَلَةَ حَاجَةٍ يَسْأَلُهَا رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُرْجى فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاِسْتِجَابَةِ

نماز میں نمازی کا اپنے رب تعالیٰ سے اپنی حاجت وضرورت کا سوال مانگتے وقت تسبیح، تحمید اور تکبیر کے جواز اور اس سے دعا کی قبولیت کی امید کا بیان

۸۵۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ، وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِيْ كَلِمَاتٍ أَدْعُوْ بِهِنَّ فِيْ صَلَاتِيْ . قَالَ سَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيْهِ عَشْرًا، وَكَبِّرِيْهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلِيْهِ حَاجَتَكِ، يَقُوْلُ نَعَمْ نَعَمْ .

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کچھ کلمات سکھا دیں جو میں اپنی نماز میں بطور دعا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا: دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور دس دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ لیا کرو، پھر اپنی حاجت وضرورت کا سوال کرو تو وہ فرمائے گا: ہاں، ہاں (تمہاری دعا والتجا قبول ہے۔)

۳۰۹..... بَابُ إِبَاحَةِ الْاِسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

نماز میں عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے پناہ مانگنا جائز ہے

۸۵۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ.........

---

(۸۵۰) اسناده حسن، سنن نسائی، کتاب السهو، باب الذکر بعد التشهد، حدیث: ۱۳۰۰۔ مسند احمد: ۳/ ۱۲۰۔ من طریق وکیع بهذا الاسناد، سنن ترمذی: ۴۸۱.

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنِّي أُرِيْتُكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''مجھے تم دکھائے گئے ہو کہ تم قبروں میں دجال کے فتنے کی طرح آزمائے جارہے ہو۔'' حضرت عمرہ کہتی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نماز میں یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کرتی تھی۔''اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔'' (اے اللہ! میں جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)

۳۱۰..... بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں دجال کے فتنے، زندگی اور موت کے فتنے اور گناہ اور قرض سے پناہ طلب کرنے کا بیان

۸۵۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنَّ أَبَاهُ وَ شُعَيْبًا أَخْبَرَاهُمْ ، قَالَا ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهِ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ . قَالَتْ عَائِشَةُ ، فَقَالَ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ

'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے:''اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ'' ''اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں، اور میں دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میں گناہ میں ملوث ہونے اور

(۸۵۱) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ الکسوف، باب ذکر عذاب القبر فی صلاۃ الخسوف، حدیث: ۹۰۳۔ مطولا سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب التعوذ من عذاب القبر، حدیث: ۲۰۶۷ مختصراً، وصحیح ابن حبان: ۲۸۲۹۔ من طریق یحییٰ بھذا الاسناد.

(۸۵۲) مسند احمد: ٦/ ۸۹۔ من طریق اللیث بھذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء قبل السلام، حدیث: ۸۳۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منه فی الصلاۃ، حدیث: ۵۸۹۔ سنن ابی داود: ۸۸۰۔ سنن نسائی: ۱۳۱۰۔ من طریق ابن شھاب به.

حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ.

قرض میں پھنسنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک کہنے والے نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ قرض سے کس قدر زیادہ پناہ مانگتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: "بے شک آدمی جب مقروض ہو جاتا ہے تو بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔"

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۷۱۲ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۳۱۱...... بَابُ إِبَاحَةِ التَّحْمِيدِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ عِنْدَمَا يَرَى الْمُصَلِّي أَوْ يَسْمَعُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَوْ يُرِيدُ شُكْرَ رَبِّهِ عَلَى ذٰلِكَ

فرض نماز میں اللہ کی حمد وثناء بیان کرنا جائز ہے جبکہ نمازی کوئی ایسی چیز دیکھے یا سنے کہ جس پر حمد وثناء بیان کرنا واجب ہو یا وہ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہتا ہو

۸۵۳۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ- يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ- ثَنَا أَبُـوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْـنُ أَبِـي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، ح وَثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُالْأَعْلٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُزَيْعٍ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ- يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ- عَنْ أَبِي حَازِمٍ..........

عَـنْ سَهْـلِ بْـنِ سَعْدٍ، وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ حَـمَّـادِ بْـنِ زَيْـدٍ، قَالَ: كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّـمَ فَـصَـلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَتَاهُمْ لِيُـصْـلِـحَ بَيْـنَهُمْ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ: يَا بِلَالُ إِذَا حَـضَـرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَلَمْ اٰتِ فَمُرْ أَبَا بَـكْـرٍ فَـلْيُـصَـلِّ بِـالنَّاسِ. فَلَمَّا حَضَرَتِ

"حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی، آپ نے ظہر کی نماز ادا کی، پھر ان کے پاس ان کی صلح کرانے کے لیے تشریف لائے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا: اے بلال! جب نماز عصر کا وقت ہو جائے اور میں واپس نہ آؤں تو ابوبکر کو کہنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ چنانچہ جب نماز عصر کا وقت ہوا تو بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی، پھر اقامت کہی، اور

(۸۵۳) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب من دخل ليؤم الناس......، حديث: ٦٨٤ـ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم...... حديث: ٤٢١ـ سنن ابی داود: ٩٤٠ـ سنن نسائی: ٧٨٥، ٧٩٤ـ سنن ابن ماجه: ١٠٣٥ـ مسند احمد: ٥/ ٣٣٠، ٣٣١.

الْعَصْرُ أَذَّنَ بِلَالٌ، ثُمَّ أَقَامَ، ثُمَّ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: تَقَدَّمْ فَتَقَدَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ فَدَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ، وَصَفَّحَ الْقَوْمُ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَلْتَفِتُ. فَلَمَّا رَأَى أَبُوْ بَكْرٍ التَّصْفِيْحَ لَا يُمْسِكُ عَنْهُ، اِلْتَفَتَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيِ امْضِهْ. فَلَمَّا قَالَ: لَبِثَ أَبُوْ بَكْرٍ هُنَيْهَةً يَحْمِدُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِمْضِهْ، ثُمَّ مَشٰى أَبُوْ بَكْرٍ الْقَهْقَرٰى عَلٰى عَقِبَيْهِ فَتَأَخَّرَ، فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ. فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ، قَالَ: يَا أَبَابَكْرٍ: مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَلَّا تَكُوْنَ مَضَيْتَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ: إِذَا نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ فِي حَدِيْثِهِ: فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا، يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ، فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ يَدَهُ، فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ. وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلٰى فِي

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آگے بڑھیے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی، اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی آگئے اور لوگوں کو ایک طرف ہٹاتے ہوئے آگے بڑھے یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، صحابی کہتے ہیں: لوگوں نے تالی بجائی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کر دیتے تو ادھر ادھر توجہ نہیں دیتے تھے، پس پھر جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ تالی مسلسل بج رہی ہے تو انہوں نے پھرنا چاہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز جاری رکھو، آپ نے انہیں نماز جاری رکھنے کا اشارہ کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''نماز جاری رکھو'' پر کچھ دیر تک اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرتے رہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایڑیوں کے بل چل کر پیچھے آگئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو آپ آگے بڑھے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پھر جب آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی تو فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کر دیا تھا تو پھر تمہیں نماز جاری رکھنے سے کس چیز نے منع کیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابو قحافہ کے بیٹے کو زیب نہیں دیتا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کہا: جب تمہیں تمہاری نماز میں کوئی چیز پیش آجائے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں۔ جناب ابن ابی حازم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اس طرح اشارہ کیا اور انہیں نماز جاری رکھنے کا حکم دیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور الحمد للہ کہا پھر الٹے پاؤں پیچھے آگئے۔'' جناب عبدالاعلیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف

حَدِيْثِهِ: فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ كَمَا أَنْتَ، فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْحَدِيْثِ.

اشارہ کیا کہ جیسے ہو ویسے ہی رہو (یعنی نماز جاری رکھو) تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ کے اس فرمان پر اپنے ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی۔ پھر الٹے پاؤں پیچھے لوٹ آئے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: "بعض راویوں نے دوسروں کے مقابلہ میں حدیث کے الفاظ میں اضافہ بیان کیا ہے۔"

۳۱۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّسْبِيْحِ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقِ لِلنِّسَاءِ عِنْدَ النَّائِبَةِ تَنُوْبُهُمْ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کوئی مسئلہ پیش آئے تو مردوں کو "سُبْحَانَ اللّٰهِ" اور عورتوں کو تالی بجانے کے حکم کا بیان

٨٥٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُوْلُ، ثَنَا.........

سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ سَمِعَهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَابَهُ فِي صَلَاتِهِ شَيْءٌ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ. إِنَّمَا هٰذَا لِلنِّسَاءِ، يَعْنِي التَّصْفِيْقَ. هٰذَا حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ خَشْرَمٍ. وَأَمَّا عَبْدُ الْجَبَّارِ فَحَدَّثَنَا بِالْحَدِيْثِ بِطُوْلِهِ فِي خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ صَفَّقْتُمْ؟ إِنَّمَا هٰذَا لِلنِّسَاءِ،

"حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کو اپنی نماز میں کوئی چیز پیش آجائے تو اسے چاہیے کہ سبحان اللہ کہے، اور تالی بجانا تو عورتوں کے لیے ہے۔" یہ علی بن خشرم کی روایت ہے۔ جبکہ عبدالجبار نے ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بنو عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے جانے کے متعلق مکمل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں یہ الفاظ بیان کیے: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہیں کیا ہوا کہ جب تم کو نماز میں کوئی چیز پیش آتی ہے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو؟ تالی بجانا تو عورتوں کا کام ہے، جسے نماز میں کوئی چیز پیش آئے تو اسے سبحان اللہ کہنا چاہیے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: تصفیق اور تصفیح دونوں کا معنی ایک ہی ہے (یعنی تالی بجانا)۔"

(٨٥٤) انظر الحديث السابق.

وَمَنْ نَابَهُ فِي صَلَاتِهِ شَيْءٌ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: التَّصْفِيقُ وَالتَّصْفِيحُ وَاحِدٌ.

فوائد:...... دوران نماز جب امام پیچھے ہٹے تو اگر فتنہ کا خوف اور امام کا انکار نہ ہو تو دوسرا شخص آگے ہو سکتا ہے۔

۲۔ امام کا نائب افضل اور اس فریضے کے لیے صالح ترین شخص ہونا چاہیے۔

۳۔ موذن فاضل شخص کو امام کی عدم موجودگی میں امامت کا کہہ سکتا ہے اور فاضل شخص کو اس کی موافقت کرنی چاہیے۔

۴۔ نماز میں عمل قلیل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۵۔ دوران نماز ایک دو قدم چلنا جائز ہے، بوقت ضرورت نماز میں اتنا چلنا مکروہ نہیں۔

۶۔ بوقت حاجت نماز میں التفات جائز ہے اور نماز میں خوشی و فرحت میسر آنے کی صورت میں الحمد للہ کہنا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا جائز ہے۔

۷۔ اگر متبوع تابع کو حکم دے جس میں متبوع کا اکرام لازم آئے تو ایسے حکم کو ترک کرنا جائز ہے۔ یہ حکم کی مخالفت نہیں بلکہ یہ ادب اور تواضع ہے۔ نیز کبار شخصیات کا ادب لازم ہے۔

۸۔ اگر کسی شخص کو دوران نماز کوئی مسئلہ درپیش ہو مثلاً امام کو کسی غلطی کی تنبیہ کرنی مقصود ہو تو مرد سبحان اللہ کہے اور عورت تالی بجائے۔ تالی کا طریقہ یہ ہے کہ عورت اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر مارے، نیز تالی بجاتے وقت ہتھیلی پر ہتھیلی نہیں مارنی چاہیے۔ جیسے لہو ولعب میں ہوتا ہے۔ اگر لہو ولعب کی وجہ سے عورت ایسا کرے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی، کیونکہ یہ نماز کے منافی فعل ہے۔

۹۔ اس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان ہے، مثلاً انہیں نماز کے لیے آگے کرنا اور ان کی فضیلت پر تمام صحابہ کا متفق ہونا۔

۱۰۔ نماز اول وقت پر پڑھنا افضل ہے۔

۱۱۔ نماز شروع کرتے وقت ہی اقامت کا کہنا درست ہے۔

۱۲۔ موذن ہی کا اقامت کہنا مسنون ہے۔ غیر موذن کا اقامت کہنا خلافِ سنت فعل ہے لیکن شافعیہ اور جمہور علماء کے نزدیک اس کی اقامت بہرحال شمار ہوگی۔ (شرح النووی: ٤/ ١٨٨/ ١٨٠)

۳۱۳..... بَابُ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَحَظْرِهِ بَعْدَ مَا كَانَ مُبَاحًا

نماز میں کلام کے منسوخ ہونے اور اس کے جائز ہونے کے بعد ممنوع ہونے کا بیان

٨٥٥۔ نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا ، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا ، فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ وَتَرُدُّ عَلَيْنَا ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے تھے جبکہ آپ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ ہمارے سلام کا جواب دیتے، چنانچہ جب ہم (ہجرت حبشہ کے بعد) نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے آپ کو (نماز کی حالت میں) سلام کیا تو آپ نے ہمارے سلام کا جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم آپ کو نماز میں سلام کیا کرتے تھے اور آپ ہمارے سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ (اب کیوں نہیں دیا؟) تو آپ نے فرمایا: ”نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔“

٨٥٦۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَا ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، ح وَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ: كَانَ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتّٰى نَزَلَتْ ، ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾. زَادَ فِي حَدِيْثِ هُشَيْمٍ: فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ .

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آدمی نماز میں اپنے پہلو میں کھڑے شخص سے بات کرلیتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ (البقرة: ٢٣٨) ”اور اللہ کے لیے عاجزی کرنے والے بن کر کھڑے ہو جناب ہشیم کی روایت میں یہ اضافہ ہے:“ تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دے دیا گیا اور گفتگو کرنے سے منع کردیا گیا۔“

---

(٨٥٥) صحيح بخاری، كتاب العمل فی الصلاة، باب ما ينهى من الكلام فی الصلاة، حديث: ١١٩٩ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب تحريم الكلام فی الصلاة، حديث: ٥٣٨ـ سنن ابی داود: ٩٢٣ـ مسند احمد: ١/ ٣٧٦ـ من طريق محمد بن فضيل بهذا الاسناد.

(٨٥٦) صحيح بخاری، كتاب العمل فی الصلاة، باب ما ينهى من الكلام فی الصلاة، حديث: ١٢٠٠، ٤٥٣٤ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب تحريم الكلام فی الصلاة، حديث: ٥٣٩ـ سنن ابی داود: ٩٤٩ـ سنن ترمذی: ٤٠٥، ٢٩٨٦ـ سنن نسائی: ١٢٢٠ـ مسند احمد: ٤/ ٣٦٨ـ من طرق عن اسماعيل بهذا الاسناد.

۸۵۷۔ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا..........

إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ بُنْدَارٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَتْ: ﴿وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ﴾ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ.

جناب اسماعیل بن ابی خالد نے بندار کی سابقہ حدیث کی طرح روایت کی ہے مگر انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''نبی ﷺ عہد میں کوئی شخص اپنے ساتھی سے نماز میں ضروری بات کر لیتا تھا۔ حتی کہ یہ آیت نازل ہوگئی ﴿وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ﴾ (البقرہ: ۲۳۸) ''اور اللہ کے لیے باادب کھڑے رہا کرو۔'' تو ہمیں خاموشی اختیار کرنے کا حکم دے دیا گیا۔''

۸۵۸۔ ثَنَا أَبُو مُوسٰى يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِمِثْلِهِ، وَقَالَ فَرَدَّ عَلَيْنَا، فَقَالَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا. قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: كَيْفَ تُسَلِّمُ أَنْتَ؟ قَالَ أَرُدُّ فِي نَفْسِي.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کو نماز میں سلام کیا کرتے تھے۔'' گذشتہ حدیث کے مثل بیان کیا۔ اور فرمایا: آپ نے ہمارے سلام کا جواب دیا (بعد میں حکم تبدیل ہوگیا) اور فرمایا: ''بے شک نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔'' (اس لیے سلام کا جواب نماز کی حالت میں کلام کے ساتھ نہ دیا کرو۔) میں نے ابراہیم سے کہا: آپ کیسے سلام کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں اپنے دل میں جواب دے دیتا ہوں۔''

فوائد :......۱۔ مصلحت و غیر مصلحت کے لیے نماز میں کلام حرام ہے اور نماز میں بول کر سلام کا جواب دینا بھی حرام ہے۔ اشارے سے سلام کا جواب دینا نقصان دہ نہیں بلکہ یہ مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ۵/ ۲۶)

۲۔ أُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ وَنُهِينَا عَنِ الْكَلَامِ. یہ الفاظ دلیل ہیں کہ نماز میں ہر طرح کا کلام حرام ہے اور علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ حرمت کلام کا علم رکھنے کے باوجود عمداً بلا ضرورت کلام کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ مصلحت کے لیے کلام کرنے کے متعلق شافعی، مالک، ابوحنیفہ اور احمد کا مذہب ہے کہ اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ (شرح النووی: ۵/ ۲۶)

(۸۵۷) انظر الحديث السابق

(۸۵۸) تقدم تخريجه برقم: ۸۵۵.

۳۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ جَهْلاً مِنَ الْمُتَكَلِّمِ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِذَا لَمْ يَعْلَمِ الْمُتَكَلِّمُ أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ مَحْظُوْرٌ غَيْرُ مُبَاحٍ

نماز میں ناواقفیت کی بنا پر گفتگو کرنے کا بیان۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اگر گفتگو کرنے والے کو معلوم نہ ہو کہ نماز میں گفتگو کرنا منع ہے تو اس کی گفتگو سے نماز نہیں ٹوٹتی

۸۵۹۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ بِدِمَشْقَ، نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ أَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ الصَّابُوْنِيُّ، قَالَ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، ثَنَا الْحَجَّاجُ - وَهُوَ الصَّوَّافُ - عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِيْ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، ثَنَا الْوَلِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى، وَثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، حَدَّثَنِيْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ، ح وَثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَاهُ بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيْلَ الْحَلَبِيَّ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ هِلَالُ بْنُ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، حَدَّثَنِيْ.........

مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: إِنَّا كُنَّا حَدِيْثَ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَجَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ رِجَالاً مِنَّا يَتَطَيَّرُوْنَ. قَالَ: ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ. قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: رِجَالٌ يَأْتُوْنَ الْكَهَنَةَ. قَالَ: فَلَا تَأْتُوْهُمْ. قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: رِجَالٌ مِنَّا يَخُطُّوْنَ. قَالَ: كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ. قَالَ: وَبَيْنَا أَنَا

''حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نئے نئے جاہلیت سے نکلے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ اسلام کی نعمت لے آئے، اور بے شک ہم میں کچھ لوگ بدشگونی لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے وہ اپنے دلوں میں پاتے ہیں تو یہ ان کو (ان کے کاموں سے) ہرگز نہ روکے۔ انہوں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کچھ لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم ان کے پاس مت جاؤ۔ وہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں لگاتے ہیں۔ آپ نے

(۸۵۹) جزء القراءة للبخاری: ۶۹، ۷۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاة، حدیث: ۵۳۷۔ سنن ابی داود: ۹۳۰۔ سنن نسائی: ۱۲۱۹۔ مسند احمد: ۵/ ۴۴۷۔ من طرق عن یحییٰ بن ابی کثیر بھذا الاسناد.

أُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ . فَقُلْتُ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ . فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ . فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُوْنَ إِلَيَّ . قَالَ: فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيْهِمْ عَلٰى أَفْخَاذِهِمْ ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ . فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِيْ ، فَبِأَبِيْ هُوَ وَأُمِّيْ مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَطُّ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ ، وَاللّٰهِ مَا ضَرَبَنِيْ وَلَا كَهَرَنِيْ وَلَا شَتَمَنِيْ وَلٰكِنْ قَالَ: إِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ ، إِنَّمَا هِيَ التَّكْبِيْرُ وَالتَّسْبِيْحُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ مَيْسَرَةَ . قَالَ بُنْدَارٌ: بَيْنَمَا أَنَا أُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهٰكَذَا قَالَ الْبَاقُوْنَ . وَقَالَ بُنْدَارٌ: فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُ فِي التَّصْنِيْفِ الْكَبِيْرِ حَدِيْثَ الْبَاقِيْنَ فِيْ عَقِبِ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ بِمِثْلِهِ وَلَمْ أُخَرِّجْ أَلْفَاظَهُمْ .

فرمایا: انبیائے کرام میں سے ایک نبی لکیریں لگاتے تھے تو جس کی لکیر ان کی لکیروں کے موافق ہوجائیں تو وہ درست ہے (اس میں کوئی حرج نہیں) حضرت معاویہ کہتے ہیں: اس اثنا میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ لوگوں میں سے ایک شخص نے چھینک ماری، تو میں نے اسے کہا: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ (اللہ تجھ پر رحم فرمائے)۔ تو لوگوں نے مجھے گھورنا شروع کردیا۔ تو میں نے کہا: ہائے میری ماں مجھے روئے (یعنی میں مرجاؤں) تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو؟ وہ کہتے ہیں: تو لوگوں نے اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے شروع کر دیے، تو جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرارہے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے بلایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کبھی بھی آپ سے بہتر تعلیم دینے والا معلم نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! آپ نے نہ مجھے مارا، نہ جھڑکا اور نہ برا بھلا کہا، آپ نے فرمایا: ”بے شک ہماری اس نماز میں لوگوں کی بات چیت درست نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو تکبیر، تسبیح اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا نام ہے۔“ یہ میسرہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب بندار کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: ”اس دوران میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔“ اسی طرح دیگر راویوں نے بیان کیا ہے۔ اور بندار کہتے ہیں: ”پھر جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔“ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ”میں نے ”التصنیف الکبیر“ میں باقی راویوں کی حدیث بھی بندار کی روایت کے مثل بیان کردی ہے مگر میں نے ان کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

فوائد:......حدیث إِنَّ صَلاتَنا لا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ اس بات کی دلیل ہے کہ ضرورت و بلاضرورت نماز میں کلام کرنا حرام ہے۔ البتہ اگر کسی تنبیہ وغیرہ کی حاجت درپیش ہوتو مرد سُبْحَانَ اللهِ کہیں اور عورتیں تالیاں پیٹیں۔ شافعیہ، مالک، ابوحنیفہ اور جمہور سلف وخلف کا یہی مذہب ہے۔ لیکن اوزاعی رحمہ اللہ سمیت بعض علماء کا موقف ہے کہ مصلحت کے پیش نظر نماز میں کلام کرنا جائز ہے۔ (اس کی وضاحت آئندہ حدیث ۸۶۰ میں بیان کریں گے) یہ عمداً کلام کرنے والوں کے بارے موقف بیان ہوئے ہیں اور بھول کر قلیل گفتگو کرنے والے کی نماز باطل نہیں ہوتی ہے، شافعیہ، مالک، احمد بن حنبل اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے، اس کے برعکس ابوحنیفہ اور اہل کوفہ کہتے ہیں کہ بھول کر کلام کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ ہماری (شافعیہ) کی دلیل حدیث ذوالیدین (۸۶۰) ہے۔ نیز شافعیہ کے نزدیک راجح مذہب کے نزدیک کثیر کلام سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ البتہ دینی امور سے ناواقف نومسلم شخص کا نماز میں بولنا بھول کر گفتگو کرنے والے کی مثل ہے۔ اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ حدیث الباب اس مسئلہ کا واضح ثبوت ہے۔

(شرح النووی: ۵/ ۲۰)

۳۱۵..... بَابُ ذِكْرِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُصَلِّي غَيْرُ عَالِمٍ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ صَلَاتِهِ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَلَامَ وَالْمُصَلِّيَ هٰذِهِ صِفَتُهُ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ

نماز میں بات چیت کرنے کا بیان جبکہ نمازی کو یہ علم نہ ہو کہ اس کی کچھ نماز ابھی باقی ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس نمازی کا یہ حال ہو اس کی بات چیت نماز کو فاسد نہیں کرتی

۸۶۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيَّ- نَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - وَأَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهَا الظُّهْرُ - رَكْعَتَيْنِ فَأَتَى خَشَبَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا يَدَيْهِ، إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ، فَقَالُوا: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی دو نمازوں یعنی ظہر یا عصر میں سے ایک نماز دو رکعت پڑھائی، میرا غالب گمان ہے کہ وہ ظہر کی نماز تھی۔ پھر آپ مسجد کے قبلے میں موجود لکڑی کے پاس آئے اور اپنے دونو ں ہاتھ ایک دوسرے پر ٹکا کر اس پر رکھ دیے۔ اور جلد باز لوگ مسجد سے نکل گئے۔ اور یہ کہتے گئے کہ نماز کم ہوگئی ہے۔ جبکہ

(۸۶۰) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب هل یأخذ الامام اذاشك بقول الناس، حدیث: ۷۱٤، ۷۲۵۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلاة والسجود له، حدیث: ۵۷۳۔ سنن ابی داود: ۱۰۰۸، ۱۰۱۱۔ سنن ترمذی: ۳۹۹۔ سنن نسائی: ۱۲۲٦۔ من طریق ایوب بهذا الاسناد، سنن ابن ماجه: ۱۲۱٤.

وَفِي الْقَوْمِ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ. وَرَجُلٌ - قَصِيْرُ الْيَدَيْنِ أَوْ طَوِيْلُهُمَا - يُقَالُ لَهُ ذُوْ الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَوْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ: لَمْ تُقْصَرْ وَلَمْ أَنْسَ. فَقَالَ: بَلْ نَسِيْتَ. فَقَالَ: صَدَقَ ذُوْ الْيَدَيْنِ؟، قَالَ: نَعَمْ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ. وَذَكَرَ بُنْدَارٌ الْحَدِيْثَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِيْ كِتَابِ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ.

لوگوں میں حضرت ابوبکراور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے مگر وہ دونوں آپ سے بات کرتے ہوئے ڈرے۔ ایک شخص جس کے ہاتھ چھوٹے یا لمبے ہونے کی وجہ سے اسے ذوالیدین (دو ہاتھوں والا) کہا جاتا تھا، اس نے کہا: (اے اللہ کے رسول) کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہ نماز کم ہوئی ہے اور نہ میں بھولا ہوں۔ تو اس نے عرض کی: بلکہ آپ بھول گئے ہیں۔ تو آپ نے دریافت کیا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے (بقیہ) دو رکعت ادا کیں پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہی اور اپنے سجدے کی مثل یا اس سے طویل سجدہ کیا پھر سجدے سے سر اٹھایا۔ (پھر دوسرا سجدہ کیا) بندار نے مکمل حدیث بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے یہ مکمل باب ''کتاب السهو في الصلاة'' میں بیان کر دیا ہے۔

فوائد:......

۱۔ افعال وعبادات میں انبیاء علیہم السلام سے بھول چوک سرزد ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ اس بھول پر قائم نہیں رہتے، بلکہ ان کی اصلاح کر دی جاتی ہے۔

۲۔ اکیلا شخص ایسی چیز کے اثبات کا دعویٰ کرے، جو کام مجمع عام کے سامنے ہوا ہے، تو اس بارے میں حاضرین سے ضرور پوچھنا چاہیے اس صورت میں اس فقط اکیلے شخص کی بات پر عمل درآمد نہیں ہوگا۔

۳۔ اس میں سہو کے دو سجدوں کا اثبات ہے۔ ہر سجدہ پر اللہ اکبر کہا جائے گا اور یہ دونوں سجدے نماز کے سجدوں کی مثل ہیں۔ کیونکہ اگر یہ خلاف معمول ہوئے تو اس کی وضاحت کر دی جاتی۔ سجدہ سہو کے آخر میں سلام پھیرا جائے گا، نیز سجدہ سہو میں تشہد مشروع ہے۔

۴۔ نماز میں بھول کر کلام کرنا یعنی جسے یقین ہے کہ وہ حالت نماز میں نہیں اس سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ جمہور سلف وخلف مثلاً ابن عباس، عبداللہ بن زبیر، عروہ، عطاء، حسن بصری، شعبی، قتادہ، اوزاعی، مالک، شافعی، احمد، اور جمیع محدثین کا یہی مسلک ہے۔ (شرح النووی: ٦/ ٧٠)

۳۱۶..... بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ وَاَبَانَ بِهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُمَّتِهِ مِنْ اَنْ اَوْجَبَ عَلَى النَّاسِ إِجَابَتَهُ وَإِنْ كَانُوْا فِي الصَّلٰوةِ إِذَا دَعَا هُمْ لِمَا يُحْيِيهِمْ.

رسول اللہ ﷺ کی اس خصوصیت کا بیان جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مختص کیا ہے اور اس کے ساتھ آپ کے اور آپ کی امت کے درمیان فرق و امتیاز کر دیا ہے وہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ لوگوں کو حیات بخش امور کے لیے بلائیں تو انہیں آپ کی پکار پر لبیک کہنا واجب ہے اگر چہ وہ نماز پڑھ رہے ہوں

٨٦١- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّمِ الْعَجَلِيُّ، نَا يَزِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ، ح وَثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَنَادَاهُ، فَالْتَفَتَ أُبَيٌّ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ. مَا مَنَعَكَ أَيْ أُبَيُّ إِذْ دَعَوْتُكَ أَنْ لَّا تُجِيْبَنِيْ؟ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ. قَالَ: أَوَ لَيْسَ تَجِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ ﴿اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾؟ قَالَ: بَلٰى بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ. قَالَ أُبَيٌّ: لَا أَعُوْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ وَهْبٍ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے انہیں بلایا۔ وہ آپ کی طرف متوجہ ہوئے (اور نماز جاری رکھی) پھر (نماز مکمل کرنے کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول: السَّلَامُ عَلَيْكَ، آپ نے فرمایا: ”وَعَلَيْكَ السَّلَامُ“ اے ابی! جب میں نے تمہیں بلایا تھا تو تمہیں حاضر ہونے سے کس چیز نے روکا؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ کی کتاب میں یہ حکم نہیں پایا: ﴿اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ (الانفال: ٢٤) ”(اے ایمان والو) تم اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانو جب وہ تمہیں اس (امر) کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشتا ہے۔“ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں (یہ حکم ضرور موجود ہے) میرے

(٨٦١) صحيح، سنن ترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب ماجاء في فضل فاتحة الكتاب، حديث: ٢٨٧٥، ٣١٢٥- مسند احمد: ٢/ ٣٥٧- سنن الدارمي: ٣٣٧٦- مستدرك حاكم: ١/ ٥٥٧- من طريق العلاء بهذا الاسناد.

ماں باپ آپ پر قربان ہوں، حضرت ابی کہتے ہیں: ان شاء اللہ آئندہ ایسی کوتاہی نہیں ہوگی۔'' یہ ابن وہب کی حدیث ہے۔

٨٦٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِيْ خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ..........

عَنْ أَبِىْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى، قَالَ: مَرَّ بِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِى الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِىْ فَلَمْ اٰتِهِ. فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِىْ؟ قُلْتُ: إِنِّىْ كُنْتُ أُصَلِّىْ. قَالَ: أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾. ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ أَفْضَلَ سُوْرَةٍ فِى الْقُرْاٰنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ. فَلَمَّا ذَهَبَ يَخْرُجُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ. قَالَ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ هِىَ السَّبْعُ الْمَثَانِىْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِىْ أُوْتِيْتُهُ.

''حضرت ابوسعید بن معلٰی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے جبکہ میں مسجد میں (نماز پڑھ رہا) تھا۔ آپ نے مجھے بلایا مگر میں حاضر نہ ہوا (اور نماز جاری رکھی پھر جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا) تو آپ نے فرمایا: ''تم میرے پاس کیوں نہیں آئے تھے؟ میں نے عرض کی: میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ ''اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کے کہنے کو بجالاؤ جبکہ وہ تم کو تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہوں۔'' پھر فرمایا: کیا میں تمہیں مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے قرآن مجید کی افضل ترین سورت نہ سکھاؤں؟ چنانچہ جب آپ مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے آپ کو یاد کرایا۔ آپ نے فرمایا: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (یعنی سورۃ فاتحہ) یہ بار بار پڑھی جانے والی سات آیات (سبع مثانی) ہیں اور یہی وہ قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔''

٨٦٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ فَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مِنْ كِتَابِ شُعْبَةَ، وَثَنَا يَحْيٰى وَ مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ..........

عَنْ أَبِىْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى، قَالَ: مَرَّ بِىْ

حضرت ابوسعید بن معلٰی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ

(٨٦٢) صحيح بخاری، كتاب التفسير، باب ماجاء فی فاتحة الكتاب، حديث: ٤٤٧٤ـ مسند احمد: ٤/ ٢١۔ من طريق يحيىٰ بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ١٤٥٨ـ سنن نسائی: ٩١٤ـ سنن ابن ماجه: ٣٧٨٥.

(٨٦٣) انظر الحديث السابق.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُصَلِّيْ فَدَعَانِيْ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَعْظَمُ سُوْرَةٍ.

میرے پاس سے گزرے جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آپ نے مجھے بلایا۔ مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی، مگر اس میں (افضل ترین سورت کی بجائے) عظیم ترین سورت کے الفاظ ہیں۔

۳۱۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْكَلَامَ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ التَّكَلُّمُ بِهٖ فِيْ غَيْرِ الصَّلَاةِ، إِذَا تَكَلَّمَ بِهِ الْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ جَهْلًا مِنْهُ أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ التَّكَلُّمُ بِهٖ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وہ کلام جو نماز کے علاوہ بھی کرنا درست نہیں ہے، اگر نمازی جہالت و ناواقفیت کی بنا پر وہی کلام نماز کے دوران کر دے تو وہ نماز کو فاسد نہیں کرے گی۔

۸۶۴۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الصَّلَاةِ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا. فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ: لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا۔ يُرِيْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز قائم کی تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، تو ایک بدوی شخص نے نماز میں اس طرح دعا مانگی: ”اے اللہ! مجھ پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ فرما۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو بدوی سے کہا: تم نے اللہ کی وسیع رحمت کو تنگ کر دیا ہے۔“

فوائد :......اس حدیث میں مذکورہ دعا کو ترک کرنے اور اس کی ممانعت کی طرف اشارہ ہے اور اس کے سوا مسلمانوں کے لیے رحمت اور ہدایت کی دعا کرنا مستحب فعل ہے۔ نیز اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ نماز میں لاعلمی کی وجہ سے غیر شرعی دعا کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی، کیونکہ آپ نے اس دیہاتی کو نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا تھا۔(عون المعبود: ۳/ ۱۱۴)

(۸٦٤) سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب الدعاء في الصلاة، حديث: ۸۸۲۔ من طريق بهذا الاسناد ابن وهب؛ صحيح بخاري، كتاب الادب، باب رحمة الناس والبهائم، حديث: ٦٠١٠۔ سنن نسائي: ۱۲۱۷۔ مسند احمد: ۳/ ۲۸۳۔ من طريق الزهري به.

۳۱۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْكَلِمَةَ إِذَا جَرَتْ عَلَى لِسَانِ الْمُصَلِّيْ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ مِنْهُ لَهَا، وَلَا إِرَادَةٍ مِنْهُ لِنُطْقِهَا، لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ، إِنْ كَانَ قَابُوْسُ بْنُ أَبِيْ ظِبْيَانَ يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهٖ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اگر نمازی کی زبان سے بغیر قصد وارادے کے کوئی کلمہ نکل جائے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی اور نہ اسے اس نماز کو لوٹانا ضروری ہے۔ اگر چہ قابوس بن ابی ظبیان کی روایت سے دلیل لینا جائز ہے لیکن میرا دل اس سے مطمئن نہیں ہے۔

۸۶۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، ثَنَا الْقَاسِمُ - يَعْنِي ابْنَ الْحَكَمِ الْعُرَنِيَّ - ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَابُوْسِ بْنِ أَبِيْ ظِبْيَانَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَخَطَرَتْ مِنْهُ كَلِمَةٌ، قَالَ فَسَمِعَهَا الْمُنَافِقُوْنُ، فَقَالَ: فَأَكْثَرُوْا، فَقَالُوْا إِنَّ لَهُ قَلْبَيْنِ، أَلَا تَسْمَعُوْنَ إِلَى قَوْلِهٖ وَكَلَامِهٖ فِي الصَّلَاةِ، إِنَّ لَهُ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَ أَصْحَابِهٖ، فَنَزَلَتْ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ﴾ إِلَى قَوْلِهٖ ﴿مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ﴾.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منی میں نماز پڑھائی (تو آپ بھول گئے اور) آپ کی زبان سے ایک کلمہ نکل گیا۔ تو منافقوں نے اسے سن لیا اور انہوں نے خوب باتیں بنائیں۔ وہ کہنے لگے: آپ کے دو دل ہیں، کیا تم نے نماز میں ان کی بات اور کلام کو نہیں سنا۔ ان کا ایک دل تمہارے ساتھ ہوتا ہے اور ایک دل اپنے صحابہ کے ساتھ ہے۔ تو یہ آیات نازل ہوئیں۔ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ إِلَى قَوْلِهٖ: مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ﴾ (الاحزاب: ۱-۴) ”اے نبی! اللہ سے ڈرتے رہیے اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کیجیے بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا خوب حکمت والا ہے، اور اس کا اتباع کیجیے جو آپ کے رب کی طرف سے آپ پر وحی کی جاتی ہے، بے شک جو تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔ اور آپ اللہ پر توکل کیجیے اور اللہ بطور کارساز کافی ہے۔ اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں رکھے۔“

(۸۶۵) اسناده ضعيف، سنن ترمذی، کتاب تفسیر القران، باب ومن سورة الاحزاب، حدیث: ۳۱۹۹۔ مسند احمد: ۱/ ۲۶۷۔ من طریق قابوس بهذا لاسناد، اس کی سند میں قابوس راوی ضعیف اور لین الحدیث ہے۔

جِمَّاعُ اَبْوَابِ الْاَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں جائز افعال کے ابواب کا مجموعہ

۳۱۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحْدُثُ

کسی سبب کے رونما ہونے پر نماز میں چلنے کی رخصت ہے

۸٦٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ۔، ثَنَا.........

الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ: أَنَّهُ رَأَى أَبَا بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ يُصَلِّيْ، وَعِنَانُ دَابَّتِهِ فِيْ يَدِهِ، فَلَمَّا رَكَعَ انْفَلَتَ الْعِنَانُ مِنْ يَدِهِ، وَانْطَلَقَتِ الدَّابَّةُ، قَالَ: فَنَكَصَ أَبُوْ بَرْزَةَ عَلَى عَقِبَيْهِ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى لَحِقَ الدَّابَّةَ، فَأَخَذَهَا، ثُمَّ مَشٰى كَمَا هُوَ، ثُمَّ أَتٰى مَكَانَهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ فَقَضٰى صَلَاتَهُ فَأَتَمَّهَا ثُمَّ سَلَّمَ. قَالَ: إِنِّيْ قَدْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوٍ كَثِيْرٍ حَتّٰى عَدَّ غَزَوَاتٍ، فَرَأَيْتُ مِنْ رُخَصِهِ وَتَيْسِيْرِهِ، وَأَخَذْتُ بِذٰلِكَ. وَلَوْ أَنِّيْ تَرَكْتُ دَابَّتِيْ حَتّٰى تَلْحَقَ بِالصَّحْرَاءِ،

''حضرت ازرق بن قیس بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو اس حال میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ ان کی سواری کی لگام ان کے ہاتھ میں تھی ۔ جب انہوں نے رکوع کیا تو لگام ان کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور سواری چل پڑی، تو حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں چلے، انہوں نے ادھر ادھر توجہ نہ کی حتی کہ اپنی سواری کو جا ملے اور اسے پکڑ لیا پھر اسی حالت میں چلتے ہوئے اپنی نماز والی جگہ پر آ گئے اور اپنی نماز مکمل کر کے سلام پھیر دیا ۔ (پھر) انہوں نے فرمایا: بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت سارے غزوات میں شرکت کی ہے، انہوں نے بہت سے غزوات گنوائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصتیں اور آسانیاں دیکھی ہیں، اور یہ رخصت (نماز میں بوقت ضرورت چلنا) میں نے انہی میں سے لی ہے

(۸٦٦) صحيح بخاری، كتاب الادب، باب قول النبی ﷺ "يسروا ولا تعسروا" حديث: ٦١٢٧ - من طريق حماد بهذا الاسناد، مسند احمد: ٤/ ٤٢٠، ٤٢٣ - مستدرك حاكم: ١/ ٢٥٥.

ثُمَّ انْطَلَقْتُ شَيْخًا كَبِيْرًا أَخْبِطُ الظُّلْمَةَ كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ.

اور اگر میں اپنی سواری کو اسی طرح چھوڑ دیتا حتی کہ وہ جنگل میں پہنچ جاتی پھر میں ایک بڑی عمر کا بزرگ رات کے اندھیرے میں اسے تلاش کرتا تو یہ میرے لیے بہت بھاری اور گراں کام تھا۔“

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ بوقت حاجت نماز میں تھوڑا بہت چلنا اور آگے پیچھے ہونا جائز ہے۔ اس سے نماز باطل نہیں ہوتی، نیز اس موقف کی تائید ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ يَعْنِي فِي السُّبْحَةِ“ کیا تم نفل نماز میں آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہونے سے عاجز ہو۔ (ابو داؤد: ١٠٠٦، ابن ماجه ١٤٢٧، صحيح الجامع: ٢٦٦٢ صحيح)

٣٢٠..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ الْقَهْقَرَى فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحْدُثُ

بوقت ضرورت نماز میں الٹے پاؤں چلنے کی رخصت کا بیان

٨٦٧- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ..........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ: إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَمَا هُمْ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَأَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِهِمْ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ تَبَسَّمَ فَضَحِكَ. فَنَكَصَ أَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى

”حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ مسلمان سوموار والے دن فجر کی نماز ادا کر رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں جماعت کرا رہے تھے تو اچانک رسول اللہ ﷺ ان کے سامنے آ گئے، آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ ہٹایا اور صحابہ کرام کو صفیں بنائے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (یہ منظر دیکھ کر) آپ خوب مسکرائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں چلے تاکہ صف میں مل جائیں، ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے باہر تشریف لانا چاہتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے

(٨٦٧) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب هل يلتفت لامر ينزل به، حديث: ٧٥٤- من طريق عقيل بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب استخلاف الامام، حديث: ٤١٩- سنن ابن ماجه: ١٦٢٤- شمائل ترمذي: ٣٨٥- مسند احمد: ٣/ ١١٠- مسند الحميدي: ١١٨٨.

الصَّلاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ: أَنْ أَتِمُّوْا صَلاتَكُمْ.

انہیں اپنے دست مبارک سے اشارہ کیا کہ تم اپنی نماز مکمل کرلو۔"

٣٢١..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ حَمْلِ الصِّبْيَانِ فِي الصَّلاةِ

نماز میں بچوں کو اٹھانے کی رخصت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ يُفْسِدُ صَلاةَ الْمُصَلِّيْ، وَزَعَمَ أَنَّ هٰذَا عَمَلاً لاَ يَجُوْزُ فِي الصَّلاةِ، جَهْلاً مِنْهُ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور اس شخص کے قول کے خلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ یہ کام نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کی سنت سے ناواقفیت کی بنا پر کہتا ہے کہ یہ کام نماز میں جائز نہیں ہے۔

٨٦٨- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ وَ ابْنُ عَجْلانَ سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيَّ يَقُوْلُ، سَمِعْتُ.........

أَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَعَلَى عَاتِقِهِ أُمَامَةُ بِنْتُ زَيْنَبَ، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ أَعَادَهَا.

"حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس حال میں لوگوں کو نماز پڑھاتے دیکھا ہے کہ آپ کے کندھے پر حضرت زینب کی بیٹی امامہ سوار ہوتی تھی۔ جب آپ رکوع کرتے تو اسے نیچے بٹھا دیتے اور جب سجدوں سے سر اٹھاتے تو اسے دوبارہ کندھے پر بٹھا لیتے۔"

فوائد:...... مکرر ٧٨٣

٣٢٢..... بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلاةِ، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ قَتْلَهَا وَقَتْلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْاِنْفِرَادِ يُفْسِدُ الصَّلاةَ

نماز میں سانپ اور بچھو کو قتل کرنے کے حکم کا بیان۔ اس شخص کے دعوے کے برخلاف جو کہتا ہے کہ انہیں قتل کرنے سے اور ان میں سے ہر ایک کے قتل کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے

٨٦٩- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا غُنْدَرٌ، ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالُوْا: ثَنَا مَعْمَرٌ

(٨٦٨) تقدم تخريجه برقم: ٧٨٣.

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ ضَمْضَمٍ.......... .

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، الْعَقْرَبُ وَالْحَيَّةُ. وَفِي حَدِيْثِ غُنْدَرٍ، قَالَ مَعْمَرٌ، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: الْعَقْرَبُ وَالْحَيَّةُ. وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِالْأَعْلَى، قَالَ يَحْيَى: يَعْنِي الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں دو سیاہ چیزوں بچھو اور سانپ کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ جناب غندر کی حدیث میں ہے، معمر کہتے ہیں: میں نے ان سے دو سیاہ چیزیں دریافت کیں تو انہوں نے فرمایا: بچھو اور سانپ۔ اور جناب عبدالاعلیٰ کی حدیث میں ہے، یحییٰ کہتے ہیں: یعنی سانپ اور بچھو مراد ہیں۔''

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران نماز سانپ اور بچھو کو مارنا بلا کراہت جائز ہے۔ جمہور علماء کا بھی یہی موقف ہے۔

۲۔ اور بچھو اور سانپ کی طرح ہر موذی جانور جیسے بھڑ وغیرہ بھی اسی حکم میں شامل ہیں۔ نماز میں انہیں بھی قتل کرنا مباح ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۳۵۸)

۳۔ دوران نماز سانپ اور بچھو کو مارنے میں کوئی قباحت نہیں۔ حسن بصری، شافعی، اسحٰق بن راہویہ اور اصحاب الرائے کا یہی مذہب ہے لیکن ابراہیم نخعی اسے مکروہ خیال کرتے ہیں۔ (المغنی لابن قدامه ۳/ ۱۲۸)

۳۲۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّائِبَةِ تَنُوْبُ الْمُصَلِّيْ

نماز میں کسی ضرورت و پریشانی کے وقت ادھر ادھر دیکھنے کی رخصت ہے

۸۷۰۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي خَبَرِ أَبِيْ حَازِمٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا، يَأْمُرُهُ بِأَنْ يُّصَلِّيَ، قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ بِطُوْلِهِ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں ادھر ادھر نہیں دیکھتے تھے، پھر جب لوگوں نے کثرت سے تالی بجائی تو وہ متوجہ ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو صف میں تشریف فرما دیکھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اشارے سے حکم دیا کہ نماز جاری رکھو۔'' میں یہ روایت اس سے پہلے مکمل بیان کر چکا ہوں۔

(۸۶۹) صحیح، سنن نسائی، کتاب السهو، باب قتل الحية والعقرب فی الصلاة، حدیث: ۱۲۰۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۴۵۔ مسند احمد: ۲/ ۲۴۸۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد، مصنف عبدالرزاق: ۱۷۵۴۔

(۸۷۰) اسناده صحیح، تقدم تخریجه برقم: ۸۵۳.

۳۲۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اللَّحْظِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّلْوِيَ الْمُصَلِّي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ.

نماز میں نمازی اپنی گردن پیچھے موڑے بغیر (بوقت ضرورت) ادھر ادھر جھانک سکتا ہے

۸۷۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ هِنْدٍ۔ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عِكْرَمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں دائیں بائیں التفات کرلیا کرتے تھے مگر آپ گردن پیچھے کی طرف نہیں موڑتے تھے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ بوقت حاجت نماز میں التفات جائز ہے لیکن یہ عمل مکروہ ہے، جس سے حتی الامکان گریز کرنا چاہیے، التفات کی مفصل بحث حدیث ۴۸۵ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۳۲۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُصَلِّيْ فِيْ مُرَافَقَةِ غَيْرِهِ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَالنَّظَرُ إِلَيْهِمْ، هَلْ يُتِمُّوْنَ صَلَاتَهُمْ أَمْ لَا، لِيَأْمُرَهُمْ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ إِتْمَامِ الصَّلَاةِ

نمازی اپنے ساتھی نمازیوں کی معیت میں ان کی طرف دیکھ سکتا ہے کہ کیا وہ اپنی نماز مکمل اور صحیح ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ تاکہ نماز کی تکمیل کے بعد وہ انہیں تکمیل نماز کے ضروری مسائل بتا سکے

۸۷۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَأَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، قَالَا، حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَكَانَ أَحَدُ الْوَفْدِ، قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَحَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنِهِ إِلٰى رَجُلٍ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

''حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ جو وفد کے رکن تھے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے اپنی آنکھ کے کنارے سے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدے میں اپنی کمر سیدھی نہیں کررہا تھا۔''

فوائد:...... ۱۔ امام دوران نماز پیچھے جھانک سکتا ہے بشرطیکہ وہ پوری گردن نہ گھمائے۔ اور بعد از نماز مقتدیوں کو ان کی کوتاہی سے آگاہ کرسکتا ہے۔

۲۔ رکوع وسجود میں پشت کو برابر نہ کرنے والے کی نماز ناقص ہے۔

---

(۸۷۱) تقدم برقم: ۴۸۵.

(۸۷۲) تقدم برقم: ۵۹۳.

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ لَيْسَ بِخِلَافِ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرٰى مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ يَرٰى مِنْ خَلْفِهِ فِي الصَّلَاةِ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَنْظُرَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنِهِ إِلٰى مَنْ يُصَلِّيْ، لِيُعَلِّمَ أَصْحَابَهُ إِذَا رَأَوْهُ يَفْعَلُ هٰذَا الْفِعْلَ. أَنَّهُ جَائِزٌ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَفْعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کے خلاف نہیں ہے جن میں ہے کہ میں اپنے پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھ لیتا ہوں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر چہ نماز میں اپنے پیچھے سے دیکھ لیتے تھے تو یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نمازیوں کو اپنی گوشہ چشم سے بھی دیکھ لیں، تاکہ آپ اپنے صحابہ کو یہ سکھائیں، جب وہ آپ کے اس فعل کو دیکھیں، کہ نمازی کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی طرح کرنا جائز اور درست ہے۔

۳۲۶..... بَابُ إِبَاحَةِ الْتِفَاتِ الْمُصَلِّيْ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ إِرَادَةِ تَعْلِيْمِ الْمُصَلِّيْنَ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِمْ بِمَا يَفْهَمُوْنَ عَنْهُ، وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ إِشَارَةَ الْمُصَلِّيْ بِمَا يُفْهَمُ عَنْهُ غَيْرُ مُفْسِدَةٍ صَلَاتَهُ

نمازی کے لیے نماز میں دیگر نمازیوں کو تعلیم دینے کی غرض سے ایسا اشارہ کرنا جائز ہے جسے وہ سمجھ لیں اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی کا ایسا اشارہ جسے لوگ سمجھ جائیں، نماز کو باطل وفاسد نہیں کرتا

۸۷۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، ثَنَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ..........

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا، فَقَعَدْنَا.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے ہم نے آپ کے پیچھے (کھڑے ہو کر) نماز پڑھی جبکہ آپ بیٹھ کر امامت کرا رہے تھے۔ آپ نے ہماری طرف التفات کیا تو ہمیں کھڑے ہوئے دیکھا لہٰذا آپ نے ہمیں (بیٹھنے کا) اشارہ کیا تو ہم بیٹھ گئے۔''

فوائد :......دوران نماز امام مقتدیوں کو غلط عمل پر اشارہ سے تنبیہ کر سکتا ہے اور اس عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ اس حدیث کی مزید توضیح حدیث ۴۸۶ کے تحت ملاحظہ کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے بیٹھنے کا اشارہ کیا یہ عمل منسوخ ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی زندگی کی آخری نماز کی امامت کروائی تھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر کروائی تھی اور صحابہ نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تھی لہٰذا یہ عمل اب منسوخ ہے۔

---

(۸۷۳) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ائتمام المأموم بالامام، حدیث: ٤١٣، الادب المفرد للبخاری: ۹٤۸۔ سنن ابی داود: ٦٠٦۔ سنن نسائی: ۱۷۰۱۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲٤۰۔ من طریق اللیث بھذا الاسناد، وقد تقدم برقم: ٤٨٦.

٣٢٧..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ بَصْقِ الْمُصَلِّيْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

نمازی کے لیے اپنی بائیں جانب یا بائیں قدم کے نیچے تھوکنا جائز ہے

٨٧٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ وَنَهٰى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ، وَقَالَ: لِيَبْزُقْ عَنْ شِمَالِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلہ کی طرف بلغم دیکھی تو اسے ایک کنکری کے ساتھ رگڑ کر صاف کر دیا اور آدمی کو (نماز میں) اپنی دائیں جانب یا سامنے تھوکنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا: ''اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے (کچے فرش پر) تھوک لے۔''

٨٧٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلَانِ قَدْ رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا، ثُمَّ قَالَ: لَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى.

''حضرت ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی جانب بلغم دیکھی تو اسے ایک کنکری کے ساتھ کھرچ کر صاف کر دیا' پھر انہوں فرمایا: تم میں سے کوئی شخص قبلہ رخ یا اپنی دائیں جانب ہرگز بلغم نہ پھینکے اور اسے چاہیے کہ وہ اپنی بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے (بوقت ضرورت) تھوک لے۔''

(٨٧٤) صحيح بخاری، کتاب الصلاة، باب ليبصق عن يساره..... حديث: ٤١٤ ـ صحيح مسلم، کتاب المساجد، باب النهي عن البصاق في المسجد، حديث: ٥٤٨ ـ سنن نسائی: ٧٢٦ ـ مسند احمد: ٣/ ٦ ـ مسند الحميدی: ٧٢٨ ـ من طريق سفيان بهذا الاسناد.

(٨٧٥) صحيح مسلم، کتاب المساجد، باب النهي عن البصاق في المسجد، حديث: ٥٤٨ ـ من طريق ابن وهب بهذا الاسناد صحيح بخاری: ٤٠٨ ـ سنن ابن ماجه: ٧٦١ ـ من طريق ابن ابن شهاب به.

۳۲۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ بَصْقِ الْمُصَلِّيْ خَلْفَهُ، وَفِيْهِ دَلَّ عَلٰى إِبَاحَةِ لَيِّ الْمُصَلِّيْ عُنُقَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ إِذَا أَرَادَ أَن يَّبْصُقَ فِيْ صَلَاتِهِ، إِذِ الْبَزْقُ خَلْفَهُ غَيْرُ مُمْكِنٍ إِلَّا بِلَيِّ الْعُنُقِ

نمازی کو اپنے پیچھے تھوکنے کی رخصت کا بیان، اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی کے لیے اپنی گردن کو پیچھے کی طرف موڑنا جائز ہے جبکہ وہ تھوکنے کا ارادہ کرے کیونکہ پیچھے کی طرف تھوکنا گردن موڑے بغیر ممکن نہیں ہے۔

۸۷۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالَا، ثَنَا يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ - عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ.........

عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كُنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَبْزُقَنَّ عَنْ يَمِيْنِكَ، وَلٰكِنْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى. هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ. وَقَالَ أَبُوْمُوْسٰى، حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ. وَقَالَ أَيْضاً، قَالَ، قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ: وَابْصُقْ خَلْفَكَ أَوْتِلْقَاءَ شِمَالِكَ إِنْ كَانَ فَارِغاً وَإِلَّا فَهٰكَذَا تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى.

''حضرت طارق بن عبد اللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز میں ہو تو اپنی دائیں طرف مت تھوکو لیکن اپنے پیچھے یا بائیں جانب یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لو۔'' یہ بندار کی حدیث ہے۔ ابوموسی کہتے ہیں: مجھے منصور نے بیان کیا اور یہ بھی کہا: ''مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' اپنے پیچھے تھوک لو، یا اپنی بائیں جانب تھوک لو اگر وہ خالی ہو، (کوئی دوسرا نمازی نہ ہو) وگرنہ اس طرح اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک لو۔''

۳۲۹..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ إِبَاحَةَ بَزْقِ الْمُصَلِّيْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى إِذَا لَمْ يَكُنْ عَنْ يَسَارِهِ فَارِغًا، وَإِبَاحَةَ دَلْكِ الْبُزَاقِ بِقَدَمِهِ إِذَا بَزَقَ فِيْ صَلَاتِهِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے جبکہ اس کی بائیں جانب خالی نہ ہو، اور جب نماز میں تھوکے تو اسے پاؤں کے ساتھ ملنا بھی جائز ہے

۸۷۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ......

(۸۷۶) اسناده صحيح، سنن ترمذی، كتاب الجمعة، باب ماجاء فی كراهية البزاق فی المسجد، حديث: ۵۷۱۔ عن بندار، بهذا الاسناد، مسند احمد: ۶/ ۳۹۶۔ سنن نسائی: ۷۲۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۱۱۔ سنن ابی داود: ۴۷۸.

(۸۷۷) اسناده صحيح، انظر الحديث السابق.

عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا كُنْتَ فِی الصَّلَاةِ، فَلَا تَبْزُقَنَّ بَیْنَ یَدَیْكَ، وَلَا عَنْ یَمِیْنِكَ، وَلٰكِنِ ابْزُقْ عَنْ تِلْقَاءِ شِمَالِكَ، فَإِنْ لَّمْ یَكُنْ فَارِغًا فَتَحْتَ قَدَمِكَ الْیُسْرٰی، ثُمَّ قُلْ بِهٖ. قَالَ مَنْصُوْرٌ: یَعْنِی اُدْلُكْهُ بِالْأَرْضِ.

''حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو تم اپنے سامنے اور اپنی دائیں جانب ہرگز نہ تھوکو، لیکن تم اپنی بائیں جانب تھوک لو، اور اگر وہ خالی نہ ہو تو اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوک لو، پھر اسے مل دو۔'' منصور کہتے ہیں: ''اسے زمین کے ساتھ مل دو۔''

٨٧٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ یُوْسُفَ، ثَنَا الْجُرَیْرِیُّ، ح وَثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ، ثَنَا إِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ، ح وَثَنَا الصَّنْعَانِیُّ، ثَنَا یَزِیْدُ۔ یَعْنِی ابْنَ زُرَیْعٍ۔ ثَنَا الْجُرَیْرِیُّ، ح وَثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِیُّ، نَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ.........

عَنْ أَبِی الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ أَبِیْهِ: أَنَّهُ صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْیُسْرٰی. زَادَ خَالِدٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ: وَكَانَ فِیْ أَرْضٍ جَلْدَةٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَبُو الْعَلَاءِ هُوَ یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ أَخُوْ مُطَرِّفٍ نَسَبُوْهُ إِلٰی جَدِّهٖ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: رَوٰی هٰذَا الْخَبَرَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ، فَقَالَ: عَنْ أَبِی الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِیْهِ.

''حضرت ابو العلاء بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے بلغم نکالی اور اسے اپنے بائیں جوتے کے ساتھ رگڑ دیا۔ خالد نے روایت میں یہ اضافہ کیا ہے: ''اور آپ ایک سخت زمین والے علاقے میں تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو العلاء یزید بن عبداللہ بن الشخیر ہے اور مطرف کا بھائی ہے۔ حدیث کے راویوں نے اس کی نسبت دادا کی طرف کردی ہے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: یہ حدیث حماد بن سلمہ نے جریری سے روایت کی تو کہا: عن ابی العلاء عن مطرف عن ابیه.

٨٧٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَصْرِیُّ وَالْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَا، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ أَبِی الْعَلَاءِ..........

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِیْهِ، قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ

''جناب مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے

(٨٧٨) صحیح مسلم، كتاب المساجد، باب النهی عن البصاق فی المسجد، حدیث: ٥٥٤۔ سنن ابی داود: ٤٨٢۔ سنن نسائی: ٧٢٨۔ مسند احمد: ٤/ ٢٥۔ من طرق عن الجریری بهذا الاسناد.

(٨٧٩) اسناده صحیح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب فی كراهیة البزاق فی المسجد، حدیث: ٤٨٢۔ مسند احمد: ٤/ ٢٥۔ من طریق حماد بهذا الاسناد.

الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَبَزَقَ تَـحْـتَ قَـدَمِـهِ الْيُسْـرٰى . زَادَ الْعَلاءُ: ثُمَّ دَلَكَهَا .

رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اپنے بائیں قدم کے نیچے تھوکا۔" جناب علاء نے یہ اضافہ بیان کیا کہ: "پھر آپ نے اسے مل دیا"

فوائد:......۱۔ مسجد میں تھوکنا وغیرہ ممنوع ہے۔

۲۔ دوران نماز مسجد وغیر مسجد میں سامنے اور دائیں جانب تھوکنا ممنوع ہے۔

۳۔ دوران نماز تھوک، رینٹ یا آلائش وغیرہ سے واسطہ پڑے تو بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے اور اس صورت میں اسے مل کر صاف کر دینا چاہیے یا پیچھے نمازی نہ ہوں تو پیچھے تھوک دینا چاہیے۔

۴۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: تھوک، رینٹ اور آلائش طاہر ہیں نجس نہیں اور اس میں اہل اسلام کے درمیان کوئی اختلاف نہیں، البتہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے کہ وہ تھوک کو نجس قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ ان سے صحیح ثابت معلوم نہیں ہوتا۔ نیز تھوکنے اور کھانسنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ (شرح النووی: ۳۹/۵)

۳۳۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي بَزْقِ الْمُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبِهٖ وَدَلْكِهِ الثَّوْبَ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ فِي الصَّلَاةِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْبُزَاقَ لَيْسَ بِنَجَسٍ، إِذْ لَوْ كَانَ نَجَسًا لَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَلِّيْ الْبَصْقَ فِيْ ثَوْبِهٖ فِي الصَّلَاةِ

نمازی کو نماز میں اپنے کپڑے میں تھوکنے اور کپڑے کو ملنے کی رخصت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ تھوک نجس نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ ناپاک ونجس ہوتا تو آپ نمازی کو نماز کی حالت میں اسے اپنے کپڑے میں تھوکنے کا حکم نہ دیتے

۸۸۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، قَالَ نَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَـنْ أَبِـيْ سَـعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الْـعَـرَاجِيْـنُ أَنْ يُّـمْسِـكَهَـا بِيَدِهٖ ، فَدَخَلَ الْـمَسْـجِدَ ذَاتَ يَوْمٍ وَفِيْ يَدِهٖ وَاحِدٌ مِنْهَا ، فَـرَأٰى نُخَامَاتٍ فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَتَّهُنَّ

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کھجور کے خوشے اپنے ہاتھ میں رکھنا بہت پسند تھا، ایک دن آپ مسجد میں داخل ہوئے اس حال میں کہ آپ کے دست مبارک میں ایک خوشہ تھا، آپ نے مسجد کے قبلہ میں بلغم دیکھی تو اسے کھرچ کر خوب صاف کر دیا، پھر آپ سخت

(۸۸۰) اسناده صحیح، مسند احمد: ۳/ ۹، ۲۴۔ من طریق یحییٰ بهذا لاسناد، سنن ابی داود، کتاب الصلاة باب فی کراهیة البزاق فی المسجد، حدیث: ۴۸۰۔ مسند الحمیدی: ۷۲۹۔ صحیح ابن حبان: ۲۲۷۱.

حَتّٰى أَنْقَاهُنَّ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضِبًا، فَقَالَ: أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَسْتَقْبِلَهُ رَجُلٌ فَيَبْصُقَ فِي وَجْهِهِ؟ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاةِ فَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهُ وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِينِهِ، فَلا يَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى أَوْ عَنْ يَسَارِهِ، فَإِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ. وَرَدَّ بَعْضَهُ فِي بَعْضٍ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: وَ أَرَانَا يَحْيٰى كَيْفَ صَنَعَ.

ناراضی کی حالت میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ کوئی شخص اس کے سامنے آ کر اس کے منہ پر تھوک دے؟ بلا شبہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے اور فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے، لہٰذا اسے اپنے سامنے اور اپنی دائیں جانب نہیں تھوکنا چاہیے، اسے اپنے بائیں پاؤں یا اپنی بائیں جانب تھوکنا چاہیے، لیکن اگر وہ جلدی آ جائے تو وہ اپنے کپڑے کے ایک کنارے میں تھوک کر کنارے کو آپس میں مل لے۔" جناب دورقی کہتے ہیں: استادِ محترم جناب یحییٰ نے ہمیں اس طرح کر کے دکھایا۔

۳۳۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي بَزْقِ الْمُصَلِّي فِي نَعْلِهِ لِيُخْرِجَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ:

نمازی کو اپنے جوتے میں تھوکنے کی رخصت ہے تاکہ وہ اسے مسجد سے باہر لے جائے

۸۸۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا سُرَيْجٌ، ثَنَا فُلَيْحٌ۔ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ ذَكَرَهُ.........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي صَلاتِهِ فَلا يَبْصُقْ أَمَامَهُ، فَإِنَّ رَبَّهُ أَمَامَهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ مُبْصَقًا فَفِي ثَوْبِهِ أَوْ نَعْلِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ بِهِ.

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہو تو وہ اپنے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اس کا پروردگار اس کے سامنے ہوتا ہے، اور اسے چاہیے کہ اپنی بائیں طرف یا اپنے قدم کے نیچے تھوک لے، اگر اسے تھوکنے کے لیے جگہ نہ ملے تو اپنے کپڑے یا اپنے جوتے میں تھوک لے (اور نماز کے بعد) اسے باہر لے جائے۔"

فوائد:...... دوران نماز سامنے اور دائیں جانب تھوکنا ممنوع ہے اور اگر بائیں جانب نمازی نہ ہو تو بائیں جانب تھوکنا جائز ہے۔ لیکن بائیں طرف نمازی ہو تو بائیں پاؤں کے نیچے یا بائیں طرف کپڑے میں تھوکنا جائز ہے۔ پھر کپڑے اور جوتے کو ملنا تھوک کو زائل کر دیتا ہے۔

(۸۸۱) اسناده صحیح، مسند احمد: ۳/ ۶۵، ۵/ ۴۵۰۔ من طریق سریج بهذا الاسناد.

آپ کا ابی رضی اللہ عنہ کو پکارنا ایسے کام کے لیے تھا جس میں تاخیر برداشت نہیں تھی اور اس جیسے معاملہ کی صورت میں نمازی کو نماز ترک کر دینی چاہیے۔ کیونکہ اس میں آپ کی فرمانبرداری کا ثبوت ہے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ ''جب تمہیں اللہ اور رسول کی طرف بلایا جائے تو ان کا حکم بجالاؤ، کیونکہ وہ تمہیں تمہاری زندگی بخش چیز کی طرف بلاتے ہیں۔''

۳۳۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ مَنْعِ الْمُصَلِّي النَّاسَ مِنَ الْمُقَاتَلَةِ وَ دَفْعِ بَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ إِذَا اقْتَتَلُوْا.

نمازی کے لیے لوگوں کو لڑائی سے منع کرنے اور جب وہ لڑنے لگیں تو انہیں ایک دوسرے سے ہٹانے اور چھڑانے کی رخصت کا بیان

۸۸۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ..........

عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ، قَالَ كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَتَا، فَأَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرٰى، ثُمَّ مَا بَالَى ذٰلِكَ

''جناب ابوالصہباء کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ بنوعبدالمطلب کی دو بچیاں لڑتی جھگڑتی ہوئی آئیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو پکڑ لیا اور ایک کو دوسری سے کھینچ کر چھڑا دیا، پھر آپ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی (یعنی اپنی نماز بھی جاری رکھی)۔

فوائد:......دوران نماز بچے جھگڑ پڑیں تو ان کی لڑائی ختم کرانا جائز ہے، اس فعل سے نماز باطل نہیں ہوئی۔

۳۳۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ مُقَاتَلَةِ الْمُصَلِّي مَنْ رَامَ لِمُرُوْرٍ بَيْنَ يَدَيْهِ.

نمازی کا اپنے آگے سے گزرنے والے کے ساتھ لڑائی کرنا جائز ہے

۸۸۳۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ فِيْمَا مَضٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعَنَّ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں گزشتہ صفحات پر املا کرا چکا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اسے اپنے آگے سے کسی کو گزرنے نہیں دینا چاہیے اور اگر وہ (رکنے سے) انکار کر دے تو اسے اس کے

(۸۸۲) تقدم تخريجه برقم: ۸۳۵، ۸۳۷.

(۸۸۳) تقدم برقم: ۸۱۶، ۸۱۷.

ساتھ لڑائی کرنی چاہیے، کیونکہ وہ شیطان ہے۔"

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۸۱۶ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۳۳۴...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ عَدْلِ الْمُصَلِّيْ إِلَى جَنْبِهِ، إِذَا قَامَ خِلَافَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَقُوْمَ فِي الصَّلَاةِ.

(امام کے لیے) نمازی کو ہٹا کر اپنے درست پہلو میں کھڑا کرنے کی رخصت ہے جبکہ وہ نماز میں غلط جانب کھڑا ہو گیا ہو۔

۸۸٤- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو - وَهُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ - قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ، وَقَالَ: ثُمَّ قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَحَوَّلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ . قَالَ: أَخْبَرَنَا بِنَحْوِهِ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، وَقَالَ: عَنْ كُرَيْبٍ .

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں (ایک رات) اپنی خالہ میمونہ کے گھر سویا، جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو رسول اللہ ﷺ اٹھے اور نماز پڑھنا شروع کر دی۔" پھر کچھ حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: "پھر میں بھی اٹھا اور آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔"

فوائد:......۱۔ اکیلا مقتدی امام کے دائیں جانب کھڑا ہوگا۔ اور جب وہ امام کے بائیں جانب کھڑا ہو تو از خود دائیں جانب چلا جانا چاہیے، بصورت دیگر امام اس کی جگہ تبدیل کر دے۔

۲۔ نماز میں قلیل عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۳۔ چھوٹے بچے کا نماز پڑھنا صحیح ہے اور نماز میں امام کے ساتھ بچے کا حکم بالغ کی مثل ہے۔

۴۔ غیر فرض نمازوں (مثلاً نوافل) میں نماز باجماعت کا اہتمام جائز ہے۔ (شرح النووی: ٦/ ٤٣)

۳۳۵...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ وَالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ

نماز میں درست کام کرنے اور غلط کام سے رکنے کا اشارہ کرنے کی رخصت ہے۔

۸۸۵- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

---

(٨٨٤) صحيح بخاری، کتاب الوضوء، باب التخفيف في الوضوء، حديث: ١٣٨ ـ صحيح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ﷺ ودعائه بالليل، حديث: ١٨٤/ ٧٦٣ـ سنن ترمذی: ٢٣٢ـ سنن نسائی: ٤٤٣ـ سنن ابن ماجه: ٤٢٣ـ من طريق سفيان بهذا الاسناد.

(٨٨٥) اسناده صحيح، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الاشارة فی الصلاة، حديث: ٩٤٣ـ مسند احمد: ٣/ ١٣٨ـ مسند عبد بن حميد: ١١٦٢ـ من طريق عبدالرزاق بهذا الاسناد.

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ فِي الصَّلَاةِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں اشارہ کرلیا کرتے تھے۔''

۸۸۶۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ، اِشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا. ثَنَاهُ الرَّبِيْعُ ثَنَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث لکھوا چکا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے تو ہم نے آپ کے پیچھے (کھڑے ہوکر) نماز پڑھی جبکہ آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ہمیں (بھی بیٹھ کر پڑھنے کا) اشارہ کیا تو ہم بھی بیٹھ گئے۔''

۳۳۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِشَارَةَ فِي الصَّلَاةِ بِمَا يُفْهَمُ عَنِ الْمُشِيْرِ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَلَا يُفْسِدُهَا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ایسا اشارہ جو مشیر سے سمجھ لیا جائے، وہ نماز کو توڑتا یا فاسد نہیں کرتا۔

۸۸۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى أَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَإِذَا مَنَعُوْهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوْهُمَا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ وَضَعَهُمَا فِيْ حِجْرِهِ، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِيْ فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو جب آپ سجدہ کرتے تو حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اچھل کر آپ کی کمر پر بیٹھ جاتے، جب صحابہ کرام ان دونوں کو منع کرتے تو آپ صحابہ کرام کو اشارہ کرتے کہ انہیں چھوڑ دو (جو کرتے ہیں کرنے دو)، پھر جب نماز مکمل کی تو دونوں کو اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا: ''جسے میرے ساتھ محبت ہے وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔''

فوائد:......نماز میں کسی غلط کام پر تنبیہ کے لیے اشارہ کرنا جائز ہے اور آپ ﷺ کا دوران نماز اشارہ کرنا معمولی تھا۔ نیز ایسا اشارہ جسے سے مقصود اشارہ سمجھ آئے۔ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

(۸۸۶) تقدم تخريجه برقم: ۸۷۳.

(۸۸۷) اسناده حسن، سنن كبرى نسائى: ۸۱۱۴۔ من طريق عبيدالله بن موسى بهذا الاسناد، صحيح ابن حبان: ۶۹۳۱۔ من طريق عاصم به، حلية الاولياء: ۸/ ۳۰۵۔ مصنف ابن ابى شيبة: ۱۲/ ۹۵.

۳۳۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ بِالْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ بِرَدِّ السَّلَامِ إِذَا سَلَّمَ عَلَى الْمُصَلِّيْ.

جب نمازی کو سلام کیا جائے تو اشارے کے ساتھ نماز کے دوران سلام کا جواب دینے کی رخصت ہے۔

۸۸۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، نَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، قَالَ، سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ أَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ أَبُوْ عَمَّارٍ: ثَنَا سُفْيَانُ وَقَالَ عَلِيٌّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ قَالَ.........

ابْنُ عُمَرَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ وَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ، فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ. قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثُ أَبِيْ عَمَّارٍ. زَادَ عَبْدُ الْجَبَّارِ، قَالَ سُفْيَانُ، قُلْتُ لِزَيْدٍ: سَمِعْتَ هٰذَا مِنِ ابْنِ عُمَرَ؟ قَالَ نَعَمْ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں داخل ہوئے تو کچھ انصاری صحابہ آپ کو سلام کرنے کے لیے حاضر ہو گئے، میں نے حضرت صہیب سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت میں سلام کا جواب کیسے دیتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ اپنے ہاتھ کے اشارے کے ساتھ جواب دیتے تھے۔ جناب سفیان کہتے ہیں: میں نے زید بن اسلم سے پوچھا: کیا آپ نے یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں، (سنی ہے)

فوائد:......

۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں اشارے سے سلام کا جواب دینا جائز ہے، جمہور علماء کا یہی موقف ہے اور یہی مذہب راجح ہے۔ احناف کا اس بارے اختلاف ہے۔ بعض حنفی مثلاً طحاوی وغیرہ اسے مکروہ خیال کرتے ہیں اور کچھ حنفی علماء اسے جائز قرار دیتے ہیں۔ (تحفة الاحوذی: ۲/ ۲۵۲)

۲۔ نمازی کو سلام کہنا مستحب فعل ہے اور دینی حق ہے، لہٰذا یہ نظریہ باطل ہے کہ دوران نماز سلام نہ کہا جائے۔

۳۔ دوران نماز سلام کہنے والے کو ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دیا جائے۔ اور بول کر سلام کا جواب دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

---

(۸۸۸) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب السھو، باب رد السلام بالاشارة فی الصلاة، حدیث: ۱۱۸۸۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۱۷۔ مسند احمد: ۲/ ۱۰۔ مسند الحمیدی: ۱۴۸۔ سنن الدارمی: ۱۳۶۹۔

۳۳۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِشَارَةِ بِجَوَابِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا كَلَّمَ الْمُصَلِّيَ، وَفِي الْخَبَرِ مَا دَلَّ عَلَى الرُّخْصَةِ فِي إِصْغَاءِ الْمُصَلِّي إِلَى مُكَلِّمِهِ وَ اسْتِمَاعِهِ لِكَلَامِهِ فِي الصَّلَاةِ.

جب نمازی کے ساتھ بات کی جائے تو نماز کے دوران اشارے کے ساتھ جواب دینے کی رخصت ہے، اور حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی کو اپنے ساتھ کلام کرنے والے کی گفتگو کو پوری توجہ اور دھیان سے سننے کی رخصت ہے

۸۸۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا خَلَّادٌ الْجُعْفِيُّ۔ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ۔ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى حِمَارٍ لَهُ وَهُوَ يُصَلِّي: فَكُنْتُ أُكَلِّمُهُ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ بِيَدِهِ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بنومصطلق کے پاس (کسی کام سے) بھیجا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا تو آپ اپنے گدھے پرسوار نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپ سے کلام کرتا رہا تو آپ نے مجھے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔''

۳۳۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَنَاوُلِ الشَّيْءِ عِنْدَ الْحَادِثَةِ تَحْدُثُ

کسی حادثہ کے رونما ہونے پر نمازی کے لیے کوئی چیز پکڑنے کی رخصت ہے

۸۹۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ وَأَخْبَرَنِي۔ يَعْنِي۔ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔ وَهُوَ ابْنُ شَمَاسَةَ۔ أَنَّهُ سَمِعَ..........

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ هَوَى بِيَدِهِ لِيَتَنَاوَلَ شَيْئًا، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ وُعِدْتُمُوهُ إِلَّا قَدْ عُرِضَ عَلَيَّ فِي مَقَامِي هٰذَا. حَتّٰى لَقَدْ عُرِضَتْ

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے بڑا لمبا قیام کیا۔ پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے کوئی چیز پکڑنے کے لیے اپنا دست مبارک بڑھایا۔ پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: ''ہر وہ چیز جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ مجھے

(۸۸۹) صحیح مسلم، كتاب المساجد، باب تحريم الكلام في الصلاة، حديث: ۳۷/ ۵۴۰۔ سنن ابی داود: ۹۲۶۔ مسند احمد: ۳/ ۳۱۲۔ من طريق زهير بهذا الاسناد، سنن ترمذی: ۳۵۱۔ سنن نسائی: ۱۱۹۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۱۸۔ من طريق ابی الزبير به، صحيح بخاری: ۱۲۱۷۔ من طريق عطاء عن جابر رضی اللہ عنہ۔

(۸۹۰) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ۶۳۹۸۔ من طريق ابن وهب بهذا الاسناد.

عَلَيَّ النَّارُ وَأَقْبَلَ إِلَيَّ مِنْهَا شَرَرٌ حَتَّى حَاذَانِي مَكَانِي هٰذَا، فَخَشِيتُ أَنْ يَغْشَاكُمْ.

اس موقع پر دکھائی گئی ہے۔ حتی کہ مجھے جہنم بھی دکھائی گئی اور اس میں سے ایک چنگاری میری طرف آئی یہاں تک کہ وہ میری اس جگہ تک آ گئی تو میں ڈر گیا کہ کہیں یہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔"

۸۹۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ..........

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ، قَالَ: إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي، فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ، وَلَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.

"حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے، پھر آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا گویا کہ آپ کوئی چیز پکڑ رہے ہوں، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو ہاتھ بڑھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک شعلہ لے کر آیا تھا تاکہ اسے میرے چہرے پر مار دے تو میں نے کہا: میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، مگر وہ پیچھے نہ ہٹا، تین بار میں نے یہ دعا پڑھی۔ پھر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کرلیا۔ اور اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کے وقت بندھا ہوا ہوتا، اور اہل مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے۔"

۸۹۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ فِي الصَّلَاةِ مَدَّ يَدَهُ

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی، دراں حالیکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا پھر پیچھے کرلیا، پھر جب

---

(۸۹۱) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب جواز لعن الشیطان فی اثناء الصلاۃ، حدیث: ۵٤۲۔ سنن نسائی: ۱۲۱٦۔ صحیح ابن حبان: ۱۹۷٦۔ من طریق ابن وھب بھذا الاسناد۔

(۸۹۲) اسنادہ صحیح، مستدرک حاکم: ٤/ ٤٥٦۔ من طریق ابن وھب ھذا الاسناد۔

ثُمَّ أَخَّرَهَا ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ ، قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَنَعْتَ فِيْ صَلَاتِكَ هٰذِهِ مَا لَمْ تَصْنَعْ فِيْ صَلَاةٍ قَبْلَهَا ، قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ قَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ وَرَأَيْتُ فِيْهَا دَالِيَةٌ قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ حَبُّهَا كَالدُّبَاءِ ، فَأَرَدتُّ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْهَا ، فَأُوْحِيَ إِلَيْهَا أَنِ اسْتَأْخِرِيْ ، فَاسْتَأْخَرَتْ . ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ ، بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ حَتّٰى رَأَيْتُ ظِلِّيْ وَظِلَّكُمْ فَأَوْمَأْتُ إِلَيْكُمْ أَنِ اسْتَأْخِرُوْا ، فَأُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّ أَقِرَّهُمْ فَإِنَّكَ أَسْلَمْتَ وَأَسْلَمُوْا ، وَهَاجَرْتَ وَهَاجَرُوْا ، وَجَاهَدْتَّ وَجَاهَدُوْا ، فَلَمْ أَرَ لِيْ عَلَيْكُمْ فَضْلًا إِلَّا بِالنُّبُوَّةِ .

آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے اس نماز میں ایک ایسا کام کیا ہے جو آپ نے اس سے قبل کسی نماز میں نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: بے شک میں نے جنت دیکھی، وہ مجھے دکھائی گئی، میں نے اس میں دیکھا کہ اس کے پھل اور میوے قریب اور جھکے ہوئے ہیں، اور اس کا دانہ کدو جیسا (موٹا تازہ) ہے، چنانچہ میں نے ان میووں میں سے لینا چاہا تو جنت کو حکم دیا گیا کہ پیچھے ہٹ جا تو وہ پیچھے ہٹ گئی۔ پھر مجھے جہنم دکھائی گئی میرے اور تمہارے درمیان حتی کہ میں نے اپنا سایہ اور تمہارا سایہ دیکھا، میں نے تمہاری طرف اشارہ کیا کہ پیچھے ہو جاؤ تو میری طرف وحی کی گئی کہ میں انہیں (صحابہ کو) ثابت قدم رکھوں کیونکہ آپ بھی مسلمان ہیں اور وہ بھی اسلام قبول کر چکے ہیں، آپ نے ہجرت کی اور انہوں نے بھی ہجرت کی، آپ نے جہاد کیا تو انہوں نے بھی جہاد میں شرکت کی ہے، تو میں نے تم پر نبوت کے سوا اپنی کوئی فضیلت نہ پائی۔"

فوائد:......۱۔ دوران نماز بوقت حاجت کسی چیز کو پکڑنا یا ہٹانا جائز ہے اور اتنے عمل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۔ جنات کا وجود ہے اور یہ انسانوں کو نقصان پہنچانے پر کمر بستہ رہتے ہیں۔ البتہ متقی مومن اور خالص موحدین ان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔

۳۔ جنات کو قید کرنا خلاف شریعت عمل ہے۔ اس سے اجتناب برتا جائے۔ نبی ﷺ نے سرکش جن کو اس لیے قابو نہ کیا کہ یا تو آپ ﷺ اسے قابو پانے پر قادر نہ تھے یا سلیمان علیہ السلام کی تعظیم اور ادب کی خاطر اسے قید نہ کیا۔ علت جو بھی ہو بہر حال جنات کو قابو کرنا اور ان سے کام لینا جائز نہیں ہے۔

۴۔ جنت اور جہنم مخلوق ہیں اور ان کا وجود ثابت ہے۔ یہ خیالاتی چیزیں نہیں ہیں۔

۵۔ نبی ﷺ کا سایہ تھا، نیز جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے سائے کے منکر ہیں وہ تخیلاتی دلائل کے گرویدہ اور اصل حقائق سے روگردانی کرتے اور من پسند دین کی آبیاری کے لیے جھوٹے اور خود ساختہ دلائل تراشتے ہیں۔

٣٤٠..... بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ بِالتَّصْفِيْقِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّائِبَةِ

نماز میں کسی مسئلے کے وقت عورتوں کو تالی بجانے کے حکم کا بیان

٨٩٣۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا نَابَكُمْ فِيْ صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ.

''امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث لکھواچکا ہوں کہ:'' جب تمہیں نماز میں کوئی چیز درپیش ہوتو مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور عورتوں کو تالی بجانی چاہیے۔''

٨٩٤۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ عَلِيٌّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ الْاٰخَرُوْنَ: ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے اور تالی بجانا عورتوں کے لیے ہے۔''

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ٨٥٣ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

٣٤١..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً

نماز میں کنکریوں کو ایک مرتبہ درست کرنے کی رخصت کا بیان

٨٩٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، ثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ۔ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِيْ.........

مُعَيْقِيْبٌ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ فِي الْمَسْحِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً.

''حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد میں (سجدہ کرتے وقت) کنکریوں کو درست کرنے

---

(٨٩٣) تقدم تخريجه برقم: ٨٥٣.

(٨٩٤) صحيح بخاری، كتاب العمل في الصلاة، باب التصفيق للنساء، حديث: ١٢٠٣۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التسبيح الرجل...... حديث: ٤٢٢۔ سنن ابی داود: ٩٣٩۔ سنن نسائی: ١٢٠٨۔ سنن ابن ماجه: ١٠٣٤۔ مسند احمد: ٢/ ٢٤١۔ مسند الحميدی: ٩٤٨۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد.

(٨٩٥) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب كراهة مسح الحصى، حديث: ٥٤٦۔ من طريق خالد بن الحارث بهذا لاسناد، صحيح بخاری، كتاب العمل في الصلاة، باب مسح الحصى في الصلاة، حديث: ١٢٠٧۔ سنن ابی داود: ٩٤٦۔ سنن ترمذی: ٣٨٠۔ سنن نسائی: ١١٩٣۔ سنن ابن ماجه: ١٠٢٦۔ مسند احمد: ٣/ ٤٢٦.

کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم نے ضرور ہی کرنا ہے تو ایک بار درست کرلو۔“

۸۹۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَاهُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا وَقَالَ: عَنْ مُعَيْقِبٍ.

”امام صاحب اپنے ایک اور استاد کی سند سے روایت بیان کرتے ہیں۔“

فوائد:...... دوران نماز وقت ضرورت کنکریوں کو برابر کرنے اور چھونے کی ایک مرتبہ اجازت ہے۔

(نیل الاوطار: ۲/ ۳۵۴)

۲۔ یہ مکروہ تنزیہی فعل ہے اور اس مسئلہ کی کراہت پر جمیع علماء کا اتفاق ہے۔ کیونکہ یہ تواضع کے منافی ہے اور مشغولیت کا باعث ہے۔ قاضی عیاض کہتے ہیں۔ سلف نے نماز میں پیشانی صاف کرنے کو مکروہ جانا ہے۔

(شرح النووی: ۵/ ۳۶)

۸۹۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ.......... عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلَاةِ. فَقَالَ: وَاحِدَةٌ، وَلَوْ تُمْسِكُ عَنْهَا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا سُوْدُ الْحَدَقِ.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں کنکریوں کو درست کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ایک بار کرلو۔ اور اگر تم انہیں درست نہ کرو تو یہ تمہارے لیے ایسی سو اونٹنیوں سے بہتر ہے جو ساری سیاہ آنکھوں والی ہوں۔ (یعنی جوان اور موٹی تازی)“

فوائد:...... امام البانی فرماتے ہیں کہ شرحبیل بن سعد آخر میں اختلاط کیا کرتا تھا۔ لیکن اس کا ایک شاہد بھی ہے جو سنداً موقوف ہے اور حکماً مرفوع ہے۔ میں نے اس کو ”تعلیق الرغیب“ میں بیان کیا ہے۔

۳۴۲...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ حَدِيْثَ النَّفْسِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ نُطْقٍ بِاللِّسَانِ، لَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ، إِذِ اللّٰهُ بِرَأْفَتِهِ وَرَحْمَتِهِ قَدْ تَجَاوَزَ لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں دل کی باتوں کو بغیر زبان پر لائے نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شفقت ورحمت سے امت محمدیہ کی دل کی باتوں کو معاف فرمادیا ہے

۸۹۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى......

(۸۹۷) صحیح، الصحیحة: ۳۰۶۲۔ مسند احمد: ۳/ ۳۰۰۔ من طریق وکیع بهذا الاسناد، مسند عبد بن حمید: ۱۱۴۵۔ مشکل الآثار للطحاوی: ۲/ ۱۸۴.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا مَا لَا يَنْطِقُ بِهِ وَلَا يَعْمَلُ بِهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو ان کے دلوں کی باتیں (دل میں آنے والے خیالات ووسوسے) معاف فرما دیے ہیں جب تک وہ انہیں زبان سے ادا نہ کرلیں یا ان کے مطابق عمل نہ کرلیں۔''

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ محض دلوں میں پیدا ہونے والے وساوس اور خیالات سے نماز باطل نہیں ہوتی البتہ خیالات کے مطابق زبان پر کلمات جاری ہونے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

۲۔ وسوسے اور خیالات سے نماز میں نقص واقع ہوتا ہے کیونکہ یہ نماز میں مقصود خشوع وخضوع اور یکسوئی کے منافی ہے۔

۳۴۳...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْبُكَاءَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ مَعَ إِبَاحَةِ الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں رونا نماز کو نہیں توڑتا، اور نماز میں رونا جائز ہے

۸۹۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ.........

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مَا كَانَ فِيْنَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمِقْدَادِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا، وَمَا فِيْنَا إِلَّا نَائِمٌ، إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّي وَيَبْكِي حَتّٰى أَصْبَحَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قِصَّةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيْقٌ كَثِيْرُ الْبُكَاءِ حِيْنَ

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر والے دن ہم میں صرف حضرت مقداد رضی اللہ عنہ شہسوار تھے (ان کے پاس گھوڑا تھا) اور میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ سب سوئے ہوئے تھے، سوائے رسول اللہ ﷺ کے، آپ ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہے تھے اور خوب گریہ زاری کر رہے تھے حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''(اس کی دلیل) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قصہ بھی ہے، جب نبی کریم ﷺ نے انہیں لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تو آپ سے عرض کی گئی:

(۸۹۸) صحیح بخاری، کتاب العتق، باب الخطأ والنسیان فی العتاقة، حدیث: ۲۵۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تجاوز اللہ عن حدیث النفس، حدیث: ۱۲۷۔ سنن ترمذی: ۱۱۸۳۔ سنن نسائی: ۳۴۶۴۔ سنن ابن ماجہ: ۲۰۴۰۔ من طریق زرارۃ بن اوفی بهذا الاسناد.

(۸۹۹) اسنادہ صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۲۵۴۔ من طریق ابن خزیمة بهذا الاسناد، مسند احمد: ۱/ ۱۲۵۔ عن عبدالرحمن بهذا الاسناد، سنن کبری نسائی: ۸۲۵.

يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ ، مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

(اے اللہ کے رسول!) بے شک وہ بہت نرم دل اور قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے بہت زیادہ رونے والے شخص ہیں (لہٰذا آپ کسی اور صحابی کو نماز پڑھانے کا حکم دے دیں)''

۹۰۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَنْبَرِيُّ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ............

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَلِصَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الْمِرْجَلِ .

''جناب مطرف اپنے والد گرامی (عبداللہ بن شخیر) سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے اور جوش مارنے جیسی آواز آرہی تھی۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ رونے سے نماز باطل نہیں ہوتی، خواہ روتے ہوئے ایک دو حرف زبان سے نکل جائیں (اس عمل سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔) (نیل الاوطار: ۲/ ۳۹۹)

۳۴۴...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّفْخَ فِي الصَّلَاةِ، لَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَلَا يَقْطَعُهَا مَعَ اِبَاحَةِ النَّفْخِ عِنْدَ الْحَادِثَةِ تَحْدُثُ فِي الصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں پھونک مارنا، نماز کو فاسد نہیں کرتا اور نہ اسے توڑتا ہے، جبکہ نماز میں کسی حادثے کے وقت پھونک مارنا جائز ہے

۹۰۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک روز سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر نماز پڑھنا شروع کردی' پھر آپ نے سجدہ کیا تو دیر تک سر نہ اٹھایا، اور آپ نے پھونکیں

---

(۹۰۰) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب البکاء فی الصلاۃ، حدیث: ۹۰۴۔ شمائل ترمذی: ۳۲۲۔ سنن نسائی: ۱۲۱۵۔ مسند احمد: ٤/ ۲۵۔ من طریق حماد بھذا الاسناد.

(۹۰۱) اسنادہ صحیح، شمائل ترمذی: ۳۲٤۔ من طریق جریر بھذا الاسناد، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب من قال یرکع رکعتین، حدیث: ۱۱۹٤۔ سنن نسائی: ۱٤۸۳۔ مسند احمد: ۲/ ۱۵۹۔

يَـكَـدْ يَـرْفَعُ رَأْسَهُ، فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِيْ، وَذَكَـرَ الْـحَـدِيْثَ. وَقَالَ: فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْـنٰـى عَـلَيْهِ، وَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَجَعَلْتُ أَنْفُخُهَا، فَخِفْتُ أَنْ تَغْشَاكُمْ.

مارنا اور رونا شروع کر دیا، آگے حدیث ذکر کی۔ حضرت عبداللہ نے کہا کہ آپ (نماز کے بعد) کھڑے ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی، اور فرمایا: ''مجھے آگ دکھائی گئی تو میں نے پھونکیں مارنا شروع کر دیا، مجھے ڈر لگا کہ کہیں یہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔''

فوائد:...... بوقت حاجت نماز میں پھونکنے سے نماز باطل نہیں ہوتی بلکہ ضرورت کے وقت ایسا عمل جائز ہے۔

٣٤٥..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّنَحْنُحِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْإِسْتِئْذَانِ عَلَى الْمُصَلِّيْ، إِنْ صَحَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ فَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْهَا.

نماز کے دوران نمازی سے اجازت طلب کی جائے تو کھنکارنے کی رخصت ہے بشرطیکہ اس سلسلے میں مروی روایت صحیح ہو کیونکہ اس میں راویوں کا اختلاف ہے

٩٠٢۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَا، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَـدَّثَـنِـي شُرَحْبِيْلُ عَنْ مُدْرِكٍ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيِّ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ، قَالَ..........

عَـلِـيٌّ: كَانَتْ لِي مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَّمْ تَـكُـنْ لِأَحَـدٍ مِـنَ الْـخَلَائِـقِ، إِنِّـي كُنْتُ أَجِيْـئُـهُ، فَـأُسَـلِّـمُ عَـلَيْـهِ حَتّٰى يَتَنَحْنَحَ فَـأَنْـصَـرِفُ إِلَـى أَهْـلِيْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدِ اخْتَـلَـفُـوْا فِي هٰذَا الْخَبَرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُـجَـيٍّ، فَـلَـسْتُ أَحْفَظُ أَحَدًا قَالَ: عَنْ أَبِيْهِ غَيْرَ شُرَحْبِيْلِ بْنِ مُدْرِكٍ هٰذَا.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایسی قدر ومنزلت حاصل تھی جو لوگوں میں سے کسی اور کو حاصل نہ تھی۔ بے شک میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ کو سلام کرتا حتی کہ آپ (نماز کی حالت میں ہونے کی وجہ سے) کھانس کر مجھے جواب دیتے تو میں اپنے گھر والوں کے پاس چلا جاتا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں راویوں نے عبد بن نجی سے اختلاف بیان کیا ہے۔ لہٰذا مجھے یاد نہیں کہ شرحبیل بن مدرک کے سوا کسی راوی نے عبد بن نجی کے باپ کا واسطہ بیان کیا ہو۔ (یعنی بقیہ راوی عبداللہ بن نجی کو براہ راست حضرت علی کا شاگرد بیان کرتے ہیں۔)

(٩٠٢) ضعیف، مسند احمد: ١/ ٨٥۔ عن محمد بن عبید بهذا الاسناد، سنن نسائی، کتاب السهو، باب التنحنح في الصلاة، حدیث: ١٢١٣۔ اس کی سند میں نجی الحضرمی مجہول راوی ہے۔

۹۰۳۔ وَرَوَاهُ عَمَّارَةُ ابْنُ الْقَعْقَاعِ وَ مُغِيرَةُ بْنُ مِقْسَمٍ جَمِيعًا عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ عَلِيٍّ . وَقَالَ جَرِيرٌ: عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْحَارِثِ، وَ عَمَارَةَ عَنِ الْحَارِثِ يُسَبِّحُ قَالَ أَبُو بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ: يَتَنَحْنَحُ .

''امام صاحب اپنے ایک اور استاد کی سند سے بیان کرتے ہیں جس میں عبداللہ بن نجی اور حضرت علی کے درمیان واسطہ نہیں ہے بلکہ عبداللہ بن نجی براہ راست حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ جناب جریر کہتے ہیں: مغیرہ اور عمارہ، حارث سے روایت کرتے ہوئے ''سُبْحَانَ اللّٰهُ'' کہنے کے الفاظ روایت کرتے ہیں۔ جبکہ ابوبکر بن عیاش مغیرہ سے ''کھنکارنے'' کے الفاظ روایت کرتا ہے۔

۹۰۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ....

ثَنَاهُ يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، ح وَحَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُغِيرَةِ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، أَخْبَرَنَا عَمَّارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ بِمَا ذَكَرْتُ مِنَ الْأَلْفَاظِ .

''امام صاحب اپنے استاد جناب یوسف بن موسیٰ، الدورقی اور محمد بن یحییٰ کی اسانید سے مذکورہ بالا الفاظ ''سُبْحَانَ اللّٰهُ'' اور ''کھنکارنے'' روایت کرتے ہیں۔

۳۴۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِصْلَاحِ الْمُصَلِّي ثَوْبَهُ فِي الصَّلَاةِ

نمازی کو نماز میں اپنے کپڑے درست کرنے کی اجازت ہے

۹۰۵۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ. قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا لَا أَعْقِلُ صَلَاةَ أَبِي، فَحَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ..........

---

(۹۰۳) ضعیف، سنن نسائی، کتاب السهو، باب التنحنح في الصلاة، حديث: ۱۲۱۲۔ مسند احمد: ۱/ ۷۷۔ سنن الدارمی: ۲٦٦۳۔ من طريق الحارث بهذا الاسناد، سند منقطع ہے۔

(۹۰٤) ضعیف، سنن نسائی، کتاب السهو، باب التنحنح في الصلاة، حديث: ۱۲۱۳۔ سنن ابن ماجه: ۳۷۰۸۔ مسند احمد: ۱/ ۸۰۔ من طريق ابي بكر بن عياش بهذا الاسناد.

(۹۰۵) سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة، حديث: ۷۲۳۔ وصحيح ابن حبان: ۱۸۵۹۔ من طريق عبدالوارث بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب وضع يده اليمنى على اليسرى......، حديث: ٤٠١۔ من طريق محمد بن جحادة به.

عَنْ أَبِي وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ، ثُمَّ الْتَحَفَ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ لَا شَكَّ فِيهِ. لَعَلَّ عَبْدَالْوَارِثِ أَوْ مَنْ دُونَهُ شَكَّ فِي اسْمِهِ. وَرَوَاهُ هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ وَمَوْلًى لَهُمْ عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ.

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے پھر اللہ اکبر کہتے، اور اپنی چادر لپیٹ لیتے، پھر اپنے دونوں ہاتھ اپنے کپڑے کے اندر کر لیتے، پھر اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ پکڑ لیتے۔'' پھر باقی حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ علقمہ بن وائل ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ شاید کہ عبدالوارث یا انْ کے نیچے کسی راوی کو ان کے نام میں شک ہوا ہے (تو اس نے وائل بن علقمہ کہہ دیا ہے۔) جبکہ ہمام بن یحییٰ نے روایت کی تو اس نے بھی اپنی سند میں عبدالجبار بن وائل کا استاد علقمہ بن وائل ہی بیان کیا ہے۔ نیز ان کے آزاد کردہ ایک غلام کو بھی ان کے ساتھ ملایا ہے۔ (گویا پہلی سند میں عبدالجبار بن وائل کا استاد وائل بن علقمہ بیان کرنا غلط ہے)۔''

٩٠٦- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، .... نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا هَمَّامٌ غَيْرَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي حَدِيثِ عَفَّانَ: ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ.

''امام صاحب اپنے استاد جناب محمد بن یحییٰ کی سند سے روایت بیان کرتے ہیں مگر عفان کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''پھر آپ نے اپنے ہاتھ اپنے کپڑے میں داخل کر لیے۔''

فوائد:......

١۔ دوران نماز کپڑا لپیٹنا، اس میں ہاتھ داخل کرنا اور نکالنا مباح فعل ہے۔ یہ عمل صحت نماز کے منافی نہیں ہے۔

٢۔ نماز میں ہاتھ کھلے چھوڑنے کے بجائے ہاتھ باندھنا مشروع فعل ہے اور یہ عمل خشوع کے قریب تر اور فضول حرکات سے محفوظ تر عمل ہے۔

---

(٩٠٦) صحيح بخاری، كتاب الوضوء، باب الوضوء من النوم، حديث: ٢١٢- صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب امر من نعس فی صلاته...... حديث: ٧٨٦- سنن ابی داود: ١٣١٠- سنن ترمذی: ٣٥٥- سنن نسائی: ١٦٢- سنن ابن ماجه: ١٣٧٠- مسند احمد: ٦/ ٥٦- مسند الحميدی: ١٨٥.

٣٤٧..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النُّعَاسَ فِي الصَّلَاةِ لَا يُفْسِدُ وَلَا يَقْطَعُهَا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں اونگھ آنا نماز کو فاسد نہیں کرتا اور نہ نماز ٹوٹتی ہے

٩٠٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَنَا عِيْسٰى - يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ -، ح وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا ابْنُ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ، ح وَثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوْبَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يَّسْتَغْفِرَ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عِيْسٰى. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَفِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ النُّعَاسَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، إِذْ لَوْ كَانَ النُّعَاسُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، لَمَا كَانَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ، مَعْنًى، وَقَدْ أَعْلَمَ بِهٰذَا الْقَوْلِ إِنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَنَا الْاِنْصِرَافَ مِنَ الصَّلَاةِ، خَوْفَ سَبِّ النَّفْسِ عِنْدَ إِرَادَةِ الدُّعَاءِ لَهَا، لَا أَنَّهُ فِيْ غَيْرِ صَلَاةٍ إِذَا نَعَسَ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں اونگھنے لگے تو اسے (نماز ختم کر کے) سو جانا چاہیے حتی کہ اس کی نیند ختم ہو جائے کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص اونگھتے ہوئے نماز پڑھتا ہے تو شاید وہ استغفار کرنا چاہتا ہو مگر (اونگھ کی وجہ سے) اپنے آپ کو بددعا دے بیٹھے۔'' یہ عیسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں دلیل ہے کہ اونگھ سے نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ اگر اونگھ سے نماز ٹوٹ جاتی تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا کوئی معنی نہیں بنتا: ''وہ نہیں جانتا شاید کہ وہ دعا واستغفار کرنا چاہتا ہو (مگر اونگھ کی وجہ سے) اپنے لیے بددعا کر بیٹھے۔'' اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے ہمیں نماز چھوڑ دینے کا حکم اس خدشے کی وجہ سے دیا ہے کہ کہیں نمازی دعا کی بجائے اپنے لیے بددعا نہ کر بیٹھے۔ یہ مطلب نہیں کہ جب اسے اونگھ آجائے تو وہ نماز میں نہیں رہتا (اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے)

فوائد: ا۔ اس حدیث میں نماز میں خشوع اختیار کرنے اور دوران نماز فارغ البالی اور چستی پیدا کرنے کی ترغیب ہے۔

٢۔ یہ فرض ونفل تمام نمازوں کے لیے عام حکم ہے لیکن فرض نماز کا اصل وقت نہیں نکلنا چاہیے۔ شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔ (نووی: ٦/ ٧٣)

٣۔ اونگھ سے نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ اونگھ کا انتہائی غلبہ صحت نماز کے منافی ہے اور اس صورت میں نماز ترک کر کے نیند کرنا بہتر ہے۔

(٩٠٧) صحيح بخاری: كتاب الوضوء، باب الوضوء من النوم: ٢١٢ ـ وصحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب أمر من نعس في صلاته: ٧٨٦ـ نسائی: ٤٤٣ـ أبوداؤد: ١٣١٠ـ ابن ماجه: ١٣٧.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمَكْرُوهَةِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي قَدْ نُهِيَ عَنْهَا الْمُصَلِّي

نماز میں ناپسندیدہ افعال کے ابواب کا مجموعہ جن سے نمازی کو منع کیا گیا ہے

۳۴۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے

۹۰۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ الأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، ح وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جُرَيْرٍ، ح وَثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرِ السُّلَيْمِيُّ، ثَنَا عَبْدُالْأَعْلٰى جَمِيْعًا عَنْ هِشَّامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا. وَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ فِيْ حَدِيْثِهِ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی کوکھ (پہلوؤں) پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔'' جبکہ جناب اسماعیل کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''بے شک رسول اللہ ﷺ نے نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔''

فوائد :......۱۔علماء نے اس حدیث کے مفہوم کی تعیین میں اختلاف کیا ہے لیکن راجح موقف، جس کی محققین اہل لغت اور محدثین کی اکثریت قائل ہے، یہ ہے کہ مختصر سے مراد وہ شخص ہے جو حالت نماز میں اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھتا ہے۔ (شرح النووی: ۵/ ۳۵)

۲۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں اختصار (پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا) حرام فعل ہے اور اہل ظاہر کا یہی مذہب ہے اور ابن

(۹۰۸) صحیح بخاری، کتاب العمل فی الصلاة، باب الخصر فی الصلاة، حدیث: ۱۲۲۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراهة الاختصار فی الصلاة، حدیث: ۵۴۵۔ سنن ابی داود: ۹۴۷۔ سنن ترمذی: ۳۸۳۔ سنن نسائی: ۸۹۱۔ مسند احمد: ۲/ ۲۳۲۔ سنن الدارمی: ۱۴۲۸۔ من طرق عن هشام.

عباس، ابن عمر، عائشہ اور ابراہیم نخعی، مجاہد، ابومجلز، مالک، اوزاعی، شافعی اور اہل کوفہ کا موقف یہ ہے کہ یہ عمل مکروہ ہے۔ اہلِ ظاہر کا موقف راجح ہے کیونکہ یہاں کوئی قرینہ صارفہ نہیں جو نہی کو تحریم حقیقی کے معنی سے کراہت میں تبدیل کرے۔ (نیل الاوطار: ٢/ ٣٥٢)

٣٤٩..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا زُجِرَ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ، إِذْ هِيَ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ، بِاللّٰهِ نَتَعَوَّذُ مِنَ النَّارِ.

اس علت کا بیان جس کی وجہ سے نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ یہ جہنمیوں کے آرام کرنے کا طریقہ وانداز ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں

٩٠٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمِصْرِيُّ، نَا أَبُوْ صَالِحٍ الْحَرَّانِيُّ، نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْاِخْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نماز میں کوکھ (پہلو) پر ہاتھ رکھنا جہنمیوں کے آرام وراحت کا طریقہ ہے۔''

٣٥٠..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْعُقْصِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بالوں کا جوڑا بنانے کی ممانعت کا بیان

وَتَمْثِيْلِ الْعَاقِصِ فِي الصَّلَاةِ بِالْمَكْتُوْفِ فِيْهَا. وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلَى كَرَاهَةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ مَكْتُوْفًا إِذَا كَانَ لَهُ السَّبِيْلُ إِلَى حَلِّ يَدَيْهِ مِنَ الْأَكْتَافِ.

اور نماز میں بالوں کا جوڑا اور چوٹی بنانے والے کی مثال اس شخص کی ہے جس کے ہاتھ باندھ دیے گئے ہوں۔ اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے ساتھ باندھ کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے جبکہ دونوں ہاتھوں کو کھولنا ممکن ہو

٩١٠۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَ عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، قَالَا، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ۔ وَقَالَ عِيْسٰى، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ۔ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ.........

---

(٩٠٩) منکر، صحیح ابن حبان: ٢٢٨٦۔ اس روایت کے الفاظ منکر ہیں جیسا کہ امام ذہبی نے کہا ہے۔ ہدایة الرواۃ: ٩٦٢.

(٩١٠) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب اعضاء السجود والنھی عن کف الشعر، حدیث: ٤٩٢۔ سنن نسائی: ١١١٥۔ من طریق ابن وھب بھذا الاسناد، مسند احمد: ١/ ٣٠٤۔ سنن الدارمی: ١٣٨١.

كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَأٰى عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَأْسُهُ مَعْقُوْصٌ مِنْ وَرَائِهِ، فَقَامَ، فَجَعَلَ يَحُلُّهُ وَأَقَرَّلَهُ الْاٰخَرُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: مَالَكَ وَرَأْسِيْ؟ فَقَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مِثَالُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ. قَالَ يُوْنُسُ: وَهُوَ مَعْقُوْصٌ. فَقَامَ وَرَائَهُ فَحَلَّ عَنْهُ وَأَقَرَّ لَهُ الْاٰخَرُ. كَذَا قَالَا جَمِيْعًا، وَأَقَرَّ الْاٰخَرُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَالصَّحِيْحُ قَرَّ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے عبداللہ بن حارث کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ ان کے سر (کے بالوں) جوڑا گردن کے پیچھے بنا ہوا تھا۔ تو وہ کھڑے ہوئے اور ان کے ایک جوڑے کو کھول دیا اور ایک رہنے دیا اور عبداللہ بن حارث نماز میں ہی مشغول رہے (یعنی آگے سے کوئی حرکت نہیں کی) پھر جب نماز مکمل کر لی تو وہ حضرت ابن عباس کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے: آپ نے میرے سر (کے بالوں) کو کیوں کھولا؟ تو انہوں نے فرمایا: بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''بلاشبہ اس کی مثال اس شخص کی ہے جو دست بستہ حالت میں نماز پڑھتا ہے۔'' جناب یونس کی روایت میں ہے: ''اور ان کا سر گوندھا ہوا تھا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے پیچھے کھڑے ہوکر چوٹی کھول دی اور اوراس کی دوسری چوٹی باقی رہنے دی۔ تمام راویوں نے اسی طرح ''اَقَـرَّ'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: صحیح لفظ ''قَرَّ'' ہے۔

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز میں بالوں کی چوٹی بنانا اور بال اکٹھے کر کے سر کے پچھلے حصے پر باندھنا مکروہ فعل ہے اور اس سے کراہت کی حکمت یہ ہے کہ نمازی جب سجدہ کرتا ہے تو بال بھی سجدہ کرتے ہیں۔ (لہٰذا بالوں کی چوٹی بنانا یا انہیں لپیٹ کر باندھنا مکروہ فعل ہے) (نیل الاوطار: ۲/ ۳۵۵)

۲۔ نماز پڑھتے شخص کو برائی سے روکنا اور غلطی کی اصلاح کرنا جائز ہے اس سے نمازی کی نماز فاسد نہیں ہوتی، اور اسے مصلح سے تعاون کرنا چاہیے۔

۳۵۱..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ غَرْزِ الضَّفَائِرِ فِي الْقَفَا فِي الصَّلَاةِ، إِذْ هُوَ مَقْعَدُ لِلشَّيْطَانِ

نماز میں بالوں کی چوٹیوں کو گردن میں باندھنے کی ممانعت کا بیان، کیونکہ وہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے

۹۱۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِبْنِ الْحَكَمِ مِنْ أَصْلِهِ، ثَنَا حَجَّاجٌ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ.........

أَبِی سَعِیدٍ الْمُقْبُرِیُّ عَنْ أَبِیهِ: أَنَّهُ رَأَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَحَسَنٌ يُصَلِّي قَدْ غَرَزَ ضَفْرَيْهِ فِي قَفَاهُ، فَحَلَّهُمَا أَبُو رَافِعٍ، فَالْتَفَتَ حَسَنٌ إِلَيْهِ مُغْضَبًا. فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: أَقْبِلْ عَلَى صَلاَتِكَ وَلاَ تَغْضَبْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ، يَقُولُ، مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ۔ يَعْنِي مَغْرَزَ ضَفْرَيْهِ.

''حضرت ابوسعید مقبری سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع کو دیکھا کہ وہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے اور وہ اس حال میں کہ نماز پڑھ رہے تھے کہ انہوں نے اپنے بالوں کی چوٹیاں اپنی گدی میں باندھی ہوئی تھیں۔ چنانچہ حضرت ابورافع نے انہیں کھول دیا، تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ غصے کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوئے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی نماز کی طرف توجہ کریں اور غصہ نہ کریں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''یہ شیطان کا حصہ ہے۔'' فرمایا: یہ چوٹیوں کے باندھنے کی جگہ شیطان کا ٹھکانہ ہے۔''

۳۵۲..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى كَرَاهَةِ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالنا منع ہے

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا زَجَرَ عَنْ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ عِنْدَ الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَفِي الْمَسْجِدِ، وَأَعْلَمَ أَنَّ الْخَارِجَ إِلَى الصَّلاَةِ فِي صَلاَةٍ، كَانَ الْمُصَلِّي أَوْلَى أَنْ لَّا يُشَبِّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ مِمَّنْ قَدْ خَرَجَ إِلَيْهَا أَوْ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُهَا.

کیونکہ جب نبی کریم ﷺ نے مسجد کی طرف جاتے ہوئے اور مسجد میں موجودگی کے دوران تشبیک سے منع فرمایا ہے اور آپ نے یہ بھی بتایا ہے کہ نماز کے لیے گھر سے نکلنے والا نماز کے حکم میں ہوتا ہے تو پھر نمازی کے لیے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈالنے کی ممانعت اس شخص سے زیادہ ہوگی جو نماز کے لیے جارہا ہو یا وہ مسجد میں بیٹھا نماز کا انتظار کر رہا ہو۔

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں تشبیک کے متعلق یہ احادیث لکھوا چکا ہوں۔''

فوائد:...... مکرر۔ ٤٤١

(٩١١) اسناده حسن، صحيح ابن حبان: ٢٢٧٩۔ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، مصنف عبدالرزاق: ٢٩٩١۔ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الرجل يصلى عاقصا شعره، حديث: ٦٤٦۔ سنن ترمذى: ٣٨٤۔ والحاكم: ٢٦٢،٢٦١/١۔ ووافقه الذهبى.

(٩١٢) تقدم الاحاديث برقم: ٤٣٩۔ ٤٤٧.

٣٥٣..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَحْرِيْكِ الْحَصَا بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ.

(نماز کے دوران) کنکریوں کو چھونے اور انہیں حرکت دینے کی ممانعت کا بیان، ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ

٩١٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَاالْأَحْوَصِ يَقُوْلُ، سَمِعْتُ.........

أَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَثَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ: بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا فِيْ كُلِّهَا: عَنْ عَنْ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى. زَادَ عَبْدُ الْجَبَّارِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: مَنْ أَبُوالْأَحْوَصِ؟ قَالَ: رَأَيْتَ الشَّيْخَ الَّذِيْ صِفَتُهُ كَذَا وَكَذَا.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو رحمتِ الٰہی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے لہٰذا وہ کنکریوں کو نہ چھوئے۔ جناب عبدالجبار نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: کہ سعد بن ابراہیم نے ان سے پوچھا: ابوالاحوص کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: تم نے وہ بزرگ دیکھے ہیں جن کی یہ یہ صفات ہیں۔''

٩١٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ۔ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ اللَّيْثِيِّ.........

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ فَلَا تُحَرِّكُوْا الْحَصٰى.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سے کوئی شخص نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو رحمتِ ربانی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، اس لیے تم کنکریوں کو نہ ہلایا کرو۔ (اپنی توجہ نماز کے علاوہ دیگر کاموں کی طرف نہ کیا کرو۔)''

---

(٩١٣) ضعیف، اس کی سند میں ابوالاحوص راوی مجہول ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب مسح الحصا فی الصلاة، حدیث: ٩٤٥۔ سنن ترمذی: ٣٧٩۔ سنن نسائی: ١١٩٢۔ سنن ابن ماجه: ١٠٢٧۔ مسند احمد: ٥/ ١٤٩، ١٥٠۔ مسند الحمیدی: ١٢٨.

(٩١٤) ضعیف، مصنف عبدالرزاق: ٥/ ١٦٣۔ ومن طریقه مسند احمد: ٥/ ١٦٣۔ وانظر الحدیث السابق.

٣٥٤..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ مَسْحَ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں ایک مرتبہ کنکریوں کو چھونے اور درست کرنے کی اجازت دی ہے

٩١٥ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ فِيمَا قَبْلُ خَبَرَ مُعَيْقِيبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَوَاحِدَةً.

''امام ابوبکر کہتے ہیں: میں اس سے پہلے حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے یہ روایت بیان کر چکا ہوں کہ آپ نے فرمایا: اگر تم نے ضرور (ہی کنکریوں کو درست کرنا ہو) تو ایک بار کرلو۔''

فوائد:......مکرر ٨٩٥ـ

٩١٦ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ وَرَّاقُ الْفِرْيَابِيِّ بِالرَّمْلَةِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، نَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ، حَتَّى سَأَلْتُهُ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: وَاحِدَةً أَوْ دَعْ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ہر چیز کے متعلق سوال کیا ہے حتیٰ کہ میں نے آپ سے نماز میں کنکریوں کے چھونے (انہیں درست کرنے) کے بارے میں بھی پوچھا تو آپ نے فرمایا: ایک بار درست کرلو یا رہنے دو (جیسے ہوں ویسے ہی رہنے دو۔)''

٣٥٥..... بَابُ فَضْلِ تَرْكِ مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کنکریوں کو نہ چھونے کی فضیلت کا بیان

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ حَدِيْثَ جَابِرٍ قَبْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (اس بارے میں) میں اس سے پہلے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے حدیث لکھوا چکا ہوں۔''

---

(٩١٥) تقدم تخريجه برقم: ٨٩٥.

(٩١٦) اسناده ضعيف، محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلی خراب حافظہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مصنف عبدالرزاق: ٢٤٠٣ـ مصنف ابن ابی شيبة: ٢/ ٤١١ـ برقم: ٧٨٢٤ـ مسند احمد: ٥/ ١٦٣.

فوائد:...... مکرر ۸۹۷

۳۵۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَغْطِيَةِ الْفَمِ فِي الصَّلَاةِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت سے نماز میں منہ ڈھانپنے کی ممانعت کا بیان

۹۱۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ - عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ عَطَاءٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ وَأَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل سے اور اس بات سے آدمی کو منع کیا ہے کہ وہ اپنے چہرے کو ڈھانپے۔"

۳۵۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

گزشتہ مجمل روایت کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَغْطِيَةِ الْفَمِ فِي الصَّلَاةِ فِيْ غَيْرِ التَّثَاؤُبِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِتَغْطِيَةِ الْفَمِ عِنْدَ التَّثَاؤُبِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں جمائی کے علاوہ منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی کے وقت منہ ڈھانپنے کا حکم دیا ہے۔

۹۱۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ - يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ - عَنْ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ..........

أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسُدَّ بِيَدِهٖ فَاهُ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ.

"حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو اسے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنا منہ بند کر لینا چاہیے کیونکہ (منہ کھلا ہو تو) شیطان داخل ہو جاتا ہے۔"

(۹۱۸) حسن، تقدم تخریجہ، برقم: ۷۷۲.

(۹۱۹) صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب تشمیت العاطس وکراھة التثاوب، حدیث: ۵۷/ ۲۹۹۵۔ من طریق عبدالعزیز بھذا الاسناد، الادب المفرد للبخاری: ۹۴۹، ۹۵۱۔ سنن ابی داود: ۵۰۲۶۔ مسند احمد: ۳/ ۳۱۔ سنن الدارمی: ۱۳۸۲.

۳۵۸..... بَابُ كَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلَاةِ، إِذْ هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْأَمْرِ بِكَظْمِهِ مَا اسْتَطَاعَ الْمُصَلِّي

نماز میں جمائی لینا مکروہ ہے کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور نمازی کو حسب طاقت اسے روکنے کا حکم ہے

۹۲۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ۔ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ۔ نَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو اسے حسب طاقت وقدرت روکنا چاہیے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز میں جمائی روکنا جائز ہے اور اسے روکنے کے لیے منہ پر ہاتھ یا کپڑا وغیرہ رکھنا جائز و مستحب فعل اور نماز کے منافی نہیں ہے۔

۳۵۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمُتَثَائِبِ فِي الصَّلَاةِ هَاهْ وَمَا أَشْبَهَهُ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِي جَوْفِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ: هَاهْ

نماز میں جمائی لینے والے کے لیے ھاہ یا اس طرح کی اور آواز نکالنا منع ہے کیونکہ شیطان اس کے ھاہ کہنے سے اس کے پیٹ میں ہنستا ہے

۹۲۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی شخص کو

---

(۹۲۰) صحيح مسلم، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس، حديث: ۲۹۹٤۔ سنن ترمذی: ۳۷۰۔ من طريق علی بن حجر بهذا الاسناد، الادب المفرد للبخاری: ۹٤۲۔ مسند احمد: ۲/ ۲٤۲۔ مسند الحميدی: ۱۱۳۹۔ صحیح ابن حبان: ۲۳۵۷۔

(۹۲۱) اسناده حسن، سنن كبرى نسائی: ۹۹۷٤۔ وعمل اليوم والليلة: ۹۲۱۔ من طريق ابی خالد بهذا الاسناد، سنن ترمذی، كتاب الادب باب ماجاء ان الله يحب العطاس، حديث: ۲٦٤٦۔ مسند احمد: ۲/ ۲٦۵۔ مسند الحميدی: ۱۱٦۱۔ من طريق ابن عجلان به۔ صحيح بخاری: ٦۲۲۳۔ سنن ابی داود: ۵۰۲۸۔ من طريق سعيد بن ابی سعيد المقبری عن ابيه عن ابی هريرة رضی الله عنه.

أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: هَاهْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِيْ جَوْفِهِ.

جمائی آئے تو وہ ''ھاہ'' مت کہے کیونکہ (اس سے) شیطان اس کے پیٹ میں ہنستا ہے۔''

٩٢٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، نَا بِشْرٌ- يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ- نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ- وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ- عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: آهْ، آهْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْهُ أَوْ قَالَ يَلْعَبُ بِهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے،تو جب تم میں سے کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ آہ، آہ کی آواز نہ نکالے،کیونکہ اس سے شیطان ہنستا ہے یا فرمایا: وہ اس کے ساتھ کھیلتا ہے۔''

فوائد:......١۔ جمائی کی صورت میں دوران نماز اور نماز سے باہر آواز نکالنا اور آہ وغیرہ کہنا مکروہ فعل ہے۔

٢۔ شیطان اس لیے خوش ہوتا ہے کہ وہ ایسے شخص میں داخل ہونے کی راہ پالیتا ہے اور اس پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے۔ (فیض القدیر: ٤/ ٥٠٠)

٣۔ طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس (جمائی کو نہ روکنا) غفلت ہے اور اس کے منہ میں داخل ہو کر وسوسہ ڈالنے کی وجہ سے شیطان خوش ہوتا ہے۔نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: علماء بیان کرتے ہیں کہ جمائی کو روکنے اور منہ پر ہاتھ رکھنے کے حکم کی علت یہ ہے کہ شیطان اپنے مقصود، یعنی جمائی لینے والے کی شکل بگاڑنے، اس کے منہ میں داخل ہونے اور اس کی لاچارگی پر ہنسنے میں مبالغہ ریزی سے کام نہ لے سکے۔(تحفة الاحوذی: ٨/ ١٥)

٣٦٠..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ بَصْقِ الْمُصَلِّي أَمَامَهُ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِ الْمُصَلِّيْ مَا دَامَ فِيْ صَلَاتِهِ مُقْبِلًا عَلَيْهِ.

نمازی کے لیے اپنے سامنے تھوکنا منع ہے کیونکہ اللہ عزوجل نمازی کے چہرے کی جانب ہوتے ہیں جب تک نمازی اپنی نماز میں اس کی طرف متوجہ رہتا ہے۔

٩٢٣ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ أَنَا أَيُّوْبُ، ح وَحَدَّثَنِيْ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ- يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ- عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ..........

(٩٢٢) اسناده حسن، مسند ابی یعلی: ٩٢٢۔ من طریق عبدالرحمن بهذا الاسناد، وانظر الحدیث السابق.

(٩٢٣) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن البصاق فی المسجد، حدیث: ٥١/ ٥٤٧۔ مسند احمد: ٢/ ٦۔ من طریق اسماعیل بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب العمل فی الصلاة، باب ما یجوز من البصاق...... حدیث: ١٢١٣۔ سنن ابی داود: ٤٧٩۔ سنن نسائی: ٧٢٥۔ سنن ابن ماجه: ٧٦٣.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا أَوْ قَالَ فَحَتَّهَا بِيَدِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِ أَحَدِكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ أَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهِ فِي صَلَاتِهِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلے میں بلغم دیکھی تو آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے رگڑ کر صاف کر دیا یا فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے کھرچ دیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی شخص کی نماز میں اس کے چہرے کے سامنے ہوتے ہیں۔ لہٰذا کوئی شخص اپنی نماز میں اپنے چہرے کی جانب ہرگز ہرگز بلغم نہ پھینکے۔''

٩٢٤ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَسِيمٍ أَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَوَامِ عَنْ عَاصِمٍ..........

عَنْ أَبِي وَائِلٍ: أَنَّ شِيْثَ بْنَ رِبْعِيِّ صَلَّى إِلَى جَنْبِ حُذَيْفَةَ، فَبَزَقَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ أَقْبَلَ اللّٰهُ بِوَجْهِهِ، فَلَا يَنْصَرِفُ عَنْهُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ عَنْهُ أَوْ يُحْدِثَ حَدَثًا.

''حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شیث بن ربعی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو اپنے سامنے تھوک دیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا ہے اور فرمایا: ''جب آدمی نماز شروع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے چہرہ انور کے ساتھ متوجہ ہوتے ہیں پھر نمازی سے توجہ نہیں ہٹاتے حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بے توجہ ہو جائے یا اس کا وضو ٹوٹ جائے۔''

فوائد:......دوران نماز سامنے تھوکنا حرام ہے کیونکہ نمازی کے سامنے اللہ تبارک وتعالیٰ نمازی کی نگرانی کرتے ہیں نیز ان احادیث کی مزید وضاحت ٨٧٤ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

٣٦١..... بَابُ ذِكْرِ عَلَاقَةِ الْبَاصِقِ فِي الصَّلَاةِ تِلْقَاءَ الْقِبْلَةِ مَجِيئُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفْلَتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

نماز میں قبلہ رخ تھوکنے والا قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دو آنکھوں کے درمیان ہوگا

٩٢٥ـ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكَتَّانِيُّ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً

(٩٢٤) اسناده حسن، الصحيحة: ١٥٩٦ـ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب المصلى يتنخم، حديث: ١٠٢٣.

عَلَيْهِ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنَ خُزَيْمَةَ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ - وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ - عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ..........

عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفْلَتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ .

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے قبلہ رخ تھوکا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوگا۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں اور نماز سے باہر قبلہ رخ تھوکنا مطلق ممنوع ہے اور ایسے جرم کا مرتکب روز قیامت ذلیل و رسوا ہوگا اور یہ جرم اس کے لیے عار کا باعث ہوگا، لہٰذا کسی بھی صورت قبلہ رخ تھوکنا حرام ہے اور اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

٣٦٢..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَوْجِيْهِ جَمِيْعِ مَا يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ أَذًى تِلْقَاءَ الْقِبْلَةِ فِي الصَّلَاةِ

ہر وہ چیز جس پر گندگی کا اطلاق ہوتا ہے، اسے نماز کے دوران قبلہ کی جانب ڈالنا منع ہے

٩٢٦ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، نَا سَعِيْدٌ - يَعْنِي ابْنَ إِيَاسٍ الْجَرِيْرِيَّ - عَنْ أَبِي نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاسْتَبْرَأَهَا بِعُوْدٍ مَعَهُ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ ، يَعْرِفُوْنَ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ صَاحِبُ هٰذِهِ النُّخَامَةِ ؟ فَسَكَتُوْا . فَقَالَ: أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي أَنْ يَسْتَقْبِلَهُ رَجُلٌ فَيَتَنَخَّعُ فِي وَجْهِهِ ؟ فَقَالُوْا: لَا . قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ میں بلغم دیکھی تو آپ نے اپنی چھڑی کے ساتھ اسے صاف کر دیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، وہ آپ کے چہرہ مبارک میں سخت غصہ دیکھ رہے تھے، تو آپ نے پوچھا: یہ بلغم کس کی ہے؟ وہ سب خاموش رہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ جب وہ نماز پڑھ رہا ہو تو ایک شخص اس کے سامنے آ کر اس کے چہرے پر تھوک دے؟ صحابہ نے جواب دیا: نہیں، (ایسا کوئی بھی پسند

(٩٢٥) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان : ١٦٣٧ ـ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، سنن ابي داؤد، كتاب الاطعمة، باب في اكل التوم، حديث : ٣٨٢٤، من طريق جرير بهذا الاسناد، مصنف ابن ابي شيبة : ٢/ ٣٦٥.

(٩٢٦) تقدم تخريجه برقم: ٨٨٠، ٨٧٤.

أَیْدِیْکُمْ فِی صَلاَتِکُمْ ، فَلاَ تُوَجِّهُوْا شَیْئًا مِنَ الأَذٰی بَیْنَ أَیْدِیْکُمْ وَلٰکِنْ عَنْ یَسَارِ أَحَدِکُمْ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ .

نہیں کرے گا)۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری نمازوں میں تمہارے سامنے ہوتا ہے، لہٰذا تم کوئی بھی گندگی اپنے سامنے مت پھینکا کرو لیکن (بوقت ضرورت) اپنی بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے ڈال لیا کرو۔''

۳۶۳..... بَابُ النَّهْیِ عَنْ بَصْقِ الْمُصَلِّیْ عَنْ یَمِیْنِهِ

نمازی کا اپنی دائیں جانب تھوکنا منع ہے

۹۲۷۔ قَالَ أَبُوْ بَکْرٍ: قَدْ أَمْلَیْتُ بَعْضَ الْأَخْبَارِ الَّتِیْ فِیْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ قَبْلُ .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں اس سے پہلے کچھ احادیث لکھوا چکا ہوں جن میں یہ الفاظ موجود ہیں۔''

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۸۸۰ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۳۶۴..... بَابُ کَرَاهَةِ نَظَرِ الْمُصَلِّیْ إِلَیْ مَا یَشْغَلُهُ عَنِ الصَّلَاةِ

نماز سے مشغول کر دینے والی چیزوں کی طرف نمازی کا دیکھنا مکروہ ہے

۹۲۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَکْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ، ثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَمِیْصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ ، فَقَالَ: شَغَلَتْنِیْ أَعْلَامُ هٰذِهِ ، اذْهَبُوْا بِهَا إِلٰی أَبِیْ جَهْمٍ وَأْتُوْنِیْ بِأَنْبِجَانِیَةٍ . قَالَ الْمَخْزُوْمِیُّ: عَنِ الزُّهْرِیِّ . وَقَالَ أَیْضًا بِأَنْبِجَانِیَةٍ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقش و نگار والی ایک چادر میں نماز پڑھی تو فرمایا: ''مجھے اس کے بیل بوٹوں نے مشغول کر دیا تھا۔ لہٰذا یہ چادر حضرت ابوجہم کو دے آؤ اور مجھے انبجان کی بنی ہوئی (سادہ) چادر لا دو۔'' جناب مخزومی کی زہری سے جو روایت ہے اس میں بھی ''انبجانیة'' کے الفاظ ہیں۔

فوائد:......اس حدیث کی شرح حدیث ۸۴۴ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۹۲۹۔ قَالَ: وَقَالَا ، ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ..........

(۹۲۷) تقدم برقم: ۸۷۴، ۸۷۵.

(۹۲۸) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الالتفات فی الصلاة، حدیث: ۷۵۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراهة الصلاة فی ثوب له اعلام، حدیث: ۶۱/ ۵۵۶۔ سنن ابی داود: ۹۱۴۔ سنن نسائی: ۷۷۲۔ سنن ابن ماجه: ۳۵۵۰۔ مسند احمد: ۶/ ۳۷۔ مسند الحمیدی: ۱۷۲۔ من طریق سفیان عن الزهری بهذا الاسناد.

(۹۲۹) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراهة الصلاة فی ثوب له اعلام، حدیث: ۶۳/۵۵۶، سنن ابی داود: ۹۱۵۔ مسند احمد: ۶/ ۴۶۔ من طریق سفیان عن هشام بن عروه هذا الاسناد، وانظر الحدیث السابق.

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ: بِهٰذَا.

''امام صاحب ایک اور سند سے یہی روایت بیان کرتے ہیں۔''

۳۶۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں ادھر ادھر جھانکنے کی ممانعت کا بیان

۹۳۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصْرِيُّ، نَا أَبُوْ تَوْبَةَ - يَعْنِي الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ - ثَنَا مُعَاوِيَةُ - وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ - عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ أَنَّ أَبَا سَلَّامٍ حَدَّثَهُ، حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْأَشْعَرِيُّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ يَعْمَلُ بِهِنَّ وَيَأْمُرُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَنْ يَعْمَلُوْا بِهِنَّ، قَالَ: فَكَانَ يُبْطِئُ بِهِنَّ. فَقَالَ لَهُ عِيْسٰى. إِنَّكَ أُمِرْتَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ تَعْمَلُ بِهِنَّ وَتَأْمُرُ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَنْ يَعْمَلُوْا بِهِنَّ. فَإِمَّا أَنْ تَأْمُرَهُمْ بِهِنَّ وَإِمَّا أَنْ أَقُوْمَ، فَآمُرَهُمْ بِهِنَّ. قَالَ يَحْيٰى: إِنَّكَ إِنْ تَسْبِقْنِي بِهِنَّ أَخَافُ أَنْ أُعَذَّبَ أَوْ يُخْسَفَ بِي. فَجَمَعَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتّٰى امْتَلَأَ الْمَسْجِدُ. حَتّٰى جَلَسَ النَّاسُ عَلَى الشُّرُفَاتِ، فَوَعَظَ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَعْمَلُ بِهِنَّ وَآمُرُكُمْ أَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ، أُوْلَاهُنَّ أَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، فَإِنَّ مَنْ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ بِذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ:

''حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بیان کیا کہ: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں پر عمل کرنے اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرانے کا حکم دیا تو انہوں نے ان پر عمل کرانے میں تاخیر کی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: بے شک آپ کو پانچ باتوں پر عمل کرنے اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل پیرا کرانے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا یا تو آپ انہیں ان کاموں کا حکم دیں یا پھر میں کھڑے ہو کر انہیں ان باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم نے ان کلمات کو مجھ سے پہلے لوگوں تک پہنچایا تو مجھے ڈر ہے کہ میں عذاب میں مبتلا کر دیا جاؤں گا یا مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا، لہٰذا انہوں نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا، حتیٰ کہ مسجد بھر گئی، یہاں تک کہ لوگ بلند ٹیلوں پر بیٹھ گئے، تو انہوں نے لوگوں کو وعظ و نصیحت کی، پھر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا کہ میں ان پر عمل کروں اور تمہیں بھی ان پر عمل پیرا ہونے کا حکم دوں۔ ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بناؤ۔ کیونکہ جس شخص نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک غلام اپنے

(۹۳۰) اسناده صحیح، سنن کبری نسائی: ۸۸۱۵، ۱۱۲۸۶۔ من طریق معاویة بن سلام بهذا الاسناد، سنن ترمذی، کتاب الادب (الامثال) باب ماجاء فی مثل الصلاة والصیام، حدیث: ۲۸۶۳۔ مسند احمد: ۴/ ۱۳۰۔ وقد تقدم برقم: ۴۸۳.

هٰـذِهٖ دَارِيْ وَعَـمَـلِـيْ فَاعْمَلْ لِيْ وَأَدِّ إِلَيَّ عَـمَـلَكَ، فَجَعَلَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّيْ عَمَلَهُ إِلَى غَيْـرِ سَيِّدِهِ، فَأَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ عَبْدٌ كَـذٰلِكَ يُـؤَدِّيْ عَمَلَهُ لِغَيْرِ سَيِّدِهِ. وَأَنَّ اللّٰهَ هُـوَ خَـلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ، فَلَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْـئًـا، وَقَـالَ: إِنَّ الـلّٰـهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَكُمْ بِـالـصَّلَاةِ، فَـإِذَا نَـصَبْتُـمْ وُجُوْهَكُمْ فَلَا تَـلْتَـفِتُـوْا، فَـإِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْـدِهٖ حِيْـنَ يُـصَـلِّيْ لَهُ، فَلَا يَصْرِفُ عَنْهُ وَجْهَـهُ حَتّٰـى يَـكُـوْنَ الْعَبْدُ هُوَ يَنْصَرِفُ. وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ.

بہترین مال سونے یا چاندی کے عوض خریدا پھر اسے کہا: یہ میرا گھر اور کاروبار ہے، لہٰذا اب میرے لیے کام کرو اور اپنی کمائی مجھے ادا کرو۔ لہٰذا اس نے کام شروع کر دیا لیکن اپنی کمائی اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو ادا کرنا شروع کر دی۔ تو تم میں سے کون شخص ہے جسے یہ بات پسند ہو کہ اس کا بھی ایک ایسا ہی غلام ہو (مگر) وہ اپنی کمائی اپنے آقا کے علاوہ کسی اور شخص کو دے دے۔ (یاد رکھو) بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا اور رزق عطا کیا ہے، تو تم اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک مت بناؤ، اور فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل تمہیں نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے۔ (لہٰذا جب تم (نماز کے لیے) چہرے سیدھے کر لو تو ادھر ادھر مت جھانکو کیونکہ اللہ بھی اپنا چہرہ اقدس اپنے بندے کے لیے متوجہ کرتے ہیں جب وہ اس کے لیے نماز پڑھتا ہے۔ پھر وہ اپنا چہرہ مبارک اس وقت تک نہیں ہٹاتا جب تک بندہ اپنا چہرہ نہ ہٹا لے۔'' اور پھر مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد:...... مکرر ٤٨٣۔

٣٦٢..... بَابُ ذِكْرِ نَقْصِ الصَّلَاةِ بِالْإِلْتِفَاتِ فِيْهَا، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِلْتِفَاتَ فِيْهَا لَا يُوْجِبُ إِعَادَتَهَا.

نماز میں اِدھر اُدھر جھانکنے سے نماز (کے اجر وثواب) میں کمی ہو جاتی ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز میں التفات سے نماز کو دہرانا واجب نہیں ہوتا

٩٣١۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى - عَنْ شَيْبَانَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ الْمِصْرِيُّ، نَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، ثَنَا أَبُوْ الْأَحْوَصِ، جَمِيْعًا عَنْ أَشْعَثَ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ - عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ..........

عَـنْ عَـائِشَةَ قَـالَـتْ: سَـأَلْـتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِلْتِفَاتِ الرَّجُلِ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں نمازی کے ادھر ادھر جھانکنے کے بارے میں سوال

(٩٣١) تقدم تخريجه برقم: ٤٨٤.

فِی الصَّلاَةِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلاَسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلاَةِ الْعَبْدِ. وَفِی حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ: عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِی الصَّلاَةِ.

کیا تو آپ نے فرمایا: وہ تو اچکنا ہے جسے شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔ جناب عبیداللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نماز میں التفات کے بارے میں (میں نے سوال کیا)''

فوائد:......مکرر ٤٨٤۔

٣٦٧..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُوْلِ الْحَاقِنِ الصَّلاَةَ، وَالْأَمْرِ بِبَدْءِ الْغَائِطِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا

پیشاب روک کر نماز شروع کرنا منع ہے، نماز شروع کرنے سے پہلے پیشاب و پاخانے سے فارغ ہونے کا حکم ہے

٩٣٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَلِیٍّ، وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاَءِ، نَا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ، ح وَثَنَا الدَّوْرَقِیُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ح وَثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ - وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ -، نَا أَيُّوْبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ.......... عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ أَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَجَاءَ وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلاَةُ، فَقَالَ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ فَإِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلاَةُ وَحَضَرَ الْغَائِطُ، فَابْدَؤُوْا بِالْغَائِطِ. هٰذَا حَدِيْثُ أَبِیْ كُرَيْبٍ، وَمَعْنٰى مَتْنِ أَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ.

''عروہ سے روایت ہے، وہ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی قوم کو امامت کراتے تھے، (ایک دن)وہ آئے تو اقامت ہو چکی تھی، تو انہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھا دے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: ''جب نماز کا وقت ہو جائے اور قضائے حاجت کی ضرورت بھی پیش آ جائے تو پہلے پیشاب پاخانے سے فارغ ہولیا کرو۔'' یہ ابو کریب کی حدیث ہے، جبکہ تمام راویوں کی احادیث کے متن کا معنی ایک ہی ہے۔''

٣٦٨..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مُدَافَعَةِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فِی الصَّلٰوةِ

نماز میں بول و براز کو روکنا منع ہے

٩٣٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَأَحْمَدُ

(٩٣٢) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب ماجاء فی النهی للحاقن ان يصلی، حديث: ٦١٦۔ مسند الحميدی: ٨٧٢۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ٨٨۔ سنن ترمذی: ١٤٢۔ سنن نسائی: ٨٥٣۔ مسند احمد: ٤٨٣/٣ ، من طريق هشام به.

بْنُ عَبْدَةَ، قَالُوْا، ثَنَا يَحْيٰى ـ وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ ـ نَا أَبُوْ حَزْرَةَ ـ وَهُوَ يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ ـ ثَنَا......

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ـ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ ـ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَجِيْءَ بِطَعَامٍ، فَقَامَ الْقَاسِمُ يُصَلِّيْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يُصَلِّيْ صَلَاةً بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ.

''جناب عبداللہ بن محمد بن ابی بکر کہتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے تو کھانا لایا گیا، پس حضرت قاسم نے اٹھ کر نماز شروع کر دی، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کھانے کی موجودگی میں نماز نہ پڑھی جائے اور نہ اس حال میں (نماز پڑھے) کہ پیشاب و پاخانے کو روک رہا ہو۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ پیشاب اور پاخانے کی سخت حاجت کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس صورت میں نماز میں مکمل خشوع وخضوع اور کامل یکسوئی نہیں ہوتی، جو صحت نماز کی شرط ہے، لہٰذا اس ابتلاء کی صورت میں نماز پڑھنا ناجائز ہے۔

۲۔ بول و براز کی صورت میں نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے اور فرض نماز میں تاخیر مباح ہے۔ خواہ نماز کا اصل وقت فوت ہو جائے۔ یہ چیزیں نماز باجماعت سے پیچھے رہنے اور نماز کے اصل وقت کو ترک کرنے کے جائز عذروں میں سے ہیں۔

۳۔ پیشاب و پاخانہ کی معمولی حاجت صحت نماز کے منافی نہیں ہے۔

۴۔ دوران نماز ان چیزوں سے واسطہ پڑے تو نماز چھوڑ کر ان سے فارغ ہونا مستحب فعل ہے۔

۳۶۹..... بَابُ الْأَمْرِ بِبَدْءِ الْعَشَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ عِنْدَ حُضُوْرِهَا

جب رات کا کھانا سامنے آ جائے تو نماز سے پہلے کھانا کھانے کا حکم ہے

۹۳۴ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالُوْا، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ، قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الْآخَرُوْنَ عَنِ الزُّهْرِيِّ............

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت

(۹۳۳) سنن ابی داود، کتاب الطھارۃ، باب ایصلی الرجل وھو حاقن، حدیث: ۸۹۔ مسند احمد: ۶/ ۴۳، ۵۴۔ من طریق یحییٰ بھذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراھۃ الصلاۃ، بحضرۃ الطعام...... حدیث: ۵۶۰۔

(۹۳۴) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراھیۃ الصلاۃ بحضرۃ الطعام، حدیث: ۵۵۷۔ سنن ترمذی: ۳۵۳۔ سنن نسائی: ۸۵۲۔ سنن ابن ماجہ: ۹۳۳۔ مسند احمد: ۲/ ۱۱۰۔ مسند الحمیدی: ۱۱۸۱۔ من طریق سفیان بھذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اذا حضر الطعام واقیمت الصلاۃ، حدیث: ۶۷۲۔

قَالَ: إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَؤُوْا بِالْعَشَاءِ . وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ أَيْضًا: سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ .

کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا حاضر ہو جائے اور نماز بھی کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔''

٩٣٥- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ نَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ ، فَابْدَؤُوْا بِالْعَشَاءِ . قَالَ: وَتَعَشَّى ابْنُ عُمَرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رات کا کھانا (سامنے) رکھ دیا جائے اور نماز کے لیے اذان دے دی جائے تو تم پہلے کھانا کھاؤ (اور پھر نماز پڑھو)'' نافع کہتے ہیں: ایک رات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رات کا کھانا کھایا جبکہ وہ امام کی قراءت سن رہے تھے۔''

٣٧٠..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِسْتِعْجَالِ عَنِ الطَّعَامِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنْهُ عِنْدَ حُضُوْرِ الصَّلَاةِ

نماز کا وقت ہو جانے پر سیر ہوئے بغیر کھانے کو جلدی جلدی چھوڑنا منع ہے

٩٣٦- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ عَلَى طَعَامٍ فَلَا يُعَجِّلَنَّ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَإِنْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو تو وہ جلدی مت کرے حتیٰ کہ اپنی ضرورت و حاجت پوری کر لے، اگرچہ (اس دوران) نماز کھڑی ہو جائے۔''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں، اگر نماز کے وقت کھانا حاضر ہو تو نماز سے قبل کھانا کھانا مستحب فعل ہے، تا کہ انسان کا دل خیالات سے فارغ اور نماز میں یکسو ہو۔ نیز اس دوران کھانے میں عجلت کرنا مکروہ فعل ہے۔

(المغنی لابن قدامه، ٣/ ١٠٧)

---

(٩٣٥) سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات، باب اذا حضرت الصلاة و وضع العشاء حدیث: ٩٣٣ـ من طریق عبدالوارث بهذا الاسناد، صحیح بخاری: ٦٧٣ـ صحیح مسلم: ٥٥٩ـ مسند احمد: ٢/ ١٠٣ـ سنن ابی داود: ٣٧٥٧ـ سنن ترمذی: ٣٥٤.

(٩٣٦) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اذا حضر الطعام و اقیمت الصلاة، حدیث: ٦٧٤ـ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب کراهة الصلاة بحضرة الطعام، حدیث: ٥٥٩ـ من طریق موسی بن عقبه بهذا الاسناد.

۲۔ یہ تخفیف اس شخص کے لیے جس کے سامنے واقعی کھانا حاضر ہے۔ اور جس کے سامنے کھانا نہ رکھا گیا ہو، بلکہ ابھی کھانا تیار ہو رہا ہے تو اس کے لیے نماز باجماعت چھوڑنا جائز نہیں۔

۳۔ کھانے کا حاضر ہونا نماز باجماعت ترک کرنے کا شرعی عذر ہے۔ لہٰذا کھانے کی موجودگی کی صورت میں نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے لیکن نماز چھوڑنے کے حیلے بہانوں کے لیے ان احادیث کو ڈھال بنانا جائز نہیں ہے۔

۳۷۱..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْمُرَاءَاةِ بِتَزْيِينِ الصَّلَاةِ وَ تَحْسِينِهَا

دکھلاوے کے لیے نماز کو خوبصورت اور احسن انداز میں ادا کرنا سخت منع ہے

۹۳۷۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ - يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَبَّانَ -، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ..........

عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِيَّاكُمْ وَشِرْكَ السَّرَائِرِ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا شِرْكُ السَّرَائِرِ؟ قَالَ: يَقُومُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّي، فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ، جَاهِدًا لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ النَّاسِ إِلَيْهِ فَذٰلِكَ شِرْكُ السَّرَائِرِ.

''حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) باہر تشریف لائے اور فرمایا: لوگو! مخفی اور پوشیدہ شرک سے بچو، صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مخفی شرک کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اپنی نماز کو خوب مزین کرتا ہے، لوگوں کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے دیکھتا ہے تو خوب محنت و کوشش (سے نماز ادا) کرتا ہے، تو یہی مخفی و پوشیدہ شرک ہے۔''

۳۷۲..... بَابُ ذِكْرِ نَفْيِ قُبُولِ صَلَاةِ الْمُرَائِي بِهَا

دکھلاوے کے لیے پڑھنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

۹۳۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ: ح وَثَنَا أَبُو مُوسٰى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ، قَالَ: أَنَا خَيْرُ

''حضرت ابو ہریرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جسے آپ اپنے پروردگار سے بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے

---

(۹۳۷) حسن، سنن کبری بیهقی: ۷/ ۲۹۰، ۲۹۱۔ من طریق محمود عن جابر رضی اللہ عنہ۔

(۹۳۸) مسند احمد: ۲/ ۳۰۱۔ من طریق محمد بن جعفر بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب تحریم الریاء، حدیث: ۲۹۸۵۔ سنن ابن ماجه: ۴۲۰۲۔ صحیح ابن حبان: ۳۹۵.

الشُّرَكَاءِ۔ وَقَالَ بُنْدَارٌ: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، فَمَنْ عَمِلَ عَمَلاً فَأَشْرَكَ فِيهِ غَيْرِيْ فَأَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ، وَهُوَ لِلَّذِيْ أَشْرَكَ. وَقَالَ بُنْدَارٌ: قَالَ: فَأَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ وَلْيَلْتَمِسْ ثَوَابَهُ مِنْهُ. وَقَالَ بُنْدَارٌ: عَنِ الْعَلَاءِ.

ہیں: ''میں شریکوں سے بہتر ہوں۔'' اور بندار کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''میں شریکوں کے شرک سے بے پروا ہوں۔لہٰذا جس شخص نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ کسی کو شریک بنایا تو میں اس سے بری ہوں، اور وہ عمل اسی کے لیے ہے جسے اس نے شریک بنایا تھا۔'' جناب بندار کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تو میں اس سے بے زار و لاتعلق ہوں اور اسے اپنا اجروثواب اسی (شریک) سے مانگنا چاہیے۔''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ اعمال بالخصوص نماز میں ریا کاری کی خاطر اعمال کی خوب آرائش وتزئین نا قابل معافی جرم اور شرک اصغر ہے۔ جس کی شدید مزمت کی گئی ہے لہٰذا اعمال بجالاتے وقت فقط اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی مطلوب ہونی چاہیے، اس کے سوا عبادات کا اہتمام وانعقاد رائیگاں ہے۔

۲۔ ریا کار کی نماز اور دیگر اعمال شرف قبولیت سے محروم رہتے ہیں اور روز قیامت جب انسان کو اپنے اعمال کی از حد ضرورت ہوگی ریا کار کو بے عمل قرار دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس پر سخت برہم ہوں گے۔ اور جنھیں دکھلاوے کے لیے یہ اعمال بجالاتا تھا، ان سے طلب ثواب کے لیے ان کی طرف زبردستی بھیجا جائے گا، جو اس کے لیے سخت محرومی اور انتہائی ذلت کا مقام ہوگا۔ العیاذ باللہ

٣٧٣..... بَابُ نَفْيِ قَبُوْلِ صَلَاةِ شَارِبِ الْخَمْرِ
شرابی کی نماز قبول نہیں ہوتی

٩٣٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ إِيَّاسَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ..........

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ: عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ الَّذِيْ كَانَ يَسْكُنُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ أَنَّهُ مَكَثَ فِيْ طَلَبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَأَلَ عَنْهُ، قَالُوْا: قَدْ سَارَ إِلَى مَكَّةَ، فَأَتْبَعَهُ فَوَجَدَهُ قَدْ سَارَ إِلَى الطَّائِفِ،

''جناب عروہ بن رویم، ابن دیلمی سے روایت کرتے ہیں جو کہ بیت المقدس میں رہتے تھے، کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی تلاش (اور ان سے ملاقات) کے لیے مدینہ منورہ میں ٹھہرے اور حضرت عبداللہ کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ مکہ مکرمہ روانہ ہوگئے ہیں، وہ ان کے پیچھے

(٩٣٩) اسنادہ صحیح، الصحیحۃ: ٧٠٩۔ مسند احمد: ٢/ ١٩٧۔ من طریق محمد بن المهاجر بهذا الاسناد، سنن نسائی، کتاب الاشربة، باب ذکر الروایة المبینة عن صلوات شارب الخمر، حدیث: ٥٦٦٧۔ سنن ابن ماجه: ٣٣٧٧۔ سنن الدارمی: ٢٠٩١.

فَأَتْبَعَهُ فَوَجَدَهُ فِي زُرْعَةٍ يَمْشِي مُخَاصِرًا رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ، وَالْقُرَيْشِيُّ يُزَنُّ بِالْخَمْرِ، فَلَمَّا لَقِيتُهُ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، وَسَلَّمَ عَلَيَّ. قَالَ مَا عَدَا بِكَ الْيَوْمَ وَمِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ هَلْ سَمِعْتَ يَا عَبْدَاللهِ بْنَ عَمْرٍو رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ شَرَابَ الْخَمْرِ بِشَيْءٍ، قَالَ: نَعَمْ. فَانْتَزَعَ الْقُرَشِيُّ يَدَهُ ثُمَّ ذَهَبَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي فَيُقْبَلُ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحاً.

گئے تو معلوم ہوا کہ وہ طائف چلے گئے ہیں، تو وہ ان کے پیچھے (طائف) گئے تو انہیں ایک کھیت میں ایک قریشی شخص کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے چلتے ہوئے دیکھا۔ جبکہ قریشی کے بارے میں شرابی ہونے کا گمان کیا جاتا تھا۔ پھر جب میں ان سے ملا تو میں نے انہیں سلام کیا، اور انہوں نے بھی مجھے سلام کیا۔ انہوں نے پوچھا: آج تمہیں کس چیز نے دوڑایا ہے اور کہاں سے آرہے ہو؟ تو میں نے انہیں بتایا (کہ میں مدینہ سے آپ کی ملاقات کے لیے آرہا ہوں) پھر میں نے ان سے پوچھا: اے عبداللہ بن عمرو! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے شراب پینے کے متعلق کوئی فرمان سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو قریشی اپنا ہاتھ چھڑا کر چلا گیا۔ انہوں نے فرمایا: ''میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میری امت کا جو شخص بھی شراب پیے گا تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔''

فوائد:......شراب نوشی انتہائی قبیح جرم اور حرام ہے۔ جسے بطور دوا استعمال کرنا بھی حرام ہے اور شرابی کی تذلیل کی خاطر اسے جہنمیوں کی پیپ پلائی جائے گی۔ قرآن وسنت میں شراب نوشی کی سخت مذمت بیان ہوئی ہے نیز ایک مرتبہ شراب پینے سے چالیس روز کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ تو لوگ ڈھٹائی سے اس قبیح گناہ میں ملوث اور دن رات جام انڈیلتے ہیں ان میں سے اکثر دین سے بے بہرہ ہیں، بالفرض اگر نماز پڑھیں بھی تو قبولیت کے دروازے بند ہیں، لہٰذا ان جیسی احادیث کے بیان کے بعد مزید ہٹ دھرم اور ڈھیٹ ہونے کے بجائے اس قبیح عادت سے جان چھڑانی چاہیے، ارکانِ اسلام پر مضبوطی سے کاربند ہونا چاہیے اور صحت نماز کے خلاف تمام برے اعمال سے نجات حاصل کرنی چاہیے اس میں دنیا وآخرت کی بھلائی اور کامیابی کا راز پنہاں ہے۔

۳۷۴..... بَابُ نَفْيِ قَبُوْلِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ الْغَاضِبَةِ لِزَوْجِهَا، وَصَلَاةِ الْعَبْدِ الْآبِقِ

شوہر کو ناراض کرنے والی عورت اور بھگوڑے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی

۹۴۰- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ..........

(۹۴۰) اسنادہ ضعیف، یہ روایت زہیر بن محمد کی منکر روایات میں سے ہے۔ کما قال الذہبی، الضعیفة: ۱۰۷۵۔ صحیح ابن حبان: ۵۳۳۱۔ معجم اوسط طبرانی (مجمع الزوائد: ۴/ ۳۱۳۔ شعب الایمان للبیهقی: ۸۷۲۷.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلاَثَةٌ لاَ يَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَلاَةً وَلاَ يَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ. الْعَبْدُ الْاٰبِقُ، حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِيْ أَيْدِيْهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا حَتّٰى يَرْضٰى، وَالسُّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ.

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین شخص ایسے ہیں کہ ان کی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ ان کے نیک عمل اوپر چڑھتے ہیں: بھگوڑا غلام حتی کہ وہ اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ آئے اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں میں دے دے (یعنی ان کا فرماں بردار بن جائے) اور وہ عورت جس کا خاوند اس پر ناراض ہو حتی کہ وہ راضی ہو جائے، اور نشے میں مدہوش شخص حتی کہ اسے ہوش آ جائے۔"

٩٤١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَحْيٰى بْنُ حَكِيْمٍ ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ ، أَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَقْدَانِيُّ، قَالَ، سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ..........

عَنْ جَرِيْرٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلاَةٌ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَوَالِيْهِ.

"حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:" جب غلام فرار ہو جائے تو اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی، حتی کہ وہ اپنے آقاؤں کے پاس واپس آ جائے۔"

فوائد:.......

۱۔ اس حدیث میں غلام کا آقا کی ملکیت سے بھاگ کر خود مختاری اور آزادی حاصل کرنے کی سخت مذمت ہے اور یہ فعل کبیرہ گناہ ہے۔ بلکہ شریعت کے دائرہ میں رہ کر آزادی حاصل کرنے کے جو جائز ذرائع ہیں وہ استعمال کرنا چاہئیں۔

۲۔ آقا کی فرماں روائی سے بھاگے ہوئے غلام کی نماز قبول نہیں ہوتی، اس سے یہ مقصود نہیں کہ وہ دہرا جرم کرتا ہوا نماز بھی ترک کر دے، اسے نماز بہرحال پڑھنی چاہیے اور جس گناہ کا وہ مرتکب ٹھہرا اس سے تائب ہو جائے۔

٣٧٥..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي النَّوْمِ عِنْدَ الصَّلاَةِ الْمَكْتُوْبَةِ

فرض نماز کے وقت سوئے رہنے پر سخت وعید کا بیان

٩٤٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ ـ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيْدِ ـ وَ مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِيْ ابْنَ جَعْفَرٍ ـ عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِيْ جَمِيْلَةَ عَنْ أَبِيْ

(٩٤١) مسند احمد: ٤/ ٣٦٥ـ سنن نسائي، كتاب تحريم الدم، باب العبد يابق الى ارض الشرك، حديث: ٤٠٥٤ـ من طريق منصور بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب تسمية العبد الآبق كافرا، حديث: ٧٠ باختصار

رَجَاءٍ، قَالَ، حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ نَحْوَهُ مِنْ كِتَابِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، قَالَ، ثَنَا يَحْيَى وَقَرَأَهُ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِنَا، قَالَ، ثَنَا عَوْفٌ، ثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ..........

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِأَصْحَابِهِ: هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا؟ فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُصَّ، وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِيْ، فَقَالَا لِيْ: انْطَلِقْ انْطَلِقْ. فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ، وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِصَخْرَةٍ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِيْ بِالصَّخْرَةِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيُدَهْدِهُ الْحَجَرَ هَاهُنَا، فَيَتَّبِعُهُ فَيَأْخُذُهُ فِيْمَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتّٰى يُصْبِحَ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُوْدُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ كَمَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُوْلٰى، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ، وَقَالَ: قَالَا أَمَّا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ، أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِيْ أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ. وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ.

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (صبح کی نماز کے بعد) اپنے صحابہ کرام سے پوچھا کرتے تھے: تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ تو جس نے خواب دیکھا ہوتا وہ اللہ کی مشیت سے آپ کو بیان کر دیتا (اور آپ اس کی تعبیر بتاتے)، ایک صبح آپ نے ہمیں بتایا کہ آج رات میرے پاس دو آنے والے (خواب میں) آئے اور ان دونوں نے مجھے جگایا اور مجھے کہنے لگے: چلیں چلیں، تو ہم ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے جب کہ ایک اور شخص اس کے سر پر بہت بڑا پتھر لیے کھڑا تھا، اچانک وہ اس پتھر کو لے کر اس کی طرف بڑھا اور اس کے سر پر دے مارا، پتھر ٹکڑے ٹکڑے ہوکر ادھر ادھر لڑھک گیا۔ وہ اس کے پیچھے گیا، اسے دوبارہ پکڑا اور اس کے واپس آنے تک اس کا سر دوبارہ پہلے کی طرح صحیح سالم ہوچکا تھا۔ پھر وہ دوبارہ اس کے پاس آکر پہلے کی طرح مارتا ہے۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں (فرشتوں) نے کہا: ہم عنقریب آپ کو حقیقت حال بتائیں گے۔ رہا وہ شخص جس کے پاس آپ آئے تھے اس کا سر کچلا جارہا تھا تو وہ شخص تھا جس نے قرآن سیکھ کر بھلا دیا تھا اور غافل ہو کر فرض نماز سے سویا رہتا تھا'' پھر بقیہ مکمل حدیث بیان کی۔''

فوائد:......اس حدیث میں مذکورہ بداعمالیوں کی سخت مذمت بیان ہوئی ہے۔ جن سے حتی الوسع اجتناب لازم ہے۔ نیز فرض نمازوں سے بلا عذر غفلت برتنا نہایت گھناؤنا جرم اور اس کی سخت سزا ہے۔ سو اس غفلت سے نجات حاصل کرنا ہر نمازی پر لازم ہے۔

(٩٤٢) مسند احمد: ٥/ ٨٤۔ سنن کبری نسائی: ١١١٦٢۔ من طریق محمد بن جعفر بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاة الصبح، حدیث: ٧٠٤٧۔ بطوله.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْفَرِيضَةِ فِي السَّفَرِ
سفر میں فرض نماز کی ادائیگی کے ابواب کا مجموعہ

۳۷۶..... بَابُ فَرْضِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ مِنْ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ، بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهُ عَامٌّ، مُرَادُهُ خَاصٌّ.

رکعات کی تعداد کے اعتبار سے سفر میں فرض نماز کا بیان، اس بارے میں ایسی حدیث کا ذکر جس کے الفاظ عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے

۹۴۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ: فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضر میں چار رکعتیں نماز، سفر میں دو رکعت اور خوف کی حالت میں ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔"

۳۷۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُبَيِّنِ بِأَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِي ذَكَرْتُهَا فِي خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَفْظٌ عَامٌّ وَمُرَادُهُ خَاصٌّ، أَرَادَ أَنَّ فَرْضَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ خَلَا الْمَغْرِبِ

گزشتہ مجمل خبر کو بیان کرنے والی روایت کا بیان کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے الفاظ عام ہیں اور ان سے مراد خاص ہے، آپ کا مطلب یہ تھا کہ سفر میں مغرب کے سوا بقیہ نمازیں دو رکعت فرض ہیں

۹۴۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، قَالَ أَحْمَدُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فُرِضَ صَلَاةُ السَّفَرِ

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ابتدائے اسلام میں)

(۹۴۳) تقدم تخريجه برقم: ۳۰۴.

(۹۴۴) تقدم تخريجه برقم: ۳۰۵.

وَالْحَضَرِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ، فَلَمَّا أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ زِيْدَ فِيْ صَلاةِ الْحَضَرِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ ، وَتُرِكَتْ صَلاةُ الْفَجْرِ بِطُوْلِ الْقِرَاءَةِ ، وَصَلاةُ الْمَغْرِبِ لِأَنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ .

سفر اور حضر میں دو دو رکعتیں نماز فرض ہوئی تھی، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں اقامت اختیار کی تو حضر کی نماز میں دو دو رکعتوں کا اضافہ کر دیا گیا جبکہ نماز فجر کو لمبی قراءت کی وجہ سے دو رکعتیں ہی رہنے دیا گیا اور نماز مغرب کو (تین رکعتیں رکھا گیا) کیونکہ وہ دن کے وتر ہیں۔"

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران سفر قصر نماز ادا کرنا واجب ہے۔ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اکثر علماء سلف اور فقہاء کا مذہب ہے کہ سفر میں نماز قصر کرنا واجب ہے۔ علی، عمر، ابن عمر، ابن عباس رضی اللہ عنہم، عمر بن عبدالعزیز، قتادہ اور حسن بصری بھی اسی موقف کے قائل ہیں۔ نیز امام شوکانی نے اسی موقف کو راجح قرار دیا ہے۔

(نیل الاوطار: ۳/ ۲۱٤)

۲۔ عبدالرحمٰن مبارکپوری بیان کرتے ہیں: سنن نبویہ اور آثار مصطفویہ کے متبعین کے شایان شان ہے کہ وہ سفر میں قصر نماز کا التزام کریں، جیسا کہ نبی ﷺ نے سفر میں ہمیشہ قصر کی ہے۔ (تحفة الاحوذی: ۳/ ۷۳)

۳۷۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يُبِيْحُ الشَّيْءَ فِيْ كِتَابِهٖ بِشَرْطٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کبھی ایک چیز کو اپنی کتاب میں شرط کے ساتھ جائز کرتے ہیں

وَقَدْ يُبِيْحُ ذٰلِكَ الشَّيْءَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ ﷺ بِغَيْرِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ الَّذِيْ أَبَاحَهُ فِي الْكِتَابِ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ ذِكْرُهُ إِنَّمَا أَبَاحَ فِيْ كِتَابِهٖ قَصْرَ الصَّلاةِ إِذَا ضَرَبُوْا فِي الْأَرْضِ عِنْدَ الْخَوْفِ مِنَ الْكُفَّارِ أَنْ يَفْتِنُوْا الْمُسْلِمِيْنَ ، وَقَدْ أَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْرَ وَإِنْ لَّمْ يَخَافُوْا أَنْ يَفْتِنَهُمُ الْكُفَّارُ ، مَعَ الدَّلِيْلِ أَنَّ الْقَصْرَ فِي السَّفَرِ إِبَاحَةٌ لَا حَتْمٌ أَنْ يَقْصُرُوْا الصَّلاةَ .

اور کبھی اس چیز کو اپنے نبی مکرم ﷺ کی زبانی بغیر شرط کے جائز قرار دے دیتے ہیں جسے اپنی کتاب میں (مشروط) جائز قرار دیا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نماز قصر جائز کی ہے جبکہ مسلمانوں کو سفر کی حالت میں کافروں کا خوف ہو کہ وہ مسلمانوں کو فتنے میں ڈال دیں گے، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم ﷺ کی زبانی اسی قصر نماز کو جائز قرار دیا ہے اگرچہ مسلمانوں کو یہ ڈر نہ ہو کہ کافر انہیں فتنہ میں ڈال دیں گے، اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ سفر میں نماز قصر کرنا جائز ہے، ان پر قصر کرنا واجب نہیں ہے۔

۹٤٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَا ، ثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيْسَ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَمَّارٍ ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ح وَقَرَأْتُهُ عَلٰى بُنْدَارٍ أَنَّ يَحْيٰى حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ

جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ......... عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَجِبْتُ لِلنَّاسِ وَقَصْرِهِمْ لِلصَّلَاةِ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ وَقَدْ ذَهَبَ هٰذَا: فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هُوَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ . هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ .

''حضرت یعلی بن امیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے لوگوں کے نماز قصر کرنے پر تعجب ہوتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ (النساء: ١٠١) ''اور اگر تمہیں یہ ڈر ہو کہ کافر تمہیں فتنہ میں ڈال دیں گے تو تم پر نماز قصر کرنے میں کوئی حرج وگناہ نہیں ہے'' اور اب تو یہ خوف ختم ہو چکا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھی اس بات پر تعجب ہوا تھا جس پر تمہیں ہوا ہے، اسی لیے میں نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تھا تو آپ نے فرمایا: ''یہ ایک صدقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تم پر بطور رحمت کیا ہے تو تم اس کا صدقہ قبول کرو (اور اس رخصت سے فائدہ اٹھاؤ)۔''

فوائد :......ا۔ یہ حدیث بھی سفر میں نماز قصر کے افضل ہونے کی دلیل ہے، کیونکہ فاقبلوا صدقته، میں اور وجوب پر دلالت کرتا ہے اور سفر میں نماز قصر کے سوا کوئی اور چارہ کار نہیں ہے۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ اس حدیث کی رو سے بغیر خوف کے بھی سفر میں نماز قصر کرنا جائز ہے، نیز مفضول (جس سے دوسرے کا مقام بلند ہو) بزرگ شخصیت کو ایسا عمل کرتا دیکھے جو اس کے لیے پریشانی کا باعث ہو تو وہ اس بارے سوال کر سکتا ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ١٩٥)

٣٧٩..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلّٰى نَبِيَّهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِبْيَانَ عَدَدِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں نماز کی رکعات کی تعداد کا بیان اپنے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے لگایا ہے۔

لَا أَنَّهُ عَزَّ ذِكْرُهُ بَيَّنَ عَدَدَهَا فِي الْكِتَابِ يُوْحٰى مِثْلُهُ مَسْطُوْرٌ بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ

(٩٤٥) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة المسافرین وقصرها، حدیث: ٦٨٦۔ سنن ابی داود: ١١٩٩۔ سنن نسائی: ١٤٣٤۔ سنن ابن ماجه: ١٠٦٥۔ مسند احمد: ١/ ٢٥۔ من طرق عن ابن جریج بهذا الاسناد.

أَجْمَلَ اللّٰهُ فَرْضَهُ فِي الْكِتَابِ وَوَلّٰى نَبِيَّهُ تِبْيَانَهُ عَنِ اللّٰهِ بِقَوْلٍ وَفِعْلٍ . قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾.

اللہ تعالیٰ نے ان کی تعداد کو کتاب میں ایسی وحی کے ذریعے بیان نہیں کیا جیسی دوگتوں کے درمیان لکھی ہوئی ہے۔ اور یہ مسئلہ انہی مسائل میں سے ہے جنھیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مجملاً بیان کیا ہے اور اللہ کے نبی نے اللہ کے حکم سے اپنے قول وفعل سے ان کی وضاحت فرمائی ہے، اللہ کا ارشاد ہے: ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾ (النحل: ٤٤) ''اور ہم نے آپ کی طرف یہ ذکر (قرآن مجید) نازل کیا ہے تا کہ آپ لوگوں کے سامنے بیان کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔''

٩٤٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ ۔ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ: أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: إِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْاٰنِ ، وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْاٰنِ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : يَا ابْنَ أَخِيْ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا ، فَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

''جناب امیہ بن عبداللہ بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم حضر اور خوف کی نماز کا تذکرہ تو قرآن مجید میں پاتے ہیں مگر سفر کی نماز کا ذکر قرآن مجید میں نہیں پاتے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بھتیجے! بے شک اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ہم کچھ نہیں جانتے تھے، لہٰذا ہم (اب) اسی طرح کرتے ہیں جس طرح ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔''

٩٤٧۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ سفر کیے ہیں، یہ سب حضرات ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت پڑھا

(٩٤٦) اسناد صحيح، سنن نسائى، كتاب تقصير الصلاة، باب: ١۔ حديث: ١٤٣٥۔ سنن ابن ماجه: ١٠٦٦۔ مسند احمد: ٢/ ٩٤۔ من طريق الليث بهذا الاسناد.

(٩٤٧) اسناده صحيح، سنن ترمذى، كتاب الجمعة الصلاة، باب ماجاء فى التقصير فى السفر، حديث: ٥٤٤۔ من طريق عبدالوهاب بهذا الاسناد.

وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، لاَ يُصَلُّوْنَ قَبْلَهَا وَلاَ بَعْدَهَا. وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَوْ كُنْتُ مُصَلِّياً قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا.

کرتے تھے، ان سے پہلے اور بعد میں کوئی (نفل یا سنت) نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''اگر میں نے ان نمازوں سے پہلے یا بعد میں (سفر کی حالت میں نفل یا سنتیں) پڑھنی ہوتیں تو میں یہ نمازیں پوری پڑھتا (اور قصر نہ کرتا)''

۹٤٨۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَفِيْ خَبَرِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ. صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ. دَالٌّ عَلٰى أَنَّ لِلْاٰمِنِ غَيْرِ الْخَائِفِ مَنْ يَفْتِنُهُ الْكُفَّارُ أَنْ يَقْصُرَ الصَّلاَةَ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھی اور ذوالحلیفہ کے مقام پر عصر کی نماز دو رکعت پڑھی۔'' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امن وامان کی حالت میں کفار کے فتنے کے ڈر کے بغیر بھی نمازی (سفر میں) نماز قصر کرسکتا ہے۔''

۹٤٩۔ وَكَذٰلِكَ خَبَرُ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ، صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ أَكْثَرَ مَا كُنَّا وَآمَنُهُ. وَخَبَرُ أَبِي حَنْظَلَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قُلْتُ: إِنَّا آمِنُوْنَ. ، قَالَ: كَذٰلِكَ سَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ لِغَيْرِ الْخَائِفِ قَصْرَ الصَّلاَةِ فِي السَّفَرِ.

''اور اسی طرح حضرت حارثہ بن وہب کی یہ حدیث بھی اس مسئلہ کی دلیل ہے کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں (سفر میں) پڑھائیں حالانکہ ہم کثیر تعداد میں اور نہایت امن وامان میں تھے۔'' اور ابوحنظلہ کی حضرت ابن عمر سے روایت میں ہے کہ میں نے کہا: ''بے شک ہم امن و امان کی حالت میں ہیں۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح طریقہ سکھایا ہے۔'' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سفر میں کسی خوف کے بغیر بھی نمازی نماز قصر کرسکتا ہے۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سفر میں قصر کے جواز کے لیے خوف ہونا شرط نہیں بلکہ خوف کے سوا سفر پر امن میں بھی نماز قصر جائز ومشروع فعل ہے۔

---

(۹٤٨) صحيح بخاري، كتاب التقصير، باب يقصر اذا خرج من موضعه، حديث: ۱۰۸۹۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين باب صلاة المسافرين وقصرها، حديث: ٦۹۰۔ سنن ابی داود: ۱۲۰۲۔ سنن ترمذی: ٥٤٦۔ سنن نسائی: ٤۷۰.

(۹٤۹) صحيح بخاري، كتاب التقصير، باب الصلاة بمنى، حديث: ۱۰۸۳۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين باب قصر الصلاة بمنى حديث: ٦۹٦۔ سنن ابی داود: ۱۹٦٥۔ سنن ترمذی: ۸۸۲۔ سنن نسائی: ۱٤٤٦۔ وحديث ابن عمر رضي الله عنه مسند احمد: ۲/ ۲۰، ۳۱.

۲۔ قرآن کریم کی مثل حدیث نبوی بھی شرعی قوانین کے لیے مستقل سند کی حیثیت رکھتی ہے لہٰذا یہ عقیدہ اور نظریہ باطل ہے کہ جو چیز قرآن میں ہو وہی حجت ہے۔ حدیث ثانوی حیثیت کی حامل ہے۔

۳۸۰..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قَصْرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ لِقَبُوْلِ الرُّخْصَةِ الَّتِيْ رَخَّصَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ إِتْيَانَ رُخْصَةِ الَّتِيْ رُخْصَةُ الَّتِيْ رَخَّصَهَا لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو قبول کرتے ہوئے سفر میں قصر نماز پڑھنا مستحب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان رخصتوں پر عمل پیرا ہونے کو پسند فرماتے ہیں، جو رخصتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو عطا فرمائی ہیں

۹۵۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنِيْ عَمَّارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُّوْتٰى رُخْصَةٌ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ تُوْتٰى مَعْصِيَةٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمر، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ رخصت پر عمل کیے جانے کو پسند کرتے ہیں جس طرح کہ گناہ و نافرمانی کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔''

فوائد:......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز سفر دو رکعت ہی ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عمل ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا عمل بھی قصر نماز کی ادائیگی ہی تھا۔

۳۸۱..... بَابُ إِبَاحَةِ قَصْرِ الْمُسَافِرِ الصَّلَاةَ فِي الْمُدُنِ إِذَا قَدِمَهَا، مَا لَمْ يَنْوِ مَقَامًا يُوْجِبُ إِتْمَامَ الصَّلَاةِ

مسافر کے کسی شہر میں آ کر نماز قصر کرنے کا بیان، جب تک وہ اتنے دن قیام کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو کہ جس میں مکمل نماز پڑھنا واجب ہو جاتا ہے

۹۵۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ قَالَا، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ، قَالَ سَمِعْتُ.........

مُوْسٰى يَقُوْلُ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَيْفَ أُصَلِّيْ بِمَكَّةَ إِذَا لَمْ أُصَلِّ فِيْ جَمَاعَةٍ؟

''جناب موسیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ''میں مکہ مکرمہ میں نماز کیسے

(۹۵۰) اسناده صحيح، مسند احمد: ۲/ ۱۰۸۔ صحيح ابن حبان: ۳۵۶۰۔ من طريق عمارة بهذا الاسناد.

(۹۵۱) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين وقصرها، حديث: ۶۸۸۔ من طريق بندار بهذا الاسناد؛ سنن نسائی: ۱۴۴۴۔ مسند احمد: ۱/ ۳۳۷۔ صحيح ابن حبان: ۲۷۴۴.

فَقَالَ: رَكْعَتَيْنِ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ بُنْدَارٌ، قَالَ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

ادا کروں جبکہ میں نے جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھی ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: ''ابوالقاسم ﷺ کی سنت کے مطابق دو رکعتیں پڑھو۔'' بندار کہتے ہیں: ''میں نے قتادہ کو سنا، وہ حضرت موسیٰ بن سلمہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا۔''

٩٥٢۔قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ عِنْدِيْ دَالٌّ عَلَى أَنَّ الْمُسَافِرَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ فَعَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ، لِرِوَايَةِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِيْ ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسَافِرِ يُصَلِّيْ خَلْفَ الْمُقِيْمِ. قَالَ: يُصَلِّيْ صَلَاتَهُ. وَلَسْنَا نَحْتَجُّ بِرِوَايَةِ لَيْثِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمٍ إِلَّا أَنَّ خَبَرَ قَتَادَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ دَالٌّ عَلَى خِلَافِ رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ التَّيِّمِيِّ عَنْ طَاوُسٍ فِي الْمُسَافِرِ يُصَلِّيْ خَلْفَ الْمُقِيْمِ. قَالَ: إِنْ شَاءَ سَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ شَاءَ ذَهَبَ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ جب مسافر (مقیم) امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اسے مکمل نماز پڑھنی چاہیے۔'' جناب طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس مسافر کے بارے میں پوچھا جو مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو انہوں نے فرمایا: ''اسے امام ہی کی طرح نماز پڑھنی چاہیے۔ (یعنی اگر امام قصر کرے تو وہ بھی قصر کرے، اگر امام مکمل نماز پڑھے تو وہ بھی مکمل نماز پڑھے) ہم لیث بن ابی سلیم کی روایت سے دلیل نہیں لیتے مگر جناب قتادہ کی موسیٰ بن سلمہ سے روایت، سلیمان التیمی کی طاؤس سے روایت کردہ حدیث کے خلاف دلیل ہے کہ وہ مسافر جو مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو وہ اگر چاہے تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے اور اگر چاہے تو مکمل ادا کرلے۔''

٩٥٣۔ قَالَ: ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيْمِيِّ عَنْ طَاوُسٍ.

''امام صاحب، بندار کی سند سے سلیمان التیمی کی طاؤس سے روایت بیان کرتے ہیں۔ (جس کے الفاظ اوپر ذکر ہوئے ہیں۔)''

٩٥٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثَنَا شُعْبَةُ.........

عَنْ عَاصِمِ بْنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ

''امام شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ

(٩٥٣) المحلى لابن حزم: ٥/ ٣٢.

(٩٥٤) اسناده صحيح، سنن كبرى، بيهقي: ٣/ ١٥٧ ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب قصر الصلاة بمنى حديث: ١٧/ ٦٩٤ ـ بمعناه.

إِذَا كَانَ بِمَكَّةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا أَن يَّجْمَعَهُ إِمَامٌ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ، فَإِنْ جَمَعَهُ الْإِمَامُ يُصَلِّي بِصَلَاتِهِ.

مکرمہ میں ہوتے تو دو دو رکعتیں نماز پڑھتے ہاں اگر امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو پھر امام کی طرح مکمل نماز پڑھتے، (یعنی) اگر وہ باجماعت امام کے ساتھ نماز پڑھتے تو امام جیسی نماز پڑھتے۔"

فوائد:......١۔ مسافر کا مقیم امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہے اور اس صورت میں مسافر پوری نماز پڑھے گا۔

٢۔ مسافر امام کی اقتداء میں یا تنہا نماز پڑھنے کی صورت میں مسافر قصر نماز ادا کرے گا۔

٣۔ اگر مقیم امام کے پیچھے مسافر مقتدی دو رکعت گذرنے کے بعد شامل ہو تو مسافر کو آخری دو رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیر دینا چاہیے یا پوری نماز پڑھنی چاہیے، اس بارے علماء کا اختلاف ہے، لیکن احادیث الباب کی رو سے یہ راجح معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں پوری نماز پڑھنا ہی مسنون ہے، کیونکہ ان احادیث میں مقیم امام کے پیچھے پوری نماز ہی پڑھنا سنت نبوی قرار دیا گیا ہے، اس میں اول آخر کی نماز میں شامل ہونے کی وضاحت نہیں ہے۔

٣٨٢..... بَابُ إِبَاحَةِ قَصْرِ الْمُسَافِرِ إِذَا أَقَامَ بِالْبَلْدَةِ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنْ غَيْرِ إِزْمَاعٍ عَلَى إِقَامَةٍ مَعْلُومَةٍ بِالْبَلْدَةِ عَلَى الْحَاجَةِ

جب مسافر کسی شہر میں اپنی حاجت وضرورت کی وجہ سے پندرہ دن سے زائد غیر معینہ مدت تک بغیر پختہ ارادہ کیے اقامت پذیر رہے تو اس کے لیے نماز قصر کرنا جائز ہے

٩٥٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ضُرَيْسٍ قَالَا، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، نَا عَاصِمٌ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا. قَالَ ابْنُ ضُرَيْسٍ: عَنْ عَاصِمٍ.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ایک سفر کیا تو آپ انیس دن تک اقامت پذیر رہے اور نماز دو رکعتیں پڑھتے رہے۔" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: لہٰذا ہم بھی انیس دن تک سفر میں دو رکعتیں (نماز قصر) پڑھتے ہیں، اور اگر ہم اس سے زیادہ دن مقیم ہوں تو پھر چار رکعتیں (مکمل نماز) پڑھتے ہیں۔"

(٩٥٥) سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی کم یقصر الصلاة، حدیث: ٥٤٩۔ مسند احمد: ١/ ٢٢٣۔ من طریق ابی معاویة بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب ماجاء فی التقصیر، حدیث: ١٠٨٠۔ سنن ابی داود: ١٢٣٠۔ سنن ابن ماجه: ١٠٧٥۔ من طریق عاصم به.

٣٨٣..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ احْتَجَّ بِهِ بَعْضُ مَنْ خَالَفَ الْحِجَازِيِّيْنَ فِيْ إِزْمَاعِ الْمُسَافِرِ مَقَامَ أَرْبَعٍ أَنَّ لَهُ قَصْرَ الصَّلَاةِ

مسافر چار دن کی اقامت کا پختہ ارادہ کر لے تو وہ قصر کر سکتا ہے،
اس مسئلہ میں اہلِ حجاز علماء کے مخالفین کی دلیل کا بیان

٩٥٦- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيٰى، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، ح وَثَنَاهُ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، ح وَثَنَاهُ الصَّنْعَانِيُّ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نَا.........

يَحْيٰى، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ قَصْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ، نُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا. فَسَأَلْتُهُ هَلْ أَقَامَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ أَقَامَ بِهَا عَشْرًا. هٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ: كَانَ يُصَلِّيْ بِنَا رَكْعَتَيْنِ. وَقَالَ أَحْمَدُ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُوْلَا: سَأَلْتُ أَنَسًا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَسْتُ أَحْفَظُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَزْمَعَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَسْفَارِهِ عَلٰى إِقَامَةِ أَيَّامٍ مَعْلُوْمَةٍ، غَيْرَ هٰذِهِ السَّفْرَةِ الَّتِيْ قَدِمَ فِيْهَا مَكَّةَ لِحَجَّةِ

"جناب یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز قصر کرنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک سفر کیا (اس دوران) ہم دو دو رکعت پڑھتے رہے حتیٰ کہ ہم واپس (مدینہ منورہ) آ گئے۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں قیام کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، آپ مکہ مکرمہ میں دس دن ٹھہرے تھے۔ یہ دورقی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب احمد بن عبدہ کی روایت میں ہے: "آپ ہمیں دو دو رکعت پڑھاتے رہے۔" جناب احمد اور عمرو بن علی نے حضرت انس سے روایت کیا تو کہا: "ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔" دونوں نے یہ نہیں کہا: "میں نے حضرت انس سے سوال کیا۔" امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں کوئی ایسی حدیث یاد نہیں کہ جس میں یہ ذکر ہو کہ آپ نے اپنے کسی سفر

---

(٩٥٦) صحيح بخاری، كتاب التقصير، باب ماجاء في التقصير، حديث: ١٠٨١- من طريق عبدالوارث بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين وقصرها، حديث: ٦٩٣- سنن ابی داود: ١٢٣٣- سنن نسائی: ١٤٥٣- سنن ابن ماجه: ١٠٧٧- مسند احمد: ٣/ ١٨٧.

الْوَدَاعِ، فَإِنَّهُ قَدِمَهَا مُزْمِعًا عَنِ الْحَجِّ فَقَدِمَ مَكَّةَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

میں معین مدت تک اقامت کا پختہ ارادہ کیا ہو، سوائے اس ایک سفر کے جس میں آپ حجۃ الوداع کے لیے مکہ مکرمہ آئے تھے۔ آپ مکہ مکرمہ حج کا پختہ ارادہ لے کر تشریف لائے، چنانچہ آپ مکہ مکرمہ 4 ذوالحجہ کی صبح کو پہنچے تھے۔“

٩٥٧ـ كَذٰلِكَ، ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ، قَالَ.........

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَقَدِمَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ خَلاَ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ سَائِرًا فِيْهِ مِنَ الْبَدْءِ الرَّابِعِ إِلٰى أَن قَدِمَهَا وَبَعْضُ يَوْمِ الْخَامِسِ مُزْمِعًا عَلٰى هٰذِهِ الْإِقَامَةِ عِنْدَ قُدُوْمِهِ مَكَّةَ فَأَقَامَ بَاقِي الرَّابِعِ وَالْخَامِسِ وَالسَّادِسِ وَالسَّابِعِ وَالثَّامِنِ إِلٰى مَضْيِ بَعْضِ النَّهَارِ وَهُوَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى.

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 4 ذوالحجہ کی صبح کے وقت مکہ مکرمہ تشریف لائے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ 4 ذوالحجہ کی صبح کو مکہ مکرمہ تشریف لائے، تو آپ نے مکہ مکرمہ میں چار دن قیام کیا، سوائے اس وقت کے جو آپ نے 4 ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچنے کے لیے چلتے ہوئے گزارا اور پانچ تاریخ کا کچھ حصہ جب آپ نے مکہ مکرمہ پہنچ کر اقامت کا پختہ ارادہ کیا۔ چنانچہ آپ نے چار تاریخ کا بقیہ دن، پانچ، چھ، سات اور یوم الترویہ، آٹھ تاریخ کا کچھ حصہ قیام کیا۔ پھر آپ یوم الترویہ (آٹھ تاریخ) کو مکہ مکرمہ سے روانہ ہو گئے اور ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھی۔“

٩٥٨ـ كَذٰلِكَ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ.........

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ: قَالَ، سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ

”جناب عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: مجھے ایسی چیز

(٩٥٧) صحيح بخارى، كتاب المغازى، باب بعث على ابن ابى طالب وخالد بن الوليد...... حديث: ٤٣٥٣ـ تعليقا عن محمد بن بكر بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث: ١٢١٦ـ سنن ابى داود: ١٧٨٧ـ سنن نسائى: ٢٨٧٥ـ سنن ابن ماجه: ١٠٧٤ـ مسند احمد: ٣/ ٣١٧ـ مسند الحميدى: ١٢٩٣ـ من طريق ابن جريج به.

(٩٥٨) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب من صلى العصر يوم النفر بالابطح، حديث: ١٧٦٣ـ عن ابى موسى محمد بن المثنى بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب يوم النفر، حديث: ١٣٠٩ـ سنن ابى داود: ١٩١٢ـ سنن ترمذى: ٩٦٢ـ سنن نسائى: ٣٠٠٠ـ مسند احمد: ٣/ ١٠٠.

عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قُلْتُ، فَأَقَامَ ﷺ بَقِيَّةَ أَيَّامِ التَّرْوِيَةِ بِمِنًى وَلَيْلَةَ عَرَفَةَ ثُمَّ غَدَاةَ عَرَفَةَ، فَسَارَ إِلَى الْمَوْقِفِ بِعَرَفَاتٍ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِهٖ ثُمَّ سَارَ إِلَى الْمَوْقِفِ، فَوَقَفَ عَلَى الْمَوْقِفِ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ دَفَعَ حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، فَجَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَبَاتَ فِيْهَا حَتّٰى أَصْبَحَ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَسَارَ وَرَجَعَ إِلَى مِنًى، فَأَقَامَ بَقِيَّةَ يَوْمِ النَّحْرِ وَيَوْمَيْنِ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَبَعْضِ الثَّالِثِ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ بِمِنًى فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ [مِنْ يَوْمِ الثَّالِثِ] مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ رَمَى الْجِمَارَ الثَّلَاثَ وَرَجَعَ إِلَى مَكَّةَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ مِنْ اٰخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ثُمَّ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، فَهٰذِهٖ تَمَامُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ جَمِيْعُ مَا أَقَامَ بِمَكَّةَ وَمِنًى وَالْمَرَّتَيْنِ بِعَرَفَاتٍ، فَجَعَلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُلَّ هٰذِهٖ إِقَامَةً بِمَكَّةَ، وَلَيْسَ مِنًى وَلَا عَرَفَاتٌ مِنْ مَكَّةَ بَلْ هُمَا خَارِجَانِ مِنْ مَكَّةَ . وَعَرَفَاتٌ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ أَيْضاً . فَكَيْفَ يَكُوْنُ مَا هُوَ خَارِجٌ مِنَ الْحَرَمِ مِنْ مَكَّةَ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ ذَكَرَ مَكَّةَ وَتَحْرِيْمَهَا: إِنَّ اللّٰهَ

بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سمجھی ہو، آپ نے یوم الترویہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا: ”منیٰ میں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میں کہتا ہوں کہ آپ ﷺ یوم الترویہ کا باقی دن اور عرفہ کی رات منیٰ ہی میں قیام پذیر رہے، پھر عرفہ کی صبح آپ عرفات کے موقف (ٹھہرنے کی جگہ) کی طرف چل پڑے اور (وہاں جاکر) ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی پڑھیں پھر آپ موقف کی طرف گئے اور سورج غروب ہونے تک موقف میں کھڑے (دعائیں مانگتے اور ذکر کرتے) رہے۔ پھر آپ وہاں سے روانہ ہوکر واپس مزدلفہ پہنچے تو مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے ادا کیں اور رات مزدلفہ ہی میں آرام کیا یہاں تک کہ صبح ہوگئی، پھر صبح کی نماز مزدلفہ میں پڑھی اور پھر وہاں سے کوچ کیا اور واپس منیٰ پہنچ گئے، لہٰذا وہاں یوم النحر (قربانی کے دن) کا باقی حصہ ایام تشریق کے مکمل دو دن اور ایام تشریق کے تیسرے دن کا بعض حصہ منیٰ میں قیام کیا، پھر جب ایام تشریق میں سورج ڈھل گیا تو آپ جمرات کو کنکریاں مارتے، اور مکہ مکرمہ واپس تشریف لے آئے، چنانچہ ایام تشریق کے آخری دن ظہر اور عصر کی نمازیں مکہ مکرمہ میں ادا کیں، پھر مغرب اور عشاء کی نمازیں وہیں ادا کیں پھر وادی محصب میں کچھ دیر آرام فرمایا۔“ اس طرح یہ کل دس دن ہوئے جو آپ نے مکہ مکرمہ، منیٰ میں دوبار اور عرفات میں قیام کیا۔ جبکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ان سب دنوں کو مکہ مکرمہ میں اقامت قرار دے دیا۔ حالانکہ منی اور عرفات مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہیں بلکہ وہ دونوں مکہ مکرمہ سے باہر اور الگ ہیں اور عرفات تو حدود حرم سے بھی باہر ہے تو جو علاقہ حدود حرم سے باہر ہو وہ مکہ مکرمہ میں کیسے شمار ہوسکتا

حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهِيَ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَلَوْ كَانَتْ عَرَفَاتٌ مِنْ مَكَّةَ لَمْ يَحِلَّ أَنْ يُصَادَ بِعَرَفَاتٍ صَيْدٌ وَلَا يُعْضَدُ بِهَا شَجَرٌ، وَلَا يُخْتَلَا بِهَا خَلَاءٌ، وَفِي إِجْمَاعِ أَهْلِ الصَّلَاةِ عَلٰى أَنَّ عَرَفَاتٍ خَارِجَةٌ مِنَ الْحَرَمِ، مَابَانَ وَثَبَتَ أَنَّمَا لَيْسَتْ مِنْ مَكَّةَ وَإِنَّ مَا كَانَ اِسْمُ مَكَّةَ يَقَعُ عَلٰى جَمِيعِ الْحَرَمِ فَعَرَفَاتٌ خَارِجَةٌ مِنْ مَكَّةَ لِأَنَّهَا خَارِجَةٌ مِنَ الْحَرَمِ وَمِنٰى بَايِنٌ مِنْ بِنَاءِ مَكَّةَ وَعِمْرَانِهَا، قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ اسْمُ مَكَّةَ يَقَعُ عَلٰى جَمِيعِ الْحَرَمِ فَمِنٰى دَاخِلٌ فِي الْحَرَمِ. وَأَحْسِبُ خَبَرَ عَائِشَةَ دَالًّا عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ مِنْ وَرَاءِ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ لَيْسَ مِنْ مَكَّةَ، وَكَذٰلِكَ خَبَرُ ابْنُ عُمَرَ.

ہے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ اور اس کی حرمت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ ''بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے دن ہی سے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دے دیا تھا۔ لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کے حرام قرار دیے جانے کی وجہ سے قیامت کے دن تک حرام ہے، اس کے شکار کو نہ ڈرایا جائے، اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اور اس کی گھاس اور جڑی بوٹیاں نہ کاٹی جائیں۔ چنانچہ اگر عرفات مکہ مکرمہ میں شامل ہوتا تو عرفات میں شکاری کے لیے شکار کرنا حلال نہ ہوتا اور اس کے درخت نہ کاٹے جاتے اور اس کی گھاس نہ کاٹی جاسکتی۔ اور اہل اسلام کا اجماع ہے کہ عرفات حدود حرم سے باہر ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل اور وضاحت ہے کہ عرفات مکہ مکرمہ میں شامل نہیں ہے اگر چہ مکہ مکرمہ کا اطلاق تمام حدود حرم پر ہوتا ہے مگر عرفات اس میں داخل نہیں کیونکہ وہ حدود حرم سے باہر ہے اور منیٰ مکہ مکرمہ کی آبادی اور عمارات سے الگ تھلگ ہے، یہ ممکن ہے کہ مکہ مکرمہ کا اطلاق سارے حرم پر ہوتا ہو اس لیے منیٰ بھی حرم میں داخل ہے۔ میرا خیال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جو علاقہ مکہ مکرمہ کی متصل عمارات کے پیچھے ہے وہ مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہے، اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث بھی اس بات کی دلیل ہے۔''

۹۵۹۔ أَمَّا خَبَرُ عَائِشَةَ فَإِنَّ أَبَا مُوْسٰى وَ عَبْدَ الْجَبَّارِ، قَالَا، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ..........

(۹۵۹) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من این یخرج من مکة، حدیث: ۱۵۷۷۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحبابه دخول مكة من الثنية العليا، حديث: ۱۲۵۸۔ سنن ابی داود: ۱۸۶۹۔ سنن ترمذی: ۸۵۳۔ من طريق ابی موسی محمد بن المثنی بهذا الاسناد، مسند احمد: ۶/ ۴۰.

عَـائِشَةَ: أَنَّ الـنَّبِيَّ ﷺ كَـانَ إِذَا دَخَـلَ مَكَّةَ دَخَـلَهَـا مِنْ أَعْلَاهَا، وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِي مُوْسٰى.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو اس کے بالائی حصے سے داخل ہوتے اور (جب باہر نکلتے تو) زیریں حصے سے نکلتے۔''

۹۶۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلٰى مَـكَّةَ قَـالَ هِشَـامٌ فَـكَانَ أَبِيْ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَكَانَ أَبِيْ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَا

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے سال مکہ مکرمہ کے بالائی حصے کدا کی طرف سے داخل ہوئے۔'' حضرت ہشام بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم حضرت عروہ رضی اللہ عنہ دونوں حصوں (بالائی اور زیریں) سے داخل ہو جاتے تھے، اور میرے والد بزرگوار اکثر و بیشتر کدا کی جانب سے داخل ہوتے تھے۔''

۹۶۱۔ فَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ فَإِنَّ بُنْدَارَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيٰى نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ.........

عَـنِ ابْـنِ عُـمَـرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ مَـكَّةَ مِـنَ الثَّنِيَّةِ الْـعُلْيَا الَّتِيْ عِنْدَ الْبَطْحَاءِ وَخَـرَجَ مِـنَ الثَّـنِيَّةِ السُّـفْـلٰى قَال أَبُوْ بَكْرٍ فَقَوْلُ ابْنِ عُمَرَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ مَـكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا دَالٌّ عَلٰى أَنَّ الثَّـنِيَّةَ لَيْسَـتْ مِـنْ مَـكَّةَ وَالثَّنِيَّةُ مِنَ الْحَرَمِ وَوَرَاءَ هَـا أَيْضًا مِنَ الْحَرَمِ وَكَدَا مِنَ الْحَرَمِ وَمَـا وَرَائَهَا أَيْضًا مِنَ الْحَرَمِ إِلَى الْعَلَامَاتِ الَّتِـيْ أُعْـلِـمَـتْ بَيْـنَ الْـحَـرَمِ وَبَيْنَ الْحِلِّ فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُّقَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بطحاء کے پاس واقع ثنیہ علیا سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور ثنیہ سفلیٰ سے باہر نکلے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمانا کہ نبی کریم ﷺ ثنیہ علیا سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ثنیہ مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہے۔ حالانکہ ثنیہ اور اس کے بعد والا علاقہ مکہ مکرمہ میں داخل ہے۔ اور کداء اور اس کے بعد والا علاقہ بھی ان علامات تک حرم میں داخل ہے جو علامات حرم اور حل کے حدود ظاہر کرنے کے لیے لگائی گئی ہیں۔ یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکہ میں مکہ سے داخل

(۹۶۰) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب دخول مکة من الثنیة العلیا، حدیث: ۲۲۵/ ۱۲۵۸ عن ابی کریب به، صحیح بخاری: ۱۵۷۸۔ سنن ابی داود: ۱۸۶۸۔ من طریق ابی اسامة به.

(۹۶۱) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من این یخرج من مکة، حدیث: ۱۵۷۶۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب دخول مکة من الثنیة العلیا، حدیث: ۱۲۵۷۔ سنن ابی داود: ۱۸۶۶۔ سنن نسائی: ۲۸۶۸۔ من طریق یحیی بهذا الاسناد، سنن ابن ماجه: ۲۹۴۰.

مِنْ مَكَّةَ فَلَوْ كَانَتِ الثَّنِيَّةُ مِنْ مَكَّةَ وَكَدَا مِنْ مَكَّةَ لَمَا جَازَ أَنْ يُقَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ وَمِنْ كَدَا وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يُحْتَجَّ بِأَنَّ جَمِيْعَ الْحَرَمِ مِنْ مَكَّةَ لِقَوْلِهِ ﷺ أَنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فَجَمِيْعُ الْحَرَمِ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ مَكَّةَ إِلَّا أَنَّ الْمُتَعَارِفَ عِنْدَ النَّاسِ أَنَّ مَكَّةَ مَوْضِعُ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ يَقُوْلُ الْقَائِلُ خَرَجَ فُلَانٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى مِنًى وَرَجَعَ مِنْ مِنًى إِلَى مَكَّةَ وَإِذَا تَدَبَّرْتَ أَخْبَارَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَاسِكِ وَجَدتَّ مَا يُشْبِهُ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ كَثِيْرًا فِي الْأَخْبَارِ فَأَمَّا عَرَفَةُ وَمَا وَرَاءَ الْحَرَمِ فَلَا شَكَّ وَلَا مِرْيَةَ أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ مَكَّةَ وَالدَّلِيْلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَفَرَ مِنْ مِنًى يَوْمَ الثَّالِثِ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

ہوئے؟ چنانچہ اگر ثنیہ اور کدا مکہ کا حصہ ہوتے تو ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ نبی علیہ السلام مکہ میں ثنیہ اور کدا سے داخل ہوئے۔ یہ ممکن ہے کہ دلیل دی جائے کہ سارا حرم مکہ مکرمہ میں داخل ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: ”بے شک مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے دن ہی حرام قرار دے دیا تھا۔“ لہٰذا سارے حرم پر اسم مکہ کا لفظ بولا جا سکتا ہے۔ البتہ لوگوں کے ہاں معروف یہ ہے کہ مکہ مکرمہ وہ آبادی ہے جس کی عمارات ایک دوسری سے متصل ہیں۔ کہنے والا کہہ سکتا ہے: فلاں شخص مکہ سے منیٰ گیا اور منیٰ سے مکہ مکرمہ واپس آیا اور جب تم حج کے متعلق نبی اکرم ﷺ کی احادیث پر غور وفکر کرو گے تو تمہیں اس معنی میں بہت ساری احادیث مل جائیں گی۔ لیکن عرفات اور حرم کے بعد والے علاقے تو بغیر کسی شک وشبہ کے مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ ایام تشریق کے تیسرے روز منیٰ سے روانہ ہو گئے تھے۔ (تو وہ درج ذیل حدیث نمبر ۹۶۲ ہے۔)“

۹۶۲۔ أَنَّ يُوْنُسَ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلٰى ثَنَا، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ أَخْبَرَهُ..........

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ خَرَجَ ﷺ مِنْ لَيْلَتِهِ تِلْكَ مُتَوَجِّهًا نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ

”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں (مکہ مکرمہ میں) پڑھیں، پھر وادی محصب میں کچھ دیر سوئے، پھر آپ سوار ہو کر بیت اللہ آئے اور اس کا طواف کیا۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”پھر نبی اکرم ﷺ اسی رات مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔“

(٩٦٢) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب طواف الوداع، حديث: ١٧٥٦، سنن كبرى نسائی: ٤١٩٠۔ من طريق ابن وهب بهذا الاسناد، صحيح ابن حبان: ٣٨٧٣.

۹۶۳۔ اَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ كَذٰلِكَ ثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ نَا أَفْلَحُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ: فَذَكَرَتْ بَعْضَ صِفَةِ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ فَأَذِنَ بِالرَّحِيْلِ فِي أَصْحَابِهِ فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَطَافَ بِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكِبَ ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ نَسْمَعْ أَحَدًا مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَهْلِ الْفِقْهِ يَجْعَلُ مَا وَرَاءَ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ فِي الْمُدُنِ مِنَ الْمُدُنِ وَإِنْ كَانَ مَا وَرَاءَ الْبِنَاءِ مِنْ حَدِّ تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ وَمِنْ أَرَاضِيْهَا الْمَنْسُوْبَةِ إِلَى تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ لَا نَعْلَمُهُمُ اخْتَلَفُوْا أَنَّ مَنْ خَرَجَ مِنْ مَدِيْنَةٍ يُرِيْدُ سَفَرًا فَخَرَجَ مِنَ الْبُنْيَانِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ أَنَّ لَهُ قَصْرَ الصَّلَاةِ وَإِنْ كَانَتِ الْأَرْضُوْنَ الَّتِيْ وَرَاءَ الْبِنَاءِ مِنْ حَدِّ تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ وَكَذٰلِكَ لَا أَعْلَمُهُمُ اخْتَلَفُوْا أَنَّهُ إِذَا رَجَعَ يُرِيْدُ بَلْدَةً فَدَخَلَ بَعْضَ أَرَاضِيْ بَلْدَةٍ وَلَمْ يَدْخُلِ الْبِنَاءَ وَكَانَ خَارِجًا مِنْ حَدِّ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ أَنَّ لَهُ قَصْرَ الصَّلَاةِ مَا لَمْ يَدْخُلْ مَوْضِعَ الْبِنَاءِ الْمُتَّصِلِ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ وَلَا أَعْلَمُهُمُ اخْتَلَفُوْا أَنَّ مَنْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ مَنْ قَدْ أَقَامَ بِهَا قَاصِدًا سَفَرًا يَقْصُرُ فِيْهِ الصَّلَاةَ فَفَارَقَ مَنَازِلَ مَكَّةَ

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی کچھ کیفیت بیان کی اور فرمایا: ”آپ نے اپنے صحابہ کرام کو روانگی کا حکم دیا تو لوگ روانہ ہونے شروع ہو گئے، آپ (روانگی کے وقت) صبح کی نماز کے وقت بیت اللہ کے پاس سے گزرے تو اس کا طواف کیا، پھر آپ (بیت اللہ سے) باہر تشریف لائے، پھر آپ سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔“ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ہم نے کسی فقیہ عالم دین کے بارے میں نہیں سنا کہ اس نے کسی شہر کی باہم متصل آبادی اور عمارات کے بعد والے علاقے کو اسی شہر کا حصہ قرار دیا ہو، اگرچہ آبادی کے بعد والا علاقہ اسی شہر کی حدود سے اور اس شہر کی طرف منسوب زمینوں میں سے ہو۔ ہمارے علم میں نہیں کہ علمائے کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف ہو کہ جو شخص سفر کے ارادے سے شہر سے نکل جائے، اور وہ باہم متصل آبادی اور عمارات سے باہر چلا جائے تو وہ نماز قصر کر سکتا ہے اگرچہ آبادی کے بعد والی زمینیں اسی شہر کی حدود میں ہوں۔ اسی طرح ہمارے علم میں علمائے کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جب وہ شخص واپس کسی شہر میں آنا چاہے اور وہ اس شہر کی بعض زمینوں میں داخل ہو جائے اور آبادی میں داخل نہ ہوا ہو اور وہ ابھی باہم متصل آبادی کی حدود سے باہر ہو تو وہ قصر کر سکتا ہے جب تک کہ آپس میں ملی ہوئی آبادی میں داخل نہ ہو جائے اور مجھے اس بارے میں بھی علمائے کرام کا اختلاف معلوم نہیں ہے کہ جو شخص مکہ مکرمہ سے سفر کی نیت سے نکل گیا، وہ مکہ کا رہائشی ہو یا جو وہاں عارضی مقیم تھا وہ مکہ (کی حدود

وَجَعَلَ جَمِيْعَ بِنَائِهَا وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَإِنْ كَانَ بَعْدُ فِي الْحَرَمِ أَنَّ لَهُ قَصْرَ الصَّلَاةِ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ فِيْ حَجَّتِهِ فَخَرَجَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَدْ فَارَقَ جَمِيْعَ بِنَاءِ مَكَّةَ وَسَارَ إِلٰى مِنًى وَلَيْسَ مِنًى مِنَ الْمَدِيْنَةِ الَّتِيْ هِيَ مَدِيْنَةُ مَكَّةَ فَغَيْرُ جَائِزٍ مِنْ جِهَةِ الْفِقْهِ إِذَا خَرَجَ الْمَرْءُ مِنْ مَدِيْنَةٍ لَوْ أَرَادَ سَفَرًا بِخُرُوْجِهِ مِنْهَا جَازَ لَهُ قَصْرُ الصَّلَاةِ أَنْ يُّقَالَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بِنَائِهَا هُوَ فِي الْبَلْدَةِ إِذْ لَوْ كَانَ فِي الْبَلْدَةِ لَمْ يَجُزْ لَهُ قَصْرُ الصَّلَاةِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهَا فَالصَّحِيْحُ عَلٰى مَعْنَى الْفِقْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُقِمْ بِمَكَّةَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ كَوَامِلَ يَوْمَ الْخَامِسِ وَالسَّادِسِ وَالسَّابِعِ وَبَعْضَ يَوْمِ الرَّابِعِ دُوْنَ لَيْلِهِ وَلَيْلَةَ الثَّامِنَةِ وَبَعْضَ يَوْمِ الثَّامِنِ فَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ إِزْمَاعٌ عَلٰى مَقَامِ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ بِلَيَالِيْهَا فِيْ بَلْدَةٍ وَاحِدَةٍ فَلَيْسَ هٰذَا الْخَبَرُ إِذَا تَدَبَّرْتَهُ بِخِلَافِ قَوْلِ الْحِجَازِيِّيْنَ فِيْمَنْ أَزْمَعَ مَقَامَ أَرْبَعٍ أَنَّهُ يُتِمُّ الصَّلَاةَ لِأَنَّ مُخَالِفِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ أَنَّ مَنْ أَزْمَعَ مَقَامَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ فِيْ مَدِيْنَةٍ وَأَرْبَعَةِ أَيَّامٍ خَارِجًا مِنْ تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ فِيْ بَعْضِ أَرَاضِيْهَا الَّتِيْ هِيَ خَارِجَةٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى قَدْرِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَمِنًى فِيْ مَرَّتَيْنِ لَا فِيْ مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ وَيَوْمًا

میں) نماز قصر کر سکتا ہے۔ جب اس نے مکہ مکرمہ کی منازل کو چھوڑ دیا، اور ساری آبادی اپنے پیچھے چھوڑ دی، اگر چہ وہ حدود حرم میں دور نکل جائے تو وہ نماز قصر کر سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ جب اپنے حج کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ یوم الترویہ کو مکہ مکرمہ سے نکل گئے۔ آپ نے مکہ مکرمہ کی تمام آبادی کو چھوڑ دیا اور منیٰ روانہ ہوگئے، جبکہ منیٰ مکہ مکرمہ شہر میں داخل نہیں ہے۔ لہٰذا فقہی نقطہ نظر سے یہ درست نہیں ہے کہ جو شخص سفر کی نیت وارادے سے شہر سے نکل گیا اور اس کے لیے نماز قصر کرنا جائز تھا، اسے کہا جائے: ''جب وہ شہر کی آبادی سے نکل گیا کہ وہ ابھی شہر ہی میں ہے۔'' کیونکہ اگر وہ ابھی تک شہر ہی میں ہے تو اس کے لیے نماز قصر کرنا درست نہیں ہے حتیٰ کہ وہ شہر سے نکل جائے۔ لہٰذا فقہی رو سے یہی بات صحیح ہے کہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ میں صرف تین دن رات مکمل قیام پذیر رہے، پانچ، چھ اور سات تاریخ کو۔ چار تاریخ کا کچھ حصہ سوائے اس کی رات کے اور آٹھویں تاریخ کی رات اور اس کے دن کا کچھ حصہ، لہٰذا وہاں کسی ایک شہر میں چار دن رات کے قیام کا پختہ ارادہ نہیں تھا۔ اس لیے یہ روایت، جب تم غور وفکر کرو، تو اہل حجاز کے اس قول کے مخالف نہیں ہے کہ جو شخص کسی ایک مقام پر چار دن رہنے کا پختہ ارادہ کر لے وہ نماز مکمل پڑھے۔ کیونکہ ان کے مخالفین کہتے ہیں: ''جس شخص نے کسی شہر میں دس دن کے قیام کا پختہ ارادہ کر لیا، اور چار دن اس شہر سے باہر اس شہر کی ایسی زمینوں میں رہنے کا ارادہ کیا جو شہر سے مکہ مکرمہ اور منیٰ جیسی دوہری مسافت کے برابر ہو، اکہری نہ ہو۔ اور ایک رات اور دن کسی تیسری جگہ پر گزارے جو منی سے عرفات جتنی مسافت پر ہو تو وہ نماز قصر

وَلَيْلَةً فِي مَوْضِعٍ ثَالِثٍ مَا بَيْنَ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ كَانَ لَهُ قَصْرُ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ هٰذَا عِنْدَهُمْ إِزْمَاعًا عَلَى مَقَامِ خَمْسَ عَشْرَةَ عَلَى مَا زَعَمُوا أَنَّ مَنْ أَزْمَعَ مَقَامَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَجَبَ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ.

کر سکتا ہے اور یہ ان کے نزدیک ایک مقام پر پندرہ دن کے قیام کا پختہ ارادہ نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک جس شخص نے پندرہ دن ٹھہرنے کا پختہ ارادہ کر لیا اس پر مکمل نماز ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔''

فوائد: ......ا۔ مصنف نے ان احادیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ غیر مقیم مسافر زیادہ سے زیادہ پندرہ دن تک رہنے کا قصد کر سکتا ہے اور کسی جگہ تین دن اور تین رات کی اقامت سے ٹھہرنے والا اتنے دن قصر کرے گا اور اس سے زیادہ دن اقامت کا ارادہ ہو تو وہ پوری نماز پڑھے گا، مالک اور شافعی کا بھی یہی موقف ہے کہ چار دن اقامت کی نیت کرنے والا مسافر پوری نماز پڑھے گا۔ اس سے کم مدت اقامت کا ارادہ رکھنے والا قصر کرے گا اور ابوحنیفہ کہتے ہیں پندرہ دن اقامت کی نیت رکھنے والا مسافر پوری نماز پڑھے اور اس سے کم مدت کی اقامت کا ارادہ رکھنے والا قصر نماز ادا کرے۔

(فقه السنة: ١/ ٢٧٢)

۲۔ مسافر جب تک مسافر ہو قصر کرے گا۔ اور جب وہ کسی کام کی غرض سے کہیں اقامت کرے تب بھی قصر کرے گا کیونکہ وہ مسافر ہی متصور ہوگا۔ خواہ وہ کئی سال اقامت کرے، لیکن مسافر اگر معینہ مدت کی اقامت کی نیت کرے تو قصر نماز ادا کرے یا پوری نماز پڑھے گا؟ اس بارے میں ابن قیم رحمہ اللہ نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ اقامت طویل ہو یا مختصر بشرطیکہ وہ اقامت گاہ کو سکونت کا درجہ نہ دے تو وہ نماز قصر ہی کرے گا اور جب کسی جگہ کو مسافر رہائش وسکونت ٹھہرائے تو وہ مقیم بن جائے گا۔ اس صورت میں پوری نماز پڑھنا واجب ہے۔

(فقه السنة ١/ ٢٧٠)

۳۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسافر تردد وعدم تردد کی حالت میں نماز قصر ہی ادا کرے گا کیونکہ تردد وعدم تردد میں امتیاز کی کوئی واضح نص موجود نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ہمیشہ قصر نماز کا اہتمام کیا، نیز کوئی آیت، حدیث، اکثر اور اجماع اس بات کی دلیل نہیں کہ معین مدت کی اقامت کا ارادہ ہو تو مسافر پوری نماز پڑھے اور حالت تردد میں ہو تو قصر کرے۔ لہٰذا راجح موقف یہی ہے کہ مسافر جب تک مسافر رہے اور اس کی سفری ضروریات پوری نہ ہوں وہ قصر کر سکتا ہے۔

---

(٩٦٣) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب قول الله تعالى ﴿الحج اشهر معلومات﴾، حديث: ١٥٦٠۔ سنن ابي داود: ٢٠٠٦۔ من طريق بندار، محمد بن بشار بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث: ١٢٣/ ١٢١١۔ مسند احمد: ٦/ ٢٠٦۔

٣٨٤..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ بِذِكْرِ خَبَرٍ غَلِطَ فِي مَعْنَاهُ بَعْضُ مَنْ لَّمْ يُحْسِنْ صَنَاعَةَ الْفِقْهِ، فَتَأَوَّلَ هٰذَا الْخَبَرَ عَلٰى ظَاهِرِهِ وَزَعَمَ أَنَّ الْجَمْعَ غَيْرُ جَائِزٍ إِلَّا أَنْ يَجِدَّ بِالْمُسَافِرِ السَّفَرَ

سفر میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کرنے کی رخصت کا بیان، اس سلسلے میں ایک روایت کا بیان جس کے معنی سمجھنے میں بعض غیر فقیہ اشخاص سے غلطی ہوگئی ہے، لہٰذا اس نے اس کے ظاہری معنی کے اعتبار سے اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ مغرب وعشاء کی نمازوں کو صرف اس وقت جمع کرنا جائز ہے جب مسافر کو سفر میں جلدی ہو

٩٦٤- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاَءِ نَا.........

سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَوْدًا وَبَدْءًا لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ سَمِعْتُهُ مِنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

”امام سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری کو دہرائی اور درس حدیث کی ابتداء کرتے وقت یہ فرماتے ہوئے سنا: ”اگر میں سو بار بھی قسم اٹھانا چاہوں تو اٹھا سکتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث حضرت سالم سے سنی ہے اور وہ اپنے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر لیتے۔“ “

٩٦٥- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر کرنے میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کر لیتے۔“ جناب یحییٰ نے ”نبی ﷺ“ کی بجائے ”رسول اللہ ﷺ“ کے الفاظ روایت کیے ہیں۔“

(٩٦٥) انظر الحديث السابق.

٣٨٥..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ لَّمْ يَجِدَّ بِالْمُسَافِرِ السَّيْرُ.

ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے ادا کرنے کی رخصت کا بیان، اگرچہ مسافر کو سفر کی جلدی نہ ہو

٩٦٦- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ثَنَا.........

أَبُو الطُّفَيْلِ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرَهَا وَذٰلِكَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ قُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَّا يُحَرِّجَ أُمَّتَهُ.

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے سفر میں نمازیں جمع کر کے ادا کیں، لہٰذا آپ نے نماز ظہر اور عصر، نماز مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔ (جناب ابوالطفیل) کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ نے ایسے کیوں کیا؟ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ”آپ اپنی امت کو تنگی اور مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔“

٩٦٧- أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ نَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.........

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: بِمِثْلِ ذٰلِكَ

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت مروی ہے۔“

فوائد :......١۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ حالت سفر میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو مقدم و موخر کر کے ایک نماز کے وقت میں دونوں نمازیں جمع کرنا جائز ہے۔ خواہ سفر میں جلدی مقصود ہو یا نہ ہو۔

٢۔ اکثر اہل علم مثلاً سعید بن زید، سعد، اسامہ، معاذ بن جبل، ابوموسیٰ، ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین اس جواز کے قائل ہیں اور طاؤس، مجاہد، عکرمہ، مالک، ثوری، شافعی، اسحٰق ابوثور اور ابن منذر سے بھی یہی قول منقول ہے۔ لیکن حسن بصری، ابن سیرین اور اصحاب الرائے کا موقف ہے کہ نمازوں کو جمع کرنا عرفہ کے دن عرفہ میں اور مزدلفہ میں

---

(٩٦٦) مسند احمد: ٥/ ٢٣٩ من طريق عبدالرحمن بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر، حديث: ٥٣/ ٧٠٦- سنن ابى داود: ١٢٠٦- سنن نسائى: ٥٨٨- سنن ابن ماجه: ١٠٧٠.

(٩٦٧) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر، حديث: ٥١/ ٧٠٥- مؤطا امام مالك: ١/ ١٤٤- صحيح ابن حبان: ١٥٩٤.

مزدلفہ کی رات ہی جائز ہے۔ اس بارے جمہور علماء کا قول راجح ہے کیونکہ احادیث الباب ان کے موقف کی قوی دلیل ہیں۔ (المغنی لابن قدامہ: ٤/ ٥٥)

٣٨٦..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلاَتَيْنِ فِي السَّفَرِ، وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ نَازِلاً فِي الْمَنْزِلِ غَيْرَ سَائِرٍ وَقْتَ الصَّلاَتَيْنِ.

سفر میں دو نمازوں کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان

اگرچہ مسافر ان دو نمازوں کے وقت کسی قیام گاہ میں ٹھہرا ہوا ہو اور سفر نہ کر رہا ہو

٩٦٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ.........

مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ تَبُوْكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ فَأَخَّرَ الصَّلاَةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَأْتُوْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَيْنَ تَبُوْكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوْا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا فَلاَ يَمَسُّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى اٰتِيْ قَالَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَ إِلَيْهَا رَجُلاَنِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبُضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ فَسَأَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا فَقَالاَ نَعَمْ فَسَبَّهُمَا وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ غَرَفُوْا مِنَ الْعَيْنِ بِأَيْدِيْهِمْ قَلِيْلاً قَلِيْلاً حَتّٰى اجْتَمَعَ فِيْ شَيْءٍ ثُمَّ غَسَلَ

”حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تبوک والے سال (غزوہ تبوک کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (جہاد کے لیے) نکلے تو رسول اللہ ﷺ (دوران سفر) ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھتے تھے۔ ایک دن آپ نے نماز مؤخر کی پھر آپ (خیمے سے) باہر تشریف لائے اور ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا کیں، پھر آپ (خیمے کے) اندر تشریف لے گئے، پھر باہر تشریف لائے اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں۔ پھر آپ نے فرمایا: بے شک کل تم تبوک کے چشمے پر پہنچ جاؤ گے، ان شاء اللہ، اور تم وہاں چاشت کے وقت ہی پہنچ سکو گے۔ تو جو شخص چشمے پر پہنچ جائے وہ میرے پہنچنے تک اس میں سے پانی بالکل نہ لے۔ کہتے ہیں: ”جب ہم چشمے پر پہنچے تو دو آدمی ہم سے پہلے وہاں پہنچ چکے تھے جبکہ چشمہ ایک تسمے کی طرح بالکل تھوڑا تھوڑا چل رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا: ”کیا تم نے چشمے سے کچھ پانی لیا ہے؟ تو دونوں نے کہا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے خوب سخت سست کہا۔ پھر

(٩٦٨) موطا امام مالك: ١/ ١٤٣، ١٤٤۔ وقد تقدم برقم: ٩٦٦۔ الصحيحة: ١٢١٠.

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيْهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيْرٍ فَاسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ تَرٰى مَا هُنَّ قَدْ مُلِيَ جِنَانًا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي الْخَبَرِ مَا بَانَ وَ ثَبَتَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ، وَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ، وَ هُوَ نَازِلٌ فِيْ سَفَرِهٖ غَيْرُ سَائِرٍ وَقْتَ جَمْعِهٖ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ. لِأَنَّ قَوْلَهُ: أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعاً، ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ جَمِيْعاً، تَبَيَّنَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَاكِباً سَائِرًا فِيْ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ اللَّذَيْنِ جَمَعَ فِيْهِمَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ وَبَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ. وَ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، لَيْسَ بِخِلَافِ هٰذَا الْخَبَرِ، لِأَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَهُمَا حِيْنَ جَدَّ بِهِ السَّيْرُ، فَأَخْبَرَ بِمَا رَأٰى مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ، وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَدْ رَأٰى النَّبِيَّ ﷺ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَ هُوَ نَازِلٌ فِي الْمَنْزِلِ غَيْرُ سَائِرٍ، فَخَبَّرَ بِمَا رَأٰى النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ. فَالْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا جَدَّ بِالْمُسَافِرِ السَّيْرُ جَائِزٌ كَانَ فِعْلُهُ ﷺ، وَ كَذٰلِكَ جَائِزٌ لَهُ الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا وَ إِنْ كَانَ

صحابہ کرام نے چشمے سے اپنے ہاتھوں کے ساتھ تھوڑا تھوڑا پانی چلوؤں میں لیا حتی کہ تھوڑا سا پانی جمع ہوگیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس پانی سے اپنا چہرہ اور دست مبارک دھوئے، پھر اس پانی کو چشمے میں ڈال دیا تو چشمہ جاری ہوگیا اور بھرپور پانی بہنے لگا۔ پس لوگوں نے خوب سیر ہوکر پانی پیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے معاذ! اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم اس علاقے کو باغات (اور آبادی) سے بھرپور دیکھو گے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے واضح ہوگیا اور ثابت ہوگیا کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کی ہیں حالانکہ آپ اپنے سفر میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے اور دونوں نمازوں کو جمع کرتے وقت سفر جاری نہیں تھا۔ کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا: ”آپ نے ایک دن نماز مؤخر کی، پھر آپ باہر تشریف لائے اور ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا کیں، پھر آپ (خیمے میں) داخل ہوگئے، پھر آپ باہر تشریف لائے اور مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں۔“ اس سے یہ واضح ہوا کہ آپ ان دو اوقات میں سوار ہوکر چل نہیں رہے تھے جن میں آپ نے مغرب وعشاء اور ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے ادا فرمائی تھیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث کہ: ”نبی کریم ﷺ کو جب سفر کی جلدی ہوتی تو دو نمازوں کو جمع کر لیتے تھے۔“ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے مخالف نہیں ہے کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ کو دو نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کو سفر میں جلدی تھی تو انہوں نے جیسے نبی کریم ﷺ کو عمل کرتے دیکھا ویسے ہی بیان کر دیا۔ اور معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو دو نمازیں جمع کر کے پڑھتے

نَـازِلاً لَـمْ يَـجِدَّ بِهِ السَّيْرُ، كَمَا فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ الْـجَـمْـعَ بَيْـنَهُـمَا غَيْرُ جَائِزٍ إِذَا لَمْ يَجِدَّ بِهِ السَّيْـرُ، لَا أَثَـرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَلَا مُخْبِراً عَنْ نَفْسِهِ .

ہوئے دیکھا جبکہ آپ ایک قیام گاہ میں ٹھہرے ہوئے تھے اور سفر نہیں کر رہے تھے، تو انہوں نے جیسے نبی اکرم ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا، ویسے ہی اس کی خبر دے دی۔ لہٰذا جب مسافر کو جلدی ہو تو دو نمازیں جمع کر کے پڑھنا جائز ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے کیا۔ اسی طرح اس کے لیے کسی منزل پر قیام کے دوران سفر کی جلدی کے بغیر بھی دو نمازیں جمع کرنا جائز ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے کیا ہے۔'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ نہیں کہا کہ جب مسافر کو سفر میں جلدی نہ ہو تو اس کے لیے دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہے انہوں نے یہ بات نہ تو نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے اور نہ اپنی طرف سے کہی ہے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ سفر میں نمازوں میں مطلق جمع جائز ہے۔ اور دوران سفر مسافر کسی جگہ پڑاؤ ڈالیں تب وہ مسافر ہیں اور پڑاؤ کی حالت میں بھی نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے۔

۳۸۷..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي الْعِشَاءِ

نماز ظہر اور عصر کو عصر کے وقت میں اور نماز مغرب اور عشاء کو عشاء کے وقت میں جمع کرنے کا بیان

۹۶۹۔ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ..........

عَـنِ ابْـنِ شِهَـابٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ مِثْلَ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ يَعْنِيْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْـرُ يَوْمًا جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا أَرَادَ السَّفَـرَ لَيْلَةً جَـمَـعَ بَيْـنَ الْمَغْـرِبِ وَالْعِشَـاءِ يُؤَخِّـرُ الظُّهْرَ إِلٰى أَوَّلِ وَقْتِ

'' جناب ابن شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے علی بن حسین کی حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب دن کے وقت جلدی سفر کرنا ہوتا تو آپ نماز ظہر اور عصر کو جمع کر لیتے، اور جب آپ رات کے وقت سفر کرنے کا ارادہ کرتے تو نماز مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا کر لیتے۔ آپ ظہر کی نماز کو عصر کے پہلے وقت تک مؤخر کر لیتے پھر دونوں

(۹۶۹) صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب یؤخر الظہر الی العصر اذا ارتحل......، حدیث: ۱۱۱۱، ۱۱۱۲۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز الجمع بین الصلاتین فی السفر، حدیث: ۷۰۴۔ سنن ابی داود: ۱۲۱۹۔ سنن نسائی: ۵۹۵.

الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ.

کو جمع کر لیتے، اور مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے شفق غائب ہونے پر مغرب وعشاء کو جمع کر کے ادا کر لیتے۔"

٩٧٠۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ قَالَا ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ.........

عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ وَ مُسَاحِقَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ فَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ الصَّلَاةُ قَالَ فَسَارَ فَقِيْلَ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُؤَخِّرَهَا قَالَ فَسِرْنَا حَتّٰى نِصْفِ اللَّيْلِ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ نِصْفِ اللَّيْلِ قَالَ فَنَزَلَ فَصَلَّاهَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ وَ خَبَرِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ، مَا بَانَ وَ ثَبَتَ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ وَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ فِيْ وَقْتِ الْعِشَاءِ بَعْدَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ جَائِزٌ، لَا عَلٰى مَا قَالَ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ إِنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ أَنْ يُّصَلِّيَ الظُّهْرَ فِيْ اٰخِرِ وَقْتِهَا وَالْعَصْرُ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا، وَ الْمَغْرِبُ فِيْ اٰخِرِ وَقْتِهَا قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ، وَ كُلُّ صَلَاةٍ فِيْ حَضَرٍ وَ سَفَرٍ عِنْدَهُمْ جَائِزٌ أَنْ يُّصَلّٰى عَلٰى مَا فَسَّرُوْا الْجَمْعَ بَيْنَ

" حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر، حفص بن عاصم اور مساحق بن عمرو کے ساتھ تھا، تو سورج غروب ہوگیا، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی گئی کہ نماز ادا کر لیں، تو وہ چلتے رہے (اور سفر جاری رکھا)۔ ان سے پھر عرض کی گئی کہ نماز پڑھ لیں، تو انہوں نے فرمایا:" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تھی تو آپ اس نماز کو مؤخر کر لیتے تھے اور میرا ارادہ بھی اسے تاخیر سے پڑھنے کا ہے۔ کہتے ہیں: لہٰذا ہم آدھی رات یا آدھی کے قریب تک چلتے رہے، پھر وہ سواری سے اترے اور نماز پڑھی۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:" اس حدیث اور ابن شہاب کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے واضح اور ثابت ہوگیا کہ نماز ظہر اور عصر کو عصر کے وقت میں جمع کرنا اور نماز مغرب وعشاء کو عشاء کے وقت میں سورج کی سرخی غائب ہونے کے بعد جمع کر کے پڑھنا جائز ہے۔ نہ کہ اس طریقے سے جمع کرنا جیسا کہ بعض عراقی فقہاء نے کہا ہے کہ نماز ظہر وعصر کو جمع کرنے کا طریقہ یہ کہ ظہر کو اس کے آخری وقت میں ادا کرے اور عصر کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرے۔ اور نماز مغرب کو اس کے آخری وقت میں شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھے اور ان کے نزدیک سفر وحضر میں دو نمازوں کو جمع کر کے اس طریقے کے مطابق ادا کرنا جائز ہے

(٩٧٠) تقدم تخريجه برقم: ٩٦٤.

الصَّلاتَيْنِ، إِذْ جَائِزٌ عِنْدَهُمْ لِلْمُقِيمِ أَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا إِنْ أَحَبَّ فِي آخِرِ وَقْتِهَا وَ إِنْ شَاءَ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا.

کیونکہ ان کے نزدیک مقیم شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ ساری نمازیں اگر چاہے تو ان کے آخری وقت میں ادا کر لے اور اگر چاہے تو ان کے اول وقت میں ادا کر لے۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ سفر میں نمازوں کو جمع کرنے سے مقصود تقدیم کی صورت میں نماز ظہر اور عصر نماز ظہر کے وقت پڑھنا اور تاخیر کی صورت میں نماز ظہر اور عصر کو عصر کے وقت پڑھنا ہے، یہ مراد نہیں کہ تاخیر کی صورت میں نماز ظہر کے آخری وقت میں اور نماز عصر عصر کے اول میں ادا کی جائے۔ بلکہ جمع تاخیر کی صورت میں نماز ظہر اور نماز عصر عصر کا وقت شروع ہونے پر عصر کے وقت ادا کی جائیں گی اس طرح نماز مغرب اور نماز عشا کو عشا کے وقت یکجا کرنے کی صورت میں نماز عشا کا وقت شروع ہونے پر دونوں نمازیں ادا کی جائیں گی۔

۳۸۸...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِي الْمَطَرِ

حضر میں بارش کی وجہ سے دو نمازوں کو جمع کرنے کی رخصت کا بیان

۹۷۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا وَسَبْعًا جَمِيْعًا، قُلْتُ: لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَن لَّا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ، قَالَ: وَهُوَ مُقِيْمٌ مِنْ غَيْرِ سَفَرٍ وَلَا خَوْفٍ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بِمِثْلِهِ. وَقَالَ: فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ. وَقَالَ سَعِيْدٌ، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَن لَّا يُحْرِجَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِهِ. وَهٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الْجَبَّارِ مَرَّةً.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں آٹھ رکعات (ظہر وعصر) اور سات رکعات (مغرب وعشاء) جمع کر کے پڑھی ہیں۔ میں نے عرض کی: آپ نے ایسے کیوں کیا۔ انہوں نے فرمایا: ”آپ نے چاہا کہ آپ کی امت تنگی اور مشقت میں نہ پڑ جائے۔“ حالانکہ آپ (مدینہ منورہ میں) قیام پذیر تھے، سفر اور خوف کی حالت میں نہیں تھے۔“ جناب سفیان کی روایت میں بھی یہ الفاظ ہیں کہ آپ خوف اور سفر کی حالت میں نہیں تھے۔ جناب سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ”آپ نے اس طرح نمازوں کو جمع) کیوں کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ”آپ نے چاہا کہ آپ کی

(۹۷۱) تقدم تخریجه برقم: ۹٦٧. صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الجمع بین الصلاتین فی الحضر، حدیث: ٥٤/ ٧٠٥ لیس فیه "احد"

امت کا کوئی شخص تنگی اور تکلیف محسوس نہ کرے۔" جناب عبدالجبار نے بھی ہمیں ایک مرتبہ اسی طرح روایت بیان کی تھی۔

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حضر میں بارش کی صورت میں نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے پھر اس میں یہ تعیین نہیں کہ بارش کی صورت میں جمع مقدم ہوگی یا موخر لہٰذا بارش کی صورت میں جمع تقدیم و تاخیر کی دونوں صورتیں جائز ہیں۔

٩٧٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ، قَالَ مَالِكٌ: أَرٰى ذٰلِكَ كَانَ فِيْ مَطَرٍ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: لَمْ يَخْتَلِفِ الْعُلَمَاءُ كُلُّهُمْ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِيْ غَيْرِ الْمَطَرِ غَيْرُ جَائِزٍ، فَعَلِمْنَا وَاسْتَيْقَنَّا أَنَّ الْعُلَمَاءَ لَا يَجْمَعُوْنَ عَلٰى خِلَافِ خَبَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، لَا مُعَارِضَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَخْتَلِفْ عُلَمَاءُ الْحِجَازِ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْمَطَرِ جَائِزٌ، فَتَأَوَّلْنَا جَمْعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ لَمْ يَتَّفِقِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى خِلَافِهِ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَتَّفِقَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى خِلَافِ خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَرْوُوْا

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھا، اور مغرب وعشاء کو جمع کر کے ادا کیا، بغیر کسی خوف اور سفر کے۔" امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "میرے خیال میں آپ نے اس طرح (نمازوں کو جمع کرنا) بارش کی حالت میں کیا تھا۔" امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "تمام علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضر میں بغیر بارش کے دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا ہمیں معلوم ہے اور یقین ہے کہ علمائے کرام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند سے منقول حدیث کے خلاف نیز اس کی معارض بھی کوئی روایت نہ ہو، اکٹھے نہیں ہو سکتے اور علمائے حجاز کا اس پر اتفاق ہے کہ بارش میں دو نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے۔ لہٰذا ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضر میں دو نمازوں کو جمع کرنے کی تاویل اس معنی میں کی ہے جس کے خلاف مسلمانوں کا اتفاق نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ مسلمانوں کا اتفاق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے خلاف ہوجائے حالانکہ اس حدیث کے خلاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بھی مروی نہ ہو۔ اور وہ روایت جو اہل عراق نے بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور بارش کے دو نمازوں کو جمع کیا ہے تو وہ غلط اور

(٩٧٢) مؤطا امام مالك: ١/ ١٤٤ ـ وقد تقدم برقم: ٩٦٧.

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرٌ خِلَافُهُ ، فَأَمَّا مَا رَوَى الْعِرَاقِيُّوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ ، فَهُوَ غَلَطٌ وَسَهْوٌ وَخِلَافُ قَوْلِ أَهْلِ الصَّلَاةِ جَمِيْعًا ، وَلَوْ ثَبَتَ الْخَبَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَمَعَ فِي الْحَضَرِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ ، لَمْ يَحِلَّ لِمُسْلِمٍ عَلِمَ صِحَّةَ هٰذَا الْخَبَرِ أَنْ يَحْظُرَ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ ، فَمَنْ يَنْقُلُ فِيْ رَفْعِ هٰذَا الْخَبَرِ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ وَلَا مَطَرٍ ، ثُمَّ يَزْعُمُ أَنَّ الْجَمْعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ عَلٰى مَا جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا غَيْرُ جَائِزٍ ، فَهٰذَا جَهْلٌ وَإِغْفَالٌ غَيْرُ جَائِزٍ لِعَالِمٍ أَنْ يَقُوْلَهُ .

سہو ہے اور تمام مسلمانوں کے قول کے مخالف ہے اور اگر نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث ثابت ہوجائے کہ آپ نے حضر میں بغیر کسی خوف اور بارش کے دونمازوں کو جمع کیا ہے تو جو مسلمان اس حدیث کی صحت کے بارے میں جان لے، اس کے لیے حلال و جائز نہیں کہ وہ حضر میں بغیر کسی خوف اور بارش کے دونمازوں کو جمع کرنا ممنوع قرار دے۔لہٰذا جو شخص یہ مرفوع حدیث بیان کرے کہ نبی اکرم ﷺ نے بغیر کسی خوف،سفراور بارش کے دونمازوں کو جمع کیا ہے پھر وہ یہ دعویٰ کرے کہ نبی کریم ﷺ کے دونمازوں کو جمع کرنے کے طریقے کے مطابق دونمازیں جمع کرنا جائز نہیں ہے تو یہ جہالت اور غفلت ہے،کسی عالم کو زیب نہیں دیتا کہ ایسی بات کہے۔“

۳۸۹..... بَابُ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لِلصَّلَاتَيْنِ إِذَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي السَّفَرِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَوَّلَ مِنْهُمَا يُصَلِّيْ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، وَالْأَخِيْرَةَ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ مِنْ غَيْرِ أَذَانٍ

سفر میں دونمازوں کو جمع کرتے وقت ان کے لیے اذان اور اقامت کہنے کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ان میں سے پہلی نماز اذان اور اقامت کے ساتھ ادا کی جائے گی جبکہ دوسری صرف اقامت کے ساتھ بغیر اذان پڑھے ادا کی جائے گی

۹۷۳۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ بِدِمَشْقَ ، نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ..........

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: أَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا انْتَهٰى إِلٰى جَمْعٍ أَذَّنَ وَأَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ اٰخِرُ النَّاسِ حَتّٰى أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے لوٹا، جب آپ مزدلفہ پہنچے تو آپ نے اذان اور اقامت کہلوائی، پھر مغرب کی نماز ادا کی، پھر آخری آدمی کے (اپنی سواری کو) کھولنے سے پہلے ہی اقامت ہوگئی تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔''

فوائد :.....ا۔ دو نمازوں کو جمع کرنے کی صورت میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ اس صورت میں کہ ایک اذان پر اکتفا کیا جائے اور ہر نماز کے لیے الگ اقامت کہی جائے۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۲۳۳)

۳۹۰..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْأَذَانِ لِلصَّلَاةِ إِذَا فَاتَ وَقْتُهَا وَإِنْ صُلِّيَتْ جَمَاعَةً.

جب نماز کا وقت فوت ہو جائے تو اس کے لیے اذان نہ کہنا جائز ہے اگر چہ نماز باجماعت ادا کی جائے

۹۷۴۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى كَانَ هَوِيٌّ مِنَ اللَّيْلِ، قَدْ خَرَّجْتُهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ. وَفِي الْخَبَرِ: أَنَّهُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری کی اپنے والد گرامی سے یہ روایت ہے: ''ہمیں خندق والے دن نماز سے روک دیا گیا حتی کہ رات ہوگئی۔'' میں نے یہ حدیث ایک اور مقام پر بیان کر دی ہے (دیکھیے حدیث نمبر ۹۹۶)۔ اور اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے نماز ظہر کی اقامت کہی (وہ ادا کی گئی) پھر انہوں نے عصر کی اقامت کہی (تو وہ پڑھی گئی) پھر انہوں نے مغرب کی اقامت کہی، پھر انہوں نے عشاء کی اقامت کہی (تو وہ ادا کی گئی)۔''

فوائد :.....جو شخص نماز سے سویا رہے یا نماز بھول جائے، اس کے لیے مشروع ہے کہ نماز پڑھنے کے ارادہ کے وقت اذان و اقامت کا اہتمام کرے۔ لیکن اگر اس کی متعدد نمازیں فوت ہو چکی ہوں تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہے اور باقی فوت شدہ نمازوں کے لیے فقط اقامت کا اہتمام کرے۔ (فقه السنة ۱/ ۱۱٤)

(۹۷۳) سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب النزول بين عرفات و جمع، حديث: ۳۰۱۹۔ من طريق عبدالرحمن بهذا الاسناد، سنن ابي داود: ۱۹۲۱۔ سنن نسائي: ۳۰۲۸۔ مسند احمد: ٥/ ۲۱۰۔ صحيح مسلم: ۲۷۹/ ۱۲۸۰۔ صحيح بخاري: ۱۳۹.

(۹۷٤) انظر رقم الحديث: ۹۹٦.

۳۹۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي أَوَّلِ الْوَقْتِ قَبْلَ الْاِرْتِحَالِ مِنَ الْمَنْزِلِ.

منزل سے روانگی سے قبل نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے

۹۷۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمْزَةَ الضَّبِّيِّ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلاً لَمْ يَرْتَحِلْ حَتّٰى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ. قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ ؟ قَالَ وَإِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی منزل پر پڑاؤ ڈالتے تو وہاں سے ظہر کی نماز پڑھ کر روانہ ہوتے۔ (حمزہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: اگر چہ نصف النہار (دوپہر) کا وقت ہوتا؟ انہوں نے فرمایا: (یعنی انس رضی اللہ عنہ نے) (ہاں) اگر چہ دوپہر کا وقت بھی ہوتا۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران سفر میں کسی منزل پر قیام کیا ہو تو نماز ظہر کو اول وقت پر جلد ادا کرنا مستحب ہے۔ خواہ وہ نصف النہار کا وقت ہو۔ اس سے مقصود زوال آفتاب کے بعد کا وقت ہے کہ زوال آفتاب کے بعد فوراً نماز ظہر ادا کر لی جائے۔

۳۹۲..... بَابُ نُزُوْلِ الرَّاكِبِ لِصَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ فِي السَّفَرِ، فَرْقًا بَيْنَ الْفَرِيْضَةِ وَالتَّطَوُّعِ فِي غَيْرِ الْمُسَابَقَةِ وَالْتِحَامِ الْقِتَالِ وَمُطَارَدَةِ الْعَدُوِّ.

سفر میں سوار کا فرض نماز پڑھنے کے لیے سواری سے اترنا، فرض اور نفل نماز میں فرق کی وجہ سے، اگر وہ اس وقت کسی مقابلے میں شریک، دشمن سے گھمسان کی جنگ یا دشمن پر حملہ آور نہ ہو (کیونکہ ان صورتوں میں فرض نماز بھی سواری پر پڑھنا جائز ہے)

۹۷۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوْبَانَ ، حَدَّثَنِيْ..........

جَابِرٌ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ ، فَكَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّرْقِ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں شریک تھے، آپ نفل نماز اپنی سواری پر مشرق کی جانب منہ کرکے پڑھتے تھے۔ پھر جب فرض نماز

---

(۹۷۵) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب صلاۃ السفر، باب المسافر یصلی وھو یشك فی الوقت، حدیث: ۱۲۰۵۔ سنن نسائی: ۴۹۹۔ من طریق یحییٰ بھذا الاسناد۔ مسند احمد: ۳/ ۱۲۰، ۱۲۹۔

(۹۷۶) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب التوجه نحو القبلة حیث کان، حدیث: ۴۰۰، ۱۰۹۴، مسند احمد: ۳/ ۳۰۴۔ سنن الدارمی: ۱۵۱۳۔ من طریق یحییٰ بن ابی کثیر بھذا الاسناد.

يُـصَلِّيَ الْمَكْتُوْبَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ . قَالَ أَبُـوْ بَـكْرٍ: مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ نَسَبُهُ إِلٰى جَدِّهٖ.

پڑھنا چاہتے تو نیچے اتر کر قبلہ رخ ہو کر پڑھتے۔ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن ثوبان سے مراد محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان ہے اس کی نسبت (باپ کی بجائے) اس کے دادا ثوبان کی طرف کی گئی ہے۔"

فوائد :......۱۔ فرض نماز کے لیے قبلہ رخ ہونا فرض ہے۔ البتہ قبلہ کی عدم تعیین کی صورت میں، اور حالت خوف میں قبلہ رو ہونا صحت نماز کی شرط نہیں۔ نیز نفلی نماز میں قبلہ رو ہونا شرط نہیں بلکہ جس طرف سواری کا منہ ہو اسی رخ نماز پڑھنا جائز ہے۔

۲۔ سواری پر نوافل ادا کرنا جائز ہیں، لیکن فرض نماز کے لیے سواری سے اترنا اور زمین پر قیام کرنا لازم ہے۔

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحْدُثُ

بیماری اور عذر کے وقت فرض نماز کی ادائیگی کے ابواب کا مجموعہ

٣٩٣..... بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ جَالِسًا إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ

بیمار شخص کھڑا نہ ہوسکتا ہو تو اس کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا بیان

٩٧٧- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، نَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، ح وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، قَالَ عَلِيٌّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ. وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ: ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ.........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ - وَهٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ - قَالَ: سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَدَخَلْنَا نَعُوْدُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تو آپ کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا ہم آپ کی تیمارداری کے لیے حاضر ہوئے تو نماز کا وقت ہوگیا، چنانچہ آپ نے بیٹھ کر ہمیں نماز پڑھائی۔''

فوائد :......١۔ قیام پر قادر شخص کے لیے فرض نماز کھڑے ہو کر پڑھنا واجب ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى، وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ.﴾ نمازوں کی حفاظت کرو، بالخصوص درمیانی نماز کی اور اللہ کے لیے مطیع ہو کر کھڑے رہو۔ (البقرہ: ٢٣٨) یہ آیت اور حدیث ٩٩ دلیل ہیں کہ فرض نماز کے لیے کھڑا ہونا واجب ہے۔ البتہ عذر ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

٢۔ قیام وقعود میں امام کی اقتدا لازم ہے۔

---

(٩٧٧) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب يهوى بالتكبير حين يسجد، حديث: ٨٠٥۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب ائتمام المأموم الامام، حديث: ٤١١، سنن نسائی: ٧٩٥۔ سنن ابن ماجه: ١٢٣٨۔ مسند احمد: ٣/ ١١٠۔ مسند الحميدی: ١١٨٩۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد۔ سنن ابی داود: ٦٠١۔ سنن ترمذی: ٣٦١.

۳۹۴..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْمَرِيضِ جَالِسًا إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ

بیمار آدمی کھڑا نہ ہوسکتا ہوتو بیٹھ کر نماز پڑھنے کی کیفیت کا بیان

۹۷۸۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُومِيُّ وَ يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَا، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ - قَالَ الْمَخْزُومِيُّ: الْحَفْرِيُّ. وَقَالَ يُوسُفُ: عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ - ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو چارزانو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔''

۳۹۵..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْمَرِيضِ مُضْطَجِعًا إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ وَلَا عَلَى الْجُلُوسِ.

مریض شخص کے لیٹ کر نماز پڑھنے کی کیفیت کا بیان جبکہ وہ بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھتا ہو

۹۷۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ كِلَاهُمَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ......

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ بِي النَّاصُورُ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ. فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَجَالِسًا، فَإِن لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ. وَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: كَانَتْ لِي بَوَاسِيرُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے متعلق پوچھا (کہ کس طرح ادا کروں؟) آپ نے فرمایا: ''کھڑے ہوکر پڑھو، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہوتو بیٹھ کر پڑھ لو، اور اگر بیٹھنے کی قدرت بھی نہ ہوتو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لو۔'' جناب محمد بن عیسیٰ کی روایت میں ''ناصور'' کی بجائے ''بواسیر'' کے لفظ ہیں۔ (معنی ایک ہی ہے)

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ قیام پر قادر شخص کا کھڑے ہوکر فرض نماز پڑھنا واجب ہے۔ البتہ مریض معذور ہے اور وہ حسب استطاعت اگر بیٹھ کر نماز پر قادر نہ ہوتو لیٹ کر نماز پڑھے۔ نیز اس شخص کے لیے، جس کے ہوش وحواس قائم ہوں، نماز ترک کرنا جائز نہیں۔ نیز معذور شخص کے بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنے سے نماز میں نقص واقع نہیں ہوگا، بلکہ اسے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔

---

(۹۷۸) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ۲۵۰۳ ـ من طريق محمد بن عبدالله المخزومي بعد الاسناد، سنن نسائى، كتاب قيام الليل، باب كيف صلاة القاعد حديث: ۱٦٦۲.

(۹۷۹) صحيح بخارى، كتاب التقصير، باب اذا لم يطق قاعدا صلى على جنب، حديث: ۱۱۱۷ـ سنن ابى داود: ۹۵۲ـ سنن ترمذى: ۳۷۲ـ مسند احمد: ٤/ ٤۲٦ـ من طريق ابراهيم بهذا الاسناد.

٣٩٦..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ رَاكِبًا وَ مَاشِيًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ وَ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِهَا عِنْدَ الْخَوْفِ، قَالَ اللّٰهُ وَجَلَّ وَعَلَا ﴿فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾.

خوف کے وقت سوار ہوکر اور پیدل چلتے ہوئے، قبلہ رو ہوکر اور قبلہ رخ ہوئے بغیر نماز پڑھنا جائز ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾ (خوف کے وقت پیدل چلتے ہوئے یا سوار ہوکر نماز پڑھ لو۔"

٩٨٠- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ عَنْ مَالِكٍ، وَثَنَا الرَّبِيْعُ، قَالَ، قَالَ الشَّافِعِيُّ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، قَالَ: يَقُوْمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً، وَتَكُوْنُ طَائِفَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ لَمْ يُصَلُّوْا، فَإِذَا صَلَّى الَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً، اسْتَأْخَرُوْا مَكَانَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَلَا يُسَلِّمُوْنَ، وَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا، فَيُصَلُّوْنَ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَيَقُوْمُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ، فَيُصَلُّوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً، فَإِنْ كَانَ خَوْفًا أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ، صَلُّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى أَقْدَامِهِمْ، وَرُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ أَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا. قَالَ نَافِعٌ: لَا أَرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب ان سے نماز خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: امام اور لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہوگی تو امام انہیں ایک رکعت پڑھائے گا، جبکہ دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ امام اور دشمن کے درمیان صف آراء رہے گی۔ پھر جب امام کے ساتھ والی جماعت ایک رکعت اس کے ساتھ پڑھ لے گی، تو وہ سلام پھیرے بغیر ہی ان لوگوں کی جگہ لے لے گی جنھوں نے نماز نہیں پڑھی تھی اور یہ لوگ آگے آئیں گے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور امام کے ساتھ ایک رکعت ادا کریں گے، پھر امام سلام پھیر دے گا اور اس کی دو رکعتیں ہو چکی ہوں گی، پھر دونوں جماعتیں اپنی اپنی ایک رکعت پڑھ لیں گی (اور سلام پھیر دیں گی)۔ اگر خوف اس سے بھی شدید ہو تو وہ چلتے ہوئے کھڑے کھڑے اور سوار ہو کر قبلہ رخ ہو کر یا بغیر قبلہ رخ ہوئے نماز پڑھ لیں گے۔ نافع کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرت ابن عمر نے (نماز کی یہ کیفیت وصورت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے بیان کی ہے۔"

(٩٨٠) صحيح بخاری، كتاب التفسير، سورة البقرة، باب قوله (فان خفتم فرجالا او ركبانا)، حديث: ٤٥٣٥- مؤطا امام مالك: ١/ ١٨٤.

فوائد :......۱۔ نماز خوف مختلف طریقوں سے مشروع ہے، لہٰذا سنت سے ثابت نماز خوف کے تمام طریقے جائز ومباح ہیں کسی ایک طریقے پر عمل کرنے سے مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔

۲۔ جب دشمن کی سخت یلغار ہو یا دشمن پر اسلامی سپاہ کے تابڑ توڑ حملے جاری ہوں اور نماز باجماعت کے اہتمام کی فرصت نہ ہو تو ہر مجاہد سپاہی اپنے طور چلتے بھاگتے نماز پڑھ سکتا ہے۔ نیز اس صورت میں قبلہ رخ ہونا شرط نہیں۔

٩٨١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى الطَّبَاعُ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ: بِهٰذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً، وَقَالَ، ....

قَالَ نَافِعٌ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

"امام صاحب اپنے استاد جناب محمد بن یحییٰ کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ جناب نافع نے کہا: بے شک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یہ کیفیت وصورت رسول اللہ ﷺ سے ہی بیان کرتے ہیں۔"

٣٩٧..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ مَاشِيًا عِنْدَ طَلَبِ الْعَدُوِّ

دشمن کا تعاقب کرتے ہوئے چلتے چلتے نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان

٩٨٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُوْ مَعْمَرٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ.........

عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى خَالِدِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ نُبَيْحٍ الْهُذَلِيِّ وَبَلَغَهُ أَنَّهُ يَجْمَعُ لَهُ وَكَانَ بَيْنَ عُرَنَةَ وَعَرَفَاتٍ، قَالَ لِيْ: اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ، قَالَ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: صِفْهُ لِيْ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتَهُ أَخَذَتْكَ قُشَعْرِيْرَةٌ. لَا عَلَيْكَ أَنْ لَا أَصِفَ لَكَ مِنْهُ غَيْرَ هٰذَا. قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا

"حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے خالد بن سفیان بن نبیح الھذلی کی طرف بھیجا، آپ کو یہ اطلاع ملی تھی کہ وہ آپ کے خلاف لشکر جمع کر رہا ہے، اور وہ وادی عرنہ اور عرفات کے درمیان موجود تھا۔ آپ نے مجھے حکم دیا: جاؤ اور اسے قتل کر دو۔" کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اس کی کوئی نشانی بتا دیں؟ آپ نے فرمایا: جب تم اس کو دیکھو گے تو تم پر کپکپی طاری ہو جائے گی، تمہارے لیے اس کی کوئی اور نشانی اگر نہ بھی

---

(٩٨١) انظر الحديث السابق.

(٩٨٢) اسناده صحيح، الصحيحة: ٢٩٨١ ـ سنن ابى داؤد، كتاب صلاة السفر، باب صلاة الطالب، حديث: ١٢٤٩ ـ مسند احمد: ٣/ ٤٩٦، من طريق عبدالوارث بهذا الاسناد، صحيح ابن حبان: ٧١١٦.

أَرْبُ أَشْعَرُ قَالَ: انْطَلَقْتُ حَتّٰى إِذَا دَنَوْتُ مِنْهُ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ صَلَاةُ الْعَصْرِ، قَالَ، قُلْتُ: إِنِّيْ لَأَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ بَيْنِيْ مَا أَنْ أُؤَخِّرَ الصَّلَاةَ، فَصَلَّيْتُ وَأَنَا أَمْشِيْ أُوْمِئُ إِيْمَاءً نَحْوَهُ، ثُمَّ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَوَاللّٰهِ مَا عَدَا أَنْ رَأَيْتُهُ اقْشَعْرَرْتُ، وَإِذَا هُوَ فِيْ ظَعْنٍ لَهُ - أَيْ فِيْ نِسَائِهِ - ، فَمَشَيْتُ مَعَهُ. فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تَجْمَعُ لِهٰذَا الرَّجُلِ، فَجِئْتُكَ فِيْ ذَاكَ. فَقَالَ: إِنِّيْ لَفِيْ ذَاكَ. قَالَ: قُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ: سَتَعْلَمُ. قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً حَتّٰى إِذَا أَمْكَنَنِيْ عَلَوْتُهُ بِسَيْفِيْ حَتّٰى بَرَدَ. ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَأَعْطَانِيْ مِخْصَرًا - يَقُوْلُ عَصًا - فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ عِنْدِهِ. فَقَالَ لِيْ أَصْحَابِيْ: مَا هٰذَا الَّذِيْ أَعْطَاكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ، قُلْتُ: مِخْصَرًا. قَالُوْا: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ أَلَا سَأَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ أَعْطَاكَ هٰذَا، وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ عُدْ إِلَيْهِ، فَاسْأَلْهُ. قَالَ: فَعُدْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: الْمِخْصَرُ أَعْطَيْتَنِيْهِ لِمَاذَا؟ قَالَ إِنَّهُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَأَقَلُّ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْمُخْتَصِرُوْنَ. قَالَ:

بیان کروں تو تمہیں کوئی نقصان نہیں (یعنی اتنی ہی نشانی کافی ہے) کہتے ہیں: وہ لمبے قد اور لمبے بالوں والا آدمی تھا۔ کہتے ہیں: میں چل پڑا حتیٰ کہ جب میں اس کے قریب پہنچ گیا تو نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ کہتے ہیں: میں نے سوچا، مجھے خدشہ ہے کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی ایسی چیز ہو جائے کہ میں اپنی نماز مؤخر کر بیٹھوں۔ لہٰذا میں نے چلتے چلتے اشارے کے ساتھ نماز پڑھ لی۔ پھر میں اس تک پہنچ گیا، اللہ کی قسم! اسے دیکھتے ہی مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی، اور وہ اپنی عورتوں کے ساتھ چل رہا تھا تو میں بھی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا، اس نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں ایک عربی شخص ہوں، مجھے اطلاع ملی تھی کہ تم اس شخص (محمد ﷺ) کے خلاف لشکر جمع کر رہے ہو، تو میں اس سلسلے میں تمہارے پاس آیا ہوں۔ تو اس نے کہا: بے شک میں اسی کام میں مشغول ہوں۔ کہتے ہیں: میں نے دل میں کہا: عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا۔ کہتے ہیں: میں کچھ دیر اس کے ساتھ ساتھ چلتا رہا، حتیٰ کہ جب مجھے موقع مل گیا تو میں نے اس پر تلوار کا وار کر کے اس کا کام تمام کر دیا، اور وہ ٹھنڈا ہو گیا، پھر میں مدینہ منورہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارے واقعہ کی روداد سنائی، تو آپ نے مجھے ایک عصاء عطا کیا۔ میں وہ عصاء لے کر آپ کے پاس سے نکلا تو میرے دوست احباب نے مجھے کہا: اللہ کے رسول ﷺ نے تمہیں یہ کیا چیز عطا کی ہے؟ کہتے ہیں تو میں نے جواب دیا: یہ عصاء (لاٹھی) ہے۔ انہوں نے کہا تم اس کا کیا کرو گے؟ تم نے رسول اللہ ﷺ سے کیوں نہیں پوچھا کہ آپ نے تمہیں یہ کیوں عطا کیا ہے اور تم اس کے ساتھ کیا کرو گے؟ جاؤ، آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھ لو۔ کہتے ہیں: میں رسول اللہ

فَعَلَّقَهَا فِي سَيْفِهِ لَا يُفَارِقُهُ، فَلَمْ يُفَارِقْهُ مَا كَانَ حَيًّا، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ أَمَرَنَا أَنْ نَدْفُنَ مَعَهُ. قَالَ: فَجَعَلْتُ وَاللّٰهِ فِي كَفَنِهِ.

ﷺ کے پاس دوبارہ گیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے یہ عصا مجھے کس لیے عطا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ قیامت کے دن تمہارے اور میرے درمیان نشانی ہوگی، اور اس روز بہت کم لوگوں کے پاس عصا ہوں گے۔ کہتے ہیں: انہوں نے اس عصا کو اپنی تلوار کے ساتھ لٹکا لیا، کبھی وہ اس سے جدا نہیں ہوتے تھے، پھر انہوں نے ساری زندگی اسے اپنے سے الگ نہ کیا، پھر جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ اسے میرے ساتھ ہی دفن کر دینا۔ ان کے بیٹے نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے ہی اسے ان کے ساتھ کفن میں رکھا تھا۔"

۹۸۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ - وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ - قَالَ، ثَنَا يَعْقُوبُ، نَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ: فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ. ....

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ أَبْوَابَ صِفَاتِ الْخَوْفِ فِي آخِرِ كِتَابِ الصَّلَاةِ.

"امام صاحب نے اپنے استاد احمد بن الازہر کے اصل نسخے سے یہ حدیث لکھ کر اپنی سند سے مفصل بیان کی ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں نے کتاب الصلاۃ کے آخر میں خوف کی صفات کے ابواب بیان کیے ہیں۔"

۳۹۸..... بَابُ النَّاسِيْ لِلصَّلَاةِ وَالنَّائِمِ عَنْهَا يُدْرِكُ رَكْعَةً مِنْهَا قَبْلَ ذَهَابِ وَقْتِهَا.

نماز سے سویا رہ جانے والا یا اسے بھول جانے والا، نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے ایک رکعت پالے تو اس کا بیان

۹۸۴۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، قَالَا، ثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ أَحْمَدُ، قَالَ، سَمِعْتُ مَعْمَرًا. وَقَالَ مُحَمَّدٌ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ..........

---

(۹۸۳) انظر الحديث السابق.

(۹۸٤) سنن نسائی، کتاب المواقيت، باب من ادرك ركعتين من العصر، حديث: ۵۱۵۔ من طريق محمد بن عبدالاعلى بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب من ادرك ركعة من الصلاة..... حديث: ۱٦۵/ ٦۰۸۔ مسند احمد: ۲/ ۲۸۲۔ مسند ابی یعلی: ۵۸۹۳۔ صحيح ابن حبان: ۱۵۸۲.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، أَوْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس نے سورج غروب ہونے سے قبل عصر کی دو رکعت پالیں یا سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔ (لہٰذا وہ باقی نماز مکمل کر لے)

۳۹۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ غَيْرُ مُدْرِكِ الصُّبْحِ

اس شخص کے دعوے اور گمان کے خلاف بیان کا ذکر جو کہتا ہے کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالینے والا فجر کی نماز کو پانے والا نہیں ہے

زَعَمَ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ إِلَى غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ، فَفَرَّقَ بَيْنَ مَا جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، وَخَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصْطَفٰى بِجَهْلِهِ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى الَّذِي أَخْبَرَ أَنَّ الْمُدْرِكَ رَكْعَةً قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مُدْرِكُ الصَّلَاةِ عَالِمٌ بِأَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ وَقْتٍ إِلَى غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ فَجَعَلَهُ مُدْرِكًا لِلصَّلَاةِ، كَالْمُدْرِكِ رَكْعَةً أَوْ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، وَإِنْ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ وَقْتِ صَلَاةٍ إِلَى وَقْتِ صَلَاةٍ.

اس کا گمان ہے کہ وہ اس نماز کے وقت سے نماز کے وقت نہ ہونے کی طرف نکل گیا ہے۔ (اس لیے اس نے نماز نہیں پائی)۔ اس طرح اس نے ان چیزوں میں فرق کر دیا ہے جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا تھا۔ اور اس نے اپنی جہالت و نادانی کی بنا پر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے۔ حالانکہ آپ نے یہ اطلاع دی ہے کہ سورج طلوع ہونے سے قبل ایک رکعت پانے والا نماز پالیتا ہے اور آپ یہ بات بھی بخوبی جانتے تھے کہ وہ نماز کے وقت سے نماز نہ ہونے کی طرف نکل جائے گا۔ پھر بھی آپ نے اسے نماز پانے والا شمار کیا ہے، جیسا کہ سورج غروب ہونے سے قبل ایک یا دو رکعات پانے والا نماز عصر پالیتا ہے۔ اگر چہ وہ ایک نماز کے وقت سے دوسری نماز کے وقت کی طرف نکل جاتا ہے۔''

۹۸۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ - يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ- ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا رَوْحٌ، ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَقَرَأْتُهُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الشَّافِعِيِّ، أَنَا مَالِكٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَعَنِ

الْأَعْـرَجِ يُحَدِّثُوْنَهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْـرَاهِيْـمَ الـدَّوْرَقِـيُّ، ثَـنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا شُـعْبَةُ، قَـالَ، سَـمِـعْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِيْ صَالِحٍ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَـنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ، قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْـلَ طُـلُـوْعِ الشَّـمْـسِ فَقَدْأَدْرَكَهَا، وَمَنْ أَدْرَكَ مِـنَ الْـعَـصْـرِ رَكْـعَةً قَبْـلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّـمْـسُ فَـقَـدْ أَدْرَكَهَـا . (قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ): وَمَـعْـنٰـى أَحَـادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ. وَهٰذَا حَدِيْثُ الـدَّرَاوَرْدِيِّ، غَيْـرَ أَنَّ أَبَـا مُوْسٰى قَالَ فِيْ حَـدِيْثِهِ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ. وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز پالی، اور جس نے سورج غروب ہونے سے پہلے نماز عصر کی ایک رکعت پالی تو اس نے (مکمل) نماز پالی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تمام راویوں کی احادیث ہم معنی ہیں اور یہ الفاظ دراوردی کی روایت کے ہیں۔ لیکن ابوموسی نے اپنی حدیث میں جناب محمد بن جعفر سے روایت بیان کی ہے: ''جس نے (سورج غروب ہونے سے پہلے) نماز عصر کی دو رکعات پالیں۔''

۴۰۰..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُدْرِكَ هٰذِهِ الرَّكْعَةَ مُدْرِكٌ لِوَقْتِ الصَّلَاةِ، وَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ إِتْمَامُ صَلَاتِهِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس رکعت کو پالینے والا نماز کا وقت پالینے والا ہے، اور اس پر نماز مکمل کرنا واجب ہے

۹۸۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نُهَيْكٍ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلّٰى مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرٰى.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے صبح کی ایک رکعت پڑھی پھر سورج طلوع ہوگیا تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی پڑھ لے۔''

---

(۹۸۵) صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب من ادرک من الفجر رکعۃ، حدیث: ۵۷۹۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب من ادرک رکعۃ من الصلاۃ، حدیث: ۱۶۳/ ۶۰۸۔ صحیح ابن حبان: ۱۴۵۴۔ من طریق مالک بهذا الاسناد.

(۹۸۶) اسنادہ صحیح، الصحیحۃ: ۶۶، ۲۴۷۵۔ مسند احمد: ۲/ ۳۴۷۔ صحیح ابن حبان: ۱۵۸۱.

فوائد :......ا۔امام کے ساتھ ایک رکعت پانے والا یا فجر وعصر کی طلوع آفتاب اور غروب آفتاب سے قبل ایک رکعت حاصل کرنے والا نماز پالیتا ہے اہل اسلام کا اس پر اجماع ہے کہ اسے ظاہر الفاظ پر محمول نہیں کیا جائے گا یعنی ایک رکعت پالینے سے وہ پوری نماز حاصل نہیں کر پائے گا۔ نہ ایک رکعت تمام نماز سے کافی ہوگی اور نہ ایک رکعت سے وہ فرضیت سے بری الذمہ ہوگا، بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ طلوع آفتاب وغروب آفتاب سے قبل فجر وعصر کی ایک رکعت حاصل کرنے والا نماز کا حکم، اس کا وجوب اور فضیلت حاصل کر لے گا۔(شرح النووی: ٥/ ١٠٤)

٢۔ جب نمازی نماز کے آخری وقت میں نماز شروع کرے اور ایک رکعت نماز پڑھنے کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے تو وہ اس کے وقت میں ادا کرنا حاصل کر لے گا۔ اور اس کی تمام نماز ادا شمار ہوگی، شافعیہ کے نزدیک یہ قول راجح ہے۔(شرح النووی: ٥/ ١٠٥)

٣۔ احادیث الباب صریح دلیل ہیں کہ جو شخص عصر کی نماز غروب آفتاب سے قبل ایک رکعت پالے پھر سلام پھیرنے سے قبل نماز کا وقت ختم ہو جائے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی، بلکہ وہ اپنی نماز پوری کرے اور اس کی یہ نماز صحیح قرار پائے گی۔ اس مسئلہ پر یہ تمام مکاتب فکر کے علماء کا اجماع ہے۔ البتہ نماز صبح کی اس کیفیت کے بارے مالک، شافعی، احمد اور جمیع علماء کا سابقہ موقف ہی ہے، لیکن ابوحنیفہ کہتے ہیں نماز فجر طلوع آفتاب پر باطل ہوگی کیونکہ طلوع آفتاب پر نماز کا ممنوعہ وقت مشروع ہو جاتا ہے۔ جب کہ احادیث الباب ان کے اس موقف کی تردید کرتی ہے۔(شرح النووی: ٥/ ١٠٥)

٤٠١..... بَابُ النَّائِمِ عَنِ الصَّلَاةِ وَالنَّاسِيْ لَهَا، لَا يَسْتَيْقِظُ وَلَا يُذْرِكُهَا إِلَّا بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ.

نماز سے سو یا رہ جانے والا اور اسے بھولنے والا نماز کا وقت ختم ہونے کے بعد بیدار ہو یا اسے پالے تو اس کا بیان

٩٨٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَ ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ، قَالُوْا: ثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِيْ رِجَاءٍ، ثَنَا...... عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّا سَرَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى إِذَا كَانَ السَّحَرُ قَبْلَ

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم ایک رات چلتے رہے حتی کہ صبح سے پہلے سحری کا وقت ہوا تو ہم آرام کے لیے

(٩٨٧) صحيح بخاری، كتاب التيمم، باب الصعيد الطيب وضوء المسلم، حديث: ٣٤٤، مسند احمد: ٧/ ٣٤ من طريق يحيى بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، حديث: ٦٨٢۔ سنن نسائی: ٣٢٢۔ وقد تقدم برقم: ١١٣۔

الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةِ، وَلَا وَقْعَةٌ أَحْلَى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ، وَكَانَ أَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ، ثُمَّ فُلَانٌ، كَانَ يُسَمِّيهِمْ أَبُوْ رَجَاءٍ، وَيُسَمِّيهِمْ عَوْفٌ، ثُمَّ عُمَرُ الرَّابِعُ. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ لَمْ نُوْقِظْهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ، لِأَنَّا لَا نَدْرِيْ مَا يَحْدُثُ لَهُ فِيْ نَوْمِهِ. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ فَكَانَ رَجُلًا أَجْوَفَ جَلِيْدًا، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيْرِ، فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْتِهِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِيْ أَصَابَهُمْ. فَقَالَ: لَا ضَيْرَ، أَوْ لَا يَضِيْرُ، ارْتَحِلُوْا. فَارْتَحَلُوْا، فَسَارَ غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ نَادٰى بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ.

لیٹ گئے، اور مسافر کے لیے اس وقت سے زیادہ میٹھی نیند والا وقت اور کوئی نہیں (اس لیے ہم گہری نیند سوئے رہے)۔ پھر ہمیں سورج کی حرارت نے ہی بیدار کیا، سب سے پہلے فلاں شخص بیدار ہوا، پھر فلاں، ابورجاء ان کے نام بتایا کرتے تھے، اور عوف بھی ان کے نام بیان کرتے تھے، پھر چوتھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب سو جاتے تو ہم آپ کو جگاتے نہیں تھے حتی کہ آپ خود ہی بیدار ہو جاتے، کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ انہیں نیند میں کیا واقعہ پیش آ رہا ہو (کوئی حکم وغیرہ نہ دیا جا رہا ہو)۔ پھر جب حضرت عمر بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کی پریشانی دیکھی، اور وہ بڑے بلند آواز مضبوط و توانا آدمی تھے، تو انہوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کر دیا۔ پھر وہ مسلسل بلند آواز سے تکبیر کہتے رہے حتی کہ رسول اللہ ﷺ ان کی آواز سے بیدار ہو گئے۔ جب آپ جاگے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی پریشانی سے آگاہ کیا (کہ ہماری نماز رہ گئی ہے) آپ نے فرمایا: کوئی نقصان نہیں، یا کوئی پریشانی کی بات نہیں، تم کوچ کرو، لہٰذا صحابہ کرام نے (وہاں سے کوچ کیا) آپ تھوڑی دور تک چلے، پھر سواری سے اترے اور پانی منگوا کر وضو کیا، پھر اذان کہلائی اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔“

۴۰۲..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ بِالْإِرْتِحَالِ وَتَرْكِ الصَّلَاةِ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ

اس علت وسبب کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو اس جگہ سے کوچ کرنے اور وہاں نماز نہ پڑھنے کا حکم دیا

۹۸۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَعْرَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَأْخُذْ كُلُّ إِنْسَانٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ، فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ. فَفَعَلْنَا، فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، صَلَاةُ الْغَدَاةِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے آخری پہر آرام کے لیے پڑاؤ ڈالا تو ہم سورج طلوع ہونے کے بعد ہی بیدار ہوئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کی نکیل پکڑ لے (اور چل پڑے) کیونکہ اس جگہ ہمارے پاس شیطان آ گیا ہے (جس سے ہماری نماز رہ گئی ہے) لہٰذا ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ (کچھ دور جا کر) آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر نماز کی اقامت کہی گئی یعنی صبح کی نماز کے لیے۔''

۴۰۳..... بَابُ النَّائِمِ عَنِ الصَّلَاةِ وَالنَّاسِيْ لَهَا يَسْتَيْقِظُ أَوْ يَذْكُرُهَا فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ.

نماز سے سوئے رہ جانے والے یا اسے بھولنے والے کا بیان جو نماز کے وقت کے بعد بیدار ہو یا اسے نماز یاد آئے تو وہ کیا کرے؟

۹۸۹۔ نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ.........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرُوْا تَفْرِيْطَهُمْ فِي النَّوْمِ، فَقَالَ: نَامُوْا حَتّٰى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ، إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ. فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَلِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ: فَسَمِعَنِي

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے نیند کی وجہ سے کوتاہی کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: ''صحابہ کرام سوئے رہے حتی کہ سورج طلوع ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیند میں کوتاہی نہیں ہے بے شک کوتاہی بیداری کی حالت میں ہے۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص نماز سے سو جائے یا رہ جائے تو وہ اسے یاد آنے پر اور اگلے دن اس کے وقت میں پڑھ لے۔'' جناب عبداللہ بن رباح کہتے ہیں: ''حضرت

(۹۸۸) صحیح ابن حبان: ۲۶۵۱۔ من طریق ابن خزیمة بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، حدیث: ۶۸۰۔ سنن نسائی: ۶۲۴۔ مسند احمد: ۲/ ۴۲۸.

(۹۸۹) سنن ترمذی، کتاب الصلاة باب ماجاء فی النوم عن الصلاة، حدیث: ۱۷۷۔ سنن نسائی: ۶۱۶۔ سنن ابن ماجه: ۶۹۸۔ مسند احمد: ۵/ ۳۰۳۔ من طریق حماد بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، حدیث: ۶۸۱۔ سنن ابی داؤد: ۴۳۷.

عِمْرَانُ وَأَنَا أُحَدِّثُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ: يَا فَتَى انْظُرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ . فَإِنِّي شَاهِدُ الْحَدِيْثَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَنْكَرَ مِنْ حَدِيْثِهِ شَيْئاً .

عمران رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: ''اے نوجوان! غور وفکر سے حدیث بیان کرو، کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ لیکن انہوں نے اس حدیث سے کسی چیز کی تردید نہ کی۔''

٩٩٠۔ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رِبَاحٍ يُحَدِّثُ.........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَمَّا نَامُوْا عَنِ الصَّلَاةِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْهَا لِلْغَدِ لِوَقْتِهَا .

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام جب نماز سے سوئے رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نماز کو کل اس کے وقت میں پڑھنا۔''

فوائد :......١۔ جب کسی کی نماز فوت ہو جائے تو اس کی قضا واجب ہے۔ پھر اگر نماز کسی عذر کی وجہ سے فوت ہو تو اس کی قضا فی الفور مستحب ہے۔ اور صحیح مذہب کے نزدیک اس میں تاخیر بہر حال جائز ہے اور اگر بلا عذر نماز چھوٹ جائے تو، راجح مذہب کے نزدیک، اس کی قضا فی الفور واجب ہے اور ایک قول کے مطابق اس صورت میں بھی فوری قضا واجب نہیں بلکہ اس میں تاخیر جائز ہے پھر اگر کئی نمازوں کی قضا دینی ہو تو انہیں بالترتیب پڑھنا مستحب ہے۔ لیکن اگر ترتیب چھوڑ دی جائے تو شافعی اور ان کے موافقین کے نزدیک نماز درست ہوگی۔ خواہ تھوڑی نمازیں ہوں یا زیادہ۔

(شرح النووی: ٥/ ١٨٠)

٢۔ جو جگہ یا کام نماز میں غفلت کا سبب بنے، اس جگہ وغیرہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ نماز پڑھنی چاہیے، اس سے شیطانی اثر زائل ہو جاتا ہے۔

٣۔ اگر کسی ایک نماز میں سستی واقع ہو تو اسے معمول نہیں بنانا چاہیے۔ بلکہ اس غفلت کو دور کرتے ہوئے مستقبل میں نمازوں کے وقت کی پابندی کی جائے۔

٤٠٤..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِي قَدْ نَامَ عَنْهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نماز کے اعادے کا حکم دینا

(٩٩٠) صحيح ابن حبان: ٢٦٤٩۔ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، سنن نسائی، كتاب المواقيت، باب اعادة من نام عن الصلاة لوقتها، حديث: ٦١٨۔ مسند احمد: ٥/ ٣٠٩۔ وانظر الحديث السابق: ٤١٠۔

أَوْ نَسِيَهَا، مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا بَعْدَ قَضَائِهَا عِنْدَ الْإِسْتِيْقَاظِ أَوْ عِنْدَ ذِكْرِهَا، أَمْرُ فَضِيْلَةٍ لَا أَمْرُ عَزِيْمَةٍ وَفَرِيْضَةٍ. إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ كَفَّارَةَ نِسْيَانِ الصَّلَاةِ أَوِ النَّوْمِ عَنْهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا النَّائِمُ إِذَا ذَكَرَهَا، وَأَعْلَمَ أَن لَّا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ.

جس سے نمازی سویا رہ گیا یا اسے یاد نہ رہی، کہ بیدار ہونے پر اس کی قضا دینے یا یاد آنے پر اسے پڑھ لینے کے بعد دوسرے دن اس کے وقت میں اسے دوبارہ پڑھا جائے، یہ حکم فضیلت کے لیے ہے، فرضی اور عزیمت والا نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے یہ بیان فرمایا تھا کہ نماز بھول جانے یا اس سے سوئے رہ جانے کا کفارہ یہی ہے کہ نمازی اسے یاد آنے پر پڑھ لے، اور آپ نے خبر دی تھی کہ اس کا کفارہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے

۹۹۱۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - ثَنَا الْحَجَّاجُ، وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الْأَحْوَلِ الْبَاهِلِيِّ، ثَنَا قَتَادَةُ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَرْقُدُ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ يَغْفُلُ عَنْهَا، قَالَ: كَفَّارَتُهَا يُصَلِّيْهَا إِذَا ذَكَرَهَا. وَقَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: عَنْ قَتَادَةَ. وَقَالَ أَيْضًا: أَن يُّصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو نماز سے سویا رہ جاتا ہے یا اسے بھول جاتا ہے (تو وہ کیا کرے؟) آپ نے فرمایا: ''اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب اسے یاد آئے وہ اسے پڑھ لے۔''

۹۹۲۔ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَن يُّصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا. ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول گیا یا اسے (پڑھے بغیر) سویا رہ گیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے اسے پڑھ لے۔''

---

(۹۹۱) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب فیمن نام عن صلاۃ، حدیث: ٦١٥ - سنن ابن ماجہ: ٦٩٥ - مسند احمد: ٣/ ٢٦٧ - وانظر الحدیث الآتی.

(۹۹۲) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ، حدیث: ٣١٥/ ٦٨٤ - عن محمد بن المثنی بھذا الاسناد، مسند احمد: ٣/ ١٠٠.

(۹۹۳) صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب من نسی صلاۃ فلیصل اذا ذکر حدیث: ٥٩٧ - صحیح مسلم (حوالہ سابق) حدیث: ٣١٤/ ٦٨٤ - سنن ابی داود: ٤٤٢ - من طریق ھمام بھذا لاسناد.

۹۹۳۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ........ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو وہ اسے یاد آنے پر پڑھ لے، اس نماز کا کفارہ یہی ہے۔

فوائد: ......ا۔ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا. یہ حدیث دلیل ہے کہ فوت شدہ فرض نماز کی قضا واجب ہے، خواہ وہ کسی عذر یعنی نیند یا بھول چوک کی وجہ سے چھوٹی ہو یا بلا عذر فوت ہوتی ہے۔ حدیث میں نسیان کی قید اس کے چھوٹنے کا سبب بیان کرنے کے لیے لگائی ہے۔ کیونکہ جب معذور شخص کا نماز کی قضا دینا واجب ہے تو غیر معذور شخص کا نماز کی قضا دینا بالاولیٰ واجب ہوگا۔ فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا. یہ حکم استحباب پر محمول ہے اور فوت شدہ نماز کی قضا میں تاخیر بھی جائز ہے۔ اس کی وضاحت پچھلی احادیث ۹۸۷، ۹۸۸ میں بیان ہوئی۔ (شرح النووی: ۵/ ۱۸۱)

۲۔ فوت شدہ نمازوں کو نماز کے ممنوعہ اوقات میں پڑھنا جائز ہے۔

۴۰۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِإِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِي قَدْ يَنَامُ عَنْهَا أَوْ ذَكَرَهَا بَعْدَ النِّسْيَانِ مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا اس نماز کو دہرانے کا حکم دینا جس سے نمازی سو یا رہ گیا یا اسے بھول جانے کے بعد یاد آئی کہ وہ اسے کل اس کے وقت میں پڑھ لے

قَبْلَ نَهْيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الرِّبَا، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ عَنْ إِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ مِنَ الْغَدِ بَعْدَ أَمْرِهِ كَانَ بِهَا، وَ أَعْلَمَ أَصْحَابَهُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْهٰى عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُ مِنْ عِبَادِهِ الرِّبَا وَصَلَاتَانِ بِصَلَاةٍ وَاحِدَةٍ كَدِرْهَمٍ بِدِرْهَمَيْنِ، وَوَاحِدٌ مَا شَاءَ مِمَّا لَا يَجُوْزُ فِيهِ التَّفَاضُلُ.

یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے سود کی حرمت وممانعت سے پہلے تھا، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے یہ حکم دینے کے بعد اس نماز کو کل ادا کرنے سے منع کر دیا تھا۔ اور اپنے صحابہ کرام کو بتا دیا تھا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ عزوجل سود سے منع کرنے کے بعد اپنے بندوں سے سود قبول فرمائیں اور ایک نماز کے بدلے دو نمازیں پڑھنا، ایک درہم کے بدلے دو درہم ادا کرنے کی طرح ہے۔ اور ایک ہی چیز میں تفاضل اور زیادتی لینا جائز نہیں ہے۔

۹۹۴۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ........ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَرَيْنَا مَعَ

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے

(۹۹٤) صحيح، مسند احمد: ٤/ ٤٤١۔ من طريق يزيد بن هارون بهذا الاسناد، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب فيمن نام عن صلاة او نسيها، حديث: ٤٤٣.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ عَرَّسْنَا ، فَغَلَبَتْنَا أَعْيُنُنَا ، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْمُ إِلَى وَضُوْئِهِ دَهْشًا ، فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّؤُوْا ، ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ، ثُمَّ صَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْفَجْرَ . فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : فَرَّطْنَا أَفَلَا نُعِيْدُهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ . فَقَالَ: يَنْهَاكُمْ رَبُّكُمْ عَنِ الرِّبَاءِ .

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کا سفر کیا، پھر جب رات کا آخری وقت ہوا تو ہم نے پڑاؤ ڈالا اور ہم پر نیند غالب آ گئی، پھر ہمیں سورج کی گرمی اور تپش نے ہی جگایا۔ چنانچہ ہر شخص پریشانی کے عالم میں وضو کے پانی کی طرف لپکا، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا اور انہوں نے وضو کیا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان کہی، پھر انہوں نے فجر کی دو سنت پڑھیں، پھر آپ نے بلال کو حکم دیا تو اس نے اقامت کہی، تو آپ نے فجر کی نماز پڑھائی، پھر انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے بڑی کوتاہی کی ہے، کیا ہم کل اس کے وقت میں اسے دوبارہ نہ پڑھ لیں؟ تو آپ نے فرمایا: تمہارا رب تمہیں سود سے منع کرتا ہے۔"

۴۰۶..... بَابُ ذِكْرِ النَّاسِيْ لِلصَّلَاةِ يَذْكُرُهَا فِيْ وَقْتِ صَلَاةِ الثَّانِيَةِ، وَالْبَدْءِ بِالْأُوْلٰى ثُمَّ بِالثَّانِيَةِ

اس بات کا بیان کہ نماز کو بھول جانے والے کو دوسری نماز کے وقت میں نماز یاد آئے تو وہ پہلے پہلی نماز پڑھے گا پھر دوسری

۹۹۵۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ، ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ۔ فِيْ حَدِيْثِ خَالِدٍ وَ وَكِيْعٍ ۔ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ . وَفِيْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ ، ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَفِي حَدِيْثِ شَيْبَانَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ ، يَقُوْلُ أَخْبَرَنِيْ..........

(۹۹۵) سنن نسائی، کتاب السهو، باب اذا قيل للرجل هل صليت ..... حدیث: ۱۳۶۷۔ من طريق محمد بن عبدالاعلى بهذا الاسناد، صحيح بخاری، کتاب مواقيت الصلاة، باب من صلى بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت، حدیث: ۵۹۶۔ صحيح مسلم، کتاب المساجد، باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى...... حدیث: ۶۳۱۔ سنن ترمذی: ۱۸۰۔

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: جَاءَ عُمَرُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَلَّيْتُ الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيْبَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَأَنَا وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا . فَنَزَلَ إِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَمَا غَابَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بَعْدَهَا . مَعْنٰى أَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ . وَهٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ خندق والے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور قریش کے کافروں کو برا بھلا کہنے لگے، اورعرض کی: اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی حتی کہ سورج غروب ہونے کے قریب ہوگیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے بھی عصر کی نماز نہیں پڑھی، پھر آپ وادی بطحان میں اترے اور وضو کیا، پھر سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھی، پھر اس کے بعد مغرب کی نماز ادا کی۔'' تمام راویوں کی احادیث ہم معنی ہیں اور یہ الفاظ وکیع کی روایت کے ہیں۔''

۴۰۷..... بَابُ ذِكْرِ فَوْتِ الصَّلَوَاتِ وَ السُّنَّةِ فِيْ قَضَائِهَا

نمازوں کے جانے اور ان کی قضاء میں سنت طریقے کا بیان

إِذَا قُضِيَتْ فِيْ وَقْتِ صَلَاةِ الْأَخِيْرَةِ مِنْهَا وَ الْاِكْتِفَاءِ بِكُلِّ صَلَاةٍ مِنْهَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الصَّلَوَاتِ إِذَا فَاتَ وَقْتُهَا لَمْ تُصَلَّ جَمَاعَةً وَإِنَّمَا تُصَلّٰى فُرَادٰى .

جب کہ وہ آخری نماز کے وقت میں ادا کی گئی ہوں، اور نماز کے لیے صرف اقامت کے کافی ہونے کا بیان، اور ان لوگوں کے قول کے خلاف دلیل کا بیان جن کا دعوی یہ ہے کہ جب نمازوں کا وقت فوت ہو جائے تو وہ باجماعت ادا نہیں کی جائیں گی بلکہ انفرادی طور پر پڑھی جائیں گی

۹۹۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا يَحْيٰى ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، ثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ.........

أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ هَوِيًّا ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ فِي الْقِتَالِ ، فَلَمَّا كُفِيْنَا الْقِتَالَ وَذٰلِكَ ، قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق والے دن ہمیں (نمازوں کی ادائیگی سے) روک دیا گیا حتی کہ مغرب کے بعد کچھ وقت ہوگیا، اور یہ لڑائی کے متعلق کوئی وحی نازل ہونے سے پہلے ہوا۔ پھر جب ہم لڑائی سے بے نیاز کر دیئے گئے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق تھا ﴿وَ كَفَى اللّٰهُ

---

(۹۹۶) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب الاذان، باب الاذان للفائت من الصلوات، حدیث: ٦٦٢۔ مسند احمد: ٣/ ٢٥۔ من طریق یحیی بھذا الاسناد، سنن الدارمی: ١٥٢٤۔ وقد تقدم: ٩٧٤.

كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا﴾. فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالًا فَأَقَامَ - يَعْنِي الظُّهْرَ - فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا، ثُمَّ أَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا، ثُمَّ أَقَامَ الْمَغْرِبَ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا. ثَنَا بِهِ بُنْدَارٌ مَرَّةً، قَالَ: ثَنَا يَحْيٰى وَ عُثْمَانُ - يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ - ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. وَ فِيْهِ أَلْفَاظٌ لَيْسَ فِيْ خَبَرِهِ حِيْنَ أَفْرَدَ الْحَدِيْثَ عَنْ يَحْيٰى.

الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا﴾ (الاحزاب: ۲۵) ''اور اللہ مومنوں کو لڑائی میں کافی ہو گیا، اور اللہ بڑی قوت والا، نہایت غالب ہے۔'' رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے ظہر کی اقامت کہی پھر آپ نے ظہر کی نماز ادا کی جس طرح کہ آپ اسے اس کے وقت میں ادا کیا کرتے تھے، پھر عصر کی اقامت کہی تو اسے ادا کیا جس طرح اسے اس کے وقت میں ادا کیا کرتے تھے، پھر انہوں نے مغرب کی اقامت کہی تو آپ نے نماز مغرب اسی طرح ادا کی جیسے اس کے وقت میں اسے ادا کرتے تھے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۹۸۷ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۱۔ ایک سے زائد فوت شدہ نمازوں کو بالترتیب پڑھنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ فوت شدہ نماز کو باجماعت ادا کرنا اور ہر نماز کے لیے اقامت کہنا مشروع ہے۔

۴۰۸..... بَابُ الْأَذَانِ لِلصَّلَاةِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ وَ إِنْ كَانَتِ الْإِقَامَةُ تُجْزِئُ

نماز کا وقت ختم ہو جانے کے بعد نماز کے لیے اذان دینے کا بیان اگرچہ صرف اقامت بھی کافی ہے

۹۹۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، قَالُوْا: ثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ، قَالَ، ثَنَا...... عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فِي نَوْمِهِمْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ. وَقَالَ: ثُمَّ نَادٰى بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، پھر انہوں نے نماز سے سوئے رہ جانے کی حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر نماز کے لیے اذان ہوئی پھر رسول اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی حتی کہ سورج طلوع ہو گیا۔''

۹۹۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّارُ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ..........

---

(۹۹۷) تقدم تخريجه برقم: ۱۱۳، ۹۸۷.

عَنْ بِلالٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَامَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَأَمَرَ بِلالاً فَأَذَّنَ فَتَوَضَّؤُوا، ثُمَّ صَلُّوا الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلُّوا الْغَدَاةَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: فَأَمَرَ بِلالًا فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا.

''حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو آپ سو گئے حتی کہ سورج طلوع ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اذان کہی ۔ (دیگر صحابہ نے وضو کیا، پھر انہوں نے دو رکعتیں ادا کیں، پھر صبح کی فرض نماز ادا کی ۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: ''پھر آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اذان پڑھی، پھر اقامت کہی تو آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔''

فوائد:......مکرر ۱۱۳۔

۴۰۹...... بَابُ النَّاسِيْ لِلصَّلاةِ الْفَرِيْضَةِ يَذْكُرُهَا بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا

فرض نماز کو بھول جانے والے کا بیان جسے نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نماز یاد آتی ہے۔

وَالرُّخْصَةِ لَهُ فِي التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ. وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: مَنْ نَامَ عَنْ صَلاةٍ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا اسْتَيْقَظَ، أَنَّ وَقْتَهَا حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ لا وَقْتَ لَهَا غَيْرُ ذٰلِكَ. وَإِنَّمَا أَرَادَ أَنَّ فَرْضَ الصَّلاةِ غَيْرُ سَاقِطٍ عَنْهُ بِنَوْمِهِ عَنْهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا، بَلِ الْوَاجِبُ قَضَاؤُهَا بَعْدَ الْإِسْتِيْقَاظِ، فَإِذَا قَضَاهَا عِنْدَ الْإِسْتِيْقَاظِ أَوْ بَعْدَهُ، كَانَ مُؤَدِّيًا لِفَرْضِ الصَّلاةِ الَّتِي قَدْ نَامَ عَنْهَا.

فرض نماز سے پہلے اسے نفل نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ''جو شخص نماز سے سو یا رہ جائے وہ بیدار ہونے پر اسے پڑھ لے'' کا مطلب یہ نہیں کہ اس نماز کا وقت بیدار ہونے پر ہے، اس کے علاوہ اس کا کوئی وقت نہیں ہے۔ بلکہ آپ کا مطلب یہ ہے کہ نماز کا وقت گزر جانے تک سونے کی وجہ سے اس کا فریضہ نماز ساقط نہیں ہوتا بلکہ بیدار ہونے پر اس کی قضا دینا واجب ہے۔ لہٰذا بیدار ہونے کے فوراً بعد یا کچھ دیر بعد نماز ادا کرنے سے اس کا فریضہ ادا ہو جائے گا جس سے وہ سو یا رہ گیا تھا۔

۹۹۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ - ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنِي أَبُوْ حَازِمٍ.........

(۹۹۸) اسناده منقطع، ابن المسیب کی بلال رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے۔ سنن الدار قطني: ۱/ ۳۸۱۔ وحديث عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ مسند احمد: ۱/ ۴۵۰۔

(۹۹۹) تقدم تخريجه برقم: ۹۸۸۔ وحديث عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ، مسند احمد: ۱/ ۴۵۰ وحديث عمران بن الحصين رضی اللہ عنہ تقدم برقم: ۹۹۴۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: أَعْرَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَأْخُذْ كُلُّ إِنْسَانٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهٖ فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ، فَفَعَلْنَا. فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، وَصَلَّى الْغَدَاةَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ فِيْ خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ. وَكَذٰلِكَ فِيْ خَبَرِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (دوران سفر) رات کے آخری پہر پڑاؤ ڈالا تو ہم سورج طلوع ہونے تک بیدار نہ ہو سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کی نکیل پکڑ لے (اور چل پڑے) بے شک ہماری اس منزل میں شیطان آ گیا ہے۔ لہٰذا ہم نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا، پھر دو رکعتیں سنت ادا کیں، پھر نماز کی اقامت ہوئی اور آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔‘‘ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ’’تو آپ نے دو رکعات ادا کیں، پھر فجر کی نماز پڑھی۔‘‘ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے۔

فوائد :......فوت شدہ نماز سے قبل مؤکدہ سنتوں کا اہتمام جائز ہے۔ نیز صبح کی سنتیں خاص تاکید کی حامل ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سفر وحضر حتیٰ کہ نماز فجر چھوٹ جائے کی صورت میں بھی ترک نہیں کیا اور قضا کرتے وقت انہیں بھی ادا کیا ہے۔

۲۱۰...... بَابُ إِسْقَاطِ فَرْضِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ أَيَّامَ حَيْضِهَا

حائضہ عورت سے حیض کے دنوں میں نماز کے ساقط ہونے کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا فَرَضَ الصَّلَاةَ فِيْ قَوْلِهٖ ﴿قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ وَ فِيْ قَوْلِهٖ ﴿وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ عَلٰى بَعْضِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا عَلٰى جَمِيْعِهِمْ، إِذْ لَوْ كَانَ فَرْضُ الصَّلَاةِ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ، كَانَ فَرْضُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَائِضِ كَمَا هُوَ عَلٰى غَيْرِهَا. وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَجْمَلَ اللّٰهُ فَرْضَهُ، وَوَلّٰى نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَهُ عَنْهُ، فَاعْلَمْ أَنَّ فَرْضَ الصَّلَاةِ زَائِلٌ عَنِ الْمَرْأَةِ أَيَّامَ حَيْضِهَا.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان فرامین میں سب لوگوں پر نماز فرض نہیں کی بلکہ کچھ مومنوں پر فرض کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ (ابراھیم: ۳۱) ’’(اے نبی) میرے مومن بندو سے کہہ دیجیے کہ وہ نماز قائم کریں۔‘‘ اور فرمایا: ﴿وَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ ’’اور نماز قائم کرو۔‘‘ کیونکہ اگر

تمام مومنوں پر نماز فرض ہوتی تو دوسرے لوگوں کی طرح حائضہ عورت پر بھی نماز فرض ہوتی، اور یہ مسئلہ اس قسم سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مجمل بیان فرمایا ہے اور نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اس کے بیان کی ذمہ داری دی ہے۔ چنانچہ آپ نے خبر دی ہے کہ نماز عورت سے اس کے ایام حیض میں ساقط ہو جاتی ہے۔''

۱۰۰۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ - يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ - عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَظَهُمْ، ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ إِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ. فَقَالَتِ امْرَأَةٌ جَزْلَةٌ: وَبِمَ ذَاكَ ؟ قَالَ: بِكَثْرَةِ اللَّعْنِ وَكُفْرِكُنَّ الْعَشِيْرَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ أَغْلَبَ لِذَوِي الْأَلْبَابِ وَذَوِي الرَّأْيِ مِنْكُنَّ. قَالَتِ امْرَأَةٌ: مَا نُقْصَانُ عُقُوْلِنَا وَدِيْنِنَا ؟ قَالَ: شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ. وَنُقْصَانُ دِيْنِكُنَّ الْحَيْضَةُ تَمْكُثُ إِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ أَوِ الْأَرْبَعَ لَا تُصَلِّيْ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے وعظ و نصیحت فرمائی، پھر فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! بے شک تم جہنم والوں کی اکثریت ہو۔ تو ایک فصیح و بلیغ عورت نے عرض کی: اس کا سبب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: بکثرت لعن طعن کرنا اور اپنے خاوند کی ناشکری کرنا۔ (پھر فرمایا) میں نے کم عقل، ناقص دین والیاں ہونے کے باوجود عقل و دانش اور اہل رائے پر زیادہ غالب تم سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ ایک عورت نے سوال کیا: ہماری کم عقلی اور دین میں نقص کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے (یہ کم عقلی کی دلیل ہے) اور تمہارے دین کا نقصان حیض ہے، تم میں سے ایک عورت تین یا چار دن (حیض کی وجہ سے) نماز نہیں پڑھتی۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حالتِ حیض میں حائضہ عورت پر نماز اور روزہ واجب نہیں اور اس مسئلہ پر اجماع منقول ہے۔ (نیل الاوطار: ۱/ ۳۰۱)

۴۱۱..... بَابُ ذِكْرِ نَفْيِ إِيْجَابِ قَضَاءِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ بَعْدَ طُهْرِهَا مِنْ حَيْضِهَا

حیض والی عورت کے پاک ہونے کے بعد، نماز کی قضاء نہ دینے کے وجوب کا بیان

۱۰۰۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ وَ يَزِيْدَ الرِّشْكِ..........

(۱۰۰۰) سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب فی استکمال الایمان والزیادۃ والنقصان، حدیث: ۲۶۱۳۔

(۱۰۰۱) صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب وجوب قضاء الصوم علی الحائض، حدیث: ۳۳۵۔ من طریق حماد بھذا الاسناد، سنن ابی داود: ۲۶۲۔ سنن ترمذی: ۱۳۵۔ سنن نسائی: ۳۸۲۔ مسند احمد: ۶/ ۳۲۔ من طریق ایوب بہ، صحیح بخاری، کتاب الحیض: ۳۲۱۔ سنن ابن ماجہ: ۶۳۱۔

عَنْ مُعَاذَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ لِلصَّلَاةِ؟ فَقَالَتْ: أَحُرُوْرِيَّةٌ أَنْتِ؟ قَدْ كَانَتْ تَحِيْضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ. قَالَتْ: وَذَكَرَتْ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا حائضہ عورت نماز کی قضا دے گی؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم حروریہ (خارجیہ) ہو؟ (عہد رسالت میں) وہ حیض سے ہوتی تھی تو اسے قضاء دینے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔ معاذہ کہتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تھا۔''

فوائد :......ا۔ تمام مسلمانوں کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ حائضہ اور نفاس والی عورت پر حیض ونفاس کی حالت میں نماز اور روزہ واجب نہیں اور اس بات پر اجماع ہے کہ ان پر نماز کی قضا واجب نہیں اور اس بات پر اجماع ہے کہ ان پر روزوں کی قضا واجب ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٢٥)

۲۔ حروریہ، حروراء بستی کی طرف نسبت ہے۔ کوفہ کے قریب واقع ہے۔ خوارج کا پہلا اجتماع اس بستی میں منعقد ہوا تھا اس اعتبار سے خوارج کی نسبت حروراء کی طرف کی جاتی ہے۔ خوارج حائضہ عورت پر نماز کی قضا لازم قرار دیتے ہیں لیکن مذکورہ حدیث ان کے موقف کی تردید کرتی ہے اور اجماع سے یہ عیاں ہے کہ حائضہ عورت حالت حیض میں چھوڑی ہوئی نماز کی قضا نہیں دے گی۔

۴۱۲..... بَابُ أَمْرِ الصِّبْيَانِ بِالصَّلَاةِ وَضَرْبِهِمْ عَلٰى تَرْكِهَا قَبْلَ الْبُلُوْغِ كَيْ يَعْتَادُوْا بِهَا.

بچوں کے بالغ ہونے سے پہلے انہیں نماز کا عادی بنانے کے لیے، نماز کا حکم دینے اور نہ پڑھنے پر انہیں مارنے کا بیان

١٠٠٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ۔ وَهٰذَا حَدِيْثُ عَلِيٍّ۔ ثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَمِّهِ............

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمُوْا الصَّبِيَّ الصَّلَاةَ ابْنَ سَبْعٍ

''حضرت عبدالملک بن الربیع اپنے والد گرامی اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بچے کو سات سال کی عمر میں نماز سکھاؤ، اور دس سال کی عمر

(١٠٠٢) اسنادہ حسن، سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء متی یومر الصبی بالصلاۃ، حدیث: ٤٠٧۔ من طریق علی بن حجر بھذا الاسناد، سنن ابی داود: ٤٩٤۔ سنن الدارمی: ١٤٣١۔ مسند احمد: ٣/ ٤٠٤.

سِنِیْنَ، وَاضْرِبُوْهُ عَلَیْهَا ابْنُ عَشْرٍ.

میں (نماز نہ پڑھنے پر) اس کی پٹائی کرو۔"

۴۱۳...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِ عَلٰى أَنَّ أَمْرَ الصِّبْيَانِ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْبُلُوْغِ عَلٰى غَيْرِ الْإِيْجَابِ

اس حدیث کے ذکر کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ بچوں کو بلوغت سے پہلے نماز کا حکم دینا واجب نہیں ہے

۱۰۰۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، قَالَا، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِيْ ظِبْيَانَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ عَلِيُّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ بِمَجْنُوْنَةِ بَنِيْ فُلَانَ قَدْ زَنَتْ، أَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا. فَرَدَّهَا عَلِيٌّ. وَقَالَ لِعُمَرَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ تَرْجُمُ هٰذِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَوَ مَا تَذْكُرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ، عَنِ الْمَجْنُوْنِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهِ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ. قَالَ: صَدَقْتَ. فَخَلّٰى عَنْهَا.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب فلاں قبیلے کی ایک پاگل عورت کے پاس سے گزرے جبکہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم دے دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے واپس لوٹا دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: اے امیر المومنین! آپ اسے رجم کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، تو حضرت علی نے کہا: کیا آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد نہیں کہ آپ نے فرمایا: تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے (وہ شریعت کے مکلّف نہیں ہیں۔) ۱۔ مجنون جس کی عقل مغلوب ہو گئی ہو۔ ۲۔ سویا ہوا شخص حتیٰ کہ بیدار ہو جائے۔ ۳۔ بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔ پھر اس عورت کو آزاد کر دیا۔"

فوائد :......۱۔ یہ حدیث بچوں کی تربیت میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ سات سال کے بچے کو باقاعدگی سے نماز کی تلقین کی جائے تو دس سال کی عمر تک لامحالہ وہ پختہ نمازی بن جائے گا، پھر نماز میں کچھ کمی ہو تو دس سال کی عمر میں نماز چھوڑنے پر تادیبی کارروائی اسے سدھار دے گی۔

۲۔ دس سال کی عمر میں بچوں پر نماز فرض نہیں ہوتی لیکن اس عمر میں ترک نماز پر بچوں کو مارنا اور انہیں سختی سے نماز کا اہتمام کرانا والدین کی ذمہ داری اور فرض ہے۔ نیز بچوں پر نماز اس وقت فرض ہوتی ہے، جب وہ بالغ ہوں۔

(۱۰۰۳) اسناده صحيح، سنن ابی داؤد، كتاب الحدود، باب فی المجنون يسرق او يصيب حدا، حديث: ۴۴۰۱۔ سنن كبرى نسائی: ۷۲۰۲۔ من طريق ابن وهب بهذا الاسناد، صحيح بخاری قبل: ۶۸۱۵۔ تعليق.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الصَّلَاةِ عَلَى الْبُسُطِ

بچھونوں (قالین، چٹائی وغیرہ) پر نماز کی ادائیگی کے ابواب کا مجموعہ

۴۱۴..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ.

بڑی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان

١٠٠٤۔أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى حَصِيْرٍ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے (کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی ایک) بڑی چٹائی پر نماز ادا کی۔''

۴۱۵..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْبِسَاطِ، إِنْ كَانَ زَمْعَةُ يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهٖ.

بچھونوں پر نماز پڑھنے کا بیان، اگر زمعہ راوی کی روایت قابل حجت ہو

١٠٠٥۔أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُو عَامِرٍ، ثَنَا زَمْعَةُ، ح وَثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ، أَنَا زَمْعَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى بِسَاطٍ. وَقَالَ نَصْرٌ فِي حَدِيْثِهٖ: صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى بِسَاطٍ. وَقَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى بِسَاطٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي الْقَلْبِ مِنْ زَمْعَةَ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بچھونے (دری، چٹائی، فرش اور قالین) پر نماز ادا فرمائی ہے۔ جناب نصر بن علی نے اپنی روایت میں کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی بچھونے پر نماز ادا کی۔ اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بچھونے پر نماز پڑھی ہے امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے

(١٠٠٤) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة فى ثوب واحد، حديث: ٥١٩۔ سنن ابن ماجه: ١٠٢٩۔ مسند احمد: ٣/ ١٠۔ من (١٠٠٤) طريق ابى معاوية بهذا الاسناد، سنن ترمذى: ٣٣٢.

(١٠٠٥) صحيح، مسند احمد: ١/ ٢٣٢، ٢٧٣۔ من طريق زمعة بهذا الاسناد، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب الصلاة على الخمرة، حديث: ١٠٣٠۔ من طريق زمعة عن عمرو بن دينار عن ابن عباس رضي الله عنهما.

ہیں: ''زمعہ راوی کے متعلق میرے دل میں عدم اطمینان ہے۔''

فوائد :......صحت نماز کے لیے نماز کی جگہ اور چٹائی، دری اور صف کا پاک ہونا شرط ہے۔ نیز ہر پاک چیز مثلاً چٹائی، دری اور صف وغیرہ پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ چٹائی وغیرہ نمازی کو نماز سے غافل نہ کرتی ہو۔

۴۱۶..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْفَرَاءِ الْمَدْبُوغَةِ

دباغت شدہ رنگے ہوئے چمڑے پر نماز پڑھنے کا بیان

۱۰۰۶۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ وَ بِشْرُ بْنُ آدَمَ، قَالَا، ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْ عَوْنٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْحَصِيْرِ وَ الْفَرْوَةِ الْمَدْبُوْغَةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَبُوْ عَوْنٍ هٰذَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ.

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی اور دباغت شدہ چمڑے پر نماز پڑھ لیتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ابوعون کا نام، محمد بن عبیداللہ الثقفی ہے۔''

۴۱۷..... بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھنے کا بیان

۱۰۰۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، ح وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ، ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا أَبُوْدَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ.........

عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ. هٰذَا حَدِيْثُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ. وَقَالَ يُوْسُفُ: يُصَلِّيْ عَلٰى خُمْرَةٍ لَهُ قَدْ بُسِطَتْ

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔'' یہ سعید بن عبدالرحمان کی روایت ہے اور جناب یوسف کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے جسے آپ کی نماز گاہ میں بچھا دیا گیا تھا،

(۱۰۰۶) اسناده ضعيف، یونس بن حارث راوی ضعیف ہے۔ نیز سند میں انقطاع ہے۔ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الصلاة على الحصير، حديث: ٦٥٩ ـ من طريق ابی احمد الزبيری بهذا الاسناد، مسند احمد: ٤/ ٢٥٤.

(۱۰۰۷) صحيح بخاری، كتاب الصلاة، باب الصلاة على الخمرة، حديث: ٣٨١ـ سنن نسائی: ٧٣٩ـ مسند احمد: ٦/ ٣٣٥ـ من طريق شعبة بهذا الاسناد، صحيح، كتاب الصلاة، باب الاعتراض بين يدی المصلی، حديث: ٥١٣ـ سنن ابی داود: ٦٥٦ـ سنن ابن ماجه: ٩٥٨، ١٠٢٨.

فِـي مَسْـجِدِهِ وَأَنَـا نَـائِمَةٌ إِلَى جَنْبِهِ، فَإِذَا سَجَدَ أَصَابَ ثَوْبُهُ ثَوْبِيْ وَأَنَا حَائِضٌ.

جبکہ میں آپ کے پہلو میں لیٹی ہوتی، جب آپ سجدہ کرتے تو آپ کے کپڑے میرے کپڑوں سے لگ جاتے حالانکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی۔"

۱۰۰۸۔أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ - يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ - عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ............

عَـنْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ.

"حضرت ام کلثوم بنت سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

فوائد :......الـخُمْرَةِ: کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی دھاری دار چٹائی۔ نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی دھاری دار چٹائی پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

۴۱۸...... بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعْلَيْنِ، وَالْخِيَارِ لِلْمُصَلِّيْ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِيْهِمَا وَبَيْنَ خَلْعِهِمَا وَوَضْعِهِمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، كَيْ لَا يُؤْذِيَ بِهِمَا غَيْرَهُ.

جوتے پہن کر نماز پڑھنے کا بیان، نمازی کو اختیار ہے کہ وہ جوتے پہن کر نماز پڑھ لے یا انہیں اتار کر پڑھ لے اور اپنے دونوں قدموں کے درمیان جوتوں کو رکھ لے تا کہ ان سے دوسرے نمازیوں کو تکلیف نہ ہو

۱۰۰۹۔أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عِيَاضُ عَبْدِاللّٰهِ الْقُرَشِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَـنْ أَبِـيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ، قَـالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَلْبِسْ نَعْلَيْهِ، أَوْ لِيَخْلَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، وَلَا يُؤْذِيْ بِهِمَا غَيْرَهُ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ اپنے جوتے پہن لے یا انہیں اتار کر اپنی ٹانگوں کے درمیان رکھ لے، اور ان کے ساتھ دوسروں کو تکلیف نہ دے۔"

۱۰۱۰۔أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا يَزِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - ثَنَا أَبُـوْ سَـلَمَةَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي مُسْلَمَةَ وَثَنَا يَعْقُوْبُ أَيْضًا، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ - وَهُوَ أَبُوْ مَسْلَمَةَ -، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ،

(۱۰۰۸) اسناده صحيح، رقم: ٦/ ٣٠٢ عن ام سلمه.

(۱۰۰۹) اسنـاده صـحيـح، سنـن ابـن مـاجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فى اين توضع النعل اذا خلعت فى الصلاة، حديث: ١٤٣٢۔ من طريق المقبرى بهذا لاسناد۔ وانظر: ١٠١٦.

ثَنَا شُعْبَةُ..........

عَنْ أَبِي مُسْلَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

''حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جوتوں اور موزوں سمیت نماز پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ ان پر نجاست نہ لگی ہو اور اگر نجاست لگی ہو تو جوتوں اور موزوں میں نماز پڑھنا درست نہیں۔ (شرح النووی: ٥/ ٤٢)

۲۔ جوتا اتارنا ہو تو اس کے مختلف مقام ہیں۔ اگر بائیں جانب نمازی نہ ہو تو جوتا بائیں جانب اتارا جائے اور اگر بائیں جانب نمازی ہو تو جوتا دونوں پاؤں کے درمیان رکھنا مشروع ہے۔

١٠١١۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٌ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ. وَقَالَ: يَا عَائِشَةُ ارْفَعِيْ عَنَّا حَصِيْرَكِ هٰذَا فَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ يَكُوْنَ يُفْتِنُ النَّاسَ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا: اے عائشہ! اپنی یہ چٹائی ہم سے دور کر دو، مجھے تو خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں یہ لوگوں کو فتنے میں نہ ڈال دے۔''

١٠١٢۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ..........

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: لَمْ أَزَلْ أَسْمَعُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى خُمْرَةٍ. وَقَالَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ وَيَسْجُدُ عَلَيْهَا.

''جناب ابن شہاب الزہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے مسلسل یہ بات سنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھوٹی چٹائی پر نماز ادا فرمائی ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے اور اس پر سجدہ کرتے تھے۔''

(١٠١٠) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة في النعال، حديث: ٣٨٦۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب جواز الصلاة في النعلين، حديث: ٥٥٥۔ سنن ترمذي: ٤٠٠، سنن نسائي: ٧٧٦۔ مسند احمد: ٢/ ١٨٩.

(١٠١١) اسناده صحيح، مسند احمد: ٦/ ٢٤٨۔ عن عثمان بهذا الاسناد.

(١٠١٢) اسناده صحيح، مسند احمد: ٣/ ١٠٣۔ صحيح ابن حبان: ٢٢٧٢٠٤٥١١۔ من طريق اخر عن انس نحوه.

١٠١٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، أَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ لاَيَدَعُهَا فِيْ سَفَرٍ وَلاَحَضَرٍ. هٰكَذَا، حَدَّثَنَا بِهِ الْمُخَرِّمِيُّ مَرْفُوْعاً، فَإِنْ كَانَ حَفِظَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ وَرَفَعَهُ، فَهَذَا خَبَرٌ غَرِيْبٌ. كَذٰلِكَ خَبَرُ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ غَرِيْبٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھا کرتے تھے، آپ اسے سفر وحضر میں اپنے ساتھ رکھتے تھے۔'' اسی طرح جناب مخرمی نے ہمیں یہ حدیث مرفوع بیان کی ہے اگرچہ انہوں نے اس حدیث کی سند کو یاد رکھا ہے اور اسے مرفوع بیان کیا ہے مگر یہ حدیث غریب ہے اسی طرح جناب زہری کی حضرت انس سے روایت بھی غریب ہے۔

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ١٠٠٧ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۴١٩...... بَابُ وَضْعِ الْمُصَلِّيْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ إِذَا خَلَعَهُمَا، إِذَا لَمْ يَكُنْ عَنْ يَسَارِهِ مُصَلِّيْ، فَيَكُوْنُ نَعلاَهُ عَنْ يَمِيْنِ وَالْمُصَلِّيْ عَنْ يَسَارِهِ.

اس بات کا بیان کہ نماز جب جوتے اتارے تو انہیں اپنی بائیں جانب رکھے جبکہ اس کی بائیں جانب کوئی نمازی نہ ہو، (کیونکہ) اس طرح اس کے جوتے اس کی بائیں جانب کھڑے نمازی کی دائیں طرف ہو جائیں گے

١٠١٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَقِرَأْتُهُ عَلَى بُنْدَارٍ۔ وَهٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ۔ نَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ وَاضِعًا نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ.

''حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے دن اپنے جوتے اپنی بائیں جانب رکھ کر نماز پڑھی۔''

١٠١٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ

(١٠١٣) اسناده صحيح، مسند احمد: ٢/ ٩٢۔ مختصرا من طريق آخر.

(١٠١٤) اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب الصلاة فى النعل، حديث: ٦٤٨۔ سنن نسائى: ٧٧٧۔ سنن ابن ماجه: ١٤٣١۔ مسند احمد: ٣/ ٤١٠۔ من طريق يحيىٰ بهذا الاسناد.

بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ.

"حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ والے سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فتح مکہ والے دن نماز ادا فرمائی، آپ نے اپنے جوتے اتار کر اپنی بائیں جانب رکھ لیے۔"

۴۲۰..... بَابُ ذِكْرِ الزَّجْرِ عَنْ وَضْعِ الْمُصَلِّي نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ إِذَا كَانَ عَنْ يَسَارِهِ مُصَلٍّ، يَكُوْنُ النَّعْلَانِ عَنْ يَمِيْنِ الْمُصَلِّي عَنْ يَسَارِهِ

جب نمازی کی بائیں جانب کوئی نمازی موجود ہو تو نمازی کا اپنی بائیں جانب جوتے رکھنا منع ہے، کیونکہ اس طرح جوتے اس کی بائیں جانب کھڑے نمازی کی دائیں جانب ہو جائیں گے

۱۰۱۶۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، إِلَّا أَنْ لَا يَكُوْنَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ. وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: وَلَا يَضَعُ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُوْنَ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْيَمِيْنَ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ اپنے جوتے اپنی دائیں جانب اور اپنی بائیں جانب نہ رکھے، مگر یہ اس کی بائیں جانب کوئی نمازی موجود نہ ہو (تو پھر رکھ لے) اور اسے چاہیے کہ انہیں اپنی دونوں ٹانگوں کے درمیان رکھ لے۔" جناب الدورقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اور وہ اپنی بائیں جانب اپنے جوتے نہ رکھے الا یہ کہ اس جانب کوئی نہ ہو،" اور انہوں نے دائیں جانب کا تذکرہ نہیں کیا۔

فوائد:.....ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۰۰۹ کے تحت ملاحظہ کریں۔

(۱۰۱۵) انظر الحديث السابق.

(۱۰۱۶) اسناده حسن، صحيح ابن حبان: ۲۱۸۵ـ من طريق محمد بن بشار، بندار بهذا الاسناد، سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب المصلي اذا خلع نعليه اين يضعهما، حديث: ٦٥٤.

۴۲۱..... بَابُ الْمُصَلِّیْ یُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَیْهِ وَقَدْ أَصَابَهُمَا قَذَرٌ لَا یَعْلَمُ بِهِ

اس بات کا بیان کہ نمازی اپنے جوتوں میں نماز پڑھتا ہے جبکہ انہیں گندگی لگی ہوتی ہے جس کا اسے علم نہیں ہوتا

وَالدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ الْمُصَلِّیَ إِذَا صَلّٰی فِیْ نَعْلٍ وَثَوْبٍ طَاهِرٍ عِنْدَهُ، ثُمَّ بَانَ عِنْدَهُ أَنَّ النَّعْلَ أَوِ الثَّوْبَ کَانَ غَیْرَ طَاهِرٍ، أَنَّ مَا مَضٰی مِنْ صَلَاتِهِ جَائِزٌ عَنْهُ لَا یَجِبُ عَلَیْهِ إِعَادَتُهُ، إِذِ الْمَرْءُ إِنَّمَا أُمِرَ أَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ ثَوْبٍ طَاهِرٍ عِنْدَهُ، لَا فِی الْمَغِیْبِ عِنْدَ اللّٰهِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب نمازی نے اپنے خیال کے مطابق پاک صاف جوتوں اور کپڑوں میں نماز پڑھی پھر اسے علم ہوا کہ اس کے جوتے یا کپڑے پاک نہیں تھے تو اس کی ادا شدہ نماز درست ہوگی، اس کا اعادہ واجب نہیں ہے۔ کیونکہ نمازی کو اپنے نزدیک پاک صاف کپڑوں میں نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے نہ کہ اللہ کے علم غیب کے مطابق پاک صاف کپڑوں میں (کیونکہ غیب کا علم بندے کو نہیں ہے۔)

۱۰۱۷۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَکْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا یَزِیْدُ - وَهُوَ ابْنُ هَارُوْنَ- ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، نَا أَبُوْ الْوَلِیْدِ، قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی أَیْضًا، ثَنَا أَبُوْ النُّعْمَانِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبُوْ نُعَامَةَ عَنْ أَبِیْ نَضْرَةَ.........

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ فَخَلَعَ نَعْلَیْهِ، فَخَلَعَ النَّاسُ نِعَالَهُمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَکُمْ؟ فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَیْنَاكَ خَلَعْتَ، فَخَلَعْنَا. فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِیْلَ أَتَانِیْ فَأَخْبَرَنِیْ إِنَّ بِهِمَا خَبَثًا، فَإِذَا جَاءَ أَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُقَلِّبْ نَعْلَهُ فَلْیَنْظُرْ فِیْهِمَا خَبَثٌ، فَلْیَمْسَحْهُمَا بِالْأَرْضِ، ثُمَّ لِیُصَلِّیَ فِیْهَا. هٰذَا حَدِیْثُ یَزِیْدَ بْنِ هَارُوْنَ. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے تو آپ نے اپنے جوتے اتار دیے، تو صحابہ کرام نے بھی اپنے جوتے اتار دیے، پھر جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: تم نے اپنے جوتے کیوں اتار دیے؟ تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے جوتے اتار دیے ہیں تو ہم نے بھی اتار دیے۔ آپ نے فرمایا بے شک جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تھے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ جوتوں کو گندگی لگی ہوئی ہے (اس لیے میں نے اتار دیے) اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو اپنے جوتے کو پلٹ کر دیکھ لے،

(۱۰۱۷) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۳/ ۲۰۔ سنن الدارمی: ۱۳۷۸۔ مسند عبد بن حمید: ۸۸۰۔ من طریق حماد بهذا الاسناد، وقد تقدم برقم: ۷۸۶.

فِـيْ حَدِيْثِ أَبِي الْوَلِيْدِ، فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيْلَ أَخْبَرَنِيْ أَنَّ فِيْهِمَا قَذْرًا أَوْ أَذًى.

اگر انہیں گندگی لگی ہو تو انہیں زمین کے ساتھ رگڑ کر صاف کر لے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔'' یہ یزید بن ہارون کی روایت ہے، جبکہ ابوالولید کی روایت میں ہے: ''بے شک جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا تھا کہ ان میں گندگی یا پلیدگی لگی ہوئی ہے۔''

فوائد:......مکرر ٧٨٦

٤٢٢...... بَابُ الْمُصَلِّيْ يَشُكُّ فِي الْحَدَثِ، وَ الْأَمْرِ بِالْمُضِيِّ فِيْ صَلَاتِهِ وَتَرْكِ الْاِنْصِرَافِ عَنِ الصَّلَاةِ

نمازی کو وضو ٹوٹنے کا شک ہو جائے تو اسے اپنی نماز جاری رکھنے اور نماز نہ توڑنے کے حکم کا بیان

إِذَا خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ فِيْهَا، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ يَقِيْنَ الطَّهَارَةِ لَا يَزُوْلُ إِلَّا بِيَقِيْنِ حَدَثٍ. وَأَنَّ الصَّلَاةَ لَا تَفْسُدُ بِالشَّكِّ فِي الْحَدَثِ حَتّٰى يَسْتَيْقِنَ الْمُصَلِّيْ بِالْحَدَثِ.

جب کہ اسے خیال گزرے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ طہارت کا یقین وضو ٹوٹنے کے یقین کے ساتھ ہی ختم ہوگا، اور نماز وضو ٹوٹنے کے شک سے باطل نہیں ہوگی حتی کہ نمازی کو وضو ٹوٹنے کا یقین ہو جائے

١٠١٨۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ.........

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الشَّيْءَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ. فَقَالَ: لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا.

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو نماز کی حالت میں کچھ محسوس کرتا ہے تو آپ نے فرمایا: ''اس وقت تک نماز نہ توڑے جب تک آواز نہ سن لے یا بو نہ پائے۔''

فوائد:......مکرر ٢٤، ٢٥۔

٤٢٣...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا أَحْدَثَ الْمُصَلِّيْ فِيْهَا، وَوَضْعِ الْيَدِ عَلَى الْأَنْفِ كَيْ يَتَوَهَّمَ النَّاسُ أَنَّهُ رَاعِفٌ لَا مُحْدِثٌ حَدَثًا مِنْ دُبُرٍ.

جب نمازی کا وضو ٹوٹ جائے تو نماز ختم کر دینے کے حکم کا بیان، اور ناک پر ہاتھ رکھنے کا بیان تاکہ دیگر نمازی خیال کریں کہ اس کی نکسیر پھوٹ پڑی ہے، نہ کہ اس کی ہوا خارج ہوگئی ہے۔

١٠١٩۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الْبُرْيَانِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ

(١٠١٨) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ٢٥.

عُرْوَةَ عَنْ أَنَسٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ، فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى أَنْفِهِ وَلْيَنْصَرِفْ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا:'' جب تم میں سے کسی شخص کا وضو نماز کے دوران ٹوٹ جائے تو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ اپنی ناک پر رکھے اور نماز سے نکل جائے۔''

فوائد:......دوران نماز وضو ٹوٹنے کی صورت میں بے وضو شخص ناک پر ہاتھ رکھے، یہ امر استحباب کے لیے ہے۔ خطابی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو ناک پر ہاتھ رکھنے کا حکم اس لیے دیا تا کہ وہ حاضرین کو یہ باور کرائے کہ اس کی نکسیر پھوٹی ہے نیز اس طریقہ میں ستر پوشی کے ادب، قبیح چیز کو چھپانے اور احسن توریہ اختیار کرنے کا بیان ہے اور اس عمل میں ریا اور جھوٹ شامل نہیں ہے۔ بلکہ اس میں حیا کے استعمال اور لوگوں کے طعن و تشنیع سے محفوظ رہنے کے احسن طریقہ کا بیان ہے۔(عون المعبود: ٤/ ٧)

❀❀❀❀

(١٠١٩) صحيح، صحيح ابن حبان: ٢٣٣٥- من طريق حفص بهذا الاسناد، سنن ابى داود، كتاب الصلاة باب استئذان المحدث للامام، حديث: ١١١٤- سنن ابن ماجه: ١٢٢٢.

جُمَّاعُ اَبْوَابِ السَّهْوِ فِي الصَّلاَةِ

نماز میں بھول چوک کے ابواب کا مجموعہ

۴۲۶..... بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّي يَشُكُّ فِيْ صَلاَتِهِ

اس نمازی کا بیان جسے اپنی نماز میں شک ہو جاتا ہے

وَ الْأَمْرِ بِأَن يَّسْجُدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى، قَدْ يَحْسِبُ كَثِيْرٌ مِّمَن لَّا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْمُفَسَّرِ وَالْمُجْمَلِ، وَلاَ يَفْهَمُ الْمُخْتَصَرَ وَ الْمُتَقَصَّى مِنَ الْأَخْبَارِ، أَنَّ الشَّاكَّ فِيْ صَلاَتِهِ جَائِزٌ بِهِ أَن يَنْصَرِفَ مِنْ صَلاَتِهِ عَلَى الشَّكِّ بَعْدَ أَن يَّسْجُدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ.

ایک مختصر غیر مفصل روایت کے ساتھ اسے دو سہو (بھول چوک) کے سجدے کرنے کے حکم کا بیان، بہت سارے لوگ جو مفسر اور مجمل میں فرق نہیں کر سکتے اور نہ مختصر اور مفصل روایات کو سمجھتے ہیں، وہ خیال کریں گے کہ اپنی نماز میں شک کرنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ دو سہو کے سجدے کرنے کے بعد شک کی حالت ہی میں نماز سے فارغ ہو سکتا ہے۔

۱۰۲۰- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ سَعِيْدٌ: ثَنَا. وَقَالَ عَلِيٌّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، نَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِيْ أَحَدَكُمْ وَهُوَ فِيْ صَلاَتِهِ، فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ صَلاَتَهُ حَتّٰى لاَ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بے شک شیطان تم میں سے کسی شخص کے پاس آتا ہے جبکہ وہ اپنی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے، تو وہ اس کی نماز کو خلط ملط

(۱۰۲۰) صحیح بخاری، کتاب السهو، باب السهو فی الفرض والتطوع، حدیث: ۱۲۳۲- صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلاة، حدیث: ۳۸۹- سنن ابی داود: ۱۱۳۰- سنن ترمذی: ۳۹۷- سنن نسائی: ۱۲۵۳- سنن ابن ماجه: ۱۲۱۶- مسند احمد: ۲/ ۲۴۱- مسند الحمیدی: ۹۴۷- من طرق عن الزهری بهذا الاسناد.

يَدْرِيْ كَمْ صَلَّى، فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. وَهٰكَذَا مَعْنٰى خَبَرِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا. فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

کر دیتا ہے، حتیٰ کہ اسے پتہ نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ تو جس شخص کو ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔'' جناب یحییٰ بن ابی کثیر اور محمد بن عمرو کی روایت کا مفہوم بھی اسی طرح کا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: حتیٰ کہ نمازی کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ اسے پتہ ہی نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں، تین پڑھی ہیں یا چار؟ تو اسے چاہیے کہ (تشہد میں) بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔''

١٠٢١۔ وَفِيْ خَبَرِ عِيَاضٍ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَهَا فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب وہ (نمازی) بھول جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے تو وہ دو سجدے کر لے جبکہ وہ (تشہد میں) بیٹھا ہوا ہو۔''

١٠٢٢۔ وَفِيْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَكَّ فِيْ صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ. خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ بِأَسَانِيْدِهَا فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ. وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ مُخْتَصَرَةٌ غَيْرُ مُتَقَصَّاةٍ.

''حضرت عبداللہ بن جعفر اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں ہے: جسے اپنی نماز میں شک ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ تشہد میں بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔'' (صاحب کتاب کا بیان ہے کہ) میں نے یہ احادیث ان کی اسانید کے ساتھ کتاب الکبیر میں بیان کی ہیں۔ اور یہ الفاظ مختصر غیر مفصل ہیں۔

٤٢٥..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصَّى فِي الْمُصَلِّي شَكَّ فِيْ صَلَاتِهِ وَ الْأَمْرِ بِالْبِنَاءِ عَلَى الْأَقَلِّ مِمَّا يَشُكُّ فِيْهِ الْمُصَلِّيْ

اپنی نماز میں شک کرنے والے کے متعلق تفصیلی روایت کا بیان

(١٠٢١) سنن ابی داؤد، كتاب الصلاة، باب من قال يتم على اكثر ظنه، حديث: ١٠٢٩، سنن ترمذی: ٣٩٦۔ سنن ابن ماجه: ١٢٠٤.

(١٠٢٢) صحيح، سنن نسائي، كتاب السهو، باب ما يفعل من نسي شيئا، من صلاته، حديث: ١٢٦١۔ مسند احمد: ٤/ ١٠٠ من حديث معاوية رضی اللہ عنہ واما حديث عبدالله بن جعفر رضی اللہ عنہما سياتي برقم: ١٠٣٣.

اور جتنی رکعات میں نمازی کو شک ہو ان میں کم پر بنیاد رکھنے حکم کا بیان

وَالدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ الشَّاكَّ صَلَاتَهُ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَمَا يَبْنِي عَلَى الْأَقَلِّ، فَيُتَمِّمُ صَلَاتَهُ عَلٰى يَقِينٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ تَحَرِّى.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی نماز میں شک کرنے والے کو کم از کم رکعات پر بناء کرنے کے بعد دو سہو کے سجدے کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا وہ یقین پر اپنی نماز مکمل کر لے جبکہ اسے غور کرنے پر بھی صحیح تعداد معلوم نہ ہو سکے۔

۱۰۲۳۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَا: ثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْغِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ. فَإِنِ اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً وَالسَّجْدَتَانِ. وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهِ، وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ أَنْفَ الشَّيْطَانِ.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو وہ شک کو چھوڑ دے اور یقین پر بنا کرے۔ پھر اگر اسے نماز مکمل ہونے کا یقین ہو جائے تو وہ دو (سہو کے) سجدے کر لے۔ اگر اس کی نماز پوری ہوئی تو اس کی وہ رکعت اور دو سجدے نفل ہوں گے، اور اگر نماز پوری نہ ہوئی تو یہ رکعت اس کی نماز مکمل کر دے گی اور دو سجدے شیطان کو ذلیل و رسوا کرنے کا باعث ہوں گے۔

فوائد:......۱۔ جسے نماز کی رکعات میں شک ہو اسے اقل عدد پر بنا رکھنی چاہیے۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلَّى أَمْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً، وَإِذَا لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلَّى أَمْ ثَلَاثًا فَلْيَجْعَلْهَا ثِنْتَيْنِ، وَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يَسْجُدْ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ سَجْدَتَيْنِ. جب کسی شخص کو نماز میں شک ہو اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے ایک رکعت ادا کی ہے یا دو، تو وہ اسے ایک رکعت قرار دے، جب اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے دو رکعت نماز پڑھی ہے یا تین رکعت، تو وہ اسے دو رکعت شمار کرے اور جب معلوم

(۱۰۲۳) اسنادہ حسن، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب اذا شك في الثنتين...... حديث: ۱۰۲۴ و سنن ابن ماجه: ۱۲۱۰۔ من طريق محمد بن العلاء بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة، حديث: ۵۷۱۔ سنن نسائي: ۱۲۳۹۔ مسند احمد: ۳/ ۷۲، ۸۴.

نہ ہو کہ اس نے تین رکعت نماز پڑھی ہے یا چار رکعت تو وہ اسے تین رکعت شمار کرے، پھر نماز سے فراغت کے بعد اور سلام سے قبل دو سجدے کرے۔ (مسند احمد: ۱/ ۱۹۰، ابن ماجه: ۱۲۰۹، الصحيحة: ۱۳۵٦، صحيح)

۲۔ سہو کے دو سجدے نماز میں ہونے والی کمی بیشی پوری کر دیتے ہیں۔ نیز یہ عمل شیطان کی ذلت و رسوائی کا بھی باعث ہے کیونکہ شک اور اختلاط کے ذریعے شیطان نمازی کی نماز میں کمی کرنا چاہتا ہے۔ لیکن جب سہو کے دو سجدوں کے ذریعے اس کی نماز میں کمی کا ازالہ ہو جاتا ہے، تو یہ عمل شیطان کی رسوائی اور ذلت کا باعث بنتا ہے۔

۳۔ اگر چوتھی رکعت میں شک واقع ہو کہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی تو اسے تیسری رکعت بنا دیں گے اور اگر وہ چوتھی رکعت ہو تو سہو کے دو سجدے شیطان کی ذلت کا باعث بنتے ہیں۔

۴۲٦..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يَسْجُدُهُمَا الشَّاكُّ فِيْ صَلَاتِهِ

اس بات کا بیان کہ یہ دو سجدے جنہیں اپنی نماز میں شک کرنے والا ادا کرے گا

إِذَا بَنٰى عَلَى الْيَقِيْنِ فَيَسْجُدُهُمَا قَبْلَ السَّلَامِ وَلَا بَعْدَ السَّلَامِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ فِيْ جَمِيْعِ الْأَحْوَالِ تَكُوْنَانِ بَعْدَ السَّلَامِ.

جب وہ اپنے یقین پر بنا کرے گا تو یہ دو سجدے سلام پھیرنے سے پہلے کرے گا بعد میں نہیں۔ اس شخص کے دعوے کے برخلاف جو کہتا ہے کہ سجود سہو ہر حالت میں سلام پھیرنے کے بعد ہوں گے

۱۰۲٤۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَدَنِيُّ، قَالَ، سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا شُعَيْبٌ- يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ- ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا الْمَاجِشُوْنَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، ح وَثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ هِشَامٌ- وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ- أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُمْ، وَهٰذَا حَدِيْثُ الرَّبِيْعِ وَهُوَ أَحْسَنُهُمْ سِيَاقاً لِلْحَدِيْثِ- عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى وَاحِدَةً أَمِ اثْنَتَيْنِ أَمْ ثَلَاثاً أَمْ أَرْبَعًا، فَلْيُتِمَّ مَا شَكَّ فِيْهِ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں، ایک، دو، تین یا چار پڑھی ہیں؟ تو وہ اتنی رکعات مکمل کرلے جن میں اسے شک ہو، پھر وہ تشہد میں بیٹھے

(۱۰۲٤) انظر الحديث السابق.

جَالِسٌ، فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ نَاقِصَةً فَقَدْ أَتَمَّهَا وَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ، وَإِنْ كَانَ أَتَمَّ صَلَاتَهُ فَالرَّكْعَةُ وَالسَّجْدَتَانِ لَهُ نَافِلَةٌ.

بیٹھے دو سجدے کر لے، چنانچہ اگر اس کی نماز نامکمل تھی تو اس نے اب پوری کر لی اور دو سجدے شیطان کی ذلت و خواری کا سبب ہوں گے، اور اگر اس نے اپنی نماز مکمل کر لی تھی تو (یہ زائد) رکعت اور دو سجدے اس کے لیے نفل ہوں گے۔''

۱۰۲۵- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، .... ثَنَا بِهِ الرَّبِيْعُ مَرَّةً أُخْرٰى مِنْ كِتَابِهِ، وَقَالَ: فَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ مِنْ قَبْلِ السَّلَامِ. وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى وَالدَّوْرَقِيُّ وَيُوْنُسُ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِيْ ثَلَاثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا، فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ. ثُمَّ بَاقِي حَدِيْثِهِمْ مِثْلُ حَدِيْثِ الرَّبِيْعِ. قَالَ لَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ عِنْدِيْ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ صَاحِبَ الْمَالِ إِذَا كَانَ مَالُهُ غَائِبًا عَنْهُ، فَأَخْرَجَ زَكَاتَهُ وَأَوْصَلَهَا إِلٰى أَهْلِ سُهْمَانَ الصَّدَقَةِ نَاوِيًا أَنْ كَانَ مَالُهُ سَالِمًا فَهِيَ زَكَاتُهُ، وَإِنْ كَانَ مَالُهُ مُسْتَهْلَكًا فَهُوَ تَطَوُّعٌ، ثُمَّ بَانَ عِنْدَهُ وَصَحَّ، أَنَّ مَالَهُ كَانَ سَالِمًا، أَنَّ مَالَهُ الَّذِيْ أَوْصَلَهُ إِلٰى أَهْلِ سُهْمَانَ الصَّدَقَةِ كَانَ جَائِزًا عَنْهُ فِي الصَّدَقَةِ الْمَفْرُوْضَةِ فِيْ مَالِهِ الْغَائِبِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ عَنِ الْمُصَلِّيْ هٰذِهِ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ صَلَّاهَا بِإِحْدَى اثْنَيْنِ، إِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ

''امام صاحب فرماتے ہیں: امام ربیع نے ہمیں ایک مرتبہ اپنی کتاب سے بیان کرتے ہوئے فرمایا: لہٰذا وہ یقین پر بنا کرے، پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے اور جناب ابوموسیٰ، دورقی اور یونس نے اپنی روایت میں کہا: جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے، پھر اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے تین رکعات پڑھی ہیں یا چار، تو اسے ایک رکعت پڑھ لینی چاہیے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کر لے۔'' ان کی باقی روایت جناب ربیع کی روایت کی طرح ہی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ نے فرمایا: ''اس حدیث میں میرے نزدیک اس بات کی دلیل ہے کہ مالدار شخص کا مال جب اس کے پاس موجود نہ ہو (تجارت وغیرہ کی غرض سے کسی علاقے میں بیٹھا ہوا ہو) پھر وہ اس کی زکوٰۃ نکال کر صدقے کے حق داروں کو پہنچا دے اور اس کی نیت یہ ہو کہ اگر اس کا مال صحیح سلامت ہوا تو یہ اس کی زکوٰۃ ہے اور اگر اس کا مال ہلاک و تباہ ہو چکا ہوا تو یہ نفلی صدقہ ہے، پھر اسے صحیح اطلاع مل گئی کہ اس کا مال صحیح سلامت ہے تو اس کا وہ مال جو اُس نے اپنے غیر موجود مال کی فرض زکوٰۃ کے طور پر صدقہ و زکوٰۃ کے حق داروں کو پہنچایا تھا وہ جائز اور درست ہو گا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی کی ایک رکعت کو جائز قرار دیا ہے۔ جو اُس نے دو طرح کی نیت سے ادا کی تھی۔ کہ اگر

(۱۰۲۵) انظر الحديث السابق.

الَّتِيْ صَلَّاهَا ثَلَاثًا ، فَهٰذِهِ الرَّكْعَةُ رَابِعَةُ الَّتِيْ هِيَ فَرْضٌ عَلَيْهِ ، وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً فَهٰذِهِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةٌ ، فَقَدْ أَجْزَءَتْ عَنْهُ هٰذِهِ الرَّكْعَةُ مِنَ الْفَرِيْضَةِ . وَهُوَ إِنَّمَا صَلَّاهَا عَلٰى أَنَّهَا فَرِيْضَةٌ أَوْ نَافِلَةٌ .

اس کی ادا شدہ نماز تین رکعات ہوئی تو یہ اس کی چوتھی فرض رکعت ہوگی، اور اگر اس کی نماز مکمل ہو چکی تھی تو یہ رکعت نفل ہو گی۔ اور اس کی یہ رکعت فرض نماز سے کفایت کر جائے گی حالانکہ اس نے یہ رکعت فرض یا نفل کی نیت سے ادا کی تھی۔"

فوائد :......۱۔نماز میں شک واقع ہونے کی صورت میں سہو کے سجدے سلام سے قبل کرنے چاہئیں یا سلام کے بعد، اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ دونوں طرح کر سکتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے دونوں صورتیں ثابت ہیں۔

(فقه السنه : ۱/ ۲۱۳)

۲۔ لیکن سہو کے سجدوں کی ادائیگی کی افضل صورت یہ ہے کہ جہاں نبی ﷺ نے سہو کے سجدے سلام سے قبل کیے ہیں، وہاں سجدے سلام سے پہلے کیے جائیں اور جہاں سجدے سلام کے بعد کیے ہیں وہاں سلام کے بعد کیے جائیں۔(فقه السنه : ۱/ ۲۱۳.)

۳۔ امام مالک کہتے ہیں اگر سہو نماز کی زیادتی میں ہوا ہے تو سجدے سلام کے بعد کرنے چاہئیں اور اگر سہو کمی میں ہوا ہے تو سہو کے سجدے سلام سے قبل کرنے چاہئیں اور نووی رحمہ اللہ نے اس مذہب کو قوی اور راجح قرار دیا ہے۔

(شرح النووی: ۵/ ۵۵.)

اکثر عرب علماء کا یہی موقف ہے۔ شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔

(دیکھیے: غسل، وضو اور نماز کا طریقه)

۴۲۷...... بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْسِيْنِ رُكُوْعِ هٰذِهِ الرَّكْعَةِ وَسُجُوْدِهَا الَّتِيْ يُصَلِّيْهَا لِتَمَامِ صَلَاتِهِ أَوْ نَافِلَتِهِ.

اس رکعت کے رکوع اور سجود کو خوب اچھی طرح ادا کرنے کا بیان جسے وہ اپنی نماز کی تکمیل یا بطور نفل پڑھے گا۔

۱۰۲۶۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ ، حَدَّثَنِي أَخِيْ ، ح وَثَنَا مُحَمَّدٌ أَيْضًا ، ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ ـ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ـ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

(۱۰۲۵) انظر الحديث السابق.

(۱۰۲۶) اسناده صحيح، مستدرك حاكم: ۱/ ۲٦۰ ـ ۲٦۱ من طريق ايوب بن اسماعيل بهذا الاسناد، سنن كبرى بيهقى: ۲/ ۳۳۳.

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلاَ يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى، ثَلاثًا أَمْ أَرْبَعًا، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَةً يُحْسِنُ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: وَجَدْتُ هٰذَا الْخَبَرَ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ فِيْ كِتَابِ أَيُّوْبَ مَوْقُوْفًا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَخُوْ عَاصِمٍ وَ وَاقِدٍ وَ هُوَ أَكْبَرُهُمْ. قَالَ، سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيَّ يَقُوْلُ: عَاصِمٌ وَ عُمَرُ وَ زَيْدٌ وَ وَاقِدٌ وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ فَرْقَدٌ هٰؤُلاَءِ كُلُّهُمْ إِخْوَةٌ وَ عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَالَ لَنَا الدَّارِمِيُّ هٰذَا فِيْ عَقِبِ خَبَرِهِ.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے اور اسے یہ پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے، تین رکعات یا چار؟ تو اسے چاہیے کہ ایک رکعت پڑھ لے، اس کے رکوع وسجود خوب سنوار کر ادا کرے اور (آخر میں) دو سجدے کر لے۔'' محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: ''میں نے یہ روایت ایوب کی کتاب میں ایک اور جگہ پر موقوف بھی دیکھی ہے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''عمر بن محمد، وہ زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کا بیٹا ہے اور عاصم اور واقد کا بڑا بھائی ہے۔'' وہ فرماتے ہیں: ''میں نے احمد بن سعید الدارمی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: عاصم، عمر، زید، واقد، ابوبکر اور فرقد یہ سب بھائی ہیں۔ اور عاصم وہ محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب کا بیٹا ہے، امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''امام دارمی نے ہمیں یہ بات اپنی روایت کے بعد بیان کی۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز میں شک واقع ہونے کی صورت میں چھوٹے عدد پر بنا رکھی جائے، یہی یقینی صورت ہے، پھر چھوٹے عدد پر بنا کے بعد اگلی رکعت اچھے طریقے سے ادا کی جائے، اس کے قیام اور رکوع وسجود میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔

۱۰۲۷۔وَالَّذِيْ حَدَّثَنَاهُ، قَالَ: ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ حَيَّانَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْعُمَرِيُّ..........

عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، قَالَ: بَيْنَا الْحَجَّاجُ يَخْطُبُ وَ ابْنُ عُمَرَ شَاهِدٌ وَمَعَهُ ابْنَانِ لَهُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهِ، إِذْ قَالَ الْحَجَّاجُ: ابْنُ الزُّبَيْرِ نَكَّسَ كِتَابَ اللّٰهِ نَكَّسَ اللّٰهُ قَلْبَهُ، قَالَ: وَ ابْنُ

''جناب حبیب بن ابی ثابت بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ حجاج خطبہ دے رہا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے اور ان کے ساتھ ان کے دو بیٹے ان کی دائیں اور بائیں جانب بیٹھے تھے، جب حجاج نے کہا: ابن الزبیر نے اللہ کی کتاب قرآن مجید کو جھکا دیا ہے، اللہ اس کے دل کو اوندھا کرے۔

(۱۰۲۷) اسنادہ ضعیف، حبیب بن ابی ثابت راوی مدلس ہے۔ مصنف ابن ابی شیبة: ۳۰٦٤۸.

عُمَرَ مُسْتَقْبِلُهُ . فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ ذَاكَ لَيْسَ بِيَدِكَ وَلَا بِيَدِهِ . قَالَ: فَسَكَتَ الْحَجَّاجُ . ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا وَكُلَّ مُسْلِمٍ ، وَإِيَّاكَ أَيُّهَا الشَّيْخُ أَنْ تَعْقِلَ . فَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ يَضْحَكُ . فَحَكَاهُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حَبِيْبٍ ، قَالَ: ثُمَّ وَثَبَ فَأَجْلَسَهُ ابْنَاهُ . فَقَالَ: دَعُوْنِي فَإِنِّي تَرَكْتُ الَّتِي فِيْهَا الْفَضْلُ أَنْ أَقُوْلَ لَهُ: كَذَبْتَ .

حبیب نے کہا: اور حضرت ابن عمر اس کی طرف متوجہ تھے چنانچہ حضرت ابن عمر نے فرمایا: یہ کام تیرے اور اس کے اختیار میں نہیں ہے۔ راوی نے کہا: حجاج خاموش ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں اور ہر مسلمان کو علم عطا کیا ہے، اے بوڑھے تم بھی عقل سے کام لو۔ تو حضرت ابن عمر نے ہنسنا شروع کر دیا۔ پھر یہ قصہ عاصم کے واسطے سے حبیب سے بیان کیا تو کہا: پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (حجاج کی طرف) اچھلے تو ان کے بیٹوں نے انہیں بٹھا دیا۔ انہوں نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں نے اصل فضیلت والی بات تو اسے کہی نہیں کہ تو (حجاج) جھوٹا ہے۔

۴۲۸..... بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّيْ يَشُكُّ فِيْ صَلَاتِهِ وَلَهُ تَحَرٍّ، وَ الْأَمْرِ بِالْبِنَاءِ عَلَى التَّحَرِّيْ إِذَا كَانَ قَلْبُهُ إِلٰى أَحَدِ الْعَدَدَيْنِ أَمْيَلَ، وَكَانَ أَكْثَرُ ظَنِّهِ أَنَّهُ قَدْ صَلّٰى مَا الْقَلْبُ إِلَيْهِ أَمْيَلُ

اس نمازی کا بیان جسے اپنی نماز میں (کمی بیشی کا) شک ہو جاتا ہے جبکہ وہ تحقیق و جستجو کی طاقت رکھتا ہے، اسی جستجو اور تحقیق پر بنیاد رکھنے کے حکم کا بیان جبکہ اس کا دل کسی ایک عدد کی طرف زیادہ مائل ہو۔ اور اس کا غالب گمان ہو کہ جس عدد کی طرف اس کا دل زیادہ مائل ہے وہ اتنی نماز ادا کر چکا ہے۔

۱۰۲۸ - قَالَ الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَا ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا فُضَيْلٌ - يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ - عَنْ مَنْصُوْرٍ ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى وَ يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، قَالَا ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ أَبُوْ عَبْدِ الصَّمَدِ ، ثَنَا مَنْصُوْرٌ ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى أَيْضًا ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ أَيْضًا نَحْوَهُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.........

(۱۰۲۸) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب التوجه نحو القبلة حیث کان، حدیث: ۴۰۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلاة، حدیث: ۵۷۲۔ سنن ابی داؤد: ۱۰۲۰۔ سنن نسائی: ۱۲۴۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۱۲۔ مسند الحمیدی: ۹۶۔ مسند احمد: ۳۷۹/۱۔ من طریق جرید بهذا الاسناد.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ فِي الصَّلَاةِ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ ؟ فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِيْ صَنَعَ، فَثَنٰى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ، وَلٰكِنِّي بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ، وَأَيُّكُمْ مَا شَكَّ فِيْ صَلَاتِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحْرٰى ذٰلِكَ لِلصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ. هٰذَا حَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ. قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالَ ابْنُ مَهْدِيّ: فَسَأَلْتُ سُفْيَانَ عَنْهُ، فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ مَنْصُوْرٍ، وَلَا أَحْفَظُهُ. وَلَمْ يَذْكُرْ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ: التَّحَرِّيْ، وَقَالَ: فَأَيُّكُمْ سَهَا فِيْ صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيُسَلِّمْ ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ إِذَا بَنٰى عَلَى التَّحَرِّيْ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ. وَهٰكَذَا أَقُوْلُ. وَإِذَا بَنٰى عَلَى الْأَقَلِّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ، عَلٰى خَبَرِ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ. وَلَا يَجُوْزُ عَلٰى أَصْلِيْ دَفْعُ أَحَدِ الْخَبَرَيْنِ بِالْآخَرِ بَلْ

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو اس نماز میں کچھ اضافہ کر دیا یا اس میں کچھ کمی کر دی، پھر آپ ہماری طرف اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ متوجہ ہوئے ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں کچھ تبدیلی ہوگئی ہے؟ آپ نے پوچھا: وہ کیا (تبدیلی) ہے؟ تو ہم نے آپ کو آپ کے عمل کے متعلق بتا دیا۔ لہٰذا آپ نے اپنا پاؤں موڑا اور قبلہ رخ ہو کر دو سجدے کیے، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا: اگر نماز میں کوئی تبدیلی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا لیکن میں ایک انسان ہوں، میں بھی تمہاری طرح بھول جاتا ہوں، اس لیے جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دہانی کرا دیا کرو۔ اور تم میں سے جس شخص کو بھی اپنی نماز میں (کمی بیشی) کا شک ہو تو وہ درست (تعداد رکعات) کے متعلق غور و فکر کرے پھر اس کے مطابق نماز مکمل کر لے، پھر سلام پھیر لے اور دو سجدے کر لے۔'' یہ ابو موسیٰ کی عبدالرحمان سے روایت ہے۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں: جناب ابن مہدی نے فرمایا: میں نے امام سفیان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے یہ روایت منصور سے سنی تھی مگر مجھے یاد نہیں ہے۔ جناب احمد بن عبدہ نے اپنی روایت میں ''التحری'' (تحقیق و جستجو) کے الفاظ بیان نہیں کیے۔ اور کہا: ''تم میں سے جس شخص سے اپنی نماز میں بھول ہو جائے اور اسے پتہ نہ چلے کہ اس نے کتنی نماز پڑھ لی ہے۔ تو وہ سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کر لے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی جب تحقیق و جستجو پر بنیاد کر کے (نماز مکمل کرے گا) تو سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کرے گا اور یہی میرا موقف ہے۔ اور جب کم ترین عدد پر بنا کرے گا تو سہو کے دو

يَجِبُ اسْتِعْمَالُ كُلِّ خَبَرٍ فِي مَوْضِعِهِ. وَالتَّحَرِّي هُوَ أَن يَكُوْنَ قَلْبُ الْمُصَلِّي إِلَى أَحَدِ الْعَدَدَيْنِ أَمْيَلَ، وَالْبِنَاءُ عَلَى الْأَقَلِّ مَسْأَلَةٌ غَيْرُ مَسْأَلَةِ التَّحَرِّيْ، فَيَجِبُ اسْتِعْمَالُ كِلاَ الْخَبَرَيْنِ فِيْمَا رُوِيَ فِيْهِ.

سجدے سلام پھیرنے سے پہلے کرے گا۔ جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ میرے نزدیک ایک روایت کو دوسری کے ساتھ رد کرنا اصلاً درست اور جائز نہیں ہے بلکہ ہر روایت پر اس کے مقام پر عمل کرنا واجب ہے۔ "التحری" (تحقیق وجستجو) یہ ہے کہ نمازی کا دل کسی ایک عدد کی طرف زیادہ مائل ہو جبکہ کم سے کم عدد پر بنیاد رکھنے کا مسئلہ تحری کے مسئلے سے مختلف ہے۔ لہٰذا دونوں روایتوں پر اسی طرح عمل کرنا واجب ہے جیسے وہ بیان کی گئی ہیں۔

فوائد:......۱۔ اس حدیث سے ابوحنیفہ رحمہ اللہ اہل کوفہ اور اہل الرائے نے استدلال کیا ہے کہ جسے نماز میں رکعات کی تعداد کے بارے شک ہو وہ درست عدد کی تعیین کے بارے میں کوشش کرے اور غالب ظن پر بنا رکھے اور اس پر یہ لازم نہیں کہ وہ چھوٹے عدد پر انحصار کرے اور زائد نماز کا اہتمام کرے۔ بظاہر یہ حدیث ان کے موقف کی دلیل ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ٦١)

لیکن شافعی اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ جب نماز میں شک واقع ہو کہ نمازی نے تین یا چار رکعتیں پڑھی ہیں تو وہ یقینی امر پر بنا رکھے اور یقینی امر اقل عدد ہے، پھر وہ باقی نماز پڑھنے کے بعد سجدہ سہو کرے۔ نیز اس مسئلہ کی وضاحت حدیث ۱۰۲۰ کے تحت بیان ہوئی ہے، جس کی رو سے جمہور علماء کا موقف راجح ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ٦١)

۴۲۹..... بَابُ ذِكْرِ الْقِيَامِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْجُلُوْسِ سَاهِيًا، وَالْمَضِي فِي الصَّلَاةِ إِذَا اسْتَوٰى الْمُصَلِّيْ قَائِمًا، وَ إِيْجَابِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ عَلٰى فَاعِلِهِ.

نمازی کا دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے سے قبل بھول کر قیام کرنے کا بیان، اور جب نمازی سیدھا کھڑا ہو جائے تو وہ نماز جاری رکھے، ایسے شخص پر سہو کے دو سجدے کرنے واجب ہیں۔

۱۰۲۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي الْأَعْرَجُ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، ح وَثَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، ح وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ..........

(۱۰۲۹) سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فيمن قام من اثنتين ساهيا، حديث: ۱۲۰۶۔ مسند احمد: ٥/ ٣٤٥۔ مسند الحميدى: ٩٠٣۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد، صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب من لم ير التشهد الاول واجبا، حديث: ٨٢٩۔ صحيح مسلم: ٥٧٠۔ سنن ابى داود: ١٠٣٤۔ سنن ترمذى: ٣٩١۔ سنن نسائى: ١٢٢٣۔

عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ: وَهٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِالْجَبَّارِ ـ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ ـ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاةً نَظُنُّ أَنَّهَا الْعَصْرَ، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّانِيَةِ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ.

''حضرت ابن بُحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، ہمارا خیال ہے کہ وہ عصر کی نماز تھی، پھر جب آپ دوسری رکعت میں تھے تو آپ کھڑے ہوگے اور (تشہد کے لیے) نہ بیٹھے (اور کھڑے ہو گئے) پھر جب سلام پھیرنے سے قبل (تشہد بیٹھے ہوئے تھے) تو آپ نے بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کیے۔''

۱۰۳۰ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا عَمِّي، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ـ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ ـ عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ فَقَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَسُبِّحَ بِهِ، فَمَضٰى حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا التَّسْلِيْمُ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ.

''حضرت عبداللہ بن بُحینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی تو آپ دوسری رکعت میں (تشہد بیٹھے بغیر) کھڑے ہو گئے تو آپ کو سبحان اللہ کہہ کر یاد دلایا گیا مگر آپ نے (اپنی نماز) جاری رکھی حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو گئے اور صرف سلام باقی رہ گیا، لہٰذا آپ نے سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔''

۴۳۰.... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُصَلِّيْ إِذَا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ فَاسْتَوٰى قَائِمًا، ثُمَّ ذُكِّرَ بِتَسْبِيْحِ أَنَّهُ نَاسٍ لِلْجُلُوْسِ، أَنَّ عَلَيْهِ الْمُضِيَّ فِي صَلَاتِهِ، تَرْكَ الرُّكُوْعِ إِلَى الْجُلُوْسِ، وَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ.

اس بات کا بیان کہ نمازی جب دو رکعتوں کے بعد سیدھا کھڑا ہو جائے، پھر اسے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ'' کہہ کر متنبہ کیا جائے کہ وہ تشہد کے لیے بیٹھنا بھول گیا ہے تو اسے اپنی نماز جاری رکھنی چاہیے اور دوبارہ (اٹھنے کے بعد) نہ بیٹھے، اور سلام پھیرنے سے پہلے اسے دو سجدے کرنے چاہئیں۔

۱۰۳۱ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ..........

(۱۰۳۰) انظر الحديث السابق.

(۱۰۳۱) سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فيمن قام من اثنتين ساهيا، حديث: ۱۲۰۷ـ من طريق يزيد بن هارون بهذا الاسناد، مسند احمد: ۵/ ۳۴۵ـ مسند الحميدى: ۹۰۴ـ وانظر ما تقدم برقم: ۱۰۲۹.

عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ: فَسَبَّحْنَا بِهٖ ، فَلَمَّا اعْتَدَلَ مَضٰى وَلَمْ يَرْجِعْ . قَالَ الْفَضْلُ: فَسَبَّحُوْا بِهٖ ، فَمَضٰى وَلَمْ يَرْجِعْ .

''حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر باقی حدیث بیان کی۔ یحییٰ بن حکیم نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: '' تو ہم نے سبحان اللہ کہہ کر آپ کو یاد دہانی کرائی، مگر جب آپ سیدھے کھڑے ہو گئے تو آپ نے نماز جاری رکھی اور واپس نہ ہوئے (بیٹھے نہیں)۔ جناب فضل کی روایت میں ہے'' تو انہوں نے سبحان اللہ کہہ کر آپ کو متوجہ کیا مگر آپ نے نماز جاری رکھی اور (بیٹھنے کے لیے) واپس نہ لوٹے۔''

١٠٣٢۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَا ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ..........

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ: أَنَّهُ نَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحُوْا بِهٖ ، فَاسْتَتَمَّ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حِيْنَ انْصَرَفَ . ثُمَّ قَالَ: أَكُنْتُمْ تَرَوْنِيْ أَجْلِسُ . إِنَّمَا صَنَعْتُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ مَنِيْعٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَا أَظُنُّ أَبَا مُعَاوِيَةَ إِلَّا وَهِمَ فِيْ لَفْظِ هٰذَا الْإِسْنَادِ .

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دو رکعتوں میں (تشہد بیٹھنے کی بجائے) کھڑے ہو گئے تو مقتدیوں نے سبحان اللہ کہہ کر انہیں متوجہ کیا۔ تو انہوں نے نماز مکمل کی پھر نماز ختم کرتے وقت دو سجدے کر لیے، اور فرمایا: تمہارا کیا خیال تھا کہ میں بیٹھ جاؤں گا، بلا شبہ میں نے اسی طرح کیا ہے جیسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ ابن منیع کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ابو معاویہ کو اس سند میں وہم ہوا ہے۔

فوائد :......١۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ اگر امام دوسری رکعت میں تشہد بیٹھنا بھول جائے اور تیسری رکعت کے لیے برابر کھڑا ہونے سے قبل بھول کا احساس نہ ہو تو نمازیوں کی یاد دہانی کے باوجود بیٹھنا ناجائز ہے اور اگر مکمل کھڑا ہونے سے قبل یاد آ جائے تو بیٹھنا مشروع ہے۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ ، فَإِنِ اسْتَوَى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ ، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ)) '' جب امام دو رکعت میں تشہد کے بغیر کھڑا ہوا پھر اگر برابر کھڑا ہونے سے قبل اسے یاد دہانی کرائی

(١٠٣٢) اسناده صحيح، مستدرك حاكم: ١/ ٣٢٢، ٣٢٣۔ سنن كبرى بيهقى: ٢/ ٣٤٤.

(١٠٣٢) ابو داؤد: ١٠٣٦، صحيح الجامع الصغير ٧٢١ صحيح.

جائے تو وہ بیٹھ جائے اور اگر وہ برابر کھڑا ہو چکا ہو تو (تشہد کے لیے) نہ بیٹھے اور سہو کے دو سجدے کرے۔"

۲۔ تشہد اول چھوٹنے کی صورت میں سہو کے دو سجدے لازم آتے ہیں۔ اس سے تشہد کی کمی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

۳۔ اگر امام دو رکعتوں کے بعد سیدھا کھڑا ہو چکا ہو تو نمازیوں کی یاددہانی کے باوجود اسے تیسری رکعت جاری رکھنی چاہیے اور تشہد کے لیے واپس تشہد میں نہیں بیٹھنا چاہیے۔ بلکہ امام کی اتباع میں مقتدی بھی کھڑے ہو کر تیسری رکعت شروع کر دیں۔

۴۔ غلطی پر امام کو تنبیہ کے لیے مرد حضرات سُبْحَانَ اللّٰهِ کہیں اس کے علاوہ تنبیہ کے لیے کوئی اور کلمہ مشروع نہیں ہے۔

۴۳۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ إِذَا نَسِيَ الْمُصَلِّيْ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ.

سہو کے دو سجدوں کا بیان جب نمازی اپنی نماز سے کچھ بھول جائے۔

۱۰۳۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. هٰكَذَا قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا الشَّيْخُ يَخْتَلِفُ أَصْحَابُ ابْنِ جُرَيْجٍ فِيْ اسْمِهِ. قَالَ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ: عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ. وَهٰذَا الصَّحِيْحُ حَسْبَ عِلْمِيْ.

"حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنی نماز سے کوئی چیز بھول جائے تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔" جناب ابوموسیٰ نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے شاگرد کا نام عقبہ بن محمد بن حارث ہی بیان کیا ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس شیخ (عقبہ بن محمد) کے نام میں ابن جریج کے اصحاب کا اختلاف ہے۔ حجاج بن محمد اور عبدالرزاق نے (اس کا نام) عقبہ بن محمد بیان کیا ہے۔ میرے علم کے مطابق یہی صحیح ہے۔

۴۳۲..... بَابُ التَّسْلِيْمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ سَاهِيًا فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ أَوِ الْعِشَاءِ وَإِبَاحَةِ الْبِنَاءِ عَلٰى مَا قَدْ صَلَّى الْمُصَلِّيْ قَبْلَ تَسْلِيْمِهِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ سَاهِيًا. وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ السَّلَامَ سَاهِيًا قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا تُفْسِدُ الصَّلَاةَ.

نماز ظہر، عصر اور عشاء میں دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام پھیرنے کا بیان، دو رکعتوں کے بعد بھول کر سلام

(۱۰۳۳) اسنادہ ضعیف، سنن نسائی، کتاب السهو، باب التحری، حدیث: ۱۲۵۱۔ مسند احمد: ۱/ ۲۰۴۔ من طريق روح بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ۱۰۳۳.

پھیرنے سے قبل نمازی جتنی نماز پڑھ چکا تھا اس پر بناء کرنا جائز ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا۔

١٠٣٤ ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ ـ وَ هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ ـ ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ.........

عَـنِ ابْـنِ عُـمَـرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ صَلّٰى فَسَهَا ، فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ ، فَـقَـالَ لَـهُ ذُوالْيَـدَيْنِ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيْـتَ ؟ فَـقَـالَ: مَـا قُـصِرَتِ الصَّلَاةُ وَمَا نَسِيْتُ فَقَالَ: أَكَمَا يَقُوْلُ ذُوالْيَدَيْنِ ؟ فَقَامَ ، فَصَلّٰى ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰـذَا خَبَـرُ مَـا رَوَاهُ عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ غَيْرُ أَبِيْ كُرَيْبٍ وَهٰذَا ، يَعْنِيْ بِشْرَ بْنَ خَالِدٍ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور بھول گئے تو آپ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ ذوالیدین نے آپ سے عرض کیا: ''کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: نہ نماز کم ہوئی ہے اور نہ میں بھولا ہوں۔ پھر آپ نے (صحابہ کرام سے) پوچھا: کیا ایسے ہی ہوا ہے جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے؟ (صحابہ کرام نے عرض کی: جی ہاں) تو آپ کھڑے ہوئے اور (باقی) نماز پڑھی پھر دو سجدے کیے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: ''یہ روایت ابو اسامہ سے صرف ابوکریب اور بشر بن خالد ہی بیان کرتے ہیں۔

٤٣٣..... بَابُ إِيْجَابِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ عَلَى الْمُسْلِمِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ سَاهِيًا، وَالدَّلِيْلِ أَنَّ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ إِنَّمَا يَسْجُدُهُمَا الْمُصَلِّيْ بَعْدَ السَّلَامِ لَا قَبْلُ.

نماز مکمل ہونے سے پہلے بھول کر سلام پھیرنے والے پر سہو کے دو سجدے کرنے واجب ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نمازی یہ دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کرے گا، پہلے نہیں۔

١٠٣٥ ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ ، نَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَبِيْدٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، ح وَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا بِشْرٌ ـ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ـ ثَنَا ابْنُ عَـوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا أَبُوْ الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ح وَثَـنَـا بُـنْـدَارٌ ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ ، قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ، ح وَثَنَا بُـنْدَارٌ ، ثَنَا حُسَيْنٌ ـ يَعْنِي ابْنَ الْحَسَنِ ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، ح وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ

(١٠٣٤) اسنـاده صحيح، سنن ابى داؤد، كتاب الصلاة، باب السهو فى السجدتين، حديث : ١٠١٧ ـ سنن ابن ماجه: ١٢١٣ ـ من طريق محمد بن العلاء بهذا الاسناد، مسند احمد: ٢/ ٣٧.

سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ سَلَمَةَ - وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ - عَنْ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَأَتٰى خَشَبَةً مَعْرُوْضَةً فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ بِيَدَيْهِ عَلَيْهَا، كَأَنَّهُ غَضْبَانٌ. قَالَ: وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ. فَقَالُوْا: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ. وَفِي الْقَوْمِ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ. وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ فَكَانَ يُسَمَّى ذَا الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسِيْتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرِ الصَّلَاةُ. فَقَالَ: أَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: فَجَاءَ فَصَلّٰى مَا كَانَ تَرَكَ. ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ. قَالَ: فَكَانَ رُبَّمَا قَالُوْا لَهُ: ثُمَّ سَلَّمَ، فَيَقُوْلُ: نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ. هٰذَا حَدِيْثُ الصَّنْعَانِيِّ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سہ پہر کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی، آپ نے دو رکعتیں ادا کرنے کے بعد سلام پھیر دیا۔ پھر آپ مسجد (کے قبلے) میں آڑی ترچھی پڑی ہوئی لکڑی کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ ٹیک لگائی۔ گویا کہ آپ سخت ناراض ہوں۔ راوی کہتے ہیں: (اسی دوران میں) جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے نکل گئے۔ اور (آپس میں) کہنے لگے: نماز کم ہوگئی ہے۔ حالانکہ لوگوں میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے مگر وہ بھی آپ سے بات کرنے سے ڈر گئے۔ لوگوں میں ایک لمبے ہاتھوں والا آدمی بھی تھا، جسے ذوالیدین کہا جاتا تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہوگئی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ پھر آپ نے لوگوں سے پوچھا: کیا ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے۔ صحابہ نے عرض کی: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: آپ تشریف لائے اور چھوڑی ہوئی نماز ادا کی، پھر سلام پھیرا، پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے سجدوں جیسا یا اس سے طویل سجدہ کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا، پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے سجدوں جیسا سجدہ یا اس سے بھی طویل سجدہ کیا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور اللہ اکبر کہا۔ (ابن عون) راوی کہتے ہیں۔ بسا اوقات شاگردوں نے (ابن سیرین سے) کہا: ”پھر آپ

(١٠٣٥) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب هل ياخذ الامام اذا شك، حديث: ٧١٥، ٤٨٢ - صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة، حديث: ٥٧٣ - سنن ابی داود: ١٠١٤ - مسند الحميدی: ١٨٤ - وقد تقدم برقم: ٨٦٠.

نے سلام پھیرا'' تو (ابن سیرین نے) فرمایا: مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے خبر ملی ہے کہ انہوں نے (اپنی روایت میں) فرمایا: پھر آپ نے سلام پھیرا۔'' (یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت میں نہیں ہیں اس لیے ابن سیرین نے شاگردوں کے استفسار پر حضرت عمران سے یہ الفاظ بیان کیے) یہ جناب صنعانی کی روایت کے الفاظ ہیں۔

١٠٣٦ - وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عُمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. يَعْنِي أَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ يَوْمَ جَاءَهُ ذُو الْيَدَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ ابْنِ سِيرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ دَالٌّ عَلَى إِغْفَالِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هٰذِهِ الْقِصَّةَ كَانَتْ قَبْلَ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَنْ فَهِمَ الْعِلْمَ وَتَدَبَّرَ أَخْبَارَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَلْفَاظَ رُوَاةِ هٰذَا الْخَبَرِ، عَلِمَ أَنَّ هٰذَا الْقَوْلَ جَهْلٌ مِنْ قَائِلِهِ. فِي خَبَرِ ابْنِ سِيرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰكَذَا رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى بَنِي أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا حدیث کی مثل روایت بیان کرتے ہیں۔ یعنی ''آپ نے سہو کے دو سجدے کیے جس دن سلام پھیرنے کے بعد ذوالیدین آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا (اور نماز میں کمی کی اطلاع دی تھی) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن سیرین کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اس شخص کی غفلت پر دلالت کرتی ہے جس کا خیال ہے کہ یہ قصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں کلام کرنے کی ممانعت سے پہلے کا ہے اور جو شخص علمی سوجھ بوجھ رکھتا ہو اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین اور اس حدیث کے راویوں کے الفاظ میں غور وفکر کیا ہو وہ جان لیتا ہے کہ یہ بات کہنے والے کی جہالت پر مبنی ہے۔ جناب ابن سیرین کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔'' اسی طرح امام مالک بن انس رحمہ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت بنی ابی احمد کے آزاد کردہ غلام جناب ابو سفیان کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔ اس میں ''صلی بنا'' کی

(١٠٣٦) اسناده صحيح، سنن نسائي، كتاب السهو، باب ذكر الاختلاف على ابي هريرة في السجدتين: حديث: ١٢٣٥.

بجائے "صـلـى لنا" کے الفاظ ہیں (مطلب ایک ہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔)"

١٠٣٧۔أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُمْ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ....

مَـوْلَـى لِبَـنِـي أَبِي أَحْمَدَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَـقُـوْلُ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ الْـعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي رَكْـعَتَيْـنِ . فَـقَامَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ: أَقُصِرَتِ الـصَّلَاةُ يَـا رَسُـوْلَ اللّٰهِ أَمْ نَسِيْتَ ؟ فَقَالَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ ذٰلِكَ لَـمْ يَـكُنْ ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الـنَّـاسِ فَـقَالَ: أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ ؟ فَقَالُوْا: نَـعَـمْ . فَأَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَـا بَقِيَ مِنَ الـصَّلَاةِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ .

"بنی ابی احمد کے آزاد کردہ غلام جناب ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: "رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی تو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا۔ تو ذوالیدین نے کھڑے ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول اس میں سے کچھ بات تو یقیناً ہوئی ہے، لہٰذا رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟ تو صحابہ نے عرض کی: جی ہاں! پس رسول اللہ ﷺ نے بقیہ نماز مکمل کی، پھر آپ نے سلام پھیرنے کے بعد (تشہد میں) بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔"

فوائد :......ا۔انبیاء علیہم السلام پر عبادات وافعال میں نسیان طاری ہوسکتا ہے۔لیکن انبیاء علیہم السلام اس حالت پر برقرار نہیں رہتے، (بلکہ ان پر سے نسیان کا ازالہ کر دیا جاتا ہے۔)

٢۔ اکیلا شخص کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرے جو مجمع عام کے سامنے پیش آتی ہے، تو اس کے ثبوت کے لیے دیگر حاضرین سے پوچھا جائے اور اس صورت میں دوسرے لوگوں سے پوچھے بغیر اکیلے شخص کی بات قبول نہیں کی جائے گی۔

٣۔ (ان احادیث میں) سہو کے دو سجدوں کا اثبات ہے۔ ہر سجدہ کے لیے تکبیر کہی جائے گی۔ یہ سجدے نماز کے سجدوں کی مثل ہیں کیونکہ مطلق سجدوں کا بیان ہوا ہے اگر یہ عام معمول سے مختلف ہوتے تو اس کی ضرور وضاحت کر دی جاتی، سہو کے سجدوں کے بعد تشہد غیر مشروع ہے۔ اور نماز میں زیادتی کی صورت میں سجدہ سہو سلام پھیرنے کے

(١٠٣٧) موطا امام مالك: ١/ ٩٤ ومن طريقه صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة، حديث: ٩٩/ ٥٧٣۔ سنن نسائي: ١٢٢٧۔ مسند احمد: ٢/ ٤٤٧۔ مصنف عبدالرزاق: ٣٤٤٨.

بعد مشروع ہے۔(شرح النووی: ٥/ ٧٠)

١٠٣٨ ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰكَذَا رَوَاهُ اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ. ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَأَبُوْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ أَنَّهُ شَهِدَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّتِيْ فِيْهَا هٰذِهِ الْقِصَّةُ فَكَيْفَ تَكُوْنُ قِصَّةُ ذِي الْيَدَيْنِ هٰذِهِ قَبْلَ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ؟ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ عِنْدَ رُجُوْعِهِ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ لَمَّا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ مِمَّا أَحْدَثَ اللّٰهُ أَنْ لَا يَتَكَلَّمُوْا فِي الصَّلَاةِ. وَرُجُوْعُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ كَانَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، إِذِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَدْ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا، وَادَّعٰى أَنَّهُ قَتَلَ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَوْمَئِذٍ، قَدْ أَمْلَيْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ. وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ إِنَّمَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَعْدَ بَدْرٍ بِسِنِيْنَ، قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ

"امام ابوبکر فرماتے ہیں: اسی طرح یہ روایت ابان بن یزید العطار نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطے سے حضرت ابوسلمہ کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔" کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی۔" پھر پورا قصہ بیان کیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتا رہے ہیں کہ وہ اس نماز میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ حاضر تھے، جس میں یہ قصہ ہے۔ لہٰذا ذوالیدین کا یہ قصہ نماز میں نبی اکرم ﷺ کے کلام کو منع کرنے سے پہلے کا کیسے ہوسکتا ہے؟ جبکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتا رہے ہیں کہ جب انہوں نے ملک حبشہ سے واپسی پر نبی ﷺ کو (حالت نماز میں) سلام کیا تو آپ نے انہیں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نیا حکم دے دیا ہے کہ نمازی نماز کے دوران میں بات چیت نہ کیا کریں۔ اور سرزمین حبشہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی واپسی جنگ بدر سے پہلے ہوئی تھی کیونکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر میں شرکت کی تھی اور انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا تھا کہ انہوں نے اسی دن ابوجہل بن ہشام کو قتل کیا تھا۔" میں نے یہ قصہ کتاب الجہاد میں بیان کیا ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر کے کئی سال بعد مدینہ منورہ تشریف لائے ہیں۔ جب وہ مدینہ آئے تھے تو اس وقت نبی کریم ﷺ (غزوۂ خیبر کے لیے) خیبر میں تھے۔ اور آپ نے مدینہ منورہ میں حضرت سباع بن عرفطہ غفاری رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام بنایا تھا۔"

١٠٣٩ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، أَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، نَا خُثَيْمُ بْنُ........

(١٠٣٨) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة، حديث: ١٠٠/ ٥٧٣ ـ مسند احمد: ٢/ ٤٢٣ ـ من طريق يحيى بن ابي كثير بهذا الاسناد وانظر الحديث السابق: ١٠٣٥.

(١٠٣٩) اسناده صحيح، مسند احمد: ٢/ ٣٤٥ ـ من طريق خثيم بهذا الاسناد، صحيح ابن حبان: ٧١١٢.

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ، وَقَدِ اسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ سَبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ الْغِفَارِيَّ.

''جناب عراک بن مالک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:'' میں اس وقت مدینہ منورہ آیا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے۔ اور آپ نے مدینہ منورہ میں حضرت سباع بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین بنایا تھا۔ (مصنف کہتے ہیں) میں نے یہ روایت اس کے علاوہ مقام پر بھی بیان کی۔ جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خیبر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضری کے متعلق کتاب الجہاد میں مَیں نے روایت بیان کی ہے۔''

۱۰۴۰۔وَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ، سَمِعْتُ.........

عَرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ، وَقَدِ اسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ سَبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ. قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْخَبَرَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ، وَخَرَّجْتُ قُدُوْمَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ.

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ. ثَنَاهُ بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ. وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ إِنَّمَا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ وَبَعْدَهُ، وَهُوَ يُخْبِرُ أَنَّهُ شَهِدَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ يَزْعُمُ أَنَّ خَبَرَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَاسِخٌ لِقِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ لَوْ تَدَبَّرَ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تین سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں جنگ خیبر اور اس کے بعد کے عرصے میں رہے ہیں۔ اور وہ یہ بتا رہے ہیں کہ انہوں نے یہ نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی تھی، لہٰذا جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ذوالیدین کے قصے کی ناسخ ہے، اگر یہ شخص علم میں غوروفکر کرے، ضد چھوڑ دے اور اپنی عقل ہی کو اہمیت و بڑائی نہ دے تو وہ اس دعوے کے ناممکن ہونے کو جان لے گا۔ کیونکہ یہ بات ناممکن ہے کہ متاخر حکم منسوخ ہوا اور متقدم حکم ناسخ ہو۔ اور ذوالیدین کا قصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں گفتگو سے منع کرنے کے کئی سال بعد کا ہے، چنانچہ متاخر حکم منسوخ اور متقدم حکم ناسخ کیسے ہو سکتا ہے۔ جبکہ ذوالیدین کے قصے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں بات چیت کے منع قرار دینے کے ساتھ کوئی تعلق بھی نہیں۔ اور یہ مسئلہ اس جنس کے ساتھ تعلق بھی

(۱۰۴۰) صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، حدیث: ۳۵۹۱۔ مسند احمد: ۲/ ۴۷۵۔

الْعِلْمَ وَتَرَكَ الْعِنَادَ وَلَمْ يُكَابِرْ عَقْلُهُ عَلِمَ اسْتِحَالَةَ هٰذِهِ الدَّعْوٰى . إِذْ مُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ الْمُتَأَخِّرُ مَنْسُوْخًا وَالْمُتَقَدِّمُ نَاسِخًا ، وَقِصَّةُ ذِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ بِسِنِيْنَ ، فَكَيْفَ يَكُوْنُ الْمُتَأَخِّرُ مَنْسُوْخًا وَالْمُتَقَدِّمُ نَاسِخًا ، عَلٰى أَنَّ قِصَّةَ ذِي الْيَدَيْنِ لَيْسَ مِنْ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ بِسَبِيْلٍ ، وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذٰلِكَ الْجِنْسِ ، إِذِ الْكَلَامُ فِي الصَّلَاةِ ، عَلَى الْعَمَدِ مِنَ الْمُصَلِّيْ مُبَاحٌ وَالْمُصَلِّيْ عَالِمٌ مُسْتَيْقِنٌ أَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ ، فَنُسِخَ ذٰلِكَ وَزُجِرُوْا أَنْ يَتَعَمَّدُوا الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى مَا كَانَ قَدْ أُبِيْحَ لَهُمْ قَبْلُ ، لَا أَنَّهُ كَانَ أُبِيْحَ لَهُمْ أَنْ يَتَكَلَّمُوْا فِي الصَّلَاةِ سَاهِيْنَ نَاسِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ أَنَّهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَنُسِخَ ذٰلِكَ . وَهَلْ يَجُوْزُ لِلْمُرَكَّبِ فِيْهِ الْعَقْلُ ، يَفْهَمُ أَدْنٰى شَيْءٍ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُوْلَ: زَجَرَ اللّٰهُ الْمَرْءَ إِذَا لَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ ، أَنْ يَتَكَلَّمَ أَوْ يَقُوْلَ: نَهَى اللّٰهُ الْمَرْءَ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ زَجَرَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ . وَإِنَّمَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ عِلْمِهِ أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ مَحْظُوْرٌ غَيْرُ مُبَاحٍ . وَمُعَاوِيَةُ بْنُ

نہیں رکھتا، کیونکہ (جس کلام سے منع کیا گیا وہ) جائز کلام تھا جسے نمازی عمداً نماز میں کرتا اور اسے یقینی علم ہوتا ہے کہ وہ نماز کی حالت میں ہے۔ تو یہ کلام منسوخ ہو گیا اور نمازیوں کو روک دیا گیا ہے کہ وہ عمداً نماز کے دوران میں کلام کریں جبکہ پہلے ان کے لیے یہ جائز تھا۔ یہ نہیں کہ ان کے لیے نماز میں بھول چوک کی صورت میں گفتگو کرنا جائز قرار دیا گیا تھا، جبکہ انہیں یہ معلوم نہ ہو کہ وہ حالت نماز میں ہیں، پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ کیا کسی عقل مند شخص، جو معمولی سی علمی سوجھ بوجھ رکھتا ہو، کے لیے یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نمازی کو بات چیت کرنے سے منع کیا ہے جبکہ اسے علم ہی نہ ہو کہ وہ نماز کی حالت میں ہے، یا وہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے نمازی کو حالت نماز میں بات چیت کرنے سے منع کیا ہے حالانکہ اسے علم ہی نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے نماز میں گفتگو سے منع کیا ہے۔ بے شک نمازی کو جب علم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز میں کلام کرنا منع کر دیا ہے تو اس کے لیے واجب ہے کہ وہ نماز میں کلام نہ کرے۔ حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ نے (نماز کے دوران میں) گفتگو کی حالانکہ انہیں علم نہیں تھا کہ نماز میں گفتگو کرنا ممنوع ہے۔ لہٰذا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے ہوئے چھینک مارنے والے کو جواب دیا (اسے يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہا) اور نمازیوں نے انہیں گھورنا شروع کر دیا، تو انہوں نے کہا: ہائے میری ماں مجھے روئے تم مجھے کیوں گھور رہے ہو؟ چنانچہ جب انہوں نے دوران نماز میں یہ کلام کی حالانکہ انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ نماز کی حالت میں ایسا کلام کرنا منع ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سکھایا کہ نماز میں لوگوں سے ہم کلامی ممنوع اور ناجائز ہے۔ مگر آپ نے اسے اس نماز کو دوبارہ

الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ إِنَّمَا تَكَلَّمَ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ مَحْظُورٌ، فَقَالَ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا شَمَّتَ الْعَاطِسَ وَرَمَاهُ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ: وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ، مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ؟ فَلَمَّا تَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ بِهٰذَا الْكَلَامِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ مَحْظُورٌ فِي الصَّلَاةِ عَلَّمَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كَلَامَ النَّاسِ فِي الصَّلَاةِ مَحْظُورٌ غَيْرُ جَائِزٍ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعَادَةِ تِلْكَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَكَلَّمَ فِيهَا بِهٰذَا الْكَلَامِ. وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ إِنَّمَا تَكَلَّمَ عَلَى أَنَّهُ فِي غَيْرِ الصَّلَاةِ، وَعَلَى أَنَّهُ قَدْ أَدَّى فَرْضَ الصَّلَاةِ بِكَمَالِهِ. وَذُو الْيَدَيْنِ كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ غَيْرُ عَالِمٍ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ الْفَرْضِ، إِذْ جَائِزٌ عِنْدَهُ أَنْ يَكُونَ الْفَرْضُ قَدْ رُدَّ إِلَى الْفَرْضِ الْأَوَّلِ إِلَى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ فِي الْاِبْتِدَاءِ. أَ لَا تَسْمَعُهُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ فَأَجَابَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ لَمْ يَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ، وَهُوَ عِنْدَ نَفْسِهِ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ غَيْرُ مُسْتَيْقِنٍ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ تِلْكَ الصَّلَاةِ، فَاسْتَثْبَتَ أَصْحَابَهُ، وَقَالَ

پڑھنے کا حکم نہیں دیا جس میں انہوں نے یہ کلام کی تھی۔ جبکہ ذوالیدین کے قصے میں نبی کریم ﷺ نے اس بنا پر کلام کی تھی کہ آپ کے خیال میں آپ مکمل فرض نماز ادا کر چکے تھے اور حالت نماز میں نہیں تھے۔ اور ذوالیدین نے آپ سے گفتگو کی تو اسے معلوم نہیں تھا کہ اس پر کچھ فرضی نماز ابھی باقی ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک یہ ممکن تھا کہ فرض نماز پہلے کی طرح دو رکعت کر دی گئی ہو جیسا کہ ابتدائے اسلام میں تھا۔ کیا تم اسے یہ کہتے ہوئے نہیں سنتے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے عرض کرتا ہے: "کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو نبی کریم ﷺ نے اسے جواب دیا کہ نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ حالانکہ اس وقت آپ کو یقین نہیں تھا کہ آپ پر کچھ نماز باقی ہے۔ لہٰذا آپ نے صحابہ کرام سے تحقیق کی اور ان سے پوچھا: کیا معاملہ اسی طرح ہے جیسے ذوالیدین کہہ رہا ہے؟ پھر جب آپ کو یقین ہو گیا کہ آپ کی اس نماز کی دو رکعتیں باقی رہ گئی ہیں تو آپ نے انہیں ادا کیا۔ چنانچہ اس واقعہ میں رسول اللہ ﷺ کو جب علم و یقین ہو گیا کہ آپ کی کچھ نماز باقی رہ گئی ہے تو پھر آپ نے مزید گفتگو نہیں کی۔ البتہ صحابہ کرام کی گفتگو آپ ﷺ کے سوال کے جواب میں تھی، جب آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا معاملہ اسی طرح ہے جس طرح ذوالیدین کہہ رہا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (آپ کے سوال پر) ان کا جواب دینا فرض تھا اگرچہ وہ نماز کی حالت میں ہی ہوں، اور انہیں اپنے نماز کی حالت میں ہونے کا پورا علم و یقین بھی ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خصوصی فضل و کرم کی بنا پر اپنے نبی مصطفیٰ اور دیگر لوگوں میں فرق رکھا ہے۔ وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے نمازیوں پر رسول اللہ ﷺ کی

لَهُمْ أَكَمَا يَقُوْلُ ذُوْ الْيَدَيْنِ ؟ فَلَمَّا اسْتَيْقَنَ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ رَكْعَتَانِ مِنْ تِلْكَ الصَّلَاةِ قَضَاهُمَا فَلَمْ يَتَكَلَّمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ بَعْدَ عِلْمِهِ وَيَقِيْنِهِ بِأَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ تِلْكَ الصَّلَاةِ، فَأَمَّا أَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ أَجَابُوْهُ وَقَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَسْأَلَتِهِ إِيَّاهُمْ: أَكَمَا يَقُوْلُ ذُوْ الْيَدَيْنِ قَالُوْا نَعَمْ فَهٰذَا كَانَ الْجَوَابُ الْمَفْرُوْضُ عَلَيْهِمْ أَنْ يُّجِيْبُوْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنْ كَانُوْا فِي الصَّلَاةِ عَالِمِيْنَ مُسْتَيْقِنِيْنَ أَنَّهُمْ فِيْ نَفْسِ فَرْضِ الصَّلَاةِ. إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَّقَ بَيْنَ نَبِيِّهِ الْمُصْطَفٰى وَبَيْنَ غَيْرِهِ مِنْ أُمَّتِهِ بِكَرَمِهِ لَهُ وَفَضْلِهِ، بِأَنْ أَوْجَبَ عَلَى الْمُصَلِّيْنَ أَنْ يُّجِيْبُوْهُ وَإِنْ كَانُوْا فِي الصَّلَاةِ فِيْ قَوْلِهِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ وَقَدْ قَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَلِأَبِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى لَمَّا دَعَا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْاِنْفِرَادِ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ: أَلَمْ تَسْمَعْ فِيْمَا أُنْزِلَ عَلَيَّ أَوْ نَحْوَ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ، فَبَيْنَ أَصْحَابِ

آواز پر لبیک کہنا واجب قرار دیا ہے اگرچہ وہ نماز ہی پڑھ رہے ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ (الانفال: ٢٤) ''اے ایمان والو! تم اللہ اور اس کے رسول کا کہنا مانو جب وہ تمہیں اس (امر) کی طرف بلائیں جو تمہیں زندگی بخشتا ہے۔'' نبی کریم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب اور ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہما سے فرمایا جبکہ آپ نے ان دونوں کو الگ الگ بلایا تھا اور وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے نماز سے فارغ ہونے تک آپ کی پکار کا جواب نہیں دیا تھا: کیا تم نے وہ حکم نہیں سنا جو مجھ پر نازل کیا گیا ہے۔ یا آپ نے اس قسم کے الفاظ فرمائے۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ﴾ (الانفال: ٢٤) ''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بات مانو جب وہ تمہیں اس (بات) کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشتی ہے۔'' میں نے یہ دو احادیث اس جگہ کے علاوہ دوسرے مقام پر بھی بیان کی ہیں۔ ذوالیدین والے دن نبی کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کلام میں اور ذوالیدین کی گفتگو میں جس انداز سے انہوں نے گفتگو کی اور ان کے بعد والے لوگوں کی کلام میں بعض احکام کا فرق ہے۔ نبی کریم ﷺ کے (اس دنیا سے تشریف لے جانے کے) بعد کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ ذوالیدین کی طرح کلام کرے جیسا کہ انہوں نے ابتدا میں کلام کیا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے بعد ہر نمازی جب ظہر یا عصر کی دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے گا تو اسے بخوبی علم و یقین ہو گا کہ ابھی اس کی نماز سے دو رکعتیں باقی ہیں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے بعد وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے، اور یہ ناممکن ہے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَلَامِهِمُ الَّذِيْ تَكَلَّمُوا بِهِ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ، وَكَلَامِ ذِي الْيَدَيْنِ عَلَى الصِّفَةِ الَّتِيْ تَكَلَّمَ بِهَا، وَبَيْنَ مَنْ بَعْدَهُمْ فَرْقٌ فِي بَعْضِ الْأَحْكَامِ، أَمَّا كَلَامُ ذِي الْيَدَيْنِ فِي الْإِبْتِدَاءِ فَغَيْرُ جَائِزٍ لِمَنْ كَانَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِمِثْلِ كَلَامِ ذِي الْيَدَيْنِ، إِذْ كُلُّ مُصَلٍّ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ، يَعْلَمُ وَيَسْتَيْقِنُ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ رَكْعَتَانِ مِنْ صَلَاتِهِ، إِذِ الْوَحْيُ مُنْقَطِعٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُحَالٌ أَنْ يُنْتَقَصَ مِنَ الْفَرْضِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُلُّ مُتَكَلِّمٍ يَعْلَمُ أَنَّ فَرْضَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَرْبَعًا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْإِنْفِرَادِ، إِذَا تَكَلَّمَ بَعْدَ مَا قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ رَكْعَتَانِ عَالِمٌ مُسْتَيْقِنٌ بِأَنَّ كَلَامَهُ ذٰلِكَ مَحْظُوْرٌ عَلَيْهِ مَنْهِيٌّ عَنْهُ، وَأَنَّهُ مُتَكَلِّمٌ قَبْلَ إِتْمَامِهِ فَرْضَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ ذُو الْيَدَيْنِ لَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ عَالِمٌ وَلَا مُسْتَيْقِنٌ بِأَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ الصَّلَاةِ، وَلَا كَانَ عَالِمًا أَنَّ الْكَلَامَ مَحْظُوْرٌ عَلَيْهِ إِذْ كَانَ جَائِزٌ عِنْدَهُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ أَنْ يَكُوْنَ فَرْضُ تِلْكَ

کہ نبی کریم ﷺ کے بعد فرض نماز میں کمی واقع ہو۔ لہٰذا ہر بات کرنے والا جانتا ہے کہ ظہر اور عصر کی چار چار رکعات فرض ہیں۔ جب وہ دو رکعتوں کے بعد کلام کرے گا۔ اور دو رکعتیں ابھی باقی ہوں گی تو اسے مکمل یقین ہوگا کہ اس کا یہ بات چیت کرنا اس کے لیے حرام اور منع ہے۔ اور وہ فرض نماز مکمل کرنے سے پہلے بات چیت کر رہا ہے، جب نبی کریم ﷺ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا تو ذوالیدین کو معلوم نہیں تھا اور نہ اسے یہ یقین تھا کہ اس کی کچھ نماز ابھی باقی ہے اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اس حال میں گفتگو کرنا اس کے لیے ممنوع ہے، کیونکہ اس کے نزدیک یہ ممکن تھا کہ اس وقت نماز کا فریضہ ابتدائے اسلام کی طرح دو رکعت فرض کی طرف لوٹ گیا ہوگا، نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس کی گفتگو اس بات کی واضح دلیل ہے۔ کیا تم نے سنا نہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ سے کہہ رہا ہے (کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں۔ جبکہ نبی کریم ﷺ کے ذوالیدین کو یہ جواب دینے (نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے") کے بعد صحابہ کرام کی گفتگو کی وجہ اور علت میں بیان کر چکا ہوں۔ اور میں نے بیان کیا ہے کہ صحابہ کرام پر واجب تھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی آواز پر جواب دیتے اگرچہ وہ حالت نماز ہی میں ہوتے۔ آج یہ فرض ساقط ہو چکا ہے۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ گفتگو کر کے کسی کو جواب دے جبکہ وہ نماز پڑھ رہا ہو۔ لہٰذا جس شخص نے بھی وحی کے منقطع ہونے کے بعد، کسی نمازی کو، جس نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا ہو، کہا کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ تو اس پر اس نماز کو دہرانا واجب ہے جبکہ اسے علم ہو کہ یہ نماز چار رکعت ہے دو رکعت نہیں۔ اسی طرح ہر وہ شخص

الصَّلَاةِ قَدْ رُدَّ إِلَى الْفَرْضِ الْأَوَّلِ إِلَى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ فِي الْإِبْتِدَاءِ . وَقَوْلُهُ فِي مُخَاطَبَتِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَالٌّ عَلَى هٰذَا أَلَا تَسْمَعُهُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ ، وَقَدْ بَيَّنْتُ الْعِلَّةَ الَّتِي لَهَا تَكَلَّمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذِي الْيَدَيْنِ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ . وَأَعْلَمْتُ أَنَّ الْوَاجِبَ الْمُفْتَرَضَ عَلَيْهِمْ كَانَ أَنْ يُجِيبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانُوا فِي الصَّلَاةِ، وَهٰذَا الْفَرْضُ الْيَوْمَ سَاقِطٌ غَيْرُ جَائِزٍ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُجِيبَ أَحَدًا۔ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ۔ بِنُطْقٍ ، فَكُلُّ مَنْ تَكَلَّمَ بَعْدَ انْقِطَاعِ الْوَحْيِ فَقَالَ لِمُصَلٍّ قَدْ سَلَّمَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ ؟ فَوَاجِبٌ عَلَيْهِ إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ عَالِمًا أَنَّ فَرْضَ تِلْكَ الصَّلَاةِ أَرْبَعٌ لَا رَكْعَتَيْنِ وَكَذَاكَ يَجِبُ عَلَى كُلِّ مَنْ تَكَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَيْقِنٌ بِأَنَّهُ لَمْ يُؤَدِّ فَرْضَ تِلْكَ الصَّلَاةِ بِكَمَالِهِ ، فَتَكَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ مِنْهَا فِي رَكْعَتَيْنِ أَوْ بَعْدَمَا سَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ، وَكَذَاكَ يَجِبُ عَلَى كُلِّ مَنْ أَجَابَ إِنْسَانًا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَجْعَلْ لِبَشَرٍ أَنْ يُجِيبَ

جس نے گفتگو کی جبکہ اسے یقین تھا کہ اس نے مکمل فریضہ ابھی ادا نہیں کیا۔ پھر اس نے دو رکعتوں سے سلام پھیرنے سے پہلے یا دو رکعتوں سے سلام پھیرنے کے بعد بات چیت کی، اور ہر وہ شخص جس نے نماز کی حالت میں کسی انسان سے گفتگو کی تو اس پر اس نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے لیے نماز کی حالت میں کسی دوسرے شخص کو جواب دینا جائز نہیں کیا، سوائے نبی کریم ﷺ کے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس حالت میں جواب دینے کے ساتھ خاص فرمایا ہے۔ میں نے طویل مسئلہ مکمل بیان کیا ہے، اور اس مسئلہ میں اپنے اصحاب پر اعتراض کرنے والے علماء کے دلائل بھی ذکر کیے ہیں۔ انہوں نے اس مسئلہ میں جو ناممکن دلائل اور غیر معقول باتیں ہمارے اصحاب کے خلاف بیان کی ہیں میں ان کی قباحت کو بیان کردوں گا، اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق عنایت فرمائی۔

فِي الصَّلَاةِ أَحَدًا فِي الصَّلَاةِ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي خَصَّهُ اللَّهُ بِهَا. وَهٰذِهِ مَسْأَلَةٌ طَوِيلَةٌ قَدْ خَرَّجْتُهَا بِطُولِهَا مَعَ ذِكْرِ احْتِجَاجِ بَعْضِ مَنِ اعْتَرَضَ عَلَى أَصْحَابِنَا فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ، وَأُبَيِّنُ قُبْحَ مَا احْتَجُّوا عَلَى أَصْحَابِنَا فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ مِنَ الْمُحَالِ، وَمَا يُشْبِهُ الْهَذَيَانَ إِنْ وَفَّقَنَا اللَّهُ.

فوائد:......بھول کر کلام کرنے والے کی نماز اور ایسے شخص کی نماز جو خود کو خارج از نماز سمجھے کلام کرنے سے باطل نہیں ہوتی، جمہور علمائے سلف وخلف کا یہی موقف ہے اور ابن عباس، عبداللہ بن زبیر، عروہ، عطاء، حسن بصری، شعبی، قتادہ، اوزاعی، مالک، شافعی، احمد اور جمیع محدثین اسی موقف کے قائل ہیں۔ لیکن ابوحنیفہ رحمہ اللہ احناف اور ثوری کہتے ہیں کہ دوران نماز بھول کر اور جہالت سے گفتگو کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، ان کی دلیل ابن مسعود اور زید بن ارقم سے مروی روایات ہیں۔ (جن میں مطلق بیان ہے کہ نماز میں بات چیت کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے) پھر ان کا خیال ہے کہ ذوالیدین کے قصہ والی روایت ابن مسعود اور زید بن ارقم کی حدیث کی وجہ سے منسوخ ہے، کیونکہ بقول ان کے ذوالیدین غزوہ بدر کے دن شہید ہوئے تھے اور نماز کا مذکورہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے اور حدیث ابو ہریرہ کے بارے یہ رائے زنی کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ حدیث بیان کرنا جو غزوہ بدر کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے تھے وہ تنسیخ حدیث میں مخل نہیں، کیونکہ صحابی بسا اوقات ایسا واقعہ بیان کرتا جس میں وہ شریک نہ ہوا ہو بایں طور کہ وہ ایسا واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کسی اور صحابی سے سنتا ہے۔ علماء نے ان کے اعتراضات اور دعویٰ تنسیخ روایت ابی ہریرہ کے کئی جوابات دیئے ہیں جن میں بہترین جواب ابو عمر ابن عبدالبر کا ہے وہ کہتے ہیں احناف کا یہ دعویٰ ہے کہ حدیث ابی ہریرہ، حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی وجہ سے منسوخ ہے، باطل ہے۔ کیونکہ جمیع محدثین واہل سیر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قصہ مکہ میں ہجرت حبشہ سے رجوع پر ہجرت مدینہ سے قبل پیش آیا ہے اور حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ذوالیدین کا واقعہ مدینہ میں پیش آیا تھا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سات ہجری کو غزوہ خیبر کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ (لہٰذا متقدم حدیث متاخر حدیث کی ناسخ کیسے ہو سکتی ہے) پھر حدیث زید بن ارقم میں یہ وضاحت نہیں کہ یہ حدیث حدیثِ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہلے کی ہے یا بعد کی اور تحقیق وتدقیق سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حدیث زید حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہلے کی ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ٧٠)

۴۳۴..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِي قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ

ذوالیدین کے قصے میں مروی اس حدیث کا بیان

أَدْرَجَ لَفْظَهُ الزُّهْرِيُّ فِي مَتْنِ الْحَدِيْثِ، فَتَوَهَّمَ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ وَلَمْ يَكْتُبْ مِنَ الْحَدِيْثِ إِلَّا نُتَفًا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ تِلْكَ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ قَالَهَا الزُّهْرِيُّ فِيْ اٰخِرِ الْخَبَرِ، وَ تَوَهَّمَ أَيْضًا هٰذَا الْخَبَرَ الَّذِيْ زَادَ فِيْهِ الزُّهْرِيُّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ خِلَافُ الْأَخْبَارِ الثَّابِتَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ بَعْدَمَا أَتَمَّ صَلَاتَهُ.

جس کے متن میں امام زہری نے اپنے الفاظ درج کر دیے ہیں، تو جس شخص کو علمی مہارت حاصل نہیں اور اس نے بہت کم روایات لکھی ہیں! اسے یہ وہم ہوگیا کہ یہ الفاظ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہیں جنہیں امام زہری نے حدیث کے آخر میں بیان کیا تھا۔ اسے یہ بھی وہم ہوا ہے کہ یہ روایت جس میں امام زہری نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ ان روایات کے خلاف ہے جن میں یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین والے دن اپنی نماز مکمل کرنے کے بعد سجدے کیے تھے۔

۱۰۴۰۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَ أَبِيْ سَلَمَةَ وَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ مِنْ خُزَاعَةَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ زُهْرَةَ، أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كُلٌّ لَّمْ يَكُنْ. فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ! فَأَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ، وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حِيْنَ يَقَّنَهُ النَّاسُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا تو بنی زہرہ کے حلیف خزاعہ کے ایک شخص ذوالشمالین نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ایسی کوئی بھی بات نہیں ہوئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو پوچھا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے اپنی باقی نماز مکمل کی اور سہو کے دو سجدے نہیں کیے حتیٰ کہ لوگوں نے آپ کو یقین دلایا۔ (کہ آپ واقعی بھول گئے تھے۔)''

۱۰۴۱۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، نَا يُوْسُفَ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ ....

(۱۰۴۰) م ضعیف، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب السھو فی السجدتین، حدیث: ۱۰۱۲ من طریق محمد بن یحییٰ بھذا الاسناد، مسند ابی یعلی: ۵۸۶۰.

(۱۰۴۱) مؤطا امام مالک: ۱/ ۹۵۔ انظر الحدیث السابق.

الزُّهْرِيُّ ، حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَاهُرَيْرَةَ وَانْتَهٰى حَدِيْثُهُ عِنْدَ قَوْلِهٖ: فَأَتَمَّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهٖ.

''امام زہری کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے مجھے یہ قصہ بیان کیا ہے لیکن اس میں حضرت ابو ہریرہ کا تذکرہ نہیں کیا۔ اور ان کی روایت ان الفاظ پر ختم ہوگئی ہے: تو آپ نے اپنی بقیہ نماز مکمل کی۔''

١٠٤٢ـ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُوْ صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَّامٍ، وَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، أَنَّ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ ، فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ مِنْ إِحْدَاهُمَا ، فَقَالَ لَهُ ذُوالشِّمَالَيْنِ ابْنُ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِيُّ ، وَهُوَ حَلِيْفُ بَنِي زُهْرَةَ: أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ ، قَالَ ذُو الشِّمَالَيْنِ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ ، فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ ؟ قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَمَّ الصَّلَاةَ . وَلَمْ يُحَدِّثْنِي أَحَدٌ مِنْهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي تِلْكَ الصَّلَاةِ، وَذٰلِكَ فِيْمَا نَرٰى ـ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ـ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّاسَ يَقَّنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَيْقَنَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، ان دو میں سے کسی ایک نماز میں آپ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا تو بنی زہرہ کے حلیف ذوالشمالین بن عبد عمرو بن نضلہ الخزاعی نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ ذوالشمالین نے عرض کی اس میں سے کچھ ضرور ہوا ہے، پس رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر دریافت کیا: کیا ذوالیدین درست کہہ رہا ہے؟ انہوں نے عرض کی! جی ہاں، اے اللہ کے رسول: تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز مکمل کی۔'' امام زہری کہتے ہیں: (ابن مسیب، ابو سلمہ، ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور عبیداللہ) ان میں سے کسی نے بھی مجھے یہ بیان نہیں کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس نماز (کے تشہد) میں بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے تھے۔ ہمارے خیال میں یہ اس لیے تھا کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو (نماز میں

(١٠٤٢) اسنادہ صحیح، سنن الدارمی: ١٤٩٧ـ من طریق ابی صالح بھذا الاسناد، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب السھو فی السجدتین، حدیث: ١٠١٣ـ سنن نسائی: ١٢٣١، ١٢٣٢.

بھول جانے کا) یقین دلایا حتی کہ آپ کو یقین ہو گیا (تو آپ نے سجدے کیے۔) واللہ اعلم

۱۰۴۳۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا أَبُوْ سَعِيْدِ الْجُعْفِيُّ ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَأَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ اَوِ الْعَصْرَ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِيْ صَالِحٍ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ كَلَامَ الزُّهْرِيِّ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی، جناب محمد بن یحیٰی نے بھی ابو صالح کی طرح حدیث بیان کی ہے مگر انہوں نے حدیث کے آخر میں امام زہری کا کلام ذکر نہیں کیا۔''

۱۰۴۴۔ثَنَا مُحَمَّدٌ ، نَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، نَا..........

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ رَجُلٍ سَهَا فِيْ صَلَاتِهِ فَتَكَلَّمَ ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَ أَبُوْ سَلَمَةَ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ فِيْ قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ .

''جناب عبدالرحمان بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو اپنی نماز میں بھول کر گفتگو کرتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: مجھے سعید بن مسیّب، ابوسلمہ اور عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر ذوالیدین کے قصے میں مذکورہ ان کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔''

فوائد :......۱۔ان احادیث میں امام زہری کو وہم ہوا ہے کہ انہوں نے ذوالیدین کے ساتھ ذوالشمالین کو مختلط کر دیا ہے، حالانکہ واقعہ میں ذوالیدین خرباق کا بیان ہے، ذوالشمالین ایک دوسرے صحابی ہیں وہ غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے، یہاں وہ مقصود نہیں ہیں، لہٰذا یہاں ذوالیدین سے ذوالشمالین مراد لینا اور اس سے اس حدیث کو منسوخ قرار دینے کی سعی لا حاصل اور فضول ہے۔

۲۔ شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں: ذوالشمالین ذوالیدین کے سوا اور صحابی ہیں، زہری کو وہم ہوا اور انہوں ذوالیدین اور ذوالشمالین کو ایک ہی شخص بنا ڈالا۔ تاہم علماء نے ان کے اس وہم کی وضاحت کی ہے، چنانچہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ذوالیدین ذوالشمالین کے علاوہ صحابی ہیں اور ذوالیدین وہ ہیں جن کا ذکر سجدہ سہو کے باب میں

(۱۰۴۳) صحیح ابن حبان : ۲٦٨٤ ـ من طريق ابن وهب بهذا الاسناد، وانظر الحديث السابق.

(۱۰۴۴) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۴۰.

آیا ہے، ان کا نام خرباق ہے، جبکہ ذوالشمالین کا نام عمیر بن عمرو ہے۔(عون المعبود: ٣/ ٢١٥)

١٠٤٥۔ ثَنَا مُحَمَّدٌ نَا اَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِی بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَابْنِ اَبِی حَثْمَةَ..........

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسْجُدْ يَوْمَ ذِی الْيَدَيْنِ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰی يَقُوْلُ فِی كِتَابِ الْعِلَلِ بَعْدَ ذِكْرِهِ اَسَانِيْدَ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ وَقَالَ بَيْنَ ظَهْرَانِی هٰذِهِ الْاَسَانِيْدِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالیدین والے دن (سہو کے) سجدے نہیں کیے۔ میں نے محمد بن یحییٰ کو سنا وہ ان روایات کی اسانید کتاب العلل میں بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ان اسانید کے درمیان یہ اسانید بھی ہیں (جو درج ذیل ہیں۔)''

١٠٤٦۔ وَثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ..........

عَنْ أَبِی سَلَمَةَ وَ أَبِی بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ.

''امام صاحب اپنے استاد محمد بن یحییٰ کی سند سے ابوبکر بن سلیمان کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔''

١٠٤٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَفِيْمَا قَرَأْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، وَحَدَّثَنِی مُطَرِّفٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..........

عَنْ أَبِی بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِی حَثْمَةَ، قَالَ بَلَغَنِی.

''جناب ابوبکر بن سلیمان بَلَغَنِی (مجھے یہ روایت پہنچی ہے) کے الفاظ کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں۔''

١٠٤٨۔ وَثَنَا مُحَمَّدٌ أَيْضًا، قَالَ، وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، نَا أَبِی عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ..........

أَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِی حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بِهٰذَا الْخَبَرِ.

''جناب ابوبکر بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ انہیں خبر ملی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''

١٠٤٩۔ ثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ، أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ، ....

(١٠٤٥) اسناده صحيح، سنن ابی داؤد: كتاب الصلاة، باب السهو فی السجدتين، حديث: ١٠١٣، سنن نسائی: ١٢٣١، ١٢٣٢.

(١٠٤٦) فيه اضطراب شديد، سنن نسائی، كتاب السهو، باب ما يفعل من سلم من ركعتين ناسيا، حديث: ١٢٣١۔ مسند احمد: ٢/ ٢٧١۔ من طريق عبدالرزاق، مصنف: ٣٤٤١۔ بهذا الاسناد.

(١٠٤٧) فيه اضطراب شديد، مؤطا امام مالك: ١/ ٩٤۔ مطولا.

(١٠٤٨) تقدم تخريجه برقم: ١٠٤٥.

(١٠٤٩) انظر الحديث السابق.

أَخْبَرَنِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَهَا فِي صَلَاتِهِ.

''جناب ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنی نماز میں بھول گئے۔''

۱۰۵۰۔ وَثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا مُطَرِّفٌ. وَقَرَأْتُهُ عَلَى ابْنِ نَافِعٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.......... عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: مِثْلَ ذٰلِكَ.

''جناب ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔''

۱۰۵۱۔ ثَنَا مُحَمَّدٌ وَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، نَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، قَالَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي هٰذَا الْخَبَرَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِيهِ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ..........

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُوْلُ: وَهٰذِهِ الْأَسَانِيْدُ عِنْدَنَا مَحْفُوْظَةٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا حَدِيْثَ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ فَإِنَّهُ يَتَخَالَجُ فِي النَّفْسِ مِنْهُ أَنْ يَكُوْنَ مُرْسَلًا لِرِوَايَةِ مَالِكٍ وَ شُعَيْبٍ وَ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ. وَقَدْ عَارَضَهُمْ مَعْمَرٌ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَقَوْلُهُ فِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ فِي اٰخِرِ الْخَبَرِ: وَلَمْ يَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حِيْنَ لَقَّنَهُ النَّاسُ، إِنَّمَا هُوَ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ، لَا مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ. أَلَا تَرٰى مُحَمَّدَ بْنَ يُوْسُفَ لَمْ يَذْكُرْ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ فِي قِصَّتِهِ. وَلَا ذَكَرَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ وَلَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ

امام صاحب اپنے استاد محمد بن یحییٰ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرتے ہیں: (امام صاحب فرماتے ہیں) میں نے محمد بن یحییٰ کو فرماتے ہوئے سنا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ تمام اسانید ہمارے نزدیک محفوظ و ثابت ہیں سوائے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ کی روایت کے۔ اس کے بارے میں میرے دل میں خدشہ ہے کہ یہ مالک، شعیب اور صالح بن کیسان کی روایت سے مرسل ہوگی کیونکہ معمر نے ان کے برخلاف حدیث کی سند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ بیان کیا ہے۔ (واللہ اعلم) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن کثیر کی اوزاعی سے روایت (۱۰۴۰) کے آخر میں یہ الفاظ ''اور آپ نے سہو کے دو سجدے نہ کیے جب آپ کو لوگوں نے یاد دہانی کرائی'' یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ یہ امام زہری کا کلام ہے۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ محمد بن یوسف (روایت نمبر ۱۰۴۱) نے یہ الفاظ اس قصے میں بیان نہیں کیے نہ ابن وہب نے یونس کی روایت میں اور نہ ولید بن مسلم

(۱۰۵۰) مؤطا امام مالك: ۱/ ۹۵ نحوه.

(۱۰۵۱) فيه اضطراب شديد، انظر الحديث السابق برقم: ۱۰۴۸.

ذَكَرْتُ حَدِيْثَهُمْ، خَلَا أَبِيْ صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَإِنَّهُ، سَهَا فِي الْخَبَرِ وَأَوْهَمَ الْخَطَأَ فِيْ رِوَايَتِهِ، فَذَكَرَ اٰخِرَ الْكَلَامِ الَّذِيْ هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ مُجَرَّدًا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ، وَلَمْ يَحْفَظِ الْقِصَّةَ بِتَمَامِهَا، وَ اللَّيْثُ فِيْ خَبَرِهِ عَنْ يُوْنُسَ قَدْ ذَكَرَ الْقِصَّةَ بِتَمَامِهَا وَأَعْلَمَ أَنَّ الزُّهْرِيَّ إِنَّمَا قَالَ: لَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ، إِنَّهُ لَمْ يُحَدِّثْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَئِذٍ، لَا أَنَّهُمْ حَدَّثُوْهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ يَوْمَئِذٍ. وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْأَخْبَارُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنَ الطُّرُقِ الَّتِي لَا يَدْفَعُهَا عَالِمٌ بِالْأَخْبَارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَطُرُقَ أَخْبَارِ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلْمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَطُرُقَ أَخْبَارِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَخَبَرَ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِيْ أَحْمَدَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

نے عبدالرحمٰن بن عمرو کی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں (دیکھیں روایت نمبر ۱۰۴۲، ۱۰۴۳) جن راویوں کی روایات میں نے ذکر کی ہیں ان میں سے کسی نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے، سوائے ابو صالح کے جو لیث کے واسطے سے امام زہری سے بیان کرتے ہیں، بے شک ان سے روایت میں بھول ہوئی ہے اور انہوں نے اپنی روایت میں غلطی کا وہم ڈال دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے امام زہری کی آخری کلام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کے بغیر ہی ذکر کر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین (کے واقعہ) والے دن (سہو) کے سجدے نہیں کیے اور مکمل قصہ یاد نہیں رکھا۔ جبکہ لیث نے یونس سے روایت میں مکمل قصہ بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ بے شک امام زہری نے فرمایا: اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے سجدے نہیں کیے اور یہ کہ ان کے اساتذہ میں سے کسی نے انہیں بیان نہیں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سجدے کیے تھے۔ یہ نہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہیں بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سجدے نہیں کیے تھے۔ بلاشبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متواتر روایات کے ساتھ مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ذوالیدین (کے واقعہ) والے دن سہو کے سجدے کیے تھے۔ ان روایات کا انکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کی معرفت رکھنے والا شخص نہیں کر سکتا۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں شعبہ کی سعد بن ابراہیم کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت املاء کرا چکا ہوں، یحییٰ بن ابی کثیر کی ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کے طرق بھی بیان کر چکا ہوں۔ اور محمد بن سیرین کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی اسانید بھی بیان کر چکا ہوں، داؤد بن حصین کی ابوسفیان مولی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ وَأَلْفَاظَهَا فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

ابن ابی احمد کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت بھی بیان کر چکا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین (کے واقعہ) والے دن سہو کے دو سجدے کیے تھے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں ان روایات کی اسانید اور الفاظ کتاب ''الکبیر'' میں بیان کر چکا ہوں۔

فوائد:......ان تمام روایات میں سخت اضطراب ہے۔ جس کی وجہ سے یہ روایات نا قابل حجت ہیں۔

۴۳۵..... بَابُ ذِكْرِ التَّسْلِيْمِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ سَاهِيًا، وَالدَّلِيْلِ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ سَاهِيًا وَبَيْنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ عَامِدًا

نماز مغرب میں بھول کر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنے کا بیان، اور نماز میں بھول کر کلام کرنے اور عمداً کلام کرنے کے درمیان فرق کی دلیل کا بیان

إِذْ مُخَالِفُوْنَا مِنَ الْعِرَاقِيِّيْنَ يُتَابِعُوْنَا عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ السَّلَامِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ عَامِدًا وَبَيْنَ السَّلَامِ سَاهِيًا، فَيُوْجِبُوْنَ عَلَى الْمُسَلِّمِ عَامِدًا إِعَادَةَ الصَّلَاةِ، وَيُبِيْحُوْنَ لِلْمُسَلِّمِ نَاسِيًا فِي الصَّلَاةِ إِتْمَامَ الصَّلَاةِ وَالْبِنَاءَ عَلَى مَا قَدْ صَلَّى قَبْلَ السَّلَامِ .

جبکہ ہمارے مخالف اہل عراق بھی نماز کی تکمیل سے پہلے بھول کر سلام پھیرنے اور عمداً سلام پھیرنے میں فرق پر ہمارے ہمنوا ہیں۔ لہٰذا وہ عمداً سلام پھیرنے والے پر نماز کا اعادہ واجب قرار دیتے ہیں۔ جبکہ بھول کر سلام پھیرنے والے کے لئے جائز قرار دیتے ہیں کہ وہ اپنی نماز مکمل کرلے اور سلام پھیرنے سے پہلے جتنی رکعات پڑھ چکا تھا اس پر بناء کرلے۔

۱۰۵۲۔أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَ شُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ..........

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ، وَانْصَرَفَ وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ .

''حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی تو (نماز مکمل ہونے سے پہلے) سلام پھیر دیا حالانکہ نماز کی ایک رکعت ابھی باقی تھی۔''

۱۰۵۳۔نَا بُنْدَارٌ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، ثَنَا أَبِيْ، قَالَ، سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ..........

(۱۰۵۲) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب اذا صلى خمسا، حديث: ۱۰۲۳۔ سنن نسائی: ٦٦٥۔ مسند احمد: ٦/ ٤٠١۔ من طريق الليث بهذا الاسناد.

(۱۰۵۳) صحيح، انظر الحديث السابق.

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَهَا فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ سَهَوْتَ فَسَلَّمْتَ فِي رَكْعَتَيْنِ، فَأَمَرَ بِلَالًا، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَتَمَّ تِلْكَ الرَّكْعَةَ، وَسَأَلْتُ النَّاسَ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ سَهَوْتَ، فَقِيْلَ لِيْ: تَعْرِفُهُ؟ قُلْتُ: لَا، إِلَّا أَنْ أَرَاهُ. فَمَرَّ بِيْ رَجُلٌ، فَقُلْتُ: هُوَ هٰذَا، قَالُوْا: هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ الْقِصَّةُ غَيْرُ قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ، لِأَنَّ الْمُعْلِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَهَا فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَمُخْبِرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تِلْكَ الْقِصَّةِ ذُو الْيَدَيْنِ وَالسَّهْوُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ إِنَّمَا كَانَ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ، وَفِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ إِنَّمَا كَانَ السَّهْوُ فِي الْمَغْرِبِ لَا فِي الظُّهْرِ وَلَا فِي الْعَصْرِ. وَقِصَّةُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قِصَّةُ الْخِرْبَاقِ قِصَّةٌ ثَالِثَةٌ، لِأَنَّ التَّسْلِيْمَ فِيْ خَبَرِ عِمْرَانَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ، وَفِيْ قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، وَفِيْ خَبَرِ عِمْرَانَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجْرَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْحُجْرَةِ، وَفِيْ خَبَرِ

”حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ بھول گئے اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا، پھر آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو ایک آدمی نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بھول گئے ہیں اور آپ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا ہے۔ تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی، پھر آپ نے وہ رکعت مکمل کی، اور میں نے لوگوں سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس نے کہا تھا: ”اے اللہ کے رسول! بے شک آپ بھول گئے ہیں“ تو مجھے کہا گیا: کیا آپ اسے پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں، مگر اسے دیکھ لوں (تو پہچان سکتا ہوں) پھر میرے پاس سے ایک آدمی گزرا تو میں نے کہا: یہی وہ شخص ہے، تو لوگوں نے کہا: یہ طلحہ بن عبیداللہ ہیں۔ یہ بندار کی حدیث ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: یہ قصہ ذوالیدین کے قصے کے علاوہ ہے۔ کیونکہ اس قصے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول کی اطلاع دینے والا طلحہ بن عبیداللہ ہے۔ جبکہ اس قصے میں نبی کریم کو بتانے والا ذوالیدین تھا۔ ذوالیدین کے قصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ظہر یا عصر میں بھول ہوئی تھی اور اس واقعے میں آپ سے بھول مغرب کی نماز میں ہوئی، ظہر اور عصر کی نماز میں نہیں ہوئی۔ حضرت عمران بن حصین کی روایت میں مذکور خرباق کا واقعہ تیسرا واقعہ ہے۔ کیونکہ حضرت عمران کی روایت میں تیسری رکعت کے بعد سلام پھیرنے کا ذکر ہے۔ جبکہ ذوالیدین کے واقعے میں دوسری رکعت کے بعد سلام پھیرنے کا ذکر ہے، حضرت عمران کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے بعد) اپنے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے تھے پھر آپ حجرہ

أَبِي هُرَيْرَةَ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَكُلُّ هٰذِهِ أَدِلَّةٌ أَنَّ هٰذِهِ الْقِصَصَ هِيَ ثَلَاثُ قِصَصٍ، سَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَسَلَّمَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، وَسَهَا مَرَّةً أُخْرٰى فَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، وَسَهَا مَرَّةً ثَالِثَةً فَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ، فَتَكَلَّمَ فِي الْمَرَّاتِ الثَّلَاثِ، ثُمَّ أَتَمَّ صَلَاتَهُ.

سے باہر تشریف لائے، اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی علیہ السلام مسجد (کے قبلے) میں آڑی رکھی ہوئی لکڑی کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ یہ تمام دلائل اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ تینوں الگ الگ واقعات ہیں۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھولے تو آپ نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا، ایک اور مرتبہ بھولے تو آپ نے تیسری رکعت کے بعد سلام پھیرا، تیسری بار بھولے تو مغرب کی دوسری رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔ تینوں مرتبہ آپ نے کلام کی، پھر اپنی بقیہ نماز مکمل کی۔"

فوائد:...... یہ نماز میں بھولنے کا ایک دوسرا واقعہ ہے، جو نماز مغرب میں پیش آیا تھا، نیز سہو کے ازالہ کے لیے سہو کے دو سجدے مشروع ہیں۔

۴۳۶...... بَابُ ذِكْرِ الْجُلُوْسِ فِي الثَّالِثَةِ، وَالتَّسْلِيْمِ مِنْهَا سَاهِيًا فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ أَوِ الْعِشَاءِ

نماز ظہر، عصر یا عشاء کی تیسری رکعت میں بھول کے تشہد بیٹھنے اور سلام پھیرنے کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى إِغْفَالِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُسَلِّمَ سَاهِيًا فِي الثَّالِثَةِ إِذَا تَكَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ وَهُوَ غَيْرُ ذَاكِرٍ أَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ صَلَاتِهِ أَنَّ عَلَيْهِ إِعَادَةَ الصَّلَاةِ، وَهٰذَا الْقَوْلُ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ.

اور اس شخص کی غفلت کی دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ تیسری رکعت کے بعد بھول کے سلام پھیرنے والا شخص جب سلام کے بعد گفتگو کر لے جبکہ اسے یاد نہ ہو کہ ابھی اس کی کچھ نماز باقی ہے، تو ایسے شخص پر اس نماز کا اعادہ کرنا واجب ہے۔ یہ بات سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔

۱۰۵۴۔ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ، نَا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔ عَنْ خَالِدٍ، ح وَثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، نَا إِسْمَاعِيْلُ۔ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ۔ ثَنَا خَالِدٌ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، ح وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَا: ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ۔ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ۔ ثَنَا بِهِ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ........

(۱۰۵۴) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة، حديث: ۵۷۴۔ سنن ابی داود: ۱۰۱۸۔ سنن نسائی: ۱۳۳۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۱۵۔ مسند احمد: ۴/ ۴۲۷۔ من طرق عن خالد الحذاء بهذا الاسناد.

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكْعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ، فَقَامَ الْخِرْبَاقُ رَجُلٌ بَسِيْطُ الْيَدَيْنِ فَنَادَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَخَرَجَ مُغْضِبًا يَجُرُّ إِزَارَهُ، فَسَأَلَ، فَأُخْبِرَ، فَصَلّٰى تِلْكَ الصَّلَاةَ الَّتِيْ كَانَ تَرَكَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ. وَقَالَ الْآخَرُوْنَ: ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی تیسری رکعت کے بعد سلام پھیر دیا، پھر آپ اٹھ کر حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے، تو خرباق لمبے ہاتھوں والے شخص نے آپ کو پکارا کہا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کم ہوگئی ہے؟ تو آپ غصے کے ساتھ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے، آپ نے (حقیقت حال) دریافت کی۔ تو آپ کو بتایا گیا (کہ ایک رکعت رہ گئی ہے) آپ نے چھوڑی ہوئی نماز ادا کی پھر دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا۔ یہ بندار کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جبکہ دوسرے راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں:'' پھر آپ نے سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔''

فوائد: ......ا۔ یہ سہو کا تیسرا واقعہ ہے، جو حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مختلف ہے۔ نیز یہ حدیث دلیل ہے کہ ذوالیدین کی موجودگی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مرتبہ سہو ہوا تھا۔

۲۔ سہو کے دو سجدے سلام سے قبل اور بعد دونوں صورتیں جائز ہیں، کیونکہ گذشتہ روایات میں ظہر یا عصر میں بھولنے کی صورت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام کے بعد سجودِ سہو کیے تھے اور اس حدیث میں وضاحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے سجدہ قبل از سلام کیے تھے لہٰذا یہ دونوں صورتیں جائز ہیں۔

۴۳۷..... بَابُ ذِكْرِ الْمُصَلِّي يُصَلِّي خَمْسَ رَكَعَاتٍ سَاهِيًا

اس نمازی کا بیان جو بھول کر پانچ رکعت پڑھ لیتا ہے

وَالْأَمْرِ بِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ إِذَا صَلّٰى خَمْسًا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُضِيْفَ إِلَيْهَا سَادِسَةً، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْعِرَاقِيِّيْنَ أَنَّهُ إِنْ كَانَ جَلَسَ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ أَضَافَ إِلَى الْخَامِسَةِ سَادِسَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ جَلَسَ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَعَلَيْهِ إِعَادَةُ الصَّلَاةِ، زَعَمُوْا وَهٰذَا الْقَوْلُ رَأْيٌ مِنْهُمْ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا بِاتِّبَاعِهِمَا، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُوْ فِي الرَّابِعَةِ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ جَلَسَ فِيْهَا أَوْ لَمْ يَجْلِسْ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ، فَإِنْ كَانَ جَلَسَ فِيْهَا مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَلَمْ يُضِفْ إِلَى الْخَامِسَةِ سَادِسَةً كَمَا زَعَمُوْا، وَإِنْ كَانَ لَمْ يَجْلِسْ فِي الرَّابِعَةِ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَلَمْ يُعِدْ صَلَاتَهُ مِنْ أَوَّلِهَا فَقَوْلُهُمْ عَلٰى كُلِّ

حَالٍ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَلَمْ يَسْتَدِلُّوْا لِمُخَالَفَتِهِمْ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّابِتَةَ بِسُنَّةٍ تُخَالِفُهَا، لاَ بِرِوَايَةٍ صَحِيْحَةٍ وَلاَ وَاهِيَةٍ، وَهٰذَا مُحَرَّمٌ عَلٰى كُلِّ عَالِمٍ أَنْ يُّخَالِفَ سُنَّةَ النَّبِيِّ ﷺ بِرَأْيِ نَفْسِهِ أَوْ بِرَأْيِ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور سہو کے دو سجدے کرنے کے حکم کا بیان جبکہ وہ پانچ رکعات پڑھ لے، اسے ان کے ساتھ چھٹی رکعت ملانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان عراقی علماء کے موقف کے برخلاف دلیل کا بیان جو یہ کہتے ہیں کہ اگر وہ چوتھی رکعت میں تشہد کی مقدار کے برابر بیٹھ گیا تو اسے پانچویں کے ساتھ چھٹی رکعت ملانے کے بعد سہو کے دو سجدے کرنے چاہئیں۔ اور اگر وہ چوتھی رکعت میں تشہد کی مقدار کے برابر نہیں بیٹھا تو اسے نماز دہرانی پڑے گی، یہ ان کا خیال ہے۔ یہ قول ان کی ایسی رائے ہے، جو سنت نبوی ﷺ جس کی اتباع کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، کے خلاف ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ یا تو چوتھی رکعت میں بیٹھے ہوں گے یا تشہد کی مقدار کے برابر نہیں بیٹھے، لہٰذا اگر آپ اس میں تشہد کی مقدار کے برابر بیٹھے تھے تو آپ نے پانچویں رکعت کے ساتھ چھٹی کا اضافہ نہیں کیا، جیسا کہ ان حضرات کا خیال ہے (کہ کرنا چاہیے) اور اگر آپ چوتھی رکعت میں تشہد کی مقدار کے برابر نہیں بیٹھے تھے تو آپ نے اپنی پوری نماز دہرائی بھی نہیں ہے۔ چنانچہ ان کا یہ قول ہر حال میں سنت نبوی ﷺ کے خلاف ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی ثابت وصحیح سنت کی مخالفت کرنے کے لیے صحیح سند یا ضعیف سند سے مروی کسی دوسری سنت سے استدلال نہیں کیا۔ اور یہ ہر عالم پر حرام ہے کہ وہ اپنی ذاتی رائے یا نبی کریم ﷺ کے بعد کے کسی شخص کی رائے کے ساتھ سنت نبوی کی مخالفت کرے۔

۱۰۵۵۔نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدُ الْأَشَجُّ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: لاَ، قُلْنَا: صَلَّيْتَ بِنَا كَذَا وَكَذَا، قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ. ثُمَّ تَحَوَّلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پانچ رکعات پڑھائیں تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا نماز میں کوئی نیا حکم آ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، ہم نے عرض کی: آپ نے ہمیں اتنی اتنی رکعات پڑھائی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ میں ایک انسان ہوں، میں بھی بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو، لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص بھول جائے تو اسے دو سجدے کرنے چاہئیں، پھر آپ (قبلہ رخ) ہوئے اور دو سجدے کیے۔''

(۱۰۵۵) سنن ابی داؤد، كتاب الصلاة، باب اذا صلى خمسا، حديث: ۱۰۲۱۔ مسند احمد: ۱/ ۴۲۴۔ من طريق ابن نمير بهذا الاسناد، صحيح مسلم: ۵۷۲/۹۴۔ سنن ترمذی: ۳۹۳۔سنن نسائی: ۱۳۳۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۰۳۔ من طريق الاعمش به.

١٠٥٦۔نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، ح وَثَنَا أَبُو مُوسَى وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالاَ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، ح وَثَنَا بَنْدَارُ، نَا مُحَمَّدٌ، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطْعِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ كِلاَهُمَا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَزِيدَ فِي الصَّلاَةِ؟ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، قَالَ: فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ. هٰذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ.

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے پوچھا: وہ کیا (اضافہ) ہے؟ انہوں نے عرض کی: آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں۔ چنانچہ آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔ یہ محمد بن بکر کی حدیث ہے۔“

١٠٥٧۔ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَ مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى خَمْسًا، فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلاَةِ؟ فَقَالَ: لا، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

”حضرت عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پانچ رکعات پڑھا دیں تو آپ سے دریافت کیا گیا: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، پھر آپ نے (حقیقت حال معلوم ہونے پر) دو سجدے کیے۔“

فوائد:...... یہ احادیث مالک، شافعی، احمد اور جمہور علماء کے موقف کی دلیل ہیں کہ جو شخص بھول کر نماز کی ایک رکعت زائد پڑھ لے، اس کی نماز باطل نہیں ہوگی، بلکہ اگر سلام پھیرنے کے بعد علم ہو کہ اس نے زائد رکعت پڑھی ہے، تب بھی اس کی نماز صحیح متصور ہوگی اور اگر سلام پھیرنے کے بعد جلد علم ہو جائے تو وہ سہو کے دو سجدے کرے گا اور اگر طویل عرصہ ہو چکا ہو تو ہمارے نزدیک راجح یہ ہے کہ وہ سہو کے سجدے نہیں کرے گا۔ (شرح النووی: ٥/ ٦٣)

٢۔ نماز میں بھول کر اضافے کی صورت میں سلام پھیرنے کے بعد سہو کے سجدے مستحب ہیں۔

(١٠٥٦) انظر الحدیث السابق والآتی.

(١٠٥٧) سنن نسائی، کتاب السھو، باب ما یفعل من صلی خمسا، حدیث: ١٢٥٦، ١٢٥٥.

۴۳۸..... بَابُ ذِكْرِ السُّنَّةِ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ سَاهِيًا

بھول کر گفتگو کر لینے کے بعد سہو کے دو سجدوں میں سنت نبوی کا بیان

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُسَلِّمَ مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ قَدْ سَهَا فِيْ صَلَاتِهِ فَتَكَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ سَاهِيًا، أَنَّهُ لَا يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَهٰذَا الْقَوْلُ خِلَافُ الثَّابِتِ مِنْ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ اپنی نماز میں بھول کر سلام پھیرنے والا جب سلام پھیرنے کے بعد بھول کر گفتگو کر لے تو وہ سہو کے دو سجدے نہیں کرے گا۔ اور یہ قول نبی ﷺ کے خلاف ہے۔

۱۰۵۸۔نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، نَا حَفْصٌ۔ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ۔ نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرنے اور گفتگو کر لینے کے بعد دو سجدے کیے۔''

۱۰۵۹۔ نَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَا: ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: إِنْ كَانَ أَرَادَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِقَوْلِهِ: بَعْدَ الْكَلَامِ، قَوْلَهُ لَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَقَالَ: أَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ فَهٰذَا الْكَلَامُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَعْنٰى كَلَامِهِ فِيْ قِصَّةِ ذِي الْيَدَيْنِ. وَإِنْ كَانَ أَرَادَ الْكَلَامَ الَّذِيْ فِي الْخَبَرِ الْآخَرِ لَمَّا صَلّٰى

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بات چیت کر لینے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس فرمان آپ نے کلام کر لینے کے بعد سہو کے سجدے کیے' سے مراد وہ کلام ہے جب آپ نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دی تھیں اور آپ سے ایک آدمی نے عرض کی: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ (اضافہ) کیا ہے؟، تو نبی کریم ﷺ کی یہ گفتگو ذوالیدین کے واقعے میں مذکور گفتگو کے ہم معنی ہے۔ (یعنی آپ اصل صورت حال کی تحقیق فرما

(۱۰۵۸) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو في الصلاة، حديث: ۹۵/ ۵۷۲۔ سنن نسائي: ۱۳۳۰۔ من طريق حفص بهذا الاسناد.

(۱۰۵۹) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب السهو في الصلاة، حديث: ۹۵/ ۵۷۲۔ سنن ترمذي: ۳۹۳۔ مسند احمد: ۱/ ۴۵۶۔ من طريق ابي معاوية بهذا الاسناد.

فَزَادَ أَوْ نَقَصَ ، فَقِيْلَ لَهُ ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ . فَإِنَّ هٰذِهِ لَفْظَةٌ قَدِاخْتَلَفَ الرُّوَاةُ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَأَمَّا الْأَعْمَشُ فِيْ خَبَرِهِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَ أَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ فِيْ خَبَرِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ذَكَرَ أَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ كَانَ مِنْهُ قَبْلَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ . وَأَمَّا مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ وَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَإِنَّهُمَا ذَكَرَا فِيْ خَبَرِهِمَا عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ . فَلَمْ يَثْبُتْ بِخَبَرٍ لَا مُخَالِفَ لَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ وَهُوَ عَالِمٌ ذَاكِرٌ بِأَنَّ عَلَيْهِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ، وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ سَاهِيًا بَعْدَ السَّلَامِ ، وَهُوَ لَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ سَهَا سَهْوًا يَجِبُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ كَلَامِهِ سَاهِيًا .

رہے ہیں) اور اگر حضرت ابن مسعود کی مراد وہ کلام ہے جو دوسری روایت میں آئی ہے جب آپ نے نماز پڑھائی اور اس میں اضافہ کر دیا یا کمی کر دی تھی، جس پر آپ سے عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا: ”بے شک میں بھی ایک انسان ہوں، میں بھی بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو“ تو ان الفاظ کے بارے میں راویوں کا اختلاف ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ گفتگو کب فرمائی۔ ابوبکر نہشلی اپنی سند سے حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ گفتگو سہو کے دو سجدے کرنے سے پہلے فرمائی۔ جبکہ منصور بن معتمر اور حسن بن عبیداللہ دونوں اپنی سند سے حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ کلام سہو کے دو سجدے کرنے کے بعد فرمائی۔ چنانچہ کسی ایسی روایت سے جس روایت کی مخالف روایت موجود نہ ہو، یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ نبی کریم ﷺ نے یہ کلام اس حال میں فرمائی کہ آپ کو بخوبی علم تھا اور آپ کو یاد تھا کہ آپ پر سہو کے دو سجدے واجب ہیں۔ جبکہ یہ بات ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد بھول کر گفتگو فرمائی، اس حال میں آپ کو معلوم نہیں تھا کہ آپ بھول چکے ہیں اور آپ پر سہو کے دو سجدے واجب ہیں، پھر آپ نے بھول کر کلام کر لینے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔“

فوائد :......نماز میں زائد رکعت پڑھنے کے بعد نسیان کا علم ہو تو یاد آنے پر سہو کے دو سجدے کرنا مسنون ہے اور اس دوران ہونے والی گفتگو اور بات چیت صحت نماز کے لیے نقصان دہ نہیں۔

۴۳۹..... بَابُ السَّلَامِ بَعْدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ إِذَا سَجَدَهُمَا الْمُصَلِّيْ بَعْدَ السَّلَامِ.

سہو کے دوسجدے کرنے کے بعد سلام پھیرنے کا بیان جبکہ نمازی نے یہ دوسجدے (نماز سے) سلام پھیرنے کے بعد کیے ہوں

۱۰۶۰۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ ۔ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ۔ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ سَجْدَتَيِ الْوَهْمِ.

"امام صاحب نے اپنے استاد محمد بن ہشام کی سند سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سہو کے دو سجدے کیے۔ (تفصیلی روایت:۱۰۵۴کے تحت گزر چکی ہے۔)"

فوائد:...... مکرر ۱۰۵٤۔

۱۰۶۱۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ.........

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ: صَلّٰى بِنَا عَلْقَمَةُ الظُّهْرَ فَصَلّٰى خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ الْقَوْمُ يَا اَبَا شِبْلٍ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ كَلَّامَا فَعَلْتُ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَكُنْتُ فِيْ نَاحِيَةِ الْقَوْمِ وَاَنَا غُلَامٌ فَقُلْتُ بَلٰى قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ لِيْ وَاَنْتَ اَيْضًا يَا اَعْوَرُ تَقُوْلُ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ نَعَمْ فَاَقْبَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسًا فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَسْوَسَ الْقَوْمُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ زِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ؟ قَالَ لَا قَالُوْا فَاِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَانْفَتَلَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ.

"جناب ابراہیم بن سوید بیان کرتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمہ اللہ نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں، سلام پھیرنے کے بعد لوگوں نے کہا اے ابوشبل! آپ نے پانچ رکعات پڑھا دی ہیں۔ انہوں نے کہا: ہرگز نہیں، میں نے ایسے نہیں کیا، لوگوں نے کہا: کیوں نہیں (آپ نے پانچ رکعات ہی پڑھائی ہیں) میں (ابراہیم بن سوید) لوگوں کے ایک طرف بیٹھا تھا اور ابھی کم عمر بچہ تھا۔ میں نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا: اے اعور (کانے) تو بھی یہی بات کہہ رہا ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو وہ قبلہ رخ ہوئے اور دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا۔ پھر فرمایا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے پانچ رکعات پڑھا دیں، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کرنی شروع کر دیں۔

(۱۰۶۰) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۵٤.

(۱۰۶۱) سنن ابی داود، كتاب الصلاة باب اذا صلى خمسا، حديث: ۱۰۲۲۔ من طريق يوسف بهذا الاسناد. صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة، حديث: ۹۲/ ۵۷۲ من طريق جرير بهذا الاسناد وقد تقدم: ۱۰۲۸.

آپ نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں ۔ تو انہوں نے عرض کی: بے شک آپ نے پانچ رکعات پڑھائی ہیں تو آپ نے (قبلہ رخ) مڑ کر دو سجدے کیے پھر سلام پھیر دیا، پھر فرمایا: بے شک میں ایک انسان ہوں میں بھی تمہاری طرح بھول جاتا ہوں ۔"

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۰۵۵ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۴۴۰...... بَابُ التَّشَهُّدِ بَعْدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ إِذَا سَجَدَهُمَا الْمُصَلِّي بَعْدَ السَّلَامِ.

سہو کے دو سجدوں کے بعد تشہد کا بیان جبکہ نمازی نے یہ دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کیے ہوں

۱۰۶۲۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ وَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ الْحُصَرِيُّ الْبَصْرِيُّ وَ الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيْدَ الْبَحْرَانِيُّ ، قَالُوْا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ.........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَهَّدَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَسَلَّمَ . وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِي حَاتِمٍ ، حَدَّثَنَا بِهِ بِالْبَصْرَةِ . وَثَنَا بِهِ بِبَغْدَادَ مَرَّةً ، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ ، فَسَهَا ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ . فَأَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، فَإِنَّهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فِي صَلَاتِهِ ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ، ثُمَّ تَشَهَّدَ ، ثُمَّ سَلَّمَ . وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: إِنَّ النَّبِيَّ

"حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سہو کے دو سجدوں میں تشہد کیا اور سلام پھیرا۔" یہ ابو حاتم کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ انہوں نے ہمیں یہ روایت بصرہ میں بیان کی ۔ دوسری مرتبہ بغداد میں یہ روایت بیان کی تو یہ الفاظ بتائے کہ حضرت (عمران) نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی آپ بھول گئے آپ نے سلام پھیرنے اور کلام کر لینے کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔ جبکہ جناب محمد بن یحییٰ نے اس طرح روایت بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی تو آپ اپنی نماز میں بھول گئے، آپ نے دو سجدے کیے، پھر تشہد کیا، پھر سلام پھیرا جناب سعید بن محمد نے اپنی روایت میں کہا: "نبی اکرم ﷺ نے

(۱۰۶۲) شاذ، اس میں سجدہ سہو کے بعد تشہد کے الفاظ شاذ ہیں، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب سجدتی السهو فيهما تشهد و تسليم، حدیث: ۱۰۳۹۔ سنن ترمذی: ۳۹۵.

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ وَسَلَّمَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ أَخْرُجْ لَفْظَ غَيْرَ الْعَبَّاسِ.

انہیں نماز پڑھائی تو سہو کے دو سجدے کیے پھر تشہد بیٹھے اور سلام پھیرا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے عباس بن یزید کے سوا کسی کی روایت کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

۴۴۱..... بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ، إِذْ هُمَا تُرْغِمَانِ الشَّيْطَانَ.

سہو کے دو سجدوں کو مُرْغِمَتَيْن (دو ذلیل ورسوا کرنے والے) کا نام دینے کا بیان، کیونکہ یہ دو سجدے شیطان کو ذلیل ورسوا کرتے ہیں۔

١٠٦٣ ـ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ، أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدوں کو مُرْغِمَتَيْن (دو ذلیل ورسوا کرنے والے) کا نام دیا ہے۔

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۰۲۳ میں بیان ہوئی ہے۔

۴۴۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمَسْبُوْقَ بِرَكْعَةٍ أَوْ ثَلَاثٍ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ بِجُلُوْسِهِ فِي الْأُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ اقْتِدَاءً بِإِمَامِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص کی ایک رکعت یا تین رکعات (امام کے ساتھ) چھوٹ جائیں تو امام کی اقتداء کرتے ہوئے پہلی اور تیسری رکعت میں اس کے بیٹھنے سے اس پر سہو کے دو سجدے واجب نہیں ہوتے۔

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُدْرِكَ وِتْرًا مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ تَجِبُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ، وَهَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لَوْ يَسْجُدُهُمَا الْمُصَلِّيْ كَانَتَا سَجْدَتَيِ الْعَمْدِ لَا السَّهْوِ لِأَنَّ الْمُدْرِكَ وِتْرًا مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ يَتَعَمَّدُ الْجُلُوْسَ فِي الْأُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ، إِذْ هُوَ مَأْمُوْرٌ بِالْاِقْتِدَاءِ بِإِمَامِهِ، جَالِسٌ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ أُمِرَ بِالْجُلُوْسِ فِيْهِ فَكَيْفَ يَكُوْنُ سَاهِيًا مَنْ فَعَلَ مَا فَعَلَهُ وَتَعَمَّدَ لِلْفِعْلِ؟ وَإِذَا بَطَلَ أَنْ يَكُوْنَ سَاهِيًا اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ بِإِخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ وَالْوَقَارَ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا أَوْ فَأَتِمُّوْا.

(١٠٦٣) صحيح، صحيح ابن حبان: ٢٦٤٥ـ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، سنن ابى داود، كتاب الصلاة باب اذا شك فى الثنتين والثلاث، حديث: ١٠٣٥، من طريق محمد بن عبدالعزيز بهذا الاسناد.

اس شخص کے موقف کے برخلاف جو کہتا ہے کہ امام کے ساتھ طاق رکعات (ایک یا تین) پانے والے پر سہو کے دو سجدے واجب ہو جاتے ہیں۔ اور یہ دو سجدے اگر نمازی کرے گا تو یہ سہو کے سجدے نہیں ہوں گے بلکہ عمداً ہوں گے کیونکہ وہ امام کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے اور وہ وہاں بیٹھا ہے جہاں اسے بیٹھنے کا حکم دیا گیا تھا، لہٰذا وہ شخص بھولنے والا کیسے قرار پائے گا جس نے اپنے اوپر واجب کام عمداً نہ کیا ہو؟ اور جب یہ بات باطل ہوگئی کہ وہ بھولنے والا تھا تو پھر یہ ناممکن ہے کہ اس پر سہو کے دو سجدے واجب ہوں، نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے: ''جب تم نماز کے لیے آؤ تو سکون و وقار کے ساتھ آؤ، جو نماز تمہیں مل جائے وہ پڑھ لو اور جو تم سے چھوٹ جائے اسے مکمل کر لو۔''

۱۰۶٤۔حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، نَا أَيُّوبُ، ح وَثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَسُئِلَ هَلْ أَمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ! كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَا: ثُمَّ رَكِبْنَا، فَأَدْرَكْنَا النَّاسَ قَدْ تَقَدَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَهُوَ فِي الثَّانِيَةِ، فَذَهَبْتُ أُوْذِنُهُ فَنَهَانِي، فَصَلَّيْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي أَدْرَكْنَا الَّتِي سَبَقَتْنَا. وَقَالَ مُؤَمِّلٌ: وَقَضَيْنَا الَّتِي سَبَقَنَا.

''جناب عمرو بن وہب بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے تو ان سے پوچھا گیا: کیا اس امت میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی کسی شخص نے نبی کریم ﷺ کی امامت کرائی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں، ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، پھر مکمل حدیث بیان کی ۔ امام صاحب کے دونوں اساتذہ کرام یہ بیان کرتے ہیں: ''پھر ہم سوار ہوئے (اور واپس آئے) تو ہم نے دیکھا کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف لوگوں کو امامت کرا رہے تھے، ایک رکعت پڑھا چکے تھے اور دوسری رکعت پڑھا رہے تھے میں نے انہیں (نبی کریم کی آمد کی) اطلاع دینی چاہی تو آپ نے مجھے منع کر دیا۔ تو ہم نے جو رکعت (ان کے ساتھ) پالی وہ ادا کر لی اور جو فوت ہوگئی تھی وہ مکمل کر لی ۔ جناب مؤمل کی روایت میں ہے: ''جو رکعت رہ گئی تھی ہم نے وہ مکمل کر لی۔''

۱۰٦٥۔نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ، نَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ..........

(۱۰٦٤) اسناده صحيح، مسند احمد: ٤/ ٢٤٤۔ سنن كبرى نسائى: ١٦٨۔ من طريق اسماعيلى بن علية بهذا الاسناد، سنن نسائى، كتاب الطهارة، باب كيف المسح على العمامة، حديث: ١٠٩۔ من طريق آخر عن ابن سيرين به.

(۱۰٦٥) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب اتيان الصلاة بوقار و سكينة، حديث: ٦٠٢۔ من طريق على بن حجر بهذا الاسناد، جزء القراءة للبخارى: ١٨٥۔ مسند احمد: ٢/ ٢٣٧۔ فى طريق العلاء به، مسند ابى يعلى: ٦٤٩٧۔ صحيح بخارى: ٦٣٦۔ من طريق آخر عن ابى هريرة رضی اللہ عنہ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کے لئے اقامت کہہ دی جائے تو تم نماز کے لیے دوڑتے ہوئے مت آؤ، بلکہ سکون و اطمینان کے ساتھ نماز کے لیے آؤ، جو نماز تمہیں مل جائے وہ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے اسے مکمل کر لو، کیونکہ تم میں سے کوئی شخص جب نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز کی حالت میں ہو جاتا ہے۔''

فوائد :......۱۔ جو شخص نماز با جماعت میں تاخیر سے شامل ہو وہ وہی حالت اختیار کرے گا، جو امام کی ہوگی اس کے لیے اسی صورت میں امام کی اقتداء واجب ہے۔

۲۔ نماز میں تاخیر سے شامل ہونے والا امام کے ساتھ جتنی رکعات پا لے وہ اس پہلی رکعات ہیں اور جو نماز چھوٹ چکی ہے وہ اس کی آخری رکعات ہوں گی۔

۳۔ نماز با جماعت میں دوسری رکعت یا چوتھی رکعت میں شامل ہونے والا امام کی اقتداء میں پہلی اور تیسری رکعت کے بعد تشہد کرے گا، یہ امام کی اقتداء کی فرضیت کی وجہ سے ہے اور اس صورت میں اس پر سہو کے سجدے لازم نہیں آئیں گے کیونکہ وہ بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے ایسا نہیں کر رہا بلکہ امام کی اقتداء میں یہ عمل کر رہا ہے۔

❀❀❀❀

جَمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ الْوِتْرِ وَمَا فِيهِ مِنَ السُّنَنِ

نمازِ وتر اور اس میں سنتوں کے ابواب کا مجموعہ

۴۴۳..... بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمَنْصُوصَةِ وَ الدَّالَّةِ عَلٰى أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ

ان احادیث کا بیان جو اس بات کی صریح نص اور دلیل ہیں کہ نمازِ وتر فرض نہیں ہے

لاَ عَلٰى مَا زَعَمَ مَنْ لَّمْ يَفْهَمِ الْعَدَدَ، وَلاَ فَرَّقَ بَيْنَ الْفَرْضِ وَبَيْنَ الْفَضِيْلَةِ، فَزَعَمَ أَنَّ الْوِتْرَ فَرِيْضَةٌ، فَلَمَّا سُئِلَ عَنْ عَدَدِ الْفَرْضِ مِنَ الصَّلاَةِ زَعَمَ أَنَّ الْفَرْضَ مِنَ الصَّلاَةِ خَمْسٌ، فَقِيْلَ لَهُ: وَالْوِتْرُ، فَقَالَ: فَرِيْضَةٌ، فَقَالَ السَّائِلُ: أَنْتَ لاَ تُحْسِنُ الْعَدَدَ

اس شخص کے برخلاف جو (فرض نمازوں کے) عدد کو سمجھ نہیں سکا اور نہ فرض وفضیلت میں فرق کر سکا ہے لہٰذا اس کا خیال ہے کہ وتر فرض ہے۔ پھر جب اس سے فرض نمازوں کی تعداد پوچھی گئی تو اس نے کہا کہ فرض نمازیں پانچ ہیں، اس سے پوچھا گیا: اور وتر نماز؟ تو اس نے کہا: فرض ہے۔ پس سائل نے کہا: آپ کو حساب کرنا اچھی طرح نہیں آتا۔

١٠٦٦ـ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قَدْ كُنْتُ أَمْلَيْتُ فِيْ اَوَّلِ الْكِتَابِ خَبَرَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ فِي مَسْأَلَةِ الْاَعْرَابِيِّ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْاِسْلاَمِ وَجَوَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ فَقَالَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لاَ إِلاَّ اَنْ تَطَوَّعَ فَاَعْلَمَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَا زَادَ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى الْخَمْسِ فَهُوَ تَطَوُّعٌ.

"امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں کتاب کے شروع میں، نبی اکرم ﷺ سے ایک اعرابی کا اسلام کے متعلق سوال اور نبی کریم ﷺ کا اسے جواب، حضرت طلحہ بن عبیداللہ کی روایت املا کرا چکا ہوں، آپ نے فرمایا:" دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس نے دریافت کیا: ان کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی نماز فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تم نفل نماز پڑھو۔ تو نبی مصطفیٰ ﷺ نے اسے بتا دیا کہ پانچ نمازوں سے جو زائد ہوگی وہ نفل ہوگی۔"

١٠٦٧ـ اَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ قَالُوْا،

(١٠٦٦) تقدم تخريجه برقم: ٣٠٦.

ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، نَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، قَالَ، قَالَ.........

عَلِيٌّ: أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ، وَلَا كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَهْلَ الْقُرْاٰنِ أَوْتِرُوْا، فَإِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ. غَيْرَ أَنَّ الْأَشَجَّ لَمْ يَذْكُرْ: يَا أَهْلَ الْقُرْاٰنِ أَوْتِرُوْا. وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ: عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ. وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَ حَدِيْثِ الدَّوْرَقِيِّ فِي إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''بے شک وتر واجب نہیں ہے۔ اور نہ تمہاری فرض نمازوں کی طرح ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ادا کیا ہے۔ پھر فرمایا: اے اہل قرآن! وتر ادا کیا کرو، پس بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر (عدد) کو پسند کرتا ہے۔ جناب عبداللہ بن سعید الاشج نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ''اے اہل قرآن! وتر ادا کیا کرو۔'' جناب سعید بن عبدالرحمان نے سفیان کے واسطے سے ابو اسحاق سے سند و متن کے لحاظ سے الدورقی کی حدیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔''

١٠٦٨ـ ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ، نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ - جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ النَّجَّارِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنِ الْوِتْرِ، قَالَ: أَمْرٌ حَسَنٌ جَمِيْلٌ، عَمِلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مِنْ بَعْدِهِ، وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِعْلَامِهِ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِ وَعَلٰى أُمَّتِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. فَدَلَّتْ تِلْكَ الْأَخْبَارُ عَلٰى أَنَّ الْمُوْجِبَ لِلْوِتْرِ فَرْضًا عَلَى الْعِبَادِ، مُوْجِبٌ عَلَيْهِمْ سِتَّ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. وَهٰذِهِ الْمَقَالَةُ خِلَافُ أَخْبَارِ

''جناب عبدالرحمان بن ابی عمرہ النجاری سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے وتر کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: بہت عمدہ اور اچھا کام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد مسلمانوں نے اس پر عمل کیا ہے، اور یہ واجب نہیں ہے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: میں نے کتاب الکبیر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ فرامین بیان کیے ہیں جن میں آپ نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اور آپ کی امت پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ تو ان روایات نے اس بات پر دلالت کی ہے کہ بندوں پر وتر کو واجب قرار دینے والا شخص، ان پر دن اور رات میں چھ نمازیں واجب قرار دیتا ہے۔ اور یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے خلاف ہے۔ مسلمانوں کے عالم اور جاہل جو سمجھتے ہیں، اس کے بھی خلاف

(١٠٦٨) اسناده حسن، مستدرك حاكم: ١/ ٣٠٠ـ سنن كبرى بيهقي: ٢/ ٤٦٧ـ من طريق عبدالله بن حمران بهذا الاسناد.

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخِلَافُ مَا يَفْهَمُهُ الْمُسْلِمُوْنُ عَالِمُهُمْ وَجَاهِلُهُمْ، وَخِلَافُ مَا تَفْهَمُهُ النِّسَاءُ فِي الْخُدُوْرِ، وَالصِّبْيَانُ فِي الْكَتَاتِيْبِ وَالْعَبِيْدُ وَالْإِمَاءُ، إِذْ جَمِيْعُهُمْ يَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْفَرْضَ مِنَ الصَّلَاةِ خَمْسٌ، لَا سِتٌّ.

ہے۔ پردہ نشین خواتین نے پردہ میں جو سمجھا، بچوں نے مکتب و مدرسہ میں جو سمجھا اور جو غلاموں اور لونڈیوں نے سمجھا اس کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ تمام لوگ جانتے ہیں کہ فرض نمازیں پانچ ہیں، چھ نہیں۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ وتر نماز سنت موکدہ ہے واجب نہیں۔ چنانچہ سید سابق کہتے ہیں: وتر نماز سنت موکدہ ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کے اہتمام کی ترغیب دی ہے۔ (فقه السنة: ١/ ١٨٠)

۲۔ اور ابوحنیفہ نے جو وتر کے وجوب کا موقف اختیار کیا ہے کمزور ہے، ابن منذر کہتے ہیں، مجھے نہیں معلوم کہ اس موقف پر کسی نے ابوحنیفہ کی موافقت کی ہو۔ (فقه السنة: ١/ ١٨١)

۳۔ جمہور علماء کا مذہب ہے کہ وتر سنت ہے، واجب نہیں۔ (نیل الاوطار: ٣/ ٣٤)

اس بارے میں جمہور علماء کا موقف راجح ہے۔

١٠٦٩ـثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، نَا أَبُوْ مَعْمَرٍ.........

عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا حَنِيْفَةَ أَوْ سُئِلَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: فَرِيْضَةٌ، فَقُلْتُ - أَوْ فَقِيْلَ لَهُ -: فَكَمِ الْفَرْضُ؟ قَالَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ. فَقِيْلَ لَهُ: فَمَا تَقُوْلُ فِي الْوِتْرِ؟ قَالَ: فَرِيْضَةٌ. فَقُلْتُ - أَوْ فَقِيْلَ لَهُ: أَنْتَ لَا تُحْسِنُ الْحِسَابَ.

''جناب عبدالوارث بن سعید بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے پوچھا یا امام ابوحنیفہ سے وتر کے بارے میں پوچھا گیا' تو انہوں نے فرمایا: وتر فرض ہے۔ تو میں نے کہا یا ان سے کہا گیا: فرض نمازوں کی تعداد کتنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: پانچ نمازیں ہیں۔ تو ان سے کہا گیا: آپ وتر کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: فرض ہے۔ تو میں نے کہا یا ان سے کہا گیا: آپ کو حساب کرنا نہیں آتا۔''

فوائد :...... یہ روایت بھی دلیل ہے کہ وتر سنت مؤکدہ ہے اور وتر کے وجوب کے قائل امام ابوحنیفہ اس کے وجوب کی کوئی واضح اور پختہ دلیل نہیں رکھتے تھے۔

۴۴۴..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلِ أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِفَرْضٍ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وتر فرض نہیں ہے

١٠٧٠ـنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا مَالِكٌ - يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيْلَ - نَا يَعْقُوْبُ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ

بْـنُ عُثْمَـانَ الْـعَـجَـلِـيُّ ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ـ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰی ـ نَا يَعْقُوْبُ ـ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْقُمِيُّ ـ عَنْ عِيْسٰی بْنِ جَارِيَةَ..........

عَـنْ جَـابِـرِ بْـنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: صَلّٰی بِنَا رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ صَـلَّـی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَـضَـانَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ وَالْوِتْرَ ، فَلَمَّا كَانَ مِـنَ الْـقَابِلَةِ اجْتَمَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ وَرَجَوْنَا أَنْ يَّـخْـرُجَ إِلَيْـنَا ، فَلَمْ نَزَلْ فِي الْمَسْجِدِ ، حَتّٰـی أَصْبَـحْـنَـا فَدَخَلْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا رَسُوْلَ الـلّٰـهِ رَجَـوْنَـا أَنْ تَـخْرُجَ إِلَيْنَا فَتُصَلِّ بِنَا ، فَقَالَ: كَرِهْتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمُ الْوِتْرُ .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رمضان المبارک میں آٹھ رکعات اور وتر پڑھایا۔ پھر آئندہ رات بھی ہم مسجد میں جمع ہو گئے اور امید کی کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں گے (اور نماز پڑھائیں گے) تو ہم مسجد ہی میں رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول ! ہمیں امید تھی کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں گے اور ہمیں نماز پڑھائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے یہ ناپسند کیا کہ تم پر وتر فرض کر دیے جائیں۔''

فوائد :...... یہ حدیث بھی وتر کے مسنون ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اگر وتر واجب ہوتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قیام اللیل با جماعت ادا کرنے سے گریز کی کیا ضرورت تھی۔

۴۴۵..... بَابُ التَّرْغِيْبِ فِي الْوِتْرِ وَاسْتِحْبَابِهِ إِذِ اللّٰهُ يُحِبُّهُ.

وتر کی ترغیب اور استحباب کا بیان کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے۔

۱۰۷۱ـ وَأَخْبَـرَنَـا الشَّيْـخُ الْفَقِيْهُ أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ السُّلَمِيُّ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُـحَـمَّـدٍ ، أَنَـا الْأُسْتَـاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، قَالَ: أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ مُـحَـمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْـحَـاقَ بْـنِ خُـزَيْمَةَ ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ وَ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ ، قَالَ زِيَادٌ ، ثَنَا ، وَقَالَ نَصْرٌ ، أَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ، ثَنَا هِشَّامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر (عدد)

(۱۰۷۰) اسـنـاده حسن، ''عليكم الوتر'' کے بجائے ''عـلـيكم صلاة الليل'' کے الفاظ محفوظ ہیں۔ صـحـيـح ابن حبان: ۲٤۰٦ـ مسند ابی يعلی: ۱۸۰۲ـ كتاب الوتر للمروزی: ۱۹٦، ۱۹۷ـ من طريق يعقوب بهذا الاسناد.

(۱۰۷۱) مسـنـد احمد: ۲/ ۲۹۰ـ سنن الدارمی: ۱۵۸۰ـ من طريق هشام بهذا الاسناد، مصنف عبدالرزاق: ۹۸۰۲ـ مصنف ابن ابی شيبة: ٦۸٦٤ـ صحيح بخاری: ٦٤۱۰ـ وصحيح مسلم: ۲٦۷۷ـ من طريق اخر نحوه.

کو پسند کرتا ہے۔"

فوائد :......اس سے معلوم ہوتا ہے وتر فرض نہیں ہے کیونکہ اگر وتر فرض ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی فرضیت کی کوئی واضح دلیل اتارتا۔

۴۴۲..... بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمَنْصُوصَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْوِتْرَ رَكْعَةٌ.

نبی اکرم ﷺ سے منصوص روایات کا بیان کہ وتر ایک رکعت ہے۔

۱۰۷۲۔نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ، ح وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ أَبِي لَبِيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَا، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ قَالُوْا، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، قَالَ مُؤَمَّلٌ عَنْ أَيُّوْبَ وَقَالَ الْآخَرُوْنَ، أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضًا، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ وَثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضًا، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، ثَنَا خَالِدٌ، ح وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ كُلُّهُمْ ذَكَرُوْا: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعت ہے، پھر جب تمہیں صبح ہونے کا خوف ہو تو ایک رکعت وتر ادا کرلو۔" امام

(۱۰۷۲) صحیح بخاری، کتاب الوتر، باب ماجاء فی الوتر، حدیث: ۹۹۰، ۱۱۳۷۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل مثنی مثنی، حدیث: ۷۴۹۔ سنن ابی داود: ۱۳۲۶۔ سنن ترمذی: ۴۳۷۔ سنن نسائی: ۱۶۶۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۱۹۔ مسند احمد: ۲/ ۵۔

بِرَكْعَةٍ، هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بِخَبَرِ الزُّهْرِيِّ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ فِي الْمَسْأَلَةِ الَّتِي أَمْلَيْتُهَا فِي الرَّدِّ عَلٰى مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْوِتْرَ بِرَكْعَةٍ غَيْرُ جَائِزٍ إِلَّا لِخَائِفِ الصُّبْحِ، وَأَعْلَمْتُ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ مَا بَانَ لِذَوِي الْفَهْمِ وَالتَّمْيِيْزِ جَهْلَ قَائِلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ.

ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے ان روایات کی اسانید اس مسئلہ میں بیان کی ہیں جو میں نے اس شخص کے رد میں املاء کروائی ہیں جو خیال کرتا ہے کہ ایک رکعت وتر پڑھنا جائز نہیں ہے، سوائے اس شخص کے جسے صبح ہو جانے کا ڈر ہو۔ اور میں نے اس مقام پر بیان کیا ہے، جس سے اہل فہم وتمیز کے لیے یہ مقالہ کہنے والے کی جہالت خوب واضح ہوگئی ہے۔''

۱۰۷۳۔نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ، قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أُطِيْلُ فِيْهِمَا الْقِرَاءَةَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ.

''جناب انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کی۔ نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتوں کے بارے میں آپ مجھے بتائیں، کیا میں ان میں طویل قراءت کر لوں؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز دو دو رکعات ادا فرماتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔''

۱۰۷٤۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا بِشْرٌ ـ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ ـ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ..........

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوِتْرِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَفْصِلَ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي أَخْشٰى أَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ: إِنَّهَا الْبُتَيْرَاءُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَسُنَّةَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ تُرِيْدُ؟ هٰذِهِ سُنَّةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ.

''جناب مطلب بن عبداللہ مخزومی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ تو ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے وتر کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے اسے حکم دیا کہ وتر علیحدہ پڑھا کرو۔ (ایک رکعت الگ پڑھو) اس شخص نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ لوگ کہیں گے: یہ دم کٹی (ناقص) نماز ہے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم اللہ اور اس کے رسول کی سنت (جاننا) چاہتے ہو؟ یہ اللہ اور اس کے رسول کی سنت ہے۔''

(۱۰۷۳) ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في الوتر بركعة، حديث: ۱۱۷٤ـ سنن كبرى نسائي: ٤٣٧ـ من طريق احمد بن عبدة بهذا الاسناد، صحيح بخاري، كتاب الوتر، باب ساعات الوتر، حديث: ۹۹٥، صحيح مسلم: ۱٥۷/ ۷٤۹ـ سنن ترمذي: ٤٦٣.

(۱۰۷٤) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في الوتر بركعة، حديث: ۱۱۷٦.

١٠٧٥ ـ نَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ ـ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ ـ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ.........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ . قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے اپنی سواری بٹھائی، پھر نیچے اترے، تو دس رکعات ادا کیں اور ایک وتر پڑھا، آپ نے دو دو رکعتیں ادا کیں پھر ایک رکعت وتر ادا کیا پھر آپ نے نماز فجر دو رکعتیں (سنتیں) ادا کیں، پھر ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔'' میں نے یہ مکمل باب کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔

فوائد:......نماز وتر ایک، تین، پانچ، سات، نو، گیارہ اور تیرہ رکعات مشروع ہے، اس میں سے کسی ایک عدد کے انتخاب واہتمام سے نماز وتر ادا ہو جاتی ہے، پھر ایک سے زائد وتر ادا کرنے کی مختلف صورتیں ہیں، ان میں سے زیادہ مشہور اور معمول بہ صورت یہ ہے کہ رات کے نوافل دو دو رکعت ادا کیے جائیں اور آخر میں ایک وتر پڑھا جائے۔ یوں رات کی نماز وتر ہو جاتی ہے، نیز وتر کے مختلف طریقے منقول ہیں۔ جن کی وضاحت آئندہ روایات میں ہوگی۔

٧٤٧...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوِتْرِ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ، وَصِفَةِ الْجُلُوْسِ فِي الْوِتْرِ إِذَا أَوْتَرَ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ، وَهٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ.

پانچ رکعات وتر پڑھنا جائز ہے، جب (نمازی) پانچ رکعات وتر ادا کرے گا تو (تشہد میں) بیٹھنے کی کیفیت کا بیان اور یہ جائز اختلاف کی قسم سے ہے۔

١٠٧٦ ـ نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْ عَائِشَةَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشَرَ رَكْعَةً، كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ ـ يَعْنِيْ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے۔ آپ پانچ رکعات وتر پڑھتے، ان کے درمیان میں سلام نہیں پھیرتے تھے، آخری

(١٠٧٥) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ٢٦٢٠ـ كتاب الوتر للمروزى: ٢٠٣ـ من طريق يحيى بهذا الاسناد.

(١٠٧٦) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبى ﷺ، حديث: ٧٣٧ـ من طريق محمد بن العلاء بهذا الاسناد، سنن ابى داود: ١٣٣٨ـ سنن نسائى: ١٧١٨ـ سنن ابن ماجه: ١٣٥٩ـ مسند احمد: ٦/ ٥٠ـ الحميدى: ١٥٩.

رَكَعَاتٍ ـ لَا يُسَلِّمُ فِيهِنَّ، فَيَجْلِسُ فِي الْآخِرَةِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ. هٰذَا حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ. وَقَالَ بُنْدَارٌ: وَيُوتِرُ مِنْهُنَّ بِخَمْسٍ، وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ.

رکعت میں (تشہد) بیٹھتے، پھر سلام پھیرتے۔" یہ ابواسامہ کی حدیث ہے۔ جناب بندار کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: "اور آپ ان میں سے پانچ رکعات وتر ادا کرتے، اور آخری رکعت میں سلام پھیرتے۔"

۴۴۸...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَجْلِسُ إِلَّا فِي الْخَامِسَةِ إِذَا أَوْتَرَ بِخَمْسٍ.

اس حدیث کا بیان جو یہ تفسیر کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب پانچ رکعات وتر ادا کرتے تو آپ صرف پانچویں رکعت میں (تشہد) بیٹھتے۔

۱۰۷۷ـ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي......... عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوتِرُ مِنْهَا بِخَمْسٍ، لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْخَمْسِ إِلَّا فِي الْخَامِسَةِ.

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت تیرہ رکعات نماز پڑھتے تھے، ان میں سے پانچ رکعات وتر پڑھتے، ان پانچوں رکعات میں صرف پانچویں رکعت میں (تشہد) بیٹھتے۔"

فوائد: ......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ ایک سلام کے ساتھ پانچ وتر پڑھنا جائز ہیں۔ نیز تیرہ رکعت وتر نماز پڑھنے کی دوصورتیں ہیں: (ا) تیرہ رکعت وتر پڑھنے کا افضل طریقہ یہ ہے کہ دو دو رکعت کر کے دس نوافل ادا کیے جائیں پھر ایک وتر اور آخر میں دو رکعت نماز پڑھی جائے۔

۲۔ دوسرا طریقہ ان روایات میں مذکور ہے کہ آٹھ نوافل دو دو رکعت کر کے پڑھے جائیں اور آخر میں پانچ وتر اکٹھے ایک سلام کے ساتھ ادا کیے جائیں۔

۴۴۹...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوِتْرِ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ أَوْ بِتِسْعٍ وَصِفَةِ الْجُلُوسِ إِذَا أَوْتَرَ بِسَبْعٍ أَوْ بِتِسْعٍ.

سات اور نو رکعات وتر پڑھنا جائز ہے جب سات یا نو رکعات وتر پڑھے گا تو (تشہد کے لیے) بیٹھنے کی کیفیت کا بیان۔

۱۰۷۸ـ نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرُوبَةَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، ح وَثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى.........

(۱۰۷۷) انظر الحديث السابق.

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَّامٍ ، ۔ وَهٰذَا حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ۔: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، فَأَتَى الْمَدِيْنَةَ لِيَبِيْعَ بِهَا عِقَارًا لَهُ بِهَا ، فَيَجْعَلُهُ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ وَيُجَاهِدُ الرُّوْمَ حَتّٰى يَمُوْتَ ، فَلَقِيَ رَهْطًا مِنْ قَوْمِهِ فَحَدَّثُوْهُ أَنَّ رَهْطًا مِنْ قَوْمِهِ أَرَادُوْا ذٰلِكَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ؟ وَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ، فَأَشْهَدَ عَلٰى مُرَاجَعَةِ امْرَأَتِهِ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْنَا فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوِتْرِ ، فَقَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكَ بِأَعْلَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: عَائِشَةُ ، إِيْتِهَا فَاسْأَلْهَا ، ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ فَأَخْبِرْنِيْ بِرَدِّهَا عَلَيْكَ ، فَأَتَيْتُ عَلٰى حَكِيْمِ بْنِ أَفْلَحَ فَاسْتَلْحَقْتُهُ إِلَيْهَا ، فَقَالَ: مَا أَنَا بِقَارِبِهَا ، إِنِّيْ نُهِيْتُهَا أَنْ تَقُوْلَ فِيْ هَاتَيْنِ الشِّيْعَتَيْنِ شَيْئًا ، فَأَبَتْ فِيْهِمَا إِلَّا مُضِيًّا ، فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ ، فَجَاءَ مَعِيَ ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا ، فَقَالَتْ: أَحَكِيْمٌ ، فَعَرَفَتْهُ ، قَالَ: نَعَمْ! أَوْ قَالَ: بَلٰى! قَالَتْ: مَنْ هٰذَا مَعَكَ ؟ قَالَ: سَعْدُ بْنُ هِشَّامٍ ، قَالَتْ: مَنْ هِشَّامٌ؟ قَالَ: ابْنُ عَامِرٍ ، قَالَ: فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ

''حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، پھر مدینہ منورہ تشریف لائے تاکہ مدینہ منورہ میں اپنی زمین اور باغ کو فروخت کر دیں، اس سے اسلحہ اور گھوڑے (سامان جنگ) خرید کر رومیوں کے ساتھ جہاد میں شریک ہو جائیں حتیٰ کہ انہیں موت آ جائے۔ تو وہ اپنی قوم کے ایک گروہ سے ملے تو انہوں نے آپ کو یہ بتایا کہ آپ کی قوم کی ایک جماعت نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں بھی یہی خواہش کی تھی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: ''کیا تمہارے لیے میری ذات مبارک میں نمونہ موجود نہیں ہے؟'' لہٰذا آپ نے انہیں اس ارادے سے منع کر دیا۔ چنانچہ حضرت سعد نے اپنی بیوی کے ساتھ رجوع کرنے پر (لوگوں کو) گواہ بنایا۔ پھر وہ ہمارے پاس واپس تشریف لائے تو انہوں نے بتایا کہ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملے تھے اور ان سے وتر کے بارے میں پوچھا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا تھا: ''کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں اہل زمین میں سب سے زیادہ جاننے والے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا: جی ضرور بتائیں۔ انہوں نے فرمایا: وہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو۔ پھر واپس آ کر مجھے ان کا جواب بتانا۔ لہٰذا میں حضرت حکیم بن افلح کے پاس آیا اور انہیں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے اپنے ساتھ چلنے کے لیے کہا۔ تو انہوں نے کہا: میں ان کی خدمت میں نہیں جاؤں گا۔ میں نے ان سے ان دو جماعتوں (حضرت علی اور حضرت معاویہ کے گروہوں) کے بارے میں کچھ بھی کہنے سے

(۱۰۷۸) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جامع صلاۃ اللیل، حدیث: ۷۴۶۔ سنن ابی داؤد: ۱۳۴۳۔ سنن نسائی: ۱۳۱۶۔ مسند احمد: ۲/ ۵۳۔ من طرق عن سعید بن ابی عروبۃ بھذا الاسناد، سنن الدارمی: ۱۴۸۲۔

وَقَالَتْ: نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرٌ. فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْبِئِيْنِي عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: كُنَّا نَعُدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطُهُوْرَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ، فَيَجْلِسُ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْ ـ زَادَ هَارُوْنُ فِيْ حَدِيْثِهٖ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ ـ ثُمَّ يَنْهَضُ، وَلَا يُسَلِّمُ، ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَقْعُدُ فَيَحْمِدُ رَبَّهُ وَيُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا فَيُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ. وَقَالَ بُنْدَارٌ وَهَارُوْنُ جَمِيْعًا: فَلَمَّا أَسَنَّ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ، فَتِلْكَ تِسْعُ رَكَعَاتٍ يَا بُنَيَّ. قَالَ لَنَا بُنْدَارٌ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ: عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ: وَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً يُسْمِعُنَا. وَقَالَ بُنْدَارٌ: قُلْتُ لِيَحْيٰى: إِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ: تَسْلِيْمَةً، فَقَالَ: هٰكَذَا حِفْظِيْ عَنْ سَعِيْدٍ، وَكَذَا قَالَ هَارُوْنُ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدَةَ عَنْ سَعِيْدٍ: ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا، كَمَا قَالَ يَحْيٰى. وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ: ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً يُسْمِعُنَا.

روکا تھا مگر انہوں نے انکار کیا اور (ان کی صلح کے لیے) چلی گئیں۔ تو میں نے انہیں قسم دے کر (اپنے ساتھ جانے پر) راضی کیا۔ تو وہ میرے ساتھ چلے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے پوچھا: کیا حکیم (آیا) ہے؟ اور انہوں نے پہچان لیا تھا۔ حضرت حکیم نے کہا: جی ہاں! یا کہا: کیوں نہیں (حکیم ہی آیا ہے) انہوں نے پوچھا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا: یہ سعد بن ہشام ہے۔ انہوں نے پوچھا: ہشام کون؟ جواب دیا کہ ہشام بن عامر تو حضرت عائشہ نے (عامر کے لیے) دعائے رحمت کی اور فرمایا: عامر بہت اچھے آدمی تھے۔ میں نے کہا: اے ام المومنین! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کے متعلق بتایئے۔ انہوں نے فرمایا: ''ہم آپ کے لیے آپ کی مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھتے تھے۔ رات کو اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھا دیتے جب اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھانا چاہتے تو آپ مسواک کرتے، وضو کرتے، پھر آپ آٹھ رکعات نماز پڑھتے، صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے، لہٰذا آپ بیٹھتے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے، اور دعائیں مانگتے۔ اس جگہ ہارون نے اپنی روایت میں یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ پھر آپ کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے۔ پھر آپ نویں رکعت پڑھتے، پھر تشہد بیٹھتے، اپنے رب کی حمد و ثنا بیان کرتے، نبی پر درود بھیجتے پھر آپ سلام پھیرتے تو ہمیں (اس کی آواز) سناتے۔ پھر آپ بیٹھ کر دو رکعتیں ادا کرتے، اے میرے پیارے بیٹے! تو اس طرح یہ گیارہ رکعات ہوگئیں۔'' جناب بندار اور ہارون دونوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: پھر جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے اور آپ کا جسم مبارک فربہ ہوگیا تو آپ نے سات رکعات وتر ادا کیے۔ اور سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو رکعات ادا کیں۔

میرے پیارے بیٹے! تو یہ نو رکعات ہوگئیں۔ جناب بندار نے اپنی سند سے حضرت قتادہ سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ ''اور آپ ایک سلام پھیرتے جو ہمیں سناتے۔'' جناب بندار کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے کہا: دیگر راوی ''تسلیمته'' ایک سلام، روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت سعید سے اسی طرح یاد کیا ہے۔ جناب ہارون نے بھی اپنی سند سے جناب سعید سے یہ الفاظ روایت کیے۔ ''پھر آپ سلام پھیرتے تو ہمیں سنا دیتے۔'' جیسا کہ جناب یحییٰ کی روایت میں ہے اور عبدالصمد نے اپنی سند سے حضرت قتادہ سے اس روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''پھر آپ ایک سلام پھیرتے اور ہمیں سنا دیتے۔''

۱۰۷۹۔كَذٰلِكَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثَنَا هِشَامٌ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمَلِيُّ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا عَمَّارَةُ بْنُ زَاذَانَ، ثَنَا ثَابِتٌ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ، فَلَمَّا أَسَنَّ وَثَقُلَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِالرَّحْمٰنِ وَالْوَاقِعَةِ. قَالَ أَنَسٌ: وَنَحْنُ نَقْرَأُ بِالسُّوَرِ الْقِصَارِ ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾، وَنَحْوِهِمَا.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات وتر ادا کرتے تھے، پھر جب آپ کی عمر شریف زیادہ ہو گئی اور جسم مبارک بھاری ہوگیا تو آپ نے سات رکعات وتر پڑھنے شروع کر دیے۔ اور آپ دو رکعات بیٹھ کر ادا کرتے، ان میں سورہ رحمٰن اور سورہ واقعہ کی تلاوت کرتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اور ہم چھوٹی سورتیں جیسے ﴿إِذَا زُلْزِلَتْ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ اور ان جیسی سورتیں پڑھتے ہیں۔''

فوائد:......سات اور نو وتر پڑھنا مسنون فعل ہے، نیز سات وتر نو اور گیارہ وتر پڑھنے کا افضل طریقہ دو دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد آخر میں ایک وتر پڑھنا ہے پھر نو وتر اکٹھے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ آٹھ رکعتیں بلا تشہد ادا کی جائیں، آٹھویں رکعت کے بعد تشہد کیا جائے اور سلام پھیرے بغیر اٹھ کر نویں رکعت ادا کی جائے۔ وتر کا مذکورہ

(۱۰۷۹) اسناده ضعيف، عمارة بن زاذان كثير الخطا راوی هے، سنن كبرى بيهقی: ۳/ ۳۳۔ من طريق عمارة بهذا الاسناد.

یہ طریقہ بھی مشروع وجائز ہے اور سات وتر اکٹھے پڑھنے کی صورت میں ساتویں رکعت کے آخر میں تشہد اور سلام پھیرنا طریقہ ہے۔

۴۵۰..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوِتْرِ أَوَّلَ اللَّيْلِ إِنْ أَحَبَّ الْمُصَلِّيْ أَوْ وَسَطَهُ أَوْ اٰخِرَهُ، إِذِ اللَّيْلُ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ كُلُّهُ وَقْتُ الْوِتْرِ.

اگر نمازی ابتدائی رات، درمیانی رات یا رات کے آخری پہر وتر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، کیونکہ عشاء کی نماز سے لے کر طلوع فجر تک ساری رات نماز وتر کا وقت ہے۔

۱۰۸۰ـ نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ ـ وَهُوَ ابْنُ ضَمْرَةَ ـ..........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَاٰخِرِهِ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں، ابتدائی رات میں بھی، درمیانی رات میں بھی اور رات کے آخری حصے میں بھی ادا کیے ہیں۔''

۱۰۸۱ـ نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ..........

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِيْ قَيْسٍ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ، اٰخِرَ اللَّيْلِ أَوْ أَوَّلَهُ؟ قَالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَّمَا أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ مِنْ اٰخِرِهِ، فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.

''حضرت عبداللہ بن قیس بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ وتر کیسے ادا کرتے تھے، آخری رات یا رات کے شروع میں پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ہر حصے میں پڑھ لیا کرتے تھے۔ کبھی رات کے شروع میں پڑھ لیتے، اور کبھی رات کے آخری حصے میں ادا کر لیتے، تو میں نے کہا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اس معاملہ میں وسعت وگنجائش رکھی ہے۔''

(۱۰۸۰) صحیح، صحیح سنن ابی داود: ۱۲۸۹ـ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فی الوتر اخر اللیل، حدیث: ۱۱۸۶ـ من طریق بندار، محمد بن بشار بهذا الاسناد، مسند احمد: ۱/ ۱۳۷ مسند عبد بن حمید: ۷۲.

(۱۰۸۱) صحیح، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی وقت الوتر، حدیث: ۱۴۳۷ـ سنن ترمذی: ۲۹۲۴ـ بطوله، مسند احمد: ۶/ ۷۳، ۷۴ـ من طریق معاویة بهذا الاسناد.

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ وتر کا وقت شروع ہونے پر رات کے تمام اوقات میں وتر پڑھنا جائز ہے، پھر وتر کے اول وقت کے بارے علماء کا اختلاف ہے اور شافعی اور اصحاب شافعی کے نزدیک نماز وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے اور طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔ (شرح النووی: ٦/ ٢٣)

۴۵۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْوِتْرِ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى وَمُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

رات کے آخری حصے میں وتر پڑھنے کے حکم کا بیان، ایک مختصر غیر مفصل اور مجمل غیر مفسر حدیث کے ذکر کے ساتھ

۱۰۸۲۔نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِيق نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا الدَّوْرَقِيُّ وَالْحَسَنُ الزَّعْفَرَانِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم رات کو اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔''

فوائد:......سلف نے اس حدیث میں دو جگہوں پر اختلاف کیا ہے:

(۱) نماز وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعت ادا کرنے کے جواز میں۔

(۲) جب کوئی شخص رات کے اول حصہ میں وتر پڑھ لے پھر وہ رات کے کسی حصہ میں نوافل ادا کرنا چاہے تو اسے پہلا وتر ہی کافی ہوگا یا وہ وتر کو جفت بنا کر نوافل ادا کرے گا پھر وہ دوسرے وتر کا محتاج ہوگا یا نہیں۔

پہلے اعتراض کا جواب صحیح مسلم میں منقول روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعت نفل ادا کرتے تھے، نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا ہے کہ وتر کے بعد نفل ادا کرنا اور بیٹھ کر نوافل پڑھنا جائز ہے۔ اور دوسرے اشکال کے بارے میں اکثر علماء کا موقف ہے کہ اول رات کو وتر پڑھنے والا بعد میں جفت تعداد میں نوافل ادا کرے اور وہ پہلے وتر کو توڑے گا نہیں۔ (عون المعبود: ٣/ ٣٧١)

۴۵۲..... بَابُ ذِكْرِ الْوَصِيَّةِ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مَفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت کا بیان

قَدْ يَسْبِقُ عِلْمِيْ إِلٰى وَهْمِ مَنْ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُخْتَصَرِ وَالْخَبَرِ الْمُتَقَصّٰى، وَلَا يَسْتَدِلُّ

(١٠٨٢) صحيح بخاري، كتاب الوتر، باب ليجعل اٰخر صلاته وترا، حديث: ٩٩٨۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل مثنى مثنى، حديث: ١٥١/ ٧٥١۔ سنن ابي داود: ١٤٣٨۔ سنن مسند احمد: ٢/ ٢٠٢۔ من طريق يحيى بهذا الاسناد، سنن نسائي: ١٦٨٣.

بِالْمُفَسَّرِ مِنَ الْأَخْبَارِ عَلَى الْمُجْمَلِ مِنْهَا، إِنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ يَّجْعَلَ اٰخِرَ صَلاَةِ اللَّيْلِ وِتْرًا يُضَادُّ، أَمْرَهُ وَوَصِيَّتَهُ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ.

میرے علم کے مطابق جو شخص مختصر اور مفصل روایات میں فرق نہیں کر سکتا اور نہ مجمل روایت کے مقابلے میں مفسر سے استدلال کرتا ہے اسے یہ وہم ہو جائے گا کہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: ''رات کی آخری نماز وتر کو بناؤ'' سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کے آپ کے حکم اور وصیت کے خلاف ہے۔

۱۰۸۳۔نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - نَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ - عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: أَوْصَانِيْ حَبِيْبِي بِثَلاَثٍ لاَ أَدَعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَبَدًا، أَوْصَانِيْ بِصَلاَةِ الضُّحٰى، وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَبِصَوْمِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَخْبَارُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَوْصَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلاَثٍ، خَرَّجْتُهَا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے تین کاموں کی وصیت فرمائی تھی، میں انہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا، ان شاء اللہ۔ آپ نے مجھے چاشت کی نماز پڑھنے کی وصیت فرمائی، سونے سے پہلے وتر ادا کرنے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔'' میں نے اسے ایک دوسری جگہ بیان کر چکا ہوں۔''

۴۵۳..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَتَيْنِ الْمُجْمَلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي الْبَابَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ

گذشتہ دو ابواب میں مذکور مجمل روایات کی تفسیر کرنے والی حدیث کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ أَخْذًا بِالْوَثِيْقَةِ وَالْحَزْمِ، تَخَوُّفًا أَنْ لاَ يَسْتَيْقِظَ الْمَرْءُ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَيُوْتِرُ اٰخِرَهُ وَأَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ بِالْوِتْرِ اٰخِرَ اللَّيْلِ مَنْ قَوِيَ عَلٰى قِيَامِ اٰخِرِ اللَّيْلِ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوِتْرَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ لِمَنْ قَوِيَ عَلَى الْقِيَامِ اٰخِرَ اللَّيْلِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم حزم و احتیاط کے لیے دیا ہے اس ڈر سے کہ کہیں نمازی آخری رات جاگ نہ سکے اور وتر نہ پڑھ سکے، اور بے شک آپ نے آخری رات وتر پڑھنے کا حکم اس

(۱۰۸۳) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب الصیام، باب صوم ثلاثة ایام من الشهر، حدیث: ۲۴۰۶۔ من طریق علی بن حجر بهذا الاسناد، مسند احمد: ۵/ ۱۷۳.

شخص کو دیا ہے جو رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کی طاقت رکھتا ہو۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھنا اس شخص کے لیے افضل ہے جو رات کے آخری پہر میں بیدار ہونے کی طاقت رکھتا ہو۔

١٠٨٤ ـ نَا أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ، ، أَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِيْنِيُّ ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ.........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مَتٰى تُوْتِرُ؟ قَالَ: أُوْتِرُ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ . فَقَالَ لِعُمَرَ مَتٰى تُوْتِرُ ؟ قَالَ: أَنَامُ ، ثُمَّ أُوْتِرُ . قَالَ: فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخَذْتَ بِالْحَزْمِ أَوْ بِالْوَثِيْقَةِ . وَقَالَ لِعُمَرَ: أَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا عِنْدَ أَصْحَابِنَا عَنْ حَمَّادٍ مُرْسَلٌ لَيْسَ فِيْهِ أَبُوْ قَتَادَةَ .

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: وتر کب پڑھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں سونے سے پہلے وتر پڑھ لیتا ہوں۔ پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم وتر کب ادا کرتے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ میں سو جاتا ہوں پھر (بیدار ہو کر) وتر پڑھتا ہوں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نے احتیاط اور پختہ کام اختیار کیا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، تم نے مضبوط اور قوت والا کام کیا ہے۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: یہ روایت ہمارے اصحاب کے نزدیک حماد کی سند سے مرسل ہے، اس میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ مذکور نہیں ہے۔''

١٠٨٥ ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ـ هُوَ الْمَكِّيُّ ـ نَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: مَتٰى تُوْتِرُ ؟ قَالَ: أُوْتِرُ ثُمَّ أَنَامُ . قَالَ: بِالْحَزْمِ أَخَذْتَ . وَسَأَلَ عُمَرَ فَقَالَ: مَتٰى تُوْتِرُ ؟ فَقَالَ: أَنَامُ ثُمَّ أَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَأُوْتِرُ . قَالَ: فِعْلِي فَعَلْتَ . وَقَالَ

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم وتر کب ادا کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں وتر ادا کرتا ہوں پھر سوتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم نے احتیاط والا کام اختیار کیا ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم وتر کب پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کی:

(١٠٨٤) اسناده صحيح، سنن ابي داود، كتاب الوتر، باب في الوتر قبل النوم، حديث: ١٤٣٤ ـ من طريق يحيى بهذا الاسناد، مستدرك حاكم: ١/ ٣٠١.

(١٠٨٥) حسن صحيح، صحيح سنن ابن ماجه: ١٢٠٢ ـ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في الوتر، اول الليل حديث: ١٢٠٢، صحيح ابن حبان: ٢٤٣٧ ـ من طريق محمد بن عباد بهذا الاسناد.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى فِيْ قِصَّةِ عُمَرَ، قَالَ: فِعْلَ الْقَوِيِّ فَعَلْتَ.

میں سوتا ہوں پھر رات کو (اٹھ کر) نماز پڑھتا ہوں تو وتر بھی ادا کر لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم نے میرا عمل اختیار کیا ہے۔ جناب محمد بن یحییٰ نے حضرت عمر کے قصے میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: تم طاقتور آدمی کا کام کرتے ہو۔''

١٠٨٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى - يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ -، ح وَثَنَا عَلِيٌّ أَيْضًا، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيْسَ -، ح وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، جَمِيْعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: ثَنَا الْأَعْمَشُ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ - وَهُوَ الْأَعْمَشُ - عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَافَ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ أَوَّلِهِ وَلْيَرْقُدْ، وَمَنْ طَمِعَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَيْقِظَ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ مِنْ اٰخِرِهِ، فَإِنَّ صَلَاةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُوْرَةٌ فَذٰلِكَ أَفْضَلُ. هٰذَا حَدِيْثُ عِيْسٰى. وَفِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَ أَبِيْ عَوَانَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس شخص کو یہ ڈر ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا تو وہ رات کے شروع میں وتر پڑھ لے اور سو جائے، اور تم میں جس شخص کو رات کے آخری حصے میں بیدا ہونے کا طمع ہو تو وہ آخری پہر میں وتر ادا کرے۔ بے شک رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ اور یہ افضل ہے۔ یہ جناب عیسیٰ کی روایت ہے۔ جناب جریر اور ابو عوانہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سنا۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ جو شخص رات کے پچھلے پہر بیدار ہونے پر قادر ہو اس کے لیے رات کے پچھلے پہر وتر پڑھنا افضل ہے اور جو شخص پچھلے پہر بیدار ہونے سے قاصر ہو، اس کے لیے رات کے اول حصے میں وتر پڑھنا افضل ہے اس بارے مطلق روایات کو اسی مفہوم پر محمول کیا جائے گا۔ اس رخصت کے باوجود رات کے پچھلے پہر نماز وتر ادا کرنا افضل ہے کیونکہ اس وقت رحمت کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ نماز وتر کا افضل وقت ہے۔

(نووی: ٦/ ٣٤)

(١٠٨٦) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب من خاف ان لا یقوم من آخر اللیل، حدیث: ٧٥٥۔ سنن ترمذی: ٤٥٥۔ سنن ابن ماجه: ١١٨٧۔ مسند احمد: ٣/ ٣١٥۔ من طریق الاعمش بھذا الاسناد۔

۴۵۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِمُبَادَرَةِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِالْوِتْرِ إِذِ الْوِتْرُ وَقْتُهُ اللَّيْلُ، لَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا بَعْضُ النَّهَارِ أَيْضًا.

طلوع فجر سے پہلے پہلے وتر پڑھنے میں جلدی کرنے کے حکم کا بیان کیونکہ وتر نماز کا وقت رات ہے، دن اور رات یا دن کا کچھ حصہ اس کا وقت نہیں ہے۔

۱۰۸۷۔ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوْا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔''

۱۰۸۸۔ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ، ثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوْا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ. وَقَالَ أَحْمَدُ: بَادِرْ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھنے میں جلدی کیا کرو۔'' جناب احمد کی روایت میں (واحد کا صیغہ آیا) ہے کہ ''تو جلدی کر۔''

۱۰۸۹۔ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْأَعْلٰى، نَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ......

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوْتِرُوْا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوْا. ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، نَا عَلِيٌّ - يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ - عَنْ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ نَضْرَةَ الْعَوْفِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبح کرنے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔'' جناب ابونضرہ عوفی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا: ''انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ

(۱۰۸۷) اسناد صحیح، سنن ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی مبادرة الصبح بالوتر، حدیث: ٤٦٧۔ من طریق احمد بن منیع بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ١٤٣٦۔ مسند احمد: ٢/ ٣٧۔ وانظر الحدیث: اللاتی.

(۱۰۸۸) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة اللیل مثنی مثنی، حدیث: ٧٥٠۔ مسند احمد: ٢/ ٣٨.

(۱۰۸۹) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة اللیل، مثنی مثنی، حدیث: ٧٥٤۔ من طریق عبدالاعلی بهذا الاسناد، سنن ترمذی: ٤٦٨، سنن ابن ماجه: ١١٨٩۔ مسند احمد: ٢/ ٢٧۔ سنن نسائی: ١٦٨٤. ١/ ١٠٨٩۔ صحیح، مسند احمد: ٣/ ٣٥۔ من طریق ابی عامر بهذا الاسناد وانظر الحدیث السابق.

الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّهُمْ سَأَلُوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: أَوْتِرُوْا قَبْلَ الصُّبْحِ. لیا کرو۔"

فوائد: ......ان احادیث میں طلوع فجر سے قبل وتر ادا کرنے پر زور دیا گیا ہے کیونکہ وتر کا وقتِ ادا نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے، پھر طلوع فجر کے بعد وتر پڑھنا اگرچہ جائز ہے لیکن یہ وقتِ قضا ہے لہٰذا نمازِ وتر کے وقتِ ادا میں پڑھنا مستحب ہے۔

۴۵۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوِتْرِ رَاكِبًا فِي السَّفَرِ

سفر کی حالت میں وتر سواری پر پڑھنا جائز ہے

وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ الْوِتْرَ لَيْسَتْ بِفَرِيْضَةٍ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّى الْمَكْتُوْبَةَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فِي الْحَالَةِ الَّتِي كَانَ يُوْتِرُ عَلَيْهَا.

اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ وتر فرض نہیں ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ سواری پر بیٹھ کر فرض نماز ادا نہیں کرتے تھے، جبکہ اس حالت میں وتر پڑھ لیتے تھے۔

۱۰۹۰۔ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ح وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِالْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ..........

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ.

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر نفل نماز اور وتر پڑھ لیتے تھے، اس کا رخ جس طرف بھی ہوتا، لیکن آپ فرض نماز سواری پر نہیں پڑھتے تھے۔"

فوائد: ......۱۔سواری پر نوافل و وتر ادا کرنا جائز ہے لیکن فرض نماز کے لیے سواری سے اتر کر زمین پر ادا کرنا لازم ہے۔

۲۔ وتر پڑھنا مسنون ہیں واجب نہیں کیونکہ نبی ﷺ فرض نماز سواری پر ادا نہیں کرتے تھے۔

۴۵۶..... بَابُ النَّائِمِ عَنِ الْوِتْرِ أَوِ النَّاسِيْ لَهُ يُصْبِحُ أَنْ يُوْتِرَ.

اس شخص کا بیان جو وتر سے سو یارہ جائے یا بھول جائے اور وتر پڑھنے سے پہلے اُسے صبح ہو جائے۔

۱۰۹۱۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ

(۱۰۹۰) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز صلاة النافلة على الدابة، حديث: ۳۹/ ۷۰۰ من طريق ابن وهب بهذا الاسناد، صحيح بخاری، كتاب التقصير، باب ينزل للمكتوبة، حديث: ۱۰۹۸۔ تعليق من طريق الليث عن يونس بهذا الاسناد، مسند احمد: ۲/ ۷.

جُرَيْجٍ ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرِّمَادِيُّ ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِي أَيْضًا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى ، ثَنَا نَافِعٌ أَنَّ..........

ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ ، فَإِذَا كَانَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَتْ كُلُّ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوِتْرُ قَبْلَ الْفَجْرِ . هٰذَا حَدِيثُ الْقُطَعِيِّ . وَقَالَ الْآخَرُونَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَوْتِرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ . وَقَالَ الرِّمَادِيُّ: فَقَدْ ذَهَبَتْ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ جو شخص رات کو نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ اپنی آخری نماز وتر بنائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے، پھر جب فجر ہو جائے تو پھر رات کی ہر نماز اور وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وتر کی نماز فجر سے پہلے ہے۔ یہ جناب محمد بن یحیٰ قطعی کی روایت ہے۔ دوسرے راویوں نے یہ کہا ہے: ''بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر سے پہلے وتر پڑھو۔'' اور الرمادی نے کہا: '' (طلوع فجر ہوگئی) تو رات کی نماز اور وتر کا وقت ختم ہو گیا۔''

۱۰۹۲۔ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ ، أَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَدْرَكَهُ الصُّبْحُ وَلَمْ يُوتِرْ فَلَا وِتْرَ لَهُ .

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو وتر پڑھے بغیر صبح ہو گئی تو اس کا کوئی وتر نہیں ہے۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز وتر کا وقت طلوع فجر سے قبل تک ہے طلوع فجر کے بعد نماز وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے البتہ نیند یا بھول کی وجہ سے جس کا وتر چھوٹ جائے وہ طلوع آفتاب کے بعد بھی وتر پڑھ سکتا ہے چنانچہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ اَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ اِذَا ذَكَرَ. جو شخص اپنے وتر سے سویا رہے یا بھول جائے، اسے جب یاد آئے وتر ادا کر لے۔ (صحیح الجامع: ٦٥٦٢)

(١٠٩١) اسناده صحيح، سنن ترمذى، كتاب الوتر، باب ماجاء فى مبادرة الوتر، حديث: ٤٦٩ـ مسند احمد: ٢/ ١٥٠ـ من طريق عبدالرزاق بهذا الاسناد، مستدرك حاكم: ١/ ٣٠٢.

(١٠٩٢) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ٢٤٠٦ـ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، مستدرك حاكم: ١/ ٣٠١ـ ٣٠٢ـ سنن كبرى بيهقى: ٢/ ٤٧٨.

۴۵۷..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِي وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَجْرِ مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ

نبی اکرم ﷺ سے فجر کے بعد وتر پڑھنے کے متعلق مروی مجمل غیر مفسر روایت کا بیان

أَوْهَمَ بَعْضَ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ وَلَمْ يَكْتُبْ مِنَ الْعِلْمِ مَا يَسْتَدِلُّ بِالْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ عَلَى الْخَبَرِ الْمُجْمَلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي .

اس روایت سے کم علم اور مجمل کے مقابلے میں مفسر روایت سے دلیل لینے کے قاعدے کا علم نہ رکھنے والے شخص کو وہم میں مبتلا کر دیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فجر ثانی کے طلوع کے بعد وتر ادا کیے ہیں۔

۱۰۹۳ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ ، نَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ طَلْحَةَ بْنَ نَافِعٍ........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَ الْعَبَّاسَ ذَوْدًا مِنَ الْإِبِلِ ، فَبَعَثَنِي إِلَيْهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَكَانَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ ، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَسَّدْتُ الْوِسَادَةَ الَّتِي تَوَسَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَامَ غَيْرَ كَبِيرٍ أَوْ غَيْرَ كَثِيرٍ ، ثُمَّ قَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ، وَأَقَلَّ هِرَاقَةَ الْمَاءِ ، ثُمَّ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ ، وَأَخْلَفَ بِيَدِهِ ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ، فَجَعَلَ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ ، وَكَانَتْ مَيْمُونَةُ حَائِضًا ، فَقَامَتْ فَتَوَضَّأَتْ ، ثُمَّ قَعَدَتْ خَلْفَهُ تَذْكُرُ اللّٰهَ ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے چند اونٹ دینے کا وعدہ فرمایا تھا تو انہوں نے مجھے آپ کی خدمت میں عشاء کے بعد بھیجا، آپ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ سو گئے۔ تو میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے تکیے کو تکیہ بنا لیا (اور لیٹ گیا) آپ تھوڑی دیر سوئے پھر آپ اٹھ گئے، آپ نے وضو کیا تو مکمل وضو کیا اور پانی کم بہایا، پھر آپ نے نماز شروع کر دی، چنانچہ میں بھی اٹھ گیا اور وضو کیا پھر میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے (مجھے) پیچھے کیا اور مجھے میرے کان سے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر آپ نے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرنا شروع کر دیا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حائضہ تھیں، تو انہوں نے اٹھ کر وضو کیا، وہ آپ کے پیچھے بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: ''تمہیں تمہارے شیطان نے اٹھا دیا ہے؟ انہوں نے

(۱۰۹۳) اسنادہ ضعیف، عتبہ بن ابی حکیم کثیر الخطأ راوی ہے۔ اسی طرح ایوب بن سوید بھی۔

أَشَيْطَانُكِ أَقَامَكِ ؟ قَالَتْ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، وَلِي شَيْطَانٌ ؟ قَالَ: إِيْ وَالَّذِيْ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَلِيَ ، غَيْرَ أَنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ ، فَلَمَّا انفَجَرَ الْفَجْرُ قَامَ فَأَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ ، ، ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَتَي الْفَجْرِ ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى أَتَاهُ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلَاةِ .

عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میرا شیطان بھی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق دے کر بھیجا ہے، ہاں میرا بھی شیطان ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری مدد فرمائی ہے تو میں اس کے شر سے محفوظ ہوں۔ پھر جب فجر طلوع ہو گئی تو آپ نے اُٹھ کر ایک رکعت وتر ادا کیا۔ پھر آپ نے فجر کی دو رکعتیں ادا کیں، پھر آپ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ گئے حتیٰ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر آپ کو نماز فجر کی اطلاع کی (تو آپ اٹھ گئے)۔“

۴۵۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَوْتَرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي بَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْهَا عِنْدَهُ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَ طُلُوْعِهِ لَيْلٌ لَا نَهَارٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جو رات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر گزاری تھی، اس رات آپ نے پہلی فجر کے طلوع کے بعد وتر ادا کیے تھے، اس فجر کے بعد رات ہوتی ہے، دن نہیں۔

لَا بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الثَّانِي الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَ طُلُوْعِهِ نَهَارٌ ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْكَعْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْوِتْرِ ، بَلْ أَمْسَكَ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْوِتْرِ حَتّٰى أَضَاءَ الْفَجْرُ الثَّانِي الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَ إِضَاءَةِ نَهَارٍ وَلَا لَيْلٍ .

دوسری فجر کے طلوع کے بعد وتر ادا نہیں کیے تھے کہ جس کے طلوع بعد دن چڑھ جاتا ہے۔ اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر سے فارغ ہونے کے (فوراً) بعد فجر کی دو رکعت (سنت) ادا نہیں کی تھیں بلکہ آپ وتر سے فارغ ہونے کے بعد رک گئے تھے یہاں تک کہ دوسری فجر روشن ہو گئی جو دن روشن ہونے کے بعد ہوتی ہے اور اس وقت رات نہیں ہوتی۔

۱۰۹۴۔ نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَرْوَزِيُّ ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ - يَعْنِي ابْنَ شُمَيْلٍ ، أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، نَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلٰى خَالَتِي

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی خالہ

(۱۰۹۴) اسناده ضعيف، سند میں عباد بن منصور راوی ضعیف ہے۔ سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم حديث: ۱۳۳۔ مختصراً جداً، مسند احمد: ۱/ ۳٦۹.

فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ، وَقَالَ: ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ يُصَلِّيْ فِيْهِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَلَبِثَ يَسِيْرًا حَتّٰى إِذَا عَلِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُصَلِّيَ بِصَلَاتِهِ، فَأَخَذَ بِنَاصِيَتِيْ فَجَرَّنِيْ حَتّٰى جَعَلَنِيْ عَلٰى يَمِيْنِهِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ الْأَوَّلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى تِسْعَ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ. وَهِيَ التَّاسِعَةُ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمْسَكَ حَتّٰى أَضَاءَ الْفَجْرُ جِدًّا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَضَعَ جَنْبَهُ فَنَامَ، ثُمَّ جَاءَ بِلَالٌ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ أَلْفَاظَ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِيْ خَبَرِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا أَوْتَرَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الثَّانِيْ، وَالْفَجْرُ هُمَا فَجْرَانِ، فَالْأَوَّلُ طُلُوْعُهُ بِلَيْلٍ وَالْآخِرُ هُوَ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَ طُلُوْعِهِ نَهَارٌ، وَقَدْ أَمْلَيْتُ فِي الْمَسْأَلَةِ الَّتِيْ كُنْتُ أَمْلَيْتُهَا عَلٰى بَعْضِ مَنِ اعْتَرَضَ عَلٰى أَصْحَابِنَا أَنَّ الْوِتْرَ بِرَكْعَةٍ غَيْرُ جَائِزٍ، الْأَخْبَارُ الَّتِيْ رَوَيْتُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي

(حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا) کے ہاں گیا۔ پھر حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا۔ اور فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور اس میں نماز پڑھنا شروع کر دی۔ میں بھی آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ کچھ دیر ٹھہرے رہے پھر جب آپ کو یقین ہو گیا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہوں تو آپ نے مجھے میری پیشانی سے پکڑ کر کھینچا حتیٰ کہ مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر لیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنی رات کی نماز دو دو رکعت کر کے ادا کی، پھر جب پہلی فجر طلوع ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر نو رکعات پڑھیں، ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھا۔ اور یہ نویں رکعت تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ رک گئے حتیٰ کہ فجر خوب روشن ہو گئی۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور فجر کی دو سنتیں ادا کیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ اپنے پہلو کے بل سو گئے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے۔ آگے مکمل حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے الفاظ کتاب الکبیر میں بیان کیے ہیں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: حضرت سعید بن جبیر کی اس روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پہلی فجر کے طلوع ہونے کے بعد اور دوسری فجر کے طلوع سے پہلے وتر ادا کیے ہیں۔ اس طرح فجر کی دو اقسام ہیں۔ پہلی فجر رات کے وقت طلوع ہوتی ہے (ابھی رات کا کچھ حصہ باقی ہوتا ہے) اور دوسری فجر وہ ہے جس کے طلوع ہونے کے بعد دن طلوع ہو جاتا ہے وہ مسئلہ جو میں نے اپنے اصحاب پر اعتراض کرنے والے بعض علماء کے رد میں املاء کرایا تھا کہ ایک رکعت وتر پڑھنا جائز نہیں ہے میں نے اس مسئلہ میں نبی کریم ﷺ سے مروی تین

الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ وَبَيَّنْتُ عِلَلَهَا فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَسْتُ أَحْفَظُ خَبَرًا ثَابِتًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ، وَقَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِي تِلْكَ الْمَسْأَلَةِ عِلَّةَ خَبَرِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذِكْرِ الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ وَبَيَّنْتُ أَسَانِيْدَهَا، وَأَعْلَمْتُ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ أَنَّ ذِكْرَ الْقُنُوْتِ فِي خَبَرِ أُبَيٍّ غَيْرُ صَحِيْحٍ عَلَى أَنَّ الْخَبَرَ عَنْ أُبَيٍّ أَيْضًا غَيْرُ ثَابِتٍ فِي الْوِتْرِ بِثَلَاثٍ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ دُعَاءً يَقُوْلُهُ فِي قُنُوْتِ الْوِتْرِ.

رکعات وتر کے متعلق روایات اور ان کی علتوں کو اس جگہ املاء کر ادیا تھا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: قنوتِ وتر کے بارے میں مجھے نبی اکرم ﷺ سے ثابت کوئی حدیث یاد نہیں ہے۔ میں نے اس مسئلہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے مروی وتروں میں قنوت کے متعلق روایت کی علت اور اس کی اسانید بیان کر دی ہیں۔ اور میں نے اسی جگہ بیان کر دیا ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں قنوت کا ذکر صحیح نہیں ہے۔ اس لیے کہ تین رکعات وتر کے متعلق ابی رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی ثابت نہیں ہے۔ جبکہ برید بن ابی مریم کی روایت ابی حوراء کے واسطے سے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں وتروں میں پڑھنے کے لیے دعا سکھائی تھی۔‘‘

۱۰۹۵۔ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ آدَمَ - نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ أَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ الْقُنُوْتِ. ثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا: ثَنَا وَكِيْعٌ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ.........

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِي قُنُوْتِ الْوِتْرِ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيْمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے چند دعائیہ کلمات سیکھے ہیں جنہیں میں قنوت (وتر) میں پڑھتا ہوں۔ (امام صاحب ایک اور سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چند دعائیہ کلمات سکھائے جنہیں میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں۔ (وہ کلمات یہ

(۱۰۹۵) اسنادہ صحیح، سنن الدارمی: ۱۵۹۲۔ من طریق اسرائیل بهذا الاسناد، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب القنوت فی الوتر، حدیث: ۱۴۲۵۔ سنن ترمذی: ۴۶۴۔ سنن نسائی: ۱۷۴۶۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۷۸۔ مسند احمد: ۱/ ۲۰۰، ۱/۱۰۹۵۔ صحیح، مسند احمد: ۱/ ۱۹۹۔

تَقْضِيْ وَلاَ يُقْضٰى عَلَيْكَ ، وَإِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ غَيْرَ أَنَّ يُوْسُفَ قَالَ: إِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ ، لَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ . وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: إِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْفَاءَ ، وَقَالَ: إِنَّهُ لاَ يَذِلُّ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ . ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ . وَهٰذَا الْخَبَرُ رَوَاهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ فِيْ قِصَّةِ الدُّعَاءِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقُنُوْتَ وَلاَ الْوِتْرَ .

ہیں) اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلاَ يُقْضٰى عَلَيْكَ ، وَإِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ . (اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں ہدایت نصیب فرما جنہیں تو نے ہدایت نصیب فرمائی ہے۔ اور مجھے ان لوگوں میں عافیت وسلامتی عنایت فرما جن کو تو نے عافیت وسلامتی عنایت فرمائی ہے۔ اور مجھے ان لوگوں میں دوست بنا لے جنہیں تو نے اپنا دوست بنایا ہے۔ اور مجھے خیر و برکت عطا فرما اس میں جو تو نے مجھے عطا کیا ہے، اور مجھے اس فیصلے کے شر سے بچا لے جو تو نے کیا ہے بلاشبہ تو ہی فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ اور بے شک جسے تو دوست بنا لے وہ ذلیل نہیں ہوسکتا۔ اے ہمارے رب! تو بہت بابرکت اور بلند و بالا ذات ہے۔'' یہ وکیع کی روایت ہے۔ مگر یوسف نے واؤ کے إِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ روایت کیا ہے اور ابن رافع فاء نے بغیر یہ جملہ (إِنَّكَ تَقْضِيْ وَلاَ يُقْضٰى عَلَيْكَ) اور واؤ کے بغیر یہ جملہ (إِنَّهُ لاَ يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ) روایت کیا ہے۔ اسی حدیث کو امام شعبہ نے برید بن ابی مریم سے دعا کے قصے میں روایت کیا ہے مگر قنوت اور وتر کا تذکرہ نہیں کیا۔''

۱۰۹۶۔ نَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ مَرْيَمَ ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، نَا شُعْبَةُ ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا...... شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ:

''امام شعبہ برید بن ابی مریم سے اور وہ ابوحوراء سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ

(۱۰۹۶) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۱/ ۲۰۰.

عَلامَ تَذْكُرُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ: كَانَ يُعَلِّمُنَا هٰذَا الدُّعَاءَ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ فِي الدُّعَاءِ ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْقُنُوْتَ وَلَا الْوِتْرَ . وَ شُعْبَةُ أَحْفَظُ مِنْ عَدَدٍ مِثْلِ يُوْنُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ وَ أَبُوْ إِسْحَاقَ لَا يَعْلَمُ أَسَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ بُرَيْدٍ أَوْ دَلَّسَهُ عَنْهُ ، اَللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ كَمَا يَدَّعِي بَعْضُ عُلَمَائِنَا أَنَّ كُلَّ مَا رَوَاهُ يُوْنُسُ عَنْ مَنْ رَوٰى عَنْهُ أَبُوْهُ أَبُوْ إِسْحَاقَ هُوَ مِمَّا سَمِعَهُ يُوْنُسُ مَعَ أَبِيْهِ مِمَّنْ رَوٰى عَنْهُ ، وَلَوْ ثَبَتَ الْخَبَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ ، أَوْ قَنَتَ فِي الْوِتْرِ لَمْ يَجُزْ عِنْدِي مُخَالَفَةُ خَبَرَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَسْتُ أَعْلَمُهُ ثَابِتًا .

سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کون سی دعا یاد کی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ہمیں یہ دعا سکھایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ دعا کے بارے میں وکیع کی حدیث کی طرح بیان کیا، اور قنوت اور وتر کے بارے میں تذکرہ نہیں کیا (یعنی یہ نہیں کہا کہ یہ دعا ہم قنوت وتر میں پڑھتے تھے) اور امام شعبہ، یونس بن ابی اسحاق جیسے بے شمار راویوں سے حفظ میں پختہ اور مضبوط ہیں۔ جبکہ ابواسحاق کے بارے میں یہ بھی معلوم نہیں کہ اس نے یہ روایت برید سے سنی ہے یا اس سے تدلیس کی ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ جس طرح ہمارے بعض علماء کرام کا دعویٰ ہے کہ ہر وہ روایت جو یونس اپنے والد گرامی ابواسحاق کے مشائخ سے بیان کرتا ہے وہ روایت یونس نے اپنے والد ابو اسحاق کے ساتھ اس کے مشائخ سے سنی ہے اور اگر نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت ثابت ہو جائے کہ نبی کریم ﷺ نے قنوت وتر کا حکم دیا ہے یا آپ نے وتروں میں دعائے قنوت پڑھی ہے تو میرے نزدیک نبی مکرم ﷺ کی حدیث کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن اس حدیث کے ثابت ہونے کا مجھے علم نہیں ہے۔"

فوائد:...... مذکورہ احادیث دلیل ہیں کہ قنوت وتر میں مذکورہ دعا کا اہتمام مشروع ہے اور عشرہ، ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور شافعیہ رحمہم اللہ کا بھی یہی موقف ہے کہ تمام سال قنوت وتر کا اہتمام مشروع ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۴۸)

۲۔ قنوت وتر رکوع سے قبل ہے، ابن ابی شیبہ، علقمہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سمیت اصحاب نبی وتر میں رکوع سے قبل قنوت کرتے تھے۔ ابن ترکمانی نے الجوھر النقی، اس سند کو مسلم کی شرط پر اور ابن حجر نے الدرایۃ میں اسے حسن قرار دیا ہے، بعض اہل علم مثلاً سفیان ثوری، ابن مبارک، اسحٰق، اور احناف کا بھی یہی مذہب ہے۔ (تحفۃ الاحوذی: ۲/ ۳۸۵)

۱۰۹۷۔ وَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ

"امام زہری نے حضرت سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی

أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ إِلَّا أَنْ يَدْعُوْ لِقَوْمٍ عَلٰى قَوْمٍ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلٰى قَوْمٍ أَوْ يَدْعُوَ لِقَوْمٍ قَنَتَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ . ثَنَاهُ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَا ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: وَقَدْ رَوَى الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ - شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ - صَلَاتَهُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى: أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ فَقَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ: سُنَّةٌ مَاضِيَةٌ . ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ . وَهٰذَا الشَّيْخُ الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ وَهِمَ فِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ فِي قَوْلِهٖ: فِي الْوِتْرِ وَإِنَّمَا هُوَ فِي الْفَجْرِ لَا فِي الْوِتْرِ ، فَلَعَلَّهُ انْمَحٰى مِنْ كِتَابِهٖ مَا بَيْنَ الْفَاءِ وَالْجِيْمِ فَصَارَتِ الْفَاءُ شِبْهَ الْوَاوِ ، وَالْجِيْمُ رُبَمَا كَانَتْ صَغِيْرَةً تُشْبِهُ التَّاءَ ، فَلَعَلَّهُ لَمَّا رَأٰى أَهْلَ بَلَدِهٖ يَقْنُتُوْنَ فِي الْوِتْرِ وَعُلَمَاؤُهُمْ لَا يَقْنُتُوْنَ فِي الْفَجْرِ تَوَهَّمَ أَنَّ خَبَرَ الْبَرَاءِ إِنَّمَا هُوَ مِنَ الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ . نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ الْيَمَامِيِّ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

مکرم ﷺ کسی قوم کے حق میں دعا یا کسی قوم کے خلاف بددعا کرنے کے علاوہ قنوت نہیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب آپ کسی قوم کے حق میں دعا کرنا چاہتے یا کسی قوم کے خلاف بددعا کرنا چاہتے تو آپ نماز فجر کی دوسری رکعت (کے رکوع) سے سر اٹھانے کے بعد قنوت کرتے۔'' اہل کوفہ کے بزرگ علاء بن صالح نے زبید کے واسطے سے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کی سند سے نبی علیہ السلام کی نماز کے متعلق روایت بیان کی ہے۔ جناب زبید کہتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے قنوت وتر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: ہمیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ یہ جاری اور ثابت سنت ہے۔ یہ بزرگ علاء بن صالح کو اس لفظ ''فی الوتر'' (وتروں میں قنوت) میں وہم ہوا ہے۔ بے شک یہ لفظ ''فی الفجر'' (نماز فجر میں قنوت) ہے۔ ''فی الوتر'' (وتروں میں قنوت) نہیں ہے۔ شاید کہ ان کی کتاب سے فاء اور جیم کے درمیان حرف کچھ مٹ گیا ہو۔ اور فاء واؤ بن گئی ہو۔ اور جیم چھوٹی سی لکھی تھی تو وہ تاء کے مشابہ ہو گئی، (اور لفظ فجر،، سے وتر بن گیا) اور یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے اپنے شہر والوں کو وتروں میں قنوت کرتے دیکھا ہو اور ان کے علماء نماز فجر میں قنوت نہیں کرتے تھے تو انہیں یہ وہم ہو گیا ہو کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت قنوت وتر کے بارے میں ہے۔ (حالانکہ وہ قنوت فجر کے بارے میں ہے) امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے زبید الیامی سے روایت کی کہ وہ کہتے ہیں: ''میں نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے نماز فجر میں قنوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے

(۱۰۹۷) کتاب الوتر للمروزی: ۲۲۸۔ وقد تقدم برقم: ۶۱۹. ۱/ ۱۰۹۷۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۷۰۰۸۔ تہذیب الآثار للطبری: ۶۲۸. ۲/ ۱۰۹۷.

بْـنَ أَبِـي لَيْلَى عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الْفَجْرِ فَقَالَ سُنَّةٌ مَـاضِيَةٌ . فَسُـفْيَانُ الثَّوْرِيُّ أَحْفَظُ مِنْ مِـائَتَيْـنِ مِثْـلَ الْـعَلاءِ بْـنِ صَالِحٍ فَخَبَّرَ أَنَّ سُؤَالَ زُبَيْـدٍ بْـنِ أَبِـي لَيْـلَى إِنَّمَا كَانَ عَنِ الْـقُنُوْتِ فِي الْفَجْرِ لَا فِي الْوِتْرِ فَأَعْلَمَهُ أَنَّهُ سُـنَّةٌ مَـاضِيَةٌ وَلَـمْ يَذْكُرْ أَيْضًا الْبَرَاءَ . وَقَدْ رَوَى الثَّـوْرِيُّ وَ شُـعْبَةُ ـ هُـمَـا إِمَامَا أَهْلِ زَمَـانِهِمَا فِي الْحَدِيْثِ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَـنْ عَبْـدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ .

فرمایا: یہ جاری اور ثابت سنت ہے۔" لہٰذا امام سفیان ثوری رحمہ اللہ جو علاء بن صالح جیسے دو سو راویوں سے بڑھ کر حفظ و اتقان والے ہیں۔ انہوں نے یہ خبر دی ہے کہ زبید نے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے نماز فجر میں قنوت کے بارے میں سوال کیا تھا، وتروں میں قنوت کے بارے میں نہیں کیا تھا۔ تو انہوں نے زبید کو بتایا کہ (نماز فجر میں قنوت) جاری اور ثابت سنت ہے۔ اور انہوں نے اپنی روایت میں حضرت براء رضی اللہ عنہ کا تذکرہ بھی نہیں کیا۔ امام سفیان ثوری اور امام شعبہ رحمہ اللہ نے، جو اپنے وقت کے حدیث کے دو امام ہیں، انہوں نے عمرو بن مرہ کے واسطے سے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے اور وہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت کیا ہے۔

١٠٩٨ ـ ثَـنَـاهُ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَـنِ الْبَرَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِي الْفَجْرِ .

"حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت کیا۔"

١٠٩٩ ـ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى ، حَدَّثَنِي ....

الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ كَـانَ يَـقْـنُتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالـصُّبْـحِ . نَـا أَحْـمَـدُ بْـنُ عَبْدَةَ ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، نَـا شُـعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ أَنْبَأَهُ ،

"حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اور نماز صبح میں قنوت کرتے تھے۔ امام شعبہ، عمرو بن مرہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں: میں نے ابن ابی لیلیٰ کو حضرت براء بن عازب سے بیان کرتے

(١٠٩٨) مسند احمد: ٤/ ٣٠٠ ـ من طريق وكيع بهذا الاسناد، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب القنوت في جميع الصلوات، حديث: ٣٠٦/ ٦٧٨ ـ سنن نسائي: ١٠٧٧ .

(١٠٩٩) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب القنوت في جميع الصلوات، حديث: ٣٠٥/ ٦٧٨ . وانظر الحديث السابق.

قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ . فَهٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَلَى مَا رَوَاهُ الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ . وَأَعْلَى خَبَرٍ يُحْفَظُ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَوْقُوفاً أَنَّهُمْ كَانُوْا يَقْنُتُوْنَ بَعْدَ النِّصْفِ، يَعْنِي مِنْ رَمَضَانَ .

ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ صبح اور مغرب میں دعائے قنوت کرتے تھے ۔ لہٰذا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے مروی روایت کے یہ الفاظ صحیح ہیں ۔ علاء بن صالح کی روایت کے الفاظ درست نہیں ہیں اور قنوت وتر کے متعلق اعلیٰ ترین روایت جو محفوظ و ثابت ہے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے موقوف بیان کی گئی ہے کہ وہ (صحابہ کرام) نصف رمضان المبارک کے بعد قنوت وتر کیا کرتے تھے۔"

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۶۱۶، ۶۱۹ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۱۱۰۰ ـ نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي..........

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيِّ - وَكَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ - أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ فَخَرَجَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدٍ الْقَارِيِّ فَطَافَ بِالْمَسْجِدِ وَأَهْلُ الْمَسْجِدِ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ إِنِّي أَظُنُّ لَوْ جَمَعْنَا هٰؤُلَاءِ عَلَى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلُ، ثُمَّ عَزَمَ عُمَرُ عَلَى ذٰلِكَ، وَأَمَرَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَنْ يَقُوْمَ لَهُمْ فِي

"حضرت عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب کے دور خلافت میں عبدالرحمان بن عبد قاری، عبداللہ بن ارقم کے ساتھ بیت المال کے گورنر تھے۔ (وہ بیان کرتے ہیں کہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رمضان المبارک کی ایک رات گھر سے باہر تشریف لائے تو عبدالرحمان بن عبدالقاری بھی ان کے ساتھ چل دیے۔ انہوں نے مسجد کا ایک چکر لگایا جبکہ اہل مسجد مختلف گروہوں کی شکل میں نماز پڑھ رہے تھے، کوئی شخص اکیلا ہی نماز پڑھ رہا تھا، اور کسی شخص کے ساتھ کچھ لوگ مل کر نماز ادا کر رہے تھے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! بے شک میرا خیال ہے کہ اگر ہم ان سب کو ایک ہی قاری کے ساتھ جمع کر دیں تو یہ بہت اچھا ہوگا، پھر حضرت

(۱۱۰۰) سنن کبری بیهقی: ۲/ ۴۹۳.

رَمَضَانَ . فَخَرَجَ عُمَرُ عَلَيْهِمْ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلاَةِ قَارِئِهِمْ ، فَقَالَ عُمَرُ: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هِيَ ، وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ - يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ - فَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهُ ، وَكَانُوْا يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِي النِّصْفِ: اللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ ، وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ ، وَلاَ يُؤْمِنُوْنَ بِوَعْدِكَ ، وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ ، وَأَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ ، وَأَلْقِ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ إِلٰهَ الْحَقِّ ، ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُوْ لِلْمُسْلِمِيْنَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَيْرٍ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ ، قَالَ: وَكَانَ يَقُوْلُ إِذَا فَرَغَ مِنْ لَعْنَةِ الْكَفَرَةِ وَصَلاَتِهِ عَلَى النَّبِيِّ ، وَاسْتِغْفَارِهِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَمَسْأَلَتِهِ: اللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ ، وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ ، وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ رَبَّنَا ، وَنَخَافُ عَذَابَكَ الْجِدَّ ، إِنَّ عَذَابَكَ لِمَنْ عَادَيْتَ مُلْحِقٌ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَهْوِيْ سَاجِدًا .

عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا پختہ ارادہ فرمایا۔ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ انہیں رمضان المبارک میں نفل نماز پڑھایا کریں۔ پھر ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ اپنے قاری کے ساتھ (نفل) نماز پڑھ رہے تھے، تو حضرت عمر نے فرمایا: یہ نیا کام کتنا اچھا ہے، رات کے جس حصے سے تم سو جاؤ گے وہ اس حصے سے افضل ہے جس میں تم نماز پڑھ رہے ہو۔ آپ کی مراد رات کا آخری حصہ تھا۔ تو لوگ ابتدائی رات میں قیام کرتے تھے، اور نصف رمضان المبارک کے بعد کفار پر (ان الفاظ میں) لعنت بھیجتے تھے۔ (دعائے قنوت پڑھتے تھے) اللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ ، وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ ، وَلاَ يُؤْمِنُوْنَ بِوَعْدِكَ ، وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ ، وَأَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ ، وَأَلْقِ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ إِلٰهَ الْحَقِّ . ”اے اللہ! ان کافروں کو تباہ و برباد کر دے، جو تیرے راستے سے روکتے ہیں، اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں، اور تیرے وعدے پر ایمان نہیں لاتے، اور ان کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دے، ان کے دلوں میں رعب ڈال دے، اے معبود برحق! ان پر اپنا عذاب مسلط کر دے۔“ پھر (قاری اور امام) نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتا اور مسلمانوں کے لیے حسب استطاعت خیر و بھلائی کی دعائیں مانگتا پھر مومنوں کے لیے بخشش کی دعائیں کرتا۔ راوی کا بیان ہے کہ امام جب کفار پر لعنت بھیجنے سے، نبی ﷺ پر درود پڑھنے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے بخشش کی دعا کرنے سے فارغ ہوتا تو یہ دعا بھی مانگتا: اللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ ، وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى

وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ رَبَّنَا، وَنَخَافُ عَذَابَكَ الْجِدَّ، إِنَّ عَذَابَكَ لِمَنْ عَادَيْتَ مُلْحِقٌ" اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، ہم تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدے کرتے ہیں اور تیری طرف ہی جستجو اور جدوجہد کرتے ہیں، اے ہمارے رب ہم تیری رحمت کی امید کرتے ہیں اور تیرے سخت عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب تیرے دشمنوں پر مسلط ہو کر رہے گا، پھر امام "اللہ اکبر" کہہ کر سجدے کے لیے جھک جاتا۔"

فوائد :......نماز تراویح میں رمضان کے آخری پندرہ دنوں میں مذکورہ دعا کا اہتمام کرنا مسنون و جائز ہے، لیکن اس سے یہ استدلال کرنا کہ دعائے قنوت صرف رمضان کے آخری پندرہ دنوں میں ثابت ہے باطل ہے۔

بعض لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول "نعم البدعة" سے بدعت حسنہ کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے۔ یہاں پر بدعت کا لغوی معنی مراد ہے اصطلاحی نہیں۔ کیونکہ یہ بات صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ۳ دن تک تراویح کی نماز کروائی تھی۔ لیکن بعد میں فرض ہو جانے کے ڈر کی وجہ سے جماعت ترک کر دی تھی اور جو کام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو وہ بدعت نہیں ہوتا بلکہ سنت ہوتا ہے۔

۴۵۹..... بَابُ الزَّجْرِ أَن يُّوْتِرَ الْمُصَلِّيْ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ مَرَّتَيْنِ إِذِ الْمُوْتِرُو مَرَّتَيْنِ تَصِيْرُ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ شَفْعًا لَا وِتْرًا

ایک رات میں نمازی کو دو بار وتر پڑھنے کی ممانعت کا بیان کیونکہ دو بار وتر پڑھنے والے کی رات کی نماز جفت ہو جائے گی، وتر نہیں رہے گی۔

۱۱۰۱۔نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ..........

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ. قَالَ: زَارَنَا أَبِيْ فِيْ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَأَمْسٰى عِنْدَنَا وَأَفْطَرَ، وَقَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَأَوْتَرَ بِنَا، ثُمَّ انْحَدَرَ إِلٰى مَسْجِدِهِ فَصَلّٰى بِأَصْحَابِهِ، حَتّٰى بَقِيَ

"حضرت قیس بن طلق بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں ایک دن میرے والد محترم ہمیں ملنے کے لیے تشریف لائے، انہوں نے شام ہمارے پاس کی اور روزہ افطا کیا، اور اس رات ہمیں قیام کرایا اور ہمیں وتر بھی پڑھائے، پھر وہ اپنی

(۱۱۰۱) اسناده حسن، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی نقض الوتر، حدیث: ۱۱۰۱۔ سنن ترمذی: ۴۷۰۔ سنن نسائی: ۱۶۸۰۔ مسند احمد: ۴/ ۲۳۔ من طریق ملازم بهذا الاسناد.

الْوِتْرُ، ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلاً مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَوْتِرْ بِأَصْحَابِكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لاَ وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ.

مسجد میں تشریف لے گئے اور اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی، حتی کہ وتر باقی رہ گیا، پھر اپنے ساتھیوں میں سے ایک کو آگے کر کے فرمایا: ''تم اپنے ساتھیوں کو وتر پڑھا دو'' کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ایک رات میں دو مرتبہ وتر پڑھنا درست نہیں ہے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ ایک رات میں دو وتر پڑھنا جائز نہیں، اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص رات کے اول حصے میں وتر نماز ادا کرے، پھر وہ پچھلے پہر مزید نوافل ادا کرنا چاہے تو وہ وتر اول کو جفت نہیں کرے گا اور نوافل کے آخر میں مزید وتر نہیں پڑھے گا۔ بلکہ وتر اول کے بعد جتنے نوافل پڑھنا چاہے جفت عدد میں پڑھتا جائے، مشروع ہے اور وتر اول ہی اصل وتر شمار ہوگا، نیز یہ حدیث دلیل ہے کہ وتر کے بعد رات کے نوافل پڑھنا جائز ہے۔ جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔

۴۶۰.... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلاَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ

وتر کے بعد نماز (نفل) پڑھنے کی رخصت کا بیان

۱۱۰۲۔نَا أَبُو مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، نَا هِشَامٌ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيٰى........

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلاَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ ثَلاَثَ عَشَرَ رَكْعَةً، يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يُوْتِرُ، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ، قَامَ فَرَكَعَ، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِي مُوْسٰى. وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ فِي حَدِيْثِهِ: وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ، فَإِذَا سَلَّمَ كَبَّرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

''حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے فرمایا: ''آپ تیرہ رکعات پڑھتے تھے، آپ آٹھ رکعات نفل پڑھتے پھر وتر ادا کرتے، پھر آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے، جب آپ رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے، اور دو رکعات (صبح کی نماز کی) اذان اور اقامت کے درمیان پڑھتے۔'' یہ ابو موسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب الدورقی نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے: ''اور آپ ایک رکعت وتر پڑھتے، پھر جب آپ سلام

(۱۱۰۲) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ، حدیث: ۱۲۶/ ۷۳۸۔ من طریق محمد بن المثنی بھذا الاسناد، سنن نسائی: ۱۷۸۲۔ سنن ابی داود: ۱۳۴۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۹۶۔ مسند احمد: ۶/ ۱۸۸۔

جَالِسًا، وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ مِنَ الْفَجْرِ.

پھیرتے، تو اللہ اکبر کہہ کر دو رکعات بیٹھے بیٹھے ادا کرتے، اور دو رکعات نماز فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان ادا کرتے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعت نفل ادا کرنا جائز ہے۔ اس کی مزید وضاحت حدیث ۱۰۸۲ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۱۰۳۔نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، نَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ - نَا أَبُوْ مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: زُرْتُ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ فَوَافَقْتُ لَيْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَحَرٍ طَوِيْلٍ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ، فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَلَمَّا عَلِمَ أَنِّيْ أُرِيْدُ الصَّلَاةَ مَعَهُ أَخَذَ بِيَدِيْ فَحَوَّلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ فَأَوْتَرَ بِتِسْعٍ أَوْ سَبْعٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَوَضَعَ جَنْبَهُ حَتَّى سَمِعْتُ ضَفِيْزَهُ، ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَانْطَلَقَ فَصَلَّى. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ كَمَا أَخْبَرَتْ عَائِشَةُ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِمَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا قَبْلَ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے ملنے گیا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی موافقت کی۔ (اس رات آپ بھی حضرت میمونہ کے گھر تشریف فرما تھے)۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سحری سے کافی دیر پہلے اٹھ گئے، آپ نے اچھی طرح وضو کیا پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ میں نے بھی اٹھ کر وضو کیا، اور پھر میں آ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، جب آپ کو معلوم ہوا کہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتا ہوں تو آپ نے مجھے میرے ہاتھ سے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ پھر آپ نے نو یا سات رکعات وتر ادا کیے، پھر آپ نے دو رکعتیں ادا کیں اور لیٹ کر سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے۔ پھر نماز کی اقامت کہی گئی تو آپ تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''یہ دو رکعات جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں ذکر کی ہیں، ممکن ہے آپ کی مراد وہ دو رکعات ہوں۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی مراد وہ دو رکعات ہوں جو آپ صبح کی

(۱۱۰۳) اسنادہ صحیح، معجم کبیر طبرانی: ۱۲۷۸۰۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱۴۱۳۔

فرض نماز سے پہلے ادا کرتے تھے۔"

فوائد:......۱۔ یہاں نماز وتر کے بعد کی دو رکعتوں سے مراد فجر کی دو سنتیں ہیں۔

۲۔ فجر کی سنتوں کے بعد دائیں کروٹ لیٹنا مستحب فعل ہے۔

۴۶۱..... بَابُ ذِكْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ

ان دو رکعت میں قراءت کا بیان جو نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد ادا کرتے تھے۔

۱۱۰۴۔نَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ، نَا أَبُوْ حَرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ الْأَنْصَارِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ تَجَوَّزَ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَنَامُ وَعِنْدَ رَأْسِهِ طَهُوْرُهُ وَسِوَاكُهُ، فَيَقُوْمُ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ وَيَتَجَوَّزَ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ، وَيُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ، جَعَلَ الثَّمَانَ سِتًّا وَيُوْتِرُ بِالسَّابِعَةِ، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾.

"جناب سعد بن ہشام انصاری سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: "رسول اللہ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو دو ہلکی سی رکعات ادا کرتے، پھر آپ سو جاتے اور آپ کے سرہانے آپ کے وضو کا پانی اور آپ کی مسواک رکھی ہوتی تھی، آپ بیدار ہوتے تو مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے، دو مختصر سی رکعتیں ادا کرتے، پھر آپ آٹھ رکعات قیام کرتے، ان میں برابر قراءت فرماتے، اور نویں رکعت وتر ادا کرتے، اور دو رکعات ادا کرتے، اس حال میں کہ آپ بیٹھے ہوتے، پھر جب رسول اللہ ﷺ عمر رسیدہ ہو گئے اور فربہ ہو گئے، تو آپ نے آٹھ رکعات کو چھ کر دیا اور ساتویں رکعت وتر پڑھتے۔ اور آپ دو رکعات بیٹھے بیٹھے ادا کرتے، ان میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ کی تلاوت فرماتے۔

۱۱۰۵۔ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا عَمَّارَةُ بْنُ زَاذَانَ، نَا ثَابِتٌ..........

(۱۱۰۴) صحیح، صحیح ابن حبان: ۲۶۲۶۔ من طریق ابن خزیمة بهذا الاسناد۔ سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب فی صلاة اللیل، حدیث: ۱۳۵۲۔ سنن کبری نسائی: ۱۳۲۴۔ مسند احمد: ۶/ ۹۱۔

(۱۱۰۵) اسناده ضعیف، عمارة بن زاذان کثیر الخطا راوی ہے۔ سنن کبری بیهقی: ۳/ ۳۳۔ من طریق عمارة بهذا الاسناد، وقد تقدم: ۱۰۷۹۔

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِتِسْعِ رَكْعَاتٍ، فَلَمَّا أَسَنَّ وَثَقُلَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ بِالرَّحْمٰنِ وَ الْوَاقِعَةِ. قَالَ أَنَسٌ: وَنَحْنُ نَقْرَأُ بِالسُّوَرِ الْقِصَارِ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ وَنَحْوِهِمَا.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات وتر پڑھتے تھے۔ پھر جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور آپ کا جسم مبارک بھاری ہوگیا تو آپ سات رکعات وتر پڑھنے لگے، اور آپ بیٹھ کر دو رکعات ادا کرتے، ان میں سورہ رحمٰن اور سورہ واقعہ کی تلاوت کرتے۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: '' اور ہم چھوٹی چھوٹی سورتیں، جیسے ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور ان جیسی سورتیں پڑھتے ہیں۔''

۴۶۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ بَعْدَ الْوِتْرِ مُبَاحَةٌ لِجَمِيْعِ مَنْ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ بَعْدَهُ،

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وتروں کے بعد نماز ادا کرنا ہر اس شخص کے لیے جائز ہے جو وتروں کے بعد نماز پڑھنا چاہتا ہو۔

وَإِنَّ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ لَمْ يَكُوْنَا خَاصَّةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ أُمَّتِهِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ، أَمْرَ نُدْبٍ وَفَضِيْلَةٍ، لَا أَمْرَ إِيْجَابٍ وَفَرِيْضَةٍ

اور اس بات کی دلیل کہ وہ دو رکعات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد پڑھا کرتے تھے وہ آپ کا خاصہ نہیں تھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وتروں کے بعد دو رکعات پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ آپ کا یہ حکم مندوب اور فضیلت کے لیے ہے، واجب اور فرض کے لیے نہیں ہے۔

١١٠٦۔ نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّيْ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ ۔وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ۔ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ. فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا السَّفَرَ جَهْدٌ وَثِقَلٌ، فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ تو آپ نے فرمایا: بے شک یہ سفر مشقت اور تھکاوٹ کا باعث ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص وتر پڑھے تو دو رکعتیں (مزید) پڑھ لے۔ پھر اگر وہ (تہجد کے لیے) بیدار ہو

(١١٠٦) اسناده صحيح لغيره، صحيح ابن حبان: ٢٥٦٨ـ سنن الدارمي: ١٥٩٤ـ من طريق ابن وهب بهذا الاسناد.

گیا (تو بہتر ہے) ورنہ وہی دو رکعات اسے کافی ہوں گی۔"

فوائد:......۱۔ مسافر کے لیے اول رات میں نماز وتر ادا کرنا افضل ہے۔

۲۔ وتر کے بعد نوافل خاصہ رسول نہیں بلکہ تمام امت کے لیے وتر کے بعد نوافل ادا کرنا مباح ہیں۔

۳۔ مسافر شخص رات کے شروع حصے میں وتر پڑنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کر لے پھر تہجد کے لیے بیدار نہ ہو سکے تو اسے قیام اللیل کا اجر ضرور ملے گا۔

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَمَا فِيهِمَا مِنَ السُّنَنِ

نماز فجر سے پہلے کی دو رکعات (سنت) اور ان میں مذکور سنتوں کے ابواب کا مجموعہ

۴۶۳..... بَابُ فَضْلِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذْ هُمَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا

نماز فجر کی دو سنتوں کی فضیلت کا بیان کہ وہ ساری دنیا سے بہتر ہیں

۱۱۰۷۔نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نَا سَعِيْدٌ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوْا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، ح وَثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عُرُوْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا. وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: هُمَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا. وَفِي حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ قَالَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا. ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْلَمَ، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ نَحْوَهُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر کی دو رکعات (سنت) پوری دنیا سے بہتر ہیں۔ جناب صنعانی نے نماز فجر کی دو رکعتوں کے بارے یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ وہ دونوں رکعات ساری دنیا سے بہتر ہیں۔'' جناب صنعانی نے نماز فجر کی دو رکعتوں کے بارے میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ وہ دونوں رکعات ساری دنیا سے بہتر ہیں۔ جناب یحییٰ بن سعید نے اپنی روایت میں کہا: '' نماز فجر کی دو رکعات (سنت) مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔''

فوائد:......نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: فجر کی دو سنتیں متاع دنیا سے بہتر ہیں، طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر دنیا سے مقصود دنیا کے اموال اور زیب و زینت لیا جائے، تو مفہوم یہ ہوگا کہ ان سب سے فجر کی دو سنتیں بیش قیمت ہیں اور اگر تمام دنیا

(۱۱۰۷) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب رکعتی سنة الفجر، حدیث: ۷۲۵۔ سنن ترمذی: ۴۱۶۔ سنن نسائی: ۱۷۶۰۔ مسند احمد: ۶/ ۵۰۔ من طرق عن قتادة بهذا الاسناد.

کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا مراد لیا جائے تو مفہوم یہ ہوگا کہ تمام دنیا کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے فجر کی دو سنتوں کا ثواب زیادہ ہے اور شاہ ولی اللہ دہلوی حجۃ اللہ البالغہ، میں لکھتے ہیں فجر کی سنتیں دنیا و مافیہا سے اس لیے بہتر ہیں کہ دنیا اور مافیہا کی نعمتیں فانی اور بے مزہ ہیں۔ جب کہ فجر کی سنتوں کا ثواب دائمی اور پر لطف ہے۔(تحفة الاحوذی ۲/ ۳۲۳)

۴۶۴..... بَابُ الْمُسَارَعَةِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نبی مصطفیٰ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے نماز فجر سے پہلے دو رکعت ادا کرنے میں جلدی کرنے کا بیان

۱۱۰۸۔نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، ثَنَا حَفْصٌ۔ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ ۔ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ أَسْرَعُ مِنْهُ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَلَا إِلٰى غَنِيْمَةٍ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی بھی خیر (بھلائی کے کام) میں اور غنیمت کے مال (کی تقسیم) میں اتنی جلدی کرتے نہیں دیکھا۔ جتنی جلدی آپ فجر سے پہلی دو رکعات کی ادائیگی میں کرتے تھے۔''

۴۶۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ عَائِشَةَ اِنَّمَا أَرَادَتْ بِقَوْلِهَا: اَلْخَيْرُ النَّوَافِلَ دُوْنَ خَيْرِ الْفَرِيْضَةِ إِذِاسْمُ الْخَيْرِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْفَرِيْضَةِ وَالنَّافِلَةِ جَمِيْعًا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ''خیر کے کام'' سے نوافل مراد لیے ہیں فرض نہیں کیونکہ لفظ ''خیر'' فرض اور نفل دونوں پر بولا جاتا ہے۔

۱۱۰۹۔نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالُوْا ، ثَنَا يَحْيٰى ۔ وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ ۔ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ مُعَاهَدَةً عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ . وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ: قَالَ ، أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز صبح سے پہلے کی دو رکعتوں سے زیادہ کسی نفل نماز کا اہتمام نہیں کرتے تھے۔''

(۱۱۰۸) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب رکعتی سنة الفجر، حدیث: ۹۵/ ۷۲٤ ولیس فیه "ولا الی غنیمة"

(۱۱۰۹) صحیح ابن حبان: ۲٤٤۷۔ من طریق ابن خزیمة بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب تعاهد رکعتی الفجر، حدیث: ۱۱٦۹۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب رکعتی سنة الفجر، حدیث: ۹٤/ ۷۲٤۔ سنن ابی داود: ۱۲٥٤۔ مسند احمد: ٦/ ٤۳۔ من طریق یحیی به.

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ فجر کی دو رکعتوں کی بڑی فضیلت ہے لیکن یہ واجب نہیں ہیں، جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ قاضی عیاض نے نقل کیا ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ فجر کی سنتوں کے وجوب کے قائل ہیں لیکن راجح اور قرینِ صواب بات یہ ہے کہ یہ واجب نہیں کیونکہ یہاں علی شیء من النوافل کے الفاظ اس کے مسنون ہونے کی دلیل ہیں۔ (شرح النووی: ٦/ ٤)

٤٦٦..... بَابُ الْأَمْرِ بِالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ أَمْرَ نُدْبٍ وَاسْتِحْبَابٍ لَا أَمْرَ فَرْضٍ وَإِيْجَابٍ

اس بات کا بیان کہ نماز فجر سے پہلے دو رکعات ادا کرنے کا حکم مندوب اور مستحب ہے فرض و واجب کرنے کے لیے نہیں

١١١٠۔ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا مَرْحُوْمٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ - عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَعْرَابِيٍّ لَيْلَةً، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ فَقَالَ ﷺ: مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَاسْجُدْ سَجْدَةً، وَاسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں رسول اللہ ﷺ اور ایک اعرابی کے درمیان موجود تھا تو اعرابی نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! رات کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو دو رکعتیں ہیں۔ پھر جب تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر لگے تو ایک رکعت (وتر) پڑھ لو۔ اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کر لو۔''

فوائد:...... یہاں فجر کی دو رکعتیں ادا کرنے کا حکم استحباب کے لیے ہے نہ کہ وجوب کے لیے، لہٰذا فجر کی سنتیں واجب نہیں ہیں۔

٤٦٧..... بَابُ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

نمازِ فجر کی دو رکعات (سنت) کے وقت کا بیان

١١١١۔ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ..........

(١١١٠) مسند احمد: ٢/ ٤٠۔ من طریق خالد بهذا الاسناد، وانظر ما تقدم برقم: ١٠٧٢.

(١١١١) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب رکعتی سنة الفجر، حدیث: ٧٢٣٨٩۔ سنن نسائی: ١٧٨٠۔ سنن ابن ماجه: ١١٤٣۔ سنن الدارمی: ١٤٥٢۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد، سنن ترمذی: ٤٣٤.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا أَضَاءَ الْفَجْرُ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعات سنت اس وقت ادا کرتے تھے جب فجر روشن ہو جاتی۔''

۴۶۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَخْفِيفِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی مصطفیٰ ﷺ کی اقتدا میں نماز فجر سے پہلے کی دو رکعات کو مختصر اور ہلکا ادا کرنا مستحب ہے۔ کیونکہ سنت نبوی کی اتباع

إِذِ اتِّبَاعُ السُّنَّةِ أَفْضَلُ مِنَ الِابْتِدَاعِ عَلٰى مَا يَأْمُرُ الْقُصَّاصُ مِنْ تَطْوِيلِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

اس بدعت سے افضل ہے جو واعظین قصہ گو حضرات نے نمازِ فجر کی دو رکعتوں میں طویل قراءت کرنے کے بارے میں گھڑی ہے

۱۱۱۲۔قَالَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ أُطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ كَأَنَّ الْأَذَانَ بِأُذُنَيْهِ .

''جناب انس بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: بتایئے! صبح کی نماز سے پہلے کی دو رکعات میں میں طویل قراءت کرلوں؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے پہلے دو رکعات (اس قدر ہلکی) ادا کرتے تھے گویا کہ اذان آپ کے کانوں میں پڑ رہی ہو۔''

۱۱۱۳۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ۔ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ۔ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، وَثَنَا أَبُو عَمَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ح وَثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثَنَا جَرِيرٌ، ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.........

(۱۱۱۲) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۷۳.

(۱۱۱۳) صحيح بخاري، كتاب التهجد، باب ما يقرأ في ركعتي الفجر، حديث: ۱۱۷۱۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتي سنة الفجر، حديث: ۹۲/ ۷۲٤۔ سنن ابي داود: ۱۲۵۵۔ سنن نسائي: ۹٤۷۔ مسند احمد: ٦/ ٤۰۔ مسند الحميدي: ۱۸۱۔ من طريق يحيىٰ بهذا الاسناد.

عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَهٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى إِنِّيْ لَأَقُوْلُ: قَرَأَ فِيْهِمَا بِأُمِّ الْكِتَابِ ؟وَقَالَ أَبُوْعَمَّارٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ: حَتّٰى أَقُوْلَ: هَلْ قَرَأَ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ ؟

''سیدہ عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں آپ فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات ادا فرماتے تو انہیں اس قدر ہلکا پڑھتے کہ میں کہتی: کیا آپ نے ان دو رکعات میں سورہ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں؟ ابوعمار کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں: ''حتی کہ میں (دل میں) کہتی: کیا آپ نے ان دو رکعتوں میں کچھ پڑھا بھی ہے یا نہیں؟

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ فجر کی سنتوں کا وقت طلوع فجر کے بعد شروع ہوتا ہے اور طلوع فجر کے ساتھ ہی فجر کی سنتیں ادا کرنے اور ان میں تخفیف کرنا مستحب عمل ہے۔ مالک، شافعی اور جمہور علماء اسی مذہب کے قائل ہیں تاہم بعض سلف سے منقول ہے کہ فجر کی سنتوں میں طوالت اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ ان میں لمبی قراءت حرام اور تخفیف کے مستحب ہونے کے خلاف نہیں ہے، البتہ کچھ علماء نے مبالغہ آرائی کی اور کہا کہ فجر کی سنتوں میں اصلاً قراءت نہیں ہے۔ طحاوی اور قاضی عیاض نے یہ حکایت بیان کی ہے، لیکن یہ موقف فاش غلط ہے۔

(شرح النووی: ٦/٢)

٤٦٩..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

نماز فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ پڑھنا مستحب ہے۔

١١١٤۔ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقُ، ثَنَا الْجَرِيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ لَا يَدَعُهُمَا، قَالَتْ: وَكَانَ يَقُوْلُ: نِعْمَةِ السُّوْرَتَانِ يُقْرَأُ بِهِمَا فِيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات سنت پڑھتے تھے۔ اور نماز عصر سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے، انہیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ نیز یہ بھی بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''وہ بہترین سورتیں جو فجر سے پہلے کی دو رکعات میں پڑھی جاتی ہیں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ ہیں۔

(١١١٤) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فيما يقرأ في الركعتين قبل الفجر، حديث: ١١٥٠۔ مسند احمد: ٦/ ٢٣٩۔ صحيح ابن حبان: ٢٤٥٣۔ من طريق الجريري بهذا الاسناد.

۴۷۰..... بَابُ إِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْهُمَا بِآيَةٍ وَاحِدَةٍ سِوٰى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ لَا يُجْزِئُ أَنْ يَّقْرَأَ فِيْ رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ مِنَ التَّطَوُّعِ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِ آيَاتٍ سِوَى الْفَاتِحَةِ

نمازِ فجر کی دوسنتوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ ایک آیت کی تلاوت کرنا جائز ہے اس شخص کے دعوے کے برخلاف جو کہتا ہے کہ نفل نماز کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے علاوہ تین آیات سے کم تلاوت کافی نہیں ہوگی۔

۱۱۱۵۔ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنِ ابْنِ يَسَارٍ ۔ وَهُوَ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَكْثَرُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلٰى إِبْرٰهِيْمَ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَفِي الْأُخْرٰى: ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فجر کی دو رکعات (سنت) میں یہ آیت (آخر تک) تلاوت فرماتے تھے: ﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلٰى إِبْرٰهِيْمَ﴾ ''(تم کہو: ہم اللہ پر ایمان لائے، اور اس پر جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اور جو ابراہیم پر نازل کیا گیا'' آخر آیت تک (البقرہ: ۱۳۶) اور دوسری رکعت میں یہ آیت پڑھتے ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ.... اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ ﴿آل عمران: ٦٤﴾ (آپ کہہ دیجیے! اے اہل کتاب ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے.......... اس بات کے گواہ رہو کہ بے شک ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔''

فوائد:...... یہ احادیث شافعیہ اور جمہور علماء کے مذہب کی دلیل ہیں کہ فجر کی سنتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کسی اور سورت کی قراءت مستحب ہے اور ان میں سورۂ فاتحہ اور دونوں سورتوں یا دونوں آیتوں کی قراءت مستحب فعل ہے۔

(شرح النووی: ٥/٦)

(١١١٥) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافر بن باب استحباب رکعتی سنة الفجر، حدیث: ١٠٠/ ٧٢٧۔ من طریق ابی خالد بهذا الاسناد۔ سنن ابی داود: ١٢٥٩۔ سنن نسائی: ٩٤٥۔ مسند احمد: ١/ ٢٣٠.

۴۷۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ أَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ إِذَا فَاتَتَا قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ

نماز فجر کی دو سنتیں جب نمازی صبح کی نماز سے پہلے نہ پڑھ سکے تو وہ نماز کے بعد اور سورج طلوع ہونے سے پہلے پڑھ سکتا ہے

۱۱۱۶۔ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ وَ نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ، قَالَا: ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ.........

قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ . ثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ قَيْسٍ جَدِّ سَعْدٍ: أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ: فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَكْعَتَا الْفَجْرِ ، لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُهُمَا ، فَهُمَا هَاتَانِ . قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ .

''حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی جبکہ انہوں نے فجر کی دو سنتیں ادا نہیں کی تھیں۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا، تو وہ کھڑے ہوئے اور فجر کی دو سنتیں ادا کیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف دیکھ رہے تھے لیکن آپ نے انہیں اس سے روکا نہیں۔ جناب سعد کے دادا حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز ادا کی، پھر انہوں نے اٹھ کر دو رکعات (سنت) پڑھنی چاہیں ۔تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ دو رکعتیں کونسی ہیں؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ فجر کی دو سنتیں ہیں، میں انہیں ادا نہیں کر سکا تھا۔ تو وہ یہ دو رکعتیں ہیں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی۔''

۴۷۲..... بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ إِذَا نَسِيَهُمَا الْمَرْءُ

جب آدمی فجر کی دو سنتیں بھول جائے تو انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد قضا کرنے کا بیان

۱۱۱۷۔ثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَ عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ

(۱۱۱٦) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ۲٤٦۲۔ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۲۷٤۔ ۲۷۵۔ من طريق الربيع به عن قيس بن عمرو سنن ابى داود: ۱۲٦۷۔ سنن ترمذى: ٤۲۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۵٤۔ من طريق سعد بن سعيد به عن قيس جد سعد.

وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ۔ حَدَّثَنِي عَمْرٌو - يَعْنِي ابْنَ عَاصِمٍ - نَا هَمَّامٌ، نَا قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ نُهَيْكٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص نماز فجر کی دو سنتیں بھول جائے تو وہ انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ لے۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز فجر سے قبل فجر کی سنتیں چھوٹ جائیں اس کی قضاء کے دو وقت ہیں۔ (۱) فرض نماز کے بعد۔ (۲) طلوع آفتاب کے بعد۔

۲۔ فجر کی سنتوں کی قضاء مشروع ہے۔

۴۷۳..... بَابُ قَضَاءِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ إِذَا نَامَ الْمَرْءُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ.

سورج طلوع ہونے کے بعد فجر کی دوسنتوں کو قضا کرنے کا بیان جبکہ نمازی انہیں ادا کرنے سے سویا رہ جائے اور سورج طلوع ہونے کے بعد بیدار ہو

۱۱۱۸۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيٰى، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، ثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَعْرَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَأْخُذْ كُلُّ إِنْسَانٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ، فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ، فَفَعَلْنَا، فَدَعَا بِالْمَاءِ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ حِيْنَ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَصَلَّى الْغَدَاةَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں رات کے آخری حصے میں آرام کے لیے پڑاؤ ڈالا، پھر ہم سورج طلوع ہونے کے بعد ہی بیدار ہوئے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص اپنی سواری کی لگام پکڑ لے (اور یہاں سے چل دے) کیونکہ اس جگہ شیطان ہمارے پاس آ گیا ہے (اور ہماری نماز فوت ہوگئی ہے) چنانچہ ہم نے حکم کی تعمیل کی (کچھ آگے جا کر) آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا پھر اذان کے بعد دو رکعات سنت ادا کیں اور نماز فجر پڑھائی۔''

(۱۱۱۷) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ۲٤٦٣ـ من طريق عبدالقدوس بهذا الاسناد، سنن ترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء فى اعادتهما بعد طلوع الشمس، حديث: ٤٢٣ـ

(۱۱۱۸) تقدم تخريجه برقم: ۹۸۸.

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ طلوع آفتاب کے بعد بیدار ہونے کی صورت میں جہاں فرض نماز کی قضا لازم ہے، وہاں فرض نماز سے قبل فجر کی سنتیں بھی مشروع ہیں، نیز فجر کی سنتیں موکدہ سنتیں ہیں۔

۴۷۴..... بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

نماز فجر کی دو سنتوں کے بعد دعا مانگنے کا بیان

۱۱۱۹ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا آدَمُ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي إِيَاسٍ - ثَنَا قَيْسٌ - يَعْنِي ابْنَ الرَّبِيعِ - نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ مُمْسِيًا وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي. وَتَجْمَعُ بِهَا شَمْلِي، وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِي، وَتَرُدُّ بِهَا الْغَيَّ، وَتُصْلِحُ بِهَا دِيْنِي، وَتَحْفَظُ بِهَا غَائِبِيْ، وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ، وَتُزَكِّي بِهَا عَمَلِيْ، وَتَبْيَضُّ بِهَا وَجْهِيْ، وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ، وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ، اللّٰهُمَّ اعْطِنِيْ إِيْمَاناً صَادِقًا، وَيَقِيْنًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ، وَرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ عِنْدَ الْقَضَاءِ، وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ، وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ، وَمُرَافَقَةَ الْأَنْبِيَاءِ، وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ، اللّٰهُمَّ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو میں آپ کے پاس شام کو حاضر ہوا جبکہ آپ میری خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے۔ چنانچہ (رات کے وقت) رسول اللہ ﷺ نے اٹھ کر نماز تہجد پڑھی، پھر جب آپ نے فجر کی دو سنتیں ادا کیں تو یہ دعا مانگی۔'' اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ ...... وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا. ''اے اللہ میں تجھ سے تیری عظیم رحمت کا سوال کرتا ہوں کہ جس کے ساتھ تو میرے دل کو ہدایت عطا فرما دے، تو اس کے ساتھ میرے متفرق امور کو جمع فرما دے اور میرے پراگندہ ومنتشر کاموں کو اکٹھا فرما دے۔ میری کجی کو درست کر دے، اس کے ساتھ میرے دین کی اصلاح فرما دے اور میرے باطنی اعمال کی حفاظت فرما دے، میرے ظاہری اعمال کو بلند و بالا فرما دے، اور اس کے ساتھ میرے اعمال کو پاکیزہ بنا دے، اس کے ساتھ میرے چہرے کو روشن فرما دے، اور مجھے اس کے ساتھ رشد وہدایت والے کاموں کی توفیق عطا فرما (جن سے تیری رضا وخوشنودی حاصل ہو) مجھے اس کے ساتھ ہر برائی سے محفوظ فرما، اے اللہ! مجھے سچا ایمان اور ایسا عظیم

(۱۱۱۹) اسنادہ ضعیف، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ضعیف راوی ہے۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۳۰۔ منه حدیث: ۳۴۱۹.

أَنْـزِلْ بِكَ حَـاجَتِـي وَإِنْ قَـصُـرَ رَأْيِـي، وَضَعُفَ عَمَلِيْ، وَافْتَقَرْتُ إِلَى رَحْمَتِكَ، فَأَسْـأَلُكَ يَـا قَـاضِـيَ الْأُمُوْرِ، وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ أَنْ تُجِيْرَنِي مِنْ عَـذَابِ السَّعِيْرِ، وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ، وَمِـنْ فِتْـنَةِ الْـقُبُـوْرِ، الـلّٰهُـمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِـيْ، وَضَـعُـفَ عَـنْهُ عَمَلِيْ، وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِـيْ مِنْ خَيْرٍ وَعَدتَّهُ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ، أَوْ خَيْـرٍ أَنْـتَ مُعْطِيْهِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، فَإِنِّيْ أَرْغَـبُ إِلَيْكَ فِيْـهِ، وَأَسْـأَلُكَ يَـا رَبَّ الْـعَـالَمِيْنَ. اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ، غَيْـرَ ضَـالِّيْـنَ وَلاَ مُـضِـلِّيْـنَ، حَـرْبًـا لِأَعْـدَائِكَ، سَـلَـمًـا لِأَوْلِيَـائِكَ، نُحِـبُّ بِـحُبِّكَ الـنَّـاسَ، وَنُـعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَـالَـفَكَ، الـلّٰهُـمَّ هٰـذَا الدُّعَـاءُ وَعَلَيْكَ الْاِسْتِـجَابَةُ - أَوِ الْإِجَابَةُ، شَكَّ ابْنُ خَلَفٍ -، وَهٰـذَا الْـجَهْـدُ، وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ وَلَاَ حَـوْلَ وَلاَ قُـوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، اللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّـدِيْـدَةِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيْدِ، أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَـوْمَ الْـوَعِيْـدِ، وَالْـجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ، مَعَ الْـمُـقَـرَّبِـيْـنَ الشُّهُـوْدِ، الـرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْـمُـوْفِيْـنَ بِـالْعُهُوْدِ، إِنَّكَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ، وَأَنْـتَ تَـفْـعَـلُ مَـا تُـرِيْـدُ، سُبْحَانَ الَّذِيْ تَـعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ، سُبْحَانَ الَّذِيْ لَبِسَ الْـمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهٖ، سُبْحَانَ الَّذِيْ لاَ يَنْبَغِي

یقین عطا فرما جس کے بعد کوئی کفر نہ ہو، اور ایسی عظیم رحمت نصیب فرما جس کے ساتھ میں دنیا و آخرت میں شرف و منزلت پالوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے فیصلے کے وقت کامیابی، شہدا کا مقام و مرتبہ، سعادت مندوں کی زندگی، انبیائے کرام کی رفاقت اور دشمنوں پر غلبہ اور مدد کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے سامنے اپنی حاجت و ضرورت پیش کرتا ہوں اگر چہ میری عقل ناقص، اور میرا عمل ضعیف و کمزور ہے۔ میں تیری رحمت کا محتاج ہوں لہٰذا میں تجھ ہی سے مانگتا ہوں، اے معاملات کا فیصلہ فرمانے والے، اے سینوں کو (ریاکاری جیسے امراض سے) شفا دینے والے، تو جس طرح سمندروں کو (باہم) ملنے سے روکتا ہے، مجھے بھی جہنم کے عذاب سے پناہ عطا فرما۔ اور ہلاکت کی دعا کرنے سے محفوظ فرما۔ اور قبر کے فتنے سے بچا۔ اے اللہ! جس خیر و بھلائی (کے سوال تک) میری عقل نہ پہنچ سکی، اور میرا عمل بھی اس سے کمزور ہوا اور میری نیت و ارادہ بھی اس تک نہ پہنچ سکا اور تو نے اپنے بندوں میں سے کسی کے ساتھ اس کے عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہو یا وہ خیر و بھلائی جو تو اپنی کسی مخلوق کو عطا کرنے والا ہو، تو میں بھی اس کی رغبت و شوق رکھتا ہوں، اور تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں اے جہانوں کو پالنے والے۔ اے اللہ! ہمیں سیدھی راہ دکھانے والے ہدایت یافتہ بنا دے، گمراہ ہونے والے اور گمراہ کرنے والے نہ بنانا، ہمیں اپنے دشمنوں کے لیے جنگ اور اپنے دوستوں کے لیے امن و سلامتی والا بنا۔ ہم تیری محبت کی بنا پر لوگوں سے محبت و پیار کریں، اور تیری دشمنی کی بدولت تیرے دشمنوں سے عداوت رکھیں۔ اے اللہ! یہ میری دعا ہے اور تو قبول و منظور فرما۔ اور یہ میری جدوجہد ہے اور تجھ پر ہی بھروسہ ہے۔ اور اللہ

التَّسْبِيْحُ إِلَّا لَهُ، سُبْحَانَ الَّذِيْ أَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ فَعَلَّمَهُ، سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَالْكَرَمِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ، وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ، وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ، وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ، وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ، وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ، وَنُوْرًا بَيْنَ يَدَيَّ، وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِيْ، وَنُوْرًا عَنْ يَمِيْنِيْ، وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ، وَنُوْرًا مِنْ فَوْقِيْ، وَنُوْرًا مِنْ تَحْتِيْ، اللّٰهُمَّ زِدْنِيْ نُوْرًا، وَأَعْطِنِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا.

کی مدد وحمایت کے بغیر نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی ہمت نہیں ہے۔ اے اللہ! مضبوط رسی (دین) والے، اور درست وسیدھے معاملے والے، میں تجھ سے عذاب کے دن امن کا سوال کرتا ہوں، اور ہمیشگی کے دن جنت مانگتا ہوں، اپنے پروردگار کا دیدار کرنے والے مقربین کے ساتھ کثرت سے رکوع وسجود کرنے والوں اور وعدہ پورا کرنے والوں کے ساتھ، بے شک تو بڑا مہربان اور محبت وشفقت کرنے والا ہے، اور تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور اسے اپنے لیے خاص فرمایا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے عظمت وکبریائی کا لباس پہنا اور اس کے ساتھ مکرم ہوا۔ پاک ہے وہ ذات کہ جس کے سوا کسی کے لیے تسبیح جائز نہیں ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس نے ہر چیز کو شمار کیا اور وہ اسے جانتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات فضل وانعام والی۔ پاک ہے وہ ذات قدرت وکرم والی۔ اے اللہ! میرے دل میں نور ڈال دے، میری قبر میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور ڈال دے، میری آنکھوں میں نور پیدا کر دے، میرے بالوں میں نور ڈال دے، اور میری جلد میں نور پیدا فرما دے، میرے گوشت میں نور ڈال دے، میرے خون میں نور پیدا کر دے، میری ہڈیوں میں بھی نور، اور میرے سامنے بھی نور، اور میرے پیچھے بھی نور، میرے دائیں جانب بھی نور، میرے بائیں جانب بھی نور، میرے اوپر بھی ایک نور اور میرے نیچے بھی نور کر دے۔ اے اللہ! میرے نور میں اضافہ فرما، مجھے نور عطا فرما اور میرے لیے نور ہی نور پیدا فرما دے۔"

٧٧٥..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دوسنتوں کے بعد (دائیں کروٹ کے بل) لیٹنا مستحب ہے

١١٢٠ـ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا الْأَعْمَشُ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ: أَمَا يَكْفِي أَحَدَنَا مَمْشَاهُ إِلَى الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَضْطَجِعَ. قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقِيلَ لَهُ: هَلْ تُنْكِرُ مِمَّا يَقُولُ شَيْئًا؟ قَالَ: لَا. وَلٰكِنَّهُ اجْتَرَأَ وَجَبُنَّا. فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ: مَا ذَنْبِي إِنْ كُنْتُ حَفِظْتُ وَنَسُوا.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص فجر کی دوسنتیں ادا کرے تو اسے اپنی دائیں کروٹ پر لیٹنا چاہیے۔ تو مروان بن حکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا ہم میں سے کسی شخص کے لیے مسجد کی طرف چلنا کافی نہیں ہوگا۔ حتی کہ وہ (سنتیں پڑھ کر) لیٹ جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تک ان کی یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: ابوہریرہ (ہمیں) بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں تو ان سے عرض کی گئی: وہ جو بات بیان کر رہے ہیں کیا آپ اس کا انکار کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ لیکن انہوں نے (بکثرت احادیث بیان کرنے میں) جرأت سے کام لیا اور ہم بزدل بنے رہے، لہٰذا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: اس میں میرا کیا قصور ہے کہ میں نے (فرامین نبوی) یاد رکھے اور وہ بھول گئے۔''

١١٢١ـ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ - وَهُوَ أَبُو مَسْلَمَةَ - عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: زُرْتُ خَالَتِي فَوَافَقْتُ لَيْلَةَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى سَمِعْتُ ضَفِيزَهُ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَخَرَجَ فَصَلَّى.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اپنی خالہ سے ملنے گیا اور میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی موافقت کی (یعنی یہ رات آپ کی میری خالہ کے ہاں تھی) آگے حدیث بیان کی اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت (سنتیں) پڑھیں پھر

(١١٢٠) اسناده صحيح، سنن ترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء فى الاضطجاع بعد ركعتى الفجر، حديث: ٤٣٠ـ صحيح ابن حبان: ٢٤٦٨ـ من طريق بشر بن معاذ بهذا الاسناد، سنن ابى داود: ١٢٦١ـ مسند احمد: ٢/ ٤١٥.

(١١٢١) تقدم برقم: ١١٠٣

آپ لیٹ گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے
پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ باہر تشریف لے گئے اور نماز
پڑھی۔"

۷۴۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

فجر کی دو سنتوں کے بعد نہ لیٹنے کی رخصت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ أَمْرَ نُدْبٍ وَإِرْشَادٍ، لاَ أَمْرَ فَرْضٍ وَإِيْجَابٍ، وَالرُّخْصَةِ فِي الْحَدِيْثِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ فجر کی دو سنتوں کے بعد نبی اکرم ﷺ کا لیٹنے کا حکم ندب وارشاد کے لیے ہے فرض وواجب کرنے کے لیے نہیں ہے۔ اور فجر کی دو سنتوں کے بعد گفتگو کرنے کی رخصت ہے۔

۱۱۲۲۔نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ، وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ حَتّٰى يَقُوْمَ لِلصَّلَاةِ.

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو رکعات (سنت) ادا کرتے، پھر اگر میں جاگ رہی ہوتی تو میرے ساتھ بات چیت کر لیتے، اور اگر میں سوئی ہوتی تو آپ نماز کھڑی ہونے تک لیٹ جاتے۔"

فوائد:......

۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ فجر کی سنتوں کے بعد اور فرض نماز کی اقامت سے قبل دائیں کروٹ لیٹنا مستحب فعل ہے اور آپ ﷺ کا بعض اوقات فجر کی سنتوں کے بعد نہ لیٹنا بیان جواز کے لیے ہے۔

۲۔ دائیں پہلو لیٹنے کی حکمت یہ ہے کہ دل بائیں جانب ہوتا ہے لہٰذا دائیں کروٹ لیٹنے سے انسان نیند میں غرق نہیں ہوتا، بلکہ تھوڑی سی استراحت کے بعد وہ فرض نماز کے لیے ہشاش بشاش ہو جاتا ہے۔

(۱۱۲۲) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب من تحدث بعد الركعتين ولم يضطجع، حديث: ۱۱۶۱۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ حديث: ۷۴۳۔ مسند الحميدي: ۱۷۵۔ من طريق سفيان بهذا الاسناد۔ سنن ابي داود: ۱۲۶۲۔ سنن ترمذي: ۴۱۸۔ مسند احمد: ۶/ ۳۵.

۴۷۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بَعْدَ الْإِقَامَةِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُمَا تُصَلَّيَانِ وَ الْإِمَامُ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ.

اقامت ہونے کے بعد فجر کی دوسنتیں پڑھنا منع ہے۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ امام کے فرض ادا کرنے کے دوران انہیں ادا کیا جا سکتا ہے۔

۱۱۲۳۔أَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا غُنْدَرٌ وَقَالَ الْآخَرَانِ ـ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ بُنْدَارٌ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ وَرْقَاءَ وَ ـ قَالَ الْآخَرَانِ: عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَرْقَاءَ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ. ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب نماز کھڑی ہو جائے تو پھر فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہیں ہوتی۔“

۱۱۲۴۔ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ أُصَلِّ الرَّكْعَتَيْنِ فَرَآنِيْ وَأَنَا أُصَلِّيْهِمَا، فَنَهَانِيْ، فَجَذَبَنِيْ، وَقَالَ: تُرِيْدُ أَنْ تُصَلِّيَ لِلصُّبْحِ أَرْبَعًا؟ قِيْلَ لِأَبِيْ عَامِرٍ ـ يَعْنِي صَالِحَ بْنَ رُسْتُمَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (فرض) نماز کی اقامت ہوگئی اور میں نے دو سنتیں ادا نہیں کی تھیں تو آپ نے مجھے دیکھا کہ میں وہ دو سنتیں ادا کر رہا ہوں تو آپ نے مجھے منع کیا اور مجھے کھینچا اور فرمایا: تم صبح کی چار رکعات پڑھنا چاہتے ہو؟ ابو عامر صالح بن رستم سے پوچھا گیا: کیا یہ

(۱۱۲۳) سنن الدارمی: ۱۴۴۸۔ من طریق عمرو بن علی بهذا الاسناد۔ سنن نسائی: ۸۶۷۔ من طریق محمد بن بشار به، صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب کراهة الشروع فی نافلة...... حدیث: ۷۱۰۔ سنن ابی داود: ۱۲۶۶۔ مسند احمد: ۲/ ۴۵۵.

۱/ ۱۱۲۳۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب کراهة الشروع فی نافلة، حدیث: ۶۴/ ۷۱۰۔ سنن ترمذی: ۴۲۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۱۱۔ مسند احمد: ۲/ ۵۱۷۔ من طریق روح بهذا الاسناد.

(۱۱۲۴) اسناده ضعیف صالح بن رستم ابو عامر کثیر الخطا راوی ہے۔ مسند احمد: ۱/ ۲۳۸، ۳۵۴۔ من طریق وکیع بهذا الاسناد، مستدرك حاکم: ۱/ ۳۰۷۔ سنن کبری بیهقی: ۲/ ۴۸۲۔ ۱۱۲۴۔ السابق.

وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: نَعَمْ . ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ ، نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ أَبِيْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَقُمْتُ أُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ، فَجَذَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: أَتُصَلِّي الْغَدَاةَ أَرْبَعًا .

بات نبی اکرم ﷺ نے فرمائی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں۔'' جناب ابن ابی ملکیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: (صبح کی) نماز کی اقامت ہوگئی تو میں نے کھڑے ہو کر دو سنتیں ادا کرنی شروع کر دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے پکڑ کر کھینچا اور فرمایا: کیا تم صبح کی چار رکعات پڑھو گے؟

١١٢٥۔ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، ثَنَا حَمَّادٌ- يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ- يَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيَّ- ، ح وَ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَيْضاً عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ، ح وَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ ، نَا الْفَزَارِيُّ يَعْنِيْ مَرْوَانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، ح وَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمٍ - يَعْنِي الْأَحْوَلَ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ ، قَالَ يَا فُلَانُ أَيَّتُهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِيْ صَلَّيْتَ مَعَنَا أَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ؟ هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ .

''حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اس وقت آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ تو اس نے (پہلے) دو سنتیں ادا کیں (پھر جماعت کے ساتھ مل گیا) پھر جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز مکمل کی تو فرمایا: '' اے فلاں! تم نے کونسی نماز فرض شمار کی ہے، جو تم نے ہمارے ساتھ پڑھی ہے یا وہ جو تم نے اکیلے پڑھی ہے؟'' یہ حماد بن زید کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

١١٢٦۔ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ - يَعْنِي الْأَنْصَارِيَ - عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ.........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ ، فَرَأٰى نَاسًا

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ اقامت ہو چکی تھی تو آپ نے کچھ لوگوں کو

(١١٢٥) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب كراهة الشروع فى نافلة، حديث: ٧١٢ـ سنن ابى داود: ١٢٦٥ـ سنن نسائى: ٨٦٩ـ سنن ابن ماجه: ١١٥٢ـ مسند احمد: ٥/ ٨٢ـ من طرق عن عاصم بهذا الاسناد.

(١١٢٦) الصحيحة: ٢٥٨٨.

يُصَلُّوْنَ رَكْعَتَيْنِ بِالْعَجَلَةِ، فَقَالَ: أَصَلاتَانِ مَعًا؟ فَنَهٰى أَنْ يُصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلاةُ. ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْلٍ، نَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ أَنَسٍ بِمِثْلِهِ إِلٰى قَوْلِهِ: أَصَلاتَانِ مَعًا؟ لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ مُرْسَلاً، وَرَوٰى إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شَرِيْكٍ كِلاَ الْخَبَرَيْنِ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ جَمِيْعًا. حَدَّثَنَا بِهِمَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْلٍ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا مُنْفَرِدَيْنِ، خَبَرُ أَنَسٍ مُنْفَرِدًا، وَ خَبَرُ ابْنِ سَلَمَةَ مُنْفَرِدًا.

جلدی جلدی دو رکعات (سنت) ادا کرتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا: کیا دو نمازیں اکٹھی ادا کرنا چاہتے ہیں؟ لہٰذا آپ نے مسجد میں اقامت ہونے کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرما دیا۔ جناب شریک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ تک مذکورہ بالا روایت جیسی حدیث بیان کی ہے: کیا دو نمازیں اکٹھی ادا کرنا چاہتے ہیں۔'' جناب محمد بن اسحاق فرماتے ہیں: یہ روایت امام مالک بن انس اور اسماعیل بن جعفر نے شریک بن ابی نمر کے واسطے سے جناب ابوسلمہ سے مرسل بیان کی ہے اور ابراہیم بن طہمان نے شریک کے واسطے سے یہ دونوں حدیثیں حضرت انس اور ابوسلمہ سے بیان کی ہیں۔ جناب ابراہیم بن طہمان نے دونوں حدیثوں کو الگ الگ اسانید سے بیان کیا ہے۔ حضرت انس کی حدیث کو الگ طور پر اور حضرت ابوسلمہ کی روایت کو الگ سند سے بیان کیا ہے۔''

فوائد: ...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ فرض نماز کی اقامت کے بعد نوافل شروع کرنا ممنوع ہیں، خواہ فجر، ظہر اور عصر کی موکدہ سنتیں ہی ہوں۔ شافعی اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور اس کے اصحاب کا موقف ہے کہ جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں وہ اقامت نماز کے بعد پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ دوسری رکعت فوت ہونے کا ڈر نہ ہو اور سفیان ثوری بیان کرتے ہیں، اقامت نماز کے بعد فجر کی سنتیں پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ صبح کی پہلی رکعت فوت ہونے کا خوف نہ ہو اور علماء کی ایک جماعت کہتی ہے اقامت کے بعد مسجد میں فجر کی سنتیں نہ پڑھی جائیں، البتہ مسجد کے باہر اقامت کے بعد یہ سنتیں پڑھنا جائز ہیں۔ اس بارے میں جمہور علماء کا موقف راجح اور اقرب الی الصواب ہے۔

(شرح النووی: ۵/ ۲۲۱۔ ۲۲۲)

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ

رات کی نفلی نماز (تہجد) کے ابواب کا مجموعہ

۴۷۸..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ نُسِخَ فَرْضُ قِيَامِ اللَّيْلِ بَعْدَ مَا كَانَ فَرْضًا وَاجِبًا.

قیام اللیل (نماز تہجد) کے فرض و واجب ہونے کے بعد اس کی فرضیت کے منسوخ ہونے کے بارے میں مروی حدیث کا بیان

۱۱۲۷ـ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ـ وَ قَرَأَ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ ـ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، وَثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضًا، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ، ح وَ، ثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى..........

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: أَتَيْتُ عَلَى حَكِيمِ بْنِ أَفْلَحَ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَهُوَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَاسْتَأْذَنَّا فَأَدْخَلَنَا عَلَيْهَا، فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ نَبِّئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ ـ تَعْنِي قَوْلَهُ: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ ـ، قَالَ: بَلَى قَالَتْ: فَإِنَّ خُلُقَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنُ. فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ نَبِّئِينِي عَنْ قِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: أَلَسْتَ

”حضرت سعد بن ہشام بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حکیم بن افلح کے پاس آیا، پھر ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے، ہم نے اجازت طلب کی تو ہمیں حاضری کی اجازت مل گئی۔ ہم نے عرض کی اے ام المومنین: مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق حسنہ کے بارے میں بتائیں۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا آپ قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتے۔ ان کی مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تھا: (وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ) (القلم: ٤) ”یقیناً آپ خلق عظیم پر (کاربند) ہیں۔“ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، (میں یہ فرمان تلاوت کرتا ہوں) ام المومنین نے فرمایا: بلا شبہ رسول اللہ ﷺ کا اخلاق قرآن ہی تھا۔ پھر میں نے عرض کی: اے ام المومنین! مجھے رسول اللہ ﷺ

(۱۱۲۷) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۷۸.

تَقْرَأُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ ﴿يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ﴾ ؟ قَالَ، فَقُلْتُ: بَلٰى . قَالَتْ: فَإِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ الْقِيَامَ فِيْ أَوَّلِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْلاً حَتّٰى انْتَفَخَتْ أَقْدَامُهُمْ، وَأَمْسَكَ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ التَّخْفِيْفَ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعاً بَعْدَ فَرِيْضَةٍ، ثُمَّ ذَكَرُوْا الْحَدِيْثَ، وَفِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَدِيْثِهَا فَقَالَ: صَدَقَتْ .

کے قیام (رات کی نماز) کے متعلق خبر دیں۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم سورۃ المزمل کی تلاوت نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: جی کرتا ہوں پس انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی ابتدا میں رات کا قیام فرض کیا تھا۔ تو اللہ کے نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے ایک سال تک رات کا قیام کیا حتی کہ ان کے قدم سوجھ گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخری حصہ کو آسمان میں بارہ مہینے روکے رکھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آخر میں تخفیف نازل فرمائی۔ لہٰذا رات کا قیام فرض ہونے کے بعد نفل ہو گیا۔ پھر انہوں نے بقیہ حدیث بیان کی۔ حدیث کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: "تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں ام المومنین کی گفتگو سنائی۔ تو انہوں نے فرمایا: "(اماں جی نے) سچ فرمایا ہے۔"

فوائد:...... فَإِنَّ خُلُقَ نَبِي اللّٰهِ ﷺ كَانَ الْقُرْاٰنُ. کا مفہوم آپ ﷺ کا قرآن پر عمل کرنا اس کی حدود پر وقوف، اس کے آداب اختیار کرنا، اس کی امثال وقصص کو معتبر ماننا اس کے بارے میں تدبر اور اچھے طریقے سے اس کی تلاوت ہے۔

۴۷۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْفَرْضَ قَدْ يُنْسَخُ فَيُجْعَلُ الْفَرْضُ تَطَوُّعاً، وَجَائِزٌ أَن يُنْسَخَ التَّطَوُّعُ ثَانِيًا فَيُفْرَضُ الْفَرْضُ الْأَوَّلُ كَمَا كَانَ فِي الْاِبْتِدَاءِ فَرْضًا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی فرض منسوخ کر کے نفل بنا دیا جاتا ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ دوبارہ نفل کو منسوخ کر کے فرض بنا دیا جائے جیسا کہ ابتداء میں وہ فرض تھا۔

۱۱۲۸۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِيْ - يَعْنِي ابْنَ شِهَابٍ - قَالَ. قَالَ عُرْوَةُ، قَالَتْ.........

(۱۱۲۸) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب تحریض النبی ﷺ علی قیام اللیل، حدیث: ۱۱۲۹۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان، حدیث: ۱۷۸ / ۷۶۱۔ سنن ابی داود: ۱۲۷۲۔ سنن نسائی: ۱۶۰۵۔ مسند احمد: ۱۶۹/۶، ۲۳۳۔ من طرق عن ابن شهاب بهذا الاسناد.

عَائِشَةَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلاتِهِ فَأَصْبَحَ نَاسٌ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّالِثَةُ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ فَصَلّٰى فَصَلُّوْا بِصَلاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَطَفِقَ رِجَالٌ مِنْهُمْ يُنَادُوْنَ الصَّلاةَ فَكَمُنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، حَتّٰى خَرَجَ لِصَلاةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلاةَ الْفَجْرِ، قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمْ، وَلٰكِنِّي خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الدَّوْرَقِيِّ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آدھی رت کے وقت گھر سے مسجد تشریف لے گئے اور نماز (تہجد) ادا کی۔ کچھ لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، صبح ہوئی تو لوگوں نے اس بارے میں ایک دوسرے کو بتایا پھر جب تیسری رات ہوئی تو بہت سارے لوگ مسجد میں جمع ہو گئے، آپ تشریف لائے تو انہوں نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی، پھر جب چوتھی رات ہوئی تو سارے لوگ مسجد میں نہ سما سکے، اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے پاس تشریف نہ لائے، ان میں سے چند افراد نماز نماز کہہ کہ آپ کو آوازیں دیتے رہے مگر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف نہ لائے۔ یہاں تک کہ آپ نماز فجر کے لیے تشریف لائے۔ پھر جب آپ نے نماز فجر مکمل کی تو آپ کھڑے ہوئے، لوگوں کی طرف اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ متوجہ ہوئے، خطبہ پڑھا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: اما بعد! بلا شبہ مجھ پر تمہاری حالت (آمد) پوشیدہ نہیں تھی لیکن مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں تم پر رات کی نماز فرض قرار نہ دے دی جائے، پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ۔ یہ جناب الدورقی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

فوائد:...... ۱۔ نماز تراویح مسجد میں باجماعت ادا کرنا مشروع ہے۔

۲۔ اعمال میں نسخ وتنسیخ مباح ہے اور نبی ﷺ بعض افضل اعمال اس لیے ترک کر دیتے تھے کہ وہ امت کے لیے فرض قرار نہ دیا جائے۔ چونکہ اب یہ اندیشہ ختم ہو چکا ہے، لہٰذا اب ایسے اعمال پر عمل کرنے میں بہتری ہے۔

۳۔ جس چیز کی فرضیت ختم ہو چکی ہو، اس کی فرضیت کی دوبارہ بحالی کا امکان موجود رہتا ہے۔

۴۔ نماز وتر واجب نہیں، بلکہ مسنون ہے۔

۴۸۰...... بَابُ كَرَاهَةِ تَرْكِ صَلاةِ اللَّيْلِ بَعْدَمَا كَانَ الْمَرْءُ قَدِ اعْتَادَهُ.

آدمی کا رات کی نماز کا عادی ہونے کے بعد اسے چھوڑ دینا ناپسندیدہ ہے۔

۱۱۲۹۔ نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، ثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِيْ

يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَلِيلٍ الْمُقْرِئُ، وَ أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ اللَّخْمِيُّ التِّنِّيسِيُّ، قَالاَ، حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلْمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ.........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لاَ تَكُنْ مِثْلَ فُلاَنَ، كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ. قَالَ يُوْنُسُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ لاَ تَكُنْ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم فلاں شخص کی طرح ہرگز نہ ہو جانا، وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے قیام اللیل چھوڑ دیا۔ جناب یونس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ تم (فلاں کی طرح) نہ ہونا۔''

فوائد :......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ قیام اللیل واجب نہیں، کیونکہ اگر واجب ہوتا تو اس کے تارک کی اتنی مذمت نا کافی تھی بلکہ آپ ﷺ اس کی سخت مذمت کرتے۔

۲۔ ابن حبان کہتے ہیں: جس شخص میں کوئی عیب ہے، اس کی اس بدعملی سے دوسرے لوگوں کو بچانے کی خاطر اس کا نام لینا جائز ہے۔

۳۔ معمول کی عبادات پر دوام مستحب ہے اور اس میں کوتاہی نہ برتی جائے، نیز اس سے یہ بھی ماخوذ ہے کہ عبادت کا سلسلہ منقطع کرنا مکروہ فعل ہے خواہ وہ فرض عبادت نہ ہی ہو۔ (فتح الباری: ۳/ ۴۹)

۴۸۱...... بَابُ كَرَاهَةِ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعاً لاَ فَرْضاً.

قیام اللیل ترک کرنا ناپسندیدہ ہے، اگرچہ وہ نفل ہی ہے، فرض نہیں۔

۱۱۳۰۔نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، نَا مَنْصُورٌ، ح وَثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، ح وَثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالاَ: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ مَنْصُورٍ، ح وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا أَبُودَاوُدَ، نَا الْأَحْوَصُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ رَجُلاً أَتَى

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی

(۱۱۲۹) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر، حدیث: ۱۸۵/ ۱۱۵۹۔ من طریق عمرو بن ابی سلمة بھذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب التھجد، باب ما یکرہ من ترك قیام اللیل، حدیث: ۱۱۵۲۔ سنن نسائی: ۱۷۶۵۔ من طریق الاوزاعی به، سنن ابن ماجه: ۱۳۳۱۔ مسند احمد: ۲/ ۱۷۰.

(۱۱۳۰) صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنودہ، حدیث: ۳۲۷۰۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الحث علی صلاة اللیل، حدیث: ۷۷۴۔ سنن نسائی: ۱۶۰۹۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۳۰۔ مسند احمد: ۱/ ۳۷۵.

النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا نَامَ الْبَارِحَةَ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ بَالَ فِيْ أُذُنِهٖ - أَوْ فِيْ أُذُنَيْهِ - هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى.

کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: بے شک فلاں آدمی کل رات نماز سے سویا رہا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کے کان یا دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے (اس لیے صبح تک بے ہوش سویا رہا ہے) یہ ابوموسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔''

فوائد :......اس حدیث میں رات کی نماز مقصود یا صبح کی فرض نماز ہے، اس بارے وضاحت نہیں ہے تاہم صحیح ابن حبان ۲۵۶۲ میں وضاحت ہے کہ وہ اس شخص سے مراد فرض نماز سے سونے والا ہے۔

۲۔ شیطان پیشاب کے لیے جسم کے حساس حصے کا انتخاب کرتا ہے جس کا اثر ونفوذ جسم کے تمام اعضا تک ہوتا ہے پھر وہ پورے وجود پر غلبہ پالیتا ہے، لہٰذا صبح کی فرض نماز سے غفلت نہ برتی جائے۔

۴۸۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ اللَّيْلِ يَحُلُّ عُقَدَ الشَّيْطَانِ الَّتِيْ يَعْقِدُهَا عَلَى النَّائِمِ فَيُصْبِحُ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ بِحَلِّ عُقَدِ الشَّيْطَانِ عَنْ نَفْسِهٖ

قیام اللیل مستحب ہے، اس سے شیطان کی وہ گرہیں کھل جاتی ہیں جو وہ سونے والے پر لگاتا ہے، اس سے شیطان کی گرہیں کھل جانے کی وجہ سے وہ صبح کے وقت چاق وچوبند اور خوش مزاج ہوتا ہے

۱۱۳۱۔ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ ثَلَاثَ عُقَدٍ إِذَا هُوَ نَامَ، كُلُّ عُقْدَةٍ يَضْرِبُ عَلَيْهِ، يَقُوْلُ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، وَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَتَانِ، فَإِذَا صَلّٰى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ، فَأَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانٌ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الدَّوْرَقِيِّ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی شخص کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے جبکہ وہ سویا ہوتا ہے۔ ہر گرہ پر یہ پھونک دیتا ہے: تیرے لیے رات بڑی طویل ہے۔ چنانچہ اگر وہ بیدار ہوگیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وضو کر لیتا ہے تو دو گرہیں کھل جاتی ہیں۔ پھر اگر نماز پڑھ لے تو ساری گریں کھل جاتی ہیں۔ چنانچہ وہ صبح کے وقت ہشاش بشاش اور خوش مزاج ہوتا ہے وگرنہ صبح کے وقت پریشان

(۱۱۳۱) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الحث على صلاة الليل، حديث: ۷۷۶۔ سنن نسائی: ۱۶۰۸۔ مسند احمد: ۲/ ۲۴۳۔ مسند الحمیدی: ۹۶۰۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد، صحیح بخاری: ۱۱۴۲۔ سنن ابی داود: ۱۳۰۶۔

حال، خراب طبیعت اور سست ہوتا ہے۔ یہ جناب الدورقی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔''

فوائد :......۱۔ رات کو نیند کے وقت شیطان ہر انسان کی گردن کے پیچھے تین گرہیں باندھتا ہے، ان گرہوں سے مراد یا تو یہ ہے کہ جیسے جادوگر گرہیں باندھتا ہے، شیطان گرہیں باندھتا ہے، یا وہ گرہوں میں پھونکتا ہے، جس کی تاثیر سے انسان نماز فجر سے غافل رہتا ہے۔ شیطان کی اس تدبیر کا توڑ (۱) بیدار ہوتے وقت مسنون اذکار کا اہتمام۔ (۲) وضو کرنا (۳) نماز ادا کرنا، ان اعمال سے شیطانی اثر زائل ہو جاتا ہے۔ اور انسان خوش وخرم اور چاک و چوبند ہو کر دن گزارتا ہے اور تمام شرعی امور احسن طریقے سے انجام دیتا ہے، بصورت دیگر اس پر شیطان کا غلبہ رہتا ہے اور اکثر اعمال میں توفیق الٰہی سے محروم رہتا ہے۔

۲۔ اس حدیث میں صبح جاگتے وقت بیداری کی مسنون ادعیہ کے اہتمام، وضو کرنے اور نماز ادا کرنے کی ترغیب کا بیان ہے۔

۴۸۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالْوُضُوْءِ تَحِلَّانِ الْعُقَدَ كُلَّهَا الَّتِيْ يَعْقِدُهَا الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ النَّائِمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وضو کرنے کے بعد رات کے وقت دو رکعات پڑھنے سے وہ تمام گرہیں کھل جاتی ہیں جو شیطان سونے والے کی گدی پر لگاتا ہے۔

۱۱۳۲۔نَا عَلِيُّ بْنُ قُرَّةَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مَطَرِ الرَّمَّاحُ ، نَا أَبِيْ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَامَ عَقَدَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ عُقَدٍ ، فَإِنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَذَكَرَ اللّٰهَ حَلَّتْ عُقْدَةٌ ، فَإِنْ تَوَضَّأَ حَلَّتْ عُقْدَتَانِ ، فَإِنْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا ، فَحُلُّوْا عُقَدَ الشَّيْطَانِ وَلَوْ بِرَكْعَتَيْنِ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بندہ جب سو جاتا ہے تو شیطان اس پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ پھر اگر وہ رات کو بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وضو کر لیتا ہے تو دو گرہیں کھل جاتی ہیں، پھر اگر دو رکعات ادا کر لے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں لہٰذا شیطان کی گرہیں کھولا کرو اگرچہ دو رکعات ہی کے ساتھ ہو۔''

(۱۱۳۲) اسنادہ ضعیف، ''فحلوا عقد......'' کا اضافہ ثابت نہیں۔

٤٨٤..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الشَّيْطَانَ يَعْقِدُ عَلَى قَافِيَةِ النِّسَاءِ كَعُقْدَةٍ عَلَى قَافِيَةِ الرِّجَالِ بِاللَّيْلِ، وَأَنَّ الْمَرْأَةَ تَحِلُّ عَنْ نَفْسِهَا عُقَدَ الشَّيْطَانِ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَالْوُضُوْءِ وَالصَّلَاةِ كَالرَّجُلِ سَوَاءٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شیطان رات کے وقت عورتوں کی گدی پر گرہیں لگاتا ہے، جس طرح وہ مردوں کی گدی پر گرہیں لگاتا ہے اور عورت بھی اپنے آپ سے شیطان کی گرہیں مرد کی طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے، وضو کرنے اور نماز پڑھنے سے کھول سکتی ہے۔

١١٣٣۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، نَا أَبِيْ، نَا الْأَعْمَشُ..........

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ ذَكَرٍ وَلَا أُنْثٰى إِلَّا عَلٰى رَأْسِهِ جَرِيْرٌ مَعْقُوْدٌ حِيْنَ يَرْقُدُ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِذَا قَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ. ثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ ذَكَرٍ وَلَا أُنْثٰى إِلَّا عَلَيْهِ جَرِيْرٌ مَعْقُوْدٌ حِيْنَ يَرْقُدُ بِاللَّيْلِ، بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَأَصْبَحَ خَفِيْفًا طَيِّبَ النَّفْسِ قَدْ أَصَابَ خَيْرًا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الْجَرِيْرُ: الْحَبْلُ.

''جناب ابوسفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مرد اور عورت کے سر پر رسی سے گرہیں لگائی جاتی ہیں جب وہ سوتا ہے۔ پھر اگر وہ بیدار ہوا اور اس نے اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر جب اٹھ کر وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں۔ جناب ابوسفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مرد اور عورت جب رات کو سوتا ہے تو اس پر رسی سے گرہ لگا دی جاتی ہے۔ اوپر والی روایت کی طرح حدیث بیان کی اور یہ اضافہ بیان کیا: ''اور وہ صبح کے وقت ہلکا پھلکا خوش مزاج ہوتا ہے، اس نے بہت سی خیر و بھلائی حاصل کی ہوتی ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: الجریر سے مراد رسی ہے۔''

فوائد:..... مکرر ١١٣١

٤٨٥..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلٰى أَنَّ صَلَاةَ اللَّيْلِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ رات کی نماز فرض نماز کے بعد سب نمازوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔

١١٣٤۔ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

(١١٣٣) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ٢٥٤٦۔ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، مسند احمد: ٣/ ٣١٥.

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُه إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ يُوْسُفُ: يَرْفَعُهُ قَالَ: سُئِلَ أَيُّ صَلاةٍ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ، وَأَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ أَفْضَلُ الصَّلاةِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ الصَّلاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا: فرض نماز کے بعد کونسی نماز افضل و اعلیٰ ہے اور رمضان المبارک کے بعد کونسے روزے افضل ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کے وسط میں نماز ادا کرنا ہے اور رمضان المبارک کے بعد افضل ترین روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں۔''

فوائد:......تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں اور اس میں ابواسحٰق مروزی کے موقف کی دلیل ہے کہ رات کی نماز موکدہ سنتوں سے افضل ہے اور بعض شافعیہ کا موقف ہے کہ موکدہ سنتیں رات کی نماز سے افضل ہیں کیونکہ یہ فرض نمازوں کے مشابہ ہیں، لیکن پہلا موقف قوی تر اور راجح ہے۔(شرح النووی: ۸/ ٥٤)

۴۸۶..... بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ إِذْ هُوَ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ وَقُرْبَةٌ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَكْفِيْرُ السَّيِّئَاتِ وَمُنْهَاةٌ عَنِ الْأُثْمِ

قیام اللیل کی ترغیب کا بیان کیونکہ یہ نیک لوگوں کی عادت، اللہ عزوجل کی قربت کے حصول کا ذریعہ، برائیوں کا کفارہ اور گناہوں سے روکتا ہے۔

۱۱۳۵۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، وَثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانٍ، ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، ....

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ، وَمُكَفِّرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمُنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ.

''حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''رات کو قیام کیا کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی عادت ہے، تمہارے لیے تمہارے رب کی قربت کے حصول کا ذریعہ، برائیوں کا کفارہ اور گناہوں سے منع کرتا ہے۔''

(۱۱۳٤) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، حدیث: ۱۱٦۳۔ سنن کبری نسائی: ۲۹۱۷۔ من طریق جریر بھذا الاسناد، سنن ابن ماجه: ۱۷٤۲۔ مسند احمد: ۲/ ۳۰۳۔ سنن الدارمی: ۱٤۷٦، ۱۷۵۷.

(۱۱۳۵) حسن، سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۱۱۳۔ حدیث: ۲/ ۳۵٤۹۔ من طریق عبدالله بن صالح بھذا الاسناد، صحیح ابن حبان: ۷٤٦٦۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۳۰۸۔ بیھقی: ۲/ ۵۰۲.

۴۸۷..... بَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَإِنْ كَانَ الْمَرْءُ وَجِعًا مَرِيْضًا إِذَا قَدَّرَ عَلَى الْقِيَامِ مَعَ الْوَجَعِ وَالْمَرَضِ.

رات کے قیام کا بیان، اگرچہ آدمی بیماری اور تکلیف میں مبتلا ہو، جبکہ وہ بیماری اور تکلیف کے باوجود قیام کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔

۱۱۳۶۔نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، نَا ثَابِتٌ.........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ شَيْئًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَثَرَ الْوَجْعِ عَلَيْكَ لَبَيِّنٌ، قَالَ: أَمَا إِنِّي عَلَى مَا تَرَوْنَ بِحَمْدِ اللّٰهِ قَدْ قَرَأْتُ الْبَارِحَةَ السَّبْعَ الطِّوَالَ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تکلیف محسوس کی، جب صبح کی تو آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ تکلیف کا اثر آپ پر بڑا واضح ہے۔ آپ نے فرمایا: آگاہ رہو، بے شک میں نے اس تکلیف کے باوجود الحمد للہ گزشتہ رات سات طویل سورتیں تلاوت کی ہیں۔''

۴۸۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ اللَّيْلِ قَاعِدًا إِذَا مَرِضَ الْمَرْءُ أَوْ كَسِلَ

جب آدمی بیمار ہو جائے یا سستی محسوس کرے تو رات کی نماز بیٹھ کر پڑھنا مستحب ہے۔

۱۱۳۷۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ خَمِيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ.........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي مُوْسَى يَقُوْلُ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَذَرُهُ، وَكَانَ إِذَا مَرِضَ أَوْ كَسِلَ صَلَّى قَاعِدًا. ثَنَا بِهِ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، وَقَالَ: إِذَا مَلَّ أَوْ كَسِلَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الشَّيْخُ عَبْدُ اللّٰهِ هُوَ عِنْدِي الَّذِي يَقُوْلُ لَهُ الْمِصْرِيُّوْنَ

''جناب عبداللہ بن ابی موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رات کا قیام مت چھوڑنا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ترک نہیں کرتے تھے۔ آپ جب بیمار ہو جاتے یا سستی محسوس کرتے تو بیٹھ کر نماز تہجد پڑھ لیتے۔'' جناب علی بن مسلم نے یہ الفاظ کہے ہیں: ''جب آپ تھک جاتے یا سستی محسوس کرتے (تو بیٹھ کر تہجد ادا کر لیتے) امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''میرے نزدیک اس شیخ عبداللہ سے مراد ہی ہیں

(۱۱۳۶) اسناده ضعيف، مومل راوی سیء الحفظ (خراب حافظہ والا) ہے۔ الضعيفة: ۳۹۹۵، صحيح ابن حبان: ۳۱۹

(۱۱۳۷) صحيح على شرط مسلم، الادب المفرد للبخاری: ۸۰۰۔ سنن ابی داود، كتاب التطوع، باب قيام الليل، حديث ۱۳۰۷۔ من طريق محمد بن بشار بهذا الاسناد، مسند احمد: ۶/ ۲۴۹۔

وَالشَّامِيُّوْنَ: عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِيْ قَيْسٍ، رَوٰى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَارًا.

جنہیں مصری اور شامی راوی عبداللہ بن ابی قیس کہتے ہیں۔ ان سے معاویہ بن صالح نے متعدد روایات بیان کی ہیں۔''

فوائد:...... قیام اللیل کا اہتمام مستحب فعل ہے، اور اس کا اہتمام کرنے کے بعد حالت صحت و حالت مرض کسی بھی حالت میں ترک نہیں کرنا چاہیے، حتیٰ کہ انسان اگر بیمار ہو تو بیٹھ کر اس کا اہتمام کرے۔

١١٣٨۔وَقَدْ رَوٰى أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ قَيْسٍ، عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهُنَّ حَدَّثْنَهُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ دَلَّ نَبِيَّهُ عَلٰى دَلِيْلٍ فَقَالَ لَهُنَّ: أُدْلُلْنَنِيْ عَلٰى مِمَّا دَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ نَبِيَّهُ، فَقُلْنَ إِنَّ اللّٰهَ دَلَّ نَبِيَّهُ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ. حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُوْ الْمُغِيْرَةِ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ - يَعْنِي ابْنَ أَبِيْ مَرْيَمَ- حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ، - قَالَ ابْنُ يَحْيٰى- وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ قَيْسٍ.

''جناب ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم بیان کرتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن ابی قیس نے امہات المومنین سے حدیث بیان کی، انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی خاص راہنمائی فرمائی تو اس نے امہات المؤمنین سے عرض کی: مجھے بھی وہ راہنمائی کی بات بتائیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کو بتائی۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو قیام اللیل کی راہنمائی فرمائی تھی۔''

۴۸۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِيْقَاظِ الْمَرْءِ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

رات کی نماز (تہجد) کے لیے آدمی کو جگانا مستحب ہے۔

١١٣٩۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ، نَا يَعْقُوْبُ - يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ - ثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ حَكِيْمُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَاهُ.......... عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَعَلٰى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَنَا: قُوْمَا فَصَلِّيَا، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى بَيْتِهِ، فَلَمَّا مَضٰى

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت میرے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اور ہمیں فرمایا: اٹھو! نماز پڑھو۔ پھر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے، چنانچہ جب رات کا کچھ (مزید حصہ) گزر گیا آپ واپس

(١١٣٨) ضعیف، ابوبکر بن ابی مریم کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔

(١١٣٩) اسنادہ حسن، سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب الترغیب فی قیام اللیل، حدیث: ١٦١٣۔ مسند احمد: ١/ ٩١۔ من طریق یعقوب بهذا الاسناد، صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب تحریض النبی ﷺ علی قیام اللیل، حدیث: ١١٢٧۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الحث علی قیام اللیل، حدیث: ٧٧٥۔ عن ابن شهاب به نحوه.

هَوِيٌّ مِنَ اللَّيْلِ رَجَعَ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا، فَقَالَ: قُوْمَا فَصَلِّيَا، قَالَ فَقُمْتُ وَأَنَا أَعْرُكُ عَيْنَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا، إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ إِذَا شَاءَ يَبْعَثُنَا بَعَثَنَا، فَوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلٰى فَخِذِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا، ﴿وَكَانَ الإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾.

تشریف لائے اور ہماری طرف سے (اٹھنے کی) کوئی حرکت نہ سنی تو فرمایا: اٹھو، نماز پڑھو، حضرت علی کہتے ہیں: میں اٹھ گیا اور اپنی آنکھیں ملتے ملتے میں نے کہا: اے اللہ کے رسول، اللہ کی قسم! ہم تو صرف وہی نماز پڑھیں گے جو اللہ نے ہمارے مقدر میں لکھی ہے، بے شک ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جب ہمیں اٹھانا چاہے گا ہمیں اٹھا دے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے واپس مڑ گئے اور آپ فرما رہے تھے: ہم تو وہی نماز پڑھیں گے جو اللہ نے ہمارے مقدر میں لکھی ہے۔ اور انسان ہمیشہ سے ہر چیز سے زیادہ جھگڑنے والا ہے۔ (الکھف: ۵۴)

۱۱۴۰۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى أَبُوْ عُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ - يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ - عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ - كَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ رَافِعٍ أَنَّ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ........

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَلَا تُصَلُّوْنَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ، فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا، فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قُلْتُ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَيَقُوْلُ: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾.

''سیدنا علی بن ابی طالب کا بیان ہے کہ ایک دفعہ رات کے وقت رسول اکرم ﷺ میرے اور فاطمہ کے پاس آئے اور فرمایا: تم نماز (تہجد) کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! یقیناً ہمارے نفس اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں پس اگر وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا تو اٹھا دے گا، یہ بات سن کر نبی کریم واپس پلٹ گئے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا، پھر میں نے آپ کو مڑتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے اور یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ اور انسان ہمیشہ سے ہر چیز سے زیادہ جھگڑنے والا ہے۔''

فوائد:......۱۔ قیام اللیل کی ترغیب دینا جائز ہے اور انسان اپنے قریبی کو اس کا حکم دے سکتا ہے۔

۲۔ امام وحاکم اپنی رعایا کے دینی ودنیوی مصالح کی نگرانی کرے۔

(۱۱٤۰) اسناده صحيح، وانظر الحديث السابق.

۳۔ جب ناصح کی نصیحت قبول نہ کی جائے یا اسے عذر پیش کیا جائے تو ناصح نصیحت سے باز رہے اور کسی خاص مصلحت کے سوا نصیحت پر عمل درآمد کے لیے سختی نہ کرے۔(شرح النووی: ٦/ ٦٤)

۴۹۰..... بَابُ ذِكْرِ أَقَلِّ مَا يُجْزِءُ مِنَ الْقِرَاءَ ةِ فِيْ قِيَامِ اللَّيْلِ

قراءت کی کم سے کم مقدار کا بیان جو قیام اللیل میں کافی ہوگی

١١٤١ ـ نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ ﷺ: مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ.

''حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رات کے وقت سورت بقرہ کی آخری دو آیات تلاوت کیں تو وہ اسے کافی ہو جائیں گی۔''

فوائد :......١۔ جو شخص رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کی تلاوت کرے تو یہ دو آیتیں اسے قیام اللیل سے کافی ہو جاتی ہیں۔ ایک قول کے مطابق شیطان کے شرور سے اور ایک قول ہے کہ آفات سے کافی ہو جاتی ہیں۔ نیز اس حدیث میں ان تمام چیزوں سے کافی ہونے کا احتمال ہے۔(شرح النووی: ٦/ ٩١)

۲۔ جب یہ آیات قیام اللیل سے کافی ہو جاتی ہیں تو قیام اللیل میں ان دو آیات کی قراءت سے یہ انسان بطریق اولیٰ قیام اللیل سے عہدہ برآ ہو سکتا ہے۔

۴۹۱..... بَابُ ذِكْرِ فَضِيْلَةِ قِرَاءَ ةِ مِائَةِ اٰيَةٍ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، إِذْ قَارِئُ مِائَةِ اٰيَةٍ فِيْ لَيْلَةٍ لَا يُكْتَبُ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

رات کی نماز (تہجد) میں سو آیات تلاوت کرنے کی فضیلت کا بیان، کیونکہ ایک رات میں سو آیات تلاوت کرنے والا غافلوں میں نہیں لکھا جاتا۔

١١٤٢ ـ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(١١٤١) صحيح بخاري، كتاب فضائل القران، باب في كم يقرأ القران، حديث: ٥٠٥١ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل الفاتحة، وخواتيم سورة البقرة، حديث: ٨٠٧ـ سنن ابن ماجه: ١٣٦٨ـ سنن كبرى نسائي: ٧٩٦٦ـ مسند احمد: ٤/١٢١ـ مسند الحميدي: ٤٥٢.

(١١٤٢) اسناده صحيح، الصحيحة: ٦٤٣ـ قيام الليل للمروزي، ص: ٦٦ـ حديث: "افضل الكلام ...." سنن كبرى نسائي: ١٠٦٠٩ـ صحيح ابن حبان: ١٨٠٩

مَنْ حَافَظَ عَلَى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، أَوْ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعَةٌ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ.

نے فرمایا: جس شخص نے ان فرض نمازوں کی حفاظت کی وہ غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا، اور جس نے ایک رات میں سو آیات تلاوت کیں وہ بھی غافلوں میں شمار نہیں ہوگا۔ یا اسے فرمانبرداروں میں لکھا جائے گا، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”افضل و اعلیٰ کلمات چار ہیں: سبحان اللہ (اللہ پاک ہے) اور الحمد للہ (تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں) اور لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں) اور اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے۔)

۴۹۲..... بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ مِائَتَيْ آيَةٍ فِي لَيْلَةٍ إِذْ قَارِئُهَا يُكْتَبُ مِنَ الْقَانِتِيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ.

ایک رات میں دوسو آیات پڑھنے کی فضیلت کا بیان، کیونکہ دوسو آیات پڑھنے والا فرمانبردار مخلصین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

١١٤٣۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ سَلْمَانَ الْأَغَرِّ، قَالَ، قَالَ..........

أَبُوْ هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى فِي لَيْلَةٍ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ صَلّٰى فِي لَيْلَةٍ بِمِائَتَيْ آيَةٍ فَإِنَّهُ يُكْتَبُ مِنَ الْقَانِتِيْنَ الْمُخْلِصِيْنَ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایک رات میں سو آیات کی تلاوت کے ساتھ نماز ادا کی تو وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا، اور جس نے رات میں دوسو آیات پڑھ کر نماز ادا کی تو وہ مخلص فرمانبرداروں میں لکھا جاتا ہے۔“

۴۹۳..... بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ أَلْفِ آيَةٍ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ أَبَا سَوِيَّةَ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ.

رات میں ایک ہزار آیات تلاوت کرنے کی فضیلت کا بیان، اگر اس بارے میں مروی روایت صحیح ہو، کیونکہ مجھے ابوسویہ کی تعدیل یا جرح معلوم نہیں ہے۔

١١٤٤۔ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا سَوِيَّةَ

(١١٤٣) اسناده ضعيف.

(١١٤٤) اسناده جيد، سنن ابي داؤد، كتاب شهر رمضان، باب تحزيب القرآن، حديث: ١٣٩٨۔ صحيح ابن حبان: ٢٥٧٢.

حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ، وَمَنْ قَرَأَ بِأَلْفِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے قیام اللیل میں دس آیات تلاوت کیں وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا، اور جس نے سو آیات تلاوت کر کے قیام کیا وہ فرمانبرداروں میں لکھا جاتا ہے اور جس نے ایک ہزار آیات پڑھ کر نماز پڑھی تو وہ عظیم خیر و برکت حاصل کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔''

فوائد :......اس حدیث میں قیام اللیل کا اہتمام کرنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ دس آیات کی تلاوت کرنے والا غافلین میں شمار نہیں ہوتا، سو آیات کی تلاوت کرنے والا قانتین کے زمرے میں آتا ہے اور ہزار آیات کی تلاوت کرنے والے کو بہت زیادہ اجر و ثواب سے نوازا جاتا ہے، اس لیے قیام اللیل میں زیادہ سے زیادہ تلاوت کا اہتمام کیا جائے۔

۴۹۴..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ اللَّيْلِ قَبْلَ السُّدُسِ الْآخِرِ.

رات کے آخری چھٹے حصے سے پہلے نماز تہجد پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۱۱۴۵ـ نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو مُنْذُ سَبْعِيْنَ سَنَةً يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ.........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُخْبِرُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے، وہ آدھی رات سوتے تھے، اور تہائی رات نماز ادا کرتے اور رات کا (آخری) چھٹا حصہ سو جاتے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ افطار کرتے تھے۔''

فوائد :...... قیام اللیل کا افضل طریقہ داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے کہ انسان آدھی رات نیند کرے پھر تہائی رات قیام

(۱۱۴۵) صحیح بخاری، كتاب التهجد، باب من نام عند السحر، حديث: ۱۱۳۱، صحیح مسلم، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به، حديث: ۱۱۵۹، ۱۸۹ ـ سنن ابي داود: ۲۴۴۸ ـ سنن نسائی: ۱۶۳۱ ـ سنن ابن ماجه: ۱۷۱۲ ـ مسند احمد: ۲/ ۱۶۰ ـ مسند الحميدي: ۵۸۹ ـ من طريق سفيان بهذا الاسناد.

کرے، جب اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں اور یہ قبولیت کا وقت ہوتا ہے، پھر آخری حصہ کرے، نبی ﷺ کا بھی اکثر یہی معمول تھا۔ (صحیح بخاری: ۱۱۳۳)

۴۹۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ فِي النِّصْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ رِجَاءَ الْإِجَابَةِ

قبولیت کی امید کے ساتھ رات کے آخری نصف حصے میں دعا مانگنا مستحب ہے۔

۱۱۴۶۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ، قَالَ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَغَرِّ......

قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يُمْهِلُ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، فَيَنْزِلُ فَيَقُوْلُ: هَلْ مِنْ سَائِلٍ، هَلْ مِنْ تَائِبٍ، هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ مِنْ ذَنْبٍ؟ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ، حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ؟: قَالَ نَعَمْ.

''حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے بارے میں گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ مہلت دیتے ہیں، حتی کہ رات کا ایک تہائی حصہ گزر جاتا ہے۔ پھر وہ (آسمان دنیا پر) نازل ہوتا ہے اور فرماتا ہے: ''کیا کوئی سوال کرنے والا ہے؟ کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ کیا کوئی گناہوں سے بخشش مانگنے والا ہے؟ ایک شخص نے آپ سے پوچھا: کیا یہ (رحمت و برکات کا) سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔''

۱۱۴۷۔ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي أَبُوْ يَحْيٰى - وَهُوَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ - وَ ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ وَ أَبُوْ طَلْحَةَ هُوَ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي..........

عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِعُكَاظِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ مِنْ دَعْوَةٍ أَقْرَبُ مِنْ أُخْرٰى أَوْ سَاعَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ! إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنِ

''حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ عکاظ (کے بازار) میں تشریف فرما تھے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا کوئی دعا دوسری دعا سے یا کوئی گھڑی دوسری گھڑی سے قبولیت میں زیادہ قریب ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! بلا شبہ رات کے

(۱۱۴۶) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی الدعاء، حدیث: ۷۵۸، ۱۷۷۸۔ من طریق محمد بن بشار بھذا الاسناد، مسند احمد: ۳/ ۳۴۔ عمل الیوم واللیلۃ للنسائی: ۴۸۱.

(۱۱۴۷) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۱۱۸۔ حدیث: ۳۵۷۹۔ سنن نسائی: ۵۷۳.

اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ .

آخری (نصف) حصے کے وسط میں رب تعالیٰ بندے کے بہت زیادہ قریب ہوتے ہیں لہٰذا اگر تم اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہونے کی طاقت رکھو تو ان میں شامل ہو جاؤ۔''

فوائد:......۱۔ تہائی رات سے لے کر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور لطف وکرم طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

۲۔ ان احادیث میں آخری تہائی رات سے لے کر طلوع فجر تک نماز پڑھنے، دعا کرنے اور استغفار کی ترغیب ہے۔

۳۔ (ان احادیث میں) وضاحت ہے کہ رات کے آخر حصہ میں نماز پڑھنا، دعا اور استغفار کرنا اول رات سے افضل ہے۔(شرح النووی: ٦/ ٣٦۔ ٢٧)

۴۹۶..... بَابُ فَضْلِ إِيْقَاظِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةِ زَوْجَهَا لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد کے لیے خاوند کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے خاوند کو جگانے کی فضیلت کا بیان۔

١١٤٨۔نَا أَبُوْ قُدَامَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَا: ثَنَا يَحْيٰى ، قَالَ بُنْدَارٌ ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ، وَقَالَ أَبُوْ قُدَامَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ ، فَإِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ ، وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی (تہجد کے لیے) جگا دیتا ہے۔ اگر وہ انکار کرتی ہے تو اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے اور اللہ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو جاگتی ہے، تو نماز پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو بھی جگاتی ہے۔ اگر وہ (اٹھنے سے) انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتی ہے۔(تاکہ وہ اٹھ جائے)''

فوائد :......۱۔ قیام اللیل کے لیے زوجین کا ایک دوسرے کو بیدار کرنا مستحسن اور حصول رحمت الٰہی کا باعث ہے۔ نیز اس طریقہ پر عمل کرنے سے وہ الذاکرین والذاکرات کی صف میں شامل ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اِذَا اَيْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا اَوْ

(١١٤٨) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ٢٥٦٧۔ من طريق ابن قدامة بهذا الاسناد، سنن ابی داود، كتاب التطوع، باب قيام الليل، حديث: ١٣٠٨۔ من طريق ابن بشار بهذا الاسناد، سنن نسائی: ١٦١١۔ سنن ابن ماجه: ١٣٣٦۔ مسند احمد: ٢/ ٢٥٠.

صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ جَمِیْعًا کُتِبَا فِی الذَّاکِرِیْنَ وَالذَّاکِرَاتِ)) ''جب رات کو انسان اپنی بیوی کو بیدار کرے اور وہ دونوں نماز پڑھیں یا اکٹھے دو رکعت نماز پڑھیں تو وہ کثرت سے ذکر کرنے والوں اور کثرت سے ذکر کرنے والیوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔'' (ابو داؤد: ۱۳۰۹، صحیحہ)

۲۔ زوجین میں سے ایک دوسرے کو نیکی کے کاموں کی ترغیب دے، یہ حسن معاشرت کا اعلیٰ مقام اور اہم مطلوب ہے۔

۳۔ نیند سے بیداری کا بہترین حل سوئے شخص پر پانی کے چھینٹے مارنا ہے اس سے نیند کی سستی اور غفلت کا مکمل ازالہ ہو جاتا ہے۔

۴۹۷..... بَابُ التَّسَوُّكِ عِنْدَ الْقِيَامِ لِصَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد کے لیے اٹھ کر مسواک کرنے کا بیان۔

۱۱۴۹۔نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ: ثَنَا حُصَيْنٌ وَقَالَ هَارُوْنُ عَنْ حُصَيْنٍ، ح وَثَنَا أَبُوْ حُصَيْنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ، ثَنَا عَبْثَرٌ، ثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ.........

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِلتَّهَجُّدِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. وَقَالَ هَارُوْنُ وَ أَبُوْ حُصَيْنٍ: إِذَا قَامَ يَتَهَجَّدُ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تہجد کے لیے جب بیدار ہوتے تو اپنا منہ مبارک مسواک کے ساتھ صاف کرتے۔'' جناب ہارون اور ابو حصین نے اپنی روایت میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں: ''جب آپ اٹھ کر تہجد ادا کرتے۔''

فوائد:......مکرر ۱۳۶

۴۹۸..... بَابُ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ

تہجد کی نماز کی ابتداء دو ہلکی اور مختصر رکعات سے کرنے کا بیان

۱۱۵۰۔نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ السُّلَيْمِيُّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

(۱۱۴۹) تقدم تخریجه برقم: ۱۳۶.

(۱۱۵۰) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة النبی ﷺ ودعائه باللیل، حدیث: ۷۶۸۔ سنن ابی داود: ۱۳۲۳۔ شمائل ترمذی: ۲۶۸۔ مسند احمد: ۲/ ۲۳۲۔ مسند الحمیدی: ۹۸۵۔ من طریق سفیان بهذا الاسناد.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص رات کے وقت نماز تہجد کے لیے اٹھے تو اسے چاہئے کہ اپنی نماز کا آغاز دو ہلکی اور مختصر رکعات سے کرے۔''

فوائد :......قیام اللیل میں شروع کی دو رکعتوں میں تخفیف مستحب ہے تا کہ وہ بعد والی نماز کے لیے ہشاش بشاش ہو جائے۔(شرح النووی: ٦/ ٥٤)

۴۹۹..... بَابُ التَّحْمِيدِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور دعا مانگنے کا بیان

١١٥١ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا سُلَيْمَانُ الأَحْوَلُ عَنْ طَاوُسٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ، قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ، وَلِقَاءُكَ حَقٌّ، وَوَعِيدُكَ حَقٌّ، وَعَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، وَالْقُبُورُ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ بِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ،

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ ...... وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ . ''اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں ہے سب کا نور ہے۔ اور تیرے ہی لیے تمام تعریفیں ہیں، تو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے اندر ہے، سب کا نگہبان اور قائم رکھنے والا ہے، سب تعریفیں تیرے ہی لائق ہیں، تو آسمانوں، زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے، سب کا مالک ہے، تمام تعریفوں کا حق دار تو ہی ہے، تو حق ہے، اور تیری ملاقات حق ہے، تیری وعید وسزا حق ہے، اور عذاب قبر حق ہے۔ جنت حق ہے، جہنم بھی حق ہے، قیامت سچ ہے، قبریں حق ہیں، اور محمد حق اور سچ ہیں، اے اللہ! میں تجھ پر ایمان لایا، میں تیرا ہی فرمانبردار ہوا، میں نے تجھ پر ہی توکل کیا، اور میں نے تیری طرف ہی رجوع کیا، اور میں تیری توفیق اور براہین ہی کے ساتھ (تیرے مخالفین سے) جھگڑا کرتا ہوں، اور میں تجھ ہی

(١١٥١) صحيح بخارى، كتاب التهجد، باب التهجد بالليل، حديث: ١١٢٠ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبى ﷺ ودعائه بالليل، حديث: ٧٦٩ـ سنن نسائى: ١٦٢٠ـ سنن ابن ماجه: ١٣٥٥ـ مسند احمد: ١/ ٣٦٦ـ مسند الحميدى: ٤٩٥ـ من طريق سفيان بهذا الاسناد.

وَلَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ . وَزَادَ عَبْدُ الْكَرِيْمِ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .

سے فیصلہ چاہتا ہوں، لہٰذا تو میرے اگلے پچھلے گناہ، اور میرے خفیہ اور علانیہ سارے گناہ معاف فرما، تو ہی مقدم کرنے والا اور تو ہی مؤخر کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور نہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق ہے۔ جناب عبدالکریم نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں: ''تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اللہ کی توفیق و مدد کے ساتھ ہی ساری قوت وطاقت ہے۔''

٥٠٠..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَحْمَدُ بِهٰذَا التَّحْمِيْدِ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ لِافْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ لَا قَبْلُ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نماز تہجد کے آغاز کے لیے یہ حمد وثناء اور دعا تکبیر کہنے کے بعد پڑھتے تھے، تکبیر سے پہلے نہیں۔

١١٥٢۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ، ثَنَا عِمْرَانُ وَهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ طَاوٗسٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ قَالَ بَعْدَمَا يُكَبِّرُ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَامُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ ، أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ ، وَوَعْدُكَ حَقٌّ ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ ، وَالنَّارُ حَقٌّ ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ ، اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ ، وَبِكَ اٰمَنْتُ ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ ، وَإِلَيْكَ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہنے کے بعد یہ (حمد وثناء اور دعا) پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ .... أَنْتَ إِلٰهِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ . ''اے اللہ! سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اور تمام تعریفات کے لائق تو ہی ہے تو آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے اور سنبھالنے والا ہے، اور سب تعریفیں تیرے لیے ہیں، تو آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان میں ہے، سب کا پروردگار ہے، تو حق ہے، تیرا فرمان سچ ہے، اور تیرا وعدہ برحق اور تیری ملاقات سچ ہے اور جنت حق ہے، اور جہنم بھی برحق ہے اور قیامت بھی سچ ہے۔ اے اللہ میں تیرا فرمانبردار ہوں، اور تجھ پر ایمان لایا

(١١٥٢) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ﷺ، حديث: ٧٦٩۔ سنن ابي داود: ٧٧٢۔ من طريق عمران بهذا الاسناد، وانظر الحديث السابق.

خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ، اللّٰهُمَّ أَغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلٰهِيْ لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ.

ہوں، میں تجھ پر بھروسہ کرتا ہوں اور تیری ہی طرف لوٹتا ہوں، اور میں تیری ہی عدالت سے فیصلہ چاہتا ہوں اور تیری ہی توفیق سے جھگڑتا ہوں، اور تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ اے اللہ! میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما، میرے پوشیدہ اور علانیہ گناہوں کو بخش دے تو میرا الہ ہے، تیرے سوا کوئی سچا الہ نہیں ہے۔''

۵۰۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهِدَايَةَ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ عِنْدَ افْتِتَاحِ صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد کی ابتدا میں حق کے اختلافی امور میں اللہ تعالیٰ سے ہدایت وراہنمائی کی دعا مانگنا مستحب ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى جَهْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْمُرْجِئَةِ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ لِلْعَاطِسِ أَنْ يَّرُدَّ عَلَى الْمُشَمِّتِ فَيَقُوْلُ: يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى الَّذِيْ قَدْ أَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِالنُّبُوَّةِ قَدْ سَأَلَ اللّٰهَ الْهِدَايَةَ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَّسْأَلَ الْمُسْلِمُ الْهِدَايَةَ.

اور مرجئہ کے اس شخص کی جہالت کی دلیل جو کہتا ہے کہ چھینک مارنے والا جواب دینے والے کو یہ دعا نہیں دے سکتا، "يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ" (اللہ آپ کو ہدایت دے اور آپ کے معاملات درست فرمائے) حالانکہ نبی کریم ﷺ جنہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت کے بلند مقام پر سرفراز کیا ہے انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ سے حق کے اختلافی مسائل میں ہدایت کی دعا مانگی ہے۔ جبکہ یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ ہدایت کی دعا مانگے۔

۱۱۵۳۔ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَمْرُو بْنُ يُوْنُسَ، نَا عِكْرِمَةُ ۔ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ ۔ نَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ..........

أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ:

''حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جب رات کی نماز کے لیے اٹھتے تھے تو کس دعا کے ساتھ اپنی نماز شروع فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ

(۱۱۵۳) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة النبی ﷺ ودعائه باللیل، حدیث: ۷۷۰۔ سنن ابی داود: ۷۶۷۔ من طریق ابی موسی محمد بن المثنی بهذا الاسناد، سنن ترمذی: ۳۴۲۰۔ سنن نسائی: ۱۶۲۶۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۵۷۔ مسند احمد: ۶/ ۱۵۶۔

كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلاتَهُ قَالَ: اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، إِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ، فَإِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.

جب رات کو نماز کے لیے اٹھتے تو اپنی نماز اس دعا کے ساتھ شروع کرتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ......فَإِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. اے اللہ! جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، غیب اور ظاہر کو جاننے والے، تو اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا، جن امور میں وہ اختلاف کرتے تھے، مجھے حق کے اختلافی امور میں ہدایت عطا فرما، پس بے شک تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی ہدایت و راہنمائی عطا کرتا ہے۔''

فوائد:......قیام اللیل میں آغاز نماز میں ان ادعیہ کا اہتمام مستحب فعل ہے، لہٰذا تہجد کا اہتمام کرنے والے شخص ان میں سے کسی ایک کا انتخاب کرسکتا ہے۔

٥٠٢..... بَابُ فَضْلِ طُوْلِ الْقِيَامِ فِيْ صَلاةِ اللَّيْلِ وَغَيْرِهٖ

نماز تہجد اور دیگر نمازوں میں طویل قیام کی فضیلت کا بیان

١١٥٤۔ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالا: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ، قَالَ..........

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَفِيْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ، ذَاتَ لَيْلَةٍ - وَقَالُوْا: فَأَطَالَ حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوْءٍ. قِيْلَ: وَمَا هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَجْلِسَ وَأَدَعَهُ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے لمبا قیام کیا (اور طویل قراءت کی) حتی کہ میں نے ایک برے کام کا ارادہ کرلیا۔ ان سے عرض کی گئی: آپ نے کیا ارادہ کیا تھا؟ فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور آپ کا ساتھ چھوڑ دوں۔''

فوائد:......ا۔ ائمہ و کبار شخصیات کا ادب و احترام لازم ہے اور ان کے قول و فعل کی مخالفت نہ کی جائے، بشرطیکہ وہ حرام نہ ہو۔

(١١٥٤) صحيح بخارى، كتاب التهجد، باب طول القيام فى صلاة الليل، حديث: ١١٣٥ ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة فى صلاة الليل، حديث: ٧٧٣ ـ سنن ابن ماجه: ١٤١٨ ـ مسند احمد: ١/ ٤٤٠ ـ شمائل ترمذى: ٢٧٨ ـ من طريق الاعمش بهذا الاسناد.

۲۔ علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ جب مقتدی پر نفل وفرض نماز میں قیام کرنا دشوار ہو اور وہ قیام سے عاجز ہو تو وہ بیٹھ سکتا ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ محض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے نہیں بیٹھے تھے۔

۳۔ نوافل میں امام کی اقتداء جائز ہے۔

۴۔ رات کی نماز کو لمبا کرنا مستحب ہے۔(شرح النووی: ٦/ ٦٢)

١١٥٥۔ثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَيَعْلٰى، قَالاَ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَسْطَامٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ، وَحَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: طُوْلُ الْقُنُوْتِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: ''کونسی نماز افضل واعلیٰ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''لمبے اور طویل قیام والی۔''

فوائد: ...... یہ حدیث دلیل ہے کہ رات کی نماز میں لمبا قیام کرنا افضل ہے اور قیام اللیل میں کثرت رکعات اور کثرت رکوع وسجود کے بجائے لمبا قیام کرنا افضل ہے لہٰذا رات کی نماز میں کثرت عدد کے بجائے طول قیام کو ترجیح دی جائے۔

۵۰۳..... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان۔

١١٥٦۔ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ..........

عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عُمَرَ وَهُوَ يَعْرِفُهُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ جِئْتُ مِنَ الْكُوفَةِ وَتَرَكْتُ بِهَا رَجُلاً يُمْلِي الْمَصَاحِفَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِهِ. قَالَ: فَغَضِبَ

''حضرت علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جبکہ آپ اسے جانتے تھے تو اس نے عرض کی: اے امیر المومنین! میں کوفہ سے آیا ہوں اور کوفہ میں ایک ایسے شخص کو چھوڑ کر آیا ہوں جو قرآن مجید زبانی لکھواتا ہے۔ اس پر

(١١٥٥) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب افضل الصلاة طول القنوت، حديث: ٧٥٦۔ مسند احمد: ٣/ ٣١٤۔ صحيح ابن حبان: ١٧٥٥.

(١١٥٦) اسناده صحيح، مسند احمد: ١/ ٢٥، ٢٦۔ سنن كبرى نسائي: ٨١٩٩۔ سنن ترمذى، كتاب الصلاة، باب ماجاء فى الرخصة فى السمر بعد العشاء، حديث: ١٦٩ مختصراً.

عُمَرُ وَانْتَفَخَ حَتّٰى كَادَ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ شُعْبَتَيِ الرَّحْلِ، فَقَالَ: مَنْ هُوَ وَيْحَكَ؟ قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ. قَالَ: فَمَا زَالَ يُسَرَّى عَنْهُ الْغَضَبُ وَيُطْفَأُ حَتّٰى عَادَ إِلٰى حَالِهِ الَّتِيْ كَانَ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: وَيْحَكَ مَا أَعْلَمُ بَقِيَ أَحَدٌ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ. وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْ ذٰلِكَ. كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ يَسْمُرُ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرٍ اللَّيْلَةَ كَذٰلِكَ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّهُ سَمَرَ عِنْدَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَأَنَا مَعَهُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ وَخَرَجْنَا مَعَهُ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ قِرَاءَتَهُ، فَلَمَّا كِدْنَا أَنْ نَعْرِفَ الرَّجُلَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ رَطْبًا كَمَا أُنْزِلَ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلٰى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ. قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ الرَّجُلُ يَدْعُوْ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سَلْ تُعْطَهْ، مَرَّتَيْنِ. قَالَ، فَقَالَ عُمَرُ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَأَغْدُوَنَّ إِلَيْهِ فَلَأُبَشِّرَنَّهُ، قَالَ: فَغَدَوْتُ إِلَيْهِ لِأُبَشِّرَهُ فَوَجَدْتُ أَبَا بَكْرٍ قَدْ سَبَقَنِيْ إِلَيْهِ فَبَشَّرَهُ، وَلَا وَاللّٰهِ مَا سَابَقْتُهُ إِلٰى خَيْرٍ قَطُّ إِلَّا سَبَقَنِيْ. هٰذَا حَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى. غَيْرَ أَنَّهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت غصے میں آ گئے اور شدید غضبناک ہوئے حتیٰ کہ قریب تھا کہ کجاوے کے دونوں پہلو غصے سے لبریز ہو جاتے (سخت غضبناک ہوئے) آپ نے فرمایا: تیری بربادی ہو! وہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو آپ کا غصہ آہستہ آہستہ دور ہونا شروع ہو گیا اور آپ کا غضب ٹھنڈا ہو گیا حتیٰ کہ آپ پہلے کی طرح پر سکون ہو گئے پھر فرمایا: تیرا بھلا ہو! مجھے نہیں معلوم کہ ان کے علاوہ کوئی شخص موجود ہو جو اس کام کا ان سے زیادہ حق رکھتا ہو۔ اور میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر مسلمانوں کے معاملات میں ہر رات مشورہ کیا کرتے تھے۔ ایک رات آپ ان کے گھر بات چیت کے لیے موجود تھے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے، (پھر جب) واپس جانے کے لیے چلے تو ہم بھی آپ کے ساتھ باہر آ گئے۔ اچانک ہم نے دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں کھڑا نماز پڑھ رہا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر اس کی قراءت سننے لگے، ہم اس شخص کو پہچاننے ہی والے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ خوشی ہو کہ وہ قرآن مجید کو اسی طرح تازہ پڑھے جیسے وہ نازل ہوا تھا تو اسے ابن ام عبد کی قراءت کے مطابق پڑھنا چاہیے۔ پھر اس شخص نے بیٹھ کر دعا مانگنی شروع کر دی، اور رسول اللہ ﷺ کہنے لگے: مانگو، تمہیں وہ عطا کیا جائے گا۔" آپ نے دو مرتبہ یہ بات فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! میں صبح ضرور ان کے پاس جا کر انہیں خوش خبری دوں گا۔ چنانچہ میں صبح کے وقت ان کی طرف گیا تا کہ انہیں خوش خبری دوں تو میں نے

لَـمْ يَقُلْ وَانْتَفَخَ . وَقَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: فَمَا زَالَ يَسْـرِيْ عَـنْـهُ، وَقَـالَ: وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ، وَلَمْ يَقُلْ: لاَ يَزَالُ، وَقَالَ: يَسْتَمِعُ قِرَاءَ تَهُ، وَقَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ لَأَغْدُوَنَّ إِلَيْهِ .

دیکھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے پہلے ہی ان کے پاس پہنچ کر انہیں خوشخبری دے چکے تھے ۔ اللہ کی قسم! میں نے جس نیک کام میں بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقابلہ کیا تو وہ مجھ سے سبقت لے گئے ۔'' یہ جناب ابو موسیٰ کی حدیث ہے مگر انہوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: اور آپ کی رگیں پھول گئیں ۔'' جناب سلم بن جنادہ کے الفاظ یہ ہیں: تو آہستہ آہستہ ان کا غصہ اترنا شروع ہو گیا ۔ اور کہا: آپ عرفات کے میدان میں کھڑے تھے ۔ اور یہ لفظ بیان نہیں کیے ۔ مسلسل (نبی علیہ السلام رات کے وقت مشورہ کرتے تھے) اور يَسْمَعُ قِرَاءَ تَهُ کی بجائے يَسْتَمِعُ قِرَاءَ تَهُ آپ غور سے ان کی قراءت سننے لگے، اور حضرت عمر نے فرمایا: ''وَاللّٰهُ لَأَغْدُوَنَّ إِلَيْهِ'' ''اللہ کی قسم! میں ضرور صبح ان کے پاس جاؤں گا ۔''

١١٥٧ ـ نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، نَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِيْ اللَّيْثُ، ح وَثَنَا سَعِيْدُ بْـنُ عَبْـدِ الـلّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا أَبِيْ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلاَلٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ.........

كُـرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: سَأَلْتُ ابْـنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: مَا صَلاَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ ؟ قَالَ: كَانَ يَـقْـرَأُ فِـيْ بَـعْـضِ حُجَرِهِ فَيَسْمَعُ مَنْ كَانَ خَارِجًا .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کریب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسے ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: ''آپ اپنے کسی حجرہ مبارک میں (نماز میں) قراءت کرتے تو حجرے کے باہر لوگ سن لیتے ۔''

فوائد: ......اس حدیث کی وضاحت حدیث ١١٠٩ کے تحت ملاحظہ کریں ۔

(١١٥٧) اسناده حسن، صحيح ابن حبان: ٢٥٧٢ ـ من طريق ابن خزيمة عن سعيد بن عبدالله بهذا الاسناد، مسند احمد: ١/ ٢٧١ ـ سنن ابي داود، كتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل، حديث: ١٣٢٧ ـ شمائل ترمذي: ٣٢١ ـ من طريق اخر عن ابن عباس رضي الله عنهما .

۵۰۴..... بَابُ التَّرَتُّلِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ

نمازِ تہجد میں قراءت خوب ٹھہر ٹھہر کر خوش الحانی کے ساتھ کرنے کا بیان

۱۱۵۸۔ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ............

عَنْ يَعْلَى بْنِ مُمَلَّكٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ، فَقَالَتْ: وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتِهِ، كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى، ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ، وَنَعَتَتْ لَهُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعِتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا.

''جناب یعلی بن مملک سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت اور آپ کی نماز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے کیا نسبت۔ (وہ تو بہت عظیم اور اعلیٰ تھی) آپ نماز تہجد پڑھتے پھر نماز کی مقدار کے برابر سو جاتے، پھر آپ سونے کے وقت کے برابر نماز پڑھتے، پھر نماز کی مقدار کے برابر سو جاتے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی، اور انہوں نے اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کی کیفیت بیان کی تو آپ نے کی قراءت الگ الگ ایک ایک حرف کے ساتھ بیان کی۔''

۵۰۵..... بَابُ إِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الْقِرَاءَةِ وَالْمُخَافَتَةِ بِبَعْضِهَا فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد میں کچھ قراءت بلند آواز کے ساتھ اور کچھ قراءت آہستہ آواز سے کرنا جائز ہے

۱۱۵۹۔نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى - يَعْنِيْ ابْنَ يُوْنُسَ - ح وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ جَمِيْعًا عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيْطٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ رَفَعَ صَوْتَهُ طَوْرًا وَخَفَضَهُ طَوْرًا، وَكَانَ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب نماز تہجد ادا کرتے تو کبھی آواز بلند کر لیتے اور کبھی آواز آہستہ کر لیتے۔ اور

(۱۱۵۸) اسنادہ ضعیف، اس کی سند میں یعلی بن مملک مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب کیف یستحب الترتیل فی القراءة حدیث: ۱٤٦٦۔ سنن ترمذی: ۲۹۲۳۔ سنن نسائی: ۱۰۲۳۔ مسند احمد: ٦/ ۲۹٤۔ من طریق اللیث بھذا الاسناد.

(۱۱۵۹) اسنادہ ضعیف، زائدۃ ابو عمران مجہول الحال راوی ہے۔ سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءة فی صلاۃ اللیل، حدیث: ۱۳۲۸۔ صحیح ابن حبان: ۲۵۹٤.

يَذْكُرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔"

١١٦٠ ـ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ـ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ ـ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ ، وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ..........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ قَيْسٍ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ، أَكَانَ يَجْهَرُ أَمْ يُسِرُّ ؟ قَالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ ، رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَمَا أَسَرَّ . فَزَادَ بَحْرٌ فِيْ حَدِيْثِهِ ، قَالَ: فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً .

"جناب عبداللہ بن ابی قیس بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد میں قراءت کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا کہ کیا آپ جہری قراءت کرتے تھے یا آہستہ؟ انہوں نے فرمایا: آپ دونوں طریقوں سے قراءت کرلیا کرتے تھے، بعض اوقات بلند آواز سے قراءت کرتے اور کبھی آہستہ آواز سے کرتے۔" جناب بحر بن نصر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں: تو میں نے کہا: سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اس کام میں وسعت و گنجائش رکھی ہے۔"

فوائد:...... (یہ احادیث دلیل ہیں کہ) رات کی نماز میں جہری اور سری قراءت کی دونوں صورتیں جائز ہے، لیکن اکثر احادیث دلالت کرتی ہیں کہ قیام اللیل میں جہری اور سری قراءت میں میانہ روی اختیار کرنا مستحب ہے۔ لیکن حدیث عقبہ اور اس کی ہم معنی احادیث دلیل ہیں کہ رات کی نماز میں سری قراءت افضل ہے کیونکہ یہ واضح ہے کہ خفیہ صدقہ علانیہ صدقہ سے افضل ہے۔ (نیل الاوطار: ٣/ ٦٤)

٥٠٦..... بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد میں جہری قراءت کرنے کی کیفیت کا بیان

وَاسْتِحْبَابِ تَرْكِ رَفْعِ الصَّوْتِ الشَّدِيْدِ بِهَا ، وَالْمُخَافَتَةِ بِهَا ، وَابْتِغَاءِ جَهْرٍ بَيْنَ الْجَهْرِ الشَّدِيْدِ وَبَيْنَ الْمُخَافَتَةِ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا﴾ وَهٰذِهِ الْآيَةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ أَنَّ اسْمَ الشَّيْءِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ أَجْزَائِهِ ، إِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا قَدْ أَوْقَعَ اسْمَ الصَّلَاةِ عَلَى الْقِرَاءَةِ فِيْهَا ، وَالْقِرَاءَةُ فِي الصَّلَاةِ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَائِهَا لَا كُلُّهَا

(١١٦٠) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی وقت الوتر، حدیث: ١٤٣٧ ـ سنن ترمذی: ٤٤٩ ـ سنن نسائی: ١٦٦٣ ـ مسند احمد: ٦/ ١٤٩، ٧٣ ـ من طرق عن معاوية بن صالح بهذا الاسناد.

وَإِنَّمَا أَعْلَمْتُ هٰذَا لِيُعْلَمَ أَنَّ اسْمَ الْإِيْمَانِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ شُعَبِهِ.

اور نہایت بلند اور بالکل آہستہ آواز سے قراءت نہ کرنا مستحب ہے۔ نہایت بلند آواز اور بالکل آہستہ کے درمیان جہری قراءت کرنے کا بیان ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا﴾ ''آپ اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں، نہ بالکل پست آواز سے بلکہ اس کے بین بین راستہ اختیار کریں۔ (سورہ بنی اسرائیل: ۱۱۰) یہ آیت اسی قسم سے ہے جسے میں بیان کر چکا ہوں کہ بعض اوقات کسی چیز کے نام کا اطلاق اس کے بعض حصے پر بھی ہو جاتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نماز کا اطلاق قراءت پر کیا ہے جبکہ نماز میں قراءت کرنا نماز کا ایک حصہ ہے، مکمل نماز نہیں۔ اور میں نے یہ بات اس لیے بیان کی ہے تاکہ جان لیا جائے کہ ایمان کا اطلاق اس کے بعض اجزاء پر بھی ہوتا ہے۔

١١٦١۔نَا أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ صَاحِبُ السَّابِرِيِّ، نَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِيْنِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ.........

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِأَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ، وَمَرَّ بِعُمَرَ يُصَلِّيْ رَافِعًا صَوْتَهُ، قَالَ، فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّيْ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ. قَالَ: قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ. وَمَرَرْتُ بِكَ يَا عُمَرُ وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ: قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْتَسَبْتُ بِهِ أُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاحْتَسِبُ بِهِ، قَالَ، فَقَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ: ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا. وَقَالَ لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَجْتُ فِيْ كِتَابِ الْإِمَامَةِ ذِكْرَ نُزُوْلِ

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ پست آواز کے ساتھ نماز (تہجد) پڑھ رہے تھے اور آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب سے بھی گزرے تو وہ بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر جب وہ دونوں نبی علیہ السلام کے پاس اکٹھے ہوئے تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر میں تیرے پاس سے گزرا تھا اور تم نماز پڑھ رہے تھے اور قراءت آہستہ آواز سے کر رہے تھے انہوں نے عرض کی: میں جس ذات کے ساتھ مناجات کر رہا تھا میں نے اسے سنا لیا ہے۔ اور اے عمر میں تیرے پاس سے گزرا تو تم بہت بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے اس سے ثواب کی امید ہے، میں سونے والے کو جگانا چاہتا تھا اور اس پر اجر و ثواب کی امید رکھتا ہوں۔ آپ نے حضرت

(١١٦١) اسنادہ صحیح، صحیح ابن حبان: ٧٣٠۔ من طریق ابن خزیمۃ بھذا الاسناد، سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءۃ فی صلاۃ اللیل، حدیث: ١٣٢٩۔ سنن ترمذی: ٤٤٧.

هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾.

ابوبکر کو فرمایا: تم اپنی آواز کچھ بلند کرلو۔" اور حضرت عمر سے فرمایا: "تم اپنی آواز کچھ آہستہ کرلو۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس آیت ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾. (الاسراء: ۱۱۰) کا شان نزول کتاب الامامۃ میں بیان کیا ہے۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ رات کی نماز میں سری اور جہری قراءت میں اعتدال اور میانہ روی مستحب فعل ہے۔

۵۰۷..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا تَأَذّٰى بِالْجَهْرِ بَعْضُ الْمُصَلِّيْنَ غَيْرَ الْجَاهِرِ بِهَا

نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے کی ممانعت کا بیان جبکہ بلند آواز سے قراءت کرنے سے آہستہ آواز سے قراءت کرنے والے نمازیوں کو تکلیف پہنچتی ہو۔

۱۱۶۲۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: ثَنَا مَعْمَرٌ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ...... عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اعْتَكَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُوْنَ بِالْقِرَاءَةِ۔ زَادَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ، وَهُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ۔ وَقَالَا: فَكَشَفَ السُّتُوْرَ وَقَالَ: أَلَا إِنَّ كُلَّكُمْ مُنَاجٍ رَبَّهُ، فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا يَرْفَعَنَّ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ الْقِرَاءَةَ. قَالَ مُحَمَّدٌ: أَوَ فِي الصَّلَاةِ.

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف کیا تو صحابہ کرام کو بلند آواز سے قراءت کرتے ہوئے سنا، جبکہ آپ اپنے قبہ نما خیمے میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے پردہ ہٹایا اور فرمایا: آگاہ رہو، بے شک تم سب اپنے رب سے مناجات کررہے ہو، لہٰذا ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچاؤ، اور نہ ایک دوسرے پر بلند آواز سے قراءت کرو۔ جناب محمد بن یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:" یا نماز میں (بلند قراءت نہ کرو۔)"

فوائد:...... نماز تہجد میں اگرچہ بلند آواز سے قراءت کرنا جائز ہے۔ لیکن اتنی اونچی آواز جس سے دیگر نمازیوں کی نمازوں میں خلل واقع ہو مکروہ ہے اور مستحب صورت جہری اور سری قراءت کی درمیانی راہ ہے۔

(۱۱۶۲) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءۃ فی صلاۃ اللیل، حدیث: ۱۳۳۲۔ سنن کبری نسائی: ۸۰۳۸۔ مسند احمد: ۳/ ۹۴.

۵۰۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِرَاءَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرِ كُلَّ لَيْلَةٍ اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَبُو لُبَابَةَ هٰذَا يَجُوزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهٖ فَإِنِّي لَا أَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ

نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے ہر رات سورہ بنی اسرائیل اور سورہ الزمر کی قراءت کرنا مستحب ہے۔ اگر ابولبابہ راوی کی حدیث سے دلیل لینا جائز ہو، کیونکہ مجھے اس کی تعدیل اور جرح کا علم نہیں ہے

۱۱۶۳۔ثنا أحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔ثنا أَبُو لُبَابَةَ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ: مَا يُرِيْدُ أَنْ يُفْطِرَ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ: مَا يُرِيْدُ أَنْ يَصُوْمَ، وَكَانَ يَقْرَأُ كُلَّ لَيْلَةٍ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ.

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مسلسل نفلی) روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ آپ ناغہ نہیں کرنا چاہتے، اور آپ (مسلسل) ناغہ کرتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ روزے رکھنا نہیں چاہتے۔ اور آپ ہر رات سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔“

فوائد:......نماز تہجد میں ہر رات سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر کی تلاوت جائز ہے۔

۵۰۹..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ يَحْسِبُ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی تہجد کی تعدادِ رکعات کا بیان

بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّهُ خِلَافُ بَعْضِ أَخْبَارِ عَائِشَةَ فِي عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ.

اس سے بعض کم علم لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ یہ روایت نبی کریم ﷺ کی تہجد کی نماز کی تعداد کے بارے میں مروی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے مخالف ہے۔

۱۱۶۴۔ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعات (نماز تہجد) پڑھتے تھے۔“

(۱۱۶۳) اسناده صحيح، سنن ترمذی، كتاب فضائل القرآن، باب: ۲۱۔ حديث: ۲۹۲۰۔ مختصراً، سنن كبرى نسائی: ۷۱۲۔ مسند احمد: ۶/ ۶۸۔

(۱۱۶۴) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ودعائه بالليل، حديث: ۷۶۴۔ من طريق محمد بن بشار بهذا الاسناد، صحيح بخاری، كتاب التهجد، باب كيف صلاة النبي ﷺ، حديث: ۱۱۳۸۔ سنن ترمذی: ۴۴۲۔ سنن كبرى نسائی: ۴۰۰۔ مسند احمد: ۱/ ۳۳۸۔

عَشْرَةَ رَكْعَةً . حَدَّثَنَاهُ الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، ثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ .

فوائد:......رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سے زیادہ رات کی نماز تیرہ رکعات ثابت ہے۔ پھر تیرہ رکعات ادا کرنے کی دو صورتیں مذکورہ ہے، ایک طریقہ حدیث ۱۰۷۶ میں اور دوسرا طریقہ حدیث ۱۱۰۲ میں بیان ہوا ہے۔

۱۱۶۵ - ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ..........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى بَعْدَ الْعَتَمَةِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ عشاء کے بعد تیرہ رکعات ادا کیں۔''

۵۱۰..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الَّذِي قَدْ يُخَيَّلُ إِلَى بَعْضِ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّهُ خِلَافُ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَذَا الَّذِي ذَكَرْتُهُ.

اس روایت کا بیان جسے بعض کم علم لوگ حضرت ابن عباس کی سابقہ روایت کے خلاف سمجھتے ہیں

۱۱۶۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ . فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ، يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا

''حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رمضان المبارک میں نماز کی کیفیت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک اور دیگر مہینوں میں گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ آپ چار رکعات ادا کرتے، ان کی خوبصورتی اور طوالت کے متعلق مت پوچھو، پھر آپ چار

(۱۱۶۵) اسنادہ ضعیف، شرحبیل بن سعد کا آخری عمر میں حافظہ خراب ہوگیا تھا۔ مسند احمد: ۳/ ۳۸۰۔ قیام اللیل للمروزی: ۸۴.

(۱۱۶۶) صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان، حدیث: ۱۱۴۷۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ، حدیث: ۷۳۸۔ سنن ابی داود: ۱۳۱۴۔ سنن ترمذی: ۴۳۹۔ سنن نسائی: ۱۶۹۸۔ مسند احمد: ۶/ ۳۶.

تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا. قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

رکعات ادا کرتے، ان کی خوبصورتی اور طوالت کے متعلق مت پوچھو پھر آپ تین رکعات ادا کرتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔''

۵۱۱..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ ثَالِثٍ أَخَالُهُ يَسْبِقُ إِلٰى قَلْبِ بَعْضِ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّهُ يُضَادُّ الْخَبَرَيْنِ الَّذَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا قَبْلُ فِي الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ

اس سلسلے کی تیسری روایت کا بیان، میرا خیال ہے کہ تبحر علمی سے محروم شخص کے دل میں یہ بات آئے گی کہ یہ روایت گذشتہ دو ابواب میں مذکورہ روایات کے خلاف ہے

۱۱۶۷ـ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ رات کو وتروں سمیت نو رکعات (نماز تہجد) پڑھتے تھے۔''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز تہجد گیارہ اور نو رکعت بھی مسنون ہے اور آپ ﷺ کا اکثر معمول گیارہ رکعت نماز وتر ادا کرنا تھا۔

۲۔ نماز تراویح گیارہ رکعت مسنون ہے اور زیادہ سے زیادہ نماز وتر تیرہ رکعت مسنون ہے۔ اس سے زائد نماز وتر کی گنجائش نہیں کیونکہ اس سے اضافی عدد کی کوئی واضح نص نہیں، لہٰذا نوافل کے بارے جتنی مطلق روایات ہیں، انہیں رسول ﷺ سے ثابت مسنون عدد پر قیاس کیا جائے گا۔

۵۱۲..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى أَنَّ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ الثَّلَاثَةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا لَيْسَتْ بِمُتَضَادَّةٍ وَلَا مُتَهَاتِرَةٍ،

اس حدیث کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تین احادیث جو میں نے ذکر کی ہیں، وہ باہم متعارض اور متضاد نہیں ہیں۔

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً عَلٰى مَا

(۱۱۶۷) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حدیث: ۱۱۶۷۔ سنن ابی داود: ۱۲۵۱۔ سنن ترمذی: ۳۷۵۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۶۴۔ مسند احمد: ۶/ ۳۰.

أَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ نَقَصَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ يُصَلِّيْ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ اللَّيْلِ عَلٰى مَا أَخْبَرَ أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ، ثُمَّ نَقَصَ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ. عَلٰى مَا أَخْبَرَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے پھر آپ نے دو رکعات کم کر دیں تو آپ رات کو گیارہ رکعات پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت ابوسلمہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں ہے۔ پھر آپ نے نماز تہجد سے دو رکعات کم کر دیں، لہٰذا آپ رات کو نو رکعات پڑھتے تھے۔ جیسا کہ عبداللہ بن شقیق کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں ہے۔

١١٦٨ـ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ ـ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ـ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ـ وَهُوَ الْغُدَانِيُّ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الْأَشَلُّ ـ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ.........

عَنْ مَسْرُوْقٍ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ أَنَّهُ صَلّٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُبِضَ حِيْنَ قُبِضَ وَهُوَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ بِتِسْعِ رَكْعَاتٍ، اٰخِرُ صَلَاتِهِ مِنَ اللَّيْلِ الْوِتْرُ، ثُمَّ رُبَّمَا جَاءَ إِلٰى فِرَاشِهِ هٰذَا، فَيَأْتِيْهِ بِلَالٌ فَيُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: نَأْخُذُ بِالْأَخْبَارِ كُلِّهَا الَّتِيْ أَخْرَجْنَاهَا فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ فِيْ عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، وَاخْتِلَافُ الرُّوَاةِ فِيْ عَدَدِهَا كَاخْتِلَافِهِمْ فِيْ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ، قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ بَعْضِ

''جناب مسروق سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: ''آپ رات کو تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے، پھر آپ نے گیارہ رکعات پڑھنی شروع کر دیں اور دو رکعت چھوڑ دیں، پھر جب آپ کی وفات ہوئی تو اس وقت آپ نو رکعات رات کو پڑھتے تھے، رات کے وقت آپ کی آخری نماز وتر ہوتی تھی، پھر بعض اوقات آپ اپنے اس بستر پر تشریف لے آتے (اور آرام کرتے) پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آ کر آپ کو نماز کی اطلاع کرتے (تو آپ نماز پڑھانے تشریف لے جاتے) امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہم ان تمام روایات کے مطابق عمل کرتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کی نماز تہجد کی تعداد کے متعلق ہم نے کتاب الکبیر میں بیان کی ہیں۔ تعداد رکعات میں راویوں کا اختلاف اسی طرح کا ہے جیسے ان روایات میں ہے جو میں نے اس کتاب میں بیان کی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ بعض راتوں میں بعض

(١١٦٨) منكر، الضعيفة: ٦٣٦٦.

اللَّيَالِي أَكْثَرَ مِمَّا يُصَلِّي فِي بَعْضٍ، فَكُلُّ مَنْ أَخْبَرَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مِنْ أَزْوَاجِهِ أَوْ غَيْرِهِنَّ مِنَ النِّسَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ عَدَدًا مِنَ الصَّلَاةِ، أَوْ صَلَّى بِصِفَةٍ فَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الصَّلَاةَ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي بِذٰلِكَ الْعَدَدِ وَبِتِلْكَ الصِّفَةِ، وَهٰذَا الْاِخْتِلَافُ مِنْ جِنْسِ الْمُبَاحِ، فَجَائِزٌ لِلْمَرْءِ أَن يُصَلِّيَ أَيَّ عَدَدٍ أَحَبَّ مِنَ الصَّلَاةِ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّاهُنَّ، وَعَلَى الصِّفَةِ الَّتِي رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّاهَا لَا حَظْرَ عَلَى أَحَدٍ فِي شَيْءٍ مِنْهَا.

راتوں سے زیادہ رکعات ادا کرتے تھے۔ چنانچہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن یا دیگر خواتین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کی جو تعداد رکعات بیان کی ہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کوئی کیفیت بیان کی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض راتوں میں اس تعداد اور اس کیفیت کے ساتھ نماز ادا کی ہے۔ اور یہ اختلاف جائز قسم سے ہے۔ لہٰذا نمازی کے لیے جائز ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کسی بھی تعداد اور کیفیت کے مطابق جو اسے پسند ہو، نماز ادا کر لے۔ کسی شخص کے لیے اس میں کوئی چیز ممنوع نہیں ہے۔

٥١٣..... بَابُ قَضَاءِ صَلَاةِ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ إِذَا فَاتَتْ لِمَرَضٍ أَوْ شُغْلٍ أَوْ نَوْمٍ

نماز تہجد کی دن کے وقت قضا کرنے کا بیان جبکہ وہ بیماری، مشغولیت یا نیند کی وجہ سے فوت ہو گئی ہو

١١٦٩ـ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، ثَنَا عِيسَى - يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ - عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا، وَكَانَ إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرِضَ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز پڑھتے تو اسے باقاعدگی سے ادا کرتے، اور جب آپ نماز تہجد سے سوئے رہ جاتے یا بیمار ہو جاتے تو دن کے وقت بارہ رکعات ادا کر لیتے۔''

١١٧٠ـ ثَنَا بُنْدَارٌ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ح وَ، ثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضًا، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدٍ، ح وَ ثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضًا، نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى

(١١٦٩) تقدم تخريجه برقم: ١٠٧٨.

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ............

عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَكَانَ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ أَوْ وَجَعٌ، صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً. هٰذَا حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو آپ اس پر ہمیشگی اور باقاعدگی کرنا پسند کرتے اور جب کبھی نیند کا غلبہ، بیماری یا کوئی تکلیف آپ کو نماز تہجد سے مشغول کر دیتی تو آپ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کر لیتے۔'' یہ یحییٰ بن سعید کی روایت ہے۔

فوائد:......۱۔ کسی عذر کی وجہ سے وتر چھوٹنے کی صورت میں ان کی قضا جائز اور مستحب فعل ہے۔

۲۔ وتر چھوٹنے کی صورت میں طلوع فجر سے لے کر نماز ظہر تک کے دوران وتر ادا کرنے کی صورت میں رات کے قیام کا مکمل ثواب ملتا ہے اور وتر نماز میں سستی کا تدارک ہو جاتا ہے۔

۳۔ وتر کی قضا دن کے وقت مقصود ہو تو دن کو جفت نماز ادا کی جائے گی، جیسے رسول اللہ ﷺ کا اکثر معمول نماز تہجد گیارہ رکعت پڑھنا تھا اور کسی عارضے کی وجہ سے نماز تہجد چھوٹنے پر بارہ رکعت نماز پڑھتے تھے۔

۴۔ کیا وتر چھوڑنے والا ہر شخص دن کے وقت بارہ رکعات ادا کرے گا؟ اس بارے میں کوئی ٹھوس دلیل ثابت نہیں ہے، چنانچہ جس کا نماز وتر ادا کرنے کا جو معمول ہے، نماز وتر فوت ہونے کی صورت میں دن کے وقت ایک رکعت اضافہ کر کے اسے جفت بنا لے۔ یہ اس کے حق میں بہترین اور صواب ہے۔

۵۱۴...... بَابُ ذِكْرِ الْوَقْتِ مِنَ النَّهَارِ الَّذِيْ يَكُوْنُ الْمَرْءُ فِيْهِ مُدْرِكًا لِصَلَاةِ اللَّيْلِ إِذَا فَاتَتْ فَصَلَّاهَا فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنَ النَّهَارِ.

دن کے اس وقت کا بیان جس میں آدمی اپنی چھوٹی ہوئی نماز تہجد ادا کر لے تو وہ نماز تہجد کی فضیلت اور اجر و ثواب کو پا لے گا

۱۱۷۱۔ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ وَ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّ............

عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ

''جناب عبدالرحمان بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے

(۱۱۷۰) تقدم تخریجه برقم: ۱۰۷۸.

(۱۱۷۱) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب جامع صلاة اللیل، حدیث: ۷۴۷۔ سنن ابی داود: ۱۳۱۳۔ سنن ترمذی: ۵۸۱۔ سنن نسائی: ۱۷۹۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۴۳.

عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنِي سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ، ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ وَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ، ، قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءٌ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جو شخص اپنی معمول کی قراءت سے یا اس کے کچھ حصے سے سویا رہ گیا، پھر اس نے وہ حصہ نماز فجر اور ظہر کے درمیان تلاوت کر لیا (اسے پڑھ کر نفل ادا کر لیے) تو اس کے لیے لکھ دیا جاتا ہے گویا کہ اس نے وہ حصہ رات ہی کو پڑھا ہے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ رات کے وقت تلاوت اور نماز کا وظیفہ مقرر کرنا مشروع ہے۔ اور جب یہ وظیفہ نیند یا کسی عذر کی وجہ سے رہ جائے تو اس کی قضاء جائز ہے اور جو شخص اس وظیفہ کی قضا کا اہتمام نماز فجر سے لے کر نماز ظہر تک کرے تو اسے رات کے وقت نماز ادا کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۵۳)

۵۱۵..... بَابُ ذِكْرِ النَّاوِيْ قِيَامَ اللَّيْلِ فَيَغْلِبُهُ النَّوْمُ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ.

نماز تہجد کی نیت کرنے والے کا بیان، جب اس پر نیند غالب آ جائے اور وہ نماز تہجد ادا نہ کر سکے۔

۱۱۷۲۔ثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، ثَنَا حُسَيْنٌ - يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ الْجُعْفِيَّ - عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ..........

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ أَتٰى فِرَاشَهُ وَ هُوَ يَنْوِي أَن يَقُوْمَ، يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ حَتّٰى يُصْبِحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوٰى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَهُ غَيْرَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ. وَقَدِ اخْتَلَفَ الرُّوَاةُ فِي

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے بستر پر سوتے وقت یہ نیت کرتا ہے کہ وہ اٹھ کر نماز تہجد ادا کرے گا، پھر اس پر اس کی نیند غالب آ گئی اور وہ صبح تک سوتا رہا تو اس کے لیے اس کی نیت کے مطابق اجر لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی نیند اس کے رب کی طرف سے اس پر صدقہ ہو گی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مجھے نہیں معلوم کہ اس حدیث کو حسین بن علی کے علاوہ کسی

(۱۱۷۲) صحیح، سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب من اتی فراشه وهو ینوی القیام فنام، حدیث: ۱۷۸۸۔ سنن ابن ماجه: ۱۳٤٤۔

إِسْنَادِ هٰذَا الْخَبَرِ .

راوی نے زائدہ سے سند بیان کیا ہو۔ اس حدیث کی سند میں راویوں نے اختلاف کیا ہے۔''

۱۱۷۳ ـ فَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ.........

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، قَالَ: مَنْ حَدَّثَ نَفْسَهُ بِسَاعَةٍ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْهَا فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَنَامَ ، كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ ، وَكُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ . وَهٰذَا التَّخْلِيْطُ مِنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ . وَقَالَ مَرَّةً: عَنْ زِرٍّ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ . كَانَ يَشُكُّ فِي الْخَبَرِ أَهُوَ عَنْ زِرٍّ ، أَوْ عَنْ سُوَيْدٍ .

''جناب زر بن حبیش حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے راویت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جس شخص نے اپنے دل میں ارادہ کیا کہ وہ رات کی کسی گھڑی میں نماز ادا کرے گا پھر اس پر نیند غالب آ گئی تو اس کی نیند اس پر صدقہ ہو گی اور اس کے لیے اس کے ارادے اور نیت کے مطابق نماز کا اجر لکھ دیا جائے گا۔'' جناب عبدہ بن ابی لبابہ نے اس حدیث کی سند خلط ملط کر دی ہے۔ ایک بار روایت کی تو کہا کہ میں یہ روایت سوید بن غفلہ سے بیان کرتا ہوں (دیکھیے روایت نمبر ۱۱۷۲) اور دوسری مرتبہ اسے زر بن حبیش کی روایت قرار دیا (جیسا کہ روایت نمبر ۱۱۷۳) میں ہے۔ جناب عبدہ کو شک تھا کہ یہ روایت زر کی ہے یا سوید کی۔''

۱۱۷٤ ـ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ..........

عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ أَوْ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ ـ شَكَّ عَبْدَةُ ـ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَوْ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ ، قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُوْنُ لَهُ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْمُهَا فَيَنَامُ عَنْهَا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ ، وَكَانَ نَوْمُهُ عَلَيْهِ صَدَقَةً تَصَدَّقَ بِهَا عَلَيْهِ . وَعَبْدَةُ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ بَيَّنَ الْعِلَّةَ الَّتِي شَكَّ فِي هٰذَا

''عبدۃ بن ابی لبابہ جناب زر بن حبیش یا سوید بن غفلہ سے حضرت ابو درداء یا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''جو شخص رات کے کسی حصے میں نماز باقاعدگی سے پڑھتا ہو، پھر اس سے سو یا رہ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس نماز کا اجر لکھ دیتے ہیں، اور اس کی نیند اللہ تعالیٰ کا اس پر صدقہ ہوگا'' جناب عبدہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کی سند کی علت بیان کر دی ہے جس میں انہیں شک ہے کہ یہ حدیث

(۱۱۷۳) رجاله ثقات.

(۱۱۷٤) رجاله ثقات، سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب من اتی فراشه وهو ینوی القیام فنام، حدیث: ۱۷۸۹ ـ موقوفا.

الْإِسْنَادِ أَسَمِعَهُ مِنْ زِرٍّ أَوْ مِنْ سُوَيْدٍ، فَذَكَرَ أَنَّهُمَا كَانَا اجْتَمَعَا فِي مَوْضِعٍ فَحَدَّثَ أَحَدُهُمَا بِهَذَا الْحَدِيثِ، فَشَكَّ مَنِ الْمُحَدِّثُ مِنْهُمَا وَمَنِ الْمُحَدَّثُ عَنْهُ.

انہوں نے زر سے سنی ہے یا سوید سے؟ انہوں نے بتایا ہے کہ یہ دونوں اساتذہ کرام ایک جگہ اکٹھے تھے تو ان میں سے کسی ایک نے یہ حدیث بیان کی، پھر انہیں حدیث بیان کرنے والے اور حدیث سننے والے میں شک ہو گیا (کہ وہ کون ہے)''

۱۱۷۵ ـثَنَا بِهَذَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ.........

قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ إِلَى سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ نَعُودُهُ، فَحَدَّثَ سُوَيْدٌ أَوْ حَدَّثَ زِرٌّ، وَأَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهُ سُوَيْدٌ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَوْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ عَبْدٌ يُرِيدُ صَلَاةً۔ وَقَالَ مَرَّةً: مِنَ اللَّيْلِ ـ، ثُمَّ يَنْسَى فَيَنَامُ إِلَّا كَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنَ اللهِ وَكُتِبَ لَهُ مَا نَوَى. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَإِنْ كَانَ زَائِدَةُ حَفِظَ الْإِسْنَادَ الَّذِي ذَكَرَهُ، وَسُلَيْمَانُ سَمِعَهُ مِنْ حَبِيبٍ، وَحَبِيبٌ مِنْ عَبْدَةَ ـ فَإِنَّهُمَا مُدَلِّسَانِ ـ، فَجَائِزٌ أَنْ يَكُونَ عَبْدَةُ حَدَّثَ بِالْخَبَرِ مَرَّةً قَدِيمًا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ بِلَا شَكٍّ ثُمَّ شَكَّ بَعْدُ أَسَمِعَهُ مِنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ أَوْ مِنْ سُوَيْدٍ؟ وَهُوَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَوْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، لِأَنَّ بَيْنَ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ وَبَيْنَ الثَّوْرِيِّ وَابْنِ عُيَيْنَةَ مِنَ السِّنِّ مَا قَدْ يَنْسَى الرَّجُلُ كَثِيرًا مِمَّا كَانَ يَحْفَظُهُ، فَإِنْ كَانَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي

''امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے یہ بات جناب عبدہ بن ابی لبابہ سے یاد رکھی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں جناب زر بن حبیش کے ساتھ سوید بن غفلہ کی تیمارداری کے لیے گیا، تو سوید یا زر نے حدیث بیان کی، میرا غالب گمان ہے کہ جناب سوید نے بیان کی۔ انہوں نے حضرت ابودرداء یا حضرت ابوذر سے روایت بیان کی اور میرا غالب گمان یہ ہے کہ حضرت ابودرداء سے بیان کی کہ انہوں نے فرمایا: جو آدمی بھی رات کو نماز (تہجد) پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے پھر بھول کر سویا رہتا ہے تو اس کی نیند اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر صدقہ ہو جائے گی اور اس کے لیے اس کی نیت کے مطابق اجر و ثواب لکھ دیا جائے گا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''اگر زائدہ نے اپنی بیان کردہ سند یاد رکھی ہے اور سلیمان نے حبیب سے سنا ہے اور حبیب نے عبدہ سے سنا ہے تو وہ دونوں مدلس ہیں، یہ ممکن ہے کہ عبدہ نے ایک مرتبہ یہ حدیث بہت پہلے بیان کی ہو اور اسے سوید بن غفلہ کے واسطے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہو بغیر کسی شک کے پھر بعد میں انہیں شک لاحق ہو گیا ہو کہ انہوں نے یہ روایت زر بن حبیش سے سنی ہے یا سوید سے؟ اور انہوں نے یہ روایت حضرت ابودرداء سے بیان کی ہے یا حضرت ابوذر سے؟ کیونکہ حبیب بن ابی ثابت اور امام سفیان

(۱۱۷۵) اسناده صحيح، انظر الحديث السابق.

ثَابِتٍ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدَةَ فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ سَمِعَهُ قَبْلَ تَوَلُّدِ ابْنِ عُيَيْنَةَ لِأَنَّ حَبِيْبَ بْنَ أَبِي ثَابِتٍ لَعَلَّهُ أَكْبَرُ مِنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، قَدْ سَمِعَ حَبِيْبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ مِنِ ابْنِ عُمَرَ، وَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِالْمَحْفُوْظِ مِنْ هٰذِهِ الْأَسَانِيْدِ.

ثوری اور ابن عیینہ کے درمیان عمر کا اس قدر تفاوت ہے کہ اس عرصے میں آدمی اپنی حفظ کی ہوئی بہت ساری چیزیں بھول جاتا ہے۔ اگر حبیب بن ابی ثابت نے یہ روایت عبدہ سے سنی ہے تو پھر یہ بات اس کے مشابہ ہے کہ انہوں نے یہ روایت ابن عیینہ کی ولادت سے پہلی سنی ہوگی۔ کیونکہ شاید حبیب بن ابی ثابت (اپنے استاد) عبدہ بن ابی لبابہ سے عمر میں بڑا ہے۔ حبیب بن ابی ثابت نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے، اور ان اسانید میں سے محفوظ کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی بخوبی جانتے ہیں۔"

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جو شخص رات سوتے وقت یہ نیت اور ارادہ کرے کہ وہ رات کے آخری پہر اٹھ کر نماز وتر ادا کرے گا، پھر نیند کے غلبہ کے باعث وہ قیام اللیل کا اہتمام نہ کر سکے تو اس نیت وارادہ کی بدولت اسے قیام اللیل کا ثواب ملے گا اور نماز کے حصہ کی نیند اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ اور عنایت ہوگی۔

۲۔ اس صورت میں نماز وتر کی قضا دینے سے اجر دو چند ہو جاتا ہے۔

۵۱۶...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ تَخُصَّ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِي

دیگر راتوں کو چھوڑ کر صرف جمعتہ المبارک کی رات کو نماز تہجد کے لیے مخصوص کرنا منع ہے۔

۱۱۷۶۔ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ، وَ لَا تَخُصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باقی دنوں کو چھوڑ کر صرف جمعتہ المبارک کے دن کو (نفلی) روزے کے لیے خاص مت کرو۔ اور دیگر راتوں کو چھوڑ کر صرف جمعتہ المبارک کی رات کو نماز تہجد کے لیے خاص نہ کرو۔"

فوائد :......اس حدیث میں جمعہ کی رات کو قیام اللیل کے لیے خاص کرنے اور جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے

(۱۱۷۶) صحیح ابن حبان: ۳۶۱۶۔ من طریق موسی بن عبدالرحمن بهذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب کراهة افراد یوم الجمعة بصوم، حدیث: ۱۴۸/ ۱۱۴۴، سنن کبری نسائی: ۲۷۶۴، مسند احمد: ۲/ ۳۹۴.

خاص کرنے کی واضح ممانعت ہے اور اس کی کراہت پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ نیز علماء نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے، جمعہ کی رات کی خاص نماز بدعت صلاۃ الرغائب مکروہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نماز کے وضاع اور گھڑنے والے کو ہلاک کرے، بلاشبہ یہ بدعات میں سے بدترین بدعت ہے، جو ضلالت وجہالت پر منتج ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۹)

۵۱۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِقْتِصَادِ فِيْ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ وَ كَرَاهَةِ الْحَمْلِ عَلَى النَّفْسِ مَا لَا تُطِيْقُهُ مِنَ التَّطَوُّعِ.

نفلی نماز میں میانہ روی اور اعتدال اختیار کرنے کے حکم کا بیان، اور نفس پر اس کی طاقت سے زیادہ نفلی عبادت کا بوجھ ڈالنا ناپسندیدہ ہے۔

۱۱۷۷۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى.........

عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَ لَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ حَتَّى الصَّبَاحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيْثِهَا، فَقَالَ: صَدَقَتْ. أَمَا أَنِّي لَوْ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتّٰى تُشَافِهَنِيْ بِهِ مُشَافَهَةً.

”جناب سعد بن ہشام روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نفل نماز پڑھتے تو اسے باقاعدگی سے پڑھنا پسند فرماتے۔ اور مجھے نہیں معلوم کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات میں پورا قرآن مجید تلاوت کیا ہو اور نہ آپ نے صبح تک تہجد ادا کی ہے۔ اور نہ آپ نے رمضان المبارک کے سوا کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہیں۔“ پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا، اور انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی، تو انہوں نے فرمایا: ”انہوں نے سچ فرمایا ہے، خبردار! اگر میں ان کی خدمت میں حاضری دیتا ہوتا تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوکر ان سے براہ راست یہ حدیث سنتا۔“

۱۱۷۸۔ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ:..........

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب

(۱۱۷۷) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۷۸.

(۱۱۷۸) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جامع صلاة الليل، حديث: ۱۴۱/ ۷۴۶۔ تقدم تخريجه برقم: ۱۰۷۸.

عَمِلَ عَمَلاً أَثْبَتَهُ ، قَالَتْ: وَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلاَ صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا إِلاَّ رَمَضَانَ .

کوئی عمل کرے تو اسے ہمیشہ کرتے، وہ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے پوری رات صبح تک نماز تہجد پڑھی ہو، اور نہ آپ نے کسی مہینے کے مسلسل روزے رکھے ہیں، سوائے رمضان المبارک کے۔''

فوائد:......۱۔ قیام اللیل میں میانہ روی اختیار کرنا چاہیے اور اس میں اتنا معمول اختیار کرنا چاہیے جو با آسانی اور سہولت سے میسر ہو۔ نیز اس میں قیام اور تلاوت کی اتنی حد مقرر کرنا جس پر مداومت مشکل ہو، ناجائز ہے۔

۲۔ نماز تہجد میں ایک رات میں قرآن ختم کرنا مکروہ فعل ہے۔

۳۔ رمضان کے سوا کسی بھی مہینے کے مکمل روزے رکھنا جائز نہیں، نیز زیادہ نفلی روزے رکھنے کی زیادہ سے زیادہ گنجائش یہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھا جائے اور دوسرے دن روزہ چھوڑ دیا جائے۔ اس کے علاوہ نفلی روزوں پر دوام کا کوئی اور طریقہ مشروع نہیں ہے۔

۱۱۷۹۔ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، ح وَ ، ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ - يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ - عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ ، قَالَ.........

بُرَيْدَةُ: خَرَجْتُ ذَاتَ يَوْمٍ أَمْشِي لِحَاجَةٍ فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ فَظَنَنْتُهُ يُرِيْدُ حَاجَةً ، فَجَعَلْتُ أَكُفُّ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَفْعَلُ ذٰلِكَ حَتّٰى رَاٰنِيْ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِيْ جَمِيْعًا ، فَإِذَا نَحْنُ بِرَجُلٍ بَيْنَ أَيْدِيْنَا يُصَلِّي يُكْثِرُ الرُّكُوْعَ وَ السُّجُوْدَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرٰى يُرَائِيْ ؟ فَقُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ: فَأَرْسَلَ يَدَهُ وَ طَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلاَثَ مِرَارٍ يَرْفَعُ يَدَهُ وَ يُصَوِّبُهُمَا وَ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا ، عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا ، عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا ، فَإِنَّهُ

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں گھر سے نکل کر قضائے حاجت کے لیے جا رہا تھا، تو اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بھی جا رہے ہیں، میں نے گمان کیا کہ آپ قضائے حاجت کے لیے جا رہے ہیں تو میں نے آپ سے دور ہٹنا شروع کر دیا، میں اسی طرح کر رہا تھا کہ آپ نے مجھے دیکھ لیا اور پھر اشارہ کر کے مجھے (اپنے پاس) بلا لیا۔ میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ہم اکٹھے چلنے لگے، پھر اچانک ہم نے اپنے سامنے ایک آدمی کو دیکھا جو نماز پڑھ رہا تھا اور بکثرت رکوع و سجود کر رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، کیا یہ دکھلاوا کر رہا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول بخوبی جانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور اپنے سامنے

(۱۱۷۹) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۵/ ۳۵۰۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۳۱۲.

مَن يُّشَادُّ هٰذَا الدِّيْنَ يَغْلِبُهُ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ مُؤَمَّلٍ لَمْ يَقُلِ الدَّوْرَقِيُّ: فَإِنَّهُ مَن يُّشَادَّ هٰذَا الدِّيْنَ يَغْلِبُهُ.

اپنے دونوں ہاتھوں سے تین بار اشارہ کیا، آپ اپنے ہاتھ بلند کرتے اور پھر انہیں نیچے کرتے اور فرمایا: ''درمیانی راہ اختیار کرو، اعتدال والی راہ اپناؤ، تمہیں معیانہ روی اختیار کرنی چاہیے، کیونکہ جس شخص نے بھی اس دین کے ساتھ سختی کرنے کی کوشش کی تو یہ دین اس پر غالب آ جاتا ہے (اسے پچھاڑ دیتا ہے)۔ یہ مؤمل کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب دورقی نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔ بے شک جس شخص نے بھی اس دین کے معاملے میں سختی کی تو دین اس پر غالب آ جاتا ہے۔''

فوائد:……١۔ اس حدیث میں قیام اللیل میں میانہ روی اختیار کرنے کی تلقین کی گئی ہے اور اختیاری امور میں طبیعت پر اتنا جبر نہیں کرنا چاہیے کہ انسان واجبی امور میں کوتاہ عمل ہو جائے اور فرض عبادت کی روح تک سے غافل ہو جائے۔

٢۔ عبادت میں ایسا طریقہ اختیار نہ کیا جائے کہ انسان ریاکار محسوس ہو۔

٣۔ دن اور رات کے نوافل کی ادائیگی میں انتہائی عجلت اور سجدہ پر سجدہ روحِ نماز کے منافی ہے، لہٰذا نوافل میں سکینت وطمانیت اور ٹھہراؤ اختیار کرنا چاہیے۔

١١٨٠ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ……

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَحَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: لِزَيْنَبَ تُصَلِّيْ، فَإِذَا كَسَلَتْ أَوْ فَتَرَتْ أَمْسَكَتْ بِهِ، فَقَالَ: حُلُّوْهُ، ثُمَّ قَالَ: لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا كَسَلَ أَوْ فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے جبکہ ایک رسی دو ستونوں کے درمیان تنی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ حاضرین نے عرض کی: یہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے۔ وہ نماز پڑھتی ہیں، پھر جب تھک جاتی ہیں یا سست ہو جاتی ہیں تو اسے تھام لیتی ہیں۔ آپ نے حکم دیا: اسے کھول دو۔ پھر فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو چاہیے کہ وہ نشاط کے ساتھ اور چست ہو کر نماز

(١١٨٠) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب ما یکره من التشدید فی العبادة، حدیث: ١١٥٠۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب فضیلة العمل الدائم، حدیث: ٧٨٤۔ سنن ابی داود: ١٣١٢۔ سنن نسائی: ١٦٤٤۔ سنن ابن ماجه: ١٣٧١۔ مسند احمد: ٣/ ١٠١۔

ادا کرے، اور جب تھک جائے یا سست ہو جائے (تو نماز چھوڑ کر) بیٹھ جائے (اور آرام کرے۔)"

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں قیام اللیل میں خشوع وخضوع اختیار کرنے کا بیان ہے اور جب تک طبیعت ہشاش ہو اور نماز میں کامل یکسوئی اور توجہ ہو تب تک قیام اللیل کا اہتمام جائز ومشروع ہے اور جب یکسوئی نہ رہے اور نیند کا غلبہ ہو جائے تب سونا اور قیام ترک کرنا افضل ہے۔

۲۔ اپنی طاقت و بساط کے مطابق عبادت کرنا مشروع ہے اور جس وظیفہ پر اہتمام نہ کیا جائے یا اس پر عمل کوفت اور ایذا کا باعث ہو اسے ترک کرنا افضل ہے۔

۱۱۸۱۔ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْتَمِرٍّ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا أَبُوْ حَبِيْبِ بْنِ مُسْلِمِ بْنُ يَحْيٰى مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ بَنِي رَفَاعَةَ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ: غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: قَالُوْا لِمَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، قَالَ: مَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالُوْا: تُصَلِّيْ قَائِمَةً فَإِذَا أَعْيَتْ إِعْتَمَدَتْ عَلَيْهِ فَحَلَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فَإِذَا أَعْيٰى فَلْيَجْلِسْ.

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ صرف ان الفاظ کا فرق ہے کہ حاضرین نے عرض کی: (یہ رسی) میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی ہے۔ آپ نے پوچھا: وہ اس رسی کے ساتھ کیا کرتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: وہ (اس کے ساتھ) کھڑی ہو کر نماز پڑھتی ہیں، پھر جب تھک جاتی ہیں تو اس سے سہارا لیتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھول دیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے، پھر جب تھک جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے۔"

۵۱۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ وَكَثْرَتِهَا وَطُوْلِ الْقِيَامِ فِيْهَا يَشْكُرُ اللّٰهَ لِمَا يُوَلِّي الْعَبْدُ مَنْ نِعْمَتِهِ وَإِحْسَانِهِ.

نفل نماز بکثرت اور لمبے قیام کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے تاکہ بندہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور احسانات کا شکر ادا کر سکے

۱۱۸۲۔قَالَ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ..........

(۱۱۸۱) شاذ، یہ روایت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ذکر کے ساتھ شاذ ہے۔ فتح الباری: ۳/۳۶.

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ لَهُ: تَكَلَّفُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ غُفِرَ لَكَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اتنی زیادہ نفل) نماز پڑھی کہ آپ کے قدم مبارک سوجھ گئے آپ سے عرض کی گئی: ''اے اللہ کے رسول آپ یہ مشقت و تکلیف برداشت کر رہے ہیں حالانکہ آپ کی بخشش کر دی گئی ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

١١٨٣۔ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ عَلِيٌّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ وَقَالَ الْاٰخَرَانِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ سَمِعَ.........

الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ لَهُ: قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا.

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بکثرت نفل) نماز پڑھی حتی کہ آپ کے قدم مبارک ورم آلود ہو گئے۔ آپ سے عرض کی گئی: تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیے ہیں (پھر اس قدر مشقت کس لیے فرما رہے ہیں؟) آپ نے فرمایا: ''کیا میں (اپنے رب کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

١١٨٤۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْأَحْمَسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، ح وَ، ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى جَمِيْعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ، فَقِيْلَ لَهُ: أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ جَاءَكَ مِنَ اللّٰهِ أَنْ قَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس قدر طویل) قیام کیا کرتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک پھول گئے، آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! آپ یہ بہت مشقت والا کام کرتے ہیں جبکہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی یہ وحی آ چکی ہے کہ اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی تمام غلطیاں

(١١٨٢) صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین، باب اکثار الاعمال والاجتهاد فی العادة، حدیث: ٢٨١٩۔ سنن ترمذی: ٤١٢۔ من طریق ابی عوانة بهذا الاسناد، وانظر الحدیث الاتی.

(١١٨٣) صحیح بخاری کتاب التهجد، باب قیام النبی ﷺ بالليل، حديث: ١١٣٠، ٤٨٣٦۔ سنن نسائی: ١٦٤٥۔ سنن ابن ماجه: ١٤١٩۔ مسند احمد: ٤/ ٢١٥۔ مسند الحمیدی: ٧٥٩.

(١١٨٤) اسناده حسن، ترمذی فی الشمائل: ٢٦٢۔ مسند البزار الکشف: ٢٣٨١.

شَكُورًا. هٰذَا لَفْظُ الْمُحَارِبِيِّ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ هٰذَا دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الشُّكْرَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَدْ يَكُوْنُ بِالْعَمَلِ لَهُ لِأَنَّ الشُّكْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ، وَقَدْ يَكُوْنُ بِاللِّسَانِ، قَالَ اللّٰهُ: ﴿اعْمَلُوْا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا﴾ فَأَمَرَهُمْ جَلَّ وَعَلَا أَنْ يَعْمَلُوْا لَهُ شُكْرًا فَالشُّكْرُ قَدْ يَكُوْنُ بِالْقَوْلِ وَالْعَمَلِ جَمِيْعًا، لَا عَلٰى مَا يَتَوَهَّمُ الْعَامَّةُ أَنَّ الشُّكْرَ إِنَّمَا يَكُوْنُ بِاللِّسَانِ فَقَطْ. وَقَوْلُهُ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، مِنَ الْجُنْسِ الَّذِيْ أَقُوْلُ: إِنَّهُ جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ أَنْ يُقَالَ: يَكُوْنُ فِيْ مَعْنٰى كَانَ، لِأَنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا﴾، وَقِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَائِلِ وَلَمْ يَقُلْ أَيْضًا وَعَدَنِيْ أَنْ يَغْفِرَ لِأَنَّهُ قَدْ غَفَرَ.

معاف فرما دی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟'' یہ محاربی کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر کبھی اس کے لیے عمل کے ذریعے سے ہوتا ہے کیونکہ سارے کا سارا شکر اللہ ہی کے لیے ہے۔ اور کبھی شکر زبان سے ادا ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اعْمَلُوْا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا﴾ (سبا: ۱۳) ''اے آل داؤد! شکرانے کے طور پر (نیک) عمل کرو۔'' لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا ہے کہ وہ اس کے شکرانے کے طور پر نیک اعمال کریں۔ چنانچہ شکر کبھی قول اور عمل دونوں کے ساتھ ادا ہوتا ہے۔ اس طرح نہیں جیسا کہ عام لوگوں کا خیال ہے کہ شکر صرف زبان سے ادا ہوتا ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ ''اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیے ہیں'' یہ اس قسم سے ہے جس کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ لغوی طور پر یہ جائز ہے کہ کہا جائے: یکون (ہوگا) کان (ہو چکا) کے معنی میں بھی آتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا﴾ (الفتح: ۱) ''بلاشبہ ہم نے آپ کو فتح مبین عطا کی ہے۔'' اور نبی علیہ السلام سے یہ کہا گیا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قائل کا رد نہیں کیا اور نہ اسے یہ فرمایا ہے کہ ''میرے رب نے میرے گناہ معاف کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ کیونکہ وہ تو معاف کر چکا ہے۔''

فوائد: ......۱۔ قیام اللیل کا اہتمام مشروع و مستحب ہے اور طول قیام کی صورت میں انسان کا مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا بھی جائز ہے بشرطیکہ انسان اکتاہٹ و ملال کا شکار نہ ہو۔

۲۔ انسان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات و اکرامات جتنے زیادہ ہوں، اسے اسی قدر زیادہ عبادات کا اہتمام کرنا چاہیے، اسی سے انسان کی بخشش و مغفرت ممکن ہے، نیز جنہیں مغفرت کے بارے میں علم نہ ہو انہیں تو عبادات میں خوب دلچسپی

لینی چاہیے، لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ کثرت عبادت کے شوق میں شرعی حدود اور سنن سے تجاوز نہ کیا جائے۔

۳۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ بندے کا اللہ کا شکر ادا کرنے سے مقصود، اس کے انعامات کا اعتراف، انعامات پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا اور نیکی کے کاموں پر مکمل دوام ہے اور اللہ تعالیٰ کا بندوں کے اعمال کی قدر دانی سے مراد، نیک اعمال پہ انہیں اچھا بدلہ دینا ثواب کو بڑھا چڑھا کر دینا اور جو اُن پر انعامات کیے ہیں ان پر ان کی تعریف کرنا ہے۔(نووی: ۱۷/ ۱۶۲)

❁❁❁❁

جُمَّاعُ اَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ

فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نفلی نمازوں کے ابواب کا مجموعہ

۵۱۹..... بَابُ فَضْلِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْمَكْتُوبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ بِلَفْظَةٍ مُجْمَلَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نفل نماز کی فضیلت کا بیان

۱۱۸۵ - ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَا: ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، حَدَّثَتْنِي..........

أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ .

''حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایک دن میں فرض نمازوں کے علاوہ بارہ رکعات نفل نماز ادا کی، اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

۱۱۸٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ، ثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ يُقَالَ لَهُ: النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ..........

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

''حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے اللہ کے لیے ہر روز نماز پڑھی، پھر مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔''

۱۱۸۷ - نَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ

(۱۱۸۵) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل السنن الراتبة، حديث : ۷۲۸ - سنن ابی داود : ۱۲۵۰ - سنن كبرى نسائی : ۴۹۲ - مسند احمد : ۶/ ۴۲۶.

(۱۱۸٦) انظر الحديث السابق.

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، قَالَ، ....

قَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ: أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا حَدَّثَتْنَاهُ أُمُّ حَبِيبَةَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: وَمَا رَأَيْتُهُ قَالَ ذَاكَ إِلَّا لِتُسَارَّ إِلَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ عَنْبَسَةُ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ أُمِّ حَبِيبَةَ. قَالَ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَنْبَسَةَ. قَالَ النُّعْمَانُ: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ عَمْرٍو. قَالَ دَاوُدُ: أَمَّا نَحْنُ فَإِنَّا نُصَلِّي وَنَتْرُكُ. قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ: هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَسْقَطَ هُشَيْمٌ مِنَ الْإِسْنَادِ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ ابْنِ عُلَيَّةَ ـ وَهُوَ فِي الْبَابِ الثَّانِي ـ وَمَا رَوَاهُ مَحْبُوبُ ابْنُ الْحَسَنِ.

''حضرت عنبسہ بن ابوسفیان نے عمرو بن اوس سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں جو مجھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کی ہے؟ میں نے کہا: ضرور سنائیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات انہوں نے حدیث کی طرف رغبت کرنے اور اس میں خوشی محسوس کرنے کے لیے کہی، وہ فرماتے ہیں: ہمیں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایک دن میں بارہ رکعات نفل ادا کیے، اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔'' حضرت عنبسہ کہتے ہیں کہ: جب سے میں نے ان کے بارے میں حضرت ام حبیبہ سے سنا ہے میں نے یہ رکعات کبھی نہیں چھوڑیں۔ جناب عمرو بن اوس کہتے ہیں: میں نے یہ رکعات کبھی ترک نہیں کیں جب سے میں نے حضرت عنبسہ سے ان کے بارے میں حدیث سنی ہے۔ جناب نعمان کہتے ہیں: '' جب سے میں نے عمرو سے ان کے متعلق سنا ہے، میں نے کبھی انہیں نہیں چھوڑا۔'' جناب داؤد کہتے ہیں: ''مگر ہم تو کبھی انہیں ادا کر لیتے ہیں اور کبھی چھوڑ بھی دیتے ہیں۔ جناب ابن علیہ نے بھی یہی کلمات یا اس جیسے کلمات کہے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جناب ہشیم نے اس سند سے عمرو بن اوس کا واسطہ گرادیا ہے۔ جبکہ صحیح حدیث ابن علیہ کی ہے جو دوسرے باب میں مذکور ہے اور اسے محبوب بن حسن نے بیان کیا ہے۔''

(١١٨٧) انظر الحديث السابق.

٥٢٠..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهٖ: فِيْ كُلِّ يَوْمٍ، أَيْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَعَ بَيَانِ عَدَدِ هٰذِهِ الرَّكْعَاتِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جو میں نے ذکر کی تھی، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان ''ہر روز میں'' سے مراد ہر دن اور رات مراد ہے۔ اور فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نفل رکعات کی تعداد کا بیان

قَدْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْاٰنِ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَقُوْلُ: يَوْمًا تُرِيْدُ بِلَيْلَتِهٖ، وَتَقُوْلُ: لَيْلَةً، تُرِيْدُ بِيَوْمِهَا، قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِيْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ﴿اٰيَتُكَ أَنْ لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا﴾ وَقَالَ فِيْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ: ﴿اٰيَتُكَ أَنْ لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا﴾ فَبَانَ أَنَّهُ أَرَادَ بِقَوْلِهٖ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ: ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَيْ بِلَيَالِيْهَا وَصَحَّ أَنَّهُ أَرَادَ بِقَوْلِهٖ فِيْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ: ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا، أَيْ بِأَيَّامِهِنَّ. قَالَ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: ﴿وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلَاثِيْنَ لَيْلَةً﴾، وَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ بِأَيَّامِهِنَّ وَقَالَ: ﴿وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ﴾، وَالْعَرَبُ إِذَا أَفْرَدَتْ ذِكْرَ الْأَيَّامِ قَالَتْ: عَشْرَةَ أَيَّامٍ، وَإِذَا أَفْرَدَتْ ذِكْرَ اللَّيَالِيْ قَالَتْ: عَشْرَ لَيَالٍ، فَظَاهِرُ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ وَ أَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ نَسْقًا عَلَى الثَّلَاثِيْنَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا قَبْلُ، وَإِنَّمَا أَرَادَ اللّٰهُ أَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرِ لَيَالٍ أَيْ بِأَيَّامِهِنَّ.

''میں کتاب ''معانی القرآن'' میں بیان کر چکا ہوں کہ عرب کبھی دن بول کر دن اور رات مراد لیتے ہیں اور کبھی رات بول کر رات اور دن دونوں مراد لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ آل عمران میں فرماتے ہیں: ﴿اٰيَتُكَ أَنْ لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا﴾ (آل عمران:٤١) ''تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین دن تک لوگوں سے اشارے کے سوا بات چیت نہیں کر سکے گا۔'' اور سورہ مریم میں فرمایا: ﴿اٰيَتُكَ أَنْ لَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا﴾ (مریم: ١٠) ''تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات تک صحیح سلامت ہونے کے باوجود لوگوں سے بات چیت نہیں کر سکے گا۔'' اس سے واضح ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں تین دن، ان کی راتوں سمیت مراد لیے ہیں۔ اور یہ بھی درست ہے کہ سورہ مریم میں تین راتیں ان کے دنوں سمیت مراد لی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلَاثِيْنَ لَيْلَةً﴾ (الاعراف: ١٤٢) ''اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا۔'' ''اور یقینی علم یہ ہے کہ اس سے مراد دس راتیں، دس دنوں سمیت ہیں۔'' اور فرمایا: ''اور ہم نے ان کو دس کے ساتھ مکمل کر دیا۔'' (اعراف:١٤٢) عرب جب اکیلے دنوں کا تذکرہ کریں تو ''عَشْرَةَ اَيَّامٍ'' کہتے ہیں اور جب اکیلی راتوں کا ذکر کریں تو ''عَشْرَ لَيَالٍ'' کہتے ہیں۔ چنانچہ اس لفظ ﴿وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ﴾ اور ہم نے انہیں دس کے ساتھ مکمل کر دیا'' کا ظاہر یہ ہے کہ اس سے پہلے مذکور

تیں پر عطف نسق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ ہم نے انہیں دس راتوں کے ساتھ مکمل کر دیا یعنی ان کے دنوں سمیت مکمل کر دیا۔''

۱۱۸۸۔نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ: نَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُخْتِهِ.........

أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ صَلّٰى اثْنَتَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ.

''نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے ایک دن میں بارہ رکعات نفل نماز ادا کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔ چار رکعات ظہر سے پہلے، اور دو رکعات ظہر کے بعد، نماز عصر سے پہلے دو رکعات، مغرب کی نماز کے بعد دو رکعات اور دو رکعات صبح کی نماز سے پہلے ہیں۔''

۱۱۸۹۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجُنَيْدُ الْبَغْدَادِيُّ، نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ ۔ وَهُوَ ابْنُ رَافِعٍ ۔ عَنْ عَنْبَسَةَ ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ......

عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، أَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ، وَ اثْنَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ.

''حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بارہ رکعات (نفل نماز) ادا کیں، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں، چار رکعات ظہر سے پہلے، اور دو رکعات ظہر کے بعد، دو رکعات عصر سے پہلے، اور دو رکعات مغرب کے بعد، اور دو رکعات فجر سے پہلے ہیں۔

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں موکدہ سنتوں کی فضیلت کا بیان ہے اور ان کا اہتمام حصول جنت کا باعث ہے۔

۲۔ موکدہ سنتوں میں سے کوئی بھی نماز فرض نہیں، بلکہ یہ نمازیں فرض کے تابع ہیں۔ اور ان کے چھوڑنے سے انسان گناہ گار نہیں ہوتا۔

(۱۱۸۸) اسناده صحيح، سنن نسائی، كتاب قيام الليل، باب ثواب من صلى فى اليوم والليلة......، حديث: ۱۸۰۲، وانظر الحديث الآتی۔

(۱۱۸۹) اسناده صحيح، سنن نسائی، كتاب قيام الليل، باب ثواب من صلى فى اليوم والليلة......، حديث: ۱۸۰۳۔ سنن ترمذی: ۴۱۵۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۴۱۔ مسند احمد: ۶/ ۳۲۶۔

۳۔ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ احادیث الباب دلیل ہیں کہ مذکورہ بارہ رکعت سے موکدہ سنتیں مراد ہیں اور یہ سنتیں فرائض کے تابع ہیں۔(نیل الاوطار: ۳/ ۱۹)

۵۲۱..... بَابُ فَضْلِ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ صَلاَةِ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا

نمازظہر سے پہلے اور بعد میں نفل نماز کی فضیلت کا بیان

۱۱۹۰۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّنُوْخِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى يُحَدِّثُ ، ح وَ ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ أَصَابَتْهُ شِدَّةٌ ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ أَبِيْ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ ، وَقَالَ ابْنُ مَعْمَرٍ: مَنْ صَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ أَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ.

''جناب محمد بن ابی سفیان پر جب موت طاری ہوئی تو انہیں بڑی سختی کا سامنا کرنا پڑا، (اس وقت) انہوں نے فرمایا: مجھے میری بہن ام حبیبہ بنت ابی سفیان نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چار رکعات کو اہتمام اور باقاعدگی سے ادا کیا۔ ابن معمر کے الفاظ یہ ہیں: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعات اور ان کے بعد چار رکعات ادا کیں تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام قرار دے دیں گے۔''

۱۱۹۱۔حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، ثَنَا عَمْرٌو ـ يَعْنِي ابْنَ أَبِيْ سَلَمَةَ ـ ثَنَا صَدَقَةُ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ..........

عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ صَلاَةِ الْهَجِيْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حُرِّمَ عَلٰى جَهَنَّمَ.

''حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے ظہر سے پہلے چار رکعات اور اس کے بعد بھی چار رکعات پابندی اور باقاعدگی سے ادا کیں، وہ جہنم پر حرام کر دیا جائے گا۔''

۱۱۹۲۔حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، نَا الْهَيْثَمُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ ، أَخْبَرَنَا

(۱۱۹۰) اسنادہ ضعیف، محمد بن ابی سفیان غیر معروف مجہول راوی ہے۔ سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب ثواب من صلی فی الیوم واللیلۃ...... حدیث: ۱۸۱۷.

(۱۱۹۱) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب الاربع قبل الظهر وبعدها، حدیث: ۱۲۶۹۔ سنن ترمذی: ۴۲۷۔ سنن نسائی: ۱۸۱۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۶۰۔ مسند احمد: ۶/۳۲۵.

النُّعْمَانُ - يَعْنِي ابْنَ الْمُنْذِرِ - عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَنْبَسَةَ.........

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بِمِثْلِهِ سَوَاءً.

"جناب عنبسہ سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مذکورہ بالا روایت کے برابر روایت بیان کی۔"

فوائد:......۱۔ نماز ظہر سے پہلے اور بعد میں چار چار رکعت نماز پڑھنا مستحب فعل ہے۔ (المغنی ۳/۳۱۸)

۲۔ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ: نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں اور نماز ظہر کے بعد چار رکعتیں کی محافظت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیتے ہیں۔ اسے حقیقت پر محمول کرنا زیادہ مناسب ہے کہ ایسے شخص کے جمیع بدن کو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل وسیع تر اور رحمت بے کنار ہے، نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز ظہر سے قبل چار رکعات اور نماز ظہر کے بعد چار رکعتیں موکدہ اور مستحب ہیں اور ان کے اہتمام کے لیے مذکورہ ترغیب کافی ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۱۹، ۲۰)

۵۲۲..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعَصْرِ

نماز عصر سے پہلے نفل نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۱۱۹۳۔حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي جَدِّي أَبُو الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ عُمَرَ و ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ، نَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنِي جَدِّي.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللَّهُ امْرَءًا صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ.

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعات نماز (نفل) ادا کی۔"

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز عصر سے قبل چار رکعت نماز مستحب ہے اور اس نماز کا اہتمام کرنے والا رحمت ایزدی کا مستحق ہے۔

۵۲۳..... بَابُ فَضْلِ التَّطَوُّعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

نماز مغرب اور عشاء کے درمیان نفل نماز کی فضیلت کا بیان

۱۱۹۴۔ثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرَّبَالِيُّ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَخْبَرَنِي إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ

(۱۱۹۲) انظر الحدیث السابق.
(۱۱۹۳) اسنادہ حسن، سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب الصلاۃ قبل العصر، حدیث: ۱۲۷۱۔ سنن ترمذی: ۴۳۰۔ مسند احمد: ۲/ ۱۱۷.

عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ..........

عَنْ حُذَيْفَةَ: أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ صَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، پھر آپ نفل نماز ادا کرتے رہے حتی کہ آپ نے عشاء کی نماز پڑھی۔''

فوائد:......نماز مغرب کے بعد نماز نفل کا اہتمام مسنون ہے البتہ اس حدیث میں یہ وضاحت نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعت نماز ادا کی تھی، لہٰذا اس مطلق روایت کو ان مقید احادیث پر محمول کیا جائے گا، جن میں نماز مغرب کے بعد دو موکدہ سنتوں کے اہتمام کا بیان ہے۔

۱۱۹۵۔قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ أَبِيْ خَثْعَمٍ الْيَمَامِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى سِتَّ رَكْعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَا يَتَكَلَّمُ بَيْنَهُنَّ بِشَيْءٍ إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً. حَدَّثَنَاهُ أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ خَثْعَمٍ الْيَمَامِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، ح وَثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الرُّبَالِيُّ، نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ أَبِيْ خَثْعَمٍ الْيَمَامِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، غَيْرَ أَنَّ الرُّبَالِيَّ قَالَ: لَا يَتَكَلَّمُ بَيْنَهُمَا بِسُوْءٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نماز مغرب کے بعد چھ رکعات نماز نفل پڑھی، ان کے درمیان ذکر الٰہی کے سوا کوئی بات چیت نہ کی تو یہ رکعات اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہو جائیں گی۔ جناب الربالی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان کے درمیان کوئی بری بات کیے بغیر نماز پڑھے۔''

(۱۱۹۴) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب: ۱۰۴۔ حدیث: ۳۷۸۱۔ مطولا، سنن کبری نسائی: ۳۷۹، ۳۸۰، ۸۲۹۸۔ مسند احمد: ۵/ ۴۴.

(۱۱۹۵) اسنادہ ضعیف، عمر بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر الحدیث راوی ہے۔ الضعیفۃ: ۴۶۹۔ سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل التطوع ست رکعات بعد المغرب، حدیث: ۴۳۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۶۷، ۱۳۷۴۔ مسند ابی یعلی: ۶۰۲۲.

۵۲۴..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْمَكْتُوبَاتِ وَ بَعْدَهُنَّ

فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نبی اکرم ﷺ کی نماز کا بیان

۱۱۹۶۔حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا سُفْيَانُ، ح وَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ، نَا سُفْيَانُ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ..........

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ وَكِيعٍ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر اور عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعات پڑھا کرتے تھے۔'' یہ جناب وکیع کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

۱۱۹۷۔حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَا: ثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ، انْتَهٰى حَدِيثُ أَحْمَدَ، وَزَادَ مُؤَمَّلٌ، قَالَ وَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ - وَكَانَتْ سَاعَةٌ لَا يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِيهَا أَحَدٌ - قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِي بِالصَّلَاةِ. قَالَ: أُرَاهُ قَالَ: خَفِيفَتَيْنِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي بَيْتِهِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ظہر سے پہلے دو رکعات اور دو رکعات اس کے بعد ادا کیں، اور دو رکعات مغرب کے بعد آپ کے گھر میں پڑھیں، اور دو رکعات عشاء کے بعد آپ کے گھر میں پڑھیں۔'' جناب احمد بن منیع کی حدیث یہاں ختم ہو جاتی ہے۔ جناب مؤمل بن ہشام نے یہ اضافہ بیان کیا، فرماتے ہیں: مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا اور وہ ایسا وقت تھا جس میں کوئی شخص آپ کے پاس نہیں آتا تھا، بے شک آپ دو رکعات ادا کرتے حتیٰ کہ (دوسری) فجر طلوع ہو جاتی اور مؤذن نماز کے لیے اذان دے دیتا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا: ''آپ یہ دو رکعات ہلکی اور مختصر ادا

(۱۱۹۶) ضعيف، ابواسحاق راوی مدلس ہے۔ ضعیف، سنن ابی داود: ۱۲۷۵۔ سنن ابی داود، كتاب التطوع، باب من رخص فيهما اذا كانت الشمس مرتفعة، حديث: ۱۲۷۵۔ سنن کبری نسائی: ۳۴۴۔ مسند احمد: ۱/ ۱۲۴۔

(۱۱۹۷) صحيح بخاري، كتاب التهجد، باب الركعتين قبل الظهر، حديث: ۱۱۸۰، ۱۱۸۱۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل السنن الراتبة، حديث: ۷۲۹۰۔ سنن ترمذی: ۴۳۳۔ سنن نسائی: ۱۷۷۴۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۴۵۔ مسند احمد: ۲/ ۶، ۲۸۳/۶۔

کرتے، اور دو رکعات جمعہ کے بعد اپنے گھر میں ادا کرتے۔“

١١٩٨۔حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ..........

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَذَكَرَتْ لِيْ حَفْصَةُ۔ وَلَمْ أَرَهُ۔ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ رَكْعَتَيْنِ.

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر سے پہلے دو رکعات اور اس کے بعد بھی دو رکعات پڑھتے تھے۔ مغرب کے بعد دو رکعات اور عشاء کے بعد بھی دو رکعات پڑھتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اور مجھے حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا حالانکہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا نہیں، کہ آپ طلوع فجر کے وقت بھی دو رکعات پڑھتے تھے۔“

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نبی ﷺ مذکورہ موکدہ سنتوں، مثلاً نماز ظہر سے پہلے اور بعد میں دو دو رکعت، نماز مغرب کے بعد دو رکعت، نماز عشاء کے بعد دو رکعت اور نماز فجر سے قبل دو رکعت کا اہتمام کرتے اور انہیں گھر پر ادا کرتے تھے، نیز نوافل کا گھر پر اہتمام مسجد میں اہتمام سے افضل اور زیادہ اجر کا باعث ہے، جیسا کہ حدیث ١٢٠٣ اور ١٢٠٤ میں وضاحت ہے۔

٥٢٥..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَبْلَ الْمَكْتُوْبَاتِ وَبَعْدَهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ

فرض نمازوں سے پہلے اور ان کے بعد نفل نماز گھروں میں پڑھنا مستحب ہے۔

١١٩٩۔حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، ثَنَا خَالِدٌ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّطَوُّعِ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فِيْ بَيْتِيْ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ

”جناب عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: آپ ظہر سے پہلے چار رکعات میرے گھر میں پڑھتے تھے، پھر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے، پھر آپ میرے گھر واپس تشریف لاتے اور دو رکعات ادا کرتے، اور آپ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے

(١١٩٨) صحيح ابن حبان: ٢٤٦٤ - من طريق الزهري بهذا الاسناد، وانظر الحديث السابق۔ ١١٩٧ - ١١١١.

(١١٩٩) تقدم تخريجه، برقم: ١١٦٧.

الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ.

پھر میرے گھر واپس آ کر دو رکعات ادا کرتے، پھر آپ انہیں عشاء کی نماز پڑھاتے پھر آپ میرے گھر میں داخل ہوتے تو دو رکعات ادا کرتے، اور آپ رات کے وقت نو رکعات وتروں سمیت ادا کرتے، اور جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو رکعات ادا کرتے پھر آپ (مسجد) تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نماز فجر پڑھاتے۔''

فوائد :......گزشتہ احادیث میں موکدہ سنتوں کی تعداد دس بنتی ہے اور اس حدیث کی رو سے نماز ظہر سے قبل چار سنتیں پڑھنے سے موکدہ سنتوں کی تعداد بارہ ہو جاتی ہے۔ لہٰذا دن میں دس اور بارہ سنتوں کا اہتمام مستحب فعل اور مسنون عمل ہے۔ جس کی فضیلت حدیث ۱۱۸۸، ۱۱۸۹ میں بیان ہوتی ہے۔

۵۲۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِأَن يَّرْكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْبُيُوْتِ بِلَفْظِ أَمْرٍ قَدْ يَحْسِبُ بَعْضُ مَن لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ أَنَّ مُصَلِّيْهَا فِي الْمَسْجِدِ عَاصٍ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَن يُّصَلِّيَهَا فِي الْبُيُوْتِ.

مغرب کے بعد دو رکعات گھروں میں پڑھنے کے حکم کا بیان، ایک ایسے لفظ کے ساتھ جس سے کم علم لوگوں کو یہ گمان ہوسکتا ہے کہ یہ دو رکعات مسجد میں ادا کرنے والا گناہ گار ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں گھروں میں ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۲۰۰۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ..........

عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، قَالَ: أَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى بِهِمُ الْمَغْرِبَ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: ارْكَعُوْا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ. قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ مَحْمُوْدًا ـ وَهُوَ إِمَامُ قَوْمِهِ ـ يُصَلِّيْ بِهِمُ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَجْلِسُ

''حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عبد اشہل (کے قبیلے) میں تشریف لائے تو انہیں نماز مغرب پڑھائی، پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا: یہ دو رکعات اپنے گھروں میں پڑھو (قتادہ) کہتے ہیں: بے شک میں نے جناب محمود رضی اللہ عنہ کو دیکھا، جبکہ وہ اپنی قوم کے امام تھے، آپ انہیں مغرب کی نماز پڑھاتے تھے۔ پھر آپ باہر تشریف لاتے اور مسجد کے صحن

(۱۲۰۰) اسناده حسن، مسند احمد: ٥/ ٤٢٧، ٤٢٨ ـ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فى الركعتين، بعد المغرب، حديث: ١١٦٥ ـ من طريق محمود بن لبيد عن رافع بن خديج فذكره.

بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَقُوْمَ قُبَيْلَ الْعَتَمَةِ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ فَيُصَلِّيهِمَا .

میں بیٹھ جاتے، حتی کہ عشاء سے تھوڑی دیر پہلے اٹھ کر گھر چلے جاتے اور یہ دو رکعات ادا کرتے۔"

۱۲۰۱-حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى الْفِطْرِيُّ..........

عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ، فَلَمَّا صَلّٰى قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوْتِ .

"حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز قبیلہ بنی عبد اشہل کی مسجد میں ادا کی، جب آپ نماز پڑھا چکے تو لوگوں نے اٹھ کر سنتیں ادا کرنی شروع کر دیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمھیں یہ نماز اپنے گھروں میں پڑھنی چاہیے۔"

فوائد:......۱۔نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز سنت موکدہ ہے۔

۲۔ نوافل وسنن کا اہتمام مسجد کے بجائے گھر پر افضل ہے۔

۳۔ مغرب کی سنتوں کی ادائیگی میں تاخیر کرنا جائز ہے تاوقتیکہ وہ نماز عشاء سے پہلے ادا کی جائیں۔

۵۲۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ تُصَلَّى الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْبُيُوْتِ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِذٰلِكَ أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ لَا أَمْرُ إِيْجَابٍ، إِذْ صَلَاةُ النَّوَافِلِ فِي الْبُيُوْتِ أَفْضَلُ مِنَ النَّوَافِلِ فِي الْمَسَاجِدِ

نماز مغرب کے بعد دو رکعت گھروں میں پڑھنے کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ آپ کا یہ حکم بطور استحباب تھا، وجوبی حکم نہیں تھا، کیونکہ نفل نماز گھروں میں ادا کرنا مساجد میں ادا کرنے سے افضل ہے۔

۱۲۰۲-ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ - نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ، ح وَثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ..........

(۱۲۰۱) صحيح، سنن ترمذی، كتاب الجمعة، باب ما ذكر في الصلاة بعد المغرب، حديث: ٦٠٤- سنن نسائی: ١٦٠١- من طريق بندار بهذا الاسناد، سنن ابی داود: ١٣٠٠.

(۱۲۰۲) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في التطوع في البيت، حديث: ١٣٧٨- شمائل ترمذی: ٢٩٧.

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ بَيْتِي وَالصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: قَدْ تَرٰى مَا أَقْرَبَ بَيْتِي مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ أَحَبُّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ. هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ.

''حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے گھر میں نماز کی ادائیگی اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: تم دیکھ رہے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے، لیکن فرض نمازوں کے علاوہ مجھے مسجد کی نسبت اپنے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ محبوب ہے۔ یہ جناب بندار کی حدیث ہے۔''

٥٢٨..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا اسْتَحَبَّ الصَّلَاةَ فِي الْبَيْتِ عَلَى الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ خَلَا الْمَكْتُوْبَةِ، إِذِ الصَّلَاةُ فِي الْبَيْتِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ مِنْهَا.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے فرض نمازوں کے علاوہ، اپنے گھر میں نماز پڑھنے کو مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند کیا ہے کیونکہ فرض نمازوں کے علاوہ، گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے

١٢٠٣۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ هِنْدٍ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَيْرُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ. وَقَالَ بُنْدَارٌ: أَفْضَلُ صَلَاتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ.

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: آدمی کی بہترین نماز اس کے گھر میں ہے، سوائے فرض نماز کے۔'' اور جناب بندار کے یہ الفاظ ہیں: تمہاری افضل ترین نماز تمہارے گھروں میں ہے، سوائے فرض نماز کے۔''

١٢٠٤۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا وُهَيْبٌ، نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ..........

(١٢٠٣) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب صلاة الليل، حديث: ٧٣١، ٧٢٩٠۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة النافلة في بيته، حديث: ٧٨١۔ سنن ابي داود: ١٤٤٧۔ سنن ترمذي: ٤٥٠۔ سنن نسائي: ١٦٠٠۔ مسند احمد: ٥/ ١٨٢.

(١٢٠٤) انظر الحديث السابق.

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَصَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلاَةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلاَّ الْمَكْتُوْبَةَ.

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو، بے شک آدمی کی افضل ترین نماز اس کے گھر میں ہے مگر فرض نماز (وہ مسجد میں افضل ہے۔)

فوائد :......ا۔ فرض نماز کے علاوہ موکدہ وغیر موکدہ نوافل کا گھر پر اہتمام کرنا افضل اور رحمت ایزدی کے حصول کا ذریعہ ہے۔

۲۔ نوافل کا اہتمام مساجد کے بجائے گھروں میں بہتر ہے اور گھروں پر نوافل کا اہتمام استحباب کی دلیل ہے۔ تاہم مساجد میں نوافل ادا کرنا بہر حال جائز ہیں۔

۳۔ فرض نماز کی ادائیگی کے لیے مردوں کا مساجد میں حاضر ہونا اور جماعت میں شریک ہونا لازم ہے۔ البتہ کسی شرعی عذر کی وجہ سے نماز با جماعت سے پیچھے رہنا مضر نہیں۔

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ التَّطَوُّعِ غَيْرَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا

نفل نماز کے متعلق غیر مذکور احادیث کے ابواب کا مجموعہ

٥٢٨..... بَابُ الْأَمْرِ بِصَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبُيُوتِ وَالنَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْبُيُوتِ قُبُورًا فَيُتَحَامَى الصَّلَاةُ فِيهِنَّ، وَهٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلَى الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْمَقَابِرِ

گھروں میں نفل نماز پڑھنے کے حکم کا بیان، اور گھروں کو قبرستان بنانے کی ممانعت کہ ان میں نماز ہی نہ پڑھی جائے۔ اور یہ حدیث قبرستان میں نماز پڑھنے کی ممانعت کی دلیل ہے۔

١٢٠٥ـ ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اجْعَلُوْا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔''

٥٣٠..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِأَنْ يُجْعَلَ بَعْضُ الصَّلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبُيُوْتِ لَا كُلُّهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں بعض نفلی نمازوں کے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ساری نفلی نماز کا حکم نہیں دیا۔

إِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا يَجْعَلُ فِي بَيْتِ الْمُصَلِّيْ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا. خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ، اجْعَلُوْا مِنْ صَلَاتِكُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ، دَالٌّ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ بِأَنْ يُجْعَلَ بَعْضُ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوْتِ لَا كُلُّهَا.

کیونکہ اللہ تعالیٰ نمازی کی نماز کی وجہ سے گھر میں خیر و برکت عطا کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث: ''اپنے گھروں میں اپنی نمازوں کا کچھ حصہ پڑھا کرو'' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے نماز کا کچھ حصہ گھر میں ادا کرنے کا حکم دیا ہے نہ کہ ساری نماز کا۔

(١٢٠٥) صحيح بخاري، كتاب التهجد، باب التطوع في البيت، حديث: ١١٨٧ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة النافلة في بيته، حديث: ٧٧٧ـ سنن ابي داود: ١٠٤٣ـ سنن ترمذي: ٤٥١ـ سنن نسائي: ١٥٩٩ـ سنن ابن ماجه: ١٣٧٧ـ مسند احمد: ٢/ ١٦.

۱۲۰۶۔ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰی ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِی سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ..........

عَنْ أَبِی سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَضٰی أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ فِی الْمَسْجِدِ ، فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِنْ صَلَاتِهٖ فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِیْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ خَيْرًا . رَوٰی هٰذَا الْخَبَرَ أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ غَيْرُهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِیق سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ ، لَمْ يَذْكُرُوا أَبَا سَعِيْدٍ ثَنَاهُ أَبُوْ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ، ح وَ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، ح وَ ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَا ، ثَنَا الْأَعْمَشُ .

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں اپنی نماز پڑھ لے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی نماز سے اپنے گھر کا حصہ بھی رکھے۔ پس بے شک اللہ تعالیٰ اس کی نماز کے باعث اس کے گھر میں خیر و برکت کر دیتے ہیں۔'' یہ روایت ابو خالد احمر، ابو معاویہ اور عبدہ بن سلیمان وغیرہ نے اپنی اپنی اسانید کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے اور انہوں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔''

فوائد :......امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں، راجح قول کے مطلق یہاں نماز سے مراد نوافل ہیں، اس موضوع کے متعلقہ احادیث اسی مفہوم کا تقاضا کرتی ہیں اور اس نماز (نوافل) کو فرض پر محمول کرنا جائز نہیں نیز نوافل کو گھر پر ادا کرنے کی ترغیب اس لیے دی گئی ہے کہ گھر پر نوافل کا اہتمام ریا کاری سے بعید تر، نماز ضائع کرنے والے عوامل سے محفوظ تر ہے اور اس عمل سے برکت حاصل ہوتی، رحمت اور فرشتے نازل ہوتے اور شیطان گھروں سے بھاگتا ہے۔ (شرح النووی: ٦/ ٦٧)

۵۸۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِكْرَامِ الْبُيُوْتِ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ فِيْهَا.

گھروں میں کچھ نماز پڑھ کر انہیں عزت و شرف دینے کے حکم کا بیان

۱۲۰۷۔ثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمِصْرِیُّ ، ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ فَرُّوْخٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ..........

(۱۲۰۶) اسنادہ صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فی التطوع فی البیت، حدیث: ۱۳۷۶۔ مسند احمد: ۳/ ۵۹۔ مسند عبد بن حمید: ۹۷۰۔ من طریق سفیان بھذا الاسناد، صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب صلاة النافلة فی بیته، حدیث: ۷۷۸، عن جابر رضی اللہ عنہ.

(۱۲۰۷) اسنادہ ضعیف، عبداللہ بن فروخ متکلم فیہ راوی ہے۔ الضعیفة: ۲۶۸۰۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۳۱۳.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْرِمُوْا بُيُوْتَكُمْ بِبَعْضِ صَلَاتِكُمْ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی کچھ نماز کے ساتھ اپنے گھروں کو عزت وشرف دو۔''

۵۳۲..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِيْ عَقِبِ كُلِّ وُضُوْءٍ يَتَوَضَّأُهُ الْمُحْدِثُ

بے وضو ہونے والے شخص کے ہر وضو کے بعد نفل نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۱۲۰۸۔ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، قَالَا، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ، ثَنَا أَبُوْ حَيَّانَ، ح وَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ- يَعْنِي ابْنَ بِشْرٍ - ثَنَا أَبُوْ حَيَّانَ، نَا أَبُوْ زُرْعَةَ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: يَا بِلَالُ، حَدِّثْنِيْ بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ مَنْفَعَةً فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ. فَقَالَ: مَا عَمِلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي الْإِسْلَامِ عِنْدِيْ عَمَلًا أَرْجٰى مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّيْ لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا تَامًّا قَطُّ فِيْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ لِرَبِّيْ مَا كُتِبَ لِيْ أَنْ أُصَلِّيَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو نماز فجر کے وقت فرمایا: اے بلال! مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جو تمہارے نزدیک اسلام لانے کے بعد سب سے زیادہ نفع کی امید والا ہے۔ بے شک میں نے آج رات جنت میں تیرے جوتوں کی آہٹ اپنے آگے سنی ہے۔تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے نزدیک میں نے اسلام لانے کے بعد اس سے زیادہ نفع اور اجر و ثواب کی امید والا کوئی عمل نہیں کیا کہ میں نے رات یا دن کی جس گھڑی میں بھی مکمل وضو کیا تو میں نے اس وضو کے ساتھ اپنے رب کی رضا کے لیے نفل نماز پڑھی جتنی اس نے میرے مقدر میں پڑھنی لکھی تھی۔''

فوائد:......۱۔اس حدیث میں وضو کے بعد نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان ہے، یہ عمل مسنون اور نماز کے ممنوعہ اوقات یعنی طلوع آفتاب، زوال اور غروب آفتاب کے وقت اور فجر وعصر کے بعد مباح ہے، کیونکہ یہ سببی نماز ہے، ہمارا موقف یہی ہے۔(شرح النووی: ۱۶/ ۱۲)

۲۔ اس حدیث میں بلال رضی اللہ عنہ کی فضیلت وعظمت کا بیان اور ان کے جنتی ہونے کا بلیغ حکم ہے۔

(۱۲۰۸) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب فضل الطهور بالليل والنهار، حدیث: ۱۱۴۹۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل بلال رضی اللہ عنہ حدیث: ۲۴۵۸۔ سنن کبری نسائی: ۸۱۷۹۔ مسند احمد: ۲/ ۳۳۳۔

۳۔ جنت موجود ہے اور منکرین جنت کا اعتقاد باطل ہے کہ جنت تصوراتی چیز ہے۔

۵۳۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الذَّنْبِ يُحْدِثُهُ الْمَرْأُ لِتَكُوْنَ تِلْكَ الصَّلَاةُ كَفَّارَةً لِمَا أُحْدَثَ مِنَ الذَّنْبِ.

آدمی سے گناہ سرزد ہونے کے بعد نماز پڑھنا مستحب ہے تاکہ وہ نماز اس گناہ کا کفارہ بن جائے

۱۲۰۹۔حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا..........

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا، فَقَالَ: يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِيْ إِلَى الْجَنَّةِ؟ إِنِّيْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِيْ. فَقَالَ بِلَالٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا أَذْنَبْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَا أَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے صبح کی تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: اے بلال! کس عمل کی وجہ سے تم جنت میں مجھ سے سبقت لے گئے ہو؟ بے شک میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے چلنے کی آواز اپنے آگے آگے سنی۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! میں نے جب بھی کوئی گناہ کیا تو میں نے دو رکعات ادا کیں، اور جب بھی میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو میں اسی وقت وضو کر لیتا ہوں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی عمل کی وجہ سے (تم سبقت لے گئے ہو)۔''

۵۳۴..... بَابُ التَّسْلِيْمِ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ جَمِيْعًا

دن اور رات کی ہر نفل نماز میں دو رکعت کے بعد سلام پھیرنے کا بیان

۱۲۱۰۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلٰى۔ وَهُوَ ابْنُ عَطَاءٍ۔ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ..........

ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ

(۱۲۰۹) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب: ۵۴۔ حدیث: ۳۶۸۹۔ مسند احمد: ۵/ ۳۶۰۔ صحیح ابن حبان: ۷۰۸۶.

(۱۲۱۰) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب صلاۃ النھار، حدیث: ۱۲۹۵۔ سنن ترمذی: ۵۹۷۔ سنن نسائی: ۱۶۶۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۲۲۔ مسند احمد: ۲/ ۵۱.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنَى مَثْنَى. ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

آپ نے فرمایا: ''رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعات ہیں۔''

۵۳۵..... بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الْمَنْصُوْصَةِ وَالدَّالَّةِ عَلٰى خِلَافِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ تَطَوُّعَ النَّهَارِ أَرْبَعاً لَا مَثْنٰى

ان روایات کا بیان جو اس شخص کے دعوے کے خلاف صریح نص اور دلیل ہیں جو کہتا ہے کہ دن کی نفل نماز چار رکعات ہے، دو دو نہیں

۱۲۱۰/ ۱- فِيْ خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ، وَفِيْ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ، وَفِيْ خَبَرِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَاراً ضُحًى فَيَبْدَأُ بِالْمَسْجِدِ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِيْ قَوْلِهِ لِجَابِرٍ لَمَّا أَتَاهُ بِالْبَعِيْرِ لِيُسَلِّمَهُ إِلَيْهِ: أَصَلَّيْتَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ وَلَهُ عَبْدٌ أَوْ فَرَسٌ. وَبِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ نَهَارًا لَا لَيْلًا، وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ: حَفِظْتُ مِنَ

نبی اکرم ﷺ کے ایک فرمان میں اس طرح مذکور ہے: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرنی چاہئیں۔ اور آپ سے مروی روایات میں یہ بھی ہے۔ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعات پڑھ لینی چاہیے۔ اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر سے واپس صرف دن میں چاشت کے وقت آتے تھے، تو آپ پہلے مسجد میں تشریف لاتے اور اس میں دو رکعات ادا کرتے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ جب آپ کے پاس آپ کے اونٹ سپرد کرنے آئے تھے تو آپ نے انہیں فرمایا تھا: کیا تم نے (تحیۃ المسجد) نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعات ادا کرو۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: جو شخص دو رکعات ادا کرے اور ان میں اپنے نفس سے گفتگو نہ کرے اور اس کا ایک غلام یا گھوڑا ہو۔ نبی کریم ﷺ کا دن کے وقت دو رکعات نماز استسقاء ادا کرنا بھی اس کی دلیل ہے۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَ فِيْ خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَ الْعَصْرَ، وَ فِيْ خَبَرِ بِلَالٍ: مَا أَذْنَبْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ. وَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْباً فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ، وَ فِيْ خَبَرِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا وَدَّعَهُ بِرَكْعَتَيْنِ، وَفِيْ خَبَرِ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَ فِيْ خَبَرِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى إِذَا مَرَّ مَسْجِدَ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَ صَلَّيْنَا مَعَهُ، وَ فِيْ خَبَرِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهِ سُبْحَةَ الضُّحٰى رَكْعَتَيْنِ، وَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ، وَ فِيْهِ: رَكْعَتَيِ الضُّحٰى، وَ

آپ یہ رکعات رات کو ادا نہیں کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے: ''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہر سے پہلے دو رکعات، اور اس کے بعد بھی دو رکعات، اور مغرب کے بعد دو رکعات اور عشاء کے بعد بھی دو رکعات یاد رکھی ہیں۔ اور مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ آپ صبح کی نماز سے پہلے بھی دو رکعات ادا کرتے تھے۔'' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر اور عصر کے علاوہ ہر فرض نماز کے بعد دو رکعات پڑھتے تھے۔'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: میں نے جب بھی کوئی گناہ کیا ہے میں نے دو رکعات ادا کیں۔'' حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: جو بندہ کوئی گناہ کر لے پھر وضو کر کے دو رکعات نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی منزل پر پڑاؤ ڈالتے تو آپ دو رکعات پڑھ کر اس کو چھوڑتے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے پھر میرے گھر واپس تشریف لا کر دو رکعات ادا فرماتے۔'' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالیہ سے تشریف لا رہے تھے، حتیٰ کہ جب آپ بنی معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرنے لگے تو آپ اس میں داخل ہو گئے اور دو رکعات ادا کیں اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضرت محمود بن ربیع کی حضرت عتبان بن مالک کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر چاشت کی دو رکعات ادا کیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

فِي خَبَرِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَطُّ إِلَّا أَن يَّقْدُمَ مِنْ سَفَرٍ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وَفِي خَبَرِ أَبِي ذَرٍّ: يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سَلَامٰى مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ صَدَقَةٌ، وَقَالَ فِي الْخَبَرِ: وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَا الضُّحٰى، وَفِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ: مَنْ حَافَظَ عَلٰى شَفْعَتَيِ الضُّحٰى غُفِرَتْ ذُنُوْبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ، وَفِي خَبَرِ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى أَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ دَعَوْتَ، فَأَمَرَ بِنَاحِيَةِ بَيْتِهِمْ فَنُضِحَ وَفِيْهِ بِسَاطٌ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِيْ كُلٍّ مِنْ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ كُلِّهَا دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ التَّطَوُّعَ بِالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى لَا أَرْبَعًا كَمَا زَعَمَ مَنْ لَّمْ يَتَدَبَّرْ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ وَلَمْ يَطْلُبْهَا فَيَسْمَعُهَا مِمَّنْ يَفْهَمُهَا. فَأَمَّا خَبَرُ عَائِشَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، فَلَيْسَ فِي الْخَبَرِ أَنْ صَلَّاهُنَّ بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ. وَابْنُ عُمَرَ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّهُ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَلَوْ كَانَتْ صَلَاةُ النَّهَارِ أَرْبَعًا لَا رَكْعَتَيْنِ، وَلَمَا جَازَ لِلْمَرْءِ أَنْ يُّصَلِّيَ بَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَ

میرے خلیل نے مجھے تین کاموں کی وصیت فرمائی، اور اس میں ہے کہ چاشت کی دو رکعات (پڑھا کرو) اور جناب عبداللہ بن شقیق کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں ہے کہ وہ فرماتی ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی چاشت کی نماز پڑھتے نہیں دیکھا، الاّ یہ کہ آپ سفر سے تشریف لاتے تو دو رکعات پڑھتے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ بنی آدم کے ہر جوڑ پر صبح کے وقت صدقہ واجب ہوتا ہے۔'' اور آگے فرمایا: اور چاشت کی دو رکعات اس کے لیے کافی ہیں۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''جس شخص نے چاشت کی دو رکعات کا اہتمام اور اس پر باقاعدگی کی اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ جناب انس بن سیرین کی حضرت انس بن مالک سے روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک انصاری کے گھر والوں کے پاس تشریف لے گئے، تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اگر آپ دعا فرما دیں (تو ہمارے لیے خیر و برکت کا باعث ہو گی) چنانچہ آپ نے گھر کے ایک کونے کی صفائی کا حکم دیا، (تو صاف کر دیا گیا) اور پانی چھڑک کر ایک چٹائی بچھا دی گئی، تو آپ نے وہاں کھڑے ہو کر دو رکعات ادا کیں۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ان تمام روایات میں اس بات کی دلیل ہے کہ دن کی نفلی نماز دو دو رکعات ہیں، چار چار نہیں، جیسا کہ اس شخص کا دعویٰ ہے جس نے ان روایات میں غور و فکر نہیں کیا اور نہ ان روایات کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ کسی ایسے عالم سے انہیں سن لیتا ہو جو اُن کو سمجھتا ہو۔ رہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث جو ہم نے ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کیں، تو اس حدیث میں یہ ذکر

كَانَ عَلَيْهِ أَن يُّضِيفَ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ لِتَتِمَّ أَرْبَعًا ، وَ كَانَ عَلَيْهِ أَن يُّصَلِّيَ قَبْلَ صَلاَةِ الْغَدَاةِ أَرْبَعًا لِأَنَّهُ مِنْ صَلاَةِ النَّهَارِ لاَ مِنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ ، وَلَمْ نَسْمَعْ خَبَرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَابِتاً مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ أَنَّهُ صَلّٰى بِالنَّهَارِ أَرْبَعًا بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ صَلاَةَ تَطَوُّعٍ . فَإِنَّ خُيِّلَ إِلَى بَعْضِ مَنْ لَّمْ يُنْعِمِ الرِّوَايَةَ أَنَّ خَبَرَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعاً بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ، إِذْ ذُكِرَتْ أَرْبَعًا فِي الْخَبَرِ ، قِيْلَ لَهُ: فَقَدْ رَوٰى سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذِكْرِهَا صَلاَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ ، فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا . فَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ فِيْ صَلاَةِ اللَّيْلِ كَاللَّفْظَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ عَنْهَا فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ ، أَفَيَجُوْزُ أَن يَّتَأَوَّلَ مُتَأَوِّلٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْأَرْبَعَاتِ بِاللَّيْلِ ، كُلُّ أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ مِنْهَا بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ، وَ هُمْ لاَ يُخَالِفُوْنَا أَنَّ صَلاَةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى خَلاَ الْوِتْرِ ، فَمَعْنٰى خَبَرِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عِنْدَهُمْ كَخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْهَا عِنْدَنَا أَنَّ النَّبِيَّ

نہیں ہے کہ آپ نے انہیں ایک ہی سلام کے ساتھ ادا فرمایا تھا۔ جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ آپ نے ظہر سے پہلے دو رکعات ادا کی ہیں۔ اور اگر ان کی نفلی نماز چار چار رکعات ہی ہوتی تو کسی شخص کے لیے یہ جائز نہ ہوتا کہ وہ ظہر کے بعد دو رکعات ادا کرے، بلکہ اس کے لیے واجب ہوتا کہ وہ ان کے ساتھ دو اور رکعات ملائے تا کہ چار رکعات مکمل ہو جائیں۔ اور اس کے لیے یہ بھی واجب وضروری ہوتا کہ وہ نماز فجر سے پہلے بھی چار رکعات ادا کرتا کیونکہ وہ بھی دن کی نماز ہے، رات کی نہیں۔ اور ہم نے نبی اکرم ﷺ سے سے منقول اور ثابت شدہ کوئی روایت نہیں سنی کہ آپ نے دن کی نفلی نماز چار رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کی ہوں۔ اگر کسی ایسے شخص کو جس نے گہرا غور وفکر نہیں کیا، یہ خیال آئے کہ حضرت عبداللہ بن شقیق کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر سے پہلے چار رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کی ہیں، کیونکہ اس روایت میں چار کا تذکرہ ہے (تو اس کا مطلب ہے کہ ایک سلام سے ہی پڑھی ہوں گی) تو اس شخص کو جواب دیا جائے گا کہ جناب سعید مقبری نے حضرت ابوسلمہ کے واسطے کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی نماز تہجد کے بارے میں بیان کیا ہے۔ آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ چار رکعات پڑھتے تھے، تم ان کے حسن اور طوالت کے بارے میں مت پوچھو۔ پھر آپ چار رکعات پڑھتے۔ چنانچہ نماز تہجد کے بارے میں یہ الفاظ حضرت عبداللہ بن شقیق کے حضرت عائشہ سے ذکر کردہ نماز ظہر سے پہلے چار رکعات کے بارے میں الفاظ جیسے ہی ہیں۔ تو کیا یہ جائز ہے کہ کوئی تاویل کرنے والا یہ تاویل کرے کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْأَرْبَعَ بِتَسْلِيْمَتَيْنِ لاَ بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ، وَفِيْ خَبَرِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَ إِذَا كَانَتْ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى أَرْبَعاً وَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا وَ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ،

ﷺ رات کے وقت چار چار رکعات ادا کرتے تھے، اور چار ہر رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ حالانکہ ہمارے مخالفین اس بات میں ہمارے ساتھ متفق ہیں کہ وتروں کے علاوہ رات کی نماز دو دو رکعات کر کے ادا کی جائے گی۔ لہٰذا حضرت ابوسلمہ کی حضرت عائشہ سے روایت کا جو معنی ان کے نزدیک ہے وہی معانی ہمارے نزدیک عبداللہ بن شقیق کی روایت کے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے چار رکعات دو دفعہ سلام پھیر کر ادا کی تھیں، ایک سلام کے ساتھ نہیں۔ جناب عاصم بن ضمرہ کی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب سورج اس (مشرقی) جانب اتنا بلند ہوتا جتنا کہ عصر کے وقت (مغربی جانب میں) ہوتا ہے تو دو رکعات ادا کرتے۔ اور جب سورج اس (مغربی) جانب اتنا بلند ہوتا جتنا کہ ظہر کے وقت اس (مشرقی) جانب ہوتا ہے تو آپ چار رکعات ادا کرتے، اور آپ ظہر سے پہلے چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا فرماتے۔ اور آپ عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے اور آپ دو رکعات کے بعد اللہ کے مقرب فرشتوں اور تابعدار مسلمانوں پر سلام بھیج کر الگ کرتے۔“

١٢١١۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، قَالَ، سَمِعْتُ..........

عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِيْ هٰذَا الْخَبَرِ خَبَرَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَدْ صَلّٰى

”جناب عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی (نفل) نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

(١٢١١) اسنادہ حسن، سنن ترمذی، کتاب الجمعۃ، باب کیف کان یتطوع النبی ﷺ بالنہار، حدیث: ٥٩٩۔ سنن نسائی: ٧٧٥۔ سنن ابن ماجہ: ١١٦١۔ مسند احمد: ١/ ١٦٠۔

مِنَ النَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، فَأَمَّا ذِكْرُ الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَالْأَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ ، فَهٰذِهِ مِنَ الْأَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي دَلَّتْ عَلَيْهِ الْأَخْبَارُ الْمُفَسَّرَةُ ، فَدَلَّ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى ، وَأَنَّ كُلَّ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهَارِ مِنَ التَّطَوُّعِ فَإِنَّمَا صَلَّاهُنَّ مَثْنٰى مَثْنٰى عَلٰى مَا خَبَّرَ أَنَّهَا صَلَاةُ النَّهَارِ وَاللَّيْلِ جَمِيعًا ، وَلَوْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ أَرْبَعًا بِتَسْلِيمٍ كَانَ هٰذَا عِنْدَنَا مِنَ الْاِخْتِلَافِ الْمُبَاحِ فَكَانَ الْمَرْأُ مُخَيَّرًا بَيْنَ أَنْ يُّصَلِّيَ أَرْبَعًا بِتَسْلِيمَةٍ بِالنَّهَارِ ، وَبَيْنَ أَنْ يُّسَلِّمَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ . وَقَوْلُهُ فِي خَبَرِ عَلِيٍّ: وَيَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ تَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ ، أَحَدُهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِتَشَهُّدٍ إِذْ فِي التَّشَهُّدِ التَّسْلِيمُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَهٰذَا مَعْنًى يَبْعُدُ ، وَالثَّانِي أَنَّهُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ الَّذِي هُوَ فَصْلٌ بَيْنَ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ مَا بَعْدَهُمَا مِنَ الصَّلَاةِ وَهٰذَا هُوَ الْمَفْهُومُ مِنَ الْمُخَاطَبَةِ . لِأَنَّ

نے خبر دی ہے کہ آپ نے دن کے وقت دو مرتبہ دو دو رکعات ادا فرمائی ہیں۔ جبکہ ظہر سے پہلے چار رکعات اور عصر سے پہلے چار رکعات کا ذکر مجمل الفاظ میں ہے جن کی تفسیر اور وضاحت مفسر روایات سے ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث جو وہ نبی اکرم سے بیان کرتے ہیں کہ دن اور رات کی نماز دو دو رکعات کر کے ادا کی جائے گی۔'' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دن کے وقت جو نفل نماز بھی ادا کی وہ آپ نے دو دو رکعات ہی ادا کیں ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے بتایا ہے کہ رات اور دن دونوں کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ اگر نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت ہو جائے کہ آپ نے دن کے وقت چار رکعات نفل نماز ایک سلام کے ساتھ ادا کی ہے تو پھر یہ ہمارے نزدیک جائز اور مباح اختلاف کی قسم سے ہوگا۔ لہٰذا آدمی کو اختیار ہوگا کہ وہ دن کے وقت چار رکعات نفل ایک ہی ساتھ ادا کرلے یا ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیر لے۔ حضرت علی کی حدیث کہ یہ الفاظ ''آپ ہر دو رکعات میں اللہ کے مقرب فرشتوں اور ان کے پیروکار مومنوں پر سلام بھیج کر فاصلہ کرتے۔'' تو اس کے دو معانی ہیں: پہلا معنی یہ ہے کہ آپ دو رکعت کے بعد تشہد بیٹھ کر فاصلہ کرتے تھے، کیونکہ تشہد میں بھی فرشتوں اور ان کے تابعدار مسلمانوں پر سلام بھیجا جاتا ہے، تو یہ معنی مراد لینا بعید ہے اور دوسرا معنی یہ ہے کہ آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیر کر فاصلہ کرتے تھے اور یہ سلام پہلی دو رکعات اور ان کے بعد والی نماز میں فاصلہ اور جدائی ہوتی۔ اور یہ معنی مفہومِ مخاطب ہے (یعنی روایت سے سمجھا جانے والا مفہوم و معنی) کیونکہ علمائے کرام صرف تشہد کے ساتھ، سلام پھیرے بغیر فاصلہ کرنے کو فاصلہ اور جدائی کا نام نہیں دیتے کہ

الْعُلَمَاءَ لَا يُطْلِقُوْنَ اسْمَ الْفَصْلِ بِالتَّشَهُّدِ مِنْ غَيْرِ سَلَامٍ يَفْصِلُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ مَا بَعْدَهُمَا. وَمُحَالٌ مِنْ جِهَةِ الْفِقْهِ أَنْ يُقَالَ: يُصَلِّي الظُّهْرَ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ. أَوِ الْعَصْرَ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ، أَوِ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ، أَوِ الْعِشَاءَ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ، وَإِنَّمَا يَجِبُ أَنْ يُصَلِّيَ الْمَرْءُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْعِشَاءَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُنَّ أَرْبَعَةً مَوْصُوْلَةً لَا مَفْصُوْلَةً، وَكَذٰلِكَ الْمَغْرِبَ يَجِبُ أَنْ يُصَلِّيَ ثَلَاثًا مَوْصُوْلَةً لَا مَفْصُوْلَةً. وَيَجِبُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ الْوَصْلِ وَبَيْنَ الْفَصْلِ. وَالْعُلَمَاءُ مِنْ جِهَةِ الْفِقْهِ لَا يَعْلَمُوْنَ الْفَصْلَ بِالتَّشَهُّدِ مِنْ غَيْرِ تَسْلِيْمٍ يَكُوْنُ بِهٖ خَارِجًا مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَبْدَأُ فِيْمَا بَعْدَهَا. وَلَوْ كَانَ التَّشَهُّدُ يَكُوْنُ فَصْلًا بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ مَا بَعْدُ، لَجَازَ لِمُصَلٍّ إِذَا تَشَهَّدَ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ يَجُوْزُ أَنْ يَتَطَوَّعَ بَعْدَهَا، أَنْ يَقُوْمَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَيَبْدَأُ فِي التَّطَوُّعِ عَلَى الْعَمْدِ، وَكَذَاكَ كَانَ يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يَتَطَوَّعَ مِنَ اللَّيْلِ بِعَشْرِ رَكْعَاتٍ وَأَكْثَرَ بِتَسْلِيْمَةٍ وَاحِدَةٍ، يَتَشَهَّدُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَلَوْ كَانَ التَّشَهُّدُ فَصْلًا بَيْنَ مَا مَضٰى وَبَيْنَ مَا بَعْدَهُ مِنَ الصَّلَاةِ، وَهٰذَا خِلَافُ مَذْهَبِ مُخَالِفِيْنَا مِنَ الْعِرَاقِيِّيْنَ.

جس کے ساتھ پہلی دو رکعات اور ان کے بعد والی نماز کے درمیان فاصلہ کیا جائے اور فقہی نقطہ نظر سے یہ بھی کہنا محال اور ناممکن ہے کہ آپ ظہر کی چار رکعات ادا کرتے اور ان کے درمیان سلام پھیر کر فاصلہ کرتے، یا آپ عصر کی چار رکعات ادا کرتے اور سلام کے ساتھ ان میں فاصلہ کرتے، یا آپ مغرب کی تین رکعات میں سلام پھیر کر فاصلہ کرتے یا آپ عشاء کی چار رکعات میں سلام کے ساتھ فاصلہ اور جدائی کرتے۔ بلاشبہ نمازی کے لیے نماز ظہر، عصر اور عشاء کی چار رکعات ملا کر پڑھنا واجب ہے۔ اسی طرح مغرب کی نماز بھی ان میں جدائی اور فاصلہ کیے بغیر (تمام رکعات) ملا کر پڑھنا واجب ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ فصل اور وصل (ملا کر پڑھنا) میں فرق کیا جائے۔ علمائے کرام فقہی اعتبار سے بغیر سلام پھیرے صرف تشہد کے ساتھ فصل (فاصلہ کرنے) کو نہیں جانتے کہ اس فاصلے کے ساتھ نمازی نماز سے نکل جائے پھر اس کے بعد والی نماز شروع کر دے، اور اگر صرف تشہد پہلی دو رکعت اور بعد والی نماز کے درمیان فاصلہ ہوتا تو پھر نمازی کے لیے جائز ہونا چاہیے کہ جب وہ کسی بھی نماز میں تشہد بیٹھ لے تو اس کے بعد نفل نماز پڑھ لے۔ یہ کہ وہ سلام پھیرنے سے پہلے ہی کھڑا ہو جائے اور عملاً نفل نماز شروع کر دے۔ اسی طرح اس کے لیے یہ بھی جائز ہوگا کہ وہ رات کے وقت دس رکعات یا اس سے زائد نفل نماز ایک ہی سلام سے ادا کر لے۔ اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد بیٹھ جائے، اگر تشہد کو گذشتہ اور آئندہ نماز کے درمیان فاصلہ تسلیم کیا جائے۔ جبکہ یہ بات ہمارے مخالفین عراقی علماء کے مذہب کے بھی خلاف ہے۔''

فوائد: ......دن اور رات کو نوافل دو دو رکعت پڑھنا افضل ہیں اور ایک سلام کے ساتھ دن کے نوافل دو رکعت

سے زیادہ ثابت نہیں، لہٰذا دن کے نوافل تو دو دو رکعت پڑھنا ہی مسنون ہیں، اس کے سوا کوئی اور طریقہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔ تاہم رات کے نوافل دو دو رکعت ادا کرنا افضل ہیں، البتہ آپ ﷺ سے ایک سلام کے ساتھ تین، پانچ، سات اور نو وتر ثابت ہیں اور یہ فعل بیانِ جواز کے لیے ہے۔ بہتر یہی ہے کہ قیام اللیل کا اہتمام دو دو رکعت کیا جائے اور آخر میں وتر ادا کیا جائے، یہ طریقہ اولیٰ و افضل ہے۔

١٢١٢۔ وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِيْ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعُمْيَاءَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ.........

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَ تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَ تَبَاؤُسٌ وَ تَمَسْكُنٌ وَ تُقْنِعُ يَدَيْكَ، وَتَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ، فَمَن لَّمْ يَفْعَلْ فَهُوَ خِدَاجٌ. حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ.

''حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نماز دو دو رکعات ہے۔ ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے (اللہ تعالیٰ کے سامنے) اپنی فقیری، مسکنت کا اظہار کرنا ہے اور تو عاجزی کے ساتھ اپنے ہاتھ اٹھا اور کہہ: اے میرے اللہ! اے میرے اللہ (یعنی دعا مانگ)! جس نے یہ کام نہ کیے تو وہ ناقص ہے۔''

١٢١٣۔ وَخَالَفَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ شُعْبَةَ فِيْ إِسْنَادِ هٰذَا الْخَبَرِ. فَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعُمْيَاءَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَاهُ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، ثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ - ثَنَا اللَّيْثُ. فَإِنْ ثَبَتَ هٰذَا الْخَبَرُ فَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ: الصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى مِثْلُ خَبَرِ

''جناب لیث بن سعد نے اس حدیث کی سند میں امام شعبہ کی مخالفت کی ہے۔ چنانچہ لیث نے یہ روایت عبدربہ کی سند سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً بیان کی ہے۔ جبکہ امام شعبہ نے عبدربہ کی سند سے حدیث مطلب بن ابی وداعہ سے بیان کی ہے لہٰذا اگر یہ حدیث ثابت ہو جائے تو اس کے یہ الفاظ نماز دو دو رکعات ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث کے الفاظ کی مثل ہیں۔ (کہ رات اور دن کی نماز دو دو رکعات ہے) اور اس حدیث میں مزید شرح اور وضاحت آ گئی ہے اس میں دعا کرتے وقت ''اَللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ'' کہتے ہوئے

(١٢١٢) اسناده ضعیف، عبداللہ بن نافع بن العمیاء مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب صلاۃ النھار، حدیث: ١٢٩٦۔ سنن ابن ماجه: ١٣٢٥۔ سنن کبری نسائی: ٦١٩۔ مسند احمد: ٤/ ١٦٧۔

(١٢١٣) اسناده ضعیف کسابقه، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی التخشع فی الصلاة، حدیث: ٣٨٥۔ سنن کبری نسائی: ٦١٨، ١٤٤٤۔ مسند احمد: ١/ ٢١١۔

ابْـنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَفِـيْ هٰذَا الْخَبَرِ زِيَـادَةُ شَرْحِ ذِكْرُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِيَقُوْلَ: اللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ . وَفِي خَبَرِ اللَّيْثِ ، قَالَ: تَرْفَعُهُمَا إِلٰـى رَبِّكَ تَسْتَقْبِلُ بِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ . وَرَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي التَّشَهُّدِ قَبْلَ التَّسْـلِيْمِ لَيْسَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ . وَهٰذَا دَالٌّ عَـلٰـى أَنَّـهُ إِنَّمَا أَمَرَهُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ وَالدُّعَاءِ وَالْـمَسْـأَلَةِ بَـعْدَ التَّسْلِيْمِ مِنَ الْمَثْنٰى ، فَأَمَّا الْـخَبَـرُ الَّـذِي احْتَـجَّ بِـهٖ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ الْأَرْبَـعِ قَبْـلَ الـظُّهْرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّاهُنَّ بِتَسْـلِيْـمَةٍ فَإِنَّهُ رُوِيَ بِإِسْنَادٍ لَا يَحْتَجُّ بِمِثْلِهٖ مَنْ لَهُ مَعْرِفَةٌ بِرِوَايَةِ الْأَخْبَارِ .

ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے۔ اور لیث کی روایت میں ہے ۔تو ان دونوں ہاتھوں کو اپنے رب کی طرف بلند کر اور ان کا رخ اپنے چہرے کی طرف کر کے یہ کہہ: اے میرے رب، اے میرے رب،، نیز تشہد میں سلام پھیرنے سے پہلے ہاتھ اٹھانا یہ نماز کی سنت نہیں ہے۔ اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے نمازی کو ہاتھ اٹھانے، دعا کرنے اور رب تعالیٰ سے مانگنے کا حکم دو رکعت سے سلام پھیرنے کے بعد کے لیے دیا ہے۔ رہی وہ حدیث کہ جس سے بعض لوگوں نے دلیل لی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر سے پہلے چار رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ ادا فرمائی ہیں تو وہ ایسی (ضعیف و کمزور) سند سے مروی ہے کہ راویت حدیث کی معرفت رکھنے والا کوئی عالم اس جیسی روایت سے دلیل نہیں لیتا۔''

۱۲۱۴۔ حَـدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ ، ح وَ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيعٌ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ الضَّبِّيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنِ الْقُرْثَعِ ....

عَـنْ أَبِـي أَيُّـوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ . وَحَـدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ ، ثَنَا شُـعْبَةُ ، حَـدَّثَنِيْ عُبَيْـدَةُ وَكَـانَ مِـنْ قَدِيْمِ حَـدِيْثِـهٖ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَـنْ قَـزْعَةَ عَنِ الْقَرْثَعِ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ قَبْلَ الـظُّهْـرِ لَا يُسَـلِّـمُ فِيهِنَّ تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّـمَـاءِ . هٰـذَا لَـفْـظُ حَـدِيْثِ شُعْبَةَ فَأَمَّا مُـحَـمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ فَإِنَّهُ طَوَّلَ الْحَدِيْثَ فَذَكَرَ

''حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ظہر سے پہلے چار رکعات، نمازی ان میں سلام نہ پھیرے تو ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ یہ جناب شعبہ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جبکہ جناب محمد بن یزید نے بڑی طویل حدیث بیان کی ہے اور اس میں بہت ساری باتیں ذکر کی ہیں (آگے امام صاحب نے اپنی سند بیان کی ہے) اور عبیدہ بن معتب رحمہ اللہ کا شمار ان راویوں میں نہیں ہوتا جن کی روایت سے علمائے روایت استدلال کرتے ہیں۔ اور میں نے جناب ابوموسیٰ کو فرماتے ہوئے سنا:

(۱۲۱٤) حسن، سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب الاربع قبل الظهر وبعدها، حدیث: ۱۲۷۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۵۷۔ شمائل ترمذی: ۲۹٤۔ مسند احمد: ٥/ ٤١٦۔ مسند الحمیدی: ۳۸٥.

فِيْهِ كَلَامًا كَثِيْرًا . فَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ عَنِ ابْنِ مِنْجَابٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ قَرْثَعٍ الضَّبِّيِّ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ:عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. وَ عُبَيْدَةُ بْنُ مُعَتِّبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَيْسَ مِمَّنْ يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجَ بِخَبَرِهِ عِنْدَ مَنْ لَهُ مَعْرِفَةٌ بِرِوَايَةِ الْأَخْبَارِ . وَسَمِعْتُ أَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ: مَا سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ وَلَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ بِشَيْءٍ قَطُّ . وَسَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يَحْكِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَحْيٰى ، قَالَ: سَمِعْتُ يُوْسُفَ بْنَ خَالِدٍ السَّمْتِيَّ يَقُوْلُ: قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ: هٰذَا الَّذِيْ تَرْوِيْهِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعْتَهُ كُلَّهُ ؟ قَالَ: مِنْهُ مَا سَمِعْتُهُ، وَ مِنْهُ مَا أَقِيْسُ عَلَيْهِ . قَالَ: قُلْتُ: فَحَدِّثْنِيْ بِمَا سَمِعْتَ فَإِنِّيْ أَعْلَمُ بِالْقِيَاسِ مِنْكَ . وَرَوٰى شَبِيْهاً بِهٰذَا الْخَبَرِ الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِ: لَا يُسَلِّمُ بَيْنَهُنَّ .

میں نے کبھی امام یحییٰ بن سعید اور امام عبدالرحمان بن مہدی رحمہ اللہ کو سفیان کے واسطے سے عبیدہ بن معتب سے کوئی روایت بیان کرتے نہیں سنا۔'' اور میں نے جناب ابوقلابہ کو ہلال بن یحییٰ سے بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہتے ہیں: ''میں نے یوسف بن خالد سمتی کو فرماتے ہوئے سنا، وہ کہتے ہیں: میں نے جناب عبیدہ بن معتب سے پوچھا: جو روایات آپ ابراہیم سے بیان کرتے ہیں، کیا آپ نے وہ تمام روایات ان سے سنی ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: ان میں سے کچھ میں نے ان سے سنی ہیں، اور کچھ ایسی ہیں کہ میں ان پر قیاس کر لیتا ہوں۔ جناب یوسف کہتے ہیں، میں نے کہا: تو آپ مجھے صرف وہ احادیث بیان کریں جو آپ نے سنی ہیں، کیونکہ میں قیاس کے بارے آپ سے زیادہ جانتا ہوں اور اس روایت کے مشابہ روایت جناب اعمش نے مسیّب بن رافع کی سند سے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے مگر اس میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں: ''ان کے درمیان سلام نہ پھیرے۔''

١٢١٥ـ حَدَّثَنَاهُ أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، ثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ، ح وَ، ثَنَا مُوْسٰى ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيِّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ:..........

(١٢١٥) صحيح، مسند أحمد: ٥/٤١٨، ٤١٩.

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَسْتُ أَعْرِفُ عَلِيَّ بْنَ الصَّلْتِ هٰذَا، وَلاَ أَدْرِيْ مِنْ أَيِّ بِلاَدِ اللّٰهِ هُوَ، وَلاَ أَفْهَمُ أَلَقِيَ أَبَا أَيُّوْبَ أَمْ لاَ؟ وَلاَ يَحْتَجُّ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْأَسَانِيْدِ - عِلْمِيْ - إِلاَّ مُعَانِدٌ أَوْ جَاهِلٌ.

''امام صاحب نے امام اعمش کی مکمل سند بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (اس سند کے روای) علی بن صلت کو میں نہیں جانتا اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کس ملک کا باشندہ ہے۔ اور میری سمجھ میں یہ بات آئی ہے کہ کیا وہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے ملا ہے یا نہیں؟ میرے علم کے مطابق اس قسم کی (ضعیف و کمزور) اسانید سے صرف کوئی مخالف (ضدی، ہٹ دھرم) یا جاہل شخص ہی استدلال کر سکتا ہے۔''

فوائد :......اس حدیث میں نماز ظہر سے قبل چار رکعت نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ اس سے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں لہٰذا اس وقت انسان پر رحمت ایزدی سایہ فگن ہوتی ہے اور اس کے لیے بخشش کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

۵۳۶...... بَابُ صَلاَةِ التَّسْبِيْحِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ شَيْءٌ

نماز تسبیح کا بیان، اگر اس سلسلے میں مروی حدیث صحیح ہو، کیونکہ اس سند کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے

۱۲۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ - أَمْلَى بِالْكُوْفَةِ - نَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ أَبُوْ شُعَيْبٍ الْعَدَنِيُّ - وَهُوَ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ الْقَنْبَارِيُّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ أَصْلِيْ فَارِسِيٌّ - قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلاَ أُعْطِيْكَ أَلاَ أُجِيْزُكَ أَلاَ أَفْعَلُ لَكَ عَشْرَ خِصَالٍ، إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ قَدِيْمَهُ وَحَدِيْثَهُ، خَطَأَهُ وَعَمَدَهُ، صَغِيْرَهُ وَكَبِيْرَهُ، سِرَّهُ وَعَلاَنِيَتَهُ، عَشْرَ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا: اے عباس! اے چچا جان! کیا میں آپ کو عطیہ نہ دوں، کیا میں آپ کو تحفہ اور انعام نہ دوں؟ کیا میں آپ کے لیے دس چیزیں نہ بیان کروں جب آپ وہ دس چیزوں کو کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، غلطی سے کیے ہوئے اور عمداً سرزد ہونے والے، چھوٹے اور بڑے، خفیہ اور علانیہ سارے

(۱۲۱۶) صحیح، سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب صلاۃ التسبیح، حدیث: ۱۲۹۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۸۷۔

خِصَالٍ، أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ قُلْتَ وَأَنْتَ قَائِمٌ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ وَتَقُولُ وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي سَنَةٍ مَرَّةً فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمْرِكَ مَرَّةً. وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا، لَمْ يَقُلْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ.

گناہ معاف فرما دے گا۔ وہ دس چیزیں یہ ہیں۔ تم چار رکعات اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورت بھی تلاوت کرو، پھر جب پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جاؤ تو کھڑے کھڑے یہ کلمات پندرہ مرتبہ پڑھو: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، ''اللہ پاک ہے، اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔'' پھر تم رکوع کرو تو رکوع کی حالت میں یہی کلمات دس مرتبہ پڑھو، پھر رکوع سے سر اٹھا کر یہ کلمات دس بار پڑھو، پھر سجدہ کرو تو یہ کلمات دس دفعہ پڑھو، پھر سجدے سے سر اٹھا کر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھو، پھر سجدہ کرو تو یہ کلمات دس بار پڑھو، پھر سجدے سے سر اٹھا کر دس بار پڑھو، اس طرح ہر رکعت میں یہ کلمات پچھتّر مرتبہ ہو جائے گا اس طرح چاروں رکعات میں پڑھو گے، اگر تمہیں استطاعت ہو تو ہر روز ایک بار یہ نماز پڑھ لیا کرو، اگر ہر روز ممکن نہ ہو تو ہفتے میں ایک بار پڑھ لیا کرو، اگر تم یہ بھی نہ کر سکو تو ہر مہینے میں ایک بار ادا کر لیا کرو، اگر تم سے یہ بھی ممکن نہ ہو تو سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، اگر تم یہ بھی نہ کر سکو تو پوری عمر میں ایک بار پڑھ لینا۔'' جناب ابراہیم بن حکم بن ابان نے اپنے باپ کے واسطے کے ساتھ حضرت عکرمہ سے یہ روایت مرسل بیان کی ہے، اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا نام ذکر نہیں کیا۔ ہمیں یہ روایت محمد بن رافع نے ابراہیم بن حکم سے بیان کی ہے۔

۵۳۷..... بَابُ صَلَاةِ التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيبِ

ترغیب وترہیب والی نماز کا بیان

۱۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ثَنَا عُثْمَانُ ۔ وَهُوَ ابْنُ حَكِيمٍ ۔ أَخْبَرَنِي

عَامِرُ بْنُ.........

سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِىْ مُعَاوِيَةَ، دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيْلاً، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: سَأَلْتُ رَبِّىْ ثَلاَثاً، فَأَعْطَانِى اثْنَتَيْنِ، وَمَنَعَنِىْ وَاحِدَةً. سَأَلْتُ رَبِّىْ أَن لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِى بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيْهَا، وَسَأَلْتُهُ أَن لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِى بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيْهَا، وَ سَأَلْتُهُ أَن لَّا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا.

''حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عالیہ سے واپس تشریف لائے حتی کہ جب بنی معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرنے لگے تو اس میں داخل ہو گئے اور دو رکعت نماز ادا کی، اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ نے رب سے بڑی لمبی دعا مانگی، پھر آپ ہمارے طرف مڑے اور فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں تو اس نے میرے دو دعائیں قبول فرمائیں اور ایک قبول نہیں فرمائی۔ میں نے اپنے رب سے یہ دعا مانگی کہ میری امت کو قحط سالی کے ساتھ ہلاک نہ کرنا، تو میری یہ دعا اللہ تعالیٰ نے قبول کر لی ۔ اور میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرنا تو اس نے یہ بھی قبول فرما لی۔ اور میں نے اس سے سوال کیا کہ ان کی باہمی جنگ نہ ہو تو یہ دعا قبول نہیں فرمائی۔''

۱۲۱۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ، ثَنَا أَبِىْ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ رِجَاءٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ.........

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ أَلْتَمِسُهُ أَسْأَلُ كُلَّ مَنْ مَرَرْتُ بِهِ، فَيَقُوْلُ: مَرَّ قَبْلُ، حَتّٰى مَرَرْتُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّى فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ وَقَدْ أَطَالَ الصَّلَاةَ، فَقُلْتُ: لَقَدْ رَأَيْتُكَ طَوَّلْتَ

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے تو میں بھی آپ کو تلاش کرتے ہوئے باہر نکلا، میں جس شخص کے پاس سے بھی گزرتا، اس سے آپ کے بارے میں پوچھتا تو وہ جواب دیتا کہ آپ تھوڑی دیر پہلے گزرے ہیں۔ حتی کہ میں ایک جگہ سے گزرنے لگا تو آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ میں نے آپ کا انتظار کیا حتی کہ آپ

(۱۲۱۷) صحیح مسلم، کتاب الفتن، باب هلاك هذه الامة بعضهم ببعض، حدیث: ۲۸۹۰۔ مسند احمد: ۱/ ۱۸۱۔ صحیح ابن حبان: ۷۱۹۳۔

(۱۲۱۸) اسنادہ ضعیف، رجاء الانصاری راوی مجہول ہے۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب مایکون من الفتن، حدیث: ۳۹۵۱۔ مسند احمد: ۵/ ۲۴۰۔

تَطْوِيْلاً مَا رَأَيْتُكَ صَلَّيْتَهَا هٰكَذَا، قَالَ: إِنِّيْ صَلَّيْتُ صَلاَةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، سَأَلْتُ اللّٰهَ ثَلاَثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً. سَأَلْتُهُ أَن لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِيْ غَرْقًا فَأَعْطَانِيْهَا. وَسَأَلْتُهُ أَن لَّا يُسَلِّطَ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيْهَا، وَسَأَلْتُهُ أَن لَّا يُلْقِي بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّ عَلَيَّ.

نے نماز مکمل کر لی اور آپ نے ایک طویل نماز ادا فرمائی۔ میں نے عرض کی: (اللہ کے رسول) میں نے آپ کو بڑی طویل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے آپ کو (پہلے کبھی) اس طرح نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: بے شک میں نے ترغیب و ترہیب والی نماز ادا کی ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگیں تو اس نے میری دو دعائیں قبول کر لیں اور ایک قبول نہیں فرمائی۔ میں نے اس سے دعا کی کہ وہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے تو میری یہ دعا اس نے قبول فرمالی، اور میں نے اس سے سوال کیا کہ ان پر ان کے دشمن کو مسلط نہ کرنا تو اس نے میری یہ دعا بھی قبول کر لی۔ اور میں نے یہ دعا مانگی کہ ان کی باہمی خانہ جنگی نہ ہو تو اس نے میری یہ دعا رد کر دی۔"

فوائد :......۱۔ کسی خاص چیز کی طلب کی خاطر خلوص دل سے نماز کا اہتمام کیا جائے، پھر بارگاہ ایزدی میں گڑگڑا کر دعا کی جائے تو ایسی دعا حتی الامکان قبول ہوتی ہے۔

۲۔ نبی ﷺ کی دعا کے فیض سے تمام امت مسلمہ قحط سالی کا شکار نہیں ہو سکتی۔ تمام امت ایک ساتھ غرق نہیں ہوگی اور کفار امت مسلمہ کا کلی خاتمہ نہیں کر سکتے۔ البتہ مسلمانوں کی باہمی لڑائی اور آپس کی خونریزی سے مسلمانوں کی ہیبت وسطوت ختم ہو جائے گی اور اپنی ہلاکت کا یہ خود سامان کریں گے اور مسلمانوں کی باہمی لڑائیوں کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں بے وزن، بے وقت اور ناقدرے ہو گئے ہیں ضرورت اس امر کی ہے، مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا کیا جائے، آپس کی لڑائیاں ختم کی جائیں، ایک دوسرے کو کفر وشرک قرار دینے والی توپوں کے دہانے بند کیے جائیں یوں اس امت کی عزت و وقار بحال ہو سکتا ہے۔ ورنہ اربوں کی تعداد میں مسلمان ہونے کے باوجود خاک کا ڈھیر ثابت ہوں گے۔

١٢١٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَأَبُو مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ نَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ يُحَدِّثُ..........

(١٢١٩) اسناده صحيح، سنن ترمذی، كتاب الدعوات، باب: ١١٨ـ حديث: ٣٥٧٨ـ سنن ابن ماجه: ١٣٨٥ـ عمل اليوم والليلة للنسائی: ٦٥٩ـ مسند احمد: ٤/ ١٣٠.

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ قَالَ اِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ ذٰلِكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ فَادْعُهُ وَقَالَا فَأَمَرَهُ اَنْ يَّتَوَضَّأَ قَالَ بُنْدَارٌ فَيُحْسِنُ وَقَالَا وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهِ فَتَقْضِيْ لِيْ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ۔ زَادَ اَبُوْ مُوْسٰى وَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ قَالَ ثُمَّ كَاَنَّهُ شَكَّ بَعْدُ فِيْ: وَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ.

''حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کہنے لگا: آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے عافیت و سلامتی عطا فرما دے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں دعا مؤخر کر دیتا ہوں (تم صبر کرنا) تو یہ (تمہارے حق میں) بہت بہتر ہے۔ اور اگر تم چاہو تو میں دعا کر دیتا ہوں۔'' جناب ابوموسیٰ کی روایت میں ہے کہ ''اس شخص نے عرض کی: آپ دعا فرما دیں جناب ابو موسیٰ اور محمد بن بشار کی روایت میں یہ ہے کہ تو آپ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا۔ جناب بندار کی روایت میں ہے: ''اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا'' پھر دونوں راویوں نے کہا: اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا مانگو۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں تیری طرف تیرے نبی محمد نبی رحمت کے ذریعے سے متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد (ﷺ)! میں نے آپ کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف توجہ کی، اپنی اس ضرورت و حاجت کے پورا کرانے کے لیے، تاکہ وہ میری یہ حاجت پوری فرما دے۔ اے اللہ! (اپنے نبی کی) سفارش میرے لیے قبول فرما۔ ابوموسیٰ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اور اس نے میری سفارش اس کے بارے میں قبول فرما لی۔ فرماتے ہیں گویا کہ بعد میں ان الفاظ میں شک ہو گیا: ''وَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ'' (اس لیے بعد میں بیان نہیں کرتے تھے۔)

فوائد :......ا۔ کسی اہم چیز کے حصول اور مشکلات و مصائب کے تدارک کے لیے دو رکعت نماز پڑھنا اور اس کے بعد حاجت برآری کی دعا کرنا مشروع ہے۔

۲۔ نبی ﷺ کی زندگی میں آپ کی ذات کا وسیلہ جائز تھا، لیکن آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کا وسیلہ پکڑنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں، بلکہ اجماع خفی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں قحط سالی کے خاتمے کے لیے عباس بن عبدالمطلب کا وسیلہ پکڑا اور ان سے بارش طلبی کی دعا کرائی تھی۔ لہٰذا زندہ نیک لوگوں

سے دعا کرنا جائز ہے۔

۵۳۸..... بَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ

نماز استخارہ کا بیان

۱۲۲۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ أَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ أَبِي الْوَلِيْدِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَيُّوْبَ بْنَ خَالِدِ بْنِ..........

أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اكْتُمِ الْخِطْبَةَ، ثُمَّ تَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوْءَكَ، ثُمَّ صَلِّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ، ثُمَّ احْمَدْ رَبَّكَ وَمَجِّدْهُ، ثُمَّ قُلِ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَإِنْ رَأَيْتَ لِيْ فِيْ فُلَانَةٍ۔ تُسَمِّيْهَا بِاسْمِهَا۔ خَيْرًا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ، وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِيْ مِنْهَا فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ فَاقْضِ لِيْ بِهَا۔ أَوْ قَالَ۔ اقْدُرْهَا لِيْ.

''ابوایوب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منگنی کا پیغام چھپا کر رکھ، پھر وضو کر اچھی طرح پھر نماز پڑھ جتنی اللہ نے تمہارے لیے لکھ دی پھر اپنے رب کی حمد اور بزرگی بیان کر پھر یہ دعا مانگو، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ......فَاقْضِ لِيْ بِهَا: اے اللہ بے شک تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا، تو غیبوں کو خوب جاننے والا ہے پس اگر تو فلاں عورت کو (اس کا نام لو) میرے لیے میرے دین و دنیا اور میری آخرت کے حق میں بہتر سمجھتا ہے تو وہ اسے میرے مقدر میں کر دے اور اگر اس کے علاوہ کوئی دوسری عورت میرے لیے میرے دین و دنیا اور میری آخرت کے حق میں بہتر ہے تو اس کا میرے حق میں فیصلہ فرما دے، یا فرمایا: اسے میرے مقدر میں کر دے۔''

❀❀❀❀

(۱۲۲۰) اسنادہ ضعیف، ایوب بن خالد ضعیف اور اس کا والد مجہول العین راوی ہے۔ الضعیفہ: ۲۸۷۵۔ مسند احمد: ۵/ ۴۲۳۔ صحیح ابن حبان: ۴۰۲۹۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الضُّحٰى وَمَا فِيْهَا مِنَ السُّنَنِ

نماز چاشت اور اس میں جو مسنون چیزیں ہیں ان کے ابواب کا مجموعہ

۵۳۹..... بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلٰى صَلَاةِ الضُّحٰى

چاشت کی نماز پر محافظت کی وصیت کا بیان

۱۲۲۱۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ ۔ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ۔ نَا مُحَمَّدٌ ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ ۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِي بِثَلٰثٍ لَا أَدَعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَبَدًا، أَوْصَانِيْ بِصَلَاةِ الضُّحٰى، وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَبِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی، میں انہیں کبھی ترک نہیں کروں گا، ان شاء اللہ۔ آپ نے مجھے نماز چاشت ادا کرنے کی وصیت فرمائی، اور سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی وصیت کی اور ہر مہینے تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی۔''

۱۲۲۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِي بِثَلَاثٍ، بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَلَا أَنَامُ إِلَّا عَلَى الْوِتْرِ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین کاموں کی وصیت فرمائی۔ ہر مہینے تین روزے رکھنے، اور یہ کہ میں وتر پڑھ کر سویا کروں، اور چاشت کی دو رکعات پڑھنے کی وصیت فرمائی۔''

فوائد :......۱۔ ان احادیث میں نماز چاشت ادا کرنے، جو شخص رات کے آخری حصہ میں بیدار نہ ہو سکے اس کے لیے سونے سے قبل وتر ادا کرنے اور ہر ماہ تین روزے رکھنے کی ترغیب ہے اور یہ تینوں کام مستحب ہیں۔

(۱۲۲۱) تقدیم تخریجه برقم: ۱۰۸۳.

(۱۲۲۲) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب صلاة الضحی فی الحضر، حدیث: ۱۱۷۸۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب صلاة الضحی، حدیث: ۷۲۱۔ من طریق ابی عثمان عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ۔

۲۔ نماز چاشت کم از کم دو رکعت ہے اور دو رکعت نماز چاشت ادا کرنے سے اس کی فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔

۳۔ نماز چاشت کو مستقل ادا کرنا جائز و مشروع ہے۔

٥٤٠..... بَابُ فِيْ فَضْلِ صَلاَةِ الضُّحٰى إِذْ هِيَ صَلاَةُ الْأَوَّابِيْنَ

نماز چاشت کی فضیلت کا بیان کیونکہ یہی صلوٰۃ اوابین (بہت زیادہ توبہ کرنے والوں کی نماز) ہے

١٢٢٣ـ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ ـ عَنِ الْعَوَّامِ ـ هُوَ ابْنُ حَوْشَبٍ ـ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلاَثٍ لَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ، أَنْ لاَّ أَنَامَ إِلاَّ عَلٰى وِتْرٍ وَأَنْ لاَّ أَدَعَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى فَإِنَّهَا صَلاَةُ الْأَوَّابِيْنَ، وَصِيَامِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دوست اور خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی، میں انہیں نہیں چھوڑوں گا، یہ کہ میں وتر پڑھ کر سویا کروں' اور یہ کہ میں نماز چاشت کی دو رکعات کو ترک نہ کروں کیونکہ وہی نماز اوابین ہے۔ اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی۔''

١٢٢٤ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ الرَّقِّيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ يُحَافِظُ عَلٰى صَلاَةِ الضُّحٰى إِلاَّ أَوَّابٌ. قَالَ: وَهِيَ صَلاَةُ الْأَوَّابِيْنَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يُتَابِعْ هٰذَا الشَّيْخُ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى إِيْصَالِ هٰذَا الْخَبَرِ. رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ مُرْسَلاً، وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَوْلَهُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز چاشت کی حفاظت اور اہتمام صرف اوّاب (بہت زیادہ توبہ کرنے والا شخص) ہی کرتا ہے اور فرمایا کہ اور یہی نماز اوابین ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس خبر کو موصول بیان کرنے میں شیخ اسماعیل بن عبداللہ کی متابعت کسی روای نے نہیں کی۔ اس روایت کو دراوردی نے محمد بن عمرو کے واسطے سے حضرت ابوسلمہ سے مرسلاً بیان کیا ہے اور اسے حماد بن سلمہ نے بھی محمد بن عمرو کے واسطے سے حضرت ابوسلمہ کے قول کی حیثیت سے بیان کیا ہے۔ (یعنی اسے موقوف بیان کیا ہے)

(١٢٢٣) صحيح، الصحيحة: ١١٦٤ـ مسند احمد: ٢/ ٥٠٥ـ سنن الدارمي: ١٧٤٥ـ مصنف ابن ابي شيبة: ٢/ ٢٨١، ٦٣٠٧.

(١٢٢٤) اسناده حسن، الصحيحة: ١٩٩٤ـ مستدرك حاكم: ١/ ٣١٤ـ معجم اوسط طبراني: ٤٣٢٢ـ الكامل لابن عدي.

فوائد :......ان احادیث میں چاشت کی فضیلت کا بیان ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنے والوں کی نماز ہے اور اس نماز کی توفیق اور حفاظت بہت زیادہ پرہیز گار ہی کرتے ہیں۔

۵۴۱..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الضُّحٰى وَالْبَيَانِ أَنَّ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى تُجْزِئُ مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ كُتِبَتْ عَلٰى سُلَامَى الْمَرْءِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ

نمازِ چاشت کی فضیلت کا بیان اور اس بات کا بیان کہ چاشت کی دو رکعات اس صدقے سے کفایت کر جاتی ہیں جو ہر روز انسانی جوڑوں پر واجب ہوتا ہے

۱۲۲۵۔نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، ثَنَا مَهْدِيٌّ۔ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُوْنٍ ۔ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ........

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ، قَالَ: يُصْبِحُ أَحَدُكُمْ وَعَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْهُ صَدَقَةٌ. فَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ وَتَحْمِيْدَةٍ، وَتَكْبِيْرَةٍ، وَتَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَتُجْزِءُ مِنْ كُلِّ ذٰلِكَ رَكْعَتَا الضُّحٰى.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص صبح کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر تحلیل (لا الٰہ الّا اللّٰہُ) اور تحمید (اَلْحَمدُ لِلّٰهِ) اور تکبیر (اَللّٰهُ اَکْبَر) اور (ہر تسبیح سبحان اللّٰہ) کہنا صدقہ بن جاتا ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا بھی صدقہ بن جاتا ہے۔ اور ان سب سے چاشت کی دو رکعت کفایت کر جاتی ہیں۔''

۵۴۲..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ السُّلَامٰى وَهِيَ الْمَفَاصِلُ الَّتِيْ عَلَيْهَا الصَّدَقَةُ الَّتِيْ تُجْزِءُ رَكْعَتَا الضُّحٰى مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ عَلٰى تِلْكَ الْمَفَاصِلِ كُلِّهَا

انسانی جوڑوں کی اس تعداد کا بیان جن پر صدقہ واجب ہوتا ہے اور چاشت کی دو رکعت ان جوڑوں پر واجب صدقے سے کافی ہو جاتی ہیں

۱۲۲۶۔نَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيْهِ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ..........

(۱۲۲۵) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ الضحی، حدیث: ۷۲۰۔ سنن ابی داود: ۱۲۸۶۔ مسند احمد: ۵/ ۱۶۷۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱۰/ ۲۹۱، ۲۹۴۱۱۔

(۱۲۲۶) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی اماطۃ الاذی عن الطریق، حدیث: ۵۲۴۲۔ مسند احمد: ۵/ ۳۵۴، ۳۵۹۔

أَبَا بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ مَفْصَلًا، فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصَلٍ مِنْهُ صَدَقَةً. قَالَ: وَمَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: النُّخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ تُدْفِنُهَا أَوِ الشَّيْءُ تُنْحِيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ. فَإِنْ لَّمْ تَقْدِرْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، آپ فرمارہے تھے: ہر انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ اس پر واجب ہے کہ وہ ہر جوڑ کا صدقہ ادا کرے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی (اتنا زیادہ) صدقہ کرنے کی طاقت کون رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: مسجد میں پڑی بلغم کو دفنا دے یا راستے سے (تکلیف دہ) کوئی چیز ہٹا دے، اگر تو یہ بھی نہ کر سکے تو چاشت کی دو رکعت تجھے کفایت کر جائیں گی۔''

فوائد:......شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں، یہ احادیث نماز چاشت کی عظمت واہمیت اور اس کی تاکید پر دلالت کرتی ہیں اور دو رکعت نماز چاشت تین سو ساٹھ جوڑوں کے صدقہ سے کفایت کرتی ہیں، جب اس نماز کی اتنی اہمیت ہے تو یہ اس لائق ہے کہ اس پر مواظبت و مداومت کی جائے، نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ بکثرت تسبیح وتحمید وتہلیل کرنا، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینا، مسجد میں پڑے بلغم کو دفنانا۔ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا اور من جملہ امور اطاعت بجا لانا مستحب اعمال ہیں۔ ان سے انسان پر ہر دن کے صدقات لازمہ ساقط ہو جاتے ہیں۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۶۹)

۵۴۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَأْخِيْرِ صَلٰوةِ الضُّحٰى

چاشت کی نماز کو لیٹ کرنے کے استحباب کا بیان

۱۲۲۷۔حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيُّ، نَا يَزِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيْ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى قَوْمٍ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ الضُّحٰى فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ حِيْنَ أَشْرَقَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ إِذْ رَمَضَتِ الْفِصَالُ. وَثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نَا

زید بن ارقم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قوم پر نکلے اس حال میں کہ وہ لوگ مسجد قباء میں سورج چڑھنے کے بعد چاشت کی نماز ادا کر رہے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اوابین کی نماز اس وقت (پڑھنی چاہیے) ہے جب اونٹنی کا بچہ تپش محسوس کرے۔ امام ابو بکر نے زید بن ارقم سے دوسری سند کے ساتھ بھی اسی طرح کی حدیث بیان کی۔

(۱۲۲۷) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ الاوابین حین ترمض الفصال، حدیث: ۷۴۸۔ مسند احمد: ۴/ ۳۷۴۔ سنن الدارمی: ۱۴۵۷۔ مسند عبد بن حمید: ۲۵۸.

حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

فوائد:......ا۔ الرمضاء گرم ریت جو دھوپ کی شدت سے سخت گرم ہو جائے۔

۲۔ اَلفِصَالُ فَصِيْل کی جمع ہے، اس کا معنی ہے اونٹ کے بچے۔

۳۔ اَوَّابِيْن، اَوَّابٌ کی جمع مطیع، نیکی کی طرف رجوع کرنے والا۔ اگر چہ نماز چاشت کا وقت طلوع آفتاب کے بعد سے لے کر زوال آفتاب تک ہے لیکن اس کا افضل وقت حدیث میں مذکورہ وقت جب گرمیوں میں گرم ریت میں اونٹوں کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں، (یعنی دس گیارہ بجے کا وقت) ہے۔

۵۴۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي صَلَاةِ الضُّحٰى رِجَاءَ الْإِجَابَةِ

چاشت کی نماز میں قبولیت کی امید پر اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا بیان

۱۲۲۸۔نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّي، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - عَنْ بُكَيْرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَنَسٍ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، نَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْقُرَشِيِّ حَدَّثَهُ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ صَلَّى سُبْحَةَ الضُّحٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، فَسَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يَقْتُلَ أُمَّتِي بِالسِّنِيْنَ فَفَعَلَ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يُظْهِرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا فَفَعَلَ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يَلْبِسَهُمْ شِيَعًا فَأَبٰى عَلَيَّ. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنْ لَّا يَبْتَلِيَ أُمَّتِي بِالسِّنِيْنَ.

''انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سفر کے دوران آٹھ رکعات چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ جب آپ نماز مکمل کر کے پھرے تو فرمایا: میں نے یہ نماز ڈرتے ہوئے اور رغبت کرتے ہوئے پڑھی ہے، میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزیں مانگی ہیں۔ تو اس نے دو عطا کر دی ہیں اور ایک روک لی ہے۔ میں نے پہلی چیز یہ مانگی کہ اللہ میری امت کو قحط سالی سے ہلاک مت کرنا، اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔ دوسری چیز رب تعالیٰ سے یہ مانگی کہ میری امت پر ان کے دشمن کو غلبہ مت دینا، اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا (یعنی دعا قبول فرمائی)۔ تیسری چیز یہ مانگی کہ اللہ تعالیٰ انہیں مختلف

(۱۲۲۸) صحيح لغيره، مسند احمد: ۳/ ۱٤٦ ۔ سنن كبرى نسائى: ٤٨٩ ۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۳۱٤.

فرقوں میں تقسیم نہ فرمانا تو یہ بات مجھ پر اللہ نے رد کر دی۔

جناب احمد بن عبدالرحمٰن کے الفاظ ہیں کہ اللہ میری امت کی آزمائش قحط سالی کے ساتھ نہ کرنا۔"

۵۴۵..... بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰى عِنْدَ الْقُدُوْمِ مِنَ السَّفَرِ

سفر سے واپسی پر نماز چاشت پڑھنے کا بیان

۱۲۲۹۔حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الصَّوَّافُ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحِ الْعَطَّارُ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أَنْ يَقْدُمَ مِنْ غَيْبَةٍ.

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف سفر سے واپسی پر ہی نماز چاشت ادا کیا کرتے تھے۔"

۱۲۳۰۔ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ شَقِيْقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى قَطُّ إِلَّا أَنْ يَقْدُمَ مِنْ سَفَرٍ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْمُخْبِرَ وَالشَّاهِدَ الَّذِيْ يَجِبُ قَبُوْلُ خَبَرِهٖ وَشَهَادَتِهٖ مَنْ يُخْبِرُ بِرُؤْيَةِ الشَّيْءِ وَسَمَاعِهٖ وَكَوْنِهٖ، لَا مَنْ يَنْفِي الشَّيْءَ، وَإِنَّمَا يَقُوْلُ الْعُلَمَاءُ لَمْ يَفْعَلْ فُلَانٌ كَذَا وَلَمْ يَكُنْ كَذَا عَلَى الْمُسَامَحَةِ وَالْمُسَاهَلَةِ فِي الْكَلَامِ، وَإِنَّمَا يُرِيْدُوْنَ أَنَّ فُلَانًا لَمْ يَفْعَلْ كَذَا عِلْمِيْ، وَإِنَّ كَذَا لَمْ يَكُنْ عِلْمِيْ، وَابْنُ

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی نماز چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، مگر یہ کہ آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تو دو رکعات ادا فرماتے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اسی جنس اور قسم سے تعلق رکھتی ہے جسے میں اپنی کتابوں میں کئی جگہ بیان کر چکا ہوں کہ وہ مخبر اور شاہد جس کی خبر اور شہادت قبول کرنا واجب ہے، وہ وہ ہے جو کسی چیز کو دیکھنے، اسے سننے یا اس کے واقع ہونے کی خبر وشہادت دیتا ہے، اس سے مراد وہ مخبر یا شاہد نہیں جو کسی چیز کی نفی کرتا ہے (کہ وہ واقع نہیں ہوئی) بے شک علمائے کرام کہہ دیتے ہیں کہ فلاں شخص نے یہ کام نہیں کیا، اور یہ کام اس طرح نہیں ہوا، وہ یہ بات چشم پوشی کرتے اور تساہل برتتے ہوئے کہہ

(۱۲۲۹) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ۲۵۱۹.

(۱۲۳۰) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحى، حديث: ۷۱۷- سنن ابي داود: ۱۲۹۳- سنن كبرى نسائي: ۴۰۳- مسند احمد: ۶/ ۳۱. ۱/ ۱۲۳۰- سنن نسائي: ۲۱۸۶- شمائل ترمذي: ۲۹۱- وانظر الحديث السابق.

عُمَرَ إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أَنْ يَقْدُمَ مِنْ غَيْبَةٍ ، أَيْ لَمْ أَرَهُ صَلّٰى وَلَمْ يُخْبِرْنِي ثِقَةٌ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أَنْ يَقْدُمَ مِنْ غَيْبَةٍ ، وَهٰكَذَا خَبَرُ عَائِشَةَ ، رَوَاهُ كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ وَ الْجُرَيْرِيُّ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَتْ: لَا إِلَّا أَنْ يَجِيْءَ مِنْ مُغِيْبِهِ ، حَدَّثَنَاهُ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، نَا كَهْمَسٌ ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ كَهْمَسٍ ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ ، نَا الْجُرَيْرِيُّ ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِي فِي خَبَرِ كَهْمَسٍ وَ الْجُرَيْرِيِّ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّهَا تَكَلَّمَتْ بِهَا عَلَى الْمُسَامَحَةِ وَالْمُسَاهَلَةِ ، وَإِنَّمَا مَعْنَاهَا مَا قَالُوْا فِي خَبَرِ خَالِدِ الْحَذَّاءِ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى صَلَاةَ الضُّحٰى فِي غَيْرِ الْيَوْمِ الَّذِيْ كَانَ يَقْدُمُ فِيْهِ مِنَ الْغَيْبَةِ ، سَأَذْكُرُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ فِي مَوْضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ،

دیتے ہیں۔ اور بلاشبہ ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ میرے علم کے مطابق فلاں شخص نے یہ کام نہیں کیا اور میرے علم کے مطابق فلاں کام نہیں ہوا۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ نبی کریم ﷺ صرف سفر سے واپسی ہی پر نماز چاشت پڑھتے تھے تو اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ میں نے آپ کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا اور نہ مجھے کسی ثقہ آدمی نے بتایا ہے کہ آپ سفر سے واپسی کے علاوہ بھی نماز چاشت پڑھتے تھے۔'' اور اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے۔ اس روایت کو کہمس بن حسن اور جریری نے عبداللہ بن شقیق سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نماز چاشت پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، الا یہ کہ آپ سفر سے (واپس) تشریف لاتے (تو ادا کرتے) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہمس اور جریری کی روایت کے یہ الفاظ اسی طرح ہیں جسے میں نے بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات تسامح اور تساہل کرتے ہوئے فرمائی ہے۔ اور ان الفاظ کا معنی وہی ہے جیسا کہ خالد الحذا کی روایت میں ہے کہ: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا اور ان کی اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر سے واپسی کے دن کے علاوہ دن میں بھی نماز چاشت ادا کی ہے۔ میں عنقریب یہ روایات اس کتاب میں ان کے مقام پر بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ۔ لہٰذا وہ روایت جسے قبول کرنا اور اس کے مطابق فیصلہ کرنا واجب ہے وہ اس شخص کی روایت ہے جس نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز چاشت ادا کی ہے۔ نہ کہ اس شخص کی روایت جو کہتا ہے کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی۔''

فَالْخَبَرُ الَّذِیْ یَجِبُ قُبُوْلُهٗ وَیُحْكَمُ بِهٖ هُوَ
خَبَرُ مَنْ أَعْلَمَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّى الضُّحٰى
لَا خَبَرُ مَنْ قَالَ: أَنَّهٗ لَمْ یُصَلِّ.

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نبی ﷺ نماز چاشت پر مداومت نہیں کرتے تھے۔ البتہ سفر سے واپسی اس کا اہتمام کرتے تھے۔

۲۔ آپ نماز چاشت پر عدم مواظبت اس خطرہ کے پیش نظر کرتے تھے، کہ کہیں یہ نماز امت پر فرض نہ ہو جائے، لیکن اب چونکہ یہ خدشہ نہیں اور آپ ﷺ نے نماز چاشت کے اہتمام کی تاکید و ترغیب بھی بیان فرمائی ہے، لہٰذا اس کا اہتمام و مداومت مستحب فعل ہے۔

۵۴۶..... بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰى فِی الْجَمَاعَةِ، وَفِیْهِ بَیَانُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى الضُّحٰى فِیْ غَیْرِ الْیَوْمِ الَّذِیْ كَانَ یَقْدُمُ فِیْهِ مِنَ الْغَیْبَةِ

نمازِ چاشت با جماعت ادا کرنے کا بیان، اور اس میں اس بات کا بیان موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر سے واپسی کے دن کے علاوہ دنوں میں بھی نمازِ چاشت ادا کی ہے۔

۱۲۳۱۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّیْخُ الْفَقِیْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِیُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِیُّ قِرَاءَةً عَلَیْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَیْمَةَ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَیْمَةَ، ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰى، قَالَا، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ..........

عَنْ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِیْ بَیْتِهٖ سُبْحَةَ الضُّحٰى فَقَامُوْا وَرَاءَهٗ فَصَلُّوْا فِیْ بَیْتِهٖ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِیْ بَیْتِهٖ یَعْنِیْ بَیْتَ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ.

''حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں نماز چاشت پڑھی تو صحابہ کرام بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، سب نے ان کے گھر میں نماز چاشت ادا کی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کے گھر سے مراد حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کا گھر ہے۔

فوائد:......۱۔ نماز چاشت با جماعت ادا کرنا بھی مسنون ہے۔

(۱۲۳۱) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب من لم یرد السلام علی الامام، حدیث: ۸۳۹، ۸۴۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الرخصة فی التخلف عن الجماعة لعذر، حدیث: ۲۶۳/ ۳۳ بمعناه، سنن نسائی: ۱۲۳۸۔ سنن ابن ماجه: ۷۵۴.

۲۔ نمازِ چاشت کے بعد خاص دعا کرنا اور اس نماز کو دعا کی قبولیت کا وسیلہ بنانا جائز ہے۔

۵۴۷..... بَابُ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الضُّحٰى، وَهٰذَا مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْحُكْمَ لِلْمُخْبِرِ الَّذِيْ يُخْبِرُ بِكَوْنِ الشَّيْءِ لَا مَنْ يَنْفِي الشَّيْءَ

چاشت کے وقت نبی اکرم ﷺ کی نماز کا بیان، اور یہ اس بات کے متعلق ہے جس کے بارے میں میں بیان کر چکا ہوں کہ حکم اس خبر دینے والے کی خبر کے مطابق لگایا جائے گا جو کسی چیز کے ہونے کی خبر دیتا ہے نہ کہ اس کی خبر کے مطابق جو کسی چیز کی نفی کر رہا ہو۔

۱۲۳۲۔ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ.........

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى. قَالَ الْمَخْرَمِيُّ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ مُخْتَصَرًا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ عِنْدِيْ مُخْتَصَرٌ مِنْ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ: سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ، قَالَ فِي الْخَبَرِ: إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَهٰذِهِ صَلَاةُ الضُّحٰى.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز چاشت پڑھا کرتے تھے۔ جناب مخرمی کہتے ہیں کہ ہمیں (ہمارے استاد نے) اس طرح مختصر روایت بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت عاصم بن ضمرہ کی روایت کا اختصار ہے۔ وہ کہتے ہیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میں یہ روایت اس سے پہلے لکھوا چکا ہوں۔ اس روایت میں ہے: جب سورج مشرقی جانب اتنا بلند ہوتا جتنا عصر کے وقت مغربی جانب بلند ہوتا ہے تو آپ دو رکعات ادا فرماتے اور یہی چاشت کی نماز ہے۔“

فوائد:...... نبی ﷺ نماز چاشت کا اہتمام کرتے تھے اس پر دوام اختیار نہیں کرتے تھے۔ لہٰذا نماز چاشت کو کبھی کبھار چھوڑنا بھی جائز و مباح ہے۔

۵۴۸..... بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰى فِي السَّفَرِ وَهُوَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ صَلَّى الضُّحٰى فِيْ غَيْرِ الْيَوْمِ الَّذِيْ كَانَ يَقْدُمُ فِيْهِ مِنْ غَيْبَةٍ

سفر میں نمازِ چاشت پڑھنے کا بیان، اور یہ اسی جنس سے تعلق رکھتا ہے جو میں نے بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر سے واپسی کے دن کے علاوہ دنوں میں بھی نماز چاشت ادا فرمائی ہے

(۱۲۳۲) اسنادہ حسن، مسند احمد: ۱/ ۸۹۔ سنن کبری نسائی: ۴۷۱۔ وقد تقدم برقم: ۱۲۳۲.

۱۲۳۳ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: مَا أَخْبَرَنِيْ أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أُمَّ هَانِيءٍ، فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانَ رَكْعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلّٰى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ.

''جناب عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سوا کسی نے بیان نہیں کیا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ بے شک انہوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے دن ان کے پاس تشریف لائے، تو آپ نے غسل کیا اور آٹھ رکعات ادا کیں، میں نے آپ کو اس نماز سے زیادہ ہلکی نماز پڑھتے نہیں دیکھا مگر آپ رکوع اور سجود مکمل کرتے تھے۔''

فوائد:......۱۔ نماز چاشت کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت مسنون ہے۔

۲۔ کبھی کبھار نماز چاشت انتہائی مختصر کہ اس میں قراءت اور رکوع وسجود میں مسنون اذکار کی کم از کم مشروع حد ہی زیر عمل آئے، جائز ہے۔

۵۴۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ رَكْعَاتِ اللَّاتِيْ صَلَّاهُنَّ صَلَاةَ الضُّحٰى

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی جو آٹھ رکعات ادا فرمائیں، آپ ان میں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

۱۲۳٤ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّيْ، ثَنَا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ..........

عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ صَلّٰى سُبْحَةَ الضُّحٰى ثَمَانَ رَكْعَاتٍ كَانَ يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ.

''حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن چاشت کی آٹھ رکعات ادا کیں تھیں، آپ ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے۔''

(۱۲۳۳) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب صلاة الضحی فی السفر، حدیث: ۱۱۷٦ـ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب صلاة الضحی، حدیث: ۸۰/ ۳۳٦ـ سنن ترمذی: ٤۷٤ـ مسند احمد: ٦/ ۳٤۲ـ سنن الدارمی: ۱٤٦۰۔

(۱۲۳٤) اسناده ضعیف، سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب صلاة الضحی، حدیث: ۱۲۹۰ـ سنن ابن ماجه: ۱۳۲۳۔

۵۵۰..... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِي صَلَاةِ الضُّحٰى

نماز چاشت میں قیام، رکوع اور سجدہ برابر مقدار میں کرنے کا بیان

۱۲۳۵۔نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ، ثَنَا عَمِّي، أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ.........

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ: سَأَلْتُ وَحَرَصْتُ عَلٰى أَنْ أَجِدَ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ يُخْبِرُنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ سُبْحَةَ الضُّحٰى فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُخْبِرُنِي عَنْ ذٰلِكَ إِلَّا أُمَّ هَانِيءٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَتْنِي: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى بَعْدَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَأَمَرَ بِثَوْبٍ فَسُتِرَ عَلَيْهِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، لَا أَدْرِي أَقِيَامُهُ فِيهَا أَطْوَلُ أَمْ رُكُوعُهُ أَمْ سُجُودُهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مُتَقَارِبٌ، قَالَتْ: فَلَمْ أَرَهُ سَبَّحَهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

''جناب عبداللہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا اور میری شدید خواہش تھی کہ مجھے کوئی ایسا شخص مل جائے جو مجھے یہ بیان کرے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز چاشت پڑھی ہے، لیکن مجھے حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی شخص نہ مل سکا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے دن سورج بلند ہونے کے بعد (ان کے گھر) تشریف لائے، تو آپ نے ایک کپڑا لانے کا حکم دیا، چنانچہ ایک چادر سے آپ کے لیے پردہ کر دیا گیا تو آپ نے غسل کیا، پھر آپ نے کھڑے ہو کر آٹھ رکعات ادا فرمائیں، مجھے معلوم نہیں کہ ان رکعات میں آپ کا قیام زیادہ طویل تھا یا آپ کا رکوع یا آپ کے سجدے، یہ تمام چیزیں قریب قریب تھیں، فرماتی ہیں: ''پھر میں نے اس سے پہلے اور بعد میں آپ کو نماز چاشت پڑھتے نہیں دیکھا۔''

فوائد:.....۱۔ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مسنون ومباح ہے۔

۲۔ نماز چاشت کی رکعات کے قیام اور رکوع وسجود کی طوالت میں قدر مشترک مستحب عمل ہے۔

اشراق، چاشت، ضحیٰ اور اوابین ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں وقت مختلف ہونے سے اس کا نام مختلف ہو جاتا ہے۔

❀❀❀❀

(۱۲۳۵) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ الضحی، حدیث: ۸۱/ ۳۳۶۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۷۹۔ مسند احمد: ۶/ ۳۴۲۔ مسند الحمیدی: ۳۲۲۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ قَاعِدًا

بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے کے ابواب کا مجموعہ

۵۵۱..... بَابُ تَقْصِيرِ أَجْرِ صَلَاةِ الْقَاعِدِ عَنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ فِي التَّطَوُّعِ

نفل نماز بیٹھ کر ادا کرنے والے کا اجر وثواب کھڑے ہوکر پڑھنے والے سے کم ہو جانے کا بیان

۱۲۳۶۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُو خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْمُكْتِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ.........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةُ الْقَائِمِ أَفْضَلُ، وَصَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ.

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آدمی کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھڑے ہوکر نماز پڑھنا افضل ہے اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا اجر وثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے نصف ہے۔''

۵۵۲..... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ الْمُصْطَفَى فِي الصَّلَاةِ قَاعِدًا فَجَعَلَ صَلَاتَهُ قَاعِدًا كَالصَّلَاةِ قَائِمًا فِي الْأَجْرِ.

بیٹھ کر نماز پڑھنے کے سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت کا بیان جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مصطفیٰ کو عطا کی ہے کہ آپ کی بیٹھ کر ادا کی گئی نماز کا اجر وثواب کھڑے ہوکر ادا کی گئی نماز کے برابر بنایا ہے۔

۱۲۳۷۔حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، ح وَثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ

(۱۲۳۶) صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب صلاۃ القاعد، حدیث: ۱۱۱۵۔ سنن ابی داود: ۹۵۱۔ سنن ترمذی: ۳۷۱۔ سنن نسائی: ۱۶۶۱۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۳۱۔ مسند احمد: ۴/ ۴۳۵۔

بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيٰى..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ جَالِسًا، قُلْتُ: حُدِّثْتُ أَنَّكَ تَقُوْلُ: إِنَّ صَلاَةَ الْجَالِسِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلاَةِ الْقَائِمِ، قَالَ: أَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِي مُوْسٰى. لَمْ يَقُلْ بُنْدَارٌ. قَالَ: أَجَلْ!.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں نے عرض کی: مجھے بتایا گیا تھا کہ آپ نے فرمایا ہے: بے شک بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا اجر وثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! لیکن میں تم میں سے کسی ایک شخص کی طرح نہیں ہوں، یہ ابوموسیٰ کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب بندار نے یہ نہیں کہا۔ ''ہاں!''

فوائد:......نفل نماز میں قیام کی قدرت رکھنے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے اور اس نماز کا نصف اجر ملے گا، لیکن قیام سے عاجز آنے کی صورت میں بیٹھ کر نوافل ادا کرنے سے ثواب میں کمی واقع نہیں ہوتی، بلکہ اسے کھڑا ہو کر نماز پڑھنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے، البتہ قیام پر قادر شخص کا بیٹھ کر فرض نماز پڑھنا صحیح نہیں، اس کا اسے ثواب حاصل نہیں ہوگا، بلکہ اس سے وہ گناہ گار ہوگا۔ (کیونکہ فرض نماز کے لیے قیام واجب ہے۔)(شرح النووی: ٦/ ١٣)

٥٥٣..... بَابُ التَّرَبُّعِ فِي الصَّلاَةِ إِذَا صَلَّى الْمَرْأُ جَالِسًا

نماز میں چارزانو بیٹھنے کا بیان جبکہ نمازی بیٹھ کر نماز پڑھے

١٢٣٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الْحَفْرِيُّ، ح وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مُتَرَبِّعًا.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چوکڑی مار کر بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا ہے۔''

فوائد:......مکرر ٩٧٨۔

(١٢٣٧) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائمًا وقاعدًا، حديث: ٧٣٥۔ سنن ابی داود: ٩٥٠۔ سنن نسائی: ١٦٦٠۔ مسند احمد: ٢/ ١٦٢۔ سنن الدارمی: ١٣٨٤.

(١٢٣٨) تقدم تخريجه برقم: ٩٧٨.

۵۵۴..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ جَالِسًا وَإِن لَّمْ يَكُنْ بِالْمَرْءِ عِلَّةٌ مِنْ مَرَضٍ لاَ يَقْدِرُ عَلَى الصَّلاَةِ قَائِمًا

بیٹھ کرنفل نماز پڑھنا جائز ہے، اگرچہ نمازی کو کوئی ایسی بیماری یا تکلیف بھی نہ ہو جس کے باعث وہ کھڑے ہوکر نماز نہ پڑھ سکتا ہو

۱۲۳۹۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ الْقَزَازُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ صَدْرَانَ ، قَالَا ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ.........

عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ أَكْثَرَ صَلَاتُهُ جَالِساً . وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَ ابْنُ صَدْرَانَ: حَتّٰى كَانَ كَثِيْرٌ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات سے پہلے اکثر نمازیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔'' جناب ابن رافع اور ابن صدران کے الفاظ یہ ہیں: ''حتی کہ آپ کی اکثر نمازیں اس حال میں ادا ہوئیں کہ آپ بیٹھے ہوتے۔''

۵۵۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُكْثِرُ مِنَ التَّطَوُّعِ جَالِسًا وَإِن لَّمْ يَكُنْ بِهِ مَرَضٌ بَعْدَمَا أَسَنَّ وَحَطَمَهُ النَّاسُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ جب عمر زیادہ ہوگئی اور لوگوں (کی پریشانی اور فکر) نے آپ کو بوڑھا کر دیا تو آپ کسی مرض کے بغیر بھی اکثر نفل نماز بیٹھ کر ادا کیا کرتے تھے۔

۱۲۴۰۔ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ ، ح وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَمَا دَخَلَ فِي السِّنِّ ، فَإِذَا بَقِيَ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ أَوْ أَرْبَعُوْنَ آيَةً ، قَامَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ بوڑھے ہونے کے بعد بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے، پھر جب سورت کی تیس یا چالیس آیات باقی رہ جاتیں، تو آپ کھڑے ہو جاتے، ان آیات کی تلاوت کرتے، پھر رکوع میں چلے جاتے۔'' جبکہ

(۱۲۳۹) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز النافلۃ قائما وقاعدا، حدیث: ۱۱۶/ ۷۳۲۔ شمائل ترمذی: ۲۸۲۔ سنن نسائی: ۱۶۵۷۔ مسند احمد: ۶/ ۱۶۹۔

(۱۲۴۰) صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب اذا صلی قاعدا ثم صح، حدیث: ۱۱۸۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز النافلۃ قائما وقاعدا، حدیث: ۷۳۱۔ سنن ابی داود: ۹۵۳۔ سنن نسائی: ۱۶۵۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۲۷۔ مسند احمد: ۶/ ۴۶۔ مسند الحمیدی: ۱۹۲۔

رَكَعَ ، غَيْرَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتّٰى إِذَا دَخَلَ فِي السِّنِّ.

جناب علی بن حجر رحمہ اللہ کی روایت میں الفاظ یہ ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نماز تہجد میں بیٹھ کر تلاوت نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی (تو بیٹھ کر تلاوت کر لیتے تھے)۔''

۱۲۴۱۔ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى ، ثَنَا كَهْمَسٌ ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجَرِيْرِيِّ كِلَاهُمَا...........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ ، قَالَ ، قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا؟ قَالَتْ: بَعْدَمَا حَطَمَهُ النَّاسُ . وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: قَالَتْ: نَعَمْ! بَعْدَمَا حَطَمَهُ النَّاسُ .

''جناب عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ''جب لوگوں (کی فکروں) نے آپ کو بوڑھا کر دیا تو اس کے بعد پڑھ لیتے تھے۔'' جناب الدورقی کے الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا: ہاں، جب لوگوں (کی پریشانیوں اور فکروں) نے آپ کو بوڑھا اور کمزور کر دیا تو اس کے بعد (آپ بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے۔)''

فوائد:......۱۔ بڑھاپے اور عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نوافل پڑھنا جائز ہیں اور اس سے نماز کے اجر و ثواب میں کمی واقع نہیں ہوتی۔

۲۔ تندرست و جوان آدمی کے لیے کھڑے ہو کر نوافل ادا کرنا افضل ہے، اور کسی علت و عارض کے بغیر بیٹھ کر نوافل پڑھنے سے نماز کا نصف اجر ملتا ہے۔

۵۵۶..... بَابُ التَّرَتُّلِ فِي الْقِرَاءَةِ إِذَا صَلَّى الْمَرْءُ جَالِسًا

جب آدمی بیٹھ کر نماز پڑھے، تو تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرنے کا بیان

۱۲۴۲۔حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ...........

(۱۲۴۱) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز النافلۃ، قائما وقاعدا حدیث: ۷۳۲۔ مسند احمد: ۶/ ۱۷۱۔ وقد تقدم برقم: ۵۳۹۔

(۱۲۴۲) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جواز النافلۃ قائما وقاعدا، حدیث: ۷۳۳۔ سنن ترمذی: ۲۷۳۔ سنن نسائی: ۱۶۵۹۔ مسند احمد: ۶/ ۲۸۵۔ موطا امام مالک: ۱/ ۱۰۵۔

عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهِ جَالِسًا، حَتّٰى إِذَا كَانَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهِ جَالِسًا، فَيَقْرَأُ السُّوْرَةَ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا. لَمْ يَقُلِ ابْنُ هَاشِمٍ فِيْ سُبْحَتِهِ.

''حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، حتی کہ جب آپ اپنی وفات سے ایک سال پہلے کے عرصے میں تھے تو آپ نے اپنی نفل نماز بیٹھ کر پڑھنی شروع کر دی، (جب) آپ کوئی سورت تلاوت کرتے تو اسے خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے حتی کہ وہ طویل ترین سورت سے بھی طویل ہو جاتی۔ جناب ابن ہشام نے ''اپنی نفل نماز میں'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

فوائد:......۱۔ بڑھاپے کی وجہ سے، جس میں انسان قیام پر قادر نہ ہو، بیٹھ کر نوافل پڑھنا جائز ہے۔

۲۔ حالت قیام وقعود میں قرآن کی قراءت میں تجویدی قواعد ملحوظ رکھنا اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا افضل ہے، خواہ قیام ونماز کا دورانیہ طویل تر ہو۔

۵۵۷..... بَابُ إِبَاحَةِ الْجُلُوْسِ لِبَعْضِ الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ لِبَعْضٍ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ

ایک ہی رکعت میں کچھ قراءت بیٹھ کر اور کچھ کھڑے ہو کر کرنا جائز ہے

۱۲۴۳۔نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ مَرَّةً، أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ............

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ جَالِسًا، وَكَانَ إِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلاَثُوْنَ أَوْ أَرْبَعُوْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ رَكَعَ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ اور جب سورت سے تیس یا چالیس آیات کی تلاوت باقی رہ جاتی تو آپ کھڑے ہو جاتے، ان آیات کی تلاوت کرتے، پھر رکوع کرتے۔''

۱۲۴۴۔حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ أَبِيْ هِشَامٍ، ح وَثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالاَ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرَةَ......

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الْإِنْسَانُ أَرْبَعِيْنَ آيَةً.

''ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نفل نماز میں) بیٹھ کر قراءت فرماتے، اور جب رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو آپ اتنی دیر قیام کرتے (اور تلاوت

(۱۲۴۳) تقدم تخريجه برقم: ۱۲۴۰.

(۱۲۴۴) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حديث. ۷۳۱/ ۱۱۳ـ سنن نسائى: ۱۶۵۱ـ سنن ابن ماجه: ۱۲۲۶ـ مسند احمد: ۶/ ۲۱۷.

کرتے) جتنی دیر میں انسان چالیس آیات کی تلاوت کر لیتا ہے۔ (پھر رکوع کرتے)''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ ایک رکعت میں قراءت کا کچھ حصہ کھڑے ہو کر اور کچھ حصہ بیٹھ کر ادا کرنا جائز ہے، خواہ وہ پہلے قیام کرے، پھر بیٹھے یا بیٹھ کر نماز شروع کرنے کے بعد کھڑا ہو، شافعیہ، مالک، ابوحنیفہ اور اکثر علماء کا یہی موقف ہے۔ البتہ بعض سلف نے اس صورت سے منع کیا ہے لیکن ان کا موقف غلط ہے۔

۲۔ نوافل میں طول قیام مستحب ہے اور طول قیام کثرت رکعات سے افضل ہے۔ (شرح النووی: ٦/ ١١)

٥٥٨..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صِفَةِ صَلَاتِهِ جَالِسًا، حَسِبَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّهُ خِلَافُ هٰذَا الْخَبَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ

نبی اکرم ﷺ کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی کیفیت کے متعلق مروی اس حدیث کا بیان جس کے بارے میں بعض علمائے کرام کا خیال ہے کہ وہ حدیث ہماری ذکر کردہ حدیث کے خلاف ہے۔

١٢٤٥۔حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ التَّطَوُّعِ. فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيلًا جَالِسًا، فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ.

''جناب عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے فرمایا: آپ رات کو کافی دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور کافی دیر تک بیٹھ کر بھی نماز پڑھتے، چنانچہ جب آپ کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کر کرتے، اور جب آپ قراءت بیٹھ کر کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھے بیٹھے کر لیتے۔''

١٢٤٦۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔ عَنْ بُدَيْلٍ وَ أَيُّوبَ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا

''جناب عبداللہ بن شقیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات کو کافی

(١٢٤٥) تقدم تخريجه برقم: ١١٦٧.

(١٢٤٦) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز النافلة قائما وقاعدا، حديث: ١٠٧/ ٧٣٠۔ سنن ابى داود: ٩٥٥۔ سنن نسائى: ١٦٣٧۔ مسند احمد: ٢٢٧/٦.

قَـائِـمًا ، فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا ، وَإِذَا صَلّٰى قَاعِداً رَكَعَ قَاعِداً .

دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے، لہٰذا جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے، اور جب آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔''

۱۲۴۷۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، ثَنَا حُمَيْدٌ.......

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهُ سَـأَلَهَـا عَـنْ صَلَاةِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا . فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلاً طَـوِيْلاً قَـائِـمـاً ، فَـإِذَا صَـلّٰـى قَاعِدًا رَكَعَ قَـاعِدًا ، وَإِذَا صَلّٰى قَائِماً رَكَعَ قَائِماً . فَقَالَ أَبُـوْ خَـالِـدٍ: فَـحَدَّثْتُ بِهِ هِشَّامَ بْنَ عُرْوَةَ ، فَـقَـالَ: كَـذَبَ حُمَيْدٌ وَكَذَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: مَا صَـلّٰـى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَـاعِدًا قَطُّ حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يَقْرَأُ السُّـوَرَ فَإِذَا بَقِيَ مِنْهَا اٰيَاتٌ قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَـعَ ، هٰـكَذَا ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: السُّوَرُ . قَالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ: قَـدْ أَنْـكَرَ هِشَّامُ بْنُ عُرْوَةَ خَبَرَ عَبْـدِالـلّٰـهِ بْـنِ شَقِيْقٍ إِذْ ظَاهِرُهُ كَانَ عِنْدَهُ خِلَافَ خَبَـرِهِ عَـنْ أَبِيْـهِ عَنْ عَـائِشَةَ وَهُوَ عِـنْـدِيْ غَيْرُ مُخَالِفٍ لِخَبَرِهِ لِأَنَّ فِيْ رِوَايَةِ خَـالِـدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ: فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ ،

''جناب عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے، تو جب آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھے بیٹھے کر لیتے، اور جب آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے۔ ابوخالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ہشام بن عروہ کو بیان کی تو انہوں نے کہا: حمید کو غلطی لگی ہے، اور عبداللہ بن شقیق نے بھی درست نہیں کہا، مجھے میرے والد (حضرت عروہ) نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بیٹھ کر نماز نہیں پڑھی حتی کہ جب آپ بوڑھے ہو گئے تو آپ سورتوں کی تلاوت (بیٹھ کر) کرتے، اور جب ان کی کچھ آیات باقی رہ جاتیں تو آپ کھڑے ہو کر ان کی تلاوت کرتے اور رکوع کرتے۔'' ابوبکر نے اسی طرح کہا ہے کہ آپ ''سورتیں'' پڑھتے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جناب ہشام بن عروہ نے عبداللہ بن شقیق کی روایت کا انکار کیا ہے، کیونکہ ان کے نزدیک عبداللہ کی خبر کا ظاہری مفہوم ان کی روایت کے خلاف ہے جبکہ میرے نزدیک وہ ان کی حدیث کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ خالد کی عبداللہ کے واسطے سے

(۱۲۴۷) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین باب جواز النافلۃ قائما وقاعدا، حدیث: ۱۰۹/ ۷۳۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۲۸۔ مسند احمد: ۶/ ۲۳۶، ۲۴۱.

وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَاعِدٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَعَلَى هٰذِهِ اللَّفْظَةِ هٰذَا الْخَبَرُ لَيْسَ بِخِلَافِ خَبَرِ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ، لِأَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا خَالِدٌ دَالَّةٌ عَلَى أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَانَ جَمِيعُ الْقِرَاءَةِ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِداً وَإِذَا كَانَ جَمِيعُ الْقِرَاءَةِ قَائِماً رَكَعَ قَائِماً وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ صِفَةَ صَلَاتِهِ إِذَا كَانَ بَعْضُ الْقِرَاءَةِ قَائِمًا وَبَعْضُهَا قَاعِداً وَإِنَّمَا ذَكَرَهُ عُرْوَةُ وَ أَبُوْ سَلَمَةَ وَ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ إِذَا كَانَتِ الْقِرَاءَةُ فِي الْحَالَتَيْنِ جَمِيْعاً بَعْضُهَا قَائِماً وَبَعْضُهَا قَاعِداً، فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يَرْكَعُ وَهُوَ قَائِمٌ إِذَا كَانَتْ قِرَاءَتُهُ فِي الْحَالَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا . وَلَمْ يَذْكُرْ عُرْوَةُ وَلَا أَبُوْ سَلَمَةَ وَلَا عَمْرَةُ: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِي يَقْرَأُ فِيهَا قَائِماً وَقَاعِداً وَيَرْكَعُ قَائِماً . وَذَكَرَ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّهُ كَانَ يَفْتَتِحُهَا قَائِماً .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ ”جب آپ کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو آپ رکوع اور سجدہ بھی کھڑے ہو کرتے اور جب آپ بیٹھ کر تلاوت کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی بیٹھ کر کرتے۔“ ان الفاظ کے لحاظ سے یہ حدیث حضرت عروہ اور عمرہ کی حدیث کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ خالد کی روایت کے یہ الفاظ اس بات کی دلیل ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب ساری قراءت بیٹھ کر کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے، اور جب آپ کی ساری قراءت کھڑے ہو کر ہوتی تو آپ رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے، اور جناب عبداللہ بن شقیق نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی وہ کیفیت بیان نہیں کی جس میں کچھ قراءت آپ نے بیٹھ کر کی اور کچھ قراءت کھڑے ہو کر کی۔ بلاشبہ یہ کیفیت حضرت عروہ، ابوسلمہ اور عمرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے۔ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت دونوں طرح ہوتی، کچھ قراءت کھڑے ہو کر اور کچھ بیٹھ کر تو پھر انہوں نے بیان کیا کہ آپ کھڑے ہو کر رکوع کرتے تھے۔ جبکہ آپ کی قراءت دونوں طریقوں سے ہوتی تھی۔ لیکن حضرت عروہ، ابوسلمہ اور عمرہ نے یہ بیان نہیں کیا کہ جس نماز میں آپ بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر (دونوں طریقوں سے) قراءت کرتے تھے اور رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے تھے، آپ اس نماز کی ابتداء کیسے کرتے تھے، (کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر) جبکہ ابن سیرین نے عبداللہ بن شقیق کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو روایت بیان کی ہے، اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے۔ کہ اس نماز کی ابتداء کھڑے ہو کر کرتے تھے۔“

١٢٤٨۔ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ.........

(١٢٤٨) سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب کیف یفعل اذا افتتح الصلاۃ قائما، حدیث: ١٦٤٨۔ مسند احمد: ٦/ ٢٠٤۔ من طریق وکیع بهذا الاسناد، صحیح مسلم: ١١٠/ ٧٣٠۔ من طریق ابن سیرین به۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَائِماً وَقَاعِداً، فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ قَائِماً رَكَعَ قَائِماً، وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: فَهٰذَا الْخَبَرُ يُبَيِّنُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ كُلَّهَا، فَعَلٰى هٰذَا الْخَبَرِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ قَائِماً ثُمَّ قَعَدَ وَقَرَأَ انْبَغٰى لَهُ أَنْ يَّقُوْمَ فَيَقْرَأُ بَعْضَ قِرَاءَتِهٖ ثُمَّ يَرْكَعُ وَهُوَ قَائِمٌ، فَإِذَا افْتَتَحَ صَلاَتَهُ قَاعِداً قَرَأَ جَمِيْعَ قِرَاءَتِهٖ ثُمَّ يَرْكَعُ وَهُوَ قَائِمٌ، فَإِذَا افْتَتَحَ صَلاَتَهُ قَاعِداً قَرَأَ جَمِيْعَ قِرَاءَتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ قَاعِدٌ اِتِّبَاعاً لِفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''جناب ابن سیرین، عبداللہ بن شقیق کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ (نفل نماز) کھڑے ہوکر اور بیٹھ کر بھی پڑھا کرتے تھے۔ تو جب آپ کھڑے ہوکر نماز کی ابتدا کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہوکر کرتے، نماز کی ابتدا بیٹھ کر کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: یہ روایت گزشتہ تمام روایات کو کھول کر بیان کرتی ہے۔ چنانچہ اس روایت کے مطابق جب نمازی، نماز کی ابتدا کھڑے ہوکر کرے، پھر بیٹھ جائے اور قراءت کرے تو اس کے لیے مناسب اور لائق بات یہ ہے کہ وہ کھڑے ہوکر کچھ قراءت کرے اور پھر کھڑے کھڑے رکوع کر لے۔ اور جب وہ اپنی نماز کی ابتداء بیٹھ کر کرے اور ساری قراءت بیٹھ کر کرے تو پھر اسے رکوع بھی بیٹھ کر کرنا چاہیے۔ نبی کریم ﷺ کے فعل کی اتباع اور پیروی کرتے ہوئے۔''

فوائد:......۱۔ کسی شرعی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نوافل ادا کرنا جائز ہیں اور بیٹھ کر نوافل پڑھنے کی صورت میں بیٹھ کر رکوع وسجود مسنون ہیں اور حالت قیام میں نماز پڑھنے کی صورت میں کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع وسجود کے مسنون طریقے کے مطابق رکوع وسجود مسنون ہیں۔

۵۵۹..... بَابُ تَقْصِيْرِ أَجْرِ صَلاَةِ الْمُضْطَجِعِ عَنْ أَجْرِ صَلاَةِ الْقَاعِدِ

لیٹ کے نماز پڑھنے والے کے اجروثواب میں بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے اجروثواب سے کمی کا بیان

۱۲۴۹۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، قَالاَ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ حُسَيْنٌ الْمُكْتِبُ وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى عَنْ حُسَيْنٍ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا يَزِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ.........

عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلاَةُ النَّائِمِ عَلٰى

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''لیٹ کر نماز پڑھنے والے کا

(۱۲۴۹) تقدم تخريجه برقم: ۱۲۳۶.

نِصْفِ صَلاَةِ الْقَاعِدِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ قَبْلُ أَنَّ الْعَرَبَ تُوْقِعُ اسْمَ النَّائِمِ عَلَى الْمُضْطَجِعِ وَعَلَى النَّائِمِ الزَّائِلِ الْعَقْلِ بِالنَّوْمِ، وَإِنَّمَا أَرَادَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ: وَصَلَاةُ النَّائِمِ: الْمُضْطَجِعُ لاَ زَائِلُ الْعَقْلِ بِالنَّوْمِ، إِذْ زَائِلُ الْعَقْلِ بِالنَّوْمِ لاَ يَعْقِلُ الصَّلاَةَ فِيْ وَقْتِ زَوَالِ الْعَقْلِ.

اجر و ثواب بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ عرب نائم (سونے والا) کا اطلاق لیٹنے والے شخص پر بھی کرتے ہیں اور اس سونے والے پر بھی کرتے ہیں جس کی عقل و شعور نیند کی وجہ سے زائل ہو چکی ہو۔ بے شک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان: ''سونے والے کی نماز'' میں مراد لیٹنے والا ہے نہ کہ جس کی عقل و شعور نیند کی وجہ سے ختم ہو چکی ہو۔ کیونکہ نیند کی وجہ سے جس شخص کی عقل ختم ہو چکی ہو وہ اس حالت میں نماز کو نہیں سمجھتا (تو پھر اسے ادا کیسے کرے گا۔)

فوائد:......نفل نماز کے بارے نمازی کو اختیار ہے کہ وہ نوافل کھڑے ہو کر، بیٹھ کر یا لیٹ کر ادا کرے پھر کھڑے ہو کر نوافل پڑھنا افضل ہے بیٹھ کر نوافل پڑھنے سے قیام کے نصف کے برابر اجر ملتا ہے اور لیٹ کر نوافل پڑھنے سے نصف النصف ثواب حاصل ہوتا ہے۔

٥٦٠..... بَابُ صِفَةِ صَلاَةِ الْمُضْطَجِعِ خِلاَفَ مَا يَتَوَهَّمُهُ الْعَامَّةُ، إِذِ الْعَامَّةُ إِنَّمَا تَأْمُرُ الْمُصَلِّيَ مُضْطَجِعاً أَنْ يُّصَلِّيَ مُسْتَلْقِياً عَلَى قَفَاهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْمُصَلِّيَ مُضْطَجِعاً أَنْ يُّصَلِّيَ عَلَى جَنْبٍ

لیٹ کر نماز پڑھنے والے کی کیفیت کا بیان، عوام کے خیال کے برخلاف، کیونکہ عوام لیٹ کر نماز پڑھنے والے پر چت لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لیٹ کر نماز پڑھنے والے کو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

١٢٥٠۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ جَمِيْعاً عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ.........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ بِي الْبَاصُوْرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلاَةِ فَقَالَ: صَلِّ قَائِماً فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَجَالِساً فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کی کیفیت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر تمہیں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لو، اگر

(١٢٥٠) تقدم تخريجه برقم: ٩٥٠.

جَنْبٍ . وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ ، قَالَ: كَانَتْ بِيْ بَوَاسِيْرُ .

تمہیں اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو پہلو کے بل (لیٹ کر) پڑھ لو) امام ابن مبارک رحمہ اللہ کی روایت میں ''باصور'' کی بجائے ''بواسیر'' کے لفظ آئے ہیں (معنی دونوں کے ایک ہیں۔)''

فوائد:......مکرر ۹۷۹۔

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نفل نماز پڑھنے کے متعلق ابواب کا مجموعہ

۵۶۱..... بَابُ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ لِلْمُسَافِرِ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ التَّطَوُّعَ لِلْمُسَافِرِ بِالنَّهَارِ

مسافر کے لیے دن کے وقت نفل نماز پڑھنے کا بیان، ان علماء کے مذہب کے برخلاف جو مسافر کے لیے دن کے وقت نفل نماز کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

۱۲۵۱۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أُمِّ هَانِیءٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ الضُّحٰى ثَمَانَ رَكْعَاتٍ قَدْ خَرَّجْتُهُ مِنْ قَبْلُ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سیدہ ام ہانی کی یہ حدیث میں اس سے پہلے بیان کر چکا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ والے دن چاشت کی آٹھ رکعات ادا کی تھیں۔''

فوائد:...... مکرر ۱۲۳۳۔

۵۶۲..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

سفر میں فرض نماز سے پہلے نفل نماز پڑھنے کا بیان

۱۲۵۲۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ.......... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَعْرَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَأْخُذْ كُلُّ إِنْسَانٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ، فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ فَغَفَلْنَا، فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک سفر میں) ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کے آخری پہر آرام کے لیے پڑاؤ ڈالا تو ہم بیدار نہ ہو سکے حتی کہ سورج طلوع ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ ہر شخص اپنی سواری کے سر کو پکڑ لے (اور یہاں سے چل پڑے) کیونکہ اس جگہ شیطان ہمارے پاس آ گیا ہے اور اس نے ہمیں (نماز سے) غافل کر دیا ہے (چنانچہ کچھ آگے جا کر) آپ نے پانی منگوا کر وضو کیا۔

(۱۲۵۱) تقدم تخریج برقم: ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۵۔

(۱۲۵۲) اسناده صحیح، تقدم تخریجه برقم: ۹۸۸۔

فَصَلَّى الْغَدَاةَ . قَدْ خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ فِيْ نَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ .

(فجر کی) دو سنتیں ادا کیں، پھر اقامت کہی گئی تو آپ نے صبح کی نماز پڑھائی۔'' میں یہ واقعہ اس جگہ کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی بیان کر چکا ہوں، جس میں نبی کریم ﷺ کے صبح کی نماز سے سوئے رہ جانے کا تذکرہ ہے حتی کہ سورج طلوع ہو گیا تھا۔''

فوائد :......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۹۸۸ میں بیان ہوئی ہے، لیکن یہاں اس حدیث کا مستدل یہ ہے کہ دوران سفر فجر کی سنتوں کا التزام لازم ہے اور نبی ﷺ نے سفر وحضر میں ان دو رکعت کو کبھی ترک نہیں کیا، لہٰذا دوران سفر فجر کی سنتوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۱۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَ شُعَيْبٌ قَالَا ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيْ بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ..........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ ، قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَراً فَلَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتْرُكُ رَكْعَتَيْنِ حِيْنَ تَزِيْغُ الشَّمْسُ فَلَمْ أَرَهُ يَتْرُكُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ . ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَ أَبُوْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ ـ هُوَ فُلَيْحٌ ـ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمْ أَرَهُ يَتْرُكُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ .

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (ان سفروں میں) سورج کے زوال کے وقت دو رکعات چھوڑتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔'' جناب یونس بن عبداللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے آپ کو ظہر سے پہلے دو رکعات چھوڑتے کبھی نہیں دیکھا۔''

۱۲۵۴۔ وَقَدْ رَوَى الْكُوْفِيُّوْنَ أُعْجُوْبَةً عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِنِّيْ خَائِفٌ أَنْ لَا تَجُوْزَ رِوَايَتُهَا إِلَّا تَبْيِيْنَ عِلَّتِهَا . لَا إِنَّهَا أُعْجُوْبَةٌ فِي الْمَتْنِ إِلَّا أَنَّهَا أُعْجُوْبَةٌ فِي الْإِسْنَادِ فِيْ هٰذِهِ

''امام صاحب فرماتے ہیں: کوفیوں نے حضرت ابن عمر سے ایک عجوبہ (حیرت انگیز، طرفہ تماشا) بیان کیا ہے مجھے ڈر ہے کہ اسے بیان کرنا جائز نہیں ہوگا الا یہ کہ اس کی علت بیان کی جائے یہ عجوبہ متن میں نہیں ہے بلکہ اس قصے کی سند میں ہے۔

(۱۲۵۳) اسناده ضعيف، ابوبسرة غفاری راوی مجہول ہے۔ سنن ابی داود، کتاب صلاة السفر، باب التطوع فی السفر، حدیث: ۱۲۲۲۔ سنن ترمذی: ۵۵۰۔ مسند احمد: ۴/ ۲۹۲۔

(۱۲۵۴) اسناده صحيح، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی راوی ضعیف ہے۔ سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی التطوع فی السفر، ۵۵۲۔ مسند احمد: ۲/ ۹۰۔

الْقِصَّةِ، رَوَوْا عَنْ نَافِعٍ وَ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ، وَالْمَغْرِبَ ثَلاَثاً وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعِشَاءَ أَرْبَعاً وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْغَدَاةَ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ، وَالْمَغْرِبَ ثَلاَثاً وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ هِيَ وِتْرُ النَّهَارِ لاَ يَنْقُصُ فِيْ حَضَرٍ وَلاَ سَفَرٍ وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْغَدَاةَ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَهَا رَكْعَتَيْنِ. نَاهُ أَبُو الْخَطَّابِ، نَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، نَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ وَ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَرَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْكُوْفِيِّيْنَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْهُمْ أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ وَ فِرَاسٌ وَ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، مِنْهُمْ مَنِ اخْتَصَرَ الْحَدِيْثَ وَمِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَهُ بِطُوْلِهِ. وَهٰذَا الْخَبَرَ لاَ يَخْفٰى عَلٰى عَالِمٍ بِالْحَدِيْثِ أَنَّ هٰذَا غَلَطٌ وَسَهْوٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَدْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يُنْكِرُ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ وَيَقُوْلُ لَوْ كُنْتُ

کوفیوں نے حضرت نافع اور عطیہ بن سعد العوفی کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ”میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضر اور سفر میں نمازیں پڑھی ہیں۔ تو میں نے آپ کے ساتھ حضر میں نماز ظہر چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کیں۔ عصر کی چار رکعات ادا کیں اور اس کے بعد کچھ نہیں پڑھا اور مغرب کی تین رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کیں اور عشاء کی چار رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کیں۔ اور نماز فجر دو رکعات اور اس سے پہلے بھی دو رکعات ادا کیں اور میں نے سفر میں آپ کے ساتھ نماز ظہر دو رکعات اور اس کے بعد بھی دو رکعات پڑھیں۔ نماز عصر دو رکعات ادا کی اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی، مغرب کی نماز تین رکعات اور اس کے بعد دو رکعات ادا کیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہ دن کے وتر ہیں۔ یہ حضر اور سفر میں کم نہیں ہوتی۔ اور نماز عشاء دو رکعات اور اس کے بعد بھی دو رکعات ادا کیں، صبح کی نماز دو رکعات اور اس سے پہلے بھی دو رکعات (سنتیں) ادا کیں۔ امام صاحب فرماتے ہیں: ”ہمیں یہ روایت ابو الخطاب نے مالک بن سعید کے واسطے سے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کی ہے اور وہ نافع اور عطیہ بن سعد عوفی کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔“ یہ روایت اہل کوفہ کی ایک جماعت نے عطیہ کے واسطے سے حضرت ابن عمر سے بیان کی ہے۔ ان میں اشعث بن سوار، فراس اور حجاج بن ارطاۃ شامل ہیں۔ ان میں سے کچھ راوی اسے مختصر اور کچھ تفصیل کے ساتھ مکمل حدیث بیان کرتے ہیں۔ یہ حدیث کسی محدث پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف غلط طور پر منسوب کی گئی ہے۔ کیونکہ

مُتَطَوِّعاً مَا بَالَيْتُ أَنْ أُتِمَّ الصَّلاَةَ، وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُصَلِّيْ قَبْلَهَا وَلاَ بَعْدَهَا فِي السَّفَرِ.

حضرت ابن عمر، اللہ ان پر رحم کرے، تو سفر میں نفل نماز پڑھنے سے انکار کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے: اگر میں نے نفل ہی پڑھنے ہوتے تو پھر مجھے فرض نماز ہی مکمل اور پوری پڑھ لینی چاہیے تھی۔ نیز انہوں نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ سفر میں فرض نماز سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔''

١٢٥٥ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يُصَلِّيْ قَبْلَهَا وَلاَ بَعْدَهَا فِي السَّفَرِ.

''جناب عبداللہ بن سراقہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو سفر میں دیکھا ہے کہ آپ فرض نماز سے پہلے اور اس کے بعد (نفل) نماز نہیں پڑھتے تھے۔''

١٢٥٦ـ وَحَدَّثَنَاهُ بُنْدَارٌ، نَا عُثْمَانُ ـ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ ـ نَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ: أَنَّهُ رَأَى حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَمَعَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ السَّفَرِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَقِيْلَ: إِنَّ خَالَكَ يَنْهٰى عَنْ هٰذَا فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ، لاَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الصَّلاَةِ وَلاَ بَعْدَهَا، قُلْتُ: أُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ؟ فَقَالَ: صَلِّ بِاللَّيْلِ مَا بَدَأَ لَكَ.

''عثمان بن عبداللہ بن سراقہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جناب حفص بن عاصم کو سفر میں نفل نماز پڑھتے دیکھا اور اس سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ تو ان سے کہا گیا: آپ کے ماموں (عبداللہ بن عمر) اس سے منع کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ یہ کام نہیں کرتے تھے۔ آپ فرض نماز سے پہلے اور بعد میں (نفل) نماز نہیں پڑھتے تھے۔ میں نے عرض کی: میں رات کو (نفل) نماز پڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: رات کو جتنی چاہو (نفل) نماز پڑھ لو۔''

١٢٥٧ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا عِيْسَى بْنُ حَفْصٍ، ح، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا يَحْيَى

(١٢٥٥) اسناده صحيح على شرط البخاري، مسند احمد: ٣/ ١٨ـ مسند عبد بن حميد: ٨٤٤.

(١٢٥٦) اسناده صحيح، انظر الحديث السابق.

بْنُ سَعِيْدٍ.........

عَنْ عِيْسَى بْنِ حَفْصٍ - يَعْنِي ابْنَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - قَالَ بُنْدَارٌ: قَالَ: نَا أَبِيْ، وَقَالَ يَحْيٰى: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى طُنْفُسَةٍ لَهُ، فَرَأٰى قَوْماً يُسَبِّحُوْنَ - يَعْنِي يُصَلُّوْنَ - قَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ، قَالَ: قُلْتُ يُسَبِّحُوْنَ. قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُصَلِّياً قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتْمَمْتُهَا. صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ يَحْيٰى بْنِ حَكِيْمٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَابْنُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يُنْكِرُ التَّطَوُّعَ فِي السَّفَرِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ وَيَقُوْلُ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحاً لَأَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ، فَكَيْفَ يَرَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَطَوَّعُ بِرَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ يُنْكِرُ عَلٰى مَنْ يَفْعَلُ مَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ سَالِمٌ وَ حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ أَعْلَمُ بِابْنِ عُمَرَ وَأَحْفَظُ لِحَدِيْثِهِ مِنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ.

''عیسیٰ بن حفص بن عاصم کہتے ہیں مجھے میرے والد گرامی جناب حفص بن عاصم رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں ایک سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا تو انہوں نے نماز ظہر اور عصر کی دو رکعات پڑھیں۔ پھر وہ اپنے قالین یا گدے کی طرف تشریف لے گئے تو انہوں نے کچھ لوگوں کو نفل پڑھتے ہوئے دیکھا: انہوں نے پوچھا: یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی نفل پڑھ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اگر میں نے اس (فرض نماز) سے پہلے یا بعد میں (نفل) نماز پڑھنی ہوتی تو میں اسے (فرض نماز کو) ہی مکمل پڑھ لیتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی وفات تک آپ کی صحبت میں رہا ہوں، آپ (سفر میں) دو رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ اور حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی صحبت بھی میں نے اختیار کی ہے وہ بھی اس طرح (صرف فرض نماز دوگانہ) ادا کرتے تھے۔'' یہ جناب یحییٰ بن حکیم کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''حضرت ابن عمر، اللہ ان پر رحم کرے، تو سفر میں فرض نماز کے بعد نفل نماز پڑھنے سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے: اگر میں نے نفل ہی پڑھنے ہوتے تو میں فرض نماز مکمل ادا کر لیتا۔ لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کو سفر میں نماز ظہر کے فرضوں کے بعد دو رکعت سنت پڑھتے ہوئے دیکھیں اور پھر اس شخص کو منع کریں جو نبی کریم ﷺ کے اس فعل کے مطابق عمل کرے؟ حضرت سالم اور حفص بن عاصم رحمہما اللہ حضرت ابن

(۱۲۵۷) صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب من لم یتطوع فی السفر، حدیث: ۱۱۰۲۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ المسافرین وقصرها، حدیث: ۶۸۹۔ سنن ابی داود: ۱۲۲۳۔ سنن نسائی: ۱۴۵۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۷۱۔ مسند احمد: ۲/ ۵۶۔م

رضی اللہ عنہ کی حدیث کو عطیہ بن سعد کی نسبت زیادہ جاننے والے اور یاد رکھنے والے ہیں (ان کی روایات درج ذیل ہیں جو عطیہ کی روایات کے مخالف ہیں۔)

١٢٥٨ ـ وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي ....

سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ سَجْدَةً قَبْلَ صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَلَا بَعْدَهَا حَتّٰى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ. وَكَانَ لَا يَتْرُكُ الْقِيَامَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ.

"حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں فرض نماز سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نفل نماز نہیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ آدھی رات ہو جاتی تو اٹھ کر نفل ادا کرتے۔ اور وہ رات کو نماز تہجد کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔"

١٢٥٩ ـ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ....

حَفْصَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ تَرْكِهِ السُّبْحَةَ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ سَبَّحْتُ مَا بَالَيْتُ أَنْ أُتِمَّ الصَّلَاةَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: هَلْ سَأَلْتَ أَنْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَمَّا سَأَلَهُ عَنْهُ حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ؟ قَالَ سَالِمٌ: لَا، إِنَّا كُنَّا نَهَابُهُ عَنْ بَعْضِ الْمَسْأَلَةِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخَبَرُ سَالِمٍ وَحَفْصٍ يَدُلَّانِ عَلٰى أَنَّ خَبَرَ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَهْمٌ. وَابْنُ أَبِي لَيْلٰى وَاهِمٌ فِي جَمْعِهِ بَيْنَ نَافِعٍ وَعَطِيَّةَ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ

"جناب حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سفر میں ان کے نفل نماز نہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیا: اگر میں نے نفل ہی پڑھنے تھے تو میں اپنی فرض نماز ہی مکمل کر لیتا۔ امام زہری کہتے ہیں: میں نے حضرت سالم سے کہا: کیا آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے وہی مسئلہ پوچھا تھا جو حضرت حفص بن عاصم نے ان سے پوچھا تھا؟ حضرت سالم نے فرمایا: نہیں، بے شک ہم ان سے بعض مسائل پوچھتے ہوئے ڈرتے تھے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حضرت سالم اور حفص کی روایات دلالت کرتی ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عطیہ بن سعد کی روایت وہم

(١٢٥٨) صحيح، تفرد به ابن خزيمه:

(١٢٥٩) تقدم تخريجه برقم: ١٢٥٧.

فِـي التَّطَوُّعِ فِـي السَّفَرِ إِلَّا أَنَّ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ: إِنَّهُ لاَ يَجُوْزُ أَن يُّحْتَجَّ بِـالْإِنْكَارِ عَلَى الْإِثْبَاتِ . وَ ابْنُ عُمَرَ رَحِمَهُ اللّٰـهُ وَإِن لَّـمْ يَـرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّـمَ مُتَطَوِّعاً فِي السَّفَرِ، فَقَدْ رَاٰهُ غَيْرُهُ يُصَلِّـيْ مُتَطَوِّعاً فِي السَّفَرِ وَالْحُكْمُ لِمَنْ يُّخْبِرُ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ لِـمَنْ لَمْ يَرَهُ، هٰذِهٖ مَسْأَلَةٌ قَدْ بَيَّنْتُهَا فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا .

ہے۔ اور ابن ابی لیلیٰ کو سفر میں نفل نماز کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے میں نافع اور عطیہ کو جمع کرنے میں وہم ہوا ہے۔ مگر یہ مسئلہ اسی جنس سے تعلق رکھتا ہے جس کے متعلق ہم بیان کر چکے ہیں کہ (کسی راوی کے کسی چیز کے) انکار سے اس کے اثبات کے خلاف دلیل نہیں لی جا سکتی۔ اگر حضرت ابن عمر، اللہ ان پر رحم کرے، نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں نفل نماز پڑھتے نہیں دیکھا تو ان کے علاوہ صحابہ کرام نے آپ کو سفر میں نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ لہٰذا ترجیح اس صحابی کی حدیث کو ہوگی جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (نفل نماز ادا کرتے) دیکھا ہے، نہ کہ اس صحابی کی روایت کو جس نے آپ کو (سفر میں نفل نماز پڑھتے) نہیں دیکھا۔'' اس مسئلہ کو میں اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر بیان کر چکا ہوں۔

فوائد :......۱۔ سفر میں فجر کی سنتوں کے سوا باقی موکدہ سنتوں کا اہتمام مکروہ ہے۔ اور سفر میں موکدہ سنتوں کا اہتمام نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، لہٰذا سفر میں سنن و نوافل کا عدم اہتمام اولیٰ و افضل ہے۔

۲۔ دوران سفر نماز وتر کا اہتمام مستحب فعل ہے، لہٰذا حضر میں جتنی رات کی نماز معمول ہے اس کے مطابق سفر میں بھی اس معمول کا اہتمام درست ہے۔

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا معمول یہ تھا کہ یہ حضرات دوران سفر فقط قصر نماز یعنی دو رکعت فرض نماز کا اہتمام کرتے تھے، فرض نماز سے قبل یا بعد میں نوافل و سنن کا اہتمام نہیں کرتے تھے اور یہی طریقہ افضل ہے۔

۵۶۳..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ تَوْدِيْعِ الْمَنَازِلِ

منازل (پڑاؤ کی جگہ) سے رخصتی کے وقت سفر میں نفل نماز پڑھنے کا بیان

۱۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ هَاشِمٍ، نَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ۔ وَكَانَ لَهُ مُرُوَّةٌ وَعَقْلٌ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی

(۱۲۶۰) اسنادہ ضعیف، عبدالسلام بن ہاشم ابوحفص سخت ضعیف راوی ہے۔ الضعیفۃ: ۱۰۴۷۔ سنن الدارمی: ۲۶۸۱۔ مستدرک حاکم: ۱/ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔

يَنْزِلُ مَنْزِلاً إِلَّا وَدَّعَهُ بِرَكْعَتَيْنِ .

اکرم ﷺ جس منزل پر بھی پڑاؤ ڈالتے تو اس سے رخصت ہوتے وقت دو رکعات ادا فرماتے۔"

۵۶۴..... بَابُ صَلَاةُ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى الْأَرْضِ

سفر کے دوران رات کے وقت نفل نماز زمین پر ادا کرنے کا بیان

۱۲۶۱ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنِ الْيَمَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ـ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ ـ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ، سَمِعْتُ..........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى عَشْرَ رَكْعَاتٍ وَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى بِنَا الصُّبْحَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ يُصَرِّحُ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي السَّفَرِ، وَالْأَخْبَارُ الَّتِي رَوَيْنَاهَا فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ فِي نَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَأَنَّهُ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ .

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی سواری بٹھائی، پھر آپ اس سے اترے اور دس رکعات ادا کیں اور ایک وتر ادا کیا، آپ نے دو دو رکعات ادا کیں، پھر ایک وتر ادا کیا، پھر فجر کی دو سنتیں ادا کیں، اور ہمیں نماز فجر پڑھائی۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: " یہ روایت صراحت کر رہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر میں فجر کی دو سنتیں ادا کی ہیں۔ اور وہ روایات جو ہم نے کتاب الکبیر میں بیان کی ہیں کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز سے سوئے رہ گئے تھے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا تھا اور آپ نے فجر کی دو سنتیں ادا کیں پھر نماز فجر پڑھائی۔ (وہ بھی سفر میں نفل نماز پڑھنے کے جواز کی دلیل ہیں۔)

فوائد:......۱۔ سفر میں رات کی نماز کا اہتمام کرنا اور حضر میں قیام اللیل کا جو معمول ہو، سفر میں اس کا اہتمام جائز ومباح ہے۔

۲۔ رات کے نوافل دو دو رکعت پڑھنا اور آخر میں وتر پڑھنا افضل طریقہ ہے اور نیز قیام اللیل کے سنت سے ثابت تمام طریقے جائز ہیں۔

۳۔ سفر میں سواری اور سواری سے اتر کر زمین پر رات کے نوافل کا اہتمام کرنے کی دونوں صورتیں جائز ہیں۔

❀❀❀❀

(۱۲۶۱) اسناده ضعيف، تقدم تخريجه برقم: ۱۰۷۵ .

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ عَلَى الدَّوَابِّ

سفر میں نفل نماز سواری کے اوپر بیٹھ کر پڑھنے کے ابواب کا مجموعہ

۵۶۵..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِالْمُصَلِّي الرَّاحِلَةُ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ حُكْمَ الْوِتْرِ حُكْمُ الْفَرِيْضَةِ وَأَنَّ الْوِتْرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ غَيْرُ جَائِزٍ كَصَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ

سفر میں سواری پر وتر پڑھنا جائز ہے، سواری کا منہ جدھر بھی ہو، اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ وتر کا حکم فرض نماز کا ہے اور وتر فرض نماز کی طرح سواری پر پڑھنا جائز نہیں ہے۔

۱۲۶۲۔حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، نَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ.........

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ .

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نفل نماز پڑھتے تھے، آپ کا منہ چاہے جدھر بھی ہوتا۔ اور اس پر وتر بھی پڑھتے تھے مگر آپ اس پر فرض نماز ادا نہیں کرتے تھے۔''

فوائد:...... مکرر ۱۰۹۰۔

۵۶۶..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ غَلِطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ بَعْضُ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ مِمَّنْ زَعَمَ أَنَّ الْوِتْرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس روایت کا بیان جس سے استدلال کرنے میں بعض کم علم لوگوں سے غلطی ہوئی ہے، ان کا خیال ہے کہ سواری پر وتر پڑھنا جائز نہیں ہے

۱۲۶۳۔حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ.........

(۱۲۶۲) تقدم تخريجه برقم: ۱۰۹۰.

(۱۲۶۳) تقدم تخريجه برقم: ۹۷۶.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ ، فَإِذَا أَرَادَ الْمَكْتُوْبَةَ أَوِ الْوِتْرَ أَنَاخَ فَصَلَّى بِالْأَرْضِ ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: تَوَهَّمَ بَعْضُ النَّاسِ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ دَالٌّ عَلَى خِلَافِ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ ، وَاحْتَجَّ بِهٰذَا الْخَبَرِ أَنَّ الْوِتْرَ غَيْرُ جَائِزٍ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، وَهٰذَا غَلَطٌ وَإِغْفَالٌ مِنْ قَائِلِهِ . وَلَيْسَ هٰذَا الْخَبَرُ عِنْدَنَا وَلَا عِنْدَ مَنْ يُمَيِّزُ بَيْنَ الْأَخْبَارِ يُضَادُّ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ ، بَلِ الْخَبَرَانِ جَمِيْعاً مُتَّفِقَانِ مُسْتَعْمِلَانِ ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَخْبَرَ بِمَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ ، وَيَجِبُ عَلَى مَنْ عَلِمَ الْخَبَرَيْنِ جَمِيْعاً إِجَازَةَ كِلَا الْخَبَرَيْنِ . قَدْ رَأَى ابْنُ عُمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَأَدّٰى مَا رَأٰى ، وَرَأٰى جَابِرٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَأَوْتَرَ بِالْأَرْضِ فَأَدّٰى مَا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَائِزٌ ، أَنْ يُوْتِرَ الْمَرْءُ عَلَى رَاحِلَتِهِ كَمَا فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَائِزٌ أَنْ يُنِيْخَ رَاحِلَتَهُ فَيَنْزِلَ فَيُوْتِرَ عَلَى الْأَرْضِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ الْفِعْلَيْنِ جَمِيْعًا وَلَمْ يُزْجَرْ عَنْ أَحَدِهِمَا بَعْدَ فِعْلِهِ ، وَهٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ . وَلَوْ لَمْ يُوْتِرِ النَّبِيُّ صَلَّى

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں (نفل) نماز پڑھتے رہتے، آپ کی سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا، پھر جب آپ فرض نماز یا وتر پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اپنی سواری کو بٹھا دیتے اور زمین پر نماز ادا کرتے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''بعض لوگوں کو وہم ہوا ہے کہ یہ حدیث، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے خلاف دلیل ہے۔ اس نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ سواری پر وتر پڑھنا جائز نہیں ہے جبکہ یہ بات کہنے والے کی غلطی اور غفلت کی دلیل ہے۔ یہ روایت ہمارے اور روایات کے باہمی فرق کو سمجھنے والے علمائے کرام کے نزدیک حضرت ابن عمر کی روایت کے متضاد اور مخالف نہیں ہے۔ بلکہ دونوں روایات متفق اور قابل عمل ہیں۔ دونوں صحابہ کرام نے وہی خبر دی ہے جو انہوں نے نبی کریم ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے، لہٰذا جو شخص یہ دونوں روایات جان لے اسے دونوں روایات پر عمل کو جائز قرار دینا چاہیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کو سواری پر وتر پڑھتے دیکھا ہے اور اسی طرح یہ مسئلہ بیان کر دیا ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو سواری بٹھا کر زمین پر وتر پڑھتے دیکھا تو اسی طرح بیان کر دیا ہے۔ لہٰذا نمازی کے لیے جائز ہے کہ وہ سواری کے اوپر وتر ادا کرے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے کیا ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ وہ اپنی سواری بٹھا کر زمین پر اتر کر وتر پڑھ لے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے دونوں طریقوں سے وتر ادا کیے ہیں، اور دونوں میں سے کسی ایک طریقے سے اپنے فعل مبارکہ کے بعد منع نہیں فرمایا۔ اور یہ جائز اختلاف کی قسم ہے۔ اگر نبی کریم ﷺ نے زمین پر وتر نماز نہ پڑھی ہوتی اور صرف سواری پر وتر ادا کیے ہوتے تو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَرْضِ وَقَدْ أَوْتَرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ كَانَ غَيْرُ جَائِزٍ لِلْمُسَافِرِ الرَّاكِبِ أَن يَنْزِلَ فَيُوتِرَ عَلَى الْأَرْضِ، وَلٰكِنْ لَمَّا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِعْلَيْنِ جَمِيْعاً كَانَ الْمُوْتِرُ بِالْخِيَارِ فِي السَّفَرِ إِنْ أَحَبَّ أَوْتَرَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَإِنْ شَاءَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ، وَلَيْسَ شَيْءٌ مِنْ سُنَّتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْجُوْراً إِذَا أَمْكَنَ اسْتِعْمَالُهُ، وَإِنَّمَا يُتْرَكُ بَعْضُ خَبَرِهِ بِبَعْضٍ إِذَا لَمْ يُمْكِنِ اسْتِعْمَالُهَا جَمِيْعاً وَكَانَ أَحَدُهُمَا يَدْفَعُ الْاٰخَرَ فِي جَمِيْعِ جِهَاتِهِ، فَيَجِبُ حِيْنَئِذٍ طَلَبُ النَّاسِخِ مِنَ الْخَبَرَيْنِ وَالْمَنْسُوْخِ مِنْهُمَا، وَيُسْتَعْمَلُ النَّاسِخُ دُوْنَ الْمَنْسُوْخِ. وَلَوْ جَازَ لِأَحَدٍ أَن يَّدْفَعَ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ، بِخَبَرِ جَابِرٍ، كَانَ أَجْوَزَ لِاٰخَرَ أَن يَّدْفَعَ خَبَرَ جَابِرٍ بِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ لِأَنَّ أَخْبَارَ ابْنِ عُمَرَ فِي وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَكْثَرُ أَسَانِيْدَ وَأَثْبَتُ وَأَصَحُّ مِنْ خَبَرِ جَابِرٍ، وَلٰكِنْ غَيْرُ جَائِزٍ لِعَالِمٍ أَن يَّدْفَعَ أَحَدَ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ بِالْاٰخَرِ بَلْ يُسْتَعْمَلَانِ جَمِيْعاً عَلَى مَا بَيَّنَّا، وَقَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ.

سوار مسافر کے لیے یہ جائز نہ ہوتا کہ وہ سواری سے اتر کر زمین پر وتر پڑھتا، لیکن جب نبی کریم ﷺ نے دونوں طرح ہی وتر ادا کیے ہیں۔ تو سفر میں وتر پڑھنے والے کو اختیار ہے، اگر چاہئے تو اپنی سواری پر پڑھ لے اور اگر چاہے تو سواری سے اتر کر زمین پر پڑھ لے۔ نبی اکرم ﷺ کی کوئی سنت بھی چھوڑی نہیں جا سکتی جبکہ اس پر عمل کرنا ممکن ہو اور آپ کی کسی حدیث کو دوسری کے مقابلے میں اس وقت چھوڑا جائے گا جب دونوں پر بیک وقت عمل کرنا ممکن نہ ہو اور ایک حدیث دوسری کو ہر طریقے سے رد کرتی ہو (ان میں جمع ممکن ہی نہ ہو) جب عمل ممکن نہ ہو تو اس وقت دونوں حدیثوں میں سے ناسخ اور منسوخ کو تلاش کیا جائے گا اور پھر منسوخ کی بجائے ناسخ پر عمل کیا جائے گا اور اگر کسی شخص کے لیے حضرت جابر کی حدیث کے ساتھ حضرت ابن عمر کی حدیث کو رد کرنا جائز ہے تو کسی دوسرے شخص کے لیے حضرت جابر کی حدیث کو حضرت ابن عمر کی حدیث کے ساتھ رد کرنا بلاولیٰ جائز ہوگا۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے سواری پر وتر پڑھنے کے بارے میں مروی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث حضرت جابر کی حدیث کی نسبت بہت ساری اسانید سے مروی ہے جو زیادہ مضبوط اور صحیح ہیں، لیکن کسی عالم کے لیے ان دو حدیثوں میں سے کسی ایک کو دوسری کی وجہ سے رد کرنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے بیان کردہ طریقے کے مطابق دونوں پر عمل کرنا چاہئے۔ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی اسانید ''کتاب الکبیر'' میں بیان کی ہیں۔''

٥٦٧..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الرَّاحِلَةِ فِي السَّفَرِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِالرَّاكِبِ

سفر میں سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے خواہ سواری کا منہ سوار سمیت جدھر بھی ہو

١٢٦٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، قَالَ عَبْدُاللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ: يُصَلِّيْ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ، وَقَالَا: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے، آپ کی سواری آپ کو لے کر جس طرف بھی منہ کر لیتی۔ جناب عبداللہ بن سعید کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: '' آپ اپنی سواری پر نماز پڑھتے رہے، خواہ آپ کی سواری آپ کو لے کر جدھر بھی منہ کر لیتی۔'' جناب ابوکریب اور عبداللہ بن سعید کہتے ہیں: اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح نماز ادا کرتے تھے۔''

١٢٦٥ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ..........

عَامِرٍ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ .

''حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر نماز پڑھتے دیکھا ہے، اس کا منہ جدھر بھی ہوتا۔''

فوائد:......

١۔ سفر میں سواری پر نوافل پڑھنا جائز ہیں، خواہ سواری کا رخ کسی بھی سمت ہو اور یہ عمل مباح بالاجماع جائز ہے بشرطیکہ معصیت کا سفر نہ ہو۔ (نووی: ٥/ ٢٠٩)

٢۔ وتر پڑھنا سنت ہے واجب نہیں، کیونکہ فرض نماز سواری پر پڑھنا جائز نہیں۔

٣۔ نماز خوف یا کسی شرعی عذر کے تحت سواری پر فرض نماز پڑھنا جائز ہے۔

(١٢٦٤) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز صلاة النافلة على الدابة، حديث: ٧٠٠ـ مسند احمد: ٢/ ١٢٤ـ وانظر الحديث الآتي.

(١٢٦٥) صحيح بخاري، كتاب التقصير، باب صلاة التطوع على الدواب، حديث: ١٠٩٣ـ صحيح مسلم: ٧٠١ـ مسند احمد: ٣/ ٤٤٥ـ سنن الدارمي: ١٥١٤.

۵۲۸..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا صَلَّى عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ إِذَا كَانَتْ مُتَوَجِّهَةً نَحْوَ الْقِبْلَةِ

ان علماء کے قول کے خلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی سواری پر نفل نماز صرف اس وقت پڑھی ہے جب آپ کی سواری قبلہ رخ چل رہی ہوتی تھی۔

۱۲۶۶۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبَسْطَامِيُّ ، قَالاَ ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى تَبُوْكَ .

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنی سواری پر تبوک کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔''

۱۲۶۷۔حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى ، نَا عَبْدُ الْمَلِكِ ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا مِنْ مَكَّةَ ، فَنَزَلَتْ: ﴿أَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر مکہ مکرمہ سے (مدینہ منورہ کی طرف) منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ (البقرة: ۱۱۵) ''تم جس طرف بھی منہ کرو گے وہیں اللہ کا چہرہ ہے۔''

۵۲۹..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ عَلَى الْحُمُرِ ، وَيَخْطُرُ بِبَالِيْ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْحِمَارَ لَيْسَ بِنَجَسٍ وَإِنْ كَانَ لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ إِذِ الصَّلَاةُ عَلَى النَّجَسِ غَيْرُ جَائِزٍ

سفر میں گدھوں پر نماز پڑھنا جائز ہے،اس حدیث کے بارے میں میرے دل میں یہ خیال آ رہا ہے کہ گدھا ناپاک نہیں ہے اگر چہ اس کا گوشت نہیں کھایا جاتا، کیونکہ ناپاک چیز پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے

۱۲۶۸۔حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى ، حَدَّثَنِي سَعِيْدُ

(۱۲۶۶) اسناده صحيح على شرط مسلم، انفرد بهذا الطريق، صحيح بخاري، كتاب العمل في الصلاة، باب لا يرد السلام في الصلاة، حديث: ۱۲۱۷۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب تحريم الكلام في الصلاة، حديث: ۵۴۲۔ من طريق اخر عن جابر رضی اللہ عنہ، وانظر ما تقدم برقم: ۶۷۶۔

(۱۲۶۷) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز صلاة النافلة على الدابة، حديث: ۳۳/ ۷۰۰۔ سنن نسائی: ۴۹۲۔ مسند احمد: ۲/ ۲۰۔

بْنُ يَسَارٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ - أَوْ عَلٰى حِمَارَةٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ نَحْوَ خَيْبَرَ - يَعْنِي التَّطَوُّعَ - . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ الطَّاحِيُّ الْبَصْرِيُّ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گدھے یا گدھی پر نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کا چہرہ مبارک خیبر کی طرف تھا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ محمد بن دینار، الطاحی البصری ہیں۔

٥٧٠..... بَابُ الْإِيْمَاءِ بِالصَّلَاةِ رَاكِباً فِي السَّفَرِ

سفر میں سوار ہونے کی حالت میں نماز اشارے کے ساتھ پڑھنے کا بیان

١٢٦٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ أَنْ تُصَلِّيَ أَيْنَمَا تَوَجَّهَتْ بِكَ رَاحِلَتُكَ فِي السَّفَرِ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا يُوْمِئُ بِرَأْسِهِ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ (البقرة: ١١٥) ''پس تم جدھر بھی منہ کرو گے وہیں اللہ کا چہرہ ہے۔'' کہ تم سفر میں نماز پڑھ لو، تمہاری سواری تمہیں لے کر جس طرف چاہے منہ کر لے۔ (لہٰذا) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف واپس ہوئے تو آپ اپنی سواری پر اپنے سر کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے نفل نماز پڑھ رہے تھے۔''

فوائد :......١۔ دوران سفر سواری پر نفل نماز پڑھنا جائز ہے اور سواری پر نوافل ادا کرنے کی صورت میں قبلہ رخ ہونا لازم نہیں، بلکہ سواری کا رخ جس سمت ہو، اسی سمت کو منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے، خواہ سواری کا رخ قبلہ کے مخالف سمت میں ہو جائے، اس سے نماز میں نقص واقع نہیں ہوتا۔

٢۔ فرض نماز یا نوافل زمین پر ادا کرنے کی صورت میں قبلہ رخ ہونا صحت نماز کی شرط ہے جب کہ دوران سفر سواری پر نوافل ادا کرنے کی صورت میں قبلہ رخ ہونا شرط نہیں ہے، بلکہ کسی بھی سمت منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اگر کوئی شخص فرض نماز ادا کرنا چاہے گا تو وہ سواری سے اتر کر زمین پر فرض نماز ادا کرے گا۔ سواری پر فرض نماز نہیں ہوتی۔

(١٢٦٩) تقدم تخريجه برقم: ١٢٦٧.

۵۷۱..... بَابُ صِفَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فِي الصَّلَاةِ رَاكِبًا

سوار ہونے کی حالت میں نماز میں رکوع وسجود کرنے کی کیفیت کا بیان

۱۲۷۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ.........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ يُصَلِّي النَّوَافِلَ فِي كُلِّ وَجْهٍ وَلٰكِنَّهُ يَخْفِضُ السَّجْدَتَيْنِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَيُوْمِئُ إِيْمَاءً.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کہ آپ اپنی سواری پر ہر سمت میں نوافل پڑھ رہے تھے، لیکن آپ رکوع کی نسبت دونوں سجدوں کے لیے زیادہ جھکتے، اور آپ اشارہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔''

فوائد :......سواری پر نماز پڑھنے کی صورت میں رکوع وسجود کا اشارے سے اہتمام مشروع ہے اور رکوع کی نسبت سجدہ میں زیادہ جھکنا مسنون ہے۔ نیز زمین پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی حالت میں بھی یہی عمل ملحوظ رکھنا چاہیے۔

❀❀❀❀

(۱۲۷۰) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۳/ ۲۹۶۔ وقد تقدم برقم: ۹۷۶

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَوْقَاتِ الَّتِيْ يُنْهٰى عَنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِيْهِنَّ

ان اوقات کے ابواب کا مجموعہ جن میں نفل نماز پڑھنا منع ہے۔

۵۷۲..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ بِذِكْرِ لَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ.

صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان، عام الفاظ کے ذکر کے ساتھ جن سے مراد خاص ہے

۱۲۷۱ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ، ح وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، نَا خَالِدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ـ قَالَا، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ، سَمِعْتُ رُفَيْعاً أَبَا الْعَالِيَةِ........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ رِجَالٌ، أَحْسِبُهُ قَالَ: مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ عُمَرُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ سَاعَتَيْنِ، بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ: قَالَ حَدَّثَنِيْ نَفَرٌ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ عُمَرُ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے چند افراد نے بیان کیا، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے ان سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہیں، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گھڑیوں میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ نماز عصر کے بعد حتی کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔ جناب صنعانی کے الفاظ یہ ہیں:'' مجھے چند لوگوں نے حدیث بیان کی، ان میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔''

۱۲۷۲ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ ـ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ ـ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ..........

(۱۲۷۱) صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب الصلاۃ بعد الفجر حتی ترتفع الشمس، حدیث: ۵۸۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الاوقات التی نهی عن الصلاۃ فیها، حدیث: ۸۲۶۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۵۰۔ مسند احمد: ۱/ ۵۰.

(۱۲۷۲) صحیح مسلم۔ حدیث: ۲۸۶/ ۸۲۶۔ سنن ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی کراهیة الصلاۃ العصر، حدیث: ۱۸۳۔ سنن نسائی: ۵۶۳.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ۔ وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ۔ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنا ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں اور وہ مجھے ان سب سے زیادہ محبوب ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔''

۵۷۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ بَعْضَ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ لَا الْمَكْتُوْبَةَ وَجَمِيْعَ التَّطَوُّعِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان مبارک: ''صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک بھی کوئی نماز نہیں ہے'' سے آپ کی مراد بعض نفلی نماز ہے، فرض نماز اور تمام نوافل مراد نہیں ہیں۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا دَالَّةٌ وَإِجْمَاعُ الْمُسْلِمِيْنَ جَمِيْعاً عَلَى أَنَّ النَّاسِيَ إِذَا نَسِيَ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً فَذَكَرَهَا بَعْدَ الصُّبْحِ أَوْ بَعْدَ الْعَصْرِ، أَنَّ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَهَا قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ إِنْ ذَكَرَهَا بَعْدَ الصُّبْحِ، وَقَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ إِنْ ذَكَرَهَا بَعْدَ الْعَصْرِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهَى عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، إِذْ لَوْ كَانَ نَهْيُهُ عَنْ جَمِيْعِ الصَّلَاةِ فَرْضِهَا وَتَطَوُّعِهَا لَمْ يُجْزِ أَنْ تُصَلَّى فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، وَإِنْ كَانَ نَاسِيًا لَهَا فَذَكَرَهَا فِيْ أَحَدِ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ، وَالدَّلِيْلُ الثَّانِيْ أَنَّهُ إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضَ التَّطَوُّعِ لَا كُلَّهَا، سَأُبَيِّنُهُ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ إِنْ شَاءَ اللهُ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا: ''کہ جو شخص کوئی نماز بھول جائے تو وہ اسے جب یاد آئے پڑھ لے'' یہ فرمان اور تمام مسلمانوں کا اجماع اس بات کی دلیل ہے کہ بھول جانے والا جب فرض نماز بھول جائے پھر اسے نماز صبح یا نماز عصر کے بعد یاد آئے تو اس کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ وہ اس نماز کو سورج طلوع ہونے سے پہلے ادا کر لے اگر اسے وہ نماز فجر کے بعد یاد آئی ہو۔ اور اگر نماز عصر کے بعد یاد آئی تو سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کر لے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بلاشبہ صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب

ہونے تک نفل نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اگر آپ کی یہ ممانعت تمام فرض اور نفل نمازوں کو شامل ہوتی تو نماز صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک فرض نماز پڑھنا جائز نہ ہوتا اگر چہ نمازی اس فرض نماز کو بھول جانے والا ہوتا ہے اور پھر اسے یہ نماز ان دو اوقات میں یاد آتی ہے۔ اس بات کی دوسری دلیل کہ نبی کریم ﷺ کی مراد بعض نفل نماز ہے، تمام نفل نہیں ہیں، میں عنقریب اسے اسی کتاب میں اس کے مقام پر بیان کر دوں گا۔ ان شاء اللہ۔

٥٧٤..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَحَرِّى الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا

سورج کے طلوع اور غروب ہوتے وقت قصد و کوشش کے ساتھ نماز پڑھنا منع ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ السَّكْتَ لَا يَكُوْنُ خِلَافَ النُّطْقِ وَلَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ عَلٰى مَا يَتَوَهَّمُهُ بَعْضُ مَنْ يَدَّعِى الْعِلْمَ، إِذْ لَوْ جَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ لَكَانَ فِيْ قَوْلِهٖ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، إِبَاحَةُ الصَّلَاةِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَإِنْ كَانَ الْمُصَلِّىْ مُتَحَرِّيًا بِصَلَاتِهٖ طُلُوْعَ الشَّمْسِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ خاموشی نطق کے خلاف نہیں ہوتی اور خاموشی سے نطق کے خلاف دلیل لینا جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ علم کے دعوے دار بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کیونکہ اگر خاموشی سے نطق پر دلیل لینا جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان: نماز صبح کی بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں'' میں سورج کے طلوع کے وقت نماز پڑھنے کے جواز کی دلیل ہوتی اگر چہ نمازی قصد و ارادے کے ساتھ اس وقت نماز پڑھتا۔

١٢٧٣۔نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِىْ أَبِىْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا ابْنُ بِشْرٍ، نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَىْ شَيْطَانٍ. وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا بَرَزَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَمْسِكُوْا عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی نماز کی ادائیگی کے ساتھ طلوع شمس اور غروب شمس کا قصد و ارادہ نہ کرو۔ کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔'' نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سورج کا کنارہ نکل آئے تو اس کے برابر ہونے تک نماز سے رکے رہو۔ اور جب سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو اس کے مکمل

(١٢٧٣) صحيح بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، حديث: ٥٨٢، ٥٨٣، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الاوقات التى نهى عن الصلاة فيها، حديث: ٨٢٩- سنن نسائي: ٥٧٢- مسند احمد: ٢/ ١٣.

يَسْتَوِى، فَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَمْسِكُوْا عَنِ الصَّلاَةِ حَتّٰى يَغِيْبَ. وَهٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ. وَقَالَ: أَبُوْ كُرَيْبٍ: فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بِقَرْنَىْ شَيْطَانَ.

غروب ہونے تک نماز سے رک جاؤ۔ یہ بندار کی حدیث ہے اور جناب ابوکریب کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''بے شک وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔''

۱۲۷۴۔حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ بْنَ أَبِى صُفْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ..........

سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تُصَلُّوْا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلاَ حِيْنَ تَغْرُبُ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَىْ شَيْطَانٍ، وَتَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَىْ شَيْطَانٍ. وَفِى خَبَرِ الصُّنَابَحِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا، دَلاَلَةٌ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَهٰى عَنِ الصَّلاَةِ فِىْ تِلْكَ السَّاعَةِ قَدْ نَهٰى عَنِ الصَّلاَةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ. وَكَذَا خَبَرُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ: حَتّٰى تَرْتَفِعَ. خَرَّجْتُ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ فِى غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ.

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب سورج طلوع ہو رہا ہو اور غروب ہو رہا ہو تو تم نماز مت پڑھو، کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور شیطان کے دوسینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے'' اور جناب صنابحی کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''بے شک سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کے ساتھ شیطان کے سینگ ہوتے ہیں۔ پھر جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو وہ اس سے الگ ہو جاتا ہے۔'' اس میں یہ دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس گھڑی میں (سورج کے طلوع کے وقت) نماز پڑھنے سے منع کیا تو سورج کے طلوع کے بعد بھی نماز پڑھنے سے منع کیا ہے حتیٰ کہ وہ بلند ہو جائے۔ اسی طرح جناب عمرو بن عبسہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔'' میں نے یہ دو احادیث اس باب کے علاوہ ایک اور باب میں بھی بیان کی ہیں۔''

۵۷۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّطَوُّعِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ

دو پہر کے وقت نفل نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے

وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِىْ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْاِحْتِجَاجَ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ غَيْرُ جَائِزٍ، إِذْ لَوْ جَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ لَجَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِأَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ صَلاَةَ

(۱۲۷۴) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۵/ ۱۵۔ شرح معانی الآثار طحاوی: ۱/ ۱۵۲۔

بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، أَنْ يُّقَالَ: قَدْ سَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ عَنِ الزَّجْرِ عَنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ إِذَا قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ، فَيُقَالُ: الصَّلَاةُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ جَائِزَةٌ أَوْ يُقَالُ: هٰذِهِ الْأَخْبَارُ خِلَافُ الْأَخْبَارِ الَّتِيْ فِيْهَا النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ إِذَا قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ.

اور یہ مسئلہ اسی قسم سے ہے جو میں نے بیان کی ہے کہ خاموشی سے نطق پر دلیل لینا جائز نہیں ہے کیونکہ اگر خاموشی کے ساتھ نطق پر دلیل لینا جائز ہوتا تو نبی کریم ﷺ کی ان احادیث سے دلیل لینا جائز ہوتا: صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے یہ کہا جاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان فرامین میں دوپہر کے وقت نفل نماز پڑھنے کی ممانعت سے خاموشی اختیار کی ہے، لہٰذا اس وقت نفل نماز پڑھنا جائز ہے، یا یہ کہا جائے کہ یہ احادیث ان احادیث کے خلاف ہیں جن میں دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت آئی ہے۔

١٢٧٥ـ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَأَخْبَرَنَا ابْنُ عَبْدِالْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ.......

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمِنْ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةٌ تَأْمُرُنِيْ أَنْ لَّا أُصَلِّيَ فِيْهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ: إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. وَقَالَ ابْنُ عَبْدِالْحَكَمِ: حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، ثُمَّ الصَّلَاةُ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰى يَنْتَصِفَ النَّهَارُ،

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا رات اور دن کی گھڑیوں میں کوئی ایسی گھڑی بھی ہے جس میں آپ مجھے نماز نہ پڑھنے کا حکم دیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، جب تم صبح کی نماز پڑھ لو تو سورج طلوع ہونے تک نماز پڑھنے سے رکے رہو۔" جناب ابن عبدالحکم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حتی کہ سورج بلند ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔ پھر (اس کے بعد) نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور شریک ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے حتی کہ دوپہر ہو جائے۔

(١٢٧٥) دیکھیے عیاض بن عبداللہ راوی ضعیف ہے۔ تاہم شواہد کے شاہد حسن ہے۔ الصحیحة: ١٣٧١ـ مسند ابی یعلی: ٦٥٨١ـ ومن طريقه صحيح ابن حبان: ١٥٥٠ـ من طريق ابن وهب سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في الساعات التي تكره فيها الصلاة، ١٢٥٢ـ من طريق اخر عن سعيد المقبري.

فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ، فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهُ حِيْنَئِذٍ تُسَعَّرُ جَهَنَّمُ، وَشِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ فَالصَّلَاةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰى يُصَلَّى الْعَصْرُ، فَإِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَأَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. قَالَ يُوْنُسُ، قَالَ: صَلَوَاتٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبْدِالْحَكَمِ: ثُمَّ الصَّلَاةُ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتّٰى يُصَلَّى الصُّبْحُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَلَوْ جَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ كَمَا يَزْعُمُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ الدَّلِيْلُ عَلَى الْمَنْصُوْصِ لَجَازَ أَنْ يُحْتَجَّ بِأَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَإِبَاحَةُ الصَّلَاةِ عِنْدَ بُرُوْزِ حَاجِبِ الشَّمْسِ قَبْلَ أَنْ تَرْتَفِعَ، وَبِإِبَاحَةِ الصَّلَاةِ إِذَا اسْتَوَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ تَزُوْلَ، وَلٰكِنْ غَيْرُ جَائِزٍ عِنْدَ مَنْ يَفْهَمُ الْفِقْهَ وَيُدَبِّرُ أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَانِدُ الْاِحْتِجَاجَ بِالسَّكْتِ عَلَى النُّطْقِ. وَلَا بِمَا يَزْعُمُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ الدَّلِيْلُ عَلَى الْمَنْصُوْصِ. وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَذْهَبِ مَنْ خَالَفَنَا فِيْ هٰذَا

چنانچہ جب دوپہر ہو جائے تو تم سورج ڈھلنے تک نماز پڑھنے سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت جہنم بھڑکائی جاتی ہے اورشدید گرمی جہنم کی بھاپ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اور جب سورج ڈھل جائے تو (اس وقت کی) نماز میں فرشتے حاضر ہوتے اور شریک ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ عصر کی نماز پڑھی جائے۔ پھر جب تم عصر کی نماز پڑھ لوتو پھر سورج غروب ہونے تک نماز سے رکے رہو۔'' جناب یونس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نمازیں (اس وقت قبول ہوتی ہیں) اور ابن عبدالحکم کے الفاظ یہ ہیں: پھر نماز میں فرشتے شریک ہوتے ہیں، اس میں حاضر ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے حتیٰ کہ صبح کی نماز ادا کی جائے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر خاموشی سے نطق پر دلیل لینا جائز ہوتا جیسا کہ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ خاموشی منصوص پر دلیل ہے تو پھر نبی کریم ﷺ کی ان احادیث سے دلیل لینا جائز ہوتا کہ آپ نے نماز فجر کی بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا سورج کا کنارہ نکل آنے پر اور اس کے بلند ہونے سے پہلے نماز پڑھنا جائز ہوتا۔ اور جب سورج آسمان کے وسط میں برابر ہو جائے تو اس کے ڈھلنے سے پہلے بھی نماز جائز ہوتی۔ لیکن یہ اس شخص کے نزدیک جائز نہیں ہے جو دینی فہم و فراست رکھتا ہو، نبی کریم ﷺ کی احادیث میں غور فکر کرنے والا ہو اور خاموشی سے نطق کے خلاف دلیل لینے میں ہٹ دھرم اور عناد پرست نہ ہو۔ اور نہ وہ خاموشی کو منصوص کی دلیل قرار دینے پر مصر ہو جیسا کہ بعض اہل علم کا خیال ہے۔ اس مسئلہ میں ہمارے مخالفین کے مذہب کے مطابق نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان مبارک: ''صبح کی نماز

الْجِنْسِ: لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ دَالٌّ عِنْدَهُ عَلٰى أَنَّ الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ فَالصَّلاَةُ جَائِزَةٌ، وَزَعَمَ أَنَّ هٰذَا هُوَ الدَّلِيْلُ الَّذِيْ لاَ يَحْتَمِلُ غَيْرَهُ. وَمَذْهَبُنَا خِلاَفُ هٰذَا الْأَصْلِ، نَحْنُ نَقُوْلُ: إِنَّ النَّصَّ أَكْثَرُ مِنَ الدَّلِيْلِ. وَجَائِزٌ أَنْ يُنْهٰى عَنِ الْفِعْلِ إِلٰى وَقْتٍ وَغَايَةٍ. وَقَدْ لاَ يَكُوْنُ فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ إِلٰى ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَالْغَايَةِ دَلاَلَةٌ عَلٰى أَنَّ الْفِعْلَ مُبَاحٌ بَعْدَ مَضْيِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَتِلْكَ الْغَايَةِ، إِذَا وُجِدَ نَهْيٌ عَنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ بَعْدَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ، وَلَمْ يَكُنِ الْخَبَرَانِ إِذَا رُوِيَا عَلٰى هٰذِهِ الْقِصَّةِ مُتَهَاتِرَيْنَ مُتَكَاذِبَيْنَ مُتَنَاقِضَيْنَ عَلٰى مَا يَزْعُمُ بَعْضُ مَنْ خَالَفَنَا فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ. وَمِنْ هٰذَا الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْاٰنِ مِنْ قَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلاَ: ﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلاَ تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ فَحَرَّمَ اللّٰهُ الْمُطَلَّقَةَ ثَلاَثاً عَلَى الْمُطَلِّقِ فِيْ نَصِّ كِتَابِهٖ ﴿حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ﴾ وَهِيَ إِذَا نَكَحَتْ زَوْجاً غَيْرَهُ، لاَ تَحِلُّ لَهُ وَهِيَ تَحْتَ زَوْجٍ ثَانٍ، وَقَدْ يَمُوْتُ عَنْهَا أَوْ يُطَلِّقُهَا أَوْ يَنْفَسِخُ النِّكَاحُ بِبَعْضِ الْمَعَانِيْ الَّتِي يَنْفَسِخُ النِّكَاحُ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ قَبْلَ الْمَسِيْسِ، وَلاَ تَحِلُّ أَيْضاً لِلزَّوْجِ الْأَوَّلِ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنَ

کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے'' ان کے نزدیک اس بات کی دلیل ہے کہ جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز جائز ہو جاتی ہے۔ اوران کا خیال ہے کہ یہ ایسی دلیل ہے جس میں دوسرا کوئی احتمال نہیں ہے۔ اور ہمارا مذہب اس اصل کے خلاف ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ بلاشبہ نص کی قوت اور حیثیت دلیل کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ اور یہ جائز ہے کہ ایک کام سے ایک وقت اور مدت تک روک دیا جائے اور اس مخصوص کام کی مخصوص مدت و وقت تک ممانعت میں اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ وہ وقت اور مدت گزر جانے پر وہ کام جائز ہوگا۔ جبکہ اس وقت کے گزر جانے کے بعد اس کی منع کی دلیل موجود ہو اور اس مسئلہ میں مروی دونوں روایات باہم متضاد، متناقض اور ایک دوسری کی نفی کرنے والی بھی نہ ہوں۔ جیسا کہ اسی مسئلہ میں ہمارے بعض مخالفین کا خیال ہے۔ اسی قسم سے یہ مسئلہ بھی ہے جسے میں نے اپنی کتاب معانی القرآن میں بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلاَ تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ (البقرة: ۲۳۰) ''پھر اگر وہ (خاوند) اسے (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ (عورت) اس کے لیے حلال نہیں۔ یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے۔'' لہٰذا قرآن مجید کی اس نص کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تین طلاقوں والی بیوی کو اس کے خاوند پر حرام قرار دیا ہے حتی کہ وہ ایک دوسرے خاوند سے نکاح کر لے۔ اور جب وہ عورت کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرے گی تو وہ اس شخص کے نکاح میں ہوتے ہوئے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہم بستری کرنے سے پہلے ہی وہ شخص فوت ہو جائے یا اسے طلاق دے

الزَّوْجِ الثَّانِي مَسِيسٌ ، ثُمَّ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالزَّوْجِ مَوْتٌ أَوْ طَلَاقٌ أَوْ فَسْخُ نِكَاحٍ ، ثُمَّ تَعْتَدُّ بِهٖ، فَلَوْ كَانَ التَّحْرِيْمُ إِذَا كَانَ إِلَى وَقْتِ غَايَةٍ، كَالدَّلِيْلِ الَّذِيْ لَا يَحْتَمِلُ غَيْرَهُ، أَن يَّكُوْنَ الْمُحَرَّمُ إِلَى وَقْتِ غَايَةٍ، صَلّٰى لَا بَعْدَ الْوَقْتِ، لَا يَحْتَمِلُ غَيْرَهُ، لَكَانَتِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا إِذَا تَزَوَّجَهَا زَوْجًا غَيْرَهُ، حَلَّتْ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَبْلَ مَسِيْسِ الثَّانِي إِيَّاهَا، وَقَبْلَ أَنْ يُحْدِثَ بِالزَّوْجِ مَوْتٌ أَوْ طَلَاقٌ مِنْهُ، وَقَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتَهَا، وَمَنْ يَفْهَمُ أَحْكَامَ اللّٰهِ يَعْلَمُ أَنَّهَا لَا تَحِلُّ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ وَحَتّٰى يَكُوْنَ هُنَاكَ مَسِيْسٌ مِنَ الزَّوْجِ إِيَّاهَا، أَوْ مَوْتُ زَوْجٍ، أَوْ طَلَاقُهُ، أَوِ انْفِسَاخُ النِّكَاحِ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ عِدَّةٌ تَمْضِي، هٰذِهِ مَسْأَلَةٌ طَوِيْلَةٌ سَأُبَيِّنُهَا فِيْ كِتَابِ الْعِلْمِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى . وَاعْتَرَضَ بَعْضُ مَنْ لَا يُحْسِنُ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ فَادَّعٰى فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ مَا أَنْسَانَا قَوْلَ مَنْ ذَكَرْنَا قَوْلَهُ، فَزَعَمَ أَنَّ النِّكَاحَ هٰهُنَا الْوَطْءُ، وَزَعَمَ أَنَّ النِّكَاحَ عَلٰى مَعْنَيَيْنِ، عَقْدٌ، وَوَطْءٌ، وَزَعَمَ أَنَّ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾، إِنَّمَا أَرَادَ الْوَطْءَ، وَهٰذِهِ فَضِيْحَةٌ لَمْ نَسْمَعْ عَرَبِيًّا قَطُّ مِمَّنْ شَاهَدْنَاهُمْ وَلَا حُكِيَ لَنَا عَنْ أَحَدٍ تَقَدَّمَنَا مِمَّنْ يُحْسِنُ لُغَةَ الْعَرَبِ

دے یا نکاح کسی ایسی وجہ سے فسخ ہو جائے جن کی بنیاد پر نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ تو ایسی صورت میں بھی وہ عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی حتی کہ دوسرا خاوند اس سے ہم بستری کر لے۔ پھر خاوند کے فوت ہونے، طلاق دینے یا نکاح فسخ ہونے کی صورت میں وہ عدت گزارے گی (پھر پہلے خاوند سے نکاح کرنا جائز ہوگا) چنانچہ اگر یہ حرمت ایک محدود وقت تک ہو، اس دلیل کی طرح جس میں دوسرا کوئی احتمال نہیں تو حرام کی گئی چیز ایک مقرر وقت تک ہوتی اور وہ نماز پڑھتا (اس کے وقت ہی میں) وقت کے بعد نہیں۔ اس میں دوسرا احتمال نہ ہوتا۔ پس تین طلاقوں والی عورت جب دوسرے خاوند سے شادی کر لیتی تو وہ پہلے خاوند کے لیے دوسرے خاوند کی ہم بستری سے پہلے ہی حلال ہو جاتی اور دوسرے خاوند کی وفات یا اس سے طلاق اور اس کی عدت گزرنے سے پہلے ہی پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جاتی جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کو سمجھتا ہے وہ جانتا ہے کہ وہ عورت (پہلے خاوند کے لیے) حلال نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ دوسرے خاوند سے شادی کر لے اور وہ اس عورت سے ہم بستری کر لے، پھر وہ خاوند فوت ہو جائے، یا وہ طلاق دے دے یا ان کا نکاح فسخ ہو جائے، پھر اس کی عدت پوری ہو جائے۔'' عنقریب میں یہ طویل مسئلہ کتاب العلم میں بیان کر دوں گا، ان شاء اللہ۔ علم وفقہ سے ناواقف بعض لوگوں نے اعتراض کیا ہے اور اس آیت میں ایسا دعویٰ کیا ہے، جس نے ہمیں گذشتہ قول بھلا دیا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اس آیت میں نکاح سے مراد وطی ہے۔ نیز اس کا دعویٰ ہے کہ نکاح کے دو معانی ہیں: ا۔عقد یعنی نکاح کرنا ۲۔ وطی کرنا۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ﴾ ''حتی کہ

مِنْ أَهْلِ الْإِسْلاَمِ وَلاَ مِمَّنْ قَبْلَهُمْ أَطْلَقَ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ . أَنْ يَقُوْلَ: جَامَعَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا ، وَلاَ سَمِعْنَا أَحَدًا يُجِيْزُ أَنْ يُقَالَ: وَطِئَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا ، وَإِنَّمَا أَضَافَ إِلَيْهَا النِّكَاحَ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ كَمَا تَقُوْلُ الْعَرَبُ: تَزَوَّجَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجاً . وَلَمْ نَسْمَعْ عَرَبِيًّا يَقُوْلُ: وَطِئَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَلاَ جَامَعَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا . وَمَعْنَى الْآيَةِ عَلٰى مَا أَعْلَمْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يُحَرِّمُ الشَّيْءَ فِيْ كِتَابِهِ إِلٰى وَقْتٍ وَغَايَةٍ ، وَقَدْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ الشَّيْءُ حَرَاماً بَعْدَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ أَيْضاً .

وہ دوسرے خاوند سے نکاح کر لے'' سے مراد وطی ہے (کہ وہ عورت کسی دوسرے خاوند سے وطی وہم بستری کر لے) یہ ایسی شرم ناک اور رسوا کن بات ہے جو ہم نے کسی عربی شخص سے نہیں سنی، جن کو ہم نے دیکھا ہے اور ان کا عہد پایا ہے۔ اور نہ ہمیں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہم سے پہلے کسی شخص نے ایسی معیوب بات کی ہو جو اہل اسلام میں سے لغت عرب کو جانتا ہو اور اس میں مہارت رکھتا ہو۔ پرانے لوگوں نے بھی اس لفظ کا اطلاق اس طرح نہیں کیا کہ جَامَعَتِ الْمَرأةُ زَوْجَهَا (عورت نے اپنے خاوند سے ہم بستری کی) ہم نے کسی کو نہیں سنا کہ وہ یہ کہنا درست قرار دیتا ہو کہ (وَطِئَتِ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا) '' عورت نے اپنے خاوند سے وطی کی'' بلکہ اس موقع پر اس کی طرف نکاح کی نسبت کی جاتی ہے جیسا کہ عرب لوگ کہتے ہیں: تزوجت المراة زوجا (عورت نے خاوند سے شادی کی) ہم نے کسی عربی کو یہ کہتے نہیں سنا کہ عورت نے اپنے خاوند سے وطی کی یا عورت نے اپنے خاوند کے ساتھ جماع وہم بستری کی۔ اس آیت کریمہ کا معنی یہ ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں کسی چیز کو ایک وقت اور مدت تک حرام قرار دیتے ہیں، اور کبھی وہ چیز اس وقت کے بعد بھی حرام ہوتی ہے۔

فوائد :......۱۔ تین اوقات میں نوافل سنن اور غیر سببی نمازیں پڑھنا مکروہ ہے۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ((ثَلاَثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِنَّ ، اَوْ اَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا ، حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ ، وَحِيْنَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ ، وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ .)) رسول اللہ ﷺ ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے منع کرتے تھے۔ (۱) جب سورج طلوع ہو رہا ہوتا، وقتیکہ وہ بلند ہو جائے۔ (۲) جب دوپہر کا سایہ ٹھہر جائے حتیٰ کہ سورج مائل ہو جائے۔ (۳) سورج غروب ہونے کے لیے مائل ہوتا وقتیکہ وہ غروب ہو جائے۔

(مسلم: ۸۳۱، ابوداؤد: ۳۱۹۲، ترمذی: ۱۰۳۰)

۲۔ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان اوقات میں نماز پڑھنا اور مردوں کو دفنانا حرام ہے۔ (نیل الاوطار: ۴/ ۴۲۹)

۳۔ نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان اوقات میں غیر سببی نماز پڑھنے کی کراہت پر امت کا اجماع ہے اور اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ ان اوقات میں فرض نماز، جن کی ادا باقی ہے، پڑھنا جائز ہیں، پھر علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ ان اوقات میں سببی نمازیں مثلاً تحیۃ المسجد، سجدہ تلاوت وشکر، نماز عید، نماز کسوف، نماز جنازہ اور فوت شدہ فرض نمازوں کی قضاء جائز ہے یا نہیں، چنانچہ شافعی اور کچھ علماء کا موقف ہے کہ ان اوقات میں بلا کراہت سببی نمازیں جائز ہیں۔ (شرح النووی: ۶/ ۱۱۰)

۴۔ نماز فجر کے بعد فجر کی سنتوں کے سوا کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں اور نماز عصر کے بعد سورج روشن ہونے کی صورت میں دو رکعت نماز پڑھنا مشروع ہے، طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز شروع کرنا حرام ہے۔

۵۷۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ نَهْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ نَهْيٌ خَاصٌّ لَا عَامٌّ، إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضَ التَّطَوُّعِ لَا كُلَّهُ، وَقَدْ أَعْلَمْتُ قَبْلُ فِي الْبَابِ الَّذِي تَقَدَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا النَّهْيِ نَهْيًا عَنْ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا نماز صبح کے بعد طلوع شمس تک اور نماز عصر کے بعد غروب شمس تک نماز پڑھنے سے منع کرنا، یہ ایک خاص ممانعت ہے، عام نہیں، آپ کی مراد بعض نفلی نمازوں سے منع کرنا تھا تمام نفلی نمازوں سے منع کرنا مراد نہیں۔ اور میں گزشتہ باب میں یہ بھی بیان کر چکا ہوں کہ اس سے آپ کی مراد فرض نماز سے منع کرنا بھی نہیں تھا

۱۲۷۶۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُوبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ.........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ صَلّٰى

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعت اس لیے پڑھی تھیں کیونکہ آپ نماز ظہر

(۱۲۷۶) اسناده حسن، مسند احمد: ۶/ ۳۰۹، ۳۰۶۔ سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب الرخصة فی الصلاة بعد العصر، حدیث: ۵۸۰، ۵۸۱۔

بَعْدَ الظُّهْرِ شَيْئاً.

کے بعد کوئی (سنت یا نفل) نماز نہیں پڑھ سکے تھے۔''

۱۲۷۷۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ، سَمِعْتُ مُحَمَّدًا عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ..........

أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ: أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَيُّ صَلَاةٍ هٰذِهٖ؟ مَا كُنْتَ تُصَلِّيْهَا. قَالَ: إِنَّهٗ قَدِمَ وَفْدٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَشَغَلُوْنِيْ عَنْ رَكْعَتَيْنِ كُنْتُ أَرْكَعُهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ. خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَالنَّبِيُّ ﷺ قَدْ تَطَوَّعَ بِرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَضَاءَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ، فَلَوْ كَانَ نَهْيُهٗ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ عَنْ جَمِيْعِ التَّطَوُّعِ لَمَا جَازَ أَنَّ يَقْضِيَ رَكْعَتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَيَقْضِيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّمَا صَلَّاهُمَا إِسْتِحْبَاباً مِنْهُ لِلدَّوَامِ عَلٰى عَمَلِ التَّطَوُّعِ لِأَنَّهٗ أَخْبَرَ ﷺ: أَنَّ أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا. وَكَانَ ﷺ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهِ.

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے دو رکعات ادا کیں، میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ کونسی نماز ہے؟ آپ یہ نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس بنی تمیم کا ایک وفد آیا تھا تو انہوں نے مجھے ان دو رکعات کی ادائیگی سے مشغول کر دیا تھا جو میں نمازِ ظہر کے بعد ادا کرتا تھا۔'' میں نے اس روایت کے طرق کتاب الکبیر میں بیان کیے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لہٰذا نبی کریم ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد دو رکعت سنت ادا کی ہیں۔ ان دو رکعات کی قضا دیتے ہوئے جو آپ ظہر کے بعد پڑھتے تھے۔ اور اگر عصر کے بعد غروب آفتاب تک تمام نفلی نمازوں کی ادائیگی آپ نے منع کی ہوتی تو پھر یہ جائز نہ ہوتا کہ آپ جو دو رکعات ظہر کے بعد پڑھتے تھے ان کی قضا عصر کے بعد دیتے بلاشبہ آپ نے یہ دو رکعات نفلی عمل پر ہمیشگی اختیار کرتے ہوئے استحباب کے طور پر ادا کی تھیں۔ کیونکہ آپ نے فرمایا: بے شک افضل ترین عمل ہمیشگی والا ہے۔'' اور آپ جب کوئی عمل کرتے تھے تو اس پر ہمیشگی اختیار کرنا پسند کرتے تھے۔''

۱۲۷۸۔وَالدَّلِيْلُ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا، قَالَ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ ـ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ حَرْمَلَةَ ـ..........

(۱۲۷۷) اسنادہ صحیح، سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب الرخصة فی الصلاة بعد العصر، حدیث: ۵۸۰۔ مسند احمد: ۶/ ۲۹۳۔ مسند الحمیدی: ۲۹۵۔ مسند عبد بن حمید: ۱۵۳۱۔

(۱۲۷۸) صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب معرفة الرکعتین اللتین کان یصلیهما النبی ﷺ حدیث: ۸۳۵۔ سنن نسائی: ۵۷۹۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فِيْ بَيْتِهَا، قَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ، ثُمَّ إِنَّهُ شَغَلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، ثُمَّ أَثْبَتَهُمَا وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا.

"حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعات کے بارے میں پوچھا جو رسول اللہ ﷺ ان کے گھر میں عصر کے بعد ادا کیا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: آپ وہ دو رکعات عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ پھر ان دو رکعات کی ادائیگی سے مشغول ہو گئے یا آپ انہیں ادا کرنا بھول گئے تو آپ نے انہیں عصر کے بعد ادا کیا پھر آپ نے ان دو رکعات کو ہمیشہ ادا کیا، اور آپ جب کوئی (نفل) نماز ادا کرتے تو اس پر ہمیشگی اور دوام اختیار کرتے تھے۔"

فوائد :......۱۔ ظہر کی سنتیں کسی کی وجہ سے رہ جائیں تو انہیں عصر کے بعد پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ سورج روشن ہو اور پیلاہٹ کا شکار نہ ہو۔

۲۔ نماز عصر کے بعد دو رکعت نماز کی علت یہ تھی کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی فوت شدہ دو سنتیں ادا کی تھیں اور آپ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ جو عمل شروع کرتے اسے دوام بخشتے تھے۔

١٢٧٩ - وَفِيْ خَبَرِ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ السُّوَائِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ لِلرَّجُلَيْنِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ: إِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا، ثُمَّ جِئْتُمَا وَالْإِمَامُ يُصَلِّي فَصَلِّيَا مَعَهُ تَكُوْنُ لَكُمَا نَافِلَةً سَأُخَرِّجُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِتَمَامِهِ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ السُّوَائِيِّ عَنْ

"جناب یزید بن اسود السوائی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز فجر کی ادائیگی کے بعد دو آدمیوں سے فرمایا: جب تم اپنی رہائش گاہوں پر نماز پڑھ لو پھر تم (مسجد میں) آؤ جبکہ امام نماز پڑھا رہا ہو تو تم اس کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو، وہ تمہارے لیے نفل بن جائے گی۔ میں عنقریب یہ روایت مکمل بیان کر دوں گا، ان شاء اللہ۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے اس روایت میں اس شخص کو امام کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے جو نماز فجر اپنی رہائش گاہ پر پڑھ چکا تھا۔ آپ نے بیان فرمایا کہ امام کے ساتھ اس کی نماز نفل ہو جائے گی لہٰذا اگر نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز پڑھنے کی

(١٢٧٩) اسناده صحيح، سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب فيمن صلى فى منزله ثم ادرك الجماعة، حديث: ٥٧٥۔ سنن ترمذی: ٢١٩۔ سنن نسائی: ٨٥٩۔ مسند احمد: ٤/ ١٦٠۔ سنن الدارمی: ١٣٦٧۔

أَبِيْهِ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: وَالنَّبِيُّ ﷺ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ قَدْ أَمَرَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ رَحْلِهِ أَن يُّصَلِّيَ مَعَ الْإِمَامِ، وَأَعْلَمَ أَنَّ صَلَاتَهُ تَكُوْنُ مَعَ الْإِمَامِ نَافِلَةً، فَلَوْ كَانَ النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ نَهْياً عَامًّا لَا نَهْيًا خَاصًّا، لَمْ يُجِزْ لِمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي الرَّحْلِ أَن يُّصَلِّيَ مَعَ الْإِمَامِ فَيَجْعَلُهَا تَطَوُّعًا . وَأَخْبَارُ النَّبِيِّ ﷺ: سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا، فَصَلُّوْا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَاجْعَلُوْا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ سُبْحَةً، فِيْهَا دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَخَّرَ الْعَصْرَ أَوِ الْفَجْرَ أَوْ هُمَا، إِنَّ عَلَى الْمَرْءِ أَن يُّصَلِّيَ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيْعاً لِوَقْتِهِمَا ثُمَّ يُصَلِّيَ مَعَ الإِمَامِ وَيَجْعَلُ صَلَاتَهُ مَعَهُ سُبْحَةً، وَهٰذَا تَطَوُّعٌ بَعْدَ الْفَجْرِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ . وَقَدْ أَمْلَيْتُ قَبْلُ خَبَرَ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ وَهُوَ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ . وَالنَّبِيُّ ﷺ قَدْ زَجَرَ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ وَبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَن يَّمْنَعُوْا أَحَدًا يُصَلِّيْ عِنْدَ الْبَيْتِ أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَّيْلٍ أَوْ نَهَارٍ .

ممانعت عام ہوتی، خاص نہ ہوتی تو جو شخص اپنی رہائش گاہ میں فجر پڑھ چکا ہو اس کے لیے امام کے ساتھ (دوبارہ) نماز فجر کو نفل بناتے ہوئے ادا کرنا جائز نہ ہوتا۔ نیز نبی کریم ﷺ کی یہ احادیث کہ عنقریب تم پر ایسے حکمران اور امراء مقرر ہوں گے جو نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کریں گے۔ تو تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کرلو اور ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل شمار کر لو۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب امام نماز عصر، یا نماز فجر، یا دونوں کو مؤخر کر کے ادا کرتا ہو تو آدمی پر واجب ہے کہ وہ دونوں نمازیں ان کے وقت پر ادا کر لے۔ پھر امام کے ساتھ بھی ادا کر لے اور امام کے ساتھ پڑھنے والی نماز کو نفل بنا لے۔ اور یہ فجر اور عصر کے بعد نفل نماز ہوگی اور میں اس سے پہلے حضرت قیس بن قہد کی حدیث بھی لکھوا چکا ہوں۔ وہ بھی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے بنی عبد مناف اور بنی عبدالمطلب کو منع کیا ہے کہ وہ بیت اللہ میں دن یا رات کی کسی بھی گھڑی میں نماز پڑھنے والے کو روکیں۔"

فوائد :......۱۔ جو شخص انفرادی طور پر کوئی فرض نماز پڑھ چکا ہو، پھر مسجد میں با جماعت مل جائے، تو اسے جماعت میں شامل ہو کر نماز ادا کرنی چاہیے اور اس کی یہ نماز با جماعت نفل اور تنہا ادا کی گئی نماز فرض شمار ہوگی۔

۲۔ اگر کوئی شخص فجر و عصر کی فرض نماز پڑھ لینے کے بعد مسجد میں داخل ہو اور وہاں جماعت کھڑی ہو تو نماز میں شامل ہونا مستحب فعل اور یہ عمل فجر و عصر کے بعد نوافل ادا کرنے کی ممانعت میں داخل نہیں ہے۔

۱۲۸۰۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، قَالَا، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ

رَافِعٍ، قَالاَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَابَاهُ يُخْبِرُ..........

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرُ عَطَاءٍ هٰذَا: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، يَا بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ إِنْ كَانَ إِلَيْكُمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَلاَ أَعْرِفَنَّ مَا مَنَعْتُمْ أَحَدًا يُصَلِّيْ عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَّيْلٍ أَوْ نَهَارٍ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، غَيْرَ أَنَّ أَحْمَدَ بْنَ الْمِقْدَامِ قَالَ: إِنْ كَانَ لَكُمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ، وَقَالَ: أَيُّ سَاعَةٍ مِنْ لَّيْلٍ أَوْ نَهَارٍ.

''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! اے بنی عبدالمطلب! اگر تمہیں (بیت اللہ کے انتظام و انصرام میں سے) کچھ ذمہ داری اور اختیار ملا ہے تو مجھے ہرگز یہ اطلاع نہ ملے کہ تم نے کسی شخص کو اس بیت اللہ میں دن یا رات کی کسی گھڑی میں بھی نماز پڑھنے سے منع کیا ہے۔ یہ ابن جریج کی روایت کے الفاظ ہیں۔ جبکہ احمد بن مقدام کے الفاظ یہ ہیں: اگر تمہیں اس انتظام و انصرام میں سے کچھ ذمہ داری ملی ہے۔ اور کہا رات یا دن کی جس گھڑی میں (چاہے، نماز پڑھ لے۔)

فوائد:......۱۔ طواف کعبہ کے بعد طواف کی دو سنتیں نماز کے ممنوعہ اوقات میں پڑھنا جائز ہیں اور جن لوگوں نے نماز فجر کے بعد طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی، ان میں ابن عمر، ابن زبیر، عطاء، طاؤس، ابن عباس، حسن، حسین، مجاہد، قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر شامل ہیں۔ نیز عطاء، شافعی اور ابوثور کا بھی یہی مذہب ہے۔

۲۔ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ باقی علاقوں کے بجائے مکہ میں ممنوعہ اوقات میں بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔ (عون المعبود: ۵/ ۲۵۷)

۳۔ نماز کے ممنوعہ اوقات میں طواف کرنا اور طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا جائز ہے کیونکہ اگر یہ ممنوع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عبد مناف کو نہی عن المنکر کے اس فریضہ سے سبکدوش نہ کرتے۔

۵۷۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا دَاوَمَ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ بَعْدَمَا صَلاَّهُمَا مَرَّةً لِفَضْلِ الدَّوَامِ عَلَى الْعَمَلِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عصر کے بعد دو رکعت ادا کرنے کے بعد ان پر ہمیشگی اختیار کی ہے، عمل پر ہمیشگی اختیار کرنے کی فضیلت کی وجہ سے

۱۲۸۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ

(۱۲۸۰) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب المناسك، باب الطواف بعد العصر، حدیث: ۱۸۹۴۔ سنن ترمذی: ۸۶۸۔ سنن نسائی: ۵۸۶۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۵۴۔ مسند احمد: ۴/ ۸۰۔ مسند الحمیدی: ۵۶۱.

الدَّوْرَقِيُّ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالُوْا، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ..........

عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ، قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً، وَ أَيُّكُمْ يَسْتَطِيْعُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيْعُ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِيْ عَمَّارٍ. وَقَالَ يُوْسُفُ: قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيْمَةً. فَأَمَّا الدَّوْرَقِيُّ فَإِنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَقُلْ: هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئاً مِنَ الْأَيَّامِ؟.

''حضرت علقمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ام المومنین! رسول اللہ ﷺ کا عمل مبارک کیسا ہوتا تھا، کیا آپ (عبادت وعمل کے لیے) کچھ دن مخصوص کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، آپ کا عمل مبارک ہمیشگی والا ہوتا تھا۔ اور تم میں سے کون (عمل کرنے کی اتنی) استطاعت رکھتا ہے جتنی استطاعت رسول اللہ ﷺ کو نصیب تھی۔'' یہ ابو عمار کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ جناب یوسف کے الفاظ یہ ہیں: انہوں نے فرمایا: نہیں، آپ کا عمل مبارک ہمیشگی اور دوام والا ہوتا تھا۔ جبکہ جناب الدورقی نے اپنی روایت میں یہ کہا: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسے ہوتی تھی۔ اور یہ الفاظ بیان نہیں کیے: کیا آپ کچھ دنوں کو (عمل وعبادت کے لیے) خاص کرتے تھے؟

۱۲۸۲۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ عِنْدِيْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ فَقُلْتُ: فُلَانَةَ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ، فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس بنی اسد کی ایک عورت بیٹھی تھی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: فلاں عورت ہے جو اپنی (نفل) نماز (کی کثرت) کی وجہ سے مشہور ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رک جاؤ، تم پر تمہاری طاقت کے مطابق

(۱۲۸۱) صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومة على العمل، حدیث: ٦٤٦٦۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین باب فضیلة العمل الدائم، حدیث: ٧٨٢۔ سنن ترمذی: ٣١٠۔ مسند احمد: ٦/ ٤٣۔

(۱۲۸۲) صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب احب الدین الی اللہ ادومه، حدیث: ٤٣۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب فضیلة العمل الدائم، حدیث: ٧٨٥۔ سنن نسائی: ١٦٤٣۔ سنن ابن ماجه: ٤٢٣٨۔ شمائل ترمذی: ٢١١۔ مسند احمد: ٦/ ٤٦، ٥١۔

قَالَتْ: وَكَانَ أَحَبُّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

عمل کرنا واجب ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ (اجر و ثواب عطا کرتے) نہیں تھکتے حتی کہ تم ہی (عمل کرتے) تھک جاؤ گے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ''آپ ﷺ کے نزدیک محبوب ترین عمل وہ تھا جس پر عمل کرنے والا ہمیشگی اختیار کرتا۔''

۱۲۸۳ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دَاوَمَ وَإِنْ قَلَّ، وَكَانَ النَّبِيُّ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا. وَقَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ ﴿الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ﴾.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو وہ عمل سب سے زیادہ محبوب تھا جس پر ہمیشگی اور دوام اختیار فرماتے اگرچہ وہ تھوڑا ہوتا۔ نیز نبی کریم ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی اختیار کرتے۔ اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی ﴿الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ﴾ (المعارج: ۲۳) (سچے مومن وہ ہیں) جو اپنی نمازوں پر ہمیشگی اختیار کرتے ہیں۔''

فوائد :...... نبی ﷺ کا عصر کے بعد مستقل دو رکعت نماز جاری رکھنے کی حکمت یہ تھی کہ آپ ﷺ نے ظہر کی فوت شدہ دو سنتیں نماز عصر کے بعد ادا کیں تو پھر آپ ﷺ کا یہ معمول ہو گیا کیونکہ آپ ﷺ جو عمل شروع کرتے اس کو ہمیشہ جاری رکھتے تھے اور عصر کے بعد مستقل دو رکعت نماز پڑھنے میں بھی یہی حکمت پنہاں تھی۔

۵۷۸..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِبَعْضِ اللَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ غَيْرَ مُرْتَفِعَةٍ فَدَانَتْ لِلْغُرُوْبِ

اس مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جسے میں نے بیان کیا ہے، اور اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نفل نماز پڑھنے سے اس وقت منع کیا ہے جبکہ سورج بلند نہ ہو اور غروب ہونے کے قریب ہو جائے

۱۲۸۴ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَمَحْمُوْدُ بْنُ خِدَاشٍ، قَالَا،

(۱۲۸۳) مسند احمد: ٦/ ٨٤ـ صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب صوم شعبان، حديث: ۱۹۷۰ باختصار وانظر تخريج الحديث: ۱٦۲٦.

ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالٍ - وَهُوَ ابْنُ يَسَافٍ - عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ.........

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ مُرْتَفِعَةً.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عصر کے بعد نماز نہ پڑھی جائے الا یہ کہ سورج سفید (روشن) اور بلند ہو۔''

۱۲۸۵- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ وَ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ.........

عَنْ عَلِيٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُصَلُّوْا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تُصَلُّوْا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تم عصر کے بعد نماز نہ پڑھو، الا یہ کہ تم نماز اس حال میں پڑھو کہ سورج ابھی بلند ہو۔''

۱۲۸۶- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمٍ - هُوَ ابْنُ ضَمْرَةَ.........

عَنْ عَلِيٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى سَوَاءً، قَالَ سُفْيَانُ: فَلَا أَدْرِي بِمَكَّةَ يَعْنِيْ أَمْ غَيْرَهَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: وَهْبُ بْنُ الْأَجْدَعِ قَدِ ارْتَفَعَ عَنْهُ اسْمُ الْجَهَالَةِ، وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ الشَّعْبِيُّ أَيْضاً وَهِلَالُ بْنُ يَسَافٍ.

''جناب عاصم بن ضمرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو موسیٰ کی طرح روایت بیان کرتے ہیں، امام سفیان فرماتے ہیں: ''مجھے معلوم نہیں کہ یہ حکم مکہ مکرمہ کے لیے ہے یا دیگر شہروں کے لیے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث غریب ہے۔'' میں نے محمد بن یحییٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہب بن اجدع کے مجہول اور غیر معروف ہونے کی حالت ختم ہو چکی ہے کیونکہ ان سے امام شعبی اور ہلال بن یساف نے بھی روایت بیان کی ہے۔

فوائد:......ان احادیث میں دلیل ہے کہ نماز عصر کے بعد سورج کے روشن اور چمکدار رہنے تک فوت شدہ فرض نماز، سنتیں، نوافل اور نماز پڑھنا مطلق جائز ہے۔ (عون المعبود: ٤/ ١١٣)

(١٢٨٤) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب التطوع، باب من رخص فيهما اذا كانت الشمس مرتفعة، حديث: ١٢٧٤- سنن نسائی: ٥٧٤- مسند احمد: ١/ ٨٠- صحيح ابن حبان: ١٥٤٥.

(١٢٨٥) اسناده صحيح، انظر الحديث السابق.

(١٢٨٦) اسناده صحيح، مسند احمد: ١/ ١٣٠.

۵۷۹..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

غروب آفتاب کے وقت اور نماز مغرب سے پہلے نفل نماز پڑھنا جائز ہے

۱۲۸۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، نَا الْجَرِيْرِيُّ وَ كَهْمَسٌ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ الْعَطَّارُ، ثَنَا سَعِيْدُ الْجَرِيْرِيُّ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا سُلَيْمٌ۔ يَعْنِي ابْنَ أَخْضَرَ۔ ثَنَا كَهْمَسٌ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: لِمَنْ شَاءَ. هٰذَا حَدِيْثُ أَبِي كُرَيْبٍ وَ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَةَ. زَادَ أَبُوْ كُرَيْبٍ: فَكَانَ ابْنُ بُرَيْدَةَ يُصَلِّي قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ.

''حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذانوں (اذان اور اقامت) کے درمیان (نفل) نماز ہے۔ پھر تیسری مرتبہ فرمایا: جو پڑھنا چاہے، (وہ پڑھ لے) یہ ابوکریب اور احمد بن عبدہ کی حدیث ہے۔ ابوکریب نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں: لہٰذا حضرت عبداللہ بن بریدہ نماز مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔''

۱۲۸۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنْ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ، قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ يُصَلُّوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يُرِيْدُ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مؤذن اذان دے دیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جلدی جلدی ستونوں کو سترہ بنا کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے اور وہ اسی طرح مغرب سے پہلے دو رکعات پڑھ رہے ہوتے۔ اور اذان اور اقامت کے درمیان کچھ (زیادہ) وقفہ نہیں ہوتا تھا۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''حضرت

(۱۲۸۷) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب كم بين الاذان والاقامة، حديث: ۶۲۴۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب بين كل اذانين صلاة، حديث: ۸۳۸۔ سنن ابي داود: ۱۲۸۳۔ سنن ترمذي: ۱۸۵۔ سنن نسائي: ۶۸۲۔ مسند احمد: ۵/ ۵۷.

(۱۲۸۸) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب كم بين الاذان، والاقامة، حديث: ۶۲۵۔ سنن نسائي: ۶۸۳۔ مسند احمد: ۳/ ۲۸۰۔ سنن الدارمي: ۱۴۴۱۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتين قبل صلاة المغرب، حديث: ۸۳۷۔ من طريق اخر.

شَيْئاً كَثِيْرًا .

اس کا مطلب ہے کہ زیادہ طویل وقفہ نہیں ہوتا تھا۔“

١٢٨٩ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُوْ مَعْمَرٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوْا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ: لِمَنْ شَاءَ، خَشِيَ أَن يَحْسِبَهَا النَّاسُ سُنَّةً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا اللَّفْظُ مِنْ أَمْرِ الْمُبَاحِ، إِذْ لَوْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَمْرِ الْمُبَاحِ لَكَانَ أَقَلُّ الْأَمْرِ أَن يَّكُوْنَ سُنَّةً إِن لَّمْ يَكُنْ فَرْضًا، وَلٰكِنَّهُ أَمْرُ إِبَاحَةٍ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ لِأَمْرِ الْإِبَاحَةِ عَلَامَةٌ، مَتٰى زَجَرَ عَنْ فِعْلٍ ثُمَّ أَمَرَ بِفِعْلِ مَا قَدْ زَجَرَ عَنْهُ، كَانَ ذٰلِكَ الْأَمْرُ أَمْرَ إِبَاحَةٍ، وَالنَّبِيُّ ﷺ قَدْ كَانَ زَاجِرًا عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ بَيَّنْتُ، فَلَمَّا أَمَرَ بِالصَّلٰوةِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ صَلَاةَ تَطَوُّعٍ كَانَ ذٰلِكَ أَمْرَ إِبَاحَةٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ زَاجِرًا عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى مَغْرِبَ الشَّمْسِ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ بَيَّنْتُ، فَلَمَّا أَمَرَ بِالصَّلَاةِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

”حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعات پڑھو، پھر فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کرو، پھر تیسری مرتبہ فرمایا: جو پڑھنا چاہیے۔ آپ کو یہ خدشہ ہوا کہ کہیں لوگ اسے لازمی نہ سمجھ لیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ مباح امر کے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ مباح امر سے نہ ہوتے تو کم از کم سنت ہوتے، اگر چہ فرض نہ بھی ہوتے، لیکن یہ امر اباحت و جواز کے لیے ہے۔ اور میں اپنی کتابوں کے کئی مقامات پر بیان کر چکا ہوں کہ مباح امر کی علامت یہ ہوتی ہے کہ جب آپ کسی کام سے منع فرمائیں۔ پھر اسی ممنوع کام کو کرنے کا حکم دیں تو یہ حکم مباح ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا تھا، اس معنی اور مفہوم پر جسے میں بیان کر چکا ہوں، پھر جب آپ نے غروب آفتاب کے بعد نفل نماز پڑھنے کا حکم دیا تو یہ حکم اباحت اور جواز کے لیے ہوگا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا (حاجی کو) احرام کی پابندیوں سے فارغ ہونے کے بعد شکار کرنے کا حکم دینا، مباح حکم ہے کیونکہ حالت احرام میں خشکی کا شکار کرنا ممنوع تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے ﴿غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ﴾ (المائدہ: ١) ”جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو حلال نہ جانو“ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مبارک کی وجہ سے: ﴿وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ

(١٢٨٩) صحيح بخاری، کتاب التهجد، باب الصلاة قبل المغرب، حديث: ١١٨٣ ـ سنن ابی داود: ١٢٨١ ـ مسند احمد: ٥/ ٥٠ ـ صحيح ابن حبان: ١٥٨٦.

صَلَاةِ تَطَوُّعٍ كَانَ ذٰلِكَ أَمْرَ إِبَاحَةٍ، وَأَمْرُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا بِالْاِصْطِيَادِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ مِنَ الْإِحْرَامِ أَمْرُ إِبَاحَةٍ، إِذْ كَانَ اصْطِيَادُ صَيْدِ الْبَرِّ فِي الْإِحْرَامِ مَنْهِيًّا عَنْهُ، لِقَوْلِهِ جَلَّ وَعَلَا: ﴿غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ﴾. وَبِقَوْلِهِ: ﴿وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا﴾، وَبِقَوْلِهِ: ﴿لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ﴾ فَلَمَّا أَمَرَ بَعْدَ الْإِحْلَالِ بِاصْطِيَادِ صَيْدِ الْبَرِّ كَانَ ذٰلِكَ الْأَمْرُ أَمْرَ إِبَاحَةٍ، قَدْ بَيَّنْتُ هٰذَا الْجِنْسَ فِي كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ.

﴿مَا دُمْتُمْ حُرُمًا﴾ (المائدة: ٩٦) ''اور جب تک تم احرام کی حالت میں ہو تمہارے لیے خشکی کا شکار حرام کیا گیا ہے۔'' اور اس ارشاد باری تعالی کی وجہ سے: ﴿لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ﴾ (المائدة: ٩٥) ''تم حالت احرام میں شکار کو قتل نہ کرو۔'' لہٰذا جب اللہ تعالیٰ نے احرام کھولنے پر خشکی کا شکار کرنے کا حکم دیا تو یہ حکم اباحت و جواز کے لیے ہے۔ (فرض یا واجب نہیں) میں نے یہ قسم کتاب معانی القرآن میں بیان کی ہے۔

فوائد:...... دو اذانوں سے مقصود اذان و اقامت ہیں نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ وقت مغرب اور نماز مغرب کے درمیان دو رکعت نماز پڑھنا مستحب فعل ہے اور یہی مذہب راجح ہے نیز اگر آپ ﷺ نماز مغرب سے قبل نماز پڑھنے کے حکم میں تیسری مرتبہ اختیار نہ دیتے تو نماز مغرب سے قبل دو رکعتیں فرض ٹھہرتیں۔

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ فَضَائِلِ الْمَسَاجِدِ وَبِنَائِهَا وَتَعْظِيمِهَا

مساجد کے فضائل، ان کی تعمیر اور ان کی تعظم و تکریم کے متعلق ابواب کا مجموعہ

٥٨٠..... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ مَسْجِدٍ بُنِيَ فِي الْأَرْضِ وَالثَّانِيُ، وَذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِيْ بَيْنَ أَوَّلِ بِنَاءِ مَسْجِدٍ وَالثَّانِي

زمین پر تعمیر کی گئی پہلی اور دوسری مسجد کی تعمیر کا بیان اور پہلی اور دوسری مسجد کی تعمیر کی درمیانی مدت اور وقفے کا بیان

١٢٩٠ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ عَنِ الأَعْمَشِ..........

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَبِي نَجْلِسُ فِي الطَّرِيْقِ، فَيُعْرِضُ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ وَأَعْرِضُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَقَرَأَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيْقِ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: مَسْجِدُ الْحَرَامِ، قَالَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى، قَالَ، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: أَرْبَعُوْنَ سَنَةً، ثُمَّ قَالَ: أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ.

"جناب ابراہیم تیمی بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد بزرگوار راستے میں بیٹھ کر قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے۔ کہتے ہیں: (ایک دفعہ) انہوں نے سجدہ والی آیت تلاوت کی تو سجدہ بھی کیا۔ میں نے ان سے عرض کی: کیا آپ راستے میں سجدہ کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، روئے زمین پر سب سے پہلے کونسی مسجد بنائی گئی تھی؟ آپ نے فرمایا: مسجد حرام (بیت اللہ)۔ میں نے پوچھا. پھر کونسی؟ آپ نے فرمایا: پھر مسجد اقصیٰ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ تھا؟ آپ نے فرمایا: چالیس سال، پھر آپ نے فرمایا: تمہیں جہاں نماز کا وقت ہو جائے (وہیں) تم نماز پڑھ لو، وہی مسجد ہے۔"

(١٢٩٠) تقدم تخريجه برقم: ٧٨٧.

فوائد:......مکرر ۷۸۷۔

۵۸۱..... بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ إِذَا كَانَ الْبَانِيُّ يَبْنِي الْمَسْجِدَ لِلّٰهِ لاَ رِيَاءً وَلاَ سُمْعَةً

مساجد بنانے کی فضیلت کا بیان جبکہ مسجد بنانے والا اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے تعمیر کرے، ریا کاری اور شہرت کا حصول اس کے پیش نظر نہ ہو۔

۱۲۹۱۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ۔ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ۔ ثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ ۔ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ۔ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ.........

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ.

''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔''

۵۸۲..... بَابٌ فِي فَضْلِ الْمَسْجِدِ وَإِنْ صَغُرَ الْمَسْجِدُ وَضَاقَ

مسجد (بنانے کی) فضیلت کا بیان اگرچہ چھوٹی اور تنگ ہو

۱۲۹۲۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَ عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، قَالاَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَشِيْطٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَفَرَ مَاءً لَمْ يَشْرَبْ مِنْهُ كَبِدٌ حَرِيٌّ مِنْ جِنٍّ وَلاَ إِنْسٍ وَلاَ طَائِرٍ إِلَّا أَجَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ بَنٰى مَسْجِداً كَمَفْحَصِ قِطَاةٍ أَوْ أَصْغَرَ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ. قَالَ يُوْنُسُ: مِنْ سَبُعٍ وَلاَ طَائِرٍ، وَقَالَ: كَمَفْحَصِ قِطَاةٍ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے پانی کا کنواں کھدوایا، جس سے جاندار جن، انسان اور پرندے پیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اسے اجر وثواب عطا کریں گے۔ اور جس شخص نے چڑیا کے گھونسلے کے برابر یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنائی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائیں گے۔'' جناب یونس کے الفاظ یہ ہیں: ''جو درندہ یا پرندہ بھی پیے

(۱۲۹۱) صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب فضل بناء المساجد، حدیث: ۴۴/ ۵۳۳۔ سنن ترمذی: ۳۱۸۔ سنن ابن ماجہ: ۷۳۶۔ مسند احمد: ۱/ ۶۱.

(۱۲۹۲) اسنادہ صحیح، سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب من بنی للہ مسجدا، حدیث: ۷۳۸.

گا۔" اور کہا: "چڑیا کے گھونسلے جتنی مسجد"

فوائد :......ا۔ ان احادیث میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مساجد تعمیر کرنے کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے کہ مسجد کے تعمیر کرنے والے کا جنت میں گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔ خواہ مسجد چھوٹی اور چند نمازیوں پر مشتمل ہو، بشرطیکہ رضائے الٰہی ملحوظ اور شہرت وریاکاری مطلوب نہ ہو، ورنہ یہی بیش قیمت عمل جزا کی بجائے سزا کا روپ دھار لے گا۔

۲۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مسجد تعمیر کرے اس کی مثل جنت میں گھر تعمیر کر دیا جاتا ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں:

(ا) مسجد تعمیر کرنے والے کا اس مسجد کی مثل جنت میں گھر تعمیر کر دیا جائے گا، لیکن جنت کے گھر کی وسعت کی فضیلت معلوم نہیں ہے کہ (یہاں فقط تشبیہ مقصود ہے) جبکہ جنت کی چیزیں ایسی ہیں، جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا احساس جاگزیں ہوا ہے (یعنی یہاں فقط تشبیہ مقصود ہے باقی اس کی تعمیر کا انداز، خوبصورت وزیبائش اور حسن وعمدگی دنیا کی مسجد سے کہیں جاذب نظر، پرکشش اور عمدہ تر ہوگی۔)

(ب) دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ایسے گھر کا جنت کے محلات سے ایسے افضل ہوگا جیسے دنیوی گھروں سے مسجد افضل ہوتی ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ١٤)

٥٨٣..... بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ إِذْ هِيَ أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ

مساجد کی فضیلت کا بیان کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین جگہیں ہیں۔

١٢٩٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُكْتَلٍ وَ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، قَالَا، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ مَوْلَى أَبِيْ هُرَيْرَةَ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ أَسْوَاقُهَا.

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہروں میں پسندیدہ ترین جگہیں اس کی مساجد ہیں۔ اور اللہ کے نزدیک بد ترین جگہیں بازار ہیں۔""

فوائد :...... مسجدیں اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین جگہیں اس لیے ہیں کہ یہ نیکیوں کی آماجگاہیں ہیں اور ان کی بنیاد تقویٰ پر ہوتی ہے اور بازار مبغوض ترین مقامات ہیں، کیونکہ یہاں دھوکہ وملاوٹ ہوتی ہے سود چلتا ہے، جھوٹی قسمیں کھائی جاتی ہیں وعدہ خلافی کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اعراض ہوتا ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ١٧٠)

(١٢٩٣) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل الجلوس في مصلاه بعد الصبح، حديث: ٦٧١۔ صحيح ابن حبان: ١٦٠٠.

٥٨٤..... بَابُ الْأَمْرِ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ
محلوں میں مساجد تعمیر کرنے کے حکم کا بیان

١٢٩٤۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرِ بْنِ الْخُمْسِ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّوْرِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محلوں میں مساجد تعمیر کرنے کا حکم دیا ہے۔''

فوائد:......اس حدیث میں ہر محلّہ میں مسجد تعمیر کرنے کی ترغیب ہے اور اس حکم میں حکمت یہ ہے کہ ہر محلّہ میں مسجد ہو تو اہل محلّہ کا نماز باجماعت میں شامل ہونا سہل ہے، کیونکہ اگر مسجد دوسرے محلّہ میں ہو تو بسا اوقات نماز باجماعت میں شامل ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں کا اس اجر سے محروم ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ نیز ہر محلّہ میں مسجد نمازیوں کی کثرت اور اہل محلّہ کی اصلاح کا باعث بنتی ہے۔

٥٨٥..... بَابُ تَطْيِيْبِ الْمَسَاجِدِ
مساجد کو خوشبو سے معطر کرنے کا بیان

١٢٩٥۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّهَا بِيَدِهِ - يَعْنِي النُّخَامَةَ أَوِ الْبُزَاقَ -، ثُمَّ لَطَخَهَا بِالزَّعْفَرَانِ، دَعَا بِهِ. قَالَ فَلِذٰلِكَ صُنِعَ الزَّعْفَرَانُ فِي الْمَسَاجِدِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے بلغم یا تھوک کو رگڑ کر صاف کر دیا پھر اس پر زعفران منگوا کر اس کی لیپ کر دی۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: ''اسی لیے مساجد میں زعفران لگایا جاتا ہے۔''

١٢٩٦۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا عَائِذُ بْنُ حَبِيْبٍ، ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

(١٢٩٤) اسناده صحيح على شرط مسلم، سنن ابن ماجه، كتاب المساجد، باب تطهير المساجد وتطييبها، حديث: ٧٥٨۔ سنن ابی داود: ٤٥٥۔ سنن ترمذی: ٥٩٤۔ مسند احمد: ٦/ ٢٧٩.

(١٢٩٥) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب فی كراهية البزاق فی المسجد، حديث: ٤٧٩۔ مطولا بنحوه.

(١٢٩٦) اسناده جيد، الصحيحة: ٣٠٥٠۔ سنن ابن ماجه، كتاب المساجد، باب كراهية النخامة فی المسجد، حديث: ٧٦٢۔ سنن نسائی، كتاب المساجد، باب تخليق المساجد، حديث: ٧٢٩.

نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَحَكَّتْهَا، فَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوْقًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَحْسَنَ هٰذَا، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ غَرِيْبٌ.

اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلہ رخ ناک کی ریزش لگی دیکھی تو آپ کا چہرہ مبارک (غصے کی وجہ سے) سرخ ہو گیا، تو ایک انصاری عورت آئی، اس نے اس گندگی کو کھرچ کر صاف کر دیا، اور اس کی جگہ پر زعفران سے بنی خوشبو لگا دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کتنا بہترین کام ہے!! امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث نہایت غریب ہے۔''

فوائد:......ا۔ مساجد کو پاک صاف رکھنے اور خوشبو وغیرہ سے معطر رکھنے کا حکم ہے۔ اس سے نمازی حضرات شاداں و فرحاں رہتے اور طبیعتوں میں انبساط پیدا ہوتا ہے اور لوگ دلجمعی سے عبادت بجالاتے ہیں۔

۲۔ مساجد میں تھوکنا، رینٹ پھینکنا اور گندگی بکھیرنا گناہ ہے اور جہاں رینٹ یا آلائش لگی ہو اس حصہ کو صاف کر کے وہاں خوشبو لگانا مستحب فعل ہے۔ گزشتہ حدیث میں ہے کہ گندگی کو نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے صاف کیا جبکہ اس حدیث میں ہے کہ انصاری عورت نے اس گندگی کو صاف کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ دو مختلف واقعات ہیں ایک ہیں۔ لہٰذا یہ دونوں احادیث ایک دوسری کی مخالف نہیں ہیں۔

۵۸۶..... بَابُ فَضْلِ إِخْرَاجِ الْقَذٰى مِنَ الْمَسْجِدِ
مسجد سے کوڑا کرکٹ صاف کرنے کی فضیلت کا بیان

۱۲۹۷۔نَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْحَكَمِ، نَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُوْرُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ أُمَّتِي فَلَمْ أَرَ ذَنْباً هُوَ أَعْظَمُ مِنْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ أَوْ اٰيَةٍ أُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھ پر میری امت کے اجر و ثواب پیش کیے گئے حتیٰ کہ وہ تنکا بھی جسے کوئی آدمی مسجد سے نکال دیتا ہے۔ اور مجھ پر میری امت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی شخص کو قرآن مجید کی کوئی سورت یا آیت دی گئی (اس نے یاد کی) پھر اس نے اسے بھلا دیا (اسے یاد رکھا نہ اس پر عمل کیا۔)

(۱۲۹۷) اسنادہ ضعیف، ابن جریج مدلس راوی ہے اور سماع کی تصریح نہیں نیز سند میں انقطاع ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب کنس المسجد، حدیث: ٤٦١.

۵۸۷..... بَابُ ذِكْرِ بَدْءِ تَحْصِيْبِ الْمَسْجِدِ كَانَ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمَسَاجِدَ إِنَّمَا تُحْصَبُ حَتّٰى لَا يَقْذِرَ الطِّيْنُ وَالْبَلَلُ الثِّيَابَ إِذَا مُطِرُوْا، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ.

مسجد میں کنکریاں بچھانے کی ابتداء کا بیان، اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسجد میں کنکریاں اس لیے بچھائی جائیں گی تاکہ بارش کی وجہ سے کیچڑ اور تری (پانی) سے کپڑے خراب نہ ہوں۔ اگر اس سلسلے میں مروی حدیث صحیح ہو۔

١٢٩٨۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الصَّمَدِ، نَا عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ۔ كَانَ يَنْزِلُ فِيْ بَنِيْ قُشَيْرٍ ۔ حَدَّثَنِيْ.........

أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: مَا بَدْءُ هٰذَا الْحَصَا فِي الْمَسْجِدِ ؟ قَالَ: مُطِرْنَا مِنَ اللَّيْلِ، فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ، قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَحْمِلُ فِيْ ثَوْبِهِ الْحَصَا فَيُلْقِيْهِ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا ؟ فَأَخْبَرُوْهُ، فَقَالَ: نِعْمَ الْبِسَاطُ هٰذَا، قَالَ: فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ . ، قَالَ، قُلْتُ: مَا كَانَ بَدْءُ هٰذَا الزَّعْفَرَانِ ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَإِذَا هُوَ بِنُخَاعَةٍ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا، وَقَالَ: مَا أَقْبَحَ هٰذَا! قَالَ: فَجَاءَ الرَّجُلُ الَّذِيْ تَنَخَّعَ فَحَكَّهَا، ثُمَّ طَلٰى عَلَيْهَا الزَّعْفَرَانَ . قَالَ: إِنَّ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ ذٰلِكَ . قَالَ: قُلْتُ: مَا بَالُ أَحَدِنَا إِذَا قَضٰى حَاجَتَهُ نَظَرَ إِلَيْهَا إِذَا قَامَ عَنْهَا ؟ فَقَالَ: إِنَّ الْمَلَكَ

"جناب ابوالولید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: مسجد میں یہ کنکریاں بچھانے کی ابتدا کیسے ہوئی؟ انہوں نے فرمایا: ایک رات ہم پر بارش ہوئی، تو ہم نماز پڑھنے کے لیے مسجد آئے، تو آدمی اپنے کپڑے میں کنکریاں اٹھا کر لے آتا اسے بچھا کر اس پر نماز پڑھ لیتا۔ پھر جب ہم نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: "یہ کیا ہے؟ تو صحابہ کرام نے صورت حال آپ کو بتا دی، آپ نے فرمایا: یہ بہت اچھا بچھونا ہے۔ چنانچہ لوگوں نے کنکریاں بچھانا شروع کر دیں۔ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: "یہ زعفران لگانا کب شروع ہوا؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے تو اچانک آپ نے مسجد کے قبلہ میں ناک کی ریزش دیکھی۔ تو آپ نے اسے کھرچ دیا اور فرمایا: یہ کتنی قبیح اور گندی حرکت ہے۔" چنانچہ جس شخص نے وہ ریزش پھینکی تھی وہ آیا اور اس نے اسے صاف کر دیا اور پھر اس پر زعفران کا لیپ کر دیا۔ آپ نے فرمایا: یہ اس سے بہتر اور احسن حرکت ہے۔ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: کیا وجہ ہے جب ہم میں

(١٢٩٨) اسناده ضعيف، ابوالولید راوی مجہول ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب فی حصی المسجد، حدیث: ٤٥٨۔ اخبار المدينة لابن شيبة: ٤٢.

يَقُوْلُ لَهُ: أُنْظُرْ إِلٰى مَا نَحَلْتَ بِهِ إِلٰى مَا صَارَ.

سے کوئی شخص قضائے حاجت (پیشاب، پاخانے) سے فارغ ہوتا ہے تو اٹھتے وقت اس کی طرف دیکھتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: بے شک ایک فرشتہ کہتا ہے: ''جو چیز تم نے حاصل کی تھی اس کے انجام کو دیکھ۔''

٥٨٨..... بَابُ تَقْمِيْمِ الْمَسَاجِدِ وَالْتِقَاطِ الْعِيْدَانِ وَالْخِرَقِ مِنْهَا وَتَنْظِيْفِهَا

مساجد میں جھاڑو دینے، تنکے اور چیتھڑے اٹھانے اور صفائی ستھرائی کرنے کا بیان

١٢٩٩- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِيُّ، ثَنَا حَمَّادٌ- يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ- ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ، فَمَاتَتْ، فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنْهَا بَعْدَ أَيَّامٍ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهَا مَاتَتْ، قَالَ: فَهَلَّا آذَنْتُمُوْنِيْ. فَأَتٰى قَبْرَهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، وہ فوت ہوگئی (اور صحابہ کرام نے اسے دفن کر دیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گم پایا تو کچھ دنوں کے بعد اس کے بارے میں پوچھا۔ آپ کو بتایا گیا کہ وہ فوت ہوگئی ہے۔ آپ نے فرمایا: تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ کی؟ پھر آپ اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔''

١٣٠٠- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ الْقَطْوَانِيُّ، نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَلْتَقِطُ الْخِرَقَ وَالْعِيْدَانَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت مسجد سے چیتھڑے اور تنکے وغیرہ اٹھایا کرتی تھی، پھر اس کی قبر پر نماز پڑھنے تک باقی حدیث بیان کی۔''

فوائد:......١۔ ان احادیث میں مسجد کی صفائی کرنے کی فضیلت کا بیان ہے۔

٢۔ جب خادم یا دوست غائب ہو تو اس کے بارے میں پوچھنا چاہیے۔

(١٢٩٩) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب کنس المسجد والتقاط الخرق، حدیث: ٤٥٨۔ صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی القبر، حدیث: ٩٥٦۔ سنن ابی داود: ٣٢٠٣۔ سنن ابن ماجه: ١٥٢٧۔ مسند احمد: ٢/ ٣٥٣۔

(١٣٠٠) اسناده حسن، صحیح الترغیب: ٢٧٦۔

۳۔ کسی محسن کو دعا کے ذریعے پورا بدلہ دیا جائے۔

۴۔ اہل خیر کے جنازہ میں شرکت کی ترغیب مشروع ہے۔

۵۔ جو شخص کسی میت کی نماز جنازہ ادا نہ کر سکے وہ اس کی قبر پر جنازہ پڑھ سکتا ہے، یہ عمل جائز ہے۔

۶۔ موت کی اطلاع دینا درست ہے۔(فتح الباری: ۱/ ۷۱۶)

۵۸۹..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَشْدِ الضَّوَالِّ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں گم شدہ چیزوں کا اعلان کرنا منع ہے

۱۳۰۱۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالاَ، حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ - وَهُوَ ابْنُ مَرْثَدٍ - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ، ح وَثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، نَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ الشَّيْبَانِيِّ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ........

بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ دَعَا إِلَى الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَجَدْتَّ، إِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ. هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو ایک شخص کہنے لگا: سرخ اونٹ کی طرف کس نے پکارا ہے؟ (کس نے اسے دیکھا ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ کرے) تو اونٹ نہ پائے، بلاشبہ مساجد تو انہی کاموں کے لیے بنائی گئی ہیں جن کے لیے بنائی گئی ہیں (عبادت اور ذکر الٰہی کے لیے)'' یہ وکیع کی حدیث ہے۔

۵۹۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِالدُّعَاءِ عَلٰى نَاشِدِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ أَن لَّا يُؤَدِّيَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ

مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنے والے کو یہ بددعا دینے کے حکم کا بیان کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وہ واپس نہ دلائے۔

۱۳۰۲۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّهُ شَهِدَ..........

(۱۳۰۱) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهي عن نشد الضالة في المسجد، حديث: ۵۶۹۔ سنن ابن ماجه: ۷۶۵۔ عمل اليوم والليلة نسائي: ۱۷۴۔ مسند احمد: ۵/ ۳۶۰.

(۱۳۰۲) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهي عن نشد الضالة في المسجد، حديث: ۵۶۸۔ سنن ابي داود: ۴۷۳۔ سنن ابن ماجه: ۷۶۷۔ مسند احمد: ۲/ ۴۲۰.

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَمِعَ رَجُلاً يُنْشِدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَهُ: لاَ أَدَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا هُوَ سَالِمٌ الدَّوْسِيُّ، يُقَالُ لَهُ: سَبَلاَنُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو وہ اسے یہ (بددعا) دے دے: اللہ تعالیٰ تمہیں یہ چیز واپس نہ دلائے، کیونکہ مساجد اس کام کے لیے نہیں بنائی گئیں۔''

۱۳۰۳۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ..........

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَجُلاً يُنْشِدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ، فَغَضِبَ وَسَبَّهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا كُنْتَ فَحَّاشاً يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ. قَالَ: إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ.

''جناب ابوعثمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا، تو آپ سخت غضب ناک ہوئے اور اسے برا بھلا کہا۔ تو ایک شخص نے ان سے عرض کی: اے ابن مسعود! آپ تو فحش گوئی نہیں کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہمیں (ایسے موقع پر) ایسے ہی کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔''

فوائد :......۱۔ مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرانا اور اسی طرح خرید وفروخت، مزدوری کرانا اور عقود طے کرنا ممنوع فعل ہے اور مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ٥٤)

۲۔ جو شخص مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرائے اس کے لیے یہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تیری چیز واپس نہ لوٹائے۔

۳۔ مسجد یا مسجد سے باہر گمشدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرانا حرام ہے البتہ مسجد سے باہر کھڑے ہو کر مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے والوں سے گمشدہ چیز کے بارے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

۴۔ اگر کسی شخص کو گم شدہ چیز ملے تو وہ حاضرین مسجد کو مطلع کر سکتا ہے۔ یہ عمل بھی پسندیدہ نہیں کیونکہ مساجد ذکر الٰہی، عبادات اور علم و مذاکرہ علم کے لیے تعمیر ہوئی ہیں، لہٰذا اس کے لیے مسجد کا بیرون حصہ استعمال کیا جائے۔

(۱۳۰۳) اسناده جيد.

۵۹۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ

مساجد میں خرید وفروخت منع ہے

۱۳۰۴۔أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ.........

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّرَى وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ الشِّعْرُ، وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ الضَّالَّةُ، وَعَنِ الْحِلَقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

''حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے۔اور یہ کہ اس میں شعر پڑھے جائیں،اوراس میں گم شدہ چیز کا اعلان کیا جائے، نیز جمعہ والے دن نماز جمعہ سے قبل (گفتگو کے لیے) حلقے بنانے سے منع کیا ہے۔''

۵۹۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُتَبَايِعَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ أَن لَّا تَرْبَحَ تِجَارَتُهُمَا، وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى الْبَيْعِ يَنْعَقِدُ وَإِنْ كَانَا عَاصِيَيْنِ بِفِعْلِهِمَا.

مسجد میں خرید وفروخت کرنے والوں کو یہ بددعا دینے کے حکم کا بیان کہ ان کی تجارت نفع بخش نہ ہواور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی خرید وفروخت منعقد ہوجائے گی اگر چہ وہ اپنے اس عمل کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے

۱۳۰۵۔أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا النُّفَيْلِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُولُوا: لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ، وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يُنْشِدُ فِيهِ الضَّالَّةَ، فَقُولُوا: لَا أَدَّى اللَّهُ عَلَيْكَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَوْ لَمْ يَكُنِ الْبَيْعُ يَنْعَقِدُ لَمْ يَكُنْ بِقَوْلِهِ ﷺ: لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' جب تم مسجد میں کسی شخص کو کوئی چیز بیچتے ہوئے یا خریدتے ہوئے دیکھو تو یہ بددعا دو:'' اللہ تمہاری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے، اور جب تم اس میں کسی کو گم شدہ چیز کا اعلان کرتے دیکھو تو یہ بددعا دو:'' اللہ تمہیں یہ چیز واپس نہ لوٹائے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:اگر (مسجد میں تجارت کرنے

(۱۳۰۴) اسناده حسن، سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ماجاء فی کراهية البيع والشراء..... حديث : ۳۲۲۔ سنن ابن ماجه : ۷۴۹۔ سنن ابی داود: ۱۰۹۷۔ سنن نسائی: ۷۱۵۔ مسند احمد: ۲/ ۱۷۹.

(۱۳۰۵) اسناده صحيح، سنن ترمذی، کتاب البيوع، باب النهي عن البيع في المسجد، حديث: ۱۳۲۱۔ سنن کبری نسائی: ۹۹۳۳۔ سنن الدارمی: ۱۴۰۱۔ صحیح ابن حبان: ۱۶۵۰.

مَعْنٰى .

والوں کی) خرید وفروخت منعقد ہی نہ ہوتی تو نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کے کچھ معنی باقی نہیں رہتے: ''اللہ تمہاری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے۔''

۵۹۳..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسَاجِدِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ- عِلْمِي- خَاصٌّ.

مساجد میں شعر پڑھنے کی ممانعت کا بیان۔ میرے علم کے مطابق اس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے

۱۳۰۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ..........

عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَيْعِ وَالْاِبْتِيَاعِ، وَأَنْ يُنْشَدَ الضَّوَالُّ وَعَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ وَعَنِ التَّحَلُّقِ لِلْحَدِيْثِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ - يَعْنِيْ فِي الْمَسْجِدِ .

''حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں خرید وفروخت کرنے، گم شدہ چیزوں کے اعلان کرنے، شعر پڑھنے اور جمعہ والے دن نماز سے پہلے گفتگو کے لیے حلقے بنانے سے منع فرمایا ہے۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ مسجد میں خرید وفروخت، گمشدہ چیز کا اعلان کرانا، اشعار کہنا اور جمعہ کے دن نماز جمعہ سے قبل حلقے بنانا حرام ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/ ۱۶۲)

۲۔ مساجد میں بیع وشراء حرام ہے اور جو شخص کسی کو مسجد میں خرید وفروخت کرتا دیکھتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ وہ بائع اور مشتری کو یہ کلمات (لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ) اللہ تعالیٰ تیری تجارت نفع بخش نہ بنائے کہے۔

(سبیل السلام: ۲/ ۴۶)

۵۹۴..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ بَعْضِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسَاجِدِ لَا عَنْ جَمِيْعِهَا

اس روایت کا بیان جو اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں بعض اشعار پڑھنے سے منع کیا ہے۔ تمام قسم کے اشعار سے منع نہیں فرمایا

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ أَنْ يَهْجُوَ الْمُشْرِكِيْنَ فِي الْمَسْجِدِ وَدَعَا لَهُ أَنْ يُؤَيَّدَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا دَامَ مُجِيْبًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مسجد میں مشرکین کی ہجو اور مذمت کرنے کی اجازت دی تھی۔

(۱۳۰۶) اسناده حسن، تقدم تخريجه برقم: ۱۳۰۴.

اور ان کے لیے دعا کی تھی کہ اللہ ان کی مدد روح القدس (حضرت جبرائیل علیہ السلام) کے ساتھ فرمائے جب تک وہ نبی کریم ﷺ کے دفاع میں مشرکین کو جواب دیتے رہیں۔

١٣٠٧۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ مَا حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِلَّا عَنْ سَعِيْدٍ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللّٰهَ أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَجِبْ عَنِّيْ، اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ؟، قَالَ: نَعَمْ. وَحَدَّثَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: وَثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَاحِ الْبَزَّارُ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا مِثْلَهُ. وَقَالَ سَعِيْدٌ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ فِيْهِ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ. وَقَالَ الْحَسَنُ: قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ، فِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ.

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے۔ تو حضرت عمر نے ان کی طرف (غصے سے) دیکھا۔ تو انہوں نے عرض کی: میں (اس وقت بھی) شعر پڑھا کرتا تھا جبکہ اس میں تم سے افضل ہستی موجود ہوتی تھی (یعنی نبی کریم ﷺ)۔ پھر وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے حسان) میری طرف سے (مشرکین کی ہجو کا) جواب دو، اے اللہ! اس کی مدد روح القدس کے ساتھ فرما؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ (میں نے آپ کا یہ فرمان سنا ہے) جناب سعید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "میں اس مسجد میں شعر پڑھا کرتا تھا جبکہ اس میں تم سے افضل شخصیت موجود تھی۔" جناب حسن کی روایت میں الفاظ اس طرح ہیں: "میں شعر پڑھا کرتا تھا (جبکہ) اس مسجد میں تم سے بہتر و اعلیٰ ہستی موجود تھی۔

فوائد: ......١۔ گزشتہ احادیث میں مساجد میں اشعار کہنے کی ممانعت ہے اور حدیث الباب میں اشعار کہنے کا اثبات ہے۔ یہ احادیث باہم متعارض لگتی ہیں اور ان کی تطبیق یہ ہے کہ دور جاہلیت اور باطل پرستوں کے اشعار کہنا ممنوع ہے اور جو شخص دور جاہلیت کے اشعار اور باطل اشعار سے سالم ہوں، مساجد میں ایسے اشعار پڑھنے کی اجازت ہے۔

(فتح الباري: ١/٧١٠)

(١٣٠٧) صحيح بخاري، كتاب بدء الخلق، باب ذكر الملائكة صلوات الله عليهم، حديث: ٣٢١٢۔ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه حديث: ٢٤٨٥۔ سنن ابي داود: ٥٠١٤۔ سنن نسائي: ٧١٧۔ مسند الحميدي: ١١٠٥.

۲۔ مسجد میں مباح اشعار کہنا جائز ہیں اور اگر وہ اسلام اور اہل اسلام کی مدح پر، کفار کی ہجو وتذلیل اور ان سے لڑائی پر مشتمل ہوں تو ایسے اشعار کہنا مستحب ہیں اور حسان رضی اللہ عنہ کے اشعار اسی قبیل سے ہوتے تھے۔

(شرح النووی: ١٦/ ٤٤، ٤٥)

٥٩٥..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا لَمْ يُدْفَنْ

مسجد میں تھوکنا منع ہے جبکہ اسے دفن نہ کیا جائے

١٣٠٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ قُدَامَةَ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حُسْنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِيِّ أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ.

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:" مجھے میری امت کے اچھے اور برے اعمال دکھائے گئے میں نے ان کے عمدہ اور اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا عمل دیکھا۔ اور ان کے برے اعمال میں مسجد میں تھوک دیکھی جسے دبایا نہیں گیا تھا۔"

فوائد:...... مسجد میں تھوکنا اور رینٹ نکالنا گناہ ہے اور اگر اسے دفن نہ کیا جائے، تو اس مذمت میں آلائش نکالنے والا ہی خاص نہیں۔ بلکہ اس مذمت میں صاحب آلائش اور ہر وہ شخص شامل ہے جو اس کو دیکھ کر زائل نہ کرے۔

٥٩٦..... بَابُ الْأَمْرِ بِدَفْنِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ لِيَكُوْنَ كَفَّارَةً لِلْبُزْقِ

مسجد میں تھوک کر اسے دبانے کے حکم کا بیان تاکہ وہ تھوکنے کا کفارہ بن جائے

١٣٠٩ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ وَثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، ح وَثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، نَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيَّ ـ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِي وَ شُعْبَةَ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ جَمِيْعاً عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(١٣٠٨) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب النهي عن البصاق في المسجد، حديث: ٥٥٣ـ الادب المفرد للبخاري: ٢٣٠ـ مسند احمد: ٥/ ١٨٠ـ صحيح ابن حبان: ١٦٣٨.

(١٣٠٩) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب كفارة البزاق في المسجد، حديث: ٤١٥ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب النهي عن البصاق في المسجد، حديث: ٥٥٢ـ سنن ابي داود: ٤٧٤ـ سنن ترمذي: ٥٧٢ـ سنن نسائي: ٧٢٤.

وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا . وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَ وَكِيْعٍ ، قَالَ: التَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ .

فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔'' جناب ابن علیہ اور وکیع کی روایت میں ''اَلْبُزَاقُ'' کی جگہ ''التَّفْلُ'' کے الفاظ ہیں۔ معنی ایک ہی ہیں یعنی ''تھوکنا''۔

۵۹۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِعْمَاقِ الْحَفْرِ لِلنُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں ناک کی ریزش دبانے کے لیے گہرا گڑھا کھودنے کے حکم کا بیان

۱۳۱۰۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا أَبُوْ عَامِرٍ ، نَا أَبُوْ مَوْدُوْدٍ ۔ وَهُوَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ.........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَخَلَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَبَزَقَ فِيْهِ أَوْ تَنَخَّمَ ، فَلْيَحْفِرْ فِيْهِ فَلْيُبْعِدْ ، فَلْيَدْفِنْهُ فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلْيَبْزُقْ فِيْ ثَوْبِهِ ، ثُمَّ يَخْرُجْ بِهِ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس مسجد میں داخل ہوا، اور اس نے تھوکا یا ناک کی ریزش پھینکی تو اسے چاہیے کہ وہ گہرا گڑھا کھودے اور اس میں دفن کر دے اور اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو اسے اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے باہر لے جانا چاہیے۔''

۵۹۸..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا أُمِرَ بَدَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّهُ أُمِرَ بِهِ كَيْ لَا يَتَأَذّٰى بِذٰلِكَ النُّخَامَةِ مُؤْمِنٌ أَنْ يُّصِيْبَ جِلْدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ فَيُؤْذِيْهِ.

اس علت وسبب کا بیان جس کی بنا پر مسجد میں بلغم کو دبانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ یہ حکم اس لیے دیا گیا ہے تاکہ یہ بلغم کسی مومن کے جسم یا کپڑوں کو لگ کر اسے تکلیف نہ پہنچائے

۱۳۱۱۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدٍ۔ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ۔ وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ عَتِيْقٍ ۔ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ.........

سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَلْيُغَيِّبْ نُخَامَتَهُ أَنْ يُّصِيْبَ جِلْدَ مُؤْمِنٍ أَوْ ثَوْبَهُ فَيُؤْذِيْهِ .

'' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں ناک کی ریزش نکالے تو وہ اپنی ناک کی گندگی کو چھپا دے تاکہ وہ کسی مومن کے جسم یا کپڑوں کو لگ کر اسے

(۱۳۱۰) اسناده حسن، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب فی كراهية البزاق فی المسجد، حديث: ٤٧٧ ـ مسند احمد: ٢/ ٣٢٤.

(۱۳۱۱) اسناده حسن، مسند احمد: ١٧٩/١.

تکلیف نہ دے۔“

فوائد:......ا۔ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے۔

۲۔ وقت حاجت مسجد میں تھوکنے کی اجازت ہے۔ لیکن اس صورت میں اسے دفن کرنا یا زائل کرنا لازم ہے، ورنہ وہ گناہ گار ہوگا۔

۳۔ اگر مسجد میں مٹی، ریت یا کنکریاں دستیاب ہوں تو تھوک دفنا دیا جائے بصورت دیگر اسے مسجد سے نکالنا لازم ہے۔

۵۹۹..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّنَخُّمِ فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ
مسجد میں قبلہ رخ بلغم پھینکنا منع ہے

۱۳۱۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ، نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ يَعْلَى عَنْ أَبِيْ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. ح وَثَنَا الْجَوْهَرِيُّ أَيْضًا، نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُوْ أَحْمَدَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَمْ يَرْفَعْهُ أُوْلٰئِكَ - مَنْ تَنَخَّمَ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ بُعِثَ وَهِيَ فِيْ وَجْهِهٖ.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے مسجد کے قبلہ رخ بلغم پھینکی وہ اس حال میں (قیامت کے دن) اٹھایا جائے گا کہ وہ بلغم اس کے چہرے پر لگی ہوگی۔“

۱۳۱۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، ثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ، نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ صَاحِبُ النُّخَامَةِ فِي الْقِبْلَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ فِيْ وَجْهِهٖ.

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قبلہ رخ بلغم پھینکنے والے کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ بلغم اس کے چہرے پر لگی ہوگی۔“

۱۳۱۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ - وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ - عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ.........

(۱۳۱۲) اسناده صحيح، وانظر الحديث الاتي۔ صحيح، وانظر الحديث الآتي.

(۱۳۱۳) صحيح، صحيح ابن حبان: ۱۶۳۶۔ مسند البزار، الكشف: ۴۱۳.

(۱۳۱۴) تقدم تخريجه برقم: ۹۲۵.

عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفَلُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے قبلہ کی جانب تھوکا تو وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کی تھوک اس کی آنکھوں کے درمیان لگی ہوگی۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۹۲۵ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۶۰۰..... بَابُ حَكِّ النُّخَامَةِ مِنْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

مسجد کے قبلہ میں بلغم لگی ہو تو اسے کھرچ دینے کا بیان

۱۳۱۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَّ بُزَاقاً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ . وَقَالَ أَبُوْ كُرَيْبٍ: حَكَّ مِنَ الْقِبْلَةِ بُصَاقاً أَوْ نُخَاماً أَوْ مُخَاطاً .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے قبلہ میں لگے تھوک کو رگڑ کر صاف کر دیا۔ جناب ابوکریب کی روایت میں ہے: ''آپ نے قبلہ کی جانب سے تھوک یا ناک کی ریزش یا بلغم کو کھرچ کر صاف کیا۔''

فوائد:......مسجد میں تھوک، رینٹ یا گندگی وغیرہ ہو تو اسے زائل کرنا چاہیے اور امام و ماموم میں سے جو شخص مسجد میں غلاظت دیکھے وہ اس کو زائل کر دے۔ ورنہ اس قباحت اور گناہ میں وہ بھی شامل ہوگا۔

۶۰۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُرُوْرِ بِالسِّهَامِ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ غَيْرِ قَبْضٍ عَلٰى نُصُوْلِهَا.

مساجد سے تیروں کی پیکان تھامے بغیر گزرنا منع ہے

۱۳۱۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، ثَنَا سُفْيَانُ وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا..........

ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

''ابن عیینہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کیا تم

(۱۳۱۵) مسند احمد: ۶/ ۱۳۸۔ سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب کراهية النخامة فی المسجد، حدیث: ۷۶۴۔ صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب حك البزاق بالید من المسجد، حدیث: ۴۰۷۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن البصاق فی المسجد، حدیث: ۵۴۹۔

(۱۳۱۶) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب یاخذ بنصول النبل اذا مرفی المسجد، حدیث: ۴۵۱۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، باب امر من مر بسلاح فی مسجد...... حدیث: ۲۶۱۴۔ سنن نسائی: ۷۱۹۔ سنن ابن ماجہ: ۳۷۷۷۔ مسند احمد: ۳/ ۳۰۸۔ مسند الحمیدی: ۱۲۵۲۔

أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا، قَالَ: نَعَمْ. هٰذَا حَدِيْثُ الْمَخْزُوْمِيِّ.

نے سیدنا جابر بن عبداللہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: جو کہ مسجد سے تیر لے کر گزر رہا تھا۔ ان کی پیکانوں کو پکڑ لو۔ عمرو بن دینار نے کہا: ہاں (میں نے یہ حدیث حضرت جابر سے سنی ہے۔)'' یہ حدیث مخزومی کی ہے۔

۱۳۱۷۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَلَّا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ اٰخِذٌ بِنِصَالِهَا.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا، جو کہ مسجد میں تیر تقسیم کر رہا تھا، کہ وہ تیروں کے پیکان پکڑ کر مسجد سے گزرے۔''

۶۰۲..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا أُمِرَ بِالْإِمْسَاكِ عَلٰى نِصَالِ السَّهْمِ إِذَا مَرَّ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ.

اس علت کا بیان جس کی وجہ سے مسجد میں تیروں کے پیکان پکڑ کر گزرنے کا حکم دیا گیا ہے

۱۳۱۸۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ..........

عَنْ أَبِي مُوْسٰى: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ، فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيْبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا شَيْءٌ، أَوْ قَالَ: فَلْيَقْبِضْ عَلٰى نُصُوْلِهَا.

''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں سے تیر لے کر گزرے تو اسے چاہیے کہ وہ ان کے پھل اپنے ہاتھ میں پکڑ لے، تا کہ کسی مسلمان کو ان سے تکلیف نہ پہنچے۔'' یا فرمایا: ''ان کے پھلوں کو پکڑ لے۔''

(۱۳۱۷) سنن ابی داود، کتاب الجهاد، باب فی النبل یدخل فی المسجد، حدیث: ۲۵۸۶۔ مسند احمد: ۳/ ۳۵۰۔ وانظر الحدیث السابق.

(۱۳۱۸) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب المرور فی المسجد، حدیث: ۴۵۲۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب امر من مر بسلاح فی مسجد، حدیث: ۲۶۱۵۔ سنن ابی داود: ۲۵۸۷۔ سنن ابن ماجه: ۳۷۷۸۔ مسند احمد: ۴/ ۳۹۷.

فوائد :......ا۔ ان احادیث میں مسلمان کے قلیل وکثیر خون کی تعظیم اور حرمت مسلم کی تاکید کا بیان ہے۔ نیز مسجد میں اسلحہ لے جانا جائز ہے۔ (فتح الباری: ۱/ ۷۰۶)

۲۔ ان احادیث میں اسلحہ پکڑنے کے ادب کا بیان ہے کہ اسلحہ پکڑ کر مسجد میں یا بازار کے درمیان سے گزرتے وقت تیر کا پھالا اور اسلحہ کی نوک اس کے قابو میں ہونی چاہیے تاکہ کسی انسان کو کوئی گزند نہ پہنچے۔

۷۰۳..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِيْطَانِ الرَّجُلِ الْمَكَانَ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَفِيْ هٰذَا مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ الْمَسْجِدَ لِمَنْ سَبَقَ إِلَيْهِ، لَيْسَ أَحَدٌ أَحَقَّ بِمَوْضِعٍ مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِهٖ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ﴾

کسی آدمی کو مسجد میں اپنے لیے جگہ مخصوص کرنا منع ہے۔ اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ مسجد پر اسی کا حق ہے جو اس میں پہلے آتا ہے۔ کسی شخص کو مسجد کے کسی حصے پر دوسرے کی نسبت زیادہ حق حاصل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ﴾ (سورہ الجن: ۱۸)
''بے شک مساجد اللہ کے لیے ہیں''

۱۳۱۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى وَ أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَا، حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ مَحْمُوْدٍ.........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ، وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ، وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ أَوِ الْمُقَامَ كَمَا يُوَطِّنُهُ الْبَعِيْرُ۔ يَعْنِيْ فِي الْمَسْجِدِ۔

''حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز میں) کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے، درندے کی طرح (بازو) پھیلانے اور مسجد میں کسی آدمی کو اس طرح اپنے لیے مخصوص جگہ یا مقام مقرر کرنے سے منع فرمایا ہے جس طرح اونٹ اپنے بیٹھنے کے لیے جگہ مخصوص کرتا ہے۔

فوائد:...... مکرر ۶۶۲۔

۷۰۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَوْسِعَةِ الْمَسَاجِدِ إِذَا بُنِيَتْ.

کشادہ اور وسیع مساجد بنانے کے حکم کا بیان

۱۳۲۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، نَا زَيْدٌ۔ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ دِرْهَمٍ، حَدَّثَنِيْ كَعْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيْهِ.........

(۱۳۱۹) تقدم تخريجه برقم: ۶۶۲.

(۱۳۲۰) اسناده ضعيف، الضعيفة: ۱۵۲۹.

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: أَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْماً مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْنُوْنَ مَسْجِداً، فَقَالَ لَهُمْ: أَوْسِعُوْهُ، تَمْلَؤُوْهُ.

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کی ایک قوم کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ مسجد بنا رہے تھے۔ تو آپ نے انہیں حکم دیا: اسے کشادہ بناؤ تم اسے (اپنی تعداد سے) بھر دو گے۔''

۶۰۵..... بَابُ كَرَاهَةِ التَّبَاهِيْ فِيْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ وَتَرْكِ عِمَارَتِهَا بِالْعِبَادَةِ فِيْهَا

مساجد کی تعمیر میں فخر ومباہات اور انہیں عبادت کے ساتھ آباد نہ کرنا مکروہ ہے۔

۱۳۲۱۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ بِبَغْدَادَ۔ وَأَصْلُهُ بَصْرِيٌّ۔ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْخَزَّازِ، ....

قَالَ أَبُوْ قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ: انْطَلَقْنَا مَعَ أَنَسٍ نُرِيْدُ الزَّاوِيَةَ، قَالَ: فَمَرَرْنَا بِمَسْجِدٍ فَحَضَرَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ، فَقَالَ أَنَسٌ: لَوْ صَلَّيْنَا فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ، فَإِنَّ بَعْضَ الْقَوْمِ يَأْتِي الْمَسْجِدَ الْآخَرَ، قَالُوْا: أَيُّ مَسْجِدٍ فَذَكَرْنَا مَسْجِداً، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَبَاهَوْنَ بِالْمَسَاجِدِ، لَا يَعْمُرُوْنَهَا إِلَّا قَلِيْلاً أَوْ قَالَ: يَعْمُرُوْنَهَا قَلِيْلاً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الزَّاوِيَةُ قَصْرٌ مِنَ الْبَصْرَةِ عَلٰى شَبَهٍ مِنْ فَرْسَخَيْنِ .

''حضرت ابوقلابہ جرمی بیان کرتے ہیں کہ ہم انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ زاویہ مقام کی طرف جا رہے تھے تو ہم ایک مسجد کے پاس سے گزرے جبکہ صبح کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم اس مسجد میں نماز پڑھ لیں (تو بہتر ہے) کیونکہ کچھ لوگ تو دوسری مسجد میں نماز پڑھتے ہیں۔ انہوں نے پوچھا: کونسی مسجد؟ تو ہم نے ایک مسجد کا ذکر کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ وہ مساجد پر فخر کا اظہار کریں گے۔ وہ اسے آباد نہیں کریں گے مگر بہت تھوڑا۔ یا فرمایا: وہ اسے بہت کم آباد کریں گے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''زاویہ'' بصرہ سے دو فرسخ کے فاصلے پر ایک محل ہے (جہاں پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زمین اور گھر تھا۔)

۶۰۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ التَّبَاهِيَ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مساجد کے بارے میں فخر ومباہات کا اظہار کرنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے

۱۳۲۲۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ نَا حَمَّادُ بْنُ

(۱۳۲۱) اسنادہ ضعیف، ابو عامر الخزار راوی ضعیف ہے۔ دیکھیے حدیث: ۱۳۲۲.

سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ بِالْمَسَاجِدِ.

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ لوگ مساجد کے بارے میں فخر و مباہات کا اظہار کریں گے۔"

١٣٢٣۔أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، نَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ، وَ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ.

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ لوگ مساجد (کی تعمیر و تزئین) میں فخر و مباہات کرنے لگیں۔"

فوائد:......١۔قرب قیامت لوگ مساجد کی تعمیر میں رضائے الٰہی کے بجائے مساجد کی خوب تزئین و آرائش، انتہائی عمدہ معیار اور خوبصورت ڈیزائننگ ملحوظ رکھیں گے اور مساجد کی تزئین و آرائش پر فخر کریں گے، یعنی ایک مسجد کے لوگ کہیں گے کہ ہماری مسجد بلند تر، خوبصورت ترین اور اعلیٰ معیار تعمیر کی آئینہ دار ہے، جب کہ دیگر لوگ اپنی اپنی مساجد پر فخر کریں گے اور ذاتی تشہیر پر زور دیں گے، اصل مقصود مساجد کی آبادکاری ناپید ہو جائے گا۔

٢۔ مساجد کی بے جا تزئین و آرائش مکروہ فعل ہے۔

٧٠٧..... بَابُ صِفَةِ بِنَاءِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَانَ عَلَى عَهْدِهِ.

نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر کی کیفیت کا بیان

١٣٢٤۔أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ النَّسَوِيُّ، نَا يَعْقُوبُ - يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ - ثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ، أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، أَنَّ......

عَبْدَ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ وَعُمُدُهُ خَشَبُ

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسجد نبوی رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اینٹوں سے بنی ہوئی تھی، اس کی چھت کھجور کی ٹہنیوں سے ڈالی گئی تھی اور اس کے ستون کھجور کی

(١٣٢٢) اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب في بناء المسجد، حديث: ٤٤٩ـ سنن نسائى: ٦٩٠ـ سنن ابن ماجه: ٧٢٩ـ مسند احمد: ٣/ ١٢٤ـ سنن الدارمى: ١٤٠٨.

(١٣٢٣) اسناده صحيح، انظر الحديث السابق.

(١٣٢٤) صحيح بخارى، كتاب الصلاة، باب بنيان المسجد، حديث: ٤٤٦ـ سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب فى بناء المسجد، حديث: ٤٥١ـ مسند احمد: ٢/ ١٣٠.

النَّخْلِ ، فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُوْ بَكْرٍ شَيْئاً وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ ، وَبَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاللَّبِنِ وَالْجَرِيْدِ، وَأَعَادَ عُمُدَهُ خَشَباً ، ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ ، فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً ، وَبَنٰى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوْشَةِ وَالْقَصَّةِ ، وَجَعَلَ عُمُدَهُ حِجَارَةً مَنْقُوْشَةً ، وَسَقْفَهُ بِالسَّاجِ . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: وَعُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْقَصَّةَ .

لکڑی کے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد میں) اس میں کچھ اضافہ نہیں کیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اضافہ (کر کے اسے کشادہ اور وسیع) کیا۔ اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کی بنیادوں پر اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے تعمیر کیا اور اس کے ستون لکڑی سے دوبارہ بنوائے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اور کافی اضافہ کیا۔ انہوں نے اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چونے سے بنوائیں، اور اس کے ستون بھی منقش پتھروں سے تعمیر کرائے، اور اس کی چھت ساگوان کی عمدہ لکڑی سے ڈالی۔'' محمد بن یحییٰ کی روایت میں الفاظ اس طرح ہیں: ''اور اس کے ستون کھجور کی لکڑی کے بنوائے۔'' اور انہوں نے چونے کا ذکر نہیں کیا۔''

فوائد :......ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ مسجد کی تعمیر میں مسنون طریقہ میانہ روی اختیار کرنا اور اس کی زیبائش کی تحسین میں غلو ترک کرنا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں کثرت فتوحات اور مالی وسعت کے باوجود انہوں نے مسجد نبوی کو تبدیل نہ کیا اور مسجد کی تجدید کی ضرورت تب پیش آئی جب کھجور کے تنے بوسیدہ ہو گئے، پھر عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور مال کی بہتات کے باوجود انہوں نے مسجد کو خوبصورت بنایا، لیکن اس حسن میں تزئین وآرائش اور تحسین میں غلو نہیں تھا اور اس پر بھی بعض صحابہ نے ان کے اس کام میں نکتہ چینی کی اور سب سے پہلے جس شخص نے مساجد کی تزئین وآرائش کی وہ ولید بن عبدالملک بن مروان تھے یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آخری دور تھا اور اکثر اہل علم فتنہ کے ڈر کی وجہ سے خاموش رہے اور سنت کے خلاف اس کام کی مخالفت نہ کی۔ (فتح الباری: ۱/ ۶۹۹)

۷۰۸..... بَابُ الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْجُلُوْسِ إِذْ هِيَ مِنْ حُقُوْقِ الْمَسَاجِدِ

مسجد میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان، کیونکہ یہ نماز مساجد کے حقوق میں سے ہے

۱۳۲۵۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبَسْطَامِيُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۳۲۵) صحيح، الارواء: ۴۶۷۔ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب من دخل المسجد فلا يجلس حتى يركع، حديث: ۱۰۱۲.

دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذَا بَابٌ طَوِيلٌ خَرَّجْتُهُ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهٰذَا الْأَمْرُ أَمْرُ فَضِيلَةٍ لَا أَمْرُ فَرِيضَةٍ، وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ خَبَرُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ذَكَرَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ قَالَ الرَّجُلُ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا . إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ، فَأَعْلَمَ أَنَّ مَا سِوَى الْخَمْسِ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَتَطَوُّعٌ لَا فَرْضٌ .

نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتو دو رکعت پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یہ ایک طویل باب ہے۔ میں نے اسے کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یہ حکم فضیلت وثواب کے لیے ہے۔ فرض ووجوب کے لیے نہیں۔ اس کی دلیل حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ جب آپ نے پانچ نمازوں کی فرضیت بیان کی تو ایک شخص نے سوال کیا: کیا مجھ پر ان کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تم نفل نماز پڑھو۔ اس طرح آپ نے بیان فرما دیا کہ نماز پنجگانہ کے علاوہ نفل نمازیں ہیں، فرض نہیں۔

فوائد :......ا۔ دو رکعت تحیۃ المسجد کا اہتمام مستحب فعل اور باجماع المسلمین یہ عمل مسنون ہے، البتہ قاضی عیاض نے داؤد ظاہری اور ان کے اصحاب سے وجوب نقل کیا ہے۔

۲۔ مسجد میں دو رکعت پڑھے بغیر بیٹھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

۳۔ جس وقت بھی مسجد میں داخل ہوں مساجد میں داخل ہوتے وقت تحیۃ المسجد کا اہتمام مستحب فعل ہے۔ شافعیہ اسی مذہب کے قائل ہیں، لیکن ابوحنیفہ اوزاعی اور لیث نے ممنوعہ اوقات میں تحیۃ المسجد کے اہتمام کو مکروہ قرار دیا ہے۔ (شرح النووی: ٥/ ٢٢٠)

٧٠٩..... بَابُ كَرَاهَةِ الْمُرُوْرِ فِي الْمَسَاجِدِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُصَلّٰى فِيْهَا وَالْبَيَانِ أَنَّهُ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

مساجد میں نماز پڑھے بغیر ان سے گزرنا مکروہ ہے، اور اس بات کا بیان کہ یہ عمل قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

١٣٢٦۔أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، قَالَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ يُوسُفُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْبَجَلِيُّ وَقَالَا، قَالَ: ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ..........

(١٣٢٦) صحیح، الصحیحة: ٦٤٩۔ معجم کبیر طبرانی: ٩٤٨٨، ٩٤٨٩۔ مسند احمد: ١/ ٣٨٧، ٤٠٥ من طریق اخر باختصار، مستدرك حاکم ١/ ٤٤٦۔

أَبِی الْجَعْدِ عَنْ أَبِیْهِ، قَالَ: لَقِیَ عَبْدَاللّٰهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ یَقُوْلُ: إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ یَمُرَّ الرَّجُلُ فِی الْمَسْجِدِ لَا یُصَلِّیْ فِیْهِ رَكْعَتَیْنِ. وَأَنْ لَا یُسَلِّمَ الرَّجُلُ إِلَّا عَلٰی مَنْ یَعْرِفُ، وَأَنْ یَبْرُدَ الصَّبِیُّ الشَّیْخَ. قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

''جناب ابو جعد بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ملا تو اس نے کہا: اے ابن مسعود! السلام علیک۔ تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ آدمی مسجد سے گزرے گا اور اس میں دو رکعات بھی ادا نہیں کرے گا، اور آدمی اپنے جاننے والوں ہی کو سلام کرے گا۔ اور بچہ بزرگوں کو حقیر اور کم تر سمجھے گا۔'' جناب احمد بن عثمان کی روایت میں ہے: حضرت عبداللہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''

فوائد: ......مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز نہ پڑھنا اور جان پہچان والے افراد کے سوا ناواقف لوگوں کو سلام نہ کہنا مکروہ فعل، ہے۔

۶۱۰..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ جُلُوْسِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ فِی الْمَسْجِدِ

جنبی شخص اور حائضہ عورت کا مسجد میں بیٹھنا منع ہے

۱۳۲۷۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، نَا مُعَلَّی بْنُ أَسَدٍ، نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ، ثَنَا الْأَفْلَتُ بْنُ خَلِیْفَةَ حَدَّثَتْنِیْ جَسْرَةُ بِنْتُ دُجَاجَةَ قَالَتْ، سَمِعْتُ.........

عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَوُجُوْهُ بُیُوْتِ أَصْحَابِهِ شَارِعَةٌ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ: وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُیُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ، فَلَمْ یَصْنَعِ الْقَوْمُ شَیْئًا، رَجَاءَ أَنْ یَنْزِلَ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ رُخْصَةٌ، فَخَرَجَ عَلَیْهِمْ بَعْدُ، فَقَالَ: وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُیُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، فَإِنِّیْ لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور آپ کے صحابہ کرام کے گھروں کے رخ مسجد کی طرف تھے۔ تو آپ نے فرمایا: ان گھروں کے رخ مسجد کی طرف سے تبدیل کر دو۔ پھر نبی کریم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو صحابہ نے ابھی تک کچھ تبدیلی نہیں کی تھی۔ اس امید پر کہ اس سلسلے میں ان کے لیے رخصت نازل ہو جائے گی۔ آپ نے پھر فرمایا: ''ان گھروں کے دروازے مسجد سے (دوسری طرف) موڑ دو، بے شک میں جنبی شخص اور حائضہ عورت کے لیے مسجد کو حلال قرار نہیں دیتا۔''

(۱۳۲۷) اسنادہ ضعیف، جسرہ راویہ مجہول ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب فی الجنب یدخل المسجد، حدیث: ۲۳۲.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ اللّٰهِ

مسجد میں نماز اور ذکر اللہ کے علاوہ مباح کاموں کے ابواب کا مجموعہ

٦١١..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِنْزَالِ الْمُشْرِكِيْنَ الْمَسْجِدَ غَيْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، إِذَا كَانَ ذٰلِكَ أَرْجَا لِإِسْلَامِهِمْ وَأَرَقَّ لِقُلُوْبِهِمْ إِذَا سَمِعُوْا الْقُرْاٰنَ وَالذِّكْرَ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ فَلَا يَقْرَبُوْا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ﴾

مسجد حرام (بیت اللہ) کے علاوہ مسجد میں مشرکوں کو ٹھہرانا جائز ہے جبکہ یہ چیز قرآن مجید اور ذکرِ الٰہی سننے کے بعد ان کے اسلام لانے کی امید دلائے اور ان کے دلوں کو خوب نرم کرنے کا باعث بن سکتی ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادگرامی ہے: ﴿فَلَا يَقْرَبُوْا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾ (التوبہ: ٢٨) ”ایمان والو! مشرک تو ہیں ہی پلید، لہٰذا وہ اس برس کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔“

١٣٢٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ، ح وَثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ، نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَا، ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ.........

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ: أَنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَهُمُ الْمَسْجِدَ حَتّٰى يَكُوْنَ أَرَقَّ لِقُلُوْبِهِمْ.

”حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ثقیف قبیلہ کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے ان کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا تا کہ یہ چیز ان کے دلوں کو خوب نرم کردے (اور وہ اسلام قبول کرلیں۔)

٦١٢..... بَابُ إِبَاحَةِ دُخُوْلِ عَبِيْدِ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَهْلِ الذِّمَّةِ الْمَسْجِدَ وَالْمَسْجِدَ الْحَرَامَ أَيْضاً

مسجد حرام اور دیگر مساجد میں اہل ذمہ اور مشرکوں کے غلاموں کا داخل ہونا جائز ہے

١٣٢٩ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ،

(١٣٢٨) اسنادہ ضعیف، حسن بصری مدلس راوی ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔ سنن ابی داود، کتاب الخراج، باب ماجاء فی خبر الطائف، حدیث: ٣٠٢٦۔ مسند احمد: ٧/ ٢١٨.

أَخْبَرَنِي ....

أَبُوْ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوْا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾ قَالَ: إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا أَوْ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ.

''جناب ابو زبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوْا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا﴾ (التوبہ: ۲۸) ''بلاشبہ مشرکین پلید ہیں، لہٰذا وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آئیں'' کی تفسیر کرتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا: مگر یہ کہ وہ غلام ہو یا اہل ذمہ کا کوئی فرد ہو (تو وہ مسجد حرام میں داخل ہوسکتا ہے۔)''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حدود حرم میں مشرکین کا داخلہ بند ہے البتہ خدام اور ذمی مشرک حدود حرم میں داخل ہوسکتے ہیں یہ اس پابندی سے مستثنیٰ ہیں۔

۶۱۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ
مسجد میں سونے کی رخصت کا بیان

۱۳۳۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَعْزَبُ.

'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسجد نبوی میں رات کو سویا کرتا تھا حالانکہ میں کنوارا تھا۔''

فوائد :...... جوان مردوں کا مسجد میں سونا اور مسجد کو مسکن بنانا جائز ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی قباحت نہیں ہے۔ نیز اصحاب صفہ کا مسجد نبوی ہی مسکن تھی۔ پھر مسجد میں جوان مرد کے سونے سے وہ محتلم بھی ہوسکتا ہے سو حالت جنابت واحتلام میں مسجد میں ٹھہرنا مکروہ ہے اس حالت میں فوراً مسجد سے نکل کر غسل جنابت کرنا چاہیے اور حالت طہارت میں جتنی دیر چاہے مسجد میں قیام وآرام جائز ہے۔

۶۱۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ مُرُوْرِ الْجُنُبِ فِي الْمَسْجِدِ مِنْ غَيْرِ جُلُوْسٍ فِيْهِ
جنبی شخص کو مسجد میں بیٹھے بغیر گزرنے کی رخصت ہے

۱۳۳۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ الزُّبَيْرِ......

(۱۳۲۹) اسنادہ صحیح، تفسیر عبدالرزاق، تفسیر ابن کثیر: ۳/ ۵۴۰۔

(۱۳۳۰) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب نوم الرجال فی المسجد، حدیث: ۴۴۰۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حدیث: ۲۴۷۹۔ سنن نسائی: ۷۲۳۔ سنن ابن ماجہ: ۷۰۱۔ مسند احمد: ۲/ ۱۲۔

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ أَحَدُنَا يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ جُنُبٌ مُجْتَازاً.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں مسجد میں چل کر گزر جاتا تھا۔“

٧١٥..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ضَرْبِ الْخِبَاءِ وَاتِّخَاذِ بُيُوتِ الْقَصَبِ لِلنِّسَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں عورتوں کے لیے خیمے اور بانس کے حجرے بنانے کی رخصت کا بیان

١٣٣٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ الْوَاسِطِيُّ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ وَلِيْدَةً سَوْدَاءَ كَانَتْ لِحَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ، فَأَعْتَقُوْهَا وَكَانَتْ عِنْدَهُمْ، فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَّهُمْ يَوْماً عَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ سُيُوْرٍ حُمْرٍ، فَوَقَعَ مِنْهَا، فَمَرَّتِ الْحِدْيَاةُ، فَحَسِبَتْهُ لَحْماً فَخَطَفَتْهُ، فَطَلَبُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ، فَاتَّهَمُوْهَا بِهِ، فَفَتَّشُوْهَا حَتّٰى فَتَّشُوْا قُبُلَهَا، قَالَ: فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ مَرَّتِ الْحِدْيَاةُ فَأَلْقَتِ الْوِشَاحَ، فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ فَقَالَتْ لَهُمْ: هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُوْنِيْ بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيْئَةٌ، وَهَا هُوَ ذِي كَمَا تَرَوْنَ، فَجَاءَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْلَمَتْ، فَكَانَ لَهَا فِي الْمَسْجِدِ خِبَاءٌ، أَوْ حِفْشٌ. قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِيْنِيْ فَتَجْلِسُ إِلَيَّ، فَلَا تَكَادُ تَجْلِسُ مِنِّي مَجْلِسَةً إِلَّا قَالَتْ: وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا إِلَّا أَنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِيْ فَقُلْتُ لَهَا: مَا بَالُكِ لَا تَجْلِسِيْنَ مِنِّيْ مَجْلِساً

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک سیاہ فام عورت کسی عربی قبیلے کی لونڈی تھی۔ انہوں نے اسے آزاد کر دیا اور وہ ان کے ساتھ ہی رہتی تھی۔ ایک روز ان کی ایک لڑکی گھر سے باہر گئی۔ اس نے سرخ رنگ کے چمڑے کا کمر بند ہار پہنا ہوا تھا۔ تو اس کا وہ کمر بند ہار گر گیا، وہاں سے ایک چیل گزری تو اس نے اسے گوشت سمجھ کر اچک لیا (اور چلی گئی) قبیلہ والوں نے اسے تلاش کیا مگر انہیں کمر بند ہار نہ ملا۔ انہوں نے اس کی چوری کا الزام اس لونڈی پر لگا دیا۔ پھر اس کی تلاشی لی حتی کہ اس کی شرم گاہ میں بھی تلاش کیا گیا۔ وہ اسی تلاش اور تحقیق میں تھے کہ چیل وہاں سے گزری تو اس نے وہ کمر بند ہار پھینک دیا۔ وہ ہار ان کے درمیان آ کر گرا، تو اس لونڈی نے انہیں کہا: یہی وہ ہار ہے جس کا الزام تم نے مجھ پر لگایا تھا حالانکہ میں اس سے بالکل بری تھی۔ اور اب وہ تمہارے سامنے پڑا ہے، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئی، تو اس کا خیمہ یا جھونپڑی مسجد میں (لگا دی گئی) تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”وہ میرے پاس آ کر بیٹھا کرتی تھی، اور جب بھی میرے پاس آ کر بیٹھتی وہ یہ شعر

(١٣٣١) اسناده ضعيف، اس کی سند ابو الزبیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سنن الدارمي: ١١٧٨۔

(١٣٣٢) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب نوم المرأة في المسجد، حديث: ٤٣٩۔ صحيح ابن حبان: ١٦٥٣۔

مِنِّي مَجْلِساً إِلَّا قُلْتِ هٰذَا؟ قَالَتْ: فَحَدَّثَتْنِي الْحَدِيْثَ . قَدْ خَرَّجْتُ ضَرْبَ الْقِبَابِ فِي الْمَسَاجِدِ لِلاعْتِكَافِ فِيْ كِتَابِ الْاِعْتِكَافِ .

پڑھتی: وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا إِلَّا أَنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِيْ ''اور کمر بند ہار کی (گمشدگی اور بازیابی) کا دن میرے رب کے عجائبات میں سے ہے۔ مگر یہ کہ اس نے مجھے سرزمین کفر سے نجات عطا فرما دی۔'' میں نے اسے کہا: ''کیا وجہ ہے کہ تم جب بھی میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہ شعر پڑھتی ہو؟'' تو اس نے مجھے یہ واقعہ بیان کیا۔''میں نے اعتکاف کے لیے مساجد میں گنبد نما خیمے لگانے کے متعلق احادیث کتاب الاعتکاف میں بیان کی ہیں۔''

فوائد:......ا۔ جس مسلمان مرد یا عورت کا ذاتی مسکن نہ ہو وہ مسجد میں دن اور رات کے وقت سو سکتا ہے بشرطیکہ فتنہ کا ڈر نہ ہو۔

۲۔ مسجد میں خیمے وغیرہ کا سایہ حاصل کرنا مباح ہے۔

۳۔ جس علاقے میں انسان پر مصائب ڈھائے گئے ہوں اس علاقے کو چھوڑنا بہتر ہے۔ کیونکہ ممکن ہے اسے اس سے بہتر جگہ میسر آئے۔

۴۔ مظلوم کی دعا شرف قبولیت حاصل کرتی ہے، خواہ مظلوم کافر ہی ہو۔

۶۱۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ضَرْبِ الْأَخْبِيَةِ لِلْمَرْضٰى فِي الْمَسْجِدِ وَتَمْرِيْضِ الْمَرْضٰى فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں مریضوں کے لیے خیمے لگانے اور ان کی تیمار داری مسجد میں کرنے کی رخصت کا بیان

۱۳۳۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثَنَا عَفَّانُ ، ثَنَا حَمَّادٌ ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ سَعْداً رُمِيَ فِي أَكْحُلِهِ ، فَضَرَبَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَاءً فِي الْمَسْجِدِ ، لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيْبٍ ، قَالَ فَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو (جنگ خندق میں) ہفت اندام کی رگ میں تیر لگ گیا (اور وہ شدید زخمی ہو گئے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ لگوایا تا کہ قریب رہ کر ان کی تیمار داری کر سکیں۔ راوی

(۱۳۳۳) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب مرجع النبی ﷺ من الاحزاب، حدیث: ۴۱۲۲۔ صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب جواز قتال من نقض العهد، حدیث: ۱۷۵۶۹۔ سنن نسائی: ۷۱۱۔

تَعْلَمُ أَنَّ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ، أَنْ أُجَاهِدَ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا نَبِيَّكَ وَأَخْرَجُوْهُ وَفَعَلُوْا وَفَعَلُوْا وَإِنِّي أَظُنُّ أَنْ قَدْ وُضِعَتِ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْ هٰذَا الْكَلْمَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَوْتِيْ فِيْهِ، قَالَ: فَبَيْنَا هُمْ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذِ انْفَجَرَ كَلْمُهُ، فَسَالَ الدَّمُ مِنْ جُرْحِهِ حَتّٰى دَخَلَ خِبَاءَ الْقَوْمِ، فَنَادَوْا يَا أَهْلَ الْخِبَاءِ مَا هٰذَا الَّذِيْ يَأْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ، فَنَظَرُوْا فَإِذَا لَبَّتُهُ قَدِ انْفَجَرَ مِنْ كَلْمِهِ وَإِذَا الدَّمُ لَهُ هَدِيْرٌ.

کہتے ہیں: ان کا زخم بھرنے لگا۔ تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی: ''اے اللہ: تو خوب جانتا ہے کہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں کہ میں تیرے دین کے لیے ایسے لوگوں سے جہاد کروں جنہوں نے تیرے نبی ﷺ کو جھٹلایا اور اسے (مکہ مکرمہ سے) نکال دیا۔ اور طرح طرح کی تکالیف دیں۔ میرا خیال ہے کہ تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے۔ لہٰذا میرے اس زخم کو جاری کر دے تاکہ میری موت (شہادت) اسی زخم کی وجہ سے ہو جائے۔ راوی کہتا ہے: وہ اسی حال میں تھے کہ ایک رات ان کا زخم پھوٹ پڑا، ان کا خون اس قدر بہہ نکلا کہ وہ دوسرے لوگوں کے خیمے میں داخل ہو گیا۔ تو انہوں نے پکار کر پوچھا: اے خیمے والو! یہ کیا چیز تمہاری طرف سے ہمارے خیمے میں آ رہی ہے؟ انہوں نے دیکھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا سینہ زخم کی وجہ سے پھٹ چکا تھا اور ان کا خون تیز آواز کے ساتھ نکل رہا تھا۔''

فوائد:...... مسجد میں مریضوں کی رہائش کا بندوبست کرنا جائز ہے تاکہ تیمارداری میں آسانی رہے۔

نوٹ: ...... عہدِ نبوی میں مسجد نبوی کئی قسم کے اغراض ومقاصد کے لیے استعمال ہوتی تھی۔

٦١٧..... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَتَكْفِيرِ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا بِهَا.

بیت المقدس کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کے ساتھ گناہوں اور خطاؤں کی بخشش کا بیان

١٣٣٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ الْأَنْمَاطِيُّ، نَا أَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ السَّيْبَانِيِّ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا أَيُّوْبُ ـ يَعْنِي ابْنَ سُوَيْدٍ ـ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ ـ وَهُوَ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ ـ عَنْ أَبِيْ بُسْرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ.........

(١٣٣٤) صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فى الصلاة فى بيت المقدس، حديث: ١٤٠٨ـ سنن نسائى: ٦٩٤ـ مسند احمد: ٢/ ١٧٦.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ بُنْيَانِ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدَسِ سَأَلَ اللّٰهَ حُكْماً يُصَادِفُ حُكْمَهُ، وَمُلْكاً لاَ يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ، وَلاَ يَأْتِي هٰذَا الْمَسْجِدَ أَحَدٌ لاَ يُرِيْدُ إِلاَّ الصَّلاَةَ فِيْهِ إِلاَّ خَرَجَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا اثْنَتَانِ فَقَدْ أُعْطِيَهُمَا، وَأَنَا أَرْجُوْ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ أُعْطِيَ الثَّالِثَةَ .

''سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سلیمان بن داؤد علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ وہ انہیں اپنے حکم کے موافق حکم عطا فرمائے، اور ایسی بادشاہت وحکومت عطا فرمائے جو ان کے بعد کسی کو نصیب نہ ہو اور جو شخص بھی اس مسجد میں صرف نماز پڑھنے کی نیت سے آئے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے جس طرح وہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی دو دعائیں تو قبول ہوگئی تھیں اور مجھے امید ہے کہ ان کی تیسری دعا بھی قبول کی جائے گی۔''

فوائد:......ا۔ بیت المقدس کے بانی سلیمان بن داؤد علیہما السلام ہیں۔

۲۔ مسجد کی تعمیر اور نیک کام کی تکمیل پر خاص دعا کرنا جائز ہے اور یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہے۔

۳۔ بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے انسان کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں اور یہ انعام سلیمان علیہ السلام کی دعا کا ثمر ہے۔

۶۱۸..... بَابُ ذِكْرِ صَلاَةِ الْوُسْطٰى الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا عَلَى التَّكْرَارِ وَالتَّأْكِيْدِ بَعْدَ دُخُوْلِهَا فِيْ جُمْلَةِ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا

اس درمیانی نماز کا بیان جس کی حفاظت ونگہداشت کا حکم اللہ تعالیٰ نے ان جملہ نمازوں کی حفاظت کے حکم کے بعد دوبارہ تاکید کے ساتھ دیا ہے جن میں یہ بھی شامل تھی

وَهٰذَا مِنْ وَاوِ الْوَصْلِ الَّتِيْ نَقُوْلُ إِنَّمَا عَلٰى مَعْنَى التَّكْرَارِ وَالتَّأْكِيْدِ، لاَ مِنْ وَاوِ الْفَصْلِ، إِذْ مُحَالٌ أَنْ تَكُوْنَ الصَّلاَةُ الْوُسْطٰى لَيْسَتْ مِنَ الصَّلَوَاتِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾ فَالصَّلاَةُ الْوُسْطٰى كَانَتْ دَاخِلَةً فِي الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ فِيْ أَوَّلِ الذِّكْرِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: ﴿وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾ عَلٰى مَعْنَى التَّكْرَارِ وَالتَّأْكِيْدِ . وَقَدِ اسْتَقْصَيْتُ هٰذَا الْجِنْسَ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ عِنْدَ ذِكْرِ اعْتِرَاضِ مَنِ اعْتَرَضَ عَلَيْنَا فَادَّعٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْإِيْمَانِ وَالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ بِوَاوِ اسْتِئْنَافٍ فِيْ قَوْلِهِ: ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾

اور (آیت میں مذکور) یہ واوَ وصل کے لیے ہے جس کا معنی تکرار اور تاکید ہے، یہ واوَ فصل کے لیے نہیں ہے کیونکہ یہ محال ہے کہ درمیانی نماز جملہ نمازوں میں شامل نہ ہو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾

(البقرة: ۲۳۸) ''تم تمام نمازوں خصوصاً درمیانی نماز کی حفاظت کرو۔'' لہٰذا درمیانی نماز ان جملہ نمازوں میں شامل تھی جن کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ نے آیت کے شروع میں دیا ہے۔ پھر فرمایا: اور درمیانی نماز کی بھی حفاظت کرو۔ اور یہ تکرار تاکید کے لیے ہے۔ اور میں نے یہ قسم کتاب الایمان میں معترض کے اعتراض کے جواب میں ذکر کی ہے۔ جس میں اس نے دعویٰ کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان ﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ (البقرہ: ۲۸) (وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے۔) میں واؤ استنافیہ کے ساتھ ایمان اور نیک اعمال میں فرق کیا ہے۔

۱۳۳۵۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامًا، نَا مُحَمَّدٌ عَنْ عُبَيْدَةَ..........

عَنْ عَلِيٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: مَا لَهُمْ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے جنگ احزاب میں فرمایا: اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کی قبروں اور ان کے گھروں کو آگ سے بھرے جیسے انہوں نے ہمیں درمیانی نماز سے مشغول کیے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔''

۱۳۳۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ..........

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: مَلَأَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى.

'' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق والے دن فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کافروں کے دل اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے جیسے انہوں نے ہمیں درمیانی نماز سے مشغول کیے رکھا۔''

۱۳۳۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ..........

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان کافروں نے ہمیں درمیانی نماز، نماز عصر سے مشغول

(۱۳۳۵) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب الدعاء علی المشرکین بالهزیمة، حدیث: ۲۹۳۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الدلیل لمن قال الصلاة الوسطی......، حدیث: ۶۲۷۔ سنن ابی داود: ۴۰۹۔ مسند احمد: ۱/ ۱۲۲۔ سنن الدارمی: ۱۲۳۲۔
(۱۳۳۶) اسناده حسن، سنن ابن ماجه، کتاب الصلاة، باب المحافظة علی صلاة العصر، حدیث: ۶۸۴۔ مسند احمد: ۱/ ۱۵۰۔
(۱۳۳۷) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الدلیل لمن قال الصلاة الوسطی، حدیث: ۲۰۵/۶۲۷۔ مسند احمد: ۱/ ۸۱۔ وانظر الحدیث السابق: ۱۳۳۵۔

مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ، أَوْ قَالَ: بُيُوْتَهُمْ نَاراً. وَقَالَ الْأَشَجُّ: بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا، ثُمَّ صَلّٰى بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ، زَادَ سَلْمٌ: بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

کر دیا تھا، اللہ تعالیٰ ان کی قبروں یا فرمایا: ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے۔ جناب الاشج کی روایت میں ہے: ان کے گھروں اوران کی قبروں کو آگ سے بھر دے، پھر آپ نے (عصر کی نماز) دو عشاؤں کے درمیان پڑھی۔ جناب سلم نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ''مغرب اور عشاء کے درمیان (نماز عصر پڑھی)۔

۱۳۳۸۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درمیانی نماز، نماز عصر ہے۔''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ صلاۃ وسطی (درمیانی نماز) نماز عصر ہے اور اس کے اہتمام کی قرآن میں خاص تاکید وارد ہوئی ہے، لہٰذا صلاۃ وسطی کی تعیین میں دیگر مختلف اقوال درست نہیں ہیں اور صلاۃ وسطی نماز عصر ہے یہی قول راجح ہے۔

۲۔ نماز عصر میں بلا عذر تاخیر اور ضیاع باعث گناہ ہے اور اس بارے میں سخت وعید ہے، لیکن کسی واقعی عذر کی وجہ سے نماز عصر رہ جائے تو گناہ نہیں ہے۔

۳۔ جن کفار و مشرکین کی وجہ سے نماز عصر چھوٹ جائے ان پر لعنت کرنا اور ان کی ہلاکت کی دعا کرنا جائز ہے۔

۶۱۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ السَّهَرِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ.

نماز عشاء کے بعد جاگنے کی ممانعت کا بیان، عام الفاظ کے ساتھ جن کی مراد خاص ہے

۱۳۳۹۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، ثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ..........

عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَلَا يُحِبُّ الْحَدِيْثَ

''حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عشاء سے پہلے سونا ناپسند کرتے تھے اور عشاء کے بعد گفتگو کرنا پسند

(۱۳۳۸) اسناده صحيح، مصنف ابن ابى شيبة: ۲/ ۵۰۶ ح: ۸۶۲۴۔ عنه موقوفا، تفسير ابن كثير: ۱/ ۵۱۶.

(۱۳۳۹) صحيح بخارى، كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يكره من النوم قبل العشاء، حديث: ۵۶۸۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب التكبير بالصبح...... حديث: ۶۴۷۔ مطولا، مسند احمد: ۴/ ۴۲۱۔ وقد تقدم برقم: ۳۴۴.

بَعْدَهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي خَبَرِ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: جَدَبَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَرَ بَعْدَ الْعَتَمَةِ .

نہیں فرماتے تھے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جناب شقیق بن عبداللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے عشاء کے بعد بات چیت کرنا سخت معیوب قرار دیا"

۱۳۴۰۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى ثَنَا جَرِيْرٌ ، كِلَاهُمَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا.........

أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَعْمَرٍ يَقُوْلُ: قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ: يَعْنِي بِالْجَذْبِ الذَّمِ .

"امام صاحب اپنی سند کے ساتھ جناب عبدالصمد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: جَــدَبَ کا معنی مذمت کرنا، معیوب قرار دینا ہے۔"

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۳۴۶ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۲۲۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ كَرَاهَةَ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي مَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يُنَاظِرَ فِيْهِ، يُسْمَرُ فِيْهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عشاء کے بعد گفتگو کے لیے جاگنے کی ممانعت ان کاموں کی وجہ سے ہے جو انسان کے لیے ضروری نہ ہوں، مسلمانوں کے مسائل میں مشورہ وغیرہ کے لیے جاگا جا سکتا ہے

۱۳۴۱۔وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا أَبُوْ مُوْسَى ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، نَا الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ.........

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَا: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ جِئْتُ مِنَ الْكُوْفَةِ وَتَرَكْتُ بِهَا

"جناب ابراہیم اور علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ میدان عرفات میں کھڑے تھے، اس نے کہا: اے امیر المومنین! میں کوفہ سے آیا ہوں اور

(۱۳۴۰) صحیح، الصحیحۃ: ۲۴۳۵۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب النھی عن النوم قبل صلاۃ العشاء، حدیث: ۷۰۳۔ مسند احمد: ۱/ ۳۸۸، ۴۱۰۔ صحیح ابن حبان: ۲۰۲۹.

(۱۳۴۱) اسنادہ صحیح، تقدم تخریجہ برقم: ۱۱۵۶.

رَجُلاً يُمْلِي الْمَصَاحِفَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِهِ . فَغَضِبَ عُمَرُ ، وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ يَسْمُرُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ اللَّيْلَةَ كَذَاكَ فِي الْأَمْرِ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ .

میں وہاں ایک ایسے شخص کو چھوڑ کر آیا ہوں جو قرآن مجید کو زبانی لکھواتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سخت ناراض ہوئے ۔ اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیشہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر مسلمانوں کے مسائل و امور میں رات کے وقت مشورہ کیا کرتے تھے۔"

١٣٤٢ ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ حَتّٰى يُصْبِحَ مَا يَقُوْمُ فِيْهَا إِلَّا إِلٰى عُظْمِ صَلَاةٍ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ . ثَنَاهُ بُنْدَارٌ ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا عَفَّانُ ، ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ حَسَّانَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُحَدِّثُهُمْ بَعْدَ الْعِشَاءِ عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لِيَتَّعِظُوْا مِمَّا قَدْ نَالَهُمْ مِنَ الْعُقُوْبَةِ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مِنَ الْعِقَابِ فِي الْآخِرَةِ لِمَا عَصَوْا رُسُلَهُمْ وَلَمْ يُؤْمِنُوْا ، فَجَائِزٌ لِلْمَرْءِ أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا يَعْلَمُ أَنَّ السَّامِعَ يَنْتَفِعُ بِهِ مِنْ أَمْرِ دِيْنِهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ،

"امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت اسی قسم کے متعلق ہے کہ رسول اللہ ﷺ (رات کے وقت) ہمیں بنی اسرائیل کے بارے میں بیان کرتے تھے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی آپ اس دوران صرف بڑی نماز (یعنی فرض نماز) کے لیے اٹھتے تھے۔" حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کو عشاء کے بعد بنی اسرائیل کے حالات بیان کیا کرتے تھے تا کہ وہ عبرت و نصیحت حاصل کریں، بنی اسرائیل کو ملنے والے دنیاوی عذاب سے اور اس اخروی عذاب سے جو اُن کی رسولوں کی نافرمانی کرنے اور ایمان نہ لانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ لہٰذا آدمی کے لیے عشاء کے بعد ایسی مفید گفتگو کرنا جائز ہے جس سے سامعین کو دینی فائدہ ہو۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ مسلمانوں کے امور میں سے کسی معاملہ میں عشاء کے بعد گفتگو کیا کرتے تھے جس سے مسلمانوں کے دین و دنیا میں جلدی یا تاخیر سے فائدہ ہوتا۔ آپ اپنے صحابہ کرام کو بنی اسرائیل کے حالات و واقعات بیان کرتے تھے تا کہ وہ آپ کی گفتگو سے مستفید ہوں۔ لہٰذا آپ کے فعل مبارک میں

(١٣٤٢) اسناده صحيح، سنن ابي داود، كتاب العلم، باب الحديث عن بني اسرائيل، حديث: ٣٦٦٣ـ مسند احمد: ٤/ ٤٣٧ـ صحيح ابن حبان: ٦٢٢٢.

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَسْمُرُ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي الْأَمْرِ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ مِمَّا يَرْجِعُ إِلَى مَنْفَعَتِهِمْ عَاجِلاً أَوْ اٰجِلاً، دِيْناً وَدُنْيَا، وَكَانَ يُحَدِّثُ أَصْحَابَهُ عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لِيَنْتَفِعُوْا بِحَدِيْثِهِ، فَدَلَّ فِعْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنَّ كَرَاهَةَ الْحَدِيْثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِمَا لاَ مَنْفَعَةَ فِيْهِ دِيْناً وَلاَ دُنْيَا، وَيَخْطُرُ بِبَالِي أَنَّ كَرَاهَتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِشْتِغَالَ بِالسَّمْرِ لِأَنَّ ذٰلِكَ يَثْبُطُ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ، لِأَنَّهُ إِذَا اشْتَغَلَ أَوَّلَ اللَّيْلِ بِالسَّمْرِ ثَقُلَ عَلَيْهِ النَّوْمُ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ، وَإِنِ اسْتَيْقَظَ لَمْ يَنْشُطْ لِلْقِيَامِ.

اس بات کی دلیل ہے کہ عشاء کے بعد وہ گفتگو ناپسندیدہ ہے جس میں دینی اور دنیاوی کوئی فائدہ نہ ہو۔ اور میرے خیال میں آپ ﷺ کا عشاء کے بعد گفتگو کو ناپسند کرنا اس لیے بھی ہوسکتا ہے کہ یہ نماز تہجد میں سستی اور غفلت کا سبب بنتی ہے، کیونکہ جب انسان ابتدائی رات میں گفتگو میں مشغول رہے گا تو رات کے آخری پہرا سے گہری نیند آئے گی تو وہ بیدار نہیں ہو سکے گا۔ اور اگر بیدار ہو بھی جائے تو نماز تہجد کے لیے چاق و چوبند نہیں ہوگا۔"

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْخَوْفِ
نماز خوف کے ابواب کا مجموعہ

۶۲۱..... بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ فِيْ شِدَّةِ الْخَوْفِ بِكُلِّ طَائِفَةٍ مِنَ الْمَأْمُوْمِيْنَ رَكْعَةً

شدید خوف کی حالت میں امام کا مقتدیوں کے ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھانے کا بیان

وَاحِدَةً لِتَكُوْنَ لِلْإِمَامِ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ، وَتَرْكِ الطَّائِفَتَيْنِ قَضَاءَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ . وَفِيْ هٰذَا مَا دَلَّ عَلٰى جَوَازِ فَرِيْضَةٍ لِلْمَأْمُوْمِ خَلْفَ الْإِمَامِ الْمُصَلِّيْ نَافِلَةً .

تاکہ امام کی دو رکعات ہو جائیں اور ہر گروہ کی ایک ایک رکعت ہو جائے گی اور دونوں گروہ دوسری رکعت خود ادا کریں گے، اوراس میں اس بات کی دلیل ہے کہ مقتدی فرض نماز اس امام کے پیچھے ادا کر سکتے ہیں جو نفل نماز پڑھ رہا ہو

۱۳۴۳ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، قَالَا ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنِي الْأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ..........

عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا ، قَالَ: فَقَامَ حُذَيْفَةُ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ ، صَفًّا خَلْفَهُ ، وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ ، فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً ، ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ مَكَانَ هٰؤُلَاءِ ، وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ، وَلَمْ يَقْضُوْا . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى . وَقَالَ بُنْدَارٌ: عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِيْ

''حضرت ثعلبہ بن زہدم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ طبرستان میں تھے تو انہوں نے پوچھا: تم میں سے کس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے پڑھی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ (نماز پڑھانے کے لیے) کھڑے ہوئے اور لوگوں نے ان کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔ ایک صف ان کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور دوسری صف دشمن کے سامنے صف آراء ہوگئی۔ تو جو لوگ ان کے پیچھے کھڑے تھے، حضرت حذیفہ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ ان کی جگہ جا کر صف آراء ہو گئے، اور وہ لوگ آئے تو انہیں بھی ایک

(۱۳۴۳) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب صلاة السفر، باب من قال يصلي بكل طائفة ركعة، حديث : ۱۲۴۶ ـ سنن نسائی : ۱۵۳۱ ـ مسند احمد: ۵/ ۳۸۵، ۳۹۹.

الشَّعْثَاءِ. وَلَمْ يَقُلْ: وَلَمْ يَقْضُوْا.

رکعت پڑھائی۔ اور انہوں نے (دوسری رکعت) مکمل نہیں کی۔ جناب ابو الشعثاء کی روایت میں یہ الفاظ موجود نہیں کہ انہوں نے (دوسری رکعت) مکمل نہیں کی۔"

١٣٤٤ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ، حَدَّثَنَا يَعْنِي مُحَمَّدٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالاَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِذِيْ قِرَدٍ، قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: مِثْلُ صَلاَةِ حُذَيْفَةَ. وَذَكَرَ بُنْدَارٌ الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ، وَقَالَ فِيْ آخِرِهِ: وَلَمْ يَقْضُوْا. وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى فِيْ عَقِبِ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ سُفْيَانُ.

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد مقام پر نماز (خوف) پڑھائی۔ جناب ابوموسیٰ کی روایت میں ہے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی نماز جیسی اور جناب بندار نے حضرت حذیفہ کی حدیث جیسی روایت بیان کی اور اس کے آخر میں یہ الفاظ روایت کیے: اور انہوں نے (دوسری رکعت) مکمل نہیں کی۔"

١٣٤٥ - وَحَدَّثَنِي الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَلاَةِ حُذَيْفَةَ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ فِيْ عَقِبِ حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ قَالَ: ثَنَا يَحْيٰى، قَالَ، ثَنَا سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيْعِ..........

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ ذٰلِكَ فَحَدَّثَنِيْ بِنَحْوِهِ.

"جناب قاسم بن حسان رحمہ اللہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی نماز جیسی روایت بیان کی ہے۔"

١٣٤٦ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلاَةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعاً، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے حضر میں چار رکعات، سفر میں دو رکعات اور خوف کی حالت میں ایک رکعت نماز فرض

(١٣٤٤) اسناده صحيح، سنن نسائي، كتاب صلاة الخوف، حديث: ١٥٣٤ ـ مسند احمد: ١/ ٢٣٢ ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٦٠.

(١٣٤٥) اسناده صحيح، سنن نسائي، كتاب صلاة الخوف، حديث: ١٥٢٢، بدون المتن، مسند احمد: ٥/ ١٨٣ ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٥٩.

(١٣٤٦) تقدم تخريجه، برقم: ٣٠٤.

کی ہے۔"

۶۲۲..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى هٰذِهِ الصَّلَاةَ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً وَلَمْ تَقْضِ الطَّائِفَتَانِ شَيْئًا، وَالْعَدُوُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، وَإِنَّ الطَّائِفَةَ الَّتِي حَرَسَتْ مِنَ الْعَدُوِّ كَانَتْ أَمَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا خَلْفَهُ.

اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے یہ نماز (خوف) ہر گروہ کو ایک رکعت پڑھائی تھی اور دونوں گروہوں نے (اس کے بعد) نماز کی تکمیل نہیں کی تھی، جبکہ دشمن نبی کریم ﷺ اور قبلہ شریف کے درمیان تھا۔ اور جس گروہ نے دشمن سے حفاظت کی تھی وہ نبی کریم ﷺ کے سامنے صف آراء تھا، آپ کے پیچھے نہیں تھا

۱۳۴۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَا، ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهُ، فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى قَامُوْا مَقَامَ أَصْحَابِهِمْ، وَجَاءَ أُولٰئِكَ حَتّٰى قَامُوْا مَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ.

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں نماز خوف پڑھائی، ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوگئی اور ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوگئی۔ لہٰذا آپ نے ان لوگوں کو جو آپ کے پیچھے کھڑے تھے، ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھائی، پھر یہ لوگ آگے بڑھ کر ان کی جگہ کھڑے ہو گئے اور وہ آ کر ان کی جگہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی اور دو سجدے کرائے، پھر آپ نے (تشہد کے بعد) سلام پھیر دیا، اس طرح آپ کی دو رکعت اور ان کی ایک ایک رکعت ہوگئی۔"

۱۳۴۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوْفٍ، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، ثَنَا الْحَكَمُ وَمِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: ثُمَّ سَلَّمَ.

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں۔ لیکن اس میں یہ الفاظ بیان

(۱۳۴۷) اسناده صحيح، سنن نسائی، كتاب صلاة الخوف، حديث: ۱۵۴۶۔ مسند احمد: ۳/ ۲۹۸.

(۱۳۴۸) انظر الحديث السابق.

نہیں کیے: ''پھر آپ نے سلام پھیر دیا۔''

۱۳۴۹۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ.......... عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اس کی مثل روایت بیان کرتے ہیں۔''

فوائد :......۱۔نمازِ خوف کی مشروعیت پر علماء کا اتفاق ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَ اِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَ خُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾ (النساء: ۱۰۲)

''اور جب آپ ان میں موجود ہوں ان کے لیے نماز کھڑی کریں تو لازم ہے کہ ان میں سے ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہو اور وہ اپنے ہتھیار پکڑے رکھیں، پھر جب وہ سجدہ کریں تو وہ تمہارے پیچھے ہو جائیں اور دوسری جماعت جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھیں اور وہ اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار پکڑے رکھیں، وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے چاہتے ہیں کہ کاش! تم اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غفلت کرو تو وہ تم پر یکبارگی حملہ کر دیں۔ اگر تمہیں بارش کی وجہ سے تکلیف لاحق ہو یا تم بیمار ہو تو اس بات میں گناہ نہیں کہ تم اپنے ہتھیار رکھ دو اور اپنے بچاؤ کا سامان کرو، بلاشبہ اللہ نے کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں نمازِ خوف کی کیفیت کے بارے چھ یا سات احادیث منقول ہیں، ان میں سے انسان جس بھی طریقے پر عمل کر لے جائز ہے۔

(فقه السنه ۱/ ۲۶۳)

۲۔ نمازِ خوف کا ایک طریقہ احادیث الباب میں منقول ہے کہ امام دونوں گروہوں کو ایک ایک رکعت نماز پڑھائے اور ہر گروہ امام کی اقتدا میں ایک ایک رکعت ادا کرے۔ یوں امام کی دو رکعت اور ہر گروہ کی ایک ایک رکعت ہوگی۔ نمازِ خوف کا یہ طریقہ بھی مشروع ہے۔

۶۲۳..... بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ، وَالْخَوْفُ أَقَلُّ مِمَّا ذَكَرْنَا، إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، وَافْتِتَاحِ كِلْتَا الطَّائِفَتَيْنِ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ وَرُكُوْعِهِمَا مَعَ الْإِمَامِ مَعًا.

نمازِ خوف کی کیفیت کا بیان، اور خوف اس سے کم ہو جتنا ہم نے بیان کیا ہے، جبکہ دشمن مسلمانوں اور قبلہ شریف کے درمیان صف آراء ہو۔ دونوں گروہوں کے ساتھ نماز شروع کرنے اور امام کے ساتھ ہی رکوع

کرنے کا بیان

١٣٥٠ ۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيْعاً، ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ، وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ، حَتّٰى إِذَا نَهَضَ سَجَدَ أُولٰئِكَ بِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ حَتّٰى قَامُوْا مَعَ أُوْلٰئِكَ وَتَخَلَّلَ أُوْلٰئِكَ حَتّٰى قَامُوْا مَقَامَ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، رَكَعَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ جَمِيْعاً ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ فَلَمَّا رَفَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ سَجَدَ أُوْلٰئِكَ سَجْدَتَيْنِ، كُلُّهُمْ قَدْ رَكَعَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدُوْا بِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، وَكَانَ الْعَدُوُّ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ .

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو نماز خوف پڑھائی تو ان سب کے ساتھ رکوع کیا، پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے قریب والی صف نے سجدہ کیا جبکہ دوسری صف کھڑی رہی۔ حتی کہ جب آپ (اور پہلی صف والے) اٹھ گئے تو دوسری صف والوں نے خود ہی دو سجدے کر لیے پھر پہلی صف والے پیچھے ہٹ کر ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور وہ ان کے درمیان سے نکل کر پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سب کے ساتھ (دوسرا) رکوع کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کی قریبی صف والوں نے سجدے کیے۔ پھر جب ان لوگوں نے سجدے سے اپنے سر اٹھا لیے تو پچھلی صف والوں نے بھی سجدے کیے۔ اس طرح سب لوگوں نے رکوع نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیے اور دو سجدے خود بخود کر لیے۔ اور دشمن قبلہ کی جانب صف آراء تھا۔“

٦٢٤..... بَابٌ فِي صِفَةِ الْخَوْفِ أَيْضًا وَالْخَوْفُ أَشَدُّ مِمَّا تَقَدَّمَ ذَكَرْنَا لَهُ فِي الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا وَإِبَاحَةِ افْتِتَاحِ الصَّفِّ الثَّانِيْ صَلَوَاتِهِمْ مَعَ الْإِمَامِ وَهُمْ قُعُوْدٌ وَافْتِتَاحِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ صَلَوَاتِهِمْ مَعَ الْإِمَامِ وَهُمْ قِيَامٌ.

نمازِ خوف کی کیفیت کے متعلق ایک اور باب جبکہ خوف اس سے شدید ہو جتنا ہم نے گذشتہ باب میں بیان کیا ہے دوسری صف کا امام کے ساتھ بیٹھے بیٹھے نماز شروع کرنا جائز ہے اور پہلی صف والوں کا امام کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز شروع کرنا جائز ہے

(١٣٥٠) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في صلاة الخوف، حديث: ١٢٦٠ ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الخوف، حديث: ٣٠٨/ ٨٤٠ ـ سنن نسائي: ١٥٤٩ ـ مسند احمد: ٣/ ٣٧٤.

١٣٥١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ إِبَانَ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ الْمِصْرِيَانِ، قَالاَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ، حَدَّثَنِي شُرَحْبِيْلُ أَبُوْ سَعْدٍ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلاَةِ الْخَوْفِ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِن وَّرَاءِ الطَّائِفَةِ الَّتِي خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قُعُوْدٌ، وُجُوْهُهُمْ كُلُّهُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكَبَّرَتِ الطَّائِفَتَانِ، فَرَكَعَ فَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي خَلْفَهُ، وَالْاٰخَرُوْنَ قُعُوْدٌ، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوْا أَيْضاً، وَالْاٰخَرُوْنَ قُعُوْدٌ. ثُمَّ قَامَ وَقَامُوْا وَنَكَسُوْا خَلْفَهُمْ حَتّٰى كَانُوْا مَكَانَ أَصْحَابِهِمْ قُعُوْدٌ، وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، وَالْاٰخَرُوْنَ قُعُوْدٌ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَتِ الطَّائِفَتَانِ كِلْتَاهُمَا فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نماز خوف کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے جبکہ ایک گروہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہونے والے گروہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ ان سب کے چہرے رسول اللہ ﷺ کی طرف تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی تو دونوں گروہوں نے بھی تکبیر کہہ کر نماز شروع کی۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو آپ کے پیچھے کھڑے ہونے والے گروہ نے بھی رکوع کیا جبکہ دوسرا گروہ بیٹھا رہا۔ پھر آپ نے سجدے کیے تو انہوں نے بھی سجدے کیے جبکہ دوسرا گروہ بیٹھا ہوا تھا پھر آپ پر کھڑے ہوئے تو وہ بھی کھڑے ہو گئے اور پیچھے چلے گئے حتی کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر بیٹھ گئے۔ دوسرا گروہ (آگے) آیا تو آپ نے انہیں بھی ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھائی، جبکہ دوسرا گروہ بیٹھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے تشہد (کے بعد) سلام پھیر دیا۔ پھر دونوں گروہ کھڑے ہو گئے تو انہوں نے خود اپنے لیے ایک رکعت دو دو سجدوں کے ساتھ ادا کر لی۔ (اور تشہد کے بعد سلام پھیر لیا!)''

فوائد: ......اگر دشمن قبلہ کی جانب ہو اور سخت خوف نہ ہو تو حدیث الباب میں مذکورہ طریقہ کے مطابق نماز خوف جائز ہے۔

٦٢٥..... بَابٌ فِي صِفَةِ صَلاَةِ الْخَوْفِ وَالْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ

نماز خوف کی کیفیت کا بیان جبکہ دشمن قبلہ شریف کے پیچھے ہو

وَصَلاَةِ الْإِمَامِ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ، وَهٰذَا أَيْضاً الْجِنْسُ الَّذِي أَعْلَمْتُ مِنْ جَوَازِ صَلاَةِ الْمَأْمُوْمِ

(١٣٥١) منكر، صحيح ابن حبان: ٢٨٧٧۔ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، مستدرك حاكم: ١/ ٣٢٦.

فَرِيْضَةً خَلْفَ الْإِمَامِ الْمُصَلِّيْ نَافِلَةً، إِذْ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعاً وَلِلْمَأْمُوْمِيْنَ فَرِيْضَةً.

اور امام ہر گروہ کو دو رکعت پڑھائے گا۔ اور یہ مسئلہ بھی اسی جنس سے تعلق رکھتا ہے، جسے میں نے بیان کیا ہے کہ نفل نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے فرض نماز پڑھنے والے مقتدی کی نماز جائز ہے۔ کیونکہ (چار میں سے) کوئی سی دو رکعت آپ کی نفل تھیں اور مقتدیوں کی فرض تھیں۔

١٣٥٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ.........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ، فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، وَصَلَّى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ.

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف ادا کی تو رسول اللہ ﷺ نے ایک گروہ کو دو رکعات پڑھائیں، پھر دوسرے گروہ کو دو رکعات پڑھائیں، اس طرح رسول اللہ ﷺ نے چار رکعات پڑھیں اور ہر گروہ کو دو رکعات پڑھائیں۔"

١٣٥٣۔ نَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، قَالَ: صَلَّى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَائِفَةٍ مِنَ الْقَوْمِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَائِفَةٌ تَحْرُسُ فَسَلَّمَ، فَانْطَلَقَ هٰؤُلَاءِ الْمُصَلُّوْنَ، وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: قَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُنَا فِيْ سِمَاعِ الْحَسَنِ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ.

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے متعلق روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے ایک گروہ کو دو رکعات پڑھائیں جبکہ دوسرا گروہ حفاظت و نگہبانی کر رہا تھا، پھر آپ نے سلام پھیرا تو یہ نمازی چلے گئے اور دوسرے آ گئے، تو آپ نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب محدثین کا حضرت حسن بصری کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف ہے۔"

(١٣٥٢) صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الخوف، حديث: ٨٤٣ ـ مسند احمد: ٣/ ٣٦٤ ـ صحيح بخاری، كتاب المغازی، باب غزوة ذات الرقاع، ٤١٣٦ ـ تعليقا.

(١٣٥٣) اسناده ضعيف، حسن بصری، مدلس راوی ہیں اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔ سنن نسائی، كتاب صلاة الخوف، حديث: ١٥٥٣ سنن كبری بيهقی: ٣/ ٢٥٩.

فوائد :......ان احادیث میں نماز خوف کے ایک تیسرے طریقہ کا بیان ہے کہ امام ہر گروہ کو دو دو رکعت نماز پڑھائے، یوں امام کی چار رکعت اور ہر گروہ کی دو دو رکعت نماز ہوگی۔ نماز خوف کا یہ طریقہ بھی مسنون ہے۔

٦٢٦..... بَابٌ فِي صَلاَةِ الْخَوْفِ أَيْضاً إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ وَالرُّخْصَةِ لِلطَّائِفَةِ الْأُولٰى فِي تَرْكِ اسْتِقْبَالِهَا الْقِبْلَةَ بَعْدَ فَرَاغِهَا مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولٰى لِتَحْرُسَ الطَّائِفَةَ الثَّانِيَةَ مِنَ الْعَدُوِّ وَقَضَاءِ الطَّائِفَتَيْنِ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ بَعْدَ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ.

نماز خوف کا ایک اور باب، جبکہ دشمن قبلہ کے پیچھے ہو، تو پہلے گروہ کو پہلی رکعت سے فارغ ہونے کے بعد دوسرے گروہ کی دشمن سے حفاظت کرنے کے لیے استقبال قبلہ ترک کر دینے کی رخصت ہے۔ اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد دونوں گروہوں کا دوسری رکعت مکمل کرنے کا بیان

١٣٥٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ خَلْفَهُ رَكْعَةً، وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِيْنَ صَلَّوْا، فَوَاجَهُوا الْعَدُوَّ، وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ صَلّٰى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز خوف پڑھائی تو آپ نے اپنے پیچھے کھڑے ہونے والے گروہ کو ایک رکعت پڑھائی جبکہ ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا تھا۔ پھر وہ گروہ اٹھ گیا جنہوں نے نماز پڑھی تھی، اور دشمن کے سامنے کھڑے ہو گئے اور دوسرا گروہ آ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ نے سلام پھیر دیا، پھر دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت پڑھ کر نماز مکمل کر لی۔''

١٣٥٥۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا مَعْمَرٌ بِنَحْوِهِ.

''امام صاحب نے ایک اور سند ذکر کی ہے۔''

فوائد :......ان احادیث میں نماز خوف کے چوتھے طریقہ کا بیان ہے کہ امام ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھا کر

(١٣٥٤) صحيح بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة ذات الرقاع، حديث: ٤١٣٣۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الخوف، حديث: ٨٣٩۔ سنن ابي داود: ١٢٤٣۔ سنن ترمذي: ٥٦٤۔ سنن نسائي: ١٥٣٩۔ مسند احمد: ٢/ ١٤٧.

(١٣٥٥) انظر الحديث السابق.

سلام پھیر دے، دونوں گروہ اپنی اپنی دوسری رکعت ادا کرلیں، نمازِ خوف کا یہ طریقہ بھی مشروع ہے۔

٦٢٧..... بَابٌ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضاً إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ وَإِتْمَامِ الطَّائِفَةِ الْأُوْلَى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ قَبْلَ الْإِمَامِ

نمازِ خوف کا ایک اور باب، جب دشمن قبلہ کے پیچھے ہو اور پہلے گروہ کا امام سے پہلے دوسری رکعت مکمل کرنے کا بیان

١٣٥٦۔أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالَا، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ.........

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ: فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ: يَقُوْمُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ، وُجُوْهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً. قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيَرْكَعُوْنَ. وَقَالَ بُنْدَارٌ: فَيَرْكَعُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ وَيَسْجُدُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِيْ مَكَانِهِمْ وَيَذْهَبُوْنَ إِلَىٰ مَقَامِ أُوْلٰئِكَ، وَيَجِيْءُ أُوْلٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، فَهِيَ لَهُ اثْنَتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ، ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ. قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ. هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ إِلَّا مَا ذَكَرْتُ مِمَّا خَالَفَهُ أَبُوْ مُوْسٰى فِيْ لَفْظِ الْحَدِيْثِ إِنَّمَا زَادَ أَبُوْ مُوْسٰى لِأَنْفُسِهِمْ فِي الْمَوْضِعَيْنِ فَقَطْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ، سَمِعْتُ بُنْدَارًا يَقُوْلُ: سَأَلْتُ يَحْيٰى

’’حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: امام قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہوگا اور مسلمانوں کا ایک گروہ اس کے ساتھ کھڑا ہوگا اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے ان کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوگا چنانچہ امام پہلے گروہ کو ایک رکعت پڑھائے گا۔‘‘ جناب ابوموسیٰ کی روایت میں ہے:’’ پھر وہ کھڑے ہوں گے اور رکوع کریں گے، اور جناب بندار کی روایت میں الفاظ اس طرح ہیں: ’’تو وہ خود ہی رکوع کرلیں گے اور اپنی جگہ خود ہی اپنے لیے دو سجدے کرلیں گے۔ پھر یہ گروہ دوسرے گروہ کی جگہ پر چلا جائے گا۔ وہ گروہ آئے گا تو امام انہیں ایک رکوع اور دو سجدے کرائے گا۔ اس طرح امام کی دو رکعت اور ان کی ایک رکعت تو جائے گی، پھر وہ دوسری رکعت پڑھ لیں گے، جناب ابوموسیٰ کی روایت میں ہے: وہ اپنے لیے ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھ لیں گے۔‘‘ یہ جناب بندار کی حدیث ہے سوائے ان الفاظ کے جن میں ابوموسیٰ نے ان سے اختلاف کیا ہے، میں نے انہیں بیان کردیا ہے، جناب ابوموسیٰ نے صرف دو جگہوں پر لِأَنْفُسِهِمْ

(١٣٥٦) صحيح بخاري، كتاب المغازي، باب غزوة ذات الرقاع، حديث: ٤١٣١۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الخوف، حديث: ٨٤١۔ سنن ترمذي: ٥٦٥۔ سنن نسائي: ١٥٥٤۔ سنن ابن ماجه: ١٢٥٩۔ مسند احمد: ٣/ ٤٤٨۔

عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ .

(خود اپنے لیے پڑھ لیں گے) کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ امام ابوبکر کہتے ہیں: میں نے بندار رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے امام یحییٰ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث جناب شعبہ رحمہ اللہ سے بیان کی۔“

١٣٥٧۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ أَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ.........

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ بُنْدَارٌ ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، وَقَالَ لِي يَحْيٰى: أُكْتُبْهُ إِلَى جَنْبِهِ وَلَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيْثَ وَلٰكِنَّهُ مِثْلَ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ . وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَ لِي يَحْيٰى: سَمِعْتَ مِنِّي حَدِيْثَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ: فَاكْتُبْهُ إِلَى جَنْبِهِ: بِنَحْوِهِ .

”حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں: بندار کہتے ہیں: جناب یحییٰ بن سعید کی حدیث کی طرح بیان کی۔ اور مجھے یحییٰ نے کہا: اس کے ایک جانب لکھو: مجھے حدیث اچھی طرح یاد نہیں لیکن یحییٰ بن سعید کی حدیث کی طرح اور جناب ابوموسیٰ کہتے ہیں: مجھے جناب یحییٰ نے کہا: کیا تم نے مجھ سے یحییٰ بن سعید کی نماز خوف کے بارے میں حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں تو انہوں نے فرمایا: تو اس کے پہلو میں لکھو، اسی طرح۔“

٦٢٨..... بَابُ انْتِظَارِ الْإِمَامِ الطَّائِفَةَ الْأُوْلَى جَالِسًا لِتَقْضِيَ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ، وَانْتِظَارِهِ الطَّائِفَةَ الثَّانِيَةَ جَالِساً قَبْلَ التَّسْلِيْمِ لِيَقْضِيَ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ.

امام کا بیٹھ کر پہلے گروہ کا انتظار کرنا تاکہ وہ دوسری رکعت مکمل کر لیں اور اس کا بیٹھ کر دوسرے گروہ کا انتظار کرنا تاکہ وہ بھی دوسری رکعت مکمل کر لیں

١٣٥٨۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ وَ أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ وَهٰذَا حَدِيْثُ الْمَخْرَمِيِّ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا شُعْبَةُ وَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّهُ قَالَ: فِي صَلَاةِ

”حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے طریقے کے

(١٣٥٧) انظر الحديث السابق.

(١٣٥٨) اسناده صحيح، مسند احمد: ٣/ ٤٤٨ ـ وقد تقدم برقم: ١٣٥٦.

الْخَوْفِ تَقُوْمُ طَائِفَةٌ وَرَاءَ الْإِمَامِ وَطَائِفَةٌ خَلْفَهُ، فَيُصَلِّيْ بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقْعُدُ مَكَانَهُ حَتّٰى يَقْضُوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُوْنَ إِلٰى مَكَانِ أَصْحَابِهِمْ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ أَصْحَابُهُمْ إِلٰى مَكَانِ هٰؤُلَاءِ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقْعُدُ مَكَانَهُ حَتّٰى يُصَلُّوْا رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ.

متعلق بیان کرتے ہیں کہ ایک گروہ امام کے پیچھے کھڑا ہوگا جبکہ دوسرا گروہ ان کے پیچھے (دشمن کے سامنے) کھڑا رہے گا، امام اپنے پیچھے کھڑے ہونے والے گروہ کو ایک رکوع اور دو سجدے کرائے گا۔ پھر وہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہے گا حتی کہ وہ دوسری رکعت دو سجدوں سمیت پوری کریں گے۔ پھر وہ اپنے ساتھیوں کی جگہ چلے جائیں گے اور وہ ان کی جگہ آ جائیں گے، تو امام انہیں بھی ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھائے گا، پھر وہ اپنی جگہ بیٹھا رہے گا حتی کہ وہ دوسری رکعت اور دو سجدے ادا کر لیں گے، پھر امام (اس گروہ کے ساتھ) سلام پھیر دے گا۔"

١٣٥٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا . . . ، قَالَا، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هٰذَا.

"حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت بیان کرتے ہیں۔"

١٣٦٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ثَنَا الْمَخْرَمِيُّ أَيْضاً، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ أَبِيْهِ بِنَحْوِهِ. هٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ الْمَخْرَمِيُّ فِيْ عَقِبِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ.

"امام صاحب حضرت سہل کی حدیث کی ایک اور سند بیان کرتے ہیں۔"

٦٢٩..... بَابٌ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضاً، وَالرُّخْصَةِ لِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنْ تُكَبِّرَ مَعَ الْإِمَامِ وَهِيَ غَيْرُ مُسْتَقْبِلَةِ الْقِبْلَةِ

نمازِ خوف کے متعلق ایک اور باب، دونوں گروہوں میں سے ایک کے لیے رخصت ہے کہ وہ قبلہ رخ ہوئے بغیر ہی امام کے ساتھ تکبیر کہہ لے

(١٣٥٩) مسند احمد: ٣/ ٤٤٨ـ وقد تقدم برقم: ١٣٥٦.

(١٣٦٠) انظر الحديث السابق.

إِذَا كَـانَ الْعَدُوُّ خَلْفَ الْقِبْلَةِ وَانْتِظَارِ الْإِمَامِ قَائِماً بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى لِلطَّائِفَةِ الَّتِي كَبَّرَتْ غَيْـرَ مُسْتَقْبِلِـي الْـقِبْلَةِ فَيُصَلِّي الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَهُمْ بِهَا الْإِمَامُ وَانْتِظَارِ الطَّائِفَةِ الْأُولَى قَاعِداً بَعْدَ فَـرَاغِـهِ مِـنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ، لِتَقْضِيَ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ لِيَجْمَعَهُمْ جَمِيْعاً بِالسَّلَامِ فَيُسَلِّمُوْنَ إِذَا سَلَّمَ إِمَامُهُمْ .

جبکہ دشمن قبلہ کے پیچھے ہو، اور پہلی رکعت سے فراغت کے بعد امام کا کھڑے ہو کر اس گروہ کے انتظار کرنے کا بیان جس نے قبلہ رخ ہوئے بغیر تکبیر کہہ لی تھی، تو وہ گروہ پہلی رکعت ادا کرے گا جو وہ امام کے ساتھ نہیں پڑھ سکے تھے، اور دوسری رکعت سے فارغ ہو کر سلام پھیرنے سے پہلے امام پہلے گروہ کا انتظار بیٹھ کر کرے گا تاکہ وہ دوسری رکعت پوری کر لیں اور امام ان سب کو سلام پھیرنے کے لیے اکٹھا کرے پھر وہ امام کے ساتھ سلام پھیر لیں گے۔

١٣٦١ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ ثَنَا حَيْوَةُ ثَنَا أَبُوْ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ..........

عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ: أَنَّـهُ سَـأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ، هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ النَّبِيِّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: نَعَمْ. قَالَ: مَتٰى؟ قَالَ: كَانَ عَـامُ غَـزْوَةِ نَجْدٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَـهُ طَائِفَةٌ، وَطَائِفَةٌ أُخْرٰى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ظُهُـوْرُهُـمْ إِلَـى الْـقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرُوْا مَعَهُ جَمِيْعاً الَّذِيْنَ مَعَهُ وَالَّذِيْنَ يُقَابِلُوْنَ الْعَدُوَّ، ثُمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْـعَةً وَاحِـدَةً، وَرَكَـعَ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَـلِيْـهِ، ثُـمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي

''حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ مروان بن حکم سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! اس نے دریافت کیا: کب؟ تو انہوں نے فرمایا: غزوہ نجد والے سال پڑھی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا، جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا تھا، ان کی پشتیں قبلہ کی طرف تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا تو تمام لوگوں نے اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر لی، جو آپ کے ساتھ کھڑے تھے انہوں نے بھی اور جو دشمن کے سامنے تھے انہوں نے بھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی اور آپ کے ساتھ والے گروہ نے بھی ایک رکعت ادا کی، پھر آپ نے اور آپ کے قریبی گروہ نے سجدے کیے، جبکہ دوسرا گروہ

(١٣٦١) اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب صلاة السفر، باب من قال يكبرون جميعا، حديث: ١٢٤٠ـ سنن نسائى: ١٥٤٤ـ مسند احمد: ٢/ ٣٢٠.

تَلِيْهِ ، وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ مِمَّا يَلِي الْعَدُوَّ ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيْهِ ، فَذَهَبُوْا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ ، وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ، فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ، ثُمَّ قَامُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً أُخْرٰى فَرَكَعُوْا مَعَهُ وَسَجَدُوْا مَعَهُ ، ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ ، ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ ، فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوْا جَمِيْعًا ، فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ.

دشمن کے سامنے صف آرا تھا پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کی قریبی صف کھڑی ہوگئی۔ تو وہ دشمن کے مقابلے میں چلے گئے۔ اور وہ گروہ آ گیا جو دشمن کے سامنے صف آراء تھا تو انہوں نے رکوع کیا اور (دو) سجدے بھی کر لیے جبکہ اس دوران رسول اللہ ﷺ بدستور کھڑے تھے۔ پھر وہ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے دوسری رکعت پڑھی تو انہوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا اور سجدے کیے، پھر وہ گروہ آ گیا جو دشمن کے سامنے کھڑا تھا، تو انہوں نے (خود ہی) دوسرا رکوع اور سجدے کر لیے، جبکہ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی (پہلا گروہ) بیٹھے رہے، پھر سلام پھیرا، رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگوں نے اکٹھے سلام پھیرا۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ کی دو رکعات ہوگئیں اور دونوں گروہوں کے ہر شخص کی بھی دو دو رکعات ہوگئیں۔‘‘

١٣٦٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ الْأَزْهَرِ وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ نَوْفَلٍ ـ وَكَانَ يَتِيْماً فِي حِجْرِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، وَهُوَ أَحَدُ بَنِي أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ ـ.........

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ ، قَالَ ، فَصَدَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ صَدْعَيْنِ ، فَذَكَرَ

’’حضرت عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا جبکہ مروان بن حکم ان سے نماز خوف کے بارے میں پوچھ رہا تھا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ فرماتے ہیں: پس رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم

(١٣٦٢) اسناده حسن، سنن ابی داود: ١٢٤١ـ صحیح ابن حبان: ٢٨٧٨ـ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد.

الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ، وَذَكَرَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَالَ: وَأَخَذَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي صَلَّتْ خَلْفَهُ أَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ مَشَوا الْقَهْقَرَى عَلَى أَدْبَارِهِمْ حَتَّى قَامُوْا مِمَّا يَلِي الْعَدُوَّ، وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيْثِ: فَقَامَ الْقَوْمُ وَقَدْ شَرَكُوْهُ فِي الصَّلَاةِ.

کیا پھر مذکورہ بالا حدیث کی مثل بیان کیا اور دوسری رکعت میں یہ بیان کیا کہ اس گروہ نے اسلحہ پکڑا لیا جس نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی تھی، پھر وہ الٹے پاؤں چلتے ہوئے پیچھے گئے حتی کہ وہ دشمن کے قریب جا کر کھڑے ہو گئے۔'' اور حدیث کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ کیے کہ لوگ اٹھ گئے اس حال میں کہ وہ سب آپ کے ساتھ نماز میں شرکت کر چکے تھے۔''

فوائد:......١۔ ان احادیث میں نمازِ خوف کی پانچویں صورت کا بیان ہے، کہ امام ایک گروہ کو ایک رکعت نماز پڑھا کر بیٹھ جائے اور دوسری رکعت وہ اپنے تئیں ادا کر لیں پھر سلام پھیرے بغیر یہ جماعت دشمن کے مقابل چلی جائے اور دوسری جماعت جو دشمن کے بالمقابل ہے وہ امام کی اقتدا میں ایک رکعت ادا کرے، پھر امام بیٹھ جائے اور یہ لوگ اپنے طور دوسری رکعت ادا کریں پھر آخر میں امام کے ساتھ دونوں گروہ ایک ساتھ سلام پھیر لیں یوں امام اور مقتدیوں کی دو دو رکعت ہو جائیں گی، نمازِ خوف کا یہ طریقہ بھی مسنون ہے اور امام ابوحنیفہ نے نمازِ خوف کا یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔

٢۔ نمازِ خوف کی صورت میں اگر دشمن قبلہ کی مخالفت سمت میں ہے تو مقتدی دوران نماز قبلہ کی مخالف سمت رخ کر سکتے ہیں، اس سے نماز میں نقص واقع نہیں ہوتا، خوف کی صورت میں قبلہ رخ ہونا شرط نہیں، بلکہ کسی اور جانب بھی رخ کر کے نماز پڑھنے کی رخصت ہے۔

٦٣٠..... بَابٌ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ أَيْضًا وَانْتِظَارِ الْإِمَامِ الطَّائِفَةَ الْأُوْلَى بَعْدَ سَجْدَةٍ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلَى لِيَسْجُدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، وَانْتِظَارِ الثَّانِيَةِ حَتَّى تَرْكَعَ رَكْعَةً لِتَلْحَقَ بِالْإِمَامِ فَتَسْجُدَ مَعَهُ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ يَنْتَظِرُهُمُ الْإِمَامُ قَائِمًا لِتَسْجُدَ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، وَجَمَعَ الْإِمَامُ الطَّائِفَتَيْنِ جَمِيْعاً بِالرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَيَكُوْنُ فَرَاغُ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِيْنَ جَمِيْعًا مِنَ الصَّلَاةِ مَعاً.

نمازِ خوف کے متعلق ایک اور باب، امام پہلی رکعت کا ایک سجدہ کرنے کے بعد پہلے گروہ کا انتظار کرے گا تا کہ وہ دوسرا سجدہ کر لے، اور دوسرے گروہ کا انتظار کرے گا تا کہ وہ ایک رکعت پڑھ کر امام کے ساتھ مل جائے تو وہ ان کے ساتھ دوسرا سجدہ کرے گا، پھر امام کھڑا ہو کر ان کا انتظار کرے گا تا کہ وہ دوسرا سجدہ کر لیں، اور امام دونوں گروہوں کو دوسری رکعت کے لیے جمع کرے گا، اس طرح امام اور مقتدی اکٹھے نماز سے فارغ ہوں گے

١٣٦٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، قَالَا، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ

عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلاةَ الْخَوْفِ بِذَاتِ الرِّقَاعِ ، قَالَتْ: فَصَدَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ صَدْعَيْنِ فَصَفَّتْ طَائِفَةٌ وَرَاءَهُ ، وَقَامَتْ طَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ ، قَالَتْ: فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِيْنَ صَفُّوْا خَلْفَهُ ، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوْا ، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوْا ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَفَعُوْا ، ثُمَّ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِساً وَسَجَدُوْا لِأَنْفُسِهِمُ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ ، ثُمَّ قَامُوْا فَنَكَصُوْا عَلٰى أَعْقَابِهِمْ يَمْشُوْنَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى قَامُوْا مِنْ وَّرَائِهِمْ ، وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ ، قَالَ أَحْمَدُ: الْأُخْرٰى ، وَقَالاَ جَمِيْعًا: فَصَفُّوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَكَبَّرُوْا ، ثُمَّ ، رَكَعُوْا لِأَنْفُسِهِمْ ، ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَجْدَتَهُ الثَّانِيَةَ ، فَسَجَدُوْا . زَادَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ: فَسَجَدُوْا مَعَهُ . ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَكْعَتِهِ ، وَسَجَدُوْا لِأَنْفُسِهِمُ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ ، ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ جَمِيْعاً ۔ وَقَالاَ ۔ فَصَفُّوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَرَكَعُوْا جَمِيْعاً ، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوْا جَمِيْعاً . قَالَ أَبُوْ الْأَزْهَرِ: ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَفَعُوْا مَعَهُ ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ:

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر نماز خوف پڑھائی تو رسول اللہ نے لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا، ایک گروہ نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے صف آرا ہو گیا۔ پھر آپ نے اللہ اکبر کہا تو آپ کے پیچھے صف بنانے والے گروہ نے بھی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کر دی، آپ نے رکوع کیا تو انہوں نے بھی رکوع کیا۔ آپ نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی سجدہ کیا، پھر آپ نے اپنا سر مبارک (سجدے سے) اٹھایا تو انہوں نے بھی اپنے سر اٹھائے، پھر رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ پر تشریف فرما رہے اور انہوں نے دوسرا سجدہ خود ہی کر لیا، پھر وہ اٹھے اور اپنی ایڑیوں پر مڑ گئے اور الٹے پاؤں چلتے ہوئے ان کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے، دوسرا گروہ آگے آ گیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صف بنا لی، انہوں نے تکبیر کہہ کر نماز شروع کی، پھر خود ہی رکوع کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دوسرا سجدہ کیا تو انہوں نے بھی آپ کے ساتھ (پہلا) سجدہ کیا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی (دوسری) رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اپنا دوسرا سجدہ خود ہی کر لیا۔ پھر دونوں گروہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے ان کے ساتھ رکوع کیا تو ان سب نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آپ نے (سجدے سے) سر مبارک اٹھایا تو انہوں نے بھی اپنے سر اٹھا لیے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ کام بہت تیزی کے ساتھ کیا اور حسب طاقت پوری کوشش کے

(١٣٦٣) اسناد حسن، سنن ابی داود، کتاب صلاۃ السفر، باب من قال یکبرون جمیعا، حدیث: ١٢٤٢ ۔ مسند احمد: ٦/ ٢٧٥.

وَرَفَعُوْا مَكَانَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، وَقَالاَ جَمِيْعاً، كَانَ ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَرِيْعاً جِدًّا لاَ يَأْلُوْا أَنْ يُّخَفِّفَ مَا اسْتَطَاعَ، ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمُوْا، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ شَرِكَهُ النَّاسُ فِي صَلاَتِهِ كُلِّهَا.

ساتھ تخفیف کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو انہوں نے بھی سلام پھیر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ اٹھ گئے جبکہ آپ کی ساری نماز میں لوگ شرکت کر چکے تھے۔"

۶۳۱..... بَابُ الْإِقَامَةِ لِصَلاَةِ الْخَوْفِ، وَقَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِيْ كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ، أَنَّ قَوْلَهُ تَعَالٰى: ﴿فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ﴾ تَحْمِلُ مَعْنَيَيْنِ

نمازِ خوف کے لیے اقامت کہنے کا بیان۔ میں کتاب معانی القرآن میں بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ﴾ (النساء: ۱۰۲) آپ انہیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوں۔" کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔

أَيْ صَلَّيْتَ لَهُمْ، وَالْمَعْنَى الثَّانِي أَيْ أَمَرْتَ بِإِقَامَةِ الصَّلاَةِ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ لِلصَّلاَةِ، وَأَعْلَمْتُ أَنَّ هٰذَا عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْنَا فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا: أَنَّ الْعَرَبَ تَضِيْفُ الْفِعْلَ إِلَى الْآمِرِ، كَمَا تَضِيْفُهُ إِلَى الْفَاعِلِ، فَإِذَا أَمَرَ الْإِمَامُ الْمُؤَذِّنَ بِالْإِقَامَةِ جَازَ أَنْ يُّقَالَ: أَقَامَ الصَّلاَةَ إِذْ هُوَ الْآمِرُ بِهَا، فَأُقِيْمَ بِأَمْرِهِ.

"(۱) آپ انہیں نماز پڑھائیں (۲) دوسرا معنی یہ ہے کہ آپ نماز کی اقامت کا حکم دیں تاکہ لوگ نماز کے لیے جمع ہوں۔ اور میں یہ بیان کر چکا ہوں کہ اس معنی کے لحاظ سے یہ اس جنس سے ہوگا جس کے متعلق میں اپنی کتب میں کئی مقامات پر بیان کر چکا ہوں کہ عرب فعل (کام) کی نسبت کام کا حکم دینے والے کی طرف کرتے ہیں جیسا کہ وہ کام کی نسبت فاعل (کرنے والے کی طرف) کرتے ہیں لہٰذا جب امام موذن کو اقامت کہنے کا حکم دے گا تو یہ کہنا جائز ہوگا کہ امام نے نماز کی اقامت کہی ہے کیونکہ اقامت کہنے کا حکم اسی نے دیا ہے اور وہ اسی کے حکم سے کہی گئی ہے۔"

١٣٦٤ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَادِ الْعَجَلِيُّ، نَا يَزِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ـ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ، قَالَ أَنْبَأَنِيْ.........

يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

"جناب یزید الفقیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر

(١٣٦٤) اسناده ضعيف، عبدالرحمن مسعودی کا حافظہ خراب ہو گیا تھا، تاہم اس کے شواہد بھی ہیں، سنن نسائي، كتاب صلاة الخوف، حديث: ١٥٤٧.

يُسْأَلُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ أَقَصْرُهُمَا؟ قَالَ: لَا، إِنَّ الرَّكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ لَيْسَتَا بِقَصْرٍ، وَإِنَّمَا الْقَصْرُ وَاحِدَةٌ عِنْدَ الْقِتَالِ، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتْ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ، وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّذِيْ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوْا، فَقَامُوْا مُقَامَ أُوْلٰئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا فِيْ وُجُوْهِ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتْ تِلْكَ الطَّائِفَةُ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ، فَسَلَّمَ الَّذِيْنَ خَلْفَهُ، وَسَلَّمَ أُوْلٰئِكَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُ جَابِرٍ: أَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ لَيْسَتَا بِقَصْرٍ، أَرَادَ لَيْسَتَا بِقَصْرٍ عَنْ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ.

بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، جبکہ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا سفر میں دو رکعت نماز قصر ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں ۔ بے شک سفر میں دو رکعات نماز قصر نہیں ہے، بلکہ قصر نماز تو جنگ کے وقت ایک رکعت ادا کرنا ہے۔ پھر فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے نماز کی اقامت کہی گئی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے ایک گروہ کھڑا ہو گیا۔ اور ایک گروہ دشمن کے سامنے صف آرا تھا آپ نے اپنے پیچھے کھڑے گروہ کو ایک رکعت دو سجدوں کے ساتھ پڑھائی۔'' پھر وہ چلے گئے۔ اور ان کی جگہ پر کھڑے ہو گئے جو دشمن کے سامنے کھڑے تھے پھر وہ گروہ آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی ایک رکعت اور دو سجدے اد کرائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ کے پیچھے کھڑے ہونے والوں نے بھی سلام پھیر دیا اور (دشمن کے سامنے کھڑے) گروہ نے بھی سلام پھیر لیا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان: سفر میں دو رکعات نماز قصر نہیں۔ ان سے آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ دو رکعات مسافر کی نماز قصر نہیں ہے (بلکہ مسافر کی مکمل نماز ہے)۔

فوائد :......نماز خوف کے باجماعت اہتمام کے لیے دیگر نمازوں کی طرح اقامت کہنا مشروع ہے البتہ جب خوف شدید تر اور جنگ جوش میں ہو اور نماز باجماعت کی فرصت میسر نہ ہو تو بلا اقامت منفرد طور پر بھی نماز کا اہتمام جائز ہے۔

٦٣٢..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْقِتَالِ وَالْكَلَامِ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، قَبْلَ إِتْمَامِ الصَّلَاةِ، إِذَا خَافُوْا غَلَبَةَ الْعَدُوِّ

نماز خوف کے دوران نماز کی تکمیل سے پہلے لڑائی اور گفتگو کرنے کی رخصت ہے جبکہ دشمن کے غلبے کا ڈر پیدا ہو جائے۔

١٣٦٥- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رِجَاءٍ، أَخْبَرَنَا

إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِى إِسْحَاقَ.........

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدِ السَّلُوْلِيِّ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ ، وَكَانَ مَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُمْ: أَيُّكُمْ شَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلاَةَ الْخَوْفِ ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا . مُرْ أَصْحَابَكَ فَيَقُوْمُوْا طَائِفَتَيْنِ ، طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ ، وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ خَلْفَكَ ، فَتُكَبِّرُ وَيُكَبِّرُوْنَ جَمِيْعاً ، ثُمَّ تَرْكَعُ وَيَرْكَعُوْنَ ، ثُمَّ تَرْفَعُ فَيَرْفَعُوْنَ جَمِيْعاً ، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَسْجُدُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْكَ ، وَتَقُوْمُ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ ، فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ قَامَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَكَ ، وَخَرَّ الْاٰخَرُوْنَ سُجَّدًا ، ثُمَّ تَرْكَعُ فَيَرْكَعُوْنَ جَمِيعاً ، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَسْجُدُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيْكَ ، وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى قَائِمَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ ، فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ سَجَدَ الَّذِيْنَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ ، ثُمَّ تُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ ، وَتَأْمُرُ أَصْحَابَكَ إِنْ هَاجَمَهُمْ هَيْجٌ ، فَقَدْ حَلَّ لَهُمُ الْقِتَالُ وَالْكَلاَمُ .

''جناب سلیم بن عبدالسلوالی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ طبرستان میں تھے اور ان کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام بھی موجود تھے۔ انہوں نے دیگر صحابہ سے پوچھا: آپ میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے پھر نماز خوف کا طریقہ بتاتے ہوئے کہا: اپنے ساتھیوں کو حکم دیں کہ وہ دو گرہوں میں کھڑے ہو جائیں ایک گروہ دشمن کے سامنے صف آرا ہو جائے اور دوسرا گروہ آپ کے پیچھے صف بنا لے۔ پھر تم تکبیر کہو تو وہ سب بھی تکبیر کہہ کر نماز شروع کر دیں۔ پھر تم رکوع کرو تو وہ بھی رکوع کریں، پھر تم سر اٹھاؤ تو وہ سب بھی سر اٹھائیں پھر تم سجدہ کرو تو تیرے قریب والا گروہ سجدہ کر لے۔ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہے۔ پھر جب سجدے سے سر اٹھا لو تو تمہارے قریب والے لوگ کھڑے ہو جائیں اور دوسرے گروہ والے سجدہ کر لیں۔ پھر تم رکوع کرو تو وہ سب بھی رکوع کر لیں۔ پھر تم سجدے کرو تو تمہارے قریب والا گروہ بھی سجدے کر لے جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہے۔ پھر جب تم اپنا سر سجدوں سے اٹھا لو تو دشمن کے سامنے کھڑے ہونے والے لوگ سجدہ کر لیں، پھر تم ان کے ساتھ مل کر سلام پھیر دو، اور تم اپنے ساتھیوں کو حکم دو کہ اگر ان پر زوردار حملہ ہو جائے تو ان کے لیے جنگ کرنا اور بات چیت کرنا حلال ہو جائے گا۔''

(١٣٦٥) اسناده ضعيف، ابو اسحاق مدلس راوی ہے اور سماع کی تصریح نہیں ہے۔ مسند احمد: ٥/ ٤٠٦.

٦٣٣..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ رُكْبَاناً وَمَشَاةً فِي شِدَّةِ الْخَوْفِ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَاناً﴾

شدید خوف کی حالت میں نماز خوف سوار ہوکر اور پیدل چلتے ہوئے ادا کرنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ ﴿فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾ (البقرة: ٢٣٩) ''پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو تو پیدل یا سوار ہی (نماز پڑھ لو)''

١٣٦٦۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ الطَّبَّاعِ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ، وَقَالَ: فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ، صَلُّوْا رِجَالاً قِيَاماً عَلٰى أَقْدَامِهِمْ، أَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ وَغَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا. قَالَ: نَافِعٌ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: رَوٰى أَصْحَابُ مَالِكٍ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْهُ، فَقَالُوْا: قَالَ نَافِعٌ: لَا أَرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب ان سے نماز خوف کے متعلق سوال کیا جاتا، تو وہ طویل حدیث بیان کرتے اور فرماتے: ''پھر اگر خوف اس سے بھی شدید ہو تو تم اپنے قدموں پر کھڑے یا سوار ہوکر، قبلہ رخ ہوکر یا قبلہ رخ ہوئے بغیر ہی نماز پڑھ لو۔'' جناب نافع بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام مالک کے شاگردوں نے یہ روایت ان سے بیان کی تو انہوں نے کہا: جناب نافع نے فرمایا: میرے خیال میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے بیان کرتے ہیں۔''

١٣٦٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَاهُ يُوْنُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ، ح وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا الشَّافِعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ، عَنْ مَالِكٍ، ح وَثَنَا الرَّبِيْعُ عَنِ الشَّافِعِيِّ عَنْ مَالِكٍ.

''امام صاحب نے اپنی سند کے ساتھ امام مالک سے امام شافعی رحمہ اللہ کی روایت بیان کی ہے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ اگر دشمن کا زیادہ خوف ہو اور نماز با جماعت کا اہتمام ناممکن ہو اور نماز کے چھوٹ جانے کا وقت ہے تو پیادہ و سوار اپنے طور پر نماز کا اہتمام کرلیں، یہ طریقہ نماز جائز ہے اور اس صورت میں قبلہ

(١٣٦٦) تقدم تخريجه برقم: ٩٨٠.

(١٣٦٧) تقدم تخريجه برقم: ٩٨٠.

رخ ہونا لازم نہیں، بالکل جس سمت بھی رخ ہو اس طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے اور شدید ترین خوف کی صورت میں نماز کا وقت چلا بھی جائے گا تو گناہ نہیں، بلکہ امن کی صورت میں فوت شدہ نمازوں کو قضا کر کے پڑھنا جائز ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خندق میں کیا تھا۔

٦٣٤..... بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ الْمَغْرِبَ بِالْمَأْمُوْمِيْنَ صَلَاةَ الْخَوْفِ

امام کا مقتدیوں کو نمازِ مغرب نمازِ خوف پڑھانے کا بیان

١٣٦٨۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَلِيْفَةَ الْبَكْرَاوِيُّ ، ثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ.........

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْقَوْمِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ رَكْعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ .

''حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو نمازِ مغرب (نمازِ خوف کے طور پر) تین رکعات پڑھائیں، پھر آپ نماز سے فارغ ہو گئے، دوسرا گروہ آیا تو آپ نے انہیں بھی تین رکعات پڑھائیں، اس طرح نبی کریم ﷺ کی چھ رکعات ہو گئیں اور صحابہ کرام کی تین تین رکعات ہوئیں۔''

٦٣٥..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ وَضْعِ السِّلَاحِ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ إِذَا كَانَ بِالْمُصَلِّيْ أَذًى مِنْ مَطَرٍ أَوْ كَانَ مَرِيْضاً

نمازِ خوف میں ہتھیار اتار کر رکھ دینے کی رخصت کا بیان جبکہ نمازی کو بارش کی وجہ سے تکلیف کا سامنا ہو یا وہ بیمار ہو

١٣٦٩۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ يَعْلٰى - وَهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى﴾، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت ﴿إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى﴾ (النساء: ١٠٢)

(١٣٦٨) اسنادہ ضعیف، حسن بصری مدلس کے سماع کی تصریح نہیں ہے۔

(١٣٦٩) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ النساء، باب ﴿ولا جناح علیکم ان کان بکم اذی﴾ حدیث: ٤٥٩٩۔ سنن کبری نسائی: ١١٠٥٦۔ مستدرك حاکم: ٢/ ٣٢٠.

بْنُ عَوْفٍ: كَانَ جَرِيْحاً .

''اگر تمہیں بارش کی وجہ سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو (ہتھیار اتار کر نماز پڑھ لو)'' اس وقت نازل ہوئی جب حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ زخمی تھے۔''

فوائد :......اس آیت میں مجاہدین کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ بارش اور بیماری کی وجہ سے اسلحہ اتار سکتے ہیں ان کی غفلت کی وجہ سے انہیں اس خطرے کے پیش نظر دفاع اختیار کرنے کا حکم دیا گیا کہ ان کی غفلت کی وجہ سے دشمن ان پر یکبارگی حملہ نہ کر دے۔(فتح الباری: ۸/ ۳۳٤)

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلاَةِ الْكُسُوفِ

نماز کسوف کے ابواب کا مجموعہ

۶۳۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلاَةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، وَالدَّلِيْلِ أَنَّهُمَا لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَأَنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ

سورج اور چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنے کے حکم کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ کسی شخص کی موت کی وجہ سے ان دونوں کو گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔

۱۳۷۰۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، حَدَّثَنِيْ قَيْسٌ.........

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: فِيْ قَوْلِهٖ: فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا، دَلاَلَةٌ عَلٰى حُجَّةِ مَذْهَبِ الْمُزَنِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الْمَسْأَلَةِ الَّتِيْ خَالَفَهُ فِيْهَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا فِي الْحَالِفِ إِذَا كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ، فَقَالَ: إِذَا وَلَدْتُّمَا وَلَدًا، فَأَنْتُمَا طَالِقَتَانِ، قَالَ الْمُزَنِيُّ إِذَا وَلَدَتْ إِحْدَاهُمَا وَلَداً طُلِّقَتَا، إِذِ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ الْمَرْأَتَيْنِ لاَ تَلِدَانِ

''حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، لیکن وہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، لہٰذا جب تم یہ نشانی دیکھو تو نماز پڑھو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ کا یہ ارشاد گرامی کہ جب تم یہ نشانی دیکھو تو نماز پڑھو'' اس میں امام مزنی رحمہ اللہ کے مذہب کی دلیل و حجت موجود ہے۔ اس مسئلہ میں جس میں ہمارے اصحاب محدثین نے ان کی مخالفت کی ہے کہ قسم کھانے والے کی جب دو بیویاں ہوں اور وہ ان سے کہے: جب تم دونوں بچہ پیدا کرو گی تو تم دونوں کو طلاق ہو جائے گی۔ امام مزنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب ان میں سے ایک عورت نے بچے کو جنم دے دیا تو دونوں کو طلاق ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ بات

(۱۳۷۰) صحيح بخاري، كتاب الكسوف، باب لا تنكسف الشمس لموت احد، حديث: ۱۰۵۷۔ صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف...... حديث: ۹۱۱۔ سنن نسائي: ۱۴۶۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۶۱۔ مسند احمد: ۱۲۲/۴۔ مسند الحميدي: ۴۵۵.

جَمِيْعاً وَلَداً وَاحِداً، وَإِنَّمَا تَلِدُ وَاحِداً امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ، فَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا، إِنَّمَا أَرَادَ إِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوْفَ إِحْدَاهُمَا فَصَلُّوْا إِذِ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ فِيْ وَقْتٍ وَاحِدٍ كَمَا لاَ تَلِدُ امْرَأَتَانِ وَلَدًا وَاحِداً.

یقینی ہے کہ دونوں عورتیں بیک وقت ایک ہی بچے کو جنم نہیں دے سکتیں۔ بلکہ ایک عورت ایک بچے کو ہی جنم دے گی۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: جب تم یہ نشانی دیکھو تو نماز پڑھو۔“ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ جب تم ان میں سے کسی ایک کا گرہن دیکھو تو نماز پڑھو، کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ سورج اور چاند کو بیک وقت گرہن نہیں لگتا، جس طرح کہ دو عورتیں ایک ہی بچے کو جنم نہیں دے سکتیں۔“

٦٣٧..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى أَنَّ كُسُوْفَهُمَا تَخْوِيْفٌ مِنَ اللّٰهِ لِعِبَادِهِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيَاتِ إِلَّا تَخْوِيْفًا﴾

اس بات پر دلالت کرنے والی روایت کا بیان کہ سورج اور چاند گرہن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيَاتِ إِلاَّ تَخْوِيْفًا﴾ (الاسراء: ٥٩)

”اور ہم تو نشانیاں صرف ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں۔“

١٣٧١۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، ثَنَا أَبُوْأُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ۔ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ.........

عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَزِعاً يَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ، فَقَامَ، حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ، فَقَامَ يُصَلِّيْ بِأَطْوَلَ قِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِيْ صَلاَةٍ قَطُّ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لاَ تَكُوْنُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُم مِنْهَا شَيْئاً

”حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن لگا تو آپ گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں اٹھ کھڑے ہوئے، اس ڈر سے کہ کہیں یہ قیامت ہی نہ ہو۔ آپ اٹھ کر مسجد میں تشریف لے آئے اور آپ نے کھڑے ہو کر نہایت طویل قیام، رکوع اور سجدوں کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کر دی، میں نے آپ کو ایسی طویل ترین نماز پڑھتے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر (نماز کے بعد) آپ نے فرمایا: بلا شبہ یہ نشانیاں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے وقوع پذیر نہیں ہوتیں، بلکہ اللہ تعالیٰ

(١٣٧١) صحيح بخاری، كتاب الكسوف، باب الذكر في الكسوف، حديث: ١٠٥٩۔ صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف، حديث: ٩١٢۔ سنن نسائی: ١٥٠٤.

فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ .

انہیں بھیج کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔لہٰذا جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، اس سے دعا و التجا اور اس سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرنے کی طرف جلدی کرو۔‘‘

فوائد :......نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں، ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ سورج گرہن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارجمند ابراہیم کی وفات کی وجہ سے ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد ہے کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت وحیات پر گرہن زدہ نہیں ہوتے) ان کے اس نظریہ کی تردید کے طور پر فرمایا۔ علماء بیان کرتے ہیں اس فرمان نبوی کی حکمت یہ ہے کہ بعض گمراہ قسم کے اہل جاہلیت سورج اور چاند کی تعظیم کرتے تھے اور آپ نے وضاحت فرما دی کہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں اور مخلوق ہیں، یہ صانع نہیں، بلکہ یہ باقی مخلوقات کی طرح ہیں اور باقی کی مخلوقات کی مثل ان میں بھی نقص وتغیر واقع ہوتا ہے۔ اور بعض گمراہ نجومی یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ سورج اور چاند کو کسی عظیم شخص کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے۔ سو آپ نے اس اعتقاد کو بھی باطل قرار دیا۔ (کہ کسی عظیم انسان کی موت کی وجہ سے سورج اور چاند گرہن نہیں لگتے بلکہ اللہ تعالیٰ گرہن کی وجہ سے انسانوں کو ڈرانا چاہتے ہیں۔)

(شرح النووی: ٦/ ٢٠٠)

۲۔ سورج اور چاند گرہن کے وقت کثرت سے ذکر و دعا کرنی چاہیے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے اور استغفار کرنا چاہیے اور نماز کسوف کا اہتمام کرنا چاہیے اور یہ سلسلہ اتنی دیر جاری رکھنا چاہیے جب تک گرہن ختم نہیں ہوتا۔

٦٣٨..... بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنبَرِ وَالْأَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ مَعَ الصَّلَاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ إِلٰى أَنْ يَّنْجَلِيَ

گرہن کے وقت منبر پر خطبہ دینے کا بیان اور تسبیح، تحمید اور تکبیر کے ساتھ ساتھ نماز پڑھنے کا بیان حتی کہ گرہن صاف ہو جائے

١٣٧٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَحْرٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّاسُ: إِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ

’’حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو لوگ کہنے لگے: سورج گرہن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے ہوا

(١٣٧٢) اسناد ضعیف، ابو بحر عبدالرحمٰن بکراوی ضعیف راوی ہے۔ سنن کبری بیهقی: ٣/ ٣٤١.

إِبْرَاهِيْمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاحْمَدُوا اللّٰهَ، وَكَبِّرُوْا، وَسَبِّحُوْا، وَصَلُّوْا، حَتّٰى يَنْجَلِيَ كُسُوْفُ أَيِّهِمَا انْكَسَفَ. قَالَ: ثُمَّ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

ہے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا: اور فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ لہٰذا جب تم گرہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرو (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھو) اَللّٰهُ أَكْبَر اور سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھو، اور اس وقت تک نماز پڑھو جب تک ان میں سے جسے گرہن بھی لگا ہے اس کا گرہن صاف نہ ہو جائے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ (منبر سے) اترے تو دو رکعات نماز پڑھائی۔''

۶۳۹..... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الدُّعَاءِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ فِي الْكُسُوْفِ

گرہن کے وقت دعا، تسبیح، تکبیر اور تحمید پڑھتے وقت ہاتھ اٹھانے کا بیان

۱۳۷۳۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ إِيَاسٍ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْجَرِيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا أَرْتَمِيْ بِأَسْهُمٍ لِيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا، وَانْطَلَقْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْتُ وَهُوَ قَائِمٌ، رَافِعٌ يَدَيْهِ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيَحْمِدُ وَيَدْعُوْا حَتّٰى انْجَلَتْ، وَقَرَأَ سُوْرَتَيْنِ وَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ.

'' حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنے تیروں کے ساتھ تیر اندازی کی مشق کر رہا تھا، اچانک سورج کو گرہن لگ گیا میں نے تیر پھینک دیے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑا، میں آپ کے پاس پہنچا تو آپ کھڑے تھے، اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے، تسبیح، تکبیر، تحمید اور دعا کر رہے تھے حتی کہ گرہن دور ہو گیا، اور آپ نے دو سورتیں پڑھ کر دو رکعات پڑھائیں۔''

فوائد:......۱۔ چاند اور سورج گرہن کی صورت میں اپنے کام کاج چھوڑ کر نماز کسوف میں شامل ہو جانا چاہیے۔

۲۔ نماز کسوف میں ہاتھ اٹھا کر تکبیر و تہلیل، ذکر و اذکار اور استغفار کرنا مسنون اور مطلوب نماز یہی چیزیں ہیں۔

۳۔ یہ سلسلہ گرہن چھٹنے تک جاری رکھنا مسنون ہے۔

(۱۳۷۳) صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف...... حدیث: ۹۱۳۔ سنن ابی داود: ۱۱۹۵۔ سنن نسائی: ۱۴۶۱۔ مسند احمد: ۵/ ۶۱.

٦٤٠..... بَابُ الْأَمْرِ بِالدُّعَاءِ مَعَ الصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

سورج اور چاند گرہن کے وقت دعا اور نماز پڑھنے کے حکم کا بیان

١٣٧٤ـأَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ـ نَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَاءَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ، وَلَاثَ إِلَيْهِ النَّاسُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا تُصَلُّوْنَ فَلَمَّا كَشَفَ عَنْهَا، خَطَبَنَا، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ، وَأَنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمَا شَيْئًا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يَنْكَشِفَ مَا بِكُمْ.

''حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ جلدی کی وجہ سے اپنی چادر کو کھینچے ہوئے مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور لوگ بھی آپ کے پاس جمع ہو گئے، آپ نے دو رکعات پڑھائیں جس طرح کہ تم نماز پڑھتے ہو، پھر جب سورج گرہن چھٹ گیا تو آپ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: ''بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا دھمکاتا ہے، اور لوگوں میں سے کسی کی موت کی وجہ سے انہیں گرہن نہیں لگتا، لہٰذا جب تم ان دونوں میں سے کسی کو گرہن لگا دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا مانگو حتی کہ تمہاری یہ مشکل دور ہو جائے۔''

فوائد:......مکرر ١٣٧٠ـ

٦٤١..... بَابُ النِّدَاءِ بِأَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوْفِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنْ لَّا أَذَانَ وَلَا إِقَامَةَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

سورج گرہن میں اعلان کرنا کہ نماز کے لیے آ ؤ جو جمع کرنے والی ہے، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ سورج گرہن کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں کہی جائے گی۔

١٣٧٥ـأَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

(١٣٧٤) صحيح بخاري، كتاب الكسوف، باب الصلاة في كسوف الشمس، حديث: ١٠٤٠ـ ١٠٤٨ـ سنن نسائي: ١٥٠٣ـ مسند احمد: ٥/ ٣٧.

(١٣٧٥) صحيح بخاري، كتاب الكسوف، باب النداء بالصلاة الجامعة، حديث: ١٠٤٥ـ صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف......، حديث: ٦١٠ـ سنن نسائي: ١٤٨٠ـمسند احمد: ٢/ ١٧٥.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: إِنَّهُ لَمَّا كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْدِيَ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَهٰكَذَا رَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ أَيْضاً عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو یہ اعلان کیا گیا: بے شک جمع کرنے والی نماز (تیار ہے) (اس) کے لیے آؤ۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسی طرح اس روایت کو معاویہ بن سلام نے بھی حضرت ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔''

۱۳۷۶۔وَرَوَاهُ الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ، ثَنَا يَحْيٰى، ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى. حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي أَسْوَدَ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ مَتِيْنٌ، يُرِيْدُ: أَنَّهُ ثِقَةٌ حَافِظٌ.

''امام صاحب نے حجاج الصواف کی سند بیان کی ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حجاج الصواف ثقہ اور حافظ ہے۔''

فوائد :......نماز کسوف کے لیے ان الفاظ سے الصلاة جامعة ندا کہنا مشروع ہے، البتہ نماز کسوف کے لیے عام نماز کی طرح اذان دینا مشروع نہیں۔

۶۴۲...... بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ وَتَطْوِيْلِ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا

نماز کسوف میں قراءت کی مقدار کا بیان، اور اس میں طویل قراءت کرنے کا بیان

۱۳۷۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ، ح وَثَنَا الرَّبِيْعُ، قَالَ، قَالَ الشَّافِعِيُّ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، ح وَثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا رَوْحٌ، ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ اَسْلَمَ۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ،

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا اور صحابہ کرام آپ کے

(۱۳۷٦) انظر الحديث السابق.

(۱۳۷۷) صحيح بخاری، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف جماعة، حديث: ۱۰۵۲۔ صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب ما عرض على النبي ﷺ......، حديث: ۹۰۷۔ سنن ابی داود: ۱۱۸۹۔ سنن نسائی: ۱٤۹٤۔ مسند احمد: ۱/ ۲۹۸.

فَـقَـامَ قِيَاماً طَوِيْلاً نَحْواً مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، ثُـمَّ رَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَاماً طَـوِيْلاً وَهُـوَ دُوْنَ الْـقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُـوْعـاً طَوِيْلاً وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُـمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قِيَاماً طَوِيْلاً، وَهُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً وَهُـوَ دُوْنَ ذَاكَ الـرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، فَـقَـامَ قِـيَـامـاً طَوِيْلاً وَهُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُـمَّ رَكَـعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً وَهُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ الـرُّكُـوْعِ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَـجَـلَّـتِ الشَّـمْـسُ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْـقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِـمَوْتِ أَحَـدٍ وَلَا لِـحَيَاتِهٖ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَـاذْكُرُوا اللّٰهَ. قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: رَأَيْنَاكَ تَـنَاوَلْتَ فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا۔ قَالَ الرَّبِيْعُ: شَيْئاً ۔ ثُـمَّ رَأَيْـنَـاكَ كَـأَنَّكَ تَـكَـعْـكَعْتَ، وَقَالَ الْاٰخَـرَانِ: تَـكَـعْـكَعْتَ. فَقَالَ: إِنِّيْ رَأَيْتُ الْـجَـنَّةَ، وَقَـالُوْا، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْداً، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَابَقِيَتِ الدُّنْيَا ۔ قَالَ الـرَّبِـيْـعُ ۔ وَرَأَيْـتُ أَوْ أُرِيْـتُ الـنَّارَ، وَقَالَ الْاٰخَـرَانِ، وَرَأَيْـتُ النَّارَ، وَقَالُوْا، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَراً، وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ، قَـالَ الرَّبِيْعُ، قَالُوْا: لِمَ؟ وَقَالَ الْاٰخَرَانِ: مِمَّ يَـا رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ؟ قَـالَ: بِـكُفْرِهِنَّ. قِيْلَ: أَيَـكْـفُـرْنَ بِـالـلّٰـهِ؟ قَـالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ،

ساتھ موجود تھے۔ آپ نے (نمازِ کسوف پڑھائی) تو سورہ بقرہ کی مقدار کے برابر طویل قیام کیا، پھر آپ نے بڑا طویل رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے (سرِ مبارک) اٹھایا تو بڑا طویل قیام کیا، جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے ایک لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے سجدے کیے۔ پھر آپ نے ایک طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے لمبا رکوع کیا جو (پہلی رکعت کے) رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ نے سرِ مبارک اٹھایا۔ پھر آپ نے طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ نے ایک لمبا رکوع کیا جو اس پہلے رکوع سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے سجدے کیے اور نماز ختم کی اس حال میں کہ سورج صاف اور روشن ہو چکا تھا۔ (فراغت کے بعد) آپ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان دونوں کو گرہن کسی شخص کی موت یا اس کی زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا۔ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اس جگہ (دورانِ نماز) کوئی چیز پکڑی، پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ خوف زدہ ہو کر پیچھے ہٹ گئے۔ آپ نے فرمایا: بے شک میں نے جنت دیکھی تو اس کے انگوروں کا ایک خوشہ پکڑنے کی کوشش کی۔ اگر میں وہ خوشہ لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اسے کھاتے رہتے (اور وہ ختم نہ ہوتا) اور میں نے جہنم بھی دیکھی تو میں نے آج جیسا خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ اکثر جہنمی عورتیں ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: عورتوں کے کفر کرنے کی وجہ سے۔ عرض کی گئی: کیا وہ اللہ تعالیٰ

وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئاً، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْراً قَطُّ. قَالَ أَبُوْ مُوْسَى، قَالَ رَوْحٌ: وَالْعَشِيْرُ الزَّوْجُ.

کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے (جہنم میں کثرت سے ہیں؟) آپ نے فرمایا: وہ اپنے خاوندوں کی ناشکری کرتی ہیں، حسن سلوک کا شکریہ ادا نہیں کرتیں، اگر تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ طویل عرصہ تک حسن سلوک سے پیش آؤ، پھر وہ تمہاری طرف سے کوئی تکلیف پائے تو وہ کہہ دیتی ہے: میں نے کبھی تمہاری طرف سے خیرو بھلائی نہیں پائی۔'' جناب روح بیان کرتے ہیں کہ: عشیر کا معنی شوہر ہے۔''

٦٤٣...... بَابُ تَطْوِيْلِ الْقِرَاءَةِ فِي الْقِيَامِ الْأَوَّلِ وَالتَّقْصِيْرِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْقِيَامِ الثَّانِي عَنِ الْأَوَّلِ.

پہلے قیام میں طویل قراءت کرنے اور دوسرے قیام میں پہلے سے مختصر قراءت کرنے کا بیان

١٣٧٨۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرْكَباً لَهُ قَرِيْباً، فَلَمْ يَأْتِ حَتّٰى كُسِفَتِ الشَّمْسُ، فَخَرَجْتُ فِي نِسْوَةٍ، فَكُنَّا بَيْنَ يَدَيِ الْحُجْرَةِ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَرْكَبِهِ سَرِيْعاً، وَقَامَ مُقَامَهُ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ، وَقَامَ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ وَقَامَ قِيَاماً طَوِيْلاً، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر ایک قریبی جگہ پر تشریف لے گئے، پھر آپ کے واپس آنے سے پہلے ہی سورج کو گرہن لگ گیا، میں چند عورتوں کے ساتھ باہر نکلی، (ابھی) ہم حجرے کے سامنے ہی تھیں کہ آپ اپنی سواری سے (اتر کر) تیزی کے ساتھ تشریف لائے، اور آپ اپنی نماز پڑھانے والی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو آپ نے اللہ اکبر کہا۔ (اور نماز شروع کر دی) آپ نے بڑا طویل قیام کیا، پھر ایک طویل رکوع کیا، پھر سر اٹھایا، پھر آپ نے کھڑے ہو کر ایک طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے مختصر تھا۔ پھر آپ نے رکوع

(١٣٧٨) صحيح بخاري، كتاب الكسوف، باب التعوذ من عذاب القبر في الكسوف، حديث: ١٠٤٩، ١٠٥٠۔ صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف، حديث: ٩٠١۔ سنن نسائي: ١٤٧٧۔ مسند الحميدي: ١٧٩۔ موطا امام مالك: ١/ ١٨٧۔ ١٨٨.

السُّجُوْدَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْداً دُوْنَ السُّجُوْدِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ وَانْصَرَفَ فَكَانَتْ صَلاَتُهُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَجَلَسَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ.

أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

کیا تو طویل رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے مختصر تھا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا پھر آپ نے سجدہ کیا تو بڑا طویل سجدہ کیا، پھر سجدے سے سر اٹھایا، پھر پہلے سجدے سے مختصر سجدہ کیا۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے، آپ نے ایک طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو طویل رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے مختصر تھا۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور لمبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے سجدے کیے اور نماز مکمل کر دی، اس طرح آپ کی نماز میں چار رکوع اور چار سجدے ہوئے۔ پھر آپ بیٹھ گئے اور سورج (اس وقت تک) روشن ہو چکا تھا۔‘‘

فوائد:......۱۔ نمازِ کسوف میں ہر رکعت میں دو رکوع اور دو قیام مسنون ہیں، پہلا قیام طویل تر پھر دوسرا اس سے کچھ کم ہو، پھر دوسری رکعت کا قیام اول رکعت کے قیام ثانی سے کچھ مختصر اور دوسری رکعت کا آخری قیام قیام اول سے مختصر ہونا چاہیے۔

۲۔ نمازِ کسوف میں طویل تر تلاوت کرنا مشروع ہے اور رکوع وسجود کی طوالت قیام طوالت کے مطابق ہونی چاہیے۔

۶۴۴...... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ مِنْ صَلَاةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان

۱۳۷۹۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ، ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي بْنَ صَدَقَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ۔ وَهُوَ ابْنُ حُسَيْنٍ۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ........

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً يَجْهَرُ

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے، آپ نے جہری قراءت کی، پھر آپ نے

(۱۳۷۹) اسناده صحيح، سنن ترمذى، كتاب الجمعة، باب كيف القراءة فى الكسوف، حديث: ٥٦٣، مختصرا وانظر الحديث المتقدم: ١١٨٧.

فِيْهَا، ثُمَّ رَكَعَ عَلَى نَحْوِ مَا قَرَأَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ قِرَاءَتِهِ، ثُمَّ رَكَعَ عَلَى نَحْوِ مَا قَرَأَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الْأُوْلَى، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: وَذٰلِكَ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ كَانَ مَاتَ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ النَّاسُ إِنَّمَا كَانَ هٰذَا لِمَوْتِ إِبْرَاهِيْمَ.

اپنی قراءت کی مقدار کے برابر (لمبا) رکوع کیا، پھر (رکوع سے سر مبارک) اٹھایا تو (پھر اپنی پہلی قراءت جتنی قراءت کی) پھر اپنی قراءت کی مقدار کے برابر رکوع کیا، پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور سجدے کیا۔ پھر آپ دوسری رکعت کے لیے اٹھے تو پھر اسی طرح (قراءت اور رکوع) کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔ پھر فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا لہٰذا جب گرہن لگے تو نماز کی طرف لپکو (تا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری یہ مشکل حل کرے) روای کہتے ہیں: ''اس دن (رسول اللہ ﷺ کے لخت جگر) ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تھی تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ سورج گرہن ابراہیم کی موت کی وجہ سے لگا ہے۔''

فوائد:......ا۔ نمازِ کسوف میں بلند آواز سے قراءت مشروع ہے اور یہی موقف راجح ہے۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں، علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ نمازِ کسوف کی ہر رکعت کے قیام اول میں سورۂ فاتحہ کی قراءت مشروع ہے۔ اور ہر رکعت کے قیام ثانی میں قراءت پڑھنے کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ شافعیہ، مالک اور جمہور مالکیہ کا مذہب ہے کہ قیام ثانی میں سورۂ فاتحہ کی قراءت کے سوا نماز باطل ہے۔(نیل الاوطار: ۳/ ۳۵۱)

۶۴۵...... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الرُّكُوْعِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف کی ہر رکعت میں رکوع کی تعداد کا بیان

۱۳۸۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ............

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: وَكُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ، فَصَلَّى بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شدید گرمی والے دن سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ نے اپنے ساتھیوں کو نماز

(۱۳۸۰) صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ما عرض علی النبی ﷺ حدیث: ۹۰٤۔ سنن ابی داود: ۱۱۷۹۔ سنن نسائی: ۱٤۷۹۔ مسند احمد: ۳/ ۳۷٤.

الْقِيَامَ، حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْواً مِنْ ذٰلِكَ، فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَقَالَ: وَإِنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْكُمُوْهَا فَإِذَا خَسَفَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ.

پڑھائی تو آپ نے (اس قدر) طویل قیام کیا کہ صحابہ کرام گرنے لگے پھر آپ نے رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا۔ پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد طویل قیام کیا، پھر آپ نے دو سجدے کیے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے تو پہلے کی طرح (طویل قیام) کیا۔ اس طرح آپ نے چار رکوع اور چار سجدے ادا کیے، پھر آپ نے فرمایا: بلا شبہ مجھے ہر وہ چیز دکھائی گئی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: ”بے شک عرب کے لوگ کہا کرتے تھے کہ سورج اور چاند گرہن کسی عظیم اور بڑے شخص کی وفات کی وجہ سے لگتا ہے اور بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جو وہ تمہیں دکھاتا ہے، لہٰذا جب ان دونوں کو گرہن لگے تو تم نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ صاف اور روشن ہو جائے۔“

١٣٨١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَاهُ بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا شَدِيْدَ الْحَرِّ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ جَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ يَتَأَخَّرُ، فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجْدَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ، فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفاً، وَلَوْ شِئْتُ

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں شدید گرمی والے دن سورج گرہن لگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو نماز کسوف پڑھائی۔ آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ صحابہ کرام گرنے لگ گئے پھر آپ نے رکوع کیا تو اسے بھی طویل کیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے تو اسی (پہلی رکعت) کی طرح کیا۔ پھر آپ نے آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹنا شروع کر دیا۔ اس طرح چار رکوع اور چار سجدے ادا کیے، پھر فرمایا: مجھے ہر وہ چیز دکھائی گئی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ مجھ پر جنت پیش کی گئی حتیٰ کہ میں نے اس سے انگوروں کا ایک خوشہ پکڑنا چاہا۔ اور اگر

(١٣٨١) انظر الحديث السابق.

لَأَخَذْتُهُ، ثُمَّ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدَيَّ عَنْهُ، ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَجَعَلْتُ أَتَأَخَّرُ خِيفَةً تَغْشَاكُمْ، وَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً حِمْيَرِيَّةً سَوْدَاءَ طَوِيلَةً تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، وَرَأَيْتُ أَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَإِنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ، وَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُرِيكُمُوْهَا اللّٰهُ، فَإِذَا خَسَفَتْ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ. لَمْ يَقُلْ لَنَا بُنْدَارٌ: الْقَمَرَ. وَفِي خَبَرِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عُرْوَةَ وَ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ رَكَعَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رُكُوعَيْنِ.

میں چاہتا تو میں اسے پکڑ لیتا۔ پھر میں نے اس میں ایک خوشہ لینا چاہا تو میرا ہاتھ اس تک نہ پہنچ سکا۔ پھر مجھے جہنم دکھائی گئی تو میں نے اس ڈر سے پیچھے ہٹنا شروع کر دیا کہ کہیں وہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔ اور میں نے ایک سیاہ فام طویل حمیری عورت بھی دیکھی جسے ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا۔ اس نے بلی کو باندھے رکھا نہ اسے خود کچھ کھانے کو دیا اور نہ اسے آزاد کیا، کہ وہ زمینی کیڑے مکوڑے کھا لیتی (اس طرح وہ بھوکی پیاسی مرگئی) اور میں نے ابوثمامہ عمرو بن مالک کو جہنم میں اپنی انتڑیاں کھینچتے ہوئے دیکھا اور لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ بے شک سورج اور چاند کو گرہن کسی بڑے سردار کی موت کی وجہ سے ہی لگتا ہے۔ اور بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاتا ہے، لہٰذا جب گرہن لگے تو سورج کے روشن ہونے تک نماز پڑھو۔'' جناب بندار نے ''القمر'' کا لفظ ہمیں بیان نہیں کیا۔ جناب عطاء اپنی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر رکعت میں دو رکوع کیے تھے۔''

١٣٨٢ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ، قَالَ وَقَدْ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، نَا أَبِي وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِي كُسُوْفٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجْدَاتٍ.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ بے شک رسول اکرم ﷺ نے نماز کسوف میں چھ رکوع اور چار سجدے کیے تھے۔''

١٣٨٣ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ -، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ، سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ، قَالَ، أَخْبَرَنِي مَنْ أُصَدِّقُ، قَالَ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ..........

(١٣٨٢) صحيح مسلم، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف، حديث: ٧/ ٩٠١ - سنن نسائي: ١٤٧٢ - مسند احمد: ٦/ ٧٦.

عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّهَا قَالَتْ: كُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَاماً شَدِيْدًا، يَقُوْمُ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْمُ، ثُمَّ يَرْكَعُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلاثَ رَكْعَاتٍ، فَرَكَعَ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى أَنَّ رِجَالاً يَوْمَئِذٍ لَيُغْشٰى عَلَيْهِمْ، حَتّٰى سِجَالَ الْمَاءِ لَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ، مِمَّا قَامَ بِهِمْ، يَقُوْلُ إِذَا كَبَّرَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلاَ لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُكُمْ بِهِمَا فَإِذَا كُسِفَا فَافْزَعُوْا إِلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَنْجَلِيَا.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن لگا تو آپ نے نماز (کسوف پڑھائی) اور صحابہ کرام کو بڑا طویل قیام کرایا۔ آپ نے صحابہ کو قیام کرایا، پھر رکوع کیا، پھر قیام کرایا، پھر رکوع کیا، اس طرح آپ نے دو رکعات ادا کیں، ہر رکعت میں تین رکوع کیے، آپ نے تیسرا رکوع کیا، پھر سجدہ کیا حتی کہ اس دن آپ کے طویل قیام کی وجہ سے کچھ صحابہ بے ہوش ہو گئے اور ان پر پانی کے ڈول ڈالے گئے۔ آپ جب تکبیر کہتے تو اللہ اکبر کہتے، پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے لہٰذا آپ نے سورج روشن ہونے تک نماز ختم نہ کی۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ اور فرمایا: ''بلا شبہ سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، لیکن یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ تمہیں ڈراتا ہے، جب انہیں گرہن لگے تو تم اللہ (کے ذکر) کی طرف جلدی کرو حتی کہ یہ دونوں روشن اور صاف ہو جائیں۔''

١٣٨٤ ـ وَفِيْ خَبَرِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ: سِتُّ رَكْعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجْدَاتٍ.

''جناب عبدالملک کی عطاء کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے۔ ''آپ نے چھ رکوع چار سجدوں کے ساتھ ادا کیے۔''

١٣٨٥ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا، يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ عَنْ طَاوُسٍ..........

(١٣٨٣) صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب صلاة الکسوف، حدیث: ٦/ ٩٠١ـ سنن ابی داود: ١١٧٧ـ سنن نسائی: ٣ ١٢٩.

(١٣٨٤) انظر الحدیث اللآتی، برقم: ١٣٨٦.

(١٣٨٥) صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ذکر من قال انه رکع ثمان رکعات، حدیث: ٩٠٩ـ سنن نسائی: ١٤٦٩ـ سنن ابی داود: ١١٨٣ـ سنن ترمذی: ٥٦٠ـ مسند احمد: ١/ ٣٤٦.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوْفٍ، فَقَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ وَالْأُخْرٰى مِثْلُهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ فِي الْكِتَابِ الْكَبِيْرِ، فَجَائِزٌ لِلْمَرْءِ أَنْ يُّصَلِّيَ فِي الْكُسُوْفِ كَيْفَ أَحَبَّ وَشَاءَ مِمَّا فَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ عَدَدِ الرُّكُوْعِ، إِنْ أَحَبَّ رَكَعَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ رُكُوْعَيْنِ، وَإِنْ أَحَبَّ رَكَعَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ، وَإِنْ أَحَبَّ رَكَعَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، لِأَنَّ جَمِيْعَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ صِحَاحٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذِهِ الْأَخْبَارُ دَالَّةٌ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ مَرَّاتٍ لَا مَرَّةً وَاحِدَةً .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے نمازِ کسوف پڑھائی، آپ نے قراءت کی پھر رکوع کیا، پھر آپ نے تلاوت کی پھر رکوع کیا، پھر آپ نے قراءت کی پھر رکوع کیا، پھر قرآن پڑھا، پھر رکوع کیا، پھر آپ نے سجدے کیے، دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔''
امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ان روایات کی اسانید کتاب الکبیر میں بیان کر دی ہیں۔ لہٰذا آدمی کے لیے جائز ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے طریقے کے مطابق نمازِ کسوف میں جتنے رکوع پسند کرے اور چاہے ادا کر لے۔ اگر وہ ہر رکعت میں دو رکوع کرنا پسند کرے تو دو رکوع کر لے۔ اور اگر چاہے تو ہر رکعت میں تین رکوع کرے۔ اور اگر پسند کرے تو ہر رکعت میں چار رکوع کرے۔ کیونکہ یہ تمام روایات نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت ہیں۔ اور یہ روایات اس بات کی دلیل ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن میں ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ نماز کسوف پڑھی ہے۔''

فوائد :......۱۔ ان احادیث میں نمازِ کسوف کی مختلف صورتوں کا بیان ہے اور بعض روایات میں ایک رکعت میں تین بعض میں چار اور بعض میں پانچ رکوعات کا بیان ہے، لیکن اکثر روایات میں ہر رکعت میں دو رکوع اور دو رکعتوں میں چار رکوعات کا بیان ہے، چنانچہ شافعی، مالک، لیث، احمد، ابوثور اور جمہور علماء رحمہم اللہ نے اسی موقف کو اختیار کیا ہے کہ نماز کسوف میں ہر رکعت میں دو قیام اور دو رکوع مسنون ہیں۔

۲۔ ابن عبدالبر رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ موقف راجح ہے اور باقی روایات صحیح روایات کے مخالف اور معلل وضعیف ہیں۔ نیز علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسی موقف کو ترجیح دی ہے اور باقی روایات کو شاذ قرار دیا ہے۔

(شرح النووی: ٦/ ١٩٧)

۳۔ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر سورج گرہن کے متعدد واقعات ہوں تو جن روایات میں کثرت رکوعات کا بیان ہے ان کو حجت پکڑنا درست ہے کیونکہ اس صورت میں روایات میں اختلاف نہیں ہے۔ لیکن اگر واقعہ ایک ہی ہے تو ترجیح کی صورت اختیار کرنا لازم ہے، اور جن روایات میں ہر رکعت میں دو رکوعات کا بیان ہے وہ ترجیح بین الاحادیث

کے اعتبار سے راجح ہیں۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۳۴۷)

۶۴۲..... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ كُلِّ رُكُوعٍ وَبَيْنَ الْقِيَامِ الَّذِي قَبْلَهُ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

نمازِ کسوف میں ہر رکوع کو اس سے پہلے قیام کے برابر کرنے کا بیان

۱۳۸۶۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَاتَ فِيْهِ ابْنُهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجْدَاتٍ، كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الْأُوْلٰى، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَرَأَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَرَأَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْواً مِمَّا قَرَأَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ انْحَدَرَ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ لَيْسَ فِيْهَا رَكْعَةٌ إِلَّا الَّتِيْ قَبْلَهَا أَطْوَلُ مِنَ الَّتِيْ بَعْدَهَا إِلَّا أَنَّ رُكُوْعَهُ نَحْواً مِنْ قِيَامِهِ، ثُمَّ تَأَخَّرَ فِيْ صَلَاتِهِ فَتَأَخَّرَتِ الصُّفُوْفُ مَعَهُ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَتَقَدَّمَتِ الصُّفُوْفُ مَعَهُ، فَقَضَى الصَّلَاةَ وَقَدْ أَضَاءَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لختِ جگر ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوا، اس دن سورج کو گرہن لگا۔ تو آپ نے لوگوں کو چھ رکوع چار سجدوں کے ساتھ ادا کرائے، آپ نے تکبیر کہی پھر طویل قراءت کی، پھر اپنی قراءت کے برابر طویل رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا تو پہلی قراءت سے کچھ کم قراءت کی پھر آپ نے اپنی قراءت کی مقدار کے برابر طویل رکوع کیا، پھر آپ نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا تو اپنی دوسری قراءت سے کچھ کم قراءت کی، پھر اس قراءت کے برابر رکوع کیا، پھر اپنا سر مبارک اٹھایا، پھر آپ نے نیچے جھک کر دو سجدے کیے، پھر آپ (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہو گئے اور سجدے کرنے سے پہلے تین رکوع کیے، ان میں سے ہر رکوع اپنے بعد والے سے طویل ہوتا تھا مگر آپ کا رکوع آپ کے قیام کے برابر ہوتا تھا۔ پھر آپ اپنی نماز میں پیچھے ہٹے تو لوگوں کی صفیں بھی آپ کے ساتھ پیچھے ہٹ گئیں۔ پھر آپ آگے بڑھے تو صفیں بھی آگے بڑھ گئیں۔ پھر آپ نے نماز مکمل کی تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: لوگو! بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی

(۱۳۸۶) صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب ما عرض علی النبی ﷺ...... حدیث: ۱۰/ ۹۰۴۔ سنن ابی داود: ۱۱۷۸۔ مسند احمد: ۳/ ۳۱۷۔

مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ ، وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئاً مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ .

نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور ان دونوں کو کسی انسان کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، لہٰذا جب تم گرہن لگا دیکھو تو نماز پڑھا کرو حتی کہ سورج روشن ہو جائے۔"

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز کسوف کا ہر قیام اور اس کے بعد کا رکوع طوالت میں ایک جیسا ہونا چاہیے اور بعد والا قیام ورکوع پہلے والے قیام ورکوع سے کم طویل ہونا چاہیے۔

۷۶۴..... بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، فِي كُلِّ رُكُوعٍ يَكُونُ بَعْدَهُ قِرَاءَةٌ، أَوْ بَعْدَ سُجُودٍ فِي اٰخِرِ رُكُوعٍ مِنْ كُلِّ رَكْعَةٍ

رکوع کرتے وقت اللہ اکبر کہنے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولک الحمد کہنے کا بیان

"یہ ہر اس رکوع کے بعد ہوگا جس کے بعد قراءت ہو یا ہر رکعت کے آخری رکوع کے بعد جس کے بعد سجدے ہوں، (تحمید کہی جائے گی)

۱۳۸۷ـ وَأَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَحْمَدَ الْكَتَّانِيُّ، قَالَ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ، أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَامَ وَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَقَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ أَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارک میں سورج گرہن لگا تو مسجد میں تشریف لے گئے، آپ (نماز کے لیے) کھڑے ہوگئے اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہا۔ اور لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے صفیں بنا لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی طویل قراءت فرمائی۔ پھر "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہا اور طویل رکوع کیا۔ پھر رکوع سے سر مبارک اٹھایا۔ تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا پھر آپ نے کھڑے ہو کر طویل قراءت کی مگر یہ پہلی قراءت سے کم تھی،

(۱۳۸۷) صحیح بخاری، کتاب العمل فی الصلاة، باب اذا انفلتت الدابة فی الصلاة، حدیث: ۱۲۱۲ـ صحیح مسلم، کتاب الکسوف، باب صلاة الکسوف، حدیث: ۳/ ۹۰۱ـ سنن ابی داود: ۱۱۸۰ـ سنن نسائی: ۱۴۷۳ـ سنن ابن ماجه: ۱۲۶۳

الْأُوْلٰی ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعاً طَوِيْلاً ، هُوَ أَدْنٰی مِنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ، ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنٰی عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ .

پھر آپ نے اللہ اکبر کہہ کر طویل رکوع کیا، اور یہ رکوع پہلے رکوع سے چھوٹا تھا۔ پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر آپ نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی، اس طرح آپ نے چار رکوع اور چار سجدے مکمل کر لیے۔ آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے ہی سورج روشن ہو چکا تھا۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا: اور اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق اس کی حمد و ثنا بیان کی ۔ پھر فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں انہیں کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، لہٰذا جب تم ان دونوں (میں سے کسی ایک) کو گرہن لگا دیکھو تو نماز پڑھنے میں جلدی کرو۔“

۶۴۸..... بَابُ الدُّعَاءِ وَالتَّكْبِيْرِ فِي الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَبَعْدَ قَوْلِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ.

نمازِ کسوف میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنے کے بعد قیام کی حالت میں دعا مانگنے اور اللہ اکبر کہنے کا بیان

۱۳۸۸ ۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی ، ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، ثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ رَجُلٍ يُدْعٰی الْحَنَشَ عَنْ عَلِيٍّ ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی ، قَالَا ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ رَجُلٍ يُدْعٰی حَنَشاً..........

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی ۔ وَهٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ ۔ قَالَ: كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی عَلِيٌّ بِالنَّاسِ ، بَدَأَ فَقَرَأَ ﴿يٰسٓ﴾ أَوْ نَحْوَهَا ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قَدْرِ السُّوْرَةِ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ: فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سورج گرہن لگا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز کسوف پڑھائی انہوں نے نماز شروع کی تو سورہ یٰسٓ یا اس جیسی کوئی سورت پڑھی، پھر انہوں نے سورت کی مقدار کے برابر لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا پھر سورت کی مقدار برابر

(۱۳۸۸) اسنادہ ضعیف، حنش بن المعتمر راوی میں کلام ہے۔ مسند احمد: ۱/ ۱۴۳۔

حَمِدَهُ، ثُمَّ قَامَ قَدْرَ السُّوْرَةِ يَدْعُوْ وَيُكَبِّرُ، ثُمَّ رَكَعَ قَدْرَ قِرَاءَ تِهٖ أَيْضًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَفَعَلَ كَفِعْلِهٖ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى، ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَذٰلِكَ يَفْعَلُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ إِنَّهُ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ، مِثْلُ خَبَرِ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

کھڑے ہوکر دعا کرتے رہے اور تکبیر کہتے رہے۔ پھر اپنی قراءت کے برابر لمبا رکوع کیا۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر وہ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو پہلی رکعت کی طرح تمام کام کیے۔ پھر حاضرین کو بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں مذکور ہے کہ حضرت علی نے ہر رکعت میں چار رکوع کیے تھے۔ جیسا کہ طاؤس کی حضرت ابن عباس سے روایت میں ذکر ہوا ہے۔

فوائد: ......ا۔ نمازِ کسوف کے ہر قیام کے بعد رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہنا اور ہر رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا مشروع ہے۔

۲۔ نمازِ کسوف کے قیام ثانی میں قیام اول کی مثل تلاوت کی جائے گی البتہ قیام ثانی میں دعا اور تکبیرات کا اہتمام کرنا بھی مشروع ہے۔

۶۴۹...... بَابُ تَطْوِيْلِ السُّجُوْدِ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف میں طویل سجدے کرنے کا بیان

۱۳۸۹۔ أَبُوْ طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْماً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ، فَقَامَ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ، ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ وَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک دن سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے، آپ نے (اتنا طویل) قیام کیا کہ گویا آپ رکوع نہیں کرنا چاہتے تھے پھر آپ نے رکوع کیا حتی کہ آپ رکوع سے سر اٹھانا نہیں چاہتے تھے۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو (آپ اتنی دیر کھڑے رہے گویا) آپ سجدہ نہیں کرنا چاہتے۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو آپ گویا سر اٹھانا ہی نہیں چاہتے تھے۔ پھر آپ نے

(۱۳۸۹) تقدم تخريجه برقم: ۹۰۱.

يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ .

اپنا سر مبارک اٹھایا تو آپ (دیر تک بیٹھے رہے) سجدہ کرنا ہی نہ چاہتے تھے پھر آپ نے سجدہ کیا تو گویا آپ سر مبارک اٹھانا ہی نہیں چاہتے تھے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ جیسے نمازِ کسوف میں قیام طویل سے طویل تر ہوتا ہے اسی لحاظ سے رکوع وسجود کا دورانیہ بھی طویل تر ہونا چاہیے، نمازِ کسوف میں یہی طریقہ مسنون ومستحب ہے۔

٦٥٠...... بَابُ تَقْصِيرِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ عَنِ الْأُوْلٰى فِيق صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف میں دوسرا سجدہ پہلے سے مختصر کرنا

١٣٩٠ـأَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِيْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكُسُوْفِ ، وَقَالَ: فِي الْخَبَرِ: ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ ، ثُمَّ رَفَعَ ، ثُمَّ سَجَدَ سُجُوْدًا دُوْنَ السُّجُوْدِ الْأَوَّلِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيْثِ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم ﷺ کی نمازِ کسوف کے بارے میں طویل حدیث مروی ہے، اور اس حدیث میں ہے: ''پھر آپ نے سجدہ کیا تو بڑا طویل سجدہ کیا، پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا۔ پھر دوسرا سجدہ کیا جو پہلے سجدے سے مختصر تھا۔'' پھر باقی حدیث بیان کی۔''

١٣٩١ـأَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا.......... سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُقْبَةَ ، نَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ .

''امام صاحب حضرت سعید بن عبدالرحمٰن کی سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کرتے ہیں۔ جو پچھلی روایت کے ہم معنی ہے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ جیسے نمازِ کسوف میں قیام ثانی قیام اول سے کم طویل ہوتا ہے، اسی طرح دوسرا سجدہ پہلے سجدہ سے مختصر ہونا چاہیے۔

٦٥١...... بَابُ الْبُكَاءِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ فِيْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف کے سجدوں میں رونے اور دعا کرنے کا بیان

١٣٩٢ـأَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ..........

(١٣٩٠) تقدم تخريجه برقم: ١٣٧٨. (١٣٩١) تقدم تخريجه برقم: ١٣٧٨. (١٣٩٢) تقدم تخريجه برقم: ٩٠١.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْماً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ، فَقَامَ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ أَنْ يَّرْكَعَ، ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى لَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَّسْجُدَ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَّرْفَعَ رَأْسَهُ، فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِيْ وَيَقُوْلُ: رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيْهِمْ؟ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ؟ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ. فَلَمَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ، فَإِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ شِئْتُ تَعَاطَيْتُ قِطْفاً مِنْ قُطُوْفِهَا، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ أَنْفُخُهَا، فَخِفْتُ أَنْ يَّغْشَاكُمْ، فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَنْ لَّا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيْهِمْ؟ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِيْ أَلَّا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ؟ قَالَ فَرَأَيْتُ فِيْهَا الْحِمْيَرِيَّةَ السَّوْدَاءَ الطَّوِيْلَةَ صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ كَانَتْ تَحْبِسُهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَا تَتْرُكُهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، فَرَأَيْتُهَا كُلَّمَا أَدْبَرَتْ نَهَشَتْهَا وَكُلَّمَا أَقْبَلَتْ نَهَشَتْهَا فِي النَّارِ، وَرَأَيْتُ

”حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک روز سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ تو آپ نے اتنا طویل قیام کیا گویا آپ رکوع نہیں کرنا چاہتے۔ پھر آپ نے (اس قدر طویل) رکوع کیا کہ جیسے آپ اپنا سر مبارک اٹھانا ہی نہیں چاہتے۔ پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا (تو دیر تک کھڑے رہے) جیسے آپ سجدہ کرنا نہیں چاہتے، پھر آپ نے سجدہ کیا تو جیسے آپ اپنا سر اٹھانا ہی نہیں چاہتے۔ آپ پھونکیں مار رہے تھے اور رو رو کر یہ دعا مانگ رہے تھے:“ اے میرے پروردگار! کیا تو نے میرے ساتھ وعدہ نہیں کیا تھا کہ جب تک میں ان میں موجود ہوں تو انہیں عذاب نہیں دے گا؟ اے میرے رب! کیا تو نے میرے ساتھ وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو ان کو عذاب نہیں دے گا، اس حال میں کہ ہم تجھ سے بخشش کا سوال کرتے ہوں۔“ پھر جب آپ نے دو رکعات پڑھائیں تو سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی تعریفات اور اس کی ثناء بیان کی۔ اور فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ لہٰذا جب ان دونوں (میں سے کسی ایک) کو گرہن لگے تو تم جلدی جلدی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ، پھر فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی حتیٰ کہ اگر میں چاہتا تو ہاتھ بڑھا کر اس کے خوشوں میں سے ایک خوشہ لے لیتا۔ اور مجھے جہنم بھی دکھائی گئی تو میں نے پھونکیں مارنا شروع کر دیں، میں ڈرا کہ کہیں یہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔ اور میں نے یہ دعا کرنی شروع کر دی۔ اے میرے پروردگار: کیا تو نے میرے ساتھ وعدہ نہیں کیا کہ تو ان کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا جب

صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَخَا بَنِي دَعْدَعٍ يُدْفَعُ فِي النَّارِ بِعَصًا ذِي شُعْبَتَيْنِ، وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْمِحْجَنِ فِي النَّارِ الَّذِي كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ، وَيَقُوْلُ: إِنِّي لاَ أَسْرِقُ إِنَّمَا يَسْرِقُ الْمِحْجَنُ، فَرَأَيْتُهُ فِي النَّارِ مُتَّكِئاً عَلَى مِحْجَنِهِ.

تک کہ میں ان میں موجود ہوں؟ اے میرے رب! کیا تو نے میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں کیا کہ تو ان کو اس حال میں عذاب نہیں دے گا جبکہ وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: میں نے جہنم میں بلی والی سیاہ فام لمبی حمیری عورت کو دیکھا، جس نے بلی کو باندھے رکھا، اسے نہ خود کچھ کھلایا پلایا نہ اسے آزاد کیا کہ وہ زمینی کیڑے مکوڑے کھا لیتی (لہٰذا وہ بھوکی پیاسی مرگئی) تو میں نے اس عورت کو دیکھا کہ جب بھی وہ پیچھے ہٹتی، بلی اس کا گوشت نوچتی، اور جب بھی آگے آتی، تو بھی بلی اپنے دانتوں سے اس کا گوشت نوچتی۔ اور میں نے بنی دعدع قبیلے کے ایک فرد دوسبتی جوتوں والے کو بھی دیکھا اسے دوشاخوں والی لاٹھی کے ساتھ جہنم میں دھکیلا جا رہا تھا۔ اور میں نے جہنم میں اس خم دار لاٹھی والے کو بھی دیکھا جو اپنی خم دار لاٹھی کے ساتھ حاجیوں کی چیزیں چرایا کرتا تھا۔ اور کہتا تھا: بے شک میں تو چوری نہیں کرتا، چوری تو میری خم دار لاٹھی کرتی ہے، لہٰذا میں نے اسے جہنم میں خم دار لاٹھی پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا۔"

فوائد:......۱۔ نمازِ کسوف میں گڑگڑانا، آہ وزاری کرنا اور رورو کر دعائیں کرنا جائز و مسنون فعل ہے۔

۲۔ جنت اور جہنم مخلوق ہیں اور ان کا وجود ہے۔، خیالاتی اور تصوراتی چیزیں نہیں۔

۳۔ نبی ﷺ کی حیات اہل ایمان کے لیے بیش قیمت سرمایہ تھی کہ آپ کی زندگی میں اہل ایمان عذاب الٰہی سے محفوظ تھے۔

۴۔ جاندار چیزوں پر مظالم ڈھانا اور چوری کرنا کبیرہ گناہ ہیں اور ان گناہوں کی سزا آتش جہنم ہے لہٰذا دیگر کبائر کی طرح ان گناہوں سے بھی اجتناب کرنا چاہیے۔

۶۵۲..... بَابُ طُوْلِ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوْفِ.

نمازِ کسوف میں دوسجدوں کے درمیان طویل بیٹھنے کا بیان

۱۳۹۳۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا مُؤَمَّلٌ، ثَنَا سُفْيَانُ

عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى قِيْلَ لَا يَرْكَعُ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ حَتّٰى قِيْلَ لَا يَرْفَعُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ، حَتّٰى قِيْلَ لَا يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى قِيْلَ لَا يَرْفَعُ، ثُمَّ رَفَعَ فَجَلَسَ حَتّٰى قِيْلَ لَا يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ فِي الْأُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَمْحَصَتِ الشَّمْسُ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگا تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھنے کے لیے) کھڑے ہوئے، چنانچہ آپ نے بڑا طویل قیام کیا حتی کہ کہا گیا کہ آپ رکوع نہیں کریں گے۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا حتی کہ کہا گیا کہ آپ سر نہیں اٹھائیں گے۔ پھر آپ نے سر اٹھایا تو بڑی دیر تک قیام کیا حتی کہ سمجھا جانے لگا کہ آپ سجدہ نہیں کریں گے۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو بڑا طویل سجدہ کیا حتی کہ خیال کیا جانے لگا کہ آپ سر نہیں اٹھائیں گے۔ پھر آپ نے سر اٹھایا تو بڑی دیر تک بیٹھے رہے حتی کہ سمجھا جانے لگا کہ آپ (دوسرا) سجدہ نہیں کریں گے۔ پھر آپ نے سجدہ کیا۔ پھر آپ کھڑے ہوئے تو دوسری رکعت میں بھی اس طرح کیا، پھر سورج کا گرہن ختم ہوگیا۔ (اور وہ روشن ہوگیا۔)''

فوائد:......نماز کسوف میں دو سجدوں کے درمیان جلسہ استراحت بھی قیام، رکوع اور سجود کے حساب سے طویل تر ہونا چاہیے۔

٦٥٣..... بَابُ الدُّعَاءِ وَالرَّغْبَةِ إِلَى اللّٰهِ فِي الْجُلُوْسِ فِيْ اٰخِرِ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ إِذَا لَمْ يَكُنْ قَدِ انْجَلَتْ قَبْلُ

نماز کسوف کے آخر میں تشہد میں بیٹھ کر سورج روشن ہونے تک دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کا اظہار کرنا۔ جبکہ سورج اس سے پہلے (دوران نماز میں) روشن نہ ہوا ہو۔

١٣٩٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَنْ رَجُلٍ يُدْعٰى حَنَشًا عَنْ عَلِيٍّ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَا ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، نَا زُهَيْرٌ، نَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ..........

(١٣٩٣) اسنادہ ضعیف، مؤمل بن اسماعیل راوی خراب حافظے والا ہے۔ صحیح ابن حبان: ٥٥٩٣۔ ببعضہ، سنن کبری بیھقی: ٣/ ٣٢٤.

(١٣٩٤) اسنادہ ضعیف، تقدم تخریجہ برقم: ١٣٨٨.

عَنْ رَجُلٍ يُدْعَى حَنَشًا عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، - وَهٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ - قَالَ: كُسِفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى عَلِيٌّ بِالنَّاسِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَا: قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَفَعَلَ كَفِعْلِهِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ جَلَسَ يَدْعُوْ يَرْغَبُ حَتّٰى انْكَشَفَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ كَذٰلِكَ يَفْعَلُهُ. قَالَ يُوْسُفُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَذٰلِكَ.

''حنش نامی آدمی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ سورج کو گرہن لگا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو گرہن کی نماز پڑھائی پھر آگے حدیث بیان کی: ان دونوں نے کہا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے تو جیسا پہلی رکعت میں کیا اسی طرح دوسری رکعت بھی پڑھی اور پھر آپ نے تشہد میں بیٹھ کر (اللہ تعالیٰ کی طرف) رغبت اور دعا شروع کر دی یہاں تک کہ سورج روشن ہوگیا پھر لوگوں کو بتایا کہ رسول اکرم ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ جناب یوسف کے الفاظ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔''

فوائد :......نمازِ کسوف میں اللہ تعالیٰ کی طرف والہانہ رغبت کرنا اور جب تک گرہن زائل نہ ہو، دعا، استغفار اور تحمیدات وتکبیرات کا اہتمام کرنا مستحب عمل ہے۔

٦٥٤..... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ بَعْدَ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف کے بعد امام کا خطبہ دینا

١٣٩٥- أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فِيْ قِصَّةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ، وَقَالَ: فَلَمَّا تَجَلَّتْ قَامَ - يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللّٰهِ إِنَّ مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ أَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ - أَوْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ - لَوْ

''جناب عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سورج گرہن لگنے کا واقعہ روایت کرتے ہیں، اور کہتے ہیں۔ ''جب سورج روشن ہو گیا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ نے لوگوں سے خطاب فرمایا: آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا:'' بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، جنہیں کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ اے امت محمدیہ: بے شک اللہ تعالیٰ کو اس وقت بڑی غیرت آتی ہے جب اس کا کوئی بندہ یا بندی زنا کرتے ہیں۔ اے امت محمد: اللہ کی قسم یا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں

(١٣٩٥) تقدم تخريجه برقم: ١٣٧٨.

تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟.

میری جان ہے! اگر تم وہ سب کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم بہت تھوڑا ہنسو اور بہت زیادہ رویا کرو۔ خبردار! کیا میں نے (اللہ کا دین) پہنچا دیا ہے؟"

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز کسوف کے بعد خطبہ دینا مستحب فعل ہے۔

۲۔ صاحب ہدایہ کہتے ہیں کہ نماز کسوف میں خطبہ مشروع نہیں، کیونکہ نماز کسوف کا خطبہ نبی ﷺ سے منقول نہیں لیکن مذکورہ حدیث اور دیگر احادیث جن میں خطبہ کسوف کا بیان ہے اس موقف کی تردید کرتی ہیں۔

(نیل الاوطار: ۳/ ۳۴۵)

۳۔ نماز کسوف کے بعد ایک خطبہ مشروع ہے، اس کے بعد دو خطبوں کا ثبوت نہیں ہے۔

۱۳۹۶۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَفِي خَبَرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ خَطَبَ أَيْضًا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَيَنْبَغِي لِلْإِمَامِ فِي الْكُسُوْفِ أَنْ يَخْطُبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَبَعْدَهَا.

" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز سے پہلے بھی خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ لہٰذا امام کو چاہئے کہ وہ نماز کسوف سے پہلے اور بعد میں خطبہ دے۔"

۶۵۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِحْدَاثِ التَّوْبَةِ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ. لِمَا سَبَقَ مِنَ الْمَرْءِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا.

سورج گرہن کے وقت آدمی کا اپنے گزشتہ گناہوں اور خطاؤں سے توبہ کرنا مستحب ہے۔

۱۳۹۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُوْ نُعَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، حَدَّثَنِي...... ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبَدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْماً لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ، قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ: بَيْنَا أَنَا يَوْماً وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضًا لَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ

"جناب ثعلبہ بن عباد عبدی بصری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضری دی۔ تو انہوں نے اپنے خطبہ میں بتایا۔ اس دوران میں کہ ایک دن میں اور ایک انصاری لڑکا رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنی نشانہ بازی کی مشق کر رہے تھے حتی کہ سورج افق میں دیکھنے والوں کی نظر میں دو یا تین نیزوں کے بقدر رہ گیا تو وہ

(۱۳۹۶) اسناده ضعيف تقدم تخريجه برقم: ۱۳۷۲.

(۱۳۹۷) اسناده ضعيف، ثعلبہ بن عباد مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داود، کتاب صلاة الاستسقاء، باب من قال اربع ركعات، حديث: ۱۱۸٤۔ سنن ترمذی: ۵٦۲۔ سنن نسائی: ۱٤۸۵۔ سنن ابن ماجه: ۱۲٦٤۔ مسند احمد: ٦/ ۱٦.

النَّاظِرِيْنَ مِنَ الْأُفُقِ ، اسْوَدَّتْ حَتّٰى كَأَنَّهَا تَنُّوْمَة ، فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِه: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَيُحْدِثَنَّ شَأْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُمَّتِهِ حَدَثًا ، فَدَفَعْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ بَارِزٌ ، فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ ، قَالَ: فَاسْتَقْدَمَ ، فَصَلّٰى بِنَا كَأَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ ، لَا يُسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ ، ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ ، وَلَا يُسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ ، ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ ، لَا يَسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ ، قَالَ: ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ، قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوْسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ ، قَالَ ، فَسَلَّمَ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ، وَشَهِدَ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَشَهِدَ أَنَّهُ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، فَأُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ قَصَّرْتُ عَنْ شَيْءٍ مِنْ تَبْلِيْغِ رِسَالَاتِ رَبِّيْ لَمَا أَجَبْتُمُوْنِيْ ، حَتّٰى أُبَلِّغَ رِسَالَاتِ رَبِّيْ كَمَا يَنْبَغِيْ لَهَا أَنْ تُبَلَّغَ وَإِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ قَدْ بَلَّغْتُ رِسَالَاتِ رَبِّيْ لَمَا أَخْبَرْتُمُوْنِيْ ، قَالَ ، فَقَامَ النَّاسُ ، فَقَالُوْا: شَهِدْنَا أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ

سیاہ ہو گیا گویا کہ وہ کلونجی کا دانہ ہو۔ ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا چلو مسجد میں چلتے ہیں، اللہ کی قسم! سورج کی اس حالت سے رسول اللہ ﷺ اپنی امت کو کوئی نیا حکم دیں گے۔ لہٰذا ہم مسجد کی طرف چل پڑے اچانک ہم نے دیکھا کہ آپ باہر ہی تشریف فرما ہیں۔ ہم اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے جب آپ لوگوں کے پاس باہر تشریف لائے تھے۔ حضرت سمرہ کہتے ہیں: رسول اکرم ﷺ آگے بڑھے اور ہمیں اتنی طویل قیام والی نماز پڑھائی کہ اتنی طویل نماز ہم نے کبھی نہ پڑھی تھی۔ آپ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ پھر آپ نے ہمیں اس قدر طویل رکوع کرایا کہ اتنا طویل رکوع آپ نے ہمیں کبھی نہیں کرایا تھا۔ آپ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی ۔ پھر آپ نے ہمیں اتنا لمبا سجدہ کرایا کہ ہم نے آپ کے ساتھ اتنا طویل سجدہ کبھی نہیں کیا تھا۔ آپ کی آواز نہیں آ رہی تھی ۔ پھر آپ نے دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا، صحابی فرماتے ہیں: دوسری رکعت کے تشہد میں آپ بیٹھے تھے کہ سورج روشن ہو گیا۔ پھر آپ نے سلام پھیرا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور گواہی دی کہ آپ (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر فرمایا: اے لوگو! یقیناً میں ایک انسان اور اللہ کا رسول ہوں۔ میں تمہیں اللہ کے نام کے ساتھ وعظ و نصیحت کرتا ہوں۔ اگر تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچانے میں کوئی کمی کی ہے تو تم مجھے جواب نہ دینا، حتیٰ کہ میں اپنے رب کے پیغامات اس طرح پہنچا دوں جس طرح پہنچانے کا حق ہے۔ اور اگر تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے ہیں تو تم مجھے ضرور بتا دو۔ کہتے ہیں کہ

رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ وَقَضَيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ . قَالَ، ثُمَّ سَكَتُوْا . قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رِجَالاً يَزْعُمُوْنَ أَنَّ كُسُوْفَ هٰذِهِ الشَّمْسِ وَكُسُوْفَ هٰذَا الْقَمَرِ وَزَوَالَ هٰذِهِ النُّجُوْمِ عَنْ مَطَالِعِهَا لِمَوْتِ رِجَالٍ عُظَمَاءَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَأَنَّهُمْ كَذَبُوْا، وَلٰكِنَّهَا اٰيَاتٌ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يَفْتِنُ بِهَا عِبَادَهُ، لِيَنْظُرَ مَنْ يُّحْدِثُ مِنْهُمْ تَوْبَةً، وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ قُمْتُ أُصَلِّيْ مَا أَنْتُمْ لَاقُوْنَ فِيْ دُنْيَاكُمْ وَاٰخِرَتِكُمْ، وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّاباً اٰخِرُهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى كَأَنَّهَا عَيْنُ أَبِيْ يَحْيٰى ـ أَوْ تَحْيَا ـ لِشَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَإِنَّهُ مَتٰى خَرَجَ فَإِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّهُ اللّٰهُ، فَمَنْ اٰمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَاتَّبَعَهُ فَلَيْسَ يَنْفَعُهُ صَالِحٌ مِنْ عَمَلٍ سَلَفَ، وَمَنْ كَفَرَ بِهِ وَكَذَّبَهُ، فَلَيْسَ يُعَاقَبُ بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ سَلَفَ، وَأَنَّهُ سَيُظْهِرُ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا إِلَّا الْحَرَمَ وَبَيْتَ الْمَقْدَسِ، وَإِنَّهُ يَحْصُرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدَسِ، فَيُزَلْزَلُوْنَ زِلْزَالاً شَدِيْداً، قَالَ، فَيَهْزِمُهُ اللّٰهُ وَجُنُوْدَهُ حَتّٰى إِنَّ جِذْمَ الْحَائِطِ وَأَصْلَ الشَّجَرَةِ لَيُنَادِيْ: يَا مُؤْمِنُ هٰذَا كَافِرٌ يَسْتَتِرُ بِيْ، تَعَالَ: اقْتُلْهُ . قَالَ: وَلَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ

لوگ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے ہیں۔ اور اپنی امت کی خوب خیرو خواہی کی ہے اور اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ پھر وہ خاموش ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امابعد! بے شک کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ سورج گرہن اور یہ چاند گرہن اور یہ ستاروں کا اپنے مطالع سے زائل ہونا، اہل زمین کے کسی عظیم شخص کی موت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بلاشبہ وہ جھوٹ بولتے ہیں، لیکن یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا ہے۔ تاکہ وہ دیکھے کہ ان میں سے کون توبہ کرتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں جب سے کھڑا نماز پڑھ رہا تھا میں نے ہر وہ چیز دیکھی ہے جو تمہاری دنیا اور آخرت میں تمہیں ملے گی۔ اور بے شک اللہ کی قسم! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تیس جھوٹے (نبی) نکلیں گے۔ ان میں سے آخری کانا م دجال ہوگا جس کی بائیں آنکھ مٹی ہوگی گویا کہ وہ انصاری بوڑھے ابو یحییٰ یا تحیا کی آنکھ ہے۔ اور بے شک جب وہ نکلے گا تو دعویٰ کرے گا کہ وہی اللہ ہے۔ تو جو شخص اس پر ایمان لے آیا، اور اس کی تصدیق کی اور اس کی پیروی کی تو اس کے گذشتہ نیک اعمال اسے کچھ نفع نہیں دیں گے۔ اور جس شخص نے اس کا کفر کیا اور اسے جھٹلایا تو اس کے گذشتہ کسی عمل کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ اور وہ (حرمین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) اور بیت المقدس کے علاوہ ساری زمین پر غالب آ جائے گا۔ اور وہ مومنوں کو بیت المقدس میں محصور کر دے گا تو ان پر بڑا شدید زلزلہ آئے گا۔ فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے لشکروں کو شکست دے دیں گے۔ حتیٰ کہ (ٹوٹی ہوئی) دیوار کا باقی حصہ اور درخت کا تنا پکار کر کہے گا: اے

حَتّٰـى تَـرَوْا أُمُوْرًا يَتَـفَـاقَمُ شَـأْنُهَـا فِـيْ أَنْـفُسِـكُمْ، تَسْأَلُوْنَ بَيْنَكُمْ هَلْ كَانَ نَبِيُّكُمْ ذَكَـرَ لَـكُمْ مِنْهَا ذِكْراً، وَحَتّٰى تَزُوْلَ جِبَالٌ عَنْ مَرَاتِبِهَا عَلٰى أَثَرِ ذٰلِكَ الْقَبْضِ، وَأَشَارَ بِيَـدِهِ. قَـالَ: ثُـمَّ شَهِـدْتُ خُطْبَةً أُخْرٰى، قَالَ، فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مَا قَدَّمَ كَلِمَةً وَلاَ أَخَّـرَهَـا عَـنْ مَوْضِعِهَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ الـلَّـفْـظَةُ الَّتِـيْ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ لاَ يُسْمَعُ لَهُ صَـوْتٌ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَعْلَمْنَا اَنَّ الْخَبَرَ يَـجِبُ قَبُوْلُهُ خَبَرُ مَنْ يُخْبِرُ بِكَوْنِ الشَّيْءِ، لاَ مَـنْ يَنْفِيْ. وَعَائِشَةُ قَدْ خَبَّرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ، فَـخَبَـرُ عَائِشَةَ يَجِبُ قَبُوْلُهُ، لِأَنَّهَا حَفِظَتْ جَهْـرَ الْقِرَاءَةِ وَإِنْ لَـمْ يَـحْفَظْهَا غَيْرُهَا، وَجَائِزٌ أَنْ يَكُوْنَ سَمُرَةُ كَانَ فِيْ صَفٍّ بَعِيْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ، فَـقَـوْلُـهُ: لاَ يُسْمَعُ لَهُ صَوْتٌ أَيْ لَمْ أَسْمَعْ صَـوْتـاً عَلٰى مَا بَيَّنْتُهُ قَبْلُ أَنَّ الْعَرَبَ تَقُوْلُ: لَمْ يَكُنْ كَذَا، لِمَا لَمْ يُعْلَمْ كَوْنُهُ.

مومن! یہ کافر میرے پیچھے چھپا ہوا ہے، آؤ اسے قتل کر دو۔'' اور فرمایا: اس طرح اس وقت تک نہیں ہوگا حتیٰ کہ تم اپنی جانوں میں بڑے سنگین اور شدید امور کو دیکھ لو گے۔ تم آپس میں پوچھو گے کیا تمہارے نبی (ﷺ) نے تمہارے لیے اس کا کچھ تذکرہ کیا ہے۔ حتیٰ کہ اس گرفتاری کے بعد پہاڑ اپنی جگہوں سے ہل جائیں گے۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جناب ثعلبہ کہتے ہیں: ''پھر میں (حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کے) ایک اور خطبے میں حاضر ہوا تو انہوں نے یہ حدیث بیان کی۔ انہوں نے کوئی بات بھی آگے پیچھے نہ کی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں یہ الفاظ کہ آپ کی آواز سنائی دے رہی تھی۔'' یہ مسئلہ اسی جنس سے تعلق رکھتا ہے جسے ہم بیان کر چکے ہیں کہ جس خبر کو قبول کرنا واجب ہے وہ اس راوی کی خبر ہوتی ہے جو کسی چیز کے ہونے کی خبر دے، نہ کہ اس شخص کی جو کسی چیز کے نہ ہونے کی خبر دیتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (نماز کسوف میں) جہری قراءت کی ہے۔ لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خبر کو قبول کرنا واجب ہے۔ کیونکہ انہوں نے جہری قرأت کو یاد رکھا ہے اگرچہ ان کے علاوہ راویوں نے اسے یاد نہیں رکھا اور یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی قراءت کے وقت آپ سے دور صف میں کھڑے ہوں لہٰذا ان کا یہ کہنا: ''آپ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی'' اس کا مطلب ہے کہ مجھے آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔'' جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ عرب لوگ کہتے ہیں۔'' یہ کام نہیں ہوا'' یعنی اس کام کے ہونے کا علم نہیں ہو سکا۔''

٦٥٦..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کے وقت صدقہ کرنے کے حکم کا بیان

١٣٩٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهِ: ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا تَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ. وَهٰذَا قَوْلُ الزُّهْرِيِّ. قَالَ: وَزَادَ فِيْهِ هِشَامٌ: إِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَتَصَدَّقُوْا وَصَلُّوْا.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر مکمل حدیث بیان کی۔ آخر میں یہ الفاظ روایت کیے ہیں۔ پھر آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بے شک سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت و حیات سے گرہن نہیں لگتا، لیکن وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ لہٰذا جب تم گرہن لگا دیکھو تو نماز کی طرف دوڑو۔ امام زہری فرماتے ہیں: اس میں ہشام نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: جب تم گرہن لگا دیکھو تو صدقہ خیرات کرو اور نماز پڑھو۔''

١٣٩٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا الْأَزْهَرُ- وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ- قَالَ، ثَنَا يُوْنُسُ- يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبَ- ثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ..........

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ، أَنَّهَا قَالَتْ: خُسِفَتِ الشَّمْسُ زَمَانَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ، وَقَالَ: فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّدَقَةِ.

''حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن لگا۔ پھر طویل حدیث بیان کی اور فرمایا: لہٰذا جب تم گرہن لگا دیکھو تو نماز کی طرف لپکو، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور صدقہ و خیرات کرو۔''

فوائد:......سورج اور چاند گرہن کے وقت بکثرت ذکر و استغفار کرنے اور بے تحاشا صدقہ کرنے کی ترغیب کا بیان ہے، تاکہ خوف کی حالت چھٹ جائے اور اللہ تعالیٰ انسانوں پر رحم کھاتے ہوئے اس بے چینی کو ختم کر دیں۔

١٤٠٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ..........

(١٣٩٨) سنن ترمذی، كتاب الجمعة، باب ماجاء في صلاة الكسوف، حديث: ٥٦١ـ مسند احمد: ٦/ ١٦٨ـ وقد تقدم برقم: ١٣٧٩.

(١٣٩٩) اسناده حسن، مسند احمد: ٦/ ٣٥٤.

(١٤٠٠) اسناده ضعيف، مسلم بن خالد زنجی خراب حافظہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

عَـنِ ابْـنِ عُـمَـرَ: أَنَّ الشَّمْسَ كُسِفَتْ يَوْمَ مَـاتَ إِبْـرَاهِـيْـمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ، فَـظَنَّ النَّاسُ أَنَّهَا كُسِفَتْ لِمَوْتِهِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِـنْ اٰيَـاتِ الـلّٰهِ، لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِـحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلَى الـصَّلَاةِ، وَإِلٰـى ذِكْـرِ الـلّٰـهِ، وَادْعُوْا وَتَصَدَّقُوْا.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورج کو اس دن گرہن لگ گیا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لخت جگر ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ تو لوگوں نے سمجھا کہ سورج گرہن ان کی موت کی وجہ سے لگا ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (خطاب کے لیے) کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''لوگو! سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی شخص کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، لہٰذا جب تم گرہن لگا دیکھو تو نماز پڑھنے میں جلدی کرو، اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف لپکو، دعا کیا کرو اور صدقہ و خیرات کیا کرو۔''

٦٥٧..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْعِتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا بیان

١٤٠١ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ، نَا مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ أَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ..........

عَـنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِتَاقَةِ فِـيْ كُسُـوْفِ الشَّمْسِ، أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَـكْرٍ، نَا الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ - يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ - عَـنْ هِشَـامٍ بِهٰـذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ. وَقَالَ: أَمَرَ بِعِتَاقَةٍ حِيْنَ كُسِفَتِ الشَّمْسُ.

''حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔ امام صاحب جناب دراوردی کی سند سے بیان کرتے ہیں، اس میں الفاظ یہ ہیں: ''آپ نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔''

فوائد :......سورج اور چاند گرہن کے وقت کثرت سے صدقہ کرنا مستحب فعل ہے نیز اس وقت گردنیں آزاد کرنا بہترین صدقہ اور افضل عمل ہے اور یہ امر استحباب کے معنی میں ہے۔

(١٤٠١) صحیح بخاری، کتاب الکسوف، باب من احب العتاقة فی کسوف الشمس، حدیث: ١٠٥٤ ـ سنن ابی داود: ١١٩٢ ـ مسند احمد: ٦/ ٣٤٥ ـ سنن الدارمی: ١٥٤٠.

٦٥٨..... بَابُ ذِكْرِ عِلَّةٍ لِمَا تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ إِذَا انْكَسَفَتْ؟

سورج کو گرہن لگنے کی علت وسبب کا بیان

١٤٠١۔ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنِّي لاَ أَخَالُ أَبَا قِلاَبَةَ سَمِعَ مِنَ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، وَلَا أَقِفُ أَلْقَبِيْصَةَ الْبَجَلِيِّ صُحْبَةٌ أَمْ لَا؟

''بشرطیکہ اس سلسلے میں مروی حدیث صحیح ہو، کیونکہ میرا خیال نہیں کہ جناب ابوقلابہ نے نعمان بن بشر رضی اللہ عنہ سے سنا ہو اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ حضرت قبیصہ صحابی ہیں یا نہیں۔''

١٤٠٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ، قَالَ، ثَنَا بِخَبَرِ قَبِيْصَةَ، مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ..........

عَنْ قَبِيْصَةَ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى انْجَلَتْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلٰكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِهِ، وَيُحْدِثُ اللّٰهُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ، ثُمَّ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا تَجَلَّى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ، فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوْا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ أَمْراً.

''حضرت قبیصہ بجلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سورج کو گرہن لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کیں حتی کہ سورج روشن ہو گیا، پھر فرمایا: ''بلاشبہ سورج اور چاند کو کسی شخص کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے دو مخلوقات ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو تبدیلی چاہتا ہے کر لیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ جب اپنی مخلوق میں سے کسی چیز کے لیے تجلی فرماتے ہیں تو وہ عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتی ہے۔ لہٰذا سورج اور چاند میں سے جسے بھی گرہن لگے تو ان کے روشن ہونے تک نماز پڑھو، یا اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی نیا حکم لے آئیں۔''

١٤٠٣۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَأَمَّا خَبَرُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، فَإِنَّ بُنْدَارًا حَدَّثَنَاهُ أَيْضًا، قَالَ، ثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ، ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ..........

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَذَكَرَ

'' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج گرہن لگا پھر راوی نے

(١٤٠١) انظر الحديث السابق.

(١٤٠٢) اسناده ضعيف، ابوقلابہ کے قبیصہ رضی اللہ عنہ سے سماع کی تصریح نہیں ہے۔ سنن ابی داود، کتاب صلاة الاستسقاء، باب من قال اربع رکعات، حدیث: ١١٨٥۔ سنن نسائی: ١٤٨٧۔ مسند احمد: ٥/ ٦٠.

(١٤٠٣) اسناده ضعيف ايضاً، سنن ابی داود، کتاب صلاة الاستسقاء، باب من قال یرکع رکعتین، حدیث: ١١٩٣۔ مسند احمد: ٤/ ٢٦٩.

الْـحَدِيْثَ وَقَالَ: فَإِذَا تَجَلَّى اللّٰهُ لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهٖ خَشَعَ لَهٗ.

مکمل حدیث بیان کی۔ اور یہ الفاظ بیان کیے، پھر جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں کسی چیز کے لیے تجلی فرماتے ہیں تو وہ چیز اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کا اظہار کرتی ہے۔"

١٤٠٤ـ أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُـنْـدَارٌ، نَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَـنِ الـنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ نَحْوَ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ.

"امام صاحب حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی حدیث کی ایک اور سند بیان کرتے ہیں۔"

❀❀❀❀

(١٤٠٤) اسناده ضعيف ايضاً، سنن نسائی، کتاب الکسوف، باب: ١٦ـ نوع آخر، حديث: ١٤٨٦ـ سنن ابن ماجه: ١٤٦٢.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ وَمَا فِيهَا مِنَ السُّنَنِ

نماز استسقاء اور اس میں وارد سنتوں کے ابواب کا مجموعہ

٦٥٩..... بَابُ التَّوَاضُعِ وَالتَّبَذُّلِ وَالتَّخَشُّعِ وَالتَّضَرُّعِ عِنْدَ الْخُرُوجِ إِلَى الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کے لیے جاتے ہوئے، عاجزی وانکساری اختیار کرنے، سادہ لباس پہنے خشوع اور بے بسی ولاچاری کا اظہار کرنے کا بیان

١٤٠٥۔نَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ.......... إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُهُ عَنِ الْاِسْتِسْقَاءِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَسْأَلَنِيْ؟ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعاً مُتَبَذِّلاً مُتَخَشِّعاً مُتَضَرِّعاً، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيْدِ، وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ.

''جناب اسحاق بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ امراء میں سے ایک امیر نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا تا کہ میں ان سے نماز استسقاء کے بارے میں پوچھوں۔تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے مجھ سے خود کیوں نہ پوچھ لیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تواضع اختیار کر کے، سادہ لباس پہن کر، خشوع وخضوع کا اظہار کرتے اور لاچاری اور بے بسی کا اظہار کیے ہوئے باہر تشریف لے گئے، تو آپ نے نماز عید کی طرح دو رکعات ادا کیں اور تمہارے اس خطبے کی طرح خطبہ ارشاد نہیں فرمایا تھا۔''

٦٦٠..... بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلّٰى لِلْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کے لیے عید گاہ کی طرف نکلنے کا بیان

١٤٠٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا الْمَسْعُوْدِيُّ وَيَحْيٰى - هُوَ الْأَنْصَارِيُّ - عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ، قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ: حَدِيْثٌ حَدَّثَنَاهُ يَحْيٰى وَ الْمَسْعُوْدِيُّ

(١٤٠٥) حسن، سنن ابی داود، کتاب صلاة الاستسقاء، باب: ١۔ حدیث: ١١٦٥۔ سنن ترمذی: ٥٥٩۔ سنن نسائی: ١٥٢٢۔ سنن ابن ماجه: ١٢٦٦۔ مسند احمد: ١/ ٢٣٠.

عَنْ أَبِيكَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَا مِنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، يُحَدِّثُ أَبِي..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى فَقَلَّبَ رِدَاءَهُ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف گئے تو آپ نے پانی (بارش) طلب کرنے کی دعا کی ۔ آپ نے اپنی چادر کو الٹایا اور دو رکعات ادا کیں۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز استسقاء کے لیے عیدگاہ یا کسی کھلے میدان کا رخ کرنا مشروع فعل ہے اور ان احادیث میں ان لوگوں کے موقف کی تردید ہے جو کہتے ہیں: کہ نماز استسقاء کے لیے عیدگاہ وغیرہ کا رخ کرنا درست نہیں۔

۲۔ نماز استسقاء کے لیے پراگندہ لباس میں نکلنا، خشوع وخضوع اختیار کرنا اور آہ وزاری کرنا مشروع عمل ہے۔

۳۔ استسقاء دو رکعت نماز ہے اور نماز عید کی طرح اس کی رکعت بھی دو عدد مشروع ہیں۔ البتہ یہ استدلال کرنا کہ نماز استسقاء میں بارہ تکبیرات مشروع ہیں باطل ہے، اس بارے کوئی صریح نص موجود نہیں۔

٦٦١..... بَابُ الْخُطْبَةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء سے قبل خطبے کا بیان

١٤٠٧۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ مِنْ أَصْلِهِ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ، قَالَ، قَالَ..........

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ، فَخَطَبَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَدَعَى وَاسْتَسْقَى، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى بِهِمْ.

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارش کی دعا کرنے کے لیے نکلے تو آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا، اور قبلہ رخ ہوئے، دعا مانگی، اور بارش طلب کی، اور اپنی چادر کو پلٹا اور صحابہ کو نماز پڑھائی۔''

(١٤٠٦) صحيح بخاري، كتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء وخروج النبي ﷺ، حديث: ١٠٠٥، ١٠١٢۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب: ١۔ حديث: ٨٩٤۔ سنن ابي داود: ١١٦٧۔ سنن نسائي: ١٥٠٦۔ سنن ابن ماجه: ١٢٦٧۔ مسند احمد: ٤/ ٤٠۔ مسند الحميدي: ٤١٥۔

(١٤٠٧) صحيح بخاري كتاب الاستسقاء، باب استقبال القبلة في الاستسقاء، حديث: ١٠٢٨۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب: ١۔ حديث: ٣/ ٨٩٤۔ سنن ابي داود: ١١٦٦۔ سنن نسائي: ١٥٢١۔ سنن ابن ماجه: ١٢٦٧۔ مسند احمد: ٤/ ٣٨۔

٦٦٢..... بَابُ تَرْكِ الْكَلَامِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي خُطْبَةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کے خطبے میں دعا کے دوران بات چیت ترک کر دینے کا بیان

١٤٠٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ..........

إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيْهِ: قَالَ أَرْسَلَنِيْ فُلَانٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا، فَلَمْ يَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتِكُمْ هٰذِهِ، وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

''جناب اسحاق بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے فلاں امیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء کے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سادہ اور پرانے کپڑے پہن کر، گریہ زاری کرتے اور تواضع و عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے نکلے۔ آپ نے تمہارے اس خطبے کی طرح خطبہ ارشاد نہیں فرمایا تھا۔ اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی تھی۔''

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز استسقاء میں خطبہ نماز استسقاء سے قبل مشروع ہے۔

۲۔ بارش طلبی کی دعا کے لیے قبلہ رو ہونا مسنون ہے اور اس دوران چادر الٹنا کہ اوپر کے کنارے نیچے اور نیچے کے کنارے اوپر چلے جائیں مشروع ہے۔

۳۔ استسقاء کا خطبہ عام خطبات سے مختلف ہے، اس میں ذکر و دعا استغفار اور گڑگڑا کر بارش طلبی کی ادعیہ کی جاتی ہیں، اس میں وعظ و نصیحت وغیرہ کا اہتمام مسنون نہیں۔

٦٦٣..... بَابُ تَرْكِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّهُ لَا يُؤَذَّنُ وَلَا يُقَامُ لِلتَّطَوُّعِ وَإِنْ صُلِّيَتِ التَّطَوُّعُ فِي الْجَمَاعَةِ

نماز استسقاء کے لیے اذان اور اقامت ترک کرنے کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نفل نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں کہی جائے گی، اگرچہ نفل نماز باجماعت ادا کی جائے

١٤٠٩ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ طَالِبٍ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ـ وَهُوَ ابْنُ رَاشِدٍ ـ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

(١٤٠٨) سنن نسائی، کتاب الاستسقاء، باب الحال التی یستحب للامام...... حدیث: ١٥٠٧۔ وقد تقدم برقم: ١٤٠٥.

(١٤٠٩) اسنادہ ضعیف، نعمان بن راشد ناقص الحافظہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ الضعیفة: ٥٦٢٩۔ سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فی صلاة الاستسقاء: حدیث: ١٢٦٨۔ مسند احمد: ٢/ ٣٢٦.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْماً يَسْتَسْقِي فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ وَجَهَرَ، بِلاَ أَذَانٍ وَإِقَامَةٍ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز بارش کی دعا کرنے کے لیے نکلے تو آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں اور جہری قراءت کی، لیکن اذان اور اقامت نہیں کہلوائی۔"

٦٦٤..... بَابُ خُرُوْجِ الْإِمَامِ بِالنَّاسِ إِلَى الْاِسْتِسْقَاءِ

امام کا لوگوں کو ساتھ لے کر نمازِ استسقاء کے لیے نکلنے کا بیان

١٤١٠۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ، وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقٰى، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

"جناب عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر بارش طلب کرنے کے لیے نکلے تو آپ نے انہیں دو رکعات پڑھائیں اور بلند آواز سے قراءت کی، اور آپ نے اپنی چادر کو الٹا یا، اور اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے بارش کی دعا کی اور قبلہ رخ ہوئے۔"

فوائد :......١۔ جب قحط سالی کا سلسلہ شدید ہو اور بارشوں کا سلسلہ منقطع ہو جائے، تو امام لوگوں کو نمازِ استسقاء کی ترغیب دے اور کسی کھلے میدان میں نمازِ استسقاء کا اہتمام کرائے۔

٢۔ نمازِ استسقاء دو رکعت ہے اور اس میں جہری قراءت مسنون ہے۔

٦٦٥..... بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِلدُّعَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ لِلْاِسْتِسْقَاءِ، وَتَحْوِيْلِ الْأَرْدِيَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

نمازِ استسقاء سے پہلے دعا کے لیے قبلہ رخ ہونے اور نماز سے پہلے چادروں کو الٹانے کا بیان

١٤١١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ......

(١٤١٠) اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب صلاة الاستسقاء، باب: ١۔ حديث: ١١٦١۔ سنن ترمذى: ٥٥٦۔ مسند احمد: ٣٩/٤.

(١٤١١) اسناده صحيح، سنن نسائى، كتاب قيام الليل، باب ترك رفع اليدين فى الدعاء فى الوتر، حديث: ١٧٤٩۔ صحيح بخارى، كتاب الاستسقاء، باب رفع الامام يده فى الاستسقاء، حديث: ١٠٣١۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين بالدعاء فى الاستسقاء، حديث: ٨٩٦ من طريق أخر عنه.

عَـنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ . قَالَ شُعْبَةُ ، قُلْتُ لِثَابِتٍ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ: سَمِعْتُهُ مِنْ أَنَسٍ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : وَفِي خَبَرِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بارش طلب کرنے کی دعا کے علاوہ اور کسی دعا میں اپنے دونوں ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے۔ امام شعبہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ثابت سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ (بڑی تعجب والی بات ہے۔) میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ حدیث حضرت انس سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ (بڑی تعجب خیز بات ہے)۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب معمر کی امام زہری سے روایت میں یہ الفاظ پہلے بھی لکھوا چکا ہوں کہ: اور آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے۔''

فوائد :......۱۔ اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے سوا کسی دعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے جبکہ معاملہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ آپ سے کئی جگہوں میں دیگر ادعیہ میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہے اور اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ہاتھ اٹھانے میں جتنا مبالغہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کی دعا میں کرتے تھے، اتنے زیادہ ہاتھ کسی اور دعا میں نہیں اٹھاتے تھے۔

۲۔ استسقاء کے لیے دعا اور چادروں کو الٹنا نماز استسقاء سے قبل مشروع ہے اور نماز استسقاء بارش طلبی کی دعا کے بعد ادا کی جائے گی۔

٦٦٦..... بَابُ صِفَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

دعائے استسقاء میں دونوں ہاتھ اٹھانے کی کیفیت کا بیان

١٤١٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا حَجَّاجٌ ، ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ.........

عَـنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى هٰكَذَا ، وَمَدَّ يَدَيْهِ ، وَجَعَلَ بَاطِنَهَا مَا يَلِي الْأَرْضَ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبِطَيْهِ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے استسقاء اس طرح کی، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے، اور ان کی ہتھیلیاں زمین کی طرف کیں حتی کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔''

(١٤١٢) صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين بالدعاء في الاستسقاء، حديث : ٨٩٦۔ سنن ابي داود : ١١٧١۔ مسند احمد : ٣/ ١٢٣، ١٥٣.

١٤١٣۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ بَرَكَةَ۔ وَهُوَ أَبُو الْوَلِيْدِ۔ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادًّا يَدَيْهِ، حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. قَالَ سُلَيْمَانُ: ظَنَنْتُهُ يَدْعُوْ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس قدر) ہاتھ پھیلائے ہوئے دیکھا کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ جناب سلیمان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میرا خیال ہے کہ آپ استسقاء کے لیے دعا مانگ رہے تھے۔''

٦٦٧..... بَابُ صِفَةِ تَحْوِيْلِ الرِّدَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ إِذَا كَانَ الرِّدَاءُ ثَقِيْلاً.

استسقاء میں چادر پلٹنے کی کیفیت کا بیان جبکہ چادر بھاری ہو

١٤١٤۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ وَيَحْيٰى عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ حَدِيْثٌ حَدَّثَنَاهُ يَحْيٰى وَالْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ أَبِيْكَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، قَالَ، أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ أَبِيْ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى، فَقَلَّبَ رِدَاءَهُ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. قَالَ الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، قُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنَا جَعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ، أَوْ أَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ، أَمْ كَيْفَ جَعَلَهُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ جَعَلَ الْيَمِيْنَ الشِّمَالَ وَالشِّمَالَ الْيَمِيْنَ.

'' حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف نکلے تو آپ نے بارش کی دعا کی۔ آپ نے اپنی چادر کو پلٹا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ حدیث کے راوی ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عباد بن تمیم سے کہا: آپ ہمیں بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کے اوپر والے حصے کو نیچے کیا تھا یا اس کے نیچے والے حصے کو اوپر کیا تھا، یا اسے کیسے پلٹا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ آپ نے دائیں جانب کو بائیں جانب اور بائیں جانب کو دائیں جانب کیا تھا۔''

فوائد:...... بارش طلبی کی دعا میں ہاتھ اٹھانے کا طریقے عام ادعیہ میں ہاتھ اٹھانے سے دو طرح مختلف ہے:

(١٤١٣) اسناده جيد، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في صلاة الاستسقاء، حديث: ١٢٧١۔ سنن كبرى نسائي: ١٨٣٤۔ مسند احمد: ٢/ ٢٣٥.

(١٤١٤) تقدم تخريجه برقم: ١٤٠٦.

۱۔ بارش طلبی کی دعا میں ہاتھوں کی ہتھیلیاں زمین کی طرف اور پشت آسمان کی طرف ہوگئی، اس سے یہ نیک شگون لیا جاتا ہے کہ قحط سالی کا خاتمہ ہو جائے اور شادابی کا دور دورہ ہو۔

۲۔ ہاتھوں کو بہت زیادہ کھینچا اور پھیلایا جائے گا، حتیٰ کہ بغلوں کی سفیدی نظر آئے، جب کہ دیگر ادعیہ میں یہ طریقہ مسنون نہیں ہے۔

٦٦٨..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا حَوَّلَ رِدَاءَهُ، فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ، وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ لِأَنَّ الرِّدَاءَ ثَقُلَ عَلَيْهِ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ أَنْ يَّجْعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر کو پلٹتے وقت دائیں جانب کو بائیں طرف اور بائیں جانب کو دائیں طرف اس لیے کیا تھا کیونکہ آپ کی چادر بھاری تھی تو آپ کے لیے اس کے اوپر والے حصے کو نیچے کرنا مشکل ہو گیا تھا

١٤١٥۔أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ وَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ، قَالَا، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ـ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ ـ عَنْ عُمَارَةَ ـ وَهُوَ ابْنُ غَزِيَّةَ ـ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ.........

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْـنِ زَيْدٍ، قَالَ: اسْتَسْقٰى رَسُـوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَـلَيْـهِ خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ، فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّـأْخُـذَهَـا بِـأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهَا أَعْلَاهُ، فَلَمَّا ثَـقُـلَـتْ عَـلَيْـهِ قَـلَّبَهَـا عَلٰى عَاتِقَيْهِ. قَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ: عَلٰى عَاتِقِهِ.

''حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز استسقاء پڑھی تو آپ کے اوپر ایک سیاہ دھاری دار چادر تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے نچلے حصے سے پکڑ کر اسے اوپر کرنے کا ارادہ کیا لیکن جب وہ آپ پر بھاری ہوگئی (اور آپ ارادے کے مطابق اس کو اوپر نیچے نہ کر سکے) تو آپ نے اسے اپنے کندھوں پر ہی پلٹ لیا۔''

فوائد:......۱۔ بارش طلبی کی دعا کے دوران امام اور لوگوں کا اپنی چادریں پلٹنا (دائیں ہاتھ سے چادر کا نچلا بایاں کنارا اور بائیں ہاتھ سے چادر کا دایاں نچلا کنارا پکڑ کر چادر پلٹنا کہ چادر کا نچلا حصہ اوپر، اوپر کا حصہ نیچے چلا جاتا اور اندرونی حصہ باہر اور بیرونی حصہ اندر کی جانب چلا جائے مستحب فعل ہے۔

۲۔ اگر چادر بھاری ہو اور ہاتھوں سے پکڑ کر اسے پلٹنا مشکل ہو تو اسے کندھوں پر پلٹنا ہی مستحب ومشروع ہے۔

(١٤١٥) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ٢٨٥٦ـ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد، سنن ابی داود، كتاب صلاة الاستسقاء، باب: ١ـ حديث: ١١٦٤.

٦٦٩..... بَابُ صِفَةِ الدُّعَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء میں دعا کی کیفیت کا بیان

١٤١٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبْحَرَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَاكِيْ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثاً مُغِيْثاً مَرِيًّا مُرِيْعًا، عَاجِلاً غَيْرَ اٰجِلٍ، نَافِعاً غَيْرَ ضَارٍّ، فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قحط سالی کی وجہ سے روتی ہوئی خواتین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ نے یہ دعا کی: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثاً مُغِيْثاً مَرِيًّا مُرِيْعًا، عَاجِلاً غَيْرَ اٰجِلٍ، نَافِعاً غَيْرَ ضَارٍّ. ''اے اللہ ہمیں ایسی بارش عطا فرما جو ہمارے لیے معاون و مددگار ہو جو خوشگوار اور سبزہ و شادابی لانے والی ہو، جلد آنے والی ہو نہ کہ تاخیر سے آنے والی، جو نفع مند ہو، نقصان دہ نہ ہو۔'' لہٰذا ان پر موسلا دھار بارش برسی۔''

١٤١٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: ''اے اللہ ہمیں پانی سے سیراب فرما۔''

فوائد :...... بارش طلبی کی دعا میں ان ادعیہ اور دیگر بارش طلبی کی مسنون ادعیہ کا اہتمام مستحب عمل ہے اور امید واثق ہے کہ خلوص دل سے ان ادعیہ کے اہتمام سے ضرور بارش ہوگی۔

٦٧٠..... بَابُ عَدَدِ رَكْعَاتِ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء کی تعداد رکعات کا بیان

١٤١٨ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي خَبَرِ يُوْنُسَ وَ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جناب یونس اور معمر کی امام زہری سے بیان کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: کہ آپ نے دو

(١٤١٦) صحيح، سنن ابي داود، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، حديث: ١١٦٩.

(١٤١٧) اسناده صحيح، سنن نسائي، كتاب الاستسقاء، باب ذكر الدعاء، حديث: ١٥١٧ـ وسياتي مطولا برقم: ١٤٢٣.

(١٤١٨) تقدم تخريجه برقم: ١٤١٠.

رکعت پڑھائی تھیں۔"

فوائد:...... یہ اور دیگر احادیث جو نماز استسقاء کے بارے میں وارد ہیں، دلیل ہیں کہ نماز استسقاء دو رکعت ہے۔

١٧١..... بَابُ عَدَدِ التَّكْبِيرَاتِ فِي صَلَاةِ الْاِسْتِسْقَاءِ كَالتَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ

نماز استسقاء میں عیدین کی تکبیرات کی طرح تکبیرات کی تعداد کا بیان

١٤١٨/ ١ - قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ الثَّوْرِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام ثوری کی ہشام بن اسحاق کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "جس طرح آپ عیدین کی نماز پڑھتے تھے۔" (اسی طرح نماز استسقاء میں بھی تکبیرات پڑھی جائیں گی۔)

١٤١٩ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ الْمَدِيْنِيْ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ هِشَامَ بْنَ إِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ..........

إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ عُتْبَةَ أَمِيْرَ الْمَدِيْنَةِ، أَرْسَلَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: يَا بْنَ أَخِيْ سَلْهُ كَيْفَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ اسْتَسْقَى بِالنَّاسِ؟ قَالَ إِسْحَاقُ: فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْعَبَّاسِ كَيْفَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ اسْتَسْقَى؟ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَخَشِّعاً مُتَبَذِّلاً فَصَنَعَ فِيهِ كَمَا يَصْنَعُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى.

"جناب اسحاق بن عبداللہ سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ کے گورنر جناب ولید بن عتبہ نے انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا اور انہیں کہا: اے میرے بھتیجے! ان سے پوچھ کر آؤ کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ساتھ لے کر بارش کی دعا کی تھی اس دن آپ نے (دعا اور نماز) استسقاء میں کیسے عمل کیا تھا؟ جناب اسحاق فرماتے ہیں: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: اے ابوالعباس! جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا تھی اس روز آپ نے دعا اور نماز استسقاء میں کیسے عمل کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس روز) نہایت عاجزی اور سادگی کے ساتھ نکلے تو آپ نے نماز استسقاء میں اسی طرح کیا جیسے آپ نماز عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں کرتے تھے۔"

(١٤١٩) مسند احمد: ١/ ٢٦٩ - من طريق اسماعيل بهذا الاسناد، وقد تقدم برقم: ١٤٠٥.

٦٧٢..... بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَ ةِ فِيْ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

نماز استسقاء میں بلند آواز سے قراءت کرنے کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ التَّابِعِيْنَ أَنَّ صَلَاةَ النَّهَارِ عَجْمَاءُ، يُرِيْدُ أَنَّهُ لَا يُجْهَرُ بِالْقِرَاءَ ةِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَوَاتِ النَّهَارِ.

اور تابعین کے اس قول کے خلاف دلیل کا بیان کہ دن کی نماز بے آواز ہوگی۔ ان کی مراد یہ ہے کہ دن کی کسی نماز میں بھی بلند آواز سے قراءت نہ کی جائے۔

١٤١٩/ ١ ۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ جَهَرَ بِالْقِرَاءَ ةِ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”معمر کی زہری سے روایت میں بلند آواز سے قراءت کرنے کے الفاظ آئے ہیں۔“

١٤٢٠ ۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَوَلَّى النَّاسَ ظَهْرَهُ، وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ، وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَرَأَ فِيْهِمَا، وَجَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَ ةِ.

”جناب عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے باہر نکلے تو آپ قبلہ رخ ہوئے اور لوگوں کی طرف اپنی پشت کر لی۔ اپنی چادر کو الٹایا، اور دو رکعت پڑھائیں اور ان میں قراءت کی۔ اور آپ نے ان میں بلند آواز سے قراءت کی۔“

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ بارش طلبی کی دعا کے وقت امام کا قبلہ رخ ہونا، لوگ کی طرف پشت کرنا اور چادر الٹنا مستحب فعل ہے اور نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: نماز استسقاء میں جہری قراءت کرنے کے استحباب پر علماء کا اجماع ہے اسی طرح ابن بطال نے بھی نماز استسقاء میں جہری قراءت کے مستحب ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔ (نیل الاوطار: ٤/ ٧)

٦٧٣..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِسْتِسْقَاءِ بِبَعْضِ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُلْدَةِ الَّتِيْ يُسْتَسْقَى بِهَا بِبَعْضِ قَرَابَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس شہر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اقارب کے ذریعے سے بارش طلب کرنا مستحب ہے، جس شہر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اقارب کے ذریعے سے بارش طلب کی جاتی تھی

١٤٢١ ۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ،

(١٤٢٠) صحيح بخارى، كتاب صلاة الاستسقاء، باب الجهر بالقراءة فى الاستسقاء، حديث: ١٠٢٤ ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب: ١ ـ حديث: ٤/ ٨٩٤ ـ سنن ابى داود: ١١٦٢ ـ سنن نسائى: ١٥١٠ ـ مسند احمد: ٤/ ٣٩.

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا قُحِطُوْا خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالْعَبَّاسِ ، فَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا إِذَا قَحَطْنَا اسْتَسْقَيْنَا بِنَبِيِّكَ ، فَتَسْقِيْنَا ، وَإِنَّا نَسْتَسْقِيْكَ الْيَوْمَ بِعَمِّ نَبِيِّكَ ـ أَوْ نَبِيِّنَا ـ فَاسْقِنَا ، فَيُسْقَوْنَ ۔ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ كَذَا وَجَدْتُّ فِي كِتَابِي بِخَطِّيْ فَيُسْقَوْنَ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کے زمانہ میں) جب لوگ قحط سالی کا شکار ہوئے تو آپ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے بارش طلب کرتے۔ آپ دعا کرتے: اے اللہ! جب ہم قحط سالی میں مبتلا ہوتے تھے تو ہم تیرے نبی کے ذریعے سے بارش طلب کرتے تھے تو تو ہمیں بارش عطا کر دیتا تھا۔ آج ہم تیرے نبی کے چچا یا ہمارے نبی کے چچا کے ذریعے سے تجھ سے بارش طلب کرتے ہیں، (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ) لوگوں کو بارش عطا کر دی گئی۔ جناب محمد بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب میں اپنی لکھائی سے ''فَيُسْقَوْنَ'' کے لفظ ہی لکھے ہوئے دیکھے ہیں۔''

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نیک و صالحین اور اہل بیت میں سے زندہ لوگوں سے دعا کرانا اور ان کے وسیلہ سے بارش طلبی کی دعا کرنا اور انہیں سفارشی بنانا مستحب فعل ہے۔

۲۔ مردوں سے بارش طلبی کی سفارش کرانا اور مشکلات میں انہیں پکارنا اور ان سے فریاد طلبی کرنا حرام اور شرک ہے۔ لہٰذا اس قبیح گناہ سے اجتناب برتنا چاہیے۔ نیز زندہ صالحین سے دعا کرانے سے مقصود ان کے تقرب و تقویٰ کی وجہ سے دعا کی قبولیت کے مواقع زیادہ ہیں۔ یہ مقصود نہیں کہ وہ اسی مشکل سے از خود نجات دلاتے ہیں۔ بلکہ نجات دہندہ فقط اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے۔

۶۷۴..... بَابُ إِعَادَةِ الْخُطْبَةِ ثَانِيَةً بَعْدَ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کے بعد دوبارہ خطبہ دینا

١٤٢٢ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ وَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، ثَنَا أَبِيْ ، قَالَ ، سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ......

(١٤٢١) صحيح بخاری، كتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الامام الاستسقاء، حديث : ١٠١٠ـ صحيح ابن حبان : ٢٨٥٠.

(١٤٢٢) اسناده ضعيف، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء فی صلاة الاستسقاء، حديث : ١٢٦٨ ـ مسند احمد : ٢/ ٣٢٦ـ وقد تقدم برقم: ١٤٠٩.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْماً يَسْتَسْقِي، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِلاَ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، قَالَ، ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَى اللّٰهَ، وَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعاً يَدَيْهِ، ثُمَّ قَلَّبَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي الْقَلْبِ مِنَ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، فَإِنَّ فِي حَدِيْثِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ تَخْلِيْطٌ كَثِيْرٌ. فَإِنْ ثَبَتَ هٰذَا الْخَبَرُ فَفِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَدَعَا وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً قَبْلَ الصَّلَاةِ وَمَرَّةً بَعْدَهَا.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بارش طلب کرنے کے لئے نکلے تو آپ نے ہمیں بغیر اذان اور اقامت کے دو رکعات پڑھائیں۔ پھر آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور آپ نے اپنا چہرہ مبارک قبلہ کی طرف کیا اور اپنے دونوں ہاتھ (دعا کے لیے) اٹھائے۔ پھر آپ نے اپنی چادر کو پلٹا، اور اس کے دائیں حصے کو بائیں طرف اور بائیں حصے کو دائیں جانب کر دیا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔'' نعمان بن راشد کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے کیونکہ امام زہری سے مروی اس کی روایات بہت زیادہ غلط ملط ہوئی ہیں۔ لہٰذا اگر یہ حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو پھر اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ، دعا اور اپنی چادر کی تبدیلی دو مرتبہ کی ہے۔ ایک مرتبہ نماز سے پہلے اور ایک بار نماز کے بعد۔''

٦٧٥..... بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ والے دن خطبہ کے دوران بارش کی دعا کرنے کا بیان،

إِذَا اشْتُكِيَ إِلَى الْإِمَامِ بِقَحْطِ الْمَطَرِ، وَدُعَاءِ الْإِمَامِ بِحَبْسِ الْمَطَرِ عَنِ الْمُدُنِ وَالْقُرٰى، إِذَا اشْتُكِيَ إِلَيْهِ كَثْرَةُ الْأَمْطَارِ وَخِيفَ هَدْمُ الْبُنْيَانِ وَانْقِطَاعُ السُّبُلِ.

جبکہ امام سے بارش کی قلت کا شکوہ کیا جائے، اور جب امام سے بارشوں کی کثرت کی شکایت کی جائے جس سے عمارتوں کے منہدم ہونے اور راستوں کے منقطع ہونے کا ڈر پیدا ہو جائے تو امام (دوران خطبہ) شہروں اور بستیوں سے بارش رکنے کی دعا کر سکتا ہے۔

١٤٢٣ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنْ ثَابِتٍ.........

(١٤٢٣) صحيح بخاري، كتاب الاستسقاء، باب الدعاء اذا كثر المطر، حديث: ١٠٢١ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء، حديث: ٨٩٧ـ سنن نسائي: ١٥١٨.

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ، فَصَاحُوْا، قَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ، وَاحْمَرَّ الشَّجَرُ، وَهَلَكَ الْبَهَائِمُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّسْقِيَنَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اللّٰهُمَّ اسْقِنَا. قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزْعَةً مِنْ سَحَابٍ فَنَشَأَتْ سَحَابَةٌ فَانْتَشَرَتْ، ثُمَّ إِنَّهَا أُمْطِرَتْ، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَانْصَرَفَ فَلَمْ يَزَلْ يَمْطُرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، صَاحُوْا، قَالُوْا، يَا نَبِيَّ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَّحْبِسَهَا عَنَّا، قَالَ، فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. قَالَ فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ، فَجَعَلَتْ تُمْطِرُ حَوْلَهَا وَمَا تُمْطِرُ بِالْمَدِيْنَةِ قَطْرَةً. قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيْلِ . . .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ والے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ لوگ آپ کی طرف کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے عرض کرنے لگے: اے اللہ کے نبی! بارش کی شدید قلت ہو چکی ہے۔ درخت سرخ ہو گئے ہیں (سوکھ گئے ہیں)، اور جانور ہلاک ہو رہے ہیں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں بارش عطا فرمائے، آپ نے دعا کی: ''اے اللہ! ہمیں بارش سے سیراب فرما، اے اللہ ہمیں پانی پلا، حضرت انس فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا بھی ہمیں دکھائی نہیں دے رہا تھا کہ اچانک ایک چھوٹا سا بادل آیا اور پورے آسمان پر پھیل گیا۔ پھر اس نے بارش برسا دی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور نماز پڑھائی اور (گھر) تشریف لے گئے۔ اگلے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی۔ پھر جب آپ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو لوگ بلند آواز سے عرض کرنے لگے: اے اللہ کے نبی! گھر منہدم ہو گئے ہیں، اور راستے بند ہو گئے ہیں، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہم سے بارش روک لے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے اور دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا، ہم پر (مزید) بارش نہ برسا۔'' حضرت انس کہتے ہیں: مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گئے، مدینہ منورہ کے اردگرد بارش ہوتی رہی جبکہ مدینہ منورہ میں ایک قطرہ بھی بارش نہیں ہوئی۔ میں نے مدینہ منورہ کی طرف دیکھا تو وہ تاج کی طرح چمک دمک رہا تھا (اور اس کے اردگرد موتیوں کی طرح بارش کے قطرے گر رہے تھے)۔

فوائد:......۱۔ دورانِ خطبہ جمعہ بارش طلبی کی دعا کرنا مسنون ہے۔

۲۔ دورانِ خطبہ دعائے استسقاء کے لیے ہاتھوں کو خوب بلند اٹھانا حتیٰ کہ بغلوں کی سفیدی نظر آئے، مستحب فعل ہے۔

۳۔ دوران خطبہ استسقاء کی دعا کرتے وقت چادر الٹنا مسنون نہیں اور نہ قبلہ رو ہونا مسنون ہے۔

٦٧٦..... بَابُ تَرْكِ الْإِمَامِ الْعَوْدَ لِلْخُرُوْجِ لِصَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ ثَانِياً إِذَا اسْقُوْا فِيْ أَوَّلِ مَرَّةٍ اسْتَسْقَوْا

امام کا دوسری مرتبہ نماز استسقاء کے لیے نہ نکلنے کا بیان جبکہ پہلی مرتبہ دعا کرنے کے بعد بارش نازل ہو چکی ہو

١٤٢٤۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ نَا اَبُوْبَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ..........

عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ اَنَّ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ لَهُمْ فَقَامَ فَدَعٰى قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَاسْقُوْا. قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْاَخْبَارِ اَعْلَمُهُ ((فَاسْقُوْا)) اِلَّا فِيْ خَبَرِ شُعَيْبِ بْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ.

”حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں: جو صحابی ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو لے کر عید گاہ کی طرف بارش کی دعا کرنے کے لیے گئے، آپ نے کھڑے ہو کر دعا کی پھر قبلہ رخ ہوئے اور اپنی چادر کو الٹایا تو لوگوں کو بارش عطا کر دی گئی۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”شعیب بن ابی حمزہ کی روایت کے سوا میرے علم کے مطابق کسی اور روایت میں ”فاسقوا“ (انہیں بارش دے دی گئی) کے الفاظ نہیں ہیں۔“

فوائد: ......۱۔ نماز استسقاء کے لیے لوگوں کو آبادی سے باہر کسی کھلے میدان میں جمع کرنا اور نماز استسقاء پڑھنا مسنون و مستحب فعل ہے۔

۲۔ اگر ایک نماز استسقاء سے بارش حاصل ہو جائے تو دوبارہ نماز استسقاء کے اہتمام کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر نماز استسقاء کے باوجود بارش نہ ہو تو دوبارہ نماز استسقاء پڑھی جا سکتی ہے۔

❀❀❀❀

(١٤٢٤) صحيح بخاري، كتاب الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء قائما، حديث: ١٠٢٣ ـ مسند احمد: ٤/ ٤٠.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَي وَمَا يُحْتَاجُ فِيهِمَا مِنَ السُّنَنِ

عید الفطر، عید الاضحیٰ اور جو اُن میں جو ضروری سنتوں کے ابواب کا مجموعہ

٦٧٧..... بَابُ عَدَدِ رَكْعَاتِ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

نمازِ عیدین کی رکعات کی تعداد کا بیان

١٤٢٥ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ح وَثَنَاهُ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ وَهُوَ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زُبَيْدِ الْأَيَّامِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ..........

قَالَ عُمَرُ: صَلَاةُ الْأَضْحٰى رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلَاةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ، تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ، عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى.

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چاشت کی نماز دو رکعت ہے، نماز جمعہ دو رکعت ہے، نماز عید الفطر بھی دو رکعت ہے، اور مسافر کی نماز بھی دو رکعت ہے، تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ مکمل، قصر کے بغیر، نمازیں ہیں، اور جس نے (آپ پر) جھوٹ باندھا تو وہ ناکام ونامراد ہوگیا۔''

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز عید دو رکعت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی دو رکعت نماز ہی ادا کرتے تھے۔

۲۔ نماز عید چھوٹ جانے کی صورت میں بطور قضا دو رکعت نماز ہی ادا کی جائے گی۔ کیونکہ نماز عید دو رکعت ہی ہے اور ادا وقضا دونوں حالتوں میں دو رکعت نماز عید ہی مسنون ہے۔

٦٧٨..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ إِلَى الْمُصَلّٰى، وَتَرْكِ الْأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى الرُّجُوْعِ مِنَ الْمُصَلّٰى فَيَأْكُلُ مِنْ ذَبِيْحَتِهِ إِنْ كَانَ مِمَّنْ يُضَحِّيْ

عید الفطر والے دن عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے کچھ کھا لینے اور عید الاضحیٰ والے دن واپس آنے تک

(١٤٢٥) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب تقصير الصلاة في السفر، حديث: ١٠٦٤ ـ سنن كبرى نسائی: ٤٩٥ ـ صحيح ابن حبان: ٢٧٧٢.

کچھ نہ کھانے کا بیان تاکہ اگر اس نے قربانی کرنی ہو تو اپنی قربانی کا گوشت کھائے

١٤٢٦ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ، نَا...... ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ النَّحْرِ حَتّٰى يَذْبَحَ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر والے دن کچھ نہ کچھ کھائے بغیر (عیدگاہ) نہیں جاتے تھے۔ اور عید الاضحیٰ والے دن قربانی کرنے تک کچھ نہیں کھاتے تھے۔''

فوائد:......عیدالفطر کی نماز سے قبل کھجور وغیرہ تناول کرنا اور عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد قربانی کا گوشت تناول کرنا مستحب فعل ہے۔

٧٧٩...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى أَنَّ تَرْكَ الْأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ حَتّٰى يَذْبَحَ الْمَرْءُ فَضِيْلَةٌ، وَإِنْ كَانَ الْأَكْلُ مُبَاحًا قَبْلَ الْغُدُوِّ إِلَى الْمُصَلّٰى، وَالْآكِلُ غَيْرُ حَارِجٍ وَلَا اٰثِمٍ.

اس بات کی دلیل بننے والی روایت کا بیان کہ عیدالاضحیٰ والے دن قربانی کرنے تک آدمی کا کچھ نہ کھانا افضل کام ہے اگرچہ عیدگاہ کی طرف جانے سے پہلے کھانا جائز ہے اور کھانے والے پر کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے

١٤٢٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ...... عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحٰى بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَقَالَ أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ: ذَبَحْتُ شَاتِيْ وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ اٰتِيَ الصَّلَاةَ. فَقَالَ: شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ. وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْأَضَاحِيْ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عید الاضحیٰ والے دن نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا، تو حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے عرض کی: (اے اللہ کے رسول) میں نے اپنی بکری نماز کے پہلے آنے سے پہلے ہی ذبح کر لی تھی اور کھانا بھی کھا لیا تھا۔ آپ نے فرمایا: تمہاری بکری تو گوشت کی بکری ہے (قربانی نہیں ہوئی) اور بقیہ حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کو کتاب الاضاحی میں بیان کیا ہے۔''

(١٤٢٦) اسناده حسن، سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج، حدیث: ٥٤٢ـ سنن ابن ماجه: ١٧٥٦ـ مسند احمد: ٥/ ٣٥٢.

(١٤٢٧) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب الاکل یوم النحر، حدیث: ٩٥٥ـ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب وقتها، حدیث: ١٩٦١ـ سنن ابی داود: ٢٨٠٠ـ سنن ترمذی: ١٥٠٨ـ سنن نسائی: ١٥٧١ـ مسند احمد: ٤/ ٢٨١.

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ عیدالاضحیٰ کے دن نمازِ عید سے قبل کھانا جائز تو ہے لیکن نماز کے بعد کھانا افضل ہے۔

٦٨٠..... بَابُ اسْتِحْبَابِ أَكْلِ التَّمْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْغُدُوِّ إِلَى الْمُصَلّٰى

عیدالفطر والے دن عیدگاہ جانے سے پہلے کھجوریں کھانا مستحب ہے

١٤٢٨ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ.........

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْفِطْرِ عَلٰى تَمَرَاتٍ ، ثُمَّ يَغْدُوْ .

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر والے دن چند کھجوروں کا ناشتہ کرتے پھر (عیدگاہ کی طرف) تشریف لے جاتے۔"

٦٨١..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ عَلٰى وِتْرٍ مِنَ التَّمْرِ

عیدالفطر والے دن طاق عدد میں کھجوروں کے ساتھ ناشتہ کرنا مستحب ہے

١٤٢٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ بِالْفُسْطَاطِ ، ثَنَا أَبُوالنَّضْرِ ، نَا الْمُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ ، حَدَّثَنِي.........

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ ، وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْراً .

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر والے دن چند کھجوریں کھائے بغیر (عیدگاہ کی طرف) نہیں نکلتے تھے اور آپ طاق عدد میں کھجوریں تناول فرماتے تھے۔"

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ عیدالفطر کے دن نمازِ عید سے قبل طاق کھجوریں کھانا مستحب فعل ہے اگر کھجوریں میسر نہ ہوں تو کوئی بھی میٹھی چیز کھائی جا سکتی ہے۔

(١٤٢٨) اسناده ضعيف، ابواسحاق مدلس کے سماع کی تصریح ثابت نہیں ہے۔ سنن ترمذی، كتاب الجمعة، باب ماجاء في الاكل يوم الفطر قبل الخروج، حديث: ٥٤٣ـ سنن الدارمي: ١٦٠١ـ مسند عبد بن حميد: ١٢٣٧ـ وانظر الحديث الآتي.

(١٤٢٩) صحيح بخاري، كتاب العيدين، باب الاكل يوم الفطر قبل الخروج، حديث: ٩٥٣ـ سنن ابن ماجه: ١٧٥٤ـ مسنداحمد: ٣/ ٢٦.

٦٨٢..... بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلّٰى لِصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ، وَالدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ تُصَلّٰى فِي الْمُصَلّٰى لَا فِي الْمَسَاجِدِ، إِذَا أَمْكَنَ الْخُرُوجُ إِلَى الْمُصَلّٰى.

نمازعیدین کے لیے عید گاہ کی طرف جانے کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب عید گاہ کی طرف جانا ممکن ہو تو نماز عیدین عید گاہ ہی میں ادا کی جائے گی، مساجد میں ادا نہیں کی جائے گی

١٤٣٠۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى بْنِ أَبَانٍ قَالَا، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدٌ۔ وَهُوَ ابْنُ أَسْلَمَ۔ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ أَضْحٰى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلّٰى، فَصَلّٰى بِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفَ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن عید گاہ کی طرف تشریف لے گئے، صحابہ کرام کو نماز عید پڑھائی، پھر واپس تشریف لے آئے۔''

فوائد:......نماز عید کے لیے عید گاہ جانا مسنون ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے ہر عید عید گاہ میں ادا کی ہے اور آپ ﷺ نے خواتین وحضرات کو نماز عید کے لیے عید گاہ جانے کا حکم بھی دیا ہے۔ البتہ کسی عذر کی صورت میں مسجد وغیرہ میں نماز پڑھنے کی رخصت ہے اس بارے میں وارد احادیث تو ضعیف ہیں، لیکن اصول فقہ کے اس قاعدہ الضرورات تبیح المحظورات ضروریات ممنوع کاموں کو مباح کرتی ہیں۔'' کی رو سے عذر کی صورت میں مسجد میں نماز عید ادا کرنے کی گنجائش بہر صورت موجود ہے۔

٦٨٣..... بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ فِي الْغُدُوِّ إِلَى الْمُصَلّٰى فِي الْعِيدَيْنِ

نماز عیدین کے لیے عید گاہ کو جاتے ہوئے تکبیرات اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد کرتے ہوئے جانے کا بیان

إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ، وَأَحْسِبُ الْحَمْلَ فِيهِ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ إِنْ لَّمْ يَكُنِ الْغَلَطُ مِنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ وَهْبٍ.

اگر اس سلسلے میں مروی روایت صحیح ہو، کیونکہ اس حدیث کے بارے میں میرے دل میں کھٹکا ہے، میرے خیال میں اس کا سبب علی بن عبداللہ العمری ہے (کیونکہ وہ ضعیف ہے) اگر ابن وہب کے بھتیجے سے غلطی نہ ہوئی ہو۔

١٤٣١۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ وَهْبٍ، ثَنَا عَمِّيْ، ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

(١٤٣٠) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب الخروج الی المصلی بغیر منبر، حدیث: ٩٥٦۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب: ١۔ حدیث: ٨٨٩۔

(١٤٣١) اسنادہ ضعیف، عبداللہ بن عمر العمری راوی ضعیف ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ فِي الْعِيْدَيْنِ مَعَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَالْعَبَّاسِ، وَعَلِيٍّ، وَجَعْفَرٍ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ، وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَأَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ، رَافِعاً صَوْتَهُ بِالتَّهْلِيْلِ، وَالتَّكْبِيْرِ، فَيَأْخُذُ طَرِيْقَ الْحَدَّادِيْنَ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمُصَلّٰى، فَإِذَا فَرَغَ رَجَعَ عَلَى الْحَذَّائِيْنِ حَتّٰى يَأْتِيَ مَنْزِلَهُ.

'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدین کے دن حضرت فضل بن عباس، عبداللہ بن عباس، عباس، علی، جعفر، حسن، حسین، اسامہ بن زید، زید بن حارثہ اور حضرت ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر بلند آواز سے تکبیر و تہلیل کہتے ہوئے (عیدگاہ کی طرف) جاتے۔ آپ لوہاروں والے راستے سے عیدگاہ پہنچتے، پھر جب نماز سے فارغ ہوتے تو موچیوں کے راستے سے لوٹتے حتیٰ کہ آپ اپنے گھر پہنچ جاتے۔''

٦٨٤..... بَابُ تَرْكِ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

نمازِ عیدین کے لیے اذان اور اقامت نہ کہنے کا بیان

وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ لَا أَذَانَ وَلَا إِقَامَةَ إِلَّا لِصَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ وَإِنْ صُلِّيَتْ غَيْرَ الْفَرِيْضَةِ جَمَاعَةً.

اور یہ مسئلہ اسی جنس کے متعلق ہے جس کے بارے میں میں نے بتایا تھا کہ اذان اور اقامت صرف فرض نماز کے لیے کہی جاتی ہے اگرچہ نفل نماز باجماعت ہی ادا کی جائے۔''

١٤٣٢ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْفُزَارِيُّ، أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ.

'' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید کی نمازیں ادا کی ہیں نہ آپ نے اذان کہلوائی اور نہ اقامت کہلوائی۔''

فوائد:......١۔ نمازِ عیدین میں اذان و اقامت کہنا غیر مشروع فعل ہے۔

عراقی کہتے ہیں تمام علماء کا اس مسئلہ پر عمل ہے اور ابن قدامہ کہتے ہیں: اس بارے علماء کا خاص اختلاف

(١٤٣٠) صحيح بخاری، كتاب العيدين، باب الخروج الى المصلى بغير منبر، حديث: ٩٥٦ ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب: ١ ـ حديث: ٨٨٩.

(١٤٣٢) صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب صلاة العيدين، حديث: ٨٨٧ ـ سنن ابی داود: ١١٤٨

نہیں ہے۔(نیل الاوطار: ۳/ ۳۱۳)

۲۔ نمازعیدین سے قبل اشعار، نظمیں اور ترانے وغیرہ پڑھنا بدعت ہے۔

۷۸۵..... بَابُ إِخْرَاجِ الْعَنَزَةِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَى الْمُصَلّٰى

نمازعیدین میں عیدگاہ کی طرف نیزہ لے جانے کا بیان

لِيَسْتَتِرَ بِهَا الْإِمَامُ فِي الْمُصَلّٰى إِذَا صَلّٰى، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ لَمْ يُبَيَّنْ فِيهِ الْعِلَّةُ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْعَنَزَةَ مِنْ أَجْلِهَا.

تاکہ امام نماز پڑھاتے وقت عیدگاہ میں اسے سترہ بنالے، اس سلسلے میں ایک مجمل روایت کا بیان جس میں وہ علت بیان نہیں ہوئی جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ عیدگاہ میں نیزہ لے کر جاتے تھے۔

۱۴۳۳۔أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ يُصَلِّي إِلَيْهَا، وَكَانَ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ.

"ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن (عیدگاہ میں) نیزہ لے کر نکلتے تھے اسے سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے اور نماز کے بعد خطبہ دیتے تھے۔"

۱۴۳۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ..........

عَبْدَاللّٰهِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحٰى بِالْحَرْبَةِ، يَغْرِزُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ حِينَ يَقُومُ يُصَلِّي.

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن (عیدگاہ میں) نیزہ یا (برچھی) گاڑ کر اسے سترہ بنا کر نماز پڑھتے تھے۔"

۷۸۶..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلْعِلَّةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْعَنَزَةَ إِلَى الْمُصَلّٰى، وَالدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ خَرَّجَهَا إِذْ لَا بِنَاءَ بِالْمُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ يَسْتُرُ الْمُصَلِّيَ

اس حدیث کا بیان جو وہ علت کا کرتی ہے جس کی بناء پر رسول اللہ ﷺ نیزہ لے کر عیدگاہ جایا کرتے تھے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ آپ نے اس لیے نیزہ ساتھ لے کر جایا کرتے تھے۔ کیونکہ ان دنوں عیدگاہ میں ایسی کوئی عمارت نہیں تھی جو نمازی کے لیے سترہ بن سکتی۔

(۱۴۳۳) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب الصلاة الی الحربة، حدیث: ۹۷۲، ۹۵۷۔ وقد تقدم برقم: ۷۹۸.

(۱۴۳۴) تقدم تخریجه برقم: ۷۹۸.

۱۴۳۵ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ الْأَيْلِيُّ أَنَّ سَلاَمَةَ، حَدَّثَنِي عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ، خَرَجَ بِالْعَنَزَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى تُرْكَزَ فِي الْمُصَلّٰى فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا، وَذٰلِكَ أَنَّ الْمُصَلّٰى كَانَ فَضَاءً لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ مَبْنِيٌّ يُسْتَتَرُ بِهِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ والے دن ایک برچھی ساتھ لے کر (عیدگاہ میں) جاتے تھے، آپ نماز پڑھاتے وقت اسے اپنے سامنے گاڑ لیتے تھے۔ اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ عیدگاہ میں کوئی عمارت نہیں تھی کہ جسے سترہ بنا کر نماز پڑھی جائے۔''

فوائد:......۱۔ عیدگاہ میں اسلحہ لے کر چلنا مکروہ فعل ہے لیکن کسی شرعی ضرورت کے تحت عیدگاہ میں اسلحہ لے جانا جائز ہے۔

۲۔ عیدگاہ میں اگر دیوار وغیرہ نہ ہو تو سترہ کے لیے نیزہ یا کسی اور سترہ کا اہتمام کرنا جائز و مستحب ہے۔

۶۸۷..... بَابُ تَرْكِ الصَّلَاةِ فِي الْمُصَلّٰى قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ وَبَعْدَهَا اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتِنَانًا بِهِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور اتباع کرتے ہوئے عیدگاہ میں نماز عیدین سے پہلے اور بعد میں نماز نہ پڑھنے کا بیان

۱۴۳۶ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ، سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحٰى ـ وَأَكْبَرُ عِلْمِيْ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْفِطْرِ ـ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ

''جناب سعید بن جبیر رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر یا عید الاضحیٰ والے دن باہر تشریف لے گئے۔ میرا غالب خیال یہ ہے کہ انہوں نے عید الفطر بیان کیا تھا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔

(۱۴۳۵) اسناده ضعيف، محمد بن عزیزی ضعیف راوی ہے۔ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في الحربة يوم العيد، حديث: ۱۳۰۴ـ نحوه.

(۱۴۳۶) صحيح بخاری، كتاب العيدين، باب الخطبة بعد العيد، حديث: ۹۶۴ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب ترك الصلاة قبل العيد وبعدها، حديث: ۱۳/ ۸۸۴ـ سنن ابی داود: ۱۱۵۹ـ سنن ترمذی: ۵۳۷ـ سنن نسائی: ۱۵۸۸ـ سنن ابن ماجه: ۱۲۹۱ـ مسند احمد: ۱/ ۳۴۰.

بِلَالٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَصِخَابَهَا.

آپ نے اس سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی، پھر آپ عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ تو عورتوں نے اپنی انگوٹھیاں اور ہار اتار کر (حضرت بلال کو) دینے شروع کر دیے۔"

فوائد:......نماز عید سے قبل مطلق نوافل کا اہتمام کرنا مکروہ ہے اور نماز عید کے بعد عید گاہ میں نوافل کا اہتمام مکروہ ہے۔ البتہ نماز عید کے بعد گھر پر دو نفل ادا کرنا مسنون ہے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعِيْدِ شَيْئًا فَإِذَا رَجَعَ إِلٰى مَنْزِلِهٖ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ)) "رسول اللہ ﷺ عید سے قبل کوئی نماز نہ پڑھتے تھے اور جب نماز عید کے بعد اپنے گھر لوٹتے تو دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔"

(ابن ماجه: ۱۲۹۳، مسند احمد: ۲۸/۳، حاکم: ۱/ ۲۹۷ حسن)

۶۸۸..... بَابُ الْبَدْءِ بِصَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

نماز عیدین خطبے سے پہلے ادا کرنے کا بیان

۱۴۳۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عید والے دن نماز خطبے سے پہلے ادا فرمائی۔"

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز عید کا محل خطبہ عید سے قبل ہے اور خطبہ عید نماز عید کے بعد مشروع ہے۔

۲۔ نماز عید پہ خطبہ عید مقدم کرنا بدعت ہے اور اس بدعت کا موجد اول مروان بن حکم ہے۔ تفصیل کے لیے صحیح بخاری کی حدیث ۹۵۶ ملاحظہ کیجیے۔ واضح رہے کہ خطبہ اور تقریر میں شرعاً کوئی فرق نہیں۔

۶۸۹..... بَابُ عَدَدِ التَّكْبِيْرِ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ فِي الْقِيَامِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ

نماز عیدین میں رکوع سے پہلے قیام کی حالت میں تکبیرات کی تعداد کا بیان

۱۴۳۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ، قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُ.........

(۱۴۳۷) صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب العرض في الزكاة، حديث: ۱۴۴۹۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب صلاة العيدين، حديث: ۲/ ۸۸۴۔ سنن ابي داود: ۱۱۴۴۔ مسند احمد: ۱/ ۲۲۰۔ مسند الحميدی: ۴۷۶.

(۱۴۳۸) صحيح لغيره، الارواء: ۳/ ۹۹، ۱۰۸.

عَـنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّـى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْأَضْحٰى سَبْعاً وَخَمْسًا ، وَفِي الْفِطْرِ مِثْلَ ذٰلِكَ .

''حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے عیدین کی نماز میں پہلی رکعت قراءت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔''

۶۹۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُوَالِي بَيْنَ الْقِرَاءَ تَيْنِ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

اس شخص کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ نماز عیدین میں (دونوں رکعتوں کی) قراءتوں کو لگاتار اور مسلسل کیا جائے گا۔

۱۴۳۹۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْطَاهِرٍ نَا اَبُوْبَكْرٍ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ثنا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ اَبِي اُوَيْسٍ ثنا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِاللهِ.........

عَـنْ اَبِيْـهِ عَنْ جده اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُـكَبِّـرُ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعَ تَـكْبِيْـرَاتٍ وَفِـي الـرَّكْـعَةِ الثَّـانِيَةِ خَمْـسَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَ ةِ .

''حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں کی پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں کہتے اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے۔''

فوائد:......۱۔ نماز عید کی پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے سوا قراءت سے قبل سات تکبیرات اور دوسری رکعت میں قراءت سے قبل تکبیر قیام کے علاوہ پانچ تکبیرات مشروع و مستحب ہیں۔

۲۔ قراءت سے قبل دعائے استفتاح سے پہلے اور بعد میں تکبیرات کا اہتمام مسنون ہے۔

۶۹۱..... بَابُ الْقِرَاءَ ةِ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ

نماز عیدین میں قراءت کا بیان

۱۴۴۰۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الصُّوْرِيُّ بِالْفُسْطَاطِ ، ثَنَا شُرَيْحُ بْـنُ الـنُّعْمَانِ ، ثَنَا فُلَيْحٌ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ.........

عَنْ أَبِيْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ ، قَالَ: سَأَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ

''حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

(۱۴۳۹) انظر الحدیث السابق.

(۱۴۴۰) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب ما یقرأ فی صلاۃ العیدین، حدیث: ۸۹۱۔ سنن کبری نسائی: ۱۱۴۸۷۔ مسند احمد: ۵/ ۲۱۹۔ صحیح ابن حبان: ۲۸۰۹۔

الْخَطَّابِ بِمَا قَرَأَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الْخُرُوْجِ فِي الْعِيْدَيْنِ؟ فَقُلْتُ قَرَأَ: ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾، وَقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يُسْنِدْ هٰذَا الْخَبَرَ أَحَدٌ أَعْلَمُهُ غَيْرُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَقَالَا: إِنَّ عُمَرَ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ. قَالَ: حَدَّثَنَاهُ أَبُو الْأَزْهَرِ مِنْ أَصْلِهِ، قَالَ، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ فُلَيْحٍ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عیدین میں کون سی (سورتیں) تلاوت کی تھیں؟ میں نے جواب دیا کہ آپ نے سورۃ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ اور سورہ ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ کی تلاوت کی تھی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میرے علم کے مطابق اس روایت کو صرف فلیح بن سلیمان نے مسند بیان کیا ہے۔ اس روایت کو امام مالک اور ابن عیینہ نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا تو کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔''

١٤٤١۔ وَفِيْ خَبَرِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ وَ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى، وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ، وَهٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ.

''حضرت نعمان بن بشیر اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما کی روایات میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (نماز عیدین میں) سورہ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى) اور سورہ (هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ) کی قراءت کی۔ اور یہ (مختلف قراءت) جائز اختلاف کی قسم سے ہے۔

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز عید کی پہلی رکعت میں سورۃ القمر یا سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ ق یا سورۃ الغاشیہ کی قراءت مستحب ہے، البتہ نماز عید میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیۃ کے کثرت اہتمام کی روایات اکثر ہیں۔ نیز ان سورتوں کے علاوہ اور سورتوں کی تلاوت کرنا بھی جائز ہے، البتہ مذکورہ سورتوں کی تلاوت افضل ہے۔

۲۔ خطبہ عید زمین پر لوگوں کے بالمقابل کھڑے ہو کر ارشاد کرنا مسنون ہے۔

۳۔ فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ ﷺ نَزَلَ فَاتَى النِّسَاءَ سے یہ استدلال کہ آپ منبر سے نیچے اتر کے عورتوں کے پاس تشریف لے گئے تھا، درست نہیں بلکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کی بہ نسبت کچھ بلند جگہ پر تھے، منبر کا استعمال کسی بھی حدیث میں وارد نہیں۔

(١٤٤١) حديث النعمان: انظر رقم الحديث: ١٤٦٣۔ حديث سمرة رضي الله عنهما مسند احمد: ٥/ ٧۔ سنن كبرى نسائى: ١٧٨٧.

۶۹۲..... بَابُ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ النَّاسَ لِلْخُطْبَةِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ

نمازِ عید سے فراغت کے بعد امام کا خطبہ دینے کے لیے لوگوں کی طرف چہرہ کرنے کا بیان

١٤٤٢۔قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي خَبَرِ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضٍ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ ، قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُهُ بِتَمَامِهِ بَعْدُ .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے روایت میں یہ ہے کہ جب آپ نے نماز مکمل کر کے سلام پھیرا تو آپ اٹھے اور لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے بعد میں اس روایت کو مکمل بیان کیا ہے۔''

فوائد: ......ا۔نمازِ عید کا خطبہ ارشاد کرتے وقت امام کا چہرہ سامعین کی طرف ہونا چاہیے۔

۲۔ خطبہ عید سامعین کے بالمقابل کھڑے ہوکر دینا مسنون ہے۔

۳۔ خطبہ عید کا محل نماز عید کے بعد ہے۔

۶۹۳..... بَابُ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِيْدِ

نمازِ عید کے بعد عید والے دن خطبہ دینے کا بیان

١٤٤٣۔أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ وَثَنَا أَبُوْ مُوْسَى ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ۔يَعْنِي الثَّقَفِيَّ۔ ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ بَعْدَ الصَّلَاةِ . وَفِي حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ مَسْعَدَةَ: يَعْنِي فِي الْعِيْدِ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (عید والے دن) نماز کے بعد خطبہ دیتے تھے۔ جناب حماد بن مسعدہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''یعنی عید والے دن (نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے تھے)۔''

۶۹۴..... بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي الْعِيْدَيْنِ

عیدین میں منبر پر خطبہ دینے کا بیان

١٤٤٤۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ،

(١٤٤٢) انظر رقم الحديث: ١٤٤٩.

(١٤٤٣) صحيح بخاري، كتاب العيدين، باب المشي والركوب الى العيد، حديث: ٩٥٧۔ مسند احمد: ٢/٩۔ وقد تقدم برقم: ١٤٣٣.

أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ ، فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِيْنَ النِّسَاءُ صَدَقَةً . قُلْتُ لِعَطَاءٍ: زَكَاةُ الْفِطْرِ ؟ قَالَ: لَا . وَلٰكِنَّهُ صَدَقَةٌ يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِيْنَئِذٍ ، تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتْخَهَا وَيُلْقِيْنَ وَيُلْقِيْنَ .

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر والے دن کھڑے ہوئے تو آپ نے نماز پڑھائی، آپ نے خطبہ سے پہلے نماز سے ابتداء کی، پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: جب اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو (منبر سے) نیچے اترے اور عورتوں کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے انہیں اس حال میں وعظ ونصیحت فرمائی کہ آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا تھا، عورتیں اس میں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا وہ صدقہ فطر ادا کر رہی تھیں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ وہ اس وقت عام صدقہ کر رہی تھیں۔ عورتیں اپنی پازیب اور کنگن وغیرہ (حضرت بلال کی چادر میں) ڈال رہیں تھیں۔

فوائد: ......خطبہ عید کے لیے منبر کا اہتمام کرنا بدعت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عید گاہ میں منبر لے جانے اور منبر پر خطبہ ارشاد کرنے کے متعلق کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے۔ بلکہ عید گاہ ہی منبر کا سب سے پہلے استعمال مروان بن حکم نے کیا تھا۔ (دیکھیے، حدیث: ۱۴۴۹)

۶۹۵..... بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا عَلَى الْأَرْضِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بِالْمُصَلّٰى مِنْبَرٌ

جب عید گاہ میں منبر نہ ہو تو زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دینے کا بیان

۱۴۴۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ الْفَرَّاءِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۴۴۴) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب موعظة الامام النساء یوم العید، حدیث: ۹۷۸۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب صلاة العیدین، حدیث: ۸۸۵۔ سنن ابی داود: ۱۱۴۴۔

(۱۴۴۵) صحیح ابن حبان: ۲۸۱۴۔ من طریق ابی یعلی.

خَطَبَ يَوْمَ عِيْدٍ عَلَى رَاحِلَتِهِ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ تَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ . أَحْدُهُمَا أَنَّهُ خَطَبَ قَائِماً لاَ جَالِسًا ، وَالثَّانِي أَنَّهُ خَطَبَ عَلَى الْأَرْضِ كَإِنْكَارِ أَبِي سَعِيْدٍ عَلَى مَرْوَانَ لَمَّا أَخْرَجَ الْمِنْبَرَ ، فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ الْمِنْبَرُ .

نے عید والے دن اپنی سواری پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس لفظ کے دو معانی ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا، بیٹھ کر خطبہ نہیں دیا۔ دوسرا معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ آپ نے زمین پر خطبہ دیا (منبر پر نہیں دیا) جیسا کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے مروان کو (عید گاہ کی طرف) منبر نکالنے پر روکا تھا اور اسے فرمایا تھا: (عہد نبوی میں) منبر نہیں نکالا جاتا تھا۔

فوائد:......۱۔ خطبہ عید لوگوں کے بالمقابل کھڑے ہو کر ارشاد کرنا مسنون ہے۔

۲۔ سواری پر خطبہ عید ارشاد کرنا مسنون نہیں، بلکہ اس روایت میں کاتب کی نصیحت ہے کہ اس نے رجلیہ کو غلطی سے راحلتہ لکھ دیا ہے، اصل حدیث یوں ہے اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ يَوْمَ عِيْدٍ عَلَى رِجْلَيْهِ . بلاشبہ نبی ﷺ نے عید کے دن اپنے قدموں پر (کھڑے ہو کر) خطبہ ارشاد فرمایا تفصیل کے لیے دیکھئے الصحیحہ: ۲۹۶۸.

۶۹۶..... بَابُ عَدَدِ الْخُطَبِ فِي الْعِيْدَيْنِ وَالْفَصْلِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِجُلُوْسٍ

عیدین میں خطبوں کی تعداد اور دو خطبوں کے دوران میں بیٹھ کر فاصلہ اور فرق کرنے کا بیان

۱۴۴۶۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوْسٍ .

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر دو خطبے ارشاد فرماتے تھے اور ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر فاصلہ اور جدائی کرتے تھے۔"

۶۹۷..... بَابُ السُّكُوْتِ فِي الْجُلُوْسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَتَرْكِ الْكَلَامِ فِيْهِ

دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں خاموش رہنے اور بات چیت ترک کرنے کا بیان

۱۴۴۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، ثَنَا حَفْصٌ۔ يَعْنِي ابْنَ جَمِيْعٍ الْعَجَلِيَّ۔ ثَنَا

(۱۴۴۶) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب القعدة بين الخطبتين يوم الجمعة، حديث: ۹۲۸۔ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة، حديث: ۸۶۱۔ سنن ترمذی: ۵۰۶۔ سنن نسائی: ۱۴۱۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۰۳۔ سنن الدارمی: ۱۵۵۸.

سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السَّوَائِيِّ، قَالَ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِماً ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لاَ يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً أُخْرٰى، فَمَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَاعِداً فَقَدْ كَذَبَ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ والے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا، پھر آپ تھوڑی دیر بیٹھ گئے اور آپ نے کوئی بات چیت نہیں کی ۔ پھر آپ کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے ۔ لہٰذا جو شخص تمہیں بیان کرے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھ کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے، تو اس نے جھوٹ کہا ہے۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث خطبہ جمعہ کے متعلق ہیں جمعہ کے دو خطبے اور دو خطبوں کے درمیان خاموش بیٹھنا مسنون ہے۔

۲۔ نماز عید کا ایک ہی خطبہ ہے اور عید کے دو خطبوں کے متعلق جتنی روایات ہیں سب ضعیف ہیں۔

۳۔ خطبہ عید کو خطبات جمعہ پر قیاس کرنا درست نہیں، کیونکہ خطبہ عید کا محل نماز عید کے بعد اور خطبات جمعہ کا محل نماز جمعہ سے پہلے ہے۔

٦٩٨..... بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الْخُطْبَةِ وَالْاِقْتِصَادِ فِي الْخُطْبَةِ وَالصَّلَاةِ جَمِيْعاً

خطبہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور خطبہ اور نماز دونوں میں میانہ روی اختیار کرنے کا بیان

١٤٤٨۔أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالاَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ الْحَسَنُ، قَالَ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِماً، وَيَجْلِسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ، وَيَتْلُوْ اٰيَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ، وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا، وَصَلاَتُهُ قَصْداً

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ فرماتے تھے اور آپ دو خطبوں کے درمیان بیٹھ جاتے تھے، نیز آپ (خطبہ میں) قرآن مجید کی آیات تلاوت کرتے تھے، اور آپ کا خطبہ درمیانہ ہوتا تھا اور آپ کی

(١٤٤٧) صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب ذکر الخطبتین قبل الصلاۃ، حدیث: ٨٦٢۔ سنن ابی داود: ١٠٩٣۔ سنن ترمذی: ٥٠٧۔ سنن نسائی: ١٤١٨۔ سنن ابن ماجہ: ١١٠٥۔

(١٤٤٨) اسنادہ صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الرجل یخطب علی قوس، حدیث: ١١٠١۔ سنن نسائی: ١٤١٩۔ سنن ابن ماجہ: ١١٠٦۔ مسند احمد: ٥/ ١٠٢، ١٠٦۔

غَيْرَ أَنَّ الْحَسَنَ، قَالَ: وَكَانَ يَتْلُوْ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي خُطْبَتِهِ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ .

نماز بھی درمیانی ہوتی تھی۔'' جناب حسن کی روایت میں ہے: ''اور آپ خطبہ میں منبر پر قرآن مجید کی آیات پڑھتے تھے۔''

فوائد :......ا۔ نماز جمعہ کے دونوں خطبے کھڑے ہو کر دینا مسنون ہے۔ اور دونوں خطبوں میں قرآن کریم کی آیات تلاوت کر کے لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنا مسنون ہے۔

۲۔ نماز جمعہ کے دونوں خطبوں اور نماز جمعہ میں میانہ روی اختیار کرنا مستحب عمل ہے۔

٧٩٩..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ وَمَا يَنُوْبُ الْإِمَامُ مِنْ أَمْرِ الرَّعِيَّةِ فِيْ خُطْبَةِ الْعِيْدِ

خطبہ عید میں صدقہ کرنے کا حکم دینے اور رعایا کے معاملات میں جن امور کا امام حکم دینے کی ضرورت محسوس کرے ان کا بیان

١٤٤٩ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ، فَيَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ، فَإِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ، قَامَ فَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ مُصَلَّاهُمْ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ، وَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَمَرَهُمْ بِهَا، وَكَانَ يَقُوْلُ: تَصَدَّقُوْا، تَصَدَّقُوْا، تَصَدَّقُوْا . وَكَانَ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَلَمْ تَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ، حَتّٰى أَتَيْنَا الْمُصَلّٰى، فَإِذَا كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن (عید گاہ کی طرف) نکلا کرتے تھے۔ آپ نماز سے ابتدا کرتے، پھر جب آپ نماز مکمل کر کے سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ متوجہ ہوتے جبکہ وہ اپنی اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھے ہوتے۔ اگر آپ کو کوئی لشکر بھیجنے کی ضرورت ہوتی یا کوئی اور کام ہوتا تو لوگوں کو بیان کر دیتے۔ اور اگر کوئی (مالی) ضرورت ہوتی تو انہیں اس کا حکم دیتے۔ آپ فرماتے تھے: صدقہ و خیرات کرو، صدقہ دو، صدقہ کرو۔ اور صدقہ دینے والی زیادہ تر عورتیں ہوتی تھیں۔ پھر آپ واپس تشریف لے جاتے۔ مروان بن حکم کے دور خلافت تک اسی طرح ہوتا رہا۔ پھر (اس کے دور حکومت میں) میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر نکلا حتیٰ کہ ہم عید گاہ پہنچ گئے ہم نے اچانک دیکھا کہ کثیر بن صلت

(١٤٤٩) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب الخروج الی المصلی بغیر منبر، حدیث: ٩٥٦۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب صلاۃ العیدین، حدیث: ٨٨٩۔ سنن نسائی: ١٥٧٧۔ سنن ابن ماجه: ١٢٨٨۔ مسند احمد: ٣/ ٣٦.

مِنْبَراً مِنْ طِيْنٍ وَلَبِنٍ، وَإِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِيْ يَـدَهُ، كَأَنَّهُ يَجُرُّنِيْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ، وَأَنَا أَجُرُّهُ نَـحْـوَ الْـمُـصَلّٰى، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ، قُلْتُ: أَيْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ مَرْوَانُ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ. فَرَفَعْتُ صَوْتِي: كَلَّا وَالَّـذِيْ نَـفْسِيْ بِيَدِهِ، لَا تَأْتُوْنَ بِخَيْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ.

نے (عید گاہ میں) گارے اور اینٹوں سے منبر بنا دیا تھا۔ اچانک مروان نے مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑانا شروع کر دیا، گویا کہ وہ مجھے منبر کی طرف کھینچ رہا تھا اور میں اسے عید گاہ کی طرف کھینچ رہا تھا۔ جب میں نے اس کی یہ حرکت دیکھی تو میں نے کہا کہ: نماز سے ابتداء کرنے والا عمل کہاں گیا؟ تو مروان نے کہا: اے ابوسعید وہ تو چھوڑ دیا گیا ہے جو آپ کو معلوم ہے۔ پس میں نے بلند آواز سے کہا: ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جس چیز کا مجھے علم ہے تم اس سے بہتر عمل نہیں کر سکتے۔ تین بار یہ بات کہی پھر میں واپس چلا گیا۔''

فوائد:......۱۔ نمازِ عیدین کے لیے عید گاہ جانا مشروع ہے۔

۲۔ نمازِ عید خطبہ عید سے قبل مسنون ہے۔

۳۔ خطبہ عید لوگوں کی طرف منہ کر کے اور زمین پر کھڑے ہو کر ارشاد کرنا مشروع ہے۔

۴۔ خطبہ عید میں حاضرین سے صدقہ کی اپیل کرنا اور انہیں کثرت سے صدقہ کرنے کی ترغیب دینا جائز ومباح ہے۔

۵۔ عید گاہ میں منبر کا انتظام کرنا بدعت ہے، آپ ﷺ سے زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دینا مسنون ہے۔ اور اس بدعت کا موجد اول مروان بن حکم تھا۔

۶۔ نمازِ عید سے قبل خطبہ دینا بدعت ہے۔ اور اس بدعت کا موجد بھی مروان ہے۔

۷۔ خلافِ سنت کام کو جتنا بھی مزین وآراستہ کیا جائے اس میں خیر و بھلائی کرم فرما نہیں ہو سکتی۔

۷۰۰...... بَابُ إِشَارَةِ الْخَاطِبِ بِالسَّبَّابَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْخُطْبَةِ وَتَحْرِيْكِهِ إِيَّاهَا عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا

خطبے میں دعا کرتے وقت منبر پر شہادت کی انگلی سے خطیب کے اشارہ کرنے اور اس کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے اسے حرکت دینے کا بیان

۱۴۵۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ........

(۱۴۵۰) اسنادہ ضعیف، اس کی سند میں ابو الحویرث راوی خراب حافظہ والا ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین علی المنبر، حدیث: ۱۱۰۵۔ مسند احمد: ۵/ ۳۳۷۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدَيْهِ قَطُّ يَدْعُوْ عَلَى مِنْبَرِهِ وَلَا عَلَى غَيْرِهِ. وَلٰكِنْ رَأَيْتُهُ يَقُوْلُ هٰكَذَا: وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يُحَرِّكُهَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ هٰذَا أَبُو الْحُوَيْرِثِ مَدَنِيٌّ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے منبر پر یا منبر کے علاوہ دعا کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں نے آپ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، اور آپ نے اپنی انگشت شہادت کو حرکت دے کر اشارہ کیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''عبدالرحمان بن معاویہ سے مراد ابوالحویرث مدنی ہے۔''

۷۰۱...... بَابُ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنبَرِ فِي الْخُطْبَةِ

خطبے کے دوران میں منبر پر دونوں ہاتھ بلند کرنے کی کراہت کا بیان

١٤٥١ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ حُصَيْنٍ...... عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ: أَنَّهُ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنبَرِ، رَافِعًا يَدَيْهِ، فَقَالَ: قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ. رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزِيْدُ عَلَى أَنْ يُشِيْرَ بِإِصْبَعِهِ.

''حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر دونوں ہاتھ بلند کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کا برا کرے (انہیں خیر و بھلائی سے دور کرے) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ اپنی انگلی سے زیادہ اشارہ نہیں کرتے تھے۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ خطبہ جمعہ وعید اور دیگر خطبات میں خطبہ ارشاد کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اور ادھر ادھر اشارے کرنا مکروہ فعل ہے۔

۲۔ خطبات میں اشارے کا مسنون طریقہ انگشت شہادت سے اشارہ کرنا ہے۔

۷۰۲..... بَابُ الْاِعْتِمَادِ عَلَى الْقَسِيِّ أَوِ الْعِصِيِّ عَلَى الْمِنبَرِ فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ کے دوران میں منبر پر کمان یا لاٹھی کے ساتھ سہارا لینے کا بیان

١٤٥٢ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ الْحَوْشِيُّ، حَدَّثَنِيْ......

(١٤٥١) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، حديث: ٨٧٤ـ سنن ابی داود: ١١٠٤ـ سنن ترمذی: ٥١٥ـ سنن نسائی: ١٤١٣ـ مسند احمد: ٤/ ١٣٥.

(١٤٥٢) سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الرجل يخطب على قوس، حديث: ١٠٩٦ـ مسند احمد: ٤/ ٢١٢.

شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ الطَّائِفِيُّ، قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى - أَوْ مَعَ - رَجُلٍ لَهُ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ الْحَكَمُ بْنُ حُزْنِ الْكَلْفِيُّ، فَأَنْشَأَ يُحَدِّثُنَا، قَالَ: وَفَدْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ، فَشَهِدْنَا الْجُمُعَةَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَكِّئاً عَلَى قَوْسٍ أَوْ عَصَا، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ طَيِّبَاتٍ خَفِيْفَاتٍ مُبَارَكَاتٍ.

''جناب شعیب بن رزیق طائفی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی جنہیں حکم بن حزن کلفی کہا جاتا ہے، ان کے ساتھ بیٹھا تو انہوں نے ہمیں بیان کرنا شروع کر دیا، فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ سات میں سے ساتواں یا نو میں نواں شخص حاضر ہوا۔ ہم جمعہ میں حاضر ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ ایک کمان یا لاٹھی کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے، آپ نے اللہ تعالیٰ کی تعریفات بیان کیں اور پاکیزہ، ہلکے پھلکے اور مبارک کلمات کے ساتھ اللہ کی ثناء بیان کی۔''

۷۰۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ بِالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْخُطْبَةَ صَلَاةٌ، وَلَوْ كَانَتِ الْخُطْبَةُ صَلَاةً مَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا بِمَا لَا يَجُوْزُ فِي الصَّلَاةِ

خطبہ کے دوران میں نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے لیے گفتگو کرنا جائز ہے اور اس شخص کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ خطبہ نماز کی طرح ہے اور اگر خطبہ نماز کی طرح ہوتا تو نبی کریم ﷺ خطبے کے دوران میں ایسی گفتگو نہ فرماتے جو نماز میں جائز نہیں

۱۴۵۳- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ- يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ - عَنْ قَيْسٍ - وَهُوَ.........

ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَأَمَرَنِي، فَحَوَّلْتُ إِلَى الظِّلِّ. وَفِي خَبَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: - وَهُوَ يَخْطُبُ لِمَنْ أَخَّرَ الْمَجِيْءَ - اِجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ. وَفِي خَبَرِ أَبِي سَعِيْدٍ: فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ

''حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے دیکھا جبکہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ نے مجھے حکم دیا، لہٰذا میں سایہ دار جگہ کی طرف چلا گیا اور جناب عبید اللہ بن بشر کی حدیث میں ہے۔'' نبی کریم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے، دیر سے آنے والے کو فرمایا: (جہاں جگہ ملتی ہے) بیٹھ جاؤ، تم نے (لوگوں کو) تکلیف دی ہے اور دیر

(۱۴۵۳) اسناده صحيح، سنن ابي داود، كتاب الادب، باب في الجلوس في الشمس والظل، حديث: ۴۸۲۲- الادب المفرد للبخاري: ۱۱۷۴- مسند احمد: ۳/ ۴۲۷- صحيح ابن حبان: ۲۷۸۹.

بِبَعْثٍ أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ ، ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ ، وَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَمَرَهُمْ بِهَا ، وَكَانَ يَقُوْلُ: تَصَدَّقُوْا . وَفِي خَبَرِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلدَّاخِلِ: هَلْ صَلَّيْتَ ؟ قَالَ: لاَ . قَالَ: قُمْ ، فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ تَصَدَّقُوْا . وَفِي أَخْبَارِ جَابِرٍ فِي قِصَّةِ سُلَيْكٍ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَلَّيْتَ ؟ قَالَ: لاَ . قَالَ: قُمْ ، فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْأَمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ . فَفِي هٰذِهِ الْأَخْبَارِ كُلِّهَا دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْخُطْبَةَ لَيْسَتْ بِصَلَاةٍ . وَأَنَّ لِلْخَاطِبِ أَن يَّتَكَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ بِالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ وَمَا يَنُوْبُ الْمُسْلِمِيْنَ وَيُعَلِّمُهُمْ مِنْ أَمْرِ دِيْنِهِمْ .

سے بھی آئے ہو۔'' اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے پھر اگر آپ کو کوئی لشکر روانہ کرنے یا کوئی اور ضرورت ہوتی تو آپ لوگوں کو بتا دیتے ۔ اور اگر کوئی (مالی) حاجت ہوتی تو انہیں حکم دیتے، آپ فرماتے تھے: صدقہ کرو۔'' ابن عجلان کی عیاض رحمہ اللہ کے واسطے سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، جمعہ والے دن خطبہ کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد میں) داخل ہونے والے سے فرمایا: کیا تم نے نماز (تحیۃ المسجد) پڑھ لی ہے۔ اس نے جواب دیا: نہیں، تو آپ نے فرمایا: اٹھو، دو رکعات پڑھ لو، پھر آپ نے لوگوں سے کہا: صدقہ کرو۔'' اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایات میں مذکور حضرت سلیک رضی اللہ عنہ کے قصے میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تم نے (تحیۃ المسجد) پڑھ لی ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں، تو آپ نے فرمایا: اٹھ کر دو رکعت پڑھو۔ پھر آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ والے دن اس حال میں (مسجد) آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعت پڑھ کر بیٹھنا چاہیے ان تمام روایات میں اس بات کی دلیل ہے کہ خطبہ نماز کی طرح نہیں ہے۔ اور خطیب کے لیے جائز ہے کہ وہ خطبہ کے دوران میں نیکی کا حکم کرے، برائی سے روکے مسلمانوں کی ضروریات کے متعلق گفتگو کرے اور انہیں ان کے دینی معاملات سکھائے۔''

فوائد :......۱۔ دوران خطبہ امام حاضرین میں سے کسی شخص سے مخاطب ہوسکتا ہے اور دوران خطبہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا امام کے لیے جائز ہے۔ نیز سامعین کا باہم مخاطب ہونا لغو فعل ہے، البتہ دوران خطبہ سامع امام سے ہم کلام ہوسکتا ہے۔

۲۔ امام کو سامعین کا خیال رکھنا چاہیے اور جو چیز ان کے لیے مضر ہو اس کا مداوا کرنا چاہیے۔

۷۰۴..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْقَارِیءَ بِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاسْتِمَاعِهِ لِلْقِرَاءَةِ وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ وَالْبُكَاءِ عَلَى الْمِنبَرِ عِنْدَ اسْتِمَاعِ الْقُرْاٰنِ

امام کا قاری قرآن کو قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا حکم دینا اور تلاوت کو سننے کا بیان، اس حال میں کہ امام منبر پر موجود ہو، قرآن مجید کی تلاوت سن کر منبر پر رو پڑنے کا بیان

۱۴۵۴۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ، نَا أَبُوْ الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَلْقَمَةَ كَذَا يَقُوْلُ أَبُوْ الْأَحْوَصِ، قَالَ، ....

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ. فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ، حَتّٰى إِذَا بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ.

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کو تلاوت سناؤں جب کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے، تو میں نے آپ کو سورۂ نساء کی کچھ آیات پڑھ کر سنائیں، حتیٰ کہ جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ (النساء: ۴۱) "پھر ان کا کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو اس امت پر گواہ بنائیں گے۔" تو میں نے آپ کی طرف دیکھا، آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔"

۷۰۵..... بَابُ النُّزُوْلِ عَنِ الْمِنبَرِ لِلسُّجُوْدِ إِذَا قَرَأَ الْخَاطِبُ السَّجْدَةَ عَلَى الْمِنبَرِ

جب خطیب سجدہ والی آیت کی تلاوت کرے تو (سجدہ کرنے کے لیے) منبر سے نیچے اترنے کا بیان

إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ، لِأَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ ابْنِ وَهْبٍ أَدْخَلَ بَيْنَ أَبِيْ هِلَالٍ وَعِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ فَرْوَةَ رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَلَسْتُ أَرَى الرِّوَايَةَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ فَرْوَةَ هٰذَا.

اگر اس کے متعلق حدیث صحیح ثابت ہو کیونکہ میرا دل اس کی سند کی طرف سے مطمئن نہیں اس لیے کہ ابن وہب کے بعض شاگردوں نے ابن ابی ہلال اور عیاض بن عبداللہ کے درمیان اس حدیث میں اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو داخل کر دیا ہے، اس حدیث کو ابن وہب نے عمرو بن حارث سے روایت کیا ہے میرے خیال میں یہ حدیث ابن ابی فروہ سے مروی نہیں

(۱۴۵۴) سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ النساء، حدیث: ۳۰۲۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۴۹۴۔ سنن کبری نسائی: ۸۰۲۲.

١٤٥٥ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِی وَشُعَيْبٌ قَالَا، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَثَنَا خَالِدٌ ـ هُوَ يَزِيْدُ ـ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، وَهُوَ سَعِيْدٌ ـ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، ....

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَوْماً فَقَرَأَ ص فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ، وَقَرَأَ بِهَا مَرَّةً أُخْرٰى فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَيَسَّرْنَا لِلسُّجُوْدِ، فَلَمَّا رَآنَا قَالَ: إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ، وَلٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَدِ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلسُّجُوْدِ. فَنَزَلَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا: آپ نے (دوران خطبہ میں) سورہ ص کی تلاوت کی، پھر جب آپ نے سجدہ والی آیت تلاوت کی تو آپ نے (منبر سے) اتر کے سجدہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ ایک مرتبہ پھر آپ نے اس کی تلاوت فرمائی تو جب آپ آیت سجدہ پر پہنچے تو ہم نے سجدہ کرنے کی تیاری کر لی۔ جب آپ نے ہمیں (تیار دیکھا) تو فرمایا: ''بلاشبہ یہ تو ایک نبی (داؤد علیہ السلام) کی توبہ کا مقام ہے۔ لیکن میں نے تمہیں سجدہ کرنے کے لیے تیار دیکھا ہے۔ لہٰذا آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور سجدہ کیا اور ہم نے بھی سجدہ کیا۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران خطبہ آیت سجدہ کی تلاوت کے وقت خطبہ منقطع کرنا اور منبر سے اتر کر سجدہ کرنا اور سجدہ تلاوت کے بعد دوبارہ منبر پر براجمان ہونا اور بقیہ خطبہ ارشاد کرنا جائز ہے۔

٧٠٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْخَاطِبِ فِيْ قَطْعِ الْخُطْبَةِ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لَهُ

خطیب کے لیے بوقت ضرورت خطبہ روکنے کی رخصت ہے

١٤٥٦ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوْ تُمَيْلَةَ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ..........

بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ

(١٤٥٥) صحیح، الصحیحة: ٢٧١٠ ـ سنن ابی داود، کتاب سجود القرآن، باب السجود فی ص، حدیث: ١٤١٠ ـ سنن الدارمی: ١٥٥٤.

(١٤٥٦) اسناده صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الامام یقطع الخطبة للامر یحدث، حدیث: ١١٠٩ ـ سنن ترمذی: ٣٧٧٤ ـ سنن ابن ماجه: ٣٦٠٠ ـ سنن نسائی: ١٥٨٦ ـ مسند احمد: ٥/ ٣٥٤.

عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ إِذْ أَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ، قَالَ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمَلَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ، ﴿إِنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾، إِنِّي رَأَيْتُ هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى نَزَلْتُ وَحَمَلْتُهُمَا. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ثَنَاهُ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ حُسَيْنٍ، وَقَالَ: فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ.

رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوکر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما چلتے اور گرتے ہوئے (مسجد میں) آئے۔ ان دونوں نے سرخ رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی، تو رسول اللہ ﷺ (منبر سے) اترے اور آپ نے ان دونوں کو اٹھا لیا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے: ﴿إِنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ (الانفال: ۲۸) ”بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کا باعث ہے۔“ بے شک میں نے ان دو بچوں کو چلتے ہوئے گرتے ہوئے دیکھا تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا حتی کہ میں نے نیچے اتر کر انہیں اٹھا لیا۔ زید بن حباب کے واسطے سے جناب حسین کی روایت میں ہے: ”تو میں صبر نہ کر سکا“ پھر آپ نے اپنا خطبہ دوبارہ شروع کر دیا۔“

فوائد:......۱۔ حاجت کے تحت خطبہ منقطع کرنا جائز و مباح ہے۔

۲۔ اولاد اور مال فتنہ ہے جو شرعی اعمال میں کوتاہی کا باعث بنتے ہیں لیکن یہاں یہ مقصود نہیں کہ اولاد اور مال کی محبت میں غیر شرعی کام جائز ہے بلکہ مقصود یہ ہے اگر اولاد وغیرہ سے محبت میں کچھ کمی کوتاہی ہو جائے تو قابل مواخذہ نہیں۔

۳۔ سرخ لباس زیب تن کرنا جائز ہے۔

۷۰۷..... بَابُ إِبَاحَةِ قَطْعِ الْخُطْبَةِ لِيُعَلِّمَ بَعْضَ الرَّعِيَّةِ

خطبہ روک کر بعض رعایا کو تعلیم دینا جائز ہے

۱٤٥٧ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ ـ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيْرَةِ ـ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، ....

عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ، قَالَ: جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقُلْتُ:

”حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو میں نے

(۱٤٥٧) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب حديث التعليم فى الخطبة، حديث: ٨٧٦ـ سنن نسائى: ٥٣٧٩ـ الادب المفرد للبخارى: ١١٦٤ـ مسند احمد: ٥/ ٨٠.

رَجُلٌ جَاهِلٌ عَنْ دِيْنٍ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهُ . فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ ، وَتَرَكَ الْخُطْبَةَ ، ثُمَّ أُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خَلَتْ قَوَائِمُهُ مِنْ حَدِيْدٍ ، فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ، ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ قَائِماً .

عرض کی: (میں) ایک دین سے ناواقف شخص ہو، جسے معلوم نہیں کہ اس کا دین کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے خطبہ روک دیا۔ پھر ایک کرسی لائی گئی۔ جس کے پائے لوہے سے خالی تھے۔رسول اللہ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ نے اس علم سے مجھے سکھانا شروع کیا جو علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا تھا، پھر آپ نے کھڑے ہو کر (بقیہ) خطبہ ارشاد فرمایا۔''

فوائد:......ا۔کسی شرعی ضرورت کی صورت میں خطبہ اور جمعہ دیگر خطبات قطع کرنا جائز ہے۔

۲۔ کوئی شخص دین سیکھنے کے لیے امام کی خدمت میں حاضر ہو تو ہر صورت اسے دینی تعلیم سے آگاہ کرنا لازم ہے، خواہ انسان خطبہ ارشاد کر رہا ہو۔

۳۔ سائل کا سوال کو خوبصورت اور آراستہ کر کے پیش کرنا جائز ہے۔

۴۔ نبی ﷺ اپنی امت پر انتہائی مشفق و مہربان تھا اور دین اسلام کی تعلیمات سکھانے کے لیے ہمہ وقت تیار ومصروف رہتے تھے۔

۵۔ تعلیم کے لیے بلند جگہ یا کرسی وغیرہ کا استعمال بہتر ہے، اس سے سامعین کو سمجھنے میں سہولت رہتی ہے۔

۷۰۸..... بَابُ انْتِظَارِ الْقَوْمِ الْإِمَامَ جُلُوْسًا فِي الْعِيْدَيْنِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ لِيَعِظَ النِّسَاءَ وَيُذَكِّرُهُنَّ

نماز عیدین میں خطبے سے فارغ ہو کر لوگوں کا بیٹھ کر امام کا انتظار کرنا تا کہ وہ عورتوں کو وعظ ونصیحت کر لے

۱٤٥٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، ، قَالَ وَحَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ عَنِ ابْنِ مَخْلَدٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: شَهِدْتُ صَلَاةَ الْفِطْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ ، فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيْهَا

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید الفطر کی نمازیں پڑھی ہیں، یہ تمام حضرات نماز خطبے سے پہلے پڑھتے

(۱٤٥٨) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب موعظة الامام النساء، یوم العید، حدیث : ۹۷۹۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة العیدین، باب صلاة العیدین، حدیث : ۸۸٤۔ مسند احمد : ۱/ ۳۳۱.

قَبْلَ الْخُطْبَةِ . فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ ، فَقَرَأَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ حَتّٰى خَتَمَ الْآيَةَ ، ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ: أَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ؟ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ تُجِبْهُ غَيْرُهَا ، لَا يَدْرِي الْحَسَنُ مَنْ هِيَ: نَعَمْ . قَالَ فَتَصَدَّقْنَ ، قَالَ: فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ، فَقَالَ: هَلُمَّ ، فِدًى لَكُنَّ ، فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ .

تھے۔ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ نیچے تشریف لائے، گویا کہ میں آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ مردوں کو اپنے ہاتھ کے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ فرما رہے تھے، پھر آپ لوگوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ﴾ (الممتحنة: ١٢) ''اے نبی! جب آپ کے پاس مومن عورتیں بیعت کے لیے حاضر ہوں۔'' آخر آیت تک تلاوت فرمائی۔ تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا: کیا تم اسی بات پر (قائم) ہو؟ صرف ایک عورت نے جواب دیا۔ ہاں جی! جناب حسن کو معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ عورت کون تھی۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: صدقہ کرو خیرات کرو۔ چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ نے کپڑا پھیلا دیا اور کہا: اپنا صدقہ لاؤ۔ پس عورتوں نے اپنے زیورات اور انگوٹھیاں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنا شروع کر دیں۔''

٧٠٩..... بَابُ ذِكْرِ عِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءَ وَتَذْكِيرِهِ إِيَّاهُنَّ وَأَمْرِهِ إِيَّاهُنَّ بِالصَّدَقَةِ بَعْدَ خُطْبَةِ الْعِيدَيْنِ

عیدین کے خطبہ کے بعد امام کا عورتوں کو وعظ و نصیحت کرنا اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دینا

١٤٥٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر والے دن کھڑے ہوئے، تو خطبے سے پہلے نماز سے ابتداء کی، پھر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ جب اللہ کے نبی ﷺ فارغ ہوئے تو عورتوں کے پاس تشریف لائے

(١٤٥٩) تقدم تخريجه برقم: ١٤٤٤.

فَأَتَى النِّسَاءَ ، فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ ، وَ بِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِيْنَ النِّسَاءُ صَدَقَةً . قُلْتُ لِعَطَاءٍ زَكَاةُ يَوْمِ الْفِطْرِ ؟ قَالَ: لَا ، وَلٰكِنَّهُ صَدَقَةٌ يَتَصَدَّقْنَ بِهَا حِيْنَئِذٍ ، تُلْقِي الْمَرْأَةُ فَتْخَهَا وَيُلْقِيْنَ وَيُلْقِيْنَ . قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتَرٰى حَقًّا عَلَى الْإِمَامِ الْآنَ أَنْ يَّأْتِيَ النِّسَاءَ حِيْنَ يَفْرُغُ فَيُذَكِّرُهُنَّ . قَالَ: أَيْ لَعُمْرِيْ إِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ عَلَيْهِمْ ، وَمَالَهُمْ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ .

تو آپ نے انہیں نصیحت فرمائی جبکہ آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا تھا۔ جس میں عورتیں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ جناب ابن جریج کہتے ہیں: میں نے امام عطاء سے پوچھا: کیا یہ صدقہ فطر تھا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، لیکن وہ ایک عام صدقہ تھا جو انہوں نے اسی وقت ادا کیا تھا۔ عورت اپنا کنگن یا چھلہ وغیرہ (حضرت بلال کی چادر میں) ڈال رہی تھیں اور وہ (زیورات وغیرہ) صدقہ کر رہی تھیں۔ میں نے جناب عطاء سے پوچھا: کیا آپ کے نزدیک اب بھی امام کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ وہ خطبے سے فارغ ہو کر عورتوں کے پاس آئے اور انہیں وعظ و نصیحت کرے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، میری عمر کی قسم! یہ ان پر واجب ہے۔ کیا وجہ ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتے؟''

١٤٦٠ ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَفِيْ خَبَرِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ، وَحَثَّهُنَّ عَلٰى طَاعَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ: تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ . فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْ سَطَةِ النِّسَاءِ سُفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ: لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: إِنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَةَ ، فَجَعَلْنَ يَتَبَرَّعْنَ بِقَلَائِدِهِنَّ وَحُلِيِّهِنَّ وَقُرُطِهِنَّ وَخَوَاتِمِهِنَّ يَقْذِفْنَهُ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ

'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب عبدالمالک بن ابی سلیمان کی عطا کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دیا۔ انہیں وعظ و نصیحت کی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، عورتوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ترغیب دلائی، پھر فرمایا: ''تم صدقہ کرو کیونکہ تمہاری اکثریت جہنم کا ایندھن ہے۔ تو عورتوں کے درمیان سے پچکے رخساروں والی ایک عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک تم شکوے شکایات بہت زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو، چنانچہ انہوں نے صدقہ و خیرات کرتے ہوئے اپنے

(١٤٦٠) صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب صلاة العيدين، حديث : ٤/ ٨٨٥ـ سنن نسائی : ١٥٧٦ـ مسند احمد : ٣/ ٣١٨ـ سنن الدارمی : ١٦٠٢.

بِهِ . أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَاهُ بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، ح وَثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ .

گلے کے ہار، زیورات، اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں حضرت بلال کی چادر میں ڈال دیں۔"

۷۱۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَتَى النِّسَاءَ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ لِيَعِظَهُنَّ إِذِ النِّسَاءُ لَمْ يَسْمَعْنَ خُطْبَتَهُ وَمَوْعِظَتَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ خطبے سے فارغ ہو کر عورتوں کے پاس انہیں وعظ ونصیحت کرنے کے لیے اس لیے تشریف لائے تھے کیونکہ عورتیں آپ کا خطبہ اور وعظ ونصیحت سن نہیں سکی تھیں

١٤٦١ ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي خَبَرِ أَيُّوْبَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَرَاٰى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ ، فَأَتَاهُنَّ ، يُذَكِّرُهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ . الْخَبَرَانِ صَحِيْحَانِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: پس نبی کریم ﷺ نے خیال کیا کہ آپ عورتوں کو وعظ نہیں سنا سکے، اس لیے آپ ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں وعظ ونصیحت کی۔" یہ دونوں روایات جنھیں امام عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، صحیح ہیں۔

فوائد:......۱۔ عیدین میں اگر عورتوں تک خطیب کی آواز نہ پہنچے تو عورتوں کو علیحدہ خطبہ ارشاد کرنا اور انہیں وعظ ونصیحت کرنا جائز ہے۔

۲۔ خطبہ عید میں عورتوں کو صدقات وخیرات کرنے کی ترغیب دینا اور انہیں جہنم سے بچاؤ کی احتیاطی تدابیر سے آگاہ کرنا مباح ہے۔

۷۱۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ انْتِظَارِ الرَّعِيَّةِ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ

عید والے دن لوگوں کو خطبے کا انتظار نہ کرنے کی رخصت ہے

١٤٦٢ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِيُّ ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ..........

(١٤٦١) صحیح بخاری، کتاب العلم، باب عظة الامام النساء وتعلیمهن، حدیث: ٩٨ـ صحیح مسلم٢/٨٨٤ سنن ابن ماجه: ١٢٧٣.

(١٤٦٢) صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الجلوس للخطبة، حدیث: ١١٥٥ـ سنن نسائی: ١٥٧٢ـ سنن ابن ماجه: ١٢٩٠.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عِيْدٍ، صَلّٰى وَقَالَ: قَدْ قَضَيْنَا الصَّلَاةَ، فَمَنْ شَاءَ جَلَسَ لِلْخُطْبَةِ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَّذْهَبَ ذَهَبَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ خِرَاسَانِيٌّ غَرِيْبٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَاهُ غَيْرُ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى الشَّيْبَانِيِّ، كَانَ هٰذَا الْخَبَرُ أَيْضًا عِنْدَ أَبِي عَمَّارٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى، لَمْ يُحَدِّثْنَا بِهٖ بِنَيْسَابُوْرٍ، حَدَّثَ بِهٖ أَهْلُ بَغْدَادٍ عَلٰى مَا خَبَرَنِيْ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ.

''حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید والے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے نماز پڑھائی اور فرمایا: ہم نے نماز ادا کر لی ہے، تو جو شخص چاہے وہ خطبہ سننے کے لیے بیٹھا رہے، اور جو شخص جانا چاہے وہ چلا جائے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ خراسانی روایت نہایت غریب ہے۔ ہمارے علم کے مطابق اسے صرف فضل بن موسیٰ شیبانی نے روایت کیا ہے۔ یہ روایت ابوعمار کے پاس بھی موجود تھی، انہوں نے نیسابور میں ہمیں یہ حدیث بیان نہیں کی، اہل بغداد کو یہ حدیث بیان کی تھی جیسا کہ بعض عراقی علماء نے مجھے بتایا ہے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ خطبہ عیدین سنت ہے واجب نہیں اور عید کے خطبہ کے وجوب کا کوئی شخص بھی قائل نہیں۔ تاہم صحابہ کا عمل یہی تھا کہ وہ جہاں نماز پڑھتے وہیں بیٹھ کر خطبہ سماعت کرتے۔

۷۱۲..... بَابُ اجْتِمَاعِ الْعِيْدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ وَصَلَاةِ الْإِمَامِ بِالنَّاسِ الْعِيْدَ ثُمَّ الْجُمُعَةَ، وَإِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا جَمِيْعًا بِسُوْرَتَيْنِ بِأَعْيَانِهِمَا.

ایک ہی دن میں عید اور جمعہ کا جمع ہونا، اور امام کا لوگوں کو پہلے عید کی نماز پھر نماز جمعہ پڑھانے کا بیان، ان دونوں نمازوں میں ایک ہی قسم کی دو سورتیں پڑھنا جائز ہے

۱۴۶۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ..........

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ، وَقَالَ مَرَّةً: فِي الْعِيْدِ، بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى، وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ، فَإِنْ وَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَرَأَ بِهِمَا.

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عیدین کی نمازوں میں، ایک بار فرمایا: عید میں (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) اور (هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ) پڑھا کرتے تھے۔ اور اگر عید جمعہ کے دن آ جاتی تو آپ دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔''

(۱۴۶۳) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة، حدیث: ۸۷۸۔ سنن ابی داود: ۱۱۲۲۔ سنن ترمذی: ۵۳۳۔ سنن نسائی: ۱۴۲۵۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۸۱۔ مسند احمد: ۴/ ۲۷۳۔ مسند الحمیدی: ۹۲۱۔

فوائد :......اگر عید اور جمعہ ایک دن واقع ہوں تو عید و جمعہ کی دونوں نمازوں میں سورۃ اعلیٰ اور سورۃ غاشیہ کی تلاوت کرنا جائز و مباح ہے۔

۷۱۳...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِبَعْضِ الرَّعِيَّةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ إِيَّاسَ بْنَ أَبِي رَمْلَةَ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ.

جب جمعہ اور عید ایک ہی دن میں جمع ہو جائیں تو بعض لوگوں کو جمعہ نہ پڑھنے کی رخصت کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو، کیونکہ مجھے ایاس بن ابی رملہ کی جرح اور تعدیل کا علم نہیں ہے

۱٤٦٤ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوسَى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ.........

عَنْ إِيَّاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ: أَنَّهُ شَهِدَ مُعَاوِيَةَ وَسَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ شَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. صَلَّى الْعِيْدَ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ، ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْمَعَ فَلْيَجْمَعْ.

''جناب ایاس بن ابی رملہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت معاویہ کے پاس حاضر تھے تو انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی دن میں دو عیدوں (عید اور جمعہ) میں شریک ہوئے ہو؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! آپ نے دن کے شروع میں عید کی نماز پڑھائی پھر آپ نے نماز جمعہ کی رخصت دے دی اور فرمایا: جو پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے۔''

فوائد :......اگر عید جمعہ کے روز آئے تو سامعین کو جمعہ چھوڑنے کی رخصت ہے۔ اور جمعہ چھوڑنے کی صورت میں سامعین گناہ گار نہیں ہوں گے۔ البتہ جمعہ چھوڑنے کی صورت میں نماز ظہر پڑھنا لازم ہے۔

۷۱٤...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ إِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدَانِ وَالْجُمُعَةُ أَنْ يُّعِيْدَ بِهِمْ وَلَا يَجْمَعَ بِهِمْ، إِنْ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَرَادَ بِقَوْلِهِ أَصَابَ ابْنُ الزُّبَيْرِ السُّنَّةَ، سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جب عید اور جمعہ جمع ہو جائیں تو امام کو رخصت ہے کہ وہ لوگوں کو عید پڑھا دے اور جمعہ نہ پڑھائے، بشرطیکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اپنے اس فرمان ''ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے سنت کو پا لیا ہے'' سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنت ہو

١٤٦٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، ح وَثَنَا

(١٤٦٤) صحيح، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب اذا وافق يوم الجمعة يوم عيد، حديث: ١٠٧٠ـ سنن نسائى: ١٥٩٢ـ سنن ابن ماجه: ١٣١٠ـ مسند احمد: ٣٧٢/٤ـ سنن الدارمى: ١٦١٢.

يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، ح وَثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ يَعْنِي بْنَ أَخْضَرَ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَنْصَارِيُّ مِنْ بَنِي عَوْفِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، قَالَ، حَدَّثَنِي.........

وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: شَهِدتُّ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَهُوَ أَمِيْرٌ فَوَافَقَ يَوْمُ فِطْرٍ۔ أَوْ أَضْحَى۔ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَأَخَّرَ الْخُرُوْجَ حَتَّى ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَخَرَجَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَ وَأَطَالَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ الْجُمُعَةَ. فَعَابَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ ابْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: أَصَابَ ابْنُ الزُّبَيْرِ السُّنَّةَ وَبَلَغَ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا اجْتَمَعَ عِيْدَانِ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَةَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَصَابَ ابْنُ الزُّبَيْرِ السُّنَّةَ، يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَائِزٌ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ سُنَّةَ أَبِي بَكْرٍ أَوْ عُمَرَ أَوْ عُثْمَانَ أَوْ عَلِيٍّ. وَلَا أَخَالُ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ أَصَابَ السُّنَّةَ فِي تَقْدِيْمِهِ الْخُطْبَةَ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِيْدِ، لِأَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَإِنَّمَا أَرَادَ تَرْكَهُ أَنْ يَجْمَعَ بِهِمْ بَعْدَمَا قَدْ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْعِيْدِ فَقَطْ،

''حضرت وہب بن کیسان بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ مکرمہ میں حاضر تھا جب وہ امیر تھے تو عید الفطر یا عید الاضحیٰ جمعہ کے دن آ گئی تو انہوں نے (عید کے لیے) نکلنے میں تاخیر کی حتی کہ دن چڑھ گیا، پھر وہ باہر نکلے اور منبر پر تشریف فرما ہو کر بڑا طویل خطبہ دیا۔ پھر انہوں نے دو رکعات پڑھائیں اور نماز جمعہ نہیں پڑھائی، پس بنی امیہ بن عبد شمس کے کچھ لوگوں نے اس بات پر اعتراض کیا اور ان پر عیب لگایا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا: ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے سنت کو پالیا ہے۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: ''میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ جب دو عیدیں (عید اور جمعہ) جمع ہو جائیں تو وہ اسی طرح کرتے تھے۔ یہ جناب احمد بن عبدہ کی حدیث ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان: ''حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے سنت کو پالیا ہے''، ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ انہوں نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو پالیا ہے۔'' اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی مردا یہ ہو کہ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان یا علی کے طریقے کو انہوں نے پالیا ہے۔ اور میرا خیال نہیں کہ نماز عید سے پہلے خطبہ دینے کو انہوں نے سنت کو پالیا'' قرار دیا ہو کیونکہ یہ کام سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، اور عمر رضی اللہ عنہما کے طریقے کے خلاف ہے۔ بلکہ ان کی مراد صرف جمعہ نہ پڑھانا تھا۔ جبکہ انہوں نے لوگوں کو نماز عید پڑھا

(١٤٦٥) اسناده حسن، سنن نسائی، كتاب صلاة العيدين، باب الرخصة في التخلف عن الجمعة...... حديث: ١٥٩٣.

دُوْنَ تَقْدِيْمِ الْخُطْبَةِ قَبْلَ صَلاةِ الْعِيْدِ. دی تھی۔ ان کی مراد نماز عید سے پہلے خطبہ دینا نہ تھی۔''

فوائد: ......ا۔ اگر عید اور جمعہ ایک دن واقع ہوں تو نماز جمعہ کو ترک کرنے اور امام کو جمعہ منعقد نہ کرنے کی رخصت ہے روز عید جمعہ کا انعقاد لازم نہیں۔

۲۔ نماز جمعہ ترک کرنے کی صورت میں نماز ظہر کا اہتمام لازم ہے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے جمعہ کا اہتمام نہ کرنے سے اس بات کی نفی نہیں ہوئی کہ انہوں نے نماز ظہر گھر پر ادا نہ کی ہو۔

۷۱۵..... بَابُ إِبَاحَةِ خُرُوْجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيْدَيْنِ، وَإِنْ كُنَّ أَبْكَارًا ذَوَاتَ خُدُوْرٍ حُيَّضًا كُنَّ أَوْ أَطْهَارًا

عورتوں کا نماز عیدین کے لیے نکلنا جائز ہے اگر چہ وہ کنواریاں، پردہ نشین، حائضہ ہوں یا پاکیزہ

۱۴۶۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، نَا أَيُّوْبُ.........

عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَخْرُجْنَ. فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِيْ خَلْفٍ، فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَزَا، مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً كَانَتْ أُخْتِيْ مَعَهُ فِيْ سِتِّ غَزَوَاتٍ، قَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى، وَنَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى. فَسَأَلَتْ أُخْتِيْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: هَلْ عَلٰى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ أَنْ لَّا تَخْرُجَ؟ قَالَ: لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ. فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ

''حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم اپنی جوان لڑکیوں کو (عید کے لیے) نکلنے سے منع کرتی تھیں۔ ایک خاتون آئیں اور بنی خلف کے محل میں اتریں، اس نے بیان کیا کہ اس کی بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کی بیوی تھی، جس صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ غزوات میں شرکت کی تھی، میری بہن چھ غزوات میں ان کے ساتھ تھی، وہ فرماتی ہیں: ہم زخمیوں کا علاج کرتی تھیں اور بیماروں کی تیمارداری کرتی تھیں۔ میری بہن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا ہم میں سے کسی عورت کو گناہ ہوگا اگر وہ چادر نہ ہونے کی وجہ سے نکل نہ سکے؟ آپ نے فرمایا: اس کی سہیلی کو چاہیے کہ وہ اسے اپنی چادروں میں سے کوئی چادر اوڑھنے کے لیے دے دے اور وہ نیکی کے کام اور مومنوں کی دعا میں شریک ہو جائے پھر جب حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو میں نے ان

(۱۴۶۶) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب تقضی الحائض المناسك كلها..... حدیث: ۱۶۵۲۔ صحیح مسلم: ۸۹۰،۱۲۔ سنن ابی داود: ۱۱۳۸۔ سنن ترمذی: ۵۴۱۔ سنن نسائی: ۳۹۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۳۰۷۔ مسند احمد: ۵/ ۸۴۔

عَطِيَّةَ سَأَلْتُهَا - أَوْ سَأَلْنَاهَا - فَقُلْنَا، سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا؟ وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ بِأَبَا. فَقَالَتْ: نَعَمْ بِأَبَا. قَالَ: لِتَخْرُجَ الْعَوَاتِقُ ذَوَاتُ الْخُدُوْرِ أَوِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ. وَتَعْتَزِلُ الْحَائِضُ الْمُصَلّٰى. قُلْتُ لِأُمِّ عَطِيَّةَ: الْحَائِضُ؟ قَالَتْ: أَلَيْسَتْ تَشْهَدُ عَرَفَةَ، وَتَشْهَدُ كَذَا وَتَشْهَدُ كَذَا؟

سے پوچھا یا ہم نے ان سے پوچھا، ہم نے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ایسے فرماتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی رسول اللہ ﷺ کو یاد کرتیں تو کہتیں: میرا باپ آپ پر قربان، تو انہوں نے جواب دیا۔ ہاں، میرا والد آپ پرقربان ہو۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: نوجوان، پردہ نشین عورتوں یا نوجوان اور پردہ نشین عورتوں اور حائضہ عورتوں کو (عید کے لیے) نکلنا چاہئے۔ وہ خیر و بھلائی کے کاموں میں شریک ہوں اور مومنوں کی دعا میں حاضر ہوں لیکن حائضہ نماز گاہ سے الگ رہے، میں نے ام عطیہ کو کہا کیا حائضہ بھی جائے گی؟ انہوں نے جواب دیا کیا حائضہ میدان عرفات میں (حج کے لیے) حاضری نہیں دیتی اور کیا وہ فلاں فلاں کام میں شریک نہیں ہوتی؟ کیا وہ فلاں فلاں مقام پر حاضر نہیں ہوتی؟''

۷۱۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِاعْتِزَالِ الْحَائِضِ إِذَا شَهِدَتِ الْعِيْدَ وَالدَّلِيْلِ أَنَّهَا إِنَّمَا أُمِرَتْ بِالْخُرُوْجِ لِمُشَاهَدَةِ الْخَيْرِ وَدَعْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ

حائضہ عورت جب عید میں حاضر ہو تو عید گاہ سے الگ رہنے کے حکم کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اسے صرف خیر و بھلائی کے مشاہدے اور مسلمانوں کی دعا میں شرکت کے لیے نکلنے کا حکم دیا گیا ہے

۱۴۶۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ۔ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ۔ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَهِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَحَفْصَةَ.........

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْأَبْكَارَ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدِ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ

''حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کنواری نوجوان پردہ نشین لڑکیوں اور حائضہ عورتوں کو عید والے دن (عید گاہ کی طرف) نکالا کرتے تھے۔ البتہ حائضہ عورتیں عید گاہ سے الگ رہتی تھیں اور خیر و بھلائی اور مسلمانوں

(۱۴۶۷) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب وجوب الصلاة في الثياب، حديث: ۳۵۱، صحيح مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب ذكر اباحة خروج النساء في العيدين، حديث: ۱۰/ ۸۹۰۔ سنن ترمذي: ۵۳۹۔ وانظر الحديث السابق.

وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: فَإِن لَّمْ يَكُنْ لِإِحْدَانَا جِلْبَابٌ ؟ قَالَ: فَلْتُعِرْهَا أُخْتُهَا مِنْ جَلَابِيْبِهَا .

کی دعا میں شریک ہوتی تھیں۔ ان میں سے کسی عورت نے پوچھا: اگر ہم میں سے کسی ایک کے پاس چادر نہ ہو تو (وہ کیا کرے)؟ آپ نے فرمایا: اس کی بہن اپنی چادروں میں سے ایک چادر اسے عاریتاً دے دے۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جوان، ادھیڑ عمر اور حائضہ عورتوں کا عید گاہ میں پہنچنا واجب اور اس دن کی خیر و برکت کو حاصل کرنا ضروری ہے۔ یہاں امر وجوب پر دال ہے کیونکہ کوئی قرینہ صارفہ نہیں جو اس امر کو استحباب پر محمول کرے۔

۲۔ حائضہ عورتوں پر عید گاہ میں پہنچنا فرض ہے لیکن وہ عید گاہ میں نماز کی جگہوں سے دور رہیں گی۔

۳۔ جس عورت کے پاس اوڑھنی یا دوپٹہ وغیرہ نہ ہو، اس عذر کی وجہ سے اسے نماز عید میں شامل نہ ہونے کی رخصت نہیں۔ بلکہ وہ کسی سہیلی سے عاریتاً اوڑھنی لے کر نماز عید میں شرکت کرے گی۔

۷۱۷..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّجُوْعِ مِنَ الْمُصَلّٰى مِنْ غَيْرِ الطَّرِيْقِ الَّذِىْ أَتٰى فِيْهِ الْمُصَلّٰى

عید گاہ سے واپس آتے ہوئے دوسرے راستے سے آنا مستحب ہے

۱۴٦٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ وَ أَبُوْ الْأَزْهَرِ - وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ، قَالَا ، نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ - وَهُوَ الْمُؤَدِّبُ - نَا فُلَيْحٌ - وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْعِيْدَيْنِ رَجَعَ فِيْ غَيْرِ الطَّرِيْقِ الَّذِىْ خَرَجَ فِيْهِ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدین کے لیے تشریف لے جاتے تو واپسی پر وہ راستہ بدل کر دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ عیدین سے واپسی کے وقت راستہ تبدیل کرنا مستحب فعل ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عیدین سے واپسی پر راستہ تبدیل کرنا دائمی معمول تھا۔

۷۱۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي الْمَنْزِلِ بَعْدَ الرُّجُوْعِ مِنَ الْمُصَلّٰى

عید گاہ سے واپس آ کر گھر میں نفل نماز ادا کرنا مستحب ہے

۱۴٦٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نَا أَبُوْ مُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ.........

(۱۴٦٨) صحیح، سنن ترمذی، کتاب الجمعۃ، باب ماجاء فی خروج النبی ﷺ الی العید، حدیث: ۵۴۱۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۰۱۔ مسند احمد: ۲/ ۳۳۸۔ سنن الدارمی: ۱٦۱۳۔ صحیح ابن حبان: ۲۸۱۵۔ صحیح بخاری: ۹۸٦ تعلیقاً۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيْدِ حَتّٰى يَطْعَمَ، فَإِذَا خَرَجَ صَلّٰى لِلنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ، فَإِذَا رَجَعَ صَلّٰى فِي بَيْتِهِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَ الصَّلَاةِ شَيْئاً.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر والے دن کچھ کھائے بغیر (عید گاہ کی طرف) نہیں جاتے تھے۔ جب آپ جاتے تو لوگوں کو دو رکعات پڑھاتے، پھر جب آپ گھر واپس تشریف لاتے تو آپ اپنے گھر میں دو رکعات ادا فرماتے۔ اور آپ نماز سے پہلے کوئی نماز (نفل) نہیں پڑھتے تھے۔''

فوائد :......نماز عیدین سے قبل مطلق نماز پڑھنا اور بعد میں عید گاہ میں نماز پڑھنا مکروہ عمل ہے۔ البتہ نماز عید کے بعد گھر پر دو رکعت نماز پڑھنا مشروع اور مسنون فعل ہے۔

❀❀❀❀

(۱٤٦۹) اسناده حسن، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ماجاء في الصلاة قبل العيد وبعدها، حديث: ۱۲۹۳۔ مسند احمد: ۳/ ۲۸.

كِتَابُ الْإِمَامَةِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا فِيهَا مِنَ السُّنَنِ مُخْتَصَرٌ مِنْ كِتَابِ الْمُسْنَدِ

کتاب المسند سے اختصار کے ساتھ نماز میں امامت اور اس میں موجود سنتوں کی کتاب

۱..... بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلَى صَلَاةِ الْفَذِّ

تنہا آدمی کی نماز پر باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت

۱۴۷۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَ عُقْبَةَ بْنِ وَسَاجٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيْعِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: حَدَّثَنَاهُ أَبُوْ قُدَامَةَ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَذْكُرُ الْعَدَدَ لِلشَّيْءِ ذِي الْأَجْزَاءِ وَالشُّعَبِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تُرِيْدَ نَفْياً لِمَا زَادَ عَلَى ذٰلِكَ الْعَدَدِ، وَلَمْ يُرِدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ: خَمْساً وَعِشْرِيْنَ أَنَّهَا لَا

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی، اس کے تنہا نماز سے پچیس گنا فضیلت والی ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ اس جنس سے تعلق رکھتے ہیں جس کے متعلق میں کتاب الایمان میں بیان کر چکا ہوں کہ عرب جب کسی اجزاء اور شاخوں والی چیز کا عدد بیان کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد اس عدد سے زائد کی نفی کرنا نہیں ہوتا۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''پچیس گنا'' سے آپ کی مراد یہ نہیں کہ باجماعت نماز کا ثواب اس سے زیادہ نہیں ہوسکتا۔ ہماری اس تاویل وتفسیر کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔''

(۱۴۷۰) اسناده صحيح، مسند احمد: ۱/ ۴۳۷.

تَفْضُلُ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا الْعَدَدِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ .

١٤٧١ ـ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ وَ يَحْيَى بْنَ حَكِيْمٍ حَدَّثَانَا، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيْعِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ سَبْعاً وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً. أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی اس کی تنہا نماز کی ادائیگی سے ستائیس گناہ فضیلت رکھتی ہے۔''

٢..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُخَاطِبُ أُمَّتَهُ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ، مَوَّهَ بِجَهْلِهِ عَلٰى بَعْضِ الْغَبَاءِ، احْتِجَاجاً لِمَقَالَتِهِ هٰذِهِ أَنَّهُ إِذَا خَاطَبَهُمْ بِكَلَامٍ مُجْمَلٍ فَقَدْ خَاطَبَهُمْ بِمَا لَمْ يُفِدْهُمْ مَعْنًى، زَعَمَ

اس شخص کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی امت کو مجمل الفاظ میں خطاب نہیں فرماتے۔اس نے اپنے اس قول کے ذریعے سے بعض بے وقوف لوگوں پر اپنی جہالت کے ساتھ حق کو چھپا دیا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ اپنی امت کو مجمل کلام کے ساتھ خطاب کریں گے تو گویا آپ نے انہیں بے فائدہ خطاب کیا، یہ اس شخص کا گمان وخیال ہے

١٤٧٢ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمِيْعِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ بِبِضْعٍ وَّعِشْرِيْنَ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز کی ادائیگی اس کے لیے اکیلے نماز پڑھنے سے بیس سے زیادہ درجے افضل

(١٤٧١) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب فضل صلاة الجماعة، حديث: ٦٤٥ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، حديث: ٦٥٠ـ سنن ترمذي: ٢١٥ـ سنن نسائي: ٨٣٨ـ مسند احمد: ٢/ ٦٥. انظر الحديث السابق.

(١٤٧٢) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب فضل صلاة الفجر في جماعة، حديث: ٦٤٨ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، حديث: ٦٤٩ـ سنن ترمذي: ٢١٦ـ سنن نسائي: ٨٣٩ـ مسند احمد: ٢/ ٤٧٣.

صَلاَةً. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ، فَقَوْلُهُ ﷺ: بِضْعٌ كَلِمَةٌ مُجْمَلَةٌ إِذِ الْبِضْعُ يَقَعُ عَلَى مَا بَيْنَ الثَّلاَثِ إِلَى الْعَشْرِ مِنَ الْعَدَدِ، وَبَيَّنَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ فِي خَبَرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهَا تَفْضُلُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ وَلَمْ يَقُلْ لاَ تَفْضُلُ إِلاَّ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ، وَأَعْلَمَ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهَا تَفْضُلُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لفظ ''بضع'' مجمل ہے۔ کیونکہ بضع کا اطلاق تین سے لے کر دس تک کے عدد پر ہوتا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں بیان فرمایا کہ نماز باجماعت پچیس گنا افضل ہے۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ پچیس گنا سے زیادہ افضل نہیں ہو سکتی۔ اور آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں بتایا کہ نماز باجماعت ستائیس درجے افضل ہوتی ہے۔''

فوائد:......۱۔ بظاہر یہ احادیث باہم متعارض معلوم ہوتی ہیں کہ بعض روایات ہیں نماز باجماعت پچیس درجے اور بعض میں ستائیس درجے زیادہ ثواب کا بیان ہے امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان متعارض احادیث میں تطبیق کی تین صورتیں ہیں:

(۱) ان احادیث میں کوئی تعارض نہیں، کیونکہ عدد قلیل کا ذکر عدد کثیر کی نفی نہیں کرتا۔ (کہ پچیس کا عدد ستائیس میں شامل ہے) اور جمہور اصولیوں کے نزدیک عدد کے مفہوم کا تعین باطل ہے۔

(۲) ممکن ہے کہ اولاً آپ ﷺ نے قلیل عدد (یعنی پچیس گنا زیادہ ثواب) بیان کیا ہو، پھر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مزید فضیلت سے آگاہ کیا تو آپ ﷺ نے مزید فضیلت بیان کر دی۔

(۳) نمازیوں اور نماز کے اعمال کے مختلف ہونے سے مختلف ثواب ملتا ہے سو بعض نماز کو پچیس گنا اور بعض کو ستائیس درجہ زیادہ ثواب ملتا ہے یہ نماز کی ہیئات، خشوع نمازیوں کی کثرت اور فضیلت اور زمین کے شرف وعظمت کی بدولت ہوتا ہے۔ (شرح النووی: ۵/ ۱۵۰)

٣...... بَابُ فَضْلِ صَلاَةِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ

نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کی فضیلت کا بیان

وَالْبَيَانُ أَنَّ صَلاَةَ الْفَجْرِ فِي الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلاَةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ، وَأَنَّ فَضْلَهَا فِي الْجَمَاعَةِ ضِعْفَيْ فَضْلِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ.

اور اس بات کا بیان کہ نماز فجر باجماعت ادا کرنا نماز عشاء باجماعت ادا کرنے سے افضل ہے، اور نماز فجر کا ثواب نماز عشاء باجماعت سے دوگنا ہے۔

١٤٧٣ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، نَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ ـ أَصْلُهُ مَدَنِيٌّ سَكَنَ الْكُوْفَةَ ـ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ..........

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ، وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ.

''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو گویا اس نے آدھی رات نماز تہجد ادا کی۔ اور جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی تو گویا اس نے ساری رات تہجد ادا کی۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نماز عشاء باجماعت ادا کرنے سے نصف رات کے قیام کے برابر اجر ملتا ہے اور نماز فجر باجماعت ادا کرنے سے بھی نصف رات قیام کا ثواب ملتا ہے۔ اور دونوں نمازیں باجماعت ادا کرنے سے مکمل رات کے قیام کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ تاہم تبویب سے معلوم ہوتا ہے کہ فجر کی نماز با جماعت کا ثواب عشاء کی نماز باجماعت سے زیادہ ہے۔

۴...... بَابُ ذِكْرِ اجْتِمَاعِ مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةِ النَّهَارِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ

نماز فجر میں رات اور دن کے فرشتوں کے جمع ہونے کا بیان

١٤٧٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾، قَالَ: تَشْهَدُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ مُجْتَمِعًا فِيْهَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمْلَيْتُ فِيْ أَوَّلِ كِتَابِ الصَّلَاةِ ذِكْرَ اجْتِمَاعِ مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةِ النَّهَارِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ.

''حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت بیان کرتے ہیں ﴿إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ (الاسراء: ۷۸) ''بے شک فجر کی نماز (فرشتوں کے) حاضر ہونے کا وقت ہے۔'' کہ آپ نے فرمایا: اس نماز میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے اکٹھے حاضر ہوتے ہیں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے کتاب الصلاۃ'' کے شروع میں نماز فجر اور نماز عصر میں دن اور رات کے فرشتوں کے جمع ہونے کے متعلق روایت لکھوائی ہے۔''

(١٤٧٣) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة العشاء والصبح في جماعة، حديث: ٦٥٦ـ سنن ابی داود: ٥٥٥ـ سنن ترمذی: ٢٢١ـ مسند احمد: ١/ ٦٨.

(١٤٧٤) جزء القراءة للبخاری: ٢٥١ـ سنن ترمذی، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة بنی اسرائيل، حديث: ٣١٢٥ـ سنن ابن ماجه: ٦٧٠ـ سنن كبرى نسائی: ١١٢٢٩ـ مسند احمد: ٢/ ٤٧٤ وانظر ما تقدم برقم: ٣٢١.

فوائد:......اس حدیث میں نماز فجر باجماعت ادا کرنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ نماز فجر میں دن اور رات کے فرشتے جمع ہوتے ہیں اور نماز کے بعد رات کے فرشتے اعمال لے کر آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں۔

۵..... بَابُ ذِكْرِ الْحَضِّ عَلٰى شُهُوْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ وَلَوْ لَمْ يَقْدِرِ الْمَرْءُ عَلٰى شُهُوْدِهِمَا إِلَّا حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ

نماز عشاء اور صبح کی نماز میں حاضر ہونے کی ترغیب کا بیان، اگرچہ آدمی ان دونوں نمازوں میں حاضر ہونے کے لیے صرف گھٹنوں کے بل گھسٹ کر چلنے کے سوا کی قدرت نہ رکھتا ہو

۱۴۷۵ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ، قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ - يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ- عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هَشَّامٍ - عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَلَوْ عَلِمُوْا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو نماز عشاء اور صبح کی نماز کا اجر وثواب معلوم ہو جائے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔''

فوائد:......اس حدیث میں ان دو نمازوں (عشا اور فجر) کی جماعت میں شامل ہونے کی انتہائی ترغیب ہے اور ان نمازوں میں شامل ہونے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ کیونکہ ان میں حاضری کی صورت میں رات کے شروع اور آخر کی پرکیف نیند سے نکلنا طبیعت پر سخت گراں ہے اور اسی لیے یہ نمازیں منافقین پر سخت بوجھل ہیں۔ (نووی: ۴/ ۱۵۷)

۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مَا كَثُرَ مِنَ الْعَدَدِ فِي الصَّلَاةِ جَمَاعَةً كَانَتِ الصَّلَاةُ أَفْضَلَ.

اس بات کا بیان کہ نماز باجماعت میں جتنے لوگ زیادہ ہوں گے، وہ اتنی ہی افضل ہوگی

۱۴۷۶ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ..........

أَبِيْ بَصِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ

''جناب ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کی: اے ابومنذر مجھے

(۱۴۷۵) صحيح بخاری: كتاب الاذان، باب الاستهام في الاذان، حديث: ۶۱۵ـ صحيح مسلم: كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف واقامتها، حديث: ۴۳۷ـ سنن ترمذی: ۲۲۵.

(۱۴۷۶) اسناده صحيح، مسند احمد: ۵/ ۱۴۱ـ سنن الدارمی: ۱۲۷۱ـ صحيح ابن حبان: ۲۰۵۴.

حَـدِّثْنِي أَعْجَبَ حَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: صَلّٰى لَنَا ـ أَوْ صَلّٰى بِنَا ـ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلاةَ الْفَجْرِ، ثُمَّ الْتَفَتَ، فَقَالَ: أَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قُلْنَا: لَا، وَلَمْ يَشْهَدِ الصَّلَاةَ، قَالَ: أَشَـاهِـدٌ فُلَانٌ؟ قُـلْـنَـا: لَا، وَلَـمْ يَشْهَدِ الـصَّلَاةَ. فَـقَـالَ: إِنَّ أَثْـقَـلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْـمُـنَافِقِيْنَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، إِنَّ صَفَّ الْـمُقَدَّمِ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَلَـوْ تَـعْـلَـمُـوْنَ فَضِيْلَتَـهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ، وَإِنَّ صَلَاتَكَ مَـعَ رَجُـلٍ أَرْبٰـى مِـنْ صَلَاتِكَ وَحْـدَكَ، وَصَلَاتُكَ مَـعَ رَجُـلَيْـنِ أَرْبٰى مِنْ صَلَاتِكَ مَـعَ رَجُلٍ، وَمَا كَانَ أَكْثَرُ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَـنْ أَبِـيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَصِيْرٍ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَلَمْ يَقُوْلَا: عَنْ أَبِيْهِ.

کوئی ایسی پسندیدہ ترین حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر پوچھا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ ہم نے جواب دیا: نہیں، اور وہ نماز میں حاضر نہیں ہوا تھا۔ آپ نے پوچھا: کیا فلاں شخص حاضر ہوا ہے؟ ہم نے جواب دیا: نہیں، اور وہ نماز میں حاضر نہیں ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: بلاشبہ منافقین پر سب سے بھاری نماز، نمازِ عشاء اور نمازِ فجر ہے۔ اور اگر وہ ان دونوں کے اجر وثواب کو جان لیں تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں اگر چہ انہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے، بے شک پہلی صف فرشتوں کی صف جیسی (فضیلت والی) ہے۔ اور اگر تمہیں اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو تم اس کے لیے دوڑتے ہوئے آؤ۔ اور یقیناً تمہاری ایک ساتھی کے ساتھ نماز تمہارے اکیلے کی نماز سے بہتر ہے۔ اور تمہارا دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے سے افضل و بہتر ہے۔ اور جو نماز زیادہ تعداد والی ہو گی تو وہ اللہ تعالیٰ کو اتنی ہی زیادہ محبوب ہو گی۔''

١٤٧٧ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ، سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، قَالَ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ بَصِيْرٍ يُحَدِّثُ............

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، فَقَالَ: أَشَـاهِـدٌ فُلَانٌ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ: وَمَا كَانَ أَكْثَرُ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اور پوچھا کیا فلاں آدمی حاضر ہے؟ آگے بقیہ حدیث بیان کی جس کے آخر میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (نماز میں) جتنے آدمی زیادہ ہوں گے اتنی ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہو گی۔''

(١٤٧٧) اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة، حديث: ٥٥٤ـ مسند احمد: ٥/ ١٤٠ـ سنن الدارمى: ١٢٦٩.

فوائد: ......ا۔ دو آدمیوں کا با جماعت نماز پڑھنا اکیلے شخص کی نماز سے زیادہ اجر وثواب اور گناہوں کی زیادہ تطہیر کا باعث ہے کیونکہ تنہا شخص کی بجائے جماعت پر رحمت اور سکینت نازل ہوتی ہے۔

۲۔ نماز باجماعت میں کثرت عدد قلت عدد سے افضل ہے۔ نماز کے لیے بڑی جماعتوں کی فضیلت کے مختلف درجات ہوتے ہیں۔ البتہ مطلق جماعت سے ستائیس گنا نماز کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے پھر نمازیوں کی کثرت سے اس میں مزید اضافہ اور اجر وثواب میں بڑھوتری ہوتی ہے۔

۷..... بَابُ اَمْرِ الْعُمْيَانِ بِشُهُوْدِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَاِنْ خَافَ الْاَعْمٰى هَوَامَّ اللَّيْلِ وَالسِّبَاعِ اِذَا شَهِدَ الْجَمَاعَةَ

نابینا افراد کو نماز باجماعت میں حاضر ہونے کے حکم کا بیان، اگر چہ نابینا شخص نماز میں حاضر ہونے کے لیے رات کے کیڑوں مکوڑوں اور درندوں سے خوف کھاتا ہو۔

١٤٧٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، نَا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى.........

عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ. قَالَ: تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَحَيَّ هَلًا.

''حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ مدینہ منورہ میں زہریلے کیڑے مکوڑے اور درندے بکثرت ہیں (تو کیا مجھے جماعت چھوڑنے کی رخصت ہے) آپ نے پوچھا: کیا تم حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (آؤ نماز کی طرف، دوڑو کامیابی کی طرف) کی آواز سنتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: تو پھر (نماز باجماعت میں) حاضر ہوا کرو۔''

۸..... بَابُ أَمْرِ الْعُمْيَانِ بِشُهُوْدِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

نابینا آدمیوں کو جماعت میں حاضر ہونے کے حکم کا بیان

وَإِنْ كَانَتْ مَنَازِلُهُمْ نَائِيَةً عَنِ الْمَسْجِدِ، لَا يُطَاوِعُهُمْ قَائِدُوْهُمْ بِإِتْيَانِهِمْ إِيَّاهُمُ الْمَسَاجِدَ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ شُهُوْدَ الْجَمَاعَةِ فَرِيْضَةٌ لَا فَضِيْلَةٌ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَن يُّقَالَ لَا رُخْصَةَ لِلْمَرْءِ فِي تَرْكِ الْفَضِيْلَةِ.

اگر چہ ان کے گھر مسجد سے دور ہی ہوں اور گو کہ ان کا راہنما انہیں مسجد میں لانے پر ہمیشگی نہ کرتا ہو نیز اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز با جماعت میں حاضر ہونا فرض ہے مستحب نہیں کیونکہ مستحب کام کے متعلق یہ کہنا درست نہیں کہ آدمی کو اسے

(١٤٧٨) اسناده صحيح، سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب التشديد فى ترك الجماعة، حديث: ٥٥٣ـ سنن نسائى: ٨٥٢.

چھوڑنے کی رخصت نہیں۔

١٤٧٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ أَبِيْ حَرْبٍ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ بُكَيْرٍ، نَا أَبُوْجَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ..........

عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ اٰتِيَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ. فَقَامَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا بِيْ وَلَيْسَ لِيْ قَائِدٌ. قَالَ: أَتَسْمَعُ الْإِقَامَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاحْضُرْهَا، وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ: وَلَيْسَ لِيْ قَائِدٌ فِيْهَا اخْتِصَارٌ، أَرَادَ۔ عِلْمِيْ۔ وَلَيْسَ قَائِدٌ يُلَازِمُنِيْ كَخَبَرِ أَبِيْ رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ.

''حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے وقت لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں اس نماز سے پیچھے رہنے والے لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔ تو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کو یقیناً میری تکلیف اور عذر کا علم ہے اور میرا کوئی راہنما بھی نہیں ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: تو پھر اس میں حاضر ہوا کرو۔'' اور آپ نے انہیں رخصت نہ دی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میرا کوئی راہنما نہیں ہے۔'' اس لفظ میں اختصار ہے۔ میرے علم کے مطابق ان کا ارادہ یہ تھا کہ میرا مستقل راہنما کوئی نہیں ہے۔ جیسا کہ ابورزین کی روایت میں ہے (جو درج ذیل ہے)۔''

١٤٨٠۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ نَا اَبُوْبَكْرٍ نَاهُ نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ثَنَا أَسَدٌ ثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ. أَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ نَا اَبُوْ بَكْرٍ نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيْمٍ نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ....

عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ شَيْخٌ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ وَلِيْ قَائِدٌ

''جناب ابورزین حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! بے شک میں ایک نابینا بوڑھا شخص ہوں، میرا

(١٤٧٩) اسناده صحيح، مسند احمد: ٣/ ٤٣٣، وانظر الحديث السابق.

(١٤٨٠) اسناده صحيح، سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجماعة، حديث: ٥٥٢۔ سنن ابن ماجه: ٧٩٢۔ مسند احمد: ٣/ ٤٢٣. انظر الحديث السابق.

فَلا يُلازِمُنِي فَهَلْ لِي مِنْ رُخْصَةٍ؟ قَالَ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَجِدُ لَكَ مِنْ رُخْصَةٍ.

گھر بھی دور ہے۔ اور میرا ایک رہنما ہے جو مستقل میرے پاس نہیں ہوتا، تو کیا میرے لیے (نماز با جماعت میں حاضر نہ ہونے کی) رخصت ہے؟ آپ نے پوچھا: کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: میں تیرے لیے کوئی رخصت نہیں پاتا۔"

٩..... بَابٌ فِي التَّغْلِيظِ فِيْ تَرْكِ شُهُوْدِ الْجَمَاعَةِ

نماز با جماعت میں حاضر نہ ہونے پر سختی کا بیان

١٤٨١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ، نَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي أَبُوْ الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَ ابْنِ عَجْلانَ وَغَيْرُهُ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ اٰمُرَ فِتْيَانِي فَيُقِيْمُوْا الصَّلاةَ وَاٰمُرَ فِتْيَانًا فَيَتَخَلَّفُوْا إِلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الصَّلاةِ، فَيُحَرِّقُوْنَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ، وَلَوْ عَلِمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يُدْعٰى إِلَى عَظْمٍ إِلَى ثَرِيْدٍ، أَيْ لَأَجَابَ.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ میں اپنے نوجوانوں کو نماز کھڑی کرنے کا حکم دوں اور کچھ نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ نماز سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کے پاس جائیں اور انہیں ان کے گھروں سمیت جلا دیں۔ اگر ان میں سے کسی شخص کو معلوم ہو جائے کہ وہ گوشت کی ایک ہڈی یا ثرید کھانے کی دعوت کی طرف بلایا جا رہا ہے تو وہ ضرور قبول کرتا (اور حاضر ہوتا)"

١٤٨٢۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمَا خَبَرُ ابْنِ عَجْلانَ الَّذِيْ أَرْسَلَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، فَإِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ عَجْلانَ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ بُنْدَارٌ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ وَ أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالا، ثَنَا ابْنُ عَجْلانَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

"امام صاحب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔"

(١٤٨١) صحيح بخاری: كتاب الاذان، باب وجوب صلاة الجماعة، حديث: ٦٤٤۔ صحيح مسلم: كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، هديث: ٦٥١۔ سنن نسائی: ٨٤٩۔ مسند احمد: ٢/ ٢٤٤۔ مسند الحميدی: ٩٥٦.

(١٤٨٢) اسناده صحيح، مسند احمد: ٢/ ٣٧٦۔ سنن الدارمی: ١٢٧٧. انظر الحديث السابق.

فوائد :......ان احادیث سے نماز باجماعت کی فرضیت کی دلیل لی جاتی ہے لیکن جمہور علماء وجوب کے بجائے نماز باجماعت کے سنت موکدہ ہونے کے قائل ہیں اور جن روایات میں نماز باجماعت کی تاکید اور ترک جماعت کی تہدید کا بیان ہے وہ اسے تاکید جماعت پر محمول کرتے ہیں۔

۱۰...... بَابُ تَخَوُّفِ النِّفَاقِ عَلٰى تَارِكِ شُهُوْدِ الْجَمَاعَةِ

نماز باجماعت کے تارک شخص پر نفاق کے ڈر کا بیان

۱۴۸۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ بَيِّنٌ نِفَاقُهُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَأَنَّ الرَّجُلَ لَيُهَادَىٰ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ.

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خود کو اس حال میں دیکھا کہ نماز باجماعت سے پیچھے صرف واضح اور کھلے نفاق والا شخص ہی رہتا تھا اور ہم نے خود کو اس حال میں بھی دیکھا کہ ایک (بیمار) شخص کو دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر چلایا جاتا حتیٰ کہ اسے صف میں لاکر کھڑا کر دیا جاتا۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث واضح دلیل ہے کہ جن لوگوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ جلانے کا ارادہ کیا تھا، وہ منافقین تھے۔

۲۔ نماز باجماعت میں شامل نہ ہونے کو معمول بنا لینا علامات نفاق میں سے ہے اور ایسے شخص کو فکر کرنی چاہیے کہ اس میں نفاق کا مرض جڑ نہ پکڑ چکا ہو۔

۱۱...... بَابُ ذِكْرِ أَثْقَلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَتَخَوُّفِ النِّفَاقِ عَلٰى تَارِكِ شُهُوْدِ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي الْجَمَاعَةِ

منافقین پر سب سے بھاری نماز کا بیان، اور نماز عشاء اور نماز صبح باجماعت نہ پڑھنے والے پر نفاق کے خدشے کا بیان

۱۴۸۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

(۱۴۸۳) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى، حدیث: ۶۵۴۔ سنن ابی داود: ۵۵۰۔ سنن نسائی: ۸۵۰۔ صحیح ابن حبان: ۲۰۹۷۔

(۱۴۸۴) صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب فضل صلاة العشاء فی جماعة، حدیث: ۶۵۷۔ صحیح مسلم: کتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، حدیث: ۶۵۱۔ سنن ابی داود: ۵۴۸۔ سنن ابن ماجه: ۷۹۱، ۷۹۷۔ مسند احمد: ۲/ ۴۲۴۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَالْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهَا لَأَتَوْهَا وَلَوْ حَبْوًا، وَإِنِّيْ لَأَهُمُّ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ، فَتُقَامُ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيْ، ثُمَّ آخُذَ حُزَمَ النَّارِ فَأُحَرِّقَ عَلَى أُنَاسٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الصَّلَاةِ بُيُوْتَهُمْ. هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ نُمَيْرٍ. وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ، وَقَالَ: ثُمَّ آمُرُ رَجُلًا فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَنْطَلِقُ مَعِيَ بِرِجَالٍ مَعَهُمْ حُزَمٌ مِنْ حَطَبٍ إِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک منافقوں پر سب سے بھاری نماز عشاء اور نماز فجر ہیں۔ اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ ان میں کتنا اجرو ثواب ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔ بے شک میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں نماز پڑھنے کا حکم دوں تو وہ کھڑی کر دی جائے، پھر میں ایک آدمی کو جماعت کرانے کا حکم دوں، اور میں ایندھن کے ڈھیر لے کر نماز باجماعت سے پیچھے رہنے والوں کو ان کے گھروں سمیت جلادوں۔'' یہ ابن نمیر کی حدیث ہے اور ابو معاویہ کی حدیث کے الفاظ ہیں: میں نے ارادہ کیا ہے؟ اور فرمایا: ''پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے، پھر میں کچھ لوگوں کو جن کے پاس ایندھن کے ڈھیر ہوں انہیں اپنے ساتھ لے کر نماز سے پیچھے رہنے والوں کے پاس جاؤں اور میں ان پر ان کے گھروں کو آگ سے جلا دوں۔''

فوائد:......مکرر۔ ۱۴۷۵

۱۴۸۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ۔ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ۔ قَالَ، سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ، يَقُوْلُ، سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ..........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: كُنَّا إِذَا فَقَدْنَا الْإِنْسَانَ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَالصُّبْحِ أَسَأْنَا بِهِ الظَّنَّ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم کسی شخص کو نماز عشاء اور نماز فجر میں موجود نہ پاتے تو ہم اس کے بارے میں برا گمان کرتے (کہ وہ منافق ہو گیا ہے)''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۴۸۳ میں بیان ہوئی ہے کہ فجر وعشا کی نماز سے غائب شخص کے بارے صحابہ کرام یہ بدظنی رکھتے تھے کہ وہ منافق ہو گیا ہے۔ لہٰذا تہمت نفاق سے بچنے کے لیے دیگر نمازوں کی طرح فجر وعشا کی باجماعت نمازوں کا اہتمام از حد ضروری ہے۔

(۱۴۸۵) صحیح، معجم کبیر طبرانی: ۱۳۰۸۵۔ مسند البزار: ٤٦٣۔ مجمع الزوائد: ۲/ ٤٠۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۲۱۱۔ صحیح ابن حبان: ۲۰۹۹۔

۱۲..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِيْ تَرْكِ صَلاةِ الْجَمَاعَةِ فِي الْقُرٰى وَالْبَوَادِيْ وَاسْتِحْوَاذِ الشَّيْطَانِ عَلٰى تَارِكِهَا

بستیوں اور دیہاتوں میں نماز باجماعت ترک کرنے میں سختی کا بیان، اور نماز باجماعت ترک کرنے والے پر شیطان کے غلبے کا بیان

۱٤٨٦ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، حَدَّثَنِيْ زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ حُبَيْشٍ الْكُلَاعِيِّ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ، نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، نَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ الْكُلَاعِيُّ.........

عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ الدَّرْدَاءِ: أَيْنَ مَسْكَنُكَ ؟ قُلْتُ: قَرْيَةٌ دُوْنَ حِمْصَ، قَالَ أَبُوالدَّرْدَاءِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ فَلَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ. وَقَالَ الْمَسْرُوْقِيُّ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: إِنَّ الذِّئْبَ يَأْخُذُ الْقَاصِيَةَ.

''جناب معدان بن ابی طلحہ یعمری بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا گھر کہاں ہے؟ میں نے جواب دیا کہ حمص سے پہلے ایک بستی میں ہے۔ حضرت ابودراء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس بستی اور گاؤں میں بھی تین شخص موجود ہوں پھر وہاں نماز (باجماعت) قائم نہ کی جائے تو شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے۔ لہٰذا تم جماعت کو لازم پکڑ لو۔ کیونکہ بھیڑیا دور اور تنہا ہونے والی بھیڑ کو کھا جاتا ہے۔'' جناب مسروقی کی روایت میں ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بھیڑیا دور اور تنہا ہونے والی بھیڑ (بکری) کو پکڑ لیتا ہے۔''

فوائد:......۱۔ جس بستی میں کم از کم تین مسلمان ہوں ان پر نماز باجماعت کا اہتمام کرنا لازم ہے۔ ورنہ شیطان ان پر غلبہ پالے گا اور انہیں سیدھی راہ سے بہکا دے گا۔

۲۔ نماز باجماعت کا اہتمام لازم ہے بصورت دیگر ہمیشہ انفرادی طور پر نماز پڑھنے والا ہلاکت کے کنارے کھڑا ہے۔ جیسے ریوڑ سے علیحدہ ہو جانے والی بکری کی ہلاکت یقینی ہوتی ہے۔

(۱٤٨٦) صحیح، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب التشدید فی ترك الجماعة، حدیث: ٥٤٧ـ سنن نسائی: ٨٤٨ـ مسند احمد: ٥/ ١٩٦ـ صحیح ابن حبان: ٢٠٩٨.

۱۳...... بَابُ صَلَاةَ الْمَرِيْضِ فِيْ مَنْزِلِهِ جَمَاعَةً إِذَا لَمْ يُمْكِنْهُ شُهُوْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ لِعِلَّةٍ حَادِثَةٍ

بیمار شخص کا اپنے گھر میں نماز باجماعت پڑھنے کا بیان، جبکہ کسی علت کی وجہ سے وہ مسجد میں حاضر نہ ہوسکتا ہو

١٤٨٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، ثَنَا قَبِيْصَةُ، ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ........

عَـنْ جَـابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: وَثَبَتْ رِجْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، فَوَجَدْنَاهُ جَالِسًا فِيْ حُجْرَةٍ لَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ غُرْفَةٌ، قَالَ: فَصَلّٰى جَالِساً فَقُمْنَا خَلْفَهُ، فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُ جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْساً، وَإِذَا صَلَّيْتُ قَائِماً صَلُّوْا قِيَاماً، وَلَا تَقُوْمُوْا كَمَا تَقُوْمُ فَارِسُ لِجَبَّارِيْهَا وَمُلُوْكِهَا.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹانگ (تکلیف یا درد کی وجہ سے چلنے پھرنے سے) رک گئی تو ہم آپ کے پاس (تیمارداری کے لیے) گئے۔ ہم نے آپ کو بالا خانے کے سامنے آپ کے حجرہ مبارک میں بیٹھے ہوئے پایا۔ فرماتے ہیں: پھر آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ کے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: جب میں بیٹھ کر نماز پڑھاؤں تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھا کرو، اور جب میں کھڑے ہوکر نماز پڑھاؤں تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھا کرو، اور تم (میرے گرد) اس طرح کھڑے نہ ہوا کرو جس طرح فارسی لوگ اپنے سرداروں اور بادشاہوں کے لیے (دست بستہ) کھڑے ہوتے ہیں۔''

فوائد:......اگر امام مریض ہو اور عیادت کرنے والے عیادت کے لیے جائیں، اس دوران نماز کا وقت ہو جائے تو امام کے گھر میں نماز باجماعت کا اہتمام کرنا جائز ہے۔ اس حدیث کی بقیہ توضیح حدیث ۱۴۸۶ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔ اس حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میں بیٹھ کر نماز پڑھاؤں تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھا کرو۔ یہ مسئلہ بعد میں منسوخ ہو گیا تھا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں نماز پڑھائی تو آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

(١٤٨٧) مسند احمد: ٣/ ٣٩٥.

۱۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمَرِيْضِ فِيْ تَرْكِ شُهُوْدِ الْجَمَاعَةِ

بیمار شخص کے لیے نماز باجماعت ادا نہ کرنے کی رخصت ہے

١٤٨٨ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُـوْ بَـكْـرٍ، نَـا عِـمْـرَانُ بْـنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، نَا عَبْدُالْوَارِثِ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ـ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ ـ..........

عَـنْ أَنَـسِ بْـنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثًا، فَـأُقِيْـمَتِ الصَّلاَةُ، فَذَهَبَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِـالـنَّـاسِ، فَـرَفَـعَ الـنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ الْحِجَابَ، فَمَا رَأَيْنَا مَنْظَرًا أَعْجَبَ إِلَيْـنَا مِنْهُ حَيْثُ وَضَحَ لَنَا وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَوْمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ أَنْ تَـقَـدَّمْ، وَأَرْخَـى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ الْـحِـجَـابَ فَلَمْ نُوْصَلْ إِلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْإِشَـارَةَ الْمَفْهُوْمَةَ مِنَ النَّاطِقِ قَدْ تَقُوْمُ مَـقَـامَ الْـمَنْطِقِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْهَمَ الصِّدِّيْقَ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِ أَنَّهُ أَمَرَهُ بِـالْـإِمَامَةِ فَاكْتَفَى بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِ عِنْدَ النُّطْقِ بِأَمْرِهِ بِالْإِقَامَةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک (نماز پڑھانے کے لیے) ہمارے پاس تشریف نہ لائے، پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے، (اسی دوران میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کے نظر آنے والے منظر سے زیادہ پسندیدہ منظر ہم نے نہیں دیکھا۔'' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ آگے بڑھو (اور نماز پڑھاؤ) پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ لٹکایا اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک آپ کے پاس نہیں پہنچ سکے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت اس قسم سے تعلق رکھتی ہے جسے میں نے بیان کیا ہے کہ سمجھا جانے والا اشارہ کبھی کلام کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اشارے سے سمجھا دیا کہ آپ انہیں امامت کرانے کا حکم دے رہے ہیں۔ لہٰذا آپ نے بول کر نماز پڑھانے کا حکم دینے کی بجائے صرف اشارے کو کافی سمجھا ہے۔''

فوائد:......۱۔ شدید مرض کی وجہ سے نماز باجماعت ترک کرنا اور گھر پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

۲۔ خارج از نماز کا نماز میں مشغول شخص کی طرف اشارہ کرنا جائز ہے۔

(١٤٨٨) صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب اهل العلم والفضل احق بالامامة، حدیث: ٦٨١ـ صحیح مسلم: کتاب الصلاة، باب استخلاف الامام، حدیث: ٤١٩ـ مسند احمد: ٣/ ٢١١.

۳۔ معمولی التفات نماز میں نقص واقع نہیں ہوتا۔

۱۵..... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْجَمَاعَةِ مُتَوَضِّياً وَمَا يُرْجَى فِيْهِ مِنَ الْمَغْفِرَةِ

جماعت کے لیے وضو کر کے جانے کی فضیلت اور اس میں گناہوں کی مغفرت کی امید کا بیان

۱۴۸۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيْعُ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، نَا شُعَيْبٌ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، نَا أَبِيْ وَ شُعَيْبٌ ، قَالَا ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ وَ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ..........

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى إِلٰى صَلاَةٍ مَكْتُوْبَةٍ فَصَلاَّهَا مَعَ الْإِمَامِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ .

''حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے مکمل وضو کیا پھر وہ فرض نماز ادا کرنے کے لیے گیا اور اسے امام کے ساتھ (باجماعت) ادا کرے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

فوائد :.....مکرر حدیث ۲۔ نیز یہ حدیث دلیل ہے کہ گھر سے باوضو ہو کر نماز باجماعت میں شامل ہونے کے ارادے سے گھر سے چلنے والے شخص کے تمام صغیرہ گناہ مٹ جاتے ہیں۔ اس لیے نماز باجماعت میں شامل ہونے کے لیے گھر سے وضو کر کے جانا افضل ہے۔

۱۶..... بَابُ ذِكْرِ حَطِّ الْخَطَايَا وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ بِالْمَشْيِ إِلَى الصَّلاَةِ مُتَوَضِّياً

نماز کے لیے باوضو ہو کر جانے سے گناہوں کی بخشش اور درجات کی بلندی کا بیان

۱۴۹۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ، ح وَثَنَا الدَّوْرَقِيُّ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالاَ ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ ، قَالَ ، ثَنَا الْأَعْمَشُ ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى قَالَا ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ، ح وَثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ ، نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ..........

(۱۴۸۹) صحیح بخاری: کتاب الرقاق، باب قول اللہ تعالی ﴿یا ایها الناس ان وعد الله حق﴾ حدیث: ۶۴۳۳۔ صحیح مسلم: کتاب المساجد، باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبه، حدیث: ۳۳۲۱۔ سنن نسائی: ۸۵۷۔ مسند احمد: ۱/ ۶۷.

(۱۴۹۰) صحیح بخاری: کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی مسجد السوق، حدیث: ۴۷۷۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل الصلاۃ المکتوبة فی جماعة، حدیث: ۲۷۳/ ۶۴۹۔ سنن ابی داود: ۵۵۹۔ سنن ترمذی: ۶۰۳۔ سنن ابن ماجه: ۷۷۳۔ ۷۸۶۔ مسند احمد: ۲/ ۲۵۲.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَاةُ أَحَدِكُمْ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهِ وَحْدَهُ فِي بَيْتِهِ وَفِي سُوْقِهِ بِبِضْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً. وَذٰلِكَ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ لَا يُرِيْدُ غَيْرَهَا، لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً. هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ. وَقَالَ أَبُو مُوْسٰى: أَوْ حُطَّ عَنْهُ. وَقَالَ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ وَالدَّوْرَقِيُّ: وَحَطَّ عَنْهُ، وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کی جماعت کے ساتھ نماز، اس کی اپنے گھر یا بازار میں اکیلے کی نماز سے پچیس سے زائد درجے فضیلت رکھتی ہے۔ اور یہ اس لیے کہ تم میں سے کوئی شخص جب وضو کرتا ہے تو بہترین وضو کرتا ہے۔ پھر وہ صرف نماز کے لیے گھر سے نکلتا ہے، وہ جو قدم بھی اٹھاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کرتے ہیں، اور ایک گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔'' یہ بندار کی حدیث ہے۔ ابو موسیٰ کی روایت میں ہے:'' یا اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' جناب بشر بن خالد، مسلم بن جنادہ اور الدورقی کی روایت میں'' اور اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔'' کے الفاظ روایت کیے ہیں۔ جناب الدورقی کی روایت میں ہے:'' حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے۔''

فوائد :......اس حدیث میں باوضو ہو کر نماز با جماعت کے ارادے سے مسجد میں جانے کی فضیلت کا بیان ہے کہ اس صورت میں ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور دوسرا ہر قدم پر ایک گناہ محو ہوتا ہے، یوں مسجد تک پہنچنے میں اس کے کئی درجات بلند ہوتے اور کیا برائیاں محو ہوتی ہیں۔

۱۷..... بَابُ ذِكْرِ فَرَحِ الرَّبِّ تَعَالٰى بِمَشْيِ عَبْدِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ مُتَوَضِّيًا

مسجد کی طرف وضو کر کے آنے سے رب تعالیٰ کے خوش ہونے کا بیان

۱۴۹۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا شُعَيْبٌ، ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَوَضَّأُ أَحَدُكُمْ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ وَيُسْبِغُهُ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ إِلَّا الصَّلَاةَ فِيْهِ إِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ إِلَيْهِ كَمَا

'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص بہترین مکمل وضو کرتا ہے، پھر وہ مسجد میں صرف نماز پڑھنے کے لیے آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (کی آمد) سے اسی طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح غائب

(۱۴۹۱) اسناده صحيح، مسند احمد: ۲/ ۳۰۷، ۳۴۰۔ وقد تقدم برقم: ۳۵۹.

يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِطَلْعَتِهِ .

(سفر وغیرہ پر گئے ہوئے) شخص کے گھر والے اس کی آمد پر خوش ہوتے ہیں۔"

فوائد:......مکرر ۳۵۹۔

۱۸..... بَابُ ذِكْرِ كِتَابَةِ الْحَسَنَاتِ بِالْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

نماز کی طرف چل کر جانے سے نیکیوں کے لکھے جانے کا بیان

۱۴۹۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْ عَشَانَةَ أَنَّهُ سَمِعَ.........

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يُحَدِّثُ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ ثُمَّ مَرَّ إِلَى الْمَسْجِدِ يَرْعَى الصَّلَاةَ كَتَبَ لَهُ كَاتِبُهُ۔ أَوْ كَاتِبَاهُ۔ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا إِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَالْقَاعِدُ يَرْعَى لِلصَّلَاةِ كَالْقَانِتِ، وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ مِنْ حَيْثُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ .

"حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی آدمی وضو کر کے نماز کا اہتمام کرتے ہوئے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کی نیکیاں لکھنے والا کاتب اس کے مسجد کی طرف بڑھنے والے ہر قدم کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ اور بیٹھ کر نماز کا انتظار اور اہتمام کرنے والا شخص خشوع و خضوع کے ساتھ عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ اسے گھر سے نکلنے کے وقت سے لے کر واپس لوٹنے تک نمازیوں میں لکھا جاتا ہے۔"

فوائد:......۱۔ باوضو ہو کر نماز کے لیے مسجد میں جانے والے کو ہر قدم پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

۲۔ نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے کو قیام نماز کے برابر اجر ملتا ہے۔ لہٰذا نماز کے انتظار میں مسجد میں بیٹھنا اجر وثواب کا باعث ہے۔

۳۔ نماز کے لیے مسجد میں جانے والا نماز میں رہتا ہے اور اسے نماز کے برابر ثواب ملتا ہے جب تک وہ مسجد میں رہے اور واپس گھر کا رخ نہ کرے۔

۱۹..... بَابُ ذِكْرِ كِتَابَةِ الصَّدَقَةِ بِالْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

نماز کی طرف چل کر جانے کو صدقہ لکھا جانے کا بیان

۱۴۹۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ الْمِصْرِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُوْنُسَ۔ وَهُوَ سَلِيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ ۔ حَدَّثَهُ.........

(۱۴۹۲) اسناده صحيح، مسند احمد: ٤/ ١٥٩. (۱۴۹۳) اسناده صحيح، مسند احمد: ٢/ ٣٥٠۔ وانظر الحديث الآتي.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ نَفْسٍ كُتِبَ عَلَيْهَا الصَّدَقَةُ كُلَّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ، فَمِنْ ذٰلِكَ أَنْ تَعْدِلَ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَأَنْ تُعِيْنَ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهِ وَتَحْمِلَهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَتُمِيْطَ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ، وَمِنْ ذٰلِكَ أَنْ تُعِيْنَ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهِ وَتَحْمِلَهُ عَلَيْهَا وَتَرْفَعَ مَتَاعَهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْ بِهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام نفوس پر ہر اس دن میں صدقہ فرض کر دیا گیا جس میں سورج طلوع ہوتا ہے۔ اور اس میں ایک یہ بھی ہے کہ تم دو افراد کے درمیان عدل وانصاف کرو یہ صدقہ ہے۔ اور تم آدمی کو اس کی سواری پر سوار ہونے میں مدد دو تو یہ بھی صدقہ ہو گا تم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو تو یہ بھی صدقہ ہوگا۔ اس میں سے یہ بھی ہے کہ تم کسی آدمی کو اس کی سواری پر سوار کرنے اور اس کا سامان اس پر لادنے میں مدد دو تو یہ بھی صدقہ ہوگا۔ پاکیزہ بول بولنا بھی صدقہ ہے۔ اور نماز کے لیے چل کر جانے والا تیرا ہر قدم صدقہ ہے۔''

١٤٩٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ، ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَمْشِيْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پاکیزہ بول بھی صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو تم چل کر نماز کے لیے جاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے۔''

فوائد :......ان احادیث میں نماز کے لیے مسجد میں جانے کی فضیلت کا بیان ہے کہ جیسے دیگر نیک اعمال اجر و ثواب کے ساتھ صدقہ بھی ہیں۔ اسی طرح نماز کے لیے مسجد میں جانا اجر وثواب کا باعث بھی ہے اور یہ عمل صدقہ بھی ہے۔

٢٠..... بَابُ ضَمَانِ اللّٰهِ الْغَادِيْ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالرَّائِحِ إِلَيْهِ

صبح و شام مسجد کی طرف جانے والے کو اللہ کی ضمانت کے حصول کا بیان

١٤٩٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيْمِ بْنِ اَعْيَنَ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، ثَنَا أَبِيْ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ قَيْسِ بْنِ رَافِعٍ الْقَيْسِيِّ..........

(١٤٩٤) صحيح بخاری: كتاب الجهاد، باب من اخذ بالركاب ونحوه، حديث: ٢٩٨٩ـ صحيح مسلم: كتاب الزكاة، باب بيان ان اسم الصدقة يقع......، حديث: ١٠٠٩ـ مسند احمد: ٢/ ٣١٢ـ صحيح ابن حبان: ٤٧٢.

(١٤٩٥) اسناده حسن، مسند احمد: ٥/ ٢٤١ـ باختلاف، السنة لابن ابی عاصم: ١٠٢١ـ صحيح ابن حبان: ٣٧٣ـ مستدرك حاكم: ١/ ٢١٢.

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو مَرَّ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى بَابِهِ يُشِيْرُ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تُحَدِّثُ نَفْسَكَ؟ قَالَ: وَمَا لِيْ أَيُرِيْدُ عَدُوُّ اللّٰهِ أَنْ يُلْهِيَنِيْ عَنْ كَلَامٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تُكَابِدُ دَهْرَكَ الْآنَ فِيْ بَيْتِكَ أَلَا تَخْرُجَ إِلَى الْمَجْلِسِ فَتُحَدَّثَ، فَأَنَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ عَادَ مَرِيْضًا كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى إِمَامٍ يَعُوْدُهُ كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ جَلَسَ فِيْ بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبْ أَحَدًا بِسُوْءٍ كَانَ ضَامِناً عَلَى اللّٰهِ، فَيُرِيْدُ عَدُوُّ اللّٰهِ أَنْ يُّخْرِجَنِيْ مِنْ بَيْتِيْ إِلَى الْمَجْلِسِ.

''عبدالرحمٰن بن جبیر روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ اپنے دروازے پر کھڑے اپنے ہاتھ سے اشارے کر رہے تھے گویا کہ وہ خود سے باتیں کر رہے ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کو کیا ہوا ہے کہ آپ اپنے آپ سے باتیں کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا اور مجھے کیا ہوا ہے، کیا اللہ کا دشمن (شیطان) مجھے اس کلام سے غافل کر دینا چاہتا ہے جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ وہ کہتا ہے: ''آپ کافی عرصے سے گھر میں بیٹھے مشکلات برداشت کر رہے ہیں، کیا آپ مجلس میں جا کر گفتگو نہیں کریں گے۔'' جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اس کی ضمانت اللہ کے ذمے ہے۔ اور جس شخص نے بیمار آدمی کی تیمارداری کی وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ اور جو شخص مسجد کی طرف صبح کے وقت گیا یا شام کے وقت گیا تو اللہ کے ذمے میں ہے۔ اور جو شخص امام کی بیمار پرسی کے لیے گیا تو اس کی ضمانت اللہ پر ہے۔ اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہا اس نے کسی شخص کی برائی کے ساتھ غیبت نہ کی تو وہ اللہ کی ضمانت میں ہے۔'' تو یہ اللہ کا دشمن (ابلیس) مجھے میرے گھر سے نکال کر مجلس میں لے جانا چاہتا ہے۔''

فوائد :...... جہاد فی سبیل، بیمار کی تیمارداری کرنا، صبح وشام مسجد میں جانا، حاکم کی عیادت کرنا اور اس خوف سے گھر پر بیٹھنا کہ باہر جانے سے کسی کی غیبت ہوگی، اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اعمال ہیں اور اس قسم کے اعمال کرنے والوں کا اللہ تعالیٰ ضامن ومحافظ ہے۔

۲۱..... بَابُ ذِكْرِ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ مِنَ النُّزُلِ فِي الْجَنَّةِ لِلْغَادِيْ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالرَّائِحِ إِلَيْهِ
مسجد کی طرف صبح و شام جانے والے کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت میں مہمانی کا سامان تیار کر رکھا ہے اس کا بیان

۱۴۹۶۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ أَوْ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلًا فِي الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمان نوازی تیار کر دیتے ہیں، جب بھی وہ صبح یا شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے۔

فوائد :......۱۔ مسجد میں مطلق داخل ہونا فضیلت کا باعث ہے۔ لیکن یہاں مقصود بالخصوص عبادت کے لیے مسجد میں داخل ہونا ہے اور نماز راس العبادات ہے۔ (فتح الباری: ۲/ ۱۰۳)

۲۔ عبادت کی غرض سے مسجد میں داخل ہونے والے کے لیے جنت میں مہمانی تیار کی جاتی ہے، خواہ وہ کسی بھی وقت مسجد میں داخل ہو۔

۲۲..... بَابُ ذِكْرِ كِتَابِهِ أَجْرَ الْمُصَلِّيْ بِالْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ
نماز کی طرف چل کر جانے سے نمازی کے اجر و ثواب کے لکھے جانے کا بیان

۱۴۹۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ ۔ الْمُتَّهَمُ فِيْ رَأْيِهِ الثِّقَةُ فِيْ حَدِيْثِهِ ۔ ثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ وَالْوَلِيْدُ بْنُ أَبِيْ ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلٰى كُلِّ مِنَ الْإِنْسَانِ صَلَاةٌ كُلَّ يَوْمٍ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: هٰذَا مِنْ أَشَدِّ مَا أَتَيْتَنَا بِهِ. قَالَ: أَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کے ہر عضو پر ہر روز صدقہ واجب ہے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: یہ سخت ترین حکم ہے جو آپ نے ہمیں دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور

(۱۴۹۶) صحیح بخاری: کتاب الاذان، باب فضل من غدا الی المسجد، حدیث: ٦٦٢۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المشی الی الصلاۃ تمحی به الخطایا، حدیث: ۱۴۹٦۔ مسند احمد: ۲/ ۵۰۸.

(۱۴۹۷) اسنادہ ضعیف، الولید بن ابی ثور ضعیف ہے نیز سماک کی عکرمہ سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔ (الضعیفۃ: ۱۰۷٦)

صَلاَةٌ، وَحَمْلُكَ عَنِ الضَّعِيفِ صَلاَةٌ، وَانْحَاءُكَ الْقَذْرَ عَنِ الطَّرِيْقِ صَلاَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ تَخْطُوْهَا إِلَى الصَّلاَةِ صَلاَةٌ.

برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ کمزور آدمی کا بوجھ اٹھانا تیرے لیے صدقہ ہے۔ تمہارا راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا صدقہ ہے۔ اور ہر قدم جسے تم نماز کی طرف اٹھاتے ہو وہ صدقہ ہے۔"

۲۳..... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلاَةِ فِي الظَّلاَمِ بِاللَّيْلِ

رات کے اندھیرے میں نماز کی طرف چل کر جانے کی فضیلت کا بیان

۱۴۹۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُلَبِيُّ الْبَصْرِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الشِّيْرَازِيُّ۔ كَانَ ثِقَةً، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ يُثْنِي عَلَيْهِ ۔ قَالَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيْمِيُّ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ.........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيُبَشَّرِ الْمَشَّاؤُنَ فِي الظَّلاَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

"حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اندھیرے میں مساجد کی طرف چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی خوش خبری دی جاتی ہے۔"

۱۴۹۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ الْمَدَنِيُّ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ.........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظَّلاَمِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ.

"حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اندھیروں میں (مساجد کی طرف نماز کیلئے) چل کر جانے والوں کو مکمل نور کی خوشخبری دے دو۔"

فوائد:......۱۔ ایسے نمازی جو سخت اندھیرے نماز فجر وعشاء میں چل کر نماز کے لیے مسجد میں پہنچتے ہیں، انہیں اس مشقت کے عوض روز قیامت پل صراط پر اندھیرے کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا اور پل صراط پر ان کی تمام جہات نور سے منور کر دی جائیں گی، جس سے وہ با آسانی پل صراط عبور کر لیں گے۔

۲۔ ان احادیث میں سخت اندھیرے میں نماز کے لیے مسجد میں داخل ہونے کی فضیلت کا بیان ہے۔

۲۴..... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ مِنَ الْمَنَازِلِ الْمُتَبَاعِدَةِ مِنَ الْمَسَاجِدِ لِكَثْرَةِ الْخُطَى

مساجد سے دور گھروں سے زیادہ قدم چل کر مساجد میں آنے کی فضیلت کا بیان

(۱۴۹۸) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب المساجد، باب المشي الى الصلاة، حديث: ۷۸۰.

(۱۴۹۹) انظر الحديث السابق.

١٥٠٠ ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ، نَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ.........

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَهٰذَا حَدِيثُ عَبَّادٍ: قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتُهُ أَقْصٰى بَيْتٍ بِالْمَدِينَةِ، فَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَوَجَّعْتُ لَهُ، فَقُلْتُ يَا فُلَانُ: لَوْ إِنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيكَ الرَّمْضَ، وَيَرْفَعُكَ مِنَ الْمَوْقِعِ، وَيَقِيكَ هَوَامَّ الْأَرْضِ. فَقَالَ: إِنِّي وَاللّٰهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِي مُطْنِبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَحَمَلْتُ بِهِ حَمْلًا، حَتّٰى أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، قَالَ، فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ فَذَكَرَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَذَكَرَ أَنَّهُ يَرْجُو فِي أَمْرِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ. وَفِي حَدِيثِ الصَّنْعَانِيِّ: فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِكَيْمَا يُكْتَبَ أَثَرِي وَرُجُوعِي إِلٰى أَهْلِي وَإِقْبَالِي إِلَيْهِ، أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: أَعْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ وَأَعْطَاكَ مَا احْتَسَبْتَ أَجْمَعَ، أَوْ كَمَا قَالَ.

”حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کا گھر مدینہ منورہ میں سب گھروں سے دور تھا۔ مگر اس کے باجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی نماز باجماعت فوت نہیں ہوتی تھی، تو مجھے اس پر بڑا ترس آیا (کہ اتنی مشقت برداشت کرتا ہے) میں نے (اس سے) کہا: اے فلاں! اگر تم ایک گدھا خرید لو، جو تمہیں گرمی کی تپش سے بچائے، پتھروں سے زخمی ہونے سے تمہیں محفوظ کرے اور تمہیں زمینی زہریلے کیڑے مکوڑوں سے بچا لے (تو یہ کام بہت اچھا ہے) اس نے کہا: اللہ کی قسم! بے شک میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میرا گھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے ساتھ متصل ہو۔ حضرت ابی کہتے ہیں! یہ بات مجھ پر بڑی گراں گزری، حتی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات ذکر کر دی۔ آپ نے اسے بلا کر اس بارے میں پوچھا تو اس نے آپ کو بھی وہی بات کہی۔ اور یہ بھی بتایا کہ وہ اپنے اس کام میں اجر و ثواب کی امید رکھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: بے شک تمہیں تمہاری نیت کے مطابق اجر و ثواب ملے گا۔“ ”جناب صنعانی کی روایت میں ہے:”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی چنانچہ آپ نے اس سے اس بارے میں دریافت کیا۔ تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی (میں یہ کام اس لیے کرتا ہوں) تاکہ میرے قدموں کے آثار لکھیں جائیں، اور میرا

(١٥٠٠) تقدم تخريجه برقم: ٤٥٠.

اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنا اور میرا (مسجد کی طرف) آنا لکھا جائے، یا جس طرح اس نے کہا۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہیں یہ سب کچھ عطا کریں گے۔ اور جس چیز کی تم نے نیت کی اللہ تمہیں وہ سب بھی عطا فرمائے۔ یا جیسے آپ نے فرمایا۔''

فوائد:......مکرر ٤٥٠۔

١٥٠١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، قَالاَ، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ.........

عَنْ أَبِي مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَعْظَمَ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ إِلَيْهَا مَمْشًى فَأَبْعَدُهُمْ، وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ فِي جَمَاعَةٍ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّيْهَا ثُمَّ يَنَامُ. جَمِيْعُهَا لَفْظًا وَاحِدًا.

''حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً نماز میں سب سے عظیم اجر و ثواب کا حق دار وہ شخص ہے جو اُن سب سے زیادہ دور سے چل کر آتا ہے، پھر وہ جو اس سے بھی دور سے آتا ہے۔ اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے حتیٰ کہ اسے امام کے ساتھ باجماعت ادا کرتا ہے، اس شخص سے بڑے اجر و ثواب کا مالک ہے جو نماز (اکیلا) پڑھ کر سو جاتا ہے۔'' دونوں راویوں کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۴۵۱ کے تحت بیان ہوتی ہے۔

٢٥..... بَابُ الشَّهَادَةِ بِالْإِيْمَانِ لِعُمَّارِ الْمَسَاجِدِ بِإِتْيَانِهَا وَالصَّلَاةَ فِيْهَا

مساجد میں آ کر اور ان میں نماز پڑھ کر مساجد کو آباد کرنے والوں کے لیے ایماندار ہونے کی گواہی دینے کا بیان

١٥٠٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ.........

(١٥٠١) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب فضل صلاة الفجر فی جماعة، حديث: ٦٥١۔ صحيح مسلم: كتاب المساجد، باب فضل كثرة الخطا الى المساجد، حديث: ٦٦٢۔

(١٥٠٢) اسناده ضعيف: دراج کی ابوالہیثم سے روایت ضعیف ہوتی ہے۔ سنن ترمذی: كتاب الايمان، باب ماجاء فی حرمة الصلاة، حديث: ٢٦١٧۔ سنن ابن ماجه: ٨٠٢۔ مسند احمد: ٣/ ٦٨۔ سنن الدارمی: ١٢٢٣۔

عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَأَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا عَلَیْهِ بِالْإِیْمَانِ. قَالَ اللّٰهُ: ﴿إِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾.

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو مسجد (میں آنے، نماز پڑھنے اور اس کی دیکھ بھال کرنے) کا عادی ہو تو اس کے لیے ایماندار ہونے کی گواہی دے دو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾. (التوبة: ۱۸) ”یقیناً مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔“

۲۶..... بَابُ فَضْلِ إِیطَانِ الْمَسَاجِدِ لِلصَّلَاةِ فِیْهَا

نماز کے لیے مساجد کو ٹھکانہ بنانے کی فضیلت

۱۵۰۳۔ وَأَخْبَرَنَا الشَّیْخُ الْفَقِیْهُ أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِیُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِیُّ قِرَاءَةً عَلَیْهِ، قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَیْمَةَ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَیْمَةَ، نَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰی، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ أَبِی سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ..........

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا یُوَطِّنُ الرَّجُلُ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ إِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ بِهِ مِنْ حِیْنَ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِهِ كَمَا یَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَیْهِمْ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جو شخص بھی مساجد کو نماز کے لیے اپنا ٹھکانہ بنالیتا ہے تو اس کے گھر سے نکلنے کے وقت اللہ تعالیٰ اس سے اسی طرح خوش ہوتے ہیں جس طرح غیر موجود شخص کی آمد پر اس کے گھر والے خوش ہوتے ہیں۔“

فوائد:...... مکرر ۳۵۹۔

(۱۵۰۳) اسناده صحیح، سنن ابن ماجه، کتاب المساجد، باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة، حدیث: ۸۰۰۔ مسند احمد: ۲/ ۳۲۸۔ صحیح ابن حبان: ۱۶۰۷.

٢٧..... بَابُ فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ انْتِظَارًا لِصَلَاةٍ، وَذِكْرِ صَلَاةِ الْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِ وَدُعَائِهِمْ لَهُ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ أَوْيُحْدِثْ فِيهِ

مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت کا بیان اور فرشتوں کا اس شخص کے لیے دعا اور استغفار کرنے کا بیان، جب تک وہ کسی کو تکلیف نہ دے یا اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے

١٥٠٤ ـ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَا، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ سَلْمٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ......... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ، فَيَقُولُونَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ، وَمَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کر کے مسجد جاتا ہے، وہ اسے صرف نماز ہی اٹھاتی ہے وہ صرف نماز ہی کے لیے آتا ہے چنانچہ جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ نماز ہی کے حکم میں رہتا ہے جب تک نماز اسے روکے رکھتی ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص جب تک اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لیے ان الفاظ میں دعا کرتے رہتے ہیں: ''اے اللہ! اس شخص کو معاف فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما، اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما، جب تک وہ مسجد میں کسی کو تکلیف نہ دے، جب تک وہ اس میں بے وضو نہ ہو۔''

فوائد:...... مکرر ٣٥١۔

❀❀❀❀

(١٥٠٤) تقدم تخريجه، برقم: ١٤٩٠.

مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ

6

اللّٰه رسول محمد

سلسلة خدمة الحديث النبوي

صحیح ابنِ خزیمہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج: نصیر احمد کاشف فوائد: محمد فاروق رفیع نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

صحیح ابنِ خزیمہ

امام الائمہ ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی

جلد سوم

تخریج: نصیر احمد کاشف فوائد: محمد فاروق رفیع نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

اسلامی اکادمی ۱۷۔ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
042-37357587

صحیح ابن خزیمہ

امام الائمہ ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی

تخریج: نصیر احمد کاشف فوائد: محمد فاروق رفیع نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

اہتمام: محمد رمضان محمدی محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی ۱۷-الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

۲۸...... بَابُ الْأَمْرِ بِالسَّكِيْنَةِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ وَ النَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ إِلَيْهَا
نماز کے لیے سکون اور اطمینان کے ساتھ چل کر جانے کا بیان اور نماز کے لیے دوڑ کر جانا منع ہے ---------------------- 63

۲۹...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الأَذَانِ وَ قَبْلَ الصَّلَاةِ
اذان ہونے کے بعد اور نماز پڑھنے سے پہلے مسجد سے نکلنا منع ہے -- 64

۳۰...... بَابُ ذِكْرِ أَحَقِّ النَّاسِ بِالْإِمَامَةِ
لوگوں میں امامت کے زیادہ حق دار شخص کا بیان ---------- 64

۳۱...... بَابُ اِسْتِحْقَاقِ الْإِمَامَةِ بِالْإِزْدِيَادِ مِنْ حِفْظِ الْقُرْآنِ وَإِنْ كَانَ غَيْرُهُ أَسَنَّ مِنْهُ وَأَشْرَفَ
امامت کا مستحق وہ شخص ہے جسے قرآن مجید زیادہ حفظ ہو، اگرچہ دوسرا شخص اس سے عمر میں بڑا اور عزت وشرف میں بلند ہو - 66

۳۲...... بَابُ ذِكْرِ اسْتِحْقَاقِ الْإِمَامَةِ بِكِبَرِ السِّنِّ إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ وَ السُّنَّةِ وَ الْهِجْرَةِ
جب سب لوگ قراءتِ قرآن، سنتِ نبوی کی معرفت اور ہجرت کرنے میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا شخص امامت کا مستحق ہوگا 67

۳۳...... بَابُ إِمَامَةِ الْمَوْلَى الْقُرَشِيِّ إِذَا كَانَ الْمَوْلَى أَكْثَرَ جَمْعاً لِلْقُرْآنِ . خَبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَؤُمُّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ)) دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْمَوْلَى إِذَا كَانَ أَقْرَأَ مِنَ الْقُرَشِيِّ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ
جب آزاد کردہ غلام کو زیادہ قرآن مجید یاد ہو تو وہ قریشی شخص کو امامت کرائے گا۔ اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث: ''لوگوں کی امامت وہ کرائے گا جو اُن میں قرآن مجید کا بڑا قاری ہو'' اس بات کی دلیل ہے کہ آزاد کردہ غلام جب قریشی شخص سے قرآن مجید کا زیادہ ماہر اور قاری ہو تو وہ امامت کا زیادہ حق دار ہے -- 68

۳٤...... بَابُ إِبَاحَةِ إِمَامَةِ غَيْرِ الْمُدْرِكِ الْبَالِغِيْنَ إِذَا كَانَ غَيْرُ الْمُدْرِكِ أَكْثَرَ جَمْعاً لِلْقُرْآنِ مِنَ الْبَالِغِيْنَ
غیر بالغ لڑکے کی امامت جائز ہے، جبکہ غیر بالغ لڑکے کو بالغوں سے قرآن مجید زیادہ یاد ہو ------------------------ 68

۳٥...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ لِلْاِبْنِ إِمَامَةَ أَبِيْهِ
ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو بیٹے کی باپ کے لیے امامت کو ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں ---------------- 70

۳٦...... بَابُ التَّغْلِيْظِ عَلَى الْأَئِمَّةِ فِيْ تَرْكِهِمْ إِتْمَامَ الصَّلَاةِ وَ تَأْخِيرِهِمُ الصَّلَاةَ
ان ائمہ کے بارے میں سخت وعید کا بیان جو نماز مکمل نہیں پڑھاتے اور نمازوں کو تاخیر سے (آخری وقت پر) پڑھاتے ہیں ---- 70

۳۷...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ انْتِظَارِ الْإِمَامِ إِذَا أَبْطَأَ وَ أَمْرِ الْمَأْمُوْمِيْنَ أَحَدَهُمْ بِالْإِمَامَةِ .
جب امام (زیادہ) تاخیر کردے تو اس کا انتظار نہ کرنے کی رخصت اور مقتدیوں کا کسی ایک مقتدی کو امامت کرانے کا حکم دینے کا بیان ---------------------------------- 71

٣٨...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ صَلَاةِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ خَلْفَ مَنْ أَمَّ النَّاسَ مِنْ رَعِيَّتِهِ
امام اعظم (حکمران، امیر، بادشاہ) کا اپنی رعایا میں سے کسی شخص کی امامت میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان ---------- 74

٣٩...... بَابُ إِمَامَةِ الْمَرْءِ السُّلْطَانَ بِأَمْرِهِ
آدمی کا امیر وحکمران کے حکم سے امامت کرانے کا بیان ---- 76

٤٠...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِمَامَةِ الْمَرْءِ مَنْ يَكْرَهُ إِمَامَتَهُ
جس شخص کی امامت کو ناپسند کیا جاتا ہو، اس کے لیے امامت کرانا منع ہے ---------------------------------- 77

٤١...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِمَامَةِ الزَّائِرِ
ملاقات کے لیے آنے والے شخص کی امامت ممنوع ہے ---- 78

٤٢...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قِيَامِ الْإِمَامِ عَلَى مَكَانٍ أَرْفَعَ مِنْ مَكَانِ الْمَأْمُوْمِيْنَ لِتَعْلِيْمِ النَّاسِ الصَّلَاةَ
مقتدیوں کو نماز سکھانے کے لیے امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہونا درست ہے---------------------------- 79

٤٣...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِيَامِ الْإِمَامِ عَلَى مَكَانٍ أَرْفَعَ مِنَ الْمَأْمُوْمِيْنَ إِذَا لَمْ يُرِدْ تَعْلِيْمَ النَّاسِ
جب مقتدیوں کو نماز کی تعلیم دینا مقصود نہ ہو تو امام کا مقتدیوں سے بلند مقام پر کھڑے ہونا منع ہے ------------------ 80

٤٤...... بَابُ إِيْذَانِ الْمُؤَذِّنِ الْإِمَامَ بِالصَّلَاةِ
مؤذن کا امام کو نماز کے وقت کی اطلاع دینا ------------ 81

٤٥...... بَابُ انْتِظَارِ الْمُؤَذِّنِ الْإِمَامَ بِالْإِقَامَةِ
مؤذن کا اقامت کہنے کے لیے امام کا انتظار کرنا--------- 82

٤٦...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِيَامِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ رُؤْيَتِهِمْ إِمَامَهُمْ
امام کو دیکھنے سے پہلے لوگوں کا نماز کے لیے کھڑا ہونا منع ہے 82

٤٧...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ كَلَامِ الْإِمَامِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْإِقَامَةِ وَ الْحَاجَةُ تَبْدُوْ لِبَعْضِ النَّاسِ
اقامت سے فارغ ہونے کے بعد امام بات چیت کرسکتا ہے جبکہ کسی شخص کو ضرورت پیش آ جائے ------------------- 83

٤٨...... بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَئِمَّةِ بِالرَّشَادِ
نبی کریم ﷺ کا اماموں کے لیے رشد و ہدایت کی دعا کرنے کا بیان-- 84

جُمَّاعُ أَبْوَابِ قِيَامِ الْمَأْمُوْمِيْنَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَ مَا فِيْهِ مِنَ السُّنَنِ
مقتدیوں کا امام کے پیچھے کھڑا ہونا اور اس میں وارد سنتوں کے ابواب کا مجموعہ -------------------- 87

٤٩...... بَابُ قِيَامِ الْمَأْمُوْمِ الْوَاحِدِ عَنْ يَمِيْنِ الْإِمَامِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا أَحَدٌ .
جب امام کے ساتھ ایک ہی مقتدی ہو اور ان کے ساتھ دوسرا مقتدی موجود نہ ہو تو اس مقتدی کو امام کی دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیے ---------------------------------- 87

٥٠...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمَأْمُوْمَ يَقُوْمُ خَلْفَ الْإِمَامِ يَنْتَظِرُ مَجِيْءَ غَيْرِهِ فَإِنْ فَرَغَ الْإِمَامُ مِنَ الْقِرَاءَةِ، وَ أَرَادَ الرُّكُوْعَ قَبْلَ مَجِيْءِ غَيْرِهِ، تَقَدَّمَ فَقَامَ عَنْ يَمِيْنِ الْإِمَامِ
ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ اکیلا مقتدی امام کے پیچھے کھڑا ہوکر دوسرے مقتدی کا انتظار کرے گا پھر اگر امام قراءت سے فارغ ہوگیا اور اس نے دوسرے مقتدی کے آنے سے پہلے رکوع کرنے کا ارادہ کرلیا تو مقتدی آگے بڑھ

کر امام کی دائیں جانب کھڑا ہو جائے ---------------- 88

٥١ ...... بَابُ قِيَامِ الْاِثْنَيْنِ خَلْفَ الْإِمَامِ
دو مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے ---------------- 89

٥٢ ...... بَابُ تَقَدُّمِ الْإِمَامِ عِنْدَ مَجِيْءِ الثَّالِثِ إِذَا كَانَ مَعَ الْمَأْمُوْمِ الْوَاحِدِ
جب امام ایک ہی مقتدی کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو تیسرے شخص کے آنے پر امام آگے بڑھ جائے گا ---------------- 89

٥٣ ...... بَابُ إِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ الْوَاحِدَ وَ الْمَرْأَةَ الْوَاحِدَةَ
امام کا ایک آدمی اور ایک عورت کی امامت کرانے کا بیان -- 90

٥٤ ...... بَابُ إِمَامَةُ الرَّجُلِ الرَّجُلَ الْوَاحِدَ وَ الْمَرْأَتَيْنِ
امام کا ایک مرد اور دو عورتوں کی امامت کرانے کا بیان ----- 90

٥٥ ...... بَابُ إِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَ الْغُلَامَ غَيْرَ الْمُدْرِكِ وَ الْمَرْأَةَ الْوَاحِدَةَ
امام کا ایک مرد، ایک نابالغ لڑکے اور ایک عورت کی امامت کرانے کا بیان ---------------- 91

٥٦ ...... بَابُ إِجَازَةِ صَلَاةِ الْمَأْمُوْمِ عَنْ يَمِيْنِ الْإِمَامِ إِذَا كَانَتِ الصُّفُوْفُ خَلْفَهُمَا
مقتدی کا امام کی دائیں جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ ان دونوں کے پیچھے صفیں (مکمل) بن چکی ہوں------- 92

٥٧ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ قَبْلَ تَكْبِيْرِ الْإِمَامِ
امام کے تکبیر کہنے سے پہلے صفیں درست اور برابر کرنے کا بیان---------------- 93

٥٨ ...... بَابُ فَضْلِ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ، وَالْإِخْبَارُ بِأَنَّهَا مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ
صفوں کو برابر کرنے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ یہ نماز کی تکمیل کا حصہ ہے ---------------- 93

٥٩ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِإِتْمَامِ الصُّفُوْفِ الْأُوْلَى اقْتِدَاءً بِفِعْلِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ رَبِّهِمْ
اللہ تعالیٰ کے حضور فرشتوں کی صف بندی کی اقتداء کرتے ہوئے پہلی صفوں کو مکمل کرنے کے حکم کا بیان---------------- 94

٦٠ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْمُحَاذَاةِ بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَ الْأَعْنَاقِ فِي الصَّفِّ .
صف بندی میں کندھوں اور گردنوں کو برابر رکھنے کے حکم کا بیان---------------- 95

٦١ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِأَنْ يَكُوْنَ النَّقْصُ وَ الْخَلَلُ فِي الصَّفِّ الْآخِرِ
کمی اور نقص آخری صف میں ہو تو کوئی حرج نہیں--------- 95

٦٢ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِسَدِّ الْفُرَجِ فِي الصُّفُوْفِ
صفوں کے درمیان خالی جگہ کو پر کرنے کا بیان----------- 96

٦٣ ...... بَابُ فَضْلِ وَصْلِ الصُّفُوْفِ
صفوں کو ملانے کی فضیلت کا بیان ---------------- 96

٦٤ ...... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الرَّبِّ وَ مَلَائِكَتِهِ عَلَى وَاصِلِ الصُّفُوْفِ
صفوں کو ملانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول اور فرشتوں کی بخشش کی دعا کرنے کا بیان ---------------- 97

٦٥ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَرْكِ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ
صفوں کو برابر نہ کرنے کے بارے میں سختی اور اللہ تعالیٰ کی طرف

تَخَوُّفًا لِمُخَالَفَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَ جَلَّ بَيْنَ الْقُلُوْبِ — سے بطور سزا دلوں میں اختلاف ڈالنے کا بیان ---------- 97

٦٦...... بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَ الْمُبَادَرَةِ إِلَيْهِ — پہلی صف کی فضیلت اور اس میں جگہ لینے کے لیے جلدی کرنے کا بیان ---------- 99

٦٧...... بَابُ ذِكْرِ الْاِسْتِهَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ — پہلی صف کے حصول کے لیے قرعہ اندازی کرنے کا بیان --- 99

٦٨...... بَابُ ذِكْرِ صَلَوَاتِ الرَّبِّ وَ مَلَائِكَتِهِ عَلَى وَاصِلِي الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ — پہلی صفوں کو ملانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول اور فرشتوں کی دعا کا بیان ---------- 100

٦٩...... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الرَّبِّ عَلَى الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ وَ مَلَائِكَتِهِ — اللہ تعالیٰ کا پہلی صفوں پر رحمت نازل کرنا اور اس کے فرشتوں کا پہلی صف والوں کے لیے دعائے مغفرت کرنا ---------- 101

٧٠...... بَابُ ذِكْرِ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَ الثَّانِيْ — نبی کریم ﷺ کا پہلی اور دوسری صف والوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا بیان ---------- 101

٧١...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ — پہلی صف سے پیچھے رہنے والوں کے لیے سخت وعید کا بیان 102

٧٢...... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ صُفُوْفِ الرِّجَالِ وَ خَيْرِ صُفُوْفِ النِّسَاءِ — مردوں اور عورتوں کی بہترین صفوں کا بیان ---------- 103

٧٣...... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ الْمَأْمُوْمِ فِيْ مَيْمَنَةِ الصَّفِّ — مقتدی کا پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے ہونا مستحب ہے ---------- 104

٧٤...... بَابُ فَضْلِ تَلْيِيْنِ الْمَنَاكِبِ فِي الْقِيَامِ فِي الصُّفُوْفِ — صفوں میں کھڑے ہوتے وقت کندھوں کو نرم رکھنے کی فضیلت کا بیان ---------- 105

٧٥...... بَابُ طَرْدِ الْمُصْطَفِيْنَ بَيْنَ السَّوَارِيْ عَنْهَا — ستونوں کے درمیان صفیں بنانے والوں کو وہاں سے ہٹانے کا بیان ---------- 106

٧٦...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِصْطِفَافِ بَيْنَ السَّوَارِيْ — ستونوں کے درمیان صفیں بنانا منع ہے ---------- 106

٧٧...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَلَاةِ الْمَأْمُوْمِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ — مقتدی کا صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا منع ہے ------- 106

٧٨...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ رُكُوْعِ الْمَأْمُوْمِ قَبْلَ اتِّصَالِهِ بِالصَّفِّ، وَ دَبِيْبِهِ رَاكِعًا حَتّٰى يَتَّصِلَ بِالصَّفِّ فِيْ رُكُوْعِهِ — صف میں پہنچنے سے پہلے مقتدی کو رکوع کرنے اور رکوع ہی کی حالت میں آہستہ آہستہ چل کر صف میں پہنچنے کی رخصت کا بیان ---------- 110

٧٩...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ أُوْلِي الْأَحْلَامِ وَ النُّهٰى — اس بات کا بیان کہ عقل و تمیز والے افراد پہلی صف میں کھڑے

أَحَقُّ بِالصَّفِّ الْأَوَّلِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِأَنْ يَلُوْهُ

٨٠...... بَابُ إِبَاحَةِ تَأْخِيْرِ الْأَحْدَاثِ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ إِنْ قَامُوْا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ حَضَرَ بَعْضُ أُوْلِي الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى- وَلْيَقُوْمْ مَنْ أَمَرَ النَّبِيُّ بِأَنْ يَلِيَهُ فِي الْمُقَدَّمِ، وَيُؤَخِّرَ عَنِ الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مَنْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى.

٨١...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ شَقِّ أُوْلِي الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى لِلصُّفُوْفِ إِذَا كَانُوْا قَدِ اصْطَفُّوْا عِنْدَ حُضُوْرِهِمْ لِيَقُوْمُوْا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ

٨٢...... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُوْمِيْنَ بِالْاِقْتِدَاءِ بِالْإِمَامِ وَالنَّهْيِ عَنْ مُخَالَفَتِهِمْ إِيَّاهُ

٨٣...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْمَأْمُوْمِ الْإِمَامَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

٨٤...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْمَأْمُوْمَ إِنَّمَا يُكَبِّرُ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنَ التَّكْبِيْرِ

٨٥...... بَابُ سُكُوْتِ الْإِمَامِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَبَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ

٨٦...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اسْمَ السَّاكِتِ قَدْ يَقَعُ عَلَى النَّاطِقِ سِرًّا

٨٧...... بَابُ تَطْوِيْلِ الْإِمَامِ الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلَوَاتِ لِيَتَلَاحَقَ الْمَأْمُوْمُوْنَ

٨٨...... بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَإِنْ جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ، وَالزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَزِيْدَ الْمَأْمُوْمُ عَلٰى قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ

٨٩...... بَابُ تَأْمِيْنِ الْمَأْمُوْمِ عِنْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِيْ يَجْهَرُ فِيْهَا

ہونے کا زیادہ حق رکھتے ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے انہی افراد کو اپنے قریب کھڑے ہونے کا حکم دیا تھا ---------- 110

اگر پہلی صف میں نوعمر کھڑے ہو جائیں پھر بعد میں کوئی صاحب عقل وتمیز والے آئیں تو بچوں کو ہٹا کر انہیں پچھلی صف میں کھڑا کرنا جائز ہے اور اگلی صف میں وہ کھڑا ہو جسے نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہونے کا حکم دیا ہے اور عقل وتمیز سے عاری نوعمر کو پچھلی صف میں کھڑا کیا جائے ---------- 111

اہل دانش اور عقل وتمیز والے اشخاص کو صفوں کو چیر کر پہلی صف میں کھڑے ہونا جائز ہے جبکہ لوگ ان کے آنے پر صفیں بنا چکے ہوں ---------- 112

مقتدیوں کو امام کی اقتداء کرنے کے حکم اور امام کی مخالفت کرنے کی ممانعت کا بیان ---------- 113

تکبیر، رکوع اور سجدے میں مقتدی کا امام سے پہل کرنا منع ہے ---------- 113

اس بات کا بیان کہ مقتدی تکبیر اس وقت کہے گا جب امام تکبیر کہہ کر فارغ ہو جائے گا ---------- 114

تکبیر افتتاح کے بعد اور قراءت سے پہلے امام کے خاموش رہنے کا بیان ---------- 115

اس بات کا بیان کہ کبھی آہستہ بولنے والے پر بھی ساکت و خاموش کا اطلاق ہو جاتا ہے ---------- 115

مقتدیوں کو نماز میں شریک کرنے کے لیے امام کا نمازوں کی پہلی رکعت کو لمبا کرنے کا بیان ---------- 116

امام کے پیچھے قراءت کرنے کا بیان اگرچہ امام جہری قراءت کر رہا ہو۔ جب امام جہری قراءت کر رہا ہو تو مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ سے زائد قراءت کرنا منع ہے ---------- 117

جس نماز میں امام جہری قراءت کر رہا ہو، اس میں امام کے سورت فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہونے کے بعد مقتدی آمین

عربی عنوان	اردو عنوان	صفحہ
الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ، وَإِنْ نَسِيَ إِمَامٌ وَجَهِلَ وَلَمْ يُؤَمِّنْ	کہے گا، اگرچہ امام بھولنے یا جہالت کی وجہ سے آمین نہ کہے	118
٩٠...... بَابُ فَضْلُ تَأْمِيْنِ الْمَأْمُوْمِ	جب امام آمین کہے تو مقتدی کے آمین کہنے کی فضیلت کا بیان	118
٩١...... بَابُ ذِكْرِ إِجَابَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ الْمُؤْمِنَ عِنْدَ فَرَاغِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ	سورت فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہونے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن کی دعا قبول ہونے کا بیان	119
٩٢...... بَابُ ذِكْرِ حَسَدِ الْيَهُوْدِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى تَأْمِيْنِهِمْ	یہودیوں کا مومنوں سے آمین کہنے کی وجہ سے حسد کرنے کا بیان	120
٩٣...... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّأْمِيْنِ، فَلَمْ يُعْطِهِ أَحَداً مِنَ النَّبِيِّيْنَ قَبْلَهُ، خَلَا هَارُوْنَ حِيْنَ دَعَا مُوْسٰى فَأَمَّنَ هَارُوْنُ، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ	اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو آمین کے ساتھ خاص فرمایا ہے۔ آپ سے پہلے کسی نبی کو یہ خصوصیت عطا نہیں فرمائی۔ صرف حضرت ہارون علیہ السلام کو عطا کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی تو حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہی تھی۔ بشرطیکہ اس سلسلے میں مروی روایت صحیح ہو	121
٩٤...... بَابُ السُّنَّةِ فِيْ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ، وَاسْتِحْبَابِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ جَهْرًا بَيْنَ الْمُخَافَتَةِ وَبَيْنَ الْجَهْرِ الرَّفِيْعِ	امام کے جہری قراءت کرنے میں سنت کا بیان۔ بہت زیادہ بلند آواز اور بالکل پست آواز کے درمیان آواز سے قراءت کرنا مستحب ہے	122
٩٥...... بَابُ ذِكْرِ مُخَافَتَةِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَإِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الْآيِ أَحْيَاناً فِيْمَا يُخَافِتُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ	نماز ظہر اور عصر میں امام کا پوشیدہ آواز سے قراءت کرنے کا بیان کبھی کبھار سری نماز میں آیت کا کچھ حصہ بلند آواز سے پڑھنا جائز ہے	123
٩٦...... بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ	نماز مغرب میں امام کا بلند آواز سے قراءت کرنا	124
٩٧...... بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ	نماز عشاء میں امام کا جہری قراءت کرنا	124
٩٨...... بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ	نماز فجر میں امام کا بلند آواز سے قراءت کرنا	125
٩٩...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَجْهَرُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ، وَالْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ، لَا فِيْ جَمِيْعِ	یہ تفسیر کرنے والی روایت کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نماز مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کرتے تھے۔ آپ ان کی تمام رکعات میں بلند آواز سے قراءت نہیں	

الرَّكْعَاتِ كُلِّهَا
کرتے تھے ---------------------------------- 125

١٠٠ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِمُبَادَرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُوْمَ بِالرُّكُوْعِ وَ السُّجُوْدِ
امام کو مقتدی سے پہلے رکوع و سجود کرنے کا حکم کا بیان ---- 128

١٠١ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُوْمَ بِالرُّكُوْعِ، وَ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْإِمَامَ مَا سَبَقَ الْمَأْمُوْمَ مِنَ الرُّكُوْعِ، أَدْرَكَهُ الْمَأْمُوْمُ بَعْدَ رَفْعِ الْإِمَامِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ
مقتدی کا امام سے پہلے رکوع میں جانا منع ہے۔ اور اس بات کا بیان کہ امام مقتدی سے رکوع میں جانے میں جو سبقت کرتا ہے، مقتدی وہ سبقت امام کے سر اٹھانے کے بعد پالے گا۔ (یعنی اس کے رکوع کی مقدار امام کے رکوع کی مقدار کے برابر ہو جائے گی) --- 129

١٠٢ ...... بَابُ ذِكْرِ الْوَقْتِ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْهِ الْمَأْمُوْمُ مُدْرِكًا لِلرَّكْعَةِ إِذَا رَكَعَ إِمَامُهُ قَبْلُ
اس وقت کا بیان جس میں مقتدی رکعت کو پانے والا شمار ہوگا، جبکہ اس کے امام نے اس سے پہلے رکوع کر لیا ہو ---------- 130

١٠٣ ...... بَابُ رَفْعِ الْإِمَامِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَبْلَ الْمَأْمُوْمِ
امام کا مقتدی سے پہلے رکوع سے سر اٹھانا ------------ 130

١٠٤ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْمِيْدِ الْمَأْمُوْمِ رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَ رِجَاءُ مَغْفِرَةِ ذُنُوْبِهِ إِذَا وَافَقَ تَحْمِيْدُهُ تَحْمِيْدَ الْمَلَائِكَةِ
رکوع سے سر اٹھانے کے بعد مقتدی کا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے اور اسے اپنے گناہوں کی بخشش کی امید رکھنے کا بیان جبکہ اس کی حمد و ثناء فرشتوں کی حمد و ثنا کے موافق ہو جائے ---- 131

١٠٥ ...... بَابُ مُبَادِرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُوْمَ بِالسُّجُوْدِ، وَ ثُبُوْتِ الْمَأْمُوْمِ قَائِماً وَ تَرْكِهِ الْإِنْحِنَاءَ لِلسُّجُوْدِ حَتّٰى يَسْجُدَ إِمَامُهُ
سجدہ کرتے وقت امام کا مقتدی سے پہلے سجدے میں جانا اور مقتدی کا کھڑے رہنا، اور اس وقت تک سجدے کے لیے نہ جھکنا جب تک امام سجدے میں نہ چلا جائے -------------- 132

١٠٦ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ مُبَادَرَةِ الْمَأْمُوْمِ الْإِمَامَ بِرَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السُّجُوْدِ
سجدے سے امام سے پہلے سر اٹھانے پر مقتدی کے لیے سخت وعید کا بیان-------------------------------------- 133

١٠٧ ...... بَابُ ذِكْرِ إِدْرَاكِ الْمَأْمُوْمِ مَا فَاتَهُ مِنْ سُجُوْدِ الْإِمَامِ بَعْدَ رَفْعِ الْإِمَامِ رَأْسَهُ
اس بات کا بیان کہ امام کے سجدے کا جو حصہ مقتدی سے فوت ہو جائے گا مقتدی اسے امام کے سر اٹھانے کے بعد پالے گا 133

١٠٨ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْمَأْمُوْمِ الْإِمَامَ بِالْقِيَامِ وَ الْقُعُوْدِ
قیام اور قعود (بیٹھنے) میں مقتدی کا امام سے جلدی کرنا منع ہے ---------------------------------- 134

١٠٩ ...... بَابُ افْتِتَاحِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِيْ يُجْهَرُ فِيْهَا مِنْ غَيْرِ سَكْتٍ قَبْلَهَا
جہری قراءت والی نماز میں امام دوسری رکعت میں بغیر سکتے کے قراءت شروع کرے گا ------------------------------- 134

١١٠ ...... بَابُ تَخْفِيْفِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِتْمَامِ
امام کا ہلکی اور مکمل نماز پڑھانا ------------------------- 135

١١١ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَطْوِيْلِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ مُخَافَةَ تَنْفِيْرِ الْمَأْمُوْمِيْنَ وَ فُتُوْنِهِمْ
مقتدیوں کے متنفر ہونے اور ان کے فتنے میں مبتلا ہونے کے ڈر سے امام کا لمبی نماز پڑھانا منع ہے ---------------- 135

١١٢ ...... بَابُ قَدْرِ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ الَّذِيْ لَا يَكُوْنُ تَطْوِيْلاً
امام کی قراءت کی اس مقدار کا بیان جو طویل شمار نہیں ہوگی 136

١١٣ ...... بَابُ تَقْدِيْرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ بِضُعَفَاءِ الْمَأْمُوْمِيْنَ وَ كِبَارِهِمْ وَ ذَوِى الْحَوَائِجِ مِنْهُمْ
امام کا کمزور، عمر رسیدہ اور ضرورت مند مقتدیوں کا خیال رکھتے ہوئے نماز پڑھانے کا بیان ---------------------- 137

١١٤ ...... بَابُ تَخْفِيْفِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لِبَعْضِ الْمَأْمُوْمِيْنَ
کسی مقتدی کو کوئی ضرورت پیش آنے پر امام کا قراءت مختصر کر دینے کا بیان ---------------------------- 138

١١٥ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَخْفِيْفِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لِبَعْضِ الْمَأْمُوْمِيْنَ بَعْدَ مَا قَدْ نَوٰى إِطَالَتَهَا
کسی مقتدی کو کوئی ضرورت پیش آنے پر امام کا مختصر نماز پڑھانا جبکہ وہ پہلے لمبی نماز پڑھانے کی نیت کر چکا ہو -------- 138

١١٦ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ خُرُوْجِ الْمَأْمُوْمِ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لَهُ مِنْ أُمُوْرِ الدُّنْيَا إِذَا طَوَّلَ الصَّلَاةَ
جب امام طویل نماز پڑھائے تو مقتدی کو دنیاوی امور میں سے کوئی حاجت پیش آنے پر نماز سے نکل جانے کی رخصت ہے ---------------------------------- 139

١١٧ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِائْتِمَامِ أَهْلِ الصُّفُوْفِ الْأَوَاخِرِ بِأَهْلِ الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ
پچھلی صفوں والوں کو اگلی صفوں والوں کی اقتدا کرنے کے حکم کا بیان------------------------------------- 140

١١٨ ...... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُوْمِ بِالصَّلَاةِ جَالِساً إِذَا صَلَّى إِمَامُهُ جَالِسًا
مقتدی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کے حکم کا بیان جبکہ اس کا امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھائے ------------------------------ 141

١١٩ ...... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُوْمِ بِالْجُلُوْسِ بَعْدَ افْتِتَاحِهِ الصَّلَاةَ قَائِمًا إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا
جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے کے حکم کا بیان جبکہ مقتدی نے نماز کی ابتداء کھڑے ہوکر کی ہو 141

١٢٠ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَلَاةِ الْمَأْمُوْمِ قَائِماً خَلْفَ الْإِمَامِ قَاعِدًا
بیٹھ کر نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے مقتدی کا کھڑے ہوکر نماز پڑھنا منع ہے ---------------------------- 142

١٢١ ...... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ تَأَوَّلَهَا بَعْضُ الْعُلَمَاءِ نَاسِخَةً لِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَأْمُوْمَ بِالصَّلَاةِ جَالِساً إِذَا صَلَّى إِمَامُهُ جَالِسًا
ان روایات کا بیان جنہیں بعض علماء نے تاویل کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے اس حکم کی ناسخ قرار دیا ہے جس میں آپ نے مقتدی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے، جبکہ اس کا امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو ------------------------------ 143

١٢٢ ...... بَابُ إِدْرَاكِ الْمَأْمُوْمِ الْإِمَامَ سَاجِداً وَ
مقتدی امام کو سجدے کی حالت میں پائے تو اسے امام کی اقتداء

الْأَمْرِ بِالْاِقْتِدَاءِ بِهِ فِي السُّجُوْدِ، وَ أَن لَّا يَعْتَدَّ بِهِ إِذِ الْمُدْرِكُ لِلسَّجْدَةِ إِنَّمَا يَكُوْنُ بِإِدْرَاكِ الرُّكُوْعِ قَبْلَهَا
میں سجدے کی حالت میں شامل ہونے کے حکم کا بیان اور وہ اس سجدے کو شمار نہ کرے کیونکہ سجدے کو پانے والا وہی ہوگا جو اس سے پہلے رکوع بھی پا چکا ہے (ورنہ اکیلے سجدے سے رکعت پوری نہیں ہوگی) ---------- 149

۱۲۳...... بَابُ إِجَازَةِ الصَّلَاةِ الْوَاحِدَةِ بِإِمَامَيْنِ
ایک نماز کو دو اماموں کے ساتھ ادا کرنے کی رخصت و اجازت ہے ---------- 150

۱۲٤...... بَابُ اسْتِخْلَافِ الْأَمَامِ الْأَعْظَمِ فِي الْمَرَضِ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ لِيَتَوَلَّى الْإِمَامَةَ بِالنَّاسِ
امام اعظم کا بیماری کی وجہ سے اپنی رعایا میں سے کسی کو اپنا خلیفہ اور نائب مقرر کرنا تاکہ وہ لوگوں کی امامت کا فریضہ سنبھال سکے 153

۱۲۵...... بَابُ ذِكْرِ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْغَيْبَةِ عَنْ حَضْرَةِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ هُوَ إِمَامُهُ عِنْدَ الْحَاجَةِ تَبْدُوْ لَهُ
بوقت ضرورت امام کا اپنی مسجد میں حاضر نہ ہونے کی بنا پر اپنا نائب مقرر کرنا ---------- 154

۱۲٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْاِقْتِدَاءِ بِالْمُصَلِّي الَّذِيْ يَنْوِي الصَّلَاةَ مُنْفَرِدًا، وَلَا يَنْوِي إِمَامَةَ الْمُقْتَدِيْ بِهِ
ایسے نمازی کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جو اکیلے نماز پڑھنے کی نیت سے نماز پڑھ رہا ہو اور اس کی نیت مقتدی کی امامت کرانا نہ ہو ---------- 155

۱۲۷...... بَابُ افْتِتَاحِ غَيْرِ الطَّاهِرِ الصَّلَاةَ نَاوِياً الْإِمَامَةَ، وَ ذِكْرُهُ أَنَّهُ غَيْرُ طَاهِرٍ بَعْدَ الْاِفْتِتَاحِ، وَ تَرْكِهِ الْاِسْتِخْلَافَ عِنْدَ ذٰلِكَ لِيَنْتَظِرَ الْمَأْمُوْمُوْنَ رُجُوْعَهُ بَعْدَ الطَّهَارَةِ فَيَؤُمُّهُمْ
ناپاک شخص کا امامت کی نیت سے نماز شروع کرنا اور نماز شروع کرنے کے بعد اسے یاد آنا کہ وہ ناپاک ہے اس وقت اس کا کسی کو اپنا نائب نہ بنانا تاکہ مقتدی اس کی واپسی کا انتظار کریں اور وہ طہارت کے بعد انہیں امامت کرائے ---------- 157

۱۲۸...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي خُصُوْصِيَّةِ الْإِمَامِ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَ الْمَأْمُوْمِيْنَ خِلَافَ الْخَبَرِ غَيْرِ الثَّابِتِ الْمَرْوِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ خَانَهُمْ إِذَا خَصَّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ
مقتدیوں کے علاوہ امام کا صرف اپنے لیے دعا کرنا درست ہے اس ضعیف حدیث کے برخلاف جو نبی کریم ﷺ سے مروی کہ آپ نے فرمایا: ''جب امام مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعا کرے تو اس نے ان کی خیانت کی ہے۔'' ---------- 158

۱۲۹...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ قَدْ جُمِعَ فِيْهِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ فُرَادَى إِذَا صُلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً مَرَّةً
جس مسجد میں جماعت ہو چکی ہو، اس میں نماز باجماعت ادا کرنے کی رخصت کا بیان۔ ان لوگوں کے دعویٰ کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ جب مسجد میں ایک مرتبہ جماعت ہو جائے تو (بعد میں آنے والے) اکیلے اکیلے نماز پڑھیں گے ---------- 159

۱۳۰...... بَابُ إِبَاحَةِ ائْتِمَامِ الْمُصَلِّيْ فَرِيْضَةً
فرض نماز پڑھنے والا مقتدی، نفل نماز پڑھانے والے امام کی

بِالْمُصَلِّيْ نَافِلَةً، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْعِرَاقِيِّيْنَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَأْتَمَّ الْمُصَلِّيْ فَرِيْضَةً بِالْمُصَلِّيْ نَافِلَةً

١٣١ ...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مُعَاذاً رضي الله عنه كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيْضَةً لَا تَطَوُّعاً كَمَا ادَّعٰى بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ

١٣٢ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ مُنْفَرِداً عِنْدَ تَأْخِيْرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ جَمَاعَةً .

١٣٣ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ جَمَاعَةً بَعْدَ أَدَاءِ الْفَرْضِ مُنْفَرِداً عِنْدَ تَأْخِيْرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ

١٣٤ ...... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مُنْفَرِداً

١٣٥ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَرْكِ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً نَافِلَةً بَعْدَ الصَّلَاةِ مُنْفَرِداً فَرِيْضَةً

١٣٦ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ الْأُوْلٰى الَّتِيْ يُصَلِّيْهَا الْمَرْءُ فِيْ وَقْتِهَا تَكُوْنُ فَرِيْضَةً

١٣٧ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ عَلٰى نِيَّةِ الْفَرْضِ

١٣٨ ...... بَابُ الْمُدْرِكِ وِتْراً مِنْ صَلٰوةِ الْإِمَامِ، وَ جُلُوْسِهِ فِي الْوِتْرِ مِنْ صَلَاتِهِ اقْتِدَاءً بِالْإِمَامِ

١٣٩ ...... بَابُ أَمَامَةِ الْمُسَافِرِ الْمُقِيْمِيْنَ، وَ إِتْمَامِ الْمُقِيْمِيْنَ صَلَاتَهُمْ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ، وَ إِنَّمَا خَرَّجْتُ هٰذَا الْخَبَرَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ لِأَنَّ هٰذِهِ مَسْأَلَةٌ لَا يَخْتَلِفُ الْعُلَمَاءُ فِيْهَا

اقتداء میں نماز ادا کرسکتا ہے ان عراقی علماء کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ فرض نماز پڑھنے والے کے لیے نفل نماز پڑھنے والے کی اقتدا کرنا جائز نہیں ہے ---------------- 160

اس بات کا بیان کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرض نماز پڑھتے تھے، نفل نہیں، جیسا کہ بعض عراقی علماء کا دعویٰ ہے ---------------- 162

امام نماز باجماعت مؤخر کرے تو تنہا نماز پڑھنے کے حکم کا بیان ---------------- 163

جب امام نماز باجماعت کو مؤخر کردے تو اکیلے فرض نماز پڑھ لینے کے بعد دوبارہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے حکم کا بیان 163

نماز صبح اکیلے ادا کرنے کے بعد جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا بیان ---------------- 165

تنہا فرض نماز پڑھ لینے کے بعد جماعت کے ساتھ بطور نفل نماز نہ پڑھنے کی ممانعت کا بیان ---------------- 166

اس بات کی دلیل کا بیان کہ پہلی نماز جسے نمازی اس کے وقت پر پڑھے گا وہ فرض ہوگی ---------------- 167

فرض نماز کی نیت سے نماز کو دوبارہ پڑھنا منع ہے ------- 168

جس شخص کو امام کی نماز سے وتر (ایک یا تین) رکعت ملے تو وہ اپنے امام کی اقتداء میں وتر رکعت میں (تشہد) بیٹھے گا--- 169

مسافر شخص کا مقیم لوگوں کو امامت کرانا اور امام کے فارغ ہونے کے بعد مقیم افراد کا اپنی نماز کو مکمل کرنا۔ اگر اس سلسلے میں مروی روایت صحیح ہو۔ کیونکہ علی بن زید بن جدعان کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے اور میں نے یہ روایت اس کتاب میں صرف اس لیے بیان کردی ہے کیونکہ اس مسئلہ میں علمائے کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ---------------- 170

١٤٠ ...... بَابُ الْمَسْبُوْقِ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ، وَ الْأَمْرِ بِـاقْتِـدَائِهِ بِالْإِمَامِ فِيْمَا يُدْرِكُ، وَ إِتْمَامِهِ مَا سَبَقَ بِهِ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

١٤١ ...... بَابُ الْمَسْبُوْقِ بِوِتْرٍ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنْ لَا سَجْدَتَي السَّهْوِ عَلَيْهِ

١٤٢ ...... بَـابُ تَلْقِيْنِ الْإِمَامِ إِذَا تَعَايَا أَوْ تَرَكَ شَيْئاً مِنَ الْقُرْاٰنِ

١٤٣ ...... بَابُ وَضْعِ الْإِمَامِ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْعُذْرِ الَّذِيْ يَجُوْزُ فِيْهِ تَرْكُ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ

١٤٤ ...... بَـابُ الـرُّخْصَةِ لِلْمَرِيْضِ فِيْ تَرْكِ إِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ

١٤٥ ...... بَـابُ الـرُّخْـصَةِ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ حُضُوْرِ الْعَشَاءِ

١٤٤ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانَ الْمَرْءُ حَاقِناً

١٤٧ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْعُمْيَانِ الْجَمَاعَةَ فِى الْأَمْطَارِ وَ السُّيُوْلِ

١٤٨ ...... بَـابُ إِبَـاحَةِ تَـرْكِ الْجَمَاعَةِ فِى السَّفَرِ، وَالْاَمْـرِ بِـالـصَّلَاةِ فِى الرِّحَالِ فِى اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ وَالْبَارِدَةِ

١٤٩ ...... بَـابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِى السَّفَرِ فِى الـلَّيْـلَةِ الْمُظْلِمَةِ، وَ إِنْ لَّمْ تَكُنْ بَارِدَةً وَ لَا مَطِيْرَةً بِمِثْلِ اللَّفْظِ الَّذِىْ ذَكَرْتُ فِى الْبَابِ قَبْلُ

١٥٠ ...... بَـابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِى السَّفَرِ، وَ الْأَمْـرِ بِالصَّلَاةِ فِى الرِّحَالِ فِى الْمَطَرِ الْقَلِيْلِ غَيْرَ الْمُؤْذِىْ بِمِثْلِ اللَّفْظِ الَّذِىْ ذَكَرْتُ قَبْلُ

جس شخص کی کچھ نماز (امام کے ساتھ) فوت ہو جائے وہ باقی نماز میں امام کی اقتدا کرے اور امام کے فارغ ہونے پر فوت شدہ نماز کو مکمل کر لے گا ---------------------------------- 172

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص کی وتر رکعات امام کے ساتھ فوت ہو جائیں اس پر سجدہ سہو کرنا لازمی نہیں ہے --- 172

جب امام قراءت قرآن کے دوران اٹک جائے یا کوئی آیت چھوڑ دے تو اسے یاد دہانی کرانے کا بیان ------------ 175

امام کا اپنے جوتے اپنی بائیں جانب رکھنا ------------ 176

جس عذر کی بنا پر نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے، ان ابواب کا مجموعہ ------------------------------ 177

بیمار آدمی کے لیے نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے ------------------------------------- 177

رات کا کھانا موجود ہونے کی صورت میں نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت کا بیان ------------------- 178

جب آدمی پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے ہو تو اسے نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے ---------------------- 178

نابینا افراد کو بارشوں اور سیلابوں میں نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے --------------------------------- 179

سفر میں جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا جائز ہے اور بارش اور ٹھنڈ والی رات میں گھروں میں نماز پڑھنے کے حکم کا بیان 182

دوران سفر اندھیری رات میں نماز باجماعت چھوڑنا جائز ہے۔ اگرچہ رات ٹھنڈی اور بارش والی نہ ہو۔ گزشتہ باب میں مذکور حدیث جیسی حدیث کے بیان کے ساتھ۔ ----------- 183

سفر کے دوران نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے۔ گزشتہ باب میں مذکور حدیث جیسی حدیث کے ساتھ، تھوڑی اور غیر تکلیف دہ بارش میں نماز گھروں اور ٹھکانوں پر پڑھنے کا حکم ------- 184

١٥١ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ وَ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي الْيَوْمِ الْمَطِيرِ فِي السَّفَرِ مِثْلَ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ قَبْلُ

گزشتہ روایت جیسی روایت کے ساتھ دورانِ سفر بارش والے دن نماز باجماعت ترک کرنے اور ٹھکانوں پر نماز پڑھنے کی رخصت و اباحت کا بیان ---------- 185

١٥٢ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي لِلَفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ

ٹھکانوں اور خیموں میں نماز پڑھنے کے متعلق نبی کریم ﷺ کے حکم کے بارے میں، میں نے جو مختصر روایت بیان کی تھی، اس کی تفصیلی روایت کا بیان ---------- 185

١٥٣ ...... بَابُ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيرَةِ الْمُظْلِمَةِ، وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ فِي مِثْلِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ إِبَاحَةٍ لَهُ لَا حَتْمٌ.

اندھیری اور بارش والی رات میں نماز کے لیے مسجد میں آنے کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس قسم کی رات میں خیموں میں نماز پڑھنے کا حکم اباحت و جواز کے لیے ہے، واجب نہیں ہے ---------- 186

١٥٤ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ لِآكِلِ الثُّوْمِ

لہسن کھانے والے شخص کو نماز باجماعت میں شریک ہونا منع ہے ---------- 187

١٥٥ ...... بَابُ تَوْقِيتِ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ لِآكِلِ الثُّوْمِ

لہسن کھانے والے شخص کے لیے نماز باجماعت میں شرکت کی ممانعت کی تعیین وتحدید کا بیان ---------- 188

١٥٦ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ لِآكِلِ الثُّوْمِ

لہسن کھانے والے شخص کے لیے مساجد میں آنا منع ہے -- 189

١٥٧ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ لِآكِلِ الْكُرَّاثِ

گندنا کھانے والے شخص کے لیے جماعت میں شریک ہونا منع ہے ---------- 189

١٥٨ ...... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ لِآكِلِهِنَّ نِيئًا غَيْرَ مَطْبُوخٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ پیاز ولہسن وغیرہ کھانے والے کو مساجد میں آنے کی ممانعت اس وقت ہے جب اس نے انہیں پکائے بغیر کچا ہی کھایا ہو ---------- 190

١٥٩ ...... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ لِتَأَذِّي النَّاسِ بِرِيحِهِ لَا تَحْرِيمًا لِأَكْلِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ لہسن اور پیاز کھانے کی ممانعت ان کی بو کی وجہ سے ہے، ان کے حرام ہونے کی وجہ سے نہیں --- 190

١٦٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ لِتَأَذِّي الْمَلَائِكَةِ بِرِيحِهِ إِذِ النَّاسُ يَتَأَذَّوْنَ بِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ لہسن اور پیاز کی ممانعت اس لیے ہے کہ فرشتے ان کی بو سے تکلیف محسوس کرتے ہیں کیونکہ ان کی بو سے لوگوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے ---------- 191

١٦١ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْمَسْجِدِ لِآكِلِ

جس شخص نے لہسن، پیاز اور گندنا کھایا ہو، اسے ان کی بو ختم ہونے

الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ إِلَى أَنْ يَذْهَبَ رِيْحُهُ	تک مسجد میں آنا منع ہے ---------------------- 192
١٦٢...... بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَرْكِ أَكْلِ الثُّوْمِ وَ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ مَطْبُوْخاً	پکا ہوا لہسن، پیاز اور گندنا نہ کھانے میں رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت کا بیان------------------------- 192
١٦٣...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَّ بِتَرْكِ أَكْلِهِنَّ لِمُنَاجَاةِ الْمَلَائِكَةِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کی لہسن و پیاز نہ کھانے کی خصوصیت فرشتوں سے ہم کلامی کی وجہ سے ہے 193
١٦٤...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ أَكْلِهِ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ وَ الْحَاجَةِ إِلَيْهِ	بوقت ضرورت اور حاجت، لہسن اور پیاز کھانے کی رخصت ہے ------------------------------------ 194
١٦٥...... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ فِي الْجَمَاعَةِ ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ	دن کے وقت نفل نماز باجماعت ادا کرنے کا بیان، ان لوگوں کے مذہب کے برخلاف جو اسے مکروہ سمجھتے ہیں ----------- 195
١٦٦...... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ فِي الْجَمَاعَةِ فِيْ غَيْرِ رَمَضَانَ ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ	رمضان المبارک کے علاوہ دنوں میں رات کے وقت نفل نماز باجماعت ادا کرنے کا بیان ان لوگوں کے مذہب کے برخلاف جو اسے مکروہ خیال کرتے ہیں ---------------------- 196
١٦٧...... بَابُ الْوِتْرِ جَمَاعَةً فِيْ غَيْرِ رَمَضَانَ	رمضان المبارک کے علاوہ دنوں میں وتر باجماعت ادا کرنے کا بیان------------------------------------ 197
جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ النِّسَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ	**عورتوں کے نماز باجماعت ادا کرنے کے ابواب کا مجموعہ**
١٦٨...... بَابُ إِمَامَةِ الْمَرْأَةِ النِّسَاءَ فِي الْفَرِيْضَةِ	عورت کا فرض نمازوں میں عورتوں کو جماعت کرانا ------ 199
١٦٩...... بَابُ الْإِذْنِ لِلنِّسَاءِ فِيْ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ	عورتوں کو مساجد میں آنے کی اجازت ہے ----------- 199
١٧٠...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ الْخُرُوْجَ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ	عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں کی طرف جانے سے روکنا منع ہے ------------------------------------ 200
١٧١...... بَابُ الْأَمْرِ بِخُرُوْجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ تَفِلَاتٍ	عورتوں کو مساجد میں سادگی کے ساتھ جانے کے حکم کا بیان 200
١٧٢...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ شُهُوْدِ الْمَرْأَةِ الْمَسْجِدَ مُتَعَطِّرَةً	عورت کے لیے خوشبو لگا کر مسجد میں آنا منع ہے۔ ------ 201
١٧٣...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَعَطُّرِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ لِيُوْجَدَ رِيْحُهَا وَ تَسْمِيَةِ فَاعِلِهَا زَانِيَةً	عورت کا خوشبو لگا کر گھر سے نکلنا تا کہ اس خوشبو کو محسوس کیا جائے، اس بارے میں سخت وعید کا بیان اور ایسی عورت کو زانیہ کا نام دیئے جانے کا بیان--------------------------- 202

١٧٤ ...... بَابُ إِيْجَابِ الْغُسْلِ عَلَى الْمُتَطَيِّبَةِ لِلْخُرُوْجِ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَ نَفْيِ قَبُوْلِ صَلَاتِهَا إِنْ صَلَّتْ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ

خوشبو لگا کر مسجد جانے والی عورت پر غسل کرنا واجب ہے اور اگر وہ غسل کرنے سے پہلے نماز پڑھتی ہے تو وہ قبول نہیں ہوگی 203

١٧٥ ...... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا عَلٰى صَلَاتِهَا فِي الْمَسْجِدِ، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

عورت کی مسجد میں نماز سے اس کی اپنے گھر میں نماز بہتر ہے اگر اس سلسلے میں مروی حدیث ثابت ہو ---------------- 204

١٧٦ ...... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا عَلٰى صَلَاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا، إِنْ كَانَ قَتَادَةُ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ مُوَرِّقٍ

عورت کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا اپنے حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اگر قتادہ نے یہ روایت مورق سے سنی ہو - 206

١٧٧ ...... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِيْ حُجْرَتِهَا عَلٰى صَلَاتِهَا فِيْ دَارِهَا

عورت کی اپنے حجرے میں ادا کی گئی نماز اس کے گھر (صحن) میں ادا کی گئی نماز سے بہتر ہے ------------------------ 207

١٧٨ ...... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِيْ مَخْدَعِهَا عَلٰى صَلَاتِهَا فِيْ بَيْتِهَا

عورت کا اپنے کمرے کی بجائے اپنی چھوٹی کوٹھری میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے ------------------------ 208

١٧٩ ...... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِيْ أَشَدِّ مَكَانٍ مِّنْ بَيْتِهَا ظُلْمَةً

عورت کا اپنے گھر میں سخت اندھیری جگہ پر نماز پڑھنا زیادہ پسندیدہ ہے ---------------------------------- 208

١٨٠ ...... بَابُ فَضْلِ صُفُوْفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرَةِ عَلَى الصُّفُوْفِ الْمُقَدَّمَةِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صُفُوْفَهُنَّ إِذَا كَانَتْ مُتَبَاعِدَةً عَنْ صُفُوْفِ الرِّجَالِ كَانَتْ أَفْضَلَ

عورتوں کی پچھلی صفوں کی اگلی صفوں پر فضیلت اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب عورتوں کی صفیں مردوں کی صفوں سے دور ہوں گی تو وہ افضل و بہتر ہوگا ------------------------ 209

١٨١ ...... بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ بِخَفْضِ أَبْصَارِهِنَّ إِذَا صَلَّيْنَ مَعَ الرِّجَالِ إِذَا خِفْنَ رُؤْيَةَ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ أَمَامَهُنَّ

عورتوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہے جبکہ وہ مردوں کے ساتھ نماز باجماعت ادا کر رہی ہوں اور انہیں مردوں کے ستر پر نظر پڑنے کا ڈر ہو جبکہ مرد اُن کے آگے (اگلی صف میں) سجدہ کر رہے ہوں گے------------------------ 210

١٨٢ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ رَفْعِ النِّسَاءِ رُؤُوْسَهُنَّ مِنَ السُّجُوْدِ، إِذَا صَلَّيْنَ مَعَ الرِّجَالِ قَبْلَ اسْتِوَاءِ الرِّجَالِ جُلُوْسًا، إِذَا ضَاقَتْ أُزُرُهُمْ، فَخِيْفَ أَنْ يَّرَى النِّسَاءُ عَوْرَاتِهِمْ

عورتیں جب مردوں کے ساتھ نماز (باجماعت) ادا کر رہی ہوں تو مردوں کے سیدھے بیٹھ جانے سے پہلے انہیں اپنے سر سجدے سے اٹھانا منع ہے جبکہ مردوں کے تہ بند تنگ اور چھوٹے ہوں اور یہ خدشہ ہو کہ عورتوں کی نظر ان کے ستر پر پڑے گی ------ 210

١٨٣ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ قِيَامِ الْمَأْمُوْمِ فِيْ

مقتدی کے پچھلی صف میں کھڑے ہونے پر سخت وعید کا بیان جبکہ

الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ إِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءٌ، إِذَا أَرَادَ النَّظَرَ، إِلَيْهِنَّ أَوْ إِلَى بَعْضِهِنَّ، وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا نَظَرَ إِلَى خَلْفِهِ مِنَ النِّسَاءِ لَمْ يُفْسِدْ ذٰلِكَ الْفِعْلُ صَلَاتَهُ

مردوں کے پیچھے عورتیں نماز پڑھ رہی ہوں اور مقتدی کا ارادہ انہیں یا کسی عورت کو دیکھنا ہو اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب مقتدی اپنے پیچھے کھڑی عورتوں میں سے کسی کو دیکھ لے تو اس کا یہ فعل اس کی نماز کو فاسد نہیں کرتا ------------------ 211

١٨٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ الْمَسَاجِدَ كَانَ إِذَا كُنَّ لَا يُخَافُ فَسَادُهُنَّ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَ ظَنٌّ لَا بِيَقِينٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عورتوں کو مساجد میں جانے سے روکنے کی ممانعت اس وقت ہے جب ان کے مساجد کی طرف جانے میں فساد کا ڈر نہ ہو ------------------------ 212

١٨٥ ...... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ أَحْدَاثِ نِسَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ مُنِعْنَ الْمَسَاجِدَ

بنی اسرائیل کی عورتوں کے کچھ فتنوں کا بیان جن کی وجہ سے انہیں مساجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا -------------- 213

١٨٦ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِمَامَةِ الْمَمَالِيْكِ الْأَحْرَارَ إِذَا كَانَ الْمَمَالِيْكُ أَقْرَأَ مِنَ الْأَحْرَارِ

غلام شخص کا آزاد لوگوں کو امامت کرانا درست ہے جبکہ غلام آزاد لوگوں سے زیادہ بڑا قاری اور عالم دین ہو ----------- 214

١٨٧ ...... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي الْأَسْفَارِ

سفر میں نماز باجماعت کا بیان -------------------- 215

١٨٨ ...... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا

نماز کا وقت گزرنے کے بعد اسے باجماعت ادا کرنے کا بیان 216

١٨٩ ...... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے باجماعت ادا کرنا ------ 217

١٩٠ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْفَصْلِ بَيْنَ الْفَرِيْضَةِ وَ التَّطَوُّعِ بِالْكَلَامِ أَوِ الْخُرُوْجِ

فرض اور نفل نماز کے درمیان بات چیت یا جگہ تبدیل کر کے فرق کرنے کے حکم کا بیان --------------------------- 217

١٩١ ...... بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ وَ الذِّكْرِ عِنْدَ قَضَاءِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ

امام کے نماز ختم کرنے پر ”اَللّٰہُ اَکْبَرُ“ اور ذکر الٰہی بلند آواز سے کرنے کا بیان ------------------------------- 218

١٩٢ ...... بَابُ نِيَّةِ الْمُصَلِّي بِالسَّلَامِ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ مَنْ عَنْ شِمَالِهِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ

نمازی جب اپنی دائیں طرف سلام پھیرے تو اس کی نیت دائیں طرف والے (نمازیوں) کو سلام کرنے کی ہو اور جب اپنی بائیں طرف سلام پھیرے تو اس کی نیت اپنے بائیں جانب والوں کو سلام کرنے کی ہو ----------------------------- 219

١٩٣ ...... بَابُ سَلَامِ الْمَأْمُوْمِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ سَلَامِ الْإِمَامِ

امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی کو نماز سے سلام پھیرنا چاہیے ------------------------------------ 220

١٩٤ ...... بَابُ رَدِّ الْمَأْمُوْمِ عَلَى الْإِمَامِ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

جب نماز کے اختتام پر امام سلام پھیرے گا تو مقتدی کو امام کے سلام کا جواب دینا چاہیے ---------------------- 221

١٩٥ ...... بَابُ إِقْبَالِ الْإِمَامِ بِوَجْهِهِ يُمْنَةً إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ يُسْرَةً إِذَا سَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ، وَ فِيْهِ دَلِيْلٌ أَيْضاً أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ الْمَأْمُوْمِيْنَ الَّذِيْنَ عَنْ يَسَارِهِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ

جب امام اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرے گا تو اسی طرف اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوگا اور اس میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ جب امام اپنی دائیں جانب سلام پھیرے گا (تو اپنی دائیں جانب والے مقتدیوں کو سلام کہے گا) اور جب بائیں جانب سلام پھیرے گا تو اپنی بائیں جانب والے مقتدیوں کو سلام کہے گا ---------- 223

١٩٦ ...... بَابُ انْحِرَافِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ لَا يَتَطَوَّعُ بَعْدَهَا

امام کا ایسی نماز کے بعد اٹھ جانا جس کے بعد نفل نماز نہیں ہوتی 224

١٩٧ ...... بَابُ تَخْيِيْرِ الْإِمَامِ فِي الْانْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ أَنْ يَنْصَرِفَ يُمْنَةً أَوْ يَنْصَرِفَ يُسْرَةً

امام کو اختیار ہے کہ وہ نماز سے فارغ ہوکر دائیں طرف یا بائیں طرف پھیرے ---------- 224

١٩٨ ...... بَابُ إِبَاحَةِ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ بِوَجْهِهِ بَعْدَ السَّلَامِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُقَابِلَهُ مَنْ قَدْ فَاتَهُ بَعْضُ صَلَاةِ الْإِمَامِ فَيَكُوْنُ مُقَابِلَ الْإِمَامِ إِذَا قَامَ يَقْضِيْ

سلام پھیرنے کے بعد امام کا لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنا جائز ہے جبکہ اس کے سامنے کوئی ایسا شخص نہ ہو جس کی کچھ نماز امام کے ساتھ فوت ہوگئی ہو۔ لہٰذا جب وہ کھڑے ہوکر اپنی نماز مکمل کرے گا تو وہ امام کے سامنے ہوگا ---------- 225

١٩٩ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالْانْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

امام سے پہلے سلام پھیرنا منع ہے ---------- 225

٢٠٠ ...... بَابُ نُهُوْضِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ يَتَطَوَّعُ بَعْدَهَا سَاعَةَ يُسَلِّمُ مِنْ غَيْرِ لَبْثٍ، إِذَا لَمْ يَكُنْ خَلْفَهُ نِسَاءٌ

امام کا ایسی نماز سے فارغ ہونے کے بعد انتظار کیے بغیر اٹھ کر چلے جانا جس نماز کے بعد نفل نماز پڑھی جاتی ہے جبکہ امام کے پیچھے عورتیں نہ ہوں ---------- 226

٢٠١ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَقُوْمُ سَاعَةَ يُسَلِّمُ إِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءٌ، وَ اسْتِحْبَابِ ثُبُوْتِ الْإِمَامِ جَالِساً إِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءٌ لِيَرْجِعَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يَلْحَقَهُمُ الرِّجَالُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ اس وقت سلام پھیرتے ہی اٹھ جاتے تھے جب آپ ﷺ کے پیچھے عورتیں نہیں ہوتی تھیں۔ امام کا اس وقت بیٹھے رہنا مستحب ہے جب اس کے پیچھے عورتیں ہوں تاکہ وہ مردوں کے ملنے سے پہلے واپس لوٹ جائیں ---------- 227

٢٠٢ ...... بَابُ تَخْفِيْفِ ثُبُوْتِ الْإِمَامِ بَعْدَ السَّلَامِ لِيَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ، وَ تَرْكِ تَطْوِيْلِهِ الْجُلُوْسَ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام پھیرنے کے بعد امام کا کچھ دیر بیٹھے رہنا تاکہ عورتیں مردوں سے پہلے واپس چلی جائیں اور امام کا سلام پھیرنے کے بعد دیر تک نہ بیٹھنے کا بیان ---------- 228

كِتَابُ الْجُمُعَةِ الْمُخْتَصَرُ
مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ
عَلَي الشَّرْطِ الَّذِي ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ الْكِتَابِ

مسند کے اختصار سے مختصر کتاب الجمعة کا بیان اسی شرط کے مطابق جو ہم نے کتاب کے شروع میں بیان کی ہے ---------------------------------- 229

١...... بَابُ ذِكْرِ فَرْضِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی فرضیت کا ذکر ---------------------------- 229

٢...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ فَرْضَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْبَالِغِيْنَ دُوْنَ الْأَطْفَالِ . وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِىْ نَقُوْلُ: إِنَّهُ مِنَ الْأَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ الَّذِىْ يَجُوْزُ الْقِيَاسُ عَلَيْهِ، قَدْ بَيَّنْتُهُ فِىْ عَقِبِ الْخَبَرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ بچوں کے سوا بالغ افراد پر فرض ہے۔ اور یہ مسئلہ اس جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ یہ ان معلل روایات میں سے ہے جن پر قیاس کرنا جائز ہے، میں نے اسے حدیث کے بعد بیان کر دیا ہے ------ 231

٣...... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرْضِ الْجُمُعَةِ عَنِ النِّسَاءِ

عورتوں سے جمعہ کی فرضیت ساقط ہونے کا بیان -------- 233

٤...... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بِمَدِيْنَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذِكْرِ عَدَدِ مَنْ جَمَعَ بِهَا أَوَّلاً

مدینہ نبوی ﷺ میں ادا کیے گئے پہلے جمعہ کا بیان اور جمعہ ادا کرنے والوں کی تعداد کا تذکرہ -------------------- 235

٥...... بَابُ ذِكْرِ الْجُمُعَةِ الَّتِىْ جُمِعَتْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّتِىْ جُمِعَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَذِكْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِىْ جُمِعَ بِهِ

مدینہ منورہ میں پڑھے گئے جمعہ کے بعد پڑھے جانے والے جمعہ اور اس کے مقام کا بیان ------------------------ 236

٦...... بَابُ ذِكْرِ مَنِّ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ ﴿خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾

امت محمدیہ ﷺ جو لوگوں کی ہدایت کے لیے نکالی گئی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسان کا بیان ------------------ 237

جُمَّاعُ أَبْوَابِ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

جمعة المبارک کی فضیلت کے ابواب کا مجموعہ ------ 239

٧...... بَابٌ فِىْ ذِكْرِ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَأَنَّهَا أَفْضَلُ الْأَيَّامِ وَ فَزْعُ الْخَلْقِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى

جمعہ کے دن کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ جمعہ تمام دنوں سے افضل و اعلیٰ دن ہے۔ اس دن جنوں اور انسانوں کے سوا تمام مخلوقات خوف زدہ اور ڈرتی ہیں اس سلسلے میں ایک مختصر غیر مفصل روایت کا بیان ---------------------------------- 239

٨...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصَّى لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِىْ ذَكَرْتُهَا، وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْعِلَّةَ الَّتِىْ تَفْزَعُ الْخَلْقُ لَهَا مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ هِىَ خَوْفُهُمْ مِنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فِيهَا إِذِ السَّاعَةُ تَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس مختصر روایت کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا ذکر جسے میں نے گزشتہ باب میں بیان کیا ہے اور اس دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن مخلوقات کے ڈرنے کی وجہ ان کا یہ خوف ہے کہ اس دن قیامت قائم نہ ہو جائے کیونکہ قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی ----- 240

٩...... بَابُ صِفَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ أَهْلِهَا إِذَا بُعِثُوْا

جب قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے تو جمعہ اور جمعہ ادا

يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي النَّفْسِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ — کرنے والے افراد کی صفت کا بیان اگر روایت صحیح ہو کیونکہ اس سند کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے ---------- 242

۱۰...... بَابُ ذِكْرِ السَّاعَةِ الَّتِي فِيهَا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ — اس گھڑی کا بیان جس میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جمعہ والے دن پیدا کیا تھا ---------- 243

۱۱...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي أَحْسِبُ لَهَا سُمِّيَتِ الْجُمُعَةُ جُمُعَةً — اس علت وسبب کا بیان جس کی وجہ سے میرے خیال کے مطابق جمع کو جمعہ کہا جاتا ہے ---------- 244

۱۲...... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ — جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت ----- 245

۱۳...... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ مَا خُصَّ بِهِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ مِنَ الْفَضِيلَةِ بِأَنْ جَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ سَاعَةً يَسْتَجِيبُ فِيهَا دُعَاءَ الْمُصَلِّي، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى — ایک مجمل غیر مفسر، مختصر غیر مفصل روایت کے ساتھ جمعہ کے بعض خصوصی فضائل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں ایک گھڑی رکھی ہے جس میں نمازی کی دعا قبول فرماتا ہے -------- 246

۱۴...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصَّى لِبَعْضِ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا — گزشتہ مجمل حدیث کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا ذکر 247

۱۵...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصَّى لِلَّفْظَتَيْنِ الْمُجْمَلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي الْبَابَيْنِ قَبْلُ — گزشتہ دو ابواب میں مذکور مجمل روایات کی تفصیل بیان کرنے والی حدیث کا ذکر ---------- 247

۱۶...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ السَّاعَةَ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمُعَاتِ لَا فِي بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ — اس بات کا بیان کہ جس گھڑی کا ہم نے تذکرہ کیا ہے وہ تمام جمعہ کے دنوں میں ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ وہ کچھ جمعوں میں ہوتی ہے اور کچھ میں نہیں ہوتی ---------- 248

۱۷...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ أَنَّ الدُّعَاءَ بِالْخَيْرِ مُسْتَجَابٌ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ دُوْنَ الدُّعَاءِ بِالْمَأْثَمِ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس گھڑی میں خیر و بھلائی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ گناہ کی دعا قبول نہیں ہوتی ---------- 249

۱۸۔ بَابُ ذِكْرِ وَقْتِ تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ — جمعہ کے دن قبولیت دعا کی گھڑی کے وقت کا بیان ------ 250

۱۹...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ أَنَّ الدُّعَاءَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ يُسْتَجَابُ فِي الصَّلَاةِ لِانْتِظَارِ الصَّلَاةِ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس گھڑی میں دعا نماز میں نماز کے انتظار کی وجہ سے قبول ہوگی ---------- 250

۲۰...... بَابُ ذِكْرِ إِنْسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَقْتَ تِلْكَ — نبی کریم ﷺ کو قبولیت دعا کی گھڑی کا علم عطا کرنے کے بعد

السَّاعَةِ بَعْدَ عِلْمِهِ إِيَّاهَا
اسے بھلا دینے کا بیان ---------------------------- 251

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ
غسل جمعہ کے ابواب کا مجموعہ -------------------- 253

۲۱...... بَابُ إِيْجَابِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ
جمعہ کے لیے غسل کے واجب ہونے کا بیان ---------- 253

۲۲...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: وَاجِبٌ أَيْ وَاجِبٌ عَلَى الْبُطْلَانِ لَا وُجُوبُ فَرْضٍ لَا يُجْزِيءُ غَيْرُهُ، عَلٰى أَنَّ فِي الْخَبَرِ أَيْضاً اخْتِصَارُ كَلَامٍ سَأُبَيِّنُهُ بَعْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''واجب ہے'' سے آپ کی مراد یہ نہیں کہ یہ ایک ایسا واجب ہے جس کے علاوہ کوئی چیز کفایت نہیں کرے گی، اس روایت میں بھی اختصار ہے۔ میں عنقریب اسے بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ 254

۲۳...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ
گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان ----------- 257

۲٤...... بَابُ أَمْرِ الْخَاطِبِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ
خطبہ جمعہ کے دوران خطیب کا جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم دینے کا بیان ---------------------------------- 258

۲٥...... بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ بِالْغُسْلِ لِشُهُوْدِ الْجُمُعَةِ
عورتوں کو جمعہ میں حاضر ہونے کے لیے غسل کرنے کے حکم کا بیان ---------------------------------- 259

۲٦...... بَابُ ذِكْرِ عِلَّةِ ابْتِدَاءِ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ
جمعہ کے دن غسل کرنے کے حکم کی ابتداء کی علت و سبب کا بیان ---------------------------------- 260

۲۷...... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلِ أَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَضِيْلَةٌ لَا فَرِيْضَةٌ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن کا غسل فضیلت کا باعث ہے فرض نہیں ہے ------------------------- 262

۲۸...... بَابُ ذِكْرِ فَضِيْلَةِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا ابْتَكَرَ الْمُغْتَسِلُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَدَنَا وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ
جمعہ کے دن غسل کی فضیلت کا بیان جبکہ غسل کرنے والے جمعہ کے لیے بہت پہلے آئے، امام کے قریب بیٹھے، خاموش رہے اور فضول کام نہ کرے ------------------------- 263

۲۹...... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ فَضَائِلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعض فضائل کا بیان ------- 264

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الطِّيْبِ وَالتَّسَوُّكِ وَاللُّبْسِ لِلْجُمُعَةِ
جمعہ کے لیے خوشبو لگانے، مسواک کرنے اور (اچھا) لباس پہننے کے ابواب کا مجموعہ ------------------ 266

۳۰...... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّطِيْبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ مِنَ الْحُقُوْقِ عَلَى الْمُسْلِمِ التَّطِيْبُ إِذَا كَانَ وَاجِداً لَهُ
جمعہ کے دن خوشبو لگانے کے حکم کا بیان۔ کیونکہ خوشبو لگانا مسلمان کے واجبی حقوق میں سے ہے، بشرطیکہ اس کے پاس خوشبو موجود ہو -- 266

۳۱...... بَابُ فَضِيلَةِ التَّطَيُّبِ وَ التَّسَوُّكِ وَ لُبْسِ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ الْمَرْءُ مِنَ الثِّيَابِ بَعْدَ الْاِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد آدمی کا اپنا عمدہ لباس پہننے، خوشبو لگانے اور مسواک کرنے کی فضیلت کا بیان ---------- 266

۳۲...... بَابُ فَضِيلَةِ الِادْهَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ التَّجْمِيعِ بَيْنَ الْاِدْهَانِ وَ بَيْنَ التَّطَيُّبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن تیل لگانے، خوشبو اور تیل دونوں استعمال کرنے کی فضیلت کا بیان ---------- 268

۳۳...... بَابُ اسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ فِي الْجُمُعَةِ ثِيَاباً سِوٰى ثَوْبَيِ الْمِهْنَةِ

جمعہ کے دن کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ عمدہ لباس پہننا مستحب ہے ---------- 269

۳٤...... بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ الْجُبَّةِ فِي الْجُمُعَةِ إِنْ كَانَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

جمعہ کے لیے جبہ پہننا مستحب ہے، بشرطیکہ حجاج بن ارطاۃ نے یہ روایت ابوجعفر محمد بن علی سے سنی ہو ---------- 269

جُمَّاعُ أَبْوَابِ التَّهْجِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ الْمَشْيِ إِلَيْهَا

جمعہ کے لیے جلدی اور پیدل چل کر جانے کے ابواب کا مجموعہ ---------- 270

۳۵...... بَابُ فَضْلِ التَّكْبِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ مُغْتَسِلاً وَ الدُّنُوِّ مِنَ الْإِمَامِ وَ الْإِسْتِمَاعِ وَ الْإِنْصَاتِ

جمعہ کے دن غسل کر کے صبح سویرے مسجد جانے اور امام کے قریب بیٹھنے، غور سے خطبہ سننے اور خاموش رہنے کی فضیلت کا بیان 270

۳٦...... بَابُ تَمْثِيلِ الْمُهَجِّرِيْنَ إِلَى الْجُمُعَةِ فِي الْفَضْلِ بِالْمُهْدِيْنَ وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ مَنْ سَبَقَ بِالتَّهْجِيْرِ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ أَبْطَاءِهِ

جمعہ کے لیے جلدی جانے والوں کی فضیلت کی مثال قربانی کرنے والوں کے ساتھ دی گئی ہے اور اس بات کی دلیل کہ جمعہ کے لیے جلدی جانے والا دیر سے جانے والے سے افضل ہے --- 271

۳۷...... بَابُ ذِكْرِ جُلُوْسِ الْمَلَائِكَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِكِتْبَةِ الْمُهَجِّرِيْنَ إِلَيْهَا عَلَى مَنَازِلِهِمْ، وَ وَقْتِ طَيِّهِمْ لِلصُّحُفِ لِاسْتِمَاعِ الْخُطْبَةِ

جمعہ کے دن جمعہ کے لیے جلدی آنے والوں کے نام حسب مراتب لکھنے کے لیے فرشتوں کے مسجد کے دروازوں پر بیٹھنے کا بیان۔ اور خطبہ جمعہ سننے کے لیے ان کے اپنے رجسٹروں کو بند کر دینے کے وقت کا بیان ---------- 271

۳۸...... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ مَنْ يَقْعُدُ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لِكِتْبَةِ الْمُهَجِّرِيْنَ إِلَيْهَا

جمعہ کے دن جمعہ کے لیے جلدی آنے والوں کے نام لکھنے کے لیے مسجد کے ہر دروازے پر مقرر فرشتوں کی تعداد کا بیان 272

۳۹...... بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِلْمُتَخَلِّفِيْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طَيِّهِمُ الصُّحُفَ

فرشتوں کا رجسٹر بند کرنے کے بعد جمعہ سے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے دعا کرنے کا بیان ---------- 274

٤٠...... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ تَرْكِ

جمعہ کے لیے جاتے وقت سواری پر سوار نہ ہونے اور پیدل چل کر

الـرُّكُوْبِ وَ اسْتِحْبَابِ مُقَارَبَةِ الْخُطَا لِتَكْثُرَ الْخُطَا فَيَكْثُرَ الْأَجْرُ

جانے کی فضیلت کا بیان چھوٹے قدموں کے ساتھ چلنا مستحب ہے تا کہ (مسجد تک) قدم زیادہ ہو جائیں تا کہ اجر و ثواب بھی زیادہ ہو جائے ---------------------------------- 274

٤١......بَابُ الْأَمْرِ بِالسَّكِيْنَةِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ النَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ إِلَيْهَا

جمعہ کے لیے سکون و اطمینان کے ساتھ جانے کا حکم اور دوڑتے ہوئے جانے کی ممانعت کا بیان ------------------ 275

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَذَانِ وَ الْخُطْبَةِ فِي الْجُمُعَةِ وَ مَا يَجِبُ عَلَي الْمَأْمُوْمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنَ الْإِسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ وَالْإِنْصَاتِ لَهَا، وَ مَا أُبِيْحَ لَهُمْ مِنَ الْأَفْعَالِ وَ مَا نُهُوْا عَنْهُ

اذان، خطبہ جمعہ، اور اس دوران مقتدیوں کا بغور خطبہ سننا اور خاموش رہنا اور ان افعال کے ابواب کا مجموعہ جو اُن کے لیے جائز ہیں اور جو منع ہیں ---------------- 277

٤٢......بَابُ ذِكْرِ الْأَذَانِ الَّذِيْ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ أَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ إِذَا نُوْدِيَ بِهِ، وَ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُنَادَى بِهِ، وَ ذِكْرِ مَنْ أَحْدَثَ النِّدَاءَ الْأَوَّلَ قَبْلَ خُرُوْجِ الْإِمَامِ

اس اذان کا بیان جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں موجود تھی۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جب وہ اذان دے دی جائے تو جمعہ کے لیے جلدی کی جائے اور اس وقت کا بیان جب یہ اذان دی جاتی تھی اور اس شخص کا ذکر جس نے امام کے تشریف لانے سے پہلے پہلی اذان دینی شروع کی تھی -- 277

٤٣......بَابُ فَضْلِ إِنْصَاتِ الْمَأْمُوْمِ عِنْدَ خُرُوْجِ الْإِمَامِ قَبْلَ الْإِبْتِدَاءِ فِي الْخُطْبَةِ

امام کے تشریف لانے کے بعد اور خطبہ شروع ہونے سے پہلے مقتدی کے خاموش ہونے کی فضیلت کا بیان ---------- 279

٤٤......بَابُ ذِكْرِ أَنَّ مَوْضِعَ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُطْبَةِ

نبی کریم ﷺ کے منبر بنانے سے پہلے خطبہ کے لیے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان ---------------------------- 281

٤٥......بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا حَنَّ الْجِذْعُ عِنْدَ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ. وَ صِفَةِ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ عَدَدَ دَرَجِهِ، وَ الْإِسْتِنَادِ إِلَى شَيْءٍ إِذَا خَطَبَ عَلَى الْأَرْضِ

اس علت کا بیان جس کی وجہ سے تنا رونا شروع ہو گیا تھا جبکہ نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے منبر کی بناوٹ، سیڑھیوں کی تعداد اور جب زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا جائے تو کسی چیز کا سہارا لینے کا بیان -------------- 282

٤٦......بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِعْتِمَادِ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْقَسِيِّ أَوِ الْعَصَا اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے خطبہ دیتے وقت کمان یا لاٹھی کا سہارا لینا مستحب ہے ---------------------- 284

٤٧......بَابُ ذِكْرِ الْعُوْدِ الَّذِيْ مِنْهُ اتُّخِذَ مِنْبَرُ

اس لکڑی کا بیان جس سے رسول اللہ ﷺ کا منبر بنایا گیا

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ | تھا--- 284

٤٨ ...... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ النَّاسَ بِالْجُلُوْسِ عِنْدَ الْأَسْتِوَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِنْ كَانَ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَ مَنْ دُوْنَهُ حَفِظَ ابْنَ عَبَّاسٍ فِيْ هٰذَا الْأَسْنَادِ فَإِنَّ أَصْحَابَ ابْنِ جُرَيْجٍ أَرْسَلُوْا هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ | جمعہ کے دن امام کا منبر پر تشریف فرما ہوتے وقت لوگوں کو بیٹھنے کا حکم دینا، اگر ولید بن مسلم اور ان کے نیچے والے راویوں نے اس سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا واسطہ یاد رکھا ہو کیونکہ ابن جریج کے شاگردوں نے یہ روایت عطاء کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ ذکر نہیں کیا)--- 285

٤٩ ...... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْجَلْسَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ جَهِلَ السُّنَّةَ فَزَعَمَ أَنَّ السُّنَّةَ بِدْعَةٌ، وَ قَالَ الْجُلُوْسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِدْعَةٌ | جمعہ کے دن خطبوں کی تعداد، دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو سنت نبوی سے جاہل ہے اور سنت کو بدعت سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا بدعت ہے--- 286

٥٠ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْصِيْرِ الْخُطْبَةِ وَ تَرْكِ تَطْوِيْلِهَا | خطبہ جمعہ کو مختصر کرنا اور اسے طویل نہ کرنا مستحب ہے --- 286

٥١ ...... بَابُ صِفَةِ خُطْبَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَ بَدْؤِهِ فِيْهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ. | نبی کریم ﷺ کے خطبے کی کیفیت اور آپ کے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے ساتھ خطبہ شروع کرنے کا بیان--- 287

٥٢ ...... بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ | جمعہ کے دن خطبہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا بیان- 288

٥٣ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْأَسْتِسْقَاءِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ إِذَا قُحِطَ النَّاسُ وَ خِيْفَ مِنَ الْقَحْطِ هَلَاكُ الْأَمْوَالِ وَ انْقِطَاعُ السُّبُلِ إِنْ لَّمْ يُغِثِ اللّٰهُ بِمَنِّهِ وَطَوْلِهِ | خطبہ جمعہ میں بارش کی دعا کرنے کی رخصت کا بیان جبکہ لوگ قحط سالی سے دو چار ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بارش نہ عطا کرے تو قحط سالی، اموال کی ہلاکت اور راستوں کے کٹ جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہو--- 289

٥٤ ...... بَابُ الدُّعَاءِ بِحَبْسِ الْمَطَرِ عَنِ الْبُيُوْتِ وَ الْمَنَازِلِ إِذَا خِيْفَ الضَّرَرُ مِنْ كَثْرَةِ الْأَمْطَارِ وَ هَدْمِ الْمَنَازِلِ، وَ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ تَحْوِيْلَ الْأَمْطَارِ إِلَى الْجِبَالِ وَ الْأَوْدِيَةِ حَيْثُ لَا يُخَافُ الضَّرَرُ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ | خطبہ جمعہ میں گھروں اور مکانوں پر بارش رکنے کی دعا کرنے کا بیان جبکہ بارشوں کی کثرت سے نقصان اور گھروں کے منہدم ہونے کا خطرہ ہو گیا ہو اور اللہ تعالیٰ سے بارشوں کو پہاڑوں اور وادیوں میں لے جانے کی دعا کرنا جہاں نقصان کا اندیشہ نہ ہو--- 291

٥٥ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَبَسُّمِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ | امام کا خطبے کے دوران مسکرانا درست ہے --- 292

٥٦...... بَابُ صِفَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْاَسْتِسْقَاءِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

خطبہ جمعہ میں بارش کی دعا کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے کی کیفیت کا بیان---------------------------------- 293

٥٧...... بَابُ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَابَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ وَ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ غَيْرِ الْاِسْتِسْقَاءِ

خطبہ جمعہ میں منبر پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے اور بارش کی دعا کے سوا منبر پر دونوں ہاتھ بلند کرنے کی کراہت کا بیان 294

٥٨...... بَابُ تَحْرِيْكِ السَّبَّابَةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ کے دوران انگشتِ شہادت سے اشارہ کرتے وقت اسے حرکت دینے کا بیان ---------------------------- 295

٥٩...... بَابُ النُّزُوْلِ عَنِ الْمِنْبَرِ لِلسُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فِي الْخُطْبَةِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

خطبہ کے دوران آیت سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ کرنے کے لیے منبر سے اترنے کا بیان، اگر یہ حدیث صحیح ہو----------- 295

٦٠...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعِلْمِ إِذَا سُئِلَ الْإِمَامُ وَقْتَ خُطْبَتِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ تَوَهَّمَ أَنَّ الْخُطْبَةَ صَلَاةٌ وَ لَا يَجُوْزُ الْكَلَامُ فِيْهَا بِمَا لَا يَجُوْزُ فِي الصَّلَاةِ

جمعہ کے دن خطبہ کے دوران منبر پر امام سے سوال کیا جائے تو اسے علمی جواب دینے کی رخصت ہے۔ ان علماء کے موقف کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ خطبہ نماز کی طرح ہے اور اس میں ایسی کلام کرنا جائز نہیں جو کلام نماز میں جائز نہیں ---------- 296

٦١...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَعْلِيْمِ الْإِمَامِ النَّاسَ مَا يَجْهَلُوْنَ فِي الْخُطْبَةِ مِنْ غَيْرِ سُؤَالٍ يَسْأَلُ الْأَمَامَ

لوگوں کو جن باتوں کا علم نہ ہو، امام کو خطبے کے دوران بغیر سوال پوچھے بھی ان باتوں کی تعلیم دینے کی رخصت ہے ------ 298

٦٢...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ سَلَامِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْقَادِمِ مِنَ السَّفَرِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

سفر سے واپس آنے والا جب مسجد میں داخل ہو تو امام کے لیے خطبے کے دوران اسے سلام کرنے کی رخصت ہے------- 298

٦٣...... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِيْ خُطْبَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِالصَّدَقَةِ، إِذَا رَأَى حَاجَةً وَفَقْرًا

اگر امام جمعہ کے دن کے خطبہ کے دوران فقر و فاقہ اور حاجت مندی دیکھے تو وہ لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دے سکتا ہے- 299

٦٤...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قَطْعِ الْإِمَامِ الْخُطْبَةَ لِتَعْلِيْمِ السَّائِلِ الْعِلْمَ

سوال کرنے والے کو تعلیم دینے کے لیے امام کو خطبہ منقطع کرنے کی رخصت ہے---------------------------------- 301

٦٥...... بَابُ نُزُوْلِ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ وَ قَطْعِهِ الْخُطْبَةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لَهُ

کسی ضرورت کے پیش آنے پر امام کا خطبہ منقطع کر کے منبر سے نیچے اترنے کا بیان---------------------------------- 301

٦٦...... بَابُ فَضْلِ الْإِنْصَاتِ وَ الْإِسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ

خطبے کے لیے خاموش رہنے اور غور سے سننے کی فضیلت -- 302

٦٧...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ خُطْبَةِ الْإِمَامِ

جمعہ کے دن امام کے خطبہ دیتے وقت گفتگو کرنا منع ہے -- 302

٦٨...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِنْصَاتِ النَّاسِ بِالْكَلَامِ

جمعہ والے دن امام خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کو کلام کر کے خاموش

يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الإِمَامُ يَخْطُبُ

٦٩...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِنْصَاتِ النَّاسِ بِالْكَلَامِ وَ إِن لَّمْ يَسْمَعِ الزَّاجِرُ خُطْبَةَ الْإِمَامِ

٧٠...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ السُّؤَالِ عَنِ الْعِلْمِ غَيْرَ الْإِمَامِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ

٧١...... بَابُ ذِكْرِ إِبْطَالِ فَضِيْلَةِ الْجُمُعَةِ بِالْكَلَامِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ، بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ وَّ زَجْرِ الْمُتَكَلِّمِ عَنِ الْكَلَامِ بِالتَّسْبِيْحِ

٧٢...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

٧٣...... بَابُ الْأَمْرِ بِإِنْصَاتِ الْمُتَكَلِّمِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِ بِالزَّجْرِ

٧٤...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَخَطِّي النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ، وَ إِبَاحَةِ زَجْرِ الْإِمَامِ عَنْ ذٰلِكَ فِيْ خُطْبَتِهٖ.

٧٥...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْجُمُعَةِ وَ فَضِيْلَةِ اجْتِنَابِ ذٰلِكَ

٧٦...... بَابُ طَبَقَاتِ مَنْ يَّحْضُرُ الْجُمُعَةَ

٧٧...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْأَخْبَارِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِي الْأَبْوَابِ الْمُتَقَدِّمَةِ

٧٨...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ

٧٩...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْحَلْقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

٨٠...... بَابُ فَضْلِ تَرْكِ الْجَهْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنِ يَأْتِي الْمَرْءُ الْجُمُعَةَ إِلَى انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

٨١...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مَسِّ الْحَصٰى وَ الْإِمَامُ

کرانا منع ہے-- 303

لوگوں کو کلام کے ذریعے سے خاموش کرانا منع ہے اگرچہ منع کرنے والا امام کا خطبہ نہ سن رہا ہو ---------------- 304

امام خطبہ دے رہا ہو تو امام کے علاوہ کسی شخص سے علمی سوال پوچھنا منع ہے ---------------------------------- 305

امام کے خطبہ دینے کے دوران گفتگو کرنے سے جمعہ کی فضیلت ضائع ہونے اور گفتگو کرنے والے کو تسبیح کے ساتھ منع کرنے کا بیان، اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا ذکر----- 306

میں نے جو مجمل روایت بیان کی ہے اس کی مفسر روایت کا بیان ------------------------------------ 307

جب امام خطبہ دے رہا ہو تو گفتگو کرنے والے کو خاموش کرانے کے لیے اشارے کے ساتھ منع کرنے کے حکم کا بیان ---- 308

جمعہ والے دن امام خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھلانگنا منع ہے۔ اور امام دوران خطبہ اس حرکت سے منع کر سکتا ہے-- 308

جمعہ میں لوگوں کے درمیان جدائی ڈالنے کی ممانعت اور اس سے اجتناب کرنے کی فضیلت کا بیان ------------------ 309

جمعہ میں حاضر ہونے والوں کے مراتب ------------ 310

گزشتہ ابواب میں، میں نے جو مجمل روایات بیان کی ہیں ان کی مفسر روایت کا بیان -------------------------- 311

جمعہ کے دن گوٹ مار کر بیٹھنا منع ہے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو -- 311

جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنا منع ہے--- 312

جمعہ کے دن جمعہ کے لیے آنے سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک جہالت و نادانی والی حرکات ترک کرنے کی فضیلت - 312

جب امام جمعہ والے دن خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت کنکریوں

يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِعْلَامِ بِأَنَّ مَسَّ الْحَصٰى فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ لَغْوٌ

٨٢...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحَوُّلِ النَّاعِسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَنْ مَّوْضِعِهِ إِلٰى غَيْرِهِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النُّعَاسَ لَيْسَ بِاسْتِحْقَاقِ نَوْمٍ وَّلَا مُوْجِبٌ وُضُوْءًا

٨٣...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِقَامَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَّجْلِسِهِ لِيُخْلِفَهُ فِيْهِ

٨٤...... بَابُ ذِكْرِ قِيَامِ الرَّجُلِ مِنْ مَّجْلِسِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ، وَقَدْ خَلَفَهُ فِيْهِ غَيْرُهُ، وَالْبَيَانُ أَنَّهُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ مِمَّنْ خَلَفَهُ فِيْهِ

٨٥...... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّوَسُّعِ وَالتَّفَسُّحِ إِذَا ضَاقَ الْمَوْضِعُ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ﴾

٨٦...... بَابُ ذِكْرِ كَرَاهَةِ انْفِضَاضِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ وَقْتَ خُطْبَتِهِ لِلنَّظَرِ إِلٰى لَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ

أَبْوَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ

٨٧...... بَابُ الْأَمْرِ بِإِعْطَاءِ الْمَسَاجِدِ حَقَّهَا مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُوْلِهَا

٨٨...... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّطَوُّعِ بِرَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْجُلُوْسِ

٨٩...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْجُلُوْسِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

٩٠...... بَابُ الْأَمْرِ بِالرُّجُوْعِ إِلَى الْمَسْجِدِ لِيُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا دَخَلَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَهُمَا

٩١...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِرَكْعَتَيْنِ عِنْدَ

سے کھیلنا منع ہے اور اس بات کی اطلاع کا بیان کہ اس وقت کنکریوں سے کھیلنا لغو اور بے ہودہ حرکت ہے --------- 313

جمعہ والے دن اونگھنے والے شخص کے لیے اپنی جگہ تبدیل کرنا مستحب ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اونگھ کا حکم نیند والا نہیں ہے اور نہ ہی اس سے وضو واجب ہوتا ہے-------- 314

جمعہ والے دن کسی شخص کا اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھنا منع ہے---------------------------- 314

اس بات کا بیان کہ اگر کوئی شخص جمعہ والے دن اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر واپس آ جائے جبکہ اس کی جگہ پر کوئی دوسرا شخص بیٹھ چکا ہو تو وہ شخص بیٹھنے والے کی نسبت اس جگہ کا زیادہ حق رکھتا ہے 315

جب جگہ تنگ ہو تو وسعت اور کشادگی پیدا کرنے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ”ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کھل کر بیٹھو تو تم کھل کر بیٹھا کرو، اللہ تمہیں کشادگی دے گا۔“-- 316

امام کے خطبہ کے دوران لوگوں کا امام کو چھوڑ کر کھیل تماشے یا تجارت کی طرف دوڑ جانا منع ہے ------------------ 316

جمعہ سے پہلے نفل نماز کے ابواب (کا مجموعہ) ---- 318

مساجد میں داخل ہوتے وقت نماز میں سے مساجد کا حق ادا کرنے کے حکم کا بیان-------------------------------- 318

مسجد میں داخل ہوتے وقت بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرنے کے حکم کا بیان-------------------------------- 318

مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھنے سے پہلے بیٹھنا منع ہے -- 319

جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو پھر دو رکعت پڑھنے سے پہلے مسجد سے نکل جائے تو اسے دو رکعات پڑھنے کے لیے مسجد میں واپس جانے کے حکم کیا بیان ------------------------------ 320

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز

عربی	اردو	صفحہ
دُخُولِ الْمَسْجِدِ أَمْرُ نُدْبٍ وَّ إِرْشَادٍ وَّ فَضِيلَةٍ	پڑھنے کا حکم استحباب، ارشاد اور فضیلت کے لیے ہے ----	320
٩٢ ...... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْجَالِسَ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ لَا يَجِبُ إِعَادَتُهُمَا إِذِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ فَضِيلَةٌ لَّا فَرِيضَةٌ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھے بغیر بیٹھنے والے شخص پر ان دو رکعات کا اعادہ ضروری نہیں ہے کیونکہ مسجد میں داخل ہوتے وقت دو رکعات ادا کرنا فضیلت وثواب کا باعث ہے، فرض نہیں ہے۔ ---------------	321
٩٣ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِتَطَوُّعِ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَ إِنْ كَانَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ خُطْبَةَ الْجُمُعَةِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُصَلِّيَ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ	مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نفل ادا کرنے کا بیان اگرچہ اس دوران امام خطبہ جمعہ ہی دے رہا ہو۔ اس شخص کے قول کے برعکس جو کہتا ہے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو مسجد میں داخل ہونے والے کے لیے یہ نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے ----------	321
٩٤ ...... بَابُ سُؤَالِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ وَقْتَ الْخُطْبَةِ أَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَمْ لَا ؟ وَ أَمْرِ الْإِمَامِ الدَّاخِلَ بِأَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ إِنْ لَّمْ يَكُنْ صَلَّاهُمَا قَبْلَ سُؤَالِ الْإِمَامِ إِيَّاهُ . وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُطْبَةَ لَيْسَتْ بِصَلَاةٍ	امام کا خطبے کے دوران مسجد میں داخل ہونے والے سے پوچھنا کہ کیا اس نے دو رکعات ادا کر لی ہیں یا نہیں؟ اور امام کا اسے دو رکعات پڑھنے کا حکم دینا اگر اس نے امام کے سوال کرنے سے پہلے یہ دو رکعات نہ پڑھی ہوں۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ خطبہ نماز نہیں ہے ---------------------------	322
٩٥ ...... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا	امام کا خطبہ جمعہ کے دوران مسجد میں داخل ہونے والے کو دو رکعات ادا کرنے کے حکم دینے کا بیان --------------	324
٩٦ ...... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَتِهِ الْجَالِسَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَهَا بِالْقِيَامِ لِيُصَلِّيَهُمَا	امام کا خطبے کے دوران میں دو رکعت ادا کیے بغیر بیٹھنے والے کو حکم دینا کہ وہ اٹھ کر دو رکعت ادا کرے ---------------	325
٩٧ ...... بَابُ إِبَاحَةِ مَا أَرَادَ الْمُصَلِّي مِنَ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ حَظْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ مَا شَاءَ وَ أَرَادَ مِنْ عَدَدِ الرَّكَعَاتِ	نماز جمعہ سے پہلے نمازی بغیر کسی روک اور ممانعت کے جتنی نفل نماز پڑھنا چاہے، پڑھ سکتا ہے --------------------	327
٩٨ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ الصَّلَاةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ	نماز جمعہ سے پہلے طویل نفل نماز پڑھنا مستحب ہے -----	327
٩٩ ...... بَابُ وَقْتِ الْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ	نماز جمعہ کے لیے اقامت کہنے کے وقت کا بیان -------	328
١٠٠ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْكَلَامِ لِلْمَأْمُومِ وَ الْإِمَامِ بَعْدَ الْخُطْبَةِ وَ قَبْلَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ	خطبہ کے بعد اور نماز شروع کرنے سے پہلے امام اور مقتدی دونوں کو گفتگو کرنے کی رخصت ہے ----------------	328
١٠١ ...... بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ	نماز جمعہ کے وقت کا بیان ----------------------	329

باب	عنوان	صفحہ
۱۰۲ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالْجُمُعَةِ	جمعہ کی نماز پہلے وقت میں ادا کرنا مستحب ہے ----------	329
۱۰۳ ...... بَابُ التَّبْرِيدِ بِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَ التَّبْكِيرِ بِهَا	شدید گرمی میں نماز جمعہ کو ٹھنڈا کرنے اور جلدی ادا کرنے کا بیان ----------	330
۱۰۴ ...... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ	نماز جمعہ کی رکعات کی تعداد کا بیان ----------	331
۱۰۵ ...... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ	نماز جمعہ میں قراءت کا بیان ----------	331
۱۰۶ ...... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ غَيْرِ سُوْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَإِنْ قَرَأَ فِي الْأُوْلَى بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ	نماز جمعہ کی دوسری رکعت میں سورۂ منافقون کے علاوہ کوئی اور سورت پڑھنا جائز ہے اگرچہ پہلی رکعت میں سورہ جمعہ پڑھی ہو ----------	332
۱۰۷ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾. وَ هٰذَا الْاِخْتِلَافُ فِي الْقِرَاءَةِ مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ.	نماز جمعہ میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی قراءت کرنا جائز ہے اور قراءت کا یہ اختلاف جائز اور مباح اختلاف کی قسم سے ہے ----------	333
۱۰۸ ...... بَابُ الْمُدْرِكِ رَكْعَةً مِّنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ مَعَ الْإِمَامِ	امام کے ساتھ جمعہ کی ایک رکعت پانے والے کا بیان ----	334
۱۰۹ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى تَجْوِيْزِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِأَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِيْنَ رَجُلاً، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْجُمُعَةَ لَا تُجْزِئُ بِأَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِيْنَ رَجُلاً خَبَرًا بَالِغاً	چالیس سے کم افراد کے ساتھ نماز جمعہ کی ادائیگی کے جائز ہونے کی دلیل کا بیان، ان علماء کے موقف کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ چالیس سے کم افراد کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرنا جائز نہیں --	336
۱۱۰ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْ شُهُوْدِ الْجُمُعَةِ	جمعہ میں حاضر نہ ہونے پر سختی کا بیان ----------	337
۱۱۱ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَتْمِ عَلَى قُلُوْبِ التَّارِكِيْنَ لِلْجُمُعَاتِ، وَ كَوْنِهِمْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ بِالتَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ	کئی جمعے چھوڑ دینے والوں کے دلوں پر مہر لگنے اور جمعہ سے پیچھے رہنے کی وجہ سے ان کا شمار غافلوں میں ہونے کا بیان----	338
۱۱۲ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْوَعِيْدَ لِتَارِكِ الْجُمُعَةِ هُوَ لِتَارِكِهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ چھوڑنے والے کے لیے جو وعید آئی ہے وہ اس شخص کے لیے ہے جو بغیر کسی شرعی عذر کے جمعہ چھوڑتا ہے ----------	338
۱۱۳ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الطَّبْعَ عَلَى	اس بات کی دلیل کا بیان کہ تین جمعے چھوڑنے کی وجہ سے دل	

الْقَلْبِ بِتَرْكِ الْجُمُعَاتِ الثَّلَاثِ إِنَّمَا يَكُوْنُ إِذَا تَرَكَهَا تَهَاوُنًا بِهَا

۱۱٤ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الْغَيْبَةِ عَنِ الْمُدُنِ لِمُنَافِعِ الدُّنْيَا إِذَا أَلَتِ الْغَيْبَةُ إِلَى تَرْكِ شُهُوْدِ الْجُمُعَاتِ

۱۱٥ ...... بَابُ ذِكْرِ شُهُوْدِ مَنْ كَانَ خَارِجَ الْمُدُنِ الْجُمُعَةَ مَعَ الْإِمَامِ إِذَا جَمَعَ فِي الْمُدُنِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ سُوْءِ حِفْظِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ

۱۱٦ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِصَدَقَةِ دِيْنَارٍ إِنْ وَجَدَهُ أَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ إِنْ أَعْوَزَهُ دِيْنَارٌ لِتَرْكِ جُمُعَةٍ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنِّي لَا أَقِفُ عَلَى سَمَاعِ قَتَادَةَ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبْرَةَ، وَلَسْتُ أَعْرِفُ قُدَامَةَ بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ

۱۱۷ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي الْأَمْطَارِ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ وَابِلًا كَبِيْرًا

۱۱۸ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنِ الْمَطَرُ مُؤْذِيًا

۱۱۹ ...... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْمُؤَذِّنَ فِي أَذَانِ الْجُمُعَةِ بِالنِّدَاءِ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الْبُيُوْتِ لِيَعْلَمَ السَّامِعُ أَنَّ التَّخَلُّفَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ طَلْقٌ مُبَاحٌ

۱۲۰ ...... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْمُؤَذِّنَ بِحَذْفِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، وَ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الْبُيُوْتِ بَدَلَهُ

۱۲۱ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالنِّدَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ الَّذِي خَبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَفِظَ هٰذَا

مہر اس وقت لگتی ہے جب کوئی شخص جمعہ کو حقیر اور بے وقعت سمجھتے ہوئے چھوڑتا ہے ---------------------- 339

دنیاوی منافع کی خاطر شہروں سے غائب ہونے پر سخت وعید کا بیان، جبکہ یہ غائب ہونا جمعہ میں حاضری کے ترک کرنے کا باعث بنتا ہو ---------------------------------- 340

شہروں سے باہر رہنے والے لوگوں کا امام کے ساتھ جمعہ میں حاضر ہونے کا بیان جبکہ شہروں میں جمعہ ادا کیا جاتا ہو۔ بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ عبداللہ بن عمر العمری ا کے برے حافظے کی وجہ سے دل غیر مطمئن ہے ---------------------- 340

بغیر شرعی عذر کے جمعہ چھوڑنے پر ایک دینار صدقہ اور اگر دینار موجود نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کرنے کا بیان بشرطیکہ حدیث صحیح ہو کیونکہ مجھے قتادہ کا قدامہ بن وبرہ سے سماع معلوم نہیں اور نہ مجھے قدامہ کے بارے میں جرح وتعدیل کا علم ہے ------ 341

بارش میں جمعہ سے پیچھے رہ جانے کی رخصت ہے جبکہ بارش مو سلا دھار اور موٹے قطروں والی ہو ------------------ 342

بارش میں جمعہ سے پیچھے رہنے کی رخصت ہے اگرچہ بارش تکلیف دہ نہ ہو -- 342

امام مؤذن کو جمعہ کی اذان میں یہ الفاظ پکارنے کا حکم دے کہ نماز گھروں میں ادا کرلو تاکہ سننے والے کو علم ہو جائے کہ بارش کے دوران جمعہ سے پیچھے رہنا جائز اور مباح ہے ---------- 344

امام کا مؤذن کو حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ کو حذف کر کے اس کی جگہ پر ”نماز اپنے گھروں میں ادا کرلو“ کے الفاظ کہنے کا حکم دینا ------ 345

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن (بارش کی وجہ سے) نماز گھروں میں ادا کرلو، کی نداء لگانا درست ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ یہ کام اس شخصیت نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر وافضل ہے۔ یعنی نبی کریم ﷺ بشرطیکہ عباد بن منصور

الْخَبَرَ الَّذِیْ أَذْکُرُهُ

نے اس حدیث کو محفوظ کیا ہو جسے میں ابھی بیان کروں گا۔ 346

۱۲۲ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْفَصْلِ بَیْنَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَ بَیْنَ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَهَا بِکَلَامٍ أَوْ خُرُوْجٍ

نماز جمعہ اور نفل نماز کے درمیان گفتگو کر کے یا مسجد سے نکل کر فاصلہ کرنے کے حکم کا بیان ---------------------- 346

۱۲۳ ...... بَابُ الْاِکْتِفَاءِ مِنَ الْخُرُوْجِ لِلْفَصْلِ بَیْنَ الْجُمُعَةِ وَ التَّطَوُّعِ بَعْدَهَا بِالتَّقَدُّمِ أَمَامَ الْمُصَلَّی الَّذِیْ صَلَّی فِیْهِ الْجُمُعَةَ

نماز جمعہ اور نفل نماز کے درمیان فاصلہ کرنے کے لیے وہاں سے نکلے بغیر اتنا ہی کافی ہے کہ جس جگہ نماز جمعہ ادا کی تھی وہاں سے آگے بڑھ جائے -------------------------- 347

۱۲۴ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطَوُّعِ الْإِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِیْ مَنْزِلِهِ

امام کا جمعہ کے بعد اپنے گھر میں نفل نماز پڑھنا مستحب ہے 347

۱۲۵ ...... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ لِلْإِمَامِ فِی الْمَسْجِدِ قَبْلَ خُرُوْجِهِ مِنْهُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنِّیْ لَا أَقِفُ عَلَی سَمَاعِ مُوْسَی بْنِ الْحَارِثِ فِیْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

امام کے لیے جمعہ کے بعد مسجد میں اس سے نکلنے سے پہلے نفل ادا کرنا جائز ہے بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو۔ کیونکہ مجھے موسیٰ بن حارث کی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں علم نہیں ------------------------------------ 348

۱۲۶ ...... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُوْمِ بِأَنْ یَتَطَوَّعَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ بِأَرْبَعِ رَکْعَاتٍ بِلَفْظٍ مُخْتَصَرٍ غَیْرَ مُتَقَصًّی

ایک مختصر غیر مفصل روایت کے ساتھ مقتدی کو جمعہ کے بعد چار رکعت نفل ادا کرنے کے حکم کا بیان ---------------- 349

۱۲۷ ...... بَابُ ذِکْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصَّی لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصِرَةِ الَّتِیْ ذَکَرْتُهَا، وَ الدَّلِیْلِ عَلَی أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ الْمَرْءَ بِأَنْ یَتَطَوَّعَ بِأَرْبَعِ رَکْعَاتٍ إِذَا أَرَادَ أَنْ یُصَلِّیَ بَعْدَهَا، مَعَ الدَّلِیْلِ عَلَی أَنَّ مَا صَلَّی بَعْدَهَا فَتَطَوُّعٌ غَیْرُ فَرِیْضَةٍ

گزشتہ مختصر روایت کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا ذکر اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے نمازی کو چار رکعات نفل ادا کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ وہ جمعہ کے بعد نماز پڑھنے کا ارادہ کرے اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ جمعہ کے بعد جتنی نماز پڑھے گا وہ نفل ہوگی فرض نہیں ---------------- 350

۱۲۸ ...... بَابُ الرُّجُوْعِ إِلَی الْمَنَازِلِ بَعْدَ قَضَاءِ الْجُمُعَةِ لِلْغَدَاءِ وَ الْقَیْلُوْلَةِ

جمعہ سے فارغ ہو کہ دوپہر کے کھانے اور آرام کے لیے گھروں کو واپس لوٹنے کا بیان ------------------------------ 350

۱۲۹ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِنْتِشَارِ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، وَ الْاِبْتِغَاءِ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

نماز جمعہ کے بعد زمین میں پھیل جانا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل تلاش کرنا مستحب ہے -------------------------- 351

كتاب الصيام

روزے کے احکام ومسائل

۱ ...... بَابُ ذِکْرِ الْبَیَانِ أَنَّ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ

اس بات کا بیان کہ ماہ رمضان کے روزے ایمان کا حصہ

الْإِيْمَانِ

٢...... بَـابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْـإِسْلَامِ إِذِ الْإِيْـمَـانُ وَالْـإِسْلَامُ إِسْمَانِ لِمُسَمًّى وَاحِدٍ

جُمَّاعُ أَبْوَابِ فَضَائِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ صِيَامِهِ

٣...... بَابُ ذِكْرِ فَتْحِ أَبْوَابِ الْجِنَانِ

٤...... بَـابُ ذِكْـرِ الْبَيَـانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّـمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ ((وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ)) مَرَدَةُ الْجِنِّ مِنْهُمْ

٥...... بَـابٌ فِـي فَـضْـلِ شَهْـرِ رَمَضَانَ وَ أَنَّهُ خَيْرُ الشُّهُـوْرِ لِـلْمُسْلِمِيْنَ، وَذِكْرِ إِعْدَادِ الْمُؤْمِنِ الْقُوَّةَ مِنَ النَّفَقَةِ لِلْعِبَادَةِ قَبْلَ دُخُوْلِهِ.

٦...... بَـابُ ذِكْرِ تَفَضُّلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى عِبَادَةِ الْـمُؤْمِنِيْنَ فِيْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِمَغْفِرَتِهِ إِيَّاهُمْ كَرَماً وَّ جَوْداً إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّيْ لَا أَعْرِفُ خَـلَـفـاً أَبَـا الـرُّبَيِّـعِ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ، وَلَا عَمْرِو بْنِ حَمْزَةَ الْقَيْسِيَّ الَّذِيْ هُوَ دُوْنَهُ

٧...... بَابُ ذِكْرِ تَزْيِيْنِ الْجَنَّةِ لِشَهْرِ رَمَضَانَ

٨...... بَابُ فَضَائِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

٩...... بَـابُ اسْتِـحْبَـابِ الْـإِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ فِيْ رَمَـضَـانَ لَـعَلَّ الرَّبَّ عَزَّ وَ جَلَّ بِرَأْفَتِهِ وَرَحْمَتِهِ، يَـغْـفِرُ لِلْمُجْتَهِدِ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ الشَّهْرُ وَ لَا يَرْغَمَ بِأَنْفِ الْعَبْدِ بِمَضْيِ رَمَضَانَ قَبْلَ الْغُفْرَانِ

١٠...... بَـابُ اسْتِـحْبَابِ الْجَوْدِ بِالْخَيْرِ وَ الْعَطَايَا

ہیں -- 353

اس بات کا بیان کہ ماہ رمضان کے روزے اسلام کا حصہ ہیں کیونکہ ایمان اور اسلام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں ------ 355

ماہ رمضان اور اس کے روزوں کے فضائل کے ابواب کا مجموعہ

------------------------------ 356

رمضان المبارک میں جنت کے دروازوں کے کھلنے کا بیان 356

اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں'' سے آپ کی مراد سرکش جن ہیں -- 357

ماہ رمضان کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ رمضان مسلمانوں کے لیے تمام مہینوں سے بہتر ہے اور رمضان شروع ہونے سے پہلے مومن کا عبادت کے لیے (فارغ ہونے کے لیے) مالی طاقت کو جمع کرنے کا بیان------------------------ 358

ماہ رمضان کی پہلی رات اللہ تعالیٰ کے اپنے مومن بندوں پر فضل وکرم اور سخاوت کرتے ہوئے ان کی بخشش کرنے کے احسان کا ذکر بشرطیکہ حدیث صحیح ہو کیونکہ مجھے ابو ربیع کے متعلق جرح و تعدیل کا علم نہیں ہے اور نہ اس کے شاگرد عمرو بن حمزہ القیسی کے بارے میں علم ہے ------------------------------ 359

رمضان المبارک کے لیے جنت کی آرائش وزیبائش کا بیان 360

ماہِ رمضان کے فضائل کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو------ 362

رمضان المبارک میں خوب محنت کے ساتھ عبادت کرنا مستحب ہے۔ شاید کہ اللہ عزوجل اپنی شفقت ورحمت سے اس مہینے کے اختتام سے قبل ہی عبادت میں محنت کرنے والے کی بخشش فرما دے اور بندے کی ناک رمضان کے گزرنے اور بخشش حاصل کرنے سے پہلے خاک آلود نہ ہو ------------------ 364

نبی کریم ﷺ کی اقتدا میں ماہ رمضان میں اس کے ختم ہونے

فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى انْسِلَاخِهِ إِسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تک مالی سخاوت کرنا اور عطیہ دینا مستحب ہے ---------- 365

١١ ...... بَابُ الْاِجْتِنَانِ بِالصَّوْمِ مِنَ النَّارِ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الصَّوْمَ جُنَّةً مِّنَ النَّارِ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

روزے کے ذریعے سے جہنم سے ڈھال حاصل کرنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے روزے کو جہنم سے ڈھال بنایا ہے۔ ہم آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں ---------- 366

١٢ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّوْمَ إِنَّمَا يَكُوْنُ جُنَّةً بِاجْتِنَابِ مَا نُهِيَ الصَّائِمُ عَنْهُ، وَ إِنْ كَانَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِمَّا لَا يُفْطِرُهُ وَ لٰكِنْ يُنْقِصُ صَوْمَهُ عَنِ الْكَمَالِ وَ التَّمَامِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ روزہ اس وقت ڈھال بنے گا جب روزہ دار ممنوع اور حرام کاموں سے اجتناب کرے گا۔ اگرچہ ممنوع کاموں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہو مگر وہ روزے کی تکمیل اور اتمام میں کمی کا باعث بنتے ہیں ---------- 367

١٣ ...... بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ وَ أَنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ مِنَ الْأَعْمَالِ

روزے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ روزے جیسا دوسرا کوئی عمل نہیں ہے ---------- 367

١٤ ...... بَابُ ذِكْرِ مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ السَّالِفَةِ بِصَوْمِ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا

ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ روزے رکھنے سے سابقہ گناہوں کی بخشش کا بیان ---------- 367

١٥ ...... بَابُ ذِكْرِ تَمْثِيْلِ الصَّائِمِ فِيْ طِيْبِ رِيْحِهِ بِطِيْبِ رِيْحِ الْمِسْكِ إِذْ هُوَ أَطْيَبُ الطِّيْبِ

روزے دار کی بو کی مثال، کستوری کی خوشبو کے ساتھ دینے کا بیان۔ کیونکہ کستوری سب سے عمدہ خوشبو ہے ---------- 368

١٦ ...... بَابُ ذِكْرِ طِيْبِ خَلْفَةِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے دار کے منہ کی بو کا بیان ---------- 371

١٧ ...... بَابُ ذِكْرِ إِعْطَاءِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ الصَّائِمَ أَجْرَهُ بِغَيْرِ حِسَابٍ إِذِ الصَّوْمُ مِنَ الصَّبْرِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

اللہ تعالیٰ کا روزے دار کو بغیر حساب کے اجر وثواب دینے کا بیان کیونکہ روزہ صبر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ”بلاشبہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر پورا پورا بغیر حساب کے دیا جائے گا۔“ ---------- 371

١٨ ...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الصِّيَامَ مِنَ الصَّبْرِ عَلٰى مَا تَأَوَّلْتُ خَبَرَ النَّبِيِّ ﷺ

اس بات کا بیان کہ روزہ صبر میں سے ہے جیسا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی حدیث کی تاویل کی ہے ---------- 372

١٩ ...... بَابُ ذِكْرِ فَرْحِ الصَّائِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِإِعْطَاءِ الرَّبِّ إِيَّاهُ ثَوَابَ صَوْمِهِ بِلَا حِسَابٍ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ

روزے دار کی خوشی کا بیان کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کے روزے کا ثواب بغیر حساب کے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل فرمائے ---------- 373

٢٠ ...... بَابُ ذِكْرِ اسْتِجَابَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دُعَاءَ

اللہ تعالیٰ کے روزہ داروں کی دعا روزہ افطار کرنے تک قبول

الصُّوَّامِ إِلٰى فِطْرِهِمْ مِّنْ صِيَامِهِمْ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ

کرنے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے ---------- 375

٢١...... بَابُ ذِكْرِ بَابِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ يُخَصُّ بِدُخُوْلِهِ الصُّوَّامُ دُوْنَ غَيْرِهِمْ وَ نَفْيِ الظَّمَأِ عَمَّنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَ يَشْرَبُ مِنْ شَرَابِهَا، جعلنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ

جنت کے اس دروازے کا بیان جو صرف روزے داروں کے داخلے کے لیے خاص ہے اور جو شخص جنت میں داخل ہو گیا اور اس نے جنتی مشروب پی لیا تو اسے پیاس نہیں لگے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں سے کر دے ---------- 375

٢٢...... بَابُ صِفَةِ بَدْءِ الصَّوْمِ كَانَ فِيْ تَخْيِيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَيْنَ الصَّوْمِ وَ الْإِطْعَامِ، وَ نَسْخِ ذٰلِكَ بِإِيْجَابِ الصَّوْمِ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ تَخْيِيْرٍ

ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو اختیار دیا تھا کہ وہ روزہ رکھ لیں یا کسی کو روزہ رکھوا دیں (اسے کھانا دے دیں) پھر یہ اختیار منسوخ ہو گیا اور روزہ مومنوں پر فرض ہو گیا ----- 376

٢٣...... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ الصَّائِمُ عَنْهُ مَمْنُوْعاً بَعْدَ النَّوْمِ فِيْ لَيْلِ الصَّوْمِ مِنَ الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ وَ الْجِمَاعِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ فَرْضِ الصِّيَامِ، وَ نَسْخِ اللّٰهِ جَلَّ وَ عَلَا ذٰلِكَ بِإِبَاحَتِهِ لَهُمْ ذٰلِكَ أَجْمَعَ إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ تَفَضُّلاً مِّنْهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ عَفْواً مِّنْهُ عَنْهُمْ، وَ تَخْفِيْفاً عَلَيْهِمْ

روزے کی فرضیت کی ابتداء میں روزے دار کے رات کو سو جانے کے بعد کھانا پینا اور جماع کرنا ممنوع تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کر کے اپنے مومن بندوں پر فضل وکرم، ان سے درگزر اور تخفیف وآسانی کرتے ہوئے یہ تمام کام طلوع فجر تک جائز قرار دے دیئے ---------- 377

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَهِلَّةِ وَ وَقْتِ ابْتِدَاءِ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ

چاند اور ماہِ رمضان کے روزوں کی ابتداء کے وقت پر مشتمل ابواب کا مجموعہ ---------- 380

٢٤...... بَابُ الْأَمْرِ بِالصِّيَامِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ إِذَا لَمْ يُغَمَّ عَلَى النَّاسِ

اگر بادلوں کی وجہ سے چاند لوگوں سے چھپا نہ ہو تو چاند دیکھ کر روزہ رکھنے کے حکم کا بیان ---------- 380

٢٥...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَ عَلَا جَعَلَ الْأَهِلَّةَ مَوَاقِيْتَ لِلنَّاسِ لِصَوْمِهِمْ وَفِطْرِهِمْ

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کو لوگوں کے لیے روزہ رکھنے اور افطار کرنے کے اوقات معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے -- 380

٢٦...... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّقْدِيْرِ لِلشَّهْرِ إِذَا غُمَّ عَلَى النَّاسِ

جب لوگوں پر بادل چھا جائیں تو مہینے کا اندازہ اور گنتی کرنے کے حکم کا بیان ---------- 381

٢٧...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالتَّقْدِيْرِ لِلشَّهْرِ إِذَا غُمَّ اَنْ يُعَدَّ شَعْبَانُ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يُصَامُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب آسمان پر بادل چھا جائیں تو رمضان المبارک کا اندازہ کرنے کے لیے شعبان کے تیس دن شمار کریں گے پھر روزے رکھے جائیں گے ---------- 381

٢٨...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِإِكْمَالِ ثَلاثِيْنَ يَوْماً لِصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ دُوْنَ إِكْمَالِ ثَلا ثِيْنَ يَوْمًا لِشَعْبَانَ

ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جن کا دعویٰ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ماہِ رمضان کے تیس روزے مکمل کرنے کا حکم دیا ہے، شعبان کے تیس دن مکمل کرنے کا حکم نہیں دیا ---- 383

٢٩...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصِّيَامِ لِرَمَضَانَ قَبْلَ مَضْيِ ثَلا ثِيْنَ يَوْماً لِشَعْبَانَ إِذَا لَمْ يُرَ الْهِلَالُ

جب رمضان کا چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کیے بغیر رمضان کا روزہ رکھنا منع ہے ---------------- 383

٣٠...... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الزَّجْرِ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ قَبْلَ رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ إِذَا لَمْ يَغُمَّ الْهِلَالُ، وَبَيْنَ الزَّجْرِ عَنْ إِفْطَارِ رَمَضَانَ قَبْلَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ إِذَا لَمْ يَغُمَّ الْهِلَالُ

جب مطلع ابر آلود نہ ہو تو رمضان کا چاند دیکھے بغیر رمضان کا روزہ رکھنا منع ہے۔ اسی طرح اگر چاند بادل میں چھپا نہ ہو تو شوال کا چاند دیکھے بغیر روزے رکھنا بند کرنا بھی منع ہے --------- 385

٣١...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ الْيَوْمِ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ أَمِنْ رَمَضَانَ اَمْ مِنْ شَعْبَان، بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

مجمل غیر مفسر لفظ کے ساتھ اس دن کے روزے کی ممانعت کا بیان جس کے بارے میں شک ہو کہ یہ دن رمضان کا ہے یا شعبان کا ------------------------------------- 385

٣٢...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْهِلَالَ يَكُوْنُ لِلَّيْلَةِ الَّتِي يُرٰى صَغُرَ أَوْ كَبُرَ مَا لَمْ تَمْضِ ثَلاثُوْنَ يَوْماً لِلشَّهْرِ ثُمَّ لا يُرَى الْهِلَالُ لِغَيْمٍ أَوْ سَحَابٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ چاند جس رات میں چھوٹا یا بڑا دکھائی دیتا ہے وہ اسی رات کا ہوگا جب تک کہ مہینے کے تیس دن مکمل نہ ہو جائیں پھر بادل وغیرہ کی وجہ سے نظر نہ آئے (تو تیس دن مکمل کرنا ہوں گے) ------------------------------- 386

٣٣...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوَاجِبَ عَلٰى أَهْلِ كُلِّ بَلْدَةٍ صِيَامُ رَمَضَانَ لِرُؤْيَتِهِمْ لا رُؤْيَةِ غَيْرِهِمْ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر ملک اور شہر والوں کے لیے اپنے ملک اور شہر کی رؤیت کے مطابق رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے۔ دوسرے علاقے کے لوگوں کی رؤیت کا اعتبار نہیں ہوگا --- 387

٣٤...... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔ اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے مروی روایات کا بیان جن کے الفاظ عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے -- 388

٣٥...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى خِلَافِ مَا تَوَهَّمَهُ الْعَامَّةُ وَ الْجُهَّالُ أَنَّ الْهِلَالَ إِذَا كَانَ كَبِيراً مُضِيْئاً أَنَّهُ لِلَّيْلَةِ الْمَاضِيَةِ، لا لِلَّيْلَةِ الْمُسْتَقْبِلَةِ

عوام اور جاہل لوگوں کے اس وہم کے برخلاف دلیل کا بیان کہ جب چاند بڑا اور روشن ہو تو وہ گزشتہ رات کا ہوتا ہے موجودہ رات کا نہیں ہوتا ------------------------------- 389

٣٦...... بَابُ ذِكْرِ إِعْلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

نبی کریم ﷺ کا اپنی امت کو کلام کے بغیر اشارے کے ساتھ

وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ أَنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَ عِشْرُوْنَ بِإِشَارَةٍ لَا بِنُطْقٍ، مَعَ إِعْلَامِهِ إِيَّاهُمْ أَنَّهُ أُمِّيٌّ لَا يَكْتُبُ وَ لَا يَحْسِبُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِشَارَةَ الْمَفْهُوْمَةَ مِنَ النَّاطِقِ تَقُوْمُ مَقَامَ النُّطْقِ فِي الْحُكْمِ كَهِيَ مِنَ الْأَخْرَسِ

بتانا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ اور آپ کا انہیں یہ بتانا کہ آپ ان پڑھ ہیں، لکھنا اور حساب کرنا آپ ﷺ کو معلوم نہیں۔ اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ بولنے والے شخص کا سمجھا جانے والا اشارہ حکم میں کلام کے قائم مقام ہوگا۔ جیسا کہ گونگے شخص کا اشارہ ہوتا ہے ------------------------- 390

۳۷...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

گزشتہ مجمل لفظ کی تفسیر بیان کرنے والی روایت کا بیان -- 390

۳۸...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صِيَامَ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لِرَمَضَانَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِ ثَلَاثِيْنَ خِلَافَ مَا يَتَوَهَّمُ بَعْضُ الْجُهَّالِ وَالرُّعَاعِ أَنَّ الْوَاجِبَ أَنْ يُّصَامَ لِكُلِّ رَمَضَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا كَوَامِلَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں رمضان المبارک کے انتیس روزوں کی تعداد تیس روزوں کی نسبت زیادہ تھی۔ ان جاہل اور بے عقل لوگوں کے خیال کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ ہر رمضان کے تیس روزے مکمل کرنا واجب ہے ------------------------------------ 391

۳۹...... بَابُ إِجَازَةِ شَهَادَةِ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

چاند کی رؤیت کے لیے ایک گواہ کی گواہی جائز ہے ----- 392

٤٠...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَرَادَ بِقَوْلِهِ ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ بَيَانَ بَيَاضِ النَّهَارِ مِنَ اللَّيْلِ

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”حتیٰ کہ صبح کی سفید دھاری تمہارے لیے سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے“ سے اللہ تعالیٰ کی مرادرات کے بعد دن کی سفیدی کا ظاہر ہونا ہے ------ 392

٤١...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْفَجْرَ هُمَا فَجْرَانِ، وَ أَنَّ طُلُوْعَ الثَّانِيْ مِنْهُمَا هُوَ الْمُحَرِّمُ عَلَى الصَّائِمِ الْأَكْلَ وَ الشُّرْبَ وَ الْجِمَاعَ لَا الْأَوَّلُ، وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَلّٰى نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَام الْبَيَانَ عَنْهُ عَزَّوَجَلَّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ فجر دو قسم کی ہے۔ اور دوسری فجر کے طلوع ہونے سے روزے دار کے لیے کھانا پینا اور جماع کرنا حرام ہو جاتا ہے پہلی فجر سے نہیں ہوتا اور یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جسے میں نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرامین کی وضاحت کی ذمہ داری اپنے نبی مکرم کو سونپی ہے -------- 394

٤٢...... بَابُ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ وَ هُوَ الْمُعْتَرِضُ لَا الْمُسْتَطِيْلُ

مذکورہ بالا فجر کی صفت یہ ہے کہ وہ چوڑائی میں ظاہر ہوتی ہے لمبائی میں نہیں ------------------------------------ 395

٤٣...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْفَجْرَ الثَّانِيَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ هُوَ الْبَيَاضُ الْمُعْتَرِضُ الَّذِيْ لَوْنُهُ الْحُمْرَةُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دوسری فجر جو ہم نے ذکر کی ہے وہ چوڑائی میں پھیلنے والی سفیدی ہے اور اس کا رنگ سرخی مائل ہوتا

إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنِّيْ لَا أَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ النُّعْمَانِ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ، وَلَا أَعْرِفُ لَهُ عَنْهُ رَاوِياً غَيْرَ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو

ہے۔ بشرطیکہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ میں عبداللہ بن نعمان کے بارے میں جرح وتعدیل نہیں جانتا۔ اور ملازم بن عمرو کے سوا ان سے روایت کرنے والا کوئی شاگرد بھی مجھے معلوم نہیں ہے۔ 396

٤٤...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَذَانَ قَبْلَ الْفَجْرِ لَا يَمْنَعُ الصَّائِمَ طَعَامَهُ وَلَا شَرَابَهُ وَلَا جِمَاعاً ضِدَّ مَا يَتَوَهَّمُ الْعَامَّةُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ فجر سے پہلے کی اذان روزے دار کو اس کے کھانے، پینے اور جماع کرنے سے نہیں روکتی۔ عوام کے خیال کے برخلاف جو اسے روکنے والی خیال کرتے ہیں -- 397

٤٥...... بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ مَا كَانَ بَيْنَ أَذَانِ بِلَالٍ وَّأَذَانِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ

حضرت بلال اور ابن ام مکتوم d کی اذانوں کے درمیانی وقفے کا بیان -- 397

٤٦...... بَابُ إِيْجَابِ الْإِجْمَاعِ عَلَى الصَّوْمِ الْوَاجِبِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

طلوع فجر سے پہلے فرضی روزے کا پختہ عزم اور نیت کرنا واجب ہے اس سلسلے میں عام الفاظ کا بیان جن کی مراد خاص ہے 398

٤٧...... بَابُ إِيْجَابِ النِّيَّةِ لِصَوْمِ كُلِّ يَوْمٍ قَبْلَ طُلُوْعِ فَجْرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ نِيَّةً وَاحِدَةً فِيْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ لِّجَمِيْعِ الشَّهْرِ جَائِزٌ

ہر روزے کے لیے نیت اس دن کے طلوع فجر سے پہلے پہلے کرنا واجب ہے۔ ان لوگوں کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ پورے مہینے کے لیے ایک ہی وقت میں ایک ہی بار نیت کر لینا جائز ہے -- 399

٤٨...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ، الْوَاجِبَ مِنَ الصِّيَامِ دُوْنَ التَّطَوُّعِ مِنْهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: ''جس نے رات کے وقت روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہے'' سے آپ کی مراد فرضی روزہ ہے نفلی روزہ مراد نہیں۔ 399

٤٩...... بَابُ الْأَمْرُ بِالسُّحُوْرِ أَمْرُ نَدْبٍ وَإِرْشَادٍ إِذِ السُّحُوْرُ بَرَكَةٌ، لَا أَمْرُ فَرْضٍ وَّإِيْجَابٍ يَكُوْنُ تَارِكُهُ عَاصِياً بِتَرْكِهِ

سحری کھانے کا حکم مستحب اور راہنمائی کے لیے ہے کیونکہ سحری کھانا باعث برکت ہے۔ یہ حکم فرض و واجب نہیں کہ سحری نہ کھانے والا گناہ گار شمار ہو ---------------------------------- 400

٥٠...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ أَنَّ السَّحُوْرَ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْغَدَاءِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ سحری پر صبح کے کھانے کا لفظ غداء بھی بول دیا جاتا ہے---------------------------------- 401

٥١...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْاِسْتِعَانَةِ عَلَى الصَّوْمِ بِالسُّحُوْرِ إِنْ جَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ لِسُوْءِ حِفْظِهِ

سحری کھانے سے روزہ رکھنے میں مدد لینے کے حکم کا بیان بشرطیکہ زمعہ بن صالح کی روایت سے دلیل لینا درست ہو کیونکہ ان کے برے حافظے کی وجہ سے میرا دل غیر مطمئن ہے --------- 402

٥٢...... بَابُ اسْتِحْبَابِ السُّحُوْرِ فَصْلاً مَّا بَيْنَ صِيَامِ

دن کے روزے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق کرنے کے

النَّهَارِ وَ صِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَالْأَمْرِ بِمُخَالَفَتِهِمْ إِذْ هُمْ لَا يَتَسَحَّرُوْنَ
لیے سحری کھانا مستحب ہے اور اہل کتاب کی مخالفت کرنے کا بیان کیونکہ وہ سحری نہیں کھاتے ---------- 402

٥٣ ...... بَابُ تَأْخِيرِ السُّحُوْرِ
سحری کھانے میں تاخیر کرنے کا بیان ---------- 403

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ اللَّوَاتِي تُفْطِرُ الصَّائِمَ
روزہ دار کا روزہ توڑنے والے افعال کے ابواب کا مجموعہ ---------- 405

٥٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الْمُفْطِرِ بِالْجِمَاعِ فِيْ نَهَارِ الصِّيَامِ
دن کے وقت روزے کو جماع کے ساتھ توڑنے والے کا بیان ---------- 405

٥٥ ...... بَابُ إِيْجَابِ الْكَفَّارَةِ عَلَى الْمُجَامِعِ فِي الصَّوْمِ فِيْ رَمَضَانَ بِالْعِتْقِ إِذَا وَجَدَهُ
رمضان المبارک میں بیوی سے ہم بستری کر کے روزہ توڑنے والے شخص پر کفارہ واجب ہے ---------- 405

٥٦ ...... بَابُ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ الْمُجَامِعَ فِيْ رَمَضَانَ نَهَارًا مَا يُكَفِّرُ بِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِدًا لِلْكَفَّارَةِ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُجَامِعَ فِيْ رَمَضَانَ نَهَارًا إِذَا كَانَ غَيْرَ وَاجِدٍ لِلْكَفَّارَةِ وَقْتَ الْجِمَاعِ، ثُمَّ اسْتَفَادَ مَا بِهِ يُكَفِّرُ، كَانَتِ الْكَفَّارَةُ وَاجِبَةً عَلَيْهِ
امام کا رمضان المبارک کے دن میں جماع کر کے روزہ توڑنے والے کو کفارہ ادا کرنے کے لیے عطیہ دینا جبکہ اس کے پاس کفارہ ادا کرنے کے لیے کچھ موجود نہ ہو۔ اس دلیل کے ساتھ کہ رمضان المبارک کے دن میں ہم بستری کر کے روزہ توڑنے والے کے پاس اگر ہم بستری کے وقت کفارہ ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو پھر اسے کفارہ ادا کرنے کی طاقت حاصل ہو جائے تو اس پر کفارہ ادا کرنا واجب ہوگا ---------- 407

٥٧ ...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ مُخْتَصَرًا وَّ هِمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الْحِجَازِيِّيْنَ أَنَّ الْمُجَامِعَ فِيْ رَمَضَانَ نَهَارًا جَائِزٌ لَهُ أَنْ يُكَفِّرَ بِالْإِطْعَامِ وَإِنْ كَانَ وَاجِدًا لِعِتْقِ رَقَبَةٍ مُسْتَطِيْعًا لِصَوْمِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ
اس مختصر روایت کا بیان جس سے بعض حجازی علماء کو وہم ہوا ہے کہ رمضان المبارک کے دن میں بیوی سے جماع کرنے والے شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ کفارے میں مساکین کو کھانا کھلا دے اگرچہ وہ گردن آزاد کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور دو ماہ مسلسل روزے رکھنے کی استطاعت بھی رکھتا ہو ---------- 408

٥٨ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا أَمَرَ هٰذَا الْمُجَامِعَ بِالصَّدَقَةِ بَعْدَ أَنْ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَا يَجِدُ عِتْقَ رَقَبَةٍ، وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ أَعْلَمَ أَيْضًا أَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَطِيْعٍ لِصَوْمِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ كَأَخْبَارِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاخْتُصِرَ الْخَبَرُ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اس جماع کرنے والے شخص کو صدقہ کرنے کا حکم اس کی اس اطلاع کے بعد دیا تھا کہ وہ ایک گردن آزاد نہیں کر سکتا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے بتا دیا ہو کہ وہ دو ماہ کے مسلسل روزے بھی نہیں رکھ سکتا جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات میں ہے۔ لہٰذا یہ روایت مختصر بیان کی ہے ---------- 409

٥٩...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُجَامِعَ فِيْ رَمَضَانَ إِذَا مَلَكَ مَا يُطْعِمُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً ، وَ لَمْ يَمْلِكْ مَعَهُ قُوْتَ نَفْسِهِ وَعِيَالِهِ ، لَمْ تَجِبْ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ رمضان میں جماع کرنے والا شخص جب ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی ملکیت رکھتا ہو لیکن اس کے پاس اپنی اور اپنے گھر والوں کو خوراک میسر نہ ہو تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے ---------------------------------- 412

٦٠...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمَعْصِيَةِ الَّتِيْ ارْتَكَبَهَا الْمُجَامِعُ فِيْ صَوْمِ رَمَضَانَ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْكَفَّارَةَ بِعِتْقٍ وَّلَا بِإِطْعَامٍ ، وَّلَا يَسْتَطِيْعُ صَوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَالْأَمْرِ بِإِطْعَامِ التَّمْرِ فِيْ كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کا روزہ جماع کر کے توڑنے کا گناہ کرنے والے شخص کو استغفار کرنے کا حکم دینے کا بیان۔ جبکہ وہ گردن آزاد کرنے اور کھانا کھلانے کا کفارہ ادا نہ کر سکتا ہو اور نہ وہ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتا ہو۔ اور رمضان المبارک میں جماع کرنے کا کفارہ کھجوریں کھلا کر ادا کرنے کے حکم کا بیان -- 412

٦١...... بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ مِكْيَلِ التَّمْرِ لِإِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً فِيْ كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ فِيْ صَوْمِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے روزے کی حالت میں جماع کرنے کے کفارے میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کے لیے کھجوریں ناپنے کے برتن کی مقدار کا بیان--------------------------- 414

٦٢...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى خِلَافِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ إِطْعَامَ مِسْكِيْنٍ وَّاحِدٍ طَعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً فِيْ سِتِّيْنَ يَوْماً ، كُلَّ يَوْمٍ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ جَائِزٌ فِيْ كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ فِيْ صَوْمِ رَمَضَانَ ، فَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ إِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً وَّبَيْنَ طَعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً ، وَّمَنْ فَهِمَ لُغَةَ الْعَرَبِ عَلٰى أَنَّ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً لَّا يَكُوْنُ إِلَّا وَ كُلُّ مِسْكِيْنٍ غَيْرَ الْآخَرِ

ان لوگوں کے قول کے بر خلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ رمضان المبارک کے روزے کے دوران جماع کرنے کے کفارے میں ایک ہی مسکین کو ساٹھ دنوں میں ساٹھ مساکین کا کھانا کھلانا جائز ہے۔ ہر روز ایک مسکین کا کھانا اسے دے دیا جائے۔ اس شخص نے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے اور ساٹھ مسکینوں کے کھانے میں فرق نہیں کیا۔ جو شخص لغتِ عرب کو سمجھتا ہو وہ جانتا ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا اسی وقت ممکن ہے جب ہر مسکین دوسرے سے مختلف ہو------------------ 415

٦٣...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صِيَامَ الشَّهْرَيْنِ فِيْ كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ لَا يَجُوْزُ مُتَفَرِّقاً إِنَّمَا يَجِبُ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جماع کے کفارے میں دو ماہ کے متفرق روزے رکھنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ دو ماہ مسلسل روزے رکھنا واجب ہے ------------------------------------ 415

٦٤...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُجَامِعَ إِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَفَرَّطَ فِي الصِّيَامِ ، حَتّٰى تَنْزِلَ بِهِ الْمَنِيَّةُ ، قُضِيَ الصَّوْمُ عَنْهُ ، كَالدَّيْنِ يَكُوْنُ عَلَيْهِ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ دَيْنَ اللّٰهِ أَحَقُّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب جماع کرنے والے پر دو ماہ کے مسلسل روزے واجب ہوں اور وہ ان کی ادائیگی میں کوتاہی برتے حتیٰ کہ اسے موت آ لے تو اس کی طرف سے روزے کی قضا دی جائے گی جیسا کہ اس کا مالی قرض ادا کیا جاتا ہے۔ اس

بِالْقَضَاءِ مِنْ دُيُوْنِ الْعِبَادِ
بات کی دلیل کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کا قرض بندوں کے قرض کی نسبت ادائیگی کا زیادہ مستحق ہے ------------------- 416

٦٥ ...... بَابُ أَمْرِ الْمُجَامِعِ بِقَضَاءِ صَوْمِ يَوْمٍ مَكَانَ الْيَوْمِ الَّذِيْ جَامَعَ فِيْهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِداً لِّلْكَفَّارَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا قَبْلُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ
جماع کرنے والے کو اس دن کے بدلے ایک روزے کی قضا دینے کے حکم کا بیان جس دن میں اس نے جماع کیا تھا۔ جبکہ اس کے پاس مذکورہ کفارہ موجود نہ ہو۔ بشرطیکہ حدیث صحیح ہو۔ کیونکہ میرا دل اس روایت سے مطمئن نہیں ہے ------------- 416

٦٦ ...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْاِسْتِقَاءَ عَلَى الْعَمَدِ يُفْطِرُ الصَّائِمَ
اس بات کا بیان کہ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے -- 418

٦٧ ...... بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمُسْتَقِيءِ عَمَدًا
جو شخص جان بوجھ کر قے کرے اس پر روزے کی قضا دینا واجب ہے -- 419

٦٨ ...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْحِجَامَةَ تُفْطِرُ الْحَاجِمَ وَ الْمَحْجُوْمَ جَمِيْعاً
اس بات کا بیان کہ سینگی لگوانے سے سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے----------- 420

٦٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ السُّعُوْطَ وَ مَا يَصِلُ إِلَى الْأُنُوْفِ مِنَ الْمِنْخَرَيْنِ يُفْطِرُ الصَّائِمَ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ ناک میں ڈالنے والی دوا اور ہر وہ چیز جو نتھنوں کے ذریعے سے ناک میں چلی جائے، اس سے روزے دار کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے------------------------ 434

٧٠ ...... بَابُ ذِكْرِ تَعْلِيْقِ الْمُفْطِرِيْنَ قَبْلَ وَقْتِ الْاِفْطَارِ بِعَرَاقِيْبِهِمْ وَ تَعْذِيْبِهِمْ فِي الْآخِرَةِ بِفِطْرِهِمْ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ
افطاری کے وقت سے پہلے روزہ کھولنے والوں کو ان کی کونچوں سے لٹکائے جانے اور آخرت میں انہیں عذاب دیئے جانے کا بیان-- 435

٧١ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ إِفْطَارِ يَوْمٍ مِّنْ رَّمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِّنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّيْ لَا أَعْرِفُ ابْنَ الْمُطَوِّسِ وَلَا أَبَاهُ غَيْرَ أَنَّ حَبِيْبَ بْنَ أَبِيْ ثَابِتٍ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا الْمُطَوِّسِ
رمضان المبارک میں بغیر شرعی رخصت کے جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے پر سخت وعید کا بیان بشرطیکہ حدیث صحیح ہو کیونکہ میں ابن مطوس اور اس کے والد کو نہیں جانتا، جناب حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا ہے کہ وہ ابومطوس کو ملے ہیں ----------- 437

٧٢ ...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْآكِلَ وَ الشَّارِبَ نَاسِياً لِصِيَامِهِ غَيْرُ مُفْطِرٍ بِالْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ
روزے دار بھول کر کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا - 438

٧٣ ...... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ الْقَضَاءِ وَ الْكَفَّارَةِ عَنِ الْآكِلِ وَ الشَّارِبِ فِي الصِّيَامِ إِذَا كَانَ نَاسِياً لِصِيَامِهِ وَقْتَ الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ
روزے کی حالت میں کھانے اور پینے والے پر قضاء اور کفارہ واجب نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ کھاتے پیتے وقت روزے کو بھول گیا ہو------------------------------- 438

٧٤...... بَابُ ذِكْرِ الْفِطْرِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ إِذَا حَسِبَ الصَّائِمُ أَنَّهَا قَدْ غَرَبَتْ
غروب آفتاب سے پہلے روزہ افطار کر لینے کا بیان جبکہ روزے دار کے خیال میں سورج غروب ہو چکا تھا ------------- 439

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَقْوَالِ وَ الْأَفْعَالِ الْمَنْهِيَةِ عَنْهَا فِي الصَّوْمِ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابِ فِطْرٍ
روزے کی حالت میں ممنوع ان اقوال وافعال کے ابواب کا مجموعہ جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا ----------- 441

٧٥...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجَهْلِ فِي الصِّيَامِ
روزے کی حالت میں جہالت و نادانی کی ممانعت ------- 441

٧٦...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ السِّبَابِ وَ الْاِقْتِتَالِ فِي الصِّيَامِ
روزے کی حالت میں گالی دینے اور لڑائی کرنے کی ممانعت ہے ------------------------------------- 441

٧٧...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْجُلُوْسِ إِذَا شُتِمَ الصَّائِمُ، وَ هُوَ قَائِمٌ لِتَسْكِيْنِ الْغَضَبِ عَلَى الْمَشْتُوْمِ فَلَا يَنْتَصِرُ بِالْجَوَابِ
اگر روزے دار کھڑا ہو اور اسے گالی دی جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے تاکہ اسے غصہ نہ آئے اور وہ گالی کا بدلہ نہ لے --- 442

٧٨...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ الزُّوْرِ وَ الْعَمَلِ بِهِ، وَ الْجَهْلِ فِي الصَّوْمِ وَ التَّغْلِيْظِ فِيْهِ
روزے کی حالت میں جھوٹی بات کرنے اور اس پر عمل کرنے کی ممانعت اور جاہلانہ حرکت کے ارتکاب پر سختی کا بیان----- 443

٧٩...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ اللَّغْوِ فِي الصِّيَامِ وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْإِمْسَاكَ عَنِ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ مِنْ تَمَامِ الصَّوْمِ
روزے کی حالت میں فضول باتوں کی ممانعت اور اس بات کی دلیل کہ فضول باتیں اور فحش گوئی ترک کرنا روزے کی تکمیل کا حصہ ہے ------------------------------------ 444

٨٠...... بَابُ نَفْيِ ثَوَابِ الصَّوْمِ عَنِ الْمُمْسِكِ عَنِ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ مَعَ ارْتِكَابِهِ مَازُجِرَ عَنْهُ غَيْرَ الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ
کھانے پینے سے اجتناب کرنے کے ساتھ دیگر ممنوع کام کرنے والے روزے دار کے ثواب کی نفی کا بیان ------------ 444

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الصِّيَامِ مِمَّا قَدِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِيْ إِبَاحَتِهَا
روزے کی حالت میں ایسے مباح اور جائز اعمال کے ابواب کا مجموعہ ------------------------------- 446

٨١...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمُبَاشَرَةِ الَّتِي هِيَ دُوْنَ الْجِمَاعِ لِلصَّائِمِ
جن کے بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے روزے دار کے لیے جماع کے سوا مباشرت کرنے کی رخصت کا بیان ---- 446

٨٢...... بَابُ تَمْثِيْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْلَةَ الصَّائِمِ بِالْمَضْمَضَةِ مِنْهُ بِالْمَاءِ
نبی کریم ﷺ کا روزے دار کے بوسے کو پانی کے ساتھ کلی کرنے کے مثل قرار دینے کا بیان----------------- 450

٨٣...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ
روزے دار کو بوسہ لینے کی رخصت ہے ------------- 450

٨٤...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ رُؤُوْسَ النِّسَاءِ وَ وُجُوْهَهُنَّ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ كَانَ يَكْرَهُ
روزے دار کو بیویوں کے سروں اور ان کے چہروں کا بوسہ لینے کی رخصت ہے۔ ان علماء کے مذہب کے برخلاف جو اسے مکروہ سمجھتے

ذٰلِكَ

ہیں -- 451

٨٥...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ مَصِّ الصَّائِمِ لِسَانَ الْمَرْأَةِ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ عَلَى الْفَمِ إِنْ جَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِمِصْدَعٍ أَبِيْ يَحْيٰى، فَإِنِّيْ لَا أَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ

روزے دار کے لیے اپنی بیوی کی زبان چوسنے کی رخصت ہے، ان علماء کے موقف کے برخلاف جو روزے دار کے لیے منہ کا بوسہ لینا مکروہ قرار دیتے ہیں۔ بشرطیکہ مصدع ابی یحییٰ کی روایت کو حجت بنانا درست ہو، کیونکہ مجھے اس کے متعلق جرح وتعدیل کا علم نہیں ---------------------------------- 452

٨٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ الْمَرْأَةَ الصَّائِمَةَ

روزے دار کے لیے روزے دار بیوی کا بوسہ لینے کی رخصت ہے ---------------------------------- 452

٨٧...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ مُبَاحَةٌ لِجَمِيْعِ الصُّوَّامِ وَلَمْ تَكُنْ خَاصَّةً لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ روزے دار کے لیے بوسہ لینے کی رخصت تمام روزے داروں کے لیے ہے اور یہ نبی کریم ﷺ کے لیے خاص نہیں ---------------------------- 453

٨٨...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کو مسواک کرنے کی رخصت ہے ---------- 453

٨٩۔ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اكْتِحَالِ الصَّائِمِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ وَإِنْ لَّمْ يَصِحَّ الْخَبَرُ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ فَالْقُرْاٰنُ دَالٌّ عَلٰى إِبَاحَتِهِ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَالْاٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ﴾ اَلْاٰيَةَ . دَالٌّ عَلٰى إِبَاحَةِ الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کے لیے سرمہ لگانے کی رخصت ہے بشرطیکہ روایت صحیح ہو اور اگر روایت صحیح نہ ہو تو قرآن مجید سرمہ لگانے کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَالْاٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ﴾ اب تم (بیویوں سے رات کے وقت) مباشرت کر سکتے ہو۔ یہ فرمان باری تعالیٰ روزے دار کے لیے سرمہ لگانے کی رخصت کی دلیل ہے -- 455

٩٠...... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجُنُبِ الْاِغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ إِذَا كَانَ مُرِيْدًا لِّلصَّوْمِ

جنبی شخص روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ غسل جنابت کو طلوع فجر تک مؤخر کر سکتا ہے ---------------------------- 456

٩١...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِي الزَّجْرِ عَنِ الصَّوْمِ إِذَا أَدْرَكَ الْجُنُبَ الصُّبْحُ قَبْلَ أَنْ يَّغْتَسِلَ

اس حدیث کا بیان جس میں جنبی شخص کو جنابت کی حالت میں صبح ہو جانے پر روزہ رکھنے کی ممانعت کا ذکر ہے ---------- 457

٩٢...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ جَنَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ أَخَّرَ الْغُسْلَ بَعْدَهَا إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَصَامَ كَانَ مِنْ جِمَاعٍ لَّا مِنِ احْتِلَامٍ

اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ کی وہ جنابت جس کے بعد آپ نے طلوع فجر تک غسل مؤخر کر دیا تھا اور روزہ رکھ لیا تھا، وہ جنابت جماع کی وجہ سے تھی، احتلام کے سبب سے نہیں تھی - 460

٩٣...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّوْمَ جَائِزٌ لِكُلِّ مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا وَّاغْتَسَلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر اس شخص کے لیے روزہ رکھنا جائز ہے جو جنابت کی حالت میں صبح کرتا ہے اور طلوع فجر کے بعد

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ مَنْ أُبِيحَ لَهُ الْفِطْرُ فِي رَمَضَانَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ

غسل کرتا ہے ---------------------------------- 460

رمضان المبارک میں سفر کے دوران جن لوگوں کیلیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے ان کے ابواب کا مجموعہ --- 464

۹۴...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق نبی کریم ﷺ سے مروی آپ کی ایک حدیث کا بیان ---------------------------- 464

۹۵...... بَابُ ذِكْرِ السَّبَبِ الَّذِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ))

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے'' کے سبب کا بیان---------------------------------- 465

۹۶...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَسْمِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ عُصَاةً مِّنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ أَسْمَاهُمْ بِهٰذَا الْاِسْمِ تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ لِهٰذَا الْخَبَرِ

اس روایت کا بیان جو نبی کریم سے مروی ہے کہ آپ نے سفر میں روزہ رکھنے والوں کو نافرمان قرار دیا، مگر اس روایت میں انہیں نافرمان قرار دیئے جانے کی علت بیان نہیں ہوئی جس سے بعض علماء کو وہم ہوا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ -- 467

۹۷...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَمَّاهُمْ عُصَاةً إِذْ أَمَرَهُمْ بِالْاِفْطَارِ وَصَامُوْا. وَمَنْ أُمِرَ بِفِعْلٍ وَّإِنْ كَانَ الْفِعْلُ مُبَاحاً فَرْضًا وَاجِبًا فَتَرْكُ مَا أُمِرَ بِهِ مِنَ الْمُبَاحِ جَازَ أَنْ يُسَمّٰى عَاصِياً

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نافرمان اس لیے قرار دیا تھا کہ آپ نے انہیں روزہ کھولنے کا حکم دیا تھا اور انہوں نے روزہ رکھے رکھا اور کھولا نہیں۔ اور جس شخص کو کسی کام کا حکم دیا جائے اگرچہ وہ کام مباح ہو یا فرض، واجب تو مباح کام کے ترک کرنے والے کو بھی نافرمان کہنا جائز ہے -- 467

۹۸...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالْفِطْرِ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ إِذِ الْفِطْرُ أَقْوٰى لَهُمْ عَلَى الْحَرْبِ، لَا أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ والے سال (دوران سفر) صحابہ کرام کو روزہ کھولنے کا حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ روزہ کھولنا ان کے لیے جنگ میں قوت و طاقت کا باعث تھا۔ یہ وجہ نہیں تھی کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں ------- 469

۹۹...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَرْكِ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغْبَةً عَنْهَا

نبی کریم ﷺ کی سنت کو اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے چھوڑنے پر سخت وعید کا بیان ---------------------- 471

۱۰۰...... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرْضِ الصَّوْمِ عَنِ الْمُسَافِرِ

مسافر سے روزے کی فرضیت ساقط ہونے کا بیان ------ 472

۱۰۱...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ

اس بات کا بیان کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا رخصت ہے، روزہ نہ رکھنا

رُخْصَةٌ لَا أَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ أَنْ يُفْطِرَ
فرض نہیں ہے ---------------------------------- 472

١٠٢...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ فِي السَّفَرِ فِي رَمَضَانَ لِقَبُوْلِ رُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِي رَخَّصَ لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ، إِذِ اللّٰهُ يُحِبُّ قَابِلَ رُخْصَتِهِ
اللہ تعالیٰ کی اپنے مومن بندوں کو دی ہوئی رخصت کو قبول کرتے ہوئے رمضان المبارک میں سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا مستحب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی رخصت کو قبول کرنے والوں کو پسند کرتا ہے -- 473

١٠٣...... بَابُ ذِكْرِ تَخْيِيْرِ الْمُسَافِرِ بَيْنَ الصَّوْمِ وَ الْفِطْرِ
مسافر کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار دینے کا بیان ---- 473

١٠٤...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ لِمَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ وَ الْفِطْرِ لِمَنْ ضَعُفَ عَنْهُ
طاقت و قوت رکھنے والے شخص کے لیے سفر میں روزہ رکھنا مستحب ہے اور جو کمزور اور ضعیف ہو اس کے لیے روزہ چھوڑنا مستحب ہے ---------------------------------- 475

١٠٥...... بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ فِي السَّفَرِ إِذَا عَجَزَ عَنْ خِدْمَةِ نَفْسِهِ إِذَا صَامَ
اگر روزہ رکھ کر اپنی خدمت کرنے سے بھی عاجز آ جائے تو سفر میں روزہ نہ رکھنا مستحب ہے ---------------------- 476

١٠٦...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُفْطِرَ لِلْخَادِمِ فِي السَّفَرِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّائِمِ الْمَخْدُوْمِ فِي السَّفَرِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ سفر میں روزہ نہ رکھنے والا خادم، سفر میں روزہ رکھنے والے مخدوم سے بہتر و افضل ہے ------- 477

١٠٧...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي صَوْمِ بَعْضِ رَمَضَانَ وَ فِطْرِ بَعْضٍ فِي السَّفَرِ
سفر میں رمضان المبارک کے کچھ روزے رکھنے اور کچھ نہ رکھنے کی رخصت کا بیان ------------------------------- 478

١٠٨...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ نَاسِخٌ لِإِبَاحَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ.
اس روایت کا بیان جس سے بعض علماء کو وہم ہوا ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا، سفر میں روزہ رکھنے کے جواز کا ناسخ ہے ---- 478

١٠٩...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلَى أَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ ((وَ إِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ)) لَيْسَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اس بات کا بیان کہ یہ الفاظ ''آپ کے آخری فرمان پر عمل ہوگا'' یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے الفاظ نہیں ہیں۔ --------- 479

١١٠...... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلٍ ثَانٍ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِطْرِ عَامَ الْفَتْحِ لَمْ يَكُنْ بِنَاسِخٍ لِإِبَاحَتِهِ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ
اس بات کی دوسری دلیل کہ فتح مکہ والے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ کھولنے کا حکم دینا سفر میں روزہ رکھنے کے جواز کا ناسخ نہیں ہے -- 481

١١١...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ لِمَنْ قَدْ صَامَ بَعْضَهُ فِي الْحَضَرِ
جس شخص نے حالت اقامت میں کچھ روزے رکھے ہوں اسے رمضان المبارک میں سفر کے دوران روزے نہ رکھنے کی رخصت

ہے -- 481

۱۱۲...... بَابُ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ قَدْ مَضٰى بَعْضُهُ وَ الْمَرْءُ نَاوٍ لِلصَّوْمِ فِيْهِ

رمضان المبارک میں سفر کے دوران میں روزہ کھولنے کی اجازت کا بیان جبکہ دن کا کچھ حصہ گزر چکا ہو۔ اور آدمی کی نیت بھی روزہ رکھنے کی ہو -- 482

۱۱۳...... بَابُ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ يَخْرُجُ فِيْهِ الْمَرْءُ مُسَافِراً مِّنْ بَلَدِهِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

جس دن آدمی اپنے شہر سے سفر کے لیے نکلے اس دن روزہ نہ رکھنے کی اجازت کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو --------- 483

۱۱٤...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْفِطْرِ فِيق رَمَضَانَ فِي مَّسِيْرَةٍ أَقَلَّ مِنْ يَّوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ

رمضان المبارک میں ایک دن، رات کی مسافت سے کم مسافت پر روزہ نہ رکھنے کی رخصت کا بیان ---------------- 484

۱۱٥...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَامِلِ وَ الْمُرْضِعِ فِي الْأَفْطَارِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے --------------------- 485

۱۱٦...... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرْضِ الصَّوْمِ عَنِ النِّسَاءِ أَيَّامَ حَيْضِهِنَّ

عورتوں سے ان کے ایام حیض میں روزے کی فرضیت ساقط ہونے کا بیان ---------------------------------- 488

۱۱۷...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْحَائِضَ يَجِبُ عَلَيْهَا قَضَاءُ الصَّوْمِ فِيْ أَيَّامِ طُهْرِهَا، وَ الرُّخْصَةِ لَهَا فِيْ تَأْخِيْرِ قَضَاءِ الصَّوْمِ الَّذِيْ أَسْقَطَ الْفَرْضَ عَنْهَا فِيْ أَيَّامِ حَيْضِهَا إِلٰى شَعْبَانَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حائضہ عورت طہارت کے دنوں میں روزے کی قضا دے گی اور حیض کے دنوں میں ساقط ہونے والے فرض روزے کی قضا آئندہ شعبان تک دینے کی اسے رخصت ہے -- 488

۱۱۸...... بَابُ قَضَاءِ وَلِيِّ الْمَيِّتِ صَوْمَ رَمَضَانَ عَنِ الْمَيِّتِ إِذَا مَاتَ وَ أَمْكَنَهُ الْقَضَاءُ فَفَرَّطَ فِيْ قَضَائِهِ

میت کے ولی کا میت کی طرف سے ماہ رمضان کے روزوں کی قضا ادا کرنے کا بیان جبکہ وہ اس حال میں مرا کہ وہ روزوں کی قضا دے سکتا تھا۔ لیکن اس نے قضا دینے میں کوتاہی برتی - 491

۱۱۹...... بَابُ قَضَاءِ الصِّيَامِ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُوْتُ وَ عَلَيْهَا صِيَامٌ

فوت شدہ عورت کے ذمہ واجب روزوں کی قضا ادا کرنے کا بیان ---------------------------------- 491

۱۲۰...... بَابُ الْأَمْرِ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ بِالنَّذْرِ عَنِ النَّاذِرَةِ إِذَا مَاتَتْ قَبْلَ الْوَفَاءِ بِنَذْرِهَا

اگر روزوں کی نذر ماننے والی عورت نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کی نذر کے روزوں کی قضا ادا کرنے کے حکم کا بیان ---------------------------------- 492

۱۲۱...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مَنْ قَضَى الصَّوْمَ عَنِ النَّاذِرِ وَ النَّاذِرَةِ مِنْ وَلِيٍّ أَوْ قَرِيْبٍ أَوْ بَعِيْدٍ أَوْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى أَوْ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ أَوْ حُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ فَالْقَضَاءُ

اس بات کا بیان کہ نذر ماننے والے مرد یا نذر ماننے والی عورت کی طرف سے اس کے ولی، قریبی رشتہ دار، مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، آزاد کردہ لونڈی ہو یا غلام، لونڈی کا روزوں کی قضا دینا

جَائِزٌ عَنِ الْمَيِّتِ
جائز ہے -- 492

١٢٢...... بَابُ الْإِطْعَامِ عَنِ الْمَيِّتِ يَمُوتُ وَ عَلَيْهِ صَوْمٌ لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيناً إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ لِسُوْءِ حِفْظِهِ
جس میت کے ذمہ فرض روزے ہوں اس کی طرف سے روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا، بشرطیکہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ اشعث بن سوار رحمہ اللہ کے برے حافظے کی وجہ سے میرا دل غیر مطمئن ہے -- 494

١٢٣...... بَابُ قَدْرِ مَكِيْلَةِ مَا يُطْعَمُ كُلُّ مِسْكِيْنٍ فِيْ كَفَّارَةِ الصَّوْمِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ
روزے کے کفارے میں ہر روز مسکین کو کھانا کھلانے کے ناپ کی مقدار کا بیان بشرطیکہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ اس سند کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے ---------------- 494

جُمَّاعُ أَبْوَابِ وَقْتِ الْإِفْطَارِ وَ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُفْطَرَ عَلَيْهِ
افطاری کے وقت اور جن چیزوں سے افطاری کرنا مستحب ہے ان کے ابواب کا مجموعہ -------------------- 495

١٢٤...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَقْتِ الْفِطْرِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مَّعْنَاهُ عِنْدِيْ مَعْنَى الْأَمْرِ
اس حدیث کا بیان جو افطاری کے وقت کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے خبر کے الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔ جبکہ میرے نزدیک اس کا معنی امر و حکم کا ہے ---------------- 495

١٢٥...... بَابُ ذِكْرِ دَوَامِ النَّاسِ عَلَى الْخَيْرِ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ وَ فِيْهِ كَالدَّلَالَةِ عَلٰى أَنَّهُمْ إِذَا أَخَّرُوا الْفِطْرَ وَقَعُوا فِي الشَّرِّ
لوگ اس وقت تک خیر و بھلائی پر رہیں گے جب تک روزہ کھولنے میں جلدی کریں گے اور اس میں گویا اس بات کی دلیل ہے کہ جب وہ روزہ کھولنے میں تاخیر کریں گے تو وہ شر میں واقع ہو جائیں گے -- 497

١٢٦...... بَابُ ذِكْرِ ظُهُوْرِ الدِّيْنِ مَا عَجَّلَ النَّاسُ فِطْرَهُمْ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اسْمَ الدِّيْنِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ شُعَبِ الْإِسْلَامِ
دین اسلام کے غلبے کا بیان۔ جب تک مسلمان افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ دین کا اطلاق اسلام کے بعض شعبوں پر بھی ہو جاتا ہے ------------ 497

١٢٧...... بَابُ ذِكْرِ اسْتِحْسَانِ سُنَّةِ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يُنْتَظَرْ بِالْفِطْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ النُّجُوْمِ
نبی اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت اس وقت تک مستحسن سمجھی جائے گی جب تک روزہ کھولنے کے لیے ستاروں کے طلوع کا انتظار نہیں کیا جائے گا ---------------------------------- 498

١٢٨...... بَابُ ذِكْرِ حُبِّ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْمُعَجِّلِيْنَ لِلْإِفْطَارِ
جلدی روزہ افطار کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کے محبت کرنے کا بیان -- 499

١٢٩...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ
نماز مغرب سے پہلے روزہ کھولنا مستحب ہے ------------ 500

١٣٠ ...... بَابُ إِعْطَاءِ مُفَطِّرِ الصَّائِمِ مِثْلَ أَجْرِ الصَّائِمِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْتَقَصَ الصَّائِمُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا

روزہ کھلوانے والے کو روزے دار کے اجر میں کمی کیے بغیر اس کے برابر ثواب دیئے جانے کا بیان ---------------- 500

١٣١ ...... بَابُ إِسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ عَلَى الرُّطَبِ إِذَا وُجِدَ وَعَلَى التَّمْرِ إِذَا لَمْ يُوْجَدِ الرُّطَبُ

تازہ کھجور موجود ہو تو اس سے روزہ کھولنا مستحب ہے اور اگر تازہ کھجور (رطب) موجود نہ ہو تو خشک کھجور سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے ---------------------------------- 501

١٣٢ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ عَلَى الْمَاءِ إِذَا أَعْوَزَ الصَّائِمُ الرُّطَبَ وَ التَّمْرَ جَمِيْعاً

جب روزے دار کو تازہ اور خشک کھجوریں دونوں ہی نہ ملیں تو پانی کے ساتھ روزہ کھولنا مستحب ہے -------------------- 502

١٣٣ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْفِطْرِ عَلَى التَّمْرِ إِذَا كَانَ مَوْجُوْداً أَمْرُ إِخْتِيَارٍ وَ اسْتِحْبَابٍ طَالِباً لِّلْبَرَكَةِ إِذِ التَّمْرُ بَرَكَةٌ، وَ أَنَّ الْأَمْرَ بِالْفِطْرِ عَلَى الْمَاءِ إِذَا أَعْوَزَ التَّمْرَ أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ وَّ اخْتِيَارٍ إِذِ الْمَاءُ طَهُوْرٌ، لَا أَنَّ الْأَمْرَ بِذٰلِكَ أَمْرُ فَرْضٍ وَّ إِيْجَابٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کھجور کی موجودگی میں کھجور کی برکت کے حصول کے لیے اس سے روزہ افطار کرنے کا حکم استحبابی اور اختیاری ہے، کیونکہ کھجور باعث برکت ہے اور کھجور کی عدم موجودگی میں پانی سے روزہ کھولنے کا حکم بھی اختیاری اور مستحب ہے کیونکہ پانی پاکیزہ ہے۔ یہ حکم واجب اور فرض نہیں ہے 502

١٣٤ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ

روزے میں وصال کرنے کی ممانعت کا بیان ---------- 503

١٣٥ ...... بَابُ تَسْمِيَةِ الْوِصَالِ بِتَعَمُّقٍ فِي الدِّيْنِ

روزوں میں وصال کرنے کو دین میں تشدد اور غلو قرار دینے کا بیان -- 504

١٣٦ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْوِصَالَ مَنْهِيٌّ عَنْهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وصال کرنا منع ہے -------- 505

١٣٧ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ إِلَى السَّحْرِ إِذْ تَعْجِيْلُ الْفِطْرِ أَفْضَلُ مِنْ تَأْخِيْرِهِ، إِنْ كَانَ الْوِصَالُ إِلَى السَّحْرِ قَدْ أَبَاحَهُ الْمُصْطَفٰى ﷺ

سحری تک روزے میں وصال کرنے کی ممانعت کا بیان۔ کیوں کہ افطاری کرنے میں جلدی کرنا تاخیر کرنے سے افضل ہے، اگرچہ سحری تک وصال کرنے کی نبی مصطفیٰ ﷺ نے اجازت دی تھی ---------------------------------- 505

١٣٨ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْوِصَالِ إِلَى السَّحْرِ وَ إِنْ كَانَ تَعْجِيْلُ الْفِطْرِ أَفْضَلُ

سحری تک وصال کرنا جائز ہے اگرچہ (مغرب کے وقت) جلدی افطاری کرنا افضل ہے -------------------------- 506

١٣٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَنْ أَنْ لَا فَرْضَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الصِّيَامِ غَيْرَ رَمَضَانَ إِلَّا مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ بِأَفْعَالِهِمْ وَ أَقْوَالِهِمْ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسلمانوں پر رمضان المبارک کے علاوہ صرف وہی روزے فرض ہیں جو اُن کے اپنے افعال اور اقوال کی وجہ سے فرض ہوتے ہیں ----------------- 507

١٤٠ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ صُمْتُ

کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں نے سارے رمضان کے روزے رکھے

رَمَضَانَ كُلَّهُ

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَوْمِ التَّطَوُّعِ

١٤١ ...... بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي الْمُحَرَّمِ إِذْ هُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ

١٤٢ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ شَعْبَانَ وَ وَصْلِهِ بِشَهْرِ رَمَضَانَ إِذْ كَانَ أَحَبُّ الشُّهُوْرِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُوْمَهُ

١٤٣ ...... بَابُ إِبَاحَةِ وَصْلِ صَوْمِ شَعْبَانَ بِصَوْمِ رَمَضَانَ

١٤٤ ...... بَابُ بَدْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ عَاشُوْرَاءَ وَ صَامَهُ

١٤٥ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ بَدْءَ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ كَانَ قَبْلَ فَرْضِ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ

١٤٦ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ تَرْكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمَ عَاشُوْرَاءَ بَعْدَ نُزُوْلِ فَرْضِ صَوْمِ رَمَضَانَ، إِنْ شَاءَ تَرَكَهُ، لَا أَنَّهُ كَانَ يَتْرُكُهُ عَلَى كُلِّ حَالٍ، بَلْ كَانَ يَتْرُكُهُ إِنْ شَاءَ تَرَكَهُ، وَ يَصُوْمُ إِنْ شَاءَ صَامَهُ

١٤٧ ...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ غَلَطَ فِيْ مَعْنَاهُ عَالِمٌ مِمَّنْ لَّمْ يَفْهَمْ مَعْنَى الْخَبَرِ، وَ تَوَهَّمَ أَنَّ الْأَمْرَ لِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ جَمِيْعاً مَنْسُوْخٌ بِفَرْضِ صَوْمِ رَمَضَانَ

١٤٨ ...... بَابُ عِلَّةِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ عَاشُوْرَاءَ بَعْدَ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ

١٤٩ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ عَاشُوْرَاءَ لَمْ يَكُنْ بِأَمْرِ فَرْضٍ وَ إِيْجَابٍ بَدْءاً وَّ لَا عَدَدًا، وَأَنَّهُ كَانَ أَمْرَ

ہیں، منع ہے ---------------------------------- 507

نفلی روزوں کے ابواب کا مجموعہ --------------- 509

ماہ محرم میں روزوں کی فضیلت کا بیان کیونکہ رمضان المبارک کے بعد محرم کے روزے سب سے افضل ہیں ------------- 509

ماہ شعبان کے روزے رکھتے ہوئے اسے ماہ رمضان کے ساتھ ملانا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کو اس ماہ میں روزے رکھنا بہت محبوب تھا ---------------------------------- 510

ماہ شعبان کے روزے رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ ملانا جائز ہے ---------------------------------- 510

نبی کریم ﷺ کا عاشوراء کے روزے کی ابتداء کرنا اور عاشوراء کا روزہ رکھنے کا بیان ---------------------------- 511

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عاشوراء کے روزے کی ابتداء ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے ہوئی تھی ------ 512

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ماہ رمضان کے روزے فرض ہو جانے کے بعد نبی کریم ﷺ کا عاشوراء کا روزہ چھوڑنا آپ کی مرضی پر منحصر تھا۔ یہ مطلب نہیں کہ آپ نے اسے ہر حال میں بالکل چھوڑ دیا تھا۔ بلکہ آپ چاہتے تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر چاہتے تو اس کا روزہ رکھ لیتے --------------------- 513

اس حدیث کا بیان جس کا معنی نہ سمجھنے کی وجہ سے ایک عالم دین کو اس کے معنی میں غلطی لگی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے عاشوراء کا روزہ مکمل طور پر منسوخ ہو گیا ہے ---------------------------------- 513

نبی کریم ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دینے کی علت کا بیان ------------- 516

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم فرضی حکم نہیں تھا نہ ابتداء کے طور پر اور نہ گنتی کے اعتبار سے۔ بلکہ یہ فضیلت اور استحباب کا حکم تھا --------- 517

فَضِيْلَةٍ وَّ اسْتِحْبَابٍ

١٥٠...... بَابُ فَضِيْلَةِ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ وَ تَحَرِّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَهُ لِفَضْلِهِ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ خَلَا صِيَامَ رَمَضَانَ
عاشوراء کے روزے کی فضیلت اور رمضان المبارک کے روزوں کے سوا باقی دنوں کے روزوں پر اس کی فضیلت کی بنا پر نبی کریم ﷺ کا اس روزے کا اہتمام کرنا ------------- 518

١٥١...... بَابُ ذِكْرِ تَكْفِيْرِ الذُّنُوْبِ بِصِيَامِ عَاشُوْرَاءَ
عاشوراء کے روزے سے گناہوں کی بخشش کا بیان ------ 518

١٥٢...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ الْأُمَّهَاتِ إِرْضَاعَ الْأَطْفَالِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ تَعْظِيْماً لِيَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ . فَإِنَّ فِى الْقَلْبِ مِنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَان
عاشوراء کے دن کی عظمت کے لیے ماؤں کا اپنے بچوں کو عاشوراء کے دن دودھ نہ پلانا مستحب ہے۔ بشرطیکہ روایت صحیح ہو، کیونکہ میرا دل خالد بن ذکوان کے بارے میں مطمئن نہیں ہے۔ 519

١٥٣...... بَابُ الْأَمْرِ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ
عاشوراء کے روزے کے حکم کا بیان ----------------- 521

١٥٤...... بَابُ الْأَمْرِ بِصِيَامِ بَعْضِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ
عاشوراء کے دن کے بعض حصے کا روزہ رکھنے کے حکم کا بیان 522

١٥٥...... بَابٌ ذِكْرُ التَّخْيِيْرِ بَيْنَ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ وَإِفْطَارِهِ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ الْاَمْرَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَمْرُ نَدْبٍ وَّإِرْشَادٍ وَّفَضِيْلَةٍ
عاشوراء کا روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ عاشوراء کے دن کے روزے کا حکم استحباب، راہنمائی اور فضیلت کے لیے ہے ----------------- 523

١٥٦...... بَابُ الْأَمْرِ بِأَنْ يُّصَامَ قَبْلَ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا مُخَالَفَةً لِفِعْلِ الْيَهُوْدِ فِىْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ
عاشوراء کے دن میں یہودیوں کے روزے کی مخالفت کے لیے عاشوراء سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھنے کے حکم کا بیان-- 523

١٥٧...... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ التَّاسِعِ مِنَ الْمُحَرَّمِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ ﷺ
نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں ماہ محرم کی نو تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے ---------------------------------- 524

١٥٨...... بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ تَكْفِيْرِ الذُّنُوْبِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُّجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ
مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ عرفہ کے دن کی فضیلت اور اس سے گناہوں کی بخشش کا بیان---------------------- 525

١٥٩...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِى النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ
مجمل غیر مفسر الفاظ کے ساتھ مروی حدیث کا بیان جو نبی اکرم ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزے کی ممانعت میں ذکر ہوئی ہے ------------------------------------ 525

١٦٠...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ مُفَسِّرٍ لِلَّفْظَتَيْنِ الْمُجْمَلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا
گزشتہ دو مجمل روایات کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان 526

١٦١ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِفْطَارِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ نِاقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَقْوِيًا بِالْفِطْرِ عَلَى الدُّعَاءِ . إِذِ الدُّعَاءُ يَوْمَ عَرَفَةَ أَفْضَلُ الدُّعَاءِ أَوْ مِنْ أَفْضَلِهِ

نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں اور دعا کے لیے قوت وطاقت کو جمع کرنے کے لیے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے۔ کیونکہ عرفہ کے دن کی دعا سب دعاؤں سے افضل واعلیٰ ہے یا افضل دعاؤں میں سے ایک ہے ---------------- 527

١٦٢ ...... بَابُ ذِكْرِ إِفْطَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ

عشرہ ذوالحجہ میں نبی کریم ﷺ کے روزہ نہ رکھنے کا بیان 527

١٦٣ ...... بَابُ ذِكْرِ عِلَّةٍ قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْرُكُ لَهَا بَعْضَ أَعْمَالِ التَّطَوُّعِ وَ إِنْ كَانَ يَحُثُّ عَلَيْهَا ، وَ هِيَ خَشْيَةٌ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْهِمْ ذٰلِكَ الْفِعْلُ مَعَ اسْتِحْبَابِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفَّفَ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْفَرَائِضِ

اس علت وسبب کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ بعض نفلی کام ترک کر دیتے تھے اگرچہ آپ ان کی ترغیب بھی دلاتے تھے۔ اور ڈر یہ تھا کہ کہیں وہ فعل مسلمانوں پر فرض نہ کر دیا جائے، جبکہ نبی کریم ﷺ لوگوں پر فرائض میں تخفیف کرنا پسند فرماتے تھے ---------------------------------- 528

١٦٤ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمٍ وَّ إِفْطَارِ يَوْمٍ ، وَ الْإِعْلَامِ بِأَنَّهُ صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ ﷺ

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا مستحب ہے اور اس بات کی اطلاع کہ یہ اللہ کے نبی داود علیہ السلام کے روزوں کی کیفیت ہے -- 529

١٦٥ ...... بَابُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ صَوْمَ يَوْمٍ وَّ فِطْرَ يَوْمٍ أَفْضَلُ الصِّيَامِ وَ أَحَبُّهُ إِلَى اللّٰهِ وَ أَعْدَلُهُ

اس بات کا بیان کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل، پسندیدہ اور عدل پر مبنی روزے ہیں ---- 530

١٦٦ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَبَّرَ أَنَّ صِيَامَ دَاوُدَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَ أَفْضَلُهُ ، وَ أَحَبُّهُ إِلَى اللّٰهِ

اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ داوٗد علیہ السلام کے روزے سب سے معتدل، افضل ترین اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں ---------------------------- 532

١٦٧ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ دَاوُدَ كَانَ مِنْ أَعْبَدِ النَّاسِ إِذَا كَانَ صَوْمُهُ مَا ذَكَرْنَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ داوٗد علیہ السلام سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت گزار تھے۔ جبکہ ان کے روزوں کا معمول اس طرح تھا جیسا ہم نے بیان کیا ہے---------------------- 533

١٦٨ ...... بَابُ ذِكْرِ تَمَنِّي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِطَاعَةَ صَوْمِ يَوْمٍ وَّ إِفْطَارِ يَوْمَيْنِ

نبی کریم ﷺ کی ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن ناغہ کرنے کی استطاعت ملنے کی تمنا کا بیان ---------------------- 534

١٦٩ ...... بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مُبَاعَدَةِ اللّٰهِ الْمَرْءَ يَصُوْمُ يَوْمًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال دور کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت

کا ذکر -- 535

۱۷۰ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا
گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان ------------ 536

۱۷۱ ...... بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ صِيَامِ رَمَضَانَ بِصِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ، فَيَكُونُ كَصِيَامِ السَّنَةِ كُلِّهَا
رمضان المبارک کے روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کی فضیلت کا بیان تو یہ روزے سارے سال کے روزوں کی طرح ہو جائیں گے ---------------------------------- 536

۱۷۲ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَنَّ صِيَامَ رَمَضَانَ وَ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ يَكُونُ كَصِيَامِ الدَّهْرِ إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا أَوْ يَزِيدُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ جَلَّ وَ عَزَّ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے یہ اطلاع دی ہے کہ رمضان المبارک کے روزے اور شوال کے چھ روزے عمر بھر کے روزوں کی مانند ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کا بدلہ دس گنا رکھا ہے یا اگر اللہ چاہے تو اس سے بھی زیادہ عطا کرتا ہے -- 537

۱۷۳ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَ يَوْمِ الْخَمِيسِ، وَ تَحَرِّي صَوْمِهِمَا، اقْتِدَاءً بِفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا مستحب ہے اور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ان دو روزوں کا اہتمام کرنا کرنا چاہیے --- 538

۱۷۴ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَ فِيهِ أُوحِيَ إِلَيْهِ، وَ فِيهِ مَاتَ ﷺ
سوموار کا روزہ رکھنا مستحب ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی ولادت با سعادت اس دن ہوئی، اسی دن آپ کی طرف وحی بھیجی گئی اور اسی دن آپ کی وفات ہوئی ---------------------- 538

۱۷۵ ...... بَابٌ فِي اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيسِ أَيْضًا، لِأَنَّ الْأَعْمَالَ فِيهِمَا تُعْرَضُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ
سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا اس لیے بھی مستحب ہے کیونکہ ان دو دنوں میں اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں 539

۱۷۶ ...... بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَاحِدٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَ إِعْطَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ صَائِمَ يَوْمٍ وَاحِدٍ مِنَ الشَّهْرِ
ہر مہینے ایک دن کا روزہ رکھنے کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا ایک دن کا روزہ رکھنے والے کو پورے مہینے کا ثواب عطا فرمانا ---- 540

۱۷۷ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اسْتِحْبَاباً لَا إِيجَاباً
ہر مہینے تین روزے رکھنے کا حکم استحباب کے لیے ہے وجوب کے لیے نہیں-- 541

۱۷۸ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِصَوْمِ الثَّلَاثِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَمْرُ نَدْبٍ لَا أَمْرُ فَرْضٍ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر مہینے تین روزے رکھنے کا حکم استحبابی ہے، وجوبی نہیں ------------------------- 542

۱۷۹ ...... بَابُ ذِكْرِ تَفَضُّلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الصَّائِمِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ بِإِعْطَائِهِ أَجْرَ صِيَامِ الدَّهْرِ بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ عَشْرَ أَمْثَالِهَا

ہر مہینے تین دن روزہ رکھنے والے پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا بیان کہ وہ ایک نیکی کا اجر دس گنا عطا کر کے اسے عمر بھر کے روزوں کا ثواب عطا کرتا ہے۔ ---------------- 543

۱۸۰ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَيَّامِ الْبِيْضِ مِنْهَا

ہر مہینے کے تین روزے ایام بیض (۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ) میں رکھنا مستحب ہے ---------------- 544

۱۸۱ ...... بَابُ إِبَاحَةِ صَوْمِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلَ الشَّهْرِ مُبَادَرَةً بِصَوْمِهَا خَوْفَ أَن لَّا يُدْرِكَ الْمَرْءُ صَوْمَهَا أَيَّامَ الْبِيْضِ

ہر مہینے کے تین روزے مہینے کے شروع میں رکھنا جائز ہے اس ڈر سے کہ ممکن ہے کہ آدمی یہ تین روزے ایام بیض میں نہ پا سکے ---------------- 545

۱۸۲ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ يَقُوْمُ مَقَامَ صِيَامِ الدَّهْرِ، كَانَ صَوْمُ الثَّلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ، أَوْ مِنْ وَّسَطِهِ، أَوْ مِنْ اٰخِرِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر مہینے کے تین روزے عمر بھر کے روزوں کے قائم مقام ہوں گے، خواہ یہ تین روزے مہینے کے شروع میں، مہینے کے وسط میں یا اس کے آخر میں رکھے جائیں ---------------- 546

۱۸۳ ...... بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ لِلصَّائِمِ يَوْماً وَّاحِدًا إِذَا جَمَعَ مَعَ صَوْمِهِ صَدَقَةً، وَّشُهُوْدَ جَنَازَةٍ، وَّعِيَادَةَ مَرِيْضٍ

اللہ تعالیٰ ایک دن کا روزہ رکھنے والے کے لیے جنت واجب کر دیتے ہیں جبکہ وہ اپنے روزے کے ساتھ ساتھ صدقہ کرے، نماز جنازہ میں شرکت کرے اور مریض کی تیمارداری کرے 547

۱۸۴ ...... بَابٌ فِي صِفَةِ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَا مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُّجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے بیان کے ساتھ سابقہ احادیث کے علاوہ نبی کریم ﷺ کے روزوں کی کیفیت ---------------- 548

۱۸۵ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا . وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ عَائِشَةَ إِنَّمَا أَرَادَتْ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًّا غَيْرَ رَمَضَانَ شَهْرُ شَعْبَانَ الَّذِيْ كَانَ يَصِلُ صَوْمَهُ بِصَوْمِ رَمَضَانَ

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان: ''نبی ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے مکمل روزے نہیں رکھے'' سے ان کی مراد ماہِ شعبان ہے۔ آپ اس مہینے کے روزے رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا دیتے تھے ---------------- 549

۱۸۶ ...... بَابُ ذِكْرِ صَوْمِ أَيَّامٍ مُّتَتَابِعَةٍ مِّنَ الشَّهْرِ وَإِفْطَارِ أَيَّامٍ مُّتَتَابِعَةٍ بَعْدَهَا مِنَ الشَّهْرِ

ایک مہینے میں مسلسل روزے رکھنا اور پھر مسلسل روزے نہ رکھنے کا بیان ---------------- 550

۱۸۷ ...... بَابُ ذِكْرِ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْغُرَفِ لِمُدَاوِمِ صِيَامِ التَّطَوُّعِ إِنْ صَحَّ

ہمیشہ نفلی روزے رکھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت میں جو بالا خانے تیار کر رکھے ہیں، ان کا بیان بشرطیکہ روایت صحیح

الْخَبَرُ

۱۸۸ ...... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ أَكْلِ الْمُفْطِرِيْنَ عِنْدَهُ

۱۸۹ ...... بَابٌ: الرُّخْصَةُ فِي صَوْمِ التَّطَوُّعِ

۱۹۰ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِيْ صَوْمِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ مَضْيِ بَعْضِ النَّهَارِ، وَ الْمَرْءُ نَاوٍ لِلصَّوْمِ فِيْمَا مَضَى مِنَ النَّهَارِ

۱۹۱ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُفْطِرَ فِيْ صَوْمِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ دُخُوْلِهِ فِيْهِ مُجْمِعاً عَلَى صَوْمِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ رَأَى إِيْجَابَ إِعَادَةِ صَوْمِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ عَلَيْهِ

۱۹۲ ...... بَابُ تَمْثِيْلِ الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ بِالْغَنِيْمَةِ الْبَارِدَةِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الشَّيْءَ قَدْ يُشَبَّهُ بِمَا يُشْبِهُهُ فِيْ بَعْضِ الْمَعَانِيْ لَا فِيْ كُلِّهَا

۱۹۳ ...... جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ الْأَيَّامِ وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَنْهَى عَنِ الشَّيْءِ، وَ يَسْكُتُ عَنْ غَيْرِهِ غَيْرَ مُبِيْحٍ لِمَا سَكَتَ عَنْهُ

۱۹۴ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ بِدَلَالَةٍ بِتَصْرِيْحِ نَهْيٍ

۱۹۵ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صِيَامِ التَّشْرِيْقِ بِتَصْرِيْحِ نَهْيٍ

۱۹۶ ...... بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا نُهِيَ عَنْهُ

۱۹۷ ...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ

۱۹۸ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ صَوْمِ الدَّهْرِ إِذَا أَفْطَرَ

ہو -- 551

روزہ دار کے پاس روزہ نہ رکھنے والے کھائیں تو فرشتے روزے دار کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں ---------------- 553

نفلی روزہ رکھنے کی رخصت کا بیان ---------------- 554

دن کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد نفلی روزہ کھولنے کے جواز کا بیان، اگرچہ گزرے ہوئے دن میں آدمی کی نیت روزے کی ہو - 555

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نفلی روزہ رکھنے کے بعد، اس دن کے روزے کی نیت کرنے کے بعد کھولنا جائز ہے، ان علماء کے مذہب کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ اس پر اس روزے کی قضا ادا کرنا واجب ہے ---------------------------- 555

موسم سرما کے روزوں کو ٹھنڈی غنیمت سے تشبیہ دینا اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ مشبہ کو مشبہ بہ سے جزوی تشبیہ ہوتی ہے، کلی تشبیہ نہیں ہوتی ---------------------------- 557

دنوں کے ذکر کے ابواب کا مجموعہ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کبھی ایک چیز سے منع فرما دیتے ہیں جبکہ دوسری چیز کو جائز قرار دیئے بغیر اس سے خاموشی اختیار کرتے ہیں 557

صریح ممانعت کے بغیر ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان -- 559

ایام تشریق میں روزے رکھنے کی صریح ممانعت کا بیان --- 559

عمر بھر روزہ رکھنے کی ممانعت کی علت ذکر کیے بغیر اس کی ممانعت کا بیان -- 560

اس علت کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے عمر بھر کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے ---------------- 561

عمر بھر روزے رکھنے کی رخصت جبکہ آدمی ممنوعہ دنوں کے روزے

الْمَرْءُ الْأَيَّامَ الَّتِيْ زُجِرَ عَنِ الصِّيَامِ فِيْهِنَّ
نہ رکھے ---------------------------------- 562

۱۹۹...... بَابُ فَضْلِ صِيَامِ الدَّهْرِ إِذَا أَفْطَرَ الْأَيَّامَ الَّتِيْ زُجِرَ عَنِ الصِّيَامِ فِيْهَا
عمر بھر کے روزوں کی فضیلت کا بیان جبکہ ممنوعہ دنوں کے روزے نہ رکھے ---------------------------------- 563

۲۰۰...... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مُجْمَلَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ
نبی کریم ﷺ سے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کے بارے میں مروی مجمل غیر مفسر روایت کا بیان ---------- 565

۲۰۱...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ عَنْهُ إِذَا أُفْرِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالصِّيَامِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُصَامَ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ
جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کرنے والی روایت کی مفسر روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ممانعت اس وقت ہے جب اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ رکھا جائے اور اس سے پہلے یا بعد میں روزہ نہ رکھا جائے ---------------------- 565

۲۰۲...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيْدٍ، وَ أَنَّ النَّهْيَ عَنْ صِيَامِهِ إِذْ هُوَ عِيْدٌ، وَ الْفَرْقُ بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ بَيْنَ الْعِيْدَيْنِ الْفِطْرِ وَ الْأَضْحٰى، إِذَا جَاءَ بِنَهْيِ صَوْمِهِمَا مُفْرَداً، وَ لَا مَوْصُوْلاً بِصِيَامٍ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ کا دن عید کا دن ہے اور جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت اس کے عید ہونے کی وجہ سے ہے اور جمعہ اور عیدین، عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں فرق یہ ہے کہ ان دو دنوں میں روزے کی ممانعت اس طرح آئی ہے کہ ان سے ایک دن پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھ کر ان کا روزہ نہیں رکھا جاسکتا (جبکہ جمعہ کا روزہ اس طریقے سے رکھا جاسکتا ہے) ----- 566

۲۰۳...... بَابُ أَمْرِ الصَّائِمِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُفْرَدًا بِالْفِطْرِ بَعْدَ مَضْيِ بَعْضِ النَّهَارِ
اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنے والے کو دن کا کچھ حصہ گزر جانے کے بعد روزہ کھولنے کا حکم دینا ------------------------- 567

۲۰٤...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا إِذَا أُفْرِدَ بِالصَّوْمِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ . وَ أَحْسِبُ أَنَّ النَّهْيَ عَنْ صِيَامِهِ
ایک مجمل غیر مفسر روایت جس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے، اس کے ذکر کے ساتھ اکیلے ہفتے کے دن کا نفل روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان ---------------------------- 568

۲۰۵...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا إِذَا أُفْرِدَ بِصَوْمٍ لَا إِذَا صَامَ صَائِمٌ يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ يَوْمًا بَعْدَهُ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہفتے کے دن نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت اس وقت ہے جب اکیلے ہفتے کا روزہ رکھا جائے اور اس سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد میں روزہ نہ رکھا جائے 569

۲۰٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ يَوْمِ السَّبْتِ إِذَا صَامَ يَوْمَ الْأَحَدِ بَعْدَهُ
ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی رخصت ہے جبکہ روزے دار اس کے بعد اتوار کا روزہ بھی رکھے۔ ---------------------- 570

۲۰۷...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعاً بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا إِذَا كَانَ زَوْجُهَا حَاضِراً غَيْرُ غَائِبٍ عَنْهَا
جب عورت کا خاوند گھر میں موجود ہو، سفر پر نہ ہو تو عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا منع ہے ----- 571

۲۰۸...... بَابُ ذِكْرِ أَبْوَابِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
لیلۃ القدر کے ابواب کا بیان ------------------ 572

۲۰۹...... بَابُ ذِكْرِ دَاوِمِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي كُلِّ رَمَضَانَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ وَ نَفِي انْقِطَاعِهَا بَنَفْيِ الْأَنْبِيَاءِ
تا قیامت ہر رمضان المبارک میں شب قدر کے موجود ہونے کا بیان۔ انبیائے کرام کے سلسلے کے منقطع ہونے سے شب قدر کا آنا منقطع نہیں ہوتا ------------------------------ 572

۲۱۰...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ هِيَ فِيْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَّلَا ارْتِيَابٍ فِيْ غَيْرِهِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر بغیر کسی شک و شبہ کے رمضان المبارک میں ہے ---------------------- 573

۲۱۱...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہے ------------------------------ 575

۲۱۲...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ طَلَبِهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ بِلَفْظٍ مُّجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ
شب قدر کو تلاش کرنے اور اسے رمضان کے آخری عشرے میں طلب کرنے کے حکم کا بیان مجمل غیر مفسر الفاظ کے ساتھ - 576

۲۱۳...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا
گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان ----------- 578

۲۱۴...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِمَّا يَبْقَى مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ لَا فِي الْوِتْرِ مِمَّا يَمْضِيْ مِنْهَا
اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے۔ گزشتہ وتر راتوں میں تلاش کرنے کا حکم نہیں--------------------------- 578

۲۱۵...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلدَّلِيْلِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ فِيْ طَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِمَّا يَبْقَى مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ لَا مِمَّا يَمْضِيْ مِنْهَا
اس دلیل کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے کہ شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا جائے گا نہ کہ پہلے (دو عشروں کی) طاق راتوں میں ----- 579

۲۱۶...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْوِتْرَ مِمَّا يَبْقَى مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ قَدْ يَكُوْنُ أَيْضًا الْوِتْرُ مِمَّا مَضَى مِنْهُ . إِذِ الشَّهْرُ قَدْ يَكُوْنَ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ بقیہ آخری عشرے کی طاق رات کبھی گزشتہ راتوں کے حساب سے بھی طاق ہو جاتی ہے۔ کیونکہ مہینہ کبھی انتیس دنوں کا ہوتا ہے ---------------------- 581

۲۱۷...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلدَّلِيْلِ الَّذِيْ
جو دلیل میں نے ذکر کی ہے اس کی تفسیر کرنے والی روایت کا

ذَكَرْتُ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِطَلَبِهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ مِمَّا قَدْ مَضٰى مِنَ الشَّهْرِ وَ كَانَتْ لَيْلَةَ سَابِعَةٍ مِّمَّا تَبْقٰى

٢١٨ ...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا أَمَرَ بِالْاِقْتِصَارِ عَلٰى طَلَبِهَا فِي السَّبْعِ دُوْنَ الْعَشْرِ جَمِيْعاً

٢١٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَّةِ الْمَعْنَى الثَّانِي الَّذِيْ ذَكَرْتُ أَنَّهُ أَمَرَ بِطَلَبِهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ إِذَا ضَعُفَ وَ عَجَزَ طَالِبُهَا عَنْ طَلَبِهَا فِي الْعَشْرِ كُلِّهٖ

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ اللَّيَالِي الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ

٢٢٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ كَانَتْ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ الشَّهْرِ لَيْلَةَ إِحْدٰى وَّ عِشْرِيْنَ فِيْ رَمَضَانَ

٢٢١ ...... بَابُ ذِكْرِ الْأَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ إِذْ جَائِزٌ أَنْ تَكُوْنَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِيْ بَعْضِ السِّنِيْنَ لَيْلَةَ إِحْدٰى وَّ عِشْرِيْنَ وَ فِيْ بَعْضٍ لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ

٢٢٢ ...... بَابُ ذِكْرِ كَوْنِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيْ بَعْضِ السِّنِيْنَ، لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ إِذْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ

٢٢٣ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اٰخِرَ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ إِذْ جَائِزٌ أَنْ يَّكُوْنَ فِيْ بَعْضِ السِّنِيْنَ

بیان کیونکہ نبی کریم ﷺ نے شب قدر کو مہینے کے گزر جانے والے دنوں کے حساب سے تیئسویں رات کو تلاش کرنے کا حکم دیا تھا جبکہ باقی ماندہ دنوں کے اعتبار سے وہ ساتویں رات تھی 581

آخری سات راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی اس روایت کا بیان جس میں اس علت کا ذکر موجود نہیں جس کی بنا پر آپ نے دس دنوں کی بجائے صرف سات دنوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔-- 583

اس حدیث کا بیان جو دوسرے معنی کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے کہ آپ ﷺ نے شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم اس وقت دیا جب شب قدر کا متلاشی اسے آخری مکمل عشرے میں تلاش کرنے سے عاجز اور کمزور ہو گیا۔- 584

نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں جن راتوں میں شب قدر آئی تھی، ان کے ابواب کا مجموعہ -------- 585

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں شب قدر ایک مرتبہ رمضان المبارک کی اکیسویں تاریخ میں بھی آئی تھی ---------- 585

تیئسویں رات کو شب قدر تلاش کرنے کے حکم کا بیان، کیونکہ یہ ممکن ہے کہ شب قدر کسی سال اکیسویں رات میں ہو اور کسی سال تیئسویں رات میں ہو ---------- 586

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کسی سال شب قدر ستائیسویں رات بھی ہوتی ہے کیونکہ شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے ------- 587

رمضان المبارک کی آخری رات شب قدر تلاش کرنے کے حکم کا بیان، کیونکہ یہ ممکن ہے کہ کسی سال آخری رات ہی شب قدر

تِلْكَ اللَّيْلَةُ
ہو -- 588

۲۲۴...... بَابُ صِفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِنَفْيِ الْحَرِّ وَ الْبَرْدِ فِيْهَا وَ شِدَّةِ ضَوْئِهَا وَ مَنْعِ خُرُوْجِ شَيَاطِيْنِهَا مِنْهَا حَتّٰى يُضِيْءَ فَجْرُهَا
شب قدر کی کیفیت کا بیان کہ اس میں گرمی سردی نہیں ہوتی چاند خوب روشن ہوتا ہے اور فجر روشن ہونے تک شیطان کا باہر نکلنا ممنوع ہوتا ہے ---------------------------- 589

۲۲۵...... بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ طُلُوْعِهَا صَبِيْحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
شب قدر کی صبح سورج کے طلوع ہونے کی کیفیت کا بیان - 590

۲۲۶...... بَابُ حُمْرَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ طُلُوْعِهَا وَ ضُعْفِهَا صَبِيْحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَ الْاِسْتِدْلَالِ بِصِفَةِ الشَّمْسِ عَلٰى لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ حِفْظِ زَمْعَةَ
شب قدر کی صبح سورج کا طلوع ہوتے وقت سرخ اور کمزور ہونا۔ سورج کی اس کیفیت سے شب قدر پر استدلال کرنا، بشرطیکہ روایت صحیح ہو کیونکہ زمعہ کے حافظے کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے ---------------------------- 590

۲۲۷...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الشَّمْسَ لَا يَكُوْنُ لَهَا شُعَاعٌ إِلٰى وَقْتِ ارْتِفَاعِهَا ذٰلِكَ الْيَوْمِ إِلٰى اٰخِرِ النَّهَارِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر کی صبح سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔ اسی طرح شام کے وقت بھی اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی ---------------------- 591

۲۲۸...... بَابُ ذِكْرِ كَثْرَةِ الْمَلَائِكَةِ فِي الْأَرْضِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ
شب قدر میں زمین میں فرشتوں کی کثرت کا بیان ------ 592

۲۲۹...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُدْرِكَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فِيْ جَمَاعَةٍ لَيْلَةَ الْقَدْرِ يَكُوْنُ مُدْرِكاً لِفَضِيْلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ
اس بات کا بیان کہ شب قدر میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے والا شب قدر کی فضیلت پالیتا ہے ---------- 592

۲۳۰...... بَابُ ذِكْرِ إِنْسَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بَعْدَ رُؤْيَتِهِ إِيَّاهَا
اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی ﷺ کو شب قدر دکھانے کے بعد آپ کو شب قدر بھلا دینے کا بیان ---------------------- 593

۲۳۱...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ رُؤْيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَانَ فِيْ نَوْمٍ وَّ فِيْ يَقْظَةٍ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے شب قدر نیند اور بیداری دونوں حالتوں میں دیکھی ہے -------------- 593

۲۳۲...... بَابُ ذِكْرِ رَجَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ظَنِّهِ أَنْ يَكُوْنَ رَفْعُ عِلْمِهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْراً لِأُمَّتِهِ مِنِ اطِّلَاعِهِمْ عَلٰى عِلْمِهَا، إِذِ الْاِجْتِهَادُ فِي
نبی کریم ﷺ کی اس امید اور خیال کا بیان کہ شب قدر کا علم اٹھایا جانا، ان کی امت کو اطلاع ملنے سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ شب قدر کو حاصل کرنے کے طمع کے ساتھ ایک رات کی بجائے کئی راتیں

عربی	اردو	صفحہ
الْعَمَلِ لَيَالِيَ طَمَعًا فِيْ إِدْرَاكِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَفْضَلُ وَ أَكْبَرُ عَمَلاً مِّنَ الْاِجْتِهَادِ فِيْ لَيْلَةٍ وَّاحِدَةٍ خَاصَّةً	عبادت میں محنت وکوشش کرنا افضل واعلیٰ ہے ----------	594
۲۳۳...... بَابُ مَغْفِرَةِ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِيْمَاناً وَّ احْتِسَاباً	شب قدر میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرنے سے بندے کے گناہوں کی بخشش کا بیان ----------------	595
۲۳۴...... بَابُ اسْتِحْبَابِ شُهُوْدِ الْبَدْوِيْ الصَّلَاةَ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ مِنْ رَّمَضَانَ إِذَا كَانَ سَكَنُهُ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ تَحَرِّيًا لِإِدْرَاكِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيْ مَسْجِدِهَا	رمضان المبارک کی تیئیسویں رات کو دیہاتی شخص کا مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز ادا کرنا مستحب ہے۔ جبکہ ان کی رہائش مدینہ منورہ کے قریب ہو تاکہ وہ شب قدر کو مسجد نبوی میں رہ کر تلاش کریں --	595
جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ أَبْوَابِ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ	رمضان المبارک میں قیام کرنے کے ابواب کا مجموعہ ----------------------------------	597
۲۳۵...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ قِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ زَعْمِ الرَّوَافِضِ الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ قِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ بِدْعَةٌ لَا سُنَّةٌ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ رمضان المبارک میں قیام کرنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، رافضی شیعہ کے دعوے کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ رمضان المبارک میں قیام کرنا بدعت ہے، سنت نہیں ہے -------------------------------------	597
۲۳۶...... بَابُ الْأَمْرِ بِقِيَامِ رَمَضَانَ أَمْرُ تَرْغِيْبٍ لَا أَمْرُ عَزْمٍ وَ إِيْجَابٍ	رمضان المبارک کے قیام کا حکم رغبت وشوق دلانے کے لیے ہے، تاکیدی اور وجوبی نہیں ہے ------------------	598
۲۳۷...... بَابُ ذِكْرِ مَغْفِرَةِ سَالِفِ ذُنُوْبِ أُخَرَ بِقِيَامِ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَ احْتِسَاباً	رمضان المبارک کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت سے کرنے پر گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا بیان ------------------	598
۲۳۸...... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ يَتَوَهَّمُ أَنَّ الْفَارُوْقَ هُوَ أَوَّلُ مَنْ أَمَرَ بِالصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ	رمضان المبارک میں باجماعت نفل نماز ادا کرنے کا بیان، ان لوگوں کے قول کے برخلاف جن کا خیال ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے رمضان المبارک میں باجماعت نفل نماز ادا کرنے کا حکم دیا ----------------	599
۲۳۹...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَصَّ الْقِيَامَ بِالنَّاسِ هٰذِهِ اللَّيَالِيَ الثَّلَاثَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيْهِنَّ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے ان تین راتوں میں خصوصاً قیام، ان میں شب قدر کے ہونے کی وجہ سے کرایا تھا ---	600
۲۴۰...... بَابُ ذِكْرِ قِيَامِ اللَّيْلِ كُلِّهِ لِلْمُصَلِّيْ مَعَ	رمضان المبارک کے قیام میں مقتدی کا امام کے ساتھ اس کے	

الْإِمَامِ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ حَتّٰی یَفْرُغَ

۲۴۱...... بَابُ الدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تَرَكَ قِیَامَ لَیَالِیْ رَمَضَانَ كُلَّهُ خَشْیَةً أَنْ یُفْتَرَضَ قِیَامُ اللَّیْلِ عَلٰی أُمَّتِهٖ فَیُعْجِزُوْا عَنْهُ

۲۴۲...... بَابُ إِمَامَةِ الْقَارِئِ الْأُمِّیِّیْنَ فِیْ قِیَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ مَعَ الدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ سُنَّةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا بِدْعَةٌ كَمَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ

۲۴۳...... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النِّسَاءِ جَمَاعَةً مَعَ الْإِمَامِ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ

۲۴۴...... بَابٌ فِیْ فَضْلِ قِیَامِ رَمَضَانَ وَ اسْتِحْقَاقِ قَائِمِهِ اسْمَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَاءِ

۲۴۵...... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فِیْ رَمَضَانَ

۲۴۶...... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِحْیَاءِ لَیَالِیَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ تَرْكِ مُجَامَعَةِ النِّسَاءِ فِیْهِنَّ وَ الْاِشْتِغَالِ بِالْعِبَادَةِ وَ إِیْقَاظِ الْمَرْءِ أَهْلَهُ فِیْهِنَّ

۲۴۷...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِهَادِ فِی الْعَمَلِ فِی الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

۲۴۸...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ الْمَبِیْتِ عَلَی الْفِرَاشِ فِیْ رَمَضَانَ إِذِ الْبَائِتُ عَلَی الْفُرُشِ أَثْقَلُ نَوْمًا، وَ أَقَلُّ نَشَاطًا لِّلْقِیَامِ مِنَ النَّائِمِ عَلٰی غَیْرِ الْفُرُشِ الْوَطِیْئَةِ الْمُمَهَّدَةِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْاِعْتِكَافِ

فارغ ہونے تک مکمل قیام اللیل کرنے کا بیان -------- 601

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے پورے رمضان المبارک کی راتوں میں اس لیے قیام نہیں کیا تھا کہ آپ ڈر گئے تھے کہ کہیں آپ کی امت پر قیام اللیل فرض نہ کر دیا جائے پھر وہ اس سے عاجز آ جائیں گے -------------------- 602

رمضان المبارک میں قاری قرآن کا ان پڑھ لوگوں کو نفل نماز کی امامت کرانا۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ رمضان المبارک میں نفل نماز کی جماعت کرانا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، بدعت نہیں ہے، جیسا کہ رافضیوں کا خیال ہے --------- 604

قیام رمضان میں عورتوں کا امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا مستحب ہے ---------------------------------- 604

قیام رمضان کی فضیلت اور قیام کرنے والے کو صدیق اور شہید کا نام ملنے کے استحقاق کا بیان ------------ 606

رمضان المبارک کی راتوں میں نبی کریم ﷺ کی نماز کی تعداد رکعات کا بیان ------------------------------ 607

رمضان المبارک کے آخری عشرے کی تمام راتوں میں عبادت کے لیے جاگنا مستحب ہے۔ ان راتوں میں بیویوں سے ہمبستری نہ کرنا، عبادت میں مشغول رہنا اور آدمی کا اپنے گھر والوں کو بھی جگانا مستحب ہے ----------------------------- 608

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں نیک اعمال میں خوب محنت کرنا مستحب ہے --------------------------- 608

رمضان المبارک میں آرام دہ بستر پر نہ سونا مستحب ہے کیونکہ آرام دہ بستر پر سونے والے کو نرم و گداز اور آرام دہ بستر پر نہ سونے والے شخص کی نسبت گہری نیند آتی ہے اور وہ نفل نماز کے لیے بہت کم چاق و چوبند ہوتا ہے ------------------ 609

اعتکاف کے ابواب کا مجموعہ ------------------ 610

٢٤٩...... بَابُ وَقْتِ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ	رمضان المبارک میں آخری عشرے میں اعتکاف کے وقت کا بیان ---------- 610
٢٥٠...... بَابُ إِبَاحَةِ ضَرْبِ الْقُبَابِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْاِعْتِكَافِ فِيهِنَّ	اعتکاف بیٹھنے کے لیے مسجد میں خیمے لگانا جائز ہے ------ 611
٢٥١...... بَابٌ فِي اعْتِكَافِ شَهْرِ رَمَضَانَ كُلِّهِ	پورے رمضان المبارک کا اعتکاف کرنا ---------- 611
٢٥٢...... بَابُ الْاِقْتِصَارِ فِي الْاِعْتِكَافِ عَلَى الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ وَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، إِذِ الْاِعْتِكَافُ كُلُّهُ فَضِيلَةٌ لَا فَرِيضَةٌ، وَ الْفَضِيلَةُ لَا تُضِيقُ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يَزِيدَ فِيهَا أَوْ يَنْقُصَ مِنْهَا	رمضان المبارک کے صرف درمیانی اور آخری عشرے کے اعتکاف پر اکتفا کرنے کا بیان۔ کیونکہ اعتکاف سارے کا سارا فضیلت کا باعث ہے، فرض نہیں ہے اور فضیلت میں آدمی پر کچھ تنگی نہیں وہ اس میں کمی بیشی کرسکتا ہے ---------- 612
٢٥٣...... بَابُ إِبَاحَةِ الْاِقْتِصَارِ مِنَ الْاِعْتِكَافِ عَلَى الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ دُونَ الْعَشْرَيْنَ الْأَوَّلَيْنِ	رمضان المبارک میں پہلے بیس دنوں کی بجائے صرف آخری عشرے کے اعتکاف پر اکتفا کرنا درست اور جائز ہے --- 613
٢٥٤...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْاِقْتِصَارِ عَلَى اعْتِكَافِ السَّبْعِ الْوَسَطِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ دُونَ مَا قَبْلَهُ وَ مَا بَعْدَهُ مِنْ رَمَضَانَ	رمضان المبارک کے درمیانے سات دنوں کے اعتکاف پر اکتفا کرنے کی رخصت ہے۔ اس سے پہلے اور بعد کے دنوں پر اکتفا کرنے کی رخصت نہیں ---------- 613
٢٥٥...... بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى إِعْتِكَافِ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ	ہمیشہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنے کا بیان ---------- 614
٢٥٦...... بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي شَوَّالٍ إِذَا فَاتَ الْاِعْتِكَافُ فِي رَمَضَانَ لِفَضْلِ دَوَامِ الْعَمَلِ	نیک عمل پر ہمیشگی کرنے کی فضیلت کے باعث، اگر رمضان المبارک میں اعتکاف رہ جائے تو شوال میں اعتکاف کرنے کا بیان---------- 614
٢٥٧...... بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ إِذَا فَاتَ ذٰلِكَ لِسَفَرٍ أَوْ عِلَّةٍ تُصِيبُ الْمَرْءَ	اگر کسی شخص کا اعتکاف سفر یا بیماری کی وجہ سے رہ جائے تو وہ آئندہ سال اعتکاف کرلے ---------- 615
٢٥٨...... بَابُ الْأَمْرِ بِوَفَاءِ نَذْرِ الْاِعْتِكَافِ يَنْذُرُهُ الْمَرْءُ فِي الشِّرْكِ، ثُمَّ يُسْلِمُ النَّاذِرُ قَبْلَ قَضَاءِ النَّذْرِ . وَ إِبَاحَةِ اعْتِكَافِ لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ فِي عَشْرِ رَمَضَانَ	جس شخص نے شرک کی حالت میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی ہو پھر وہ نذر پوری کرنے سے پہلے مسلمان ہوجائے تو اسے نذر پوری کرنے کے حکم کا بیان۔ اور رمضان المبارک کے عشرے میں ایک رات کا اعتکاف بھی جائز ہے ---------- 616

٢٥٩...... بَابُ إِبَاحَةِ دُخُوْلِ الْمُعْتَكِفِ الْبَيْتَ لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ

معتکف انسانی ضروریات پیشاب اور پاخانے کے لیے اپنے گھر میں داخل ہوسکتا ہے ---------------------------- 618

٢٦٠...... بَابُ تَرْكِ دُخُوْلِ الْمُعْتَكِفِ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَ إِبَاحَةِ إِخْرَاجِ الْمُعْتَكِفِ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَى الْمَرْأَةِ لِتَغْسِلَهُ وَ تُرَجِّلَهُ

صرف انسانی حاجت کے سوا معتکف شخص اپنے گھر میں داخل نہ ہو اور معتکف کے لیے اپنا سر مسجد سے باہر اپنی بیوی کی طرف نکالنا جائز ہے تاکہ وہ اسے دھودے اور کنگھی کردے---------- 619

٢٦١...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْجِيْلِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ رَأْسَ الْمُعْتَكِفِ وَ مَسِّهَا إِيَّاهُ وَ هِيَ خَارِجَةٌ مِنَ الْمَسْجِدِ

حائضہ عورت مسجد کے باہر بیٹھ کر معتکف شخص کے سر کو چھوسکتی ہے اور اس کی کنگھی کرسکتی ہے ------------------------- 619

٢٦٢...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ وَ زَوْجُهَا فِي اعْتِكَافِهِ وَ مُحَادَثَتِهَا إِيَّاهُ عِنْدَ زِيَارَتِهَا إِيَّاهُ

عورت کو اپنے معتکف شوہر کی ملاقات اور اس سے گفتگو کرنے کی رخصت ہے------------------------------------ 620

٢٦٣...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَلَغَ مَعَ صَفِيَّةَ حِيْنَ أَرَادَ قَلْبَهَا إِلَى مَنْزِلِهَا بَابَ الْمَسْجِدِ لَا أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَرَدَّهَا إِلَى مَنْزِلِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو ان کے گھر کی طرف رخصت کرتے وقت، ان کے ساتھ مسجد کے دروازے تک گئے تھے یہ نہیں کہ آپ مسجد سے نکل کر انہیں ان کے گھر چھوڑ کر آئے تھے ---------------- 621

٢٦٤...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السَّمَرِ لِلْمُعْتَكِفِ مَعَ نِسَائِهِ فِي الْاِعْتِكَافِ . خَبَرُ صَفِيَّةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

معتکف شخص اعتکاف میں اپنی بیوی کے ساتھ رات کو گفتگو کرسکتا ہے حضرت صفیہ c کی حدیث اسی مسئلے کے متعلق ہے--- 622

٢٦٥...... بَابُ الْاِفْتِرَاشِ فِي الْمَسْجِدِ وَ وَضْعِ السُّرُرِ فِيْهِ لِلْاِعْتِكَافِ

مسجد میں اعتکاف کے لیے بستر بچھانے اور چارپائی رکھنے کے جواز کا بیان ------------------------------- 622

٢٦٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ بِنَاءِ بُيُوْتِ السَّعَفِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْاِعْتِكَافِ فِيْهَا

مسجد میں اعتکاف کرنے کے لیے کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں سے جھونپڑی بنانے کی رخصت ہے ------------------- 623

٢٦٧...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وَضْعِ الْأَمْتِعَةِ الَّتِيْ يُحْتَاجُ إِلَيْهَا الْمُعْتَكِفُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں اعتکاف بیٹھتے وقت معتکف اپنی ضرورت کی چیزیں اپنے پاس رکھ سکتا ہے ------------------------------- 624

٢٦٨...... بَابُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى إِجَازَةِ الْاِعْتِكَافِ بِلَا مُقَارَنَةٍ لِلصَّوْمِ إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِاعْتِكَافِ لَيْلَةٍ، وَ لَا صَوْمَ فِي اللَّيْلِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ روزے کے بغیر بھی اعتکاف کیا جاسکتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ایک رات کا اعتکاف کرنے کا حکم دیا ہے اور رات کے وقت روزہ نہیں ہوتا---------- 624

٢٦٩...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِي الْاِعْتِكَافِ فِي

عورتوں کے لیے جامع مساجد میں اپنے خاوندوں کے ساتھ

مَسْجِدِ الْجَمَاعَاتِ مَعَ أَزْوَاجِهِنَّ إِذَا اعْتَكَفُوْا

اعتکاف کرنے کی رخصت ہے جبکہ وہ بھی اعتکاف کریں۔ 625

۲۷۰...... بَابُ ذِكْرِ الْمُعْتَكِفِ يَنْذُرُ فِي اعْتِكَافِهِ مَا لَيْسَ لَهُ فِيْهِ طَاعَةٌ وَّ لَيْسَ بِنَذْرٍ يُتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ

اس معتکف کا بیان جو اپنے اعتکاف کے دوران ایسے کام کی نذر مانتا ہے جو اللہ کی اطاعت والی نہیں اور نہ اس سے اللہ تعالیٰ کے تقرب کے حصول کی کوشش ہوتی ہے ---------------- 625

۲۷۱...... بَابُ وَقْتِ خُرُوْجِ الْمُعْتَكِفِ مِنْ مُّعْتَكَفِهِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُعْتَكِفَ يَخْرُجُ مِنْ مُعْتَكَفِهِ مُصْبِحاً لَا مُمْسِياً

معتکف شخص کا اپنی اعتکاف گاہ سے نکلنے کے وقت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ معتکف اپنی اعتکاف گاہ سے صبح کے وقت نکلے گا، شام کے وقت نہیں ------------------------ 627

❀❀❀❀

۲۸..... بَابُ الْأَمْرِ بِالسَّكِينَةِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ وَ النَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ إِلَيْهَا

نماز کے لیے سکون اور اطمینان کے ساتھ چل کر جانے کا بیان اور نماز کے لیے دوڑ کر جانا منع ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْإِسْمَ الْوَاحِدَ قَدْ يَقَعُ عَلَى فِعْلَيْنِ يُؤْمَرُ بِأَحَدِهِمَا وَ يُزْجَرُ عَنِ الْآخَرِ بِالْإِسْمِ الْوَاحِدِ. إِذِ اللّٰهُ قَدْ أَمَرَنَا بِالسَّعْيِ إِلَى صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، يُرِيْدُ الْمَضِيَّ إِلَيْهَا وَالرَّسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصْطَفَى زَجَرَ عَنِ السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ الْعُجْلَةُ فِي الْمَشْيِ. فَالسَّعْيُ الْمَأْمُوْرُ بِهِ فِي الْكِتَابِ إِلَى صَلَاةِ الْجُمُعَةِ غَيْرُ السَّعْيِ الَّذِيْ زَجَرَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِتْيَانِ الصَّلَاةِ وَ هٰذَا اسْمٌ وَاحِدٌ لِفِعْلَيْنِ، أَحَدُهُمَا فَرْضٌ وَ الْآخَرُ مَنْهِيٌّ عَنْهُ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایک ہی اسم دو فعلوں پر واقع ہوجاتا ہے۔ ان میں سے ایک فعل کا حکم دیا جاتا ہے، جبکہ دوسرے سے منع کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں نماز جمعہ کے لیے سعی کرکے (دوڑ کر جانے) کا حکم دیا ہے۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے لیے سعی کرتے ہوئے (دوڑتے ہوئے) جانے سے منع فرمایا ہے۔ پس قرآن مجید میں نماز جمعہ کے لیے جس سعی کا حکم دیا گیا ہے وہ اس سعی سے مختلف ہے، جس سے نبی اکرم ﷺ نے عام نمازوں کے لیے آتے وقت منع فرمایا ہے۔ یہ (سعی) ایک ہی نام ہے جو دو فعلوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔ ان میں سے ایک فرض اور دوسرا ممنوع ہے۔

۱۵۰۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ، ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ -يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ- عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، وَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، إِئْتُوْهَا وَ أَنْتُمْ تَمْشُوْنَ، عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَ مَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی ہوجائے تو تم نماز کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ، بلکہ تم سکون اور وقار کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ، جو نماز پالو وہ پڑھ لو اور جو حصہ تم سے فوت ہوجائے اسے مکمل کرلو۔''

فوائد :......۱۔ اس حدیث میں نماز کے لیے سکینت و وقار سے چل کر مسجد میں داخل ہونے کی تاکید ہے اور یہ عمل مستحب ہے۔

(۱۵۰۵) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب لا یسعی الی الصلاۃ، حدیث: ۶۳۶۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب اتیان الصلاۃ بوقار وسکینۃ، حدیث: ۶۰۲۔ سنن ترمذی: ۳۲۸۔ سنن ابی داؤد: ۵۷۳۔ سنن نسائی: ۸۶۲۔ مسند احمد ۲۳۸/۱۔ مسند الحمیدی: ۹۳۵۔

۲۔ نماز کے لیے دوڑنا اور بھاگ کر جماعت میں شامل ہونا مکروہ فعل ہے۔

۳۔ نماز کے لیے سکینت ووقار سے چلنا چاہیے خواہ تکبیر اولیٰ یا کوئی رکعت رہ جائے۔

۲۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ وَ قَبْلَ الصَّلَاةِ

اذان ہونے کے بعد اور نماز پڑھنے سے پہلے مسجد سے نکلنا منع ہے

۱۵۰۶۔ نَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارُ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، (ح) ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَا يَحْيٰى- يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ- قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ.........

عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَخَرَجَ، فَقَالَ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَ قَالَ بُنْدَارُ: فَقَدْ خَالَفَ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''جناب ابوشعثاء محاربی سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں تھے، مؤذن نے اذان کہی تو ایک شخص اٹھ کر باہر چلا گیا، اس پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہا یہ شخص تو اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔'' جناب بندار کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم (کے حکم) کی مخالفت کی ہے۔

فوائد:......اذان کے بعد فرض نماز ادا کرنے سے پہلے بلا عذر مسجد سے نکلنا مکروہ ہے۔(شرح النووی: ۵/۱۵۷)

۳۰..... بَابُ ذِكْرِ أَحَقِّ النَّاسِ بِالْإِمَامَةِ

لوگوں میں امامت کے زیادہ حق دار شخص کا بیان

۱۵۰۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، (ح) وَ ثَنَا هَارُوْنَ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، (ح) وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ -يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ- ثَنَا شُعْبَةُ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ رَجَاءٍ، (ح) وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، نَا شُعْبَةُ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ رَجَاءٍ، (ح) وَ ثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالَا: ثَنَا وَكِيْعٌ. قَالَ أَبُوْ عُثْمَانَ: ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ، وَ قَالَ سَلْمٌ: عَنْ فِطْرٍ، وَ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ.........

(۱۵۰۶) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن الخروج من المسجد......، حدیث: ۶۵۵۔ سنن ابی داؤد: ۵۲۶۔ سنن ترمذی: ۲۰۴۔ سنن ابن ماجه: ۷۳۳۔ مسند احمد: ۲/۴۱۰۔

(۱۵۰۷) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب من احق بالامامة، حدیث: ۶۷۳۔ سنن ابی داود: ۵۸۴۔ سنن ترمذی: ۲۳۵۔ سنن نسائی: ۷۸۱۔ سنن ابن ماجه: ۹۸۰۔ مسند احمد: ۴/۱۲۱۔ مسند الحمیدی: ۴۶۷۔

عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَإِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءٌ، فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءٌ، فَأَقْدَمُهُمْ فِي الْهِجْرَةِ، فَإِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءٌ فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا)). هٰذَا حَدِيْثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ. وَفِي حَدِيْثِ شُعْبَةَ: ((أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، وَأَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً)). وَلَيْسَ فِي حَدِيْثِهِ: أَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ.

''حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کو امامت وہ شخص کرائے گا جو اُن میں سب سے زیادہ قرآن مجید پڑھنے والا ہو۔ اگر وہ قرآن مجید کے پڑھنے میں برابر ہوں تو سنت نبوی کو زیادہ جاننے والا امامت کرائے گا۔ اگر وہ سنت کے علم میں برابر ہوں، تو ان میں سے پہلے ہجرت کرنے والا امامت کرائے گا اور اگر وہ ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو ان میں سے عمر میں بڑا شخص امامت کرائے گا۔'' یہ حدیث جناب ابومعاویہ کی ہے۔ جناب شعبہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ان کی امامت اللہ کی کتاب کو زیادہ پڑھنے والا اور عالم کرائے گا اور قراءت میں مقدم شخص کرائے گا۔'' ان کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''سنت کو زیادہ جاننے والا امامت کرائے گا۔''

۱۵۰۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ، وَ ثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عُرُوْبَةَ وَ هِشَامٍ، وَ ثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ، وَ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً، فَلْيَؤُمُّهُمْ أَحَدُهُمْ، وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ)). اَخْبَرَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ نَا اَبُوْ بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَا عَبْدُالْغَفَّارِ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ ثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِنَحْوِهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تین افراد ہوں تو ان میں سے ایک انہیں امامت کرائے اور ان میں سے امامت کا زیادہ حق دار وہ شخص ہے جو قرآن کو زیادہ پڑھنے اور جاننے والا ہو۔''

فوائد:......ان احادیث میں امامت کے زیادہ مستحقین کا بیان ہے کہ اولاً: قرآن کا زیادہ حافظ اور اچھی قراءت کا حامل امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

(۱۵۰۸) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب من احق بالامامة، حدیث: ۶۷۲۔ سنن نسائی: ۷۸۳۔ مسند احمد: ۳/۲۴۔ صحیح ابن حبان: ۲۱۲۹۔

ثانیاً: اگر قراءت میں کئی لوگ برابر ہوں تو ان میں سے (قاری قرآن کے بعد) سنت کا بڑا عالم امامت کا زیادہ مستحق ہے۔

ثالثاً: اگر قراءت وسنت کے علم میں کئی افراد یا کستان حیثیت کے حامل ہوتو ہجرت میں مقدم شخص افضل ہے۔

رابعاً: اگر گذشتہ اوصاف میں کئی لوگ مشترک ہوں تو ان میں سے بڑی عمر کا انسان امامت کا زیادہ حق دار ہے۔

یہ امامت کے انتخاب کی بہترین صورت ہے پھر اس قاعدہ و قانون کوملحوظ رکھے بغیر جو بھی صحیح العقیدہ امام مقرر کیا جائے اس کی اقتداء لازم ہے۔

۱۳۱..... بَابُ اِسْتِحْقَاقِ الْإِمَامَةِ بِالْإِزْدِيَادِ مِنْ حِفْظِ الْقُرْاٰنِ وَاِنْ كَانَ غَيْرُهُ أَسَنَّ مِنْهُ وَأَشْرَفَ

امامت کا مستحق وہ شخص ہے جسے قرآن مجید زیادہ حفظ ہو، اگر چہ دوسرا شخص اس سے عمر میں بڑا اور عزت و شرف میں بلند ہو

۱۵۰۹ـ نَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى أَبِي أَحْمَدَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا وَ هُمْ نَفَرٌ، فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟)) فَاسْتَقْرَأَهُمْ، حَتّٰى مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ وَ هُوَ مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا، قَالَ: ((مَاذَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟)) قَالَ: مَعِيَ كَذَا وَ كَذَا، وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. قَالَ: ((مَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ؟)) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((اِذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيرُهُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مِنْ أَشْرَفِهِمْ وَ الَّذِيْ كَذَا وَ كَذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ إِلَّا خَشْيَةً أَنْ لَا أَقُوْمَ بِهِ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَعَلَّمِ الْقُرْاٰنَ،

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کرنا چاہا جبکہ وہ چند افراد پر مشتمل تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلایا اور پوچھا: تمہیں کتنا قرآن یاد ہے؟ پھر آپ نے ان سے قرآن سنا، حتیٰ کہ جب آپ ان میں سے ایک کم سن شخص کے پاس پہنچے تو اس سے پوچھا: اے فلاں! تمہیں کون کون سی سورتیں یاد ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ مجھے فلاں فلاں سورت اور سورۂ بقرہ یاد ہے۔ آپ نے پوچھا: تمہیں سورۂ بقرہ بھی یاد ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! اس پر آپ نے فرمایا: جاؤ تم ان کے امیر ہو۔ ایک شخص جو اُن میں شرف و منزلت والا تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم! جس کی صفات اس اس طرح ہیں، میں نے قرآن مجید صرف اس ڈر کی وجہ سے نہیں سیکھا کہ میں اس پر عمل نہیں

(۱۵۰۹) اسناده ضعيف عطاء مولی ابی احمد مجہول راوی ہے۔ الضعيفة: ٦٤٨٣۔ سنن ترمذی، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة البقرة، حديث: ٢٨٧٦۔ سنن ابن ماجه: ٢١٧۔ سنن كبرى نسائي: ٨٦٩٦۔ صحيح ابن حبان: ٢١٢٦.

فَاقْرَأْهُ وَ ارْقُدْ، فَإِنَّ مِثْلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ، وَ قَامَ بِهِ كَمِثْلِ جُرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكاً يَفُوحُ رِيحُهُ عَلٰى كُلِّ مَكَانٍ، وَمَنْ تَعَلَّمَهُ وَ رَقَدَ وَ هُوَ فِي جَوْفِهِ كَمِثْلِ جُرَابٍ أُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ .

کرسکوں گا (اسے نماز تہجد میں پڑھ نہیں سکوں گا)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید سیکھو، اسے پڑھو اور سو بھی جایا کرو۔ بے شک قرآن مجید کی مثال اس شخص کے لیے جو اسے سیکھتا ہے، اسے پڑھتا ہے اور نماز تہجد میں اس کی تلاوت کرتا ہے، اس تھیلے جیسی ہے جس میں کستوری بھری ہو اور اس کی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہو اور جس شخص نے قرآن مجید سیکھا اور اسے اپنے سینے میں محفوظ کر کے سویا رہا (نماز تہجد میں اسے تلاوت نہ کیا) تو اس کی مثال اس تھیلے جیسی ہے جس کی کستوری کو تسمے سے بند کر دیا گیا ہو (لہٰذا اس کی مہک بکھرتی نہیں)۔''

۳۲..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِحْقَاقِ الْإِمَامَةِ بِكِبَرِ السِّنِّ إِذَا اسْتَوَوْا فِي الْقِرَاءَةِ وَ السُّنَّةِ وَ الْهِجْرَةِ

جب سب لوگ قراءتِ قرآن، سنتِ نبوی کی معرفت اور ہجرت کرنے میں برابر ہوں تو بڑی عمر والا شخص امامت کا مستحق ہوگا

۱۵۱۰ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ، قَالَا: ثَنَا خَالِدٌ، وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمُ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، ....

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَ هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَ صَاحِبٌ لِيْ فَلَمَّا أَرَدْنَا الْإِقْفَالَ، قَالَ لَنَا: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا، ثُمَّ أَقِيْمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا. زَادَ الدَّوْرَقِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: لِأَبِيْ قِلَابَةَ فَأَيْنَ الْقِرَاءَةُ؟ قَالَ: كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ .

''حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک ساتھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں (دینی مسائل سیکھنے کے لیے) حاضر ہوئے، پھر جب ہم نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے ہمیں فرمایا: ''جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنا، پھر اقامت کہنا پھر تم میں سے بڑا شخص تمہاری امامت کرائے۔'' جناب الدورقی نے اپنی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ''کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوقلابہ سے پوچھا: قراءت قرآن میں مہارت کو معیار کیوں نہیں بنایا؟ انہوں نے فرمایا: ''وہ دونوں صحابی قراءت کے لحاظ سے برابر

(۱۵۱۰) تقدم تخریجه برقم: ۳۹۵.

تھے۔ (اس لیے بڑی عمر والا امامت کا حق دار ٹھہرایا گیا)۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اگر قراءت میں کئی افراد برابر ہوں تو بڑی عمر کا شخص امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

۳۳..... بَابُ إِمَامَةِ الْمَوْلٰى الْقُرَشِيِّ إِذَا كَانَ الْمَوْلٰى أَكْثَرَ جَمْعاً لِلْقُرْاٰنِ . خَبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَؤُمُّهُمْ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ)) دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْمَوْلٰى إِذَا كَانَ أَقْرَأَ مِنَ الْقُرَشِيِّ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

جب آزاد کردہ غلام کو زیادہ قرآن مجید یاد ہو تو وہ قریشی شخص کو امامت کرائے گا۔ اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث: ''لوگوں کی امامت وہ کرائے گا جو اُن میں قرآن مجید کا بڑا قاری ہو'' اس بات کی دلیل ہے کہ آزاد کردہ غلام جب قریشی شخص سے قرآن مجید کا زیادہ ماہر اور قاری ہو تو وہ امامت کا زیادہ حق دار ہے

۱۵۱۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانِ الْوَاسِطِيُّ، وَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ. أَنَّ الْمُهَاجِرِيْنَ لَمَّا قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ، نَزَلُوْا إِلٰى جَنْبِ قُبَاءٍ، حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، أَمَّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى أَبِيْ حُذَيْفَةَ، وَ كَانَ أَكْثَرَهُمْ قُرْآناً، مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالْأَسَدِ . هٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ بْنِ سَنَانٍ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: ''مہاجرین جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ قباء کی ایک جانب فروکش ہوئے۔ نماز کا وقت ہوا تو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے انہیں امامت کرائی۔ کیونکہ انہیں سب سے زیادہ قرآن یاد تھا۔ ان مہاجرین میں حضرت عمر بن خطاب اور ابوسلمہ بن عبد الاسد رضی اللہ عنہما جیسے (جلیل القدر) صحابہ موجود تھے۔'' یہ حدیث جناب احمد بن سنان کی ہے۔

فوائد...... یہ حدیث دلیل ہے کہ غلام اگر قرآن کا زیادہ علم رکھتا ہو اور باقی لوگوں سے قرآن کا بڑا حافظ ہو تو امامت کا وہ زیادہ مستحق ہے اور جمہور علماء غلام کی امامت کی مشروعیت کے قائل ہیں۔

۳۴..... بَابُ إِبَاحَةِ إِمَامَةِ غَيْرِ الْمُدْرِكِ الْبَالِغِيْنَ إِذَا كَانَ غَيْرُ الْمُدْرِكِ أَكْثَرَ جَمْعاً لِلْقُرْاٰنِ مِنَ الْبَالِغِيْنَ .

غیر بالغ لڑکے کی امامت جائز ہے، جبکہ غیر بالغ لڑکے کو بالغوں سے قرآن مجید زیادہ یاد ہو

۱۵۱۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوْبَ، قَالَ: ثَنَا

(۱۵۱۱) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب امامة العبد والمولىٰ، حديث: ۶۹۲۔ سنن ابي داود: ۵۸۸۔

عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، نَا أَيُّوْبُ.........

عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: كُنَّا عَلٰى حَاضِرٍ فَكَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا رَاجِعِيْنَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَدْنُوْا مِنْهُمْ، فَأَسْمَعُ، حَتّٰى حَفِظْتُ قُرْاٰنًا. قَالَ: وَ كَانَ النَّاسُ يَنْتَظِرُوْنَ بِإِسْلَامِهِمْ فَتْحَ مَكَّةَ، فَلَمَّا فُتِحَتْ، جَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِيْهِ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَا وَافِدُ بَنِيْ فُلَانٍ، وَ جِئْتُكَ بِإِسْلَامِهِمْ، فَانْطَلَقَ أَبِيْ بِإِسْلَامِ قَوْمِهِ. فَلَمَّا رَجَعَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَدِّمُوْا أَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا)). قَالَ: فَنَظَرُوْا وَ أَنَا لِعَلَيَّ حَوَّاءٍ. قَالَ الدَّوْرَقِيُّ حَوَاءٌ عَظِيْمٌ. وَ قَالَ أَبُوْ هَاشِمٍ: حَوَّاءٌ، وَ قَالَا: فَمَا وَجَدُوْا فِيْهِمْ أَحَداً أَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّيْ، فَقَدَّمُوْنِي وَ أَنَا غُلَامٌ، فَصَلَّيْتُ بِهِمْ، وَ عَلَيَّ بُرْدَةٌ لِيْ، فَكُنْتُ إِذَا رَكَعْتُ أَوْ سَجَدْتُ، فَتَبْدُوْ عَوْرَتِيْ، فَلَمَّا صَلَّيْنَا تَقُوْلُ لَنَا عَجُوْزٌ دَهْرِيَّةٌ: غَطُّوْا عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ. قَالَ: فَقَطَّعُوْا لِيْ قَمِيْصاً. قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ: مِنْ مَعْقَدِ النَّحْرَيْنِ، فَذَكَرَ أَنَّهُ فَرِحَ بِهِ فَرْحاً شَدِيْداً. قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: قَالَ: ((لِيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا)).

''حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''ہم ایک ایسی جگہ رہائش پذیر تھے جہاں لوگ آتے جاتے رہتے تھے۔ لہٰذا قافلے نبی کریم ﷺ کی خدمت سے واپسی پر ہمارے پاس سے گزرتے، تو میں ان کے قریب ہوکر ان سے (قرآن مجید) سنتا رہتا۔ حتیٰ کہ میں نے کافی سارا قرآن مجید حفظ کرلیا۔ وہ کہتے ہیں: لوگ اسلام قبول کرنے کے لیے فتح مکہ کے منتظر تھے۔ جب مکہ فتح ہوگیا تو لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ ایک آدمی آکر کہتا: اے اللہ کے رسول! میں فلاں قبیلے کا قاصد ہوں اور آپ کی خدمت میں ان کے اسلام قبول کرنے کی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں۔ لہٰذا میرے والد گرامی بھی اپنی قوم کے اسلام لانے کی خبر لے کر گئے، پھر جب واپس آئے تو کہا: رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تم اس شخص کو اپنا امام بناؤ جسے قرآن مجید زیادہ یاد ہو۔ کہتے ہیں: لوگوں نے اس بارے میں غور وفکر اور مشورہ کیا (کہ کسے امام بنایا جائے) جبکہ میں بستی میں تھا۔ جناب دورقی کی روایت میں ہے: ''میں ایک عظیم بستی میں تھا'' تو لوگوں کو مجھ سے زیادہ قرآن مجید یاد کرنے والا کوئی شخص نہ ملا۔ لہٰذا انہوں نے مجھے اپنا امام بنا لیا حالانکہ میں نابالغ لڑکا تھا۔ تو میں نے انہیں نماز پڑھائی۔ میں نے اپنی ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ جب میں رکوع یا سجدہ کرتا تو میری شرم گاہ ننگی ہوجاتی۔ جب ہم نے نماز مکمل کی تو ایک طویل العمر بڑھیا نے کہا: اپنے قاری کی شرم گاہ کو ہم سے ڈھانپو۔ وہ کہتے ہیں: ''انہوں نے مجھے ایک قمیص بنا

(١٥١٢) صحيح بخارى، كتاب المغازى، باب: ٥٤، حديث: ٤٣٠٢۔ سنن ابى داود: ٥٨٥۔ سنن نسائى: ٧٩٠۔ مسند احمد: ٥/٣٠.

کر دی۔'' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ کہا تھا کہ بحرین کے بنے ہوئے ازار بند کی قمیص بنا کر دی۔'' یہ بھی بیان کیا کہ وہ قمیص ملنے پر بے حد خوش ہوئے تھے۔'' جناب دورقی کی روایت میں ہے: ''تم میں سے زیادہ قرآن جاننے والے کو تمہاری امامت کرانی چاہیے۔''

فوائد :......۱۔ اگر نمازیوں میں چھوٹا بچہ قرآن کا زیادہ حافظ ہے تو امامت کا زیادہ مستحق ہے، نابالغ بچے کا جماعت کرانا جائز ہے۔

۲۔ حسن بصری، اسحاق بن راہویہ، شافعی اور امام یحییٰ رحمہ اللہ بچے کی امامت کے جواز کے قائل ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو کپڑے لے کر دینا بھی جائز ومباح ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۱۷۶)

۳۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ لِلِابْنِ إِمَامَةَ أَبِيْهِ

ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو بیٹے کی باپ کے لیے امامت کو ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَؤُمُّ الْقَوْمَ اقْرَؤُهُمْ))

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اس مسئلے کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ لوگوں کی امامت ان میں سے وہ شخص کرائے جسے قرآن زیادہ یاد ہو (خواہ وہ بیٹا ہو یا آزاد کردہ غلام۔)''

۳۶..... بَابُ التَّغْلِيْظِ عَلَى الْأَئِمَّةِ فِيْ تَرْكِهِمْ إِتْمَامَ الصَّلَاةِ وَ تَأْخِيْرِهِمُ الصَّلَاةَ

ان ائمہ کے بارے میں سخت وعید کا بیان جو نماز مکمل نہیں پڑھاتے اور نمازوں کو تاخیر سے (آخری وقت پر) پڑھاتے ہیں۔

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صَلَاةَ الْإِمَامِ قَدْ تَكُوْنُ نَاقِصَةً وَ صَلَاةُ الْمَأْمُوْمِ تَامَّةً ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ صَلَاةَ الْمَأْمُوْمِ مُتَّصِلَةٌ بِصَلَاةِ إِمَامِهِ، إِذَا فَسَدَتْ صَلَاةُ الْإِمَامِ، فَسَدَتْ صَلَاةُ الْمَأْمُوْمِ، زَعْمٌ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی امام کی نماز ناقص رہ جاتی ہے جبکہ مقتدیوں کی نماز مکمل ہو جاتی ہے ان لوگوں کے قول کے برخلاف جن کا دعویٰ ہے کہ مقتدی کی نماز اپنے امام کی نماز کے ساتھ متصل ہوتی ہے۔ اس لیے جب امام کی نماز فاسد ہو جائے گی تو مقتدی کی بھی فاسد ہو جائے گی۔

۱۵۱۳۔ نَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حِجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ، (ح) وَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبَّاحُ، ثَنَا عَفَّانُ، نَا وُهَيْبٌ،

ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ ، (ح) وَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنْ أَمَّ النَّاسَ فَأَصَابَ الْوَقْتَ ، وَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ فَلَهُ وَلَهُمْ ، وَ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئاً ، فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ)) . هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ وَهْبٍ وَمَعْنٰى أَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ .

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص نے لوگوں کو صحیح (اول) وقت پر امامت کرائی اور مکمل نماز پڑھائی، تو اسے اور مقتدیوں کو بھی اجر وثواب ملے گا اور جس شخص نے اس میں کوئی کمی وکوتاہی کی تو اس کا گناہ امام ہی کو ہوگا، مقتدیوں کو نہیں۔“ یہ جناب ابن وہب کی روایت ہے۔ تمام راویوں کی حدیث کے معنی ایک ہی ہیں۔

فوائد :......١۔ نماز میں امام کی اقتداء ملحوظ ہے، خواہ وہ اول وقت پر نماز پڑھے۔ یا آخر وقت پر اور خواہ وقت استحباب کا انتخاب کرے یا وقت کراہت کا لیکن اگر امام نماز کا اصل وقت فوت کر دے کہ دوسری نماز کے وقت میں پہلی نماز ادا کرے تو اس صورت میں اول وقت پر منفرد نماز پڑھنا مستحب ہے پھر جماعت مل جائے تو اس میں شامل ہونا بھی جائز ہے اور یہ آخری نماز نفل شمار ہوگی۔

٢۔ ائمہ کرام کو نماز کی پابندی اور اسے وقت پر ادا کرنے کی تلقین ہے۔ اس سے نمازی اور امام دونوں ثواب کے مستحق ٹھہرتے ہیں اور تاخیر کی صورت میں امام گناہ گار ہوتا ہے اور اس گناہ کا وہ تنہا مستحق ہے نماز کا سوا امام ضامن ہے۔ لہٰذا اسے وقت پر ادا کرنے کا پابند ہونا چاہیے۔

٣٧..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ انْتِظَارِ الْإِمَامِ إِذَا أَبْطَأَ وَ أَمْرِ الْمَأْمُوْمِيْنَ أَحَدَهُمْ بِالْإِمَامَةِ.

جب امام (زیادہ) تاخیر کردے تو اس کا انتظار نہ کرنے کی رخصت اور مقتدیوں کا کسی ایک مقتدی کو امامت کرانے کا حکم دینے کا بیان

١٥١٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ ، نَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْداً ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَكْرٌ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ..........

(١٥١٣) اسناده حسن۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة، باب جماع الامامة وفضلها، حديث : ٥٨٠۔ سنن ابن ماجه : ٩٨٣۔ مسند احمد : ٤/١٤٥.

(١٥١٤) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم، حديث : ١٠٥/٢٧٤ (٩٥٣)۔ سنن ابن ماجه : ١٢٣٦۔ مسند احمد : ٤/٢٤٨۔ سنن الدارمي : ١٣٣٦.

الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَلَّفَ، فَتَخَلَّفَ مَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ، قَالَ: فَانْتَهَيْنَا إِلَى النَّاسِ وَ قَدْ صَلّٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِجِيْئَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ صَلِّ، فَلَمَّا قَضٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الصَّلَاةَ وَ سَلَّمَ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الْمُغِيْرَةُ فَأَكْمَلَا مَا سَبَقَهُمَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ قَدْ يَغْلُطُ فِيْهَا مَنْ لَّا يَتَدَبَّرُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ وَ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ، زَعَمَ بَعْضُ مَنْ يَقُوْلُ بِمَذْهَبِ الْعِرَاقِيِّيْنَ أَنَّ مَا أَدْرَكَ مَعَ الْإِمَامِ اٰخِرَ صَلَاتِهِ، أَنَّ فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُغِيْرَةَ إِنَّمَا قَضَيَا الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى، لِأَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ إِنَّمَا سَبَقَهُمَا بِالْأُوْلٰى لَا بِالثَّانِيَةِ، وَ كَذٰلِكَ ادَّعَوْا فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَ مَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا)) فَزَعَمُوْا أَنَّ فِيْهِ دَلَالَةً عَلٰى أَنَّهُ إِنَّمَا يَقْضِيْ أَوَّلَ صَلَاتِهِ لَا اٰخِرَهَا. وَ هٰذَا التَّأْوِيْلُ، مَنْ تَدَبَّرَ الْفِقْهَ عَلِمَ أَنَّ هٰذَا التَّأْوِيْلَ خِلَافُ قَوْلِ أَهْلِ الصَّلَاةِ جَمِيْعاً، إِذْ لَوْ كَانَ الْمُصْطَفٰى ﷺ وَ الْمُغِيْرَةُ بَعْدَ سَلَامِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''نبی کریم ﷺ (قافلے سے) پیچھے رہ گئے اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ پیچھے رہ گئے۔'' پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی۔ وہ فرماتے ہیں: ''پھر ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ انہیں ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنا چاہا۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ تم ہی نماز پڑھاؤ، پھر جب حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی اور سلام پھیرا، تو نبی کریم ﷺ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے اور انہوں نے وہ رکعت مکمل کی جو حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ (ان کے آنے سے) پہلے پڑھا چکے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس مسئلہ میں ان لوگوں نے غلطی کی ہے جو اس میں تدبر و تفکر نہیں کر سکے اور نہ وہ علم و دانش سے کام لیتے ہیں۔ اہل عراق کا مذہب اختیار کرنے والے بعض افراد کا یہ دعویٰ ہے کہ نمازی جو حصہ امام کے ساتھ پائے گا وہ اس کی آخری نماز ہوگی اور (وہ یہ کہتے ہیں کہ) اس روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت مکمل کی تھی۔ کیونکہ حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ ان کے آنے سے پہلے پہلی رکعت پڑھا چکے تھے، دوسری رکعت نہیں۔ اسی طرح انہوں نے نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''اور تمہاری جو نماز امام کے ساتھ فوت ہو جائے اس کی قضا دے لو۔'' میں بھی دعویٰ کیا ہے کہ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی ابتدائی نماز کی قضا دے گا، آخری حصے کی قضا نہیں دے گا۔ علمی سوجھ بوجھ رکھنے والا ہر شخص جان لے گا کہ یہ تاویل تمام مسلمانوں کے قول کے خلاف ہے۔ کیونکہ اگر رسول

قَـضَيَا الرَّكْعَةَ الْأُولَى الَّتِيْ فَاتَتْهُمَا، لَكَانَا قَدْ قَضَيَا رَكْعَةً بِلَا جَلْسَةٍ وَ لَا تَشَهُّدٍ، إِذِالرَّكْعَةُ الَّتِيْ فَاتَتْهُمَا، وَ كَانَتْ أَوَّلُ صَلَاةِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، كَانَتْ رَكْعَةً بِلَا جَلْسَةٍ وَ لَا تَشَهُّدٍ. وَ فِي اتِّفَاقِ أَهْلِ الصَّلَاةِ أَنَّ الْمُدْرِكَ مَعَ الْإِمَامِ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَقْضِي رَكْعَةً بِجَلْسَةٍ وَ تَشَهُّدٍ وَ سَلَامٍ، مَا بَانَ وَ صَحَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْضِ الرَّكْعَةَ الْأُولَى الَّتِيْ لَا جُلُوْسَ فِيْهَا، وَ لَا تَشَهُّدَ، وَ لَا سَلَامَ، وَ أَنَّهُ قَضَى الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ الَّتِيْ فِيْهَا جُلُوْسٌ وَ تَشَهُّدٌ وَ سَلَامٌ، وَ لَوْ كَانَ مَعْنٰى قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَ مَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا)) مَعْنَاهُ أَنِ اقْضُوْا مَا فَاتَكُمْ، كَمَا ادَّعَاهُ مَنْ خَالَفَنَا فِي هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ، كَانَ عَلٰى مَنْ فَاتَتْهُ رَكْعَةٌ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ أَنْ يَقْضِيَ رَكْعَةً بِقِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَ سَجْدَتَيْنِ بِغَيْرِ جُلُوْسٍ وَ لَا تَشَهُّدٍ وَ لَا سَلَامٍ. وَ فِي اتِّفَاقِهِمْ مَعَنَا أَنَّهُ يَقْضِيْ رَكْعَةً بِجُلُوْسٍ وَ تَشَهُّدٍ مَا بَانَ وَ ثَبَتَ أَنَّ الْجُلُوْسَ وَ التَّشَهُّدَ وَ السَّلَامَ مِنْ حُكْمِ الرَّكْعَةِ الْأَخِيْرَةِ، لَا مِنْ حُكْمِ الْأُوْلٰى، فَمَنْ فَهِمَ الْعِلْمَ وَ عَقَلَهُ وَ لَمْ يُكَابِرْ، عَلِمَ أَنْ لَّا تَشَهُّدَ وَ لَا جُلُوْسَ لِلتَّشَهُّدِ وَ لَا سَلَامَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلَاةِ.

اللہ ﷺ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی رکعت کی قضا دی ہوتی جو اُن سے فوت ہوگئی تھی، تو وہ یہ رکعت بغیر جلسہ اور تشہد کے پوری کرتے، کیونکہ ان کی جو رکعت رہ گئی تھی وہ حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کی پہلی رکعت تھی وہ بغیر جلسہ اور تشہد کے تھی۔ تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جس شخص کو امام کے ساتھ نماز فجر کی ایک رکعت مل جائے وہ دوسری رکعت جلسہ، تشہد اور سلام کے ساتھ مکمل کرے گا۔ اس سے اس بات کی وضاحت اور تصحیح ہوگئی کہ نبی کریم ﷺ نے پہلی رکعت کی قضا نہیں دی کہ جس میں جلسہ، تشہد اور سلام نہیں ہوتا بلکہ آپ نے دوسری رکعت کی قضا دی ہے، جس میں جلسہ، تشہد اور سلام پھیرنا ہوتا ہے۔ اور اگر آپ کے اس فرمان ''تمہاری جو نماز فوت ہوجائے اسے پورا کرلو'' کا معنی یہ ہوتا کہ تم فوت شدہ نماز کی قضا دے لو جیسا کہ اس مسئلہ میں ہمارے مخالفین کا موقف ہے تو پھر اس شخص کے لیے جس کی امام کے ساتھ ایک رکعت فوت ہوجائے، ضروری ہے کہ وہ ایک رکعت قیام، رکوع اور دو سجدوں کے ساتھ ادا کرے اور اس میں جلسہ، تشہد اور سلام نہ پھیرے۔ حالانکہ اہل عراق کا ہمارے ساتھ اتفاق ہے کہ وہ یہ رکعت جلسہ اور تشہد کے ساتھ ادا کرے گا۔ اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جلسہ، تشہد اور سلام پھیرنا یہ آخری رکعت کے احکام ہیں، پہلی رکعت کے نہیں۔ لہٰذا جو شخص علمی فہم و فراست رکھتا ہو اور عناد وہٹ دھرمی اس کا شیوہ نہ ہو وہ جانتا ہے کہ تشہد، تشہد کے لیے بیٹھنا اور سلام پھیرنا نماز کی پہلی رکعت نہیں ہے (بلکہ یہ دوسری رکعت کے احکام ہیں)۔''

۳۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ صَلَاةِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ خَلْفَ مَنْ أَمَّ النَّاسَ مِنْ رَعِيَّتِهِ

امامِ اعظم (حکمران، امیر، بادشاہ) کا اپنی رعایا میں سے کسی شخص کی امامت میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان

وَإِنْ كَانَ الْإِمَامُ مِنَ الرَّعِيَّةِ يَؤُمُّ النَّاسَ بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فِي إِمَامَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

اگرچہ رعایا میں سے لوگوں کی امامت کرانے والے امام نے امام اعظم سے اجازت نہ لی ہو۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس مسئلے کی دلیل حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کی امامت کے بارے میں مروی حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔

۱۵۱۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ........ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ، قَالَ الْمُغِيْرَةُ: فَأَقْبَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى نَجِدَ النَّاسَ قَدْ قَدَّمُوْا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، فَصَلّٰى لَهُمْ، فَأَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ، فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْأَخِيْرَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ، فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمِينَ فَأَكْثَرُوْا التَّسْبِيحَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَاتَهُ، أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ: ((أَحْسَنْتُمْ))، أَوْ قَالَ: ((أَصَبْتُمْ)). يَغْبِطُهُمْ أَنْ صَلُّوْا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا. قَالَ

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ تبوک میں شرکت کی۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آپ کے ساتھ آیا حتیٰ کہ ہم نے دیکھا کہ لوگوں نے حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھایا ہوا ہے اور وہ انہیں نماز پڑھا رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پالی اور آخری رکعت لوگوں کے ساتھ ادا کی۔ پھر جب حضرت عبد الرحمان رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز مکمل کرنے کے لیے کھڑے ہوگئے۔ اس سے مسلمان پریشان ہوگئے اور انہوں نے بکثرت سبحان اللہ پڑھنا شروع کر دیا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی تو ان کی طرف متوجہ ہوئے، پھر فرمایا: تم نے بہت اچھا کام کیا ہے، یا فرمایا: تم نے درست کام کیا ہے۔ آپ ان پر رشک کر رہے تھے کہ انہوں نے نماز کو اس کے وقت پر ادا کیا

(۱۵۱۵) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلى بهم، حديث: ۱۰۵/۲۷۴ (۹۵۲)۔ مسند احمد: ۲۵۱/۴۔ وانظر الحديث السابق.

أَبُو بَكْرٍ فِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الصَّلَاةَ إِذَا حَضَرَتْ وَكَانَ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ غَائِباً عَنِ النَّاسِ، أَوْ مُتَخَلِّفاً عَنْهُمْ فِي سَفَرٍ، فَجَائِزٌ لِلرَّعِيَّةِ أَنْ يُقَدِّمُوا رَجُلاً مِنْهُمْ يَؤُمُّهُمْ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَسَّنَ فِعْلَ الْقَوْمِ أَوْ صَوَّبَهُ إِذْ صَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا بِتَقْدِيمِهِمْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ لِيَؤُمَّهُمْ، وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ بِانْتِظَارِ النَّبِيِّ ﷺ. فَأَمَّا إِذَا كَانَ الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ حَاضِراً، فَغَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَؤُمَّهُمْ أَحَدٌ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ عَنْ أَنْ يُؤَمَّ السُّلْطَانُ بِغَيْرِ أَمْرِهِ.

ہے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جائے اور امام اعظم لوگوں میں موجود نہ ہو یا وہ سفر میں ان کے پیچھے رہ گیا ہو تو رعایا کے لیے جائز ہے کہ وہ کسی آدمی کو اپنا امام بنالیں جو انہیں نماز پڑھائے۔" کیونکہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے فعل کی تحسین فرمائی ہے یا اسے درست قرار دیا ہے۔ جبکہ انہوں نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو امامت کے لیے آگے بڑھا لیا تھا اور نماز کو اس کے وقت پر ادا کیا تھا۔ آپ نے انہیں اپنا انتظار کرنے کا حکم نہیں دیا۔ مگر جب امام اعظم موجود ہو تو پھر اس کی اجازت کے بغیر کسی شخص کے لیے امامت کرانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حکمران و امیر کی اجازت کے بغیر اس کی امامت کرانے سے منع کیا ہے۔"

فوائد:......ا۔ نماز کے وقت اگر امام موجود نہ ہو تو مقتدیوں میں سے کوئی شخص امامت کے فرائض انجام دے سکتا ہے۔

۲۔ نماز میں تاخیر سے شامل ہونے والا سلام کے بعد اپنے بقیہ نماز دہرائے گا، یعنی جو اس نے امام کے ساتھ نماز پڑھی ہے وہ اس کی پہلی رکعات ہیں اور جو نماز چھوٹی ہے، وہ اس کی آخری رکعات ہیں۔ اس طرح اس کی نماز کی ترتیب الٹ نہیں ہوگی۔

١٥١٦ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا شُعْبَةُ (ح) وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، ....

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((وَلَا تُؤَمِّنَ رَجُلاً فِي سُلْطَانِهِ وَلَا فِي أَهْلِهِ، وَلَا تَجْلِسْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، أَوْ قَالَ يَأْذَنُ لَكَ)).

"حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم کسی شخص کو اس کی سلطنت و حکومت اور اس کے گھر میں امامت نہ کراؤ اور نہ اس کی خصوصی مسند پر بیٹھو مگر اس کی اجازت کے ساتھ۔ یا فرمایا: الا یہ کہ وہ تمہیں

(١٥١٦) مسند احمد: ١٢١/٤ـ وقد تقدم برقم: ١٥٠٧.

اجازت دے دے۔‘‘

فوائد :......۱۔ گھر کا مالک گھر پر، مجلس کا سربراہ مجلس میں اور مسجد کا امام مسجد میں امامت کے زیادہ حقدار ہیں خواہ دوسرے لوگ ان سے زیادہ فقیہ، قرآن کا زیادہ ذخیرہ رکھتے ہوں، ان سے زیادہ متقی اور افضل ہوں، گھر کا مالک چاہے تو نماز میں خود آگے ہوسکتا ہے اور چاہے تو کسی اور کو آگے کرسکتا ہے خواہ جسے امام بنایا گیا ہے وہ باقی حاضرین سے کم تر ہو۔ کیونکہ وہ اس کا حاکم ہے اور اس میں اپنی مرضی سے تصرف کرسکتا ہے۔ شافعیہ کہتے ہیں: اگر سلطان یا اس کا نائب حاضر ہوتو وہ صاحب منزل اور امام مسجد سے نماز میں مقدم ہوگا کیونکہ اس کی ولایت وسلطنت عام ہے نیز صاحب منزل کے لیے بہتر ہے کہ وہ افضل انسان کو امامت کی اجازت دے۔ (نووی: ۵/ ۱۷۲)

۲۔ گھر میں گھر کے مالک کی اجازت کے بغیر اس کے بستر وغیرہ بیٹھنا جائز نہیں، بلکہ اس کے لیے صاحب خانہ کی اجازت ضروری ہے۔

۳۹..... بَابُ إِمَامَةِ الْمَرْءِ السُّلْطَانَ بِأَمْرِهِ

آدمی کا امیر وحکمران کے حکم سے امامت کرانے کا بیان

وَ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ رَجُلاً مِنَ الرَّعِيَّةِ إِذَا غَابَ عَنْ حَضْرَةِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يَؤُمُّ النَّاسَ فِيْهِ فَتَكُوْنُ الْإِمَامَةُ بِأَمْرِهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ خَبَرُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِيْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالاً إِذَا حَضَرَتِ الْعَصْرُ، لَمْ يَأْتِ أَن يَّأْمُرَ أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ .

جس مسجد میں امیر امامت کراتا ہو، اگر وہ اس میں حاضر نہ ہوسکتا ہوتو وہ رعایا میں سے کسی کو اپنا نائب مقرر کرسکتا ہے، اس طرح امامت اس کے حکم سے ہوگی۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ’’اس کی دلیل ابوحازم کی حضرت سہل بن سعد (رضی اللہ عنہ) سے مروی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ جب عصر کا وقت ہوجائے اور آپ تشریف نہ لاسکیں تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کریں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔‘‘

۱۵۱۷۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ- يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ- نَا أَبُوْحَازِمٍ، ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ: ((يَا بِلَالُ! إِذَا

’’حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ’’بنو عمرو بن عوف کے لوگوں کا باہمی جھگڑا ہوگیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر ان کی صلح کرانے کے لیے ان کے پاس تشریف لے گئے، آپ نے

(۱۵۱۷) تقدم تخریجه برقم: ۸۵۳.

حَضَرَتِ الْعَصْرُ، وَلَمْ آتِ، فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ. وَذَكَرَ فِي الْخَبَرِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ، فَقَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ: إِمْضِ فِي صَلَاتِكَ.

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے بلال! جب نماز عصر کا وقت ہو جائے اور میں واپس نہ آؤں تو تم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کرنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی اور اس حدیث میں یہ بھی بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (دوران نماز ہی میں) تشریف لے آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی نماز جاری رکھو۔''

فوائد:......ا۔ سلطان کی اجازت سے حاکم سمیت دیگر مقتدیوں کی امامت کرانا جائز ہے۔

۲۔ امام مسجد اپنا نائب مقرر کر سکتا ہے۔ نیز لوگوں میں صلح کرانے سے اگر کچھ نماز چھوٹ جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۴۰..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِمَامَةِ الْمَرْءِ مَنْ يَكْرَهُ إِمَامَتَهُ

جس شخص کی امامت کو ناپسند کیا جاتا ہو، اس کے لیے امامت کرانا منع ہے

۱۵۱۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ لُهَيْعَةَ وَ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّوْبَ..........

عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ الْهُذَلِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاةٌ، وَلَا تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ، وَلَا تُجَاوِزُ رُؤُوْسَهُمْ، رَجُلٌ أَمَّ قَوْماً وَّهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، وَرَجُلٌ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ وَلَمْ يُؤْمَرْ، وَامْرَأَةٌ دَعَاهَا زَوْجُهَا مِنَ اللَّيْلِ فَأَبَتْ عَلَيْهِ)).

''جناب عطاء بن دینار ہذلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تین افراد کی نماز قبول نہیں ہوتی، نہ آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور نہ وہ ان کے سروں سے اوپر اٹھتی ہے۔ (۱) وہ شخص جس نے کسی قوم کی امامت کرائی حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔ (۲) وہ شخص جو کہے بغیر جنازہ پڑھاتا ہے۔ (۳) وہ عورت جسے اس کا شوہر رات کو بلاتا ہے تو وہ انکار کر دیتی ہے۔''

۱۵۱۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنَ أَبِي حَبِيْبٍ، ....

(۱۵۱۸) صحيح دون الجملة "ورجل صلى على جنازة ولم يؤمر."

(۱۵۱۹) اسناده حسن.

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيْدِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَرْفَعُهُ، يَعْنِيْ مِثْلَ هٰذَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمْلَيْتُ الْجُزْءَ الْأَوَّلَ وَ هُوَ مُرْسَلٌ، لِأَنَّ حَدِيْثَ أَنَسِ الَّذِيْ بَعْدَهُ حَدَّثَنَاهُ عِيْسٰى فِيْ عَقِبِهِ يَعْنِيْ بِمِثْلِهِ، لَوْلَا هٰذَا لَمَا كُنْتُ أُخَرِّجُ الْخَبَرَ الْمُرْسَلَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ.

''جناب عمرو بن ولید حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا جیسی روایت بیان کرتے ہیں جسے حضرت انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے حدیث کا پہلا حصہ لکھوادیا ہے حالانکہ وہ مرسل ہے کیونکہ اس کے بعد آنے والی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی کے مثل ہے جو ہمیں جناب عیسیٰ نے بیان کی ہے۔ اگر یہ روایت موجود نہ ہوتی تو میں اپنی اس کتاب میں مرسل روایت بیان نہ کرتا۔''

فوائد :...... کسی مذموم فعل کی وجہ سے یعنی اس کی بدعت، فسق، یا کسی شرعی عیب کی وجہ سے مقتدی امام کو ناپسند کریں تو ایسے امام کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ لیکن اگر امام کی ناپسندیدگی کا سبب شرعی امور پر مضبوطی سے قائم رہنا ہو تو امام کے لیے یہ ناپسندیدگی چنداں مضر نہیں، بلکہ شرعی احکام پر اسے مضبوطی سے کار بند رہنا چاہیے، اسی طرح کسی دنیوی عداوت و بغض کی وجہ سے امام سے نفرت بھی امام کے لیے ضرر رساں نہیں۔

۴۱...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِمَامَةِ الزَّائِرِ

ملاقات کے لیے آنے والے شخص کی امامت ممنوع ہے

۱۵۲۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ، ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ، حَدَّثَنِيْ......... أَبُوْعَطِيَّةَ - رَجُلٌ مِنَّا - وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ الْعَطَّارِ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُكَنّٰى أَبَا عَطِيَّةَ وَ هٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ، قَالَ: أَتَانَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقِيْلَ لَهُ: تَقَدَّمْ، قَالَ: لِيَؤُمَّكُمْ رَجُلٌ مِنْكُمْ. فَلَمَّا صَلَّوْا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِذَا

جناب ابوعطیہ کہتے ہیں کہ: ''حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو نماز کا وقت ہوگیا۔ ان سے عرض کی گئی کہ آگے بڑھیں (اور جماعت کرادیں)۔'' انہوں نے فرمایا: تم ہی میں سے کسی شخص کو جماعت کرانی چاہیے۔ جب انہوں نے نماز ادا کرلی تو فرمایا: ''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ''جب کوئی شخص کسی قوم کی ملاقات کے لیے جائے تو وہ انہیں امامت نہ کرائے، انہی میں سے کسی شخص کو ان کی امامت کرانی چاہیے۔'' جناب وکیع کی روایت

(۱۵۲۰) حسن، سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب امامة الزائر، حدیث: ۵۹۶۔ سنن ترمذی: ۳۵۶۔ سنن نسائی: ۷۸۸۔ مسند احمد: ۵/۵۳.

زَارَ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَ لِيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ)) وَ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ ، قَالَ: لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتّٰى أُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا أَتَقَدَّمُ

میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص آگے بڑھے (اور جماعت کرائے) میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں آگے کیوں نہیں بڑھا۔''

۴۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قِيَامِ الْإِمَامِ عَلٰى مَكَانٍ أَرْفَعَ مِنْ مَكَانِ الْمَأْمُوْمِيْنَ لِتَعْلِيْمِ النَّاسِ الصَّلَاةَ .

مقتدیوں کو نماز سکھانے کے لیے امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہونا درست ہے

۱۵۲۱ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ ، أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ..........

عَنْ سَهْلٍ: أَنَّهُ جَاءَهُ نَفَرٌ يَتَمَارَوْنَ فِي الْمِنْبَرِ مِنْ أَيِّ عُوْدٍ هُوَ؟ وَ مَنْ عَمِلَهُ؟ فَقَالَ سَهْلٌ: أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ مِنْ أَيِّ عُوْدٍ هُوَ ، وَ مَنْ عَمِلَهُ ، وَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ قَامَ عَلَيْهِ ، أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى فُلَانَةَ ، قَالَ: إِنَّهُ لَيُسَمِّيْهَا يَوْمَئِذٍ ، وَ نَسِيْتُ اسْمَهَا ، أَنْ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلْ لِيْ أَعْوَادًا أُكَلِّمُ النَّاسَ عَلَيْهَا ، فَعَمِلَ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الدَّرَجَاتِ مِنْ طُرَفَاءِ الْغَابَةِ ، وَ قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَيْهِ ، فَكَبَّرَ ، فَكَبَّرَ النَّاسُ خَلْفَهُ ، ثُمَّ رَكَعَ وَ رَكَعَ النَّاسُ ، ثُمَّ رَفَعَ وَ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى ، ثُمَّ سَجَدَ فِيْ أَصْلِ الْمِنْبَرِ ،

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''ان کے پاس کچھ لوگ آئے جو اس بات میں جھگڑ رہے تھے کہ منبر نبوی کس لکڑی سے بنا ہے؟ اور اسے کس شخص نے بنایا تھا؟ تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''آگاہ رہو، اللہ کی قسم! مجھے خوب علم ہے کہ یہ کس لکڑی سے بنا ہے اور اسے کس نے بنایا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے دن اس پر کھڑے دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں عورت کی طرف پیغام بھیجا۔ جناب ابو حازم کہتے ہیں کہ: ''حضرت سہل نے اس دن اس عورت کا نام ذکر کیا تھا مگر میں بھول گیا ہوں کہ وہ اپنے بڑھئی غلام کو حکم دے کہ وہ میرے لیے سیڑھیوں والا منبر بنا دے تاکہ میں اس پر کھڑے ہوکر لوگوں سے خطاب کروں۔ اس نے غابہ مقام کے جھاؤ کی لکڑی سے یہ تین سیڑھیاں بنا دیں۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس پر کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا (اور نماز شروع کر دی) صحابہ کرام نے بھی آپ کے

(۱۵۲۱) صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب النجار، حدیث: ۲۰۹۴، ۹۱۷ـ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب جواز الخطوة والخطوتین فی الصلاة، حدیث: ۵۴۴ـ سنن ابی داؤد: ۱۰۸۰ـ سنن نسائی: ۷۴۰ـ سنن ابن ماجه: ۱۴۱۶ـ مسند احمد: ۵/ ۳۳۹ـ سنن الدارمی: ۱۲۵۸.

ثُمَّ عَادَ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ اٰخِرِ صَلَاتِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: ((إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا بِيْ وَ تَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ)).

پیچھے (صفیں بنا کر) تکبیر کہی۔ پھر آپ نے (منبر ہی پر) رکوع کیا اور لوگوں نے بھی رکوع کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھایا اور الٹے پاؤں نیچے اتر آئے پھر منبر کی جڑ میں سجدہ کیا۔ پھر آپ دوبارہ منبر پر چڑھے حتیٰ کہ آپ نے اپنی نماز مکمل کی۔ پھر صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''میں نے یہ عمل اس لیے کیا ہے تاکہ تم میری اقتدا کرو اور میری نماز (کا طریقہ) سیکھ لو۔''

فوائد :......ا۔ خطبہ وغیرہ کے لیے منبر کا استعمال مستحب ہے اور دوران خطبہ خطیب کا بلند مقام یعنی منبر وغیرہ پر کھڑے ہونا مستحب فعل ہے۔

۲۔ نماز میں معمولی فعل جائز ہے۔ دو تین قدم آگے پیچھے چلنے سے نماز باطل نہیں ہوتی لیکن بلا ضرورت یہ عمل نہ کرنا بہتر ہے۔ اور ضرورت کے تحت اس فعل میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

۳۔ نماز میں فعل کثیر اگر وقفہ سے کیا جائے، جیسے دوران نماز کئی قدم آگے پیچھے اٹھائے گئے، تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی، کیونکہ آپ ﷺ نے منبر پر چڑھتے اور منبر سے اترتے وقت یہ فعل بار بار دہرایا تھا۔ یہ عمل بالجملہ کثیر تھا لیکن منفرد طور پر یہ فعل متفرق ہونے کی وجہ سے قلیل ہے۔

۴۔ ضرورت کے وقت امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ لیکن بلا حاجت امام کا مقتدیوں سے اور مقتدیوں کا امام سے بلند مقام پر کھڑے ہونا مکروہ ہے۔ اور اگر یہ عمل لوگوں کو نماز کی تعلیم دینے کی خاطر ہو تو مستحب ہے۔

۵۔ نماز میں مقتدیوں کو افعال نماز کی تعلیم دینا صحت نماز میں نقص پیدا نہیں کرتا۔ (شرح النووی: ۵/ ۳۳)

۱۵۲۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ.........

عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ وَ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَ لَمْ يَقُلْ: ((إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا بِيْ وَ تَعْلَمُوْا صَلَاتِيْ))

حضرت ابو حازم نے مکمل حدیث بیان کی اور یہ الفاظ روایت نہیں کیے: ''بے شک میں نے یہ عمل اس لیے کیا ہے کہ تم میری اقتدا کرو اور میری نماز سیکھ لو۔''

۴۳..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِيَامِ الْإِمَامِ عَلٰى مَكَانٍ أَرْفَعَ مِنَ الْمَأْمُوْمِيْنَ إِذَا لَمْ يُرِدْ تَعْلِيْمَ النَّاسِ

جب مقتدیوں کو نماز کی تعلیم دینا مقصود نہ ہو تو امام کا مقتدیوں سے بلند مقام پر کھڑے ہونا منع ہے

۱۵۲۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، عَنِ الشَّافِعِيِّ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ،

(۱۵۲۲) انظر الحديث السابق.

أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ..........

عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا حُذَيْفَةُ عَلَى دُكَّانٍ مُرْتَفِعٍ، فَسَجَدَ عَلَيْهِ، فَجَبَذَهُ أَبُو مَسْعُودٍ، فَتَابَعَهُ حُذَيْفَةُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَى عَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: أَلَمْ تَرَنِي قَدْ تَابَعْتُكَ؟

جناب ہمام بیان کرتے ہیں کہ: ''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک بلند چبوترے (دکان) پر ہمیں نماز پڑھائی (جبکہ لوگ نیچے کھڑے تھے) انہوں نے اس پر سجدہ کیا، تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں (کپڑے سے پکڑ کر) کھینچ لیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی ان کی بات مانتے ہوئے نیچے آ گئے۔ پھر جب نماز مکمل کی تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اس طرح کرنے سے منع نہیں کیا گیا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: کیا آپ نے مجھے دیکھا نہیں کہ میں نے آپ کی بات مان لی تھی (اور نیچے اتر کر سجدہ کیا تھا)؟''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران نماز امام اور مقتدی برابر کھڑے ہوں، امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑے ہونا مکروہ فعل ہے۔ البتہ کسی ضرورت کے وقت امام مقتدیوں سے بلند جگہ پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ گذشتہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔

۴۴..... بَابُ إِيْذَانِ الْمُؤَذِّنِ الْإِمَامَ بِالصَّلَاةِ

مؤذن کا امام کو نماز کے وقت کی اطلاع دینا

١٥٢٤ـ أَنَا أَبُوطَاهِرٍ، نَا أَبُوبَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْباً ـ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ـ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ، فَصَلَّى يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ مَاشَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اضْطَجَعَ، فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى. هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''میں اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات کو سویا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تہجد پڑھی، جس قدر اللہ نے چاہی۔ پھر آپ لیٹ گئے اور سو گئے حتیٰ کہ آپ خراٹے لینے لگے۔ پھر مؤذن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کو نماز کی اطلاع کرنے کے لیے آیا۔ لہٰذا آپ

(١٥٢٣) اسناده صحيح: سنن ابی داود، کتاب الصلاء، باب الامام يقوم مكانا ارفع ......، حديث: ٥٩٧.

(١٥٢٤) صحيح بخاری، کتاب الوضوء، باب التخفيف فی الوضوء، حديث: ١٣٨ـ صحيح مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبی ﷺ ودعائه بالليل، حديث: ١٨٦/٧٦٣ـ سنن ترمذی: ٢٣٢ـ سنن نسائی: ٤٤٣ـ سنن ابن ماجه: ٤٢٣ مختصراً.

تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی۔'' یہ عبد الجبار کی حدیث ہے۔''

فوائد:......۱۔ نبی ﷺ کا نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔ انبیاء علیہم السلام کا نیند کی حالت میں بھی دل جاگتا ہے اس لیے انہیں وضو کے ٹوٹنے اور نہ ٹوٹنے کی خبر ہوتی ہے جبکہ غیر نبی اگر ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سو جائے تو اسے حکم ہے کہ وہ دوبارہ وضو کرلے۔

۲۔ موذن کا امام کو نماز سے آگاہ کرنا اور قیام جماعت کا اہتمام کرنا جائز ہے اور یہ موذن کی ذمہ داری میں شامل ہے۔

۴۵..... بَابُ انْتِظَارِ الْمُؤَذِّنِ الْإِمَامَ بِالْإِقَامَةِ

مؤذن کا اقامت کہنے کے لیے امام کا انتظار کرنا

۱۵۲۵۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الدَّوْرِيُّ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرِ السُّلُوْلِيُّ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ سِمَاكٍ.........

عَـنْ جَـابِـرِ بْـنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ مُؤَذِّنُ النَّـبِـيِّ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ، ثُمَّ يُـمْهِـلُ، فَـإِذَا رَأَى الـنَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَقْبَلَ، أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ.

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کا موذن اذان کہتا پھر انتظار کرتا، جب نبی کریم ﷺ کو تشریف لاتے ہوئے دیکھ لیتا تو اقامت کہنا شروع کر دیتا۔''

فوائد:......موذن کو امام کی آمد کا انتظار کرنا چاہیے اور جب وہ امام کو آتا دیکھ لے اقامت کہنا شروع کر دے۔ یہ عمل مستحب ہے۔

۲۔ امام کو دیکھنے سے قبل اور امام کے مسجد میں داخل ہو جانے کے بعد اقامت شروع کرنا دونوں طریقے درست نہیں، بلکہ موذن امام کو دیکھ لے تو اقامت کہنا شروع کر دے، یہ طریقہ مسنون و مشروع ہے۔

۴۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِيَامِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ رُؤْيَتِهِمْ إِمَامَهُمْ

امام کو دیکھنے سے پہلے لوگوں کا نماز کے لیے کھڑا ہونا منع ہے

۱۵۲۶۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، بَنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، ثَنَا الْحَجَّاجُ (ح) وَحَدَّثَنَا أَحْـمَـدُ بْـنُ سَـنَـانٍ الْـوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ، عَنِ الْحَجَّاجِ ۔يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُثْمَانَ الـصَّـوَّافَ (ح) وَثَـنَـا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ ۔يَعْنِي ابْنَ حَبِيْبٍ۔ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ، عَنْ

(۱۵۲۵) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب متی یقوم الناس للصلاۃ، حدیث: ۶۰۶ بمعناہ۔ سنن ابی داود: ۵۳۷۔ سنن ترمذی: ۲۰۲۔ سنن ابن ماجہ: ۷۱۳۔ مسند احمد: ۵/۸۶، ۱۰۴۔

يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، ....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُوْمُوْا حَتَّى تَرَوْنِي. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ. قَالَ: ((إِذَا أَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْأَذَانِ، فَلَا تَقُوْمُوْا حَتَّى تَرَوْنِي)).

''حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب نماز کی اقامت کہی جائے تو تم مجھے دیکھے بغیر کھڑے نہ ہونا۔ جناب احمد بن سنان کی روایت میں ہے: ''جب مؤذن اقامت کہنی شروع کردے، تو تم مجھے دیکھے بغیر کھڑے نہ ہوا کرو۔''

٤٧..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي كَلَامِ الْإِمَامِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْإِقَامَةِ وَ الْحَاجَةُ تَبْدُوْ لِبَعْضِ النَّاسِ

اقامت سے فارغ ہونے کے بعد امام بات چیت کرسکتا ہے جبکہ کسی شخص کو ضرورت پیش آجائے

١٥٢٧۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ (ح) وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ، ....

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَ رَجُلٌ يُنَاجِيْ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى. وَ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ بِرَجُلٍ فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ، فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ بَعْضُ الْقَوْمِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''نماز کی اقامت کہہ دی گئی اور ایک شخص رسول اللہ ﷺ سے باتیں کرنے لگا، حتیٰ کہ صحابہ کرام سو گئے، پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔'' جناب الدورقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نماز کی اقامت ہوگئی اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے کونے میں ایک شخص کے ساتھ آہستہ آہستہ باتیں کررہے تھے، نبی کریم ﷺ نماز کے لیے اس وقت کھڑے ہوئے جبکہ کچھ لوگ سو چکے تھے۔''

فوائد :......١۔ اگر کوئی شخص انفرادی طور پر نماز شروع کرے اور بعد میں آنے والے لوگ اس کی اقتدا میں نماز شروع کردیں تو اس صورت میں امامت کا اہتمام کرنا جائز ہے اور انہیں نماز باجماعت کا ثواب ملے گا۔

٢۔ امام اور مقتدیوں کے درمیان پردہ وغیرہ حائل ہو تو اس سے نماز باجماعت میں نقص واقع نہیں ہوتا۔

٣۔ دائمی قلیل عمل ایسے کثیر عمل سے بہتر ہے جس میں انقطاع واقع ہو اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جس عمل کو شروع کرتے اس پر دوام اختیار کرتے تھے۔

(١٥٢٦) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب متى يقوم الناس اذا رأوا الامام، حديث: ٦٣٧۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب متى يقوم الناس للصلاة، حديث: ٦٠٤۔ سنن نسائي: ٧٩١۔ مسند احمد: ٣٠٤/٣٠٣/٥.

(١٥٢٧) صحيح بخاري، كتاب الاستئذان، باب طول النجوى، حديث: ٦٢٩٢۔ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب الدليل على ان نوم الجالس......، حديث: ٣٧٦۔ سنن نسائي: ٧٩٢۔ مسند احمد: ١٢٩/٣.

۴۸..... بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَئِمَّةِ بِالرَّشَادِ

نبی کریم ﷺ کا اماموں کے لیے رشد و ہدایت کی دعا کرنے کا بیان

۱۵۲۸۔ أَنَا أَبُوطَاهِرٍ، نَا أَبُوبَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ (ح) وَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوخَالِدٍ (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى (ح) وَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ وَ الثَّوْرِيُّ (ح) وَ ثَنَا أَبُو مُوْسٰى عَنْ مُؤَمَّلٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ، وَ الْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ، اَللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَ اغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ)) . هٰذَا حَدِيْثُ الْأَشَجِّ . قَالَ أَبُوبَكْرٍ: رَوَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، وَ أَفْسَدَ الْخَبَرَ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''امام (نماز کا) ضامن ہے اور مؤذن (اذان کے درست وقت کا) امانت دار ہے۔ اے اللہ! ائمہ کو رشد و ہدایت اور مؤذنوں کو بخشش نصیب فرما۔'' یہ جناب اشج کی روایت ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت ابن نمیر نے اعمش سے بیان کی ہے اور اس روایت کو خراب کردیا ہے۔''

۱۵۲۹۔ أَنَا أَبُوطَاهِرٍ، نَا أَبُوبَكْرٍ، نَا الْأَشَجُّ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ وَ لَا أَرَانِيْ إِلَّا قَدْ سَمِعْتُهُ، قَالَ: قَالَ.........

أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . وَ رَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

''امام صاحب نے ابن نمیر کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔''

۱۵۳۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوطَاهِرٍ، نَا أَبُوبَكْرٍ، نَا مُوْسٰى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا مُوْسٰى بْنُ دَاوُدَ، نَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ . وَ رَوٰى خَبَرَ

''امام صاحب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی ایک اور سند بیان کی ہے، مگر اس میں جناب اعمش کا ذکر موجود نہیں ہے۔''

(۱۵۲۸) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب ما يجب على المؤذن من تعاهد الوقت، حديث: ۵۱۸۔ سنن ترمذی: ۲۰۷۔ مسند احمد: ۲/۲۸٤۔ مسند الحميدی: ۹۹۹.

(۱۵۲۹) سنن ابی داود: ۵۱۸۔ مسند احمد: ۲/۲۸۲.

(۱۵۳۰) مسند احمد: ۲/۳۷۷۔ وانظر الحديث المتقدم برقم: ۱۵۲۸.

سُهَيْلٍ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَلَمْ يَذْكُرَا الْأَعْمَشَ فِي الْإِسْنَادِ.

١٥٣١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ (ح) وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْمُؤَذِّنُوْنَ أُمَنَاءُ، وَ الْأَئِمَّةُ ضُمَنَاءُ، أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ، وَ سَدِّدِ الْأَئِمَّةَ))، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ حُجْرٍ. وَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ: ((أَرْشَدَ اللّٰهُ الْأَئِمَّةَ، وَ غَفَرَ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ)). وَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''موذن امانت دار ہیں اور ائمہ ضامن ہیں۔ اے اللہ! موذنوں کی بخشش فرما اور ائمہ کو راہ راست پر چلا۔'' تین مرتبہ دعا فرمائی۔ یہ الفاظ جناب علی بن حجر کی روایت کے ہیں اور جناب حسین بن حسن کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''اللہ تعالیٰ ائمہ کو رشد و ہدایت سے نوازے اور موذنوں کی مغفرت فرمائے۔ یہ روایت محمد بن ابی صالح نے اپنے والد ابو صالح کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے۔''

١٥٣٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّيْ، أَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ عَنْ نَافِعِ بْنِ سُلَيْمَانَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً، وَ قَالَ:..........

قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ قَالَ: ((وَعَفَا عَنِ الْمُؤَذِّنِ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الْأَعْمَشُ أَحْفَظُ مِنْ مِأَتَيْنِ مِثْلَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ موذن کو معاف فرمائے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جناب اعمش راوی محمد بن ابی صالح جیسے دو سو راویوں سے بڑھ کر حافظے اور اتقان والے ہیں۔''

فوائد :...... ١۔ امام کے ضامن ہونے سے مراد ہے کہ امام مقتدیوں کی نماز مکمل کرانے کا ذمہ دار ہے۔ ضمان کا معنی یہاں نقصان پورا کرنا یا چٹی ادا کرنا نہیں بلکہ یہاں مراد حفاظت و نگرانی ہے۔ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اہل عرب

(١٥٣١) اسناده صحيح: مسند احمد: ٤١٩/٢ـ مصنف عبدالرزاق: ١٨٣٩ـ صحيح ابن حبان: ١٦٧٢.

(١٥٣٢) صحيح: مسند احمد: ٦٥/٦ـ صحيح ابن حبان: ١٦٦٩.

ضامن کا معنی نگران کرتے ہیں اور ضمان سے مراد نگرانی ہے۔ سو امام اس لحاظ سے ضامن ہے کہ وہ مقتدیوں کی نماز اور عدد رکعات کا نگران ہے۔

۲۔ مؤذن امین ہے۔ اس بارے میں حافظ ابن اثیر نے النہایۃ میں لکھا ہے کہ قوم کا امین وہ شخص ہے جس پر لوگ اعتماد کرتے ہیں اور جسے امین ومحافظ مقرر کرتے ہیں۔ لہٰذا یہاں معنی یہ ہوگا کہ مؤذن لوگوں کی نماز اور روزے کا امین ومحافظ ہے۔ اور طیبی کہتے ہیں: مؤذن روزوں اور نماز کے اوقات کا امین ومحافظ ہے کہ لوگ نماز، روزہ اور دیگر مؤقتہ وظائف کے لیے اس کی آواز پر اعتماد کرتے ہیں۔ (عون المعبود: ۲/ ٤٠)

۳۔ ان احادیث سے اذان کی فضیلت پر اور مؤذن کے امام سے افضل ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے کیونکہ اس حدیث کی رو سے امین ضامن سے فائق تر ہے۔ اور امام مؤذن سے افضل ہے اس کی تاکید میں یہ قول ہے کہ امامت افضل ہے کیونکہ نبی ﷺ خلفائے راشدین اور کبار علماء نے فریضہ امامت انجام دیا ہے۔ اذان کی ڈیوٹی انجام نہیں دی۔ (نیل الاوطار: ۲/۳۹۹)

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ قِيَامِ الْمَأْمُومِينَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَ مَا فِيهِ مِنَ السُّنَنِ

مقتدیوں کا امام کے پیچھے کھڑا ہونا اوراس میں وارد سنتوں کے ابواب کا مجموعہ

۴۹..... بَابُ قِيَامِ الْمَأْمُومِ الْوَاحِدِ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا أَحَدٌ .

جب امام کے ساتھ ایک ہی مقتدی ہو اوران کے ساتھ دوسرا مقتدی موجود نہ ہو تو اس مقتدی کو امام کی دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیے۔

۱۵۳۳۔ أَنَا أَبُوطَاهِرٍ ، نَا أَبُوبَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ۔وَ هُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ۔ قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْباً مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ ، فَلَمَّا كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ ، قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ، فَأَتٰى شَنًّا مُعَلَّقاً ، فَتَوَضَّأَ وُضُوْءً ا خَفِيْفاً ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ، فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ، وَ صَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعَ ، ثُمَّ قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ ، فَحَوَّلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ ، فَصَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى . هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِالْجَبَّارِ . وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: عَنْ كُرَيْبٍ ، وَ قَالَ: فَخَرَجَ فَصَلّٰى وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ ، وَ قَالَ: فَوَصَفَ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری، جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کے لیے بیدار ہوئے۔ (پھر) آپ لٹکے ہوئے ایک مشکیزے کے پاس آئے اور ہلکا سا وضو کیا۔ پھر آپ نے کھڑے ہوکر نماز پڑھی۔ میں نے بھی اٹھ کر وضو کیا اور سارے کام اسی طرح کیے، جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیے تھے۔ پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب گھما کر کھڑا کرلیا۔ پھر جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ نے نماز پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ کر گہری نیند سوگئے حتیٰ کہ آپ خراٹے لینے لگے۔ پھر مؤذن آپ کے پاس آپ کو نماز کی اطلاع دینے کے لیے حاضر ہوا، تو آپ (مسجد کی طرف) تشریف

(۱۵۳۳) تقدم تخريجه برقم: ۱۵۲٤.

وُضُوْئَهُ وَجعلَهُ يُقَلِّلُهُ، وَلَمْ يَقُلْ: وُضُوْءً ا خَفِيْفاً.

لے گئے اور نماز پڑھائی۔" یہ عبد الجبار کی حدیث ہے اور جناب مخزومی کی کریب سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: "آپ ﷺ تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی اور آپ نے وضو نہیں کیا۔" کہتے ہیں: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ ﷺ کے وضو کی کیفیت بیان کرتے ہوئے اسے کم مقدار شمار کیا اور یہ نہیں کہا: "آپ نے ہلکا سا وضو کیا۔"

٥٠..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمَأْمُوْمَ يَقُوْمُ خَلْفَ الْإِمَامِ يَنْتَظِرُ مَجِيْءَ غَيْرِهِ فَإِنْ فَرَغَ الْإِمَامُ مِنَ الْقِرَاءَةِ، وَ أَرَادَ الرُّكُوْعَ قَبْلَ مَجِيْءِ غَيْرِهِ، تَقَدَّمَ فَقَامَ عَنْ يَمِيْنِ الْإِمَامِ

ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ اکیلا مقتدی امام کے پیچھے کھڑا ہو کر دوسرے مقتدی کا انتظار کرے گا پھر اگر امام قراءت سے فارغ ہو گیا اور اس نے دوسرے مقتدی کے آنے سے پہلے رکوع کرنے کا ارادہ کر لیا تو مقتدی آگے بڑھ کر امام کی دائیں جانب کھڑا ہو جائے

١٥٣٤ـ أَنَـا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ- وَ هُوَ ابْنُ كُهَيْلٍ- عَنْ كُرَيْبٍ..........

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ، فَتَتَبَّعْتُ كَيْفَ يُصَلِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ، فَـجِـئْـتُ، فَـقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَـارِهِ، وَ قَـالَ: فَـأَخَـذَنِيْ، فَأَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: "میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک رات بسر کی۔ میں نے یہ جاننے کی کوشش کی کہ رسول اللہ ﷺ نماز (تہجد) کیسے ادا فرماتے ہیں۔ (نبی کریم ﷺ نے کچھ دیر آرام کیا) پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ لہٰذا میں بھی آیا اور آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔" فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔"

فوائد: ......۱۔ دو آدمیوں کی جماعت مشروع ہے خواہ وہ کم عمر بچہ ہی ہو اور دو آدمیوں کی جماعت کی صورت میں مقتدی امام کے ساتھ دائیں جانب کھڑا ہوگا۔

۲۔ نماز تہجد باجماعت ادا کرنا جائز ہے۔

(١٥٣٤) تقدم تخريجه برقم: ١٢٧.

۳۔ ایسے امام کی اقتداء جائز ہے جس نے امامت کروانے کی نیت نہ کی ہو۔

۵۱..... بَابُ قِيَامِ الْإِثْنَيْنِ خَلْفَ الْإِمَامِ

دو مقتدی امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے

۱۵۳۵۔ أَنَـا أَبُـوْطَـاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ -يَعْنِي الْحَنَفِيَّ- نَا الضِّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ -وَ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ أَبُوْ سَعْدٍ- قَالَ: سَمِعْتُ.........

جَـابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ، فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ عَنْ يَسَارِهِ، فَنَهَانِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ، ثُمَّ جَاءَ صَاحِبٌ لِّيْ، فَصَـفَـفْـنَـا خَلْفَهُ، فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفاً بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے روکا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر میرا ایک اور ساتھی آ گیا تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنالی۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کپڑے کے کناروں کو مخالف سمت میں ڈالا ہوا تھا۔ (یعنی دایاں کنارہ بائیں جانب اور بایاں کنارہ دائیں جانب)

۵۲..... بَابُ تَقَدُّمِ الْإِمَامِ عِنْدَ مَجِيْءِ الثَّالِثِ إِذَا كَانَ مَعَ الْمَأْمُوْمِ الْوَاحِدِ

جب امام ایک ہی مقتدی کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو تو تیسرے شخص کے آنے پر امام آگے بڑھ جائے گا

۱۵۳۶۔ أَنَـا أَبُـوْطَـاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ -وَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ- عَنْ سَعِيْدٍ -وَ هُوَ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ-.........

عَـنْ عَـمْـرِو بْـنِ سَـعِيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَـلَـى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَا وَ أَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَوَجَدْنَاهُ قَائِماً يُصَلِّي عَلَيْهِ إِزَارٌ، فَـذَكَـرَ بَـعْـضَ الْـحَدِيْثِ، وَ قَالَ :

حضرت عمرو بن سعید بیان کرتے ہیں کہ: ”میں اور ابوسلمہ بن عبد الرحمان حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے انہیں ایک تہبند میں نماز پڑھتے ہوئے پایا۔“ پھر کچھ حدیث بیان کی اور فرمایا: ”ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

(۱۵۳۵) اسناده ضعيف : شرحبیل بن سعد ضعیف و مختلط راوی ہے۔ سنن ابن ماجه، كتاب الاثنان جماعة، حديث : ۹۷٤۔ مسند احمد : ۳۲٦/۳.

(۱۵۳٦) اسناده ضعيف : سعید بن ابی ہلال مختلط راوی ہے۔

أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَصَبَبْتُ لَهُ وَضُوْئاً، فَتَوَضَّأَ فَالْتَحَفَ بِإِزَارِهِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ وَأَتَى آخَرُ، فَقَامَ عَنْ يَسَارِهِ، فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي، وَ صَلَّيْنَا مَعَهُ، فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ.

ساتھ آئے تو آپ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے۔ میں نے آپ کے لیے پانی انڈیلا تو آپ ﷺ نے وضو کیا، پھر اپنے تہبند میں لپٹ گئے۔ تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا، آپ ﷺ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کرلیا، پھر ایک اور شخص آ گیا اور وہ آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے وتر سمیت تیرہ رکعات ادا کیں۔"

۵۳..... بَابُ إِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ الْوَاحِدَ وَ الْمَرْأَةَ الْوَاحِدَةَ

امام کا ایک آدمی اور ایک عورت کی امامت کرانے کا بیان

۱۵۳۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَا: ثَنَا حَجَّاجٌ ـ وَ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ ـ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ ـ أَنَّ قَزْعَةَ مَوْلَى لِعَبْدِ الْقَيْسِ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ:..........

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّي مَعَنَا، وَأَنَا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصَلِّي مَعَهُ.

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "میں نے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے ساتھ پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی اور میں نبی کریم ﷺ کے پہلو میں کھڑے ہوکر آپ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔"

۵۴..... بَابُ إِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ الْوَاحِدَ وَ الْمَرْأَتَيْنِ

امام کا ایک مرد اور دو عورتوں کی امامت کرانے کا بیان

۱۵۳۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْمُخْتَارِ، يُحَدِّثُ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ..........

(۱۵۳۷) اسناده حسن: سنن نسائی، کتاب الامامة، باب موقف الامام اذا كان معه صبی، حدیث: ۸۰۵۔ مسند احمد: ۱/ ۳۰۲.

(۱۵۳۸) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب جواز الجماعة فی النافلة، حدیث: ٦٦٠۔ سنن ابی داؤد: ٦٠٩۔ سنن ابن ماجه: ٩٧٥۔ سنن نسائی: ٨٠٦۔ مسند احمد: ۳/ ۱۹٤.

عَـنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ . أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ أُمُّهُ وَ خَالَتُهُ، فَصَلَّى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ أَنَساً عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ أُمَّهُ وَ خَالَتَهُ خَلْفَهُمَا .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ، رسول اللہ ﷺ، ان کی والدہ محترمہ اور خالہ موجود تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی تو حضرت انس کو اپنی دائیں جانب اور ان کی والدہ محترمہ اور خالہ کو اپنے پیچھے کھڑا کیا۔''

۵۵..... بَابُ إِمَامَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَ الْغُلَامَ غَيْرَ الْمُدْرِكِ وَ الْمَرْأَةَ الْوَاحِدَةَ

امام کا ایک مرد، ایک نابالغ لڑکے اور ایک عورت کی امامت کرانے کا بیان

۱۵۳۹۔ نَـا أَبُـوْطَـاهِـرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ أَنَا وَ يَتِيْمٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ صَلَّتْ أُمِّي خَلْفَنَا .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''میں نے اور ایک بچے نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی، جبکہ میری والدہ نے ہمارے پیچھے کھڑے ہوکر نماز پڑھی۔''

۱۵۴۰۔ نَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: بِمِثْلِهِ .

امام صاحب نے جناب عبد الجبار بن علاء کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت جیسی روایت بیان کی ہے۔

فوائد:......ان احادیث میں باجماعت نماز ادا کرنے کے کچھ آداب ہیں۔

۱۔ اگر نماز باجماعت ادا کرتے وقت دو مرد اور ایک عورت ہو تو امام و مقتدی ایک صف میں کھڑے ہوں گے اور اکیلی عورت علیحدہ صف میں کھڑی ہوگی، اگر دو یا دو سے زائد عورتیں ہوں تو ان کی صف بھی مردوں سے علیحدہ ہوگی۔

۲۔ عورتوں کا نفل و فرض نماز کی جماعت میں شامل ہونا جائز ہے۔ البتہ عورتوں کی صف مردوں سے پیچھے ہوگی اور مرد اور عورت ایک صف میں کھڑے نہیں ہو سکتے۔

(۱۵۳۹) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب المرأة وحدها تکون صفا، حدیث: ۷۲۷۔ سنن نسائی: ۸۷۰۔ مسند احمد: ۳/۱۱۰۔ مسند الحمیدی: ۱۱۹۴.

(۱۵۴۰) انظر الحدیث السابق.

٥٦..... بَابُ إِجَازَةِ صَلَاةِ الْمَأْمُوْمِ عَنْ يَمِيْنِ الْإِمَامِ إِذَا كَانَتِ الصُّفُوْفُ خَلْفَهُمَا

مقتدی کا امام کی دائیں جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ ان دونوں کے پیچھے صفیں (مکمل) بن چکی ہوں

١٥٤١ـ نَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، وَ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، قَالُوْا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيْطٍ، ....

عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: ((مُرُوْا بِلَالاً فَلْيُؤَذِّنْ، وَ مُرُوْا أَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)). فَذَكَرُوْا الْحَدِيْثَ، وَقَالُوْا فِي الْحَدِيْثِ، وَ أَذَّنَ، وَ أَقَامَ، وَ أَمَرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ: قَالَ: ((جِيْئُوْنِيْ بِإِنْسَانٍ أَعْتَمِدُ عَلَيْهِ)). فَجَاؤُوْا بِبَرِيْرَةَ وَرَجُلٍ اٰخَرَ، فَاعْتَمَدَ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأُجْلِسَ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ بَكْرٍ، فَذَهَبَ أَبُوْ بَكْرٍ يَتَنَحّٰى، فَأَمْسَكَهُ حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ. ثُمَّ ذَكَرُوْا الْحَدِيْثَ، وَ هٰذَا حَدِيْثُ الْقَاسِمِ.

حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہوا تو پوچھا: کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال سے کہو کہ اذان دے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“ پھر راویوں نے مکمل حدیث بیان کی اور یہ الفاظ بیان کیے: ”اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان اور اقامت کہی اور صحابہ کرام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نماز پڑھانے کے لیے درخواست کی۔ پھر آپ کو کچھ افاقہ ہوا تو آپ نے دریافت کیا: ”کیا نماز کھڑی ہو گئی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میرے پاس ایک شخص کو لے کر آؤ تا کہ میں اس کا سہارا لے سکوں۔ تو وہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اور ایک اور شخص کو لے آئے۔ آپ نے ان دونوں کا سہارا لیا، پھر نماز کے لیے تشریف لے آئے، آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (آپ کو دیکھ کر) پیچھے ہٹنا چاہا تو آپ نے انہیں روک لیا، حتیٰ کہ وہ نماز سے فارغ ہو گئے۔“ پھر انہوں نے باقی حدیث بیان کی اور یہ حدیث قاسم کی ہے۔

(١٥٤١) اسناده صحيح: شمائل ترمذى: ٣٩٦ـ سنن كبرىٰ نسائى: ٧٠٨١ـ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ما جاء في صلاة رسول الله ﷺ في مرضه، حديث: ١٢٣٤.

فوائد:.....اس حدیث میں دلیل ہے کہ لوگوں کے اصرار پر اور آپ کے صف کے پیچھے امام کی اقتداء پر اضطراب کی وجہ سے آپ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب بیٹھ گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کے فرائض انجام دیئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی اقتداء کرتے اور باقی مقتدی ابوبکر کی اقتداء کرتے رہے۔ یہ آپ کا خاصہ ہے دیگر دو امام ایک ساتھ کھڑے ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔

۵۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ قَبْلَ تَكْبِيْرِ الْإِمَامِ

امام کے تکبیر کہنے سے پہلے صفیں درست اور برابر کرنے کا بیان

۱۵٤۲۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍ، عَنْ شُعْبَةَ، (ح) وَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ ـ وَ هُوَ الْأَعْمَشُ ـ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ الْأَزْدِيِّ، ....

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَ يَقُوْلُ: ((اسْتَوُوْا وَ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ)). قَالَ أَبُوْمَسْعُوْدٍ: فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافاً. هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ. وَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ أُسَامَةَ وَابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ، قَالَ: يُسَوِّيْ مَنَاكِبَنَا. وَ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: يَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا.

''حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے (صفیں بناتے وقت) ہمارے کندھوں کو ہاتھ سے درست کرتے اور فرماتے: ''سیدھے ہوجاؤ اور اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دل باہم مختلف ہوجائیں گے۔'' حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''تم آج شدید اختلاف کا شکار ہو چکے ہو۔'' یہ جناب وکیع کی روایت ہے۔ جناب ابو اسامہ اور ابن ابی عدی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھے برابر کرتے۔'' اور محمد بن جعفر کی روایت میں ہے: ''آپ ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے (اور برابر کرتے)''

۵۸..... بَابُ فَضْلِ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ، وَالْإِخْبَارُ بِأَنَّهَا مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ.

صفوں کو برابر کرنے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ یہ نماز کی تکمیل کا حصہ ہے

۱۵٤۳۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، وَ ثَنَا

(۱۵٤۲) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف، حدیث: ٤۳۲۔ سنن ابی داؤد: ٦۷٤۔ سنن نسائی: ۸۰۸۔ سنن ابن ماجہ: ۹۷٦۔ مسند احمد: ٤/۱۲۲۔ مسند الحمیدی: ٤٥٦۔

الـصَّـنْـعَـانِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ -يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ- عَنْ شُعْبَةَ (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ..........

عَـنْ أَنَـسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ)) . هٰذَا حَـدِيْثُ بُنْدَارٍ . وَ قَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: عَنْ قَتَـادَةَ وَ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ إِقَامَةُ الصَّفِ)) .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم اپنی صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ صفوں کی درستی نماز کی تکمیل میں سے ہے۔“ یہ جناب بندار کی حدیث ہے۔ جناب سلم بن جنادہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: ”صفوں کو سیدھا کرنا نماز کی خوبصورتی اور حسن ہے۔“

۵۹..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِتْمَامِ الصُّفُوْفِ الْأُوْلٰى اقْتِدَاءً بِفِعْلِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

اللہ تعالیٰ کے حضور فرشتوں کی صف بندی کی اقتداء کرتے ہوئے پہلی صفوں کو مکمل کرنے کے حکم کا بیان

١٥٤٤ - أَنَـا أَبُـوْطَـاهِـرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، (ح) وَ ثَنَا الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا أَبُـوْمُـعَـاوِيَةَ ، ثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، جَمِيْعاً عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ ، ....

عَـنْ جَـابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَـصُفُّ الْـمَلَائِـكَةُ عِـنْـدَ رَبِّـهَـا؟)) قُلْنَا: يَا رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ! كَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّـهَـا؟ قَـالَ: ((يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْأَوَّلَ ، وَ يَتَـرَاصُّـوْنَ فِـي الـصَّـفِّ)) . هٰـذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ .

”حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم اس طرح صفیں نہیں بناؤ گے، جس طرح فرشتے اپنے رب تعالیٰ کے حضور صفیں بناتے ہیں؟ ہم نے عرض کی اے اللہ کے رسول! فرشتے اپنے رب کے حضور کس طرح صفیں بناتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”وہ پہلے اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں باہم مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔“ یہ جناب وکیع کی حدیث ہے۔

(١٥٤٣) صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب اقامة الصف من تمام الصلاة، حديث: ٧٢٣ـ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٤٣٣ـ سنن ابى داود: ٦٦٨ـ سنن ابن ماجه: ٩٩٣ـ مسند احمد: ١٧٧/٣.

(١٥٤٤) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الامر بالسكون فى الصلاة، حديث: ٤٣٠ـ سنن ابى داود: ٦٦١ـ سنن نسائى: ٨١٧ـ سنن ابن ماجه: ٩٩٢ـ مسند احمد: ١٠١/٥.

٦٠..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْمُحَاذَاةِ بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَ الْأَعْنَاقِ فِي الصَّفِّ .

صف بندی میں کندھوں اور گردنوں کو برابر رکھنے کے حکم کا بیان

١٥٤٥۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيِّ الْقَيْسِيُّ، نَا مُسْلِمٌ -يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ- نَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ، ثَنَا قَتَادَةُ، ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ، وَ قَارِبُوْا بَيْنَهَا، وَ حَاذُوْا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّيْ لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذْفُ)). قَالَ مُسْلِمٌ: يَعْنِي النَّقَدَ الصِّغَارَ. النَّقَدُ الصِّغَارُ: أَوْلَادُ الْغَنَمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنی صفوں کو خوب ملاؤ اور صفوں کو قریب قریب رکھو اور اپنی گردنوں کو برابر رکھو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! بلاشبہ میں دیکھتا ہوں کہ شیطان صفوں میں خالی جگہ سے داخل ہو جاتا ہے گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہو۔“ جناب مسلم بن ابراہیم کہتے ہیں: ”الحذف“ سے مراد بکری کا بچہ ہے۔

فوائد :......١۔ نماز باجماعت کے دوران صفوں کی درستی، انہیں ملانا اور صفوں میں خالی جگہ نہ چھوڑنا لازمی امر ہے لہٰذا نمازیوں پر لازم ہے کہ وہ صفوں کو خوب اچھے طریقے سے ملائیں کہ پاؤں سے پاؤں اور کندھے سے کندھے ملے ہوں اور یہ کیفیت تمام قیام میں ہونی چاہیے موجودہ صورت حال میں ایک تو صفوں کو ملانا معیوب سمجھا جاتا ہے پھر اگر احادیث مسنونہ سنانے کے بعد مقتدیوں میں تھوڑی سی تبدیلی واقع ہو بھی تو پہلی رکعت ہی میں صف بندی کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے اور وہی صف شکنی اور بے ترتیبی شروع ہو جاتی ہے۔

٢۔ امام یمانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں یہ احادیث صف شکنی کی وعید پر دلیل ہیں کہ صفوں کو ملانا واجب ہے۔

(سبل السلام: ٢/٣٣٧)

٦١..... بَابُ الْأَمْرِ بِأَن يَّكُوْنَ النَّقْصُ وَ الْخَلَلُ فِي الصَّفِّ الْاٰخِرِ

کمی اور نقص آخری صف میں ہو تو کوئی حرج نہیں

١٥٤٦۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَبُو مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ..........

(١٥٤٥) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٦٦٧۔ سنن نسائی: ٨١٦۔ مسند احمد: ٣/٢٦٠.

(١٥٤٦) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٦٧١۔ سنن نسائی: ٨١٩۔ وانظر الحديث السابق.

عَنْ أَنَسٍ . أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُتَقَدِّمَ ، فَإِنْ كَانَ نَقْصاً فَلْيَكُنْ فِي الْمُؤَخَّرِ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگلی صف کو مکمل کرو، اور اگر کمی یا رہ جائے تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔''

١٥٤٧ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ............

عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِهِ . قَالَ: ((أَتِمُّوا الصَّفَّ الْأَوَّلَ وَ الثَّانِيْ ، فَإِنْ كَانَ خَلَلٌ فَلْيَكُنْ فِي الثَّالِثِ)) .

''امام شعبہ کی سند سے یہ الفاظ مروی ہیں: ''پہلی اور دوسری صف مکمل کرلو، پھر اگر کمی ہو تو وہ تیسری صف میں ہونی چاہیے۔''

فوائد :......١۔ ان احادیث میں صف بندی کی ترتیب کی تعلیم دی گئی ہے کہ پہلے اگلی صفیں مکمل کرنی چاہئیں پھر اگر نقص اور کمی رہ جائے تو پچھلی صف میں نقص واقع ہونا چاہیے۔

٢۔ اگلی صفیں نامکمل چھوڑ کر پچھلی صفوں کی صف بندی درست نہیں۔

٦٢..... بَابُ الْأَمْرِ بِسَدِّ الْفُرَجِ فِي الصُّفُوْفِ

صفوں کے درمیان خالی جگہ کو پر کرنے کا بیان

١٥٤٨ ـ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، حَدَّثَنِي الضِّحَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَإِذَا قُمْتُمْ فَعْدِلُوْا صُفُوْفَكُمْ ، وَ سُدُّوْا الْفُرَجَ ، فَإِنِّيْ أَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم (نماز کے لیے) کھڑے ہوتو اپنی صفوں کو برابر کیا کرو، اور خالی جگہوں کو پُر کیا کرو، بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔''

٦٣..... بَابُ فَضْلِ وَصْلِ الصُّفُوْفِ

صفوں کو ملانے کی فضیلت کا بیان

١٥٤٩ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، نَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ.........

(١٥٤٧) انظر الحديث السابق.

(١٥٤٨) صحيح : مسند احمد : ٣/ ١٦٠٣ـ مسند عبد بن حميد : ٧٧٦، ٨٧٧ـ صحيح ابن حبان : ٤٠٣ .

(١٥٤٩) اسناده صحيح : سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث : ٦٦٦ـ سنن نسائى : ٨٢٠ـ مسند احمد : ٢/ ٩٧.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ)).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص صف کو ملائے گا، اللہ اسے اپنی رحمت سے ملا دے گا، اور جس نے صف کاٹی اللہ اسے اپنی رحمت سے کاٹ دے گا۔''

۶۴..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الرَّبِّ وَ مَلَا ئِكَتِهِ عَلٰى وَاصِلِ الصُّفُوْفِ

صفوں کو ملانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول اور فرشتوں کی بخشش کی دعا کرنے کا بیان

۱۵۵۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا الرُّبَيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ)).

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ صفوں کو ملانے والوں پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے مغفرت و بخشش کی دعا کرتے ہیں۔''

فوائد:......۱۔ان احادیث میں صفوں کو ملانے کی تاکید ہے اور صف بندی اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ عمل ہے اور یہ فرشتوں کا بھی طرز عمل ہے لہٰذا صف بندی کا خاص اہتمام کرنا چاہیے۔

۲۔ صفوں پر کجی اور بے ترتیبی انتہائی مبغوض عمل ہے اور اس پر سخت وعید وارد ہے کہ ایسے لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اختلاف پیدا کرتے ہیں اور ان سے وحدت واتحاد ختم کر دیتے ہیں۔ لہٰذا باہمی اتحاد و یگانگت کے لیے صف بندی کا اہتمام جزو لاینفک ہے۔

۶۵..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَرْكِ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ تَخَوُّفًا لِمُخَالَفَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَ جَلَّ بَيْنَ الْقُلُوْبِ

صفوں کو برابر نہ کرنے کے بارے میں سختی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور سزا دلوں میں اختلاف ڈالنے کا بیان

۱۵۵۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَيَحْيٰى، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ الْأَيَامِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْسَجَةَ، قَالَ سَمِعْتُ.........

(۱۵۵۰) اسنادہ حسن: صحیح ابن حبان: ۲۱۶۰۔ مسند احمد: ۶/ ۱۶۰۔ مسند عبد بن حمید: ۱۵۱۳۔ سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب اقامۃ الصفوف، حدیث: ۹۹۵۔

الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَيَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَ صُدُوْرَنَا وَ يَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُ صُدُوْرُكُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ . وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((زَيِّنُوْا الْقُرْآنَ)) . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْسَجَةَ: كُنْتُ نَسِيْتُ: ((زَيِّنُوْا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ))، حَتّٰى ذَكَّرَنِيْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ .

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے اور ہمارے کندھوں اور سینوں کو اپنے دست مبارک سے برابر کرتے اور فرماتے: ''تمہارے سینے مختلف (آگے پیچھے) نہیں ہونے چاہئیں وگرنہ تمہارے دل بھی مختلف ہوجائیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ پہلی صف والوں پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے رحمت و بخشش کی دعا کرتے ہیں۔'' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن مجید کو (اپنی آوازوں کے ساتھ) زینت دو۔'' جناب عبدالرحمان بن عوسجہ کہتے ہیں: ''میں یہ الفاظ بھول گیا تھا۔ ''قرآن مجید کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو'' حتیٰ کہ ضحاک بن مزاحم نے مجھے یہ الفاظ یاد دلائے۔''

١٥٥٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْسَجَةَ.........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنَا فَيَمْسَحُ عَلَى عَوَاتِقِنَا وَ صُدُوْرِنَا، وَ يَقُوْلُ: ((لَا تَخْتَلِفْ صُفُوْفُكُمْ فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ أَوِ الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ .

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صف بندی کے وقت) ہمارے پاس تشریف لاتے۔ آپ ہمارے کندھوں اور سینوں کو اپنے دست مبارک سے درست کرتے اور فرماتے: ''تمہاری صفیں ٹیڑھی نہیں ہونی چاہییں وگرنہ تمہارے دل بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ پہلی صف یا پہلی صفوں پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔''

فوائد:......١۔ ان احادیث میں پہلی صف میں شامل ہونے کی ترغیب ہے اور صف اوّل کے افراد کے لیے

(١٥٥١) اسناده صحيح: سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٦٦٤۔ سنن نسائى: ٨١٢۔ سنن ابن ماجه: ٩٩٧۔ مسند احمد: ٣٠٤/٤۔ سنن الدارمى: ١٢٦٤.

(١٥٥٢) مسند احمد: ٢٩٧/٤۔ وانظر الحديث السابق.

فرشتے رحمت و برکت کی دعا کرتے ہیں۔

۲۔ صف اوّل کا ثواب پچھلی صفوں میں نماز پڑھنے سے زیادہ ہے۔ لہٰذا صف اوّل میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیے۔

٦٦..... بَابُ فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ وَ الْمُبَادَرَةِ إِلَيْهِ

پہلی صف کی فضیلت اور اس میں جگہ لینے کے لیے جلدی کرنے کا بیان

١٥٥٣۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَصِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَلَقِيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ. وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، نَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ............

أَبِيْ بَصِيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: عُدْنَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَ قَالَا: ((إِنَّ الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِيْلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ)).

”جناب ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ہم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی تیمار داری کی، تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی۔ آگے دونوں راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ”بلاشبہ پہلی صف فرشتوں کی صف جیسی ہے۔ اور اگر تمہیں اس کی فضیلت کا علم ہو جائے تو تم (اس میں جگہ حاصل کرنے کے لیے) ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔“

٦٧..... بَابُ ذِكْرِ الْإِسْتِهَامِ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ

پہلی صف کے حصول کے لیے قرعہ اندازی کرنے کا بیان

١٥٥٤۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْيَحْمَدِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ وَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، نَا مُعْنُ بْنُ عِيْسٰى، قَالَا: ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ............

(١٥٥٣) اسناده ضعيف: عبداللہ بن ابی بصیر مجہول راوی ہے۔ تقدم تخريجه برقم: ١٤٧٦.

(١٥٥٤) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب الاستهام في الاذان، حديث: ٦١٥۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٤٣٧۔ سنن ترمذي: ٢٢٥۔ سنن نسائي: ٦٧٢۔ وقد تقدم برقم: ١٤٧٥.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو اذان دینے اور پہلی صف (میں نماز پڑھنے) کا اجر وثواب معلوم ہوجائے تو وہ اس کے حصول کے لیے قرعہ اندازی کریں۔''

١٥٥٥۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ نَا أَبُوْ قُطْنٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي رَافِعٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُوْنَ أَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ مَا كَانَتْ إِلَّا قُرْعَةً)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگ جان لیں، یا تم جان لو کہ پہلی صف کا کس قدر اجر وثواب ہے تو پھر صرف قرعہ اندازی ہی سے فیصلہ ہو (کہ کون پہلی صف میں کھڑا ہوگا)۔''

فوائد:......ا۔اس حدیث میں اذان کہنے اور پہلی صف میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان ہے اور اذان کہنا اور پہلی صف میں نماز پڑھنا افضل اعمال میں سے ہے۔

۲۔ امام شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ اذان کہنا، صف اوّل کا التزام کرنا اور عشاء وفجر کی نماز کے لیے مسجد میں جلدی پہنچنا مستحب عمل ہے۔ (نیل الاوطار: ۲/۳۵۵)

٦٨..... بَابُ ذِكْرِ صَلَوَاتِ الرَّبِّ وَ مَلَائِكَتِهِ عَلٰى وَاصِلِي الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ

پہلی صفوں کو ملانے والوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نزول اور فرشتوں کی دعا کا بیان

١٥٥٦۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَوْسَجَةَ النَّهْمِيِّ.........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي الصَّفَّ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلٰى نَاحِيَةٍ، فَيَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا أَوْ صُدُوْرَنَا وَ يَقُوْلُ: ((لَا تَخْتَلِفُوْا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ)). قَالَ: وَ كَانَ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ وَ

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (صف بندی کے وقت) صف میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک تشریف لاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے کندھوں اور سینوں کو اپنے دست مبارک سے برابر کرتے اور فرماتے: ''تم باہم مختلف نہ ہو (آگے پیچھے کھڑے نہ ہو) وگرنہ

(١٥٥٥) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٤٣٩۔ سنن ابن ماجه: ٩٩٨۔ مسند ابى يعلى: ٦٤٧٥.

(١٥٥٦) تقدم تخريجه برقم: ١٥٥١.

مَلائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوَلَ)). وَ حَسِبْتُهُ قَالَ: ((زَيِّنُوْا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ))

تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے۔ حضرت براء کہتے ہیں: ''اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ پہلی صفوں کو ملانے والوں پر اپنی رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا: ''قرآن مجید کو اپنی خوبصورت آوازوں کے ساتھ زینت دو۔''

٦٩..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الرَّبِّ عَلَى الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ وَ مَلَائِكَتِهِ

اللہ تعالیٰ کا پہلی صفوں پر رحمت نازل کرنا اور اس کے فرشتوں کا پہلی صف والوں کے لیے دعائے مغفرت کرنا

١٥٥٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، ثَنَا أَشْعَثُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زُبَيْدٍ ثَنَا أَبِيْ عَنْ جَدِّي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ.........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي نَاحِيَةَ الصَّفِّ وَ يُسَوِّيْ بَيْنَ صُدُوْرِ الْقَوْمِ وَ مَنَاكِبِهِمْ، وَيَقُوْلُ: ((لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ)).

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ صف کی ایک جانب تشریف لاتے اور نمازیوں کے سینوں اور کندھوں کو برابر کرتے اور فرماتے: ''تم باہم مختلف نہ ہوا کرو کہ تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صفوں پر درود بھیجتے ہیں۔''

٧٠..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَ الثَّانِيْ

نبی کریم ﷺ کا پہلی اور دوسری صف والوں کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا بیان

١٥٥٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا الدَّسْتُوَائِيُّ وَ ثَنَا الْحَسَنُ أَيْضاً، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ بَكْرٍ، نَا هِشَامٌ وَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ.........

(١٥٥٧) تقدم تخريجه برقم: ١٥٥١.

(١٥٥٨) اسناده صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب اقامة الصفوف، حديث: ٩٩٦۔ مسند احمد: ٤/١٢٦۔ سنن الدارمي: ١٢٦٥۔ سنن نسائي: ٨١٨۔ من طريق اخر منه.

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثاً، وَ لِلثَّانِيْ مَرَّةً)).

''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف والوں کے لیے تین بار اور دوسری صف والوں کے لیے ایک بار دعائے مغفرت کرتے تھے۔''

فوائد:......ان احادیث کی توضیح حدیث (۱۵۴۶، ۱۵۴۸، ۱۵۵۱) کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۷...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

پہلی صف سے پیچھے رہنے والوں کے لیے سخت وعید کا بیان

۱۵۵۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَ قَالَ: ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَزَالُ أَقْوَامٌ مُتَخَلِّفُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتّٰى يَجْعَلَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي النَّارِ)).

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ لوگ ہمیشہ پہلی صف سے پیچھے رہتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جہنم میں ڈال دے گا۔''

۱۵۶۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ الْكُوْفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنِ الْجَرِيْرِيِّ، عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأٰى نَاساً فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: ((مَا يُؤَخِّرُكُمْ؟! لَا يَزَالُ أَقْوَامٌ يَتَأَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ، تَقَدَّمُوْا فَأْتَمُّوْا بِيْ وَ لْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو مسجد کے پچھلے حصے میں دیکھا۔ آپ نے دریافت کیا: تمہیں کس چیز نے مؤخر کر دیا ہے؟ کچھ لوگ مستقل پیچھے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں پیچھے کر دے گا۔ تم آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتداء کریں۔''

فوائد:...... مسجد میں وقت پر پہنچ کر پچھلی صفوں میں بیٹھنا مکروہ فعل ہے، بلکہ اگر انسان جماعت کے قیام سے پہلے پہنچ جائے تو اسے اگلی صفوں میں داخل ہونا چاہیے۔ اگلی صفوں میں نماز ادا کرنا باعث فضیلت بھی ہے۔ پیچھے پیچھے

(۱۵۵۹) "في النار" کے اضافہ کے بغیر یہ روایت صحیح ہے۔(صحیح الترغیب: ۵۱۰)۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب صف النساء والتأخر عن الصف الاوّل، حدیث: ۶۷۹۔

(۱۵۶۰) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تسویة الصفوف، حدیث: ۴۳۸۔ سنن نسائی: ۷۹۶۔ وانظر رقم الحدیث: ۱۶۱۲۔

رہنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ کہیں روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہی سے محروم ہو جائیں گے۔

۷۲..... بَابُ ذِكْرِ خَيْرِ صُفُوْفِ الرِّجَالِ وَ خَيْرِ صُفُوْفِ النِّسَاءِ

مردوں اور عورتوں کی بہترین صفوں کا بیان

۱۵۶۱۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ: نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَ سَهْلٌ عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَ شَرُّهَا اٰخِرُهَا، وَ خَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا، وَ شَرُّهَا أَوَّلُهَا))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی بہترین صفیں پہلی ہیں اور بدترین آخری ہیں اور عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی ہیں اور بدترین صفیں اگلی ہیں۔''

۱۵۶۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَخَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ الْمُقَدَّمُ، وَشَرُّهَا الْمُؤَخَّرُ، وَ خَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرُ، وَ شَرُّهَا الْمُقَدَّمُ. يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ، فَاحْفَظْنَ أَبْصَارَكُنَّ)). قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: مِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ ضِيْقِ الْإِزَارِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور مردوں کی بہترین صفیں اگلی ہیں اور ان کی بدترین صفیں پچھلی ہیں اور عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی ہیں اور ان کی بری صفیں اگلی ہیں اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو تم اپنی نظروں کی حفاظت کرنا (تاکہ ان کے ستر پر نظر نہ پڑے)۔ امام سفیان کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن ابی بکر سے پوچھا: (آپ نے عورتوں کو) یہ حکم کیوں دیا؟ انہوں نے جواب دیا: تنگ اور مختصر تہبند ہونے کی وجہ سے۔''

فوائد :......مردوں کی پہلی صفیں بہترین ہیں کا اطلاق عام صفوں پر ہے کہ ان کی پہلی صفیں ہمیشہ خیر و برکت کا

(۱۵۶۱) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تسویۃ الصفوف، حدیث: ۴۴۰۔ سنن ترمذی:. ۲۲۴۔ من طریق عبدالعزیز عن سھیل بھذا الاسناد۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۰۰۔ مسند احمد: ۲/۴۸۵۔ من طریق عبدالعزیز عن العلاء.

(۱۵۶۲) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۳/۳۔ صحیح ابن حبان: ۴۰۲۔ تقدم طرفہ برقم: ۱۵۴۸.

باعث اور پچھلی صفیں بدترین ہیں۔ لیکن عورتوں کی صفوں سے مراد وہ اگلی صفیں جہاں وہ مردوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھیں، البتہ اگر وہ مردوں سے علیحدہ نماز پڑھیں تو ان کی اگلی صفیں بہترین اور پچھلی صفیں بدترین شمار ہوں گی۔ اور خواتین وحضرات کی بری صفوں سے مراد یہ ہے کہ ایسی صفیں اجر وثواب کی کمی کا باعث ہیں اور مطلوب شریعت سے بعید تر ہیں۔ نیز مردوں کے ساتھ حاضری کی صورت میں عورتوں کی پچھلی صفوں کو اس لیے افضل قرار دیا گیا ہے کہ اس صورت میں وہ مردوں کے اختلاط اور دیکھنے سے دور رہیں گی اور ان کی حرکات وسکنات اور کلام سننے سے کوئی تعلق خاطر پیدا نہیں ہوگا۔

(شرح النووی: ۲/۱۸۳)

۷۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ قِيَامِ الْمَأْمُومِ فِي مَيْمَنَةِ الصَّفِّ

مقتدی کا پہلی صف میں دائیں جانب کھڑے ہونا مستحب ہے

۱۵۶۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا أَبُوْ أَحْمَدَ، نَا مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ.........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، ۔وَ هٰذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ۔ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ حِيْنَ انْصَرَفَ: ((رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)). وَلَمْ يَقُلْ سَلْمٌ، حِيْنَ انْصَرَفَ.

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم آپ کی دائیں جانب کھڑے ہونا پسند کرتے۔ میں نے آپ کو نماز سے فارغ ہوکر یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا: ''رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ'' ''اے میرے پروردگار! مجھے اپنے عذاب سے اس دن بچانا، جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔'' جناب سلم بن جنادہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''(آپ نے یہ دعا) نماز سے فارغ ہوکر پڑھی۔''

۱۵۶۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ.........

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ

''حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

(۱۵۶۳) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب یمین الامام، حدیث: ۷۰۹۔ سنن نسائی: ۸۲۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۰۶۔ مسند احمد: ۳۰۴/۴۔

(۱۵۶۴) مسند احمد: ۲۹۰/۴۔ وانظر الحدیث السابق.

يُعْجِبُنَا أَنْ نُصَلِّيَ مِمَّا يَلِي يَمِينَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِأَنَّهُ كَانَ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ عَنْ يَمِينِهِ .

دائیں جانب کھڑے ہوکر نماز پڑھنا پسند کرتے تھے کیونکہ آپ اپنی دائیں جانب سلام پہلے پھیرتے تھے۔"

١٥٦٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ أَحْمَد، نَا مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ..........

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ : كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِينِهِ . وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ حِيْنَ انْصَرَفَ: ((رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)) .

"حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم آپ کی دائیں طرف کھڑے ہونا پسند کرتے۔ میں نے آپ کو نماز سے فارغ ہوکر یہ دعا پڑھتے سنا: "اے میرے پروردگار! جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا، اس دن مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھنا۔"

فوائد:......ا۔ سلام پھیرنے کے بعد امام کا مقتدیوں کی طرف منہ پھیرنا مسنون ہے۔

۲۔ سلام پھیرنے کے بعد دائیں اور بائیں دونوں جانب سے مقتدیوں کی طرف پھرنا جائز ومباح ہے۔ اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کی مقتدیوں کی طرف منہ پھیرنے کے بعد زیادہ تر نظر اپنے دائیں جانب ہوتی تھی۔

۷۴..... بَابُ فَضْلِ تَلْيِيْنِ الْمَنَاكِبِ فِي الْقِيَامِ فِي الصُّفُوْفِ

صفوں میں کھڑے ہوتے وقت کندھوں کو نرم رکھنے کی فضیلت کا بیان

١٥٦٦ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَمِّي عَمَّارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((خَيْرُكُمْ أَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلَاةِ))

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو نماز میں اپنے کندھوں کو نرم رکھتا ہے۔"

فوائد:......صف بندی میں نرمی اختیار کرنا اور اپنے کندھوں وغیرہ کو دوسرے نمازیوں کے لیے نرم کرنا کہ اگر وہ صف بندی کے لیے دائیں بائیں ہونے کا اشارہ کریں تو مطیع ہوجانا اور صف بندی سے تناؤ آنے کی صورت میں کچھ سمٹ کر کشادگی پیدا کرنا مستحب فعل ہے اور ان اوصاف کے حامل لوگ اخلاق وعادات میں بہترین ہیں۔

(١٥٦٥) تقدم تخريجه برقم: ١٥٦٣.

(١٥٦٦) اسناده حسن ـ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٦٧٢ ـ صحيح ابن حبان: ١٧٥٣.

۷۵..... بَابُ طَرْدِ الْمُصْطَفِّيْنَ بَيْنَ السَّوَارِيْ عَنْهَا .

ستونوں کے درمیان صفیں بنانے والوں کو وہاں سے ہٹانے کا بیان

۱۵٦۷ ۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا أَبُوْ قُتَيْبَةَ وَ يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ ، عَنْ هَارُوْنَ أَبِيْ مُسْلِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ.........

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيْهِ قُرَّةَ ، قَالَ: كُنَّا نُنْهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِيْ ، وَ نُطْرَدُ عَنْهَا طَرْداً .

''حضرت قرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے کے لیے (صفیں بنانے سے) منع کیا جاتا تھا اور ہمیں وہاں سے ہٹا دیا جاتا تھا۔''

۷٦..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِصْطِفَافِ بَيْنَ السَّوَارِيْ

ستونوں کے درمیان صفیں بنانا منع ہے

۱۵٦۸ ۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ.........

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَزَحَمْنَا إِلَى السَّوَارِيْ ، فَقَالَ: كُنَّا نَتَّقِيْ هٰذَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''جناب عبد الحمید بن محمود بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ ہجوم کی وجہ سے ہم ستونوں تک پہنچ گئے تو انہوں نے فرمایا: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اس کام سے بچتے تھے۔''

فوائد :......۱۔ احادیث دلیل ہیں کہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا مکروہ ہے اور ابوبکر بن عربی نے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ یہ صورت صفوں کے انقطاع کا باعث ہے۔

۲۔ امام ترمذی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں اہل علم کی ایک جماعت نے ستونوں کے درمیان صف بندی کو مکروہ خیال کیا ہے اور احمد واسحاق کا یہی موقف ہے۔ (عون المعبود : ۲/ ۱۵۹)

۷۷..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَلَاةِ الْمَأْمُوْمِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

مقتدی کا صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا منع ہے

وَ الْبَيَانُ أَنَّ صَلَاتَهُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ غَيْرُ جَائِزَةٍ ، يَجِبُ عَلَيْهِ اسْتِقْبَالُهَا ، وَ أَنَّ قَوْلَهُ لَا صَلَاةَ لَهُ ، مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ: إِنَّ الْعَرَبَ تَنْفِي الْإِسْمَ عَنِ الشَّيْءِ لِنَقْصِهِ عَنِ الْكَمَالِ .

(۱۵٦۷) اسناده حسن : سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات، باب الصلاة بين السواری، حدیث : ۱۰۰۲۔ مستدرك حاكم: ۲۱۸/۱۔ صحیح ابن حبان : ۲۲۱٦۔

(۱۵٦۸) اسناده صحیح : سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الصفوف بين السواری، حدیث : ٦۷۳۔ سنن ترمذی : ۲۲۹۔ سنن نسائی : ۸۲۲۔ مسند احمد : ۱۳۱/۳۔

اور اس بات کا بیان کہ صف کے پیچھے اس کی تنہا نماز جائز نہیں ہے۔ اس پر اس نماز کو دہرانا واجب ہے۔ آپ کا یہ فرمان ''اس کی نماز نہیں ہوئی'' یہ اسی جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ عرب کسی چیز کی تکمیل میں نقص رہ جانے سے اس چیز ہی کی نفی کر دیتے ہیں۔

١٥٦٩۔ أَنَا أَبُوطَاهِرٍ، نَا أَبُوبَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي جَدِّيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ، وَكَانَ أَحَدَ الْوَفْدِ، قَالَ: صَلَّيْنَا خَلْفَهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ، فَقَضٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ، فَرَاٰى رَجُلاً فَرْداً يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: ((اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ، فَلَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ)).

''حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ جو کہ وفد کے رکن تھے، فرماتے ہیں: ہم نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ نبی کریم ﷺ نے نماز مکمل کی تو ایک شخص کو دیکھا جو صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ رہا تھا، نبی کریم ﷺ اس شخص کے پاس کھڑے ہوگئے، یہاں تک کہ اس نے اپنی نماز مکمل کر لی۔ پھر آپ نے اسے کہا: ''اپنی نماز دوبارہ پڑھو کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔''

١٥٧٠۔ قَالَ أَبُوبَكْرٍ: وَفِيْ أَخْبَارِ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَاٰى رَجُلاً صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةِ. وَاحْتَجَّ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَبَعْضُ مَنْ قَالَ بِمَذْهَبِ الْعِرَاقِيِّيْنَ فِيْ إِجَازَةِ صَلَاةِ الْمَأْمُوْمِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ بِمَا هُوَ بَعِيْدُ الشِّبْهِ مِنْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ، احْتَجُّوْا بِخَبَرِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ صَلّٰى وَامْرَأَةٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَهُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَالْمَرْأَةُ خَلْفَ ذٰلِكَ، فَقَالُوْا: إِذَا جَازَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَقُوْمَ

''امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت وابصہ بن معبد کی روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو آپ نے اسے نماز دہرانے کا حکم دیا۔ ہمارے بعض اصحاب محدثین اور اہل عراق کے مذہب کے پیروکار بعض فقہاء نے صف کے پیچھے اکیلے شخص کی نماز کے درست ہونے کے بارے میں ایک ایسی دلیل کو اپنی حجت بنایا ہے جس کا اس مسئلہ سے دور کا تعلق اور مشابہت بھی نہیں ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک کی اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ انہوں نے اور ایک عورت نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے حضرت

(١٥٦٩) اسناده صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب الصلاة بين السواری، حديث: ١٠٠٣، ٨٧١۔ مسند احمد: ٤/٢٢٠۔ وقد تقدم برقم: ٥٩٣.

(١٥٧٠) صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الرجل يصلی وحده خلف الصف، حديث: ٦٨٢۔ سنن ترمذی: ٢٣١۔ سنن ابن ماجه: ١٠٠٤۔ مسند الحميدی: ٨٨٤۔ مسند احمد: ٤/٢٢٨.

خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهَا، جَازَ صَلَاةُ الْمُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ! وَ هٰذَا الْاِحْتِجَاجُ عِنْدِي غَلَطٌ، لِأَنَّ سُنَّةَ الْمَرْأَةِ أَنْ تَقُوْمَ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهَا إِذَا لَمْ تَكُنْ مَعَهَا امْرَأَةٌ أُخْرٰى، وَ غَيْرُ جَائِزٍ لَهَا أَنْ تَقُوْمَ بِحِذَاءِ الْإِمَامِ، وَ لَا فِي الصَّفِّ مَعَ الرِّجَالِ، وَ الْمَأْمُوْمُ مِنَ الرِّجَالِ إِنْ كَانَ وَاحِداً، فَسُنَّتُهُ أَنْ يَقُوْمَ عَنْ يَمِيْنِ إِمَامِهِ، وَ إِنْ كَانُوْا جَمَاعَةً قَامُوْا فِي صَفٍّ خَلْفَ الْإِمَامِ، حَتّٰى يَكْمُلَ الصَّفُّ الْأَوَّلُ، وَ لَمْ يُجْزِ لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُوْمَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَ الْمَأْمُوْمُ وَاحِدٌ وَ لَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ لَوْ فَعَلَهُ فَاعِلٌ، فَقَامَ خَلْفَ إِمَامٍ وَ مَأْمُوْمٍ قَد قَامَ عَنْ يَمِيْنِهِ، خِلَافَ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ إِنْ كَانُوْا قَدِ اخْتَلَفُوْا فِي إِيْجَابِ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ. وَ الْمَرْأَةُ إِذَا قَامَتْ خَلْفَ الصَّفِّ وَ لَا امْرَأَةٌ مَعَهَا وَ لَا نِسْوَةٌ فَاعِلَةٌ مَا أُمِرَتْ بِهِ، وَ مَا هُوَ سُنَّتُهَا فِي الْقِيَامِ. وَ الرَّجُلُ إِذَا قَامَ فِي الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَاعِلٌ مَا لَيْسَ مِنْ سُنَّتِهِ، إِذْ سُنَّتُهُ أَنْ يَدْخُلَ الصَّفَّ فَيَصْطَفَّ مَعَ الْمَأْمُوْمِيْنَ. فَكَيْفَ يَكُوْنُ أَنْ يُشْبِهَ مَا زُجِرَ الْمَأْمُوْمُ عَنْهُ مِمَّا هُوَ خِلَافُ سُنَّتِهِ فِي الْقِيَامِ، بِفِعْلِ امْرَأَةٍ فَعَلَتْ مَا أُمِرَتْ بِهِ، مِمَّا هُوَ سُنَّتُهَا فِي الْقِيَامِ خَلْفَ الصَّفِّ

انس کو اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا اور عورت کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔'' لہٰذا یہ حضرات کہتے ہیں: ''جب عورت کے لیے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جائز ہے، تو پھر اکیلے مرد نمازی کی صف کے پیچھے نماز بھی جائز ہے۔ میرے نزدیک یہ استدلال غلط ہے۔ کیونکہ عورت جب اکیلی ہو، اس کے ساتھ دوسری کوئی عورت موجود نہ ہو، تو عورت کی نماز کا طریقہ ہی یہ ہے کہ وہ صف کے پیچھے اکیلی کھڑی ہو۔ اس کے لیے امام کے ساتھ کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔ اور نہ مردوں کے ساتھ ان کی صف میں شامل ہونا درست ہے۔ جبکہ اکیلے مرد مقتدی کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ وہ امام کی دائیں جانب کھڑا ہوگا اور اگر وہ زیادہ تعداد میں ہوں، تو امام کے پیچھے صف میں کھڑے ہوں گے حتیٰ کہ پہلی صف مکمل ہو جائے اور اکیلے مقتدی کا امام کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔ اہل علم کا اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر کسی شخص نے یہ کام کیا اور وہ اکیلا ہی امام کے پیچھے کھڑا ہو گیا، جبکہ ایک مقتدی امام کی دائیں جانب کھڑا ہو چکا تھا، تو اس کا یہ کام خلافِ سنت ہوگا۔ اگرچہ نماز کو دہرانے کے وجوب میں ان کا اختلاف ہے۔ جبکہ عورت اگر صف کے پیچھے اکیلی کھڑی ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ایک عورت یا عورتوں کی جماعت نہ ہو، تو اس نے وہ کام کیا ہے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اور قیام کا اس کا طریقہ ہے۔ اور جب مرد صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہوتا ہے تو اس نے اپنے طریقہ نماز کی خلاف ورزی کی ہے۔ کیونکہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ صف میں داخل ہو کر مقتدیوں کے ساتھ صف بنائے۔ لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ مرد کا وہ فعل جس سے اسے منع کیا گیا ہے اور وہ اس کے طریقہ نماز کے بھی خلاف ہے، وہ عورت

وَحْدَهَا ؟ ! فَالْمُشَبِّهُ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ بِالْمَأْمُوْرِ بِهِ مُغَفَّلٌ بَيِّنَ الْغَفْلَةِ ، مُشَبِّهٌ بَيْنَ فِعْلَيْنِ مُتَضَادَّيْنِ ، إِذْ هُوَ مُشَبِّهٌ مَنْهِيًّا عَنْهُ بِمَأْمُوْرٍ بِهٖ . فَتَدَبَّرُوْا ، هٰذِهِ اللَّفْظَةُ يَبِنْ لَكُمْ بِتَوْفِيْقِ خَالِقِنَا حُجَّةُ مَا ذَكَرْنَا . وَ زَعَمَ مُخَالِفُوْنَا مِنَ الْعِرَاقِيِّيْنَ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَنَّ الْمَرْأَةَ لَوْ قَامَتْ فِي الصَّفِّ مَعَ الرِّجَالِ حَيْثُ أُمِرَ الرَّجُلُ أَنْ يَقُوْمَ ، أَفْسَدَتْ صَلَاةَ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهَا وَ مَنْ عَنْ شِمَالِهَا وَ الْمُصَلّٰى خَلْفَهَا ، وَ الرَّجُلُ مَأْمُوْرٌ عِنْدَهُمْ أَنْ يَقُوْمَ فِي الصَّفِّ مَعَ الرِّجَالِ ، فَكَيْفَ يُشْبِهُ فِعْلُ إِمْرَأَةٍ لَوْ فَعَلَتْ أَفْسَدَتْ صَلَاةَ ثَلَاثَةٍ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ، بِفِعْلِ مَنْ هُوَ مَأْمُوْرٌ بِفِعْلِهٖ ، إِذَا فَعَلَهُ لَا يُفْسِدُ فِعْلُهُ صَلَاةَ أَحَدٍ؟ !

کے اس فعل کے مشابہ ہو جائے، جس کا عورت کو حکم دیا گیا ہے اور اکیلے ہونے کی صورت میں صف کے پیچھے کھڑے ہونے میں اس کی سنت اور طریقہ بھی ہے؟! اس لیے ممنوع فعل کو مامور بہ کے ساتھ مشابہت دینے والے واضح غفلت کا شکار ہیں۔ کیونکہ انہوں نے دو متضاد فعلوں میں تشبیہ دی ہے۔ ایک ممنوع کام کو مامور بہ کام کے مشابہ قرار دے دیا ہے۔ پس تم ان الفاظ میں غور وفکر کرو۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے تم پر ہماری دلیل واضح ہو جائے گی۔ اس مسئلہ میں ہمارے مخالف اہل عراق کا موقف یہ ہے کہ اگر عورت مردوں کے ساتھ صف میں کھڑی ہوگئی، جہاں مردوں کو کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ تو وہ عورت اپنے دائیں، بائیں اور اپنے پیچھے نماز پڑھنے والے مردوں کی نماز فاسد بنا دے گی۔ حالانکہ ان کے نزدیک مرد کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ صف میں مردوں کے ساتھ کھڑا ہو۔ اس لیے اس مرد کا یہ فعل عورت کے فعل سے کیسے مشابہ ہوسکتا ہے کہ اگر وہ (یہ ممنوع) کام کرے تو تین آدمیوں کی نماز فاسد کردے۔ لیکن اگر مرد وہی ممنوع کام کرے تو کسی ایک کی بھی نماز فاسد نہ ہو؟!''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ صف کے پیچھے اکیلے شخص کی نماز نہیں ہوتی اور نخعی، حسن بن صالح، احمد، اسحاق، حماد، ابن ابی لیلی اور وکیع کا بھی یہی مذہب ہے۔ (عون المعبود : ۲/ ۲۰۳)

۲۔ بعض روایات میں ہے کہ اکیلا شخص اگلی صف سے نمازی کھینچ لے۔ لیکن اس معنی کی تمام روایات ضعیف ہیں۔ لہٰذا نہ تو آگے سے نمازی کھینچنا جائز ہے اور نہ اکیلے شخص کی نماز ہوتی ہے۔ لہٰذا جب تک اکیلا ہے وہ رکعات شمار نہ کرے اور اگر کوئی دورانِ نماز نمازی آ جائے تو ٹھیک ورنہ سلام کے بعد نئے سرے سے نماز کا آغاز کرے۔ یہ موقف کہ اس کی وہ رکعت نہیں ہوتی۔ یہ موقف درست نہیں ہے کیونکہ قرآن نے ایک مطلق قانون بنایا ہے کہ ''لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا'' کہ اللہ انسان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔ (البقرہ) اب اگر اگلی صفیں مکمل ہیں اور یہ نمازی اکیلا پیچھے آ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ اور کوئی نمازی شامل نہیں ہوتا اور

اگلی صفیں بھی مکمل ہیں تو اس میں اس نمازی کا کیا قصور ہے کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز بھی ادا کرے اور پھر بھی اس کی نماز، نماز ہی شمار نہ ہو۔ یہ بات بعید از عقل ہے۔

۷۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ رُكُوْعِ الْمَأْمُوْمِ قَبْلَ اتِّصَالِهِ بِالصَّفِّ، وَ دَبِيْبِهِ رَاكِعًا حَتّٰى يَتَّصِلَ بِالصَّفِّ فِيْ رُكُوْعِهِ

صف میں پہنچنے سے پہلے مقتدی کو رکوع کرنے اور رکوع ہی کی حالت میں آہستہ آہستہ چل کر صف میں پہنچنے کی رخصت کا بیان

۱۵۷۱۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّيْ، أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ..........

عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ لِلنَّاسِ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ وَ النَّاسُ رُكُوْعٌ، فَلْيَرْكَعْ حِيْنَ يَدْخُلُ، ثُمَّ لِيَدُبَّ رَاكِعًا حَتّٰى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ، فَإِنَّ ذٰلِكَ السُّنَّةُ. قَالَ عَطَاءٌ: وَ قَدْ رَأَيْتُهُ هُوَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

''جناب عطاء سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اس حال میں مسجد میں داخل ہو کہ لوگ رکوع میں ہوں تو وہ داخل ہوتے ہی رکوع میں چلا جائے پھر رکوع ہی کی حالت میں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے صف میں شامل ہو جائے، بلاشبہ یہ سنت ہے۔ جناب عطاء فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت عبداللہ کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔''

۷۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ أُوْلِي الْأَحْلَامِ وَ النُّهٰى أَحَقُّ بِالصَّفِّ الْأَوَّلِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِأَنْ يَّلُوْهُ

اس بات کا بیان کہ عقل و تمیز والے افراد پہلی صف میں کھڑے ہونے کا زیادہ حق رکھتے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی افراد کو اپنے قریب کھڑے ہونے کا حکم دیا تھا۔

۱۵۷۲۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَ بِشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْعَقَدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا خَالِدُنِ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلِ

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

(۱۵۷۱) صحیح: مستدرك حاكم: ۲۱٤/۱۔ سنن کبریٰ از بیهقی: ۱۰٦/۳۔ معجم اوسط طبرانی: ۷۰۱۲.

(۱۵۷۲) صحیح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حدیث: ٤۳۲۔ سنن ابی داود: ٦۷٥۔ سنن ترمذی: ۲۲۸۔ مسند احمد: ٤٥۷/۱۔ سنن الدارمی: ۱۲٦۷.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُوْلُوْا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، وَلَا تَخْتَلِفُوْا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے اہل دانش اور عقل مند لوگ میرے نزدیک کھڑے ہوں، پھر وہ جو (عقل وتمیز میں) ان کے قریب ہوں۔ پھر وہ جو اُن کے قریب ہوں۔ اور تم آپس میں اختلاف نہ کرو، وگرنہ تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے اور تم بازاروں کے شور وغل سے (مسجدوں میں) پرہیز کرو۔“

٨٠..... بَابُ إِبَاحَةِ تَأْخِيْرِ الْأَحْدَاثِ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ إِنْ قَامُوْا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ حَضَرَ بَعْضُ أُوْلِي الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى. وَلْيَقُوْمَ مَنْ أَمَرَ النَّبِيُّ بِأَنْ يَلِيَهُ فِي الْمُقَدَّمِ، وَيُؤَخِّرَ عَنِ الصَّفِّ الْمُقْدَمِ مَنْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى.

اگر پہلی صف میں نوعمر کھڑے ہو جائیں۔ پھر بعد میں کوئی صاحب عقل وتمیز والے آئیں تو بچوں کو ہٹا کر انہیں پچھلی صف میں کھڑا نا جائز ہے اور اگلی صف میں وہ کھڑا ہو جسے نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہونے کا حکم دیا ہے اور عقل وتمیز سے عاری نوعمر کو پچھلی صف میں کھڑا کیا جائے۔

١٥٧٣ـ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مَقْدَمٍ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ السُّدُوْسِيُّ، ثَنَا التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ..........

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ. قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ قَائِمٌ أُصَلِّيْ فَجَبَذَنِيْ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً، فَنَحَانِيْ وَقَامَ مَقَامِيْ. قَالَ: فَوَ اللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِيْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، فَإِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: يَا فَتًى لَا يَسُؤْكَ اللّٰهُ، إِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ: هَلَكَ أَهْلُ الْعُقْدَةِ وَرَبِّ

”حضرت قیس بن عباد بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ میں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں پہلی صف میں کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہا تھا، جب ایک شخص نے مجھے پیچھے سے کھینچ لیا۔ مجھے ہٹا کر وہ خود اس جگہ کھڑا ہو گیا۔ فرماتے ہیں: ”اللہ کی قسم! (غصے کی وجہ سے) میں اپنی نماز سمجھ نہ سکا (کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں)۔ پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے فرمایا: ”اے نوجوان! اللہ تمہارا بھلا کرے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا ہے کہ ہم امام کے قریب کھڑے ہوں۔ پھر وہ قبلہ رخ ہوئے اور فرمایا:

(١٥٧٣) اسناده حسن: سنن نسائي، كتاب الامامة، باب من يلي الامام ثم الذي يليه، حديث: ٨٠٩ـ مسند احمد: ٥/ ١٤٠ـ مسند عبد بن حميد: ١٧٧ـ مستدرك حاكم: ١/ ٢١٤.

الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ اٰسٰى، وَلٰكِنْ اٰسٰى عَلٰى مَنْ أَضَلُّوْا، قَالَ، قُلْتُ: مَنْ تَعْنِيْ بِهٰذَا؟ قَالَ: اَلْأُمَرَاءُ.

''ربِ کعبہ کی قسم! حکمران ہلاک ہوگئے، تین بار فرمایا۔ پھر فرمایا: اللہ کی قسم! ان پر افسوس نہیں لیکن افسوس تو ان لوگوں پر ہے جو (دوسروں کو) گمراہ کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اس سے آپ کی مراد کون لوگ ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میری مراد امراء (حکمران) ہیں۔''

٨١..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ شَقِّ أُوْلِي الْأَحْلَامِ وَ النُّهٰى لِلصُّفُوْفِ إِذَا كَانُوْا قَدِ اصْطَفُّوْا عِنْدَ حُضُوْرِهِمْ لِيَقُوْمُوْا فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ

اہل دانش اور عقل وتمیز والے اشخاص کو صفوں کو چیر کر پہلی صف میں کھڑے ہونا جائز ہے جبکہ لوگ ان کے آنے پر صفیں بنا چکے ہوں

١٥٧٤۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْمَنْصُوْرِ السُّلَمِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، قَالَ مُحَمَّدٌ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ إِسْمَاعِيْلُ: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِوبْنِ عَوْفٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ النَّاسَ، وَ أَنْ يَؤُمَّهُمْ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَقَ الصُّفُوْفَ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ. وَ هٰذَا اللَّفْظُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ لَفْظُ حَدِيْثِ إِسْمَاعِيْلَ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ (آپ کی عدم موجودگی میں) نماز کا وقت ہوگیا تو مؤذن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے لوگوں کی امامت کرنے کی درخواست کی۔ (انہوں نے نماز شروع کردی) پھر رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ آپ کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے حتیٰ کہ اگلی صف میں کھڑے ہوگئے۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔ یہ الفاظ جناب اسماعیل کی روایت کے ہیں۔

فوائد :......١۔ امام کے قریب سمجھ دار اور عالم فاضل لوگوں کا کھڑے ہونا مستحب ہے اور انہیں تاکید ہے کہ یہ مسجد میں جلد پہنچ کر امام کے قریب جگہ حاصل کریں۔

٢۔ امام شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔ ان احادیث میں وضاحت ہے کہ اہل علم وفضل کا اگلی صف میں کھڑے ہونا

(١٥٧٤) تقدم تخريجه برقم: ٨٥٣.

مشروع ہے۔ تاکہ وہ امام سے طریقہ نماز سیکھیں اور ان سے دیگر لوگ نماز سیکھیں۔ کیونکہ اہل علم وفضل طریقہ نماز اور اس کی تبلیغ سے بہتر عہدہ برآ ہوسکتے ہیں۔(نیل الاوطار: ٥/ ١٦٠)

٣۔ اگر جماعت کے قیام سے قبل کوئی بزرگ عالم وفاضل آ جائے تو وہ امام کے قریب سے کم عمر افراد کو پیچھے کر کے خود کھڑا ہوسکتا ہے۔

٨٢..... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُوْمِيْنَ بِالْاِقْتِدَاءِ بِالْإِمَامِ وَ النَّهْيِ عَنْ مُخَالَفَتِهِمْ إِيَّاهُ

مقتدیوں کو امام کی اقتداء کرنے کے حکم اور امام کی مخالفت کرنے کی ممانعت کا بیان

١٥٧٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه. أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلّٰى فَكَبَّرَ، فَكَبِّرُوْا۔ وَ إِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوْا، وَ لَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ، فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ، وَ إِذَا سَجَدَ، فَاسْجُدُوْا۔ وَ لَا تَبْتَدِرُوْا قَبْلَهُ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً امام اس لیے (بنایا گیا) ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ لہٰذا جب وہ نماز پڑھانے کے لیے تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور اس سے اختلاف نہ کرو (اس سے مختلف کام نہ کرو) جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور تم اس سے پہلے جلدی نہ کرو۔''

٨٣..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْمَأْمُوْمِ الْإِمَامَ بِالتَّكْبِيْرِ وَ الرُّكُوْعِ وَ السُّجُوْدِ

تکبیر، رکوع اور سجدے میں مقتدی کا امام سے پہل کرنا منع ہے

١٥٧٦۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنِيْ عِيْسٰى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(١٥٧٥) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب النهي عن مبادرة الامام، حديث: ٤١٥۔ سنن ابی داود: ٦٠٢۔ سنن نسائی: ٩٢٢۔ سنن ابن ماجه: ٨٤٦، ٩٦٠۔ وقد تقدم برقم: ٥٧٠.

(١٥٧٦) صحيح مسلم، حواله سابق، حديث: ٤١٥۔ سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب النهي ان يسبق الامام بالركوع، حديث: ٩٦٠۔ سنن كبرىٰ نسائی: ١١٩٠٥۔ وانظر الحديث السابق.

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُوْلَ: ((لَا تُبَادِرُوْا الْإِمَامَ، إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ، فَكَبِّرُوْا، وَ إِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوْا، وَ إِذَا قَالَ: غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ، فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ، وَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ، وَلَا تُبَادِرُوْا الْإِمَامَ الرُّكُوْعَ وَ السُّجُوْدَ)).

ہمیں سکھاتے ہوئے فرمایا کرتے تھے: ''امام سے (کسی بھی کام میں) پہل اور جلدی نہ کرو۔ جب امام تکبیر کہہ لے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ) پڑھے تو تم آمین کہو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہو اور تم رکوع و سجود میں امام سے جلدی نہ کرو۔''

۸۴..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْمَأْمُوْمَ إِنَّمَا يُكَبِّرُ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنَ التَّكْبِيْرِ

اس بات کا بیان کہ مقتدی تکبیر اس وقت کہے گا جب امام تکبیر کہہ کر فارغ ہو جائے گا

لَا يَكُوْنُ مُكَبِّرًا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَ يُتِمَّ الرَّآءَ الَّتِيْ هِيَ اٰخِرُ التَّكْبِيْرِ، وَ الْفَرْقُ بَيْنَ قَوْلِهِ ((إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا)) وَ بَيْنَ قَوْلِهِ ((وَ إِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَ إِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا))، إِذِ اسْمُ الْمُكَبِّرِ لَا يَقَعُ عَلَى الْإِمَامِ مَا لَمْ يُتِمَّ التَّكْبِيْرَ، وَ اسْمُ الرَّاكِعِ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ إِذَا اسْتَوٰى رَاكِعًا، وَ كَذٰلِكَ اسْمُ السَّاجِدِ يَقَعُ عَلَيْهِ إِذَا اسْتَوٰى جَالِسًا.

کیونکہ امام اس وقت تک مکبر نہیں ہوگا جب تک وہ تکبیر کے آخر میں موجود راء کی ادائیگی سے فارغ نہ ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان ''جب امام تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو'' اور اس فرمان: ''جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو'' میں فرق یہ ہے کہ امام کو تکبیر سے فارغ ہونے اور تکبیر کی مکمل ادائیگی تک مکبر (تکبیر کہنے والا) نہیں کہا جا سکتا جبکہ اسے راکع اس وقت کہا جا سکتا ہے جب وہ رکوع میں چلا جائے (اور ابھی رکوع مکمل نہ ہوا ہو) اسی طرح اسے ساجد (سجدہ کرنے والا) بھی اس وقت کہہ سکتے ہیں جب وہ سجدے میں چلا جائے (خواہ ابھی سجدہ مکمل نہ ہوا ہو۔)

۱۵۷۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ. فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام اللہ اکبر کہہ لے، تو تم اللہ اکبر کہو۔ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ

(۱۵۷۷) وانظر رقم الحديث: ۱۵٤۸، ۱۵٦۲.

فَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: اَلْحَمْدُ کہو۔"
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ.

فوائد:......نماز میں تکبیر کہنے، قیام وقعود اور رکوع وسجود میں امام کی اتباع واجب ہے اور مقتدی تمام امور امام کے بعد انجام دے۔ چنانچہ تکبیر تحریمہ اس وقت کہے جب امام تکبیر کہنے سے فارغ ہو چکا ہو، لیکن اگر اس نے امام کے فارغ ہونے سے پہلے تکبیر کہی تو اس کی نماز کا آغاز ہی نہیں ہوگا۔ مقتدی امام کے رکوع میں داخل ہونے کے بعد رکوع میں داخل ہو پھر اگر وہ امام کے ساتھ یا پہلے رکوع میں چلا جائے تو وہ گناہ گار ہوگا لیکن اس کی نماز باطل نہیں ہوگی، یہی معاملہ سجدے کا ہے اور مقتدی امام کے سلام پھیرنے سے فارغ ہونے کے بعد سلام پھیرے لیکن اگر اس نے امام سے قبل سلام پھیرا تو اس کی نماز باطل ہوگی اور اگر وہ امام کے ساتھ سلام پھیرے اس سے پہلے یا بعد میں نہیں، تو وہ گناہ گار ہوگا اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (شرح النووی: ۲/۱۴۹)

۸۵..... بَابُ سُكُوْتِ الْإِمَامِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَبَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْإِفْتِتَاحِ

تکبیر افتتاح کے بعد اور قراءت سے پہلے امام کے خاموش رہنے کا بیان

۱۵۷۸۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ نَا يَزِيْدُ -يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ- ثَنَا سَعِيْدٌ، ثَنَا قَتَادَةُ..........

عَنِ الْحَسَنِ: أَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ وَعِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ تَذَاكَرَا، فَحَدَّثَ سَمُرَةُ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ، سَكْتَةٌ إِذَا كَبَّرَ، وَسَكْتَةٌ إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ عِنْدَ رُكُوْعِهِ.

"جناب حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے آپس میں مذاکرہ کیا تو حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یاد رکھے ہیں؛ ایک سکتہ اس وقت جب آپ تکبیر کہہ لیتے اور دوسرا سکتہ اس وقت کرتے جب آپ رکوع سے پہلے قراءت سے فارغ ہوتے۔"

۸۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اسْمَ السَّاكِتِ قَدْ يَقَعُ عَلَى النَّاطِقِ سِرًّا

اس بات کا بیان کہ کبھی آہستہ بولنے والے پر بھی ساکت وخاموش کا اطلاق ہوجاتا ہے

إِذَا كَانَ سَاكِتاً عَنِ الْجَهْرِ بِالْقَوْلِ: إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ دَاعِيًا خَفِيًّا فِي سَكْتِهِ عَنِ الْجَهْرِ بَيْنَ التَّكْبِيرَةِ الْأُوْلَى وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ.

(۱۵۷۸) اسنادہ ضعیف۔ حسن بصری مدلس ہے اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔ جزء القراءة للبخاری: ۲۷۷۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب السكتة عند الافتتاح، حدیث: ۷۷۹۔ سنن ترمذی: ۲۵۱۔ سنن ابن ماجه: ۸۴۴۔ مسند احمد: ۵/۷.

جبکہ وہ بلند آواز سے کلام نہ کر رہا ہو۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ تکبیر اولیٰ اور قراءت کے درمیانی سکتہ میں جہری نمازوں میں آہستہ اور خفیہ طور سے دعا پڑھا کرتے تھے۔

١٥٧٩ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَ الْقِرَاءَةِ، فَقُلْتُ لَهُ : بِأَبِيْ أَنْتَ وَ أُمِّيْ أَرَأَيْتَ سِكَاتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَ الْقِرَاءَةِ أَخْبِرْنِيْ مَا هُوَ؟ قَالَ: ((أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطِيْئَتِيْ ، كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ ، اللّٰهُمَّ أَنْقِنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَالثَّوْبِ الْأَبْيَضِ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَ الْبَرَدِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز میں تکبیر (اولیٰ) کہہ لیتے تو تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموش ہوجاتے۔ میں نے آپ سے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے بتائیں کہ تکبیر اور قراءت کے درمیان آپ کا خاموشی اختیار کرنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں یہ دعا پڑھتا ہوں: اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ ....۔ ''اے میرے اللہ! میرے گناہوں اور میرے درمیان ایسی ہی دوری کردے جیسی تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے میرے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے اسی طرح پاک صاف کردے جس طرح سفید کپڑا میل سے پاک ہوجاتا ہے۔ اے میرے اللہ! مجھے میری خطاؤں سے برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھودے۔''

فوائد:......١۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح پڑھنا مشروع ہے۔

٢۔ فاضل شخص سے اس کے کسی دائمی معمول کے بارے میں پوچھنا جائز ہے اور عالم وفاضل کو بھی احسن انداز سے سائل کی تشفی کرنی چاہیے۔

٣۔ حدیث میں مذکور دعائے استفتاح کا اہتمام کرنا مسنون و مستحب عمل ہے۔

٨٧..... بَابُ تَطْوِيْلِ الْإِمَامِ الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلَوَاتِ لِيَتَلَاحَقَ الْمَأْمُوْمُوْنَ

مقتدیوں کو نماز میں شریک کرنے کے لیے امام کا نمازوں کی پہلی رکعت کو لمبا کرنے کا بیان

١٥٨٠ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا أَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ.........

(١٥٧٩) تقدم تخريجه برقم: ٤٦٥.

أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ مِنَ الْفَجْرِ وَالظُّهْرِ، فَكُنَّا نَرَى أَنَّهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِيَتَأَدَّى النَّاسُ.

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر اور نماز ظہر کی پہلی رکعت کو طویل کیا کرتے تھے۔ ہم یہ سمجھتے تھے کہ آپ یہ کام اس لیے کرتے تھے تاکہ لوگ (نماز میں) شریک ہو جائیں۔''

فوائد:...... فجر، ظہر، عصر اور دیگر فرض نماز میں پہلی رکعت کو باقی رکعات سے لمبا کرنا مستحب عمل ہے اور اس میں حکمت یہ ہے پیچھے رہ جانے والے نمازی بھی پہلی رکعت میں شامل ہو جائیں۔ لہٰذا ائمہ کو اس سنت کا بھی خیال رکھنا چاہیے اور امامت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

۸۸..... بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَإِنْ جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ، وَالزَّجْرِ عَنْ أَنْ يَزِيْدَ الْمَأْمُوْمُ عَلٰى قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِذَا جَهَرَ الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ

امام کے پیچھے قراءت کرنے کا بیان اگرچہ امام جہری قراءت کر رہا ہو۔ جب امام جہری قراءت کر رہا ہو تو مقتدی کے لیے سورۂ فاتحہ سے زائد قراءت کرنا منع ہے

۱۵۸۱۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ نَا إِسْمَاعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، (ح) وَثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، نَا مُحَمَّدٌ (ح) وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ، نَا أَبِيْ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَا: ثَنَا يَزِيْدُ۔ وَهُوَ ابْنُ هَارُوْنَ۔، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ۔ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ۔ حَدَّثَنِيْ مَكْحُوْلٌ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ يَسْكُنُ إِيْلِيَاءَ.........

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ، فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ تَقْرَؤُوْنَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ؟)) قَالَ، قُلْنَا: أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا. قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوْا إِلَّا

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو آپ کے لیے قراءت کرنا بھاری اور مشکل ہو گیا۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: یقیناً میرا خیال ہے کہ تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ کہتے ہیں: ہم نے جواب دیا: جی ہاں،

(۱۵۸۰) صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب القراءة فی الظهر، حدیث: ۸۰۰۔ مصنف عبدالرزاق: ۲۶۷۵۔ صحیح ابن حبان: ۱۸۵۲۔ وقد تقدم برقم: ۵۰۳۔

(۱۵۸۱) جزء القراءة للبخاری: ۶۴۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب من ترك القراءة فی صلاته بفاتحة الکتاب، حدیث: ۸۲۳۔ سنن ترمذی: ۲۰۰۔ مسند احمد: ۳۱۳/۵۔

بِـأُمِّ الْـكِتَـابِ ، فَإِنَّهُ لا صَلاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَـا)) . هٰـذَا حَـدِيْــثُ ابْـنِ عُلَيَّةَ وَعَبْدِ الْأَعْلٰى .

اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول (ہم تیزی سے قراءت کرتے ہیں) آپ نے فرمایا: ''تو تم ام الکتاب کے سوا قراءت نہ کیا کرو کیونکہ جو شخص سورۂ فاتحہ کی قراءت نہیں کرتا اس کی کوئی نماز نہیں ہوتی۔'' یہ حدیث ابن علیہ اور عبد الاعلیٰ کی ہے۔

۸۹..... بَابُ تَأْمِيْنِ الْمَأْمُوْمِ عِنْدَ فِرَاغِ الْإِمَامِ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي يَجْهَرُ فِيهَا الْإِمَامُ بِالْقِرَاءَةِ، وَ إِنْ نَسِيَ إِمَامٌ وَ جَهِلَ وَ لَمْ يُؤَمِّنْ

جس نماز میں امام جہری قراءت کررہا ہو، اس میں امام کے سورت فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہونے کے بعد مقتدی آمین کہے گا، اگرچہ امام بھولنے یا جہالت کی وجہ سے آمین نہ کہے۔

١٥٨٢ ـ أَنَـا أَبُـوْطَاهِرٍ ، نَا أَبُوْبَكْرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ.........

عَـنْ أَبِـيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، قَـالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُـعَـلِّمُنَا ، يَقُوْلُ : ((إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَـكَبِّرُوْا ، وَ إِذَا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لا الضَّالِّيْنَ ، فَقُوْلُوْا : اٰمِيْن)) .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں (نماز کی) تعلیم دیتے ہوئے فرماتے تھے: ''جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) پڑھے تو تم آمین کہو۔''

۹۰..... بَابُ فَضْلُ تَأْمِيْنِ الْمَأْمُوْمِ

جب امام آمین کہے تو مقتدی کے آمین کہنے کی فضیلت کا بیان

إِذَا أَمَّـنَ إِمَـامُـهُ رِجَـاءَ مَغْفِرَةٍ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِ الْمُؤْمِنِ إِذَا وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ مَعَ الدَّلِيْلِ عَـلٰى أَنَّ عَلَى الْإِمَامِ الْجَهْرَ بِالتَّأْمِيْنِ إِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ لِيَسْمَعَ الْمَأْمُوْمُ تَأْمِيْنَهُ ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَّأْمُرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَأْمُوْمَ بِالتَّأْمِيْنِ إِذَا أَمَّنَ إِمَامُهُ ، وَ لا سَبِيْلَ لَهُ إِلٰى مَعْرِفَةِ تَأْمِيْنِ الْإِمَامِ إِذَا أَخْفَى الْإِمَامُ التَّأْمِيْنَ .

جب مومن کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جائے تو مومن کے لیے گزشتہ گناہوں کی بخشش کی امید کا بیان، اس دلیل کے ساتھ کہ جہری قراءت کرنے والے امام کو آمین بھی بلند آواز سے کہنا ضروری ہے تاکہ مقتدی اس کی آمین سن سکیں، کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ امام کے آمین کہنے پر مقتدیوں کو بھی آمین کہنے کا حکم دیں جبکہ امام کے مخفی آمین کہنے کی وجہ سے مقتدی کے لیے امام کی آمین سننا ممکن ہی نہ ہو۔

(١٥٨٢) تقدم تخريجه برقم: ١٥٧٦.

١٥٨٣۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، أَنَّ.........

أَبَاهُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ لہٰذا جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

٩١..... بَابُ ذِكْرِ إِجَابَةِ الرَّبِّ عَزَّوَجَلَّ الْمُؤَمِّنَ عِنْدَ فَرَاغِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورت فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہونے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومن کی دعا قبول ہونے کا بیان

١٥٨٤۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا هِشَّامُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عُرُوْبَةَ، (ح) وَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنْ حَطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: صَلّٰى بِنَا أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ: فَلَمَّا انْفَتَلَ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَطَبَنَا، فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا، وَ عَلَّمَنَا صَلَاتَنَا، فَقَالَ: ((فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوْا، وَ إِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ: فَقُوْلُوْا: اٰمِيْنَ، يُجِبْكُمُ اللّٰهُ)). قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنْ بَابِ تَأْمِيْنِ الْمَأْمُوْمِ عِنْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ إِنْ لَّمْ يُؤَمِّنْ إِمَامُهُ جَهْلًا أَوْ نِسْيَانًا.

''جناب حطان بن عبد اللہ الرقاشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو ہمیں ہماری سنتیں بیان کیں اور ہمیں ہماری نماز سکھائی۔ آپ نے فرمایا: ''جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) پڑھے تو تم آمین کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث کا تعلق مقتدی کے امام کے سورۂ فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہونے کے بعد آمین کہنے سے ہے۔ اگر چہ امام جہالت یا بھول جانے کی وجہ

(١٥٨٣) صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب جهر الامام بالتأمين، حديث: ٧٨٠۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التسميع والتحميد والتأمين، حديث: ٤١٠۔ سنن ابى داود: ٩٣٦۔ سنن ترمذى: ٢٥٠۔ سنن نسائى: ٩٢٩۔ سنن ابن ماجه: ٨٥٢۔ مسند احمد: ٢٣٣/٢۔ وقدم تقدم: ٥٧٥،٥٦٩۔

(١٥٨٤) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد فى الصلاة، حديث: ٤٠٤۔ سنن ابى داود: ٩٧٢، ٩٧٣۔ سنن نسائى: ٨٣١۔ سنن ابن ماجه: ٩٠١،٨٤٧۔ مسند احمد: ٣٩٣/٤۔

سے آمین نہ کہے۔"

۹۲..... بَابُ ذِكْرِ حَسَدِ الْيَهُودِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى تَأْمِيْنِهِمْ

یہودیوں کا مومنوں سے آمین کہنے کی وجہ سے حسد کرنے کا بیان

١٥٨٥ـ أَنَـا أَبُـوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا أَبُوْ بِشْرِ الْوَاسِطِيُّ، نَا خَالِدٌ ـيَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ـ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَـنْ عَـائِشَةَ، قَـالَـتْ: دَخَلَ يَهُوْدِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَ عَـلَيْكَ)). قَـالَتْ عَائِشَةُ: فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ، فَعَرَفْتُ كَرَاهِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ، فَسَكَتُّ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَـرُ فَـقَـالَ: السَّـامُ عَـلَيْكَ. فَـقَـالَ: ((وَعَـلَيْكَ)). فَهَمَمْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَعَرَفْتُ كَـرَاهِيَةَ الـنَّبِـيِّ صَـلَّـى اللّٰـهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّمَ لِـذٰلِكَ. ثُـمَّ دَخَـلَ الثَّـالِثُ، فَقَالَ: السَّامُ عَـلَيْكَ. فَـلَـمْ أَصْبِرْ حَتّٰى قُلْتُ: وَ عَلَيْكَ السَّـامُ، وَ غَـضَـبُ الـلّٰـهِ وَلَعْنَتُـهُ إِخْوَانَ الْـقِـرَدَ ةِ وَ الْخَنَازِيْرِ، أَتُحَيُّوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِـمَا لَمْ يُحَيِّهِ اللّٰهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْـفُـحْشَ وَ التَّفَحُّشَ، قَالُوْا قَوْلًا، فَرَدَدْنَا عَـلَيْهِـمْ، إِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ حَسَدٌ، وَ إِنَّهُمْ لَا يَـحْسُـدُوْنَا عَلٰى شَيْءٍ كَمَا يَحْسُدُوْنَا عَلَى السَّلَامِ وَ عَلٰى اٰمِيْنَ)).

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے کہا: "اَلسَّـامُ عَلَیْكَ" (آپ کو موت آجائے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا: "وَعَـلَیْكَ" (اور تمہیں بھی موت آجائے۔) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے بولنے کا ارادہ کیا پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندگی کو بھانپتے ہوئے خاموشی اختیار کی۔ پھر ایک اور یہودی آیا اور اس نے بھی آ کر کہا: "آپ پر موت طاری ہو" آپ نے جواباً کہا: "اور تم پر بھی۔" میں نے پھر کلام کرنے کا ارادہ کیا مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندیدگی جان لی (اس لیے خاموش رہی)۔ پھر تیسرا آیا تو اس نے بھی کہا: "آپ پر موت واقع ہو" مجھ سے (اس بار) صبر نہ ہوسکا تو میں نے جواب دیا: "اور تم پر موت واقع ہو۔ خنازیر اور بندروں کے بھائیوں پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہو۔ کیا تم اللہ کے رسول کو اس طریقے سے سلام کرتے ہو جس طریقے سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کرنا نہیں سکھایا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ بدکلامی اور عملاً فحش گوئی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ ان یہودیوں نے ایک بات کی تھی تو ہم نے بھی انہیں جواب دے دیا تھا۔ بلاشبہ یہودی بہت حاسد قوم ہے اور وہ جس قدر ہمارے (آپس

(١٥٨٥) تقدم تخريجه برقم: ٥٧٤.

میں) سلام کرنے اور آمین کہنے پر حسد کرتے ہیں، اس قدر ہماری کسی اور چیز پر حسد نہیں کرتے۔“

فوائد:.......۱۔ وَإِذَ قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ۔ یہ الفاظ دلیل ہیں کہ امام اور مقتدی کو ایک ساتھ آمین کہنی چاہیے، امام کے بعد آمین نہ کہے۔ (شرح النووی: ۲/۱۴۱)

۲۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سورۂ فاتحہ کے اختتام پر، امام، مقتدی اور منفرد کے لیے آمین کہنا مستحب ہے۔ اور امام ومقتدی کو ایک ساتھ آمین کہنا چاہیے۔ (شرح النووی: ۲/۱۴۰)

۹۳..... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ خَصَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّأْمِيْنِ، فَلَمْ يُعْطِهِ أَحَداً مِنَ النَّبِيِّيْنَ قَبْلَهُ، خَلَا هَارُوْنَ حِيْنَ دَعَا مُوْسٰى فَأَمَّنَ هَارُوْنُ، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ .

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو آمین کے ساتھ خاص فرمایا ہے۔ آپ سے پہلے کسی نبی کو یہ خصوصیت عطا نہیں فرمائی۔ صرف حضرت ہارون علیہ السلام کو عطا کی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی تو حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہی تھی۔ بشرطیکہ اس سلسلے میں مروی روایت صحیح ہو

۱۵۸۶۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نَا أَبُوْ عَامِرٍ، وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَيْضاً، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ عَنْ زَرْبِيٍّ مَوْلٰى لِآلِ الْمُهَلَّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ.........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْساً، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَعْطَانِيْ خِصَالاً ثَلَاثَةً)). فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ: وَ مَا هٰذِهِ الْخِصَالُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَعْطَانِيْ صَلَاةً فِي الصُّفُوْفِ، وَ أَعْطَانِي التَّحِيَّةَ، إِنَّهَا لَتَحِيَّةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَ أَعْطَانِي التَّأْمِيْنَ، وَ لَمْ يُعْطِهِ أَحَداً مِنَ النَّبِيِّيْنَ قَبْلُ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ أَعْطٰى هَارُوْنَ يَدْعُوْ مُوْسٰى وَ يُؤَمِّنُ هَارُوْنُ)).

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تین خصوصی چیزیں عطا فرمائی ہیں۔ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ کون سی چیزیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے صفیں بنا کر نماز پڑھنی عطا کی ہے اور مجھے سلام سے نوازا ہے اور بلاشبہ وہ اہل جنت کا تحفہ اور سلام ہوگا اور مجھے آمین عطا کی ہے۔ مجھ سے پہلے کسی نبی کو یہ عطا نہیں ہوئی۔ سوائے حضرت ہارون علیہ السلام کے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں آمین عطا کی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے اور حضرت ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔

(۱۵۸۶) اسنادہ ضعیف: زربی راوی ضعیف ہے۔ الضعیفة: ۵۰۳۴.

۹۴..... بَابُ السُّنَّةِ فِيْ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَ ةِ، وَ اسْتِحْبَابِ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَ ةِ جَهْرًا بَيْنَ الْمُخَافَتَةِ وَ بَيْنَ الْجَهْرِ الرَّفِيعِ

امام کے جہری قراءت کرنے میں سنت کا بیان۔ بہت زیادہ بلند آواز اور بالکل پست آواز کے درمیان آواز سے قراءت کرنا مستحب ہے

۱۵۸۷۔ أَنَا أَبُوطَاهِرٍ، نَا أَبُوبَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾. (الاسراء: ۱۱۰) قَالَ: نَزَلَتْ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، فَكَانَ إِذَا صَلّٰى بِأَصْحَابِهِ جَهَرَ بِالْقُرْاٰنِ، وَ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْاٰنِ، وَ قَالَا: فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ إِذَا سَمِعُوْا، سَبُّوا الْقُرْاٰنَ، وَ مَنْ أَنْزَلَهُ، وَ مَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ، فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُوْنَ، فَيَسُبُّوْنَ الْقُرْاٰنَ، ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا يَسْمَعُوْنَ، ﴿وَ ابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا﴾. قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ "كِتَابِ الْإِيْمَانِ"

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں فرماتے ہیں ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ (الاسراء: ۱۱۵) ''اپنی نماز نہ زیادہ بلند آواز سے پڑھیں، نہ بالکل پست آواز سے۔'' ''یہ آیت مبارکہ اس وقت نازل ہوئی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قرآن مجید پڑھتے۔'' جناب الدورقی کی روایت میں ہے: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کرتے وقت اپنی آواز بلند کرتے۔'' لہٰذا جب مشرکین قرآن کی تلاوت سنتے تو قرآن مجید کو گالیاں دیتے، اس کے نازل کرنے والے اور اسے لانے والے کو سبّ و شتم کرتے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ ''اپنی قراءت کو بلند آواز سے نہ کریں۔'' کہ مشرکین اسے سن کر قرآن مجید کو گالیاں دیں۔ ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ اور نہ اتنی پست آواز میں قراءت کریں کہ آپ کے صحابہ کرام سن نہ سکیں۔ ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيْلًا﴾ اور ان دونوں کے درمیانی راہ اختیار

(۱۵۸۷) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة بنی اسراء یل، باب ﴿ ولا تجهر بصلاتك...... ﴾، حديث: ۴۷۲۲۔ صحیح مسلم، كتاب الصلاة، باب التوسط في القراء ة في الصلاة ......، حديث: ۴۴۶۔ سنن ترمذی: ۳۱۴۵۔ سنن نسائی: ۱۰۱۲۔ مسند ۱/۲۳، ۲۱۵۔

أَنَّ الْإِسْمَ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِ أَجْزَاءِ الشَّيْءِ ذِي الْأَجْزَاءِ وَالشُّعَبِ . قَدْ اَوْقَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اسْمَ الصَّلَاةِ عَلَى الْقِرَاءَ ةِ فِيْهَا فَقَطْ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ أَرَادَ الْقِرَاءَ ةَ فِيهَا . وَ لَيْسَ الصَّلَاةُ كُلَّهَا ، الْقِرَاءَ ةُ فِيهَا فَقَطْ .

کریں۔ جناب الدورقی کی روایت میں ہے آپ اپنے صحابہ سے اتنی پست آواز نہ رکھو کہ آپ انہیں قراءت سنا نہ سکیں۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت اس جنس کے متعلق ہے جس کے بارے میں میں ''کتاب الایمان'' میں بیان کر چکا ہوں کہ کبھی اسم کا اطلاق مختلف اجزاء اور شاخوں والی چیز کے کسی ایک جزء یا شاخ پر بھی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے، اس روایت میں، نماز کا اطلاق صرف قراءت پر کیا ہے ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ اپنی قراءت کو بلند نہ کریں۔'' اس میں صلاۃ سے مراد صرف قراءت ہے پوری نماز مراد نہیں ہے۔

فوائد:......ا۔ جہری نماز میں قراءت کو درمیانی آواز سے پڑھنا مشروع ہے۔

۲۔ جس جگہ تلاوت قرآن سے توہین قرآن کا خطرہ ہو وہاں قرآن کو آہستہ آواز سے پڑھنا چاہیے کہ قرآن کی آواز سامعین تک ہی پہنچے۔

۹۵..... بَابُ ذِكْرِ مُخَافَتَةِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَ ةَ فِي الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ ، وَ إِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الْآيِ أَحْيَاناً فِيمَا يُخَافِتُ بِالْقِرَاءَ ةِ فِي الصَّلَاةِ

نماز ظہر اور عصر میں امام کا پوشیدہ آواز سے قراءت کرنے کا بیان کبھی کبھار سری نماز میں آیت کا کچھ حصہ بلند آواز سے پڑھنا جائز ہے۔

۱۵۸۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا يَحْيٰى ، نَا هِشَامٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ..........

أَبِيْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ ، وَ رُبَّمَا أَسْمَعَنَا الْآيَةَ أَحْيَاناً ، وَ يُطِيْلُ الرَّكْعَةَ الْأُوْلَى . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ ، وَ فِيْ خَبَرِ خَبَّابٍ:

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر میں (سری۔مخفی) قراءت کرتے تھے اور بعض اوقات ہمیں ایک آدھ آیت سنا دیتے تھے۔ آپ پہلی رکعت کو طویل ادا کرتے تھے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے ہونٹ

(۱۵۸۸) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب القراءۃ فی العصر، حدیث: ۷۶۲۔ سنن نسائی: ۶۷۷۔ سنن ابن [illegible] احمد: ۵/۲۹۵.

كُنَّا نَعْرِفُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ، دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّهُ كَانَ يُخَافِتُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ. خَرَّجْتُ خَبَرَهُمَا فِيْ "كِتَابِ الصَّلَاةِ" فِيْ "أَبْوَابِ الْقِرَاءَةِ"

مبارک ہلاتے تھے۔" اور حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: "ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کو آپ کی ڈاڑھی کی حرکت سے جانتے تھے۔" یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ظہر اور عصر کی نمازوں میں مخفی قراءت کرتے تھے۔ میں نے دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما کی روایات کو کتاب الصلاۃ کے ابواب القراءۃ میں بیان کیا ہے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں سرّی تلاوت کرتے تھے اور نماز عصر میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا۔ لہٰذا نماز ظہر و نماز عصر میں سری قراءت مشروع ہے۔ البتہ کبھی کبھار کسی آیت کو بلند آواز سے پڑھنا مباح ہے۔

٩٦..... بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نمازِ مغرب میں امام کا بلند آواز سے قراءت کرنا

١٥٨٩ـ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، وَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ.........

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ. قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ.

"حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۂ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔"

٩٧..... بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ

نمازِ عشاء میں امام کا جہری قراءت کرنا

١٥٩٠ـ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَ مِسْعَرٍ، سَمِعَا عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ.........

الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ بِالتِّيْنِ وَ الزَّيْتُوْنِ فِيْ عِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَمَا سَمِعْتُ أَحْسَنَ قِرَاءَةً مِنْهُ ﷺ.

"حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عشاء میں سورۂ والتین والزیتون کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر اور

(١٥٨٩) تقدم تخريجه برقم: ٥١٤.

(١٥٩٠) تقدم تخريجه برقم: ٥٢٢.

خوبصورت قراءت کسی کی نہیں سنی۔“

۹۸..... بَابُ جَهْرِ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ

نمازِ فجر میں امام کا بلند آواز سے قراءت کرنا

۱۵۹۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ، فَسَمِعَ قُطْبَةَ يَقُوْلُ، وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَلَاقَةَ، وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ.........

قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ. سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِسُوْرَةِ ﴿ق﴾. فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ﴾ وَ قَالَ مَرَّةً: ﴿بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ﴾. وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ﴾.

”حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے نبی کریم ﷺ کو نماز صبح میں سورۂ ق کی قراءت کرتے ہوئے سنا۔ (وہ کہتے ہیں) میں نے آپ ﷺ کو سنا، آپ یہ آیت تلاوت کر رہے تھے: ﴿وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ﴾ ”اور کھجور کے بلند و بالا درخت پیدا کیے جن کے شگوفے تہ بہ تہ ہیں۔“ اور ایک مرتبہ یہ الفاظ روایت کیے: (بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ) جناب عبدالجبار کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ”میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے آپ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ﴿وَالنَّخْلُ بَاسِقَاتٍ﴾“

۹۹..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَجْهَرُ فِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ، وَ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ، لَا فِيْ جَمِيْعِ الرَّكْعَاتِ كُلِّهَا

یہ تفسیر کرنے والی روایت کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نماز مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کرتے تھے۔ آپ ان کی تمام رکعات میں بلند آواز سے قراءت نہیں کرتے تھے

مِنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ مُسْنَداً، وَلَا أَخَالُ، وَ إِنَّمَا خَرَّجْتُ هٰذَا الْخَبَرَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ إِذْ لَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْقِبْلَةِ فِيْ صِحَّةِ مَتْنِهِ، وَ إِنْ لَّمْ يَثْبُتِ الْخَبَرُ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ الَّذِيْ نَذْكُرُهُ.

اگر اس سلسلے میں مروی حدیث مسند ثابت ہو، اور میرا خیال نہیں کہ یہ ثابت ہو۔ میں اس حدیث کو اس کتاب میں صرف اس لیے بیان کر رہا ہوں، کیونکہ تمام مسلمانوں کا اس حدیث کے متن کی صحت میں اتفاق ہے اگرچہ سند کے لحاظ سے یہ

(۱۵۹۱) تقدم تخریجه برقم: ۵۲۷.

ثابت نہیں ہے جسے ہم ابھی بیان کرتے ہیں۔

١٥٩٢ - أَنَا أَبُوطَاهِرٍ، نَا أَبُوبَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، نَا عَمْرُو بْنُ الرُّبَيِّعِ بْنِ طَارِقٍ، نَا عِكْرَمَةُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، نَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنِيْ..........

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بَيْنَا أَنَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، إِذْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ أَحَداً يُكَلِّمُهُ))، فَذَكَرَ حَدِيْثَ الْمِعْرَاجِ بِطُوْلِهِ، وَقَالَ: ((ثُمَّ نُوْدِيَ أَنَّ لَكَ بِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا، قَالَ فَهَبَطْتُ، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ عَنْ كَبِدِ السَّمَاءِ، نَزَلَ جِبْرِيْلُ فِيْ صَفٍّ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَصَلّٰى بِهِ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ، فَصَفُّوْا خَلْفَهُ، فَائْتَمَّ بِجِبْرِيْلَ، وَائْتَمَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَصَلّٰى بِهِمْ أَرْبَعاً يُخَافِتُ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ تَرَكَهُمْ، حَتّٰى تَصُوْبَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ، نَزَلَ جِبْرِيْلُ، فَصَلّٰى بِهِمْ أَرْبَعاً يُخَافِتُ فِيهِنَّ الْقِرَاءَةَ، فَائْتَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِبْرِيْلَ، وَائْتَمَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَرَكَهُمْ حَتّٰى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ، نَزَلَ جِبْرِيْلُ، فَصَلّٰى بِهِمْ ثَلَاثاً يَجْهَرُ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، وَيُخَافِتُ فِيْ وَاحِدَةٍ، ائْتَمَّ النَّبِيُّ ﷺ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس اثناء میں کہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان (سو رہا) تھا جب میں نے کسی کو بات کرتے ہوئے سنا۔'' پھر معراج والی مکمل حدیث بیان کی اور فرمایا: ''پھر اعلان کیا گیا: بے شک آپ کو ہر نماز کے بدلے دس گنا ثواب ملے گا۔ فرمایا: پھر میں نیچے اتر آیا۔ پھر جب سورج آسمان کے درمیان سے ڈھل گیا تو جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک صف کے ساتھ نازل ہوئے، اور آپ کو نماز پڑھائی۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے پیچھے صف بنالی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے جبرائیل کی اقتداء کی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ نے انہیں چار رکعات نماز پڑھائی اور آہستہ آواز سے قراءت کی، پھر صحابہ کو چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ سورج جھک گیا مگر ابھی وہ روشن اور سفید تھا (زرد نہیں ہوا تھا)۔ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہیں چار رکعات پڑھائیں جن میں پوشیدہ قراءت کی۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کی اقتدا کی اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کی اقتدا کی۔ پھر انہیں سورج غروب ہونے تک چھوڑ دیا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہیں تین رکعات پڑھائیں، پہلی دو رکعتوں میں جہری قراءت کی اور تیسری رکعت میں پوشیدہ قراءت کی۔ نبی کریم ﷺ

(١٥٩٢) اسناده ضعيف: سنن الدارقطنی: ٩٧/١ باختصار۔ مراسيل ابی داود: ١٢۔ من طريق سعيد عن قتادة عن الحسن مرسلاً۔

بِجِبْرِيْلَ، وَ ائْتَمَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلّٰى بِهِمْ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، يَجْهَرُ فِي رَكْعَتَيْنِ، وَيُخَافِتُ فِي اثْنَتَيْنِ، ائْتَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِبْرِيْلَ، وَ ائْتَمَّ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، فَبَاتُوْا حَتّٰى أَصْبَحُوْا، نَزَلَ جِبْرِيلُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ يُطِيْلُ فِيهِنَّ الْقِرَاءَةَ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ رَوَاهُ الْبَصْرِيُّوْنَ عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ، أَنَسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ قِصَّةَ الْمِعْرَاجِ، وَ قَالُوْا فِيْ اٰخِرِهِ: قَالَ الْحَسَنُ: فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ، نَزَلَ جِبْرِيْلُ إِلٰى اٰخِرِهِ، فَجَعَلَ الْخَبَرَ مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ فِي إِمَامَةِ جِبْرِيلَ مُرْسَلاً عَنِ الْحَسَنِ، وَ عِكْرِمَةُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَدْرَجَ هٰذِهِ الْقِصَّةَ فِيْ خَبَرِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ . وَ هٰذِهِ الْقِصَّةُ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّ أَهْلَ الْقِبْلَةِ لَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّ كُلَّ مَا ذُكِرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ مِنَ الْجَهْرِ وَ الْمُخَافَتَةِ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ فَكَمَا ذُكِرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ.

نے جبرائیل علیہ السلام اور صحابہ کرام نے آپ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ پھر جب شفق غائب ہوگئی تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہیں چار رکعات پڑھائیں۔ دو رکعات میں جہری اور دو رکعات میں سری قراءت کی۔ نبی کریم ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء کی اور نبی کریم کے صحابہ کرام نے نبی ﷺ کی اقتداء کی۔ پھر لوگ سو گئے حتیٰ کہ صبح ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہیں دو رکعات پڑھائیں اور ان میں طویل قراءت کی۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بصری راویوں نے یہ حدیث سعید سے اور انہوں نے حضرت قتادہ کے واسطے سے حضرت انس کے استاد مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے واقعہ معراج میں بیان کی ہے، روایت کے آخر میں وہ کہتے ہیں: "امام حسن بصری فرماتے ہیں:" پھر جب سورج ڈھل گیا تو جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے ...... آخر تک۔ اس طرح انہوں نے اس مقام سے آگے کی روایت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مرسل بیان کی ہے۔ اور عکرمہ بن ابراہیم نے یہ قصہ حضرت انس بن مالک کی حدیث میں درج کردیا ہے۔ حالانکہ یہ واقعات حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی صورت میں محفوظ اور ثابت نہیں ہے۔ مگر تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے، کہ نماز میں جہری اور سری قراءت کا جو تذکرہ اس حدیث میں آیا ہے وہ اسی طرح درست ہے جیسے اس حدیث میں مذکور ہوا ہے۔

فوائد :......١۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز مغرب اور نماز عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا مشروع ہے، اور آخری دو رکعت میں سری تلاوت مسنون ہے۔

٢۔ نماز مغرب میں قصار مفصل سورتوں کی تلاوت مستحب ہے لیکن کبھی کبھی کسی طویل سورت کی تلاوت بھی مشروع ہے۔ اسی طرح نماز عشاء میں اوساط مفصل سورتوں کی تلاوت مسنون ہے لیکن کبھی کبھار کسی چھوٹی سورت کی

تلاوت بھی مباح ہے۔

١٠٠..... بَابُ الْأَمْرِ بِمُبَادَرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُوْمَ بِالرُّكُوْعِ وَ السُّجُوْدِ

امام کو مقتدی سے پہلے رکوع وسجود کرنے کا حکم کا بیان

١٥٩٣ ـ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا هِشَّامُ بْنُ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حَطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا عَبْدَةُ، كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عُرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ.........

عَنْ حَطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، وَ هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدَةَ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ، فَلَمَّا جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهِ، قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: أُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَ الزَّكَاةِ. فَلَمَّا انْفَتَلَ أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ، قَالَ: أَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذَا وَ كَذَا؟ أَمَا تَدْرُوْنَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ صَلَاتِكُمْ؟ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا، فَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَ عَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ: ((إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ، وَ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوْا، وَ إِذَا قَالَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّالِّيْنَ﴾، فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ، وَ إِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَ ارْكَعُوْا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ، وَ يَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَتِلْكَ بِتِلْكَ، فَإِذَا كَبَّرَ وَ سَجَدَ، فَاسْجُدُوْا، فَإِنَّ الْإِمَامَ

''جناب حطان بن عبد اللہ رقاشی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، جب وہ اپنی نماز کے آخر میں بیٹھے تو ایک شخص نے کہا: ''نماز نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ ملائی گئی ہے (قرآن مجید میں ان کا تذکرہ ایک ساتھ ہوا ہے)۔ پھر جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: یہ کلمات کس شخص نے کہے ہیں؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہیں اپنی نماز میں کون سے کلمات کہنے ہیں؟ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو ہمیں سنتیں بیان کیں اور ہمیں ہماری نماز سکھائی۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم نماز پڑھو تو اپنی صفیں درست اور سیدھی کیا کرو، اور تم میں سے ایک شخص کو امامت کرانی چاہیے، پھر جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ﴾ پڑھے تو تم آمین کہو، اللہ تمہاری دعا قبول کرے گا اور جب امام تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو۔ کیونکہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھاتا ہے۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کے برابر ہو جائے گا (تمہارا دیر سے رکوع میں جانا اور بعد میں

(١٥٩٣) تقدم تخريجه برقم: ١٥٨٤.

يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ)). زَادَ بُنْدَارٌ، قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ: ((فَتِلْكَ بِتِلْكَ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يُرِيْدُ أَنَّ الْإِمَامَ يَسْبِقُكُمْ إِلَى الرُّكُوْعِ، فَيَرْكَعُ قَبْلَكُمْ، فَتَرْفَعُوْنَ أَنْتُمْ رُؤُوْسَكُمْ مِنَ الرُّكُوْعِ بَعْدَ رَفْعِهِ فَتَمْكُثُوْنَ فِي الرُّكُوْعِ، فَهٰذِهِ الْمَكْثَةُ فِي الرُّكُوْعِ بَعْدَ رَفْعِ الْإِمَامِ الرَّأْسَ مِنَ الرُّكُوْعِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ الَّتِيْ سَبَقَكُمْ بِهَا الْإِمَامُ إِلَى الرُّكُوْعِ وَكَذٰلِكَ السُّجُوْدُ.

اٹھنا)۔ جب وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو، بلاشبہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سجدے سے سر اٹھاتا ہے۔ جناب بندار کی روایت میں اضافہ ہے: ”تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے بدلے میں ہوجائے گا۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”آپ کی مراد یہ ہے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے، تم پر سبقت لے جاتا ہے اور تم رکوع سے اپنے سر اس کے سر اٹھانے کے بعد اٹھاتے ہو، اس طرح تم رکوع میں (اس کے بعد بھی کچھ دیر) ٹھہرتے ہو۔ اس طرح امام کے رکوع سے سر اٹھا لینے کے بعد رکوع میں ٹھہرنا یہ اس سبقت کے بدلے میں ہوجائے گا، جو امام مقتدیوں سے رکوع وسجود میں کرتا ہے۔“

١٠١..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُوْمَ بِالرُّكُوْعِ، وَالْإِخْبَارِ بِأَنَّ الْإِمَامَ مَا سَبَقَ الْمَأْمُوْمَ مِنَ الرُّكُوْعِ، أَدْرَكَهُ الْمَأْمُوْمُ بَعْدَ رَفْعِ الْإِمَامِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

مقتدی کا امام سے پہلے رکوع میں جانا منع ہے۔ اور اس بات کا بیان کہ امام مقتدی سے رکوع میں جانے میں جو سبقت کرتا ہے، مقتدی وہ سبقت امام کے سر اٹھانے کے بعد پا لے گا۔ (یعنی اس کے رکوع کی مقدار امام کے رکوع کی مقدار کے برابر ہوجائے گی)

١٥٩٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، (ح) وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، (ح) وَثَنَا أَيْضاً سَعِيْدٌ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، وَثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ـ هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِالْجَبَّارِ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ..........

عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنِّيْ قَدْ بَدَنْتُ، فَلَا تُبَادِرُوْنِيْ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بلاشبہ میرا بدن بھاری ہوگیا

(١٥٩٤) اسناده حسن: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب ما يؤمر به المأموم من اتباع الامام، حديث: ٦١٩ـ سنن ابن ماجه: ٩٦٣ـ مسند احمد: ٤/٩٢ـ مسند الحميدی: ٦٠٣ـ سنن الدارمی: ١٣١٥.

بِالرُّكُوْعِ وَ السُّجُوْدِ فَإِنَّكُمْ مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ، تُدْرِكُوْنِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ، وَ مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُّ، تُدْرِكُوْنِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَذْكُرِ الْمَخْزُوْمِيُّ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى، ((وَ مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُّ)) إِلَى آخِرِهِ. وَ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ: ((إِنِّيْ قَدْ بَدَنْتُ أَوْ بَدَّنْتُ)).

ہے، لہٰذا تم مجھ سے پہلے رکوع وسجود نہ کیا کرو۔ کیونکہ میں رکوع کرتے وقت تم پر جتنی بھی سبقت کروں گا وہ تم میرے سر اٹھانے کے بعد پالو گے اور جب میں سجدہ کرتے ہوئے تم سے جتنی بھی سبقت کروں گا تم وہ میرے سر اٹھانے کے بعد پالو گے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب مخزومی نے یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ''میں سجدہ کرتے وقت تم سے جتنی بھی سبقت کروں گا۔'' اور جناب یحییٰ بن حکیم کی روایت میں ہے: ''بلاشبہ میں بھاری جسم والا ہوگیا ہوں یا میں کمزور اور عمر رسیدہ ہوگیا ہوں۔''

۱۰۲..... بَابُ ذِكْرِ الْوَقْتِ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْهِ الْمَأْمُوْمُ مُدْرِكًا لِلرَّكْعَةِ إِذَا رَكَعَ إِمَامُهُ قَبْلُ

اس وقت کا بیان جس میں مقتدی رکعت کو پانے والا شمار ہوگا، جبکہ اس کے امام نے اس سے پہلے رکوع کرلیا ہو

۱۵۹۵۔ أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ......

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلَاةِ، فَقَدْ أَدْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ يُقِيْمَ الْإِمَامُ صُلْبَهُ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز کو پالیا، امام کی اپنی کمر کو سیدھا کرنے سے پہلے۔''

۱۰۳..... بَابُ رَفْعِ الْإِمَامِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَبْلَ الْمَأْمُوْمِ

امام کا مقتدی سے پہلے رکوع سے سر اٹھانا

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ، فِيْ خَبَرِ أَبِيْ مُوْسٰى: ((فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَ يَرْفَعُ قَبْلَكُمْ))، قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((فَتِلْكَ بِتِلْكَ)).

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جناب ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:'' پس بے شک امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے

(۱۵۹۵) صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب من ادرك من الصلاة ركعة، حدیث: ۵۸۰۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب من ادرك ركعة من الصلاة، حدیث: ۶۰۷۔ سنن ابی داود: ۱۱۲۱۔ سنن ترمذی: ۵۲۴۔ سنن نسائی: ۵۵۴۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۲۲۔

(۱۵۹۶) تقدم برقم: ۱۵۹۳۔

فرمایا: ''(تمہارا تاخیر سے رکوع کرنا اور تاخیر سے سر اٹھانا) وہ برابر ہو جائے گا۔''

فوائد:......ا۔ان احادیث میں امام کی اتباع کی تاکید ہے کہ نماز کے ہر رکن میں امام کے پیچھے چلا جائے۔امام سے مسابقت اور امام کے ساتھ چلنے کی ممانعت ہے۔ چونکہ ان چیزوں کا جاننا صحت نماز کی بنیادی شرائط ہیں اس لیے ان کا جاننا ہر نمازی کے لیے ضروری ہے۔

۲۔ امام جس رکن میں مقتدی سے جتنی جلدی جاتا ہے، مقتدیوں کے اس رکن میں اتنی تاخیر سے منتقل ہونے سے سبقت کا ازالہ ہو جاتا ہے لہٰذا قیام وقعود، رکوع وسجود اور سلام پھیرنے میں امام کی اقتدا ملحوظ رکھی جائے۔

۱۰۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَحْمِيْدِ الْمَأْمُوْمِ رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَ رِجَاءُ مَغْفِرَةِ ذُنُوْبِهِ إِذَا وَافَقَ تَحْمِيْدُهُ تَحْمِيْدَ الْمَلَائِكَةِ

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد مقتدی کا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے اور اسے اپنے گناہوں کی بخشش کی امید رکھنے کا بیان جبکہ اس کی حمد وثناء فرشتوں کی حمد وثنا کے موافق ہو جائے۔

۱۵۹۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ أَطَاعَنِيْ، فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِيْ، فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَ مَنْ أَطَاعَ الْأَمِيْرَ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ، وَ مَنْ عَصَى الْأَمِيْرَ، فَقَدْ عَصَانِيْ، إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ، فَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا، فَصَلُّوْا قُعُوْدًا، وَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، فَإِذَا وَافَقَ قَوْلُ أَهْلِ الْأَرْضِ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَاءِ، غُفِرَ لَهُ مَا مَضٰى مِنْ ذَنْبِهِ. وَ يَهْلِكُ كِسْرٰى وَ لَا كِسْرٰى بَعْدُ، وَ يَهْلِكُ قَيْصَرُ وَ لَا قَيْصَرَ مِنْ بَعْدِهِ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے میری اطاعت کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس شخص نے میری نافرمانی کی تو اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی، اور جس شخص نے امیر کی اطاعت کی تو اس نے بلاشبہ میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی تو اس نے یقیناً میری نافرمانی کی۔ بے شک امام ڈھال ہے، لہٰذا جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ اور جب وہ ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہے تو تم ''اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ'' کہو۔ جب اہل زمین کا قول آسمان والوں کے قول کے موافق ہو جائے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ کسریٰ (ایران کا بادشاہ) ہلاک

(۱۵۹۷) مسند احمد: ۲/۴۶۷ مطولاً۔ صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب وجوب طاعة الامراء، حدیث: ۱۸۳۵ بالشطر الاوّل.

ہوگا، تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا، اور قیصر (روم کا بادشاہ) ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا۔"

فوائد:......۱۔ خلیفۃ المسلمین کی اتباع لازم اور شرعی امور میں نافرمانی حرام ہے۔

۲۔ نماز میں امام کی اتباع لازم ہے اور اگر امام کھڑا ہو کر نماز پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اور اگر امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدیوں کو بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیے۔ یہ مسئلہ بعد میں منسوخ ہو گیا تھا جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا گیا ہے۔

۳۔ امام کا بلند آواز سے سمع اللہ لمن حمدہ کہنا مشروع ہے۔

۱۰۵..... بَابُ مُبَادِرَةِ الْإِمَامِ الْمَأْمُوْمَ بِالسُّجُوْدِ، وَ ثُبُوْتِ الْمَأْمُوْمِ قَائِماً وَ تَرْكِهِ الْإِنْحِنَاءَ لِلسُّجُوْدِ حَتّٰى يَسْجُدَ إِمَامُهُ

سجدہ کرتے وقت امام کا مقتدی سے پہلے سجدے میں جانا اور مقتدی کا کھڑے رہنا، اور اس وقت تک سجدے کے لیے نہ جھکنا جب تک امام سجدے میں نہ چلا جائے

۱۵۹۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ نَزَلْ قِيَاماً حَتّٰى نَرَاهُ قَدْ سَجَدَ.

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ رکوع سے سر اٹھا لیتے تھے، تو ہم اس وقت تک کھڑے رہتے یہاں تک کہ ہم آپ کو سجدے کی حالت میں دیکھ لیتے۔"

۱۵۹۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ صَالِحٍ -وَ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ- عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سَرِيْعٍ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ أَحَدُنَا ظَهْرَهُ، حَتّٰى نَرٰى

"حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی کمر جھکاتا نہیں تھا حتیٰ کہ ہم دیکھ لیتے کہ رسول اللہ ﷺ مکمل طور پر سجدے کی حالت

(۱۵۹۸) صحيح على شرط مسلم.

(۱۵۹۹) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب متابعة الامام والعمل بعده، حديث: ٤٧٥۔ مسند احمد: ٣٠٦/٤، ٣٠٧۔ مسند الحميدي: ٥٦٧ الروايات مطولة ومختصرة.

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِ اسْتَوٰى سَاجِدًا. میں چلے گئے ہیں۔“

فوائد:......۱۔ابن جوزی نے ان احادیث سے استدلال کیا ہے کہ جب تک امام کسی رکن میں مکمل منتقل نہ ہو جائے اس وقت تک مقتدی کو اس رکن میں جانے کا آغاز نہیں کرنا چاہیے۔

۲۔ علماء کا یہی موقف ہے کہ مقتدیوں کو امام کی اتباع کرنی چاہیے اور وہ اس کے رکوع میں جانے کے بعد رکوع میں جائیں اور اس کے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رکوع سے سر اٹھائیں۔ (تحفۃ الاحوذی: ۳۱۲/۱)

۱۰۶..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ مُبَادَرَةِ الْمَأْمُوْمِ الْإِمَامَ بِرَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السُّجُوْدِ

سجدے سے امام سے پہلے سر اٹھانے پر مقتدی کے لیے سخت وعید کا بیان

۱۶۰۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ......

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَبُو الْقَاسِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ((أَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد ﷺ یا ابو القاسم علیہ السلام نے فرمایا: ”وہ شخص جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے، کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔“

فوائد:......۱۔امام سے سبقت کرنا اور رکوع وسجود وغیرہ میں اس سے پہل کرنا حرام ہے اور اس پر سخت وعید ہے۔

۲۔ اس حدیث میں امام کی اتباع کی تاکید کی گئی ہے اور تمام نماز میں اس کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے۔لہٰذا تمام نماز میں امام کے پیچھے چلنا مقتدیوں پر لازم ہے۔

۱۰۷..... بَابُ ذِكْرِ إِدْرَاكِ الْمَأْمُوْمِ مَا فَاتَهُ مِنْ سُجُوْدِ الْإِمَامِ بَعْدَ رَفْعِ الْإِمَامِ رَأْسَهُ

اس بات کا بیان کہ امام کے سجدے کا جو حصہ مقتدی سے فوت ہو جائے گا، مقتدی اسے امام کے سر اٹھانے کے بعد پالے گا

۱۶۰۱۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ، فِيْ خَبَرِ أَبِيْ مُوْسٰى: ((فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ، وَ يَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، فَتِلْكَ بِتِلْكَ)). وَ فِيْ خَبَرِ

”امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:”بے شک امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے تو یہ اس کے برابر ہو جائے گا۔ (یعنی

(۱۶۰۰) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اثم من رفع رأسه قبل الامام، حدیث: ۶۹۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب تحریم سبق الامام برکوع او سجود، حدیث: ۴۲۷۔ سنن ترمذی: ۵۸۲۔ سنن نسائی: ۸۲۹۔ سنن ابن ماجه: ۹۶۱۔ مسند احمد: ۲۶۰/۲.

(۱۶۰۱) تقدم برقم: ۱۵۹۳۔ وحدیث معاویة رضی اللّٰه عنها۔ تقدم برقم: ۱۵۹۴.

مُعَاوِيَةَ: ((وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ تُدْرِكُوْنِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ)).

تمہارا دیر سے سجدہ کرنا اور دیر سے سر اٹھانا، اس سے تمہارا اور امام کا سجدہ برابر ہوجائے گا) اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''میں جس قدر بھی تم سے پہلے سجدے میں جاؤں گا تم وہ مقدار میرے سر اٹھانے کے بعد پالو گے۔''

۱۰۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْمَأْمُوْمِ الْإِمَامَ بِالْقِيَامِ وَ الْقُعُوْدِ

قیام اور قعود (بیٹھنے) میں مقتدی کا امام سے جلدی کرنا منع ہے

١٦٠٢ ـ أَنَـا أَبُـوْطَـاهِرٍ، أَنَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ............

عَـنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، وَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ وَ أَقْبَلَ إِلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّـاسُ إِنِّـيْ إِمَـامُـكُـمْ، فَـلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِـالرُّكُوْعِ وَ لَا بِالسُّجُوْدِ. وَ لَا بِالْقِيَامِ وَ لَا بِالْقُعُوْدِ وَ لَا بِالْانْصِرَافِ، فَإِنِّيْ أَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ. وَ ايْمُ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ. لَوْ رَأَيْتُمْ مَـا رَأَيْـتُ لَـضَـحِـكْتُـمْ قَلِيْلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْـرًا))، قَـالَ: فَـقُـلْـنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رَأَيْتَ؟ قَالَ: ((رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ)).

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں لہٰذا تم مجھ سے پہلے رکوع اور سجود نہ کیا کرو۔ قیام، قعود اور نماز سے فارغ ہوتے وقت مجھ سے پہل نہ کیا کرو۔ بے شک میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم وہ دیکھ لو جو میں دیکھتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کی، اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے جنت اور جہنم دیکھی ہے۔''

فوائد:......مکرر ۱۵۷۵۔ ۱۵۹۸۔

۱۰۹..... بَابُ افْتِتَاحِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِيْ يُجْهَرُ فِيْهَا مِنْ غَيْرِ سَكْتٍ قَبْلَهَا

جہری قراءت والی نماز میں امام دوسری رکعت میں بغیر سکتے کے قراءت شروع کرے گا

١٦٠٣ ـ أَخْبَرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ نَصْرٍ الْمُعَارِكِ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ

(١٦٠٢) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تحريم سبق الامام بركوع او سجود، حديث: ٤٢٦ ـ مسند احمد: ١٠٢/٣.

حَسَّان، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا عَمَّارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، نَا أَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، نَا......

أَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَهَضَ فِي الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَمْ يَسْكُتْ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تو آپ الحمد للہ رب العالمین سے قراءت شروع کر دیتے اور سکتہ نہیں کرتے تھے۔''

فوائد: ...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دعائے استفتاح نماز کی اوّل رکعت میں مشروع ہے باقی رکعات میں رکعت کا آغاز سورہ فاتحہ کی تلاوت سے کیا جائے گا۔

١١٠...... بَابُ تَخْفِيْفِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِتْمَامِ

امام کا ہلکی اور مکمل نماز پڑھانا

١٦٠٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً فِيْ تَمَامٍ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے سب سے زیادہ ہلکی، مگر مکمل نماز پڑھانے والے تھے۔''

فوائد: ......ہلکی نماز سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ نماز میں اطمینان اور تعدیل ارکان نہ ہو۔ جو حضرات نماز میں جلد بازی کے عادی ہو جاتے ہیں انہیں مسنون قراءت بھی لمبی محسوس ہوتی ہے اور سنتِ عدمِ واقفیت کی بنا پر طویل قراءت پر انقباض اور پریشانی کا شکار نظر آتے ہیں۔

١١١...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَطْوِيْلِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ مُخَافَةَ تَنْفِيْرِ الْمَأْمُوْمِيْنَ وَ فُتُوْنِهِمْ

مقتدیوں کے متنفر ہونے اور ان کے فتنے میں مبتلا ہونے کے ڈر سے امام کا لمبی نماز پڑھانا منع ہے

١٦٠٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ، نَا قَيْسٌ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، نَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: قَالَ لَنَا أَبُوْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو، وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ..........

(١٦٠٣) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرۃ الاحرام والقراءۃ، حدیث: ٥٩٩ تعلیقاً۔ صحیح ابن حبان: ١٩٣٣.

(١٦٠٤) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب امر الائمۃ بتخفیف الصلاۃ، حدیث: ٤٦٩/١٨٩۔ سنن ترمذی: ٢٣٧۔ سنن نسائی: ٨٢٥۔ مسند احمد: ٣/١٧٠۔ سنن الدارمی: ١٢٦٠.

(١٦٠٥) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب تخفیف الامام فی القیام، حدیث: ٧٠٢۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب امر الائمۃ بتخفیف الصلاۃ، حدیث: ٤٦٦۔ سنن ابن ماجہ: ٩٨٤۔ مسند احمد: ٤/١١٨۔ مسند الحمیدی: ٤٥٣.

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ، مِمَّا يُطِيلُ بِنَا، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ غَضَباً فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ لَمُنَفِّرِيْنَ، فَأَيُّكُمْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَ الْكَبِيْرَ وَ ذَا الْحَاجَةِ)) . هٰذَا حَدِيْثُ بَنْدَارٌ.

''حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو اس نے عرض کی: بے شک میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی نماز سے پیچھے رہتا ہوں، کیونکہ وہ ہمیں بڑی طویل نماز پڑھاتا ہے، تو میں نے اس دن سے زیادہ نبی کریم ﷺ کو وعظ و نصیحت میں ناراض ہوتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! بے شک تم میں سے کچھ لوگ دوسروں کو متنفر کرنے والے ہیں۔ تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو امامت کرائے تو وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ لوگوں میں کمزور، عمر رسیدہ اور حاجت مند افراد (بھی) ہوتے ہیں۔'' یہ بندار کی حدیث ہے۔

۱۱۲..... بَابُ قَدْرِ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ الَّذِيْ لَا يَكُوْنُ تَطْوِيْلاً

امام کی قراءت کی اس مقدار کا بیان جو طویل شمار نہیں ہوگی

۱۶۰۶- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، (ح) وَ ثَنَا بَنْدَارٌ، ثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ قَالَا: ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، وَ هٰذَا حَدِيْثُ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ خَالِهِ وَ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ ....

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَ يَؤُمُّنَا ﴿بِالصَّافَّاتِ﴾.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں (امامت کراتے وقت) ہلکی نماز پڑھانے کا حکم دیتے تھے اور آپ ہمیں سورۂ صافات کی قراءت کرکے امامت کراتے تھے۔''

۱۶۰۷- أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ..........

عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: كَانَ أَبِي قَدْ تَرَكَ

''جناب ابراہیم التیمی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد گرامی نے

(۱۶۰۶) اسنادہ حسن: سنن نسائی، کتاب الامامة، باب الرخصة للامام فی التطویل، حدیث: ۸۲۷۔ مسند احمد: ۲/۲۵۶۔ صحیح ابن حبان: ۱۸۱۴۔

(۱۶۰۷) اسنادہ صحیح۔

الصَّلَاةَ مَعَنَا قُلْتُ: مَا لَكَ لَا تُصَلِّي مَعَنَا؟ قَالَ: إِنَّكُمْ تُخَفِّفُوْنَ الصَّلَاةَ، قُلْتُ: فَأَيْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ فِيكُمُ الضَّعِيفَ وَ الْكَبِيرَ وَ ذَا الْحَاجَةِ؟)) قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، ثُمَّ صَلّٰى بِنَا ثَلَاثَةَ أَضْعَافِ مَا تُصَلُّوْنَ.

ہمارے ساتھ نماز پڑھنی چھوڑ دی تو میں نے کہا: آپ ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ انہوں نے فرمایا: بے شک تم بہت ہلکی نماز پڑھتے ہو (اس لیے میں تمہارے ساتھ نماز نہیں پڑھتا)۔ میں نے عرض کی: نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کدھر گیا کہ بلاشبہ تم میں کمزور، عمر رسیدہ، اور ضرورت مند افراد بھی ہوتے ہیں۔ (اس لیے ہلکی نماز پڑھایا کرو) انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ پھر انہوں نے ہمیں تمہاری نماز سے تین گنا زائد طویل نماز پڑھائی۔"

۱۱۳..... بَابُ تَقْدِيرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ بِضُعَفَاءِ الْمَأْمُوْمِينَ وَ كِبَارِهِمْ وَ ذَوِي الْحَوَائِجِ مِنْهُمْ

امام کا کمزور، عمر رسیدہ اور ضرورت مند مقتدیوں کا خیال رکھتے ہوئے نماز پڑھانے کا بیان

۱۶۰۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، ثَنَا سَلَمَةُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، قَالَ أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ..........

عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ فَقَالَ: كَانَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَعَثَنِي عَلَى الطَّائِفِ، فَقَالَ: ((يَا عُثْمَانُ تَجَوَّزْ فِي الصَّلَاةِ، وَ اقْدُرِ النَّاسَ بِأَضْعَفِهِمْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيْرَ وَ الضَّعِيْفَ وَ السَّقِيْمَ، وَ ذَا الْحَاجَةِ)).

"جناب مطرف بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے فرمایا: "رسول اللہ ﷺ نے مجھے طائف کا امیر بنا کر بھیجتے وقت آخری وصیت یہ کی کہ "اے عثمان! نماز مختصر اور ہلکی پڑھانا اور (امامت کراتے وقت) کمزور لوگوں کا خیال رکھنا کیونکہ نمازیوں میں عمر رسیدہ، کمزور، بیمار اور حاجت مند افراد بھی ہوتے ہیں۔

فوائد :......۱۔ ان احادیث کا مفہوم واضح ہے کہ ان میں امام کو نماز میں اس قدر تخفیف کا حکم ہے کہ تخفیف سے نماز کے ارکان و سنن میں خلل واقع نہ ہو۔ البتہ اکیلا شخص ارکان میں اتنی طوالت کر سکتا ہے جتنی طوالت مناسب ہو۔ مثلاً

(۱۶۰۸) سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب من ام اقوما فليخفف، حديث: ۹۸۷۔ مسند احمد: ۲۱/۴۔ مسند الحميدى: ۹۰۵۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب امر الائمة بتخفيف الصلاة، حديث: ۴۶۸ من طريق اخر عنه.

قیام، رکوع، سجود، تشہد اور دو سجدوں کے درمیانی جلسہ میں طوالت کی جاسکتی ہے۔ (شرح النووی: ۲/۲۱٦)

۲۔ فرض نمازوں میں اتنی طوالت کہ مقتدیوں پر گراں گزرے اور ان کی مشقت کا باعث ہو مکروہ ہے۔ بلکہ نماز باجماعت ہلکے پھلکے انداز میں مشروع ہے۔

۱۱۴..... بَابُ تَخْفِيفِ الْإِمَامِ الْقِرَاءَةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لِبَعْضِ الْمَأْمُوْمِيْنَ

کسی مقتدی کو کوئی ضرورت پیش آنے پر امام کا قراءت مختصر کردینے کا بیان

۱٦۰۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، ثَنَا جَعْفَرٌ، يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيَّ، ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ، فَيَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ الْقَصِيْرَةِ، أَوِ الْخَفِيْفَةِ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے دوران) ماں کے ساتھ موجود بچے کے رونے کی آواز سنتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی یا ہلکی سورت کی قراءت کر لیتے۔''

۱۱۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَخْفِيفِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لِبَعْضِ الْمَأْمُوْمِيْنَ بَعْدَ مَا قَدْ نَوٰى إِطَالَتَهَا.

کسی مقتدی کو کوئی ضرورت پیش آنے پر امام کا مختصر نماز پڑھانا جبکہ وہ پہلے لمبی نماز پڑھانے کی نیت کر چکا ہو

۱٦۱۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنِّيْ لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ، فَأُرِيْدُ إِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ فِيْ صَلَاتِيْ مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ)).

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نماز شروع کرتا ہوں تو میرا ارادہ طویل نماز پڑھانے کا ہوتا ہے، پھر میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں اپنی نماز مختصر کردیتا ہوں، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو تکلیف ہوتی ہے۔''

(۱٦۰۹) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب امر الائمة بتخفیف الصلاة: ۴۷۰۔ مسند احمد: ۳/۱۵۳.

(۱٦۱۰) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب من اخف الصلاة عند بکاء الصبی، حدیث: ۷۱۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب امر الائمة بتخفیف الصلاة، حدیث: ۱۹۲/ ۴۷۰۔ سنن ابن ماجه: ۹۸۹۔ مسند احمد: ۳/۱۰۹.

فوائد :......۱۔ مقتدیوں کے ساتھ نرمی کرنا اور ان کے مصالح کا خیال رکھنا مشروع ہے اور انہیں مشقت میں ڈالنا جائز نہیں۔

۲۔ عورتوں کا مردوں کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

۳۔ بچوں کو مسجد میں لے جانا جائز ہے۔ (شرح النووی: ۲/ ۲۱۸)

۴۔ کسی عارضے کی وجہ سے نماز میں تخفیف کرنا مباح ہے۔

۵۔ نماز کے دوران غیر اختیاری طور پر کسی خیال کا آنا نماز کے لیے نقصان دہ نہیں تاہم اس کی بنا پر نماز سے توجہ ہٹا لینا درست نہیں۔ (شہباز حسن)

۱۱۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ خُرُوْجِ الْمَأْمُوْمِ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لَهُ مِنْ أُمُوْرِ الدُّنْيَا إِذَا طَوَّلَ الصَّلَاةَ

جب امام طویل نماز پڑھائے تو مقتدی کو دنیاوی امور میں سے کوئی حاجت پیش آنے پر نماز سے نکل جانے کی رخصت ہے

۱٦۱۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ..........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيَؤُمُّهُمْ، فَأَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ مُعَاذٌ يَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَتَنَحّٰى رَجُلٌ، وَصَلّٰى نَاحِيَةً، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالُوْا: مَالَكَ يَا فُلَانُ، نَافَقْتَ؟ قَالَ: مَا نَافَقْتُ وَلَاٰتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاُخْبِرَنَّهُ. قَالَ: فَذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: إِنَّ

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے پھر اپنے قبیلے میں واپس جا کر انہیں جماعت کراتے تھے۔ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی، پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے واپس جا کر اپنی قوم کو نماز پڑھائی تو سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کر دی۔ تو ایک شخص جماعت سے الگ ہو گیا اور وہ ایک کونے میں نماز ادا کر کے چلا گیا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا: اے فلاں! تمہیں کیا ہوا ہے۔ کیا تم منافق ہو گئے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں منافق نہیں ہوا اور میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو صورت حال سے آگاہ کروں گا۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور

(۱٦۱۱) تقدم تخریجه برقم: ۱۵۲۱۔

مُـعَـاذاً يُصَلِّي مَعَكَ ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا ، وَ إِنَّكَ أَخَّـرْتَ الْعِشَـاءَ الْبَـارِحَةَ ، ثُمَّ جَـاءَ يَـؤُمُّنَا ، فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ، وَ إِنَّمَا نَحْنُ أَصْـحَابُ نَوَاضِحَ ، وَ إِنَّمَا نَعْمَلُ بِأَيْدِيْنَا . فَـقَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفَتَّـانٌ أَنْـتَ يَـا مُـعَاذُ: إِقْرَأْ بِسُوْرَةِ كَذَا وَ سُـوْرَ ةِ كَذَا)) ، فَقُلْنَا لِعَمْرٍو: إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ يَـقُوْلُ: ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ﴾، وَ ﴿السَّمَـاءِ وَ الطَّارِقِ﴾ فَقَالَ: هُوَ نَحْو هٰذَا .

عرض کی: اے اللہ کے رسول! بے شک حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر واپس جا کر ہمیں امامت کراتے ہیں اور گزشتہ رات آپ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی۔ پھر وہ آئے تو ہمیں امامت کرائی اور سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کردی اور بے شک ہم اونٹوں کے ذریعے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں اور (دن بھر) اپنے ہاتھوں سے محنت کرتے ہیں (اس لیے رات تک بہت زیادہ تھک جاتے ہیں) پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! کیا تم فتنہ باز ہو؟ فلاں فلاں سورت پڑھا کرو۔'' ہم نے عمرو سے پوچھا: حضرت ابو زبیر فرماتے ہیں کہ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی) اور (وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ) پڑھا کرو۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں انہی جیسی سورتیں پڑھنے کا حکم دیا۔

فوائد:......۱۔ نماز کو بے جا طول دینا اور مقتدیوں کی تکلیف کا باعث بننا مکروہ فعل ہے۔

۲۔ اگر مقتدی امام کی طوالت سے آزردہ ہے تو وہ نماز چھوڑ کر علیحدہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

۳۔ امام وحاکم سے مظلوم کا شکایت کرنا اور اپنی مظلومیت سنانا جائز ومباح ہے اور یہ ممنوع غیبت سے مستثنیٰ ہے۔

۴۔ امام وحاکم کا کسی شخص کی غلطی پر اسے ڈانٹنا اور سختی کرنا درست ہے۔

۱۱۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِائْتِمَامِ أَهْلِ الصُّفُوْفِ الْأَوَاخِرِ بِأَهْلِ الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ .

پچھلی صفوں والوں کو اگلی صفوں والوں کی اقتدا کرنے کے حکم کا بیان

۱۶۱۲۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَ ةً عَلَيْهِ ، قَالَ: أَخْبَـرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ جَـعْـفَـرِ بْـنِ حَيَّـانَ أَبِي الْأَشْهَبِ السَّعْدِيِّ ، وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ ، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْالْأَشْهَبِ ، نَا أَبُوْ نَضْرَةَ..........

(۱۶۱۱) تقدم تخريجه برقم: ٥٢١.

(۱۶۱۲) صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف، حديث: ٤٣٨ـ سنن ابی داود: ٦٨٠ـ سنن نسائی: ٧٩٦، ٧٩٧ـ سنن ابن ماجه: ٩٧٨ـ مسند احمد: ١٩/٣ـ وقد تقدم: ١٥٦٠.

عَـنْ أَبِـيْ سَـعِيْدِ الْـخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا، فَقَالَ: ((تَـقَدَّمُوْا، وَ ائْتَمُّوْا بِيْ، وَ لْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَـعْـدَكُمْ، وَ لَا يَزَالُ الْقَوْمُ يَتَأَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُـؤَخِّـرَهُـمُ اللّٰهُ)). هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ. وَ قَالَ: ابْنُ مَعْمَرٍ: عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ الْعَبَدِيِّ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو صفوں میں پیچھے پیچھے رہتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تم آگے بڑھ کر میری اقتدا کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتدا کریں اور کچھ لوگ مسلسل پیچھے رہتے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ بھی ان کو پیچھے کردیتا ہے۔ یہ جناب وکیع کی حدیث ہے۔''

فوائد:......مکرر ۱۵۶۰۔

۱۱۸...... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُومِ بِالصَّلَاةِ جَالِساً إِذَا صَلّٰى إِمَامُهُ جَالِسًا

مقتدی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کے حکم کا بیان جبکہ اس کا امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھائے

۱۶۱۳۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَـنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ: ((إِنَّ الْإِمَامَ أَمِيْنٌ أَوْ أَمِيْرٌ، فَإِنْ صَلّٰى قَاعِداً، فَصَلُّوْا قُعُوْدًا، وَ إِنْ صَلّٰى قَائِماً فَصَلُّوْا قِيَامًا)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک امام امانت دار ہے یا امیر ہے، اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو، اور اگر وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو۔''

۱۱۹...... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُوْمِ بِالْجُلُوْسِ بَعْدَ افْتِتَاحِهِ الصَّلَاةَ قَائِمًا إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِدًا

جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے کے حکم کا بیان جبکہ مقتدی نے نماز کی ابتداء کھڑے ہوکر کی ہو

۱۶۱۴۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ..........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. أَنَّ الـنَّـاسَ دَخَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ مَرِيْضٌ، فَصَلّٰى بِهِمْ جَـالِسًـا، فَـصَلُّوْا قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے جبکہ آپ بیمار تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور انہوں نے کھڑے ہوکر نماز

(۱۶۱۳) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب ایجاب التکبیر وافتتاح الصلاۃ، حدیث: ۷۳۴۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ائتمام المأموم بالامام، حدیث: ۴۱۴۔ مسند الحمیدی: ۹۵۸۔ مسند ابی یعلی: ۶۳۲۶۔ صحیح ابن حبان: ۲۱۰۲۔

(۱۶۱۴) صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب اذا عاد مریضا فحضرت الصلاۃ، حدیث: ۵۶۵۸۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ائتمام المأموم بالامام، حدیث: ۴۱۲۔ سنن ابی داود: ۶۰۵۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۲۷۔ مسند احمد: ۶/۵۱۔

اجْلِسُوْا، وَ قَالَ: ((إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلَّى جَالِسًا، فَصَلُّوْا جُلُوْسًا، وَ إِذَا صَلَّى قَائِمًا، فَصَلُّوْا قِيَامًا وَ إِذَا رَكَعَ، فَارْكَعُوْا، وَ إِذَا سَجَدَ، فَاسْجُدُوْا، وَ إِذَا رَفَعَ، فَارْفَعُوْا)).

شروع کر دی۔ آپ نے انہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ (نماز سے فارغ ہوکر) آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ امام اس لیے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، لہٰذا جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو، اور جب وہ کھڑے ہوکر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو۔ جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ جب وہ اپنا سر اٹھالے تو تم بھی اپنے سر اٹھالو۔''

۱۲۰..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَلَاةِ الْمَأْمُوْمِ قَائِماً خَلْفَ الْإِمَامِ قَاعِدًا

بیٹھ کر نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے مقتدی کا کھڑے ہوکر نماز پڑھنا منع ہے

۱٦۱۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ وَّ وَكِيْعٌ۔ وَاللَّفْظُ لِجَرِيْرٍ۔ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ..........

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا بِالْمَدِيْنَةِ، فَصَرَعَهُ عَلٰى جُذْمِ نَخْلَةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ، فَأَتَيْنَاهُ نَعُوْدُهُ، فَوَجَدْنَاهُ فِيْ مَشْرُبَةٍ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا يُسَبِّحُ جَالِسًا، فَقُمْنَا خَلْفَهُ، وَ أَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: ((إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا، فَصَلُّوْا جُلُوْسًا، وَ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَائِمًا، فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَ لَا تَفْعَلُوْا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسَ بِعُظَمَائِهَا)).

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں گھوڑے پر سوار ہوئے تو اس نے آپ کو کھجور کے تنے پر گرا دیا۔ جس سے آپ کے پاؤں میں موچ آ گئی تو ہم آپ ﷺ کی تیمارداری کے لیے آئے تو ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرے میں آپ کو بیٹھ کر نفل پڑھتے ہوئے پایا۔ لہٰذا ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوگئے۔ آپ نے ہمیں (بیٹھنے کا) اشارہ کیا تو ہم بیٹھ گئے۔ پھر جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب امام کھڑے ہوکر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھا کرو، اور تم اس طرح نہ کیا کرو جس طرح پارسی اپنے بادشاہوں اور رؤسا کے ساتھ کرتے ہیں۔''

(۱٦۱۵) اسناده صحیح علی شرط مسلم: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الامام یصلی من قعود، حدیث: ٦۰۲۔ الادب المفرد للبخاری: ۹٦۰۔ سنن ابن ماجه: ۳٤۸۵۔ مسند احمد: ۳/۳۰۰.

۱۲۱..... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ تَأَوَّلَهَا بَعْضُ الْعُلَمَاءِ نَاسِخَةً لِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَأْمُوْمَ بِالصَّلَاةِ جَالِساً إِذَا صَلَّى إِمَامُهُ جَالِسًا

ان روایات کا بیان جنہیں بعض علماء نے تاویل کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے اس حکم کی ناسخ قرار دیا ہے جس میں آپ نے مقتدی کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے، جبکہ اس کا امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو

۱۶۱۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، (ح) وَثَنَا سَلْمٌ أَيْضًا، نَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، جَاءَهُ بِلَالٌ رضی اللہ عنہ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)). قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيْفٌ، وَمَتٰى يَقُوْمُ مَقَامَكَ يَبْكِيْ، فَلَا يَسْتَطِيْعُ، فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ. قَالَ: ((مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ((فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ)). قَالَتْ: فَأَرْسَلْنَا إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ. فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِ أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ مَكَانَكَ. قَالَ: فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ إِلٰى جَنْبِ

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اس مرض میں بیمار ہوئے جس میں آپ کی وفات ہوئی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کو نماز کی اطلاع کرنے آئے تو آپ نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! بیشک ابوبکر رضی اللہ عنہ نہایت نرم دل اور بہت جلد رو دینے والے شخص ہیں، وہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے لگ جائیں گے اور نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ اس لیے اگر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں تو بہتر ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ آپ نے تین بار یہ حکم دیا۔ پھر فرمایا: بلاشبہ تم حضرت یوسف (علیہ السلام) کے قصہ والی عورتوں جیسی ہو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ”لہٰذا ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا (وہ تشریف لائے) اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ (اس دوران میں) نبی کریم ﷺ نے کچھ افاقہ محسوس کیا تو دو آدمیوں کا سہارا لے کر تشریف لائے جبکہ آپ کے قدم مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آمد کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے

(۱۶۱۶) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الرجل یأتم بالامام ......، حدیث: ۷۱۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استخلاف الامام، حدیث: ۴۱۸۔ سنن ابی داود: ۱۲۳۲۔ سنن نسائی: ۸۳۴۔ مسند احمد: ۲۲۴/۶۔

أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَأْتَمُّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ النَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِأَبِي بَكْرٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ . هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ وَ قَالَ فِي حَدِيْثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا ، وَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَائِمًا . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيْثِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ الْمَرِيْضُ جَالِسًا ، صَلّٰى مَنْ خَلْفَهٗ قِيَامًا إِذَا قَدَرُوْا عَلَى الْقِيَامِ ، وَ قَالُوْا: خَبَرُ الْأَسْوَدِ وَ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نَاسِخٌ لِلْأَخْبَارِ الَّتِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا فِي أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهٗ بِالْجُلُوْسِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ جَالِسًا . قَالُوْا: لِأَنَّ تِلْكَ الْأَخْبَارَ عِنْدَ سُقُوْطِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَرَسِ ، وَ هٰذَا الْخَبَرُ فِي مَرَضِهِ الَّذِيق تُوُفِّيَ فِيْهِ: قَالُوْا: وَ الْفِعْلُ الْاٰخَرُ نَاسِخٌ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ فِعْلِهٖ وَ قَوْلِهٖ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ إِنَّ الَّذِي عِنْدِي فِي ذٰلِكَ -وَاللّٰهِ أَسْأَلُ الْعِصْمَةَ وَالتَّوْفِيْقَ- أَنَّهٗ لَوْ صَحَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هُوَ الْإِمَامُ فِي الْمَرَضِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ لَكَانَ الْأَمْرُ عَلٰى مَا قَالَتْ هٰذِهِ الْفِرْقَةُ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيْثِ ، وَ لٰكِنْ لَمْ يَثْبُتْ عِنْدَنَا ذٰلِكَ ، لِأَنَّ الرُّوَاةَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِي هٰذِهِ الصَّلَاةِ عَلٰى فِرَقٍ ثَلَاثٍ .

لگے، اس پر نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو، لہٰذا نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ اس طرح حضرت ابوبکر نبی کریم ﷺ کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ یہ حدیث جناب وکیع کی ہے اور جناب ابومعاویہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محدثین کے ایک گروہ کا یہ کہنا ہے کہ جب بیمار امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو اس کے پیچھے قیام کی طاقت رکھنے والے مقتدی کھڑے ہوکر نماز پڑھیں گے۔ وہ کہتے ہیں: جناب اسود اور عروہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث ان احادیث کی ناسخ ہے جنہیں ہم نے گزشتہ اوراق میں ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے جبکہ ان کا امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو۔ وہ فرماتے ہیں: ''چونکہ گزشتہ احادیث اس وقت کی ہیں، جب نبی کریم ﷺ گھوڑے سے گر گئے تھے (اور موچ آنے کی وجہ سے آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی) اور اس حدیث میں مذکور واقعہ آپ کی اس بیماری کے وقت کا ہے جس بیماری میں آپ وفات پاگئے تھے۔ اس لیے وہ کہتے ہیں کہ آپ کا آخری عمل آپ کے سابقہ قول وفعل کے لیے ناسخ ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں اللہ تعالیٰ سے غلطی سے بچاؤ اور درست راہ کی توفیق کا سوال کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں میرے نزدیک درست ہے کہ اگر یہ بات صحیح ثابت ہوجائے کہ نبی کریم ﷺ اپنی آخری بیماری میں خود ہی امام تھے تو پھر مسئلہ اسی طرح ہوگا جس طرح

یہ اہل حدیث گروہ کہتا ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ بات ثابت نہیں ہے۔ کیونکہ اس نماز کے متعلق راویوں کا اختلاف ہے اوران کے تین گروہ بن گئے ہیں۔ (جو درج ذیل ہیں)۔

١٦١٧۔ فَفِیْ خَبَرِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا. وَ خَبَرُ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِیْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ الْإِمَامَ. وَ قَدْ رُوِیَ بِمِثْلِ هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمُ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ الْمُقَدَّمُ بَيْنَ يَدَیْ أَبِیْ بَكْرٍ.

''جناب عروہ اور اسود کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہی امام تھے اور اسی قسم کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے (بطور امام) کھڑے تھے اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے کھڑے تھے۔

١٦١٨۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بِذَالِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، نَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِیْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ.

امام صاحب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی سند بیان کی ہے۔

١٦١٩۔ وَ رُوِیَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، وَ مَسْرُوْقِ بْنِ الْأَجْدَعِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلّٰى بِالنَّاسِ، وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الصَّفِّ.

''جناب مسروق بن اجدع، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تھی اور رسول اللہ ﷺ صف میں شامل تھے۔''

١٦٢٠۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا بَكْرُ بْنُ عِيْسٰى صَاحِبُ الْبَصْرِیِّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلّٰى بِالنَّاسِ، وَ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

(١٦١٧) انظر الحديث السابق: ١٦١٤. (١٦١٨) اسناده صحيح على شرط مسلم.

(١٦١٩) اسناده صحيح: انظر الحديث الآتی برقم: ١٦٢١.

(١٦٢٠) اسناده صحيح: سنن ترمذی، كتاب الصلاة، باب (١٥١) منه، حديث: ٣٦٢۔ سنن نسائی: ٧٨٧۔ مسند احمد: ١٥٩/٦.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ خَلْفَهُ.

نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے صف میں تھے۔"

١٦٢١ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمِحَبَّرِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ.........

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلَّى بِالنَّاسِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ خَلْفَهُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَلَمْ يَصِحَّ الْخَبَرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هُوَ الْإِمَامُ فِي الْمَرَضِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِيْ كَانَ هُوَ فِيْهَا قَاعِدًا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَ الْقَوْمُ قِيَامٌ، لِأَنَّ فِيْ خَبَرِ مَسْرُوْقٍ وَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ الْإِمَامُ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَأْمُوْمٌ، وَ هٰذَا ضِدُّ خَبَرِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ، وَخَبَرُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ. عَلِيَّ أَنَّ شُعْبَةَ بْنَ الْحَجَّاجِ قَدْ بَيَّنَ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ: كَانَ أَبُوْ بَكْرِ الْمُقَدَّمُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَدَّمُ بَيْنَ يَدَيْ أَبِيْ بَكْرٍ. وَ إِذَا كَانَ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ

"جناب عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی جبکہ رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے صف میں موجود تھے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: چنانچہ یہ روایت درست نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی آخری بیماری میں ادا کی گئی نماز میں امام تھے، اور آپ بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کھڑے تھے۔ کیونکہ جناب مسروق اور عبید اللہ کی حضرت عائشہ سے روایت کردہ احادیث میں مذکور ہے کہ امام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور نبی کریم ﷺ مقتدی تھے اور یہ روایت جناب عروہ اور اسود کی حضرت عائشہ سے مروی روایات کے خلاف ہے۔ اس بنا پر کہ امام شعبہ بن حجاج نے اپنی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں بیان کر دیا ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں: "ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے امام تھے۔ جبکہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے امام تھے جب وہ حدیث جس سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جن کا خیال ہے کہ آپ ﷺ کا یہ فعل اس وقت کا ہے جب آپ گھوڑے سے گر گئے تھے، اور آپ ﷺ کا یہ حکم کہ ائمہ کی اقتداء کی جائے اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائیں تو مقتدی بھی بیٹھ کر نماز پڑھیں، یہ منسوخ

(١٦٢١) اسناده صحيح على شرط البخاري۔ سنن نسائي، كتاب الامامة، باب الائتمام بمن يأتم الامام، حديث: ٧٩٨۔ مسند احمد: ٦/٢٤٩۔ صحيح ابن حبان: ٢١١٤۔ تقدم طرفه برقم: ٢٥٧.

بِهِ احْتَجَّ مَنْ زَعَمَ أَنَّ فِعْلَهُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ سَقْطَتِهِ مِنَ الْفَرَسِ، وَ أَمْرُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِقْتِدَاءِ بِالْأَئِمَّةِ وَ قُعُوْدِهِمْ فِي الصَّلَاةِ إِذَا صَلَّى إِمَامُهُمْ قَاعِداً مَنْسُوْخٌ، غَيْرُ صَحِيْحٍ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، فَغَيْرُ جَائِزٍ لِعَالِمٍ أَن يَّدَّعِيَ نَسْخَ مَا قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالْأَخْبَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ بِالْأَسَانِيْدِ الصِّحَاحِ مِنْ فِعْلِهِ وَ أَمْرِهِ بِخَبَرٍ مُخْتَلَفٍ فِيْهِ، عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ عَنْ هٰذَا الْفِعْلِ الَّذِيْ ادَّعَتْهُ هٰذِهِ الْفِرْقَةُ فِيْ خَبَرِ عَائِشَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا أَنَّهُ مُخْتَلَفٌ فِيْهِ عَنْهَا، وَ أَعْلَمَ أَنَّهُ فِعْلُ فَارِسَ وَ الرُّوْمِ بِعُظَمَائِهَا، يَقُوْمُوْنَ وَ مُلُوْكُهُمْ قُعُوْدٌ، وَ قَدْ ذَكَرْنَا هٰذَا الْخَبَرَ فِيْ مَوْضِعِهِ، فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَن يُّؤْمَرَ بِمَا قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الزَّجْرِ عَنْهَا اسْتِنَاناً بِفَارِسَ وَالرُّوْمِ، مِنْ غَيْرِ أَن يَّصِحَّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ بِهِ وَ إِبَاحَتُهُ بَعْدَ الزَّجْرِ عَنْهُ. وَلَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَخْبَارِ أَنَّ النَّبِيَّ قَدْ صَلَّى قَاعِدًا، وَ أَمَرَ الْقَوْمَ بِالْقُعُوْدِ، وَ هُمْ قَادِرُوْنَ عَلَى الْقِيَامِ لَوْ سَاعَدَهُمُ الْقَضَاءُ، وَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَأْمُوْمِيْنَ بِالْاِقْتِدَاءِ بِالْإِمَامِ وَالْقُعُوْدِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِداً، وَ

ہے۔ جبکہ یہ بات نقل کے اعتبار سے صحیح ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا کسی عالم دین کے لیے ایک مختلف فیہ حدیث کے ساتھ آپ کے کسی ایسے فعل اور حکم کو منسوخ قرار دینا درست نہیں، جو آپ سے صحیح اور متواتر اسانید کے ساتھ ثابت ہو۔ کیونکہ محدثین کے اس گروہ نے جو دعویٰ کیا ہے اس فعل سے نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں منع کیا ہے اور ہم نے بیان کیا ہے کہ وہ روایت مختلف فیہ ہے اور آپ نے بیان کیا ہے کہ یہ کام ایرانی اور رومی اپنے بادشاہوں کے ساتھ کرتے ہیں کہ جب ان کے بادشاہ بیٹھے ہوتے ہیں تو یہ (ان کی تعظیم کے لیے) کھڑے رہتے ہیں۔ ہم اس حدیث کو اس کے مقام پر بیان کر چکے ہیں۔ لہٰذا جس کام سے رسول اللہ ﷺ منع کر چکے ہوں۔ ایرانیوں اور رومیوں کی اتباع کرتے ہوئے اس کام کا حکم دینا کس طرح درست ہوسکتا ہے جبکہ نبی کریم ﷺ کے منع کرنے کے بعد یہ بات بھی صحیح ثابت نہ ہو کہ آپ نے اس کام کا حکم دیا ہو اور اسے جائز قرار دیا ہو۔ احادیث کی معرفت رکھنے والے علمائے کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کی ہے، اور لوگوں کو بھی بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے، جبکہ وہ قیام کی قدرت رکھتے ہوں اور ان کے لیے بیٹھ کر نماز کی ادائیگی ممکن ہو۔ یقیناً نبی اکرم ﷺ نے مقتدیوں کو امام کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے، جبکہ امام بھی بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو اور جب امام بیٹھ کر نماز پڑھا رہا ہو تو مقتدیوں کو نماز میں کھڑے ہونے سے منع کیا ہے۔ اس حکم کے منسوخ ہونے میں علماء نے اختلاف کیا ہے لیکن نقل کے اعتبار سے نبی کریم سے ایسی کوئی روایت ثابت نہیں ہے جو نبی کریم ﷺ سے ثابت

زَجَرَ عَنِ الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِداً وَ اخْتَلَفُوْا فِيْ نَسْخِ ذٰلِكَ، وَ لَمْ يَثْبُتْ خَبَرٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ بِنَسْخِ مَا قَدْ صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا ذَكَرْنَا مِنْ فِعْلِهِ وَ أَمْرِهِ، فَمَا صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى صِحَتِهِ يَقِيْنٌ، وَ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَ لَمْ يَصِحَّ فِيْهِ خَبَرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَكٌّ، وَ غَيْرُ جَائِزٍ تَرْكُ الْيَقِيْنِ بِالشَّكِّ، وَ إِنَّمَا يَجُوْزُ تَرْكُ الْيَقِيْنِ بِالْيَقِيْنِ . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ غَيْرُ مُنْعِمِ الرُّوْيَةِ: كَيْفَ يَجُوْزُ أَنَّ يُصَلِّيَ قَاعِداً مَنْ يَقْدِرُ عَلَى الْقِيَامِ؟ قِيْلَ لَهُ: إِنْ شَاءَ اللّٰهُ يَجُوْزُ ذٰلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ بِأَوْلَى الْأَشْيَاءِ أَنْ يَجُوْزَ بِهِ، وَ هِيَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ بِاتِّبَاعِهَا وَوَعَدَ الْهُدٰى عَلَى اتِّبَاعِهَا، فَأَخْبَرَ أَنَّ طَاعَتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاعَتُهُ عَزَّ وَ جَلَّ، وَ قَوْلُهُ: كَيْفَ يَجُوْزُ لَمَّا قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ بِهِ، وَ ثَبَتَ فِعْلُهُ لَهُ بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ مَوْصُوْلاً إِلَيْهِ، بِالْأَخْبَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ جَهْلٌ مِنْ قَائِلِهِ، وَ قَدْ صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ جَمِيْعِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ قَاعِداً إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِداً، وَ ثَبَتَ عِنْدَهُمْ أَيْضاً أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

آپ کے فعل اور حکم کو منسوخ کرے۔ جسے ہم نے بیان کیا ہے۔ لہٰذا جو چیز آپ سے صحیح ثابت ہے اور اہل علم کا اس کی صحت پر اتفاق ہے وہ چیز یقینی ہے، اور جس چیز میں علمائے کرام کا اختلاف ہے اور اس کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے بھی کوئی چیز ثابت نہیں تو وہ چیز مشکوک ہے اور مشکوک چیز کے ساتھ یقینی اور پختہ چیز کو ترک کرنا جائز نہیں ہے بلکہ یقینی چیز کو یقینی چیز کے ساتھ ہی ترک کیا جاتا ہے۔ اگر (احکام دین میں) گہرا غور وفکر کرنے والا کوئی شخص یہ کہے کہ قیام کی قدرت رکھنے والے شخص کے لیے بیٹھ کر نماز پڑھنا کس طرح جائز ہوسکتا ہے؟ اسے جواب دیا جائے گا کہ اگر اللہ چاہے تو اس کے لیے یہ جائز ہوگا کہ وہ بہترین چیز کے ساتھ نماز پڑھ لے جبکہ یہ تو نبی ﷺ کی سنت ہے جس کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے اور اس کی اتباع پر ہدایت نصیب کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ چنانچہ بتایا ہے کہ آپ ﷺ کی اطاعت درحقیقت اللہ عزوجل ہی کی اطاعت ہے اور سائل کا یہ کہنا: (بیٹھ کر مقتدی کا نماز پڑھنا) کیسے جائز ہوسکتا ہے جبکہ نبی کریم ﷺ سے عادل راویوں کی متواتر اسانید سے صحیح ثابت ہے آپ نے (کھڑے ہوکر، بیٹھے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا) حکم دیا ہے اور آپ کے فعل سے بھی ثابت ہے۔ یہ قائل کی لاعلمی ہے، کیونکہ تمام ماہرین علم حدیث کے نزدیک نبی کریم ﷺ سے صحیح ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے جبکہ امام بیٹھ کر نماز پڑھائے اور ان کے نزدیک یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سمیت بیٹھ کر نماز ادا کی ہے، جبکہ صحابہ کرام یا ان میں سے کوئی ایک بھی بیمار نہیں تھا۔ (سب بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قادر تھے)۔ ایک گروہ

وَسَلَّمَ صَلّٰى قَاعِداً بِقُعُوْدِ أَصْحَابِهٖ، لا مَرَضَ بِهِمْ وَلا بِأَحَدٍ مِنْهُمْ، وَادَّعٰى قَوْمٌ نَسْخَ ذٰلِكَ فَلَمْ تَثْبُتْ دَعْوَاهُمْ بِخَبَرٍ صَحِيْحٍ لا مُعَارِضَ لَهُ، فَلا يَجُوْزُ تَرْكُ مَا قَدْ صَحَّ مِنْ أَمْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِعْلِهٖ فِيْ وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ إِلَّا بِخَبَرٍ صَحِيْحٍ عَنْهُ يَنْسَخُ أَمْرَهُ ذٰلِكَ وَفِعْلَهُ، وَوُجُوْدُ نَسْخِ ذٰلِكَ بِخَبَرٍ صَحِيْحٍ مَعْدُوْمٌ، وَفِيْ عَدَمِ وُجُوْدِ ذٰلِكَ بُطْلَانُ مَا ادَّعَتْ، فَجَازَتِ الصَّلَاةُ قَاعِداً، إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ قَاعِداً اقْتِدَاءً بِهٖ عَلٰى أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِعْلِهٖ، وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ .

نے اس کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔لیکن ان کا یہ دعویٰ کسی ایسی صحیح روایت سے ثابت نہیں جس روایت کی کوئی معارض ومخالف روایت موجود نہ ہو۔ لہٰذا جو چیز رسول اللہ ﷺ کے حکم اور آپ کے فعل سے صحیح ثابت ہو اس کی مخالفت کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک آپ کے حکم اور فعل کو منسوخ کرنے والی کوئی صحیح روایت موجود نہ ہو اور اس حکم کو منسوخ کرنے والی صحیح روایت معدوم ہے۔ ایسی روایت کا دستیاب نہ ہونا، اہل محدثین کے اس گروہ کے دعویٰ کو باطل کرتا ہے۔ لہٰذا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدیوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کے حکم اور فعل کے مطابق امام کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ واللہ الموفق للصواب (اللہ تعالیٰ ہی درست راہ کی توفیق بخشتا ہے۔)''

فوائد:......ان احادیث کی توضیح حدیث: ۴۸٦ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۱۲۲..... بَابُ إِدْرَاكِ الْمَأْمُوْمِ الْإِمَامَ سَاجِداً وَالْأَمْرِ بِالْإِقْتِدَاءِ بِهٖ فِي السُّجُوْدِ، وَأَنْ لَّا يَعْتَدَّ بِهٖ إِذِ الْمُدْرِكُ لِلسَّجْدَةِ إِنَّمَا يَكُوْنُ بِإِدْرَاكِ الرُّكُوْعِ قَبْلَهَا

مقتدی امام کو سجدے کی حالت میں پائے تو اسے امام کی اقتداء میں سجدے کی حالت میں شامل ہونے کے حکم کا بیان اور وہ اس سجدے کو شمار نہ کرے کیونکہ سجدے کو پانے والا وہی ہوگا جو اس سے پہلے رکوع بھی پاچکا ہے (ورنہ اکیلے سجدے سے رکعت پوری نہیں ہوگی)

۱٦۲۲۔ اَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، وَثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي الْعِتَابِ وَابْنِ الْمَقْبُرِيِّ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جِئْتُمْ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ، فَاسْجُدُوْا، وَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئاً، وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي الْقَلْبِ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم (نماز کے لیے) آؤ اور ہم سجدے کی حالت میں ہوں تو تم بھی سجدے میں شامل ہو جاؤ اور اسے کچھ بھی شمار نہ کرو اور جس شخص نے رکعت (رکوع وسجدے سمیت)

(۱٦۲۲) حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الرجل یدرك الامام ساجدا، حدیث: ۸۹۳۔ مستدرك حاکم: ۱/۲۱٦.

مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ، فَإِنِّيْ كُنْتُ لَا أَعْرِفُ يَحْيَى بْنَ أَبِيْ سُلَيْمَانَ بِعَدَالَةٍ وَ لَا جَرْحٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: نَظَرْتُ فَإِذَا أَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَدْ رَوٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ هٰذَا أَخْبَاراً ذَوَاتَ عَدَدٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ: فَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئاً مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ بَيَّنْتُ فِيْ مَوَاضِعَ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْعَرَبَ تَنْفِي الْاِسْمَ عَنِ الشَّيْءِ لِنَقْصِهِ عَنِ الْكَمَالِ وَ التَّمَامِ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -إِنْ صَحَّ عَنْهُ الْخَبَرُ- أَرَادَ بِقَوْلِهِ: ((فَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئاً)) أَيْ: لَا تَعُدُّوْهَا سَجْدَةً تُجْزِئُ مِنْ فَرْضِ الصَّلَاةِ، لَمْ يُرِدْ لَا تَعُدُّوْهَا شَيْئاً لَا فَرْضاً وَ لَا تَطَوُّعاً.

پالی تو اس نے نماز پالی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اس سند کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے کیونکہ مجھے یحییٰ بن ابی سلیمان کے بارے میں جرح وتعدیل کا علم نہیں (کہ یہ راوی ضعیف ہے یا ثقہ؟) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میں نے غور وفکر کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ بنی ہاشم کے مولیٰ ابوسعید، انہی یحییٰ بن ابی سلیمان سے متعدد روایات بیان کرتا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یہ الفاظ کہ اسے کچھ بھی شمار نہ کرو“ یہ اسی جنس سے تعلق رکھتے ہیں جسے میں اپنی کتب میں کئی جگہ بیان کر چکا ہوں کہ عرب کسی چیز کے نام کی نفی اس کے نامکمل اور ناقص ہونے کی بنا پر بھی کر دیتے ہیں۔ اس لیے نبی کریم ﷺ (اگر یہ حدیث آپ سے صحیح ثابت ہو) کا ارادہ ان الفاظ سے یہ ہے کہ تم اسے ایسا سجدہ شمار نہ کرو جو فرض (رکعت) سے کفایت کر جائے۔ آپ کی مراد یہ نہیں کہ تم اسے فرض یا نفل کچھ بھی شمار نہ کرو (بلکہ یہ سجدہ نفل شمار ہوگا)۔

۱۲۳..... بَابُ إِجَازَةِ الصَّلَاةِ الْوَاحِدَةِ بِإِمَامَيْنِ

ایک نماز کو دو اماموں کے ساتھ ادا کرنے کی رخصت و اجازت ہے

أَحَدُهُمَا بَعْدَ الْآخَرِ مِنْ غَيْرِ حَدَثِ الْأَوَّلِ، إِذَا تَرَكَ الْأَوَّلُ الْإِمَامَةَ بَعْدَ مَا قَدْ دَخَلَ فِيْهَا، فَيَتَقَدَّمُ الثَّانِيْ فَيُتِمُّ الصَّلَاةَ مِنَ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ كَانَ انْتَهٰى إِلَيْهِ الْأَوَّلُ، وَ إِجَازَةِ صَلَاةِ الْمُصَلِّيْ يَكُوْنُ إِمَاماً فِيْ بَعْضِ الصَّلَاةِ مَأْمُوْماً فِيْ بَعْضِهَا، وَ إِجَازَةِ ائْتِمَامِ الْمَرْءِ بِإِمَامٍ قَدْ تَقَدَّمَ افْتِتَاحَ الْمَأْمُوْمِ الصَّلَاةَ قَبْلَ إِمَامِهِ.

ان میں سے دوسرا امام پہلے امام کا وضو ٹوٹے بغیر نماز پڑھاتا ہے۔ جب پہلا امام نماز شروع کرنے کے بعد امامت چھوڑ دے تو دوسرا امام آگے بڑھ کر اسی جگہ سے نماز مکمل کرے گا جہاں سے پہلے امام نے چھوڑی تھی۔ اور نمازی کے لیے کچھ نماز بطور امام اور کچھ نماز بطور مقتدی ادا کرنا جائز ہے اور مقتدی کو ایسے امام کی اقتداء کرنا بھی جائز ہے کہ جس امام سے پہلے مقتدی (کسی دوسرے امام کی اقتدا میں) نماز شروع کر چکا ہو۔

۱۶۲۳ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَازِمٍ، وَ

ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، وَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَحَانَتِ الصَّلَاةُ، وَ جَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَأُقِيْمَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَصَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ وَ كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ، الْتَفَتَ، فَرَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ أَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ. فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْ بَكْرٍ، حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ، وَ تَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ؟)) فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مَا كَانَ لِابْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے پاس ان کی صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں دیر ہوگئی) اور نماز کا وقت ہوگیا۔ مؤذن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے تو میں اقامت کہہ دوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ لہٰذا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کردی۔ اسی دوران میں کہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ آپ صفوں کو چیرتے ہوئے (آگے بڑھے) حتیٰ کہ پہلی صف میں کھڑے ہوگئے۔ اس پر لوگوں نے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنے کے لیے) تالیاں بجائیں مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ پھر جب لوگوں نے اور زیادہ تالیاں بجائیں تو وہ متوجہ ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا، اپنی جگہ کھڑا رہے (اور نماز جاری رکھو) مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم پر (کہ آپ کی موجودگی میں لوگوں کی امامت کراتے رہیں) اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس کی حمد بیان کی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ کر صف میں برابر ہوکر کھڑے ہوگئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں حکم

(١٦٢٣) تقدم برقم: ٨٥٣، ١٥١٧.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَالِيْ رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ، مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتَفَتَ إِلَيْهِ، وَ إِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ)). هٰذَا حَدِيْثُ يُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا سُبِّحَ بِهِ، فَجَائِزٌ لَهُ أَنْ يَلْتَفِتَ إِلَى الْمُسَبِّحِ لِيَعْلَمَ الْمُصَلِّي الَّذِي نَابَ الْمُسَبِّحُ، فَيَفْعَلُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ.

دے دیا تھا تو تم اپنی جگہ کھڑے کیوں نہ رہے؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابن ابی قحافہ (ابوبکر) کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے امامت کرائے۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں بکثرت تالیاں بجاتے دیکھا ہے۔ جس شخص کو نماز میں کوئی چیز محسوس ہو (کہ امام سے غلطی ہوگئی ہے) تو اسے سبحان اللہ کہنا چاہیے۔ کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو امام اس کی طرف متوجہ ہوجائے گا اور بلاشبہ تالی بجانا (اور امام کو غلطی پر متنبہ کرنا) عورتوں کے لیے خاص ہے۔'' یہ حدیث یونس بن عبدالاعلی کی روایت ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں اس مسئلے کی دلیل ہے کہ جب امام کو سبحان اللہ کہہ کر متوجہ کیا جائے تو امام کے لیے سبحان اللہ کہنے والے کی طرف متوجہ ہونا جائز ہے تاکہ وہ جان سکے کہ سبحان اللہ کہنے والے نے کیا غلطی پائی ہے، چنانچہ اس کے مطابق اپنا فریضہ ادا کرسکے۔''

فوائد:......ا۔ نماز کو اوّل وقت پر جلدی پڑھنا مشروع ہے، جب نماز کا وقت ہوا نبی ﷺ موجود نہ تھے تو صحابہ کرام نے آپ کے انتظار کی خاطر نماز لیٹ نہ کی۔

۲۔ نماز میں التفات سے اس وقت تک نماز باطل نہیں ہوتی جب تک نماز اپنا تمام بدن قبلہ کی دوسری طرف نہ پھیر لے۔

۳۔ تصفیق (تالی بجانا، دائیں ہتھیلی کا بائیں ہاتھ کی پشت پر مارنا) نماز میں غلطی پر تنبیہ کے لیے عورتوں کا وصف ہے۔

۴۔ نمازی کا کسی عارضہ کی وجہ سے جائے نماز سے آگے پیچھے ہونے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ بشرطیکہ یہ عمل کثیر نہ ہو۔

۵۔ نماز میں کسی نعمت کے حدوث کی صورت میں ہاتھ بلند کرکے اللہ کی حمد وثنا کرنا مباح ہے۔

۶۔ دو اماموں کے پیچھے نماز پڑھنا کہ ایک کے بعد اصل امام امامت کے فرائض انجام دے۔ یہ صورت جائز ہے۔

۷۔ ایسے امام کی اقتداء جائز ہے جو شروع نماز میں شامل نہ ہوا ہو۔

۸۔ نماز میں کوئی معاملہ پیش آنے کی صورت میں مرد حضرات کا سبحان اللہ کہنا مسنون ہے۔ (عون المعبود: ۲/ ۴۳۰)

۱۲۴...... بَابُ اسْتِخْلَافِ الْأَمَامِ الْأَعْظَمِ فِي الْمَرَضِ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ لِيَتَوَلَّى الْإِمَامَةَ بِالنَّاسِ

امامِ اعظم کا بیماری کی وجہ سے اپنی رعایا میں سے کسی کو اپنا خلیفہ اور نائب مقرر کرنا تاکہ وہ لوگوں کی امامت کا فریضہ سنبھال سکے

١٦٢٤ـ نَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيُّ، وَ أَبُوْ طَالِبٍ زَيْدُ بْنُ اخْزَمَ الطَّائِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، قَالُوْا: ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، نَا سَلَمَةُ بْنُ نَبِيْطٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ نَبِيْطِ بْنِ شَرِيْطٍ..........

عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: ((مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ، وَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: ((أَحَضَرَتِ الصَّلَاءُ)) قُلْنَا نَعَمْ قَالَ ((مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)) ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّ أَبِيْ رَجُلٌ اَسِيْفٌ، فَلَوْ اَمَرْتَ غَيْرَهُ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: ((أَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ؟))، قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: ((مُرُوْا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ، وَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ أَبِيْ رَجُلٌ أَسِيْفٌ، فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَهُ. ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ؟)) قُلْنَا: نَعَمْ. فَقَالَ: ((مُرُوْا بِلَالًا، فَلْيُؤَذِّنْ، وَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ، فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)). قَالَتْ

”حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ بے ہوش ہوگئے۔ پھر آپ کو ہوش آیا تو پوچھا: کیا نماز کا وقت ہوگیا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ اذان کہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ بے ہوش ہوگئے۔ پھر آپ کو ہوش آیا تو دریافت کیا: کیا نماز کا وقت ہوگیا ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ اذان کہے اور ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے ہوش ہوگئے پھر آپ کو ہوش آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: بے شک میرے ابا جان بڑے نرم دل انسان ہیں (وہ آپ کی عدم موجودگی برداشت نہیں کرسکیں گے) اس لیے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے علاوہ کسی کو حکم دے دیں تو بہتر ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آیا تو آپ نے پوچھا: کیا نماز کا وقت ہوگیا ہے؟ ہم نے بتایا کہ جی ہاں وقت ہوگیا ہے۔ آپ نے فرمایا: بلال سے کہو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: بلاشبہ میرے والد گرامی نرم دل ہیں (وہ آپ کی جدائی میں

(١٦٢٤) تقدم برقم: ١٥٤١.

عَائِشَةُ: إِنَّ أَبِي رَجُلٌ أَسِيفٌ، فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَهُ، فَقَالَ: ((إِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتِ يُوسُفَ، مُرُوا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ، وَمُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ، فَأَمَرُوا بِلَالًا، فَأَذَّنَ وَأَقَامَ، وَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: ((أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: جِيئُونِي بِإِنْسَانٍ أَعْتَمِدُ عَلَيْهِ، فَجَاؤُوا بِبَرِيرَةَ وَرَجُلٌ آخَرَ، فَاعْتَمَدَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأُجْلِسَ إِلَى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَنَحَّى فَأَمْسَكَهُ، حَتَّى فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ. هٰذَا حَدِيثُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ.

رونے لگیں گے) اس لیے اگر آپ ان کے علاوہ کسی آدمی کو حکم دیں تو بہتر ہوگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم یوسف علیہ السلام کے قصہ والی عورتوں جیسی ہو۔ بلال سے کہو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر آپ بے ہوش ہوگئے۔ لوگوں نے حضرت بلال سے اذان کہنے کی التجا کی تو انہوں نے اذان کہی اور اقامت پڑھی اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لوگوں کو نماز پڑھانے کی درخواست کی (تو انہوں نے نماز شروع کردی) پھر آپ ﷺ کو ہوش آیا تو پوچھا: کیا نماز کھڑی ہوگئی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس ایک آدمی لاؤ جس کا میں سہارا لے سکوں۔ تو وہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اور ایک اور آدمی کو بلا لائے۔ چنانچہ آپ ان دونوں کا سہارا لے کر نماز کے لیے تشریف لائے تو آپ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا گیا۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو آپ نے انہیں روک لیا، حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہوگئے۔ یہ قاسم بن محمد کی حدیث ہے۔"

۱۲۵..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْغَيْبَةِ عَنْ حَضْرَةِ الْمَسْجِدِ الَّذِي هُوَ إِمَامُهُ عِنْدَ الْحَاجَةِ تَبْدُو لَهُ.

بوقت ضرورت امام کا اپنی مسجد میں حاضر نہ ہونے کی بنا پر اپنا نائب مقرر کرنا

١٦٢٥ـ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي خَبَرِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَخُرُوجِهِ إِلَى بَنِي عَمْرٍو لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، قَالَ لِبِلَالٍ: ((إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)).

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے بنی عمرو بن عوف کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے جانے کا ذکر ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "جب نماز کا وقت ہوجائے اور میں واپس نہ آسکوں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

(١٦٢٥) تقدم برقم: ١٦٢٣.

سے کہنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔"

فوائد :......۱۔ بیماری یا کسی دوسرے عارضے کی وجہ سے امام کا امامت کے لیے اپنا نائب مقرر کرنا جائز ومباح ہے۔ اور نیابت کے لیے کسی صالح، متقی انسان کا انتخاب کیا جائے۔

۲۔ نائب کی امامت کے دوران اگر اصل امام آ جائے تو نائب کا پیچھے ہٹنا یا اصل امام کا اس کے پہلو میں بیٹھنا دونوں صورتیں جائز ہیں۔

۱۲۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْاِقْتِدَاءِ بِالْمُصَلِّي الَّذِيْ يَنْوِي الصَّلَاةَ مُنْفَرِدًا، وَلَا يَنْوِي إِمَامَةَ الْمُقْتَدِيْ بِهِ

ایسے نمازی کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی رخصت کا بیان جو اکیلے نماز پڑھنے کی نیت سے نماز پڑھ رہا ہو اور اس کی نیت مقتدی کی امامت کرانا نہ ہو

۱۶۲۶۔ اَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ ـ وَ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ لَنَا حَصِيْرٌ نَبْسُطُهُ بِالنَّهَارِ وَ يَتَحَجَّرُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّيْ فِيْهِ، فَتَتَبَّعَ لَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ فَعَلِمَ بِهِمْ، فَقَالَ: ((اكْلُفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا. وَ كَانَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ مَا دِيْمَ عَلَيْهِ وَ إِنْ قَلَّ، وَ كَانَ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَثْبَتَهَا)). هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ. وَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: فَسَمِعَ بِهِ نَاسٌ، فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ، وَ زَادَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ((إِنِّيْ

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہماری ایک بڑی چٹائی تھی جسے ہم دن کے وقت بچھا لیتے تھے اور رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے سمیٹ کر اس پر نماز ادا فرماتے۔ پھر کچھ مسلمانوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نماز کا پتہ لگا لیا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ آپ کو بھی اس کا علم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اتنے عمل کی ذمہ داری اٹھاؤ جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب دیتے ہوئے) نہیں تھکے گا حتیٰ کہ تم ہی (عمل کرتے کرتے) تھک جاؤ گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جو دائمی ہو اگرچہ تھوڑا ہی ہو اور آپ جب کوئی (نفل) نماز ادا فرماتے تو اس پر ہمیشگی اختیار کرتے۔" یہ جناب عبدالجبار کی روایت ہے اور

(۱۶۲۶) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب صلاۃ اللیل، حدیث: ۷۳۰۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضیلۃ العمل الدائم، حدیث: ۷۸۲۔ سنن ابی داود: ۱۳۶۸۔ سنن نسائی: ۷۶۳۔ سنن ابن ماجہ: ۹۴۲۔ مسند احمد: ۶/۴۰۔ مسند الحمیدی: ۱۸۳۔

خَشِيْتُ أَنْ أُؤْمَرَ فِيكُمْ بِأَمْرٍ لا تُطِيقُوْنَهُ)) .

جناب سعید بن عبد الرحمان کی روایت میں ہے: ''کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کی اس نماز کی خبر سنی تو وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔'' اور یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں ڈرتا ہوں کہ مجھے تمہارے بارے میں کوئی ایسا حکم نہ دے دیا جائے جس کی تم طاقت نہ رکھو۔''

١٦٢٧ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْداً، ثَنَا أَنَسٌ (ح) وَ ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ أَيْضاً، ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، نَا حُمَيْدٌ.........

عَنْ أَنَسٍ وَ هٰذَا حَدِيْثُ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حُجَرِهِ، فَجَاءَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَحَسَّ بِمَكَانِهِمْ تَجَوَّزَ فِيْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ، فَصَلَّى مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ خَرَجَ فَعَادَ ذٰلِكَ مِرَاراً، فَلَمَّا أَصْبَحُوْا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّيْنَا بِصَلَاتِكَ اللَّيْلَةَ وَ نَحْنُ نُحِبُّ أَنْ نَبْسُطَ قَالَ: ((عَمْداً فَعَلْتُ ذٰلِكَ)) .

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے کسی حجرے میں (نفل) نماز ادا فرمائی تو کچھ مسلمانوں کو (آپ ﷺ کی نماز کا علم ہوگیا) تو وہ آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔ جب نبی علیہ السلام کو ان کی موجودگی کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے اپنی نماز مختصر کردی، پھر آپ گھر تشریف لے گئے۔ تو آپ ﷺ نے نماز ادا کی جتنی اللہ تعالیٰ کو منظور تھی۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے (تو لوگ ابھی موجود تھے) لہٰذا آپ ﷺ نے یہ عمل کئی بار کیا۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! گزشتہ رات ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی ہے، اور ہم اسے وسیع پیمانے پر ادا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے یہ کام عمداً کیا ہے (تاکہ تم پر یہ نماز فرض نہ کردی جائے)۔

فوائد:......ا۔ اگر فاضل شخص تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے پیچھے بعد میں آنے والے لوگ باجماعت نماز کا اہتمام کر سکتے ہیں۔

۲۔ نماز باجماعت کے لیے شروع ہی میں نیت کرنا لازم نہیں بلکہ اگر دورانِ نماز جماعت کی صورت بن جائے تو اسی

(١٦٢٧) اسناده صحيح: مسند احمد: ٣/١٩٩ـ١٠٢ـ مسند عبد بن حميد: ١٤٠٩.

دوران نماز باجماعت کی نیت کر کے نماز کا آغاز کرنا مشروع ہے۔

۳۔ امام اور مقتدیوں کے درمیان پردہ یا دیوار کی اوٹ ہو تو بھی اتباع جائز ہے۔

۱۲۷..... بَابُ افْتِتَاحِ غَيْرِ الطَّاهِرِ الصَّلَاةَ نَاوِياً الْإِمَامَةَ، وَ ذِكْرُهُ أَنَّهُ غَيْرُ طَاهِرٍ بَعْدَ الْإِفْتِتَاحِ، وَ تَرْكِهِ الْاِسْتِخْلَافَ عِنْدَ ذٰلِكَ لِيَنْتَظِرَ الْمَأْمُومُونَ رُجُوعَهُ بَعْدَ الطَّهَارَةِ فَيَؤُمُّهُمْ

ناپاک شخص کا امامت کی نیت سے نماز شروع کرنا اور نماز شروع کرنے کے بعد اسے یاد آنا کہ وہ ناپاک ہے اس وقت اس کا کسی کو اپنا نائب نہ بنانا تاکہ مقتدی اس کی واپسی کا انتظار کریں اور وہ طہارت کے بعد انہیں امامت کرائے

۱۶۲۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَ عُدِلَتِ الصُّفُوْفُ قِيَاماً، فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ، ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ، فَأَوْمَأَ إِلَيْنَا، وَ قَالَ: ((مَكَانَكُمْ)). ثُمَّ دَخَلَ، فَاغْتَسَلَ، فَخَرَجَ فَصَلَّى بِنَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَوْمَأَ إِلَيْهِمْ أَنْ مَكَانَكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ وَ رَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کھڑی ہوگئی اور صفیں برابر ہوگئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، پھر جب آپ اپنی جائے نماز میں کھڑے ہوئے تو آپ کو یاد آیا کہ آپ جنبی ہیں۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اشارہ کیا کہ تم اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ پھر آپ گھر تشریف لے گئے، غسل کیا، پھر تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حماد بن سلمہ اپنی سند سے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کر دی تھی، پھر (یاد آنے پر) انہیں اشارہ کیا کہ اپنی اپنی جگہ پر کھڑے رہو، پھر آپ گھر چلے گئے۔ پھر آپ واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے پھر آپ نے انہیں نماز پڑھائی۔''

۱۶۲۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، ح وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَيْضاً، ثَنَا عَفَّانُ، (ح) وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ،

(۱۶۲۸) صحیح بخاری، کتاب الغسل، باب اذا ذکر فی المسجد انه جنب، حدیث: ۲۷۵۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب متی یقوم الناس للصلاۃ، حدیث: ۶۰۵۔ سنن ابی داود: ۲۳۵۔ سنن نسائی: ۸۱۰۔ مسند احمد: ۲/۵۱۸.

قَالُوْا : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ..........

زَادَ الدَّوْرَقِيُّ : فَلَمَّا سَلَّمَ أَوْ قَالَ : فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ، قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَ إِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا)) .

''جناب الدورقی نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے: ''پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا یا فرمایا: پھر جب آپ نے اپنی نماز مکمل کی تو فرمایا: ''یقیناً میں بھی ایک انسان ہی ہوں (اس لیے بھول گیا) اور میں جنابت کی حالت میں تھا (اس لیے یاد آنے پر غسل کیا اور پھر نماز پڑھائی)۔

فوائد:......اگر امام یا مقتدی کو مسجد میں پہنچنے کے بعد معلوم ہو کہ وہ حالت جنابت سے ہے، تو اسے فوراً مسجد سے نکل کر غسل کرنا چاہیے، پھر نماز میں شامل ہونا چاہیے اس صورت میں تیمّم کرنا جائز نہیں۔

۲۔ اگر امام کو مسجد میں آنے کے بعد یاد آئے کہ وہ جنبی ہے، تو اسے اپنا نائب مقرر نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ مقتدیوں کو امام کا انتظار کرنا چاہیے، تاوقتیکہ امام غسل سے فارغ ہو جائے۔

۱۲۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ خُصُوْصِيَّةِ الْإِمَامِ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَ الْمَأْمُوْمِيْنَ خِلَافَ الْخَبَرِ غَيْرِ الثَّابِتِ الْمَرْوِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ خَانَهُمْ إِذَا خَصَّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ .

مقتدیوں کے علاوہ امام کا صرف اپنے لیے دعا کرنا درست ہے اس ضعیف حدیث کے برخلاف جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جب امام مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعا کرے تو اس نے ان کی خیانت کی ہے۔''

۱۶۳۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، وَ جَمَاعَةٌ، قَالُوْا : ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْهَةً . فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : بِأَبِيْ وَ أُمِّيْ مَا تَقُوْلُ فِيْ سُكُوْتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ؟

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کی تکبیر کہتے تو کچھ دیر خاموش رہتے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ تکبیر اور قراءت کے درمیان اپنی خاموشی میں کیا دعا

(۱۶۲۹) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب فی الجنب یصلی بالقوم، حدیث: ۲۳۳ مختصراً۔ مسند احمد: ۵/۴۱.

(۱۶۳۰) تقدم تخریجه برقم: ۱۵۷۹.

قَالَ: ((أَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَ الْمَاءِ وَ الْبَرَدِ)).

پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں: اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَايَ ..... ''اے میرے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اسی طرح دوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے میرے پروردگار! مجھے میری خطاؤں سے اسی طرح پاک صاف کردے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے میرے اللہ! مجھے میری خطاؤں سے برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔''

١٦٣١ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فِي افْتِتَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، وَ هٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز شروع کرنے کے بارے میں مروی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی باب کے متعلق ہے اور یہ باب بڑا طویل ہے، میں نے اسے کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ امام نماز میں خاص اپنے لیے دعائیں کرسکتا ہے اور امام کا خاص اپنے لیے دعا کرنا ممنوع فعل نہیں۔ اس کی بقیہ تفصیل حدیث ۴۶۰ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۲۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ قَدْ جُمِعَ فِيْهِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ فُرَادٰى إِذَا صُلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً مَرَّةً

جس مسجد میں جماعت ہوچکی ہو، اس میں نماز باجماعت ادا کرنے کی رخصت کا بیان۔ ان لوگوں کے دعویٰ کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ جب مسجد میں ایک مرتبہ جماعت ہوجائے تو (بعد میں آنے والے) اکیلے اکیلے نماز پڑھیں گے

١٦٣٢ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا عَبْدَةُ ـ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْكَلَاعِيَّ ـ عَنْ سَعِيْدٍ، (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، قَالَ: أَنْبَأَنَا سَعِيْدٌ، نَا سُلَيْمَانُ النَّاجِيُّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ ....

(١٦٣١) تقدم برقم: ٤٦٢.

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَ قَدْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا؟)) قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَصَلّٰى مَعَهُ. هٰذَا حَدِيْثُ هَارُوْنَ بْنِ إِسْحَاقَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اس وقت (مسجد میں) آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا چکے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون اجر وثواب کے لیے اس پر صدقہ کرے گا؟ فرماتے ہیں: لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے اس شخص کے ساتھ نماز پڑھی۔ یہ ہارون بن اسحاق کی روایت ہے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ جس مسجد میں نماز باجماعت کا اہتمام ہو چکا ہو وہاں دوبارہ جماعت کرانا جائز ہے۔ اور یہ نماز سے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے صدقہ ہے کیونکہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک نماز اور نماز باجماعت ادا کرنے سے ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

۲۔ مفترض (فرض ادا کرنے والے) کے پیچھے متنفل (نفل ادا کرنے والے) کی نماز جائز ہے اور فرض اور نفل پڑھنے والے مل کر جماعت کا اہتمام کر سکتے ہیں۔

۱۳۰...... بَابُ إِبَاحَةِ ائْتِمَامِ الْمُصَلِّيْ فَرِيْضَةً بِالْمُصَلِّيْ نَافِلَةً، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنَ الْعِرَاقِيِّيْنَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَأْتَمَّ الْمُصَلِّيْ فَرِيْضَةً بِالْمُصَلِّيْ نَافِلَةً

فرض نماز پڑھنے والا مقتدی، نفل نماز پڑھانے والے امام کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے ان عراقی علماء کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ فرض نماز پڑھنے والے کے لیے نفل نماز پڑھنے والے کی اقتدا کرنا جائز نہیں ہے

۱۶۳۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيٰى، نَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُقْسِمٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُ، فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَيُصَلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے، پھر واپس جا کر اپنی قوم کو امامت کراتے اور انہیں وہی نماز پڑھاتے۔''

۱۶۳٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ، نَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ

(۱٦۳۲) اسناده صحيح۔ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب فی الجمع فی المسجد مرتين، حديث: ۵۷٤۔ سنن ترمذی، كتاب الصلاة، باب ما جاء فی الجماعة فی مسجد قد صلی فيه مرة، حديث: ۲۲۰۔ مسند احمد: ۵/۳۔ سنن الدارمی: ۱۳٦۸.

(۱٦۳۳) اسناده حسن صحيح۔ مسند احمد: ۳۰۲/۳۔ وقد تقدم برقم: ۵۲۱.

الْحَارِثِ۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُقْسِمٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ، فَرَجَعَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَصَلّٰى بِهِمْ وَصَلّٰى خَلْفَهُ فَتًى مِنْ قَوْمِهِ، فَلَمَّا طَالَ عَلَى الْفَتٰى، صَلّٰى وَخَرَجَ، فَأَخَذَ بِخِطَامِ بَعِيْرِهِ وَانْطَلَقُوْا، فَلَمَّا صَلّٰى مُعَاذٌ ذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا لَنِفَاقٌ لَأُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَخْبَرَهُ مُعَاذٌ بِالَّذِيْ صَنَعَ الْفَتٰى، فَقَالَ الْفَتٰى: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يُطِيْلُ الْمَكْثَ عِنْدَكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُطَوِّلُ عَلَيْنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ وَقَالَ لِلْفَتٰى: كَيْفَ تَصْنَعُ يَا ابْنَ أَخِيْ إِذَا صَلَّيْتَ؟ قَالَ: أَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَأَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوْذُ بِهِ مِنَ النَّارِ، وَأَنِّيْ لَا أَدْرِيْ مَا دَنْدَنَتُكَ وَدَنْدَنَةُ مُعَاذٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنِّيْ وَمُعَاذٌ حَوْلَ هَاتَيْنِ)). أَوْ نَحْوَ ذِيْ قَالَ: قَالَ الْفَتٰى: وَلٰكِنْ سَيَعْلَمُ مُعَاذٌ إِذَا قَدِمَ الْقَوْمُ وَقَدْ خُبِّرُوْا أَنَّ الْعَدُوَّ قَدْ دَنَا قَالَ: فَقَدِمُوْا،

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے، پھر واپس جاکر اپنے ساتھیوں کو نماز (عشاء) پڑھاتے تھے۔ ایک دن جب وہ واپس آ گئے تو انہیں نماز پڑھائی اور ان کے پیچھے ان کی قوم کے ایک نوجوان نے بھی نماز پڑھنی شروع کی۔ جب اس نوجوان پر (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی) قراءت لمبی ہوگئی تو وہ (اکیلے) نماز پڑھ کر چلا گیا۔ اس نے اپنے اونٹ کی لگام پکڑی اور چل دیا۔ جب حضرت معاذ نے نماز مکمل کر لی تو انہیں یہ بات بتائی گئی۔ انہوں نے فرمایا: بلاشبہ یہ تو نفاق ہے، میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤں گا۔ لہٰذا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نوجوان کا قصہ بتایا تو اس نوجوان نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! معاذ رضی اللہ عنہ بڑی دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ٹھہرتے ہیں پھر واپس جاکر ہمیں طویل نماز پڑھاتے ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے معاذ! کیا تو فتنہ باز ہے؟ اور اس نوجوان سے پوچھا: اے بھتیجے! تم نماز کیسے پڑھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں فاتحۃ الکتاب پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اس کی جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے اس کی پناہ مانگتا ہوں لیکن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت معاذ کے گنگنانے کو نہیں جانتا (کہ آپ کون سی دعائیں مانگتے ہیں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں اور معاذ بھی انہی دو کے اردگرد گنگناتے ہیں (جنت کے حصول کی دعائیں اور جہنم سے پناہ مانگتے ہیں)۔ یا اسی قسم کا جواب دیا۔ اس

(١٦٣٤) صحيح: سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب امامة من صلى بقوم وقد صلى تلك الصلاة، حديث: ٥٩٩۔ وانظر الحديث السابق.

قَالَ: فَاسْتَشْهَدَ الْفَتٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لِمُعَاذٍ: ((مَا فَعَلَ خَصْمِيْ وَ خَصْمُكَ))؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَقَ اللّٰهُ وَ كَذَبْتُ، اسْتُشْهِدَ.

نوجوان نے کہا: اور لیکن معاذ عنقریب جان لے گا (کہ میں منافق ہوں یا سچا مومن) جب قوم (میدان کارزار میں) آئے گی اور وہ جان چکے ہیں کہ دشمن قریب آ چکا ہے۔ پھر جب قوم میدان میں اتری تو نوجوان نے شہادت پائی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے بعد حضرت معاذ سے پوچھا: میرے اور تمہارے مخالف کا کیا بنا؟ انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! اس نے اللہ تعالیٰ کو اپنی بات سچ کر دکھائی، وہ شہید ہو گیا ہے، جبکہ میری بات غلط نکلی (جو میں نے اسے منافق کہا تھا)۔"

۱۳۱..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مُعَاذًا رضی اللہ عنہ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيْضَةً لَا تَطَوُّعاً كَمَا ادَّعٰى بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ

اس بات کا بیان کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ فرض نماز پڑھتے تھے، نفل نہیں، جیسا کہ بعض عراقی علماء کا دعویٰ ہے

۱۶۳۵۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُقْسِمٍ..........

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، كَانَ مُعَاذٌ رضی اللہ عنہ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ بِتَمَامِهَا، بَيَّنْتُ فِيْهَا أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ أَنَّهُ صَلّٰى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ تَطَوُّعاً وَ صَلُّوْا خَلْفَهُ فَرِيْضَةً لَهُمْ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعاً وَ لَهُمْ فَرِيْضَةً.

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے تھے، پھر واپس جا کر اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ مسئلہ مکمل لکھوا چکا ہوں۔ میں اس مسئلہ میں نبی کریم ﷺ کی احادیث نمازِ خوف کے بارے میں بیان کر چکا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک گروہ کو نفل نماز پڑھائی جبکہ انہوں نے آپ کے پیچھے فرض نماز ادا کی۔ اس طرح وہ نماز نبی کریم ﷺ کے لیے نفل تھی اور ان کے لیے فرض تھی۔"

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۵۲۱ کے تحت بیان ہوئی ہے نیز یہ احادیث دلیل ہیں کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والوں کی نماز ہو جاتی ہے اور متنفل کا فرض ادا کرنے والوں کا امام بننا جائز ہے۔

(۱۶۳۵) انظر الحديث السابق.

۱۳۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ مُنْفَرِداً عِنْدَ تَأْخِيرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ جَمَاعَةً .

امام نماز باجماعت مؤخر کرے تو تنہا نماز پڑھنے کے حکم کا بیان

۱۶۳۶ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، أَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ..........

عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَ عَلْقَمَةُ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، فَقَالَ: أَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ؟ قُلْنَا: لا. قَالَ: فَقُوْمُوْا، فَصَلُّوْا، فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهُ، فَأَخَذَ بِأَيْدِيْنَا وَ أَقَامَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ الْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهِ، فَصَلّٰى بِغَيْرِ أَذَانٍ وَ لَا إِقَامَةٍ، فَجَعَلَ إِذَا رَكَعَ يُشَبِّكُ أَصَابِعَهُ، وَ جَعَلَهَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، فَلَمَّا صَلّٰى، قَالَ: كَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّهَا سَتَكُوْنُ أُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلَاةَ، يَخْنُقُوْنَهَا إِلٰى شَرَقِ الْمَوْتٰى، فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ، فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَ لْيَجْعَلْ صَلَاتَهُ مَعَهُمْ سُبْحَةً))

جناب اسود بیان کرتے ہیں کہ میں اور علقمہ، حضرت ابن مسعود کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو انہوں نے پوچھا: کیا تمہارے پیچھے ان (امراء) لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: تم اٹھو اور نماز پڑھ لو (کیونکہ نماز کا وقت ہو چکا ہے) تو ہم نے اٹھ کر ان کے پیچھے کھڑے ہونا چاہا تو انہوں نے ہمارے ہاتھ پکڑ کر ہم میں سے ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھائی۔ جب انہوں نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسری میں ڈال کر دونوں ٹانگوں کے درمیان رکھ لیا۔ پھر جب نماز ادا کر لی تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر فرمایا: یقیناً عنقریب ایسے حکمران ہوں گے جو نمازوں کو اس وقت تک مؤخر اور تنگ کریں گے، جس قدر مرنے والا شخص گلے میں سانس اٹکنے کے بعد زندہ رہتا ہے۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص ان حالات کو پائے تو وہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرے پھر ان حکمرانوں کے ساتھ اپنی نماز کو نفل بنا لے۔

۱۳۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ جَمَاعَةً بَعْدَ أَدَاءِ الْفَرْضِ مُنْفَرِداً عِنْدَ تَأْخِيرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ

جب امام نماز باجماعت کو مؤخر کر دے تو اکیلے فرض نماز پڑھ لینے کے بعد دوبارہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے حکم کا بیان

(۱۶۳۶) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الندب الی وضع الایدی علی الرکب، حدیث: ۵۲۴۔ سنن ابی داود: ۸۲۸، ۶۱۳۔ سنن نسائی: ۷۲۰۔ مسند احمد: ۱/۴۲۶.

وَ الْبَيَانِ أَنَّ الأُوْلَى تَكُوْنُ فَرْضاً مُنْفَرِداً وَالثَّانِيَةَ نَافِلَةً فِيْ جَمَاعَةٍ ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الصَّلاةَ جَمَاعَةً هِيَ الْفَرِيْضَةُ لا الصَّلاةُ مُنْفَرِداً ، وَ الزَّجْرُ عَنْ تَرْكِ الصَّلاةِ نَافِلَةً خَلْفَ الْإِمَامِ الْمُصَلِّيْ فَرِيْضَةً وَ إِنْ أَخَّرَ الصَّلاةَ عَنْ وَقْتِهَا .

اور اس بات کا بیان کہ پہلی تنہا ادا کی گئی نماز فرض ہوگی اور جماعت کے ساتھ ادا کی گئی دوسری نماز نفل ہوگی۔ ان لوگوں کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ جماعت کے ساتھ ادا کی گئی نماز فرض ہوگی نہ کہ وہ جو اکیلے پڑھی گئی اور فرض نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے بطور نفل نماز ترک کرنے کی ممانعت کا بیان اگر چہ وہ تاخیر سے نماز پڑھائے۔"

١٦٣٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالا : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، ح وَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، قَالا : نَا أَيُّوْبُ ، (ح) وَ ثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ نَا إِسْمَاعِيْلُ -يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ- أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ..........

عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ ، قَالَ: أَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلاةَ ، فَأَتَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّامِتِ ، فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا ، فَجَلَسَ عَلَيْهِ ، فَذَكَرْتُ لَهُ صُنْعَ ابْنِ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلَى شَفَتَيْهِ ، ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِيْ ، وَ قَالَ: إِنِّيْ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ رضي الله عنه كَمَا سَأَلْتَنِي ، فَضَرَبَ فَخِذِيْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ ، وَ قَالَ: إِنِّيْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِيْ ، فَضَرَبَ فَخِذِيْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ ، وَ قَالَ: ((صَلِّ الصَّلاةَ لِوَقْتِهَا ، فَإِنْ أَدْرَكَتْكَ مَعَهُمْ ، فَصَلِّ وَلا تَقُلْ: إِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ فَلا أُصَلِّيْ)) . هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ ، وَ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ : فَعَضَّ عَلَى شَفَتَيْهِ .

"جناب ابو العالیہ ابراء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن زیاد نے نماز مؤخر کردی، تو میرے پاس حضرت عبد اللہ بن صامت تشریف لائے۔ میں نے انہیں کرسی دی تو وہ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر میں نے انہیں ابن زیاد کی کارستانی بیان کی۔ انہوں نے اپنے ہونٹ چبائے پھر اپنا ہاتھ میری ران پر مارا اور فرمایا۔ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سوال کیا تھا جس طرح تم نے مجھ سے کیا ہے، تو انہوں نے میری ران پر اسی طرح مارا تھا، جیسے میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا ہے اور فرمایا تھا: بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سوال کیا تھا، جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے، تو آپ نے میری ران پر ایسے ہی مارا تھا جیسے میں نے تمہاری ران پر مارا ہے، اور آپ نے فرمایا تھا: "نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔" پھر اگر ان حکمرانوں کے ساتھ تم نماز (باجماعت) پالو تو پڑھ لو اور یہ نہ کہنا: بے شک میں تو نماز پڑھ چکا ہوں اس لیے اب میں نہیں

(١٦٣٧) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب كراهة تاخير الصلاة عن وقتها، حدیث: ٢٤٢/ ٦٤٨۔ سنن ابی داود: ٤٣١۔ سنن ترمذی: ١٧٦۔ سنن نسائی: ٧٧٩۔ سنن ابن ماجہ: ١٢٥٦۔ مسند احمد: ١٤٧/٥۔

پڑھتا۔ یہ جناب بندار کی حدیث ہے اور جناب یحییٰ بن حکیم کی روایت میں ہے: ''انہوں نے اپنے دونوں ہونٹ چبائے۔''

فوائد :......ا۔ اس حدیث میں اول وقت پر نماز پڑھنے کی ترغیب ہے اور اگر امام اول وقت سے نماز موخر کرے تو مقتدی کے لیے اول وقت پر تنہا نماز پڑھنا مستحب ہے۔ پھر وہ امام کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرے، اس سے اول وقت اور جماعت دونوں فضیلتیں حاصل ہو جائیں گی۔

۲۔ انسان ایک نماز دو مرتبہ پڑھے تو اس کی پہلی نماز فرض اور دوسری نفل شمار ہوگی۔ (شرح النووی: ۵/ ۱۴۷)

۱۳۴..... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مُنْفَرِداً

نماز صبح اکیلے ادا کرنے کے بعد جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا بیان

فَتَكُوْنُ الصَّلَاةُ جَمَاعَةً لِلْمَأْمُوْمِ نَافِلَةً وَ صَلَاةُ الْمُنْفَرِدِ قَبْلَهَا فَرِيْضَةً . وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، نَهْيٌ خَاصٌ لَا نَهْيٌ عَامٌّ .

مقتدی کی جماعت کے ساتھ ادا کی گئی نماز نفل ہوگی اور اس سے پہلے تنہا ادا کی گئی نماز فرض ہوگی اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی کہ ''صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں'' سے خاص نہی مراد ہے، یہ نہی عام نہیں

۱۶۳۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُنِيْعٍ ، قَالَا: ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ ، (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدٌ (ح) وَ حَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ ، وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُنِيْعٍ ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا هِشَّامُ بْنُ حَسَّانٍ ، وَ شُعْبَةُ وَشَرِيْكٌ ح وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، كُلُّهُمْ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، وَ قَالَ هُشَيْمٌ : وَ هٰذَا حَدِيْثُهُ ، قَالَ : ثَنَا جَابِرُ بْنُ......... يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ ، قَالَ: فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الْفَجْرِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ ، يَعْنِي مَسْجِدَ مِنًى ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ وَ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ ، فَقَالَ:

''حضرت یزید بن اسود عامری بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حج میں آپ ﷺ کے ساتھ شریک تھا۔ تو میں نے آپ ﷺ کے ساتھ منیٰ کی مسجد خیف میں فجر کی نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو اچانک آپ ﷺ نے دیکھا کہ لوگوں کے پیچھے دو آدمی بیٹھے تھے جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ نے حکم دیا کہ ان دونوں کو

(۱۶۳۸) تقدم تخریجه برقم: ۱۲۷۹.

عَلَيَّ بِهِمَا: فَأُتِيَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا))؟ قَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا، قَالَ: فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا، ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ، فَصَلِّيَا مَعَهُمْ، فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ. وَ قَالَ بُنْدَارٌ: فَأَتَيْتُمَا الْإِمَامَ وَ لَمْ يُصَلِّ. وَ فِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: ثُمَّ جِئْتُمْ وَ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ. وَ زَادَ الصَّنْعَانِيُّ: وَ النَّاسُ يَأْخُذُوْنَ بِيَدِهِ، وَ يَمْسَحُوْنَ بِهَا وُجُوْهَهُمْ، فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَ أَطْيَبُ رِيْحاً مِنَ الْمِسْكِ.

میرے پاس لاؤ۔ پس ان دونوں کو لایا گیا تو (خوف کی وجہ سے) ان کے شانوں کا گوشت پھڑک رہا تھا۔ آپ نے پوچھا: تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ دونوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنے محلے میں نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ نے فرمایا: تو تم ایسے نہ کیا کرو، جب تم اپنے محلے (کی مسجد) میں نماز پڑھ لو پھر تم جماعت والی مسجد میں آؤ تو ان کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لیا کرو بے شک وہ تمہارے لیے نفل بن جائے گی۔ جناب بندار کی روایت میں ہے: ''پھر تم اس امام کے پاس آؤ جس نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو'' اور جناب وکیع کی روایت میں ہے: ''پھر تم اس حال میں آؤ کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں۔'' اور جناب صنعانی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ''اور لوگ آپ ﷺ کے دست مبارک کو پکڑ کر اسے اپنے چہروں پر لگا رہے تھے تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ پاکیزہ خوشبو ومہک والا تھا۔''

فوائد:......مکرر ۱۲۷۹۔

۱۳۵...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَرْكِ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً نَافِلَةً بَعْدَ الصَّلَاةِ مُنْفَرِداً فَرِيْضَةً

تنہا فرض نماز پڑھ لینے کے بعد جماعت کے ساتھ بطور نفل نماز نہ پڑھنے کی ممانعت کا بیان

۱٦٣٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَّامٍ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ. ـوَ هٰذَا حُدِيْثُ يَحْيٰى۔ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوْبَ. عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ.........

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيْتَ فِيْ قَوْمٍ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا؟)) فَقَالَ لَهُ:

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا کیا حال ہوگا جب تم ایسے لوگوں کے درمیان ہوگے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر

(١٦٣٨) تقدم تخريجه برقم: ١٢٧٩.

(١٦٣٩) صحيح: مسند احمد: ١٦٧/٥ـ وقد تقدم برقم: ١٦٢٧.

((صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، فَإِذَا أَدْرَكْتَهُمْ، لَمْ يُصَلُّوْا، فَصَلِّ مَعَهُمْ، وَلَا تَقُلْ: إِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ، فَلَا أُصَلِّيْ)) . لَمْ يَقُلْ بُنْدَارٌ: ((صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا)).

کر کے ادا کریں گے؟ پھر آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم نماز وقت پر پڑھ لینا۔ پھر تم انہیں اس حال میں پاؤ کہ انہوں نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو اور یہ نہ کہو: میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہٰذا میں (ان کے ساتھ نماز) نہیں پڑھتا۔" جناب بندار نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: "تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔"

۱۳۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الصَّلَاةَ الْأُوْلَى الَّتِيْ يُصَلِّيْهَا الْمَرْءُ فِيْ وَقْتِهَا تَكُوْنُ فَرِيْضَةً

اس بات کی دلیل کا بیان کہ پہلی نماز جسے نمازی اس کے وقت پر پڑھے گا وہ فرض ہوگی

وَالثَّانِيَةَ الَّتِيْ يُصَلِّيْهَا جَمَاعَةً مَعَ الْإِمَامِ تَكُوْنُ تَطَوُّعاً ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الثَّانِيَةَ تَكُوْنُ فَرِيْضَةً وَ الْأُوْلَى نَافِلَةً، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَخَّرَ الْعَصْرَ فَعَلَى الْمَرْءِ أَنْ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ فِيْ وَقْتِهَا، ثُمَّ يَتَنَفَّلُ مَعَ الْإِمَامِ، وَفِيْ هٰذَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ))، نَهْيٌ خَاصٌّ لَا نَهْيٌ عَامٌّ.

اور دوسری نماز نفل ہوگی جسے وہ امام کے ساتھ باجماعت پڑھے گا۔ ان لوگوں کے قول کے برخلاف، جن کا خیال ہے کہ دوسری نماز فرض ہوگی اور پہلی نفل شمار ہوگی۔ اس دلیل کے ساتھ کہ جب امام عصر کی نماز مؤخر کر دے تو آدمی کو چاہیے کہ وہ عصر کی نماز اس وقت پر پڑھ لے۔ پھر امام کے ساتھ بطور نفل ادا کر لے۔ اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد مبارک "عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں" اس سے خاص نہی مراد ہے، عام نہیں۔

۱۶۴۰۔ نَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ. قَالَا: ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا عَاصِمٌ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُوْنَ أَقْوَاماً يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا، فَإِنْ

"حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شاید کہ عنقریب تم ایسے لوگوں کو پاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت کے بعد پڑھیں گے۔ لہٰذا اگر تم ان

(۱۶۴۰) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الامامة، باب الصلاة مع ائمة الجور، حدیث: ۷۸۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۲۵۵۔ مسند احمد: ۳۷۹/۱۔ وانظر ما تقدم برقم: ۱۶۳۶.

أَدْرَكْتُمُوْهُمْ، فَصَلُّوْا فِي بُيُوْتِكُمْ لِلْوَقْتِ الَّذِيْ تَعْرِفُوْنَ، ثُمَّ صَلُّوْا مَعَهُمْ وَ اجْعَلُوْهَا سُبْحَةً.

لوگوں کو پالو تو تم اپنے گھروں میں معروف وقت پر نماز پڑھ لینا، پھر ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لینا اور اسے نفل بنالینا۔"

فوائد :......اگر امام قصداً نماز میں تاخیر کرے تو انفرادی طور پر اول وقت پر نماز پڑھنا مستحب ہے پھر نماز باجماعت مل جائے تو اس میں شامل ہونے سے انکار نہ کیا جائے۔ بلکہ جماعت میں شامل ہونے سے جماعت کا ثواب بھی ملے گا اور جماعت کے ساتھ پڑھی گئی اس کی نماز نفل شمار ہوگی۔

۱۳۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ عَلٰى نِيَّةِ الْفَرْضِ

فرض نماز کی نیت سے نماز کو دوبارہ پڑھنا منع ہے

۱٦٤١ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ، أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، نَا عِيْسٰى، عَنْ حُسَيْنٍ، (ح) وَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ........

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَ هُوَ قَاعِدٌ عَلَى الْبَلَاطِ، وَ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَقُلْتُ: أَلَا تُصَلِّيْ؟ قَالَ: قَدْ صَلَّيْتُ، قُلْتُ: أَلَا تُصَلِّيْ مَعَهُمْ؟ قَالَ، إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا تُصَلُّوْا صَلَاةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ)). هٰذَا حَدِيْثُ عِيْسٰى

"حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا جبکہ وہ بلاط مقام پر تشریف فرما تھے، اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے عرض کی: کیا آپ نماز نہیں پڑھیں گے؟ انہوں نے فرمایا: میں نماز پڑھ چکا ہوں۔ میں نے پوچھا: کیا آپ ان لوگوں کے ساتھ نماز (باجماعت) ادا نہیں کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "ایک دن میں ایک ہی نماز دوبارہ مت پڑھو۔" یہ جناب عیسیٰ کی روایت ہے۔

فوائد :......استذکار میں احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا اتفاق ہے کہ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص فرض نماز ادا کرے، پھر فرض کی ادائیگی کے بعد اسی نماز کو دوبارہ فرض نماز کی نیت سے ادا کرے، بہرحال جو شخص نبی ﷺ کی اقتدا میں جماعت کے ساتھ دوسری نماز بطور نفل ادا کرے۔ تو یہ ایک دن میں ایک نماز کو دو مرتبہ دہرانا نہیں، کیونکہ اس کی پہلی نماز فرض اور دوسری نفل ہے۔ یہ نماز کا اعادہ نہیں ہے۔ (عون المعبود: ۲/ ۱۹٤)

(١٦٤١) اسناده صحيح: سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب اذا صلى في جماعة ثم ادرك جماعة، حديث: ٥٧٩ـ سنن نسائي: ٨٦١ـ مسند احمد: ١٩/٢ـ صحيح ابن حبان: ٢٣٨٩.

١٣٨..... بَابُ الْمُدْرِكِ وِتْرًا مِنْ صَلٰوةِ الْإِمَامِ، وَ جُلُوْسِهِ فِي الْوِتْرِ مِنْ صَلَاتِهِ اقْتِدَاءً بِالْإِمَامِ

جس شخص کو امام کی نماز سے وتر (ایک یا تین) رکعت ملے تو وہ اپنے امام کی اقتداء میں وتر رکعت میں (تشہد) بیٹھے گا

١٦٤٢ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، ثَنَا عَمِّيْ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ.......... الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُوْلُ: عَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَعَدَلْتُ مَعَهُ، فَأَنَاخَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَرَّزُ، فَسَكَبْتُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَغَسَلَ كَفَّهُ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمَّا جُبَّتِهِ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ، فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَهُمَا إِلَى الْمِرْفَقِ، فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ رَكِبَ، فَأَقْبَلْنَا نَسِيْرُ حَتّٰى نَجِدَ النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ قَدْ قَدَّمُوْا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَصَلّٰى وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتِمُّ صَلَاتَهُ فَفَزِعَ الْمُسْلِمُوْنَ، وَأَكْثَرُوا التَّسْبِيْحَ، لِأَنَّهُمْ

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں فجر سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے سے ہٹ گئے اور میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی تھا لہٰذا میں بھی راستے سے ہٹ گیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور قضائے حاجت کی۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے) تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر برتن سے پانی انڈیلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ دھوئے، پھر اپنا چہرہ مبارک دھویا پھر اپنے بازوؤں سے کپڑا ہٹانا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جبے کی آستینیں تنگ ہوگئیں۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ جبے کے اندر داخل کرکے جبے کے نیچے سے نکال لیے اور انہیں کہنیوں تک دھولیا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر آپ (اونٹنی پر) سوار ہوگئے۔ پھر ہم چلتے ہوئے لوگوں کے پاس پہنچے تو ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، انہوں نے حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کیا ہوا تھا اور وہ انہیں نماز فجر کی ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہوگئے اور حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے دوسری رکعت پڑھی۔ پھر حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے سلام پھیر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر اپنی نماز مکمل کرنے لگے۔ اس پر مسلمان سخت

(١٦٤٢) سنن ابی داود، کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین، حدیث: ١٤٩ـ سنن نسائی: ٨٢ـ وقد تقدم برقم: ١٥١٥.

سَبَقُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَهُمْ أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصَبْتُمْ)).

گھبرا گئے اور بکثرت تسبیحات پڑھنے لگے۔ کیونکہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پہلے نماز پڑھ لی تھی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو انہیں فرمایا: تم نے بہت اچھا کام کیا ہے، یا تم نے درست کام کیا ہے (کہ نماز کو اس کے وقت پر باجماعت ادا کرلیا ہے)۔"

فوائد: ......ا۔ نماز باجماعت کھڑی ہو تو بعد میں آنے والے مقتدی اسی حالت کو اختیار کریں گے، جس حالت میں امام ہے خواہ نماز نفل ہو یا فرض، پھر جو امام کے ساتھ نماز پالیں وہ ان کی اول نماز ہوگی اور بقیہ نماز سلام پھیرنے کے بعد ادا کریں گے۔

۲۔ نماز وتر کی جماعت قائم ہو تو بعد میں آنے والے مقتدی اسی حالت کو شامل ہوں گے جس حالت میں امام ہے، وہ اپنے طور پر شروع سے نماز کا آغاز نہ کریں، یہ صورت مستحب ہے۔

۱۳۹..... بَابُ أَمَامَةِ الْمُسَافِرِ الْمُقِيمِيْنَ، وَ إِتْمَامِ الْمُقِيمِيْنَ صَلَا تَهُمْ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، وَ إِنَّمَا خَرَّجْتُ هٰذَا الْخَبَرَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ لِأَنَّ هٰذِهِ مَسْأَلَةٌ لَا يَخْتَلِفُ الْعُلَمَاءُ فِيْهَا

مسافر شخص کا مقیم لوگوں کو امامت کرانا اور امام کے فارغ ہونے کے بعد مقیم افراد کا اپنی نماز کو مکمل کرنا۔ اگر اس سلسلے میں مروی روایت صحیح ہو۔ کیونکہ علی بن زید بن جدعان کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے اور میں نے یہ روایت اس کتاب میں صرف اس لیے بیان کردی ہے کیونکہ اس مسئلہ میں علمائے کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

١٦٤٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، (ح) وَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، نَا إِسْمَاعِيْلُ، قَالَا: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ.........

عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ، قَالَ: قَامَ شَابٌّ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: فَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ، فَسَأَلَهُ عَنْ صَلَاةِ السَّفَرِ. فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الْفَتٰى يَسْأَلُنِيْ عَنْ أَمْرٍ، وَ

"جناب ابونضرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نوجوان حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑا ہوا، اس نے ان کی سواری کی لگام پکڑ لی اور ان سے نماز خوف کے بارے میں سوال کیا تو وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس نوجوان نے مجھ سے

(١٦٤٣) اسناده ضعيف: علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب متی یتم المسافر، حدیث: ١٢٢٩۔ سنن ترمذی: ٥٤٥۔ مسند احمد: ٤/٤٣١.

إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمُوْهُ جَمِيْعاً، غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَاتٍ، فَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمَدِيْنَةَ. زَادَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ: وَحَجَجْتُ مَعَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَ قَالَا: أَقَامَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ لَيْلَةً يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْلُ لِأَهْلِ مَكَّةَ: ((صَلُّوْا أَرْبَعاً فَإِنَّا قَوْمٌ سَفَرٌ)، وَ غَزَوْتُ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ وَ حَجَجْتُ مَعَهُ، فَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ، وَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ حَجَّاتٍ، فَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ، وَ صَلَّاهَا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ سَبْعَ سِنِيْنَ مِنْ إِمَارَتِهٖ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَجِّ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ صَلَّاهَا بَعْدَهَا أَرْبَعاً. زَادَ أَحْمَدُ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ بَيَّنْتُ لَكُمْ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. وَ لَفْظُ الْحَدِيْثِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ.

ایک مسئلہ پوچھا ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ میں تم سب کو بیان کردوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئی غزوات میں شرکت کی ہے تو آپ ﷺ مدینہ منورہ واپس آنے تک صرف دو دو رکعات ہی پڑھتے تھے۔ جناب زیاد بن ایوب کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''اور میں نے آپ ﷺ کے ساتھ حج بھی کیا تو آپ صرف دو رکعتیں ہی پڑھتے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ مدینہ منورہ واپس آ گئے۔'' جناب احمد بن عبدہ اور زیاد بن ایوب دونوں کی روایت میں ہے: ''فتح مکہ کے زمانہ میں آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں اٹھارہ راتیں قیام پذیر رہے، آپ ﷺ دو دو رکعات ہی پڑھتے رہے، پھر آپ اہلِ مکہ سے فرماتے: ''تم چار رکعتیں (پوری) ادا کرلو کیونکہ ہم مسافر لوگ ہیں اور میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی جنگ میں شرکت کی اور ان کے ساتھ حج بھی کیا ہے، وہ بھی واپس آنے تک دو دو رکعتیں ہی ادا کرتے تھے اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کئی حج کیے ہیں، وہ بھی دو رکعات ہی ادا کرتے تھے حتیٰ کہ واپس آ جاتے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اپنی خلافت کے ابتدائی سات سالوں میں حج کے دوران دو رکعات ہی پڑھتے رہے حتیٰ کہ واپس مدینہ آ جاتے۔ پھر (ان سات سالوں) کے بعد انہوں نے (مکمل نماز) چار رکعات پڑھنی شروع کردیں۔'' جناب احمد کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''پھر پوچھا: کیا میں نے تمہیں مسئلہ بیان کردیا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔'' اس روایت کے الفاظ جناب احمد بن عبدہ کی روایت کے ہیں۔

۱۴۰..... بَابُ الْمَسْبُوْقِ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ، وَ الْأَمْرِ بِاقْتِدَائِهِ بِالْإِمَامِ فِيْمَا يُدْرِكُ، وَ إِتْمَامِهِ مَا سَبَقَ بِهِ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

جس شخص کی کچھ نماز (امام کے ساتھ) فوت ہو جائے وہ باقی نماز میں امام کی اقتدا کرے اور امام کے فارغ ہونے پر فوت شدہ نماز کو مکمل کر لے گا

١٦٤٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ......... أَبِيْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةً، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكُمْ؟)) قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوْا، إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ، وَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَ مَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا)).

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں ان کے والد نے خبر دی کہ اس دوران کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچانک شوروغل سنا تو آپ نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم نے نماز کے لیے جلدی کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم مجھے دیکھ لینے سے پہلے کھڑے نہ ہوا کرو اور تم سکون و اطمینان اختیار کیا کرو، پھر تمہیں جتنی نماز مل جائے وہ پڑھ لو اور جو تم سے چھوٹ جائے اسے مکمل کر لو۔''

فوائد:......مکرر ۱۰۶۴۔

۱۴۱..... بَابُ الْمَسْبُوْقِ بِوِتْرٍ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنْ لَا سَجْدَتَيِ السَّهْوِ عَلَيْهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص کی وتر رکعات امام کے ساتھ فوت ہو جائیں اس پر سجدہ سہو کرنا لازمی نہیں ہے

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ، عَلٰى مَذْهَبِهِمْ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ تَكُوْنُ سَجْدَتَا الْعَمَدِ، لَا سَجْدَتَا السَّهْوِ، إِذِ الْمَأْمُوْمُ إِنَّمَا يَتَعَمَّدُ الْجُلُوْسَ فِي الْوِتْرِ مِنْ صَلَاتِهِ اقْتِدَاءً بِإِمَامِهِ إِذْ كَانَ لِلْإِمَامِ شَفْعٌ وَ لَهُ وِتْرٌ، وَ تَكُوْنُ سَجْدَتَا السَّهْوِ عَلٰى أَصْلِهِمْ لِمَا يَجِبُ عَلَى الْمَرْءِ فِعْلُهُ، لَا لِمَا يَسْهُوْ فَيَفْعَلُ مَا لَيْسَ لَهُ فِعْلُهُ عَلَى الْعَمَدِ.

(١٦٤٤) صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب قول الرجل فاتتنا الصلاة، ٦٣٥ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب اتيان الصلاة بوقار، حديث ٦٠٣ـ وقد تقدم برقم: ١٥٣٦.

ان لوگوں کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ اسے سہو کے دو سجدے کرنے پڑیں گے۔ اس مسئلہ میں ان کے مذہب کی رو سے یہ دو سجدے عمداً ہوں گے سہواً نہیں ہوں گے۔ کیونکہ جب امام کی دوسری رکعت ہوگی اور اس کی پہلی ہوگی تو یہ شخص عمداً امام کی اقتداء میں پہلی رکعت میں تشہد بیٹھے گا۔ اس طرح ان کے موقف کے مطابق سہو کے دو سجدے نمازی پر کسی وجوبی عمل کی ادائیگی پر لازم آئیں گے نہ کہ بھول کر کوئی ایسا کام کرنے پر واجب ہوں گے جسے نمازی کے لیے عمداً کرنا جائز نہ ہو۔

١٦٤٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ أَبُوْ بِشْرِ الْوَاسِطِيُّ، قَالَا : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ الدَّوْرَقِيُّ، أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، وَ قَالَ أَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ............

الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، قَالَ: خَصْلَتَانِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُمَا أَحَدًا بَعْدَ مَا قَدْ شَهِدْتُّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّا كُنَّا مَعَهُ فِيْ سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ جَاءَ فَتَوَضَّأَ وَ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَ جَانِبَيْ عَمَامَتِهِ، وَ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، قَالَ: وَ صَلَاةُ الْإِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مَعَ رَعِيَّتِهِ. وَ شَهِدْتُّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِيْ سَفَرٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَاحْتُبِسَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقَامُوْا الصَّلَاةَ وَ قَدَّمُوْا ابْنَ عَوْفٍ، فَصَلّٰى بِهِمْ بَعْضَ الصَّلَاةِ، وَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ. فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَضٰى مَا سَبَقَ بِهِ. هٰذَا حَدِيْثُ

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو چیزوں کو دیکھنے کے بعد ان کے بارے میں کسی سے سوال نہیں کروں گا۔ ہم ایک سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو وضو کیا، اور اپنی پیشانی اور اپنے عمامہ کے دونوں اطراف کا مسح کیا اور اپنے دونوں موزوں کا بھی مسح کیا۔ (دوسری بات یہ ہے کہ) امام کا اپنی رعایا کے ساتھ کسی آدمی کے پیچھے نماز ادا کرنا (جائز ہے)۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے تو نماز کا وقت ہوگیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (قضائے حاجت سے فارغ ہوکر) ان تک نہ پہنچ سکے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نماز کھڑی کی اور حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھا دیا، لہٰذا انہوں نے ابھی کچھ نماز ہی پڑھائی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے پیچھے بقیہ نماز ادا کی، پھر جب حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرلیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(١٦٤٥) رجاله ثقات: سنن نسائي، كتاب الطهارة، باب كيف المسح على العمامة، حديث: ١٠٩۔ وقد تقدم برقم: ١٦٤١۔

الدَّوْرَقِيِّ، وَ قَالَ أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ، وَ قَالَ: فَبَرَزَ لِحَاجَةٍ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَأَتَيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ أَوْ سَطِيْحَةٍ وَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ، فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلَ الْجُبَّةِ، فَتَوَضَّأَ وَ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، وَ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيِ الْعِمَامَةِ، ثُمَّ أَبْطَأَ عَلَى الْقَوْمِ فَأَقَامُوْا الصَّلَاةَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنْ صَحَّ هٰذَا الْخَبَرُ يَعْنِي قَوْلَهُ (حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ، فَإِنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ رَوَاهُ عَنْ أَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ)، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ يُكَنَّى أَبَا عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ.

کھڑے ہو کر فوت شدہ نماز مکمل کر لی۔" یہ جناب الدورقی کی روایت ہے۔ جبکہ جناب ابوبشر کی روایت میں ہے: "تو نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے پانی منگوایا تو میں ایک برتن یا مشکیزے میں پانی لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے تنگ آستینوں والا ایک جبہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ لہٰذا آپ ﷺ نے جبے کے نیچے سے اپنے ہاتھ نکال کر وضو کیا اور اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا اور اپنی پیشانی اور عمامہ کے دونوں جانب مسح کیا۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کے پاس دیر سے تشریف لائے تو انہوں نے نماز کھڑی کر دی۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر یہ حدیث اس سند سے ثابت ہو یعنی ابوبشر کی سند میں ابن سیرین کہتے ہیں: حدثني عمرو بن وهب (کہ مجھے عمرو بن وہب نے بیان کیا۔ اس طرح انہوں نے اپنے سماع کی صراحت کر دی ہے) لیکن حماد بن زید کی سند میں ہے، ابن سیرین کہتے ہیں: حدثني رجل يكنى ابا عبد الله عن عمرو بن وهب۔ (یعنی اس سند میں ابن سیرین اور عمرو بن وہب کے درمیان ابوعبداللہ نامی مجہول شخص کا واسطہ ہے۔)"

١٦٤٦ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ الْأَيْلِيُّ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، لَفْظاً، قَالَ: ثَنَا سَلَامٌ أَبُوْ الْمُنْذِرِ الْقَارِيُّ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَأْتُوْهَا وَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَ الْوَقَارُ، فَصَلُّوْا مَا أَدْرَكْتُمْ، وَ

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم نماز کے لیے اس حالت میں آؤ کہ تم پر سکون اور وقار ہو۔ پھر جو نماز پالو وہ پڑھ

(١٦٤٦) مسند احمد: ٢/٤٨٩ـ صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب لا يسعى الى الصلاة، حديث: ٦٣٦ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب اتيان الصلاة بوقار، حديث: ٦٠٢ـ من طريق آخر عند ابی هريرة رضی الله عنه.

أَتِمُّوْا مَا فَاتَكُمْ)) .

لو اور جو تم سے فوت ہو جائے اسے مکمل کرلو۔"

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۵۴۲ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۴۲...... بَابُ تَلْقِيْنِ الْإِمَامِ إِذَا تَعَايَا أَوْ تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ

جب امام قراءت قرآن کے دوران اٹک جائے یا کوئی آیت چھوڑ دے تو اسے یاد دہانی کرانے کا بیان

١٦٤٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَّ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَا : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ أَبْزٰى ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَتَرَكَ اٰيَةً ، وَفِي الْقَوْمِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَسِيْتَ اٰيَةَ كَذَا وَكَذَا ، أَوْ نُسِخَتْ . قَالَ: ((نَسِيْتُهَا)) . هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ . وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أُبَيٍّ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيَ اٰيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَفِي الْقَوْمِ أُبَيٌّ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَسِيْتَ اٰيَةَ كَذَا وَكَذَا أَوْ نُسِيْتَهَا؟ قَالَ: لَا ، بَلْ نَسِيْتُهَا .

"حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تو (دوران قراءت) ایک آیت چھوڑ دی اور لوگوں میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ (نماز کے بعد) انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ فلاں فلاں آیت بھول گئے ہیں یا وہ منسوخ ہوگئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں وہ بھول گیا تھا۔" یہ جناب بندار کی روایت ہے اور جناب ابوموسیٰ کی روایت میں ہے:" نبی کریم ﷺ (نماز کے دوران قراءت کرتے ہوئے) قرآن مجید کی ایک آیت بھول گئے، جبکہ نمازیوں میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ فلاں فلاں آیت بھول گئے ہیں یا آپ کو بھلا دی گئی ہے (منسوخ کردی گئی ہے)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (منسوخ نہیں ہوئی) بلکہ میں اسے بھول گیا تھا۔"

١٦٤٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ، (ح) وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِيُّ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَا : ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ الْكَاهِلِيِّ..........

(١٦٤٧) اسناده صحيح: عبدالله بن احمد في الزيادات على المسند: ١٢٣/٥.

(١٦٤٨) حسن: جزء القراءة للبخاري: ١٩٤ـ سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب الفتح على الامام في الصلاة: حديث: ٩٠٧ـ عبدالله بن احمد في الزيادات: ٧٤/٤.

عَنْ مِسْوَرِ بْنِ يَزِيْدَ الْأَسَيْدِيِّ، وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَسَدِيُّ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَ رُبَّمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَرَكَ شَيْئًا لَمْ يَقْرَأْهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَرَكْتَ اٰيَةَ كَذَا وَ كَذَا، قَالَ: ((فَهَلَّا أَذْكَرْتُمُوْنِيْهَا؟)) زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، فَقَالَ: كُنْتُ أَرَاهَا نُسِخَتْ.

''حضرت مسور بن یزید الاسیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں قراءت کرتے ہوئے سنا تو آپ نے کچھ آیات کی تلاوت چھوڑ دی۔ تو ایک شخص نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ نے یہ آیات چھوڑ دی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو تم نے مجھے یاد کیوں نہ کرادیا؟ جناب محمد بن یحییٰ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''اس صحابی نے جواب دیا کہ میرے خیال میں وہ آیات منسوخ ہوگئی تھیں۔ (اس لیے میں نے آپ کو یاد نہ دلایا۔)''

فوائد:......١۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ قراءت بھولنے کی صورت میں امام کو آیت یاد دلانا اور لقمہ دینا مشروع ہے۔

٢۔ جہری نماز میں قراءت بھولنے کی صورت میں مذکورہ آیت یاد دلانا اور دیگر ارکان میں بھولنے کی صورت میں مردوں کا سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کا تالی پیٹنا جائز ہے۔ (عون المعبود: ٣/١٣٧)

١٤٣..... بَابُ وَضْعِ الْإِمَامِ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ

امام کا اپنے جوتے اپنی بائیں جانب رکھنا

١٦٤٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ، فَصَلَّى الصُّبْحَ، فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ.

''حضرت عبداللہ بن سائب کہتے ہیں: میں فتح مکہ والے سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے صبح کی نماز ادا کی تو اپنے جوتے اتار دیئے اور انہیں اپنی بائیں جانب رکھ لیا۔''

فوائد:......مکرر ١٦٤٩

❀❀❀❀

(١٦٤٩) تقدم تخريجه برقم: ١٠١٥.

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْعُذْرِ الَّذِيْ يَجُوْزُ فِيْهِ تَرْكُ اِتْيَانِ الْجَمَاعَةَ

جس عذر کی بنا پر نماز با جماعت ترک کرنا جائز ہے، ان ابواب کا مجموعہ

۱۴۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمَرِيْضِ فِيْ تَرْكِ إِتْيَانِ الْجَمَاعَةَ

بیمار آدمی کے لیے نماز با جماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔

١٦٥٠۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، (ح) وَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْنَمَا هُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِهِمْ، لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ إِلَيْهِمْ وَ هُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ تَبَسَّمَ فَضَحِكَ، فَنَكَصَ أَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَ ظَنَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ. وَ قَالَ أَنَسٌ: وَ هَمَّ الْمُسْلِمُوْنَ أَنْ يَفْتَتِنُوْا فِيْ صَلَاتِهِمْ فَرَحًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ الْحُجْرَةَ، وَ

''حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس دوران میں کہ مسلمان سوموار والے دن نمازِ فجر ادا کر رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھ رہے تھے، تو اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کا پردہ اٹھا کر انہیں دیکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ایک دلکش مسکراہٹ پھیل گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صف میں کھڑے ہونے کے لیے اپنی ایڑھیوں کے بل پیچھے ہٹے، انہیں خیال ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اور مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوشی کی وجہ سے اپنی نمازوں کو توڑنے کا قصد کرلیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ اپنی نماز مکمل کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ میں واپس تشریف لے گئے اور اپنے اور ان کے درمیان پردہ لٹکا لیا۔ پھر رسول اللہ اسی روز

(١٦٥٠) تقدم برقم: ٨٦٧. ١٦٥٠/١۔ تقدم تخريجه برقم: ١٤٨٨.

أَرْخَى السِّتْرَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُمْ ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ . هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَزِيْزٍ ، وَ هُوَ أَحْسَنُهُمْ سِيَاقاً لِلْحَدِيْثِ ، وَ أَتَمُّهُمْ حَدِيْثاً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي خَبَرِ عَبْدِالْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ: لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثاً ، خَرَّجْتُهُ فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ ، حَدَّثَنَاهُ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى الْقَزَّازُ ، نَا عَبْدُالْوَارِثِ .

وفات پا گئے۔ یہ روایت جناب محمد بن عزیز کی ہے اور انہوں نے باقی راویوں کی نسبت بہترین سیاق سے اور مکمل حدیث بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جناب عبد الوارث بن سعید کی روایت میں ہے: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روز تک ہمارے پاس (نماز کے لیے) تشریف نہیں لائے۔“ میں نے یہ روایت کتاب الکبیر میں بیان کردی ہے۔“

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۴۸۸ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۱۴۵...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ عِنْدَ حُضُوْرِ الْعَشَاءِ

رات کا کھانا موجود ہونے کی صورت میں نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت کا بیان

۱۶۵۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، قَالُوْا : ثَنَا سُفْيَانُ ، نَا الزُّهْرِيُّ ، أَنَّهُ سَمِعَ......

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَؤُوْا بِالْعَشَاءِ)). هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدُ الْجَبَّارِ. وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ أَحْمَدُ : عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَ قَالَ أَحْمَدُ : عَنْ أَنَسٍ .

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب کھانا حاضر ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ۔“ یہ روایت جناب عبدالجبار کی ہے۔“

فوائد:......مکرر ۹۳۴۔

۱۴۶...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ إِذَا كَانَ الْمَرْءُ حَاقِناً .

جب آدمی پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے ہو تو اسے نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔

۱۶۵۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ......

(١٦٥١) تقدم برقم: ٩٣٤.

(١٦٥٢) تقدم برقم: ٩٣٣.

عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْأَرْقَمِ كَانَ يُسَافِرُ، فَيَصْحَبُهُ قَوْمٌ يَقْتَدُوْنَ بِهِ، قَالَ: وَ كَانَ يُؤَذِّنُ لِأَصْحَابِهِ وَ يَؤُمُّهُمْ . قَالَ: فَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ يَوْماً، ثُمَّ قَالَ: يَؤُمُّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ وَ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ)).

''حضرت عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ارقم سفر کرتے تھے تو لوگ ان کے ساتھ ہوتے اور ان کی اقتداء کرتے۔ اور وہ اپنے ساتھیوں کے لیے اذان دیتے اور ان کی امامت بھی کرتے۔ فرماتے ہیں: ایک دن نماز کے لیے اذان ہوگئی تو انہوں نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جماعت کرادے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کرنا چاہتا ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو اسے چاہیے کہ پہلے قضائے حاجت کرے۔''

فوائد:......مکرر ۹۳۲۔

۱۴۷...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْعُمْيَانِ الْجَمَاعَةَ فِي الْأَمْطَارِ وَ السُّيُوْلِ .

نابینا افراد کو بارشوں اور سیلابوں میں نماز با جماعت ترک کرنے کی رخصت ہے

۱۶۵۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ.........

مَحْمُوْدَ بْنَ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ: أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْراً مِنَ الْأَنْصَارِ - أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِيْ، وَ إِنِّي أُصَلِّيْ بِقَوْمِيْ، فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ، سَالَ الْوَادِيُّ الَّذِيْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ، فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ اٰتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ، فَوَدِدْتُ يَا رَسُوْلَ

''جناب محمود بن ربیع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عتبان بن مالک جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور جنگ بدر میں شرکت کا شرف حاصل کرنے والے انصار میں سے ایک ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری نظر کمزور ہوگئی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں۔ پس جب بارشوں کا موسم آتا ہے تو میرے اور ان کے درمیان واقع وادی بہنے لگتی ہے۔ تو میں ان کی مسجد میں جا کر انہیں نماز نہیں پڑھا سکتا۔ اس لیے میری خواہش ہے کہ اے اللہ کے رسول! آپ تشریف لائیں اور

(۱۶۵۳) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب المساجد في البيوت، حديث: ٤٢٥ ـ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب الرخصة في التخلف عن الجماعة لعذر، حديث: ٣٣/٢٦٣ـ سنن نسائي: ٧٨٩.

اللّٰهِ أَنَّكَ تَأْتِي، فَتُصَلِّي فِي بَيْتِي أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. قَالَ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ: فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ. فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟)) قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلٰى نَاحِيَةِ الْبَيْتِ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَأَجْلَسْنَاهُ عَلٰى خَزِيْرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ. قَالَ: فَثَابَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَوْلَنَا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ ذَوُوْ عَدَدٍ. فَقَالَ: ((أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنُ؟)) فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُلْ لَهُ ذٰلِكَ، أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ)). قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، إِنَّا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيْحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِيْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ)). قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي الزُّهْرِيَّ۔

میرے گھر میں نماز ادا کریں تا کہ میں اس جگہ کو میں اپنی نماز گاہ بنالوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں عنقریب (تمہاری یہ خواہش پوری) کروں گا۔ ان شاء اللہ۔ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”تو دوسرے دن سورج چڑھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اجازت چاہی تو میں نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی (آپ کو خوش آمدید کہا) تو آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے بغیر گھر میں داخل ہوئے پھر پوچھا: تم اپنے گھر میں کس جگہ چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ کہتے ہیں: میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ (اس جگہ) کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوکر صف بنالی تو آپ ﷺ نے دو رکعات ادا کر کے سلام پھیرا۔ پھر ہم نے آپ ﷺ کو آپ کے لیے خزیر (گوشت اور آٹے سے تیار کردہ خاص قسم کا کھانا) کے لیے آپ کو بٹھا لیا، فرماتے ہیں: (اس دوران) محلے کے لوگ مسلسل آتے رہے حتیٰ کہ ہمارے گھر میں لوگوں کی کافی تعداد جمع ہوگئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: مالک بن دخیشن کہاں ہے؟ ایک شخص نے جواب دیا: ”وہ تو منافق آدمی ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں کرتا (اس لیے آپ ﷺ کی آمد پر حاضر نہیں ہوا)۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں ایسا مت کہو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ اللہ کی رضا کے لیے ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ“ کا اقرار کرتا ہے؟ تو اس شخص نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہم تو اس کی تعلق داری اور سچی دوستی و محبت منافقوں ہی کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے

فَسَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَ هُوَ أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَصَدَّقَهُ .

فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آگ پر اس شخص کو حرام کر دیا جو خالص اللہ کی رضا کے لیے لا''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کا اقرار کرتا ہے۔ امام محمد زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حصین بن محمد انصاری سے، جو کہ بنی سالم کے ایک سردار ہیں، حضرت محمود بن ربیع کی حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ان کی تصدیق کی۔''

١٦٥٤ـ وَفِيْ خَبَرِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ: إِنِّيْ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِيْ . وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ قَدْ تَقَعُ عَلٰى مَنْ فِيْ بَصَرِهٖ سُوْءٌ، وَإِنْ كَانَ يُبْصِرُ بَصَرَ سُوْءٍ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ صَارَ أَعْمٰى لَا يُبْصِرُ . لَسْتُ أَشُكُّ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ صَارَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَعْمٰى لَمْ يَكُنْ يُبْصِرُ، فَأَمَّا وَقْتَ سُؤَالِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَإِنَّمَا سَأَلَ ، إِلٰى أَنْ أَيْقَنْتُ فِيْ لَفْظِ هٰذَا الْخَبَرِ . حَدَّثَنَا بِخَبَرِ مَعْمَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرُّبَيِّعِ ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقُلْتُ: إِنِّيْ قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِيْ، وَإِنَّ السُّيُوْلَ تَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ، وَلَوَدِدْتُّ أَنَّكَ جِئْتَ، وَصَلَّيْتَ فِيْ بَيْتِيْ مَكَانًا أَتَّخِذُهٗ مَسْجِدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اَفْعَلُ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ)). وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِتَمَامِهٖ .

''جناب معمر کی امام زہری سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''بے شک میری نظر کمزور ہوگئی ہے۔'' یہ الفاظ اس شخص پر بولے جاتے ہیں جس کی بینائی میں نقص و کمزوری ہو اگرچہ اسے تھوڑا سا دکھائی بھی دیتا ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ مکمل نابینا ہو چکے ہوں اور انہیں کچھ دکھائی نہ دیتا ہو۔ مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ بعد میں مکمل بینائی سے محروم ہو گئے تھے، وہ بالکل دیکھ نہیں سکتے تھے۔ لیکن جب انہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ سوال کیا تھا تو اس وقت ان کی بینائی میں کچھ نقص تھا (مکمل نابینا نہ تھے) حتیٰ کہ مجھے اس روایت کے الفاظ سے یقین ہوگیا (کہ واقعی وہ سوال کے وقت مکمل نابینا نہ تھے)۔ جناب معمر کی روایت میں الفاظ ہیں۔ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: بلاشبہ میری نظر کمزور ہوگئی ہے اور سیلاب میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان حائل ہوجاتا ہے۔ (اس لیے) میری خواہش ہے کہ آپ تشریف لائیں اور میرے گھر کسی جگہ نماز ادا کریں جسے میں اپنے لیے جائے نماز بنالوں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں (تمہاری یہ خواہش

(١٦٥٤) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اذا زار الامام قوما فامهم، حدیث: ٦٨٦ـ صحیح مسلم، حوالہ سابق: ٣٣/٢٦٣ـ سنن نسائی: ١٣٢٨ـ مسند احمد: ٤٤٩/٥ـ وانظر الحدیث السابق.

پوری) کروں گا ان شاء اللہ۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد:......ا۔ نابینا شخص کا امام بننا جائز ہے اور نابینا کی امامت سے نماز میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔

۲۔ بارش کی صورت میں گھر پر نماز پڑھنا جائز ہے اور گھر میں نماز کے لیے کوئی خاص جگہ مقرر کی جاسکتی ہے۔ نیز کسی صالح شخص سے گھر پر نماز کے لیے جگہ مختص کرانا جائز ہے۔

۳۔ نماز چاشت کا باجماعت اہتمام کرنا جائز ہے۔

۴۔ رضائے الٰہی سے کلمہ توحید کا اقرار کرنے والا جنتی ہے۔ خواہ اس کا میل جول منافقین کے ساتھ بھی ہو، اور محض ظن سے کسی کو منافق کہنا درست نہیں۔ تاہم یہ روایت منافقین کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے جواز کی دلیل نہیں ہے۔

۱۴۸..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ، وَالْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ وَالْبَارِدَةِ

سفر میں جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا جائز ہے اور بارش اور ٹھنڈ والی رات میں گھروں میں نماز پڑھنے کے حکم کا بیان

بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى لَوْ حُمِلَ الْخَبَرُ عَلَى ظَاهِرِهِ كَانَ شُهُوْدُ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ وَالْبَارِدَةِ مَعْصِيَةً، إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ

ایک مختصر غیر مفصل روایت کے ذکر کے ساتھ۔ اگر اس مختصر روایت کو اس کے ظاہر پر محمول کیا جائے تو بارش اور سردی والی رات جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا معصیت و نافرمانی ہوگی، کیونکہ ایسی حالت میں نبی کریم ﷺ نے گھروں میں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

١٦٥٥ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا: ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، قَالَ أَحْمَدُ: قَالَ: نَا أَيُّوْبُ، وَ قَالَ زِيَادٌ: قَالَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، (ح) وَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، (ح) نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ نَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ مَسْعَدَةَ ـ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ، (ح) وَ ثَنَا يَحْيٰى أَيْضاً، وَ نَا أَبُوْ يَحْيٰى ـ يَعْنِي عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عُثْمَانَ ـ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَ هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ.........

(١٦٥٥) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب الاذان للمسافرين اذا كانوا جماعة، حديث: ٦٣٢ ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الصلاة في الرحال في المطر، حديث: ٦٩٧ ـ سنن ابی داود: ١٠٦٢ ـ سنن نسائی: ٦٥٥ ـ سنن ابن ماجه: ٩٣٧ ـ مسند احمد: ٥٣/٢.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ نَادٰى بِالصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ: صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ، ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ وَ الْبَارِدَةِ فِي السَّفَرِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ (فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ وَ الْبَارِدَةِ)، تَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ أَحَدُهُمَا: أَنْ تَكُوْنَ اللَّيْلَةُ مَطِيْرَةً وَ بَارِدَةً جَمِيْعاً، وَ تَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ اللَّيْلَةَ الْمَطِيْرَةَ وَ اللَّيْلَةَ الْبَارِدَةَ أَيْضاً وَ إِنْ لَّمْ تَجْتَمِعِ الْعِلَّتَانِ جَمِيْعاً فِيْ لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ. وَ خَبَرُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ دَالٌّ عَلٰى أَنَّهُ أَرَادَ أَحَدَ الْمَعْنَيَيْنِ، كَانَتِ اللَّيْلَةُ مَطِيْرَةً، أَوْ كَانَتْ بَارِدَةً.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز کے لیے اذان دی پھر یہ کلمات پکارے: ''صَلُّوا فِيْ رِحَالِكُمْ'' اپنے ٹھکانوں اور گھروں میں نماز ادا کرو۔'' پھر انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں بارش اور سردی والی رات ایسا ہی کرتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس لفظ ''بارش اور سردی والی رات'' کے دو معنی ہیں: ایک یہ کہ اس سے مراد ایسی رات ہو جس میں بارش اور سردی دونوں ہوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی مراد بارش والی رات اور سردی والی رات (الگ الگ) ہو۔ اگر چہ دونوں علتیں ایک ہی رات میں جمع نہ ہوں اور جناب حماد بن زید کی روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی مراد کوئی ایک معنی ہے۔ بارش والی رات یا سردی والی رات۔''

۱۴۹..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ، وَ إِنْ لَّمْ تَكُنْ بَارِدَةً وَ لَا مَطِيْرَةً بِمِثْلِ اللَّفْظِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ فِي الْبَابِ قَبْلُ

دوران سفر اندھیری رات میں نماز باجماعت چھوڑنا جائز ہے۔ اگر چہ رات ٹھنڈی اور بارش والی نہ ہو۔ گزشتہ باب میں مذکور حدیث جیسی حدیث کے بیان کے ساتھ۔

١٦٥٦- وَ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: أَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ...........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَكَانَتْ لَيْلَةٌ ظَلْمَاءُ أَوْ لَيْلَةٌ مَطِيْرَةٌ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَوْ نَادٰى

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں ہوتے اور رات اندھیری یا بارش والی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کا مؤذن اذان دیتا یا منادی پکارتا۔

(١٦٥٦) اسناده صحيح: صحيح ابن حبان: ٢٠٨١- من طريق ابى يعلى- وانظر الحديث السابق.

مُنَادِيْهِ: أَنْ صَلُّوْا فِي رِحَالِكُمْ. ''نماز اپنے اپنے ٹھکانوں اور خیموں میں پڑھ لو۔''

فوائد:......۱۔ دوران سفر رات کے وقت بارش ہونے اور سخت سردی کی صورت میں نماز باجماعت میں تخفیف مباح ہے اور نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔ نیز یہ شرعی عذر میں سے ایک عذر ہے جس کی وجہ سے نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے۔

۳۔ رات کے وقت سخت اندھیرا یا بارش ہو تو نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے اور ان صورتوں میں مؤذن اذان میں حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح کی جگہ صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ کہے گا۔

۱۵۰..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ، وَ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ فِي الْمَطَرِ الْقَلِيْلِ غَيْرَ الْمُؤْذِيْ بِمِثْلِ اللَّفْظِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ قَبْلُ

سفر کے دوران نماز باجماعت ترک کرنا جائز ہے۔ گزشتہ باب میں مذکور حدیث جیسی حدیث کے ساتھ، تھوڑی اور غیر تکلیف دہ بارش میں نماز گھروں اور ٹھکانوں پر پڑھنے کا حکم

۱۶۵۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا: ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، وَ قَالَ مُؤَمَّلٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ.........

عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ: قَالَ: خَرَجْتُ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ إِلَى الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ، فَلَمَّا رَجَعْتُ اسْتَفْتَحْتُ، فَقَالَ أَبِي: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: أَبُوْ مَلِيْحٍ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ، وَ أَصَابَتْنَا سَمَاءٌ لَمْ تَبُلْ أَسْفَلَ نِعَالِنَا، فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ.

''جناب ابوملیح بیان کرتے ہیں کہ میں ایک اندھیری رات میں عشاء کی نماز کے لیے گھر سے نکلا۔ پھر جب میں واپس آیا تو میں نے دروازہ کھلوانے کے لیے دستک دی تو میرے والد گرامی نے پوچھا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں ابوملیح ہوں۔ (اس پر ان کے والد گرامی نے) فرمایا: میں نے حدیبیہ والے دن اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس حال میں دیکھا کہ ہم پر بارش ہوئی جس سے ہمارے جوتوں کے تلوے بھی نہ بھیگے تو رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے اعلان کر دیا کہ تم نماز اپنے ٹھکانوں اور خیموں میں ادا کر لو۔''

(۱۶۵۷) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ فی الیوم المطیر، حدیث: ۱۰۵۷۔ سنن ابن ماجہ: ۹۳۷۔ مسند احمد: ۵/۷۴۔ سنن نسائی: ۸۵۵۔

١٥١..... بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ وَ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ فِي الْيَوْمِ الْمَطِيْرِ فِي السَّفَرِ مِثْلَ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُ قَبْلُ

گزشتہ روایت جیسی روایت کے ساتھ دورانِ سفر بارش والے دن نماز باجماعت ترک کرنے اور ٹھکانوں پر نماز پڑھنے کی رخصت واباحت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ النَّهَارِ فِيْ إِبَاحَةِ تَرْكِ الصَّلَاةِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَطَرِ كَحُكْمِ اللَّيْلِ سَوَاءٌ .

اوراس بات کی دلیل کا بیان کہ بارش میں نماز باجماعت ترک کرنے کے جواز کا حکم رات اور دن کے لیے برابر ہے۔

١٦٥٨ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نَا شُعْبَةُ ، (ح) وَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ سَعِيْدٍ ، (ح) وَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، نَا أَبُوْ بَحْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عُرْوَةَ (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، عَنْ سَعِيْدٍ وَ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ)) . هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، وَ قَالَ عَلِيُّ خَشْرَمٍ مَرَّةً أُخْرٰى: أَبُوْ الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِيْهِ .

''حضرت ابوملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حنین والے دن نبی کریم ﷺ کی معیت میں ہم پر بارش برسی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''نماز ٹھکانوں اور خیموں میں ادا کی جائے گی۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اگر تھوڑی بارش ہو تب بھی نماز باجماعت میں تخفیف ہے اور نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔

١٥٢..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصّٰى لِلَفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ

ٹھکانوں اور خیموں میں نماز پڑھنے کے متعلق نبی کریم ﷺ کے حکم کے بارے میں، میں نے جو مختصر روایت بیان کی تھی، اس کی تفصیلی روایت کا بیان

وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ أَمْرُ إِبَاحَةٍ لَا أَمْرُ عَزْمٍ ، يَكُوْنُ مُتَعَدِّيْهِ عَاصِياً إِنْ شَهِدَ الصَّلَاةَ جَمَاعَةً فِي الْمَطَرِ

(١٦٥٨) انظر الحديث السابق.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا حکم جواز کے لیے ہے، وجوب کے لیے نہیں کہ اگر کوئی نمازی بارش میں نماز باجماعت میں حاضر ہوتا ہے تو وہ گناہگار ہوگا

١٦٥٩ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، نَا زُهَيْرٌ، وَ ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ، نَا سِنَانٌ يَعْنِي ابْنَ مُطَاهِرٍ عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَمُطِرْنَا فَقَالَ: ((لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِيْ رَحْلِهِ)).

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو ہم پر بارش ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص چاہے وہ اپنے خیمے میں نماز پڑھ لے۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ١٦٥٥ کے تحت بیان ہوتی ہے۔

١٥٣..... بَابُ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدَ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ الْمُظْلِمَةِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ فِيْ مِثْلِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ إِبَاحَةٍ لَّهُ لَا حَتْمٌ.

اندھیری اور بارش والی رات میں نماز کے لیے مسجد میں آنے کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس قسم کی رات میں خیموں میں نماز پڑھنے کا حکم اباحت و جواز کے لیے ہے، واجب نہیں ہے۔

١٦٦٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: نَا فُلَيْحٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ..........

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَ: فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ، قُلْتُ: وَ اللّٰهِ لَوْ جِئْتُ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ، فَأَتَيْتُهُ، فَذَكَرَ حَدِيْثاً طَوِيْلاً فِيْ قِصَّةِ الْعَرَاجِيْنَ، قَالَ: ثُمَّ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ بَرَقَتْ بَرْقَةٌ، فَرَأَى قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ، فَقَالَ: ((مَا السُّرٰى يَا قَتَادَةُ؟)) فَقَالَ: عَلِمْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَّ شَاهِدَ

''حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے تو میں نے (دل میں) کہا: اللہ کی قسم! اگر میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (حصول علم کے لیے) حاضر جاؤں تو بہت بہتر ہوگا۔ لہٰذا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔'' پھر انہوں نے عراجین کھجور کی شاخوں کے قصے کے بارے میں ایک طویل حدیث بیان کی۔ انہوں نے فرمایا: ''پھر اس رات بادل خوب امنڈ کر آیا (اور خوب بارش برسی)۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کے لیے باہر تشریف لائے تو بجلی چمکی، جس سے آپ ﷺ

(١٦٦٠) صحيح: الصحيحة: ٣٠٣٦ـ مسند احمد: ٦٥/٣، ٤٥١/٥ـ وانظر ما تقدم برقم: ٨٨١.

الصَّلَاةِ اللَّيْلَةَ قَلِيلٌ ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشْهَدَهَا . قَالَ : ((فَإِذَا صَلَّيْتَ فَاثْبُتْ حَتّٰى أَمُرَ بِكَ)) ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَعْطَاهُ الْعُرْجُوْنَ : فَقَالَ : خُذْ هٰذَا فَسَيُضِيْءُ لَكَ أَمَامَكَ عَشْراً وَ خَلْفَكَ عَشْراً ، فَإِذَا دَخَلْتَ بَيْتَكَ فَرَأَيْتَ سَوَاداً فِيْ زَاوِيَةِ الْبَيْتِ ، فَاضْرِبْهُ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمَ ، فَإِنَّهُ الشَّيْطَانُ)) قَالَ: فَفَعَلَ ، فَنَحْنُ نُحِبُّ هٰذِهِ الْعَرَاجِيْنَ لِذٰلِكَ .

نے حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔تو پوچھا: ''اے قتادہ! ایسی رات میں کیسے چل کر آئے؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم تھا کہ آج رات نمازی کم ہوں گے اس لیے میں نے پسند کیا کہ میں نماز جماعت کے ساتھ ادا کروں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز پڑھ لوتو ٹھہرے رہنا حتیٰ کہ میں تمہیں جانے کی اجازت دے دوں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو کھجور کی ایک شاخ عنایت کی۔ اور فرمایا: ''یہ شاخ لے لو، تمہارے آگے اور پیچھے دس دس (ہاتھ) روشن کردے گی۔ پھر جب تم اپنے گھر داخل ہوجاؤ اور گھر کے ایک کونے میں سایہ دیکھو تو گفتگو کرنے سے پہلے اسے مارنا کیونکہ وہ شیطان ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ تو انہوں نے ایسے ہی کیا۔ اس لیے ہم بھی ان شاخوں کو پسند کرتے ہیں۔''

۱۵۴..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ لِآكِلِ الثَّوْمِ

لہسن کھانے والے شخص کو نماز باجماعت میں شریک ہونا منع ہے

۱٦٦١ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثَّوْمَ ، فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ)). وَ قَالَ بُنْدَارٌ: قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ وَ قَالَ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا: ''جس شخص نے اس پودے یعنی لہسن سے کھایا ہو تو وہ مسجد میں ہرگز نہ آئے۔'' جناب عبیداللہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اس پودے سے کھایا ہو وہ مسجدوں کے قریب ہرگز

(۱٦٦۱) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب ما جاء فی الثوم النیء، حدیث: ۸۵۳ـ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب نهی من اکل ثوما او بصلا، حدیث: ۵٦۱ـ سنن ابی داود: ۳۸۲۵ـ سنن ابن ماجه: ۱۰۱٦ـ مسند احمد: ۱۳/۲ـ سنن الدارمی: ۲۰۵۳.

الشَّجَرَةِ، فَـلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسَاجِدَ)). نہ جائے۔"

١٦٦٢ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْخَزَّازُ، نَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى، ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَـنْ عَبَّـادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَكَـلَ مِـنْ هٰـذِهِ الْبَـقْلَةِ فَـلَا يُؤْذِيْنَا بِهَا فِي مَسْجِدِنَا هٰذَا)).

"حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اس سبزی میں سے کھالے تو وہ ہمیں ہماری اس مسجد میں اس (کی بو) کے ساتھ اذیت نہ دے۔"

فوائد: ......۱۔ کچا پیاز اور لہسن کھا کر نماز باجماعت میں شامل ہونا اور مساجد میں داخل ہونا ممنوع ہے، کیونکہ اس سے نمازیوں اور فرشتوں کو ایذا اٹھانا پڑتی ہے۔

۲۔ اگر مسجد خالی ہو تب بھی لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے۔ کیونکہ مساجد میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ اس بدبو سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

١٥٥..... بَابُ تَوْقِيْتِ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ لِآكِلِ الثُّوْمِ

لہسن کھانے والے شخص کے لیے نماز باجماعت میں شرکت کی ممانعت کی تعیین وتحدید کا بیان

١٦٦٣ ـ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ.........

عَـنْ حُـذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ، جَـاءَ يَـوْمَ الْقِيَامَةِ وَ تَفْلَتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَمَنْ أَكَـلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ الْخَبِيْثَةِ، فَـلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ثَلَاثًا)).

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے قبلہ رخ تھوکا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوگا اور جس شخص نے اس بدبو دار سبزی میں سے کھایا ہو تو وہ تین دن تک ہماری مسجد کے قریب مت آئے۔"

فوائد: ......مصنف نے اس حدیث سے لفظ "ثَلَاثًا" سے یہ استدلال کیا ہے کہ پیاز کھانے کے بعد تین دن تک مساجد میں داخلہ ممنوع ہے۔ لیکن یہ استدلال درست نہیں، کیونکہ پیاز کھانے کے بعد تین دن تک پیاز کی بو باقی نہیں رہتی لہٰذا اتنی لمبی پابندی بے سود ہے پھر ممکن اور قرین قیاس یہ ہے کہ "ثَلَاثًا" سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین بار دہرایا کیونکہ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ بات سمجھانے کی خاطر آپ ﷺ مکرر کلمات کہتے تھے۔

(١٦٦٢) حديث صحيح. (١٦٦٣) تقدم تخريجه برقم: ٩٢٥، ١٣١٤.

۱۵۶...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ لِأَكْلِ الثُّوْمِ

لہسن کھانے والے شخص کے لیے مساجد میں آنا منع ہے

١٦٦٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ حَدَّثَهُمْ ، حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ: وَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ، حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ أَنَّ..........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ ثُوْماً أَوْ بَصَلاً فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَ لْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهِ)).

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے (کچا) لہسن یا پیاز کھایا ہو تو وہ ہم سے الگ رہے یا وہ ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔''

فوائد:...... ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۶۶۲ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۵۷...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْجَمَاعَةِ لِأَكْلِ الْكُرَّاثِ

گندنا کھانے والے شخص کے لیے جماعت میں شریک ہونا منع ہے

١٦٦٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا بُنْدَارٌ ، نَا يَحْيٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ: الثُّوْمِ ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسَانُ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اس پودے لہسن سے کھایا ہو'' پھر بعد میں فرمایا: ''اور پیاز اور گندنا کھایا ہو تو وہ ہماری مسجد کے قریب بالکل نہ آئے کیونکہ فرشتے بھی اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔''

فوائد: ...... گندنا ایک بدبودار سبزی ہے جس کی بعض قسمیں لہسن اور بعض پیاز سے ملتی جلتی ہیں۔ اس قسم کی بدبو یا ان سے سخت بدبو رکھنے والی اشیاء کا بھی یہی حکم ہے جیسے سگریٹ وغیرہ۔

(١٦٦٤) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب ما جاء في الثوم النيء، حديث: ٨٥٥۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب نهي من اكل ثوما او بصلا، حديث: ٥٦٤۔ سنن ابي داود: ٣٨٢٢۔ سنن كبرىٰ نسائي: ٦٦٥١۔ مسند احمد: ٣/٤٠٠۔

(١٦٦٥) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب ما جاء في الثوم النيء، حديث: ٨٥٤۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب نهي من اكل ثوما او بصلا، حديث: ٥٦٤/٧٤۔ سنن ترمذي: ١٨٠٦۔ سنن نسائي: ٧٠٨۔ مسند احمد: ٣/٢٨٠ وانظر الحديث السابق.

۱۵۸..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ لِاٰكِلِهِنَّ نَيِّئاً غَيْرَ مَطْبُوْخٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ پیاز ولہسن وغیرہ کھانے والے کو مساجد میں آنے کی ممانعت اس وقت ہے جب اس نے انہیں پکائے بغیر کچا ہی کھایا ہو

۱۶۶۶۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.........

عَـنْ مَـعْـدَانَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَـالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَأْكُلُوْنَ شَجَرَتَيْنِ مَـا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ، هٰذَا الثَّوْمَ، وَ هٰذَا الْبَـصَـلَ، وَ قَـدْ كُـنْتُ أَرَى الرَّجُلَ يُوْجَدُ رِيْـحُهُ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهٖ فَيَخْرُجُ بِهٖ إِلَى الْبَقِيْعِ، وَ مَنْ كَانَ اٰكِلُهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبَخاً.

''جناب معدان سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں سے خطاب فرمایا، پھر کہا: لوگو! بے شک تم ان دو پودوں سے کھاتے ہو اور میرے نزدیک یہ دونوں بدبو دار ہیں، ایک لہسن ہے اور دوسرا پیاز۔ اور میں ایک آدمی کو دیکھا کرتا تھا کہ اس کے منہ سے (ان کی) بدبو محسوس کی جاتی تو اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بقیع کی طرف نکال دیا جاتا تھا۔ (لہٰذا) جو شخص انہیں کھانا چاہے تو وہ ان کو پکا کر ان کی بو ختم کر لے۔''

۱۵۹..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ لِتَأَذِّي النَّاسِ بِرِيْحِهٖ لَا تَحْرِيْمًا لِأَكْلِهٖ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ لہسن اور پیاز کھانے کی ممانعت ان کی بو کی وجہ سے ہے، ان کے حرام ہونے کی وجہ سے نہیں

۱۶۶۷۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، ثَنَا سَعِيْدُنِ الْجَـرِيْـرِيُّ، (ح) وَ ثَـنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، نَا إِسْمَاعِيْلُ، نَا سَعِيْدُ نِ الْـجَرِيْرِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ.........

عَـنْ أَبِـيْ سَـعِيْـدٍ، قَالَ: لَمْ نَعْدُ أَنْ فُتِحَتْ خَيْبَـرُ فَوَقَعْنَا فِيْ تِلْكَ الْبَقْلَةِ الثَّوْمِ، فَأَكَلْنَا مِـنْهَا أَكْلاً شَدِيْداً، قَالَ: وَ نَاسٌ جِيَاعٌ، ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ، فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابھی ہم آگے نہیں بڑھے تھے کہ خیبر فتح ہوگیا تو ہم لہسن کے کھیت میں پہنچے، فرماتے ہیں: لوگ سخت بھوکے تھے۔ اس لیے ہم نے لہسن خوب جی بھر کر کھایا۔ پھر ہم مسجد میں آگئے۔ رسول اللہ ﷺ

(۱۶۶۶) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب نهی من اکل ثوما او بصلا، حدیث: ۵۶۷۔ سنن نسائی: ۷۰۹۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۱۴۔ مسند احمد: ۲۶/۱۔

(۱۶۶۷) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهی من اکل ثوما او بصلا، حدیث: ۵۶۵۔ مسند احمد: ۱۲/۳۔

الـرِّيْحَ، فَقَالَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْـخَبِيْثَةِ فَـلَا يَقْرَبَنَّا فِيْ مَسْجِدِنَا)). فَقَالَ النَّـاسُ: حُـرِّمَـتْ، حُـرِّمَتْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّـاسُ لَيْـسَ لِيْ تَحْرِيْمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ، وَ لٰـكِنَّهَا شَجَرَةٌ أَكْرَهُ رِيْحَهَا)). هٰذَا حَدِيْثُ أَبِـيْ هَـاشِـمٍ، وَ زَادَ أَبُـوْ مُـوْسٰى فِيْ اٰخِرِ حَـدِيْثِـهِ: ((وَ إِنَّـهُ يَـأْتِيْـنِـيْ مِنْ أَنَا جِيْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَأَكْرَهُ أَن يَّشُمُّوْا رِيْحَهَا)).

نے بومحسوس کی تو فرمایا: جس شخص نے اس بدبودار پودے سے کھایا ہوتو وہ ہماری مسجد کے قریب مت آئے۔'' اس پر لوگوں نے کہنا شروع کردیا: لہسن حرام ہوگیا۔ لہسن حرام ہوگیا۔ یہ بات نبی کریم ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جس چیز کو اللہ نے حلال قرار دیا ہو اسے حرام قرار دینے کا مجھے کوئی حق نہیں ہے۔ لیکن یہ ایک پودہ ہے جس کی بو مجھے پسند نہیں ہے۔'' یہ ابوہاشم کی روایت ہے۔ اور ابوموسیٰ نے اپنی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: ''اورصورتِ حال یہ ہے کہ میرے فرشتوں میں سے ایک سرگوشی کرنے والا آتا ہے۔ لہٰذا میں ناپسند کرتا ہوں کہ انہیں اس کی بدبو محسوس ہو۔''

١٦٠..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ لِتَأَذِّي الْمَلَائِكَةِ بِرِيْحِهٖ إِذِ النَّاسُ يَتَأَذَّوْنَ بِهٖ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ لہسن اور پیاز کی ممانعت اس لیے ہے کہ فرشتے ان کی بو سے تکلیف محسوس کرتے ہیں کیونکہ ان کی بو سے لوگوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

١٦٦٨۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، نَا يَزِيْدُ ۔وَ هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيْمَ۔ التَّسْتَرِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.........

عَـنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ أَكْلِ الْبَصَلِ وَ الْكُرَّاثِ، قَالَ وَ لَمْ يَكُنْ بِبَلَدِنَا يَوْمَئِذٍ الثَّوْمُ، فَقَالَ: ((مَنْ أَكَلَ مِـنْ هٰـذِهِ الشَّجَرَةِ فَـلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَـإِنَّ الْـمَلَائِـكَةَ تَتَـأَذّٰى مِمَّـا يَتَـأَذّٰى مِنْـهُ الْإِنْسَانُ)).

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پیاز اور گندنا کھانے سے منع کیا۔ فرماتے ہیں: ان دنوں ہمارے علاقے میں لہسن نہیں ہوتا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اس پودے سے کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔ کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔''

فوائد:......١۔ پیاز اور لہسن پکانے سے ان کی بدبو زائل ہو جاتی ہے اور پکا کر ان کے استعمال سے مساجد میں

(١٦٦٨) صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النهي من اكل ثوما او بصلا، حدیث: ٥٦٤/٧٢۔ سنن ابن ماجه: ٣٣٦٥۔ سنن کبریٰ نسائی: ٦٦٥٣۔ مسند احمد: ٢٧٤/٣۔ مسند الحمیدی: ١٢٩٩.

داخل ہونے پر پابندی نہیں ہے۔

۲۔ کچا پیاز اور کچا لہسن حرام نہیں، لیکن ان کے استعمال کے بعد مساجد میں داخل ہونے پر پابندی ہے۔ کیونکہ اس سے انسانوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

۱۶۱..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِتْيَانِ الْمَسْجِدِ لِآكِلِ الثَّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ إِلَى أَنْ يَذْهَبَ رِيحُهُ

جس شخص نے لہسن، پیاز اور گندنا کھایا ہو، اسے ان کی بوختم ہونے تک مسجد میں آنا منع ہے۔

۱۶۶۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، أَنَّ أَبَا النَّجِيْبِ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ.........

أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الثَّوْمُ وَالْبَصَلُ وَالْكُرَّاثُ، وَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: وَأَشَدُّ ذٰلِكَ كُلِّهِ الثَّوْمُ، أَفَتُحَرِّمُهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُوْهُ، وَمَنْ أَكَلَهُ مِنْكُمْ، فَلَا يَقْرَبْ هٰذَا الْمَسْجِدَ حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهُ مِنْهُ)).

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں لہسن، پیاز اور گندنے کا تذکرہ ہوا اور عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! ان سب میں لہسن سخت بو والا ہے، کیا آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے کھالو، اور جس شخص نے اسے کھایا ہو وہ اس کی بوختم ہونے تک ہماری اس مسجد میں نہ آئے۔''

فوائد:......۱۔ کچا پیاز اور کچا لہسن کھانے کے بعد مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے تاوقتیکہ اس کی بدبوختم نہ ہو اور جب ان کی بدبوختم ہو جائے تو مسجد میں حاضر ہونا جائز ہے۔

۲۔ کچا پیاز اور لہسن کھا کر چونکہ مسجد میں آنے پر پابندی ہے اس لیے مسجد کی حدود میں بیٹھ کر کچا پیاز اور لہسن وغیرہ کھانا بدرجہ اولیٰ ممنوع ہے۔

۱۶۲..... بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَرْكِ أَكْلِ الثَّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ مَطْبُوخاً

پکا ہوا لہسن، پیاز اور گندنا نہ کھانے میں رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت کا بیان

۱۶۷۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ وَهْبٍ حَدَّثَهُ.........

(۱۶۶۹) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب النهي من اكل ثوما او بصلا، حديث: ٥٦٦۔ سنن ابی داود، كتاب الاطعمة، باب في اكل الثوم، حديث: ٣٨٢٣۔ وقد تقدم برقم: ١٦٦٧.

(۱۶۷۰) صحيح مسلم، كتاب الاشربة، باب اباحة اكل الثوم، حديث: ٢٠٥٣۔ سنن كبرى نسائي: ٦٥٩٦۔ مسند احمد: ٥/٤١٥۔٤١٦۔ من طريق جابر بن سمرة عن ابی ايوب الانصاری رضی الله عنه.

عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ بِطَعَامٍ مِنْ خَضْرَةٍ فِيْهِ بَصَلٌ أَوْ كُرَّاثٌ ، فَلَمْ يَرَفِيْهِ أَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَبٰى اَنْ يَّأْكُلَهُ . فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا مَنَعَكَ أَن تَأْكُلَ؟)) فَقَالَ: لَمْ أَرَ أَثَرَكَ فِيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ((أَسْتَحْيِ مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ ، وَلَيْسَ بِمُحَرَّمٍ)) .

''حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سبزی کا سالن بھیجا گیا جس میں پیاز یا گندنا ڈالا گیا تھا۔ پس حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے آثار نہ دیکھے تو (خود بھی) اسے کھانے سے انکار کردیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تمہیں یہ کھانا کھانے سے کس چیز نے روکا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! مجھے آپ کے کھانے کے آثار دکھائی نہیں دیئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(میں نے تو اس لیے نہیں کھایا کیونکہ) میں اللہ کے فرشتوں سے حیا محسوس کرتا ہوں (کہ کہیں انہیں بو محسوس نہ ہو) اور یہ حرام نہیں ہے۔''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث صریح نص ہیں کہ پیاز اور لہسن حلال ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی پیاز اور لہسن حرام نہیں تھے۔

۲۔ مسجد و دینی مجلس میں داخلے کے وقت کچے لہسن اور پیاز کے استعمال سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ ان کی بدبو تکلیف کا باعث ہے۔

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچے پیاز اور لہسن سے مستقل گریز کرتے تھے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں سے ہم کلام ہوتے تھے۔

۱۶۳..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَّ بِتَرْكِ أَكْلِهِنَّ لِمُنَاجَاةِ الْمَلَائِكَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لہسن و پیاز نہ کھانے کی خصوصیت فرشتوں سے ہم کلامی کی وجہ سے ہے

١٦٧١ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ، نَا أَبُوْ قُدَامَةَ وَ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ أَبُوْ قُدَامَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ، وَ قَالَ زِيَادٌ: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أُمِّ أَيُّوْبَ ، قَالَتْ: نَزَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ ، فَتَكَلَّفْنَا لَهُ طَعَاماً فِيْهِ بَعْضُ

''حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر مہمان ٹھہرے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے

(١٦٧١) حسن: سنن ترمذی، كتاب الاطعمة، باب ما جاء في الرخصة في اكل الثوم مطبوخا، حديث: ١٨١٠ـ سنن ابن ماجه: ٣٣٦٤ـ مسند احمد: ٤٣٣/٦ـ مسند الحميدي: ٣٣٩ـ سنن الدارمي: ٢٠٦٠.

الْبُقُوْلِ، فَلَمَّا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ: ((كُلُوْا فَإِنِّيْ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ، إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ أُوْذِيَ صَاحِبِيْ . وَ قَالَ أَبُوْ قُدَامَةَ عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ، نَزَلَتْ عَلَيْهَا فَحَدَّثَتْنِيْ، قَالَتْ: نَزَلَ عَلَيْنَا

خصوصی کھانا تیار کیا جس میں کچھ سبزیاں بھی شامل تھیں، جب وہ کھانا آپ ﷺ کو پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم کھالو کیونکہ میں تمہارے جیسا نہیں ہوں، بلاشبہ مجھے خدشہ ہے کہ میں اپنے ساتھی (جرائیل) کو تکلیف دوں گا۔" جناب ابوقدامہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان ٹھہرا تو انہوں نے مجھے بیان کیا، وہ فرماتی ہیں: آپ (رسول اللہ ﷺ) ہمارے مہمان بنے۔"

۱۶۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ أَكْلِهِ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ وَ الْحَاجَةِ إِلَيْهِ

بوقت ضرورت اور حاجت، لہسن اور پیاز کھانے کی رخصت ہے

١٦٧٢ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ.........

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: أَكَلْتُ ثَوْماً، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِيْ بِرَكْعَةٍ، فَلَمَّا صَلّٰى قُمْتُ أَقْضِيْ، فَوَجَدَ رِيْحَ الثَّوْمِ، فَقَالَ: ((مَنْ أَكَلَ هٰذِهِ الْبَقْلَةَ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيْحُهَا)). فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلَاةَ، أَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِيْ عُذْراً، نَاوِلْنِيْ يَدَكَ، فَوَجَدْتُهُ سَهْلاً، فَنَاوَلَنِيْ يَدَهُ، فَأَدْخَلْتُهَا مِنْ كُمِّيْ إِلٰى صَدْرِيْ فَوَجَدَهُ مَعْصُوْباً: فَقَالَ: ((إِنَّ لَكَ عُذْراً)).

"حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے لہسن کھایا، پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ ایک رکعت ادا کر چکے تھے۔ پھر جب آپ نے نماز مکمل کرلی تو میں نے کھڑے ہو کر نماز مکمل کرنا شروع کر دی، پس آپ نے لہسن کی بو محسوس کی تو فرمایا: "جس شخص نے یہ سبزی کھائی ہو وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے حتیٰ کہ اس کی بو ختم ہو جائے۔ جب میں نے نماز مکمل کی تو میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ (لہسن کھانے میں) میرا عذر ہے۔ آپ مجھے اپنا دست مبارک دیجیے، آپ اس بات کو آسان پائیں گے، تو آپ ﷺ نے مجھے اپنا دست مبارک تھما دیا۔ پس میں نے آپ ﷺ کا دست مبارک اپنی آستین سے داخل کر کے اپنے سینے تک لگایا تو آپ ﷺ کو معلوم ہوا

(١٦٧٢) اسناده صحيح: مسند احمد (٢٥٢/٤) ـ صحيح ابن حبان: ٢٠٩٢.

کہ (میرا پیٹ بھوک کی وجہ سے) بندھا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک (اس حالتِ مجبوری میں تیرے لیے لہسن کھانے میں) عذر ہے۔“

فوائد :...... کسی مرض کے لیے بطور دوا کچا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں داخل ہونا جائز ہے اور ایسے شخص پر مسجد میں داخل ہونے کی پابندی نہیں ہے۔

١٦٥..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِالنَّهَارِ فِي الْجَمَاعَةِ ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ

دن کے وقت نفل نماز باجماعت ادا کرنے کا بیان، ان لوگوں کے مذہب کے برخلاف جو اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔

١٦٧٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ.........

مَحْمُوْدَ بْنَ الرُّبَيِّعِ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ، قَالَ: قَالَ لِي عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ: فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ، فَاسْتَأْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنْتُ لَهُ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِكَ؟)) قَالَ: فَأَشَرْتُ لَهُ إِلٰى نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ، فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ.

”حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ دوسرے دن سورج بلند ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے گھر تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے اجازت چاہی تو میں نے آپ کو اجازت دی (اور خوش آمدید کہا) تو آپ ﷺ بیٹھے بغیر گھر میں تشریف لے گئے اور پوچھا: ”تم اپنے گھر میں مجھ سے کس جگہ نماز پڑھوانا پسند کرتے ہو؟ کہتے ہیں: میں نے گھر کے کونے کی طرف آپ کو اشارہ کیا۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر صف بندی کی تو آپ نے دو رکعات پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا۔“

فوائد:...... مکرر ۱۲۳۱۔

(١٦٧٣) تقدم تخريجه برقم: ١٦٥٣.

١٦٦..... بَابُ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ فِي الْجَمَاعَةِ فِيْ غَيْرِ رَمَضَانَ ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ

رمضان المبارک کے علاوہ دنوں میں رات کے وقت نفل نماز باجماعت ادا کرنے کا بیان، ان لوگوں کے مذہب کے برخلاف جو اسے مکروہ خیال کرتے ہیں

١٦٧٤ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدٍ وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ هِلَالٍ..........

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَا وَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، فَوَجَدْنَاهُ قَائِماً يُصَلِّيْ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالسُّقْيَا أَوْ بِالْقَاحَةِ قَالَ: أَلَا رَجُلٌ يَنْطَلِقُ إِلٰى حَوْضِ الْأَيَايَةِ فَيَمْدُرَهُ وَيَنْزِعُ فِيْهِ، وَ يَنْزِعُ لَنَا فِيْ أَسْقِيَتِنَا حَتّٰى نَأْتِيَهُ، فَقُلْتُ: أَنَا رَجُلٌ، وَ قَالَ جَابِرُ بْنُ صَخْرٍ: أَنَا رَجُلٌ، فَخَرَجْنَا عَلٰى أَرْجُلِنَا حَتّٰى أَتَيْنَاهَا أَصِيْلاً . فَمَدَرْنَا الْحَوْضَ وَ نَزَعْنَا فِيْهِ، ثُمَّ وَضَعْنَا رُؤُوْسَنَا حَتّٰى أَبْهَارَّ اللَّيْلُ، أَقْبَلَ رَجُلٌ، حَتّٰى وَقَفَ عَلَى الْحَوْضِ، فَجَعَلَتْ نَاقَتُهُ تُنَازِعُهُ عَلَى الْحَوْضِ، وَ جَعَلَ يُنَازِعُهَا زِمَامَهَا، ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنَانِ ثُمَّ أَشْرَعُ؟ فَإِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: نَعَمْ بِأَبِيْنَا أَنْتَ وَ أُمِّنَا، فَأَرْخٰى لَهَا، فَشَرِبَتْ حَتّٰى

’’حضرت عمرو بن ابی سعید بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابوسلمہ بن عبد الرحمان، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے انہیں کھڑے ہوکر نماز پڑھتے ہوئے پایا۔‘‘ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: ’’ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں واپس آئے حتیٰ کہ جب ہم سقیا یا قاحہ مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کون مرد ہے جو ایایہ حوض پر پہنچ کر پسپائی کر کے اس کے سوراخ بند کرے اور اس سے پانی کھینچے، اور ہمارے آنے سے پہلے ہمارے مشکیزوں میں پانی بھر دے۔ تو میں نے عرض کی: یہ کام کرنے کے لیے میں حاضر ہوں اور حضرت جابر بن صخر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ایسا آدمی ہوں (جو یہ خدمت بجالانے کے لیے تیار ہے)۔ لہٰذا ہم پیدل چلتے ہوئے شام کے وقت حوض پر پہنچ گئے۔ ہم نے پسپائی کر کے حوض کے رخنے بند کیے اور اس سے پانی نکالا۔ پھر ہم لیٹ کر سو گئے حتیٰ کہ آدھی رات ہوگئی تو ایک شخص آیا اور حوض پر کھڑا ہوگیا، اس کی اونٹنی اسے کھینچ کر حوض کی طرف لے جانے کی کوشش کرتی جبکہ وہ اس کی لگام کھینچ کر اسے روکنے کی کوشش کرتا پھر اس نے کہا: کیا تم دونوں اجازت دیتے ہو کہ میں پانی پلالوں؟ ناگہاں وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(١٦٧٤) اسناده ضعيف: تقدم تخريجه برقم: ١٥٣٦.

تَمَلَّتْ، ثُمَّ قَالَ لَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: فَدَنَا حَتّٰى أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِالْعَرَجِ، فَخَرَجَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَصَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءً افْتَوَضَّأَ، فَالْتَحَفَ بِإِزَارِهِ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ، فَقَامَ عَنْ يَسَارِهِ، فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، وَ صَلَّيْنَا مَعَهُ ثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَخْبَارُ ابْنِ عَبَّاسٍ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ.

تھے۔ تو ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان! تو آپ ﷺ نے اونٹنی کی لگام ڈھیلی کردی تو اس نے خوب سیر ہوکر پانی پیا۔" پھر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے ہمیں بتایا: "پھر آپ ﷺ (مدینہ منورہ) کے قریب ہوگئے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے عرج کے علاقے میں بطحاء مقام پر اونٹنی کو بٹھایا، پھر آپ ﷺ اپنی کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے۔ (واپس تشریف لائے) تو میں نے آپ کے لیے پانی انڈیلا اور آپ نے وضو کیا پھر آپ اپنی چادر میں لپٹ گئے (اور نماز شروع کردی) میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا تو آپ ﷺ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کرلیا۔ پھر ایک اور آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ لہٰذا آپ ﷺ آگے بڑھ گئے اور نماز پڑھائی۔ ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ وتر سمیت تیرہ رکعات ادا کیں۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایات: "میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری تو نبی کریم ﷺ رات کے وقت نماز کے لیے کھڑے ہوگئے" اسی مسئلے کے متعلق ہیں۔"

۱۶۷..... بَابُ الْوِتْرِ جَمَاعَةً فِيْ غَيْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے علاوہ دنوں میں وتر باجماعت ادا کرنے کا بیان

۱۶۷۵ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرُّبَيِّعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، (ح) وَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ.........

(۱۶۷۵) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب اذا قام الرجل عن یسار الامام، حدیث: ۶۹۸۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ النبی ﷺ ودعائہ باللیل، حدیث: ۱۸۲/۷۶۳۔ سنن ابی داود: ۱۳۶۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲۶۳۔ سنن نسائی: ۱۶۲۱۔ شمائل ترمذی: ۲۶۵۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: ((أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهِيَ خَالَتُهُ، فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادِ، وَ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا، فَنَامَ حَتّٰى انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَلَسَ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ إِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَأْسِيْ، وَ أَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنٰى، فَفَتَلَهَا، وَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ. هٰذَا حَدِيْثُ الرَّبِيْعِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری، تو میں تکیے کی چوڑائی کے رخ لیٹ گیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والے تکیے کی لمبائی کے رخ لیٹ گئے۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے حتیٰ کہ آدھی رات ہوگئی یا آدھی رات سے کچھ کم یا کچھ زیادہ وقت ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر اپنے چہرہ مبارک کو ہاتھوں سے ملا پھر سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی۔ پھر آپ لٹکے ہوئے مشکیزے کی طرف گئے اور اس سے (پانی لے کر) اپنا بہترین وضو کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر نماز پڑھنی شروع کردی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑا ہوگیا۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر مسلا۔ اور آپ نے دو رکعات ادا کیں۔ پھر دو ہلکی سی رکعات پڑھیں۔ پھر آپ تشریف لے گئے اور صبح کی نماز ادا کی۔'' یہ ربیع کی حدیث ہے:

فوائد :......۱۔ اکیلے مقتدی کا مقام امام کے دائیں جانب ہے اور اگر مقتدی امام کے بائیں جانب کھڑا ہو تو اسے گھما کر دائیں جانب لایا جائے گا۔ اور عمل قلیل سے نماز باطل نہیں ہوتی۔

۲۔ بچے کی نماز صحیح ہے اور امام کے ساتھ اس کا مقام بالغ شخص کی طرح ہے۔

۳۔ نوافل باجماعت ادا کرنا جائز ہے۔ (شرح النووی: ٦/ ٤٣)

۴۔ رمضان کی طرح غیر رمضان میں رات کے نوافل اور وتر کا باجماعت اہتمام کرنا جائز ہے۔

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ النِّسَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

عورتوں کے نماز باجماعت ادا کرنے کے ابواب کا مجموعہ

١٦٨..... بَابُ إِمَامَةِ الْمَرْأَةِ النِّسَاءَ فِي الْفَرِيضَةِ

عورت کا فرض نمازوں میں عورتوں کو جماعت کرانا

١٦٧٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جَمِيْعٍ، عَنْ لَيْلٰى بِنْتِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيْهَا، وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَلَّادٍ..........

عَنْ أُمِّ وَرْقَةَ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: ((انْطَلِقُوْا بِنَا نَزُوْرُ الشَّهِيْدَةَ)). وَأَذِنَ لَهَا أَنْ تُؤَذَّنَ لَهَا، وَأَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا فِي الْفَرِيْضَةِ وَكَانَتْ قَدْ جَمَعَتِ الْقُرْاٰنَ.

''حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ''ہمارے ساتھ چلو ہم شہید خاتون کی زیارت کریں۔'' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی تھی کہ ان کے لیے اذان کہی جائے اور وہ اپنے گھر والوں (عورتوں، بچوں) کی فرض نماز میں امامت کرائیں اور وہ قرآن مجید کی حافظہ تھیں۔''

فوائد :......اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کا امامت کرانا اور عورتوں کا باجماعت نماز کا اہتمام کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ثابت ہے اور عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرائض اور تراویح میں عورتوں کی امامت کرائی ہے۔

(عون المعبود: ٢/ ١١٣)

١٦٩..... بَابُ الْإِذْنِ لِلنِّسَاءِ فِيْ إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ

عورتوں کو مساجد میں آنے کی اجازت ہے

١٦٧٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، (ح) وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، (ح) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

(١٦٧٦) اسناده حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب امامة النساء، حدیث: ٥٩٢ـ مسند احمد: ٦/ ٤٠٥.

(١٦٧٧) صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب استئذان المرأة زوجها فی الخروج......، حدیث: ٥٢٣٨ـ صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب خروج النساء الی المساجد، حدیث: ٤٤٢ـ سنن ابن ماجه: ١٦ـ مسند احمد: ٢/ ٦ـ مسند الحمیدی: ٦١٢.

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمْ امْرَأَتُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا)). قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ سُفْيَانُ: نَرَى أَنَّهُ بِاللَّيْلِ. وَ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي بِاللَّيْلِ. وَقَالَ سَعِيدٌ: قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ نَافِعٌ بِاللَّيْلِ. وَ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ سُفْيَانُ، رَجُلٌ فَحَدَّثَنَاهُ عَنْ نَافِعٍ إِنَّمَا هُوَ بِاللَّيْلِ.

''حضرت سالم اپنے والد گرامی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کی بیوی مسجد میں جانے کی اجازت طلب کرے تو وہ اسے نہ روکے۔'' جناب علی بن خشرم کہتے ہیں: سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ اجازت رات کے وقت (مساجد میں نماز پڑھنے کے لیے جانے کے بارے میں) ہے۔ جناب عبد الجبار، سعید اور یحییٰ بن حکیم امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ایک شخص نے امام نافع سے یہ بیان کیا ہے کہ یہ حکم رات کے وقت ہے۔''

۱۷۰..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ الْخُرُوجَ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ

عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں کی طرف جانے سے روکنا منع ہے

۱٦۷۸ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنِي أَبِي، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ بِاللَّيْلِ)).

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم اپنی عورتوں کو رات کے وقت مساجد میں حاضر ہونے سے مت روکو۔''

۱۷۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِخُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ تَفِلَاتٍ

عورتوں کو مساجد میں سادگی کے ساتھ جانے کے حکم کا بیان

۱٦۷۹ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، (ح) وَ ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ

(۱٦۷۸) سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی خروج النساء الی المسجد، حدیث: ٥٦٦ـ مسند احمد: ۲/٤٥ـ صحیح بخاری: ۹۰۰ـ صحیح مسلم: ٤٤۲ وانظر السابق.

(۱٦۷۹) سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی خروج النساء الی المسجد، حدیث: ٥٦٥ـ مسند احمد: ۲/٤۳۸ـ مسند الحمیدی: ۹۷۸ـ مسند ابی یعلی ٥۹۱٥ـ صحیح ابن حبان: ۲۲۱۱.

تَمْنَعُوْا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ، وَ لْيَخْرُجْنَ إِذَا خَرَجْنَ تَفِلَاتٍ)).

آپ نے فرمایا: ''تم اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں (میں حاضر ہونے) سے نہ روکو۔ اور انہیں چاہیے کہ جب وہ (مساجد کی طرف) نکلیں تو سادگی کے ساتھ (بغیر زیب و زینت کے) نکلیں۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ گھر کے نگران کے لیے جائز نہیں کہ عورتوں کو مساجد میں جانے اور مساجد میں جا کر نماز پڑھنے سے روکے۔ البتہ مساجد میں داخل ہونے کے لیے عورتوں پر کچھ حقوق لازم ہیں، جن کی پابندی کرنا ضروری ہے بصورت دیگر عورتوں کو مساجد سے روکا جا سکتا ہے۔ مستورات مساجد میں حاضری کے وقت درج ذیل امور کا لحاظ رکھیں:

۱۔ خوشبو اور عطریات کا استعمال نہ کریں۔

۲۔ باپردہ ہو کر نکلیں۔

۳۔ شوخ بھڑکیلا لباس نہ پہنیں، جو فتنہ کا سبب ہو۔

۴۔ پازیبوں کی جھنکار ظاہر نہ کریں اور بناؤ سنگھار کا اہتمام نہ کریں۔

۱۷۲...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ شُهُوْدِ الْمَرْأَةِ الْمَسْجِدَ مُتَعَطِّرَةً

عورت کے لیے خوشبو لگا کر مسجد میں آنا منع ہے۔

۱۶۸۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ.........

عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ، فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا)). وَ قَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ بُكَيْرٌ، وَ قَالَ: إِنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں حاضر ہو تو وہ خوشبو مت لگائے۔'' جناب بکیر کی روایت میں ہے: ''حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ فرمان) سنا۔''

(۱۶۸۰) صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب خروج النساء الی المساجد، حدیث: ٤٤٢۔ سنن نسائی: ٥٢٦٢۔ مسند احمد: ٦/٣٦٣.

۱۷۳..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي تَعَطُّرِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ لِيُوْجَدَ رِيْحُهَا وَ تَسْمِيَةِ فَاعِلِهَا زَانِيَةً

عورت کا خوشبو لگا کر گھر سے نکلنا تا کہ اس خوشبو کو محسوس کیا جائے، اس بارے میں سخت وعید کا بیان اور ایسی عورت کو زانیہ کا نام دیئے جانے کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اسْمَ الزَّانِيْ قَدْ يَقَعُ عَلٰى مَنْ يَّفْعَلُ فِعْلاً لَا يُوْجِبُ ذٰلِكَ الْفِعْلُ جَلْداً وَ لَا رَجْماً، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ التَّشْبِيْهَ الَّذِىْ يُوْجِبُ ذٰلِكَ الْفِعْلَ إِنَّمَا يَكُوْنُ إِذَا اشْتَبَهَتِ الْعِلَّتَانِ لَا لِاجْتِمَاعِ الْاِسْمِ، إِذِ الْمُتَعَطِّرَةُ الَّتِىْ تَخْرُجُ لِيُوْجَدَ رِيْحُهَا قَدْ سَمَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَانِيَةً، وَ هٰذَا الْفِعْلُ لَا يُوْجِبُ جَلْداً وَ لَا رَجْماً، وَ لَوْ كَانَ التَّشْبِيْهُ بِكَوْنِ الْاِسْمِ عَلَى الْاِسْمِ، لَكَانَتِ الزَّانِيَةُ بِالتَّعَطُّرِ يَجِبُ عَلَيْهَا مَا يَجِبُ عَلَى الزَّانِيَةِ بِالْفَرْجِ، وَ لٰكِنْ لَّمَّا كَانَتِ الْعِلَّةُ الْمُوْجِبَةُ لِلْحَدِّ فِى الزِّنَا الْوَطِءِ بِالْفَرْجِ لَمْ يَجُزْ أَنْ يُّحْكَمَ لِمَنْ يَّقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ زَانٍ وَّ زَانِيَةٍ بِغَيْرِ جِمَاعٍ بِالْفَرْجِ فِى الْفَرْجِ بِجَلْدٍ وَّ لَا رَجْمٍ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی زانی اس شخص کو بھی کہہ دیا جاتا ہے جس نے ایسے فعل کا ارتکاب کیا ہوتا ہے کہ اس فعل پر کوڑے یا رجم کی سزا واجب نہیں ہوتی۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ وہ تشبیہ جس سے یہ فعل واجب ہوتا ہے وہ اس وقت ہوگی جب دونوں علتیں مشابہ ہوں۔ فقط اسم کے جمع ہونے سے فعل واجب نہیں ہوتا۔ کیونکہ لوگوں کو خوشبو محسوس کرانے کے ارادے سے معطر ہو کر نکلنے والی عورت کو رسول اللہ ﷺ نے زانیہ قرار دیا ہے حالانکہ یہ فعل کوڑے یا رجم کی سزا کو واجب نہیں کرتا۔ اور اگر نام کی نام پر تشبیہ مراد ہوتی تو خوشبو لگا کر زانیہ قرار پانے والی عورت پر وہی سزا واجب ہوتی جو شرم گاہ سے زنا کرنے والی عورت پر واجب ہوتی ہے۔ لیکن جب زنا کی حد (کوڑے یا رجم) کو واجب کرنے والی علت شرم گاہ کے ساتھ زنا قرار پائی تو پھر شرم گاہ کے ساتھ زنا کیے بغیر صرف نام کے زانی مرد یا زانی عورت کے بارے میں کوڑوں یا رجم کرنے کا حکم لگانا جائز نہیں ہے۔

۱۶۸۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَمَّارَةَ الْحَنَفِيِّ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ.........

عَنْ أَبِىْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ، فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا رِيْحَهَا، فَهِىَ زَانِيَةٌ، وَ كُلُّ

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو عورت بھی خوشبو لگاتی ہے پھر لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تا کہ وہ اس کی خوشبو کو محسوس

(۱۶۸۱) اسنادہ حسن: سنن ابی داود، کتاب الترجل، باب فی طیب المرأة للخروج، حدیث: ۴۱۷۳۔ سنن ترمذی: ۲۷۸۶۔ سنن نسائی: ۵۲۱۹۔ مسند احمد: ۳۹۴/۴۔

عَيْنٍ زَانِيَةٌ)).

کریں تو وہ زانیہ ہے اور (اسے دیکھنے والی) ہر آنکھ زانیہ ہے۔"

فوائد :......ا۔عورتوں کا گھر سے نکلتے وقت خوشبو وعطریات استعمال کرنا حرام ہے۔خواہ خروج کا مقصد مسجد میں نماز پڑھنا ہو یا کوئی اور مقصد۔

۲۔ خوشبو لگا کر اجنبی مردوں کے قریب سے گزرنے والی عورت زانیہ ہے اگر چہ اس زنا اور حقیقی زنا میں تفاوت ہے۔ لیکن چونکہ یہ عمل مردوں کی شہوات برانگیختہ کرنے اور انہیں برائی پر ابھارنے کا سبب ہے، اس لیے اس فعل بد کو زنا سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۱۷۴..... بَابُ إِيْجَابِ الْغُسْلِ عَلَى الْمُتَطَيِّبَةِ لِلْخُرُوْجِ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَ نَفْيِ قَبُوْلِ صَلَاتِهَا إِنْ صَلَّتْ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ

خوشبو لگا کر مسجد جانے والی عورت پر غسل کرنا واجب ہے اور اگر وہ غسل کرنے سے پہلے نماز پڑھتی ہے تو وہ قبول نہیں ہوگی

١٦٨٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ زُهَيْرٍ عَبْدُالْمَجِيْدِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْمِصْرِيُّ، نَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ -يَعْنِي الْبَيْرُوْتِيَّ- ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ..........

مُوْسَى بْنُ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَرَّتْ بِأَبِيْ هُرَيْرَةَ امْرَأَةٌ وَ رِيْحُهَا تَعْصِفُ، فَقَالَ لَهَا: إِلَى أَيْنَ تُرِيْدِيْنَ يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ؟ قَالَتْ: إِلَى الْمَسْجِدِ. قَالَ: تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ: قَالَ: فَارْجِعِيْ فَاغْتَسِلِيْ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنِ امْرَأَةٍ صَلَاةً خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ وَ رِيْحُهَا تَعْصِفُ حَتّٰى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ.

"جناب موسیٰ بن یسار حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے اس حال میں گزری کہ اس کی خوشبو خوب مہک رہی تھی۔ تو انہوں نے فرمایا: اے جبار کی باندی! کہاں جارہی ہو؟ اس نے جواب دیا کہ مسجد کی طرف جارہی ہوں۔ انہوں نے پوچھا: "کیا خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرت (ابوہریرہ) نے فرمایا: تو پھر واپس لوٹ جاؤ اور غسل کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: "اللہ تعالیٰ اس عورت کی نماز قبول نہیں فرماتا جو مسجد کی طرف اس حال میں نکلتی ہے کہ اس کی خوشبو خوب مہک رہی ہو۔ حتیٰ کہ وہ واپس جاکر غسل کرلے۔"

(١٦٨٢) حسن: مسند ابی یعلی: ٦٣٨٥۔ سنن ابی داود، کتاب الترجل، باب فی طیب المرأة للخروج، حدیث: ٤١٧٤۔

۱۷۵..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِهَا عَلَى صَلَاتِهَا فِي الْمَسْجِدِ، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

عورت کی مسجد میں نماز سے اس کی اپنے گھر میں نماز بہتر ہے اگر اس سلسلے میں مروی حدیث ثابت ہو

فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ السَّائِبَ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ، وَلَا أَقِفُ عَلَى سَمَاعِ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ هٰذَا الْخَبَرَ مِنِ ابْنِ عُمَرَ، وَلَا هَلْ سَمِعَ قَتَادَةُ خَبَرَهُ مِنْ مُوَرِّقٍ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ أَمْ لَا. بَلْ كَأَنِّي لَا أَشُكُّ أَنَّ قَتَادَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، لِأَنَّهُ أَدْخَلَ فِي بَعْضِ أَخْبَارِ أَبِي الْأَحْوَصِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِي الْأَحْوَصِ مُوَرِّقاً، وَهٰذَا الْخَبَرُ نَفْسُهُ أَدْخَلَ هَمَّامٌ وَّسَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ بَيْنَهُمَا مُوَرِّقاً.

کیونکہ مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سائب کے بارے میں جرح اور تعدیل کا علم نہیں ہے اور نہ مجھے حبیب بن ابی ثابت کے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کے سماع کے بارے میں علم ہے اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ کیا قتادہ نے اپنی روایت مورق کے واسطے سے ابوالاً حوص سے سنی ہے یا نہیں؟ بلکہ مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ قتادہ نے یہ روایت ابوالاً حوص سے نہیں سنی کیونکہ اس نے ابوالاً حوص کی بعض روایات میں اپنے اور ابوالاً حوص کے درمیان مورق کو داخل کر دیا ہے اور اس روایت میں بھی جناب ہمام اور سعید بن بشیر نے قتادہ اور ابوالاً حوص کے درمیان مورق کو داخل کر دیا ہے۔

۱۶۸۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ دَرَّاجاً أَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ عَنِ السَّائِبِ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ..........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُيُوْتِهِنَّ)).

''حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کی بہترین مساجد ان کے گھروں کے اندرونی حصے ہیں۔''

۱۶۸۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَزِيْدَ، أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنِي حَبِيْبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ، وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ)). فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ:

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی عورتوں کو مساجد میں آنے سے منع نہ کرو اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

(۱۶۸۳) حسن: مسند احمد: ۲۹۷/۶۔ مستدرك حاكم: ۲۰۹/۱۔ سنن كبرىٰ بيهقى: ۱۳۱/۳.

(۱۶۸۴) صحیح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب ما جاء فی خروج النساء الی المسجد، حدیث: ۵۶۷۔ مسند احمد: ۷۶/۲.

بَلٰی، وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: تَسْمَعُنِي أُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ تَقُوْلُ مَا تَقُوْلُ؟! جَمِيْعُهُمَا لَفْظًا وَاحِدًا.
أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ، وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَزْرَقُ، ثَنَا الْعَوَّامُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِنَحْوِهٖ.

بیٹے (بلال) نے کہا: ''کیوں نہیں، اللہ کی قسم! ہم انہیں ضرور منع کریں گے۔'' اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''تم سن رہے ہو کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بیان کر رہا ہوں اور تم آگے سے یہ کٹ حجتی کر رہے ہو؟'' دونوں راویوں کے الفاظ ایک ہی ہیں۔''

١٦٨٥ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّ الْمَرْأَةَ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَأَقْرَبَ مَا تَكُوْنُ مِنْ وَجْهِ رَبِّهَا وَهِيَ فِي قَعْرِ بَيْتِهَا)).

''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بے شک عورت چھپانے کی چیز ہے۔ لہٰذا جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے گھورتا ہے (اور لوگوں کو خوب مزین کر کے دکھاتا ہے) اور عورت اپنے رب کی رضا اور خوشنودی کے قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔''

١٦٨٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: ((الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، وَإِنَّهَا إِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وَإِنَّهَا لَا تَكُوْنُ إِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ أَقْرَبَ مِنْهَا فِي قَعْرِ بَيْتِهَا))، أَوْ كَمَا قَالَ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''عورت پردہ ہے اور بے شک جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے اور بلاشبہ وہ اپنے رب کی رضا کے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔'' یا جیسا آپ نے فرمایا۔''

١٦٨٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ -يَعْنِي الدِّمَشْقِيَّ- ثَنَا سَعْدُ بْنُ بَشِيْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ.........

(١٦٨٥) اسناده صحيح: سنن ترمذي، كتاب الرضاع، باب (١٨). حديث: ١١٧٣ـ صحيح ابن حبان: ٥٥٦٩.
(١٦٨٦) انظر الحديث السابق. (١٦٨٧) انظر الحديث السابق: ١٦٨٥.

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَالَ بِمِثْلِهِ . وَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، وَ إِنَّمَا قُـلْتُ: (وَلَا هَلْ سَمِعَ قَتَادَةُ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ أَبِـى الْأَحْـوَصِ) ، لِرِوَايَةِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ هٰـذَا الْـخَبَرَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِى الْأَحْوَصِ ، لِأَنَّـهُ أَسْـقَطَ مُوَرِّقًا مِنَ الْإِسْنَادِ . وَهَمَّامٌ وَ سَـعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ أَدْخَلَا فِى الْإِسْنَادِ مُوَرِّقاً ، وَ إِنَّـمَا شَكَكْتُ أَيْضاً فِيْ صِحَتِهٖ ، لِأَنِّيْ لَا أَقِفُ عَـلَـى سَـمَـاعِ قَتَـادَةَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ مُوَرِّقٍ .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا روایت کی مثل بیان کرتے ہیں۔" امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں بلاشبہ میں نے کہا تھا: "اور مجھے یہ بھی علم نہیں کہ کیا قتادہ نے یہ حدیث ابوالاحوص سے سنی ہے یا نہیں؟" میں نے یہ بات سلیمان تیمی کی اس روایت کی بنا پر کی تھی جس کو قتادہ ابوالاحوص سے بیان کرتے ہیں لیکن سند سے مورق کا واسطہ گرا دیتے ہیں جبکہ ہمام اور سعید بن بشیر نے سند میں (قتادہ اور ابوالاحوص کے درمیان) مورق کا واسطہ ذکر کیا ہے۔ بلاشبہ مجھے اس حدیث کے صحیح ہونے میں اس لیے بھی شک ہے کیونکہ معلوم نہیں کہ قتادہ نے یہ حدیث مورق سے سنی ہے یا نہیں؟

١٧٦..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا عَلٰى صَلَاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا، إِنْ كَانَ قَتَادَةُ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ مُوَرِّقٍ

عورت کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا اپنے حجرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اگر قتادہ نے یہ روایت مورق سے سنی ہو

١٦٨٨ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ، ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعَجَلِيِّ ، عَنْ أَبِى الْأَحْوَصِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((صَلَاةُ الْـمَرْأَةِ فِـىْ بَيْتِهَـا أَعْـظَمُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا)) .

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "عورت کی اپنے اندرونی کمرے میں نماز زیادہ اجر و ثواب والی ہے، اس کی اپنے حجرے (بیرونی کمرے، برآمدے) میں پڑھی گئی نماز سے۔"

فوائد: ......١۔ عورتوں کا مساجد کے بجائے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے۔ اور گھر میں وہ جتنی باپردہ اور محفوظ جگہ پر نماز پڑھیں گی۔ اتنا اجر وثواب زیادہ ہے۔

٢۔ عورت کا گھر میں رہنا اس کی عزت وناموس کے لیے بہتر ہے۔ کیونکہ عورت پردہ دار چیز ہے۔ اور اس کے باہر نکلنے سے فتنہ وفساد برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لیے نماز کے لیے بھی مسجد میں نہ جانا افضل ہے اور دیگر کاموں

(١٦٨٨) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ذلک، حدیث: ٥٧٠.

کے لیے نکلنے کے لیے تو بلا ولی احتراز کرنا چاہیے۔

۳۔ عورتوں کے لیے حصول رضائے الٰہی کا بہترین ذریعہ گھر کے محفوظ حصے میں رہنا ہے۔

۱۷۷..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِيْ حُجْرَتِهَا عَلٰى صَلَاتِهَا فِيْ دَارِهَا

عورت کی اپنے حجرے میں ادا کی گئی نماز اس کے گھر (صحن) میں ادا کی گئی نماز سے بہتر ہے

وَصَلَاتِهَا فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهَا عَلٰى صَلَاتِهَا فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ كَانَتْ صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْدِلُ أَلْفَ صَلَاةٍ فِيْ غَيْرِهَا مِنَ الْمَسَاجِدِ. وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ))، أَرَادَ بِهٖ صَلَاةَ الرِّجَالِ دُوْنَ صَلَاةِ النِّسَاءِ.

اور اس کی قوم کی مسجد میں پڑھی گئی نماز مسجد نبوی ﷺ میں پڑھی گئی نماز سے بہتر ہے اگر چہ مسجد نبوی میں ادا کی گئی نماز دیگر مساجد میں ادا کی گئی ہزار نمازوں سے افضل ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: ''میری اس مسجد میں ادا کی گئی نماز دیگر مساجد میں ادا کی گئی ہزار نمازوں سے افضل ہے'' اس سے آپ کی مراد مردوں کی نماز ہے، عورتوں کی نماز مراد نہیں ہے۔

۱۶۸۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ.........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُوَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمَّتِهِ امْرَأَةِ أَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ: أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ. فَقَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلَاةَ مَعِيَ، وَصَلَاتُكِ فِيْ بَيْتِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِيْ حُجْرَتِكِ، وَصَلَاتُكِ فِيْ حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِيْ دَارِكِ، وَصَلَاتُكِ فِيْ دَارِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ، وَصَلَاتُكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ

''حضرت عبد اللہ بن سوید انصاری اپنی پھوپھی جو کہ حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں، ان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ نماز (باجماعت) ادا کرنا پسند کرتی ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ساتھ نماز (باجماعت) ادا کرنا پسند کرتی ہو، حالانکہ تمہاری اپنے چھوٹے کمرے میں نماز، تمہاری اپنے بڑے کمرے (یا باہر والے کمرے) میں ادا کی گئی نماز سے بہتر ہے۔ اور تمہاری اپنے بڑے کمرے میں نماز تمہاری اپنے صحن میں نماز سے بہتر ہے اور تمہاری اپنے صحن

(۱۶۸۹) حدیث حسن: مسند احمد: ۶/ ۳۷۱۔ صحیح ابن حبان: ۲۲۱۴۔

مِـنْ صَلَاتِكِ فِـيْ مَسْجِدِيْ)) . فَأَمَرَتْ ، فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِيْ أَقْصٰى شَيْءٍ مِّنْ م بَيْتِهَا وَ أَظْلَـمِهِ ، فَكَانَتْ تُصَلِّيْ فِيْهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ .

میں نماز تمہاری اپنی قوم کی مسجد میں نماز سے بہتر ہے اور تمہاری اپنی قوم کی مسجد میں نماز کی ادائیگی میری مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے لہٰذا ان کے حکم پر ان کے لیے ان کے گھر کے آخری اور اندھیرے حصے میں مسجد بنادی گئی تو وہ اس مسجد میں نماز پڑھتی تھیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ سے جاملیں۔ (فوت ہوگئیں)۔"

فوائد: ......ا۔عورت کا گھر کے انتہائی خفیہ حصے میں نماز پڑھنا افضل اور زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔

۲۔ عورت کے لیے گھر کے کسی بھی گوشے میں نماز پڑھنا محلے کی مسجد اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اگر چہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب ہزار نماز کے برابر ہے۔لیکن عورت کا گھر پر نماز پڑھنا اس سے زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔اس لیے عورتوں کو گھر پر نماز پڑھنی چاہیے۔

۱۷۸..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِيْ مَخْدَعِهَا عَلٰى صَلَاتِهَا فِيْ بَيْتِهَا

عورت کا اپنے کمرے کی بجائے اپنی چھوٹی کوٹھری میں نماز ادا کرنا زیادہ بہتر اور پسندیدہ ہے

۱۶۹۰۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ، ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُوَرِّقٍ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ..........

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَالَ: ((صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِيْ مَخْدَعِهَا أَفْـضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيق بَيْتِهَا ، وَ صَلَاتُهَا فِـيْ بَيْتِهَـــا أَفْـضَـلُ مِـنْ صَلَاتِهَـــا فِـيْ حُجْرَتِهَا)) .

"حضرت عبد اللہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "عورت کا اپنی کوٹھری میں نماز ادا کرنا، اس کے اپنے کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل و بہتر ہے۔اور اس کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا اس کے اپنے بیرونی کمرے (یا برآمدے) میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔"

فوائد: ......عورتوں کا گھر کے خفیہ اور محفوظ گوشے میں نماز پڑھنا گھر کے بیرونی حصے (صحن) میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

۱۷۹..... بَابُ اخْتِيَارِ صَلَاةِ الْمَرْأَةِ فِيْ أَشَدِّ مَكَانٍ مِّنْ بَيْتِهَا ظُلْمَةً .

عورت کا اپنے گھر میں سخت اندھیری جگہ پر نماز پڑھنا زیادہ پسندیدہ ہے

۱۶۹۱۔ أَخْبَـرَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، نَا أَبُوْمُعَاوِيَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ..........

(۱۶۹۰) اسناده صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب التشدید فی ذلک، حدیث: ۵۷۰۔ وقد تقدم برقم: ۱۶۸۸.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَحَبَّ صَلَاةٍ تُصَلِّيْهَا الْمَرْأَةُ إِلَى اللّٰهِ فِيْ أَشَدِّ مَكَانٍ فِيق بَيْتِهَا ظُلْمَةً)) .

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورت کی محبوب ترین نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر کے شدید اندھیرے والے حصے میں پڑھتی ہے۔''

١٦٩٢ـ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ رَحِمَهُ اللّٰهُ . قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ أَحَبَّ صَلَاةٍ تُصَلِّيْهَا الْمَرْأَةُ إِلَى اللّٰهِ أَنْ تُصَلِّيَ فِيْ أَشَدِّ مَكَانٍ مِنْ بَيْتِهَا ظُلْمَةً)) . حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو عورت کی وہ نماز سب سے زیادہ محبوب ہے جو وہ اپنے گھر کے سخت اندھیرے والے حصے میں ادا کرتی ہے۔''

١٨٠..... بَابُ فَضْلِ صُفُوْفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرَةِ عَلَى الصُّفُوْفِ الْمُقَدَّمَةِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صُفُوْفَهُنَّ إِذَا كَانَتْ مُتَبَاعِدَةً عَنْ صُفُوْفِ الرِّجَالِ كَانَتْ أَفْضَلَ

عورتوں کی پچھلی صفوں کی اگلی صفوں پر فضیلت اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب عورتوں کی صفیں مردوں کی صفوں سے دور ہوں گی تو وہ افضل و بہتر ہوگا

١٦٩٣ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَ شَرُّهَا اٰخِرُهَا، وَ خَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ اٰخِرُهَا وَ شَرُّهَا أَوَّلُهَا)) .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کی بہترین صفیں اگلی ہیں اور ان کی بدترین صفیں پچھلی ہیں اور عورتوں کی بہترین صفیں پچھلی ہیں اور ان کی بدترین صفیں اگلی ہیں۔''

فوائد:......مکرر ١٤٥١ـ

(١٦٩١) اسناده ضعيف : ابراہیم الہجری راوی میں کلام ہے۔ الضعيفه: ٤٤٥٣ـ مجمع الزوائد: ٣٥/٢.

(١٦٩٢) حسن.

(١٦٩٣) تقدم تخريجه برقم: ١٥٦١.

۱۸۱..... بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ بِخَفْضِ أَبْصَارِهِنَّ إِذَا صَلَّيْنَ مَعَ الرِّجَالِ إِذَا خِفْنَ رُؤْيَةَ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ أَمَامَهُنَّ

عورتوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہے جبکہ وہ مردوں کے ساتھ نماز باجماعت ادا کر رہی ہوں اور انہیں مردوں کے ستر پر نظر پڑنے کا ڈر ہو جبکہ مرد اُن کے آگے (اگلی صف میں) سجدہ کر رہے ہوں گے

١٦٩٤ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنِي الضِّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ فَاحْفَظُوْا أَبْصَارَكُنَّ)). قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: مِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ ضِيْقِ الْأُزُرِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو تم اپنی نظروں کی حفاظت کرو۔'' امام ابوسفیان کہتے ہیں: ''میں نے عبداللہ بن ابی بکر سے پوچھا: (آپ نے) یہ حکم کس لیے دیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ تہ بند اور چادروں کے تنگ اور چھوٹے ہونے کی وجہ سے۔''

أَنَـا أَبُـو طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُوْبَكْرٍ، نَاهُ أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ، بِـمِثْـلِـهٖ، وَقَـالَ: ((فَاحْفَظُوا أَبْصَارَكُمْ مِنْ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ)) فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

امام صاحب اپنے استاد ابویحییٰ محمد بن عبد الرحیم کی سند سے مذکورہ بالا روایت کی مثل بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم مردوں کے ستر سے اپنی نظروں کی حفاظت کرو۔''

۱۸۲..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ رَفْعِ النِّسَاءِ رُؤُوْسَهُنَّ مِنَ السُّجُوْدِ، إِذَا صَلَّيْنَ مَعَ الرِّجَالِ قَبْلَ اسْتِوَاءِ الرِّجَالِ جُلُوْسًا، إِذَا ضَاقَتْ أُزُرُهُمْ، فَخِيْفَ أَنْ يَّرَى النِّسَاءُ عَوْرَاتِهِمْ

عورتیں جب مردوں کے ساتھ نماز (باجماعت) ادا کر رہی ہوں تو مردوں کے سیدھے بیٹھ جانے سے پہلے انہیں اپنے سر سجدے سے اٹھانا منع ہے جبکہ مردوں کے تہ بند تنگ اور چھوٹے ہوں اور یہ خدشہ ہو کہ عورتوں کی نظر ان کے ستر پر پڑے گی۔

١٦٩٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا بِشْرٌ -يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ- ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ -وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ- عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ.........

(١٦٩٤) تقدم تخريجه برقم: ١٥٦٢.

(١٦٩٥) تقدم تخريجه برقم: ٧٦٣.

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنَّ النِّسَاءُ يُؤْمَرْنَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَّا يَرْفَعْنَ رُؤُوْسَهُنَّ حَتّٰى يَأْخُذَ الرِّجَالُ مَقَاعِدَهُمْ مِنْ قَبَاحَةِ الثِّيَابِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ، خَرَّجْتُهُ فِي كِتَابِ ((الْكَبِيْرِ)) فِيْ أَبْوَابِ اللِّبَاسِ فِي الصَّلَاةِ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں (مردوں کے) کپڑوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے عورتوں کو نماز میں حکم دیا جاتا تھا کہ وہ مردوں کے ٹھیک طرح سے بیٹھنے تک اپنے سر (سجدے سے) نہ اٹھائیں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ثوری رحمہ اللہ کی ابوحازم سے روایت کو میں نے کتاب الکبیر میں ''نماز میں لباس کے ابواب'' میں بیان کر چکا ہوں۔''

فوائد:......۱۔ عورتیں مردوں کے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد سر اٹھائیں اس کی علت یہ تھی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جسموں پر معمولی چادر ہوتی تھی اور سجدہ کی حالت میں شرمگاہوں کے کھلنے کا خطرہ رہتا تھا۔ اس خطرہ کے پیش نظر نبی ﷺ نے عورتوں کو تاکید کی کہ مردوں کے سجدہ سے اٹھ جانے کے بعد وہ سجدہ سے اٹھیں۔

۲۔ عورتوں کی صفیں مردوں کے پیچھے ہوتی ہیں اس لحاظ سے بھی ارکان نماز میں عورتیں مردوں کے پیچھے چلیں گی اور عورتیں مردوں کے ارکان نماز پر عمل کرنے کے بعد کچھ وقفہ سے یہ اعمال انجام دیں گی۔

۱۸۳..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ قِيَامِ الْمَأْمُوْمِ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ إِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءٌ، إِذَا أَرَادَ النَّظَرَ، إِلَيْهِنَّ أَوْ إِلَى بَعْضِهِنَّ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا نَظَرَ إِلَى خَلْفِهِ مِنَ النِّسَاءِ لَمْ يُفْسِدْ ذٰلِكَ الْفِعْلُ صَلَاتَهُ

مقتدی کے پچھلی صف میں کھڑے ہونے پر سخت وعید کا بیان جبکہ مردوں کے پیچھے عورتیں نماز پڑھ رہی ہوں اور مقتدی کا ارادہ انہیں یا کسی عورت کو دیکھنا ہو اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب مقتدی اپنے پیچھے کھڑی عورتوں میں سے کسی کو دیکھ لے تو اس کا یہ فعل اس کی نماز کو فاسد نہیں کرتا۔

۱۶۹۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، أَخْبَرَنَا نُوْحٌ -يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ الْحُدَّانِيَّ- ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَتْ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ امْرَأَةٌ حَسْنَاءُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے خوبصورت ترین لوگوں میں سے ایک حسین وجمیل عورت نماز پڑھا کرتی تھی تو کچھ لوگ اگلی صفوں میں نماز

(۱۶۹۶) اسنادہ صحیح: سنن ترمذی، کتاب تفسیر القران، باب ومن سورة الحجر، حدیث: ۳۱۲۲۔ سنن نسائی: ۸۷۱۔ سنن ابن ماجہ: ۱۰۴۶۔ مسند احمد: ۱/ ۳۰۵۔

الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا، وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخِّرِ، فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبِطِهِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ شَأْنِهَا: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ﴾ . (الحجر: ٢٤)

پڑھتے تاکہ اس پر نظر نہ پڑے اور کچھ لوگ پیچھے رہتے تاکہ پچھلی صفوں میں کھڑے ہوں۔ پھر جب وہ رکوع کرتے تو اپنی بغل کے نیچے سے دیکھ لیتے تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ﴾ ''اور یقیناً ہمیں ان کا علم ہے جو تم میں آگے بڑھنے والے ہیں اور ان کا بھی علم ہے جو پیچھے رہنے والے ہیں۔''

١٦٩٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسٰى، نَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ الْحَدَانِيُّ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى . وَأَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَاهُ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ، نَا نُوْحٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ بِنَحْوِهِ.

''امام صاحب اپنے استاد ابوموسیٰ کی سند سے مذکورہ بالا کے ہم معنی روایت بیان کرتے ہیں۔''

١٨٤..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ مَّنْعِ النِّسَاءِ الْمَسَاجِدَ كَانَ إِذَا كُنَّ لَا يُخَافُ فَسَادُهُنَّ فِي الْخُرُوْجِ إِلَى الْمَسَاجِدِ وَظَنٌّ لَا بِيَقِيْنٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عورتوں کو مساجد میں جانے سے روکنے کی ممانعت اس وقت ہے جب ان کے مساجد کی طرف جانے میں فساد کا ڈر نہ ہو

١٦٩٨ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا حَمَّادُ -يَعْنِي ابْنَ يَزِيْدَ- وَثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيٰى، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ..........

عَنْ عَمْرَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: لَوْ رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ بَعْدَهُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسَاجِدَ، كَمَا

''حضرت عمرہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا: ''اگر رسول اللہ ﷺ وہ چیزیں دیکھ لیتے جو عورتوں نے آپ ﷺ کے بعد زیب و زینت اور بناؤ

(١٦٩٧) انظر الحديث السابق.

(١٦٩٨) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب انتظار الناس قيام الامام العالم، حديث: ٨٦٩ـ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب خروج النساء الى المساجد، حديث: ٤٤٥ـ سنن ابي داود: ٥٦٩ـ مسند احمد: ٦/٩١.

مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ؟ أَوَ مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ؟ قَالَتْ نَعَمْ. هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدُ الْجَبَّارِ. وَ قَالَ أَحْمَدُ فِي حَدِيْثِهِ: قُلْتُ لِعَمْرَةَ: وَمُنِعَ نِسَاءُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ؟ .

سنگھار اختیار کرلیا ہے تو آپ ﷺ انہیں مسجدوں میں آنے سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔ حضرت عمرہ کہتی ہیں: میں نے کہا: یہ کیا بات ہے؟ کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ یہ جناب عبد الجبار کی حدیث ہے اور جناب احمد کی روایت میں ہے: ''میں نے حضرت عمرہ سے پوچھا: ''کیا بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا؟''

۱۸۵..... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ أَحْدَاثِ نِسَاءِ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ مُنِعْنَ الْمَسَاجِدَ

بنی اسرائیل کی عورتوں کے کچھ فتنوں کا بیان جن کی وجہ سے انہیں مساجد میں آنے سے روک دیا گیا تھا

۱۶۹۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، ثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ الْإِيَادِيُّ، ثَنَا أَبُوْ نَضْرَةَ.........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدُّنْيَا، فَقَالَ: ((إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَاتَّقُوْهَا وَ اتَّقُوْا النِّسَاءَ)). ثُمَّ ذَكَرَ نِسْوَةً ثَلَاثاً مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ تُعْرَفَانِ، وَ امْرَأَةً قَصِيْرَةً لَا تُعْرَفُ، فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ، وَ صَاغَتْ خَاتَماً فَحَشَّتْهُ مِنْ أَطْيَبِ الطِّيْبِ الْمِسْكِ، وَ جَعَلَتْ لَهُ غُلْفاً، فَإِذَا مَرَّتِ الْمَسْجِدَ أَوْ بِالْمَلَأِ قَالَتْ بِهِ، فَفَتَحَتْهُ، فَفَاحَ رِيْحُهُ. قَالَ الْمُسْتَمِرُّ: بِخِنْصِرِهِ الْيُسْرٰى، فَأَشْخَصَهَا دُوْنَ أَصَابِعِهِ الثَّلَاثَةِ شَيْئاً، وَ قَبَضَ الثَّلَاثَ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دنیا کا تذکرہ کیا تو فرمایا: بلاشبہ دنیا سرسبز و دلکش اور شیریں ولذیذ ہے لہٰذا اس (کے فتنوں) سے بچو اور عورتوں (کے فتنے) سے بچ کر رہنا۔'' پھر آپ نے بنی اسرائیل کی تین عورتوں کا ذکر کیا، دو عورتیں دراز قد تھیں (اس لیے) مشہور و معروف تھیں اور ایک عورت پست قد تھی جو معروف نہ تھی تو اس نے (شہرت حاصل کرنے کے لیے) لکڑی کی دو (اونچی ایڑھی والی) جوتیاں بنوائیں اور ایک انگوٹھی بنوائی اور اسے بہترین خوشبو کستوری سے بھر دیا اور اس کا ایک غلاف بھی بنوایا۔ لہٰذا جب وہ مسجد میں جاتی یا کسی مجلس کے پاس سے گزرتی تو اس غلاف کو ہٹا دیتی جس سے خوشبو کھل جاتی اور ہر طرف اس کی مہک پھیل جاتی۔'' جناب مستمر فرماتے ہیں: ''وہ

(۱۶۹۹) صحیح مسلم، کتاب الالفاظ من الادب، حدیث: ۲۲۵۲۔ و کتاب الذکر والدعاء، باب اکثر اهل الجنة الفقراء، حدیث: ۲۷۴۲ مختصراً۔ سنن نسائی: ۵۲۶۶ مختصراً۔ مسند احمد: ۳/۴۳۔

اپنی چھنگلی انگلی کے ساتھ خوشبو بکھیرتی تھی۔ انہوں نے تین انگلیوں کو بند کر کے چھنگلی انگلی کو تھوڑا سا جھکا کر دکھایا کہ اس طرح کرتی تھی۔"

فوائد :......ا۔ عورتوں کا مساجد میں جانے کے لیے زیب و زینت کو ترک کرنا عطریات کا عدم استعمال لازم ہے بنی اسرائیل کی عورتوں پر عبادت گاہوں میں داخلے پر پابندی کی یہی علت تھی۔

۲۔ عورتوں کا مساجد کی طرف روانہ ہوتے وقت زیب و زیبائش کرنا اور عطریات استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

۳۔ اگر عورتیں زیب و زینت اور عطریات کا استعمال معمول بنا لیں اور انہیں ڈھٹائی سے ترک نہ کریں تو ان کے مساجد میں داخلے پر پابندی لگائی جاسکتی ہے۔

١٧٠٠ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمَّارَةَ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ إِذَا رَأَى النِّسَاءَ، قَالَ: أَخِّرُوْهُنَّ حَيْثُ جَعَلَهُنَّ اللّٰهُ. وَقَالَ: إِنَّهُنَّ مَعَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ يَصْفُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ، كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْبَسُ الْقَالِبَ، فَتَطَالُ لِخَلِيْلِهَا فَسَلَّطَتْ عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَةُ، وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِنَّ الْمَسَاجِدُ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا رَآهُنَّ قَالَ: أَخِّرُوْهُنَّ حَيْثُ جَعَلَهُنَّ اللّٰهُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الْخَبَرُ مَوْقُوْفٌ غَيْرُ مُسْنَدٍ.

"جناب عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب عورتوں کو دیکھتے تو فرماتے: "انہیں پیچھے رکھو جہاں اللہ تعالیٰ نے ان کا مقام و مرتبہ رکھا ہے اور فرماتے: "یہ عورتیں بنی اسرائیل کے مردوں کے ساتھ (نماز میں) صفیں بناتی تھیں۔ ایک عورت (لمبی ہونے کے لیے) سانچہ پہن لیتی تاکہ اپنے آشنا کے لیے اونچی ہو سکے، (اس جرم کی سزا میں) ان پر حیض مسلط کر دیا گیا اور ان پر مساجد میں آنا حرام قرار دے دیا گیا۔ اور حضرت عبداللہ جب انہیں دیکھتے تو فرماتے: "انہیں اسی جگہ مؤخر رکھو جہاں انہیں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔" امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یہ روایت موقوف ہے مسند نہیں ہے۔"

١٨٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِمَامَةِ الْمَمَالِيْكِ الْأَحْرَارَ إِذَا كَانَ الْمَمَالِيْكُ أَقْرَأَ مِنَ الْأَحْرَارِ

غلام شخص کا آزاد لوگوں کو امامت کرانا درست ہے جبکہ غلام آزاد لوگوں سے زیادہ بڑا قاری اور عالم دین ہو

١٧٠١ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ، أَخْبَرَنَا الْجَرِيْرِيُّ،

(١٧٠٠) اسناده صحيح موقوف.

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ...........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِذَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ أَمَّهُمْ أَحَدُهُمْ، وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ وَخَبَرِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَ خَبَرِ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْعَبِيْدَ إِذَا كَانُوْا أَقْرَأَ مِنَ الْأَحْرَارِ كَانُوْا أَحَقَّ بِالْإِمَامَةِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَثْنِ فِي الْخَبَرِ حُرًّا دُوْنَ مَمْلُوْكٍ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تین افراد جمع ہو جائیں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کرائے، اور ان میں امامت کا زیادہ حق داران میں سے بڑا قاری اور عالم دین ہے۔'' ''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں اور قتادہ کی حضرت ابوسعید سے روایت اور حضرت اوس کی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے روایت میں اس بات کی دلیل ہے کہ غلام جب آزادلوگوں سے زیادہ قرآن مجید جانتے ہوں تو وہ امامت کے زیادہ حق دار ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں آزاد شخص کو غلام سے مستثنٰی قرار نہیں دیا۔ (بلکہ سب کا حکم ایک ہی ہے)۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۱۵۰۸ کے تحت بیان ہوتی ہے۔

۱۸۷...... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِي الْأَسْفَارِ

سفر میں نماز با جماعت کا بیان

۱۷۰۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدٌ ـيَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍـ، نَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ...........

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَكْثَرَ مَا كُنَّا وَ اٰمَنَهُ رَكْعَتَيْنِ .

''حضرت حارثہ بن وہب خزاعی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منٰی میں دو رکعت نماز با جماعت پڑھائی حالانکہ ہماری تعداد بھی بہت زیادہ تھی اور ہم خوب امن و امان کی حالت میں تھے (دشمن کا خوف بالکل نہ تھا)۔''

فوائد:......دوران سفر میں نماز با جماعت کا التزام کرنا لازم ہے، البتہ سفر میں نماز قصر کرنا مستحب فعل ہے۔

(۱۷۰۱) تقدم تخریجه برقم: ۱۵۰۸.

(۱۷۰۲) صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب الصلاة بمنی، حدیث: ۱۰۸۳۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب قصر الصلاة بمنی، حدیث: ٦۹٦۔ سنن ابی داود: ۱۹٦٥۔ سنن ترمذی: ۸۸۲۔ سنن نسائی: ۱٤٤٦۔ مسند احمد: ٤/۳۰٦.

۱۸۸..... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا

نماز کا وقت گزرنے کے بعد اسے با جماعت ادا کرنے کا بیان

۱۷۰۳ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى -يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ- وَعُثْمَانُ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ- قَالَا: ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.......... بْنِ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: حُبِسْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى كَانَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِهَوٰى مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى كُفِيْنَا، وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿وَ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا﴾ (الاحزاب: ٢٥) فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، كَأَحْسَنِ مَا كَانَ يُصَلِّيْهَا، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ كَذٰلِكَ، قَبْلَ أَنْ تُنَزَّلَ صَلَاةُ الْخَوْفِ ﴿فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾. (البقرة: ٢٢٩) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ إِمَامَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ لَيْلَةَ نَامُوْا عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فِيْمَا مَضٰى مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ وَ هُوَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضاً.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خندق والے دن ہمیں نماز سے روک دیا گیا حتیٰ کہ جب مغرب کے بعد رات کا کچھ حصہ گزر گیا تو ہماری کفایت کی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا﴾ (احزاب: ۲۵) ''اور (اس) لڑائی میں اللہ مومنوں کو کافی ہو گیا اور اللہ طاقتور اور غلبے والا ہے۔'' چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انہوں نے اقامت کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی، اپنے بہترین طریقے کے مطابق جیسا کہ آپ ادا کیا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے عصر کی اقامت کہی تو آپ نے اسی انداز سے عصر کی نماز ادا کی، پھر انہوں نے اقامت پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب بھی اسی طریقے سے ادا کی۔ پھر اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح نماز عشاء ادا کی اور یہ واقعہ نماز خوف کے متعلق حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے یعنی ﴿فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا﴾ ''پیدل چلتے ہوئے یا سوار ہو کر نماز ادا کرلو۔'' اس حکم کے نازل ہونے سے پہلے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں اسی کتاب کے گزشتہ اوراق میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سورج طلوع ہونے کے بعد نماز فجر کی امامت کروانے کے بارے میں روایت بیان کر چکا ہوں، جس رات (دورانِ سفر آپ سمیت) تمام صحابہ کرام طلوع آفتاب تک سوئے رہ گئے

(۱۷۰۳) تقدم تخريجه برقم: ۹۹٦.

تھے۔اس حدیث کا تعلق بھی اس باب سے بھی ہے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ چھوٹی ہوئی نمازوں کو باجماعت ادا کرنا جائز ہے۔اور اگر کئی نمازیں چھوٹ جائیں تو انہیں بالترتیب باجماعت ادا کرنا مباح ہے۔

۱۸۹..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں دونمازوں کو جمع کر کے باجماعت ادا کرنا

۱۷۰۴۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ..........

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ تَبُوْكٍ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ، وَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ، قَالَ: فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْماً، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ جَمِيْعاً، ثُمَّ دَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ جَمِيْعاً. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک والے سال نکلے تو (دورانِ سفر) رسول اللہ ﷺ نماز ظہر اور عصر اور نماز مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا فرماتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں: ''آپ نے ایک دن نماز کو مؤخر کر دیا، پھر آپ خیمے سے باہر تشریف لائے تو نماز ظہر اور عصر کو جمع کر کے ادا فرمایا۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے، پھر آپ باہر آئے اور نمازِ مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا فرمایا۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد:......مکرر ۹۶۶۔

۱۹۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْفَصْلِ بَيْنَ الْفَرِيْضَةِ وَ التَّطَوُّعِ بِالْكَلَامِ أَوِ الْخُرُوْجِ

فرض اور نفل نماز کے درمیان بات چیت یا جگہ تبدیل کر کے فرق کرنے کے حکم کا بیان

۱۷۰۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ، وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ، (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ..........

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: أَرْسَلَنِيْ نَافِعُ بْنُ

''جناب عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ مجھے نافع بن جبیر نے حضرت

(۱۷۰۴) تقدم تخریجه برقم: ۹۶۸.

(۱۷۰۵) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة، حدیث: ۸۸۳۔ سنن ابی داود: ۱۱۲۹۔ مسند احمد: ۴/۹۵.

جُبَيْرٍ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، أَسْأَلُهُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: نَعَمْ صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ أُصَلِّي، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ، فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ أَوْ تَتَكَلَّمَ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ. وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: أَمَرَ بِذٰلِكَ أَلَّا تُوْصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَخْرُجَ أَوْ تَتَكَلَّمَ

. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ هٰذَا ثِقَةٌ، وَ الْآخَرُ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ تَكَلَّمَ أَصْحَابُنَا فِي حَدِيْثِهِ لِسُوْءِ حِفْظِهِ، قَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْهُمَا جَمِيْعاً.

سائب بن یزید کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا۔ میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ''ہاں، میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ محراب میں جمعہ ادا کیا جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے کھڑے ہوکر نماز پڑھنی شروع کر دی، انہوں نے مجھے بلانے کے لیے ایک شخص کو بھیجا۔ لہٰذا میں ان کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: ''جب تم نمازِ جمعہ پڑھ لو تو گفتگو کرنے یا وہاں سے نکلنے سے پہلے اس کے ساتھ کوئی دوسری نماز نہ ملاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم دیا ہے۔ جناب ابن رافع اور عبدالرحمان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں: ''اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز کو نہ ملایا جائے حتیٰ کہ تم گفتگو کرلو یا وہاں سے نکل جاؤ۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''عمر بن عطاء بن ابی الخوار ثقہ راوی ہے۔ جبکہ دوسرے عمر بن عطاء کے بارے میں ہمارے اصحابِ محدثین نے اس کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے اس کی احادیث میں جرح کی ہے اور جناب ابن جریج نے ان دونوں سے روایات بیان کی ہیں۔''

فوائد :......فرض نماز کے بعد موکدہ سنتیں یا نوافل ادا کرنے کے لیے فرض نماز کی جگہ تبدیل کرنا یا نوافل کے اہتمام سے قبل کسی سے ہم کلام ہونا مستحب فعل ہے۔ اور نوافل کا گھر پر اہتمام کرنا افضل ہے بصورت دیگر مسجد میں نوافل کے لیے کسی اور جگہ کا انتخاب بہتر ہے۔ تاکہ سجدہ کی جگہیں زیادہ ہو جائیں اور فرض و نفل میں انفصال پیدا ہو۔

(شرح النووی: ٦/ ١٦٩۔ ١٧٠)

١٩١..... بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيْرِ وَ الذِّكْرِ عِنْدَ قَضَاءِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ

امام کے نماز ختم کرنے پر ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' اور ذکر الٰہی بلند آواز سے کرنے کا بیان

١٧٠٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا عَمْرٌو ۔وَ هُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ۔ أَخْبَرَنِي أَبُوْ مَعْبَدٍ.......

(١٧٠٦) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب الذكر بعد الصلاة، حديث: ٨٤٢۔ صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب الذكر بعد الصلاة، حديث: ٥٨٣۔ سنن ابي داود: ١٠٠٢۔ سنن نسائي: ١٣٣٦۔ مسند احمد: ١/ ٢٢٢۔ مسند الحميدي: ٤٨٠.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے اختتام کو اللہ اکبر کی آواز سے پہچانتا تھا۔''

۱۷۰۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، أَنَّ أَبَا مَعْبَدٍ أَخْبَرَهُ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرض نماز سے فارغ ہونے پر بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں موجود تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''جب لوگ نماز سے فارغ ہوکر بلند آواز سے ذکر کرتے تو میں اس سے (نماز کی تکمیل اور اختتام کو) پہچان لیتا۔''

فوائد:......۱۔ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد باآواز بلند تکبیر کہنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ صغرسنی کی وجہ سے بچوں کا بعض اوقات نماز باجماعت میں شامل نہ ہونا قابل مواخذہ نہیں۔

۱۹۲...... بَابُ نِيَّةِ الْمُصَلِّيْ بِالسَّلَامِ مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَ مَنْ عَنْ شِمَالِهٖ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهٖ

نمازی جب اپنی دائیں طرف سلام پھیرے تو اس کی نیت دائیں طرف والے (نمازیوں) کو سلام کرنے کی ہو اور جب اپنی بائیں طرف سلام پھیرے تو اس کی نیت اپنے بائیں جانب والوں کو سلام کرنے کی ہو۔

۱۷۰۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِّسْعَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَارَ أَحَدُنَا إِلٰى أَخِيْهِ بِيَدِهٖ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہم سے ایک شخص اپنی دائیں اور بائیں جانب (سلام پھیرتے وقت) اپنے بھائی کی

(۱۷۰۷) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الذکر بعد الصلاۃ، حدیث: ۸۴۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب الذکر بعد الصلاۃ، حدیث: ۱۲۲۔ ۵۸۳۔ سنن ابی داود: ۱۰۰۳۔ مسند احمد: ۳۶۷/۱۔

(۱۷۰۸) تقدم تخریجه برقم: ۷۳۳۔

شِمَالِهِ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَالُ أَحَدِكُمْ يَفْعَلُ هٰذَا كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ؟! إِنَّمَا يَكْفِيْ أَحَدَكُمْ، أَوْ أَلَا يَكْفِيْ أَحَدَكُمْ، أَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا ـ وَ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ ـ ثُمَّ سَلَّمَ عَلٰى أَخِيْهِ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ مَنْ عَنْ شِمَالِهِ.

طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھالی تو فرمایا: ''کیا بات ہے کہ تم میں سے ایک شخص اس طرح اشارہ کرتا ہے گویا کہ وہ سرکش گھوڑے کی دمیں ہوں؟ یقیناً تم میں سے کسی شخص کو صرف اتنا ہی کافی ہے، یا (کہا کہ) کیا تم میں سے کسی شخص کو اتنا کافی نہیں ہے کہ وہ اس طرح کرے اور آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنی دائیں ران پر رکھا اور انگلی کے ساتھ اشارہ کیا پھر وہ اپنی دائیں اور بائیں جانب والے کو سلام کہے۔''

فوائد:......مکرر ۱۷۳۳۔

۱۹۳..... بَابُ سَلَامِ الْمَأْمُوْمِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ سَلَامِ الْإِمَامِ

امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی کو نماز سے سلام پھیرنا چاہیے۔

۱۷۰۹ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ..........

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّهُ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْ بِئْرٍ كَانَتْ فِيْ دَارِهِمْ فِيْ وَجْهِهِ، فَزَعَمَ مَحْمُوْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ يَقُوْلُ: كُنْتُ أُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ بَنِيْ سَالِمٍ، فَكَانَ يَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتِ

''امام ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو خوب یاد رکھا ہے اور انہیں وہ کلی بھی یاد ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر کے کنویں سے ڈول میں پانی لے کر ان کے منہ پر کی تھی۔ لہٰذا حضرت محمود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ''میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھاتا تھا اور جب بارشیں نازل ہوتیں تو میرے اور میری قوم کے درمیان ایک وادی (سیلابی پانی کی وجہ سے) حائل ہو جاتی۔ اس لیے میرے لیے

(۱۷۰۹) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب صلاة النوافل جماعة، حدیث: ۱۱۸۵، ۱۱۸۶۔ سنن ابن ماجه: ۷۵۴۔ من طریق ابراهیم بن سعد بهذا الاسناد۔ وتقدم برقم: ۱۶۵۳.

الْأَمْطَارُ . قَالَ : فَشَقَّ عَلَيَّ أَنْ أَجْتَازَهُ قِبَلَ مَسْجِدِهِمْ ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ لَهُ : إِنِّيْ قَدْ أَنْكَرْتُ مِنْ بَصَرِيْ ، وَ إِنَّ الْوَادِيَ الَّذِيْ يَحُوْلُ بَيْنِيْ ، وَ بَيْنَ قَوْمِيْ يَسِيْلُ إِذَا جَاءَ تِ الْأَمْطَارُ ، فَيَشُقُّ عَلَيَّ أَنْ أَجْتَازَهُ ، فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَأْتِيْنِيْ ، فَتُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِيْ مُصَلًّى أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((سَأَفْعَلُ)) . فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَ مَا امْتَدَّ النَّهَارُ ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ ، فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى قَالَ: ((أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ فِيْ بَيْتِكَ؟)) فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ أُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ . فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ، وَ سَلَّمْنَا حِيْنَ سَلَّمَ .

بڑا مشکل، ہو جاتا کہ میں اسے عبور کر کے ان کی مسجد میں پہنچتا۔ اس لیے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''بلاشبہ میری نظر کمزور ہو چکی ہے اور جب بارش آتی ہے تو میرے اور میری قوم کے درمیان وادی بہنے لگتی ہے اور میرے لیے اسے عبور کرنا مشکل ہو جاتا ہے لٰہذا میری خواہش ہے کہ آپ ﷺ تشریف لائیں اور میرے گھر میں میری نماز گاہ میں نماز ادا کریں جسے میں نماز گاہ بنا سکوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب میں تمہاری خواہش پوری کردوں گا۔'' چنانچہ اگلے دن سورج بلند ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے (گھر میں داخلے کی) مجھ سے اجازت چاہی تو میں نے اجازت دے دی۔ آپ ﷺ نے بیٹھے بغیر فرمایا: ''تم اپنے گھر میں کس جگہ پر مجھ سے نماز پڑھانا پسند کرتے ہو؟ تو میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں میں آپ ﷺ سے نماز پڑھانا پسند کرتا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہی تو ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے صف بندی کی۔ لٰہذا آپ ﷺ نے دو رکعتیں ادا کیں، پھر سلام پھیر دیا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے سلام کے بعد سلام پھیر دیا۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ امام کے دونوں جانب سلام پھیرنے کے بعد مقتدی سلام پھیرنے کا آغاز کریں، سلام پھیرنے کا یہ طریقہ مشروع ہے۔ بقیہ فوائد حدیث ۱۶۵۳ کے تحت ملاحظہ کیجئے۔

۱۹۴...... بَابُ رَدِّ الْمَأْمُوْمِ عَلَى الْإِمَامِ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

جب نماز کے اختتام پر امام سلام پھیرے گا تو مقتدی کو امام کے سلام کا جواب دینا چاہیے

۱۷۱۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْبَصْرِيُّ ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ الْقَاسِمِ أَبُوْ بِشْرٍ صَاحِبُ اللُّؤْلُؤِ ، (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَسْفَاطِيُّ الْبَصْرِيُّ ، حَدَّثَنِيْ

عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ الْقَاسِمِ، نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ ....

عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسَلِّمَ عَلٰى أَيْمَانِنَا وَ أَنْ يَّرُدَّ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ: وَ أَنْ يُّسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ. زَادَ إِبْرَاهِيْمُ، قَالَ هَمَّامٌ: يَعْنِي فِي الصَّلَاةِ.

''حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنی دائیں جانب والوں کو سلام کریں اور ہم ایک دوسرے کے سلام کا جواب دیں۔'' جناب محمد بن یزید کی روایت میں ہے: ''ہم ایک دوسرے کو سلام کہیں۔'' جناب ابراہیم کی روایت میں اضافہ ہے: ''جناب ہمام کہتے ہیں: یعنی نماز میں (سلام پھیرتے وقت سلام کہیں)۔''

۱۷۱۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، ....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَرُدَّ عَلٰى أَئِمَّتِنَا السَّلَامَ، وَ أَنْ نَتَحَابَّ، وَ أَنْ يُّسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: ﴿وَ إِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا﴾ وَ فِي خَبَرِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ يَمِيْنِهِ، وَ عَلٰى مَنْ عَنْ شِمَالِهِ، دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْإِمَامَ يُسَلِّمُ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ انْقِضَائِهَا عَلٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ مِنَ النَّاسِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَ عَلٰى مَنْ عَنْ شِمَالِهِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ. وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَإِذَا حُيِّيْتُمْ

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے اماموں کے سلام کا جواب دیں، باہمی محبت و الفت کریں اور ایک دوسرے کو سلام کریں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا﴾ (سورۂ نساء: ۸۶) ''اور جب تمھیں سلام کہا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا وہی لوٹا دو۔'' اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: ''پھر اپنی دائیں جانب والوں اور اپنی بائیں جانب والوں کو سلام کہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام جب نماز کے اختتام پر جب اپنی دائیں طرف سلام پھیرے گا تو اپنی بائیں جانب والے لوگوں کو سلام کہے گا اور جب اپنی بائیں جانب سلام پھیرے گا تو اپنی بائیں جانب والے لوگوں کو سلام کہے گا۔'' اور اللہ تعالیٰ نے مسلمان شخص کے

(۱۷۱۰) اسنادہ ضعیف: حسن بصری مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الرد علی الامام، حدیث: ۱۰۰۱۔ سنن ابن ماجہ: ۹۲۲۔

(۱۷۱۱) اسنادہ ضعیف: انظر الحدیث السابق.

بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا﴾ ، فَوَاجِبٌ عَلَى الْمَأْمُوْمِ رَدُّ السَّلَامِ عَلَى الْإِمَامِ إِذَا الْإِمَامِ سَلَّمَ عَلَى الْمَأْمُوْمِ عِنْدَ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ .

سلام کا جواب دینے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے ﴿وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا﴾ ''اور جب تمہیں سلام کہا جائے تو تم اس سے اچھا جواب دو یا وہی لوٹا دو۔'' چنانچہ مقتدی کو امام کے سلام کا جواب دینا واجب ہے کیونکہ امام نے نماز کے اختتام پر سلام پھیرتے وقت مقتدیوں ہی کو سلام کہا ہے۔''

١٩٥..... بَابُ إِقْبَالِ الْإِمَامِ بِوُجْهِهِ يُمْنَةً إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَ يُسْرَةً إِذَا سَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ، وَ فِيْهِ دَلِيْلٌ أَيْضاً أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَ الْمَأْمُوْمِيْنَ الَّذِيْنَ عَنْ يَّسَارِهِ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَّسَارِهِ

جب امام اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرے گا تو اسی طرف اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوگا اور اس میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ جب امام اپنی دائیں جانب سلام پھیرے گا (تو اپنی دائیں جانب والے مقتدیوں کو سلام کہے گا) اور جب بائیں جانب سلام پھیرے گا تو اپنی بائیں جانب والے مقتدیوں کو سلام کہے گا

١٧١٢ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللهِ ، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، نَا مَصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ.......... سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهِ ، وَ عَنْ يَّسَارِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ . فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَمْ يُسْمَعْ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . فَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ: أَكُلُّ حَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: لَا . قَالَ فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: لَا . قَالَ : فَالنِّصْفَ؟ قَالَ : لَا . قَالَ فَهٰذَا فِي النِّصْفِ الَّذِيْ لَمْ يُسْمَعْ .

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی دکھائی دینے لگی۔ تو جناب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ بات رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی صورت میں نہیں سنی گئی۔'' تو جناب اسماعیل بن محمد کہتے ہیں: ''کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کی تمام احادیث سنی ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پوچھا: دو تہائی سنی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں تو پوچھا: آدھی سن لی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ اس پر جناب اسماعیل نے فرمایا: ''تو یہ حدیث اس آدھی تعداد میں سے ہے جو نہیں سنی گئی۔''

(١٧١٢) تقدم تخريجه برقم: ٧٢٧.

فوائد :......ا۔سلام پھیرتے وقت اس قدر پھرنا چاہیے کہ دائیں جانب والوں کو امام کا دایاں رخسار اور بائیں جانب والوں کو امام کا بایاں رخسار دکھائی دے اور مقتدیوں کو بھی دونوں جانب سلام پھیرتے وقت یہی طریقہ ملحوظ رکھنا چاہیے۔

۱۹٦..... بَابُ انْحِرَافِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ لَا يَتَطَوَّعُ بَعْدَهَا

امام کا ایسی نماز کے بعد اٹھ جانا جس کے بعد نفل نماز نہیں ہوتی

۱۷۱۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، نَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، ثَنَا جَابِرُ بْنُ...... يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ، قَالَ: فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الْفَجْرِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ وَانْحَرَفَ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

''حضرت یزید بن اسود عامری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے حج میں شریک ہوا، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد خیف میں فجر کی نماز پڑھی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی اور سلام پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے پیچھے دو آدمی دیکھے۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد :......فرض نماز کے متصل بعد امام کا گھر چلے جانا جائز ہے۔ خواہ فرض نماز کے بعد مسنون نماز ہو یا نہ ہو اور گھر پر نوافل ادا کرنا افضل ہیں، نیز نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصلی پر کافی دیر بیٹھے رہنا بھی ثابت ہے۔

۱۹۷..... بَابُ تَخْيِيْرِ الْإِمَامِ فِي الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ أَنْ يَّنْصَرِفَ يُمْنَةً أَوْ يَنْصَرِفَ يُسْرَةً

امام کو اختیار ہے کہ وہ نماز سے فارغ ہو کر دائیں طرف یا بائیں طرف پھیرے

۱۷۱٤۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ثَنَا عَمَّارَةَ بْنُ عُمَيْرٍ، (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، نَا عِيْسٰى، (ح) وَ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، جَمِيْعاً عَنِ الْأَعْمَشِ، (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، (ح) وَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدِ الْعَسْكَرِيُّ، قَالَ، وَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ- عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: ....

(۱۷۱۳) تقدم تخريجه برقم: ۱۲۷۹، ۱٦۳۸.

(۱۷۱٤) صحيح بخاری، كتاب الاذان، باب الانفتال والانصراف عن اليمين والشمال، حديث: ۸۵۲۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جواز الانصراف من الصلاة، حديث: ۷۰۷۔ سنن ابی داود: ۱۰٤۲۔ سنن نسائی: ۱۳٦۱۔ سنن ابن ماجه: ۹۳۰۔ مسند احمد: ۳۸۳/۱۔ مسند الحميدی: ۱۲۷.

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءً ا لَا يُرٰى إِلَّا أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَّمِيْنِهِ، أَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''تم میں سے کوئی شخص شیطان کے لیے اپنے نفس سے حصہ مقرر نہ کرے کہ وہ صرف دائیں طرف ہی پھرنے کو اپنے لیے صحیح اور ضروری سمجھے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر اپنی بائیں طرف پھرتے ہوئے دیکھا ہے۔''

فوائد :......ا۔ سلام پھیرنے کے بعد امام کا مقتدیوں کی جانب پھرنا مسنون ہے اور مقتدیوں کی جانب رخ کرتے وقت دائیں اور بائیں دونوں جانب سے پھرنا جائز و مباح ہے۔

۲۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ صرف دائیں جانب ہی سے مڑنا مشروع ہے، درست نہیں۔

۱۹۸..... بَابُ إِبَاحَةِ اسْتِقْبَالِ الْإِمَامِ بِوَجْهِهِ بَعْدَ السَّلَامِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُقَابِلُهُ مَنْ قَدْ فَاتَهُ بَعْضُ صَلَاةِ الْإِمَامِ فَيَكُوْنُ مُقَابِلَ الْإِمَامِ إِذَا قَامَ يَقْضِيْ

سلام پھیرنے کے بعد امام کا لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنا جائز ہے جبکہ اس کے سامنے کوئی ایسا شخص نہ ہو جس کی کچھ نماز امام کے ساتھ فوت ہوگئی ہو۔ لہٰذا جب وہ کھڑے ہو کر اپنی نماز مکمل کرے گا تو وہ امام کے سامنے ہوگا

۱۷۱۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ''ایک روز ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی، پھر جب سلام پھیرا تو ہماری طرف اپنا چہرہ مبارک کر کے متوجہ ہوئے۔''

فوائد:......سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں کی جانب چہرہ کرنا مستحب فعل ہے۔

۱۹۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ بِالْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

امام سے پہلے سلام پھیرنا منع ہے

۱۷۱۶۔ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ..........

(۱۷۱۵) صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب تحریم سبق الامام برکوع او سجود، حدیث: ۴۲۶۔ سنن نسائی: ۸۳۔ وقد تقدم برقم: ۱۶۰۲۔

(۱۷۱۶) تقدم تخریجه برقم: ۱۶۰۲، ۱۷۱۵۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ، أَقْبَلَ إِلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي إِمَامُكُمْ، فَلَا تَسْبِقُوْنِي بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ، وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْقُعُوْدِ، وَلَا بِالْانْصِرَافِ، وَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفِي، وَايْمُ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا، وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا)). قَالَ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ. هٰذَا حَدِيْثُ هَارُوْنَ. لَمْ يَقُلْ عَلِيٌّ: وَلَا بِالْقُعُوْدِ، قَالَ: إِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہمیں نماز پڑھائی، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے سلام پھیرا تو ہماری طرف اپنے چہرہ مبارک کے ساتھ متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں تو تم مجھ سے پہلے رکوع کیا کرو نہ سجدہ۔ تم قیام، قعود اور نماز سے فارغ ہونے میں مجھ پر سبقت نہ کیا کرو اور بلاشبہ میں اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم وہ چیز دیکھ لو جو میں نے دیکھی ہے تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ رونے لگو۔ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے جنت اور جہنم دیکھی ہے۔'' یہ جناب ہارون کی روایت ہے۔ اور جناب علی بن مسہر کی روایت میں ''قعود'' کے الفاظ نہیں ہیں اور یہ الفاظ موجود ہیں: ''بے شک میں تمہیں اپنے سامنے اور اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔''

فوائد:......

۱۔ ارکان نماز میں امام کی اقتداء لازم ہے اور امام سے پہل کرنے کی سخت وعید ہے، لہٰذا نماز میں امام کی اتباع ملحوظ رکھی جائے۔

۲۔ غفلت اور سستی کے شکار مقتدیوں کو وعظ ونصیحت کرنا اور امام کی مخالفت اور ارکان نماز سے مسابقت پر انہیں تنبیہ کرنا جائز ہے۔

۲۰۰..... بَابُ نُهُوْضِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ يَتَطَوَّعُ بَعْدَهَا سَاعَةً يُسَلِّمُ مِنْ غَيْرِ لَبْثٍ، إِذَا لَمْ يَكُنْ خَلْفَهُ نِسَاءٌ

امام کا ایسی نماز سے فارغ ہونے کے بعد انتظار کیے بغیر اٹھ کر چلے جانا جس نماز کے بعد نفل نماز پڑھی جاتی ہے جبکہ امام کے پیچھے عورتیں نہ ہوں۔

۱۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ فَرُّوْخٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ، قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

فَرُّوْخٍ، قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً فِيْ إِتْمَامٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ سَاعَةً يُسَلِّمُ يَقُوْمُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ، فَكَانَ إِذَا سَلَّمَ وَثَبَ مَكَانَهُ كَأَنَّهُ يَقُوْمُ عَنْ رَضْفٍ. لَمْ يَذْكُرْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: كَانَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوْخٍ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ ہلکی مگر مکمل نماز پڑھاتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازیں ادا کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے ہی اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ پھر میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نمازیں ادا کیں تو وہ جب سلام پھیرتے تو اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑے ہوجاتے گویا کہ وہ گرم پتھر سے اٹھے ہوں۔ جناب علی بن عبدالرحمان نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے ہلکی اور مختصر نماز پڑھاتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث غریب ہے، اسے عبداللہ بن فروخ کے سوا کوئی راوی بیان نہیں کرتا۔''

۲۰۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَقُوْمُ سَاعَةَ يُسَلِّمُ إِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءٌ، وَ اسْتِحْبَابِ ثُبُوْتِ الْإِمَامِ جَالِساً إِذَا كَانَ خَلْفَهُ نِسَاءٌ لِيَرْجِعَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يَلْحَقُهُمُ الرِّجَالُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سلام پھیرتے ہی اٹھ جاتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے عورتیں نہیں ہوتی تھیں۔ امام کا اس وقت بیٹھے رہنا مستحب ہے جب اس کے پیچھے عورتیں ہوں تاکہ وہ مردوں کے ملنے سے پہلے واپس لوٹ جائیں۔

۱۷۱۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِيْ هِنْدٌ بِنْتُ الْحَارِثِ.........

أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا: أَنَّ

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی

(۱۷۱۷) اسنادہ ضعیف: عبداللہ بن فروخ راوی ضعیف ہے تاہم اگلی روایت اس کا شاہد ہے۔ مستدرك حاكم: ۱/۲۱۶۔ معجم كبير طبراني كما في مجمع الزوائد: ۶/۱۴۶۔۱۴۷.

(۱۷۱۸) صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب انتظار الناس قيام الامام العالم، حديث: ۸۶۶۔ سنن ابي داود: ۱۰۴۰۔ سنن نسائي: ۱۳۳۴۔ سنن ابن ماجه: ۹۳۲۔ مسند احمد: ۶/۳۱۶.

النِّسَاءَ كُنَّ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ، وَ ثَبَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ مَنْ صَلَّى خَلْفَهُ مِنَ الرِّجَالِ، فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ .

ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں جب عورتیں فرض نماز سے سلام پھیرتیں تو اٹھ جاتیں اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ نماز ادا کرنے والے مرد بیٹھے رہتے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ اٹھتے تو مرد بھی اٹھ جاتے۔"

۲۰۲..... بَابُ تَخْفِيفِ ثُبُوتِ الْإِمَامِ بَعْدَ السَّلَامِ لِيَنْصَرِفَ النِّسَاءُ قَبْلَ الرِّجَالِ، وَ تَرْكِ تَطْوِيلِهِ الْجُلُوسَ بَعْدَ السَّلَامِ

سلام پھیرنے کے بعد امام کا کچھ دیر بیٹھے رہنا تاکہ عورتیں مردوں سے پہلے واپس چلی جائیں اور امام کا سلام پھیرنے کے بعد دیر تک نہ بیٹھنے کا بیان

۱۷۱۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، قَالَا: ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَ قَالَ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، أَخْبَرَتْنِي هِنْدٌ بِنْتُ الْحَارِثِ..........

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ لَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى يَقُومَ . قَالَ الزُّهْرِيُّ : فَنَرَى ذَلِكَ وَ اللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ ذَاكَ لِيَذْهَبَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ . قَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ :لَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو آپ تھوڑی سی دیر بیٹھنے کے بعد کھڑے ہو جاتے۔" امام زہری کہتے ہیں: "ہمارے خیال میں آپ ﷺ یہ کام اس لیے کرتے تھے تاکہ عورتیں کسی مرد کے نکلنے سے پہلے چلی جائیں۔" واللہ اعلم۔ جناب یحییٰ بن حکیم کی روایت میں ہے: "آپ ﷺ بہت تھوڑی دیر ٹھہرتے تھے۔"

فوائد:......۱۔ اگر عورتیں نماز با جماعت میں حاضر ہوں تو نماز سے سلام پھیرنے کے بعد امام اور مقتدی کچھ دیر رکے رہیں تاکہ عورتیں مسجد سے نکل جائیں اور مردوں و عورتوں کا اختلاط نہ ہو۔

۲۔ اگر عورتیں نماز با جماعت میں شامل ہوں تو جتنی دیر میں مرد مسجد میں ٹھہرے ہوں، عورتوں کو جلدی وہاں سے نکل جانا چاہیے اور ارادی و غیر ارادی طور پر مسجد میں زیادہ دیر نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ مرد و زن کے عدم اختلاط کا یہ عمدہ حل ہے۔

❀❀❀❀

(۱۷۱۹) انظر الحديث السابق.

كِتَابُ الْجُمُعَةِ الْمُخْتَصَرُ مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ عَلَى الشَّرْطِ الَّذِي ذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ

مسند کے اختصار سے مختصر کتاب الجمعۃ کا بیان اسی شرط کے مطابق جو ہم نے کتاب کے شروع میں بیان کی ہے

١..... بَابُ ذِكْرِ فَرْضِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی فرضیت کا ذکر

وَ الْبَيَانِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَضَهَا عَلَى مَنْ قَبْلَنَا مِنَ الْأُمَمِ وَ اخْتَلَفُوْا فِيْهَا فَهَدَى اللّٰهُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ لَهَا، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوْا الْبَيْعَ﴾ (الجمعة: ٨) وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يُوْجِبُ الْفَرْضَ بِشَرِيْطَةٍ، وَ قَدْ يَجِبُ ذٰلِكَ الْفَرْضُ بِغَيْرِ تِلْكَ الشَّرِيْطَةِ، لِأَنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا أَمَرَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَ قَدْ لَا يَقْدِرُ الْحُرُّ الْمُسْلِمُ عَلَى الْمَشْيِ عَلَى الْقَدَمِ وَ هُوَ قَادِرٌ عَلَى الرُّكُوْبِ، وَ إِتْيَانِ الْجُمُعَةِ رَاكِباً، وَ هُوَ مَالِكٌ لِمَا يَرْكَبُ مِنَ الدَّوَابِّ، وَ الْفَرْضُ لَا يَزُوْلُ عَنْهُ إِذَا قَدَرَ عَلٰى إِتْيَانِ الْجُمُعَةِ رَاكِباً، وَ إِنْ كَانَ عَاجِزاً عَنْ إِتْيَانِهَا مَاشِياً.

اور اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلی امتوں پر بھی جمعہ فرض قرار دیا تھا اور انہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدی ﷺ کو (اس دن کی) ہدایت دی، یہ امت لوگوں کی راہنمائی کے لیے نکالی گئی بہترین امت ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوْا الْبَيْعَ﴾ (الجمعة: ٩) ''اے ایمان والو! جب اذان دی جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن، تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت کرنا چھوڑ دو۔'' اور یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی کوئی فرض کسی شرط کے ساتھ واجب قرار دیتے ہیں اور کبھی وہ فرض اس شرط کے بغیر بھی واجب ہوتا

ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جمعہ کے لیے دوڑ کر آنے کا حکم دیا ہے اور کبھی مسلمان آزاد شخص پیدل چلنے کے قابل نہیں ہوتا مگر وہ سوار ہو کر (جمعہ کے لیے) آنے پر قادر ہوتا ہے اور اس کے پاس سواری کا جانور بھی موجود ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسی حالت میں جبکہ وہ سوار ہو کر جمعہ کے لیے آنے کی قدرت رکھتا ہوا، اس سے یہ فرض ساقط نہیں ہوگا اگرچہ وہ پیدل چل کر آنے سے عاجز ہو۔

١٧٢٠ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا، سُفْيَانُ، نَا أَبُوْ الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُوْسٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ح) وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَعَنِ ابْنِ طَاوُوسٍ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (ح) وَثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكاً، حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((نَحْنُ الْآخِرُوْنَ، وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوْتُوْا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ، -يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ- النَّاسُ لَنَا تَبَعٌ فِيْهِ، الْيَهُوْدُ غَداً، وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ. هٰذَا حَدِيْثُ الْمَخْزُوْمِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: وَإِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ. وَقَالَ مَرَّةً: ثُمَّ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمِ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ. وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ هٰذَا

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہم سب سے آخر میں آنے والی امت ہیں اور ہم قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے، تاہم انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد کتاب عطا ہوئی۔ پھر یہ دن جسے اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کیا تھا، انہوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت دے دی یعنی جمعہ کے دن کی۔ لوگ اس بارے میں ہمارے پیروکار ہیں یہودی کل (ہفتے کو) اور عیسائی اتوار کو عبادت کریں گے۔'' یہ جناب مخزومی کی حدیث ہے۔ اور جناب عبدالجبار کی روایت میں ہے: ''اور یہ دن جس میں انہوں نے اختلاف کیا تھا۔'' اور ایک مرتبہ کہا: ''پھر یہ دن جس کو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کیا تھا، انہوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا۔ جناب معمر کی ہمام بن منبہ کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ سے روایت اسی باب سے ہے۔''

(١٧٢٠) صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب فرض الجمعة، حديث: ٨٧٦ـ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب هداية هذه الامة ليوم الجمعة، حديث: ٨٥٥ـ سنن نسائي: ٣/٨٥ـ مسند احمد: ٢/٢٤٣، ٢٤٩ـ مسند الحميدي: ٩٥٤، ٩٥٥.

يَوْمُهُمُ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ .
خَبَرُ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

فوائد :......ا۔ ﴿نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ، وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ کا مفہوم علماء بیان کرتے ہیں کہ امت مسلمہ زمان و وجود کے اعتبار سے آخری اور فضیلت اور دخولِ جنت کے لحاظ سے اول و سابق ہے اور یہ امت تمام امم سے پہلے جنت میں داخل ہوگی۔

۲۔ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ. یہ الفاظ جمعہ کے فرض ہونے کی دلیل اور اس میں اس امت کی فضیلت کا بیان ہے۔(شرح النووی: ۶/ ۱۴۲)

۲..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ فَرْضَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْبَالِغِيْنَ دُوْنَ الْأَطْفَالِ . وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ: إِنَّهُ مِنَ الْأَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ الَّذِيْ يَجُوْزُ الْقِيَاسُ عَلَيْهِ، قَدْ بَيَّنْتُهُ فِيْ عَقِبِ الْخَبَرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ بچوں کے سوا بالغ افراد پر فرض ہے۔اور یہ مسئلہ اس جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ یہ ان معلل روایات میں سے ہے جن پر قیاس کرنا جائز ہے، میں نے اسے حدیث کے بعد بیان کر دیا ہے۔

۱۷۲۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنَ أَبَانَ الْمِصْرِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ ، حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ ، (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ ، ثَنَّا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ - وَ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ - ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَ عَلٰى كُلِّ مَنْ رَاحَ الْجُمُعَةَ الْغُسْلُ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ: ((عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ)) . مِنَ اللَّفْظِ الَّذِيْ نَقُوْلُ: إِنَّ الْأَمْرَ إِذَا كَانَ لِعِلَّةٍ

''حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر بالغ شخص کے لیے جمعہ کے لیے جانا ضروری ہے اور جمعہ کے لیے جانے والے شخص پر غسل کرنا واجب ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ ''ہر بالغ شخص کے لیے جمعہ کے لیے جانا واجب ہے۔'' یہ ان الفاظ میں سے ہیں جن کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ جب حکم کسی علت وسبب کی بنیاد پر

(۱۷۲۱) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الطھارۃ، باب فی الغسل للجمعۃ، حدیث: ۳۴۲۔ سنن نسائی: ۱۳۷۲۔ صحیح ابن حبان: ۱۲۱۷.

فَالتَّمْثِيْلُ وَ التَّشْبِيْهُ بِهِ جَائِزٌ، مَتَى كَانَتِ الْعِلَّةُ قَائِمَةً فَالْأَمْرُ وَاجِبٌ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا عَلَّمَ أَنْ عَلَى الْمُحْتَلِمِ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ، لِأَنَّ الْإِحْتِلَامَ بُلُوْغٌ، فَمَتَى كَانَ الْبُلُوْغُ وَ إِنْ لَّمْ يَكُنِ احْتِلَامٌ وَ كَانَ الْبُلُوْغُ بِغَيْرِ احْتِلَامٍ، فَفَرْضُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ بَالِغٍ وَ إِنْ كَانَ بُلُوْغُهُ بِغَيْرِ احْتِلَامٍ، وَ لَوْ كَانَ عَلَى غَيْرِ أَصْلِنَا وَ كَانَ عَلَى أَصْلِ مَنْ خَالَفَنَا فِي التَّشْبِيْهِ وَ التَّمْثِيْلِ، وَ زَعَمَ أَنَّ الْأَمْرَ لَا يَكُوْنُ لِعِلَّةٍ، وَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا تَعَبُّداً، لَكَانَ مَنْ بَلَغَ عِشْرِيْنَ سَنَةً وَ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَ هُوَ حُرٌّ عَاقِلٌ فَسَمِعَ الْأَذَانَ لِلْجُمُعَةِ فِي الْمِصْرِ، أَوْ هُوَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ، إِنْ لَّمْ يَكُنِ احْتَلَمَ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْلَمَ أَنَّ رَوَاحَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمُحْتَلِمِ! وَ قَدْ يَعِيْشُ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ السِّنِيْنَ الْكَثِيْرَةَ فَلَا يَحْتَلِمُ أَبَداً، وَ هٰذَا كَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَ إِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ فَإِنَّمَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْإِسْتِئْذَانِ مَنْ قَدْ بَلَغَ الْحُلُمَ، إِذِ الْحُلُمُ بُلُوْغٌ، وَ لَوْ لَمْ يَجُزِ الْحُكْمُ بِالتَّشْبِيْهِ وَ النَّظِيْرِ كَانَ مَنْ بَلَغَ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَّ لَمْ يَحْتَلِمْ، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْإِسْتِئْذَانُ، وَ هٰذَا كَخَبَرِ النَّبِيِّ ﷺ:

ہوتو اس کے ساتھ تمثیل وتشبیہ دینا جائز ہوتا ہے۔ جب تک وہ علت باقی ہو وہ حکم واجب ہوتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ ہر محتلم (بالغ) شخص کے لیے جمعہ کے لیے حاضر ہونا واجب ہے اور احتلام سے مراد بالغ ہونا ہے۔ لہٰذا جب کوئی شخص بالغ ہوجائے اور اگر چہ اسے احتلام نہ آئے اور وہ کسی اور علامت سے بالغ ہوجائے تو ایسے ہر بالغ شخص پر جمعہ فرض ہوتا ہے اگر چہ اس کا بالغ ہونا احتلام کے علاوہ کسی اور علامت سے ہی ہو۔ اگر چہ یہ بات ہمارے قاعدے کے خلاف ہے اور تشبیہ وتمثیل میں ہمارے مخالفین کے قاعدے اور اصول کے مطابق ہے۔ اس کا خیال یہ ہے کہ حکم کسی علت کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ حکم صرف تعبد کے لیے ہوتا ہے۔ اگر بات ایسے ہی ہوتو وہ شخص جس کی عمر بیس یا تیس سال ہو اور وہ ابھی بالغ نہ ہوا (اسے احتلام نہ آیا ہو) اور وہ مسلمان عقلمند آزاد شخص ہو وہ شہر میں جمعہ کے لیے اذان سنے یا وہ مسجد کے دروازے پر موجود ہو تو اس کے لیے جمعہ کے لیے حاضر ہونا واجب نہیں ہوگا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ جمعہ کی حاضری صرف محتلم شخص پر واجب ہے۔ حالانکہ ایسے بہت سے لوگ ہیں جنہیں سالہا سال تک احتلام نہیں ہوتا اور یہ حکم اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی طرح ہے: ﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوْا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ ''اور جب تم میں سے لڑکے بلوغت کی حد کو پہنچ جائیں تو انہیں چاہیے کہ وہ بھی اسی طرح اجازت مانگیں جس طرح ان سے پہلے (ان کے بڑے) اجازت مانگتے رہے ہیں۔'' اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان بچوں کو اجازت لینے کا حکم دیا ہے جنہیں احتلام آجائے اور احتلام کا آنا بالغ ہونے کی دلیل ہے اور اگر تشبیہ

((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلاثَةٍ))، قَالَ فِي الْخَبَرِ: ((وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ))، وَمَنْ لَّمْ يَحْتَلِمْ وَبَلَغَ مِنَ السِّنِّ مَا يَكُوْنُ إِدْرَاكًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ فَالْقَلَمُ عَنْهُ غَيْرُ مَرْفُوْعٍ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهٖ: ((حَتّٰى يَحْتَلِمَ)). أَنَّ الْاِحْتِلَامَ بُلُوْغٌ، فَمَتٰى كَانَ الْبُلُوْغُ وَإِنْ كَانَ بِغَيْرِ احْتِلَامٍ، فَالْحُكْمُ عَلَيْهِ، وَالْقَلَمُ جَارٍ عَلَيْهِ كَمَا يَكُوْنُ بَعْدَ الْاِحْتِلَامِ.

اور نظیر (پر قیاس کرتے ہوئے) حکم لگانا جائز نہ ہوتا تو ایسا شخص جو تیس سال کا ہوجائے اور اسے احتلام نہ آئے تو اس پر اجازت طلب کرنا واجب نہیں ہوگا۔ اور یہ بات نبی کریم ﷺ کی اس حدیث کی طرح ہے: ''تین قسم کے افراد سے قلم اٹھالی گئی ہے (وہ شریعت کے مکلّف نہیں ہیں) اس روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اور بچے سے حتیٰ کہ اسے احتلام آنے لگے۔'' اور جس شخص کو احتلام نہ آئے اور وہ اس عمر کو پہنچ چکا ہو جس میں انسان بغیر احتلام کے بالغ ہوجاتا ہے تو ایسے شخص سے قلم نہیں اٹھایا گیا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا مطلب ''یہاں تک کہ وہ احتلام والا ہوجائے'' یہ ہے کہ احتلام بلوغت کی دلیل ہے۔ اس لیے جب بھی بچہ بالغ ہوجائے گا اگرچہ احتلام آئے بغیر ہی ہو، تو اس پر شرعی احکام لاگو ہوں گے اور اس پر قلم جاری ہوگا جیسا کہ احتلام آنے کے بعد جاری ہوتا ہے۔

فوائد:......۱۔ ہر بالغ مرد پر جمعہ واجب ہے۔

۲۔ مسافر، مریض، غلام اور عورتیں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔

۳..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرْضِ الْجُمُعَةِ عَنِ النِّسَاءِ

عورتوں سے جمعہ کی فرضیت ساقط ہونے کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَاطَبَ بِالْأَمْرِ بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ عِنْدَ النِّدَاءِ بِهَا فِيْ قَوْلِهٖ ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ﴾ (الجمعة: ۹) الرِّجَالَ دُوْنَ النِّسَاءِ إِنْ ثَبَتَ هٰذَا الْخَبَرُ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، وَإِن لَّمْ يَثْبُتْ فَاتِّفَاقُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى إِسْقَاطِ فَرْضِ الْجُمُعَةِ عَنِ النِّسَاءِ كَافٍ مِّنْ نَّقْلِ خَبَرِ الْخَاصِّ فِيْهِ.

اور اس کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ﴾ (الجمعة : ۹) ''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے'' میں جمعہ کی اذان کے وقت دوڑنے کا حکم مردوں کو دیا ہے، عورتوں کو نہیں۔ اگر یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ثابت ہوجائے، اور اگر یہ ثابت

نہ ہو تو عورتوں سے جمعہ کی فرضیت کے ساقط ہونے کے لیے علمائے کرام کا اتفاق کافی ہے۔ یہ اتفاق اس بارے میں خصوصی روایت سے کافی ہے۔

١٧٢٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانٍ، نَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ عُثْمَانَ الْكِلَابِيُّ، حَدَّثَنِيْ..........

إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ: أَنَّ النَّبِيَّ اللّٰهِ لَمَّا جَمَعَ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فِيْ بَيْتٍ، فَأَتَانَا عُمَرُ، فَقَامَ عَلَى الْبَابِ، فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: أَنَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُنَّ، فَقُلْنَا مَرْحَباً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، قَالَ: اَتُبَايِعْنَ عَلٰى أَن لَّا تُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئاً، وَلَا تَسْرِقْنَ، وَلَا تَزْنِيْنَ؟ قَالَتْ، قُلْنَا: نَعَمْ، فَمَدَدْنَا أَيْدِيَنَا مِنْ دَاخِلِ الْبَيْتِ، وَمَدَّ يَدَهُ مِنْ خَارِجٍ. قَالَتْ: وَأَمَرَنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ وَالْعَوَاتِقَ فِي الْعِيْدَيْنِ، وَنُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَا جُمُعَةَ عَلَيْنَا، قَالَ: قُلْتُ لَهَا: مَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِي نُهِيْتُنَّ عَنْهُ؟ قَالَتْ: النِّيَاحَةُ.

"جناب اسماعیل بن عبد الرحمان بن عطیہ انصاری روایت کرتے ہیں کہ مجھے میری دادی نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے انصاری عورتوں کو ایک گھر میں جمع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے۔ وہ دروازے پر کھڑے ہوگئے اور سلام کیا، ہم نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا قاصد ہوں۔ ہم نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ اور ان کے پیغام رساں کو خوش آمدید۔ انہوں نے کہا: کیا تم اس شرط پر بیعت کرتی ہو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ گی، نہ چوری کرو گی نہ زنا کاری میں مبتلا ہوگی؟ وہ فرماتی ہیں، ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ لہٰذا ہم نے گھر کے اندر ہی سے اپنے ہاتھ (بیعت کے لیے) بڑھائے اور انہوں نے باہر سے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ وہ فرماتی ہیں: اور آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عیدین کے روز حیض والی کنواری لڑکیوں کو بھی نکالا کریں اور ہمیں جنازوں کی اتباع سے منع کر دیا گیا، اور ہم پر جمعہ فرض نہیں ہے۔ اسماعیل کہتے ہیں: میں نے انہیں کہا: وہ کون سا معروف کام ہے جس سے تمہیں منع کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا: "نوحہ گری سے منع کیا گیا۔"

(١٧٢٢) اسنادہ ضعیف: اسماعیل بن عبدالرحمٰن مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب خروج النساء فی العید، حدیث: ١١٣٩۔ مسند احمد: ٨٥/٥.

(١٧٢٣) انظر الحدیث السابق.

١٧٢٣ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عُثْمَانَ، بِنَحْوِهِ: وَلَمْ يَقُلْ: لَا تُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئاً.

''امام صاحب اپنے استاد محمد بن معمر قعنبی سے مذکورہ بالا کی طرح روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا۔''

۴..... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بِمَدِيْنَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذِكْرِ عَدَدِ مَنْ جَمَعَ بِهَا أَوَّلاً

مدینہ نبوی ﷺ میں ادا کیے گئے پہلے جمعہ کا بیان اور جمعہ ادا کرنے والوں کی تعداد کا تذکرہ

١٧٢٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، نَا سَلَمَةُ -يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ- نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، (ح) وَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، ثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ الْفَضْلُ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ....

عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ قَائِدَ أَبِيّ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ حِيْنَ ذَهَبَ بَصَرُهُ، وَ كُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَسَمِعَ الْأَذَانَ بِهَا صَلّٰى عَلٰى أَبِي أُمَامَةَ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ. قَالَ: فَمَكَثَ حِيْنًا عَلٰى ذٰلِكَ لَا يَسْمَعُ الْأَذَانَ لِلْجُمُعَةِ إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُ، فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ: وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذَا لَعِجْزٌ بِي حَيْثُ لَا أَسْأَلُهُ، مَا لَهُ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ بِالْجُمُعَةِ صَلّٰى عَلٰى أَبِي أُمَامَةَ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ؟ قَالَ: فَخَرَجْتُ بِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا كُنْتُ أَخْرُجُ بِهِ، فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ بِالْجُمُعَةِ صَلّٰى عَلٰى أَبِي

''حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبد الرحمان بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والدمحترم حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی بینائی ختم ہونے کے بعد ان کا راہنما ہوتا تھا۔ اور جب میں انہیں لے کر جمعہ کے لیے گھر سے نکلتا اور وہ جمعہ کی اذان سنتے تو حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کرتے۔ فرماتے ہیں: تو وہ ایک عرصہ تک اسی طرح جب جمعہ کے لیے اذان سنتے تو حضرت ابوامامہ کے لیے دعا کرتے اور ان کے لیے بخشش طلب کرتے۔ میں نے اپنے دل میں کہا: اللہ کی قسم! یہ تو میری نہایت بے بسی ہے کہ میں ان سے یہ بھی نہ پوچھ سکوں کہ وہ جمعہ کی اذان سن کر حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر کیوں کرتے ہیں؟ بیان کرتے ہیں کہ میں پہلے کی طرح جمعہ کے روز انہیں

(١٧٢٤) اسنادہ حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الجمعة فی القری، حدیث: ١٠٦٩ ـ سنن ابن ماجه: ١٠٨٢ ـ صحیح ابن حبان: ٦٩٧٤.

أُمَامَةَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ مَالَكَ إِذَا سَمِعْتَ الْأَذَانَ بِالْجُمُعَةِ صَلَّيْتَ عَلَى أَبِي أُمَامَةَ؟ قَالَ: أَيْ بُنَيَّ كَانَ أَوَّلَ مَنْ جَمَعَ بِالْمَدِيْنَةِ فِي هَزْمِ بَنِي بَيَاضَةَ، يُقَالُ لَهُ نَقِيعُ الْخَضَمَاتِ. قُلْتُ وَكَمْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَرْبَعُوْنَ رَجُلاً. هٰذَا حَدِيْثُ سَلَمَةَ بْنِ الْفَضْلِ.

لے کر گھر سے نکلا۔ جب انہوں نے جمعہ کی اذان سنی تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی اور استغفار کیا۔ تو میں نے ان سے عرض کی: اے اباجان! کیا بات ہے کہ آپ جب بھی جمعہ کی اذان سنتے ہیں، حضرت ابوامامہ کے لیے دعا کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ”اے پیارے بیٹے! (ابوامامہ) وہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے مدینہ منورہ میں بیاضہ کی بستی میں جمعہ پڑھایا۔ اس مقام کو نقیع الخضمات کہا جاتا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا، اس دن تمہاری تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: چالیس مرد تھے۔“ یہ جناب سلمہ بن فضل کی حدیث ہے۔

٥..... بَابُ ذِكْرِ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ جُمِعَتْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ جُمِعَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَذِكْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ جُمِعَ بِهِ

مدینہ منورہ میں پڑھے گئے جمعہ کے بعد پڑھے جانے والے جمعہ اور اس کے مقام کا بیان

١٧٢٥ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ -وَ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ- عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ أَوَّلَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ بَعْدَ جُمْعَةٍ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدُ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثِي مِنَ الْبَحْرَيْنِ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ادا کیے گئے جمعہ کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحرین کے علاقے جواثی میں عبدالقیس کی مسجد میں ادا کیا گیا۔“

فوائد :......١۔ یہ احادیث دلیل ہے کہ بستیوں وغیرہ میں جمعہ کا انعقاد جائز ومباح اور احناف کا اس حدیث ”لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيْقَ اِلَّا فِيْ مِصْرٍ جَامِعٍ“ (جمعہ اور تشریق کا اہتمام کسی بڑے شہر میں ہی میں جائز ہے۔) سے استدلال کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ حدیث بمجموع الطرق ضعیف ہے، دیکھیے: الضعیف، ۹۱۷.

٢۔ نماز جمعہ کو شہر سے مشروط کرنا درست نہیں، کیونکہ اس بارے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں، پھر احناف کا عمل اپنے اس موقف کے مخالف ہے، اور آج احناف بستیوں اور دیہاتوں میں جمعہ کا انعقاد کرتے ہیں، جو فقہ حنفی کے خلاف ہے۔

(١٧٢٥) صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب الجمعة في القرى والمدن، حديث: ٨٩٢ـ سنن ابي داود: ١٠٦٨.

۳۔ جمعہ کے لیے حاضرین کی کم از کم تعداد چالیس ہو یہ شرط نہیں، بلکہ اس سے کم اور زیادہ تعداد کا جمعہ کے انعقاد سے کوئی تعلق نہیں۔

٦..... بَابُ ذِكْرِ مَنِّ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلٰى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾

امت محمدیہ ﷺ جو لوگوں کی ہدایت کے لیے نکالی گئی ہے اس پر اللہ تعالیٰ کے عظیم احسان کا بیان

بِهِدَايَتِهِ إِيَّاهُمْ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ ، فَلَهُ الْحَمْدُ كَثِيْراً عَلٰى ذٰلِكَ ، إِذْ قَدْ ضَلَّ عَنْهُ أَهْلُ الْكِتَابِ قَبْلَهُمْ بَعْدَ فَرْضِ اللّٰهِ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْهِدَايَةَ هِدَايَتَانِ عَلٰى مَا بَيَّنْتُهُ فِيْ كِتَابِ ((أَحْكَامِ الْقُرْاٰنِ)) أَحَدُهُمَا هِدَايَةٌ خَاصٌّ لِأَوْلِيَائِهِ دُوْنَ أَعْدَائِهِ مِنَ الْكُفَّارِ ، وَ هٰذِهِ الْهِدَايَةُ مِنْهَا ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ خَصَّ بِهَا الْمُؤْمِنِيْنَ دُوْنَ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ الْيَهُوْدِ وَ النَّصَارٰى ، وَ الْهِدَايَةُ الثَّانِيَةُ بَيَانٌ لِّلنَّاسِ كُلِّهِمْ وَ هِيَ عَامٌّ لَا خَاصٌّ كَمَا بَيَّنْتُهُ فِيْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ .

کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جمعہ کے دن کی ہدایت نصیب فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل و کرم پر (ہم) اس کی بے شمار تعریفیں بیان کرتے ہیں۔ جبکہ مسلمانوں سے پہلے اہلِ کتاب پر اللہ تعالیٰ نے جمعہ فرض کیا تو وہ اس سے گمراہ ہو گئے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہدایت کی دو قسمیں ہیں جیسا کہ میں نے کتاب ''احکام القران'' میں بیان کیا ہے۔ (۱) خاص ہدایت جو اللہ کے اولیاء کو حاصل ہوتی ہے۔ کافروں اور اس کے دشمنوں کو حاصل نہیں ہوتی اور یہ ہدایت (جمعہ کے دن کی ہدایت) اسی قسم میں سے ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت صرف مومنوں کو عطا کی ہے اور اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ کو محروم رکھا ہے (۲) ہدایت کی دوسری قسم عام ہے۔ جس کا معنی تمام لوگوں کو راہِ حق بتاتا ہے۔ یہ قسم خاص نہیں ہے جیسا کہ میں اس کتاب میں بیان کر چکا ہوں۔

١٧٢٦۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَـنْ أَبِـيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ، (ح) وَ حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْـنُ إِسْـمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِـيْ ذِئْـبٍ ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَبِـيْ هُـرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَ لَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ خَيْرٍ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن سے بہتر کسی اور دن پر سورج نہ طلوع ہوا ہے نہ غروب۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت نصیب فرمائی اور لوگ اس سے بھٹک گئے۔ چنانچہ لوگ اس بارے میں ہمارے پیچھے پیچھے ہیں اور جمعہ کا دن ہمارے لیے ہے۔ یہود کے لیے ہفتہ اور عیسائیوں کے لیے اتوار ہے۔ اس (جمعہ

(١٧٢٦) اسناده صحيح: سنن كبرىٰ نسائي: ٩٨٤٠۔ مسند احمد: ٢/٥١٨۔

مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ، هَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، وَ ضَلَّ النَّاسُ عَنْهُ، وَ النَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ، فَهُوَ لَنَا، وَ الْيَهُوْدُ يَوْمَ السَّبْتِ، وَ النَّصَارٰى يَوْمَ الْأَحَدِ، إِنَّ فِيْهِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ يُّصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ)). فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

کے) دن میں ایک ایسی گھڑی بھی ہے کہ جو مسلمان شخص نماز کی حالت میں اسے پا کر اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کر دیتے ہیں۔"

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ فَضْلِ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک کی فضیلت کے ابواب کا مجموعہ

۷..... بَابٌ فِيْ ذِكْرِ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَأَنَّهَا أَفْضَلُ الْأَيَّامِ وَ فَزْعُ الْخَلْقِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرَ مُتَقَصًّى

جمعہ کے دن کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ جمعہ تمام دنوں سے افضل و اعلیٰ دن ہے۔ اس دن جنوں اور انسانوں کے سوا تمام مخلوقات خوف زدہ اور ڈرتی ہیں

اس سلسلے میں ایک مختصر غیر مفصل روایت کا بیان

۱۷۲۷۔ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ- نَا الْعَلَاءُ، (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ -يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ الْمَدَنِيَّ- نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْـدِ الـرَّحْمٰنِ، وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنِيْ مُـحَـمَّـدُ بْـنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ بُنْدَارٌ عَنِ الْعَلَاءِ، وَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ، (ح) وَ حَـدَّثَـنَـا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْغٍ، ثَنَا يَزِيْدُ -يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ- نَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيْهِ...........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ قَالَ: ((مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ بِيَوْمٍ وَلَا تَغْرُبُ أَفْضَلَ أَوْ أَعْظَمَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَ مَا مِنْ دَابَّةٍ لَا تَفْزَعُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا هٰذَيْنِ الثَّـقَـلَيْنِ: الْجِنَّ وَ الْإِنْسَ)). قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُـجْـرٍ وَ ابْـنُ بَـزِيْـعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ: ((عَلٰى يَوْمٍ أَفْضَلَ))، وَ لَمْ يَشُكُّوْا.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سورج کسی ایسے دن میں نہ طلوع ہوتا ہے نہ غروب کہ جو دن جمعہ کے دن سے افضل یا اعظم ہو۔ اور جنوں اور انسانوں کے سوا ہر جانور جمعہ کے دن خوفزدہ ہوتا ہے اور ڈرتا ہے۔'' جناب علی بن حجر، ابن بزیع اور محمد بن ولید کی روایت میں ہے: ''کسی افضل دن پر'' اور انہوں نے ''افضل'' یا ''اعظم'' کے الفاظ میں شک نہیں کیا۔ (بلکہ صرف افضل کا لفظ بیان کیا ہے۔)''

(۱۷۲۷) اسناده صحيح: الصحيحة: ۱۵۰۲۔ مسند احمد: ۲/ ۴۵۷۔ سنن كبرىٰ نسائي: ۱۱۹۲۰۔ مسند ابي يعلىٰ: ۶۴۶۸۔ صحيح ابن حبان: ۲۷۵۹.

٨..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصّٰى لِلَفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْعِلَّةَ الَّتِيْ تَفْزَعُ الْخَلْقُ لَهَا مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ هِيَ خَوْفُهُمْ مِنْ قِيَامِ السَّاعَةِ فِيهَا اِذِ السَّاعَةُ تَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

اس مختصر روایت کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا ذکر جسے میں نے گزشتہ باب میں بیان کیا ہے اور اس دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن مخلوقات کے ڈرنے کی وجہ ان کا یہ خوف ہے کہ اس دن قیامت قائم نہ ہو جائے کیونکہ قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی

١٧٢٨ـ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عُثْمَانَ.........

عَـنْ أَبِـيْ هُـرَيْـرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَيِّدُ الْأَيَّامِ يَوْمُ الْـجُـمُـعَةِ، فِيْـهِ خُلِقَ اٰدَمُ، وَ فِيْـهِ أُدْخِلَ الْـجَـنَّةَ، وَ فِيْـهِ أُخْـرِجَ مِنْهَـا، وَلَا تَقُوْمُ السَّـاعَةُ إِلَّا يَـوْمَ الْـجُـمُعَةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: غَـلَـطْنَـا فِـيْ إِخْرَاجِ الْحَدِيْثِ، لِأَنَّ هٰذَا مُـرْسَـلٌ. مُوْسَى بْنُ أَبِيْ عُثْمَانَ لَمْ يَسْمَعْ مِـنْ أَبِـيْ هُـرَيْـرَةَ، أَبُوْهُ أَبُوْ عُثْمَانَ التَّبَانُ رَوٰى عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَخْبَاراً سَمِعَهَا مِنْهُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کا دن باقی تمام دنوں کا سردار ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث کو روایت کرنے میں ہم سے غلطی ہوئی ہے کیونکہ یہ مرسل روایت ہے۔'' جناب موسیٰ بن ابی عثمان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نہیں سنیں۔ جبکہ ان کے والد گرامی جناب ابوعثمان تبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی روایات بیان کی ہیں۔''

١٧٢٩ـ أَخْبَـرَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُـوْ بَـكْـرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ -يَعْنِي الْقُرْقَسَانِيَّ- ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ أَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوْخٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((خَيْرُ يَـوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُـلِـقَ اٰدَمُ، وَ فِيْـهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَ فِيْـهِ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کا دن وہ بہترین دن ہے جس میں سورج طلوع ہوا ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی دن انہیں

(١٧٢٨) اسناده ضعيف: سند میں انقطاع ہے۔ جیسا کہ امام ابن خزیمہ نے کہا ہے۔ مستدرك حاكم: ١/٢٧٧.

(١٧٢٩) صحيح: مسند احمد: ٢/ ٥٤٠ـ من طريق محمد بن مصعب بهذا الاسناد۔ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة، حديث: ٨٥٤ـ سنن نسائي: ١٣٧٤ـ سنن ترمذي: ٤٨٨ من طريق اخر عن ابي هريرة رضى الله عنه.

أُخْرِجَ مِنْهَا، وَ فِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ)). قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ فِيْ قَوْلِهِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ إِلٰى قَوْلِهِ وَ فِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، أَهُوَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ؟ قَدْ خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ فِيْ كِتَابِ ((الْكَبِيْرِ)) مَنْ جَعَلَ هٰذَا الْكَلَامَ رِوَايَةً مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ مَنْ جَعَلَهُ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ، وَ الْقَلْبُ إِلٰى رِوَايَةِ مَنْ جَعَلَ هٰذَا الْكَلَامَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ كَعْبٍ أَمْيَلُ، لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى حَدَّثَنَا، قَالَ: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ: ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ، وَ فِيْهِ أُسْكِنَ الْجَنَّةَ وَ فِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَ فِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ. قَالَ، قُلْتُ لَهُ: أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَلْ شَيْءٌ حَدَّثَنَاهُ كَعْبٌ. وَ هٰكَذَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ وَ شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ أَمَّا قَوْلُهُ: ((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ)). فَهُوَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن انہیں جنت سے نکالا گیا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس روایت کے الفاظ ''اسی دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا'' سے لے کر ''اسی دن قیامت قائم ہوگی'' تک کے الفاظ میں علمائے کرام کا اختلاف ہے کہ کیا یہ الفاظ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیے ہیں یا جناب کعب الاحبار رحمہ اللہ سے روایت کیے ہیں؟ میں نے کتاب الکبیر میں یہ روایات بیان کردی ہیں کہ کن راویوں نے یہ کلام حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور کن راویوں نے اسے جناب کعب الاحبار کا کلام بنا کر روایت کیا ہے۔ جبکہ میرا دل ان راویوں کی روایت کی طرف زیادہ مائل ہے جنہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے جناب کعب رضی اللہ عنہ کے کلام کے طور پر بیان کیا ہے۔ کیونکہ ہمیں جناب محمد بن یحییٰ نے اپنی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ ''بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہیں جنت میں بسایا گیا اور اسی دن انہیں وہاں سے نکالا گیا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔'' جناب ابوسلمہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''کیا آپ نے یہ چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: (نہیں) بلکہ یہ چیز ہمیں کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔ اسی طرح یہ روایت جناب ابان بن یزید عطار اور شیبان بن عبدالرحمان نحوی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: حدیث کے یہ الفاظ ''جمعہ کا دن وہ بہترین دن ہے جس میں سورج طلوع ہوا ہے۔'' تو اس میں کوئی شک و

شَكَّ وَ لا مِرْيَةَ فِيْهِ، وَ الزِّيَادَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا: ((فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ))، إِلٰى اٰخِرِهِ. هٰذَا الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ كَعْبٍ.

شبہ نہیں کہ یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیے ہیں اور اس کے بعد والے الفاظ ''اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے'' سے لے کر آخر تک۔ تو ان میں علمائے کرام کا اختلاف ہے۔ کچھ کے نزدیک یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں اور بعض دوسرے علماء کے نزدیک یہ جناب کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔''

فوائد:......١۔ ان احادیث میں جمعہ کے دن کی فضیلت اور ان میں رونما ہونے والے عظیم واقعات کا بیان ہے اور روز جمعہ خیر و برکت کا سرچشمہ ہے جس سے فیض یاب ہونے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

٩..... بَابُ صِفَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ أَهْلِهَا إِذَا بُعِثُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي النَّفْسِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ

جب قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے تو جمعہ اور جمعہ ادا کرنے والے افراد کی صفت کا بیان اگر روایت صحیح ہو کیونکہ اس سند کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے۔

١٧٣٠۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ السَّمْنَانِيُّ، ثَنَا أَبُوْ تَوْبَةَ الرُّبَيِّعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا الْهَيْثَمُ، أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ مَعْبَدٍ ـ وَ هُوَ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ ـ عَنْ طَاوُسٍ.........

عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ الْأَيَّامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى هَيْئَتِهَا، وَيَبْعَثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ زَهْرَاءَ مُنِيْرَةً أَهْلُهَا يَحُفُّوْنَ بِهَا كَالْعُرُوْسِ تَهْدِيْ إِلٰى كَرِيْمِهَا، تُضِيْءُ لَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ ضَوْئِهَا، أَلْوَانُهُمْ كَالثَّلْجِ بَيَاضاً، وَ رِيْحُهُمْ يَسْطَعُ كَالْمِسْكِ يَخُوْضُوْنَ فِيْ جِبَالِ الْكَافُوْرِ يَنْظُرُ إِلَيْهِمُ الثَّقَلَانِ مَا يَطْرُقُوْنَ تَعَجُّباً، حَتّٰى يَدْخُلُوْا

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن، دنوں کو ان کی اصلی حالت پر اٹھائے گا۔ اور جمعہ کا دن جگمگاتا ہوا روشن بنا کر اٹھایا جائے گا۔ جمعہ والے لوگ اسے اس طرح گھیرے ہوں گے جیسے دلہن (عزیز و اقارب کے جھرمٹ میں) دولہا کے سپرد کی جاتی ہے۔ جمعہ ان کے لیے روشنی کرے گا اور وہ اس کی روشنی میں چل رہے ہوں گے۔ ان کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے، ان کی خوشبو اور مہک کستوری کی طرح پھیل رہی ہوگی۔ وہ کافور کے پہاڑوں میں داخل ہو

(١٧٣٠) صحیح: الصحيحة: ٧٠٦۔ مستدرك حاكم ١/٢٧٧۔ الفوائد لتمام: ٤٣٧۔ مجمع الزوائد: ٢/١٦٤ بحواله طبراني.

الْجَنَّةَ، لَا يُخَالِطُهُمْ أَحَدٌ إِلَّا الْمُؤَذِّنُوْنَ الْمُحْتَسِبُوْنَ)). هٰذَا حَدِيْثُ زَكَرِيَّا بْنَ يَحْيٰى.

رہے ہوں گے۔ انہیں جن اور انسان دیکھ رہے ہوں گے (ان کے بلند مقام و مرتبے پر) تعجب و حیرت کی وجہ سے وہ اپنی نظریں نہیں جھکائیں گے۔ حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ان کے ساتھ کوئی اور شخص شریک نہیں ہوگا، صرف اجر و ثواب کی نیت سے اذانیں دینے والے موذن ان کے ساتھ شریک ہوں گے۔'' یہ جناب زکریا بن یحییٰ کی حدیث ہے۔

فوائد :......۱۔ جمعہ کا دن جیسے دنیا میں دیگر ایام سے افضل ہے، روز قیامت بھی باقی دن سے افضل اور پرنور ہوگا۔

۲۔ جمعہ کا اہتمام کرنے والوں کا روز قیامت اکرام کیا جائے گا اور انہیں انعامات سے نوازا جائے گا۔

۳۔ جمعہ ادا کرنے والے قیامت کے اندھیرے سے محفوظ رہیں گے اور انہیں قیامت کے دن کا خوف اور غم نہیں ہوگا۔

۴۔ روز قیامت جمعہ کے حاضرین موج و مستی کریں گے اور اسی خوشی و فرحت کی حالت میں انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔

۵۔ طلب ثواب کی نیت سے اذان دینے والے موذن اور جمعہ کا باقاعدہ اہتمام کرنے والے روز قیامت یکساں اجر وثواب کے حامل ہوں گے۔

۱۰..... بَابُ ذِكْرِ السَّاعَةِ الَّتِيْ فِيْهَا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

اس گھڑی کا بیان جس میں اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جمعہ والے دن پیدا کیا تھا

۱۷۳۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيِّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ وَجَمَاعَةٌ قَالُوْا، ثَنَا الْحَجَّاجُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِيْ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ............

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِيْ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيْهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ،

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتے کے روز پیدا فرمایا۔ اور اس میں پہاڑ اتوار والے دن بنائے۔ اور

(۱۷۳۱) صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب ابتداء الخلق وخلق آدم عليه السلام، حديث: ۲۷۸۹۔ صحيح ابن حبان: ۶۱۲۸.

وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَ خَلَقَ الْمَكْرُوْهَ يَـوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّوْرَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، وَ بَثَّ فِيْهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ، وَخَلَقَ اٰدَمَ بَـعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ، اٰخِرُ خَلْقٍ فِيْ اٰخِـرِ سَـاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ، فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ.

درخت سوموار والے دن پیدا کیے اور منگل والے دن ناپسندیدہ اشیاء کو پیدا کیا۔ بدھ والے دن نور پیدا کیا۔ اور زمین پر جانور جمعرات والے دن پھیلائے اور آدم علیہ السلام کو جمعہ والے دن عصر کے بعد پیدا کیا۔ یہ آخری مخلوق تھی جو جمعہ والے دن آخری گھڑی میں پیدا کی۔ عصر اور رات کے درمیانی حصے میں۔"

فوائد :......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق جمعہ کے دن عصر کے بعد دن کی آخری گھڑی میں ہوئی تھی، جمعہ کے فضائل میں ایک فضیلت بروز جمعہ آدم علیہ السلام کی پیدائش ہے۔

۲۔ جمعہ کے دن قبولیت دعا کی کون سی گھڑی ہے۔ اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ اس بارے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں علماء کے بیالیس مختلف اقوال نقل کیے ہیں۔ جن میں سے راجح ترین قول یہ ہے کہ جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی نماز عصر کے بعد ہے۔ کیونکہ اس کی تائید میں اکثر روایات وارد ہوتی ہیں۔ نیز آئندہ روایت بھی اس موقف کی موید ہے۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۲۵۸)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يَـوْمَ الْـجُمُعَةِ ثِنْتَا عَشْرَةَ سَاعَةً، مِنْهَا سَاعَةٌ يُـوْجَـدُ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهِمَا اِلَّا اٰتَاهُ اَللّٰهُ اِيَّاهُ، فَالْتَمِسُوْهَا اٰخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ." جمعہ کے دن بارہ گھڑیاں ہیں، ان میں سے ایک گھڑی ایسی ہے، جس میں مسلمان شخص اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا پایا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتے ہیں اور اسے جمعہ کے دن عصر کے بعد آخری گھڑی میں تلاش کرو۔"
(صحیح الجامع: ۸۱۹۰، صحیح)

۱۱..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ أَحْسِبُ لَهَا سُمِّيَتِ الْجُمُعَةُ جُمُعَةً

اس علت وسبب کا بیان جس کی وجہ سے میرے خیال کے مطابق جمعے کو جمعہ کہا جاتا ہے

۱۷۳۲۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُـوْ بَـكْـرٍ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ أَبِيْ مَـعْشَـرٍ، عَـنْ إِبْـرَاهِيْـمَ، عَـنْ عَـلْـقَـمَةَ، عَـنِ الْـقُـرْثَـعِ الـضَّـبِيِّ، قَالَ: وَكَانَ الْقُرْثَعُ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ.........

عَـنْ سَـلْـمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم:

"حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۷۳۲) اسنادہ حسن: سنن نسائی، کتاب الجمعة، باب فضل الانصات وترك اللغو يوم الجمعة، حديث: ۱۴۰۴۔ مسند احمد: ۵/ ۴۴۰۔

((يَا سَلْمَانُ، مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟)) قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ . قَالَ: ((يَا سَلْمَانُ مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟)) قَالَ، قُلْتُ: اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ . ((قَالَ: يَا سَلْمَانُ مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟)) قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((يَا سَلْمَانُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ بِهِ جُمِعَ أَبُوْكَ۔ اَوْ أَبُوْكُمْ۔ أَنَا أُحَدِّثُكَ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا أُمِرْتُمْ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ فَيَقْعُدَ فَيَنْصُتَ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ)).

فرمایا: ”اے سلمان! جمعہ کے دن کی کیا کیفیت و اہمیت ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے سلمان! جمعہ کا دن کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمان! جمعہ کا دن کیسا ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بخوبی جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمان! جمعہ کے دن تمہارے باپ یا تم سب کے باپ (آدم کی تخلیق) کو جمع کیا گیا۔ میں تمہیں جمعہ کے دن کی اہمیت وفضیلت بتاتا ہوں۔ جو شخص بھی جمعہ کے دن طہارت و پاکیزگی حاصل کرتا ہے جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے، اپنے گھر سے نکل کر جمعہ کے لیے (مسجد) آجاتا ہے۔ پھر بیٹھ کر خاموش (ہوکر خطبہ سنتا) رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اپنی نماز ادا کرلیتا ہے تو یہ عمل پہلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔“

فوائد:......اس حدیث میں جمعہ کی وجہ تسمیہ کا بیان ہے کہ جمعہ کو جمعہ اس لیے کہتے ہیں اس دن آدم کو جمع کر کے ان کی تخلیق ہوئی تھی اس وجہ سے اس دن کو جمعہ سے موسوم کیا گیا۔

١٢..... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت

١٧٣٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا حُسَيْنٌ -يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ الْجُعْفِيَّ- ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ....

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ

”حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”تمہارے افضل و اعلیٰ دنوں میں سے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اور اسی دن فوت

(١٧٣٣) اسناده صحيح: سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب فضل يوم الجمعة وليلة الجمعة، حديث: ١٠٤٧۔ سنن نسائی: ١٣٧٥۔ سنن ابن ماجه: ١٠٨٥۔ مسند احمد: ٨/٤۔ سنن الدارمی: ١٥٧٢۔

وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ)). قَالُوْا: وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ)).

کیے گئے اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن (لوگوں پر) بے ہوشی طاری ہوگی۔ تو تم اس دن میں مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہمارا درود آپ ﷺ کو کیسے پیش کیا جائے گا جب کہ آپ کا جسم مبارک تو بوسیدہ ہو چکا ہوگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیائے کرام کے اجسام کھائے۔''

فوائد:......۱۔ جمعہ کے دن نبی ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنا مستحب فعل ہے۔ (المغنی لابن قدامہ: ۲۰۳/٤)

۲۔ جمعہ کے دن نبی ﷺ پر کثرت سے درود پڑھنا مشروع ہے اور آپ ﷺ پر پڑھے گئے درود وسلام آپ ﷺ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ (نیل الاوطار: ۵/ ۳۲۱)

۳۔ انبیاء علیہم السلام کے اجساد قبروں میں محفوظ و مامون ہیں اور قبر کی مٹی ان کا کچھ نہیں بگاڑتی، یہ انبیاء علیہم السلام کے لیے خاص اعزاز ہے۔

۱۷۳٤۔ اَخْبَرَنَا اَبُو طَاهِرٍ، نَا اَبُوبَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ بِهٰذَ الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ: يَعْنُوْنَ قَدْ بَلَيْتَ.

''امام صاحب اپنے استاد محمد بن رافع کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مطلب یہ تھا کہ آپ ﷺ کا جسم مبارک تو مٹی میں فنا ہو چکا ہوگا۔''

۱۳...... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ مَا خُصَّ بِهٖ يَوْمُ الْجُمُعَةِ مِنَ الْفَضِيْلَةِ بِأَنْ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ سَاعَةً يَسْتَجِيْبُ فِيْهَا دُعَاءَ الْمُصَلِّيْ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُّجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرَ مُتَقَصًّى

ایک مجمل غیر مفسر، مختصر غیر مفصل روایت کے ساتھ جمعہ کے بعض خصوصی فضائل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں ایک گھڑی رکھی ہے جس میں نمازی کی دعا قبول فرماتا ہے۔

۱۷۳۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ، سَمِعْتُ..........

(۱۷۳٤) انظر الحديث السابق.

(۱۷۳۵) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب فى الساعة التى فى يوم الجمعة، حديث: ۸۵۲/۱۵ـ مسند احمد: ۴۵۷/۲ـ مصنف عبدالرزاق: ۵۵۷۲ـ صحيح ابن حبان: ۲۷٦۲.

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جمعہ کے دن ایک گھڑی ہے جو مسلمان بندہ اس گھڑی کو اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی مانگتے ہوئے پالے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔''

۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصَّى لِبَعْضِ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا،

گزشتہ مجمل حدیث کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا ذکر

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ الَّتِي فِي الْجُمُعَةِ إِنَّمَا يُسْتَجَابُ فِيهَا دُعَاءُ الْمُصَلِّي دُوْنَ غَيْرِهِ، وَفِيهِ اخْتِصَارٌ أَيْضًا، لَيْسَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِي أَذْكُرُهَا بِمُتَقَصَّاةٍ لِكُلِّهَا.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ جمعہ کے دن میں پائی جانے والی گھڑی میں صرف نمازی کی دعا قبول کی جاتی ہے، دیگر لوگوں کی نہیں اور اس روایت میں بھی اختصار ہے۔ میں اب جو روایت بیان کروں گا وہ بھی مکمل تفصیل بیان نہیں کرتی

١٧٣٦ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَخَبَرُ...... سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ: لَا يُوَافِقُهَا. قَالَ فِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ: مُؤْمِنٌ وَهُوَ يُصَلِّي، فَيَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. وَقَالَ فِي خَبَرِ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ: ((لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ فِي صَلَاةٍ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ)).

''جناب سعید بن حارث کی روایت میں ہے: ''نہیں موافقت کرتا مومن اس گھڑی کی۔'' جبکہ محمد بن ابراہیم کی روایت میں ہے: ''(نہیں موافقت کرتا اس گھڑی کی) مومن اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو سوال کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کر دیتا ہے۔'' جناب سعید بن حارث کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''اس گھڑی کی مسلم شخص موافقت کرتا ہے اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی سوال کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کر دیتے ہیں۔''

۱۵..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصَّى لِلَّفْظَتَيْنِ الْمُجْمَلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي الْبَابَيْنِ قَبْلُ

گزشتہ دو ابواب میں مذکور مجمل روایات کی تفصیل بیان کرنے والی حدیث کا ذکر

وَالْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَنَّ دُعَاءَ الْمُصَلِّي الْقَائِمِ يُسْتَجَابُ فِي تِلْكَ

(١٧٣٦) انظر رقم الحديث: ١٧٣٨.

السَّاعَةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ دُوْنَ دُعَاءِ غَيْرِ الْمُصَلِّيْ وَ دُوْنَ دُعَاءِ الْمُصَلِّيْ غَيْرَ الْقَائِمِ وَ ذِكْرِ قَصْرِ تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِيْ يُسْتَجَابُ فِيْهَا الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .

اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اطلاع دی ہے کہ جمعہ والے دن اس مخصوص گھڑی میں نماز کی حالت میں کھڑے شخص کی دعا قبول ہوتی ہے جبکہ غیر نمازی کی دعا اور اس نمازی کی دعا قبول نہیں ہوتی جو حالتِ قیام میں نہ ہو اور جمعہ والے دن قبولیت کی اس گھڑی کے مختصر ہونے کا ذکر۔

۱۷۳۷ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَا : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، نَا أَيُّوْبُ ، عَنْ مُحَمَّدٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ الْقَاسِمِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْراً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)) . وَ قَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا وَ يُزَهِّدُهَا . وَ قَالَ : بُنْدَارٌ: ((وَ قَالَ بِيَدِهِ ، قُلْنَا: يُزَهِّدُهَا يُقَلِّلُهَا)) . لَيْسَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُلَيَّةَ: ((إِيَّاهُ)) .

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: "بے شک جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ جو مسلمان اس گھڑی کو اس حال میں پالیتا ہے کہ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی خیر و بھلائی مانگتا ہے، اللہ اسے وہ عطا کر دیتا ہے۔" اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس کے مختصر عرصہ کو بیان کیا۔ جناب بندار کی روایت میں ہے: "ہم نے کہا کہ آپ ﷺ اس گھڑی کو بہت مختصر بیان کر رہے تھے۔" جناب ابن علیہ کی روایت میں "ایّاہ" کے الفاظ نہیں ہیں۔"

۱۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ السَّاعَةَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مِّنَ الْجُمُعَاتِ لَا فِيْ بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ

اس بات کا بیان کہ جس گھڑی کا ہم نے تذکرہ کیا ہے وہ تمام جمعہ کے دنوں میں ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ وہ کچھ جمعوں میں ہوتی ہے اور کچھ میں نہیں ہوتی

۱۷۳۸ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، نَا مُحَمَّدُ

(۱۷۳۷) صحيح بخاری، كتاب الدعوات، باب الدعاء فی الساعة التی فی يوم الجمعة، حديث : ۶۴۰۰ـ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب فی الساعة التی فی يوم الجمعة، حديث : ۸۵۲/۱۴ـ سنن ابن ماجه: ۱۱۳۷ـ مسند احمد: ۲/۲۳۰ـ مسند الحميدی: ۹۸۶۔

بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ......... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جِئْتُ الطُّوْرَ، فَلَقِيْتُ هُنَاكَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ، فَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَ عَنِ التَّوْرَاةِ، فَمَا اخْتَلَفْنَا حَتّٰى مَرَرْتُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ قُلْتُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَيَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ)). فَقَالَ كَعْبٌ: بَلْ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ. فَقُلْتُ: مَا كَذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَرَجَعَ، فَتَلَا، ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ مَعَ قِصَّةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کوہِ طور کے علاقے میں آیا تو میں وہاں جناب کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے ملا۔ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنائیں اور انہوں نے تورات کی روایات بیان کیں۔ تو ہمارے درمیان کسی بات پر اختلاف نہ ہوا حتیٰ کہ میں نے جمعہ کے دن کا تذکرہ کیا تو میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''ہر جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو بھی مسلمان نماز پڑھتے ہوئے اس گھڑی کو پالیتا ہے تو وہ جو چیز بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔'' تو کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ''بلکہ یہ گھڑی ہر سال میں (ایک مرتبہ ہوتی ہے)۔ تو میں نے کہا: نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نہیں فرمایا لہٰذا وہ واپس گئے اور تورات کی تلاوت کی پھر کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے کہ یہ گھڑی ہر جمعہ کے دن میں ہے۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے قصے کے متعلق طویل حدیث بیان کی۔''

٧١..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ أَنَّ الدُّعَاءَ بِالْخَيْرِ مُسْتَجَابٌ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ دُوْنَ الدُّعَاءِ بِالْمَآثِمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس گھڑی میں خیر و بھلائی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ گناہ کی دعا قبول نہیں ہوتی

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ابن سیرین کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یہ الفاظ ہیں (جو اس مسئلہ کی دلیل ہیں): ''نمازی اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا کر دیتے ہیں۔''

(١٧٣٨) اسناده حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الاجابة اية ساعة هي في يوم الجمعة، حديث: ١٠٤٨۔ سنن ترمذی: ٤٩١۔ سنن نسائی: ١٤٣١۔ مسند احمد: ٥/٤٥١۔ مسند الحميدی: ٩٤٤.

١٨. بَابُ ذِكْرِ وَقْتِ تِلْكَ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا الدُّعَاءُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن قبولیت دعا کی گھڑی کے وقت کا بیان

١٧٣٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّيْ، أَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِيْ عَبْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْ شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِلٰى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ)). أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نَا عَمِّيْ، حَدَّثَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ يَحْيٰى -وَ هُوَ ابْنُ أَخِيْ مَخْرَمَةَ، عَنْ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِيْهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

''حضرت ابو بردہ بن أبي موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے والد گرامی کو جمعہ کی گھڑی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''وہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز مکمل ہونے کے درمیانی عرصے میں ہے۔

١٩..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ اَنَّ الدُّعَاءَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ يُسْتَجَابُ فِي الصَّلَاةِ لِإِنْتِظَارِ الصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس گھڑی میں دعا نماز میں نماز کے انتظار کی وجہ سے قبول ہوگی۔

كَمَا تَأَوَّلَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ أَنَّ مُنْتَظِرَ الصَّلَاةِ فِيْ صَلَاةٍ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الدُّعَاءَ بِالْخَيْرِ فِيْ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ جَائِزٌ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّ تِلْكَ السَّاعَةَ هِيَ مَا بَيْنَ جُلُوْسِ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ إِلٰى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ، وَإِنَّمَا تُقْضَى الصَّلَاةُ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ لَا غَيْرُهَا.

جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے تاویل کی ہے کہ نماز کا انتظار کرنے والا بھی نماز ہی کے حکم میں ہوتا ہے۔ اس دلیل کے ساتھ کہ فرض نماز میں دعائے خیر کرنا جائز ہے۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ یہ گھڑی امام کے منبر پر بیٹھنے اور نماز مکمل ہونے کے درمیان ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے اور اس وقت صرف نمازِ جمعہ

(١٧٣٩) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب في الساعة التي في يوم الجمعة، حديث: ٨٥٣۔ سنن ابي داود: ١٠٤٩۔

ادا کی جاتی ہے، دوسری کوئی نماز نہیں ہوتی۔

١٨٤٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْراً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَ قَالَ بِيَدِهِ عَلٰى رَأْسِهِ قُلْنَا: يُزَهِّدُهَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى إِبَاحَةِ الدُّعَاءِ فِي الْقِيَامِ فِي الصَّلَاةِ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جمعہ کے دن ایک گھڑی ہے، جو مسلمان بھی نماز کی حالت میں کھڑے ہوئے اس گھڑی کو پالیتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ سے خیر و برکت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے۔'' جناب ابن عون کی روایت میں ہے: ''اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے سر کی طرف اشارہ کیا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے بہت تھوڑا بتا رہے تھے۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ نماز کی حالت میں کھڑے ہو کر دعا کرنا جائز ہے۔''

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۱۷۳۱ کے تحت ملاحظہ کریں۔

٢٠...... بَابُ ذِكْرِ إِنْسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ تِلْكَ السَّاعَةِ بَعْدَ عِلْمِهِ إِيَّاهَا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبولیتِ دعا کی گھڑی کا علم عطا کرنے کے بعد اسے بھلا دینے کا بیان

وَالدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْعَالِمَ قَدْ يُخْبِرُ بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَنْسَاهُ وَ يَحْفَظُهُ عَنْهُ بَعْضُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ، لِأَنَّ أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ وَ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْمُزَنِيَّ قَدْ أَخْبَرَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّاعَةَ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ أُنْسِيَهَا، وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي كُنْتُ بَيَّنْتُ فِي ((كِتَابِ النِّكَاحِ)) أَنَّ الْعَالِمَ قَدْ يُحَدِّثُ بِالشَّيْءِ ثُمَّ يَنْسَاهُ عِنْدَ ذِكْرِي طَعْنَ مَنْ طَعَنَ فِي خَبَرِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِكَايَةِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ شِهَابٍ فَلَمْ يَعْرِفْهُ. ح وَخَبَرُ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كُنَّا نَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ، هُوَ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ أَيْضاً. قَالَ أَبُوْ مَعْبَدٍ بَعْدَ مَا سُئِلَ عَنْهُ لَا أَعْرِفُهُ، وَ قَدْ حَدَّثَ بِهِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی عالم دین ایک مسئلہ بیان کرتا اور پھر بھول جاتا ہے اور اس سے سننے والا شخص وہ مسئلہ یاد رکھتا ہے۔ کیونکہ حضرت ابوموسیٰ اشعری اور عمرو بن عوف رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس گھڑی کو بیان کیا ہے اور نبی

(١٨٤٠) تقدم تخريجه برقم: ١٧٣٧.

کریم ﷺ نے یہ اطلاع دی ہے کہ آپ ﷺ کو یہ گھڑی بھلا دی گئی ہے اور یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جسے میں نے ''کتاب النکاح'' میں بیان کیا ہے کہ عالمِ دین بعض اوقات کوئی مسئلہ بیان کرتا ہے پھر اسے بھول جاتا ہے۔ میں نے یہ بات اس جگہ ذکر کی ہے جہاں میں نے ابن جریج کی روایت میں طعن کرنے والوں کی جرح کا ذکر کیا ہے۔ امام ابن جریج رحمہ اللہ نے یہ روایت اپنی سند سے امام زہری رحمہ اللہ کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً بیان کی ہے۔ جناب ابن علیہ کہتے ہیں کہ ابن جریج فرماتے ہیں: تو میں نے ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کو یہ روایت بیان کی تو وہ اسے پہچان نہ سکے۔ اسی طرح عمرو بن دینار کی ابومعبد کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث بھی اسی جنس سے ہے کہ ''ہم نبی کریم ﷺ کی نماز کے اختتام کو تکبیر سے پہچانتے تھے۔'' جب جناب ابومعبد سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا'' حالانکہ وہ یہ حدیث بیان کر چکے تھے۔

۱۷٤۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، نَا فُلَيْحٌ، (ح) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا فُلَيْحٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ......... عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ لَوْ جِئْتُ أَبَا سَعِيْدٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، فَأَتَيْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيْثاً طَوِيْلاً وَقَالَ، قُلْتُ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنِ السَّاعَةِ الَّتِيْ فِي الْجُمُعَةِ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْهَا عِلْمٌ؟ فَقَالَ: سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا، فَقَالَ: ((إِنِّيْ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمْتُهَا ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا كَمَا أُنْسِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ))، ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ.

''حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے دل میں کہا: اللہ کی قسم! اگر میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں (تو یہ بہت بہتر ہے) کہ میں ان سے قبولیتِ دعا کی اس گھڑی کے بارے میں پوچھ لوں، ممکن ہے ان کو اس کا علم ہو لہٰذا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ایک طویل حدیث بیان کی۔ میں نے عرض کی: اے ابوسعید! ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن قبولیتِ دعا کی گھڑی کے بارے میں بیان کیا ہے تو کیا آپ کو اس کے متعلق کچھ علم ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ''ہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ مجھے اس کا علم دیا گیا تھا پھر مجھے وہ گھڑی بھلا دی گئی جیسا کہ مجھے لیلۃ القدر بھلا دی گئی۔'' پھر میں ان کے پاس سے نکلا اور حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔''

(۱۷٤۱) اسناده ضعيف: فلیح بن سلیمان راوی میں ضعف ہے۔ الضعيفة: ۱۱۷۷۔ مسند احمد: ۳/ ٦٥، ٥/ ٤٥٠۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۲۷۹، ۲۸۰۔ تقدم طرفه برقم: ۸۸۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۳۹ باختصار.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ

غسل جمعہ کے ابواب کا مجموعہ

۲۱..... بَابُ إِيجَابِ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے لیے غسل کے واجب ہونے کا بیان

مِثْلَ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ قَبْلُ أَنَّ الْأَمْرَ إِذَا كَانَ لِعِلَّةٍ فَمَتٰى كَانَتِ الْعِلَّةُ قَائِمَةٌ كَانَ الْأَمْرُ وَاجِباً إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ))، لِعِلَّةٍ، أَيْ أَنَّ الْإِحْتِلَامَ بُلُوْغٌ، فَمَتٰى كَانَ الْبُلُوْغُ۔ وَإِنْ كَانَ بِغَيْرِ إِحْتِلَامٍ۔ فَالْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى الْبَالِغِ، وَلَوْ كَانَ الْحُكْمُ بِالنَّظِيْرِ وَالشَّبِيْهِ غَيْرَ جَائِزٍ عَلٰى مَا زَعَمَ بَعْضُ مَنْ خَالَفَنَا فِي هٰذَا لَكَانَ مَنْ بَلَغَ مِنَ السِّنِّ مَا بَلَغَ، وَشَاخَ، وَلَمْ يَحْتَلِمْ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمَنِ احْتَلَمَ وَهُوَ ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً أَوْ أَكْثَرَ وَجَبَ عَلَيْهِ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَهٰذَا لَا يَقُوْلُهُ مَنْ يَعْقِلُ أَحْكَامَ اللّٰهِ وَدِيْنَهُ.

اسی قسم کے الفاظ کے ساتھ جو میں نے پہلے بھی بیان کیے ہیں کہ جب امر (حکم) کسی علت کی وجہ سے ہوتو جب تک وہ علت قائم ہو حکم واجب ہوتا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر محتلم (بالغ) شخص پر واجب ہے۔ آپ ﷺ کا یہ حکم اس علت کے سبب ہے کہ احتلام کا آنا بلوغت کی دلیل ہے۔ لہٰذا جب بھی بلوغت حاصل ہوجائے گی۔ اگر چہ احتلام کے بغیر ہی ہو، تو ہر بالغ شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہوگا اور اگر شبیہ ونظیر کے ساتھ حکم لگانا درست نہ ہوتا، جیسا کہ اس مسئلہ میں ہمارے مخالفین کا خیال ہے تو وہ شخص جو بڑی عمر کا ہوجائے اور بوڑھا ہوجائے اور اسے احتلام نہ آئے تو اس پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب نہیں ہوگا اور جسے احتلام آجائے اور وہ ابھی بارہ سال یا اس سے زائد عمر کا ہوتو اس پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب قرار پائے گا اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اس کے دین کو سمجھنے والا کوئی شخص بھی نہیں کہتا۔

۱۷۴۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ........

(۱۷۴۲) صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب وضوء الصبیان، حدیث: ۸۵۸۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة علی کل بالغ، حدیث: ۸۴۶۔ سنن ابی داود: ۳۴۱۔ سنن نسائی: ۱۳۷۸۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۸۹۔ مسند احمد: ۳/ ۶۔ مسند الحمیدی: ۷۳۶.

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: رِوَايَةً، وَ قَالَ سَعِيْدٌ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر محتلم (بالغ) شخص پر واجب ہے۔'' دوسری روایت میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر محتلم (بالغ) شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے۔''

أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَا: ثَنَا أَبُوْ عَلْقَمَةَ۔ وَهُوَ الْفَرْوِيُّ۔ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ . أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ: غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)) . وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ مَرَّةً، قَالَ، ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُوْ عَلْقَمَةَ . أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ .

۲۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: وَاجِبٌ أَيْ وَاجِبٌ عَلَى الْبُطْلَانِ لَا وُجُوْبُ فَرْضٍ لَا يُجْزِئُ غَيْرُهُ، عَلٰى أَنَّ فِي الْخَبَرِ أَيْضاً اخْتِصَارُ كَلَامٍ سَأُبَيِّنُهُ بَعْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''واجب ہے'' سے آپ کی مراد یہ نہیں کہ یہ ایک ایسا واجب ہے جس کے علاوہ کوئی چیز کفایت نہیں کرے گی، اس روایت میں بھی اختصار ہے۔ میں عنقریب اسے بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ

۱۷۴۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَشُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ ۔وَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ۔ عَنِ ابْنِ أَبِيْ هِلَالٍ ۔وَ هُوَ سَعِيْدٌ۔ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَ السِّوَاكَ، وَ أَنْ يَمَسَّ مِنَ الطِّيْبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ)) .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر محتلم (بالغ) شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے اور اسے مسواک کرنی اور حسب استطاعت خوشبو لگانی چاہیے۔''

(۱۷۴۳) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الطیب للجمعة، حدیث: ۸۸۰۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب الطیب والسواك یوم الجمعة، حدیث: ۸۴۶/۷۔ سنن ابی داود: ۳۴۴۔ سنن نسائی: ۱۳۸۴۔ مسند احمد: ۶۹/۳.

١٧٤٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ، أَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ أَبُوْ عَمْرٍو بْنُ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ.........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَيَمُسُّ طِيْباً إِنْ كَانَ عِنْدَهُ)).

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بالغ شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو وہ خوشبو لگائے۔''

١٧٤٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، حَدَّثَنِيْ.........

عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلٰى أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ: أَنَّهُ شَهِدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ: ((اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَأَنْ يَسْتَنَّ، وَأَنْ يَمَسَّ طِيْباً إِنْ وَجَدَ)). قَالَ عَمْرٌو: أَمَّا الْغُسْلُ فَأَشْهَدُ أَنَّهُ وَاجِبٌ، وَأَمَّا الْإِسْتِنَانُ فَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَوَاجِبٌ هُوَ أَمْ لَا؟ وَلٰكِنْ هٰكَذَا حَدَّثَ.

''جناب عمرو بن سلیم کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بالغ شخص پر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے، اور یہ کہ وہ مسواک کرے اور اگر اسے خوشبو میسر ہو تو خوشبو لگائے۔'' جناب عمرو کہتے ہیں: ''غسل کے بارے میں مَیں گواہی دیتا ہوں کہ وہ واجب ہے لیکن مسواک کرنے کے بارے میں مجھے معلوم نہیں کہ وہ واجب ہے یا نہیں، لیکن استادِ محترم نے ہمیں اسی طرح بیان کیا تھا۔

١٧٤٦ـ وَقَدْ رَوٰى زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.........

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)). أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيِّ الْعَطَّارُ ـ فَارِسِيُّ الْأَصْلِ سَكَنَ الْفُسْطَاطَ ـ نَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ

''حضرت جابر سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں اس بات کا انکار نہیں کرتا کہ جناب محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے خوشبو لگانے اور مسواک کے علاوہ صرف غسل کے محتلم پر واجب ہونے کے بارے میں

(١٧٤٤) انظر الحديث السابق.

(١٧٤٥) صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب الطيب للجمعة، حديث: ٨٨٠ـ وانظر الحديث السابق.

(١٧٤٦) صحيح: المعجم الاوسط للطبراني ـ مجمع الزوائد: ١٧٢/٢.

سَلَمَةَ نَا زُهَيْرٌ . وَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَسْتُ أُنْكِرُ أَن يَّكُوْنَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ مِنْ جَابِرٍ ذِكْرَ إِيْجَابِ الْغُسْلِ عَلَى الْمُحْتَلِمِ دُوْنَ التَّطِيْبِ وَ دُوْنَ الْإِسْتِنَانِ . وَ رَوٰى عَنْ أَخِيْهِ أَبِىْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِيْجَابَ الْغُسْلِ وَإِمْسَاسَ الطِّيْبِ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ، لِأَنَّ دَاوُدَ بْنَ أَبِىْ هِنْدٍ قَدْ رَوٰى عَنْ أَبِى الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فِىْ كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَ هُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ)) .

روایت سنی ہے۔ جبکہ ان کے بھائی ابوبکر بن منکدر کی سند سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں نبی کریم ﷺ سے غسل، اور میسر خوشبو لگانے کا وجوب ذکر ہے کیونکہ داؤد بن ابی ہند نے ابوزبیر کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ہر مسلمان شخص پر سات دنوں میں ایک دن غسل کرنا واجب ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔“

١٧٤٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَاهُ بُنْدَارٌ ، ثَنَا ابْنُ أَبِىْ عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، وَ ثَنَا أَبُوْ الْخَطَّابِ ، ثَنَا بِشْرٌ ، -يَعْنِى ابْنَ الْمُفَضَّلِ- ثَنَا دَاوُدُ ، (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ..........

عَنْ دَاوُدَ ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَفِىْ هٰذَا الْخَبَرِ قَدْ قَرَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّوَاكَ وَإِمْسَاسَ الطِّيْبِ إِلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَأَخْبَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُنَّ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ ، وَالسِّوَاكُ تَطْهِيْرٌ لِّلْفَمِ وَ الطِّيْبُ مُطَيِّبٌ لِّلْبَدَنِ وَإِذْهَاباً لِّرِيْحِ الْمَكْرُوْهَةِ عَنِ الْبَدَنِ . وَ لَمْ نَسْمَعْ مُسْلِماً زَعَمَ أَنَّ السِّوَاكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ لَا إِمْسَاسَ الطِّيْبِ فَرْضٌ وَ الْغُسْلُ أَيْضاً مِثْلُهُمَا ، وَ يَسْتَدِلُّ فِى الْأَبْوَابِ الْاُخَرِ بِدَلَائِلِ غَيْرِ

”امام ابوبکر رحمہ اللہ داؤد بن ابی ہند کی روایت کی سند بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ”اس روایت میں نبی کریم ﷺ نے مسواک کرنے اور خوشبو لگانے کو جمعہ کے دن غسل کرنے کے حکم کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے۔ اس طرح نبی کریم ﷺ نے بیان کردیا کہ یہ تینوں چیزیں ہر بالغ پر واجب ہیں۔ مسواک منہ کی صفائی اور طہارت کا ذریعہ ہے اور خوشبو جسم سے ناپسندیدہ بو کو ختم کرکے اسے معطر اور پاکیزہ بنانے کا سبب ہے۔ اور ہم نے کسی مسلمان کو یہ کہتے نہیں سنا کہ جمعہ کے دن مسواک کرنا اور خوشبو لگانا واجب ہے۔ اور غسل کا حکم بھی ان دو جیسا ہی ہے۔ دیگر ابواب میں واضح دلائل سے استدلال کیا

(١٧٤٧) اسناده صحيح: سنن نسائي، كتاب الجمعة، باب ايجاب الغسل يوم الجمعة، حديث: ١٣٧٩۔ مسند احمد: ٣/٣٠٤۔ شرح معاني الآثار طحاوي: ١/١١٦۔

مُشْكِلَةٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنَّ غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَيْسَ بِفَرْضٍ لَا يُجْزِىءُ غَيْرُهُ.

جائے گا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ایسا واجب نہیں کہ اس کے بغیر کوئی چیز (وضو وغیرہ) کفایت نہ کرتی ہو۔

٢٣..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا، وَالدَّلِيْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِغُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَنْ أَتَاهَا دُوْنَ مَنْ لَّمْ يَأْتِ الْجُمُعَةَ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم ان لوگوں کو دیا ہے جو جمعہ کے لیے (مسجد) آئیں گے۔ جو جمعہ کے لیے نہیں آتے انہیں یہ حکم نہیں ہے۔

١٧٤٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، ثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، (ح) وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا بِشْرٌ ـ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ ـ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِي ....

أَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ فَعَرَّضَ بِهِ فَقَالَ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَأَخَّرُوْنَ بَعْدَ النِّدَاءِ؟ قَالَ عُثْمَانُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا زِدْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ أَنْ تَوَضَّأْتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ. قَالَ: الْوُضُوْءُ أَيْضاً: أَوَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ؟)) فِيْ خَبَرِ الْوَلِيْدِ: يَخْطُبُ النَّاسَ، وَلَمْ يَقُلْ: يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران جب کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوئے، تو حضرت عمر نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کنایہ کرتے ہوئے فرمایا: ”لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ اذان کے بعد تاخیر سے آتے ہیں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المومنین! جب میں نے اذان سنی تو صرف وضو ہی کیا ہے (اور کوئی کام نہیں کیا) پھر مسجد میں آ گیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”صرف وضو ہی کر کے آئے ہو۔ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا: ”جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کرے“؟!

(١٧٤٨) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب (٥)، حدیث: ٨٨٢ـ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب (١)، حدیث: ٨٤٥ـ سنن ابی داود: ٣٤٠ـ مسند احمد: ١/١٥ـ سنن الدارمی: ١٥٣٩.

جناب ولید کی روایت میں ہے: ''وہ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے۔'' یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ''جمعہ کے دن۔''

۲۴..... بَابُ أَمْرِ الْخَاطِبِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

خطبہ جمعہ کے دوران خطیب کا جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم دینے کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْخُطْبَةَ لَيْسَتْ بِصَلَاةٍ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ النَّاسِ، إِذِ الْخُطْبَةُ لَوْ كَانَتْ صَلَاةً مَا جَازَ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِيْهَا مَالَا يَجُوْزُ مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ خطبہ نماز نہیں ہے، جیسا کہ بعض لوگوں کا وہم ہے۔ کیونکہ اگر خطبہ نماز ہوتا تو اس میں ایسی کلام کرنا جائز نہ ہوتا جو نماز میں جائز نہیں ہے۔

۱۷۴۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ، سَمِعْتُ سَالِماً يُخْبِرُ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ. وَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: ((مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)).

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو سنا، آپ منبر پر کھڑے فرما رہے تھے: ''تم میں سے جو شخص جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔''

۱۷۵۰۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ هُوَ يَخْطُبُ وَ هُوَ يَقُوْلُ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ)).

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سنا جب کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔''

۱۷۵۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ، نَا الْفُضَيْلُ -يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ نَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ..........

(۱۷۴۹) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب هل علی من لم یشهد الجمعة غسل، حدیث: ۸۹۴۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب (۱)، حدیث: ۸۴۴۔ سنن ترمذی: ۴۹۲۔ مسند احمد: ۲/۹۔ مسند الحمیدی: ۶۰۸.

(۱۷۵۰) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب فضل الغسل یوم الجمعة، حدیث: ۸۷۷۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب (۱)، حدیث: ۸۴۴/۱۔ وانظر الحدیث السابق.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَغْتَسِلْ)).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے: ”جب تم میں سے کوئی شخص (جمعہ کے لیے) مسجد میں آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔“

فوائد :......١۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جمعہ کے دن کا غسل مشروع ہے۔ پھر غسل جمعہ واجب ہے یا مستحب اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض صحابہ، سلف کی ایک جماعت اور اہل ظاہر غسل جمعہ کے وجوب کے قائل ہیں اور جمہور علماء اس کے استحباب کے قائل ہیں۔

٢۔ احادیث الباب جمعہ کے وجوب وفرضیت پر دلالت کرتی ہیں اور یہ ٹھوس دلائل فرضیت جمعہ کے موقف کو ترجیح دیتے ہیں۔

٣۔ جن احادیث سے غسل جمعہ کے وجوب کو استحباب پر محمول کیا جاتا کچھ ضعیف، کچھ غیر واضح اور کچھ فرضیت غسل کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔ لہٰذا کوئی ایسی واضح دلیل نہیں جو غسل جمعہ کے حکم کو استحباب پر محمول کرتی ہو۔

٤۔ فرضیت غسل جمعہ کے دلائل واضح، اٹل اور ٹھوس ہیں، جب کہ جس روایات سے استحباب کی دلیل لی جاتی ہے ان کی اسنادی حیثیت مشکوک ہے وران کا مفہوم غیر واضح ہے۔

٢٥..... بَابُ أَمْرِ النِّسَاءِ بِالْغُسْلِ لِشُهُوْدِ الْجُمُعَةِ

عورتوں کو جمعہ میں حاضر ہونے کے لیے غسل کرنے کے حکم کا بیان

وَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ أَيْضًا مِّنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ أَنَّهُ مُفَسِّرٌ لِّلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَعِيْدٍ، وَ بَيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْغُسْلِ مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ دُوْنَ مَنْ حُبِسَ عَنْهَا.

اور یہ روایت بھی اسی جنس سے ہے جو میں نے بیان کی ہے کہ وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی مجمل روایت کی تفسیر کرتی ہے اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا حکم ان افراد کو دیا ہے جو جمعہ کے لیے آئیں، ان کو حکم نہیں دیا جو جمعہ کی ادائیگی سے روک دیئے گئے ہوں۔

١٧٥٢۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ، (ح) وَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ وَاقِدٍ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ.......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(١٧٥١) صحيح: انظر الحديث السابق.

(١٧٥٢) اسناده ضعيف: الضعيفة: ٣٩٥٨۔ صحيح ابن حبان: ١٢٢٣.

((مَنْ أَتَى الْجُمُعَةَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَلْيَغْتَسِلْ، وَ مَنْ لَّمْ يَأْتِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ . هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ رَافِعٍ .

فرمایا: ”مردوں اور عورتوں میں سے جو شخص جمعہ کے لیے آئے اسے غسل کر لینا چاہیے اور جو مرد یا عورت جمعہ کے لیے نہ آئے تو اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہے۔“ یہ جناب ابن ارفع کی حدیث ہے۔

۲۶..... بَابُ ذِكْرِ عِلَّةِ ابْتِدَاءِ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنے کے حکم کی ابتداء کی علت وسبب کا بیان

۱۷۵۳ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، ثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ، فَكَانُوْا يَرُوْحُوْنَ إِلَى الْجُمُعَةِ كَهَيْئَتِهِمْ فَقِيْلَ لَهُمْ : لَوِ اغْتَسَلْتُمْ .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ اپنے کام کاج خود ہی کرتے تھے، تو وہ جمعہ کے لیے اپنی اسی حالت میں چلے جاتے تو انہیں حکم دیا گیا: ”اگر تم غسل کر لیا کرو تو بہتر ہے۔“

۱۷۵٤ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ثَنَا عَمِّيْ قَالَ. أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو ـ وَ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ ـ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ مِنَ الْعَوَالِيْ فَيَأْتُوْنَ فِي الْعَبَاءِ وَ يُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ وَ الْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الرِّيْحُ، فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَ هُوَ عِنْدِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا)) .

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”لوگ عوالی مقام سے اپنے گھروں سے جمعہ کے لیے آتے تھے۔ وہ چوغے پہن کر آتے تھے۔ (راستے میں) ان پر گرد وغبار پڑتا اور انہیں پسینہ آ جاتا تو ان کے جسموں سے بو نکلنے لگتی۔ تو رسول اللہ ﷺ کے پاس ان میں سے ایک شخص آیا جبکہ آپ ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اپنے اس دن (جمعہ) کے لیے غسل کر لیا کرو تو بہت بہتر ہوگا۔“

۱۷۵۵ـ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ ـ وَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ ـ عَنْ ـ عَمْرٍو ـ وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ـ عَنْ عِكْرَمَةَ.........

(۱۷۵۳) انظر الحديث الآتى.

(۱۷۵٤) صحيح بخارى، كتاب الجمعة، باب من اين تؤتى الجمعة، حديث: ۹۰۲ـ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب وجوب غسل الجمعة، حديث: ۸٤۷ـ سنن ابى داود: ۱۰۵۵ـ سنن كبرى نسائى: ۱٦۰۸.

(۱۷۵۵) اسناده صحيح: سنن ابى داود، كتاب الطهارة، باب الرخصة فى ترك الغسل يوم الجمعة، حديث: ۳۵۳ـ مسند احمد: ۱/۲٦۸ـ مسند عبد بن حميد: ۵۹۰.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ أَتَيَاهُ، فَسَأَلَاهُ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَاجِبٌ هُوَ ؟ فَقَالَ لَهُمَا ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَحْسَنُ وَ أَطْهَرُ، وَ سَأُخْبِرُكُمْ لِمَاذَا بَدَأَ الْغُسْلُ، كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحْتَاجِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ، وَيَسْقُوْنَ النَّخْلَ عَلَى ظُهُوْرِهِمْ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقاً مُقَارِبَ السَّقْفِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ وَ مِنْبَرٌ قَصِيْرٌ، إِنَّمَا هُوَ ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَعَرِقَ النَّاسُ فِي الصُّوْفِ، فَثَارَتْ أَرْوَاحُهُمْ رِيْحَ الْعَرَقِ وَ الصُّوْفِ حَتّٰى كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضاً، حَتّٰى بَلَغَتْ أَرْوَاحُهُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا، وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَطْيَبَ مَا يَجِدُ مِنْ طِيْبِهٖ أَوْ دُهْنِهٖ.

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے پاس دو عراقی شخص آئے اور انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے دن غسل کرنے کے متعلق پوچھا، کیا وہ واجب ہے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں جواب دیا کہ جس شخص نے غسل کیا تو وہ زیادہ بہتر اور زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے۔ اور میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا کہ (جمعہ کے روز) غسل کرنے کا حکم کیسے شروع ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں لوگ ضرورت مند اور غریب تھے۔ وہ اونی کپڑے پہنتے تھے اور اپنی کھجوروں کو اپنی کمر پر پانی اٹھا اٹھا کر سیراب کرتے تھے اور مسجد نبوی تنگ تھی اور چھت بھی بلند نہ تھی تو رسول اللہ ﷺ موسم گرما کے ایک شدید گرم دن میں جمعہ کے روز گھر سے تشریف لائے اور آپ ﷺ کا منبر بھی چھوٹا سا تھا، صرف تین سیڑھیاں تھیں۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا تو لوگوں کو اونی لباس میں پسینہ آ گیا، تو اون اور پسینہ کی ملی جلی ان کی بو پھیل گئی۔ حتیٰ کہ وہ ایک دوسرے کے لیے اذیت کا باعث بن گئے۔ یہاں تک کہ ان کی بو رسول اللہ ﷺ تک بھی پہنچ گئی جبکہ آپ ﷺ منبر پر کھڑے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! جب یہ دن ہو تو غسل کیا کرو اور تم میں کسی شخص کو جو اچھی خوشبو یا تیل مہیا ہو تو وہ اسے لگا لے۔“

فوائد: ......۱۔ ان احادیث میں فرضیت غسل جمعہ کی علت کا بیان ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جانی مشقت کرتے تھے اور اس محنت و مشقت اور مزدوری کی وجہ سے گرمیوں میں سخت پسینہ کی وجہ سے ان کے بدن اور کپڑوں میں بدبو پیدا ہوتی جو دوران نماز اور بالخصوص جمعہ کے اجتماع میں مسجد کی فضا مکدر کر دیتی تھی۔ اس بدبو کی روک تھام کے لیے نبی ﷺ نے جمعہ کا غسل فرض اور جمعہ کے لیے علیحدہ لباس بنانے کی تاکید کی۔

۲۔ ان احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ غسل جمعہ مستحب ہے۔ واجب نہیں، کیونکہ غسل جمعہ کی فرضیت کا ایک خاص سبب تھا، جب اس کا ازالہ ہو چکا ہے تو غسل جمعہ کی فرضیت از خود معدوم ہو چکی ہے۔ یہ استدلال درست نہیں،

کیونکہ شریعت اسلامیہ میں کئی چیزیں ایسی ہیں، جن کی فرضیت وجوب کے کچھ خاص اسباب تھے، لیکن وہ اسباب معدوم ہونے کے باوجود ان کی فرضیت باقی رہی، نیز کوئی ایسی دلیل موجود نہیں۔ جس میں وضاحت ہو کہ غسل جمعہ کی علت کے معدوم ہونے کی صورت میں نبی ﷺ نے فرضیت غسل کو کالعدم قرار دیا ہو۔

٢٧..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيلٍ أَنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَضِيلَةٌ لَا فَرِيضَةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن کا غسل فضیلت کا باعث ہے فرض نہیں ہے

١٧٥٦ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ يَعْقُوبُ: ثَنَا الْأَعْمَشُ، وَ قَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَ أَنْصَتَ وَ اسْتَمَعَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا)).

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا اور خوب اچھا وضو کیا، پھر جمعہ کے لیے آیا (تو امام کے) قریب ہو کر بیٹھا، خاموش رہا اور اس نے بڑے غور سے خطبہ سنا تو اس کے اس جمعہ کے اور گزشتہ جمعہ کے درمیانی گناہ اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس شخص نے کنکریوں کو چھوا تو اس نے لغو کام کیا۔"

فوائد:......اس حدیث سے غسل جمعہ کے عدم وجوب کی دلیل لینا درست نہیں۔ کیونکہ غسل کے عدم ذکر سے عدم وجوب غسل لازم نہیں آتا اور دیگر روایات جن میں غسل کر کے جمعہ کے لیے آنے کی فرضیت ہے۔ وہ مذکورہ حدیث سے مقدم ہوں گی۔

١٧٥٧ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ثَنَا يَزِيدُ -يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ- ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، ....

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَبِهَا وَ نِعْمَتْ، وَ مَنِ اغْتَسَلَ فَذَاكَ أَفْضَلُ)).

"حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے وضو کیا تو وہ بہت اچھا اور عمدہ ہے۔ اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل واعلیٰ ہے۔"

(١٧٥٦) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب فضل من استمع وانصت فى الخطبة، حديث: ٨٥٧ـ سنن ابى داود: ١٠٥٠ـ سنن ترمذى: ٤٩٨ـ سنن ابن ماجه: ١٠٢٠، ١٠٩٠ـ مسند احمد: ٤٢٤/٢.

(١٧٥٧) حسن: سنن نسائى، كتاب الجمعة، باب الرخصة فى ترك الغسل يوم الجمعة، حديث: ١٣٨١ـ سنن ترمذى: ٤٩٧ـ سنن ابى داود: ٣٥٤ـ مسند احمد: ١١/٥ـ سنن الدارمى: ١٥٤٠.

فوائد:...... یہ حدیث جمہور علماء کے موقف کی دلیل ہے کہ غسل جمعہ مستحب ہے۔ واجب نہیں۔

(سبل السلام: ١/ ٢٨٤)

٢٨...... بَابُ ذِكْرِ فَضِيْلَةِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا ابْتَكَرَ الْمُغْتَسِلُ إِلَى الْجُمُعَةِ فَدَنَا وَ أَنْصَتَ وَ لَمْ يَلْغُ

جمعہ کے دن غسل کی فضیلت کا بیان جبکہ غسل کرنے والے جمعہ کے لیے بہت پہلے آئے، امام کے قریب بیٹھے، خاموش رہے اور فضول کام نہ کرے

١٧٥٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الضِّرِّيْسِ وَ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ ابْنُ الضِّرِّيْسِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، وَ قَالَ عَبْدَةُ: أَنْبَأَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ..........

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: ((مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ، وَغَدَا وَ ابْتَكَرَ، فَدَنَا وَ أَنْصَتَ، وَ لَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ كَأَجْرِ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَ قِيَامُهَا)) لَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: وَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. وَ قَالَ: مَنْ غَسَلَ بِالتَّخْفِيْفِ. وَ قَالَ ابْنُ الضِّرِّيْسِ: كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مَنْ قَالَ فِي الْخَبَرِ: مَنْ غَسَّلَ وَ اغْتَسَلَ فَمَعْنَاهُ: جَامَعَ فَأَوْجَبَ الْغُسْلَ عَلٰى زَوْجَتِهٖ أَوْ أَمَتِهٖ، وَ اغْتَسَلَ. وَ مَنْ قَالَ: غَسَلَ وَ اغْتَسَلَ أَرَادَ غَسَلَ رَأْسَهُ وَ اغْتَسَلَ فَغَسَلَ سَائِرَ الْجَسَدِ، كَخَبَرِ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

"حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ نے جمعہ کا ذکر کیا: "جس شخص نے غسل کرایا اور خود غسل کیا اور صبح سویرے پہلے گھڑی میں (جمعہ کے لیے) آیا۔ امام کے قریب ہوکر بیٹھا اور خاموش رہا اور اس نے کوئی لغو کام نہ کیا تو اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام اللیل کا اجر ملے گا۔" جناب محمد بن علاء کی روایت میں "اور جمعہ کا ذکر کیا" کے الفاظ نہیں ہیں اور ان کی روایت میں "غَسَلَ" (سر دھویا) کے الفاظ ہیں۔ لفظ غسل تشدید کے بغیر ہے۔ جناب ابن الضریس کی روایت میں ہے: "اس کے لیے ہر قدم کے بدلے اجر لکھا جاتا ہے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جس راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ" تو اس کا معنی یہ ہے کہ اس نے اپنی بیوی یا لونڈی پر غسل واجب کردیا، اور خود بھی غسل کیا۔ اور جس کی روایت میں غَسَلَ وَاغْتَسَلَ (بغیر شد کے) الفاظ

(١٧٥٨) اسناده صحيح: سنن نسائي، كتاب الجمعة، باب فضل المشي الى الجمعة، حديث: ١٣٨٥۔ سنن ابی داود: ٣٤٥۔ سنن ابن ماجه: ١٠٨٧۔ مسند احمد: ٤/ ٩.

ہیں تو اس کا معنی یہ ہے کہ اس نے اپنا سر دھویا اور اپنا سارا جسم بھی دھویا۔ جیسا کہ طاؤس کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے۔“

فوائد:......اس حدیث میں بیان کردہ اعمال پر عمل کرنے سے جمعہ کی طرف اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ملتا ہے، جو بہت بڑی فضیلت ہے۔

١٧٥٩ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا أَبِيْ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ..........

عَنْ طَاوُسٍ الْيَمَانِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: زَعَمُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ اغْسِلُوْا رُءُ وسَكُمْ وَ إِن لَّمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا وَ مَسُّوْا مِنَ الطِّيْبِ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمَّا الطِّيْبُ فَلَا أَدْرِيْ وَ أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ .

”جناب طاؤس الیمانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”جمعہ کے دن نہایا کرو اور اپنے سر دھویا کرو، اگرچہ تم جنبی نہ بھی ہو اور خوشبو لگایا کرو تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”خوشبو کے بارے میں میں نہیں جانتا مگر غسل کے بارے میں ان کی بات ٹھیک ہے۔“

فوائد:......غَسَّلَ کے کئی معانی بیان ہوتے ہیں:

۱۔ اس سے مجامعت کے بعد خود غسل کرنا اور بیوی کو غسل کرانا مقصود ہے۔

۲۔ اس سے مراد سر کے بال دھونا ہیں اور حدیث الباب بھی اس موقف کی تائید کرتی ہیں۔

۳۔ اغتسل اور غسل کا تکرار تاکید کے لیے ہے۔

۲۹...... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ فَضَائِلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعض فضائل کا بیان

وَ أَنَّ الْمُغْتَسِلَ لَا يَزَالُ طَاهِراً إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى إِنْ كَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ .

اور یہ کہ غسل کرنے والا آئندہ جمعہ تک پاک صاف رہتا ہے، بشرطیکہ یہ روایت یحییٰ بن ابی کثیر نے عبداللہ بن ابی قتادہ

(١٧٥٩) صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب الدهن للجمعة، حديث: ٨٨٤ـ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب الطيب والسواك يوم الجمعة، حديث: ٨٤٨ـ سنن كبرى نسائي: ١٦٩٣ـ مسند احمد: ١/٢٥٦.

سے سنی ہو۔

١٧٦٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُسْلِمٍ صَاحِبُ الْحِنَاءِ أَبُوْ الْحَسَنِ، ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ..........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ أَبُوْ قَتَادَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ أَنَا أَغْتَسِلُ. قَالَ، غُسْلُكَ هٰذَا مِنْ جَنَابَةٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ، فَأَعِدْ غُسْلاً اٰخَرَ. إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لَمْ يَزَلْ طَاهِراً إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ هَارُوْنَ.

جناب عبد اللہ بن ابی قتادہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن میرے پاس تشریف لائے جبکہ میں غسل کر رہا تھا۔ تو انہوں نے پوچھا: کیا جنابت کی وجہ سے غسل کر رہے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: تو پھر ایک غسل اور کرو۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے جمعہ والے دن غسل کیا تو وہ اگلے جمعہ تک پاک صاف رہتا ہے۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اسے ہارون کے سوا کسی دوسرے راوی نے بیان نہیں کیا۔''

فوائد:......١۔ اس حدیث میں غسل جمعہ کی فضیلت کا بیان ہے۔

٢۔ جمعہ کے دن غسل کرنے والا جسمانی طہارت کے لحاظ سے بھی اور گناہوں سے طہارت کے اعتبار سے بھی آئندہ جمعہ تک طاہر رہتا ہے۔

❁❁❁❁

(١٧٦٠) اسناده حسن: صحيح ابن حبان: ١٢١٨ـ مستدرك حاكم: ١/٢٨٢ـ سنن كبرىٰ بيهقي: ١/٢٩٩.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الطِّيْبِ وَ التَّسَوُّكِ وَ اللُّبْسِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے لیے خوشبو لگانے، مسواک کرنے اور (اچھا) لباس پہننے کے ابواب کا مجموعہ

۳۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّطِيْبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ مِنَ الْحُقُوقِ عَلَى الْمُسْلِمِ التَّطِيْبُ إِذَا كَانَ وَاجِداً لَهُ .

جمعہ کے دن خوشبو لگانے کے حکم کا بیان۔ کیونکہ خوشبو لگانا مسلمان کے واجبی حقوق میں سے ہے، بشرطیکہ اس کے پاس خوشبو موجود ہو

١٧٦١ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا رَوْحٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ، سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ، يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ كُلَّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ، وَ أَنْ يَمَسَّ طِيْباً إِنْ وَجَدَهُ)) .

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "ہر مسلمان پر سات دن کے بعد غسل کرنا واجب ہے۔ اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو خوشبو لگائے۔"

فوائد :...... جمعہ کے دن اگر خوشبو میسر ہو تو اس کا استعمال مستحب عمل ہے۔ اور اگر خوشبو دستیاب نہ ہو تو اہل خانہ کی خوشبو استعمال کرنے کی تاکید ہے بہر صورت جمعہ کے اجتماع میں نہانے اور خوشبو لگانے کے حکم میں حکمت یہ ہے کہ اجتماع گاہ بدبو اور تعفن سے محفوظ رہے اور عطر بیز ماحول سامعین کی دلجمعی کا باعث بنے۔

۳۱..... بَابُ فَضِيْلَةِ التَّطَيُّبِ وَ التَّسَوُّكِ وَ لُبْسِ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ الْمَرْءُ مِنَ الثِّيَابِ بَعْدَ الْاِغْتِسَالِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد آدمی کا اپنا عمدہ لباس پہننے، خوشبو لگانے اور مسواک کرنے کی فضیلت کا بیان

(١٧٦١) صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب هل على من لم يشهد الجمعة غسل، حديث: ٨٩٨،٧٩٧۔ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب الطيب والسواك يوم الجمعة، حديث: ٨٤٩۔ صحيح ابن حبان: ١٢٣١.

وَ تَرْكِ تَخَطِّيْ رِقَابِ النَّاسِ ، وَ التَّطَوُّعِ بِالصَّلَاةِ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لِلْمَرْءِ أَنْ يَتَطَوَّعَ بِهَا قَبْلَ الْجُمُعَةِ ، وَ الْإِنْصَاتِ عِنْدَ خُرُوْجِ الْإِمَامِ حَتّٰى تُقْضَى الصَّلَاةُ .

لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگنا، جمعہ سے پہلے جس قدر اللہ توفیق عنایت فرمائے نفل نماز ادا کرنا اور امام کے مسجد میں آ جانے کے بعد نماز مکمل ہونے تک خاموشی اختیار کرنے کا بیان۔

١٧٦٢ ۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، قَالَا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ اسْتَنَّ وَ مَسَّ مِنَ الطِّيْبِ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ، وَ لَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَ لَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ ، ثُمَّ رَكَعَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَرْكَعَ ، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ كَانَتْ قَبْلَهَا)) . يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ زِيَادَةٌ ، إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا .

''حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور مسواک کی اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو اس نے خوشبو لگالی اور اپنا بہترین لباس زیب تن کیا، پھر وہ مسجد میں آیا تو اس نے لوگوں کی گردنوں کو نہ پھلانگا، پھر اس نے نفل نماز پڑھی جتنی اللہ تعالیٰ نے چاہی، پھر جب امام تشریف لے آیا تو اس نے خاموشی اختیار کی حتیٰ کہ نماز ادا کر لی گئی تو یہ جمعہ اس جمعے اور گزشتہ جمعے کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اور مزید تین دن کے گناہوں کا کفارہ بنے گا، بے شک اللہ تعالیٰ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا عطا کرتے ہیں۔''

فوائد :......١۔ روز جمعہ مذکورہ افعال انجام دینے سے گذشتہ جمعہ سے لے کر موجودہ جمعہ تک کے سابقہ گناہ محو ہو جاتے ہیں اور یہ اعمال جمعہ کے دن کے افضل اعمال میں سے ہیں۔

٢۔ جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا، بہترین لباس پہننا اور حاضرین جمعہ کی گردنیں نہ پھلانگنا اور دوران خطبہ سکوت اختیار کرنا افضل اعمال ہیں، جو گذشتہ جمعہ کے گناہوں کا کفارہ ہیں، لہٰذا جمعہ کے دن ان اعمال پر بڑھ چڑھ کر عمل کرنا چاہیے۔

(١٧٦٢) اسناده حسن: سنن ابی داود، كتاب الطهارة، باب في الغسل للجمعة، حديث: ٣٤٣۔ مسند احمد: ٣/٨١۔٩٨۔ مستدرك حاكم: ١/٢٨٣.

٣٢..... بَابُ فَضِيْلَةِ الْإِدْهَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ التَّجْمِيْعِ بَيْنَ الْإِدْهَانِ وَ بَيْنَ التَّطِيْبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن تیل لگانے، خوشبو اور تیل دونوں استعمال کرنے کی فضیلت کا بیان

١٧٦٣ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيْعَةَ.........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ الْغُسْلَ، ثُمَّ لَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ مَسَّ مِنْ دُهْنِ بَيْتِهِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ، أَوْ مِنْ طِيْبِهِ، ثُمَّ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ قَبْلَهَا)). قَالَ سَعِيْدٌ: فَذَكَرْتُهَا لِعَمَّارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: صَدَقَ، وَ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا تو بہترین غسل کیا، پھر اپنا عمدہ لباس پہنا پھر گھر میں موجود تیل سے لگایا جتنا اللہ نے اس کے مقدر میں لکھا تھا یا اپنی خوشبو لگائی، پھر (مسجد میں آ کر خود بیٹھنے کے لیے) دو افراد کے درمیان جدائی نہ ڈالے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس جمعہ اور پچھلے جمعہ کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔'' جناب سعید مقبری کہتے ہیں: ''میں نے یہ روایت عمارہ بن عمرو بن حزم کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے سچ فرمایا ہے اور تین دن کے مزید گناہ معاف ہوں گے۔''

١٧٦٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ لَنَا بُنْدَارٌ: أَحْفَظُهُ مِنْ فِيْهِ: وَ عَنْ أَبِيْهِ. هٰذَا عِنْدِيْ وَهْمٌ وَ الصَّحِيْحُ: عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث سعید مقبری اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے ہیں جبکہ ہمیں جناب بندار نے بیان کیا کہ میں نے ان کے منہ سے یہ الفاظ یاد کیے ہیں: ''وَعَنْ أبيه'' یعنی یہ روایت سعید مقبری اور ان کے والد ایک ہی استاد سے بیان کرتے ہیں۔ اور میرے نزدیک یہ بات وہم ہے۔ جبکہ صحیح یہی ہے کہ یہ روایت سعید مقبری اپنے والد سے بیان کرتے ہیں۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ جمعہ کے دن خوشبو لگانا مستحب فعل ہے اور اگر خوشبو میسر نہ ہو تو زنانہ خوشبو کا

(١٧٦٣) اسناده حسن: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ما جاء في الزينة يوم الجمعة، حديث: ١٠٩٧ـ مسند احمد: ١٨٠/٥ـ مسند الحميدي: ١٣٨.

(١٧٦٤) اسناده حسن: انظر الحديث السابق.

استعمال بہتر ہے۔

٣٣..... بَابُ اسْتِحْبَابِ اتِّخَاذِ الْمَرْءِ فِي الْجُمُعَةِ ثِيَاباً سِوٰى ثَوْبَي الْمِهْنَةِ

جمعہ کے دن کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ عمدہ لباس پہننا مستحب ہے

١٧٦٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَمْرُوبْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَرَأَى عَلَيْهِمْ ثِيَابَ النِّمَارِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا عَلٰى أَحَدِكُمْ إِنْ وَجَدَ سَعَةً أَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَيْنِ لِجُمُعَتِهِ سِوٰى ثَوْبَيْ مِهْنَتِهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو دھاری دار (میلے کچیلے) کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کے لیے کوئی حرج کی بات نہیں کہ اگر اس کے پاس گنجائش و وسعت ہو تو وہ اپنے کام کے کپڑوں کے علاوہ ایک (صاف ستھرا) جوڑا اپنے جمعہ کے لیے مخصوص کر لے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ جمعہ کے دن اچھا لباس پہننا مستحب ہے اور خاص جمعہ کے لیے علیحدہ صاف ستھرا جوڑا رکھنا درست ہے۔ (عون المعبود: ٣/ ٤٢)

٣٤..... بَابُ اسْتِحْبَابِ لُبْسِ الْجُبَّةِ فِي الْجُمُعَةِ إِنْ كَانَ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ سَمِعَ هٰذَا الْخَبَرُ مِنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ

جمعہ کے لیے جبہ پہننا مستحب ہے، بشرطیکہ حجاج بن ارطاۃ نے یہ روایت ابوجعفر محمد بن علی سے سنی ہو

١٧٦٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَاحِ الْبَزَّارُ، ثَنَا حَفْصٌ -يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ- عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ يَلْبَسُهَا فِي الْعِيْدَيْنِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک جبہ تھا جو آپ ﷺ عیدین اور جمعہ کے دن زیب تن فرماتے تھے۔''

(١٧٦٥) صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ما جاء في الزينة يوم الجمعة، حديث: ١٠٩٦۔ صحيح ابن حبان: ٢٧٦٦.

(١٧٦٦) اسناده ضعيف: حجاج راوی ضعیف ہے۔ الضعيفة: ٢٤٥٥.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ التَّهْجِيْرِ إِلَي الْجُمُعَةِ وَ الْمَشْيِ إِلَيْهَا

جمعہ کے لیے جلدی اور پیدل چل کر جانے کے ابواب کا مجموعہ

۳۵..... بَابُ فَضْلِ التَّكْبِيْرِ إِلَى الْجُمُعَةِ مُغْتَسِلاً وَ الدُّنُوِّ مِنَ الْإِمَامِ وَ الْإِسْتِمَاعِ وَ الْإِنْصَاتِ

جمعہ کے دن غسل کر کے صبح سویرے مسجد جانے اور امام کے قریب بیٹھنے، غور سے خطبہ سننے اور خاموش رہنے کی فضیلت کا بیان

۱۷۶۷ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا أَبُوْ أَحْمَدَ وَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ، نَا مُحَمَّدُ بْـنُ يُـوْسُفَ، قَـالَ، ثَـنَـا سُـفْيَـانُ، عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ يَحْيٰى بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ..........

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ غَسَّلَ وَ اغْتَسَلَ، ثُمَّ غَدَا وَ ابْتَكَرَ وَ جَلَسَ مِنَ الْإِمَامِ قَرِيباً فَاسْتَمَعَ وَ أَنْصَتَ، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَ قِيَامُهَا)). هٰذَا حَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى، وَ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ: ((كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَ قِيَامُهَا)).

''حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے غسل کرایا اور خود غسل کیا پھر صبح سویرے چل کر (مسجد) گیا اور امام کے قریب بیٹھ کر خاموشی اور غور کے ساتھ خطبہ سنا، تو اسے ایک سال کے روزوں اور تہجد کا اجر وثواب ملے گا۔'' یہ جناب ابوموسیٰ کی روایت ہے اور محمد بن یوسف کی روایت میں ہے: ''اسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور تہجد کا اجر ملے گا۔''

فوائد:......مکرر ۱۷۵۸ـ

(۱۷۶۷) صحیح: سنن ترمذی، کتاب الجمعة، باب فی فضل الغسل یوم الجمعة، حدیث: ۴۹۶ـ سنن نسائی: ۱۳۸۲ـ مسند احمد: ۴/ ۱۰ـ سنن الدارمی: ۱۵۴۷ـ وقد تقدم برقم: ۱۷۵۸۔

۳۶..... بَابُ تَمْثِيلِ الْمُهَجِّرِيْنَ إِلَى الْجُمُعَةِ فِي الْفَضْلِ بِالْمُهْدِيْنَ وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ مَنْ سَبَقَ بِالتَّهْجِيْرِ كَانَ أَفْضَلَ مِنْ اَبْطَاءِهِ

جمعہ کے لیے جلدی جانے والوں کی فضیلت کی مثال قربانی کرنے والوں کے ساتھ دی گئی ہے اور اس بات کی دلیل کہ جمعہ کے لیے جلدی جانے والا دیر سے جانے والے سے افضل ہے

۱۸۶۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ أَبُوْ هَاشِمٍ، نَا مُبَشِّرٌ -يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيْلَ- عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْمُسْتَعْجِلُ إِلَى الصَّلَاةِ كَالْمُهْدِيْ بَدَنَةً، وَالَّذِيْ يَلِيْهِ كَالْمُهْدِيْ بَقَرَةً، وَ الَّذِي يَلِيْهِ كَالْمُهْدِيْ شَاةً، وَ الَّذِيْ يَلِيْهِ كَالْمُهْدِيْ طَيْرًا.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نماز (جمعہ) کے لیے جلدی جانے والا اونٹ کی قربانی کرنے والے کی طرح اجر وثواب کا مستحق ہے۔ اس کے بعد آنے والے کو گائے کی قربانی کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد والے کو بکری کی قربانی کرنے والے کے جیسا ثواب ملتا ہے اور اس کے بعد آنے والے کو پرندہ (مرغی) کی قربانی کرنے والے کے ثواب جتنا ثواب ملتا ہے۔''

۳۷..... بَابُ ذِكْرِ جُلُوْسِ الْمَلَائِكَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِكِتْبَةِ الْمُهَجِّرِيْنَ إِلَيْهَا عَلَى مَنَازِلِهِمْ، وَ وَقْتِ طَيِّهِمْ لِلصُّحُفِ لِاسْتِمَاعِ الْخُطْبَةِ

جمعہ کے دن جمعہ کے لیے جلدی آنے والوں کے نام حسب مراتب لکھنے کے لیے فرشتوں کے مسجد کے دروازوں پر بیٹھنے کا بیان۔ اور خطبہ جمعہ سننے کے لیے ان کے اپنے رجسٹروں کو بند کر دینے کے وقت کا بیان

۱۷۶۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، ثَنَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، وَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر

(۱۸۶۸) سنن دارمی: ۱۵۴۲۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۱۹۱۸۔ صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة صلوات الله علیهم، حدیث: ۳۲۱۱۔ سنن نسائی: ۸۶۵۔ مسند احمد: ۲/۲۶۳۔ من طریق أخر عن ابی سلمة۔ صحیح مسلم: ۸۵۰۔ من طریق أخر عن ابی هریرة رضی الله عنه.

(۱۷۶۹) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل التهجیر یوم الجمعة، حدیث: ۲۴/۸۵۰ (۱۹۸۵)۔ سنن نسائی: ۱۳۸۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۹۲۔ مسند احمد: ۲/۲۳۹۔ مسند الحمیدی: ۹۳۴.

مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ، طُوِيَتِ الصُّحُفُ))، وَ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: ((فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوا الصُّحُفَ، وَقَالَا جَمِيعاً: ((وَاسْتَمَعُوْا الْخُطْبَةَ))، فَالْمُهَجِّرُ إِلَى الصَّلَاةِ كَالْمُهْدِيْ بَدَنَةً، ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ كَمُهْدِيْ بَقَرَةً، ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ كَمُهْدِيْ كَبْشاً، حَتّٰى ذَكَرَ الدَّجَّاجَةَ وَ الْبَيْضَةَ. وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: كَمُهْدِى الْبَقَرَةَ، وَ قَالَ: كَمُهْدِى الْكَبْشِ.

فرشتے موجود ہوتے ہیں جو لوگوں کے نام ان کے (مسجد آنے کے) مراتب کے لحاظ سے لکھتے ہیں۔ جو پہلے آتا ہے اسے پہلے اور بعد میں آنے والوں کو بعد میں لکھتے ہیں۔ پھر جب امام (خطبہ کے لیے) تشریف لاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر دیتے ہیں۔'' جناب عبد الجبار کی روایت میں ہے: ''جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر بند کر دیتے ہیں۔'' دونوں راوی کہتے ہیں: ''اور وہ فرشتے بھی خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔'' لہٰذا نماز کے لیے جلدی آنے والا، اونٹ کی قربانی کرنے والے جیسا اجر پاتا ہے۔ پھر اس کے بعد آنے والا گائے کی قربانی کرنے والے شخص کی طرح ثواب حاصل کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد والا مینڈھے کی قربانی کرنے والے شخص کی مثل ثواب پاتا ہے۔'' حتیٰ کہ آپ نے مرغی اور انڈے کا تذکرہ بھی کیا۔'' جناب مخزومی کی روایت میں ''گائے کی قربانی کرنے والے کی طرح'' اور ''مینڈھے کی قربانی کرنے والے کی طرح۔'' کے الفاظ ہیں۔''

٣٨..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ مَنْ يَقْعُدُ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِّنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لِكِتْبَةِ الْمُهَجِّرِيْنَ إِلَيْهَا

جمعہ کے دن جمعہ کے لیے جلدی آنے والوں کے نام لکھنے کے لیے مسجد کے ہر دروازے پر مقرر فرشتوں کی تعداد کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْاِثْنَيْنِ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِمَا اسْمُ جَمَاعَةٍ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَوْقَعَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ اسْمَ الْمَلَائِكَةِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ دو پر کبھی جمع کا لفظ بھی بول دیا جاتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے دو فرشتوں کے لیے جمع کا صیغہ "ملائکۃ" استعمال کیا ہے۔

١٧٧٠ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ ـيَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍـ ثَنَا الْعَلَاءُ، ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ، ح وَ ثَنَا

أَبُـوْمُـوْسَـى ، حَـدَّثَـنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ ، نَا يَزِيْدُ -يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ- نَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْهِ............

عَـنْ أَبِـيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ ، قَالَ: ((عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَلَكَان يَكْتُبَانِ الْأَوَّلَ فَـالْأَوَّلَ كَـرَجُـلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَـقَـرَةً ، وَ كَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ طَيْراً ، وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً . فَإِذَا قَعَدَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ)) . وَقَالَ بُنْدَارٌ: فَإِذَا قَعَدَ طُـوِيَـتِ الصُّحُفُ . وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: قَـدَّمَ طَـائِـراً . قَـالَ ابْـنُ بَزِيْعٍ : فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامِ طُوِيَتِ الصُّحُفُ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو پہلے آنے والوں کے نام بالترتیب لکھتے ہیں۔ تو پہلے آنے والے شخص کا ثواب اس شخص کے ثواب کی طرح ہے، جو اونٹ قربان کرتا ہے۔ پھر وہ شخص جو گائے کی قربانی کرتا ہے اور اس کے بعد آنے والا شخص بکری کی قربانی کرنے والے کی طرح ثواب پاتا ہے۔ پھر اس کے بعد والا پرندے کی قربانی کرنے والے شخص جتنا ثواب پاتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا انڈے کی قربانی کرنے والے کی طرح ثواب حاصل کرتا ہے۔ پھر جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو رجسٹر بند کر دیئے جاتے ہیں۔ جناب بندار کی روایت میں ہے: ''پھر جب (امام) بیٹھتا ہے تو رجسٹر بند کر دیئے جاتے ہیں۔'' اور جناب علی بن حجر کی روایت میں ہے: ''اس نے پرندے کی قربانی پیش کی۔'' جناب ابن بزیع کی روایت میں ہے: ''پھر جب امام تشریف لے آتا ہے تو رجسٹر بند کر دیئے جاتے ہیں۔''

فوائد :......۱۔ ان احادیث میں جمعہ کے لیے جلدی مسجد میں حاضر ہونے کی ترغیب وتحریض کا بیان ہے کہ لوگ مسجد میں جلد حاضر ہو کر احادیث میں بیان کردہ اجر وثواب کے مستحق ٹھہریں۔

۲۔ ان احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ اونٹ کی قربانی افضل ہے۔ پھر گائے کی، اور اس کے بعد بکرے کی۔

۳۔ خطیب کے منبر پر آ جانے کے بعد حاضرین جمعہ کو جمعہ کا ثواب نہیں ملتا، البتہ نماز جمعہ میں شریک ہونے پر نماز جمعہ کا ثواب ملتا ہے۔ لہٰذا خطیب کے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں پہنچ جانا چاہیے تاکہ انسان جمعہ کا ثواب حاصل کر سکے۔

(۱۷۷۰) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۲/۴۷۵۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۱۹۲۱۔ مسند ابی یعلی: ۶۴۹۸۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۷۴.

۴۔ قربانی اور صدقات کا اطلاق چھوٹی اور بڑی چیزوں پر بھی ہوتا ہے اور حاضرین جمعہ میں سے مختلف لوگوں کے درجات اور ثواب مختلف ہوتے ہیں۔

٣٩..... بَابُ ذِكْرِ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِلْمُتَخَلِّفِينَ عَنِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ طَيِّهِمُ الصُّحُفَ

فرشتوں کا رجسٹر بند کرنے کے بعد جمعہ سے پیچھے رہ جانے والوں کے لیے دعا کرنے کا بیان

١٧٧١۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا مَطَرٌ (ح) وحَدَّثَنَا أَبُوْ حَاتِمٍ سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا الْمُقْرِئُ، أَخْبَرَنِيْ هَمَّامٌ، عَنْ مَطَرٍ.........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((تُبْعَثُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَكْتُبُوْنَ مَجِيءَ النَّاسِ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ، وَرُفِعَتِ الْأَقْلَامُ، فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا حَبَسَ فُلَاناً؟ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ ضَالاً فَاهْدِهِ، وَإِنْ كَانَ مَرِيْضاً فَاشْفِهِ، وَإِنْ كَانَ عَائِلاً فَأَغْنِهِ. هٰذَا حَدِيْثُ الْمُقْرِئِ. وَقَالَ الْقُطَعِيُّ: قَالَ: تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، وَقَالَ أَيْضاً: يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ، اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ ضَالاً فَاهْدِهِ، وَإِنْ كَانَ ...... إِلٰى اٰخِرِهِ.

''حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جمعہ والے دن فرشتوں کو مسجد کے دروازوں پر بٹھایا جاتا ہے، وہ لوگوں کی آمد کو (بالترتیب) لکھتے رہتے ہیں۔ پھر جب امام تشریف لے آتا ہے تو رجسٹر لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور قلم اٹھا لیے جاتے ہیں۔ تو فرشتے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں: فلاں شخص کو کس چیز نے (جمعہ سے) روک لیا ہے؟ پھر فرشتے دعا کرتے ہیں: اے اللہ! فلاں شخص اگر گمراہ ہوگیا ہے تو اسے ہدایت نصیب فرما اور اگر وہ بیمار ہے تو اسے شفا نصیب فرما اور اگر وہ فقیر ہے تو اسے غنی کردے۔ یہ جناب مقرئ کی حدیث ہے۔ اور جناب قطعی کی روایت میں ہے: ''فرشتے مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور یہ الفاظ بھی روایت کیے کہ وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں: اے اللہ! اگر وہ گمراہ ہوگیا ہے تو اسے سیدھی راہ دکھا۔ اگر وہ ایسے ایسے ہوگیا ہے تو...... آخر تک۔''

٤٠..... بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَتَرْكِ الرُّكُوبِ وَاسْتِحْبَابِ مُقَارَبَةِ الْخُطَا لِتَكْثُرَ الْخُطَا فَيَكْثُرَ الْأَجْرُ

جمعہ کے لیے جاتے وقت سواری پر سوار نہ ہونے اور پیدل چل کر جانے کی فضیلت کا بیان چھوٹے قدموں کے ساتھ چلنا مستحب ہے تاکہ (مسجد تک) قدم زیادہ ہوجائیں تاکہ اجر و ثواب بھی زیادہ ہوجائے

(١٧٧١) اسنادہ ضعیف: مطر الوراق راوی ضعیف ہے۔ الضعیفة: ٥١٦١.

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَ قِيَامُهَا))، قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت میں ہے: ''(جمعہ کے لیے آنے والے کو) ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا اجر ملتا ہے۔'' میں یہ روایت پہلے لکھوا چکا ہوں۔

۴۱.....بَابُ الْأَمْرِ بِالسَّكِينَةِ فِي الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ النَّهْيِ عَنِ السَّعْيِ إِلَيْهَا

جمعہ کے لیے سکون و اطمینان کے ساتھ جانے کا حکم اور دوڑتے ہوئے جانے کی ممانعت کا بیان

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْاِسْمَ الْوَاحِدَ يَقَعُ عَلَى فِعْلَيْنِ يُؤْمَرُ بِأَحَدِهِمَا وَ يُزْجَرُ عَنِ الْآخَرِ بِالْاِسْمِ الْوَاحِدِ، فَمَنْ لَّا يَفْهَمُ الْعِلْمَ، وَلَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْمَعْنَيَيْنِ، قَدْ يَخْطُرُ بِبَالِهِ أَنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ، قَدْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي نَصِّ كِتَابِهِ بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ فِي قَوْلِهِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ وَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى ﷺ قَدْ نَهَى عَنِ السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَ الْوَقَارَ)) . وَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَإِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ، فَلَا تَسْعَوْا إِلَيْهَا وَ امْشُوا وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ)) . فَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَ بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنِ السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ، فَالسَّعْيُ الَّذِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ هُوَ الْمُضِيُّ إِلَيْهَا، غَيْرَ السَّعْيِ الَّذِي زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِتْيَانِ الصَّلَاةِ . لِأَنَّ السَّعْيَ الَّذِي زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْخَبَبُ وَ شِدَّةُ الْمَشْيِ إِلَى الصَّلَاةِ الَّذِي هُوَ ضِدُّ الْوَقَارِ وَالسَّكِينَةِ، فَمَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِ غَيْرَ مَا زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، وَ إِنْ كَانَ الْاِسْمُ الْوَاحِدُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِمَا جَمِيعاً،

قَالَ أَبُوبَكْرٍ خَبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایک ہی اسم کا اطلاق دو مختلف فعلوں پر ہو جاتا ہے۔ ایک فعل کا حکم دیا جاتا ہے جبکہ اسی اسم کے ساتھ دوسرے فعل سے منع کیا جاتا ہے لہٰذا کم فہم شخص جو دونوں معنوں میں فرق نہیں کر سکتا اس کے دل میں یہ خیال آ سکتا ہے کہ یہ دونوں مختلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآنِ مجید میں جمعہ کے لیے سعی (دوڑنے) کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ ''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان کہہ دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو۔'' (جلدی آؤ)۔'' جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے آتے وقت دوڑنے سے منع کیا ہے۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب تم نماز کے لیے آؤ تو تم کو سکون اور وقار اختیار کرنا چاہیے۔'' اور آپ نے فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے آؤ تو تم اس کی

طرف دوڑ مت لگاؤ، تم سکون و اطمینان کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔" چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے لیے سعی (دوڑنے) کا حکم دیا ہے جبکہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے لیے آتے وقت سعی سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے لیے جس سعی کا حکم دیا ہے وہ جمعہ کے لیے آنا ہے اور یہ سعی اس سعی سے مختلف ہے جس سے نبی اکرم ﷺ نے نماز کے لیے آتے وقت منع فرمایا ہے۔ کیونکہ جس سعی سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے مراد نماز کے لیے آتے وقت تیز دوڑ لگانا ہے جو وقار و سکون کے منافی ہو۔ لہٰذا جس سعی کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے وہ اس سعی سے مختلف ہے جس سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے، اگرچہ دونوں کے لیے لفظ سعی ہی بولا گیا ہے۔

امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی حدیث کہ جب تم نماز کے لیے آؤ تو تمہیں سکینت اور وقار اختیار کرنا چاہیے۔ (یہ اس کی دلیل ہے)"

١٧٧٢۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوْهَا وَ أَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَأْتُوْهَا وَ أَنْتُمْ تَمْشُوْنَ، عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَ مَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا)).

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم دوڑتے ہوئے نماز کے لیے مت آؤ، تم نماز کے لیے اس حال میں چلتے آؤ کہ تم پر سکون و اطمینان ہو تو تم جو نماز پالو اسے پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے اسے پورا کر لو۔"

فوائد:...... آیت جمعہ میں جمعہ کی اذان سن کر جلد مسجد میں پہنچنے کی تاکید خاص ہے۔ لیکن حدیث الباب کی رو سے مسجد کا رخ کرتے وقت بھاگ کر مسجد میں پہنچنا ممنوع ہے۔ بلکہ جمعہ کے دن بھی مسجد میں آتے وقت سکینت و وقار اختیار کرنا چاہیے اور آیت جمعہ میں سعی سے مقصود یہ ہے کہ اذان جمعہ کے بعد تمام کام ختم کر دینے چاہئیں اور فقط جمعہ کے اہتمام کی تیاری کرنی چاہیے اور فوراً مسجد کا رخ کرنا چاہیے۔

❁❁❁❁

(١٧٧٢) تقدم تخريجه برقم: ١٥٠٥.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَذَانِ وَ الْخُطْبَةِ فِي الْجُمُعَةِ وَ مَا يَجِبُ عَلَي الْمَأْمُومِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنَ الْإِسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ وَالْإِنْصَاتِ لَهَا، وَ مَا أُبِيحَ لَهُمْ مِنَ الْأَفْعَالِ وَ مَا نُهُوْا عَنْهُ

اذان، خطبہ جمعہ، اوراس دوران مقتدیوں کا بغور خطبہ سننا اور خاموش رہنا اوران افعال کے ابواب کا مجموعہ جواُن کے لیے جائز ہیں اور جو منع ہیں

۴۲..... بَابُ ذِكْرِ الْأَذَانِ الَّذِيْ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ أَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ إِذَا نُوْدِيَ بِهٖ، وَ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُنَادٰى بِهٖ، وَ ذِكْرِ مَنْ أَحْدَثَ النِّدَاءَ الْأَوَّلَ قَبْلَ خُرُوْجِ الْإِمَامِ

اس اذان کا بیان جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں موجود تھی۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جب وہ اذان دے دی جائے تو جمعہ کے لیے جلدی کی جائے اوراس وقت کا بیان جب یہ اذان دی جاتی تھی اوراس شخص کا ذکر جس نے امام کے تشریف لانے سے پہلے پہلی اذان دینی شروع کی تھی

۱۷۷۳ - أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسٰى، نَا أَبُوْ عَامِرٍ، نَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.......... عَنِ السَّائِبِ - وَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ - قَالَ: كَانَ النِّدَاءُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِي الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ وَ إِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ، حَتّٰى كَانَ عُثْمَانُ، فَكَثُرَ النَّاسُ، فَأَمَرَ بِالنِّدَاءِ الثَّالِثِ عَلَى الزَّوْرَاءِ، فَثَبَتَ حَتَّى السَّاعَةِ. قَالَ

''حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جمعہ کے دن جس اذان کا ذکر کیا ہے وہ اس وقت دی جاتی تھی جب امام (خطبہ جمعہ کے لیے) تشریف لے آتا اور (دوسری اذان یعنی اقامت) نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے عہد میں اس وقت کہی جاتی جب نماز کھڑی ہوتی۔ حتیٰ کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عہد آیا تو لوگ زیادہ ہوگئے، لہٰذا انہوں نے تیسری اذان زوراء مقام پر

(۱۷۷۳) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الاذان یوم الجمعة، حدیث: ۹۱۲۔ سنن ابی داود: ۱۰۸۷۔ سنن ترمذی: ۵۱۶۔ سنن نسائی: ۱۳۹۳۔ مسند احمد: ۳/۴۴۹.

أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ قَوْلِهِ: ((وَ إِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ)) يُرِيْدُ النِّدَاءَ الثَّانِيَ: الْإِقَامَةَ. وَ الْأَذَانُ وَ الْإِقَامَةُ يُقَالُ لَهُمَا: أَذَانَانِ ـ أَلَمْ تَسْمَعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ)) وَ إِنَّمَا أَرَادَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانٍ وَّ إِقَامَةٍ. وَ الْعَرَبُ قَدْ تُسَمِّي الشَّيْئَيْنِ بِاسْمِ الْوَاحِدِ إِذَا قَرَنَتْ بَيْنَهُمَا. قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ﴾ وَقَالَ: ﴿وَ وَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ﴾ وَ إِنَّمَا هُمَا أَبٌ وَ أُمٌّ، فَسَمَّاهُمَا اللّٰهُ أَبَوَيْنِ. وَ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ خَبَرُ عَائِشَةَ: كَانَ طَعَامُنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْوَدَيْنِ، التَّمْرُ وَالْمَاءُ. وَإِنَّمَا السَّوَادُ لِلتَّمْرِ خَاصَّةً دُوْنَ الْمَاءِ، فَسَمَّتْهُمَا عَائِشَةُ الْأَسْوَدَيْنِ لِمَا قَرَنَتْ بَيْنَهُمَا. وَ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ قِيْلَ: سُنَّةُ الْعُمَرَيْنِ. وَ إِنَّمَا أُرِيْدَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ، لَا كَمَا تَوَهَّمَ مَنْ ظَنَّ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ. وَالدَّلِيْلُ عَلَى أَنَّهُ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: وَ إِذَا قَامَتِ الصَّلَاةُ النِّدَاءُ الثَّانِيْ الْمُسَمّٰى إِقَامَةً.

کہنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ اذان آج تک باقی ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حدیث کے ان الفاظ'' اور جب نماز کھڑی ہوتی'' سے مراد دوسری اذان یعنی اقامت مراد ہے۔ اور اذان و اقامت کو اذانان (دو اذانیں) کہا جاتا ہے۔ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا آپ فرماتے ہیں: ''ہر دو اذانوں کے درمیان (نفل) نماز ہے۔ اس سے آپ ﷺ کی مراد ہر اذان اور اقامت کے درمیان ہے۔ اور عرب دو ملی ہوئی چیزوں کو ایک ہی نام دے دیتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ﴾ ''والدین میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے۔'' اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَ وَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ﴾ ''اور اس کے وارث اس کے والدین ہوں تو اس کی والدہ کو تیسرا حصہ ملے گا۔'' جبکہ والدین سے مراد ماں اور باپ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے دونوں کے لیے ''أبــويـن'' (دو باپ) کا لفظ بولا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بھی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے۔'' رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہمارا کھانا دو سیاہ چیزیں ہوتی تھیں: کھجور اور پانی۔'' جبکہ سیاہ رنگ صرف کھجور کا ہوتا ہے پانی کا نہیں۔ اس کے باوجود عائشہ رضی اللہ عنہا نے دونوں کو اسودین (دو سیاہ چیزیں) کا نام دیا ہے۔ جبکہ ان دونوں کو ملا دیا گیا تھا۔ اسی قسم کی ایک مثال ''سُنَّةُ الْعُمَرَيْنِ'' عمرین کا طریقہ اور سنت'' اور اس سے مراد حضرت ابوبکر اور عمر کا طریقہ ہوتا ہے، اور اس سے مراد حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کا طریقہ نہیں ہے، جیسا کہ بعض لوگوں کو اس سے غلط فہمی اور وہم ہوا ہے۔ اور اس بات کی دلیل کہ حدیث کے ان الفاظ'' اور جب نماز کھڑی ہوتی'' سے مراد دوسری اذان ہے جسے اقامت

کہتے ہیں۔ (درج ذیل حدیث ہے)۔

فوائد :......۱۔ عہد رسالت، خلافت ابوبکر وعمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ابتدائی دور خلافت میں جمعہ کی ایک اذان مشروع تھی اور یہی مسنون و مستحب طریقہ ہے۔ کہ امام کے منبر پر براجمان ہونے کے بعد ایک اذان کہی جائے۔

۲۔ عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں جمعہ کی دو اذانیں ہوتی تھیں، ایک مقام زوراء (تجارتی منڈی) میں اور دوسری امام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد، یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا اجتہاد تھا، مقصود یہ تھا کہ بازار میں مصروف لوگوں کو جمعہ کی اطلاع دی جائے اور وقت جمعہ تمام لوگ مسجد میں پہنچ جائیں اور جمعہ سے تاخیر کی گنجائش باقی نہ رہے۔

۱۷۷٤ـ أَنَّ سَلْمَ بْنَ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا: وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ أَذَانَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، حَتّٰى كَانَ زَمَنُ عُثْمَانَ، فَكَثُرَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأَذَانِ الْأَوَّلِ بِالزَّوْرَاءِ.

"حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک، حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں جمعہ کے دن دو اذانیں ہوتی تھیں۔ (اذان اور اقامت)۔ حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوگیا تو انہوں نے پہلی اذان زوراء مقام پر دینے کا حکم دیا۔"

۴۳..... بَابُ فَضْلِ إِنْصَاتِ الْمَأْمُوْمِ عِنْدَ خُرُوْجِ الْإِمَامِ قَبْلَ الْإِبْتِدَاءِ فِي الْخُطْبَةِ

امام کے تشریف لانے کے بعد اور خطبہ شروع ہونے سے پہلے مقتدی کے خاموش ہونے کی فضیلت کا بیان

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ كَلَامَ الْإِمَامِ يَقْطَعُ الْكَلَامَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي خَبَرِ أَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَأَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ))، وَكَذٰلِكَ فِي خَبَرِ سَلْمَانَ أَيْضاً وَأَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ. قَدْ خَرَّجْتُ خَبَرَ أَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنَ الْكِتَابِ.

اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ امام کی گفتگو سے دوسرے لوگوں کی کلام ختم ہوتی ہے، امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت میں ہے: "اور (مقتدی) خاموش ہو جائے جب اس کا امام تشریف لے آئے۔" اسی طرح حضرت سلمان اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہما کی روایات میں بھی (اس قسم کے الفاظ آئے ہیں)۔ حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایات میں کتاب کے گزشتہ صفحات میں بیان کر چکا ہوں۔

۱۷۷٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرِ بْنِ رَافِعٍ الْبَغْدَادِيُّ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا أَبِي، عَنْ إِبْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي يَحْيٰى، عَنْ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ..........

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْلُ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ إِنْ بَدَا لَهُ، وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ، كَانَ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَقُوْلُ: إِنَّ الْإِنْصَاتَ عِنْدَ الْعَرَبِ قَدْ يَكُوْنُ الْإِنْصَاتُ عَنْ مُكَالَمَةِ بَعْضِهِمْ بَعْضاً دُوْنَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَدُوْنَ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالدُّعَاءِ، كَخَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: كَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ، ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَأَنْصِتُوْا﴾ فَإِنَّمَا زُجِرُوْا فِي الْاٰيَةِ عَنْ مُكَالَمَةِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا، وَأُمِرُوْا بِالْإِنْصَاتِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ: اَلْإِنْصَاتِ عَنْ كَلَامِ النَّاسِ لَا عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ، إِذِ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: ((ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَتّٰى يُصَلِّيَ)) أَنْ يَنْصُتَ شَاهِدُ الْجُمُعَةِ فَلَا يُكَبِّرُ مُفْتَتِحًا لِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ، وَلَا يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ، وَلَا يُسَبِّحُ

''حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو اس نے خوشبو لگائی اور اپنا عمدہ لباس زیب تن کیا پھر وہ مسجد چلا گیا اور اگر اس کا جی چاہا تو اس نے نمازِ نفل ادا کی اور اس نے کسی کو تکلیف نہ دی، پھر جب اس کا امام آ گیا تو اس نے خاموشی اختیار کی حتیٰ کہ نماز ادا کر لیتا ہے تو اس کے یہ اعمال اس جمعہ اور گزشتہ جمعہ کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جائیں گے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ اسی جنس سے متعلق ہے جس کے متعلق میں کہتا ہوں کہ عرب کے نزدیک انصات سے مراد کبھی ایک دوسرے سے بات چیت سے خاموشی ہوتی ہے، قرآن مجید کی تلاوت، ذکرِ الٰہی اور دعا کرنے سے خاموشی مراد نہیں ہوتی۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: ''صحابہ کرام نماز کے دوران بات چیت کر لیتے تھے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہو گئی ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَأَنْصِتُوْا﴾ ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اسے غور سے سنو اور خاموش ہو جاؤ'' اس آیت میں انہیں ایک دوسرے سے گفتگو کرنے سے روکا گیا ہے اور انہیں قرآن مجید کی تلاوت کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیا ہے۔ یہ خاموشی لوگوں کی باہمی گفتگو سے ہوگی؟ قراءت قرآن، تسبیحات، تکبیر، ذکر اور دعا سے خاموش رہنا مراد نہیں ہے کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ''پھر جب امام تشریف لے آیا تو وہ خاموش ہو گیا حتیٰ کہ اس نے نماز پڑھ لی۔'' سے آپ کی

(۱۷۷۵) اسناده حسن: مسند احمد: ۵/ ٤٢٠ـ مجمع الزوائد: ٢/ ١٧١ بحواله طبرانی.

فِي الرُّكُوْعِ، وَلَا يَقُوْلُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَلَا يُكَبِّرُ عِنْدَ الْإِهْوَاءِ إِلَى السُّجُوْدِ، وَلَا يُسَبِّحُ فِي السُّجُوْدِ، وَلَا يَتَشَهَّدُ فِي الْقُعُوْدِ، وَهٰذَا لَا يَتَوَهَّمُهُ مَنْ يَعْرِفُ أَحْكَامَ اللّٰهِ وَدِيْنَهُ فَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ مَعْنَى الْإِنْصَاتِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ: عَنْ مُكَالَمَةِ النَّاسِ، لَا عَمَّا أُمِرَ الْمُصَلِّيْ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالذِّكْرِ الَّذِيْ أُمِرَ بِهِ فِي الصَّلَاةِ، فَهٰكَذَا مَعْنٰى خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ ثَبَتَ وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا، أَيْ أَنْصِتُوْا عَنِ كَلَامِ النَّاسِ. وَقَدْ بَيَّنْتُ مَعْنَى الْإِنْصَاتِ، وَعَلٰى كَمْ مَعْنًى يَنْصَرِفُ هٰذَا اللَّفْظُ فِي الْمَسْأَلَةِ الَّتِيْ أَمْلَيْتُهَا فِي ((الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ)).

مراد یہ نہیں کہ جمعہ میں حاضر ہونے والا شخص نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر نہیں کہے گا اور نہ رکوع کو جاتے وقت تکبیر کہے گا اور نہ رکوع میں تسبیحات پڑھے گا اور نہ رکوع سے سر اٹھا کر "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" پڑھے گا اور نہ سجدے کے لیے جھکتے وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے گا اور نہ سجدے میں تسبیح پڑھے گا اور نہ قعدہ میں تشہد پڑھے گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کے دین کو سمجھتا ہے اسے اس قسم کا وہم نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہ بات حتمی اور یقینی ہے کہ اس حدیث میں انصات (خاموشی) کا مطلب لوگوں کی باہمی گفتگو اور کلام سے خاموشی ہے۔ اس کا مطلب تکبیر، قراءتِ قرآن، تسبیح اور ذکر وغیرہ سے خاموشی نہیں ہے جن کا نمازی کو نماز کے دوران حکم دیا گیا ہے کہ وہ یہ اعمال انجام دے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کا معنی ہے، اگر یہ صحیح ثابت ہو۔ ''جب امام قراءت کرے تو خاموشی اختیار کرو۔'' یعنی لوگوں سے بات چیت ختم کر دو۔ میں مسئلہ ''امام کے پیچھے قراءت کرنا'' کے تحت انصات کا معنی اور اس لفظ کے کتنے معانی ہو سکتے ہیں، میں بیان کر چکا ہوں۔''

فوائد :......خطبہ جمعہ کے لیے سامعین کا خاموشی اختیار کرنا لازم اور اجر و ثواب کا باعث ہے اور دوران خطبہ سامعین کا گفتگو کرنا لغو اور جمعہ کے ثواب کو مٹا دیتا ہے۔

۴۴...... بَابُ ذِكْرِ أَنَّ مَوْضِعَ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخُطْبَةِ

نبی کریم ﷺ کے منبر بنانے سے پہلے خطبہ کے لیے کھڑے ہونے کی جگہ کا بیان

كَانَ قَبْلَ اتِّخَاذِهِ الْمِنْبَرَ. وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْخُطْبَةَ عَلَى الْأَرْضِ جَائِزَةٌ مِّنْ غَيْرِ صُعُوْدِ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاتِّخَاذِ الْمِنْبَرِ إِذْ هُوَ أَحْرٰى أَنْ يَّسْمَعَ النَّاسُ خُطْبَةَ الْإِمَامِ إِذَا كَثُرُوْا إِذَا خَطَبَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

اور اس دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن منبر پر چڑھے بغیر زمین پر خطبہ دینا جائز ہے اور اس علت کا ذکر جس کی بنا پر نبی ﷺ نے منبر بنانے کا حکم دیا تھا کیونکہ جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جائے تو امام منبر پر خطبہ دے گا تو لوگ بخوبی سن

سکیں گے

١٧٧٦ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ نَـا أَبُـوْ بَـكْـرٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى -يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ- عَنِ الْمُبَارَكِ وَ هُوَ ابْنُ فُضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ.........

عَـنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ خَشَبٍ أَوْ جِذْعٍ أَوْ نَـخْـلَةٍ -شَكَّ الْمُبَارَكُ- فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَـالَ: ((ابْـنُوْ لِيْ مِنْبَرًا)) . فَبَنَوْا لَهُ الْمُنْبَرَ . فَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ ، حَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَنِيْنَ الْوَالِهِ ، فَمَا زَالَتْ حَتّٰى نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ ، فَأَتَاهَا فَاحْتَضَنَهَا فَسَـكَـنَـتْ . قَـالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الْوَالِهُ يُرِيْدُ بِهَا الْمَرْأَةَ إِذَا مَاتَ لَهَا وَلَدٌ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن لکڑی کے ایک ستون، تنے یا کھجور کے درخت سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے تھے (اور خطبہ ارشاد فرماتے تھے)۔ مبارک راوی کو شک ہے کہ کون سا لفظ بیان کیا تھا۔ پھر جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے لیے منبر بناؤ'' تو صحابہ نے آپ کے لیے منبر بنا دیا۔ لہٰذا آپ منبر پر تشریف فرما ہوگئے تو لکڑی، اپنے بچے کی جدائی میں رونے والی ماں کی طرح رونے لگی۔ وہ اسی طرح روتی رہی حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے، پھر آپ نے جا کر اسے گلے سے لگایا تو وہ خاموش ہوگئی۔''

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''الـوالہ سے مراد وہ عورت ہے جس کا بچہ فوت ہوگیا ہو (اور وہ اس کی جدائی میں روتی ہو)''

٤٥..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا حَنَّ الْجِذْعُ عِنْدَ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ . وَ صِفَةِ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ عَدَدَ دَرَجِهِ ، وَ الْإِسْتِنَادِ إِلٰى شَيْءٍ إِذَا خَطَبَ عَلَى الْأَرْضِ

اس علت کا بیان جس کی وجہ سے تنا رونا شروع ہوگیا تھا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کی بناوٹ، سیڑھیوں کی تعداد اور جب زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا جائے تو کسی چیز کا سہارا لینے کا بیان

١٧٧٧ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ ، نَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِيْ طَلْحَةَ ، ثَنَا.........

(١٧٧٦) حسن: الصحيحة: ٢١٧٤ـ مسند احمد: ٢٢٢/٣ـ صحيح ابن حبان: ٦٤٧٣.

(١٧٧٧) اسناده حسن: سنن ترمذی، كتاب المناقب، باب (٩)، حديث: ٣٦٢٧ باختصار- سنن الدارمی: ٤١.

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَى جِذْعٍ مَنْصُوْبٍ فِي الْمَسْجِدِ فَيَخْطُبُ فَجَاءَ رُوْمِيٌّ فَقَالَ: أَلَا نَصْنَعُ لَكَ شَيْئاً تَقْعُدُ وَكَأَنَّكَ قَائِمٌ؟ فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَراً، لَهُ دَرَجَتَانِ، وَيَقْعُدُ عَلَى الثَّالِثَةِ، فَلَمَّا قَعَدَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ خَارَ الْجِذْعُ خَوَارَ الثَّوْرِ، حَتَّى ارْتَجَّ الْمَسْجِدُ بِخَوَارِهِ حُزْناً عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَالْتَزَمَهُ وَهُوَ يَخُوْرُ، فَلَمَّا الْتَزَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ لَمْ أَلْتَزِمْهُ مَا زَالَ هٰكَذَا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ حُزْناً عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِنَ يَعْنِي الْجِذْعَ. وَفِيْ خَبَرِ جَابِرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ هٰذَا بَكَى لِمَا فَقَدَ مِنَ الذِّكْرِ.

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہوتے تو مسجد میں نصب ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگاتے، پھر خطبہ ارشاد فرماتے۔ پھر ایک رومی شخص آیا تو اس نے عرض کی: کیا ہم آپ کے لیے ایک ایسی چیز نہ بنادیں کہ آپ اس پر بیٹھ جائیں تو کھڑے محسوس ہوں؟ اس نے آپ ﷺ کے لیے ایک منبر بنایا جس کی دو سیڑھیاں تھیں اور آپ تیسری سیڑھی پر بیٹھتے تھے۔ پھر جب آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو تنے نے بیل کی طرح رونا شروع کردیا۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کی جدائی میں اس کے رونے کی آواز سے مسجد گونج اٹھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ منبر سے اتر کر اس کے پاس تشریف لائے اور اسے اپنے ساتھ چمٹالیا جبکہ وہ رو رہا تھا۔ جب نبی کریم ﷺ نے اسے اپنے ساتھ چمٹایا تو وہ خاموش ہوگیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں اسے اپنے ساتھ نہ چمٹاتا تو یہ رسول اللہ ﷺ کی جدائی میں تاقیامت اسی طرح روتا رہتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے تنے کو دفن کردیا گیا۔" حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "یہ اللہ تعالیٰ کے ذکر (خطبہ) کی جدائی میں رویا ہے۔"

فوائد:......۱۔ منبر کے استعمال سے قبل نبی ﷺ زمین پر ایک ستون کا سہارا لے کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، پھر جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگی تو آپ ﷺ نے منبر بنانے کا حکم دیا اور منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد کرنا شروع کیا، لہٰذا خطبہ جمعہ کے لیے منبر کا استعمال مسنون ہے۔

۲۔ جمادات میں حس موجود ہے اور محبوب کی جدائی سے انہیں بھی صدمہ لاحق ہوتا ہے۔

۳۔ نبی ﷺ کے منبر کی تین سیڑھیاں تھیں اور آپ ﷺ تیسری سیڑھی پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد کرتے تھے۔

۴۶..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِعْتِمَادِ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْقَسِّي أَوِ الْعَصَا اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے خطبہ دیتے وقت کمان یا لاٹھی کا سہارا لینا مستحب ہے

۱۷۷۸ ـ أَنَـا أَبُـوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامِ الْمِصْرِيُّ، نَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍ، نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ.........

عَـنْ عَبْـدِ الـرَّحْـمٰـنِ بْـنِ خَـالِدٍ ـ وَ هُوَ الْـعَدْوَانِيُّ ـ عَنْ أَبِيْهِ. أَنَّهُ أَبْصَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ قَائِمٌ عَلٰى قَـوْسٍ أَوْ عَصًا حِيْنَ أَتَاهُمْ، قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ﴿وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ﴾ فَـوَعَيْتُهَا فِي الْـجَاهِـلِيَّةِ وَ أَنَـا مُشْـرِكٌ، ثُـمَّ قَرَأْتُهَا فِي الْإِسْلَامِ. فَـدَعَتْنِـي ثَـقِيفٌ، فَـقَالُوْا: مَا سَمِعْتَ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَقَرَأْتُهَا عَلَيْهِمْ. فَـقَـالَ مَـنْ مَّـعَهُـمْ مِنْ قُرَيْشٍ: نَحْنُ أَعْلَمُ بِـصَاحِبِنَا لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّهُ ـ كَمَا يَقُوْلُ ـ حَقٌّ لَتَابَعْنَاهُ.

”حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کمان یا لاٹھی کا سہارا لیے ہوئے دیکھا، جب وہ مسلمانوں کے پاس آئے تھے۔ کہتے ہیں: میں نے آپ کو یہ سورت پڑھتے ہوئے سنا: ﴿ وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ ﴾ تو میں نے یہ سورت جاہلیت میں یاد کرلی تھی جبکہ میں ابھی مشرک ہی تھا۔ پھر میں نے مسلمان ہونے کے بعد اس کی تلاوت کی۔ پھر مجھے ثقیف کے لوگوں نے بلایا اور پوچھا: تم نے اس شخص (محمد ﷺ) سے کیا سنا ہے؟ تو میں نے یہ سورت انہیں سنادی تو ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے قریشی کہنے لگے: ہم اپنے ساتھی کو زیادہ جانتے ہیں اگر ہم اس کی دعوت کو حق مانتے تو اس کی اتباع کر لیتے۔“

فوائد:......۱۔ خطبہ جمعہ کے لیے خطیب کا کھڑا ہونا مستحب ہے اور بلا عذر بیٹھ کر خطبہ دینا مکروہ ہے۔

۲۔ حاکم یا امام کی غلطی پر اسے متنبہ کرنا اور خلاف سنت پر اسے ڈانٹنا درست اور نہی عن المنکر کے عین مطابق ہے۔

۴۷..... بَابُ ذِكْرِ الْعُوْدِ الَّذِيْ مِنْهُ اتُّخِذَ مِنْبَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس لکڑی کا بیان جس سے رسول اللہ ﷺ کا منبر بنایا گیا تھا

۱۷۷۹ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ.........

عَـنْ أَبِـي حَـازِمٍ، قَـالَ: اخْتَلَفُوْا فِيْ مِنْبَرِ

”جناب ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے

(۱۷۷۸) اسـنـاده ضعيف: عبدالرحمٰن بن خالد عدوانی مجہول راوی ہے۔ مسـنـد احـمـد: ٤/ ٣٣٥. ١٧٧٨/١۔ صـحـيـح مسلم، كتاب الجمعة، باب في قوله تعالى ﴿ واذا راؤا تجارة...... ﴾، حديث: ٨٦٤۔ سنن نسائی: ١٣٩٨. ١٧٧٨/٢۔ انظر الحديث السابق.

(۱۷۷۹) تقدم تخريجه برقم: ١٥٢١.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ هُوَ، فَأَرْسَلُوْا إِلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فَقَالَ: مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ.

قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: الْأَثْلُ هُوَ الطَّرْفَاءُ.

رسول اللہ ﷺ کے منبر کے متعلق اختلاف کیا کہ وہ کس چیز سے بنا تھا۔ تو انہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس (ایک شخص کو پوچھنے کے لیے) بھیجا تو انہوں نے فرمایا: لوگوں میں مجھ سے زیادہ اس بات کو جاننے والا کوئی شخص باقی نہیں ہے۔ وہ جنگل کے جھاؤ کی لکڑی سے بنا تھا۔''

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''الاثل سے مراد الطرفاء (جھاؤ سے ملتا جلتا درخت) ہے۔''

فوائد:...... یہ حدیث واضح نص ہے کہ نبی ﷺ کا منبر جنگلی جھاؤ کے درخت سے تیار ہوا تھا، لیکن منبر کی تعمیر کے لیے جھاؤ کا درخت استعمال کرنا ضروری نہیں، بلکہ کسی بھی لکڑی یا کسی اور میٹریل سے منبر تیار کرنا جائز ہے البتہ خطبہ کے لیے منبر کا استعمال مستحب فعل ہے۔

۴۸..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ النَّاسَ بِالْجُلُوْسِ عِنْدَ الْأَسْتِوَاءِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِنْ كَانَ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَ مَنْ دُوْنَهُ حَفِظَ ابْنَ عَبَّاسٍ فِيْ هٰذَا الْأَسْنَادِ فَإِنَّ أَصْحَابَ ابْنِ جُرَيْجٍ أَرْسَلُوْا هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جمعہ کے دن امام کا منبر پر تشریف فرما ہوتے وقت لوگوں کو بیٹھنے کا حکم دینا، اگر ولید بن مسلم اور ان کے نیچے والے راویوں نے اس سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا واسطہ یاد رکھا ہو کیونکہ ابن جریج کے شاگردوں نے یہ روایت عطاء کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ ذکر نہیں کیا)

۱۷۸۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نَا الْوَلِيْدُ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رِبَاحٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا اسْتَوَى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ لِلنَّاسِ ((إِجْلِسُوْا)) فَسَمِعَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَجَلَسَ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ((تَعَالَ)) يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو آپ نے لوگوں سے کہا: بیٹھ جاؤ۔'' تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ کا یہ حکم سنا جبکہ وہ مسجد کے دروازے پر تھے تو وہ (وہیں) بیٹھ گئے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا: ''اے ابن مسعود (اندر) آ جاؤ۔''

(۱۷۸۰) حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الامام یکلم الرجل فی خطبۃ، حدیث: ۱۰۹۱.

۴۹..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْجَلْسَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ جَهَلَ السُّنَّةَ فَزَعَمَ أَنَّ السُّنَّةَ بِدْعَةٌ، وَ قَالَ الْجُلُوسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ بِدْعَةٌ

جمعہ کے دن خطبوں کی تعداد، دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو سنت نبوی سے جاہل ہے اور سنت کو بدعت سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا بدعت ہے۔

۱۷۸۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا أَبُو بَحْرٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا نَافِعٌ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خُطْبَتَيْنِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ بُنْدَارًا يَقُوْلُ: كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ يَجُلُّ هٰذَا الشَّيْخَ يَعْنِي الْبَكْرَاوِيَّ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن دو خطبے دیا کرتے تھے، ان کے درمیان بیٹھتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے جناب بندار کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ شیخ بکراوی کو بلند مرتبہ قرار دیتے تھے اور ان کی عزت و تکریم کرتے تھے۔''

فوائد:......۱۔ جمعہ کے دو خطبے مشروع ہیں اور ان کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔

۲۔ جمعہ کے دونوں خطبوں میں وعظ و نصیحت اور ارشاد و تبلیغ مسنون و مستحب سنت فعل ہے۔

۵۰..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْصِيرِ الْخُطْبَةِ وَ تَرْكِ تَطْوِيْلِهَا

خطبہ جمعہ کو مختصر کرنا اور اسے طویل نہ کرنا مستحب ہے

۱۷۸۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هِيَاجٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَرْحَبِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ.........

قَالَ أَبُو وَائِلٍ: خَطَبَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأَبْلَغَ وَ أَوْجَزَ، فَلَمَّا نَزَلَ، قُلْنَا لَهُ: يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتَ وَأَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ نَفَسْتَ . قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ

''جناب ابووائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے ہمیں بڑا بلیغ اور مختصر خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر جب وہ منبر سے اترے تو ہم نے ان سے عرض کی: ''اے ابو یقظان آپ نے بڑا بلیغ اور مختصر خطبہ ارشاد فرمایا ہے، اگر آپ اسے طویل کرتے تو بہت اچھا ہوتا۔ انہوں نے فرمایا: بے شک میں نے رسول

(۱۷۸۱) تقدم تخریجه برقم: ۱۴۴۶.

(۱۷۸۲) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلاة والخطبة، حدیث: ۸۶۶۔ مسند احمد: ۲۶۳/۴۔ سنن الدارمی: ۱۵۵۶.

مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيْلُوْا الصَّلَاةَ وَ أَقْصِرُوْا الْخُطْبَةَ، فَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا)). أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِهِ رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَذَرِيُّ أَبُوْ الْحَسَنِ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عُصَيْمٍ الْجُعْفِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، وَ لَمْ يَقُلْ: فَلَوْ كُنْتَ نَفَسْتَ.

اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''بلاشبہ آدمی کی لمبی نماز اور مختصر خطبہ اس کے فقیہ ہونے کی علامت ہے۔ لہٰذا تم نماز کو طویل اور خطبہ کو مختصر کیا کرو۔'' کیونکہ بعض بیان جادو (کا اثر) رکھتے ہیں۔'' جناب عبدالرحمان بن عبدالملک بن ابجر نے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی ہے مگر یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ''اگر آپ طویل خطبہ دیتے تو اچھا تھا۔''

١٧٨٣۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ: كَانَتْ خُطْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَصْداً.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے: ''رسول اللہ ﷺ کا خطبہ درمیانہ ہوتا تھا۔''

١٧٨٤۔ وَ فِيْ خَبَرِ الْحَكَمِ بْنِ حَزْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ طَيِّبَاتٍ خَفِيْفَاتٍ مُبَارَكَاتٍ.

''حضرت حکم بن حزن کی نبی کریم ﷺ سے مروی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پاکیزہ، مختصر اور بابرکت کلمات کے ساتھ اللہ کی ثناء بیان کی۔''

فوائد :......١۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ خطبہ جمعہ میں اقتصار واختصار مستحب فعل ہے۔ اور مختصر خطبہ ارشاد کرنا خطیب کے سمجھدار ہونے کی علامت ہے، کیونکہ فقیہ جامع الفاظ کا انتخاب کرتا ہے اور طویل تر موضوع کو مختصر جامع الفاظ میں اچھے طریقے سے بیان کر سکتا ہے۔

٢۔ نماز میں اتنی طوالت نہ ہو کہ مقتدی اکتاہٹ کا شکار ہو جائیں۔

٥١..... بَابُ صِفَةِ خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بَدْؤِهِ فِيْهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ.

نبی کریم ﷺ کے خطبے کی کیفیت اور آپ کے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے ساتھ خطبہ شروع کرنے کا بیان

١٧٨٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبَسْطَامِيُّ، نَا أَنَسٌ -يَعْنِي ابْنَ عَيَّاضٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (ح) وَحَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيْهِ..........

(١٧٨٣) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، حديث: ٨٦٦۔ سنن ترمذی: ٥٠٧۔ سنن نسائی: ١٥٨٣.

(١٧٨٤) سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الرجل يخطب على قوس، حديث: ١٠٩٦.

(١٧٨٥) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، حديث: ٨٦٧۔ سنن ابی داود: ٢٩٥٤۔ سنن نسائی: ١٥٧٩۔ سنن ابن ماجه: ٢٤١٦۔ مسند احمد: ٣/٣٧١۔ الروايات مطولة ومختصرة.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اللّٰه يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ: يَحْمَدُ اللّٰهَ وَ يُثْنِيْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ أَهْلٌ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((مَن يَّهْدِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَ مَن يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَ أَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَ شَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ)) . ثُمَّ يَقُوْلُ: بُعِثْتُ أَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) . وَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَ عَلَا صَوْتُهُ، وَ اشْتَدَّ غَضَبُهُ، كَأَنَّهُ نَذِيْرُ جَيْشٍ صَبَّحَتْكُمُ السَّاعَةُ مَسَّأَتْكُمْ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ((مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِأَهْلِهٖ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاعاً فَإِلَيَّ أَوْ عَلَيَّ وَ أَنَا وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ . وَ لَفْظُ أَنَسِ بْنِ عَيَّاضٍ مُخَالِفٌ لِّهٰذَا اللَّفْظِ .

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبے میں اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق حمد و ثناء بیان کرتے تھے پھر فرماتے: ''جسے اللہ راہِ راست پر ڈال دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ گمراہ کر دے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ یقیناً سب سے سچی بات اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے اور بہترین سیرت و طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و طریقہ ہے اور بدترین کام دین میں نئے کام ایجاد کرنا ہے۔ اور نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور گمراہی جہنم میں (جانے کا سبب) ہوگی۔'' پھر آپ فرماتے: ''میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب بھیجے گئے ہیں، اور جب آپ قیامت کا ذکر فرماتے تو آپ کے رخسار سرخ ہو جاتے آپ کی آواز بلند ہو جاتی اور آپ شدید غصے میں آ جاتے، گویا کہ آپ لشکرِ جرار سے ڈرانے والے ہوں۔ صبح کو قیامت برپا ہونے والی ہے، رات کو قیامت آنے والی ہے۔'' پھر آپ فرماتے: ''جو شخص مال چھوڑ گیا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض یا بچے چھوڑے تو وہ میرے ذمے ہیں اور میں ان کی پرورش کروں گا اور میں مومنوں کا ولی اور دوست ہوں۔ یہ ابن مبارک کی حدیث کے الفاظ ہیں۔ اور انس بن عیاض کی حدیث کے الفاظ اس سے مختلف ہیں۔''

فوائد:......۱۔ خطبہ کے آغاز میں حمد و ثنا اور مذکورہ کلمات و خطبات کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ خطیب کا بلند آواز سے خطبہ ارشاد کرنا، خطبہ میں اختصار کرنا اور ترغیب و ترہیب کے لیے جامع کلمات استعمال کرنا مستحب فعل ہے۔

۵۲..... بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن خطبہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا بیان

۱۷۸۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْنٍ..........

عَنِ ابْنَةِ الْحَارِثَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَتْ: مَا حَفِظْتُ ﴿قٓ﴾ إِلَّا مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ، وَكَانَ تَنُّوْرُنَا وَتَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاحِدًا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: ابْنَةُ الْحَارِثَةِ هٰذِهِ هِيَ أُمُّ هِشَامٍ بِنْتُ حَارِثَةَ.

''حضرت حارثہ بن نعمان کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ میں نے سورۂ ﴿قٓ﴾ رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سن کر یاد کی ہے، آپ یہ سورت ہر جمعہ کو پڑھتے تھے اور ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا تنور ایک ہی تھا۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت حارثہ کی بیٹی ام ہشام بنت حارثہ ہیں۔''

۱۷۸۷۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ..........

عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَتْ: قَرَأْتُ ﴿قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَؤُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ نَسَبَهُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ.

''حضرت ام ہشام بنت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سورۂ ق رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے سن کر پڑھی اور یاد کی ہے۔ آپ یہ سورت ہر جمعہ کو منبر پر لوگوں کو خطبہ دیتے وقت پڑھا کرتے تھے۔''

فوائد:......۱۔ خطبہ جمعہ میں سورۂ ق کے انتخاب کا سبب یہ تھا کہ یہ سورت بعث، موت بہترین نصائح اور سخت وعیدوں پر مشتمل ہے۔

۲۔ خطبہ جمعہ میں تلاوت کرنا جائز ہے۔

۳۔ ہر خطبہ جمعہ میں سورۂ ق کا کچھ حصہ یا مکمل سورت کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ (شرح النووی: ٦/ ١٦٠)

۵۳...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ إِذَا قُحِطَ النَّاسُ وَ خِيْفَ مِنَ الْقَحْطِ هَلَاكَ الْأَمْوَالِ وَ انْقِطَاعَ السُّبُلِ إِنْ لَّمْ يُغِثِ اللّٰهُ بِمَنِّهِ وَطُوْلِهِ

خطبہ جمعہ میں بارش کی دعا کرنے کی رخصت کا بیان جبکہ لوگ قحط سالی سے دوچار ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بارش نہ عطا کرے تو قحط سالی، اموال کی ہلاکت اور راستوں کے کٹ جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا ہو

(۱۷۸٦) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلاة والخطبة، حدیث: ۸۷۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۰۰۔ مسند احمد: ٦/٤٦٣.

(۱۷۸۷) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلاة والخطبة، حدیث: ۸۷۳/۵۲۔ مسند احمد: ٦/٤٣٥ وانظر الحدیث السابق.

١٧٨٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّاعِدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيْلُ ـيَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ نَا شَرِيْكٌ وَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ..........

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ، وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ، وَ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُغِيْثَنَا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا، اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا))، قَالَ أَنَسٌ: وَ لَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ، وَ لَا قَزْعَةٍ وَلَا مَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَ لَا دَارٍ، فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهِ سَحَابَةٌ مِّثْلَ التُّرْسِ، فَلَمَّا تَوَسَّطَتْ يَعْنِي السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَا وَ اللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْعاً، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَّخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُمْسِكَهَا عَنَّا. قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعہ والے دن ایک شخص دارالقضاء کی جانب والے دروازے سے مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا پھر اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اموال ہلاک ہوگئے اور راستے کٹ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ ہمیں بارش عطا فرمائے۔ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بلند کیے پھر دعا کی: اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔ اے اللہ! ہمیں بارش عنایت کر۔ اے اللہ! ہمیں بارش نصیب فرما۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ہمیں آسمان پر کوئی بادل یا بادل کی ٹکڑی دکھائی نہیں دی۔ اور نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر یا محلّہ تھا۔ پس سلع کے پیچھے سے ایک بدلی نمودار ہوئی جو ایک ڈھال جتنی تھی۔ پھر جب وہ بدلی آسمان کے درمیان پہنچی تو وہ پھیل گئی پھر اس نے بارش برسا دی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اللہ کی قسم! ہم نے سات دن تک سورج نہ دیکھا'' فرماتے ہیں: ''پھر اگلے جمعے اسی دروازے سے ایک شخص داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو اس نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! مال مویشی ہلاک ہوگئے ہیں اور راستے کٹ گئے ہیں۔ لہٰذا آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہم سے بارش روک لے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور

(١٧٨٨) صحيح بخارى، كتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء فى خطبة الجمعة، حديث: ١٠١٤ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة الاستسقاء، باب الدعاء فى الاستسقاء، حديث: ٨٩٧ـ سنن ابى داود: ١١٧٥ـ سنن نسائى: ١٥١٩.

اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظُّرَابِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)). قَالَ: فَأَقْلَعَتْ، وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ . قَالَ شَرِيْكٌ: فَسَأَلْتُ أَنَسًا أَهُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ؟ فَقَالَ: لَا أَدْرِيْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: السَّلْعُ: جَبَلٌ .

دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا اور ہم پر بارش نہ برسا۔ اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑوں کی چوٹیوں، وادیوں اور درختوں کے اگنے کی جگہوں پر بارش برسادے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''چنانچہ بادل چھٹ گیا اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے (واپس گھروں کو) گئے۔'' جناب شریک کہتے ہیں: ''میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ وہی پہلا شخص تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سلع پہاڑ ہے۔''

۵۴..... بَابُ الدُّعَاءِ بِحَبْسِ الْمَطَرِ عَنِ الْبُيُوْتِ وَالْمَنَازِلِ إِذَا خِيْفَ الضَّرَرُ مِنْ كَثْرَةِ الْأَمْطَارِ وَهَدْمِ الْمَنَازِلِ، وَمَسْأَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَحْوِيْلَ الْأَمْطَارِ إِلَى الْجِبَالِ وَالْأَوْدِيَةِ حَيْثُ لَا يُخَافُ الضَّرَرُ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

خطبہ جمعہ میں گھروں اور مکانوں پر بارش رکنے کی دعا کرنے کا بیان جبکہ بارشوں کی کثرت سے نقصان اور گھروں کے منہدم ہونے کا خطرہ ہو گیا ہو اور اللہ تعالیٰ سے بارشوں کو پہاڑوں اور وادیوں میں لے جانے کی دعا کرنا جہاں نقصان کا اندیشہ نہ ہو

۱۷۸۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ- ثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، قَالَا: ثَنَا خَالِدٌ -وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ- ثَنَا.........

حُمَيْدٌ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ هَلْ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ؟ قَالَ: قِيْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ، وَأَجْدَبَتِ الْأَرْضُ، وَهَلَكَ الْمَالُ . قَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ فَاسْتَسْقٰى، وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ

''جناب حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (دعا کرتے وقت) اپنے ہاتھ بلند کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ''جمعہ والے دن آپ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! بارش بند ہو چکی ہے اور زمین بنجر ہو گئی ہے اور مال مویشی ہلاک ہو گئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے بارش کی دعا کی

(۱۷۸۹) سنن نسائی، کتاب الاستسقاء باب مسألة الامام رفع المطر اذا خاف ضرره، حدیث: ۱۵۲۸۔ مسند احمد: ۳/ ۱۰۴۔ الادب المفرد للبخاری: ۶۱۲۔ وجزء رفع الیدین: ۹۳۔

سَحَابَةً . قَالَ: فَمَا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ حَتّٰى إِنَّ الشَّابَّ الْقَرِيْبَ الْمَنْزِلِ لَيُهِمُّهُ الرُّجُوْعُ إِلٰى أَهْلِهِ مِنْ شِدَّةِ الْمَطَرِ ، فَدَامَتْ جُمُعَةً . فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ ، وَ احْتَبَسَتِ الرُّكْبَانُ ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ بِيَدِهِ: ((اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَ لَا عَلَيْنَا فَكُشِطَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ غَيْرَ أَنَّ أَبَا مُوْسٰى قَالَ : قَحَطَ الْمَطَرُ .

حتیٰ کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی اور ہم نے آسمان پر کوئی بدلی نہ دیکھی تھی۔ پھر جیسے ہی ہم نے نماز مکمل کی تو مسجد سے بالکل قریب رہنے والے شخص کو بھی شدید بارش کی وجہ سے اپنے گھر والوں کے پاس لوٹنے میں فکر مندی اور تشویش کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر بارش ایک ہفتہ جاری رہی۔ پھر صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! گھر منہدم ہو گئے ہیں اور قافلے رک گئے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ (اٹھا کر) دعا کی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا دے اور ہم پر بارش نہ برسا۔'' چنانچہ مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گئے۔'' یہ خالد بن حارث کی روایت کے الفاظ ہیں۔ جبکہ ابوموسیٰ کی روایت میں ''قحط المطر'' ''بارش نہیں ہو رہی'' کے الفاظ ہیں۔''

۵۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَبَسُّمِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

امام کا خطبے کے دوران مسکرانا درست ہے

۱۷۹۰۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِي خَبَرِ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حمید کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے: ''تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔''

فوائد:......۱۔ بارش طلبی کی تین صورتیں مباح ہیں:

(أ) عام اوقات میں دعا کرنا۔

(ب) دوران خطبہ جمعہ خطیب سے بارش طلبی کی دعا کی رخواست کرنا۔

(ج) اور خطیب کا دوران خطبہ بارش طلبی کی دعا، نماز استسقاء کے اہتمام کے ساتھ مخصوص انداز سے دعا کرنا۔

۲۔ دوران خطبہ جمعہ بارش کی دعا کرنا مستحب فعل ہے۔

۳۔ اگر بارشیں نقصان کا باعث بن جائیں اور بارشوں سے مال وجان کی ہلاکت کا خطرہ ہو تو بارش روکنے کے لیے دعا کرنا جائز ومباح ہے بارش کا سلسلہ روکنے کے لیے نماز ادا کرنا یا مکان کی چھت پر کھڑے ہو کر اذان دینا یہ تمام غیر مشروع افعال ہیں مسنون ومستحب طریقہ یہ ہے کہ بارش روکنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔ بارش

(۱۷۹۰) انظر الحدیث السابق.

روکنے کی دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ جن علاقوں میں بارش نقصان کا باعث بن رہی ہو ان علاقوں سے بارش روکنے کی دعا کی جائے نہ کہ مطلقاً بارش روکنے کی دعا کی جائے۔

۴۔ ان احادیث میں رسول ﷺ کے عظیم معجزے کا بیان ہے کہ آپ ﷺ کے بارش طلبی کی دعا کے ساتھ ہی بادل اُمڈ آئے اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی، پھر آپ ﷺ نے بارش کے خاتمہ کی دعا کی تو فوراً بادل چھٹ گئے اور بارش منقطع ہوگئی۔

۵۔ خطبہ جمعہ میں امام کا مسکرانا جائز ہے۔

۵۲..... بَابُ صِفَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْأَسْتِسْقَاءِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

خطبہ جمعہ میں بارش کی دعا کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے کی کیفیت کا بیان

۱۷۹۱ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ نَـا أَبُـوْ بَـكْرٍ، نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، نَا يَزِيْدُ -يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ- ثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ.........

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ أَوْ عِنْدَ شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی کسی دعا میں یا کسی دعا کے کرتے وقت ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے بارش کی دعا کے۔ آپ (بارش کی دعا کرتے وقت) اس قدر ہاتھ بلند کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگتی۔''

۱۷۹۲ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ فِيْ خَبَرِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ، يُرِيْدُ إِلَّا عِنْدَ مَسْأَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْقِيَهُمْ، وَعِنْدَ مَسْأَلَتِهِ بِحَبْسِ الْمَطَرِ

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''شریک بن عبداللہ کی حضرت انس سے روایت میں ہے: ''تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے۔'' میں اس سے پہلے حضرت قتادہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت املا کرا چکا ہوں کہ نبی کریم ﷺ بارش کی دعا کے علاوہ اپنی کسی دعا میں ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے۔'' ان کی مراد یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرتے وقت اور بارش رکنے کی دعا کرتے وقت اپنے ہاتھ بلند کرتے

(۱۷۹۱) صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، حدیث: ۳۵۶۵۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع الیدین بالدعاء فی الاستسقاء، حدیث: ۸۹۵۔ سنن ابی داود: ۱۱۷۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۸۰۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۴۴۲۔ مسند احمد: ۱۸۱/۳۔ وانظر ما تقدم برقم: ۱۴۱۱۔

(۱۷۹۲) تقدم تخریجه برقم: ۱۷۸۸۔

عَنْهُمْ . وَ قَدْ أَوْقَعَ اسْمَ الْاِسْتِسْقَاءِ عَلَى الْمَعْنَيَيْنِ جَمِيْعًا ، اَحَدُهُمَا ، مَسأَلَتُهُ اَنْ يَّسْقِيَهُمْ وَالْمَعْنَى الثَّانِىْ أَن يَّحْبِسَ الْمَطَرُ عَنْهُمْ . وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَةِ مَا تَأَوَّلْتُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَدْ خَبَرَ فِىْ خَبَرِ شَرِيْكِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْهُ أَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ فِى الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ سَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يُّغِيْثَهُمْ ، وَ كَذٰلِكَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَ لَا عَلَيْنَا)) فَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ أَيْضاً اسْتَسْقَاءٌ إِلَّا أَنَّهُ سَأَلَ اللّٰهَ أَن يَّحْبِسَ الْمَطَرُ عَنِ الْمَنَازِلِ وَ الْبُيُوْتِ وَ تَكُوْنُ السُّقْيَا عَلَى الْجِبَالِ وَ الْآكَامِ وَ الْأَوْدِيَةِ.

تھے۔ انہوں نے دونوں معنوں کے لیے ''استسقاء'' کا اسم استعمال کیا ہے، جبکہ ایک مرتبہ بارش طلب کرنے کی دعا کی ہے اور دوسری مرتبہ بارش رکنے کی دعا کی ہے۔ میری اس تاویل کے درست ہونے کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جسے شریک بن عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن منبر پر خطبہ کے دوران اپنے ہاتھ بلند کیے جبکہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کی تھی۔ اسی طرح آپ نے اس وقت بھی ہاتھ اٹھائے تھے جب آپ نے یہ دعا کی تھی: ''اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا، ہم پر بارش نہ برسا۔''

فوائد:......ا۔ دوران خطبہ بارش طلبی کی دعا کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے۔

۲۔ انس رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ نبی ﷺ استسقاء کے سوا کسی دعا کے وقت ہاتھ نہیں اٹھائے سے مقصود یہ ہے کہ آپ ﷺ نے استسقاء میں جتنے زیادہ ہاتھ بلند کیے ہیں کسی اور دعا میں اتنے ہاتھ بلند نہیں کیے۔ یا انس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو استسقاء کے سوا کسی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے نہیں دیکھا، جب کہ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اور ادعیہ میں بھی آپ ﷺ کو ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے دیکھا ہے۔ لہٰذا ان کی بات مقدم ہوگی۔

۵۷..... بَابُ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَابَةِ عَلَى الْمِنبَرِ فِىْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ وَ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْمِنبَرِ فِىْ غَيْرِ الْاِسْتِسْقَاءِ

خطبہ جمعہ میں منبر پر شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے اور بارش کی دعا کے سوا منبر پر دونوں ہاتھ بلند کرنے کی کراہت کا بیان

۱۷۹۳۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ حُصَيْنٍ (ح) وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ، ثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، قَالَ : سَمِعْتُ..........

(۱۷۹۳) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلاة والخطبة، حدیث: ۸۷۴۔ سنن ابی داود: ۱۱۰۴۔ سنن ترمذی: ۵۱۵۔ سنن نسائی: ۱۴۱۳۔ مسند احمد: ۱۳۵/۴ وقدم تقدم برقم: ۱۴۵۱۔

عَمَّارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ ، قَالَ: خَطَبَ بِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ وَ هُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُوْ ، فَقَالَ عَمَّارَةُ: قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ ، رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ مَا يَقُوْلُ إِلَّا هٰكَذَا ، يُشِيْرُ بِإِصْبَعِهِ . هٰذَا حَدِيْثُ جَرِيْرٍ . وَ فِي حَدِيْثِ هُشَيْمٍ : شَهِدْتُ عَمَّارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيَّ فِي يَوْمِ عِيْدٍ ، وَ بِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ ، وَ زَادَ وَ أَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَابَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ حُصَيْنٍ ، فَقَالَا : رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .

"جناب عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بشر بن مروان نے خطبہ دیا اور (خطبہ کے دوران) وہ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہا تھا تو حضرت عمارہ نے کہا: "اللہ ان دونوں ہاتھوں کا ستیاناس کرے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔" یہ جناب جریر کی حدیث ہے۔ جناب ہشیم کی روایت میں ہے: "میں حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ کے پاس عید والے دن حاضر ہوا جبکہ بشر بن مروان ہمیں خطبہ دے رہا تھا تو اس نے دعا کے لیے دونوں ہاتھ بلند کیے۔" اور یہ اضافہ بیان کیا ہشیم نے شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: "امام شعبہ اور ثوری نے حصین سے یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ انہوں نے بشر بن مروان کو جمعہ کے دن منبر پر دیکھا۔"

۱۷۹۴۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، نَا أَبُوْ دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ جَمِيْعاً عَنْ حُصَيْنٍ .

"امام ابوبکر رحمہ اللہ نے امام شعبہ اور سفیان ثوری رحمہما اللہ کی روایت کی سند بیان کی ہے۔"

۵۸..... بَابُ تَحْرِيْكِ السَّبَّابَةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا فِي الْخُطْبَةِ

خطبہ کے دوران انگشتِ شہادت سے اشارہ کرتے وقت اسے حرکت دینے کا بیان

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي كِتَابِ الْعِيْدَيْنِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت کتاب العیدین میں لکھوا چکا ہوں۔"

۵۹..... بَابُ النُّزُوْلِ عَنِ الْمِنْبَرِ لِلسُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فِي الْخُطْبَةِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

خطبہ کے دوران آیت سجدہ تلاوت کرنے پر سجدہ کرنے کے لیے منبر سے اترنے کا بیان، اگر یہ حدیث صحیح ہو

(۱۷۹۴) انظر الحدیث السابق.

١٧٩٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَشُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، ثَنَا خَالِدٌ ۔ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ۔ عَنِ ابْنِ أَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَرَأَ ﴿صٓ﴾ فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ، نَزَلَ فَسَجَدَ، وَ سَجَدْنَا، وَ قَرَأَ بِهَا مَرَّةً أُخْرٰى فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَيَسَّرْنَا لِلسُّجُوْدِ، فَلَمَّا رَاٰنَا، قَالَ: ((إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَّ لٰكِنْ أَرَاكُمْ قَدِ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلسُّجُوْدِ)) فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَ سَجَدْنَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَدْخَلَ بَعْضُ أَصْحَابِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَبِيْ فَرْوَةَ بَيْنَ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ وَ بَيْنَ عَيَّاضٍ، . وَإِسْحَاقُ مِمَّنْ لَا يَحْتَجُّ أَصْحَابُنَا بِحَدِيْثِهٖ، وَ أَحْسِبُ أَنَّهُ غَلَطَ فِيْ إِدْخَالِهٖ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا الْأَسْنَادِ.

''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو سورۂ ص کی تلاوت کی۔ پھر جب سجدے والی آیت پڑھی تو آپ منبر سے اترے اور سجدہ کیا تو ہم نے بھی سجدہ کیا۔ پھر دوبارہ اس سورت کی تلاوت کی تو جب سجدے والی آیت پر پہنچے تو ہم سجدے کے لیے تیار ہوئے۔ جب آپ نے ہمیں (سجدے کے لیے تیار) دیکھا تو فرمایا: یہ تو ایک نبی کی توبہ کا ذکر ہے لیکن میں تمہیں سجدے کے لیے تیار دیکھ رہا ہوں۔ لہٰذا آپ نیچے تشریف لائے اور سجدہ کیا اور ہم نے بھی سجدہ کیا۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ابن وہب کے کسی شاگرد نے اس حدیث کو ابن وہب سے عمرو بن حارث کی سند سے بیان کرتے وقت سعید بن ابی ہلال اور عیاض کے درمیان اسحاق بن عبداللہ ابوفروہ کا اضافہ کر دیا ہے۔ جبکہ ہمارے اصحاب اسحاق کی حدیث کو دلیل و حجت نہیں بناتے۔ اور میرے خیال میں اس نے اسحاق بن عبداللہ کو اس سند میں داخل کر کے غلطی کی ہے۔''

فوائد:......مکرر پر ١٤٥٥

٢٠..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعِلْمِ إِذَا سُئِلَ الْإِمَامُ وَقْتَ خُطْبَتِهٖ عَلَى الْمِنبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ تَوَهَّمَ أَنَّ الْخُطْبَةَ صَلَاةٌ وَ لَا يَجُوْزُ الْكَلَامُ فِيْهَا بِمَا لَا يَجُوْزُ فِي الصَّلَاةِ

جمعہ کے دن خطبہ کے دوران منبر پر امام سے سوال کیا جائے تو اسے علمی جواب دینے کی رخصت ہے۔ ان علماء کے موقف کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ خطبہ نماز کی طرح ہے اور اس میں ایسی کلام کرنا جائز نہیں جو کلام نماز میں جائز نہیں۔

١٧٩٦۔ وَ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ،

(١٧٩٥) تقدم تخريجه برقم: ١٤٥٥.

قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُوبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شَرِيكٌ.........

عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ أَنِ اسْكُتْ، فَسَأَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلَّ ذٰلِكَ يُشِيرُوْنَ إِلَيْهِ: أَنِ اسْكُتْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ: ((وَيْحَكَ مَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟)) قَالَ: حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ. قَالَ: ((إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)). قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، ثُمَّ مَرَّ غُلَامٌ شَنِئٌ قَالَ أَنَسٌ: أَقُوْلُ أَنَا هُوَ مِنْ أَقْرَانِي قَدِ احْتَلَمَ أَوْ نَاهَزَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟)) قَالَ: هَا هُوَ ذَا، قَالَ: ((إِنْ أَكْمَلَ هٰذَا الْغُلَامُ عُمُرَهُ، فَلَنْ يَمُوْتَ حَتّٰى يَرٰى أَشْرَاطَهَا)).

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ''منبر پر جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو ایک شخص نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ تو صحابہ کرام نے اسے اشارہ کیا کہ خاموش ہو جاؤ۔ تو اس نے تین بار آپ سے یہی سوال کیا۔ ہر مرتبہ صحابہ کرام اسے اشارہ کرتے کہ خاموش ہو جاؤ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ سوال کرنے پر فرمایا: تیرا بھلا ہو تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟'' اس نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت۔'' آپ نے فرمایا: یقیناً تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تمہیں محبت ہے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر ایک نوجوان لڑکا گزرا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کہتا ہوں کہ وہ میرا ہم عمر تھا۔ وہ بالغ ہو چکا تھا یا بلوغت کے قریب تھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس نے کہا: ''میں یہاں موجود ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''اگر اس لڑکے نے اپنی عمر مکمل کر لی تو وہ قیامت کی علامات دیکھے بغیر ہرگز فوت نہیں ہوگا۔''

فوائد:......۱۔ دوران خطبہ امام سے کسی مسئلہ کے بارے میں سوال کرنا جائز ہے اور امام کو متعلقہ سوال کا جواب احسن انداز سے دینا چاہیے۔

۲۔ قیامت کب وقوع پذیر ہوگی اس جیسے سوالات کے بجائے قیامت کی تیاری کرنی چاہیے اور قیامت کے دن کا بہترین سرمایہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہے۔

(١٧٩٦) سنن کبری نسائی : ، صحیح بخاری، کتاب الادب، باب ما جاء فی قول الرجل ویلك، حدیث : ٦١٦٧ وصحیح مسلم، کتاب الزھد، باب قرب الساعة، حدیث : ٢٩٥٣۔ صحیح ابن حبان : ٥٦٥۔ من طریق آخر انس رضی الله عنه بمعناه.

٦١..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَعْلِيْمِ الْإِمَامِ النَّاسَ مَا يَجْهَلُوْنَ فِي الْخُطْبَةِ مِنْ غَيْرِ سُؤَالٍ يَّسْأَلُ الْأَمَامَ

لوگوں کو جن باتوں کا علم نہ ہو، امام کو خطبے کے دوران بغیر سوال پوچھے بھی ان باتوں کی تعلیم دینے کی رخصت ہے

١٧٩٧۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شِبْلٍ.........

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: ((يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَوْ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ خَيْرِ ذِيْ يَمَنٍ، أَلَا وَإِنَّ عَلٰى وَجْهِهِ مَسْحَةَ مَلِكٍ)). قَالَ: فَحَمِدْتُ اللّٰهَ عَلٰى مَا أَبْلَانِيْ.

''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ آیا تو نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''تمہارے پاس اس دروازے سے یا اس راستے سے یمن والوں کا بہترین شخص داخل ہوگا، آگاہ رہو اس کے چہرے پر بادشاہ کا نشان ہوگا۔'' حضرت جریر فرماتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ کے اس احسان اور نعمت پر اس کا شکر ادا کیا۔''

٦٢..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ سَلَامِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْقَادِمِ مِنَ السَّفَرِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

سفر سے واپس آنے والا جب مسجد میں داخل ہو تو امام کے لیے خطبے کے دوران اسے سلام کرنے کی رخصت ہے

١٧٩٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ -وَهُوَ ابْنُ شِبْلٍ.........

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَمَّا دَنَوْتُ مِنْ مَّدِيْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَخْتُ رَاحِلَتِيْ وَحَلَلْتُ عَيْبَتِيْ، فَلَبِسْتُ حُلَّتِيْ، فَدَخَلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ، فَسَلَّمَ

''حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گیا تو میں نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اپنا تھیلا کھول کر اپنا جوڑا پہنا، پھر میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سلام کیا۔ تو لوگوں نے مجھے گھورنا

(١٧٩٧) اسناده صحيح: مسند احمد: ٤/٣٥٩۔ ٣٦٠۔ سنن كبرى نسائی: ٨٢٤٦۔ الصحيحة: ٣١٩٣.

(١٧٩٨) اسناده صحيح: سنن كبرى نسائی: ٨٢٤٦۔ وانظر الحديث السابق.

عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَرَمَانِي النَّاسُ بِالْحَدْقِ ، فَقُلْتُ لِجَلِيْسٍ لِيْ: يَا عَبْدَاللّٰهِ هَلْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَمْرِي شَيْئاً؟ قَالَ: نَعَمْ ذَكَرَكَ بِأَحْسَنِ الذِّكْرِ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ إِذْ عَرَضَ لَهُ فِيْ خُطْبَتِهِ ، قَالَ: ((إِنَّهُ سَيَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَوْ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنٍ ، وَ إِنَّ عَلَى وَجْهِهِ لَمَسْحَةَ مَلِكٍ)) . قَالَ: فَحَمِدتُّ اللّٰهَ عَلَى مَا أَبْلَانِي .

شروع کر دیا۔ تو میں نے اپنے پاس بیٹھے شخص سے پوچھا: اے عبداللہ! کیا رسول اللہ ﷺ نے میرے بارے میں کچھ فرمایا تھا (جو یہ سب لوگ مجھے غور سے دیکھ رہے ہیں؟) اس نے جواب دیا کہ ہاں آپ ﷺ نے تمہارا بڑا اچھا تذکرہ فرمایا ہے۔ اس دوران کہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، تو آپ کو اپنے خطبے میں کوئی بات یاد آئی تو آپ نے فرمایا: تمہارے پاس اس دروازے سے یا اس راستے سے یمن والوں کا بہترین شخص داخل ہوگا اور اس کے چہرے پر بادشاہ کا نشان ہوگا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ”تو میں نے اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر اس کا شکر ادا کیا۔“

فوائد:......ا۔ دوران خطبہ لوگوں کو ایسی بات سے آگاہ کرنا، جس سے وہ بے خبر ہوں جائز ہے۔

۲۔ ان احادیث میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان ہے کہ بہترین یمنی اور مبارک شخص تھے۔

۳۔ کسی نعمت اور انعام کے ملنے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا مستحب فعل ہے۔

٦٣...... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِيْ خُطْبَةِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِالصَّدَقَةِ، إِذَا رَأَى حَاجَةً وَفَقْرًا

اگر امام جمعہ کے دن کے خطبہ کے دوران فقر و فاقہ اور حاجت مندی دیکھے تو وہ لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دے سکتا ہے

١٧٩٩۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، نَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ..........

عَنْ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ . أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَخْطُبُ ، فَقَامَ يُصَلِّيْ ، فَجَاءَ الْأَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوْهُ ، فَأَبَى حَتَّى صَلَّى . فَلَمَّا انْصَرَفَ مَرْوَانُ ،

”جناب عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ والے دن مسجد میں داخل ہوئے جبکہ مروان بن حکم خطبہ دے رہا تھا۔ چنانچہ حضرت ابوسعید نے کھڑے ہو کر نماز (تحیۃ المسجد) شروع کر دی۔ تو (مروان کے) محافظ انہیں بٹھانے کے لیے آگئے۔ تو انہوں

(١٧٩٩) اسناده حسن: سنن ابی داود، كتاب الزكاة، باب الرجل يخرج من ماله، حديث: ١٦٧٥ مختصراً۔ سنن ترمذی: ٥١١ - سنن نسائی: ١٤٠٩۔ سنن ابن ماجه: ١١١٣۔ الادب المفرد للبخاری: ١٧٤١۔ مسند احمد: ٣/٢٥.

أَتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ إِنْ كَادُوْا لَيَفْعَلُوْنَ بِكَ . قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ رَجُلاً جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ هَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يَّتَصَدَّقُوْا، فَمَا لَقَوْا ثِيَاباً، فَأَمَرَ لَهُ بِثَوْبَيْنِ، وَ أَمَرَهُ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، ثُمَّ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يَّتَصَدَّقُوْا، فَأَلْقٰى رَجُلٌ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ، فَصَاحَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ زَجَرَهُ، وَ قَالَ: ((خُذْ ثَوْبَكَ)) . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ هٰذَا دَخَلَ فِيْ هَيْئَةٍ بَذَّةٍ، فَأَمَرْتُ النَّاسَ أَن يَّتَصَدَّقُوْا، فَمَا لَقَوْا ثِيَاباً فَأَمَرْتُ لَهُ بِثَوْبَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ الْيَوْمَ فَأَمَرْتُ أَن يَّتَصَدَّقُوْا فَأَلْقٰى هٰذَا أَحَدَ ثَوْبَيْهِ))، ثُمَّ أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ .

نے بیٹھنے سے انکار کر دیا حتی کہ نماز ادا کر لی۔ پھر جب مروان فارغ ہو کر چلا گیا تو ہم حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے عرض کی: اللہ آپ پر رحم فرمائے، یہ لوگ آپ کے ساتھ برا سلوک کرنے ہی والے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان دیکھنے کے بعد ان دو رکعات کو ہرگز چھوڑنے والا نہیں تھا۔ پھر بتایا کہ ایک شخص نہایت شکستہ حالت میں جمعہ کے دن آیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو (اس شخص پر) صدقہ کرنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام کو (اسے دینے کے لیے) کپڑے میسر نہ آئے۔ آپ نے اسے دو کپڑے دینے کا حکم دیا اور آپ نے اسے حکم دیا تو اس نے دو رکعات ادا کیں پھر وہ دوسرے جمعے آیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس پر) صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ تو ایک شخص نے اپنی دو چادروں میں سے ایک اسے دے دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلند آواز سے ڈانٹا اور فرمایا: ''اپنی چادر واپس لے لو۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ شخص سخت بدحالی میں مسجد میں داخل ہوا تھا تو میں نے لوگوں کو (اس پر) صدقہ کرنے کا حکم دیا تھا تو انہیں کپڑے نہ ملے لہٰذا میں نے اسے دو کپڑے دینے کا حکم دیا تھا۔ پھر یہ آج مسجد میں آیا ہے تو میں نے صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے تو اس شخص نے اسے اپنی ایک چادر دی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم دیا کہ وہ دو رکعات نماز ادا کرے۔''

فوائد:......۱۔ مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز کا اہتمام لازم ہے۔ خواہ خطیب جمعہ کا خطبہ ارشاد کر رہا ہو، تب بھی دو رکعت نماز پڑھ کر بیٹھنا مشروع ہے۔

۲۔ دوران خطبہ لوگوں کی فقر و حاجت کے باعث حاضرین کو صدقہ کی ترغیب دینا جائز ہے۔

۳۔ جو شخص خود محتاج ہے، اسے اپنے تن من کی فکر کرنی چاہیے۔ اس کے لیے صدقہ کرنا پسندیدہ ہے کیونکہ وہ خود محتاج ہو کر سائل بن جائے گا، گنجائش ہو تو دوسروں پر خیرات کی جائے۔

٦۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قَطْعِ الْإِمَامِ الْخُطْبَةَ لِتَعْلِيْمِ السَّائِلِ الْعِلْمَ

سوال کرنے والے کو تعلیم دینے کے لیے امام کو خطبہ منقطع کرنے کی رخصت ہے

١٨٠٠ ۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، نَا الْمُقْرِئُ ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ.........

عَنْ أَبِيْ رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَخْطُبُ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِيْنِهٖ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهُ؟ فَأَقْبَلَ إِلَيَّ وَ تَرَكَ خُطْبَتَهُ ، فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيْدًا ، قَالَ حُمَيْدٌ: أُرَاهُ رَأَى خَشَبًا أَسْوَدَ حَسِبَهُ حَدِيْدًا ، فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ، ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ وَ أَتَمَّ اٰخِرَهَا .

”حضرت ابو رفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ایک اجنبی شخص اپنے دین کے بارے میں سوال کرنے آیا ہے، اسے معلوم نہیں کہ اس کا دین کیا ہے؟ تو آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے اپنا خطبہ چھوڑ دیا پھر آپ کے پاس ایک کرسی لائی گئی، میرا خیال ہے کہ اس کے پائے لوہے کے تھے۔ جناب حمید کہتے ہیں: میرے خیال میں انہوں نے سیاہ رنگ کی لکڑی کے پائے دیکھے تو انہوں نے اسے لوہا سمجھ لیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اللہ تعالیٰ کا سکھایا ہوا علم سکھانے لگے۔ پھر آپ نے خطبہ دوبارہ شروع کیا اور اس کا باقی حصہ مکمل کیا۔“

فوائد:......مکرر ١۴۵٧۔

٦۵..... بَابُ نُزُوْلِ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ وَ قَطْعِهِ الْخُطْبَةَ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لَهُ

کسی ضرورت کے پیش آنے پر امام کا خطبہ منقطع کر کے منبر سے نیچے اترنے کا بیان

١٨٠١ ۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ، نَا زَيْدٌ ۔يَعْنِي ابْنَ الْحَبَّابِ۔ عَنْ حُسَيْنٍ ۔وَ هُوَ ابْنُ وَاقِدٍ۔ حَدَّثَنِيْ.........

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: كَانَ

”حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ

(١٨٠٠) الادب المفرد للبخاري: ١١٦٤ ۔ مسند احمد: ٥/ ٨٠ ۔ وقد تقدم برقم: ١٤٥٧ .

(١٨٠١) تقدم تخريجه برقم: ١٤٥٦ .

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یخطُبُ، فأقبل الحسن و الحسين، علیهما قمیصان أحمران يعثران و يقومان، فنزل، فأخذهما، فوضعهما بین یدیه، ثُمَّ قَالَ: ((صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ. إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَ أَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رأيت هذين فلم أصبر)). ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ.

ارشاد فرما رہے تھے تو حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما آ گئے ان دونوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں۔ وہ کپڑے میں پاؤں الجھنے سے کبھی گر جاتے اور پھر اٹھ جاتے تو نبی کریم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور انہیں اٹھالیا، پھر انہیں اپنے سامنے بٹھالیا اور فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے، بلاشبہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کا باعث ہیں۔ میں نے ان دونوں کو دیکھا تو میں صبر نہ کر سکا۔'' پھر آپ نے اپنا خطبہ شروع کر دیا۔''

۱۸۰۲۔ أنا أَبُوْ طَاهِرٍ، نا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا: ثَنَا أَبُوْ تُمَيْلَةَ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، نَا .... عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ بِمِثْلِهِ، و قَالَ: ((فَلَمْ أَصْبِرْ حَتّٰى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا)). وَ لَمْ يَقُلْ: ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ.

''حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا۔ اور آپ نے فرمایا: ''تو میں صبر نہ کر سکا حتی کہ میں منبر سے اترا اور ان دونوں کو اٹھالیا۔'' اور یہ الفاظ روایت نہیں کیے: ''پھر آپ نے دوبارہ خطبہ شروع کر دیا۔''

فوائد: ..... مکرر ۱۴۵۶۔

۲۶ ..... بَابُ فَضْلِ الْإِنْصَاتِ وَ الْإِسْتِمَاعِ لِلْخُطْبَةِ

خطبے کے لیے خاموش رہنے اور غور سے سننے کی فضیلت

۱۸۰۳۔ أنا أَبُوْ طَاهِرٍ، نا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ .... أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَاغْتَسَلَ الرَّجُلُ، وَ غَسَلَ رَأْسَهُ، ثُمَّ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن ہو تو آدمی غسل کرے اور اپنا سر دھوئے پھر اپنی بہترین خوشبو لگائے اور اپنا عمدہ لباس پہنے پھر

(۱۸۰۲) تقدم تخريجه برقم: ۱۴۵۶.

(۱۸۰۳) اسناده صحيح: مصنف عبدالرزاق: ۵۵۹۰۔ وانظر ما تقدم برقم: ۱۷۶۲.

تَطَيَّبَ مِنْ أَطْيَبِ طِيْبِهِ، وَ لَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ اسْتَمَعَ لِلْإِمَامِ، غُفِرَ لَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

نماز پڑھنے کے لیے جائے اور دو آدمیوں کے درمیان جدائی نہ ڈالے، پھر امام کی بات غور سے سنے تو اس جمعہ اور گزشتہ جمعہ کے درمیانی گناہ اور مزید تین دن کے اس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران خطبہ جمعہ خاموشی اختیار کرنا اور خطبہ جمعہ غور سے سننا باعث اجر وثواب ہے۔

۲۔ جمہور علماء کا موقف ہے کہ دوران خطبہ جمعہ خاموش رہنا واجب ہے اور اس دوران گفتگو کرنا حرام ہے۔ خواہ امر بالمعروف ونهي عن المنكر کا فریضہ ہی درپیش ہو۔ (فقه السنة: ١/ ٢٩٦)

٦٧..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِنْدَ خُطْبَةِ الْإِمَامِ

جمعہ کے دن امام کے خطبہ دیتے وقت گفتگو کرنا منع ہے

١٨٠٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا حَبَّانُ، ثَنَا وُهَيْبٌ، ثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا تَكَلَّمْتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَوْتَ وَ أَلْغَيْتَ)). يَعْنِي وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نے جمعہ والے دن گفتگو کی جبکہ امام خطبہ دے رہا تھا تو تم نے لغو کام کیا اور اپنا اجر ضائع کر لیا۔''

٦٨..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِنْصَاتِ النَّاسِ بِالْكَلَامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ

جمعہ والے دن امام خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کو کلام کر کے خاموش کرانا منع ہے

١٨٠٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ (ح) وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ (ح) وَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبَرْسَانِيُّ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَارِظٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ

١٨٠٤۔ [illegible] ٢/ ٣٨٨۔ مصنف ابن ابی شیبة: ٥٣٥٨ موقوفاً علیه.

شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، (ح) وَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: اَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَوْتَ)). هٰذَا لَفْظُ خَبَرِ عَبْدِالرَّزَّاقِ، (ح) وَ حَدَّثَنَا الْبُرْسَانِيُّ وَ لَمْ يَذْكُرِ الْاٰخَرُوْنَ السَّمَاعَ، قَالَ بَعْضُهُمْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم نے اپنے ساتھی سے کہا: خاموش ہو جاؤ جبکہ امام جمعہ کے دن خطبہ دے رہا ہو تو تم نے لغو کام کیا۔'' یہ الفاظ عبدالرزاق کی روایت کے ہیں۔ باقی راویوں نے سماع کا ذکر نہیں کیا۔ کچھ راویوں نے ''قال رسول اللہ ﷺ'' کہا ہے اور کچھ نے ''عن النبی ﷺ'' کہا ہے۔''

٦٩..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِنْصَاتِ النَّاسِ بِالْكَلَامِ وَ إِن لَّمْ يَسْمَعِ الزَّاجِرُ خُطْبَةَ الْإِمَامِ

لوگوں کو کلام کے ذریعے سے خاموش کرانا منع ہے اگرچہ منع کرنے والا امام کا خطبہ نہ سن رہا ہو

١٨٠٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ (ح) وَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِرَجُلٍ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ، فَقَدْ لَغَيْتَ)). وَ إِنَّمَا هِيَ لُغَةُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ. قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ ـ فَقَدْ لَغَيْتَ . قَالَ سُفْيَانُ: وَ قَوْلُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: لَغَيْتَ، لُغَةُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هُوَ لَغَوْتَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''جب ایک شخص نے دوسرے شخص کو کہا: ''خاموش ہو جاؤ'' جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اس نے بے ہودہ اور لغو کام کیا۔'' ''لَغَيْتَ'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی لغت ہے۔ جناب مخزومی نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: ''جب تم نے اپنے ساتھی سے کہا: خاموش ہو جاؤ جمعہ والے دن جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے فضول و بے کار کام کیا۔ امام سفیان فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ''لَغَيْتَ'' کہنا، ان کی ذاتی لغت ہے

(١٨٠٥) صحيح بخاری، كتاب الجمعة، باب الانصات يوم الجمعة، حديث: ٩٣٤۔ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب فی الانصات يوم الجمعة، حديث: ٨٥١۔ سنن ابی داود: ١١١٢۔ سنن ترمذی: ٥١٢۔ سنن نسائی: ١٤٠٢۔ سنن ابن ماجه: ١١١٠۔ مسند احمد: ٢٧٢/٢۔

(١٨٠٦) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب فی الانصات يوم الجمعة، حديث: ٨٥١/١٢۔ موطا امام مالك: ١٠٣/١۔

جبکہ اصل لفظ لَغَوْتَ ہے۔ (معنی ایک ہی ہے)۔

فوائد:......۱۔ دوران خطبہ جمعہ ہر طرح کی گفتگو کرنا حرام ہے اور خطبہ جمعہ کے لیے سکوت اختیار کرنا واجب ہے۔

۲۔ دوران خطبہ حاضرین امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ سے سبکدوش ہو جاتے ہیں اور حاضرین بولنے والا شخص یا بگاڑ پیدا کرنے والے انسان کو تنبیہ وغیرہ بھی نہیں کر سکتے۔

۳۔ دوران خطبہ کلام کرنے والے کا جمعہ کا اجر ضائع ہو جاتا ہے اور اس کا جمعہ نہیں بلکہ ظہر ہوتی ہے۔ جیسا کہ آئندہ احادیث دلیل ہیں۔

۷۰..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ السُّؤَالِ عَنِ الْعِلْمِ غَيْرَ الْإِمَامِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ

امام خطبہ دے رہا ہو تو امام کے علاوہ کسی شخص سے علمی سوال پوچھنا منع ہے

۱۸۰۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسْتُ قَرِيْباً مِّنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ بَرَاءَةٍ، فَقُلْتُ لِأُبَيٍّ: مَتٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ؟ قَالَ: فَتَجَهَّمَنِيْ وَ لَمْ يُكَلِّمْنِيْ. ثُمَّ مَكَثْتُ سَاعَةً، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَتَجَهَّمَنِيْ، وَ لَمْ يُكَلِّمْنِيْ. ثُمَّ مَكَثْتُ سَاعَةً، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَتَجَهَّمَنِيْ وَلَمْ يُكَلِّمْنِيْ، فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِأُبَيٍّ: سَأَلْتُكَ فَتَجَهَّمْتَنِيْ وَ لَمْ تُكَلِّمْنِيْ. قَالَ أُبَيٌّ: مَالَكَ مِنْ صَلَاتِكَ إِلَّا مَا لَغَوْتَ. فَذَهَبْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ والے دن مسجد میں داخل ہوا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے قریب بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ براءت (توبہ) کی تلاوت کی۔ میں نے حضرت ابی سے پوچھا: یہ سورت کب نازل ہوئی؟ تو انہوں نے مجھے ترش روئی سے خاموش کرا دیا اور میرے ساتھ بات نہیں کی۔ پھر کچھ دیر رکنے کے بعد میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے سخت انداز میں مجھے خاموش کرا دیا اور میرے ساتھ بات نہ کی۔ پھر میں تھوڑی دیر خاموش رہا پھر میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے ترش روئی کے ساتھ مجھے خاموش کرا دیا اور میرے ساتھ گفتگو نہ کی۔ پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو میں نے حضرت ابی سے پوچھا: میں نے آپ سے سوال پوچھا تھا تو آپ نے مجھے ترش روئی سے خاموش کرا دیا

(۱۸۰۷) اسناده صحيح لغيره۔ مسند احمد: ۵/۱۴۳۔ من حديث ابی بن كعب رضی الله عنه.

نَبِیَّ اللّٰهِ كُنْتُ بِجَنْبِ أُبَيٍّ وَ أَنْتَ تَقْرَأُ بَرَاءَةً، فَسَأَلْتُهُ مَتَى نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ؟ فَتَجَهَّمَنِي وَ لَمْ يُكَلِّمْنِي، ثُمَّ قَالَ: مَالَكَ مِنْ صَلَاتِكَ إِلَّا مَا لَغَوْتَ . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((صَدَقَ أُبَيٌّ)).

اور مجھے کچھ جواب نہ دیا۔ تو حضرت ابی نے فرمایا: "تمہیں تمہاری نماز کا کچھ اجر نہیں ملا سوائے تمہاری لغوبات کے (گناہ کے)۔ لہٰذا میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ "اے اللہ کے نبی! میں حضرت ابی کے پہلو میں بیٹھا تھا جبکہ آپ سورۂ براءت کی تلاوت کر رہے تھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی؟ تو انہوں نے مجھے ترش روئی سے خاموش کرا دیا اور کوئی جواب نہ دیا۔ پھر کہا: کہ تمہیں تمہاری نماز کا کچھ اجر نہیں ملا سوائے اس لغوبات کے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "ابی نے سچ کہا ہے۔"

١٨٠٨ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: وَ ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا بْنِ حَيْوَيْهِ الْإِسْفِرَايِيْنِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ بِمِثْلِهِ .

"امام صاحب نے ابن ابی مریم کی سند سے مذکورہ بالا کی طرح بیان کیا ہے۔"

٧١..... بَابُ ذِكْرِ إِبْطَالِ فَضِيلَةِ الْجُمُعَةِ بِالْكَلَامِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ، بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ وَّ زَجْرِ الْمُتَكَلِّمِ عَنِ الْكَلَامِ بِالتَّسْبِيْحِ

امام کے خطبہ دینے کے دوران گفتگو کرنے سے جمعہ کی فضیلت ضائع ہونے اور گفتگو کرنے والے کو تسبیح کے ساتھ منع کرنے کا بیان، اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا ذکر

١٨٠٩ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى يَعْنِي الْحَنَفِيَّ ـ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ تَلَا آيَةً، فَقَالَ رَجُلٌ ـ وَ هُوَ إِلَى جَنْبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ـ مَتَى أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ؟ فَإِنِّي لَمْ

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے جب ایک آیت تلاوت کی تو ایک شخص جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا تھا۔ اس نے پوچھا: یہ آیت کب اتری ہے؟ کیونکہ

(١٨٠٨) انظر الحديث السابق.

(١٨٠٩) اسناده ضعيف: حسین بن عیسیٰ راوی ضعیف ہے۔

أَسْمَعْهَا إِلَّا السَّاعَةَ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ. فَسَكَتَ الرَّجُلُ . ثُمَّ تَلَا آيَةً أُخْرٰى ، فَقَالَ الرَّجُلُ لِعَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : سُبْحَانَ اللّٰهِ . فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ ، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لِلرَّجُلِ: إِنَّكَ لَمْ تَجْمَعْ مَعَنَا . قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ . قَالَ: فَذَهَبَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَدَقَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ)) .

میں نے تو یہ آیت ابھی ابھی سنی ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سبحان اللہ۔ تو وہ شخص خاموش ہو گیا۔ پھر آپ نے ایک اور آیت تلاوت کی تو اس شخص نے حضرت عبداللہ سے اسی طرح سوال کیا۔ تو حضرت عبداللہ نے پھر سبحان اللہ کہہ کر اسے خاموش کرا دیا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا: تم نے ہمارے ساتھ جمعہ ادا نہیں کیا۔'' تو اس شخص نے حیرت سے سبحان اللہ کہا پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو سارا واقعہ بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن ام عبد نے درست کہا ہے۔ ابن ام عبد نے صحیح کہا ہے۔''

فوائد:......۱۔ خطبہ جمعہ کے دوران سامعین کی علمی گفتگو اور ہمہ قسم کے مسائل کے متعلق گفتگو کرنا ناجائز ہے اور گفتگو کرنے والے کو جمع کا ثواب نہیں ملتا۔ (تاہم جمعہ کی فرضیت ساقط ہو جائے گی)۔

۲۔ حاضرین خطبہ میں سے کوئی شخص کسی صاحب علم سے کوئی مسئلہ دریافت کرے تو اس کا جواب نہیں دینا چاہیے، خواہ سائل تکرار کرے، کیونکہ جواب دینے کی صورت میں وہ بھی پہلے شخص کی طرح ہو جائے گا۔

۷۲..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

میں نے جو مجمل روایت بیان کی ہے اس کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللَّغْوَ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ إِنَّمَا يُبْطِلُ فَضِيْلَةَ الْجُمُعَةِ لَا أَنَّهُ يُبْطِلُ الصَّلَاةَ نَفْسَهَا إِبْطَالًا يَجِبُ إِعَادَتُهَا . وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ (كِتَابِ الْإِيْمَان) أَنَّ الْعَرَبَ تَنْفِي الْإِسْمَ عَنِ الشَّيْءِ لِنَقْصِهِ عَنِ الْكَمَالِ وَ التَّمَامِ ، فَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَجْمَعْ مَعَنَا مِنْ نَفْيِ الْإِسْمِ إِذْ هُوَ نَاقِصٌ عَنِ التَّمَامِ وَ الْكَمَالِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ امام کے خطبہ کے دوران لغو کام کرنے سے جمعہ کی فضیلت اور اجر ضائع ہوتا ہے۔ اس سے نماز جمعہ باطل نہیں ہوتی کہ اس کا اعادہ کرنا واجب ہو۔ اور یہ مسئلہ اس قسم سے ہے جسے میں نے ''کتاب الایمان'' میں بیان کیا ہے کہ عرب کسی چیز میں نقص اور کمی کی وجہ سے بھی اس چیز کی نفی کر دیتے ہیں چنانچہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ''تم نے ہمارے ساتھ جمعہ ادا نہیں کیا'' کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا جمعہ ناقص اور نامکمل ہے۔

۱۸۱۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ ، عَنْ

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ مَسَّ مِنْ طِيْبِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ لَهَا، وَلَبِسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ لَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ، وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا، وَمَنْ لَغَا أَوْ تَخَطّٰى كَانَتْ لَهُ ظُهْراً)).

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: '' جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر اس نے اپنی بیوی کی خوشبو میں سے خوشبو لگائی اگر اس کے پاس خوشبو موجود ہو، اور اپنا بہترین لباس پہنا پھر (مسجد میں آیا تو) لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگیں اور دوران خطبہ اس نے کوئی لغو کام نہ کیا تو اس کے یہ اعمال دو جمعوں کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جائیں گے۔ اور جس شخص نے لغو کام کیا یا اس نے گردنیں پھلانگیں تو اسے ظہر کی نماز کا اجر ملے گا۔''

فوائد:......دوران خطبہ جمعہ گفتگو کرنے اور لوگوں کی گردنیں پھلانگنے والا جمعہ کے اجر وثواب سے محروم رہتا ہے اسے خطبہ جمعہ اور جمعہ میں شامل ہونے کا اجر نہیں ملتا، بلکہ اسے صرف نماز با جماعت میں شریک ہونے کا اجر ملتا ہے۔

۷۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِنْصَاتِ الْمُتَكَلِّمِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ بِالْإِشَارَةِ إِلَيْهِ بِالزَّجْرِ

جب امام خطبہ دے رہا ہو تو گفتگو کرنے والے کو خاموش کرانے کے لیے اشارے کے ساتھ منع کرنے کے حکم کا بیان

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ، عَنْ أَنَسٍ فِيْ قِصَّةِ السَّائِلِ عَنِ السَّاعَةِ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ أَنِ اسْكُتْ .

امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''شریک بن عبداللہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت میں مذکور قیامت کے بارے میں سوال کرنے والے کے قصے میں ہے: ''تو لوگوں نے اسے اشارہ کیا کہ خاموش ہو جاؤ۔''

۷۴..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَخَطِّي النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ، وَ إِبَاحَةِ زَجْرِ الْإِمَامِ عَنْ ذٰلِكَ فِيْ خُطْبَتِهِ.

جمعہ والے دن امام خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھلانگنا منع ہے۔ اور امام دوران خطبہ اس حرکت سے منع کر سکتا ہے

۱۸۱۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ -يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ- عَنْ مُعَاوِيَةَ -وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ.........

(۱۸۱۰) اسناده حسن: سنن ابي داود، كتاب الطهارة، باب في الغسل للجمعة، حديث: ۳۴۷.

عَـنْ أَبِـي الزَّاهِرِيَّةِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِساً مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى خَرَجَ الْإِمَامُ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ، فَقَالَ لِيْ: جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ: ((اجْلِسْ فَقَدْ اٰذَيْتَ وَ اٰنَيْتَ)). قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: فِي الْخُطْبَةِ أَيْضاً أَبْوَابٌ قَدْ كُنْتُ خَرَّجْتُهَا فِيْ كِتَابِ الْعِيْدَيْنِ.

''جناب زاہر یہ بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن حضرت عبداللہ بن بسر کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو وہ امام کے تشریف لانے تک مسلسل ہمارے ساتھ گفتگو کرتے رہے۔ تو ایک شخص آیا، اس نے لوگوں کی گردنیں پھلانگنا شروع کر دیا تو انہوں نے مجھے فرمایا'' ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ نے اسے کہا: ''بیٹھ جاؤ، تم نے (دوسروں کو) تکلیف دی ہے اور دیر سے بھی آئے ہو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''خطبہ کے متعلق اور ابواب بھی ہیں جنہیں میں کتاب العیدین میں بیان کر چکا ہوں۔''

فوائد :......خطبہ جمعہ کے دوران حاضرین جمعہ کی گردنیں پھلانگنا جائز نہیں، اس سے جمعہ کا اجر وثواب ختم ہو جاتا ہے، لہٰذا اس قبیح و شنیع فعل سے اجتناب کرنا چاہیے، کیونکہ یہ حاضرین کی ایذا رسانی اور اجر وثواب سے محرومی کا باعث ہے۔

۷۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْجُمُعَةِ وَ فَضِيْلَةِ اجْتِنَابِ ذٰلِكَ

جمعہ میں لوگوں کے درمیان جدائی ڈالنے کی ممانعت اور اس سے اجتناب کرنے کی فضیلت کا بیان

۱۸۱۲۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى -يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ- ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيْعَةَ..........

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ الْغُسْلَ أَوْ تَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ الطُّهُوْرَ، فَلَبِسَ مِنْ خَيْرِ ثِيَابِهٖ وَ مَسَّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ طِيْباً أَوْ دُهْنَ أَهْلِهٖ، وَ لَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ إِلٰى يَوْمِ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى. قَالَ

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ''جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا تو بہترین غسل کیا۔ یا اس نے وضو کیا تو اچھا وضو کیا، پھر اپنا عمدہ لباس پہنا اور اللہ کی عطا کی ہوئی خوشبو لگائی یا اپنے گھر والوں کا (تیار کردہ) تیل لگایا اور اس نے دو (بیٹھنے والوں) کے درمیان جدائی نہ ڈالی تو اس کے اس جمعہ اور گزشتہ جمعہ کے درمیانی گناہ

(۱۸۱۱) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب تخطی رقاب الناس يوم الجمعة، حديث: ۱۱۱۸۔ سنن نسائی: ۱۴۰۰۔ مسند احمد: ۱۹۰/۴۔

(۱۸۱۲) اسناده حسن: تقدم تخريجه برقم: ۱۷٦٤۔

بُنْدَارٌ: أَحْفَظُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ أَبِيهِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا أَعْلَمُ أَحَداً تَابَعَ بُنْدَارًا فِي هٰذَا، وَ الْجَوَّادُ قَدْ يَفْتُرُ فِي بَعْضِ الْأَوْقَاتِ.

معاف کر دیئے جاتے ہیں۔" جناب بندار کہتے ہیں: میں نے یہ روایت استاذِ محترم کے منہ سے ان کے باپ کے واسطے سے سنی ہے۔ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ کسی راوی نے جناب بندار کی اس روایت میں متابعت کی ہو۔ اور ماہر شاہسوار بھی کبھی کوتاہی کر جاتا ہے۔"

فوائد:......دوران خطبہ جمعہ سامعین میں گھسنا اور انہیں جدا کر کے زبردستی صف میں داخل ہونا ناجائز ہے، اس سے سامعین کو تکلیف ہوتی ہے۔ دوران خطبہ ہر ایسا فعل مکروہ ہے جو حاضرین کی ایذا اور خطبہ جمعہ میں خلل کا باعث بنے۔

٧٦..... بَابُ طَبَقَاتِ مَنْ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ

جمعہ میں حاضر ہونے والوں کے مراتب

١٨١٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ- ثَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ...... عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ يَحْضُرُهَا يَلْغُوْ، فَهُوَ حَظُّهُ مِنْهَا، وَ رَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ فَإِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَعْطَاهُ، وَ إِنْ شَاءَ مَنَعَهُ، وَ رَجُلٌ حَضَرَهَا بِوَقَارٍ وَّ إِنْصَاتٍ وَّ سُكُوْنٍ، وَّ لَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ، وَ لَمْ يُؤْذِ أَحَداً، فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهُ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، لِأَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾.

"حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جمعہ کے لیے تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں: ایک وہ شخص ہے جو جمعہ کے لیے حاضر ہوتا ہے اور لغو کام کرتا ہے تو اس جمعہ سے اس کا یہی حصہ ہے اور دوسرا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کے لیے حاضر ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے عطا کر دے اور اگر چاہے تو عطا نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص ہے جو وقار کے ساتھ جمعہ میں حاضر ہوتا ہے۔ خاموش اور پر سکون رہتا ہے، کسی مسلمان شخص کی گردن نہیں پھلانگتا اور نہ کسی کو تکلیف دیتا ہے تو وہ اس کے لیے اس جمعہ اور گزشتہ جمعہ کے درمیانی گناہوں اور مزید تین دن کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (الانعام: ١٦٠) "جو شخص ایک نیکی لائے گا تو اسے دس گنا اجر دیا جائے گا۔"

فوائد:......یہ حدیث دلیل ہے کہ جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں:

(١٨١٣) اسناده حسن: سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب الكلام والامام يخطب، حديث: ١١١٣۔ مسند احمد: ٢/٢١٤.

۱۔ جمعہ میں لغو ولہو اور غل غپاڑہ کرنے والے جمعہ کے اجر سے محروم رہتے ہیں اور اجر وثواب کے بجائے گناہ کے سزاوار ٹھہرتے ہیں۔

۲۔ کچھ لوگ فقط دعا کے لیے حاضر ہوتے ہیں، اگر اللہ چاہے تو ان کی دعا قبول کر لیتا ہے، وہ جمعے کے اجر وثواب سے محروم رہتے ہیں۔

۳۔ جمعہ کے اجر وثواب سے وہ شخص مستفید ہوتا ہے جو رضائے الٰہی کا متلاشی ہے اور آداب جمعہ کو ملحوظ رکھتا ہے۔ اس کے اس جمعہ سے لے کر آئندہ دس روز تک کے صغیرہ گناہ محو ہو جاتے ہیں۔ اور کئی گنا اجر وثواب حاصل ہوتا ہے۔

۷۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْأَخْبَارِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِي الْأَبْوَابِ الْمُتَقَدِّمَةِ

گزشتہ ابواب میں، میں نے جو مجمل روایات بیان کی ہیں ان کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ جَمِيْعَ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْأَخْبَارِ فِيْ ذِكْرِ الْجُمُعَةِ أَنَّهَا كَفَّارَةٌ لِلذُّنُوْبِ وَ الْخَطَايَا إِنَّمَا هِيَ أَلْفَاظٌ عَامٌّ مُرَادُهَا خَاصٌّ، أَرَادَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَفَّارَةٌ لِصِغَارِ الذُّنُوْبِ دُوْنَ كِبَارِهَا .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ میں حاضر ہونے سے گناہوں کا کفارہ بننے کے متعلق تمام احادیث کے الفاظ عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے۔ نبی کریم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ جمعہ صغیرہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ بڑے گناہوں کا کفارہ نہیں بنتا۔

١٨١٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَ الْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرَ)) .

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ جب تک کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔"

فوائد:......مکرر ۳۱۴

۷۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ

جمعہ کے دن گوٹ مار کر بیٹھنا منع ہے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو

١٨١٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَبُوْ جَعْفَرٍ السَّمْنَانِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ

(١٨١٤) تقدم تخريجه برقم: ٣١٤.

أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ وَّ هُوَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ.........

مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ.

''حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ والے دن گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع کیا ہے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو۔''

فوائد:......۱۔ حبوۃ سرین کے بل بیٹھ کر گھٹنے کھڑے کر کے ان کے گرد سہارا لینے کے لیے دونوں ہاتھ باندھ لینا۔ یا کمر اور گھٹنوں کے گرد کپڑا باندھنا۔ (القاموس الوحید) دوران خطبہ جمعہ اس انداز سے نہیں بیٹھنا جو نیند کا باعث ہو اور وضو ٹوٹنے کا خطرہ ہو۔

۷۹...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْحَلْقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ

جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنا منع ہے

۱۸۱۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ.........

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسَاجِدِ، وَأَنْ تُنْشَدَ فِيْهَا الْأَشْعَارُ، وَأَنْ يُّنْشَدَ فِيْهَا الضَّالَّةُ، وَعَنِ الْحَلْقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

''حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں خرید و فروخت کرنے، ان میں شعر پڑھنے، گم شدہ چیز کا علان کرنے اور جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے حلقے بنا کر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔''

فوائد:......مساجد میں خرید و فروخت کرنا، شرکیہ اور عشقیہ اشعار کہنا اور گمشدہ چیز کا اعلان کرنا ناجائز و ممنوع ہے اور خطبہ جمعہ کے دوران حلقے بنا کر بیٹھنا ممنوع ہے۔

۸۰...... بَابُ فَضْلِ تَرْكِ الْجَهْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنِ يَأْتِي الْمَرْءُ الْجُمُعَةَ إِلَى انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

جمعہ کے دن جمعہ کے لیے آنے سے لے کر نماز سے فارغ ہونے تک جہالت و نادانی والی حرکات ترک کرنے کی فضیلت

(۱۸۱۵) حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الاحتباء والامام یخطب، حدیث: ۱۱۱۰۔ سنن ترمذی: ۵۱۴۔ مسند احمد: ۴۳۹/۳.

(۱۸۱۶) تقدم تخریجه برقم: ۱۳۰۴.

١٨١٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَطْوَانِيُّ، نَا مُعَاوِيَةُ ـ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ ـ ثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ: عَنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ فَأَحْسَنَ الطُّهُوْرَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَلَمْ يَلْغُ، وَلَمْ يَجْهَلْ حَتّٰى يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ، كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان آدمی اچھی طرح طہارت حاصل کرکے جمعہ کے لیے آتا ہے پھر کوئی فضول حرکت نہیں کرتا اور نہ کوئی جہالت والا کام کرتا ہے حتیٰ کہ امام نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس کا یہ عمل اس جمعہ اور آئندہ جمعہ کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔''

فوائد:...... جمعہ کے لیے مسجد میں داخل ہوکر خطبہ جمعہ شروع ہونے سے لے کر اختتامِ خطبہ تک لغو باتیں کرنا اور آدابِ جمعہ کے منافی کام کرنا ممنوع ہے، اسے جہالت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور ان سے جمعہ کا اجر وثواب ضائع ہو جاتا ہے۔

٨١..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مَسِّ الْحَصٰى وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَ الْإِعْلَامِ بِأَنَّ مَسَّ الْحَصٰى فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ لَغْوٌ

جب امام جمعہ والے دن خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت کنکریوں سے کھیلنا منع ہے۔ اور اس بات کی اطلاع کا بیان کہ اس وقت کنکریوں سے کھیلنا لغو اور بے ہودہ حرکت ہے

١٨١٨ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَدَنَا وَ أَنْصَتَ وَ اسْتَمَعَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَ مَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ والے دن خوب اچھا وضو کیا۔ پھر وہ جمعہ کے لیے آیا تو امام کے قریب ہو کر بیٹھا، اس نے خاموشی اختیار کی اور خوب غور سے خطبہ سنا تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیانی گناہ اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے کنکریوں کو چھوا (ان

(١٨١٧) صحيح: مسند احمد: ٣٩/٣ـ مسند عبد بن حميد: ٩٠١.

(١٨١٨) تقدم تخريجه برقم: ١٧٥٦.

کے ساتھ کھیلا) تو اس نے لغو کام کیا۔"

فوائد: امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس حدیث میں دوران خطبہ کنکریوں کو چھونے اور دیگر فضول کاموں سے ممانعت کا بیان ہے اور اس میں واضح اشارہ ہے کہ قلب وجوارح خطبہ کی طرف متوجہ ہونے چاہئیں۔

(تحفة الاحوذی: ۲/ ۳۵)

۸۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحَوُّلِ النَّاعِسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَنْ مَّوْضِعِهِ إِلٰى غَيْرِهٖ، وَالدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ النُّعَاسَ لَيْسَ بِاسْتِحْقَاقِ نَوْمٍ وَّ لَا مُوْجِبٌ وُضُوْءً ا

جمعہ والے دن اونگھنے والے شخص کے لیے اپنی جگہ تبدیل کرنا مستحب ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اونگھ کا حکم نیند والا نہیں ہے اور نہ ہی اس سے وضو واجب ہوتا ہے

۱۸۱۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ (ح) وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ (ح) وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ، وَ ثَنَا مُحَمَّدٌ أَيْضاً، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي مَجْلِسِهٖ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذٰلِكَ)). هٰذَا حَدِيثُ الْأَشَجِّ. وَ فِي حَدِيثِ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ.

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو جمعہ والے دن اپنی جگہ پر اونگھ آجائے تو وہ اپنی وہ جگہ تبدیل کرلے۔" یہ جناب اشج کی روایت ہے۔ اور یزید بن ہارون کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔"

فوائد:...... اگر جمعہ میں دوران خطبہ نیند آئے تو وہ جگہ تبدیل کر لینی چاہیے، اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور جگہ تبدیل کر لینے میں حکمت یہ ہے کہ اس عمل سے نیند کا غلبہ ختم ہو جاتا ہے اور خطبہ جمعہ سے، جس کا مقصود وعظ وارشاد ہے سامع مستفید ہوسکتا ہے۔

۸۳..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِقَامَةِ الرَّجُلِ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَّجْلِسِهٖ لِيُخْلِفَهُ فِيهِ

جمعہ والے دن کسی شخص کا اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں بیٹھنا منع ہے

(۱۸۱۹) حسن: سنن ابی داود، کتاب الصلاة، باب الرجل ینعس والامام یخطب، حدیث: ۱۱۱۹۔ سنن ترمذی: ۵۲۶۔ مسند احمد: ۲/ ۲۲۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۸۱۔

۱۸۲۰۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعاً يَزْعُمُ أَنَّ..........

ابْـنَ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ: ((لَا يُقِمْ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَّجْلِسِهِ ثُـمَّ يَـخْـلِـفُـهُ فِيْهِ)). فَقُلْتُ أَنَا لَهُ: فِيْ يَوْمِ الْـجُـمُـعَةِ؟ قَالَ: فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ غَيْرِهِ. قَـالَ: وَ قَـالَ نَـافِـعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْمُ لَهُ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِهِ، فَـلَا يَجْلِسُ فِيْهِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ پر نہ بیٹھے۔ جناب نافع کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یہ حکم جمعہ کے دن ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جمعہ کے دن اور جمعہ کے علاوہ دنوں میں بھی (یہی حکم ہے)۔ جناب نافع کہتے ہیں: اگر کوئی شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ جاتا تو وہ اس جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔''

فوائد:......۱۔ جمعہ کے دن دوران خطبہ اور عام حالت میں کسی شخص کو اس کی بیٹھنے کی جگہ سے اٹھانا اور خود وہاں بیٹھنا حرام ہے۔ بلکہ جو شخص وہاں بیٹھا ہوا ہے، وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

۲۔ اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے جگہ چھوڑ دے اور کسی دوسرے کو بیٹھنے کی اجازت دے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

۸۴..... بَابُ ذِكْرِ قِيَامِ الرَّجُلِ مِنْ مَّجْلِسِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ، وَ قَدْ خَلَفَهُ فِيْهِ غَيْرُهُ، وَ الْبَيَانُ أَنَّهُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ مِمَّنْ خَلَفَهُ فِيْهِ

اس بات کا بیان کہ اگر کوئی شخص جمعہ والے دن اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر واپس آ جائے جبکہ اس کی جگہ پر کوئی دوسرا شخص بیٹھ چکا ہو تو وہ شخص بیٹھنے والے کی نسبت اس جگہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

۱۸۲۱۔ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ (ح) وَحَدَّثَنَا أَحْـمَـدُ بْـنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ـ وَ ثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي: ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ـ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ، وَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى، نَا جَرِيْرٌ وَّ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَا: ثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱۸۲۰) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب لا یقیم الرجل اخاه یوم الجمعة، حدیث: ۹۱۱۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم اقامة الانسان من موضعه المباح، حدیث: ۲۱۷۷۔ سنن ترمذی: ۲۷۴۹۔ مسند احمد: ۱۴۹/۲.

(۱۸۲۱) صحیح مسلم، کتاب السلام، باب اذا قام من مجلسه ثم عاد...... ، حدیث: ۲۱۷۹۔ الادب المفرد للبخاری: ۱۱۳۸۔ سنن ابی داود: ۴۸۵۳۔ سنن ابن ماجه: ۳۷۱۷۔ مسند احمد: ۲۶۳/۲.

((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَّجْلِسِهِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ. زَادَ يُوسُفُ: ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ مَّجْلِسِهِ فَجَلَسْتُ فِيهِ، فَعَادَ فَأَقَامَنِي أَبُو صَالِحٍ.

فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے، پھر وہ واپس آ جائے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔'' جناب یوسف نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: ''پھر ایک شخص اپنی جگہ سے اٹھ گیا تو میں اس کی جگہ پر بیٹھ گیا پھر وہ واپس آیا تو جناب ابو صالح نے مجھے اٹھا دیا۔''

فوائد:......اگر کوئی شخص مسجد میں کسی جگہ یا نشست کا انتخاب کر چکا ہے، پھر وضو یا کسی اور عارضے کی وجہ سے وہ جگہ چھوڑ کر وضو وغیرہ کے لیے جاتا ہے تو واپس آنے پر وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے اور اگر کوئی شخص وہاں آ کر بیٹھ چکا ہو تو اسے وہ نشست خالی کر دینی چاہیے۔

۸۵..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّوَسُّعِ وَ التَّفَسُّحِ إِذَا ضَاقَ الْمَوْضِعُ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ﴾

جب جگہ تنگ ہو تو وسعت اور کشادگی پیدا کرنے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ (المجادلة: ۱۱) ''ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کھل کر بیٹھو تو تم کھل کر بیٹھا کرو، اللہ تمہیں کشادگی دے گا۔''

۱۸۲۲۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ...... عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ((نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَخْلُفُهُ وَلٰكِنْ تَوَسَّعُوا، وَ تَفَسَّحُوا)).

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے۔ لیکن تم وسعت اور کشادگی پیدا کر لیا کرو۔''

فوائد:......مکرر ۱۸۲۰۔

۸۶..... بَابُ ذِكْرِ كَرَاهَةِ انْفِضَاضِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ وَقْتَ خُطْبَتِهِ لِلنَّظَرِ إِلَى لَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ

امام کے خطبہ کے دوران لوگوں کا امام کو چھوڑ کر کھیل تماشے یا تجارت کی طرف دوڑ جانا منع ہے

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿وَ إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَ تَرَكُوكَ قَائِمًا﴾.

(۱۸۲۲) صحيح بخاری، كتاب الاستئذان، باب ﴿اذا قيل لكم تفسحوا......﴾، حديث: ۶۲۷۰۔ صحيح مسلم، كتاب السلام، باب تحريم اقامة الانسان من موضعه المباح، حديث: ۲۱۷۷/۲۸۔ مسند احمد: ۱۷/۲۔ مسند الحميدی: ۶۶۴.

اللہ تعالیٰ اپنے نبی مصطفیٰ ﷺ سے فرماتے ہیں: ﴿ وَ إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآئِمًا﴾ (الجمعة: ١١) ”اور جب وہ کوئی سامانِ تجارت یا کھیل کود دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔“

١٨٢٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.........

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِماً فَجَاءَتْ عِيْرٌ مِّنَ الشَّامِ فَانْفَتَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً، فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْجُمُعَةِ ﴿وَ إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَائِماً﴾.

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے جب ایک تجارتی قافلہ شام سے آ گیا۔ تو لوگ (آپ کو چھوڑ کر) اس کی طرف چلے گئے حتی کہ صرف بارہ آدمی باقی رہ گئے تو سورۂ جمعہ کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ وَ إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآئِمًا﴾ (الجمعة: ١١) ”اور جب وہ تجارت یا کھیل تماشہ دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔“

فوائد :......١۔ خطبہ جمعہ سنتے وقت سامعین کی توجہ خطیب کی طرف ہونی چاہیے اور کسی دوسری چیز یعنی سامان تجارت یا کھیل وغیرہ کی طرف دھیان دینا مکروہ ہے۔

٢۔ دوران خطبہ کتنا ہی مفید اور اہم کام سامنے یا کتنا ہی عظیم سانحہ رونما کیوں نہ ہو۔ خطیب کو چھوڑ کر کسی اور کام میں مشغول انتہائی قبیح فعل اور مجرمانہ حرکت ہے۔ کیونکہ خطبہ کا اجر وثواب دنیاوی منفعت سے کہیں بہتر اور بیش قیمت ہے۔

٣۔ خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر دینا مشروع ہے۔ البتہ کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر خطبہ دیا جا سکتا ہے۔

❁❁❁❁.

(١٨٢٣) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب اذا نفر الناس عن الامام......، حدیث: ٩٣٦۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب فی قوله تعالی ﴿واذا رأوا تجارة......﴾، حدیث: ٨٦٣۔ سنن ترمذی: ٣٣١١۔ سنن کبری نسائی: ١١٥٢٩۔ مسند احمد: ٣/٢١٣.

أَبْوَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ

جمعہ سے پہلے نفل نماز کے ابواب (کا مجموعہ)

۸۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِعْطَاءِ الْمَسَاجِدِ حَقَّهَا مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ دُخُولِهَا

مساجد میں داخل ہوتے وقت نماز میں سے مساجد کا حق ادا کرنے کے حکم کا بیان

۱۸۲٤ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، نَا أَبُوْ خَالِدٍ، قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ.........

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَعْطُوْا الْمَسَاجِدَ حَقَّهَا))، قِيْلَ: وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: ((رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ)).

”حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مساجد کو ان کا حق ادا کرو۔“ آپ سے عرض کی گئی: ان کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”تم بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کرو (تو یہ ان کا حق ہے)۔“

۸۸..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّطَوُّعِ بِرَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْجُلُوْسِ

مسجد میں داخل ہوتے وقت بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرنے کے حکم کا بیان

۱۸۲٥ـ أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ.........

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

”حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے دو رکعات نماز پڑھنی چاہیے۔“

۱۸۲٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا

”امام صاحب اپنے استاد عبداللہ بن ھاشم کی سند سے مذکورہ

(۱۸۲٤) اسنادہ ضعیف: ابن اسحاق مدلس راوی ہے اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱/۳٤۰، ح: ۳٤۲۲.

(۱۸۲٥) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ٥/۲۱٦۔ مسند الحمیدی: ٤۲۱ وانظر الحدیث الآتی.

(۱۸۲٦) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب اذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین، حدیث: ٤٤٤۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تحیۃ المسجد، حدیث: ۷۱٤۔ سنن ابی داود: ٤٦۷۔ سنن ترمذی: ۳۱٦۔ سنن ابن ماجه: ۱۰۱۳۔ سنن نسائی: ۷۳۱۔ من طریق مالك: ۱/۱٦۲۔ بھذا الاسناد.

عَبْدُاللّٰہِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ - يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيّ - عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ: زَادَ: قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ.

بالا کی طرح روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے۔ بیٹھنے سے پہلے (دو رکعت پڑھے)۔"

۸۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْجُلُوْسِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھنے سے پہلے بیٹھنا منع ہے

۱۸۲۷ - أَنَـا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّ هُوَ ابْنُ أَبِيْ هِنْدٍ وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ (ح) وَ ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ سَمِعْتُ عَمَارَةَ بْنَ غَزِيَّةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ (ح) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ.........

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَـلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عَجْلَانَ. وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيّ ((مَنْ دَخَلَ هٰذَا الْمَسْجِدَ)). وَقَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيَّ. وَ زَادَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

"حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ دو رکعات پڑھے بغیر مت بیٹھے۔" یہ ابن عجلان کی حدیث ہے۔ اور ابن ابی عدی کی روایت میں ہے: "جو شخص اس مسجد (نبوی) میں داخل ہو۔"

(۱۸۲۷) انظر الحديث السابق.

٩٠..... بَابُ الْأَمْرِ بِالرُّجُوعِ إِلَى الْمَسْجِدِ لِيُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا دَخَلَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا

جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو پھر دو رکعت پڑھنے سے پہلے مسجد سے نکل جائے تو اسے دو رکعات پڑھنے کے لیے مسجد میں واپس جانے کے حکم کا بیان

١٨٢٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ.........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْماً فَقَالَ: ((أَدَخَلْتَ الْمَسْجِدَ؟)) قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: ((أَصَلَّيْتَ فِيْهِ؟)) قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((فَاذْهَبْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ)).

"حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے تو آپ نے فرمایا: کیا تم مسجد میں داخل ہوئے تھے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے پوچھا: "کیا تم نے مسجد میں نماز پڑھی تھی؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور دو رکعت ادا کرو۔"

٩١..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِرَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ أَمْرُ نُدْبٍ وَّ إِرْشَادٍ وَّ فَضِيْلَةٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسجد میں داخل ہوکر دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم استحباب، ارشاد اور فضیلت کے لیے ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الْجُلُوْسِ قَبْلَ صَلَاةِ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ نَهْيُ تَأْدِيْبٍ لَّا نَهْيُ تَحْرِيْمٍ، بَلْ حَضٌّ عَلَى الْخَيْرِ وَ الْفَضِيْلَةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: ((الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئاً)). وَ مَا عَلَى هٰذَا الْمِثَالِ مِنْ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ (كِتَابِ الْكَبِيْرِ) فِي الْجُزْءِ الْأَوَّلِ مِنْ كِتَابِ الصَّلَاةِ، فَأَعْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَّا فَرْضَ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا خَمْسَ صَلَوَاتٍ، وَ أَنَّ مَا سِوَى الْخَمْسِ، فَتَطَوُّعٌ لَّا فَرْضٌ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسجد میں داخل ہوکر دو رکعت پڑھے بغیر بیٹھنے کی ممانعت تادیب کے لیے ہے، حرمت کے لیے نہیں۔ بلکہ خیر و بھلائی اور فضیلت کے کام کی ترغیب ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حضرت طلحہ بن عبیداللہ کی روایت میں ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کونسی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں فرض ہیں، ان کے علاوہ جو تم نفل ادا کرو۔" اس قسم کی دیگر

(١٨٢٨) حسن.

روایات میں نے ''کتاب الکبیر'' کی پہلی جلد میں کتاب الصلاۃ میں بیان کر دی ہیں۔ اس طرح نبی کریم ﷺ نے بیان کر دیا کہ صرف پانچ نمازیں فرض ہیں، اور نماز پنجگانہ کے علاوہ تمام نمازیں نفل ہیں، ان میں سے کوئی نماز فرض نہیں ہے۔

۹۲..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْجَالِسَ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ قَبْلَ أَن يُّصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ لَا يَجِبُ إِعَادَتُهُمَا إِذِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ فَضِيْلَةٌ لَّا فَرِيْضَةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھے بغیر بیٹھنے والے شخص پر ان دو رکعات کا اعادہ ضروری نہیں ہے کیونکہ مسجد میں داخل ہوتے وقت دو رکعات ادا کرنا فضیلت وثواب کا باعث ہے، فرض نہیں ہے۔

۱۸۲۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، ثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ عَلِيِّ الْجُعْفِيَّ۔ عَنْ زَائِدَةَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ.........

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيِّ النَّاسِ فَجَلَسْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَجْلِسَ؟)) قُلْتُ: أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْتُكَ جَالِساً، وَ النَّاسُ جُلُوْسٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ)).

''رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے، تو میں بھی بیٹھ گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں بیٹھنے سے پہلے دو رکعات پڑھنے سے کس چیز نے منع کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو تشریف فرما دیکھا اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے (اس لیے میں بھی بیٹھ گیا) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ دو رکعات پڑھے بغیر مت بیٹھے۔''

۹۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَطَوُّعِ رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَ إِنْ كَانَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ خُطْبَةَ الْجُمُعَةِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَن يُّصَلِّيَ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ

مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نفل ادا کرنے کا بیان اگرچہ اس دوران امام خطبہ جمعہ ہی دے رہا ہو۔ اس شخص کے قول کے برعکس جو کہتا ہے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو مسجد میں داخل ہونے والے کے لیے یہ نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

(۱۸۲۹) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تحیۃ المسجد، حدیث: ۷۱٤/۷۰۔ وقد تقدم بدون قصة، برقم: ۱۸۲٦.

١٨٣٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنِ ابْنِ عَجْلَانَ.........

عَنْ عَيَاضٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ، قَالَ: كَانَ مَرْوَانُ يَخْطُبُ فَصَلَّى أَبُوْ سَعِيْدٍ ، فَجَاءَتْ إِلَيْهِ الْأَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوْهُ ، فَأَبَى حَتَّى صَلَّى ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَتَيْنَاهُ ، فَقُلْنَا لَهُ: كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ بِكَ ، غَفَرَاللّٰهُ لَكَ . فَقَالَ: لَنْ أَدَعَهُمَا أَبَداً بَعْدَ أَن سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''جناب عیاض، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ مروان خطبہ دے رہا تھا تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ تو محافظ انہیں بٹھانے کے لیے آ گئے تو حضرت ابوسعید نے بیٹھنے سے انکار کر دیا حتی کہ یہ نماز ادا کر لی۔ پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم ان کے پاس آئے اور ان سے عرض کی: اللہ آپ کی بخشش فرمائے یہ لوگ آپ کو تکلیف دینا ہی چاہتے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں یہ دو رکعات ہرگز ہرگز نہیں چھوڑوں گا جبکہ میں ان کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا ہوں۔''

١٨٣١ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا حَاتِمُ بْنُ بَكْرِ بْنِ غَيْلَانَ الضَّبِّيُّ ، ثَنَا عِيْسَى بْنُ وَاقِدٍ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ)) .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کر لے۔''

٩٤..... بَابُ سُؤَالِ الْإِمَامِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ وَقْتَ الْخُطْبَةِ أَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَمْ لَا ؟ وَ أَمْرِ الْإِمَامِ الدَّاخِلَ بِأَن يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ إِنْ لَّمْ يَكُنْ صَلَّاهُمَا قَبْلَ سُؤَالِ الْإِمَامِ إِيَّاهُ . وَ الدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ الْخُطْبَةَ لَيْسَتْ بِصَلَاةٍ

امام کا خطبے کے دوران مسجد میں داخل ہونے والے سے پوچھنا کہ کیا اس نے دو رکعات ادا کر لی ہیں یا نہیں؟ اور امام کا اسے دو رکعات پڑھنے کا حکم دینا اگر اس نے امام کے سوال کرنے سے پہلے یہ دو رکعات نہ پڑھی ہوں۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ خطبہ نماز نہیں ہے۔

(١٨٣٠) تقدم تخريجه برقم: ١٧٩٩.

(١٨٣١) صحيح بخارى، كتاب التهجد، باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى، حديث: ١١٦٦ ـ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب التحية والامام يخطب، حديث: ٥٧/٨٧٥ من طريق عمرو بن دينار عن جابر رضى الله عنه.

۱۸۳۲ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ.........

عَنْ عَمْرٍو وَ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ عَمْرٌو: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ، وَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: دَخَلَ سُلَيْكُ الْغَطْفَانِيُّ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ: ((صَلَّيْتَ)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)). أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِهِمَا الْمَخْزُوْمِيُّ مُنْفَرِدَيْنِ، وَ قَالَ: فَقُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ. وَقَالَ مَرَّةً فِيْ عَقِبِ خَبَرِ أَبِي الزُّبَيْرِ: وَ اسْمُ الرَّجُلِ سُلَيْكُ بْنُ عَمْرٍو الْغَطْفَانِيُّ.

''جناب عمرو اور ابو الزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، جناب عمرو کہتے ہیں: ''ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔'' اور جناب ابوالزبیر کی روایت کے الفاظ یوں ہیں۔'' سلیک غطفانی جمعہ والے دن مسجد میں داخل ہوا جبکہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: نماز نفل پڑھی ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو دو رکعات پڑھ لو۔'' جناب مخزومی نے ہمیں یہ دونوں روایتیں الگ الگ بیان کی ہیں۔ ایک روایت میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تو کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعات ادا کرو۔'' اور ایک مرتبہ جناب ابوالزبیر کی روایت کے بعد کہا: اور اس آدمی کا نام سلیک بن عمرو غطفانی ہے۔''

۱۸۳۳ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ـ وَ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ ـ قَالَ: بِشْرٌ، قَالَ: ثَنَا عَمْرٌو، وَ قَالَ الْآخَرَانِ: عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوْبَ، وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا يَزِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ـ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: ((أَصَلَّيْتَ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَقُمْ فَارْكَعْ)). وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ أَحْمَدُ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جبکہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو آپ نے اس سے پوچھا: ''کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھڑے ہو

(۱۸۳۲) سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ما جاء فيمن دخل المسجد والامام يخطب، حديث: ۱۱۱۲، مسند الحميدى: ۱۲۲۳۔ وانظر الحديث الآتى.

(۱۸۳۳) صحيح بخارى، كتاب الجمعة، باب اذا رأى الامام رجلا جاء......، حديث: ۹۳۰۔ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب التحية والامام يخطب، حديث: ۸۷۵/۵٤۔ سنن ابى داود: ۱۱۱۵۔ سنن ترمذى: ۵۱۰۔ سنن نسائى: ۱٤۱۰.

بْـنُ الْـمِقْدَامِ: ((أَصَلَّيْتَ يَا فُلَانُ؟)) وَ فِيْ حَـدِيْثِ أَبِيْ عَاصِمٍ، فَقَالَ: ((أَرَكَعْتَ؟)) قَالَ: لَا . قَالَ: ((فَارْكَعْهُمَا)).

جاؤاور نماز پڑھو۔" اور جناب احمد بن عبدہ اور احمد بن مقدام کی روایت میں ہے: اے فلاں تم نے نماز پڑھی ہے" اور جناب اَبی عاصم کی روایت میں ہے: "آپ نے پوچھا: "کیا تم نے نماز ادا کر لی ہے؟ اُس نے کہا: نہیں تو آپ نے کہا: دو رکعات ادا کرلو۔"

١٨٣٤۔ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ، نَـا أَبُـوْ بَـكْـرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ وَّالنَّبِيُّ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْـجُـمُـعَةِ يَـخْـطُبُ، فَقَالَ لَهُ: ((أَرَكَعْتَ رَكْـعَتَيْـنِ)). قَـالَ: لَا. قَـالَ: فَـقَـالَ: ((ارْكَعْ)).

"حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو آپ نے اس سے پوچھا: "کیا تم نے دو رکعات ادا کرلی ہیں؟ اس نے جواب دیا: نہیں تو آپ نے فرمایا: "پڑھ لو۔"

٩٥..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ بِرَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيْهِمَا

امام کا خطبہ جمعہ کے دوران مسجد میں داخل ہونے والے کو دو رکعات ادا کرنے کے حکم دینے کا بیان

وَالـدَّلِيْـلِ عَـلَـى أَنَّ الـنَّبِـيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْطَعْ خُطْبَتَهُ لِيُصَلِّيَ الدَّاخِلُ الَّذِيْ أَمَرَهُ أَنْ يُـصَـلِّـيَ رَكْـعَتَيْـنِ إِلَـى أَنْ يَّـفْـرُغَ الْـمُصَلِّي مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَمَا زَعَمَ بَعْضُ مَنْ لَّمْ يُنْعِمِ النَّظَرَ فِي الْأَخْبَـارِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَّأَمَرَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، قَدْ أَمْلَيْتُ الْخَبَرَ بِتَمَامِهِ قَبْلُ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خطبہ منقطع نہیں کیا تھا تا کہ یہ داخل ہونے والا شخص دو رکعات سے فارغ ہو جائے جیسا کہ احادیث نبوی کی گہری مہارت سے محروم بعض لوگوں کا خیال ہے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن عجلان کی عیاض کے واسطے سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: اور آپ نے اسے دو رکعات ادا کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے رہے۔" میں یہ مکمل روایت اس سے پہلے لکھوا چکا ہوں۔

(١٨٣٤) انظر الحديث السابق.

٩٦..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ فِيْ خُطْبَتِهِ الْجَالِسَ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَهَا بِالْقِيَامِ لِيُصَلِّيَهُمَا

امام کا خطبے کے دوران میں دو رکعت ادا کیے بغیر بیٹھنے والے کو حکم دینا کہ وہ اٹھ کر دو رکعت ادا کرے

أَمْرُ اخْتِيَارٍ وَاسْتِحْبَابٍ، وَالتَّجَوُّزِ فِيهِمَا، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ هٰذَا كَانَ خَاصًّا لِسُلَيْكٍ الْغَطْفَانِيِّ

یہ ایک اختیاری اور مستحب حکم ہے۔ اور یہ دو رکعت مختصر اور ہلکی ادا کرنے کا بیان۔ اور ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ یہ حکم سلیک غطفانی کے ساتھ خاص تھا۔

١٨٣٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى -يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ- عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ..........

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطْفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ: ((يَا سُلَيْكُ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا)). ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بَعْدَ فَرَاغِ سُلَيْكٍ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ بِهٰذَا الْأَمْرِ كُلَّ مُسْلِمٍ يَّدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ. وَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَتَأَوَّلَ عَالِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَصَّ بِهٰذَا الْأَمْرِ سُلَيْكًا الْغَطْفَانِيَّ إِذْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ رَثَّ الْهَيْأَةِ وَقْتَ خُطْبَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُ بِلَفْظٍ عَامٍّ:

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سلیک غطفانی جمعہ کے دن آئے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو وہ بیٹھ گئے، تو آپ نے انہیں فرمایا: اے سلیک کھڑے ہو کر دو رکعات پڑھو اور ان کو مختصر اور ہلکی پڑھنا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص اس حال میں مسجد میں جمعہ کے دن آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعات پڑھ لینی چاہیں اور انہیں مختصر اور ہلکی ادا کرے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس طرح نبی کریم ﷺ نے حضرت سلیک کے دو رکعتوں سے فارغ ہونے کے بعد حکم دیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے لیے آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعات پڑھنی چاہئیں۔ آپ نے یہ حکم قیامت تک کے لیے ہر مسلمان شخص کو دیا ہے جو اس حال میں مسجد میں داخل ہوتا ہے کہ امام خطبہ دے رہا ہو۔ لہٰذا یہ کیسے درست ہو سکتا ہے کہ کوئی عالم دین اس حدیث کی یہ تاویل کرے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ حکم خصوصاً حضرت سلیک کو دیا تھا جبکہ وہ پھٹے پرانے کپڑوں میں مسجد میں داخل ہوئے تھے اور نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے

(١٨٣٥) تقدم تخريجه برقم: ١٨٣٢، ١٨٣٣.

مَنْ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ فَرَاغِ سُلَيْكٍ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ. وَأَبُو سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ رَاوِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ أَنْ لَّا يَتْرُكَهُمَا بَعْدَ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا، فَمَنِ ادَّعَى أَنَّ هٰذَا كَانَ خَاصًّا لِّسُلَيْكٍ، أَوْلِلدَّاخِلِ وَهُوَ رَثُّ الْهَيْأَةِ وَقْتَ خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ خَالَفَ أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنْصُوْصَةَ، لِأَنَّ قَوْلَهُ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، مَحَالٌ أَنْ يُّرِيْدَ بِهِ دَاخِلاً وَاحِدًا دُوْنَ غَيْرِهِ، لِأَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ عِنْدَالْعَرَبِ يَسْتَحِيْلُ أَنْ تَقَعَ عَلٰى وَاحِدٍ دُوْنَ الْجَمْعِ، وَ قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ فِيْ (كِتَابِ الْجُمُعَةِ).

تھے۔حالانکہ نبی کریم ﷺ نے یہ حکم عام الفاظ کے ساتھ دیا ہے: جو شخص بھی مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعات ادا کرنی چاہئیں۔آپ نے یہ حکم حضرت سلیک رضی اللہ عنہ کے دو رکعات سے فارغ ہونے پر دیا تھا۔اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اس حدیث کے راوی قسم اٹھاتے تھے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے حکم کے بعد یہ دو رکعات کبھی ترک نہیں کریں گے۔لہٰذا جو شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ حکم حضرت سلیک رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص تھا یا اس شخص کے لیے تھا جو نبی کریم ﷺ کے خطبہ کے دوران شکستہ حالت میں مسجد میں داخل ہوا تھا تو اس شخص نے نبی کریم ﷺ کے مخصوص فرامین کی خلاف ورزی کی ہے۔کیونکہ آپ کے فرمان ”جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن اس وقت آئے جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے“ سے صرف ایک مخصوص شخص مسجد میں داخل ہونے والا مراد لینا محال و ناممکن ہے کیونکہ یہ الفاظ ”جب تم میں سے کوئی شخص آئے“ عرب لوگوں کے ہاں صرف ایک شخص کے لیے استعمال ہونا مستحیل و ناممکن ہے بلکہ یہ جمع کے لیے آتا ہے۔میں نے اس حدیث کے طرق کتاب الجمعہ میں بیان کر دیئے ہیں۔“

فوائد :......۱۔احادیث الباب دلیل ہیں کہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد، مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز (تحیۃ المسجد) ادا کرنا واجب ہے۔امام شوکانی نے (ان روایات سے) یہی نتیجہ کشید کیا ہے اور امام صنعانی رحمہ اللہ بھی تحیۃ المسجد کے وجوب کے قائل ہیں۔(نیل الاوطار: ٤/ ٣٦٧ سبل السلام: ٢/ ٦٢)

۲۔ خطبہ جمعہ کے دوران بھی تحیۃ المسجد کا اہتمام کرنا چاہیے اور جو لوگ اس نماز کا اہتمام نہ کریں، امام انہیں متنبہ کر سکتا ہے۔

۳۔ تحیۃ المسجد کا اہتمام واجب ہے، کیونکہ کوئی ایسا قرینہ صارفہ نہیں جو مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت نماز پڑھنے کے حکم کو استحباب اور دو رکعت نماز پڑھے بغیر بیٹھنے کی نہی کو کراہت پہ محمول کرتا ہو اور اس بارے میں جو روایات پیش

کی جاتی ہیں، ایک بھی واضح نص نہیں کہ کوئی صحابی یا خود نبی ﷺ تحیۃ المسجد کے اہتمام کے بغیر بیٹھے ہوں یا کوئی صحابی بیٹھا ہے تو آپ ﷺ نے اسے تحیۃ المسجد کی ادائیگی کا نہ کہا ہو۔

۴۔ تحیۃ المسجد کا اہتمام نماز کے ممنوعہ اوقات میں بھی کرنا چاہیے، جس میں کسی وقت کی ممانعت نہیں ہے کیونکہ یہ سببی نماز ہے اور سببی نماز کا کسی بھی وقت ادا کرنا مباح ہے۔

۹۷..... بَابُ إِبَاحَةِ مَا أَرَادَ الْمُصَلِّيَ مِنَ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ حَظْرٍ أَن يُّصَلِّيَ مَا شَاءَ وَ أَرَادَ مِنْ عَدَدِ الرَّكْعَاتِ

نماز جمعہ سے پہلے نمازی بغیر کسی روک اور ممانعت کے جتنی نفل نماز پڑھنا چاہے، پڑھ سکتا ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ كُلَّ مَا صَلّٰى قَبْلَ الْجُمُعَةِ فَتَطَوُّعٌ لَّا فَرْضٌ مِّنْهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ صَلّٰى ((مَا كُتِبَ لَهُ)) . وَ فِيْ خَبَرِ سَلْمَانَ ((مَا قُدِّرَ لَهُ)) ، وَفِيْ خَبَرِ أَبِيْ أَيُّوْبَ ((فَيَرْكَعُ إِنْ بَدَالَهُ)) .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ سے پہلے وہ جتنی نماز پڑھے گا وہ نفل ہوگی، اس میں سے فرض کوئی نہیں ہوگی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کی روایات میں یہ الفاظ آئے ہیں: ”اس نے جتنی اس کے مقدر میں لکھی تھی نماز پڑھی۔“ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”جو اس کے مقدر میں تھی (اس نے پڑھی)“ اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”تو اس نے نماز پڑھی اگر اس نے چاہا۔“

۹۸..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيْلِ الصَّلَاةِ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ سے پہلے طویل نفل نماز پڑھنا مستحب ہے

۱۸۳۶ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، قَالَ زِيَادٌ: أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ . وَ قَالَ الْآخَرَانِ.........

عَنْ أَيُّوْبَ ، قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ: أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ ؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ يُطِيْلُ الصَّلَاةَ قَبْلَهَا ، وَيُصَلِّي بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ ، وَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

”جناب ایوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے پوچھا: ”کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ جمعہ سے پہلے بڑی طویل نماز پڑھتے تھے اور جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعات ادا کرتے تھے۔“ اور بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح

(۱۸۳۶) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ بعد الجمعۃ، حدیث: ۱۱۲۸ـ سنن نسائی: ۱۴۳۰ـ مسند احمد: ۱۰۳/۲ من طریق ایوب۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب الصلاۃ بعد الجمعۃ، حدیث: ۸۸۲.

عمل کرتے تھے۔“

فوائد :......۱۔ نماز جمعہ سے قبل بلا تحدید نوافل ادا کرنے کی رخصت ہے اور ان نوافل کو طول دینا مستحب فعل ہے۔

۲۔ نماز جمعہ کے بعد مسجد میں چار رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اور گھر پر دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے، لہٰذا جس نے مسجد میں نوافل ادا کرنے ہوں اس کے لیے بہتر ہے کہ چار نوافل ادا کرے ورنہ گھر میں دو رکعت کا اہتمام کرے۔

۹۹..... بَابُ وَقْتِ الْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے لیے اقامت کہنے کے وقت کا بیان

۱۸۳۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: مَا كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مُؤَذِّنٌ وَّاحِدٌ إِذَا خَرَجَ أَذَّنَ، وَ إِذَا نَزَلَ أَقَامَ، وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ كَذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَ كَثُرَ النَّاسُ، أَمَرَ بِالنِّدَاءِ الثَّالِثِ عَلَى دَارٍ فِي السُّوْقِ يُقَالُ لَهَا الزَّوْرَاءُ، فَإِذَا خَرَجَ أَذَّنَ وَ إِذَا نَزَلَ، أَقَامَ .

”حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (جمعہ کے) لیے صرف ایک ہی موذن تھا۔ جب آپ تشریف لے آتے تو وہ اذان کہتا اور جب آپ منبر سے اترتے تو وہ اقامت کہتا۔ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی اسی طرح رہا۔ پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور لوگ زیادہ ہوگئے تو انہوں نے بازار میں ایک گھر (کی چھت) پر جسے الزوراء کہا جاتا تھا، تیسری اذان کہنے کا حکم دیا۔ لہٰذا جب آپ گھر سے خطبہ کے لیے تشریف لاتے تو وہ موذن اذان کہتا اور جب آپ منبر سے اترتے تو وہ اقامت کہہ دیتا۔“

فوائد:......خطبہ جمعہ سے قبل اذان اور خطبہ کے اہتمام کے بعد جب امام منبر سے اترے اقامت کہنا مشروع ہے۔

۱۰۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْكَلَامِ لِلْمَأْمُوْمِ وَ الْإِمَامِ بَعْدَ الْخُطْبَةِ وَ قَبْلَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

خطبہ کے بعد اور نماز شروع کرنے سے پہلے امام اور مقتدی دونوں کو گفتگو کرنے کی رخصت ہے

۱۸۳۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ......

(۱۸۳۷) تقدم تخريجه برقم: ۱۷۷۳.

(۱۸۳۸) اسناده ضعيف: سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب الامام يتكلم بعد ما ينزل من المنبر، حديث: ۱۱۲۰۔ سنن ترمذی: ۵۱۷۔ سنن نسائی: ۱٤۲۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۱۷۔ مسند احمد: ۱۱۹/۳.

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُكَلِّمُ الرَّجُلُ وَيُكَلِّمُهُ، ثُمَّ يَنْتَهِي إِلَى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّي.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر سے نیچے اترتے تو کوئی شخص آپ سے بات چیت کر لیتا اور آپ اس سے گفتگو کر لیتے، پھر آپ اپنی جائے نماز پر کھڑے ہو کر نماز پڑھاتے۔''

۱۰۱..... بَابُ وَقْتِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کے وقت کا بیان

۱۸۳۹۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ إِيَّاسِ بْنِ.........

سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا نَجْمَعُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ نَرْجِعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ.

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز جمعہ سورج ڈھلنے کے بعد ادا کرتے تھے پھر ہم گھروں کو واپس جاتے ہوئے سایہ تلاش کرتے تھے۔''

۱۰۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّبْكِيرِ بِالْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز پہلے وقت میں ادا کرنا مستحب ہے

۱۸۴۰۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، ....

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَدِرُ الْفَيْءَ فَمَا يَكُونُ إِلَّا قَدْرَ قَدَمٍ أَوْ قَدَمَيْنِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مُسْلِمٌ هٰذَا لَا أَدْرِي أَسَمِعَ مِنَ الزُّبَيْرِ أَمْ لَا؟

''حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ ادا کرتے تھے تو (واپسی پر) سایہ حاصل کرنے میں جلدی کرتے مگر وہ ایک یا دو قدم ہی ہوتا تھا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مجھے معلوم نہیں کہ مسلم بن جندب راوی نے حضرت زبیر سے سماع کیا ہے یا نہیں؟''

۱۸۴۱۔ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ.........

(۱۸۳۹) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیۃ، حدیث: ۴۱۶۸۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب صلاۃ الجمعۃ حین تزول الشمس، حدیث: ۸۶۰۔ سنن ابی داود: ۱۰۸۵۔ سنن نسائی: ۱۳۹۲۔ سنن ابن ماجہ: ۱۱۰۰۔ مسند احمد: ۴/۴۶۔

(۱۸۴۰) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۱/۱۶۴۔ سنن الدارمی: ۱۵۴۵۔ مستدرك حاكم: ۱/۲۹۱۔

(۱۸۴۱) صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ، باب وقت الجمعۃ اذا زالت الشمس، حدیث: ۹۰۵۔ مسند احمد: ۳/۲۳۷۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۹۸، ۲۷۹۹۔

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنَّا نُبَكِّرُ -يَعْنِي بِالْجُمُعَةِ- ثُمَّ نَقِيلُ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز جمعہ جلدی ادا کرتے تھے پھر قیلولہ کرتے تھے۔''

١٠٣..... بَابُ التَّبْرِيدِ بِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَ التَّبْكِيرِ بِهَا

شدید گرمی میں نماز جمعہ کو ٹھنڈا کرنے اور جلدی ادا کرنے کا بیان

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اسْمَ التَّبْكِيرِ يَقَعُ عَلَى التَّعْجِيلِ بِالظُّهْرِ وَ الْجُمُعَةِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ، لِأَنَّ التَّبْكِيرَ لَا يَقَعُ إِلَّا عَلَى أَوَّلِ النَّهَارِ قَبْلَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ تبکیر (جلدی کرنے کا) لفظ زوال شمس کے بعد نماز ظہر اور نماز جمعہ کو جلدی ادا کرنے پر بھی بولا جاتا ہے کیونکہ لغوی طور پر تبکیر کا لفظ زوال آفتاب سے پہلے، دن کے پہلے حصے پر بولا جاتا ہے۔

١٨٤٢ـ أَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، حَدَّثَنِي.........

أَبُو خَلْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَنَادَاهُ يَزِيدُ الضَّبِّيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ: قَدْ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا، فَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي؟ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ، أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ.

''جناب ابوخلدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سنا جبکہ حجاج بن یوسف کے زمانہ اقتدار میں جمعہ کے دن جناب یزید الضبی نے انہیں پکارا تو کہا: اے ابوحمزہ! آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی نمازیں پڑھی ہیں اور ہمارے ساتھ بھی نماز جمعہ ادا کی ہے۔ تو آپ بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیسے ادا کرتے تھے؟'' انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سردی شدید ہوتی تو نماز جلدی ادا کر لیتے اور جب گرمی شدید ہوتی تو نماز کو ٹھنڈا کر لیتے۔''

فوائد:......امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: احادیث الباب دلیل ہیں کہ جمعہ میں تعجیل مشروع ہے اور مالک، ابوحنیفہ، شافعی، جمہور صحابہ و تابعین کا موقف ہے کہ زوال آفتاب سے قبل جمعہ کا انعقاد جائز نہیں، اس مسئلہ میں جمہور علماء کی مخالفت فقط احمد بن حنبل اور اسحق راھویہ نے کی ہے، یہ دونوں ائمہ کہتے ہیں کہ زوال آفتاب سے قبل جمعہ کا اہتمام جائز ہے۔ جب کہ جمہور علماء نے تعجیل جمعہ کی روایات کو تعجیل جمعہ میں مبالغہ پر محمول کیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین جمعہ کے دن دوپہر کا کھانا اور قیلولہ جمعہ سے اس لیے موخر کرتے تھے کہ وہ جمعہ کے لیے تعجیل کو مستحب سمجھتے تھے اور نماز جمعہ سے قبل

(١٨٤٢) صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب اذا اشتد الحر یوم الجمعة، حدیث: ٩٠٦۔ والادب المفرد: ١٦٢٤۔ سنن نسائی: ٥٠٠۔

کسی اور کام میں مشغولیت سے وہ جمعہ کے فوت ہونے سے خائف تھے، یہ جمعہ میں جلد شامل ہونے کے اجر وثواب کے فوت سے ترساں رہتے تھے۔ (شرح النووی: ٦/ ١٤٨)

١٠٤..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کی رکعات کی تعداد کا بیان

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ فِيْ كِتَابِ الْعِيْدَيْنِ.

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میں اس سے پہلے کتاب العیدین میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث لکھوا چکا ہوں کہ نماز جمعہ دو رکعت ہیں۔''

١٠٥..... بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ میں قراءت کا بیان

١٨٤٣ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ كَاتِبِ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَصَلّٰى بِهِمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَرَأَ بِـ ﴿الْجُمُعَةِ﴾ وَ﴿إِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾. فَقُلْتُ: أَبَا هُرَيْرَةَ! لَقَدْ قَرَأْتَ بِنَا قِرَاءَةً قَرَأَهَا بِنَا عَلِيٌّ بِالْكُوْفَةِ. فَقَالَ: أَبُوْ هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ حِبِّيْ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا.

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب جناب عبید اللہ بن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ مروان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ پر اپنا قائم مقام بناتا تھا۔ تو انہوں نے اہل مدینہ کو جمعہ کے دن نماز پڑھائی تو سورۂ جمعہ اور سورۂ ﴿إِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾ کی قراءت کی۔ تو میں نے کہا: اے ابوہریرہ! آپ نے ہمیں وہ قراءت سنائی ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیں کوفہ میں سناتے تھے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے اپنے محبوب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔''

١٨٤٤ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرٍ: فِي الثَّانِيَةِ ﴿إِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾.

''امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد یحییٰ بن حکیم کی سند سے جناب جعفر سے بیان کرتے ہیں کہ دوسری رکعت میں سورۂ ﴿إِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾ کی قراءت کی تھی۔''

(١٨٤٣) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة، حدیث: ٨٧٧ـ سنن ابی داود: ١١٢٤ـ سنن کبرٰی نسائی: ١٧٤٧ـ سنن ابن ماجه: ١١١٨ـ مسند احمد: ٢/ ٤٢٩.

(١٨٤٤) انظر الحدیث السابق.

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ، سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ منافقون کی تلاوت مستحب ہے۔ شافعیہ اور دیگر علماء کا یہی مذہب ہے۔ علماء بیان کرتے ہیں: نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ تلاوت کرنے کی حکمت یہ ہے کہ یہ سورت وجوب اور جمعہ کے دیگر احکام جمعہ پر مشتمل ہے اور اس میں ذکر کی ترغیب بھی ہے اور سورۂ منافقون میں حاضر منافقین کی زجر و توبیخ اور انہیں توبہ کی تنبیہ ہے کیونکہ جمعہ کے علاوہ وہ اتنی بڑی تعداد میں کسی اور مجلس میں شرکت نہیں کرتے۔ (شرح النووی: ٦/ ١٦٦)

١٠٦..... بَابُ إِبَاحَةِ قِرَاءَةِ غَيْرِ سُوْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَإِنْ قَرَأَ فِي الْأُوْلٰى بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کی دوسری رکعت میں سورۂ منافقون کے علاوہ کوئی اور سورت پڑھنا جائز ہے اگرچہ پہلی رکعت میں سورہ جمعہ پڑھی ہو

١٨٤٥۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ.........

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: كَتَبَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَسْأَلُهُ مَاكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَعَ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ؟ فَكَتَبَ إِلَيْهِ: أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾. وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ: يَسْأَلُهُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ، وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

''جناب عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو یہ سوال لکھ کر بھیجا کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن (نماز جمعہ میں) سورۂ جمعہ کے ساتھ کونسی سورت پڑھا کرتے تھے۔ تو انہوں نے جواب میں لکھا کہ آپ سورۂ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔'' جناب مخزومی کی روایت میں ہے کہ انہوں نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے یہ سوال پوچھا تھا کہ نبی کریم ﷺ نماز جمعہ میں کونسی سورتیں پڑھتے تھے۔ تو انہوں نے جواب لکھا کہ رسول اللہ ﷺ سورۂ جمعہ اور سورۂ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔''

١٨٤٦۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ.........

(١٨٤٥) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب ما يقرأ في صلاة الجمعة، حديث: ٨٧٨/٦٣۔ سنن ابی داود: ١١٢٣۔ سنن نسائی: ١٤٢٤۔ سنن ابن ماجه: ١١١٩۔ مسند احمد: ٤/ ٢٧٠.

(١٨٤٦) اسناده صحيح: سنن الدارمي: ١٥٦٧۔ وانظر الحديث السابق.

عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْفِهْرِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَأَلْنَاهُ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ السُّوْرَةِ الَّتِي يَذْكُرُ فِيهَا الْجُمُعَةَ، قَالَ: كَانَ يَقْرَأُ مَعَهَا ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾.

''جناب ضحاک بن قیس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ والے دن اس سورت کے ساتھ جس میں جمعہ کا ذکر ہے، کونسی سورت پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: ''آپ اس سورت کے ساتھ سورۂ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔''

۱۰۷..... بَابُ إِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾. وَ هٰذَا الْإِخْتِلَافُ فِي الْقِرَاءَةِ مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ.

نماز جمعہ میں سورت ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ کی قراءت کرنا جائز ہے اور قراءت کا یہ اختلاف جائز اور مباح اختلاف کی قسم سے ہے۔

۱۸۴۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا سَعِيْدٌ۔ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ۔، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ..........

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ. قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ اجْتِمَاعَ الْعِيْدِ وَ الْجُمُعَةِ فِي الْيَوْمِ الْوَاحِدِ وَ الْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا فِي كِتَابِ الْعِيْدَيْنِ.

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ میں سورۂ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ اور ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ایک ہی دن میں عید اور جمعہ کے جمع ہونے اور ان میں قراءت کے بارے میں احادیث میں کتاب العیدین میں لکھوا چکا ہوں۔

فوائد:......نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۂ غاشیہ کی تلاوت بھی مستحب فعل ہے اور گزشتہ روایات اور حدیث الباب دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون یا غاشیہ کی تلاوت کرتے اور بعض اوقات سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ کی تلاوت کرتے تھے۔ لہٰذا نماز جمعہ میں ان سورتوں کا ردوبدل جائز اور مستحب فعل ہے۔

(۱۸۴۷) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب ما یقرأ بہ فی الجمعۃ، حدیث: ۱۱۲۵۔ سنن نسائی: ۱۴۲۳۔ مسند احمد: ۵/۱۳۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۹۷.

١٠٨..... بَابُ الْمُدْرِكِ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ مَعَ الْإِمَامِ

امام کے ساتھ جمعہ کی ایک رکعت پانے والے کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُدْرِكَ مِنْهَا رَكْعَةً يَكُوْنُ مُدْرِكًا لِلْجُمُعَةِ، يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُضِيْفَ إِلَيْهَا أُخْرٰى، لَا كَمَا قَالَ بَعْضُ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مَنْ فَاتَتْهُ الْخُطْبَةُ فَعَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ ظُهْرًا أَرْبَعًا، مَعَ الدَّلِيْلِ أَنَّ مَنْ لَمْ يُدْرِكْ مِنْهَا رَكْعَةً فَعَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ ظُهْرًا أَرْبَعًا نَقْضَ مَا قَالَ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ أَنَّ مَنْ أَدْرَكَ التَّشَهُّدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَجْزَأَتْهُ رَكْعَتَانِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نماز جمعہ کی ایک رکعت پانے والا نماز جمعہ کو پالے گا، اس پر واجب ہے کہ وہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملالے۔ ان علماء کے موقف کے خلاف جو خیال کرتے ہیں کہ جس شخص کا خطبہ فوت ہو جائے تو اسے نماز ظہر کی چار رکعات ادا کرنی چاہئیں۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ جو شخص جمعہ کی ایک رکعت نہ پاسکے اس پر ظہر کی چار رکعات ادا کرنا واجب ہے۔ ان عراقی علمائے کرام کے موقف کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن تشہد پالے تو اسے دو رکعت کافی ہو جائیں گی۔

١٨٤٨۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ عَبْدُالْجَبَّارِ: يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، وَ قَالَ الْآخَرَانِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً، فَقَدْ أَدْرَكَهَا)). قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً، فَقَدْ أَدْرَكَ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے وہ نماز پالی، جناب مخزومی کی روایت میں ہے: ''(جس شخص نے) نماز سے ایک رکعت پالی تو اس نے (اس نماز کو) پالیا۔''

١٨٤٩۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ ـ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)). قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَنَرٰى أَنَّ صَلَاةَ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے اس نماز کو پالیا۔'' امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

(١٨٤٨) تقدم تخريجه برقم: ١٥٩٥.

(١٨٤٩) انظر الحديث السابق وبرقم: ١٥٩٥.

الْجُمُعَةِ مِنْ ذٰلِكَ، فَإِذَا اَدْرَكَ مِنْهَا رَكْعَةً، فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرٰى.

ہماری رائے میں نماز جمعہ بھی اس حکم میں داخل ہے لہٰذا جب اس کی ایک رکعت نمازی نے پالی تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملا لے۔

۱۸۵۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا بِخَبَرِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ، ثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ رُوِيَ عَلَى الْمَعْنٰى لَمْ يُؤَدَّ عَلٰى لَفْظِ الْخَبَرِ، وَ لَفْظُ الْخَبَرِ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً)) فَالْجُمُعَةُ مِنَ الصَّلَاةِ أَيْضاً كَمَا قَالَهُ الزُّهْرِيُّ. فَإِذَا رُوِيَ الْخَبَرُ عَلَى الْمَعْنٰى لَا عَلَى اللَّفْظِ جَازَ أَنْ يُقَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً إِذِ الْجُمُعَةُ مِنَ الصَّلَاةِ)). فَإِذَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ))، كَانَتِ الصَّلَوَاتُ كُلُّهَا دَاخِلَةً فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ، اَلْجُمُعَةُ وَغَيْرُهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ، وَ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ أَيْضًا بِمِثْلِ هٰذَا اللَّفْظِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے جمعہ کی نماز کی ایک رکعت پالی تو اس نے نماز جمعہ کو پالیا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت معنی کے لحاظ سے بیان کی گئی ہے اور اسے روایت بالالفاظ نہیں بیان کیا گیا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ''جس شخص نے نماز کی ایک رکعت پالی۔'' اور جمعہ بھی نماز میں سے ہے جیسا کہ امام زہری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔ لہٰذا جب حدیث کو معنوی اعتبار سے روایت کیا گیا اور اصلی الفاظ چھوڑ دیئے گئے تو پھر اس طرح روایت کرنا درست ہوا کہ ''جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پالی، کیونکہ جمعہ بھی نماز میں سے ہے۔ لہٰذا جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز سے ایک رکعت پالی تو اس نے نماز کو پالیا۔'' تو اس حکم میں تمام نمازیں داخل ہیں، نماز جمعہ بھی اور دیگر تمام نمازیں بھی۔ اس حدیث کو انہی جیسے الفاظ کے ساتھ اسامہ بن زید لیثی نے بھی ابن شہاب رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے۔

۱۸۵۱۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

(۱۸۵۰) اسناده صحيح: سنن نسائي، كتاب الجمعة، باب [illegible]

(۱۸۵۱) اسناده حسن: مستدرك حاكم: ۱/۲۹۱۔ صحيح [illegible]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى)) . قَالَ أُسَامَةُ: وَسَمِعْتُ مِنْ أَهْلِ الْمَجْلِسِ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَّ سَالِماً يَقُولَانِ: بَلَغَنَا ذٰلِكَ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پالی تو وہ اس کے ساتھ ایک اور رکعت ملا کر پڑھ لے۔'' جناب اسامہ کہتے ہیں: ''میں نے اہلِ مجلس قاسم بن محمد اور سالم دونوں سے سنا وہ دونوں فرماتے تھے: ''ہمیں یہ بات پہنچی ہے۔''

فوائد:......ا۔ان احادیث کا مفہوم ظاہر الفاظ کے مطابق نہیں کہ نماز باجماعت کی ایک رکعت ملنے سے تمام نماز ہو جاتی ہے اور وہ ایک رکعت پانے سے اس فرض سے سبکدوش ہو جاتا ہے، بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ایک رکعت پانے والا نماز کا حکم، وجوب یا فضیلت حاصل کر لیتا ہے۔(شرح النووی: ۵/ ۱۰۵)

۲۔ نماز جمعہ کی ایک رکعت پانے والا نماز جمعہ کی فضیلت اور فرضیت پا لیتا ہے۔ بصورت دیگر نماز جمعہ کی جماعت میں شامل نہ ہونے والا نماز ظہر ادا کرے گا۔

۱۰۹..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى تَجْوِيزِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِأَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلاً، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْجُمُعَةَ لَا تُجْزِئُ بِأَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلاً خَبَرًا بَالِغاً

چالیس سے کم افراد کے ساتھ نماز جمعہ کی ادائیگی کے جائز ہونے کی دلیل کا بیان، ان علماء کے موقف کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ چالیس سے کم افراد کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرنا جائز نہیں

۱۸۵۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ، نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ.........

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِماً إِذْ قَدِمَتْ عِيرُ الْمَدِينَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَ نَزَلَتِ الْآيَةُ ﴿وَ إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، جب مدینہ منورہ کا (تجارتی) قافلہ آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اس قافلے کی طرف دوڑ گئے تو آپ کے صحابہ میں سے صرف بارہ افراد باقی رہ گئے۔ ان میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ اور یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَ تَرَكُوكَ قَآئِمًا﴾ ''اور جب وہ تجارت یا کوئی کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ

(۱۸۵۲) تقدم تخريجه برقم: ۱۸۲۳.

پڑتے ہیں اور آپ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔"

فوائد:......ا۔ خطبہ جمعہ کھڑے ہو کر دینا مشروع ہے۔

۲۔ یہ حدیث امام مالک کے موقف کی دلیل ہے کہ بارہ افراد کی شرکت سے جمعہ منعقد ہو جاتا ہے۔

(شرح النووی: ٦/ ١٥١)

١١٠...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْ شُهُوْدِ الْجُمُعَةِ

جمعہ میں حاضر نہ ہونے پر سختی کا بیان

١٨٥٣۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ عَلِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدِ الْحَرَانِيُّ، ثَنَا أَبِيْ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ سَمِعَهُ مِنْهُ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلَى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ)).

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ سے پیچھے رہنے والوں کے بارے میں فرمایا: یقیناً میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں جمعہ سے پیچھے رہنے والے مردوں کے گھروں کو جلا دوں۔"

١٨٥٤۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَقَدْ هَمَمْتُ)) بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ حَكِيْمٍ قَالَ: تَخَلَّفُوْا.

"حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یقیناً میں نے ارادہ کیا ہے" مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی۔ مگر جناب یحییٰ نے يَتَخَلَّفُوْنَ کی بجائے تَخَلَّفُوا (پیچھے رہ گئے) کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ جمعہ فرض ہے اور اسے چھوڑنا انتہائی قبیح گناہ ہے۔ اور جمعہ چھوڑنے والے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عزم میں سخت وعید ہے۔

۲۔ بلا عذر نماز باجماعت ترک کرنے کے بارے میں سخت وعید ہے، لہٰذا نماز باجماعت اور جمعہ کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے۔

(١٨٥٣) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة، حديث: ٦٥٢۔ مسند احمد: ١/ ٤٢٠، ٤٢٢.

(١٨٥٤) انظر الحديث السابق.

۱۱۱..... بَابُ ذِكْرِ الْخَتْمِ عَلَى قُلُوْبِ التَّارِكِيْنَ لِلْجُمُعَاتِ، وَ كَوْنِهِمْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ بِالتَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ

کئی جمعے چھوڑ دینے والوں کے دلوں پر مہر لگنے اور جمعہ سے پیچھے رہنے کی وجہ سے ان کا شمار غافلوں میں ہونے کا بیان

۱۸۵۵۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي تَوْبَةَ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، عَنْ أَخِيْهِ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَامٍ الْحَبَشِيَّ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِيْنَاءَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ تَرْكِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيُخْتَمَنَّ عَلَى قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَيَكُوْنَنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ)).

''حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ لوگ جمعہ ترک کرنے سے رک جائیں یا ان کے دلوں پر ضرور مہر لگادی جائے گی پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ جمعہ فرض عین ہے۔(نووی: ۶/ ۱۵۲)

۲۔ نماز جمعہ چھوڑنے والا اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم اور اسباب خیر سے محروم ہو جاتا ہے۔

۱۱۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْوَعِيْدَ لِتَارِكِ الْجُمُعَةِ هُوَ لِتَارِكِهَا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ چھوڑنے والے کے لیے جو وعید آئی ہے وہ اس شخص کے لیے ہے جو بغیر کسی شرعی عذر کے جمعہ چھوڑتا ہے

۱۸۵۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ . وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ الْبَرَّادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

(۱۸۵۵) صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب التغليظ فی ترك الجمعة، حدیث: ۸۶۵ عن ابن عمر و ابی هريرة رضی الله عنهم۔ سنن نسائی: ۱۳۷۹ ۔ سنن ابن ماجه من طريق الحكم عن ابن عمر و ابن عباس رضی الله عنهم.

(۱۸۵۶) سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلوات، باب فیمن ترك الجمعة من غیر عذر، حدیث: ۱۱۲۶ ۔ سنن كبرىٰ نسائی: ۱۶۶۹۔ مسند احمد: ۳/ ۳۳۲.

((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِّنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ)) .

نے فرمایا: ”جس شخص نے بلا ضرورت تین جمعے چھوڑے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔“

١٨٥٧ ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو (ح) وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ أَيْضاً قَالَ: ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ.........

عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثاً مِّنْ غَيْرِ عُذْرٍ ـ قَالَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ إِدْرِيْسَ ـ طُبِعَ عَلٰى قَلْبِهِ ، وَفِيْ خَبَرِ وَكِيْعٍ ، فَهُوَ مُنَافِقٌ .

”حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے بغیر شرعی عذر کے تین جمعے چھوڑ دیے۔“ ابن ادریس کی روایت میں ہے:“ تو اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔“ اور جناب وکیع کی روایت میں ہے: تو وہ شخص منافق ہے۔

١١٣..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الطَّبْعَ عَلَى الْقَلْبِ بِتَرْكِ الْجُمُعَاتِ الثَّلَاثِ إِنَّمَا يَكُوْنُ إِذَا تَرَكَهَا تَهَاوُنًا بِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ تین جمعے چھوڑنے کی وجہ سے دل پر مہر اس وقت لگتی ہے جب کوئی شخص جمعہ کو حقیر اور بے وقعت سمجھتے ہوئے چھوڑتا ہے

١٨٥٨ ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ (ح) وَحَدَّثَنَا بُنْدَارُ ، ثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ جَمِيْعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ.........

عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُناً بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ)) .

”حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ، جنھیں شرفِ صحبت حاصل ہے، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے تین بار جمعہ کو حقیر اور کمتر سمجھتے ہوئے چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔ جناب علی بن حجر کی روایت میں یہ

(١٨٥٧) اسناده حسن صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب فيمن ترك الجمعة من غير عذر، حديث: ١١٢٥ ـ مصنف ابن ابي شيبة: ٢/١٥٤، ح: ٥٥٣٣ ـ صحيح ابن حبان: ٢٥٨ وانظر الحديث الآتي.

(١٨٥٨) اسناده حسن صحيح: سنن ابي داود، كتاب الصلاة، باب التشديد في ترك الجمعة، حديث: ١٠٥٢ ـ سنن نسائي: ١٣٧٠ ـ مسند احمد: ٣/٤٢٤ وانظر الحديث السابق.

لَمْ يَقُلْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: وَ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ . الفاظ نہیں ہیں: ''اور انہیں شرف صحبت حاصل ہے۔''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث جمعہ کی فرضیت کے دلائل ہیں اور ان میں بلا عذر جمعہ ترک کرنے کی سخت وعید ہے، لہٰذا جمعہ کے اہتمام میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔

۲۔ مسلسل تین جمعے ترک کرنے سے دل پر مہر لگ جاتی ہے، دلوں پر نفاق کی چھاپ لگ جاتی ہے اور دل کی طرف خیر و بھلائی کے راستے مسدود ہو جاتے ہیں۔

۱۱۴..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْغَيْبَةِ عَنِ الْمُدُنِ لِمَنَافِعِ الدُّنْيَا إِذَا الَتِ الْغَيْبَةُ إِلَى تَرْكِ شُهُوْدِ الْجُمُعَاتِ

دنیاوی منافع کی خاطر شہروں سے غائب ہونے پر سخت وعید کا بیان، جبکہ یہ غائب ہونا جمعہ میں حاضری کے ترک کرنے کا باعث بنتا ہو

۱۸۵۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((أَلَا هَلْ عَسَى أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَّخِذَ الصُّبَّةَ مِنَ الْغَنَمِ عَلَى رَأْسِ مِيْلٍ أَوْ مِيْلَيْنِ فَتَعَذَّرَ عَلَيْهِ الْكَلَأُ عَلَى رَأْسِ مِيْلٍ أَوْ مِيْلَيْنِ فَيَرْتَفِعُ حَتَّى تَجِيْءَ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا، وَتَجِيْءَ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا، وَتَجِيْءَ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدُهَا حَتَّى يُطْبَعَ عَلَى قَلْبِهِ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار! عنقریب تم میں سے کوئی شخص بکریوں کا ایک ریوڑ لے کر ایک میل یا دو میل کی مسافت پر چلا جائے گا۔ پھر ایک میل یا دو میل پر اسے گھاس ملنا مشکل ہو جائے گا تو وہ اور دور چلا جائے گا حتیٰ کہ جمعہ آئے گا تو وہ جمعہ میں حاضر نہیں ہوگا پھر دوسرا جمعہ آئے گا تو وہ اس میں بھی حاضر نہیں ہوگا۔ اور تیسرا جمعہ آئے گا تو وہ اس میں بھی حاضر نہیں ہوگا حتیٰ کہ اس کے دل پر مہر لگا دی جائے گی۔''

۱۱۵..... بَابُ ذِكْرِ شُهُوْدِ مَنْ كَانَ خَارِجَ الْمُدُنِ الْجُمُعَةَ مَعَ الْإِمَامِ إِذَا جَمَعَ فِي الْمُدُنِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ سُوْءِ حِفْظِ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ رَحِمَهُ اللهُ

شہروں سے باہر رہنے والے لوگوں کا امام کے ساتھ جمعہ میں حاضر ہونے کا بیان جبکہ شہروں میں جمعہ ادا کیا جاتا ہو۔ بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ عبداللہ بن عمر العمری رحمۃ اللہ علیہ کے برے حافظے کی وجہ سے دل غیر مطمئن ہے۔

۱۸۶۰۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ

(۱۸۵۹) حسن: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب فيمن ترك الجمعة من غير عذر، حديث: ۱۱۲۷۔ مسند ابی یعلی: ٦٤٥٠.

عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ أَهْلَ قُبَاءَ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْهَدُوْنَ الْجُمُعَةَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ فَيَقِيْلُوْنَ عِنْدَهُ مِنَ الْحَرِّ وَلِتَهْجِيْرِ الصَّلَاةِ وَكَانَ النَّاسُ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہلِ قبا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (مسجد نبوی میں) جمعہ ادا کیا کرتے تھے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: انصاری لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ میں حاضر ہوتے تھے۔ پھر جمعہ سے فارغ ہو کر سخت گرمی اور نماز کو شدید گرمی میں ادا کر لینے کی وجہ سے انہی کے پاس قیلولہ کرتے تھے اور دیگر لوگ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔''

١١٦..... بَابُ الْأَمْرِ بِصَدَقَةِ دِيْنَارٍ إِنْ وَّجَدَهُ أَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ إِنْ أَعْوَزَهُ دِيْنَارٌ لِتَرْكِ جُمُعَةٍ مِّنْ غَيْرِ عُذْرٍ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنِّيْ لَا أَقِفُ عَلٰى سَمَاعِ قَتَادَةَ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبْرَةَ، وَلَسْتُ أَعْرِفُ قُدَامَةَ بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ

بغیر شرعی عذر کے جمعہ چھوڑنے پر ایک دینار صدقہ اور اگر دینار موجود نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کرنے کا بیان بشرطیکہ حدیث صحیح ہو کیونکہ مجھے قتادہ کا قدامہ بن وبرہ سے سماع معلوم نہیں اور نہ مجھے قدامہ کے بارے میں جرح وتعدیل کا علم ہے

١٨٦١ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَا جَمِيْعاً: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَنَا هَمَّامٌ، (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا أَبُوْ دَاوُدَ، نَا هَمَّامٌ، (ح) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، ثَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ ـ يَعْنِي الْحَدَّادَ ـ وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ، وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبْرَةَ الْعُجَيْلِيِّ..........

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَنْ تَرَكَ جُمُعَةً مِّنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ)). لَمْ يَقُلِ ابْنُ مَنِيْعٍ:

''حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عذر کے بغیر جمعہ چھوڑا تو اسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیے۔ پس اگر اسے ایک دینار نہ ملے تو نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔''

(١٨٦٠) اسناده ضعيف: سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ما جاء من اين تؤتى الجمعة، حديث: ١١٢٤.

(١٨٦١) اسناده ضعيف: قدامہ بن وبرہ مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داود، كتاب الصلاة، باب كفارة من تركها، حديث: ١٠٥٣ـ سنن نسائی: ١٣٧٣ـ مسند احمد: ٥/٨.

الْعُجَيْلِيُّ . وَ فِيْ خَبَرِ وَكِيْعٍ: ((مَنْ فَاتَتْهُ الْجُمُعَةُ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ)). أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسٰى، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا هَمَّامٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: الْعُجَيْلِيُّ. أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُوْسٰى، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا هَمَّامٌ، أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ بِمِثْلِهِ.

جناب وکیع کی روایت میں ہے ''جس شخص کا جمعہ فوت ہو جائے تو اسے ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔''

١١٧..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي الْأَمْطَارِ إِذَا كَانَ الْمَطَرُ وَابِلاً كَبِيْراً

بارش میں جمعہ سے پیچھے رہ جانے کی رخصت ہے جبکہ بارش موسلا دھار اور موٹے قطروں والی ہو

١٨٦٢ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا نَاصِحُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنِيْ.........

ابْنُ أَبِيْ عَمَّارٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ، قَالَ: مَرَرْتُ بِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ هُوَ عَلٰى نَهَرِ أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ وَ هُوَ يَسِيْلُ الْمَاءَ عَلٰى غِلْمَانِهِ وَ مَوَالِيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَاسَعِيْدٍ الْجُمُعَةَ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ الْمَطَرُ وَابِلًا فَصَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ))

''بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام جناب ابن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا جبکہ وہ ام عبداللہ کی نہر پر موجود تھے اور اپنے بچوں اور غلاموں پر پانی بہا رہے تھے۔ تو میں نے ان سے عرض کی: اے ابوسعید جمعہ (میں حاضر نہیں ہوں گے)؟'' تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''جب موسلا دھار بارش ہو رہی ہو تو اپنے گھروں میں نماز ادا کرلو۔''

١١٨..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ وَ إِنْ لَّمْ يَكُنِ الْمَطَرُ مُؤْذِياً

بارش میں جمعہ سے پیچھے رہنے کی رخصت ہے اگرچہ بارش تکلیف دہ نہ ہو

وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِنَا فِيْ كِتَابِ (مَعَانِي الْقُرْاٰنِ) وَ فِي الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ مِنَ الْمُسْنَدِأَنَّ اللّٰهَ جَلَّ وَ عَلَا وَرَسُوْلَهُ الْمُصْطَفٰى قَدْ يُبِيْحَانِ الشَّيْءَ لِعِلَّةٍ مِّنْ غَيْرِ حَظْرِ ذٰلِكَ الشَّيْءِ وَإِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ مَعْدُوْمَةً، مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ وَ عَلَا فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثاً إِذَا

(١٨٦٢) صحيح لغيره: "وابلا" لفظ منکر ہے۔ الارواء: ٣٤٣/٢ـ مسند احمد: ٦٢/٥ـ مستدرك حاكم: ٢٩٢/١، ٢٩٣.

نَكَحَتْ زَوْجاً غَيْرَ الْأَوَّلِ ﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يَتَرَاجَعَا﴾ فَأَبَاحَ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثاً بَعْدَ طَلَاقِ الثَّانِي وَ هِيَ قَدْ تَحِلُّ لَهُ بِمَوْتِ الثَّانِي وَ إِنْ لَمْ يُطَلِّقْهَا ، وَ قَدْ تَحِلُّ لَهُ إِذَا انْفَسَخَ النِّكَاحُ بَيْنَهُمَا إِمَّا بِلِعَانٍ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ الزَّوْجِ الثَّانِي أَوْ بِارْتِدَادِ أَحَدِهِمَا ، ثُمَّ تَنْقَضِي عِدَّتُهَا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ الْمُرْتَدُّ مِنْهُمَا إِلَى الْإِسْلَامِ وَ غَيْرُ ذٰلِكَ مِمَّا يَفْسَخُ النِّكَاحَ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ ، وَ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ﴾ الْآيَةَ . وَ الْقَصْرُ أَيْضاً مُبَاحٌ وَ إِن لَمْ يَخَافُوا مِنْ فِتْنَةِ الْكُفَّارِ .

اور یہ مسئلہ اسی قسم سے ہے جسے ہم اپنی کتاب ''معانی القرآن'' کے متعدد مواقع پر بیان کر آئے ہیں اور مسند کی کئی کتب میں بھی بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کبھی کسی چیز کو کسی علت کی بنا پر جائز قرار دے دیتے ہیں، اسے ممنوع قرار نہیں دیتے اگرچہ وہ علت موجود نہ بھی ہو اس کی مثل تین بار طلاق یافتہ عورت جبکہ وہ پہلے خاوند کے علاوہ کسی سے شادی کرلے تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يَتَرَاجَعَا﴾ ''پھر اگر وہ بھی اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ دونوں رجوع کرلیں'' اس طرح اللہ تعالیٰ نے تین بار طلاق یافتہ کو دوسرے خاوند کی طلاق کے بعد مباح قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہ دوسرے خاوند کی موت کے بعد بھی حلال ہو جاتی ہے اگرچہ اس نے طلاق نہ بھی دی ہو۔ وہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے گی جب کہ دوسرے خاوند سے اس کا نکاح لعان یا ارتداد کی وجہ سے فسخ ہو جائے۔ پھر مرتد کے اسلام میں دوبارہ لوٹنے سے پہلے اس کی عدت پوری ہو جائے یا دوسرا کوئی ایسا سبب جس سے ان کا نکاح فسخ ہو جائے۔ اسی قسم سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ﴾ (النساء: ١٠١) ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز قصر کرلو اگر تمہیں ڈر ہو کہ کافر حملہ کر کے تمہیں فتنے میں ڈال دیں گے۔'' جبکہ سفر میں نماز قصر کرنا اس وقت بھی مباح ہے جبکہ دشمن کے فتنے کا ڈر نہ بھی ہو۔

١٨٦٣۔ أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ ، نَا أَبُو بَكْرٍ ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ.........

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ: أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ لَمْ يَبْتَلَّ أَسْفَلَ نِعَالِهِمْ ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَن يُصَلُّوا

''جناب ابوملیح اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جنگ حدیبیہ کے زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھے اور جمعہ کے دن ان پر بارش برسی جس سے ان کے جوتوں کے تلوے بھی تر نہ ہوئے، تو نبی کریم ﷺ نے انہیں خیموں میں

(١٨٦٣) اسناده صحيح: سنن ابى داود، كتاب الصلاة، باب الجمعة في اليوم المطير، حديث: ١٠٥٩ ـ مسند احمد: ٥/٧٤.

فِي رِحَالِهِمْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غَيْرُ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ .

نماز پڑھنے کا حکم دیا۔" امام ابو بکر فرماتے ہیں: سفیان بن حبیب کے سوا کسی راوی نے "جمعہ کے دن" کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

۱۱۹..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْمُؤَذِّنَ فِيْ أَذَانِ الْجُمُعَةِ بِالنِّدَاءِ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الْبُيُوْتِ لِيَعْلَمَ السَّامِعُ أَنَّ التَّخَلُّفَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ طَلْقٌ مُبَاحٌ

امام مؤذن کو جمعہ کی اذان میں یہ الفاظ پکارنے کا حکم دے کہ نماز گھروں میں ادا کرلو تا کہ سننے والے کو علم ہو جائے کہ بارش کے دوران جمعہ سے پیچھے رہنا جائز اور مباح ہے

١٨٦٤ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ ـ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، جَمِيْعاً عَنْ عَاصِمٍ.........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ أَنْ يُّؤَذِّنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَطِيْرٌ، فَقَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: نَادِ النَّاسَ، فَلْيُصَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِهِمْ، فَقَالَ لَهُ النَّاسُ: مَا هٰذَا الَّذِيْ صَنَعْتَ؟ قَالَ: قَدْ فَعَلَ هٰذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ. أَفَتَأْمُرُوْنِّيْ أَنْ أُخْرِجَ النَّاسَ، أَوْ أَنْ يَّاتُوْا يَدُوْسُوْنَ الطِّيْنَ إِلٰى رُكَبِهِمْ. هٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَةَ. وَ قَالَ يُوْسُفُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ نَسِيْبٌ لِّابْنِ سِيْرِيْنَ وَ قَالَ: أَنْ أُخْرِجَ النَّاسَ وَنُكَلِّفَهُمْ أَنْ يَّحْمِلُوْا الْخُبْثَ مِنْ طُرُقِهِمْ إِلٰى مَسْجِدِكُمْ.

"جناب عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مؤذن کو جمعہ والے دن ان الفاظ کے ساتھ اذان کہنے کا حکم دیا اور اس دن بارش ہو رہی تھی۔ تو اس نے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَر۔ اَللّٰهُ اَكْبَر۔ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ پھر اسے کہا: لوگوں کو اعلان کردو کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں۔ تو لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ نے یہ کیسا کام کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کام اس ہستی نے کیا تھا جو مجھ سے بہتر و اعلیٰ ہیں کیا تم مجھے یہ مشورہ دے رہے ہو کہ میں لوگوں کو اس حال میں (گھروں سے) نکالوں کہ وہ اپنے گھٹنوں تک کیچڑ کو روندتے ہوئے آئیں؟" یہ جناب احمد بن عبدہ کی حدیث ہے۔ اور جناب یوسف نے کہا کہ اہل بصرہ کے ایک شخص عبداللہ بن حارث سے روایت ہے جو کہ امام ابن سیرین کے سسرالی رشتہ دار ہیں، حضرت ابن عباس نے فرمایا: "میں لوگوں

(١٨٦٤) اسناده صحيح: صحيح بخاري، كتاب الاذان، باب الكلام في الاذان، حديث: ٦١٦ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الصلاة في الرحال، حديث: ٦٩٩ـ سنن ابي داود: ١٠٦٦ـ سنن ابن ماجه: ٩٣٩.

کو ان کے گھروں سے نکالوں اور انہیں اس بات کا مکلّف بناؤں کہ وہ اپنے راستوں سے کیچڑ مسجد میں لے آئیں۔“

۱۲۰..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْمُؤَذِّنَ بِحَذْفِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، وَ الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ فِي الْبُيُوْتِ بَدْلَهُ

امام کا مؤذن کو حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کو حذف کر کے اس کی جگہ پر ”نماز اپنے گھروں میں ادا کرلو“ کے الفاظ کہنے کا حکم دینا

۱۸٦٥ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ صَاحِبِ الزِّيَادِيِّ..........

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِيْ يَوْمٍ مَّطِيْرٍ: إِذَا قُلْتَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَلَا تَقُلْ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قُلْ: صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ. فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوْا ذٰلِكَ. فَقَالَ: أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ ذَا، فَقَدْ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ. إِنَّ الْجُمُعَةَ عُزْمَةٌ وَّ إِنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْا فِي الطِّيْنِ وَ الدَّحْضِ.

”جناب عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک بارش والے دن اپنے مؤذن سے کہا: ”جب تم أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہہ لوتو ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ“ نہ کہنا ”بلکہ نماز اپنے گھروں میں پڑھ لو“ کے الفاظ کہنا۔ تو گویا لوگوں نے اس بات کو ناپسند کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو، حالانکہ یہ کام اس ہستی نے بھی کیا ہے جو مجھ سے اعلیٰ اور افضل ہیں۔ بے شک جمعہ فرض ہے اور بلاشبہ میں نے یہ بات ناپسند کی کہ تمہیں (تمہارے گھروں سے) نکالوں اور تم مٹی اور کیچڑ میں چل کر (مسجد میں آؤ)۔“

فوائد :......۱۔ جمعہ کے وقت بارش ہو رہی تو جمعہ میں شامل نہ ہونے کی رخصت ہے اور جمعہ میں حاضر ہونے کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

۲۔ بارش کی صورت میں اذان جمعہ میں ”حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ“ اور ”حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ“ کی جگہ ”صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ“ کہنا مشروع ہے۔

۳۔ بارش جمعہ اور نماز باجماعت ترک کرنے کے شرعی اعذار میں سے ایک عذر ہے۔ جس کے باعث جمعہ اور نماز باجماعت ترک کرنے کی رخصت ہے۔

(۱۸٦٥) انظر الحديث السابق.

۱۲۱..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالنِّدَاءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالصَّلَاةِ فِي الرِّحَالِ الَّذِيْ خَبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَفِظَ هٰذَا الْخَبَرَ الَّذِيْ أَذْكُرُهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ کے دن (بارش کی وجہ سے) نماز گھروں میں ادا کرلو، کی نداء لگانا درست ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ یہ کام اس شخصیت نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر وافضل ہے۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بشرطیکہ عباد بن منصور نے اس حدیث کو محفوظ کیا ہو جسے میں ابھی بیان کروں گا۔

۱۸۶۶۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ ـ وَ هُوَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ ـ عَنْ عَطَاءٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فِيْ يَوْمٍ مَّطِيْرٍ يَوْمَ جُمُعَةٍ ((أَنْ صَلُّوْا فِي رِحَالِكُمْ)).

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بارش والے دن جمعہ کے روز یہ فرمایا: ''اپنے گھروں اور خیموں میں نماز ادا کرلو۔''

۱۲۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْفَصْلِ بَيْنَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَ بَيْنَ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَهَا بِكَلَامٍ أَوْ خُرُوْجٍ

نماز جمعہ اور نفل نماز کے درمیان گفتگو کر کے یا مسجد سے نکل کر فاصلہ کرنے کے حکم کا بیان

۱۸۶۷۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ ـ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ.........

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: أَرْسَلَنِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَسْأَلُهُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: نَعَمْ صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ، قُمْتُ أُصَلِّيْ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ لِيْ: إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ، فَلَا تُصَلِّهَا بِصَلَاةٍ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ أَوْ تَتَكَلَّمَ، فَإِنَّ رَسُوْلَ

''جناب عمر بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ مجھے نافع بن جبیر نے سائب بن یزید کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا تو میں نے ان سے مسئلہ پوچھا۔ تو انہوں نے جواب دیا: ''ہاں میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز محراب میں ادا کی۔ پھر جب میں نے سلام پھیرا تو میں نے کھڑے ہو کر (نفل) نماز شروع کر دی تو انہوں نے مجھے بلانے کے لیے آدمی بھیجا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کہا: جب تم

(۱۸۶۶) اسنادہ ضعیف۔ عباد بن منصور راوی ضعیف ہے تاہم شواہد کے ساتھ حسن ہے۔ سنن ابن ماجہ، كتاب اقامة الصلوات، باب الجماعة في ليلة المطيرة، حديث: ۹۳۸۔ مسند احمد: ۱/ ۲۷۷ من طريق آخر عنه.

(۱۸۶۷) تقدم تخريجه برقم: ۱۷۰۵.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ .

جمعہ کی نماز پڑھ لوتو وہاں سے نکلے بغیر یا کلام کرنے سے پہلے جمعہ کی نماز کے ساتھ کوئی اور نماز مت ملاؤ۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔"

۱۲۳..... بَابُ الِاكْتِفَاءِ مِنَ الْخُرُوجِ لِلْفَصْلِ بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ التَّطَوُّعِ بَعْدَهَا بِالتَّقَدُّمِ أَمَامَ الْمُصَلَّى الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ الْجُمُعَةَ

نماز جمعہ اور نفل نماز کے درمیان فاصلہ کرنے کے لیے وہاں سے نکلے بغیر اتنا ہی کافی ہے کہ جس جگہ نماز جمعہ ادا کی تھی وہاں سے آگے بڑھ جائے

۱۸۶۸۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِيْ..........

عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخَوَارِ: أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْمَقْصُوْرَةِ، فَقُمْتُ لِأُصَلِّيَ مَكَانِيْ، فَقَالَ لِيْ: لَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَمْضِيَ أَمَامَ ذٰلِكَ أَوْ تَتَكَلَّمَ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ .

"جناب عمر بن عطاء بن ابو الخوار بیان کرتے ہیں کہ مجھے نافع بن جبیر نے جناب سائب بن یزید کی خدمت میں اس چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لیے بھیجا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دیکھی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ محراب میں نماز جمعہ ادا کی۔ پھر میں اپنی جگہ پر نفل نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا۔ تو انہوں نے مجھے کہا: جمعہ کی نماز کے ساتھ نفل نماز مت ملاؤ حتی کہ تم اس جگہ سے آگے بڑھ جاؤ یا بات چیت کر لو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے۔"

فوائد:......مکرر ۱۷۰۵

۱۲۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطَوُّعِ الْإِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِيْ مَنْزِلِهِ

امام کا جمعہ کے بعد اپنے گھر میں نفل نماز پڑھنا مستحب ہے

۱۸۶۹۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، وَ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ..........

(۱۸۶۸) تقدم تخريجه برقم: ۱۷۰۵.

(۱۸۶۹) سنن ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء انه يصليهما في البيت، حديث: ٤٣٣. مسند احمد: ٢/٣٥ـ من طريق عبدالرزاق۔ وقد تقدم تخريجه برقم: ۱۸۳۶، ۱۱۹۷.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ دَخَلَ بَيْتَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب جمعہ کی نماز ادا کر لیتے تو اپنے گھر جا کر دو رکعات ادا کرتے۔''

١٨٧٠ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيْدُ، قَالَ مَالِكٌ: أَخْبَرَنِيْ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو نماز جمعہ اور نماز مغرب کے بعد دو رکعات اپنے گھر میں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔''

١٨٧١ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعات پڑھا کرتے تھے۔''

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ١٨٣٦ کے تحت بیان ہوئی ہے۔

١٢٥..... بَابُ إِبَاحَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ لِلْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ خُرُوْجِهِ مِنْهُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنِّيْ لَا أَقِفُ عَلٰى سَمَاعِ مُوْسَى بْنِ الْحَارِثِ فِيْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ

امام کے لیے جمعہ کے بعد مسجد میں اس سے نکلنے سے پہلے نفل ادا کرنا جائز ہے بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو۔ کیونکہ مجھے موسیٰ بن حارث کی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں علم نہیں۔

١٨٧٢ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: أَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ فَرَأَى أَشْيَاءَ لَمْ يَكُنْ رَآهَا قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بدھ والے دن بنی عمرو بن عوف قبیلہ میں تشریف لائے تو آپ نے کھجوروں کی نگہداشت اور پرورش کے بارے

(١٨٧٠) صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب الصلاة الجمعة وقبلها، حديث: ٩٣٧ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فضل السنن الراتبة، حديث: ٧٢٩ـ سنن ابي داود: ١٢٥٢ـ سنن نسائي: ٨٧٤ـ مسند احمد: ٦٣/٢.

(١٨٧١) تقدم تخريجه برقم: ١١٩٨ـ وانظر الحديث السابق.

(١٨٧٢) اسناده ضعيف: عاصم بن سوید مجہول راوی ہے۔ نیز محمد بن حارث غیر معروف ہے۔ الضعيفة: ٦٩٣٤ـ صحيح ابن حبان: ٢٤٧٥ من طريق ابن خزيمة.

حَضْنِهِ عَلَى النَّخِيْلِ . فَقَالَ: لَوْ أَنَّكُمْ إِذَا جِئْتُمْ عِيْدَكُمْ هٰذَا مَكَثْتُمْ حَتّٰى تَسْمَعُوْا مِنْ قَوْلِي . قَالُوْا: نَعَمْ بِآبَائِنَا أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ أُمَّهَاتِنَا . قَالَ: فَلَمَّا حَضَرُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ، وَلَمْ يَرَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ، كَانَ يَنْصَرِفُ إِلٰى بَيْتِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

میں ایسی چیزیں دیکھیں جو آپ نے اس سے پہلے نہیں دیکھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر تم اپنی اس عید پر آؤ اور میری بات سننے تک ٹھہر و تو بہت اچھا ہوگا۔“ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں (ضرور آئیں گے) اے اللہ کے رسول! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں“ حضرت جابر کہتے ہیں: پھر جب وہ جمعہ کے دن حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں نماز جمعہ پڑھائی پھر نماز جمعہ کے بعد آپ نے مسجد ہی میں دو رکعات ادا کیں۔ حالانکہ آپ کو جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد دو رکعات نماز مسجد میں ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا گیا تھا۔ اس سے پہلے آپ (جمعہ کے بعد) گھر تشریف لے جاتے تھے (اور نفل گھر میں ادا کرتے تھے)۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔“

۱۲۶..... بَابُ أَمْرِ الْمَأْمُوْمِ بِأَنْ يَتَطَوَّعَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ بِأَرْبَعِ رَكْعَاتٍ بِلَفْظٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى

ایک مختصر غیر مفصل روایت کے ساتھ مقتدی کو جمعہ کے بعد چار رکعت نفل ادا کرنے کے حکم کا بیان

۱۸۷۳۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ -يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ- وَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((صَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ)). وَ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُمْ أَنْ يُصَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعاً .

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نماز جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھو۔“ اور جناب عبد الجبار کی روایت میں ہے: ”نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ جمعہ کے بعد چار رکعات ادا کریں۔“

(۱۸۷۳) صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة، حديث: ۶۸/۸۸۱ بمعناه۔ سنن ابی داود: ۱۱۳۱۔ سنن نسائی: ۱۴۲۷۔ سنن ابن ماجه: ۱۱۲۲۔ سنن ترمذی: ۵۲۳۔ مسند احمد: ۲/۲۴۹۔ مسند الحمیدی: ۹۷۶.

١٢٧..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصّٰى لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصِرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ الْمَرْءَ بِأَنْ يَّتَطَوَّعَ بِأَرْبَعِ رَكْعَاتٍ إِذَا أَرَادَ أَن يُّصَلِّيَ بَعْدَهَا، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَا صَلّٰى بَعْدَهَا فَتَطَوُّعٌ غَيْرُ فَرِيْضَةٍ

گزشتہ مختصر روایت کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا ذکر اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے نمازی کو چار رکعات نفل ادا کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ وہ جمعہ کے بعد نماز پڑھنے کا ارادہ کرے اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ جمعہ کے بعد جتنی نماز پڑھے گا وہ نفل ہوگی فرض نہیں

١٨٧٤ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَّ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ (ح) وَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ، جَمِيْعاً عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّياً بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعاً)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو وہ اس کے بعد چار رکعات پڑھے۔''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نماز جمعہ کے بعد سنتیں پڑھنا اور ان کی ترغیب دینا مستحب فعل ہے۔ جمعہ کے بعد کم از کم نماز دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ چار رکعتیں مسنون ہیں۔

٢۔ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا کے الفاظ دلیل ہیں کہ جمعہ کے بعد چار نوافل مسنون ہیں، واجب نہیں، آپ ﷺ نے چار نوافل ان کی فضیلت کی وجہ سے بیان کیے ہیں اور مختلف اوقات میں جمعہ کے بعد دو رکعتیں بیانِ جواز کے لیے ادا کی ہیں۔ (شرح النووی: ٦/ ١٦٩)

١٢٨..... بَابُ الرُّجُوْعِ إِلَى الْمَنَازِلِ بَعْدَ قَضَاءِ الْجُمُعَةِ لِلْغَدَاءِ وَ الْقَيْلُوْلَةِ

جمعہ سے فارغ ہوکر دوپہر کے کھانے اور آرام کے لیے گھروں کو واپس لوٹنے کا بیان

١٨٧٥ـ أَنَـا أَبُـوْ طَـاهِـرٍ ، نَـا أَبُـوْ بَكْرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ قَالَا: ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ ، ....

عَـنْ سُهَيْـلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ: كُنَّا نُـجَمِّـعُ مَـعَ رَسُـوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَتَغَدّٰى وَ نَقِيْلُ .

''حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ ادا کرتے پھر ہم واپس جاکر دوپہر کا کھانا کھاتے اور آرام کرتے۔''

(١٨٧٤) انظر الحديث السابق. (١٨٧٥) انظر الحديث الآتي.

١٨٧٦ـ أَخْبَرَنَا أَبُوْطَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَ لَا نَقِيْلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ .

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کے بعد ہی دوپہر کا کھانا کھاتے اور آرام کرتے تھے۔''

١٨٧٧ـ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ، نَا أَبُوْبَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيْلُ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ ادا کیا کرتے تھے پھر واپس جا کر دوپہر کا آرام کرتے تھے۔''

فوائد :...... جمعہ کے دن جمعہ کے لیے دن کے شروع حصے میں جانا مستحب فعل ہے۔ اور دوپہر کا کھانا اور قیلولہ کا اہتمام نماز جمعہ کے بعد مستحب ہے۔

۱۲۹...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِنْتِشَارِ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ، وَ الْإِبْتِغَاءِ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ

نماز جمعہ کے بعد زمین میں پھیل جانا اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل تلاش کرنا مستحب ہے

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ﴾ إِلَّا أَنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ، فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ سَعِيْدَ بْنَ عَنْبَسَةَ الْقَطَّانَ هٰذَا، وَ لَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ سَعِيْدٌ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَّ لَا جَرْحٍ غَيْرَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ فِي نَصِّ تَنْزِيْلِهِ بَعْدَ قَضَاءِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ بِالْإِنْتِشَارِ فِي الْأَرْضِ وَ الْإِبْتِغَاءِ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ، وَ هٰذَا مِنْ أَمْرِ الْإِبَاحَةِ .

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ ''پھر جب نماز مکمل ہو جائے تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔'' مگر میرا دل اس روایت سے مطمئن نہیں ہے کیونکہ میں اس حدیث کے راوی سعید بن عنبسہ کو نہیں جانتا اور نہ سعید کے استاد عبداللہ بن بسر کے بارے میں جرح و تعدیل کو جانتا ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی نص میں جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر زمین میں پھیل جانے اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ حکم اباحت و جواز کے لیے ہے۔

(١٨٧٦) صحيح بخارى، كتاب الجمعة، باب قول الله تعالىٰ ﴿فاذا قضيت الصلاة﴾، حديث: ٩٣٩ـ صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس، حديث: ٨٥٩ـ سنن ترمذى: ٥٢٥ـ سنن ابن ماجه: ١٠٩٩ـ سنن ابى داود: ١٠٨٦.

(١٨٧٧) صحيح سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلوات، باب ما جاء فى وقت الجمعة، حديث: ١١٠٢ـ تقدم تخريجه برقم: ١٠٤١

۱۸۷۸ ۔ أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحيَى بْنِ فَيَّاضٍ -بَصْرِيٌّ- ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَنْبَسَةَ- وَ هُوَ الْقَطَّانُ- ثَنَا............

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَدْراً طَوِيْلاً ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُصَلِّي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يُصَلِّيَ ، فَقُلْتُ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ لِأَيِّ شَيْءٍ تَصْنَعُ هٰذَا ؟ قَالَ لِأَنِّي رَأَيْتُ سَيِّدَ الْمُسْلِمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا يَصْنَعُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْآيَةِ .

”جناب عبداللہ بن بسر بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ نماز جمعہ ادا کر لیتے تو مسجد سے نکل کر بہت دور تشریف لے جاتے۔ پھر وہ مسجد میں واپس آتے اور جتنی نماز اللہ تعالیٰ ان کے لیے مقدر کرتا وہ ادا کرتے۔ تو میں نے ان سے عرض کی: ”اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ یہ کام کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ”کیونکہ میں نے سید المرسلین نبی کریم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے“ اور یہ آیت تلاوت کی ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ ”پھر جب نماز پوری ہو جائے تو تم زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔“

❀❀❀❀

(۱۸۷۸) اسنادہ ضعیف : عبداللہ بن بسر الحبر انی راوی ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد : ۲/ ۱۹۴ بحوالہ معجم کبیر طبرانی.

كِتَابُ الصِّيَامِ

روزے کے احکام ومسائل

الْـمُـخْتَـصَـرُ مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشَّرْطِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا بِنَقْلِ الْعَدَلِ عَنِ الْعَدَلِ مَوْصُوْلاً إِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ غَيْرِ قَطْعٍ فِى الْإِسْنَادِ، وَلَا جَرْحٍ فِيْ نَاقِلِي الْأَخْبَارِ إِلَّا مَا نَذْكُرُ أَنَّ فِى الْقَلْبِ مِنْ بَعْضِ الْأَخْبَارِ شَيْءٌ، إِمَّا لِشَكٍّ فِيْ سَمَاعِ رَاوٍ مِّنْ فَـوْقِـهٖ خَبَراً أَوْ رَاوٍ لَّا نَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ فَنُبَيِّنُ أَنَّ فِى الْقَلْبِ مِنْ ذٰلِكَ الْخَبَرِ، فَإِنَّا لَا نَسْتَحِلُّ التَّمْوِيْهَ عَلٰى طَلَبَةِ الْعِلْمِ بِذِكْرِ خَبَرٍ غَيْرِ صَحِيْحٍ لَّا نُبَيِّنُ عِلَّتَهُ فَيَغْتَرَّ بِهٖ مَنْ يَّسْمَعُهُ فَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِلصَّوَابِ .

نبی کریم ﷺ سے سند کے ساتھ مذکور احادیث کے مختصر مجموعہ سے مختصراً روزوں کے مسائل واحکام کا بیان۔ اس شرط کے مطابق جو ہم نے بیان کی ہے کہ ہر حدیث عادل راوی عادل راوی سے نبی کریم ﷺ تک متصل بیان کرے گا سند کسی جگہ سے منقطع نہیں ہوگی اور نہ راوی میں کوئی جرح ہوگی سوائے ان بعض روایات کے جن کے بارے میں ہمارا دل مطمئن نہیں ہوگا۔ یا تو کسی راوی کے اپنے استاد سے سماع میں شک کی وجہ سے یا کسی راوی کے بارے میں جرح وتعدیل کی معرفت نہ ہونے کی وجہ سے تو ہم بیان کر دیں گے کہ اس روایت کے بارے میں ہمارے دل میں شک ہے۔ کیونکہ ہم غیر صحیح روایت کو، اس کی علت بیان کیے بغیر کہ جس سے بعض لوگوں کو دھوکہ ہو جائے، بیان کر کے طالب علموں پر حقائق کی پردہ پوشی حلال نہیں سمجھتے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی درست کام کی توفیق عنایت فرماتا ہے۔

۱..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِيْمَانِ

اس بات کا بیان کہ ماہ رمضان کے روزے ایمان کا حصہ ہیں

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، وَّعَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيِّ، وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ جَمِيْعاً عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میں حماد بن زید، عباد بن عباد مہلبی اور شعبہ بن حجاج کی ابو جمرہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کتاب الایمان میں بیان کر چکا ہوں۔“

۱۸۷۹۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ، أَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا أَبُوْ عَامِرٍ، ثَنَا قُرَّةُ.........

عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ لِيْ جَرَّةً أَنْتَبِذُ لِيْ فِيْهَا، فَأَشْرِبُ مِنْهُ، فَإِذَا أَطَلْتُ الْجُلُوْسَ مَعَ الْقَوْمِ خَشِيْتُ أَنْ أَفْتَضِحَ مِنْ حَلَاوَتِهِ. فَقَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ((مَرْحَباً بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى)). قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُّضَرَ، وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِيْ أَشْهُرِ الْحُرُمِ، فَحَدِّثْنَا عَمَلًا مِنَ الْأَمْرِ إِذَا أَخَذْنَا بِهِ دَخَلْنَا بِهِ الْجَنَّةَ، وَنَدْعُوْ إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا. وَقَالَ: ((اٰمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ)) وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَتُعْطُوْا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغَانِمِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ.

”جناب ابوحمزہ ضبعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کی: میرا ایک مٹکا ہے جس میں میں نبیذ تیار کرتا ہوں پھر میں اس سے پی لیتا ہوں۔ پھر جب میں لوگوں کے ساتھ دیر تک بیٹھتا ہوں تو میں ڈرتا ہوں کہ اس کے نشے اور حلاوت کی وجہ سے رسوا نہ ہو جاؤں۔ تو انہوں نے فرمایا: عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: وفد کو خوش آمدید تم بغیر رسوا ہوئے اور شرمسار ہوئے بہت اچھے آئے ہو۔“ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے مشرکین حائل ہیں اور ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں ہی میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا آپ ہمیں ایسے اسلامی اعمال بتائیں جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور اپنے پیچھے رہ جانے والے افراد کو اس کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں چار کاموں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ (جن کاموں کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں) اللہ پر ایمان لانا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ پر ایمان کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور غنیمتوں میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور میں تمہیں کدو کے برتن، کریدی ہوئی

(۱۸۷۹) تقدم تخريجه برقم: ۳۰۷.

لکڑی کے برتن، سبز لاکھی مٹکے اور روغنی برتن میں نبیذ بنانے سے منع کرتا ہوں۔"

۲..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِسْلَامِ إِذِ الْإِيْمَانُ وَالْإِسْلَامُ اِسْمَانِ لِمُسَمًّى وَاحِدٍ

اس بات کا بیان کہ ماہ رمضان کے روزے اسلام کا حصہ ہیں کیونکہ ایمان اور اسلام ایک ہی چیز کے دو نام ہیں

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ جِبْرِيْلَ فِيْ مَسْأَلَتِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِسْلَامِ قَدْ أَمْلَيْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں "کتاب الایمان" میں جبرائیل علیہ السلام کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں سوال کے متعلق حدیث بیان کر چکا ہوں۔

۱۸۸۰ـ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ حَنْظَلَةَ الْجُمَحِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيِّ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَ حَجُّ الْبَيْتِ، وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ)).

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔"

۱۸۸۱ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَاصِمٌ -يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ- قَالَ، سَمِعْتُ أَبِيْ يُحَدِّثُ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مروی ہے۔"

فوائد:...... روزہ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے اہم رکن ہے، جس کے تمام اہل اسلام پابند ہیں، یہ ایمان کی شروط میں سے اہم شرط ہے۔ جس کے بغیر ایمان ناقص رہتا ہے اور انسان دائرہ اسلام میں مکمل داخل نہیں ہوتا۔

۲۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ رمضان کے روزے فرض ہیں اور تمام اہل اسلام کا رمضان کے روزوں کی فرضیت پر اجماع ہے، نیز روزے دو ہجری کو فرض قرار دیے گئے۔

(۱۸۸۰) سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء بنی الاسلام علی خمس، حدیث: ۲۶۰۹ من طریق وکیع۔ وقد تقدم برقم: ۳۰۸.

(۱۸۸۱) تقدم تخریجه برقم: ۳۰۹.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ فَضَائِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ صِيَامِهِ

ماہ رمضان اور اس کے روزوں کے فضائل کے ابواب کا مجموعہ

٣..... بَابُ ذِكْرِ فَتْحِ أَبْوَابِ الْجِنَانِ

رمضان المبارک میں جنت کے دروازوں کے کھلنے کا بیان

نَسْأَلُ اللّٰهَ دُخُوْلَهَا، وَ إِغْلَاقِ أَبْوَابِ النَّارِ بَاعَدَنَا اللّٰهُ مِنْهَا وَ تَصْفِيْدِ الشَّيَاطِيْنِ، بِاللّٰهِ نَتَعَوَّذُ مِنْ شَرِّهِمْ، فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِذِكْرِ لَفْظٍ عَامٍّ مُّرَادُهُ خَاصٌّ فِيْ تَصْفِيْدِ الشَّيَاطِيْنِ.

ہم اللہ تعالیٰ سے جنت میں داخلے کا سوال کرتے ہیں اور جہنم کے دروازوں کے بند ہونے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے۔ اور شیاطین کے جکڑے جانے کا ذکر، ہم ان کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، اس سلسلے میں عام الفاظ کا ذکر جبکہ شیاطین کے جکڑے جانے میں ان کی مراد خاص ہے۔

١٨٨٢ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ- نَا أَبُوْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَ غُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَبُوْ سُهَيْلٍ عَمُّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ابوسہیل حضرت مالک بن انس کے چچا ہیں۔''

فوائد:......١۔ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، شیطان پابند سلاسل ہو جاتے ہیں، قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: (ا) یہ امور حقیقت پر محمول کیے جائیں اور جنت کو دروازوں کے کھولنا، جہنم کے دروازوں کو بند کرنا اور شیاطین کی جکڑ بندی اس عظیم ماہ کے آغاز اور اس کی عظیم حرمت کی علامت ہے، اور شیاطین کو اس لیے قید کیا جاتا ہے تاکہ وہ اہل ایمان کو ایذا دینے اور انہیں

(١٨٨٢) صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب هل يقال رمضان او شهر رمضان، حديث: ١٨٩٨ ـ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل شهر رمضان، حديث: ١٠٧٩ ـ سنن نسائي: ٢٠٩٩ ـ مسند احمد: ٢/٣٥٧ ـ سنن الدارمي: ١٧٧٥.

گمراہ کرنے سے باز رہیں۔

۲۔ یہ بھی احتمال ہے کہ (جنت کے دروازے کھلنے، جہنم کے دروازے بند ہونے اور شیاطین کی قید سے) مجازی معنی مراد ہو۔ اور اس سے مقصود کثرت ثواب اور عام معافی ہو اور شیاطین کے گمراہ کرنے اور لوگوں کو ایذا پہنچانے کا عمل دخل انتہائی کم ہو جاتا ہے۔ (شرح النووی: ۷/ ۱۸۸)

۳۔ رمضان کے مہینے میں تمام شیاطین پابند سلاسل نہیں ہوتے بلکہ سرکش اور شیاطین کی قیادت قید کی جاتی ہے۔ جس سے بڑے فتنوں اور زیادہ فتنہ سامانیوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ البتہ کم تر درجے کے شیاطین اور انسانی نفس امارہ کی سرگرمیاں اور بغاوتیں اپنا عمل جاری رکھتی ہیں۔ جس کی وجہ سے رمضان کے مقدس مہینے میں بھی گناہ، گمراہی، بغاوت اور سرکشی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ انسانی شیاطین کی وجہ سے بھی گناہوں کا ارتکاب ہوتا ہے۔

۴۔ رمضان المبارک کے مہینے میں فرشتوں کے ذریعے منادی کرا کے نیکی کی ترغیب اور بدی سے روکا جاتا ہے۔

۵۔ رمضان کی ہر رات کو خوش قسمت لوگوں کو جہنم سے آزادی دی جاتی ہے اور یہ سلسلہ تا اختتامِ رمضان جاری رہتا ہے۔ تاکہ انسان خود کو اس قابل بنائے کہ وہ جہنم سے آزاد کردہ گروہ میں شامل ہو جائے۔

۴..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ ((وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ)) مَرَدَةُ الْجِنِّ مِنْهُمْ،

اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں'' سے آپ کی مراد سرکش جن ہیں

لَا جَمِيْعَ الشَّيَاطِيْنِ، إِذِ اسْمُ الشَّيَاطِيْنِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِهِمْ، وَ ذِكْرِ دُعَاءِ الْمَلَكِ فِيْ رَمَضَانَ إِلَى الْخَيْرَاتِ، وَ التَّقْصِيْرِ عَنِ السَّيِّئَاتِ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَبْوَابَ الْجِنَانِ إِذَا فُتِحَتْ لَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَلَا يُفْتَحُ بَابٌ مِّنْ أَبْوَابِ النِّيْرَانِ إِذَا أُغْلِقَتْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ .

تمام شیاطین مراد نہیں ہیں۔ کیونکہ شیاطین کا لفظ بعض جنوں پر بولا جاتا ہے۔ اور رمضان المبارک میں فرشتے کے بھلائی کے کاموں کی طرف بلانے اور برائیوں سے رُکنے کی دعوت کا بیان۔ اس دلیل کے ساتھ کہ جب رمضان المبارک میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو پھر کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور جہنم کے دروازوں کو بند کرنے کے بعد کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا۔

۱۸۸۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ......

(۱۸۸۳) اسنادہ حسن: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی فضل شهر رمضان، حدیث: ۶۸۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۴۲۔ صحیح ابن حبان: ۳۴۲۵.

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَیْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ مَرَدَةُ الْجِنِّ، وَ غُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ یُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجِنَانِ فَلَمْ یُغْلَقْ مِّنْهَا بَابٌ، وَ نَادٰی مُنَادٍ یَّا بَاغِیَ الْخَیْرِ أَقْبِلْ، وَ یَا بَاغِیَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین کے سرکش جنوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں پھر اس کا کوئی دروازہ کھولا نہیں جاتا اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے اے خیر کے طالب! آگے بڑھ (خوب نیکیاں کرلے) اور اے برائی کے چاہنے والے رک جا۔ اور اللہ تعالیٰ کے لیے جہنم سے آزاد ہونے والے بہت سارے لوگ ہوتے ہیں۔''

٥..... بَابٌ فِی فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ أَنَّهُ خَیْرُ الشُّهُوْرِ لِلْمُسْلِمِیْنَ، وَذِكْرِ إِعْدَادِ الْمُؤْمِنِ الْقُوَّةَ مِنَ النَّفَقَةِ لِلْعِبَادَةِ قَبْلَ دُخُوْلِهِ.

ماہ رمضان کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ رمضان مسلمانوں کے لیے تمام مہینوں سے بہتر ہے اور رمضان شروع ہونے سے پہلے مومن کا عبادت کے لیے (فارغ ہونے کے لیے) مالی طاقت کو جمع کرنے کا بیان

١٨٨٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّ یَحْیَى بْنُ حَكِیْمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، ثَنَا كَثِیْرُ بْنُ زَیْدٍ، حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ تَمِیْمٍ، حَدَّثَنِیْ أَبِیْ أَنَّهُ سَمِعَ..........

أَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَظَلَّكُمْ شَهْرُكُمْ هٰذَا بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا مَرَّ بِالْمُسْلِمِیْنَ شَهْرٌ خَیْرٌ لَّهُمْ مِنْهُ، وَلَا مَرَّ بِالْمُنَافِقِیْنَ شَهْرٌ شَرٌّ لَّهُمْ مِّنْهُ بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُكْتَبَ أَجْرُهُ وَ نَوَافِلُهُ قَبْلَ أَنْ یَّدْخُلَهُ وَ یُكْتَبَ إِصْرُهُ وَ شِقَاءُهُ قَبْلَ أَنْ

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس تمہارا یہ مبارک مہینہ آ گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کے ساتھ مسلمانوں کے لیے اس سے بہتر کوئی مہینہ مسلمانوں کے پاس سے نہیں گزرتا اور نہ منافقین کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی برا مہینہ گزرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کے ساتھ، یہ مہینہ شروع ہونے سے پہلے (مومن) کا اجر اور اس کے نوافل لکھ دیئے جاتے ہیں اور (منافق) کا

(١٨٨٤) اسناده ضعیف: تمیم راوی مجہول ہے۔ مسند احمد: ٢/٥٢٤.

يَـدْخُلَهُ، وَ ذٰلِكَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَعُدُّ فِيْهِ الْقُوَّةَ مِنَ النَّفَقَةِ لِلْعِبَادَةِ، وَ يَعُدُّ فِيْهِ الْمُنَافِقُ اتِّبَاعَ غَـفْلَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاتِّبَاعَ عَوْرَاتِهِمْ فَغَنَمٌ يَـغْـنِـمُـهُ الْمُؤْمِنُ)). هٰذَا حَدِيْثُ يَحْيٰى. وَقَـالَ بُـنْـدَارٌ: فَهُـوَ غَنِمٌ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغْتَنِمُهُ الْفَاجِرُ. عَمْرُو بْنُ تَمِيْمٍ هٰذَا يُقَالُ لَهُ مَوْلٰى بَنِيْ رُمَانَةَ مَدَنِيٌّ.

گناہوں پر اصرار اور بدبختی اس مہینے کے شروع ہونے سے پہلے لکھ دی جاتی ہے۔ اور یہ اس طرح کہ مومن اس مہینے میں عبادت کے لیے مالی قوت جمع کر لیتا ہے۔ اور منافق مومنوں کی غفلت و بے خبری اور ان کے عیوب ونقائص تلاش کرنے کی تیاری کرتا ہے۔ پس یہ مہینہ غنیمت ہے جس سے مومن فائدہ حاصل کرتا ہے۔'' یہ جناب یحییٰ کی روایت ہے اور جناب بندار کی روایت میں ہے: پس وہ مومنوں کے لیے غنیمت ہے جس سے فاجر شخص فائدہ حاصل کر لیتا ہے۔''

٦..... بَابُ ذِكْرِ تَفَضُّلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلٰى عِبَادَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ أَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِمَغْفِرَتِهِ إِيَّاهُمْ كَرَماً وَّ جَوْداً إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّيْ لَا أَعْرِفُ خَلَفاً أَبَا الرُّبَيِّعِ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَّ لَا جَرْحٍ، وَ لَا عَمْرِو بْنِ حَمْزَةَ الْقَيْسِيَّ الَّذِيْ هُوَ دُوْنَهُ

ماہ رمضان کی پہلی رات اللہ تعالیٰ کے اپنے مومن بندوں پر فضل وکرم اور سخاوت کرتے ہوئے ان کی بخشش کرنے کے احسان کا ذکر بشرطیکہ حدیث صحیح ہو کیونکہ مجھے ابو ربیع کے متعلق جرح وتعدیل کا علم نہیں ہے اور نہ اس کے شاگرد عمرو بن حمزہ القیسی کے بارے میں علم ہے

١٨٨٥۔ ثَـنَـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَّابٍ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ حَمْزَةَ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا خَلَفٌ أَبُوْالرُّبَيِّعِ إِمَامُ مَسْجِدِ ابْنِ أَبِيْ عُرُوْبَةَ۔ ثَنَا..........

أَنَـسُ بْـنُ مَـالِكٍ، قَـالَ: قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَسْتَقْبِلُكُمْ وَ تَسْتَـقْبِـلُـوْنَ)). ثَـلَاثَ مَـرَّاتٍ، فَقَـالَ عُـمَـرُبْـنُ الْخَطَّابِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَحْيٌ نَـزَلَ. قَـالَ: ((لَا))، قَـالَ: عَـدُوٌّ حَضَرَ؟ قَـالَ: ((لَا)). قَالَ: فَمَاذَا؟ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَـزَّوَجَـلَّ يَـغْـفِـرُ فِـيْ أَوَّلِ لَيْـلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَـضَانَ لِكُلِّ أَهْلِ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ))، وَ أَشَارَ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ تمہارے پاس آنے والا ہے اور تم استقبال کرنے والے ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! کیا وحی نازل ہونے والی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے پوچھا: کیا کوئی دشمن آ گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''پھر کیا آنے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ، ماہ رمضان کی پہلی رات اس قبلے

(١٨٨٥) اسناده ضعيف: عمرو بن حمزہ راوی ضعیف ہے۔ الضعيفة: ٢٩٨۔ شعب الايمان للبيهقي: ٣٦٢١.

بِيَدِهِ إِلَيْهَا ، فَجَعَلَ رَجُلٌ يَهُزُّ رَأْسَهُ ، وَ يَقُوْلُ: بَخٍ بَخٍ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا فُلَانُ ضَاقَ بِهِ صَدْرُكَ))؟ قَالَ: لَا ، وَلٰكِنْ ذَكَرْتُ الْمُنَافِقَ فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ وَ لَيْسَ لِكَافِرٍ مِّنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ)) .

والے ہر شخص کو معاف فرما دیتے ہیں اور آپ نے قبلہ کی طرف اشارہ کیا تو ایک شخص اپنے سر کو ہلا ہلا کر واہ واہ کہنے لگا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا: اے فلاں! کیا اس بات سے تمہارا سینہ تنگ ہوا ہے۔ (تمہیں یہ بات پسند نہیں آئی)؟ اس نے جواب دیا: نہیں، لیکن مجھے منافق یاد آ گئے (کہ وہ بھی اہل قبلہ ہونے کی وجہ سے بخش دیئے جائیں گے) تو آپ نے فرمایا: ”بے شک منافقین کافر ہیں اور کافر کو اس مبارک فضیلت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“

۷..... بَابُ ذِكْرِ تَزْيِيْنِ الْجَنَّةِ لِشَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے لیے جنت کی آرائش وزیبائش کا بیان

وَ ذِكْرِ بَعْضِ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِلصَّائِمِيْنَ فِي الْجَنَّةِ غَيْرَ مُمْكِنٍ لِآدَمِيٍّ صِفَتُهُ ، إِذْ فِيْهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ لَا أُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَ لَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ جَرِيْرِ بْنِ أَيُّوْبَ الْبَجَلِيِّ .

اور ان بعض نعمتوں کا ذکر جو اللہ تعالیٰ نے روزے داروں کے لیے جنت میں تیار کی ہیں۔ کسی آدمی کے لیے ان کی صفت بیان کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ جنت میں وہ وہ نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں اور نہ کسی کان نے سنی ہیں اور نہ ان کا خیال کسی انسان کے دل میں گزرا ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہو کیونکہ جریر بن ایوب بجلی کے بارے میں میرا دل غیر مطمئن ہے۔

١٨٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ أَبُوْ عِتَابٍ ، أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ، قَالَا: ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ أَيُّوْبَ الْبَجَلِيُّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ - قَالَ.........

أَبُو الْخَطَّابِ - الْغِفَارِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (ح) وَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هٰذَا حَدِيْثُ أَبِي الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ

”جناب ابو خطاب غفاری رحمہ اللہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک دن فرماتے ہوئے سنا، جبکہ رمضان المبارک شروع ہو چکا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”اگر بندے رمضان المبارک کی اہمیت و شان جان لیں تو میری امت تمنا کرے کہ سارا سال

(١٨٨٦) اسناده ضعيف موضوع: جریر بن ایوب البجلی راوی منکر الحدیث ہے۔ مسند ابی یعلی ٥٢٧٣ ۔ مجمع الزوائد: ٣/١٤١-١٤٢ ۔ بحواله معجم كبير طبراني۔ شعب الايمان للبيهقي: ٣٦٣٤.

اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ذَاتَ يَوْمٍ وَّ قَدْ أَهَلَّ رَمَضَانُ، فَقَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا رَمَضَانُ لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي أَن يَّكُوْنَ السَّنَةَ كُلَّهَا))، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَدِّثْنَا، فَقَالَ: ((إِنَّ الْجَنَّةَ لَتُزَيَّنُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَّأْسِ الْحَوْلِ إِلَى الْحَوْلِ، فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِّنْ رَّمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ فَصَفَقَتْ وَرَقُ الْجَنَّةِ فَتَنْظُرُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ إِلَى ذٰلِكَ فَيَقُلْنَ: يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ فِي هٰذَا الشَّهْرِ أَزْوَاجاً تَقِرُّ أَعْيُنُنَا بِهِمْ، وَتَقِرُّ أَعْيُنُهُمْ بِنَا، قَالَ: فَمَا مِنْ عَبْدٍ يَّصُوْمُ يَوْماً مِّنْ رَّمَضَانَ إِلَّا زُوِّجَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فِي خَيْمَةٍ مِّنْ دُرَّةٍ مِّمَّا نَعَتَ اللّٰهُ ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ عَلٰى كُلِّ امْرَأَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً لَّيْسَ مِنْهَا حُلَّةٌ عَلٰى لَوْنِ الْأُخْرٰى، تُعْطَى سَبْعِيْنَ لَوْناً مِّنَ الطِّيْبِ، لَيْسَ مِنْهُ لَوْنٌ عَلٰى رِيْحِ الْآخَرِ، لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ سَبْعُوْنَ أَلْفَ وَصِيْفَةٍ لِحَاجَتِهَا، وَ سَبْعُوْنَ أَلْفَ وَصِيْفٍ، مَّعَ كُلِّ وَصِيْفٍ صَحْفَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فِيْهَا لَوْنُ طَعَامٍ تَجِدُ لِآخَرِ لُقْمَةٍ مِنْهُ لَذَّةً لَّا تَجِدُ لِأَوَّلِهِ، لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ سَبْعُوْنَ سَرِيْراً مِّنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ، عَلٰى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشاً بَطَائِنُهَا مِنْ اسْتَبْرَقٍ، فَوْقَ كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُوْنَ أَرِيْكَةً،

ہی رمضان رہے۔ تو بنوخزاعہ کے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہمیں (اس کی شان کے متعلق) بیان کریں۔ پس آپ نے فرمایا: بے شک جنت کو رمضان کے لیے پورا سال آراستہ کیا جاتا ہے پھر جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جس سے جنت (کے درختوں) کے پتے بجنے لگتے ہیں۔ حورعین یہ منظر دیکھ کر کہتی ہیں: ''اے ہمارے رب! اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے خاوند بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہمارے ساتھ ٹھنڈی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لہٰذا جو شخص بھی رمضان میں ایک روزہ رکھتا ہے تو اس کی شادی ایک حورعین سے کر دی جاتی ہے جو موتی سے بنے خیمے میں ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا وصف بیان کیا ہے: ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ ''حوریں خیموں میں محفوظ ہوں گی۔'' (الرحمٰن: ۷۲) ہر عورت ستر جوڑے پہنے ہو گی۔ کسی جوڑے کا رنگ دوسرے کے ساتھ ملتا نہیں ہوگا اسے ستر قسم کی خوشبوئیں دی جائیں گی۔ ان میں سے کوئی خوشبو دوسری سے ملتی جلتی نہ ہوگی۔ ان میں سے ہر عورت کی خدمت کے لیے ستر ہزار خادمائیں ہوں گی۔ اور ستر ہزار خادم ہوں گے۔ ہر خادم کے پاس سونے کا ایک پیالہ ہوگا۔ اس میں ایسا کھانا ہوگا کہ ہر لقمے کی لذت مختلف ہوگی۔ ہر عورت کے لیے سرخ یاقوت سے بنے ستر پلنگ ہوں گے۔ ہر پلنگ پر ستر بچھونے ہوں گے جن کے استر موٹے ریشم کے ہوں گے۔ ہر بچھونے پر ستر آراستہ تکیے ہوں گے۔ اور اس کے خاوند کو بھی سرخ یاقوت کے پلنگ پر جس پر موتیوں کی جھالر ہو گی اسی طرح کی نعمتیں عطا ہوں گی۔ وہ سونے کے دو کنگن پہنے ہوگا۔

وَّ يُعْطَى زَوْجُهَا مِثْلَ ذٰلِكَ عَلٰى سَرِيْرٍ مِّنْ يَاقُوْتٍ أَحْمَرَ، مُوَشَّحٍ بِالدُّرِّ، عَلَيْهِ سَوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، هٰذَا بِكُلِّ يَوْمٍ صَامَهُ مِنْ رَّمَضَانَ، سِوٰى مَا عَمِلَ مِنَ الْحَسَنَاتِ. وَ رُبَّمَا خَالَفَ الْفِرْيَابِيُّ سَهْلَ بْنَ حَمَّادٍ فِي الْحَرْفِ وَ الشَّيْءِ فِيْ مَتْنِ الْحَدِيْثِ. ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ عَنْ قُتَيْبَةَ، نَا جَرِيْرُ بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ بُرْدَةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ رَّجُلٍ مِنْ غِفَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَحْوَهُ، إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾.

یہ انعامات رمضان کے ہر روزے کے بدلے میں ہوں گے اور دیگر نیک اعمال کا بدلہ الگ ہوگا۔" بعض اوقات فریابی نے سہل بن حماد کی متن حدیث کے بعض الفاظ میں مخالفت کی ہے۔ جناب سلم بن جنادہ کی روایت میں ہے: "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ کے اس فرمان ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ تک روایت بیان کی۔"

۸..... بَابُ فَضَائِلِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

ماہِ رمضان کے فضائل کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو

۱۸۸۷۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ..........

عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ، شَهْرٌ مُّبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً، وَ قِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعاً، مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ، كَانَ كَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدّٰى فِيْهِ فَرِيْضَةً، كَانَ

"حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں شعبان کے آخری روز خطبہ ارشاد فرمایا تو کہا: "لوگو! تمہارے پاس بڑا عظیم مہینہ آ گیا ہے۔ یہ مہینہ بڑا مبارک ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے روزے فرض اور اس کی راتوں کا قیام نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص اس میں کوئی نیک کام کرکے اللہ کا تقرب حاصل کرتا ہے تو گویا اس نے دیگر مہینوں میں ادا کیے گئے فرض جیسا کام ہے۔ اور جس شخص نے اس میں

(۱۸۸۷) اسنادہ ضعیف: علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔ الضعیفة: ۸۷۱۔ شعب الایمان للبیهقی: ۳۶۰۸.

كَمَنْ أَدَّى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَ الصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يَزْدَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِماً كَانَ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهِ، وَ عِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَ كَانَ لَهُ مِثْلَ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ)). قَالُوْا. لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا يُفَطِّرُ الصَّائِمَ. فَقَالَ: ((يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِماً عَلٰى تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةِ مَاءٍ أَوْ مُذْقَةِ لَبَنٍ، وَ هُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَ أَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَ اٰخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ، مَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهِ غَفَرَاللّٰهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ وَاسْتَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ: خَصْلَتَيْنِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ، وَ خَصْلَتَيْنِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا، فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ، فَشَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَتَسْتَغْفِرُوْنَهُ، وَ أَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنَى بِكُمْ عَنْهُمَا، فَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَ تَعُوْذُوْنَ بِهِ مِنَ النَّارِ، وَ مَنْ أَشْبَعَ فِيْهِ صَائِماً، سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَّا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ)).

فرض ادا کیا تو گویا وہ اس شخص جیسا ثواب حاصل کرے گا جس نے ستر فرائض دیگر مہینوں میں ادا کیے ہوں۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے۔ اس مہینے مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس نے اس مہینے میں روزے دار کا روزہ افطار کروایا تو وہ اس کے گناہوں کی بخشش کا باعث ہوگا اور جہنم سے اس کی گردن کی آزادی کا ذریعہ بنے گا اور اسے روزے دار کے برابر ثواب ملے گا جبکہ روزے دار کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہیں ہوگی۔ صحابہ نے عرض کیا: ہم میں سے ہر شخص کو افطاری کرانے کا سامان میسر نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتے ہیں جو روزے دار کو ایک کھجور یا پانی کے گھونٹ یا کچی لسی کے ایک گھونٹ سے روزہ افطار کراتا ہے۔ اس مہینے کا ابتدائی حصہ باعث رحمت ہے، درمیانہ حصہ مغفرت و بخشش کا ہے اور آخری حصہ جہنم سے آزادی حاصل کرنے کا ہے۔ جس شخص نے اپنے غلام کو تخفیف و آسانی دی تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتے ہیں اور اسے جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں۔ اس مہینے میں چار کام بکثرت کرو۔ دو کاموں سے تم اپنے رب کی رضا و خوشنودی حاصل کر لو گے اور دو کاموں سے تم بے پروا نہیں ہو سکتے۔ رہے وہ دو کام جن سے تم اپنے رب کی رضا حاصل کر لو گے تو وہ اس بات کی گواہی دینا کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اس سے گناہوں کی بخشش مانگنا ہے۔ اور وہ دو چیزیں جن سے تم بے پرواہ نہیں ہو سکتے تو وہ یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے اس کی پناہ میں آ جاؤ۔ اور جس شخص نے اس مہینے میں روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا تو اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا

جس سے وہ جنت میں داخل ہونے تک پیاسا نہیں ہوگا۔"

۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ فِيْ رَمَضَانَ لَعَلَّ الرَّبَّ عَزَّ وَ جَلَّ بِرَأْفَتِهٖ وَرَحْمَتِهٖ، يَغْفِرُ لِلْمُجْتَهِدِ قَبْلَ أَن يَّنْقَضِيَ الشَّهْرُ وَ لَا يَرْغَمَ بِأَنْفِ الْعَبْدِ بِمَضْيِ رَمَضَانَ قَبْلَ الْغُفْرَانِ

رمضان المبارک میں خوب محنت کے ساتھ عبادت کرنا مستحب ہے۔ شاید کہ اللہ عزوجل اپنی شفقت ورحمت سے اس مہینے کے اختتام سے قبل ہی عبادت میں محنت کرنے والے کی بخشش فرمادے اور بندے کی ناک رمضان کے گزرنے اور بخشش حاصل کرنے سے پہلے خاک آلود نہ ہو

۱۸۸۸ ۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، أَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ ۔وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ۔ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رِبَاحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ الْمِنْبَرَ ، فَقَالَ: ((اٰمِيْنَ ، اٰمِيْنَ ، اٰمِيْنَ)) ، فَقِيْلَ لَهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ، مَا كُنْتَ تَصْنَعُ هٰذَا؟ فَقَالَ: ((قَالَ لِيْ جِبْرِيْلُ: أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَ عَبْدٍ أَوْبَعُدَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ . ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَوْ بَعُدَ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا لَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ ، فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ . ثُمَّ قَالَ: رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ أَوْ بَعُدَ ، ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ . فَقُلْتُ: اٰمِيْنَ)).

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔ آمین۔ آمین۔ آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول! آپ یہ کام پہلے نہیں کیا کرتے تھے (آج کیا بات ہوئی؟) تو آپ نے فرمایا: "مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی ناک خاک آلود کرے یا وہ رحمت سے دور ہوا، جو رمضان کے آنے کے باوجود بخشش و مغفرت حاصل کرنے سے محروم رہا تو میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے کہا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو یا وہ رحمت الٰہی سے دور ہو جائے جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا (پھر ان کی خدمت نہ کرنے سے) وہ اسے جنت میں داخل نہ کراسکے۔ تو میں نے کہا: آمین۔ پھر اس نے دعا کی: اس شخص کی ناک بھی خاک آلود ہو یا وہ اللہ کی رحمت سے دور ہو جس کے پاس آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔ تو میں نے کہا: آمین۔"

فوائد:......۱۔ رمضان المبارک میں اعمال صالحہ اور فرائض دلجمعی سے ادا کرنے چاہئیں اور ان کا اس حد تک اہتمام کرنا چاہیے کہ انسان کی مغفرت اور جہنم سے خلاصی ہو جائے، بصورت ناکامی وہ رمضان کے تقدس وفضل کے

(۱۸۸۸) اسنادہ جید: الادب المفرد للبخاری: ٦٤٦۔ صحیح ابن حبان: ۹۰٤.

باوجود ناکام ونامراد رہے گا۔

۲۔ بوڑھے والدین کی خدمت کرنے کا صلہ جنت ہے اور اس سے محروم رہنے والا نہایت نقصان میں ہے۔

۳۔ نبی ﷺ کا اسم مبارک سن کر آپ پر درود پڑھنے کی تاکید ہے اور اس میں سستی کا شکار رحمت ایزدی سے محروم اور نقصان میں ہے۔

۱۰...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْجُوْدِ بِالْخَيْرِ وَ الْعَطَايَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى انْسِلَاخِهِ إِسْتِنَاناً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی اقتدا میں ماہ رمضان میں اس کے ختم ہونے تک مالی سخاوت کرنا اور عطیہ دینا مستحب ہے

۱۸۸۹۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ، نَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ............

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَ كَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَنْسَلِخَ، يَأْتِيْهِ جِبْرِيْلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے بڑھ کر خیر و بھلائی کی سخاوت کرنے والے تھے۔ اور آپ رمضان میں سب سے زیادہ سخاوت کرتے تھے حتیٰ کہ رمضان ختم ہو جاتا۔ جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آتے اور آپ سے قرآن مجید کا دور کرتے لہٰذا جب جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملتے تو رسول اللہ ﷺ تیز ہوا سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ خیر کی سخاوت کرتے۔''

فوائد:......۱۔ اس حدیث میں نبی ﷺ کی عظیم جود وسخاوت کا بیان ہے:

۲۔ رمضان المبارک میں کثرت سے سخاوت کرنا مستحب فعل ہے۔

۳۔ صالحین سے ملاقات کے وقت اور ان کی فراغت کے بعد ان سے ملاقات کی امید میں زیادہ خرچ کرنا اور بھلائی کے زیادہ کام کرنے مستحب ہے۔

۴۔ قرآن کا مذاکرہ مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ۱۵/ ۶۹)

(۱۸۸۹) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان، حدیث: ۱۹۰۲۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب جودہ ﷺ، حدیث: ۲۳۰۸۔ شمائل ترمذی: ۳۵۳۔ سنن نسائی: ۲۰۹۷۔ مسند احمد: ۱/ ۳۶۳.

۱۱..... بَابُ الْاِجْتِنَانِ بِالصَّوْمِ مِنَ النَّارِ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الصَّوْمَ جُنَّةً مِّنَ النَّارِ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

روزے کے ذریعے سے جہنم سے ڈھال حاصل کرنا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے روزے کو جہنم سے ڈھال بنایا ہے۔ ہم آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ أَبِي صَالِحِ الزَّيَّاتِ..........

عَـنْ أَبِـي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ ڈھال ہے۔''

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي سَعِيْدٌ. وَ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ..........

عَـنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، فَدَعَا بِلَبَنٍ لِيَسْقِيَهُ فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((الصِّيَامُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ))، قَالَ: وَ صِيَامُ حَسَنٍ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

''جناب مطرف بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے پلانے کے لیے دودھ منگوایا تو میں نے عرض کی کہ میں روزے سے ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: ''بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''روزہ جہنم سے اسی طرح ڈھال ہے جس طرح تم میں سے کسی شخص کی جنگی ڈھال ہوتی ہے۔'' اور فرمایا: بہترین روزے ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنا ہے۔''

فوائد:......روزہ دنیا میں گناہوں سے ڈھال ہے کہ روزہ شہوت کو ختم کرتا اور اعضاء کو محفوظ کرتا ہے اور آخرت میں جہنم سے ڈھال ہے کہ اس سے خواہشات کا خاتمہ اور شہوات کی بیخ کنی ہوتی ہے جو شیطان کے اسلحہ میں سے ہیں۔ نیز شکم سیری گناہوں کی ترویج اور ایمان کی کمی کا باعث ہے۔ (فیض القدیر: ٤/ ٣١٩)

(۱۸۹۰) مسند احمد: ۲/ ۵۱٦۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، حدیث: ۱٦۳/ ۱۱۵۱ مطولاً۔ سنن نسائی: ۲۲۱۸۔ انظر الحدیث الآتی برقم: ۱۸۹٦، ۱۸۹۷۔

(۱۸۹۱) اسنادہ حسن: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب، حدیث: ۲۲۳۳۔ مسند احمد: ٤/ ۲۲۔

۱۲..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّوْمَ إِنَّمَا يَكُونُ جُنَّةً بِاجْتِنَابِ مَا نُهِيَ الصَّائِمُ عَنْهُ، وَ إِنْ كَانَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِمَّا لَا يُفَطِّرُهُ وَ لٰكِنْ يُنْقِصُ صَوْمَهُ عَنِ الْكَمَالِ وَ التَّمَامِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ روزہ اس وقت ڈھال بنے گا جب روزہ دار ممنوع اور حرام کاموں سے اجتناب کرے گا۔ اگرچہ ممنوع کاموں سے روزہ نہ ٹوٹتا ہو مگر وہ روزے کی تکمیل اور اتمام میں کمی کا باعث بنتے ہیں

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سَيْفِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَيَّاضِ بْنِ غُطَيْفٍ.........

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهُ)) .

''حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''روزہ ڈھال ہے جب تک روزے دار اس میں کمی و نقص پیدا نہ کرے۔''

۱۳..... بَابُ فَضْلِ الصِّيَامِ وَ أَنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ مِنَ الْأَعْمَالِ

روزے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ روزے جیسا دوسرا کوئی عمل نہیں ہے

۱۸۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَصْرٍ الْهِلَالِيَّ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ.........

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ، قَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَا عَدْلَ لَهُ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ: هٰذَا هُوَ الَّذِيْ قَالَ عَنْهُ شُعْبَةُ: هُوَ سَيِّدُ بَنِي تَمِيمٍ .

''حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی عمل بتا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا کوئی عمل نہیں ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''محمد بن ابی یعقوب، یہ وہی راوی ہیں جن کے بارے میں امام شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''وہ بنی تمیم کے سردار ہیں۔''

۱۴..... بَابُ ذِكْرِ مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ السَّالِفَةِ بِصَوْمِ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا

ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ روزے رکھنے سے سابقہ گناہوں کی بخشش کا بیان

(۱۸۹۲) اسناده ضعيف: عیاض بن غطیف مجہول راوی ہے۔ الضعيفة: ۱۳۲۷۔ سنن نسائی، کتاب الصيام، باب ذکر الاختلاف على محمد بن ابی يعقوب، حديث: ۲۲۳۵۔ مسند احمد: ۱/۱۹۶۔ سنن الدارمی: ۲۷۶۳.

(۱۸۹۳) صحيح: الصحيحة: ۱۹۳۷۔ سنن نسائی، کتاب الصيام، باب ذکر الاختلاف على محمد بن ابی يعقوب، حديث: ۲۲۲۲، ۲۲۲۴۔ مسند احمد: ۵/۲۴۹۔ صحيح ابن حبان: ۳۴۱۶.

۱۸۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَّ احْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَاناً وَّ احْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس شخص نے لیلۃ القدر کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت سے کیا اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

فوائد:......۱۔ یہاں ایمان سے مراد روزے کی فرضیت کے برحق ہونے کا اعتقاد اور احتساب سے مقصود اللہ تعالیٰ سے طلب ثواب ہے۔ (فتح الباری: ۶/ ۱۳۸)

۲۔ جو شخص رمضان کے روزوں کی فرضیت کا اعتقاد اور اللہ تعالیٰ سے طلب ثواب کی نیت رکھے اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

۳۔ اعمال کی قبولیت کے لیے طلب ثواب کی نیت اہم شرط ہے۔

۱۵..... بَابُ ذِكْرِ تَمْثِيلِ الصَّائِمِ فِيْ طِيبِ رِيْحِهِ بِطِيبِ رِيْحِ الْمِسْكِ إِذْ هُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ

روزے دار کی بو کی مثال، کستوری کی خوشبو کے ساتھ دینے کا بیان۔ کیونکہ کستوری سب سے عمدہ خوشبو ہے

۱۸۹۵۔ ثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا أَبَانُ ۔يَعْنِي: ابْنَ يَزِيْدَ الْعَطَّارَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَامٍ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ..........

عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَى يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ، وَ يَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوْا بِهِنَّ، فَكَأَنَّهُ أَبْطَأَ بِهِنَّ۔ فَأَتَاهُ عِيْسَى، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَكَ

''حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے یحییٰ علیہ السلام کی طرف پانچ کلمات پر عمل کرنے کی وحی کی اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کے حکم دینے کی وحی کی۔ پھر گویا انہوں نے اس کام میں تاخیر کر دی تو عیسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے اور کہا: بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ کلمات کا حکم دیا ہے کہ آپ ان

(۱۸۹٤) صحیح بخاری، کتاب فضل لیلة القدر، باب فضل لیلة القدر، حدیث ۲۰۱٤۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان، حدیث: ۷٦۰۔ سنن ابی داود: ۱۳۷۲۔ سنن ترمذی: ٦۸۳۔ سنن نسائی: ۲۲۰٤۔ سنن ابن ماجه: [illegible] ۲/ ۲٤۱۔

(۱۸۹۵) [illegible] سنن ترمذی، کتاب الادب، (الامثال)، باب ما جاء فی مثل الصلاة......، حدیث: ۲۸٦٤۔ مسند احمد: [illegible] باختصار۔

بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ تَعْمَلَ بِهِنَّ وَيَأْمُرُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَن يَعْمَلُوا بِهِنَّ . فَإِمَّا أَنْ تُخْبِرَهُمْ ، وَ إِمَّا أَنْ أُخْبِرَهُمْ . فَقَالَ: يَا أَخِي لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَسْبِقَنِي بِهِنَّ أَن يُخْسَفَ بِي أَوْ أُعَذَّبَ . قَالَ: فَجَمَعَ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِبَيْتِ الْمَقْدَسِ حَتَّى امْتَلَأَ الْمَسْجِدُ ، وَ قَعَدُوا عَلَى الشُّرُفَاتِ ، ثُمَّ خَطَبَهُمْ ، فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ ، وَ اٰمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَن يَعْمَلُوا بِهِنَّ . أَوَّلُهُنَّ أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئاً ، فَإِنَّ مِثْلَ مَنْ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمِثْلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا مِّنْ خَالِصِ مَالِهِ بِذَهَبٍ أَوْوَرِقٍ ثُمَّ أَسْكَنَهُ دَاراً ، فَقَالَ: اعْمَلْ وَ ارْفَعْ إِلَيَّ ، فَجَعَلَ يَعْمَلُ وَ يَرْفَعُ إِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ ، فَأَيُّكُمْ يَرْضٰى أَنْ يَكُوْنَ عَبْدُهٗ كَذٰلِكَ ، فَإِنَّ اللّٰهَ خَلَقَكُمْ وَ رَزَقَكُمْ فَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئاً . وَ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ بِوَجْهِهٖ إِلٰى وَجْهِ عَبْدِهٖ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ ، وَ اٰمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ ، وَمِثْلُ ذٰلِكَ كَمِثْلِ رَجُلٍ فِيْ عِصَابَةٍ مَّعَهُ صُرَّةُ مِسْكٍ كُلُّهُمْ يُحِبُّ أَنْ يَّجِدَ رِيْحَهَا ، وَ إِنَّ الصِّيَامَ أَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ ، وَاٰمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ ، وَ مِثْلُ ذٰلِكَ كَمِثْلِ رَجُلٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ ، فَأَوْثَقُوْا يَدَهٗ إِلٰى عُنُقِهٖ ، وَ قَرَّبُوْهُ لِيَضْرِبُوْا

پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیں۔ لہٰذا یا تو آپ انہیں خبر دیں یا پھر میں انہیں خبر دیتا ہوں۔ تو حضرت یحیٰی علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے بھائی! ایسا نہ کرنا کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر تم نے مجھ سے پہلے یہ کلمات انہیں بتائے تو مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا یا عذاب دیا جائے گا۔ لہٰذا انہوں نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا حتیٰ کہ مسجد بھر گئی اور لوگ برآمدوں اور بالکونیوں میں بیٹھ گئے، پھر انہیں خطبہ ارشاد فرمایا تو کہا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف پانچ باتوں کی وحی کی ہے، کہ میں ان پر عمل کروں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں۔ ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا کیونکہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے شخص کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے اپنے خالص مال سونے یا چاندی کے ساتھ ایک غلام خریدا پھر اسے گھر میں بساتا ہے اور کہتا ہے: کام کرو اور اس کی اجرت مجھے دو۔ تو وہ کام کرتا ہے اور اس کی اجرت اپنے آقا کے علاوہ کسی اور شخص کو دے دیتا ہے۔ تو تم میں سے کون ہے جو یہ بات پسند کرے کہ اس کا غلام ایسا ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تمہیں رزق عطا کیا ہے تو تم اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ۔ اور جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو ادھر ادھر مت جھانکو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے چہرہ اقدس کے ساتھ اپنے بندے کے چہرے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جب تک وہ دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اور میں تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو ایک جماعت کے ساتھ ہے اور اس کے پاس کستوری کی ایک تھیلی ہے۔ ان میں سے ہر شخص پسند کرتا ہے کہ وہ کستوری کی خوشبو

عُنُقَهُ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: هَلْ لَّكُمْ أَنْ أَفْدِيَ نَفْسِيْ مِنْكُمْ، وَجَعَلَ يُعْطِي الْقَلِيْلَ وَ الْكَثِيْرَ، حَتّٰى فَدٰى نَفْسَهُ. وَآمُرُكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ كَثِيْراً، وَ مِثْلُ ذِكْرِ اللّٰهِ كَمِثْلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْعَدُوُّ سِرَاعاً فِي أَثَرِهِ حَتّٰى أَتٰى حِصْناً حَصِيْناً فَاَحْرَزَ نَفْسَهُ فِيْهِ، وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يَنْجُوْ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ))، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَأَنَا اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ أَمَرَنِي اللّٰهُ بِهِنَّ، الْجَمَاعَةُ وَ السَّمْعُ وَ الطَّاعَةُ وَ الْهِجْرَةُ وَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِيْمَانِ وَ الْإِسْلَامِ مِنْ رَّأْسِهِ، إِلَّا أَنْ يُّرَاجِعَ، وَ مَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثّٰى جَهَنَّمَ)). قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ إِنْ صَامَ وَ صَلّٰى؟ قَالَ: ((وَ إِنْ صَامَ وَ صَلّٰى. تُدَاعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِي سَمَّاكُمْ بِهَا الْمُؤْمِنِيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ)).

سونگھ لے۔ اور بے شک روزہ اللہ کے نزدیک کستوری کی مہک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ اور اس کی مثال اس شخص کی ہے جسے دشمن نے قیدی بنا لیا ہو اور اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ باندھ دیئے ہوں اور پھر انہوں نے اس کی گردن اڑانے کے لیے اسے قریب کر لیا ہو، تو اس نے کہنا شروع کر دیا۔ کیا میں تمہیں اپنی جان کا فدیہ دے کر آزادی حاصل کر لوں۔ لہٰذا وہ ہر چھوٹی بڑی چیز انہیں دینا شروع کر دیتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ فدیہ دے کر آزادی حاصل کر لیتا ہے۔ اور میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کرنے کا حکم دیتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے پیچھے تیز رفتار دشمن لگا ہو۔ حتیٰ کہ وہ ایک مضبوط قلعہ میں آ کر پناہ حاصل کر لیتا ہے۔ اسی طرح بندہ صرف اللہ کے ذکر کے ساتھ شیطان سے پناہ حاصل کر سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اور میں بھی تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ (۱) جماعت کے ساتھ وابستہ رہنا۔ (۲) امیر و حکمران کی بات سننا (۳) اور اطاعت کرنا۔ (۴) ہجرت کرنا (۵) اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور جس شخص نے ایک بالشت کے برابر جماعت سے علیحدگی اختیار کی تو اس نے ایمان و اسلام کا پٹہ (عہد و پیمان) اپنے سر سے اتار دیا الا یہ کہ واپس لوٹ آئے اور جو شخص جاہلیت کے بول بولے تو وہ جہنمی ہے۔ آپ سے عرض کی گئی: ”اگرچہ وہ روزے رکھے اور نماز پڑھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ روزے رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو۔ تم اللہ کی پکار کے ساتھ پکارو جس اللہ نے تمہیں اپنی پکار کے ساتھ مومنین مسلمین اور عباد اللہ کا نام دیا ہے۔“

فوائد:..... مکرر ۱۸۸۳۔

۱۶..... بَابُ ذِكْرِ طِيْبِ خَلْفَةِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزے دار کے منہ کی بو کا بیان

۱۸۹۶۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيْمٍ، نَا مُحَمَّدٌ -يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ-، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ..........

عَنْ أَبِيْ صَالِحِ الزَّيَّاتِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَعْنِيْ ((قَالَ اللّٰهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامُ فَهُوَ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ، الصِّيَامُ عَنْهُ جُنَّةٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ.

"جناب ابو صالح زیات سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے۔ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ اس کے لیے ڈھال ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک قیامت والے دن کستوری کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہوگی۔ روزے دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں۔ (۱) جب روزہ افطار کرتا ہے تو افطاری سے خوش ہوتا ہے اور (۲) جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے خوش ہوگا۔"

۱۷..... بَابُ ذِكْرِ إِعْطَاءِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ الصَّائِمَ أَجْرَهُ بِغَيْرِ حِسَابٍ إِذِ الصِّيَامُ مِنَ الصَّبْرِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

اللہ تعالیٰ کا روزے دار کو بغیر حساب کے اجر و ثواب دینے کا بیان کیونکہ روزہ صبر سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "بلاشبہ صبر کرنے والوں کو ان کا اجر پورا پورا بغیر حساب کے دیا جائے گا۔"

۱۸۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيْهِ..........

(۱۸۹۶) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب هل يقول اني صائم اذا شتم، حديث: ۱۹۰٤۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، حديث: ۱۶۳/ ۱۱۵۱۔ سنن ترمذی: ۷۶٦۔ سنن نسائی: ۲۲۱۸۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۳۸۔ مسند احمد: ۲/۲۷۳.

(۱۸۹۷) اسناده صحیح: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی فضل الصوم، حديث: ۷٦٦ باختصار۔ مسند احمد: ۲/۴۱۹ وانظر الحديث السابق.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهُ، الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللّٰهُ: إِلَّا الصِّيَامُ فَهُوَ لِيْ وَ أَنَا أَجْزِيْ بِهِ، يَدَعُ الطَّعَامَ مِنْ أَجْلِيْ، وَيَدَعُ الشَّرَابَ مِنْ أَجْلِيْ، وَ يَدَعُ لَذَّتَهُ مِنْ أَجْلِيْ، وَ يَدَعُ زَوْجَتَهُ مِنْ أَجْلِيْ، وَ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ، وَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ، وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے۔ ایک نیکی کا ثواب دس گناہ سے لے کر سات سو گناہ تک دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''سوائے روزے کے، وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر وثواب دوں گا۔ روزے دار میرے لیے کھانا چھوڑتا ہے، وہ میری خاطر مشروبات ترک کرتا ہے اور میری وجہ سے اپنی لذت کو چھوڑتا ہے اور میری وجہ سے اپنی بیوی سے فائدہ اٹھانا چھوڑتا ہے اور روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے عمدہ ہے۔ اور روزے دار کے لیے دو خوشی کے مواقع ہیں: ایک خوشی وہ ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اسے اپنے رب کے ساتھ ملاقات کے وقت نصیب ہوگی۔''

۱۸..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الصِّيَامَ مِنَ الصَّبْرِ عَلٰى مَا تَأَوَّلْتُ خَبَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا بیان کہ روزہ صبر میں سے ہے جیسا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی تاویل کی ہے

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَحَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ بِالْبَقِيْعِ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَحَدَّثَنَا........

أَبُوْ هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ)) قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((قَالَ اللّٰهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهُ إِلَّا الصَّوْمُ فَإِنَّهُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ، يَدَعُ الطَّعَامَ وَ الشَّرَابَ وَ شَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِيْ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا، روزے دار صبر کرنے والے کی طرح ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا وہ میرے لیے کھانا، پینا اور اپنی شہوت کو

(۱۸۹۸) اسنادہ صحیح: سنن ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب (۴۳)، حدیث: ۲۴۸۶۔ مسند احمد: ۲/۲۸۳۔ صحیح ابن حبان: ۳۱۵۔ مسند ابی یعلی: ۶۵۸۷.

چھوڑ دیتا ہے۔"

١٨٩٩ ـ نَاهُ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرِ السَّلَمِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَّعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ..........

حَنْظَلَةَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الْبَقِيْعِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمِثْلِهِ: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: الْإِسْنَادَانِ صَحِيْحَانِ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، وَعَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ عَلِيٍّ جَمِيْعاً عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَلَا تَسْمَعُ الْمَقْبُرِيَّ يَقُوْلُ: كُنْتُ أَنَا وَحَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ بِالْبَقِيْعِ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ.

"جناب حنظلہ بن علی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس بقیع میں بیان کرتے ہوئے سنا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" مذکورہ بالا کی مثل روایت بیان کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "سعید المقبری اور حنظلہ بن علی دونوں کی سندیں صحیح ہیں۔ کیا آپ نے جناب مقبری کا یہ قول نہیں سنا کہ وہ کہتے ہیں: میں اور حنظلہ بن علی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بقیع میں موجود تھے۔"

١٩..... بَابُ ذِكْرِ فَرْحِ الصَّائِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِإِعْطَاءِ الرَّبِّ إِيَّاهُ ثَوَابَ صَوْمِهِ بِلَا حِسَابٍ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ

روزے دار کی خوشی کا بیان کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس کے روزے کا ثواب بغیر حساب کے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل فرمائے

١٩٠٠ ـ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: الصَّوْمُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ، إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ، إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ اللّٰهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ

"حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزے دار کے لیے دو خوشی کے مواقع ہیں: (۱) جب افطاری کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (۲) جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اور وہ

(١٨٩٩) اسناده صحيح: سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب فيمن قال الطاعم الشاكر......، حديث: ١٧٦٤ وانظر الحديث السابق.

(١٩٠٠) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، حديث: ١٦٥/ ١١٥١ـ سنن نسائى: ٢٢١٥ـ مسند احمد: ٢٣٢/٢ـ وانظر ما تقدم برقم: ١٨٩٦.

لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ)). لَمْ يَقُلِ الدَّوْرَقِيُّ فَجَزَاهُ)).

اسے اجر وثواب دے گا تو خوش ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ بہتر اور اچھی ہے۔ جناب دورقی کی روایت میں ''اس کو اجر وثواب دے گا'' کے الفاظ نہیں ہیں۔''

فوائد:......ا۔ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ جب تمام اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے روزے کو خاص کیوں کیا ہے۔ اس کے مفہوم کی کئی توجیہات ہیں:

(ا) روزوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف اضافت کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی معبود باطل کی روزوں کے ذریعے عبادت نہیں کی گئی۔

(ب) اعمال کی قبولیت کے لیے طلب ثواب کی نیت اہم شرط ہے۔ چنانچہ کسی بھی دور میں کفار نے اپنے معبودوں کی روزوں سے تعظیم نہیں کی۔ اس کے برعکس وہ نماز، سجود، صدقہ اور ذکر وغیرہ سے معبودان باطلہ کی تعظیم کرتے رہے ہیں۔ (اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے روزوں کی اضافت اپنی ذات کی طرف کی ہے کہ روزہ میرے لیے ہے۔)

(ج) روزہ مخفی عبادت ہے، اس لیے یہ ریاء اور دکھلاوے سے بعید ہے۔ جب کہ نماز، حج، جہاد اور صدقہ وغیرہ ظاہری عبادات ہیں اور ان میں ریاء کا عنصر شامل ہوسکتا ہے۔

(د) اللہ تعالیٰ نے روزوں کی نسبت اپنی طرف بطور خاص اس لیے کی ہے کہ روزے دار کا روزے میں ذاتی کوئی مفاد نہیں ہے۔

۲۔ ان احادیث میں روزہ کی فضیلت وترغیب کا بیان ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۲۹)

۳۔ اللہ تعالیٰ کو روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے زیادہ پسند ہے۔ اور حالت روزہ میں منہ کی بو اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہے۔

۴۔ حالت روزہ میں مسواک کرنے کی کوئی پابندی نہیں اور مسواک کرنے سے منہ کی بو زائل نہیں ہوتی۔ کیونکہ حالت روزہ میں منہ کی بو معدہ خالی ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے اور مسواک کرنے یا نہ کرنے سے یہ باقی رہتی ہے۔ لہٰذا ان احادیث سے دوران روزہ پچھلے پہر مسواک کو مکروہ قرار دینا کسی بھی اعتبار سے درست نہیں۔

۵۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ان الفاظ میں روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دوں گے، روزے کی فضیلت اور کثرت ثواب کا بیان ہے، کیونکہ سخی جب بتائے کہ وہ خود جزاء دے گا، تو سخی کے یہ الفاظ عطیہ وجزاء کی قدر عظیم اور بہت زیادہ وسعت کے متقاضی ہوتے ہیں۔ (۸/ ۲۹)

٢٠..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِجَابَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دُعَاءَ الصُّوَّامِ إِلَى فِطْرِهِمْ مِنْ صِيَامِهِمْ جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ

اللہ تعالیٰ کے روزہ داروں کی دعا روزہ افطار کرنے تک قبول کرنے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرمائے

١٩٠١۔ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمَلَائِيُّ، عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مُدِلَّةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ، وَإِمَامٌ عَدْلٌ، وَ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، يَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ، وَ يُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاوَاتِ . فَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ عِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ)). أَبُو مُجَاهِدٍ هُوَ هٰذَا اسْمُهُ سَعْدٌ الطَّائِيُّ، وَ أَبُو مُدِلَّةَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ. وَ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ هٰذَا أَحَدُ عُبَّادِ الدُّنْيَا .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین افراد کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ روزے دار کی دعا حتیٰ کہ وہ روزہ افطار کر لے اور عدل وانصاف کرنے والے امام و بادشاہ کی دعا اور مظلوم شخص کی دعا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو بادلوں کے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پھر رب عزوجل فرماتا ہے: ''مجھے میری عزت کی قسم! میں تیری ضرور مدد کروں گا اگرچہ کچھ مدت کے بعد ہی کروں۔'' ابومجاہد کا نام سعد طائی ہے اور ابو مدلہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اور عمرو بن قیس دنیا کے عبادت گزاروں میں سے ایک ہیں۔

٢١..... بَابُ ذِكْرِ بَابِ الْجَنَّةِ الَّذِي يُخَصُّ بِدُخُولِهِ الصُّوَّامُ دُونَ غَيْرِهِمْ وَ نَفْيِ الظَّمَأِ عَمَّنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ، وَ يَشْرَبُ مِنْ شَرَابِهَا، جَعَلَنَا اللّٰهُ مِنْهُمْ

جنت کے اس دروازے کا بیان جو صرف روزے داروں کے داخلے کے لیے خاص ہے اور جو شخص جنت میں داخل ہو گیا اور اس نے جنتی مشروب پی لیا تو اسے پیاس نہیں لگے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں سے کر دے

١٩٠٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ وَ غَيْرُهُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ......

(١٩٠١) اسنادہ ضعیف: ابومدلہ راوی مجہول ہے۔ الضعيفة: ١٢٥٨۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب (١٣٢)، حدیث: ٣٥٩٨۔ سنن ابن ماجه: ١٧٥٢۔ مسند احمد: ٢/٣٠٤۔ مسند الحمیدی: ١١٤٠.

(١٩٠٢) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین، حدیث: ١٨٩٦۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، حدیث: ١١٥٢۔ سنن ترمذی: ٧٦٥۔ سنن نسائی: ٢٢٣٨۔ سنن ابن ماجه: ١٦٤٠۔ مسند احمد: ٥/٣٣٥.

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِلصَّائِمِيْنَ بَابٌ فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ: الرَّيَّانُ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلَ اٰخِرُهُمْ، أُغْلِقَ، مَنْ دَخَلَ شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا)). أَبُوْ حَازِمٍ سَلَمَةُ بْنُ دِيْنَارٍ ثِقَةٌ لَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِهٖ مِثْلُهٗ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں روزہ داروں کے لیے ایک خاص دروازہ ہے جسے ریّان کہا جاتا ہے۔ اس میں سے روزہ داروں کے سوا کوئی شخص داخل نہیں ہوگا۔ پھر جب آخری روزے دار داخل ہو جائے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ جو شخص جنت میں داخل ہو گیا وہ جنتی مشروب پیئے گا اور جس نے جنتی مشروب پی لیا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔'' جناب ابو حازم سلمہ بن دینار ثقہ راوی ہیں ان کے زمانے میں ان جیسا کوئی عالم نہ تھا۔

فوائد :......۱۔ جنت کے کل آٹھ دروازے ہیں اور ان میں سے ایک دروازہ ''باب الریان'' روزہ داروں کے لیے مختص ہے، اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔

۲۔ روزہ داروں کے لیے جنت میں خاص مشروب کا بندوبست ہوگا۔ جسے پینے کے بعد روزہ دار کبھی پیاس محسوس نہیں کریں گے۔

۳۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں روزوں کی فضیلت اور روزہ داروں کی کرامت کا بیان ہے۔

۲۲..... بَابُ صِفَةِ بَدْءِ الصَّوْمِ كَانَ فِيْ تَخْيِيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَيْنَ الصَّوْمِ وَالْإِطْعَامِ، وَنَسْخِ ذٰلِكَ بِإِيْجَابِ الصَّوْمِ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ تَخْيِيْرٍ

ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو اختیار دیا تھا کہ وہ روزہ رکھ لیں یا کسی کو روزہ رکھوا دیں (اسے کھانا دے دیں) پھر یہ اختیار منسوخ ہو گیا اور روزہ مومنوں پر فرض ہو گیا

۱۹۰۳۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، ثَنَا عَمِّيْ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ -وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ- عَنْ يَزِيْدَ مَوْلٰى سَلَمَةَ، -وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ..........

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ: كُنَّا فِيْ رَمَضَانَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ، وَافْتَدٰى بِإِطْعَامِ

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں رمضان المبارک میں جو چاہتا روزہ رکھتا اور جو چاہتا وہ روزہ چھوڑ دیتا، اور ایک مسکین کو بطور فدیہ

(۱۹۰۳) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ البقرۃ، باب ﴿فمن شهد منكم الشهر فليصمه﴾، حدیث: ۴۵۰۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان نسخ قول اللہ تعالی ﴿وعلى الذين يطيقونه......﴾، حدیث: ۱۱۴۵۔ سنن ابی داود: ۲۳۱۵۔ سنن ترمذی: ۷۹۸۔ سنن نسائی: ۲۳۱۸۔ مسند احمد: ۱۵۴/۳۔

مِسْكِيْنٍ، حَتّٰى أُنْزِلَتْ الْآيَةُ ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾. کھانا کھلا دیتا۔ حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ ”پس تم میں سے جو شخص اسے مہینے میں (گھر میں) موجود ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہیے۔“

فوائد:......ا۔ روزوں کی فرضیت کے آغاز میں روزہ رکھنے یا روزہ کے بدلے کسی مسکین کو کھانا کھلانا کی رخصت تھی۔ اس کی دلیل یہ آیت تھی: ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ.﴾ اور جو لوگ اس (کھانا کھلانے کی) طاقت رکھتے ہیں ان پر (روزہ کے عوض) ایک مسکین کا کھانا ہے۔ (سورۃ البقرۃ: ۱۸۴)

بعدازاں یہ رخصت ختم کر دی گئی اور رمضان کے روزوں کو فرض عین قرار دیا گیا کہ ﴿مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ تم میں سے جو شخص اس مہینے میں حاضر ہو وہ رمضان کے روزے رکھے۔ لہٰذا ہر شخص پر رمضان کے روزے فرض ہیں اور روزے کے عوض فدیہ طعام کی رخصت ختم ہو چکی ہے۔ (سورۃ بقرہ: ۱۸۵)

۲۔ آیت رخصت مکمل منسوخ ہے یا جزوی اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ راجح مسلک یہ ہے کہ روزہ کے عوض مسکین کو کھانا کھلانے کی عام رخصت منسوخ ہو چکی ہے۔ البتہ دائمی مریض اور انتہائی عمر رسیدہ افراد جو روزہ کی بالکل طاقت نہیں رکھتے اور مستقبل میں ان کی قضا کی بھی طاقت نہ رکھتے ہوں، وہ روزہ کے بدلے مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ ان کے لیے یہ رخصت باقی ہے۔

۲۳..... بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ الصَّائِمُ عَنْهُ مَمْنُوْعاً بَعْدَ النَّوْمِ فِيْ لَيْلِ الصَّوْمِ مِنَ الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ وَ الْجِمَاعِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ فَرْضِ الصِّيَامِ، وَ نَسْخِ اللّٰهِ جَلَّ وَ عَلَا ذٰلِكَ بِإِبَاحَتِهٖ لَهُمْ ذٰلِكَ أَجْمَعَ إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ تَفَضُّلاً مِّنْهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَ عَفْواً مِّنْهُ عَنْهُمْ، وَ تَخْفِيْفاً عَلَيْهِمْ

روزے کی فرضیت کی ابتداء میں روزے دار کے رات کو سو جانے کے بعد کھانا پینا اور جماع کرنا ممنوع تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے منسوخ کر کے اپنے مومن بندوں پر فضل و کرم، ان سے درگزر اور تخفیف و آسانی کرتے ہوئے یہ تمام کام طلوع فجر تک جائز قرار دے دیئے

۱۹۰۴۔ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عُبَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ......

(۱۹۰۳) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ البقرۃ، باب ﴿فمن شهد منكم الشهر فليصمه﴾، حدیث: ۴۵۰۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان نسخ قول الله تعالیٰ ﴿وعلى الذين يطيقونه......﴾، حدیث: ۱۱۴۵۔ سنن ابی داود: ۲۳۱۵۔ سنن ترمذی: ۷۹۸۔ سنن نسائی: ۲۳۱۸۔ مسند احمد: ۱۵۴/۳۔

(۱۹۰۴) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قول الله جل ذکرہ ﴿احل لکم لیلة الصیام......﴾، حدیث: ۱۹۱۵۔ سنن ابی داود: ۲۳۱۴۔ سنن ترمذی: ۲۹۶۸۔ سنن نسائی: ۲۱۷۰۔ مسند احمد: ۲۹۵/۵۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُهُمْ صَائِماً فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ، فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ، لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ، وَلَا يَوْمَهُ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَ إِنَّ قَيْسَ بْنَ صَرْمَةَ كَانَ صَائِماً، فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ، أَتَى امْرَأَتَهُ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ. قَالَتْ: لَا . وَ لٰكِنْ أَطْلُبُ، فَطَلَبَتْ لَهُ، وَ كَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ، وَ جَاءَتِ امْرَأَتُهُ، قَالَتْ: خَيْبَةٌ لَكَ . فَأَصْبَحَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَآئِكُمْ﴾ فَفَرِحُوْا بِهَا فَرَحاً شَدِيْدًا، فَقَالَ: ﴿كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ .

''حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں کوئی شخص جب روزے دار ہوتا پھر افطاری کا وقت آ جاتا اور وہ افطاری سے پہلے سو جاتا تو وہ اس رات اور اگلے دن شام تک کچھ نہ کھاتا اور حضرت قیس بن صرمہ رضی اللہ عنہ روزے دار تھے پھر جب افطاری کا وقت ہوا تو وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور پوچھا: کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں، لیکن میں تلاش کر کے لاتی ہوں تو وہ ان کے لیے کھانا لینے چلی گئیں اور حضرت قیس سارا دن کام کرتے رہے تھے، لہٰذا انہیں نیند آ گئی۔ ان کی زوجہ محترمہ (کھانا لے کر) آئی۔ (انہیں سویا ہوا دیکھ کر) کہنے لگیں: افسوس تم محروم ہو گئے۔ پھر اسی حالت میں انہوں نے صبح کی۔ پھر جب دوپہر کا وقت ہوا تو وہ بے ہوش ہو گئے۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَآئِكُمْ﴾ ''تمہارے لیے روزوں کی رات میں بیویوں سے ہمبستری کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔'' اس سے صحابہ کو بہت زیادہ خوشی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے مزید قرآن نازل فرمایا: ﴿كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ ''کھاؤ اور پیو حتیٰ کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے۔''

فوائد:......ا۔ روزوں کی فرضیت کے آغاز میں رات کے وقت روزہ داروں پر دو چیزوں کی پابندی تھی۔

(ا) رات کے وقت روزہ دار کا بیوی سے مباشرت کرنا حرام تھا۔ اس کی دلیل آئندہ حدیث ہے: براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لَمَّا نَزَلَ صَوْمُ رَمَضَانَ كَانُوْا لَا يَقْرَبُوْنَ النِّسَاءَ رَمَضَانَ كُلَّهُ وَكَانَ رِجَالٌ يَخُوْنُوْنَ اَنْفُسَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ((عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ .)) جب رمضان کے روزوں کی فرضیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پورا رمضان بیویوں کے قریب نہ جاتے تھے اور (اس دوران) کچھ لوگ اپنی جانوں سے خیانت کرتے رہے (یعنی حکم عدولی کی) چنانچہ اللہ تعالیٰ

نے یہ آیت نازل کی ''ہم نے جان لیا ہے کہ تم اپنی جانوں کے ساتھ خیانت کرتے تھے تو اس نے تم پر مہربانی کی۔''

(صحیح بخاری: ٤٥٠٨)

پھر یہ پابندی ختم کر دی گئی اور بیوی سے مباشرت کی اجازت دے دی گئی کہ ''تمہارے لیے روزے کی رات اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔(سورۃ البقرۃ: ١٨٧)

(۲) روزوں کی فرضیت کی ابتداء میں سحری کی رخصت نہ تھی، بلکہ مغرب کے بعد سونے سے قبل روزہ افطار کرنے اور نیند سے قبل تک کھانے کی اجازت تھی۔ سونے کے بعد اگلی رات تک کھانا ممنوع تھا، پھر اس مذکورہ واقعہ کے بعد طلوع فجر تک کھانے کی رخصت دی گئی اور سحری کرنے کی ترغیب وفضیلت بیان کی گئی۔ لہٰذا سحری کرنا مستحب فعل قرار دیا گیا۔

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَهِلَّةِ وَ وَقْتِ ابْتِدَاءِ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ

چانداور ماہِ رمضان کے روزوں کی ابتداء کے وقت پر مشتمل ابواب کا مجموعہ

۲۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصِّيَامِ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ إِذَا لَمْ يُغَمَّ عَلَى النَّاسِ.

اگر بادلوں کی وجہ سے چاند لوگوں سے چھپا نہ ہو تو چاند دیکھ کر روزہ رکھنے کے حکم کا بیان

۱۹۰۵ - حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ.........

عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ)).

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم چاند کو دیکھ لو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھ لو تو روزہ افطار کرلو اور اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو اس کی گنتی پوری کرلو۔''

۲۵..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اللهَ جَلَّ وَ عَلَا جَعَلَ الْأَهِلَّةَ مَوَاقِيْتَ لِلنَّاسِ لِصَوْمِهِمْ وَفِطْرِهِمْ

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کو لوگوں کے لیے روزہ رکھنے اور افطار کرنے کے اوقات معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے

إِذْ قَدْ أَمَرَ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَتِهِ وَالْفِطْرِ لِرُؤْيَتِهِ مَالَمْ يُغَمَّ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ، قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ﴾. الآية

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ حکم دیا ہے کہ ماہ رمضان کے روزے چاند دیکھ کر رکھو اور چاند دیکھ کر روزے رکھنے بند کرو بشرطیکہ آسمان پر بادل نہ ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ، قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ﴾ ''آپ سے چاند کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دیجیے کہ وہ لوگوں کے لیے اوقات معلوم کرنے کا ذریعہ ہے۔''

۱۹۰۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزُ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، ثَنَا

(۱۹۰۵) صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب هل يقال رمضان او شهر رمضان، حديث: ۱۹۰۰ - صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، حديث: ۱۰۸۰ - سنن نسائي: ۲۱۲۲ - سنن ابن ماجه: ۱۶۵۴ - مسند احمد: ۲/۱۴۵.

نَافِعٌ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْأَهِلَّةَ مَوَاقِيْتَ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ الشَّهْرَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى ثَلَاثِيْنَ)).

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے چاند کو اوقات معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ لہٰذا جب تم اسے دیکھ لو تو روزہ رکھو اور جب اسے دیکھ لو تو روزہ رکھنا بند کر دو، پھر اگر تم پر بادل چھا جائیں (اور چاند نظر نہ آئے) تو اس کی گنتی کر لو اور خوب جان لو کہ مہینہ تیس دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔''

۲۶..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّقْدِيْرِ لِلشَّهْرِ إِذَا غُمَّ عَلَى النَّاسِ

جب لوگوں پر بادل چھا جائیں تو مہینے کا اندازہ اور گنتی کرنے کے حکم کا بیان

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ۔يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ، إِلَّا أَنْ يَّغُمَّ عَلَيْكُمْ، فَإِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ)). قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ مِنْ حُفَّاظِ الدُّنْيَا فِيْ زَمَانِهِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مہینہ انتیس راتوں کا بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا تم چاند کو دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو اور نہ چاند دیکھے بغیر افطار کرو، سوائے اس کے کہ تم پر بادل چھا جائیں پھر اگر بادل چھائے ہوں تو مہینے کا اندازہ اور گنتی کر لو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''جناب اسماعیل بن جعفر اپنے زمانے کے دنیا کے عظیم حافظ حدیث تھے۔''

۲۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِالتَّقْدِيْرِ لِلشَّهْرِ إِذَا غُمَّ أَنْ يُّعَدَّ شَعْبَانُ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يُصَامُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب آسمان پر بادل چھا جائیں تو رمضان المبارک کا اندازہ کرنے کے لیے شعبان کے تیس دن شمار کریں گے پھر روزے رکھے جائیں گے

(۱۹۰۶) مستدرك حاكم: ۱/۴۲۳۔ انظر الحديث السابق.

(۱۹۰۷) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، حديث: ۹/۱۰۸۰ وانظر الحديث المتقدم برقم: ۱۹۰۵.

١٩٠٨ـ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: ((فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِيْنَ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر اگر تم پر بادل چھا جائیں تو (شعبان کے) تیس دن شمار کرلو۔''

١٩٠٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الشَّهْرُ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا ثَلَاثِيْنَ، وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا))، وَيَعْقِدُ فِي الثَّالِثَةِ ((فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِيْنَ))، وَفِي خَبَرِ ابْنِ فُضَيْلٍ: ثُمَّ طَبَّقَ بِيَدِهِ وَأَمْسَكَ وَاحِدَةً مِنْ أَصَابِعِهِ، ((فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَثَلَاثِيْنَ)).

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ ایسے ایسے اور ایسے تیس دن کا ہوتا ہے۔ اور مہینہ اس طرح اور اس طرح، اس طرح بھی ہوتا ہے۔ اور تیسری (اپنے انگوٹھے کو) بند کر لیتے (یعنی مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے) اور اگر تم پر بادل چھا جائیں تو (شعبان کے) تیس دن مکمل کرلو۔'' جناب ابن فضیل کی روایت میں ہے: ''پھر آپ نے اپنا ہاتھ کھولا اور ایک انگلی کو بند رکھا (انتیس کا اشارہ کیا) پھر اگر تم پر بادل چھائے ہوں تو (شعبان کے) تیس دن پورے کرو۔''

فوائد:......ا۔ اسلامی مہینے انتیس یا تیس دن کے ہوتے ہیں۔ چنانچہ کسی بھی مہینے کے تعین کے لیے دو چیزوں کو ملحوظ رکھا جائے گا۔: (ا) سابقہ مہینے کے انتیس دن مکمل ہونے کے بعد چاند نظر آ جائے۔ (ب) گزشتہ ماہ کے تیس دن مکمل ہو جائیں ان دوصورتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے کسی بھی اسلامی مہینے کا تعین کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ رمضان المبارک کے مہینہ کے ثبوت کے لیے لازم ہے، یا تو شعبان کی انتیس تاریخ کے بعد چاند نظر آ جائے۔ اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کے تیس دن مکمل ہونے پر رمضان المبارک کا آغاز ہوگا۔ محض شک کی بنا پر رمضان کا روزہ رکھنا حرام ہے۔

(١٩٠٨) سنن ترمذی، كتاب الصوم، باب ما جاء لا تتقدموا الشهر بصوم، حديث: ٦٨٤ـ سنن نسائی: ٢١٤٠ـ مسند احمد: ٢/٢٥٩ـ صحيح ابن حبان: ٣٤٤٣ـ صحيح بخاری: ١٩٠٩ـ صحيح مسلم: ١٠٨١ـ من طريق محمد بن زياد عن ابی هريرة رضی الله عنه.

(١٩٠٩) اسناده صحيح: صحيح ابن حبان: ٣٤٤٦.

۳۔ بعض اسلامی مہینے انتیس اور بعض تیس دن کے ہیں اور اگر انتیس تاریخ کے بعد چاند نظر نہ آئے تو بہرصورت اس مہینے کی تعداد تیس دن پوری کی جائے گی۔ کسی بھی صورت میں اسے انتیس دن تک محدود کرنا جائز نہیں۔

۲۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِإِكْمَالِ ثَلَاثِيْنَ يَوْماً لِّصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ دُوْنَ إِكْمَالِ ثَلَاثِيْنَ يَوْماً لِّشَعْبَانَ

ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جن کا دعویٰ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ماہِ رمضان کے تیس روزے مکمل کرنے کا حکم دیا ہے، شعبان کے تیس دن مکمل کرنے کا حکم نہیں دیا

۱۹۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ.........

عَائِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ هِلَالِ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهٖ، ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ، عَدَّ ثَلَاثِيْنَ يَوْماً ثُمَّ صَامَ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس قدر شعبان کے چاند کا خیال رکھتے تھے اس قدر دوسرے کسی مہینے کا خیال نہیں رکھتے تھے۔ پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے۔ اور اگر آپ پر بادل چھا جاتے تو آپ (شعبان کے) تیس دن شمار کرتے پھر روزہ رکھتے۔''

فوائد :......رسول اللہ ﷺ ماہ شعبان کی گنتی کا خاص لحاظ اس لیے رکھتے تھے کہ رمضان کا حقیقی تعین ہو اور رمضان کا کوئی روزہ ناقص نہ ہو۔ بلکہ شعبان کے صحیح تعین (انتیس یا تیس دن) کے بعد رمضان کا آغاز کر دیا جائے نیز آپ ﷺ نے اہل اسلام کو بھی شعبان کی گنتی کا لحاظ رکھنے کی خاص تاکید فرمائی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ)) رمضان کے (روزوں کے) سبب ہلال شعبان کو شمار کرو (یعنی شعبان کے دن شمار کرو تا کہ رمضان کا کوئی روزہ فوت نہ ہو) (ترمذی: ٦٨٧، الصحیحة: ٥٦٥ حسنه الالبانی)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ خوب محنت سے چاند کا مطالعہ کرو اور اس کی منازل دیکھو۔ تا کہ تم پوری بصیرت سے مبنی برحقیقت رمضان کا ادراک کر سکو کہ تم سے رمضان کا کوئی دن چھوٹ نہ جائے۔ (تحفة الاحوذی: ۳/ ۲۴۹)

۲۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصِّيَامِ لِرَمَضَانَ قَبْلَ مَضِيِّ ثَلَاثِيْنَ يَوْماً لِّشَعْبَانَ إِذَا لَمْ يُرَ الْهِلَالُ

جب رمضان کا چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کیے بغیر رمضان کا روزہ رکھنا منع ہے

(۱۹۱۰) صحیح: مسند احمد: (۶/ ۱۴۹ ومن طریقه فی سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب اذا اغمی الشهر، حدیث: ۲۳۲۵۔ صحیح ابن حبان: ۳۴۳۵.

۱۹۱۱۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ.........

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تُقَدِّمُوْا هٰذَا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوْا الْعِدَّةَ)).

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: ''اس مہینے (رمضان) سے آگے نہ بڑھو حتیٰ کہ تم چاند دیکھ لو یا (شعبان کی) گنتی مکمل کرلو۔''

۱۹۱۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ السَّكَنِ الْبَزَّارُ، نَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ.........

عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عِكْرَمَةَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيْهِ مِنْ رَمَضَانَ ـ وَهُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ: ادْنُ، فَكُلْ. فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَتَدْنُوَنَّ. قُلْتُ: فَحَدِّثْنِي. قَالَ: ثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَسْتَقْبِلُوْا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا ـ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ حَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ أَوْ قَتْرَةٌ، فَأَكْمِلُوْا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ)).

''جناب سماک بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عکرمہ کے پاس اس دن آیا جس دن رمضان کے شروع ہو جانے کے بارے میں شک کیا جا رہا ہے، جبکہ وہ کھانا کھا رہے تھے۔ تو انہوں نے کہا: قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ۔ تو میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم ضرور قریب ہو گے (اور کھاؤ گے) میں نے کہا: تو مجھے (اس بارے میں) بیان فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا: ''ہمیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم (روزہ رکھ کر) رمضان کا استقبال مت کرو۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ پھر اگر چاند دیکھنے اور تمہارے درمیان بادل یا دھند و غبار حائل ہو جائے تو (شعبان کی) گنتی تیس دن پوری کرلو۔''

فوائد :......۱۔ رمضان سے قبل استقبال رمضان کا ایک یا دو روزے رکھنا ممنوع ہیں۔ بلکہ رمضان کا چاند دیکھ کر رمضان ہی کا روزہ رکھنا چاہیے۔

۲۔ جو شخص معمول کے روزے رکھتا ہو اگر معمول میں وہ دن رمضان سے ایک دن پہلے آ جائے تو ایسے شخص کو روزہ رکھنے کی ممانعت نہیں۔ بشرطیکہ استقبال رمضان کی نیت نہ ہو۔

(۱۹۱۱) سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب اذا اغمی الشهر، حدیث: ۲۳۲۶۔ سنن نسائی: ۲۱۲۸۔ صحیح ابن حبان: ۳۴۴۹.

(۱۹۱۲) اسناده صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب من قال فان غم علیکم فصوموا ثلاثین، حدیث: ۲۳۲۷۔ سنن ترمذی: ۶۸۸۔ سنن نسائی: ۲۱۳۱۔ مسند احمد: ۲۲۶/۱۔ سنن الدارمی: ۱۶۸۳.

۳۰..... بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الزَّجْرِ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ قَبْلَ رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ إِذَا لَمْ يُغَمَّ الْهِلَالُ، وَبَيْنَ الزَّجْرِ عَنْ إِفْطَارِ رَمَضَانَ قَبْلَ رُؤْيَةِ هِلَالِ شَوَّالٍ إِذَا لَمْ يُغَمَّ الْهِلَالُ

جب مطلع ابر آلود نہ ہو تو رمضان کا چاند دیکھے بغیر رمضان کا روزہ رکھنا منع ہے۔ اسی طرح اگر چاند بادل میں چھپا نہ ہو تو شوال کا چاند دیکھے بغیر روزے رکھنا بند کرنا بھی منع ہے

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّائِمَ لِرَمَضَانَ إِذَا غُمَّ الْهِلَالُ قَبْلَ مَضْيِ ثَلَاثِيْنَ يَوْماً لِّشَعْبَانَ عَاصٍ كَالْمُفْطِرِ قَبْلَ مَضْيِ ثَلَاثِيْنَ يَوْماً لِرَمَضَانَ إِذَا غُمَّ الْهِلَالُ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ شعبان کے تیس دن مکمل ہونے سے پہلے جب چاند بادلوں میں چھپ جائے تو رمضان کا روزہ رکھنے والا شخص گناہ گار ہوگا جیسا کہ رمضان المبارک کے تیس دن پورے ہونے سے پہلے جب چاند بادلوں میں چھپ جائے تو روزہ نہ رکھنے والا گناہ گار ہوگا۔

۱۹۱۳ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ ، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ)) وَعَقَدَ إِبْهَامَهُ ((فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ)) .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔'' اور آپ نے اپنا انگوٹھا بند کر لیا۔ لہٰذا چاند کو دیکھے بغیر روزے مت رکھو اور نہ تم چاند دیکھے بغیر روزے رکھنا چھوڑو۔ پھر اگر تم پر چاند بادلوں میں چھپ جائے تو اس کی گنتی کا اندازہ کرلو۔''

۳۱..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ الْيَوْمِ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ أَمِنْ رَّمَضَانَ أَمْ مِّنْ شَعْبَانَ، بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

مجمل غیر مفسر لفظ کے ساتھ اس دن کے روزے کی ممانعت کا بیان جس کے بارے میں شک ہو کہ یہ دن رمضان کا ہے یا شعبان کا

۱۹۱٤ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ مَا لَا أُحْصٰى غَيْرَ مَرَّةٍ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ..........

(۱۹۱۳) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ "اذا رأیتم الهلال" حدیث: ۱۹۰٦۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرؤیة الهلال، حدیث: ۱۰۸۰۔ سنن نسائی: ۲۱۲٤۔ مسند احمد: ۱۳/۲۔

(۱۹۱٤) صحیح لغیره: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب کراهیة صوم یوم الشك، حدیث: ۲۳۳٤۔ سنن ابن ماجه: ۱٦٤٥۔ سنن ترمذی: ٦٨٦۔ سنن نسائی: ۲۱۹۰۔ صحیح بخاری تعلیقاً قبل رقم الحدیث: ۱۹۰٦۔

عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ، فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَّصْلِيَةٍ، فَقَالَ: كُلُوْا، فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ: إِنِّيْ صَائِمٌ. فَقَالَ عَمَّارٌ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''جناب صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو ان کے پاس ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی۔ تو انہوں نے فرمایا: کھاؤ۔ تو کچھ لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ اس نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے شک والے دن کا روزہ رکھا تو اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔''

فوائد:......١۔ شک کے دن سے مراد تیس شعبان کا دن ہے کہ جب بادل وغیرہ کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے اور یہ اضطراب ہو کہ ممکن ہے یہ رمضان ہو یا شعبان (تحفة الاحوذی: ٣/ ٢٤٧) اس غیر یقینی صورت حال میں اس دن کا روزہ رکھنا حرام ہے۔ بلکہ گزشتہ احادیث کی رو سے اسے تیس شعبان ہی تسلیم کیا جائے گا۔

٢۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے کہ شک کا روزہ حرام ہے۔ کیونکہ صحابی یہ بات اپنی رائے سے نہیں کہہ رہے۔ سو یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے۔ (تحفة الاحوذی: ٣/ ٢٣٧)

٣٢..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْهِلَالَ يَكُوْنُ لِلَّيْلَةِ الَّتِي يُرٰى صَغُرَ أَوْ كَبُرَ مَا لَمْ تَمْضِ ثَلَاثُوْنَ يَوْماً لِلشَّهْرِ ثُمَّ لَا يُرَى الْهِلَالُ لِغَيْمٍ أَوْ سَحَابٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ چاند جس رات میں چھوٹا یا بڑا دکھائی دیتا ہے وہ اسی رات کا ہو گا جب تک کہ مہینے کے تیس دن مکمل نہ ہو جائیں پھر بادل وغیرہ کی وجہ سے نظر نہ آئے (تو تیس دن مکمل کرنا ہوں گے)

١٩١٥ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرَ ـ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ...... أَبَا الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: أَهْلَلْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ وَ نَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ، قَالَ: فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَمَدَّهُ لَكُمْ لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوْا الْعِدَّةَ)). وَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ بِمِثْلِهِ.

''جناب ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک کا چاند دیکھا جبکہ ہم ذات عرق مقام پر تھے۔ کہتے ہیں تو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھنے کے لیے ایک آدمی بھیجا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے دیکھنے کے لیے چاند کو پھیلا دیا ہے۔ پس اگر چاند تم پر بادلوں میں چھپ جائے تو تم تیس کی گنتی مکمل کر لو۔''

فوائد:......اگر شعبان یا رمضان کے تیس دن مکمل ہونے پر پہلی رات کا چاند عام جسامت سے بڑا نظر آئے تو

(١٩١٥) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب بيان انه لا اعتبار بكبر الهلال......، حديث: ١٠٨٨ـ مسند احمد: ١/ ٣٢٧.

شکوک وشبہات میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے کہ مسلمان ایک روزہ کھا گئے ہیں یا عید ایک دن لیٹ کی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات پہلی رات کے چاند کی جسامت عام معمول سے بڑی ہوتی ہے۔ حدیث الباب میں اس سے جنم لینے والے اعتراضات واشکالات کا مداوا ہو گیا ہے، لہٰذا مہینے کی تعیین کا عام معمول یہی ہے کہ چاند نظر آنے پر مہینہ مکمل ہو جائے گا۔ بصورت دیگر تیس دن مکمل کرنا ہوں گے۔

٣٣..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى أَهْلِ كُلِّ بَلْدَةٍ صِيَامُ رَمَضَانَ لِرُؤْيَتِهِمْ لَا رُؤْيَةِ غَيْرِهِمْ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر ملک اور شہر والوں کے لیے اپنے ملک اور شہر کی رؤیت کے مطابق رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے۔ دوسرے علاقے کے لوگوں کی رؤیت کا اعتبار نہیں ہوگا

١٩١٦ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ -يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ-، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَرْمَلَةَ..........

عَنْ كُرَيْبٍ: أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه بِالشَّامِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَ اسْتَهَلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَ أَنَا بِالشَّامِ، فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَ رَآهُ النَّاسُ وَ صَامُوْا، وَ صَامَ مُعَاوِيَةُ، فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ، فَقَالَ: مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ. فَقَالَ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا رَأَيْتُهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، وَ رَآهُ النَّاسُ، وَ صَامُوْا وَ صَامَ مُعَاوِيَةُ. قَالَ: لٰكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُهُ حَتّٰى نُكْمِلَ

''جناب کریب سے روایت ہے کہ ام فضل بنت حارث نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ملک شام بھیجا۔ وہ کہتے ہیں: ''میں شام آیا اور ان کا کام اور ضرورت پوری کر دی اور میں نے رمضان المبارک کا چاند شام ہی میں دیکھا پس ہم نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا اور لوگوں نے چاند دیکھا اور روزہ رکھا۔'' اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ منورہ واپس آیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے سوال کرتے ہوئے چاند کا ذکر کیا تو پوچھا: تم نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی کہ ہم نے چاند جمعہ کی رات دیکھا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے خود جمعہ کی رات کو چاند دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے خود جمعہ کی رات کو چاند دیکھا تھا۔ اور لوگوں نے بھی چاند دیکھا تھا اور روزہ رکھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی

(١٩١٦) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب بيان ان لكل بلد رؤيتهم، حديث: ١٠٨٧ـ سنن ابى داود: ٢٣٣٢ـ سنن ترمذى: ٦٩٣ـ سنن نسائى: ٢١١٣ـ مسند احمد: ٣٠٦/١.

ثَلاثِیْنَ أَوْ نَرَاہُ، فَقُلْتُ: أَوَلا تَکْتَفِیْ بِرُؤْیَةِ مُعَاوِیَةَ وَ صِیَامِهِ؟ قَالَ: لا هٰکَذَا أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

روزہ رکھا تھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن ہم نے چاند ہفتہ کی رات کو دیکھا تھا لہٰذا ہم اسی طرح مسلسل روزے رکھتے رہیں گے حتی کہ تیس دن مکمل کرلیں یا چاند دیکھ لیں۔ میں نے عرض کی: کیا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی رؤیت اور ان کے روزوں پر کفایت نہیں کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم دیا ہے۔"

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اسلامی مہینے کی تعیین انتیس تاریخ کو چاند نظر آنے یا مہینے کے تیس دن مکمل ہونے پر ہوگی، اس قاعدہ کا اطلاق تمام دنیا کے مسلمانوں پر ہوگا، چونکہ ہر علاقے کے چاند کے مطالع اور منازل مختلف ہیں، اس لیے ہر علاقے کے لوگ اپنی چاند کی منازل کے اعتبار سے رمضان وعید الفطر کا اہتمام کریں گے اس لیے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے معاویہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کو کافی نہ سمجھا تھا۔

۳۴..... بَابُ ذِکْرِ أَخْبَارٍ رُوِیَتْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ أَنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُّرَادُہُ خَاصٌّ.

مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔ اس بارے میں نبی کریم ﷺ سے مروی روایات کا بیان جن کے الفاظ عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ وَیَحْیَى بْنُ حَکِیْمٍ، قَالا: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ بُنْدَارٌ: نَا شُعْبَةُ وَ قَالَ یَحْیٰی: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَیْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ.......... ابْنَ عُمَرَ. عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَ عِشْرُوْنَ)).

"جناب حیات بن سحیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: "مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔"

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِیَادُ بْنُ أَیُّوْبَ وَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، قَالُوْا: ثَنَا إِسْمَاعِیْلُ ۔وَ هُوَ ابْنُ عُلَیَّةَ۔ أَخْبَرَنَا أَیُّوْبُ، وَقَالَ الزَّعْفَرَانِیُّ وَمُؤَمَّلٌ: عَنْ أَیُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ..........

(۱۹۱۷) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ "اذا رأیتم الهلال......"، حدیث: ۱۹۰۸۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان لرؤیة الهلال، حدیث: ۱۰۸۰/۱۳۔ سنن نسائی: ۲۱۴۴۔ مسند احمد: ۲/۴۴.

(۱۹۱۸) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب وجوب صوم رمضان......، حدیث: ۱۰۸۰/۶۔ مسند احمد: ۲/۵ تقدم تخریجه برقم: ۱۹۱۳.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ)).

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

فوائد:...... یہ احادیث عام ہیں کہ اسلامی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بعض اسلامی مہینے انتیس دن کے اور بعض تیس دن کے ہوتے ہیں، یہ مقصود نہیں کہ اسلامی مہینے ہوتے ہی انتیس دن کے ہیں۔

۳۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى خِلَافِ مَا تَوَهَّمَهُ الْعَامَّةُ وَ الْجُهَّالُ أَنَّ الْهِلَالَ إِذَا كَانَ كَبِيْراً مُّضِيْئاً أَنَّهُ لِلَّيْلَةِ الْمَاضِيَةِ، لَا لِلَّيْلَةِ الْمُسْتَقْبِلَةِ

عوام اور جاہل لوگوں کے اس وہم کے برخلاف دلیل کا بیان کہ جب چاند بڑا اور روشن ہو تو وہ گزشتہ رات کا ہوتا ہے موجودہ رات کا نہیں ہوتا

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، نَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ.........

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ رَأَيْنَا الْهِلَالَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ . قَالَ: فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْنَا: رَأَيْنَا الْهِلَالَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ . فَقَالَ: أَيُّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ؟ قُلْنَا: لَيْلَةَ كَذَا وَ كَذَا . فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ مَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ)).

''جناب ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ ہم عمرہ ادا کرنے کے لیے نکلے۔ پھر جب ہم بطن نخلہ مقام پر اترے تو ہم نے چاند دیکھا۔ کچھ لوگ کہنے لگے کہ یہ تین راتوں کا ہے اور کچھ نے کہا کہ یہ دوسری رات کا چاند ہے۔ کہتے ہیں: ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملے تو ہم نے عرض کی: ہم نے چاند دیکھا تو کچھ لوگوں نے کہا: یہ تیسری رات کا چاند ہے اور کچھ نے کہا کہ یہ دوسری رات کا ہے۔ تو انہوں نے پوچھا: تم نے اسے کس رات دیکھا تھا۔ ہم نے جواب دیا: اس اس رات کو دیکھا تھا۔ تو انہوں نے فرمایا:

''بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے چاند کو دیکھنے کے لیے اسے بڑا کر دیا ہے۔ وہ اسی رات کا ہے جس رات تم نے اسے دیکھا تھا۔''

اسناد:...... مکرر ۱۹۱۵۔

(۱۹۱۹) تقدم تخريجه برقم: ۱۹۱۵.

٣٦..... بَابُ ذِكْرِ إِعْلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ أَنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ بِإِشَارَةٍ لَّا بِنُطْقٍ، مَعَ إِعْلَامِهِ إِيَّاهُمْ أَنَّهُ أُمِّيٌّ لَّا يَكْتُبُ وَ لَا يَحْسِبُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِشَارَةَ الْمَفْهُوْمَةَ مِنَ النَّاطِقِ تَقُوْمُ مَقَامَ النُّطْقِ فِي الْحُكْمِ كَهِيَ مِنَ الْأَخْرَسِ

نبی کریم ﷺ کا اپنی امت کو کلام کے بغیر اشارے کے ساتھ بتانا کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ اور آپ کا انہیں یہ بتانا کہ آپ ان پڑھ ہیں، لکھنا اور حساب کرنا آپ ﷺ کو معلوم نہیں۔ اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ بولنے والے شخص کا سمجھا جانے والا اشارہ حکم میں کلام کے قائم مقام ہوگا۔ جیسا کہ گونگے شخص کا اشارہ ہوتا ہے

١٩٢٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا مَرْوَانُ ـيَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَـ نَا إِسْمَاعِيْلُ (ح) وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ ـيَعْنِي ابْنَ بِشْرٍـ ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشَّهْرُ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا)). وَ فِي حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ يَقُوْلُ: ((الشَّهْرُ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا))، ثُمَّ قَبَضَ أَصَابِعَهُ فِي الثَّالِثَةِ.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ اس طرح اور اس طرح اور اسی طرح ہوتا ہے۔ جناب محمد بن بشر کی روایت میں ہے: ”رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ آپ فرما رہے تھے: ”مہینہ ایسے، ایسے اور ایسے ہوتا ہے پھر تیسری مرتبہ اپنی انگلی کو بند کر کے (انتیس کا اشارہ کیا)“

٣٧..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

گزشتہ مجمل لفظ کی تفسیر بیان کرنے والی روایت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ أَرَادَ بِقَوْلِهِ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ بَعْضَ الشُّهُوْرِ لَا كُلَّهَا، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ أَرَادَ أَيْ قَدْ يَكُوْنُ تِسْعاً وَّ عِشْرِيْنَ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: ”مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔“ سے آپ کی مراد تمام مہینے نہیں ہیں بلکہ بعض مہینے مراد ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کہ آپ کا یہ فرمان: ”مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے“ سے آپ کی مراد یہ ہے کہ کبھی مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

١٩٢١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِيْ سِمَاكٌ

(١٩٢٠) صحیح مسلم، كتاب الصيام، باب الشهر يكون تسعا وعشرين، حديث: ١٠٨٦ـ سنن نسائی: ٢١٣٧ـ سنن ابن ماجه: ١٦٥٧ـ مسند احمد: ١/ ١٨٤.

أَبُوْ زُمَيْلٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي -يَعْنِي..........

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا كُنْتَ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعاً وَّعِشْرِيْنَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعاً وَّ عِشْرِيْنَ)).

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے علیحدگی اختیار کی تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بالا خانے میں انتیس دن رہے ہیں (جبکہ آپ نے ایک مہینے کی علیحدگی اختیار کی تھی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

فوائد:......ان احادیث کی توضیح حدیث ۱۹۱۷ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۳۸..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ صِيَامَ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لِرَمَضَانَ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِ ثَلَاثِيْنَ خِلَافَ مَا يَتَوَهَّمُ بَعْضُ الْجُهَّالِ وَالرُّعَاعِ أَنَّ الْوَاجِبَ أَنْ يُّصَامَ لِكُلِّ رَمَضَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا كَوَامِلَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں رمضان المبارک کے انتیس روزوں کی تعداد تیس روزوں کی نسبت زیادہ تھی۔ ان جاہل اور بے عقل لوگوں کے خیال کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ ہر رمضان کے تیس روزے مکمل کرنا واجب ہے۔

۱۹۲۲۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنِي عِيْسَى بْنُ دِيْنَارٍ، (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا أَحْمَدُ وَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: ثَنَا عِيْسَى بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ..........

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: لَمَّا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْتُ مَعَهُ ثَلَاثِيْنَ. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ. وَ قَالَ بُنْدَارٌ: عَنِ ابْنِ الْحَارِثِ، وَلَمْ يُسَمِّهِ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتیس روزے تیس روزوں کی نسبت زیادہ مرتبہ رکھے ہیں۔

(۱۹۲۱) صحيح مسلم، كتاب الطلاق، باب في الايلاء، حديث: ۱۴۷۹ مطولاً۔ صحيح ابن حبان: ۳۴۴۴.

(۱۹۲۲) اسناده صحيح: سنن ابي داود، كتاب الصيام، باب الشهر يكون تسعا وعشرين، حديث: ۲۳۲۲۔ سنن ترمذی: ۶۸۹۔ مسند احمد: ۱/۳۹۷.

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ عہد رسالت میں رمضان کے مہینے گنتی کے اعتبار سے تیس دن کی نسبت انتیس دن زیادہ رہے ہیں۔

۳۹..... بَابُ إِجَازَةِ شَهَادَةِ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

چاند کی رؤیت کے لیے ایک گواہ کی گواہی جائز ہے

۱۹۲۳۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ، ثَنَا زَائِدَةُ، نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَبْصَرْتُ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ. فَقَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ))؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ((قُمْ يَا فُلَانُ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ فَلْيَصُوْمُوْا غَدًا)).

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو اس نے کہا: "میں نے آج رات چاند دیکھا ہے، تو آپ نے فرمایا: "کیا تم گواہی دیتے ہو کہ ایک اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! کھڑے ہو جاؤ اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ صبح روزہ رکھیں۔"

۱۹۲۴۔ ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ..........

عَنْ زَائِدَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ نَحْوَهُ. وَ قَالَ: أَمَرَ بِلَالًا فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ.

"جناب زائدہ کی سند سے مذکورہ بالا کی طرح مروی ہے اور فرمایا: "آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں۔"

۴۰..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَرَادَ بِقَوْلِهِ ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ بَيَانَ بَيَاضِ النَّهَارِ مِنَ اللَّيْلِ

اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ (حتی کہ صبح کی سفید دھاری تمہارے لیے سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے۔) سے اللہ تعالیٰ کی مراد رات کے بعد دن کی سفیدی کا ظاہر ہونا ہے۔

(۱۹۲۳) ضعیف: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب فی شهادة الواحد علی رؤیة هلال رمضان، حدیث: ۲۳۴۰۔ سنن ترمذی: ۶۹۱۔ سنن نسائی: ۲۱۱۴۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۵۲۔

(۱۹۲۴) انظر الحدیث السابق.

فَوَقَعَ اِسْمَ الْخَيْطِ عَلٰى بَيَاضِ النَّهَارِ وَ عَلٰى سَوَادِ اللَّيْلِ ، وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ الْعَرَبَ لَمْ تَكُنْ تَعْرِفُهَا فِيْ مَعْنَاهَا ، وَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِلُغَتِهِمْ لا بِمَعَانِيْهِمْ ، فَالْخَيْطُ لُغَتُهُمْ ، وَ إِيْقَاعُ هٰذَا الْاِسْمِ عَلٰى بَيَاضِ النَّهَارِ وَ سَوَادِ اللَّيْلِ لَمْ يَكُنْ مِنْ مَعَانِيْهِمُ الَّتِيْ يَفْهَمُوْنَهَا حَتّٰى أَعْلَمَهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

اسی طرح دھاگے کا لفظ دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی پر واقع ہوا ہے۔ اور یہ مسئلہ اس جنس سے ہے جسے میں بیان کر چکا ہوں کہ عرب لوگ اس کا معنی نہیں جانتے تھے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو ان کی لغت میں نازل کیا ہے۔ مگر ان کے معانی کے مطابق نازل نہیں کیا۔ چنانچہ خیـــط (دھاگہ) ان کی لغت ہے لیکن اس لفظ کا اطلاق دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی پر کرنا ان کے ہاں معروف معانی میں سے نہیں تھا حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ معنی بیان کیا۔

۱۹۲۵۔ أَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، وَأَخْبَرَنَا بِبَعْضِ الْأَحَادِيْثِ أَبُوْ الْقَاسِمِ زَاهِرُ بْنُ طَاهِرٍ ، أَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَا: أَنَا أَبُوْطَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، أَخْبَرَنِيْ..........

عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ)).

''حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت ﴿وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ (اورتم کھاؤ اور پیو حتی کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے) اتری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک یہ رات کی سیاہی سے دن کی سفیدی کا نمایاں ہونا ہے۔''

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، نَا جَرِيْرٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَامِرٍ..........

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ

''حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول سیاہ دھاگے اور سفید دھاگے سے کیا

(۱۹۲۵) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قول اللہ تعالی ﴿وكلوا واشربوا......﴾، حدیث: ۱۹۱۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان ان الدخول فی الصوم......، حدیث: ۱۰۹۰۔ سنن ابی داود: ۲۳۴۹۔ سنن ترمذی: ۲۹۷۰۔ سنن نسائی: ۲۱۷۱۔ مسند احمد: ۴/۳۷۷۔

(۱۹۲۶) انظر الحدیث السابق.

الْأَسْوَدِ، أَهُمَا الْخَيْطَانِ؟ قَالَ: ((إِنَّكَ لَعَرِيضُ الْقَفَا، أَرَأَيْتَ أَبْصَرْتَ الْخَيْطَيْنِ قَطُّ؟)) . ثُمَّ قَالَ: ((لَا بَلْ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَ بَيَاضُ النَّهَارِ)) .

مراد ہے؟ کیا یہ دو دھاگے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک تم چوڑی گدی والے ہو۔'' مجھے بتاؤ کیا تم نے کبھی دو دھاگے دیکھے ہیں؟ پھر فرمایا: ''نہیں، بلکہ اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔''

فوائد:......۱۔ سیاہ دھاگے سے مراد رات اور سفید دھاگے سے مراد دن ہے۔ یعنی روزہ دار کے لیے طلوع فجر سے پہلے کھانا جائز ومباح ہے اور طلوع فجر کے ساتھ سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

۲۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اگر کسی شخص کو یہ گمان ہو کہ فجر طلوع نہیں ہوئی تو (اس غیر یقینی صورتحال میں کھانے پینے سے) اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ مذکورہ آیت دلیل ہے کہ جب تک فجر واضح نہ ہو کھانا پینا مباح ہے۔ (عون المعبود: ٥/ ٢٢٧)

۳۔ اس آیت میں منکرین حدیث کے موقف کی تردید ہے۔ جو کہتے ہیں کہ حدیث ظنی اور ناقابل اعتبار ہے اور قرآن فہمی کے لیے عربی لغت سے استفادہ کافی ہے۔ جب مذکورہ صحابی رضی اللہ عنہ جو عربی دان تھا وہ اس آیت کا مفہوم نہ سمجھ سکا تو عام عجمی لوگ صرف لغت سے ہر آیت کے مفہوم کا تعین کیسے کر سکتے ہیں، لہٰذا قرآن کا اصل بیان احادیث ہیں۔ جن کے بغیر قرآن فہمی ناممکن ہے اور عقل آیات قرآنی کے مفہوم کی تعیین میں ناقص ہے۔

۱۴..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْفَجْرَ هُمَا فَجْرَانِ، وَ أَنَّ طُلُوعَ الثَّانِي مِنْهُمَا هُوَ الْمُحَرِّمُ عَلَى الصَّائِمِ الْأَكْلَ وَ الشُّرْبَ وَ الْجِمَاعَ لَا الْأَوَّلُ، وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَلّٰى نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبَيَانَ عَنْهُ عَزَّوَجَلَّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ فجر دو قسم کی ہے۔ اور دوسری فجر کے طلوع ہونے سے روزے دار کے لیے کھانا پینا اور جماع کرنا حرام ہو جاتا ہے پہلی فجر سے نہیں ہوتا اور یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جسے میں نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرامین کی وضاحت کی ذمہ داری اپنے نبی مکرم کو سونپی ہے

١٩٢٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ أَصْلُهُ بَغْدَادِيٌّ انْتَقَلَ إِلَى فُسْطَاطٍ- نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْفَجْرُ فَجْرَانِ، فَأَمَّا الْأَوَّلُ فَإِنَّهُ لَا يُحَرِّمُ الطَّعَامَ، وَلَا يُحِلُّ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فجر دو قسم کی ہے: پہلی فجر تو نہ کھانا کھانا حرام کرتی ہے اور نہ نماز فجر پڑھنے کو جائز کرتی ہے۔ جبکہ دوسری فجر کھانا

(١٩٢٧) تقدم برقم: ٣٥٦.

الصَّلَاةَ، وَ أَمَّا الثَّانِي، فَإِنَّهُ يُحَرِّمُ الطَّعَامَ، وَ يُحِلُّ الصَّلَاةَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا لَمْ يَرْوِهِ أَحَدٌ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ إِلَّا ابْنُ مُحْرِزٍ هٰذَا.

حرام کرتی ہے اور نماز کو حلال کرتی ہے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اس روایت کو ابو احمد سے صرف ابن محرز ہی روایت کرتا ہے۔''

۴۲..... بَابُ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ وَ هُوَ الْمُعْتَرِضُ لَا الْمُسْتَطِيْلُ

مذکورہ بالا فجر کی صفت یہ ہے کہ وہ چوڑائی میں ظاہر ہوتی ہے لمبائی میں نہیں

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الدَّوْرَقِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَمْنَعَنَّ أَذَانُ بِلَالٍ أَحَداً مِّنْكُمْ مِنْ سُحُوْرِهِ، فَإِنَّهُ يُنَادِيْ لِيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ، وَ يَرْجِعَ قَائِمُكُمْ)). قَالَ: وَ لَيْسَ أَنْ يَقُوْلَ -يَعْنِي الصُّبْحَ هٰكَذَا)) أَوْ قَالَ: هٰكَذَا، وَ لٰكِنْ حَتّٰى يَقُوْلَ: هٰكَذَا وَ هٰكَذَا يَعْنِي طُوْلاً، وَ لٰكِنْ هٰكَذَا يَعْنِي عَرْضاً.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی شخص کو بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اسے سحری کرنے سے نہ روکے کیونکہ وہ اذان اس لیے دیتے ہیں تا کہ تمہارا سونے والے جاگ جائے اور نماز تہجد کے لیے کھڑا ہونے والا (سحری کھانے کے لیے گھر) لوٹ جائے۔ ''آپ نے فرمایا: ''صبح اس طرح (لمبائی میں) ظاہر نہیں ہوتی بلکہ اس طرح یعنی چوڑائی میں ظاہر ہوتی ہے۔''

۱۹۲۹۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَ لَا هٰذَا الْبَيَاضُ لِعُمُوْدِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ)).

''حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور صبح کی عمودی سفیدی دھوکے میں نہ ڈالے (اور تم سحری کھانا چھوڑ بیٹھو) یہاں تک (صبح صادق کی) روشنی چوڑائی میں پھیل جائے۔''

(۱۹۲۸) تقدم تخریجه برقم: ۴۰۲

(۱۹۲۹) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان ان الدخول فی الصوم، حدیث: ۱۰۹۴۔ سنن ابی داود: ۲۳۴۶۔ سنن ترمذی: ۷۰۶۔ سنن نسائی: ۲۱۷۳۔ مسند احمد: ۱۳/۵۔

۴۳..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْفَجْرَ الثَّانِي الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ هُوَ الْبَيَاضُ الْمُعْتَرِضُ الَّذِیْ لَوْنُهُ الْحُمْرَةُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنِّیْ لَا أَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ النُّعْمَانِ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَّ لَا جَرْحٍ، وَ لَا أَعْرِفُ لَهُ عَنْهُ رَاوِياً غَيْرَ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو

اس بات کی دلیل کا بیان کہ دوسری فجر جو ہم نے ذکر کی ہے وہ چوڑائی میں پھیلنے والی سفیدی ہے اور اس کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے۔ بشرطیکہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ میں عبداللہ بن نعمان کے بارے میں جرح وتعدیل نہیں جانتا۔ اور ملازم بن عمرو کے سوا ان سے روایت کرنے والا کوئی شاگرد بھی مجھے معلوم نہیں ہے۔

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ السُّحَيْمِيُّ، قَالَ: أَتَانِي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ فِي رَمَضَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ.......... أَبِـیْ طَلْقُ بْنُ عَلِيّ: أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا يَغُرَّنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ، وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْأَحْمَرُ)). وَ أَشَارَ بِيَدِهٖ.

''جناب طلق بن علی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''(سحری) کھاتے اور پیتے رہو اور تم کو اوپر چڑھنے والی سفید روشنی دھوکے میں نہ ڈالے۔ اور تم کھاتے پیتے رہو حتی کہ تمہارے لیے سرخ دھاری واضح ہو جائے۔'' اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔''

فوائد :......۱۔ فجر کی دو اقسام ہیں: (۱) فجر کاذب: صبح صادق سے کچھ دیر قبل طلوع ہوتی ہے اور اس کے طلوع کی علامت یہ ہے کہ آسمان کی طرف بھیڑیے کی دم کی مثل روشنی اٹھتی ہے۔ اس وقت روزہ دار کے لیے کھانا پینا حلال ہے اور یہ اباحت طعام کا وقت ہے۔

(۲) فجر صادق: یہ فجر کاذب کے کچھ دیر بعد نمودار ہوتی ہے۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس وقت روشنی مشرق میں پورے افق پر چوڑائی رخ میں پھیلتی ہے۔ یہ سحری کے اختتام کا وقت ہے اور اس وقت روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔

۲۔ صبح صادق کا وقت نماز فجر کی اذان ثانی کا وقت ہے اور اس وقت تک روزہ دار کو کھانے پینے کی رخصت ہے اور طلوع فجر صادق پر روزہ کا آغاز اور سحری کا اختتام ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اذان فجر پر یا طلوع فجر کے ساتھ ہی سحری کو سمیٹ لینا چاہیے۔

(۱۹۳۰) اسنادہ حسن، سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب وقت السحور، حدیث: ۲۲۴۸۔ سنن ترمذی: ۷۰۵۔ مسند احمد: ۲۳/۴

۴۴..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَذَانَ قَبْلَ الْفَجْرِ لَا يَمْنَعُ الصَّائِمَ طَعَامَهُ وَ لَا شَرَابَهُ وَلَا جِمَاعاً ضِدَّ مَا يَتَوَهَّمُ الْعَامَّةُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ فجر سے پہلے کی اذان روزے دار کو اس کے کھانے، پینے اور جماع کرنے سے نہیں روکتی۔ عوام کے خیال کے برخلاف جو اسے روکنے والی خیال کرتے ہیں

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيٰى، نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ)).

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں تو تم کھاتے اور پیتے رہو حتی کہ ابن ام مکتوم اذان دے دیں۔''

۴۵..... بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ مَا كَانَ بَيْنَ أَذَانِ بِلَالٍ وَّ أَذَانِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ

حضرت بلال اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما کی اذانوں کے درمیانی وقفے کا بیان

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا حَفْصٌ -يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى جَمِيْعاً عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا، وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ)). قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا قَدْرَ مَا يَنْزِلُ هٰذَا وَ يَرْقٰى هٰذَا. وَ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: عَنْ قَاسِمٍ، وَ قَالَ أَيْضاً: إِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ. قَالَ: وَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَ يَصْعَدَ هٰذَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَقُوْلُ مِنَ الْأَخْبَارِ الْمُعَلَّلَةِ الَّتِيْ يَجُوْزُ الْقِيَاسُ عَلَيْهَا، وَ يَتَعَيَّنُ الْعِلْمُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا أَمَرَ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں تو تم (سحری) کھاؤ اور پیو حتی کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دے دیں۔'' فرمایا: ''اور ان دونوں کی اذانوں کے درمیان وقفہ اتنا ہی تھا کہ یہ اذان دینے کے لیے اترتے اور وہ چڑھ جاتے۔'' اور جناب الدورقی کی قاسم سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب بلال اذان دے تو تم کھاؤ اور پیو حتی کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دے دیں۔ اور ان دونوں کی اذان میں بس اتنا سا وقفہ ہوتا تھا کہ یہ اذان دے کر اترتے اور وہ چڑھ جاتے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت اسی قسم سے ہے جن کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ وہ ایسی علتوں پر مشتمل

(۱۹۳۱) تقدم تخریجه برقم: ۴۰۱

(۱۹۳۲) تقدم تخریجه برقم: ۴۰۳.

بِالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ بَعْدَ نِدَاءِ بِلَالٍ أَعْلَمَهُمْ أَنَّ الْجِمَاعَ وَكُلَّ مَا جَازَ لِلْمُفْطِرِ فِعْلُهُ فَجَائِزٌ فِعْلُهُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ ، لَا أَنَّهُ أَبَاحَ الْأَكْلَ وَالشُّرْبَ فَقَطْ دُوْنَ غَيْرِهِمَا .

ہیں جن پر قیاس کرنا جائز ہے۔ اور یہ بات یقینی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے بعد کھانے پینے کی اجازت دی ہے تو انہیں یہ بتا دیا کہ اس وقت میں جماع کرنا اور غیر روزے دار کے لیے مباح ہر کام اس وقت میں جائز ہے۔ یہ بات نہیں کہ آپ نے صرف کھانے پینے کو مباح قرار دیا ہے اور باقی چیزوں کو ممنوع قرار دیا ہے۔''

فوائد :......۱۔ طلوع فجر تک کھانا پینا، جماع کرنا اور دیگر تمام اشیاء جو روزہ کے بغیر مباح ہیں، ان کا اہتمام درست ہے۔

۲۔ نابینا شخص کا اذان کہنا جائز ہے۔ اصحاب شافعی کہتے ہیں۔ یہ عمل جائز ہے، پھر اگر نابینا کے ساتھ بینا شخص ہو جیسے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ تو نابینے کے اذان کہنے میں بالکل کراہت نہیں ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ بینا شخص نہ ہو تو اس خوف کی وجہ سے کہ وہ غلط وقت پر اذان نہ کہہ دے، اذان کہنا مکروہ ہے۔

۳۔ صبح کی دو اذانیں کہنا مستحب فعل ہے۔ (۱) طلوع فجر سے پہلے (۲) طلوع فجر کے ساتھ۔

۴۔ موذن کی آواز پر اعتماد کرنا درست ہے۔

۵۔ سحری کرنا اور سحری کو موخر کرنا مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٦٨)

۴۶..... بَابُ إِيْجَابِ الْإِجْمَاعِ عَلَى الصَّوْمِ الْوَاجِبِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

طلوع فجر سے پہلے فرضی روزے کا پختہ عزم اور نیت کرنا واجب ہے اس سلسلے میں عام الفاظ کا بیان جن کی مراد خاص ہے

۱۹۳۳ ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، وَابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ

''نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے فجر سے پہلے روزے کا پختہ ارادہ ونیت نہ کی تو اس کا روزہ

(۱۹۳۳) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب النیة فی الصوم، حدیث: ۲٤٥٤ ۔ سنن ترمذی: ۷۳۰ ۔ سنن نسائی: ۲۳۳٤ ۔ مسند احمد: ٦/ ۲۸٦ ۔ من طریق سالم عن حفصة رضی اللہ عنہا۔

الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ)) . وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ بِمِثْلِهِ سَوَاءً، وَ زَادَ قَالَ: وَقَالَ لِيْ مَالِكٌ وَ اللَّيْثُ بِمِثْلِهِ .

نہیں ہوگا۔"

٤٧..... بَابُ إِيْجَابِ النِّيَّةِ لِصَوْمِ كُلِّ يَوْمٍ قَبْلَ طُلُوْعِ فَجْرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ نِيَّةً وَاحِدَةً فِيْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ لِّجَمِيْعِ الشَّهْرِ جَائِزٌ

ہر روزے کے لیے نیت اس دن کے طلوع فجر سے پہلے پہلے کرنا واجب ہے۔ ان لوگوں کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ پورے مہینے کے لیے ایک ہی وقت میں ایک ہی بار نیت کر لینا جائز ہے

١٩٣٤ ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَ إِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى، قَدْ أَمْلَيْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْوُضُوْءِ .

"امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب کی نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث: "بے شک اعمال کی قبولیت کا دارومدار نیت پر ہے اور بلاشبہ ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی" کتاب الوضوء میں لکھوا چکا ہوں۔"

فوائد:......١۔ نیت کے بغیر روزہ فاسد ہے اور روزہ دار طلوع فجر سے قبل رات کے کسی حصہ میں فرض روزہ کی نیت نہ کرے تو اس کا روزہ نہیں ہوگا۔ (المغنی لابن قدامہ: ٦/ ٤٠)

٢۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ رات کو (فرض) روزہ کی نیت کرنا واجب ہے۔ (نیل الاوطار: ٧/ ٣٠)

رمضان کے شروع میں پہلی رات تمام مہینے کے روزوں کی نیت کر لینا تمام مہینے کے روزوں کے لیے کافی نہیں کیونکہ رمضان کا ہر روزہ منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ لہٰذا ہر روز علیحدہ نیت کرنی چاہیے۔ (عون المعبود: ٥/ ٣٤٠)

٣۔ نیت دل سے کی جاتی ہے اس کا زبان سے کوئی تعلق نہیں۔ ((وبصوم غد نویت من شهر رمضان)) کے الفاظ ثابت نہیں ہیں۔

٤٨..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ، الْوَاجِبَ مِنَ الصِّيَامِ دُوْنَ التَّطَوُّعِ مِنْهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: "جس نے رات کے وقت روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہے" سے آپ کی مراد فرضی روزہ ہے نفلی روزہ مراد نہیں۔

١٩٣٥ ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ حَدِيْثُ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيْهَا فَيَقُوْلُ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ

"امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لاتے اور

(١٩٣٤) تقدم برقم: ١٤٢.

(١٩٣٥) سيأتي برقم: ٢١٤١، ٢١٤٣.

غَدَاءٌ، وَإِلَّا فَإِنِّي صَائِمٌ)). خَرَّجْتُهُ فِي ذِكْرِ صِيَامِ التَّطَوُّعِ.

پوچھتے: ”کیا تمہارے پاس کھانا موجود ہے وگرنہ میں روزے سے ہوں“ میں نفلی روزوں کے باب میں بیان کر چکا ہوں۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نفلی روزہ کی رات کے وقت نیت کرنا شرط نہیں، بلکہ نفلی روزہ کی دن کے وقت نیت کرنا جائز ہے اور اس سے نفلی روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

۲۔ فرض روزہ کی طلوع فجر سے قبل نیت کرنا واجب اور صحت روزہ کی شرط ہے۔

۴۹..... بَابُ الْأَمْرِ بِالسُّحُورِ أَمْرُ نَدْبٍ وَ إِرْشَادٍ إِذِ السُّحُورُ بَرَكَةٌ، لَا أَمْرُ فَرْضٍ وَّإِيْجَابٍ يَكُوْنُ تَارِكُهُ عَاصِياً بِتَرْكِهِ

سحری کھانے کا حکم مستحب اور راہنمائی کے لیے ہے کیونکہ سحری کھانا بابرکت ہے۔ یہ حکم فرض و واجب نہیں کہ سحری نہ کھانے والا گناہ گار شمار ہو۔

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً)). ثَنَا أَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، نَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً. مَرْفُوْعاً.

”حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔“

۱۹۳۷۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ (ح) وَ ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، وَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، ثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ.........

عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً)).

”حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔“

(۱۹۳۶) اسناده حسن: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب الحث علی السحور، حدیث: ۲۱۴۶.

(۱۹۳۷) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب برکة السحور من غیر ایجاب، حدیث: ۱۹۲۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور، حدیث: ۱۰۹۵۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۹۶۔ سنن نسائی: ۲۱۴۸۔ مسند احمد: ۹۹/۳.

فوائد:......۱۔ (ان احادیث میں) سحری کی ترغیب کا بیان ہے اور علماء کا سحری کے استحباب پر اجماع ہے۔ اور یہ واجب نہیں ہے سحری میں برکت سے واضح ہے کہ اس سے انسان روزہ کے لیے قوت حاصل کرتا ہے۔ اس سے جسم میں نشاط پیدا ہوتا ہے۔ اور سحری کے سبب مزید روزوں میں رغبت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اس سے روزہ کی مشقت کم ہو جاتی ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٧٢)

۲۔ یہاں حکم وجوب کے لیے نہیں بلکہ استحباب کے لیے ہے کہ روزہ دار سحری کے وقت کچھ نہ کچھ ضرور تناول کریں، اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں کھانے اور پینے کی کم از کم مقدار سے سحری کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ (تحفة الاحوذی: ٢/ ٢٤٥)

٥٠..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ أَنَّ السَّحُوْرَ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْغَدَاءِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ سحری پر صبح کے کھانے کا لفظ غداء بھی بول دیا جاتا ہے

١٩٣٨ ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالُوْا: نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ..........

عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ رَجُلاً إِلَى السُّحُوْرِ، فَقَالَ: ((هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ)). وَ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ يَدْعُوْ إِلَى السُّحُوْرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: ((هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ)). وَ زَادَا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((اللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَ الْحِسَابَ، وَقِهِ الْعَذَابَ)). وَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ، وَ قَالَ: ((هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ)).

''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ایک شخص کو سحری کھانے کی دعوت دے رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا'' آؤ صبح کا مبارک کھانا کھاؤ'' جناب الدورقی اور عبد اللہ بن ہاشم کی روایت میں ہے'' میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا جبکہ آپ ﷺ ماہ رمضان میں سحری کے کھانے کی دعوت دے رہے تھے تو آپ نے فرمایا: ''آؤ مبارک صبح کا کھانا کھاؤ'' دونوں نے اپنی اپنی روایت میں یہ اضافہ بیان کیا ہے'' پھر میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! معاویہ کو قرآن اور حساب کرنا سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔'' اور جناب عبداللہ بن ہاشم، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

(١٩٣٨) اسناده ضعیف: حارث بن زیاد راوی مجہول ہے، تاہم شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ الصحیحة: ٢٩٨٣، ٣٤٠٨۔ سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب من سمی السحور الغداء، حدیث: ٢٣٤٤۔ سنن نسائی: ٢١٦٥۔ مسند احمد: ٤/ ١٢٧۔

''آؤ صبح کا بابرکت کھانا کھاؤ۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ سحری کا کھانا بابرکت کھانا ہے کیونکہ اس کے طفیل روزہ دار روزہ سے تقویت حاصل کرتا ہے اس سے بدن میں نشاط آتی ہے اور سحری کے کھانا کی بدولت وہ تلاوت، اذکار، نوافل اور دیگر عوامل روزہ کو احسن انداز سے نبھا سکتا ہے۔

۲۔ خود سحری کرنا اور دوسروں کو سحری کی ترغیب دینا مستحب فعل ہے۔

۵۱..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِسْتِعَانَةِ عَلَى الصَّوْمِ بِالسُّحُوْرِ إِنْ جَازَ الْإِحْتِجَاجُ بِخَبَرِ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ لِسُوْءِ حِفْظِهِ

سحری کھانے سے روزہ رکھنے میں مدد لینے کے حکم کا بیان بشرطیکہ زمعہ بن صالح کی روایت سے دلیل لینا درست ہو کیونکہ ان کے برے حافظے کی وجہ سے میرا دل غیر مطمئن ہے

۱۹۳۹۔ نَا بُنْدَارٌ، نَا أَبُوْ عَاصِمٍ، نَا زَمْعَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((اسْتَعِيْنُوْا بِطَعَامِ السَّحَرِ عَلَى صِيَامِ النَّهَارِ وَبِقَيْلُوْلَةِ النَّهَارِ عَلَى قِيَامِ اللَّيْلِ)).

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سحری کے کھانے کے ساتھ دن کے روزے میں مدد حاصل کرو اور دن کو قیلولہ کر کے رات کے قیام کے لیے مدد لے لو۔''

۵۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ السُّحُوْرِ فَصْلاً مِّنْ صِيَامِ النَّهَارِ وَ صِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَالْأَمْرِ بِمُخَالَفَتِهِمْ إِذْ هُمْ لَا يَتَسَحَّرُوْنَ

دن کے روزے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق کرنے کے لیے سحری کھانا مستحب ہے اور اہل کتاب کی مخالفت کرنے کا بیان کیونکہ وہ سحری نہیں کھاتے

۱۹۴۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ (ح) وَ ثَنَا يُوْنُسُ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ح وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رِبَاحٍ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ (ح) وَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا وَكِيْعٌ، كِلَاهُمَا عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رِبَاحٍ، عَنْ أَبِيْهِ.........

(۱۹۳۹) اسنادہ ضعیف: زمعہ بن صالح ضعیف راوی ہے۔ الضعیفة: ۲۷۵۸۔ سنن ابن ماجه، کتاب الصیام، باب ما جاء فی السحور، حدیث: ۱۶۹۳۔ مستدرك حاکم: ۱/۴۲۵۔

(۱۹۴۰) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور، حدیث: ۱۰۹۶۔ سنن ابی داود: ۲۳۴۳۔ سنن نسائی: ۲۱۶۸۔ مسند احمد: ۴/۱۹۷۔ سنن الدارمی: ۱۶۹۷۔

عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَّوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَصْلُ مَّا بَيْنَ صِيَامِنَا وَ صِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السُّحُوْرِ)). وَ فِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ ((مَا بَيْنَ صِيَامِكُمْ)).

''حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوقیس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانا ہے۔'' جناب وکیع کی روایت میں ہے: ''تمہارے روزوں (اور اہل کتاب کے روزوں) کے درمیان۔''

فوائد :......۱۔ اہل اسلام اور اہل کتاب کے روزوں کا بنیادی فرق سحری ہے جیسا کہ اہل اسلام کے لیے سحری کرنا مستحب اور اہل کتاب کے لیے سحری کرنا حرام ہے۔ اہل کتاب پر شام کے کھانے کے بعد اور سو کر اٹھنے کے بعد اگلی شام تک کھانا پینا حرام ہے۔

۲۔ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث میں سحری کی ترغیب کا بیان ہے اور اس میں اس بات کی اطلاع ہے کہ دین اسلام آسان وسہل ہے۔ اس میں سختی اور تنگی نہیں ہے۔ (عون المعبود: ٥/ ٢٢١)

۵۳..... بَابُ تَأْخِيرِ السُّحُوْرِ

سحری کھانے میں تاخیر کرنے کا بیان

١٩٤١۔ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا خَالِدٌ -يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ- نَا هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ، نَا قَتَادَةُ (ح) وَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ نَا وَكِيْعٌ، عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، وَ ثَنَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ، نَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ.........

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ . قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا ؟ قَالَ: قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسِيْنَ آيَةً . مَعَانِي أَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ . وَ هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ .

''حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی، پھر ہم نماز کے لیے اٹھ گئے۔ میں نے پوچھا: سحری کرنے اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے جواب دیا: پچاس آیات کی قراءت کرنے کی مقدار کے برابر وقفہ تھا۔''

١٩٤٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ ۔ وَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ۔

(١٩٤١) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب قدر کم بین السحور وصلاة الفجر، حدیث: ١٩٢١۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور، حدیث: ١٠٩٧۔ سنن ترمذی: ٧٠٤۔ سنن نسائی: ٢١٥٧۔ سنن ابن ماجه: ١٦٩٤۔ مسند احمد: ١٨٢/٥.

عَنْ أَبِیْ حَازِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ.........
سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِيْ أَهْلِيْ، ثُمَّ تَكُوْنُ سُرْعَةً بِيْ أَنْ أُدْرِكَ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سحری کھاتا پھر میں نماز فجر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا کرنے کے لیے جلدی کرتا۔''

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سحری کو مؤخر کرنا اور طلوع فجر کے قریب سحری کا اختتام کرنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ سحری میں زیادہ تعجیل کہ روزہ دار طلوع فجر سے دو اڑھائی گھنٹے پہلے سحری سے فارغ ہو جائیں۔ پسندیدہ نہیں ہے۔

❀❀❀❀

(۱۹۴۲) صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت الفجر، حدیث: ۵۷۷، ۱۹۲۰.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ اللَّوَاتِيْ تُفْطِرُ الصَّائِمَ

روزہ دار کا روزہ توڑنے والے افعال کے ابواب کا مجموعہ

۵۴..... بَابُ ذِكْرِ الْمُفْطِرِ بِالْجِمَاعِ فِيْ نَهَارِ الصِّيَامِ

دن کے وقت روزے کو جماع کے ساتھ توڑنے والے کا بیان

۱۹۴۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ، (ح) وَحَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ (ح) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَسْنِيمٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ.........

أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ: ((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ، أَوْصِيَامِ شَهْرَيْنِ أَوْ إِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً. وَقَالَ مَالِكٌ فِيْ عَقِبِ خَبَرِهِ: وَكَانَ فِطْرُهُ بِجِمَاعٍ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رمضان میں روزہ توڑنے والے شخص کو حکم دیا کہ وہ ایک گردن آزاد کرائے یا دو ماہ کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔'' امام مالک نے اپنی روایت کے بعد فرمایا: ''اس شخص نے اپنی بیوی سے جماع کر کے روزہ توڑا تھا۔''

۵۵..... بَابُ إِيْجَابِ الْكَفَّارَةِ عَلَى الْمُجَامِعِ فِي الصَّوْمِ فِيْ رَمَضَانَ بِالْعِتْقِ إِذَا وَجَدَهُ

رمضان المبارک میں بیوی سے ہم بستری کر کے روزہ توڑنے والے شخص پر کفارہ واجب ہے

أَوِ الصِّيَامِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْعِتْقَ، أَوِالْإِطْعَامِ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعِ الصَّوْمَ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ خَبَرَ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمَالِكٍ مُخْتَصَرٌ غَيْرُ مُتَقَصًّى مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللَّفْظَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ خَبَرِهِمَا كَانَ فِطْراً بِجِمَاعٍ لَا بِأَكْلٍ وَلَا بِشُرْبٍ وَلَاهُمَا

(۱۹۴۳) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان......، حدیث: ۱۹۳۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصوم، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نهار رمضان، حدیث: ۱۱۱۱۔ سنن ابی داود: ۲۳۹۰۔ سنن ترمذی: ۷۲۴۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۷۱۔ مسند احمد: ۲/۵۱۶.

اگر طاقت ہو تو ایک گردن آزاد کرائے، اگر گردن آزاد نہ کرا سکتا ہو تو روزے رکھے اور اگر روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو مساکین کو کھانا کھلائے اور اس بات کی دلیل کہ امام مالک اور ابن جریج کی مذکورہ بالا روایت مختصر غیر مفصل ہے۔ اس دلیل کے ساتھ کہ جو الفاظ ہم نے ان کی روایت کے بیان کیے ہیں اس میں روزہ توڑنے کا سبب جماع تھا۔ کھانے پینے کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹا تھا۔

١٩٤٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُخْبِرُ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ. فَقَالَ: ((وَمَا أَهْلَكَكَ))؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ. فَقَالَ: ((هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً؟)). قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟)) قَالَ: لَا، قَالَ: ((اجْلِسْ))، فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِرْقٍ فِيهِ تَمْرٌ قَالَ: وَالْعِرْقُ هُوَ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ: ((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)). فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلَى أَهْلِ بَيْتٍ أَفْقَرَ مِنَّا، فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، وَقَالَ: ((اذْهَبْ فَأَطْعِمْ أَهْلَكَ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: ''میں ہلاک ہو گیا۔'' آپ نے پوچھا: تجھے کس چیز نے ہلاک کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: ''میں نے ماہ رمضان میں (دن کے وقت روزے کی حالت میں) اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے۔ آپ نے پوچھا: ''کیا تم ایک گردن آزاد کرنے کی استطاعت رکھتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: تو کیا تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی! نہیں۔ آپ نے پوچھا: ''تو کیا تم ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ تو وہ شخص بیٹھ گیا۔ پھر اس اثنا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ عرق بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ ٹوکرا لے لو اور یہ کھجوریں صدقہ کر دو۔'' تو اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول! کیا میں اپنے سے زیادہ غریب لوگوں پر صدقہ کروں؟ تو مدینہ منورہ کے دونوں پتھریلے اطراف کے درمیان ہم سے زیادہ غریب گھرانہ کوئی نہیں ہے۔ اس بات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوب ہنسے حتیٰ کہ

(١٩٤٤) صحيح بخاری، كتاب كفارات الأيمان، باب متى تجب الكفارة على الغنى، حديث: ٦٧٠٩۔ صحيح مسلم: ١١١١/٨١ من طريق سفيان بهذا الاسناد۔ وانظر الحديث السابق.

آپ کے کچلی والے دانت مبارک ظاہر ہوگئے۔ اور آپ نے فرمایا: ''جاؤ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔''

۵۲..... بَابُ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ الْمُجَامِعَ فِيْ رَمَضَانَ نَهَاراً مَّا يُكَفِّرُ بِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِداً لِّلْكَفَّارَةِ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُجَامِعَ فِيْ رَمَضَانَ نَهَاراً إِذَا كَانَ غَيْرَ وَاجِدٍ لِّلْكَفَّارَةِ وَقْتَ الْجِمَاعِ، ثُمَّ اسْتَفَادَ مَا بِهِ يُكَفِّرُ، كَانَتِ الْكَفَّارَةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ

امام کا رمضان المبارک کے دن میں جماع کر کے روزہ توڑنے والے کو کفارہ ادا کرنے کے لیے عطیہ دینا جبکہ اس کے پاس کفارہ ادا کرنے کے لیے کچھ موجود نہ ہو۔ اس دلیل کے ساتھ کہ رمضان المبارک کے دن میں ہم بستری کر کے روزہ توڑنے والے کے پاس اگر ہم بستری کے وقت کفارہ ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو پھر اسے کفارہ ادا کرنے کی طاقت حاصل ہو جائے تو اس پر کفارہ ادا کرنا واجب ہوگا

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى، نَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهُ: إِنَّ الْاٰخَرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِيْ رَمَضَانَ. قَالَ، فَقَالَ لَهُ: ((أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((أَفَتَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: ((أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً؟)) قَالَ: لَا. قَالَ: فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِرْقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَّهُوَ الزَّنْبِيْلُ فَقَالَ: ((أَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ)). فَقَالَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجَ مِنَّا، قَالَ: ((فَأَطْعِمْ أَهْلَكَ)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے کہنے لگا کہ اس بدنصیب نے رمضان مبارک میں (دن کے وقت) اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تیرے پاس گردن آزاد کرنے کی طاقت ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے دریافت کیا: کیا تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے کہا: کیا تمہارے پاس ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی گنجائش ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ اسے زنبیل کہتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''اپنی طرف سے یہ کھجوریں (مساکین کو) کھلا دو۔'' تو اس نے عرض کی: مدینے کے دو

(۱۹۴۵) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب المجامع فی رمضان هل یطعم اهله، حدیث: ۱۹۲۷۔ صحیح مسلم: ۱۱۱۱/۸۱ (۲۵۹۶) من طریق جریر بهذا الاسناد وانظر الحدیث السابق.

پتھریلے کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ محتاج کوئی گھرانہ نہیں ہے تو آپ نے فرمایا: ''تو اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔''

فوائد:......١۔ روزہ کی حالت میں عمداً جماع کرنا حرام ہے اور اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

٢۔ حالت روزہ میں جماع کرنے والے پر کفارہ لازم آتا ہے۔ جو بالترتیب یہ ہے (ا) اگر استطاعت ہو تو عیوب سے پاک مومن غلام آزاد کرے۔ (ب) اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ (ج) اگر روزے رکھنے سے قاصر ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ پھر اگر وہ ان تینوں چیزوں پر عمل کرنے سے قاصر ہے تو امام و حاکم اور دیگر مالدار لوگ اس کی طرف سے کفارہ (ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا) کا سامان کریں گے اور اگر وہ شخص خود ہی نادار و مفلس ہے تو اس پر صدقہ کرنا بھی جائز ہے۔

٢۔ بھول کر جماع کرنے سے نہ روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ اس کا کوئی کفارہ ہے۔

٣۔ اگر جماع میں بیوی مجبور ہے تو اس پر کفارہ لازم نہیں آئے گا بصورت دیگر اس پر بھی کفارہ لازم آئے گا۔

٥٧..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ مُخْتَصَرًا وَّ هِمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الْحِجَازِيِّيْنَ أَنَّ الْمُجَامِعَ فِيْ رَمَضَانَ نَهَاراً جَائِزٌ لَّهُ أَنْ يُّكَفِّرَ بِالْإِطْعَامِ وَإِنْ كَانَ وَاجِداً لِّعِتْقِ رَقَبَةٍ مُّسْتَطِيْعاً لِّصَوْمِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

اس مختصر روایت کا بیان جس سے بعض حجازی علماء کو وہم ہوا ہے کہ رمضان المبارک کے دن میں بیوی سے جماع کرنے والے شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ کفارے میں مساکین کو کھانا کھلا دے اگرچہ وہ گردن آزاد کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور دو ماہ مسلسل روزے رکھنے کی استطاعت بھی رکھتا ہو

١٩٤٦۔ نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ (ح) وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ، حَدَّثَهُ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

عَائِشَةَ تَقُوْلُ: أَتٰى رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ رَمَضَانَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، احْتَرَقْتُ، فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں برباد ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ تو اس نے

(١٩٤٦) صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب اذا جامع في رمضان، حديث: ١٩٣٥۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب التغليظ تحريم الجماع في نهار رمضان، حديث: ١١١٢۔ سنن ابي داود: ٢٣٩٤۔ مسند احمد: ٦/١٤٠۔

شَأْنُهُ. فَقَالَ: أَصَبْتُ أَهْلِي. قَالَ: ((تَصَدَّقْ)). قَالَ: وَ اللّٰهِ مَالِي شَيْءٌ وَ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ. قَالَ: ((اجْلِسْ)). فَجَلَسَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ، أَقْبَلَ رَجُلٌ يَسُوْقُ حِمَارًا عَلَيْهِ طَعَامٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ))، فَقَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَصَدَّقْ بِهٰذَا)). فَقَالَ: عَلٰى غَيْرِنَا. فَوَاللّٰهِ إِنَّا لَجِيَاعٌ، وَ مَا لَنَا شَيْءٌ. قَالَ: ((فَكُلُوْهُ)). وَ قَالَ ابْنُ عَبْدِالْحَكَمِ: قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَغَيْرَنَا فَوَاللّٰهِ.

بتایا کہ میں نے اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: صدقہ کرو۔" اس نے کہا: اللہ کی قسم! میرے پاس کچھ نہیں ہے اور نہ میں صدقہ کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ تو وہ بیٹھ گیا۔ اسی اثنا میں کہ وہ بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص گدھا ہانکتا ہوا آ گیا، جس پر کھانا لدا ہوا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "برباد ہونے والا شخص کہاں ہے؟ تو وہ شخص کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ غلہ صدقہ کردو۔ تو اس نے عرض کی: کیا اپنے علاوہ کسی اور پر صدقہ کروں؟ اللہ کی قسم! ہم خود بھوکے ہیں اور ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: "تو تم ہی اسے کھالو۔" جناب عبدالحکم کی روایت میں ہے: "اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اپنے علاوہ کسی اور شخص پر صدقہ کروں اللہ کی قسم! (ہم تو خود بھوکے اور محتاج ہیں)۔"

٥٨.... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا أَمَرَ هٰذَا الْمُجَامِعَ بِالصَّدَقَةِ بَعْدَ أَنْ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَا يَجِدُ عِتْقَ رَقَبَةٍ، وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ أَعْلَمَ أَيْضاً أَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَطِيْعٍ لِّصَوْمِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ كَأَخْبَارِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاخْتُصِرَ الْخَبَرُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے اس جماع کرنے والے شخص کو صدقہ کرنے کا حکم اس کی اس اطلاع کے بعد دیا تھا کہ وہ ایک گردن آزاد نہیں کرسکتا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے بتا دیا ہو کہ وہ دو ماہ کے مسلسل روزے بھی نہیں رکھ سکتا جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات میں ہے۔ لہٰذا یہ روایت مختصر بیان کی ہے۔

١٩٤٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ الدَّرَاوَرْدِيُّ، وَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ بلند

(١٩٤٧) سنن ابي داود، كتاب الصيام، باب كفارة من اتى اهله في رمضان، حديث: ٢٣٩٥ وانظر الحديث السابق

ظِلِّ فَارِعٍ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي بَيَاضَةَ ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ احْتَرَقْتُ ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَالَكَ؟)) قَالَ: وَقَعْتُ بِامْرَأَتِيْ ، وَأَنَا صَائِمٌ ، وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أَعْتِقْ رَقَبَةً)) . قَالَ: لَا أَجِدُهُ . قَالَ: ((أَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا)) . قَالَ: لَيْسَ عِنْدِيْ . قَالَ: ((اِجْلِسْ)) . فَجَلَسَ ، فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعِرْقٍ فِيْهِ عِشْرُوْنَ صَاعًا ، فَقَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا؟)) قَالَ: هَا أَنَا ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: ((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)) . قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰى أَحْوَجَ مِنِّيْ وَمِنْ أَهْلِيْ فَوَ الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا لَنَا عَشَاءُ لَيْلَةٍ . قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((فَعُدْ بِهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَهْلِكَ)) . لَمْ يَذْكُرِ الصَّوْمَ فِي الْخَبَرِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنْ ثَبَتَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ: بِعِرْقٍ فِيْهِ عِشْرُوْنَ صَاعًا ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ هٰذَا الْمُجَامِعَ أَنْ يُّطْعِمَ كُلَّ مِسْكِيْنٍ ثُلُثَ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ ، لِأَنَّ عِشْرِيْنَ صَاعًا إِذَا قُسِمَ بَيْنَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا كَانَ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ ثُلُثُ صَاعٍ . وَلَسْتُ أَحْسِبُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ ثَابِتَةً ، فَإِنَّ فِي خَبَرِ الزُّهْرِيِّ: أُتِيَ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا ، أَوْ عِشْرُوْنَ صَاعًا هٰذَا فِيْ خَبَرِ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ . فَأَمَّا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ

سائے میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس بنی بیاض کا ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں برباد ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے پوچھا: تمھیں کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے اپنی بیوی سے (روزے کی حالت میں) ہم بستری کر لی ہے۔ اور یہ کام رمضان المبارک میں کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ ایک گردن آزاد کرو۔ اس نے کہا کہ میرے پاس گردن آزاد کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے عرض کی: میرے پاس (اتنا اناج بھی) نہیں ہے۔ آپ نے کہا: بیٹھ جاؤ تو وہ بیٹھ گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں بیس صاع (کھجوریں) تھیں تو آپ نے پوچھا: ابھی ابھی سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! میں یہ حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: یہ لے لو اور اس کا صدقہ کردو۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا میں اپنے اور اپنے گھر والوں سے زیادہ محتاج اور فقیر پر صدقہ کروں؟ تو اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے آج رات ہمارے پاس رات کا کھانا بھی نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تو پھر اسے اپنے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرلے۔'' اس روایت میں روزوں کا ذکر نہیں ہے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اگر یہ الفاظ ثابت ہو جائیں: ''ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں بیس صاع اناج تھا'' تو پھر نبی کریم ﷺ نے اس جماع کرنے والے کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر مسکین کو ایک تہائی صاع کھجوریں دے دے۔'' کیونکہ بیس صاع جب ساٹھ مساکین میں تقسیم کریں گے تو ہر مسکین کو تہائی صاع ملے گا۔ لیکن میرا خیال نہیں کہ یہ

فَإِنَّهُ رَوٰى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعاً. قَدْ خَرَّجْتُهُمَا بَعْدُ، وَلَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِّنْ عُلَمَاءِ الْحِجَازِ وَ الْعِرَاقِ قَالَ: يُطْعِمُ فِيْ كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ كُلَّ مِسْكِيْنٍ ثُلُثَ صَاعٍ فِيْ رَمَضَانَ. قَالَ أَهْلُ الْحِجَازِ: يُطْعِمُ كُلَّ مِسْكِيْنٍ مُدًّا مِّنْ طَعَامٍ، تَمْرًا كَانَ أَوْ غَيْرَهُ. وَ قَالَ الْعِرَاقِيُّوْنُ: يُطْعِمُ كُلَّ مِسْكِيْنٍ صَاعاً مِّنْ تَمْرٍ. فَأَمَّا ثُلُثُ صَاعٍ، فَلَسْتُ أَحْفَظُ عَنْ أَحَدٍ مِّنْهُمْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَّكُوْنَ تَرْكُ ذِكْرِ الْأَمْرِ بِصِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّ السُّؤَالَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ إِنَّمَا كَانَ فِيْ رَمَضَانَ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ الشَّهْرُ، وَ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ لِهٰذِهِ الْحُوْبَةِ لَا يُمْكِنُ الْاِبْتِدَاءُ فِيْهِ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يُقْضَى شَهْرُ رَمَضَانَ، وَ بَعْدَ مَضْيِ يَوْمٍ مِّنْ شَوَّالٍ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُجَامِعَ بِإِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً، إِذِ الْإِطْعَامُ مُمْكِنٌ فِيْ رَمَضَانَ لَوْ كَانَ الْمُجَامِعُ مَالِكاً لِقَدْرِ الْإِطْعَامِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِمَّا يَجُوْزُ لَهُ فِعْلُهُ مُعَجَّلًا، دُوْنَ مَا لَا يَجُوْزُ لَهُ فِعْلُهُ إِلَّا بَعْدَ مَضْيِ أَيَّامٍ وَّلَيَالٍ وَ اللّٰهُ أَعْلَمُ. وَ لَسْتُ أَحْفَظُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ أَخْبَارِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ السُّؤَالَ مِنَ الْمُجَامِعِ قَبْلَ أَنْ يَنْقَضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ

الفاظ ثابت ہوں۔ کیونکہ امام زہری رحمہ اللہ کی روایت میں ہے: ''ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ یا بیس صاع کھجوریں تھیں۔ یہ امام زہری سے منصور بن معتمر کی خبر ہے۔ جبکہ ہقل بن زیاد نے امام اوزاعی کے واسطے سے امام زہری سے بیان کیا ہے: ''پندرہ صاع'' میں نے یہ دونوں روایات بعد میں بیان کر دی ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ کسی حجازی یا عراقی عالم دین نے یہ فتویٰ دیا ہو کہ رمضان میں جماع کے کفارے میں ہر مسکین کو تہائی صاع کھلائے۔ حجاز کے علماء کہتے ہیں: ''وہ ہر مسکین کو ایک مد کھانا کھلا دے، وہ کھجوریں ہوں یا دیگر اناج۔ جبکہ عراقی علماء کہتے ہیں: '' ہر مسکین کو ایک صاع کھجوریں کھلائے۔ جبکہ تہائی صاع کے متعلق میری معلومات کے مطابق کسی نے نہیں کہا۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ ممکن ہے کہ اس روایت میں دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے کا حکم اس لیے چھوڑ دیا گیا ہو کیونکہ اس روایت میں یہ سوال رمضان المبارک کے دوران مہینہ مکمل ہونے سے پہلے کیا گیا ہے۔ جبکہ اس گناہ کی وجہ سے دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے کی ابتدا رمضان المبارک کے مکمل ہونے اور شوال کا ایک دن گزرنے کے بعد ہی ممکن ہے۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ نے جماع کرنے والے کو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا حکم دیا کیونکہ اگر جماع کرنے والا مساکین کو کھانا کھلانے کی قدرت رکھتا ہو تو رمضان المبارک میں یہ کفارہ ادا کرنا ممکن ہے۔ اس طرح نبی کریم ﷺ نے اسے وہ حکم دیا ہے جس پر عمل کرنا فوری ممکن تھا اور اس کا حکم نہیں دیا جس پر عمل کرنا کئی دن اور راتوں کے بعد ہی ممکن تھا۔ واللہ اعلم۔ اور مجھے یاد نہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی کسی روایت میں یہ مذکور ہو کہ جماع کرنے والے کا سوال ماہ رمضان کے مکمل ہونے

فَجَازَ إِذَا كَانَ السُّؤَالُ بَعْدَ مَضْيِ رَمَضَانَ أَن يُؤْمَرَ بِصِيَامِ شَهْرَيْنِ ، لِأَنَّ الصِّيَامَ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ لِلْكَفَّارَةِ جَائِزَةٌ .

سے پہلے تھا۔ لہٰذا اگر یہ سوال رمضان المبارک کے بعد ہوتو پھر اسے دو ماہ کے روزے رکھنے کا حکم بھی دیا جا سکتا ہے کیونکہ اس وقت ہی کفارے کے طور پر روزے رکھنا جائز وممکن ہے۔"

فوائد :......اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ حالت روزہ میں جماع کے کفارہ میں ترتیب لازم نہیں اور گردن آزاد کرنے کی استطاعت رکھنے والا صدقہ کر سکتا ہے، درست نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ہی واقعہ ہے اور گزشتہ احادیث میں کفارہ کی ترتیب بیان ہوئی ہے۔ لہٰذا گردن آزاد کرنے کی طاقت رکھنے والا گردن ہی آزاد کرے گا، پھر اگر اس سے قاصر ہے تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور اگر روزوں کی طاقت نہ ہوتو پھر صدقہ لازم آئے گا۔

٥٩..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُجَامِعَ فِيْ رَمَضَانَ إِذَا مَلَكَ مَا يُطْعِمُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً، وَ لَمْ يَمْلِكْ مَعَهُ قُوْتَ نَفْسِهِ وَعِيَالِهِ، لَمْ تَجِبْ عَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ رمضان میں جماع کرنے والا شخص جب ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی ملکیت رکھتا ہو لیکن اس کے پاس اپنی اور اپنے گھر والوں کو خوراک میسر نہ ہوتو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

١٩٤٨ ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ عَائِشَةَ ، قَالَ: إِنَّا لَجِيَاعٌ مَّا لَنَا شَيْءٌ . هٰذَا فِيْ خَبَرِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، وَ فِيْ خَبَرِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ: مَالَنَا عَشَاءُ لَيْلَتِهِ ، وَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحْوَجَ مِنَّا .

"امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "حضرت عائشہ کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں: "بے شک ہم خود بھوکے ہیں، ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے۔" یہ بات عمرو بن حارث کی روایت میں ہے اور عبدالرحمٰن بن حارث کی روایت میں ہے۔ "ہمارے پاس رات کا کھانا بھی نہیں ہے۔" اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: "مدینہ منورہ کے دو پتھریلے علاقوں کے درمیان ہم سے زیادہ محتاج اور تنگ دست کوئی نہیں ہے۔"

فوائد......اگر حالت روزہ میں بیوی سے مباشرت کا مرتکب کفارہ جماع کی کسی بھی شق سے عہدہ برآ ہونے سے معذور ہو اور خود اتنا محتاج ہو کہ صدقہ وخیرات کا مستحق ہے تو امام وحاکم کفارہ پر لازم آنے والا صدقہ خود ادا کر دے اور اگر وہ شخص صدقہ کا واقعی مستحق ہوتو مذکورہ صدقہ اسی شخص کو دے دے تو ایسا کرنا جائز ومسنون ہے۔

٦٠..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِسْتِغْفَارِ لِلْمَعْصِيَةِ الَّتِيْ ارْتَكَبَهَا الْمُجَامِعُ فِيْ صَوْمِ رَمَضَانَ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْكَفَّارَةَ بِعِتْقٍ وَّلَا بِإِطْعَامٍ، وَّلَا يَسْتَطِيْعُ صَوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ وَالْأَمْرِ بِإِطْعَامِ التَّمْرِ فِيْ كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کا روزہ جماع کر کے توڑنے کا گناہ کرنے والے شخص کو استغفار کرنے کا حکم دینے کا

بیان۔ جبکہ وہ گردن آزاد کرنے اور کھانا کھلانے کا کفارہ ادا نہ کر سکتا ہو اور نہ وہ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتا ہو۔ اور رمضان المبارک میں جماع کرنے کا کفارہ کھجوریں کھلا کر ادا کرنے کے حکم کا بیان

۱۹٤۹ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ رَجُلٍ جَامَعَ أَهْلَهُ فِيْ رَمَضَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِيْ.........

أَبُوهُرَيْرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ. قَالَ: ((وَيْحَكَ مَا شَأْنُكَ؟)) قَالَ: وَقَعْتُ عَلٰى أَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ. قَالَ: ((أَعْتِقْ رَقَبَةً)). قَالَ: مَا أَجِدُهَا. ((قَالَ صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)). قَالَ: مَا أَسْتَطِيْعُ. قَالَ: ((أَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً)). قَالَ: مَا أَجِدُهُ. قَالَ: فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِرْقٍ فِيْهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: ((خُذْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ)) قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَقَّ بِهِ مِنْ أَهْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ طَنْبَيِ الْمَدِيْنَةِ أَحَداً أَحْوَجَ إِلَيْهِ مِنِّيْ. فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ. قَالَ: ((خُذْهُ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس اثنا میں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہوگیا ہوں۔ آپ نے کہا: تمہارا بھلا ہو تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک گردن آزاد کرو۔ اس نے کہا: میرے پاس گردن آزاد کرنے کی قوت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔'' اس نے عرض کی: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ نے حکم دیا: ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا دو، اس نے کہا: میرے پاس اتنا اناج بھی نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں تو آپ نے فرمایا: ''یہ ٹوکرا لے لو اور اس کا صدقہ کر دو۔'' وہ کہنے لگا: ''اے اللہ کے رسول! میں اپنے گھر والوں سے زیادہ اس کا حقدار کسی کو نہیں پاتا، مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان مجھ سے زیادہ اس کا محتاج کوئی نہیں ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوب ہنس دیئے حتی کہ آپ کے نوکیلے دانت مبارک ظاہر ہوگئے۔ آپ نے فرمایا: لے لو اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو۔''

فوائد :...... حالت روزہ میں بیوی سے مباشرت کا مرتکب شخص اگر کفارہ جماع کی تمام صورتوں سے عہد برآء ہونے سے معذور ہو اور خود صدقہ کا زیادہ مستحق ہو تو کفارہ جماع کا صدقہ اسے لوٹا دینا چاہیے اور اسے اپنے گناہ سے

(۱۹٤۹) صحيح لغيره: تقدم تخريجه برقم: ۱۹٤٤، ۱۹٤٥.

استغفار کرنے کی تلقین کرنی چاہیے تاکہ استغفار کے ذریعے اس کے گناہ کا مداوا ہو سکے۔

٦١..... بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ مِكْيَلِ التَّمْرِ لِإِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً فِيْ كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ فِيْ صَوْمِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے روزے کی حالت میں جماع کرنے کے کفارے میں ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کے لیے کھجوریں ناپنے کے برتن کی مقدار کا بیان

١٩٥٠ - حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا مُؤَمَّلٌ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا مَنْصُوْرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ: فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ أَوْ عِشْرُوْنَ صَاعاً مِّنْ تَمْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ عَنْكَ))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''تو رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ یا بیس صاع کھجوریں تھیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہ لے لو اور اپنی طرف سے (مساکین کو) کھلا دو۔''

١٩٥١ - حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا مِهْرَانُ بْنُ أَبِيْ عُمَرَ الرَّازِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَّ حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَ مَنْصُوْرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلاً أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَ قَالَ: فَأُتِيَ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعاً، أَوْ عِشْرِيْنَ صَاعاً. إِلَّا أَنَّهُ غَلَطَ فِي الْإِسْنَادِ فَقَالَ: عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، وَ فِيْ خَبَرِ حَجَّاجٍ أَيْضاً عَنِ الزُّهْرِيِّ: فَجِيْءَ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ خَمْسَةُ عَشَرَ صَاعاً مِّنْ تَمْرٍ إِلَّا أَنَّ الْحَجَّاجَ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ. سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔'' اور فرمایا: ''پس آپ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ یا بیس صاع کھجوریں تھیں۔'' مگر اس کی سند میں غلطی ہوئی ہے۔ کہا: عن ابی سلمۃ۔ اور حجاج کی روایت میں ہے: ''عن الزھری۔ ''تو آپ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں۔'' لیکن حجاج نے امام زہری سے سنا نہیں ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں نے محمد بن عمرو کو بیان

(١٩٥٠) اسناده ضعيف: مؤمل ابن اسماعیل خراب حافظہ والا ہے۔ تقدم تخريجه برقم: ١٩٤٤.

(١٩٥١) سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب ما جاء في كفارة من افطر يوما من رمضان، حديث: ١٦٧١ـ مسند احمد: ٢/ ٢٠٨ من طريق سعيد بن المسيب.

عَمْرَةَ يَحْكِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ هُشَيْمٍ، قَالَ: قَالَ الْحَجَّاجُ: صِفْ لِي الزُّهْرِيَّ لَمْ يَكُنْ يَرَاهُ.

کرتے ہوئے سنا وہ احمد بن ابی ظبیہ کی سند سے ہشیم سے بیان کرتے ہیں کہ حجاج نے کہا: ''مجھے امام زہری رحمہ اللہ کا حلیہ بیان کرو۔ انہوں نے امام زہری کو دیکھا نہیں تھا۔''

٦٢..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى خِلَافِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ إِطْعَامَ مِسْكِيْنٍ وَّاحِدٍ طَعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً فِيْ سِتِّيْنَ يَوْماً، كُلَّ يَوْمٍ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ جَائِزٌ فِيْ كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ فِيْ صَوْمِ رَمَضَانَ، فَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ إِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً وَّبَيْنَ طَعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً، وَّمَنْ فَهِمَ لُغَةَ الْعَرَبِ عَلٰى أَنَّ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً لَّا يَكُوْنُ إِلَّا وَ كُلُّ مِسْكِيْنٍ غَيْرَ الْآخَرِ

ان لوگوں کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ رمضان المبارک کے روزے کے دوران جماع کرنے کے کفارے میں ایک ہی مسکین کو ساٹھ دنوں میں ساٹھ مساکین کا کھانا کھلانا جائز ہے۔ ہر روز ایک مسکین کا کھانا اسے دے دیا جائے۔ اس شخص نے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے اور ساٹھ مسکینوں کے کھانے میں فرق نہیں کیا۔ جو شخص لغتِ عرب کو سمجھتا ہو وہ جانتا ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا اسی وقت ممکن ہے جب ہر مسکین دوسرے سے مختلف ہو

١٩٥٢۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِي خَبَرِ الزُّهْرِيِّ ((أَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً)).

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''امام زہری کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں: ''ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ کفارہ جماع میں ساٹھ مساکین کو ایک ساتھ کھانا کھلانا چاہیے، ایک مسکین کو ساٹھ دن مسلسل کھانا کھلانے سے یہ کفارہ ادا نہیں ہوگا، کیونکہ ساٹھ مساکین کا اطلاق علیحدہ شخصیات پر ہوتا ہے۔ ایک فرد پر نہیں ہوتا۔

٦٣..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صِيَامَ الشَّهْرَيْنِ فِيْ كَفَّارَةِ الْجِمَاعِ لَا يَجُوْزُ مُتَفَرِّقاً إِنَّمَا يَجِبُ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جماع کے کفارے میں دو ماہ کے متفرق روزے رکھنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ دو ماہ مسلسل روزے رکھنا واجب ہے

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام زہری کی حمید کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''تو تم دو ماہ مسلسل روزے رکھو۔''

(١٩٥٢) انظر الحديث المتقدم برقم: ١٩٤٩.

٦٤..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُجَامِعَ إِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَفَرَّطَ فِي الصِّيَامِ، حَتَّى تَنْزِلَ بِهِ الْمَنِيَّةُ، قُضِيَ الصَّوْمُ عَنْهُ، كَالدَّيْنِ يَكُوْنُ عَلَيْهِ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ دَيْنَ اللّٰهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ مِنْ دُيُوْنِ الْعِبَادِ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب جماع کرنے والے پر دو ماہ کے مسلسل روزے واجب ہوں اور وہ ان کی ادائیگی میں کوتاہی برتے حتیٰ کہ اسے موت آ لے تو اس کی طرف سے روزے کی قضا دی جائے گی جیسا کہ اس کا مالی قرض ادا کیا جاتا ہے۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کا قرض بندوں کے قرض کی نسبت ادائیگی کا زیادہ مستحق ہے

١٩٥٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ وَ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَ عَطَاءٍ وَّ مُجَاهِدٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُخْتِيْ مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ . قَالَ: لَوْ كَانَ عَلٰى أُخْتِكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَحَقُّ اللّٰهِ أَحَقُّ)).

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے عرض کیا: ”میری بہن فوت ہوگئی ہے اور اس پر مسلسل دو ماہ کے روزے واجب ہیں، آپ نے فرمایا: ”اگر تمہاری بہن پر (مالی) قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تو اللہ کا حق ادائیگی کا زیادہ حق دار ہے۔“

فوائد :...... جو شخص کفارہ جماع میں دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ رہا ہو اگر وہ اس دوران فوت ہو جائے اور کچھ روزے اس کے ذمہ باقی ہوں تو اس کے ورثاء اس کی طرف سے روزہ کی قضا دیں گے۔ کیونکہ یہ اس پر قرض ہے اور جیسے قرض کے ذمہ دار میت کے ورثاء ہوتے ہیں اسی طرح روزہ کی قضاء بھی ورثاء دیں گے۔

٦٥..... بَابُ أَمْرِ الْمُجَامِعِ بِقَضَاءِ صَوْمِ يَوْمٍ مَّكَانَ الْيَوْمِ الَّذِيْ جَامَعَ فِيْهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِداً لِّلْكَفَّارَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا قَبْلُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ

جماع کرنے والے کو اس دن کے بدلے ایک روزے کی قضا دینے کے حکم کا بیان جس دن میں اس نے جماع کیا تھا۔ جبکہ اس کے پاس مذکورہ کفارہ موجود نہ ہو۔ بشرطیکہ حدیث صحیح ہو۔ کیونکہ میرا دل اس روایت سے مطمئن نہیں ہے

(١٩٥٣) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب من مات وعلیه صوم، حدیث: ١٩٥٣ تعلیقاً۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب قضاء صوم عن المیت، حدیث: ١١٤٨۔ سنن ترمذی: ٧١٦۔ سنن ابن ماجه: ١٧٥٨۔ سنن کبری نسائی: ٢٩٢٦.

١٩٥٤ ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ، نَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَدْ وَقَعَ بِأَهْلِهِ فِي رَمَضَانَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ قَالَ فِي اٰخِرِهِ: ((فَصُمْ يَوْماً ، وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْإِسْنَادُ وَهْمٌ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور وہ رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر چکا تھا۔ پھر مکمل حدیث بیان کی اور آخر میں فرمایا: ''تو (اس کی قضا میں) ایک روزہ رکھو اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ سند وہم ہے۔''

١٩٥٥ ـ اَلْخَبَرُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، هُوَ الصَّحِيْحُ لَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ . قَدْ رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ مِثْلَ خَبَرِ الزُّهْرِيِّ . وَقَالَ فِيْ خَبَرِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَا: ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، قَالَ هَارُوْنُ: قَالَ حَجَّاجٌ: وَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ . حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ: الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ شَيْئاً .

''امام صاحب فرماتے ہیں: مذکورہ بالا حدیث کی سند میں ابن شہاب زہری رحمہ اللہ، حمید بن عبدالرحمٰن سے بیان کریں تو یہ صحیح ہوگی۔ اور ابوسلمہ سے بیان کریں تو یہ صحیح نہیں ہوگا۔'' جناب حجاج بن ارطاہ نے بھی یہ روایت عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده کی سند سے روایت کی ہے۔'' امام ابن مبارک کہتے ہیں۔'' حجاج بن اُطاہ نے امام زہری رحمہ اللہ سے کچھ نہیں سنا۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حالت روزہ میں جماع کا ارتکاب کرنے والا شخص اگر اس کے کفارہ سے قاصر ہو تو اس روزہ کے عوض، جو اس نے رمضان میں مباشرت کی وجہ سے فاسد کیا تھا، رمضان کے بعد ایک دن کا روزہ

(١٩٥٤) صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب كفارة من اتى اهله فی رمضان، حديث : ٢٣٩٣.

(١٩٥٥) اسناده حسن: مصنف ابن ابی شيبة: ٣/١٠٦، ح: ٩٧٨٧ـ سنن كبرىٰ بيهقی: ٤/٢٢٦.

رکھے گا، اور اپنی غلطی کی معافی طلب کرے گا۔

٦٦..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الِاسْتِقَاءَ عَلَى الْعَمَدِ يُفْطِرُ الصَّائِمَ

اس بات کا بیان کہ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

١٩٥٦۔ نَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطِيعِيُّ، وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ وَ جَمَاعَةٌ، وَ هٰذَا حَدِيثُ أَبِي مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ -وَ هُوَ الْمُعَلِّمُ- ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ يَعِيشَ بْنَ الْوَلِيدِ حَدَّثَهُ، أَنَّ مَعْدَانَ بْنَ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ......... أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ، فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ.

''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی تو روزہ چھوڑ دیا۔'' جناب معدان کہتے ہیں: ''پس میں دمشق کی مسجد میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے انہیں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بیان کی۔ تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا ہے۔ میں نے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو کا پانی انڈیلا تھا۔''

١٩٥٧۔ غَيْرَ أَنَّ الْبِسْطَامِيَّ وَ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى، قَالَا: عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَعْدَانَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ. وَالصَّوَابُ مَا قَالَ أَبُو مُوسَى إِنَّمَا هُوَ يَعِيشُ، عَنْ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

''امام صاحب نے مذکورہ بالا حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔''

١٩٥٨۔ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ بَكْرِ بْنِ غَيْلَانَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، نَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

(١٩٥٦) صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب الصائم يستقی عامدا، حديث: ٢٣٨١۔ سنن ترمذی: ٨٧۔ سنن كبرى نسائی: ٣١٠٨، ٣١١٠۔ سنن الدارمی: ١٧٣٨۔ مسند احمد: ٦/٤٤٣۔

(١٩٥٧) صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب الصائم يستقی عامدا، حديث: ٢٣٨١۔ سنن ترمذی: ٨٧۔ سنن كبرى نسائی: ٣١٠٨، ٣١١٠۔ سنن الدارمی: ١٧٣٨۔ مسند احمد: ٦/٤٤٣۔

كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَعِيْشَ.......... عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى.

''جناب معدان بن ابی طلحہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ابوموسیٰ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔''

١٩٥٩۔ وَرَوَاهُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ، عَنْ يَحْيٰى، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ إِخْوَانِنَا يُرِيْدُ الْأَوْزَاعِيَّ عَنْ يَعِيْشَ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَهُ. مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِالصَّمَدِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: فِي مَسْجِدِ دِمَشْقِ. حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ -يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيَّ نَا هِشَامٌ، غَيْرَ أَنَّ أَبَا مُوْسٰى قَالَ عَنْ يَعِيْشِ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ هِشَامٍ، وَأَمَّا بُنْدَارٌ فَنِسْبَةٌ إِلٰى جَدِّهِ، وَقَالَا: إِنَّ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ فَبِرِاوِيَةِ هِشَامٍ وَحَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ عُلِمَ أَنَّ الصَّوَابَ مَا رَوَاهُ أَبُوْ مُوْسٰى، وَأَنَّ يَعِيْشَ بْنَ الْوَلِيْدِ سَمِعَ مِنْ مَعْدَانَ، وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا أَبُوْهُ.

''جناب معدان نے عبدالصمد کی روایت جیسی روایت بیان کی ہے مگر اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''دمشق کی مسجد میں۔''

٦٧..... بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمُسْتَقِيْءِ عَمَدًا

جو شخص جان بوجھ کر قے کرے اس پر روزے کی قضا دینا واجب ہے

وَإِسْقَاطِ الْقَضَاءِ عَمَّنْ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ. وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ إِيْجَابَ الْكَفَّارَةِ عَلَى الْمُجَامِعِ لَا لِعِلَّةِ الْفِطْرِ فَقَطْ، إِذْ لَوْ كَانَ لِعِلَّةِ الْفِطْرِ فَقَطْ لَا لِلْجِمَاعِ خَاصَّةً، كَانَ عَلٰى كُلِّ مُفْطِرٍ الْكَفَّارَةُ، وَالْمُسْتَقِيْءُ عَمَدًا مُفْطِرٌ بِحُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْكَفَّارَةُ غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَلَيْهِ.

اور جس پر قے غالب آ جائے اس پر قضا واجب نہیں ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جماع کرنے والے پر کفارے کے وجوب کی علت صرف روزہ ٹوٹنا نہیں ہے۔ کیونکہ اگر کفارہ صرف روزہ ٹوٹنے کی وجہ سے واجب ہوتا اور

(١٩٥٨) اسناده صحيح: سنن كبرى نسائى: ٣١١٠ انظر الحديث السابق.

(١٩٥٩) سنن كبرى نسائى: ٣١١٢ انظر الحديث السابق.

جماع کی وجہ سے خاص نہ ہوتا تو پھر ہر روزہ توڑنے والے پر کفارہ واجب ہوتا۔ جبکہ عمداً قے کرنے والے کا روزہ نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر کفارہ واجب نہیں ہے

١٩٦٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا اسْتَقَاءَ الصَّائِمُ أَفْطَرَ، وَ إِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ لَمْ يُفْطِرْ)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب روزہ دار جان بوجھ کر قے کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور جب قے اس پر غالب آ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔''

١٩٦١۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيٌّ مَرَّةً أُخْرٰى، فَقَالَ: مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَ مَنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

''امام صاحب اپنے استاد علی بن حجر سعدی کی دوسری روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص کو قے خود بخود آ جائے تو اس پر قضا دینا واجب نہیں ہے اور جو جان بوجھ کر قے کرے تو وہ اس کی قضا دے۔''

فوائد:......١۔ (یہ احادیث) دلیل ہیں کہ خود بخود قے آئے تو نہ اس کا روزہ باطل ہوتا ہے اور نہ اس پر اس دن کے روزہ کی قضاء لازم آتی ہے اور جو شخص عمداً قے کرے حالانکہ قے کا غلبہ نہ ہو تو اس کا روزہ باطل ہو جاتا ہے اور اس پر اس دن کے روزہ کی قضاء واجب ہے۔ (نیل الاوطار: ٧/ ٤٩)

٢۔ ابن منذر نے اس مسئلہ پر اجماع نقل کیا ہے کہ جان بوجھ کر قے کرنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ (عون المعبود: ٧/ ٦٠۔٦١)

٦٨..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْحِجَامَةَ تُفْطِرُ الْحَاجِمَ وَ الْمَحْجُوْمَ جَمِيْعاً

اس بات کا بیان کہ سینگی لگوانے سے سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

(١٩٦٠) اسناده صحيح: سنن ابي داود، كتاب الصيام، باب الصائم يستقي عامدا، حديث: ٢٣٨٠۔ سنن ترمذي: ٧٢٠۔ سنن ابن ماجه: ١٦٧٦۔ سنن كبرى نسائي: ٣١١٧۔ مسند احمد: ٢/ ٤٩٨.

(١٩٦١) اسناده صحيح: انظر الحديث السابق.

١٩٦٢ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي أَبُوْ عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ، حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ قِلَابَةَ الْجُرْمِيُّ، أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحْبِيَّ حَدَّثَهُ.........

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔''

١٩٦٣ـ وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثَنَا مُبَشِّرٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيْلَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ قِلَابَةَ الْجُرْمِيُّ، عَنْ أَبِيْ أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، حَدَّثَنِيْ.........

ثَوْبَانُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِثَمَانَ عَشَرَ خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى الْبَقِيْعِ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ)). هٰذَا حَدِيْثُ الْوَلِيْدِ.

''رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک کی اٹھارہ تاریخ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بقیع کی طرف گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سینگی لگواتے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سینگی لگانے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔'' یہ ولید رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے۔''

١٩٦٤ـ ثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ الْعَبَّاسُ: نَا، وَ قَالَ الْحُسَيْنُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ.........

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ)). سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا أَعْلَمُ فِيْ

''حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ ختم ہو جاتا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں: میں نے عباس بن عبدالعظیم عنبری کو سنا وہ فرماتے تھے: میں نے علی بن عبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ''

(١٩٦٢) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب فی الصائم يحتجم، حديث: ٢٢٦٧ـ سنن كبرىٰ نسائی: ٣١٢٥ـ سنن ابن ماجه: ١٦٨٠ـ مسند احمد: ٥/٢٨٠ـ سنن الدارمی: ١٧٣١.

(١٩٦٣) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب فی الصائم يحتجم، حديث: ٢٢٦٧ـ سنن كبرىٰ نسائی: ٣١٢٥ـ سنن ابن ماجه: ١٦٨٠ـ مسند احمد: ٥/٢٨٠ـ سنن الدارمی: ١٧٣١.

(١٩٦٤) اسناده صحيح: سنن ترمذی، كتاب الصوم، باب ما جاء فی كراهية الحجامة الصائم، حديث: ٧٧٤ـ مسند احمد: ٣/٤٦٥ـ مستدرك حاكم: ١/٤٢٨.

((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ))، حَدِيْثاً أَصَحَّ مِنْ ذَا. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ أَيْضًا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيٰى.

سینگی لگانے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ ختم ہو جاتا ہے۔" مجھے اس مسئلہ میں اس سے بڑھ کر صحیح کسی حدیث کا علم نہیں۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہ روایت معاویہ بن سلام نے بھی یحییٰ بن ابی کثیر سے بیان کی ہے۔"

١٩٦٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الشَّيْبَانِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: وَ حَدَّثَنِيْ عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ أَبُوْ عُثْمَانَ الرَّهَاوِيُّ، ثَنَا.........

مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِيْ كِتَابِ ((الْكَبِيْرِ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَقَدْ ثَبَتَ الْخَبَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ)). فَقَالَ بَعْضُ مَنْ خَالَفَنَا فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ: إِنَّ الْحِجَامَةَ لَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ، وَ احْتَجَّ بِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَ هُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ، وَ هٰذَا الْخَبَرُ غَيْرُ دَالٍّ عَلَى أَنَّ الْحِجَامَةَ لَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا احْتَجَمَ وَ هُوَ صَائِمٌ فِيْ سَفَرٍ، لَا فِيْ حَضَرٍ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَطُّ مُحْرِماً مُقِيْماً بِبَلَدِهِ، إِنَّمَا كَانَ مُحْرِماً وَّ هُوَ مُسَافِرٌ، وَ الْمُسَافِرُ وَ إِنْ كَانَ نَاوِياً لِلصَّوْمِ قَدْ مَضَى عَلَيْهِ بَعْضُ النَّهَارِ، وَ هُوَ صَائِمٌ عَنِ الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ، وَ أَنَّ الْأَكْلَ وَ الشُّرْبَ يُفْطِرَانِهِ، لَا كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْمُسَافِرَ إِذَا دَخَلَ الصَّوْمُ لَمْ

"امام صاحب نے معاویہ بن سلام کی حدیث کی سند بیان کی ہے اور کہتے ہیں کہ میں نے یہ مکمل باب کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یقیناً نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث صحیح ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: "سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔" اس مسئلہ میں ہمارے ایک مخالف نے یہ کہا ہے کہ سینگی لگوانے سے روزے دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور اس نے دلیل یہ دی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی ہے جبکہ آپ حالت احرام میں بھی تھے اور یہ روایت اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ سینگی لگوانے سے روزے دار کا روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس وقت سینگی لگوائی تھی جبکہ آپ سفر کے دوران روزہ رکھے ہوئے تھے۔ آپ اس وقت مقیم نہیں تھے۔ کیونکہ آپ حالت احرام میں اپنے شہر میں کبھی مقیم نہیں رہے بلکہ آپ حالت احرام میں سفر میں تھے۔ جبکہ مسافر نے اگرچہ روزے کی نیت کی ہو اور دن کا کچھ حصہ گزر بھی چکا ہو اور وہ کھانے پینے سے رکا ہوا ہو تو کھانے پینے سے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور بعض علماء کو جو وہم ہوا ہے وہ صحیح نہیں ہے کہ مسافر جب روزہ رکھ لے تو پھر اس کے لیے اس روزے کو

(١٩٦٥) صحيح: مستدرك حاكم: ١/٤٢٨.

يَـكُنْ لَهُ أَن يُّفْطِرَ إِلٰى أَن يُّتِمَّ صَوْمَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ الَّـذِيْ دَخَـلَ فِيْـهِ . فَـإِذَا كَانَ لَـهُ أَن يَّأْكُلَ وَ يَشْـرَبَ وَ قَـدْ نَـوَى الـصَّـوْمَ ، وَ قَـدْ مَضٰى بَـعْـضُ الـنَّـهَـارِ وَ هُوَ صَائِمٌ يُفْطِرُ بِالْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ ، جَازَ لَهُ أَن يَّحْتَجِمَ وَ هُوَ مُسَافِرٌ فِي بَـعْـضِ نَهَـارِ الصَّوْمِ ، وَ إِنْ كَانَتِ الْحِجَامَةُ مُـفْطِرَةً . وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ لِلصَّائِمِ أَن يُّفْطِرَ بِـالْأَكْـلِ وَ الشُّـرْبِ فِـي السَّـفَرِ فِيْ نَهَارٍ قَدْ مَضٰى بَعْضُهُ وَ هُمْ صَائِمٌ .

مکمل کیے بغیر کھولنا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا اگر مسافر کے لیے روزے کی نیت کرنے کے بعد کھانا پینا جائز ہے جبکہ دن کا کچھ حصہ گزر بھی چکا ہو اور وہ روزہ رکھے ہوئے ہو تو کھانے پینے سے اس کا روزہ ختم ہو جائے گا، تو پھر اس کے لیے سفر کے دوران روزے کی حالت میں سینگی لگوانا بھی جائز ہے اگرچہ سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو۔ اور اس بات کی دلیل کہ مسافر کے لیے دوران سفر کھانا کھا کر یا مشروب پی کر روزہ کھولنا جائز ہے جبکہ وہ روزے کی حالت میں دن کا کچھ حصہ گزار بھی چکا ہو۔ (درج ذیل حدیث ہے۔)

١٩٦٦ـ أَنَّ أَحْـمَـدَ بْـنَ عَبْـدَةَ حَـدَّثَـنَـا ، قَـالَ: ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، ثَنَا سَعِيْدٌ الْجَرِيْرِيُّ ، عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتٰـى عَـلٰـى نَهْـرٍ مِّـنْ مَّـاءِ السَّمَاءِ فِي يَوْمٍ صَـائِفٍ وَّ الْـمَشَاةُ كَثِيْرٌ ، وَ النَّاسُ صِيَامٌ ، فَـوَقَفَ عَلَيْهِ ، فَإِذَا فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ ، فَقَالَ: ((يَـاأَيُّهَـا الـنَّـاسُ اشْرَبُوْا)) . فَجَعَلُوْا يَـنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ . قَالَ: ((إِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، إِنِّـيْ رَاكِبٌ ، وَ أَنْتُمْ مُشَاةٌ وَ إِنِّيْ أَيْسَرُكُمْ ، اشْرَبُوْا)) . فَجَعَلُوْا يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ مَا يَصْنَعُ فَـلَـمَّا أَبَوْا ، حَوَّلَ وَرِكَهُ ، فَنَزَلَ وَ شَرِبَ وَ شَرِبَ النَّاسُ . وَخَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّ أَنَسِ بْنِ مَـالِكٍ خَرَّجْتُهُـمَـا فِـيْ كِتَابِ الصِّيَامِ فِيْ كِتَـابِ الْـكَبِيْـرِ . أَفَيَجُوْزُ لِجَاهِلٍ أَن يَّقُوْلَ: الشُّرْبُ جَائِزٌ لِّلصَّائِمِ ، وَ لَا يُفَطِّرُ الشُّرْبُ

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شدید گرمی والے دن بارش کے پانی کی نہر پر تشریف لائے جبکہ پیدل چلنے والے افراد کی تعداد بہت زیادہ تھی اور لوگوں نے روزہ بھی رکھا ہوا تھا تو آپ اس نہر پر کھڑے ہوگئے تو ناگہاں لوگوں کی ایک جماعت بھی پہنچ گئی تو آپ نے فرمایا: "اے لوگو! پانی پی لو۔" تو وہ آپ کی طرف دیکھنے لگے (کہ آپ خود کیا عمل کرتے ہیں) آپ نے فرمایا: "میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ بے شک میں سوار ہوں اور تم پیدل چل رہے ہو، اور میں تمہاری نسبت آسانی اور سہولت میں ہوں، تم پانی پی لو۔" وہ آپ کی طرف دیکھتے رہے کہ آپ کیا عمل کرتے ہیں۔ پھر جب انہوں نے پانی پینے سے احتراز کیا تو آپ نے اپنا قدم موڑا اور سواری سے نیچے اتر آئے اور پانی پی لیا۔ اور (یہ دیکھ کر) لوگوں نے بھی پانی پی لیا۔" امام

(١٩٦٦) اسناده صحيح: مسند احمد: ٣/٢١ـ صحيح ابن حبان: ٣٥٤٢.

الصَّائِمَ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ وَ هُوَ صَائِمٌ بِالشُّرْبِ، فَلَمَّا امْتَنَعُوْا شَرِبَ وَ هُوَ صَائِمٌ، وَ شَرِبُوْا. فَمَنْ يَعْقِلُ الْعِلْمَ، وَ يَفْهَمُ الْفِقْهَ، يَعْلَمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَارَ مُفْطِرًا وَّ أَصْحَابُهُ لِشُرْبِ الْمَاءِ، وَ قَدْ كَانُوْا نَوَوُا الصَّوْمَ، وَ مَضَى بِهِمْ بَعْضُ النَّهَارِ، وَ كَانَ لَهُمْ أَن يُفْطِرُوْا إِذْ كَانُوْا فِي السَّفَرِ لَا فِي الْحَضَرِ . وَ كَذٰلِكَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّحْتَجِمَ وَ هُوَ صَائِمٌ فِي السَّفَرِ، وَ إِنْ كَانَتِ الْحِجَامَةُ تُفْطِرُ الصَّائِمَ، لِأَنَّ مَنْ جَازَ لَهُ الشُّرْبُ وَ إِنْ كَانَ الشُّرْبُ مُفْطِراً، جَازَ لَهُ الْحِجَامَةُ وَ إِنْ كَانَ بِالْحِجَامَةِ مُفْطِراً، فَأَمَّا مَا احْتَجَّ بِهٖ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ أَنَّ الْفِطْرَ مِمَّا يَدْخُلُ، وَ لَيْسَ مِمَّا يَخْرُجُ، فَهٰذَا جَهْلٌ وَ إِغْفَالٌ مِنْ قَائِلِهٖ، وَ تَمْوِيْهٌ عَلٰى مَنْ لَّا يُحْسِنُ الْعِلْمَ، وَ لَا يَفْهَمُ الْفِقْهَ، وَ هٰذَا الْقَوْلُ مِنْ قَائِلِهٖ خِلَافُ دَلِيْلِ كِتَابِ اللّٰهِ، وَخِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ خِلَافُ قَوْلِ أَهْلِ الصَّلَاةِ مِنْ أَهْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً، إِذَا جُعِلَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَلٰى ظَاهِرِهَا . قَدْ دَلَّ اللّٰهُ فِيْ مُحْكَمِ تَنْزِيْلِهٖ أَنَّ الْمُبَاشَرَةَ هِيَ الْجِمَاعُ فِيْ نَهَارِ الصِّيَامِ، وَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ

صاحب فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما کی روایات ''کتاب الکبیر'' کی کتاب الصیام میں بیان کر دی ہیں۔ کیا کسی جاہل آدمی کے لیے یہ کہنا جائز ہے کہ روزے دار کے لیے مشروب پینا جائز ہے اور مشروب پینے سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو پانی پینے کا حکم دیا تھا جبکہ آپ روزے سے تھے۔ جب انہوں نے پانی پینے سے احتراز کیا تو آپ نے روزے کی حالت میں ہی پانی پی لیا اور انہوں نے بھی پی لیا۔ لہٰذا جو شخص علمی بصیرت رکھتا ہو اور فقہی سوجھ بوجھ کا مالک ہے وہ جانتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام پانی پینے پر مجبور ہو گئے تھے حالانکہ انہوں نے روزے کی نیت کی ہوئی تھی اور دن کا کچھ حصہ وہ گزار چکے تھے۔ اور ان کے لیے روزہ کھولنا جائز تھا کیونکہ وہ سفر میں تھے مقیم نہیں تھے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کے لیے سفر کے دوران روزے کی حالت میں سینگی لگوانا جائز تھا اگرچہ سینگی لگوانے سے روزہ ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جس شخص کے لیے پانی پینا جائز ہے اگرچہ پانی سے روزہ ختم ہو جاتا ہے تو اس شخص کے لیے سینگی لگوانا بھی جائز ہے اگرچہ سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ عراقی علماء کی اس مسئلہ میں یہ دلیل کہ روزہ پیٹ میں داخل ہونے والی چیز سے ٹوٹتا ہے اور پیٹ سے نکلنے والی چیز سے نہیں ٹوٹتا تو یہ قول قائل کی جہالت اور غفلت کی دلیل ہے۔ اور کم علم، کم فہم لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش ہے۔ اس شخص کا یہ قول اللہ تعالیٰ کی کتاب، نبی کریم ﷺ کی سنت اور تمام اہل اللہ مسلمانوں کے قول کے خلاف ہے۔ جبکہ ان الفاظ کو ان کے ظاہر پر محمول کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا ہے کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَوْجَبَ عَلَى الْمُجَامِعِ فِيْ رَمَضَانَ عِتْقَ رَقَبَةٍ إِنْ وَّجَدَهَا، وَ صِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِن لَّمْ يَجِدِ الرَّقَبَةَ، أَوْ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْناً إِنْ لَّمْ يَسْتَطِيْعِ الصَّوْمَ، وَ الْمُجَامِعُ لَا يَدْخُلُ جَوْفَهُ شَيْءٌ فِي الْجِمَاعِ، إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْهُ مَنِيٌّ إِنْ أَمْنٰى، وَ قَدْ يُجَامِعُ مِنْ غَيْرِ إِمْنَاءٍ فِي الْفَرْجِ، فَلَا يَخْرُجُ مِنْ جَوْفِهِ أَيْضاً مَنِيٌّ. وَ الْتِقَاءُ الْخَتَانَيْنِ مِنْ غَيْرِ إِمْنَاءٍ يُفْطِرُ الصَّائِمَ، وَ يُوْجِبُ الْكَفَّارَةَ، وَ لَا يَدْخُلُ جَوْفَ الْمُجَامِعِ شَيْءٌ وَّ لَا يَخْرُجُ مِنْ جَوْفِهِ شَيْءٌ إِذَا كَانَ الْمُجَامِعُ هٰذِهِ صِفَتُهُ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الْمُسْتَقِيْءَ عَامِداً يُفْطِرُهُ الْإِسْتِقَاءُ عَلَى الْعَمَدِ، وَاتَّفَقَ أَهْلُ الصَّلَاةِ وَأَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّ الْإِسْتِقَاءَ عَلَى الْعَمَدِ يُفْطِرُ الصَّائِمَ، وَلَوْ كَانَ الصَّائِمُ لَا يُفَطِّرُهُ إِلَّا مَا يَدْخُلُ جَوْفَهُ، كَانَ الْجِمَاعُ وَ الْإِسْتِقَاءُ لَا يُفَطِّرَانِ الصَّائِمَ. وَ جَاءَ بَعْضُ أَهْلِ الْجَهْلِ بِأَعْجُوْبَةٍ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ فَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ))، لِأَنَّهُمَا كَانَا يَغْتَابَانِ، فَإِذَا قِيْلَ لَهُ: فَالْغِيْبَةُ تُفَطِّرُ الصَّائِمَ؟ زَعَمَ أَنَّهَا لَا تُفَطِّرُ الصَّائِمَ. فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روزے کے دن میں مباشرت کرنا جماع کے حکم میں ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے رمضان المبارک میں (دن کے وقت) جماع کرنے والے شخص پر ایک گردن آزاد کرنا واجب کیا ہے اگر اس کے پاس طاقت ہو۔ اور اگر گردن آزاد کرنے کی طاقت نہ ہوتو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے اور اگر روزے نہ رکھ سکتا ہوتو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کا کفارہ واجب کیا ہے۔ حالانکہ جماع کرنے والے کے پیٹ میں کوئی چیز داخل نہیں ہوتی بلکہ اس سے منی نکلتی ہے اگر منی کا خروج ہو اور کبھی بغیر منی نکالے بھی عورت کی شرم گاہ میں جماع کرسکتا ہے تو اس وقت اس کے پیٹ سے بھی منی نہیں نکلتی حالانکہ دونوں شرم گاہوں کا بغیر منی ٹپکائے مل جانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور کفارہ واجب ہو جاتا ہے۔ جبکہ اس حالت میں جماع کرنے والے کے پیٹ میں نہ کوئی چیز داخل ہوتی ہے اور نہ کچھ نکلتا ہے۔ اور نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ قصداً قے کرنے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اہل علم اور مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ عمداً قے کرنے سے روزے دار کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اگر روزے دار کا روزہ صرف پیٹ میں داخل ہونے والی چیز ہی سے ٹوٹتا ہوتو پھر جماع اور قے سے روزہ نہیں ٹوٹنا چاہیے۔ کچھ جاہل لوگوں نے اس مسئلے میں ایک اور عجوبہ بیان کیا ہے۔ ان کے خیال میں نبی کریم ﷺ نے ''سینگی لگانے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے'' یہ فرمان اس لیے جاری کیا تھا کہ وہ دونوں غیبت کر رہے تھے۔ جب اس شخص سے کہا جاتا ہے: کیا غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ تو کہتا ہے کہ غیبت سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو اس شخص سے کہا جائے گا: ''اگر تمہارے نزدیک نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''سینگی

وَسَلَّمَ عِنْدَكَ إِنَّمَا قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ)) . لِأَنَّهُمَا كَانَا يَغْتَابَانِ، وَ الْغِيْبَةُ عِنْدَكَ لَا تُفَطِّرُ الصَّائِمَ، فَهَلْ يَقُوْلُ هٰذَا الْقَوْلَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ يَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أُمَّتَهُ أَنَّ الْمُغْتَابَيْنِ مُفْطِرَانِ، وَ يَقُوْلُ هُوَ: بَلْ هُمَا صَائِمَانِ غَيْرُ مُفْطِرَيْنِ، فَخَالَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ أَوْجَبَ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ طَاعَتَهُ، وَ اتِّبَاعَهُ، وَ وَعَدَ الْهُدٰى عَلَى اتِّبَاعِهِ، وَأَوْعَدَ عَلَى مُخَالِفِيْهِ، وَ نَفَى الْإِيْمَانَ عَمَّنْ وَّجَدَ فِيْ نَفْسِهِ حَرَجاً مِّنْ حُكْمِهِ، فَقَالَ: ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ الْآيَةَ وَ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا لِأَحَدٍ خِيَرَةً فِيْمَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ، فَقَالَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: ﴿وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمْراً أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ وَالْمُحْتَجُّ بِهٰذَا الْخَبَرِ إِنَّمَا صَرَّحَ بِمُخَالَفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ نَفْسِهِ، بِلَا شُبْهَةٍ وَّ لَا تَأْوِيْلٍ يَّحْتَمِلُ الْخَبَرَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ إِذَا زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ لِلْحَاجِمِ وَ الْمَحْجُوْمِ: مُفْطِرَانِ لِعِلَّةِ غِيْبَتِهِمَا، ثُمَّ هُوَ زَعَمَ أَنَّ الْغِيْبَةَ لَا تُفَطِّرُ، فَقَدْ جَرَّدَ مُخَالَفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

لگانے والے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے'' کی وجہ یہ ہے کہ وہ دونوں غیبت کر رہے تھے۔ اور غیبت سے تمہارے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹتا تو کیا کوئی ایسا شخص جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو وہ یہ بات کرسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو بتایا ہو کہ غیبت کرنے والے دونوں افراد کا روزہ ٹوٹ گیا ہے اور یہ شخص کہے کہ وہ دونوں روزے دار ہیں ان کا روزہ نہیں ٹوٹا۔ اس طرح اس شخص نے نبی کریم ﷺ کی مخالفت کی ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنے رسول کی اطاعت واتباع واجب کی ہے اور آپ کی اتباع کرنے پر ہدایت دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ آپ کے مخالفین کو وعید سنائی ہے اور آپ کے فیصلے پر دلی تنگی محسوس کرنے والے کے ایمان کی نفی کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ (النساء: ٦٥) ''آپ کے رب کی قسم! وہ مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ وہ اپنے باہمی اختلافات میں آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں۔'' اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے رسول کے فیصلہ شدہ امور میں کسی شخص کو اختیار نہیں دیا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَ لَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمْرًا أَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ (سورہ احزاب: ٣٦) ''اور کسی مومن مرد اور کسی مومنہ عورت کو یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو ان کے لیے اپنے معاملے میں ان کا کوئی اختیار رہے۔'' اور اس حدیث سے استدلال کرنے والے شخص نے اپنے پاس موجود کسی شبہ اور تاویل کے بغیر صریحاً نبی کریم ﷺ کی مخالفت کی ہے۔ اس حدیث میں اس کی اس تاویل کی کوئی

وَسَلَّمَ بِلا شُبْهَةٍ وَ لَا تَأْوِيلٍ .

گنجائش نہیں کہ آپ نے سینگی لگانے اور سینگی لگوانے والے کو غیبت کرنے کی وجہ سے کہا کہ ان کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔ پھر خود اس شخص کا گمان ہے کہ غیبت سے روزہ نہیں ٹوٹتا اس طرح اس شخص نے بغیر کسی شبے اور تاویل کے نبی کریم ﷺ کی واضح مخالفت کی ہے۔ جناب معتمر بن سلیمان کی سند سے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے روزے دار کے لیے (اپنی بیوی کا) بوسہ لینے اور سینگی لگوانے کی رخصت دی ہے۔"

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حالت روزہ میں پچھنے لگانا اور لگوانا دونوں ممنوع کام ہیں اور پچھنے لگانے اور لگوانے کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ شروع اسلام میں یہی حکم تھا، لیکن بعد میں نبی ﷺ نے سینگی لگانے اور لگوانے کی رخصت دے دی، لہٰذا اب ان کاموں سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ اس کی وضاحت آئندہ احادیث میں ملاحظہ کیجئے۔

١٩٦٧ - وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ، وَ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ. حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ..........

وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ وَ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ إِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أُدْرِجَ فِي الْخَبَرِ. لَعَلَّ الْمُعْتَمِرَ حَدَّثَ بِهٰذَا حِفْظاً، فَانْدَرَجَ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ فِي خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، فَلَمْ يُضْبَطْ عَنْهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَأُدْرِجَ هٰذَا الْقَوْلُ فِي الْخَبَرِ .

"امام صاحب فرماتے ہیں: "یہ الفاظ" روزے دار کے لیے سینگی لگوانے کی رخصت ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں جو حدیث میں اضافہ کر دیئے گئے ہیں اور یہ نبی کریم ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں۔ شاید کہ معتمر راوی نے یہ حدیث اپنے حافظے سے بیان کی ہو تو نبی کریم ﷺ کی حدیث میں ان الفاظ کا اندراج ہو گیا ہو یا انہوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے ہوں: "حضرت ابوسعید نے فرمایا: روزے دار کو سینگی لگوانے کی رخصت دی گئی ہے" تو شاگردوں نے "حضرت ابوسعید نے فرمایا:" کے الفاظ اچھی طرح لکھے نہ ہوں، اس طرح اس حدیث میں ان الفاظ کا

(١٩٦٧) اسناده صحيح: سنن كبرىٰ نسائی: ٣٢٢٤۔ سنن الدارقطنی: ١٨٢/٢۔

اضافہ ہو گیا۔"

١٩٦٨ـ حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْخَبَرِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، وَ بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَا: ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ، سَمِعْتُ حُمَيْدًا يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ تُرِيْدًا عَلَى هٰذَا، قُلْتُ لِلصَّنْعَانِيِّ: وَ الْحِجَامَةُ؟ فَغَضِبَ فَأَنْكَرَ أَن يَكُوْنَ أَن يَكُوْنَ فِي الْخَبَرِ ذِكْرُ الْحِجَامَةِ. وَ الدَّلِيْلُ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرُ الْحِجَامَةِ.

"حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کو بوسہ لینے کی رخصت دی ہے۔" امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے زیادہ الفاظ مذکور نہیں ہیں۔ میں نے امام صنعانی سے پوچھا: اور سینگی لگوانے کی رخصت ہے؟ تو وہ سخت ناراض ہوئے اور اس حدیث میں "سینگی لگوانے کی رخصت کے الفاظ مذکورہ ہونے کا انکار کیا اور اس بات کی دلیل کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت میں سینگی لگوانے کا ذکر موجود نہیں ہے (وہ درج ذیل روایت ہے)۔"

١٩٦٩ـ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَيْضاً قَالَ: ثَنَا أَبُو النَّضْرِ، نَا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: رُخِّصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ وَ الْقُبْلَةِ. فَهٰذَا الْخَبَرُ رُخِّصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ وَ الْقُبْلَةِ دَالٌّ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ روزے دار کو سینگی لگوانے اور بوسہ لینے کی رخصت دی گئی ہے۔" یہ روایت کہ روزے دار کو سینگی لگوانے اور بوسہ لینے کی رخصت دی گئی" یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک موجود نہیں ہے (کہ آپ نے یہ رخصت دی ہو)۔

١٩٧٠ـ وَ قَدْ ثَنَا أَيْضاً مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ، ثَنَا أَبُوْ يَحْيٰى، ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، وَالضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: فِي الْحِجَامَةِ: إِنَّمَا كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ. قَالَ: أَوْ

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سینگی لگوانے کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام سینگی لگوانا ناپسند کرتے تھے۔ یا

(١٩٦٨) اسناده صحيح: انظر الحديث السابق.

(١٩٦٩) اسناده صحيح: سنن كبرىٰ نسائى: ٣٢٢٨ـ وانظر ما تقدم برقم: ١٩٦٧.

(١٩٧٠) اسناده صحيح موقوف ـ شرح معانى الآثار للطحاوى: ٢/١٠٠.

قَالَ: يَخَافُوْنَ الضُّعْفَ .

فرمایا: ''وہ کمزوری سے ڈرتے تھے (اس لیے سینگی نہیں لگواتے تھے۔)''

١٩٧١ـ وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ ....

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: إِنَّمَا كُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ مُخَافَةَ الضُّعْفِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَخَبَرُ قَتَادَةَ وَ خَبَرُ أَبِي يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ وَّالضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ دَالَّانِ عَلٰى أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ لَمْ يَحْكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّخْصَةَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَن يَّرْوِيَ أَبُوْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، وَ يَقُوْلُ: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ مُخَافَةَ الضُّعْفِ . إِذْ مَا قَدْ أَبَاحَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاحَةً مُطْلَقاً لَا اِسْتِثْنَاءَ، وَلَا شَرِيْطَةَ، فَمُبَاحٌ لِجَمِيْعِ الْخَلْقِ غَيْرُ جَائِزٍ أَن يُّقَالَ: أَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ وَ هُوَ مَكْرُوْهٌ مُخَافَةَ الضُّعْفِ، وَلَمْ يَسْتَثْنِ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ إِبَاحَتِهَا مَنْ يَأْمَنُ الضُّعْفَ دُوْنَ مَنْ يَّخَافُهُ. فَإِنْ صَحَّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، كَانَ مُؤَدِّيْ هٰذَا الْقَوْلَ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ قَالَ: كُرِهَ لِلصَّائِمِ مَا رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ فِيْهَا . وَ غَيْرُ جَائِزٍ أَن يَّتَأَوَّلَ هٰذَا عَلٰى أَصْحَابِ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سینگی لگوانے کو صرف کمزوری کے ڈر کی وجہ سے ناپسند کیا گیا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''لہٰذا جناب قتادہ کی حدیث اور جناب یحیٰی کی حمید اور ضحاک بن عثمان سے حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روزے دار کے لیے سینگی لگوانے کی رخصت نبی کریم ﷺ سے بیان نہیں کی۔ کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روزے دار کے لیے سینگی لگوانے کی رخصت نقل کریں اور پھر خود ہی کہہ دیں کہ صحابہ کرام کمزوری کے ڈر سے سینگی لگوانا ناپسند کرتے تھے۔ کیونکہ جب نبی کریم ﷺ نے سینگی لگوانا بغیر کسی استثناء اور شرط کے جائز قرار دیا ہے تو پھر یہ ساری مخلوق کے لیے جائز اور مباح ہے۔ پھر یہ کہنا جائز اور درست نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے روزے دار کو سینگی لگوانے کی رخصت دی ہے جبکہ کمزوری کے ڈر کی وجہ سے یہ مکروہ ہے۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے اس کی رخصت اور اباحت سے اس شخص کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا جسے کمزوری کا ڈر ہو۔ لہٰذا اگر حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے یہ بات صحیح ثابت ہو کہ نبی کریم ﷺ نے روزے دار کو سینگی لگوانے کی رخصت دی ہے تو پھر اس قول کی زد اور انجام یہ ہوگا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روزے دار کے لیے سینگی لگوانے کو مکروہ قرار دیتے ہیں جبکہ نبی کریم ﷺ نے روزے دار کو اس کی رخصت دی ہے۔'' اور یہ بات صحابہ

(١٩٧١) اسناده صحيح موقوف.

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَن يَرْوُوْا عَنِ النَّبِي ﷺ رُخْصَةً فِي الشَّيْءِ وَ يَكْرَهُوْنَهُ . وَ قَدْ رُوِيَ أَيْضاً عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ . قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ثَلاثٌ يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ: الْحِجَامَةُ وَ الْقَيْئُ وَ الْحُلْمُ .

کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں کہنا قطعاً جائز نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ سے ایک چیز کی رخصت نقل کریں اور خود اسے مکروہ اور ناپسندیدہ خیال کریں۔ جناب زید بن اسلم عطاء بن یسار کے واسطے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تین چیزیں روزے دار کا روزہ توڑ دیتی ہیں: ''سینگی لگوانا، قے کرنا اور احتلام کا ہونا۔''

فوائد:......۱۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ وہ روایات جن میں بیان ہوا ہے کہ پچھنے لگانے اور لگوانے والا کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے اور سینگی لگانے اور لگوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ کیونکہ آخر میں نبی ﷺ نے ان کاموں کی رخصت دے دی تھی۔

۲۔ ابن حزم کہتے ہیں۔ یہ حدیث "اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ" صحیح ومستند ہے۔ لیکن حدیث ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ میں نبی ﷺ نے روزہ دار کو سینگی لگانے کی رخصت دی ہے۔ لہٰذا حدیث ابی سعید کو لینا واجب ہے۔ کیونکہ رخصت عزیمت کے بعد ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ حدیث دلیل ہے کہ پچھنے لگانے سے روزہ فاسد ہونے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ حاجم ومحجوم دونوں کا روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ (تحفة الاحوذی: ۲/ ۳۲۰)

۳۔ شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: احادیث میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ سینگی لگانے سے جس کے کمزور ہونے کا خطرہ ہو، حالت روزہ میں ایسے شخص کے لیے سینگی لگوانا مکروہ ہے اور اگر سینگی لگانا اس کے روزہ توڑنے کا باعث بن جائیں تو اس کے لیے پچھنے لگوانا انتہائی مکروہ ہیں اور جس کے سینگی کی وجہ سے نحیف وکمزور ہونے کا خطرہ نہ ہو اس کے حق میں ان کا استعمال مکروہ نہیں ہے۔ پھر بھی ہر حال میں حجامت سے اجتناب اولیٰ وافضل ہے۔

(نیل الاوطار: ۷/ ٤٧)

۱۹۷۲۔ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ أَبُوْ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ..........

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ هٰذَا الْإِسْنَادُ غَلَطٌ، لَيْسَ

''امام صاحب مذکورہ بالا روایت کی سند ذکر کرتے ہیں۔'' امام

(۱۹۷۲) اسناده ضعيف: سنن ترمذی، كتاب الصيام، باب ما جاء فی الصائم يذرعه القيء، حديث: ۷۱۹۔ سنن الدارقطنی: ۱/ ۲۳۹.

فِيْـهِ عَـطَـاءُ بْـنُ يَسَـارٍ، وَلَا أَبُوْ سَعِيْدٍ. وَعَبْدُالرَّحْمٰنُ بْنُ زَيْدٍ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ يَحْتَجُّ أَهْـلُ التَّثْبِيْـتِ بِـحَـدِيْثِـهٖ لِسُوْءِ حِفْظِهٖ لِلْأَسَـانِيْـدِ، وَهُوَ رَجُلٌ صَنَاعَتُهُ الْعِبَادَةُ وَالتَّـقَشُّفُ وَالْـمَوْعِظَةُ وَالزُّهْدُ، لَيْسَ مِنْ أَحْلَاسِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ يَحْفَظُ الْأَسَانِيْدَ.

ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ سند غلط ہے۔ اس سند میں جناب عطاء بن یسار اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا ذکر درست نہیں ہے۔ ثقہ علماء، عبدالرحمان بن زید کی روایت کو قابل حجت نہیں مانتے کیونکہ سند کو حفظ رکھنے میں اس کا حافظہ نہایت کمزور ہے۔ یہ شخص ایسا تھا کہ عبادت و ریاضت اور وعظ ونصیحت کرنا اس کا مشغلہ اور زاہدانہ طرز زندگی گزارتا تھا۔ یہ ان پختہ کار محدثین میں سے نہیں تھا جو اسانید حفظ کرتے تھے۔''

١٩٧٣ - وَرَوٰى هٰـذَا الْـخَبَـرَ سُـفْيَـانُ بْنُ سَـعِيْـدٍ الثَّـوْرِيُّ، وَهُوَ مِمَّنْ لَّا يُدَانِيْهِ فِي الْـحِـفْظِ فِيْ زَمَانِهٖ كَثِيْرُ أَحَدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْـلَـمَ: عَـنْ صَـاحِـبٍ لَّهُ، عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ أَصْـحَـابِ رَسُـوْلِ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ((لَا يُفْطِرُ مَنْ قَاءَ وَلَا مَنِ احْتَلَمَ وَلَا مَـنِ احْـتَـجَـمَ . حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، نَا عَبْدُ الـرَّحْـمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: فَلَوْ كَانَ هٰذَا الْخَبَرُ عَـنْ عَـطَـاءِ بْـنِ يَسَـارٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْـخُـدْرِيِّ، لَبَاحَ الثَّوْرِيُّ بِذِكْرِهِمَا، وَلَمْ يَسْـكُـتْ عَنِ اسْمَيْهِمَا، يَقُوْلُ عَنْ صَاحِبٍ لَّـهُ، عَـنْ رَّجُـلٍ، وَإِنَّمَا يُقَالُ فِي الْأَخْبَارِ عَـنْ صَاحِبٍ لَّهُ، وَعَنْ رَجُلٍ إِذَا كَانَ غَيْرَ مَشْهُوْرٍ.

''یہی روایت امام سفیان بن سعید ثوری رحمۃ اللہ علیہ بھی بیان کرتے ہیں اور امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ان علماء میں سے ہیں کہ ان کے زمانے میں کوئی عالم دین حفظ واتقان میں ان کی برابری نہیں کرتا تھا۔ وہ زید بن اسلم سے اور وہ اپنے ایک ساتھی سے بیان کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے قے آجائے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا جس شخص کو احتلام ہوگیا اس کا روزہ نہیں ٹوٹا اور جس نے سینگی لگوائی اس کا روزہ بھی نہیں ٹوٹتا۔'' امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت عطاء بن یسار کی سند سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہوتی تو امام سفیان ثوری ان دونوں حضرات کی وضاحت کر دیتے اور ان کے ناموں سے خاموشی اختیار نہ کرتے۔ اس طرح نہ کہتے کہ وہ اپنے ایک ساتھی سے روایت کرتے ہیں اور وہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں۔ روایات کے بیان میں یہ مجہول طریقہ کار تو اس وقت اختیار کیا جاتا ہے جبکہ راوی غیر مشہور ہو (جبکہ امام عطاء اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی شہرت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔)''

(١٩٧٣) اسناده ضعيف: سند میں راوی مجہول ہے۔

١٩٧٤ ـ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ......... عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ زید بن اسلم کے واسطے سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''

١٩٧٥ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا......... سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يُفْطِرُ مَنْ قَاءَ، وَلَا مَنِ احْتَلَمَ، وَلَا مَنِ احْتَجَمَ))، وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الرَّزَّاقُ.

''امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، جناب زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: ہمیں ہمارے ایک ساتھی نے بیان کیا جو نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے قے کی اور جس شخص کو احتلام ہوگیا اور جس نے سینگی لگوائی تو ان کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جناب عبدالرزاق نے اس روایت کومرفوع بیان نہیں کیا۔''

١٩٧٦ ـ نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ سَبْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

''جناب عبدالرزاق اپنی سند سے عطاء بن یسار کے واسطے سے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔''

١٩٧٧ ـ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

''جناب جعفر بن عون اپنی سند سے عطاء بن یسار کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''

(١٩٧٤) اسناده ضعيف. (١٩٧٥) اسناده ضعيف.

(١٩٧٦) اسناده ضعيف جداً۔ ابن ابی سبرة پر احادیث گھڑنے کی تہمت ہے۔

(١٩٧٧) اسناده ضعيف لارساله. (١٩٧٨) اسناده ضعيف مرسل.

۱۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ..........

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثٌ لَا يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْإِحْتِلَامُ وَ الْقَيْءُ وَالْحِجَامَةُ. سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: هٰذَا الْخَبَرُ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، وَلَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَ الْمَحْفُوْظُ عِنْدَنَا حَدِيْثُ سُفْيَانَ وَمَعْمَرٍ.

''جناب عطاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں روزے دار کا روزہ نہیں توڑتیں:'' احتلام کا ہونا، قے کا آنا اور سینگی لگوانا۔'' جناب محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور عطاء بن یسار کے واسطے سے غیر محفوظ ہے۔ ہمارے نزدیک محفوظ روایت امام سفیان ثوری اور معمر کی ہے۔''

۱۹۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ روزے دار کے لیے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

۱۹۸۰۔ نَا مُحَمَّدٌ، نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ روزے دار کی سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔''

۱۹۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، نَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَا بَاسَ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ روزے دار کے سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔''

۱۹۸۲۔ نَا مُحَمَّدٌ، نَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ الْبُرْدِيُّ، نَا عَبْدَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ النَّاجِيِّ..........

عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ لَيْسَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا أَظُنُّ مَعْمَرًا لَفَظَهُ.

''جناب ابومتوکل حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے روایت نہیں کرتے۔ میرے خیال میں معمر نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے۔''

فوائد :...... یہ آثار دلیل ہیں کہ سینگی لگانے اور لگوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، یہ عمل جائز ہے البتہ اس میں کراہت موجود ہے، پھر سینگی سے اجتناب مستحب فعل ہے۔

(۱۹۷۹) اسناده صحيح موقوف.
(۱۹۸۰) اسناده صحيح موقوف.
(۱۹۸۱) صحيح.
(۱۹۸۲) اسناده صحيح موقوف.

١٩٨٣ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ ، ثَنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ..........

عَنْ ثَوْبَانَ ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَمَانَ عَشَرَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ ، فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَحْتَجِمُ ، فَقَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ)).

"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رمضان المبارک کی اٹھارہ تاریخ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا تو آپ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو سینگی لگوا رہا تھا تو آپ نے فرمایا: "سینگی لگوانے اور سینگی لگانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔"

١٩٨٤ـ وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، وَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ بْنُ دُعَامَةَ الْبَصْرِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَ الْمَحْجُوْمُ)). قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: فَكُلُّ مَا لَمْ أَقُلْ إِلَى آخِرِ هٰذَا الْبَابِ: إِنَّ هٰذَا صَحِيْحٌ ، فَلَيْسَ مِنْ شَرْطِنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ ، وَ الْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ ثَوْبَانَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ خَبَرُ ثَوْبَانَ عِنْدِيْ صَحِيْحٌ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ .

"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "سینگی لگانے اور سینگی لگوانے والے کا روزہ کھل گیا ہے۔" امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس باب کے آخر تک ہر وہ روایت جس کے بارے میں میں نے یہ نہیں کہا: "یہ حدیث صحیح ہے" تو وہ حدیث ہماری اس کتاب کی شرط کے مطابق نہیں ہے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ثوبان سے احادیث نہیں سنیں، امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث میرے نزدیک اس سند سے صحیح ہے۔"

فوائد:......مکرر ١٩٦٢ـ١٩٦٣

٦٩..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ السُّعُوْطَ وَ مَا يَصِلُ إِلَى الْأُنُوْفِ مِنَ الْمَنْخَرَيْنِ يُفْطِرُ الصَّائِمَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ناک میں ڈالنے والی دوا اور ہر وہ چیز جو نتھنوں کے ذریعے سے ناک میں چلی جائے، اس سے روزے دار کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

خَبَرُ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ .

"حضرت لقیط بن صبرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

(١٩٨٣) اسناده صحيح: تقدم تخريجه برقم: ١٩٦٢.

(١٩٨٤) صحيح: سنن كبرىٰ نسائی: ٣١٤٨ـ وانظر ما تقدم برقم: ١٩٦٢.

(١٩٨٥) تقدم برقم: ١٥٠، ١٦٨.

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَ إِذَا اسْتَنْشَقْتَ، فَبَالِغْ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِماً .

کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم ناک میں پانی چڑھاؤ تو خوب اچھی طرح چڑھاؤ، سوائے اس کے کہ تم روزے کی حالت میں ہو۔''

فوائد:......استنشاق ناک کے اندر پانی داخل کرنا پھر اسے سانس کے ذریعے ناک کے بالائی حصہ کی طرف کھینچنا دوران وضو کلی اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا مستحب فعل ہے۔ لیکن حالت روزہ میں استنشاق مکروہ ہے۔(شرح النووی: ۱/ ۲۷۳)

۲۔ حالت روزہ میں استنشاق میں مبالغہ مکروہ ہے تاکہ اس سے پیٹ کے اندر پانی داخل ہو کر روزہ فاسد نہ ہو جائے۔ (تحفة الاحوذی: ۲/ ۳۳۰)

۳۔ خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر روزہ دار کے اپنے فعل سے پانی دماغ تک پہنچ جائے تو اس کا روزہ فاسد ہو جائے گا۔ علی ہذا القیاس ہر چیز جو روزہ دار کے پیٹ میں پہنچ جائے وہ حنوط (یا سعوط) وغیرہ کسی بھی ذریعہ سے پیٹ میں داخل ہو جائے اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔(تحفة الاحوذی: ۲/ ۳۳۰)

۷۰..... بَابُ ذِكْرِ تَعْلِيقِ الْمُفْطِرِينَ قَبْلَ وَقْتِ الْإِفْطَارِ بِعَرَاقِيبِهِمْ وَ تَعْذِيبِهِمْ فِي الْآخِرَةِ بِفِطْرِهِمْ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ

افطاری کے وقت سے پہلے روزہ کھولنے والوں کو ان کی کونچوں سے لٹکائے جانے اور آخرت میں انہیں عذاب دیئے جانے کا بیان

۱۹۸۶۔ نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ وَ بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، نَا ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ أَبِي يَحْيَى حَدَّثَنِي.........

أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَانِيْ رَجُلَانِ، فَأَخَذَا بِضَبْعِيْ، فَأَتَيَا بِيْ جَبَلاً وَعْرًا، فَقَالَا: اصْعَدْ. فَقُلْتُ: إِنِّيْ لَا أُطِيْقُهُ. فَقَالَا: إِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ . فَصَعِدْتُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِيْ سَوَاءِ

''حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ فرما رہے تھے: '' اس دوران میں کہ میں سویا ہوا تھا جب میرے پاس دو آنے والے آئے، انہوں نے مجھے میرے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک دشوار گزار مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لے آئے۔ دونوں نے مجھے کہا: چڑھیے'' تو میں نے کہا: میں اس پر چڑھ نہیں سکتا۔ وہ کہنے لگے:

(۱۹۸۶) اسناده صحيح: الصحيحة: ۳۹۵۱۔ صحيح ابن حبان: ۷۴۴۸۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۴۳۰، ۲/ ۲۱۰۔ سنن كبرى نسائي: ۳۲۷۳ باختصار.

الْجَبَلِ إِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيْدَةٍ، قُلْتُ: مَا هٰذِهِ الْأَصْوَاتُ؟ قَالُوْا: هٰذَا عَوَاءُ أَهْلِ النَّارِ. ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُّعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيْبِهِمْ، مُشَقَّقَةٍ أَشْدَاقُهُمْ تَسِيْلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا))، قَالَ: ((قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ)). فَقَالَ: ((خَابَتِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصَارٰى)) فَقَالَ سُلَيْمَانُ: مَا أَدْرِيْ أَسَمِعَهُ أَبُوْ أُمَامَةَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمْ شَيْءٌ مِنْ رَأْيِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ فَإِذَا بِقَوْمٍ أَشَدَّ شَيْءٍ انْتِفَاخاً، وَ أَنْتَنِهِ رِيْحاً، وَ أَسْوَإِهِ مَنْظَراً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَآءِ؟ فَقَالَ: هٰؤُلَآءِ قَتْلَى الْكُفَّارِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَإِذَا أَشَدَّ شَيْءٍ انْتِفَاخاً وَ أَنْتَنِهِ رِيْحاً كَأَنَّ رِيْحَهُمُ الْمَرَاحِيْضُ. قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَآءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الزَّانُوْنَ وَالزَّوَانِيْ. ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ، فَإِذَا أَنَا بِنِسَاءٍ تَنْهَشُ ثُدِيَهُنَّ الْحَيَّاتُ. قُلْتُ: مَا بَالُ هٰؤُلَآءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ يَمْنَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ أَلْبَانَهُنَّ. ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَإِذَا أَنَا بِالْغِلْمَانِ يَلْعَبُوْنَ بَيْنَ نَهْرَيْنِ، قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ ذَرَارِي الْمُؤْمِنِيْنَ، ثُمَّ شَرَفَ شَرَفاً فَإِذَا أَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ يَّشْرَبُوْنَ مِنْ خَمْرٍ لَّهُمْ، قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ جَعْفَرٌ وَّ زَيْدٌ وَّ ابْنُ رَوَاحَةَ. ثُمَّ شَرَفَنِيْ شَرَفاً آخَرَ، فَإِذَا أَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ،

ہم آپ کے لیے اسے آسان بنائیں گے تو میں چڑھ گیا حتی کہ جب میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا تو بڑی دردناک آوازیں آئیں، میں نے پوچھا: ''یہ آوازیں کیسی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ جہنمیوں کی چیخ پکار ہے۔ پھر وہ مجھے لے کر (آگے) چلے تو اچانک میں نے ایسے لوگ دیکھے جنہیں ان کی کونچوں سے لٹکایا گیا تھا۔ ان کے جبڑے چیرے ہوئے تھے اور ان سے خون نکل رہا تھا۔ میں نے پوچھا: ''یہ کون لوگ ہیں؟ جواب دیا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری کے وقت سے پہلے روزہ کھول لیتے تھے تو آپ نے فرمایا: ''یہود ونصاریٰ تباہ وبرباد ہوگئے۔'' جناب سلیمان بن عامر کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے ہیں یا یہ ان کی اپنی رائے ہے۔'' پھر آپ چلے تو ایسے لوگوں کے پاس پہنچے جو بہت زیادہ پھولے ہوئے تھے، ان کی بدبو بڑی غلیظ اور ان کا منظر بڑا دردناک تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کفار کے مقتولین ہیں۔ پھر مجھے ایک ایسی قوم کے پاس لے کر گئے جن کے جسم شدید پھولے ہوئے تھے اور ان کی بدبو پاخانے جیسی غلیظ اور گندی تھی۔ میں نے پوچھا! یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں ہیں۔ پھر مجھے لے جایا گیا تو اچانک کچھ عورتیں تھیں جن کے پستان سانپ نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: ان کو کیا ہوا ہے؟ (کس جرم کی سزا پا رہی ہیں؟) جواب دیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ پھر مجھے لے جایا گیا تو ناگہاں میں نے کچھ بچے دیکھے جو دونہروں کے درمیان کھیل رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: یہ مومنوں کے بچے ہیں۔ پھر میں کچھ

قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰذَا إِبْرَاهِيْمُ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ هُمْ يَنْظُرُوْنِيْ . هٰذَا حَدِيْثُ الرُّبَيِّعِ .

بلندی پر گیا تو میں نے تین شخص دیکھے جو اپنی شراب پی رہے تھے، میں نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ اس نے بتایا کہ یہ حضرت جعفر، زید اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ پھر میں ایک اور بلند جگہ پر چڑھا تو وہاں بھی میں نے تین افراد دیکھے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: یہ ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) ہیں۔ جبکہ وہ مجھے دیکھ رہے تھے۔ یہ جناب ربیع کی روایت ہے۔

فوائد :......ا۔ افطاری کے وقت سے قبل (یعنی غروب آفتاب سے پہلے) روزہ افطار کر لینا انتہائی قبیح گناہ ہے۔ اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ اور ایسے لوگ سخت عذاب کے مستحق ٹھہریں گے۔ لہٰذا غروب آفتاب کے معاً بعد روز افطار کیا جائے اور یہ مستحب عمل ہے۔

۱۷...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ إِفْطَارِ يَوْمٍ مِّنْ رَّمَضَانَ مُتَعَمِّدًا مِّنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّيْ لَا أَعْرِفُ ابْنَ الْمُطَوِّسِ وَلَا أَبَاهُ غَيْرَ أَنَّ حَبِيْبَ بْنَ أَبِيْ ثَابِتٍ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا الْمُطَوِّسِ

رمضان المبارک میں بغیر شرعی رخصت کے جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے پر سخت وعید کا بیان بشرطیکہ حدیث صحیح ہو کیونکہ میں ابن مطوس اور اس کے والد کو نہیں جانتا، جناب حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا ہے کہ وہ ابومطوس کو ملے ہیں۔

۱۹۸۷۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، نَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ، وَ حَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالُوْا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُطَوِّسِ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْماً مِّنْ رَّمَضَانَ فِيْ غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللّٰهُ ،

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی عنایت کی ہوئی رخصت کے بغیر رمضان المبارک کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو اس روزے کی

(۱۹۸۷) اسناده ضعیف: ابن مطوس مجہول راوی ہے۔ سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب التغلیظ فیمن افطر عامدا، حدیث: ۲۳۹۶۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۲۶۸۔ مسند احمد: ۲/۳۸۶۔ سنن الدارمی: ۱۷۱۵۔

لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ)). زَادَ فِي خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ إِنْ صَامَهُ.

قضا عمر بھر کے روزوں سے نہیں دی جا سکتی۔'' جناب محمد بن جعفر کی روایت میں یہ اضافہ ہے:'' اگر چہ وہ (ساری عمر) روزے رکھے (تو بھی قضا ادا نہ ہوگی)۔

۱۹۸۸۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَ زَادَ، قَالَ شُعْبَةُ: قَالَ حَبِيبٌ: فَلَقِيتُ أَبَا الْمُطَوِّسِ فَحَدَّثَنِي بِهِ.

''امام صاحب نے مذکورہ بالا حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔ اس میں ہے کہ جناب حبیب کہتے ہیں: میں ابو مطوس کو ملا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔''

۷۲..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْآكِلَ وَ الشَّارِبَ نَاسِياً لِصِيَامِهِ غَيْرُ مُفْطِرٍ بِالْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ

روزے دار بھول کر کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا

۱۹۸۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، نَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ وَ هُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ وَ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَ سَقَاهُ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص بھول جائے، جبکہ وہ روزے دار ہو تو وہ کچھ کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ مکمل کرے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔''

۷۳..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ الْقَضَاءِ وَ الْكَفَّارَةِ عَنِ الْآكِلِ وَ الشَّارِبِ فِي الصِّيَامِ إِذَا كَانَ نَاسِياً لِّصِيَامِهِ وَقْتَ الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ

روزے کی حالت میں کھانے اور پینے والے پر قضاء اور کفارہ واجب نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ کھاتے پیتے وقت روزے کو بھول گیا ہو

۱۹۹۰۔ نَا مُحَمَّدٌ وَّ إِبْرَاهِيمُ ابْنَا مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوقٍ الْبَاهِلِيَّانِ الْبَصْرِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

(۱۹۸۸) اسناده ضعيف: انظر الحديث السابق.

(۱۹۸۹) صحيح بخارى، كتاب الصوم، باب الصائم اذا اكل او شرب ناسيا، حديث: ۱۹۳۳۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب اكل الناسى وشربه، حديث: ۱۱۵۵۔ سنن ابى داود: ۲۳۹۸۔ سنن كبرى نسائى: ۳۲۶۳۔ سنن ترمذى: ۷۲۱۔ مسند احمد: ۴۲۵/۲.

(۱۹۹۰) اسناده حسن: صحيح ابن حبان: ۳۵۱۲۔ مستدرك حاكم: ۴۳۰/۱.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِياً، لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ. هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدٍ . وَ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ فِيْ حَدِيْثِهِ: ((مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فِيْ رَمَضَانَ نَاسِياً، فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے بھول کر رمضان المبارک میں روزہ کھول لیا تو اس پر نہ قضا ادا کرنا واجب ہے نہ کفارہ۔'' یہ جناب محمد کی روایت ہے۔ جناب ابراہیم اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کرتے ہیں: ''جس شخص نے رمضان المبارک میں بھول کر کچھ کھالیا یا پی لیا تو اس پر قضاء اور کفارہ نہیں ہے۔

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ حالت روزہ میں بھول کر کھانے پینے اور جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، شافعی، ابوحنیفہ، داؤد ظاہری اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۳۵)

۲۔ طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں: روزہ میں بھول چوک سے کھانا پینا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور یہ بندوں پر آسانی پیدا کرنے اور مشقت دور کرنے کی خاص نوازش ہے۔

۳۔ بھول کر کھا پی لینے سے نہ روزہ فاسد ہوتا ہے، نہ کوئی کفارہ ہے اور نہ اس کی قضاء۔ ایسے شخص کو روزہ نہیں توڑنا چاہیے اس کا روزہ قائم و برقرار رہتا ہے۔

۴۷...... بَابُ ذِكْرِ الْفِطْرِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ إِذَا حَسِبَ الصَّائِمُ أَنَّهَا قَدْ غَرَبَتْ

غروب آفتاب سے پہلے روزہ افطار کر لینے کا بیان جبکہ روزے دار کے خیال میں سورج غروب ہو چکا تھا

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا أَبُوْ أُسَامَةَ، ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ..........

عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: أَفْطَرْنَا فِيْ رَمَضَانَ فِيْ يَوْمِ غَيْمٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، قَالَ: قُلْتُ لِهِشَامٍ . وَ قَالَ أَبُوْ عَمَّارٍ: فَقِيْلَ لِهِشَامٍ: أُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: بُدٌّ مِّنْ ذٰلِكَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ أَنَّهُمْ

''حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں رمضان المبارک میں ہم نے ایک بادل والے دن روزہ افطار کر لیا، پھر سورج نکل آیا۔'' جناب محمد بن علاء کی روایت میں ہے: میں نے ہشام سے کہا۔'' اور ابوعمار کی روایت میں ہے: ہشام سے پوچھا گیا: ''کیا صحابہ کرام کو قضاء ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ''اس کے

(۱۹۹۱) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اذا افطر فی رمضان، حدیث: ۱۹۵۹۔ سنن ابی داود: ۲۳۵۹۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۷۴۔ مسند احمد: ۶/ ۳۴۶.

أُمِـرُوْا بِالْقَضَاءِ. وَهٰذَا مِنْ قَوْلِ هِشَامٍ: بُدٌّ مِّـنْ ذٰلِكَ. لَا فِي الْخَبَرِ، وَلَا يُبَيَّنُ عِنْدِي أَنَّ عَـلَيْهِمُ الْقَضَاءَ، فَإِذَا أَفْطَرُوْا وَالشَّمْسُ عِـنْـدَهُـمْ قَدْ غَرَبَتْ، ثُمَّ بَانَ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ غَـرَبَتْ كَقَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: وَاللّٰهِ مَا نَقْضِي مَا يُجَانِفُنَا مِنَ الْإِثْمِ.

بغیر کوئی چارہ ہے۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اس روایت میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ صحابہ کرام کو قضا ادا کرنے کا حکم ملا تھا۔ یہ تو ہشام رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ یہ روایت کے الفاظ نہیں ہیں۔ میرے نزدیک ان پر اس وقت قضاء واجب نہیں جبکہ وہ سورج کو غروب سمجھ کر روزہ افطار کرلیں پھر بعد میں معلوم ہوا کہ سورج ابھی غروب نہیں ہوا تھا۔ جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: ''اللہ کی قسم جب تک ہم گناہ کے ارتکاب سے اجتناب کریں گے۔ ہم قضاء ادا نہیں کریں گے۔ (یعنی جب ہم نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا تو قضا بھی نہیں دیں گے)۔

فوائد :......١۔ اگر آسمان پر بادل یا دھند کی وجہ سے غروب آفتاب کا علم نہ ہو سکے اور روزہ دار غروب آفتاب سے قبل روزہ افطار کرلیں۔ بعد ازاں سورج نظر آئے، تو اس صورت میں ان لوگوں پر قضاء واجب ہے یا نہیں؟ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ جمہور علماء کا موقف ہے کہ اس صورت میں روزہ کی قضاء واجب ہے۔ (فتح الباری: ٤/ ٢٥٥)

٢۔ اگر کوئی شخص یہ گمان کر کے روزہ افطار کر لے کہ سورج غروب ہو چکا ہے، حالانکہ سورج غروب نہ ہوا ہو تو ایسے شخص پر روزے کی قضا لازم ہے۔ اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے۔ (المغنی ٦/ ١٣٠)

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَقْوَالِ وَ الْأَفْعَالِ الْمَنْهِيَةِ عَنْهَا فِي الصَّوْمِ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابِ فِطْرٍ

روزے کی حالت میں ممنوع ان اقوال وافعال کے ابواب کا مجموعہ جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا

۷۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجَهْلِ فِي الصِّيَامِ

روزے کی حالت میں جہالت ونادانی کی ممانعت

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا كَانَ صَوْمُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ، وَلَا يَجْهَلْ، فَإِنْ جُهِلَ عَلَيْهِ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ)). وَقَالَ الْأَشَجُّ: إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کا روزہ ہوتو وہ فحش اور بے ہودہ کلام نہ کرے اور نہ نادانی کے کام کرے اور اگر کوئی شخص اس پر نادانی کا اظہار کرے تو وہ کہہ دے: بے شک میں روزے دار ہوں۔'' جناب اشج کی روایت میں ہے: ''جب تم میں سے کسی شخص کے روزے کا دن ہو۔''

۷۶..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ السِّبَابِ وَ الْإِقْتِتَالِ فِي الصِّيَامِ

روزے کی حالت میں گالی دینے اورلڑائی کرنے کی ممانعت ہے

وَ إِنْ سُبَّ الصَّائِمُ أَوْ قُوْتِلَ، وَ إِعْلَامِ الصَّائِمِ مُقَاتِلَهُ وَ سَابَّهُ أَنَّهُ صَائِمٌ لَعَلَّهُ يَنْزَجِرُ عَنْ قِتَالِهِ وَ سَبَابِهِ إِذَا عَلِمَ أَنَّهُ لَا يَنْتَصِرُ مِنْهُ لِعِلَّةِ صَوْمِهِ

(۱۹۹۲) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، حدیث: ۱۱۵۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۹۱۔ مسند احمد: ۲/۴۷۷، ۴۹۵
وانظر ما تقدم: ۱۸۹۶.

اگر چہ روزے دار کو گالی دی جائے اور اس سے لڑائی کی جائے اور روزے دار کو گالی دینے والے اور اس کے ساتھ لڑائی کرنے والے شخص کو بتانا چاہیے کہ وہ روزے دار ہے۔ شاید کہ وہ اس سے لڑائی کرنے اور گالی دینے سے رک جائے جبکہ اسے علم ہو جائے کہ روزے دار اپنے روزے کی وجہ سے اس سے بدلہ نہیں لے گا

١٩٩٣ ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ـيَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍـ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيْهِ......

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ، فَإِنْ شَاتَمَهُ، أَوْ سَابَّهُ، وَ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی شخص کے روزے کا دن ہو تو وہ فحش کلامی نہ کرے، پھر اگر کوئی اسے گالی دے یا برا بھلا کہے یا اس کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرے تو اسے کہہ دینا چاہیے: ''میں روزے دار ہوں۔''

فوائد :......١۔ رفث سے مراد فحش اور بے ہودہ گوئی ہے اور جہالت سے مراد نازیبا کلمات ہیں (شرح ابن بطال: ٧/ ٤) لہٰذا حالت روزہ میں ان امور سے اجتناب برتا جائے بصورت دیگر روزہ فاسد ہو جائے گا۔

٢۔ حالت روزہ میں جس شخص پر دشنام طرازی کی جائے یا اس پر جہالت کا ارتکاب کیا جائے تو وہ کہے کہ میں روزہ سے ہوں۔ پھر یہ کلمات وہ بلند آواز سے کہے یا دل میں، اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔

(ا) ایک قول ہے کہ وہ با آواز بلند یہ کلمات کہے کہ ان کلمات کو سن کر دشنام طراز اور لڑائی جھگڑے پر اترنے والا شخص اپنی حماقت سے باز آ جائے گا۔

(ب) دوسرا قول ہے کہ وہ یہ کلمات اونچی آواز سے نہ کہے بلکہ یہ کلمات دل ہی میں کہے تا کہ وہ خود مقابلے میں گالی گلوچ اور لڑائی سے باز رہے اور غلیظ افعال سے خود کو محفوظ رکھ سکے۔ لیکن اگر وہ ان دونوں صورتوں پر عمل کرے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ پھر فحش و بدگوئی اور مخاصمت و گالی گلوچ صرف روزہ دار کے لیے ممنوع نہیں بلکہ ہر شخص کے لیے یہ افعال ممنوع ہیں۔ لیکن روزہ دار کو ان سے اجتناب کی زیادہ تاکید ہے۔

٧٧..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْجُلُوْسِ إِذَا شُتِمَ الصَّائِمُ، وَ هُوَ قَائِمٌ لِتَسْكِيْنِ الْغَضَبِ عَلَى الْمَشْتُوْمِ فَلَا يَنْتَصِرُ بِالْجَوَابِ

اگر روزے دار کھڑا ہو اور اسے گالی دی جائے تو اسے بیٹھ جانا چاہیے تا کہ اسے غصہ نہ آئے اور وہ گالی کا بدلہ نہ لے

١٩٩٤ ـ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: عَنْ عَجْلَانَ مَوْلَى

(١٩٩٣) اسناده صحيح على شرط مسلم۔ انظر: ١٨٩٦۔

الْمُشْمَعِلِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لا تُسَابَّ وَ أَنْتَ صَائِمٌ، فَإِنْ سَابَّكَ أَحَدٌ، فَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ، وَ إِنْ كُنْتَ قَائِماً فَاجْلِسْ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم روزے کی حالت میں گالی گلوچ مت کرو اور اگر تمھیں کوئی شخص گالی دے تو تم کہو: بے شک میں روزے دار ہوں۔ اور اگر تم کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔''

فوائد:...... حالت روزہ میں گالی دینا اور سب وشتم کرنا حرام ہے اور اگر کوئی دوسرا شخص گالم گلوچ کرے تو اسے فقط اتنا کہنا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں اور اگر گالیاں برداشت سے باہر ہوں تو بیٹھ جائے کہ اس سے غصہ کافور ہو جائے گا اور وہ جہالت کا مرتکب نہیں ہوگا۔

۷۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ الزُّوْرِ وَ الْعَمَلِ بِهِ، وَ الْجَهْلِ فِي الصَّوْمِ وَ التَّغْلِيظِ فِيْهِ

روزے کی حالت میں جھوٹی بات کرنے اور اس پر عمل کرنے کی ممانعت اور جاہلانہ حرکت کے ارتکاب پر سختی کا بیان

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ- عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَ الْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِأَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ. هٰذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ. وَ فِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ: وَ الْعَمَلَ بِهِ وَ الْجَهْلَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا اور پینا چھوڑنے کی کوئی ضرورت اور پروا نہیں ہے۔ یہ جناب بندار کی روایت ہے۔'' ابن المبارک کی روایت میں ہے: ''جھوٹ پر عمل کرنا اور جاہلانہ حرکات ترک نہیں کرتا تو......''

فوائد:......۱۔ ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس حدیث کا یہ مفہوم نہیں کہ جو شخص جھوٹی بات اور جہالت کا مرتکب ہو وہ روزہ ترک کر دے، بلکہ مقصود یہ ہے کہ روزہ داران قبیح افعال سے اجتناب برتے۔ (فتح الباری: ٦/ ١٤٢)

(١٩٩٤) اسناده صحيح : مسند احمد: ٢/٤٢٨ـ سنن كبرى نسائى: ٣٢٤٦ـ صحيح ابن حبان: ٣٤٨٣.

(١٩٩٥) صحيح بخارى، كتاب الصوم، باب من لم يدع قول الزور، حديث: ١٩٠٣ـ سنن ابى داود: ٢٣٦٢ـ سنن ابن ماجه: ١٦٨٩ـ سنن ترمذى: ٧٠٧ـ مسند احمد: ٢/٤٥٢.

۲۔ مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ حالت روزہ میں جیسے طعام وشراب ترک کیا جاتا ہے، اسی طرح روزہ میں فحش گوئی اور جھوٹ کو ترک کرنا بھی لازم ہے۔ اور روزہ دار اگر ان افعال بد سے باز نہ آئے تو اس کا روزہ ناقص ہوگا۔ یہ افعال رب کی ناراضی کا باعث ہوں گے اور اس کا روزہ قبول نہیں ہوگا۔ (شرح ابن بطال: ۷/۲۴)

۷۹..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ اللَّغْوِ فِي الصِّيَامِ وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْإِمْسَاكَ عَنِ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ مِنْ تَمَامِ الصَّوْمِ

روزے کی حالت میں فضول باتوں کی ممانعت اور اس بات کی دلیل کہ فضول باتیں اور فحش گوئی ترک کرنا روزے کی تکمیل کا حصہ ہے

مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الِاسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلِفِ وَاللَّامِ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِ أَجْزَاءِ الْعَمَلِ ذِي الشُّعَبِ وَ الْأَجْزَاءِ، عَلَى مَا بَيَّنْتُهُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ.

اس بات کی دلیل کے بیان کے ساتھ کہ الف، لام کے ساتھ معرفہ بننے والے اسم کا اطلاق کبھی اس عمل کے کسی ایک جزء پر ہو جاتا ہے جس کے کئی اجزاء اور شاخیں ہوں۔ جیسا کہ میں کتاب الایمان میں بیان کر چکا ہوں۔

۱۹۹۶۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، وَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمِّهِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ، إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَ الرَّفَثِ، فَإِنْ سَابَّكَ أَحَدٌ أَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ، فَلْتَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ، إِنِّي صَائِمٌ)).

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روزہ صرف کھانا پینا ترک کر دینے کا نام نہیں بلکہ روزہ تو فضول باتوں اور فحش گوئی سے رُکنے کا نام ہے۔ پس اگر کوئی شخص تمہیں گالیاں دے یا تم پر نادانی کا اظہار کرے تو تم کہہ دو: ''بے شک میں روزے دار ہوں، بلاشبہ میں روزے سے ہوں۔''

فوائد:...... دیکھیے حدیث ۱۹۹۲۔

۸۰..... بَابُ نَفْيِ ثَوَابِ الصَّوْمِ عَنِ الْمُمْسِكِ عَنِ الطَّعَامِ وَ الشَّرَابِ مَعَ ارْتِكَابِهِ مَازُجِرَ عَنْهُ غَيْرَ الْأُكُلِ وَ الشُّرْبِ

کھانے پینے سے اجتناب کرنے کے ساتھ دیگر ممنوع کام کرنے والے روزے دار کے ثواب کی نفی کا بیان

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو ۔هُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو۔

(۱۹۹۶) اسنادہ صحیح: صحیح ابن حبان: ۳۴۷۰۔ مستدرك حاکم: ۱/ ۴۳۰، ۴۳۱۔

عَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ..........

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((رُبَّ صَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ صِيَامِهِ الْجُوْعُ وَ الْعَطَشُ، وَ رُبَّ قَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ قِيَامِهِ السَّهَرُ)) .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' بہت سارے روزے دار ایسے ہیں جنہیں ان کے روزوں سے صرف بھوک پیاس ہی حاصل ہوتی ہے۔ اور کتنے ہی قیام کرنے والے ایسے ہیں جنہیں ان کے قیام سے صرف شب بیداری (اور تھکاوٹ) ہی حاصل ہوتی ہے۔''

فوائد :...... جو شخص حالت روزہ میں غیبت، گالم گلوچ اور بے ہودہ گوئی سے باز نہ آئے، یا افطاری میں حرام چیزوں کا استعمال کرے یا گناہوں سے باز نہ آئے تو اسے دن بھر کی بھوک کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا لہٰذا روزہ دار کو ان ممنوعہ امور سے اجتناب کرنا چاہیے، پھر ایسے تہجد گزار اور قیام اللیل کا اہتمام کرنے والے جو اس میں ریا کاری کرتے ہیں یا مغصوب زمین پر نماز کا اہتمام کرتے ہیں یا فرض نمازیں باجماعت ادا نہیں کرتے انہیں رات کی بیداری کا اجر نہیں ملتا، لہٰذا تہجد گزار ایسی عادات ترک کر دے، جس سے اجر وثواب اور اعمال کی قبولیت میں نقص واقع ہوتا ہے۔

❀❀❀❀

(۱۹۹۷) مسند احمد: ۲/۳۷۲۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۲۳۶۔ مسند ابی یعلی: ۶۵۵۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۶۹۰ من طریق عمرو عن سعید المقبری عن ابی هریرة رضی الله عنه.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْأَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِي الصِّيَامِ مِمَّا قَدِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي إِبَاحَتِهَا

روزے کی حالت میں ایسے مباح اور جائز اعمال کے ابواب کا مجموعہ جن کے بارے میں علمائے کرام کا اختلاف ہے

٨١..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمُبَاشَرَةِ الَّتِي هِيَ دُوْنَ الْجِمَاعِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کے لیے جماع کے سوا مباشرت کرنے کی رخصت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اسْمَ الْوَاحِدِ قَدْ يَقَعُ عَلَى فِعْلَيْنِ، أَحَدُهُمَا مُبَاحٌ، وَّالْآخَرُ مَحْظُوْرٌ، إِذِ اسْمُ الْمُبَاشِرَةِ قَدْ أَوْقَعَهُ اللّٰهُ فِيْ نَصِّ كِتَابِهِ عَلَى الْجِمَاعِ، ، وَدَلَّ الْكِتَابُ عَلَى أَنَّ الْجِمَاعَ فِي الصَّوْمِ مَحْظُوْرٌ. قَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجِمَاعَ يُفْطِرُ الصَّائِمَ . وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَلَّ بِفِعْلِهِ عَلَى أَنَّ الْمُبَاشَرَةَ الَّتِي هِيَ دُوْنَ الْجِمَاعِ مُبَاحَةٌ فِي الصَّوْمِ غَيْرَ مَكْرُوْهَةٍ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ایک ہی اسم کا اطلاق دو مختلف کاموں پر ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک جائز اور دوسرا ممنوع ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ''قرآن مجید'' میں مباشرت کا اطلاق جماع پر کیا ہے اور جماع روزے کی حالت میں قرآنی دلیل کے ساتھ منع ہے۔ نبی مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک جماع روزے دار کے روزے کو توڑ دیتا ہے۔'' جبکہ نبی کریم ﷺ نے اپنے فعل سے وضاحت کی ہے کہ روزے کی حالت میں جماع سے کم مباشرت کرنا جائز ہے۔ مکروہ نہیں ہے

١٩٩٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ۔ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ......

(١٩٩٨) صحيح بخارى، كتاب الصوم، باب المباشرة للصائم، حديث: ١٩٢٧۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب بيان ان القبلة في الصوم......، حديث: ١١٠٦/٦٨۔ مسند احمد: ١٢٨/٦۔ سنن الدارمي: ١٧٧٥۔

عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَ مَسْرُوْقٌ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ نَسْأَلُهَا عَنِ الْمُبَاشَرَةِ. فَاسْتَحْيَيْنَا، قَالَ: قُلْتُ: جِئْنَا نَسْأَلُ حَاجَةً، فَاسْتَحْيَيْنَا. فَقَالَتْ: مَا هِيَ؟ سَلَا عَمَّا بَدَا لَكُمَا. قَالَ، قُلْنَا: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَ هُوَ صَائِمٌ؟ قَالَتْ: قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، وَ لٰكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَ لِإِرْبِهِ مِنْكُمْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّمَا خَاطَبَ اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أُمَّتَهُ بِلُغَةِ الْعَرَبِ أَوْسَعِ اللُّغَاتِ كُلِّهَا، الَّتِيْ لَا يُحِيْطُ بِعِلْمِ جَمِيْعِهَا أَحَدٌ غَيْرُ نَبِيٍّ، وَ الْعَرَبُ فِيْ لُغَاتِهَا تُوْقِعُ اسْمَ الْوَاحِدِ عَلَى شَيْئَيْنِ، وَعَلَى أَشْيَاءَ ذَوَاتِ عَدَدٍ، وَقَدْ يُسَمَّى الشَّيْءُ الْوَاحِدُ بِأَسْمَاءٍ، وَ قَدْ يَزْجِرُ اللّٰهُ عَنِ الشَّيْءِ، وَ يُبِيْحُ شَيْئاً اٰخَرَ غَيْرَ الشَّيْءِ الْمَزْجُوْرِ عَنْهُ، وَ وَقَعَ اسْمُ الْوَاحِدِ عَلَى الشَّيْئَيْنِ جَمِيْعاً عَلَى الْمُبَاحِ وَ عَلَى الْمَحْظُوْرِ، وَ كَذٰلِكَ قَدْ يُبِيْحُ الشَّيْءَ الْمَزْجُوْرَ عَنْهُ، وَ وَقَعَ اسْمُ الْوَاحِدِ عَلَيْهِمَا جَمِيْعاً، فَيَكُوْنُ اسْمُ الْوَاحِدِ وَاقِعاً عَلَى الشَّيْئَيْنِ الْمُخْتَلِفَيْنِ، أَحَدُهُمَا مُبَاحٌ، وَ الْاٰخَرُ مَحْظُوْرٌ، وَ اسْمُهُمَا وَاحِدٌ. فَلَمْ يَفْهَمْ هٰذَا مَنْ سَفِهَ لِسَانَ الْعَرَبِ، وَ حَمَلَ الْمَعْنٰى فِيْ ذٰلِكَ عَلَى شَيْءٍ وَّاحِدٍ، يُوْهِمُ أَنَّ الْأَمْرَيْنِ

”جناب اسود بیان کرتے ہیں کہ میں اور مسروق ام المومنین (عائشہ رضی اللہ عنہا) کی خدمت میں مباشرت کی متعلق سوال کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو ہمیں شرم آ گئی، میں نے عرض کیا: ہم ایک سوال پوچھنے کے لیے حاضر ہوئے تھے مگر ہم شرما گئے ہیں۔“ تو انہوں نے کہا: وہ سوال کیا ہے؟ جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو۔ ہم نے عرض کی: کیا نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں مباشرت کر لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ کبھی کبھار ایسا کر لیتے تھے، لیکن آپ اپنی خواہش اور نفس پر تم سے کہیں زیادہ قابو رکھنے والے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اور ان کی امت کو عربی زبان میں خطاب کیا ہے جو تمام زبانوں سے زیادہ وسیع ہے۔ جس کے تمام علوم وفنون کا احاطہ نبی ﷺ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ اور عرب اپنی اپنی لغت میں ایک ہی اسم کا دو چیزوں پر اطلاق کرتے ہیں اور کئی چیزوں پر بھی کر دیتے ہیں اور کبھی ایک ہی چیز کو کئی کئی نام دے دیتے ہیں۔ کبھی اللہ تعالیٰ ایک چیز سے منع کر دیتے ہیں اور ایک دوسری چیز کو مباح قرار دے دیتے ہیں حالانکہ ان مباح اور ممنوع دونوں چیزوں پر ایک ہی نام کا اطلاق کرتے ہیں۔ اسی طرح کبھی ممنوع چیز کو مباح قرار دے دیتے ہیں اور دونوں پر ایک ہی نام کا اطلاق کیا گیا ہوتا ہے۔ اس طرح ایک ہی نام دو مختلف چیزوں پر واقع ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک مباح اور دوسرا ممنوع ہوتا ہے جبکہ دونوں کا نام ایک ہی ہوتا ہے۔ عربی زبان سے ناواقف شخص یہ بات سمجھ نہیں سکتا اور وہ ایک ہی چیز پر دونوں معانی محمول کر دیتا ہے۔ وہ یہ وہم دیتا ہے کہ دونوں چیزیں متضاد ہیں کیونکہ ایک کام ایک نام سے جائز قرار دیا گیا ہے تو دوسرا فعل اسی نام سے

مُتَضَادَّانِ، إِذْ أُبِيحَ فِعْلٌ مُسَمًّى بِاسْمٍ، وَ حُظِرَ فِعْلٌ تُسَمَّى بِذٰلِكَ الْاِسْمِ سَوَاءٌ. فَمَنْ كَانَ هٰذَا مَبْلَغُهُ مِنَ الْعِلْمِ، لَمْ يَحِلَّ لَهُ تَعَاطِي الْفِقْهِ وَ لَا الْفُتْيَا، وَ وَجَبَ عَلَيْهِ التَّعَلُّمُ أَوِ السَّكْتُ إِلَى أَنْ يُدْرِكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا يَجُوْرُ مَعَهُ الْفُتْيَا وَتَعَاطِي الْعِلْمَ. وَ مَنْ فَهِمَ هٰذِهِ الصَّنَاعَةَ عَلِمَ أَنَّ مَا أُبِيحَ غَيْرُ مَا حُظِرَ، وَ إِنْ كَانَ اسْمُ الْوَاحِدِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْمُبَاحِ وَ عَلَى الْمَحْظُوْرِ جَمِيعاً فَمِنْ هٰذَا الْجِنْسِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ دَلَّ فِيْ كِتَابِهِ أَنَّ مُبَاشَرَةَ النِّسَاءِ فِيْ نَهَارِ الصَّوْمِ غَيْرُ جَائِزٍ لِقَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ، وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ، ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى الَّيْلِ﴾ فَأَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُبَاشَرَةَ النِّسَاءِ وَالْأَكْلَ وَالشُّرْبَ بِاللَّيْلِ، ثُمَّ أَمَرَنَا بِإِتْمَامِ الصِّيَامِ إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُبَاشَرَةَ الْمُبَاحَةَ بِاللَّيْلِ الْمَقْرُوْنَةِ إِلَى الْأَكْلِ وَ الشُّرْبِ هِيَ الْجِمَاعُ الْمُفْطِرُ لِلصَّائِمِ، وَأَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِفِعْلِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُبَاشَرَةَ الَّتِيْ هِيَ دُوْنَ الْجِمَاعِ فِي الصِّيَامِ، إِذْ كَانَ يُبَاشِرُ وَ هُوَ صَائِمٌ. وَ الْمُبَاشَرَةُ الَّتِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهِ أَنَّهَا تُفْطِرُ

ممنوع کیا گیا ہے۔ جس شخص کا کل علم اتنا ہی ہو تو اس کے لیے فقہی مسائل بیان کرنا اور فتوے جاری کرنا جائز نہیں ہے۔ اس پر واجب ہے کہ علم حاصل کرے یا خاموش بیٹھ جائے۔ یہاں تک کہ وہ اتنا علم حاصل کر لے جس کے ساتھ فتوے دینا اور علمی مسائل حل کرنا جائز ہو۔ اور جو شخص یہ فن سمجھ لے وہ جان لیتا ہے کہ جو چیز جائز قرار دی گئی ہے وہ ممنوع چیز کے علاوہ ہے۔ اگر چہ دونوں پر ایک ہی اسم کا اطلاق ہوا ہو۔ اسی قسم سے ایک مسئلہ یہ بھی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے کہ روزے والے دن عورتوں سے مباشرت کرنا جائز نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى الَّيْلِ﴾ (البقرة: ۱۸۷) ”اس لیے اب تم ان سے ہم بستری کر سکتے ہو اور اللہ نے تمہارے لیے جو لکھ رکھا ہے وہ تلاش کرو اور کھاؤ اور پیو حتی کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری، کالی دھاری سے واضح ہو جائے پھر تم روزے کو رات تک پورا کرو۔“ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے رات کے وقت عورتوں سے مباشرت اور کھانا پینا جائز قرار دیا ہے۔ پھر ہمیں رات تک روزہ مکمل کرنے کا حکم دیا ہے اس شرط کے ساتھ کہ رات کو مباشرت کرنا اور کھانا پینا جائز تھا اب وہ مباشرت جو جماع ہے وہ روزے دار کا روزہ توڑ دے گی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کے فعل سے روزے کی حالت میں جماع سے کم مباشرت (بوس و کنار اور پیار و محبت) کو جائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں مباشرت کر لیتے تھے۔ وہ مباشرت جو اللہ تعالیٰ نے اپنی

الصَّائِمَ هِيَ غَيْرُ الْمُبَاشَرَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُهَا فِي صِيَامِهِ . وَ الْمُبَاشَرَةُ اسْمٌ وَّاحِدٌ وَاقِعٌ عَلٰى فِعْلَيْنِ ، إِحْدَاهُمَا مُبَاحَةٌ فِي نَهَارِ الصَّوْمِ ، وَ الْأُخْرٰى مَحْظُوْرَةٌ فِي نَهَارِ الصَّوْمِ مُفْطِرَةٌ لِّلصَّائِمِ . وَ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوْا الْبَيْعَ﴾ فَأَمَرَ رَبُّنَا جَلَّ وَ عَلَا بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ ، وَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوْهَا وَ أَنْتُمْ تَسْعَوْنَ ، إِيْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ . فَاسْمُ السَّعْيِ يَقَعُ عَلَى الْهَرْوَلَةِ ، وَشِدَّةِ الْمَشْيِ وَ الْمَضْيِ إِلَى الْمَوْضِعِ . فَالسَّعْيُ الَّذِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُسْعٰى إِلَى الْجُمُعَةِ هُوَ الْمَضْيُ إِلَيْهَا ، وَ السَّعْيُ الَّذِيْ زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ إِتْيَانَ الصَّلَاةِ هُوَ الْهَرْوَلَةُ وَسُرْعَةُ الْمَشْيِ . فَاسْمُ السَّعْيِ وَاقِعٌ عَلٰى فِعْلَيْنِ ، أَحَدُهُمَا مَأْمُوْرٌ ، وَ الْاٰخَرُ مَنْهِيٌّ عَنْهُ . وَسَأُبَيِّنُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا الْجِنْسَ فِي كِتَابِ ((مَعَانِي الْقُرْاٰنِ)) إِنْ وَّفَّقَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ .

کتاب میں ذکر کی ہے کہ وہ روزہ توڑ دیتی ہے وہ اس مباشرت سے مختلف ہے جو نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں کیا کرتے تھے۔'' چنانچہ مباشرت ایک ہی اسم ہے جو دو فعلوں پر واقع ہوا ہے۔ ان میں سے ایک روزے کی حالت میں دن کے وقت جائز ہے جبکہ دوسرا روزے کی حالت میں منع ہے اور روزے کو توڑ دیتا ہے۔ اسی قسم سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوْا الْبَيْعَ﴾ ''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دے دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت کرنا چھوڑ دو۔'' (سورۂ جمعہ آیت: ۹) ۔ پس اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے لیے سعی (دوڑنے) کا حکم دیا ہے۔ جبکہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: جب تم نماز کے لیے آؤ تو تم دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ آرام وسکون کے ساتھ چلتے ہوئے آؤ۔'' لہٰذا سعی ایک ایسا اسم ہے جو دوڑنے اور تیز چلنے پر واقع ہوتا ہے اور کسی جگہ کی طرف جانے پر بھی واقع ہوتا ہے۔ لہٰذا جس سعی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس سے مراد جمعہ کے لیے مسجد میں جانا ہے۔ اور جس سعی سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے اس سے مراد دوڑنا اور تیز رفتاری ہے۔ اس طرح سعی کا اسم دو فعلوں پر واقع ہوا ہے۔ ایک جائز ہے جس کا حکم دیا گیا ہے اور دوسرا ممنوع ہے۔ میں عنقریب یہ قسم، کتاب ''معانی القرآن'' میں بیان کروں گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کام کی توفیق عطا کی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

فوائد:......۱۔ مباشرت کے دو معنی ہیں: (۱) جلد سے جلد ملانا۔ (۲) جماع کرنا۔

۲۔ اس حدیث میں پہلا معنی مقصود ہے کہ روزہ دار بیوی سے ہاتھ ملا سکتا ہے اور جماع کے علاوہ بیوی سے گلے وغیرہ مل سکتا ہے۔ اس میں قباحت نہیں پھر یہ جواز ان لوگوں کے لیے ہے جو جذبات پر کنٹرول رکھ سکیں، دیگر لوگوں کے لیے

بیوی سے میل ملاپ جائز نہیں کیونکہ یہ کام روزہ توڑنے کا باعث بن سکتا ہے۔

٨٢..... بَابُ تَمْثِيلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْلَةَ الصَّائِمِ بِالْمَضْمَضَةِ مِنْهُ بِالْمَاءِ

نبی کریم ﷺ کا روزے دار کے بوسے کو پانی کے ساتھ کلی کرنے کے مثل قرار دینے کا بیان

١٩٩٩۔ حَدَّثَنَا الرُّبَيِّعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ بُكَيْرٍ ۔هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ۔، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ..........

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ قَالَ: هَشَشْتُ يَوْماً، فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ، فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْراً عَظِيْماً. قَبَّلْتُ وَ أَنَا صَائِمٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ تَمَضْمَضْتَ بِمَاءٍ وَ أَنْتَ صَائِمٌ؟)) قَالَ: فَقُلْتُ: لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّبَيِّعُ أَظُنُّهُ قَالَ ((فَفِيْمَ؟)) حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْوَلِيْدِ يَقُوْلُ: جَاءَنِيْ هِلَالُ الرَّازِيُّ. فَسَأَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: عَبْدُالْمَلِكُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں (اپنی بیوی کو دیکھ کر) خوش ہوا تو میں نے اس کا بوسہ لے لیا، حالانکہ میں روزے دار تھا۔ تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے آج بہت بڑا (خطرناک) کام کر لیا ہے۔ میں نے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ اگر تم روزے کی حالت میں پانی کے ساتھ کلی کر لیتے تو کیا ہوتا؟ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جناب ربیع کرتے ہیں) میرے خیال میں آپ نے فرمایا: ''پھر پریشانی کس بات کی ہے؟ (پھر اس میں حرج کیا ہے)۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''عبدالملک بن سعید سے مراد ابن سوید ہے۔''

٨٣..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ

روزے دار کو بوسہ لینے کی رخصت ہے

٢٠٠٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا..........

سُفْيَانُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ

''امام سفیان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن

(١٩٩٩) اسناده صحيح: سنن ابی داد، کتاب الصيام، باب القبلة للصائم، حديث: ٢٣٨٥۔ سنن کبریٰ نسائی: ٣٠٢٦۔ مسند احمد: ٢١/١۔ سنن الدارمی: ١٧٢٤۔

(٢٠٠٠) صحيح مسلم، کتاب الصيام، باب بيان ان القبلة فی الصوم......، حديث: ١١٠٦/٦٣۔ مسند احمد: ٣٩/٦۔ مسند الحميدی: ١٩٧۔ سنن الدارمی: ٦٤٠۔

الْقَاسِمِ، أَسَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَ هُوَ صَائِمٌ؟ فَسَكَتَ عَنِّيْ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ.

قاسم سے پوچھا: کیا تم نے اپنے والد گرامی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے، کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لے لیتے تھے؟ تو وہ کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: ہاں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے یہ مکمل باب کتاب الکبیر میں بیان کر دیا ہے۔"

۸۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ رُؤُوْسَ النِّسَاءِ وَ وُجُوْهَهُنَّ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ كَانَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ

روزے دار کو بیویوں کے سروں اور ان کے چہروں کا بوسہ لینے کی رخصت ہے۔ ان علماء کے مذہب کے برخلاف جو اسے مکروہ سمجھتے ہیں

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ، وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظَلُّ صَائِماً لَا يُبَالِيْ مَا قَبَّلَ مِنْ وَجْهِيْ حَتّٰى يُفْطِرَ. وَ قَالَ يُوْسُفُ: فَقَبَّلَ مَا شَاءَ مِنْ وَّجْهِيْ. وَ قَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ: فَقَبَّلَ أَيَّ مَكَانٍ شَاءَ مِنْ وَّجْهِيْ.

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں ہوتے اور افطاری تک میرے چہرے کا بوسہ لینے میں کوئی پروا نہ کرتے۔" جناب یوسف کی روایت میں ہے: "آپ جتنی بار چاہتے میرے چہرے کا بوسہ لے لیتے۔" اور جناب زعفرانی کی روایت میں ہے: "تو آپ میرے چہرے کا جہاں سے چاہتے بوسہ لے لیتے۔"

۲۰۰۲۔ وَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصِيْبُ مِنَ الرُّؤُوْسِ وَ هُوَ صَائِمٌ.

"امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جناب عبداللہ بن شقیق کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: "نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی بیویوں کے) سروں کا بوسہ لے لیتے تھے۔"

فوائد :......۱۔ حالت روزہ میں بوس و کنار سے روزہ باطل نہیں ہوتا اور بیوی کو بوسہ دینا جائز و مباح ہے، اس

(۲۰۰۱) اسناده صحیح: مسند احمد: ۱۰۱/۶۔ سنن کبری نسائی: ۳۰۶۶۔

(۲۰۰۲) اسناده صحیح: مسند احمد: ۲۴۹/۱۔ شرح معانی الآثار طحاوی: ۹۰/۲۔

میں کراہت نہیں۔

۲۔ جو شخص اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکے اس کے لیے بوسہ و کنار کی رخصت ہے اور جو جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور اس سے جماع کا مرتکب ہو اس کے لیے روزہ میں بیوی کو بوسہ دینا مکروہ ہے۔

۸۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ مَصِّ الصَّائِمِ لِسَانَ الْمَرْأَةِ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ عَلَى الْفَمِ إِنْ جَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِمِصْدَعٍ أَبِيْ يَحْيٰى، فَإِنِّيْ لَا أَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَّ لَا جَرْحٍ

روزے دار کے لیے اپنی بیوی کی زبان چوسنے کی رخصت ہے، ان علماء کے موقف کے برخلاف جو روزے دار کے لیے منہ کا بوسہ لینا مکروہ قرار دیتے ہیں۔ بشرطیکہ مصدع ابی یحییٰ کی روایت کو حجت بنانا درست ہو، کیونکہ مجھے اس کے متعلق جرح وتعدیل کا علم نہیں

۲۰۰۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ الطَّاحِيُّ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ، عَنْ مِصْدَعٍ أَبِي يَحْيٰى..........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَ هُوَ صَائِمٌ وَّ يَمُصُّ لِسَانَهَا .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیتے تھے اور ان کی زبان چوس لیا کرتے تھے۔''

۸۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ الْمَرْأَةَ الصَّائِمَةَ

روزے دار کے لیے روزے دار بیوی کا بوسہ لینے کی رخصت ہے

۲۰۰۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ (ح) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَهْوٰى إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقَبِّلَنِيْ، فَقُلْتُ: إِنِّيْ صَائِمَةٌ . قَالَ: وَ أَنَا صَائِمٌ، فَقَبَّلَنِيْ . قَالَ بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ: عَنْ طَلْحَةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بوسہ لینے کے لیے میری طرف بڑھے تو میں نے عرض کی بے شک میں روزے سے ہوں۔'' آپ نے فرمایا: میرا بھی روزہ ہے۔'' تو آپ نے میرا بوسہ لے لیا۔'' جناب بشر بن معاذ اپنی قوم کے طلحہ نامی ایک شخص سے روایت کرتے ہیں۔''

(۲۰۰۳) اسناده ضعیف : مصدع راوی مجہول ہے۔ سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب الصائم يبلع الريق، حديث : ۲۳۸٦۔ مسند احمد : ٦/۱۲۳، ۲۳٤.

(۲۰۰٤) اسناده صحيح : سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب القبلة للصائم، حديث : ۲۳۸٤۔ مسند احمد : ٦/۱۲٤۔ شرح معانی الآثار طحاوی : ۲/۹۲.

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ روزہ دار خاوند روزہ دار بیوی کو بوسہ دے سکتا ہے۔ نیز طرفین میں سے دونوں روزہ دار ہوں یا کسی کا روزہ ہو تب بھی بوسہ دینا مباح ہے۔

۸۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ مُبَاحَةٌ لِجَمِيعِ الصُّوَّامِ وَ لَمْ تَكُنْ خَاصَّةً لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ روزے دار کے لیے بوسہ لینے کی رخصت تمام روزے داروں کے لیے ہے اور یہ نبی کریم ﷺ کے لیے خاص نہیں

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ خَبَرُ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی مسئلہ کے بارے میں ہے۔

(دیکھیے حدیث نمبر: ۱۹۹۹)

۲۰۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْداً ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ.........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ .

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے دار کو بوسہ لینے کی رخصت دی ہے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حالت روزہ میں بیوی کو بوسہ دینا خاصہ رسول نہیں، بلکہ تمام روزہ داروں کو اس کی رخصت ہے، البتہ جو جذبات میں بہہ جائیں ان کے لیے یہ عمل مکروہ ہے۔ اور انہیں اس عمل سے گریز کرنا چاہیے۔

۸۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کو مسواک کرنے کی رخصت ہے

۲۰۰۶۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ . وَ لَمْ يَسْتَثْنِ مُفْطِراً دُوْنَ صَائِمٍ . فَفِيْهَا دَلَالَةٌ

''امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں''نبی کریم ﷺ کی درج ذیل روایات میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ روزے دار کا ہر نماز کے وقت مسواک کرنا باعث فضیلت واجر ہے۔ جیسا کہ بے روزہ دار شخص کے لیے فضیلت کا باعث ہے۔ آپ کا ارشاد

(۲۰۰۵) تقدم تخريجه برقم: ۱۹٦۷.

(۲۰۰٦) صحيح بخاري، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة، حديث: ۸۸۷۔ صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب السواك، حديث: ۲۵۲۔ سنن ابي داود: ٤٦۔ سنن ترمذي: ۲۲۔ سنن نائي: ۷۔ سنن ابن ماجه: ۲۸۷.

عَلٰی أَنَّ السِّوَاكَ لِلصَّائِمِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَضِيْلَةٌ كَهُوَ لِلْمُفْطِرِ.

ہے: ''اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں ڈال دینے کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' آپ نے اس فرمان عالی میں روزے دار کو بے روزہ داروں سے مستثنیٰ نہیں کیا (بلکہ دونوں کے لیے یہی حکم دینے کی خواہش کی)۔''

فوائد :......مسواک کرنے کا یہ حکم عام ہے۔اس میں روزہ اور بے روزہ ہونے کی کوئی قید نہیں۔لہٰذا حالت روزہ میں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنا مستحب فعل ہے اور حالت روزہ میں ظہر، عصر یا مغرب کے قریب مسواک نہ کرنے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں، لہٰذا ذاتی تخمینوں اور تخیلات سے حالت روزہ میں اس افضل فعل کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔

۲۰۰۷۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ رَوٰى عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أُحْصِيْ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ـ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ ـ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّ أَبُوْمُوْسٰى ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، قَالَ بُنْدَارٌ: قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، وَقَالَ أَبُوْمُوْسٰى ، عَنْ سُفْيَانَ (ح) وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ (ح) وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّعْلَبِيُّ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، غَيْرَ أَنَّ أَبَا مُوْسٰى قَالَ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيٰى ، وَقَالَ جَعْفَرُ بْنُ

''حضرت عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے بے شمار مرتبہ دیکھا ہے۔'' جناب جعفر بن محمد نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''(اتنی بار دیکھا ہے) جسے میں شمار نہیں کر سکتا یا میں اسے گن نہیں سکتا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں عاصم کے معاملے سے بریٔ الذمہ ہوں۔ میں نے محمد بن یحییٰ کو فرماتے ہوئے سنا: ''عاصم بن عبید اللہ پر قیاس کرنا درست نہیں ہے۔'' اور میں نے امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہم نے امام یحییٰ بن معین سے سوال کیا تو ہم نے عرض کی: آپ کے نزدیک عبداللہ بن محمد بن عقیل پسندیدہ راوی ہے یا عاصم بن عبید اللہ؟ انہوں نے فرمایا: ''میں ان دونوں میں سے کسی کو بھی پسند نہیں کرتا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: '' میں عاصم بن عبید اللہ کی روایات اس کتاب

(۲۰۰۷) اسناده ضعيف : سند میں عاصم بن عبید اللہ راوی ضعیف ہے۔ سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب السواك للصائم، حديث: ۲۳٦٤۔ سنن ترمذی: ۷۲۵۔ مسند احمد: ۳/٤٤٥۔ مسند الحميدی: ١٤١.

مُـحَـمَّـدٍ فِـیْ حَدِیْثِهِ: مَالَا أُحْصِیْ أَوْ مَا لَا أُعِـدُّهُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ أَنَا بَرِیْءٌ مِّنْ عُهْدَةِ عَـاصِـمٍ. سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: عَـاصِـمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَيْسَ عَلَيْهِ قِيَاسٌ. وَ سَـمِـعْـتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ يَقُوْلُ: سَأَلْنَا يَحْيَى بْنَ مُعِيْنٍ، فَقُلْنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْـنِ عَـقِيْـلٍ أَحَـبُّ إِلَيْكَ أَمْ عَـاصِـمُ بْـنُ عُبَيْـدِالـلّٰـهِ؟ قَـالَ: لَسْـتُ أُحِـبُّ وَاحِداً مِّنْهُمَا. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: كُنْتُ لَا أُخْرِجُ حَدِيْثَ عَـاصِمِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ، ثُمَّ نَـظَرْتُ فَإِذَا شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ قَدْ رَوَيَا عَنْهُ وَ يَـحْيَـى بْـنُ سَـعِيْـدٍ وَ عَبْـدُ الـرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَ هُمَا إِمَامَا أَهْلِ زَمَانِهِمَا قَدْ رَوَيَا عَـنِ الثَّـوْرِيِّ عَـنْهُ. وَ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مَالِكٌ خَبَرًا فِيْ غَيْرِ الْمُوَطَّأِ.

میں بیان نہیں کر رہا تھا، پھر میں نے دیکھا کہ امام شعبہ اور امام ثوری نے اس سے روایات لی ہیں۔ اور امام یحییٰ بن سعید اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے امام سفیان ثوری کے واسطے سے عاصم سے روایات بیان کی ہیں جبکہ یہ دونوں اپنے وقت کے جلیل القدر ائمہ ہیں۔ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''الموطا'' کے علاوہ اپنی کسی کتاب میں اس سے روایت بیان کی ہے۔ (اس لیے میں نے بھی اس سے روایت لے لی ہے)۔''

٨٩. بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اكْتِحَالِ الصَّائِمِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ وَ إِنْ لَّمْ يَصِحَّ الْخَبَرُ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ فَالْقُرْاٰنُ دَالٌّ عَلٰى إِبَاحَتِهِ وَ هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ﴾ اَلْاٰيَةَ. دَالٌّ عَلٰى إِبَاحَةِ الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ

روزے دار کے لیے سرمہ لگانے کی رخصت ہے بشرطیکہ روایت صحیح ہو اور اگر روایت صحیح نہ ہو تو قرآن مجید سرمہ لگانے کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ﴾ اب تم (بیویوں سے رات کے وقت) مباشرت کر سکتے ہو۔ یہ فرمان باری تعالیٰ روزے دار کے لیے سرمہ لگانے کی رخصت کی دلیل ہے

٢٠٠٨۔ حَـدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ أَبِيْهِ عُبَيْدِاللّٰهِ............

(٢٠٠٨) اسناده ضعيف: مسند ابی يعلى كما فى المطالب العالية: ١١١٤۔ معجم كبير طبرانی كما فى المجمع: ١٦٧/٣.

عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ، وَ نَزَلْتُ مَعَهُ، فَدَعَانِي بِكُحْلٍ إِثْمِدَ، فَاكْتَحَلَ فِي رَمَضَانَ وَ هُوَ صَائِمٌ إِثْمِدَ غَيْرَ مُمَسَّكٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا أَبْرَأُ مِنْ عُهْدَةِ هٰذَا الْإِسْنَادِ لِمَعْمَرٍ.

"حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خیبر میں تشریف فرما ہوئے تو میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑاؤ کیا۔" تو آپ نے مجھے بلایا جبکہ آپ اثمد سرمہ لگا رہے تھے۔ چنانچہ آپ نے رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں اثمد سرمہ لگایا جس میں خوشبو نہیں تھی۔ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "میں معمر کی وجہ سے اس سند سے بری الذمہ ہوں۔"

۹۰..... بَابُ إِبَاحَةِ تَرْكِ الْجُنُبِ الْاِغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ إِذَا كَانَ مُرِيْداً لِلصَّوْمِ.

جنبی شخص روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ غسل جنابت کو طلوع فجر تک مؤخر کر سکتا ہے

۲۰۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي سُمَيٌّ وَّ سَمِعْتُهُ مِنْ سُمَيٍّ، وَ حَدَّثَنِي سُمَيٌّ، سَمِعَهُ مِنْ..........

أَبِي بَكْرٍ. أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَرْسَلَ إِلٰى عَائِشَةَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَذَهَبْتُ مَعَ أَبِي، فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ وَ هُوَ جُنُبٌ فَيَصُوْمُ.

"جناب ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمان بن حارث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ جناب ابوبکر کہتے ہیں: میں بھی اپنے والد کے ساتھ گیا۔ تو میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ: "رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں صبح کر لیتے تھے پھر (اسی حالت میں) روزہ رکھ لیتے تھے۔"

۲۰۱۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْعَمَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُمَيٍّ وَّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا سُمَيٌّ، سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيَّ، ....

أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ. قَالَ أَبُوْ عَمَّارٍ فِي كُلِّهَا: عَنْ.

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی۔"

(۲۰۰۹) مسند احمد: ۳۸/۶۔ مسند الحمیدی: ۱۹۹ من طریق سفیان۔ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اغتسال الصائم، حدیث: ۱۹۳۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صحة صوم من طلع علیه الفجر وهو جنب، حدیث: ۷۸/ ۱۱۰۹.

(۲۰۱۰) انظر الحدیث السابق.

۹۱..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِي الزَّجْرِ عَنِ الصَّوْمِ إِذَا أَدْرَكَ الْجُنُبَ الصُّبْحُ قَبْلَ أَن يَّغْتَسِلَ

اس حدیث کا بیان جس میں جنبی شخص کو جنابت کی حالت میں صبح ہو جانے پر روزہ رکھنے کی ممانعت کا ذکر ہے

لَمْ يَفْهَمْ مَعْنَاهُ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ، فَأَنْكَرَ الْخَبَرَ، وَ تَوَهَّمَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ مَعَ جَلَالَتِهِ وَ مَكَانِهِ مِنَ الْعِلْمِ غَلَطَ فِي رِوَايَتِهِ. وَ الْخَبَرُ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ مِّنْ جِهَةِ النَّقْلِ إِلَّا أَنَّهُ مَنْسُوْخٌ لَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ غَلَطَ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْخَبَرِ.

بعض علماء اس کا معنی نہیں سمجھ سکے تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا۔ اور یہ خیال کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے علمی مقام و مرتبے اور جلیل القدر ہونے کے باوجود اس روایت میں غلطی کر گئے ہیں۔ جبکہ یہ روایت سند کے اعتبار سے بالکل صحیح ثابت ہے مگر یہ منسوخ ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی روایت میں غلطی نہیں ہوئی۔

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ..........

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، بَلَغَ مَرْوَانَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: مَنْ أَصْبَحَ جُنُباً فَلَا يَصُوْمُ. قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ أَبُوْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ وَ عَائِشَةَ، وَكِلَاهُمَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُباً ثُمَّ يَصُوْمُ. فَانْطَلَقَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّ أَبُوْهُ حَتّٰى أَتَيَا مَرْوَانَ، فَحَدَّثَاهُ، فَقَالَ: عَزَمْتُ

''جناب ابوبکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ''بے شک میں اس روایت کو سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ مروان کو یہ بات پہنچی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کرتے ہیں۔ جناب ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے جنابت کی حالت میں صبح کی تو اس کا روزہ نہیں ہے۔'' (وہ روزہ نہیں رکھ سکتا) چنانچہ ابوبکر اور ان کے والد حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور مسئلہ پوچھا تو) دونوں نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے (پھر روزہ رکھ لیتے تھے) پھر ابوبکر اور ان کے والد مروان کے پاس آئے اور انہیں صورت حال بیان کی تو اس نے کہا: میں تمہیں پختہ حکم دیتا ہوں کہ تم دونوں

(۲۰۱۱) صحیح بخاری، کتاب الصیام، باب الصائم یصبح جنبا، حدیث: ۱۹۲۵، ۱۹۲۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صحة صوم من طع علیه الفجر وهو جنب، حدیث: ۱۱۰۹۔ سنن ابی داود: ۲۳۸۸۔ سنن ترمذی: ۷۷۹۔ مسند احمد: ۲۰۳/۶، ۲۱۳.

عَلَيْكُمَا لَمَا انْطَلَقْتُمَا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَدَّثَاهُ، فَقَالَ: أَهُمَا قَالَتَا لَكُمَا؟ قَالَا: نَعَمْ قَالَ هُمَا أَعْلَمُ. إِنَّمَا أَنْبَأَنِيهِ الْفَضْلُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَحَالَ الْخَبَرَ عَلَى مِلْيءٍ صَادِقٍ بَارٍّ فِيْ خَبَرِهِ إِلَّا أَنَّ الْخَبَرَ مَنْسُوْخٌ لَا أَنَّهُ وَ هُمْ لَا غَلَطٌ، وَ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى عِنْدَ ابْتِدَاءِ فَرْضِ الصَّوْمِ عَلَى أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ حُظِرَ عَلَيْهِمُ الْأَكْلُ وَالشُّرْبُ فِيْ لَيْلِ الصَّوْمِ بَعْدَ النَّوْمِ كَذٰلِكَ الْجِمَاعُ، فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ خَبَرُ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ: مَنْ أَصْبَحَ وَ هُوَ جُنُبٌ فَلَا يَصُوْمُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ قَبْلَ أَنْ يُبِيْحَ اللّٰهُ الْجِمَاعَ إِلَى طُلُوْعِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا أَبَاحَ اللّٰهُ تَعَالَى الْجِمَاعَ إِلَى طُلُوْعَ الْفَجْرِ كَانَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَصْبَحَ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ أَنْ يَصُوْمَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا أَبَاحَ الْجِمَاعَ إِلَى طُلُوْعِ الْفَجْرِ كَانَ الْعِلْمُ مُحِيْطاً بِأَنَّ الْمُجَامِعَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ يَطْرُقُهُ فَاعِلًا مَا قَدْ أَبَاحَهُ اللّٰهُ لَهُ فِيْ نَصِّ تَنْزِيْلِهِ. وَلَا سَبِيْلَ لِمَنْ هٰذَا فِعْلُهُ إِلَى الْاِغْتِسَالِ إِلَّا بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، وَلَوْ كَانَ إِذَا أَدْرَكَهُ الصُّبْحُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ لَمْ يَجُزْ لَهُ الصَّوْمُ، كَانَ الْجِمَاعُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِأَقَلَّ وَقْتٍ يُمْكِنُ الْاِغْتِسَالُ فِيْهِ مَحْظُوْراً غَيْرَ مُبَاحٍ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور انہیں یہ صورت حال بتاؤ۔ (وہ گئے اور اصل واقعہ بیان کیا) تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا دونوں امہات المومنین نے یہ بات فرمائی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: وہ دونوں بہتر جانتی ہیں مجھے تو حضرت فضل نے یہ حدیث سنائی تھی۔ (کہ جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے تو پھر روزہ نہیں رکھا جا سکتا) امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کا حوالہ ایک معزز اور سچے شخص کی طرف کیا جو اپنی روایت کے بیان میں صادق ہے (یعنی حضرت فضل رضی اللہ عنہ) مگر یہ روایت منسوخ ہو چکی ہے۔ یہ بات نہیں کہ انہیں وہم ہوا ہے یا انہیں روایت بیان کرنے میں غلطی لگی ہے۔ وہ اس طرح کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر روزے فرض کیے تو ان کے لیے روزے کی رات سونے کے بعد کھانا، پینا اور جماع کرنا ممنوع تھا۔ لہٰذا یہ ممکن ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت ''جس شخص نے جنابت کی حالت میں صبح کر لی تو وہ روزہ نہ رکھے'' کا تعلق اس وقت سے ہو جبکہ ابھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے طلوع فجر تک جماع کرنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے طلوع فجر تک جماع کرنے کی اجازت دے دی تو جنبی شخص کو اجازت مل گئی کہ اگر وہ حالت جنابت میں صبح کرے تو وہ اس دن کا روزہ رکھ لے۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے طلوع فجر تک جماع کرنے کی اجازت دے دی تو پھر یہ یقینی بات ہے کہ طلوع فجر سے چند لمحے پہلے مجامعت کرنے والے شخص نے ایک جائز کام کیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی نص میں جائز قرار دیا ہے۔ اور جو شخص یہ کام (طلوع فجر سے کچھ پہلے

وَفِی إِبَاحَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الْجِمَاعَ فِی جِمَاعِ اللَّيْلِ بَعْدَمَا كَانَ مَحْظُوْراً بَعْدَ النَّوْمِ، بَانَ وَثَبَتَ أَنَّ الْجَنَابَةَ الْبَاقِيَةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِجِمَاعٍ فِی اللَّيْلِ مُبَاحٌ لَا يَمْنَعُ الصَّوْمَ . فَخَبَرُ عَائِشَةَ وَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی صَوْمِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا كَانَ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ جُنُباً نَاسِخٌ لِّخَبَرِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ، لِاَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْبِهُ أَن يَّكُوْنَ بَعْدَ نُزُوْلِ إِبَاحَةِ الْجِمَاعِ إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ . فَاسْمَعِ الْاٰنَ خَبَراً عَنْ كَاتِبِ الْوَحْیِ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ خَبَرَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

جماع) کرے تو وہ طلوع فجر کے بعد ہی غسل کر سکے گا۔ اور اگر بات یہ ہوتی کہ غسل کرنے سے پہلے صبح ہو جانے کی صورت میں اس کے لیے روزہ رکھنا جائز نہ ہوتا تو پھر طلوع فجر سے پہلے اس کم سے کم وقت میں جس میں غسل کرنا ممکن ہے، اس میں جماع کرنا منع ہوتا اور جائز نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے ساری رات میں جماع کرنے کی اجازت دینے میں جبکہ شروع میں سو جانے کے بعد جماع کرنا ممنوع تھا، اس بات کا ثبوت اور وضاحت ہے کہ رات کے وقت جماع کرنے سے طلوع فجر کے وقت باقی رہنے والی جنابت روزہ رکھنے میں رکاوٹ نہیں ہے۔ اس طرح حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں صبح کرنے کے بعد روزہ رکھ لیتے تھے، یہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے لیے ناسخ ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل اس بات کے زیادہ مشابہ ہے کہ یہ طلوع فجر تک جماع کرنے کی اباحت و اجازت کے بعد کا ہوگا۔ میں نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کی جو تاویل کی ہے اس کے صحیح ہونے کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی سے سنیے۔"

٢٠١٢۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِیُّ ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ ۔يَعْنِی ابْنَ مُسْلِمٍ۔ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ ثَوْبَانَ۔ وَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ..........

عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ قَوْلِ أَبِی هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ أَطْلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ فِی شَهْرِ رَمَضَانَ وَ هُوَ جُنُبٌ لَّمْ يَغْتَسِلْ ، أَفْطَرَ وَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ . فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْنَا

"جناب قبیصہ بن ذؤیب سے روایت ہے کہ اس نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فتویٰ بتایا کہ وہ فرماتے ہیں: "جس شخص کو رمضان المبارک میں جنابت کی حالت میں صبح ہو گئی اور اس نے غسل نہ کیا ہو تو وہ روزہ نہیں رکھے گا اور اس پر قضا دینا لازم ہے۔ تو حضرت زید بن

(٢٠١٢) اسناده حسن.

الـصِّيَامَ، كَمَا كُتِبَ عَلَيْنَا الصَّلَاةَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلاً طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ هُوَ نَائِمٌ كَانَ يَتْرُكُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: قُلْتُ لِزَيْدٍ: فَيَصُوْمُ، وَ يَصُوْمُ يَوْماً اٰخَرَ؟ فَقَالَ زَيْدٌ: يَوْمَيْنِ بِيَوْمٍ؟

ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہم پر روزے فرض کیے ہیں جس طرح ہم پر نماز فرض کی ہے۔تو اگر کسی شخص پر سورج طلوع ہو جائے جبکہ وہ سویا ہوا ہو تو کیا وہ نماز چھوڑ دے گا؟ کہتے ہیں: میں نے حضرت زید سے عرض کی: تو کیا ایسا شخص روزہ رکھ لے گا اور ایک اور روزہ (اس کی قضا کے لیے) رکھے گا؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا ایک روزے کے بدلے میں دو روزے رکھے گا؟ (بلکہ صرف اسی دن کا روزہ رکھے گا۔)''

۹۲..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ جَنَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ أَخَّرَ الْغُسْلَ بَعْدَهَا إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَصَامَ كَانَ مِنْ جِمَاعٍ لَّا مِنِ احْتِلَامٍ

اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ کی وہ جنابت جس کے بعد آپ نے طلوع فجر تک غسل مؤخر کر دیا تھا اور روزہ رکھ لیا تھا، وہ جنابت جماع کی وجہ سے تھی، احتلام کے سبب سے نہیں تھی۔

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَـنْ أُمِّـهِ أُمِّ سَـلَـمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُباً مِّنَ النِّسَاءِ مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ، ثُمَّ يَظَلُّ صَائِماً.

''نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں سے (ہم بستری) جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے، احتلام کی وجہ سے نہیں، پھر آپ روزے رکھ لیتے۔''

۹۳..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّوْمَ جَائِزٌ لِكُلِّ مَنْ أَصْبَحَ جُنُباً وَّ اغْتَسَلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر اس شخص کے لیے روزہ رکھنا جائز ہے جو جنابت کی حالت میں صبح کرتا ہے اور طلوع فجر کے بعد غسل کرتا ہے

وَ الزَّجْرِ عَنْ أَنْ يُّقَالَ كَانَ هٰذَا خَاصًا لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ كُلَّ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يَجُزْ أَنَّهُ خَاصٌّ لَّهُ، فَعَلَى النَّاسِ التَّأَسِّيْ بِهِ وَ اتِّبَاعِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۰۱۳) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، حديث: ۱۱۰۹/۷۷.

اور یہ کہنا منع ہے کہ یہ کام نبی کریم ﷺ کے لیے خاص تھا۔ اس دلیل کے ساتھ کہ نبی کریم ﷺ کا ہر وہ فعل جو آپ کا خاصہ بنا ممکن ہو، تو لوگوں کو اس فعل میں آپ کی اقتدا اور اتباع کرنا ضروری ہے۔

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ -يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ أَبِي طَوَالَةَ- أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ.........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَّرَاءِ الْبَابِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ أَفَأَصُوْمُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَ أَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَ أَنَا جُنُبٌ فَأَصُوْمُ)). فَقَالَ: لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَأَخَّرَ. فَقَالَ: ((وَ اللّٰهِ -يَعْنِي إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَ أَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الرَّجَاءُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَقُوْلُ: إِنَّهُ جَائِزٌ أَنْ يَّقُوْلَ الْمَرْءُ فِيْمَا لَا يَشُكُّ فِيْهِ وَ لَا يَمْتَرِيْ: وَ أَنَا أَرْجُوْ أَنْ يَّكُوْنَ كَذَا وَ كَذَا، إِذْ لَا شَكَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُسْتَيْقِنًا غَيْرَ شَاكٍّ، وَلَا مُرْتَابٍ أَنْ كَانَ أَخْشَى الْقَوْمِ لِلّٰهِ، وَ أَعْلَمُهُمْ بِمَا يَتَّقِي. وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ: أَمُؤْمِنٌ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرْجُوْ وَ لَا شَكَّ وَ لَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ سے فتویٰ پوچھنے کے لیے حاضر ہوا جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دروازے کے پیچھے سن رہی تھیں، تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے جنابت کی حالت میں نماز کا وقت ہو جاتا ہے، تو کیا میں روزہ رکھوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے بھی اس حالت میں نماز کا وقت ہو جاتا ہے کہ میں جنبی ہوتا ہوں، تو میں روزہ رکھتا ہوں، اس نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! آپ ہماری طرح نہیں ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے تمام قصور معاف فرما دیئے ہیں۔'' تو آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک مجھے امید ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ تقویٰ کو جاننے والا ہوں۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ امید اسی جنس کے متعلق ہے جس کے بارے میں مَیں کہتا ہوں: ''کہ آدمی جس چیز میں کوئی شک وشبہ نہ رکھتا ہو اس کے بارے میں کہہ دیتا ہے: '' مجھے امید ہے کہ میں ایسے ایسے ہوں گا۔'' کیونکہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم ﷺ کو اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں بلکہ آپ کو مکمل یقین ہے کہ آپ سب سے بڑھ کر اللہ سے ڈرنے والے اور ان سب سے بڑھ کر تقویٰ کی چیزوں کو جاننے والے ہیں۔ یہ

(۲۰۱٤) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، حديث: ۱۱۱۰۔ سنن ابي داود: ۲۳۸۹۔ مسند احمد: ٦/٦٧، ١٥٦۔ صحيح ابن حبان: ٣٤٨٧.

ارْتِيَابَ أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ كَانَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ أَحْكَامُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْمُنَاكِحَاتِ وَالْمُبَايَعَاتِ وَشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ. وَقَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ. فَاسْمَعِ الدَّلِيْلَ الْوَاضِحَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ: إِنِّيْ لَأَرْجُوْ مَا أَعْلَمْتُ أَنَّهُ قَدْ أَقْسَمَ بِاللّٰهِ أَنَّهُ أَشَدُّهُمْ خَشْيَةً.

مسئلہ اسی قسم سے ہے جو علقمہ بن قیس سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا: کیا آپ مومن ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے امید ہے کہ میں مومن ہوں۔ جبکہ اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ وہ ان مؤمنوں میں سے تھے جن پر مومنوں کے احکام نکاح، خرید وفروخت اور شریعت کے دیگر احکام لاگو ہوتے ہیں۔ میں نے یہ مسئلہ ''کتاب الایمان'' میں بیان کیا ہے۔ لیجیے اس بات کی واضح دلیل سنیے کہ آپ کے اس فرمان ''مجھے امید ہے'' سے مراد پختہ یقین ہے جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں کہ آپ نے قسم اٹھا کر فرمایا تھا کہ آپ سب لوگوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔''

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ الْأَمْرِ، فَرَغِبَ عَنْهُ رِجَالٌ، فَقَالَ: ((مَا بَالُ رِجَالٍ آمُرُهُمْ بِالْأَمْرِ يَرْغَبُوْنَ عَنْهُ، وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ خَشْيَةً)).

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی معاملے میں رخصت دی تو کچھ لوگوں نے اس سے اعراض کیا۔ تو آپ نے فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ میں انہیں ایک حکم دیتا ہوں تو وہ اس سے اعراض کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہوں اور ان سے بڑھ کر اللہ سے ڈرتا ہوں۔''

فوائد :......۱۔ اگر روزہ دار حالت جنابت میں سحری تناول کر لے پھر اسی حالت میں سحری کا وقت ختم ہو جائے اور روزہ کا وقت شروع ہو جائے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا، بلکہ ایسا شخص اذان فجر کے بعد غسل کر کے نماز ادا کر لے اور اس کا روزہ باقی رہے گا، کیونکہ اذان فجر تک جماع کی رخصت ہے اور رخصت تک مباشرت کرنا جائز ہے پھر اس وقت جواز کے بعد طلوع فجر ہی کو غسل ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس آیت مباشرت کا مفہوم اور نبی ﷺ کا فعل اس بات کی دلیل ہے کہ حالت جنابت میں فجر طلوع ہو جائے تو اس حالت میں روزہ رکھنا درست ہے۔ اور ایسے شخص پر کسی قسم کا کوئی

(۲۰۱۵) صحیح بخاری، کتاب الادب، باب من لم یواجه الناس بالعتاب، حدیث: ۶۱۰۱۔ صحیح مسلم، کتاب الفضائل: باب علمه ﷺ بالله تعالی، حدیث: ۲۳۵۶۔ الادب المفرد: ۴۳۶۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۲۳۴۔ مسند احمد: ۶/۱۸۱.

حرج نہیں۔

۲۔ ان احادیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی فعل سامنے آنے پر انہوں نے اپنے فتویٰ سے رجوع کر لیا۔ لہٰذا خیر وعظمت اسی چیز میں ہے کہ انسان اصل حقیقت معلوم ہونے پر اور دلیل کے سامنے سر تسلیم خم کر دے اور اپنا موقف ترک کر دے۔

۳۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اگر حیض اور نفاس والی عورتوں کا خون رات کے وقت بند ہو جائے، پھر وقت طلوع فجر تک انہوں نے غسل نہ کیا ہو تو ان کا روزہ درست ہے۔ جسے مکمل کرنا واجب ہے۔ خواہ انہوں نے غسل عمداً ترک کیا ہو یا بھول کر، شافعیہ اور جمیع علماء کا یہی موقف ہے۔ (شرح النووی: ۷/ ۲۲۲)

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ
مَنْ أُبِيحَ لَهُ الْفِطْرُ فِي رَمَضَانَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ

رمضان المبارک میں سفر کے دوران
جن لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے ان کے ابواب کا مجموعہ

۹۴..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق نبی کریم ﷺ سے مروی آپ کی ایک حدیث کا بیان

بِلَفْظَةٍ مُّخْتَصَرَةٍ مِّنْ غَيْرِ ذِكْرِ السَّبَبِ الَّذِي قَالَ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ. تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ مَنْ لَّمْ يَفْهَمِ السَّبَبَ أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ حَتّٰى أَمَرَ بَعْضُهُمُ الصَّائِمَ فِي السَّفَرِ بِإِعَادَةِ الصَّوْمِ بَعْدُ فِي الْحَضَرِ.

جومختصر الفاظ میں اس فرمان کی وجہ بتائے بغیر بیان کی گئی ہے۔ بعض علماء جنہیں اس کا سبب اور وجہ سمجھ نہیں آئی، انہیں وہم ہوا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔ حتیٰ کہ ان میں سے بعض علماء نے سفر میں روزہ رکھنے والے کو حالت اقامت میں اس روزے کو دہرانے کا حکم دیا ہے۔

۲۰۱۶ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ (ح) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ (ح) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ..........

عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ)). لَمْ يَنْسِبِ الْحَسَنُ

''حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفر کے دوران روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔'' امام حسن نے کعب رضی اللہ عنہ کی نسبت بیان نہیں کی اور نہ

(۲۰۱۶) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ما یکرہ من الصیام فی السفر، حدیث ۲۲۵۷ـ سنن ابن ماجہ: ۱۶۶۴ـ مسند احمد: ۵/۴۳۴ـ مسند الحمیدی: ۸۶۴ـ سنن الدارمی: ۱۷۱۱.

كَعْبًا، وَلَمْ يَقُلِ الْمَخْزُومِيُّ: الْأَشْعَرِيَّ. خَرَّجْتُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ.

جناب مخزومی نے انہیں ''اشعری'' کہا ہے۔ میں نے یہ الفاظ کتاب الکبیر میں بیان کیے ہیں۔''

٩٥..... بَابُ ذِكْرِ السَّبَبِ الَّذِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ))

نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے'' کے سبب کا بیان

٢٠١٧ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ، فَقَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ صَائِمٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَهٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ هٰذِهِ الْمَقَالَةَ إِذِ الصَّائِمُ الْمُسَافِرُ غَيْرُ قَابِلٍ يُسْرَ اللّٰهِ حَتّٰى اشْتَدَّ بِهِ الصَّوْمُ وَاحْتِيْجَ إِلٰى أَنْ يُّظَلَّ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کے گرد لوگ جمع تھے اور اس پر سایہ کیا گیا تھا۔ (آپ نے پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے؟) تو انہوں نے عرض کی: یہ شخص روزے دار ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نیکی نہیں ہے کہ تم (اس مشقت کے ساتھ) سفر میں روزہ رکھو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا تھا جب روزہ رکھنے والے مسافر شخص نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ آسانی اور رخصت کو قبول نہیں کیا تھا۔ حتیٰ کہ اس پر روزہ نہایت مشکل ہوگیا اور وہ سائے کا محتاج ہوگیا۔''

٢٠١٨ـ وَفِيْ خَبَرِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ جَابِرٍ، فَغُشِيَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ يُنْضَحُ الْمَاءُ أَيْ عَلَيْهِ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا قَالَ: لَيْسَ الْبِرُّ الصَّوْمُ فِي

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شخص بے ہوش ہوگیا تو اس پر پانی چھڑکا جانے لگا۔'' [امام صاحب فرماتے ہیں]: نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں

(٢٠١٧) صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب قول النبی ﷺ لمن ظلل عليه ......، حديث: ١٩٤٦ـ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان للمسافر، حديث: ١١١٥ـ سنن ابی داود: ٢٤٠٧ـ سنن نسائی: ٢٢٦٤ـ مسند احمد: ٢٩٩/٣.

(٢٠١٨) اسناده صحيح: شرح معانی الآثار للطحاوی: ٦٢/٢ وانظر الحديث السابق.

السَّفَرِ . أَيْ: لَيْسَ الْبِرُّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ حَتّٰى يُغْشٰى عَلَى الصَّائِمِ وَ يُحْتَاجُ إِلٰى أَنْ يُظَلَّلَ وَ يُنْضَحَ عَلَيْهِ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ فِي الْفِطْرِ وَ جَعَلَ لَهُ أَنْ يَصُوْمَ فِي أَيَّامٍ أُخَرَ، وَ أَعْلَمَ فِي مُحْكَمِ تَنْزِيْلِهِ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِمُ الْيُسْرَ لَا الْعُسْرَ فِي ذٰلِكَ، فَمَنْ لَمْ يَقْبَلْ يُسْرَ اللّٰهِ، جَازَ أَنْ يُقَالَ لَهُ: لَيْسَ أَخْذُكَ بِالْعُسْرِ، فَيَشْتَدُّ الْعُسْرُ عَلَيْكَ مِنَ الْبِرِّ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ: لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ، أَيْ: لَيْسَ كُلُّ الْبِرِّ هٰذَا، قَدْ يَكُوْنُ الْبِرُّ أَيْضاً أَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ وَ قَبُوْلُ رُخْصَةِ اللّٰهِ وَالْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ . وَ سَأَدُلُّ بَعْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّأْوِيْلِ . حَدَّثَنَا بِخَبَرِ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ .

ہے" اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ سفر میں (ایسی مشقت کے ساتھ) روزہ رکھنا کہ جس سے روزہ دار بے ہوش ہو جائے اور اس پر سایہ کرنا پڑے اور اس پر پانی چھڑکنا پڑے، یہ نیکی نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کو رخصت دی ہے کہ وہ سفر میں روزہ چھوڑے اور رمضان کے بعد رکھ لے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب "قرآن مجید" میں یہ فرمایا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو آسانی دینا چاہتا ہے، ان پر تنگی اور مشقت نہیں ڈالنا چاہتا۔ لہٰذا جو شخص اللہ تعالیٰ کی آسانی کو قبول نہیں کرتا، اس کے لیے یہ کہنا درست ہے کہ تمہارا تنگی کو اختیار کرنا، اس حال میں کہ تنگی تمہارے لیے شدید مشکل بن جائے، یہ کوئی نیکی نہیں ہے۔ اسی طرح اس روایت کا یہ معنی کرنا بھی درست ہوگا کہ سفر میں تمہارا روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے یعنی یہ کوئی مکمل نیکی نہیں ہے بلکہ کبھی سفر میں تمہارا روزہ رکھنا نیکی ہوگا اور کبھی اللہ کی رخصت کو قبول کرنا۔ اور سفر میں روزہ نہ رکھنا نیکی ہوگا۔" میں عنقریب اس تاویل کی دلیل بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ

فوائد :...... حالت سفر میں روزہ رکھنا اور ترک کرنا دونوں صورتیں جائز ہیں۔ البتہ جن لوگوں کو سفر میں روزہ رکھنے سے سخت مشقت اٹھانا پڑے اور وہ بے حال ہو جائیں کہ دوسروں پر بوجھ بن جائے، ایسے لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنا روزہ رکھنے سے افضل ہے۔ اور ایسی ہی حالت سے دو چار لوگوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حالت سفر میں روزہ رکھنا ان کے لیے نیکی نہیں۔ بلکہ ایسے لوگوں کو روزہ ترک کر دینا چاہیے اور اختتام رمضان کے بعد ان کی قضا دے لینی چاہیے، یہ ان کے حق میں بہتر ہے۔

٩٦..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَسْمِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ عُصَاةً مِّنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي أَسْمَاهُمْ بِهٰذَا الْإِسْمِ تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ لِهٰذَا الْخَبَرِ

اس روایت کا بیان جو نبی کریم سے مروی ہے کہ آپ نے سفر میں روزہ رکھنے والوں کو نافرمان قرار دیا، مگر اس روایت میں انہیں نافرمان قرار دیئے جانے کی علت بیان نہیں ہوئی جس سے بعض علماء کو وہم ہوا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

٢٠١٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ . حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلٰى مَكَّةَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ، وَ صَامَ النَّاسُ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهُ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَهُ . فَقِيْلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ . قَالَ: ((أُوْلٰئِكَ الْعُصَاةُ، أُوْلٰئِكَ الْعُصَاةُ)) . حَدَّثَنَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبَسْطَامِيُّ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ .

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے سال مکہ مکرمہ کی طرف نکلے تو آپ نے روزہ رکھا۔ حتیٰ کہ آپ ”کراع الغمیم“ نامی جگہ پر پہنچے۔ اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا تھا۔ پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اور اسے بلند کیا حتیٰ کہ لوگوں نے اسے دیکھ لیا، پھر آپ نے وہ پانی نوش کیا۔ بعد میں آپ کو بتایا گیا کہ کچھ لوگ ابھی تک روزہ رکھے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”وہی لوگ نافرمان ہیں۔ وہی لوگ نافرمان ہیں۔“

٩٧..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَمَّاهُمْ عُصَاةً إِذْ أَمَرَهُمْ بِالْإِفْطَارِ وَصَامُوْا. وَ مَنْ أُمِرَ بِفِعْلٍ وَّ إِنْ كَانَ الْفِعْلُ مُبَاحاً فَرْضًا وَاجِبًا فَتَرَكَ مَا أُمِرَ بِهِ مِنَ الْمُبَاحِ جَازَ أَنْ يُسَمّٰى عَاصِياً

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں نافرمان اس لیے قرار دیا تھا کہ آپ نے انہیں روزہ کھولنے کا حکم دیا تھا اور انہوں نے روزہ رکھے رکھا اور کھولا نہیں۔ اور جس شخص کو کسی کام کا حکم دیا جائے اگرچہ وہ کام مباح ہو یا فرض، واجب تو مباح کام کے ترک کرنے والے کو بھی نافرمان کہنا جائز ہے۔

(٢٠١٩) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر، حديث: ١١١٤ـ سنن ترمذى: ٧١٠ـ سنن نسائى: ٢٢٦٥ . مسند الحميدى: ١٣٨٩.

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَافَرَ فِيْ رَمَضَانَ، فَاشْتَدَّ الصَّوْمُ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَجَعَلَتْ رَاحِلَتُهُ تَهِيْمُ بِهِ تَحْتَ الشَّجَرِ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُفْطِرَ، ثُمَّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهِ ثُمَّ شَرِبَ وَ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ .

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رمضان المبارک میں سفر کیا تو آپ کے ایک صحابی پر روزہ نہایت مشکل ہوگیا تو اس کی سواری بار بار درختوں کے سائے تلے جانے لگی۔ تو نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے اسے روزہ افطار کرنے کا حکم دیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا، اسے اپنے ہاتھ پر رکھا پھر آپ نے اسے نوش فرمایا جبکہ لوگ دیکھ رہے تھے۔''

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ الْأَمْرِ فَرَغِبَ عَنْهُ رِجَالٌ. فَقَالَ: ((مَا بَالُ رِجَالٍ اٰمُرُهُمْ بِالْأَمْرِ يَرْغَبُوْنَ عَنْهُ وَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ، وَ أَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً)).

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی مسئلہ میں رخصت دی تو کچھ لوگوں نے اس سے بے رغبتی کا اظہار کیا تو آپ نے فرمایا: ''کچھ لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ میں انہیں ایک چیز کا حکم دیتا ہوں تو وہ اس سے بے رغبتی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں ان سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور ان سب سے زیادہ اس سے ڈرنے والا ہوں۔''

۲۰۲۲۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى عَلٰى نَهْرٍ مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ أَيْضاً. قَالَ فِي الْخَبَرِ: ((إِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّيْ رَاكِبٌ وَّأَنْتُمْ مُشَاةٌ إِنِّيْ أَيْسَرُكُمْ)). فَهٰذَا

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ نبی کریم ﷺ ایک برساتی نہر پر تشریف لائے'' بھی اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے۔ اس روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں سواری پر سوار ہوں اور تم پیدل چل رہے ہو، میں تمہاری نسبت زیادہ آسانی

(۲۰۲۰) اسناده صحیح: صحیح ابن حبان: ۳۵۵۷۔ مستدرك حاكم: ۴۳۳/۱.

(۲۰۲۱) تقدم تخریجه برقم: ۲۰۱۵. (۲۰۲۲) تقدم تخریجه برقم: ۱۹۶۶.

الْخَبَرُ دَلَّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ وَأَمَرَهُمْ بِالْفِطْرِ فِي الْابْتِدَاءِ إِذْ كَانَ الصَّوْمُ لَا يَشُقُّ عَلَيْهِ إِذْ كَانَ رَاكِباً، لَهُ ظَهْرٌ لَا يَحْتَاجُ إِلَى الْمَشْيِ، وَأَمَرَهُمْ بِالْفِطْرِ إِذْ كَانُوْا مُشَاةً يَشْتَدُّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ مَعَ الرَّجَالَةِ فَسَمَّاهُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُصَاةً إِذِ امْتَنِعُوْا مِنَ الْفِطْرِ بَعْدَ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ بَعْدَ عِلْمِهِ أَنَّ يَشْتَدَّ الصَّوْمُ عَلَيْهِمْ، إِذْ لَا ظَهْرَ لَهُمْ وَ هُمْ يَحْتَاجُوْنَ إِلَى الْمَشْيِ .

اور سہولت میں ہوں۔'' یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ابتداء میں نبی کریم ﷺ نے خود روزہ رکھا ہوا تھا اور صحابہ کو روزہ کھولنے کا حکم دیا تھا۔ کیونکہ آپ سواری پر تھے اور آپ کے لیے روزے میں مشقت نہیں تھی اور آپ کی سواری ہونے کی وجہ سے آپ پیدل چلنے سے بے نیاز تھے اور آپ نے صحابہ کرام کو روزہ کھولنے کا حکم دیا کیونکہ وہ پیدل چل رہے تھے جس کی وجہ سے ان کے لیے روزہ رکھنا بڑا مشکل ہو گیا تھا۔ لہٰذا جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حکم کے باوجود روزہ نہ کھولا تو آپ نے انہیں نافرمان قرار دیا، آپ نے انہیں یہ حکم اس اطلاع کے بعد دیا تھا کہ روزہ ان کے لیے مشکل ہو چکا ہے کیونکہ سواریاں نہ ہونے کی وجہ سے وہ پیدل چلنے پر مجبور تھے۔

٩٨..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالْفِطْرِ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ إِذِ الْفِطْرُ أَقْوٰى لَهُمْ عَلَى الْحَرْبِ، لَا أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ غَيْرُ جَائِزٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ والے سال (دوران سفر) صحابہ کرام کو روزہ کھولنے کا حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ روزہ کھولنا ان کے لیے جنگ میں قوت و طاقت کا باعث تھا۔ یہ وجہ نہیں تھی کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

٢٠٢٣ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ . حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ رَبِيْعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِيْ..........

قَزْعَةُ، قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ، وَ هُوَ مَكْثُوْرٌ عَلَيْهِ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ، قُلْتُ: لَا أَسْأَلُكَ عَمَّا يَسْأَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ . وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ . فَقَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى

''جناب قزعہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جبکہ ان کے گرد لوگوں کا ہجوم تھا تو جب لوگ منتشر ہوئے تو میں نے عرض کی: میں آپ سے ان چیزوں کے بارے میں سوال نہیں کروں گا جن کے بارے میں یہ لوگ آپ سے سوال کر رہے تھے۔ اور میں نے ان سے سفر میں روزہ

(٢٠٢٣) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب اجر المفطر فی السفر اذا تول العمل، حدیث: ١١٢٠ـ سنن ابی داود: ٢٤٠٦ـ مسند احمد: ٣/٣٥ـ صحیح ابن حبان: ٤٧٢٢.

مَكَّةَ وَ نَحْنُ صِيَامٌ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَ الْفِطْرُ أَقْوٰى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَ مِنَّا مَنْ أَفْطَرَ. ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا آخَرَ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ مُصَبِّحِيْ عَدُوِّكُمْ وَ الْفِطْرُ أَقْوٰى لَكُمْ، فَأَفْطِرُوْا. فَكَانَتْ عَزْمَةً، فَأَفْطَرْنَا. ثُمَّ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَهٰذَا الْخَبَرُ بَيِّنٌ وَاضِحٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُمْ عُصَاةً إِذْ عَزَمَ عَلَيْهِمْ فِي الْفِطْرِ لِيَكُوْنَ أَقْوٰى لَهُمْ عَلٰى عَدُوِّهِمْ إِذْ قَدْ دَنَوْا مِنْهُمْ، وَ يَحْتَاجُوْنَ إِلٰى مُحَارَبَتِهِمْ فَلَمْ يَأْتَمِرُوْا لِأَمْرِهِ، لِأَنَّ خَبَرَ جَابِرٍ فِيْ عَامِ الْفَتْحِ وَ هٰذَا الْخَبَرُ فِيْ تِلْكَ السَّفَرَةِ أَيْضاً فَلَمَّا عَزَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ بِالْفِطْرِ، لِيَكُوْنَ الْفِطْرُ أَقْوٰى لَهُمْ، فَصَامُوْا حَتّٰى كَانَ يُغْشٰى عَلٰى بَعْضِهِمْ، وَ يَحْتَاجُ إِلٰى أَنْ يُظَلَّلَ، وَ يُنْضَحَ الْمَاءُ عَلَيْهِ، فَيَضْعُفُوْا عَنْ مُحَارَبَةِ عَدُوِّهِمْ، جَازَ أَنْ يُسَمِّيَهُمْ عُصَاةً إِذْ أَمَرَهُمْ بِالتَّقْوٰى لِعَدُوِّهِمْ، فَلَمْ يُطِيْعُوْا، وَلَمْ يَتَقَوَّوْا لَهُمْ.

رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ''ہم نے روزہ رکھ کر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کی طرف سفر کیا پھر ہم ایک جگہ آرام کرنے کے لیے رکے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تم اپنے دشمن کے قریب پہنچ چکے ہو اور روزہ نہ رکھنا یہ تمہارے لیے تقویت کا باعث ہے۔'' تو یہ رخصت تھی لہٰذا ہم میں سے بعض نے روزہ رکھ لیا اور کچھ افراد نے روزہ نہ رکھا۔ پھر ہم ایک اور منزل پر اترے تو آپ نے فرمایا: ''تم صبح کے وقت دشمن کے پاس پہنچنے والے ہو اور اب تمہارا روزہ نہ رکھنا تمہارے لیے (دشمن کے مقابلے میں) طاقت کا باعث ہو گا۔ لہٰذا روزہ رکھول دو۔ اس طرح یہ لازمی حکم تھا تو ہم نے روزہ چھوڑ دیا۔ پھر فرماتے ہیں: ''پھر اس سفر کے بعد میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ ہم سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزہ رکھ لیتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت واضح طور پر بتاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں نافرمان اس وقت قرار دیا جبکہ آپ نے انہیں روزہ کھولنے کا وجوبی حکم دے دیا تھا تا کہ دشمن کے مقابلے میں انہیں قوت و طاقت حاصل ہو سکے۔ کیونکہ وہ دشمن کے قریب آ چکے تھے اور ان کے ساتھ جنگ کی ضرورت تھی۔ مگر انہوں نے آپ کے حکم کی تعمیل نہ کی (تو آپ نے انہیں نافرمان قرار دیا) کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اور یہ روایت دونوں فتح مکہ والے سال کے سفر سے متعلق ہیں۔ پھر جب نبی کریم ﷺ نے روزہ کھولنا ان کے لیے ضروری قرار دے دیا تا کہ روزہ کھولنا ان کے لیے طاقت کا باعث ہو اور انہوں نے روزہ نہ کھولا حتی کہ ایک شخص بے ہوش ہو گیا اور اس پر سایہ کرنا پڑا اور پانی کا چھڑکاؤ کرنا پڑا، اور وہ دشمن کے مقابلے کے لیے کمزور

ہو گئے تو ایسے وقت میں انہیں نافرمان قرار دینا درست اور جائز تھا کیونکہ آپ نے انہیں دشمن کے مقابلے کے لیے طاقت حاصل کرنے کا حکم دیا تھا اور انہوں نے آپ کی اطاعت نہ کی اور نہ دشمن کے لیے طاقت حاصل کی۔''

فوائد:......ا۔ ان احادیث سے استدلال کرنا کہ حالت سفر میں روزہ رکھنا ناجائز ہے درست نہیں، کیونکہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ صریح حکم دیا کہ روزہ توڑ دو، پھر اس حکم کی عدم تعمیل کی صورت میں روزہ پر قائم رہنا نافرمانی تھی۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو اس وجہ سے نافرمان نہیں کہا کہ وہ حالت روزہ سے تھے، بلکہ نافرمان اس لیے کہا کہ انہوں نے آپ ﷺ کے حکم پر عمل نہیں کیا تھا۔ (بلکہ روزے کے اجر وثواب پر ہی حریص رہے)۔

۲۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو روزہ توڑنے کا حکم اس لیے دیا کہ روزہ ان کے لیے نقاہت و کمزوری کا باعث تھا اور روزہ توڑنے سے وہ تازہ دم ہو کر جنگی اقدامات کا بہتر مظاہرہ کر سکتے تھے لہٰذا دوران جہاد روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے اور یہ عمل افضل ہے۔

۹۹..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِيْ تَرْكِ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغْبَةً عَنْهَا

نبی کریم ﷺ کی سنت کو اس سے بے رغبتی کرتے ہوئے چھوڑنے پر سخت وعید کا بیان

وَجَائِزٌ اَنْ يُّسَمّٰى تَارِكُ السُّنَّةِ عَاصِيًا اِذَا تَرَكَهَا رَغْبَةً عَنْهَا لَا بِتَرْكِهَا، اِذِ التَّرْكُ غَيْرُ مَعْصِيَةٍ وَّفِعْلُهَا فَضِيْلَةٌ

بے رغبتی کی وجہ سے سنت نبوی کو ترک کرنے والے کو نافرمان قرار دینا درست ہے۔ صرف سنت نبوی کو چھوڑنے پر نافرمان نہیں کہا جائے گا کیونکہ سنت نبوی کو چھوڑنا معصیت و نافرمانی نہیں ہے جبکہ اس پر عمل کرنا فضیلت کا باعث ہے

٢٠٢٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ)).

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے میری سنت سے بے رغبتی کی وہ مجھ سے نہیں ہے۔''

فوائد:......ا۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم کو بلا عذر ترک کرنا مکروہ فعل ہے۔

۲۔ نبی ﷺ کے حکم کی صریح مخالفت کرنے والا عاصی ہے اور صاحب اختیار واقتدار ایسے لوگوں کو عاصی کہہ سکتے

(٢٠٢٤) اسناده صحيح.

ہیں۔ عام لوگوں کا تارکین سنت کو نافرمان کے القابات سے پکارنا مکروہ ہے۔ کیونکہ اس سے لوگ صحیح اثر لینے کی بجائے بغاوت پر اتر آتے ہیں اور ضد میں آ کر غیر مسنون طریقوں پر اڑ جاتے ہیں، لہٰذا حکمت سے ایسے لوگوں کو غیر مسنون طریقہ سے چھٹکارا دلایا جا سکتا ہے۔

١٠٠..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرْضِ الصَّوْمِ عَنِ الْمُسَافِرِ

مسافر سے روزے کی فرضیت ساقط ہونے کا بیان

إِذْ هُوَ مُبَاحٌ لَّهُ الْفِطْرُ فِي السَّفَرِ عَلَى أَن يَّصُوْمَ فِي الْحَضَرِ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ لَا أَنَّ الْفَرْضَ سَاقِطٌ عَنْهُ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهُ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾

کیونکہ مسافر کے لیے سفر میں روزہ چھوڑنا جائز ہے بشرطیکہ وہ رمضان المبارک کے بعد حالت اقامت میں اس کی قضا دے گا، یہ مطلب نہیں کہ روزہ اس سے ساقط ہو گیا ہے۔ اب اسے قضا دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ فَمَنْ كَانَ مِنكُمْ مَّرِيْضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ﴾ (البقرة: ١٨٤) ''جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا وہ سفر پر ہو تو وہ دیگر دنوں میں گنتی پوری کر لے۔''

٢٠٢٥ ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْقُشَيْرِيِّ خَرَّجْتُهُ بَعْدُ فِيْ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ لِلْحَامِلِ وَ الْمُرْضِعِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''رمضان المبارک میں حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کے روزہ چھوڑنے کے جواز کے باب میں حضرت انس بن مالک قشیری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نے بعد میں ذکر کی ہے۔''

فوائد:......بیمار، مسافر، حاملہ اور مرضعہ کو رمضان میں روزے ترک کرنے کی رخصت ہے۔ اس سے یہ مقصود نہیں کہ ان سے رمضان کے روزوں کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے، ان روزوں کی فرضیت ثابت رہتی ہے۔ البتہ (دودھ پلانے والی عورت) رمضان میں روزے چھوڑ کر رمضان کے بعد اس کی قضا دے گی۔

١٠١..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ رُخْصَةٌ لَّا أَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ أَنْ يُّفْطِرَ

اس بات کا بیان کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا رخصت ہے، روزہ نہ رکھنا فرض نہیں ہے

٢٠٢٦ ـ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ (ح) وَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْحَكَمِ أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيْ مُرَاوِحٍ......

(٢٠٢٥) سيأتي برقم: ٢٠٤٢، ٢٠٤٣.

(٢٠٢٦) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب التخيير في الصوم والفطر في السفر، حديث: ١١٢١/١٠٧ ـ سنن نسائى: ٢٣٠٤ ـ صحيح ابن حبان: ٣٥٥٩.

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ)). قَالَ: وَفِيْ خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوْهَا)).

''حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! میں سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں تو کیا (روزہ رکھنے کی صورت میں) مجھے کوئی گناہ ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت ہے تو جو شخص اس رخصت سے فائدہ اٹھائے تو بہت اچھا ہے۔ اور جو شخص روزہ رکھنا پسند کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت کو اختیار کرو، جو رخصت اللہ نے تمہیں عطا کی ہے اسے قبول کرو۔''

۱۰۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ فِي السَّفَرِ فِيْ رَمَضَانَ لِقَبُوْلِ رُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ رَخَّصَ لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ، إِذِ اللّٰهُ يُحِبُّ قَابِلَ رُخْصَتِهِ

اللہ تعالیٰ کی اپنے مومن بندوں کو دی ہوئی رخصت کو قبول کرتے ہوئے رمضان المبارک میں سفر کے دوران روزہ نہ رکھنا مستحب ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی رخصت کو قبول کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ، وَزَعَمَ عَمَّارَةُ أَنَّهُ رَضِيَ عَنْ نَّافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتٰى رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُتْرَكَ مَعْصِيَتُهُ)).

''حضرت ابن عمر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصتوں کو اختیار کیا جائے جیسا کہ وہ پسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی ترک کردی جائے۔''

۱۰۳..... بَابُ ذِكْرِ تَخْيِيْرِ الْمُسَافِرِ بَيْنَ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ

مسافر کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار دینے کا بیان

إِذِ الْفِطْرُ رُخْصَةٌ وَالصَّوْمُ جَائِزٌ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهُ ((لَيْسَ الْبِرُّ)) وَ ((لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ)) عَلٰى مَا تَأَوَّلْتُ، لِأَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ، إِذْ مَالَيْسَ مِنَ الْبِرِّ، فَمَعْصِيَةٌ،

(۲۰۲۷) تقدم تخریجه برقم: ۹۵۰.

وَ لَوْ كَانَ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ مَعْصِيَةٌ، لَمَا جُعِلَ لِلْمُسَافِرِ الْخِيَارُ بَيْنَ الطَّاعَةِ وَ الْمَعْصِيَةِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ الْمُسَافِرَ بَيْنَ الصَّوْمِ وَ الْإِفْطَارِ.

کیونکہ مسافر کے لیے روزہ نہ رکھنا رخصت ہے اور روزہ رکھنا جائز ہے۔ اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ آپ کا فرمان ''نیکی نہیں ہے'' اور: ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے'' سے آپ کی مراد وہی ہے جو میں نے تاویل کی ہے۔ کیونکہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے، جب یہ نیکی نہیں تو پھر معصیت ہے۔ اور اگر سفر میں روزہ رکھنا معصیت ہوتا تو پھر مسافر کو روزہ رکھنے اور چھوڑنے میں اختیار نہ دیا جاتا۔ یعنی اسے اطاعت و معصیت میں اختیار نہ دیا جاتا۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے مسافر کو روزہ رکھنے اور روزہ چھوڑنے میں اختیار دیا ہے۔

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ -يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ- أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ.........

حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ. سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ رَجُلًا يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْتَ بِالْخِيَارِ إِنْ شِئْتَ، فَصُمْ، وَ إِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)).

''حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا اور وہ مسلسل روزے رکھتے تھے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تمہیں اختیار ہے تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر تم چاہو تو روزہ چھوڑ دو۔''

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: أَنَّهُمَا سَافَرَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَ كَانَ يَصُومُ الصَّائِمُ وَ يُفْطِرُ الْمُفْطِرُ، فَلَا يَعِيبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ، وَ لَا الصَّائِمُ

''حضرت ابو سعید خدری اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو روزہ رکھنے والا روزہ رکھ لیتا اور چھوڑنے والا چھوڑ دیتا۔ پھر روزہ چھوڑنے والا روزے دار پر کوئی اعتراض نہ کرتا اور نہ روزے دار

(۲۰۲۸) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب الصوم فی السفر والافطار، حدیث ۱۹۴۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب التخییر فی الصوم والفطر فی السفر، حدیث: ۱۱۲۱۔ سنن ابی داود: ۲۴۰۲۔ سنن ترمذی: ۷۱۱۔ سنن نسائی: ۲۳۰۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۶۲۔ مسند احمد: ۴۶/۶.

(۲۰۲۹) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان للمسافر، حدیث: ۱۱۱۷۔ سنن نسائی: ۲۳۱۴۔ مسند احمد: ۳۱۶/۳ عن جابر رضی اللہ عنہ وحدہ.

عَلَى الْمُفْطِرِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ ((الْكَبِيْرِ)).

روزہ چھوڑنے والے پر کوئی عیب لگاتا۔‘‘ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ’’یہ باب بڑا طویل ہے۔ میں نے اسے کتاب الکبیر میں بیان کر دیا ہے۔‘‘

۱۰۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ لِمَنْ قَوِيَ عَلَيْهِ وَ الْفِطْرِ لِمَنْ ضَعُفَ عَنْهُ

طاقت وقوت رکھنے والے شخص کے لیے سفر میں روزہ رکھنا مستحب ہے اور جو کمزور اور ضعیف ہو اس کے لیے روزہ چھوڑنا مستحب ہے۔

۲۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ۔ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضاً، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْجَرِيْرِيُّ (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ۔ وَ هُوَ الْجَرِيْرِيُّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ.........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ، فَمِنَّا الصَّائِمُ، وَ مِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَمْ يَعِبِ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ، وَ لَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ . وَ كَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ وَّجَدَ قُوَّةً فَصَامَ أَنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ جَمِيْلٌ، وَ مَنْ وَّجَدَ ضُعْفاً، فَأَفْطَرَ، فَذٰلِكَ حَسَنٌ جَمِيْلٌ. هٰذَا حَدِيْثُ الثَّقَفِيِّ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: فِيْ رَمَضَانَ. وَ لَمْ يَقُلْ سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ: جَمِيْلٌ، وَ قَالَ: يَرَوْنَ. وَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ: كُنَّا نَغْدُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ لَمْ يَقُلْ: فِيْ رَمَضَانَ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا، تو ہم سے کچھ روزے دار تھے اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ تو نہ روزہ چھوڑنے والے نے روزے دار پر اعتراض کیا اور نہ روزے دار نے بے روزہ پر عیب لگایا۔ اور صحابہ کرام کا موقف یہ تھا کہ جو شخص قوت و طاقت رکھتا ہو وہ روزہ رکھ لے تو یہ بہت ہی اچھا ہے۔ اور جو شخص کمزوری محسوس کرے تو وہ روزہ نہ رکھے تو یہ (اس کے حق میں) بہت اچھا ہے۔‘‘ یہ جناب ثقفی کی روایت ہے، لیکن انہوں نے ’’فی رمضان‘‘ (رمضان میں) کے الفاظ بیان نہیں کیے اور جناب سالم بن نوح کی روایت میں ’’جمیل‘‘ کا لفظ نہیں ہے اور ’’یرون‘‘ کا لفظ روایت کیا ہے۔ اور جناب ابن علیہ کی روایت میں ہے: ’’ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا کرتے تھے۔‘‘ ’’فی رمضان‘‘ (رمضان میں) کے الفاظ بیان نہیں کیے۔‘‘

(۲۰۳۰) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب جواز الصوم والفطر فی شهر رمضان للمسافر، حدیث: ۱۱۱۶۔ سنن ترمذی: ۷۱۳۔ سنن نسائی: ۲۳۱۱۔ مسند احمد: ۱۲/۳۔

فوائد .....۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ حالت سفر میں روزہ رکھنا اور ترک کرنا دونوں صورتیں جائز ہیں، پھر جنہیں سفر میں روزہ رکھنے سے سخت تکلیف ہو اور مشکل جھیلنا پڑے تو ایسے لوگوں کے حق میں روزہ نہ رکھنا بہتر ہے اور جو لوگ سفر میں آسانی سے روزہ رکھ سکیں، ان کے لیے روزہ رکھنا بہتر ہے۔

۲۔ نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جمہور علم اور جمیع اہل فتویٰ کا بیان ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے، سفر میں روزہ منعقد ہوتا ہے اور صاحب روزہ ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ پھر علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے یا روزہ توڑنا؟ چنانچہ مالک، ابوحنیفہ، شافعی اور اکثر علماء کا مذہب ہے کہ جو شخص سفر میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہے اور اسے مشقت و تنگی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا، ایسے شخص کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے اور اگر سفر میں روزہ سے مشقت اٹھانا پڑے تو روزہ چھوڑنا افضل ہے اور یہی مذہب راجح اور اقرب الی الصواب ہے۔

(شرح النووی: ۷/ ۲۲۹)

۱۰۵..... بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ فِي السَّفَرِ إِذَا عَجَزَ عَنْ خِدْمَةِ نَفْسِهِ إِذَا صَامَ

اگر روزہ رکھ کر اپنی خدمت کرنے سے بھی عاجز آ جائے تو سفر میں روزہ نہ رکھنا مستحب ہے

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْحَدَّادِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ........ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ، فَقَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ: أُدْنُوْا فَكُلَا فَقَالَا: إِنَّا صَائِمَانِ. فَقَالَ: ((إِعْمَلُوْا لِصَاحِبَيْكُمْ، ارْحَلُوْا لِصَاحِبَيْكُمْ، أُدْنُوْا فَكُلَا.)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ: حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ أَيْضاً مِّنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ قَبْلُ أَنَّ لِلصَّائِمِ فِي السَّفَرِ الْفِطْرَ بَعْدَ مَضِيِّ بَعْضِ النَّهَارِ، إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَمَرَهُمَا

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ''مر الظہران'' مقام پر آپ کے ساتھ تھے تو کھانا لایا گیا تو آپ نے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ۔'' تو انہوں نے عرض کیا ہم روزے دار ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے ساتھیوں کے ضروری کام کر دو اور ان کی سواریاں تیار کر دو۔ تم دونوں قریب ہو جاؤ اور کھانا کھا لو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت بھی اسی قسم سے ہے جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ روزے دار کے لیے سفر میں دن کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد روزہ کھولنا جائز ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے انہیں کھانے کا حکم دیا ہے جبکہ انہوں نے

(۲۰۳۱) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر الاختلاف علی علی بن المبارک، حدیث: ۲۳۶۶۔ مسند احمد: ۲/۳۳۶۔ صحیح ابن حبان: ۳۵۴۹۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۳/۱۵، ح: ۸۹۷۳۔

بِالْأَكْلِ بَعْدَ مَا أَعْلَمَاهُ أَنَّهُمَا صَائِمَانِ . بتایا تھا کہ وہ روزے دار ہیں۔"

فوائد: ......ا۔ سفر میں روزہ رکھنے والا اگر اپنی خدمت اور ذاتی افعال سر انجام دینے سے قاصر ہو اور وہ دوسرے لوگوں کے لیے مشقت کا باعث بنے تو اسے روزہ ترک کر دینا چاہیے، روزہ توڑنا اس کے لیے بہتر ہے۔

۲۔ جو لوگ مشقت کے باوجود سفر میں روزہ رکھنے پر مصر رہیں انہیں روزہ چھوڑنے کی تلقین کرنی چاہیے اور روزہ داروں کو اپنی ضد ترک کر دینی چاہیے۔

۱۰۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُفْطِرَ لِلْخَادِمِ فِي السَّفَرِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّائِمِ الْمَخْدُوْمِ فِي السَّفَرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ سفر میں روزہ نہ رکھنے والا خادم، سفر میں روزہ رکھنے والے مخدوم سے بہتر و افضل ہے

۲۰۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُوَرِّقٍ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ ، فَصَامَ بَعْضٌ وَ أَفْطَرَ بَعْضٌ ، فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُوْنَ ، وَ عَمِلُوْا ، وَ ضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ ، فَقَالَ فِي ذٰلِكَ: ((ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ .))

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے تو کچھ صحابہ نے روزہ رکھ لیا اور کچھ نے روزہ نہ رکھا۔ پس روزہ نہ رکھنے والوں نے ہمت و احتیاط سے کام لیا اور خدمت کے کام انجام دیئے۔ جبکہ روزے دار کچھ کام کرنے سے کمزور و بے بس ہو گئے تو آپ نے اس بارے میں فرمایا: "آج روزہ نہ رکھنے والے اجر و ثواب لے گئے ہیں۔"

۲۰۳۳۔ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ، عَنْ مُوَرِّقٍ......

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ ، فَمِنَّا الصَّائِمُ ، وَ مِنَّا الْمُفْطِرُ ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ شَدِيْدِ

"حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، ہم میں سے کچھ افراد روزے دار تھے اور کچھ نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ تو ہم ایک سخت گرمی والے

(۲۰۳۲) صحيح بخاری، كتاب الجهاد، باب فضل الخدمة في الغزو، حديث: ۲۸۹۰ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب اجر المفطر في السفر، حديث: ۱۱۱۹۔ سنن نسائی: ۲۲۸۵۔ صحيح ابن حبان: ۳۵۵۱.

(۲۰۳۳) انظر الحديث السابق.

الْحَرِّ، فَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهِ، وَ أَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ يَسْتَظِلُّ بِهَا الصَّائِمُوْنَ، وَ قَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوْا الْأَبْنِيَّةَ وَ سَقُوْا الرِّكَابَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ.))

دن شدید گرمی میں ایک منزل پر اترے۔ ہم میں سے کچھ لوگ اپنے ہاتھ سے سورج کی دھوپ سے بچ رہے تھے اور ہم میں سے زیادہ سائے والا وہ شخص تھا جس کے پاس چادر تھی اور روزے دار اس کے سائے میں جگہ لے رہے تھے۔ جن افراد نے روزہ نہیں رکھا تھا وہ اٹھے اور انہوں نے خیمے نصب کیے اور سواریوں کو پانی پلایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ نہ رکھنے والے آج اجر وثواب لے گئے ہیں۔''

فوائد :......ابوعبداللہ بن ابی صفرہ کہتے ہیں: ا۔ جہاد میں خدمت کا اجر روزہ رکھنے کے اجر وثواب سے زیادہ ہے، کیونکہ روزہ نہ رکھنے والا جہاد، طلب علم اور دیگر افعال مثلاً کمزور کی معاونت، یا مسلمانوں کا بوجھ اٹھانے کی زیادہ قوت رکھتا ہے۔

۲۔ جہاد میں باہمی تعاون اور سفر واقامت میں باہمی خدمت میں پیش پیش رہنا تمام مجاہدین پر واجب ہے۔

(شرح ابن بطال: ۸/ ۱۰۷)

۱۰۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي صَوْمِ بَعْضِ رَمَضَانَ وَ فِطْرِ بَعْضٍ فِي السَّفَرِ

سفر میں رمضان المبارک کے کچھ روزے رکھنے اور کچھ نہ رکھنے کی رخصت کا بیان

۲۰۳۴۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ: صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ ثُمَّ أَفْطَرَ.

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث ''رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ والے سال رمضان المبارک میں (دوران سفر) روزہ رکھا حتی کہ آپ ''الکدید'' مقام پر پہنچے تو روزہ کھول دیا۔''

فوائد:......ا۔ اگر انسان روزہ سے ہو پھر حالت روزہ میں سفر شروع کر دے تو اس کے لیے روزہ توڑنا جائز ہے۔

۲۔ مسافر حالت روزہ سے ہو وہ روزہ میں مشقت محسوس کرے تو اس کے لیے روزہ ترک کرنا مباح ہے۔

۱۰۸..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْفِطْرَ فِي السَّفَرِ نَاسِخٌ لِإِبَاحَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ.

اس روایت کا بیان جس سے بعض علماء کو وہم ہوا ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھنا، سفر میں روزہ رکھنے کے جواز کا ناسخ ہے۔

(۲۰۳۴) انظر الحديث الآتي.

٢٠٣٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ حَتّٰى إِذْ بَلَغَ الْكَدِيْدَ، أَفْطَرَ، وَ إِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَ زَادَ، قَالَ سُفْيَانُ: لَا أَدْرِيْ هٰذَا مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَوْ مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِاللّٰهِ أَوْ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے سال (دوران سفر) روزے رکھے حتی کہ جب آپ الکدید مقام پر پہنچے تو روزہ کھول دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری اور مؤخر فرمان پر عمل کیا جائے گا۔'' یہ جناب عبد الجبار کی روایت ہے۔ اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ امام سفیان فرماتے ہیں: ''مجھے معلوم نہیں (یہ آخری جملہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے یا عبید اللہ یا امام زہری کا قول ہے۔''

فوائد :......اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ حالت سفر میں روزوں کی اباحت کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ درست نہیں کیونکہ انما یوخذ بالآخر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے الفاظ نہیں، بلکہ یہ کسی اور راوی کے الفاظ ہیں۔ جس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل حالت روزہ میں روزہ افطار کرنا ہی ہے بالفرض یہ امر ثابت بھی ہو جائے، تب بھی سفر میں روزہ رکھنے کی اباحت منسوخ نہیں ہوتی، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ توڑنا دلیل نہیں کہ حالت سفر میں روزہ نہیں رکھا جا سکتا، بلکہ دیگر احادیث کا حکم باقی رہتا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے۔

١٠٩..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلٰى أَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ ((وَ إِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ)) لَيْسَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ

اس بات کا بیان کہ یہ الفاظ ''آپ کے آخری فرمان پر عمل ہوگا'' یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے الفاظ نہیں ہیں۔

٢٠٣٦۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ (ح) وَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ..........

(٢٠٣٥) صحيح بخاري، كتاب الجهاد، باب الخروج في رمضان، حديث: ٢٩٥٣ـ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر في رمضان، حديث: ١١١٣ـ سنن نسائي: ٢٣١٥ـ مسند احمد: ٢١٩/١ـ مسند الحميدي: ٥١٤.

(٢٠٣٦) صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب من افطر في السفر ليراه الناس، حديث: ١٩٤٨ـ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان، حديث: ١١١٣ـ سنن ابي داود: ٢٤٠٤ـ سنن نسائي: ٢٢٩٣ـ مسند احمد: ٢٥٩/١.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ يُرِيْدُ مَكَّةَ، فَصَامَ حَتّٰى أَتٰى عُسْفَانَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهٖ، حَتّٰى نَظَرَ إِلَيْهِ النَّاسُ، ثُمَّ أَفْطَرَ. وَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَنْ شَاءَ صَامَ وَ مَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. هٰذَا حَدِيْثُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ. وَ قَالَ يُوْسُفُ: سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ، فَشَرِبَ نَهَاراً، لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ. قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ وَ أَفْطَرَ، وَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَ مَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَرٰى صَوْمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فِي الْإِبْتِدَاءِ، وَ إِفْطَارَهُ بَعْدَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الْمُبَاحِ أَنَّ كِلَا الْفِعْلَيْنِ جَائِزٌ، لَا أَنَّ إِفْطَارَهُ بَعْدَ بُلُوْغِهٖ عُسْفَانَ كَانَ نَسْخاً لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ صَوْمِهٖ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے ارادے سے روانہ ہوئے تو آپ (دوران سفر) روزہ رکھتے رہے حتیٰ کہ جب عسفان مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اسے اپنے دست مبارک پر رکھا حتیٰ کہ لوگوں نے اسے دیکھ لیا، پھر آپ نے روزہ کھول دیا۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: ''جو شخص چاہے وہ روزہ رکھ لے اور جو چاہیے وہ روزہ نہ رکھے۔'' یہ جناب حسن بن محمد کی روایت ہے۔ جناب یوسف کی روایت میں ہے: ''رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں سفر کیا'' تو آپ نے روزے رکھے حتیٰ کہ آپ عسفان مقام پر پہنچ گئے پھر آپ نے پانی کا برتن منگوایا تو دن کے وقت پی لیا تاکہ لوگ آپ کو دیکھ لیں۔ پھر آپ نے مکہ مکرمہ پہنچنے تک روزے چھوڑے رکھے۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے سفر میں روزے رکھے ہیں اور روزے چھوڑے بھی ہیں۔ لہٰذا جو شخص چاہے روزہ رکھ لے اور جو چاہے نہ رکھے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ حدیث اس بات کی صراحت کر رہی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک نبی کریم ﷺ کا ابتداء میں دوران سفر روزے رکھنا اور پھر بعد میں روزے نہ رکھنا جائز قسم سے تعلق رکھتا ہے اور یہ دونوں کام ہی جائز و درست ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ عسفان مقام پر پہنچ کر آپ کا روزہ کھولنا (اور باقی سفر میں روزے نہ رکھنا) ابتدائی روزے رکھنے کے حکم کا ناسخ ہے۔''

۱۱۰..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيلٍ ثَانٍ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِطْرِ عَامَ الْفَتْحِ لَمْ يَكُنْ بِنَاسِخٍ لِإِبَاحَتِهِ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ

اس بات کی دوسری دلیل کہ فتح مکہ والے سال نبی کریم ﷺ کا روزہ کھولنے کا حکم دینا سفر میں روزہ رکھنے کے جواز کا ناسخ نہیں ہے۔

خَبَرُ قَزْعَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: وَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَصُوْمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''میں نے دیکھا کہ اس کے بعد ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے۔'' میں یہ روایت اس سے پہلے لکھوا چکا ہوں۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنے اور روزہ ترک کرنے کا حکم باقی ہے اور سفر میں روزہ رکھنے کا حکم منسوخ نہیں نیز ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اسی موقف کے قائل ہیں۔

۱۱۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ لِمَنْ قَدْ صَامَ بَعْضَهُ فِي الْحَضَرِ

جس شخص نے حالت اقامت میں کچھ روزے رکھے ہوں اسے رمضان المبارک میں سفر کے دوران روزے نہ رکھنے کی رخصت ہے۔

خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ أَوْجَبَ عَلَيْهِ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ إِذَا كَانَ قَدْ صَامَ بَعْضَهُ فِي الْحَضَرِ. تَوَهَّمَ أَنَّ قَوْلَهُ ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ أَنَّ مَنْ شَهِدَ بَعْضَ الشَّهْرِ وَ هُوَ حَاضِرٌ غَيْرُ مُسَافِرٍ فَوَجَبَ عَلَيْهِ صَوْمُ جَمِيعِ الشَّهْرِ وَ إِنْ سَافَرَ فِي بَعْضِهِ.

ان علماء کے موقف کے برخلاف جو دورانِ سفر اس کے لیے روزے رکھنا واجب قرار دیتے ہیں جبکہ وہ اقامت کی حالت میں کچھ روزے رکھ چکا ہو۔ ان کے خیال میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (سورۂ بقرة: ۱۸۵) ''تو تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے تو اسے چاہیے کہ اس کے روزے رکھے'' اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو شخص رمضان کے کچھ دنوں میں گھر میں موجود ہو تو اُسے پورے مہینے کے روزے رکھنا واجب ہے۔ اگرچہ وہ رمضان کے آخری دنوں میں سفر پر چلا جائے۔

۲۰۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّنُوْخِيِّ، حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا قَزْعَةُ بْنُ يَحْيٰى.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَيْلَتَيْنِ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رمضان المبارک کی دو تاریخ کو (سفر پر) نکلے جبکہ ہم نے روزہ رکھا ہوا

(۲۰۳۸) اسناده ثقات۔ سنن ترمذی، کتاب الجهاد، باب ما جاء في الفطر عند القتال، حديث: ۱٦۸٤۔ مسند احمد: ۲۹/۳.

خَلَتَا مِنْ رَمَضَانَ ، فَخَرَجْنَا صُوَّامًا ، حَتّٰى بَلَغْنَا الْكَدِيْدَ ، أُمِرْنَا بِالْفِطْرِ ، فَأَصْبَحْنَا شَرِحَيْنِ مِنَّا الصَّائِمُ ، وَ مِنَّا الْمُفْطِرُ إِذَا بَلَغْنَا مَرَّ الظَّهْرَانِ ، أَعْلَمَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ ، أُمِرْنَا بِالْفِطْرِ ، فَأَفْطَرْنَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

تھا۔ یہاں تک کہ ہم الکدید جگہ پر پہنچے تو ہم کو روزہ نہ رکھنے کا حکم دے دیا گیا۔ تو ہم نے صبح خوش وخرم اور فراخی میں کی، ہم میں سے کچھ نے روزہ رکھ لیا اور کچھ نے نہ رکھا حتی کہ جب ''مرالظہران'' مقام پر پہنچے تو ہمیں دشمن کے مقابلے کی اطلاع ملی، ہمیں روزہ کھولنے کا حکم دے دیا گیا تو ہم سب نے روزہ کھول لیا۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابن عباس اور ابونضرہ کی حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت بھی اسی مسئلہ کے متعلق ہے۔''

۱۱۲..... بَابُ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ قَدْ مَضٰى بَعْضُهُ وَ الْمَرْءُ نَاوٍ لِلصَّوْمِ فِيْهِ.

رمضان المبارک میں سفر کے دوران میں روزہ کھولنے کی اجازت کا بیان جبکہ دن کا کچھ حصہ گزر چکا ہو۔ اور آدمی کی نیت بھی روزہ رکھنے کی ہو۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اس بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث لکھوا چکا ہوں۔

۲۰۳۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ . حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ ، أَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَزَنِيَّ حَدَّثَهُ ، قَالَ: سَمِعْتُ.........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ سَفَرٍ وَّ مَعَهُ أَصْحَابُهُ فَشَقَّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ ، فَشَرِبَ وَ هُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَ النَّاسُ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ سفر میں تھے تو آپ کے صحابہ پر روزہ بہت شاق گزرا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن منگوایا جس میں پانی تھا تو آپ نے اپنی سواری پر بیٹھے بیٹھے اسے نوش فرمایا جبکہ صحابہ کرام آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔''

فوائد:......۱۔ حالت سفر میں مسافر کو روزہ چھوڑنے کی رخصت ہے۔

۲۔ دوران سفر روزہ رکھنے کے بعد مسافر روزہ کی مشقت و تکلیف محسوس کرنے پر دن کے کسی بھی حصہ میں روزہ توڑ سکتا ہے اس سے اس پر کوئی گناہ لازم نہیں آتا۔ لہٰذا مسافر روزہ دار روزہ کی مشقت محسوس کرنے پر دن کے کسی بھی حصہ میں روزہ توڑ سکتا ہے۔

(۲۰۳۹) اسناده صحيح: شرح معاني الآثار: ۲/ ٦٦.

۳۔ دشمن سے مڈبھیڑ کے وقت مجاہدین روزہ ترک کر دیں، یہ ان کے لیے بہتر ہے کیونکہ اس سے حاصل ہونے والی قوت سے دشمن کا بہتر انداز سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

۴۔ سفر میں لوگ روزہ کی وجہ سے بدحال ہوں تو انہیں روزہ توڑنے کی تلقین کرنی چاہیے، پھر اس کے باوجود بھی لوگ روزہ نہ چھوڑیں تو امام خود اس کام کا آغاز کر دے۔ باقی لوگ بھی پیروی میں یہ کام سرانجام دیں گے۔

۱۱۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ يَخْرُجُ فِيْهِ الْمَرْءُ مُسَافِراً مِّنْ بَلَدِهِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

جس دن آدمی اپنے شہر سے سفر کے لیے نکلے اس دن روزہ نہ رکھنے کی اجازت کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو

ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّوْمِ مُقِيماً، ثُمَّ سَافَرَ لَمْ يَجُزْ لَهُ الْفِطْرُ، وَ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ إِذَا جَاوَزَ الْمَرْءُ بُيُوْتَ الْبَلْدَةِ الَّتِيْ يَخْرُجُ مِنْهَا وَ إِنْ كَانَ قَرِيْباً يُرٰى بُيُوْتُهَا.

ان علماء کے موقف کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ جب اس نے حالت اقامت میں روزہ رکھ لیا، پھر سفر پر روانہ ہوا تو اس کے لیے روزہ کھولنا جائز نہیں ہے۔ اور جب روزے دار اپنے شہر کی آبادی سے نکل جائے تو اس کے لیے روزہ کھولنا جائز ہے اگرچہ ابھی وہ شہر کے قریب ہی ہو اور آبادی اسے نظر آ رہی ہو۔

۲۰۴۰۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ۔ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ، أَنَّ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ الْحَضْرَمِيَّ حَدَّثَهُ..........

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: رَكِبْتُ مَعَ أَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفِيْنَةٍ مِّنَ الْفُسْطَاطِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَدَفَعَ ثُمَّ قُرِّبَ غَدَاءُهُ، فَقَالَ: اقْتَرِبْ. فَقُلْتُ: أَلَسْتَ تَرَى الْبُيُوْتَ؟ فَقَالَ أَبُوْ بَصْرَةَ: أَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ:

''جناب عبید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ رمضان المبارک میں فسطاط شہر سے کشتی میں سوار ہوا۔ وہ روانہ ہوئے پھر انہیں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''قریب ہو جاؤ: (اور کھانا کھاؤ)۔ میں نے عرض کیا: ''کیا آپ (ابھی) شہر کی آبادی نہیں دیکھ رہے؟ تو حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا تم رسول اللہ ﷺ کی سنت سے

(۲۰۴۰) صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب متی یفطر المسافر اذا خرج، حدیث: ۲۴۱۲۔ مسند احمد: ۶/۳۹۸۔ سنن الدارمی: ۱۷۱۳۔

لَسْتُ أَعْرِفُ كُلَيْبَ بْنَ ذُهْلٍ، وَلَا عُبَيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَلَا أَقْبَلُ دِينَ مَنْ لَا أَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ.

اعراض کر رہے ہو؟ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”میں کلیب بن ذہل اور عبید بن جبیر کو نہیں جانتا اور جس شخص کی عدالت و امانت کو میں نہ جانتا ہوں، میں اس کے دین (روایات) کو قبول نہیں کرتا۔“

۱۱۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ فِي مَسِيرَةٍ أَقَلَّ مِنْ يَوْمٍ وَّ لَيْلَةٍ

رمضان المبارک میں ایک دن، رات کی مسافت سے کم مسافت پر روزہ نہ رکھنے کی رخصت کا بیان

إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ، فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ مَنْصُورَ بْنَ زَيْدٍ الْكَلْبِيَّ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ

بشرطیکہ روایت ثابت ہو۔ کیونکہ مجھے اس حدیث کے راوی منصور بن زید کلبی کے بارے میں جرح و تعدیل کا علم نہیں ہے۔

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِي وَ شُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ..........

عَنْ مَنْصُورٍ الْكَلْبِيِّ أَنَّ دِحْيَةَ بْنَ خَلِيفَةَ خَرَجَ مِنْ قَرْيَتِهِ إِلَى قَرْيَةِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ مِنَ الْفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ، فَأَفْطَرَ، وَ أَفْطَرَ مَعَهُ النَّاسُ وَ كَرِهَ اٰخَرُونَ أَنْ يُّفْطِرُوا، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى قَرْيَتِهِ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا مَّا كُنْتُ أَظُنُّ أَرَاهُ. إِنَّ قَوْمًا رَغِبُوا عَنْ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَصْحَابِهِ، يَقُولُ فِي ذٰلِكَ لِلَّذِينَ صَامُوا، قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: اللّٰهُمَّ اقْبِضْنِي إِلَيْكَ. وَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ: خَرَجَ مِنْ قَرْيَتِهِ بِدِمَشْقَ الْمِزَّةِ إِلَى قَدْرِ قَرْيَةِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ثُمَّ أَنَّهُ أَفْطَرَ. وَالْبَاقِي لَفْظًا وَّاحِدًا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى: ابْنُ لَهِيعَةَ

”جناب منصور کلبی بیان کرتے ہیں کہ جناب دحیہ بن خلیفہ رمضان المبارک میں اپنی بستی فسطاط سے حضرت عقبہ بن عامر کی بستی کی طرف نکلے تو روزہ کھول دیا اور لوگوں نے بھی ان کے ساتھ روزہ کھول دیا۔ جبکہ کچھ لوگوں نے روزہ کھولنا ناپسند کیا۔ پھر جب وہ اپنی بستی میں واپس آ گئے تو فرمایا: ”اللہ کی قسم! آج میں نے ایک ایسا منظر دیکھا ہے جسے دیکھنے کی مجھے امید نہ تھی۔ کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی سیرت سے بے رغبتی کی ہے۔ یہ بات انہوں نے ان لوگوں کے بارے میں فرمائی جنہوں نے (دوران سفر) روزہ رکھا تھا۔ اس موقع پر انہوں نے دعا کی: ”اے اللہ! مجھے اپنے پاس بلا لو (مجھے فوت کرلو)۔“ جناب ابن عبدالحکم بیان کرتے ہیں: ”وہ اپنی دمشق کی بستی ”المزہ“ سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بستی کی مقدار کے برابر مسافت کے لیے نکلے پھر

(۲۰۴۱) صحیح لغیرہ: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب قدر مسیرۃ ما یفطر فیہ، حدیث: ۲۴۱۳۔ مسند احمد: ۳۹۸/۶.

يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا: مَنْصُوْرُ بْنُ زَيْدِ الْكَلْبِيُّ.

انہوں نے روزہ کھول دیا۔'' باقی روایت ایک جیسی ہے۔ جناب محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: ابن لہیعہ اس راوی کے بارے میں کہتے تھے: ''منصور بن زید کلبی''

فوائد:......۱۔ مقیم روزہ دار اگر روزہ کے دوران سفر شروع کر دے تو اس کے لیے روزہ ترک کرنا مباح ہے، خواہ سفر کی مدت دن رات سے کم ہی ہو اور روزہ ترک کرتے وقت خواہ اسے اپنی بستی اور شہر کے مکانات نظر ہی آ رہے ہو۔ کیونکہ وہ مسافر ہے اس پر سفر کا اطلاق ہوتا ہے، لہٰذا مسافر کے لیے سفر شروع کرنے کے بعد روزہ ترک کرنا جائز ہے۔

۲۔ سفر میں روزہ ترک کرنا روزہ رکھنے سے افضل ہے لیکن مسافر کو سفر میں روزہ رکھنے کی بھی رخصت ہے، لہٰذا مسافر کے لیے جو کام آسان لگے وہ اس پر عمل کر سکتا ہے۔

۱۱۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَامِلِ وَ الْمُرْضِعِ فِي الْأَفْطَارِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے

وَالْبَيَانِ أَنَّ فَرْضَ الصَّوْمِ سَاقِطٌ عَنْهُمَا فِيْ رَمَضَانَ عَلَى أَن يَّقْضِيَا مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَهُمَا، أَوْ إِحْدَيْهِمَا إِلَى الْمُسَافِرِ، فَجَعَلَ حُكْمَهُمَا أَوْ حُكْمَ إِحْدَيْهِمَا حُكْمَ الْمُسَافِرِ.

اور اس بات کا بیان کہ ان دونوں سے روزہ رمضان المبارک میں ساقط ہو جاتا ہے بشرطیکہ رمضان کے بعد وہ قضا ادا کریں گی۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے انہیں یا ان میں سے کسی ایک کو مسافر کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس طرح آپ نے ان (کے روزے) کا حکم یا ان میں سے کسی ایک کے روزے کا حکم مسافر کے روزے کے حکم جیسا قرار دیا ہے۔

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَ أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ۔ وَ هُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا.........

أَيُّوْبُ، قَالَ: كَانَ أَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنِيق هٰذَا الْحَدِيْثَ ثُمَّ قَالَ لِيْ: هَلْ لَكَ فِي الَّذِيْ حَدَّثَنِيْهِ، فَدَلَّنِيْ عَلَيْهِ، فَلَقِيْتُهُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ قَرِيْبٌ لِّيْ يُقَالُ لَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبِلٍ كَانَتْ لِيْ أُخِذَتْ فَوَافَقْتُهُ وَ

''جناب ایوب کہتے ہیں: حضرت ابو قلابہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی تھی پھر انہوں نے مجھے کہا: ''کیا تمہیں اس استاد کی معرفت حاصل کرنے کا شوق ہے جس نے مجھے یہ حدیث بیان کی تھی؟ پھر مجھے اس کے بارے میں بتایا تو میں انہیں ملا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے میرے قریبی رشتہ دار حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس

(۲۰۴۲) صحیح لغیرہ: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر اختلاف معاویة بن سلام، حدیث: ۲۲۷۸۔ مسند حمد: ۵/۲۹.

هُوَ يَأْكُلُ، فَدَعَا إِلَى طَعَامِهِ، فَقُلْتُ: إِنِّيْ صَائِمٌ. فَقَالَ: ((ادْنُ أَوْ قَالَ: هَلُمَّ، أُخْبِرْكَ عَنْ ذَاكَ: إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَ شَطْرَ الصَّلَاةِ، وَ عَنِ الْحُبْلٰى وَ الْمُرْضِعِ.)) فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: أَلَا أَكَلْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَعَانِيْ إِلَيْهِ.

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ أَنَّ اسْمَ النِّصْفِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى جُزْءٍ مِّنْ أَجْزَاءِ الشَّيْءِ، وَ إِنْ لَّمْ يَكُنْ نِصْفاً عَلَى الْكَمَالِ وَ التَّمَامِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ، وَ الشَّطْرُ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ النِّصْفُ لَا الْقِبَلُ وَ لَا التِّلْقَاءُ وَالْجِهَةُ، أَعْنِيْ قَوْلَهُ تَعَالٰى: ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾. وَ لَمْ يَضَعِ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ فَرِيْضَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْكَمَالِ وَ التَّمَامِ، لِأَنَّهُ لَمْ يَضَعْ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَ لَا مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ عَنِ الْمُسَافِرِ شَيْئاً.

اپنے اونٹوں کے سلسلے میں حاضر ہوا جو کہ پکڑ لیے گئے تھے، تو میں اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کھانا کھا رہے تھے تو آپ نے مجھے کھانا کھانے کی دعوت دی تو میں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ یا فرمایا: آجاؤ (کھالو) میں تمھیں اس بارے میں خبر دوں گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔ اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو بھی (روزہ معاف کر دیا ہے) حضرت انس رضی اللہ عنہ اس کے بعد فرمایا کرتے تھے: ''اے کاش! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر آپ کے کھانے میں سے کھا لیتا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت اسی قسم سے تعلق رکھتی ہے جسے میں نے کتاب الایمان میں بیان کیا ہے کہ نصف کا اطلاق کسی چیز کے کسی حصے پر بھی ہو جاتا ہے اگرچہ وہ حصہ مکمل طور پر آدھا بھی نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے شطر (آدھی) نماز معاف کر دی ہے۔ اس مقام پر شطر کا معنی نصف ہے۔ اس جگہ شطر کا معنی طرف، سمت اور جہت نہیں ہے۔ میری مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (البقرہ: ۱۴۴) ''تو تم مسجد حرام کی طرف اپنے چہرے کو پھیر لو۔'' (اس میں شطر کا معنی: طرف اور جہت ہے) اور اللہ تعالیٰ نے مسافر سے مکمل آدھی نماز معاف نہیں کی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کو نماز فجر اور مغرب سے کچھ نماز معاف نہیں کی۔''

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ.........

(۲۰۴۳) انظر الحديث السابق.

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَ هُوَ يَتَغَدّٰى، فَقَالَ: ((أُدْنُهْ)). قَالَ: إِنِّيْ صَائِمٌ. فَقَالَ: ((أُدْنُهْ، أُحَدِّثْكَ عَنِ الصِّيَامِ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ وَ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَ عَنِ الْحُبْلٰى أَوِ الْمُرْضِعِ.)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ، هُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا جبکہ آپ اس وقت کھانا کھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''کھانے کے قریب ہو جاؤ۔'' اس نے عرض کی: ''میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''کھانے کے قریب ہو جاؤ (اور کھالو) میں تمہیں روزے کے بارے میں بتاتا ہوں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ اور آدھی نماز معاف کر دی ہے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے بھی (روزہ معاف کر دیا ہے)۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''انس بن مالک انصاری سے مراد عبداللہ بن مالک کے خاندان کا ایک فرد ہے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص مراد نہیں ہیں)۔''

٢٠٤٤۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ أَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ، (ح) وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَيْضاً حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. فَقَالَ عَفَّانُ فِيْ حَدِيْثِهٖ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَ لَيْسَ بِالْأَنْصَارِيِّ وَ قَالَ عَفَّانُ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَالْمُرْضِعِ.

''امام صاحب مذکورہ بالا روایت جناب عفان کی سند سے بیان کرتے ہیں: اس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے مگر وہ انصاری نہیں ہیں۔ اور جناب عفان نے اپنی حدیث میں دودھ پلانے والی عورت کا ذکر کیا ہے (حاملہ کا ذکر نہیں کیا)۔''

فوائد :......١۔ سفر، حمل اور رضاعت کی حالت میں روزہ چھوڑنا افضل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان امور میں روزہ ترک کرنے کی رخصت دی ہے اور شرعی رخصتوں پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

٢۔ مسافر، حاملہ اور مرضعہ کو روزہ چھوڑنے کا حکم استحبابی ہے، وجوبی نہیں، لہٰذا ان میں سے جو فرد روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

(٢٠٤٤) اسناده حسن: سنن ابی داود، كتاب الصوم، باب اختيار الفطر، حديث: ٢٤٠٨۔ سنن ترمذی: ٧١٥۔ سنن ابن ماجه: ١٦٦٧۔ مسند احمد: ٤/٣٤٧.

۱۱۶..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرْضِ الصَّوْمِ عَنِ النِّسَاءِ أَيَّامَ حَيْضِهِنَّ

عورتوں سے ان کے ایام حیض میں روزے کی فرضیت ساقط ہونے کا بیان۔

۲۰۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدٌ وَ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ. عَنْ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ. أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّ دِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ.)) فَقُلْنَ لَهُ: مَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَ عَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟)) قُلْنَ: بَلٰى. قَالَ: ((ذٰلِكَ لَنُقْصَانُ عَقْلِهَا. أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ لَمْ تُصَلِّ وَ لَمْ تَصُمْ؟)) قَالَ: ((فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا)) هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عورتوں کی جماعت! تمہارے دین اور عقل کے نقص وکمی کے باوجود میں نے تم سے بڑھ کر کسی کو عقل مند شخص کی عقل و ہوش کو اڑانے والا نہیں دیکھا۔ تو انہوں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! ہمارے دین اور عقل کا نقصان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے آدھی نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ اس کی عقل کی کمی اور نقص کی وجہ سے ہے۔ کیا جب عورت کو حیض آجاتا ہے تو وہ نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا چھوڑ نہیں دیتی؟ آپ نے فرمایا: تو یہ چیز اس کے دین کا نقصان ہے۔'' یہ حدیث جناب محمد بن یحییٰ کی ہے۔

فوائد:......۱۔ تمام امت کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ عورت ایام حیض میں روزہ نہیں رکھے گی اور حالت حیض میں اس کا روزہ رکھنا غیر صحیح امر ہے اور ایسا روزہ شمار نہیں ہوگا، نیز حیض سے پاک ہونے کے بعد حالت حیض میں چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا لازم ہے۔ (فتح الباری لابن رجب : ۲/ ۹۱)

۲۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ حالت حیض میں حائضہ پر نماز اور روزہ واجب نہیں۔ (نیل الاوطار: ۳/ ۲۲۷)

۱۱۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْحَائِضَ يَجِبُ عَلَيْهَا قَضَاءُ الصَّوْمِ فِيْ أَيَّامِ طُهْرِهَا، وَ الرُّخْصَةِ لَهَا فِيْ تَأْخِيْرِ قَضَاءِ الصَّوْمِ الَّذِيْ أَسْقَطَ الْفَرْضَ عَنْهَا فِيْ أَيَّامِ حَيْضِهَا إِلٰى شَعْبَانَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حائضہ عورت طہارت کے دنوں میں روزے کی قضا دے گی اور حیض کے دنوں میں ساقط ہونے والے فرض روزے کی قضا آئندہ شعبان تک دینے کی اسے رخصت ہے۔

(۲۰۴۵) صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب ترك الحائض الصوم، حدیث: ۳۰۴۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بنقص الطاعات، حدیث: ۸۰، ۸۸۹.

٢٠٤٦ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيٰى، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ.........

عَائِشَةَ تَقُوْلُ: كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ رَّمَضَانَ فَمَا أَقْضِيهِ حَتَّى يَأْتِيَ شَعْبَانُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''میرے ذمہ رمضان المبارک کے روزوں کی قضا ہوتی تھی تو میں انہیں شعبان آنے تک ادا نہ کرسکتی تھی۔''

٢٠٤٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ.

امام صاحب اپنے استاد محمد بن بشار کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ بالا کی مثل حدیث بیان کرتے ہیں۔

٢٠٤٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ.........

عَائِشَةَ تَقُوْلُ: قَدْ كَانَ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ رَّمَضَانَ، ثُمَّ لَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَصُوْمَهُ حَتّٰى يَجِيْءَ شَعْبَانُ. وَ ظَنَنْتُ أَنَّ ذٰلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَحْيٰى يَقُوْلُهُ. قَالَ: وَ كَانَ يَسْتَنْظِرُهُ مَا لَمْ يُدْرِكْهُ رَمَضَانُ اٰخَرَ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''میرے ذمہ رمضان المبارک کے کچھ روزوں کی قضا واجب ہوتی پھر میں شعبان کا مہینہ آنے تک وہ روزے نہ رکھ سکتی۔'' جناب یحییٰ کہتے ہیں: ''میرا خیال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغولیت کی بناپر (آئندہ شعبان تک) روزے نہ رکھ سکتی تھیں۔'' جناب یحییٰ کہتے ہیں: ''آپ ان سے آئندہ رمضان آنے تک مہلت طلب کرتے تھے۔''

٢٠٤٩ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِيِّ، عَنِ الْبَهِيِّ، ....

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا كُنْتُ أَقْضِيْ مَا يَبْقٰى عَلَيَّ مِنْ رَّمَضَانَ زَمَنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں، میں رمضان المبارک میں چھوڑے ہوئے

(٢٠٤٦) صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب متى يقضى قضاء رمضان، حديث: ١٩٥٠ـ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب جواز تاخير قضاء رمضان، حديث: ١١٤٦ـ سنن ابى داود: ٢٣٩٩ـ سنن نسائى: ٢٣٢١.

(٢٠٤٧) انظر الحديث السابق.

(٢٠٤٩) اسناده حسن: سنن ترمذى، كتاب الصوم، باب ما جاء فى تأخير قضاء رمضان، حديث: ٧٨٣ـ مسند احمد: ١٣١،١٢٤/٦.

فِيْ شَعْبَانَ .

روزوں کی قضا صرف ماہ شعبان ہی میں دیا کرتی تھی۔"

٢٠٥٠ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ السُّدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ. بِمِثْلِهِ. وَ قَالَ: حَيَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا .

"امام صاحب جناب ابراہیم بن مسعود ہمدانی کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کرتے ہیں، اس میں یہ الفاظ ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی میں (میں نے روزوں کی قضا شعبان میں دی ہے)۔"

٢٠٥١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ السُّدِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْبَهِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ..........

عَائِشَةَ تَقُوْلُ: مَا قَضَيْتُ شَيْئاً مِمَّا يَكُوْنُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا فِيْ شَعْبَانَ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ بُكَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ أَبِيْ حَبِيْبٍ وَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ جَعْفَرٍ وَ هُمَا جَوْهَرَتَا الْبِلَادِ يَقُوْلَانِ: فُتِحَتْ مِصْرُ صُلْحاً.

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک میں رمضان المبارک کے روزوں کی قضا صرف ماہِ شعبان ہی میں دیا کرتی تھی۔" جناب لیث بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جناب یزید بن ابی حبیب اور عبید اللہ بن ابی جعفر جو اپنے علاقے کے دو موتی تھے، وہ فرماتے تھے: "مصر صلح کے ساتھ فتح ہوا تھا۔"

فوائد:......ا۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ حائضہ حالت حیض میں چھوڑے ہوئے رمضان کے روزوں کی قضا دے گی، اس سے یہ فرضیت ساقط نہیں ہوگی۔

۲۔ خاوند کی موجودگی میں فرض روزوں کی قضا میں بھی اس کی مرضی کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

۳۔ رمضان کے روزوں کی قضا میں تاخیر جائز ہے، البتہ آئندہ رمضان سے قبل ان کی قضا دینا افضل و مستحب ہے۔

۴۔ عائشہ رضی اللہ عنہا شعبان میں رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کا اہتمام اس لیے کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے تھے۔

(٢٠٥٠) انظر الحديث السابق.

(٢٠٥١) انظر الحديث السابق: ٢٠٤٩.

۱۱۸..... بَابُ قَضَاءِ وَلِيِّ الْمَيِّتِ صَوْمَ رَمَضَانَ عَنِ الْمَيِّتِ إِذَا مَاتَ وَ أَمْكَنَهُ الْقَضَاءُ فَفَرَّطَ فِيْ قَضَائِهِ

میت کے ولی کا میت کی طرف سے ماہ رمضان کے روزوں کی قضا ادا کرنے کا بیان جبکہ وہ اس حال میں مرا کہ وہ روزوں کی قضا دے سکتا تھا۔ لیکن اس نے قضا دینے میں کوتاہی برتی۔

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَمِّي، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ أَبِيْ جَعْفَرٍ، وَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبَّانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ظَافِرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ هُوَ ابْنُ الزُّبَيْرِ۔ عَنْ عُرْوَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ مَّاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.))

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس کے ذمے روزے فرض تھے تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے۔''

۱۱۹..... بَابُ قَضَاءِ الصِّيَامِ عَنِ الْمَرْأَةِ تَمُوْتُ وَ عَلَيْهَا صِيَامٌ

فوت شدہ عورت کے ذمہ واجب روزوں کی قضا ادا کرنے کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّائِمَ إِذَا قَضَى الْحَيُّ عَنِ الْمَيِّتِ يَكُوْنُ سَاقِطاً عَنِ الْمَيِّتِ، كَالدَّيْنِ يُقْضٰى عَنْهُ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّهَ قَضَاءَ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ عَنْهَا.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ زندہ شخص، فوت ہونے والے کے روزوں کی قضا ادا کرے تو وہ فوت شدہ سے ساقط ہو جائیں گے۔ جیسا کہ اس کی موت کے بعد اس کے قرض کی ادائیگی ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ذمے روزوں کی قضا کو اس کے قرض کی ادائیگی سے تشبیہ دی ہے۔

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِيْ حُرَيْزٍ فِي الْمَرْأَةِ مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صَوْمٌ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ..........

(۲۰۵۲) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب من مات وعلیه صوم، حدیث: ۱۹۵۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب قضاء الصوم عن المیت، حدیث: ۱۱۴۷۔ سنن ابی داود: ۲۴۰۰۔ مسند احمد: ۶/۶۹.

(۲۰۵۳) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب من مات وعلیه صوم، حدیث: ۱۹۵۳ تعلیقاً عن ابی حریز۔ سنن کبریٰ بیهقی ۴/۲۵۶.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْماً. قَالَ: ((أَرَأَيْتِ لَوْ أَنَّ أُمَّكِ مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟)) قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: ((أَقْضِي دَيْنَ أُمِّكِ)) وَ الْمَرْأَةُ مِنْ خَثْعَمَ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میری والدہ اس حال میں فوت ہوئی ہے کہ اس کے ذمہ پندرہ دن کے روزے فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ کہ اگر تمہاری والدہ اس حال میں فوت ہوتی کہ اس کے ذمہ قرض ہوتا تو کیا تم اس کا قرض ادا کرتی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنی والدہ کا قرض ادا کرو۔'' یہ عورت خثعم قبیلے کی تھی۔''

۱۲۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ بِالنَّذْرِ عَنِ النَّاذِرَةِ إِذَا مَاتَتْ قَبْلَ الْوَفَاءِ بِنَذْرِهَا

اگر روزوں کی نذر ماننے والی عورت نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کی نذر کے روزوں کی قضا ادا کرنے کے حکم کا بیان۔

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبِطِّيْنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتِ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ أَنْ تَصُوْمَ شَهْراً فَمَاتَتْ، فَسَأَلَ أَخُوْهَا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّصُوْمَ عَنْهَا.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے سمندری سفر کیا تو اس نے ایک ماہ کے روزے رکھنے کی نذر مانی، پھر وہ فوت ہوگئی تو اس کے بھائی نے رسول اللہ ﷺ سے (اس کی نذر کے بارے میں) سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اس کی طرف سے روزے رکھے۔''

۱۲۱..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مَنْ قَضَى الصَّوْمَ عَنِ النَّاذِرِ وَ النَّاذِرَةِ مِنْ وَلِيٍّ أَوْ قَرِيْبٍ أَوْ بَعِيْدٍ أَوْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى أَوْ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ أَوْ حُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ فَالْقَضَاءُ جَائِزٌ عَنِ الْمَيِّتِ

اس بات کا بیان کہ نذر ماننے والے مرد یا نذر ماننے والی عورت کی طرف سے اس کے ولی، قریبی رشتہ دار، مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، آزاد کردہ لونڈی ہو یا غلام، لونڈی کا روزوں کی قضا دینا جائز ہے

إِذِ النَّبِيُّ ﷺ شَبَّهَ قَضَاءَ صَوْمِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيْتَةِ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ عَنْهَا، وَ الدَّيْنُ إِذَا قُضِيَ عَنِ الْمَيِّتِ أَوِ

(۲۰۵٤) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الايمان والنذور، باب قضاء النذر عن الميت، حديث: ۳۳۰۸۔ سنن نسائی: ۳۸٤۷۔ مسند احمد: ۱/۲۳۸.

الْمَيِّتَةِ، كَانَ الْقَاضِيْ مَنْ كَانَ، مِنْ قَرِيْبٍ أَوْ بَعِيْدٍ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، وَ الدَّيْنُ سَاقِطٌ عَنِ الْمَيِّتِ . مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ قَضَاءَ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ أَحَقُّ مِنْ قَضَاءِ الدَّيْنِ عَنْهُ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أَنَّ الصَّوْمَ مِنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ، وَ أَنَّ قَضَاءَهُ أَحَقُّ مِنْ قَضَاءِ حُقُوْقِ الْآدَمِيِّيْنَ .

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے میت کی طرف سے روزوں کی قضا دینے کو اس کے قرض کی ادائیگی سے تشبیہ دی ہے اور قرض میت کی طرف سے ادا ہو جاتا ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور ادا کرنے والا اس کا قریبی رشتہ دار ہو یا دور کا، آزاد مرد ہو یا صرف غلام۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ میت کے روزوں کی قضا دینا اس کے قرض کی ادائیگی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے ہے اور اللہ کے حق کی ادائیگی بندوں کے حقوق کی ادائیگی سے زیادہ حقدار ہے۔

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ وَ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، وَ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَّ عَطَاءٍ وَّ مُجَاهِدٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَ عَلَيْهَا صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ . قَالَ: ((أَرَأَيْتِ إِنْ كَانَ عَلَى أُخْتِكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَضَيْتِهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ . قَالَ: ((فَحَقُّ اللّٰهِ أَحَقُّ .)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ: عَنِ الْحَكَمِ وَ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ إِلَّا هُوَ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: ''میری بہن فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمہ دو ماہ کے مسلسل روزے فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے بتاؤ اگر تمہاری بہن کے ذمہ قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تو اللہ کا حق ادائیگی کا زیادہ حقدار ہے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''جناب حکم اور سلمہ بن کہیل سے صرف انہوں (اعمش) نے ہی روایت بیان کی ہے۔''

فوائد :......۱۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ فرض روزوں کی قضا ہو تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھے گا، محدثین کا یہی موقف ہے اور یہی قول راجح ہے۔ (تحفة الاحوذی: ۲/ ۲۰۳)

۲۔ میت فوت ہو جائے اور اس پر فرض روزوں کی قضا ہو تو اس کے ولی کا اس کی طرف سے روزے رکھنا کافی ہے، یہاں خبر امر کے معنی میں ہے کہ اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے، پھر امر وجوب کا متقاضی ہے لیکن اجماع ہے کہ یہاں امر ندب و استحباب کے لیے ہے۔ (لہٰذا میت کی طرف سے ولی کا روزہ رکھنا مستحب فعل ہے۔)
(سبیل السلام: ۳/ ۳۴۹)

(۲۰۵۵) تقدم تخریجه برقم: ۱۹۵۳.

۱۲۲..... بَابُ الْإِطْعَامِ عَنِ الْمَيِّتِ يَمُوتُ وَ عَلَيْهِ صَوْمٌ لِّكُلِّ يَوْمٍ مِّسْكِيناً إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ لِسُوْءِ حِفْظِهٖ

جس میت کے ذمہ فرض روزے ہوں اس کی طرف سے روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا، بشرطیکہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ اشعث بن سوار رحمہ اللہ کے برے حافظے کی وجہ سے میرا دل غیر مطمئن ہے۔

۲۰۵٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعِمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِّسْكِيْناً.)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا عِنْدِيْ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَاضِي الْكُوْفَةِ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:'' جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا جائے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میرے نزدیک محمد بن ابی لیلیٰ سے مراد محمد بن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ ہے جو کوفہ کے قاضی تھے۔''

۱۲۳..... بَابُ قَدْرِ مَكِيْلَةِ مَا يُطْعَمُ كُلُّ مِسْكِيْنٍ فِيْ كَفَّارَةِ الصَّوْمِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ

روزے کے کفارے میں ہر روز مسکین کو کھانا کھلانے کے ناپ کی مقدار کا بیان بشرطیکہ روایت صحیح ہو۔ کیونکہ اس سند کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے

۲۰۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ زِيَادِ الضَّبِّيُّ الْوَاسِطِيُّ بِالْأَيْلَةِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ لَمْ يَقْضِهٖ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ لِكُلِّ يَوْمٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ رمضان المبارک کے روزے ہوں جو اُس نے ادا نہ کیے ہوں تو اس کی طرف سے ہر روز ایک مسکین کو گندم کا آدھا صاع کھلا دیا جائے۔''

(۲۰۵٦) اسناده ضعيف: اشعث بن سوار اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ دونوں راوی ضعیف ہیں۔ سنن ترمذی، كتاب الصوم، باب (۲۳) ما جاء في الكفارة، حديث: ۷۱۸. سنن ابن ماجه: ۱۷۵۷.

(۲۰۵۷) اسناده ضعيف: سنن كبرىٰ بيهقي: ۲۵٤/٤ انظر الحديث السابق.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ وَقْتِ الْإِفْطَارِ وَ مَا يَسْتَحِبُّ أَنْ يُّفْطَرَ عَلَيْهِ

افطاری کے وقت اور جن چیزوں سے افطاری کرنا مستحب ہے ان کے ابواب کا مجموعہ

۱۲۴..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَقْتِ الْفِطْرِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مَّعْنَاهُ عِنْدِيْ مَعْنَى الْأَمْرِ

اس حدیث کا بیان جو افطاری کے وقت کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے خبر کے الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔ جبکہ میرے نزدیک اس کا معنی امر و حکم کا ہے۔

۲۰۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، (ح) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ، وَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.)) قَالَ هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ: فَقَدْ أَفْطَرْتَ. وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا. وَلَمْ يَقُلْ أَحْمَدُ وَلَا هَارُوْنُ: لِيْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ ((فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ))، لَفْظُ خَبَرٍ

''حضرت عاصم بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''جب رات آ جائے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار، روزہ کھول لے۔'' جناب ہارون کی روایت میں ہے: ''تو تم نے روزہ کھول دیا۔'' اور جناب احمد بن عبدہ کی روایت میں ہے: ''جب ادھر سے رات آ جائے۔'' جناب احمد اور ہارون کی روایات میں ''لی'' (مجھے فرمایا) کا لفظ نہیں ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ ''تو روزے دار نے روزہ کھول

(۲۰۵۸) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب متی یحل فطر الصائم، حدیث: ۱۹۵۴۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب بیان وقت انقضاء الصوم، حدیث: ۱۱۰۰۔ سنن ابی داود: ۲۳۵۱۔ سنن ترمذی: ۶۹۸۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۹۶۔ مسند احمد: ۴۸/۱۔ مسند الحمیدی: ۲۰۔

وَمَعْنَاهُ مَعْنَى الْأَمْرِ، أَيْ: فَلْيُفْطِرِ الصَّائِمُ إِذْ قَدْ حَلَّ لَهُ الْإِفْطَارُ. وَلَوْ كَانَ مَعْنَى هٰذِهِ اللَّفْظَةِ مَعْنَى لَفْظِهِ، كَانَ جَمِيعُ الصُّوَّامِ فِطْرُهُمْ وَقْتاً وَاحِداً، وَلَمْ يَكُنْ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوْا الْفِطْرَ))، وَلِقَوْلِهِ: ((لا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِراً مَّا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ))، مَعْنًى، وَلا كَانَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: أَحَبُّ عِبَادِيْ إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا)) مَعْنًى لَوْ كَانَ اللَّيْلُ إِذَا أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ، وَغَابَتِ الشَّمْسُ كَانَ الصُّوَّامُ جَمِيْعاً يُفْطِرُوْنَ، وَلَوْ كَانَ فِطْرُ جَمِيْعِهِمْ فِيْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ لا يَتَقَدَّمُ فِطْرُ أَحَدِهِمْ غَيْرَهُ لِمَا كَانَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ وَّجَدَ تَمْراً، فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ، فَلْيُفْطِرْ عَلَى الْمَاءِ)) مَعْنًى، وَلٰكِنْ مَعْنٰى قَوْلِهِ: ((فَقَدْ أَفْطَرَ)) أَيْ: فَقَدْ حَلَّ لَهُ الْفِطْرُ۔ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

دیا۔'' یہ الفاظ خبری انداز کے ہیں، لیکن ان کا معنی امر کا ہے۔ یعنی تو روزے دار روزہ کھول دے کیونکہ اس کی افطاری کا وقت ہوگیا ہے۔ اور اگر ان الفاظ کا معنی الفاظ کے مطابق خبری ہوتا تو تمام روزے داروں کی افطاری کا وقت ایک ہی ہوتا اور نبی کریم ﷺ کے درج ذیل فرامین کا کوئی معنی نہیں رہتا۔ آپ کا فرمان ہے: ''لوگ جب تک افطاری کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے، وہ خیر و بھلائی کے ساتھ رہیں گے۔'' اور آپ کا فرمان مبارک ہے: ''دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ روزہ کھولنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔'' اور آپ کے اس فرمان کا بھی کوئی معنی نہیں ہوگا کہ ''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندوں میں سے میرا زیادہ محبوب وہ ہے جو اُن میں سے جلدی افطاری کرتا ہے۔'' اگر رات کے آنے اور دن کے جانے پر اور سورج کے غروب ہونے پر تمام روزے دار روزہ کھول دیتے اور اگر ان سب کی افطاری ایک ہی وقت میں ہوتی اور کوئی شخص دوسرے سے پہلے افطاری نہ کر سکتا تو پھر آپ کے اس فرمان کا بھی کوئی معنی نہیں رہتا۔ آپ کا ارشاد ہے: ''جس شخص کو کھجور ملے وہ اسی سے افطاری کرلے اور جسے کھجور نہ ملے تو وہ پانی سے روزہ کھول لے۔'' لیکن آپ کے اس فرمان ''تو اس کا روزہ کھل گیا'' کا معنی یہ ہے کہ اس کے لیے روزہ کھولنا حلال ہوگیا۔'' واللہ علم

فوائد :......۱۔ ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں: علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ سورج غروب ہونے پر روزہ دار کی افطاری کا وقت ہو جاتا ہے اور یہ دن کا آخری اور رات کا اول وقت ہوتا ہے۔ (شرح ابن بطال: ۷/ ۱۱۹)

۲۔ جب رات آ جائے، دن ختم ہو جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کا روزہ مکمل ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب کے بعد وہ روزہ دار نہیں رہتا کیونکہ غروب آفتاب سے دن ختم ہو جاتا اور رات شروع ہو جاتی ہے اور رات روزے کا محل نہیں (لہٰذا غروب آفتاب کے ساتھ ہی روزہ افطار کر لینا چاہیے) (شرح النووی: ٤/ ٧٧)

۳۔ اس حدیث میں غروبِ آفتاب کے ساتھ ہی روزہ جلد افطار کرنے کی تاکید و ترغیب ہے، کیونکہ روزہ جلد افطار کرنے میں دین حنیف کا دوام ہے۔ جیسا کہ آئندہ احادیث سے ثابت ہے لہٰذا افطاری کے وقت سے افطاری میں تاخیر نہ کی جائے۔

۱۲۵..... بَابُ ذِكْرِ دَوَامِ النَّاسِ عَلَى الْخَيْرِ مَا عَجَّلُوْا الْفِطْرَ وَ فِيْهِ كَالدَّلَالَةِ عَلٰى أَنَّهُمْ إِذَا أَخَّرُوْا الْفِطْرَ وَقَعُوْا فِي الشَّرِّ

لوگ اس وقت تک خیر و بھلائی پر رہیں گے جب تک روزہ کھولنے میں جلدی کریں گے اور اس میں گویا اس بات کی دلیل ہے کہ جب وہ روزہ کھولنے میں تاخیر کریں گے تو وہ شر میں واقع ہو جائیں گے۔

۲۰۵۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَهْلٍ وَ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ. (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، (ح) وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ.........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوْا الْفِطْرَ.))

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ اس وقت تک خیر و بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک وہ روزہ کھولنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔''

۱۲۶..... بَابُ ذِكْرِ ظُهُوْرِ الدِّيْنِ مَا عَجَّلَ النَّاسُ فِطْرَهُمْ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اسْمَ الدِّيْنِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ شُعَبِ الْإِسْلَامِ

دین اسلام کے غلبے کا بیان۔ جب تک مسلمان افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ دین کا اطلاق اسلام کے بعض شعبوں پر بھی ہو جاتا ہے

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْأَحْمَسُ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ.........

(۲۰۵۹) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب تعجیل الافطار، حدیث: ۱۹۵۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل السحور، حدیث: ۱۰۹۸۔ سنن ترمذی: ۶۹۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۹۷۔ سنن کبری نسائی: ۳۲۹۸۔ مسند احمد: ۵/۳۳۱.

(۲۰۶۰) اسنادہ حسن: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب ما یستحب من تعجیل الفطر، حدیث: ۲۳۵۳۔ سنن ابن ماجہ: ۱۶۹۸۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۲۹۹۔ مسند احمد: ۲/ ۴۵۰.

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِراً مَّا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، إِنَّ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ .))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین اسلام اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ روزہ کھولنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔ بلاشبہ یہود و نصاریٰ افطاری کرنے میں تاخیر کرتے ہیں۔''

فوائد :......ا۔ مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں: (اس حدیث میں) نبی ﷺ نے جلد روزہ افطار کرنے کی ترغیب دی ہے تاکہ دن میں رات کی ساعت کا اضافہ نہ ہو کیونکہ اس سے فرض کی مدت بڑھ جاتی ہے اور افطاری میں اس لیے بھی عجلت کرنی چاہیے کہ روزہ جلد افطار کرنا روزہ دار کے لیے زیادہ مفید اور آئندہ روزہ کے لیے تقویت کا باعث ہے۔

(شرح ابن بطال: ۷/ ۱۲۲)

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: (ان احادیث میں) غروب آفتاب کے ثبوت کے بعد جلد روزہ افطاری کی ترغیب ہے اور جب تک امت اس سنت کی محافظت کرے گی ان میں اتحاد و یگانگت رہے گی اور یہ خیر پر رہے گی اور جب یہ افطاری میں تاخیر کریں گے تو ان میں فساد پھوٹ پڑے گا اور یہ باہمی فساد میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (لہٰذا باہمی فساد سے بچاؤ کا ایک حل افطاری میں تعجیل ہے)(شرح النووی: ٤/ ٧٥)

۱۲۷..... بَابُ ذِكْرِ اسْتِحْسَانِ سُنَّةِ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يُنْتَظَرْ بِالْفِطْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ النُّجُوْمِ

نبی اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت اس وقت تک مستحسن سمجھی جائے گی جب تک روزہ کھولنے کے لیے ستاروں کے طلوع کا انتظار نہیں کیا جائے گا۔

۲۰۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ..........

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ عَلٰى سُنَّتِيْ مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُوْمَ .)) قَالَ: وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ صَائِماً أَمَرَ رَجُلًا، فَأَوْفٰى عَلٰى شَيْءٍ، فَإِذَا قَالَ: غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ:

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت اس وقت تک میری سنت پر قائم رہے گی جب تک وہ روزہ کھولنے کے لیے ستاروں کے طلوع ہونے کا انتظار نہیں کرے گی۔'' حضرت سہل فرماتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ جب روزے سے ہوتے تو ایک شخص کو حکم دیتے تو وہ کسی بلند جگہ سے (سورج کے غروب ہونے کو) دیکھتا، پھر

(۲۰٦۱) اسناده صحيح: صحيح ابن حبان: ۳۵۰۱ من طريق ابن خزيمة بهذا الاسناد۔ مستدرك حاكم ٤٣٤.

هٰـكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي صَفْوَانَ، وَأَهَابُ أَن يَّـكُوْنَ الْكَلَامُ الْأَخِيْرُ عَنْ غَيْرِ سَهْلِ بْنِ سَـعْـدٍ لَـعَـلَّهُ مِنْ كَلَامِ الثَّوْرِيِّ أَوْ مِنْ قَوْلِ أَبِيْ حَازِمٍ، فَأُدْرِجَ فِي الْحَدِيْثِ .

جب وہ اطلاع دیتا کہ سورج غروب ہو گیا ہے تو آپ روزہ کھول لیتے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہمیں محمد بن ابی صفوان نے اس طرح روایت بیان کی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ یہ آخری کلام حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی نہیں ہوگی۔ شاید یہ کلام امام سفیان ثوری یا ابو حازم کا قول ہوگا، جو حدیث میں درج کر دیا گیا۔''

۱۲۸..... بَابُ ذِكْرِ حُبِّ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْمُعَجِّلِيْنَ لِلْإِفْطَارِ

جلدی روزہ افطار کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ کے محبت کرنے کا بیان

وَالـدَّلِيْـلِ عَـلٰى ضِدِّ قَوْلِ بَعْضِ أَهْلِ عَصْرِنَا مِمَّنْ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَن يُّقَالَ اَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَى اللّٰهِ أَعْـجَـلُهُـمْ فِـطْـراً، إِلَّا أَن يَّـكُـوْنَ الـلّٰهُ يُحِبُّ جَمِيْعَ عِبَادِهِ، وَ خَالَفَنَا فِيْ بَابِ أَفْعَلَ فَادَّعٰى مَالَا يُحْسِنُهُ، فَقَدْ بَيَّنْتُ بَابَ أَفْعَلَ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِّنْ كُتُبِنَا فِيْ كِتَابِ مُعَانِي الْقُرْاٰنِ وَ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ مِنَ الْمُسْنَدِ .

ہمارے بعض ہم عصر کے اس قول کے برخلاف دلیل کا بیان کہ یہ کہنا جائز نہیں: ''افطاری میں جلدی کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں میں سے زیادہ محبوب ہے۔'' الا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کو پسند کرے۔ اس نے اَفعل (اسم تفضیل) کے مسئلے میں ہماری مخالفت کر کے ایک غیر مستحسن دعویٰ کیا ہے۔ جبکہ میں نے اپنی کتب معانی القرآن اور مسند کی کئی کتب میں کئی جگہ پر افعل کے مسئلے کی وضاحت کی ہے۔

۲۰۶۲ـ حَـدَّثَـنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ نِ الـرَّمَـلِـيُّ، حَـدَّثَـنَا الْوَلِيْدُ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الـرَّحْـمٰنِ بْنِ حَيْوَئِيْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ۔ وَ هُوَ الزُّهْرِيُّ۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.........

عَـنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((قَـالَ الـلّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْراً.))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: ''میرا سب سے محبوب بندہ وہ ہے جو ان میں سے سب سے

(۲۰۶۲) اسناده ضعيف: قرہ بن عبدالرحمٰن خراب حافظے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سنن ترمذي، كتاب الصوم، باب ما جاء في تعجيل الافطار، حديث: ۷۰۰۔ مسند احمد: ۲/۲۳۷۔ مسند ابي يعلى: ۵۹۷۴۔ صحيح ابن حبان: ۳۴۹۸.

جلدی افطاری کرتا ہے۔"

۱۲۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نماز مغرب سے پہلے روزہ کھولنا مستحب ہے۔

۲۰۶۳۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ:.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّي الْمَغْرِبَ حَتَّى يُفْطِرَ وَ لَوْ كَانَ شَرْبَةً مِّنْ مَاءٍ. قَالَ مُوسَى بْنُ سَهْلٍ: أَصْلُهُ كُوفِيٌّ يَعْنِي الْقَاسِمَ بْنَ غُصْنٍ رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَّ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ.

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز مغرب، افطاری کرنے کے بعد ادا کرتے تھے اگرچہ افطاری میں پانی کا ایک گھونٹ ہی ہوتا۔" جناب موسیٰ بن سہل کہتے ہیں: قاسم بن غصن کوفہ کے رہنے والے ہیں، ان سے امام وکیع اور سلیمان بن حیان روایت کرتے ہیں۔"

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ افطاری میں جلدی کرنا مستحب فعل ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کا افطاری میں تعجیل معمول رہا ہے۔ لہٰذا اگر افطاری کے لیے پانی کا گھونٹ ہی میسر ہو تو افطاری میں تعجیل کرنی چاہیے اور نماز مغرب افطار کے بعد ادا کرنی چاہیے۔

۱۳۰..... بَابُ إِعْطَاءِ مُفَطِّرِ الصَّائِمِ مِثْلَ أَجْرِ الصَّائِمِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْتَقَصَ الصَّائِمُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا

روزہ کھلوانے والے کو روزے دار کے اجر میں کمی کیے بغیر اس کے برابر ثواب دیئے جانے کا بیان۔

۲۰۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ۔ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، كِلَاهُمَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ.........

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ

"حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے مجاہد کو (سامان جنگ

(۲۰۶۳) صحیح: صحیح ابن حبان: ۳۴۹۵۔ مستدرک حاکم: ۴۳۲/۱۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۲۳۹/۴.

(۲۰۶۴) اسنادہ صحیح: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء في فضل من فطر صائما، حدیث: ۸۰۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۴۶۔ مسند احمد: ۱۱۴/۴۔ مسند الحمیدی: ۸۱۸.

جَهَّـزَ غَازِياً، أَوْ جَهَّزَ حَاجًّا، أَوْ خَلَّفَهُ فِي أَهْلِهِ، أَوْ فَطَّرَ صَائِماً كَانَ لَهُ مِثْلَ أُجُوْرِهِمْ مِـنْ غَيْرِ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ.)) هٰـذَا حَـدِيْثُ الصَّنْعَانِيِّ . وَلَمْ يَقُلْ عَلِيٌّ: أَوْ جَهَّزَ حَاجًّا.

دے کر) تیار کیا یا حاجی کو تیاری میں مدد دی یا اس کے بعد اس کے گھر والوں کا خیال رکھا یا روزے دار کو افطاری کرائی تو اسے ان کے برابر اجر ملے گا، جبکہ ان سب کے اجر وثواب میں بھی کچھ کمی نہیں ہو گی۔'' یہ حدیث جناب صنعانی کی ہے۔ اور جناب علی بن منذر کی روایت میں ''یا حاجی کو تیاری میں مدد دی'' کے الفاظ نہیں ہیں۔''

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ نمازی اور حاجی کا سامان تیار کرنا، غازی کے گھر کی دیکھ بھال کرنا اور روزہ دار کو روزہ افطار کرانا بڑی فضیلت کے کام ہیں۔ اوران نیک کاموں کے فاعلین کو عاملین کے برابر اجر وثواب ملتا ہے۔

۲۔ روزہ دار کو روزہ افطار کرانا مستحب فعل ہے۔ (المغني ٦/ ١٩٢)

۱۳۱...... بَابُ اِسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ عَلَى الرُّطَبِ إِذَا وُجِدَ وَعَلَى التَّمْرِ إِذَا لَمْ يُوْجَدِ الرُّطَبُ

تازہ کھجور موجود ہوتو اس سے روزہ کھولنا مستحب ہے اور اگر تازہ کھجور (رطب) موجود نہ ہوتو خشک کھجور سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے۔

۲۰۶۵۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ، حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّمِيْمِيُّ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ..........

عَـنْ أَنَـسِ بْـنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ صَائِماً لَّمْ يُـصَـلِّ حَتّٰـى نَأْتِيَهُ بِرُطَبٍ وَّ مَاءٍ، فَيَأْكُلُ وَ يَشْـرَبُ، إِذَا كَانَ الرُّطَبُ، وَ أَمَّا الشِّتَاءُ لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى نَأْتِيَهُ بِتَمْرٍ وَّ مَاءٍ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحْرِزٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْجُعْفِيِّ، عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حُمَيْدِ نِ الطَّوِيْلِ بِهٰذَا.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزہ ہوتا تو آپ اس وقت تک نماز نہ پڑھتے جب تک ہم آپ کے پاس پانی اور رطب (تروتازہ) کھجوریں نہ لے آتے اور وہ کھانہ لیتے اور پانی پی نہ لیتے۔ جب تازہ کھجوریں میسر ہوتیں۔ لیکن سردیوں میں آپ اس وقت تک نماز نہ ادا کرتے جب تک ہم آپ کے پاس خشک کھجوریں اور پانی نہ لے آتے (اور آپ افطاری نہ کر لیتے)۔''

فوائد:......۱۔ افطاری کے لیے لمبے چوڑے انتظام کی ضرورت نہیں بلکہ افطار کے لیے پانی اور کھجور کافی ہے۔

۲۔ اگر تر کھجور میسر ہوتو اس سے روزہ کھولنا افضل ہے اور اگر تر کھجوریں میسر نہ ہوں تو خشک کھجور (چھوہارے) سے

(۲۰۶۵) صحیح: سنن ابي داؤد، كتاب الصيام، باب ما يفطر عليه، حديث : ۲۳۵٦۔ سنن ترمذي: ٦٩٦۔ نحوه من طريق ثابت عن انس رضي الله عنه۔ وانظر الحديث المتقدم برقم: ۲۰٦۳.

روزہ افطار کرنا مستحب فعل ہے۔

۱۳۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ عَلَى الْمَاءِ إِذَا أَعْوَزَ الصَّائِمُ الرُّطَبَ وَ التَّمْرَ جَمِيْعاً

جب روزے دار کو تازہ اور خشک کھجوریں دونوں ہی نہ ملیں تو پانی کے ساتھ روزہ کھولنا مستحب ہے۔

٢٠٦٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَقَدَّمٍ وَ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ حَبِيْبٍ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ وَّجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ، وَ مَنْ لَا، فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ، فَإِنَّهُ طَهُوْرٌ.)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا لَمْ يَرْوِهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ إِلَّا هٰذَا.

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص کو خشک کھجور مل جائے تو وہ اس سے روزہ کھولے، اور جسے نہ ملے تو وہ پانی سے روزہ افطار کرے کیونکہ وہ پاکیزہ ہے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس روایت کو سعید بن عامر کی سند سے امام شعبہ سے صرف ابوبکر بن اسحاق اور محمد بن عمر ہی بیان کرتے ہیں۔"

۱۳۳..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْفِطْرِ عَلَى التَّمْرِ إِذَا كَانَ مَوْجُوْداً أَمْرُ اخْتِيَارٍ وَ اسْتِحْبَابٍ طَالِباً لِّلْبَرَكَةِ إِذِ التَّمْرُ بَرَكَةٌ، وَ أَنَّ الْأَمْرَ بِالْفِطْرِ عَلَى الْمَاءِ إِذَا أَعْوَزَ التَّمْرَ أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ وَّ اخْتِيَارٍ إِذِ الْمَاءُ طَهُوْرٌ، لَا أَنَّ الْأَمْرَ بِذٰلِكَ أَمْرُ فَرْضٍ وَّ إِيْجَابٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کھجور کی موجودگی میں کھجور کی برکت کے حصول کے لیے اس سے روزہ افطار کرنے کا حکم استحبابی اور اختیاری ہے، کیونکہ کھجور باعث برکت ہے اور کھجور کی عدم موجودگی میں پانی سے روزہ کھولنے کا حکم بھی اختیاری اور مستحب ہے کیونکہ پانی پاکیزہ ہے۔ یہ حکم واجب اور فرض نہیں ہے۔

٢٠٦٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ (ح) وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ، وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ عَمِّهَا.........

سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ نِالضَّبِّيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ

"حضرت سلیمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں

(٢٠٦٦) اسناده ضعيف: الضعيفة: ٦٣٨٣۔ سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء ما يستحب عليه الافطار، حديث: ٦٩٤۔ سنن کبریٰ نسائی: ٣٣٠٣.

(٢٠٦٧) صحيح: سنن ترمذی، کتاب الزکاة، باب ما جاء فی الصدقة علی ذی القرابة، حدیث: ٦٥٨۔ بذکر الفطر والصدقة، سنن ابن ماجه: ١٦٩٩ (١٨٤٤) بذكر الفطر والصدقة۔ سنن نسائی: ٢٥٨٣ ، بذكر الصدقة۔ مسند احمد: ١٧/٤۔ سنن ابی داود: ٣٨٣٩۔ سنن ترمذی: ١٥١٥۔ سنن ابن ماجه: ٣١٦٤ بذكر العقيقة.

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلَى الْقَرِيْبِ صَدَقَتَانِ: صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ)). وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ، فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَمَاءٌ فَإِنَّهُ طُهُوْرٌ)). وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذْبَحُوْا عَنِ الْغُلَامِ عَقِيْقَتَهُ، وَأَمِيْطُوْا عَنْهُ الْأَذٰى، وَأَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَماً. هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ. وَقَالَ الْآخَرَانِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ، فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ، فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ، فَإِنَّهُ طُهُوْرٌ)). وَلَمْ يَذْكُرَا قِصَّةَ الصَّدَقَةِ وَلَا الْعَقِيْقَةِ.

نے نبی اکرم ﷺ کو سنا، آپ فرما رہے تھے۔ ''مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے جبکہ قریبی رشتہ دار پر صدقہ کرنا دو صدقے ہیں: ایک صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص روزہ کھولے تو اسے کھجور سے روزہ کھولنا چاہیے کیونکہ وہ باعث برکت ہے، اور اگر اسے کھجور نہ ملے تو پانی سے افطاری کرے کیونکہ وہ بہت پاکیزہ ہے۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''بچے کی طرف سے ایک بکرے کو عقیقے میں ذبح کرو۔ اور اس سے گندگی صاف کرو اور اس کی طرف سے (بکرے کا) خون بہاؤ۔ (اسے ذبح کرو)۔'' یہ حدیث جناب عبدالجبار کی ہے۔ جبکہ دیگر دو اساتذہ کی روایات میں ہے: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے کھجور کے ساتھ روزہ افطار کرنا چاہیے۔ اگر اسے کھجور نہ ملے تو پانی کے ساتھ افطار کرلے کیونکہ وہ پاکیزہ ہے۔'' دونوں اساتذہ کرام نے صدقہ کرنے اور عقیقہ کرنے کا قصہ ذکر نہیں کیا۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ کھجور میسر ہو تو کھجور سے روزہ افطار کرنا مستحب فعل ہے اور اگر کھجور دستیاب نہ ہو تو پانی سے روزہ کھولنا بہتر ہے اور اگر دونوں چیزیں میسر نہ ہوں تو کسی بھی حلال چیز سے روزہ کھولنا درست ہے۔

۱۳۴...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ

روزے میں وصال کرنے کی ممانعت کا بیان

وَذِكْرِ مَا خَصَّ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِبَاحَةِ الْوِصَالِ إِذِ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُمَّتِهٖ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ كَانَ اللّٰهُ يُطْعِمُهُ وَيَسْقِيْهِ بِاللَّيْلِ دُوْنَهُمْ مَكْرَمَةً لَهُ ﷺ.

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کو روزوں میں وصال کی اجازت خصوصی کا ذکر، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس معاملے میں اپنے نبی ﷺ اور آپ کی امت میں فرق رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر خصوصی کرم کرتے ہوئے انہیں رات کے وقت کھلاتا اور پلاتا ہے جبکہ امت کو یہ فضل وکرم حاصل نہیں۔

٢٠٦٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِيَّاكُمْ وَ الْوِصَالَ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُوَاصِلُ؟! قَالَ: إِنِّیْ لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ، إِنِّیْ أَبِيْتُ يُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَ يَسْقِيْنِیْ)).

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وصال کرنے (رات اور دن کا مسلسل روزہ رکھنے) سے بچو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بھی وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''بے شک میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔'' میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

۲۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الزُّهْرِیُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ يَعْنِی مَوْلٰى بَنِیْ هَاشِمٍ۔ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِيَّاكُمْ وَ الْوِصَالَ)). قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّكَ تُوَاصِلُ. ((قَالَ: إِنِّیْ أَبِيْتُ أُطْعَمُ وَ أُسْقٰى)).

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صومِ وصال سے اجتناب کرو۔'' صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بھی وصال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک میں اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔''

۱۳۵..... بَابُ تَسْمِيَةِ الْوِصَالِ بِتَعَمُّقٍ فِی الدِّيْنِ

روزوں میں وصال کرنے کو دین میں تشدد اور غلو قرار دینے کا بیان

۲۰۷۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عَدِیٍّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: وَاصَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيق شَهْرِ رَمَضَانَ، فَوَاصَلَ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان المبارک کے روزوں میں وصال کیا

(۲۰۶۸) صحیح مسلم، كتاب الصيام، باب النهی عن الوصال، حديث: ۱۱۰۳۔ سنن الدارمی: ۱۷۰۳۔ مسند احمد: ۲/۲۴۴۔ مسند الحميدی: ۱۰۰۹ من طريق ابی الزناد۔ صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب التنكيل لمن اكثر الوصال، حديث: ۱۹۶۶ من طريق همام عن ابی هريرة رضی الله عنه.

(۲۰۶۹) صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب الوصال، حديث: ۱۹۶۱۔ سنن ترمذی: ۷۷۸۔ مسند احمد: ۳/۲۷۶۔ سنن الدارمی: ۱۷۰۴.

(۲۰۷۰) صحيح بخاری، كتاب التمنی، باب ما يجوز من اللو، حديث: ۷۲۴۱۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب النهی عن الوصال، حديث: ۱۱۰۴۔ مسند احمد: ۳/۱۲۴.

نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ، لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ التَّعَمُّقَ، لَسْتُمْ مِثْلِيْ، إِنِّيْ أُظَلُّ فَيُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَ يَسْقِيْنِيْ)).

تو کچھ مسلمانوں نے بھی وصال کرنا شروع کر دیا۔ آپ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''اگر ہمارے لیے اس مہینے کو بڑھایا جاتا تو میں ایسا شدید وصال کرتا کہ دین میں سختی اور غلو کرنے والے غلو سے باز آ جاتے۔ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں (روزے میں وصال) کرتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

۱۳۶..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوِصَالَ مَنْهِيٌّ عَنْهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وصال کرنا منع ہے

إِذْ ذٰلِكَ يَشُقُّ عَلَى الْمَرْءِ، خِلَافَ مَا يَتَأَوَّلُهُ بَعْضُ الْمُتَصَوِّفَةِ مِمَّنْ يُفْطِرُ عَلَى اللُّقْمَةِ أَوِ الْجُرْعَةِ مِنَ الْمَاءِ فَيُعَذِّبُ نَفْسَهُ لَيَالِيَ وَ أَيَّاماً.

کیونکہ یہ روزے دار کے لیے مشقت کا باعث ہے۔ صوفیوں کی تاویل کے برخلاف جو ایک لقمہ کھا کر یا ایک گھونٹ پانی پی کر افطاری کرتے ہیں، پھر کئی کئی دن رات اپنے آپ کو عذاب میں مبتلا رکھتے ہیں۔

۲۰۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَمَّارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ............

أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِيَّاكُمْ وَ الْوِصَالَ)). قَالَهَا ثَلَاثاً. قَالُوْا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((لَسْتُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلِيْ إِنِّيْ أَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ وَ يَسْقِيْنِيْ، فَاكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم وصال سے بچو'' آپ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی، صحابہ کرام نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! آپ بھی تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم اس معاملے میں میرے جیسے نہیں ہو۔ بے شک میں رات اس حال میں گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ پس اس قدر (اعمال کا) بوجھ اٹھاؤ جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔''

۱۳۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِصَالِ إِلَى السَّحَرِ إِذْ تَعْجِيْلُ الْفِطْرِ أَفْضَلُ مِنْ تَأْخِيْرِهِ، إِنْ كَانَ الْوِصَالُ إِلَى السَّحَرِ قَدْ أَبَاحَهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سحری تک روزے میں وصال کرنے کی ممانعت کا بیان۔ کیونکہ افطاری کرنے میں جلدی کرنا تاخیر کرنے سے افضل ہے، اگرچہ سحری تک وصال کرنے کی نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی تھی۔

(۲۰۷۱) وانظر ما تقدم برقم: ۲۰۶۸.

۲۰۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ۔ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ۔ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاصِلُ إِلَى السَّحَرِ، فَفَعَلَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ، فَنَهَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ، قَالَ: لَسْتُمْ مِثْلِيْ، إِنِّيْ أَظِلُّ عِنْدَ رَبِّيْ يُطْعِمُنِيْ وَ يَسْقِيْنِيْ .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سحری تک وصال کیا کرتے تھے۔ تو آپ کے صحابی بعض صحابہ نے بھی وصال کیا تو آپ نے اسے منع فرما دیا۔ پس اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ بھی یہ عمل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم میری مثل نہیں ہو، میں اپنے رب کے پاس اس طرح ہوتا ہوں کہ وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

فوائد:......۱۔ وصال کا معنی سحری اور افطاری کے بغیر دو یا دو سے زیادہ دن مسلسل روزے رکھنا ہے۔

(شرح النووی: ۷/ ۲۱۱)

۲۔ احادیث الباب سے استدلال کیا جاتا ہے کہ روزوں میں وصال نبی ﷺ کا خاصہ اور دیگر امت کے لیے ممنوع ہے البتہ وہ سحری سے سحری تک وصال کر سکتے ہیں۔ (فتح الباری: ٦/ ٢٢١)

۳۔ اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ (امتیوں کے لیے) روزوں میں وصال مکروہ فعل ہے۔ (المغنی ٦/ ١٩٠)

۴۔ اِنِّی أَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِی وَیَسْقِینِیْ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ میں کھانے پینے والی جتنی قوت پیدا کر دیتے ہیں۔ (شرح النووی: ۷/ ۲۱۲)

۱۳۸..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوِصَالِ إِلَى السَّحْرِ وَ إِنْ كَانَ تَعْجِيْلُ الْفِطْرِ أَفْضَلُ

سحری تک وصال کرنا جائز ہے اگرچہ (مغرب کے وقت) جلدی افطاری کرنا افضل ہے

۲۰۷۳۔ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ نِ الشَّرْعَبِيُّ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ عَنْ الْخُدْرِيِّ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، يَعْنِيْ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْوِصَالِ . قَالَ: فَأَيُّكُمْ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وصال کے بارے میں حدیث کی مثل حدیث بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: تو تم میں سے کس نے سحری سے سحری

(۲۰۷۲) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن الوصال، حدیث: ۱۱۰۳۔ مسند احمد: ۲/ ۲۵۳ وانظر ما تقدم: ۲۰۶۸.

(۲۰۷۳) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب الوصال، حدیث: ۱۹۶۳۔ سنن ابی داود: ۲۳۶۱۔ مسند احمد: ۳/ ۸۔ سنن الدارمی: ۱۷۰۵۔ صحیح ابن حبان: ۳۵۶۹.

وَاصَلَ مِّنْ سَحْرٍ إِلَى سَحْرٍ. تک وصال کیا ہے (مسلسل روزہ رکھا ہے)۔"

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نفل روزوں میں سحری سے لے کر سحری تک وصال امت کے لیے مشروع ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ روزہ دار سحری کرے پھر افطاری وغیرہ چھوڑ دے اور آئندہ روز دوبارہ سحری کر کے روزہ رکھ لے یہ صورت جائز ومباح ہے۔

١٣٩...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَنْ أَنْ لَّا فَرْضَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الصِّيَامِ غَيْرَ رَمَضَانَ إِلَّا مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ بِأَفْعَالِهِمْ وَ أَقْوَالِهِمْ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مسلمانوں پر رمضان المبارک کے علاوہ صرف وہی روزے فرض ہیں جو اُن کے اپنے افعال اور اقوال کی وجہ سے فرض ہوتے ہیں۔

٢٠٧٤ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيْ مَسْأَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: وَ صِيَامُ رَمَضَانَ . قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں مذکور سوال میں آیا ہے، آپ نے فرمایا: "اور رمضان کے روزے (تم پر فرض ہیں)۔ اس نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر روزے فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تم نفلی روزے رکھو۔"

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ مسلمانوں پر ماہ رمضان کے سوا کسی اور مہینے کے روزے فرض نہیں البتہ نفلی روزے رکھنا جائز ہے۔

١٤٠...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمَرْءِ صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ

کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں نے سارے رمضان کے روزے رکھے ہیں، منع ہے

٢٠٧٥ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ـ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ ـ حَدَّثَنَا الْمُهَلَّبُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبَةَ، عَنِ الْحَسَنِ..........

عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا

"حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

(٢٠٧٤) تقدم برقم: ٣٠٦.

(٢٠٧٥) اسناده ضعيف: حسن بصری مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ الضعيفة: ٤٨١٩ـ سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب من يقول صمت رمضان كله، حديث: ٢٤١٥ـ سنن نسائی: ٢١١١ـ مسند احمد: ٥/٣٩.

يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: صُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ، أَوْ قُمْتُ رَمَضَانَ كُلَّهُ . اللّٰهُ أَعْلَمُ، أَكْرَهُ التَّزْكِيَةَ عَلَى أُمَّتِهِ)) ، أَوْ قَالَ: لَا بُدَّ مِنْ رَقْدَةٍ، أَوْ مِنْ غَفْلَةٍ .

کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ہرگز نہ کہے: ''میں نے پورا رمضان روزے رکھے ہیں یا میں نے پورا رمضان قیام کیا ہے۔ اللہ اعلم۔ آپ نے اپنی امت کا خود کو پاک صاف یا نیک قرار دینا ناپسند کیا یا کہا: نیند کا آنا یا غفلت کا ہونا تو ضروری ہے۔ (ہو ہی جاتی ہے)''

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَوْمِ التَّطَوُّعِ

نفلی روزوں کے ابواب کا مجموعہ

۱۴۱..... بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِي الْمُحَرَّمِ إِذْ هُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہ محرم میں روزوں کی فضیلت کا بیان کیونکہ رمضان المبارک کے بعد محرم کے روزے سب سے افضل ہیں

٢٠٧٦ـ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ـ وَ هُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَرْفَعُهُ ـ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى ـ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: سُئِلَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ؟ وَ أَيُّ الصِّيَامِ أَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: ((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ الصَّلَاةُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ.))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے سوال کیا گیا: ''فرض نماز کے بعد کونسی نماز افضل ہے؟ اور رمضان المبارک کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: ''فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز آدھی رات کی نماز (تہجد) ہے۔ اور رمضان المبارک کے روزوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے سب سے افضل ہیں۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ رمضان کے بعد محرم کے روزے زیادہ فضیلت والے ہیں پھر رسول اللہ ﷺ ماہ محرم کی بجائے شعبان کے روزے کثرت سے کیوں رکھتے ہیں۔ اس کے دو جواب ہیں:

(۱) ممکن ہے محرم کے روزوں کے فضیلت آپ کو آخر عمر میں معلوم ہوئی ہو۔

(۲) شاید محرم کے مہینوں میں آپ کو سفر، مرض یا دیگر عوارض پیش آتے رہے ہوں، جس کی وجہ سے آپ محرم کے روزوں کا بکثرت اہتمام نہیں کر پائے۔ (شرح النووی: ٤/ ١٥٨)

(٢٠٧٦) تقدم تخريجه برقم: ١١٣٤.

۱۴۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ شَعْبَانَ وَ وَصْلِهِ بِشَهْرِ رَمَضَانَ إِذْ كَانَ أَحَبُّ الشُّهُوْرِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُوْمَهُ

ماہ شعبان کے روزے رکھتے ہوئے اسے ماہ رمضان کے ساتھ ملانا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کو اس ماہ میں روزے رکھنا بہت محبوب تھا

۲۰۷۷۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقِ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ ۔ وَ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ ۔ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي قَيْسٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُوْلُ: كَانَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ.........

عَائِشَةَ تَقُوْلُ: كَانَ أَحَبَّ الشُّهُوْرِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُوْمَهُ شَعْبَانَ ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تمام مہینوں میں سے ماہ شعبان کے روزے رکھنا زیادہ محبوب تھا پھر آپ اسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے۔''

۱۴۳..... بَابُ إِبَاحَةِ وَصْلِ صَوْمِ شَعْبَانَ بِصَوْمِ رَمَضَانَ

ماہ شعبان کے روزے رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ ملانا جائز ہے۔

وَالدَّلِيْلِ عَلَى مَعْنَى خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا حَتَّى رَمَضَانَ))، أَيْ أَلَّا تُوَاصِلُوْا شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ فَتَصُوْمُوْا جَمِيْعَ شَعْبَانَ، أَوْ أَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ الْمَرْءُ قَبْلَ ذَاكَ فَيَصُوْمُ ذٰلِكَ الصِّيَامَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، لَا أَنَّهُ نَهَى عَنِ الصَّوْمِ إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ نَهْياً مُطْلَقاً .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث ''جب شعبان کا نصف ہو جائے تو پھر رمضان المبارک آنے تک روزے نہ رکھو'' کا مطلب یہ ہے کہ سارے شعبان کے روزے رکھ کر اسے رمضان کے ساتھ نہ ملاؤ۔ البتہ اگر کسی شخص کا ایسا روزہ آ جائے جو وہ اس سے پہلے بھی رکھا کرتا تھا تو وہ نصف شعبان کے بعد بھی رکھ سکتا ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ آپ نے نصف شعبان کے بعد ہر قسم کے روزے رکھنے کی مطلق ممانعت کی ہے۔

۲۰۷۸۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ الْأَيْلِيُّ، أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْنِي.........

(۲۰۷۷) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب فی صوم شعبان، حديث: ۲٤۳۱۔ سنن نسائی: ۲۳٥۲۔ مسند احمد: ٦/۱۸۸.

(۲۰۷۸) صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب صوم شعبان، حديث: ۱۹۷۰۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صيام النبی ﷺ فی غير رمضان، حديث: ۷۸۲/۱۷۷۔ سنن نسائی: ۲۱۸۲۔ مسند احمد: ٦/۸٤.

عَائِشَةُ، قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ أَشْهرِ السَّنَةِ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ مِنْ شَعْبَانَ، كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ سال کے مہینوں میں سے ماہ شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہیں رکھتے تھے، آپ اس ماہ کے سارے روزے رکھتے تھے۔''

۲۰۷۹۔ حَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيٰى وَ ذَكَرَ أَبَا سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ، وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَنْبَرٍ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ، بِمِثْلِهِ. وَ زَادَ، قَالَ: وَ كَانَ يَقُوْلُ: خُذُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا، وَ كَانَ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهَا مِنْهَا وَ إِنْ قَلَّتْ، وَ كَانَ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَثْبَتَهَا .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ بالا کی مثل مروی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اتنا عمل کرو جتنی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ (اجر وثواب دیتے ہوئے) نہیں تھکتے حتیٰ کہ تم ہی (عمل کر کے) تھک جاتے ہو اور آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب (نفلی) نماز وہ تھی جس پر ہمیشگی کی جاتی، اگرچہ وہ تھوڑی سی ہو اور آپ کا عمل مبارک یہ تھا کہ آپ جب کوئی نماز پڑھتے تو اسے ہمیشہ ادا کرتے۔''

فوائد :......۱۔شعبان کے تمام مہینے کے روزے رکھنے سے مقصود شعبان کے اکثر روزے رکھنا ہیں کیونکہ نبی ﷺ نے عمر بھر رمضان کے سوا کسی بھی مہینے کے کامل روزے نہیں رکھے۔

۲۔ جو شعبان کے اکثر روزے رکھے اور معمول کے مطابق رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھ لیے یہ عمل ممنوع نہیں، بلکہ قصداً شعبان کے روزے رمضان سے ملانا ممنوع ہے۔

۳۔ رمضان اور محرم کے روزوں کے فضیلت کے بعد باقی مہینوں کی نسبت شعبان کے نفلی روزوں کا اجر وثواب زیادہ ہے۔

۱۴۴...... بَابُ بَدْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ عَاشُوْرَاءَ وَ صَامَهُ

نبی کریم ﷺ کا عاشوراء کے روزے کی ابتداء کرنا اور عاشوراء کا روزہ رکھنے کا بیان

۲۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عاشوراء کے ن قریش

(۲۰۷۹) انظر الحديث السابق.

(۲۰۸۰) صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب صوم يوم عاشوراء، حديث: ۲۰۰۲۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، حديث: ۱۱۲۵۔ سنن ابی داود: ۲٤٤٤۔ سنن ترمذی: ۷۵۳۔ مسند احمد: ٦/۵۰۔ مسند الحميدی: ۲۰۰.

يَوْمَ تَصُوْمُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ ـ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ ـ صَامَهُ، وَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ، فَكَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةُ وَتَرَكَ عَاشُوْرَاءَ، فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَ مَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ .

زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔ پھر جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ پھر جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوگئے تو پھر فرض روزے رمضان المبارک ہی کے ہوتے تھے اور عاشوراء کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ لہٰذا جو شخص چاہتا اس دن کا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔“

١٢٥..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ بَدْءَ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ كَانَ قَبْلَ فَرْضِ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عاشوراء کے روزے کی ابتداء ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے ہوئی تھی

٢٠٨١ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ (ح) وَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ جَمِيْعاً عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمَّارَةَ..........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ ــ وَ هُوَ يَتَغَدّٰى ـ وَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ : أُدْنُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَاطْعِمْ . قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : هَلْ تَدْرُوْنَ مَا كَانَ عَاشُوْرَاءُ ؟ قَالَ: وَ مَا كَانَ ؟ قَالَ: كَانَ يَصُوْمُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ ثُمَّ تَرَكَهُ . وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ يُوْسُفُ: فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ،

”جناب عبدالرحمان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ اشعث بن قیس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عاشوراء کے دن حاضر ہوئے جبکہ وہ دوپہر کا کھانا کھا رہے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابومحمد! قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ۔“ انہوں نے عرض کی کہ میں روزے سے ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ عاشوراء کیا تھا؟ انہوں نے پوچھا: عاشوراء کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ”رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت نازل ہونے سے پہلے اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے پھر آپ نے اسے چھوڑ دیا۔“

(٢٠٨١) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ١١٢٧ـ سنن کبریٰ نسائی: ٢٨٥٨ـ مسند احمد: ١/٤٢٤ من طریق عن الاعمش۔ صحیح بخری، کتاب التفسیر، سورۃ البقرۃ، باب ﴿یایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام...... ﴾، حدیث: ٤٥٠٣ مختصراً من طریق اخر۔

تَرَكَهُ . قَالَ يُوسُفُ: عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ . جناب علی بن خشرم اور یوسف کی روایت میں ہے: ”پھر جب رمضان کی فرضیت نازل ہوئی تو آپ نے عاشوراء کا روزہ چھوڑ دیا۔“

۱۴۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ تَرْكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمَ عَاشُوْرَاءَ بَعْدَ نُزُوْلِ فَرْضِ صَوْمِ رَمَضَانَ، إِنْ شَاءَ تَرَكَهُ، لَا أَنَّهُ كَانَ يَتْرُكُهُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، بَلْ كَانَ يَتْرُكُهُ إِنْ شَاءَ تَرَكَهُ، وَ يَصُوْمُ إِنْ شَاءَ صَامَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ماہ رمضان کے روزے فرض ہو جانے کے بعد نبی کریم ﷺ کا عاشوراء کا روزہ چھوڑنا آپ کی مرضی پر منحصر تھا۔ یہ مطلب نہیں کہ آپ نے اسے ہر حال میں بالکل چھوڑ دیا تھا۔ بلکہ آپ چاہتے تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر چاہتے تو اس کا روزہ رکھ لیتے

۲۰۸۲ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ ، ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمَ يَصُوْمُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ ، سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ ، فَقَالَ: ((يَوْمٌ مِّنْ أَيَّامِ اللّٰهِ ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَ مَنْ شَاءَ تَرَكَهُ .))

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عاشوراء کے دن اہل جاہلیت روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر جب رمضان المبارک کی فرضیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے۔ لہٰذا جو شخص روزہ رکھنا چاہے وہ رکھ لے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔“

۱۴۷..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ غَلَطَ فِيْ مَعْنَاهُ عَالِمٌ مِمَّنْ لَّمْ يَفْهَمْ مَعْنَى الْخَبَرِ ، وَ تَوَهَّمَ أَنَّ الْأَمْرَ لِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ جَمِيْعاً مَنْسُوْخٌ بِفَرْضِ صَوْمِ رَمَضَانَ

اس حدیث کا بیان جس کا معنی نہ سمجھنے کی وجہ سے ایک عالم دین کو اس کے معنی میں غلطی لگی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے عاشوراء کا روزہ مکمل طور پر منسوخ ہو گیا ہے

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ خَبَرُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ: أُمِرْنَا بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ أَنْ يَّنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ لَمْ نُؤْمَرْ بِهِ . خَرَّجْتُهُ فِيْ ((كِتَابِ الزَّكَاةِ))

(۲۰۸۲) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة البقرة، باب ﴿یایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام......﴾، حدیث: ۴۵۰۱ـ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۱۱۲۶ـ سنن ابی داود: ۲۴۴۳ـ سنن ابن ماجه: ۱۷۳۷ـ مسند احمد: ۲/۵۷.

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث میں نے کتاب الزکاۃ میں بیان کی ہے کہ: ''رمضان کی فرضیت نازل ہونے سے پہلے ہمیں عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ پھر جب رمضان کی فرضیت نازل ہوگئی پھر ہمیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔''

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيُّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا نَصُوْمُ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحُثُّنَا عَلَيْهِ، وَيَتَعَهَّدُنَا عَلَيْهِ، فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَحُثَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَتَعَهَّدْنَا عَلَيْهِ، وَكُنَّا نَفْعَلُهُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَبْنِيٌّ بِخَبَرِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَفِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ بَعْدَ نُزُوْلِ فَرْضِ رَمَضَانَ كَخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ: فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: سَأَلَنِيْ مُسَدَّدٌ وَهُوَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مَعْنٰى خَبَرِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، فَقُلْتُ لَهُ مُجِيْبًا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذْ أَمَرَ أُمَّتَهُ بِأَمْرٍ مَرَّةً وَاحِدَةً، لَمْ يَجِبْ أَنْ يَكُوْنَ الْأَمْرُ بِذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ، وَلَا فِيْ كُلِّ وَقْتٍ ثَانٍ. وَكَانَ مَا أَمَرَ بِهِ فِيْ وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ، فَعَلٰى أُمَّتِهِ فِعْلُ ذٰلِكَ الشَّيْءِ إِنْ كَانَ الْأَمْرُ أَمْرَ فَرْضٍ، فَالْفَرْضُ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ أَبَدًا حَتّٰى يُخْبِرَ فِيْ وَقْتٍ ثَانٍ أَنَّ

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک کی فرضیت سے پہلے ہم عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس روزے کی ترغیب دلاتے تھے اور اس بارے میں ہماری نگرانی کرتے تھے۔ پھر جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہوگئے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی ترغیب نہیں دلائی اور نہ اس پر ہماری نگرانی کی، اور ہم یہ روزہ رکھا کرتے تھے۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کی حدیث کی بنیاد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رمضان المبارک کی فرضیت کے نازل ہونے کے بعد بھی عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے جیسا کہ حضرت ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں ہے: ''جو شخص چاہتا وہ اس دن کا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا روزہ نہ رکھتا۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ہمارے ساتھی مسدد نے مجھے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی حدیث کا معنی پوچھا تو میں نے اسے جواب دیتے ہوئے کہا: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی امت کو کوئی ایک حکم ایک ہی بار دیا تو وہ حکم ہر سال اور ہر دوسرے وقت میں دینا واجب نہیں ہوتا۔ آپ نے جب کبھی کوئی حکم دیا تو آپ کی امت پر لازم ہے کہ وہ اس پر عمل

(۲۰۸۳) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۱۱۲۸۔ مسند احمد: ۵/۹۶.

ذٰلِكَ الْفَرْضَ سَاقِطٌ عَنْهُمْ، وَ إِنْ كَانَ الْأَمْرُ أَمْرَ نَدْبٍ وَّ إِرْشَادٍ وَّ فَضِيْلَةٍ، كَانَ ذٰلِكَ الْفِعْلُ فَضِيْلَةً أَبَداً حَتّٰى يَزْجُرَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ فِيْ وَقْتٍ ثَانٍ، وَ لَيْسَ سَكْتُهُ فِي الْوَقْتِ الثَّانِي بَعْدَ الْأَمْرِ بِهِ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ يُسْقِطُ فَرْضاً إِنْ كَانَ أَمْرُهُمْ فِي الْإِبْتِدَاءِ أَمْرَ فَرْضٍ، وَ لَا كَانَ سُكُوْتُهُ فِي الْوَقْتِ الثَّانِيْ عَنِ الْأَمْرِ بِأَمْرِ الْفَضِيْلَةِ مَا يُبْطِلُ أَن يَّكُوْنَ ذٰلِكَ الْفِعْلُ فِي الْوَقْتِ الثَّانِي فِعْلَ فَضِيْلَةٍ، لِأَنَّهُ إِذَا أَمَرَ بِالشَّيْءِ مَرَّةً، كَفٰى ذٰلِكَ الْأَمْرُ إِلَى الْأَبَدِ إِلَّا أَنْ يَأْمُرَهُ بِضِدِّهِ . وَ السَّكْتُ لَا يَفْسَخُ الْأَمْرَ، هٰذَا مَعْنٰى مَا أَجَبْتُ السَّائِلَ عَنْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ، وَ لَعَلِّيْ زِدْتُّ فِي الشَّرْحِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ عَلٰى مَا أَجَبْتُ السَّائِلَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ.

کرے اگر وہ حکم فرضی تھا تو وہ فرض ہمیشہ ہمیشہ فرض رہے گا حتی کہ آپ کسی دوسرے موقع پر بتادیں کہ وہ فرض ان سے ساقط ہوگیا ہے اور اگر وہ حکم استحباب، ارشاد یا فضیلت وثواب کے حصول کے لیے تھا تو وہ کام ہمیشہ فضیلت کا باعث ہوگا حتی کہ آپ کسی دوسرے وقت پر اس فعل سے منع فرما دیں اور آپ کا دوسرے موقع پر خاموش رہنا، جبکہ آپ پہلے اس کا حکم دے چکے ہوں، اس فرض کے ساقط ہونے کی دلیل نہیں اگر ابتداء میں انہیں فرض حکم دیا گیا ہو اور آپ کا دوسرے موقع پر خاموش رہنا کسی فضیلت والے کام کے باطل ہونے کی دلیل نہیں۔ جبکہ آپ اس کا مستحب حکم دے چکے ہوں۔ کیونکہ جب آپ کسی چیز کا ایک بار حکم دے دیں۔ تو وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے کافی ہوتا ہے الا یہ کہ آپ اس حکم کے متضاد حکم دے دیں۔ جبکہ آپ کا خاموش رہنا اس حکم کو منسوخ نہیں کرتا۔'' اس مسئلہ میں میں نے سائل کو یہی معنی بتایا تھا اور شاید کہ میں نے اس وقت اس مسئلے کے متعلق زیادہ شرح بھی کی ہے اور سائل کو اس وقت مختصر جواب دیا تھا۔''

فوائد :......ا۔ احادیث الباب دلیل ہے کہ عاشوراء (دس محرم) کا روزہ (فرضیت رمضان سے قبل) واجب تھا، کیونکہ آپ نے اس روزے کا حکم دیا تھا پھر اس حکم میں تاکید واقع ہوئی، بعد ازاں ندائے عام کے ذریعے اس میں مزید تاکید پیدا کی گئی، پھر عاشوراء کے دن روزے نہ رکھنے والے کو مغرب تک کچھ نہ کھانے کا پابند کر کے اس کی فرضیت کے شدید اہتمام کی تاکید ہوئی، اس کے بعد عورتوں کو یہ حکم دے کر کہ وہ شیر خوار بچوں کو عاشوراء کے دن دوودھ نہ پلائیں عاشوراء کی فرضیت میں مزید تاکید واقع ہوئی، پھر بقول ابن مسعود رضی اللہ عنہ رمضان کی فرضیت پر عاشوراء کی فرضیت متروک قرار پائی۔ لیکن عاشوراء کے روزے کا مستحب ہونا باقی ہے۔ سو عاشوراء کے روزہ کی فرضیت متروک ہوئی ہے۔ اس کا استحباب متروک نہیں ہوا۔ (فتح الباری: ٦/ ٢٨٣)

٢۔ رمضان کے روزوں کی فرضیت سے قبل عاشوراء کا روزہ فرض تھا، پھر جب رمضان کے روزے فرض قرار پائے۔ تو عاشوراء کے روزہ کی فرضیت کالعدم قرار دی گئی چنانچہ اس کی فرضیت ساقط ہو چکی ہے، لہٰذا اب عاشوراء کا روزہ

رکھنے اور ترک کرنے کا اختیار ہے لیکن یہ روزہ رکھنا ترک کرنے سے افضل ہے۔

۱۴۸..... بَابُ عِلَّةِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ عَاشُوْرَاءَ بَعْدَ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةِ

نبی کریم ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دینے کی علت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ مَذْهَبِنَا فِي مَعْنٰى ﴿أَوْلٰى﴾ ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ يَدَّعِي مَا لَا يُحْسِنُهُ مِنَ الْعِلْمِ، فَزَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَن يُّقَالَ فُلَانٌ أَوْلٰى بِفُلَانٍ مِّنْ فُلَانٍ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ لِفُلَانٍ أَيْضًا وَّلَايَةٌ، وَ لَوْ كَانَ عَلٰى مَا زَعَمَ، كَانَ الْيَهُوْدُ أَوْلِيَاءُ مُوْسٰى وَ الْمُسْلِمُوْنَ أَوْلٰى بِهٖ مِنْهُمْ .

اور ''اَوْلٰی'' (زیادہ قریب اور زیادہ حقدار) کے بارے میں ہمارے موقف کے صحیح ہونے کی دلیل کا بیان۔ اس شخص کے مذہب کے برخلاف جو کم علمی کے باوجود عالم ہونے کا دعویدار ہے۔ اس کے خیال میں یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ فلاں شخص فلاں کے زیادہ قریب یا زیادہ حقدار ہے فلاں شخص سے۔ الا یہ کہ دوسرے شخص کو بھی قرابت حاصل ہو۔ اگر اس کی بات درست ہوتی تو یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریبی ہوتے اور مسلمان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہودیوں کی نسبت زیادہ قریبی ہوتے۔

٢٠٨٤ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ، فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالُوْا: هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَ بَنِي إِسْرَائِيْلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ، وَ نَحْنُ نَصُوْمُهُ تَعْظِيْمًا لَّهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((نَحْنُ أَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ)). وَ أَمَرَ بِصِيَامِهِ. حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا نَحْوَهُ. قَالَ: فَصَامَهُ،

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشوراء کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا: ''اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ اور فتح دی تھی لہٰذا اس دن کی تعظیم کے لیے روزہ رکھتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم تمہاری نسبت موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریبی اور حقدار ہیں۔'' اور آپ نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جناب ابوبشر سے اسی طرح روایت مروی ہے۔ اس میں یہ ہے: ''آپ نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم

(٢٠٨٤) صحيح بخارى، كتاب مناقب الانصار، باب اتيان اليهود النبى ﷺ حين قدم المدينة، حديث: ٣٩٤٣ـ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، حديث: ـ سنن ابى داود: ٢٤٤٤ـ سنن كبرى نسائى: ٢٨٤٧ـ مسند احمد: ١/ ٣٤٠.

وَ أَمَرَ بِصَوْمِهِ . قَالَ لَنَا أَبُوْ بَكْرٍ: مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ كَانَ سَأَلَنِيْ عَنْ هٰذَا ؟ .

بھی دیا۔“ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”امام مسلم بن حجاج نے مجھ سے اس بارے میں سوال کیا تھا۔“

فوائد:......۱۔ عاشوراء کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنو اسرائیل کو فرعون کے مظالم سے نجات دلائی تھی، یہود اس آزادی کی خوشی میں عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے جو اُن کے اس عمل کی دیکھا دیکھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کا خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس روزے کا حکم دیا، لہٰذا آزادی کی خوشی میں یا یوم نجات کے طور پر رقص وسرود کی محافل منعقد کرنا، نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا ڈانس کرنا اور فحاشی وعریانی پھیلانا ممنوع فعل ہے، بلکہ آزادی کی خوشی منانے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اس دن روزہ رکھا جائے تاکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے احسان وانعام کا شکر ادا کیا جائے۔ اور منکرات وغیرہ کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کیا جائے تاکہ وہ اس نعمت کو دوام بخشے۔

۲۔ عاشوراء کے روزے کی یہ فرضیت فرضیت رمضان تک باقی رہی، پھر اس فرضیت کو متروک قرار دیا گیا۔ لہٰذا اس دن کے روزہ کی فرضیت ساقط ہو چکی ہے۔

۱۴۹..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ عَاشُوْرَاءَ لَمْ يَكُنْ بِأَمْرِ فَرْضٍ وَ إِيْجَابٍ بَدْءًا وَّ لَا عَدَدًا، وَأَنَّهُ كَانَ أَمْرَ فَضِيْلَةٍ وَّ اسْتِحْبَابٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم فرضی حکم نہیں تھا نہ ابتداء کے طور پر اور نہ گنتی کے اعتبار سے۔ بلکہ یہ فضیلت اور استحباب کا حکم تھا

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ، وَ لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ، وَ أَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ .)) قَالَ

”جناب حمید بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عاشورا کے دن مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہوں نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا: ”اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کرام کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”یہ عاشوراء کا دن ہے، تم پر اس دن کا روزہ فرض نہیں کیا گیا۔ جبکہ میں نے روزہ رکھا ہے تو جو شخص روزہ رکھنا پسند کرے، وہ روزہ رکھ لے۔“ امام ابوبکر فرماتے ہیں: ”لَمْ

(۲۰۸۵) صحيح بخاری، كتاب الصوم، باب صوم يوم عاشوراء، حديث: ۲۰۰۳۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب صوم يوم عاشوراء، حديث: ۱۱۲۹۔ سنن نسائی: ۲۳۷۳۔ مسند احمد: ۴/۹۵۔ مسند الحميدی: ۶۰۱.

أَبُوْبَكْرٍ: لا يَكُوْنُ ((لَمْ)) إِلَّا مَاضِي . (نہیں) صرف ماضی کے لیے آتا ہے۔

فوائد :......اس حدیث سے مصنف رحمہ اللہ کا یہ استدلال کرنا کہ عاشوراء کے روزہ کا حکم استحبابی تھا، وجوبی نہیں تھا، محل نظر ہے۔ کیونکہ گزشتہ احادیث صریح دلیل ہیں کہ عاشوراء کے روزہ کا حکم فرضیت رمضان سے قبل وجوبی تھا، استحباب کے لیے نہیں بلکہ فرضیت رمضان کے بعد عاشوراء کے روزہ کی فرضیت معدوم ہوئی ہے۔

۱۵۰..... بَابُ فَضِيلَةِ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ وَ تَحَرِّي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَهُ لِفَضْلِهِ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ خَلَا صِيَامَ رَمَضَانَ

عاشوراء کے روزے کی فضیلت اور رمضان المبارک کے روزوں کے سوا باقی دنوں کے روزوں پر اس کی فضیلت کی بنا پر نبی کریم ﷺ کا اس روزے کا اہتمام کرنا

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ۔ وَ هُوَ..........
ابْنُ أَبِي يَزِيدَ، وَ أَتْقَنْتُهُ مِنْهُ ـ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْماً يَتَحَرَّى فَضْلَهُ إِلَّا عَاشُوْرَاءَ، وَ هٰذَا شَهْرُ رَمَضَانَ .

''جناب عبید اللہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کے روزے کے سوا کسی روزے کی فضیلت کا اہتمام کرتے ہوئے اس کا روزہ رکھا ہو اور اس ماہ رمضان کے روزوں کا۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ عاشوراء کا روزہ مستحب عمل ہے۔ اس کا استحباب اور فضیلت ہنوز باقی ہے اور رسول اللہ ﷺ اس روزہ کی فرضیت متروک ہونے کے باوجود، اس روزہ کا اہتمام کرتے رہے ہیں۔

۱۵۱..... بَابُ ذِكْرِ تَكْفِيرِ الذُّنُوْبِ بِصِيَامِ عَاشُوْرَاءَ

عاشوراء کے روزے سے گناہوں کی بخشش کا بیان

وَالْبَيَانِ أَنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ يَتَقَدَّمُ الْفِعْلَ، الشَّيْءُ يَكُوْنُ بَعْدَهُ، فَيُكَفِّرُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الذُّنُوْبَ، تَكُوْنُ بَعْدَ الْعَمَلِ الصَّالِحِ، لَا كَمَا يَتَوَهَّمُ مَنْ خَالَفَنَا فِيْ تَقْدِيمِ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ قَبْلَ الْحِنْثِ، وَ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ الْمَرْءُ عَمَلاً صَالِحًا يُكَفِّرُ ذَنْباً يَكُوْنُ بَعْدَهُ .

اور اس بات کا بیان کہ نیک عمل کسی بعد والی چیز کے لیے بھی مفید ہوتا ہے۔ لہٰذا نیک عمل بعد میں واقع ہونے والے گناہوں کی بخشش کا باعث بنتا ہے۔ قسم توڑنے سے پہلے اس کا کفارہ دینے کے مسئلے میں ہمارے مخالفین کے موقف کے

(۲۰۸۶) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۲۰۰۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۱۳۲/۱۱۳۱۔ سنن النسائی: ۲۳۷۲۔ مسند احمد: ۲۲۲/۱۔ مسند الحمیدی: ۴۸۴۔

خلاف جو خیال کرتا ہے کہ یہ ناممکن ہے کہ آدمی کے پیشگی نیک اعمال بعد والے گناہوں کا کفارہ بنیں۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا غَيْلَانُ۔ وَ هُوَ ابْنُ جَرِيرٍ۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْبَدٍ۔ هُوَ الزِّمَّانِيُّ..........

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ إِنِّيْ لَأَحْسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ، وَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِنِّيْ لَأَحْسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَ الَّتِيْ بَعْدَهُ.)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ أَعْلَمَ صِيَامَ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ وَ الَّتِيْ بَعْدَهُ، فَدَلَّ أَنَّ الْعَمَلَ الصَّالِحَ قَدْ يَتَقَدَّمُ الْفِعْلَ، فَيَكُوْنُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الْمُتَقَدِّمُ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الَّتِيْ تَكُوْنُ بَعْدَهُ.

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عاشوراء کے دن کے بارے میں، میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنے گا اور عرفہ کے دن کے بارے میں مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کی مغفرت کا سبب بنے گا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نیک عمل کبھی فعل سے متقدم بھی ہوتا ہے۔ اس طرح سابقہ نیک عمل آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔''

فوائد:......۱۔ اس حدیث میں عاشوراء کے دن اور عرفہ کے دن کے روزوں کی فضیلت کا بیان ہے کہ ان روزوں سے صغیرہ گناہ محو ہو جاتے ہیں، لہٰذا ان روزوں کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں (حدیث الباب دلیل ہے کہ) عرفہ کا روزہ عاشوراء کے روزہ سے افضل ہے روزہ عاشوراء کے اس فضیلت کی حکمت کیا ہے۔ اس حکمت کے بارے یہ قول منقول ہے کہ عاشوراء کا روزہ موسیٰ علیہ السلام اور عرفہ کا روزہ نبی ﷺ کی طرف منسوب ہے، اس نسبت کی وجہ سے عرفہ کا روزہ افضل ہے۔

(تحفة الاحوذی: ۲/ ۲۹۲)

۱۵۲...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ الْأُمَّهَاتِ إِرْضَاعَ الْأَطْفَالِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ تَعْظِيْماً لِيَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ. فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ

عاشوراء کے دن کی عظمت کے لیے ماؤں کا اپنے بچوں کو عاشوراء کے دن دودھ نہ پلانا مستحب ہے۔ بشرطیکہ روایت صحیح ہو، کیونکہ میرا دل خالد بن ذکوان کے بارے میں مطمئن نہیں ہے۔

(۲۰۸۷) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام، حدیث: ۱۱۶۲۔ سنن ابی داود: ۲۴۲۵۔ سنن ترمذی: ۷۴۹، ۷۵۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۳۰، ۱۷۳۸۔ مسند احمد: ۵/۲۹۶.

٢٠٨٨۔ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ: أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى قُرَى الْأَنْصَارِ الَّتِيْ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ، مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا، فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ فَكُنَّا بَعْدُ نَصُوْمُهُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ، وَنَذْهَبُ بِهِمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكٰى أَحَدُهُمْ، أَعْطَيْنَاهُ إِيَّاهُ حَتّٰى يَكُوْنَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ .

''حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے اردگرد کی انصاری بستیوں میں پیغام بھیجا کہ جس شخص نے روزے کی حالت میں صبح کی ہے تو وہ اپنا روزہ مکمل کرے اور جس نے بغیر روزہ رکھے صبح کی ہے تو وہ باقی دن (روزے دار کی حیثیت سے) مکمل کرے تو ہم اس کے بعد اس دن روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے۔ ہم انہیں مسجد میں لے جاتے اور انہیں روئی سے کھلونے بنا دیتے۔ جب ان میں سے کوئی ایک (بھوک کی وجہ سے) روتا تو ہم اسے وہی کھلونا دے دیتے حتی کہ افطاری کا وقت ہوتا (تو اسے دودھ دیتے)۔''

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ فرضیت رمضان سے قبل عاشوراء کے روزہ کا حکم وجوبی تھا، پھر فرضیت رمضان کی وجہ سے اس روزہ کی فرضیت معدوم ہوگئی۔

٢۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث دلیل ہے کہ بچوں کو نیک کاموں کی مشق کرانا اور انہیں عبادات کا عادی بنانا درست ہے، لیکن وہ ان اعمال کے مکلف نہیں ہوتے۔ (شرح النووی: ٤/ ١٢٥)

٢٠٨٩۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: رَوَاهُ أَبُوْ الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ، حَدَّثَنَا غُلَيْلَةُ بِنْتُ أُمَيْنَةَ أَمَةُ اللّٰهِ وَهِيَ بِنْتُ رُزَيْنَةَ۔ قَالَتْ: قُلْتُ لِأُمِّي: أَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي عَاشُوْرَاءَ؟ قَالَتْ: كَانَ يُعَظِّمُهُ، وَيَدْعُوْ بِرُضَعَائِهِ وَرُضَعَاءِ فَاطِمَةَ فَيَتْفُلُ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَيَأْمُرُ أُمَّهَاتَهُنَّ أَلَّا يُرْضِعْنَ إِلَى اللَّيْلِ .

''غلیلہ بنت امینہ امۃ اللہ بنت رزینہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو عاشوراء کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ''آپ اس دن کی تعظیم کرتے تھے۔ آپ اپنے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شیر خوار بچوں کو بلاتے اور ان کے منوں میں اپنا لعاب مبارک ڈالتے اور ان کی ماؤں کو حکم دیتے کہ انہیں شام تک دودھ نہ پلائیں۔''

٢٠٩٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ وَهٰذَا مِنْ ثِقَاتِ أَهْلِ

(٢٠٨٨) صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب صوم الصبيان، حديث: ١٩٦٠۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب من اكل في عاشوراء، حديث: ١١٣٦۔ صحيح ابن حبان: ٣٦١١.

(٢٠٨٩) اسناده ضعيف: مسند ابي يعلي: ۔ معجم كبير طبراني: ۔ مجمع الزوائد: ٣/ ١٨٦.

الْحَدِيْثِ، وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا..........

عُلَيْلَةُ بِنْتُ الْكُمَيْتِ الْعَتَكِيَّةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ أُمِّي أُمَيْنَةَ. بِمِثْلِهِ، وَ زَادَ: فَكَانَ اللّٰهُ يَكْفِيهِمْ. قَالَ: وَ كَانَتْ أُمُّهَا خَادِمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا: رُزَيْنَةُ.

''حضرت عُلیلہ بنت کمیت عتکیہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنی والدہ امینہ کو سنا، اوپر والی حدیث کی مثل روایت بیان کی اور اس میں یہ اضافہ ہے۔ ''تو اللہ تعالیٰ ان شیر خوار بچوں کو کافی ہو جاتا تھا۔'' جناب مسلمہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نبی کریم ﷺ کی خادمہ تھیں جنہیں رزینہ کہا جاتا تھا۔''

۱۵۳...... بَابُ الْأَمْرِ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

عاشوراء کے روزے کے حکم کا بیان

إِنْ أَصْبَحَ الْمَرْءُ غَيْرَ نَاوٍ لِلصِّيَامِ، غَيْرَ مُجْمِعٍ عَلَى الصِّيَامِ مِنَ اللَّيْلِ. وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ ((لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّا يُجْمِعُ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ)) صَوْمَ الْوَاجِبِ دُوْنَ صَوْمِ التَّطَوُّعِ.

اگرچہ آدمی نے روزے کی نیت سے صبح نہ کی ہو اور نہ رات کے وقت روزے کی پختہ نیت کی ہو اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''جس شخص نے رات کے وقت روزے کی پختہ نیت نہ کی تو اس کا روزہ نہیں ہوگا'' سے آپ کی مراد فرضی روزہ ہے، نفلی روزہ مراد نہیں۔

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ: ((أَصُمْتُمْ يَوْمَكُمْ هٰذَا؟)) فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ. وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: لَا. قَالَ: ((فَأَتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ هٰذَا))، وَ أَمَرَهُمْ أَنْ يُّؤَذِّنُوْا أَهْلَ الْعُرُوْضِ أَنْ يُّتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ ذٰلِكَ.

''حضرت محمد بن صیفی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عاشوراء کے دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا تم نے آج روزہ رکھا ہے؟ کچھ نے کہا: جی ہاں رکھا ہے۔ اور کچھ افراد نے کہا: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو تم آج کا باقی دن روزہ مکمل کرو۔ اور آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ مدینہ منورہ کے مضافات میں واقع بستیوں کو بھی اطلاع کر دیں کہ وہ باقی دن (روزہ رکھ کر) پورا کریں۔''

(۲۰۹۰) اسناده ضعيف: مسند ابى يعلى: ـ معجم كبير طبرانی: ـ مجمع الزوائد: ۱۸۶/۳.

(۲۰۹۱) سنن نسائی، كتاب الصيام، باب اذا طهرت الحائض او قدم المسافر......، حديث: ۲۳۲۲ـ سنن ابن ماجه: ۱۷۳۵ـ مسند احمد: ۳۸۸/۴ـ صحيح ابن حبان: ۳۶۰۸.

۱۵۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِصِيَامِ بَعْضِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

عاشوراء کے دن کے بعض حصے کا روزہ رکھنے کے حکم کا بیان

إِذَا لَمْ يَعْلَمِ الْمَرْءُ بِيَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ أَنْ يَّطْعَمَ . وَ الْفَرْقُ فِي الصَّوْمِ بَيْنَ عَاشُوْرَاءَ وَ بَيْنَ غَيْرِهِ، إِذْ صَـوْمُ بَعْضِ يَوْمٍ لَّا يَكُوْنُ صَوْمًا فِيْ غَيْرِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، لِمَا خَصَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، فَأَمَرَ بِصَوْمِ بَعْضِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ إِنْ كَانَ الْمَرْءُ قَدْ طَعِمَ أَوَّلَ النَّهَارِ .

جبکہ آدمی کو کھانے سے پہلے عاشوراء کے دن کا علم نہ ہوا ہو۔ عاشوراء کے دن اور دوسرے دنوں کے روزے میں فرق ہے کیونکہ عاشوراء کے علاوہ کسی دن کے کچھ حصے کا روزہ، روزہ نہیں بن سکتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے عاشوراء کے دن کو اس کے لیے مخصوص فرمایا ہے۔ لہٰذا آپ نے عاشوراء کے بقیہ دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے اگرچہ آدمی صبح کے وقت کھانا بھی کھا چکا ہو۔

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا.......... سَلَمَةُ وَ هُوَ ابْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ أَسْلَمَ: أَذِّنْ فِيْ قَوْمِكَ أَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ: ((أَنْ مَّنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَ مَن لَّمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ .))

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسلم قبیلے کے ایک شخص سے کہا: ''اپنی قوم میں یا لوگوں میں عاشوراء کے دن اعلان کردو: ''جس شخص نے کھانا کھالیا ہے وہ بقیہ دن روزہ رکھے اور جس نے کھانا نہیں کھایا وہ روزہ رکھ لے۔''

۲۰۹۳۔ خَبَرُ أَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ وَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمِنْهَالِ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَمِّهِ، وَ أَسْمَاءَ بْنِ حَارِثَةَ وَ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ، كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ ((الْكَبِيْرِ)) .

''حضرت ابوسعید خدری، محمد بن صیفی انصاری، عبداللہ بن منہال خزاعی کی اپنے چچا سے روایت، اسماء بن حارثہ اور حضرت عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہم کی روایات اسی مسئلہ کے متعلق ہیں۔ میں نے اسے کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے۔''

فوائد:......۱۔ رمضان کے روزوں کے لیے رات کے وقت نیت کرنا لازم ہے۔ لیکن نفل روزوں کے لیے رات

(۲۰۹۲) صحیح بخاری، کتاب اخبار الآحاد، باب ما کان یبعث النبی ﷺ من الامراء، حدیث: ۷۲۶۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب من اکل فی عاشوراء فلیکف ......، حدیث: ۱۱۳۵۔ سنن نسائی: ۲۳۲۳۔ مسند احمد: ۴/ ۵۰۔ سنن الدارمی: ۱۷۶۱۔

(۲۰۹۳) الصحیحۃ: ۲۶۲۴۔

کو نیت کرنا شرط نہیں، بلکہ دن کے وقت نیت کر لی جائے تب بھی نفلی روزہ کا اہتمام جائز ہے۔

۲۔ احادیث الباب دلیل ہے کہ رمضان کی فرضیت سے قبل عاشوراء کا روزہ فرض تھا، اور اسے ترک کرنے کی رخصت نہیں تھی، پھر فرضیت رمضان کے بعد عاشوراء کے روزہ میں تخفیف کی گئی اور اس کی فرضیت ساقط قرار پائی۔

۱۵۵..... بَابُ ذِكْرُ التَّخْيِيرِ بَيْنَ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ وَإِفْطَارِهِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَمْرُ نَدْبٍ وَّاِرْشَادٍ وَّفَضِيْلَةٍ

عاشوراء کا روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں اختیار کا بیان، اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ عاشوراء کے دن کے روزے کا حکم استحباب، راہنمائی اور فضیلت کے لیے ہے

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُوْ عَاصِمٍ ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا سَالِمٌ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْيَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَ مَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ . خَبَرُ عَائِشَةَ وَ مُعَاوِيَةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آج عاشوراء کا دن ہے تو جو شخص چاہے وہ اس دن کا روزہ رکھ لے اور جو شخص چاہے وہ روزہ نہ رکھے۔'' حضرت عائشہ اور معاویہ رضی اللہ عنہما کی روایات اسی مسئلہ کے متعلق ہیں۔

فوائد :......اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ عاشوراء کا روزہ رمضان کی فرضیت سے قبل مستحب تھا، فرض نہیں تھا، درست نہیں، کیونکہ عاشوراء کے روزہ میں اختیار فرضیت رمضان کے بعد دیا گیا ہے۔

۱۵۶..... بَابُ الْاَمْرِ بِأَنْ يُّصَامَ قَبْلَ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا مُّخَالَفَةً لِّفِعْلِ الْيَهُوْدِ فِيْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

عاشوراء کے دن میں یہودیوں کے روزے کی مخالفت کے لیے عاشوراء سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھنے کے حکم کا بیان

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ.........

ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۰۹۴) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۲۰۰۰، ۱۸۹۲۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، حدیث: ۱۲۱/ ۱۱۲۶۔

(۲۰۹۵) اسنادہ ضعیف : ابن ابی لیلی کا حافظہ خراب تھا۔ تاہم موقوفا صحیح ہے۔ مسند احمد : ۱/ ۲۴۱۔ مسند الحمیدی: ۴۸۵۔ سنن کبری بیھقی: ۴/ ۲۸۷۔

((صُوْمُوْا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَ خَالِفُوْا الْيَهُوْدَ، صُوْمُوْا قَبْلَهُ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْماً.))

نے فرمایا: ”عاشوراء کے دن کا روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو، اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔“

۱۵۷..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ التَّاسِعِ مِنَ الْمُحَرَّمِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں ماہ محرم کی نو تاریخ کو روزہ رکھنا مستحب ہے

۲۰۹٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا.........

الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ هُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ، فَقَالَ: اعْدُدْ، فَإِذَا أَصْبَحْتَ يَوْمَ التَّاسِعِ مِنَ الْمُحَرَّمِ فَأَصْبِحْ صَائِماً. قَالَ: قُلْتُ: أَكَذَاكَ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ؟ قَالَ: كَذَاكَ كَانَ يَصُوْمُ.

”جناب حکم بن اعرج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا جبکہ وہ مسجد حرام میں اپنی چادر سے ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے، تو میں نے ان سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں پوچھا: تو انہوں نے فرمایا: گنتی کرتے رہو پھر جب تم محرم کی نو تاریخ کو صبح کرو تو روزہ رکھ لو۔ وہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: کیا محمد ﷺ اسی طرح روزہ رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: اسی طرح آپ روزہ رکھا کرتے تھے۔“

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ بِمِثْلِهِ، وَ هُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ.

”جناب جعفر بن محمد کی سند سے مذکورہ بالا کی مثل مروی ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ زمزم کے قریب اپنی چادر کو تکیہ بنائے بیٹھے ہوئے تھے۔“

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ: هُوَ

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے عاشوراء

(۲۰۹٦) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب ای یوم یصام عاشوراء، حدیث: ۱۱۳۳۔ سنن ابی داود: ۲٤٤٦۔ سنن کبریٰ نسائی: ۲۸۷۳۔ مسند احمد: ۱/۲٤٦۔

(۲۰۹۷) سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی عاشوراء ای یوم ہو، حدیث: ۷٥٤۔ وانظر الحدیث السابق.

(۲۰۹۸) تقدم تخریجہ برقم: ۲۰۹٦.

يَوْمُ التَّاسِعِ . قُلْتُ: كَذٰلِكَ صَامَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟

کے دن کے بارے میں فرمایا: ''وہ نو تاریخ کا دن ہے۔'' میں نے عرض کیا: کیا محمد ﷺ اسی طرح (نو تاریخ کا) روزہ رکھتے تھے؟''

فوائد :......ا۔ شافعی، اصحاب شافعی، احمد اور اسحٰق کا موقف ہے کہ نو اور دس محرم دو دن کا روزہ رکھنا مستحب فعل ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے دس محرم کا روزہ رکھا اور نو محرم کے روزے کی نیت کی، لہٰذا دونوں دن روزہ رکھنا مستحب ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۲)

۲۔ دس کے روزے کے ساتھ نو کے روزہ کی نیت میں یہود کی مخالفت مقصود ہے، لہٰذا نو محرم کا روزہ ساتھ ملانے سے عاشوراء کے روزہ کی فضیلت بھی حاصل ہو جاتی ہے اور مخالفت بھی۔

۱۵۸..... بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ تَكْفِيرِ الذُّنُوبِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُّجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ عرفہ کے دن کی فضیلت اور اس سے گناہوں کی بخشش کا بیان

۲۰۹۹۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَوْمُ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَ السَّنَةَ الْمُقْبِلَةَ)) أَمْلَيْتُهُ فِي بَابِ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث کہ عرفہ کے دن کا روزہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔'' میں عاشوراء کے باب میں لکھوا چکا ہوں۔''

فوائد:......مکرر ۲۰۸۸۔

۱۵۹..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ

مجمل غیر مفسر الفاظ کے ساتھ مروی حدیث کا بیان جو نبی اکرم ﷺ سے عرفہ کے دن کے روزے کی ممانعت میں ذکر ہوئی ہے

۲۱۰۰۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ التَّغْلِبِيُّ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ.........

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَوْمُ عَرَفَةَ وَ يَوْمُ

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور تشریق کے

(۲۰۹۹) تقدم تخریجه برقم: ۲۰۸۸.

(۲۱۰۰) اسناده صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب صیام ایام التشریق، حدیث: ۲۴۱۹۔ سنن ترمذی: ۷۷۳۔ سنن نسائی: ۳۰۰۷۔ مسند احمد: ۴/۱۵۲.

النَّحْرِ وَ أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَ هِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَّ شُرْبٍ .)) حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ نِ اللَّخْمِيِّ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ .

دن ہم اہل اسلام کی عید کے دن ہیں اور وہ کھانے پینے کے دن ہیں۔"

فوائد :......اس حدیث سے یہ استدلال کرنا کہ عرفہ کا روزہ رکھنا ممنوع ہے، درست نہیں کیونکہ یہ روایت مجمل ہے اور مفسر روایات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت ثابت ہے لہٰذا ان روایات میں تطبیق یوں ہوگی، کہ میدان عرفات میں عرفہ کے دن روزہ چھوڑنا روزہ رکھنے سے افضل ہے کیونکہ یہ حجاج کرام کے اجتماع کا دن ہے اور اس دن مناسک حج کی ادائیگی کے لیے بے روزہ ہونا افضل ہے تاکہ تمام مناسک احسن انداز سے ادا کیے جا سکیں۔

۱۶۰...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ مُّفَسِّرٍ لِّلَفْظَتَيْنِ الْمُجْمَلَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا

گزشتہ دو مجمل روایات کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَرِهَ صَوْمَ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ لَا غَيْرِهِ، وَ فِيْهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَ السَّنَةَ الْمُسْتَقْبِلَةَ بِغَيْرِ عَرَفَاتٍ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے عرفات کے مقام پر عرفہ کے دن روزہ رکھنے کو ناپسند کیا ہے۔ عرفات کے علاوہ علاقوں میں منع نہیں کیا۔ اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا یہ فرمان "عرفہ کے دن کا روزہ گزشتہ سال اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ بنتا ہے" یہ فرمان عرفات کے علاوہ علاقوں کے لیے ہے۔

۲۱۰۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ دِحْيَةَ حَوْشَبُ بْنُ عُقَيْلٍ نِ الْجُرْمِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَبَدِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ .

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات کے مقام پر عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔"

(۲۱۰۱) اسنادہ ضعیف : مہدی العبدی راوی مجہول ہے۔ الضعیفۃ : ۴۰۴۔ سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب فی صوم یوم عرفہ، حدیث : ۲۴۴۰۔ سنن کبرٰی نسائی : ۲۸۴۳۔ سنن ابن ماجہ : ۱۷۳۲۔ مسند احمد : ۲/۳۰۴.

۱۶۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِفْطَارِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَقْوِياً بِالْفِطْرِ عَلَى الدُّعَاءِ. إِذِ الدُّعَاءُ يَوْمَ عَرَفَةَ أَفْضَلُ الدُّعَاءِ أَوْ مِنْ أَفْضَلِهِ

نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں اور دعا کے لیے قوت وطاقت کو جمع کرنے کے لیے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے۔ کیونکہ عرفہ کے دن کی دعا سب دعاؤں سے افضل واعلیٰ ہے یا افضل دعاؤں میں سے ایک ہے۔

۲۱۰۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ـ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ الْفَضْلِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ بِعَرَفَةَ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنی والدہ محترمہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں روزہ نہیں رکھا تھا۔ آپ کے پاس دودھ لایا گیا تو آپ نے نوش فرمالیا۔''

فوائد :......۱۔ شافعی، مالک، ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا مذہب ہے کہ حاجی کے لیے عرفات میں عرفہ کے دن کا روزہ نہ رکھنا مستحب فعل ہے اور یہی مذہب راجح ہے۔ (شرح النووی: ۱۱۸)

۲۔ عرفہ میں موقوف کرنے والا عرفہ کا روزہ چھوڑ دے۔ یہ بہتر عمل ہے۔

۳۔ سواری پر وقوف کرنا مستحب فعل ہے۔

۱۶۲..... بَابُ ذِكْرِ إِفْطَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ

عشرہ ذوالحجہ میں نبی کریم ﷺ کے روزہ نہ رکھنے کا بیان

۲۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ. وَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ: قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحجہ کے دس دنوں میں روزہ نہیں رکھا۔'' جناب ابوبکر نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان

(۲۱۰۲) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۶/۳۳۸۔ صحیح ابن حبان: ۳۵۹۶ و لہ طریق اخر سیاتی برقم: ۲۸۲۸.

(۲۱۰۳) صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف، باب صوم عشر ذی الحجۃ، حدیث: ۱۱۷۶۔ سنن ابی داود: ۲۴۳۹۔ سنن ترمذی: ۷۵۶۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۲۹۔ مسند احمد: ۶/۱۹۰.

قَطُّ . کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عشرۂ ذوالحجہ میں کبھی روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔"

فوائد :......اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالحجہ کے پہلے نو دن کے روزے چھوڑنا افضل اور ان دنوں کے روزے رکھنا مکروہ ہیں، لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے، کیونکہ ان دنوں کے روزے افضل ہیں کیونکہ نبی ﷺ ان دنوں کے روزوں کا اہتمام کرتے تھے۔ زوج نبی ﷺ روایت کرتی ہیں: ﴿كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ، وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ﴾ . رسول اللہ ﷺ ذوالحجہ کے نو دن عاشوراء اور ہر مہینے کے تین دن روزہ رکھتے تھے۔ (ابو داؤد: ٢٤٣٧۔ صحیحہ الالبانی)

١٦٣..... بَابُ ذِكْرِ عِلَّةٍ قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْرُكُ لَهَا بَعْضَ أَعْمَالِ التَّطَوُّعِ وَ إِنْ كَانَ يَحُثُّ عَلَيْهَا، وَ هِيَ خَشْيَةُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْهِمْ ذٰلِكَ الْفِعْلُ مَعَ اسْتِحْبَابِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَفَّفَ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْفَرَائِضِ

اس علت وسبب کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ بعض نفلی کام ترک کر دیتے تھے اگرچہ آپ ان کی ترغیب بھی دلاتے تھے۔ اور ڈر یہ تھا کہ کہیں وہ فعل مسلمانوں پر فرض نہ کر دیا جائے، جبکہ نبی کریم ﷺ لوگوں پر فرائض میں تخفیف کرنا پسند فرماتے تھے۔

٢١٠٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ............

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْرُكُ الْعَمَلَ وَ هُوَ يُحِبُّ أَنْ يَّفْعَلَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَّسْتَنَّ بِهِ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ . وَ كَانَ يُحِبُّ مَا خَفَّ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْفَرَائِضِ .

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عمل ترک کر دیتے حالانکہ آپ اسے کرنا پسند فرماتے تھے، آپ اس ڈر سے ترک کر دیتے تھے کہ لوگ اس پر باقاعدگی سے عمل کرنے لگیں گے تو ان پر فرض کر دیا جائے گا اور آپ کو لوگوں پر خفیف اور آسان فرائض پسندیدہ تھے۔"

فوائد :......١۔ رسول اللہ ﷺ کئی پسندیدہ اعمال کو محض اس لیے ترک کر دیتے کہ یہ اعمال امت پر فرض نہ ہو جائیں اور ان کے لیے مشقت کا باعث نہ بنیں۔

٢۔ رسول اللہ ﷺ امت کے حق میں انتہائی شفیق اور ان کے معاملات کے بارے میں فکر گیر رہتے تھے۔

(٢١٠٤) صحیح بخاری، كتاب التهجد، باب تحريض النبی ﷺ على قيام الليل، حديث: ١١٢٨ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحى، حديث: ٧١٨ـ صحيح ابن حبان: ٣١٢.

۱۶۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمٍ وَّ إِفْطَارِ يَوْمٍ، وَ الْإِعْلَامِ بِأَنَّهُ صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا مستحب ہے اور اس بات کی اطلاع کہ یہ اللہ کے نبی داود علیہ السلام کے روزوں کی کیفیت ہے

۲۱۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ مُّجَاهِدٍ..........

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مُّجْتَهِدًا، فَزَوَّجَنِي أَبِي، ثُمَّ زَارَنِيْ، فَقَالَ لِـلْمَرْأَةِ: كَيْفَ تَجِدِيْنَ بَعْلَكِ؟ فَقَالَتْ: نِعْمَ الـرَّجُلُ مِنْ رَّجُلٍ لَّا يَنَامُ وَ لَا يُفْطِرُ . قَالَ: فَـوَقَعَ بِيْ أَبِيْ، ثُمَّ قَالَ: زَوَّجْتُكَ امْرَأَةً مِّنَ الْـمُسْلِمِيْنَ فَعَضَلْتَهَا، فَلَمْ أُبَالِ مَا قَالَ لِيْ مِـمَّا أَجِدُ مِنَ الْقُوَّةِ وَ الْاِجْتِهَادِ إِلٰى أَنْ بَلَغَ ذٰلِكَ رَسُـوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لٰكِنِّيْ أَنَامُ وَ أُصَلِّيْ وَ أَصُوْمُ وَ أُفْطِرُ، فَـنَـمْ وَ صَلِّ وَ أَفْطِرْ، وَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَـلَاثَةَ أَيَّـامٍ .)) فَـقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ . قَالَ: ((فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ، صُـمْ يَوْمًا وَ أَفْطِرْ يَوْمًا، وَ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ .)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَا أَقْوٰى مِـنْ ذٰلِكَ . قَـالَ: ((اقْـرَأْهُ فِـيْ خَمْـسَ عَشَـرَةَ .)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ أَنَـا أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ . قَالَ حُصَيْنٌ، فَذَكَرَ لِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُّجَاهِدٍ أَنَّهُ

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عبادت میں سخت محنت کرنے والا شخص تھا۔ تو میرے والد گرامی نے میری شادی کردی۔ پھر وہ مجھے ملنے کے لیے آئے تو میری بیوی سے پوچھا:'' تم نے اپنے خاوند کو کیسے پایا؟ اس نے جواب دیا:'' وہ بڑے اچھے نیک مرد ہیں جو نہ رات کو سوتے ہیں، نہ دن کو روزہ چھوڑتے ہیں۔ کہتے ہیں: میرے والد صاحب نے مجھے سخت ڈانٹ پلائی، پھر کہا: میں نے تیری شادی ایک مسلمان شریف عورت کے ساتھ کی ہے اور تم نے اسے حقوقِ زوجیت سے محروم کر رکھا ہے۔ لیکن میں نے اپنی عبادت میں قوت و محنت کی وجہ سے والد صاحب کی باتوں کی پروا نہ کی حتی کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی۔ تو آپ نے فرمایا: ''لیکن میں تو سوتا بھی ہوں اور (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں۔ روزے بھی رکھتا ہوں اور ناغہ بھی کرتا ہوں۔ اس لیے تم بھی (رات کو) سویا بھی کرو اور نماز بھی پڑھ لیا کرو۔ روزے رکھنے میں ناغہ بھی کیا کرو۔ اور ہر مہینے تین دن روزے رکھ لیا کرو۔'' تو میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! میں اس سے زیادہ عمل کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تو حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھ لیا کرو۔ ایک دن روزہ

(۲۱۰۵) صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فی کم یقرأ القرآن، حدیث: ۵۰۵۲۔ سنن نسائی: ۲۳۹۱، ۲۳۹۲۔ مسند احمد: ۲/۱۵۸ من طریق مجاهد.

بَـلَغَ سَبْعاً ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً ، وَ لِكُلِّ شِـرَّ ةٍ فَتْرَةٌ ، فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى سُنَّتِيْ ، فَـقَـدِ اهْتَـدٰى ، وَ مَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى غَيْرِ ذٰلِكَ فَـقَـدْ هَـلَكَ .)) فَـقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَأَنْ أَكُوْنَ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لِيْ مِثْـلُ أَهْـلِـيْ وَ مَـالِيْ ، وَأَنَا الْيَوْمَ شَيْخٌ قَدْ كَبِـرْتُ وَ ضَـعُـفْـتُ ، وَ أَكْـرَهُ أَنْ أَتْرُكَ مَا أَمَـرَنِـيْ بِـهٖ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

رکھو اور ایک دن چھوڑ دیا کرو اور قرآن مجید ہر مہینے میں ختم کر لیا کرو۔" میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس سے زیادہ عمل کرنے کی طاقت و ہمت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: "پندرہ دن میں قرآن مجید ختم کر لیا کرو۔" میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں۔ جناب مجاہد کہتے ہیں: "آپ نے سات دن میں قرآن ختم کرنے کا مشورہ و ہدایت کی پھر آپ نے فرمایا: "بے شک ہر عمل کا شوق اور رغبت ہوتی ہے اور ہر رغبت و شوق کے لیے سستی ہوتی ہے۔ تو جس شخص کی سستی و کمزوری سنت نبوی کے مطابق ہوئی تو وہ ہدایت یافتہ ہو گیا اور جس کی سستی کسی دوسرے سبب سے ہوئی تو وہ ہلاک ہو گیا" تو حضرت عبداللہ کہتے ہیں "اگر میں رسول اللہ ﷺ کی رخصت قبول کر لیتا تو مجھے یہ بات میرے گھر والوں اور مال و دولت جیسی نعمتوں کے حصول سے زیادہ محبوب ہوتی اور میں آج بوڑھا اور کمزور ہو چکا ہوں۔" اور میں وہ عمل ترک کرنا ناپسند کرتا ہوں جس کا حکم مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیا تھا۔"

۱۶۵..... بَابُ الْإِخْبَارِ بِأَنَّ صَوْمَ يَوْمٍ وَّ فِطْرَ يَوْمٍ أَفْضَلُ الصِّيَامِ وَ أَحَبُّهُ إِلَى اللّٰهِ وَ أَعْدَلُهُ

اس بات کا بیان کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناغہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل، پسندیدہ اور عدل پر مبنی روزے ہیں

۲۱۰۶۔ حَـدَّثَـنَـا عَبْـدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ أَمْلٰى مِنْ أَصْلِهٖ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْفَيَّاضِ ، عَنْ أَبِيْ عَيَّاضٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ

"حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور روزوں کے متعلق

(۲۱۰۶) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن صوم الدهر، حدیث: ۱۹۲/ ۱۱۵۹۔ سنن نسائی: ۲۳۹۶۔ مسند احمد: ۲/۲۰۵، ۲۲۵.

الصَّوْمِ، فَقَالَ: ((صُمْ يَوْمًا مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَ لَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) . قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ . فَقَالَ: ((صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَ لَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) . قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ . قَالَ: ((صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) . قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ . قَالَ: ((صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَّ لَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)) . قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ أَحَبَّ الصِّيَامِ صَوْمُ دَاوُدَ، كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّ يُفْطِرُ يَوْمًا)) .

سوال کیا، آپ نے فرمایا: ''ہر مہینے ایک دن روزہ رکھ لیا کرو اور تمہیں باقی دنوں کا اجر بھی ملے گا۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ عمل کی طاقت رکھتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: ''ہر مہینے دو دن روزہ رکھا کرو اور تمہیں باقی دنوں کا اجر وثواب بھی ملے گا۔'' میں نے عرض کیا: بلاشبہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ہر ماہ تین روزے رکھ لیا کرو اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب بھی مل جائے گا۔ میں نے پھر کہا: میں اس سے زیادہ کی ہمت وطاقت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: چار روزے رکھ لیا کرو اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب بھی ملے گا۔ انہوں نے کہا: بے شک میں اس سے زیادہ عمل کی طاقت وقوت پاتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے۔''

۲۱۰۷۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَلَمَةَ، .... عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: ((صُمْ صِيَامَ دَاوُدَ فَإِنَّهُ أَعْدَلُ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ)) . وَ فِيْ خَبَرِ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو .

'' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کی طرح روزے رکھا کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے عمدہ اور معتدل روزے ہیں۔''

۲۱۰۸۔ ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ صَوْمُ دَاوُدَ)) . خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ فِيْ كِتَابِ (الْكَبِيْرِ) .

''افضل ترین روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ میں نے ان روایات کے طرق کتاب الکبیر میں بیان کیے ہیں۔''

فوائد:......ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ چھوڑنا روزوں کی افضل قسم ہے۔ (المغنی: ٦/ ١٩٩)

۲۔ ان احادیث میں رسول اللہ ﷺ کا امت کے ساتھ نرمی اور شفقت کا بیان ہے اور امت کو ان اعمال کو اختیار

(٢١٠٧) سيأتي برقم: ٢١١٠.

(٢١٠٨) سنن ترمذي، كتاب الصوم، باب ما جاء في سرد الصوم، حديث: ٧٧٠.

کرنے کی نصیحت ہے۔ اور امت کو ان اعمال کو اختیار کرنے کی نصیحت ہے، جو اس پر دوام کی طاقت رکھتے ہوں۔ دوام کی طاقت رکھتے ہوں اور عبادات میں تعمق و بے جا کثرت کی ممانعت ہے کہ اس سے وہ اکتاہٹ اور ان عبادات کو ترک کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ (شرح النووی: ۸/ ۳۹)

۳۔ بہترین نفلی روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ ترک کرنا ہے۔ اس کے علاوہ افضل روزوں کی کوئی اور قسم نہیں۔

۴۔ بغیر ناغہ کے مسلسل روزے رکھنا ممنوع ہے اور ہمیشہ روزوں کا اہتمام کرنے سے اجر وثواب نہیں ملتا اور نہ ہی ایسے روزے قبول ہوتے ہیں۔

۵۔ رخصت کو اختیار کرنا ایسی عزیمت کو اختیار کرنے سے بہتر ہے جس میں رخصت دی گئی ہو۔

۱۶۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَبَّرَ أَنَّ صِيَامَ دَاوُدَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ وَ أَفْضَلُهُ، وَ أَحَبُّهُ إِلَى اللّٰهِ

اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ داؤد علیہ السلام کے روزے سب سے معتدل، افضل ترین اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں

إِذْ صَائِمُ يَوْمٍ، مُفْطِرُ يَوْمٍ، يَكُوْنُ مُؤَدِّياً لِحَظِّ نَفْسِهِ وَ عَيْنِهِ وَ أَهْلِهِ أَيَّامَ فِطْرِهِ، وَ لَا يَكُوْنُ مُضَيِّعاً لِحَظِّ نَفْسِهِ وَ عَيْنِهِ وَ أَهْلِهِ

کیونکہ ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن ناغہ کرنے والا، ناغے والے دن اپنی جان، آنکھ اور گھر والوں کا حق ادا کرتا ہے اور اس طرح وہ اپنی جان، آنکھ اور اپنے گھر والوں کے حقوق کو ضائع نہیں کرتا۔

۲۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيْمٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ ـ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَزْعُمُ أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ: بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَسْرُدُ وَ أُصَلِّي اللَّيْلَ، قَالَ: وَ إِمَّا أَرْسَلَ إِلَيْهِ وَ إِمَّا لَقِيَهُ، فَقَالَ: ((أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ وَ لَا

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو یہ بات پہنچی کہ میں مسلسل روزے رکھتا ہوں اور ساری رات نماز پڑھتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں: یا تو آپ نے مجھے بلانے کے لیے کسی کو بھیجا، یا میں آپ کو ملا تو آپ نے

(۲۱۰۹) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب حق الاهل فی الصوم، حدیث: ۱۹۷۷۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النهی عن صوم الدهر، حدیث: ۱۸۶/ ۱۱۵۹۔ سنن ترمذی: ۷۷۵۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۰۶۔ سنن نسائی: ۲۴۰۳۔ مسند احمد: ۲/ ۱۹۵۔

تُـفْـطِرُ، وَ تُصَلِّي اللَّيْلَ ؟ فَـلَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ حَظًّا، وَ لِنَفْسِكَ حَظًّا، وَ لِأَهْلِكَ حَـظًّا، فَصُمْ، وَ أَفْطِرْ، وَ صَلِّ، وَ نَمْ، وَ صُـمْ كُـلَّ عَشْـرَةِ أَيَّـامٍ يَوْمًـا، وَ لَكَ أَجْرُ تِسْعَةَ)) . قَالَ: فَإِنِّي أَجِدُنِي أَقْوٰى لِذٰلِكَ يَا رَسُـوْلَ اللّٰهِ۔ قَالَ: ((فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ)) . قَالَ: وَ كَيْفَ كَانَ دَاوُدُ يَصُوْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَـالَ: ((كَانَ يَصُوْمُ يَوْماً وَّ يُفْطِرُ يَوْماً، وَ لَا يَـفِـرُّ إِذَا لَاقٰى . قَالَ: مَنْ لِّي بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ الـلّٰـهِ ؟ قَـالَ عَطَـاءٌ: فَـلَا أَدْرِيْ كَيْفَ ذَكَرَ صِيَـامَ الْأَبَـدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ: ((لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ)) . هٰذَا حَـدِيْـثُ الْبُـرْسَـانِـيِّ . وَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الـرَّزَّاقِ، قَـالَ: إِنِّـيْ أَصُوْمُ أَسْرُدُ، وَ قَالَ: فَـإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ . وَ قَالَ: إِنِّي أَجِدُنِيْ أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ .

فرمایا: ''کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ تم مسلسل روزے رکھتے ہو اور پوری رات نماز پڑھتے ہو؟ تو ایسے مت کرو۔ کیونکہ تمہاری آنکھوں کا بھی حق ہے اور تمہاری جان کا بھی حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی نصیب (حصہ) ہے۔ روزے رکھو اور ناغہ بھی کرو، رات کو نماز پڑھو اور سویا بھی کرو اور ہر دس دنوں میں ایک دن روزہ رکھا کرو اور تمہیں باقی نو دنوں کا اجر بھی ملے گا'' کہتے ہیں: بے شک میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''تو داؤد علیہ السلام کے روزے رکھ لیا کرو۔'' انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! داؤد علیہ السلام کیسے روزے رکھتے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے۔ اور جب دشمن سے آمنا سامنا ہوتا تو بھاگتے نہیں تھے۔'' انہوں نے کہا: ''اے اللہ کے نبی! مجھے یہ شرف کیسے نصیب ہو سکتا ہے؟ جناب عطاء کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ ہمیشہ کے روزوں کا ذکر کیسے ہوا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ہمیشہ کے روزے رکھے اس نے کوئی روزہ نہیں رکھا۔'' یہ حدیث برسانی کی ہے۔ جناب عبدالرزاق کی حدیث میں ہے، انہوں نے کہا: ''بے شک میں پے در پے روزے رکھتا ہوں'' اور کہا: ''یا تو آپ نے مجھے بلانے کے لیے کسی کو بھیجا:'' اور کہا: ''بے شک میں اس سے زیادہ کی طاقت پاتا ہوں۔''

۱۶۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ دَاوُدَ كَانَ مِنْ أَعْبَدِ النَّاسِ إِذَا كَانَ صَوْمُهُ مَا ذَكَرْنَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ داؤد علیہ السلام سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت گزار تھے۔ جبکہ ان کے روزوں کا معمول اس طرح تھا جیسا ہم نے بیان کیا ہے

۲۱۱۰۔ حَـدَّثَـنَـا أَبُـوْ مُـوْسٰـى حَدَّثَنَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا..........

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ، وَتَصُوْمُ النَّهَارَ))، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ. وَ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ، فَإِنَّهُ كَانَ أَعْبَدَ النَّاسِ، كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا، وَ يُفْطِرُ يَوْمًا، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّهُ أَنْ يَطُوْلَ بِكَ الْعُمُرُ)). فَلَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ الرُّخْصَةَ الَّتِي أَمَرَنِي بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مجھے بلانے کے لیے) پیغام بھیجا۔ (میں حاضر ہوا) تو آپ نے فرمایا: ''کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ تم ساری رات نفل پڑھتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔ وہ کہتے ہیں: تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کے روزے رکھا کرو کیونکہ وہ سب لوگوں سے بڑھ کر عبادت گزار بندے تھے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ چھوڑ دیتے تھے۔'' پھر فرمایا: ''بے شک تمہیں معلوم نہیں ہے شاید کہ تمہیں طویل عمر نصیب ہو۔'' وہ کہتے ہیں: اب میں خواہش کرتا ہوں کہ کاش میں نے وہ رخصت قبول کی ہوتی جس کا حکم مجھے رسول اللہ ﷺ نے دیا تھا۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ داؤد علیہ السلام کا ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ چھوڑنا نفلی روزوں کی افضل قسم ہے اور روزوں اور قیام اللیل کے انتخاب میں داؤد علیہ السلام زیادہ عبادت گزار تھے۔

۱۶۸..... بَابُ ذِكْرِ تَمَنِّي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِطَاعَةَ صَوْمِ يَوْمٍ وَّ إِفْطَارِ يَوْمَيْنِ

نبی کریم ﷺ کی ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن ناغہ کرنے کی استطاعت ملنے کی تمنا کا بیان

۲۱۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَنَّا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيُّ.........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ بِمَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَ يُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ: ((وَ يُطِيْقُ ذٰلِكَ

''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ''جو شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک دن ناغہ کرے اس کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا

(۲۱۱۰) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب حق الجسم فی الصوم، حدیث: ۱۹۷۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر، حدیث: ۱۸۲/۱۱۵۹۔ سنن نسائی: ۲۳۹۳۔ مسند احمد: ۱۸۸/۲۔

(۲۱۱۱) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شھر، حدیث: ۱۱۶۲۔ سنن ابی داود: ۲۴۲۵۔ سنن نسائی: ۲۳۸۹۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۱۳ وتقدم طرفه برقم: ۲۰۸۷۔

أَحَدٌ؟)) قَالَ: فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا، وَ يُفْطِرُ يَوْمًا؟ قَالَ: ((ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ)). قَالَ: فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: ((وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ)).

کوئی شخص اس کی طاقت رکھتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ”اس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن روزہ چھوڑتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”یہ طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کا ہے۔“ انہوں نے پوچھا: وہ شخص کیسا ہے جو ایک دن روزہ رکھے اور دو دن نہ رکھے؟ آپ نے فرمایا: میری خواہش اور چاہت ہے کہ مجھے بھی اس کی طاقت نصیب ہو۔“

فوائد :......ا۔ سارا سال دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ چھوڑنا انسان کے بہت زیادہ مشقت کا باعث ہے کہ اس سے پیدا ہونے والے ضعف سے انسان بیوی کے حقوق اور دیگر عبادات و معاملات میں سستی کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن چھوڑنا افضل ہے۔

۲۔ وَدِدْتُ اَنِّی طُوِّقْتُ ذٰلِكَ. کے بارے میں قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کا مفہوم ہے کہ میری خواہش ہے کہ میری امت کو اس عمل (ایک دن روزہ رکھنے اور دو دن روزہ چھوڑنے) کی طاقت نصیب ہو۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس عمل کی بلکہ اس سے اکثر کی بھی طاقت رکھتے تھے، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سحری و افطاری کے بغیر کئی کئی دن مسلسل روزہ رکھتے تھے۔ (شرح النووی: ٤/ ١٧٩)

۱۶۹..... بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مُبَاعَدَةِ اللّٰهِ الْمَرْءَ يَصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا بِذِكْرِ خَبَرٍ مُّجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال دور کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا ذکر

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ - عَنْ سُهَيْلٍ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ.........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَصُوْمُ يَوْمًا عَبْدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا)).

”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو بندہ بھی اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن کی وجہ سے اس کا چہرہ جہنم کی آگ سے ستر سال دور کر دیتا ہے۔“

(۲۱۱۲) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب فضل الصوم فی سبیل الله، حدیث: ۲۸۴۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام فی سبیل الله......، حدیث: ۱۱۵۳۔ سنن ترمذی: ۱۶۲۳۔ سنن نسائی: ۲۲۵۲۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۱۷۔ مسند احمد: ۳/ ۸۳ مرفوعاً.

١٧٠..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنْ صَوْمَ الْيَوْمِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ إِنَّمَا بَاعَدَ اللّٰهُ صَائِمَهُ بِهِ عَنِ النَّارِ أَنَّهُ إِذَا صَامَهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ ، إِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا لَا يَقْبَلُ مِنَ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصاً .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ کی راہ میں رکھے جانے والے روزے سے اللہ تعالیٰ روزے دار کو جہنم کی آگ سے ستر سال دور کر دیتا ہے۔ جبکہ روزے دار نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روزہ رکھا ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ وہی اعمال قبول کرتا ہے جو خالص اسی کے لیے کیے جائیں۔

٢١١٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِيْ عَيَّاشٍ.........

عَنْ أَبِـيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ ، إِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ وَبَيْنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفاً)) .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو بندہ بھی اللہ کی رضا کے لیے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے اور جہنم کی آگ کے درمیان ستر سال کی دوری ڈال دیتا ہے۔''

فوائد:......١۔ مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں (یہ احادیث دلیل ہیں کہ) نیکی کے تمام اعمال سے روزہ افضل ہے الا کہ روزہ کی وجہ سے دشمن سے آمنا سامنا ہونے کے وقت ضعف بدن کا خدشہ نہ ہو۔ (شرح ابن بطال : ٩/ ٦٢)

٢۔ نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ (احادیث الباب میں اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا بیان ہے) اور یہ اس شخص کے حق میں افضل ہے جو روزہ سے تکلیف محسوس نہ کرے کسی کے حق میں کوتاہی نہ کرے اور روزہ کی وجہ سے قتال اور مہمات غزوہ میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔

٣۔ جہنم کی دوری سے مراد جہنم سے معافی ہے اور خریف سے مراد سال ہے۔ (شرح النووی : ٨/ ٣٣)

١٧١..... بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ صِيَامِ رَمَضَانَ بِصِيَامِ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ، فَيَكُوْنُ كَصِيَامِ السَّنَةِ كُلِّهَا

رمضان المبارک کے روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کی فضیلت کا بیان تو یہ روزے سارے سال کے روزوں کی طرح ہو جائیں گے

٢١١٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ نِالدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ

(٢١١٣) انظر الحديث السابق.

سُلَيْمَانَ، وَ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ.........

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتَّةَ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ، فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ)).

''حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے پھر اس کے بعد ماہ شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے سارے سال کے روزے رکھے ہیں۔''

۱۷۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَنَّ صِيَامَ رَمَضَانَ وَ سِتَّةَ أَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ يَكُوْنُ كَصِيَامِ الدَّهْرِ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ جَعَلَ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا أَوْ يَزِيْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَزَّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اطلاع دی ہے کہ رمضان المبارک کے روزے اور شوال کے چھ روزے عمر بھر کے روزوں کی مانند ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کا بدلہ دس گنا رکھا ہے یا اگر اللہ چاہے تو اس سے بھی زیادہ عطا کرتا ہے

۲۱۱۵۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمِصْرِيَانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الذِّمَّارِيِّ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، ....

عَنْ ثَوْبَانَ. أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صِيَامُ رَمَضَانَ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ، وَ صِيَامُ سِتَّةِ أَيَّامٍ بِشَهْرَيْنِ، فَذٰلِكَ صِيَامُ السَّنَةِ، يَعْنِي رَمَضَانَ وَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَهُ)).

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رمضان المبارک کے روزے دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہیں اور چھ دنوں کے روزے دو ماہ کے روزوں کے برابر ہوں گے۔ تو یہ رمضان المبارک اور اس کے بعد چھ دن کے روزے سال بھر کے روزے ہوں گے۔''

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں شافعی، احمد، داؤد ظاہری اور ان کے موافقین کے مذہب کی صریح دلیل ہے کہ شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ شافعیہ کہتے ہیں کہ عید الفطر کے بعد شوال کے مسلسل چھ روزے رکھنا افضل ہیں لیکن تمام شوال متفرق روزے رکھنے

(۲۱۱٤) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستة ایام من شوال، حدیث: ۱۱٦٤۔ سنن ابی داود: ۲٤۳۳۔ سنن ترمذی: ۷٥۹۔ سنن کبریٰ نسائی: ۲۸۷٦۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۱٦۔ مسند احمد: ٥/٤۱۷۔ سنن الدارمی: ۱۷٥٤۔

(۲۱۱٥) اسناده صحیح: سنن ابن ماجه، کتاب الصیام، باب صیام ستة ایام من شوال، حدیث: ۱۷۱٥۔ سنن کبریٰ نسائی: ۲۸۷۳۔ مسند احمد: ٥/۲۸۰۔ سنن الدارمی: ۱۷٥٥۔

سے بھی یہ فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۵٦)

۳۔ رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے سے سال کے روزہ کی فضیلت اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ ہر روزے کا ثواب دس گنا ہے اور رمضان کے روزے دس ماہ کے برابر اور شوال کے چھ روزے دو ماہ کے برابر ہیں یوں پورے سال کا اجر ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔

۱۷۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَ يَوْمِ الْخَمِيْسِ، وَ تَحَرِّى صَوْمِهِمَا، اقْتِدَاءً بِفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا مستحب ہے اور نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ان دو روزوں کا اہتمام کرنا کرنا چاہیے

۲۱۱٦۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ سَوَاءِ الْخُزَاعِيِّ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيْسِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سوموار اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔''

۱۷۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ، وَ فِيْهِ أُوحِيَ إِلَيْهِ، وَ فِيْهِ مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سوموار کا روزہ رکھنا مستحب ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت اس دن ہوئی، اسی دن آپ کی طرف وحی بھیجی گئی اور اسی دن آپ کی وفات ہوئی

۲۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضاً، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، (ح) وَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ، كُلُّهُمْ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ يَعْنِي.........

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ

''حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران

(۲۱۱٦) صحیح لغیرہ: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب صوم النبی ﷺ، حدیث: ۲۳٦٦۔ من طریق اسحاق بهذا الاسناد۔ سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی صوم الاثنین والخمیس، حدیث: ۷۴۵۔ سنن نسائی: ۲۳٦۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۳۹۔ من طریق ربیعة الجرشی عن عائشة رضی الله عنها.

(۲۱۱۷) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر، حدیث: ۱۹۸/ ۱۱٦۲۔ سنن ابی داود: ۲۴۲٦۔ مسند احمد: ۵/ ۳۰۳.

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَوْمُ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ ؟ ((قَالَ: يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ، وَ يَوْمٌ أَمُوْتُ فِيْهِ)). هٰذَا حَدِيْثُ قَتَادَةَ. وَ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ: سَأَلَ رَجُلٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ لَمْ يَذْكُرْ عُمَرَ. وَ قَالَ: فِيْهِ وُلِدْتُ، وَ فِيْهِ أُوْحِيَ إِلَيَّ.

کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی طرف متوجہ ہوئے تو پوچھا: ''اے اللہ کے نبی! سوموار کے دن کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اس دن میری پیدائش ہوئی اور اسی دن میری وفات ہوگی۔'' یہ حدیث قتادہ کی ہے۔ جناب وکیع کی روایت میں ہے: ''ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے: اور اس میں ہے: ''اس دن میں پیدا ہوا، اور اس دن میری طرف وحی کی گئی۔''

۲۱۱۸۔ وَ حَدِيْثُ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ، فَغَضِبَ وَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيْسِ، قَالَ: ((ذَاكَ يَوْمٌ - يَعْنِي الْاِثْنَيْنِ - وُلِدْتُ فِيْهِ، وَ بُعِثْتُ فِيْهِ، أَوْ قَالَ: أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ. وَ فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ: سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيَّ.

امام شعبہ کی روایت میں ہے: ''رسول اللہ ﷺ سے آپ کے روزوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ سخت ناراض ہو گئے اور آپ سے سوموار اور جمعرات کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''سوموار والے دن میری ولادت ہوئی اور اس دن مجھے نبوت عطا کی گئی یا فرمایا: ''اسی دن مجھ پر وحی نازل کی گئی۔''

فوائد:......۱۔ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا مستحب عمل ہے۔ کیونکہ ان دو دنوں کا روزہ رکھنا رسول اللہ ﷺ کا دائمی عمل تھا۔

۲۔ سوموار کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ کیونکہ اس دن نبی ﷺ کی پیدائش ہوئی اور اس دن آپ ﷺ پر وحی کا آغاز ہوا تھا۔ لہٰذا اس خوشی کے شکریہ کے طور پر روزہ رکھنا مستحب عمل ہے۔

۱۷۵..... بَابٌ فِيْ اسْتِحْبَابِ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيْسِ أَيْضًا، لِأَنَّ الْأَعْمَالَ فِيْهِمَا تُعْرَضُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ

سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا اس لیے بھی مستحب ہے کیونکہ ان دو دنوں میں اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں

۲۱۱۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ وَرَّاقُ الْفِرْيَابِيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ

(۲۱۱۸) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شهر، حدیث: ۱۹۸/ ۱۱۶۳۔ سنن ابی داود: ۲۴۲۶۔ مسند احمد: ۳۰۳/۵.

عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي شُرَحْبِيْلُ بْنُ سَعْدٍ..........

عَنْ أُسَامَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ، وَيَقُوْلُ: ((إِنَّ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ تُعْرَضُ فِيْهِمَا الْأَعْمَالُ)).

''حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے: ''ان دو دنوں میں اعمال (اللہ تعالیٰ کے سامنے) پیش کیے جاتے ہیں۔''

٢١٢٠۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ أَبِيْ صَالِحِ نِالسَّمَّانِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ. عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تُعْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّتَيْنِ، يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمِ الْخَمِيْسِ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ إِلَّا عَبْدٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيَقُوْلُ: اتْرُكُوْا أَوْ أَرْجِئُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ فِيْ مُوَطَّا مَالِكٍ مَوْقُوْفٌ غَيْرُ مَرْفُوْعٍ وَّهُوَ فِيْ موطأ ابْنِ وَهْبٍ مَّرْفُوْعٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کے اعمال ہر ہفتے میں دو بار پیش کیے جاتے ہیں۔ سوموار اور جمعرات کے دن۔ لہٰذا ہر مومن کی بخشش ہو جاتی ہے، سوائے اس بندے کے جس کی اپنے بھائی سے دشمنی یا جھگڑا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ان دو کو رہنے دو یا انہیں مہلت دو حتی کہ (صلح کی طرف) لوٹ آئیں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت مؤطا امام مالک میں موقوف بیان ہوئی ہے جبکہ مؤطا ابن وہب میں مرفوع صحیح بیان ہوئی ہے۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہے کہ سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا مستحب فعل ہے۔ کیونکہ اس دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ (عون المعبود: ٥/ ٣١٦)

١٧٦..... بَابُ فَضْلِ صَوْمِ يَوْمٍ وَّاحِدٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَإِعْطَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صَائِمَ يَوْمٍ وَّاحِدٍ مِنَ الشَّهْرِ

ہر مہینے ایک دن کا روزہ رکھنے کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کا ایک دن کا روزہ رکھنے والے کو پورے مہینے کا ثواب عطا فرمانا

(٢١١٩) سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب فی صوم یوم الاثنین والخمیس، حدیث: ٢٤٣٦۔ سنن کبری نسائی: ٢٧٩٤۔ سنن الدارمی: ١٧٥٠۔ من طریق اٰخر عن اسامة رضی الله عنه.

(٢١٢٠) صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب النهی عن الشحناء، حدیث: ٣٦/ ٢٥٦٥۔ سنن ابی داود: ٤٩١٦۔ سنن ترمذی: ٧٤٧۔ سنن ابن ماجه: ١٧٤٠۔ مسند احمد: ٢/٢٦٨۔ مسند الحمیدی: ٩٧٥.

مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ أَنَّهُ لَا يُعْطِي بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ أَكْثَرَ مِنْ عَشْرِ أَمْثَالِهَا إِذِ النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُبَيِّنُ عَنْهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ اللّٰهَ يُعْطِي بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّاحِدٍ جَزَاءَ شَهْرٍ تَامٍّ

اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (الانعام: ۱۶۰) ''جو ایک نیکی لے کر آئے گا اسے دس گنا ثواب ملے گا'' سے یہ مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک نیکی کا ثواب دس گنا سے زیادہ عطا نہیں کرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرامین کی وضاحت کرنے والے نبی مصطفیٰ ﷺ نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک روزے کا ثواب پورے مہینے کے برابر عطا کرتا ہے۔

۲۱۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ، عَنْ أَبِي عَيَّاضٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الصَّوْمِ، فَقَالَ: ((صُمْ يَوْمًا مِّنَ الشَّهْرِ، وَ لَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ)).

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے روزے کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ہر مہینے میں ایک روزہ رکھ لیا کرو اور تمہیں باقی دنوں کا اجر ملے گا۔''

فوائد: ...... یہ حدیث دلیل ہے کہ مہینے کا ایک روزہ رکھنے سے بھی تمام مہینے کے روزوں کا اجر حاصل ہو جاتا ہے، لیکن آئندہ احادیث کی رو سے ہر مہینے کے تین روزے رکھنا افضل ہیں۔

۱۷۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ اسْتِحْبَابًا لَا إِيْجَابًا

ہر مہینے تین روزے رکھنے کا حکم استحباب کے لیے ہے وجوب کے لیے نہیں

۲۱۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَبَدًا، أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحٰى، وَ بِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَ بِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ.

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی تھی، میں انہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ ان شاء اللہ۔ آپ نے مجھے چاشت کی نماز پڑھنے، سونے سے پہلے وتر ادا کرنے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی

(۲۱۲۱) تقدم تخریجه برقم: ۲۱۰۶.

(۲۱۲۲) تقدم تخریجه برقم: ۱۰۸۳، ۱۲۲۱.

وصیت کی تھی۔"

٢١٢٣۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ - يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ الْعَنْبَرِيَّ - عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى.

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی تھی: ہر مہینے میں تین روزے رکھنے، سونے سے پہلے وتر ادا کرنے اور چاشت کی دو رکعت ادا کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔"

فوائد:......١۔ ان احادیث میں دو رکعت نماز چاشت، ہر مہینے کے تین روزوں اور سونے سے قبل وتر ادا کرنے کی ترغیب ہے اور اس شخص کے لیے اول رات میں وتر پڑھنا افضل ہے۔ جو رات کے پچھلے پہر بیدار نہ ہو سکتا ہو۔ (شرح النووی: ٣/ ٤٨)

٢۔ ہر مہینے کے تین روزے رکھنا واجب نہیں بلکہ مستحب فعل ہے۔

١٧٨...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِصَوْمِ الثَّلَاثِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَمْرُ نَدْبٍ لَّا أَمْرُ فَرْضٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر مہینے تین روزے رکھنے کا حکم استحبابی ہے، وجوبی نہیں

٢١٢٤۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيْ مَسْأَلَةِ الْأَعْرَابِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِسْلَامِ، قَالَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَصَوْمُ رَمَضَانَ))، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: ((لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ)).

"امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جس میں اعرابی شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں سوال کیا تھا، اس میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اور رمضان کے روزے فرض ہیں، اس نے عرض کیا: "رمضان کے روزوں کے سوا کوئی اور روزے مجھ پر فرض ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تم نفلی روزے رکھو۔"

٢١٢٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَشُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ أَنَّ مُطَرِّفًا مِّنْ بَنِيْ..........

عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي

"بنی عامر بن صعصعہ کے فرد جناب مطرف بیان کرتے ہیں کہ

(٢١٢٣) تقدم تخريجه برقم: ١٢٢٢. (٢١٢٤) تقدم تخريجه برقم: ٣٠٦.

(٢١٢٥) سنن نسائی، کتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على محمد بن ابی يعقوب، حديث: ٢٢٣٣۔ سنن ابن ماجه: ١٦٣٩۔ مسند احمد: ٤/ ٢٢ وتقدم طرفه برقم: ١٨٩١.

الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ دَعَا لَهُ بِلَبَنٍ يَسْقِيهِ، فَقَالَ مُطَرِّفٌ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ))، وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((صِيَامٌ حَسَنٌ، صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ)).

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ نے انہیں پلانے کے لیے دودھ منگوایا تو جناب مطرف نے عرض کی: ''میں روزے سے ہوں۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''روزہ جہنم کی آگ سے بچاؤ کی ایسی ہی ڈھال ہے جیسی تم میں سے کسی شخص کی جنگ میں بچاؤ کی ڈھال ہوتی ہے۔'' اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بہترین روزے ہر مہینے کے تین روزے ہیں۔''

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ ہر مہینے کے تین روزے واجب نہیں، بلکہ مستحب ہیں اور ہر مہینے تین روزوں کا حکم استحبابی حکم ہے، وجوبی نہیں۔

۱۷۹...... بَابُ ذِكْرِ تَفَضُّلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الصَّائِمِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ بِإِعْطَائِهِ أَجْرَ صِيَامِ الدَّهْرِ بِالْحَسَنَةِ الْوَاحِدَةِ عَشْرَ أَمْثَالِهَا

ہر مہینے تین دن روزہ رکھنے والے پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا بیان کہ وہ ایک نیکی کا اجر دس گنا عطا کر کے اسے عمر بھر کے روزوں کا ثواب عطا کرتا ہے۔

۲۱۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيُّ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ (ح) وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيَّ..........

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ. أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ شُعْبَةَ. وَفِي حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ: ((صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْبَارُ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِي هٰذَا الْمَعْنَى خَرَّجْتُهُ فِي

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مہینے میں تین دن کے روزے عمر بھر کے روزوں کے برابر ہیں۔'' یہ الفاظ جناب شعبہ کی روایت کے ہیں۔ اور جناب حماد بن زید کی روایت میں ہے: ''ہر مہینے کے تین روزے اور رمضان المبارک کے روزے اگلے رمضان تک عمر بھر کے روزوں کے برابر ہو جاتے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی اس معنی کی احادیث میں کتاب الکبیر میں بیان کر چکا ہوں۔ امام

(۲۱۲۶) تقدم طرفه برقم: ۲۰۸۷، ۲۱۱۱.

كِتَابِ ((الْكَبِيْرِ)). قَالَ: وَفِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: ((فَإِنَّ كُلَّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، فَإِنَّ ذَاكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ)). وَ كَذَاكَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: وَ تَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾.

صاحب فرماتے ہیں: ''حضرت ابوسلمہ کی حضرت عبد اللہ بن عمرو سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''پس ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہے، پس اس طرح یہ عمر بھر کے روزوں کے برابر ہوں گے۔'' اسی طرح جناب ابو عثمان کی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: ''اور اس بات کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید میں بھی ہے ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (سورہ انعام: ١٦٠) ''جو ایک نیکی لائے گا اسے دس گنا اجر ملے گا''

فوائد :......١۔ ہر مہینے کے تین روزے رکھنے سے سال بھر کے روزوں کا اجر وثواب حاصل ہوتا ہے اور تمام عمر یہ عمل کرنے سے عمر بھر کے روزہ کا ثواب ملتا ہے۔

٢۔ مہینے میں تین دن روزہ رکھنے سے مہینے کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور یہ اجر مہینے کے کسی بھی دنوں کے روزے رکھنے سے حاصل ہو جائے گا۔ خواہ مسلسل تین دن روزے رکھے جائیں یا بلا تعیین وقفے سے ان پر عمل کیا جائے۔

١٨٠..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صِيَامِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَيَّامِ الْبِيْضِ مِنْهَا

ہر مہینے کے تین روزے ایام بیض (١٣، ١٤، ١٥ تاریخ) میں رکھنا مستحب ہے

٢١٢٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ..........

عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ؟ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: أَنَا شَهِدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِأَرْنَبٍ، وَ قَالَ مَرَّةً: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بِأَرْنَبٍ، فَقَالَ الَّذِيْ جَاءَ بِهَا: إِنِّيْ رَأَيْتُهَا كَأَنَّهَا تَدْمٰى، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهَا فَقَالَ لَهُمْ: ((كُلُوْا)). فَقَالَ

''جناب ابو حوتکیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''قاحہ والے دن ہمارے ساتھ کون حاضر تھا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا کہ آپ کے پاس خرگوش کا گوشت لایا گیا۔ اور ایک مرتبہ کہا: ایک اعرابی خرگوش کا گوشت لے کر آیا۔'' تو جو شخص لے کر آیا تھا اس نے کہا: میں نے اسے دیکھا ہے گویا کہ اسے حیض کا خون آتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کھانا شروع کیا

(٢١٢٧) اسناده ضعيف: ابن الحوتکیہ راوی مجہول ہے۔ سنن نسائی، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على موسى بن طلحه، حديث: ٢٤٢٧، ٢٤٢٨۔ مسند احمد: ٥/ ١٥٠۔ مسند الحميدى: ١٣٦.

رَجُلٌ: إِنِّي صَائِمٌ . قَالَ: ((وَ مَا صَوْمُكَ؟)) فَأَخْبَرَهُ . قَالَ: ((فَأَيْنَ أَنْتَ عَنِ الْبِيضِ الْغُرِّ؟)) قَالَ: وَ مَا هُنَّ ؟ قَالَ: ((صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَ خَمْسَ عَشْرَةَ)) . وَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ بِمِثْلِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ ((الْكَبِيْرِ)) وَ بَيَّنْتُ أَنَّ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ قِصَّةَ الصَّوْمِ دُوْنَ قِصَّةِ الْأَرْنَبِ . وَ رَوٰى عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ الْقِصَّتَيْنِ جَمِيْعاً .

اور صحابہ سے فرمایا: تم بھی کھالو۔" ایک شخص نے عرض کیا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ نے پوچھا: روزہ کیسے رکھتے ہو؟ تو اس نے بتایا (کہ فلاں فلاں دن روزہ رکھتا ہوں) آپ نے کہا: تم چمکدار وخوبصورت دنوں کا روزہ کیوں نہیں رکھتے؟ اس نے عرض کی: وہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "ہر مہینے کے تین روزے تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کا روزہ رکھنا۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ مکمل باب کتاب الکبیر میں بیان کیا ہے اور میں نے بیان کیا ہے کہ موسیٰ بن طلحہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روزوں کا قصہ سنا ہے اور خرگوش والا قصہ نہیں سنا۔ جبکہ ابن حوتکیہ نے دونوں قصے اکٹھے بیان کیے ہیں۔"

۲۱۲۸ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَامٍ.........

عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَ خَمْسَ عَشْرَةَ .))

"جناب موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ربذہ مقام پر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا: انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم مہینے میں تین روزے رکھو تو تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھ لیا کرو۔"

۱۸۱..... بَابُ إِبَاحَةِ صَوْمِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ أَوَّلَ الشَّهْرِ مُبَادَرَةً بِصَوْمِهَا خَوْفَ أَنْ لَّا يُدْرِكَ الْمَرْءُ صَوْمَهَا أَيَّامَ الْبِيْضِ

ہر مہینے کے تین روزے مہینے کے شروع میں رکھنا جائز ہے اس ڈر سے کہ ممکن ہے کہ آدمی یہ تین روزے ایام بیض میں نہ پاسکے

(۲۱۲۸) اسناده حسن: سنن ترمذي، كتاب الصوم، باب ما جاء في صوم ثلاثة ايام من كل شهر، حديث: ۷٦۱ـ سنن نسائي: ۲٤۲٦ـ مسند احمد: ٥/١٦٢.

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِّنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ، وَ يَكُوْنُ مِنْ صَوْمِهٖ يَوْمُ الْجُمُعَةِ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ كَخَبَرِ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ، وَ أَوْصٰى بِذٰلِكَ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَ يَصُوْمُ أَيْضاً أَيَّامَ الْبِيْضِ، فَيُجْمَعُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ مَعَ صَوْمِ أَيَّامِ الْبِيْضِ، وَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنٰى فِعْلِهٖ وَ مَا أَوْصٰى بِهٖ أَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ صَوْمِ الثَّلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ مُبَادَرَةً بِهٰذَا الْفِعْلِ بَدَلَ صَوْمِ الثَّلَاثَةِ أَيَّامِ الْبِيْضِ إِمَّا لِعِلَّةٍ مِّنْ مَّرَضٍ، أَوْ سَفَرٍ، أَوْ خَوْفِ نُزُوْلِ الْمَنِيَّةِ.

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھتے تھے اور آپ کے روزوں میں جمعہ کا دن بھی ہوتا تھا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ممکن ہے کہ یہ روایت حضرت ابوعثمان کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی طرح ہو۔'' مجھے میرے خلیل نے تین باتوں کی وصیت کی ہے: ''مہینے کے شروع میں تین روزے رکھنے کی وصیت کی ہے۔'' آپ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس کی وصیت فرمائی اور ایام بیض کی وصیت بھی کی۔ لہٰذا ہر مہینے کے تین روزے ایام بیض کے روزوں کے ساتھ جمع کر لیے جائیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ ﷺ کے اپنے فعل اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو آپ کی وصیت کا معنی یہ ہو کہ بیماری کے ڈر، سفر اور موت کے آ جانے کے خوف کی وجہ سے ایام بیض کی بجائے مہینے کی ابتداء میں جلد تین روزے رکھ لیے جائیں۔''

فوائد:......۱۔ ایام بیض قمری تاریخ کے حساب سے تیرہ، چودہ اور پندرہ ایام تاریخ ہیں۔ (المغنی: ٦/ ٢٠٠)

۲۔ مہینے کے تین روزے رکھنا مستحب فعل ہے اور ان تین روزوں کو ایام بیض میں رکھنا مستحب ہے۔ (المغنی: ٦/ ٢٠٠)

۱۸۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صَوْمَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ يَقُوْمُ مَقَامَ صِيَامِ الدَّهْرِ، كَانَ صَوْمُ الثَّلَاثَةَ أَيَّامٍ مِّنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ، أَوْ مِنْ وَّسَطِهٖ، أَوْ مِنْ اٰخِرِهٖ.

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہر مہینے کے تین روزے عمر بھر کے روزوں کے قائم مقام ہوں گے، خواہ یہ تین روزے مہینے کے شروع میں، مہینے کے وسط میں یا اس کے آخر میں رکھے جائیں

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِنَّ كُلَّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا

(۲۱۲۹) اسنادہ حسن: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب فی صوم الثلاث من کل شهر، حدیث: ۲۴۵۰۔ سنن ترمذی: ۷۴۲۔ سنن نسائی: ۲۳۷۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۲۵۔ مسند احمد: ۱/ ٤٠٦.

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عبداللہ بن عمرو سے ابوسلمہ کی روایت میں ہے: ''پس بے شک ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہے۔''

٢١٣٠ـ فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ـ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ وَ هُوَ الرِّشْكُ.........

عَنْ مُعَاذَةَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ، أَوْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَتْ: مِنْ أَيِّهِ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّهِ صَامَ.

''حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ''کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے روزے رکھتے تھے۔ یا کیا آپ ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ انہوں نے پوچھا۔ کون سے دنوں میں رکھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''آپ اس کی پروا نہیں کرتے تھے کہ کن دنوں کا روزہ رکھا ہے۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ مہینے کے تین روزے مہینے کے کسی بھی وقت رکھے جا سکتے ہیں۔ دنوں کی خاص تعیین مقصود نہیں۔ پھر اگر انہیں ایام بیض میں رکھا جائے تو مزید استحباب حاصل ہو جاتا ہے۔

١٨٣...... بَابُ ذِكْرِ إِيجَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ الْجَنَّةَ لِلصَّائِمِ يَوْماً وَّاحِدًا إِذَا جَمَعَ مَعَ صَوْمِهِ صَدَقَةً، وَّ شُهُودَ جَنَازَةٍ، وَّعِيَادَةَ مَرِيضٍ

اللہ تعالیٰ ایک دن کا روزہ رکھنے والے کے لیے جنت واجب کر دیتے ہیں جبکہ وہ اپنے روزے کے ساتھ ساتھ صدقہ کرے، نماز جنازہ میں شرکت کرے اور مریض کی تیمارداری کرے

٢١٣١ـ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ أَمْلَى بِبَغْدَادِ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِماً؟)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا فَقَالَ: ((مَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيناً؟)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا. فَقَالَ: ((مَنْ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کس نے آج صبح روزے کی حالت میں کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کس شخص نے آج کسی مسکین کو کھانا

(٢١٣٠) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة ايام ...... حديث: ١١٦٠ ـ سنن ابى داود: ٢٤٥٣ ـ سنن ترمذی: ٧٦٣ ـ سنن ابن ماجه: ١٧٠٩ ـ مسند احمد: ٦/ ٤٢.

(٢١٣١) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل من ضم الى الصدقة غيرها، حديث: ١٠٢٨ ـ الادب المفرد للبخاری: ٥١٥ ـ سنن كبرىٰ نسائی: ٨٠٥٣.

تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً ؟)) فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَنَا . قَالَ: ((مَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضاً ؟)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَنَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا اجْتَمَعْتْ هٰذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِي رَجُلٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ .)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ بَيَّنْتُ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ فَلَوْ كَانَ فِيْ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَالَ: لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ))، دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ جَمِيْعَ الْإِيْمَانِ قَوْلُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَكَانَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ جَمِيْعَ الْإِيْمَانِ صَوْمُ يَوْمٍ وَّ إِطْعَامُ مِسْكِيْنٍ وَّ شُهُوْدُ جَنَازَةٍ وَّ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ ، لٰكِنَّ هٰذِهِ فَضَائِلُ لِهٰذِهِ الْأَعْمَالِ لَا كَمَا يَدَّعِيْ مَنْ لَّا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَ لَا يُحْسِنُهُ .

کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کھلایا ہے۔ آپ نے پھر پوچھا: تم میں سے کس شخص نے آج جنازے میں شرکت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے شرکت کی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”تم میں سے کسی نے مریض کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص میں بھی یہ خوبیاں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”یہ روایت اسی قسم سے ہے جسے میں نے کتاب الایمان میں بیان کیا ہے۔ لہٰذا اگر آپ کے اس فرمان: ”جس شخص نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ میں اس بات کی دلیل ہوتی کہ لا الہ الا اللہ کا اقرار ہی مکمل ایمان ہے تو پھر اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہوتی کہ مکمل ایمان ایک روزہ رکھنا، مسکین کو کھانا کھلانا، جنازے میں شریک ہونا اور بیمار کی تیمار داری کرنا ہے۔ لیکن یہ تو ان اعمال کے فضائل ہیں۔ ان سے مقصود وہ نہیں ہے جیسا کہ کم علم ناتجربہ کار لوگوں نے دعویٰ کیا ہے۔“

فوائد :...... جو شخص ایک دن میں نفلی روزہ رکھے، مسکین کو کھانا کھلائے، نماز جنازہ میں شریک ہو۔ مریض کی عیادت کرے۔ تو ایک دن میں یہ نیک اعمال اس کے جنت میں داخلے کا سبب بن جاتے ہیں۔

۱۸۴...... بَابٌ فِيْ صِفَةِ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَا مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے بیان کے ساتھ سابقہ احادیث کے علاوہ نبی کریم ﷺ کے روزوں کی کیفیت

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ ، حَدَّثَنَا الْجَرِيْرِيُّ..........

(۲۱۳۲) صلاۃ الضحی: تقدم تخریجه برقم: ۵۳۹۔ الصوم: صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صیام النبی ﷺ فی غیر رمضان، حدیث: ۱۱۵۶۔ سنن نسائی: ۲۱۸۷۔ مسند احمد: ۲۱۸/۶.

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا أَنْ يَّجِيْءَ مِنْ مَغِيْبِهِ، وَ سَأَلْتُهَا هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا تَامًّا؟ قَالَتْ: لَا، وَ اللّٰهِ مَا صَامَ شَهْرًا تَامًّا غَيْرَ رَمَضَانَ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ، وَ مَا مَضٰى شَهْرٌ حَتّٰى يُصِيْبَ مِنْهُ، وَ مَا أَفْطَرَهُ حَتّٰى يُصِيْبَ مِنْهُ، وَ سَأَلْتُهَا هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مَعَ السَّحْرِ؟ قَالَتْ: لَا، وَ لَا الْمُصَلِّيْنَ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: تَعْنِي الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ الْكَثِيْرَ.

''جناب عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول ﷺ چاشت کی نماز ادا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، مگر یہ کہ آپ کسی سفر سے واپس آئیں تو پھر ادا کرتے تھے۔ میں نے ان سے سوال کیا: کیا رسول اللہ ﷺ کسی مہینے کے مکمل روزے بھی رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! آپ نے اپنی وفات تک رمضان المبارک کے سوا کسی مہینے کے مکمل روزے نہیں رکھے اور آپ ہر مہینے سے کچھ روزے رکھتے تھے اور کچھ دن روزے نہیں رکھتے تھے اور میں نے ان سے دریافت کیا: ''کیا رسول اللہ ﷺ نے سحری تک نماز تہجد پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، اور نہ نماز پڑھنے والوں نے (اتنی طویل پڑھی ہے)۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ ہے کہ جو رات کو بکثرت نماز پڑھتے ہیں، (انہوں نے بھی ساری رات نماز نہیں پڑھی)۔''

فوائد:......۱۔ رمضان کے علاوہ مہینے بھر کے مسلسل روزہ رکھنا خلاف سنت اور مکروہ فعل ہے۔

۲۔ مہینے کے بعض ایام کے روزے رکھنا اور بعض کے افطار کرنا جائز ومشروع فعل ہے۔

۱۸۵..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا. وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ عَائِشَةَ إِنَّمَا أَرَادَتْ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًّا غَيْرَ رَمَضَانَ شَهْرُ شَعْبَانَ الَّذِيْ كَانَ يَصِلُ صَوْمَهُ بِصَوْمِ رَمَضَانَ

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان: ''نبی ﷺ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے مکمل روزے نہیں رکھے'' سے ان کی مراد ماہِ شعبان ہے۔ آپ اس مہینے کے روزے رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَدْ أَمْلَيْتُ خَبَرَ أَبِيْ سَلَمَةَ وَ عَائِشَةَ فِيْ م؟وَاصَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمَ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''نبی کریم ﷺ کا شعبان کے روزوں کو رمضان کے ساتھ ملا دینے کے بارے میں

حضرت ابوسلمہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات میں لکھوا چکا ہوں۔"

٢١٣٣ـ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ وَ بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ ، حَدَّثَهُ.........

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يُفْطِرُ ، وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يَصُوْمُ ، وَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ أَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ .

"حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: "آپ (اس قدر مسلسل) روزے رکھتے کہ ہم کہتے: آپ ناغہ نہیں کریں گے اور پھر روزے رکھنا چھوڑ دیتے، حتیٰ کہ ہم کہنا شروع ہو جاتے کہ آپ اب روزے نہیں رکھیں گے۔ آپ سارا ماہ شعبان یا اکثر شعبان روزے رکھتے تھے۔"

١٨٢..... بَابُ ذِكْرِ صَوْمِ أَيَّامٍ مُّتَتَابِعَةٍ مِّنَ الشَّهْرِ وَ إِفْطَارِ أَيَّامٍ مُّتَتَابِعَةٍ بَعْدَهَا مِنَ الشَّهْرِ

ایک مہینے میں مسلسل روزے رکھنا اور پھر مسلسل روزے نہ رکھنے کا بیان

٢١٣٤ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ـ قَالَا: حَدَّثَنَا.........

حُمَيْدٌ ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ: كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيْدُ يُفْطِرُ مِنْهُ شَيْئاً وَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَرٰى أَنَّهُ لَا يُرِيْدُ يَصُوْمُ مِنْهُ شَيْئاً . وَ كُنْتُ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ ، وَ لَا نَائِماً إِلَّا رَأَيْتَهُ . هٰذَا حَدِيْثُ

"جناب حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کے روزوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: "آپ کسی مہینے روزے رکھتے رہتے حتیٰ کہ ہم خیال کرتے کہ آپ اس مہینے میں کوئی ناغہ نہیں کرنا چاہتے۔ اور پھر کسی مہینے روزے رکھنا چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم خیال کرتے کہ آپ اس مہینے میں کوئی روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور تم رات کے جس حصے میں آپ کو نماز پڑھتے دیکھنا چاہو تو دیکھ سکتے ہو اور

(٢١٣٣) سنن نسائی، کتاب الصیام، باب الاختلاف علی محمد بن ابراهیم، حدیث: ٢١٧٩ـ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم شعبان حدیث: ١٩٦٩ـ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صیام النبی ﷺ، حدیث: ١١٥٦/١٧٥ـ سنن ابی داود: ٢٤٣٤ـ سنن ترمذی: ٧٣٧ـ سنن ابن ماجه: ١٧١٠ـ مسند احمد: ٢٦٨/٦.

(٢١٣٤) سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی سرد الصوم، حدیث: ٧٦٩ـ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب ما یذکر من صوم النبی ﷺ، حدیث: ١٩٧٢ـ سنن نسائی: ١٦٢٨ـ مسند احمد: ١٠٤/٣.

إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ . وَ فِيْ حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ: سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ صَوْمِهِ تَطَوُّعاً .

اگر تم آپ کو سویا ہوا دیکھنا چاہو تو دیکھ سکتے ہو۔'' یہ روایت اسماعیل بن جعفر کی ہے۔ اور جناب خالد بن حارث کی روایت میں ہے: ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی نفلی نماز اور روزوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔''

۲۱۳۵۔ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى أَعْرِفَ عَنْهُ، وَ يُفْطِرُ حَتّٰى أَقُوْلَ: مَا هُوَ بِصَائِمٍ، وَ كَانَ أَكْثَرُ صِيَامِهِ فِيْ شَعْبَانَ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ مجھے معلوم ہو جاتا۔ اور آپ روزے رکھنا چھوڑ دیتے حتیٰ کہ میں کہتی: آپ روزے نہیں رکھیں گے اور آپ اکثر روزے شعبان میں رکھتے تھے۔''

فوائد :......۱۔ مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں: (احادیث الباب دلیل ہیں کہ) نفل اعمال میں معین اوقات سے مختص نہیں، بلکہ ان کا مدار ارادہ ونشاط پر ہے (چنانچہ جب طبیعت میں نشاط ہو تو بلا تعیین نفلی اعمال کیے جا سکتے ہیں)

(شرح ابن بطال: ۷/ ۱۳۵)

۲۔ نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ احادیث الباب دلیل ہیں کہ ہر مہینے میں نفلی روزے رکھنا مستحب فعل ہے۔

۳۔ نفلی روزے معین اوقات سے مختص نہیں بلکہ رمضان، عید اور ایام تشریق کے سوا سال بھر ہی نفلی روزے رکھنا جائز ہیں۔ (شرح النووی: ٤/ ١٦١)

۱۸۷..... بَابُ ذِكْرِ مَا أَعَدَّ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْغُرَفِ لِمُدَاوِمِ صِيَامِ التَّطَوُّعِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

ہمیشہ نفلی روزے رکھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے جنت میں جو بالا خانے تیار کر رکھے ہیں، ان کا بیان بشرطیکہ روایت صحیح ہو

فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ أَبِيْ شَيْبَةَ الْكُوْفِيِّ، وَ لَيْسَ هُوَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمُلَقَّبِ بِعبَادِ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ وَ الزُّهْرِيِّ وَ غَيْرِهِمَا هُوَ صَالِحُ الْحَدِيْثِ، مَدَنِيٌّ سَكَنَ وَاسِطَ، ثُمَّ انْتَقَلَ إِلَى الْبَصْرَةِ، وَ لَسْتُ أَعْرِفُ ابْنَ مُعَانِقٍ وَ لَا أَبَا مُعَانِقٍ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ .

(۲۱۳۵) اسنادہ حسن.

کیونکہ عبدالرحمان بن اسحاق کوفی کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے، اور یہ عبدالرحمان بن اسحاق وہ نہیں ہے جن کا لقب عباد ہے، اور جس نے سعید مقبری اور امام زہری سے روایت بیان کی ہے وہ صالح الحدیث ہے۔ مدنی ہے اور واسط میں رہائش پذیر تھا۔ پھر بصرہ منتقل ہوگیا اور میں ابن معانق اور اس کے والد معانق کو نہیں جانتا۔ جس سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت بیان کی ہے۔

٢١٣٦۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمَّا خَبرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ أَبِيْ شَيْبَةَ، فَإِنَّ ابْنَ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ.........

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفاً يُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا، وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا)). فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لِمَنْ هِيَ؟ قَالَ: ((هِيَ لِمَنْ قَالَ طَيِّبَ الْكَلَامِ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَدَامَ الصِّيَامَ، وَقَامَ لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)).

''حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک جنت میں ایسے بالا خانے ہیں کہ ان کے بیرونی حصے کا نظارہ اندر سے کیا جاسکتا ہے اور اندر سے بیرونی حصہ دکھائی دیتا ہے۔'' تو ایک اعرابی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! یہ بالا خانے کس کے لیے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''یہ اس کے لیے ہیں جو پاکیزہ شیریں گفتگو کرتا ہے، بھوکوں کو کھانا کھلاتا ہے، ہمیشہ روزے رکھتا ہے اور رات کو اس وقت اللہ کی رضا کے لیے نفل پڑھتا ہے جبکہ لوگ سوئے ہوتے ہیں۔''

٢١٣٧۔ وَأَمَّا خَبرُ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ. قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنِ ابْنِ مُعَانِقٍ، أَوْ.........

أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرْفَةً قَدْ يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَلَانَ الْكَلَامَ، وَتَابَعَ

''حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا بیرونی منظر اندر سے دیکھا جاسکتا ہے اور اندرونی نظارہ باہر سے دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بالا خانے اس شخص کے لیے تیار کیے ہیں جو کھانا کھلاتا ہے، نرم گفتگو کرتا ہے،

(٢١٣٦) حسن: هداية الرواة: ١١٨٩ ـ سنن ترمذى، كتاب البر والصلة، باب ما جاء فى قول المعروف، حديث: ١٩٨٤ ـ عبدالله بن احمد فى الزيادات على المسند: ١/١٥٥.

(٢١٣٧) حسن لغيره: مصنف عبدالرزاق: ٢٠٨٨٣ ـ مسند احمد: ٣٤٣/٤ ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٩.

الصِّيَامَ، وَ صَلَّى بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ)) .

پے در پے روزے رکھتا ہے اور رات کو نفل نماز پڑھتا ہے جبکہ لوگ سوئے ہوتے ہیں۔"

۱۸۸..... بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الْمَلَائِكَةِ عِنْدَ أَكْلِ الْمُفْطِرِيْنَ عِنْدَهُ

روزہ دار کے پاس روزہ نہ رکھنے والے کھائیں تو فرشتے روزے دار کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں

۲۱۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ مَوْلَاةٍ يُقَالُ لَهَا: لَيْلَى ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عَمَّارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ۔ يَعْنِيْ جَدَّةَ.........

حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَ هِيَ صَائِمَةٌ، فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ: ((تَعَالِيْ، فَكُلِيْ)) . فَقَالَتْ: إِنِّيْ صَائِمَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الصَّائِمُ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ)) .

"جناب حبیب بن زید کی دادی حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ روزے سے تھیں۔ انہوں نے آپ کو کھانا پیش کیا تو آپ نے فرمایا: "تم بھی آ جاؤ اور کھانا کھالو۔" انہوں نے عرض کی: "میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔" تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب روزے دار کے پاس کھانا کھایا جائے تو فرشتے اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔"

۲۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى۔ يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ۔ عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَبِيْبٍ ، أَوْ حَبِيْبِ الْأَنْصَارِيِّ۔ شَكَّ عَلِيٌّ قَالَ: سَمِعْتُ مَوْلَاةً لَّنَا يُقَالُ لَهَا: لَيْلَى ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ عَمَّارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ بِمِثْلِهِ سَوَاءٌ . وَ زَادَ حَتّٰى يَفْرُغُوْا، أَوْ يَقْضُوْا أَكْلَهُ . شُعْبَةُ شَكَّ . قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ وَكِيْعٌ: حَبِيْبُ

"جناب علی بن خشرم کی سند سے حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے مذکورہ بالا کی مثل مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ بیان کیا ہے۔ "حتیٰ کہ وہ کھانے سے فارغ ہو جائیں، یا وہ کھانا ختم کرلیں۔" امام شعبہ کو شک ہے کون سے الفاظ کہے تھے۔"

۲۱٤۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ.........

(۲۱۳۸) اسناده ضعيف : لیلیٰ راویہ مجہولہ ہے۔ سنن ترمذى، كتاب الصوم، باب ما جاء فى فضل الصائم اذا اكل عنده، حديث : ۷۸٤۔ سنن ابن ماجه : ۱۷٤۸۔ صحيح ابن حبان : ۳٤۲۱.

(۲۱۳۹) اسناده ضعيف ايضا : انظر الحديث السابق.

(۲۱٤۰) اسناده ضعيف : انظر الحديث السابق۔ الضعيفه : ۱۳۳۲.

عَنْ لَيْلٰى، عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((الصَّائِمُ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يُمْسِيَ .

''حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب روزہ نہ رکھنے والے روزے دار کے پاس کھاتے ہیں تو فرشتے اس کے لیے شام تک دعائیں کرتے ہیں۔''

۱۸۹..... بَابٌ: الرُّخْصَةُ فِيْ صَوْمِ التَّطَوُّعِ

نفلی روزہ رکھنے کی رخصت کا بیان

وَإِن لَّمْ يُجْمِعِ الْمَرْءُ عَلَى الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ، وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: لَا صِيَامَ لِمَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ، صَوْمُ الْوَاجِبِ دُوْنَ صَوْمِ التَّطَوُّعِ .

اگرچہ آدمی نے رات کے وقت روزے کی نیت نہ بھی کی ہو اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: ''جس نے رات کے وقت روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہے'' سے آپ کی مراد فرض روزہ ہے، نفلی روزہ مراد نہیں۔

۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّ أَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ نِالرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ طَعَامَنَا فَجَاءَ يَوْمًا فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ؟)) . فَقُلْتُ: لَا . فَقَالَ: ((إِنِّيْ صَائِمٌ)) .

''حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے کھانے کو پسند فرماتے تھے۔ پس ایک دن آپ تشریف لائے تو فرمایا: ''کیا تمہارے پاس اس کھانے سے کچھ ہے؟ تو میں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ نے فرمایا ''(پھر) میں روزے سے ہوں۔''

۲۱۴۲۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ ذَكَرْنَا أَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ وَ أَمْرِهِ بِالصَّوْمِ مَن لَّمْ يَجْمَعْ صِيَامَهُ مِنَ اللَّيْلِ فِيْ أَبْوَابِ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہم نے عاشوراء کے روزے کے ابواب میں عاشوراء کے روزے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی احادیث بیان کردی ہیں۔ جن میں آپ کا یہ حکم بھی ہے کہ جس شخص نے رات کو نیت نہیں بھی کی وہ بھی

(۲۱۴۱) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب جواز صوم النافلة بنية من النهار، حدیث: ۱۱۵۴۔ سنن ابی داود: ۲۴۵۵۔ سنن ترمذی: ۷۳۴۔ سنن نسائی: ۲۳۲۸۔ مسند الحمیدی: ۱۹۰، ۱۹۱۔

(۲۱۴۲) تقدم برقم: ۲۰۹۲، ۲۰۹۳۔

عاشوراء کا روزہ رکھے۔“

۱۹۰..... بَابُ إِبَاحَةِ الْفِطْرِ فِيْ صَوْمِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ مَضْيِ بَعْضِ النَّهَارِ، وَ الْمَرْءُ نَاوٍ لِّلصَّوْمِ فِيْمَا مَضٰى مِنَ النَّهَارِ

دن کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد نفلی روزہ کھولنے کے جواز کا بیان، اگرچہ گزرے ہوئے دن میں آدمی کی نیت روزے کی ہو

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ (ح) وَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) قُلْنَا: لَا۔ قَالَ: ((فَإِنِّيْ إِذًا صَائِمٌ)). قَالَتْ: ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا اٰخَرَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَخَبَأْنَا لَكَ، فَقَالَ: ((أَدْنِيْهِ، فَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا))، فَأَكَلَ. هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ.

”عائشہ بنت طلحہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ”ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو پوچھا: ”کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر میں روزے سے ہوں۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”پھر ایک دن آپ تشریف لائے تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں حیس کا تحفہ دیا گیا ہے اور ہم نے آپ کے لیے سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اسے لے آؤ، میں نے روزے کی حالت میں صبح کی تھی۔“ پھر آپ نے وہ کھالیا۔“ یہ جناب وکیع کی روایت ہے۔

فوائد :...... نفلی روزہ کے لیے رات کو نیت کرنا صحت روزہ کی شرط نہیں، بلکہ نفلی روزہ کے لیے دن کے وقت نیت کرنا بھی جائز ہے۔

۲۔ اگر نفلی روزہ کی نیت نہ ہو اور کھانے کو کوئی چیز میسر نہ ہو تو روزے کا اہتمام کرنا جائز ہے اور ایسا روزہ مقبول ہے۔

۱۹۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُفْطِرَ فِيْ صَوْمِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ دُخُوْلِهِ فِيْهِ مُجْمِعًا عَلٰى صَوْمِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ رَأَى إِيْجَابَ إِعَادَةِ صَوْمِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ عَلَيْهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نفلی روزہ رکھنے کے بعد، اس دن کے روزے کی نیت کرنے کے بعد کھولنا جائز ہے، ان علماء کے مذہب کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ اس پر اس روزے کی قضا ادا کرنا واجب ہے

(۲۱۴۳) تقدم تخريجه برقم: ۲۱۴۱۔

٢١٤٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى، عَنْ عَوْنِ بْنِ............

أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخَى بَيْنَ سَلْمَانَ وَ أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَجَاءَ سَلْمَانُ يَزُورُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَوَجَدَ أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ فَقَالَتْ: إِنَّ أَخَاكَ لَيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا . زَادَ يُوسُفُ: يَصُومُ النَّهَارَ وَ يَقُومُ اللَّيْلَ، قَالَا: فَلَمَّا جَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَرَحَّبَ بِهِ، وَ قَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ لَهُ: كُلْ . فَقَالَ: أَوَلَسْتَ أَطْعَمُ؟ فَقَالَ: مَا أَنَا بِاٰكِلٍ حَتّٰى تَأْكُلَ . فَأَكَلَ مَعَهُ، وَبَاتَ عِنْدَهُ . فَلَمَّا كَانَ اٰخِرُ اللَّيْلِ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، فَحَبَسَهُ سَلْمَانُ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْفَجْرِ، قَالَ: قُمِ الْاٰنَ . فَقَامَا فَصَلَّيَا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ لِأَهْلِكَ وَ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ . فَأَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((صَدَقَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ)) .

”حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم کیا تھا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لیے آئے تو انہوں نے حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو انہوں نے اس سے پوچھا: ”تمہیں کیا ہوا ہے (اس قدر بد حال کیوں ہو؟) اس نے جواب دیا: ”تمہارے بھائی کو دنیا سے کچھ غرض نہیں ہے (اس لیے مجھے بھی بننے سنورنے کی ضرورت نہیں) جناب یوسف کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ”وہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو نفل پڑھتا رہتا ہے۔ پھر جب ابوالدرداء رضی اللہ عنہ گھر آئے تو انہوں نے حضرت سلمان کو خوش آمدید کہا اور انہیں کھانا پیش کیا اور کہا: کھایئے۔ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نہیں کھائیں گے اور میں کھالوں؟ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔ تو انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانا کھایا اور انہیں کے ہاں رات بسر کی۔ پھر جب رات کا آخری پہر ہوا تو حضرت ابودرداء نماز پڑھنے کے لیے اٹھنے لگے تو حضرت سلمان نے انہیں روک دیا۔ پھر جب فجر کا وقت قریب ہوا تو فرمایا: اب اٹھو، چنانچہ وہ دونوں اٹھے اور نماز تہجد ادا کی تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: بے شک تم پر تمہارے رب کا حق ہے، اور تمہاری جان کا بھی حق ہے اور تمہارے گھر والوں اور

(٢١٤٤) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب من اقسم علی اخیه لیفطر، حدیث: ١٩٦٨ـ سنن ترمذی، کتاب الزهد، باب (٦٣)، حدیث: ٢٤١٣ـ صحیح ابن حبان: ٣٢٠.

تمہارے مہمان کا بھی حق ہے، تو ہر حق والے کو اس کا حق ادا
کرو۔ پھر جب نبی کریم ﷺ کو اس بات سے آگاہ کیا گیا تو
آپ نے فرمایا: ''سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بالکل سچ فرمایا ہے۔''

فوائد :......١۔ زوال آفتاب سے قبل سورج چڑھنے کے بعد نفلی روزہ کی نیت کرنا جائز ہے۔ جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔

٢۔ نفلی روزہ توڑنا جائز ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ١٥٧) ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَلصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْرُ نَفْسِهِ، اِنْ شَاءَ صَامَ، وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ)) ''نفلی روزہ دار اپنے نفس کا امیر ہے، اگر چاہے تو روزہ رکھے اور اگر چاہے تو روزہ افطار کر دے۔'' لہٰذا نفلی روزے دار کا روزہ ترک کرنا جائز و مباح ہے اور اس عمل سے نہ وہ گناہ گار رہتا ہے اور نہ اس پر قضا لازم آتی ہے۔ (صحیح الجامع الصغیر: ٣٨٥٤)

فوائد :......مہمان کے اصرار پر نفلی روزہ توڑنا جائز ہے۔ خواہ روزہ دار نے روزہ جاری رکھنے کی نیت کی ہو۔ اس عمل سے وہ گناہ گار نہیں ہوتا اور نہ اس پر روزہ کی قضا لازم آتی ہے۔

١٩٢..... بَابُ تَمْثِيْلِ الصَّوْمِ فِي الشِّتَاءِ بِالْغَنِيْمَةِ الْبَارِدَةِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الشَّيْءَ قَدْ يُشَبَّهُ بِمَا يُشْبِهُهُ فِيْ بَعْضِ الْمَعَانِيْ لَا فِيْ كُلِّهَا

موسم سرما کے روزوں کو ٹھنڈی غنیمت سے تشبیہ دینا اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ مشبہ کو مشبہ بہ سے جزوی تشبیہ ہوتی ہے، کلی تشبیہ نہیں ہوتی

٢١٤٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ نُمَيْرِ بْنِ عُرَيْبٍ الْعَبَسِيِّ..........

عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَلْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ)) .

''حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ٹھنڈی غنیمت سردیوں کے روزے ہیں۔''

١٩٣..... جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ الْأَيَّامِ وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَنْهٰى عَنِ الشَّيْءِ، وَ يَسْكُتُ عَنْ غَيْرِهِ غَيْرَ مُبِيْحٍ لِّمَا سَكَتَ عَنْهُ

دنوں کے ذکر کے ابواب کا مجموعہ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کبھی ایک چیز سے منع فرما دیتے ہیں جبکہ دوسری چیز کو جائز قرار دیئے بغیر اس سے خاموشی اختیار کرتے ہیں

(٢١٤٥) اسناده ضعيف لا رسالہ: سنن ترمذی، كتاب الصوم، باب ما جاء في الصوم في الشتاء، حديث: ٧٩٧۔ مسند احمد: ٤/٢٣٥.

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَجَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ النَّحْرِ فِي الْأَخْبَارِ الَّتِي رُوِيَتْ عَنْهُ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِهِمَا، وَ لَمْ يَكُنْ فِي نَهْيِهِ عَنْ صَوْمِهِمَا إِبَاحَةُ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ إِذْ قَدْ نَهٰى أَيْضاً عَنْ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ فِي غَيْرِ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ الَّتِي نَهٰى فِيْهَا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ الْأَضْحٰى .

نبی کریم ﷺ سے مروی روایات میں آپ نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ان دو دنوں میں روزے کی ممانعت میں ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اباحت و جواز موجود نہیں ہے۔ کیونکہ آپ نے دیگر احادیث میں ایام تشریق میں بھی روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

٢١٤٦ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ، فِيْهِمْ عُمَرُ، وَ أَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ: يَوْمِ الْفِطْرِ، وَ يَوْمِ النَّحْرِ . حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبِيْ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس چند پسندیدہ لوگوں نے گواہی دی، ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں، اور میرے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے۔ اور آپ نے دو دن، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے بیان کی ہے۔''

فوائد :......١۔ امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن کا روزہ رکھنا حرام ہے۔ خواہ روزہ دار ان دونوں میں نذر، نفل، کفارہ یا کوئی اور روزہ رکھے ان دنوں میں ہر حالت میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ پھر اگر کوئی شخص عمداً ان دنوں کے روزوں کی نذر مانے تو شافعی اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ نہ ایسے شخص کی نذر منعقد ہوگی اور نہ اس پر ان روزوں کی قضا لازم آئے گی۔ (شرح النووی: ٨/ ١٤)

[٢١٤٦] صحيح بخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر، حديث: ٥٨١ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها، حديث: ٨٢٦ـ مختصراً بذكر الصلاة.

۲۔ شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عیدین کے روزوں کی ممانعت کی حکمت یہ ہے کہ ان دنوں میں روزہ رکھنا بندوں کا اللہ تعالیٰ کی ضیافت سے اعراض ہے۔ جو اس نے اپنے بندوں کے لیے تیار کی ہے۔ (نیل الاوطار: ٤/ ٢٧٨)

۱۹۴..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ بِدَلَالَةٍ بِتَصْرِيحِ نَهْيٍ

صریح ممانعت کے بغیر ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

٢١٤٧۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ حَكَمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ ....

عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أُمِّهِ، أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ، قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَلِيٍّ عَلَى بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْبَيْضَاءَ فِي شِعْبِ الْأَنْصَارِ وَ هُوَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ أَيَّامُ صَوْمٍ إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَ شُرْبٍ)).

''جناب مسعود بن حکم اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتی ہیں گویا کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ سفید خچر پر سوار انصار کی گھاٹی میں دیکھ رہی ہوں، اور وہ کہہ رہے ہیں: ''اے لوگو! بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''صورت حال یہ ہے کہ یہ روزے رکھنے کے دن نہیں ہیں، بلاشبہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔''

۱۹۵..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صِيَامِ التَّشْرِيقِ بِتَصْرِيحِ نَهْيٍ

ایام تشریق میں روزے رکھنے کی صریح ممانعت کا بیان

٢١٤٨۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ..........

عَنِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: دَعَا أَعْرَابِيًّا إِلَى طَعَامِهِ، وَ ذٰلِكَ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: إِنِّي صَائِمٌ. فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَنْهَى عَنْ صِيَامِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ.

''جناب مطلب سے مروی ہے کہ انہوں نے عید الاضحیٰ کے دن کے بعد ایک اعرابی کو کھانے کی دعوت دی تو اعرابی کہنے لگا: ''میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔'' تو حضرت مطلب نے فرمایا: ''بے شک میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دنوں کا روزہ رکھنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔''

٢١٤٩۔ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ أَبَاهُ وَ شُعَيْبًا أَخْبَرَاهُمْ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ

(٢١٤٧) صحیح: سنن کبریٰ نسائی: ٢٨٩٩۔ مسند احمد: ٩٢/١۔ مستدرك حاكم: ٤٣٤/١، ٤٣٥.

(٢١٤٨) صحیح: سنن کبریٰ نسائی: ٢٩١١۔ مسند عبد بن حمید: ٨٣٠۔ وفیه عبدالله بن عمرو رضی الله عنهما.

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ..........

عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلٰى عُقَيْلٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ عَلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَ ذٰلِكَ الْغَدُ أَوْ بَعْدَ الْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحٰى، فَقَرَّبَ إِلَيْهِمْ عَمْرٌو طَعَامًا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِنِّي صَائِمٌ. فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: أَفْطِرْ، فَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامُ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِفِطْرِهَا، وَ يَنْهٰى عَنْ صِيَامِهَا. فَأَفْطَرَ عَبْدُ اللّٰهِ فَأَكَلَ، وَ أَكَلْتُ مَعَهُ.

''حضرت عقیل کے آزاد کردہ غلام ابومرہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت عبداللہ، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عید الاضحیٰ کے دوسرے یا تیسرے دن حاضر ہوئے، تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں کھانا پیش کیا تو حضرت عبداللہ نے عرض کی: میں روزے سے ہوں تو حضرت عمرو نے انہیں کہا: روزہ کھول لو۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور ان دنوں کا روزہ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔ اس پر حضرت عبداللہ نے روزہ کھول لیا اور کھانا کھالیا اور میں نے بھی ان کے ساتھ کھانا کھایا۔''

فوائد:......ا۔ ایام تشریق میں روزے رکھنا حرام ہیں، شافعی، ابن منذر اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۲۔ مالک، اوزاعی، اسحاق اور شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ حج تمتع کرنے والا اگر قربانی نہ پاتا ہو تو اس کے سوا ایام تشریق کے روزے کسی بھی شخص کے لیے جائز نہیں ہیں۔

۳۔ ایام تشریق میں کثرت سے ذکر واذکار اور تکبیرات کہنا مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۷)

۱۹۲..... بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا نُهِيَ عَنْهُ

عمر بھر روزہ رکھنے کی ممانعت کی علت ذکر کیے بغیر اس کی ممانعت کا بیان

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَ أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ..........

عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِيْهِ. أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَامَ الدَّهْرَ مَا صَامَ وَ مَا أَفْطَرَ، أَوْ لَا صَامَ وَ لَا أَفْطَرَ)).

''جناب مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے عمر بھر روزے رکھے اس نے نہ روزے رکھے اور نہ روزے چھوڑے۔ یا اس نے نہ روزے رکھے اور نہ روزے چھوڑے۔''

(۲۱۴۹) اسناده صحيح: سنن ابی داود، كتاب الصيام، باب صيام ايام التشريق، حديث: ۲۴۱۸۔ مسند احمد: ۱۹۷/۴۔ سنن الدارمی: ۱۷۶۷.

(۲۱۵۰) اسناده صحيح: سنن نسائی، كتاب الصيام، باب النهی عن صيام الدهر، حديث: ۲۳۸۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۰۵۔ مسند احمد: ۲۴/۴۔ سنن الدارمی: ۱۷۴۴.

فوائد:......سال بھر کے مسلسل روزے رکھنا مکروہ فعل ہے۔(فتح الباری: ٦/ ٢٥٠)

٢۔ مسلسل روزے رکھنے سے بدن انسانی میں پیدا ہونے والے ضعف کے سبب اس عمل میں دوام باقی نہیں رہتا اور انسان اکتاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ بالخصوص بڑھاپے میں تو یہ عمل مشکل بن جاتا ہے۔ لہٰذا اعمال میں اعتدال بہتر ہے۔

٣۔ زمانہ بھر کے روزے اس لیے مکروہ ہیں کہ یہ مشقت، ضعف اور بیویوں سے کٹ جانے کا باعث ہیں۔

(المغنی: ٦/ ١٨٢)

٢١٥١۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أَخْبَرَنَا الْجَرِيرِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَيَاسٍ الْجَرِيرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الشِّخِّيرِ، عَنْ مُطَرِّفٍ.........

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارَ الدَّهْرِ، قَالَ: ((لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ)) . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ، قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ مَشْهُورٌ وَّ أَمَّا فِي الصَّوْمِ فَقَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ فَهُوَ غَرِيبٌ .

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: ''فلاں شخص ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''اس نے روزے رکھے اور نہ روزے چھوڑے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت قتادہ کی سند سے حضرت ابوالعالیہ سے نماز کی ممانعت کے بارے میں روایت مشہور ہے لیکن روزوں کے بارے میں ممانعت کی روایت ان کی سند سے غریب ہے۔ (مشہور نہیں ہے)۔''

١٩٧..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ

اس علت کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے عمر بھر کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

٢١٥٢۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَلَمْ أُخْبَرْ

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا مجھے خبر نہیں دی گئی کہ تم ساری رات

(٢١٥١) اسناده صحيح: سنن نسائی، كتاب الصيام، باب النهى عن صيام الدهر، حديث: ٢٣٨١۔ مسند احمد: ٤/ ٤٢٦، ٤٣١۔ صحيح ابن حبان: ٣٥٧٤.

(٢١٥٢) صحيح بخاری، كتاب التهجد، باب (٢٠)، حديث: ١١٥٣۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب النهى عن صوم الدهر، حديث: ١٨٨/ ١١٥٩۔ سنن نسائی: ٢٤٠٢۔ مسند احمد: ٢/ ١٨٥.

أَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَ تَصُوْمُ النَّهَارَ))؟ قُلْتُ إِنِّي لَأَفْعَلُ . قَالَ: ((وَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ ، وَ نَفَهَتْ نَفْسُكَ ، وَ إِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا ، وَ لِأَهْلِكَ حَقًّا ، وَ لِعَيْنِكَ حَقًّا ، فَنَمْ وَ قُمْ وَ صُمْ ، وَ أَفْطِرْ))، مَعْنًى وَاحِدًا . هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ . وَ لَمْ يَقُلِ الْمَخْزُوْمِيُّ: وَ لَا تَفْعَلْ .

نفل نماز پڑھتے ہو اور دن کو (روزانہ) روزہ رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ میں ایسے ہی کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ایسے مت کرو، جب تم ایسے عمل کرو گے تو تمہاری آنکھیں کمزور ہو کر دھنس جائیں گی اور تمہارا نفس تھکاوٹ و اکتاہٹ کا شکار ہو جائے گا اور بے شک تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا بھی حق ہے، اس لیے سویا بھی کرو اور نماز بھی پڑھ لیا کرو، روزے بھی رکھو اور ناغہ بھی کیا کرو۔“ یہ جناب عبد الجبار کی حدیث ہے اور جناب مخزومی کی روایت میں: ”ایسے مت کرو“ کے الفاظ نہیں ہیں۔“

١٩٨..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ صَوْمِ الدَّهْرِ إِذَا أَفْطَرَ الْمَرْءُ الْأَيَّامَ الَّتِيْ زُجِرَ عَنِ الصِّيَامِ فِيْهِنَّ

عمر بھر روزے رکھنے کی رخصت جبکہ آدمی ممنوعہ دنوں کے روزے نہ رکھے

٢١٥٣ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ أَنَسٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ أَسْرُدُ الصَّوْمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَصُوْمُ وَ لَا أُفْطِرُ أَفَأَصُوْمُ فِي السَّفَرِ ؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَ إِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ .

”حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مسلسل روزے رکھا کرتا تھا تو میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! بے شک میں بغیر ناغہ کیے مسلسل روزے رکھتا ہوں تو کیا میں سفر میں روزہ رکھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میں نے اس روایت کے دیگر طرق ایک اور مقام پر بیان کیے ہیں۔“

فوائد :......١۔ اس حدیث سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ زمانہ بھر کے مسلسل روزے رکھنا مکروہ نہیں۔ لیکن اس

(٢١٥٣) صحيح: سنن نسائي، كتاب الصيام، باب ذكر الاختلاف على سليمان بن يسار، حديث ٢٢٩٨ـ مسند احمد: ٤/٤٣٤ـ وقدم تقدم برقم: ٢٠٢٦.

حدیث سے یہ استدلال درست نہیں کیونکہ روزوں میں تسلسل زمانہ بھر کے ہمیشہ روزے نہ رکھنے پر بھی صادق آتا ہے۔

(فتح الباری: ٦/ ١٩٦)

٢۔ سفر میں روزہ رکھنا اور روزہ ترک کرنا دونوں صورتیں جائز ہیں۔

١٩٩..... بَابُ فَضْلِ صِيَامِ الدَّهْرِ إِذَا أَفْطَرَ الْأَيَّامَ الَّتِي زُجِرَ عَنِ الصِّيَامِ فِيْهَا

عمر بھر کے روزوں کی فضیلت کا بیان جبکہ ممنوعہ دنوں کے روزے نہ رکھے

٢١٥٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَّ أَبُوْ مُوْسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْ تَمِيْمَةَ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ يَعْنِي.........

أَبَا مُوْسٰى. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضُيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ هٰكَذَا))، وَ عَقَدَ تِسْعِيْنَ.

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے عمر بھر کے روزے رکھے اس پر جہنم اس طرح تنگ کردی جاتی ہے'' اور آپ نے نوے کا عدد بنا کر انگلی کو گرہ لگا کر دکھائی۔''

٢١٥٥۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ.........

عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الَّذِيْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ تُضَيَّقُ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ تَضْيِيْقَ هٰذِهِ)) وَ عَقَدَ تِسْعِيْنَ. قَالَ ابْنُ بَزِيْعٍ: فِي الَّذِيْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ، وَ قَالَ: وَ عَقَدَ التِّسْعِيْنَ. سَمِعْتُ أَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ: اسْمُ أَبِيْ تَمِيْمَةَ طُرَيْفُ بْنُ مُجَالِدٍ، سَمِعَهُ مِنْ مَّسْلَمَةَ بْنِ الصَّلْتِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَهْضَمٍ الْهُجَيْمِيِّ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يُسْنِدْ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرُ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ. قَالَ

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ شخص جو زمانہ بھر ہمیشہ روزہ رکھتا ہے تو اس پر جہنم اس طرح تنگ کردی جاتی ہے جس طرح یہ تنگ ہے۔'' اور آپ نے نوے کا عدد بناتے ہوئے انگلیوں میں گرہ لگائی۔'' جناب ابن بزیع کی روایت میں ہے: ''اس شخص کے بارے میں جو زمانہ بھر روزے رکھتا ہے۔'' اور کہا: ''نوے کی گرہ لگا کر دکھائی۔'' امام صاحب کہتے ہیں: ''میں نے ابوموسیٰ سے سنا وہ فرما رہے تھے: ''ابوتمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے اور اس نے مسلمہ بن صلت اور جهضم الهجيمى سے روایات سنی ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس روایت کو

(٢١٥٤) صحيح: سنن كبرىٰ نسائى (تحفة: ٩٠١١)، مسند احمد: ٤/ ٥٤۔ مسند عبد بن حميد: ٥٦٤۔ سنن كبرىٰ بيهقى: ٤/ ٢٠٠.

(٢١٥٥) اسناده صحيح: انظر الحديث السابق.

أَبُو بَكْرٍ: سَأَلْتُ الْمُزَنِيَّ عَنْ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَقَالَ: يُشْبِهُ أَن يَّكُوْنَ عَلَيْهِ مَعْنَاهُ، أَيْ: ضُيِّقَتْ عَنْهُ جَهَنَّمُ، فَلَا يَدْخُلُ جَهَنَّمَ وَ لَا يُشْبِهُ أَن يَّكُوْنَ مَعْنَاهُ غَيْرَ هٰذَا، لِأَنَّ مَنِ ازْدَادَ لِلّٰهِ عَمَلًا وَ طَاعَةً ازْدَادَ عِنْدَ اللّٰهِ رِفْعَةً، وَ عَلَيْهِ كَرَامَةٌ، وَ إِلَيْهِ قُرْبَةٌ هٰذَا مَعْنٰى جَوَابِ الْمُزَنِيِّ .

قتادہ سے صرف ابن ابی عدی نے سعید کے واسطے سے مسند بیان کیا ہے۔" امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "میں نے امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کا معنی پوچھا تو انہوں نے فرمایا: "ممکن ہے اس کا معنی یہ ہو کہ اس شخص سے جہنم تنگ کردی جائے گی لہٰذا وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور اس کے علاوہ اس کا کوئی معنی نہیں ہوسکتا کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے زیادہ عمل کرتا ہے اور اطاعت و فرمانبرداری میں آگے بڑھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام و مرتبہ، عزت و کرامت اور قرب میں بھی زیادہ ہوگا۔ یہ امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ کے جواب کا معنی ہے۔"

فوائد :......ا۔ جو شخص زمانے بھر کے روزوں کی طاقت رکھتا ہے اور عیدین، ایام تشریق اور دیگر ممنوعہ روزوں سے اجتناب کرے تو وہ واقعی جہنم سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

۲۔ شافعی اور اصحاب شافعی کا مذہب ہے کہ عیدین اور ایام تشریق کے سوا مسلسل روزے رکھنا جائز ہیں مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہیں۔ بشرطیکہ اس عمل سے کوئی حق فوت نہ ہو۔ اور اسے سخت تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔

(تحفة الاحوذی: ۲/ ۳۰۹)

۲۱۵۶۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ جُشَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ..........

زُرْعَةَ بْنُ ثَوْبٍ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ: كُنَّا نَعُدُّ أُوْلٰئِكَ فِيْنَا مِنَ السَّابِقِيْنَ . قَالَ: وَ سَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ يَوْمٍ وَّ فِطْرِ يَوْمٍ، فَقَالَ: لَمْ يَدَعْ ذٰلِكَ لِصَائِمٍ مَصَاماً، وَ سَأَلْتُهُ عَنْ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، قَالَ: صَامَ ذٰلِكَ الدَّهْرَ وَ أَفْطَرَهُ .

"جناب زرعہ بن ثوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عمر بھر کے روزوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: "ہم ایسے لوگوں کو ہم میں سے نیک اعمال میں سبقت لے جانے والے شمار کرتے تھے۔ کہتے ہیں: "تو میں نے ان سے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن ناغہ کرنے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے جواب دیا: "اس نے روزے دار کے لیے کوئی روزہ چھوڑا ہی نہیں (گویا سارے ہی رکھ لیے ہیں) اور میں نے ان سے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کے

(۲۱۵٦) اسنادہ ضعیف: زرعہ بن ایوب مجہول الحال راوی ہے۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۲۰۱/٤.

بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا اس شخص نے عمر بھر روزے رکھ لیے اور ناغہ بھی کر لیا۔"

٢٠٠..... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مُجْمَلَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ

نبی کریم ﷺ سے جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کے بارے میں مروی مجمل غیر مفسر روایت کا بیان

٢١٥٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ.........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو الْقَارِيَّ يَقُوْلُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: وَ هُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ مَا أَنَا نُهِيْتُ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ نَهٰى عَنْهَا . قَالَ سَعِيْدٌ: عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ، وَ لَمْ يَقُلْ: وَ هُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ .

"جناب عبداللہ بن عمرو القاری بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے فرما رہے تھے: "ربِ کعبہ کی قسم! جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے میں نے منع نہیں کیا۔ رب کعبہ کی قسم! محمد ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔" جناب سعید نے بھی یہ روایت یحییٰ بن جعدہ کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمرو القاری سے بیان کی ہے۔ مگر یہ لفظ بیان نہیں کیے: "جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔"

٢٠١..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ فِي النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ عَنْهُ إِذَا أَفْرَدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالصِّيَامِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُصَامَ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ

جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت کرنے والی روایت کی مفسر روایت کا بیان۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ ممانعت اس وقت ہے جب اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ رکھا جائے اور اس سے پہلے یا بعد میں روزہ نہ رکھا جائے۔

٢١٥٨۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(٢١٥٧) صحیح: سنن کبریٰ نسائی: ٢٧٥٧۔ مسند احمد: ٢/ ٢٤٨۔ مسند الحمیدی: ١٠١٧، ١٠١٨۔

(٢١٥٨) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم الجمعة، حدیث: ١٩٨٥۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب کراهة افراد یوم الجمعة، حدیث: ١١٤٤۔ سنن ابی داود: ٢٤٢٠۔ سنن ترمذی: ٧٤٣۔ سنن ابن ماجه: ١٧٢٣۔ صحیح ابن حبان: ٣٦٠٥۔

((لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَ قَبْلَهُ يَوْمٌ أَوْ بَعْدَهُ يَوْمٌ)).

نے فرمایا: ”صرف جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھو، الا یہ کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔“

٢١٥٩۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِيْهِ.

”امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ روایت عمر بن حفص کی سند سے بیان کی ہے۔“

٢١٦٠۔ وَ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِيْ شَيْبَةَ وَ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ.

”امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ روایت ابوبکر بن ابی شیبہ اور یحییٰ بن یحییٰ کی سند سے روایت کی ہے۔“

فوائد:......ا۔ (احادیث الباب دلیل ہیں کہ) جمعہ کا منفرد روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ البتہ عادت کے مطابق جمعہ کا روزہ آ جائے یا جمعہ سے پہلے یا بعد میں ایک دن مزید روزہ رکھ لیا جائے تو یہ عمل مکروہ نہیں۔ مثلاً عادت کا روزہ یوں کہ کوئی شخص یہ نذر مانے کہ وہ مریض کے شفا کے دن کا ہمیشہ روزہ رکھے گا اور شفا یابی کا دن جمعہ ہو تو اس دن روزہ رکھنا مکروہ نہیں۔

۲۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے روزہ کی ممانعت میں حکمت یہ ہے۔ جمعہ کا دن ذکر و دعا، غسل، نماز کے لیے جلدی جانے، نماز جمعہ کے انتظار، خطبہ کو بغور سننے اور دیگر عبادت اور اذکار کی کثرت کا دن ہے، لہٰذا اس دن روزہ چھوڑنا افضل ہے اور ان وظائف کی ادائیگی میں زیادہ معاون ہے۔ (شرح النووی: ٨/ ١٩)

٢٠٢..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيْدٍ، وَ أَنَّ النَّهْيَ عَنْ صِيَامِهِ إِذْ هُوَ عِيْدٌ، وَ الْفَرْقُ بَيْنَ الْجُمُعَةِ وَ بَيْنَ الْعِيْدَيْنِ الْفِطْرِ وَ الْأَضْحٰى، إِذَا جَاءَ بِنَهْيِ صَوْمِهِمَا مُفْرَداً، وَ لَا مَوْصُوْلاً بِصِيَامٍ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جمعہ کا دن عید کا دن ہے اور جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت اس کے عید ہونے کی وجہ سے ہے اور جمعہ اور عیدین، عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں فرق یہ ہے کہ ان دونوں میں روزے کی ممانعت اس طرح آئی ہے کہ ان سے ایک دن پہلے یا بعد میں بھی روزہ رکھ کر ان کا روزہ نہیں رکھا جا سکتا (جبکہ جمعہ کا روزہ اس طریقے سے رکھا جا سکتا ہے)

٢١٦١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ لَدِيْنٍ الْأَشْعَرِيِّ.........

(٢١٥٩) انظر السابق. (٢١٦٠) انظر السابق.

(٢١٦١) اسنادہ ضعیف: ابوبشر راوی مجہول ہے۔ الضعیفة: ٥٣٤٤۔ مسند احمد: ٢/ ٣٠٢۔ مستدرك حاكم: ١/ ٤٣٧.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيْدٍ، فَلَا تَجْعَلُوْا يَوْمَ عِيْدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ إِلَّا أَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَبُوْ بِشْرٍ هٰذَا شَامِيٌّ لَيْسَ بِأَبِيْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ وَحْشِيَّةَ صَاحِبِ شُعْبَةَ وَ هُشَيْمٍ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک جمعہ کا دن عید کا دن ہے۔ لہٰذا تم اپنے عید والے دن روزہ مت رکھو الا یہ کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی روزہ رکھو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ ابوبشر شامی ہے اور یہ ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ نہیں ہے جو کہ امام شعبہ اور ہشیم کے ساتھی ہیں۔''

۲۰۳..... بَابُ أَمْرِ الصَّائِمِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُفْرَدًا بِالْفِطْرِ بَعْدَ مَضْيِ بَعْضِ النَّهَارِ

اکیلے جمعہ کا روزہ رکھنے والے کو دن کا کچھ حصہ گزر جانے کے بعد روزہ کھولنے کا حکم دینا

۲۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ، وَ عَبْدُ الْأَعْلٰى، عَنْ سَعِيْدٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ (ح) وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَ هِيَ صَائِمَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: ((أَصُمْتِ أَمْسِ؟)) قَالَتْ: لَا . قَالَ: ((فَتَصُوْمِيْنَ غَدًا؟)) قَالَتْ: لَا . قَالَ: ((فَأَفْطِرِيْ)) . وَ قَالَ هَارُوْنُ: ((أَتُرِيْدِيْنَ الصِّيَامَ غَدًا؟)) .

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن حضرت جویریہ بنت حارثہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے جبکہ انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ آپ نے پوچھا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے دریافت کیا: ''کیا صبح روزہ رکھو گی؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو پھر روزہ کھول دو۔'' جناب ہارون کی روایت میں ہے: ''کیا تم کل صبح روزہ رکھنا چاہتی ہو؟''

فوائد:......

۱۔ جمعہ کا منفرد روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

۲۔ اگر کسی نے جمعہ کا منفرد روزہ رکھا ہو اس سے پہلے جمعرات کا روزہ بھی نہیں رکھا اور ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنے کا ارادہ بھی نہ ہو تو اسے روزہ توڑ دینا چاہیے۔

(۲۱۶۲) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۱۸۹/۲۔ سنن کبریٰ بیهقی: ۷۷۶۶۔ صحیح ابن حبان: ۳۶۰۲.

٢٠٤..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا إِذَا أُفْرِدَ بِالصَّوْمِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُّجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ . وَ أَحْسِبُ أَنَّ النَّهْيَ عَنْ صِيَامِهِ

ایک مجمل غیر مفسر روایت جس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے، اس کے ذکر کے ساتھ اکیلے ہفتے کے دن کا نفل روزہ رکھنے کی ممانعت کا بیان

إِذِ الْيَهُوْدُ تُعَظِّمُهُ وَ قَدِ اتَّخَذَتْهُ عِيْدًا بَدَلَ الْجُمُعَةِ

میرے خیال میں اس دن روزے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں اور انہوں نے اسے جمعہ کے بدلے اپنی عید قرار دیا ہے

٢١٦٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، عَنْ أُخْتِهِ وَ هِيَ الصَّمَّاءُ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ، وَ إِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا عُوْدَ عِنَبَةٍ أَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهَا)).

”جناب عبداللہ بن بسر اپنی بہن صماء سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صرف ہفتے کے دن کا روزہ نہ رکھو سوائے اس ہفتے کے جو تم پر فرض روزوں میں آ جائے اور اگر تم میں سے کسی شخص کو صرف انگور کی ٹہنی یا کسی درخت کی چھال ہی ملے تو وہ اسے چبالے (اور روزہ کھول دے)۔“

٢١٦٤ـ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ وَ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَمَّتِهِ..........

الصَّمَّاءِ أُخْتِ بُسْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ، وَ يَقُوْلُ: ((إِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا عُوْدًا أَخْضَرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَالَفَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثَوْرَ

”حضرت صماء بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے فرمایا ہے: ”اگر تم میں سے کسی شخص کو صرف سبز ٹہنی ہی ملے تو وہ اسی سے روزہ کھول لے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جناب معاویہ بن صالح نے اس سند میں ثور بن یزید کی مخالفت کی

(٢١٦٣) اسناده صحيح: سنن ابى داود، كتاب الصيام، باب النهى ان يحض يوم السبت بصوم، حديث: ٢٤٢١ـ سنن ترمذى: ٧٤٤ـ سنن كبرىٰ نسائى: ٢٧٧٥ـ سنن ابن ماجه: ١٧٢٦ـ مسند احمد: ٦/٢٦٨.

(٢١٦٤) انظر الحديث السابق.

بْـنَ يَـزِيْـدَ فِـي هٰـذَا الْإِسْنَادِ فَقَالَ ثَوْرٌ عَنْ أُخْتِـهٖ، يُرِيْدُ أُخْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ مُـعَاوِيَةُ: عَنْ عَمَّتِهِ الصَّمَّاءِ أُخْتِ بُسْرٍ عَمَّةِ أَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ لَا أُخْتَ أَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ.

ہے۔ثور نے روایت کرتے ہوئے صماء کو حضرت عبداللہ بن بسر کی بہن قرار دیا ہے۔ جبکہ جناب معاویہ نے حضرت صماء کو بسر کی بہن اور حضرت عبداللہ کی پھوپھی قرار دیا ہے۔"

۲۰۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا إِذَا أُفْرِدَ بِصَوْمٍ لَا إِذَا صَامَ صَائِمٌ يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ يَوْمًا بَعْدَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ہفتے کے دن نفلی روزہ رکھنے کی ممانعت اس وقت ہے جب اکیلے ہفتے کا روزہ رکھا جائے اور اس سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد میں روزہ نہ رکھا جائے۔

۲۱۶۵۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يُّصَامَ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ أَبَاحَ صَوْمَ يَوْمِ السَّبْتِ إِذَا صَامَ قَبْلَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا.

"امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث جن میں آپ نے اکیلے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ جمعہ سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد میں بھی روزہ رکھا جائے تو ان احادیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ آپ نے ہفتے کے دن روزے کی اجازت دی ہے جبکہ اس سے پہلے جمعہ کے دن روزہ رکھا جائے یا اس سے ایک دن بعد (اتوار) کا روزہ رکھا جائے۔"

۲۱۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا زَيْدٌ۔ يَعْنِي ابْنَ الْحَبَّابِ۔ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ۔ وَهُوَ ابْنُ لُدَيْنٍ۔ أَنَّهُ سَمِعَ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَـقُـوْلُ: ((الْـجُـمُعَةُ عِيْدٌ فَـلَا تَجْعَلُوْا يَوْمَ الْـجُـمُـعَةِ صِيَـامًـا إِلَّا أَنْ يُّصَـامَ قَبْلَـهُ أَوْ بَـعْدَهُ.)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَقَدْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ إِذَا صَامَ صَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَهُ.

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جمعہ کا دن عید ہے لہٰذا تم جمعہ کے دن کو روزہ مت رکھو الا یہ کہ اس سے پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھو۔" امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی رخصت دی ہے جبکہ روزے دار اس سے پہلے جمعہ کے دن بھی روزہ رکھے۔"

(۲۱۶۶) اسناده ضعيف: تقدم تخريجه برقم: ۲۱۶۱.

فوائد:......۱۔ ہفتہ کے دن کا منفرد روزہ رکھنا مکروہ فعل ہے۔ (المغنی: ٦/ ١٨٠)

۲۔ ہفتہ کے آگے پیچھے ایک دن کا روزہ رکھا جائے تو ہفتہ کا روزہ رکھنا مباح ہے۔

٢٠٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ يَوْمِ السَّبْتِ إِذَا صَامَ يَوْمَ الْأَحَدِ بَعْدَهُ

ہفتے کے دن روزہ رکھنے کی رخصت ہے جبکہ روزے دار اس کے بعد اتوار کا روزہ بھی رکھے۔

٢١٦٧۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدُ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ كُرَيْباً مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ. أَنَّ..........

ابْنَ عَبَّاسٍ وَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثُوْنِيْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ أَسْأَلُهَا الْأَيَّامَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ لَهَا صِيَامًا، قَالَتْ: يَوْمُ السَّبْتِ وَ الْأَحَدِ. فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ وَ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوْا ذٰلِكَ، فَقَامُوْا بِأَجْمَعِهِمْ إِلَيْهَا، فَقَالُوْا: إِنَّا بَعَثْنَا إِلَيْكَ هٰذَا فِيْ كَذَا وَ كَذَا وَ ذَكَرَ أَنَّكِ قُلْتِ كَذَا، وَ كَذَا. فَقَالَتْ: صَدَقَ. إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الْأَيَّامِ يَوْمَ السَّبْتِ وَ الْأَحَدِ كَانَ يَقُوْلُ: ((إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِّلْمُشْرِكِيْنَ وَ أَنَا أُرِيْدُ أَنْ أُخَالِفَهُمْ.))

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھے حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ میں ان سے پوچھ کر آؤں کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن دنوں کا بکثرت روزہ رکھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: آپ ہفتہ اور اتوار کا روزہ بکثرت رکھتے تھے۔ پس میں نے واپس آ کر انہیں اس کی خبر دی تو گویا انہوں نے اس بات کو تسلیم نہ کیا، تو وہ تمام افراد اٹھ کر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہم نے اسے آپ کی خدمت میں یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا تھا اور اس نے ہمیں بتایا ہے کہ آپ نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "اس نے سچ بتایا ہے۔" بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر و بیشتر ہفتہ اور اتوار کا روزہ رکھتے تھے اور آپ فرماتے تھے: "یہ دو دن مشرکوں کے عید کے دن ہیں (وہ ان میں کھاتے پیتے ہیں) اور میں (روزہ رکھ کر) ان کی مخالفت کرنا چاہتا ہوں۔"

(٢١٦٧) اسناده حسن: مسند احمد: ٦/٣٢٣۔ صحيح ابن حبان: ٣٦٠٧۔ سنن كبرىٰ بيهقى: ٤/٢٠٣.

۲۰۷..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الْمَرْأَةِ تَطَوُّعاً بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا إِذَا كَانَ زَوْجُهَا حَاضِراً غَيْرُ غَائِبٍ عَنْهَا

جب عورت کا خاوند گھر میں موجود ہو، سفر پر نہ ہو تو عورت کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا منع ہے

يُذْكَرُ خَبَرٌ لَفْظُهُ خَاصٌّ مُرَادُهُ عَامٌّ، مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ إِنَّ الْأَمْرَ إِذَا كَانَ لِعِلَّةٍ فَمَتٰى كَانَتِ الْعِلَّةُ قَائِمَةً كَانَ الْأَمْرُ وَاجِبًا

اس سلسلے میں ایک روایت کا بیان جس کے الفاظ خاص ہیں اور مراد عام ہے اور یہ اسی قسم سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ جب حکم کسی علت کی بنا پر ہو تو علت کی موجودگی میں وہ حکم وجوبی ہوتا ہے۔

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ بَلَغَ بِهِ ((لَا تَصُوْمُ الْمَرْأَةُ يَوْمًا مِّنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ زَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ .)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ ﷺ: ((مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ)) مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ: إِنَّ الْأَمْرَ إِذَا كَانَ لِعِلَّةٍ فَمَتٰى كَانَتِ الْعِلَّةُ قَائِمَةً، وَ الْأَمْرُ قَائِمٌ، فَالْأَمْرُ قَائِمٌ وَ النَّبِيُّ ﷺ لَمَّا أَبَاحَ لِلْمَرْأَةِ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا إِذْ صَوْمُ رَمَضَانَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا كَانَ كُلُّ صَوْمٍ صَوْمَ وَاجِبٍ مِثْلَهُ جَائِزٌ لَّهَا أَنْ تَصُوْمَ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا . وَ لِهٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ كِتَابٌ مُفْرَدٌ قَدْ بَيَّنْتُ الْأَمْرَ الَّذِيْ هُوَ لِعِلَّةٍ ، وَ الزَّجْرُ الَّذِيْ هُوَ لِعِلَّةٍ .

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''عورت رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ ایک دن کا روزہ بھی شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے جبکہ اس کا شوہر گھر میں موجود ہو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: ''ماہ رمضان کے علاوہ'' یہ اسی قسم سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ جب حکم کسی علت کی بنا پر ہو اور علت موجود اور ثابت ہو تو وہ حکم ثابت اور وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ لہٰذا جب نبی کریم ﷺ نے عورت کے لیے رمضان المبارک کے روزے خاوند کی اجازت کے بغیر رکھنا جائز قرار دے دیئے، کیونکہ رمضان کے روزے اس پر واجب ہیں، تو ہر فرض روزہ اس کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر رکھنا جائز ہوا۔'' اس مسئلہ پر میں نے ایک مستقل کتاب

(۲۱۶۸) صحيح بخاري، كتاب النكاح، باب لا تأذن المرأة في بيت زوجها لاحد، حديث: ۵۱۹۵ـ سنن ترمذي: ۷۸۲ـ سنن ابن ماجه: ۱۷۶۱ـ سنن كبرىٰ نسائي: ۳۲۷۵ـ مسند احمد: ۲/۲۴۵ـ صحيح مسلم، كتاب الزكاة: ۱۰۲۶ من طريق همام عن ابي هريرة رضي الله عنه.

لکھی ہے جس میں میں نے وہ امر اور نہی کو بیان کیا جو کسی علت کی بنا پر ہوتے ہیں۔"

فوائد :......۱۔ رمضان کے سوا خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت کے لیے نفلی روزہ رکھنا جائز نہیں، کیونکہ خاوند کو بیوی سے استمتاع کا پورا حق ہے۔

۲۔ خاوند اگر گھر پر موجود نہ ہو یا سفر پر نکلا ہو تو اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا جائز ہے۔

۲۰۸..... بَابُ ذِكْرِ أَبْوَابِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر کے ابواب کا بیان

وَالتَّأْلِيفِ بَيْنَ الْأَخْبَارِ الْمَأْثُوْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا يَحْسِبُ كَثِيْراً مِنْ حَمَلَةِ الْعِلْمِ مِمَّنْ لَا يَفْهَمُ صَنَاعَةَ الْعِلْمِ أَنَّهَا مُتَهَاتِرَةٌ مُتَنَافِيَةٌ، وَ لَيْسَ كَذٰلِكَ هِيَ عِنْدَنَا بِحَمْدِ اللّٰهِ وَ نِعْمَتِهِ بَلْ هِيَ مُخْتَلِفَةُ الْأَلْفَاظِ مُتَّفِقَةُ الْمَعْنٰى عَلٰى مَا سَأُبَيِّنُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

نبی کریم ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں مروی روایات میں جمع اور تطبیق کا بیان کہ جن کے بارے میں علم حدیث سے ناواقف بہت سے اہل علم کا خیال ہے کہ وہ باہم متضاد اور مخالف ہیں لیکن اللہ کے فضل وکرم سے وہ ہمارے نزدیک ایسی نہیں ہیں بلکہ ان کے الفاظ مختلف ہیں اور معنی متفق اور متحد ہیں۔ جیسا کہ میں عنقریب بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ

۲۰۹..... بَابُ ذِكْرِ دَاوِمِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي كُلِّ رَمَضَانَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ وَ نَفِي انْقِطَاعِهَا بِنَفْيِ الْأَنْبِيَاءِ

تا قیامت ہر رمضان المبارک میں شب قدر کے موجود ہونے کا بیان۔ انبیائے کرام کے سلسلے کے منقطع ہونے سے شب قدر کا آنا منقطع نہیں ہوتا

۲۱۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ.........

عَنْ مَرْثَدٍ وَّ أَبُوْ مَرْثَدٍ۔ شَكَّ أَبُوْ عَاصِمٍ۔ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لَقِيْنَا أَبَا ذَرٍّ وَ هُوَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطٰى، فَسَأَلْتُهُ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ بِأَسْأَلَ لَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنِّيْ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ أُنْزِلَتْ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِوَحْيٍ إِلَيْهِمْ فِيْهَا ثُمَّ تَرْجِعُ؟

"جناب مرثد یا ابومرثد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملے جبکہ وہ درمیانے جمرے کے پاس تھے۔ تو میں نے ان سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: "شب قدر کے بارے میں مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔" میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا شب قدر کے بارے میں

(۲۱۶۹) اسناده ضعيف۔ مرثد ابن عبداللہ الزمانی راوی مجہول الحال ہے۔ الضعيفة: ۳۱۰۰ انظر الحديث الآتی.

فَـقَـالَ: بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . فَقُلْتُ: يَا رَسُـوْلَ اللّٰهِ أَيَّتُهُنَّ هِيَ؟ قَالَ: ((لَوْ أُذِنَ لِيْ لَأَنْبَـأْتُـكُـمْ . وَلٰـكِـنِ الْتَـمِسُـوْهَـا فِـي السَّبْـعِيْنَ ، وَلَا تَسْأَلْنِيْ بَعْدَهَا .)) قَالَ ثُمَّ أَقْبَـلَ رَسُـوْلُ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَـلَـى الـنَّـاسِ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ فِـيْ أَيِّ السَّبْـعِيْنَ هِيَ ؟ . فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضْبَةً لَّمْ يَغْضَبْ عَلَيَّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا مِثْلَهَا . ثُمَّ قَالَ: ((أَلَمْ أَنْهَكَ أَنْ تَسْأَلَنِيْ عَنْهَا . لَوْ أُذِنَ لِيْ لَأَنْبَأْتُكُمْ عَنْهَا لَأَنْبَأْتُكُمْ بِهَا ، وَلٰكِنْ لَا اٰمَنُ أَنْ تَكُوْنَ فِي السَّبْعِ الْاٰخِرِ .

انبیاء کرام پر وحی نازل ہوئی تھی پھر (انبیاء کے جانے کے بعد شب قدر بھی) واپس چلی گئی؟ تو آپ نے فرمایا:'' بلکہ شب قدر قیامت تک موجود ہے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ کون سی رات ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر مجھے اجازت ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتا دیتا۔ لیکن تم اسے سات دنوں میں تلاش کرو اور آج کے بعد اس کے بارے میں سوال نہ کرنا۔ کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر انہیں بیان کرنے لگے تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! وہ کون سے سات دنوں میں ہے؟ تو آپ مجھ پر اس قدر ناراض ہوئے کہ ایسی شدید ناراضی نہ اس سے پہلے کبھی ہوئی تھی اور نہ بعد میں کبھی ہوئی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''کیا میں نے تمہیں اس کے بارے میں سوال کرنے سے منع نہیں کیا تھا؟ اگر مجھے اجازت ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتا دیتا، میں تمہیں اس کے بارے میں ضرور اس کی خبر دے دیتا۔ لیکن مجھے امید ہے کہ یہ آخری سات دنوں میں ہوگی۔''

۲۱۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ هِيَ فِيْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَّلَا ارْتِيَابٍ فِيْ غَيْرِهٖ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر بغیر کسی شک وشبہ کے رمضان المبارک میں ہے۔

ضِـدَّ قَـوْلِ مَـنْ زَعَـمَ أَنَّ الْحَالِفَ اٰخِرَ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ أَنَّ امْرَأَتَهُ طَالِقٌ ، أَوْ عَبْدَهُ حُرٌّ ، أَوْ أَمَتَهُ حُرَّةٌ لَيْـلَةَ الْـقَدْرِ أَنَّ الطَّلَاقَ وَالْعِتْقَ غَيْرُ وَاقِعٍ إِلٰى مَضْيِ السَّنَةِ مِنْ يَوْمٍ حَلْفٍ ، لِأَنَّهُ زَعَمَ لَا يَدْرِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ هِيَ فِيْ رَمَضَانَ أَوْ فِيْ غَيْرِهٖ . لِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: مَنْ يَّقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا .

اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ ماہ شعبان کے آخری دن کوئی شخص یہ قسم اٹھالے کہ اس کی بیوی کو شب قدر میں طلاق، یا اس کا غلام یا اس کی لونڈی شب قدر میں آزاد ہے تو قسم اٹھانے کے دن سے لے کر ایک سال گزرنے تک اس کی بیوی کو طلاق نہیں ہوگی، نہ اس کا غلام یا لونڈی آزاد ہوگی۔ کیونکہ اس کا خیال یہ ہے کہ معلوم نہیں شب قدر رمضان میں ہے یا کسی اور مہینے میں ہے۔ اس کی دلیل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے کہ: ''جو شخص سارا سال تہجد پڑھے وہ

شب قدر کو پالے گا۔‘‘

۲۱۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ یَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ ، حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ .... مَرْثَدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ ، قَالَ: قُلْتُ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: أَنَا كُنْتُ أَسْأَلَ النَّاسِ عَنْهَا . قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَفِيْ رَمَضَانَ أَوْ فِيْ غَيْرِهِ ؟ فَقَالَ: ((بَلْ هِيَ فِيْ رَمَضَانَ .)) قَالَ ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوْا فَإِذَا قُبِضَ الْأَنْبِيَاءُ رُفِعَتْ ، أَمْ هِيَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((لَا بَلْ هِيَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .)) قَالَ ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ أَيِّ رَمَضَانَ هِيَ ؟ قَالَ: ((اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَ الْعَشْرِ الْأَخِيْرِ)) ، قَالَ: ثُمَّ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حَدَّثَ ، فَاهْتَبَلْتُ غَفْلَتَهُ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِيْ أَوْ لَمَّا أَخْبَرْتَنِيْ فِيْ أَيِّ الْعِشْرِيْنَ هِيَ ؟ قَالَ: فَغَضِبَ عَلَيَّ مَا غَضِبَ عَلَيَّ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَ لَا بَعْدَهُ . ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَوْ شَاءَ أَطْلَعَكُمْ عَلَيْهَا ، اِلْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ .))

’’حضرت مرثد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، میں نے کہا کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ نے فرمایا: ’’میں سب لوگوں سے بڑھ کر شب قدر کے بارے میں سوال کرنے والا شخص تھا۔‘‘ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کیا شب قدر رمضان المبارک میں ہے یا اس کے علاوہ کسی اور مہینے میں ہے؟ تو آپ نے فرمایا: ’’بلکہ وہ رمضان میں ہے۔‘‘ میں نے عرض کیا: ’’اے اللہ کے رسول! کیا شب قدر صرف انبیائے کرام کے زمانے میں ہوتی ہے، جب انبیائے کرام فوت ہوجاتے ہیں تو شب قدر بھی اٹھالی جاتی ہے؟ یا یہ قیامت تک باقی رہے گی؟ آپ نے فرمایا: ’’نہیں، بلکہ یہ قیامت تک رہے گی۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ رمضان میں ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے پہلے اور آخری دس دس دنوں میں تلاش کرو۔ کہتے ہیں: پھر آپ لوگوں کو بیان کرتے رہے تو میں نے آپ کی بے دھیانی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ یہ کن بیس دنوں میں ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ مجھ پر ایسے شدید ناراض ہوئے کہ اس جیسے ناراض نہ کبھی پہلے ہوئے تھے نہ کبھی بعد میں۔ پھر آپ نے فرمایا: ’’بے شک اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمہیں اس کی اطلاع کر دیتا، تم اسے آخری سات دنوں میں تلاش کرو۔‘‘

(۲۱۷۰) اسناده ضعیف ایضاً: مسند احمد: ۵/۱۷۱۔ سنن کبری نسائی: ۳۴۱۳۔ صحیح ابن حبان: ۳۶۸۳.

۲۱۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ہے

خِلَافَ قَوْلِ مَنْ ذَكَرْنَا مَقَالَتَهُمْ فِي الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْحَالِفَ يَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ بِطَرْفِهِ بِأَنَّ امْرَأَتَهُ طَالِقٌ أَوْ عَبْدَهُ حُرٌّ فَهَلَّ هِلَالُ شَوَّالٍ كَانَ الطَّلَاقُ أَوِ الْعِتْقُ أَوْ هُمَا لَوْ كَانَ الْحَلْفُ بِهِمَا جَمِيْعاً وَاقِعاً إِذْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَدْ مَضَتْ بَعْدَ حَلْفِهِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَ لَا ارْتِيَابٍ، إِذْ هِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ لَا قَبْلُ وَ لَا بَعْدُ.

ان لوگوں کے قول کے برخلاف جن کا ذکر ہم نے گزشتہ باب میں کیا ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص نے رمضان کے آخری دن غروب آفتاب سے ایک لحہ پہلے قسم کھائی کہ اس کی بیوی کو شب قدر میں طلاق ہے، یا اس کا غلام آزاد ہے، پھر شوال کا چاند نظر آ گیا تو طلاق اور آزادی یا دونوں میں سے ایک جس کی قسم کھائی تھی وہ واقع ہو جائے گی کیونکہ بغیر شک وشبہ کے اس قسم کے بعد شب قدر یقیناً گزر گئی ہے۔ کیونکہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں ہے، نہ اس سے پہلے ہے اور نہ اس کے بعد۔

۲۱۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي عَمَّارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَّمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْوَسَطَ فِيْ قُبَّةٍ تُرْكِيَةٍ عَلٰى سُدَّتِهَا قِطْعَةٌ مِّنْ حَصِيْرٍ، قَالَ: فَأَخَذَ الْحَصِيْرَ بِيَدِهِ. فَنَحَاهَا فِيْ نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ، ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ، فَكَلَّمَ النَّاسَ، فَدَنَوْا مِنْهُ، فَقَالَ: ((إِنِّي اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْوَسَطَ، ثُمَّ أُتِيْتُ، فَقِيْلَ لِيْ: إِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے پہلے دس دن اعتکاف کیا۔ پھر آپ نے دوسرا عشرہ بھی ایک ترکی قبے میں اعتکاف کیا، جس کے دروازے پر ایک چٹائی لٹکائی گئی تھی۔ آپ نے اپنے دست مبارک سے وہ چٹائی پکڑی اور اسے ہٹا کر قبے کے کونے میں رکھ دیا۔ پھر اپنا سر مبارک باہر نکالا اور لوگوں سے بات چیت کی تو وہ آپ کے قریب آ گئے پس آپ نے فرمایا: ''بے شک میں نے شب قدر کی تلاش میں پہلا عشرہ اعتکاف کیا پھر میں نے درمیانے عشرے میں بھی اعتکاف کیا۔ پھر خواب میں میرے پاس فرشتہ آیا تو مجھے بتایا گیا کہ شب قدر

(۲۱۷۱) صحیح بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر...... حدیث: ۲۰۱۸۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر، حدیث: ۱۱۶۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۷۵۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۳۴۔ مسند احمد: ۳/۱۷۱۔

أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ . فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهُ ، قَالَ ، ((وَ إِنِّي أُرِيْتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ ، وَ إِنِّي أَسْجُدُ صَبِيْحَتَهَا فِيْ طِيْنٍ وَّ مَاءٍ)) ، فَأَصْبَحَ فِيْ لَيْلَةِ إِحْدَى وَّ عِشْرِيْنَ وَ قَدْ قَامَ إِلَى الصُّبْحِ ، فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ ، فَأَبْصَرْتُ الطِّيْنَ وَ الْمَاءَ ، فَخَرَجَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَ جَبْهَتُهُ وَ أَنْفُهُ فِي الْمَاءِ وَ الطِّيْنِ . وَ إِذَا هِيَ لَيْلَةُ إِحْدَى وَّ عِشْرِيْنَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ . هٰذَا حَدِيْثٌ شَرِيْفٌ شَرِيْفٌ .

آخری عشرے میں ہے۔ لہٰذا جو شخص تم میں سے پسند کرے کہ وہ اعتکاف کرے، چنانچہ لوگوں نے آپ کے ساتھ (آخری عشرے کا) اعتکاف کیا۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک مجھے وہ طاق راتوں میں دکھائی گئی ہے اور اس کی صبح کو میں نے کیچڑ میں سجدہ کیا ہے پھر جب آپ نے اکیسویں رات کی صبح کی اور آپ نے صبح تک نفل نماز ادا کی تھی تو بارش ہوگئی جس سے مسجد کی چھت ٹپکنے لگی۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو میں نے کیچڑ دیکھا۔ پھر جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوکر نکلے تو آپ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ لگا ہوا تھا اور وہ آخری عشرے میں اکیسویں رات تھی۔'' یہ حدیث نہایت بلند مرتبہ ہے۔''

۲۱۲..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ طَلَبِهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ بِلَفْظٍ مُّجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

شب قدر کو تلاش کرنے اور اسے رمضان کے آخری عشرے میں طلب کرنے کے حکم کا بیان مجمل غیر مفسر الفاظ کے ساتھ

۲۱۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَدْعُوْنِيْ مَعَ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيَقُوْلُ لِيْ: لَا تُكَلَّمْ حَتّٰى يَتَكَلَّمُوْا . قَالَ: فَدَعَاهُمْ فَسَأَلَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ)) ، أَيُّ لَيْلَةٍ تَرَوْنَهَا ؟ قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْلَةَ إِحْدٰى ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْلَةَ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے ساتھ بلاتے تھے اور مجھے حکم دیا کہ اس وقت تک بات نہ کرنا جب تک صحابہ کرام بات چیت نہ کرلیں۔ کہتے ہیں: انہوں نے صحابہ کرام کو بلایا اور ان سے شب قدر کے بارے میں سوال کیا اور کہا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ شب قدر کو آخری عشرے میں تلاش کرو'' مجھے بتاؤ کہ تمہارے خیال میں یہ کون سی رات ہے۔ تو بعض نے کہا: یہ اکیسویں رات ہے۔ کچھ نے کہا: تیسویں رات ہے اور بعض

(۲۱۷۲) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۱/۱۴، ۴۳۔ مستدرک حاکم: ۱/۴۳۷، ۴۳۸۔

ثَـلَاثٍ، وَ قَـالَ اٰخَـرُ: خَمْسٍ، وَ أَنَـا سَـاكِـتٌ، قَـالَ: فَـقَالَ: مَا لَكَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قَـالَ، قُلْتُ: إِنْ أَذِنْتَ لِيْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ تَـكَـلَّـمْتُ. قَالَ، فَقَالَ: مَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكَ إِلَّا لِتَتَـكَلَّمَ، قَالَ: فَقُلْتُ: أُحَدِّثُكُمْ بِرَأْيِيْ؟ قَـالَ: عَـنْ ذٰلِكَ نَسْـأَلُكَ، قَـالَ، فَـقُلْتُ: السَّبْـعُ. رَأَيْـتُ الـلّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ ذَكَرَ سَبْعَ سَـمَـاوَاتٍ، وَ مِنَ الْأَرْضِ سَبْعاً، وَ خَلَقَ الْـإِنْسَـانَ مِنْ سَبْعٍ، وَ نَبْتَ الْأَرْضِ سَبْعٌ، قَالَ، فَقَالَ: هٰذَا أَخْبَرْتَنِيْ مَا أَعْلَمُ، أَرَأَيْتَ مَـا لَا أَعْـلَـمُ؟ مَـا هُوَ قَوْلُكَ نَبْتُ الْأَرْضِ سَبْـعٌ؟ قَـالَ: فَـقُلْتُ: إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا ۝ فَأَنْبَتْنَا﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ ﴿وَ فَاكِهَةً وَّ أَبًّا﴾ وَ الْأَبُّ نَبْتُ الْأَرْضِ مَا يَـأْكُـلُـهُ الـدَّوَابُّ وَ لَا يَأْكُلُهُ النَّاسُ. قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: أَعْجَزْتُمْ أَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ لَمْ تَجْتَمِعْ شُؤُوْنَ رَأْسِهٖ بَعْدُ. إِنِّـيْ وَ اللّٰهِ مَا أَرَى الْقَوْلَ إِلَّا كَمَا قُلْتَ. وَ قَـالَ: قَـدْ كُـنْـتُ أَمَـرْتُكَ أَنْ لَّا تُكَلِّمَ حَتّٰى يَتَكَلَّمُوْا، وَ إِنِّيْ اٰمُرُكَ أَنْ تَتَكَلَّمَ مَعَهُمْ.

نے پچیسویں رات قرار دی۔ اس دوران میں خاموش رہا۔ پھر انہوں نے مجھے کہا: ''تم کیوں نہیں بتاتے؟ میں نے عرض کی: ''اے امیر المومنین! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں بتاتا ہوں تو انہوں نے فرمایا: ''میں نے تمہیں گفتگو کرنے کے لیے ہی بلایا ہے۔'' تو میں نے کہا: کیا میں تمہیں اپنی رائے سے بیان کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ہم نے تمہاری رائے ہی پوچھی ہے۔'' تو میں نے عرض کی: وہ ستائیسویں رات ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان، اور سات زمینیں ذکر کی ہیں۔ انسان کو سات سے پیدا کیا گیا ہے اور زمینی نباتات بھی سات قسم کی ہیں۔'' تو حضرت عمر نے فرمایا: ''تم نے مجھے وہ چیزیں بتائی ہیں جو میں جانتا ہوں۔ مجھے وہ چیز بتاؤ جو میں نہیں جانتا۔ زمینی نباتات سات قسم کی ہیں، اس سے تمہاری کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا: ''بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا.... وَفَاكِهَةً وَّأَبًّا﴾ (سورۂ عبس، ٢٦۔ ٣١) ''پھر ہم نے زمین کو اچھی طرح پھاڑا۔ پھر ہم نے اس میں اناج اگایا اور انگور اور سبزیاں اور زیتون اور کھجوریں اور گھنے باغات اور میوے اور چارا۔'' اور ﴿أَبٌّ﴾ سے مراد وہ چارا ہے جو جانور کھاتے ہیں اور انسان نہیں کھاتے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا تم اس بچے کی طرح بتانے سے بھی عاجز رہے، جس کی ابھی تک عقل بھی پوری نہیں ہوئی۔ اللہ کی قسم! میری رائے بھی تمہاری رائے کے موافق ہے اور فرمایا: میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ ان صحابہ کرام کے گفتگو کر لینے تک تم بات نہ کرنا اور میں اب تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم ان کے ساتھ ہی گفتگو کیا کرو۔''

۲۱۳..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ فِي الْوِتْرِ مِنْهَا لَا فِي الشَّفْعِ.

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا ہے، جفت میں نہیں۔

۲۱۷۳۔ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِيْ مَعَ الْأَكَابِرِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يَقُوْلُ: لَا تَكَلَّمْ حَتّٰى يَتَكَلَّمُوْا. فَسَأَلَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((اطْلُبُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وِتْرًا))، ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَعَ عُمَرَ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مجھ سے مشورہ لیا کرتے تھے اور مجھے فرماتے تھے: ''جب تک بزرگ صحابہ کرام بات چیت نہ کرلیں تم گفتگو نہ کرنا۔'' تو حضرت عمر نے ان سے شب قدر کے بارے میں پوچھا: ''تو کہا: ''یقیناً تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔'' پھر انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قصہ بیان کیا۔''

۲۱۷۴۔ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ......

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: الْأَبُّ: مِمَّا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ مِمَّا لَا يَأْكُلُهُ النَّاسُ وَتَأْكُلُهُ الْأَنْعَامُ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا کی مثل مروی ہے مگر اس میں یہ الفاظ ہیں: ''الأب: اس گھاس اور چارے کو کہتے ہیں جو چوپائے کھاتے ہیں اور انسان نہیں کھاتے۔''

۲۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِمَّا يَبْقَى مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ لَا فِي الْوِتْرِ مِمَّا يَمْضِيْ مِنْهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے۔ گزشتہ وتر راتوں میں تلاش کرنے کا حکم نہیں

۲۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ.........

(۲۱۷۳) انظر الحديث السابق. (۲۱۷٤) انظر الحديث السابق: ۲۱۷۲.

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: ذَكَرْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرَةَ، فَقَالَ: مَا أَنَا بِطَالِبِهَا إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ بَعْدَ حَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَ إِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ((الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِيْ تِسْعٍ بَقِيْنَ، أَوْ فِيْ سَبْعٍ بَقِيْنَ، أَوْ فِيْ خَمْسٍ بَقِيْنَ، أَوْ فِيْ ثَلَاثٍ بَقِيْنَ، أَوْ فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلَةِ))، فَكَانَ لَا يُصَلِّيْ فِي الْعِشْرِيْنَ إِلَّا كَصَلَاتِهِ فِيْ سَائِرِ السَّنَةِ، فَإِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ.

''حضرت عبد الرحمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے پاس شب قدر کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سننے کے بعد میں تو اسے صرف آخری عشرے میں تلاش کروں گا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ''شب قدر کو آخری عشرے میں تلاش کرو جب نو راتیں باقی رہ جائیں یا جب سات باقی رہ جائیں یا پانچ رہ جائیں یا تین باقی رہ جائیں یا آخری رات میں تلاش کرو'' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ پہلی بیس راتوں میں اپنے سارے سال کے معمول کے مطابق نماز پڑھتے تھے، پھر جب آخری عشرہ شروع ہوجاتا تو خوب محنت وریاضت شروع کردیتے۔''

٢١٥..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلدَّلِيْلِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ فِيْ طَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِمَّا يَبْقٰى مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ لَا مِمَّا يَمْضِيْ مِنْهَا

اس دلیل کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان جو میں نے بیان کی ہے کہ شب قدر کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کیا جائے گا نہ کہ پہلے (دو عشروں کی) طاق راتوں میں

٢١٧٦ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِيْنٍ أَبُوْ بِشْرٍ نِالْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجَرِيْرِيِّ، عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ.........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَّمَضَانَ وَ هُوَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ أَنْ يَّتَبَيَّنَ لَهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَنُقِضَ، فَأُبِيْنَتْ لَهُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُعِيْدَ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: ((إِنَّهَا أُبِيْنَتْ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا اور آپ شب قدر کو تلاش کر رہے تھے جبکہ ابھی آپ کے لیے معاملے کی وضاحت نہیں ہوئی تھی۔ پھر آپ نے خیمے اکھاڑنے کا حکم دیا تو وہ اکھاڑ دیئے گئے۔ پھر آپ کے لیے آخری عشرے میں اس کی نشاندہی کی گئی تھی تو آپ نے حکم

(٢١٧٥) اسناده حسن: سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی ليلة القدر، حديث: ٧٩٤ـ سنن کبرٰی نسائی: ٣٣٨٩ـ مسند احمد: ٥/٣٦ـ صحيح ابن حبان: ٣٦٧٨.

(٢١٧٦) صحيح مسلم، کتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر، حديث: ٢١٧/١١٦٧ـ سنن ابی داود: ١٣٨٣ـ سنن کبرٰی نسائی: ٣٣٩١ـ مسند احمد: ٣/١٥.

لِيْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَ إِنِّيْ خَرَجْتُ لِأُبَيِّنَهَا لَكُمْ فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ فَنُسِّيْتُهَا، فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَ السَّابِعَةِ وَ الْخَامِسَةِ . قَالَ: قُلْتُ: يَا أَبَا سَعِيْدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا، فَأَيُّ لَيْلَةِ التَّاسِعَةِ وَ السَّابِعَةِ وَ الْخَامِسَةِ ؟ قَالَ: أَجَلْ: وَ نَحْنُ أَحَقُّ بِذَاكَ، إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ إِحْدٰى وَ عِشْرِيْنَ ، فَالَّتِيْ تَلِيْهَا هِيَ التَّاسِعَةُ ثُمَّ دَعْ لَيْلَةً ، ثُمَّ الَّتِيْ تَلِيْهَا السَّابِعَةُ، ثُمَّ دَعْ لَيْلَةً ثُمَّ الَّتِيْ تَلِيْهَا الْخَامِسَةُ أَبَا سَعِيْدٍ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا أَرْبَعاً وَّ عِشْرِيْنَ، وَ سِتًّا وَّ عِشْرِيْنَ، وَ اثْنَتَيْنِ وَ عِشْرِيْنَ .

دیا اور خیمے دوبارہ لگا دیئے گئے۔ پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: ”صورت حال یہ ہے کہ مجھے شب قدر کی نشاندہی کی گئی اور میں تمہیں بتانے کے لیے نکلا تو دو آدمی جھگڑ رہے تھے تو مجھے شب قدر بھلادی گئی۔ لہٰذا تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔“ جناب ابونضرہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوسعید رضی اللہ عنہ! بے شک آپ ہم سے زیادہ بہتر طور پر گنتی جانتے ہیں، تو نویں، ساتویں اور پانچویں رات کون سی بنتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اور ہم ہی اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ جب اکیسویں رات ہو تو اس کے ساتھ والی رات نویں ہے۔ پھر ایک رات چھوڑ دو، پھر اس کے ساتھ والی ساتویں ہے۔ پھر ایک رات چھوڑ دو، تو اس کے بعد والی پانچویں ہے۔ جنہیں تم چوبیں، چھبیس اور بائیس کا نام دیتے ہو۔ (انہیں چھوڑ دو)۔

۲۱۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ ن الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنِ الْجَرِيْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمِثْلِهِ وَ زَادَ الثَّالِثَةَ .

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مذکورہ بالا کی طرح روایت کی اور تیسری رات کا اضافہ بیان کیا۔“

فوائد :......ا۔ لیلۃ القدر کو لیلۃ القدر اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس رات فرشتے جانداروں کی اقدار، ارزاق اور اموات لکھتے ہیں۔ جو اس سال واقع ہونی ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے قول کے مطابق لیلۃ القدر کو شب قدر کے شرف وعظمت کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ پھر اس کے وجود دوام پر علماء کا اجماع ہے اور احادیث صحیحہ کی رو سے لیلۃ القدر کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: لیلۃ القدر کی تعیین کے بارے علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ علماء کی ایک جماعت کا موقف ہے کہ لیلۃ القدر کی رات ہر سال تبدیل ہوتی ہے۔ ایک سال ایک رات اور دوسری سال دوسری مختلف رات میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ اس مفہوم کی تعیین سے شب قدر کے بارے مروی مختلف روایات میں تطبیق ممکن

(۲۱۷۷) اسنادہ صحیح علی شرط البخاری: صحیح ابن حبان: ۳۶۵۳.

ہے۔ مالک، ثوری، احمد، اسحاق اور ابوثور رحمہ اللہ و دیگر کا بھی یہی موقف ہے کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ (کی طاقت راتوں) میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔(شرح النووی: ۸/ ۷۵)

۲۔ حافظ ابن حجر بیان کرتے ہیں: لیلۃ القدر رمضان المبارک مہینے کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔ اس بارے منقول تمام روایات کا ماحصل یہ ہے۔(فتح الباری: ٦/ ٣٠١)

۲۱۶..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوِتْرَ مِمَّا يَبْقٰى مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ قَدْ يَكُوْنُ أَيْضًا الْوِتْرُ مِمَّا مَضٰى مِنْهُ . إِذِ الشَّهْرُ قَدْ يَكُوْنَ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بقیہ آخری عشرے کی طاق رات کبھی گزشتہ راتوں کے حساب سے بھی طاق ہوجاتی ہے۔ کیونکہ مہینہ کبھی انتیس دنوں کا ہوتا ہے

۲۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ۔ وَ هُوَ ابْنُ عَمَّارٍ۔ حَدَّثَنِيْ سِمَاكٌ أَبُوْ زَمِيْلٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِيْ ....

عُمَرُ، قَالَ: لَمَّا اعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ فِيْ غُرْفَةٍ تِسْعَةً وَّ عِشْرِيْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَّ عِشْرِيْنَ .))

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے (ایک مہینہ کی) علیحدگی اختیار کی۔ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بالا خانے میں انتیس دن رہے ہیں۔ (ابھی مہینہ مکمل نہیں ہوا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

فوائد :......آخری عشرہ کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کا وجود ہے اور جن روایت میں طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرنے کی تاکید ہے اس سے مقصود باقی ماندہ مہینے کی طاق راتیں ہیں، خواہ انتیس کا مہینے ہونے کی وجہ سے مہینہ کا ابتدائی اور آخری حصہ میں طاق راتیں یکجا ہو جائیں۔ لیکن مقصود باقی مہینہ کی طاق راتیں ہیں۔

۲۱۷..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلدَّلِيْلِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِطَلَبِهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ مِمَّا قَدْ مَضٰى مِنَ الشَّهْرِ وَ كَانَتْ لَيْلَةَ سَابِعَةٍ مِّمَّا تَبْقٰى

جو دلیل میں نے ذکر کی ہے اس کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان کیونکہ نبی کریم ﷺ نے شب قدر کو مہینے کے گزر جانے والے دنوں کے حساب سے تیئسویں رات کو تلاش کرنے کا حکم دیا تھا جبکہ باقی ماندہ دنوں کے اعتبار سے وہ ساتویں رات تھی

(۲۱۷۸) تقدم تخریجہ برقم: ۱۹۲۱۔

٢١٧٩ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ .... عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: ذَكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَمْ مَضٰى مِنَ الشَّهْرِ؟)) قُلْنَا: مَضٰى اثْنَانِ وَّ عِشْرُوْنَ، وَبَقِيَ ثَمَانٌ. قَالَ: ((لَا بَلْ بَقِيَ سَبْعٌ.)) قَالُوْا: لَا، بَلْ بَقِيَ ثَمَانٌ، قَالَ: ((لَا. بَلْ بَقِيَ سَبْعٌ.)) قَالُوْا: لَا، بَلْ بَقِيَ ثَمَانٌ، قَالَ: ((لَا، بَلْ بَقِيَ سَبْعٌ، الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ)) ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ حَتّٰى عَدَّ تِسْعَةً وَّ عِشْرِيْنَ، ثُمَّ قَالَ: ((الْتَمِسُوْهَا اللَّيْلَةَ.))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شب قدر کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''مہینے کے کتنے دن گزر گئے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: بائیس دن گزر گئے ہیں اور آٹھ دن باقی ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ سات دن باقی ہیں۔ صحابہ نے عرض کی: نہیں، بلکہ آٹھ دن باقی ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ سات دن باقی ہیں، مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے انتیس دن شمار کیے پھر فرمایا: ''شب قدر کو آج رات تلاش کرو۔''

خَبَرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ مِّنْ هٰذَا الْبَابِ، ((الْتَمِسُوْهَا اللَّيْلَةَ))، وَ ذٰلِكَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ.

''حضرت عبداللہ بن انیس کی روایت اسی مسئلے کے متعلق ہے۔ ''شب قدر کو آج رات تلاش کرو، اور یہ تیسویں رات تھی۔''

خَبَرُ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَبِيْحَةَ إِحْدٰى وَّ عِشْرِيْنَ وَ أَنَّ جَبِيْنَهُ وَ أَرْنَبَةَ أَنْفِهٖ لَفِي الْمَاءِ وَ الطِّيْنِ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ كَانَ أَعْلَمَهُمْ أَنَّهُ رَأٰى أَنَّهُ يَسْجُدُ صَبِيْحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيْ مَاءٍ وَّ طِيْنٍ، فَكَانَتْ لَيْلَةُ إِحْدٰى وَّ عِشْرِيْنَ الْوِتْرَ مِمَّا مَضٰى مِنَ الشَّهْرِ، فَيُشْبِهُ أَنْ يَّكُوْنَ رَمَضَانُ فِيْ تِلْكَ السَّنَةِ كَانَ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ، فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ التَّاسِعَةُ مِمَّا بَقِيَ مِنَ

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی اسی مسئلے کے بارے میں ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکیسویں رات کی صبح کو دیکھا تو آپ کی پیشانی اور ناک کی نوک پر کیچڑ لگا ہوا تھا۔ کیونکہ آپ نے صحابہ کرام کو بتایا تھا کہ آپ نے شب قدر میں خود کو کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے تو اکیسویں رات گزر جانے والے مہینے کے دنوں کے اعتبار سے طاق رات تھی۔ ممکن ہے اس سال رمضان المبارک انتیس دنوں کا ہو۔ اس طرح وہ رات باقی ماندہ دنوں کے اعتبار سے نویں رات تھی۔ جبکہ گزر جانے والے دنوں کے اعتبار سے اکیسویں رات تھی۔''

(٢١٧٩) اسناده صحيح على شرط البخاري: سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب ما جاء في الشهر تسع وعشرون، حديث: ١٦٥٦ـ مسند احمد: ٢/٢٥١ـ صحيح ابن حبان: ٢٥٣٩ـ سنن كبرىٰ بيهقي: ٤/٣١٠.

(٢١٨٠) سيأتي برقم: ٢١٨٥، ٢١٨٦.

(٢١٨١) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر، حديث: ٢١٦٠/١١٦٧ وقد تقدم برقم: ٢١٧١.

الشَّهْرِ الْحَادِيَةَ وَ الْعِشْرِيْنَ مِمَّا مَضَى مِنْهُ .

۲۱۸..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا أَمَرَ بِالْإِقْتِصَارِ عَلَى طَلَبِهَا فِي السَّبْعِ دُوْنَ الْعَشْرِ جَمِيْعًا

آخری سات راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی اس روایت کا بیان جس میں اس علت کا ذکر موجود نہیں جس کی بنا پر آپ نے دس دنوں کی بجائے صرف سات دنوں میں شب قدر کو تلاش کرنے کا حکم دیا ہے۔

۲۱۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَرَوْنَ الرُّؤْيَا فَيَقُصُّوْنَهَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ عَلَى السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ .)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ يَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ، أَحَدُهُمَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ أَنْ يَكُوْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَلِمَ تَوَاطَأَ رُؤْيَا الصَّحَابَةِ أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَخِيْرِ فِي تِلْكَ السَّنَةِ، أَمَرَهُمْ تِلْكَ السَّنَةَ بِتَحَرِّيْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ . وَ الْمَعْنَى الثَّانِيْ: أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَهُمْ بِتَحَرِّيْهَا وَ طَلَبِهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ إِذَا ضَعُفُوْا وَ عَجَزُوْا عَنْ طَلَبِهَا فِي الْعَشْرِ كُلِّهِ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''لوگ خواب دیکھتے تو انہیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کرتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں میں متفق ہوگئے ہیں۔ پس جو شخص جستجو اور تلاش کرنا چاہے تو وہ آخری سات راتوں میں شب قدر کو تلاش کرے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس روایت کے دو معانی ہوسکتے ہیں: (۱) آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کے بارے میں ہے۔ جب نبی کریم ﷺ کو علم ہوگیا کہ ان صحابہ کرام کے خواب اس سال آخری سات راتوں کے بارے میں متفق ہوگئے ہیں تو آپ نے انہیں اس سال آخری سات راتوں میں شب قدر تلاش کرنے کا حکم دے دیا۔ (۲) دوسرا معنی یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں آخری سات راتوں میں شب قدر کی جستجو اور تلاش کا حکم اس وقت دیا جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آخری مکمل دس راتوں میں شب قدر تلاش کرنے سے عاجز آگئے اور انہوں نے کمزوری کا اظہار کیا۔''

(۲۱۸۲) صحیح بخاری، کتاب التهجد، باب فضل من تعار من الليل فصلى، حديث: ۱۱۵۸، ۲۰۱۵۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلة القدر، حديث: ۱۱۶۵۔ سنن کبری نسائی: ۳۳۸۵۔ مسند احمد: ۲/ ۵.

فوائد :......ا۔ جو شخص رمضان کی اکیسویں رات میں لیلۃ القدر کی تلاش سے محروم رہے۔ وہ باقی طاق راتوں میں سستی و کاہلی کا شکار نہ ہو بلکہ باقی سات راتوں کی طاق راتوں میں شب قدر تلاش کرے، کیونکہ ممکن ہے شب قدر کا نزول موخر ہو اور باقی راتوں میں تلاش کا سلسلہ جاری رکھنے سے وہ شب قدر کے اجر و ثواب سے مستفید ہو پائے۔

۲۔ رمضان المبارک کی اکیسویں رات کا قیام چھوٹ جائے تو رمضان المبارک کی تیئسویں رات کے قیام کا اہتمام کرنا مستحب ہے، یوں یہ رمضان کی تیئسویں رات ہوگئی اور مہینے کی ساتویں باقی رات ہوگئی۔

۲۱۹..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى صِحَةِ الْمَعْنَى الثَّانِيْ الَّذِىْ ذَكَرْتُ أَنَّهُ أَمَرَ بِطَلَبِهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ إِذَا ضَعُفَ وَ عَجَزَ طَالِبُهَا عَنْ طَلَبِهَا فِي الْعَشْرِ كُلِّهٖ.

اس حدیث کا بیان جو دوسرے معنی کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے کہ آپ ﷺ نے شب قدر کو آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم اس وقت دیا جب شب قدر کا متلاشی اسے آخری مکمل عشرے میں تلاش کرنے سے عاجز اور کمزور ہو گیا۔

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ.........

ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ـ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ ـ فَإِنْ ضَعُفَ أَحَدُكُمْ، أَوْ عَجَزَ، فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِيْ.))

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شب قدر کو آخری عشرے میں تلاش کرو، پھر اگر تم میں سے کوئی شخص کمزور ہو جائے یا عاجز آ جائے تو پھر وہ باقی سات راتوں میں ہرگز مغلوب و لاچار نہ ہو۔''

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ اللَّيَالِي الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جن راتوں میں شب قدر آئی تھی، ان کے ابواب کا مجموعہ

وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ فِي الْوِتْرِ عَلٰى مَا ثَبَتَ

اوراس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے جیسا کہ ثابت ہوا ہے۔

۲۲۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ كَانَتْ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ الشَّهْرِ لَيْلَةَ إِحْدٰى وَّ عِشْرِيْنَ فِيْ رَمَضَانَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں شب قدر ایک مرتبہ رمضان المبارک کی اکیسویں تاریخ میں بھی آئی تھی۔

۲۱۸٤۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ أَمْلَيْتُهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ .

''امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ایک اور جگہ بیان کر چکا ہوں۔'' (جو اس مسئلہ کی دلیل ہے۔ دیکھئے حدیث نمبر: ۲۱۷۱)

فوائد: ...... یہ حدیث دلیل ہے کہ عہد رسالت میں لیلۃ القدر اکیسویں رات بھی واقع ہوئی ہے۔ لیکن اس سے یہ موقف اختیار کرنا کہ شب قدر کا نزول اکیسویں رات ہی ہوتا ہے، درست نہیں، بلکہ یہ رات رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں گھومتی رہتی ہے، لہٰذا آخری عشرے کی تمام طاق راتوں کے قیام اللیل وشب بیداری سے اس کا حصول ممکن ہے۔

(۲۱۸٤) تقدم برقم: ۲۱۷۱.

۲۲۱ ... بَابُ ذِكْرِ الْأَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ إِذْ جَائِزٌ أَنْ تَكُوْنَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِيْ بَعْضِ السِّنِيْنَ لَيْلَةَ إِحْدٰى وَّ عِشْرِيْنَ وَ فِيْ بَعْضِ لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ

تیئسویں رات کو شب قدر تلاش کرنے کے حکم کا بیان، کیونکہ یہ ممکن ہے کہ شب قدر کسی سال اکیسویں رات میں ہو اور کسی سال تیئسویں رات میں ہو

۲۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ۔ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ أَخِيْهِ فُلَانِ بْنِ.........

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ: جَلَسْنَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ فِيْ مَجْلِسِ جُهَيْنَةَ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا يَحْيٰى هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اٰخِرِ هٰذَا الشَّهْرِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَتٰى نَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ الْمُبَارَكَةَ؟ قَالَ: ((الْتَمِسُوْهَا هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثَلَاثَ وَ عِشْرِيْنَ.)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: تِلْكَ إِذًا أُوْلٰى ثَمَانٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يُسَمِّهِ ابْنُ عُلَيَّةَ، هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ.

"جناب عبد اللہ بن عبد اللہ بن خبیب بیان کرتے ہیں: "ہم اس مہینے میں (رمضان المبارک میں) جہینہ قبیلے کی مجلس میں حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تو ہم نے عرض کیا: اے ابو یحییٰ! کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس مبارک رات کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس مہینے کے آخر میں بیٹھے تھے کہ ایک آدمی نے آپ سے عرض کی: "ہم اس مبارک رات کو کب تلاش کریں؟ آپ نے فرمایا: "اس کو اس تیئسویں رات میں تلاش کرو تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: تب تو یہ رات آٹھوں راتوں میں سے پہلی رات ہوئی۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ابن علیہ نے جس راوی کا نام نہیں لیا، اس کا نام عبد اللہ بن عبد اللہ بن خبیب ہے۔"

۲۱۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَ شُعَيْبٌ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

"رسول اللہ ﷺ کے ساتھی حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

(۲۱۸۵) صحيح: مسند احمد: ۴۹۵/۳۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر، حديث: ۱۱۶۸۔ سنن ابی داود: ۱۳۷۹ من طريق اخر من عبد الله بن انيس رضى الله عنه.

(۲۱۸۶) انظر الحديث السابق.

أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((إِلْتَمِسُوْهَا اللَّيْلَةَ.)) وَ تِلْكَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هِيَ إِذًا أُوْلٰى ثَمَانٍ، فَقَالَ: ((بَلْ أُوْلٰى سَبْعٍ، فَإِنَّ الشَّهْرَ لَا يَتِمُّ.))

سے روایت ہے کہ آپ سے شب قدر کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اسے آج رات تلاش کرو۔'' اور وہ تیئسویں رات تھی تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! تو یہ آٹھ راتوں میں سے پہلی ہوئی۔ آپ نے فرمایا: ''بلکہ سات میں سے پہلی ہوئی کیونکہ مہینہ بعض اوقات پورے تیس دنوں کا نہیں ہوتا۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ عہد رسالت میں ہی شب قدر کا نزول رمضان المبارک کی تیئسویں شب میں بھی ثابت ہے اور شب قدر کا نزول کسی معین رات کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اس کا محل رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتیں ہیں۔

٢٢٢...... بَابُ ذِكْرِ كَوْنِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيْ بَعْضِ السِّنِيْنَ، لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ إِذْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ تَنْتَقِلُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کسی سال شب قدر ستائیسویں رات بھی ہوتی ہے کیونکہ شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے۔

٢١٨٧ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ.........

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: لَوْلَا سُفَهَاؤُكُمْ لَوَضَعْتُ يَدَيَّ فِيْ أُذُنِيْ، فَنَادَيْتُ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ سَبْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ. نَبَأُ مَنْ لَّمْ يُكَذِّبْنِيْ عَنْ نَبَأِ مَنْ لَّمْ يُكَذِّبْهُ، يَعْنِيْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ. وَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: قَالَ: سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ. وَ قَالَ: رَمَضَانُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

''حضرت زر بن حبیش رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ''اگر تمہارے بے وقوف لوگوں کا خدشہ نہ ہوتا تو میں اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر بلند آواز سے پکارتا کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے۔ یہ اس شخص کی خبر ہے جس نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا، اور اس نے اس ہستی سے خبر دی ہے جس نے غلط بیانی نہیں کی یعنی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہے۔ یہ جناب بندار کی روایت ہے۔ اور جناب ابوموسیٰ کہتے ہیں: میں نے حضرت زر بن حبیش کو سنا'' اور فرمایا: ''رمضان المبارک

(٢١٨٧) اسناده حسن: مسند احمد: ٥/١٣١ـ سنن كبرىٰ نسائى: ١١٦٢٦ وانظر الحديث الآتى.

قَبْلَهَا . نَبَأُ مَنْ لَّمْ يُكَذِّبْنِي عَنْ نَبَإِ مَن لَّمْ يُكَذِّبْهُ - وَ لَمْ يَقُلْ يَعْنِي أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

کے آخری عشرے، آخری سات راتوں میں شب قدر ہوتی ہے۔'' یہ اس شخص کی خبر ہے جس نے مجھے جھوٹ نہیں بتایا اور اس ہستی سے بیان کیا ہے جس نے اس سے غلط بیانی نہیں کی'' اور یہ نہیں کہا کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم سے روایت کی ہے۔''

۲۱۸۸ـ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدَةَ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي لُبَابَةَ۔ قَالَ: سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ..........

عَنْ أُبَيِّ قَالَ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ إِنِّي لَأَعْلَمُهَا هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي أَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ .

''حضرت ابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''شب قدر کو میں بخوبی جانتا ہوں۔ یہ وہی رات ہے جس کا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا۔ وہ ستائیسویں رات ہے۔''

فوائد :......۱۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں شب قدر کا نزول ستائیسوں شب کو بھی ثابت ہے اور آپ نے اس رات سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پہلے ہی آگاہ کر دیا۔ پھر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس بات پر مصرر ہے کہ شب قدر ستائیسویں رات ہی کو ہے لیکن درج بالا احادیث میں کہیں وضاحت نہیں کہ لیلۃ القدر کا محل ستائیسویں شب ہے، بلکہ ایک سال اس کا وقوع ستائیسویں رات کو ہوا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلق رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر کی تلاش کا حکم دیا، لہٰذا یہ آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کسی ایک غیر معین رات میں ہوتی ہے اور طاق راتوں میں تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ واللہ اعلم

۲۲۳..... بَابُ الْأَمْرِ بِطَلَبِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اٰخِرَ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ إِذْ جَائِزٌ أَن يَّكُوْنَ فِيْ بَعْضِ السِّنِيْنَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ

رمضان المبارک کی آخری رات شب قدر تلاش کرنے کے حکم کا بیان، کیونکہ یہ ممکن ہے کہ کسی سال آخری رات ہی شب قدر ہو

۲۱۸۹ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنِ الْجَرِيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ..........

(۲۱۸۸) صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل لیلۃ القدر، حدیث: ۲۲۰/ ۷۶۲۔ سنن ترمذی: ۳۳۵۱۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۹۲۔ مسند احمد: ۵/ ۱۳۰۔ مسند الحمیدی: ۳۷۵.

(۲۱۸۹) صحیح: سنن ابی داود، کتاب شهر رمضان، باب من قال سبع وعشرین، حدیث: ۱۳۸۶ بلفظ "لیلة القدر لیلة سبع وعشرین۔"

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ.)) فِيْ خَبَرِ أَبِيْ بَكْرَةَ: أَوْ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ.

''حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شب قدر کو (رمضان المبارک کی) آخری رات میں تلاش کرو۔'' اور حضرت ابوبکرہ کی روایت میں ہے: ''یا آخری رات میں'' (تلاش کرو)۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ شب قدر کا نزول رمضان المبارک کی آخری طاق رات میں بھی ممکن ہے کیونکہ شب قدر آخری عشرے کی طاق راتوں میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔

۲۲۴...... بَابُ صِفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِنَفْيِ الْحَرِّ وَ الْبَرْدِ فِيهَا وَ شِدَّةِ ضَوْئِهَا وَ مَنْعِ خُرُوْجِ شَيَاطِيْنِهَا مِنْهَا حَتّٰى يُضِيْءَ فَجْرُهَا

شب قدر کی کیفیت کا بیان کہ اس میں گرمی سردی نہیں ہوتی چاند خوب روشن ہوتا ہے اور فجر روشن ہونے تک شیطان کا باہر نکلنا ممنوع ہوتا ہے۔

۲۱۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الزِّيَادِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنِّيْ كُنْتُ أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ نُسِّيْتُهَا وَ هِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ لَيْلَتِهَا، وَ هِيَ لَيْلَةٌ طَلْقَةٌ بَلْجَةٌ لَا حَارَّةٌ وَّلَا بَارِدَةٌ. وَ زَادَ الزِّيَادِيُّ: كَأَنَّ فِيْهَا قَمَراً يَفْضَحُ كَوَاكِبَهَا وَ قَالَا: لَا يَخْرُجُ شَيْطَانُهَا حَتّٰى يُضِيْءَ فَجْرُهَا.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی پھر مجھے بھلا دی گئی اور وہ آخری عشرے کی ایک رات ہے، وہ رات خوب روشن، پرسکون، نہ گرم اور نہ سرد ہوتی ہے۔'' جناب الزیادی نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: ''گویا کہ اس رات چاند اپنے ستاروں کی روشنی کو ماند کر رہا ہوگا۔'' دونوں راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے: ''فجر روشن ہونے تک اس رات شیاطین باہر نہیں نکلتے۔''

فوائد:......۱۔ شب قدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے، لہٰذا ان راتوں میں اسے تلاش کیا جائے۔

۲۔ اس حدیث میں شب قدر کی علامات مذکور ہیں کہ شب قدر انتہائی پرسکون اور معتدل رات ہوتی ہے۔ جس میں گرمی اور سردی میں اعتدال ہوتا ہے، لہٰذا ان علامات سے لیلۃ القدر کی شناخت ممکن ہے۔

(۲۱۹۰) صحیح: صحیح ابن حبان: ۳۶۸۰.

۲۲۵..... بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ طُلُوْعِهَا صَبِيْحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کی صبح سورج کے طلوع ہونے کی کیفیت کا بیان

۲۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ: قُلْتُ لِأُبَيٍّ: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّهُ سَمِعَ .... زِرًّا يَقُوْلُ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَرَادَ أَنْ لَّا يَتَّكِلُوْا، وَ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، وَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ . قَالَ، قُلْنَا: يَا أَبَا الْمُنْذِرِ، بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ ذٰلِكَ ؟ قَالَ: بِالْعَلَامَةِ أَوْ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لَا شُعَاعَ لَهَا . لَمْ يَقُلِ الدَّوْرَقِيُّ: لَقَدْ أَرَادَ أَنْ لَّا يَتَّكِلُوا . حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ فِي عَقِبِ خَبَرِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ نَحْوَهُ . وَ حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ زِرٍّ نَحْوَهُ .

''حضرت زر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، تو عرض کی: آپ کا بھائی ابن مسعود کہتا ہے: جو شخص سال بھر قیام کرے وہ شب قدر کو پالے گا۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، یقیناً ان کا ارادہ یہ ہے کہ لوگ (صرف آخری عشرے پر) بھروسہ کرکے بیٹھ نہ جائیں۔ یقیناً انہیں معلوم ہے کہ شب قدر رمضان المبارک میں ہے اور وہ اس کے آخری عشرے میں ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے۔'' کہتے ہیں، ہم نے عرض کی: اے ابومنذر! یہ رات کیسے پہچانی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: اس علامت اور نشانی کے ذریعے سے جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے کہ اس روز سورج اس حال میں طلوع ہوگا کہ اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔'' جناب دورقی کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''یقیناً ان کا ارادہ یہ ہے کہ لوگ اعتماد و بھروسہ کرکے نہ بیٹھ جائیں۔''

۲۲۶..... بَابُ حُمْرَةِ الشَّمْسِ عِنْدَ طُلُوْعِهَا وَ ضُعْفِهَا صَبِيْحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَ الْإِسْتِدْلَالِ بِصِفَةِ الشَّمْسِ عَلٰى لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ حِفْظِ زَمْعَةَ

شب قدر کی صبح سورج کا طلوع ہوتے وقت سرخ اور کمزور ہونا۔ سورج کی اس کیفیت سے شب قدر پر استدلال کرنا، بشرطیکہ روایت صحیح ہو کیونکہ زمعہ کے حافظے کے بارے میں میرے دل میں عدم اطمینان ہے

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنِي أَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا زَمْعَةُ، عَنْ سَلَمَةَ ـ هُوَ ابْنُ وَهْرَامٍ ـ عَنْ

(۲۱۹۱) تقدم تخریجه برقم: ۲۱۸۸.

عِكْرِمَةَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ: لَيْلَةٌ طَلْقَةٌ لَا حَارَّةٌ وَّلَا بَارِدَةٌ تُصْبِحُ الشَّمْسُ يَوْمَهَا حَمْرَاءَ ضَعِيْفَةً .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے شب قدر کے بارے میں فرمایا: ''یہ ایک خوشگوار رات ہے، نہ گرم، نہ سرد، اس کی صبح سورج سرخ اور کمزور ہوتا ہے۔''

۲۲۷..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الشَّمْسَ لَا يَكُوْنُ لَهَا شُعَاعٌ إِلٰى وَقْتِ ارْتِفَاعِهَا ذٰلِكَ الْيَوْمِ إِلٰى اٰخِرِ النَّهَارِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ شب قدر کی صبح سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔ اسی طرح شام کے وقت بھی اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔ عَنْ عَاصِمٍ.......

عَنْ زِرٍّ، قَالَ: قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: أَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَإِنَّ صَاحِبَنَا۔ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ۔ سُئِلَ عَنْهَا فَقَالَ: مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا . قَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ، وَلٰكِنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَتَّكِلُوْا، أَوْ أَحَبَّ أَنْ لَّا يَتَّكِلُوْا . وَ اللّٰهِ إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ، لَا يَسْتَثْنِيْ . قَالَ: قُلْتُ: أَبَا الْمُنْذِرِ أَنّٰى عَلِمْتُ ذٰلِكَ ؟ قَالَ: بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْتُ لِزِرٍّ: مَا الْاٰيَةُ؟ قَالَ: تَطْلُعُ الشَّمْسُ صَبِيْحَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ لَيْسَ لَهَا

''حضرت زر کہتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے عرض کی: مجھے شب قدر کے بارے میں بتائیں، کیونکہ ہمارے ساتھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''جو شخص سارا سال قیام کرے وہ شب قدر پالے گا۔ تو حضرت ابی نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمان پر رحم فرمائے! یقیناً انہیں علم ہے کہ شب قدر رمضان المبارک میں ہے۔ لیکن انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ لوگ بھروسہ کرلیں (اور عبادت میں محنت چھوڑ دیں) یا انہوں نے پسند کیا ہے کہ لوگ بھروسہ نہ کریں۔ اللہ کی قسم! شب قدر رمضان المبارک میں ستائیسویں رات ہے، انہوں نے اس میں استثناء نہیں کیا (بلکہ قسم کے ساتھ ستائیسویں رات قرار دی) کہتے ہیں: میں نے عرض کی: ابومنذر! یہ بات آپ کو کیسے معلوم ہوئی؟ انہوں نے جواب دیا: اس نشانی سے معلوم ہوئی جو نشانی

(۲۱۹۲) صحیح: مسند البزار کما فی مجمع الزوائد: ۱۷۷/۳.

(۲۱۹۳) اسنادہ حسن: مسند احمد: ۱۳۱/۵۔ سنن ابی داود، کتاب شھر رمضان، باب فی لیلۃ القدر، حدیث: ۱۳۷۸۔ ۱۴۰۶

تقدم برقم: ۲۱۸۸، ۲۱۹۱.

شُعَاعٌ مِثْلَ الطَّسْتِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ .

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی تھی۔ جناب عاصم کہتے ہیں: میں نے زرّ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: وہ نشانی کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''شب قدر کی صبح سورج تھال کی مانند طلوع ہوگا، بلند ہونے تک اس کی شعاعیں نہیں ہوں گی۔''

فوائد:......ا۔ شب قدر انتہائی روشن اور پر سکون رات ہے۔

۲۔ شب قدر کی صبح کو طلوع آفتاب کے وقت سورج مدہم اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور سورج بلند ہونے تک اس کی شعاعیں نہیں پھیلتیں۔ ان علامات سے شب قدر کی شناخت کی جا سکتی ہے۔

۲۲۸..... بَابُ ذِكْرِ كَثْرَةِ الْمَلَآئِكَةِ فِي الْأَرْضِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

شب قدر میں زمین میں فرشتوں کی کثرت کا بیان

۲۱۹۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ السَّابِعَةِ أَوِ التَّاسِعَةِ وَ عِشْرِيْنَ، وَإِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَكْثَرُ فِي الْأَرْضِ مِنْ عَدَدِ الْحَصٰى .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شب قدر ستائیسویں یا انتیسویں رات ہے اور اس رات میں فرشتے کنکریوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔''

فوائد:......اس حدیث میں لیلۃ القدر کی فضیلت کا بیان ہے کہ اس میں بے حدوحساب فرشتوں کا نزول ہوتا ہے، جو رحمت ایزدی اور انتہائی برکت کا باعث ہے، لہٰذا اس پُر نور مبارک بھری رات سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔

۲۲۹..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْمُدْرِكَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فِيْ جَمَاعَةٍ لَيْلَةِ الْقَدْرِ يَكُوْنُ مُدْرِكًا لِفَضِيْلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

اس بات کا بیان کہ شب قدر میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے والا شب قدر کی فضیلت پالیتا ہے

۲۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا فَرْقَدٌ۔ وَ هُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ۔ قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي الْحَسْنَاءِ الْيَمَانِيُّ۔ قَالَ: سَمِعْتُ..........

(۲۱۹۴) اسنادہ حسن: مسند احمد: ۲/ ۵۱۹۔ مسند الطیالسی: ۲۰۴۵.

(۲۱۹۵) اسنادہ ضعیف: عقبہ بن ابی الحسناء مجہول راوی ہے۔

أَبَـا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَـنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فِـي جِـمَـاعَةٍ فِـيْ رَمَـضَانَ فَقَدْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ.))

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے عشاء کی نماز رمضان المبارک میں باجماعت ادا کی تو اس نے شب قدر کو پالیا۔''

٢٣٠..... بَابُ ذِكْرِ إِنْسَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بَعْدَ رُؤْيَتِهِ إِيَّاهَا

اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر دکھانے کے بعد آپ کو شب قدر بھلا دینے کا بیان

٢١٩٦ـ قَـالَ أَبُـوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ أَبِي سَلَمَةَ عَـنْ أَبِـي سَعِيْـدٍ: ((إِنِّـيْ كُنْتُ أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا.))

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''حضرت ابوسلمہ کی حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''بے شک مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی پھر مجھے بھلا دی گئی۔''

٢٣١..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ رُؤْيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَانَ فِيْ نَوْمٍ وَّ فِيْ يَقْظَةٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب قدر نیند اور بیداری دونوں حالتوں میں دیکھی ہے

٢١٩٧ـ أَخْبَـرَنِـيْ مُـحَـمَّـدُ بْـنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ..........

عَـنْ أَبِـيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ قَالَ: ((أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أَيْـقَـظَـنِـيْ أَهْـلِـيْ فَنَسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ.))

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے شب قدر (خواب میں) دکھائی گئی پھر مجھے میرے گھر والوں نے بیدار کر دیا تو میں وہ بھول گیا۔ لہٰذا تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو۔''

(٢١٩٦) تقدم برقم: ٢١٧٧.

(٢١٩٧) صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر، حديث: ١١٦٦ـ سنن كبرىٰ نسائى: ٣٣٧٨ـ سنن الدارمى: ١٧٨٢ـ مسند ابى يعلى: ٥٩٧٢ـ صحيح ابن حبان: ٣٦٧٨.

۲۳۲..... بَابُ ذِكْرِ رَجَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ظَنِّهِ أَن يَّكُوْنَ رَفْعُ عِلْمِهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ خَيْراً لِأُمَّتِهِ مِنِ اطِّلَاعِهِمْ عَلٰى عِلْمِهَا، إِذِ الْإِجْتِهَادُ فِي الْعَمَلِ لَيَالِيَ طَمَعًا فِيْ إِدْرَاكِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَفْضَلُ وَ أَكْبَرُ عَمَلاً مِّنَ الْإِجْتِهَادِ فِيْ لَيْلَةٍ وَّاحِدَةٍ خَاصَّةً

نبی کریم ﷺ کی اس امید اور خیال کا بیان کہ شب قدر کا علم اٹھایا جانا، ان کی امت کو اطلاع ملنے سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ شب قدر کو حاصل کرنے کے طمع کے ساتھ ایک رات کی بجائے کئی راتیں عبادت میں محنت وکوشش کرنا افضل واعلیٰ ہے۔

۲۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي............

عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُخْبِرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ . فَقَالَ: ((إِنِّيْ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَ فُلَانٌ، فَرُفِعَتْ، وَ عَسٰى أَن يَّكُوْنَ خَيْراً لَّكُمْ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي التِّسْعِ وَ السَّبْعِ وَ الْخَمْسِ .)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فَرُفِعَتْ يَعْنِيْ مَعْرِفَتِيْ بِتِلْكَ اللَّيْلَةِ .

''حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ شب قدر کی خبر دینے کے لیے گھر سے نکلے تو دو مسلمان شخص جھگڑ رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: ''بے شک میں تمہیں شب قدر کی خبر دینے کے لیے گھر سے نکلا تھا تو فلاں فلاں شخص جھگڑ رہے تھے تو شب قدر کی معرفت اٹھالی گئی اور امید ہے کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ لہٰذا تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''(فَرُفِعَتْ) کا معنی ہے: یعنی میری اس رات کی معرفت و شناخت اٹھالی گئی ہے۔''

فوائد: ......ا۔ رسول اللہ ﷺ کو لیلۃ القدر کے بارے میں دو مرتبہ آگاہ کیا گیا۔ (۱) خواب میں (۲) حالت بیداری، لیکن دونوں مرتبہ آپ ﷺ بیٹھے تو لیلۃ القدر کی تعیین سے بے خبر کر دیا گیا، لہٰذا شب قدر کوئی معین رات نہیں، بلکہ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہے۔ لہٰذا اسے ان طاق راتوں میں تلاش کرنا ہے۔

۲۔ باہمی جھگڑے رحمتوں کے چھن جانے کا باعث اور برکتوں کے نزول کو روکنے کا باعث ہیں۔ لہٰذا باہمی لڑائیوں سے اجتناب برتنا چاہیے اور اتحاد واتفاق رحمتوں کے نزول کا باعث ہے۔

(۲۱۹۸) صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب خوف المؤمن من ان یحبط عملہ، حدیث: ۴۹۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۸۰۔ مسند احمد: ۳۱۳/۵۔ سنن الدارمی: ۱۷۸۱۔

۲۳۳..... بَابُ مَغْفِرَةِ ذُنُوبِ الْعَبْدِ بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِيمَاناً وَّ احْتِسَاباً

شب قدر میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرنے سے بندے کے گناہوں کی بخشش کا بیان

۲۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ (ح) وَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رِوَايَةً، قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَّ احْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .))

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ''جس شخص نے ایمان اور ثواب کی نیت سے ماہ رمضان کے روزے رکھے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

فوائد :......حدیث دلیل ہے کہ شب قدر کا ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے قیام کرنا مستحب فعل ہے اور اس سے سابقہ تمام صغیرہ گناہ مٹ جاتے ہیں۔ اور اگر صغیرہ گناہوں نہ ہوں تو کبیرہ گناہوں میں تخفیف ہوتی ہے اور اگر صغیرہ کبیرہ دونوں قسم کے گناہ نہ ہوں تو درجات بلند ہوتے ہیں۔

۲۳۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ شُهُوْدِ الْبَدْوِيِّ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ مِنْ رَّمَضَانَ إِذَا كَانَ سَكَنُهُ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ تَحَرِّيًّا لِّإِدْرَاكِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي مَسْجِدِهَا

رمضان المبارک کی تئیسویں رات کو دیہاتی شخص کا مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز ادا کرنا مستحب ہے۔ جبکہ ان کی رہائش مدینہ منورہ کے قریب ہوتا کہ وہ شب قدر کو مسجد نبوی میں رہ کر تلاش کریں۔

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ.........

عَبْدِ اللهِ بْنِ أُنَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ أَكُوْنُ بِالْبَادِيَةِ وَ أَنَا بِحَمْدِ اللهِ أُصَلِّيْ بِهَا، فَمُرْنِيْ بِلَيْلَةٍ أَنْزِلُهَا لِهٰذَا الْمَسْجِدِ، أُصَلِّيْهَا فِيْهِ . قَالَ: ((انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ .)) قَالَ: قُلْتُ: لِابْنِ عَبْدِاللهِ ، فَكَيْفَ كَانَ أَبُوْكَ يَصْنَعُ ؟ قَالَ:

''حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں گاؤں میں رہتا ہوں اور اللہ کا شکر ہے کہ وہاں نماز بھی ادا کرتا ہوں، تو آپ مجھے کسی رات کے بارے میں حکم دیں جس رات میں اس مسجد میں آ کر نماز ادا کروں (یعنی مسجد نبوی میں)۔ آپ نے فرمایا: تئیسویں رات کو آ جانا۔ جناب محمد بن ابراہیم کہتے ہیں: میں نے حضرت

(۲۱۹۹) تقدم تخريجه برقم: ۱۸۹٤۔

(۲۲۰۰) حسن: سنن ابی داود، کتاب شهر رمضان، باب فی لیلة القدر، حدیث: ۱۳۸۹۔ وقدم تقدم برقم: ۲۱۸٦.

يَـدْخُـلُ صَلَاةَ الْعَصْرِ ، ثُمَّ لا يَخْرُجُ حَتّٰى يُـصَلِّيَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ، ثُمَّ يَخْرُجُ وَ دَابَّتُهُ ـ يَـعْـنِي عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ ـ فَيَرْكَبُهَا فَيَأْتِي أَهْلَهُ .

عبداللہ کے بیٹے سے پوچھا: آپ کے والد گرامی کیسے کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ''وہ عصر کی نماز پڑھ کر مسجد نبوی میں داخل ہو جاتے پھر صبح کی نماز ادا کرنے تک نہیں نکلتے تھے۔ پھر وہ مسجد سے نکلتے تو ان کی سواری مسجد کے دروازے پر ہوتی تھی تو وہ اس پر سوار ہو کر اپنے گھر والوں کے پاس چلے جاتے۔''

فوائد :...... مدینے کے قریب بستیوں کے رہائشی شب قدر کی تلاش میں طاق راتیں مسجد نبوی میں گزار سکتے ہیں اور یہ عمل ان کے لیے جائز ہے۔

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ أَبْوَابِ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں قیام کرنے کے ابواب کا مجموعہ

۲۳۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ زَعْمِ الرَّوَافِضِ الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ قِيَامَ شَهْرِ رَمَضَانَ بِدْعَةٌ لَّا سُنَّةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ رمضان المبارک میں قیام کرنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، رافضی شیعہ کے دعوے کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ رمضان المبارک میں قیام کرنا بدعت ہے، سنت نہیں ہے۔

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ قَيْسِ نِ الْحُدَّانِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ....

عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِيْ سَلَمَةَ: أَلَا تُحَدِّثُنَا حَدِيْثاً سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيْكَ سَمِعَهُ أَبُوْكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: بَلٰى أَقْبَلَ رَمَضَانُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ رَمَضَانَ شَهْرٌ افْتَرَضَ اللّٰهُ صِيَامَهُ، وَإِنِّيْ سَنَنْتُ لِلْمُسْلِمِيْنَ قِيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا، خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ أُمُّهُ.)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَمَّا خَبَرُ مَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِلٰى اٰخِرِ الْخَبَرِ، فَمَشْهُوْرٌ مِّنْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ

”جناب نضر بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسلمہ سے کہا: کیا آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث نہیں سنائیں گے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک رمضان کے مہینے میں اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کیے ہیں اور میں نے مسلمانوں کے لیے اس کا قیام جاری کیا ہے۔ لہٰذا جس شخص نے ایمان و ثواب کی نیت سے اس مہینے کے روزے رکھے اور قیام کیا تو وہ گناہوں سے اسی طرح پاک صاف ہو جائے گا جیسے وہ اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جس نے اس مہینے کے روزے رکھے اور قیام کیا ......“ آخر روایت تک، یہ روایت

(۲۲۰۱) اسنادہ ضعیف: سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ذکر اختلاف یحی بن کثیر، حدیث: ۲۲۱۲۔ سنن ابن ماجہ: ۱۳۲۸۔ مسند احمد: ۱/۱۹۴۔

أَبِـيْ هُرَيْرَةَ، ثَـابِتٌ لَّا شَكَّ وَ لَا ارْتِيَابَ فِيق ثُبُـوْتِـهِ أَوَّلَ الْكَلَامِ، وَ أَمَّا الَّذِيْ يُكْرَهُ ذِكْـرُهُ الـنَّضْرُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْـهِ، فَهٰـذِهِ الـلَّـفْـظَةُ مَعْنَاهَا صَحِيْحٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ سُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فَإِنِّيْ خَائِفٌ أَنْ يَّـكُـوْنَ هٰـذَا الْـإِسْنَادُ وَهْمًا، أَخَافُ أَنْ يَّكُوْنَ أَبُوْ سَلَمَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْهِ شَيْئاً . وَ هٰـذَا الْـخَبَـرُ لَـمْ يَرْوِهٖ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَحَدٌ أَعْلَمُهُ غَيْرَ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی صورت میں مشہور ہے۔ یہ پہلا حصہ بلاشک وشبہ ثابت ہے۔ لیکن نضر بن شیبان کی حضرت ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت عبدالرحمان سے روایت کردہ حصہ ناپسندیدہ ہے۔ یہ الفاظ ان کا معنی اللہ کی کتاب اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی روشنی میں صحیح ہے۔ لیکن اس سند سے صحیح نہیں ہے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ یہ سند وہم ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ حضرت ابوسلمہ نے اپنے والد گرامی سے کچھ نہیں سنا اور میرے علم کے مطابق اس روایت کو حضرت ابوسلمہ سے بھی صرف نضر بن شیبان ہی روایت کرتا ہے (گویا ان دو اسباب کی بنا پر یہ سند ضعیف ہے)۔''

۲۳۶..... بَابُ الْأَمْرُ بِقِيَامِ رَمَضَانَ أَمْرُ تَرْغِيْبٍ لَّا أَمْرُ عَزْمٍ وَ إِيْجَابٍ

رمضان المبارک کے قیام کا حکم رغبت وشوق دلانے کے لیے ہے، تاکیدی اور وجوبی نہیں ہے۔

۲۲۰۲۔ حَـدَّثَـنَـا عَـمْـرُو بْـنُ عَـلِـيٍّ، حَـدَّثَـنَـا عُثْـمَـانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَـسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَـنْ أَبِـيْ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ كَانَ يَأْمُرُ بِقِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْـرِ أَنْ يَّـأْمُـرَ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ يَقُوْلُ: ((مَنْ قَامَ رَمَـضَانَ إِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ .))

''حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں قیام کرنے کا حکم عزیمت و وجوب کے بغیر دیا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایمان وثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا، تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

۲۳۷..... بَابُ ذِكْرِ مَغْفِرَةِ سَالِفِ ذُنُوْبٍ أُخَرَ بِقِيَامِ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَ احْتِسَاباً

رمضان المبارک کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت سے کرنے پر گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا بیان

۲۲۰۳۔ حَـدَّثَـنَـا عَـمْـرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ

(۲۲۰۲) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان، حدیث: ۱۷۴/ ۷۵۹۔ سنن ابی داود: ۱۳۷۱۔ سنن ترمذی: ۸۰۸۔ سنن نسائی: ۲۱۰۶۔ مسند احمد: ۲/ ۵۲۹۔

الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ .))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رمضان المبارک کا قیام ایمان اور ثواب کی نیت کے ساتھ کیا، اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

فوائد:......مکرر ۱۸۹۴

۲۳۸..... بَابُ الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ يَتَوَهَّمُ أَنَّ الْفَارُوْقَ هُوَ أَوَّلُ مَنْ أَمَرَ بِالصَّلَاةِ جَمَاعَةً فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں باجماعت نفل نماز ادا کرنے کا بیان، ان لوگوں کے قول کے برخلاف جن کا خیال ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے رمضان المبارک میں باجماعت نفل نماز ادا کرنے کا حکم دیا

۲۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ..........

نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ أَبُوْ طَلْحَةَ الْأَنْمَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ عَلَى مِنْبَرِ حِمْصَ يَقُوْلُ: قُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَّ عِشْرِيْنَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ لَّنْ نُدْرِكَ الْفَلَاحَ، وَ كُنَّا

''جناب نعیم بن زیاد ابوطلحہ انصاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو حمص کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا: ''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک کی تئیسویں رات کو تہائی رات تک قیام کیا پھر ہم نے پچیسویں رات کو آدھی رات تک نفل پڑھے۔ پھر ہم نے ستائیسویں رات کو اتنا طویل قیام کیا کہ ہم خیال کرنے لگے کہ سحری نہیں کھا سکیں گے۔ اور ہم فلاح کو سحری کا نام دیتے تھے اور تم ساتویں رات کو تئیسویں رات کہتے ہو، اور ہم ساتویں

(۲۲۰۳) صحیح بخاری، کتاب صلاة التراویح، باب فضل من قام رمضان، حدیث: ۲۰۰۹۔ صحیح مسلم، حدیث: ۷۵۹ وانظر الحدیث السابق.

(۲۲۰۴) اسناده حسن: سنن نسائی، کتاب قیام اللیل، باب قیام شهر رمضان، حدیث: ۱۶۰۷ وسنن کبریٰ نسائی: ۱۳۰۱۔ مسند احمد: ۲۷۲/٤.

نُسَمِّيْهِ السُّحُوْرَ، وَ أَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ لَيْلَةَ سَابِعَةٍ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ، وَ نَحْنُ نَقُوْلُ سَابِعَةُ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ . فَنَحْنُ أَصْوَبُ أَمْ أَنْتُمْ ؟

رات کو ستائیسویں رات کہتے ہیں۔ تو ہم زیادہ درست ہیں یا تم؟"

فوائد:......ا۔ رمضان کی راتوں میں نماز تراویح کا باجماعت اہتمام مستحب فعل اور سنت نبوی ہے۔

۲۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح باجماعت کا آغاز نہیں کیا تھا۔ بلکہ انہوں نے سنت نبوی کی روشنی میں اسے باقاعدہ جاری کیا تھا، حالانکہ یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھا اور نماز تراویح باجماعت کا آغاز کرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔

۲۳۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَصَّ الْقِيَامَ بِالنَّاسِ هٰذِهِ اللَّيَالِيَ الثَّلَاثَ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيْهِنَّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین راتوں میں خصوصاً قیام، ان میں شب قدر کے ہونے کی وجہ سے کرایا تھا

۲۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، حَدَّثَنَا زَيْدٌ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، حَدَّثَنِيْ أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرِ نِالْحَضْرَمِيِّ..........

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَامَ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِيْنَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا أَحْسِبُ مَا تَطْلُبُوْنَ إِلَّا وَرَاءَ كُمْ))، ثُمَّ قَامَ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَّ عِشْرِيْنَ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا أَحْسِبُ مَا تَطْلُبُوْنَ إِلَّا وَرَاءَ كُمْ))، ثُمَّ قُمْنَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ إِلَى الصُّبْحِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ: ((إِلَّا وَرَاءَ كُمْ))، هُوَ عِنْدِيْ مِنْ بَابِ الْأَضْدَادِ، وَ يُرِيْدُ: أَمَامَكُمْ، لِأَنَّ مَا قَدْ مَضٰى هُوَ وَرَاءُ

"حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں تیئیسویں رات کو ہمیں پہلی تہائی رات تک نفل پڑھائے پھر آپ نے فرمایا: "میرا خیال ہے کہ تم جسے تلاش کر رہے ہو وہ تمہارے آگے ہے۔ پھر پچیسویں رات کو آدھی رات تک قیام کیا۔ پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ تمہاری مطلوبہ چیز آگے ہے۔ پھر ہم نے ستائیسویں رات کو صبح تک نفل پڑھے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "یہ الفاظ "الا وراء کم" (تمہارے پیچھے) یہ میرے نزدیک اضداد کے باب سے ہے۔ اور آپ کی مراد اس سے "آگے" ہے کیونکہ جو چیز گزر جائے وہ آدمی کے پیچھے ہوتی ہے اور جو آنے والی ہو وہ اس کے آگے ہوتی ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ

(۲۲۰۵) اسنادہ حسن: مسند احمد: ۵/۱۸۰.

الْـمَـرْءِ، وَمَـا يَسْتَقْبِلُهُ هُوَ أَمَامُهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ: مَا أَحْسِبُ مَـا تَـطْـلُبُوْنَ۔ أَيْ لَيْـلَةَ الْقَدْرِ۔ إِلَّا فِيْمَـا تَسْتَقْبِلُوْنَ، لَا أَنَّهَا فِيْ مَا مَضٰى مِنَ الشَّهْرِ وَ هٰـذَا كَقَوْلِهٖ عَزَّ وَ جَلَّ: ﴿وَ كَانَ وَرَآءَ هُمْ مَـلِكٌ يَـأْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا﴾ (الكهف: ٧٩) يُرِيْدُ: وَكَانَ أَمَامَهُمْ .

میرے خیال میں جو تم طلب کر رہے ہو یعنی شب قدر، تو وہ تمہارے آگے ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ گزشتہ دنوں میں تھی اور آپ کا یہ فرمان اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرح ہے: ﴿وَكَـانَ وَرَآءَ هُـمْ مَلِكٌ يَّأْخُذُ كُلَّ سَفِيْـنَةٍ غَصْبًـا﴾ (سورۃ الکھف: ۷۹) ''جب کہ ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی غصب کر لیتا تھا۔'' آیت میں مذکور لفظ ''وراء هم'' کا معنی بھی اُن کے آگے ہے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز تراویح با جماعت کا اہتمام رمضان کی طاق راتوں میں شب قدر کی تلاش کے لیے کیا تھا، لہٰذا جو شخص باقی رمضان نماز تراویح باجماعت کا اہتمام نہ کرے، اس کے لیے آخری عشرے کی طاق راتوں میں باجماعت نماز تراویح کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے۔

۲۴۰..... بَابُ ذِكْرِ قِيَامِ اللَّيْلِ كُلِّهٖ لِلْمُصَلِّيْ مَعَ الْإِمَامِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ حَتّٰى يَفْرُغَ

رمضان المبارک کے قیام میں مقتدی کا امام کے ساتھ اس کے فارغ ہونے تک مکمل قیام اللیل کرنے کا بیان

۲۲۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرِ نِالْحَضْرَمِيِّ.........

عَـنْ أَبِـيْ ذَرٍّ، قَـالَ: صُمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يُقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَا، حَتّٰى ذَهَـبَ ثُـلُـثُ الـلَّيْـلِ، ثُـمَّ لَـمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّـادِسَةِ، وَقَـامَ بِـنَـا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَـبَ شَـطْرُ اللَّيْلِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰـذِهٖ؟ قَـالَ: ((إِنَّـهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ روزے رکھے تو آپ نے ہمیں قیام نہیں کرایا۔ حتیٰ کہ رمضان کے سات دن باقی رہ گئے۔ پھر آپ نے ہمیں قیام کرایا حتیٰ کہ ایک تہائی رات گزر گئی۔ پھر آپ نے چھٹی رات میں ہمیں قیام نہیں کرایا اور پانچویں رات ہمیں آدھی رات تک نفل پڑھائے تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کاش آپ ہمیں ہماری بقیہ رات بھی نفل پڑھاتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ آپ نے فرمایا: بے شک

(۲۲۰۶) اسنادہ صحیح: سنن ابی داود، کتاب شهر رمضان، باب فی قیام شهر رمضان، حدیث: ۱۳۷۵۔ سنن ترمذی: ۸۰۶۔ سنن نسائی: ۱۶۰۶۔ مسند احمد: ۱۵۹/۵۔ صحیح ابن حبان: ۲۵۳۸۔

يَنْصَرِفَ، كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ .)) ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِّنَ الشَّهْرِ، فَقَامَ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ، وَ جَمَعَ أَهْلَهُ وَ نِسَاءَهُ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا أَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ . قُلْتُ: وَ مَا الْفَلَاحُ ؟ قَالَ: السُّحُوْرُ .

جس شخص نے امام کے ساتھ قیام کیا حتیٰ کہ امام فارغ ہوگیا تو اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھا جاتا ہے پھر آپ نے ہمیں قیام نہ کرایا حتیٰ کہ تین دن باقی رہ گئے، پھر آپ نے تیسری رات ہمیں قیام کرایا اور آپ نے اپنے گھر والوں اور عورتوں کو بھی جمع کیا اور ہمیں اس قدر طویل قیام کرایا کہ ہمیں خطرہ ہوا کہ ہماری فلاح رہ جائے گی۔ میں نے عرض کی: فلاح کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''سحری کا کھانا۔''

فوائد:......ا۔ نماز تراویح کا باجماعت اہتمام منفرد قیام اللیل سے افضل ہے۔

۲۔ مقتدی کا امام کی اقتداء میں مکمل نماز تراویح پڑھنا بہتر عمل ہے۔

۲۴۱..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا تَرَكَ قِيَامَ لَيَالِيْ رَمَضَانَ كُلَّهُ خَشْيَةً أَنْ يُفْتَرَضَ قِيَامُ اللَّيْلِ عَلٰى أُمَّتِهِ فَيُعْجِزُوْا عَنْهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے پورے رمضان المبارک کی راتوں میں اس لیے قیام نہیں کیا تھا کہ آپ ڈر گئے تھے کہ کہیں آپ کی امت پر قیام اللیل فرض نہ کر دیا جائے پھر وہ اس سے عاجز آجائیں گے

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ نَاسٌ يَتَحَدَّثُوْنَ بِذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّالِثَةُ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى فَصَلُّوْا بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَخْرُجْ

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آدھی رات کو گھر سے نکلے اور مسجد میں نفل نماز پڑھی تو کچھ صحابہ کرام نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی تو صبح کے وقت لوگ آپس میں اس بارے میں بات چیت کرتے رہے۔ پھر جب تیسری رات ہوئی تو مسجد میں نمازیوں کی تعداد بڑھ گئی تو آپ گھر سے مسجد میں تشریف لائے اور نماز ادا کی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ مسجد

(۲۲۰۷) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان، حدیث: ۱۷۸/۷۶۱۔ سنن نسائی: ۲۱۹۵۔ مسند احمد: ۲۳۲/۶۔ وقد تقدم برقم: ۱۱۲۸۔

إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَفِقَ رِجَالٌ مِّنْهُمْ يُنَادُوْنَ الصَّلَاةُ فَلَا يَخْرُجُ، فَكَمِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ قَامَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَتَشَهَّدَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمْ، وَ لٰكِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ، فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا.)) وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُهُمْ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّأْمُرَ بِعَزِيْمَةِ أَمْرٍ، فَيَقُوْلَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَاناً وَّ احْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ أَبِيْ بَكْرٍ، وَ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ، حَتّٰى جَمَعَهُمْ عُمَرُ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّ صَلّٰى بِهِمْ فَكَانَ ذٰلِكَ أَوَّلُ مَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰى قِيَامِ رَمَضَانَ.

میں پورے نہ آئے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف نہ لائے۔ پس کچھ لوگوں نے نماز، نماز پکارنا شروع کر دیا لیکن آپ تشریف نہ لائے بلکہ اندر ہی تشریف فرما رہے۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے لیے باہر تشریف لائے۔ پھر جب آپ نے نماز فجر مکمل کر لی تو آپ کھڑے ہوئے، صحابہ کی طرف اپنے چہرہ اقدس کے ساتھ متوجہ ہوئے، تشہد پڑھا، اللہ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: امابعد! بے شک مجھ پر تمہاری آمد مخفی نہیں تھی لیکن مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر رات کی نفل نماز فرض نہ قرار دے دی جائے پھر تم اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ گے۔ اور رسول اللہ ﷺ وجوبی حکم دیئے بغیر انہیں رمضان المبارک میں نفل نماز پڑھنے کی ترغیب اور شوق دلاتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ''جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کی نیت سے رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی سالوں میں رات کی نماز کا طریقہ کار یہی رہا۔ حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر جمع کر دیا چنانچہ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اس طرح لوگ پہلی مرتبہ رمضان المبارک میں قیام اللیل کے لیے جمع ہوئے۔''

فوائد :......ا۔ قیام اللیل کا با جماعت اہتمام بالخصوص رمضان میں، مستحب فعل ہے کیونکہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد مذکورہ خوف ختم ہو گیا۔ اسی لیے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز تراویح کے لیے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کیا تھا۔

۲۔ اللہ کی قدر کو چھوڑ کر اللہ کی قدر (یعنی رخصت) کی طرف فرار جائز ہے۔ ۳۔ مذہبی پیشوا لوگوں کے معمول کے مخالف عمل کرے تو اسے اس کا عذر، حکم یا حکمت سے آگاہ کرنا چاہیے۔

۴۔ اس حدیث میں نبی ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی، کم تر سہولیات پر اکتفا اور امت کے لیے انتہائی شفقت کا بیان ہے۔

۵۔ نوافل کے باجماعت اہتمام کے لیے اذان واقامت مشروع نہیں۔ (فتح الباری: ٤/ ١٠٨)

۲۴۲..... بَابُ إِمَامَةِ الْقَارِئِ الْأُمِّيِّينَ فِيْ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بِدْعَةٌ كَمَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ

رمضان المبارک میں قاری قرآن کا ان پڑھ لوگوں کو نفل نماز کی امامت کرانا۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ رمضان المبارک میں نفل نماز کی جماعت کرانا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے، بدعت نہیں ہے، جیسا کہ رافضیوں کا خیال ہے

۲۲۰۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا النَّاسُ فِيْ رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: ((مَا هٰؤُلَاءِ؟)) فَقِيْلَ: هٰؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْاٰنٌ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّيْ بِهِمْ، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَصَابُوْا أَوْ نِعْمَ مَا صَنَعُوْا.))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو اچانک کچھ لوگ رمضان المبارک میں مسجد کے ایک کونے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے دریافت کیا: یہ لوگ کون ہیں؟ آپ سے عرض کیا گیا: ''ان لوگوں کو قرآن مجید یاد نہیں ہے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے ہیں اور وہ ان کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں نے درست کام کیا ہے یا انہوں نے بہت اچھا طریقہ اختیار کیا ہے۔''

۲۴۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ صَلَاةِ النِّسَاءِ جَمَاعَةً مَّعَ الْإِمَامِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ

قیام رمضان میں عورتوں کا امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا مستحب ہے

مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قِيَامَ رَمَضَانَ فِيْ جَمَاعَةٍ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ الْمَرْءِ مُنْفَرِدًا فِيْ رَمَضَانَ، وَإِنْ كَانَ الْمَأْمُوْمُوْنَ قُرَّاءً، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ، لَا كَمَنِ اخْتَارَ صَلَاةَ الْمُنْفَرِدِ عَلٰى صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ.

(٢٢٠٨) اسناده ضعيف: مسلم بن خالد راوی متکلم فیہ ہے۔ سنن ابی داود، كتاب شهر رمضان، باب في قيام شهر رمضان، حديث: ١٣٧٧۔ صحيح ابن حبان: ٢٥٣٢.

اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ رمضان المبارک میں آدمی کا اکیلے نماز پڑھنے کی بجائے باجماعت نفل نماز پڑھنا افضل ہے۔ اگرچہ مقتدی بھی قاری ہوں اور انہیں قرآن مجید یاد ہو۔ ان لوگوں کے موقف کے خلاف جو قیام رمضان میں اکیلے شخص کی نماز کو باجماعت نماز پر ترجیح دیتے ہیں۔

٢٢٠٩۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ.........

أَبِيْ هُرَيْرَةَ: وَ قَدْ أُعْلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَؤُمُّ قَوْمًا لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْاٰنٌ، فَصَوَّبَ فِعْلَهُمْ، فَقَالَ: ((أَصَابُوْا أَوْ نِعْمَ مَا صَنَعُوْا!))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ایسے لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہیں جنہیں قرآن یاد نہیں ہے۔ تو آپ نے ان کے کام کو درست قرار دیا تھا اور فرمایا تھا: ''انہوں نے درست یا بہت اچھا کام کیا ہے۔''

٢٢١٠۔ وَ فِيْ خَبَرِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ.........

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ))، وَ جَاءَ فِي الْخَبَرِ: فَقَامَ بِنَا فِي الثَّالِثَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَ نِسَاءَهُ فَقَامَ حَتّٰى تَخَوَّفْنَا أَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ وَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ قَدْ صَلّٰى مَعَهُ قَارِئٌ لِلْقُرْاٰنِ لَيْسَ كُلُّهُمْ أُمِّيِّيْنَ .

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے حتیٰ کہ وہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔'' اور ایک روایت میں آیا ہے: ''تو پھر آپ نے تیسری رات ہمیں قیام کرایا، اپنے اہل و عیال اور ازواج مطہرات کو بھی جمع کیا۔ پھر آپ نے اتنا طویل قیام کیا کہ ہمیں فلاح کے چھوٹ جانے کا ڈر پیدا ہوا۔ اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے والے صحابہ کرام قاری اور حافظ تھے۔ وہ سب کے سب ان پڑھ نہیں تھے۔''

٢٢١١۔ وَ فِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَتِهٖ))، دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْقَارِئَ وَ الْأُمِّيَّ إِذَا قَامَا مَعَ الْإِمَامِ إِلَى الْفَرَاغِ مِنْ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان: ''جس شخص نے امام کے ساتھ قیام کیا حتیٰ کہ امام نماز سے فارغ ہو گیا تو اس کے لیے ساری رات کا قیام لکھا جاتا ہے۔'' میں اس بات کی دلیل ہے کہ قاری اور ان پڑھ شخص جب امام کے ساتھ اس کی نماز سے

(٢٢٠٩) انظر الحديث السابق. (٢٢١٠) تقدم برقم: ٢٢٠٦.

(٢٢١١) تقدم برقم: ٢٢٠٦.

صَلَاتِهِ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَتِهِ . وَكَتْبُ قِيَامِ لَيْلَةٍ أَفْضَلُ مِنْ كَتْبِ قِيَامِ بَعْضِ اللَّيْلِ .

فارغ ہونے تک قیام کرتا ہے تو اس کے لیے ساری رات کا قیام لکھا جاتا ہے اور ساری رات کے قیام کا ثواب کا لکھا جانا بعض رات کے قیام کے ثواب لکھے جانے سے افضل و بہتر ہے۔"

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ رات کے نوافل کا با جماعت اہتمام کرنا افضل اور زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔

۲۔ نماز تراویح کے لیے نماز با جماعت کا انعقاد افضل عمل ہے اور عورتیں مردوں کی جماعت میں بھی شامل ہو سکتی ہیں عورتوں کے لیے علیحدہ مرد امام مقرر کرنا بھی جائز ہے۔ اور عورتیں خود بھی با جماعت نماز تراویح کا انعقاد کر سکتی ہیں۔

۳۔ امام کی معیت میں نماز تراویح کے اہتمام کرنے والے کو ساری رات کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

۲۴۴..... بَابٌ فِي فَضْلِ قِيَامِ رَمَضَانَ وَ اسْتِحْقَاقِ قَائِمِهِ اسْمَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ

قیام رمضان کی فضیلت اور قیام کرنے والے کو صدیق اور شہید کا نام ملنے کے استحقاق کا بیان

إِذَا جَمَعَ مَعَ قِيَامِهِ رَمَضَانَ صِيَامَ نَهَارِهِ وَ كَانَ مُقِيمًا لِلصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ مُؤَدِّيًا لِلزَّكَاةِ، شَاهِدًا لِلّٰهِ بِالْوَحْدَانِيَّةِ، مُقِرًّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرِّسَالَةِ .

جبکہ اس نے قیام کے ساتھ ساتھ رمضان المبارک کے دن میں روزہ رکھا، پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کیں، زکوٰۃ ادا کی، اللہ کی توحید کی گواہی دی اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار کیا۔

۲۲۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ التُّسْتَرِيُّ، أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ شُعَيْبٍ۔ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَمْزَةَ ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنِي عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ.........

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ مِّنْ قُضَاعَةَ، فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُّ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَ صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَ صُمْتُ الشَّهْرَ ، وَ قُمْتُ رَمَضَانَ ، وَ آتَيْتُ الزَّكَاةَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ مَّاتَ

"حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس قضاعہ قبیلے کا ایک شخص آیا تو اس نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! بتائیں اگر میں گواہی دوں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں نماز پنجگانہ ادا کروں، رمضان المبارک کے روزے رکھوں اور قیام کروں، زکوٰۃ ادا کروں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اس حالت میں فوت ہوا تو وہ صدیقین اور شہداء

(۲۲۱۲) اسناده صحيح۔ مسند البزار (الكشف: ۲۵)۔ صحيح ابن حبان: ۳۴۲۹.

عَـلَـى هٰـذَا كَـانَ مِـنَ الـصِّـدِّيْـقِيْـنَ وَ الشُّهَدَاءِ .)) میں شمار ہوگا۔"

فوائد :......اس حدیث میں دلیل ہے کہ ارکان اسلام کا پابند اور نماز تراویح کا باقاعدہ اہتمام کرنے والا صدیقین اور شہداء میں شمار ہوگا، لہٰذا ارکان اسلام پر ایمان وعمل کے بعد نماز تراویح کا اہتمام بھی فضیلت وعظمت کا باعث ہے۔

۲۴۵..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کی راتوں میں نبی کریم ﷺ کی نماز کی تعداد رکعات کا بیان

وَالـدَّلِيْـلِ عَـلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ عَلٰى عَدَدِ الرَّكَعَاتِ فِي الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ مَا كَانَ يُصَلِّي مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کی ماہِ رمضان میں دیگر مہینوں میں رات کی نماز کی تعداد رکعات میں اضافہ نہیں کرتے تھے

۲۲۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَبِيْدٍ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ لَبِيْدٍ ، سَمِعَ .... أَبَـا سَلَمَةَ يَقُوْلُ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ أَيْ أُمَّـهْ ، أَخْبِرِيْـنِـيْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ . فَقَالَتْ: كَـانَـتْ صَلَاتُـهُ فِـيْ شَهْـرِ رَمَضَانَ وَ فِيْمَا سِـوٰى ذٰلِكَ ثَـلَاثَ عَشْـرَ ةَ رَكْعَةً . هٰذَا حَـدِيْـثُ عَبْـدِ الْـجَبَّارِ . وَ قَالَ أَبُوْ هَاشِمٍ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَـقَالَـتْ: كَانَتْ صَلَاتُهُ ثَـلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ .

"حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، تو عرض کی: اماں جان! مجھے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں بتائیں تو انہوں نے فرمایا: "آپ کی رات کی نماز رمضان المبارک اور دیگر مہینوں میں تیرہ رکعات ہی تھیں۔" یہ عبد الجبار کی روایت ہے۔ اور ابوہاشم کی روایت میں ہے: "میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو میں نے ان سے رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ کی نماز تیرہ رکعت تھی۔ ان میں دو رکعات نماز فجر کی سنتیں ہوتی تھیں۔"

(۲۲۱۳) صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ، حدیث: ۱۲۷/ ۷۳۸۔ سنن کبری نسائی: ۳۸۲۔ مسند احمد: ۳۹/۶۔ مسند الحمیدی: ۱۷۳۔ وقد تقدم برقم: ۱۱۰۲۔

فوائد:......ا۔ ماہ رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ سے نماز تراویح گیارہ رکعت ثابت ہے اور نماز وتر میں رسول اللہ ﷺ سے رات کے وقت تیرہ نوافل پڑھنا بھی ثابت ہیں لہٰذا نماز تراویح میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع ملحوظ رکھی جائے۔ کیونکہ نبی ﷺ سے نماز وتر ایک رکعت سے لے کر تیرہ رکعت تک وتر پڑھنا ثابت ہیں۔ اس سے زیادہ رات کے کئی نوافل ثابت نہیں سو نیکی کے جذبہ اور وفود شوق عبادت میں اس مسنون نماز تراویح سے تجاوز نہ کیا جائے۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ سے بیس رکعت، تیس رکعت یا اس سے زائد عدد میں نماز تراویح ثابت نہیں، بلکہ آپ ﷺ نے شب بھر قیام کے دوران بھی گیارہ رکعت نماز تراویح ہی کا اہتمام کیا سو قیام کو لمبا کیا جائے، نہ کہ دھڑا دھڑ نوافل ادا کرنے سے ان کی تعداد چالیس پچاس تک پہنچا دیں۔

۲۴۶..... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِحْيَاءِ لَيَالِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ تَرْكِ مُجَامَعَةِ النِّسَاءِ فِيهِنَّ وَ الْاِشْتِغَالِ بِالْعِبَادَةِ وَ إِيقَاظِ الْمَرْءِ أَهْلَهُ فِيهِنَّ

رمضان المبارک کے آخری عشرے کی تمام راتوں میں عبادت کے لیے جاگنا مستحب ہے۔ ان راتوں میں بیویوں سے ہمبستری نہ کرنا، عبادت میں مشغول رہنا اور آدمی کا اپنے گھر والوں کو بھی جگانا مستحب ہے

۲۲۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي يَعْفُوْرِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ - وَ هُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ - عَنْ مَسْرُوْقٍ.........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ شَدَّ الْمِئْزَرَ، وَ أَحْيَا اللَّيْلَ، وَ أَيْقَظَ أَهْلَهُ. وَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ: سَمِعْنَا عَائِشَةَ تَقُوْلُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ شروع ہوجاتا تو اپنی کمر کس لیتے اور رات کو جاگتے (خوب عبادت کرتے) اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔'' جناب عبداللہ بن محمد زہری بیان کرتے ہیں: ''ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا۔''

۲۴۷..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِجْتِهَادِ فِي الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں نیک اعمال میں خوب محنت کرنا مستحب ہے

(۲۲۱۴) صحیح بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب العمل فی العشر الاواخر من رمضان، حدیث: ۲۰۲۴۔ صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف، باب الاجتهاد فی العشر الاواخر، حدیث: ۱۱۷۴۔ سنن ابی داود: ۱۳۶۶۔ سنن نسائی: ۱۶۴۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۶۸۔ مسند احمد: ۶/ ۴۰۔ مسند الحمیدی: ۱۸۷۔

۲۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ، عَنِ الْأَسْوَدِ..........

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جتنی محنت وکوشش آخری عشرے میں کرتے تھے، اتنی دوسرے کسی عشرے میں نہیں کرتے تھے۔''

فوائد:......۱۔ کمر کسنے سے مراد معمول سے زیادہ عبادت کرنا ہے اور عبادات میں مشغولیت کی وجہ سے بیویوں سے کنارہ کشی کی طرف اشارہ ہے۔

۲۔ رمضان کے آخری عشرہ میں عبادات میں اضافہ مستحب فعل ہے۔

۳۔ آخری عشرہ کی راتیں عبادات میں گزارنا اور شب بیدار رہنا مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۷۱)

۲۴۸...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَرْكِ الْمَبِيْتِ عَلَى الْفِرَاشِ فِيْ رَمَضَانَ إِذِ الْبَائِتُ عَلَى الْفُرُشِ أَثْقَلُ نَوْمًا، وَ أَقَلُّ نَشَاطًا لِلْقِيَامِ مِنَ النَّائِمِ عَلٰى غَيْرِ الْفُرُشِ الْوَطِيْئَةِ الْمُمَهَّدَةِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں آرام دہ بستر پر نہ سونا مستحب ہے کیونکہ آرام دہ بستر پر سونے والے کو نرم و گداز اور آرام دہ بستر پر نہ سونے والے شخص کی نسبت گہری نیند آتی ہے اور وہ نفل نماز کے لیے بہت کم چاق و چوبند ہوتا ہے

۲۲۱۶۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ ـ وَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ ـ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو، وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، ثُمَّ لَمْ يَأْتِ فِرَاشَهُ حَتّٰى يَنْسَلِخَ.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان المبارک شروع ہوجاتا تو آپ اپنی کمر کس لیتے پھر آپ رمضان المبارک ختم ہونے تک اپنے بستر پر نہ آتے۔''

❀❀❀❀

(۲۲۱۵) صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف، باب الاجتهاد فی العشر الاواخر، حدیث: ۱۱۷۵۔ سنن ترمذی: ۷۹۶۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۶۷۔ مسند احمد: ۶/ ۱۲۲.

(۲۲۱۶) اسناده ضعیف: مطلب راوی مدلس ہے اور سماع کی تصریح نہیں۔ الصعیفة: ۲۳۴۶.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الْإِعْتِكَافِ

اعتکاف کے ابواب کا مجموعہ

۲۴۹..... بَابُ وَقْتِ الْإِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں آخری عشرے میں اعتکاف کے وقت کا بیان

۲۲۱۷ـ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ............

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَكَانَ الَّذِيْ يُرِيْدُ أَنْ يَّعْتَكِفَ فِيْهِ . فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَّمَضَانَ، فَضُرِبَ لَهُ خِبَاءٌ، وَ أَمَرَتْ عَائِشَةُ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ، وَ أَمَرَتْ حَفْصَةُ، فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ، فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ خِبَاءَ هَا أَمَرَتْ بِخِبَاءٍ، فَضُرِبَ لَهَا، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَعْتَكِفْ فِيْ رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ فِيْ شَوَّالٍ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز ادا کرتے۔ پھر اس جگہ داخل ہوجاتے جس میں اعتکاف بیٹھنے کا آپ کا ارادہ ہوتا جب آپ کا ارادہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا ہوتا، تو آپ کے لیے خیمہ لگا دیا جاتا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی حکم دیا تو ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا تو ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا۔ پھر جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کا خیمہ لگا دیکھا تو انہوں نے بھی خیمہ لگانے کا حکم دے دیا، تو ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا پھر جب رسول اللہ ﷺ نے یہ منظر دیکھا تو رمضان المبارک میں اعتکاف نہ کیا۔ اور آپ نے شوال میں

(۲۲۱۷) صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب اعتکاف النساء، حدیث: ۲۰۳۳۔ صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف، باب حتی یدخل من اراد الاعتکاف، حدیث: ۱۱۷۳۔ سنن ابی داود: ۲٤٦٤۔ سنن ترمذی: ۷۹۱۔ سنن نسائی: ۷۱۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۷۱۔ مسند احمد: ۶/۲۲۶.

اعتکاف کیا۔“

فوائد :......ا۔اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل اخذ کی ہے، جو کہتے ہیں کہ اعتکاف دن کے اول حصہ سے شروع کیا جائے گا۔ اوزاعی، ثوری اور لیث بن سعد رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے لیکن مالک، ابوحنیفہ، شافعی اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جو شخص مہینے یا عشرے کے اعتکاف کا ارادہ کرے، وہ مسجد میں غروب آفتاب سے قبل داخل ہوگا اور حدیث الباب کا مفہوم انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ معتکف جائے اعتکاف میں نماز صبح کے بعد داخل ہو اور نماز فجر کے بعد ہی خلوت اختیار کرے۔ حدیث الباب کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اعتکاف کا آغاز نماز فجر کے بعد کرے۔ بلکہ معتکف مغرب سے قبل مسجد میں اعتکاف کی حالت میں ٹھہرے اور نماز فجر پڑھنے کے بعد کنارہ کشی کرلے۔

(شرح النووی: ٨/ ٦٨، ٦٩)

مؤخر الذکر علماء کا قول راجح ہے کیونکہ اگر بیس رمضان کی صبح کو اعتکاف شروع کیا جائے تو اعتکاف گیارہ دن ہوتا ہے، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس دن کا اعتکاف کرتے تھے۔ پھر اکیس رمضان کی صبح اعتکاف شروع کیا جائے تو اعتکاف عشرے سے کم پڑتا ہے۔ کیونکہ عشرے کی ایک طاق رات کم واقع ہوتی ہے۔ لہٰذا اقرب الی الصواب یہی بات ہے کہ اکیس رمضان کی رات کو اعتکاف شروع کیا جائے اور شب بھر معتکف سے باہر عبادات میں مشغول رہنے کے بعد نماز فجر ادا کرنے کے بعد معتکف میں داخل ہوا جائے۔

٢٥٠..... بَابُ إِبَاحَةِ ضَرْبِ الْقُبَابِ فِي الْمَسْجِدِ لِلاعْتِكَافِ فِيهِنَّ

اعتکاف بیٹھنے کے لیے مسجد میں خیمے لگانا جائز ہے

٢٢١٨- قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ عَمَّارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ: اعْتَكَفَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ، خَرَّجْتُهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید کی یہ روایت، میں اس باب کے علاوہ باب میں لکھوا چکا ہوں کہ ”آپ نے ایک ترکی قبے میں اعتکاف کیا تھا۔“

فوائد :......مسجد میں معتکفین کا خیمے لگانا مستحب فعل ہے، اس سے اعتکاف کا مقصود حاصل ہوتا ہے اور وہ خلوت میں عبادات کو صحیح طریقے سے انجام دے سکتا ہے۔

٢٥١..... بَابٌ فِي اعْتِكَافِ شَهْرِ رَمَضَانَ كُلِّهِ

پورے رمضان المبارک کا اعتکاف کرنا

٢٢١٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، حَدَّثَنِي عَمَّارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

(٢٢١٨) انظر الحديث الآتي. (٢٢١٩) تقدم تخريجه برقم: ٢١٧١.

عَـنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْـخُـدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اعْتَـكَفَ الْـعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَّمَضَانَ، ثُـمَّ اعْتَـكَفَ الْـعَشْرَ الْوَسَطَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَةٍ عَلٰى سُدَّتِهَا قِطْعَةُ حَصِيْرٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ. قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کا پہلا عشرہ اعتکاف کیا پھر آپ نے درمیانی عشرے کا اعتکاف ایک ترکی قبے میں کیا، جس کے دروازے پر چٹائی کا ایک ٹکڑا لگا ہوا تھا پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی۔ میں یہ حدیث اس سے پہلے لکھوا چکا ہوں۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ رمضان کے پورے مہینے کا اعتکاف بھی مسنون ومباح ہے۔ لیکن آخری عشرے کا اعتکاف مستحب اور افضل ہے۔ کیونکہ رمضان میں اعتکاف کا اصل مقصد شب قدر کی تلاش ہے۔ جو آخری عشرے میں ہے۔

۲۵۲..... بَابُ الْإِقْتِصَارِ فِي الْإِعْتِكَافِ عَلَى الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ وَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ، إِذِ الْإِعْتِكَافُ كُلُّهُ فَضِيْلَةٌ لَا فَرِيْضَةٌ، وَ الْفَضِيْلَةُ لَا تُضِيْقُ عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يَزِيْدَ فِيْهَا أَوْ يَنْقُصَ مِنْهَا

رمضان المبارک کے صرف درمیانی اور آخری عشرے کے اعتکاف پر اکتفا کرنے کا بیان۔ کیونکہ اعتکاف سارے کا سارا فضیلت کا باعث ہے، فرض نہیں ہے اور فضیلت میں آدمی پر کچھ تنگی نہیں وہ اس میں کمی بیشی کرسکتا ہے

۲۲۲۰۔ حَـدَّثَـنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيَّ۔ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَـنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْـخُـدْرِيِّ، قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَـعَ الـنَّبِيِّ ﷺ الْـعَشْـرَ الْـوَسَـطَ مِنْ شَهْرِ رَمَـضَـانَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ وَ رَجَـعْـنَـا، فَـنَـامَ، فَـأُرِيَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أُنْسِيَهَـا، فَـلَـمَّا كَانَ الْعَشِيُّ، جَلَسَ عَلَى الْـمِـنْبَرِ، فَخَطَبَ النَّاسَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، قَـالَ: وَ مَـنْ كَـانَ اعْتَـكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ إِلٰى مُعْتَكَفِهِ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان المبارک کے درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا۔ پھر جب آپ نے بیس تاریخ کی صبح کی اور ہم واپس چلے گئے تو آپ سو گئے۔ آپ کو خواب میں شب قدر دکھائی گئی۔ پھر آپ کو وہ بھلا دی گئی۔ پھر جب شام ہوئی تو آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور لوگوں سے خطاب فرمایا۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔ فرمایا: ''جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا تھا تو وہ اپنی اعتکاف کی جگہ

(۲۲۲۰) اسناده حسن: مسند احمد: ۳/۲۴۔ وقد تقدم برقم: ۲۱۷۱ وانظر: ۲۲۳۸.

میں واپس آ جائے۔''

فوائد:......ا۔ رمضان کے درمیانی اور آخری عشرے کا اعتکاف جائز ومسنون اور اجر وثواب کا باعث ہے۔

۲۔ جو شخص درمیانی عشرہ کا اعتکاف کرے اس کے لیے بہتر ہے کہ وہ آخری عشرے کا بھی اعتکاف کرے، کیونکہ لیلۃ القدر کا نزول آخری عشرے میں ہوتا ہے۔

۲۵۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْاِقْتِصَارِ مِنَ الْاِعْتِكَافِ عَلَى الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ دُوْنَ الْعِشْرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ

رمضان المبارک میں پہلے بیس دنوں کی بجائے صرف آخری عشرے کے اعتکاف پر اکتفا کرنا درست اور جائز ہے

۲۲۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اعْتَكَفَ فِيْهِ عِشْرِيْنَ يَوْمًا.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر رمضان المبارک میں آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔ پھر جب وہ سال آیا جس میں آپ نے وفات پائی تو اس سال بیس دن اعتکاف کیا۔''

فوائد :......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ رمضان کے آخری عشرے کے اعتکاف پر اکتفا کرنا بھی مباح ہے اور آخری عشرے کا اعتکاف دیگر عشروں کے اعتکاف سے افضل ہے۔

۲۔ مستقل اعتکاف کرنے والا اگر پیش آمدہ سفر وغیرہ کی وجہ سے کسی سال اعتکاف نہ کر سکے تو آئندہ سال گزشتہ سال کا اعتکاف اور موجودہ سال کا اعتکاف کر سکتا ہے یوں اس کا اعتکاف بیس دن ہوگا۔

۲۵۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْاِقْتِصَارِ عَلٰى اعْتِكَافِ السَّبْعِ الْوُسَطِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ دُوْنَ مَا قَبْلَهُ وَ مَا بَعْدَهُ مِنْ رَّمَضَانَ

رمضان المبارک کے درمیانے سات دنوں کے اعتکاف پر اکتفا کرنے کی رخصت ہے۔اس سے پہلے اور بعد کے دنوں پر اکتفا کرنے کی رخصت نہیں

۲۲۲۲۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ، أَنَّهُ

(۲۲۲۱) صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاوسط، حدیث: ۲۰۴۴۔ سنن ابی داود: ۲۴۶۶۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۲۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۶۹۔ مسند احمد: ۳۳۶/۲۔

سَمِعَ.........

سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: جَاوَزَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّبْعَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُتَحَرِّيًا، فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ.))

''حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی کو بیان کرتے ہوئے سنا: ''نبی کریم ﷺ کے صحابہ رمضان المبارک کے درمیانے سات دنوں سے آگے بڑھ گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو شخص شب قدر کو تلاش کرنا چاہتا ہو تو وہ اسے آخری سات دنوں میں تلاش کر لے۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان کے آخری عشرہ کے سات دن یا اس سے کم بھی اعتکاف کرنا چاہے، تو وہ کرسکتا ہے۔

۲۵۵..... بَابُ الْمُدَاوَمَةِ عَلَى اعْتِكَافِ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

ہمیشہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنے کا بیان

۲۲۲۳ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ تَسْنِيْمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ حَدِيْثِ عُرْوَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عُرْوَةُ.........

عَنْ عَائِشَةَ، وَسَعِيْدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ.

''حضرت عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی۔''

فوائد:...... آخری عشرے کا مستقل اعتکاف کرنا مستحب فعل ہے اور نبی ﷺ کا یہ دائمی عمل رہا ہے۔

۲۵۶..... بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِيْ شَوَّالٍ إِذَا فَاتَ الْاِعْتِكَافُ فِيْ رَمَضَانَ لِفَضْلِ دَوَامِ الْعَمَلِ

نیک عمل پر ہمیشگی کرنے کی فضیلت کے باعث، اگر رمضان المبارک میں اعتکاف رہ جائے تو شوال میں اعتکاف کرنے کا بیان

۲۲۲٤ـ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، حَدَّثَتْنِيْ.........

(۲۲۲۲) اسنادہ صحیح: وانظر ما تقدم برقم: ۲۱۸۲.

(۲۲۲۳) سنن ترمذی، کتاب الصیام، باب ما جاء فی الاعتکاف، حدیث: ۷۹۰ـ صحیح ابن حبان: ۳٦۵۷ـ وانظر ما تقدم برقم: ۲۲۲۱.

(۲۲۲٤) تقدم برقم: ۲۲۱۷.

عَـائِشَةُ: أَنَّ الـنَّبِـيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ الْإِعْتِـكَافَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ لِتَعْتَكِفَ مَـعَـهُ، فَـلَـمَّـا رَأَتْهُ زَيْنَبُ مَعَهُ فَأَذِنَتْ لَهَا فَضُرِبَتْ خِبَاءُ هَا، فَسَأَلَتْهَا حَفْصَةُ تَسْتَأْذِنُ لَهَـا لِتَعْتَكِفَ مَعَهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ضَرَبَتْ مَـعَـهُـنَّ . وَكَـانَـتْ امْـرَأَةً غَيُّوْراً، فَرَأَى رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ صَـلَّـى اللّٰـهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّمَ أَخْبِيَتَهُـنَّ . فَـقَـالَ: ((مَـا هٰذَا ؟ الْبِرَّ يُرِدْنَ بِهٰـذَا ؟ ! ((فَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ حَتّٰى أَفْطَرَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ فِيْ عَشْرٍ مِنْ شَوَّالٍ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کرنے کی اجازت طلب کی۔ پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا تو انہیں بھی اجازت دے دی، تو انہوں نے اپنا خیمہ لگالیا۔ پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ ان کے لیے نبی علیہ السلام سے اجازت طلب کریں تاکہ وہ بھی آپ کے ساتھ اعتکاف کرسکیں۔ پھر جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے یہ معاملہ دیکھا تو انہوں نے بھی ان کے ساتھ خیمہ لگالیا اور وہ بڑی غیرت مند خاتون تھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خیمے لگے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ کیا یہ اس سے نیکی حاصل کرنا چاہتی ہیں؟ پھر آپ نے اعتکاف چھوڑ دیا حتیٰ کہ رمضان المبارک ختم ہوگیا، پھر آپ نے شوال میں دس دن کا اعتکاف کیا۔''

فوائد :......ا۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے معتکف کا اعتکاف چھوٹ جائے اور اس نے رمضان کے اعتکاف کی نیت کی ہو تو وہ شوال میں بھی اعتکاف کرسکتا ہے۔ ایسا کرنا مسنون ومباح فعل ہے۔

۲۔ عورتیں بھی مسجد ہی میں اعتکاف کریں۔

۳۔ اگر عورتوں میں نیکی کے جذبے کے سوا ذاتی اغراض ومقاصد ہوں تو سرپرست انہیں اعتکاف سے منع کرسکتا ہے۔

۲۵۷..... بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ إِذَا فَاتَ ذٰلِكَ لِسَفَرٍ أَوْ عِلَّةٍ تُصِيْبُ الْمَرْءَ

اگر کسی شخص کا اعتکاف سفر یا بیماری کی وجہ سے رہ جائے تو وہ آئندہ سال اعتکاف کرلے

۲۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِيْ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ.........

عَـنْ أُبَـيِّ بْـنِ كَعْـبٍ أَنَّ النَّبِـيَّ ﷺ كَـانَ

''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۲۲۵) اسناده صحیح: سنن ابی داود، کتاب الصیام، باب الاعتکاف، حدیث: ۲۴۶۳۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۳۰۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۷۰۔ مسند احمد: ۵/۱۴۱۔

يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَاعْتَكَفَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً .

رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔ پھر ایک سال آپ اعتکاف نہ کرسکے تو آپ نے اگلے سال بیس دن اعتکاف کیا۔"

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَسَافَرَ عَامًا، فَلَمْ يَعْتَكِفْ، فَاعْتَكَفَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً .

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، پھر ایک سال آپ نے سفر کیا تو اعتکاف نہ کرسکے، چنانچہ آپ نے اگلے سال بیس راتوں کا اعتکاف کیا۔"

۲۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ .

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال آپ اعتکاف نہ کرسکے، پھر جب اگلا سال آیا تو آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا۔"

فوائد:.....ان احادیث کی وضاحت حدیث ۲۲۲۱ کے ضمن میں بیان ہوئی ہے۔

۲۵۸..... بَابُ الْأَمْرِ بِوَفَاءِ نَذْرِ الْاِعْتِكَافِ يَنْذُرُهُ الْمَرْءُ فِي الشِّرْكِ، ثُمَّ يُسْلِمُ النَّاذِرُ قَبْلَ قَضَاءِ النَّذْرِ . وَ إِبَاحَةِ اعْتِكَافِ لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ فِيْ عَشْرِ رَمَضَانَ

جس شخص نے شرک کی حالت میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی ہو پھر وہ نذر پوری کرنے سے پہلے مسلمان ہوجائے تو اسے نذر پوری کرنے کے حکم کا بیان۔ اور رمضان المبارک کے عشرے میں ایک رات کا اعتکاف بھی جائز ہے

۲۲۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ..........

عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عُمْرَةُ

"جناب نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس

(۲۲۲۶) اسناده صحيح: سنن ترمذى، كتاب الصوم، باب ما جاء فى الاعتكاف اذا خرج منه، حديث: ۸۰۳۔ مسند احمد: ۱۰۴/۳۔ صحيح ابن حبان: ۳۶۵۶.

(۲۲۲۷) انظر الحديث السابق.

(۲۲۲۸) صحيح بخارى، كتاب المغازى، باب قول الله تعالى ﴿ويوم حنين......﴾، حديث: ۴۳۲۰، ۲۰۳۲۔ صحيح مسلم، كتاب الأيمان، باب نذر الكافر، حديث: ۱۶۵۶۔ سنن كبرى نسائى: ۳۳۳۸۔ مسند احمد: ۳۵/۲.

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ، فَقَالَ: لَمْ يَعْتَمِرْ مِنْهَا، قَالَ: وَكَانَ عَلَى عُمَرَ نَذْرُ اعْتِكَافِ لَيْلَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِيَ بِهِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: قَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ وَقْتَ رُجُوْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ بَعْدَ فَتْحِ حُنَيْنٍ، وَإِنَّمَا كَانَ اعْتِكَافُ عُمَرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ بَعْدَ رُجُوْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِعْطَائِهَا إِيَّاهُ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ.

رسول اللہ ﷺ کے جعرانہ مقام سے عمرہ کرنے کا تذکرہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”آپ نے جعرانہ سے کوئی عمرہ نہیں کیا۔“ انہوں نے فرمایا: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر زمانہ جاہلیت کی ایک رات کے اعتکاف کی نذر تھی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے (یہ نذر پوری کرنے کے بارے میں) پوچھا۔ تو آپ نے انہیں یہ نذر پوری کرنے کا حکم دیا تو وہ اس رات مسجد میں داخل ہوئے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”میں کتاب الجہاد میں فتح حنین کے بعد نبی کریم ﷺ کی مکہ مکرمہ واپسی کا وقت بیان کر چکا ہوں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس رات کا اعتکاف نبی کریم ﷺ کی واپسی اور آپ کے حضرت عمر کو حنین کے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا کرنے کے بعد کیا تھا۔“

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرُ اعْتِكَافٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَيْلَةً، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَّعْتَكِفَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَهَبَ لَهُ جَارِيَةً مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ، فَبَيْنَمَا هُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ النَّاسُ يُكَبِّرُوْنَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ سَبْيَ حُنَيْنٍ، قَالَ: فَأَرْسِلُوْا تِلْكَ الْجَارِيَةَ. وَقَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: فِي خَبَرِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ، قَالَ: إِنِّيْ نَذَرْتُ أَنْ

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ذمہ جاہلیت میں مانی ہوئی ایک رات کا اعتکاف کرنے کی نذر تھی۔ تو انہوں نے (اس بارے میں) نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ نے انہیں اعتکاف کرنے کا حکم دیا۔ اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں حنین کے قیدیوں میں سے ایک لونڈی دی تھی۔ پس اس دوران میں کہ وہ مسجد حرام میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے جب لوگ اللہ اکبر کہتے ہوئے مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے حنین کے قیدی آزاد کر دیئے ہیں (اور لوگ خوشی سے نعرہ تکبیر بلند کر رہے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تو وہ لونڈی بھی آزاد کر دو۔“ حضرت نافع کی،

(۲۲۲۹) انظر الحديث السابق.

أَعْتَكِفَ يَوْمًا - فَإِنْ ثَبَتَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ فَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَقُوْلُ يَوْمًا بِلَيْلَتِهِ، وَ تَقُوْلُ لَيْلَةٌ تُرِيْدُ بِيَوْمِهَا، وَ قَدْ ثَبَتَتِ الْحُجَّةُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِيْ هٰذَا .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے ایک راوی نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: "حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "بے شک میں نے ایک دن اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔" اگر یہ الفاظ ثابت ہوجائیں تو یہ اسی قسم سے ہوں گے جسے میں بیان کرچکا ہوں کہ عرب لوگ کبھی دن بول کر رات سمیت دن مراد لیتے ہیں اور کبھی رات بول کر دن سمیت رات مراد لیتے ہیں اور اس مسئلے کی دلیل اللہ کی کتاب سے ثابت ہوچکی ہے۔"

فوائد:......ان احادیث میں مذہب شافعی کے موقف کی دلیل ہے کہ روزہ کے بغیر اعتکاف کرنا جائز ہے اور ایک دن اور ایک رات کا اعتکاف بھی صحیح ہے۔(شرح النووی: ۱۱/ ۱۲٤)

۲۵۹..... بَابُ إِبَاحَةِ دُخُوْلِ الْمُعْتَكِفِ الْبُيُتَ لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ الْغَائِطِ وَ الْبَوْلِ

معتکف انسانی ضروریات پیشاب اور پاخانے کے لیے اپنے گھر میں داخل ہوسکتا ہے

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.........

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ إِذَا اعْتَكَفَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَتْ بَيْتَهَا لِحَاجَةٍ لَمْ تَسْأَلْ عَنِ الْمَرِيْضِ، إِلَّا وَ هِيَ مَارَّةٌ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ، وَ كَانَ يُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ .

"حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب مسجد میں اعتکاف کرتیں پھر کسی ضرورت کے لیے اپنے گھر میں داخل ہوتیں تو چلتے چلتے مریض کی تیمار داری کرلیتیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں صرف کسی انسانی حاجت ہی کے لیے داخل ہوتے تھے اور آپ مسجد ہی سے اپنا سر مبارک میری طرف کردیتے تو میں آپ کی کنگھی کردیتی تھی۔"

(۲۲۳۰) صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب لا یدخل البیت الا لحاجة، حدیث: ۲۰۲۹۔ صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، حدیث: ۲۹۷/۷۔ سنن ابی داود: ۲٤٦۸۔ سنن ترمذی: ۸۰٤۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۷٦۔ مسند احمد: ٦/۸۱.

۲۶۰..... بَابُ تَرْكِ دُخُوْلِ الْمُعْتَكِفِ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَ إِبَاحَةِ إِخْرَاجِ الْمُعْتَكِفِ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ إِلَى الْمَرْأَةِ لِتَغْسِلَهُ وَ تُرَجِّلَهُ

صرف انسانی حاجت کے سوا معتکف شخص اپنے گھر میں داخل نہ ہو اور معتکف کے لیے اپنا سر مسجد سے باہر اپنی بیوی کی طرف نکالنا جائز ہے تاکہ وہ اسے دھودے اور کنگھی کردے

۲۲۳۱۔ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ وَ مَالِكٌ وَ اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ وَ عَمْرَةَ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى سَوَاءً، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِلَيَّ رَأْسَهُ .

امام صاحب حضرت عروہ اور عمرہ کی حدیث ایک اور سند سے بیان کرتے ہیں۔ اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں: ''آپ میری طرف اپنا سر مبارک نکالتے۔''

۲۶۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْجِيْلِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ رَأْسَ الْمُعْتَكِفِ وَ مَسِّهَا إِيَّاهُ وَ هِيَ خَارِجَةٌ مِنَ الْمَسْجِدِ

حائضہ عورت مسجد کے باہر بیٹھ کر معتکف شخص کے سر کو چھو سکتی ہے اور اس کی کنگھی کر سکتی ہے

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ مُعْتَكِفًا فِي الْمَسْجِدِ، فَتَجِيءُ عَائِشَةُ فَيُخْرِجُ رَأْسَهُ، فَتُرَجِّلُهُ، وَ هِيَ حَائِضٌ .

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مسجد میں معتکف ہوتے تھے۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لاتیں تو آپ اپنا سر مبارک باہر نکالتے اور وہ آپ کی کنگھی کر دیتیں حالانکہ وہ حائضہ ہوتی تھیں۔''

فوائد:......۱۔ معتکف بول و براز کے لیے یا کسی اور اہم حاجت کے لیے مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔

۲۔ معتکف کا بول و براز کے لیے گھر میں داخل ہونا جائز ہے۔ البتہ وہ گھر کے کاموں میں یا اہل خانہ سے گپ شپ میں مشغول نہ ہو۔

۳۔ معتکف کا کسی ضروری حاجت کے بغیر معتکف سے نکلنا جائز نہیں۔ (المغنی: ٦/ ٢٢٠)

۴۔ حائضہ عورت معتکف کے سر میں کنگھی کر سکتی ہے اور معتکف کا مسجد سے سر، ہاتھ یا ٹانگ باہر نکالنے سے اعتکاف

(۲۲۳۱) انظر الحديث السابق.

(۲۲۳۲) صحيح بخاری، كتاب الحيض، باب غسل الحائض رأس زوجها، حديث: ۲۹۵ مختصراً۔ صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها، حديث: ۲۹۷/۸۔ سنن ابی داود: ۲٤٦٩۔ سنن نسائی: ۲۷۸۔ شمائل ترمذی: ۳۲۔ مسند احمد: ٦/۹۹.

باطل نہیں ہوتا۔

۵۔ دوران اعتکاف بیوی سے خدمت لینا جائز ہے۔

۲۶۲..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ وَ زَوْجُهَا فِي اعْتِكَافِهِ وَ مُحَادَثَتِهَا إِيَّاهُ عِنْدَ زِيَارَتِهَا إِيَّاهُ

عورت کو اپنے معتکف شوہر کی ملاقات اور اس سے گفتگو کرنے کی رخصت ہے

۲۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ..........

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفاً فَأَتَيْتُهُ أَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ، ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ، فَقَامَ لِيُقَلِّبَنِيْ وَ كَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ أُسَامَةَ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَسْرَعَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ . فَقَالَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ . وَ إِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ يُقْذَفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا)) أَوْ قَالَ ((شَيْئاً .))

''حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے تو میں رات کے وقت آپ سے ملاقات کے لیے آئی اور آپ سے گفتگو بھی کی پھر میں واپس آنے کے لیے اٹھی تو آپ مجھے رخصت کرنے کے لیے اٹھے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا گھر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے محلے میں تھا۔ اس دوران دو انصاری صحابہ پاس سے گزرے، پھر جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے آگے بڑھ گئے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم دونوں آرام وسکون سے جاؤ یہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا ہیں تو دونوں نے کہا: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ''! اے اللہ کے رسول! (کیا ہم آپ کے بارے کسی بدگمانی کا تصور کر سکتے ہیں)۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک شیطان انسانی جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے اور مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہارے دل میں کوئی برا خیال نہ ڈال دے یا فرمایا: کوئی چیز نہ ڈال دے۔''

(۲۲۳۳) صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب زیارۃ المرأۃ زوجھا فی اعتکافه، حدیث: ۲۰۳۸۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب بیان انه یستحب لمن رؤی خالیا، حدیث: ۲۱۷۵۔ سنن ابی داود: ۲۴۷۰۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۳۴۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۷۹۔ مسند احمد: ۶/۳۳۷۔

۲۶۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَلَغَ مَعَ صَفِيَّةَ حِيْنَ أَرَادَ قَلْبَهَا إِلٰى مَنْزِلِهَا بَابَ الْمَسْجِدِ لَا أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَرَدَّهَا إِلٰى مَنْزِلِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو ان کے گھر کی طرف رخصت کرتے وقت، ان کے ساتھ مسجد کے دروازے تک گئے تھے یہ نہیں کہ آپ مسجد سے نکل کر انہیں ان کے گھر چھوڑ کر آئے تھے

٢٢٣٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ أَنَّ...........

صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ، ثُمَّ قَامَتْ لِتَنْقَلِبَ ، وَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا لِيُقَلِّبَهَا ، حَتّٰى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ بِهَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

''حضرت صفیہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسجد میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں جبکہ آپ اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے تھوڑی دیر آپ سے بات چیت کی پھر وہ واپس جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئیں اور نبی کریم ﷺ بھی انہیں رخصت کرنے کے لیے اٹھے۔ حتیٰ کہ جب وہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے قریب مسجد کے دروازے پر پہنچی تو ان کے پاس سے دو انصاری صحابی گزرے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔''

فوائد :......١۔ معتکف کا مباح امور میں مشغول ہونا یعنی زائر کے ساتھ چلنا، اس کے ساتھ کھڑے ہونا اور ہم کلام ہونا جائز ہے۔

٢۔ معتکف دوران اعتکاف بیوی سے تنہائی میں ملاقات کر سکتا ہے اور بیوی معتکف خاوند کی زیارت کر سکتی ہے۔

٣۔ ان احادیث میں نبی ﷺ کا امت پر شفقت کا بیان ہے اور آپ ﷺ امت کو ایسے امور کی نصیحت کرتے تھے جو انہیں گناہوں سے روک دے۔

٤۔ ایسے اعمال جو بدظنی کا باعث بنیں اور اس کا انسان کو عذر پیش کرنا چاہیے، اس سے اجتناب اور شیطانی چالوں سے بچاؤ اختیار کرنا مشروع ہے۔ (فتح الباری: ٦/ ٣٢٦)

(٢٢٣٤) انظر الحديث السابق.

۲۶۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السَّمَرِ لِلْمُعْتَكِفِ مَعَ نِسَائِهِ فِي الْاعْتِكَافِ. خَبَرُ صَفِيَّةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

معتکف شخص اعتکاف میں اپنی بیوی کے ساتھ رات کو گفتگو کرسکتا ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اسی مسئلے کے متعلق ہے

۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوَاسِطِيُّ. حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ..........

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَسْمُرُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، وَرُبَّمَا قَالَ: قَالَتْ: كُنْتُ أَسْهَرُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ لَيْسَ لَهُ مِنَ الْقَلْبِ مَوْقِعٌ، وَهُوَ خَبَرٌ مُنْكَرٌ لَوْلَا مَا اسْتَدْلَلْتُ مِنْ خَبَرِ صَفِيَّةَ عَلَى إِبَاحَةِ السَّمَرِ لِلْمُعْتَكِفِ لَمْ يَجُزْ أَنْ يَّجْعَلَ لِهٰذَا الْخَبَرِ بَابٌ عَلَى أَصْلِنَا، فَإِنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَيْسَ مِنَ الْأَخْبَارِ الَّتِيْ يَجُوْزُ الْاحْتِجَاجُ بِهَا إِلَّا أَنَّ فِيْ خَبَرِ صَفِيَّةَ غَنِيَّةً فِيْ هٰذَا. فَأَمَّا خَبَرُ صَفِيَّةَ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ، وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ مُحَادَثَةَ الزَّوْجَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ لَيْلاً جَائِزٌ وَّهُوَ السَّمَرُ نَفْسُهُ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رات کو گفتگو کیا کرتی تھی جبکہ آپ اعتکاف بیٹھے ہوتے تھے اور بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''وہ فرماتی ہیں: میں شب بیداری کرتی تھی۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کا میرے دل میں کوئی مقام و مرتبہ نہیں ہے۔ اور یہ منکر روایت ہے اور اگر میں نے معتکف شخص کے لیے رات کی گفتگو کے جواز کے لیے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں سے استدلال نہ کیا ہوتا تو اس روایت کے لیے اپنی شرط کے مطابق باب نہ باندھتا۔ کیونکہ یہ روایت ان روایات میں سے نہیں ہے کہ جن سے دلیل لینا جائز ہے مگر یہ کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں اس سے کفایت ہے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی روایت صحیح ثابت ہے۔ اور اس میں یہ دلیل موجود ہے کہ بیوی اپنے خاوند سے رات کے وقت اس کے اعتکاف میں گفتگو کرسکتی ہے اور یہی سمر (شب گوئی) ہے۔''

۲۶۵..... بَابُ الْافْتِرَاشِ فِي الْمَسْجِدِ وَوَضْعِ السُّرُرِ فِيْهِ لِلْاعْتِكَافِ

مسجد میں اعتکاف کے لیے بستر بچھانے اور چارپائی رکھنے کے جواز کا بیان

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ۔يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ۔ عَنْ عِيْسَى بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ نَافِعٍ..........

(۲۲۳۵) اسناده ضعيف جداً: المعلی بن عبدالرحمٰن راوی پر وضع احادیث کی تہمت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ وُضِعَ لَهُ سَرِيْرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: اسْطُوَانَةُ التَّوْبَةِ هِيَ الَّتِي شَدَّ أَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ عَلَيْهَا وَهِيَ عَلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ .

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ اعتکاف کرنا چاہتے تو آپ کا بستر یا آپ کی چارپائی توبہ کے ستون کے پیچھے بچھا دی جاتی۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''توبہ کا ستون وہ ہے جس کے ساتھ حضرت ابوالبابہ بن عبد المنذر رضی اللہ عنہ نے خود کو باندھ لیا تھا اور وہ قبلہ شریف کی مخالف سمت میں ہے۔''

۲۶۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ بِنَاءِ بُيُوْتِ السَّعْفِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْاِعْتِكَافِ فِيْهَا

مسجد میں اعتکاف کرنے کے لیے کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں سے جھونپڑی بنانے کی رخصت ہے

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ صَدَقَةَ وَ۔هُوَ ابْنُ يَسَارٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: بُنِيَ لِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتٌ مِنْ سَعْفٍ اعْتَكَفَ فِيْ رَمَضَانَ، حَتّٰى إِذَا كَانَ لَيْلَةً أَخْرَجَ رَأْسَهُ فَسَمِعَهُمْ يَقْرَؤُوْنَ، فَقَالَ: ((إِنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا صَلّٰى يُنَاجِيْ رَبَّهُ فَلْيَعْلَمْ أَحَدُكُمْ مَا يُنَاجِيْهِ، يَجْهَرُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ .)) يُرِيْدُ إِنْكَارَ الْجَهْرِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ .

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں سے جھونپڑی بنائی گئی جس میں آپ نے رمضان المبارک میں اعتکاف کیا۔ حتیٰ کہ جب ایک رات ہوئی تو آپ نے اپنا سر مبارک باہر نکالا اور صحابہ کرام کو (بلند آواز سے) قرآن مجید پڑھتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا: ''بے شک نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے تو تم میں کسی شخص کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کیا سرگوشیاں کر رہا ہے، کیا تم میں سے بعض لوگ دوسروں پر بلند آواز سے (ان کی قراءت و ذکر میں) خلل ڈالتے ہیں۔ آپ نے ایک دوسرے پر بلند آواز سے قراءت کرنے کو ناپسند کیا تھا اور اس سے روکنا چاہتے تھے۔''

(۲۲۳۶) اسناده ضعيف: نعیم بن حماد راوی ضعیف ہے۔ سنن ابن ماجه، كتاب الصيام، باب في المعتكف يلزم مكانا من المسجد، حديث: ۱۷۷٤.

(۲۲۳۷) حسنٌ لغيره: مسند احمد: ۲/ ۲۷، ۱۲۹.

۲۶۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي وَضْعِ الْأَمْتِعَةِ الَّتِي يُحْتَاجُ إِلَيْهَا الْمُعْتَكِفُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں اعتکاف بیٹھتے وقت معتکف اپنی ضرورت کی چیزیں اپنے پاس رکھ سکتا ہے

۲۲۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِالْخُدْرِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِالْخُدْرِيِّ، قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةُ عِشْرِينَ ذَهَبْنَا نَنْقُلُ مَتَاعَنَا، فَقَالَ لَنَا: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اعْتَكَفَ، فَلْيَرْجِعْ إِلَى مُعْتَكَفِهِ، فَإِنِّي أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَنَسِيتُهَا وَأُرِيتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ.))

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اعتکاف کیا، پھر جب بیسویں رات کی صبح ہوئی تو ہم نے اپنا سامان منتقل کرنا شروع کر دیا تو آپ نے ہمیں حکم دیا: ''جس شخص نے بھی تم میں سے اعتکاف کیا تھا وہ اپنے معتکف میں واپس آ جائے، بے شک مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی پھر مجھے وہ بھلا دی گئی ہے اور مجھے دکھایا گیا ہے کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔''

فوائد:......۱۔ رمضان کے درمیانی عشرے کا اعتکاف مسنون ہے، لیکن آخری عشرے کا اعتکاف باقی ایام سے افضل ہے۔

۲۔ اعتکاف کے لیے معتکف ضرورت کا سامان مسجد میں لے جا سکتا ہے، البتہ غیر ضروری سامان ہے، جو غفلت و شہرت کا باعث ہو، اجتناب لازم ہے۔

۲۶۸..... بَابُ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى إِجَازَةِ الْإِعْتِكَافِ بِلَا مُقَارَنَةٍ لِلصَّوْمِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِاعْتِكَافِ لَيْلَةٍ، وَلَا صَوْمَ فِي اللَّيْلِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ روزے کے بغیر بھی اعتکاف کیا جا سکتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات کا اعتکاف کرنے کا حکم دیا ہے اور رات کے وقت روزہ نہیں ہوتا

۲۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ..........

(۲۲۳۸) صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب من خرج من اعتکافه عند الصبح، حدیث: ۲۰۴۰۔ مسند الحمیدی: ۷۵۶۔ مسند احمد: ۳/۷۔ وانظر ما تقدم برقم: ۲۱۷۱۔ (۲۲۳۹) تقدم برقم: ۲۲۲۸۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ.))

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال پوچھتے ہوئے عرض کیا: ''میں نے جاہلیت میں ایک رات کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی۔'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنی نذر پوری کرو۔''

فوائد:......مکرر ۲۲۲۸۔

۲۶۹.... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِي الْاِعْتِكَافِ فِي مَسْجِدِ الْجَمَاعَاتِ مَعَ أَزْوَاجِهِنَّ إِذَا اعْتَكَفُوْا

عورتوں کے لیے جامع مساجد میں اپنے خاوندوں کے ساتھ اعتکاف کرنے کی رخصت ہے جبکہ وہ بھی اعتکاف کریں

۲۲٤٠۔ فِي خَبَرِ عَائِشَةَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ لِتَعْتَكِفَ مَعَهُ فَأَذِنَ لَهَا ثُمَّ اسْتَأْذَنَتْ لِحَفْصَةَ. قَدْ أَمْلَيْتُ الْحَدِيْثَ بِتَمَامِهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ کے ساتھ اعتکاف کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی، پھر انہوں نے آپ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے بھی اجازت طلب کی۔'' میں یہ مکمل حدیث لکھوا چکا ہوں۔''

فوائد:...... ا۔عورتوں کا اعتکاف کرنا مباح ہے اور عورتیں بھی مسجد ہی میں اعتکاف کریں گی۔

۲۔ اگر عورتیں کسی ذاتی غرض سے اعتکاف کا قصد کریں تو انہیں اعتکاف سے روک دینا چاہیے۔

۳۔ خاوند اور بیوی دونوں اعتکاف بیٹھ سکتے ہیں۔

۲۷۰.... بَابُ ذِكْرِ الْمُعْتَكِفِ يَنْذُرُ فِي اعْتِكَافِهِ مَا لَيْسَ لَهُ فِيْهِ طَاعَةٌ وَّ لَيْسَ بِنَذْرٍ يُتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ

اس معتکف کا بیان جو اپنے اعتکاف کے دوران ایسے کام کی نذر مانتا ہے جو اللہ کی اطاعت والی نہیں اور نہ اس سے اللہ تعالیٰ کے تقرب کے حصول کی کوشش ہوتی ہے

۲۲٤١۔ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ..........

(۲۲٤٠) تقدم برقم: ۲۲۲٤.

(۲۲٤١) صحیح بخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب النذر فی الطاعة، حدیث: ٦٦٩٦۔ سنن ابی داود: ۳۲۸۹۔ سنن ترمذی: ۱۵۲٦۔ سنن نسائی: ۳۸۳۷۔ مسند احمد: ٦/٣٦.

عَـنِ الشَّافِعِيِّ، قَالَ: وَ مَنْ نَذَرَ أَن يَعْتَكِفَ قَـائِـمًا، فَـلَا يُكَلِّمُ أَحَدًا، وَلَا يَأْكُلُ وَلَا يَضْطَجِعُ عَلٰى فِرَاشٍ، عَلٰى مَعْنَى التَّقَرُّبِ بِلَا يَـمِيْنٍ، جَلَسَ وَ تَكَلَّمَ وَ أَكَلَ وَ افْتَرَشَ بِلَا كَـفَّارَةٍ، وَ إِنَّـمَـا يُـوَفِّى مِنَ النَّذْرِ بِمَا كَانَتْ لِلّٰهِ فِيْهِ طَاعَةٌ، فَأَمَّا مَنْ نَذَرَ مَا لَيْسَ لِـلّٰـهِ فِيْـهِ طَـاعَةٌ فَـلَا يَفِي بِهٖ وَلَا يُكَفِّرُ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْـمَـلِكِ الْأَيْلِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَـنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ، قَـالَ: ((مَـنْ نَـذَرَ أَن يُطِيْعَ اللّٰـهَ فَـلْيُـطِـعْهُ، وَ مَنْ نَذَرَ أَن يَعْصِيَ اللّٰهَ فَـلَا يَعْصِيْهِ.))

’’امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ’’جو شخص تقرب الٰہی کے حصول کے لیے بغیر قسم کھائے یہ نذر مانے کہ وہ کھڑا ہوکر اعتکاف کرے گا، کسی شخص سے بات چیت نہیں کرے گا، وہ نہ کھانا کھائے گا اور نہ بستر پر لیٹے گا۔ تو وہ کفارہ دیئے بغیر بیٹھ جائے، بات چیت کرلے اور کھانا کھالے اور بستر پر آرام کرے۔ بلاشبہ صرف وہ نذر پوری کی جائے گی جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری ہو۔ رہا وہ شخص جس نے ایسی نذر مانی جس میں اللہ کی اطاعت نہیں ہے تو وہ نہ نذر پوری کرے اور نہ کفارہ دے۔‘‘ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس شخص نے نذر مانی کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جس شخص نے اللہ کی نافرمانی کی نذر مانی تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔‘‘

۲۲۴۲۔ قَـالَ أَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الـنَّبِيَّ ﷺ رَأٰى أَبَـا إِسْـرَائِـيْـلَ قَـائِمًا فِي الشَّـمْسِ، فَقَالَ: ((مَا لَهُ قَائِمٌ فِي الشَّمْسِ؟)) قَالُوْا: نَذَرَ أَن يَّصُوْمَ، وَ أَن لَّا يَجْلِسَ، وَلَا يَسْتَـظِـلَّ. قَـالَ: ((مُرُوْهُ فَلْيَجْلِسْ وَ لْيَسْتَظِلَّ وَ لْيَصُمْ.)) فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِـالْـوَفَـاءِ بِالصَّوْمِ الَّذِيْ هُوَ طَاعَةٌ، وَ تَرَكَ الْقِيَامَ فِي الشَّمْسِ إِذْ لَا طَاعَةَ فِي الْقِيَامِ فِي الشَّـمْـسِ. وَ إِنْ كَـانَ الْقِيَامُ فِي الشَّمْسِ لَيْـسَ بِـمَـعْـصِيَةٍ إِلَّا أَن يَّكُوْنَ فِيْهِ تَعْذِيْبُ

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابواسرائیل کو دھوپ میں کھڑے دیکھا تو پوچھا: ’’اسے کیا ہوا ہے کہ دھوپ میں کھڑا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ’’انہوں نے نذر مانی ہے کہ وہ روزہ رکھیں گے اور بیٹھیں گے نہیں، اور نہ سایہ حاصل کریں گے۔‘‘ آپ نے فرمایا: اس کو کہو کہ وہ بیٹھ جائے، اور سایہ میں رہے اور روزہ رکھ لے۔‘‘ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزے کی نذر پوری کرنے کا حکم دیا کیونکہ روزہ اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری ہے اور دھوپ میں کھڑے ہونے سے روکا کیونکہ دھوپ میں کھڑے ہونا اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری

(۲۲۴۲) صحیح بخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب النذر فیما لا یملك، حدیث: ٦٧٠٤۔ سنن ابی داود: ٣٣٠٠۔ سنن ابن ماجه: ٢١٣٦.

فَيَكُوْنُ حِيْنَئِذٍ مَعْصِيَةً . قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْجِنْسَ عَلَى الْاِسْتِقْصَاءِ فِيْ كِتَابِ النُّذُوْرِ.

کا کام نہیں ہے۔ اگر چہ دھوپ میں کھڑے ہونا معصیت نہیں ہے لیکن اگر اس میں جسمانی اذیت ہو تو پھر یہ معصیت ہوگا۔ میں نے یہ قسم مکمل طور پر کتاب النذور میں بیان کی ہے۔"

فوائد:...... ۱۔ اعتکاف میں ایسے غیر شرعی افعال کی نذر ماننا جو خلاف شریعت ہوں اور ان میں ذاتی نقصان کے سوا کچھ نہ حاصل ہو، ایسی نذر سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

۲۔ ایسی نذر، جس میں معصیت لازم ہے، ماننا حرام اور نذر ماننے والا گناہ گار ہوتا ہے۔

۲۷۱ ...... بَابُ وَقْتِ خُرُوْجِ الْمُعْتَكِفِ مِنْ مُعْتَكَفِهِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمُعْتَكِفَ يَخْرُجُ مِنْ مُعْتَكَفِهِ مُصْبِحاً لَا مُمْسِياً

معتکف شخص کا اپنی اعتکاف گاہ سے نکلنے کے وقت کا بیان اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ معتکف اپنی اعتکاف گاہ سے صبح کے وقت نکلے گا، شام کے وقت نہیں

۲۲۴۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً أَخْبَرَهُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ......

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْوَسَطِ مِنْ رَمَضَانَ ، فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتّٰى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدَى وَّ عِشْرِيْنَ وَ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ يَخْرُجُ مِنْ صَبِيْحَتِهَا مِنِ اعْتِكَافِهِ ، قَالَ: ((مَنِ اعْتَكَفَ مَعَنَا فَلْيَعْتَكِفْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ .)) وَ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

"حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے تو آپ نے ایک سال اعتکاف کیا، حتیٰ کہ جب اکیسویں رات ہوئی، جس رات کی صبح کو آپ اپنے اعتکاف سے نکلتے تھے، آپ نے فرمایا: "جس شخص نے ہمارے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ آخری عشرہ بھی اعتکاف کرے۔" اور مکمل حدیث بیان کی۔

فوائد:...... رمضان کا درمیانی اعتکاف کرنے والا معتکف بیس رمضان کی صبح اعتکاف ختم کرے گا، لیکن آخری عشرہ کا اعتکاف کرنے والا شوال کا چاند نظر آنے پر یا رمضان کے تیس دن مکمل ہونے پر رات کو اعتکاف ختم کرے گا۔

کتاب الصوم کا اختتام ہوا۔

❀❀❀❀

(۲۲۴۳) تقدم برقم: ۲۱۷۱.

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

6

سلسلة خدمة الحديث النبوي

صحیح ابنِ خزیمہ

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج: نصیر احمد کاشف فوائد: محمد فاروق رفیع نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

6
سلسلۃ خدمۃ الحدیث النبوی

صحیح ابنِ خزیمہؒ

امام الائمہ ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق: علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی

تخریج: نصیر احمد کاشف فوائد: محمد فاروق رفیع نظر ثانی: ڈاکٹر حافظ محمد شہباز حسن

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی ۱۷۔ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
042-37357587

صحیح ابنِ خُزیمہ

امام الائمہ ابُوبکر مُحمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی النیسابوری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق: علامہ مُحمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ — ترجمہ: محمد اجمل بھٹی فاضل مدینہ یونیورسٹی

تخریج: نصیر احمد کاشف — فوائد: مُحمد فاروق رفیع — نظرثانی: ڈاکٹر حافظ مُحمد شہباز حسن

اہتمام: مُحمد رمضان مُحمدی — مُحمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی ۱۷-الفضل مارکیٹ اُردو بازار لاہور 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

كِتَابُ الزَّكَاة

زکوٰۃ کے احکام ومسائل

١...... بَابُ الْبَيَانِ أَنَّ إِيْتَاءَ الزَّكَاةِ مِنَ الْإِسْلَامِ بِحُكْمِ الْأَمِيْنَيْنِ ، أَمِيْنُ السَّمَاءِ جِبْرِيْلُ وَ أَمِيْنُ الْأَرْضِ مُحَمَّدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا

اس بات کا بیان کہ دو امانتداروں کے حکم سے زکاۃ ارکان اسلام میں سے ہے۔ ایک آسمانی امین جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دوسرے زمین پر (اللہ تعالیٰ کے) امین نبی مکرم ﷺ ہیں -------- 71

٢...... بَابُ الْبَيَانِ أَنَّ إِيْتَاءَ الزَّكَاةِ مِنَ الْإِيْمَانِ ، إِذِ الْإِيْمَانُ وَ الْإِسْلَامُ إِسْمَانِ لِمَعْنًى وَاحِدٍ

اس بات کا بیان کہ زکاۃ ایمان کا جزو ہے کیونکہ ایمان اور اسلام ایک ہی معنی (چیز) کے دو نام ہیں۔ ------------------ 73

جُمَّاعُ أَبْوَابِ التَّغْلِيْظِ فِيْ مَنْعِ الزَّكَاةِ

زکاۃ ادا نہ کرنے میں سخت وعید کے ابواب کا مجموعہ -- 75

٣...... بَابُ الْأَمْرِ بِقِتَالِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

مانعین زکوٰۃ کے ساتھ جنگ کرنے کے حکم کا بیان -------- 75

٤...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ دَمَ الْمَرْءِ وَ مَالَهُ إِنَّمَا يُحَرَّمَانِ بَعْدَ الشَّهَادَةِ بِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ إِذَا وَجَبَتْ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَهُمْ إِخْوَانَ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْدَ التَّوْبَةِ مِنَ الشِّرْكِ وَ بَعْدَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ إِذَا وَجَبَتَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ آدمی کا خون اور مال نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے پر شہادتوں کے اقرار کر لینے کے بعد (دوسروں کے لیے) حرام ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شرک سے توبہ کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کے بعد، جبکہ یہ دونوں واجب ہو چکی ہوں، مسلمانوں کا بھائی بنایا ہے------ 77

٥...... بَابُ ذِكْرِ إِدْخَالِ مَانِعِ الزَّكَاةِ النَّارَ مَعَ أَوَائِلِ مَنْ يَدْخُلُهَا ، بِاللّٰهِ نَتَعَوَّذُ مِنَ النَّارِ

اس بات کا بیان کہ سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو بھی داخل کیا جائے گا ہم اللہ تعالیٰ سے جہنم سے پناہ مانگتے ہیں ------------------- 77

٦...... بَابُ ذِكْرِ لَعْنِ لَاوِي الصَّدَقَةِ الْمُمْتَنِعِ مِنْ أَدَائِهَا

زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے اور ٹال مٹول کرنے والے شخص کے لعنتی ہونے کا بیان---------------------------------- 78

٧...... بَابُ صِفَاتِ أَلْوَانِ عِقَابِ مَانِعِ الزَّكَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَبْلَ الْفَصْلِ بَيْنَ الْخَلْقِ ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِهِ

قیامت والے دن مخلوق کے درمیان فیصلے سے پہلے مانعین زکوٰۃ جن مختلف قسم کے عذابوں سے دو چار ہوں گے، ان کا بیان۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں -------- 79

٨...... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ أَلْوَانِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

مانعین زکوٰۃ کے لیے بعض دردناک عذابوں کا ذکر -------- 89

٩...... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

نبی کریم ﷺ سے مروی مجمل غیر مفسر روایات کا بیان جن میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَنْزِ مُجْمَلَةً غَيْرَ مُفَسَّرَةٍ

خزانے کا ذکر ہے ---------------------------------- 83

١٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْكَنْزِ

خزانے کے متعلق مفسر روایت کا بیان ------------------ 84

١١ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنْ لَا وَاجِبَ فِي الْمَالِ غَيْرَ الزَّكَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ کوئی صدقہ واجب نہیں ہے ---------------------------------- 85

١٢ ...... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلٍ اٰخَرَ عَلَى أَنَّ الْوَعِيْدَ لِلْمُكْتَنِزِ هُوَ لِمَانِعِ الزَّكَاةِ دُوْنَ مَنْ يُؤَدِّيْهَا

اس بات کی ایک اور دلیل کا بیان کہ مال جمع کرنے والے کے لیے وعید اس شخص کے بارے میں ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا زکوٰۃ ادا کرنے والے کے لیے وعید نہیں ہے---- 86

١٣ ...... بَابُ بَيْعَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ عَلَى إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ

امام کا لوگوں سے زکاۃ کے ادا کرنے پر بیعت لینا -------- 87

١٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ فَرْضَ الزَّكَاةِ كَانَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ . إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقِيْمٌ بِمَكَّةَ قَبْلَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ

اس بات کا بیان کہ زکوٰۃ کی فرضیت ہجرت حبشہ سے پہلے ہوئی تھی جبکہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں مقیم تھے ---------------------------- 87

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَدَقَةِ الْمَوَاشِيْ مِنَ الْإِبِلِ وَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ

اونٹ، گائے اور بکریوں کی زکوٰۃ کے ابواب کا مجموعہ 89

١٥ ...... بَابُ فَرْضِ صَدَقَةِ الْإِبِلِ وَ الْغَنَمِ

اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ کی فرضیت کا بیان ----------- 89

١٦ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ صِغَارَ الْإِبِلِ وَ الْغَنَمِ وَ كِبَارَهُمَا تُعَدُّ عَلَى مَالِكِهَا عِنْدَ أَخْذِ السَّاعِي الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِكِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ وصول کرتے وقت تحصیل دار تمام چھوٹے بڑے اونٹ اور بکریاں شمار کرے گا ------------------------------------ 93

١٧ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَجِبُ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ وَ لَا فِيْمَا دُوْنَ الْأَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ پانچ سے کم اونٹوں اور چالیس سے کم بکریوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے ------------------ 94

١٨ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اسْمَ الزَّكَاةِ أَيْضاً وَاقِعٌ عَلَى صَدَقَةِ الْمَوَاشِيْ إِذِ الصَّدَقَةُ وَ الزَّكَاةُ اسْمَانِ لِلْوَاجِبِ فِي الْمَالِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ زکوٰۃ کا لفظ مویشیوں کے صدقہ پر بولا جاتا ہے کیونکہ زکوٰۃ اور صدقہ مال میں واجب (اللہ تعالیٰ کے حق کے) دو نام ہیں ---------------------------- 96

١٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا تَجِبُ فِي الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِيْ سَوَائِمِهَا دُوْنَ غَيْرِهِمَا ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ فِي الْإِبِلِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ چرنے والے اونٹ اور بکریوں میں زکوٰۃ واجب ہے ان کے علاوہ دوسروں میں واجب نہیں اور اس میں ان لوگوں کی نفی ہے جو کہتے ہیں کام کاج اور بوجھ اٹھانے

والے اونٹوں پر زکوٰۃ ہے ---------------------------- 96

٢٠...... بَابُ صَدَقَةِ الْبَقَرِ بِذِكْرِ لَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرَ مُفَسَّرٍ
گائے کی زکوٰۃ کا بیان ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ - 98

٢١...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا
گزشتہ مجمل روایت کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان ----- 99

٢٢...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَخْذِ اللَّبُوْنِ فِي الصَّدَقَةِ بِغَيْرِ رِضَى صَاحِبِ الْمَاشِيَةِ
مویشیوں کے مالک کی رضا مندی کے بغیر دودھ والا جانور زکوٰۃ میں وصول کرنا منع ہے ---------------------------- 100

٢٣...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِخْرَاجِ الْهَرِمَةِ وَ الْمَعِيْبَةِ وَ التَّيْسِ فِي الصَّدَقَةِ بِغَيْرِ مَشِيْئَةِ الْمُصَدِّقِ وَ إِبَاحَةِ أَخْذِهِنَّ إِذَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَ أَرَادَ
تحصیل دار کی رضا مندی کے بغیر زکوٰۃ میں بوڑھا، عیب دار جانور اور نر بکرا ادا کرنے کی ممانعت کا بیان اور اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا ایسے جانور لینا چاہے تو پھر ان کو زکوٰۃ میں ادا کرنا جائز ہے -- 102

٢٤...... بَابُ إِبَاحَةِ دُعَاءِ الْإِمَامِ عَلَى مُخْرِجِ مُسِنِّ مَاشِيَتِهِ فِي الصَّدَقَةِ بِأَنَّ لَا يُبَارَكَ لَهُ فِيْ مَاشِيَتِهِ وَ دُعَائِهِ لِمُخْرِجِ أَفْضَلِ مَاشِيَتِهِ فِي الصَّدَقَةِ بِأَنْ يُبَارَكَ لَهُ فِيْ مَالِهِ
جو شخص زکوٰۃ میں بوڑھا اور کمزور جانور ادا کرے، امام کے لیے جائز ہے کہ اس کے حق میں بے برکتی کی دعا کر دے اور جو شخص زکوٰۃ میں عمدہ جانور پیش کرے، اس کے حق میں برکت کی دعا کر دے کہ اللہ اس کے مال میں برکت عطا فرمائے ----- 103

٢٥...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ أَخْذِ الْمُصَدِّقِ خِيَارَ الْمَالِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ
ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والے کے لیے عمدہ مال وصول کرنے کی ممانعت کا بیان --------- 104

٢٦...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا
گزشتہ مجمل روایت کی مفسر خبر کا بیان --------------- 105

٢٧...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَ التَّفْرِيْقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ فِي السَّوَائِمِ خِيْفَةَ الصَّدَقَةِ وَ تَرَاجُعِ الْخَلِيْطَيْنِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِيْمَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ مَاشِيَتَهُمَا جَمِيْعاً
زکوٰۃ کے ڈر سے الگ الگ چرنے والے جانوروں کو جمع کرنے اور اکٹھے چرنے والے جانوروں کو علیحدہ علیحدہ کرنے کی ممانعت کا بیان-- 108

٢٨...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجَلْبِ عِنْدَ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْمَوَاشِيْ، وَ الْأَمْرِ بِأَخْذِ صَدَقَةِ الْمَوَاشِيْ فِيْ دِيَارِ مَالِكِهَا مِنْ غَيْرِ أَنَّ يُؤْمَرُوْا بِجَلْبِ الْمَوَاشِيْ
مویشیوں کو زکوٰۃ وصول کرتے وقت اپنے ٹھکانے پر منگوانا منع ہے۔ مویشیوں کی زکوٰۃ ان کے مالکوں کے ٹھکانے پر وصول کرنے کا حکم ہے۔ انہیں تحصیل دار کے پاس مویشی لانے کا حکم

إِلَى السَّاعِيْ لِيَأْخُذَ صَدَقَتَهُمَا — نہیں دیا جائے گا تا کہ وہ ان کی زکوٰۃ وصول کرے ----- 110

۲۹...... بَابُ أَخْذِ الْغَنَمِ وَ الدَّرَاهِمِ فِيمَا بَيْنَ أَسْنَانِ الْإِبِلِ الَّتِيْ يَجِبُ فِي الصَّدَقَةِ إِذَا لَمْ يُوْجَدِ السِّنُّ الْوَاجِبَةُ فِي الْإِبِلِ — اونٹوں کی زکوٰۃ میں جب مطلوبہ عمر کا اونٹ موجود نہ ہو تو عمر کی کمی بیشی میں بکریاں اور درہم وصول کرنے کا بیان --------- 111

۳۰...... بَابُ الْأَمْرِ بِسِمَةِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ إِذَا قُبِضَتِ الصَّدَقَةُ — زکوٰۃ کے اونٹوں کو نشان لگانے کے حکم کا بیان --------- 113

۳۱...... بَابُ سِمَةِ غَنَمِ الصَّدَقَةِ إِذَا قُبِضَتْ — بکریوں کی زکوٰۃ وصول ہونے پر انہیں نشان لگانے کا بیان 114

۳۲...... بَابُ إِسْقَاطِ الصَّدَقَةِ ، صَدَقَةِ الْمَالِ عَنِ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيْقِ بِذِكْرِ لَفْظٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرَ مُسْتَقْصًى فِي الرَّقِيْقِ خَاصَّةً — گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ ساقط کرنے کا بیان۔ غلام کی زکوٰۃ کے بارے میں خصوصاً مختصر غیر مفصل روایت کا بیان-------- 115

۳۳...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُسْتَقْصٰى لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِيْ صَدَقَةِ الرَّقِيْقِ — غلام کی زکوٰۃ کے بارے میں مروی گزشتہ مختصر روایت کی مفصل روایت کا بیان ------------------------------ 116

۳٤...... بَابُ ذِكْرِ السُّنَّةِ الدَّالَّةِ عَلٰى مَعْنٰى أَخْذِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيْقِ الصَّدَقَةَ — حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ وصول کرنے پر دلالت کرنے والی سنت نبوی کا بیان--------------- 117

۳۵...... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْحُمُرِ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى إِسْقَاطِهَا عَنِ الْخَيْلِ — گدھوں اور گھوڑوں میں زکوٰۃ کی فرضیت ساقط کرنے کا بیان------------------------------------- 119

۳٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَأْخِيْرِ الْإِمَامِ قَسْمَ الصَّدَقَةِ بَعْدَ أَخْذِهِ إِيَّاهَا وَ إِبَاحَةِ بِعْثَةِ مَوَاشِي الصَّدَقَةِ إِلَى الرَّعْيِ إِلٰى أَنْ يَرَى الْإِمَامُ قَسْمَهَا — زکوٰۃ کی وصولی کے بعد امام کو زکوٰۃ کی تقسیم میں تاخیر کرنے کی رخصت ہے۔ جب تک امام زکوٰۃ کے جانور تقسیم کرنے کا ارادہ نہیں کرتا وہ انہیں چراگاہ میں بھیج سکتا ہے------------ 121

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَدَقَةِ الْوَرِقِ — چاندی کی زکوٰۃ کے متعلق ابواب کا مجموعہ -------- 123

۳۷...... بَابُ إِسْقَاطِ فَرْضِ الزَّكَاةِ عَمَّا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ — پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے ------ 123

۳۸...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْخَمْسَةَ الْأَوَاقَ هِيَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ پانچ اوقیہ چاندی دو سو درہم ہیں -- 123

۳۹...... بَابُ ذِكْرِ مَبْلَغِ الزَّكَاةِ فِي الْوَرِقِ إِذَا بَلَغَ خَمْسَ أَوَاقٍ — جب چاندی پانچ اوقیے ہوجائے تو اس میں زکوٰۃ کی مقدار کا بیان------------------------------------- 124

٤٠...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الزَّكَاةَ وَاجِبَةٌ عَلٰى مَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ مِنَ الْوَرِقِ

اس بات کا بیان کہ دو سو درہم سے زائد چاندی پر بھی زکوٰۃ واجب ہے ---------- 125

٤١...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الزَّكَاةَ غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَلَى الْحُلِيِّ إِذِ اسْمُ الْوَرِقِ فِيْ لُغَةِ الْعَرَبِ الَّذِيْنَ خُوْطِبْنَا بِلُغَتِهِمْ لَا يَقَعُ عَلَى الْحُلِيِّ الَّذِيْ هُوَ مَتَاعٌ مَلْبُوْسٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے کیونکہ لغت عرب میں ورق (چاندی) کا اطلاق پہننے والے زیورات پر نہیں ہوتا ---------------------- 125

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَدَقَةِ الْحُبُوْبِ وَ الثِّمَارِ

اناج اور پھلوں کی زکوٰۃ کے ابواب کا مجموعہ ------ 127

٤٢...... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ الصَّدَقَةِ عَمَّا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ

پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ نہیں ہے ------------ 127

٤٣...... بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ الصَّدَقَةِ فِي الْبُرِّ وَ التَّمْرِ إِذَا بَلَغَ الصِّنْفُ الْوَاحِدُ مِنْهُمَا خَمْسَةَ أَوْسُقٍ

جب گندم اور کھجور میں سے ہر صنف پانچ وسق ہو جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے ---------------------------- 127

٤٤...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَوْجَبَ فِي الْبُرِّ الزَّكَاةَ إِذَا بَلَغَ الْبُرُّ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ ، وَ فِي التَّمْرِ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ ، لَا إِذَا بَلَغَ الْبُرُّ وَ التَّمْرُ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ إِذَا ضُمَّ أَحَدُهُمَا إِلَى الْآخَرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے گندم میں زکوٰۃ اس وقت واجب قرار دی ہے جب اس کی مقدار پانچ وسق ہو جائے اور کھجور میں بھی جبکہ وہ پانچ وسق ہو جائے، یہ مراد نہیں کہ دونوں کو ملا کر پانچ وسق ہو جائیں تو ان میں زکوٰۃ فرض ہے -------------------------------- 128

٤٥...... بَابُ إِيْجَابِ الصَّدَقَةِ فِي الزَّبِيْبِ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ ، وَ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ ، لَيْسَ هٰذَا الْخَبَرُ مِمَّا سَمِعَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ مِنْ جَابِرٍ عِلْمِيْ

جب کشمش پانچ وسق ہو جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے اور میرے دل میں اس سند کے بارے میں عدم اطمینان ہے، میرے علم کے مطابق عمرو بن دینار نے یہ حدیث حضرت جابر b سے سنی نہیں ہے ---------------------------------- 129

٤٦...... بَابُ ذِكْرِ مَبْلَغِ الْوَاجِبِ مِنَ الصَّدَقَةِ فِي الْحُبُوْبِ وَ الثِّمَارِ

اناج اور پھلوں میں واجب زکوٰۃ کی مقدار کا بیان------- 130

٤٧...... بَابُ ذِكْرِ مَبْلَغِ الْوَسْقِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ . وَ لَا خِلَافَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ فِيْ مَبْلَغِهِ عَلٰى مَا رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ أَنَّ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ لَا أَحْسِبُهُ سَمِعَ مِنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ

ایک وسق کی مقدار کا بیان بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو، اس روایت میں مذکور اس کی مقدار کی وجہ سے علماء کرام میں اس کی مقدار کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن میرے خیال میں ابو البختری نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت نہیں سنی ہے ------ 132

٤٨..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِخْرَاجِ الْحُبُوْبِ وَ التُّمُوْرِ الرَّدِيْئَةِ فِي الصَّدَقَةِ
زکوٰۃ کی ادائیگی میں خراب اناج اور ردی کھجوریں ادا کرنے پر وعید کا بیان---------------------------------- 133

٤٩..... بَابُ وَقْتِ بِعْثَةِ الْإِمَامِ الْخَارِصَ يَخْرُصُ الثِّمَارَ
اس وقت کا بیان جب امام پھلوں کا تخمینہ لگانے کے لیے ماہر آدمی کو بھیجے گا ---------------------------- 135

٥٠..... بَابُ السُّنَّةِ فِيْ خَرْصِ الْعِنَبِ لِتُؤْخَذَ زَكَاتُهُ زَبِيْباً كَمَا تُؤْخَذُ زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْراً
انگور کا تخمینہ لگانے کے متعلق سنت نبوی کا بیان تا کہ اس کی زکوٰۃ کشمش سے وصول کی جا سکے جیسا کہ تازہ کھجور کی زکوٰۃ خشک کھجوروں سے وصول کی جاتی ہے ---------------- 136

٥١..... بَابُ السُّنَّةِ فِيْ قَدْرِ مَا يُؤْمَرُ الْخَارِصُ بِتَرْكِهِ مِنَ الثِّمَارِ فَلَا يَخْرُصُهُ عَلَى صَاحِبِ الْمَالِ لِيَكُوْنَ قَدْرَ مَا يَأْكُلُهُ رُطَباً وَ يُطْعِمُهُ قَبْلَ يَبْسِ التَّمْرِ غَيْرَ دَاخِلٍ فِيْمَا يُخْرَجُ مِنْهُ الْعُشْرُ أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ
اس مسنون مقدار کا بیان جو محاسب تخمینہ میں شمار نہیں کرے گا تا کہ وہ اس مقدار کے برابر ہو جائے جو مالک کھجور خشک ہونے سے پہلے تازہ کھجور کھا لے گا یا دوسروں کو کھلا دے گا اور یہ مقدار اس میں شامل نہیں ہوگی جس میں سے دسواں یا بیسواں حصہ زکوٰۃ وصول کی جائے گی---------------------------- 138

٥٢..... بَابُ فَرْضِ إِخْرَاجِ الصَّدَقَةِ فِي الْعُسْرِ وَ الْيُسْرِ وَ التَّغْلِيْظِ فِيْ مَنْعِ الزَّكَاةِ فِي الْعُسْرِ
تنگی اور خوش حالی میں زکوٰۃ دینا فرض ہے اور تنگی میں زکوٰۃ روکنے پر سختی کا بیان------------------------------ 139

٥٣..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِالنَّجْدَةِ وَ الرِّسْلِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ الْعُسْرِ وَ الْيُسْرِ ، وَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ مِنْ نَجْدَتِهَا وَ رِسْلِهَا أَيْ وَ فِيْ نَجْدَتِهَا وَ رِسْلِهَا
اس بات کا بیان کہ اس حدیث میں مذکور الفاظ "النَّجْدَةِ" اور "الرِّسْلِ" سے مراد نبوی ﷺ تنگدستی اور خوشحالی ہے اور آپ کے اس فرمان "مِنْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا" سے آپ کی مراد "فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا" یعنی "تنگدستی اور خوشحالی میں" ہے -- 140

٥٤..... بَابُ ذِكْرِ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْمَعَادِنِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنِ اتِّصَالِ هٰذَا الْإِسْنَادِ
معدنیات میں زکوٰۃ وصول کرنے کا بیان بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو کیونکہ اس سند کے متصل ہونے میں میرا دل مطمئن نہیں - 142

٥٥..... بَابُ ذِكْرِ صَدَقَةِ الْعَسَلِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ
شہد کی زکوٰۃ کا بیان بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو کیونکہ اس سند کے بارے میں میرے دل میں تردد ہے ---------------- 143

٥٦..... بَابُ إِيْجَابِ الْخُمُسِ فِي الرِّكَازِ
مدفون خزانے (رکاز) میں پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے------ 146

٥٧..... بَابُ وُجُوْبِ الْخُمُسِ فِيْمَا يُوْجَدُ فِي الْخَرْبِ الْعَادِيْ مِنْ دَفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ
کھنڈرات میں سے زمانہ جاہلیت کا جو خزانہ نکلے اس میں پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے ---------------------------- 147

٥٨..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَقْدِيْمِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ
سال پورا ہونے سے پہلے مال کی زکوٰۃ ادا کرنے کی رخصت کا

عربی	اردو
حُلُوْلِ الْحَوْلِ عَلَى الْمَالِ ، وَ الْفَرْقِ بَيْنَ الْفَرْضِ الَّذِيْ يَجِبُ فِي الْمَالِ وَ بَيْنَ الْفَرْضِ الْوَاجِبِ عَلَى الْبَدَنِ	بیان اور مالی اور بدنی فرض زکوٰۃ میں فرق کا بیان ------- 148
٥٩...... بَابُ احْتِسَابِ مَا قَدْ حَبَسَ الْمُؤْمِنُ السِّلَاحَ وَ الْعَبْدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا وَجَبَتْ فَهٰذِهِ الْمَسْأَلَةُ أَيْضاً مِنْ بَابِ تَقْدِيْمِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ وُجُوْبِهَا	مسلمان شخص کے وہ ہتھیار اور غلام جو اس نے اللہ کی راہ میں وقف کیے ہوں انہیں زکوٰۃ میں شمار کرنے کا بیان اور یہ مسئلہ بھی زکوٰۃ کے واجب ہونے سے پہلے ادا کرنے کے باب سے ہے ----- 151
٦٠...... بَابُ اسْتِسْلَافِ الْإِمَامِ الْمَالَ لِأَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ وَرَدِّهِ ذٰلِكَ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا قُبِضَتْ بَعْدَ الْإِسْتِسْلَافِ	امام زکوٰۃ کے مستحقین کے لیے مال قرض لے سکتا ہے اور زکوٰۃ کی وصولی کے بعد یہ قرض ادا کر دے گا-------------- 152
جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ السِّعَايَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ	**زکوٰۃ کی وصولی کے ابواب کا مجموعہ** ----------- 153
٦١...... بَابُ ذِكْرِ التَّغْلِيْظِ عَلَى السِّعَايَةِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ	ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ محصول کی وصولی کی مذمت کا بیان-------------------------------------- 153
٦٢...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ التَّغْلِيْظَ فِي الْعَمَلِ عَلَى السِّعَايَةِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ خَبَرِ عُقْبَةَ هُوَ فِي السَّاعِي إِذَا لَمْ يَعْدِلْ فِيْ عَمَلِهِ وَ جَارَ وَ ظَلَمَ . وَ فَضْلِ السِّعَايَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا عَدَلَ السَّاعِيْ فِيْمَا يَتَوَلّٰى مِنْهَا وَ تَشْبِيْهِهِ بِالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عقبہ b کی حدیث میں مذکورہ وعید کا تعلق اس تحصیل دار کے ساتھ ہے جو وصولی میں عدل و انصاف کی بجائے ظلم و زیادتی کرتا ہے اور اس تحصیل دار کی فضیلت کا بیان جو اپنے عمل میں عدل کرتا ہے اور اسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کے ساتھ تشبیہ دینے کا بیان۔ 153
٦٣...... بَابٌ فِي التَّغْلِيْظِ فِي الْإِعْتِدَاءِ فِي الصَّدَقَةِ وَ تَمْثِيْلِ الْمُعْتَدِيْ فِيْهَا بِمَانِعِهَا	زکوٰۃ کی وصولی میں ظلم کرنے پر وعید اور ظلم کرنے والے کو زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے ساتھ تشبیہ دینے کا بیان --------- 154
٦٤...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ غُلُوْلِ السَّاعِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ	زکوٰۃ کے مال میں تحصیل دار کے خیانت کرنے پر سخت وعید کا بیان-------------------------------- 156
٦٥...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مَا كَتَمَ السَّاعِيْ مِنْ قَلِيْلِ الْمَالِ أَوْ كَثِيْرِهِ عَنِ الْإِمَامِ كَانَ مَا كَتَمَ غُلُوْلًا	اس بات کا بیان کہ تحصیل دار جو کثیر یا قلیل مال امام سے چھپائے گا وہ خیانت شمار ہوگا ---------------------------- 156
٦٦...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ قَبُوْلِ الْمُصَدِّقِ الْهَدِيَّةَ مِمَّنْ يَتَوَلَّى السِّعَايَةَ عَلَيْهِمْ	زکوٰۃ کے وصول کنندہ کا لوگوں سے اپنے لیے ہدیہ لینے کی وعید کا بیان------------------------------------ 158

٦٧...... بَابُ صِفَةِ إِتْيَانِ السَّاعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَا غَلَّ مِنَ الصَّدَقَةِ ، وَ أَمْرِ الْإِمَامِ بِمُحَاسَبَةِ السَّاعِيْ إِذَا قَدِمَ مِنْ سِعَايَتِهٖ

زکوٰۃ کا تحصیل دار جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اس مال کو کیسے لے کر حاضر ہوگا، اس کی کیفیت کا بیان اور امام کا تحصیل دار کا محاسبہ کرنے کا حکم دینے کا بیان جبکہ وہ مال لے کر واپس آئے -- 159

٦٨...... بَابُ الْأَمْرِ بِإِرْضَاءِ الْمُصَدِّقِ وَ إِصْدَارِهٖ رَاضِياً عَنْ أَصْحَابِ الْأَمْوَالِ

زکوٰۃ کے وصول کنندہ کو راضی کرنے کے حکم کا بیان، اسے مالداروں کے پاس سے راضی ہوکر لوٹنا چاہیے --------- 160

٦٩...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ مَوَالِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا طَلَبُوا الْعُمَّالَةَ إِذْ هُمْ مِمَّنْ لَا تَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ الْمَفْرُوْضَةُ

نبی کریم ﷺ کی آل میں سے کوئی شخص زکوٰۃ کی وصولی کا عامل بننے کی آرزو کرے تو اسے روک دیا جائے گا کیونکہ ان کے لیے فرض زکوٰۃ حلال نہیں ہے ------------------------ 161

٧٠...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ مَوَالِي النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا طَلَبُوا الْعُمَّالَةَ عَلَى السِّعَايَةِ إِذِ الْمَوَالِيْ مِنْ أَنْفُسِ الْقَوْمِ وَ الصَّدَقَةُ تَحْرُمُ عَلَيْهِمْ كَتَحْرِيْمِهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ صَدَقَةُ الْفَرْضِ دُوْنَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام اگر زکوٰۃ کی وصولی کا عامل بننا چاہیں تو انہیں روک دیا جائے گا کیونکہ آزاد کردہ غلام اسی قوم کے فرد شمار ہوتے ہیں۔ ان پر زکوٰۃ اسی طرح حرام ہے جس طرح نبی اکرم ﷺ پر حرام ہے۔ البتہ نفلی صدقہ حلال ہے ------ 165

٧١...... بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلَى الْمَأْخُوْذِ مِنْهُ الصَّدَقَةُ إِتِّبَاعاً لِأَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ : ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَ صَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ﴾

جس شخص سے زکوٰۃ وصولی کی جائے اس کے حق میں امام کو دعا کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو جو حکم دیا ہے اس کی پیروی کرتے ہوئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:''(اے نبی) ان کے مالوں میں سے صدقہ لیجیے (تاکہ) اس کے ذریعے سے انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں اور ان کے لیے دعا کیجیے، بے شک آپ کی دعا ان کے لیے سکون کا باعث ہے۔'' ---- 166

جُمَّاعُ أَبْوَابِ قِسْمِ الْمُصَدِّقَاتِ وَ ذِكْرِ أَهْلِ سُهْمَانِهَا

زکوٰۃ کی تقسیم کے ابواب کا مجموعہ اور مستحقین زکوٰۃ کا بیان

٧٢...... بَابُ الْأَمْرِ بِقَسْمِ الصَّدَقَةِ فِيْ أَهْلِ الْبَلْدَةِ الَّتِيْ تُؤْخَذُ مِنْهُمُ الصَّدَقَةُ

جس شہر والوں سے زکوٰۃ وصول کی جائے گی انہی میں زکوٰۃ تقسیم کرنے کے حکم کا بیان -------------------------- 168

٧٣...... بَابُ ذِكْرِ تَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ الْمَفْرُوْضَةِ عَلَى

نبی مصطفیٰ ﷺ پر فرض زکوٰۃ حرام ہے ------------- 169

النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۴...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ عَلٰى أَوْلِيَاءِ الْأَطْفَالِ مِنْ اٰلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعُهُمْ مِنْ أَكْلِ مَا حُرِّمَ عَلَى الْبَالِغِيْنَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ آل نبی ﷺ کے بچوں کے اولیاء کے لیے ضروری ہے کہ وہ انہیں اس مال کو کھانے سے منع کریں جو ان کے بالغ مرد و خواتین پر حرام ہے ------------- 171

۷۵...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّدَقَةَ الْمُحَرَّمَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الصَّدَقَةُ الْمَفْرُوْضَةُ الَّتِيْ أَوْجَبَهَا اللّٰهُ فِيْ أَمْوَالِ الْأَغْنِيَاءِ لِأَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ ، دُوْنَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ پر صرف فرضی زکوٰۃ حرام ہے جو اللہ تعالیٰ نے مستحقین زکوٰۃ کے لیے مالداروں کے اموال میں واجب کی ہے --------------------- 172

۷۶...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلَائِلِ الْأُخْرٰى عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ : إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَدَقَةَ الْفَرِيْضَةِ دُوْنَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

اس بات کے مزید دلائل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''بے شک صدقہ آل محمد کے لیے حلال نہیں ہے'' سے آپ کی مراد فرض صدقہ (زکوٰۃ) مراد ہے۔ نفلی صدقہ مراد نہیں ہے 174

۷۷...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُمْ مِنْ اٰلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ حُرِّمُوْا الصَّدَقَةَ لَا كَمَا قَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ اٰلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ حُرِّمُوْا الصَّدَقَةَ اٰلُ عَلِيٍّ وَ اٰلُ جَعْفَرٍ وَ اٰلُ الْعَبَّاسِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ آل نبی ﷺ جن پر زکوٰۃ حرام ہے وہ بنی عبدالمطلب ہیں۔ آل نبی ﷺ جن پر صدقہ حرام ہے ان سے آل علی، آل جعفر اور آل عباس مراد نہیں ہیں جیسے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے ---------------------------- 176

۷۸...... بَابُ إِعْطَاءِ الْفُقَرَاءِ مِنَ الصَّدَقَةِ إِتِّبَاعاً لِأَمْرِ اللّٰهِ فِيْ قَوْلِهِ ﴿إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ﴾

زکوٰۃ میں سے فقراء کو مال دینے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے ہے ''بلاشبہ زکوٰۃ فقراء کا حق ہے'' -- 179

۷۹...... بَابُ صَدَقَةِ الْفَقِيْرِ الَّذِيْ يَجُوْزُ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فِي الصَّدَقَةِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنْ لَا وَقْتَ فِيْمَا يُعْطَى الْفَقِيْرُ مِنَ الصَّدَقَةِ إِلَّا قَدْرَ يَسُدُّ خُلَّتَهُ وَ فَاقَتَهُ

اس فقیر کے صدقے کا بیان جس کے لیے زکوٰۃ کا سوال کرنا جائز ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ فقیر کو دیے جانے والے صدقے کی کوئی مقدار معین نہیں ہے مگر اسے اس قدر دیا جائے گا جس سے اس کی فقر دور ہو جائے -------------------- 181

۸۰...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ شَهَادَةَ ذَوِي الْحِجَا فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ هِيَ الْيَمِيْنُ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس مسئلے میں تین عقلمند اشخاص کی گواہی سے مراد قسم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لعان کے مسئلے میں قسم

سَمَّى الْيَمِيْنَ فِي اللِّعَانِ شَهَادَةً
کو گواہی کا نام دیا ہے ---------------------------- 182

٨١...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِعْطَاءِ مَنْ لَهٗ ضَيْعَةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا أَصَابَتْ غَلَّتَهٗ جَائِحَةٌ أَذْهَبَتْ غَلَّتَهٗ قَدْرَ مَا يَسُدُّ فَاقَتَهٗ
باب: جس شخص کی زرعی زمین ہو اور آفت آنے سے اس کا غلہ برباد ہو جائے تو اسے زکوٰۃ میں سے بقدر ضرورت و حاجت دینا جائز ہے ---------------------------- 183

٨٢...... بَابُ إِعْطَاءِ الْيَتَامٰى مِنَ الصَّدَقَةِ
یتیم بچوں کو زکوٰۃ کے مال میں سے دینے کا بیان ------- 185

٨٣...... بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ أَمَرَ اللّٰهُ بِإِعْطَائِهِمْ مِنَ الصَّدَقَةِ
ان مسلمانوں کی صفات کا بیان جنہیں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے مال سے عطا کرنے کا حکم دیا ہے ---------------------- 185

٨٤...... بَابُ إِعْطَاءِ الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْهَا رِزْقاً لِعَمَلِهٖ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ : ﴿ إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا ﴾
زکوٰۃ وصول کرنے والے عامل کو زکوٰۃ کے مال سے اس کی اجرت دی جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿"بلاشبہ زکوٰۃ فقراء، مساکین اور زکوٰۃ وصول کرنے والے عاملین کا حق ہے۔" 186

٨٥...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْعَامِلَ عَلَى الصَّدَقَةِ إِنْ عَمِلَ عَلَيْهَا مُتَطَوِّعاً بِالْعَمَلِ غَيْرَ إِرَادَةٍ وَ نِيَّةٍ لِأَخْذِ عُمَالَةٍ عَلٰى عَمَلِهٖ فَأَعْطَاهُ الْإِمَامُ لِعُمَالَتِهٖ رِزْقاً مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ فَجَائِزٌ لَهٗ أَخْذُهٗ .
اس بات کی دلیل کا بیان کہ اگر زکوٰۃ کا تحصیل دار اپنے کام کی مزدوری لینے کی نیت اور ارادے کے بغیر محض اللہ کی رضا کے لیے کام کرتا ہے، پھر اس کے سوال اور حرص کے بغیر امام اسے مزدوری دیتا ہے تو اس کے لیے وہ مزدوری لینا جائز ہے۔ 188

٨٦...... بَابُ ذِكْرِ إِعْطَاءِ الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ عُمَالَةً مِنَ الصَّدَقَةِ وَ إِنْ كَانَ غَنِيًّا
باب: زکوٰۃ کے تحصیل دار کو زکوٰۃ کے مال سے مزدوری دینا درست ہے اگر چہ وہ مالدار ہو ---------------------- 191

٨٧...... بَابُ فَرْضِ الْإِمَامِ لِلْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ رِزْقاً مَعْلُوْماً
امام کا زکوٰۃ کے تحصیل دار کے لیے مزدوری مقرر کرنے کا بیان-- 191

٨٨...... بَابُ إِذْنِ الْإِمَامِ لِلْعَامِلِ بِالتَّزْوِيْجِ وَ اتِّخَاذِ الْخَادِمِ وَ الْمَسْكَنِ مِنَ الصَّدَقَةِ
امام کا زکوٰۃ کے تحصیل دار کو اجازت دینا کہ وہ مالِ زکوٰۃ سے شادی کر سکتا ہے، خادم رکھ سکتا ہے اور گھر بھی لے سکتا ہے 192

٨٩...... بَابُ ذِكْرِ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ لِيُسْلِمُوْا لِلْعَطِيَّةِ
باب: (غیر مسلموں کو) تالیف قلب کے لیے زکوٰۃ کے مال سے دینا جائز ہے تاکہ وہ عطیہ کی خواہش سے مسلمان ہو جائیں 193

٩٠...... بَابُ إِعْطَاءِ رُؤَسَاءِ النَّاسِ وَ قَادَتِهِمْ عَلَى الْإِسْلَامِ تَأَلُّفاً بِالْعَطِيَّةِ
کسی قوم کے سرداروں اور لیڈروں کو اسلام پر پکا کرنے کے لیے عطیہ دینے کا بیان ---------------------------- 194

٩١...... بَابُ إِعْطَاءِ الْغَارِمِيْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ وَ إِنْ
ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ مقروض شخص کو زکوٰۃ کے مال

كَانَ أَغْنِيَاءَ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

سے عطا کرنے کا بیان، اگر چہ وہ غنی ہو ---------------- 195

٩٢...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْغَارِمَ الَّذِيْ يَجُوْزُ إِعْطَاؤُهُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَ إِنْ كَانَ غَنِيًّا هُوَ الْغَارِمُ فِي الْحَمَّالَةِ ، وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّهُ يُعْطَى قَدْرَ مَا يُؤَدِّي الْحَمَّالَةَ لَا أَكْثَرَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس مقروض کو زکوٰۃ کے مال سے دینا جائز ہے وہ ایسا مقروض ہے جس نے کوئی خون بہایا تاوان اپنے ذمے لیا ہو، اگر چہ وہ خود مالدار ہی ہو۔ اسے صرف اتنا مال ہی دیا جائے گا جس سے اس کا تاوان وغیرہ ادا ہو جائے۔ اس سے زیادہ نہیں دیا جائے گا ---------------------- 195

٩٣...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِعْطَاءِ مَنْ يَحُجُّ مِنْ سَهْمِ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِذِ الْحَجُّ مِنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: حج کا ارادہ کرنے والے ضرورت مند شخص کو زکوٰۃ کے "فی سبیل اللہ" والے حصے سے دینا درست ہے کیونکہ حج بھی "فی سبیل اللہ" میں شامل ہے ---------------------- 196

٩٤...... بَابُ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ الْحَاجَّ إِبِلَ الصَّدَقَةِ لِيَحُجُّوْا عَلَيْهَا

باب: امام حاجی کو سواری کے لیے زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے اونٹ عطا کر سکتا ہے ---------------------- 197

٩٥...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ الْمُظَاهِرَ مِنَ الصَّدَقَةِ مَا يُكَفِّرُ بِهٖ عَنْ ظِهَارِهٖ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِداً لِلْكَفَّارَةِ

باب: جب ظہار کرنے والے شخص کے پاس کفارے کے لیے مال موجود نہ ہو تو امام اسے کفارہ ادا کرنے کے لیے زکوٰۃ کے مال سے دے سکتا ہے ---------------------- 198

٩٦...... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْمُصَدِّقَ بِقَسْمِ الصَّدَقَةِ حَيْثُ يَقْبِضُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ وَ إِنْ لَّمْ يَثْبُتْ هٰذَا الْخَبَرُ فَخَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذاً بِأَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنْ أَغْنِيَاءِ أَهْلِ الْيَمَنِ وَ قَسْمِهَا فِيْ فُقَرَائِهِمْ كَانَ مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ

امام کا تحصیل دار کو حکم دینا کہ زکوٰۃ جہاں سے وصول کی جائے وہیں (غرباء وغیرہ میں) تقسیم کر دی جائے۔ بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو کیونکہ اشعث بن سوار کے متعلق میرا دل غیر مطمئن ہے اور اگر یہ روایت ثابت نہ ہو تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اسی مسئلہ کے بارے میں ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اہل یمن کی زکوٰۃ ان کے مالداروں سے وصول کر کے انہی کے فقراء میں تقسیم کرنے کا حکم دیا تھا ---------- 200

٩٧...... بَابُ حَمْلِ صَدَقَاتِ أَهْلِ الْبَوَادِيْ إِلَى الْإِمَامِ لِيَكُوْنَ هُوَ الْمُفَرِّقُ لَهَا

گاؤں والوں کی زکوٰۃ امام کے پاس پہنچانے کا بیان تاکہ امام ہی اسے مستحقین میں تقسیم کر دے ---------------- 201

٩٨...... بَابُ حَمْلِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْمُدُنِ إِلَى الْإِمَامِ لِيَتَوَلّٰى تَفْرِقَتَهَا عَلٰى أَهْلِ الصَّدَقَةِ

شہروں سے زکوٰۃ جمع کر کے امام کے پاس لانے کا بیان تاکہ امام بذات خود اسے مستحقین میں تقسیم کرے ---------------- 202

٩٩...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قَسْمِ الْمَرْءِ صَدَقَتَهُ مِنْ

امیر و گورنر کو زکوٰۃ ادا کرنے کی بجائے آدمی بذاتِ خود بھی

غَيْرِ دَفْعِهَا إِلَى الْوَالِيْ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ﴾

مستحقین میں تقسیم کر سکتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم علانیہ صدقات دو تو یہ اچھی بات ہے اور اگر تم اسے چھپا کر فقیروں کو دو تو وہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے......'' ------ 203

۱۰۰ ...... بَابُ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ دِيَةَ مَنْ لَا يُعْرَفُ قَاتِلُهُ مِنَ الصَّدَقَةِ ، وَ هٰذَا عِنْدِيْ مِنْ جِنْسِ الْحَمَالَةِ لِشِبْهِهِ أَنْ يَكُوْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَمَّلَ بِهٰذِهِ الدِّيَةِ فَأَعْطَاهَا مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ

جس مقتول کے قاتل کا علم نہ ہو سکے اس کی دیت امام زکوٰۃ کے مال سے ادا کر سکتا ہے۔ اور یہ مسئلہ میرے نزدیک حمالہ (کسی کی دیت یا تاوان وغیرہ اپنے ذمے لے لینا) کے باب سے ہے کیونکہ ممکن ہے نبی کریم ﷺ نے یہ دیت اپنے ذمے لے لی ہو پھر زکوٰۃ کے اونٹوں سے اس کی ادائیگی کی ہو -------- 204

۱۰۱ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِيْثَارِ الْمَرْءِ بِصَدَقَتِهِ قَرَابَتَهُ دُوْنَ الْأَبَاعِدِ لِانْتِظَامِ الصَّدَقَةِ وَ صِلَةٍ مَعاً بِتِلْكَ الْعَطِيَّةِ

آدمی کا اپنے مستحق قرابت داروں کو اپنی زکواۃ دینا مستحب وافضل ہے کیونکہ اس سے زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ صلہ رحمی بھی ہوگی --- 205

۱۰۲ ...... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ

عداوت وبغض رکھنے والے رشتہ دار کو صدقہ دینے کی فضیلت کا بیان -- 206

۱۰۳ ...... بَابُ ذِكْرِ تَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ عَلَى الْأَصِحَّاءِ الْأَقْوِيَاءِ عَلَى الْكَسْبِ ، وَ الْأَغْنِيَاءِ بِكَسْبِهِمْ عَنِ الصَّدَقَاتِ وَ إِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا أَغْنِيَاءَ بِمَالٍ يَمْلِكُوْنَهُ ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

صحت مند اور روزی کمانے کے قابل شخص کو زکوٰۃ دینا حرام ہے اور ان لوگوں کو بھی زکوٰۃ دینا حرام ہے جو اپنی کمائی کے ذریعے سے زکوٰۃ سے بے پروا ہو سکتے ہیں اگر چہ وہ اپنے مال ودولت کے لحاظ سے غنی نہ ہوں، اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان -------------------------------------- 206

۱۰۴ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِهٰذِهِ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ أَعْلَمَ أَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِلْغَنِيِّ وَ لَا لِلسَّوِيِّ صَدَقَةَ الْفَرِيْضَةِ دُوْنَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے مالدار اور تندرست آدمی کے لیے جس صدقے کو حرام قرار دیا ہے وہ فرض زکوٰۃ ہے۔ اس سے مراد نفلی صدقہ وخیرات نہیں ہے۔ --- 207

۱۰۵ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّدَقَةِ مَنْ يَذْكُرُ حَاجَةً وَفَاقَةً لَا يَعْلَمُ الْإِمَامُ مِنْهُ خِلَافَهُ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ عَنْ حَالِهِ أَهُوَ فَقِيْرٌ مُحْتَاجٌ أَمْ لَا ؟

جو شخص اپنے فقر وفاقہ کا اظہار کرے جبکہ امام کو اس کے مالدار ہونے کا علم نہ ہو تو امام اس کی حالت کے متعلق سوال کیے بغیر اسے زکوٰۃ سے مال دے سکتا ہے ---------------------- 207

١٠٦ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاسْتِعْفَافِ عَنْ أَكْلِ الصَّدَقَةِ لِمَنْ يَجِدُ عَنْهَا إِعْفَاءً بِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي ، وَ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِهَا إِذْ هِيَ غُسَالَةُ ذُنُوْبِ النَّاسِ

جو شخص زکوٰۃ کا مال کھانے سے بچ سکتا ہوتو اس کا بچنا مستحب ہے اگر چہ وہ زکوٰۃ کا مستحق بھی ہو کیونکہ زکوٰۃ لوگوں کے گناہوں کی میل ہے ---------- 208

١٠٧ ...... بَابُ كَرَاهَةِ الْمَسْأَلَةِ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا كَانَ سَائِلُهَا وَاجِداً غَدَاءً أَوْ عَشَاءً يُشْبِعُهُ يَوْماً وَ لَيْلَةً وَ إِنْ كَانَ أَخْذُهُ لِلصَّدَقَةِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ جَائِزاً

جس شخص کے پاس صبح یا شام کا کھانا موجود ہو جس سے وہ شخص ایک دن اور ایک رات سیر ہوکر کھا سکے تو اس کے لیے زکوٰۃ کا مال مانگنا درست نہیں، اگر چہ بغیر مانگے زکوٰۃ میں سے مل جائے تو اس کے لیے لینا جائز ہے ---------- 209

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں صدقہ فطر ادا کرنے کے ابواب کا مجموعہ ---------- 210

١٠٨ ...... بَابُ ذِكْرِ فَرْضِ زَكَاةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کی فرضیت کا بیان ---------- 210

١٠٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ كَانَ قَبْلَ فَرْضِ لِزَكَاةِ الْأَمْوَالِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ صدقہ فطر کی ادائیگی کا حکم فرضیت زکوٰۃ سے پہلے ہوا تھا ---------- 212

١١٠ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ فَرْضَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَ الْأُنْثَى وَ الْحُرِّ وَ الْمَمْلُوْكِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ صدقہ فطر ہر مرد، عورت آزاد اور غلام شخص پر واجب ہے ---------- 213

١١١ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنِ الْمَمْلُوْكِ وَاجِبٌ عَلَى مَالِكِهِ لَا عَلَى الْمَمْلُوْكِ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ النَّاسِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ غلام کا صدقہ فطر اس کے مالک پر واجب ہے، غلام پر نہیں جیسا کہ بعض لوگوں کو اس کا وہم ہوا ہے ---------- 214

١١٢ ...... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلٍ ثَانِيْ أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنِ الْمَمْلُوْكِ وَاجِبٌ عَلَى مَالِكِهِ

غلام کا صدقہ فطر مالک پر واجب ہے اس کی دوسری دلیل کا بیان ---------- 214

١١٣ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ يَجِبُ أَدَاؤُهَا عَنِ الْمَمَالِيْكِ الْمُسْلِمِيْنَ دُوْنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهَا وَاجِبَةٌ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبِيْدِهِ الْمُشْرِكِيْنَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مالک صرف اپنے مسلمان غلاموں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے گا۔ مشرک غلاموں کی طرف سے نہیں ان علماء کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ مسلمان آدمی اپنے مشرک غلاموں کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرے گا 215

١١٤ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرْضٌ عَلَى كُلِّ مَنِ اسْتَطَاعَ أَدَاؤَهَا خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ : أَنَّ فَرْضَهَا سَاقِطٌ عَنْ مَنْ لَّا يَجِبُ عَلَيْهِ زَكَاةُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ صدقہ فطر ہر اس شخص پر فرض ہے جو اس کی ادائیگی کی استطاعت رکھتا ہو۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ صدقہ فطر اس شخص سے ساقط ہو جاتا ہے

الْفِطْرِ
جس پر زکوۃ فرض نہ ہو ---------------------- 216

۱۱۵ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ زَكَاةَ رَمَضَانَ إِنَّمَا تَجِبُ بِصَاعِ النَّبِيِّ ﷺ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ صدقہ فطر نبی کریم ﷺ کے صاع کے مطابق واجب ہے ---------------------- 217

۱۱٦ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ فَرْضَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى مَنْ يَسْتَطِيعُ أَدَاءَ هَا دُوْنَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ صدقہ فطر اس آدمی پر فرض ہے جو اسے ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ جو ادائیگی کی طاقت نہ رکھتا ہو اس پر واجب نہیں ---------------------- 217

۱۱۷ ...... بَابُ إِيْجَابِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهَا سَاقِطَةٌ عَنْ مَنْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الصَّلَاةِ
چھوٹے بچے پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ جس پر نماز فرض نہیں اس پر صدقہ فطر بھی فرض نہیں ---------------------- 218

۱۱۸ ...... بَابُ تَوْقِيتِ فَرْضِ زَكَاةِ الْفِطْرِ فِي مَبْلَغِهِ مِنَ الْكَيْلِ
صدقہ فطر کی مقدار کے پیمانے کے تعین کا بیان -------- 218

۱۱۹ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِصَدَقَةِ نِصْفِ الصَّاعِ مِنْ حِنْطَةٍ أَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نصف صاع گندم صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے بعد ایجاد کیا ہے --- 219

۱۲۰ ...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّهُمْ أُمِرُوْا نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ قِيمَةَ صَاعِ تَمْرٍ أَوْ شَعِيْرٍ ، وَ الْوَاجِبُ عَلَى هٰذَا الْأَصْلِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِأَصْعٍ مِنْ حِنْطَةٍ فِي بَعْضِ الْأَزْمَانِ وَ بَعْضِ الْبُلْدَانِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ لوگوں کو صدقہ فطر میں نصف صاع گندم ادا کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا تھا جبکہ یہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو کی قیمت تھی۔ اگر قیمت ہی کو بنیاد بنایا جائے تو پھر بعض اوقات بعض شہروں میں گندم کے کئی صاع صدقہ فطر میں دینے پڑھیں گے (کیونکہ گندم کی قیمت کھجور سے کم ہوگی) 220

۱۲۱ ...... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ مَا أُحْدِثَ الْأَمْرُ بِنِصْفِ صَاعِ حِنْطَةٍ ، وَ ذِكْرِ أَوَّلِ مَنْ أَحْدَثَهُ
سب سے پہلے کب آدھا صاع گندم فطر دینے کا معاملہ شروع ہوا؟ اور اس کی ابتداء کرنے والے کا بیان ---------- 221

۱۲۲ ...... بَابُ إِخْرَاجِ التَّمْرِ وَ الشَّعِيْرِ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ
صدقہ فطر میں کھجوریں اور جو دینے کا بیان ---------- 221

۱۲۳ ...... بَابُ إِخْرَاجِ الزَّبِيْبِ وَ الْأَقِطِ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ
صدقہ فطر میں کشمش اور پنیر دینے کا بیان ---------- 222

۱۲٦ ...... بَابُ إِخْرَاجِ السُّلْتِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِنْ
حجازی جَو صدقہ فطر میں دینے کا بیان بشرطیکہ امام ابن عیینہ اور ان

كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَ مَنْ دُوْنَهُ حَفِظَهُ أَوْ صَحَّ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ إِلَّا فَإِنَّ فِيْ خَبَرِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ كِفَايَةٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

کے نیچے کے راویوں نے اس روایت کو حفظ کیا ہو یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت صحیح ثابت ہو جائے وگرنہ موسی بن عقبہ کی روایت ہی کافی ہوگی، ان شاء اللہ ---------------- 223

۱۲۵...... بَابُ إِخْرَاجِ جَمِيْعِ الْأَطْعِمَةِ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْهُلَيْجَ وَ الْفُلُوْسَ جَائِزٌ إِخْرَاجُهَا فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر میں ہر قسم کا اناج دینا درست ہے ان لوگوں کے قول کے خلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ صدقہ فطر میں نقدی رقم دینا جائز ہے ---------------------------------- 224

۱۲۶...... بَابُ ذِكْرِ ثَنَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى مُؤَدِّيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر ادا کرنے والوں کی اللہ تعالی تعریف کرتا ہے -- 227

۱۲۷...... بَابُ الْأَمْرِ بِأَدَاءِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى صَلَاةِ الْعِيْدِ

نماز عید کے لیے لوگوں کے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کے حکم کا بیان ------------------------------ 227

۱۲۸...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَدَائِهَا فِيْ يَوْمِ الْفِطْرِ لَا فِيْ غَيْرِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے صرف عید الفطر کے دن صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے ------------ 228

۱۲۹...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الصَّلَاةَ الَّتِيْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَدَاءِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ إِلَيْهَا صَلَاةُ الْعِيْدِ لَا غَيْرُهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے جس نماز کے لیے جانے سے پہلے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے، وہ نماز عید ہے کوئی اور نماز مراد نہیں ----------------- 228

۱۳۰...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَأْخِيْرِ الْإِمَامِ قَسْمَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ يَوْمِ الْفِطْرِ إِذَا أُدِّيَتْ إِلَيْهِ

جب صدقہ فطر امام کے پاس جمع ہو جائے تو امام اس کی تقسیم کو عید الفطر کے دن سے مؤخر کر سکتا ہے ----------------- 228

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ ·

نفلی صدقہ کے متعلق ابواب کا مجموعہ --------- 231

۱۳۱...... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

صدقے کی فضیلت ---------------------- 232

۱۳۲...... بَابُ الْأَمْرِ بِاتِّقَاءِ النَّارِ ۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا ۔ بِالصَّدَقَةِ وَ إِنْ قَلَّتْ

صدقے کے ذریعے سے جہنم کی آگ سے بچنے کے حکم کا بیان اگر چہ صدقہ کم ہی ہو۔ ہم اللہ تعالی سے جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں------------------------------------ 233

۱۳۳...... بَابُ إِظْلَالِ الصَّدَقَةِ صَاحِبَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْفَرَاغِ مِنَ الْحُكْمِ بَيْنَ الْعِبَادِ

قیامت کے دن لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک صدقہ، صدقہ کرنے والے پر سایہ فگن رہے گا -------------- 234

۱۳۴...... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَلَى غَيْرِهَا مِنَ

صدقے کی دیگر اعمال پر فضیلت کا بیان بشرطیکہ حدیث صحیح ہو

الْأَعْمَالِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ أَبَا فَرْوَةَ بِعَدَالَةٍ وَ لَا جَرْحٍ — کیونکہ مجھے ابوفروہ کے بارے میں جرح وتعدیل کا علم نہیں 235

١٣٥..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الصَّدَقَةَ بِالْمَمْلُوكِ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الْمُتَصَدِّقِ إِيَّاهُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ غلام کو آزاد کرنے کی بجائے اس کا صدقہ کرنا افضل ہے۔ بشرطیکہ روایت صحیح ہو ---------- 236

١٣٦..... بَابُ فَضْلِ الْمُتَصَدِّقِ عَلَى الْمُتَصَدَّقِ عَلَيْهِ — صدقہ دینے والے کی صدقہ لینے والے پر فضیلت کا بیان 236

١٣٧..... بَابُ ذِكْرِ نِمَاءِ الْمَالِ بِالصَّدَقَةِ مِنْهُ ، وَ إِعْطَاءِ الرَّبِّ عَزَّ وَ جَلَّ الْمُتَصَدِّقَ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ : ﴿وَ مَآ أَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ — صدقہ کرنے سے مال کے بڑھنے اور اللہ تعالیٰ کا مزید عطا کرنے کا بیان۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور تم جو چیز بھی خرچ کرو گے وہ تمہیں اس کا عوض دے گا۔“ ---------------------- 239

١٣٨..... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى يَفْضُلُ عَمَّنْ يَعُولُ الْمُتَصَدِّقُ — اہل وعیال پر خرچ کرنے کے بعد بچ جانے والے مال کا صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان ---------------------- 239

١٣٩..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَدَقَةِ الْمَرْءِ بِمَالِهِ كُلِّهِ — آدمی کا اپنا سارا مال صدقہ کر دینا منع ہے ------------ 240

١٤٠..... بَابُ صَدَقَةِ الْمُقِلِّ إِذَا أَبْقَى لِنَفْسِهِ قَدْرَ حَاجَتِهِ — کم مال والا شخص اپنی ضروریات کے لیے رکھ کر باقی صدقہ کر دے تو اس کی فضیلت کا بیان ------------------ 242

١٤١..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَضَّلَ صَدَقَةَ الْمُقِلِّ إِذَا كَانَ فَضْلًا عَمَّنْ يَعُولُ ، لَا إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى الْأَبَاعِدِ وَ تَرَكَ مَنْ يَعُولُ جِيَاعاً عُرَاةً . إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِبَدْءِ مَنْ يَعُولُ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے کم مال والے شخص کے صدقے کو اس وقت افضل قرار دیا ہے جبکہ وہ مال اس کے اہل وعیال کی ضروریات سے زائد ہو۔ اس وقت افضل نہیں جب وہ دور کے لوگوں پر صدقہ کرے اور اس کے اپنے اہل وعیال بھوکے ننگے ہوں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے کا حکم دیا ہے ------- 243

١٤٢..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي مَسْأَلَةِ الْغَنِيِّ مِنَ الصَّدَقَةِ — مالدار شخص کے صدقہ مانگنے پر سختی کا بیان -------------- 244

١٤٣..... بَابُ ذِكْرِ الْغَنِيِّ تَكُونُ الْمَسْأَلَةُ مَعَهُ إِلْحَافاً — مالدار شخص کا مانگنا گویا کہ چمٹ اور لپٹ کر مانگنا ہے ---- 244

١٤٤..... بَابُ تَشْبِيهِ الْمُلْحِفِ بِمَنْ سَفَّ الْمَسْأَلَةَ — چمٹ کر مانگنے والے کو مٹی پھانکنے والے کے ساتھ تشبیہ دینے کا بیان -- 245

١٤٥..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى مَنْ — جس شخص کو صدقے کی چیز برضا ورغبت مہیا کی گئی ہو اس کے

يَمُوْنُهٗ مُتَطَوِّعاً
لیے وہ صدقہ استعمال کرنے کی رخصت ہے ---------- 245

۱۴٦ ...... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَلَى الْمَمَالِيْكِ إِذَا كَانُوْا عِنْدَ مَلِيْكِ السُّوْءِ ، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ
اپنے غلاموں پر صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان جو برے مالکوں کے ماتحت ہوں، بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو ------------ 246

۱۴۷ ...... بَابُ ذِكْرِ إِعْطَاءِ الْمَرْءِ الْمَالَ نَاوِيًا الصَّدَقَةَ وَإِلْقَائِهِ ذٰلِكَ الْمَالَ مَوْضِعَ الصَّدَقَةِ مِنْ غَيْرِ نُطْقٍ مِنْهُ بِأَنَّهٗ صَدَقَةٌ
صدقے کی نیت سے مستحق صدقہ کو مال دے دینا صدقہ ہے اگر چہ اسے بتایا نہ جائے کہ یہ صدقہ ہے (اس باب کے تحت کوئی حدیث موجود نہیں ہے) ---------------------- 246

۱۴۸ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَضَّلَ صَدَقَةَ الْمُقِلِّ إِذَا كَانَ فَضْلًا عَمَّنْ يَعُوْلُ وَلَا إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى الْاَبَاعِدِ وَتَرَكَ مَنْ يَعُوْلُ جِيَاعًا
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے کم مالدار شخص کے صدقے کو افضل اس وقت قرار دیا ہے جبکہ وہ مال اس کے اہل وعیال کی ضروریات سے زائد ہو، نہ کہ وہ صدقہ جو دور کے لوگوں پر کیا جائے اور اپنے اہل وعیال کو بھوکا چھوڑ دے ------ 246

۱۴۹ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ عَيْبِ الْمُتَصَدِّقِ الْمُقِلِّ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الصَّدَقَةِ
کم مال والے شخص کے تھوڑا صدقے کرنے پر اسے طعن کرنا اور اس کی عیب جوئی کرنا منع ہے ------------------ 247

۱۵۰ ...... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ الصَّحِيْحِ الشَّحِيْحِ الْخَائِفِ مِنَ الْفَقْرِ الْمُؤَمِّلِ طَوِيْلَ الْعُمُرِ عَلَى صَدَقَةِ الْمَرِيْضِ الْخَائِفِ نُزُوْلَ الْمَنِيَّةِ بِهٖ
ایسا مریض جسے زندگی کی امید نہ ہو بلکہ موت سے خوفزدہ ہو اس کے صدقے پر صحت مند، مال کی حرص رکھنے والے، فاصلہ محتاجی سے ڈرنے والے اور طویل عمر کی امید رکھنے والے شخص کے صدقے کی فضیلت کا بیان ---------------------- 249

۱۵۱ ...... بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الْمَرْءِ بِأَحَبِّ مَالِهٖ لِلّٰهِ، إِذَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَفَى إِدْرَاكَ الْبِرِّ عَمَّنْ لَا يُنْفِقُ مِمَّا يُحِبُّ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾
اللہ تعالیٰ کے راستے میں پسندیدہ مال خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو نیکی ملنے کی نفی کر دی ہے جو اپنا پسندیدہ مال صدقہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ”تم ہرگز نیکی نہ پاسکو گے جب تک ان چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جنھیں تم پسند کرتے ہو۔“ ------------- 250

۱۵۲ ...... بَابُ ذِكْرِ حُبِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُخْفِيَ بِالصَّدَقَةِ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَضَّلَهَا عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ . قَالَ اللّٰهُ ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾
چھپا کر صدقہ کرنے والے شخص کو اللہ پسند فرماتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خفیہ صدقے کو علانیہ صدقے پر فضیلت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اگر تم علانیہ صدقہ کرو تو وہ بھی اچھا ہے۔ اور اگر صدقات چھپا کر فقراء کو دو تو وہ تمھارے لیے بہت بہتر ہے۔“ -- 251

١٥٣ ...... بَابُ ذِكْرِ مَثَلٍ ضَرَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَصَدِّقِ وَ مَنْعِ الشَّيَاطِيْنِ إِيَّاهُ مِنْهَا بِتَخْوِيْفِ الْفَقِيْرِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنِّي لا أَقِفُ هَلْ سَمِعَ الْأَعْمَشُ مِنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَمْ لا . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ : ﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ يَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾

اس مثال کا بیان جو نبی کریم ﷺ نے صدقہ کرنے والے شخص کی بیان کی ہے ۔ اور شیاطین کا اسے فقر و فاقہ کا خوف دلا کر صدقے سے منع کرنے کا بیان ۔ اگر یہ راویت صحیح ہو ۔ کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ امام اعمش نے ابن بریدہ سے سنا ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''شیطان تمھیں تنگ دستی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔'' ---------------------- 252

١٥٤ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِإِتْيَانِ الْقَرَابَةِ بِمَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْمَوَالِي اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

اللہ تعالیٰ کے تقرب کے حصول کے لیے رشتہ داروں کو نفلی صدقہ دینے کے حکم کا بیان---------------------------- 253

١٥٥ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اِحْتِمَالَ الشَّهَادَةِ بِصَدَقَةِ الْعَقَارِ جَائِزٌ لِلشُّهُوْدِ إِذَا عَلِمُوْا الْعَقَارَ الْمُتَصَدَّقَ بِهِ مِنْ غَيْرِ تَحْدِيْدٍ ، إِذِ الْعَقَارُ مَشْهُوْراً بِالْمُتَصَدِّقِ مَنْسُوْبٌ إِلَيْهِ مُسْتَغْنِياً بِشُهْرَتِهِ وَ نِسْبَتِهِ إِلَى الْمُتَصَدِّقِ بِهِ عَنْ ذِكْرِ تَحْدِيْدِهِ . وَ الدَّلِيْلِ عَلَى إِبَاحَةِ الْحَاكِمِ احْتِمَالَ الشَّهَادَةِ إِذَا شَهِدَ عَلَيْهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کسی زمین کے صدقہ ہونے کی گواہی دینا جائز ہے جبکہ گواہوں کو صدقہ کی گئی زمین کا علم ہو اگرچہ اس کی تعیین وتحدید نہ بھی ہو ۔ یہ اس وقت ہوگا جب زمین صدقہ کرنے والے شخص کی طرف منسوب ہو اور اسی کی ملکیت مشہور ہو، اس کی طرف نسبت اور شہرت کی بنا پر تحدید کی بھی ضرورت نہیں ہوگی اور اس بات کی دلیل کہ جب ایسی زمین کے متعلق حاکم کو گواہ بنایا جائے تو وہ گواہ بن سکتا ہے ---------------- 254

١٥٦ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِتْيَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا وَ وَلَدَهَا بِصَدَقَةِ التَّطَوُّعِ عَلَى غَيْرِهِمْ مِنَ الْأَبَاعِدِ إِذْ هُمْ أَحَقُّ بِأَنْ يُتَصَدَّقَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْأَبَاعِدِ

عورت کا اپنے خاوند اور بچوں کو نفلی صدقہ دینا دور کے رشتہ داروں کو دینے کی نسبت مستحب ہے کیونکہ دور کے رشتہ داروں کی بجائے وہ اس صدقہ کے زیادہ حقدار ہیں ------------ 256

١٥٧ ...... بَابُ ذِكْرِ تَضْعِيْفِ صَدَقَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا وَ عَلَى مَا فِيْ حِجْرِهَا عَلَى الصَّدَقَةِ عَلَى غَيْرِهِمْ

عورت دور کے رشتہ داروں کی بجائے اپنے خاوند اور زیر پرورش بچوں پر صدقہ کرے تو اسے دگنا اجر ملتا ہے ----------- 257

١٥٨ ...... بَابُ صَدَقَةِ الْمَرْءِ عَلَى وَلَدِهِ

آدمی کا اپنے بیٹے کو صدقہ دینے کا بیان ------------- 259

١٥٩ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الثِّمَارِ قَبْلَ الْجُذَاذِ مِنْ كُلِّ حَائِطٍ بِقِنْوٍ يُوْضَعُ فِي الْمَسْجِدِ

کھجور کا پھل توڑنے سے پہلے صدقہ کرنے کے حکم کا بیان ہر باغ سے ایک ایک خوشہ مسجد میں لٹکا دیا جائے ------------- 260

١٦٠ ...... بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ بِالْحَشَفِ مِنَ الثِّمَارِ ، وَ إِنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ تَطَوُّعاً ، إِذِ الصَّدَقَةُ

صدقے میں خراب پھل دینے کی ممانعت کا بیان ۔ اگرچہ صدقہ نفلی ہو کیونکہ عمدہ اور درمیانے درجے کے پھل کا صدقہ دینا ردی

بِخَيْرِ الثِّمَارِ وَ أَوْسَاطِهَا أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ بِشِرَارِهَا
پھل کے صدقے سے افضل ہے ---------------- 260

١٦١ ...... بَابُ إِعْطَاءِ السَّائِلِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَ إِنْ كَانَ زِيُّهُ زِيَّ الْأَغْنِيَاءِ فِي الْمَرْكَبِ وَ الْمَلْبَسِ
صدقے کا سوال کرنے والے کو عطا کرنے کا بیان اگرچہ اس کی شکل وصورت اور سواری مالدار لوگوں جیسی ہو ---------- 261

١٦٢ ...... بَابُ ذِكْرِ مَبْلَغِ الثِّمَارِ الَّذِيْ يُسْتَحَبُّ وَضْعُ قِنْوٍ مِنْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا بَلَغَ جُذَاذُ الرَّجُلِ مِنَ الثِّمَارِ ذٰلِكَ الْمَبْلَغِ
کھجوروں کی اس مقدار کا بیان کہ جب اتنی مقدار میں کسی شخص کی کھجوریں ہو جائیں تو ان میں سے ایک خوشہ مساکین کے لیے مسجد میں رکھنا مستحب ہے ---------------------- 261

١٦٣ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِ الْقِنْوِ ۔ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ۔ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِيْنِ أَمْرُ نُدْبٍ وَ إِرْشَادٍ لَا أَمْرُ فَرِيْضَةٍ وَ إِيْجَابٍ ، خَبَرُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا مساکین کے لیے کھجوروں کا ایک خوشہ مسجد میں رکھنے کا حکم دینا استحباب اور فضیلت کے لیے ہے، فرض اور وجوبی حکم نہیں جناب طلحہ بن عبداللہ کی روایت اسی باب کے متعلق ہے ----------- 262

١٦٤ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِإِعْطَاءِ السَّائِلِ وَ إِنْ قَلَّتِ الْعَطِيَّةُ وَ صَغُرَتْ قِيْمَتُهَا ، وَ كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّائِلِ مِنْ غَيْرِ إِعْطَاءٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَسْئُوْلِ مَا يَجْزِلُ الْعَطِيَّةَ
سائل کو عطیہ دینے کے حکم کا بیان اگرچہ عطیہ کم ہو اور اس کی قیمت بھی تھوڑی ہو۔ جب کسی شخص کے پاس زیادہ بڑا عطیہ دینے کی گنجائش نہ ہو تو بھی سائل کو بغیر عطا کیے لوٹانا ناپسندیدہ ہے 263

١٦٥ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الرُّجُوْعِ عَنْ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ وَتَمْثِيْلِهِ بِالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ
نفلی صدقہ دے کر واپس لینے کی مذمت کا بیان اور اس کی مثال کتے جیسی ہے جو قے کرتا ہے پھر اپنی ہی قے کو چاٹ لیتا ہے - 264

١٦٦ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِعْلَانِ بِالصَّدَقَةِ نَاوِياً لِاسْتِنَانِ النَّاسِ بِالْمُتَصَدِّقِ فَيُكْتَبُ لِمُبْتَدِئِ الصَّدَقَةِ مِثْلُ أَجْرِ الْمُتَصَدِّقِيْنَ إِسْتِنَاناً بِهِ
اعلانیہ صدقہ اس نیت سے کرنا مستحب ہے کہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہوئے صدقہ کریں گے، صدقے کی ابتداء کرنے والے شخص کو اس کی پیروی میں صدقہ کرنے والے تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا ---------------------------------- 265

١٦٧ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْخُيَلَاءِ عِنْدَ الصَّدَقَةِ
صدقہ کرتے وقت فخر وغرور کا اظہار کرنے کی رخصت ہے 266

١٦٨ ...... بَابُ كَرَاهِيَةِ مَنْعِ الصَّدَقَةِ
صدقہ نہ کرنے کی کراہیت کا بیان ---------------- 267

١٦٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ لِأَهْلِ الصَّدَقَةِ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَخُصُّوْنَ بِدُخُوْلِهَا مِنْ ذٰلِكَ
اس بات کا بیان کہ صدقہ کرنے والوں کے لیے جنت کا ایک خصوصی دروازہ ہے جس سے صرف وہی داخل ہوں گے - 268

الْبَابِ

١٧٠ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ مَسْأَلَةِ الْغَنِيِّ الصَّدَقَةَ — مالدار شخص کے صدقہ مانگنے پر سخت وعید کا بیان --------- 269

١٧١ ...... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الصَّدَقَةِ مُرَاءَاةً وَ سُمْعَةً — ریاکاری اور شہرت کے حصول کے لیے صدقہ کرنے میں سخت وعید کا بیان ---------- 270

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الصَّدَقَاتِ وَ الْمُحْبَسَاتِ — صدقات اور اوقاف کے ابواب کا مجموعہ ------- 274

١٧٢ ...... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ صَدَقَةٍ مُحْبَسَةٍ تُصُدِّقَ بِهَا فِي الْإِسْلَامِ — اسلام میں وقف کیے جانے والے پہلے صدقے کا بیان -- 274

١٧٣ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْحَبْسِ عَلَى مَنْ لَّا يُحْصَوْنَ لِكَثْرَةِ الْعَدَدِ — ایسے لوگوں کے لیے وقف کرنا جائز ہے جو کثیر تعداد میں ہونے کی وجہ سے شمار نہ ہو سکتے ہوں ---------- 275

١٧٤ ...... بَابُ إِجَازَةِ الْحَبْسِ عَلَى قَوْمٍ مَوْهُوْمِيْنَ غَيْرَ مُسَمَّيْنَ — ایسے لوگوں پر وقف کرنا جائز ہے جو غیر معلوم ہوں اور ان کے نام بھی متعین و مذکور نہ ہوں ---------- 276

١٧٥ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ تُصُدِّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَ الْقُرْبٰى إِنَّمَا أَرَادَ تَصَدَّقَ بِأَصْلِهَا حَبْساً — اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول ”تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فقراء اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کر دیا۔“ ---------- 277

١٧٦ ...... بَابُ إِبَاحَةِ حَبْسِ اٰبَارِ الْمِيَاهِ — پانی کے کنویں وقف کرنے کا بیان ---------- 279

١٧٧ ...... بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْحَبْسِ مِنَ الضِّيَاعِ وَ الْأَرَضِيْنَ — زرعی زمینیں اور جاگیریں وقف کرنے کی وصیت کرنے کا بیان ---------- 280

١٧٨ ...... بَابُ فَضَائِلِ بِنَاءِ السُّوْقِ لِأَبْنَاءِ السَّابِلَةِ، وَ حَفْرِ الْأَنْهَارِ لِلشَّارِبِ — مسافروں کے لیے بازار اور پانی پینے والوں کے لیے نہریں بنانے کی فضیلت کا بیان ---------- 281

١٧٩ ...... وَ بَابُ حَبْسِ اٰبَارِ الْمِيَاهِ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ وَ الْفُقَرَاءِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ — پانی کے کنویں، مالداروں، فقراء اور مسافروں کے لیے وقف کرنے کا بیان ---------- 282

١٨٠ ...... بَابُ إِبَاحَةِ شُرْبِ الْمُحْبِسِ مِنْ مَاءِ الْاٰبَارِ الَّتِيْ حَبَسَهَا — کنواں وقف کرنے والا شخص اپنے وقف شدہ کنویں سے پانی پی سکتا ہے ---------- 283

١٨١ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ أَجْرَ الصَّدَقَةِ الْمُحْبَسَةِ يُكْتَبُ لِلْمُحْبِسِ بَعْدَ مَوْتِهِ مَا دَامَتِ الصَّدَقَةُ جَارِيَةً — اس بات کی دلیل کا بیان کہ وقف شدہ صدقے کا اجر وثواب واقف کی موت کے بعد اسے اس وقف تک ملتا رہتا ہے جب تک وہ صدقہ باقی رہتا ہے ---------- 284

١٨٢ ...... بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ
پانی پلانے کی فضیلت کا بیان، بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو --- 285

١٨٣ ...... بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ مِنْ مَالِ الْمَيِّتِ وَ تَكْفِيرِ ذُنُوبِ الْمَيِّتِ بِهَا
میت کی وصیت کے بغیر اس کے مال میں سے اس کی طرف سے صدقہ کرنے کا بیان اس سے میت کے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے -- 286

١٨٤ ...... بَابُ ذِكْرِ كِتَابَةِ الْأَجْرِ لِلْمَيِّتِ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ بِالصَّدَقَةِ عَنْهُ مِنْ مَالِهِ
میت کی وصیت کے بغیر اس کے مال سے اس کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو اس کا اجر وثواب میت کے لیے لکھا جاتا ہے 286

١٨٥ ...... بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ وَ انْتِفَاعِ الْمَيِّتِ فِي الْآخِرَةِ بِهَا
میت کی طرف سے صدقہ کرنے کا بیان جبکہ وہ وصیت کیے بغیر فوت ہو گیا ہو۔ میت کو آخرت میں اس صدقے کا فائدہ ہوگا --- 287

١٨٦ ...... بَابُ إِيجَابِ الْجَنَّةِ بِسَقْيِ الْمَاءِ مَنْ لَّا يَجِدُ الْمَاءَ إِلَّا غِبًّا
جن لوگوں کو کبھی کبھار پانی میسر آتا ہو ان لوگوں کو پانی پلانے پر جنت کے واجب ہونے کا بیان -------------------- 289

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

حج کے احکام ومسائل

١ ...... بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ عَلَى مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا
جو شخص بیت اللہ پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو اس پر حج کرنا فرض ہے -- 291

٢ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اِسْمَ الْإِسْلَامِ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ الْأَلِفِ وَاللَّامِ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِ شُعَبِ الْإِسْلَامِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ بعض دفعہ اسلام پر الف لام تعریف کا ہوتا ہے (اور وہ کل کا معنی دیتا ہے) لیکن اس کے باوجود اس کا اطلاق اسلام کے بعض شعبوں پر ہو جاتا ہے ----------- 292

٣ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِتَعْجِيلِ الْحَجِّ خَوْفَ فَوْتِهِ بِرَفْعِ الْكَعْبَةِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أَنَّهَا تُرْفَعُ بَعْدَ هَدْمٍ مَرَّتَيْنِ
حج کو جلدی ادا کرنے کا بیان۔ اس خوف کی بنا پر کہ کہیں کعبہ کے اٹھائے جانے کی وجہ سے حج فوت نہ ہو جائے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ کعبہ دو بار منہدم ہونے کے بعد اٹھا لیا جائے گا -- 293

٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ رَفْعَ الْبَيْتِ يَكُونُ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَ مَأْجُوجَ بَعْدَ مُدَّةٍ لَا قَبْلَ خُرُوجِهِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ يُعْتَمَرُ وَ يُحَجُّ الْبَيْتُ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَ مَأْجُوجَ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ بیت اللہ کا اٹھایا جانا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے ایک عرصے بعد ہوگا۔ ان کے نکلنے سے پہلے نہ ہوگا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی بیت اللہ کا حج اور عمرہ کیا جائے گا --------------- 294

٥ ...... بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ فَرْضِ الْحَجِّ وَ أَنَّ الْفَرْضَ
حج کی فرضیت اور اس بات کا بیان کہ آدمی پر صرف ایک بار حج

حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ عَلَى الْمَرْءِ لَا أَكْثَرَ مِنْهَا
کرنا فرض ہے ---------------------------- 295

٦...... بَابُ إِبَاحَةِ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ مَنْ يَحُجُّ عَلَيْهَا
امام کے لیے جائز ہے کہ وہ کسی شخص کوسفر حج کے لیے زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے اونٹ دے دے ----------------- 296

٧...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْحَجِّ عَلَى الدَّوَابِّ الْمُحْبَسَةِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ
اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف شدہ جانوروں پر سفر حج کرنے کی رخصت کا بیان ---------------------------- 296

٨...... بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ إِذِ الْحَاجُّ مِنْ وَفْدِ اللّٰهِ عَزَّوَ جَلَّ
حج کی فضیلت کا بیان کیونکہ حاجی اللہ تعالیٰ کے سفیروں میں سے ایک ہے ---------------------------------- 296

٩...... بَابُ الْأَمْرِ بِالْمُتَابَعَةِ بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ ، وَ الْبَيَانِ أَنَّ الْفِعْلَ قَدْ يُضَافُ إِلَى الْفِعْلِ ، لَا أَنَّ الْفِعْلَ يُفْعَلُ فِعْلًا كَمَا ادَّعٰى بَعْضُ أَهْلِ الْجَهْلِ
پے درپے حج اور عمرہ ادا کرنے کے حکم کا۔بیان اور اس بات کا بیان کہ ایک ہی نیک عمل متعدد بار کیا جاسکتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ عمل صرف ایک ہی بار کیا جاسکتا ہے جیسا کہ بعض جہلاء کا خیال ہے --- 297

١٠...... بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ الَّذِيْ لَا رَفَثَ فِيْهِ ، وَ لَا فُسُوْقَ فِيْهِ ، وَ تَكْفِيْرِ الذُّنُوْبِ وَ الْخَطَايَا بِهٖ
ایسے حج کی فضیلت کا بیان جس میں آدمی نہ اپنی بیوی سے بوس وکنار کرے اور نہ فسق وفجور میں مبتلا ہوایسے حج سے آدمی کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں -------------------- 298

١١...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ مِنَ الذُّنُوْبِ وَ الْخَطَايَا
اس بات کا بیان کہ حج اپنے سے پہلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے --- 298

١٢...... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الْحَاجِّ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَ لِمَنِ اسْتَغْفَرُوْا لَهٗ
حاجی سے دعا کرانا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حجاج کرام اور جن کے لیے حجاج دعا کریں، سب کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی ہے ---------------------------- 299

١٣...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْخُرُوْجِ إِلَى الْحَجِّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ تَبَرُّكًا بِفِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يَخْرُجُ فِيْ سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ
نبی کریم ﷺ کے فعل سے تبرک حاصل کرتے ہوئے سفر حج جمعرات کو شروع کرنا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ اکثر اوقات سفر جمعرات کے دن ہی شروع کرتے تھے ------ 300

١٤...... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّزَوُّدِ لِلسَّفَرِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مُخَالَفَةً لِبَعْضِ مُتَصَوِّفَةِ أَهْلِ زَمَانِنَا
نبی اکرم ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے زادسفر لینا مستحب ہے اور ہمارے دور کے بعض صوفیوں کی مخالفت کرنی چاہیے جو زاد سفر ساتھ نہیں لیتے ---------------------------- 300

۱۵ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ غَيْرِ ذِي مَحْرَمٍ	عورت کے لیے اپنے محرم یا خاوند کے بغیر سفر کرنا منع ہے- 301
۱۶ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْأَةِ يَوْمَيْنِ مَعَ غَيْرِ زَوْجِهَا وَ غَيْرِ ذِي رَحِمِهَا	محرم رشتہ دار اور خاوند کے بغیر عورت کا دو دن کا سفر کرنا منع ہے ---------------------------------2303
۱۷ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْأَةِ يَوْماً وَ لَيْلَةً إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ	عورت کے لیے بغیر محرم ایک دن رات سفر کرنا منع ہے--- 303
۱۸ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبِحْ بِزَجْرِهِ عَنْ سَفَرِهَا مَعَ غَيْرِ ذَوِي مَحْرَمٍ يَوْماً وَّ لَيْلَةً السَّفَرَ الَّذِي هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ ، إِذْ قَدْ زَجَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضاً أَنْ تُسَافِرَ لَيْلَةً وَاحِدَةً مَعَ غَيْرِ ذِي مَحْرَمٍ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے عورت کو بغیر محرم ایک دن رات کے سفر سے منع کر کے اس سے کم سفر کرنے کی اجازت نہیں دی کیونکہ نبی کریم ﷺ نے عورت کو بغیر محرم کے صرف ایک رات کا سفر کرنے سے بھی منع کیا ہے------- 304
۱۹ ...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْأَةِ بَرِيْدًا مَعَ غَيْرِ ذِي مَحْرَمٍ وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِزَجْرِهِ إِيَّاهَا عَنْ سَفَرِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَنَّهُ مُبَاحٌ لَهَا سَفَرٌ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ	عورت کے لیے بغیر محرم ایک برید (بارہ میل) سفر طے کرنا منع ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے عورت کو ایک دن رات کا سفر بغیر محرم کے کرنے سے منع فرمایا ہے تو اس سے کم سفر کی اجازت نہیں دی -------------------- 306
۲۰ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ زَجْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَفَرِهَا بِلَا مَحْرَمٍ زَجْرُ تَحْرِيمٍ لَا زَجْرُ تَأْدِيبٍ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا عورت کو بغیر محرم سفر کرنے سے منع کرنا حرمت کے لیے ہے یہ منع ادب کے لیے نہیں ہے------------------------------- 306
۲۱ ...... بَابُ إِبَاحَةِ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ عَبْدِ زَوْجِهَا أَوْ مَوْلَاهُ	عورت اپنے خاوند کے غلام یا اس کے آزاد کردہ غلام کے ساتھ سفر کر سکتی ہے ---------------------------- 307
۲۲ ...... بَابُ ذِكْرِ خُرُوجِ الْمَرْأَةِ لِأَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ ، وَ أَمْرِ الْحَاكِمِ زَوْجَهَا بِاللِّحَاقِ بِهَا لِلْحَجِّ بِهَا	عورت کا بغیر محرم حج ادا کرنے کے لیے چلے جانا اور امام کا اس کے خاوند کو حکم دینا کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ جا کر حج ادا کرے-------------------------------- 308
۲۳ ...... بَابُ تَوْدِيعِ الْمُسْلِمِ أَخَاهُ عِنْدَ إِرَادَةِ السَّفَرِ	اپنے مسلمان بھائی کو سفر کے وقت الوداع کرنے کا بیان - 309
۲٤ ...... بَابُ دُعَاءِ الْمَرْءِ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ عِنْدَ إِرَادَةِ السَّفَرِ	مسلمان بھائی کو دعا دے کر سفر پر روانہ کرنے کا بیان ---- 310

٢٥...... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ إِلَى السَّفَرِ
سفر پر روانہ ہوتے وقت کی دعا ---------------- 310

٢٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْخُرُوْجِ إِلَى الْحَجِّ مَاشِياً لِمَنْ قَدَرَ عَلَى الْمَشْيِ وَ لَمْ يَكُنْ عِيَالًا عَلَى رُفَقَائِهِ
جو شخص پیدل چلنے کی طاقت رکھتا ہو اور اپنے ساتھیوں کا محتاج نہ ہو تو اسے پیدل سفر کر کے حج کرنے کی رخصت ہے ---- 311

٢٧...... بَابُ اسْتِحْبَابِ رَبْطِ الْأَوْسَاطِ بِالْأُزُرِ وَ سُرْعَةِ الْمَشْيِ إِذَا كَانَ الْمَرْءُ مَاشِياً
جب آدمی پیدل چل رہا ہو تو تہ بند کو کمر کے ساتھ کس کر باندھنا اور تیز چلنا مستحب ہے ---------------------- 312

٢٨...... بَابُ اسْتِحْبَابِ النَّسْلِ فِي الْمَشْيِ عِنْدَ الْإِعْيَاءِ مِنَ الْمَشْيِ لِيَخِفَّ النَّاسِلُ وَ يَذْهَبَ بَعْضُ الْأَعْيَاءِ عَنْهُ
پیدل سفر کرتے ہوئے تھکاوٹ محسوس ہو تو تیز چلنا مستحب ہے تاکہ تیز چلنے والا ہلکا پھلکا محسوس کرے اور کچھ تھکاوٹ کم ہو جائے ------------------------------ 312

٢٩...... بَابُ اسْتِحْبَابِ مُصَاحَبَةِ الْأَرْبَعَةِ فِي السَّفَرِ
سفر میں چار ساتھی ہونا مستحب ہے ---------------- 314

٣٠...... بَابُ حُسْنِ الصَّحَابَةِ فِي السَّفَرِ إِذْ خَيْرُ الْأَصْحَابِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ
سفر میں اچھا ساتھی اختیار کرنے کا بیان کیونکہ بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا ہو -------------- 314

٣١...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَأْمِيرِ الْمُسَافِرِيْنَ أَحَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَالْبَيَانِ أَنَّ أَحَقَّهُمْ بِذٰلِكَ أَكْثَرُهُمْ جَمْعاً لِلْقُرْاٰنِ
مسافروں کا اپنے کسی فرد کو اپنا امیر بنا لینا مستحب ہے اور اس بات کا بیان کہ امارت کا زیادہ حق دار وہ ہے جسے قرآن مجید زیادہ یاد ہو ---------------------------- 315

٣٢...... بَابُ التَّكْبِيْرِ وَ التَّسْبِيْحِ وَ الدُّعَاءِ عِنْدَ رُكُوْبِ الدَّوَابِّ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمَرْءِ الْخُرُوْجَ مُسَافِراً
جب آدمی سفر پر روانہ ہونے کے لیے سواری پر بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کی کبریائی، اور تسبیح بیان کرنے کے ساتھ دعا مانگنے کا بیان 316

٣٣...... بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْمِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عِنْدَ الرُّكُوْبِ وَ إِبَاحَةِ الْحَمْلِ عَلَى الْإِبِلِ فِي الْمَسِيْرِ قَدْرَ طَاقَتِهَا
سواری پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا حکم اور سفر میں اونٹ کی طاقت کے مطابق سواری کرنے کی اباحت کا بیان --- 317

٣٤...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الدَّوَابِّ كَرَاسِيَّ بِوُقُفِهَا وَ الْمَرْءُ رَاكِبُهَا غَيْرَ سَائِرٍ عَلَيْهَا وَ لَا نَازِلٍ عَنْهَا
جانوروں کو کرسی بنانا منع ہے کہ انسان انہیں کھڑا کر کے ان پر بیٹھا رہے، نہ سوار ہو کر سفر کرے اور نہ نیچے ہی اترے ------- 318

٣٥...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِحْسَانِ إِلَى الدَّوَابِّ الْمَرْكُوْبَةِ فِي الْعَلَفِ وَ السَّقْيِ وَ كَرَاهِيَةِ إِجَاعَتِهَا
سواری کے جانور کے چارے اور پانی کا اچھی طرح خیال رکھنا مستحب ہے۔ انہیں بھوکا پیاسا رکھنا اور اسی حالت میں ان پر

وَ إِعْطَاشِهَا وَ رُكُوبِهَا وَ السَّيْرِ عَلَيْهَا جِيَاعاً عِطَاشاً — سواری کرنا اور سفر کرنا منع ہے -------------------- 318

٣٦...... بَابُ إِبَاحَةِ الْحَمْلِ عَلَى الدَّوَابِّ الْمَرْكُوبَةِ فِي السَّيْرِ طَلَباً لِقَضَاءِ الْحَوَائِجِ إِذَا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهَا عِنْدَ الرُّكُوبِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى — کسی مقصد کے حصول کے لیے دوران سفر سواری کے جانور پر سامان لادنا بھی جائز ہے جب کہ اللہ کا نام لے کر ان پر سواری کی گئی ہو۔ اس سلسلے میں ایک مختصر غیر مفصل روایت کا بیان 319

٣٧...... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ الْحَمْلَ عَلَى الدَّوَابِّ الْمَرْكُوبَةِ ، وَ أَنْ لَّا تَقْصُرَ عَلَى طَلَبِ حَاجَةٍ إِذِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ يُرَاقِبُهُ وَ رَحْمَتُهُ تَحْمِلُ الرَّاكِبَ بِأَنْ يُقَوِّي الْمَرْكُوبَ لِيَقْضِيَ الرَّاكِبُ حَاجَتَهُ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے سواری کے جانور پر سامان لادنے اور اپنی حاجت وضرورت کو پورا کرنے کو اس لیے جائز کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کا نگہبان ہوتا ہے اور اس کی رحمت ہی سے وہ سواری کرتا ہے۔ اور اس کی سواری کو قوت و طاقت ملتی ہے (کہ وہ سامان سمیت سوار کو لے کر چلتی ہے) تاکہ سوار اپنی ضرورت ومقصد کو پورا کر لے ---------- 319

٣٨...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ أَنْ لَا يَقْتَصِرَ عَنْ حَاجَةٍ إِذَا رَكِبَ الدَّوَابَّ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُجَاوِزَ السَّائِرَ الْمَنَازِلَ ، إِذَا كَانَتِ الْأَرْضُ مُخْصِبَةً ، وَ الْأَمْرِ بِإِمْكَانِ الرِّكَابِ عَنِ الرَّعْيِ فِي الْخَصَبِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ سَمَاعِ الْحَسَنِ مِنْ جَابِرٍ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے (سواری کے جانور پر سامان لادنے) اور اپنی حاجت وضرورت کو پانے کی رخصت اس وقت دی ہے جب مسافر ہر منزل پر بغیر رکے نہ گزرے اور علاقہ سرسبز وشاداب ہو (تاکہ جانور چارہ کھا سکے اور سفر کے لیے تازہ دم ہو سکے) سوار کو یہ حکم ہے کہ وہ سواری کو سر سبز علاقے میں چرنے کا موقع دے۔ بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو۔ کیونکہ امام حسن بصری کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع کرنے کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے ---------------- 321

٣٩...... بَابُ صِفَةِ السَّيْرِ فِي الْخَصْبِ وَ الْجَدْبِ — سرسبز وشاداب علاقے اور خشک وبنجر علاقے میں سفر کرنے کی کیفیت کا بیان---------------------------- 322

٤٠...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ الدَّوَابِّ عَلَى الْوَجْهِ وَ فِيهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ الضَّرْبَ عَلَى غَيْرِ الْوَجْهِ مُبَاحٌ — جانوروں کے چہروں پر مارنا منع ہے اور اس میں یہ دلیل ہے کہ دیگر حصوں پر مارنا جائز ہے ------------------------ 323

٤١...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ مِنَ — سواری کے جانوروں میں سے گندگی کھانے والے جانور (جلالہ)

الدَّوَابِ الْمَرْكُوْبَةِ پر سواری کرنا منع ہے ---------------------- 324

٤٢...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صُحْبَةِ الرُّفْقَةِ الَّتِيْ يَكُوْنُ فِيْهَا الْكَلْبُ أَوِ الْجَرَسُ إِذِ الْمَلَائِكَةُ لَا تَصْحَبُهَا
اس قافلے کے ساتھ سفر کرنا منع ہے جس کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو کیونکہ فرشتے ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے --------- 325

٤٣...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ إِذِ الْجَرَسُ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ فرشتے اس قافلے اور جماعت کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو کیونکہ گھنٹی شیطان کا باجا اور بانسری ہے -------------------------------- 325

٤٤...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّلْجَةِ بِاللَّيْلِ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَطْوِي الْأَرْضَ بِاللَّيْلِ فَيَكُوْنُ السَّيْرُ بِاللَّيْلِ أَقْطَعَ لِلسَّفَرِ
رات کے وقت سفر کرنا مستحب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت زمین لپیٹ دیتے ہیں، اس لیے رات کو سفر کرنے سے زیادہ مسافت طے ہوتی ہے -------------------------- 326

٤٥...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ التَّعْرِيْسِ عَلَى جَوَادِ الطَّرِيْقِ
رات کے آخری پہر آرام کے لیے بڑے راستوں پر اترنے کی ممانعت کا بیان ------------------------------ 326

٤٦...... بَابُ صِفَةِ النَّوْمِ فِي الْعُرْسِ
رات کے آخری حصے میں سونے کی کیفیت کا بیان ------ 327

٤٧...... بَابُ كَرَاهِيَةِ سَيْرِ أَوَّلِ اللَّيْلِ
شروع رات میں سفر کرنے کی کراہت کا بیان---------- 327

٤٨...... بَابُ ذِكْرِ تَوْقِيْتِ أَوَّلِ اللَّيْلِ الَّذِيْ كُرِهَ الْإِنْتِشَارُ وَ الْخُرُوْجُ فِيْهِ
رات کے ابتدائی حصے کی مقدار کا بیان کہ جس میں گھروں سے باہر نکلنا اور گھومنا پھرنا منع ہے -------------------- 328

٤٩...... بَابُ وَصِيَّةِ الْمُسَافِرِ بِالتَّكْبِيْرِ عِنْدَ صُعُوْدِ الشَّرَفِ وَ التَّسْبِيْحِ عِنْدَ الْهُبُوْطِ
مسافر کو یہ نصیحت وتلقین کی گئی ہے کہ جب وہ بلندی اور چڑھائی چڑھے تو "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھے اور جب نیچے اترے تو "سُبْحَانَ اللّٰه" پڑھے ------------------------------ 328

٥٠...... بَابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيْرِ عِنْدَ صُعُوْدِ الشَّرَفِ فِي الْأَسْفَارِ
سفر میں بلندی چڑھتے وقت آہستہ آواز میں "اَللّٰهُ اَكْبَر" پڑھنا مستحب ہے ------------------------------------ 329

٥١...... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ تَعْرِيْسِ النَّاسِ بِاللَّيْلِ
جب لوگ سفر کے دوران رات کو آرام کر رہے ہوں تو اس وقت نفل نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان ------------------ 330

٥٢...... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْقُرَى اللَّوَاتِيْ يُرِيْدُ الْمَرْءُ دُخُوْلَهَا
آدمی جن بستیوں میں داخل ہونا چاہتا ہو انہیں دیکھنے پر دعا پڑھنے کا بیان---------------------------------- 331

٥٣...... بَابُ الْاسْتِعَاذَةِ عِنْدَ نُزُوْلِ الْمَنَازِلِ
پڑاؤ کی جگہ اترتے وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا بیان --- 331

٥٤...... بَابُ تَوْدِيْعِ الْمَنَازِلِ بِالصَّلَاةِ
پڑاؤ کی جگہ سے رخصت ہوتے وقت نفل نماز پڑھنے کا بیان 332

٥٥...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَيْرِ الْوَحْدَةِ بِاللَّيْلِ
رات کے وقت اکیلے سفر کرنا منع ہے------------------ 333

٥٦...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَيْرِ الْاِثْنَيْنِ
دو آدمیوں کا اکیلے سفر کرنا منع ہے------------------ 333

٥٧...... بَابُ دُعَاءِ الْمُسَافِرِ عِنْدَ الصَّبَاحِ
صبح کے وقت مسافر کی دعا کا بیان------------------ 334

٥٨...... بَابُ صِفَةِ الدُّعَاءِ بِاللَّيْلِ فِى الْأَسْفَارِ
سفر میں رات کے وقت دعا کرنے کا بیان------------ 335

٥٩...... بَابُ تَقْلِيْدِ الْبُدْنِ وَ إِشْعَارِهَا عِنْدَ السُّوْقِ
قربانی کے اونٹوں کو روانہ کرتے وقت ان کے گلے میں ہار ڈالنے اور بطور علامت زخم لگانے کا بیان------------------ 335

٦٠...... بَابُ إِشْعَارِ الْبُدْنِ فِيْ شَقِّ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ وَ سَلْتِ الدَّمِ عَنْهَا ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ إِشْعَارَ الْبُدْنِ مُثْلَةٌ ، فَسَمَّى سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثْلَةً بِجَهْلِهِ
قربانی کے اونٹ کی کوہان پر دائیں جانب زخم لگانا اور اس سے نکلنے والے خون کو صاف کرنا سنت ہے۔ اس عالم کے قول کے برخلاف جس کا خیال ہے کہ اشعار کرنا مثلہ ہے۔ اس طرح اس نے اپنی جہالت کی بنا پر نبی کریم ﷺ کی سنت کو مثلہ کا نام دے دیا ہے------------------------------ 336

٦١...... بَابُ الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ
قربانی کا جانور مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے ہی تھک جائے اور چلنے سے معذور ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہیے ------------ 337

٦٢...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ أَكْلِ سَائِقِ الْبُدْنِ وَ أَهْلِ رُفْقَتِهِ مِنْ لَحْمِهَا إِذَا عُطِبَتْ وَ نُحِرَتْ
جب قربانی کا جانور تھک ہار کر عاجز آ جائے اور اسے ذبح کر دیا جائے تو قربانی کے جانور لے جانے والے شخص اور اس کے ساتھیوں کے لیے اس کا گوشت کھانا منع ہے ---------- 338

٦٣...... بَابُ إِيْجَابِ إِبْدَالِ الْهَدْيِ الْوَاجِبِ إِذَا ضَلَّتْ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، وَلَا أَخَالُ ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ الْأَسْلَمِيِّ
جب واجب قربانی کا جانور سفر میں گم ہو جائے تو اس کے بدلے دوسری قربانی بھیجنا ضروری ہے۔ بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ صحیح نہیں کیونکہ عبد اللہ بن عامر الاسلمی کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے------------------ 339

٦٤...... بَابُ التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ ، وَ خَالَفَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
احرام کے وقت خوشبو لگانے کا بیان اس شخص کے قول کے برخلاف جو اسے مکروہ سمجھتا ہے اور اس نے سنت نبوی ﷺ کی خلاف ورزی کی ہے ------------------------- 340

٦٥...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِى التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ بِالْمِسْكِ
احرام کے وقت کستوری کی خوشبو لگانا درست ہے ------- 341

٦٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِى التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ
احرام کے وقت ایسی خوشبو لگانے کی رخصت ہے جس کا اثر محرم

بِطِيْبٍ يَبْقَى أَثَرُهُ عَلَى الْمُتَطَيِّبِ فِي الْإِحْرَامِ — کے جسم پر احرام باندھنے کے بعد بھی باقی رہے -------- 342

٦٧...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِغْتِسَالِ بَعْدَ التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ مَعَ اسْتِحْبَابِ جِمَاعِ الْمَرْءِ امْرَأَتَهُ إِذَا أَرَادَ الْإِحْرَامَ كَيْ يَكُوْنَ أَقَلَّ شَهْوَةٍ لِجِمَاعِ النِّسَاءِ فِي الْإِحْرَامِ إِذَا كَانَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجِمَاعِهِنَّ — احرام کے وقت خوشبو لگانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے نیز احرام باندھنے کا ارادہ ہوتو آدمی کا پہلے اپنی بیوی سے جماع کرنا بھی مستحب ہے تاکہ دوران احرام اسے بیوی سے جماع کی خواہش اور چاہت کم ہو جب کہ وہ قریبی دنوں میں بیوی سے جماع کر چکا ہوگا -------------------------- 344

٦٨...... بَابُ ذِكْرِ مَوَاقِيْتِ الْإِحْرَامِ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ أَوْ بِأَحَدِهِمَا لِمَنْ مَنَازِلُهُمْ وَرَاءَ الْمَوَاقِيْتِ — جن لوگوں کی رہائش میقات سے دور ہوتو ان کے میقات کا بیان جب کہ وہ حج اور عمرے یا اکیلے حج یا عمرے کا احرام باندھنا چاہیں---------------------------------- 345

٦٩...... بَابُ إِحْرَامِ أَهْلِ الْمَنَاهِلِ الَّتِيْ هِيَ أَقْرَبُ إِلَى الْحَرَمِ مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ وَقَّتَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَنَازِلُهُمْ وَرَائَهَا ، وَ الْبَيَانِ أَنَّ مَوَاقِيْتَ مِنْ مَنْزِلِهِ أَقْرَبُ إِلَى الْحَرَمِ مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتِ مَنَازِلُهُمْ — نبی کریم ﷺ نے میقات سے دور رہنے والوں کے لیے جو میقات مقرر کیے ہیں۔ تو جن لوگوں کے گھران میقات کی نسبت حرم سے قریب ہوں تو ان کے میقات ان کے گھر ہی ہوں گے۔ اور وہ اپنے گھروں ہی سے احرام باندھ لیں گے --- 346

٧٠...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا كُلُّ مِيْقَاتٍ مِنْهَا لِأَهْلِهِ ، وَلِمَنْ مَرَّ بِهِ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ إِذَا مَرَّ الْمَدِيْنِيُّ عَلَى طَرِيْقِ الشَّامِ بِالْجُحْفَةِ — اس بات کا بیان کہ مذکورہ میقات ان علاقوں کے رہائشی لوگوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی ہیں جو ان میقات سے گزریں گے لیکن وہ ان علاقوں کے رہائشی نہیں ہیں---- 346

٧١...... بَابُ ذِكْرِ مِيْقَاتِ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ مُسْنَدًا — اہل عراق کے میقات کا بیان، اگر یہ حدیث صحیح مسند ثابت ہو----------------------------------- 348

٧٢...... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِحْرَامِ وَرَاءَ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْآفَاقِ ... مَنَازِلُهُمْ وَرَاءَ هَا — دنیا بھر سے حج و عمرہ کے لیے آنے والوں کے لیے نبی کریم ﷺ کے مقرر کردہ میقات سے پہلے ہی احرام باندھنا جائز نہیں ------------------------------ 348

٧٣...... بَابُ أَمْرِ النُّفَسَاءِ بِالْإِغْتِسَالِ وَ الْإِسْتِغْفَارِ إِذَا أَرَادَتِ الْإِحْرَامَ ، وَ إِنْ كَانَ الْإِغْتِسَالُ لَا يُطَهِّرُ مَا يُطَهِّرُ غَيْرَ النُّفَسَاءِ وَ غَيْرَ الْحُيَّضِ — نفاس والی عورتوں کو احرام باندھتے وقت غسل کرنے اور لنگوٹ باندھنے کے حکم کا بیان ------------------------- 350

٧٤...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِغْتِسَالِ لِلْإِحْرَامِ
احرام کے لیے غسل کرنا مستحب ہے ---------------- 351

٧٥...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِحْرَامِ بِالْحَجِّ فِيْ غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ
حج کے مہینوں کے سوا کسی مہینے میں حج کا احرام باندھنا منع ہے ---------------- 351

٧٦...... بَابُ ذِكْرِ الثِّيَابِ الَّذِيْ زُجِرَ الْمُحْرِمُ عَنْ لُبْسِهَا فِي الْإِحْرَامِ
احرام کے لیے محرم کے ممنوع کپڑوں کا بیان --------- 352

٧٧...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ لُبْسِ الْأَقْبِيَةِ فِي الْإِحْرَامِ
احرام کی حالت میں قبا پہننا منع ہے---------------- 353

٧٨...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ انْتِقَابِ الْمَرْأَةِ وَعَنِ التَّقَفُّزِ فِي الْإِحْرَامِ
احرام کی حالت میں عورت کا نقاب کرنا اور دستانے پہننا منع ہے ---------------- 353

٧٩......بَابُ الْإِحْرَامِ فِي الْأُزُرِ وَ الْأَرْدِيَةِ وَ النِّعَالِ
احرام باندھنے میں تہہ بند، چادریں اور جوتے استعمال کرنے کا بیان---------------- 354

٨٠...... بَابُ اشْتِرَاطِ مَنْ بِهِ عِلَّةٌ عِنْدَ الْإِحْرَامِ أَنَّ مَحِلَّهُ حَيْثُ يُحْبَسُ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ
بیمار شخص یہ شرط لگا سکتا ہے کہ جہاں اسے (بیماری وغیرہ کی وجہ سے) روک دیا گیا وہ وہیں اپنا احرام کھول دے گا جن علماء نے اسے مکروہ گردانا ہے ان کا موقف درست نہیں --------- 355

٨١...... بَابُ الْإِكْتِفَاءِ بِالنِّيَّةِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ بِالْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوْ هُمَا عِنْدَ الْإِهْلَالِ عَنِ النُّطْقِ بِذٰلِكَ
احرام کے وقت حج یا عمرہ یا دونوں کی صرف نیت کر لینا بھی کافی ہے اور زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں------ 356

٨٢...... بَابُ إِبَاحَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ ، وَالْإِفْرَادِ ، وَالتَّمَتُّعِ ، وَ الْبَيَانِ أَنَّ كُلَّ هٰذَا جَائِزٌ طَلْقٌ مُبَاحٌ ، وَ الْمَرْأُ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الْقِرَانِ وَ الْإِفْرَادِ وَ بَيْنَ التَّمَتُّعِ يُهِلُّ بِمَا شَاءَ مِنْ ذٰلِكَ
حج وعمرے کو ملا کر حج قران، حج افراد یا حج تمتع کرنا جائز ہے۔ یہ تینوں اقسام جائز ہیں اور حاجی کو اختیار ہے کہ وہ حج قران، حج افراد یا حج تمتع میں سے جس حج کا چاہے احرام باندھ لے اور تلبیہ پڑھے ---------------- 357

٨٣...... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ
حج تمتع کرنا مستحب ہے ---------------- 358

٨٤...... بَابُ أَمْرِ الْمُهِلِّ بِالْعُمْرَةِ الَّذِيْ مَعَهُ الْهَدْيُ بِالْإِهْلَالِ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ لِيَصِيْرَ قَارِناً إِذْ سَائِقُ الْهَدْيِ الْمُهِلُّ بِالْعُمْرَةِ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ الْإِحْلَالُ مِنْهَا قَبْلَ مَبْلَغِ الْهَدْيِ مَحِلَّهُ
جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہو اور قربانی کا جانور بھی اس کے پاس ہو تو اس شخص کو عمرے کے ساتھ حج کا تلبیہ بھی کہنا ضروری ہے تاکہ یہ حج قران کرنے والا بن جائے کیونکہ جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہو اور قربانی کا جانور بھی اس کے ساتھ ہو تو اس کے لیے (عمرہ ادا کرنے کے بعد) اس وقت تک احرام کھولنا جائز نہیں جب تک قربانی اپنی قربان گاہ میں (۱۰ ذوالحجہ)

کونہ پہنچ جائے---------------------------------- 359

٨٥...... بَابُ تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ إِذَا سِيْقَ الْهَدْيُ
جب بکرا قربانی کے لیے لے جایا جائے تو اس کے گلے میں ہار ڈالنا چاہیے ---------------------------------- 360

٨٦...... بَابُ حَدِيْثِ الْإِحْرَامِ خَلْفَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ إِذَا حَضَرَتْ
اگر فرض نماز کا وقت ہو جائے تو نماز کے بعد احرام باندھنے کا بیان-- 361

٨٧...... بَابُ إِبَاحَةِ الْإِحْرَامِ مِنْ غَيْرِ صَلَاةٍ مُتَقَدِّمَةٍ مِنْ مَكْتُوْبَةٍ أَوْ تَطَوُّعٍ
احرام سے پہلے فرض یا نفل نماز پڑھے بغیر بھی احرام باندھنا جائز ہے -- 362

٨٨...... بَابُ الْإِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ
مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سے تلبیہ پکارنے کا بیان------- 363

٨٩...... بَابُ الْإِهْلَالِ إِذَا اسْتَوَتْ بِالرَّاكِبِ نَاقَتُهُ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ
جب سواری اپنے سوار کو لے کر مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سیدھی ہو جائے تو اس وقت تلبیہ پکارنے کا بیان -------------- 364

٩٠...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِسْتِقْبَالِ بِالرَّاحِلَةِ الْقِبْلَةَ إِذَا أَرَادَ الرَّاكِبُ الْإِهْلَالَ
جب سوار تلبیہ پکارنے کا ارادہ کرے تو سواری کو قبلہ رخ کرنا مستحب ہے ---------------------------------- 365

٩١...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْبَيْتُوْتَةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَ الْغُدُوِّ مِنْهَا اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نبی کریم ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے ذوالحلیفہ میں رات گزارنا اور صبح کے وقت وہاں سے روانہ ہونا مستحب ہے ------ 365

٩٢...... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّعْرِيْسِ فِي بَطْنِ الْوَادِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ
ذوالحلیفہ میں وادی کے درمیان رات کو آرام کے لیے اترنا مستحب ہے ---------------------------------- 366

٩٣...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ
وادی عقیق میں نفل نماز پڑھنا مستحب ہے ------------ 367

٩٤...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِهْلَالِ بِمَا يُحْرِمُ بِهِ الْمُهِلُّ مِنْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ هُمَا
محرم حج، عمرہ یا حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھ سکتا ہے۔ ان میں سے جس کا احرام باندھے گا اسی کے ساتھ تلبیہ پکارنا مستحب ہے 367

٩٥...... بَابُ إِبَاحَةِ الْإِحْرَامِ مِنْ غَيْرِ تَسْمِيَةِ حَجٍّ وَ لَا عُمْرَةٍ وَ مِنْ غَيْرِ قَصْدِ نِيَّةٍ وَاحِدٍ بِعَيْنِهِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الْإِحْرَامِ
حج یا عمرے کا نام لیے بغیر بھی احرام باندھنا جائز ہے اور احرام کی ابتداء میں ان دونوں میں سے کسی ایک کی تعیین کی نیت و ارادہ کیے بغیر بھی احرام باندھنا درست ہے --------------- 368

٩٦...... بَابُ صِفَةِ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نبی کریم ﷺ کے تلبیہ کی کیفیت کا بیان ------------ 370

٩٧...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الزِّيَادَةَ فِي التَّلْبِيَةِ عَلٰى مَا حَفِظَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ جَائِزٌ
اس بات کا بیان کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے تلبیہ کے جو الفاظ یاد کیے ہیں ان کا تلبیہ میں اضافہ کرنا جائز ہے 372

باب	ترجمہ	صفحہ
٩٨..... بَابُ إِبَاحَةِ الزِّيَادَةِ فِي التَّلْبِيَةِ ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحْوَهُ	تلبیہ میں ''ذاالمعارج'' جیسے الفاظ کا اضافہ کرنا درست ہے	372
٩٩..... بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ	بلند آواز سے تلبیہ پکارنا مستحب ہے ----------------	374
١٠٠..... بَابُ الْبَيَانِ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ، وَإِنَّمَا أُمِرَ الْمُهِلُّ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِهِ إِذْ هُوَ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ	اس بات کا بیان کہ بلند آواز سے تلبیہ پکارنا حج کے شعار میں سے ہے۔تلبیہ کہنے والے شخص کو بلند آواز سے تلبیہ پکارنے کا حکم بھی اسی لیے دیا گیا ہے کیونکہ یہ حج کا شعار ہے -----------	375
١٠١..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ	اس بات کا بیان کہ بلند آواز سے تلبیہ پکارنا افضل اعمال میں سے ایک افضل عمل ہے -------------------------	376
١٠٢..... بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ الْإِصْبَعَيْنِ فِي الْأُذُنَيْنِ عِنْدَ رَفْعِ الصَّوْتِ وَالتَّلْبِيَةِ إِذْ وَضْعُ الْإِصْبَعَيْنِ فِي الْأُذُنَيْنِ عِنْدَ رَفْعِ الصَّوْتِ يَكُونُ أَرْفَعَ صَوْتًا وَأَمَدَّهُ	آواز بلند کرنے اور تلبیہ پکارتے وقت انگلیاں کانوں میں ڈالنا مستحب ہے کیونکہ کانوں میں انگلیاں ڈالنے سے آواز بلند اور لمبی ہو جاتی ہے ------------------------------	377
١٠٣..... بَابُ ذِكْرِ تَلْبِيَةِ الْأَشْجَارِ وَالْأَحْجَارِ اللَّوَاتِي عَنْ يَمِينِ الْمُلَبِّي وَعَنْ شِمَالِهِ عِنْدَ تَلْبِيَةِ الْمُلَبِّي	جب محرم تلبیہ پکارتا ہے تو اس کے دائیں بائیں موجود درخت اور پتھر بھی تلبیہ پکارتے ہیں ----------------------	379
١٠٤..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مَعُونَةِ الْمُحْرِمِ لِلْحَلَالِ عَلَى الْاصْطِيَادِ بِالْإِشَارَةِ وَمُنَاوَلَةِ السِّلَاحِ الَّذِي يَكُونُ عَوْنًا لِلْحَلَالِ عَلَى الْاصْطِيَادِ	محرم شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ غیر محرم کو شکار کرنے کے لیے، شکار کی طرف اشارہ کر کے یا اسلحہ وغیرہ پکڑا کر شکار کرنے میں مدد وتعاون کرے -------------------------	379
١٠٥..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا أَشَارَ لِلْحَلَالِ الصَّيْدَ فَاصْطَادَهُ الْحَلَالُ لَمْ يَجُزْ أَكْلُهُ لِلْمُحْرِمِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب محرم شخص غیر محرم کو شکار کے جانور کی طرف اشارہ کر کے متوجہ کرے اور غیر محرم اسے شکار کر لے تو محرم کے لیے اس شکار کو کھانا حلال نہیں----------	380
١٠٦..... بَابُ كَرَاهِيَةِ قَبُولِ الْمُحْرِمِ الصَّيْدَ إِذَا أُهْدِيَ لَهُ فِي إِحْرَامِهِ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْمُحْرِمَ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ مِلْكُ الصَّيْدِ فِي إِحْرَامِهِ	جب محرم کو حالت احرام میں شکار کا گوشت پیش کیا جائے تو اس کو یہ ہدیہ قبول کرنا ناپسندیدہ ہے۔اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ محرم کے لیے حالت احرام میں کسی شکار کا مالک بننا جائز نہیں ہے----	381
١٠٧..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبَاحَةِ أَكْلِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ	ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان، جس میں نبی اکرم ﷺ نے محرم کو شکار کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے --------	382

مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّر

۱۰۸...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَدِّهِ لَحْمَ صَيْدٍ أُهْدِيَ لَهُ فِي إِحْرَامِهِ مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان جس میں نبی اکرم ﷺ نے حالت احرام میں آپ کو پیش کیا جانے والا شکار کا گوشت واپس کر دیا تھا ---------- 383

۱۰۹...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْأَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ

گزشتہ دو ابواب میں مذکور مجمل روایات کی مفسر روایت کا بیان ---------- 385

۱۱۰...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ أَكْلِ الْمُحْرِمِ بَيْضَ الصَّيْدِ إِذَا أُخِذَ الْبَيْضَةُ مِنْ أَجْلِ الْمُحْرِمِ

جب محرم کے لیے شکاری جانور کے انڈے حاصل کیے گئے ہوں تو محرم کے لیے وہ انڈے کھانا منع ہے ---------- 388

۱۱۱...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ الضَّبُعِ فِي الْإِحْرَامِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوَلَّى بِبَيَانِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْوَحْيِ إِلَيْهِ، قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الضَّبُعَ صَيْدٌ، وَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي مُحْكَمِ تَنْزِيْلِهِ قَدْ نَهَى الْمُحْرِمَ عَنْ قَتْلِ الصَّيْدِ فَقَالَ ﴿لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ أَنْتُمْ حُرُمٌ﴾

حالت احرام میں بجو مارنا منع ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر نازل ہونے والی وحی کے بیان کے ذمے دار ہیں، انہوں نے بتا دیا ہے کہ بجو شکار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں محرم کو شکار کرنے سے منع کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب تم حالت احرام میں ہو تو تم شکار مت مارو۔“ (المائدہ: ۹۵) ---------- 389

۱۱۲...... بَابُ ذِكْرِ جَزَاءِ الضَّبُعِ إِذَا قَتَلَهُ الْمُحْرِمُ

جب محرم بجو کو مار دے تو اس کے کفارے کا بیان ---------- 390

۱۱۳...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْكَبْشَ الَّذِي قُضِيَ بِهِ جَزَاءً لِلضَّبُعِ هُوَ الْمُسِنُّ مِنْهُ لَا مَا دُوْنَ الْمُسِنِّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بجو مارنے کے کفارے میں جو مینڈھا دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے وہ دو دانتا ہوگا اس سے کم عمر ادا نہیں کیا جائے گا ---------- 391

۱۱٤...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ وَخِطْبَتِهِ وَانْكَاحِهِ

محرم شخص کا شادی کرانا منگنی کا پیغام دینا یا نکاح کرنا منع ہے 392

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ أَفْعَالٍ اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِي إِبَاحَتِهِ لِلْمُحْرِمِ نَصَّتْ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ دَلَّتْ عَلَى إِبَاحَتِهَا

ایسے افعال کے ابواب کا مجموعہ کہ محرم کے لیے جنہیں کرنے کے جواز میں علماء کا اختلاف ہے جب کہ سنت نبوی ﷺ ان کے جواز اور اباحت پر دلالت کرتی ہے ---------- 393

۱۱۵...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ

محرم کو اپنا سر دھونے کی رخصت ہے ---------- 393

۱۱٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ مِنْ غَيْرِ قَطْعِ شَعْرٍ وَ لَا حَلْقِهِ

محرم بغیر بال کاٹے یا منڈوائے سینگی لگوا سکتا ہے ---------- 394

١١٧ ...... بَابُ الرُّخصَةِ فِیْ إِدْهَانِ الْمُحْرِمِ بِدُهْنٍ غَیْرِ مُطَیِّبٍ — محرم حالت احرام میں غیر خوشبودار تیل استعمال کرسکتا ہے 395

١١٨ ...... بَابُ إِبَاحَةِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَیْنَهٗ ـ إِذَا أَصَابَهٗ رَمَدٌ ـ بِالصَّبِرِ — جب محرم کی آنکھیں دکھتی ہوں تو وہ ایلوے کی پٹی کرسکتا ہے 397

١١٩ ...... بَابُ الرُّخصَةِ فِی السِّوَاكِ لِلْمُحْرِمِ — محرم مسواک کرسکتا ہے ---------------------- 397

١٢٠ ...... بَابُ الرُّخصَةِ فِیْ تَلْبِیْدِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهٗ كَیْ لَا یَتَأَذّٰی بِالْقَمْلِ وَ الصِّیْبَانِ فِی الْإِحْرَامِ — محرم اپنے سر پر لیپ کرسکتا ہے تاکہ بڑی چھوٹی جوئیں اسے تکلیف نہ دیں---------------------- 398

١٢١ ...... بَابُ الرُّخصَةِ فِیْ حِجَامَةِ الْمُحْرِمِ عَلَی الرَّأْسِ وَ إِنْ كَانَ الْمَحْجُوْمُ ذَا جُمَّةٍ أَوْ وَفْرَةٍ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَیْرِ مُتَقَصًّی — محرم کو سر میں سینگی لگوانے کی رخصت ہے اگرچہ اس کے بال کندھوں تک یا کانوں کے برابر ہوں۔ اس سلسلے میں ایک مختصر غیر مفصل روایت کا بیان ---------------------- 398

١٢٢ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا احْتَجَمَ عَلٰی رَأْسِهٖ مِنْ وَجَعٍ وَجَدَهٗ بِرَأْسِهٖ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے سر مبارک میں کسی تکلیف کی وجہ سے سینگی لگوائی تھی -------------- 399

١٢٣ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ عَلٰی ظَهْرِ الْقَدَمِ ، وَ الدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَجَمَ مُحْرِمًا غَیْرَ مَرَّةٍ ، مَرَّةً عَلَی الرَّأْسِ ، وَ مَرَّةً عَلٰی ظَهْرِ الْقَدَمِ — محرم اپنے قدم کے اوپر سینگی لگوا سکتا ہے۔ اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے حالت احرام میں کئی بار سینگی لگوائی ہے۔ ایک مرتبہ سر مبارک میں اور دوسری بار قدم کے اوپر لگوائی تھی-- 399

١٢٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ الْوَجَعَ الَّذِیْ وَجَدَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ إِحْرَامِهٖ فَاحْتَجَمَ بِسَبَبِهٖ عَلٰی ظَهْرِ الْقَدَمِ وَجَدَهٗ بِظَهْرِهٖ أَوْ بِوَرِكِهٖ لَا بِقَدَمِهٖ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے جس تکلیف کی بنا پر حالت احرام میں اپنے قدم مبارک پر سینگی لگوائی تھی، وہ تکلیف آپ کی کمر یا سرین میں تھی، قدم میں نہیں تھی --------- 400

١٢٥ ...... بَابُ إِبَاحَةِ رُكُوْبِ الْمُحْرِمِ الْبُدْنَ إِذَا سَاقَهٗ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَیْرِ مُفَسَّرٍ — ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان کہ محرم جب قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے تو اس پر سواری کرسکتا ہے -------------- 401

١٢٦ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ — گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان ---------------- 401

١٢٧ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ رُكُوْبَ الْبُدْنِ عِنْدَ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے سواری کی عدم دستیابی کی صورت میں قربانی کے اونٹ پر سواری کرنے کی اجازت

الْحَاجَةِ إِلَى رُكُوبِهَا عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنْ وُجُوْدِ الظَّهْرِ رُكُوباً بِالْمَعْرُوْفِ ، وَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَشُقَّ الرُّكُوْبُ عَلَى الْبَدَنَةِ
اس وقت دی ہے جس وقت ضرورت کے مطابق اس پر سواری کی جائے اور اس پر غیر ضروری مشقت نہ ڈالی جائے------- 402

١٢٨...... بَابُ ذِكْرِ الدَّوَابِّ الَّتِي أُبِيحَ لِلْمُحْرِمِ قَتْلُهَا فِي الْإِحْرَامِ بِذِكْرِ لَفْظَةٍ مُجْمَلَةٍ فِيْ ذِكْرِ بَعْضِهِنَّ بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ عَلَى أَصْلِنَا
ان جانوروں کا بیان جنھیں محرم حالت احرام میں قتل کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک مجمل روایت کا بیان، جبکہ بعض روایات کے الفاظ عام ہیں جب کہ ان سے مراد خاص ہے۔ جیسا کہ ہمارا قاعدہ ہے ---------------------------------- 403

١٢٩...... بَابُ إِبَاحَةِ قَتْلِ الْمُحْرِمِ الْحَيَّةَ وَ إِنْ كَانَ قَاتِلُهَا فِي الْحَرَمِ لَا فِي الْحِلِّ
محرم سانپ کو مار سکتا ہے اگرچہ مارنے والا حرم کی حدود میں ہو--- 405

١٣٠...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِيْ بَعْضِ مَا أُبِيحَ قَتْلُهُ لِلْمُحْرِمِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ لِلْمُحْرِمِ قَتْلَ بَعْضِ الْغُرْبَانِ لَا كُلِّهَا ، وَ إِنَّهُ إِنَّمَا أَبَاحَ قَتْلَ الْأَبْقَعِ مِنْهَا دُوْنَ مَا سِوَاهُ مِنَ الْغُرْبَانِ
گزشتہ مجمل راویات جن میں محرم کے لیے بعض جانوروں کو قتل کرنے کی اجازت کا بیان ہے۔ اس روایت کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا بیان۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے بعض کوے مارنے کا حکم دیا ہے۔ سب کووں کو مارنے کا حکم نہیں دیا---------------------------- 405

١٣١...... بَابُ ذِكْرِ طِيْبِ الْمُحْرِمِ وَ لُبْسِهِ فِي الْإِحْرَامِ مَا لَا يَجُوْزُ لُبْسُهُ جَاهِلًا ، بِأَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ فِي الْإِحْرَامِ
محرم کے کم علمی اور جہالت کی بنا پر خوشبو لگا لینے اور ممنوع قسم کا لباس پہن لینے کا بیان---------------------------- 406

١٣٢...... بَابُ ذِكْرِ اللَّفْظَةِ الْمُفَسَّرَةِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِي الطِّيْبِ
خوشبو کے بارے میں گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان--- 408

١٣٣...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ هٰذَا الْمُحْرِمَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ بِغَسْلِ الطِّيْبِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ إِذِ الطِّيْبُ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ خَلُوْقٌ فِيْهِ زَعْفَرَانٌ وَ التَّزَعْفُرُ غَيْرُ جَائِزٍ
اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے اس محرم کو اپنے جسم پر لگی خوشبو دھونے کا حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ اس خوشبو میں زعفران ملا ہوا تھا اور زعفرانی خوشبو تو غیر محرم کے لیے بھی حرام ہے چہ جائیکہ محرم اسے استعمال کرے۔ اس کے لیے تو بالاولیٰ حرام ہے 409

١٣٤...... بَابُ ذِكْرِ زَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَزَعْفُرِ الْمُحِلِّ وَ الْمُحْرِمِ جَمِيْعاً
نبی کریم ﷺ نے محرم اور غیر محرم کو زعفرانی خوشبو لگانے سے منع کیا ہے ------------------------------------ 411

١٣٥ ...... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلٍ ثَانٍ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ

زعفرانی خوشبو کے ممنوع ہونے کی ایک اور دلیل کا بیان -- 412

١٣٦ ...... بَابُ الْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُحْرِمَ فِي الْجُبَّةِ عَلَيْهِ خَرْقُ الْجُبَّةِ وَ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ نَزْعُهَا فَوْقَ رَأْسِهِ

ان علماء کے قول کے برخلاف بیان جو کہتے ہیں کہ جس محرم نے جبہ پہنا ہوا ہو اسے وہ جبہ پھاڑ کر اتارنا چاہیے اور سر کے اوپر سے اتارنا اس کے لیے جائز نہیں ہے ---------------- 413

١٣٧ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ حَلْقِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ إِذَا مَرِضَ أَوْ اٰذَاهُ الْقُمَّلُ أَوِ الصِّيْبَانُ أَوْ هُمَا وَ إِيْجَابَ الْفِدْيَةِ عَلٰى حَالِقِ الرَّأْسِ وَ إِنْ كَانَ حَلْقُهُ مِنْ مَرَضٍ أَوْ أَذًى بِرَأْسِهِ

محرم جب بیمار ہو جائے یا اسے بڑی جوئیں اور چھوٹی جوئیں تکلیف دے رہی ہوں تو وہ سر کے بال منڈوا سکتا ہے مگر اسے فدیہ دینا واجب ہوگا اگرچہ اس نے کسی بیماری یا سر میں تکلیف کی بنا پر ہی سر منڈوایا ہو ---------------------------- 413

١٣٨ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ كَعْبًا أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَلْقِ رَأْسِهِ وَ يَفْتَدِيْ بِصِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ، قَبْلَ أَنْ يُبَيِّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحْلِقُوْنَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَ يَرْجِعُوْنَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ مِنْ غَيْرِ وُصُوْلٍ إِلٰى مَكَّةَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو سر منڈوا کر روزے رکھنے یا صدقہ کرنے یا قربانی کرنے کا حکم اس وضاحت سے پہلے دیا تھا کہ وہ حدیبیہ ہی میں سر منڈوائیں گے اور مکہ مکرمہ پہنچے بغیر ہی مدینہ منورہ واپس لوٹ جائیں گے --------------------------------- 414

١٣٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تَحْلِقُوْا رُؤُسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ﴾ اخْتِصَارُ كَلَامٍ مَعْنَاهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "اور تم اپنے سروں کو نہ منڈواؤ حتی کہ قربانی کا جانور اپنی قربان گاہ میں پہنچ جائے، پس تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو وہ روزے رکھ کر، صدقہ دے کر یا قربانی کر کے فدیہ دے" میں کلام مختصر ہے ------------------ 415

١٤٠ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ أَدَبِ الْمُحْرِمِ عَبْدَهُ إِذَا ضَيَّعَ مَالَ الْمَوْلٰى فَاسْتَحَقَّ الْأَدَبَ عَلٰى ذٰلِكَ

محرم حالت احرام میں اپنے غلام کو سزا دے سکتا ہے جبکہ غلام نے مالک کا سامان ضائع کر دیا ہو اور وہ اس پر سزا کا مستحق ہو 419

١٤١ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِنْشَادِ الْمُحْرِمِ الشِّعْرَ وَ الرَّجْزَ

محرم حالت احرام میں رجزیہ اشعار اور دیگر اشعار پڑھ سکتا ہے ------------------------------- 420

١٤٢ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ لُبْسِ الْمُحْرِمِ السَّرَاوِيْلَ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْإِزَارِ وَ الْخُفَّيْنِ عِنْدَ عَدَمِ وُجُوْدِ النَّعْلَيْنِ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ فِيْ

محرم چادر نہ ملنے پر شلوار اور جوتے نہ ملنے کی صورت میں موزے پہن سکتا ہے۔ جوتے نہ ملنے پر موزے پہننے کے بارے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان ------------------ 421

ذِكْرِ الْخُفَّيْنِ عِنْدَ عَدَمِ وُجُوْدِ النَّعْلَيْنِ

١٤٣...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِيْ إِبَاحَةِ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِمَنْ لَّا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ

جوتے نہ ملنے کی صورت میں موزے پہننے کے بارے میں گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان ---------------- 422

١٤٤...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ لِلْمُحْرِمِ لُبْسَ الْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ هُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، لَا أَنَّهُ أَبَاحَ لَهُ لُبْسَ الْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ لَهَا سَاقَانِ، وَإِنْ شَقَّ أَسْفَلَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْخُفَّيْنِ شَقًّا وَتَرَكَ السَّاقَانِ فَلَمْ يُبَانَا مِمَّا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ عَلَى مَا تَوَهَّمَهُ بَعْضُ النَّاسِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے محرم کو وہ موزے پہننے کی اجازت دی ہے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں ایسے موزے پہننے کی اجازت نہیں دی جو پنڈلیوں تک ہوں۔ اور اگر ٹخنوں سے اوپر موزوں کو کاٹ لے اور پنڈلیوں والا حصہ باقی رہے، ٹخنوں سے نچلے حصے سے وہ الگ نہ ہو تو بھی انہیں پہننا جائز نہیں۔ بعض لوگوں کا اسے جائز قرار دینا درست نہیں ------------- 423

١٤٥...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَخَّصَ بِالْأَمْرِ بِقَطْعِ الْخُفَّيْنِ لِلرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ، إِذْ قَدْ أَبَاحَ لِلنِّسَاءِ الْخُفَّيْنِ وَإِنْ وَجَدْنَ نِعَالًا، فَرَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِيْ لُبْسِ الْخِفَافِ دُوْنَ الرِّجَالِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے صرف مردوں کو موزے کاٹ کر پہننے کی رخصت دی ہے کیونکہ عورتوں کے لیے جوتوں کی موجودگی میں بھی موزے پہننے کی اجازت ہے۔ اس طرح آپ نے مردوں کی بجائے عورتوں کو ہر قسم کے موزے پہننے کی رخصت دی ہے -------------------------- 424

١٤٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اسْتِظْلَالِ الْمُحْرِمِ وَإِنْ كَانَ نَازِلًا غَيْرَ سَائِرٍ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ وَنَهَى عَنْهُ

محرم سایہ حاصل کر سکتا ہے اگر چہ وہ کسی جگہ ٹھہرا ہوا ہو اور سفر نہ کر رہا ہو۔ ان علماء کے موقف کے برخلاف جو اسے مکروہ سمجھتے ہیں اور محرم کو سایہ حاصل کرنے سے منع کرتے ہیں --------- 425

١٤٧...... بَابُ إِبَاحَةِ اسْتِظْلَالِ الْمُحْرِمِ وَإِنْ كَانَ رَاكِبًا غَيْرَ نَازِلٍ

محرم سایہ حاصل کر سکتا ہے اگر چہ وہ سواری پر سوار ہو اور نیچے اترا ہوا نہ ہو ------------------------------------- 426

١٤٨...... بَابُ إِبَاحَةِ إِبْدَالِ الْمُحْرِمِ ثِيَابَهُ فِي الْإِحْرَامِ وَالرُّخْصَةِ فِيْ لُبْسِ الْمُمَشَّقِ مِنَ الثِّيَابِ وَإِنْ كَانَ الْمُمَشَّقُ مَصْبُوْغًا غَيْرَ أَنَّهُ مَصْبُوْغٌ بِالطِّيْنِ

محرم حالت احرام میں اپنی چادریں تبدیل کر سکتا ہے اور اسے رنگین کپڑا پہننے کی رخصت ہے بشرطیکہ اسے گیرو سے رنگا گیا ہو -- 426

١٤٩...... بَابُ إِبَاحَةِ تَغْطِيَةِ الْمُحْرِمَةِ وَجْهَهَا مِنَ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ محرمہ عورت کا مردوں سے اپنا

الرِّجَالِ ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ أَحْسِبُهُ غَيْرَ مُفَسَّرٍ

١٥٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ حَسِبْتُهَا مُجْمَلَةً

١٥١ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ مَكَّةَ نَهَاراً اقْتِدَاءً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبَيْتُوْتَةِ قُرْبَ مَكَّةَ إِذَا انْتَهَى الْمَرْءُ بِاللَّيْلِ إِلٰى ذِيْ طُوًى لِيَكُوْنَ دُخُوْلُهُ مَكَّةَ نَهَاراً لَا لَيْلًا

١٥٢ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا ، اسْتِنَاناً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ فِي الْاِقْتِدَاءِ الْخَيْرُ الَّذِيْ لَا يَعْتَاضُ مِنْهُ أَحَدٌ تَرَكَ الْإِقْتِدَاءَ بِهِ

١٥٣ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ إِذِ النَّبِيُّ ﷺ اغْتَسَلَ عِنْدَ إِرَادَتِهِ دُخُوْلَ مَكَّةَ

١٥٤ ...... بَابُ قَطْعِ التَّلْبِيَةِ فِي الْحَجِّ عِنْدَ دُخُوْلِ الْحَرَمِ إِلَى الْفَرَاغِ مِنَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ

١٥٥ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَجْدِيْدِ الْوُضُوْءِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمَرْءِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ عِنْدَ مَقْدَمِهِ مَكَّةَ

١٥٦ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ مِنْ بَابِ بَنِيْ شَيْبَةَ

١٥٧ ...... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّزَيُّنِ عِنْدَ إِرَادَةِ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ بِلُبْسِ الثِّيَابِ

١٥٨ ...... بَابُ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ ، قَدْ تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُجْمَلِ وَ الْمُفَسَّرِ

١٥٩ ...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ

١٦٠ ...... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ

چہرہ ڈھانپنے کا بیان ---------------------------- 427

گزشتہ باب میں مذکور مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان 427

جب آدمی رات کے وقت ذی طوی مقام پر پہنچے تو پھر رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے مکہ مکرمہ کے قریب رات گزارنا اور دن کے وقت صبح مکہ مکرمہ میں داخل ہونا مستحب ہے ---------------------------------- 428

نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں بالائی گھاٹی کی طرف سے مکہ مکرمہ میں داخل ہونا مستحب ہے۔ کیونکہ آپ کی اقتداء میں جو خیر و بھلائی ہے، آپ کی اقتداء ترک کر کے کوئی شخص وہ حاصل نہیں کر سکتا ---------------------------------- 429

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کیا تھا 429

حج کے موقع پر حاجی حرم میں داخل ہوتے وقت تلبیہ پکارنا بند کر دے یہاں تک کہ صفا اور مروہ کی سعی سے فارغ ہو جائے 430

مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف شروع کرنے سے پہلے نیا وضو کرنا مستحب ہے ---------------------------- 433

باب بنی شیبہ سے مسجد حرام میں داخل ہونا مستحب ہے---- 434

بیت اللہ کا طواف کرتے وقت کپڑے پہن کر زیب و زینت اختیار کرنے کے حکم کا بیان ----------------------- 434

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ بیت اللہ شریف کو دیکھنے پر ہاتھ اٹھانے کی کراہت کا بیان ---------------------- 436

گزشتہ مجمل حدیث کی مفسر روایت کا بیان ------------ 437

مسجد میں داخل ہونے کی دعا ------------------------ 438

١٦١ ...... بَابُ الْاِضْطِبَاعِ بِالرِّدَاءِ عِنْدَ طَوَافِ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ أَوْ أَحَدِهِمَا

حج وعمرہ یا ان میں سے کسی ایک کے طواف قدوم میں چادر کو دائیں بازو کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کا بیان -- 439

١٦٢ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ السُّنَّةَ قَدْ كَانَ يَسُنُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِلَّةٍ حَادِثَةٍ فَتَزُوْلُ الْعِلَّةُ وَ تَبْقِى السُّنَّةُ قَائِمَةً إِلَى الْأَبَدِ . إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَمَلَ فِي الْاِبْتِدَاءِ وَ اضْطَبَعَ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ وَ قُوَّةَ أَصْحَابِهِ فَبَقِيَ الْاِضْطِبَاعُ وَ الرَّمَلُ سُنَّتَانِ إِلٰى اٰخِرِ الْأَبَدِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی نبی کریم ﷺ کوئی عمل کسی خاص علت کے پیش آنے پر سرانجام دیتے ہیں، پھر وہ علت ختم ہو جاتی ہے لیکن سنت نبوی تا قیامت باقی رہتی ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے شروع میں مشرکوں کو اپنی اور اپنے صحابہ کی قوت و طاقت دکھانے کے لیے رمل اور اضطباع کیا تھا، (پھر مکہ مکرمہ میں مشرک ختم ہوگئے) لیکن رمل اور اضطباع کی دونوں سنتیں تا قیامت باقی رہیں گی ---------------------------- 439

١٦٣ ...... بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الطَّوَافِ

طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کا استلام کرنے کا بیان - 440

١٦٤ ...... بَابُ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ إِذَا تَمَّ تَقْبِيْلُهُ مِنْ غَيْرِ إِيْذَاءِ الْمُسْلِمِ

مسلمانوں کو تکلیف دیے بغیر حجر اسود کو بوسہ دینا ممکن ہو تو اسے بوسہ دینا چاہیے ---------------------------------- 441

١٦٥ ...... بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ ، وَفِي الْقَلْبِ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ هٰذَا ، وَ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْحَجَرِ ، وَ مَسْحِ الْوَجْهِ بِهِمَا ، وَ لٰكِنْ خَبَرُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ثَابِتٌ

حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے رونے کا بیان میرا دل محمد بن عون کے بارے میں مطمئن نہیں ہے۔ دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھنے اور ان کو چہرے پر پھیرنے کا بیان۔ محمد بن علی کی حدیث ثابت ہے --- 442

١٦٦ ...... بَابُ السُّجُوْدِ عَلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ إِذَا وَجَدَ الطَّائِفُ السَّبِيْلَ إِلٰى ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ إِيْذَاءِ الْمُسْلِمِ

دیگر مسلمانوں کو تکلیف دیے بغیر اگر طواف کرنے والے کو حجر اسود پر سجدہ کرنے کا موقع ملے تو اسے حجر اسود پر سجدہ کرنا چاہیے 443

١٦٧ ...... بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِالْيَدِ وَ تَقْبِيْلِ الْيَدِ إِذَا لَمْ يُمْكِنْ تَقْبِيْلُ الْحَجَرِ وَ لَا السُّجُوْدُ عَلَيْهِ

اگر حجر اسود کو بوسہ دینا اور اس پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو حجر اسود کو ہاتھ سے چھوکر ہاتھ چوم لینا چاہیے ----------------- 444

١٦٨ ...... بَابُ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَ اسْتِقْبَالِهِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الطَّوَافِ

طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کی طرف منہ کرکے اس کا استلام کرتے وقت اللہ اکبر کہنے کا بیان --------------- 445

١٦٩ ...... بَابُ الرَّمَلِ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ وَ الْمَشْيِ فِي الْأَرْبَعَةِ

طواف کے پہلے تین چکروں میں دلکی چال چلنا اور چار چکروں میں عام چال چلنے کا بیان ----------------------- 445

١٧٠ ...... بَابُ الرَّمْلِ بِالْبَيْتِ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ
بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے حجرا سود سے حجرا سود تک رمل کرنے کا بیان ---------- 446

١٧١ ...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا رَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِبْتِدَاءِ
ابتداء میں نبی اکرم ﷺ کے رمل کرنے کی علت کا بیان 446

١٧٢ ...... بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ
رکن یمانی اور حجرا سود کے درمیان کی دعا کا بیان -------- 447

١٧٣ ...... بَابُ التَّكْبِيرِ كُلَّمَا انْتَهَى إِلَى الْحَجَرِ
ہر چکر میں حجرا سود پر پہنچ کر اللہ اکبر کہنے کا بیان--------- 448

١٧٤ ...... بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ فِي كُلِّ طَوَافٍ مِنَ السَّبْعِ
طواف کے ساتوں چکروں میں حجرا سود اور رکن یمانی کا استلام کرنے کا بیان ---------- 449

١٧٥ ...... بَابُ الْإِشَارَةِ إِلَى الرُّكْنِ عِنْدَ الْانْتِهَاءِ وَ الْبَدْءِ إِذَا لَمْ يُمْكِنِ اسْتِلَامُهُ
جب حجرا سود کا استلام کرنا ممکن نہ ہو تو طواف کے ہر چکر کی ابتداء اور انتہاء پر حجرا سود کی طرف اشارہ کرنا بھی کافی ہے ----- 449

١٧٦ ...... بَابُ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ ، رُكْنَ الْأَسْوَدَ وَ الَّذِي يَلِيهِ وَ هُمَا الرُّكْنَانِ الْيَمَانِيَانِ
حجرا سود اور اس کے قریب والے رکن کا استلام کرنے کا بیان اور وہ دونوں رکن یمانی کہلاتے ہیں ---------- 450

١٧٧ ...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي نَرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ إِسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ لَهَا
اس علت کا بیان جس کی بنا پر ہمارے خیال میں نبی کریم ﷺ حطیم کے قریبی دو ارکان کا استلام نہیں کرتے تھے ------ 450

١٧٨ ...... بَابُ وَضْعِ الْخَدِّ عَلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ عِنْدَ تَقْبِيلِهِ
رکن یمانی کو بوسہ دیتے وقت اس پر رخسار رکھنے کا بیان -- 451

١٧٩ ...... بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ أَنْ يَرْزُقَ اللّٰهُ الدَّاعِيَ الْقَنَاعَةَ بِمَا رَزَقَ وَ يُبَارِكَ لَهُ فِيهِ وَ يُخْلِفَ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ لَهُ بِخَيْرٍ
(حجرا سود اور رکن یمانی) دونوں ارکان کے درمیان دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے کو ملے ہوئے رزق میں قناعت عطا فرمائے، اور اسے اس میں برکت عطا کرے اور اس کی ہر غیر حاضر چیز کا خیر و بھلائی کے ساتھ نگہبان بن جائے ------ 451

١٨٠ ...... بَابُ فَضْلِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ وَ ذِكْرِ حَطِّ الْخَطَايَا بِمَسْحِهَا
حجرا سود اور رکن یمانی کی فضیلت اور ان دونوں کے استلام سے گناہوں کی بخشش کا بیان ---------- 452

١٨١ ...... بَابُ صِفَةِ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ وَ الْبَيَانِ أَنَّهُمَا
حجرا سود اور مقام ابراہیم کی صفت اور اس بات کا بیان کہ یہ دونوں

يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَوَاقِيْتِ الْجَنَّةِ
پتھر جنتی یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں------------ 453

١٨٢ ...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ سَبَبِهَا اسْوَدَّ الْحَجَرُ
حجرا سود کے سیاہ ہو جانے کی علت کا بیان------------ 454

١٨٣ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْحَجَرَ إِنَّمَا سَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ الْمُشْرِكِيْنَ دُوْنَ خَطَايَا الْمُسْلِمِيْنَ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ حجرا سود مشرک انسانوں کے گناہوں سے سیاہ ہوا ہے، مسلمانوں کے گناہوں سے نہیں ------- 454

١٨٤ ...... بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ الْحَجَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَ بِعْثَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِيَّاهُ مَعَ إِعْطَائِهِ إِيَّاهُ عَيْنَيْنِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَ لِسَاناً يَنْطِقُ بِهِ ، يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ جَلَّ رَبُّنَا وَ تَعَالٰى وَ هُوَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ
قیامت کے دن حجرا سود کی صفت کا بیان اللہ تعالیٰ اسے اس حالت میں لائیں گے کہ اسے دیکھنے والی دو آنکھیں عطا کی ہوں گی اور ایک زبان ہوگی جس کے ساتھ وہ کلام کرے گا، اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے اسے حق کے ساتھ چھوا ہوگا۔ ہمارا پروردگار بلند شان والا ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے -- 455

١٨٥ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِذِكْرِهِ الرُّكْنَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ نَفْسَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ لَا غَيْرَ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس حدیث میں مذکور رکن سے نبی کریم ﷺ کی مراد صرف حجرا سود ہے، دوسرا کوئی رکن مراد نہیں ہے -- 456

١٨٦ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْحَجَرَ إِنَّمَا يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِالنِّيَّةِ دُوْنَ مَنِ اسْتَلَمَهُ نَاوِياً بِاسْتِلَامِهِ طَاعَةَ اللّٰهِ وَ تَقَرُّباً إِلَيْهِ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ لِلْمَرْءِ مَا نَوٰى
اس بات کی دلیل کا بیان کہ حجرا سود اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے اس کی گواہی کے حصول کی نیت کے ساتھ اس کا استلام کیا ہوگا، اس کے لیے نہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے تقرب کے حصول کی نیت سے اس کا استلام کرتا ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی ------------------------------ 457

١٨٧ ...... بَابُ اسْتِحْبَابِ ذِكْرِ اللّٰهِ فِي الطَّوَافِ
طواف کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا مستحب ہے ------ 457

١٨٨ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّكَلُّمِ بِالْخَيْرِ فِي الطَّوَافِ وَ الزَّجْرِ عَنِ الْكَلَامِ السَّيِّيءِ فِيْهِ
طواف کے دوران خیر و بھلائی کی گفتگو کرنے کی رخصت اور بری بات چیت کرنے کی ممانعت کا بیان --------------- 458

١٨٩ ...... بَابُ الطَّوَافِ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ
حطیم کے باہر سے طواف کرنے کا بیان ------------ 459

١٩٠ ...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَالْبَيَانِ أَنَّ بَعْضَ الْحِجْرِ مِنَ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی جو تاویل میں نے کی ہے، اس کے صحیح ہونے کی دلیل کا بیان اور اس بات کا بیان کہ حطیم کا پورا

الْبَيْتِ لَا جَمِيْعَهُ	حصہ بیت اللہ کا حصہ نہیں بلکہ کچھ حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے 460
۱۹۱...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجْرِ	اس علت وسبب کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے حطیم کے باہر سے طواف کیا تھا ---------------------------- 462
۱۹۲...... بَابُ ذِكْرِ طَوَافِ الْقَارِنِ بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ عِنْدَ مَقْدَمِهِ مَكَّةَ ، وَ الْبَيَانِ أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَيْهِ طَوَافٌ وَاحِدٌ فِي الْإِبْتِدَاءِ ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عَلَى الْقَارِنِ فِي الْإِبْتِدَاءِ طَوَافَيْنِ وَ سَعْيَيْنِ	حج قران کرنے والے کے مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف کرنے اور اس بات کا بیان کہ حج قران کرنے والے پر صرف ایک ابتدائی طواف واجب ہے۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ حج قران کرنے والے پر ابتداء میں دو طواف اور دو مرتبہ سعی کرنا واجب ہے ---------------------------- 463
۱۹۳...... بَابُ إِبَاحَةِ الطَّوَافِ وَ الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَجْرِ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ ، و الدَّلِيْلِ عَلَى صِحَّةِ مَذْهَبِ الْمُطَّلِبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِزَجْرِهِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ بَعْضَ الصَّلَاةِ لَا جَمِيْعَهَا	مکہ مکرمہ میں نماز فجر اور نماز عصر کے بعد طواف کرنا اور نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور مطلبی مذہب کے صحیح ہونے کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد طلوع شمس تک اور عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع کیا ہے تو اس سے آپ کی مراد بعض نمازیں ہیں ساری نمازیں نہیں 465
۱۹٤...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الشُّرْبِ فِي الطَّوَافِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ ، وَ أَنَا خَائِفٌ أَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُ السَّلَامِ أَوْ مَنْ دُوْنَهُ وَ هِمَ فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ أَعْنِي قَوْلَهُ: فِي الطَّوَافِ	طواف کے دوران پانی پینے کی رخصت کا بیان بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ثابت ہو کیونکہ میرا دل اس سند کے بارے میں مطمئن نہیں ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ عبدالسلام یا ان سے نچلے درجے میں کسی راوی کو ان الفاظ کا وہم ہوا ہے، ''طواف کے دوران میں'' 466
۱۹۵...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قِيَادَةِ الطَّائِفِ بِزِمَامٍ أَوْ خَيْطٍ شَبِيْهًا بِقِيَادَةِ الْبَهَائِمِ	جانوروں کو ہانکنے کی طرح طواف کرنے والے کو لگام ڈال کر یا دھاگے کے ساتھ باندھ کر طواف کرانا منع ہے --------- 467
۱۹٦...... بَابُ فَضْلِ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ	بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کی فضیلت کا بیان ------ 468
۱۹۸...... بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّوَافِ عِنْدَ الْمَقَامِ	طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھنے کا بیان-- 469
۱۹۸...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ حِيْنَ عَمِدَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ خَلْفَ الْمَقَامِ ، جَعَلَ الْمَقَامَ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ جب مقام ابراہیم پر آئے تو آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعات ادا کی تھیں۔ آپ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ شریف کے دروازے

بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْبَابِ ، لَا أَنَّهُ وَقَفَ بَيْنَ يَدَيِ الْمَقَامِ وَ لَا عَنْ يَمِينِهِ وَ لَا عَنْ يَسَارِهِ

کے درمیان کر کے نماز پڑھی۔آپ مقام ابراہیم کے سامنے یا اس کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے نہیں ہوئے ---------- 471

١٩٩ ...... بَابُ الرُّجُوعِ إِلَى الْحَجَرِ وَ اسْتِلَامِهِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

طواف کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد دوبارہ حجر اسود کی طرف لوٹنا اور اس کا استلام کرنا------------------------ 472

٢٠٠ ...... بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الصَّفَا بَعْدَ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ وَ صُعُودِ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ حَتّٰى يَرَى الصَّاعِدُ الْبَيْتَ عَلَى الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، وَ الْبَدْءِ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَدَأَ بِذِكْرِ الصَّفَا قَبْلَ ذِكْرِ الْمَرْوَةِ ، وَ أَمَرَ الْمُبَيِّنُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى بِالْبَدْءِ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فِي الذِّكْرِ

حجر اسود کے استلام کے بعد صفا پہاڑی کی طرف جانا اور صفا اور مروہ پہاڑی پر اس قدر چڑھنا کہ بیت اللہ دکھائی دینے لگے۔مروہ سے پہلے صفا پہاڑی پر چڑھنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) صفا پہاڑی کا ذکر پہلے کیا ہے اور مروہ کا بعد میں تذکرہ کیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے حکم کی وضاحت کرنے والے نبی مصطفیٰ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ (سعی کی ابتداء) صفا سے کی جائے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پہلے تذکرہ کیا ہے ---------- 472

٢٠١ ...... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الدُّعَاءِ عَلَى الصَّفَا

صفا پہاڑی پر دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے کا بیان ----- 473

٢٠٢ ...... بَابُ الْمَشْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ خَلَا السَّعْيِ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقَطْ

صفا اور مروہ کے درمیان عام رفتار سے چلنے اور صرف وادی کے نشیب میں دوڑنے کا بیان --------------------- 475

٢٠٣ ...... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ ، أَنَا خَائِفٌ أَنْ يَخْطُرَ بِبَالِ بَعْضِ مَنْ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُجْمَلِ وَ الْمُفَسَّرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعٰى بَيْنَهُمَا مِنَ الصَّفَا إِلَى الْمَرْوَةِ ، وَ مِنَ الْمَرْوَةِ إِلَى الصَّفَا

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کے متعلق ایک روایت کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے۔مجھے ڈر ہے کہ مجمل اور مفسر روایت کا فرق نہ سمجھنے والے شخص کو یہ خیال ہوسکتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا تک پورا راستہ دوڑ لگائی ہے -------------------------------- 475

٢٠٤ ...... بَابُ ذِكْرِ الخبر الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُ أَنَّ لَفْظَهَا لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهَا خَاصٌّ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَعٰى مِمَّا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ بَطْنَ الْمَسِيْلِ دُوْنَ سَائِرِ مَا بَيْنَهُمَا ، لَا أَنَّهُ سَعٰى جَمِيْعَ مَا بَيْنَ الصَّفَا

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جس کے بارے میں میں نے کہا تھا کہ اس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے۔اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے صفا مروہ کی سعی کے دوران صرف وادی کے نشیبی حصے میں دوڑ لگائی تھی، یہ نہیں کہ صفا مروہ کے درمیان سارا راستہ دوڑ لگائی تھی ---------- 476

وَ الْمَرْوَةِ

٢٠٥...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَاجِبٌ لا أَنَّهُ مُبَاحٌ غَيْرُ وَاجِبٍ

اس بات کا بیان کہ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے، یہ مباح یا غیر واجب نہیں ہے ---------------------- 477

٢٠٦...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ فِي الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کو بتا دیا ہے کہ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے میں ان پر کوئی گناہ نہیں ہے ------------------------ 478

٢٠٧...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ عَائِشَةَ لَمْ تُرِدْ بِقَوْلِهَا: هِيَ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا سُنَّةٌ يَتِمُّ الْحَجُّ بِتَرْكِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان: ''صفا مروہ کی سعی سنت ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے جاری کیا ہے'' سے ان کی مراد یہ نہیں ہے کہ ان دونوں کے درمیان سعی کرنا ایسی سنت ہے جس کے بغیر بھی حج مکمل ہو جاتا ہے ----- 481

٢٠٨...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ السَّعْيَ الَّذِيْ ذَكَرْتُ أَنَّهُ وَاجِبٌ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ سَعْياً كَانَ أَوْ مَشْياً بِسَكِيْنَةٍ تُؤَدَةٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے، خواہ دوڑ کر کی جائے یا عام رفتار سے آرام وسکون سے چل کر کی جائے ------------------------------ 483

٢٠٩...... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ الْحَرَجِ عَنِ السَّاعِيْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ قَبْلَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ جَهْلًا بِأَنَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ السَّعْيِ

جو شخص کم علمی اور جہالت کی بنا پر صفا مروہ کی سعی بیت اللہ کے طواف سے پہلے کر لے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ جبکہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ بیت اللہ شریف کا طواف سعی سے پہلے ہے 485

٢١٠...... بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى أَهْلِ الْمِلَلِ وَ الْأَوْثَانِ عَلَى الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ بِأَنَّ يُهْزَمُوْا وَ يُزَلْزَلُوْا

صفا اور مروہ پر کفار اور بت پرستوں پر بددعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ انہیں شکست سے دو چار کرے اور ان کے قدم اکھیڑ دے۔ 486

٢١١...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمَعْذُوْرِ فِي الرُّكُوْبِ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ

معذور شخص کے لیے رخصت ہے کہ وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی سواری پر بیٹھ کر کر لے ------------------ 487

٢١٢...... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ الْعِلَلِ الَّتِيْ لَهَا سَعَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ.

ان وجوہات کا بیان جن کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تھی ----------------------------- 487

٢١٣...... بَابُ اسْتِحْبَابِ رُكُوْبِ مَنْ بِالنَّاسِ إِلَيْهِ الْحَاجَةُ وَ الْمَسْأَلَةُ عَنْ أَمْرِ دِيْنِهِمْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ إِذَا كَثُرَ الزِّحَامُ عَلَى الْعَالِمِ ، وَ لَمْ يُمْكِنْ

جب مذہبی راہنما اور عالم دین صفا اور مروہ کے درمیان پیدل چل رہا ہو اور لوگوں نے اس سے اپنے دینی مسائل پوچھنے ہوں جو اس کے پیدل چلنے کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو ایسے ہجوم کی وجہ سے عالم

سُؤَالُہٗ. إِذَا كَانَ الْعَالِمُ مَاشِياً بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ
دین سواری پر بیٹھ کر صفا مروہ کی سعی کر سکتا ہے -------- 488

٢١٤...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الرُّكُوْبِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ إِذَا أُوْذِيَ الطَّائِفُ بَيْنَهُمَا بِالْإِزْدِحَامِ عَلَيْهِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الرُّكُوْبَ بَيْنَهُمَا إِبَاحَةٌ لَا أَنَّهُ سُنَّةٌ وَاجِبَةٌ ، وَلَا أَنَّهُ سُنَّةٌ فَضِيْلَةٌ بَلْ هِيَ سُنَّةٌ إِبَاحَةٌ
صفا اور مروہ کی سعی کے دوران میں سواری پر بیٹھنے کی رخصت ہے جبکہ سعی کرنے والے کو لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے تکلیف کا سامنا ہو۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ صفا اور مروہ کے درمیان سواری پر بیٹھنا جائز ہے، نہ یہ سنت مؤکدہ ہے اور نہ سنت فضیلت بلکہ یہ جواز کے لیے ہے ------------------------ 489

٢١٥...... بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِالْمِحْجَنِ لِلطَّائِفِ الرَّاكِبِ
سواری پر طواف کرنے والا شخص چھڑی سے حجر اسود کا استلام کر سکتا ہے -- 490

٢١٦...... بَابُ تَقْبِيْلِ طَرَفِ الْمِحْجَنِ إِذَا اسْتَلَمَ بِهِ الرُّكْنَ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ
حجر اسود کو چھڑی کے ساتھ چھونے کے بعد چھڑی کے اس کنارے کو بوسہ دینے کا بیان، بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو کیونکہ اس سند کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے --------------- 491

٢١٧...... بَابُ إِحْلَالِ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ
صفا اور مروہ کی سعی کرنے کے بعد عمرہ کرنے والا حلال ہو جاتا ہے (تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں)--------------- 492

٢١٨...... بَابُ إِبَاحَةِ وَطْءِ الْمُتَمَتِّعِ النِّسَاءَ مَا بَيْنَ الْإِحْلَالِ مِنَ الْعُمْرَةِ إِلَى الْإِحْرَامِ بِالْحَجِّ ، وَ إِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَرِيْبٌ
حج تمتع کرنے والا شخص عمرے کی ادائیگی کے بعد احرام کھولنے سے لے کر حج کا احرام باندھنے کے دوران بیوی سے ہمبستری کر سکتا ہے اگرچہ عمرے کا احرام کھولنے اور دوبارہ حج کا احرام باندھنے میں چند دن کا وقفہ ہی ہو ----------------- 493

٢١٩...... بَابُ ذَبْحِ الْمُعْتَمِرِ وَ نَحْرِهِ وَ هَدْيِهِ حَيْثُ شَاءَ مِنْ مَكَّةَ
عمرہ کرنے والا شخص مکہ مکرمہ میں جہاں چاہے اپنا قربانی کا جانور ذبح یا اونٹ کو نحر کر سکتا ہے ----------------------- 493

٢٢٠...... بَابُ الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَقْدَمُ مَكَّةَ وَ هِيَ حَائِضٌ
عمرے کا احرام باندھنے والی عورت مکہ مکرمہ میں حیض کی حالت میں پہنچے تو وہ کیا کرے ----------------------- 494

٢٢١...... بَابُ مَقَامِ الْقَارِنِ وَ الْمُفْرِدِ بِالْحَجِّ وَ الْإِحْرَامِ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ
حج قران اور حج مفرد کرنے والے یوم النحر تک حالت احرام ہی میں رہیں گے --------------------------------- 496

٢٢٢...... بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ مَاشِياً مِنْ مَكَّةَ ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عِيْسَى بْنِ سَوَادَةَ
مکہ مکرمہ سے پیدل حج کرنے کی فضیلت، بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو کیونکہ عیسیٰ بن سواد کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے 497

هٰذَا

٢٢٣...... بَابُ عَدَدِ حَجِّ اٰدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ صِفَةُ حَجِّهِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنَ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا

آدم علیہ السلام کے حجوں کی تعداد اور کیفیت کا بیان، بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو کیونکہ قاسم بن عبدالرحمٰن کے بارے میں میرا دل غیر مطمئن ہے ---------- 498

٢٢٤...... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ يَوْمَ السَّابِعِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ مَنَاسِكَهُمْ

لوگوں کو مناسک حج سکھانے کے لیے سات ذوالحجہ کو امام کا خطبہ دینا ---------- 498

٢٢٥...... بَابُ إِهْلَالِ الْمُتَمَتِّعِ بِالْحَجِّ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ مِنْ مَكَّةَ

حج تمتع کرنے والا شخص یوم ترویہ (۸ ذوالحجہ) کو مکہ مکرمہ سے احرام باندھے گا اور تلبیہ پکارے گا ---------- 498

٢٢٦...... بَابُ وَقْتِ الْخُرُوجِ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ مِنْ مَكَّةَ إِلٰى مِنًى

یوم الترویہ (۸ ذوالحجہ) کو مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہونے کے وقت کا بیان ---------- 499

٢٢٧...... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُصَلِّي الْإِمَامُ وَ النَّاسُ بِمِنًى قَبْلَ الْغُدُوِّ إِلٰى عَرَفَةَ

ان نمازوں کی تعداد کا بیان جو امام اور لوگ عرفات روانہ ہونے سے پہلے منیٰ میں ادا کریں گے ---------- 500

٢٢٨...... بَابُ وَقْتِ الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَةَ

منیٰ سے عرفات روانہ ہونے کے وقت کا بیان ---------- 501

٢٢٩...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ الْغُدُوُّ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَاتٍ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ لَا قَبْلَهُ

اس بات کا بیان کہ منیٰ سے عرفات روانہ ہونے کا مسنون طریقہ سورج طلوع ہونے کے بعد روانہ ہونا ہے۔ اس سے پہلے نہیں ---------- 502

٢٣٠...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا اتَّبَعَ خَلِيْلَ اللّٰهِ فِي غَدْوِهِ مِنْ مِنًى حِيْنَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِذْ قَدْ أُمِرَ بِاتِّبَاعِهِ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ وَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَدْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ سے سورج طلوع ہونے کے بعد روانگی میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اتباع کی ہے کیونکہ آپ کو ان کو اتباع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”یہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی، لہٰذا (اے نبی) آپ بھی ان کے طریقے کی پیروی کریں۔“ جناب ابن ابی ملیکہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے سنا ہے ---------- 503

٢٣١...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي سُمِّيَتْ لَهَا عَرَفَةُ عَرَفَةَ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ جِبْرِيْلَ قَدْ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّداً الْمَنَاسِكَ كَمَا أَرٰى إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ

عرفہ کی وجہ تسمیہ کا بیان۔ اور اس دلیل کا بیان کہ جبرائیل علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مناسک حج سکھائے اور مقامات حج دکھائے ہیں جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دکھائے تھے ---------- 504

عربی عنوان	اردو ترجمہ	صفحہ
٢٣٢...... بَابُ ذِكْرِ التَّخْيِيرِ بَيْنَ التَّلْبِيَةِ وَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ فِي الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ	منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ پکارنے یا تکبیر پڑھنے کا اختیار ہے	505
٢٣٣...... بَابُ التَّكْبِيرِ وَ التَّهْلِيلِ وَ التَّلْبِيَةِ فِي الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ	منیٰ سے صبح کے وقت عرفات جاتے وقت اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ اور تلبیہ پڑھنا	505
٢٣٤...... بَابُ ذِكْرِ خُطْبَةِ الْإِمَامِ بِعَرَفَةَ، وَ وَقْتِ الْخُطْبَةِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ	عرفات میں امام کے خطبے اور اس دن خطبے کے وقت کا بیان	506
٢٣٥...... بَابُ صِفَةِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ	عرفہ کے دن خطبہ کی کیفیت کا بیان	507
٢٣٦...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَطَبَ بِعَرَفَةَ رَاكِبًا لَا نَازِلًا بِالْأَرْضِ	اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے عرفات میں اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا تھا، آپ نے سواری سے اتر کر زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ نہیں دیا تھا	507
٢٣٧...... بَابُ قَصْرِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ	عرفہ کے دن مختصر خطبہ دینے کا بیان	509
٢٣٨...... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ بِعَرَفَةَ، وَ الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ لَهُمَا	میدان عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ جمع کر کے پڑھنے کا بیان	510
٢٣٩...... بَابُ تَرْكِ التَّنَفُّلِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِعَرَفَةَ، وَ وَقْتِ الرَّوَاحِ إِلَى الْمَوْقِفِ	میدان عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرتے وقت ان کے درمیان نفل نماز ترک کر دینے کا بیان اور موقف میں جانے کے وقت کا بیان	511
٢٤٠...... بَابُ التَّهْجِيرِ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ، وَ تَرْكِ تَأْخِيرِ الصَّلَاةِ بِهَا	عرفات کے دن نماز جلدی پڑھنے کا بیان، نماز میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے	511
٢٤١...... بَابُ تَعْجِيلِ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ	عرفات کے وقوف میں جلدی کرنے کا بیان	512
٢٤٢...... بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ، وَ الرُّخْصَةِ لِلْحَاجِّ أَنْ يَقِفُوا حَيْثُ شَاءُوا مِنْهُ، وَ جَمِيعُ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ	وقوف عرفات کا بیان، حاجی کے لیے رخصت ہے کہ وہ عرفات میں جہاں چاہے وقوف کر لے کیونکہ سارا عرفات وقوف کی جگہ ہے	513
٢٤٣...... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْوُقُوفِ بِعَرَنَةَ	وادی عرنہ میں ٹھہرنا منع ہے	514
٢٤٤...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْوُقُوفَ بِعَرَفَةَ مِنْ سُنَّةِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمٰنِ وَ أَنَّهُ إِرْثٌ عَنْهُ، وَرِثَهَا أُمَّةُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	اس بات کا بیان کہ وقوف عرفہ ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کی سنت اور وراثت ہے، نبی محمد ﷺ کی امت اس وراثت کی وارث ہے	514

باب	ترجمہ	صفحہ
٢٤٥...... بَابُ ذِكْرِ وَقْتِ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ	عرفات میں وقوف کے وقت کا بیان	516
٢٤٦...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَانَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ لَا غَيْرَهَا	اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان: ''جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھ لی'' سے آپ کی مراد صبح کی نماز ہے، کوئی اور نماز مراد نہیں ہے	517
٢٤٧...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْحَاجَّ إِذَا لَمْ يُدْرِكْ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ فَهُوَ فَائِتُ الْحَجِّ غَيْرُ مُدْرِكِهٖ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ اگر حاجی یوم النحر کی فجر طلوع ہونے تک عرفات نہ پہنچ سکے تو اس کا حج فوت ہو جائے گا، وہ حج کو نہیں پا سکے گا	518
٢٤٨...... بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ عَلَى الرَّوَاحِلِ	سواریوں پر سوار ہو کر وقوف عرفہ کرنے کا بیان	519
٢٤٩...... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ وَ إِبَاحَةِ رَفْعِ إِحْدَى الْيَدَيْنِ إِذَا احْتَاجَ الرَّاكِبُ إِلَى حِفْظِ الْعِنَانِ أَوِ الْخِطَامِ بِإِحْدَى الْيَدَيْنِ	وقوف عرفہ کے دوران دعا کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان اگر سوار نے ایک ہاتھ میں سواری کی نکیل یا مہار پکڑی ہو تو ایک ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بھی جائز ہے	520
٢٥٠...... بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ	میدانِ عرفات میں قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہونا چاہیے	521
٢٥١...... بَابٌ فِيْ فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ مَا يُرْجَى فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْمَغْفِرَةِ	عرفہ کے دن کی فضیلت اور اس دن اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت وبخشش کی امید کا بیان	521
٢٥٢...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ تَقَوِّياً عَلَى الدُّعَاءِ	عرفات کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے تاکہ قوت وطاقت کے ساتھ خوب دعائیں مانگی جا سکیں	522
٢٥٣...... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّلْبِيَةِ بِعَرَفَاتٍ وَ عَلَى الْمَوْقِفِ إِحْيَاءً لِلسُّنَّةِ إِذْ بَعْضُ النَّاسِ قَدْ كَانَ تَرَكَهٗ فِيْ بَعْضِ الْأَزْمَانِ	میدانِ عرفات اور موقف میں تلبیہ پکارنا مستحب ہے تاکہ یہ سنت زندہ رہے کیونکہ کچھ لوگوں نے بعض مخصوص اوقات میں تلبیہ کہنا چھوڑ دیا تھا	523
٢٥٤...... بَابُ إِبَاحَةِ الزِّيَادَةِ عَلَى التَّلْبِيَةِ فِي الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ بِأَنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ	وقوف عرفات میں تلبیہ پکارتے وقت ان الفاظ کا اضافہ کرنا درست ہے: "إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ۔" (بے شک اصل خیر وبھلائی تو آخرت کی خیر وبھلائی ہے)	524
٢٥٥...... بَابُ فَضْلِ حِفْظِ الْبَصَرِ وَ السَّمْعِ وَ اللِّسَانِ يَوْمَ عَرَفَةَ	عرفات کے دن آنکھوں، کانوں اور زبان کی خصوصی حفاظت کرنا	524
٢٥٦...... بَابُ اسْتِحْبَابِ وُقُوْفِ الْبُدْنِ بِالْمَوْقِفِ	عرفات میں سواری کے اونٹوں کو موقف میں رکھنا مستحب	

بِعَرَفَةَ

٢٥٧...... بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ فِي الْمَوْقِفِ مِنَ الرِّيَاءِ وَ السُّمْعَةِ فِي الْحَجِّ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

٢٥٨...... بَابُ وَقْتِ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ خِلَافَ سُنَّةِ أَهْلِ الْكُفْرِ وَ الْأَوْثَانِ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

٢٥٩...... بَابُ تَبَاهِي اللّٰهِ أَهْلَ السَّمَاءِ بِأَهْلِ عَرَفَاتٍ

٢٦٠...... بَابُ ذِكْرِ الدُّعَاءِ عَلَى الْمَوْقِفِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

٢٦١...... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا سُمِّيَتْ عَرَفَةُ عَرَفَةَ

٢٦٢...... بَابُ صِفَةِ السَّيْرِ فِي الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ، وَالْأَمْرِ بِالسَّكِينَةِ فِي السَّيْرِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

٢٦٣...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ إِيجَافَ الْخَيْلِ وَ الْإِبِلِ وَ الْإِيضَاعَ فِي السَّيْرِ فِي الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ لَيْسَ الْبِرُّ، وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْبِرَّ السَّكِينَةُ فِي السَّيْرِ بِمِثْلِ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ أَنَّهَا لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

٢٦٤...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَى أَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا فِي السَّكِينَةِ فِي السَّيْرِ فِي الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

٢٦٥...... بَابُ ذِكْرِ الدُّعَاءِ وَ الذِّكْرِ وَ التَّهْلِيلِ فِي السَّيْرِ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى مُزْدَلِفَةَ

٢٦٦...... بَابُ إِبَاحَةِ النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَ جَمْعٍ لِلْحَاجَةِ تَبْدُو لِلْمَرْءِ

ہے ---------- 526

میدان عرفات میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا کہ وہ حج میں ریاکاری اور شہرت سے محفوظ فرمائے (اگر یہ حدیث ثابت ہو) --- 526

جاہلیت میں اہل کفر اور بت پرستوں کے عرفات سے لوٹنے کے وقت کے برخلاف مسلمانوں کی روانگی کے وقت کا بیان -- 527

اللہ تعالیٰ عرفات کے حاجیوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتے ہیں ---------- 528

عرفات کی شام کو میدان عرفات میں خصوصی دعا کا بیان، بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو ---------- 529

عرفہ کی وجہ تسمیہ کا بیان ---------- 530

عرفات سے منیٰ جاتے وقت چلنے کی کیفیت کا بیان۔اس وقت آرام اور سکون کے ساتھ چلنے کا حکم ہے لیکن اس حدیث کے الفاظ عام ہیں اور ان سے مراد خاص ہے ---------- 531

اس بات کا بیان کہ عرفات سے واپسی پر اونٹوں، گھوڑوں اور دیگر سواریوں کو دوڑانا اور تیز بھگانا کوئی نیکی نہیں بلکہ سکون واطمینان سے چلنا نیکی ہے۔لیکن اس حدیث کے الفاظ بھی گزشتہ حدیث کی طرح عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے ---------- 531

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عرفات سے واپسی پر آرام وسکون سے چلنے کا حکم جس حدیث میں ہے اس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے ---------- 532

عرفات سے مزدلفہ جاتے ہوئے دعا مانگنے، ذکر الٰہی اور لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنے کا بیان ---------- 533

عرفات اور مزدلفہ کے درمیان بوقت ضرورت ٹھہر ناجائز ہے ---------- 534

٢٦٧...... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ
مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کرنے کا بیان ---------- 535

٢٦٨...... بَابُ تَرْكِ التَّطَوُّعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ مَعَ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلَاةَ الْمُسَافِرِ لَا صَلَاةَ الْمُقِيمِ
جب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا کریں گے تو ان کے درمیان کوئی نفل یا سنت نہیں پڑھیں گے اور اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں مسافر والی نماز پڑھی تھی، مقیم والی نہیں ---------- 535

٢٦٩...... بَابُ الْأَذَانِ لِلْمَغْرِبِ، وَ الْإِقَامَةِ لِلْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ أَذَانٍ، إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ، خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا فِي وَقْتِ الْآخِرَةِ مِنْهُمَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِإِقَامَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ أَذَانٍ
جب مزدلفہ میں نماز مغرب اور عشاء کو جمع کریں گے تو مغرب کے لیے اذان اور اقامت جبکہ عشاء کے لیے صرف اقامت کہیں گے۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ جب دو نمازوں کو دوسری نماز کے وقت میں جمع کیا جائے تو دونوں کے لیے صرف اقامت کہی جائے گی اور اذان نہیں دی جائے گی ------- 536

٢٧٠...... بَابُ إِبَاحَةِ الْفَصْلِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِفِعْلٍ لَيْسَ مِنْ عَمَلِ الصَّلَاةِ
جب نماز مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا کیا جائے تو ان دونوں کے درمیان نماز کے علاوہ کوئی حاجت وضرورت پوری کر کے وقفہ کرنا جائز ہے ---------- 537

٢٧١...... بَابُ إِبَاحَةِ الْأَكْلِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ، فَإِنِّي لَا أَقِفُ عَلَى سَمَاعِ أَبِي إِسْحَاقَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ
جب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کریں گے تو ان کے درمیان کھانا کھانا جائز ہے، بشرطیکہ یہ روایت ثابت ہو، کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ ابو اسحاق نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن یزید سے سنی ہے یا نہیں؟ ---------- 538

٢٧٢...... بَابُ الْبَيْتُوتَةِ بِالْمُزْدَلِفَةِ لَيْلَةَ النَّحْرِ
(دس ذوالحجہ) قربانی کی رات مزدلفہ میں گزارنے کا بیان 539

٢٧٣...... بَابُ التَّغْلِيسِ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ
مزدلفہ میں دس ذو الحجہ کو نماز فجر اندھیرے میں ادا کرنے کا بیان ---------- 540

٢٧٤...... بَابُ الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ
مزدلفہ میں فجر کی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہنے کا بیان ---------- 540

٢٧٥...... بَابُ الْوُقُوفِ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ الدُّعَاءِ وَ الذِّكْرِ وَ التَّهْلِيلِ وَ التَّمْجِيدِ وَ التَّعْظِيمِ لِلّٰهِ فِي ذٰلِكَ الْمَوْقِفِ
مشعر حرام کے پاس ٹھہر کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنا، اس کا ذکر کرنا اور لا الٰہ الا اللہ پڑھنا، اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور اس کی عظمت کو بیان کرنا ---------- 541

نمبر	باب	عنوان	صفحہ
٢٧٦	بَابُ إِبَاحَةِ الْوُقُوفِ حَيْثُ شَاءَ الْحَاجُّ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِذْ جَمِيعُ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ	حاجی مزدلفہ میں جہاں چاہے وقوف کرسکتا ہے کیونکہ مزدلفہ سارے کا سارا موقف ہے	542
٢٧٧	بَابُ الدَّفْعِ مِنَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَمُخَالَفَةِ أَهْلِ الشِّرْكِ وَالْأَوْثَانِ فِي دَفْعِهِمْ مِنْهُ	مشعرحرام سے واپس لوٹنا اور واپسی میں مشرکین اور بت پرستوں کے طریقے کی مخالفت کرنا	543
٢٧٨	بَابُ صِفَةِ السَّيْرِ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ	مزدلفہ سے منیٰ کی طرف چلنے کی کیفیت کا بیان، اس سلسلے میں عام الفاظ کا بیان جن سے مراد خاص ہے	543
٢٧٩	بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَارَ فِي الْإِفَاضَةِ وَمِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى عَلَى السَّكِينَةِ خَلَا بَطْنِ وَادِي مُحَسِّرٍ، فَإِنَّهُ أَوْضَعَ فِيهِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ مزدلفہ سے منیٰ واپسی پر سکون وآرام سے چلے تھے سوائے وادی محسر کے، آپ نے وہاں پر اونٹنی تیز چلائی تھی	543
٢٨٠	بَابُ بَدْءِ الْإِيضَاعِ كَانَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ	تیز چلنے کی ابتدا وادی محسر میں ہوئی تھی	544
٢٨١	بَابُ ذِكْرِ الطَّرِيقِ الَّذِي يُسْلَكُ فِيهِ مِنَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ إِلَى الْجَمْرَةِ	مشعرحرام سے جمرے کی طرف آتے ہوئے کونسا راستہ اختیار کرنا چاہیے	545
٢٨٢	بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ	عشرۂ ذوالحجہ میں نیک اعمال کی فضیلت کا بیان	545
٢٨٣	بَابُ فَضْلِ يَوْمِ النَّحْرِ	یوم النحر (۱۰ ذوالحجہ) کی فضیلت کا بیان	546
٢٨٤	بَابُ الْتِقَاطِ الْحَصَى لِرَمْيِ الْجِمَارِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ، وَالْبَيَانِ أَنَّ كَسْرَ الْحِجَارَةِ لِحَصَى الْجِمَارِ بِدْعَةٌ. لِمَا فِيهِ مِنْ إِيذَاءِ النَّاسِ وَإِتْعَابِ أَبْدَانِ مَنْ يَتَكَلَّفُ كَسْرَ الْحِجَارَةِ تَوَهُّمًا أَنَّهُ سُنَّةٌ	جمرات پر رمی کرنے کے لیے کنکریاں مزدلفہ ہی سے چننے کا بیان اور اس بات کا بیان کہ پتھر توڑ کر کنکریاں بنانا بدعت ہے کیونکہ اسے سنت سمجھ کر پتھر توڑنے والا لوگوں کو تکلیف دیتا ہے اور اپنے آپ کو تھکاتا ہے	547
٢٨٥	بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَقْدِيمِ النِّسَاءِ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى بِاللَّيْلِ	عورتوں کو مزدلفہ سے رات کے وقت منیٰ بھیجنے کی رخصت ہے	548
٢٨٦	بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَقْدِيمِ الضُّعَفَاءِ مِنَ الرِّجَالِ وَالْوِلْدَانِ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى بِاللَّيْلِ	کمزور افراد اور بچوں کو مزدلفہ سے رات ہی کے وقت منیٰ بھیجنے کی رخصت ہے	548
٢٨٧	بَابُ إِبَاحَةِ تَقْدِيمِ الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى بِاللَّيْلِ	مزدلفہ سے سامان رات کے وقت منیٰ بھیجنا جائز ہے	549

٢٨٨...... بَابُ قَدْرِ الْحَصَى الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجِمَارُ — جمرات پر کتنی بڑی کنکری مارنی چاہیے ---------------- 550

٢٨٩...... بَابُ وَقْتِ رَمْيِ الْجِمَارِ يَوْمَ النَّحْرِ — دس ذوالحجہ کے دن کنکریاں مارنے کا وقت ------------ 552

٢٩٠...... بَابُ إِبَاحَةِ رَمْيِ الْجِمَارِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِباً — دس ذوالحجہ کو سوار ہو کر کنکریاں مارنا جائز ہے ----------- 552

٢٩١...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ النَّاسِ وَ طَرْدِهِمْ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ — جمرات کو کنکریاں مارتے وقت لوگوں کو مارنا اوار دھکے دینا منع ہے -- 553

٢٩٢...... بَابُ ذِكْرِ الْمَوْقِفِ الَّذِيْ يُرْمٰى مِنْهُ الْجِمَارُ — اس جگہ کا بیان جہاں کھڑے ہو کر کنکریاں ماری جائیں گی 553

٢٩٣...... بَابُ اسْتِقْبَالِ الْجَمْرَةِ عِنْدَ رَمْيِهَا وَ الْوُقُوْفِ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ — جمرات پر کنکریاں مارتے وقت چہرہ جمرے کی طرف ہونا چاہیے اور بیت اللہ شریف کو بائیں طرف کر کے کھڑے ہونے کا بیان - 554

٢٩٤...... بَابُ التَّكْبِيْرِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ يَرْمِيْهَا لِلْجِمَارِ — جمرات پر ہر کنکری پھینکتے وقت اللہ اکبر پڑھنا ---------- 555

٢٩٥...... بَابُ الذِّكْرِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ — جمرات پر کنکریاں مارتے وقت اللہ تعالی کا ذکر کرنا ------ 555

٢٩٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ وَ الضُّعَفَاءِ الَّذِيْنَ رُخِّصَ لَهُمْ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فِيْ رَمْيِ الْجِمَارِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ — جن عورتوں اور کمزور افراد کو رات کے وقت مزدلفہ سے منٰی جانے کی رخصت دی گئی ہے انھیں سورج طلوع ہونے سے پہلے رمی کرنے کی رخصت ہے ------------------------- 556

٢٩٧...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ اللَّوَاتِيْ رُخِّصَ لَهُنَّ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فِيْ رَمْيِ الْجِمَارِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ — جن عورتوں کو مزدلفہ سے رات کے وقت منٰی آنے کی رخصت ہے وہ طلوع فجر سے پہلے جمرے کو کنکریاں بھی مار سکتی ہیں --- 557

٢٩٨...... بَابُ قَطْعِ التَّلْبِيَةِ إِذَا رَمَى الْحَاجُّ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ — جب حاجی ١٠ ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ پر رمی کرلے تو تلبیہ بند کر دے ------------------------------------ 559

٢٩٩...... بَابُ تَرْكِ الْوُقُوْفِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ بَعْدَ رَمْيِهَا يَوْمَ النَّحْرِ — ١٠ ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ پر رمی کرنے کے بعد جمرے کے پاس ٹھہرنا نہیں چاہیے ------------------------------------ 561

٣٠...... بَابُ الرُّجُوْعِ مِنَ الْجَمْرَةِ إِلٰى مِنًى بَعْدَ — جمرہ عقبہ پر رمی کرنے کے بعد قربانی کرنے کے لیے واپس منٰی

رَمْيِ الْجَمْرَةِ لِلنَّحْرِ وَ الذَّبْحِ — جانے کا بیان ---------- 562

٣٠١..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النَّحْرِ وَ الذَّبْحِ أَيْنَ شَاءَ الْمَرْءُ مِنْ مِنًى — حاجی منیٰ میں جہاں چاہے قربانی کرسکتا ہے ---------- 562

٣٠٢..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ احْتِضَارِ الْمَنَازِلِ بِمِنًى إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ ، فَإِنِّي لَسْتُ أَعْرِفُ مُسَيْكَةَ بِعَدَالَةٍ وَ لَا جَرْحٍ ، وَ لَسْتُ أَحْفَظُ لَهَا رَاوِيًا إِلَّا ابْنَتَهَا — منیٰ میں مستقل رہائش گاہ بنانے کی ممانعت کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو۔ کیونکہ مسیکہ کی جرح وتعدیل کا علم نہیں اور اس سے صرف اس کی بیٹی ہی روایت کرتی ہے ---------- 564

٣٠٣..... بَابُ اسْتِحْبَابِ ذَبْحِ الْإِنْسَانِ وَ نَحْرِ نَسِيكِهِ بِيَدِهِ ، مَعَ إِبَاحَةِ دَفْعِ نَسِيكِهِ إِلَى غَيْرِهِ لِيَذْبَحَهَا أَوْ يَنْحَرَهَا — انسان کا اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح یا نحر کرنا مستحب ہے اور کسی دوسرے شخص کو بھی ذبح کرنے یا نحر کرنے کے لیے دے سکتا ہے ---------- 564

٣٠٤..... بَابُ نَحْرِ الْبُدْنِ قِيَاماً مَعْقُولَةً ضِدَّ قَوْلِ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ وَ جَهِلَ السُّنَّةَ وَ سَمَّى السُّنَّةَ بِدْعَةً بِجَهْلِهِ بِالسُّنَّةِ — اونٹ کو کھڑا کر کے ٹانگ باندھ کر نحر کرنے کا بیان ان علماء کے موقف کے برخلاف جس نے اس طریقے کو ناپسند کیا ہے اور سنت نبوی ﷺ سے ناواقفیت کی وجہ سے اسے بدعت قرار دے دیا ہے ---------- 565

٣٠٥..... بَابُ التَّسْمِيَةِ وَ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الذَّبْحِ وَ النَّحْرِ — جانور کو ذبح یا نحر کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا ---------- 566

٣٠٦..... بَابُ إِبَاحَةِ الْهَدْيِ مِنَ الذُّكْرَانِ وَ الْإِنَاثِ جَمِيعاً — حج کی قربانی میں نر اور مادہ جانور دونوں قربان کرنا جائز ہے 567

٣٠٧..... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِهْدَاءِ مَا قَدْ غَنِمَ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الشِّرْكِ وَ الْأَوْثَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ مِنْهُ مُغَايَظَةً لَهُمْ — اہل حرب مشرکین اور بت پرستوں سے حاصل ہونے والے مال غنیمت میں سے جانور قربانی کے لیے مکہ مکرمہ بھیجنا مستحب ہے تاکہ اس سے مشرکین کو غصہ اور رنج دلایا جائے ---------- 568

٣٠٨..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَوْجِيهِ الذَّبِيحَةِ لِلْقِبْلَةِ ، وَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الذَّبْحِ — قربانی کرتے وقت جانور کو قبلہ رخ کرنا اور دعا پڑھنا مستحب ہے ---------- 569

٣٠٩..... بَابُ إِبَاحَةِ اشْتِرَاكِ النَّفَرِ فِي الْبُدْنَةِ وَ الْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ ، وَ إِنْ كَانَ مَنْ يَشْتَرِكُ فِي الْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ أَوِ الْبَدَنَةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى لَيْسُوا — ایک اونٹ یا گائے کی قربانی میں کئی افراد شریک ہو سکتے ہیں اگرچہ یہ شریک ہونے والے مختلف قبائل سے تعلق رکھتے ہوں اور ایک ہی خاندان کے افراد نہ ہوں۔ اس دلیل کے بیان کے

مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ وَاحِدٍ ، مَعَ الدَّلِيْلِ أَنَّ سُبْعَ بَدَنَةٍ وَ سُبْعَ بَقَرَةٍ تَقُوْمُ مَقَامَ شَاةٍ فِي الْهَدْيِ

٣١٠...... بَابُ إِبَاحَةِ اشْتِرَاكِ سَبْعَةٍ مِنَ الْمُتَمَتِّعِيْنَ فِي الْبُدْنَةِ الْوَاحِدَةِ وَ الْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ سُبْعَ بُدْنَةٍ وَ سُبْعَ بَقَرَةٍ مِمَّا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْجَبَ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ إِذَا وَجَدَهٗ

٣١١...... بَابُ اشْتِرَاكِ النِّسَاءِ الْمُتَمَتِّعَاتِ فِي الْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ

٣١٢...... بَابُ إِجَازَةِ الذَّبْحِ وَ النَّحْرِ عَنِ الْمُتَمَتِّعَةِ بِغَيْرِ أَمْرِهَا وَ عِلْمِهَا

٣١٣...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اسْمَ الضَّحِيَّةِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْهَدْيِ الْوَاجِبِ إِذْ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهٖ كُنَّ مُتَمَتِّعَاتٍ خَلَا عَائِشَةَ الَّتِيْ صَارَتْ قَارِنَةً لِإِدْخَالِهَا الْحَجَّ عَلَى الْعُمْرَةِ لَمَّا لَمْ يُمْكِنْهَا الطَّوَافُ وَ السَّعْيُ لِعِلَّةِ الْحَيْضَةِ الَّتِيْ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَطُوْفَ وَ تَسْعٰى لِعُمْرَتِهَا

٣١٤...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنْ لَا حَظْرَ فِيْ أَخْبَارِ جَابِرٍ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُدْنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ أَنْ لَا تُجْزِيءُ الْبُدْنَةُ عَنْ أَكْثَرِ مِنْ سَبْعَةٍ . وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَذْكُرُ عَدَدَ الشَّيْءِ لَا تُرِيْدُ نَفْياً لِمَا زَادَ عَنْ ذٰلِكَ

ساتھ کہ ایک اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ قربانی میں ایک بکری کے برابر ہے ---------- 570

حج تمتع کرنے والے سات حاجی ایک اونٹ یا ایک گائے کی قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اونٹ یا گائے کے ساتویں حصے میں شریک ہونا حاجیوں کے لیے آسانی اور سہولت کا باعث ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حج تمتع کرنے والے حاجی پر میسر قربانی ادا کرنے کا حکم واجب کیا ہے -- 571

حج تمتع کرنے والی عورتیں بھی ایک گائے کی قربانی میں شریک ہو سکتی ہیں ---------- 572

حج تمتع کرنے والی عورت کے حکم کے بغیر اور اس کو بتائے بغیر اس کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے ---------- 572

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اضحیہ (قربانی) کا لفظ واجب ھدی (قربانی) پر بولا جاتا ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات نے حج تمتع کیا تھا، سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جنھوں نے حج قران کیا تھا کیونکہ انھوں نے عمرے کی بجائے حج کا احرام باندھ لیا تھا کیونکہ حیض کی وجہ سے وہ عمرے کا طواف اور سعی نہیں کر سکی تھیں۔ (اس طرح تمام ازواج کے لیے ھدی لازم تھی، لیکن حدیث میں لفظ ضحیٰ آیا ہے (کہ آپ نے سب ازواج کی طرف سے قربانی کی) ---------- 573

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس روایت ''ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات افراد کی طرف سے ایک اونٹ نحر کیا'' میں ایک اونٹ کی قربانی میں سات سے زیادہ افراد کی شرکت کی ممانعت نہیں ہے۔ یہ مسئلہ اسی قسم سے ہے جسے میں اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر ذکر کر چکا ہوں کہ عرب لوگ کبھی کسی چیز کا ایک عدد ذکر کرتے ہیں لیکن اس عدد سے زائد کی

الْعَدَدِ
نفی مراد نہیں لیتے ---------------------------- 574

۳۱۵...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمُغَالَاةِ بِثَمَنِ الْهَدْيِ وَ كَرَائِمِهِ إِنْ كَانَ شَهْمُ بْنُ الْجَارُوْدِ مِمَّنْ يَجُوْزُ الْإِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهِ . وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِىْ قَالَ الْمُطَّلِبِیُّ
زیادہ قیمتی اور اعلیٰ جانور قربانی کرنا مستحب ہے بشرطیکہ شہم بن جارود کی حدیث سے دلیل لینا جائز ہو۔ اور یہ مسئلہ امام مطلبی کے موقف کے مطابق ہے ---------------------------- 577

۳۱۶...... بَابُ ذِكْرِ الْعُيُوْبِ الَّتِىْ تَكُوْنُ فِى الْأَنْعَامِ فَلَا تُجْزِیءُ هَدْياً وَ لَا ضَحَايَا إِذَا كَانَ بِهَا بَعْضُ تِلْكَ الْعُيُوْبِ
جانوروں کے ان عیوب کا بیان جن کی وجہ سے ان کی قربانی کرنا یا مکہ مکرمہ میں قربانی کے لیے بھیجنا درست نہیں ہے ------ 579

۳۱۷...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ ذَبْحِ الْعَضْبَاءِ فِى الْهَدْيِ وَ الْأَضَاحِى زَجْرَ اِخْتِيَارِ أَنَّ صَحِيْحَ الْقَرْنِ وَ الْأُذُنِ أَفْضَلُ مِنَ الْعَضْبَاءِ لَا أَنَّ الْعَضْبَاءَ غَيْرُ مُجْزِيَةٍ ، إِذِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَعْلَمَ أَنَّ أَرْبَعاً لَا تُجْزِیءُ دَلَّهُمْ بِهٰذَا الْقَوْلِ أَنَّ مَا سِوٰى ذٰلِكَ الْأَرْبَعِ جَائِزٌ
حج کی قربانی اور عید کی قربانی پر کٹے کان والا جانور ذبح کرنے کی ممانعت صرف اس لیے ہے کہ صحیح سلامت کان اور سینگ والا جانور ذبح کرنا افضل واعلیٰ ہے یہ مطلب نہیں کہ کٹے کان اور ٹوٹے سینگ والا جانور قربان کرنا جائز نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جب بتادیا کہ چار قسم کے جانوروں کی قربانی کرنا جائز نہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے علاوہ جانوروں کی قربانی کرنا جائز ہے ---------------------------------- 580

۳۱۸...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ ذَاتِ النَّقْصِ فِى الْعُيُوْنِ وَ الْآذَانِ فِى الْهَدْيِ وَالضَّحَايَا نَهْیُ نُدْبٍ وَ إِرْشَادٍ ، إِذْ صَحِيْحُ الْعَيْنَيْنِ وَ الْأُذُنَيْنِ أَفْضَلُ لَا أَنَّ النَّقْصَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَوَرٌ بَيِّنٌ غَيْرُ مُجْزِیءٍ وَ لَا أَنَّ نَاقِصَ الْأُذُنَيْنِ غَيْرُ مُجْزِیءٍ
حج اور عید کی قربانی میں آنکھوں اور کانوں میں نقص والے جانور ذبح نہ کرنا نہی تنزیہی ہے کہ ایسے جانور ذبح نہ کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ صحیح سلامت آنکھوں اور کانوں والا جانور ذبح کرنا افضل ہے، یہ مطلب نہیں کہ آنکھ اور کان میں (معمولی) نقص والا جانور بھی قربان کرنا منع ہے ---------------------------- 580

۳۱۹...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِىْ ذَبْحِ الْجَذْعَةِ مِنَ الضَّأْنِ فِى الْهَدْيِ وَ الضَّحَايَا بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ
بھیڑ کا ایک سالہ بچہ قربان کیا جاسکتا ہے حج اور عید کی قربانی میں۔ اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان -------- 582

۳۲۰...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِى اقْتِطَاعِ لُحُوْمِ الْهَدْيِ بِإِذْنِ صَاحِبِهَا
حج کی قربانی کا گوشت اس کے مالک کی اجازت سے کاٹ لینا درست ہے ---------------------------- 583

۳۲۱...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْجَذْعَةَ إِنَّمَا تُجْزِيءُ عِنْدَ الْأَعْسَارِ مِنَ الْمُسِنِّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بھیڑ کا ایک سالہ بچہ دوندا بکرا وغیرہ نہ ملنے کی صورت میں کفائت کر جائے گا ---------------- 583

۳۲۲...... بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدْيِ ، وَ جُلُوْدِهَا ، وَ جَلَالِ الْبُدْنِ ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ حج کی قربانی کا گوشت، اس کا چمڑا اور جھول سب کچھ صدقہ کرنے کا بیان ----------- 584

۳۲۳...... بَابُ قَسْمِ لُحُوْمِ الْهَدْيِ وَ جُلُوْدِهِ وَ جِلَالِهِ فِي الْمَسَاكِيْنِ

حج کی قربانی کا گوشت، ان کے چمڑے اور جھولیں مساکین میں صدقہ کرنے کا بیان --------------------------- 584

۳۲۴...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اسْمَ الْكُلِّ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْبَعْضِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ : أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا أَيْ خَلَا مَا أَمَرَ مِنْ كُلِّ بُدْنِهِ بِبِضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَحَسَيَا مِنَ الْمَرَقِ وَ أَكَلَا مِنَ اللَّحْمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کل کا اطلاق بعض پر بھی ہوتا ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی قربانی کے اونٹوں کا سارا گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا'' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ اس گوشت کے علاوہ تقسیم کردیں جو آپ نے ہر اونٹ سے کچھ گوشت لے کر پکانے کا حکم دیا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا شوربہ پیا تھا اور گوشت نوش فرمایا تھا--------- 585

۳۲۵...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِعْطَاءِ الْجَازِرِ أَجْرَهُ مِنَ الْهَدْيِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

قصاب کو قربانی کے جانور میں سے اجرت نہ دینے کا بیان، اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان ------------ 586

۳۲۶...... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا زَجَرَ عَنْ إِعْطَاءِ الْجَازِرِ مِنْ لُحُوْمِ هَدْيِهِ عَلَى جِزَارَتِهَا شَيْئاً ، لَا أَنْ يَتَصَدَّقَ مِنْ لُحُوْمِهَا عَلَى الْجَازِرِ ، لَوْ كَانَ الْجَازِرُ مِسْكِيْناً

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاب کو اس کی اجرت میں قربانی کا گوشت دینے سے منع کیا ہے لیکن اگر قصاب مسکین وغریب ہو تو اس کو بطور صدقہ گوشت دینا منع نہیں ہے ---------- 586

۳۲۷...... بَابُ الْأَكْلِ مِنْ لَحْمِ الْهَدْيِ إِذَا كَانَ تَطَوُّعاً

حج کی قربانی میں سے گوشت کھانے کا بیان جبکہ وہ نفلی قربانی ہو--- 587

۳۲۸...... بَابُ الْهَدْيِ يَضِلُّ فَيَنْحَرُ مَكَانَهُ آخَرَ ، ثُمَّ يُوْجَدُ الْأَوَّلُ

حج کی قربانی کا جانور گم ہو جائے، پھر اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرنے کے بعد وہ بھی مل جائے تو اس کا کیا کیا جائے --- 589

۳۲۹...... بَابُ صِيَامِ الْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْهَدْىَ

حج تمتع کرنے والے کوقربانی کا جانور نہ ملے تو وہ روزے رکھے گا 590

۳۳۰...... بَابُ حَلْقِ الرَّأْسِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ النَّحْرِ أَوِ الذَّبْحِ ، وَ اسْتِحْبَابِ التَّيَامُنِ فِي الْحَلْقِ ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ شَعْرَ بَنِيْ اٰدَمَ لَيْسَ بِنَجِسٍ بَعْدَ الْحَلْقِ أَوِ التَّقْصِيْرِ

اونٹ نحر کرنے یا کوئی دوسرا جانور ذبح کرنے کے بعد سرمنڈوانے کا بیان اور سرمنڈواتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا مستحب ہے۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ سرمنڈوانے یا بال کتروانے کے بعد انسان کے بال نجس نہیں ہوتے ----- 592

۳۳۱...... بَابُ فَضْلِ الْحَلْقِ فِي الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ وَاخْتِيَارِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيْرِ ، وَ إِنْ كَانَ التَّقْصِيْرُ جَائِزاً

حج اور عمرے میں سرمنڈوانا افضل ہے اگرچہ بال کتروانا بھی جائز ہے -- 593

۳۳۲...... بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ حَلَقَ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ حَجَّتِهِ

حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کے جن صاحب نے بال مونڈھے ان کا نام -- 593

۳۳۳...... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْلِيْمِ الْأَظْفَارِ مَعَ حَلْقِ الرَّأْسِ

سر کے بال منڈوانے کے ساتھ ناخن ترشوانا بھی مستحب ہے -- 594

۳۳٤...... بَابُ إِبَاحَةِ التَّطَيُّبِ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الْحَلْقِ وَ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ ، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ التَّطَيُّبَ مَحْظُوْرٌ حَتّٰى يَزُوْرَ الْبَيْتَ

۱۰ ذوالحجہ یوم النحر کو سرمنڈوانے کے بعد اور طواف افاضہ کرنے سے پہلے خوشبو لگانا جائز ہے۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ طواف افاضہ سے پہلے خوشبو لگانا منع ہے ---- 596

۳۳۵...... بَابُ إِبَاحَةِ التَّطَيُّبِ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ بِالطِّيْبِ الَّذِيْ فِيْهِ مِسْكٌ

یوم النحر دس ذوالحجہ کو طواف زیارت سے پہلے کستوری والی خوشبو لگانا جائز ہے -- 596

۳۳٦...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْسُكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا فِيْ حَيْضِهَا خَلَا الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَ الصَّلَاةِ

حائضہ عورت کو رخصت ہے کہ وہ بیت اللہ کے طواف اور نماز کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرسکتی ہے----------------- 597

۳۳۷...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِصْطِيَادِ وَ جَمِيْعِ مَا حُرِّمَ عَلَى الْمُحْرِمِ بَعْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ

یوم النحر دس ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ پر رمی کرنے کے بعد طواف زیارت سے پہلے شکار کرنا اور جو چیزیں محرم کے لیے حرام تھیں وہ سب جائز ہو جاتی ہیں -- 597

۳۳۸...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ التَّطَيُّبَ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَ النَّحْرِ وَ الذَّبْحِ وَ الْحِلَاقِ إِنَّمَا هُوَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ رمی کرنے ،قربانی کرنے اور سرمنڈوانے کے بعد بعض علماء کے نزدیک طواف زیارت سے

مُبَاحٌ عِنْدَ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ لِمَنْ قَدْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ دُوْنَ مَنْ لَّمْ يَطُفْ بِالْبَيْتِ قَبْلَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

پہلے خوشبو لگانا صرف اس شخص کے لیے جائز ہے جو وقوف عرفہ سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر چکا ہو جس نے وقوف عرفہ سے پہلے طواف نہ کیا ہو وہ خوشبو نہیں لگا سکتا ---------- 599

۳۳۹...... بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ اسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُبَادَرَةً بِقَضَاءِ الْوَاجِبِ عَنِ الطَّوَافِ الَّذِيْ بِهِ يَتِمُّ حَجُّ الْحَاجِّ خَوْفَ أَنْ يُّعْرَضَ لِلْمَرْءِ مَالَا يُمْكِنُهُ طَوَافُ الزِّيَارَةِ مَعَهُ، وَإِنْ كَانَ تَأْخِيْرُ الْإِفَاضَةِ عَنْ يَوْمِ النَّحْرِ جَائِزًا

نبی ﷺ کی سنت کی تعمیل میں طواف زیارت یوم النحر ۱۰ ذوالحجہ ہی کو کرنا مستحب ہے۔ چونکہ طواف زیارت واجب ہے اور اسی کے ساتھ حاجی کا حج مکمل ہوتا ہے اس لیے اسے ادا کرنے میں جلدی کرنی چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی رکاوٹ کے پیش آجانے سے حاجی طواف زیارت ہی نہ کر سکے اگرچہ طواف زیارت ۱۰ ذوالحجہ سے مؤخر کرنا جائز ہے ---------- 601

۳۴۰...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ وَطْئً يَحِلُّ بَعْدَ رَكْعَتَيْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ، وَإِنْ كَانَ الطَّائِفُ بِمَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى مِنًى

اس بات کی دلیل کا بیان کہ طواف زیارت کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد حاجی کے لیے اپنی بیوی سے ہمبستری کرنا حلال ہو جاتا ہے اگرچہ حاجی طواف کرنے کے بعد مکہ مکرمہ میں ہی ہو اور ابھی منیٰ واپس نہ لوٹا ہو ---------- 602

۳۴۱...... بَابُ تَرْكِ الرَّمَلِ فِيْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ لِلْقَارِنِ وَحُكْمِ الْمُفْرِدِ فِيْ هٰذَا كَحُكْمِ الْقَارِنِ

حج قران کرنے والا طواف زیارت میں رمل نہیں کرے گا۔ حج افراد کرنے والے کا حکم بھی یہی ہے ---------- 603

۳۴۲...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ

طواف زیارت سے فارغ ہونے پر آب زمزم پینا مستحب ہے ---------- 603

۳۴۳...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِسْتِقَاءِ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ عَمَلٌ صَالِحٌ، وَأَعْلَمَ أَنْ لَّوْلَا أَنْ يَّغْلِبَ الْمُسْتَقِيْ مِنْهَا عَلَى الْاِسْتِقَاءِ لَنَزَعَ مَعَهُمْ

آب زمزم کنویں سے نکال کر لوگوں کو پلانا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ یہ نیک عمل ہے۔ اور آپ نے یہ بھی بتایا ہے کہ اگر زمزم پلانے والوں کی تکلیف کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں بھی ان کے ساتھ کنویں سے ڈول کھینچتا ---------- 605

۳۴۴...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْ نَبِيْذِ السِّقَايَةِ إِذَا لَمْ يَكُنِ النَّبِيْذُ مُسْكِرًا

نبیذ کی سبیل سے نبیذ پینا مستحب ہے جبکہ نبیذ نشہ آور نہ ہو - 606

۳۴۵...... بَابُ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَعَ طَوَافِ الزِّيَارَةِ لِلْمُتَمَتِّعِ

حج تمتع کرنے والا طواف زیارت کے ساتھ صفا اور مروہ کی سعی بھی کرے گا ---------- 607

٣٤٦...... بَابُ تَرْكِ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ مَعَ طَوَافِ الزِّيَارَةِ لِلْمُفْرِدِ وَ الْقَارِنِ
حج مفرد اور حج قران کرنے والا طواف زیارت کے ساتھ صفا مروہ کی سعی نہیں کرے گا ---------------------------- 608

٣٤٧...... بَابُ ذِكْرِ مَنْ قَدَّمَ نُسُكاً قَبْلَ نُسُكٍ جَاهِلًا بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصِّي وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنْ لَا فِدْيَةَ لَهُ
جو شخص لاعلمی میں حج کے مناسک آگے پیچھے کر لے اس بارے میں حدیث مختصر ذکر کی گئی ہے تفصیلی نہیں اور اس حدیث میں یہ دلیل بھی ہے کہ حج کے اعمال آگے پیچھے کرنے والے پر کوئی فدیہ نہیں ہے ------------------------------------ 608

٣٤٨...... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الظُّهْرِ
قربانی والے دن منیٰ میں ظہر کی نماز کے بعد امام کا خطبہ دینا 610

٣٤٩...... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ عَلَى الرَّاحِلَةِ
امام کا سواری پر (اونٹ پر) سوار ہو کر خطبہ دینا -------- 611

٣٥٠...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجِمَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الزِّيَارَةِ
قربانی والے دن طواف زیارت کے بعد حاجی کو جماع کرنے کی رخصت ہے ------------------------------------ 611

٣٥١...... بَابُ ذِكْرِ النَّاسِيْ بَعْضَ نُسُكِهِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَذْكُرُهُ
قربانی والے دن حاجی کچھ مناسک حج بھول جائے تو پھر اسے یاد آ جائے تو وہ کیا کرے ---------------------------- 612

٣٥٢...... بَابُ الْبَيْتُوْتَةِ بِمِنًى لَيَالِيَ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ
ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنے کا بیان ---------- 613

٣٥٣...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ لِآلِ الْعَبَّاسِ بِمَكَّةَ أَيَّامَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِمْ لِيَقُوْمُوْا بِإِسْقَاءِ النَّاسِ مِنْهَا
آل عباس کو حاجیوں کو پانی پلانے کے لیے منیٰ کے ایام میں رات کو مکہ مکرمہ میں رہنے کی اجازت ہے ---------------- 614

٣٥٤...... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الطِّيْبِ وَ اللِّبَاسِ إِذَا أَمْسَى الْحَاجُّ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يُفِيْضَ وَ كُلِّ مَا زُجِرَ الْحَاجُّ عَنْهُ قَبْلَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ يَوْمَ النَّحْرِ
جب حاجی قربانی والے دن شام تک طواف افاضہ نہ کر سکے تو اسے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا منع ہے۔ اور قربانی والے دن جمرہ عقبہ کی رمی سے پہلے جو چیزیں ممنوع تھیں وہ بھی منع ہوں گی۔ (جب تک طواف افاضہ نہ کر لے) ------------------ 615

٣٣٥...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ النَّحْرِ
عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا منع ہے -------- 616

٣٥٦...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ بِدَلَالَةٍ لَا بِتَصْرِيْحٍ
ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت کا بیان۔ حدیث کی دلالت سے ممانعت ثابت ہوتی ہے لیکن حدیث میں ممانعت کی صراحت

نہیں ہے -- 617

۳۵۷...... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ بِتَصْرِيْحٍ لَا بِكِنَايَةٍ وَ لَا بِدَلَالَةٍ مِنْ غَيْرِ تَصْرِيْحٍ
ایام تشریق کے روزوں کی صریح ممانعت کا بیان، ممانعت کے لیے اشارے کنائے کی بجائے صراحت کا بیان -------- 618

۳۵۸...... بَابُ سُنَّةِ الصَّلَاةِ بِمِنًى
منٰی میں نماز پڑھنے کے مسنون طریقے کا بیان --------- 618

۳۵۹...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا صَلَّى بِهَا رَكْعَتَيْنِ لِأَنَّهُ كَانَ مُسَافِراً غَيْرَ مُقِيْمٍ ، إِذْ هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ، وَ إِنَّمَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا لَمْ يُقِمْ بِهَا إِقَامَةً يَجِبُ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ أَبِيْ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعَ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے منٰی میں دو رکعات اس لیے ادا کیں کیونکہ آپ مسافر تھے، مقیم نہیں تھے۔ کیونکہ آپ مدینہ منورہ کے رہائشی تھے۔ بلاشبہ آپ مکہ مکرمہ میں حج کے لیے آئے تھے اور آپ نے مکہ مکرمہ میں اتنے دن قیام نہیں کیا تھا کہ جس سے پوری نماز پڑھنا آپ کے لیے واجب ہو جاتا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں بروایت یحییٰ بن ابی اسحاق کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ (مدینہ منورہ) واپس لوٹنے تک (سفر حج میں) برابر دو رکعتیں پڑھتے رہے 620

۳۶۰...... بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْقَرِّ وَ هُوَ أَوَّلُ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ
ایام تشریق کے پہلے دن (یوم القر) کی فضیلت کا بیان -- 621

۳۶۱...... بَابُ بَدْءِ رَمْيِ النَّبِيِّ الْجِمَارَ ، وَ الْعِلَّةِ الَّتِيْ رَمَاهَا بَدَأَ قَبْلَ عَوْدِهِ
نبی اکرم ﷺ کا جمرات پر کنکریاں مارنے کی ابتدا کا بیان اور اس علت کا بیان جس کی بنا پر آپ نے منٰی آتے ہی کنکریاں ماریں-- 621

۳۶۲...... بَابُ وَقْتِ رَمْيِ الْجِمَارِ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ
ایام تشریق میں جمرات کو کنکریاں مارنے کے وقت کا بیان 622

۳۶۳...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ رَمْيَ الْجِمَارِ إِنَّمَا أَرَادَ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ لَا لِلرَّمْيِ فَقَطْ
اس بات کا بیان کہ جمرات کو کنکریاں مارنے کا اصل مقصود اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے۔ صرف کنکریاں مارنا مقصود نہیں ہے - 623

۳۶٤...... بَابُ التَّكْبِيْرِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ يَرْمِيْ بِهَا رَامِي الْجِمَارِ
جمرات پر رمی کرتے وقت ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر پڑھنے کا بیان-- 623

۳٦٥...... بَابُ الْوُقُوْفِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُوْلَى وَالثَّانِيَةِ بَعْدَ رَمْيِهَا. وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْوُقُوْفَ بَعْدَ رَمْيِ الْأُوْلَى مِنْهُمَا أَمَامَهَا لَا خَلْفَهَا ، وَلَا عَنْ
پہلے اور دوسرے جمرے پر کنکری مار کر ٹھہرنا چاہیے اور اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ پہلے جمرے کو کنکری مار کر اس کے سامنے کھڑا ہونا چاہیے۔ اس کے پیچھے یا اس کے دائیں بائیں نہیں کھڑا ہونا

يَمِيْنِهَا، وَلَا عَنْ شِمَالِهَا، وَالْوُقُوْفِ عِنْدَ الثَّانِيَةِ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فِي الْوَقْفَيْنِ جَمِيْعًا وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْوَقْفَيْنِ جَمِيْعًا — چاہیے اور دوسرے جمرے پر کنکری مار کر اس کی بائیں جانب وادی کے قریب کھڑے ہونا چاہیے۔ پہلے اور دوسرے جمرے پر کنکری مارنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہونا چاہیے اور دونوں جگہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے چاہئیں------------------ 624

۳۶۶...... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ — امام کا ایام تشریق کے درمیانی دن خطبہ دینے کا بیان ---- 626

۳۶۷...... بَابُ ذِكْرِ تَعْلِيْمِ الْإِمَامِ فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ النَّفْرِ الْأَوَّلِ كَيْفَ يَنْفِرُوْنَ، كَيْفَ يَرْمُوْنَ وَ تَعْلِيْمِهِمْ بَاقِيْ مَنَاسِكِهِمْ — روانگی کے پہلے دن (۱۲ ذوالحجہ کو) امام کا خطبے میں لوگوں کو روانہ ہونے اور کنکریاں مارنے کی تعلیم دینے اور بقیہ مناسک حج سکھانے کا بیان ---------------------------- 627

۳۶۸...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلرِّعَاءِ فِيْ رَمْيِ الْجِمَارِ بِاللَّيْلِ — چرواہوں کو رات کے وقت رمی کرنے کی رخصت ہے --- 627

۳۶۹...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلرُّعَاةِ أَنْ يَّرْمُوْا يَوْماً وَ يَدَعُوْا يَوْماً — چرواہوں کو رخصت ہے کہ وہ ایک دن (اکٹھی دو دن کی) رمی کرلیں اور ایک دن رمی نہ کریں------------------ 628

۳۷۰...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ فِيْ تَرْكِ رَمْيِ الْجِمَارِ يَوْماً وَ يَرْعُوْا يَوْماً فِيْ يَوْمَيْنِ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ، الْيَوْمِ الْأَوَّلِ يَرْعُوْا فِيْهِ، وَ يَرْمُوْا يَوْمَ الثَّانِيْ، ثُمَّ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّفْرِ، لَا أَنَّهُ رَخَّصَ لَهُمْ فِيْ تَرْكِ رَمْيِ الْجِمَارِ يَوْمَ النَّحْرِ، وَ لَا يَوْمَ النَّفْرِ الْآخِرِ، وَ إِنَّهُمْ إِنَّمَا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ رَمْيِ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَ الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَيَرْمُوْنَهَا فِيْ أَحَدِ الْيَوْمَيْنِ، إِمَّا يَوْمُ الْأَوَّلِ وَ إِمَّا يَوْمُ الثَّانِيْ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے چرواہوں کو ایام تشریق کے دو دنوں میں رخصت دی ہے کہ وہ ایک دن رمی کرلیں اور دوسرے دن جانور چرائیں۔ ایام تشریق میں سے پہلے دن جانور چراتے رہیں دوسرے دن (اکٹھی) رمی کرلیں۔ پھر روانگی کے دن رمی کرلیں، یہ مطلب نہیں کہ آپ نے انھیں قربانی کے دن یا روانگی کے دن رمی چھوڑنے کی رخصت دی ہے۔ بلکہ آپ نے انھیں یہ رخصت دی ہے کہ وہ ایام تشریق کے پہلے دو دنوں کی رمی اکٹھی کرلیں گے، چاہے ایام تشریق کے پہلے دن کرلیں چاہے دوسرے دن کرلیں--------------------- 629

۳۷۱...... بَابُ وَقْتِ النَّفْرِ مِنْ مِنًى اٰخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ — ایام تشریق کے آخری دن منیٰ سے روانگی کے وقت کا بیان 630

۳۷۲...... بَابُ اسْتِحْبَابِ النُّزُوْلِ بِالْمُحَصَّبِ — نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں وادی محصب میں ٹھہرنا مستحب ہے-- 630

اِسْتِنَاناً بِالنَّبِيِّ ﷺ

٣٧٣...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ (ﷺ) قَدْ كَانَ اَعْلَمَهُمْ وَهُوَ بِمِنًى اَنْ يَنْزِلَ بِالْأَبْطَحِ، وَأَنَّ أَبَا رَافِعٍ أَرَادَ بِقَوْلِهِ

٣٦٤...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِ يْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ (ﷺ) إِنَّمَا نَزَلَ بِالْاَبْطَحِ لِيَكُوْنَ أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ، وَإِنْ كَانَ قَدْ أَعْلَمَهُمْ وَهُوَ بِمِنًى أَنَّهُ نَازِلٌ بِهِ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ نُزُوْلَهُ لَيْسَ مِنْ سُنَنِ الْحَجِّ الَّذِيْ يَكُوْنُ تَارِكُهُ عَاصِياً أَوْ يُوْجِبُ تَرْكُ نُزُوْلِهِ هَدْيًا

٣٧٥...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْاِسْمَ قَدْ يُنْفَى عَنِ الشَّيْءِ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِباً، وَإِنْ كَانَ الْفِعْلُ مُبَاحًا

٣٧٦...... بَابُ اسْتِحْبَابِ النُّزُوْلِ بِالْمُحَصَّبِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ وَاجِباً إِذِ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ الَّذِيْنَ أَمَرَ النَّبِيُّ (ﷺ) بِالْعَضِّ بِالنَّوَاجِذِ عَلَى سُنَّتِهِ وَسُنَّتِهِمْ ـ قَدِ اقْتَدَوْا بِالنَّبِيِّ (ﷺ) بِالنُّزُوْلِ بِهِ

٣٧٧...... بَابُ اسْتِحْبَابُ الصَّلَاةِ بِالْمُحَصَّبِ إِذَا نَزَلَهُ الْمَرْءُ

٣٧٨...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلَاةَ بِالْأَبْطَحِ بَعْدَمَا نَفَرَ مِنْ مِنًى ، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ يَحْكِي لَنَا عَنْهُ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا أَنَّ الْحَاجَّ إِذَا قَفَلَ رَاجِعاً إِلَى بَلَدِهِ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو منی ہی میں بتا دیا تھا کہ آپ وادی ابطح میں ٹھہریں گے۔ اور حضرت ابورافع کے اس قول سے ان کی مراد ---------------- 632

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ وادی ابطح میں صرف اس لیے اترے تھے تاکہ آپ کی روانگی آسان ہو اگرچہ آپ نے منٰی ہی میں صحابہ کرام کو بتا دیا تھا کہ آپ وادی ابطح میں اتریں گے اس بات کی دلیل کے بیان کے ساتھ کہ وادی ابطح میں اترنا حج کے لازمی افعال میں سے نہیں ہے کہ اس کو چھوڑنے والا گناہ گار ہو یا اس میں نہ اترنے پر ایک قربانی کرنا کفارہ واجب ہوتا ہو -- 634

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی کسی چیز کی نفی کر دی جاتی ہے جبکہ وہ چیز واجب نہیں ہوتی اگرچہ وہ چیز مباح ہوتی ہے ---- 635

وادی محصب میں اترنا مستحب ہے، اگرچہ یہ فعل واجب نہیں ہے لیکن مستحب اس لیے ہے کہ خلفائے راشدین مہدیین نے نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں اس وادی میں قیام کیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے اپنی سنت کے ساتھ ساتھ خلفائے راشدین کی سنت کو بھی مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا ہے ----------- 636

جب آدمی وادی محصب میں قیام کرے تو وہاں نماز پڑھنا مستحب ہے -- 637

اس بات کا بیان کہ رسول اللہ ﷺ نے منٰی سے روانگی کے بعد وادی ابطح میں قصر نماز ادا کی تھی ہمارے دور کے بعض اہلِ علم کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ حاجی جب اپنے شہر کو روانہ ہو جائے تو وہ مکمل نماز پڑھے --------------------- 638

عربی	اردو	صفحہ
٢٧٩...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِدْلَاجِ بِالْاِرْتِحَالِ مِنَ الْحَصْبَةِ ، اِقْتِدَاءً بِفِعْلِ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ	نبی مصطفیٰ ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے اخیر رات میں محصب سے واپسی کے لیے سفر کرنا مستحب ہے --------------	640
٣٨٠...... بَابُ الْأَمْرِ بِطَوَافِ الْوَدَاعِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ	طواف وداع کرنے کا حکم اس سلسلے میں مروی حدیث کے الفاظ عام ہیں مگر ان کی مراد مراد خاص ہے ---------------	640
٣٨١...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِیْ ذَكَرْتُهَا فِیْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ : لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرَ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ ، خَلَا الْحَائِضِ ، بِذِكْرِ لَفْظَةٍ عَامٍّ مُرَادُهَا خَاصٌّ فِیْ ذِكْرِ الْحَيْضِ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت ابن عباس d کی گزشتہ حدیث کے الفاظ عام ہیں اور اس سے مراد خاص ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان: ''کوئی بھی شخص آخری بار بیت اللہ شریف کا طواف کیے بغیر واپس نہ جائے'' سے آپ کی مراد حائضہ عورتوں کے علاوہ لوگ ہیں لیکن اس سلسلے میں وارد حدیث میں حائضہ عورت کا ذکر عام ہے اور مراد خاص ہے -----------------------------------	641
٣٨٢...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَخَّصَ لِلْحُيَّضِ فِی النَّفَرِ بِلَا وَدَاعٍ إِذَا كُنَّ قَدْ أَفَضْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ حِضْنَ	اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے حائضہ عورتوں کو بغیر طواف وداع کیے روانگی کی اجازت اس وقت دی ہے جب وہ اس سے پہلے طواف افاضہ کر چکی ہوں پھر انھیں حیض آیا ہو	642
٣٨٣...... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ وَ الذِّكْرِ وَ الدُّعَاءِ فِيْهَا	کعبہ میں داخل ہونا اور وہاں اللہ کا ذکر کرنا اور دعا مانگنا مستحب ہے ---	642
٣٨٤...... بَابُ وَضْعِ الْوَجْهِ وَ الْجَبِيْنِ عَلٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنَ الْكَعْبَةِ عِنْدَ دُخُوْلِهَا وَ الذِّكْرِ وَ الْاِسْتِغْفَارِ	بیت اللہ کے اندر داخل ہو کر کعبہ کی دیوار پر چہرہ اور پیشانی رکھنا اور ذکر الٰہی واستغفار کرنا ------------------------	643
٣٨٥...... بَابُ التَّكْبِيْرِ وَ التَّحْمِيْدِ وَ التَّهْلِيْلِ وَ الْمَسْأَلَةِ ، وَ الْاِسْتِغْفَارِ عِنْدَ كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْكَعْبَةِ	کعبہ شریف کے ہر ہر رکن کے پاس تکبیر، تہلیل، تحمید، دعائیں اور استغفار کرنے کا بیان-------------------------------	644
٣٨٦...... بَابُ اسْتِحْبَابِ السُّجُوْدِ بَيْنَ الْعُمُوْدَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ ، وَ الْجُلُوْسِ بَعْدَ السَّجْدَةِ وَ الدُّعَاءِ	کعبہ شریف میں داخل ہو کر دوستونوں کے درمیان سجدہ کرنا اور سجدہ کرنے کے بعد بیٹھنا اور دعائیں مانگنا مستحب ہے ---	645

٣٨٧...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى فِي الْبَيْتِ
اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھی ہے ---------------------------------- 645

٣٨٨...... بَابُ ذِكْرِ الْمَكَانِ الَّذِيْ صَلَّى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَعْبَةِ
اس مقام کا ذکر جہاں بیت اللہ کے اندر نبی ﷺ نے نماز پڑھی ---------------------------------- 646

٣٨٩...... بَابُ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِيْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَقَامِهِ الَّذِيْ صَلَّى فِيْهِ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَ بَيْنَ الْجِدَارِ
اس مقدار اور فاصلے کا بیان جو نبی کریم ﷺ کی جائے نماز اور کعبہ شریف کی دیوار کے درمیان تھا ---------------- 648

٣٩٠...... بَابُ الْخُشُوْعِ فِي الْكَعْبَةِ إِذَا دَخَلَهَا الْمَرْءُ ، وَالنَّظَرِ إِلَى مَوْضِعِ سُجُوْدِهِ إِلَى الْخُرُوْجِ مِنْهَا
آدمی جب بیت اللہ میں داخل ہو تو اس پر خشوع خضوع کی کیفیت ہونی چاہیے اور بیت اللہ سے واپس نکلنے تک نگاہیں سجدہ کی جگہ پر ہونی چاہئیں ---------------------- 649

٣٩١...... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ إِذْ دُخُوْلُهَا دُخُوْلًا فِيْ حَسَنَةٍ ، وَخُرُوْجاً مِنْ سَيِّئَةٍ ، مَغْفُوْراً لِلدَّاخِلِ
کعبے شریف کے اندر داخل ہونا مستحب ہے کیونکہ کعبہ میں داخلے پر آدمی نیکی کا مستحق ہو جاتا ہے اور گناہ سے نکل جاتا ہے اور اسے بخش دیا جاتا ہے ---------------------------- 649

٣٩٢...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ دُخُوْلَ الْكَعْبَةِ لَيْسَ بِوَاجِبٍ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ بیت اللہ شریف میں داخل ہونا واجب نہیں ہے ---------------------------- 650

٣٩٣...... بَابُ اِسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ عِنْدَ بَابِ الْكَعْبَةِ بَعْدَ الْخُرُوْجِ مِنْهَا
کعبہ شریف سے نکلنے کے بعد اس کے دروازے کے پاس نماز پڑھنا مستحب ہے ---------------------------- 651

٣٩٤...... بَابُ ذِكْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلَّى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ خُرُوْجِهِ مِنَ الْكَعْبَةِ
اس جگہ کا ذکر جہاں نبی ﷺ نے بیت اللہ سے باہر تشریف لانے کے بعد نماز پڑھی تھی ---------------------- 651

٣٩٥...... بَابُ الْتِزَامِ الْبَيْتِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْكَعْبَةِ إِنْ كَانَ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ مِنَ الشَّرْطِ الَّذِيْ اشْتَرَطْنَا فِيْ أَوَّلِ الْكِتَابِ
کعبہ شریف سے نکلنے کے بعد بیت اللہ شریف کو چمٹنے لپٹنے کا بیان بشرطیکہ یزید بن ابی زیاد ہماری اس شرط پر پورا اترتا ہو جو ہم نے کتاب کے شروع میں ذکر کی تھی ---------------- 652

٣٩٦...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي الْحِجْرِ إِذَا لَمْ يُمْكِنْ دُخُوْلُ الْكَعْبَةِ إِذْ بَعْضُ الْحِجْرِ مِنَ
جب بیت اللہ شریف میں داخل ہونا ممکن نہ ہو تو حطیم میں نماز پڑھنا مستحب ہے کیونکہ حطیم کا کچھ حصہ بیت اللہ شریف کا جزو ہے 653

الْبَيْتِ

٣٩٧...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ بَعْضَ الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ ، لَا جَمِيعَهُ

اس بات کا بیان کہ حطیم کا کچھ حصہ بیت اللہ شریف کا جزو ہے، سارا حطیم بیت اللہ شریف کا حصہ نہیں ہے ------------ 654

٣٩٨...... بَابُ إِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ فِي ذِي الْحَجَّةِ بَعْدَ مَضِي أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

ایامِ تشریق گزر جانے کے بعد ذوالحجہ ہی میں عمرہ کرنا جائز ہے -- 658

٣٩٩...... بَابُ الْعُمْرَةِ بِذِي الْحَجَّةِ مِنَ التَّنْعِيمِ لِمَنْ قَدْ حَجَّ ذٰلِكَ الْعَامَ ، ضِدُّ قَوْلِ زَعَمَ أَنَّ الْعُمْرَةَ غَيْرُ جَائِزَةٍ إِلَّا مِنَ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِي وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ الْمَوَاقِيْتَ ، فَقَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ، الْأَخْبَارُ بِتَمَامِهَا

حج کرنے کے بعد ذوالحجہ ہی کے مہینے میں مقام تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کیا جاسکتا ہے ان لوگوں کے قول کے خلاف جو کہتے ہیں کہ عمرہ کا احرام صرف انہی مقامات سے باندھنا ضروری ہے جو نبی ﷺ نے مقرر فرما دیے ہیں، آپ نے فرمایا تھا کہ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور دوسری جگہ رہنے والوں کے بھی میقات آپ نے بیان کر دیے ہیں ---------- 658

٤٠٠...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْعُمْرَةَ مِنَ الْمِيْقَاتِ أَفْضَلُ مِنْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ ، إِذْ هِيَ أَكْثَرُ نَصَباً وَ أَفْضَلُ نَفَقَةً ، وَ مَا كَانَ أَكْثَرُ نَصَباً وَ أَفْضَلُ نَفَقَةً فَالْأَجْرُ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ وَ النَّفَقَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ میقات سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ کرنا مقام تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے کی نسبت زیادہ افضل اور ثواب کا حامل ہے۔ کیونکہ اس میں مشقت اور خرچہ زیادہ ہے۔ اللہ کی راہ میں جتنی مشقت اٹھائیں گے اور جتنا زیادہ مال خرچ کریں گے اتنا ہی اجر وثواب بھی زیادہ ہوگا-------- 659

٤٠١...... بَابُ إِسْقَاطِ الْهَدْيِ عَنِ الْمُعْتَمِرِ بَعْدَ مَضِي أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَ إِنْ كَانَ قَدْ حَجَّ مِنْ عَامِهِ ذٰلِكَ

قربانی کے دن گزر جانے کے بعد عمرہ کرنے والے سے قربانی ساقط ہو جاتی ہے اگرچہ اس نے اسی سال حج کیا ہو (یعنی خاص عذر کی وجہ سے حج سے پہلے عمرہ نہیں ہو سکا تھا اور پھر حج کے بعد عمرہ کیا) ---------------------------------- 660

٤٠٢...... بَابُ إِبَاحَةِ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ عَنْ نَفْسِهِ مِنَ الْكِبَرِ

جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے حج نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص حج کر سکتا ہے ------------------------ 663

٤٠٣...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الشَّيْخَ الْكَبِيْرَ إِذَا اسْتَفَادَ مَالًا بَعْدَ كِبَرِ السِّنِّ وَ هُوَ غَنِيٌّ ، أَوِ اسْتَفَادَ مَالًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ كَانَ فَرْضُ الْحَجِّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب بوڑھا شخص بڑھاپے میں مال کمانے کی وجہ سے مالدار ہو جائے یا اسلام لانے کے بعد اسے دولت حاصل ہوئی ہو تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے اگرچہ وہ خود

وَاجِبٌ عَلَيْهِ وَإِنْ كَانَ غَيْرُ مُسْتَطِيعٍ أَنْ يَحُجَّ بِنَفْسِهِ

حج ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو ------------------ 664

٤٠٤ ...... بَابُ حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ

عورت، مرد کی طرف سے حج بدل کر سکتی ہے ---------- 666

٤٠٥ ...... بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ عَلَى أَصْلِنَا

میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان اس سلسلے میں وارد روایت ہمارے اصول کے مطابق مجمل ہے، مفصل نہیں ہے ----- 667

٤٠٦ ...... بَابُ الْحَجِّ عَمَّنْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَجُّ بِالْإِسْلَامِ، أَوْ مِلْكِ الْمَالِ، أَوْ هُمَا وَهُوَ غَيْرُ مُسْتَطِيعٍ لِلْحَجِّ بِبَدَنِهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَالْفَرْقُ بَيْنَ الْعَاجِزِ عَنِ الْحَجِّ بِبَدَنِهِ لِكِبَرِ السِّنِّ وَبَيْنَ الْعَاجِزِ عَنِ الْحَجِّ لِمَرَضٍ قَدْ يُرْجَى لَهُ الْبُرْءُ، إِذِ الْعَاجِزُ لِكِبَرِ السِّنِّ لَا يَحْدُثُ لَهُ شَبَابٌ وَقُوَّةٌ بَعْدُ وَالْمَرِيضُ قَدْ يَصِحُّ مِنْ مَرَضِهِ بِإِذْنِ اللَّهِ

اس شخص کی طرف سے حج کرنے کا بیان جس پر اسلام لانے کی وجہ سے یا مال حاصل ہونے کی وجہ سے یا دونوں وجوہات کی بنا پر حج فرض ہو گیا مگر وہ بڑھاپے کی وجہ سے بدنی استطاعت نہیں رکھتا بڑھاپے کی وجہ سے حج سے عاجز شخص اور کسی بیماری کی وجہ سے عاجز شخص میں فرق ہے کیونکہ بڑھاپے کی وجہ سے عاجز ہونے والے شخص کو دوبارہ جوانی اور قوت نہیں مل سکتی جبکہ بیمار شخص اللہ تعالیٰ کے حکم اور رحمت سے صحت یاب ہو سکتا ہے ------- 668

٤٠٧ ...... بَابُ حَجِّ الرَّجُلِ عَنِ الْمَرْأَةِ الَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ الْحَجَّ مِنَ الْكِبَرِ بِمِثْلِ اللَّفْظَةِ ذَكَرْتُ أَنَّهَا مُجْمَلَةٌ غَيْرُ مُفَسَّرَةٍ

اگر عورت بڑھاپے کی وجہ سے حج نہ کر سکتی ہو تو اس کے بدلے مرد حج کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں حدیث کے الفاظ مجمل ہیں تفصیلی نہیں ہیں (یعنی حدیث میں بوڑھے آدمی کی طرف سے حج کرنے کا ذکر ہے عورت کا ذکر نہیں ہے مگر مرد و عورت دونوں کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے۔) ------------------ 669

٤٠٨ ...... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَحُجَّ عَنِ الْمَيِّتِ مَنْ لَمْ يَحُجَّ عَنْ نَفْسِهِ

جس شخص نے اپنا حج نہ کیا ہو وہ میت کی طرف سے حج بدل بھی نہیں کر سکتا ---------------------------------- 670

٤٠٩ ...... بَابُ الْعُمْرَةِ عَنِ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الْعُمْرَةَ مِنَ الْكِبَرِ

جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے عمرہ ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے عمرہ ادا کرنے کا بیان ------------------------- 671

٤١٠ ...... بَابُ النَّذْرِ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَحْدُثُ الْمَوْتُ قَبْلَ وَفَائِهِ وَالْأَمْرِ بِقَضَائِهِ، وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّهُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ لِتَشْبِيهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذْرَ الْحَجِّ بِالدَّيْنِ

اگر کوئی شخص حج کرنے کی نذر مانے اور پھر نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کے ورثاء کو اس کی طرف سے نذر پوری کرنی چاہیے، اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ مرنے والے کے پورے مال میں سے نذر (حج وغیرہ) پوری کرنی چاہیے۔ کیونکہ

نبی ﷺ نے حج کی نذر کو قرض کے ساتھ تشبیہ دی ہے (اور قرض کل مال سے ادا کیا جاتا ہے، ایک تہائی مال سے نہیں) --- 672

٤١١...... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْحَجَّ الْوَاجِبَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ لَا مِنَ الثُّلُثِ
اس بات کی دلیل کا بیان کہ واجب حج (مرنے والے کے) سارے مال سے ادا کیا جائے گا، ایک تہائی مال سے نہیں 673

٤١٢...... بَابُ النَّذْرِ بِالْحَجِّ مَاشِيًا فَيَعْجِزُ النَّاذِرُ عَنِ الْمَشْيِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى
اگر کسی شخص نے پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانی پھر وہ چلنے سے عاجز آ گیا، تھک ہار گیا تو وہ کیا کرے۔ اس سلسلے میں ایک مختصر غیر مفصل روایت کا بیان ---------------------- 673

٤١٣...... بَابُ هَدْيِ النَّاذِرِ بِالْحَجِّ مَاشِياً، فَيَعْجِزُ عَنِ الْمَشْيِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي الْبَابِ قَبْلُ مُخْتَصَرَيْنِ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ
اگر کوئی شخص پیدل حج کرنے کی نذر مانے اور پیدل چلنے سے عاجز آ جائے تو اس کو نذر توڑنے پر فدیہ دینا چاہیے پہلے باب میں جو دو حدیثیں ذکر کی گئی ہیں وہ مختصر تھیں (ان میں فدیہ کا ذکر نہیں تھا) ------------------------------------ 675

٤١٤...... بَابُ الْيَمِيْنِ بِالْمَشْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ فَيَعْجِزُ الْحَالِفُ عَنِ الْمَشْيِ
کعبہ تک پیدل چل کر جانے کی قسم اٹھانا، پھر قسم اٹھانے والا پیدل چلنے سے عاجز آ جائے تو وہ کیا کرے؟ -------------- 675

٤١٥...... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرْضِ الْحَجِّ عَنِ الصَّبِيِّ قَبْلَ الْبُلُوْغِ، وَ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ
بالغ ہونے سے پہلے بچے پر حج کی فرضیت نہیں ہے اسی طرح مجنون پر بھی حج فرض نہیں ہے جب تک کہ وہ صحت مند نہ ہو جائے -- 676

٤١٦...... بَابُ ذِكْرِ حَجِّ الصِّبْيَانِ قَبْلَ الْبُلُوْغِ عَلٰى غَيْرِ الْوُجُوْبِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ، أَرَادَ الْقَلَمَ مِمَّا يَكُوْنُ إِثْماً وَ وِزْراً عَلَى الْبَالِغِ إِذَا ارْتَكَبَهُ، لَا أَنَّ الْقَلَمَ مَرْفُوْعٌ عَنْ كِتْبَةِ الْحَسَنَاتِ لِلصَّبِيِّ إِذَا عَمِلَهَا
بچوں کا بالغ ہونے سے پہلے نفلی حج کرنے کا بیان۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان تین افراد سے قلم اٹھا لیا گیا ہے: اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ ان افراد پر وہ گناہ نہیں لکھے جائیں گے جو ایک بالغ شخص کے ارتکاب پر لکھے جاتے ہیں ------------------------------------- 677

٤١٧...... بَابُ الصَّبِيِّ يَحُجُّ قَبْلَ الْبُلُوْغِ ثُمَّ يَبْلُغُ
جو بچہ بلوغت سے پہلے حج کرلے اور پھر بالغ ہو جائے تو کیا کرے؟ -- 678

٤١٨...... بَابُ حَجِّ الْأَكْرِيَاءِ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَكْرَ
حج کے لیے کرائے پر سواری دینا اور سواری والے کا خود بھی حج

الْمَرْءِ نَفْسَهُ فِي الْعَمَلِ طَلْقٌ مُبَاحٌ إِذْ هُوَ مِنِ ابْتِغَاءِ فَضْلِ اللّٰهِ لَا لِأَخْذِهِ الْأُجْرَةَ عَلَى ذٰلِكَ — کرنا جائز ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جائز کاموں میں پیسے معاوضہ لینا مطلقاً درست ہے کیونکہ یہ اللہ کے فضل (تجارت) پر محنت مزدوری لی جارہی ہے اور یہ اجرت لینا جائز ہے --- 679

٤١٩...... بَابُ حَجِّ الْأُجَرَاءِ — مزدوروں کے حج کا بیان ---------------------- 680

٤٢٠...... بَابُ إِبَاحَةِ التِّجَارَةِ فِي الْحَجِّ — حج کے دوران تجارت کرنا جائز ہے ---------------- 681

٤٢١...... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ حِجَجِ النَّبِيِّ ﷺ — نبی کریم ﷺ کے حجوں کی تعداد کا بیان ------------ 683

٤٢٢...... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى صِحَّةِ هٰذَا الْمَتْنِ، وَالْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَجَّ قَبْلَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ لَا كَمَا مَنْ طَعَنَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ، وَادَّعَى أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ — اس حدیث کے متن کے صحیح ہونے کی دلیل کا بیان۔ اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے ہجرت مدینہ سے پہلے بھی حج کیا تھا۔ اس عالم دین کے موقف کے برخلاف جس نے اس حدیث کی صحت میں تنقید کی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس حدیث کو صرف زید بن حباب ہی بیان کرتا ہے۔ (اور وہ امام ثوری سے روایت کرنے میں ضعیف ہے۔) ---------------------- 683

٤٢٣...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ عِنْدَ الْعِلْمِ بِحَدَثٍ — کسی حادثے کا خدشہ ہو تو مکہ مکرمہ میں بغیر احرام باندھے داخل ہونے کی رخصت ہے ---------------------- 688

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ الْعُمْرَةِ وَشَرَائِعِهَا وَسُنَنِهَا وَفَضَائِلِهَا

عمرے کے فرائض، اس کی سنتیں اور اس کے فضائل کے ابواب کا مجموعہ ---------------------- 690

٤٢٤...... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْعُمْرَةَ فَرْضٌ وَأَنَّهَا مِنَ الْإِسْلَامِ كَالْحَجِّ سَوَاءً لَا أَنَّهَا تَطَوُّعٌ غَيْرُ فَرِيضَةٍ عَلَى مَا قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ — اس بات کا بیان کہ عمرہ فرض ہے اور اسلام میں اس کی حیثیت حج جیسی ہے، لیکن بعض علمائے کرام کے نزدیک یہ فرض نہیں بلکہ نفلی عبادت ہے ---------------------- 690

٤٢٥...... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ عُمَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ — رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کیے اس کا بیان ------ 694

٤٢٦...... بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ وَتَكْفِيرِ الذُّنُوبِ الَّتِي يَرْتَكِبُهَا الْمُعْتَمِرُ بَيْنَ الْعُمْرَتَيْنِ — عمرہ کرنے کی فضیلت کا بیان۔ عمرہ کرنے والے کے ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوتے ہیں وہ سب معاف کردیئے جاتے ہیں ---------------------- 695

٤٢٧...... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ جِهَادَ النِّسَاءِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ، وَفِي الْخَبَرِ - عِلْمِي - دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ — اس بات کی دلیل کا بیان کہ عورتوں کا جہاد حج اور عمرہ ہے، میرے علم کے مطابق اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حج کی

الْعُمْرَةَ وَاجِبَةٌ كَالْحَجِّ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أَنَّ عَلَيْهِنَّ الْعُمْرَةَ كَمَا أَنَّ عَلَيْهِنَّ الْحَجَّ

طرح عمرہ بھی واجب ہے کیونکہ نبی ﷺ نے وضاحت فرمائی ہے کہ عورتوں کے اوپر جس طرح حج کرنا ضروری ہے اسی طرح عمرہ کرنا بھی ضروری ہے ---------------------- 696

٤٢٨ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعُمْرَةِ عَلَى الدَّوَابِّ الْمُحْبَسَةِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے جو جانور پالا ہوا اس پر سوار ہو کر عمرہ کر سکتے ہیں---------------------------- 697

٤٢٩ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَاجِّ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ وَ الْإِحْرَامِ بِهِمَا مِنْ أَيِّ الْحِلِّ شَاءَ

حاجی کے لیے رخصت ہے کہ وہ حج سے فارغ ہونے کے بعد کسی بھی حل (حدود حرم سے باہر کی جگہ) سے عمرے کا احرام باندھ لے 698

٤٣٠ ...... بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت کا بیان ------ 698

٤٣١ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ

مقام جعرانہ سے عمرہ کرنا درست ہے --------------- 700

٤٣٢ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ لِمَنْ لَا يَحُجُّ عَامَهُ ذٰلِكَ ، وَ الرُّخْصَةِ لَهُ فِي الرُّجُوْعِ إِلَى وَطَنِهِ بَعْدَ قَضَاءِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ

جو شخص حج کا ارادہ نہ رکھتا ہو وہ اسی سال حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کر سکتا ہے۔ اور اسے عمرہ ادا کرنے کے بعد حج سے پہلے اپنے وطن واپس لوٹنے کی رخصت ہے ----------------- 701

٤٣٣ ...... بَابُ إِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ

حج سے پہلے عمرہ کرنا جائز ہے -------------------- 702

❀❀❀❀

كِتَابُ الزَّكَاةِ ..... کتاب الزکاۃ

اَلْمُخْتَصَرُ مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ عَلَى الشَّرِيطَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ

کتاب کے شروع میں میں نے جو شرط بیان کی تھی اس کے مطابق
مسند کے اختصار میں سے زکاۃ کے مختصر مسائل واحکام کا بیان

١..... بَابُ الْبَيَانِ أَنَّ إِيتَاءَ الزَّكَاةِ مِنَ الْإِسْلَامِ بِحُكْمِ الْأَمِينَيْنِ، أَمِينُ السَّمَاءِ جِبْرِيلُ وَ أَمِينُ الْأَرْضِ مُحَمَّدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا

اس بات کا بیان کہ دو امانتداروں کے حکم سے زکاۃ ارکان اسلام میں سے ہے۔ ایک آسمانی امین جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دوسرے زمین پر (اللہ تعالیٰ کے) امین نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

٢٢٤٤ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ، (ح) وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ (ح) وَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْماً بَارِزاً لِلنَّاسِ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ يَمْشِي، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ كِتَابِهِ وَ لِقَائِهِ وَ رُسُلِهِ وَ تُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ.)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ ((أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ لَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئاً، وَ تُقِيمَ الصَّلَاةَ،

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے باہر) لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے جب ایک شخص چلتے ہوئے آپ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتاب، اس کی ملاقات اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے اور تو آخرت کے دن اٹھنے پر یقین رکھے۔'' اس نے

(٢٢٤٤) صحيح بخارى، كتاب الايمان، باب سؤال جبريل النبى ﷺ عن الايمان، حديث: ٥٠ـ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الايمان ما هو، حديث: ١٠٩ـ سنن ابن ماجه: ٤٠٤٤ـ مسند احمد: ٢/ ٤٢٦.

وَ تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ ، وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ .)) قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، مَا الْإِحْسَانُ ؟ قَالَ: ((اَلْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)) قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: ((مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ ، وَ لٰكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا ، إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا- يَعْنِي السَّرَارِيَّ - فَقَالَ فَذٰلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا ، وَ إِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فَذٰلِكَ أَشْرَاطُهَا ، وَ إِذَا صَارَ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ رُؤُوْسَ النَّاسِ فَذٰلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا ، فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا ((إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ......)) إِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ . (لقمان:٣٤) ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((هٰذَا جِبْرِيْلُ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ .)) هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . أَبُوْ حَيَّانَ هٰذَا اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ ، تَيْمُ الرُّبَابِ .

عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت کرے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے، اور نماز قائم کرے اور تو فرض زکاۃ ادا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔'' اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! احسان کی حقیقت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے کہ گویا تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے کیونکہ اگر تو اسے دیکھ نہیں رہا تو بلاشبہ وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔'' اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: ''جس شخص سے قیامت کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ لیکن میں تمہیں اس کی نشانیاں بتا دیتا ہوں۔ جب لونڈی اپنے مالک کو جنے گی تو یہ قیامت کی نشانی ہوگی اور جب بکریوں کے چرواہے بلند و بالا عمارات بنانے میں فخر و غرور کا اظہار کریں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہوگی اور جب ننگے بدن، ننگے پاؤں چلنے والے (فقراء) لوگوں کے سردار بن جائیں گے تو یہ قیامت کی نشانی ہوگی۔ قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوْتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌo﴾ (لقمان : ٣٤) ''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے اور وہی جانتا ہے جو ماؤں کے پیٹوں میں ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بے شک اللہ خوب جاننے

والا پوری طرح باخبر ہے۔" پھر وہ شخص پشت پھیر کر چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں، لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے" یہ روایت جناب محمد بن بشر کی ہے۔

امام ابوبکر فرماتے ہیں: "اس ابوحیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے۔ یعنی تیم الرباب سے تعلق رکھتا ہے۔"

۲..... بَابُ الْبَيَانِ أَنَّ إِيْتَاءَ الزَّكَاةِ مِنَ الإِيْمَانِ ، إِذِ الْإِيْمَانُ وَ الْإِسْلَامُ إِسْمَانِ لِمَعْنًى وَاحِدٍ

اس بات کا بیان کہ زکاۃ ایمان کا جزو ہے کیونکہ ایمان اور اسلام ایک ہی معنیٰ (چیز) کے دو نام ہیں۔

٢٢٤٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيْعَةَ ، وَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ كُفَّارُ مُضَرَ وَ لَسْنَا نُخْلُصُ إِلَّا فِيْ شَهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ وَ نَدْعُوْ إِلَيْهِ مَنْ وَّرَاءَ نَا . قَالَ : ((اٰمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ ، وَ أَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ ، اٰمُرُكُمْ بِالْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَ أَنْ تُؤَدُّوْا خُمْسَ مَا غَنِمْتُمْ . وَ أَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَ الْحَنْتَمِ ، وَ النَّقِيْرِ ، وَ الْمُزَفَّتِ .))

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ ربیعہ قبیلے کے لوگ ہیں اور ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے کے کافر حائل ہیں اور ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینے میں ہی آ سکتے ہیں تو آپ ہمیں کوئی ایسی چیز بتادیں جس پر ہم خود عمل پیرا ہوں اور اپنے پیچھے رہ جانے والے افراد کو اس کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا: "میں تمہیں چار کاموں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس بات کی گواہی دینے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور تمہیں جو غنیمت حاصل ہو اس میں سے خمس ادا کرنے کا حکم دیتا ہوں اور میں تمہیں کدو کے برتن، سبز رنگ کے گھڑے، لکڑی کرید کر بنائے گئے برتن اور تارکول لگے ہوئے برتن سے منع کرتا ہوں۔"

٢٢٤٦۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ عَبَّادِ الْمُهَلَّبِيَّ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيُّ ....

(٢٢٤٥) صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، حديث: ١٣٩٨۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الامر بالايمان بالله تعالى ورسوله......، حديث: ١٧۔ وقد تقدم برقم: ٣٠٧.

(٢٢٤٦) انظر الحديث السابق.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . بِمِثْلِهِ . وَ قَالَ ((الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ)) ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ پھر مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی۔ اور فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا'' پھر انہیں اس کی تفسیر یہ بتائی کہ اس سے مراد یہ گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔'' پھر لمبی حدیث بیان کی۔

فوائد :......ا۔ زکوٰۃ مال کا وہ حصہ ہے جسے مال دار (صاحب نصاب) شریعت کے حکم کے مطابق اللہ کی راہ میں نکالتا ہے۔ اسے زکوٰۃ اس لیے کہتے ہیں کہ یہ مال دار کے مال میں زیادتی، خیر و برکت اور پاکیزگی پیدا کرتا ہے۔

۲۔ زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے بنیادی رکن اور اہم فرض ہے۔ جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا، لہٰذا ہر ذی شعور اور صاحب مال مسلمان کو اس فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں برتنی چاہیے کیونکہ اس کی عدم ادائیگی سے ایمان میں نقص واقع ہوتا ہے اور دخول جنت کے لیے ارکان اسلام کا اقرار اور ان پر عمل کرنا لازم ہے۔

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ التَّغْلِيظِ فِي مَنْعِ الزَّكَاةِ

زکاۃ ادانہ کرنے میں سخت وعید کے ابواب کا مجموعہ

٣..... بَابُ الْأَمْرِ بِقِتَالِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

مانعین زکوٰۃ کے ساتھ جنگ کرنے کے حکم کا بیان

إِتِّبَاعاً لِأَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِقِتَالِ الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَتُوْبُوْا مِنَ الشِّرْكِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، وَ ائْتِمَاراً لِأَمْرِهِ جَلَّ وَ عَلَا بِتَخْلِيَتِهِمْ بَعْدَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿فَإِنْ تَابُوْا وَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ﴾ (التوبة:٥) وَ قَالَ : ﴿ فَإِنْ تَابُوْا وَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ﴾ (التوبة:١١)

اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی اتباع کرتے ہوئے کہ مشرکین سے جنگ کرو حتیٰ کہ وہ شرک سے توبہ کرلیں، نماز ادا کرنا شروع کردیں اور زکاۃ دینے لگیں اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی اتباع کرتے ہوئے کہ ''جب وہ نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کرنے لگیں تو ان کی راہیں چھوڑ دو (ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرو)'' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ..... فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ﴾ ''تو تم مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں پکڑلو اور ان کا محاصرہ کرلو اور گھات کی جگہ ان کی تاک میں بیٹھے رہو، پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔'' (سورہ توبہ: آیت ٥) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ فَإِنْ تَابُوْا وَ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ..... فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ﴾ ''پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔'' (سورۂ توبہ، آیت:١١)

٢٢٤٧- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ وَ هُوَ ابْنُ دَاوُرَ أَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْتَدَّتِ الْعَرَبُ

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے تو عرب (کے کچھ قبائل) مرتد ہوگئے۔

(٢٢٤٧) صحیح: سنن نسائی، کتاب الجهاد، باب وجوب الجهاد، حدیث: ٣٠٩٦۔ مستدرك حاكم: ١/ ٣٨٦.

فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : يَا أَبَا بَكْرٍ أَتُرِيْدُ أَنْ تُقَاتِلَ الْعَرَبَ ؟ قَالَ ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ يُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ)) وَ اللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِنَاقًا مِمَّا كَانُوْا يُعْطُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَيْهِ . قَالَ ، قَالَ عُمَرُ ، فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأْيَ أَبِيْ بَكْرٍ قَدْ شَرَحَ عَلَيْهِ عَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ . جَمِيْعُهُمَا لَفْظاً وَاحِداً ، غَيْرَ أَنَّ بُنْدَاراً قَالَ : لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ .

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوگئے تو انہوں نے مرتدین کے ساتھ جنگ کا ارادہ کیا) اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابوبکر! کیا آپ عربوں کے ساتھ جنگ کرنا چاہتے ہیں؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''مجھے لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ یہ گواہی نہ دیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں۔'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر انہوں نے بکری کا میمنا بھی مجھ سے روکا جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے تو میں اس کی ادائیگی کے لیے ان کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر جب میں نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی رائے پر پوری طرح مطمئن ہیں تو میں نے بھی جان لیا کہ حق یہی ہے۔ دونوں راویوں نے ایک ہی جیسے الفاظ میں حدیث بیان کی ہے۔ جب کہ بندار راوی نے یہ الفاظ مختلف بیان کیے ہیں۔ ''لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ'' (میں ان کے ساتھ اس پر جنگ کروں گا)۔''

فوائد:......۱۔ اسلام کی بنیادی علامات، توحید و رسالت کا اقرار، نماز کا اہتمام اور زکوٰۃ کی ادائیگی ہے۔ جو شخص ان اعمال کا پابند ہو، اسے قتل کرنا حرام ہے۔

۲۔ اگر توحید و رسالت کا اقرار کرنے والا نماز پڑھنے یا زکوٰۃ دینے سے انکار کر دے اور اس انکار پر مصر رہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور ایسے منکرین سے قتال کرنا اور انہیں جبراً ان اعمال کا پابند بنانا لازم ہے۔

۳۔ شرک کا انکار، توحید رسالت کا اقرار کرنے والا اور نماز و زکوٰۃ کا پابند مسلمان ہے۔ اور کسی ایک رکن کا منکر مسلمان نہیں ہوتا۔

۴۔ توحید و رسالت کا اقرار اور نماز و زکوٰۃ کا پابند مسلمان ہے، اس سے لڑائی کرنا یا اسے قتل کرنا حرام ہے، لیکن ان ارکان میں تمام ارکان کا منکر یا کسی ایک رکن کا دائمی منکر دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور حاکم وقت کا ان کی سرکوبی

کے لیے مسلح جدوجہد کرنا اور انہیں زکوٰۃ وغیرہ کی پابندی پر مجبور کرنا لازم ہے نیز ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں آیات واحادیث کو مدنظر رکھتے ہوئے مانعین زکوٰۃ کے خلاف مسلح کارروائی کی اور وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد اٹھنے والے بہت بڑے فتنے کی آگ ٹھنڈی کر دی۔

۴..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ دَمَ الْمَرْءِ وَ مَالَهُ إِنَّمَا يُحَرَّمَانِ بَعْدَ الشَّهَادَةِ بِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ إِذَا وَجَبَتْ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَهُمْ إِخْوَانَ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْدَ التَّوْبَةِ مِنَ الشِّرْكِ وَ بَعْدَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ إِذَا وَجَبَتَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ آدمی کا خون اور مال نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے پر شہادتوں کے اقرار کر لینے کے بعد (دوسروں کے لیے) حرام ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شرک سے توبہ کرنے، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کے بعد، جبکہ یہ دونوں واجب ہو چکی ہوں، مسلمانوں کا بھائی بنایا ہے

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ، عَنْ أَبِيْ نُعَيْمٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَنْبَسِ سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ يُقِيْمُوا الصَّلَاةَ ، وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، ثُمَّ حُرِمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَ أَمْوَالُهُمْ ، وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ .))

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں حتیٰ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں، پھر ان کا خون اور ان کے مال مجھ پر حرام ہوں گے اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔''

۵..... بَابُ ذِكْرِ إِدْخَالِ مَانِعِ الزَّكَاةِ النَّارَ مَعَ أَوَائِلِ مَنْ يَدْخُلُهَا ، بِاللّٰهِ نَتَعَوَّذُ مِنَ النَّارِ

اس بات کا بیان کہ سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو بھی داخل کیا جائے گا ہم اللہ تعالیٰ سے جہنم سے پناہ مانگتے ہیں

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، حَدَّثَنِيْ عَامِرُ الْعُقَيْلِيُّ ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ ....

(۲۲۴۸) اسناده صحیح۔ مسند احمد: ۲/۳۴۵۔ مستدرك حاكم: ۱/۵۴۴۔ سنن الدار قطنی: ۱/۲۳۱۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۸/۱۷۵۔ من طریق ابو العنبس بهذا الاسناد۔ والحدیث متفق علیه من طریق اخر۔ صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب دعاء النبی ﷺ الی الاسلام، حدیث: ۲۹۴۶۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا......، حدیث: ۲۱.

(۲۲۴۹) اسناده ضعیف۔ عامر عقیلی راوی مجہول ومستور ہے۔ سنن ترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء فی ثواب الشهید، حدیث: ۱۶۴۲۔ مسند احمد: ۲/۴۲۵۔ مستدرك حاكم: ۱/۳۸۷.

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثُلَّةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، وَ أَوَّلُ ثُلَّةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ فَأَمَّا أَوَّلُ ثُلَّةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِيْدُ، وَ عَبْدٌ مَمْلُوْكٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَ نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ، وَ عَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ. وَ أَمَّا أَوَّلُ ثُلَّةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ فَأَمِيْرٌ مُسَلَّطٌ، وَ ذُوْ ثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ مَالِهٖ، وَ فَقِيْرٌ فَخُوْرٌ.))

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت میں داخل ہونے والے پہلے تین افراد اور جہنم میں داخل ہونے والے پہلے تین شخص مجھے دکھائے گئے۔ جنت میں سب سے پہلے جانے والے تین شخص یہ ہیں: شہید، وہ غلام جس نے اپنے رب کی خوب عبادت کی اور اپنے آقا کے ساتھ خیر خواہی کی اور تیسرا وہ شخص جو کثیر الاولاد ہے اور پاک دامن ہے، کسی کے سامنے دست سوال نہیں پھیلاتا اور وہ تین شخص جو جہنم میں سب سے پہلے داخل ہوں گے وہ یہ ہیں: ظالم و جابر بادشاہ اور وہ دولت مند جو اپنے مال میں سے اللہ کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا اور تیسرا وہ فقیر ہے جو فخر وغرور کرتا ہے۔''

٦..... بَابُ ذِكْرِ لَعْنِ لَاوِى الصَّدَقَةِ الْمُمْتَنِعِ مِنْ أَدَائِهَا

زکوٰۃ کی ادائیگی نہ کرنے اور ٹال مٹول کرنے والے شخص کے لعنتی ہونے کا بیان

٢٢٥٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ، قَالَ..........

عَبْدُ اللّٰهِ: اٰكِلُ الرِّبَا وَ مُوْكِلُهٗ وَ شَاهِدَاهُ، إِذَا عَلِمَاهُ، وَ الْوَاشِمَةُ وَ الْمُوْتَشِمَةُ وَلَاوِى الصَّدَقَةِ وَ الْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سود کھانے والا اور سود کھلانے والا اور اس کے دونوں گواہ، جبکہ انہیں اس کا علم ہو اور گودنے والی عورت اور گودوانے والی عورت اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والا اور ہجرت کرنے کے بعد مرتد ہونے والا اعرابی شخص، یہ سب لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبانی قیامت والے دن لعنتی ہوں گے۔''

فوائد: ...مذکورہ امور رحمت ایزدی سے محرومی اور لعنت کا باعث ہیں، لہٰذا ان حرام امور سے اجتناب کیا جائے اور زکوٰۃ کا منکر کفر و ترک کے ارتکاب کے ساتھ ملعون بھی ہے۔

(٢٢٥٠) اسناده حسن، مستدرك حاكم: ٣٨٧/١۔ صحيح ابن حبان: ٣٢٤١.

۷..... بَابُ صِفَاتِ أَلْوَانِ عِقَابِ مَانِعِ الزَّكَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَبْلَ الْفَصْلِ بَيْنَ الْخَلْقِ ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِهِ

قیامت والے دن مخلوق کے درمیان فیصلے سے پہلے مانعین زکوٰۃ جن مختلف قسم کے عذابوں سے دو چار ہوں گے، ان کا بیان۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ وَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ التَّغْلِبِيُّ ، قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، قَالَ إِسْحٰقُ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، وَ قَالَ جَعْفَرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ......

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ ، قَالَ إِسْحٰقُ قَالَ : انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ : ((هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ ،)) قَالَ : فَجَلَسْتُ فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ ، فَقُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ أَبِيْ وَ أُمِّيْ ؟ قَالَ : ((هُمُ الأَكْثَرُوْنَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، وَ قَلِيْلٌ مَا هُمْ . وَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَ لَا بَقَرٍ وَ لَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَ أَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَ تَطَأُهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفِذَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ .)) هٰذَا حَدِيْثُ إِسْحٰقَ وَ قَالَ جَعْفَرٌ : عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ ، قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ، ((مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ ......)) ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ

”حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا جبکہ آپ کعبہ شریف کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ”ربِ کعبہ کی قسم! وہی لوگ زیادہ خسارہ پانے والے ہیں۔“ تو میں بیٹھ گیا لیکن مجھے قرار وسکون نہ آیا تو میں کھڑا ہوگیا اور عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”وہ زیادہ دولت مند لوگ ہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے اپنا مال اپنے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے (بوقت ضرورت) خرچ کیا یہ آپ نے چار مرتبہ فرمایا اور ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں اور جو بھی شخص اونٹوں، گائیوں یا بکریوں کا مالک ہو اور وہ ان کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو تو یہ جانور قیامت کے دن خوب موٹے تازے اور فربہ ہوکر آئیں گے اور اسے اپنے سینگوں سے ٹکریں ماریں گے، اور اپنے پاؤں تلے روندیں گے، جب پچھلا جانور گزر جائے گا تو پہلا جانور اس پر لوٹ آئے گا۔ (یہ عذاب مسلسل جاری رہے گا) حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے گا۔“ یہ جناب اسحاق کی حدیث

(۲۲۵۱) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ البقر، حدیث: ۱۴۶۰۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب تغلیظ عقوبۃ من لا یؤدی الزکاۃ، حدیث: ۹۹۰۔ سنن ترمذی: ۶۱۷۔ سنن نسائی: ۲۴۵۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۸۵۔ مسند احمد: ۵/ ۱۵۷۔ مسند الحمیدی: ۱۴۰۔

هٰذَا الْمَوْضِعِ إِلَى اٰخِرِهِ مِثْلَهُ وَ لَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

ہے۔اور جناب جعفر کی روایت میں ہے۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو بھی اونٹوں کا مالک شخص......'' پھر اس جگہ سے آخر تک مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی، لیکن انہوں نے حدیث کا ابتدائی حصہ بیان نہیں کیا۔''

٨..... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ أَلْوَانِ مَانِعِ الزَّكَاةِ
مانعین زکوٰۃ کے لیے بعض دردناک عذابوں کا ذکر

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ جَهِلَ مَعْنٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ﴾ . اَلْاٰيَةَ (التوبة:٣٤) ، فَزَعَمَ أَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ لَا فِي الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى ﷺ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي الْمُؤْمِنِيْنَ ، لَا فِي الْكُفَّارِ ، إِذْ مُحَالٌ أَنْ يُّقَالَ : يُعَذَّبُ الْكُفَّارُ إِلٰى وَقْتِ كَذَا وَ كَذَا ، ثُمَّ يُرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ ، وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ ، لِأَنَّ الْكَافِرَ يَكُوْنُ مُخَلَّدًا فِي النَّارِ لَا يَطْمَعُ أَنْ يُّخَلّٰى سَبِيْلُهُ بَعْدَ تَعْذِيْبِ بَعْضِ الْعَذَابِ قَبْلَ الْفَصْلِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ يُخَلّٰى سَبِيْلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ بَلْ يَخْلُدُ فِي النَّارِ بَعْدَ الْفَصْلِ بَيْنَ النَّاسِ .

اور اس شخص کے قول کے برخلاف دلیل کا بیان جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ﴾ (سورۂ توبہ: ٣٤) کا معنی سمجھ نہیں سکا اور اس کا دعویٰ ہے کہ یہ آیت کافروں کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور مومنوں کے بارے میں نہیں ہے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ یہ آیت مومنوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے کفار کے بارے میں نہیں۔ کیونکہ یہ کہنا محال ہے کہ کفار کو ایک وقت تک عذاب دیا جائے گا پھر وہ کافر اپنا راستہ جنت کی طرف یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا کیونکہ کافر ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ وہ یہ طمع نہیں کرسکتا کہ لوگوں کے درمیان فیصلے سے پہلے اسے کچھ وقت عذاب دے کر آزاد کر دیا جائے گا پھر وہ یا تو جنت کی طرف یا جہنم کی جانب اپنا راستہ دیکھ لے گا بلکہ لوگوں کے درمیان فیصلے کے بعد وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

٢٢٥٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ - يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ - حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(٢٢٥٢) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب اثم مانع الزكاة، حديث: ٩٨٧۔ سنن ابی داؤد: ١٦٥٨۔ سنن ترمذی: ١٦٣٦۔ سنن ابن ماجه: ٢٧٨٨۔ مسند احمد: ١٠١/٣.

((مَا مِنْ عَبْدٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا أُتِيَ بِهِ وَ بِمَالِهِ فَأُحْمِيَ عَلَيْهِ صَفَائِحُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جَنْبَاهُ وَ جَبِيْنُهُ وَ ظَهْرُهُ ، حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهِ ، يَوْماً مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ . وَ لَا عَبْدٌ لَا يُؤَدِّيْ صَدَقَةَ إِبِلِهِ إِلَّا أُتِيَ بِهِ وَ إِبِلِهِ عَلٰى أَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَسِيْرُ عَلَيْهِ كُلَّمَا مَضٰى اٰخِرُهَا رُدَّ أَوَّلُهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ . وَ لَا عَبْدٌ لَا يُؤَدِّيْ صَدَقَةَ غَنَمِهِ إِلَّا أُتِيَ بِهِ وَ بِغَنَمِهِ عَلٰى أَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَسِيْرُ عَلَيْهِ كُلَّمَا مَضٰى عَنْهُ اٰخِرُهَا رُدَّ أَوَّلُهَا تَطَأُهُ بِأَظْلَافِهَا وَ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ وَ لَا جَلْحَاءُ حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ)) قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، الْخَيْلُ ؟ قَالَ : ((الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . وَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ ، وَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ ، وَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ)) فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ قَالُوا الْحُمُرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : ((مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ

فرمایا: ”جو شخص بھی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اسے (قیامت کے دن) اس کے مال سمیت لایا جائے گا۔ پھر اس مال کی تختیاں (بنا کر انہیں) جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر ان تختیوں سے اس کے پہلو، پیشانی اور کمر پر داغ لگائے جائیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کردیں گے۔ (اسے یہ سزا) ایک ایسے دن میں (مسلسل دی جائے گی) جس کی مقدار تمہاری گنتی کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہوگی۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا اور جو بھی شخص اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ نہیں دیتا تو اسے اس کے اونٹوں سمیت لایا جائے گا جو خوب موٹے تازے ہوں گے۔ اسے ایک وسیع ہموار میدان میں اوندھے منہ لٹایا جائے گا۔ پھر وہ اونٹ اسے روندیں گے، جب آخری اونٹ گزر جائے گا تو پہلا اونٹ واپس لایا جائے گا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کردیں گے۔ (اس کے ساتھ یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا جس کی مقدار تمہاری گنتی کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہے۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھ لے گا اور جو بھی شخص اپنی بکریوں کی زکوٰۃ نہیں دیتا تو اسے اس کی بکریوں سمیت لایا جائے گا جو خوب موٹی تازی ہوں گی تو اس شخص کو ایک وسیع ہموار میدان میں الٹا لٹایا جائے گا اور وہ بکریاں اس کے اوپر چلیں گی۔ جب بھی آخری بکری گزر جائے گی تو پہلی کو دوبارہ لایا جائے گا۔ وہ بکریاں اسے اپنے کھروں کے ساتھ روندیں گی اور سینگوں سے ٹکریں ماریں گی۔ ان میں کوئی بکری مڑے سینگوں والی یا بغیر سینگوں کے نہیں ہوگی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دیں گے۔ (اسے یہ عذاب مسلسل) پورا دن

فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ o وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾ الْجَلْحَاءُ : الَّتِيْ لَيْسَ لَهَا قَرْنٌ ، وَ الْعَقْصَاءُ الْمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ .

ہوتا رہے گا جس کی مقدار تمہاری گنتی کے مطابق ایک ہزار سال ہوگی۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھے گا۔'' صحابہ کرام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! گھوڑوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت لکھی ہوئی ہے اور گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک قسم آدمی کے لیے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ ایک آدمی کے لیے بچاؤ کا باعث ہے اور ایک آدمی کے لیے عذاب کا باعث ہے۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔ صحابہ کرام نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! گدھوں کے بارنے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں فرمایا سوائے اس جامع منفرد آیت کے ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ o وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾ (الزلزال: ۷،۸) ''جس شخص نے ذرہ بھر بھلائی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔'' اَلْجَلْحَاءِ: وہ بکری جس کے سینگ نہ ہوں۔ اَلْعَقْصَاءِ: جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے یا مڑے ہوئے ہوں۔''

۲۲۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِيْ صَالِحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَ قَالَ فِيْ كُلِّهَا : فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ . وَ قَالَ أَيْضاً : ثُمَّ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ

''امام صاحب نے اپنے استاد زیاد بن یحییٰ کی سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔ مکمل حدیث بیان کی اور اس میں تمام جگہوں پر یہ الفاظ ہیں: ''اسے یہ عذاب سارا دن مسلسل ہوتا رہے گا جس کی مقدار تمہارے حساب کے مطابق پچاس ہزار سال ہوگی۔'' اور یہ الفاظ بھی بیان کیے: ''پھر وہ جانور اسے روندیں گے۔''

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں تمام امور نیکی میں صدقہ کرنے کی ترغیب ہے اور خاص نیکی کے کام پر اکتفانہ کیا

(۲۲۵۳) انظر الحديث السابق.

جائے۔ بلکہ نیکی کے تمام کاموں میں خرچ کیا جائے۔ (شرح النووی: ۷/ ۷۴.)

۲۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کا مذہب تھا کہ ہر وہ مال جو ضرورت سے اضافی ہے۔ وہ کنز ہے لیکن اس بارے راجح موقف جمہور علماء کا ہے کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے وہ کنز ہے اور جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔

(نووی: ۷/ ۷۷.)

۳۔ ان احادیث میں مانعین زکاۃ کے لیے سخت وعید ہے کہ ہر وہ جنس مال جس کی زکاۃ ادا نہ کی جائے گی روز قیامت وہی مال اس کے عذاب کا سبب بنے گا اور اس کا کوئی عذر اور بہانہ کارآمد نہیں ہوگا، نہ اس کا واویلا اور چیخ و پکار کام آئے گی۔ لہٰذا فلاح و کامیابی اسی بات میں ہے کہ صاحب نصاب دنیا میں زکاۃ ادا کر کے قبر اور آخرت کی سختیوں سے محفوظ جائے۔

۹..... بَابُ ذِكْرِ أَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَنْزِ مُجْمَلَةً غَيْرَ مُفَسَّرَةٍ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی مجمل غیر مفسر روایات کا بیان جن میں خزانے کا ذکر ہے

۲۲۵۴۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، ح، وَحَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((يَكُونُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعاً أَقْرَعَ ذَا زَبِيبَتَيْنِ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ، فَلَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَمَهُ إِصْبَعَهُ. لَمْ يَقُلِ الرَّبِيعُ. وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَقَالَ أَيْضاً: كَنْزُ أَحَدِكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک شخص کا خزانہ (جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی تھی وہ) قیامت کے دن دو سیاہ نقطوں والا گنجا اژدھا بن کر خزانے والے کا پیچھا کرے گا جبکہ خزانے والا اس سے پناہ مانگے گا۔ پھر وہ مسلسل اس کے پیچھے لگا رہے گا اور وہ اس سے بھاگتا پھرے گا حتیٰ کہ سانپ اس کی انگلی چبا لے گا۔'' جناب ربیع کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اور وہ سانپ سے بھاگتا پھرے گا۔'' اور یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ''تم میں سے کسی ایک کا خزانہ۔''

فوائد:......۱۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، قرآن وحدیث میں مذکور لفظ کنـز کے مفہوم کی تعیین میں

(۲۲۵۴) صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ براءۃ، باب قولہ ﴿والذین یکنزون الذھب......﴾، حدیث: ۴۶۵۹۔ سنن نسائی: ۲۴۸۴۔ سنن کبریٰ: ۱۱۱۵۳۔ صحیح ابن حبان: ۳۲۵۸۔ مسند احمد: ۲/۳۷۹.

علمائے سلف کا اختلاف ہے اور اکثر علماء کا موقف ہے کہ کنز وہ مال ہے، جس کی زکاۃ واجب ہو، لیکن اس کی زکاۃ ادا نہ کی گئی ہے۔ بہر حال جس کی زکاۃ ادا کر دی جائے وہ مال کنز نہیں ہے۔ اور یہی موقف راجح ہے۔(شرح النووی: ۳/ ۴۲۳)

۲۔ اس حدیث میں مانعین زکاۃ کے لیے سخت عذاب کی وعید ہے، لہٰذا عذاب کا باعث بننے والے اس شنیع فعل سے اجتناب برتا جائے۔

۲۲۵۵۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِى عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِى الْجَعْدِ الْغَطْفَانِيِّ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِى طَلْحَةَ ....

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ تَرَكَ بَعْدَهُ كَنْزاً مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يَتْبَعُهُ ، فَيَقُوْلُ ، وَيْلَكَ مَا أَنْتَ ، فَيَقُوْلُ : أَنَا كَنْزُكَ الَّذِىْ تَرَكْتَهُ بَعْدَكَ ، فَلَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ حَتّٰى يَلْقَمَهُ يَدَهُ فَيُقَصْقِصُهَا ثُمَّ يَتْبَعُهُ سَائِرَ جَسَدِهِ .

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اپنے پیچھے خزانہ چھوڑا (جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی تھی) تو وہ قیامت کے دن اس کے لیے گنجا سانپ بن جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ وہ سانپ اس کا پیچھا کرے گا تو وہ پوچھے گا: تیری بربادی ہو تو کون ہے؟ تو وہ جواب دے گا: میں تیرا وہ خزانہ ہوں جو تو (مرنے کے بعد) اپنے پیچھے چھوڑ آیا تھا تو وہ مسلسل اس کا پیچھا کرتا رہے گا حتیٰ کہ اس کا ہاتھ منہ میں ڈال کر چبا لے گا پھر اس کے بعد اس کا سارا جسم چبا ڈالے گا۔''

۱۰..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْكَنْزِ

خزانے کے متعلق مفسر روایت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْكَنْزَ هُوَ الْمَالُ الَّذِىْ لَا يُؤَدّٰى زَكَاتُهُ ، لَا الْمَالُ الْمَدْفُوْنُ الَّذِىْ يُؤَدّٰى زَكَاتُهُ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ خزانہ وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو وہ مدفون مال مراد نہیں ہے جس کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہو۔

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَامِعٍ ، عَنْ أَبِى وَائِلٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَا مِنْ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

(۲۲۵۵) اسناده حسن، مستدرك حاكم: ۱/ ۳۸۸۔ صحيح ابن حبان: ۳۲۴۷.

(۲۲۵۶) اسناده صحيح، سنن ترمذى، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة آل عمران، حديث: ۳۰۱۲۔ سنن نسائى: ۲۴۴۳۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۸۴۔ مسند احمد: ۱/ ۳۷۷۔ مسند الحميدى: ۹۳.

رَجُلٍ لا يُؤَدِّيْ زَكَاتَهُ إِلَّا جُعِلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ طُوِّقَ فِيْ عُنُقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ ﴿ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾ .

آپ نے فرمایا: ”جو شخص بھی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کے لیے ایک سانپ بنایا جائے گا جو قیامت والے دن اس کی گردن میں طوق بن جائے گا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اس کی تصدیق میں قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت کی۔ ﴿ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾ (آل عمران : ۱۸۰) ”جس مال میں انہوں نے کنجوسی کی، قیامت کے دن اسی کے انہیں طوق پہنائے جائیں گے۔“

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانِ الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ ، ح وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، حَدَّثَنَا اَسَدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰی ـ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ الَّذِيْ لَا يُؤَدِّيْ زَكَاةَ مَالِهِ يُمَثَّلُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ لَهُ زَبِيْبَتَانِ فَيَلْزِمُهُ أَوْ يُطَوِّقُهُ ، يَقُوْلُ : أَنَا كَنْزُكَ .)) هٰذَا حَدِيْثُ أَحْمَدَ بْنِ سَنَانٍ : وَ قَالَ لَهُ الزَّعْفَرَانِيُّ ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ : وَ قَالَ: فَيُطَوِّقُهُ أَوْ يَلْزِمُهُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک وہ شخص جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اس کے لیے (اس کا مال) گنجے سانپ کی شکل اختیار کرلے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ وہ اسے چمٹ جائے گا یا اس کی گردن کا طوق بن جائے گا اور کہے گا: ”میں تمہارا خزانہ ہوں۔“ یہ روایت جناب احمد بن سنان کی ہے اور جناب زعفرانی انہیں کہتے ہیں: مجھے عبد اللہ بن دینار نے بتایا کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا: ”تو وہ اس کی گردن کا طوق بن جائے گا یا اس سے لپٹ جائے گا۔“

۱۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنْ لَا وَاجِبَ فِي الْمَالِ غَيْرَ الزَّكَاةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ کوئی صدقہ واجب نہیں ہے

وَ فِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ الْوَعِيْدَ بِالْعَذَابِ لِلْمُكْتَنِزِ وَ لِمَنْ لَّا يُؤَدِّيْ زَكَاةَ مَالِهِ دُوْنَ مَنْ يُؤَدِّيْهَا وَ إِنْ كَانَ الْمَالُ مَدْفُوْنًا

اور اس میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ عذاب کی وعید مال جمع کرنے والے اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے

(۲۲۵۷) اسناده صحيح۔ سنن نسائی، كتاب الزكاة، باب مانع زكاة ماله، حديث : ۲٤۸۳ ـ مسند احمد : ۹۸/۲.

کے لیے ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے کے لیے وعید نہیں ہے اگرچہ اس کا مال مدفون ہو۔

۲۲۵۸۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ : عَلَيَّ غَيْرُهَا ؟ قَالَ : ((لَا ، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ)) وَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ . فَقَالَ فِي الْخَبَرِ : ((وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ)) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَبَرِ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا)) قَدْ أَمْلَيْتُ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ فِيْمَا مَضٰى مِنَ الْكِتَابِ . وَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ((صَلُّوْا خَمْسَكُمْ ، وَ صُوْمُوْا شَهْرَكُمْ ، وَ أَدُّوْا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ ، وَ أَطِيْعُوْا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ .))

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی روایت میں ہے: ''کیا زکوٰۃ کے علاوہ مجھ پر کوئی صدقہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔ مگر یہ کہ تم نفلی صدقہ کرو۔'' اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''ایک بدوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اس پر عمل پیرا ہو جاؤں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ تو اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تم فرض زکوٰۃ ادا کرنا۔'' اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں فرمایا: ''جس شخص کو کوئی جنتی شخص دیکھنا پسند ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔'' میں یہ دو روایات کتاب کے گزشتہ صفحات میں لکھوا چکا ہوں اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نماز پنجگانہ ادا کرو۔ اور اپنے مہینے (رمضان المبارک) کے روزے رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے امیر کی اطاعت کرو، تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

۱۲..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلٍ اٰخَرَ عَلٰى أَنَّ الْوَعِيْدَ لِلْمُكْتَنِزِ هُوَ لِمَانِعِ الزَّكَاةِ دُوْنَ مَنْ يُؤَدِّيْهَا

اس بات کی ایک اور دلیل کا بیان کہ مال جمع کرنے والے کے لیے وعید اس شخص کے بارے میں ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا زکوٰۃ ادا کرنے والے کے لیے وعید نہیں ہے

۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ أَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّهُ))

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو تم نے اس کی برائی اپنے سے دور کردی۔''

(۲۲۵۸) اسناده ضعيف۔ ابن جریج اور ابوالزبیر دونوں راوی مدلس ہیں۔ الضعيفة: ۲۲۱۹۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۳۹۰.

۱۳..... بَابُ بَيْعَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ عَلٰى إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ

امام کا لوگوں سے زکاۃ کے ادا کرنے پر بیعت لینا

۲۲۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، ح وَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيْبٍ۔ وَ هُوَ ابْنُ نُدْبَةَ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ (ح) وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ....

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَ النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

''حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نماز قائم کرنے، زکوۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی۔''

فوائد: ...... یہ حدیث دلیل ہے کہ بیعت کے وقت نماز اور زکاۃ کی فرضیت کا اقرار کروانا اور حلف لینا جائز ہے، کیونکہ یہ اہم ارکان ہیں، جو تکمیل ایمان کی شرط ہیں۔

۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ فَرْضَ الزَّكَاةِ كَانَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ . إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقِيْمٌ بِمَكَّةَ قَبْلَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ

اس بات کا بیان کہ زکوۃ کی فرضیت ہجرت حبشہ سے پہلے ہوئی تھی جبکہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں مقیم تھے

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ۔ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ۔ وَ هُوَ ابْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَخْرَمَةَ۔ وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ الْمَخْزُوْمِيِّ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِنْتِ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلْنَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ جَاوَرْنَا بِهَا حِيْنَ جَاءَ النَّجَاشِيُّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ، قَالَتْ: وَ كَانَ الَّذِيْ

''حضرت ام سلمہ بنت ابی امیہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم (ہجرت کر کے) سرزمین حبشہ پہنچے تو ہم نے اس کے نواح میں رہائش اختیار کی۔ جب نجاشی آیا...... پھر مکمل حدیث بیان کی۔ حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

(۲۲۵۹) صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب الدین النصیحة، حدیث: ۵۷۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین النصیحة، حدیث: ۵۶۔ سنن ترمذی: ۱۹۲۵۔ مسند احمد: ۴/ ۶۵۔ مسند الحمیدی: ۷۹۵۔

(۲۲۶۰) اسناده ضعیف۔ مسند احمد: ۱/ ۲۰۱۔ ۲۰۳۔

كَلَّمَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ لَهُ : أَيُّهَا الْمَلِكُ كُنَّا قَوْماً أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ ، نَعْبُدُ الْأَصْنَامَ وَ نَأْكُلُ الْمَيْتَةَ ، وَ نَأْتِي الْفَوَاحِشَ ، وَ نَقْطَعُ الْأَرْحَامَ ، وَ نُسِيْءُ الْجِوَارَ ، وَ يَأْكُلُ الْقَوِيُّ مِنَّا الضَّعِيفَ فَكُنَّا عَلَى ذٰلِكَ ، حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْنَا رَسُوْلًا مِنَّا نَعْرِفُ نَسَبَهُ وَ صِدْقَهُ وَ أَمَانَتَهُ وَ عَفَافَهُ ، فَدَعَانَا إِلَى اللّٰهِ لِتَوْحِيْدِهِ . وَ لِنَعْبُدَهُ ، وَ نَخْلَعَ مَا كُنَّا نَعْبُدُ نَحْنُ وَ آبَاؤُنَا مِنْ دُوْنِهِ مِنَ الْحِجَارَةِ وَ الْأَوْثَانِ ، وَ أَمَرَنَا بِصِدْقِ الْحَدِيْثِ ، وَ أَدَاءِ الْأَمَانَةِ ، وَ صِلَةِ الرَّحِمِ ، وَ حُسْنِ الْجِوَارِ ، وَ الْكَفِّ عَنِ الْمَحَارِمِ وَ الدِّمَاءِ ، وَ نَهَانَا عَنِ الْفَوَاحِشِ ، وَ قَوْلِ الزُّوْرِ ، وَ أَكْلِ مَالِ الْيَتِيْمِ ، وَ قَذْفِ الْمُحْصَنَةِ وَ أَنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً ، وَ أَمَرَنَا بِالصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ الصِّيَامِ ، قَالَتْ : فَعَدَّدَ عَلَيْهِ أُمُوْرَ الْإِسْلَامِ ، فَصَدَّقْنَاهُ ، وَ آمَنَّا بِهِ ، وَ اتَّبَعْنَاهُ عَلَى مَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ، فَعَبَدْنَا اللّٰهَ وَحْدَهُ وَ لَمْ نُشْرِكْ بِهِ وَ حَرَّمْنَا مَا حَرَّمَ عَلَيْنَا ، وَ أَحْلَلْنَا مَا أَحَلَّ لَنَا ، ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ .

فرماتی ہیں: حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نجاشی سے گفتگو کی تھی۔ انہوں نے نجاشی سے کہا: اے بادشاہ! ہم ایک جاہل قوم تھے، ہم بتوں کی پوجا کرتے اور مردار کھاتے تھے۔ بے حیائی کے کام کرتے تھے، رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات توڑتے تھے۔ ہمسائیوں پر ظلم کرتے تھے، اور ہم میں سے طاقتور شخص کمزور کو کھا جاتا تھا ہم انہی حالات میں جی رہے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس ایسا رسول بھیجا جس کا نسب نامہ، اس کی صداقت و امانت اور پاکدامنی و عفت کو ہم خوب جانتے تھے تو اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی توحید کی دعوت دی کہ ہم اسی کی عبادت کریں، اور ہم ان پتھروں اور بتوں کی پوجا ترک کردیں جن کی ہم اور ہمارے آباء واجداد پوجا کیا کرتے تھے۔ اس نے ہمیں سچ بولنے، امانت ادا کرنے، صلہ رحمی کرنے، ہمسائے سے نیک سلوک کرنے، حرام خوری اور قتل و غارت سے رکنے کا حکم دیا اور اس نے ہمیں بے حیائی کے کاموں، جھوٹی باتوں، یتیم کا مال کھانے، پاکدامن عورت پر جھوٹی تہمت لگانے سے منع کیا اور ہمیں حکم دیا کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور اس نے ہمیں نماز، زکوۃ اور روزوں کا حکم دیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے نجاشی کو اسلامی تعلیمات و ہدایات بتائیں تو ہم نے ان کی تصدیق کی اور ان پر ایمان لے آئے اور ہم نے ان تعلیمات میں ان کی اتباع کی جو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے تھے۔ لہٰذا ہم نے ایک اللہ کی عبادت کی اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں بنایا اور ہم نے ان چیزوں کو اپنے لیے حرام کرلیا جو ہم پر حرام کی گئی تھیں اور جو چیزیں حلال کی گئیں انہیں اپنے لیے حلال کرلیا۔“ پھر باقی حدیث بیان کی۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَدَقَةِ الْمَوَاشِيْ مِنَ الْإِبِلِ وَ الْبَقَرِ وَ الْغَنَمِ

اونٹ، گائے اور بکریوں کی زکوۃ کے ابواب کا مجموعہ

۱۵..... بَابُ فَرْضِ صَدَقَةِ الْإِبِلِ وَ الْغَنَمِ

اونٹوں اور بکریوں کی زکوۃ کی فرضیت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرَادَ بِقَوْلِهِ ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ بَعْضَ الْأَمْوَالِ لَا كُلَّهَا ، إِذِ اسْمُ الْمَالِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى مَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ وَ عَلٰى مَا دُوْنَ الْأَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً﴾ (التوبة : ۱۰۳) آپ ان کے مالوں سے زکوۃ وصول کریں سے اللہ تعالیٰ کی مراد بعض مال ہیں۔ سب مال مراد نہیں ہیں کیونکہ مال کا اطلاق تو پانچ سے کم اونٹوں اور چالیس سے کم بکریوں پر بھی ہوتا ہے۔

۲۲۶۱ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ ثُمَامَةَ حَدَّثَنِيْ..........

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ . أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ حِيْنَ وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ ، فَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا ، وَ مَنْ سُئِلَهَا فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهِ .

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو انہوں نے مجھے بحرین کا گورنر بنا کر بھیجا اور میرے لیے یہ تحریر لکھوائی۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، یہ زکوۃ کی فرضیت کے وہ احکام ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا جس مسلمان سے ان احکام کے مطابق زکوۃ طلب کی جائے تو وہ ادا کر دے اور جس سے اس سے زائد طلب کی جائے تو وہ ادا نہ کرے۔ چوبیس

(۲۲۶۱) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الغنم، حدیث: ۱۴۵۴ـ سنن ابی داؤد: ۱۵۶۷ـ سنن نسائی: ۲۴۴۹ـ سنن ابن ماجہ: ۱۸۰۰.

فِي أَرْبَعَةٍ وَ عِشْرِيْنَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُوْنَهُ الْغَنَمُ ، فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ . فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْساً وَ عِشْرِيْنَ إِلَى خَمْسٍ وَّ ثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَ ثَلَاثِيْنَ إِلَى خَمْسٍ وَ أَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَ أَرْبَعِيْنَ إِلَى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَ سِتِّيْنَ إِلَى خَمْسٍ وَ سَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذْعَةٌ ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَ سَبْعِيْنَ إِلَى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدٰى وَ تِسْعِيْنَ إِلَى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ ، وَ فِي كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ ، وَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعَةٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْساً مِنَ الْإِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ . وَ صَدَقَةُ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِيْنَ إِلَى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ . فَإِذَا زَادَتْ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَ الْمِائَةِ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ الْمِائَتَيْنِ فَفِيْهَا شَاتَانِ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى الْمِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ . فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ وَاحِدَةٌ فَلَيْسَ فِيْهَا

اونٹوں یا چوبیں سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ فرض ہے۔ پھر جب پچیس اونٹ ہوجائیں تو پینتیس اونٹوں تک ایک سالہ اونٹنی زکوٰۃ ہے لیکن اگر ان میں ایک سالہ اونٹنی موجود نہ ہو تو دو سال کا مذکر اونٹ دے دینا چاہیے۔ پھر جب اونٹوں کی تعداد چھتیس سے پینتالیس ہوجائے تو ان میں دو سالہ اونٹنی فرض ہے اور جب اونٹ چھیالیس سے ساٹھ تک ہوجائیں تو ان میں تین سال کی اونٹنی فرض ہے جو (نر اونٹ کے ساتھ) جفتی کے قابل ہوچکی ہو اور جب اکسٹھ اونٹ ہوجائیں پچھتّر اونٹوں تک چار سالہ اونٹنی زکوٰۃ فرض ہے۔ پھر جب تعداد چھہتر ہوجائے تو نوے اونٹوں تک دو دو سالہ اونٹنیاں فرض ہیں۔ پھر جب اکیانوے اونٹ ہوجائیں تو ایک سو بیس اونٹوں تک دو تین سالہ اونٹنیاں فرض ہیں جو نر کی جفتی کے قابل ہوں۔ پھر جب ایک سو بیس اونٹوں سے تعداد زیادہ ہوجائے تو پھر ہر چالیس اونٹوں میں ایک دو سالہ اونٹنی زکوٰۃ ہے اور ہر پچاس اونٹوں میں ایک تین سال کی اونٹنی فرض ہے اور جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان میں کوئی زکوٰۃ فرض نہیں ہے الّا یہ کہ مالک اپنی خوشی سے کچھ ادا کردے۔ جب پانچ اونٹ ہوجائیں تو ان میں ایک بکری زکوٰۃ ہے اور باہر چرنے والی بکریوں میں چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک ایک بکری زکوٰۃ فرض ہے اور جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو دو سو تک دو بکریاں فرض ہیں اور جب دو سو سے بڑھ جائیں تو تین سو تک تین بکریاں فرض ہیں اور جب تین سو سے تعداد بڑھ جائے تو پھر ہر سو میں ایک بکری زکوٰۃ فرض ہے اور جب کسی شخص کی باہر چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے الّا یہ کہ مالک خود ادا کردے۔'' پھر مکمل

صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا . ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ. هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : النَّاقَةُ إِذَا وَلَدَتْ فَتَمَّ لِوَلَدِهَا سَنَةٌ ـ وَ دَخَلَ وَلَدُهَا فِي السَّنَةِ الثَّانِي ـ فَإِنْ كَانَ الْوَلِيْدُ ذَكَراً فَهُوَ ابْنُ مَخَاضٍ ، وَ الْأُنْثٰى بِنْتُ مَخَاضٍ ، لِأَنَّ النَّاقَةَ إِذَا وَلَدَتْ لَمْ تَرْجِعْ إِلَى الْفَحْلِ لِيَضْرِبَهَا الْفَحْلُ إِلٰى سَنَةٍ فَإِذَا تَمَّ لَهَا سَنَةٌ مِنْ حِيْنٍ وِلَادَتِهَا رَجَعَتْ إِلَى الْفَحْلِ ، فَإِذَا ضَرَبَهَا الْفَحْلُ أُلْحِقَتْ بِالْمَخَاضِ ، وَ هُنَّ الْحَوَامِلُ فَكَانَتِ الْأُمُّ مِنَ الْمُوَاخِضِ . وَ الْمَاخِضُ الَّتِيْ قَدْ خَاضَ الْوَلَدُ فِيْ بَطْنِهَا أَيْ تَحَرَّكَ الْوَلَدُ فِي الْبَطْنِ فَكَانَ ابْنُهَا ابْنُ مَخَاضٍ وَ ابْنَتُهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَتَمْكُثُ النَّاقَةُ حَامِلًا سَنَةً ثَانِيَةً ، ثُمَّ تَلِدُ فَإِذَا وَلَدَتْ صَارَ لَهَا ابْنٌ فَسُمِّيَتْ لَبُوْنًا وَابْنُهَا ابْنُ لَبُوْنٍ وَابْنَتُهَا اِبْنَةُ لَبُوْنٍ وَقَدْ تَمَّ لِلْوَلَدِ سَنَتَانِ وَ دَخَلَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ ، فَإِذَا مَكَثَ الْوَلَدُ بَعْدَ ذٰلِكَ تَمَامَ السَّنَةِ الثَّالِثَةِ وَ دَخَلَ فِي السَّنَةِ الرَّابِعَةِ سُمِّيَ حِقَّةٌ ، وَ إِنَّمَا تُسَمّٰى حِقَّةً لِأَنَّهَا إِنْ كَانَتْ أُنْثٰى اسْتُحِقَّتْ أَنْ يُّحْمِلَ الْفَحْلُ عَلَيْهَا وَ تُحْمَلَ عَلَيْهَا الْأَحْمَالُ ، وَ إِنْ كَانَ ذَكَراً اسْتَحَقَّ الْحَمُوْلَةَ عَلَيْهِ فَسُمِّيَ حِقَّةً لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ ، فَأَمَّا قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا يُضَافُ الْوَلَدُ إِلَى الْأُمِّ فَيُسَمّٰى إِذَا تَمَّ لَهُ سَنَةٌ وَ دَخَلَ فِي السَّنَةِ

حدیث بیان کی۔ یہ جناب بندار کی حدیث ہے۔
امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”جب اونٹنی بچہ پیدا کر لیتی ہے اور اس کی عمر مکمل ایک سال ہو جاتی ہے اور بچہ دوسرے سال میں داخل ہو جاتا ہے تو اگر وہ مذکر ہو تو اسے ابن مخاض کہا جاتا ہے اور اگر مؤنث ہو تو اسے بنت مخاض کہتے ہیں کیونکہ اونٹنی بچے کو جنم دینے کے بعد ایک سال تک اونٹ کے ساتھ جفتی کے لیے اس کے قریب نہیں جاتی۔ پھر ایک سال مکمل ہونے پر وہ نر اونٹ کے پاس جفتی کے لیے جاتی ہے اور جب اونٹ اس کے ساتھ تعلق قائم کر لیتا ہے تو اسے مخاض شمار کیا جاتا ہے۔ ایسی اونٹنیوں کو جو حاملہ ہوتی ہیں اور کسی بچے کی ماں بھی ہوتی ہیں انہیں مواخض کہا جاتا ہے۔ ماخض اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے پیٹ میں بچہ حرکت کرے۔ لہٰذا اس اونٹنی کے (پہلے) بچے کو ابن مخاض کہتے ہیں اور بچی کو بنت مخاض کہتے ہیں۔ اس طرح اونٹنی دوسرا سال حاملہ رہتی ہے۔ پھر وہ بچہ جنتی ہے تو اسے لبون اور اس کے بیٹے کو ابن لبون اور اس کی بیٹی کو بنت لبون کہا جاتا ہے۔ جبکہ بچہ دو سال کا ہو چکا ہوتا ہے اور وہ تیسرے سال میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر جب وہ بچہ تیسرا سال مکمل کر کے چوتھے سال میں داخل ہو جاتا ہے تو اسے حِقہ کہا جاتا ہے اور اسے حِقہ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اگر وہ مؤنث ہو تو وہ اس عمر میں نر کے ساتھ جفتی اور بوجھ اٹھانے کے قابل ہو جاتی ہے اور نر ہو تو وہ بھی سواری اور بار برداری کے قابل ہو جاتا ہے۔ جبکہ اس عمر سے پہلے اس کی نسبت اس کی ماں کی طرف کی جاتی ہے۔ لہٰذا جب اونٹ ایک سال کا ہو جائے اور دوسرے سال میں داخل ہو جائے تو اس کو ابن مخاض کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی ماں مخاض کہلاتی ہے اور جب اس کی عمر دو

الثَّانِيَةِ ابْنُ مَخَاضٍ لِأَنَّ أُمَّهُ مِنَ الْمَخَاضِ ، وَ إِذَا تَمَّ لَهُ سَنَتَان وَ دَخَلَ فِي السَّنَةِ الثَّالِثَةِ سُمِّيَ ابْنُ لَبُوْنٍ لِأَنَّ أُمَّهُ لَبُوْنٌ بَعْدَ وَضْعِ الْحَمْلِ الثَّانِيْ ، وَ إِنَّمَا سُمِّيَ حِقَّةً لِعِلَّةِ نَفْسِهِ عَلَى مَا بَيَّنْتُ أَنَّهُ يَسْتَحِقُّ الْحَمُولَةَ ، فَإِذَا تَمَّ لَهُ أَرْبَعُ سِنِيْنَ وَ دَخَلَ فِي السَّنَةِ الْخَامِسَةِ فَهُوَ حِيْنَئِذٍ جَذْعَةٌ ، فَإِذَا تَمَّ لَهُ خَمْسَ سِنِيْنَ وَدَخَلَ فِي السَّنَةِ السَّادِسَةِ فَهُوَ ثَنِيٌّ ، فَإِذَا مَضَتْ وَ دَخَلَ فِي السَّابِعَةِ فَهُوَ حِيْنَئِذٍ رُبَاعٌ ، وَ الْأُنْثَى رُبَاعِيَةٌ ، فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمْضِيَ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ، فَإِذَا مَضَتِ السَّابِعَةُ وَ دَخَلَ فِي الثَّامِنَةِ أَلْقَى السِّنَّ الَّتِيْ بَعْدَ الرُّبَاعِيَةِ فَهُوَ حِيْنَئِذٍ سَدِيْسٌ وَ سُدُسٌ لُغَتَان وَ كَذٰلِكَ الْأُنْثٰى لَفْظُهُمَا فِي هٰذَا السِّنِّ وَاحِدَةٌ فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَمْضِيَ السَّنَةُ الثَّامِنَةُ ، فَإِذَا مَضَتِ الثَّامِنَةُ وَ دَخَلَ فِي التَّاسِعَةِ فَقَدْ فَطَرَ نَابُهُ وَ طَلَعَ فَهُوَ حِيْنَئِذٍ بَازِلٌ وَ كَذٰلِكَ الْأُنْثٰى بَازِلٌ بِلَفْظِهِ ، فَلَا يَزَالُ بَازِلًا حَتّٰى يَمْضِيَ التَّاسِعَةُ فَإِذَا مَضَتْ وَ دَخَلَ فِي الْعَاشِرَةِ فَهُوَ حِيْنَئِذٍ مُخْلِفٌ ثُمَّ لَيْسَ لَهُ اسْمٌ بَعْدَ الْإِخْلَافِ وَ لٰكِنْ يُقَالُ بَازِلُ عَامٍ وَ بَازِلُ عَامَيْنِ وَ مُخْلِفُ عَامٍ وَ مُخْلِفُ عَامَيْنِ إِلٰى مَا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ ، فَإِذَا كَبُرَ فَهُوَ عَوْدٌ وَ الْأُنْثٰى

سال ہو اور وہ تیسرے سال میں داخل ہو جائے تو اسے ابن لبون کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی ماں دوسرا حمل جننے کے بعد لبون ہوتی ہے۔ (یعنی اس کے تھنوں میں دودھ اتر آتا ہے) اور اسے حقہ مذکورہ بالا علت کی وجہ سے کہا جاتا ہے یعنی وہ بوجھ وغیرہ اٹھانے کے قابل ہو جاتا ہے اور جب وہ مکمل چار سال کا ہو جاتا ہے اور پانچویں سال میں داخل ہو جاتا ہے تو اسے جَــذَعَة کہتے ہیں۔ پھر جب اس کی عمر مکمل پانچ سال ہو جائے اور وہ چھٹے سال میں داخل ہو جائے تو اسے ثَنِيٌّ کہا جاتا ہے۔ اور جب چھٹا سال گزر جائے اور ساتویں سال میں داخل ہو جائے تو اسے رَبَاع کہتے ہیں اور مونث کو رَبَاعیہ کہتے ہیں۔ ساتویں سال میں اس کا نام یہی رہتا ہے۔ پھر جب آٹھویں سال میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کے رباعی دانتوں کے بعد والے دانت گر جاتے ہیں اس وقت اسے سَدِيْسٌ اور سُدُسٌ کہا جاتا ہے۔ اس عمر میں نر اور مادہ دونوں کا ایک ہی نام ہے۔ آٹھواں سال مکمل ہونے تک اس کا یہی نام رہتا ہے۔ پھر جب آٹھواں سال گزر جاتا ہے اور نواں سال شروع ہوتا ہے تو اس کے کچلی والے دانت نکل آتے ہیں۔ اس وقت اسے بَــازِلٌ (کچلی والا اونٹ) کہتے ہیں۔ مؤنث کو بھی بازل ہی کہتے ہیں۔ نویں سال کے گزرنے تک اسے بازل ہی کہتے ہیں اور جب دسویں سال میں داخل ہو جاتا ہے تو اسے مخلف کہتے ہیں مخلف کے بعد اس کا کوئی نام نہیں ہوتا بلکہ اسے ایک سالہ بازل، دو سالہ بازل یا ایک سالہ مخلف اور دو سالہ مُـخْـلِفٌ وغیرہ کہا جاتا ہے اور جب اونٹ بوڑھا ہو جائے تو اسے عَوْدٌ کہا جاتا ہے اور مونث کو عَوْدَة کہتے ہیں اور جب بالکل بوڑھا ہو جائے تو اسے قَحْر کہتے ہیں جبکہ مادہ

عَوْدَةٌ ، وَ إِذَا هَرِمَ فَهُوَ قَحْرٌ لِلذَّكَرِ ، وَ أَمَّا الْأُنْثٰى فَهِيَ الثَّابُ وَ الشَّارِفُ .

کو ثَابٌ اور شَارِفٌ کہتے ہیں۔"

١٦..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صِغَارَ الْإِبِلِ وَ الْغَنَمِ وَ كِبَارَهُمَا تُعَدُّ عَلٰى مَالِكِهَا عِنْدَ أَخْذِ السَّاعِي الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِكِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ وصول کرتے وقت تحصیل دار تمام چھوٹے بڑے اونٹ اور بکریاں شمار کرے گا

٢٢٦٢ـ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ....

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَيْءٌ ، فَإِذَا كَانَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفِيْهَا ثَلَاثَةُ شِيَاهٍ إِلٰى عِشْرِيْنَ)) ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَيْءٌ ، فَإِذَا كَانَتْ خَمْساً فَفِيْهَا شَاةٌ إِلٰى عَشْرٍ ، فَإِذَا كَانَتْ عَشْراً فَفِيْهَا شَاتَانِ إِلٰى خَمْسَ عَشْرَةَ ، فَإِذَا كَانَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ ، فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلٰى عِشْرِيْنَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . فَإِذَا كَثُرَتِ الْإِبِلُ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ . وَ لَا تُؤْخَذُ هَرِمَةٌ وَ لَا ذَاتُ عَوْرَاءَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ

"حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پانچ سے کم اونٹوں میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے اور جب پندرہ اونٹ ہو جائیں تو بیس اونٹ ہونے تک تین بکریاں زکوٰۃ ہے۔" پھر مکمل روایت بیان کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "اور پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے پھر جب پانچ اونٹ ہو جائیں تو دس ہونے تک ایک بکری زکوٰۃ ہے جب دس اونٹ ہوں تو ان میں دو بکریاں زکوٰۃ ہے حتیٰ کہ تعداد پندرہ ہو جائے پھر جب پندرہ ہو جائیں گے تو پھر بیس ہونے تک تین بکریاں زکوٰۃ فرض ہے۔" پھر مکمل حدیث بیان کی۔ "پھر جب اونٹ زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس اونٹوں میں ایک حقہ (تین سالہ اونٹ) زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کی وصولی میں بوڑھا اور عیب دار جانور وصول نہیں کیا جائے گا الا یہ کہ تحصیل دار چاہے تو وصول کر لے اور وہ چھوٹے بڑے تمام اونٹ شمار کرے

(٢٢٦٢) اسناده حسن۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی زکاۃ السائمة، حدیث : ١٥٧٤۔ سنن ترمذی : ٦٢٠۔ سنن نسائی : ٢٤٨٠۔ مسند احمد : ١/ ٩٣۔ سنن الدارمی : ١٦٢٩۔

الْمُصَدِّقُ وَ يَعُدُّ صَغِيْرَهَا وَ كَبِيْرَهَا . وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ أَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ شَيْءٌ فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا شَاتَانِ إِلَى الْمِائَتَيْنِ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ثَلَاثٌ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ ، فَإِذَا كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ ، وَ لَا تُؤْخَذُ هَرِمَةٌ وَ لَا ذَاتُ عَوَارٍ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ الْمُصَدِّقُ وَ يَعُدُّ صَغِيْرَهَا وَ كَبِيْرَهَا ، وَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَ لَا بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ .

گا اور چالیس سے کم بکریوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پھر جب چالیس بکریاں ہوجائیں تو ایک سو بیس ہونے تک ایک بکری زکوٰۃ ہے اور جب (اس تعداد سے) ایک بکری بھی زائد ہوجائے تو پھر دو سو ہونے تک دو بکریاں زکوٰۃ ہے۔ پھر ایک بکری زائد ہونے پر تین سو تک تین بکریاں زکوٰۃ ہے اور جب بکریاں زیادہ ہوجائیں تو پھر ہر سو بکریوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے اور بوڑھی اور عیب دار بکری وصول نہیں کی جائے گی الا یہ کہ وصول کنندہ لینا چاہے تو لے سکتا ہے اور وہ چھوٹی بڑی تمام بکریاں شمار کرے گا اور زکوٰۃ کے ڈر سے اکٹھے جانور علیحدہ علیحدہ نہیں کیے جائیں گے اور نہ الگ الگ جانوروں کو یکجا کیا جائے گا۔"

فوائد :......ا۔ ان احادیث میں چوپایوں کی زکاۃ کا بیان ہے کہ جس طرح سونا اور چاندی کی زکاۃ واجب ہے، اسی طرح مذکورہ چوپایوں کی زکاۃ واجب ہے۔

۲۔ پانچ سے کم اونٹوں میں کوئی زکاۃ نہیں، البتہ اپنی خوشی سے صدقہ دیا جا سکتا ہے، لیکن جب اونٹ پانچ کی تعداد میں موجود ہوں تو پانچ اونٹوں میں ایک بکری زکاۃ ہے، پھر پانچ سے لے کر چوبیس تک ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے۔ پھر حدیث میں مذکورہ جس عدد کو اونٹ پہنچ جائیں، اس حساب سے زکاۃ ادا کی جائے گی۔

۳۔ چالیس سے کم بکریوں میں زکاۃ لازم نہیں، البتہ مالک اپنی خوشی سے صدقہ کر سکتا ہے۔ چالیس سے لے کر ایک سو بیس بکریوں کی زکوٰۃ ایک بکری ہے اور ایک سو بیس سے لے کر دو سو بکریوں میں دو بکریاں زکاۃ ہے، پھر دو سو کے بعد ہر سو عدد پر ایک بکری زکاۃ ہے۔

۴۔ جن چوپایوں میں زکاۃ واجب ہے، ان کی تعداد میں چھوٹے بڑے سب جانور شامل ہوں گے اور جب مجموعی جانوروں کی تعداد نصاب کو پہنچ جائے تو ان جانوروں میں زکاۃ واجب ہو جاتی ہے۔

۱۷..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَجِبُ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِّنَ الْإِبِلِ وَ لَا فِيْمَا دُوْنَ الْأَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ پانچ سے کم اونٹوں اور چالیس سے کم بکریوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے

مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ وَاقِعٌ عَلَى عُشْرِ الْحُبُوْبِ وَ الثِّمَارِ وَ عَلَى زَكَاةِ الْمَنَاضِ مِنَ

الْوَرِقِ ، وَعَلٰى صَدَقَةِ الْمَوَاشِي ، إِذِ الْعَامَّةُ تُفَرِّقُ بَيْنَ الزَّكَاةِ وَ الصَّدَقَةِ وَالْعُشْرِ لِجَهْلِهَا بِالْعِلْمِ فَتَتَوَهَّمُ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ إِنَّمَا تَقَعُ عَلٰى صَدَقَةِ الْمَوَاشِي دُوْنَ عُشْرِ الْحُبُوْبِ وَ الثِّمَارِ وَ تَتَوَهَّمُ أَنَّ الْوَاجِبَ فِي النَّاضِ إِنَّمَا يَقَعُ عَلَيْهِ اِسْمُ الزَّكَاةِ ، لَا اِسْمُ الصَّدَقَةِ ، وَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ قَدْ سَمّٰى جَمِيْعَ ذٰلِكَ صَدَقَةً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، فِيْ خَبَرِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ الْأَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ شَيْءٌ .))

اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ اناج اور پھلوں کے عشر اور سونے چاندی کی زکوٰۃ پر بھی لفظ صدقہ کا اطلاق ہوتا ہے اور جانوروں کی زکوٰۃ پر بھی صدقہ کا لفظ بولا جاتا ہے کیونکہ عوام کم علمی کی بنا پر زکوٰۃ، عشر اور صدقہ میں فرق کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ صدقہ کا لفظ صرف جانوروں کی زکوٰۃ پر بولا جاتا ہے، اناج اور پھلوں کی زکوٰۃ پر صدقہ کا لفظ نہیں بولا جاتا اور ان کے خیال میں سونے چاندی کے لیے زکوٰۃ کا لفظ خاص ہے۔ ان پر صدقہ کا لفظ نہیں بولا جاتا۔ حالانکہ نبی کریم ﷺ نے ان تمام چیزوں کی زکوٰۃ کو صدقہ کا نام دیا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''چالیس سے کم بکریوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

۲۲۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، (ح) حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۔ هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍ ۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَ مَالِكٌ وَ شُعْبَةُ ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ ، وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ .)) مَعَانِيْ أَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ . وَ هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ . وَ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ : لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ الْأَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ شَيْءٌ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ سے کم اونٹوں میں صدقہ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم اناج میں بھی صدقہ نہیں ہے۔'' تمام راویوں کی احادیث کا معنی ایک ہی ہے اور یہ حدیث جناب محمد بن بشار کی ہے اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: چالیس سے کم بکریوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

(۲۲۶۳) صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب ما ادى زكاته فليس بكنز، حديث: ۱٤۰٥ ـ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب ليس فيما دون خمسة اوسق صدقة، حديث: ۹۷۹ ـ سنن ابی داؤد: ۱٥٥۸ ـ سنن ترمذی: ٦۲٦ ـ سنن نسائی: ۲٤٤۷ ـ مسند احمد: ۳/ ٦، ٤٤ ـ مسند الحميدی: ۷۳٥.

۱۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اسْمَ الزَّكَاةِ أَيْضاً وَاقِعٌ عَلٰى صَدَقَةِ الْمَوَاشِيْ إِذِ الصَّدَقَةُ وَ الزَّكَاةُ اسْمَانِ لِلْوَاجِبِ فِي الْمَالِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ زکوٰۃ کا لفظ مویشیوں کے صدقہ پر بولا جاتا ہے کیونکہ زکوٰۃ اور صدقہ مال میں واجب (اللہ تعالیٰ کے حق کے) دو نام ہیں

٢٢٦٤۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ ، وَلَا بَقَرٍ ، وَلَا غَنَمٍ ، لَا يُؤَدِّيْ زَكَاتَهَا)) ، قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ بِتَمَامِهِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہیں ہے: ”جو بھی اونٹوں کا مالک، گائے اور بکریوں کا مالک زکوٰۃ ادا نہیں کرتا......“ میں یہ حدیث اس سے پہلے مکمل لکھوا چکا ہوں۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ زکاۃ کا اطلاق صدقہ پر اور صدقہ کا اطلاق زکاۃ پر جائز ہے، البتہ نفلی صدقہ کے لیے زکاۃ کا استعمال درست نہیں۔ کیونکہ زکاۃ ایک معینہ نصاب پر لازم ہوتی ہے لہٰذا جب مال معینہ نصاب کو پہنچ جائے تو اس حاصل ہونے والی زکاۃ کو زکاۃ وصدقات کہا جاسکتا ہے۔

۱۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا تَجِبُ فِي الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِيْ سَوَائِمِهَا دُوْنَ غَيْرِهِمَا ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ فِي الْإِبِلِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ چرنے والے اونٹ اور بکریوں میں زکوٰۃ واجب ہے ان کے علاوہ دوسروں میں واجب نہیں اور اس میں ان لوگوں کی نفی ہے جو کہتے ہیں کام کاج اور بوجھ اٹھانے والے اونٹوں پر زکوٰۃ ہے

٢٢٦٥۔ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ: وَ صَدَقَةُ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِيْنَ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ شَاةٌ ، قَدْ أَمْلَيْتُ قَبْلُ .
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ : سَمِعْتُ بِهٰذَا

”ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ چرنے والی بکریاں جب چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک ہوں تو ان میں ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ یہ حدیث میں نے پہلے لکھوا دی ہے۔“

٢٢٦٦۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ جَدِّيْ ، (ح) وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَاحِ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا..........

(٢٢٦٤) تقدم برقم: ٢٢٥١ (٢٢٦٥) تقدم برقم: ٢٢٦١.

(٢٢٦٦) اسناده حسن سنن ابی داؤد، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، حديث: ١٥٧٥۔ سنن نسائی: ٢٤٤٦۔ مسند احمد: ٤/٥۔ سنن دارمی: ١٦٧٧.

بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((فِيْ كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ ، لَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ مِنْ حِسَابِهَا ، مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِراً فَلَهُ أَجْرُهَا ، وَ مَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا اٰخِذُهَا وَ شَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا ، لَا يَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ .)) قَالَ الصَّنْعَانِيُّ : مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ . وَ قَالَ بُنْدَارٌ : وَ مَنْ أَبٰى فَاَنَا اٰخِذُهَا وَ شَطْرَ مَالِهِ ، وَ قَالَ : لَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ مِنْ حِسَابِهَا .

''حضرت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''باہر چرنے والے اونٹوں میں ہر چالیس اونٹوں میں ایک دو سالہ اونٹنی زکوٰۃ ہے۔ حساب سے اونٹ الگ نہ کیے جائیں۔ جس شخص نے اجر و ثواب کی نیت سے زکوٰۃ ادا کی تو اسے اس کا اجر ملے گا اور جس شخص نے زکوٰۃ روک لی تو ہم اس سے (زبردستی) وصول کرلیں گے اور اس کے آدھے اونٹ بھی (بطور سزا) لے لیں گے۔ یہ ہمارے رب کے فرائض میں سے ایک فرض ہے اور محمد (ﷺ) کی آل کے لیے اس میں سے کچھ حلال نہیں۔'' صنعانی کہتے ہیں ہر چالیس میں ایک دو سالہ اونٹنی ہے۔ اور جناب بندار کی روایت میں ہے ''اور جس شخص نے انکار کیا تو میں اس سے (زبردستی) زکوٰۃ وصول کروں گا اور اس کا آدھا مال بھی (بطور جرمانہ) لے لوں گا اور فرمایا: اونٹوں کو حساب سے الگ نہ کیا جائے۔''

٢٢٦٧ـ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ ، قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ صَدَقَةَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ـ وَ هُوَ ابْنُ حُسَيْنٍ ـ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ الصَّدَقَةَ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلٰى عُمَّالِهِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . وَ قَالَ فِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ سَائِمَةٍ وَحَدُّهَا شَاةٌ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَ مِائَةٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيْثِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کے احکام لکھوائے تھے پھر اپنے حکام اور عمال کو بھیجنے سے پہلے ہی نبی کریم ﷺ فوت ہوگئے۔'' اور مکمل حدیث بیان کی۔ اور کہا: ''چرنے والی چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ ہے، ایک سو بیس بکریاں ہونے تک یہی زکوٰۃ ہے۔'' پھر باقی حدیث بیان کی۔

فوائد:.....شرح السنہ میں مذکور ہے کہ یہ (احادیث الباب) دلیل ہیں کہ چرنے والی بکریوں میں زکاۃ واجب

(٢٢٦٧) حسن لغیرہ۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی زکاۃ السائمۃ، حدیث: ١٥٦٨، ١٥٦٩۔ سنن ترمذی: ٦٢١۔ سنن الدارمی: ١٦٣٦۔ مسند احمد: ٢/ ١٤.

ہے اور جن بکریوں کو چارہ ڈالا جاتا ہے، ان میں زکاۃ واجب نہیں ہے۔

نیز اس وجہ سے عام اہل علم کے نزدیک کام کرنے والی گایوں اور اونٹوں میں بھی زکاۃ واجب نہیں ہے۔

(عون المعبود: ٣/ ٤٨٩)

٢٠..... بَابُ صَدَقَةِ الْبَقَرِ بِذِكْرِ لَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

گائے کی زکوٰۃ کا بیان ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ

٢٢٦٨- حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ مُعَاذٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ وَ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَزِيْرِ الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْأَزْرَقُ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ مُعَاذٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ : وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَ أَخْبَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعاً ، وَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً بَقَرَةً مُسِنَّةً ، وَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَاراً أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ . هٰذَا حَدِيْثُ إِسْحٰقَ بْنِ يُوْسُفَ .

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن کی طرف (گورنر بنا کر) بھیجا اور انہیں فرمایا کہ وہ ہر تیس گائیوں میں ایک ایک سالہ بچھڑا وصول کریں اور ہر چالیس گائیوں میں ایک دو سالہ گائے زکوٰۃ لیں اور ہر بالغ (غیر مسلم شخص) سے ایک دینار یا اس کی قیمت کے برابر معافری کپڑا وصول کریں۔ یہ روایت اسحاق بن یوسف کی ہے۔''

٢٢٦٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ..........

عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ لَهُ كِتَاباً ، فِيْهِ : وَ فِي الْبَقَرِ :

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ایک تحریر لکھوائی، اس میں یہ لکھا تھا: ''گائے

(٢٢٦٨) اسناده صحيح- سنن ابى داؤد، كتاب الزكاة، باب فى زكاة السائمة، حديث: ١٥٧٧- سنن ترمذى: ٦٢٣- سنن نسائى: ٢٤٥٢- سنن ابن ماجه: ١٨٠٣- مسند احمد: ٥/ ٢٣٠- سنن الدارمى: ١٦٢٣.

(٢٢٦٩) اسناده صحيح- سنن الدارمى: ١٦٢٢- مصنف عبدالرزاق: ٤/ ٤.

فِی ثَلَاثِیْنَ بَقَرَۃً تَبِیْعٌ وَ فِی الْأَرْبَعِیْنَ مُسِنَّۃٌ .

کی زکوٰۃ یہ ہے کہ ہر تیس گائیوں میں ایک سالہ بچھڑا اور ہر چالیس گائیوں میں ایک دو سالہ بچھڑا زکوٰۃ ہے۔"

۲۱..... بَابُ ذِکْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَۃِ الْمُجْمَلَۃِ الَّتِیْ ذَکَرْتُھَا

گزشتہ مجمل روایت کی تفسیر کرنے والی روایت کا بیان

وَ الدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَوْجَبَ الصَّدَقَۃَ فِی الْبَقَرِ فِیْ سَوَائِمِھَا دُوْنَ عَوَامِلِھَا .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے چرنے والی گائیوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے کام کاج میں استعمال ہونے والے بیل اور گائے میں زکوٰۃ فرض نہیں کی۔

۲۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الْحَرَّارُ بِالْفُسْطَاطِ ، حَدَّثَنَا أَبِیْ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِیُّ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، حَدَّثَنَا زُھَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَۃَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْإِسْحٰقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَۃَ وَ رَجُلٍ اٰخَرَ سَمَّاہُ ....

عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ ، قَالَ زُھَیْرٌ : عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ لٰکِنْ أَحْسِبُہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔أَحَبُّ إِلَیَّ وَ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَ السَّلَامُ : وَ فِی الْغَنَمِ وَ فِیْ کُلِّ أَرْبَعِیْنَ شَاۃً شَاۃٌ ، فَإِنْ لَّمْ تَکُنْ إِلَّا تِسْعَۃٌ وَ ثَلَاثِیْنَ فَلَیْسَ عَلَیْکَ شَیْءٌ ، وَ فِی الْأَرْبَعِیْنَ شَاۃٌ ، ثُمَّ لَیْسَ عَلَیْکَ فِیْھَا شَیْءٌ حَتّٰی تَبْلُغَ عِشْرِیْنَ وَ مِائَۃً ، فَإِنْ زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَ مَائَۃٍ فَفِیْھَا شَاتَانِ إِلَی الْمِائَتَیْنِ ، فَإِنْ زَادَتْ عَلَی الْمِائَتَیْنِ شَاۃٌ فِیْھَا أَیْ فَفِیْھَا . وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو : أَوْ فَفِیْھَا ثَلَاثٌ إِلٰی ثَلَاثِ مِائَۃٍ ثُمَّ فِیْ کُلِّ مِائَۃٍ شَاۃٌ . وَ فِی الْبَقَرِ فِیْ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "بکریوں کی زکوٰۃ ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ ہے اور اگر صرف انتالیس بکریاں ہوں تو پھر تم پر کوئی زکوٰۃ فرض نہیں ہے اور چالیس میں ایک بکری فرض ہے۔ پھر ایک سو بیس تک تم پر زکوٰۃ نہیں ہے لیکن اگر اس سے بڑھ جائیں تو پھر دو سو تک دو بکریاں زکوٰۃ ہے اور اگر دو سو سے تعداد بڑھ جائے تو تین سو تک تین بکریاں فرض ہیں۔ پھر ہر سو بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ ہے اور تیس گائیوں میں ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی زکوٰۃ ہے اور چالیس گائیوں میں دو سالہ بچھڑا زکوٰۃ ہے اور کام کرنے والے بیل یا گائیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔" پھر مکمل حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں جناب ابوعبید کہتے ہیں: تبیع سے مراد بچھڑے کی عمر نہیں ہے بلکہ یہ اس کی صفت ہے اور اسے تبیع اس وقت کہتے ہیں جب وہ

(۲۲۷۰) تقدم تخریجہ برقم: ۲۲۶۲.

ثَلاثِيْنَ تَبِيْعٌ وَفِي الْأَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ . ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ : تَبِيْعٌ لَيْسَ بِسِنٍّ إِنَّمَا هُوَ صِفَةٌ ، وَإِنَّمَا سُمِّيَ تَبِيْعاً إِذَا قَوِيَ عَلَى اتِّبَاعِ أُمِّهِ فِي الرَّعْيِ . وَقَالَ : إِنَّهُ لا يَقْوِيْ عَلَى اتِّبَاعِ أُمِّهِ فِي الرَّعْيِ إِلَّا أَن يَكُوْنَ حَوْلِياً أَيْ قَدْ تَمَّ لَهُ حَوْلٌ .

چرنے کے لیے اپنی ماں کے پیچھے جانے پر قادر ہوجاتا ہے اور بچھڑا چرنے کے لیے اپنی ماں کی اتباع اسی وقت کرتا ہے جب اس کی عمر ایک سال مکمل ہوجاتی ہے۔

۲۲۷۱۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ..........

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ لَيْسَ عَلَى مُثِيْرِ الْأَرْضِ زَكَاةٌ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ زمین میں ہل چلانے کے لیے استعمال ہونے والے جانوروں میں زکوۃ نہیں ہے۔

فوائد :......۱۔امیر یمانی سبل السلام میں لکھتے ہیں: (احادیث الباب دلیل ہیں کہ) گائیوں میں زکاۃ واجب ہے اوران کا نصاب (حدیث میں بیان کردہ) نصاب ہے۔ ابن عبدالبر بیان کرتے ہیں۔ حدیث معاذ میں مذکور طریقہ کے مطابق گائیوں کی زکاۃ کی فرضیت میں علماء میں کوئی اختلاف نہیں اور حدیث میں بیان کردہ نصاب مجمع علیہ ہے، نیز تیس سے کم گائیوں میں کوئی زکاۃ نہیں ہے۔(عون المعبود: ۳/ ۴۹۵)

۲۔کام کرنے والی گائیوں میں زکاۃ واجب نہیں، بلکہ یہ مال تجارت شمار ہوگی اور عام زکاۃ کے ضمن میں نصاب کو شامل ہوجائے تو زکاۃ واجب ہوگی۔

۲۲..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَخْذِ اللَّبُوْنِ فِي الصَّدَقَةِ بِغَيْرِ رِضَى صَاحِبِ الْمَاشِيَةِ

مویشیوں کے مالک کی رضا مندی کے بغیر دودھ والا جانور زکوۃ میں وصول کرنا منع ہے

۲۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ ....

(۲۲۷۱) اسنادہ صحیح۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳/ ۱۳۱۔ مصنف عبدالرزاق: ۴/ ۱۹ بمعناہ.

(۲۲۷۲) حسن۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۳۹۸۔۳۹۹.

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ سَاعِياً ، فَقَالَ أَبُوْهُ : لَا تَخْرُجْ حَتّٰى تُحَدِّثَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْداً ، فَلَمَّا أَرَادَ الْخُرُوْجَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَا قَيْسُ لَا تَأْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِكَ بَعِيْرٌ لَهُ رُغَاءٌ ، أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ ، أَوْ شَاةٌ لَهَا يُعَارٌ . وَلَا تَكُنْ كَأَبِيْ رِغَالٍ)) . فَقَالَ سَعْدٌ : وَمَا أَبُوْ رِغَالٍ ؟ قَالَ : مُصَدِّقٌ بَعَثَهُ صَالِحٌ فَوَجَدَ رَجُلًا بِالطَّائِفِ فِيْ غَنَمِهِ قَرِيْبَةً مِنَ الْمِائَةِ شِصَاصٍ إِلَّا شَاةً وَاحِدَةً وَابْنٌ صَغِيْرٌ لَا أُمَّ لَهُ فَلَبَنُ تِلْكَ الشَّاةِ عَيْشُهُ . فَقَالَ صَاحِبُ الْغَنَمِ : مَنْ أَنْتَ ؟ فَقَالَ : أَنَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَحَّبَ قَالَ : هٰذِهِ غَنَمِيْ فَخُذْ أَيَّهَا أَحْبَبْتَ ، فَنَظَرَ إِلَى الشَّاةِ اللَّبُوْنِ ، فَقَالَ : هٰذِهِ . فَقَالَ الرَّجُلُ : هٰذَا الْغُلَامُ كَمَا تَرٰى لَيْسَ لَهُ طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ غَيْرَهَا . فَقَالَ : إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ اللَّبَنَ فَأَنَا أُحِبُّهُ . فَقَالَ : خُذْ شَاتَيْنِ مَكَانَهَا فَأَبٰى فَلَمْ يَزَلْ يَزِيْدُهُ وَيَبْذُلُ حَتّٰى بَذَلَ لَهُ خَمْسَ شِيَاهٍ شِصَاصٍ مَكَانَهَا ، فَأَبٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ عَمَدَ إِلٰى قَوْسِهِ فَرَمَاهُ فَقَتَلَهُ . فَقَالَ : مَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَأْتِيَ

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو ان کے والد بزرگوار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کیے بغیر مت جانا۔ لہٰذا جب انہوں نے روانگی کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے قیس! تم قیامت والے دن اپنی گردن پر بلبلاتے ہوئے اونٹ یا ڈکارتی ہوئی گائے یا ممناتی ہوئی بکری لے کر مت آنا اور نہ تم ابو رغال جیسا بننا۔“ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ابو رغال کون تھا (اور اس کا معاملہ کیسے ہوا)؟ آپ نے فرمایا: ”وہ ایک زکوٰۃ وصول کرنے والا شخص تھا جسے صالح یعنی نبی علیہ السلام نے زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو وہ طائف میں ایک شخص کے پاس گیا جس کے پاس تقریباً سو بکریاں تھیں جن کا دودھ خشک ہو چکا تھا اور دودھ دینے والی صرف ایک بکری تھی۔ اس (آدمی) کا ایک بیٹا تھا جس کی والدہ نہیں تھی اور اس بکری کا دودھ ہی اس کی خوراک تھی۔ بکریوں کے مالک نے پوچھا: تم کون ہو؟ تو اس نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمائندہ ہوں تو اس شخص نے اسے خوش آمدید کہا اور کہا: یہ میری بکریاں ہیں۔ ان میں سے جو چاہو (زکوٰۃ میں) وصول کرلو تو اس نے دودھ والی بکری کو دیکھ کر کہا: یہ لوں گا تو اس شخص نے عرض کی کہ اس بچے کو تم دیکھ رہے ہو، اس کی خوراک (اس بکری کے دودھ کے سوا) کچھ نہیں ہے۔ اس نے جواب دیا کہ اگر تم دودھ پسند کرتے ہو تو میں بھی دودھ پسند کرتا ہوں۔ بکریوں کے مالک نے کہا: تم اس کی جگہ دو بکریاں لے لو۔ لیکن تحصیل دار نے انکار کر دیا اور مالک اس پر مزید تعداد بڑھاتا رہا حتیٰ کہ اس نے دودھ والی

رَسُوْلَ اللّٰهِ بِهٰذَا الْخَبَرِ أَحَدٌ قَبْلِيْ . فَأَتٰى صَاحِبُ الْغَنَمِ صَالِحاً النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهٗ ، فَقَالَ صَالِحُ اللّٰهُمَّ الْعَنْ أَبَا رِغَالٍ إِلْعَنْ أَبَا رِغَالٍ . فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْفُ قَيْساً مِنَ السِّعَايَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . رَوَاهُ هٰذَا الْخَبَرَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ مُرْسَلًا . قَالَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ .

بکری کے بدلے پانچ دودھ نہ دینے والی بکریاں دینے کا ارادہ ظاہر کیا۔ مگر وصول کنندہ نے انکار کر دیا۔ جب مالک نے اس کا مسلسل انکار دیکھا تو اس نے اپنی کمان سے تیر مار کر قتل کر دیا۔ پھر (لوگوں سے) کہا: اس واقعے کی خبر مجھ سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو کوئی شخص نہ دے۔ چنانچہ وہ شخص نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو پورے واقعے کی اطلاع دی تو صالح ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابو رغال پر لعنت بھیج۔ اے اللہ! ابو رغال پر لعنت کر۔" تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! قیس کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے نہ بھیجیں۔"

٢٣..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِخْرَاجِ الْهَرِمَةِ وَ الْمَعِيْبَةِ وَ التَّيْسِ فِي الصَّدَقَةِ بِغَيْرِ مَشِيْئَةِ الْمُصَدِّقِ وَ إِبَاحَةِ أَخْذِهِنَّ إِذَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ وَ أَرَادَ

تحصیل دار کی رضامندی کے بغیر زکوٰۃ میں بوڑھا، عیب دار جانور اور نر بکرا ادا کرنے کی ممانعت کا بیان اور اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا ایسے جانور لینا چاہے تو پھر ان کو زکوٰۃ میں ادا کرنا جائز ہے

٢٢٧٣- حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، حَدَّثَنِيْ.........

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهٗ حِيْنَ وَجَّهَهٗ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ أَمَرَ بِهَا رَسُوْلَهٗ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ قَالَ : وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو انہوں نے مجھے بحرین کا عامل بنا کر بھیجتے وقت یہ تحریر لکھ کر دی: "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" یہ زکوٰۃ کے فرائض ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان احکام کا حکم دیا ہے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی اور فرمایا: " اور زکوٰۃ میں بوڑھا جانور، عیب دار اور نر بکرا ادا نہیں کیا جائے گا الا

(٢٢٧٣) تقدم تخريجه برقم: ٢٢٦١.

هَـرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَـوَارٍ وَلَا تَيْـسٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ الْمُصَدِّقُ . یہ کہ وصول کنندہ یہ جانور وصول کرنا چاہے (تو کر سکتا ہے)۔"

فوائد :......ا۔ زکاۃ میں بوڑھا اور عیب والا جانور نہیں لیا جائے گا اور مالک کی مرضی کے بغیر سانڈھ نہیں لیا جائے گا۔ کیونکہ اس کی مرضی کے بغیر سانڈھ لینے میں ضرر ہے۔ (فتح البـاري: ٥/٦٦) اس زریں اصول کے تحت صدقہ لینے اور دینے والے دونوں فریق نقصان دینے اور نقصان اٹھانے سے محفوظ رہیں گے۔

۲۴..... بَابُ إِبَاحَةِ دُعَاءِ الْإِمَامِ عَلٰى مُخْرِجِ مُسِنِّ مَاشِيَتِهٖ فِي الصَّدَقَةِ بِأَنَّ لَا يُبَارَكَ لَهٗ فِيْ مَاشِيَتِهٖ وَ دُعَائِهٖ لِمُخْرِجِ أَفْضَلِ مَاشِيَتِهٖ فِي الصَّدَقَةِ بِأَنْ يُّبَارَكَ لَهٗ فِيْ مَالِهٖ

جو شخص زکوٰۃ میں بوڑھا اور کمزور جانور ادا کرے، امام کے لیے جائز ہے کہ اس کے حق میں بے برکتی کی دعا کردے اور جو شخص زکوٰۃ میں عمدہ جانور پیش کرے، اس کے حق میں برکت کی دعا کردے کہ اللہ اس کے مال میں برکت عطا فرمائے

٢٢٧٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰی ، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ . عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهٗ بَعَثَ إِلٰى رَجُلٍ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِفَصِيْلٍ مَخْلُوْلٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : جَاءَ مُصَدِّقُ اللّٰهِ وَ مُصَدِّقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ بِفَصِيْلٍ مَخْلُوْلٍ ، اَللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ لَهٗ فِيْهِ وَلَا فِيْ إِبِلِهٖ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِنَاقَةٍ مِنْ حُسْنِهَا وَ جَمَالِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَ فِيْ إِبِلِهٖ . وَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى : ذَهَبَ مُصَدِّقُ اللّٰهِ وَمُصَدِّقُ رَسُوْلِهٖ إِلٰى فُلَانٍ فَجَاءَ بِفَصِيْلٍ مَخْلُوْلٍ .

"حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے اپنا نمائندہ بھیجا تو اس شخص نے آپ کے پاس ایک کمزور لاغر بچہ بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(اس شخص کے پاس) اللہ اور اس کے رسول کا زکوٰۃ وصول کنندہ آیا تو اس نے اونٹ کا یہ لاغر بچہ بھیجا ہے۔ اے اللہ! تو اسے اور اس کے اونٹوں میں برکت نہ عطا فرما۔ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان اور دعا اس شخص کو معلوم ہوئی تو اس نے آپ کی خدمت میں ایک خوبصورت اور عمدہ اونٹنی بھیجی تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: "اے اللہ اس شخص میں اور اس کے اونٹوں میں برکت عطا فرما۔" اور جناب ابوموسیٰ کی روایت میں ہے: "اللہ اور اس کے رسول کا تحصیل دار فلاں شخص کے پاس گیا تو ایک لاغر و کمزور بچہ (زکوٰۃ) لایا۔"

(٢٢٧٤) اسناده صحيح۔ سنن نسائی، كتاب الزكاة، باب الجمع بين المتفرق، حديث: ٢٤٦٠۔

فوائد :......١۔ زکاۃ میں بوڑھا اور معیوب جانور لینا درست نہیں لیکن اگر مالک کی چالاکی وعیاری کی وجہ سے زکاۃ میں ایسا جانور داخل کر دیا جائے، جو بوڑھا یا معیوب ہو تو زکاۃ لینے والا ایسے شخص کے لیے بددعا کر سکتا ہے اور اس کے مال واسباب میں بے برکتی کی بددعا کرنا جائز ہے۔

٢۔ جو شخص زکاۃ کے نصاب کے مطابق زکاۃ دے یا اپنی طرف سے بہتر جانور زکاۃ میں دے اس کے لیے خیر و برکت کی دعا کی جائے گی۔

٢٥..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ أَخْذِ الْمُصَدِّقِ خِيَارَ الْمَالِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والے کے لیے عمدہ مال وصول کرنے کی ممانعت کا بیان

٢٢٧٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحٰقَ الْجَوْهَرِيُّ۔ وَ هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْمَعْبَدٍ۔ مَوْلٰى.........

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ ، فَقَالَ إِنَّكَ سَتَأْتِيْ قَوْماً مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ أَنْ يَّشْهَدُوْا أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ ، فَإِنْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ ، فَإِنْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ ، فَإِنْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ ، فَإِيَّاكَ وَ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ ، وَ اتَّقِ دَعْوَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف (گورنر بنا کر) روانہ کیا تو فرمایا: ''بے شک عنقریب تم اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس جاؤ گے۔ جب تم ان کے پاس جاؤ تو انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پھر اگر وہ اس بات میں تیری اطاعت کرلیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پھر اگر وہ اس بات کی اطاعت کرلیں تو انہیں خبر دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو اُن کے امیر لوگوں سے وصول کر کے ان کے غرباء میں تقسیم کی جائے گی۔ پس اگر وہ اس بات کی فرمانبرداری کریں تو پھر تم ان کے عمدہ مال وصول کرنے

(٢٢٧٥) صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، حديث: ١٣٩٥۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الدعاء الى الشهادتين، حديث: ١٩۔ سنن ابی داؤد: ١٥٧٤۔ سنن ترمذی: ٦٢٥۔ سنن نسائی: ٢٤٣٧۔ سنن ابن ماجه: ١٧٨٣۔ مسند احمد: ٢٣٣/١.

الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ . سے بچنا، اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کی بد دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔''

فوائد :......ا۔ دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ ظلم حرام ہے اور امام کے لائق ہے کہ وہ حکام کو وعظ ونصیحت کرے اور انہیں تقویٰ کا حکم دے انہیں مظالم سے روکنے میں مبالغہ آرائی سے کام لے اور ان کے برے انجام سے آگاہ کرے۔

۲۔ صدقہ زکاۃ کا مال اکٹھا کرنے والے پر عمدہ مال لینا حرام ہے بلکہ وہ درمیانے درجہ کے مال کا انتخاب کرے اور صاحب مال پر برا مال بطور زکاۃ دینا حرام ہے۔

۳۔ زکاۃ کافر کو نہیں دی جائے گی۔

۴۔ غنی کو فقراء کا حصہ نہیں دیا جائے گا۔ (شرح النووی: ۱/ ۸۹)

۲۶..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر خبر کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا زَجَرَ عَنْ أَخْذِ كَرَائِمِ أَمْوَالِ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فِيْ مَالِهِ إِذَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ بِغَيْرِ طِيْبِ أَنْفُسِهِمْ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ أَخْذَ خِيَارِ أَمْوَالِهِمْ إِذَا طَابَتْ أَنْفُسُهُمْ بِإِعْطَائِهَا ، وَ دَعَا لِمُعْطِيْهَا بِالْبَرَكَةِ فِيْ مَالِهِ وَ فِيْ إِبِلِهِ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص کے مال میں زکوٰۃ واجب ہو اس کے عمدہ مویشی لینے سے نبی کریم ﷺ نے اس وقت منع کیا ہے جب تحصیل دار مالک کی رضا مندی کے بغیر ان کے عمدہ مویشی وصول کرلے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ان کی رضا مندی سے ان کے عمدہ مال وصول کرنا جائز رکھا ہے اور ایسے شخص کے مال اور اونٹوں میں برکت کی دعا فرمائی ہے۔

۲۲۷۶۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ : فَبَعَثَ بِنَاقَةٍ مِنْ حُسْنِهَا ، فَقَالَ : ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَ فِيْ إِبِلِهِ))

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: تو اس شخص نے ایک خوبصورت اونٹنی بھیجی تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ اس شخص میں اور اس کے اونٹوں میں برکت ڈال دے۔''

فوائد:......زکاۃ لینے والا زکاۃ دینے والوں کے لیے خیر و برکت کی دعا تو کرے گا ہی لیکن جو لوگ زکاۃ میں عمدہ

(۲۲۷۶) انظر الحدیث السابق برقم: ۲٤۷٤.

مال پیش کریں، ان کے لیے خیر و برکت کی زیادہ اہتمام سے دعا کی جائے گی اور ایسا عمل یقیناً صاحب مال کے لیے خیر و برکت کا باعث بنے گا۔

٢٢٧٧ـ فَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، حَدَّثَنَا أَبِيْ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ....

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقاً عَلٰى بَلِيٍّ وَ عُذْرَةَ وَ جَمِيْعِ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ هُذَيْمٍ مِنْ قُضَاعَةَ . قَالَ : فَصَدَّقْتُهُمْ حَتّٰى مَرَرْتُ بِأَحَدِ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَ كَانَ مَنْزِلُهُ وَ بَلَدُهُ مِنْ أَقْرَبِ مَنَازِلِهِمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ . قَالَ : فَلَمَّا جَمَعَ لِيْ مَالَهُ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ فِيْهِ إِلَّا ابْنَةَ مَخَاضٍ . قَالَ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَدِّ ابْنَةَ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا صَدَقَتُكَ . فَقَالَ : ذَاكَ مَا لَا لَبَنَ فِيْهِ وَ لَا ظَهْرَ ، وَ أَيْمُ اللّٰهِ مَا قَامَ فِيْ مَالِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا رَسُوْلٌ لَهُ قَبْلَكَ ، وَ مَا كُنْتُ لِأُقْرِضَ اللّٰهَ مِنْ مَالِيْ مَا لَا لَبَنَ فِيْهِ وَ لَا ظَهْرَ ، وَ لٰكِنْ خُذْ هٰذِهٖ نَاقَةً فَتِيَّةً عَظِيْمَةً سَمِيْنَةً ، فَخُذْهَا . فَقُلْتُ : مَا أَنَا بِآخِذٍ مَا لَمْ أُؤْمَرْ بِهٖ . وَ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ قَرِيْبٌ ، فَإِمَّا أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَعْرِضَ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَافْعَلْ ، فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلَهُ ، وَ إِنْ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلّی، عذرہ اور قضاعہ قبیلے کے خاندان بنی سعد بن ہدیم کے تمام افراد سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو میں نے ان سے زکوٰۃ وصول کی حتیٰ کہ میں ان میں سے ایک شخص کے پاس پہنچا جس کا گھر اور علاقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ سے سب سے قریب تھا۔ جب اس شخص نے میرے سامنے اپنا سارا مال جمع کیا تو اس میں صرف ایک بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) زکوٰۃ تھی تو میں نے اسے کہا: ایک سالہ اونٹنی ادا کردو، تمہاری زکوٰۃ اتنی ہی ہے۔ وہ کہنے لگا: اس اونٹنی کا نہ دودھ ہے اور نہ وہ سواری کے قابل ہے۔ اللہ کی قسم! تم سے پہلے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مال میں تشریف لائے ہیں اور نہ آپ کا تحصیل دار آیا ہے اور میں اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کو ایسا جانور قرض نہیں دینا چاہتا جو نہ دودھ دیتا ہو اور نہ وہ سواری کے قابل ہو۔ لیکن تم یہ جوان موٹی تازی اونٹنی لے لو۔ میں نے کہا: میں وہ جانور نہیں لے سکتا جسے لینے کا مجھے حکم نہیں ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے قریب ہی تشریف فرما ہیں۔ لہٰذا تم آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر وہی پیش کش کرلو جو تم نے مجھے کی ہے۔ اگر آپ نے وہ قبول فرمائی تو ٹھیک ہے اور اگر آپ نے واپس کردی تو بھی درست ہے۔ اس نے کہا: میں یہ کام کروں گا۔

(٢٢٧٧) اسناده حسن۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاة، باب فی زکاة السائمة، حدیث: ١٥٨٣۔ مسند احمد: ١٤٢/٥.

رَدَّ عَلَيْكَ رَدَّهُ . قَالَ : فَإِنِّي فَاعِلٌ . فَخَرَجَ مَعِي وَ خَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِي عَرَضَ عَلَيَّ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَتَانِي رَسُوْلُكَ لِيَأْخُذَ صَدَقَةَ مَالِي ، وَ أَيْمُ اللّٰهِ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ لَا رَسُوْلٌ لَهُ قَطُّ قَبْلَهُ ، فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِي ، فَزَعَمَ أَنَّ مَا عَلَيَّ فِيْهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ ، وَ ذٰلِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيْهِ وَ لَا ظَهْرَ ، وَ قَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً فَتِيَّةً عَظِيْمَةً سَمِيْنَةً لِيَأْخُذَهَا فَأَبَى عَلَيَّ وَ هَا هِيَ ذِهْ ، قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَخُذْهَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((ذٰلِكَ الَّذِي عَلَيْكَ وَ إِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ آجَرَكَ اللّٰهُ فِيْهِ ، وَ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ .)) قَالَ : فَهَا هِيَ ذِهْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا . قَالَ : فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْضِهَا وَ دَعَا لَهُ فِي مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ .

لہٰذا وہ میرے ساتھ وہی اونٹنی لے کر چل پڑا جو اس نے مجھے پیش کی تھی۔ حتیٰ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے تو اس نے آپ سے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کا تحصیل دار میرے پاس میرے مال کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے آیا ہے۔ اور اللہ کی قسم! میرے مال میں اس سے پہلے نہ کبھی رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں اور نہ آپ کا تحصیل دار آیا ہے۔ تو میں نے اس کے سامنے اپنے جانور جمع کیے تو اس نے کہا کہ اس میں ایک سالہ اونٹنی زکوٰۃ ہے اور اس اونٹنی کا نہ دودھ ہے اور نہ وہ سواری کے قابل ہے اور میں نے اسے اپنی جوان فربہ اور خوبصورت اونٹنی پیش کی تاکہ وہ اسے وصول کرلے مگر اس نے انکار کر دیا ہے اور وہ اونٹنی یہ ہے۔ میں اسے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے لایا ہوں لہٰذا آپ قبول فرمالیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر زکوٰۃ اتنی ہی تھی یعنی ایک ایک سالہ اونٹنی اور اگر تم بخوشی اچھی اونٹنی دینا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر عطا فرمائیں گے اور ہم نے وہ اونٹنی تم سے قبول کرلی ہے۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول وہ اونٹنی یہ ہے۔ میں اسے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے لایا ہوں، آپ اسے قبول فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی وصول کرنے کا حکم دیا اور اس کے مال میں برکت کی دعا فرمائی۔''

۲۲۷۸۔ قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ : وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

أَنَّ عُمَارَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ فَضَرَبَ الدَّهْرُ مِنْ ضَرْبَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَتْ وِلَايَةُ

''جناب عمارہ بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں: زمانے نے کروٹ بدلی حتیٰ کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا عہد

(۲۲۷۸) انظر الحديث السابق.

مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِى سُفْيَانَ ، وَ أَمَّرَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ عَلَى الْمَدِينَةِ ، بَعَثَنِى مُصَدِّقاً عَلَى بَلِيٍّ وَ عُذْرَةَ وَ جَمِيعِ بَنِى سَعْدِ بْنِ هُذَيْمٍ مِنْ قُضَاعَةَ ، قَالَ : فَمَرَرْتُ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ وَ هُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ فِى مَالِهِ فَصَدَقْتُهُ بِثَلاثِينَ حِقَّةً فِيهَا فَحْلُهَا عَلَى أَلْفِ بَعِيرٍ وَ خَمْسِمِائَةِ بَعِيرٍ . قَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ : فَنَحْنُ نَرٰى أَنَّ عَمَّارَةَ لَمْ يَأْخُذْ مَعَهَا فَحْلَهَا إِلَّا وَ هُوَ سُنَّةٌ إِذَا بَلَغَتْ صَدَقَةُ الرَّجُلِ ثَلاثِينَ حِقَّةً ضَمَّ إِلَيْهَا فَحْلَهَا .

حکومت آیا اور انہوں نے مروان بن حکم کو مدینہ منورہ کا امیر بنایا تو اس نے مجھے بلیّ، عذرہ اور قضاعہ قبیلے کے خاندان بنی سعد بن ہدیم کے تمام افراد سے زکوۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو میں اس شخص کے پاس پہنچا (جس کا ذکر اوپر والی حدیث میں ہوا ہے) جبکہ وہ بہت بوڑھا ہو چکا تھا تو میں نے ان سے پندرہ سو اونٹوں کی زکوۃ تیس حقہ ان کے نر سانڈھ سمیت وصول کی۔ جناب ابن اسحاق کہتے ہیں: "ہمارے خیال میں حضرت عمارہ کا اونٹنیوں کے ساتھ نر بھی وصول کرنا سنت ہونے کی وجہ سے تھا کہ جب کسی شخص کی زکوۃ تیس حقے ہو تو ان کا نر بھی ساتھ وصول کیا جائے گا۔"

٢٧..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ فِى السَّوَائِمِ خِيفَةَ الصَّدَقَةِ وَ تَرَاجُعِ الْخَلِيطَيْنِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِيمَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ مَاشِيَتَهُمَا جَمِيعاً

زکوۃ کے ڈر سے الگ الگ چرنے والے جانوروں کو جمع کرنے اور اکٹھے چرنے والے جانوروں کو علیحدہ علیحدہ کرنے کی ممانعت کا بیان

وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخَلِيطَيْنِ فِى الْمَاشِيَةِ فِيمَا يَجِبُ عَلَيْهِمَا مِنَ الصَّدَقَةِ كَالْمَالِكِ الْوَاحِدِ ، إِذْ لَوْ كَانَا خَلِيطَيْنِ كَالْمَالِكَيْنِ إِذَا لَمْ يَكُونَا خَلِيطَيْنِ لَمْ يَكُنْ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا أَن يَّرْجِعَ عَلَى صَاحِبِهِ بِشَىْءٍ مِمَّا أُخِذَ مِنْهُ ، مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخَلِيطَيْنِ قَدْ يَكُونَانِ وَ إِنْ عَرَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَاشِيَتَهُ مِنْ مَاشِيَةِ خَلِيطِهِ ، كَانَتِ الْمَاشِيَةُ بَيْنَهُمَا مُشْتَرِكَةٌ . فَمَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنْ مَاشِيَتِهِمَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَمِنْ مَالِهِمَا أَخَذَهَا كَشِرْكَتِهِمَا فِى أَصْلِ الْمَالِ ، وَ لَا مَعْنَى لِرُجُوعِ أَحَدِهِمَا عَلَى صَاحِبِهِ إِذْ مَا أَخَذَ الْمُصَدِّقُ فَمِنْ مَالِهِمَا جَمِيعاً أَخَذَهُ لَا مِنْ مَالِ أَحَدِهِمَا . قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فِى قِصَّةِ دَاوُدَ وَ دُخُولِ الْخَصْمَيْنِ عَلَيْهِ ، ﴿ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنَّ هٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَّ تِسْعُونَ نَعْجَةً ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ وَ إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ﴾ . فَأَوْقَعَ اِسْمَ الْخَلِيطَيْنِ عَلَى الْخَصْمَيْنِ وَ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدَ الْخَصْمَيْنِ فِى الدَّعْوٰى أَنَّ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْمُدَّعِى قَبْلَهُ شِرْكَةٌ فِى الْغَنَمِ . إِنَّمَا ادَّعٰى أَنَّ لَهُ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ وَّ لِصَاحِبِهِ تِسْعٌ وَ تِسْعُونَ .

تحصیل دار دونوں شریکوں کے مال سے جتنے جانور زکوۃ وصول کرے گا وہ دونوں اس میں برابر شریک ہوں گے اور اس

بات کی دلیل کا بیان کہ شریکین کے جس مال میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اس کی حیثیت ایسی ہے گویا وہ ایک ہی مالک کا ہو کیونکہ اگر دونوں شریک دو مالکوں کی طرح ہوتے تو پھر دونوں شریکوں کی یہ حیثیت نہ ہوتی کہ وہ ایک دوسرے سے کسی چیز کا مطالبہ کرسکتے۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ دونوں شریکوں کا مال مشترک ہی ہوگا اگرچہ دونوں اپنے اپنے مال کو الگ الگ پہچانتے ہوں۔ لہٰذا تحصیل دار جو جانور بطور زکوٰۃ ان کے مال سے وصول کرے گا تو وہ ان دونوں کے مال سے وصولی شمار ہوگی جیسا کہ اصل مال میں ان کی شراکت ہے۔ اس لیے کوئی شریک اپنے ساتھی سے مال کا مطالبہ نہیں کرسکتا کیونکہ تحصیل دار نے دونوں کے مال سے زکوٰۃ وصول کی نہ کہ کسی ایک کے مال سے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے قصے میں فرمایا ہے جبکہ دو جھگڑنے والے ان کے پاس حاضر ہوئے تھے ﴿قَالَ أَحَدُهُمَا : إِنَّ هٰذَا أَخِيْ ..... لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ﴾ (سورۂ ص : آیت نمبر ۲۳۔۲۴) ”بے شک یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے تو یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے سپرد کردے اور بات چیت میں مجھے دبا لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا: تیری دنبی اپنی دنبیوں میں ملانے کا سوال کر کے اس نے یقیناً تجھ پر ظلم کیا ہے اور بلاشبہ اکثر ساجھی ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں۔“

اس طرح اللہ تعالیٰ نے دو جھگڑنے والوں کو دو شریک قرار دیا ہے حالانکہ دونوں میں سے کسی نے بھی دعویٰ میں یہ ذکر نہیں کیا کہ اس کے اور اس کے ساتھی کے درمیان بکریوں میں شراکت ہے۔ اس نے صرف اتنا کہا ہے کہ اس کے ساتھی کے پاس ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک دنبی ہے۔

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ.........

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ لَمَّا اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهُ : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ ، فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ ، وَ قَالُوْا : لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ ، وَ مَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَهُمَا

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے میرے لیے یہ تحریر لکھوائی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یہ زکوٰۃ کی فرضیت کے وہ احکام ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر واجب کیے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان کا حکم دیا ہے پھر راویوں نے مکمل حدیث بیان کی ہے اور یہ الفاظ بھی روایت کیے: زکوٰۃ کے ڈر سے الگ الگ جانوروں کو جمع نہ کیا جائے اور نہ اکٹھے جانوروں کو الگ الگ کیا جائے اور دونوں شریک

(۲۲۷۹) تقدم تخریجه برقم: ۲۲۶۱.

يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ . زکوۃ کی وصولی میں برابر برابر شریک ہوں گے۔“

فوائد :......زکاۃ کی ادائیگی کے وقت مال میں حصہ داروں کا زکاۃ کی مد میں کمی کی خاطر مال بانٹ لینا یا اکٹھا کر لینا ناجائز ہے، مثلاً اگر دو آدمیوں کی چالیس چالیس بکریاں ہیں، جن میں ہر مالک کی بکریوں میں ایک ایک بکری زکاۃ ہے۔ لیکن زکاۃ کی ادائیگی کے وقت یہ دونوں مال اکٹھا کر لیں اور اسے شراکت کا رنگ دے کر زکاۃ کی مد میں کمی کرا لیں کہ ۸۰ بکریوں پر بھی ایک بکری زکاۃ ہے یہ عمل ناجائز ہے کہ اگر ان کا مال علیحدہ علیحدہ تھا، تو زکاۃ کی ادائیگی کے وقت بھی اسے علیحدہ ہی باور کرایا جائے۔

پھر مال کو متفرق کرنے کی مثال یہ ہے کہ بکریوں کے دو حصہ داروں میں سے ہر ایک کی ایک سو پانچ، ایک سو پانچ بکریاں ہیں، حالانکہ ان کا مال مشترک ہے۔ یوں ان دونوں حصہ داروں کے مال کی زکاۃ تین بکریاں بنتی ہیں، لیکن مال کو الگ الگ باور کرانے سے مال کی زکاۃ دو بکریاں بنتی ہے۔ اس نقصان سے بچنے کے لیے مشترک مال کو الگ الگ کرنا ناجائز ہے۔ علی ہذا القیاس باقی اجناس میں بھی یہ صورتیں ممنوع ہیں۔

۲۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجَلْبِ عِنْدَ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْمَوَاشِيْ، وَ الْأَمْرِ بِأَخْذِ صَدَقَةِ الْمَوَاشِيْ فِيْ دِيَارِ مَالِكِهَا مِنْ غَيْرِ أَنَّ يُؤْمَرُوْا بِجَلْبِ الْمَوَاشِيْ إِلَى السَّاعِيْ لِيَأْخُذَ صَدَقَتَهُمَا

مویشیوں کو زکوۃ وصول کرتے وقت اپنے ٹھکانے پر منگوانا منع ہے۔ مویشیوں کی زکوۃ ان کے مالکوں کے ٹھکانے پر وصول کرنے کا حکم ہے۔ انہیں تحصیل دار کے پاس مویشی لانے کا حکم نہیں دیا جائے گا تاکہ وہ ان کی زکوۃ وصول کرے

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَ هُوَ يَقُوْلُ : ((أَيُّهَا النَّاسُ مَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّ الْإِسْلَامَ لَمْ يَزِدْهُ إِلَّا شِدَّةً ، وَلَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ ، الْمُسْلِمُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فتح مکہ والے سال فرماتے ہوئے سنا: ”اے لوگو! باہمی تعاون و حمایت کے جو معاہدے جاہلیت میں ہوئے تھے تو اسلام ان کو مزید تقویت دے گا اور اب اسلام میں (دوسروں پر ظلم وستم کرنے کے لیے) باہمی حمایت و نصرت کے معاہدے نہیں ہوں گے۔ تمام

(۲۲۸۰) اسنادہ حسن۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب این تصدق الاموال، حدیث: ۱۵۹۱۔ مختصراً، ۳۶۴۶۔ سنن ترمذی: ۱۴۱۳۔ سنن ابن ماجہ: ۲۶۵۹، ۲۶۸۵۔ مسند احمد: ۳/ ۱۸۰/ ۲۰۷۔

يُجِيرُ عَلَيْهِمْ أَدْنَاهُمْ وَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ أَقْصَاهُمْ وَ يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلٰى قَعْدِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ . دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُؤْمِنِ لَا جَلَبَ وَ لَا جَنَبَ ، وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دِيَارِهِمْ .)) فَبِهٰذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءٌ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَكْتُبُ عَنْكَ مَا سَمِعْتُ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) قُلْتُ : فِي الْغَضَبِ وَ الرِّضٰى ؟ قَالَ : ((نَعَمْ . فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِي أَنْ أَقُوْلَ فِي ذٰلِكَ إِلَّا حَقًّا .))

مسلمان کافروں کے مقابلے میں متحد ومتفق ہوں گے۔ ایک ادنیٰ اور کمزور مسلمان بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے اور ان کا دور دراز کا مسلمان بھی ان کی دی ہوئی پناہ کی پاسداری کرے گا (یا ان کے آگے جانے والا لشکر پچھلے مجاہدین کو غنیمت میں شریک کرے گا) اور ان کے حملہ آور مجاہدین (معسکر میں بیٹھنے والوں کو غنیمت میں شریک کریں گے۔ مؤمن شخص کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔ کافر کی دیت مسلمان کی دیت سے آدھی ہے۔ زکوٰۃ کے لیے جانور اکٹھے کرکے تحصیل دار کے ٹھکانے پر نہیں لائے جائیں گے اور نہ ان کو ٹھکانوں سے دور لے جایا جائے گا اور جانوروں کی زکوٰۃ مالکوں کے ٹھکانوں پر ہی وصول کی جائے گی۔'' اسی سند سے روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں: ''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے فرامین لکھ لیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: آپ کے غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں کیونکہ میرے لائق نہیں کہ میں دین کے بارے میں حق کے سوا کچھ کہوں۔''

فوائد :......۱۔ اس حدیث میں زکاۃ جمع کرنے کا ایک زریں اصول بیان ہوا ہے، جس سے عامل زکوٰۃ اور مالک زکوٰۃ دونوں ضرر و تکلیف سے محفوظ رہیں گے۔

۲۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت عامل زکوۃ کا مخصوص جگہ پر بیٹھنا اور تمام لوگوں کو یہ حکم دینا کہ زکوٰۃ کے اموال یہاں جمع کراؤ درست نہیں۔ بلکہ وہ لوگوں کے ڈیروں اور حویلیوں میں جا کر زکوۃ کے جانور جمع کرے گا نیز مالک زکوٰۃ کا زکوۃ کے جانور ہانک کر کہیں دور لے جانا، مکروہ عمل ہے اس سے عامل زکوۃ کو تکلیف اٹھانا پڑتی ہے۔

۲۹..... بَابُ أَخْذِ الْغَنَمِ وَ الدَّرَاهِمِ فِيْمَا بَيْنَ أَسْنَانِ الْإِبِلِ الَّتِي يَجِبُ فِي الصَّدَقَةِ إِذَا لَمْ يُوْجَدِ السِّنُّ الْوَاجِبَةُ فِي الْإِبِلِ

اونٹوں کی زکوٰۃ میں جب مطلوبہ عمر کا اونٹ موجود نہ ہو تو عمر کی کمی بیشی میں بکریاں اور درہم وصول کرنے کا بیان

وَالْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ بَيْنَ السِّنِّيْنِ قَدْرَ قِيْمَةِ مَا بَيْنَهُمَا . وَهٰذَا الْقَوْلُ إِغْفَالٌ مِنْ قَائِلِهِ أَوْ هُوَ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَكُلُّ قَوْلٍ خِلَافُ سُنَّتِهِ فَمَرْدُوْدٌ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ .

اس شخص کے قول کے برخلاف بیان جو کہتا ہے کہ عمر کے اختلاف کی صورت میں اتنی قیمت وصول کی جائے گی اور یہ قول قائل کی غفلت ہے یا یہ قول سنت نبوی کے خلاف ہے اور ہر وہ قول جو سنت نبوی کے خلاف ہو وہ مردود اور ناقابل قبول ہے۔

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَأَبُوْ مُوْسٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ..........

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ . أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ :بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . هٰذِهِ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ . فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَقَالُوْا فِي الْحَدِيْثِ : مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْجَذْعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذْعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِذَا اسْتَيْسَرَتَا أَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَماً ـ قَالَ بُنْدَارٌ : وَيَجْعَلُ مَكَانَهَا شَاتَيْنِ . وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذْعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذْعَةُ . وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَماً أَوْ شَاتَيْنِ ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ الْحِقَّةَ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ لَبُوْنٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ لَبُوْنٍ وَيُعْطِيْ مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَماً ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ ، وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ تحریر لکھوائی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یہ زکوۃ کے وہ فرض احکام ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان کا حکم دیا ہے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں: ”جس شخص کی زکوۃ جذعہ (چار سالہ اونٹ) ہو اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو اور اس کے پاس حقہ ہو (تین سالہ اونٹ) تو اس شخص سے یہ تین سالہ اونٹ قبول کر لیا جائے اور ساتھ دو بکریاں لے لی جائیں اگر وہ میسر ہوں، ورنہ بیس درہم وصول کر لیے جائیں۔ جناب بندار کی روایت ہے: ”اس کمی کی جگہ دو بکریاں لی جائیں گی۔“ ”اور جس کی زکوۃ ایک حقہ ہو اور اس کے پاس حقہ نہ ہو بلکہ جذعہ موجود ہو تو اس سے جذعہ لے لیا جائے گا اور تحصیل دار اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے گا اور جس شخص کی زکوۃ حقہ (تین سالہ اونٹ) ہو اور اس کے پاس بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) ہو تو اس سے دو سالہ اونٹنی قبول کر لی جائے گی اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے گا اور جس شخص کی زکوۃ بنت لبون ہو اور اس کے پاس بنت لبون نہ ہو بلکہ حقہ ہو تو اس سے

(۲۲۸۱) تقدم تخریجه برقم: ۲۲۶۱.

مَعَهَا الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَماً أَوْ شَاتَيْنِ ، وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُوْنٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ ، وَ عِنْدَهُ مَخَاضٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَ يُعْطِى مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَماً أَوْ شَاتَيْنِ ، وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ مَخَاضٍ ، وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ ، وَ عِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُوْنٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَ يُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَماً أَوْ شَاتَيْنِ فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَ عِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ .

حقہ لے کر تحصیل دار اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کر دے گا اور جس شخص کی زکوٰۃ ایک بنت لبون ہو مگر وہ اس کے پاس موجود نہ ہو اور اس کے پاس بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہو تو اس سے یہی قبول کی جائے گی اور وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس شخص کی زکوٰۃ بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہو لیکن اس کے پاس یہ موجود نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) ہو تو اس سے یہی قبول کر لی جائے گی اور تحصیل دار اسے بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے گا اور جس شخص کے پاس بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) نہ ہو اور اس کے پاس ابن لبون (دو سالہ اونٹ) موجود ہو تو اس سے وہ قبول کر لیا جائے گا اور ساتھ کوئی چیز ادا نہیں کی جائے گی۔"

فوائد:......زکوٰۃ کی وصولی کے وقت اگر زکوٰۃ کا مخصوص جانور میسر نہ ہو۔ تو اس سے کم عمر کا جانور لے کر اس معین جانور کی قیمت کو پورا کرنے کے لیے اس کے ساتھ بکریاں یا اتنی رقم لی جا سکتی ہے۔ یا معین جانور سے بڑا جانور لے کر اس سے زائد قیمت کی بکریاں یا رقم مالک کو لوٹائی جا سکتی ہے، یہ طریقہ جائز و مسنون ہے۔

۳۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِسِمَةِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ إِذَا قُبِضَتِ الصَّدَقَةُ

زکوٰۃ کے اونٹوں کو نشان لگانے کے حکم کا بیان

لِيَعْرِفَ الْوَالِيْ وَ الرَّعِيَّةُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ مِنْ غَيْرِهَا لِيَقْسِمَهَا عَلَى أَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ دُوْنَ غَيْرِهَا إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ .

تاکہ امیر اور رعایا سب جان لیں کہ یہ زکوٰۃ کے اونٹ ہیں تاکہ امیر انہیں زکوٰۃ وصول کرنے والوں میں ہی تقسیم کرے بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو

۲۲۸۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَوِيَّةَ ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِكْرَاشَ ، عَنْ أَبِيهِ.........

عِكْرَاشَ بْنِ ذُؤَيْبٍ : قَالَ : بَعَثَنِي بَنُوْ مُرَّةَ

"جناب عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو مرہ بن

(۲۲۸۲) اسنادہ واہ (ضعیف جداً) علاء بن فضل راوی ضعیف ہے۔ (الضعیفۃ: ۱۱۲۷)۔ سنن ترمذی، کتاب الاطعمۃ، باب: ٤١، حدیث: ۱۸٤۸۔ سنن ابن ماجہ: ۳۲۷٤۔

بْنُ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ ، فَوَجَدْتُهُ جَالِساً بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ ، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ بِإِبِلٍ كَأَنَّهَا عُذُوقُ الْأَرْطَأَ فَقَالَ : ((مَنِ الرَّجُلُ؟)) فَقُلْتُ عِكْرَاشُ بْنُ ذُؤَيْبٍ قَالَ : ((إِرْفَعْ فِي النَّسَبِ)) قُلْتُ ابْنُ حَرْقُوصِ بْنِ خُورَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ النَّزَالِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدٍ . وَهٰذِهِ صَدَقَاتُ بَنِي مُرَّةَ بْنَ عُبَيْدٍ . قَالَ : فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : ((هٰذِهِ إِبِلُ قَوْمِي ، هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِي)) ثُمَّ أَمَرَ بِهَا أَنْ تُوسَمَ بِمِيْسَمِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَتُضَمَّ إِلَيْهَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ .

عبید نے مجھے اپنے مال کی زکوٰۃ دے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تو میں مدینہ منورہ میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ میں نے آپ کو مہاجرین اور انصاری صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما پایا۔ میں آپ کے پاس ایسے اونٹ لایا تھا گویا کہ وہ ارطی درخت کے سرخ سرخ پھل (یا جڑیں) ہوں۔ آپ نے پوچھا: ”تم کون ہو؟“ میں نے عرض کیا: عکراش بن ذؤیب۔ آپ نے فرمایا: ”اپنا اعلیٰ نسب بیان کرو۔“ میں نے کہا: ابن حرقوص ابن خورہ بن عمرو بن النزال بن مرہ بن عبید اور یہ بنی مرہ بن عبید کی زکوٰۃ ہے تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے، پھر فرمایا: ”یہ میری قوم کے اونٹ ہیں۔ یہ میری قوم کی زکوٰۃ ہے۔“ پھر آپ نے حکم دیا کہ ان اونٹوں کو زکوٰۃ کے اونٹوں والی نشانی لگا دو اور زکوٰۃ کے اونٹوں میں شامل کر دو، پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف تشریف لے گئے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔“

۱۳۱..... بَابُ سِمَةِ غَنَمِ الصَّدَقَةِ إِذَا قُبِضَتْ

بکریوں کی زکوٰۃ وصول ہونے پر انہیں نشان لگانے کا بیان

۲۲۸۳ - حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ سَمِعْتُ.........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ . حِيْنَ وَلَدَتْ أُمِّي انْطَلَقْتُ بِالصَّبِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَنِّكَهُ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِرْبَدٍ لَهُ يَسِمُ غَنَماً . قَالَ شُعْبَةُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میری والدہ نے بچے کو جنم دیا تو میں بچے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تاکہ آپ کھجور چبا کر اس کے تالو کو لگائیں۔ اس وقت نبی کریم ﷺ اونٹوں کے بارے میں

(۲۲۸۳) صحیح بخاری، کتاب الذبائح، باب الوسم والعلم فی الصورة، حدیث: ۵۵۴۲۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب جواز وسم الحیوان، حدیث: ۲۱۱۹۔ سنن ابن ماجه: ۳۵۶۵۔ مسند احمد: ۱۷۱/۳۔

أَكْثَرَ عِلْمِي إِنَّهُ قَالَ : فِيْ اٰذَانِهَا .

بکریوں کو نشان لگا رہے تھے۔ امام شعبہ کہتے ہیں۔ میرے خیال میں جناب ہشام نے یہ کہا تھا کہ آپ بکریوں کے کانوں پر نشان لگا رہے تھے۔

فوائد :......انسان کو داغ کر خاص نشان لگانا حرام ہے اور حیوانات کو داغنا جائز ہے۔لیکن ان کے چہرے پر نشان لگانا ممنوع ہے۔ البتہ زکوٰۃ کے اونٹوں اور بکریوں کے چہروں کے سوا دیگر اعضاء کو داغنا مستحب اور دیگر حیوانات میں جائز ہے، بکریوں کو داغتے وقت ان کے کانوں پر نشان لگانا اور اونٹوں اور گایوں کو داغتے وقت ان کی رانوں پر نشانات لگانا مستحب عمل ہے کیونکہ یہ جسم کے سخت حصے ہیں۔، یہاں داغنے کی تکلیف کم ہوتی ہے اور بالوں کی کمی کی وجہ سے داغنے کے نشانات نمایاں ہوتے ہیں۔ اور داغنے کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے جانوروں میں تمیز واقع ہوتی ہے اور ان کی پہچان آسان ہو جاتی ہے۔(شرح النووی: ٧/ ٢٣١)

٣٢..... بَابُ إِسْقَاطِ الصَّدَقَةِ ، صَدَقَةِ الْمَالِ عَنِ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيْقِ بِذِكْرِ لَفْظٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرَ مُسْتَقْصِي فِي الرَّقِيْقِ خَاصَّةً

گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ ساقط کرنے کا بیان۔ غلام کی زکوٰۃ کے بارے میں خصوصاً مختصر غیر مفصل روایت کا بیان

٢٢٨٤ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنْ عَاصِمٍ وَ هُوَ ابْنُ ضَمْرَةَ..........

عَنْ عَلِيٍّ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيْقِ فَأَدُّوْا زَكَاةَ الْأَمْوَالِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَماً))، قَالَ ، وَ قَالَ عَلِيٌّ: فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِيْنَاراً ، وَ فِيْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِيْنَاراً نِصْفُ دِيْنَارٍ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میں نے تمہیں گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے، لہٰذا تم اپنے مالوں میں سے ہر چالیس درہم پر ایک درہم زکوٰۃ ادا کرو۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہر چالیس دینار میں ایک دینار اور ہر بیس دینار میں نصف دینار زکوٰۃ ہے۔''

٢٢٨٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوْسٰى ، ـ أَوَّلَا ـ عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ....

(٢٢٨٤) تقدم تخريجه برقم: ٢٢٦٢.

(٢٢٨٥) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب لا زكاة على المسلم فى فرسه وعبده، حديث: ٦٨٢ـ مسند الحميدى: ١٠٧٤ من طريق سفيان بهذا الاسناد.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ : ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَ لَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ ''مسلمان شخص کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

٢٢٨٦- ثُمَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ : ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَ لَا عَبْدِهِ صَدَقَةٌ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ ''مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

٢٢٨٧- ثُمَّ حَدَّثَنَا آخِرُهُمْ يَزِيْدُ بْنُ جَابِرٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ - وَ لَمْ يَرْفَعْهُ يَزِيْدُ - قَالَ : ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَ لَا عَبْدِهِ صَدَقَةٌ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''مسلمان آدمی کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث اصل نص ہیں کہ ذاتی استعمال کے اموال میں زکوٰۃ نہیں اور گھوڑے اور غلام اگر اموال تجارت نہ ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے اور ابوحنیفہ اور حماد بن سلیمان کے سوا تمام علمائے سلف وخلف کا یہی موقف ہے۔(شرح النووی: ٧/ ٥٥)

٢۔ ایسے غلام اور گھوڑے جو تجارت کے لیے مخصوص ہیں، ان میں زکوٰۃ لازم ہے۔ اور ان کی قیمتوں کا تعین کر کے اس حساب سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

٣٣..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُسْتَقْصَى لِلَفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا فِي صَدَقَةِ الرَّقِيْقِ

غلام کی زکوٰۃ کے بارے میں مروی گزشتہ مختصر روایت کی مفصل روایت کا بیان

وَ الدَّلِيْلُ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا عَفَا عَنِ الصَّدَقَةِ فِي الرَّقِيْقِ صَدَقَةَ الْأَمْوَالِ دُوْنَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے غلام کی مالی زکوٰۃ معاف کی ہے مگر صدقہ فطر اس پر واجب ہے۔

٢٢٨٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ ،

(٢٢٨٦) صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب ليس على المسلم فی فرسه صدقة، حديث: ١٤٦٣۔ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب لا زكاة على المسلم فی عبده وفرسه، حديث: ٨/ ١٩٨٢۔ سنن ابی داؤد: ١٥٩٥۔ سنن ترمذی: ٦٢٧۔ سنن نسائی: ٢٤٦٩۔ سنن ابن ماجه: ١٨١٢۔ مسند احمد: ٢٤٢/٢۔

(٢٢٨٧) مسند الحميدی: ١٠٧٥ وانظر الحديث السابق.

حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةَ الْفِطْرِ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان شخص پر اس کے غلام اور گھوڑے میں کوئی صدقہ واجب نہیں ہے سوائے صدقہ فطر کے۔“

۲۲۸۹- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، حَدَّثَنَا عَمِّي ، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ.........

أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : ((لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةَ الْفِطْرِ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”غلام میں سوائے صدقہ فطر کے کوئی زکوۃ واجب نہیں ہے۔“

فوائد :...... یہ احادیث بین دلیل ہیں کہ غلام کا فطرانہ مالک کے ذمہ واجب ہے خواہ غلام ذاتی استعمال کے لیے مختص ہو یا تجارت کے لیے۔ مالک، شافعی اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔

اور اہل کوفہ کہتے ہیں کہ تجارت کے غلاموں میں فطرانہ مالک پر واجب نہیں۔(شرح النووی: ۷/ ۵۵)

۳۴..... بَابُ ذِكْرِ السُّنَّةِ الدَّالَّةِ عَلَى مَعْنَى أَخْذِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيقِ الصَّدَقَةَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھوڑوں اور غلاموں میں زکوۃ وصول کرنے پر دلالت کرنے والی سنت نبوی کا بیان

وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَهَا مِنْهُمْ إِذْ جَادَتْ أَنْفُسُهُمْ وَ كَانَتْ بِإِعْطَائِهَا مُتَطَوِّعِينَ بِالدَّفْعِ ، لَا أَنَّ الصَّدَقَةَ كَانَتْ وَاجِبَةً عَلَى الْخَيْلِ وَ الرَّقِيقِ . إِذِ الْفَارُوقُ قَدْ أَعْلَمَ الْقَوْمَ الَّذِينَ أَخَذَ مِنْهُمْ صَدَقَةَ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الصِّدِّيقَ قَبْلَهُ لَمْ يَأْخُذَا صَدَقَةَ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيقِ .

اور اس [illegible] بیان کہ انہوں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ اس وقت وصول کی تھی جب ان کے مالکوں نے بخوشی اپنی مرضی سے ان کی زکوۃ ادا کی اس لیے نہیں کہ ان پر ان کے گھوڑوں اور غلاموں میں زکوۃ فرض تھی کیونکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو بتا دیا تھا کہ ان سے پہلے نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ وصول نہیں کی تھی۔

(۲۲۸۸) انظر الحدیث المتقدم: ۲۲۸۵.

(۲۲۸۹) صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب لا زکاة علی المسلم فی عبده وفرسه، حدیث: ۱۰/ ۹۸۲- مسند احمد: ۲/ ۴۲۰.

۲۲۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِیْ إِسْحٰقَ ....

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ ، قَالَ : جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ إِلٰی عُمَرَ ، فَقَالُوْا : إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا أَمْوَالًا : خَيْلًا وَ رَقِيْقاً ، نُحِبُّ أَنْ يَّكُوْنَ لَنَا فِيْهَا زَكَاةٌ وَ طَهُوْراً . فَقَالَ : مَا فَعَلَهُ صَاحِبَایَ قَبْلِیْ فَأَفْعَلَهُ ، فَاسْتَشَارَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِيْهِمْ عَلِیٌّ . فَقَالَ عَلِیٌّ : هُوَ حَسَنٌ إِنْ لَّمْ تَكُنْ جِزْيَةً يُؤْخَذُوْنَ بِهَا رَاتِبَةً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَسُنَّةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ أَنْ لَيْسَ فِیْ أَرْبَعٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا ، وَ قَوْلُهُ فِی الْغَنَمِ : فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ وَاحِدَةٌ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا ، وَ فِی الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ إِلَّا تِسْعِيْنَ وَ مِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا ، دَلَالَةٌ عَلٰی أَنَّ صَاحِبَ الْمَالِ إِنْ أَعْطٰی صَدَقَةً مِنْ مَالِهِ وَ إِنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ غَيْرَ وَاجِبَةٍ فِیْ مَالِهِ فَجَائِزٌ لِلْإِمَامِ أَخْذُهَا إِذَا طَابَتْ نَفْسُ الْمُعْطِیْ ، وَ كَذٰلِكَ الْفَارُوْقُ لَمَّا أَعْلَمَ الْقَوْمَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الصِّدِّيْقَ قَبْلَهُ لَمْ يَأْخُذَا صَدَقَةَ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيْقِ فَطَابَتْ

جناب حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں کہ کچھ شامی لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے عرض کی: بے شک ہمارے پاس گھوڑے اور غلام موجود ہیں اور ہم پسند کرتے ہیں کہ ہمارے ان اموال میں زکوٰۃ وصول کی جائے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کام مجھ سے پہلے میرے دونوں ساتھیوں نے نہیں کیا تو میں کیسے کروں؟ پھر انہوں نے نبی مکرم کے صحابہ کرام سے مشورہ کیا۔ ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یہ بڑی اچھی بات ہے بشرطیکہ یہ مسلسل وصول ہونے والا جزیہ نہ بن جائے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سنت نبوی یہ ہے کہ چار اونٹوں میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے الا یہ کہ ان کا مالک خود اپنی خوشی سے ادا کرنا چاہے تو لے لی جائے گی۔ بکریوں کے بارے میں آپ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب کسی شخص کی چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہوں تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے الا یہ کہ ان کا مالک اپنی مرضی سے ادا کرنا چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ پھر اگر چاندی صرف ایک سو نوے درہم ہو تو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا مالک بخوشی ادا کرنا چاہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب صاحب مال اپنے مال کی زکوٰۃ بخوشی ادا کرے جبکہ اس میں زکوٰۃ فرض نہ بنتی ہو تو امام ان کی زکوٰۃ وصول کر سکتا ہے۔ اسی طرح جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شامی لوگوں کو آگاہ کر دیا کہ ان سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں اور

(۲۲۹۰) اسنادہ حسن۔ مسند احمد: ۱۴/۱۔ سنن الدارقطنی: ۱۲۶/۲۔ مستدرك حاكم: ۴۰۰/۱۔ سنن كبرىٰ بیهقی: ۱۱۸/۴.

أَنْفُسُهُمْ بِإِعْطَاءِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْخَيْلِ وَ الرَّقِيْقِ مُتَطَوِّعِيْنَ جَازَ لِلْفَارُوْقِ أَخْذَ الصَّدَقَةِ مِنْهُمْ ، كَمَا أَبَاحَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْذَ الصَّدَقَةِ مِمَّا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ ، وَ دُوْنَ أَرْبَعِيْنَ مِنَ الْغَنَمِ ، وَ دُوْنَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ مِنَ الْوَرِقِ .

غلاموں کی زکوٰۃ وصول نہیں کی۔ پھر انہوں نے اپنی خوشی سے ان کی نفلی زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لیے ان کے مالوں کی زکوٰۃ وصول کرنا جائز ہوگیا۔ جیسا کہ نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ سے کم اونٹوں، چالیس سے کم بکریوں اور دو سو درہم چاندی سے کم چاندی میں زکوٰۃ وصول کرنا جائز قرار دیا ہے۔

۳۵..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْحُمُرِ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى إِسْقَاطِهَا عَنِ الْخَيْلِ

گدھوں اور گھوڑوں میں زکوٰۃ کی فرضیت ساقط کرنے کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَمَرَ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنْ بَعْضِ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا مِنْ جَمِيْعِ أَمْوَالِهِمْ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿ **خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا** ﴾ إِذِ اسْمُ الْمَالِ وَاقِعٌ عَلَى الْخَيْلِ وَ الْحَمِيْرِ جَمِيْعاً فَبَيَّنَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ وَلَّاهُ اللّٰهُ بَيَانَ مَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ ، إِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا أَمَرَهُ بِأَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنْ بَعْضِ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ لَا مِنْ جَمِيْعِهَا .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے بعض اموال سے زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا ہے، تمام اموال سے نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿**خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا**﴾ ''(اے نبی) ان کے مالوں میں سے صدقہ لیجیے تاکہ اس کے ذریعے سے انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں۔'' (سورۂ توبہ: ۱۰۳) کیونکہ مال میں گھوڑے اور گدھے بھی شامل ہیں لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کردیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کے بعض اموال سے زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا ہے تمام اموال سے نہیں آپ پر نازل ہونے والی وحی قرآن مجید کی وضاحت کرنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے اس لیے آپ نے مندرجہ بالا وضاحت فرمادی (کہ گھوڑوں اور گدھوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔)

۲۲۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ لَهُ مَالٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص کے پاس مال ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ

(۲۲۹۱) تقدم برقم: ۲۲۵۲، ۲۲۵۳.

لَا يُؤَدِّيْ زَكَاتَهُ إِلَّا جُمِعَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُحْمٰى عَلَيْهِ صَفَائِحُ فِيْ جَهَنَّمَ وَ كُوِيَ بِهَا جَنْبُهُ وَ ظَهْرُهُ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِمَّا إِلَى النَّارِ)) . وَ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِيْ قِصَّةِ الْإِبِلِ وَ الْغَنَمِ . قَالَ ، قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : وَ الْخَيْلُ ؟ قَالَ : ((الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . وَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ ، وَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ ، وَ عَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ . فَأَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يُعِدُّهَا لَهُ لَا يَغِيْبُ فِيْ بُطُوْنِهَا شَيْئاً إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهَا أَجْرٌ وَ لَوْ عَرَضَ مَرَجاً أَوْ مَرَجَيْنِ فَرَعَاهَا صَاحِبُهَا فِيْهِ كُتِبَ لَهُ مِمَّا غَيَّبَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا أَجْرٌ ، وَ لَوِ اسْتَنَّتْ شَرَفاً أَوْ شَرَفَيْنِ كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ خَطَاهَا أَجْرٌ ، وَ لَوْ عَرَضَ نَهْرٌ فَسَقَاهَا بِهِ كَانَتْ لَهُ بِكُلِّ قَطْرَةٍ غُيِّبَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا مِنْهُ أَجْرٌ ، حَتّٰى ذَكَرَ الْأَجْرَ فِيْ أَرْوَاثِهَا وَ أَبْوَالِهَا . وَ أَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا تَعَفُّفاً وَ تَجَمُّلاً وَ تَسَتُّراً وَ لَا يَحْبِسُ حَقَّ ظُهُوْرِهَا وَ بُطُوْنِهَا فِيْ يُسْرِهَا وَ عُسْرِهَا . وَ أَمَّا الَّذِيْ وِزْرٌ فَالَّذِيْ يَتَّخِذُهَا أَشَراً وَ بَطَراً وَ بَذَخاً عَلَيْهِمْ)) . قَالُوْا : فَالْحُمُرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : ((مَا

ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن اس کا مال جمع کر کے ان کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں گرم کی جائیں گی اور ان کے ساتھ اس شخص کے پہلو اور اس کی پشت کو داغا جائے گا حتیٰ کہ تمہارے حساب کے مطابق پچاس ہزار سال والے دن میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دیں۔ پھر وہ جنت یا جہنم کی طرف اپنا راستہ دیکھے گا۔'' اور پھر اونٹوں اور بکریوں کے قصے کے متعلق مکمل حدیث بیان کی۔ رسول اللہ ﷺ سے عرض کی گئی: اور گھوڑوں کی زکوٰۃ کے متعلق آپ کا حکم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''گھوڑوں کی پیشانی میں تا قیامت خیر و برکت بندھی ہوئی ہے اور گھوڑے تین قسم کے افراد کے لیے ہیں۔ ایک شخص کے لیے یہ اجر کا باعث ہیں اور ایک شخص کے لیے (پردہ پوشی) برابر برابر ہیں (نہ ثواب نہ گناہ) اور تیسرے شخص کے لیے یہ گناہ کا باعث ہیں۔ جس شخص کے لیے یہ اجر و ثواب کا باعث ہیں وہ وہ شخص ہے جس نے انہیں اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے پالا اور اس کے لیے انہیں تیار رکھتا ہے۔ ان کے پیٹ میں جو کچھ جاتا ہے وہ اس کے لیے اجر لکھا جاتا ہے اور اگر وہ اسے کسی چراگاہ یا دو سبزہ زاروں میں چراتا ہے تو جو کچھ ان کے پیٹ میں جائے گا اس کے بدلے ان کے مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ ایک یا دو زقند بھرتا ہے تو مالک کو اس کے ہر قدم پر اجر ملے گا۔ اور اگر اس نے کسی نہر سے اسے پانی پلایا تو گھوڑے کے پیٹ میں جانے والے ہر قطرے کے بدلے اسے اجر ملے گا۔ حتیٰ کہ آپ نے ان کی لید اور پیشابوں میں بھی اجر کا ذکر کیا۔ اور وہ گھوڑا جو اس کے لیے برابر برابر ہے تو وہ وہ ہے جسے وہ سوال کرنے سے بچنے کے لیے، خوبصورتی اور اپنی پردہ پوشی کے لیے رکھتا ہے اور مالک تنگ دستی اور خوشحالی

أَنْـزَلَ الـلّٰـهُ عَـلَـىَّ فِيْهَا شَيْئاً إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْـجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ : ﴿ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ٥ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴾

میں ان پر سواری کرنے اور ان کی خوراک کے حقوق کو نہیں روکتا اور وہ گھوڑا جو اس کے لیے گناہ کا باعث ہے تو وہ وہ ہے جسے وہ اترانے، فخر و غرور اور تکبر کے اظہار کے لیے پالتا ہے۔" صحابہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! گدھوں کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا: "ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں فرمایا سوائے اس جامع اور منفرد آیت کریمہ کے ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾ "جس شخص نے ذرہ بھر بھلائی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔" (سورۃ الزلزال:۶۔۷)

فوائد :......۱۔ یہ حدیث صریح نص ہے کہ سونے چاندی اور اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری میں زکوٰۃ واجب ہے۔(نووی: ۷/ ٦٤)

۲۔﴿ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا﴾ ان الفاظ سے ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے استدلال کیا ہے کہ گھوڑوں میں زکوٰۃ واجب ہے۔ اور اس کا مذہب ہے کہ اگر تمام گھوڑے مذکر ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ لیکن اگر مونث گھوڑے یا مذکر و مونث مشترک گھوڑے ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب ہے، پھر مالک کو اختیار ہے کہ یا تو وہ ہر گھوڑے کی زکوٰۃ میں ایک دینار نکالے یا اس کی قیمت لگائے اور قیمت کا چودھواں حصہ زکوٰۃ نکال دے۔ لیکن مالک، شافعی اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ گھوڑوں میں کسی صورت بھی زکوٰۃ واجب نہیں کہ کیونکہ پیچھے حدیث میں بیان ہوا ہے کہ گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور انہوں نے اس حدیث کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ اس سے مراد گھوڑوں کو جہاد کے لیے استعمال کرنا ہے۔(نووی: ۷/ ٦٦)

۳۔ گھوڑوں کی طرح گدھوں میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں، البتہ نفلی صدقہ سے اجر و ثواب ضرور حاصل ہوتا ہے۔

۳۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَأْخِيْرِ الْإِمَامِ قَسْمَ الصَّدَقَةِ بَعْدَ أَخْذِهٖ إِيَّاهَا وَ إِبَاحَةِ بِعْثَةِ مَوَاشِي الصَّدَقَةِ إِلَى الرَّعْىِ إِلٰى أَنْ يَّرَى الْإِمَامُ قَسْمَهَا

زکوٰۃ کی وصولی کے بعد امام کو زکوٰۃ کی تقسیم میں تاخیر کرنے کی رخصت ہے۔ جب تک امام زکوٰۃ کے جانور تقسیم کرنے کا ارادہ نہیں کرتا وہ انہیں چراگاہ میں بھیج سکتا ہے

۲۲۹۲۔ حَـدَّثَـنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ أَبِي

قِلَابَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ ، قَالَ سَمِعْتُ.........

أَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ : اجْتَمَعَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمٌ مِنْ غَنَمِ لِلصَّدَقَةِ ، قَالَ : أَبْدِ فِيْهَا يَا أَبَا ذَرٍّ)) . قَالَ : فَبَدَوْتُ فِيْهَا إِلَى الرَّبْذَةِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوۃ کی بکریوں میں سے کچھ بکریاں جمع ہوگئیں تو آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر! ان بکریوں کو (چرانے کے لیے) جنگل میں لے جاؤ۔'' حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تو میں ان بکریوں کو چرانے کے لیے ربذہ مقام کی طرف لے گیا۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔

❀❀❀❀

(٢٢٩٢) اسناده صحيح، سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب الجنب يتيمم، حديث : ٣٣٢۔ سنن ترمذی : ١٢٤۔ سنن نسائی : ٣٢٣۔ مسند احمد : ٥/١٥٥۔ مصنف عبدالرزاق : ٩١٣ الروايات مطولة ومختصرة.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَدَقَةِ الْوَرِقِ

چاندی کی زکوٰۃ کے متعلق ابواب کا مجموعہ

۳۷..... بَابُ إِسْقَاطِ فَرْضِ الزَّكَاةِ عَمَّا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ

پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے

۲۲۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ)).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔''

۲۲۹۴۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ ، وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ ، وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ))

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے اور نہ پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ ہے۔''

۳۸..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْخَمْسَةَ الْأَوَاقِ هِيَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ پانچ اوقیہ چاندی دوسو درہم ہیں

۲۲۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَّارَةَ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنِ الْمَازِنِيَّ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّهُ سَمِعَ..........

(۲۲۹۳) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۲۲۶۳.

(۲۲۹۴) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۲۲۶۳.

(۲۲۹۵) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۲۲۶۳.

أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ، وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ . وَالْأَوَاقُ مِائَتَا دِرْهَمٍ)).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ ہے اور (پانچ) اوقیے دوسو درہم ہیں۔''

۳۹..... بَابُ ذِكْرِ مَبْلَغِ الزَّكَاةِ فِي الْوَرِقِ إِذَا بَلَغَ خَمْسَ أَوَاقٍ

جب چاندی پانچ اوقیے ہوجائے تو اس میں زکوٰۃ کی مقدار کا بیان

۲۲۹۶۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ أَبِیْ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، حَدَّثَنِیْ..........

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ . أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ اسْتُخْلِفَ كَتَبَ لَهٗ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِیْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهٗ . فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ وَ قَالُوْا فِي الْحَدِيْثِ : وَ فِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِن لَّمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِيْنَ وَ مِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا . وَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰی : فَإِن لَّمْ يَكُنْ مَالٌ إِلَّا تِسْعِيْنَ وَ مِائَةً .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو انہوں نے میرے لیے یہ تحریر لکھوائی: ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' یہ زکوٰۃ کے وہ فرائض ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں اور جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا ہے۔'' پھر راویوں نے مکمل حدیث بیان کی اور یہ الفاظ روایت کیے ''چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے لیکن اگر صرف ایک سونوے درہم ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے الا یہ کہ چاندی کا مالک اپنی خوشی سے کچھ ادا کردے۔ جناب ابوموسیٰ کہتے ہیں: ''اگر مال صرف ایک سونوے درہم ہوں۔''

فوائد:......

۱۔ چاندی کا نصاب زکوٰۃ پانچ اوقیہ ہے اور حدیث واجماع کی رو سے پانچ اوقیہ دوسو درہم بنتے ہیں۔

۲۔ دوسو درہم سے کم مالیت کی چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور دوسو درہم چاندی کی زکوٰۃ پانچ درہم ہے، پھر ہر چالیس درہم پر ایک درہم زکوٰۃ ہوگی۔

(۲۲۹۶) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۲۲۶۱.

۴۰..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الزَّكَاةَ وَاجِبَةٌ عَلَى مَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ مِنَ الْوَرِقِ

اس بات کا بیان کہ دوسو درہم سے زائد چاندی پر بھی زکوٰۃ واجب ہے

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الزَّكَاةَ غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَلَى مَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ دِرْهَمٍ حَتَّى تَبْلُغَ الزِّيَادَةُ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً

ان لوگوں کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ دوسو درہم سے زائد چاندی پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے حتیٰ کہ وہ زائد چاندی چالیس درہم ہو جائے

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ.........

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((هَاتُوا رُبُعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمِائَتَيْنِ شَيْءٌ . فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ، فَمَا زَادَ فَعَلَى ذَلِكَ الْحِسَابِ)).

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہر چالیس درہموں میں سے ایک درہم زکوٰۃ ادا کرو اور دو سو سے کم درہموں میں زکوٰۃ نہیں ہے پھر جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ ہے اور جو اس سے زائد ہو تو اس پر بھی اسی حساب سے (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ واجب ہے۔“

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ چاندی کا نصاب زکوٰۃ دوسو درہم ہے۔ دوسو درہم سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے، پھر دوسو درہم پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے۔ اور دوسو سے زائد درہم میں ہر چالیس درہم پر ایک درہم زکوٰۃ ہوگی۔

۴۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الزَّكَاةَ غَيْرُ وَاجِبَةٍ عَلَى الْحُلِيِّ إِذِ اسْمُ الْوَرِقِ فِي لُغَةِ الْعَرَبِ الَّذِينَ خُوطِبْنَا بِلُغَتِهِمْ لَا يَقَعُ عَلَى الْحُلِيِّ الَّذِي هُوَ مَتَاعٌ مَلْبُوسٌ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ چاندی کے زیورات میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے کیونکہ لغت عرب میں ورق (چاندی) کا اطلاق پہننے والے زیورات پر نہیں ہوتا

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : وَأَخْبَرَنِيهِ عَيَّاضُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْفِهْرِيُّ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، (ح) قَالَ وَحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ....

(۲۲۹۷) اسناده حسن، تقدم تخريجه برقم: ۲۲۶۲.

عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ : عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ - یَعْنِیْ - بِمِثْلِ حَدِیْثِ أَبِیْ سَعِیْدٍ: ((لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ)) الْحَدِیْثَ بِتَمَامِهِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰی ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِیْ عَیَّاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ . عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ یُوْنُسُ : - یَعْنِیْ - : ((لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ ، وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ ، وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ)).

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا الْحَدِیْثُ فِیْ كِتَابِ ابْنِ وَهْبٍ فِیْ عَقِبِ خَبَرِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ صَعْصَعَةَ ، عَنْ أَبِیْهِ ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ فِیْ خَبَرِ عَیَّاضٍ : مِثْلَهُ - یَعْنِیْ - مِثْلَ حَدِیْثِ أَبِیْ سَعِیْدٍ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم اونٹوں میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم کھجوروں میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔''

ابوبکر ابن خزیمہ کہتے ہیں یہ حدیث ابن وہب کی کتاب میں مالك عن محمد ...... عن ابی سعید عن النبی کے بعد ہے۔ عیاض والی حدیث بھی ابوسعید کی حدیث کے مثل ہے۔

فوائد :......ان احادیث سے یہ استدلال کرنا کہ زیورات میں زکوٰۃ نہیں درست نہیں۔ بلکہ یہ احادیث نص ہیں کہ زیورات وغیرہ زیورات چاندی کی مقدار دوسو درہم ہونے کی صورت میں زکوٰۃ واجب ہے۔

لہٰذا جب زیورات کی مقدار دوسو درہم ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔

❁❁❁❁

(۲۲۹۸) اسنادہ صحیح، تقدم تخریجہ من حدیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ، برقم: ۲۲۶۳.

(۲۲۹۹) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لیس فیما دون خمسۃ اوسق صدقۃ، حدیث : ۹۸۰.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَدَقَةِ الْحُبُوْبِ وَ الثِّمَارِ

اناج اور پھلوں کی زکوٰۃ کے ابواب کا مجموعہ

۴۲..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ الصَّدَقَةِ عَمَّا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ

پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ نہیں ہے

۲۳۰۰۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ أَبِيْ سَعِيْدٍ : لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ .

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے ”پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ نہیں ہے۔“

۴۳..... بَابُ ذِكْرِ إِيْجَابِ الصَّدَقَةِ فِي الْبُرِّ وَ التَّمْرِ إِذَا بَلَغَ الصِّنْفُ الْوَاحِدُ مِنْهُمَا خَمْسَةَ أَوْسُقٍ

جب گندم اور کھجور میں سے ہر صنف پانچ وسق ہو جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے

۳۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ . عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَا تَحِلُّ فِي الْبُرِّ وَ التَّمْرِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ ، وَلَا تَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ أَوَاقٍ ، وَلَا تَحِلُّ فِي الْإِبِلِ زَكَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَةَ ذَوْدٍ)) .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب تک گندم اور کھجور پانچ وسق نہ ہو جائیں ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی اور جب تک چاندی پانچ اوقیے نہ ہو جائے اس میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے اور اونٹوں میں اس وقت تک زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی جب تک ان کی تعداد پانچ نہ ہو جائے۔“

(۲۳۰۰) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۲۲٦۳.

(۳۲۰۱) اسناده صحيح۔ سنن نسائی، کتاب الزکاة، باب زكاة الحنطة، حديث : ۲٤٨٦ و انظر ما تقدم برقم: ۲۲٦۳۔

۴۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَوْجَبَ فِي الْبُرِّ الزَّكَاةَ إِذَا بَلَغَ الْبُرُّ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ ، وَ فِي التَّمْرِ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ ، لَا إِذَا بَلَغَ الْبُرُّ وَ التَّمْرُ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ إِذَا ضُمَّ أَحَدُهُمَا إِلَى الْآخَرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے گندم میں زکوٰۃ اس وقت واجب قرار دی ہے جب اس کی مقدار پانچ وسق ہوجائے اور کھجور میں بھی جبکہ وہ پانچ وسق ہوجائے، یہ مراد نہیں کہ دونوں کو ملا کر پانچ وسق ہوجائیں تو ان میں زکوٰۃ فرض ہے

۲۳۰۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرٌ ۔ وَ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ ۔ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، قَالَ سَمِعْتُ.........

أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ ، وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ ، وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ .

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے کم اونٹوں میں بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔''

۲۳۰۳۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ، أَنَّ مُحَمَّداً بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ.........

أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ . أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ ، وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ ، وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ)) .

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ ہی پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ ہے۔''

فوائد :......۱۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ غلہ جات اور پھلوں کی زکوٰۃ کا نصاب کم از کم پانچ وسق ہے۔ پانچ وسق سے کم غلہ اور پھلوں میں زکوٰۃ واجب نہیں۔

(۲۳۰۲) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۲۲٦۳.

(۲۳۰۳) صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب ليس فيما دون خمس ذود صدقة، حديث: ۱٤۵۹۔ سنن نسائی: ۲٤۷٦۔ مسند احمد: ۳/٦۰۔ موطا امام مالك: ۱/۲٤٤۔ ۲٤۵.

۲۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے ایک صاع دو کلو سو گرام اور پانچ وسق کی مقدار ۶۳۰ کلوگرام یعنی ۱۵ من ۳۰ کلو گرام ہے۔ لہٰذا غلے کی کم از کم مقدار ۱۵ من ۳۰ کلوگرام ہو تو ایسی فصل کا عشر واجب ہے اور اتنی مقدار سے کم غلے میں عشر واجب نہیں۔

۴۵..... بَابُ إِيْجَابِ الصَّدَقَةِ فِي الزَّبِيْبِ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ ، وَ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ ، لَيْسَ هٰذَا الْخَبَرُ مِمَّا سَمِعَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ مِنْ جَابِرٍ عِلْمِيْ

جب کشمش پانچ وسق ہو جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہے اور میرے دل میں اس سند کے بارے میں عدم اطمینان ہے، میرے علم کے مطابق عمرو بن دینار نے یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنی نہیں ہے

۲۳۰۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اٰدَمَ ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَيْدٍ الْمُوْصِلِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ يَعْنِي الطَّائِفِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ زَكَاةٌ فِي كَرْمِهِ وَ لَا زَرْعِهِ إِذَا كَانَ أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ)) .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان شخص کے انگوروں اور اناج میں زکوٰۃ نہیں ہے جبکہ وہ پانچ وسق سے کم ہوں۔“

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَيْضاً ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَيْضاً ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُهَيْرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ فَذَكَرُوْا جَمِيْعاً الْحَدِيْثَ نَحْوَ حَدِيْثِ مَنْصُوْرِ بْنِ زَيْدٍ غَيْرَ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ..........

عَنْ جَابِرٍ وَ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . هٰذَا الْخَبَرُ لَمْ يَسْمَعْهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ مِنْ جَابِرٍ

حضرت جابر اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی۔

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ..........

(۲۳۰۴) اسناده ضعيف۔ محمد بن مسلم طائفی راوی خراب حافظہ والا ہے۔ مصنف عبدالرزاق : ۷۲۵۱ بمعناه.

(۲۳۰۵) انظر الحديث السابق.

(۲۳۰۶) اسناده حسن : مصنف عبدالرزاق : ۱۳۹/۴.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: ((لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ الْحَبِّ صَدَقَةٌ، وَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ الْحُلْوِ صَدَقَةٌ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَعْنِي بِالْحُلْوِ التَّمْرَ وَ هٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ، لَا رِوَايَةُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ الطَّائِفِيِّ، وَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَحْفَظُ مِنْ عَدَدٍ مِثْلِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ”پانچ وسق سے کم اناج میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ ہے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حلو سے مراد کھجور ہے اور یہی صحیح معنی ہے۔ محمد بن مسلم طائفی کی روایت درست نہیں ہے اور ابن جریج رحمہ اللہ محمد بن مسلم جیسے کئی راویوں سے بڑھ کر حدیث کو یاد اور محفوظ رکھنے والے ہیں۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ غلہ اور کھجور کی زکوٰۃ کا نصاب پانچ وسق یعنی ۱۵ من ۳۰ کلوگرام ہے، اس سے کم غلہ اور کھجور میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۴۶...... بَابُ ذِكْرِ مَبْلَغِ الْوَاجِبِ مِنَ الصَّدَقَةِ فِي الْحُبُوْبِ وَ الثِّمَارِ

اناج اور پھلوں میں واجب زکوٰۃ کی مقدار کا بیان

وَ الْفَرْقِ بَيْنَ الْوَاجِبِ فِي الصَّدَقَةِ فِيْمَا سَقَتْهُ السَّمَاءُ أَوِ الْأَنْهَارُ أَوْ هُمَا وَ بَيْنَ مَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ وَ الدَّوَالِيْ.

بارش یا نہروں کے ساتھ سیراب ہونے والی یا ان دونوں سے سیراب ہونے والی زمین اور ڈول یا رہٹ کے ذریعے سے سیراب ہونے والی زمین کی زکوٰۃ میں فرق کا بیان۔

۲۳۰۷۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُمَرَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ، سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ وَ هُوَ يَقُوْلُ: وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِيْ بِخَطِّ يَدِيْ وَ تَقْيِيْدِيْ وَ سَمَاعِيْ عَنْ عَمِّيْ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَ فِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ)).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس کھیتی کو بارش سیراب کرتی ہے اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جو رہٹ یا اونٹوں کے ذریعے سے

(۲۳۰۷) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب العشر فیما یسقی من ماء السماء، حدیث: ۱۴۸۳۔ سنن ابی داؤد: ۱۵۹۶۔ سنن ترمذی: ۶۴۰۔ سنن نسائی: ۲۶۴۹۰۔ سنن ابن ماجہ: ۱۸۱۷۔

سیراب کی جاتی ہے اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔"

۲۳۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ......... عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيْهِ : عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَنَّهُ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَ الْعُيُوْنُ ، أَوْ كَانَ عَثْرِيًّا الْعُشُوْرُ ، وَ فِيْمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ)) . حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ مَرَّةً فَقَالَ : حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، قَالَ الشَّافِعِيُّ : الْعَثَرِيُّ : الْبَعْلُ . قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ الْبَغْدَادِيَّ يَحْكِيْ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْأَصْمَعِيِّ ، قَالَ : الْبَعْلُ مَا شَرِبَ بِعُرُوْقِهِ مِنْ غَيْرِ سَقْيِ الْمَاءِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ زمینیں جو بارش یا چشمے سے سیراب ہوتی ہیں یا وہ بغیر سیراب کیے پیداوار دیتی ہوں تو اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جس کھیتی کو ڈول (کنویں) سے سیراب کیا جاتا ہو اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔" امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عَثَرِیٌّ سے مراد بَعْلٌ ہے۔ امام اصمعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بَعْلٌ سے مراد وہ کھیتی ہے جو اپنی جڑوں کے ذریعے سے پانی حاصل کر لیتی ہے اور اسے باقاعدہ سیراب نہیں کیا جاتا۔

۲۳۰۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ ، وَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : قَالَ عَمْرٌو وَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ......... جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((فِيْمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَ الْغَيْمُ الْعُشُوْرُ ، وَ فِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ لَنَا يُوْنُسُ مَرَّةً : أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ . لَمْ يَقُلْ عِيْسٰى : وَ الْغَيْمُ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو زمین بارشوں اور نہروں سے سیراب کی جائے اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جو کنویں سے ڈول کے ذریعے سے سیراب ہو اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ یونس نے ہم سے کہا کہ ابوزبیر نے ان سے بیان کیا کہ عیسیٰ نے ابراہیم سے الغیم (بارش) کا لفظ بیان نہیں کیا۔"

(۲۳۰۸) انظر الحدیث السابق.

(۲۳۰۹) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ما فیه العشر او نصف العشر، حدیث: ۹۸۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۵۹۷۔ سنن نسائی: ۲۴۹۱۔ مسند احمد: ۳/۳۴۱.

فوائد:......ا۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ بارش، نہروں، چشموں اور زمین کی نمی سے سیراب ہونے والی زمین میں زکوۃ دسواں حصہ ہے، بشرطیکہ یہ فصل نصاب عشر کو شامل ہو اور رہٹ، ٹیوب ویل اور ٹربائن وغیرہ سے سیراب ہونے والی زمین کی فصل میں واجب زکوۃ نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں (احادیث الباب دلیل ہیں کہ) جو زمین بارش یا نہروں کے پانی سے سیراب ہو، جس سے زیادہ مشقت نہ اٹھانا پڑے تو اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور جو زمین کنوؤں سے پانی کھینچ کر سیراب کی جائے اور اس کی سیرابی میں زیادہ مشقت اٹھانی پڑے ایسی زمین میں نصف عشر (بیسواں حصہ) زکوۃ ہے۔ یہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔(شرح النووی: ٧/ ٦٤)

۴۷..... بَابُ ذِكْرِ مَبْلَغِ الْوَسْقِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ .وَ لَا خِلَافَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ فِي مَبْلَغِهِ عَلَى مَا رُوِيَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ أَنَّ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ لَا أَحْسِبُهُ سَمِعَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ

ایک وسق کی مقدار کا بیان بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو، اس روایت میں مذکور اس کی مقدار کی وجہ سے علماء کرام میں اس کی مقدار کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن میرے خیال میں ابو البختری نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت نہیں سنی ہے

۲۳۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ، قَالَ ، سَمِعْتُ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيَّ يَذْكُرُ ، وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ : ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ زَكَاةٌ ، وَ الْوَسْقُ سِتُّونَ مَخْتُومًا)) . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : يُرِيدُ الْمَخْتُومَ الصَّاعَ ، وَ لَا خِلَافَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْوَسْقَ سِتُّونَ صَاعًا ، وَ قَدْ بَيَّنْتُ مَبْلَغَ الصَّاعِ فِي كِتَابِ الْأَيْمَانِ وَ النُّذُورِ فِي ذِكْرِ كَفَّارَةِ الْيَمِينِ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم میں زکوۃ نہیں ہے اور ایک وسق ساٹھ صاع ہوتا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مختوم سے مراد صاع ہے۔ علمائے کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ایک وسق ساٹھ صاع ہوتا ہے اور میں کتاب الایمان والنذور میں قسم کے کفارے کے بیان میں صاع کی مقدار بیان کر چکا ہوں۔

(۲۳۱۰) اسنادہ ضعیف منقطع۔ ابوبختری کا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب ما تجب فیه الزکاۃ، حدیث: ۱۵۵۹۔ سنن ابن ماجه: ۱۸۳۲۔ مسند احمد: ۳/ ۵۹، ۹۷۔

۴۸..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ إِخْرَاجِ الْحُبُوْبِ وَ التُّمُوْرِ الرَّدِيْئَةِ فِي الصَّدَقَةِ

زکوۃ کی ادائیگی میں خراب اناج اور ردی کھجوریں ادا کرنے پر وعید کا بیان

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ إِلَّآ أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ﴾ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ﴾ (البقرة: ۲۶۷) ''(اللہ کی راہ میں) ردی اور خراب چیز خرچ کرنے کا ارادہ مت کرو جبکہ تم (خود) تو وہ چیز لینا بھی پسند نہیں کرتے الا یہ کہ تم اس کی بابت چشم پوشی کر جاؤ۔''

۲۳۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ حَفْصَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ.........

سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ : كَانَ أُنَاسٌ يَتَلَائَمُوْنَ بِئْسَ أَثْمَارِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ﴾ . قَالَ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَوْنَيْنِ الْجَعْرُوْرِ وَ عَنْ لَوْنِ حَبِيْقٍ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ اپنے خراب اور ردی پھل (مسجد نبوی میں) لٹکا دیتے تھے تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَ لَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ﴾ ''اور تم ردی اور خراب چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے کا ارادہ مت کرو حالانکہ تم تو انہیں لینا بھی پسند نہیں کرتے الا یہ کہ تم ان کے بارے میں چشم پوشی کرلو۔'' (البقرۃ:۲۶۷) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (زکوۃ اور صدقے میں) کھجور کی دو قسمیں جعرور اور حبیق دینے سے منع کر دیا (کیونکہ یہ ردی اقسام ہیں۔)

۲۳۱۲- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْجَلِيْلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصَبِيُّ ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ ، قَالَ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ أُمَامَةَ بْنُ.........

سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ : ﴿ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ ﴾ قَالَ : هُوَ الْجَعْرُوْرُ وَ لَوْنُ حَبِيْقٍ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ کھجور کی جعرور اور حبیق قسمیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۲۳۱۱) اسناده صحيح۔ انظر الحديث الآتي۔

(۲۳۱۲) اسناده حسن: سنن نسائي، كتاب الزكاة، باب قوله عزوجل (ولا تيمموا الخبيث ......)، حديث: ۲۴۹۴ من طريق يونس بهذا الاسناد.

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَسْنَدَ هٰذَا الْخَبَرَ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ جَمِيْعاً رَوَيَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِيْهِ .

انہیں زکوٰۃ میں وصول کرنے سے منع فرمادیا۔"

٢٣١٣- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا عَبَّادٌ - يَعْنِي أَبِي الْعَوَامِ - عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ..........

سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ هٰذَا السَّحْلِ بِكَبَائِسٍ ، قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الشِّيْصَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ جَاءَ بِهٰذَا)) وَ كَانَ لَا يَجِيْءُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ إِلَّا نُسِبَ إِلَى الَّذِي جَاءَ بِهِ وَ نَزَلَتْ : ﴿ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ ﴾ قَالَ : وَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُعْرُوْرِ وَ لَوْنِ الْحُبَيْقِ أَنْ تُؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ . قَالَ الزُّهْرِيُّ : لَوْنَانِ ثَمَرٍ مِنْ ثَمَرِ الْمَدِيْنَةِ .

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا حکم دیا تو ایک شخص کھجور کے چند ایسے خوشے لایا جن کی گٹھلیاں کچی اور نرم تھیں۔ امام سفیان کہتے ہیں: یعنی شیص (پلپلی کھجوریں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ (نکمّی اور ردی کھجوریں) کون لایا ہے؟ اور جو شخص جو چیز لے کر آتا تھا اس کی نسبت اس کی طرف کی جاتی تھی اور یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ میں جعرور اور حبیق قسم کی کھجوریں وصول کرنے سے منع کردیا۔" امام زہری فرماتے ہیں: جعرور اور حبیق مدینہ منورہ کی کھجوروں کی دو قسمیں ہیں۔

فوائد:......١۔ زکوٰۃ میں سے ردی اور گھٹیا چیزیں نکالنا جائز نہیں ہیں۔ (المغنی، ابن قدامہ: ٥/ ٣٢٥)

٢۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ مالک کے لیے جائز نہیں کہ وہ عمدہ کھجور کی زکوٰۃ میں گھٹیا کھجوریں دے، کھجور میں یہ ممانعت تو بطور نص موجود ہے اور باقی اجناس جن میں زکوٰۃ واجب ہو بطور قیاس ممنوع ہے۔ ایسے عامل زکوٰۃ کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ زکوٰۃ میں گھٹیا اور ردی چیزیں قبول کرے۔ (نیل الاوطار: ٦/ ٤٠٦)

٢٣١٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

(٢٣١٣) سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب ما لا یجوز من الثمرۃ فی الصدقۃ، حدیث: ١٦٠٧.

يَحْيٰى ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ.........

عَنْ أَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ حَتّٰى جِئْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَإِذَا امْرَأَةٌ فِيْ حَدِيْقَةٍ لَهَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ : ((أَخْرِصُوْا)) . فَخَرَصَ الْقَوْمُ ، وَخَرَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرْأَةِ : ((أَحْصِيْ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا حَتّٰى أَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) . فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى تَبُوْكَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ وَ أَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَا وَادِيَ الْقُرٰى ، فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ : كَمْ جَاءَ حَدِيْقَتُكِ ؟ قَالَتْ : عَشْرَةُ أَوْسُقٍ ، خَرْصُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تبوک والے سال (جنگ تبوک کے لیے) نکلے حتیٰ کہ ہم وادی القریٰ میں پہنچے تو ہم نے ایک عورت کو اس کے باغ میں کھڑے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام سے کہا: ''(اس باغ میں موجود پھل کا) اندازہ لگاؤ۔'' تو صحابہ کرام نے اپنا اپنا اندازہ بیان کیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کا تخمینہ دس وسق لگایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو حکم دیا کہ ''اس باغ سے جتنی کھجوریں حاصل ہوں انہیں شمار کر کے رکھنا حتیٰ کہ میں تمہارے پاس لوٹ کر آ ؤں۔ ان شاء اللہ۔'' (تو مجھے بتانا) پھر رسول اللہ ﷺ تبوک کی طرف تشریف لے گئے پھر آپ واپس آئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ واپس پلٹے۔ حتیٰ کہ ہم وادی القریٰ میں پہنچے تو آپ نے اس عورت سے پوچھا: ''تمہارے باغ سے کتنی کھجوریں حاصل ہوئیں؟'' اس نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے تخمینے کے مطابق دس وسق کھجوریں حاصل ہوئی ہیں۔

فوائد:......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ درختوں پر لگی کھجور اور انگور وغیرہ کا خشک کھجور اور منقیٰ سے تخمینہ لگانا جائز ہے اور یہ مستحب عمل ہے۔

۲۔ کھجور اور انگور وغیرہ جیسے کچے پھل کا تخمینہ کم از کم دس اوسق ہو تو اس میں زکوٰۃ واجب ہوگی کیونکہ خشک ہونے کے بعد اس کا وزن کم ہو جائے گا۔ اور زکوٰۃ کی فرضیت کے لیے کھجور اور انگور کا کم از کم پانچ اوسق ہونا ضروری ہے۔

۴۹..... بَابُ وَقْتِ بِعْثَةِ الْإِمَامِ الْخَارِصَ يَخْرُصُ الثِّمَارَ

اس وقت کا بیان جب امام پھلوں کا تخمینہ لگانے کے لیے ماہر آدمی کو بھیجے گا

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الثِّمَارَ تُخْرَصُ كَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ عَلٰى مَالِكِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ أَنْ تُؤْكَلَ الثَّمَرَةُ وَ تُفَرَّقَ

(٢٣١٤) صحيح بخاري، كتاب الزكاة، باب خرص التمر، حديث: ١٤٨١ـ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، حديث: ١٣٩٢/١١ـ سنن ابي داؤد: ٣٠٧٩ـ مسند احمد: ٤٢٤/٥ـ صحيح ابن حبان: ٤٥٠٣.

وَ يُخَيِّرُ الْخَارِصُ صَاحِبُ الثَّمَرَةِ بَيْنَ أَنْ يَأْخُذَ جَمِيعَ الثَّمَرَةِ وَ يُضْمِنُ الْعَشْرَ أَوْ نِصْفَ الْعُشْرِ لِلصَّدَقَةِ ، وَ بَيْنَ أَنْ يَدْفَعَ جَمِيعَ الثَّمَرِ إِلَى الْخَارِصِ وَ يَضْمِنَ لَهُ الْخَارِصُ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الثَّمَرَةِ أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ سَهْماً مِنْ عِشْرِيْنَ سَهْماً إِذَا يَبِسَتْ ، إِنْ كَانَتِ الثِّمَارُ مِمَّا سُقِيَتْ بِالرِّشَاءِ وَ الدَّوَالِيْ ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ جُرَيْجٍ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْخَبَرَ مِنِ ابْنِ شِهَابٍ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ پھلوں کا تخمینہ لگانے کا مقصد یہ ہے کہ پھل کھائے جانے اور تقسیم ہونے سے پہلے مالک کے لیے زکوٰۃ کی مقدار کو معلوم کیا جا سکے۔ تخمینہ لگانے والا ماہر مالک کو اختیار دے گا کہ وہ سارا پھل رکھ لے اور دسواں یا بیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کردے یا وہ سارا پھل ماہر تخمینہ کے حوالے کردے اور وہ اسے نواں حصہ یا انیس حصے پھل خشک ہوجانے پر ادا کردے گا۔ اگر پھلوں کو ڈول یا کنویں سے سیراب کیا گیا تھا۔ بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ ابن جریج نے یہ روایت ابن شہاب سے نہیں سنی۔

٢٣١٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ - وَ هِيَ تَذْكُرُ شَأْنَ خَيْبَرَ - كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَةَ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ أَوَّلُ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ تُؤْكَلَ ، ثُمَّ يُخَيِّرُ الْيَهُوْدَ بِأَنْ يَأْخُذُوْهَا بِذٰلِكَ الْخَرْصِ أَمْ يَدْفَعُهُ الْيَهُوْدُ بِذٰلِكَ . وَ إِنَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْخَرْصِ لِكَىْ تُحْصَى الزَّكَاةُ قَبْلَ أَنْ تُؤْكَلَ الثَّمَرَةُ وَ تُفَرَّقَ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خیبر (کے باغات) کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کے پکتے ہی (خیبر) بھیجتے اور وہ کھجوریں کھائی جانے سے پہلے ان کی مقدار کا تخمینہ لگا لیتے۔ پھر وہ یہودیوں کو اختیار دیتے کہ وہ اس تخمینے کے مطابق (اپنا حصہ) وصول کرلیں یا یہودی (مسلمانوں کو) اس اندازے کے مطابق (ان کا حصہ) ادا کردیں اور بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے تخمینہ لگانے کا حکم اس لیے دیا تھا تاکہ کھجوریں کھانے اور انہیں تقسیم کرنے سے پہلے ان کی زکوٰۃ کا اندازہ معلوم ہو سکے۔

٥٠..... بَابُ السُّنَّةِ فِيْ خَرْصِ الْعِنَبِ لِتُؤْخَذَ زَكَاتُهُ زَبِيْباً كَمَا تُؤْخَذُ زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْراً

انگور کا تخمینہ لگانے کے متعلق سنت نبوی کا بیان تاکہ اس کی زکوٰۃ کشمش سے وصول کی جا سکے جیسا کہ تازہ کھجور کی زکوٰۃ خشک کھجوروں سے وصول کی جاتی ہے

(٢٣١٥) اسناده صعيف۔ ابن جریج مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔ سنن ابی داؤد، كتاب البيوع، باب فى الخرص، حديث: ٣٤١٣۔ مسند احمد: ١٦٣/٦۔ مصنف عبدالرزاق: ١٢٩/٤۔

۲۳۱۶۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحِ التَّمَّارِ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ عِتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فِيْ زَكَاةِ الْكَرْمِ : ((تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكَاتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا)).

حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کی زکوٰۃ کے متعلق فرمایا: ''انگور کا تخمینہ لگایا جائے جیسا کہ کھجور کا تخمینہ لگایا جاتا ہے پھر اس کی زکوٰۃ کشمش سے وصول کر لی جائے جیسا کہ تر کھجوروں کی زکوٰۃ خشک کھجوروں سے وصول کر لی جاتی ہے۔''

۲۳۱۷۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ ....

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عِتَابَ بْنَ أُسَيْدٍ أَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ كَمَا يَخْرُصُ النَّخْلَ ، ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكَاتُهُ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى تَمْرًا ، قَالَ : فَتِلْكَ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّخْلِ وَالْعِنَبِ . حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . أَسْنَدَ هٰذَا الْخَبَرَ جَمَاعَةٌ مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ .

جناب سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ کھجور کی طرح انگور کا بھی تخمینہ لگا لیں پھر انگور کی زکوٰۃ کشمش سے ادا کر دیں جیسا کہ تازہ کھجوروں کی زکوٰۃ خشک کھجوروں سے ادا کی جاتی ہے۔ فرماتے ہیں: کھجور اور انگور (کی زکوٰۃ کی وصولی) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہی تھا۔

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحٰقَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ السَّرِيِّ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحٰقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

(۲۳۱۶) اسنادہ ضعیف: سند منقطع ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی خرص العنب، حدیث: ۱۶۰۴۔ سنن ترمذی: ۶۴۴۔ سنن ابن ماجہ: ۱۸۱۹۔

(۲۳۱۷) اسنادہ ضعیف لارسالہ۔ سنن نسائی، کتاب الزکاۃ، باب شراء الصدقۃ، حدیث: ۲۶۱۹۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱۹۵/۳ مرسلًا۔

(۲۳۱۸) اسنادہ ضعیف. سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی خرص العنب، حدیث: ۱۶۰۳۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ عِتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ بِهٰذَا الْخَبَرِ . دُوْنَ قَوْلِهِ فَتِلْكَ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّخْلِ وَ الْعِنَبِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . عَبَّادٌ هُوَ لَقَبُهُ ، وَ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ .

جناب سعید بن میبّب حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا روایت بیان کرتے ہیں مگر اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: کھجوروں اور انگور میں رسول اللہ ﷺ کی سنت وطریقہ یہی ہے۔امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (عباد بن اسحاق) کا نام عبدالرحمان ہے اور عباد ان کا لقب ہے۔

۵۱..... بَابُ السُّنَّةِ فِيْ قَدْرِ مَا يُؤْمَرُ الْخَارِصُ بِتَرْكِهِ مِنَ الثِّمَارِ فَلَا يَخْرُصُهُ عَلٰى صَاحِبِ الْمَالِ لِيَكُوْنَ قَدْرَ مَا يَأْكُلُهُ رُطَباً وَ يُطْعِمُهُ قَبْلَ يُبْسِ التَّمْرِ غَيْرَ دَاخِلٍ فِيْمَا يُخْرَجُ مِنْهُ الْعُشْرُ أَوْ نِصْفُ الْعُشْرِ

اس مسنون مقدار کا بیان جو محاسب تخمینہ میں شمار نہیں کرے گا تا کہ وہ اس مقدار کے برابر ہو جائے جو مالک کھجور خشک ہونے سے پہلے تازہ کھجور کھالے گا یا دوسروں کو کھلا دے گا اور یہ مقدار اس میں شامل نہیں ہوگی جس میں سے دسواں یا بیسواں حصہ زکوٰۃ وصول کی جائے گی

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ مُحَمَّدٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ سَمِعْتُ خُبَيْبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ : أَتَانَا وَ نَحْنُ فِي السُّوْقِ ، فَقَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا ، وَ دَعُوا الثُّلُثَ ، فَإِنْ لَّمْ تَأْخُذُوْا أَوْ تَدَعُوا الثُّلُثَ ـ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الثُّلُثِ ـ فَدَعُوا الرُّبُعَ)) .

جناب عبدالرحمٰن بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم بازار میں تھے تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”جب تم تخمینہ لگا کر زکوٰۃ وصول کرو تو (مالک کو) ایک تہائی معاف کر دو اور اگر تم ایک تہائی اسے نہ چھوڑو تو ایک چوتھائی حصہ معاف کردو۔“

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ ، قَالَ : قَالَ

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

(۲۳۱۹) اسناده ضعيف : الضعيفة : ۲۵۵٦ ـ سنن ابی داؤد، كتاب الزكاة، باب في الخرص، حديث : ۱٦۰۵ ـ سنن ترمذی : ٦٤۳ ـ سنن نسائی : ۲٤۹۳ ـ مسند احمد : ۳/٤٤۸ ـ سنن الدارمی : ۲٦۱۹ .

(۲۳۲۰) انظر الحديث السابق.

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا ، وَدَعُوا الثُّلُثَ ، فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ)).

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم پھلوں کا تخمینہ لگاؤ تو (اس کے مطابق زکوٰۃ) وصول کرلو اور ایک تہائی چھوڑ دیا کرو اور اگر تم ایک تہائی نہ چھوڑ سکو تو ایک چوتھائی چھوڑ دیا کرو۔''

۵۲..... بَابُ فَرْضِ إِخْرَاجِ الصَّدَقَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالتَّغْلِيْظِ فِيْ مَنْعِ الزَّكَاةِ فِي الْعُسْرِ

تنگی اور خوش حالی میں زکوٰۃ دینا فرض ہے اور تنگی میں زکوٰۃ روکنے پر سختی کا بیان

۲۳۲۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَنْجُوْفٍ ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ خَلَّاسٍ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ . أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا مِنْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا إِلَّا جِيْءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرُ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَخْبَطُهُ بِقَوَائِمِهَا وَتَطَؤُهُ عِقَافُهَا كُلَّمَا تَصْرَمُ اٰخِرُهَا رُدَّ أَوَّلُهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْخَلَائِقِ ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهُ ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا مِنْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا إِلَّا جِيْءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرُ مَا كَانَتْ وَأَكْثَرُ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا كُلَّمَا تَصْرَمُ اٰخِرُهَا كَرَّ عَلَيْهِ أَوَّلُهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْخَلَائِقِ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلَهُ ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا مِنْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا إِلَّا جِيْءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْفَرُ مَا كَانَتْ وَأَكْثَرُ مَا كَانَتْ فَيُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَأُهُ بِأَظْلَافِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی اونٹوں کا مالک ہو اور تنگی اور خوشحالی میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو تو اسے قیامت کے دن ایک ہموار میدان میں اوندھے منہ لٹا دیا جائے گا پھر وہ اونٹ خوب موٹے تازے ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے قدموں اور کھروں کے ساتھ روندیں گے۔ جب آخری اونٹ روندتا ہوا گزر جائے گا تو پہلا دوبارہ واپس آجائے گا (اسے یہ عذاب مسلسل ہوتا رہے گا) حتیٰ کہ (اللہ تعالیٰ) مخلوق کے درمیان فیصلہ فرما دیں گے پھر وہ اپنا راستہ (جنت یا جہنم کی طرف) دیکھ لے گا اور جو شخص بھی گایوں کا مالک ہو اور تنگی اور خوشحالی میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن ان گایوں کو خوب فربہ حالت میں لایا جائے گا۔ پھر اس کو ایک وسیع میدان میں اوندھا لٹا دیا جائے گا۔ اور وہ گایاں اسے اپنے سینگوں سے ٹکریں ماریں گی اور اپنے کھروں تلے روندیں گی۔ جب آخری گائے روند کر گزر جائے گی تو پہلی گائے لوٹ آئے گی۔ یہاں تک مخلوق کے درمیان کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا پھر وہ اپنا راستہ (جنت یا جہنم کی طرف) دیکھ لے گا، اور جو شخص بھی بکریوں کا

(۲۳۲۱) اسناده صحيح: مسند احمد: ۲/ ۴۹۰۔ وقد تقدم: ۲۲۵۲.

كُلَّمَا تَصَرَّمَ آخِرُهَا كَرَّ عَلَيْهِ أَوَّلُهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْخَلَائِقِ ، ثُمَّ يَرٰى سَبِيْلُهُ سَبِيْلَهُ)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَا أَدْرِيْ بِالرَّفْعِ أَوْ بِالنَّصْبِ .

مالک ہو اور تنگی اور خوشحالی میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن ان بکریوں کو خوب فربہ حالت میں لایا جائے گا۔ پھر اس شخص کو ایک وسیع میدان میں اوندھا لٹا دیا جائے گا اور وہ بکریاں اسے اپنے سینگوں سے ٹکریں ماریں گی اور کھروں سے روندیں گی۔ جب آخری بکری روند کر گزر جائے گی تو پہلی بکری لوٹ آئے گی۔ یہاں تک کہ مخلوق کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا پھر وہ اپنا راستہ (جنت یا جہنم کی طرف) دیکھ لے گا۔“ امام ابوبکر فرماتے ہیں کہ: مجھے معلوم نہیں کہ لفظ سبیل (لام کی) پیش کے ساتھ ہے یا زبر کے ساتھ۔

۵۳..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِالنَّجْدَةِ وَ الرِّسْلِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ الْعُسْرِ وَ الْيُسْرِ ، وَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ مِنْ نَجْدَتِهَا وَ رِسْلِهَا أَيْ وَ فِيْ نَجْدَتِهَا وَ رِسْلِهَا

اس بات کا بیان کہ اس حدیث میں مذکور الفاظ ”النَّجْدَةِ“ اور ”الرِّسْلِ“ سے مرادِ نبوی ﷺ تنگدستی اور خوشحالی ہے اور آپ کے اس فرمان ”مِنْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا“ سے آپ کی مراد ”فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا“ یعنی ”تنگدستی اور خوشحالی میں“ ہے

۲۳۲۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ.........

عَنْ أَبِيْ عُمَرَ الْغَدَانِيِّ أَنَّهُ مَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ ، فَقِيْلَ : هٰذَا مِنْ أَكْثَرِ النَّاسِ مَالًا . فَدَعَاهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ، فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ : نَعَمْ . لِيْ مِائَةُ حُمُرٍ أُولِيْ مِائَةِ أَدْمًا وَ لِيْ كَذَا وَ كَذَا مِنَ الْغَنَمِ . فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ : إِيَّاكَ وَ إِخْفَافَ الْإِبِلِ ، وَ إِيَّاكَ وَإِظْلَافَ الْغَنَمِ ، إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :

جناب ابوعمر الغدانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ بنی عامر کا ایک شخص ان کے پاس سے گزرا تو کہا گیا: یہ سب سے زیادہ مال دار شخص ہے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے بلایا اور اس سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں، میرے پاس سو بہترین سرخ اونٹ ہیں یا میرے پاس سو خاکستری اونٹ ہیں اور میرے پاس اتنی اتنی بکریاں ہیں۔ اس پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار! اونٹوں کے پاؤں اور

(۲۳۲۲) اسنادہ حسن: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی حقوق المال، حدیث: ۱۶۶۰۔ سنن نسائی: ۲۴۴۴۔ مسند احمد: ۲/۴۹۰۔

((مَا مِنْ رَّجُلٍ يَكُوْنُ لَهُ إِبِلٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا وَ رِسْلِهَا ، عُسْرِهَا وَ يُسْرِهَا ، إِلَّا بَرَزَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَجَاءَتْهُ كَأَفَذِّ مَا يَكُوْنُ وَ أَشَدِّهِ ، مَا أَسْمَنَهُ أَوْ أَعْظَمَهُ ـ شَكَّ شُعْبَةُ ـ فَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا ، كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا أُعِيْدَتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ . وَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُوْنُ لَهُ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا وَ رِسْلِهَا ـ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ وَ نَجْدَتُهَا وَ رِسْلُهَا عُسْرُهَا وَ يُسْرُهَا ، إِلَّا بَرَزَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَفَذِّ مَا يَكُوْنُ وَ أَشَدِّهِ وَ أَسْمَنِهِ وَ أَعْظَمِهِ ـ شَكَّ شُعْبَةُ ـ فَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا ، كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا أُعِيْدَتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ . وَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَهُ بَقَرٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا وَ رِسْلِهَا ، وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ سَلَّمَ وَ نَجْدَتُهَا وَ رِسْلُهَا عُسْرُهَا وَ يُسْرُهَا ، إِلَّا بَرَزَ لَهُ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَفَذِّ مَا يَكُوْنُ وَ أَشَدِّهِ وَ أَسْمَنِهِ ـ أَوْ أَعْظَمِهِ ـ شَكَّ شُعْبَةُ فَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا ، كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا أُعِيْدَتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا فِيْ يَوْمٍ

بکریوں کے کھروں (تلے روندیں جانے) سے بچنا۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ تنگی اور خوشحالی میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو انہیں ایک چٹیل میدان میں لایا جائے گا۔ وہ خوب موٹے تازہ اور فربہ ہوکر آئیں گے اور اس شخص کو اپنے قدموں تلے روندیں گے۔ جب بھی آخری اونٹ گزر جائے گا تو پہلا اونٹ اس پر واپس آئے گا۔ (یہ عذاب مسلسل) پچاس ہزار سال والے دن میں ہوتا رہے گا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوجائے گا تو یہ شخص بھی اپنا راستہ دیکھ لے گا۔ اور جس شخص کے پاس بکریاں ہوں اور وہ تنگی اور خوشحالی میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا (تنگی اور خوشحالی میں) تو انہیں ایک ہموار میدان میں جمع کیا جائے گا وہ بہت زیادہ فربہ حالت میں آئیں گی تو اس شخص کو اپنے کھروں کے ساتھ روندیں گی اور سینگوں کے ساتھ ٹکریں ماریں گی۔ جب بھی آخری بکری گزر جائے گی تو پہلی بکری اس پر لوٹ آئے گی۔ (اسے یہ عذاب مسلسل ہوتا رہے گا) اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے تو یہ شخص بھی اپنا راستہ (جنت یا جہنم کی طرف) دیکھ لے گا۔ اور جو شخص بھی گائیوں کا مالک ہو اور وہ تنگی اور خوشحالی میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا“ اس سے مراد تنگی اور خوشحالی ہے، تو انہیں ایک بالکل ہموار میدان میں جمع کیا جائے گا وہ خوب موٹی تازی، چاک چوبند اور فربہ حالت میں آئیں گی تو اسے اپنے قدموں تلے روندیں گی اور اسے اپنے سینگوں سے ٹکریں ماریں گی۔ جب بھی آخری گائے گزر

كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ ، حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ . فَقَالَ لَهُ الْعَامِرِيُّ وَ مَا حَقُّ الْإِبِلِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ؟ قَالَ : تُعْطِي الْكَرِيْمَةَ : وَ تَمْنَحُ الْعَزِيْزَةَ ، وَ تُفْقِرُ الظَّهْرَ ، وَ تَطْرُقُ الْفَحْلَ وَ تَسْقِي اللَّبَنَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ عَنْ شُعْبَةَ .

جائے گی تو پہلی گائے اس پر لوٹ آئے گی۔ ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے گا تو یہ شخص اپنا راستہ (جنت یا جہنم) کی طرف دیکھ لے گا۔'' تو بنی عامر کے شخص نے عرض کی: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اونٹوں کا حق کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تو اپنی بہترین اونٹنی دے دے اور اپنی دودھ والی اونٹنی دودھ پینے کے لیے دے دے اور کسی (ضرورت مند کو) سواری کے لیے اونٹ دے دے، جفتی کے لیے نر اونٹ دے دے اور (غرباء کو) دودھ پلا دے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث امام شعبہ سے صرف یزید بن ہارون ہی بیان کرتے ہیں۔

فوائد: ...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ تنگی وخوشحالی میں جس مال پر زکوٰۃ واجب ہو اس کی زکوٰۃ نکالنا واجب ہے اور اس عمل میں خیر و برکت ہے، بصورت دیگر زکوٰۃ میں ٹال مٹول سے کام لینا اور عدم ادائیگی کی صورت میں روز قیامت مانعین زکوٰۃ کا بہت برا حشر ہوگا اور یہی مال جسے دنیا میں وہ سنبھال سنبھال کر رکھتے ہوں گے، روز قیامت ان کے لیے عذاب کا باعث بنے گا۔ لہٰذا دنیا میں انسان یہ بوجھ اتار دے تو آخرت میں اس فریضہ کی ادائیگی اس کی نجات کا باعث بھی ہوگی اور وہ شخص اس دن کی ذلت ورسوائی سے بھی محفوظ رہے گا۔

۵۴..... بَابُ ذِكْرِ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْمَعَادِنِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنِ اتِّصَالِ هٰذَا الْإِسْنَادِ

معدنیات میں زکوٰۃ وصول کرنے کا بیان بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو کیونکہ اس سند کے متصل ہونے میں میرا دل مطمئن نہیں

۲۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ، - وَ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ - عَنْ رَبِيْعَةَ - وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - ....

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالٍ ، عَنْ أَبِيْهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ مِنْ مَعَادِنِ الْقَبَلِيَّةِ الصَّدَقَةَ ، وَ أَنَّهُ أَقْطَعَ

جناب بلال بن حارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلیہ مقام پر واقع معدنیات میں سے زکوٰۃ وصول کی اور آپ نے بلال بن حارث کے لیے پوری وادی عقیق الاث کی

(۲۳۲۳) اسنادہ ضعیف: حارث بن بلال راوی مجہول ہے۔ الاموال لابی عبید، ص: ۲۷۳

بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْعَقِيْقَ أَجْمَعَ ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ قَالَ لِبِلَالٍ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْطَعْكَ لِتَحْجِزَهُ عَنِ النَّاسِ ، لَمْ يَقْطَعْكَ إِلَّا لِتَعْمَلَ . قَالَ : فَقَطَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّاسِ الْعَقِيْقَ .

تھی۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو انہوں نے بلال سے کہا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ علاقہ اس لیے الاٹ نہیں کیا تھا کہ تم لوگوں کو اس سے روکو بلکہ تمہیں یہ علاقہ صرف اس لیے دیا تھا کہ تم اس میں کام کرو (اس میں سے معدنیات نکالو) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وادی عقیق کا علاقہ تمام لوگوں کے لیے الاٹ کر دیا (کہ سب لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں)۔“

۵۵..... بَابُ ذِكْرِ صَدَقَةِ الْعَسَلِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ

شہد کی زکوٰۃ کا بیان بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو کیونکہ اس سند کے بارے میں میرے دل میں تردد ہے

۲۳۲۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ - وَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ - (ح) وَحَدَّثَنَاهُ مُرَّةُ ، حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ بَنِي شَبَابَةَ - بَطْنٌ مِنْ فَهْمٍ - كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَسَلٍ لَهُمُ الْعُشْرَ ، مِنْ كُلِّ عَشْرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ ، وَكَانَ يَحْمِي لَهُمْ وَادِيَيْنِ . فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيَّ فَأَبَوْا أَنْ يُؤَدُّوْا إِلَيْهِ شَيْئًا ، وَقَالُوْا : إِنَّمَا ذَاكَ شَيْءٌ كُنَّا نُؤَدِّيْهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَكَتَبَ سُفْيَانُ إِلَى عُمَرَ بِذٰلِكَ . فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا النَّحْلُ ذُبَابُ غَيْثٍ يَسُوْقُهُ اللّٰهُ رِزْقًا إِلَى مَنْ يَّشَاءُ ، فَإِنْ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فہم قبیلے کی ایک شاخ بنی شبابہ کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شہد کی پیداوار کا دسواں حصہ ادا کرتے تھے۔ ہر دس مشکیزوں میں سے ایک مشکیزہ ادا کرتے تھے اور آپ نے انہیں دو وادیاں الاٹ کی ہوئی تھیں۔ پھر جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دور حکومت آیا تو انہوں نے سفیان بن عبداللہ ثقفی کو ان کا امیر مقرر کیا تو انہوں نے سفیان کو زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ ہم اس کی زکوٰۃ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو ادا کیا کرتے تھے تو جناب سفیان نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیج دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں خط لکھا کہ بے شک شہد کی مکھیاں تو بارش کی مکھیاں ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ رزق بنا کر جس کی طرف چاہتا ہے چلاتا ہے۔ لہٰذا اگر یہ لوگ تمہیں وہی زکوٰۃ ادا کریں جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے تو تم انہیں ان کی دو

(۲۳۲۴) اسنادہ حسن: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ العسل، حدیث: ۱۶۰۱۔ سنن نسائی: ۲۵۰۱۔ سنن ابن ماجہ: ۱۸۲۴.

أَدُّوْا إِلَيْكَ مَا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْمِ لَهُمْ وَادِيَيْهِمْ وَ إِلَّا فَخَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَ بَيْنَهُمَا ، فَأَدُّوْا إِلَيْهِ مَا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حَمّٰى لَهُمْ وَادِيَيْهِمْ .

وادیاں ٹھیکے پر دے دینا وگرنہ ان کے ساتھ دیگر لوگوں کو بھی اجازت دے دینا (کہ وہ ان دو وادیوں کی گھاس اور شہد سے مستفید ہوں) چنانچہ انہوں نے سفیان کو وہ مقدار ادا کر دی جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے اور سفیان نے ان کی دو وادیاں ان کو الاٹ کر دیں۔

٢٣٢٥ـ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ بَنِيْ شَبَابَةَ ـ بَطْنٌ مِنْ فَهْمٍ ـ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَوَاءً.........

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا الْخَبَرُ إِنْ ثَبَتَ فَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ بَنِيْ شَبَابَةَ إِنَّمَا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ مِنَ الْعَسَلِ الْعُشْرَ لِعِلَّةٍ ، لَا لِأَنَّ الْعُشْرَ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ فِي الْعَسَلِ ، بَلْ مُتَطَوِّعِيْنَ بِالدَّفْعِ لِحِمَاهُمُ الْوَادِيَيْنِ . أَلَا تَسْمَعُ احْتِجَاجَهُمْ عَلَى سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى سُفْيَانَ .لِأَنَّهُمْ إِنْ أَدُّوْا مَا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّحْمِيَ لَهُمْ وَادِيَيْهِمْ وَ إِلَّا خَلّٰى بَيْنَ النَّاسِ وَ بَيْنَ الْوَادِيَيْنِ . وَ مِنَ الْمُحَالِ أَنْ يَّمْتَنِعَ صَاحِبُ الْمَالِ مِنْ أَدَاءِ الصَّدَقَةِ الْوَاجِبِ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ إِنْ لَّمْ يُحْمٰى لَهٗ مَا يَرْعٰى فِيْهِ مَاشِيَتَهٗ مِنَ الْكَلَاءِ . وَ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَّحْمِيَ الْإِمَامُ لِبَعْضِ أَهْلِ الْمَوَاشِيْ أَرْضاً ذَاتَ الْكَلَا لِيُؤَدِّيَ صَدَقَةَ مَالِهِ إِنْ لَّمْ يَحْمِ لَهُمْ تِلْكَ الْأَرْضَ . وَ الْفَارُوْقُ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ

امام صاحب نے ایک اور سند سے مذکورہ بالا روایت بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت صحیح ثابت ہو جائے تو اس میں یہ دلیل موجود ہے کہ بنی شبابہ کے لوگ شہد کا دسواں حصہ بطور صدقہ کسی سبب کی بنا پر ادا کرتے تھے اس لیے نہیں کہ ان پر شہد کی زکوٰۃ واجب تھی بلکہ وہ نفلی طور پر یہ صدقہ ادا کرتے تھے کیونکہ انہیں خصوصی طور پر دو وادیاں ٹھیکے پر دی گئی تھیں۔ کیا آپ نے سفیان بن عبد اللہ کے خلاف ان کی دلیل اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جوابی خط کو نہیں دیکھا کہ اگر وہ شہد کی اتنی ہی مقدار ادا کر دیں جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو ٹھیک ہے وگرنہ ان کی خصوصی الاٹ منٹ ختم کر دی جائے اور عام لوگوں کو بھی ان دو وادیوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دے دی جائے اور یہ بات ناممکن ہے کہ مالدار شخص اپنے مال کی واجب زکوٰۃ دینے سے صرف اس لیے انکار کر دے کہ اس کے جانوروں کے لیے چراگاہ مختص نہیں کی گئی اور امام و حکمران کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ مخصوص لوگوں کے جانوروں کے لیے چراگاہ مختص کرے تا کہ وہ اپنے جانوروں کی زکوٰۃ ادا کریں اور اگر وہ ان کے لیے چراگاہ مختص

(٢٣٢٥) انظر الحديث السابق.

عَلِمَ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ بِأَنَّ بَنِى شَبَابَةَ قَدْ كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَسَلِ الْعُشْرَ ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِى لَهُمُ الْوَادِيَيْنِ ، فَأَمَرَ عَامِلَهُ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَنْ يَحْمِىَ لَهُمُ الْوَادِيَيْنِ إِنْ أَدَّوْا مِنْ عَسَلِهِمْ مِثْلَ مَا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا خَلَّى بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَ الْوَادِيَيْنِ . وَلَوْ كَانَ عِنْدَ الْفَارُوْقِ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَخْذُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُشْرَ مِنْ نَحْلِهِمْ عَلَى مَعْنَى الْإِيْجَابِ كَوُجُوْبِ صَدَقَةِ الْمَالِ الَّذِى يَجِبُ فِيْهِ الزَّكَاةُ لَمْ يَرْضَ بِامْتِنَاعِهِمْ مِنْ أَدَاءِ الزَّكَاةِ ، وَلَعَلَّهُ كَانَ يُحَارِبُهُمْ لَوِ امْتَنَعُوْا مِنْ أَدَاءِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذْ قَدْ تَابَعَ الصِّدِّيْقُ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قِتَالِ مَنِ امْتَنَعَ مِنْ أَدَاءِ الصَّدَقَةِ مَعَ حَلْفِ الصِّدِّيْقِ أَنَّهُ مُقَاتِلٌ مَنِ امْتَنَعَ مِنْ أَدَاءِ عِقَالٍ كَانَ يُؤَدِّيْهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالْفَارُوْقُ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ وَاطَأَهُ عَلَى قِتَالِهِمْ فَلَوْ كَانَ أَخْذَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُشْرَ مِنْ نَحْلِ بَنِى شَبَابَةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَى مَعْنَى الْوُجُوْبِ لَكَانَ الْحُكْمُ عِنْدَهُ فِيْهِمْ كَالْحُكْمِ فِيْمَنِ امْتَنَعَ

نہ کرے (تو وہ زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے) اور فاروق اللہ ان پر رحمت نازل کرے کو یہ بات معلوم تھی کہ بنی شبابہ نبی کریم ﷺ کو اپنی زکوٰۃ کا عشر ادا کرتے تھے اور نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے دو وادیاں مختص کی ہوئی تھیں۔ اس لیے انہوں نے اپنے گورنر سفیان بن عبداللہ کو یہ حکم دیا کہ اگر وہ لوگ اپنے شہد میں سے اتنی مقدار ادا کردیں جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے تو ان کے لیے دونوں وادیاں مخصوص رکھی جائیں وگرنہ عام لوگوں کو بھی ان سے مستفید ہونے کی اجازت دے دی جائے اور اگر حضرت عمر فاروق اللہ ان پر رحمت نازل کرے کے نزدیک نبی کریم ﷺ کا ان سے زکوٰۃ وصول کرنا واجب حکم ہوتا جیسے کہ دیگر اموال کی واجب زکوٰۃ ہے تو فاروق رضی اللہ عنہ ان کے زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر خاموش نہ رہتے بلکہ وہ فرض زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر ان کے ساتھ جنگ کرتے کیونکہ ابوبکر صدیق اللہ ان پر رحمت نازل کرے نے صحابہ کرام کی معیت میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے ساتھ جنگ کی تھی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ اگر وہ ایک رسی جسے وہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ادا کرتے تھے، اب ادا نہ کریں گے تو وہ ان کے ساتھ جنگ کریں گے اور فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس رائے میں موافقت کی تھی۔ لہٰذا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک نبی کریم ﷺ کا بنی شبابہ سے شہد کا دسواں حصہ بطور فرض زکوٰۃ وصول کرنا ہوتا تو ان لوگوں کا حکم حضرت عمر کے نزدیک وہی ہوتا جو حکم ان لوگوں کا تھا جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا۔ واللہ اعلم۔

عِنْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَاءِ الصَّدَقَةِ إِلَى الصِّدِّيْقِ، وَ اللّٰهُ أَعْلَمُ .

فوائد:......ابوحنیفہ، احمد اور اسحق رحمہم اللہ نے (احادیث الباب سے) استدلال کیا ہے کہ شہد میں عشر (دسواں حصہ) واجب ہے۔ اور ترمذی نے حکایت نقل کی ہے کہ اکثر اہل علم اسی موقف کے قائل ہیں۔ نیز عمر ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عمر بن عبدالعزیز سے بھی یہی قول منقول ہے۔ (عون المعبود: ٤/ ١٦)

٥٦..... بَابُ إِيْجَابِ الْخُمُسِ فِي الرِّكَازِ

مدفون خزانے (رکاز) میں پانچواں حصہ زکوۃ ہے

٢٣٢٦۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَ الْبِئْرُ جُبَارٌ، وَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). غَيْرَ أَنَّ عَمْرًا لَمْ يَذْكُرِ الْمَعْدِنَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الدِّيَاتِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، قَالَ: الْجُبَارُ الْهَدْرُ . حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، (ح) وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنَّ ابْنَ وَهْبٍ أَخْبَرَهُمْ، عَنْ يُوْنُسَ، قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جانور زخمی کردے تو اس کا بدلہ نہیں ہے، کنویں میں گر کر مرنے والے کا خون رائیگاں ہے اور معدن کی کھدائی میں دب کر مرنے والے کا خون بھی رائیگاں ہے اور رکاز (مدفون خزانے) میں پانچواں حصہ زکوۃ ہے۔'' جناب عمرو نے معدن کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کے تمام طرق کتاب الدیات میں بیان کیے ہیں۔ جناب مکحول فرماتے ہیں: جبار کا معنی ھدر ہے یعنی اس کے خون کا کوئی بدلہ نہیں۔ امام ابن شہاب فرماتے ہیں: الجبار سے مراد ہے کہ اس کے قتل پر دیت نہیں ہوگی۔ امام مالک نے بھی اس کا یہی معنی کیا ہے۔

(٢٣٢٦) صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب في الركاز الخمس، حديث: ١٤٩٩۔ صحيح مسلم، كتاب الحدود، باب جرح العجماء والمعدن، حديث: ١٧١٠۔ سنن ابی داؤد: ٤٥٩٣۔ سنن ترمذی: ٦٤٢۔ سنن نسائی: ٢٤٩٩۔ سنن ابن ماجه: ٢٥٠٩۔ مسند احمد: ٢/٢٢٩۔ مسند الحميدی: ١٠٧٩.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : الْجُبَارُ الَّذِيْ لَا دِيَةَ لَهُ .
سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَحْكِيْ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ ، قَالَ ، قَالَ مَالِكٌ : الْجُبَارُ الَّذِيْ لَا دِيَةَ لَهُ .

٥٧..... بَابُ وُجُوْبِ الْخُمُسِ فِيْمَا يُوْجَدُ فِي الْخَرِبِ الْعَادِيْ مِنْ دَفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ

کھنڈرات میں سے زمانہ جاہلیت کا جوخزانہ نکلے اس میں پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الرِّكَازَ لَيْسَ بِدَفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ ثَبَتَ هٰذَا الْخَبَرُ عَنْهُ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْمَوْجُوْدِ فِي الْخَرْبِ الْعَادِيْ وَ بَيْنَ الرِّكَازِ فَأَوْجَبَ فِيْهِمَا جَمِيْعاً الْخُمُسَ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ رکاز جاہلیت کا دفینہ نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے عام کھنڈرات میں موجود خزانے اور رکاز میں فرق کیا ہے اور ان دونوں میں پانچواں حصہ زکوٰۃ فرض کی ہے بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہے

٢٣٢٧۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ : أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَكَيْفَ تَرٰى فِيْمَا يُوْجَدُ فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ أَوْ فِي الْقَرْيَةِ الْمَسْكُوْنَةِ ؟ قَالَ : ((عَرِّفْهُ سَنَةً ، فَإِنْ جَاءَ بَاغِيْهِ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ وَ إِلَّا فَشَأْنُكَ بِهِ ، فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْماً مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ ، وَ مَا كَانَ فِي الطَّرِيْقِ غَيْرَ الْمِيْتَاءِ وَ الْقَرْيَةِ غَيْرِ الْمَسْكُوْنَةِ فَفِيْهِ وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)) .

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مزینہ قبیلے کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ اس چیز کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو آباد راستے یا آباد بستی میں مل جائے؟ آپ نے فرمایا: ''ایک سال تک اس کا اعلان کرو، پھر اگر اس کا مالک آجائے تو اس کے حوالے کرو ورنہ تم اپنے استعمال میں لے آؤ۔ پھر اگر زندگی میں کبھی اس کا طالب آجائے تو اسے دے دو اور جو مال ویران راستے یا غیر آباد بستی میں ملے تو اس مال میں اور کان میں پانچواں حصہ زکوٰۃ ادا کرو۔''

٢٣٢٨۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ ....

(٢٣٢٧) اسناده حسن: سنن ابی داؤد، کتاب اللقطة، باب تعريف اللقطة، حديث: ١٧٠٨ ـ سنن ترمذی: ١٢٨٩ ـ سنن نسائی: ٢٤٩٦ ـ سنن ابن ماجه: ٢٥٩٦ ـ مسند احمد: ٢/٢٢٤ ـ مسند الحميدی: ٥٩٧.
(٢٣٢٨) انظر الحديث السابق.

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ يَسْأَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مزنی شخص کو سنا جبکہ وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھ رہا تھا۔

حَدَّثَنَاهُ يُوْنُسُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ.

فوائد :......امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رکاز (مدفون خزانے) میں پانچواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔ شافعیہ، اہل حجاز اور جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔ لیکن ابوحنیفہ اور اہل عراق کہتے ہیں کہ رکاز (مدفون خزانہ) معدن (کان) ایک ہی چیز اور مترادف المعنی الفاظ ہیں۔ لیکن (یہ احادیث) ان کے اس موقف کی تردید کرتی ہیں، کیونکہ نبی ﷺ نے ان دونوں جنسوں میں فرق کیا ہے۔(عون المعبود: ۱۰/ ۱۱۱)

۵۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَقْدِيْمِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ حُلُوْلِ الْحَوْلِ عَلَى الْمَالِ، وَ الْفَرْقِ بَيْنَ الْفَرْضِ الَّذِيْ يَجِبُ فِي الْمَالِ وَ بَيْنَ الْفَرْضِ الْوَاجِبِ عَلَى الْبَدَنِ

سال پورا ہونے سے پہلے مال کی زکوٰۃ ادا کرنے کی رخصت کا بیان اور مالی اور بدنی فرض زکوٰۃ میں فرق کا بیان

۲۳۲۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصَدَقَةٍ، فَقَالَ بَعْضُ مِمَّنْ يَلْمِزُ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْ يَتَصَدَّقُوْا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا تو بعض طعنہ زن کہنے لگے: ابن جمیل، خالد بن ولید اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے۔

۲۳۳۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ ....

(۲۳۲۹) صحیح: سنن نسائی، کتاب الزکاۃ، باب اعطاء السید المال بغیر اختیار المصدق، حدیث: ۲٤٦۷ وانظر الحدیث الآتی.

(۲۳۳۰) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب قول اللہ تعالی ﴿وفی الرقاب والغارمین......﴾، حدیث: ۱٤٦۸۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی تقدیم الزکاۃ ومنعها، حدیث: ۹۸۳۔ سنن ابی داؤد: ۱٦۲۳۔ سنن ترمذی: ۳۷٦۱۔ سنن نسائی: ۲٤٦٦۔ صحیح ابن حبان: ۳۲۷۳.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ، قَالَ عُمَرُ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ ، فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيراً أَغْنَاهُ اللّٰهُ ، وَ أَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِداً قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَ أَعْبُدَهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، أَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . قَالَ فِي خَبَرِ وَرْقَاءَ : وَ أَمَّا الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيَّ وَ مِثْلُهَا مَعَهَا . وَ قَالَ فِي خَبَرِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ : أَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهِيَ لَهُ وَ مِثْلُهَا مَعَهَا .

وَ قَالَ فِي خَبَرِ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ : أَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ وَ مِثْلُهَا مَعَهَا .

فَخَبَرُ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ فَهِيَ لَهُ وَ مِثْلُهَا مَعَهَا يُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ مَا قَالَ وَرْقَاءُ : أَيْ فَهِيَ لَهُ عَلَيَّ . فَأَمَّا اللَّفْظَةُ الَّتِي ذَكَرَهَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهَا فَهِيَ لَهُ عَلَيَّ . مَا بَيَّنْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْعَرَبَ تَقُوْلُ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا تو آپ سے عرض کی گئی: ابن جمیل، خالد بن ولید اور حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم نے زکوٰۃ ادا نہیں کی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن جمیل تو صرف اس لیے (زکوٰۃ ادا کرنا) ناپسند کرتا ہے کہ وہ فقیر تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے غنی کر دیا اور خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو (کہ اس سے زکوٰۃ طلب کرتے ہو) حالانکہ اس نے اپنی زرہیں اور غلام اللہ کے راستے میں وقف کر رکھے ہیں جبکہ عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جناب ورقاء کی روایت میں ہے۔ رہے عباس رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں تو ان کی زکوٰۃ دوگنا میرے ذمے ہے۔ اور جناب موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں ہے: رہے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ تو ان کی زکوٰۃ ان کے لیے ہے اور اس کی مثل مزید بھی۔'' جناب شعیب بن ابی حمزہ کی روایت میں ہے: رہے عباس بن عبد المطلب رسول اللہ کے چچا تو ان کی زکوٰۃ ان پر صدقہ ہے اور اس کے ساتھ اتنی مقدار اور بھی صدقہ ہے۔ چنانچہ جناب موسیٰ بن عقبہ کی یہ روایت: تو ان کی زکوٰۃ انہی کے لیے ہے اور اس کی مثل اور بھی۔ تو ممکن ہے اس کا معنی وہی ہو جو ورقاء کی روایت میں ہے کہ ان کی زکوٰۃ میرے ذمے ہے جبکہ جناب شعیب بن ابی حمزہ کی یہ روایت کہ ان کی زکوٰۃ ان پر صدقہ ہے تو اس کا معنی بھی یہی ہوسکتا ہے کہ ان کی زکوٰۃ میرے ذمے ہے۔ جیسا کہ میں نے اپنی کتابوں میں متعدد جگہوں پر بیان کیا ہے کہ عرب

عَلَيْهِ يَعْنِي لَهُ ، وَ لَهُ يَعْنِي عَلَيْهِ ، كَقَوْلِهِ جَلَّ وَ عَلَا : ﴿أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ﴾ فَمَعْنَى : لَهُمُ اللَّعْنَةُ أَيْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ . وَ مَحَالٌ أَنْ يَتْرُكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ صَدَقَةً قَدْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ وَ بَعْدَهُ تَرَكَ صَدَقَةً أُخْرَى إِذَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ ، وَ الْعَبَّاسُ مِنْ صَلِيبَةِ بَنِي هَاشِمٍ مِمَّنْ حُرِّمَ عَلَيْهِ صَدَقَةُ غَيْرِهِ أَيْضاً فَكَيْفَ صَدَقَةُ نَفْسِهِ ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ الْمُمْتَنِعَ مِنْ أَدَاءِ صَدَقَتِهِ فِي الْعُسْرِ وَ الْيُسْرِ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي يَوْمٍ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ بِأَلْوَانِ عَذَابٍ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي مَوْضِعِهَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ ، فَكَيْفَ يَكُونُ أَنْ يَتَأَوَّلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرُكَ لِعَمِّهِ - صِنْوِ أَبِيهِ - صَدَقَةً قَدْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ لِأَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ ، أَوْ يُبِيحُ لَهُ تَرْكَ أَدَائِهَا وَ إِيصَالِهَا إِلَى مُسْتَحِقِّيهَا ، هٰذَا مَا لَا يَتَوَهَّمُهُ عِنْدِي عَالِمٌ . وَ الصَّحِيحُ فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ ، قَوْلُهُ : فَهِيَ لَهُ ، وَ قَوْلُهُ : فَهِيَ عَلَيَّ وَ مِثْلُهَا مَعَهَا أَيْ إِنِّي قَدِ اسْتَعْجَلْتُ مِنْهُ صَدَقَةَ عَامَيْنِ فَهٰذِهِ الصَّدَقَةُ الَّتِي أُمِرْتُ بِقَبْضِهَا مِنَ النَّاسِ هِيَ لِلْعَبَّاسِ عَلَيَّ وَ مِثْلُهَا مَعَهَا أَيْ صَدَقَةٌ ثَانِيَةٌ عَلَى مَا رَوَى الْحَجَّاجُ بْنُ

کہتے ہیں: عَلَيْهِ (اس کے ذمے ہے) یعنی لَهُ (اس کے لیے ہے) اور عرب لوگ کہتے ہیں: وَلَهُ (اس کے لیے ہے) یعنی عَلَيْهِ (اس کے ذمے ہے) (یعنی عَلٰی اور لَهُ ایک دوسرے کے معنوں میں مستعمل ہیں) جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿أُولَٰئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ﴾ (سورہ الرعد: ۲۵) اس کا معنی ہے کہ ان پر لعنت ہے (لَهُمْ کا معنی عَلَيْهِمْ ہے) یہ بات ناممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ان کے مال میں واجب ہونے والی زکوٰۃ معاف کردیں اور پھر دوبارہ واجب زکوٰۃ ان سے وصول نہ کریں۔ حالانکہ حضرت عباس بنو ہاشم سے تعلق رکھتے ہیں جن پر دیگر لوگوں کی زکوٰۃ حرام ہے تو پھر ان پر اپنی ہی زکوٰۃ استعمال کرنا کیسے حلال ہوسکتا ہے؟ جبکہ نبی کریم ﷺ بیان فرما چکے ہیں کہ تنگی اور خوشحالی میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے شخص کو قیامت کے دن پچاس ہزار سال والے دن میں طرح طرح کے عذاب ہوں گے۔ یہ بات ہم اسی کتاب میں بیان کرچکے ہیں۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ کے بارے میں یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے چچا جو کہ باپ کی طرح ہوتا ہے، انہیں ان پر واجب زکوٰۃ معاف کردیں گے حالانکہ وہ زکوٰۃ کے مستحقین کا حصہ ہے یا آپ کیسے ان کے لیے زکوٰۃ ادا نہ کرنا حلال قرار دیں گے۔ میرے خیال میں کوئی بھی عالم دین اس کا گمان بھی نہیں کرسکتا۔ اس لیے روایت کے صحیح الفاظ یہ ہوں گے کہ ''زکوٰۃ ان کے لیے ہے'' یا ''ان کی زکوٰۃ دگنی میرے ذمے ہے'' کا معنی یہ ہے کہ میں نے عباس سے دو سال کی پیشگی زکوٰۃ وصول کرلی تھی اس لیے اب جو زکوٰۃ لوگوں کے مالوں میں واجب قرار دی گئی ہے وہ عباس کی زکوٰۃ میرے ذمے ہے اور دوسری

دِيْنَارٍ - وَإِنْ كَانَ فِي الْقَلْبِ مِنْهُ - عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حُجَيَّةِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ .

بار بھی میرے ذمے ہے۔ جیسا کہ حجاج بن دینار کی روایت میں ہے اگرچہ مجھے اس کی روایت میں تردد ہے۔ وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں رخصت دے دی۔

۲۳۳۱ - حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمِصْرِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا الْأَسَدِيُّ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِيْنَارٍ ، غَيْرَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَمْ يَقُلْ : قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ .

امام صاحب نے گزشتہ حدیث ایک اور سند سے بیان کی ہے لیکن اس میں علی بن عبد الرحمان نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے: وقت سے پہلے ادا کرنے کی رخصت دی۔

فوائد:......(احادیث الباب دلیل ہیں کہ) ایک سال کی یا دو سال کی پیشگی زکوٰۃ دینا جائز ہے اور شافعی، احمد، ابوحنیفہ، ہادی اور قاسم رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔ (نیل الاوطار: ٦/ ٤٢٠)

٥٩..... بَابُ احْتِسَابِ مَا قَدْ حَبَسَ الْمُؤْمِنُ السَّلَاحَ وَ الْعَبْدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا وَجَبَتْ فَهٰذِهِ الْمَسْأَلَةُ أَيْضاً مِنْ بَابِ تَقْدِيْمِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ وُجُوْبِهَا

مسلمان شخص کے وہ ہتھیار اور غلام جو اس نے اللہ کی راہ میں وقف کیے ہوں انہیں زکوٰۃ میں شمار کرنے کا بیان اور یہ مسئلہ بھی زکوٰۃ کے واجب ہونے سے پہلے ادا کرنے کے باب سے ہے

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : فَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِداً قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَ أَعْبُدَهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ أَنْ يَّحْتَسِبَ مَا قَدْ حَبَسَ مِنَ الْأَدْرَاعِ وَ الْأَعْبُدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ أَمَرَ بِقَبْضِهَا .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ”رہا خالد تو تم خالد پر (زکوٰۃ طلب کر کے) ظلم کر رہے ہو حالانکہ اس نے اپنی تمام زرہیں اور غلام اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

(۲۳۳۱) حسن: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی تعجیل الزکاۃ، حدیث: ١٦٢٤ - سنن ترمذی: ٦٧٨ - سنن ابن ماجه: ١٧٩٥ - مسند احمد: ١/ ١٠٤ - سنن الدارمی: ١٦٣٦.

خالد رضی اللہ عنہ کو اجازت دی تھی کہ وہ زرہیں اور غلام جو اللہ کی راہ میں وقف شدہ تھے انہیں اس زکوٰۃ میں شمار کرلیں جس کی وصولی کا آپ نے حکم دیا تھا۔"

٦٠..... بَابُ اسْتِسْلَافِ الْإِمَامِ الْمَالَ لِأَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ وَرَدِّهِ ذٰلِكَ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا قُبِضَتْ بَعْدَ الْاِسْتِسْلَافِ

امام زکوٰۃ کے مستحقین کے لیے مال قرض لے سکتا ہے اور زکوٰۃ کی وصولی کے بعد یہ قرض ادا کردے گا

٢٣٣٢۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْأَزْهَرِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ الْجَارُوْدِ بْنِ مِرَادِسِ بْنِ هُرْمُزَانَ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْراً ، فَقَالَ : ((إِذَا جَاءَتِ الصَّدَقَةُ قَضَيْنَا)) . فَلَمَّا جَاءَتِ الصَّدَقَةُ ، قَالَ لِأَبِي رَافِعٍ : ((أَعْطِ الرَّجُلَ بَكْرَهُ)) . فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ إِلَّا رُبَاعاً أَوْ صَاعِداً ، فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : ((أَعْطِهِ فَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً)) .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے جوان اونٹ قرض لیا اور فرمایا: "جب زکوٰۃ کا مال آئے گا تو ہم تمہیں ادا کردیں گے۔" پھر جب زکوٰۃ کا مال آیا تو آپ نے حضرت ابو رافع سے کہا: "اس آدمی کو جوان اونٹ دے دو۔" تو میں نے اونٹ دیکھے تو ان میں چار دانتوں والے یا اس سے زائد عمر کے اونٹ تھے۔ میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی (کہ مطلوبہ عمر کا اونٹ موجود نہیں سب اس سے بڑی عمر کے اونٹ ہیں) تو آپ نے فرمایا: "اسے وہی دے دو کیونکہ لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو اُن میں قرض کی ادائیگی کے لحاظ سے بہتر ہے۔"

فوائد:......١۔قرض لینا جائز ہے اور قرض میں حیوانات لینا بھی جائز ہے۔

٢۔حیوان کے عوض پیشگی حیوان لینا جائز ہے اور یہ قرض ہی کے حکم میں شامل ہے۔

٣۔مقروض کا قرض کی ادائیگی میں قرض سے عمدہ چیز لوٹانا افضل عمل ہے۔ اور یہ سنت اور مکارم اخلاق میں سے ہے۔ یہ ایسے قرض کی قبیل سے نہیں جس کا نفع حاصل کیا جاتا ہو۔ ایسا قرض جس سے نفع حاصل کیا جائے حرام ہے۔

(شرح النووی: ٥/ ٤٧٥)

(٢٣٣٢) صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب جواز اقتراض الحیوان، حدیث: ١٦٠٠۔ سنن ابی داؤد: ٣٣٤٦۔ سنن ترمذی: ١٣١٨۔ سنن نسائی: ٤٦٢١۔ مسند احمد: ٦/ ٢٩٠.

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ السِّعَايَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ

زکوٰۃ کی وصولی کے ابواب کا مجموعہ

٦١..... بَابُ ذِكْرِ التَّغْلِيْظِ عَلَى السِّعَايَةِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ محصول کی وصولی کی مذمت کا بیان

٢٣٣٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((لَا يَدْخُلُ صَاحِبُ مَكْسٍ الْجَنَّةَ)). قَالَ يَزِيْدُ : ـ يَعْنِي ـ الْعِشَارَ . لَمْ يَنْسَبْ عَلِيٌّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شَمَاسَةَ وَ لَمْ يَقُلْ : الْجُهَنِيّ .

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''چونگی وصول کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔'' جناب یزید فرماتے ہیں: ''صاحب مکس سے'' (شہروں میں داخلے کا) ٹیکس وصول کرنے والا مراد ہے۔''

٦٢..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ التَّغْلِيْظَ فِي الْعَمَلِ عَلَى السِّعَايَةِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ خَبَرِ عُقْبَةَ هُوَ فِي السَّاعِي إِذَا لَمْ يَعْدِلْ فِيْ عَمَلِهِ وَ جَارَ وَ ظَلَمَ .وَ فَضْلِ السِّعَايَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا عَدَلَ السَّاعِيْ فِيْمَا يَتَوَلّٰى مِنْهَا وَ تَشْبِيْهِهِ بِالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکورہ وعید کا تعلق اس تحصیل دار کے ساتھ ہے جو وصولی میں عدل و انصاف کی بجائے ظلم وزیادتی کرتا ہے اور اس تحصیل دار کی فضیلت کا بیان جو اپنے عمل میں عدل کرتا ہے اور اسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کے ساتھ تشبیہ دینے کا بیان۔

٢٣٣٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ ....

(٢٣٣٣) اسناده ضعيف۔ ابن اسحاق مدلس راوی کے سماع کی تصریح نہیں ہے۔ سنن ابی داؤد، كتاب الخراج، باب فی السعاية على الصدقة، حديث: ٢٩٣٧ـ مسند احمد: ٤/١٥٠ـ سنن الدارمی: ١٦٦٦.

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهِ)).

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”عدل و انصاف کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کی طرح ہے حتیٰ کہ وہ اپنے گھر لوٹ آئے۔“

فوائد :......اس حدیث میں صدق و اخلاص اور طلب ثواب کی نیت سے زکوٰۃ کا مال جمع کرنے والے کی فضیلت کا بیان ہے کہ اسے کفار کے خلاف برسرپیکار مجاہدین کی مثل اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فضل عظیم کا مالک ہے۔

٦٣...... بَابٌ فِي التَّغْلِيْظِ فِي الْإِعْتِدَاءِ فِي الصَّدَقَةِ وَ تَمْثِيْلِ الْمُعْتَدِيْ فِيْهَا بِمَانِعِهَا .

زکوٰۃ کی وصولی میں ظلم کرنے پر وعید اور ظلم کرنے والے کو زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کے ساتھ تشبیہ دینے کا بیان

٢٣٣٥ـ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ وَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ الْكِنْدِيِّ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ ، وَ الْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا)).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اس شخص کا ایمان درست نہیں جو امانت دار نہیں، اور زکوٰۃ کی وصولی میں ظلم و زیادتی کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔“

فوائد :......اِعْتِدَاء کا معنی حد سے تجاوز کرنا ہے یعنی جو عاملِ زکوٰۃ کے لیے ناجائز ہے کہ وہ حد نصاب سے زیادہ زکوٰۃ وصول کرے کیونکہ حد نصاب سے زیادہ وصول کرنے والے اور زکوٰۃ نہ دینے والے کا گناہ برابر ہے۔ اس حدیث میں عاملِ زکوٰۃ کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ زکوٰۃ لینے والوں پر جبر و ظلم نہ کرے۔

٢ـ شرح السنہ میں اس حدیث کا مفہوم یوں منقول ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی میں زیادتی کرنے والے عامل اور مانع زکوٰۃ برابر مجرم ہیں، لیکن اگر عامل زیادتی بھی کرے تو زکوٰۃ دینے والے کے لیے زکوٰۃ کا مال چھپانا جائز نہیں۔

(تحفة الاحوذی: ٢/ ١٨٢)

(٢٣٣٤) اسناده حسن: سنن ترمذی، كتاب الزكاة، باب ما جاء في العامل على الصدقة بالحق، حديث: ٦٤٥ـ سنن ابن ماجه: ١٨٠٩ـ مسند احمد: ٤/ ١٤٣.

(٢٣٣٥) اسناده حسن: سنن ابی داؤد، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، حديث: ١٥٨٥ـ سنن ترمذی: ٦٤٦ـ سنن ابن ماجه: ١٨٠٨ـ مختصراً بالشطر الثانی۔ مسند احمد: ٣/ ١٣٥ بالشطر الاوّل۔ صحيح ابن حبان: ١٩٤ـ بشطر الاولیٰ.

۲۳۳۶ـ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانِ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ جَمِيْعاً ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الْجَزَرِيُّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الْبَكْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، حَدَّثَتْنَا.........

أُمُّ سَلَمَةَ . أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَوْمٌ فِيْ بَيْتِهَا وَ عِنْدَهُ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُوْنَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ صَدَقَةُ كَذَا وَ كَذَا مِنَ التَّمْرِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كَذَا وَ كَذَا)) . قَالَ الرَّجُلُ فَإِنَّ فُلَاناً تَعَدّٰى عَلَيَّ فَأَخَذَ مِنِّيْ كَذَا وَ كَذَا فَازْدَادَ صَاعاً ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((فَكَيْفَ إِذَا سَعٰى عَلَيْكُمْ مَنْ يَتَعَدّٰى عَلَيْكُمْ أَشَدَّ مِنْ هٰذَا التَّعَدِّيْ ؟)) فَخَاضَ النَّاسُ وَ بَهَرَهُمُ الْحَدِيْثُ حَتّٰى قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ : يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنْ كَانَ رَجُلًا غَائِباً عِنْدَ إِبِلِهِ وَ مَاشِيَتِهِ وَ زَرْعِهِ فَأَدّٰى زَكَاةَ مَالِهِ فَتَعَدّٰى عَلَيْهِ الْحَقَّ فَكَيْفَ يَصْنَعُ وَ هُوَ عَنْكَ غَائِبٌ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ أَدّٰى زَكَاةَ مَالِهِ طِيْبَ النَّفْسِ بِهَا يُرِيْدُ وَجْهَ اللهِ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَمْ يُغَيِّبْ شَيْئاً مِنْ مَالِهِ ، وَ أَقَامَ الصَّلَاةَ ، ثُمَّ أَدَّى الزَّكَاةَ فَتَعَدّٰى عَلَيْهِ الْحَقَّ فَأَخَذَ سَلَاحَهُ فَقَاتَلَ ، فَقُتِلَ ، فَهُوَ شَهِيْدٌ)) .

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس اثناء میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس آپ کے کچھ صحابہ کرام بھی موجود تھے اور باہمی گفتگو کر رہے تھے جب ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کھجوروں کی اتنی اتنی مقدار ہو تو ان میں کتنی زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اتنی مقدار زکوٰۃ فرض ہے۔'' اس شخص نے کہا: بے شک فلاں عامل نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور اس نے مجھ سے اتنی مقدار زکوٰۃ وصول کی ہے اور ایک صاع زائد لے لیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارا تحصیل دار تم پر اس سے بھی زیادہ ظلم کرے گا؟'' پھر لوگ باتوں میں مشغول ہوگئے اور انہیں اس بات نے حیران و پریشان کردیا حتیٰ کہ ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص (بستی سے دور) اپنے اونٹوں، جانوروں اور کھیتی کے پاس ہو اور وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردے پھر تحصیل دار اس پر ظلم کرے تو وہ کیا کرے جبکہ وہ آپ سے بہت دور رہتا ہو؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی کامیابی کے لیے بخوشی زکوٰۃ ادا کی اور اپنے مال میں سے کوئی چیز (تحصیل دار سے) غائب نہ کی، اور نماز قائم کی، پھر اس نے زکوٰۃ ادا کردی اور تحصیل دار نے اس پر ظلم کیا تو اس نے اپنے ہتھیار اٹھا کر لڑائی لڑی اور مارا گیا تو وہ شہید ہے۔''

(۲۳۳۶) اسنادہ صحیح : مسند احمد : ۶/۳۰۱۔ صحیح ابن حبان : ۳۱۸۳.

٦٤..... بَابُ التَّغْلِيظِ فِي غُلُوْلِ السَّاعِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ

زکوٰۃ کے مال میں تحصیل دار کے خیانت کرنے پر سخت وعید کا بیان

٢٣٣٧۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اٰلِ أَبِيْ رَافِعٍ ، أَخْبَرَهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ ذَهَبَ إِلَى بَنِيْ عَبْدِالْأَشْهَلِ فَتَحَدَّثَ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَتَحَدَّثَ لِلْمَغْرِبِ . قَالَ أَبُوْ رَافِعٍ : فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعاً إِلَى الْمَغْرِبِ مَرَرْنَا بِالْبَقِيعِ فَقَالَ : ((أُفٍّ لَكَ ، أُفٍّ لَكَ)) . فَكَبُرَ ذٰلِكَ فِيْ ذَرْعِيْ فَاسْتَاْخَرْتُ وَ ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيْدُنِيْ ، فَقَالَ : ((مَالَكَ ؟ إِمْشِ)). فَقُلْتُ : أَحْدَثْتَ حَدَثًا ؟ قَالَ : ((وَ مَالَكَ ؟)) قُلْتُ : أَفَّفْتَ لِيْ . قَالَ : ((لَا . وَ لٰكِنْ هٰذَا فُلَانٌ بَعَثْتُهُ سَاعِياً عَلٰى بَنِيْ فُلَانٍ فَغَلَّ نَمِرَةً فَدُرِّعَ عَلٰى مِثْلِهَا مِنَ النَّارِ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : الْغُلُوْلُ الَّذِيْ يَأْخُذُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ عَلٰى مَعْنَى السَّرِقَةِ)) .

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز ادا کر لیتے تو بنی عبد الاشہل قبیلے میں تشریف لے جاتے اور ان کے پاس مغرب تک بات چیت کرتے۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ پھر اس دوران میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب کے لیے جلدی جلدی آ رہے تھے تو ہم بقیع کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ”تجھ پر افسوس ہے۔ تجھ پر افسوس ہے۔“ تو مجھ پر یہ کلمات بڑے گراں گزرے اور میں پیچھے ہٹ گیا۔ میں نے خیال کیا کہ آپ نے یہ کلمات میرے بارے میں فرمائے ہیں تو آپ نے فرمایا: ”تمہیں کیا ہوا ہے؟ چلو۔“ میں نے عرض کی: میرے دل میں ایک نئی بات آئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”تمہیں کیا ہوا ہے؟“ میں نے عرض کی: آپ نے مجھے اف اف کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”نہیں، لیکن (میں نے تو) اس فلاں شخص پر افسوس کیا ہے، میں نے اسے فلاں قبیلے کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تھا تو اس نے ایک چادر خیانت کر لی تھی تو وہ جہنم کی آگ بن کر اس پر لپیٹ دی گئی ہے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: غلول کا معنی ہے: غنیمت کے مال میں سے کوئی چیز چرا لینا۔

٦٥..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ مَا كَتَمَ السَّاعِيْ مِنْ قَلِيْلِ الْمَالِ أَوْ كَثِيْرِهٖ عَنِ الْإِمَامِ كَانَ مَا كَتَمَ غُلُوْلًا

اس بات کا بیان کہ تحصیل دار جو کثیر یا قلیل مال امام سے چھپائے گا وہ خیانت شمار ہوگا

(٢٣٣٧) اسناده حسن: سنن نسائی، کتاب الامامة، باب الاسراع الی الصلاة من غیر سعی، حدیث: ٨٦٣۔ مسند احمد: ٣٩٢/٦.

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾

اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں: ﴿وَمَنْ يَّغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (آل عمران:۱۶۱) ''اور جو شخص خیانت کرے گا تو جو اس نے خیانت کی ہوگی اس کے ساتھ قیامت کے دن حاضر ہوگا۔''

۲۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ ....

عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ الْكِنْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ لَنَا عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِنْهُ مَخِيْطًا فَمَا فَوْقَهُ فَهُوَ غَلٌّ يَأْتِيْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْوَدُ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَقْبِلْ مِنِّيْ عَمَلَكَ . قَالَ : ((لِمَ؟)) قَالَ : سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا . قَالَ : ((وَ أَنَا أَقُوْلُ ذٰلِكَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِيْءْ بِقَلِيْلِهِ وَ كَثِيْرِهِ فَمَا أُوْتِيَ مِنْهُ أَخَذَهُ وَ مَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى)) .

حضرت عدی بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے ہمارا کوئی کام سرانجام دیا پھر اس نے اس میں سے ایک سوئی یا اس سے کمتر کوئی چیز چھپائی تو وہ خیانت ہے جسے وہ قیامت کے دن لے کر حاضر ہوگا۔'' یہ بات سن کر ایک سیاہ رنگ کے انصاری، گویا کہ میں اسے دیکھ رہا ہوں، نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھ سے اپنی ذمہ داری واپس لے لیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیوں؟'' اس نے عرض کی: میں نے آپ کو ایسے ایسے فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اور میں نے وہ بات بیان کی ہے کہ ہم جسے کوئی ذمہ داری سونپیں تو وہ ہر تھوڑا یا زیادہ مال لے کر حاضر ہو پھر اسے جو عطا کیا جائے لے لے اور جس سے منع کر دیا جائے اس سے رک جائے۔''

فوائد:......۱۔ اس حدیث میں عاملین زکوٰۃ کو تاکید کی گئی ہے کہ زکوٰۃ کے مال میں کوئی تصرف نہ کریں، بلکہ جتنا اور جیسا مال وصول کریں، بعینہٖ حاکم کی خدمت میں پیش کر دیں، زکوٰۃ کے مال میں عامل زکوٰۃ کا کسی قسم کا تصرف واستعمال خیانت ہے اور زکوٰۃ میں خیانت کرنے والا روز قیامت دردناک عذاب کا سزاوار ٹھہرے گا۔

۲۔ کتاب وسنت کی تعلیمات انسان کو خیانت اور کرپشن کے ارتکاب سے مانع ہیں۔ ورنہ غیر اسلامی قواعد وقوانین خائن اور کرپٹ لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور عوام، فقراء، مساکین اور مستحقین زکوٰۃ کا استیصال کرتے ہیں، لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ حکام ورعایا کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے اور شرعی قوانین کا نفاذ کیا جائے، معاشرے سے خیانت کرپشن اور استیصال ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔

(۲۳۳۸) صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب تحریم هدایا العمال، حدیث: ۱۸۳۳۔ سنن ابی داؤد: ۳۵۸۱۔ مسند احمد: ۱۹۲/۴۔ مسند الحمیدی: ۸۹۴.

٦٢..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ قُبُوْلِ الْمُصَدِّقِ الْهَدِيَّةَ مِمَّنْ يَتَوَلَّى السِّعَايَةَ عَلَيْهِمْ

زکوۃ کے وصول کنندہ کا لوگوں سے اپنے لیے ہدیہ لینے کی وعید کا بیان

٢٣٣٩۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ ، أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ....

عَنْ أَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلٰى صَدَقَةٍ ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ : هٰذَا لَكُمْ وَ هٰذَا أُهْدِيَ لِيْ . فَخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : ((مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَجِيْءُ فَيَقُوْلُ : هٰذَا لِيْ وَ هٰذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ ، فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ وَ بَيْتِ أُمِّهِ فَلْيَنْظُرْ هَلْ تَأْتِيْهِ هَدِيَّةٌ أَمْ لَا . وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَأْتِيْ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا طِيْفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى عُنُقِهِ ، إِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ ، أَوْ ثَوْرًا لَهُ ثُوَارٌ ، وَ رُبَّمَا قَالَ : تَيْعَرُ)) . قَالَ : ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)) ، ثَلَاثًا .

حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد قبیلے کے ایک شخص جسے ابن لتبیہ کہا جاتا ہے، کو زکوٰۃ کی وصول پر مقرر کیا۔ پھر جب وہ واپس آیا تو کہنے لگا: یہ تمہاری زکوٰۃ ہے اور یہ میرا ہدیہ ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: ''اس عامل کا کیا حال ہے جسے ہم بھیجتے ہیں، وہ واپس آتا ہے تو کہتا ہے: یہ مال آپ کا ہے اور یہ مال مجھے ہدیہ دیا گیا ہے تو وہ شخص اپنے والدین کے گھر کیوں نہیں بیٹھ جاتا پھر وہ دیکھے کہ اسے ہدیہ ملتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! تم میں سے کوئی بھی ایسا مال لائے گا تو قیامت والے دن وہ شخص اس مال کو اپنی گردن پر رکھے چکر لگائے گا۔ اگر اونٹ ہوا تو وہ بلبلا رہا ہوگا اور اگر گائے ہوئی تو وہ ڈکار رہی ہوگی اور اگر بیل ہوا تو وہ آواز نکال رہا ہوگا۔ بعض دفعہ راوی نے ثُوَارٌ کی جگہ تَیْعَرُ کا لفظ بولا (معنی ایک ہی ہے: آواز نکالنا)'' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتیٰ کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔'' آپ نے یہ کلمات تین بار فرمائے۔

(٢٣٣٩) صحيح بخاری، كتاب الهبة، باب من لم يقبل الهدية لعلة، حديث : ٢٥٩٧۔ صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب تحريم هدايا العمال، حديث : ١٨٣٢۔ سنن ابی داؤد: ٢٩٤٦۔ مسند احمد: ٥/ ٤٢٣۔ مسند الحميدی: ٨٤٠.

٦٧..... بَابُ صِفَةِ إِتْيَانِ السَّاعِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَا غَلَّ مِنَ الصَّدَقَةِ ، وَ أَمْرِ الْإِمَامِ بِمُحَاسَبَةِ السَّاعِيْ إِذَا قَدِمَ مِنْ سِعَايَتِهٖ

زکوٰۃ کا تحصیل دار جو خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اس مال کو کیسے لے کر حاضر ہوگا، اس کی کیفیت کا بیان اور امام کا تحصیل دار کا محاسبہ کرنے کا حکم دینے کا بیان جبکہ وہ مال لے کر واپس آئے

٢٣٤٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيْهِ .... عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ : اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِيْ سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ . قَالَ : هٰذَا مَا لَكُمْ وَ هٰذَا هَدِيَّةٌ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَهَلَّا جَلَسْتَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْكَ وَ أُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقاً ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : ((أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَ لَّانِيْهِ اللّٰهُ ، فَيَأْتِيْ ، فَيَقُوْلُ : هٰذَا مَالُكُمْ وَ هٰذِهِ هَدِيَّةٌ لِيْ ، أَفَلَا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ وَ أُمِّهٖ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقاً ، وَ اللّٰهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئاً بِغَيْرِ حَقِّهٖ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا أَعْرِفَنَّ أَحَداً مِنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيْراً لَهُ رُغَاءٌ ، أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ ، أَوْ شَاةً تَيْعَرُ)) ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُؤِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ :

حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوسلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے ازد قبیلے کے ایک شخص کو عامل بنایا جسے ابن لتبیہ کہا جاتا ہے۔ پھر جب وہ مال لے کر حاضر ہوا تو آپ نے اس کا محاسبہ کیا تو اس نے کہا: یہ آپ کا حصہ ہے اور یہ (میرا) ہدیہ ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھ گئے حتیٰ کہ تیرا ہدیہ تیرے پاس آجاتا اگر تم سچے ہو۔“ پھر ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: اما بعد! میں تم میں سے کسی شخص کو کسی کام کا عامل بناتا ہوں، ان کاموں میں سے کسی کام کا جن کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے مجھے دی ہے تو وہ واپس آتا ہے تو کہتا ہے: یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ وہ شخص اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا حتیٰ کہ اس کا ہدیہ اس کے پاس آجاتا، اگر وہ سچا ہے۔ اللہ کی قسم! تم میں سے جو شخص بھی بغیر حق کے کوئی چیز لے گا تو وہ قیامت والے دن اس چیز کو اٹھائے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو میں تم میں سے کسی شخص کو نہ پہچانوں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس نے اونٹ کو اٹھایا ہوا ور وہ بلبلا رہا ہو، یا اس نے گائے اٹھا رکھی ہو جو چلا رہی ہو یا اس

(٢٣٤٠) صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالى ﴿ والعاملين عليها ﴾، حديث : ١٥٠٠ـ صحيح مسلم، كتاب الامارة، باب تحريم هدايا العمال، حديث : ١٨٣٢ـ وانظر الحديث السابق.

((اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)) . بَصَرَ عَيْنَيَّ وَ سَمِعَ أُذُنَيَّ .

کی گردن پر بکری سوار ہو جو ممیا رہی ہو۔" پھر آپ نے اپنے ہاتھ بلند کیے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ گئی پھر آپ نے فرمایا: "اے اللہ! کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔" میری آنکھوں نے یہ منظر دیکھا اور میرے کانوں نے یہ الفاظ سنے۔

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلالت کرتی ہیں کہ زکوٰۃ کے مال میں تصرف کرنا حرام ہے اور زکوٰۃ دینے والوں سے ہدیہ اور تحائف وصول کرنا بھی حرام ہے بلکہ وہ یا تو تحائف قبول کرے ہی نہ اور اگر تحائف وصول کرے تو حاکم وقت کے سامنے پیش کرنے چاہئیں پھر حاکم وقت کو اختیار ہے کہ وہ تحائف بیت المال میں جمع کرے یا کچھ عامل کو دے دے۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ احادیث دلیل ہیں کہ عمال زکوٰۃ کا تحائف لینا حرام ہے اور خیانت ہے کیونکہ وہ اپنی ذمہ داری اور امانت میں خیانت کا مرتکب ہوتا ہے اس لیے حدیث میں ایسے شخص کی عقوبت کا بیان ہوا ہے اور یہ وعید بھی بیان ہوئی ہے کہ وہ تحفہ میں جو چیز قبول کرے گا روز قیامت اسے اس کا بوجھ اٹھانا پڑے گا۔

(شرح النووی: ۱۲/ ۲۱۹)

۶۸..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِرْضَاءِ الْمُصَدِّقِ وَ إِصْدَارِهِ رَاضِياً عَنْ أَصْحَابِ الْأَمْوَالِ

زکوٰۃ کے وصول کنندہ کو راضی کرنے کے حکم کا بیان، اسے مالداروں کے پاس سے راضی ہو کر لوٹنا چاہیے

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ أَيْضاً ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ دَاوُدَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالُوْا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا دَاوُدُ . (ح) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، قَالَا : حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ يَحْيٰى : عَنْ دَاوُدَ ، وَ قَالَ الصَّنْعَانِيُّ : حَدَّثَنَا دَاوُدُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ يَحْيٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ..........

عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ : أَنَّ نَبِيَّ

حضرت جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

(۲۳۴۱) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ارضاء السعادۃ، حدیث: ۹۸۹۔ سنن ترمذی: ۶۴۸۔ سنن نسائی: ۲۴۶۳۔ مسند احمد: ۴/ ۳۶۰۔ مسند الحمیدی: ۷۹۶۔

اللّٰہِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدِرْ مِنْ عِنْدِكُمْ وَ هُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ)) . هٰذَا حَدِيْثُ الثَّقَفِيِّ . وَ قَالَ الصَّنْعَانِيُّ : قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب تمہارے پاس زکوۃ کا وصول کنندہ آئے تو وہ تمہارے پاس سے راضی خوشی واپس لوٹے۔'' یہ جناب ثقفی کی روایت ہے۔ اور جناب صنعانی کی روایت میں ہے: ''ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ زکوۃ کی ادائیگی کے وقت عاملین زکوۃ سے نرمی برتی جائے اور جتنی زکوۃ بنتی ہے، خوشدلی سے ادا کی جائے اور انہیں تکلیف اور مشقت کا سامنا نہ کرنا پڑے اور زکوۃ کی وصولی کے وقت وہ خوش ہوں۔ نیز اگر زکوۃ لیتے وقت تمہیں یہ وصولی شاق گزرے اور تم اسے ظلم بھی خیال کرو، تب بھی عاملین کو راضی رکھنا ضروری ہے، جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ زکوۃ لینے والے ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر ظلم زیادتی کرتے ہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ ''صدقہ جمع کرنے والوں کو راضی کرو۔''

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔ ہر عامل زکوۃ مجھ سے راضی ہی لوٹا ہے۔ (صحیح مسلم: ۹۸۹، ابوداؤد: ۱۵۸۹، نسائی: ۲۴۶۰)

٦٩..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ مَوَالِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا طَلَبُوا الْعُمَّالَةَ إِذْ هُمْ مِمَّنْ لَا تَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ الْمَفْرُوْضَةُ

نبی کریم ﷺ کی آل میں سے کوئی شخص زکوۃ کی وصولی کا عامل بننے کی آرزو کرے تو اسے روک دیا جائے گا کیونکہ ان کے لیے فرض زکوۃ حلال نہیں ہے

٢٣٤٢ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ . حَدَّثَنِي يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيِّ ، أَنَّ.........

عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ رَبِيْعَةَ بْنَ الْحَارِثِ وَ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ : اِئْتِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُوْلَا لَهُ :

جناب عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد گرامی حضرت ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما نے (اپنے اپنے بیٹوں) عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم سے کہا: تم دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرو: اے اللہ کے رسول ﷺ!

(٢٣٤٢) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب ترك استعمال آل النبى صلى الله عليه وسلم على الصدقة، حديث: ١٠٧٢ ـ سنن ابى داؤد: ٢٩٨٥ ـ سنن نسائى: ٢٦١٠ ـ مسند احمد: ٤/١٦٦.

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَلَغْنَا مَا تَرٰى مِنَ السِّنِّ وَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَتَزَوَّجَ وَ أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَبَرُّ وَ أَوْصَلُهُمْ ، وَ لَيْسَ عِنْدَ أَبَوَيْنَا مَا يُصَدِّقَانِ عَنَّا ، فَاسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَلْنُؤَدِّ إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدِّيْ إِلَيْكَ الْعُمَّالُ ، وَ لِنُصِيْبَ مِنْهَا مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ مِرْفَقٍ . قَالَ فَأَتٰى عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ، وَ نَحْنُ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ . فَقَالَ لَنَا : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ، لَا وَ اللّٰهِ ، لَا يَسْتَعْمِلُ أَحَداً مِنْكُمْ عَلَى الصَّدَقَةِ . فَقَالَ لَهُ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ : هٰذَا مِنْ حَسَدِكَ ، وَ قَدْ نِلْتَ خَيْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَحْسُدْكَ عَلَيْهِ ، فَأَلْقٰى رِدَاءَهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : أَنَا أَبُوْحَسَنِ الْقَوْمِ وَ اللّٰهِ لَا أَرِيْمُ مَكَانِيْ هُنَا حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا ابْنَاكُمَا بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ : انْطَلَقْتُ أَنَا وَ الْفَضْلُ حَتّٰى تَوَافَقَ صَلَاةُ الظُّهْرِ قَدْ قَامَتْ ، فَصَلَّيْنَا مَعَ النَّاسِ ، ثُمَّ أَسْرَعْتُ أَنَا وَ الْفَضْلُ إِلٰى بَابِ حُجْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، فَقُمْنَا بِالْبَابِ ، حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِأُذُنِيْ وَ أُذُنِ الْفَضْلِ ، ثُمَّ قَالَ : أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ . ثُمَّ دَخَلَ

ہم جوان ہو چکے ہیں، جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اور اب ہم شادی کرنا چاہتے ہیں اور آپ اے اللہ کے رسول ﷺ! سب سے بڑھ کر احسان کرنے والے اور سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور ہمارے والدین کے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ وہ ہمارا حق مہر ادا کرسکیں، لہٰذا اے اللہ کے رسول! آپ ہمیں بھی زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر فرما دیں، ہم آپ کو دیگر عاملوں کی طرح زکوٰۃ کا مال ادا کریں گے اور اس میں سے اپنا حصہ وصول کریں گے۔ کہتے ہیں: ہم ابھی یہی گفتگو کر رہے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور فرمانے لگے: نہیں، اللہ کی قسم! بے شک رسول اللہ ﷺ تم میں سے کسی کو زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر نہیں فرمائیں گے تو حضرت ربیعہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم یہ باتیں حسد کی وجہ سے کر رہے ہو حالانکہ تمہیں رسول اللہ ﷺ سے جو خیر و برکت حاصل ہوئی ہے ہم نے اس پر کبھی حسد نہیں کیا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی چادر بچھائی اور اس پر لیٹ گئے، پھر فرمایا: میں قوم کا عقلمند اور صاحب رائے شخص ہوں، اللہ کی قسم! میں اپنی اس جگہ سے اس وقت تک نہیں اٹھوں گا جب تک تمہارے بیٹے رسول اللہ ﷺ سے تمہارے مطالبے کا جواب لے کر نہیں آ جاتے۔ جناب عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اور فضل رضی اللہ عنہما گئے تو ہم نے دیکھا کہ نماز ظہر کی اقامت ہو چکی ہے۔ لہٰذا ہم نے بھی لوگوں کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر میں اور فضل رضی اللہ عنہما تیزی سے رسول اللہ ﷺ کے حجرے کے دروازے کی طرف گئے اور آپ اس دن حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے۔ لہٰذا ہم دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے میرا

فَأَذِنَ لِي وَ الْفَضْلَ ، فَدَخَلْنَا ، فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ قَلِيْلًا ، ثُمَّ كَلَّمْتُهُ أَوْ كَلَّمَهُ الْفَضْلُ - قَدْ شَكَّ فِي ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ - قَالَ : فَلَمَّا كَلَّمْنَاهُ بِالَّذِيْ أَمَرَنَا بِهِ أَبَوَانَا ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَ رَفَعَ بَصَرَهُ قِبَلَ سَقْفِ الْبَيْتِ حَتّٰى طَالَ عَلَيْنَا أَنَّهُ لَا يَرْجِعُ شَيْئًا ، حَتّٰى رَأَيْنَا زَيْنَبَ تُلْمِعُ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ بِيَدَيْهَا أَلَّا تَعْجَلَ وَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ أَمْرِنَا ، ثُمَّ خَفَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ، فَقَالَ لَنَا : ((إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ ، وَلَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ . أُدْعُ لِيْ نَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ)) . فَدُعِيَ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ . فَقَالَ : ((يَا نَوْفَلُ أَنْكِحْ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ)) . فَأَنْكَحَنِيْ . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أُدْعُ مَحْمِيَةَ بْنَ جُزْءٍ)) - وَ هُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ زُبَيْدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَحْمِيَةَ : ((انْكِحِ الْفَضْلَ)) . فَأَنْكَحَهُ مَحْمِيَةَ بْنَ جُزْءٍ . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُمْ ، فَأَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَ كَذَا)) . لَمْ يُسَمِّهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ

اور فضل کا کان (از راہ پیار وشفقت) پکڑا، پھر فرمایا: جو بات تم دل میں چھپائے ہوئے ہو وہ نکالو۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور ہمیں بھی اجازت دی تو ہم بھی اندر داخل ہو گئے پھر تھوڑی دیر ہم ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے رہے کہ وہ کلام کرے گا۔ پھر میں نے بات شروع کی یا فضل نے بات کی۔ اس میں عبداللہ بن حارث کو شک ہے۔ پھر جب ہم نے آپ سے وہ بات کی جو ہمارے والدین نے ہمیں کہی تھی تو رسول اللہ ﷺ کچھ دیر خاموش ہو گئے اور آپ نے اپنی نظر چھت کی طرف اٹھا کر دیکھنا شروع کر دیا۔ جب کافی دیر ہو گئی تو ہم نے محسوس کیا کہ آپ ہمیں جواب نہیں دیں گے۔ حتیٰ کہ ہم نے دیکھا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا پردے کے پیچھے سے ہمیں اشارہ کر رہی تھیں کہ جلدی نہ کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہی معاملے میں غور وفکر کر رہے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک جھکایا تو ہمیں فرمایا: ''یہ زکوٰۃ کا مال تو لوگوں کی میل کچیل ہے اور یہ محمد اور آپ کی آل کے لیے حلال نہیں ہے۔ تم نوفل بن حارث کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔'' حضرت نوفل حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''اے نوفل! عبدالمطلب کی شادی اپنی بیٹی سے کر دو۔'' تو انہوں نے مجھے رشتہ دے دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''محمیہ بن جزء کو بلا لاؤ۔'' وہ بنو زبید کا ایک شخص تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے خمس کے مال کا عامل مقرر کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے محمیہ سے کہا: ''فضل کا نکاح اپنی بیٹی سے کر دو۔'' تو محمیہ بن جزء نے حضرت فضل کی شادی اپنی بیٹی سے کر دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ، خمس میں سے ان دونوں کا اتنا اتنا حق مہر ادا کر دو۔'' جناب عبداللہ بن حارث نے اس کی مقدار

. قَالَ أَبُو بَكْرٍ : قَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔ الْحَوْرُ : الْجَوَابُ .

بیان نہیں کی۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جناب احمد بن عبد الرحمان نے ہمیں بتایا کہ الحور کا معنی جواب ہے۔

۲۳۴۳۔ قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عُزَيْزٍ الْأَيْلِيِّ فَأَخْبَرَنِيْ ، ابْنُ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ ، قَالَ ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ، وَ أَخْبَرَنِيْ.........

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيُّ بِمِثْلِهِ . وَ قَالَ وَ لَيْسَ عِنْدَ أَبَوَيْنَا مَا يُصْدِقَانِ عَنَّا . وَ زَادَ ، قَالَ : فَرَجَعْنَا وَ عَلِيٌّ مَكَانَهُ ، فَقَالَ : أَخْبِرَانَا مَا جِئْتُمَا بِهِ . قَالَا : وَجَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَرَّ النَّاسِ وَ أَوْصَلَهُمْ . قَالَ : هَلِ اسْتَعْمَلَكُمَا عَلٰى شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ ؟ قَالَا : لَا ، بَلْ صَنَعَ بِنَا خَيْراً مِنْ ذٰلِكَ أَنْكَحَنَا وَ أَصْدَقَ عَنَّا . فَقَالَ : أَنَا أَبُو الْحَسَنِ . أَلَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُكُمَا أَنَّهُ لَنْ يَسْتَعْمِلَكُمَا عَلٰى شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ أَنْكَحَنَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَقُوْلُ أَنَّ الْعَرَبَ تُضِيْفُ الْفَضْلَ إِلَى الْآمِرِ كَمَا تُضِيْفُهُ إِلَى الْفَاعِلِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِإِنْكَاحِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَفُعِلَ ذٰلِكَ بِأَمْرِهٖ فَأُضِيْفَ الْإِنْكَاحُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ هُوَ الْآمِرُ بِهٖ إِنْ لَّمْ يَكُنْ هُوَ مُتَوَلِّياً عَقْدَ النِّكَاحِ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ،

جناب عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے۔ مذکورہ بالا کی مثل روایت بیان کی اور اس میں یہ الفاظ ہیں: اور ہمارے والدین کے پاس مہر دینے کے لیے رقم نہیں ہے اور یہ الفاظ مزید بیان کیے کہ ہم واپس آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ وہیں بیٹھے تھے۔ کہتے ہیں ہمیں بتاؤ کہ تم کیا جواب لے کر آئے ہو۔ ان دونوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لوگوں سے بڑھ کر احسان کرنے والا اور صلہ رحمی کرنے والا پایا ہے۔ حضرت علی نے پوچھا: کیا آپ نے تمھیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں بلکہ آپ نے اس سے بڑھ کر ہمارے ساتھ حسن سلوک کیا ہے، آپ نے ہمارے نکاح کر دیے ہیں اور حق مہر بھی خود ادا کیا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں قوم کا عقلمند و دانا آدمی ہوں۔ کیا میں نے تمھیں بتایا نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمھیں زکوٰۃ کی وصولی کا عامل ہرگز مقرر نہیں فرمائیں گے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث کے الفاظ ''أَنْكَحَنَا (آپ نے ہمارا نکاح کر دیا) یہ مسئلہ اسی قسم سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں مَیں کہتا ہوں کہ عرب لوگ جس طرح کسی اچھے کام کی نسبت اس کے کرنے والے کی طرف کرتے ہیں۔ اسی طرح کسی خیر و بھلائی کی نسبت اس کام کے کرنے کا حکم دینے والے کی طرف بھی کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد المطلب اور فضل رضی اللہ عنہما

(۲۳۴۳) انظر الحدیث السابق.

حَدَّثَنَا عَمِّي بِالْحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ ، وَ قَالَ : أَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْقَوْمِ . قَالَ لَنَا أَحْمَدُ : الْقَوْمُ الْجُلَّةُ الرَّأْسُ مِنَ الْقَوْمِ . قَالَ لَنَا فِيْ قَوْلِهٖ : حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْكُمَا أَبْنَاكُمَا وَ بِحُوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهٖ . قَالَ : الْحَوْرُ الْجَوَابُ .

کے نکاح کرنے کا حکم دیا تھا جو پورا کر دیا گیا تو آپ کے حکم دینے کی وجہ سے اس حدیث میں نکاح کی نسبت آپ کی طرف کی گئی ہے حالانکہ آپ نے بذات خود ان نکاحوں میں سرپرستی کے فرائض انجام نہیں دیے بلکہ صرف حکم دیا تھا۔ جناب احمد بن عبد الرحمٰن کی سند سے روایت ہے: اس میں یہ الفاظ ہیں: (حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں تو قوم کا صاحب رائے عقلمند شخص ہوں۔ جناب احمد نے ہمیں بتایا: القوم سے مراد قوم کا سردار اور صاحب رائے مراد ہے اور الحور سے مراد جواب ہے۔ یعنی جس مقصد کے لیے تم نے اپنے بیٹوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا ہے۔ میں اس کا جواب آنے تک ادھر ہی بیٹھوں گا۔"

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر صدقہ حرام ہے، خواہ یہ زکوٰۃ جمع کرنے کی مزدوری کے عوض میں ہو، فقر یا مسکنت کی وجہ سے معارف زکوٰۃ کے آٹھ مصارف میں سے کسی مصرف کی کسی بھی آل محمد کے لیے صدقہ حلال نہیں اور اصحاب شافعی کے نزدیک یہی مذہب راجح ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٣٦)

۲۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مال غنیمت کے خمس سے مدد کرنا جائز ہے، کیونکہ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتداروں کا حصہ متعین ہے۔

۳۔ آل رسول کو زکوٰۃ جمع کرنے کی ذمہ داری لینا اور سونپنا ناجائز ہے۔

۷۰..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اسْتِعْمَالِ مَوَالِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا طَلَبُوا الْعُمَالَةَ عَلَى السِّعَايَةِ إِذِ الْمَوَالِيْ مِنْ أَنْفُسِ الْقَوْمِ وَ الصَّدَقَةُ تَحْرُمُ عَلَيْهِمْ كَتَحْرِيْمِهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةُ الْفَرْضِ دُوْنَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اگر زکوٰۃ کی وصولی کا عامل بننا چاہیں تو انہیں روک دیا جائے گا کیونکہ آزاد کردہ غلام اسی قوم کے فرد شمار ہوتے ہیں۔ ان پر زکوٰۃ اسی طرح حرام ہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حرام ہے۔ البتہ نفلی صدقہ حلال ہے

٢٣٤٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ........

عَـنِ ابْـنِ أَبِیْ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِیْهِ مَوَالِی النَّبِیِّ صَلَّـی الـلّٰـهُ عَـلَیْـهِ وَسَـلَّمَ ، قَالَ: بَعَثَ رَسُـوْلُ الـلّٰـهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ عَلَی الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ لِیْ: أَصْـحِبْنِی . فَقُلْتُ : لا ، حَتّٰی آتِیَ رَسُوْلَ الـلّٰـهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلُهٗ . قَالَ: فَـأَتَـاهُ ، فَسَـأَلَـهٗ ، فَقَالَ: ((إِنَّا لا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَإِنَّ مَوَالِی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ)) .

نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی مخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے روانہ فرمایا تو اس نے مجھے کہا: میرے ساتھ چلو۔ میں نے کہا: نہیں، حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے اجازت لے لوں۔ کہتے ہیں: میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”بے شک ہمارے لیے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے اور کسی قوم کے آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتے ہیں۔“

۷۱..... بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ عَلَی الْمَأْخُوْذِ مِنْهُ الصَّدَقَةُ إِتِّبَاعاً لِأَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِنَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ : ﴿ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيهِمْ بِهَا وَ صَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ﴾

جس شخص سے زکوٰۃ وصولی کی جائے اس کے حق میں امام کو دعا کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو جو حکم دیا ہے اس کی پیروی کرتے ہوئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ﴾ (سورۃ التوبة : ۱۰۳) ”(اے نبی) ان کے مالوں میں سے صدقہ لیجیے (تاکہ) اس کے ذریعے سے انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں اور ان کے لیے دعا کیجیے، بے شک آپ کی دعا ان کے لیے سکون کا باعث ہے۔“

۲۳۴۵۔ حَدَّثَـنَـا مُـحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ یَحْیَی بْنُ حَکِیْمٍ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ أَنْبَأَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، قَالَ سَمِعْتُ.........

عَبْـدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِیْ أَوْفٰی یَقُوْلُ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَ إِلَیْهِ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی گھر والا اپنی زکوٰۃ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتا

(۲۳۴۴) اسناده صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاة، باب الصدقة علی بنی هاشم، حدیث: ۱۶۵۰۔ سنن ترمذی: ۶۵۷۔ سنن نسائی: ۲۶۱۳۔ مسند احمد: ۱۰/۶.

(۲۳۴۵) صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب صلاة الامام ودعائه لصاحب الصدقة، حدیث: ۱۴۹۷۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب الدعا لمن اتی بصدقة، حدیث: ۱۰۷۸۔ سنن ابی داؤد: ۱۵۹۰۔ سنن نسائی: ۲۴۶۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۹۶۔ مسند احمد: ۳۵۳/۴.

أَهْلُ بَيْتٍ بِصَدَقَةٍ صَلَّى عَلَيْهِمْ فَتَصَدَّقَ أَبِي بِصَدَقَةٍ إِلَيْهِ ، فَقَالَ : ((اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِيْ أَوْفَى)).

تو آپ ان کے لیے دعائے خیر فرماتے۔ میرے والد گرامی نے آپ کو زکوٰۃ ادا کی تو آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ابی اوفی کے گھر والوں پر رحمت فرما۔''

فوائد :......١۔ زکوٰۃ اور صدقہ دینے والے کے لیے رحمت و برکت کی دعا کرنا مستحب عمل ہے اور نبی ﷺ یہ عمل اس حکم کی تعمیل میں کرتے تھے، فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾ (التوبة : ١٠٣)

''ان کے مالوں سے صدقہ لیجئے اس سے تو انہیں پاک کرے گا اور انہیں صاف کرے گا اور ان کے لیے دعا کر، بے شک تیری دعا ان کے لیے باعث سکون ہے۔ اور اللہ سب کچھ سننے والا، بہت جاننے والا ہے۔''

٢۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ شافعیہ اور جمیع علماء کا موقف ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے والے کے لیے دعائے خیر کرنا مستحب ہے، واجب نہیں۔ (شرح النووی : ٧/ ١٨٥)

❀❀❀❀

جُمَّاعُ أَبْوَابِ قِسْمِ الْمُصَدِّقَاتِ وَ ذِكْرِ أَهْلِ سُهْمَانِهَا

زکوٰۃ کی تقسیم کے ابواب کا مجموعہ اور مستحقین زکوٰۃ کا بیان

٤٧..... بَابُ الْأَمْرِ بِقَسْمِ الصَّدَقَةِ فِي أَهْلِ الْبَلْدَةِ الَّتِي تُؤْخَذُ مِنْهُمُ الصَّدَقَةُ

جس شہر والوں سے زکوٰۃ وصول کی جائے گی انہی میں زکوٰۃ تقسیم کرنے کے حکم کا بیان

٢٣٤٦ـ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ الْمَكِّيُّ ـ وَ كَانَ ثِقَةً ـ (ح) وَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحٰقَ الْمَكِّيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذاً إِلَى الْيَمَنِ وَالِياً قَالَ : ((إِنَّكَ تَأْتِي قَوْماً مِنْ أَهْلِ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَإِذَا هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا: ”بے شک تم ایک اہل کتاب قوم کے پاس جارہے ہو لہٰذا انہیں (سب سے پہلے) لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کی گواہی دینے اور اس بات کی گواہی دینے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، کی دعوت دینا۔ پھر جب وہ اس بات میں تمہاری اطاعت کرلیں تو پھر انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پھر اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو اُن کے مالداروں سے وصول کر کے انہی کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس بات میں بھی تمہاری فرمانبرداری کرلیں تو

(٢٣٤٦) تقدم تخريجه برقم: ٢٢٧٥.

فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ . هٰذَا حَدِيْثُ جَعْفَرٍ ، وَ قَالَ الْمَخْرَمِيُّ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ ، فَقَالَ : ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوْا لِذٰلِكَ ، فَأَخْبِرْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ ، وَ قَالَ فِيْ كُلِّهَا : فَإِنْ هُمْ أَجَابُوْا لِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ .

پھر تم ان کے عمدہ مال لینے سے بچنا اور مظلوم کی بد دعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی بد دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے۔ یہ حدیث جناب جعفر کی روایت ہے اور جناب مخرمی بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: ''انہیں اس بات کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں: ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر اگر وہ تمہاری یہ دعوت قبول کرلیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کیا ہے۔ پوری روایت میں اسی طرح ہے: ''پھر اگر وہ تمہاری دعوت قبول کرلیں تو انہیں (اگلی بات) بتانا۔''

فوائد:......اس حدیث میں کفار کو دعوت دینے اور نومسلموں کے متعلق کچھ شرعی احکام بیان ہوئے ہیں:

۱۔ایسے کفار جنہیں اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور وہ مسلمانوں سے برسر پیکار نہ ہوں، انہیں بے خبری میں ان پر شب خون مارنا درست نہیں، بلکہ ان پر حملہ آور ہونے سے قبل اسلام کی دعوت پیش کی جائے۔ اگر وہ اسلام قبول کرلیں، تو ٹھیک ورنہ ان پر حملہ کرنا اور انہیں بزور بازو مطیع کرنا لازم ہے۔

۲۔اگر کفار لڑائی اور قتل وغارت گری سے قبل اسلام قبول کرلیں تو انہیں اسلام کے بنیادی فرائض نماز پنجگانہ، زکوۃ وغیرہ سکھائے جائیں گے۔

۳۔زکوۃ کا مال وصول کرنے کے بعد اسے اس شہر کے فقراء، قرب وجوار کے مساکین اور اس شہر اور علاقے کے دیگر مسلمان فقراء پر خرچ کرنا جائز ہے، اس سے یہ استدلال کرنا کہ اسی علاقہ کے فقراء پر ہی زکاۃ خرچ کی جائے درست نہیں، کیونکہ فقرائهم سے مقصود تمام مسلمان فقراء ہیں۔ اسی شہر کے فقراء نہیں، امام نووی رحمہ اللہ نے اسی موقف کو راجح قرار دیا ہے۔ (شرح النووی: ۱/ ۸۹)

۷۳..... بَابُ ذِكْرِ تَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ الْمَفْرُوْضَةِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی مصطفیٰ ﷺ پر فرض زکوۃ حرام ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ : ﴿ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ ﴾ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ بَعْضَ الْفُقَرَاءِ أَوْ بَعْضَ الْمَسَاكِيْنِ وَ بَعْضَ الْعَامِلِيْنَ ، وَ بَعْضَ الْغَارِمِيْنَ وَ بَعْضَ أَبْنَاءِ السَّبِيْلِ ، فَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَ مَا نُزِّلَ عَلَيْهِ فِي الْكِتَابِ ، فَبَيَّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ هٰذِهِ

الْأَلْفَاظَ أَلْفَاظٌ عَامٌّ مُرَادُهَا خَاصٌّ إِذْ كُلُّ هٰؤُلَاءِ الْأَصْنَافُ الْفُقَرَاءُ وَ الْمَسَاكِيْنُ وَ مَنْ ذُكِرَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ مَوْجُوْدُوْنَ فِيْ اٰلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ أَعْلَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَهٗ وَ لَا لِمَوَالِيْهِمْ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ﴿إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ﴾ (التوبة: ٦٠) ''زکوٰۃ تو صرف فقیروں اور مسکینوں اور ان اہل کاروں کے لیے ہے جو اس (کی وصولی) پر مقرر ہیں اور ان کے لیے جن کی دلداری مقصود ہے اور گردنیں چھڑانے اور قرضہ داروں کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں، (یہ) اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ خوب جاننے والا ہے حکمت والا ہے۔'' اللہ تعالیٰ کی مراد بعض فقراء، بعض مساکین اور بعض عمال ہیں۔ بعض مقروض اور بعض مسافرین مراد ہیں۔ (سب مراد نہیں ہیں) لہٰذا جو وحی نبی کریم ﷺ پر نازل کی گئی آپ نے اس کی تفسیر و توضیح فرمائی ہے کہ اس آیت کے الفاظ عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے کیونکہ اس آیت میں مذکور فقراء، مساکین وغیرہ تمام اقسام کے مستحقین تو نبی کریم ﷺ کی آل میں بھی موجود ہیں۔ جبکہ نبی کریم ﷺ یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ زکوٰۃ آپ کے لیے اور آپ کے موالی کے لیے حلال نہیں ہے۔

٢٣٤٧۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ ....

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : أَذْكُرُ أَنِّيْ أَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُهَا فِيْ فِيَّ فَنَزَعَهَا مِنْ فِيَّ ، وَ قَالَ : ((إِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ)) .

جناب ابو الحوراء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ کو رسول اللہ ﷺ کی کون سی بات یاد ہے؟ وہ فرماتے ہیں: مجھے یاد ہے کہ میں نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور پکڑ کر منہ میں ڈال لی تو آپ نے میرے منہ سے وہ کھجور کھینچ لی اور فرمایا: ''بے شک ہم آل محمد کے لیے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے۔''

٢٣٤٨۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَا ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ مَرْيَمَ يُحَدِّثُ.........

(٢٣٤٧) مسند احمد: ١/٢٠٠۔ سنن الدارمی: ١٥٩١.

(٢٣٤٨) مسند احمد: ١/٢٠٠۔ سنن الدارمی: ١٥٩١۔ سنن ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب: ٦٠، حدیث: ٢٥١٨ باختصار.

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ : مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : أَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ أَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُهَا فِيْ فِيَّ فَانْتَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُعَابِهَا فَأَلْقَاهَا فِي التَّمْرِ . فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : مَا عَلَيْكَ مِنْ هٰذِهِ التَّمْرَةِ لِهٰذَا الصَّبِيِّ . قَالَ : ((إِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ . وَ كَانَ يَقُوْلُ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ فَإِنَّ الْخَيْرَ طَمَأْنِيْنَةٌ ، وَ أَنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ)) ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

جناب ابوالحوراء بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی بات یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات یاد ہے کہ میں نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھجور لعاب سمیت کھینچ کر زکوٰۃ کی کھجوروں میں پھینک دی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: اس بچے نے جو کھجور لے لی تھی اس پر آپ پر تو کوئی حرج نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: بے شک ہم آلِ محمد کے لیے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے اور آپ فرمایا کرتے تھے۔ جو چیز تمہیں شک وشبہ میں ڈالے اسے چھوڑ کر وہ چیز اختیار کرو جو تمہیں شک میں نہ ڈالے کیونکہ خیر و برکت اطمینان قلب میں ہے اور جھوٹ شک وشبہ والا ہوتا ہے۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی۔

۷۴..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ عَلٰى أَوْلِيَاءِ الْأَطْفَالِ مِنْ اٰلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعُهُمْ مِنْ أَكْلِ مَا حُرِّمَ عَلَى الْبَالِغِيْنَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بچوں کے اولیاء کے لیے ضروری ہے کہ وہ انہیں اس مال کو کھانے سے منع کریں جوان کے بالغ مردوخواتین پر حرام ہے

۲۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، قَالَ أَنْبَأَنَا ثَابِتُ بْنُ عَمَّارَةَ ، حَدَّثَنَا..........

ابْنُ شَيْبَانَ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ : مَا تَذْكُرُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ : أَذْكُرُ أَنَّهُ أَدْخَلَنِيْ مَعَهُ غُرْفَةَ الصَّدَقَةِ فَأَخَذْتُ تَمْرَةً فَأَلْقَيْتُهَا فِيْ فِيَّ ، فَقَالَ : ((أَلْقِهَا فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

جناب ابن شیبان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی بات یاد ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یاد ہے کہ آپ مجھے اس کمرے میں لے کر داخل ہوئے جس میں زکوٰۃ کا مال رکھا ہوا تھا تو میں نے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی تو آپ نے فرمایا: ''اسے

(۲۳۴۹) انظر الحديث السابق.

لَا أَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ)) .

نکال دو کیونکہ یہ مالِ زکوٰۃ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے گھر کے کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہے۔"

٧٥..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّدَقَةَ الْمُحَرَّمَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الصَّدَقَةُ الْمَفْرُوْضَةُ الَّتِيْ أَوْجَبَهَا اللّٰهُ فِيْ أَمْوَالِ الْأَغْنِيَاءِ لِأَهْلِ سُهْمَانِ الصَّدَقَةِ ، دُوْنَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ پر صرف فرضی زکوٰۃ حرام ہے جو اللہ تعالیٰ نے مستحقین زکوٰۃ کے لیے مالداروں کے اموال میں واجب کی ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ : إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ أَيِ الصَّدَقَةُ الَّتِيْ هَاجَ هٰذَا الْجَوَابُ وَ مِنْ أَجْلِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْمَقَالَةَ .

آپ پر نفلی صدقات حرام نہیں ہیں اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ آپ کا یہ فرمان: "بے شک ہم اہل بیت کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے" اس سے آپ کی مراد فرض زکوٰۃ ہے جس کی بنا پر آپ نے یہ جواب دیا تھا اور فرض صدقے کی وجہ ہی سے آپ نے یہ گفتگو کی تھی۔

٢٣٥٠ـ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ أَبِيْ رَافِعٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ . قَالَ : أَصْحِبْنِيْ . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا بَعَثْتُ الْمَخْزُوْمِيَّ عَلٰى أَخْذِ الصَّدَقَةِ الْفَرِيْضَةِ فَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ رَافِعٍ : ((إِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ)) ، كَانَ جَوَابًا عَلَى الصَّدَقَةِ الَّتِيْ كَانَ مِنْ أَجْلِهَا .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو رافع کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بنی مخزوم کے ایک شخص کو زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا تو اس نے (مجھے) کہا: میرے ساتھ چلو (تاکہ تم بھی مال حاصل کرسکو) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میں نے مخزومی شخص کو فرض زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا ہے۔" لہٰذا نبی اکرم ﷺ کا حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا: "بے شک ہمارے لیے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے۔" یہ آپ کا جواب اس صدقے کے بارے میں تھا جس فرضی صدقے کے بارے میں حضرت ابو رافع نے (وصول کنندہ کی) معاونت کرنے کے بارے میں سوال کیا تھا۔

٢٣٥١ـ وَفِيْ خَبَرِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ :

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: میں نے زکوٰۃ کی

(٢٣٥٠) تقدم تخريجه برقم: ٢٣٤٤.

(٢٣٥١) انظر الحديث المتقدم: ٢٣٤٧.

أَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ التَّمْرُ مِنَ الْعُشْرِ أَوْ مِنْ نِصْفِ الْعُشْرِ الصَّدَقَةُ الَّتِي يَجِبُ فِي التَّمْرِ .

کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھالی اور یہ کھجور، کھجوروں کی فرض زکوٰۃ دسویں یا بیسویں حصے میں سے تھی۔

۲۳۵۲۔ وَفِي خَبَرِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَمَصِيْرِهِ مَعَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْأَلَتِهِمَا إِيَّاهُ اسْتِعْمَالَهُمَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَإِعْلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمَا أَنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَلَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ . وَإِنَّمَا كَانَتْ مَسْأَلَتُهُمَا اسْتِعْمَالَهُمَا عَلَى الصَّدَقَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ ، فَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَابَتِهِ إِيَّاهُمَا : إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ أَيِ الَّتِي سَأَلْتُمَانِي اسْتِعْمِلُكُمَا عَلَيْهَا ، إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ ، وَلَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ .

اور حضرت عبد المطلب بن ربیعہ کی روایت میں بھی (فرضی زکوٰۃ کی وضاحت ہے) جب وہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے زکوٰۃ کی وصولی پر عامل مقرر کرنے کا سوال کیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو بتایا تھا کہ یہ زکوٰۃ لوگوں کی میل کچیل ہے اور یہ مال محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے حلال نہیں ہے اور بلاشبہ انہوں نے فرضی زکوٰۃ کی وصولی پر عامل مقرر کرنے کا سوال کیا تھا۔ لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دونوں کو یہ جواب دینا کہ یہ صدقہ جس پر تم نے عامل مقرر کیے جانے کا مجھ سے سوال کیا ہے یہ تو لوگوں کی میل کچیل ہے اور یہ مال محمد اور آپ کی آل کے لیے حلال نہیں ہے۔“

فوائد :......۱۔(احادیث الباب دلیل ہیں کہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صدقہ حرام ہے اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس حرمت میں شامل ہیں۔

۲۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد کون ہیں؟ اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ راجح مذہب کے مطابق آل بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں۔ اس کی دلیل کتاب الجہاد کے آخر میں ابواب الخمس میں آئے گی۔ شافعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے ذوی القربی کے حصہ میں انہی دو قبائل کو شامل کیا تھا اور قبائل قریش میں سے ان کے علاوہ کسی اور کو اس حصہ میں شریک نہ کیا اور مال غنیمت سے اس عطاء کے عوض کے طور پر یہ عام زکوٰۃ وخیرات سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ (فتح الباری: ٥/ ١١٤)

۳۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل پر صدقہ فطر، زکوٰۃ اور وہ صدقہ جو فقراء ومساکین پر خرچ کیا جاتا، حرام ہے۔ اس کے

(۲۳۵۲) تقدم تخریجه برقم: ۲۳٤۲.

علاوہ کل معروف صدقہ کے تحت ان پر نیکی کرنا۔ انہیں ہدیہ دینا اور خاوند کا بیوی، بیوی کا خاوند اور سربراہ کا اپنی اولاد پر خرچ کرنا صدقہ ہی ہے اور آل نبی ﷺ اس صدقہ سے محروم نہیں۔

٧٦..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلَائِلِ الْأُخْرٰى عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ : إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَدَقَةَ الْفَرِيْضَةِ دُوْنَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

اس بات کے مزید دلائل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''بے شک صدقہ آل محمد کے لیے حلال نہیں ہے'' سے آپ کی مراد فرض صدقہ (زکوۃ) مراد ہے۔ نفلی صدقہ مراد نہیں ہے

٢٣٥٣۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ، إِنَّمَا يَأْكُلُ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ . فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَبَّرَ أَنَّ لِاٰلِهِ أَنْ يَأْكُلُوْا مِنْ صَدَقَتِهِ إِذْ كَانَتْ صَدَقَتُهُ لَيْسَتْ مِنَ الصَّدَقَةِ الْمَفْرُوْضَةِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عروہ کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہماری میراث تقسیم نہیں کی جائے گی، جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوگا۔ بلاشبہ آل محمد اس مال میں سے کھائیں گے۔ اس طرح نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہے کہ آپ کی آل آپ کے صدقہ میں سے کھائے گی کیونکہ آپ کا صدقہ فرض صدقہ (زکوۃ) نہیں ہے۔''

٢٣٥٤۔ وَ فِيْ خَبَرِ حُذَيْفَةَ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ ، فَلَوْ كَانَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ : إِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ، تَطَوُّعاً وَ فَرِيْضَةً ، لَمْ تَحِلَّ أَنْ تُصْطَنَعَ إِلٰى أَحَدٍ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ مَعْرُوْفاً ، إِذِ الْمَعْرُوْفُ كُلُّهُ صَدَقَةٌ بِحُكْمِ

حضرت حذیفہ، حضرت جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن یزید الخطمی رضی اللہ عنہم کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نیکی اور بھلائی کا کام صدقہ ہے۔ لہٰذا اگر نبی مصطفیٰ ﷺ کے اس فرمان ''ہم آل محمد کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے'' سے آپ کی مراد ہر نفلی اور فرض صدقہ ہوتا تو پھر آل محمد ﷺ کے کسی فرد کے ساتھ احسان و نیکی کرنا حلال نہ ہوتا کیونکہ آپ کے حکم کے مطابق ہر طرح کا احسان و نیکی صدقہ ہے۔
اور اگر نفلی صدقہ آل محمد کے لیے جائز نہ ہوتا جیسا کہ بعض

(٢٣٥٣) صحيح بخاری، كتاب فرض الخمس، باب فرض الخمس، حديث: ٣٠٩٢، ٣٠٩٣۔ صحيح مسلم، كتاب الجهاد، باب قول النبی ﷺ "لا نورث ما تركنا فهو صدقة"، حديث: ١٧٥٩.

(٢٣٥٤) صحيح بخاری، كتاب الادب، باب كل معروف صدقة، حديث: ٦٠٢١ عن جابر رضی الله عنه۔ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب بيان ان اسم الصدقة يقع على كل نوع، حديث: ١٠٠٥ عن حذيفة رضی الله عنه۔ مسند احمد: ٣٠٧/٤ عن عبدالله بن يزيد الخطمی رضی الله عنه.

النَّبِيِّ ﷺ وَلَوْ كَانَ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ الْجُهَّالِ لِمَا حَلَّ لِأَحَدٍ أَنْ يُفْرِغَ أَحَدٌ مِنْ إِنَائِهِ فِي إِنَاءِ أَحَدٍ مِنْ آلِ النَّبِيِّ ﷺ مَاءً إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ إِفْرَاغَ الْمَرْءِ مِنْ دَلْوِهِ فِي إِنَاءِ الْمُسْتَسْقِي صَدَقَةٌ، وَلِمَا حَلَّ لِأَحَدٍ مِنْ آلِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُنْفِقَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ عِيَالِهِ إِذَا كَانُوْا مِنْ آلِهِ، لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ خَبَّرَ أَنَّ نَفَقَةَ الْمَرْءِ عَلَى عِيَالِهِ صَدَقَةٌ.

جہلاء کا خیال ہے تو پھر کسی شخص کے لیے یہ حلال نہ ہوتا کہ وہ اپنے برتن سے آل محمد کے کسی شخص کے برتن میں پانی ڈال دیتا۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ آدمی کا اپنے برتن سے پیاسے اور ضرورت مند شخص کے برتن میں پانی ڈال دینا بھی صدقہ ہے اور آل محمد ﷺ کے کسی شخص کے لیے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی حلال نہ ہوتا کیونکہ وہ بھی آل محمد ﷺ میں سے ہیں اور نبی مکرم ﷺ بتا چکے ہیں کہ آدمی کا اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔"

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، قَالَ حَدَّثَنِي ثَلَاثَةٌ مِّنْ بَنِي.........

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ يَعُوْدُهُ بِمَكَّةَ. قَالَ فَبَكَى سَعْدٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا يُبْكِيْكَ؟)) قَالَ خَشِيْتُ أَنْ أَمُوْتَ بِأَرْضِي الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْداً، اللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْداً)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيْراً وَإِنَّمَا تَرِثُنِي بِنْتٌ أَفَأُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَالنِّصْفُ. قَالَ. لَا قَالَ: ((فَالثُّلُثُ. قَالَ: الثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ إِنَّ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں حضرت سعد کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا: "کس لیے روتے ہو؟" فرماتے ہیں: میں نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں میری وفات اسی شہر میں نہ ہوجائے جہاں سے میں نے ہجرت کی تھی (اور میرا اجر ضائع ہوجائے) جیسا کہ حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ (مکہ مکرمہ ہی میں) فوت ہوگئے تھے تو نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی: "اے اللہ! سعد کو شفا عطا فرما۔ اے اللہ! سعد کو صحت دے دے۔" پھر سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے پاس مال و دولت کافی زیادہ ہے اور میری وارث صرف ایک بیٹی ہے، کیا میں اپنے سارے مال کی (کسی کے حق میں) وصیت کردوں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں۔" انہوں نے عرض کی:

(۲۳۵۵) صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب الوصیة بالثلث، حدیث: ۹/ ۱۶۲۸۔ الادب المفرد للبخاری: ۵۲۰۔ مسند احمد: ۱/ ۱۶۸۔ من طریق ایوب بھذا الاسناد۔ صحیح بخاری، کتاب الوصایا، باب ان یترك ورثة اغنیاء خیر، حدیث: ۲۷۴۲ من طریق اٰخر۔

صَـدَقَتَكَ مِـنْ مَالِكَ صَدَقَةٌ ، وَ إِنَّ نَفَقَتَكَ عَـلَـى عِيَـالِكَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَ إِنَّ مَا تَأْكُلُ امْـرَأَتُكَ مِـنْ طَعَامِكَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَ إِنَّكَ إِنْ تَدَعْ أَهْلَكَ بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ بِعَيْشٍ خَيْرٌ لَكَ مِـنْ أَنْ تَـدَعَهُـمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ)) . وَ قَالَ بِيَدِهِ .

اچھا تو پھر دو تہائی کی وصیت کر دیتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' انہوں نے عرض کی: آدھے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے پھر پوچھا: کیا ایک تہائی مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''تہائی مال (کی کر دو) اور تہائی مال بھی بہت زیادہ ہے۔ بے شک تمہارا اپنے مال سے صدقہ کرنا صدقہ ہے اور تمہارا اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے اور بے شک تمہاری بیوی جو کچھ تمہارے اناج میں سے کھاتی ہے وہ بھی تمہارے لیے صدقہ ہے اور بے شک اگر تم اپنے اہل و عیال کو مالدار یا فرمایا: ان کے زندگی گزارنے کے لیے مال چھوڑ کر جاؤ تو یہ تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرتے پھریں۔'' اور ہاتھ سے اشارہ کیا۔

۷۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هُمْ مِنْ اٰلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ حُرِّمُوْا الصَّدَقَةَ لَا كَمَا قَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ اٰلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ حُرِّمُوْا الصَّدَقَةَ اٰلُ عَلِيٍّ وَ اٰلُ جَعْفَرٍ وَ اٰلُ الْعَبَّاسِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ آلِ نبی ﷺ جن پر زکوٰۃ حرام ہے وہ بنی عبدالمطلب ہیں۔ آل نبی ﷺ جن پر صدقہ حرام ہے ان سے آل علی، آل جعفر اور آل عباس مراد نہیں ہیں جیسے کہ بعض لوگوں کا خیال ہے

٢٣٥٦ـ قَـالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ : فِـيْ خَبَـرِ عَبْدِ الْـمُـطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ آلَ عَبْدِ الْـمُطَّلِبِ تَحْرُمُ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةُ كَتَحْرِيْمِهَا عَـلٰـى غَيْرِهِمْ مِنْ وُلْدِ هَاشِمٍ كَمَا زَعَمَ أَبُوْ حَيَّـانَ ، عَـنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَـمَ : أَنَّ اٰلَ الـنَّبِيِّ ﷺ الَّـذِيْـنَ حُـرِّمُوا الـصَّـدَقَةَ اٰلُ عَـلِيٍّ ، وَ اٰلُ عَقِيْلٍ ، وَ اٰلُ

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ کی حدیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ آل عبدالمطلب پر زکوٰۃ اسی طرح حرام ہے جس طرح کہ ان کے علاوہ ہاشم کی اولاد پر حرام ہے۔ جیسا کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ آل نبی ﷺ جن پر زکوٰۃ حرام ہے، وہ آل علی، آل عقیل، آل عباس اور آل مطلب ہیں۔ اور جناب المطلب فرماتے تھے: بے شک آل نبوی ﷺ سے مراد بنو ہاشم اور

(٢٣٥٦) تقدم تخريجه برقم: ٢٣٤٢.

الْعَبَّاسِ وَ اٰلُ الْمُطَّلِبِ . وَ كَانَ الْمُطَّلِبِيُّ يَقُوْلُ : إِنَّ اٰلَ النَّبِيِّ ﷺ بَنُوْ هَاشِمٍ وَ بَنُو الْمُطَّلِبِ الَّذِيْنَ عَوَّضَهُمُ اللّٰهُ مِنَ الصَّدَقَةِ سَهْمَ الصَّدَقَةِ مِنَ الْغَنِيْمَةِ ، فَبَيَّنَ النَّبِيُّ ﷺ بِقِسْمَةِ سَهْمِ ذِيْ الْقُرْبٰى مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَ بَنِي الْمُطَّلِبِ ، إِنَّ اللّٰهَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ : ذَوِي الْقُرْبٰى ، بَنِي هَاشِمٍ وَ بَنِي الْمُطَّلِبِ ، دُوْنَ غَيْرِهِمْ مِنْ أَقَارِبِ النَّبِيِّ ﷺ .

بنو المطلب ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے بدلے میں غنیمت کے صدقے میں سے ایک حصہ عطا کیا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ذوی القربیٰ (قرابت داروں) کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان تقسیم کر کے وضاحت فرمادی کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد (ذوی القربیٰ) ''قرابت داروں کو دو'' سے مراد بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں اور نبی کریم ﷺ کے دیگر قرابت دار اس میں شامل نہیں ہیں۔

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ التَّيْمِيِّ ، وَ هُوَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ التَّيْمِيُّ الرُّبَابُ ۔ ....

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ : انْطَلَقْتُ أَنَا وَ حُصَيْنُ بْنُ سَمُرَةَ وَ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ إِلٰى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ : يَا زَيْدُ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ ، وَ سَمِعْتَ حَدِيْثَهُ ، وَ غَزَوْتَ مَعَهُ ، لَقَدْ أَصَبْتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيْرًا . حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ حَدِيْثًا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَا شَهِدْتَ مَعَهُ . قَالَ : بَلٰى ، ابْنَ أَخِي ، لَقَدْ قَدِمَ عَهْدِيْ ، وَ كَبُرَتْ سِنِّيْ وَ نَسِيْتُ بَعْضَ الَّذِيْ كُنْتُ أَعِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوْهُ ، وَ مَا لَمْ أُحَدِّثْكُمُوْهُ فَلَا تُكَلِّفُوْنِيْ

جناب یزید بن حیان بیان کرتے ہیں: میں حصین بن سمرہ اور عمرو بن مسلم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کے پاس بیٹھ گئے، جناب حصین نے انہیں کہا: اے زید رضی اللہ عنہ! آپ نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل کی ہوئی ہے اور آپ کے پیچھے نمازیں بھی ادا کی ہیں۔ آپ کے فرامین سنے ہیں اور آپ کے ساتھ غزوات میں شرکت کی ہے۔ اے زید! یقیناً آپ نے بہت ساری خیر و برکت پائی ہے۔ اے زید ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اور آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس وقت موجود بھی ہوں۔ انہوں نے کہا: ضرور، اے بھتیجے! (رسول اللہ ﷺ سے) میری ملاقات بہت پرانی ہو چکی ہے اور میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کے یاد کیے ہوئے بعض فرامین بھی میں بھول چکا ہوں۔ لہٰذا جو چیز میں تمہیں بیان

(۲۳۵۷) صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی الله عنه، حدیث: ۲٤۰۸۔ مسند احمد: ٤/۳٦٦۔ صحیح ابن حبان: ۱۲۳۔

قَالَ : قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْماً خَطِيْباً بِمَاءٍ يُدْعٰى خَمٌّ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ ، وَوَعَظَ وَ ذَكَّرَ ، ثُمَّ قَالَ : ((أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَأُجِيْبَهٗ . وَ إِنِّیْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَ النُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَ أَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَ مَنْ تَرَكَهٗ وَ أَخْطَأَهٗ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ ، وَ أَهْلُ بَيْتِیْ أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِیْ أَهْلِ بَيْتِیْ)) . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . قَالَ حُصَيْنٌ : فَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ يَا زَيْدُ ؟ أَلَيْسَتْ نِسَاؤُهٗ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ ؟ قَالَ : بَلٰى نِسَاؤُهٗ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ وَ لٰكِنْ أَهْلُ بَيْتِهٖ مَنْ حُرِّمَ الصَّدَقَةَ . قَالَ : مَنْ هُمْ ؟ قَالَ : اٰلُ عَلِيٍّ وَ اٰلُ عَقِيْلٍ وَ اٰلُ جَعْفَرٍ وَ اٰلُ الْعَبَّاسِ . قَالَ حُصَيْنٌ : وَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِّمَ الصَّدَقَةَ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

کردوں وہ قبول کرلو اور جو میں بیان نہ کرسکوں تو تم مجھے اس کا مکلف نہ بناؤ۔ پھر فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ پانی کے ایک مقام جسے خم کہا جاتا ہے وہاں پر ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی۔ آپ نے ہمیں وعظ ونصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا: ''اما بعد! اے لوگو! بلاشبہ میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔ قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آئے تو میں اس کی بات مان لوں اور بے شک میں تمہارے درمیان دو نہایت اہم اور قیمتی چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں: ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔ اس میں ہدایت اور نور ہے جس شخص نے اسے تھام لیا اور اس پر عمل پیرا رہا تو وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جس نے اسے ترک کردیا اور اس پر عمل نہ کیا تو وہ گمراہ ہوجائے گا۔ دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈراتا ہوں (ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور بدسلوکی سے بچنا) آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔'' جناب حصین کہتے ہیں: اے زید! آپ ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج مطہرات آپ کے اہل بیت میں سے نہیں؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، آپ کی ازواج مطہرات آپ کے اہلِ بیت میں شامل ہیں۔ لیکن آپ کے اہل بیت وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ کا مال حرام کیا گیا ہے۔ اس نے عرض کی: وہ کون کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: وہ آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس ہیں۔ جناب حصین نے پوچھا: کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔

فوائد :......ا۔ آل نبی ﷺ جن پر زکوٰۃ حرام ہے، ان سے مراد دو قبیلے بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں، تمام قبائل قریش مراد نہیں، جیسا کہ ان کی حرمت امام نووی رحمہ اللہ نے شرح النووی میں، شوکانی رحمہ اللہ نے ''نیل الاوطار'' اور حافظ

ابن حجر رحمہ اللہ نے ''فتح الباری'' میں بیان کی ہے۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات آل میں داخل ہیں اور یہ بھی زکوٰۃ کے حقدار نہیں۔

۳۔ بنو ہاشم سے مراد آل علی، آل عقیل، آل جعفر، آل عباس اور آل حارث ہیں، ان میں آل ابولہب شریک نہیں۔ بنو ہاشم میں سے زکوٰۃ صرف انہیں قبائل ہی پر حرام ہے۔ باقی قبائل اس سے مستثنیٰ اور زکوٰۃ کے مجاز ہیں۔

۷۸..... بَابُ إِعْطَاءِ الْفُقَرَاءِ مِنَ الصَّدَقَةِ اِتِّبَاعاً لِأَمْرِ اللّٰهِ فِيْ قَوْلِهِ ﴿ إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ ﴾

زکوٰۃ میں سے فقراء کو مال دینے کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے ہے ﴿إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ.....﴾ (التوبۃ:٦٠) ''بلاشبہ زکوٰۃ فقراء کا حق ہے.....''

٢٣٥٨۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ، وَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ أَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامِ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيُّ ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ الْكِنَانِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ، ثُمَّ عَقَلَهُ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ ؟ ، وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِيءٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ ، قَالَ ، فَقُلْنَا لَهُ : هٰذَا الْأَبْيَضُ الرَّجُلُ الْمُتَّكِيءُ . فَقَالَ : يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ . فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((قَدْ أَجَبْتُكَ)) . قَالَ لَهُ الرَّجُلُ : إِنِّيْ سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ مَسْأَلَتَكَ فَلَا تَأْخُذَنَّ فِيْ نَفْسِكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے جب ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر مسجد میں داخل ہوا۔ اس نے اونٹ کو مسجد میں بٹھایا پھر اس کا گھٹنا رسی سے باندھ دیا پھر سوال کیا: تم میں سے محمد کون ہیں؟ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے تو ہم نے اسے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ سرخ وسفید رنگ کے شخص ہیں جو ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں تو اس نے کہا: اے عبد المطلب کے بیٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: ''(کہو کیا کہنا چاہتے ہو) میں تمہاری بات سن رہا ہوں۔'' اس شخص نے آپ سے عرض کی: بے شک میں آپ سے چند سوالات کروں گا اور سوال میں

(٢٣٥٨) صحيح بخاری، کتاب العلم، باب القراءة والعرض على المحدث، حديث: ٦٣۔ سنن ابی داؤد: ٤٨٦۔ سنن نسائی: ٢٠٩٤۔ سنن ابن ماجه: ١٤٠٢۔ مسند احمد: ١٦٨/٣۔

عَلَیَّ . قَالَ : ((سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ)) . قَالَ أَنْشُدُكَ بِرَبِّكَ وَ رَبِّ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ ، اَللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ)) . قَالَ : أَنْشُدُ اللّٰهَ اَللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ ؟ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ)) . قَالَ : فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ ، اَللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمُهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اَللّٰهُمَّ نَعَمْ)) قَالَ الرَّجُلُ : قَدْ اٰمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ وَ أَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَّرَائِيْ مِنْ قَوْمِيْ وَ أَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُوْ سَعْدِ بْنِ الْحَكَمِ أَلْفَاظُهُمْ قَرِيْبَةٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ وَهْبٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الصَّدَقَةَ الْمَفْرُوْضَةَ غَيْرُ جَائِزٍ دَفْعُهَا إِلٰى غَيْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ إِنْ كَانُوْا فُقَرَاءَ أَوْ مَسَاكِيْنَ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْلَمَ أَنَّ اللّٰهَ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ وَيَقْسِمُهَا عَلٰى فُقَرَائِهِمْ لَا عَلٰى فُقَرَاءِ غَيْرِهِمْ .

کچھ سختی ہوگی مگر آپ برا نہ منایئے گا۔ آپ نے فرمایا: ”تم جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو۔“ اس نے کہا: میں آپ کو آپ کے رب اور آپ سے پہلے کے تمام لوگوں کے رب کی قسم دیتا ہوں کیا آپ کو اللہ نے تمام لوگوں کا رسول بنایا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جی ہاں“ اس نے پوچھا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ”جی ہاں۔“ اس نے پھر کہا: تو میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے مالداروں سے زکوۃ وصول کر کے ہمارے فقراء میں تقسیم کردیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں“ تو اس شخص نے کہا: آپ جو دین لائے ہیں میں اس پر ایمان لاتا ہوں اور میں اپنے پیچھے اپنی قوم کا قاصد ہوں اور میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے۔ میں سعد بن حکم کے خاندان سے ہوں۔ یہ روایت جناب وہب کی ہے۔ تمام راویوں کی روایات کے الفاظ قریب قریب ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس مسئلے کی دلیل ہے کہ زکوۃ کا مال کافروں کو دینا جائز نہیں ہے اگرچہ وہ فقراء اور مساکین ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مالدار مسلمانوں سے زکوۃ وصول کر کے مسلمانوں ہی کے فقراء میں تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ کافر فقراء کو دینے کا حکم نہیں دیا۔

فوائد :......۱۔ رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں کی طرف رسول ہیں اور آپ کی بعثت کے بعد آپ کی رسالت کے اقرار کے بغیر کسی بھی انسان کی بخشش ناممکن ہے۔

۲۔ اگر کوئی طالب حق سوال کرتے ہوئے سخت الفاظ بھی استعمال کرے تو داعی ومبلغ برا محسوس نہ کرے بلکہ تحمل وبردباری سے سائل کو مطمئن کرے۔

۳۔ دن رات میں فقط پانچ نمازیں فرض ہیں، باقی نوافل وموکدہ سنتیں ہیں۔

۴۔ مصارف زکوٰۃ آٹھ ہیں۔ان میں سے ایک مصرف فقراء ہیں۔اگر جس علاقے سے زکوٰۃ وصول کی جارہی ہے اس میں فقراء ومساکین کی بہتات ہے،تو حاکم تمام زکوٰۃ وہیں صرف کرسکتا ہے اور اگر زکوٰۃ کا کچھ حصہ اپنے علاقے کے فقراء پر اور باقی مصارف پر بھی خرچ کرنے کی گنجائش ہے تو تمام مصارف زکوٰۃ پر زکوٰۃ خرچ کی جائے اور اس علاقے کے قرب وجوار اور دور کے مسلمان فقراء بھی اس کے مستحق ٹھہریں گے، بشرطیکہ گنجائش وآسانی ہو۔

٧٩..... بَابُ صَدَقَةِ الْفَقِيرِ الَّذِيْ يَجُوزُ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فِي الصَّدَقَةِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنْ لَا وَقْتَ فِيْمَا يُعْطَى الْفَقِيرُ مِنَ الصَّدَقَةِ إِلَّا قَدْرَ يَسُدُّ خُلَّتَهُ وَ فَاقَتَهُ

اس فقیر کے صدقے کا بیان جس کے لیے زکوٰۃ کا سوال کرنا جائز ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ فقیر کو دیے جانے والے صدقے کی کوئی مقدار معین نہیں ہے مگر اسے اس قدر دیا جائے گا جس سے اس کی فقر دور ہو جائے

٢٣٥٩ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرُّبَالِيُّ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ - عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِيَابٍ ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ ....

عَنْ قَبِيصَةَ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَعِينُهُ فِي حَمَالَةٍ . فَقَالَ : ((أَقِمْ عِنْدَنَا ، فَإِمَّا أَنْ نَتَحَمَّلَهَا عَنْكَ ، وَ إِمَّا أَنْ نُعِيْنَكَ فِيْهَا . وَ اعْلَمْ أَنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ : رَجُلٌ يَحْمِلُ حَمَالَةً عَنْ قَوْمٍ فَسَأَلَ فِيْهَا حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ ، وَ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ أَذْهَبَتْ بِمَالِهِ فَيَسْأَلُ حَتّٰى يُصِيْبَ سِدَاداً مِنْ عَيْشٍ أَوْ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ ، وَ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَشَهِدَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي

حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ تاوان کی ادائیگی میں میری مدد فرمائیں تو آپ نے فرمایا: ''ہمارے پاس ٹھہر جاؤ یا تو ہم تمہارا سارا تاوان ادا کر دیں گے یا اس میں تمہارا تعاون کریں گے اور خوب جان لو! مانگنا صرف تین قسم کے افراد کے لیے جائز ہے۔ایک وہ شخص جو کسی قوم کا تاوان یا خون بہا اپنے ذمے لے لیتا ہے تو وہ اس میں مدد کا سوال کرسکتا ہے حتیٰ وہ ادا ہوجائے تو مانگنا ترک کردے۔دوسرا وہ شخص جس پر کوئی آفت آ گئی ہو جس سے اس کا سارا مال ضائع ہوگیا ہو تو وہ سوال کرسکتا ہے حتیٰ کہ وہ گزارے کے لیے مال حاصل کرلے۔

(٢٣٥٩) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب من تحل له المسألة، حدیث: ١٠٤٤ـ سنن ابی داؤد: ١٦٤٠ـ سنن نسائی: ٢٥٨١ـ مسند احمد: ٥/٦٠ـ مسند الحمیدی: ٨١٩.

الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ أَوْ مِنْ ذِي الصَّلَاحِ أَنْ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ فِيهَا حَتّٰى يُصِيبَ سِدَاداً مِنْ عَيْشٍ وَ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ ، وَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْمَسَائِلِ سُحْتٌ يَأْكُلُهُ صَاحِبُهُ - يَا قَبِيْصَةُ - سُحْتاً)) . هٰذَا حَدِيْثُ الثَّقَفِيِّ .

تیسرا وہ شخص جو فقر و فاقہ کا شکار ہو جائے اور اس کی قوم کے تین عقلمند یا قابل اعتماد شخص گواہی دیں کہ اسے فقر و فاقہ کا سامنا ہے تو اس کے لیے مانگنا حلال ہے حتیٰ کہ گزران کے لیے مال حاصل کر لے پھر رک جائے اس کے علاوہ سوال کرنا حرام ہے۔ اے قبیصہ، اس کے سوا مانگنے والا حرام ہی کھائے گا۔'' یہ روایت جناب الثقفی کی ہے۔

٨٠..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ شَهَادَةَ ذَوِي الْحِجَا فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ هِيَ الْيَمِيْنُ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ سَمَّى الْيَمِيْنَ فِي اللِّعَانِ شَهَادَةً

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس مسئلے میں تین عقلمند اشخاص کی گواہی سے مراد قسم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لعان کے مسئلے میں قسم کو گواہی کا نام دیا ہے

٢٣٦٠ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ بُكْرٍ - قَالَ ، قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ رِيَابٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ - هُوَ.......... كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ - قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ قَبِيْصَةَ جَالِساً ، فَأَتَاهُ نَفَرٌ مِنْ قَوْمِهِ يَسْأَلُوْنَهُ فِيْ نِكَاحِ صَاحِبِهِمْ فَأَبٰى أَنْ يُعْطِيَهُمْ . وَ أَنْتَ سَيِّدُ قَوْمِكَ فَلِمَ لَمْ تُعْطِهِمْ شَيْئاً ؟ قَالَ : إِنَّهُمْ سَأَلُوْنِيْ فِيْ غَيْرِ حَقٍّ ، لَوْ أَنَّ صَاحِبَهُمْ عَمِدَ إِلٰى ذَكَرِهِ فَعَضَّهُ حَتّٰى يَيْبَسَ لَكَانَ خَيْراً لَهُ مِنَ الْمَسْأَلَةِ الَّتِيْ سَأَلُوْنِيْ . إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ : لِرَجُلٍ أَصَابَتْ مَالَهُ حَالِقَةٌ فَيَسْأَلُ حَتّٰى يُصِيبَ سَوَاداً مِنْ مَعِيْشَةٍ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ ، وَ رَجُلٌ حَمَلَ بَيْنَ

جناب ابوبکر کنانہ بن نعیم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کی قوم کے لوگ ان کے پاس آئے اور انہوں نے اپنے ایک ساتھی کی شادی کے لیے تعاون کا سوال کیا تو انہوں نے ان لوگوں کو کچھ دینے سے انکار کردیا تو میں نے ان سے کہا: آپ اپنی قوم کے سردار ہیں، آپ نے ان کو کچھ مال کیوں نہیں دیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے مجھ سے ناحق مانگا ہے۔ اگر ان کا ساتھی اپنی شرمگاہ کو مسل ڈالے حتیٰ کہ وہ خشک ہو جائے (یعنی بے کار ہو جائے) تو یہ اس کے لیے اس سوال سے بہتر ہے جو انہوں نے مجھ سے مانگا ہے۔ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''بھیک مانگنا صرف تین قسم کے لوگوں کے لیے حلال ہے۔ ایک وہ شخص جس کے مال کو کوئی مصیبت و آفت

(٢٣٦٠) انظر الحديث السابق.

قَوْمِهِ حَمَّالَةً فَيَسْأَلُ حَتّٰى يُؤَدِّيَ حَمَالَتَهُ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ ، وَ رَجُلٌ يُقْسِمُ ثَلاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ بِاللّٰهِ لَقَدْ حَلَّتْ لِفُلَانِ الْمَسْأَلَةُ ، فَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ سُحْتٌ لا يَأْكُلُ إِلَّا سُحْتاً)) .

نے تباہ کر دیا تو وہ مانگ سکتا ہے حتیٰ کہ گزارے کے لیے مال لے لے پھر بھیک مانگنے سے باز آ جائے اور ایک وہ شخص جس نے اپنی قوم کے درمیان (صلح کے لیے) کوئی خون بہایا تاوان اپنے ذمے لے لیا تو وہ لوگوں سے تعاون کا سوال کر سکتا ہے حتیٰ کہ وہ پورا ہو جائے تو پھر مانگنے سے رک جائے اور تیسرا وہ شخص جس کی قوم کے تین عقل مند لوگ اللہ کی قسم اٹھا کر کہیں کہ فلاں شخص واقعی فقیر و محتاج ہو گیا ہے (تو وہ مانگ سکتا ہے) ان کے علاوہ مانگنا حرام ہے اور مانگنے والا حرام ہی کھاتا ہے۔"

٨١..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِعْطَاءِ مَنْ لَهُ ضَيْعَةٌ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا أَصَابَتْ غَلَّتَهُ جَائِحَةٌ أَذْهَبَتْ غَلَّتَهُ قَدْرَ مَا يَسُدُّ فَاقَتَهُ

باب: جس شخص کی زرعی زمین ہو اور آفت آنے سے اس کا غلہ برباد ہو جائے تو اسے زکوٰۃ میں سے بقدر ضرورت و حاجت دینا جائز ہے

٢٣٦١- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ رِيَابٍ ، حَدَّثَنَا كَنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيُّ ....

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمَخَارِقِ الْهِلَالِيِّ ، قَالَ : تَحَمَّلْتُ حَمَّالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيْهَا . فَقَالَ : ((أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتّٰى تَأْتِيَنِي الصَّدَقَةُ ، فَأَمُرَ لَكَ بِهَا)) . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ الصَّدَقَةَ لا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلاثَةٍ : رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَّالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ، وَ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ

"حضرت قبیصہ بن مخارق الہلالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک تاوان اپنے ذمے لیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں تعاون کے لیے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: "اے قبیصہ! زکوٰۃ کا مال آنے تک ہمارے پاس ٹھہرے رہو۔ (جب مال آئے گا) تو میں تمہارے ساتھ تعاون کا حکم دے دوں گا۔" پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک زکوٰۃ کا مال صرف تین قسم کے افراد کے لیے حلال ہے۔ ایک وہ شخص جو کوئی تاوان اپنے ذمے لے لے تو اس کے لیے تعاون کا سوال کرنا حلال ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بقدر گزارہ مال حاصل کر لے۔ دوسرا وہ شخص جسے کوئی آفت پہنچے جس سے اس کا

(٢٣٦١) انظر الحديث المتقدم برقم: ٢٣٥٩.

حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ، وَ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الصَّدَقَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوٰى ذٰلِكَ يَا قَبِيْصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتاً)) .

سارا مال ضائع ہو جائے تو اس کے لیے سوال کرنا حلال ہے حتیٰ کہ وہ بقدر ضرورت مال پالے۔ تیسرا وہ شخص جسے فقر و فاقہ پہنچ جائے تو اس کے لیے زکوٰۃ کا مال حلال ہے حتیٰ کہ گزارے کے لیے مال حاصل کر لے۔ اس کے علاوہ مانگنا اے قبیصہ حرام ہے، اور مانگنے والا حرام کھاتا ہے۔"

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ صرف تین آدمیوں کے لیے بھیک مانگنا حلال ہے۔ ان کے علاوہ دیگر اشخاص جو ان تین اوصاف سے متصف نہیں، ان کے لیے مانگنا اور ہاتھ پھیلانا جائز نہیں کیونکہ جو شخص مال بڑھانے یا راحت طلبی کی خاطر بھیک مانگتا ہے اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے اس کے بارے میں شریعت میں سخت وعید وارد ہوئی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَالَ النَّاسَ تَكَثُّرًا ، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا ، فَلْيَسْتَقِلَّ لِيَسْتَكْثِرْ .))

"جو لوگوں سے مال بڑھانے کے لیے مانگتا ہے، وہ تو صرف آگ کا انگارا ہی طلب کرتا ہے وہ اسے کم کر لے یا زیادہ کر لے۔" (صحیح مسلم: ۱۰۴۱، سنن ابن ماجه: ۱۸۳۸)

نیز صحیح مسلم: ۱۰۴۰ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلسل بھیک مانگنے والا روز قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا تک نہ ہوگا۔ لہٰذا بلا عذر اور بلا حاجت بھیک مانگنا یا لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانا ناجائز وحرام ہے۔ فقط تین اشخاص مستثنیٰ ہیں جو ضرورت وحاجت کے وقت بھیک مانگ سکتے اور لوگوں سے مال کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔

(۱) وہ شخص جو کسی کا ضامن بنے۔ مثلاً فریقین میں قرض کے معاملہ پر جھگڑا ہوا اور تیسرا شخص یہ کہہ کر صلح کرا دے کہ اگر مقروض نے فلاں تاریخ تک قرض نہ دیا تو میں اس کا ضامن ہوں۔ پھر متعلقہ تاریخ کو قرض ادا نہ ہونے کی صورت میں ضامن لوگوں سے رقم وصول کر کے قرض اتار سکتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کے لیے لوگوں سے مانگنا جائز ومباح ہے۔

(۲) ایسا شخص جو باغ کرائے پر لیتا ہے اور پھل پکنے کے وقت طوفان آندھی یا کوئی آسمانی آفت باغ کا پھل ضائع کر دیتی ہے تو اس صورت میں یہ اپنے نقصان کا ازالہ کرنے کے لیے لوگوں سے سوال کر سکتا ہے اور ایسے شخص کی مدد واعانت کرنا جائز ہے۔

(۳) فاقہ زدہ شخص جس کی فاقہ کشی پر تین سمجھدار افراد گواہی دیں۔ اسے مال دینا جائز ہے اور ایسا شخص صدقات وخیرات کا مستحق ہے۔

٨٢..... بَابُ إِعْطَاءِ الْيَتَامٰى مِنَ الصَّدَقَةِ

یتیم بچوں کو زکوٰۃ کے مال میں سے دینے کا بیان

إِذَا كَانُوْا فُقَرَاءَ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي النَّفْسِ مِنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ . وَإِنْ لَّمْ يَثْبُتْ هٰذَا الْخَبَرُ فَالْقُرْاٰنُ كَافٍ فِيْ نَقْلِ خَبَرِ الْخَاصِ فِيْهِ . قَدْ أَعْلَمَ اللّٰهُ فِيْ مُحْكَمِ تَنْزِيْلِهٖ أَنَّ لِلْفُقَرَاءِ قِسْمٌ فِي الصَّدَقَاتِ . فَالْفَقِيْرُ كَانَ يَتِيْماً أَوْ غَيْرَ يَتِيْمٍ فَلَهٗ فِي الصَّدَقَةِ قِسْمٌ بِنَصِّ الْكِتَابِ

جبکہ وہ فقراء ہوں بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو کیونکہ اشعث بن سوار کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے اور اگر یہ حدیث ثابت نہ بھی ہو تو اس مسئلے میں خصوصی روایت کی جگہ قرآن مجید کی نص ہی کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ زکوٰۃ کی تقسیم میں فقراء کا حصہ ہے، اس لیے فقیر خواہ یتیم ہو یا یتیم نہ ہو، قرآن مجید کی نص کے مطابق زکوٰۃ میں اس کا حصہ موجود ہے

٢٣٦٢ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِيُّ ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ - يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ - عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ.........

أَبِيْ جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَجَعَلَهَا فِيْ فُقَرَائِنَا وَ كُنْتُ غُلَاماً يَتِيْماً فَأَعْطَانِيْ مِنْهُ قَلُوْصاً .

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل آیا تو اس نے ہمارے مالدار لوگوں سے زکوٰۃ وصول کر کے ہمارے فقراء میں تقسیم کردی اور میں ایک یتیم لڑکا تھا تو انہوں نے مجھے بھی اس مال سے ایک جوان اونٹنی دی۔

٨٣..... بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ أَمَرَ اللّٰهُ بِإِعْطَائِهِمْ مِنَ الصَّدَقَةِ

ان مسلمانوں کی صفات کا بیان جنہیں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے مال سے عطا کرنے کا حکم دیا ہے

٢٣٦٣ـ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ وَلَا بِالَّذِيْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اصلی) مسکین وہ نہیں جو سوال کرتا پھرتا ہے اور نہ وہ

(٢٣٦٢) اسناده حسن: اشعث بن سوار راوی ضعیف ہے۔ سنن ترمذی، كتاب الزكاة، باب ما جاء ان الصدقة تؤخذ من الاغنياء، حديث: ٦٤٩.

(٢٣٦٣) سنن ابی داؤد، كتاب الزكاة، باب من يعطى من الصدقة، حديث: ١٦٣١ ـ مسند احمد: ٣٩٣/٢ من طريق الاعمش بهذا الاسناد۔ صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب قول الله عزوجل ﴿لا يسألون الناس الحافا﴾، حديث: ١٤٧٦ ـ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب المسكين الذی لا يجد غنى، حديث: ١٠٣٩ من طريق أخر عن ابی هريرة رضی الله عنه.

تَـرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَ لَا اللُّقْمَتَانِ وَ لَا التَّمْرَةُ وَ لَا التَّـمْـرَتَـانِ ، وَ لٰـكِنِ الْمِسْكِيْنُ الْمُتَعَفِّفُ الَّـذِيْ لَا يَسْـأَلُ الـنَّاسَ شَيْئاً وَ لَا يَفْطِنُ لَهٗ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ)) .

ہے جسے ایک یا دو لقمے، ایک یا دو کھجوریں در بدر پھراتی ہیں۔ لیکن حقیقی مسکین وہ ہے جو لوگوں سے سوال کرنے سے بچتا ہے اور نہ لوگ اس کے حال سے باخبر ہوتے ہیں کہ اس پر صدقہ کردیں۔“

فوائد :......ا۔ کامل مسکین جو صدقہ وزکاۃ کا زیادہ مستحق اور زیادہ ضرورت مند ہے وہ در در پر پھرنے والا منگتا نہیں ہوتا، بلکہ حقیقی مسکین وہ شخص ہے جو اپنی ضروریات پوری نہ کر سکے اور اس کی سفید پوشی عیاں بھی نہ ہو اور وہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز بھی نہ کرتا ہو، نیز اس میں گھر گھر پر بھیک مانگنے والے کے متعلق یہ انکار نہیں کہ وہ مسکین نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ اپنی حاجات لوگوں کے سامنے رکھنے والا کامل مسکین نہیں۔ (شرح النووی: ۷/ ۱۲۹)

۲۔ ایسے سفید پوش افراد جو لوگوں سے مانگنے سے شرماتے ہیں اور اپنی پردہ داری ظاہر نہیں کرتے، صدقہ وخیرات کے اصل مستحق یہ ہیں لہٰذا دیگر فقراء ومساکین کی طرح ان کی بھی مالی اعانت کرنی چاہیے اور مدد اس انداز میں کی جائے کہ ان کی دل آزاری نہ ہو اور لوگوں کے ہاں ان کی خستہ حالی بھی عیاں نہ ہو۔

۸۴..... بَابُ إِعْطَاءِ الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ مِنْهَا رِزْقاً لِعَمَلِهِ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ : ﴿ إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا ﴾

باب: زکوٰۃ وصول کرنے والے عامل کو زکوٰۃ کے مال سے اس کی اجرت دی جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا.... ﴾ (التوبۃ: ۶۰) ”بلاشبہ زکوٰۃ فقراء، مساکین اور زکوٰۃ وصول کرنے والے عاملین کا حق ہے۔“

۲۳۶۴۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ ....

عَـنِ ابْـنِ السَّـاعِـدِيِّ الْـمَـالِكِيِّ ، قَـالَ : اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَـلَـمَّـا فَـرَغْتُ مِنْهَا وَ أَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِيْ بِـعُـمَّالَةٍ . فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَ أَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ . فَقَالَ : خُذْ مَا أَعْطَيْتُكَ ، فَإِنِّي

جناب ابن الساعدی المالکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے زکوٰۃ کی وصولی پر عامل مقرر کیا۔ جب میں زکوٰۃ کی وصولی سے فارغ ہوگیا اور میں نے مال ان کے حوالے کر دیا تو انہوں نے مجھے اجرت دینے کا حکم دیا تو میں نے عرض کی: بے شک میں نے یہ کام اللہ کی رضا کے لیے کیا ہے اور میری

(۲۳۶۴) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب جواز الاخذ بغیر سؤال، حدیث: ۱۱۲/ ۱۰۴۵۔ سنن ابی داؤد: ۱۶۴۷۔ سنن نسائی: ۲۶۰۵۔ مسند احمد: ۱/ ۵۲۔

قَدْ عَمِلْتُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ . فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا أُعْطِيْتَ شَيْئاً مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَ تَصَدَّقْ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : ابْنُ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيُّ أَحْسِبُهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ .

اجرت اللہ تعالیٰ ہی کے ذمے ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں جو مال دے رہا ہوں، وہ لے لو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں یہی کام انجام دیا تھا تو آپ نے مجھے مزدوری دی تھی تو میں نے بھی تمہاری بات کی طرح اظہار کیا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا: ''جب تمہیں کوئی چیز بغیر مانگے مل جائے تو کھاؤ اور صدقہ کردو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں ابن الساعدی المالکی سے مراد عبداللہ بن سعد بن ابی سرح ہے۔

۲۳۶۵۔ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ الْأَيْلِيُّ ، أَخْبَرَنَا أَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ ، حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ ، أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزّٰى أَخْبَرَهُ أَنَّ..........

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ خِلَافَتِهِ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : أَلَمْ أُحَدَّثْ إِنَّكَ تَلِيْ مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ عَمَلًا فَإِذَا أُعْطِيْتَ الْعُمَّالَةَ كَرِهْتَهَا ؟ فَقُلْتُ : بَلٰى . قَالَ عُمَرُ : فَمَا أَنْزَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ ؟ قُلْتُ : لِيْ أَفْرَاسٌ وَ أَعْبُدٌ وَ أَنَا بِخَيْرٍ ، فَأُرِيْدُ أَنْ يَكُوْنَ عَمَلِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ . فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : فَلَا تَفْعَلْ . فَإِنِّيْ قَدْ كُنْتُ أَرَدْتُّ الَّذِيْ أَرَدْتَّ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ ، فَأَقُوْلُ : أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّيْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذْ فَتَقَوَّ بِهِ أَوْ تَصَدَّقْ وَ مَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَ

جناب عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا: کیا مجھے یہ نہیں بتایا گیا کہ تم عوامی خدمت کے کام سرانجام دیتے ہو، پھر جب تمہیں مزدوری دی جاتی ہے تو تم اسے لینا پسند نہیں کرتے؟ تو میں نے جواب دیا: کیوں نہیں (میں ایسے ہی کرتا ہوں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آخر تم مزدوری کیوں نہیں لیتے؟ میں نے عرض کی: میرے پاس گھوڑے ہیں اور غلام بھی موجود ہیں اور میں خیر و برکت سے مالا مال ہوں اس لیے میں چاہتا ہوں کہ میرا یہ عمل مسلمانوں پر صدقہ ہو جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسے مت کیا کرو کیونکہ میں نے بھی ایسے ہی کرنا چاہا تھا جیسے تم چاہتے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مال عطا کر دیتے تھے۔ میں عرض کرتا کہ آپ مجھ سے زیادہ ضرورت

(۲۳۶۵) صحیح بخاری، کتاب الاحکام، باب رزق الحکام والعاملین علیها، حدیث: ۷۱۶۳۔ سنن نسائی: ۲۶۰۶۔ مسند احمد: ۱/۱۷۔ مسند الحمیدی: ۲۱۔ سنن الدارمی: ۱۶۴۸۔

أَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ)) .

مند کو دے دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لے لو، اس سے قوت حاصل کرو یا صدقہ کردو اور جو مال تجھے بغیر حرص اور سوال کے مل جائے اسے لے لو اور جو مال تمہیں نہ ملے اس کی طرف اپنا دل مت لگاؤ (اس کا لالچ نہ کرو)۔''

٢٣٦٦ـ وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ..........

عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعْطِي ابْنَ الْخَطَّابِ فَيَقُولُ عُمَرُ : أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي . فَقَالَ : خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ)) ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ . قَالَ عَمْرٌو : وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو مال عطا فرماتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرتے: آپ یہ مال مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو دے دیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''لے لو اور اسے اپنے لیے مالداری کا سبب بنالو یا صدقہ کردو'' پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

٨٥..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْعَامِلَ عَلَى الصَّدَقَةِ إِنْ عَمِلَ عَلَيْهَا مُتَطَوِّعاً بِالْعَمَلِ غَيْرَ إِرَادَةٍ وَنِيَّةٍ لِأَخْذِ عُمَالَةٍ عَلَى عَمَلِهِ فَأَعْطَاهُ الْإِمَامُ لِعُمَالَتِهِ رِزْقاً مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ فَجَائِزٌ لَهُ أَخْذُهُ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اگر زکوۃ کا تحصیل دار اپنے کام کی مزدوری لینے کی نیت اور ارادے کے بغیر محض اللہ کی رضا کے لیے کام کرتا ہے، پھر اس کے سوال اور حرص کے بغیر امام اسے مزدوری دیتا ہے تو اس کے لیے وہ مزدوری لینا جائز ہے۔

٢٣٦٧ـ حَدَّثَنَا أَبُو زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ ـ يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى التُّجِيبِيَّ ـ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ هِشَامٍ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ ـ..........

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ أَنَّهُ لَمَّا

''جناب زید بن اسلم اپنے والد گرامی جناب اسلم رحمہ اللہ سے

(٢٣٦٦) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب جواز الاخذ بغير سؤال، حديث: ١٠٥٤/١١١ ـ مسند احمد: ٢/٩٩.

(٢٣٦٧) مستدرك حاكم: ١/٤٠٥ ـ ٤٠٦ ـ سنن كبرىٰ بيهقي: ٦/٣٥٤.

كَانَ عَامُ الرَّمَادَاتِ وَ أَجْدَبَتْ بِبِلَادِ الْأَرْضِ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى الْعَاصِ بْنِ الْعَاصِ لَعَمْرِيْ مَا تُبَالِيْ إِذَا سَمِنْتَ وَ مَنْ قِبَلَكَ أَنْ أَعْجَفَ أَنَا وَ مَنْ قِبَلِي وَ يَا غَوْثَاهُ . فَكَتَبَ عَمْرٌو : سَلَامٌ أَمَّا بَعْدُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ أَتَتْكَ عِيرٌ أَوَّلُهَا عِنْدَكَ وَ اٰخِرُهَا عِنْدِيْ مَعَ أَنِّيْ أَرْجُوْ أَنْ أَجِدَ سَبِيْلًا أَنْ أَحْمِلَ فِي الْبَحْرِ . فَلَمَّا قَدِمَتْ أَوَّلُ عِيرٍ دَعَا الزُّبَيْرَ فَقَالَ : أُخْرُجْ فِيْ أَوَّلِ هٰذِهِ الْعِيْرِ فَاسْتَقْبِلْ بِهَا نَجْداً فَاحْمِلْ إِلَى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ قَدَرْتَ عَلَى أَنْ تَحْمِلَهُمْ ، وَ إِلَى مَنْ لَمْ تَسْتَطِعْ حَمْلَهُ فَمُرْ لِكُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ بِبَعِيْرٍ بِمَا عَلَيْهِ ، وَ مُرْهُمْ فَلْيَلْبَسُوْا كِيَاسَ الَّذِيْنَ فِيْهِمُ الْحِنْطَةُ وَ لْيَنْحَرُوا الْبَعِيْرَ فَلْيَجْمِلُوْا شَحْمَهُ وَلْيَقِدُوْا لَحْمَهُ وَ لْيَأْخُذُوْا جِلْدَهُ ثُمَّ لِيَأْخُذُوْا كَمِيَّةً مِنْ قَدِيْدٍ وَكَمِيَّةً مِنْ شَحْمٍ وَ حَفْنَةً مِنْ دَقِيْقٍ فَيَطْبَخُوْا فَيَأْكُلُوْا حَتّٰى يَأْتِيَهُمُ اللّٰهُ بِرِزْقٍ . فَأَبَى الزُّبَيْرُ أَن يَخْرُجَ ، فَقَالَ : أَمَا وَ اللّٰهِ لَا تَجِدُ مِثْلَهَا حَتّٰى تَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا ، ثُمَّ دَعَا اٰخَرَ أَظُنُّهُ طَلْحَةَ فَأَبَى ، ثُمَّ دَعَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَخَرَجَ فِيْ ذٰلِكَ ، فَلَمَّا رَجَعَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِأَلْفِ دِيْنَارٍ ، فَقَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ : إِنِّيْ لَمْ

روایت کرتے ہیں کہ جب قحط سالی سے جزیرہ عرب کی زمین خشک ہوگئی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے (مصری) گورنر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا (جس کا مضمون یہ تھا): اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے عاص بن عاص کی طرف، میری عمر کی قسم! تمہیں کیا پروا ہے جب کہ تم اور تمہارے علاقے کے لوگ تو خوب موٹے تازے ہیں اور میں اور میرے علاقے کے لوگ (خشک سالی کی وجہ سے) دبلے پتلے ہوگئے ہیں۔ اے اللہ ہماری مدد فرما۔" حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اس خط کا یہ جواب لکھا: "السلام علیکم، بعد ازاں عرض ہے کہ میں آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہوں، آپ کے حکم کی تعمیل کے لیے حاضر ہوں۔ آپ کے پاس ایک ایسا قافلہ آ رہا ہے جس کا پہلا اونٹ آپ کے پاس اور آخری میرے پاس ہوگا۔ اس کے ساتھ مجھے یہ بھی امید ہے کہ میں سمندری راستے سے مال بھیج دوں گا۔ پھر جب پہلا قافلہ (مدینہ منورہ) پہنچا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اس پہلے قافلے کی ذمہ داری سنبھال لو اور اسے نجد لے جاؤ اور ہر گھر میں اتنا مال بھیج دو جتنا تم بھیج سکو اور جو مال اٹھا کر نہ لے جا سکے تو ہر گھر والوں کے لیے ایک اونٹ سامان سمیت دے دو اور انہیں حکم دو کہ گندم کے تھیلوں کا لباس بنالیں، اونٹوں کو ذبح کرکے ان کی چربی پگھلالیں، اس کے گوشت کو دھوپ میں خشک کرکے محفوظ کرلیں، اور اس کی کھال بھی استعمال کرلیں۔ پھر خشک گوشت، گھی اور آٹے کی کچھ مقدار کو ملا کر پکائیں اور سب لوگ کھائیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ انہیں روزی عطا فرمائے۔ (بارشیں ہوجائیں اور فصلیں اگنا شروع ہوجائیں) تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ ذمہ داری

أَعْمَلْ لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَلَسْتُ اٰخُذُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئاً . فَقَالَ عُمَرُ : قَدْ أَعْطَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَشْيَاءَ بَعَثَنَا لَهَا فَكَرِهْنَا ، فَأَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبِلْهَا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَاسْتَعِنْ بِهَا عَلٰى دُنْيَاكَ وَدِيْنِكَ ، فَقَبِلَهَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ : فِي الْقَلْبِ مِنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدِ الْعَوْفِيِّ إِلَّا أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ قَدْ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ .

سنبھالنے سے معذرت کرلی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم ساری زندگی اس جیسی نعمت نہیں پاؤ گے۔ پھر ایک اور آدمی کو بلایا، میرے خیال میں وہ حضرت طلحہ تھے مگر انہوں نے بھی معذرت کرلی۔ پھر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بلایا تو وہ یہ ذمہ داری نبھانے کے لیے روانہ ہوگئے پھر جب وہ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے بعد واپس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک ہزار دینار دیئے تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے ابن خطاب! میں نے یہ کام تمہاری رضا کے لیے نہیں کیا بلکہ میں نے یہ کام اللہ کی خوشنودی کے حصول کے لیے کیا ہے اور میں اس کام کی کوئی اجرت نہیں لوں گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس قسم کی ذمہ داریوں کے لیے بھیجا کرتے تھے اور ہمیں مزدوری دیتے تو ہم مزدوری لینا پسند نہ کرتے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اس ناپسندیدگی کو قبول نہیں کرتے تھے (بلکہ زبردستی مزدوری دے دیتے تھے) اس لیے اے ابوعبیدہ! تم بھی اس مزدوری کو قبول کرلو اور اسے اپنی دینی ضروریات اور دنیوی حاجات میں استعمال کرو۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے وہ مال قبول کرلیا۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''میرے دل میں عطیہ بن سعد کے بارے میں عدم اطمینان ہے۔ لیکن یہ روایت زید بن اسلم نے بھی عطاء بن یسار کے واسطے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔ جسے میں ایک دوسری جگہ پر بیان کرچکا ہوں۔ (امام صاحب کے اس تبصرے کا تعلق اگلی حدیث سے ہے۔)

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور ایثار کا بیان ہے۔

۲۔ اگر کسی کام کے عوض بلا مطالبہ رقم حاصل ہو تو ایسی رقم لینا مستحب ہے۔ اس میں کسی قسم کی قباحت یا گناہ نہیں خواہ

اس نے زکوٰۃ وصول کرنے ہی کی ذمہ داری ادا کی ہو۔

۳۔ عمالِ زکوٰۃ کو زکوٰۃ کے مال سے معاوضہ دینا جائز ہے اور یہ مصارف زکوٰۃ میں سے ایک مصرف ہے، جس پر باقاعدہ خرچ کرنا لازم ہے۔

۴۔ حاکم اگر حلال مال سے رعایا کے کسی فرد کو عطیہ دے دے تو ایسا عطیہ لینا جائز ہے۔

۸۶..... بَابُ ذِكْرِ إِعْطَاءِ الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ عُمَّالَةً مِّنَ الصَّدَقَةِ وَ إِنْ كَانَ غَنِيًّا

باب: زکوٰۃ کے تحصیل دار کو زکوٰۃ کے مال سے مزدوری دینا درست ہے اگرچہ وہ مالدار ہو

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيِّ الْقَيْسِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ الْحَنَفِيُّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عِمْرَانَ ۔ هُوَ الْبَارِقِيُّ ۔ عَنْ عَطِيَّةَ ۔ مَعَ بَرَاءَتِيْ مِنْ عُهْدَتِهِ ۔..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: الْعَامِلِ عَلَيْهَا أَوْ غَارِمٍ أَوْ مُشْتَرِيْهَا، أَوْ عَامِلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، أَوْ جَارٍ فَقِيْرٍ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ أَوْ أُهْدِيَ لَهُ)).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مالدار شخص کے لیے زکوٰۃ کا مال لینا حلال نہیں ہے سوائے پانچ قسم کے مالدار اشخاص کے۔ وہ زکوٰۃ کا تحصیل دار ہو (تو مزدوری لے سکتا ہے) یا مقروض ہو یا وہ زکوٰۃ کا مال خرید لے یا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا ہو یا جس کا پڑوسی فقیر ہو جسے زکوٰۃ دی گئی ہو اور وہ فقیر (مال دار ہمسائے کو اس زکوٰۃ کے مال میں سے) ہدیہ کردے (تو اس کا لینا جائز ہے)۔''

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ صدقہ وزکوٰۃ یہی پانچ اغنیاء استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ کسی بھی مالدار شخص کے لیے صدقہ وزکوٰۃ لینا اور استعمال کرنا جائز نہیں۔ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ مذکورہ پانچ اغنیاء کے سوا فرض زکوٰۃ کسی غنی کے لیے بھی حلال نہیں۔ (عون المعبود: ۵/ ۸۶)

۲۔ عامل زکوٰۃ فقیر ہو یا غنی اپنی اجرت کے طور پر زکوٰۃ کے مال سے لے سکتا ہے۔

۸۷..... بَابُ فَرْضِ الْإِمَامِ لِلْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ رِزْقاً مَعْلُوْماً

امام کا زکوٰۃ کے تحصیل دار کے لیے مزدوری مقرر کرنے کا بیان

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ

(۲۳۶۸) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب من یجوز له اخذ الصدقة وهو غنی، حدیث: ۱۶۳۷۔ مسند احمد: ۳/۳۱۔ مسند عبد بن حمید: ۸۹۵۔ وانظر ما سیاتی برقم: ۲۳۷۴۔

حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقاً فَمَا أَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ)) .

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''ہم نے جس شخص کو کسی کام کی ذمہ داری سونپی اور اسے اس کی تنخواہ بھی دے دی تو اس کے بعد وہ جو مال لے گا وہ خیانت ہوگی۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ عامل اپنی محنت وکام کے عوض اجرت لے سکتا ہے، اور زکوۃ کی وصولی کرنے والا بھی اسی حکم میں شامل ہے کہ وہ اس کام کی اجرت حاصل کرسکتا ہے۔

۲۔ عامل کا طے شدہ اجرت سے زیادہ لینا مثلاً کسی سے تحفہ تحائف لینا، یا جمع شدہ مال سے حاکم وقت کی اجازت کے بغیر لینا خیانت ہے اور ایسا مال اس کے لیے سراسر حرام ہے۔

۸۸...... بَابُ إِذْنِ الْإِمَامِ لِلْعَامِلِ بِالتَّزْوِيْجِ وَ اتِّخَاذِ الْخَادِمِ وَ الْمَسْكَنِ مِنَ الصَّدَقَةِ

باب: امام کا زکوۃ کے تحصیل دار کو اجازت دینا کہ وہ مالِ زکوۃ سے شادی کرسکتا ہے، خادم رکھ سکتا ہے اور گھر بھی لے سکتا ہے

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَخْلَدِ بْنِ الْمُفْتِيِّ ، حَدَّثَنَا مُعَافِيٌّ - هُوَ ابْنُ عِمْرَانَ الْمُوْصِلِيُّ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِماً ، وَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَناً)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ - يَعْنِي الْمُعَافِيَّ - أُخْبِرْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ أَوْ سَارِقٌ .

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ہمارا عامل ہو تو وہ (اس مال زکوۃ سے) نکاح کرلے اور اگر اس کے پاس خادم نہ ہو تو خادم لے لے، اور جس کے پاس گھر نہ ہو تو وہ گھر لے لے۔'' جناب معافی کہتے ہیں: مجھے خبر دی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ان چیزوں کے سوا کوئی چیز لی تو وہ خائن ہے یا چور ہے۔''

فوائد:......ملا علی قاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث دلیل ہے کہ حکومت اسلامیہ کے عامل ونگران کے

(۲۳۶۹) اسناده صحيح : سنن ابی داؤد، كتاب الخراج، باب فی ارزاق العمال، حديث : ۲۹۴۳۔ مستدرك حاكم : ۱/ ۴۰۶۔ سنن كبرىٰ بيهقی : ۶/ ۳۵۵.

(۲۳۷۰) اسناده صحيح : سنن ابی داؤد، كتاب الخراج، باب فی ارزاق العمال، حديث : ۲۹۴۵۔ مسند احمد : ۴/ ۲۳۹.

لیے بیت المال سے بیوی کے حق مہر، خرچ اور لباس وغیرہ کے لیے ضرورت کے مطابق لینا اور اسراف وغیرہ کے بغیر ضروریات کے لیے مال حاصل کرنا حلال ہے اور اگر وہ ضرورت سے زیادہ لے گا تو ضرورت سے زیادہ مال لینا اس کے لیے حرام ہے۔ (عون المعبود: ٧/ ١١١٥)

نیز اس عامل ونگران کے پاس خادم اور گھر نہ ہو تو بقدر کفایت بیت المال کے مال سے حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ بیت المال سے ذاتی تصرف کے لیے مال استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔

٨٩..... بَابُ ذِكْرِ إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ لِيُسْلِمُوا لِلْعَطِيَّةِ

باب: (غیر مسلموں کو) تالیف قلب کے لیے زکوٰۃ کے مال سے دینا جائز ہے تاکہ وہ عطیہ کی خواہش سے مسلمان ہو جائیں

٢٣٧١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ أَبُو مُوْسٰى ، قَالا ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ.........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُسْأَلْ شَيْئاً عَلَى الْإِسْلَامِ إِلَّا أَعْطَاهُ . قَالَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَ لَهُ بِشِيَاءٍ كَثِيْرَةٍ بَيْنَ جَبَلَيْنِ مِنْ شِيَاءِ الصَّدَقَةِ . قَالَ : فَرَجَعَ إِلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ : يَا قَوْمِ أَسْلِمُوْا ، فَإِنَّ مُحَمَّداً يُعْطِيْ عَطَاءً لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے لیے جو کچھ مانگا جاتا آپ عطا کر دیتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور اس نے آپ سے مال مانگا تو آپ نے اسے زکوٰۃ کی بکریوں میں سے دو پہاڑوں کے درمیان چرنے والی بہت ساری بکریاں عطا کیں تو وہ شخص (بکریاں سمیٹ کر) اپنی قوم کے پاس پہنچا تو کہنے لگا: اے میری قوم کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسی عطا دیتے ہیں کہ انہیں فقر و فاقہ کا ڈر ہی نہیں ہوتا۔“

٢٣٧٢ـ حَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْداً ، قَالَ أَخْبَرَنَا..........

أَنَسٌ : أَنَّ رَجُلًا أَتٰى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ بِشِيَاءٍ بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ : أَسْلِمُوْا ، فَإِنَّ مُحَمَّداً يُعْطِيْ عَطَاءَ رَجُلٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اور کچھ عطا کرنے کا سوال کیا) تو آپ نے اسے دو پہاڑیوں کے درمیان موجود (تمام) بکریاں

(٢٣٧١) صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب في سخائه ﷺ، حديث: ٢٣١٢ـ مسند احمد: ٣/ ١٠٧ـ صحيح ابن حبان: ٤٤٨٥.

(٢٣٧٢) انظر الحديث السابق.

لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ .

دینے کا حکم فرمایا وہ شخص اپنی قوم کے پاس واپس پہنچا تو کہنے لگا: (لوگو) مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد ﷺ تو اس شخص کی طرح (دل کھول کر) عطا کرتے ہیں جسے فقر و فاقہ کا ڈر نہیں ہوتا۔"

٩٠..... بَابُ إِعْطَاءِ رُؤَسَاءِ النَّاسِ وَ قَادَتِهِمْ عَلَى الْإِسْلَامِ تَأَلُّفاً بِالْعَطِيَّةِ

کسی قوم کے سرداروں اور لیڈروں کو اسلام پر پکا کرنے کے لیے عطیہ دینے کا بیان

٢٣٧٣ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامِ الرِّفَاعِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، حَدَّثَنَا عَمَارَةُ ـ يَعْنِي ابْنَ الْقَعْقَاعِ ـ عَنْ أَبِيْ نُعَيْمٍ ـ وَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ نُعَيْمٍ ـ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : بَعَثَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَهَبٍ لَمْ يَخْلُصْ مِنْ تُرَابِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ : الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ وَ عُيَيْنَةَ بْنِ حِصْنٍ الْمُرَادِيِّ وَ عَلْقَمَةَ بْنِ عَلَاثَةَ الْجَعْفَرِيِّ ، أَوْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ ـ هُوَ شَكٌّ ـ وَ زَيْدِ الطَّائِيِّ فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ قَوْمٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَ غَيْرِهِمْ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ : ((أَلَا تَأْتَمِنُوْنِيْ وَ أَنَا أَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ! يَأْتِيْنِيْ خَبَرُ مَنْ فِي السَّمَاءِ صَبَاحَ مَسَاءَ)) .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ سونا بھیجا جسے ابھی تک مٹی سے الگ بھی نہیں کیا گیا تھا (کان سے جیسے ملا تھا ویسے ہی تھا) تو نبی مکرم ﷺ نے وہ سونا چار افراد میں تقسیم کردیا (وہ افراد یہ ہیں): اقرع بن حابس الحنظلی، عیینہ بن حصن المرادی، علقمہ بن علاثہ الجعفری اور عامر بن طفیل یا زید الطائی۔ (راوی کو ان دو میں شک ہے کہ چوتھا کون تھا)۔ یہ بات آپ کے بعض انصاری اور دیگر صحابہ کرام کو ناگوار گزری۔ آپ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: "کیا تم مجھے امانت دار نہیں سمجھتے حالانکہ میں آسمان والے رب کا بھی امین ہوں۔ میرے پاس آسمان والے کی وحی صبح و شام آتی ہے۔"

فوائد :......١۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نومسلموں کے تالیف قلب کے لیے بیت المال سے خرچ کرنا جائز ہے اور اس بارے کئی احادیث وارد ہیں، جن میں بیان ہے، کہ آپ نے نومسلم افراد کی دلجوئی کے لیے انہیں بیت المال سے عطا کیا ان میں سے ابوسفیان بن حرب، صفوان بن امیہ، عیینہ بن حصین، اقرع بن حابس اور عباس بن مرداس کو سو سو اونٹ دیئے گئے۔(نیل الاوطار: ٦/ ٤٦١)

٢۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ تالیف قلب کے لیے نومسلموں کو بیت المال سے نوازنا جائز ہے۔ لیکن کیا انہیں زکاۃ سے

(٢٣٧٣) صحيح بخاری، كتاب المغازی، باب بعث علی ابن ابی طالب وخالد بن الوليد، حديث: ٤٣٥١ـ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، حديث: ١٠٦٤ـ سنن ابی دؤد: ٤٧٦٤ـ سنن نسائی: ٢٥٧٩ـ صحيح ابن حبان: ٢٥.

دیا جائے گا، اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ اور ہمارے نزدیک راجح موقف یہ ہے کہ انہیں زکوٰۃ اور بیت المال سے دینا جائز ہے۔ (شرح النووی: ۱۵/ ۷۲)

۳۔ نومسلم افراد مالدار وغنی ہوں تب بھی تالیف قلب اور اسلام سے مانوس کرنے کے لیے ان پر خرچ کرنا اور مال زکاۃ سے دینا جائز ہے۔

۹۱..... بَابُ إِعْطَاءِ الْغَارِمِيْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ وَ إِنْ كَانَ أَغْنِيَاءَ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ مقروض شخص کو زکوٰۃ کے مال سے عطا کرنے کا بیان، اگرچہ وہ غنی ہو

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ سَهْلُ بْنُ عَسْكَرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ..........

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ ـ يَعْنِي ـ إِلَّا لِخَمْسَةٍ : الْعَامِلِ عَلَيْهَا ، وَ رَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ ، أَوْ غَارِمٍ ، أَوْ غَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، أَوْ مِسْكِيْنٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَأَهْدٰى مِنْهَا لِغَنِيٍّ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَمْ أَجِدْ فِيْ كِتَابِيْ عَنِ ابْنِ عَسْكَرٍ : أَوْ غَارِمٍ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زکوٰۃ کا مال صرف پانچ قسم کے لوگوں کے لیے حلال ہے۔ زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل، دوسرا وہ شخص جو زکوٰۃ کا مال اپنے مال سے خرید لے، تیسرا وہ آدمی جو مقروض ہو، چوتھا وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے اور پانچواں وہ مسکین جسے زکوٰۃ دی گئی تو اس نے اس میں سے کسی غنی شخص کو ہدیہ دے دیا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میری کتاب میں ابن عسکر سے یہ الفاظ موجود نہیں: ''یا مقروض شخص۔''

۹۲..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْغَارِمَ الَّذِيْ يَجُوْزُ إِعْطَاؤُهُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَ إِنْ كَانَ غَنِيًّا هُوَ الْغَارِمُ فِي الْحَمَالَةِ ، وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّهُ يُعْطٰى قَدْرَ مَا يُؤَدِّي الْحَمَالَةَ لَا أَكْثَرَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس مقروض کو زکوٰۃ کے مال سے دینا جائز ہے وہ ایسا مقروض ہے جس نے کوئی خون بہایا تاوان اپنے ذمے لیا ہو، اگرچہ وہ خود مالدار ہی ہو۔ اسے صرف اتنا مال ہی دیا جائے گا جس سے اس کا تاوان وغیرہ ادا ہو جائے۔ اس سے زیادہ نہیں دیا جائے گا

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ وَ الْحَسَنُ بْنُ عِيْسَى الْبَسْطَامِيُّ وَ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِيَابٍ ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ ....

(۲۳۷۴) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب من یجوز لہ اخذ الصدقۃ، حدیث: ۱۶۳۶، ۱۶۳۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۸۱۱۔ مسند احمد: ۳/۵۶۔

(۲۳۷۵) تقدم تخریجہ برقم: ۲۳۵۹۔

عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ : قَالَ : تَحَمَّلْتُ حَمَّالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا ، فَقَالَ : ((نُؤَدِّيْهَا عَنْكَ وَ نُخْرِجُهَا مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ)) ، ثُمَّ قَالَ : ((يَا قَبِيْصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ حُرِّمَتْ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ . رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَّالَةً حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ ، وَ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَاداً مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ ، وَ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ وَ فَاقَةٌ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ أَوْ يَشْهَدَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ سِدَاداً مِنْ عَيْشٍ أَوْ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ فَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ سُحْتٌ)) .

قَالَ الْبَسْطَامِيُّ : وَ نُخْرِجُهَا مِنَ الصَّدَقَةِ

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک خون بہا، یا تاوان اپنے ذمے لیا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس سلسلے میں تعاون لینے کے لیے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”ہم تمہاری طرف سے یہ رقم ادا کردیں گے اور اس کی ادائیگی زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے کریں گے۔“ پھر فرمایا: ”اے قبیصہ! سوال کرنا حرام ہے سوائے تین اشخاص کے۔ ایک وہ شخص جس نے کوئی قرض یا تاوان اپنے ذمے لے لیا ہو تو اس کے لیے مانگنا درست ہے حتیٰ کہ اس کی ادائیگی ہوجائے پھر مانگنے سے رک جائے۔ دوسرا وہ شخص جسے کسی آفت نے آلیا ہو اور اس کا مال برباد ہوگیا ہو تو اس کے لیے سوال کرنا حلال ہے حتیٰ کہ اس کی گزران سیدھی ہوجائے پھر مانگنا ترک کردے۔ تیسرا وہ شخص جسے آفت وفاقہ نے لاچار کردیا ہو، حتیٰ کہ اس کی قوم کے تین افراد اس کے بارے میں بتائیں یا گواہی دیں کہ اس کے لیے سوال کرنا حلال ہو چکا ہے۔ (پھر وہ مانگ سکتا ہے) حتیٰ کہ وہ گزارے کے لیے مال حاصل کرلے پھر مانگنے سے باز آجائے، اس کے سوا مانگنا حرام ہے۔“

جناب بسطامی کی روایت میں ہے کہ ہم یہ قرض زکوٰۃ سے ادا کریں گے۔

فوائد :...... غَارِمِيْنَ جو لوگ کسی قرضدار کے قرض کے ضامن بنیں اور عدم ادائیگی کی صورت میں یہ تاوان بھریں تو ایسے لوگوں کی مالی اعانت کرنا جائز ہے۔ اور انہیں صدقہ وخیرات دینا کہ یہ تاوان کی رقم مکمل کرلیں جائز ہے۔ نیز غارمین کے لیے مصارف زکاۃ میں سے ایک باقاعدہ مصرف ہے جس مد میں ان پر خرچ کرنا جائز ہے اور یہ صدقہ وخیرات کے مستحق ہیں۔

۹۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِعْطَاءِ مَنْ يَحُجُّ مِنْ سَهْمِ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِذِ الْحَجُّ مِنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: حج کا ارادہ کرنے والے ضرورت مند شخص کو زکوٰۃ کے ”فی سبیل اللہ“ والے حصے سے دینا درست ہے کیونکہ حج بھی ”فی سبیل اللہ“ میں شامل ہے

٢٣٧٦ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَحْمَسِيُّ ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ، عَنْ عِيْسَى بْنِ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ ـ أَسَدَ خُزَيْمَةَ ـ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ جَدَّتِهِ..........

أُمِّ مَعْقِلٍ ، قَالَتْ : تَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ وَ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَجَهَّزُوْا مَعَهُ ، قَالَتْ وَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ خَرَجَ النَّاسُ مَعَهُ ، فَلَمَّا قَدِمَ جِئْتُهُ . فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكِ أَنْ تَخْرُجِي مَعَنَا فِيْ وَجْهِنَا هٰذَا يَا أُمَّ مَعْقَلٍ ؟)) قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ تَجَهَّزْتُ فَأَصَابَتْنَا هٰذِهِ الْقُرْحَةُ ، فَهَلَكَ أَبُوْ مَعْقِلٍ ، وَ أَصَابَنِيْ مِنْهَا سُقْمٌ ، وَ كَانَ لَنَا حَمْلٌ نُرِيْدُ أَنْ نَخْرُجَ عَلَيْهِ فَأَوْصٰى بِهٖ أَبُوْ مَعْقِلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . قَالَ : ((فَهَلَّا خَرَجْتِ عَلَيْهِ فَإِنَّ الْحَجَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) .

حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی تیاری کی اور لوگوں کو بھی اپنے ساتھ حج کی تیاری کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے روانہ ہوگئے اور صحابہ کرام بھی آپ کے ساتھ حج کے لیے چلے گئے۔ پھر جب آپ واپس تشریف لائے تو میں آپ کے پاس حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''اے ام معقل! تم ہمارے ساتھ ہمارے اس حج میں کیوں نہیں گئی؟ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے تیاری کر لی تھی پھر ہمیں بیماری نے دبوچ لیا جس میں ابو معقل رضی اللہ عنہ فوت ہوگئے اور میں بھی بیمار ہوگئی۔ ہمارے پاس ایک اونٹ تھا ہم اس پر حج کرنے کے لیے جانا چاہتے تھے مگر ابو معقل رضی اللہ عنہ نے اسے اللہ کی راہ میں وقف کرنے کی وصیت کردی۔ آپ نے فرمایا: ''تو تم اس اونٹ پر سوار ہو کر کیوں نہیں گئی، کیونکہ حج بھی تو فی سبیل اللہ میں شامل ہے۔''

٩٤..... بَابُ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ الْحَاجَّ إِبِلَ الصَّدَقَةِ لِيَحُجُّوْا عَلَيْهَا

باب: امام حاجی کو سواری کے لیے زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے اونٹ عطا کرسکتا ہے

٢٣٧٧ـ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ ....

عَنْ أَبِي لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : حَمَلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى

حضرت ابو لاس خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حج کے لیے زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے چند کمزور اونٹ

(٢٣٧٦) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب العمرة، حدیث: ١٩٨٩ـ سنن الدارمی: ١٨٦٧.

(٢٣٧٧) اسناده حسن: مسند احمد: ٢٢١/٤ـ مستدرك حاكم: ٤٤٤/١ـ سنن كبرىٰ بيهقى: ٢٥٢/٢ـ الصحيحة: ٢٢٧١.

إِبِلٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ ضِعَافٍ لِلْحَجِّ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَرٰى أَنْ تَحْمِلَنَا هٰذِهِ . فَقَالَ: ((مَا مِنْ بَعِيْرٍ إِلَّا عَلٰى ذِرْوَتِهِ شَيْطَانٌ . فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِذَا رَكِبْتُمُوْهَا كَمَا أَمَرَكُمْ ، ثُمَّ امْتَهِنُوْهَا لِأَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ)) .

سواری کے لیے دیئے تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمارے خیال میں یہ اونٹ سواری کے قابل نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے لہٰذا جب تم سوار ہونے لگو تو بسم اللہ پڑھ لو جیسا کہ اس نے تمہیں حکم دیا ہے۔ پھر تم ان سے اپنی خوب خدمت لو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی سواری عطا کرتا ہے (اور ان جانوروں کو تمہارا مطیع کرتا ہے۔)“

فوائد :......حجاج کرام کو صدقات وزکاۃ کے مال سے سواریاں مہیا کرنا جائز ہے۔ اور یہ بھی فی سبیل اللہ کی مد میں داخل ہیں لہٰذا حجاج کرام پر زکوٰۃ کا مال خرچ کرنا اور ان کی پریشانیوں کا ازالہ کرنا جائز ہے۔

۹۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ الْمُظَاهِرَ مِنَ الصَّدَقَةِ مَا يُكَفِّرُ بِهٖ عَنْ ظِهَارِهٖ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِداً لِلْكَفَّارَةِ

باب: جب ظہار کرنے والے شخص کے پاس کفارے کے لیے مال موجود نہ ہو تو امام اسے کفارہ ادا کرنے کے لیے زکوٰۃ کے مال سے دے سکتا ہے

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيْلِ ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، ....

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: كُنْتُ امْرَأً قَدْ أُوْتِيْتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُؤْتَ غَيْرِيْ ، فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِيْ مَخَافَةَ أَنْ أُصِيْبَ مِنْهَا شَيْئاً فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ فَأَتَتَابَعُ فِيْ ذٰلِكَ ، فَلَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَنْزِعَ حَتّٰى يُدْرِكَنِي الصُّبْحُ ، فَبَيْنَا هِيَ ذَاتَ لَيْلَةٍ تَخْدُمُنِيْ إِذْ تَكَشَّفَ لِيْ مِنْهَا شَيْءٌ ، فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا

حضرت سلمہ بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عورتوں سے جماع کرنے کی جتنی قوت ملی تھی۔ کسی اور کو حاصل نہ تھی۔ جب رمضان کا مہینہ آیا تو میں نے اپنی بیوی سے ظہار کرلیا، اس ڈر سے کہیں رمضان المبارک کی کسی رات اس سے ہمبستری نہ کرنے لگ جاؤں، پھر اس کام میں مسلسل لگا رہوں حتیٰ کہ صبح ہو جائے اور میں فارغ ہی نہ ہوسکوں۔ پھر اس دوران کہ ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی جب اس کے جسم کا کوئی حصہ میرے سامنے کھل گیا (تو میں خود پر قابو نہ

(۲۳۷۸) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب فی الظهار، حدیث: ۲۲۱۳۔ سنن ترمذی: ۳۲۹۹۔ سنن ابن ماجه: ۲۰۶۲۔ مسند احمد: ٤/ ۳۷۔ سنن الدارمی: ۲۳۷۳.

أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى قَوْمِيْ ، فَأَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِيْ ، فَقُلْتُ : انْطَلِقُوْا مَعِيَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِأُخْبِرَهُ . قَالُوْا : لَا وَ اللّٰهِ لَا نَذْهَبُ مَعَكَ نَخَافُ أَنْ يَنْزِلَ فِيْنَا قُرْاٰنٌ أَوْ يَقُوْلَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَبْقٰى عَلَيْنَا عَارُهَا ، فَاذْهَبْ أَنْتَ وَ اصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرِيْ قَالَ . ((أَنْتَ بِذَاكَ ؟)) قَالَ : أَنَا بِذَاكَ . وَ هَا أَنَا ذَا فَامْضِ فِيَّ حُكْمَ اللّٰهِ فَإِنِّيْ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ . قَالَ : ((اعْتِقْ رَقَبَةً)) . فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ رَقَبَتِيْ بِيَدِيْ . فَقُلْتُ وَ الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ غَيْرَهَا . قَالَ : ((صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) . قَالَ ، قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : وَ هَلْ أَصَابَنِيْ مَا أَصَابَنِيْ إِلَّا فِي الصِّيَامِ . قَالَ : ((أَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا)) . قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ الَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ حَشَاءً مَا نَجِدُ عَشَاءً . قَالَ : ((فَانْطَلِقْ إِلٰى صَاحِبِ الصَّدَقَةِ بَنِيْ زُرَيْقٍ فَمُرْهُ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ فَأَطْعِمْ مِنْهَا وَ سْقاً سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا وَ اسْتَعِنْ بِسَائِرِهَا عَلٰى عِيَالِكَ)) فَأَتَيْتُ قَوْمِيْ ، فَقُلْتُ : وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيْقَ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَمْ أَفْهَمْ عَنِ الدَّوْرَقِيِّ مَا

پاسکا، اس لیے) کود کر اس پر سوار ہوگیا۔ پھر جب صبح ہوئی تو میں اپنی قوم کے پاس گیا اور اپنی کارگزاری انہیں بتائی۔ میں نے ان سے گزارش کی کہ تم میرے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو تا کہ میں آپ کو اپنی خبر بتا سکوں۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں، اللہ کی قسم! ہم تمہارے ساتھ نہیں جائیں گے ہم تو اس بات سے خوفزدہ ہیں کہ کہیں ہمارے بارے میں قرآن نہ نازل ہوجائے یا رسول اللہ ﷺ ہمارے بارے میں کوئی ایسی بات نہ کہہ دیں جس کی عار و شرمندگی ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔ اس لیے تم خود ہی جاؤ اور جو تمہارے جی میں آئے کر گزرو۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی کارگزاری بتادی۔ آپ نے فرمایا: ”کیا واقعی تم نے ایسا ہی کیا ہے؟“ میں نے عرض کی: جی ہاں! ایسے ہی کیا ہے اور میں اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوں آپ مجھ پر اللہ کا حکم نافذ کریں، میں بڑے صبر کے ساتھ ثواب کی نیت سے سزا برداشت کروں گا۔ آپ نے فرمایا: ”ایک غلام آزاد کرو۔“ میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مار کر کہا: جس ذات نے آپ کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے، میں اس گردن کے سوا کسی کا مالک نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔“ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اس غلطی کا ارتکاب رمضان ہی میں تو کیا ہے۔ (مزید روزے کیسے رکھ سکوں گا)۔ آپ نے فرمایا: ”ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا دو۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے! ہم نے آج رات بھوکے گزاری ہے ہمارے پاس رات کا کھانا بھی نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: ”جاؤ بنی زریق کی زکوٰۃ کے تحصیل دار

بَعْدَهَا ، وَ قَالَ الْآخَرُوْنَ : وَجَدْتُّ عِنْدَكُمْ الضِّيْقَ وَ سُوْءَ الرَّأْيِ ، وَ وَجَدْتُّ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَ الْبَرَكَةَ ، قَدْ أَمَرَ لِيْ بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوْا إِلَيَّ . قَالَ : فَدَفَعُوْهَا إِلَيَّ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ : حَسَاءً .

کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ وہ بنی زریق کی زکوٰۃ تمہیں دے دے۔ اس میں سے ایک وسق ساٹھ مساکین کو کھلا دو اور باقی سارا مال اپنے گھر والوں پر خرچ کرلو۔'' پھر میں اپنی قوم کے پاس آیا تو میں نے کہا: میں نے تمہارے اندر تنگ دلی اور تنگ نظری پائی ہے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے بعد دورقی کی روایت کو میں سمجھ نہیں سکا۔ دیگر راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میں نے تمہارے پاس تنگ دلی اور بری رائے کو پایا ہے جبکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فراخی اور برکت پائی ہے۔ آپ نے مجھے تمہاری زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا ہے لہٰذا تم وہ میرے حوالے کردو۔ فرماتے ہیں: تو انہوں نے اپنی زکوٰۃ میرے حوالے کردی۔ بعض راویوں نے عشاء (رات کا کھانا) کی بجائے حساء (شوربہ) کا لفظ روایت کیا ہے۔''

٩٦..... بَابُ أَمْرِ الْإِمَامِ الْمُصَدِّقِ بِقَسْمِ الصَّدَقَةِ حَيْثُ يَقْبِضُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَارٍ وَ إِنْ لَّمْ يَثْبُتْ هٰذَا الْخَبَرُ فَخَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذاً بِأَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنْ أَغْنِيَاءِ أَهْلِ الْيَمَنِ وَ قَسْمِهَا فِيْ فُقَرَائِهِمْ كَانَ مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ

امام کا تحصیل دار کو حکم دینا کہ زکوٰۃ جہاں سے وصول کی جائے وہیں (غرباء وغیرہ میں) تقسیم کردی جائے۔ بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو کیونکہ اشعث بن سوار کے متعلق میرا دل غیر مطمئن ہے اور اگر یہ روایت ثابت نہ ہو تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اسی مسئلہ کے بارے میں ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اہل یمن کی زکوٰۃ ان کے مالداروں سے وصول کر کے انہی کے فقراء میں تقسیم کرنے کا حکم دیا تھا

٢٣٧٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مَقْدَمٍ الْمَقْدَمِيُّ ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سِوَارٍ ، عَنْ عَوْنِ بْنِ........

أَبِيْ جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا اور اسے حکم دیا کہ

(٢٣٧٩) تقدم تخريجه برقم: ٢٣٦٢.

سَاعِياً عَلَى الصَّدَقَةِ وَ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ فَيُقَسِّمَهُ عَلَى الْفُقَرَاءِ فَأَمَرَ لِي بِقَلُوْصٍ .

وہ دولت مندوں سے زکوٰۃ لے کر (اسی علاقے کے) فقراء میں تقسیم کردے، تو اس نے مجھے بھی ایک جوان اونٹنی دینے کا حکم دیا (کیونکہ یہ بھی مستحقین میں شامل تھے)۔"

٩٧..... بَابُ حَمْلِ صَدَقَاتِ أَهْلِ الْبَوَادِيْ إِلَى الْإِمَامِ لِيَكُوْنَ هُوَ الْمُفَرِّقُ لَهَا

گاؤں والوں کی زکوٰۃ امام کے پاس پہنچانے کا بیان تاکہ امام ہی اسے مستحقین میں تقسیم کردے

٢٣٨٠ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدِ الْجَرِيْرِيُّ الْحَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَجِيْحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ....

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى صَدَقَاتِ ـ يُرِيْدُ ـ جُهَيْنَةَ ، فَكَانَ اٰخِرُ مَنْ أَتَيْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ مِنْ أَدْنَاهُمْ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ، فَجَمَعَ لِيْ مَالَهُ ـ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ إِلَى قَوْلِهِ : وَ دَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ . وَ قَالَ : قَالَ عَمَّارَةُ : فَبَعَثَنِي ابْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ يَحْيٰى : يَعْنِي ابْنَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ مُصَدِّقاً فَصَدَّقَةُ مَالِهِ ثَلَاثِيْنَ حِقَّةً مَعَهَا فَحْلُهَا فَبَلَغَ مَالُهُ أَلْفاً وَ خَمْسَمِائَةٍ .

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جہینہ قبیلے کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ میں سب سے آخر میں جس شخص کے پاس آیا وہ مدینہ منورہ کے بہت قریب رہتا تھا۔ اس نے اپنے جانور میرے لیے جمع کیے۔ پھر بقیہ حدیث جناب عبداللہ بن ابی بکر کی حدیث کی طرح بیان کی۔ ان الفاظ تک: اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے برکت کی دعا کی۔ جناب عمارہ کہتے ہیں: مجھے ابن عقبہ نے بھیجا۔ جناب یحییٰ کہتے ہیں: یعنی ابن الولید بن عقبہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں (اسی قبیلے کی) زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو اس شخص کے مال کی زکوٰۃ تیس حقے بنی جن کے ساتھ نر اونٹ بھی شامل تھا۔ اس کے مجموعی جانور پندرہ سو اونٹ ہوئے۔

وَ فِيْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى : فَأَتَاهُ اٰتٍ بِصَدَقَةِ قَوْمِهِ . وَ هٰذَا الْبَابُ وَ خَبَرُ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی کی روایت میں ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص اپنی قوم کی زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا۔ یہ حدیث اور حضرت عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہ کی روایت اسی مسئلے

(٢٣٨٠) تقدم تخريجه برقم: ٢٢٧٧، ٢٢٧٨.

(٢٣٨١) تقديم تخريجه برقم: ٢٣٤٥ من حديث ابن ابى اوفى وبرقم: ٢٢٨٢ من حديث عكراش رضى الله عنه.

کے متعلق ہے۔

۹۸..... بَابُ حَمْلِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْمُدُنِ إِلَى الْإِمَامِ لِيَتَوَلّٰى تَفْرِقَتَهَا عَلٰى أَهْلِ الصَّدَقَةِ

شہروں سے زکوٰۃ جمع کر کے امام کے پاس لانے کا بیان تا کہ امام بذات خود اسے مستحقین میں تقسیم کرے

۲۳۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ - عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ....

عَنْ أَبِيْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ عَلٰى زَكَاتِهَا فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيْرٍ فَإِذَا أَرْسَلْتُ إِلَيْهِ مَنْ يَتَوَفَّاهُ مِنْهُ . قَالَ : هٰذَا لِيْ وَ هٰذَا لَكُمْ . فَإِنْ سُئِلَ : مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا ؟ قَالَ : أُهْدِيَ لِيْ . فَهَلَّا إِنْ كَانَ صَادِقاً أُهْدِيَ لَهُ وَ هُوَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ أَوْ أُمِّهِ ثُمَّ قَالَ : ((لَا أَبْعَثُ رَجُلًا عَلٰى عَمَلٍ فَيَغْتَلُّ مِنْهُ شَيْئاً إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَةِ بَعِيْرٍ لَهُ رُغَاءٌ ، أَوْ بَقَرَةٍ تَخُوْرُ ، أَوْ شَاةٍ تَيْعَرُ ، ثُمَّ قَالَ : اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)) . فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِأَبِيْ حُمَيْدٍ : أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یمنی شخص کو اہل یمن کی زکوٰۃ جمع کرنے کے لیے روانہ کیا تو وہ بہت سارا مال لے کر آیا۔ پھر جب آپ نے اس سے حساب لینے کے لیے ایک آدمی بھیجا تو وہ کہنے لگا: یہ میرا مال ہے اور یہ تمہارا ہے۔ پھر اگر اس سے پوچھا جائے۔ تمہیں یہ مال کہاں سے ملا ہے تو وہ کہتا ہے: مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ اگر وہ سچا ہے تو وہ اسے اس وقت ہدیہ کیوں نہیں دے دیا جاتا جبکہ وہ اپنے والد یا والدہ کے گھر بیٹھا ہو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے جس شخص کو بھی کسی کام کے لیے بھیجا، پھر وہ اس میں خیانت کرے تو وہ اس خیانت شدہ مال کو اپنی گردن پر اُٹھائے قیامت کے دن حاضر ہوگا، اگر وہ اونٹ ہوا تو وہ بلبلا رہا ہوگا یا گائے ہوئی تو وہ ڈکار رہی ہوگی، یا بکری ہوئی تو وہ ممیا رہی ہوگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ میں نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے۔'' یہ سن کر حضرت ابن زبیر نے حضرت ابوحمید سے کہا: کیا آپ نے یہ فرمان خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔

(۲۳۸۲) تقدم تخريجه برقم: ۲۳۳۹.

۹۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قَسْمِ الْمَرْءِ صَدَقَتَهُ مِنْ غَيْرِ دَفْعِهَا إِلَى الْوَالِيْ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ﴾

امیر و گورنر کو زکوٰۃ ادا کرنے کی بجائے آدمی بذاتِ خود بھی مستحقین میں تقسیم کر سکتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ .....﴾ (البقرہ: ۲۷۱) ''اگر تم علانیہ صدقات دو تو یہ اچھی بات ہے اور اگر تم اسے چھپا کر فقیروں کو دو تو وہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے......''

۲۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ، وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى بْنِ عِيْسَى الْمَرْوَزِيُّ ، قَالَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ الضِّبِّيُّ ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ وَ أَبُوْ جَعْفَرٍ مُوْسَى بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غُلَامُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ . قَالَ : ((وَ عَلَيْكَ)) . قَالَ : إِنِّيْ رَجُلٌ مِنْ بَيَاضِ الَّذِيْ مِنْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ وَ أَنَا رَسُوْلُ قَوْمِيْ إِلَيْكَ وَ وَافِدُهُمْ ، وَ إِنِّيْ سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ مَسْأَلَتِيْ إِيَّاكَ ، وَ مُنَاشِدُكَ فَمُشَدِّدٌ مُنَاشَدَتِيْ إِيَّاكَ . قَالَ : ((خُذْ عَنْكَ يَا أَخَا ابْنِ سَعْدٍ)) . قَالَ : مَنْ خَلَقَكَ ، وَ مَنْ خَلَقَ مَنْ قَبْلَكَ ، وَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ مَنْ بَعْدَكَ ؟ قَالَ : ((اللّٰهُ)) . قَالَ فَنَشَدْتُكَ بِذٰلِكَ ، هُوَ أَرْسَلَكَ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) : قَالَ: فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِكَ وَ أَمَرَتْنَا رُسُلًا أَنْ تَأْخُذَ مِنْ حَوَاشِيْ أَمْوَالِنَا فَتَرُدَّ عَلَى فُقَرَائِنَا ، فَنَشَدْتُكَ بِذٰلِكَ أَهُوَ أَمَرَكَ بِذٰلِكَ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَوْلُ

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو اس نے کہا: اے بنی عبدالمطلب کے بیٹے السَّلَامُ عَلَيْكَ۔ آپ نے فرمایا: ''وَعَلَيْكَ: اور تم پر بھی سلامتی ہو۔'' اس نے کہا: میں بنی سعد بن بکر کی شاخ بیاض کا ایک آدمی ہوں۔ اور میں اپنی قوم کا پیغامبر اور آپ کی طرف ان کا قاصد ہوں میں آپ سے چند سوالات کروں گا اور اس پوچھنے میں سختی کروں گا میں آپ کو قسم دوں گا اور قسم دینے میں بھی سخت رویہ اختیار کروں گا۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابن سعد کے بھائی! جو چاہو پوچھو۔'' اس نے کہا: آپ کو کس نے پیدا کیا ہے۔ آپ سے پہلے لوگوں کو کس نے پیدا کیا تھا اور آپ کے بعد آنے والوں کو کون پیدا کرنے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ'' اس نے کہا: تو میں آپ کو اسی اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا اس نے تمہیں رسول بنایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' اس نے کہا: بلاشبہ ہم نے آپ کے خط میں پڑھا ہے اور آپ کے عامل نے بھی بتایا ہے کہ وہ ہمارے جانوروں کی زکوٰۃ وصول کرے گا اور ہمارے

(۲۳۸۳) معجم کبیر طبرانی ومعجم اوسط کما فی مجمع الزوائد: ۱/ ۲۹۰.

اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ ((إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ)) مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضاً .

فقراء میں تقسیم کرے گا؟ تو میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا اللہ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ ''اگر تم ظاہر کر کے صدقہ کرو تو وہ اچھا ہے۔'' اسی مسئلے کے متعلق ہے۔

فوائد:......۱۔ عاملین زکوٰۃ اموالِ زکوٰۃ کو جمع کر کے حاکم کی خدمت میں پیش کریں گے، پھر حاکم وقت حسب منشاء وضرورت مصارف زکوٰۃ پر وہ اموال خرچ کرے گا، البتہ اگر امام عامل زکوٰۃ کو زکوٰۃ کا مال مصارف پر خرچ کرنے کی اجازت دے دے تب عامل کے لیے اموال زکوٰۃ خرچ کرنا جائز ہے۔ جیسے نبی کریم ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو رخصت عنایت کی تھی۔

۲۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے کے لیے خیر و برکت کی دعا کرنا مسنون و مستحب فعل ہے۔

۱۰۰..... بَابُ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ دِيَةَ مَنْ لَا يُعْرَفُ قَاتِلُهُ مِنَ الصَّدَقَةِ ، وَ هٰذَا عِنْدِيْ مِنْ جِنْسِ الْحَمَّالَةِ لِشِبْهٍ أَنْ يَّكُوْنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَمَّلَ بِهٰذِهِ الدِّيَةِ فَأَعْطَاهَا مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ

جس مقتول کے قاتل کا علم نہ ہو سکے اس کی دیت امام زکوٰۃ کے مال سے ادا کر سکتا ہے۔ اور یہ مسئلہ میرے نزدیک حمالہ (کسی کی دیت یا تاوان وغیرہ اپنے ذمے لے لینا) کے باب سے ہے کیونکہ ممکن ہے نبی کریم ﷺ نے یہ دیت اپنے ذمے لے لی ہو پھر زکوٰۃ کے اونٹوں سے اس کی ادائیگی کی ہو

٢٣٨٤ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ ـ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْرِ بْنِ الْخِمْسِ ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ ، حَدَّثَنَا..........

بَشِيْرُ بْنِ يَسَارٍ : أَنَّ رُجُلًا مِنْ أَهْلِهِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَراً انْطَلَقُوْا إِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا ، فَوَجَدُوْا أَحَدَهُمْ قَتِيْلًا ، فَقَالُوْا لِلَّذِيْنَ وَجَدُوْهُ عِنْدَهُمْ : قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا . قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا انْطَلَقْنَا

جناب بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ان کے خاندان کے ایک فرد جسے ابن ابی حثمہ کہا جاتا ہے اس نے انھیں خبر دی کہ ان کے چند افراد خیبر گئے اور وہاں (اپنے اپنے کام کے سلسلے میں) منتشر ہو گئے۔ پھر انھوں نے اپنے ایک ساتھی کو مقتول پایا۔ تو انھوں نے ان لوگوں سے کہا جن کے علاقے سے وہ ملا

(٢٣٨٤) صحيح بخاری، كتاب الديات، باب القسامة، حديث: ٦٨٩٨ـ صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب القسامة، حديث: ١٦٦٩ـ سنن ابی داؤد: ٤٥٢٣ـ سنن نسائی: ٤٧٢٣ـ مسند الحميدی: ٤٥٣ـ مسند احمد: ٢/٤.

إِلَى خَيْبَرَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَ قَالَ فِيْ آخِرِهِ : فَكَرِهَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطَلَّ دَمُهُ فَفَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ .

تھا: تم نے ہمارے ساتھی کا قتل کیا ہے۔ (ان کے انکار پر) ان لوگوں نے اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: ہم خیبر گئے تھے۔ پھر باقی حدیث ذکر کی اس حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں: تو نبی کریم ﷺ نے اس کا خون رائیگاں قرار دینا پسند نہ کیا، لہٰذا زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے سو اونٹ اس کی دیت ادا کر دی۔

فوائد :......۱۔ جس مقتول کا قاتل نامعلوم ہو اور مدعی قتل کے پاس ثبوت نہ ہو اور مدعی علیہ قتل سے انکاری ہوں تو ایسے مقتول کی دیت حاکم اپنی طرف سے بیت المال یا صدقات و زکوٰۃ کی رقم سے ادا کر سکتا ہے اور اس مصرف میں صدقات و زکوٰۃ کے اموال صرف کرنا جائز ہے۔

۱۰۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِيْثَارِ الْمَرْءِ بِصَدَقَتِهِ قَرَابَتَهُ دُوْنَ الْأَبَاعِدِ لِانْتِظَامِ الصَّدَقَةِ وَ صِلَةٍ مَعاً بِتِلْكَ الْعَطِيَّةِ

آدمی کا اپنے مستحق قرابت داروں کو اپنی زکواۃ دینا مستحب وافضل ہے کیونکہ اس سے زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ صلہ رحمی بھی ہوگی

۲۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ - حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، كِلَاهُمَا عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ.........

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ ، وَ إِنَّهَا عَلَى ذِيْ رَحِمٍ اثْنَتَانِ ، إِنَّهَا صَدَقَةٌ وَ صِلَةٌ)) . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الصَّنْعَانِيِّ . وَ قَالَ عَلِيٌّ : فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَ عِيْسٰى : عَنِ الرَّبَابِ وَ

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مسکین آدمی کو صدقہ دینا صرف صدقہ ہی ہے اور رشتہ دار کو صدقہ دینا دو چیزیں ہیں: وہ صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔'' جناب ابن عیینہ اور عیسی کی روایت میں حدیث کی راویہ الرباب کا ذکر ہے اور اس کی کنیت کا ذکر نہیں ہے۔ جبکہ الرباب ہی ام الرائح ہے۔

(۲۳۸۵) تقدم تخریجه برقم: ۲۰۶۷.

لَمْ يَكُنْهَا ، وَ الرَّبَابُ هِيَ أُمُّ الرَّايِحِ .

١٠٢..... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ

عداوت وبغض رکھنے والے رشتہ دار کو صدقہ دینے کی فضیلت کا بیان

٢٣٨٦ـ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُو عُثْمَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّابُونِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ أَخْبَرَنَا أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ....

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ ـ قَالَ سُفْيَانُ : وَ كَانَتْ قَدْ صَلَّتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَيْنِ ـ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ)) .

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے امام سفیان فرماتے ہیں: حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔ وہ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو بغض وعداوت رکھنے والے رشتہ دار کو دیا جائے۔''

فوائد :......۱۔ رشتہ دار مساکین وفقراء پر خرچ کرنا اورانہیں زکوۃ سے نوازنے کا دوہرا اجر ہے۔ ایک زکوۃ کا اور دوسرا رشتہ داری ملانے کا، لہٰذا عام لوگوں کی نسبت رشتہ داروں پر صدقہ وخیرات کرنا افضل ومستحب ہے۔

۲۔ ضرورت مند محتاج رشتہ دار پر صدقہ کرنا افضل اور زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ لہٰذا صدقات وزکوۃ ادا کرتے وقت رشتہ دار مساکین کا خیال رکھنا بہتر ہے۔

١٠٣..... بَابُ ذِكْرِ تَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ عَلَى الْأَصِحَّاءِ الْأَقْوِيَاءِ عَلَى الْكَسْبِ ، وَ الْأَغْنِيَاءِ بِكَسْبِهِمْ عَنِ الصَّدَقَاتِ وَ إِنْ لَّمْ يَكُوْنُوْا أَغْنِيَاءَ بِمَالٍ يَمْلِكُوْنَهُ ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

صحت منداور روزی کمانے کے قابل شخص کو زکوۃ دینا حرام ہے اوران لوگوں کو بھی زکوۃ دینا حرام ہے جو اپنی کمائی کے ذریعے سے زکوۃ سے بے پروا ہو سکتے ہیں اگر چہ وہ اپنے مال ودولت کے لحاظ سے غنی نہ ہوں، اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان

٢٣٨٧ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ ....

(٢٣٨٦) اسناده صحيح: مسند الحميدى: ٣٢٨ـ مستدرك حاكم: ٤٠٦/١ـ سنن كبرىٰ بيهقى: ٢٧/٧ـ الارواء: ٨٩٢.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ : ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا ذِيْ مَرَّةٍ سَوِيٍّ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کسی مالدار شخص اور طاقتور تندرست آدمی کے لیے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے۔''

۱۰۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِهٰذِهِ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَعْلَمَ أَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِلْغَنِيِّ وَلَا لِلسَّوِيِّ صَدَقَةَ الْفَرِيْضَةِ دُوْنَ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالدار اور تندرست آدمی کے لیے جس صدقے کو حرام قرار دیا ہے وہ فرض زکوٰۃ ہے۔ اس سے مراد نفلی صدقہ وخیرات نہیں ہے۔

۲۳۸۸۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . قَدْ بَيَّنْتُ هٰذَا فِيْ عَقِبِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ مسئلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے بعد بیان کر دیا تھا کہ بے شک ہم آل محمد کے لیے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے۔

فوائد:......۱۔ صاحب ثروت لوگوں کے لیے صدقات وزکوٰۃ حرام ہے، البتہ مالدار شخص کے لیے صدقات وزکوٰۃ استعمال کرنے کی کچھ صورتیں مستثنیٰ ہیں، جن کی وضاحت حدیث ۲۳۶۸ میں بیان ہوئی ہے۔

۲۔ کامل الاعضاء اور صحیح الجثہ شخص کا بھیک مانگنا اور زکوٰۃ وصدقات لینا حرام ہے بلکہ ایسا شخص محنت مزدوری کر کے اپنی گزران کا بندوبست کرے۔

۱۰۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّدَقَةِ مَنْ يَذْكُرُ حَاجَةً وَفَاقَةً لَا يَعْلَمُ الْإِمَامُ مِنْهُ خِلَافَهُ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ عَنْ حَالِهِ أَهُوَ فَقِيْرٌ مُحْتَاجٌ أَمْ لَا ؟

جو شخص اپنے فقر وفاقہ کا اظہار کرے جبکہ امام کو اس کے مالدار ہونے کا علم نہ ہو تو امام اس کی حالت کے متعلق سوال کیے بغیر اسے زکوٰۃ سے مال دے سکتا ہے

۲۳۸۹۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ فِيْ ذِكْرِهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ بَاتُوْا وَحْشًا لَيْسَ لَهُمْ عَشَاءٌ ، وَبِعْثَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ آج وہ سب گھر والے بھوکے سوئے ہیں ان کے پاس رات کا کھانا بھی نہیں تھا۔ اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بنی زریق کی زکوٰۃ

(۲۳۸۷) اسنادہ صحیح، مسند ابی یعلی: ۶۱۹۹ من طریق سفیان بھذا الاسناد۔ سنن نسائی، کتاب الزکاۃ، باب اذا لم یکن له دراھم، حدیث: ۲۵۹۸۔ سنن ابن ماجه: ۱۸۳۹۔ مسند احمد: ۲/۳۷۷۔ من طریق سالم بن ابی الجعد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه.

(۲۳۸۸) تقدم تخریجه برقم: ۲۳۵۳.

(۲۳۸۹) تقدم تخریجه برقم: ۲۳۷۸.

إِلٰى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِيْ زُرَيْقٍ لِيَقْبِضَ صَدَقَتَهُمْ ، وَ لَيْسَ فِي الْخَبَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ غَيْرَهُ . وَ فِي الْخَبَرِ أَيْضًا دَلَالَةٌ عَلَى إِبَاحَةِ دَفْعِ صَدَقَةِ قَبِيْلَةٍ إِلٰى وَاحِدٍ لَا أَنَّهُ يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ تَفْرِقَةُ صَدَقَةِ كُلِّ امْرِئٍ ، وَ صَدَقَةُ كُلِّ يَوْمٍ عَلَى جَمِيْعِ الْأَصْنَافِ الْمَوْجُوْدِيْنَ مِنْ أَهْلِ سَهْمَانِ الصَّدَقَةِ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ سَلَمَةَ بْنَ صَخْرٍ بِقَبْضِ صَدَقَاتِ بَنِيْ زُرَيْقٍ مِنْ مُصَدِّقِهِمْ .

کے تحصیل دار کے پاس بھیجا تا کہ وہ زریق کی زکوٰۃ لے لیں۔ اس روایت میں یہ ذکر موجود نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے بارے میں کسی دوسرے شخص سے تحقیق کی تھی، اس حدیث میں اس بات کی دلیل بھی موجود ہے کہ پورے قبیلے کی زکوٰۃ ایک ہی شخص کو دے دینا جائز ہے امام کے لیے واجب نہیں کہ وہ ہر شخص کی زکوٰۃ تقسیم کرے۔ اور نہ یہ واجب ہے کہ ہر شخص کی زکوٰۃ مستحقین زکوٰۃ کی تمام موجود اقسام میں تقسیم کرے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ بنی زریق کے تمام افراد کی زکوٰۃ ان کے تحصیل دار سے لے لیں۔

فوائد:......امام وحاکم صدقات وزکوٰۃ کے طلبگاروں کی ناداری وفقیری دیکھ کر انہیں اموال زکوٰۃ سے ادا کرے گا، ہر شخص کی اصل حالت کے بارے میں جانچ پڑتال کی ضرورت نہیں، البتہ اگر کسی شخص کا غنی ومالدار ہونا عیاں ہو جائے تو امام ایسے شخص کو صدقات سے محروم کردے گا۔

۱۰۶...... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِسْتِعْفَافِ عَنْ أَكْلِ الصَّدَقَةِ لِمَنْ يَجِدُ عَنْهَا إِعْفَاءً بِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِيْ ، وَ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِهَا إِذْ هِيَ غُسَالَةُ ذُنُوْبِ النَّاسِ

جو شخص زکوٰۃ کا مال کھانے سے بچ سکتا ہو تو اس کا بچنا مستحب ہے اگر چہ وہ زکوٰۃ کا مستحق بھی ہو کیونکہ زکوٰۃ لوگوں کے گناہوں کی میل ہے

۲۳۹۰۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قُلْتُ لِلْعَبَّاسِ : سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعْمِلُكَ عَلَى الصَّدَقَةِ . قَالَ : ((مَا كُنْتُ لِأَسْتَعْمِلَكَ عَلٰى غُسَالَةِ ذُنُوْبِ النَّاسِ)) .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی کریم ﷺ سے عرض کریں کہ وہ آپ کو زکوٰۃ کا تحصیل دار مقرر فرما دیں۔ (ان کے گزارش کرنے پر) آپ نے فرمایا: ''میں تمھیں لوگوں کے گناہوں کی میل پر عامل مقرر نہیں کروں گا۔''

(۲۳۹۰) اسنادہ ضعیف: عبداللہ بن ابی رزین راوی مجہول ہے۔ مستدرک حاکم: ۳۳۲/۳۔ مسند البزار: ۱۱۷۳۔

۱۰۷..... بَابُ كَرَاهَةِ الْمَسْأَلَةِ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا كَانَ سَائِلُهَا وَاجِداً غَدَاءً أَوْ عَشَاءً يُشْبِعُهُ يَوْماً وَ لَيْلَةً وَ إِنْ كَانَ أَخْذُهُ لِلصَّدَقَةِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ جَائِزاً

جس شخص کے پاس صبح یا شام کا کھانا موجود ہو جس سے وہ شخص ایک دن اور ایک رات سیر ہو کر کھا سکے تو اس کے لیے زکوۃ کا مال مانگنا درست نہیں، اگرچہ بغیر مانگے زکوۃ میں سے مل جائے تو اس کے لیے لینا جائز ہے

۲۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ ، حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ الْحَذَّاءُ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ ، حَدَّثَنَا..........

سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ سَأَلَ مَسْأَلَةً وَ هُوَ يَجِدُ عَنْهَا غِنَاءً فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ .)) قِيلَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ مَا الْغِنَاءُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ ؟ قَالَ : ((أَنْ يَكُونَ لَهُ شِبْعُ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَ يَوْمٍ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : وَ لِلسُّؤَالِ أَبْوَابٌ كَثِيرَةٌ خَرَّجْتُهَا فِي كِتَابِ الْجَامِعِ .

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے بھیک مانگی حالانکہ وہ اس سے مستغنی تھا تو بے شک وہ تو جہنم کی آگ ہی میں اضافہ کر رہا ہے۔“ آپ سے عرض کی گئی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس غنا کی کیا مقدار ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے بھیک مانگنا جائز نہیں؟ آپ نے فرمایا: ”اس کے پاس دن اور رات کا کھانا یا رات اور دن کا کھانا موجود ہو۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بھیک مانگنے کے متعلق بہت سارے ابواب ہیں جنھیں میں کتاب الجامع میں بیان کر چکا ہوں۔

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ مالدار وغنی شخص کا صدقہ وزکاۃ کا مال لینا حرام ہے اور اس کے لیے صدقہ وخیرات کا مال استعمال کرنا ناجائز ہے۔

۲۔ جو مالدار شخص بلا عذر صدقہ وزکاۃ استعمال کرتا ہے یا مال بڑھانے کے لیے صدقہ وزکاۃ کا مطالبہ کرتا ہے ایسے شخص کا مقدر جہنم کی آگ ہے اور ایسے مال میں جتنا اضافہ کرے گا اتنا ہی آگ میں جلایا جائے گا، لہٰذا مالدار شخص صدقات وزکوۃ کے اموال سے اجتناب کریں اور ایسے مال کے استعمال سے گریز کریں۔

❀❀❀❀

(۲۳۹۱) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب من یعطی من الصدقۃ، حدیث: ۱۶۲۹۔ صحیح ابن حبان: ۵۴۶۔ مسند احمد: ۴/۱۸۴۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں صدقہ فطر ادا کرنے کے ابواب کا مجموعہ

۱۰۸...... بَابُ ذِكْرِ فَرْضِ زَكَاةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر کی فرضیت کا بیان

وَ الْبَيَانِ عَلَى أَنَّ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى مَن يَّجِبُ عَلَيْهِ زَكَاتُهُ ، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهَا سُنَّةٌ غَيْرُ فَرِيْضَةٍ ، وَ الْمُبَيِّنِ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ مَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مِنْ وَحْيِهِ أَعْلَمَ أُمَّتَهُ أَنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ فَرْضٌ عَلَيْهِمْ كَمَا اَعْلَمَهُمْ أَنَّ فِيْ خَمْسٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةً ، وَ بَيَّنَ لَهُمْ جَمِيْعَ الْفَرْضِ الَّذِيْ يَجِبُ فِيْ مَوَاشِيْهِمْ وَ نَاضِهِمْ ، وَ ثِمَارِهِمْ ، وَ حُبُوْبِهِمْ ، وَ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا إِنَّمَا أَجْمَلَ ذِكْرَ الصَّدَقَةِ وَ الزَّكَاةِ فِيْ كِتَابِهِ وَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً ﴾ وَ قَالَ لِعِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ : ﴿ أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ آتُوا الزَّكٰوةَ ﴾ . فَوَلّٰى نَبِيَّهُ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَ الزَّكَاةِ الَّتِيْ هِيَ صَدَقَةٌ ، وَ زَكَاةٌ ، إِذْ هُمَا إِسْمَانِ لِمَعْنًى وَاحِدٍ ، فَبَيَّنَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيْضَةٌ . كَمَا بَيَّنَ سَائِرَ الصَّدَقَاتِ الَّتِيْ أَخْبَرَهُمْ وَ أَعْلَمَهُمْ أَنَّهَا فَرِيْضَةٌ ، فَكَيْفَ يَجُوْزُ لِعَالِمٍ أَنْ يَّقْبَلَ بَعْضَ بَيَانِهِ وَ يَدْفَعَ بَعْضَهُ .

اور اس بات کا بیان کہ جس شخص پر صدقہ فطر واجب ہوتا ہے اس پر اس کی ادائیگی واجب ہے، اس شخص کے قول کے برخلاف جو اسے سنت قرار دیتا ہے ۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ وحی کی وضاحت کرنے والے رسول اکرم ﷺ نے اپنی امت کو بتایا ہے کہ صدقہ فطر ان پر فرض ہے جیسا کہ انھوں نے بتایا ہے کہ پانچ اونٹوں میں زکوٰۃ فرض ہے ۔ اور ان کے جانوروں ، نقدی ، پھلوں اور اناج میں زکوٰۃ کی فرضیت کے احکام بتائے ہیں ۔ اللہ جل شانہ نے قرآن مجید میں صدقہ اور زکوٰۃ کا مجمل بیان کیا ہے اور نبی مکرم ﷺ کو فرمایا: مومنوں کے اموال میں سے صدقہ وصول کریں اور اپنے مومن بندوں کو حکم دیا: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے زکاۃ کی فرضیت کے احکام بیان فرمائے ۔ زکوٰۃ اور صدقہ دو مختلف نام ہیں جبکہ دونوں کا معنی ایک ہی ہے ۔ لہٰذا نبی مصطفیٰ ﷺ نے بیان فرمایا کہ صدقہ فرض ہے جیسا کہ آپ نے امت کو دیگر فرض صدقات سے آگاہ کیا تو پھر کسی عالم دین کے لیے یہ کیسے جائز

ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کے بیان کردہ بعض احکام کو لے لے اور بعض کو ترک کر دے۔

٢٣٩٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ : صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ ، فَكَانَ لَا يُخْرِجُ إِلَّا التَّمْرَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ نے صدقہ فطر کو فرض کیا تھا۔ آپ فرما رہے تھے: (صدقہ فطر) کھجور سے ایک صاع اور جو سے بھی ایک صاع فرض ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما صدقہ فطر میں کھجور ہی دیا کرتے تھے۔

٢٣٩٣۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ ، عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ ، فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُخْرِجُ عَنِ الصَّغِيْرِ وَ الْكَبِيْرِ وَ الْمَمْلُوْكِ مِنْ أَهْلِهِ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ فَأَعْوَزَهُ مَرَّةً فَاسْتَلَفَ شَعِيْراً ، فَلَمَّا كَانَ زَمَانُ مُعَاوِيَةَ عَدَلَ النَّاسُ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ بِصَاعٍ مِنْ شَعِيْرٍ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض کیا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے ہر چھوٹے بڑے اور غلام کی طرف سے کھجور ہی سے ایک ایک صاع صدقہ فطر ادا کیا دیا کرتے تھے مگر ایک سال کھجوریں نہ مل سکیں تو انھوں نے جوا دھار لے کر ادا کر دیے۔ پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور حکومت آیا تو لوگوں نے ایک صاع جو کے بدلے گندم کا نصف صاع (دو مد) ادا کرنے شروع کر دیے۔"

فوائد :......١۔ علماء کا فطرانہ کی فرضیت میں اختلاف ہے، لیکن جمہور علماء کا موقف ہے کہ فطرانہ فرض ہے کیونکہ فطرانہ اس عام حکم ربانی ﴿وَآتُوا الزَّكٰوةَ﴾ میں داخل ہے اور حدیث میں فرض کا لفظ بھی اسی معنی کے لیے مستعمل ہے۔ (شرح النووی: ٧/ ٥٨)

اور شوکانی نے بھی اس حدیث میں لفظ فرض سے فطرانہ کی فرضیت تسلیم کی ہے۔ (نیل الاوطار: ٤/ ١٩٢)

٢۔ فطرانہ کے وجوب کا وقت عید الفطر کی رات کو شروع ہوتا ہے۔ امام شافعی کا راجح قول یہی ہے۔ اور ایک دوسرا قول ہے کہ وجوب فطرانہ کا وقت عید الفطر کی فجر کے طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے اور اصحاب شافعی کہتے ہیں کہ

(٢٣٩٢) اسناده صحيح، مستدرك حاكم: ١/ ٤٠٩۔ ٤١٠ انظر الاحاديث الآتية.

(٢٣٩٣) صحيح بخاري، كتاب الزكاة، باب صدقة الفطر على الحر والمملوك، حديث: ١٥١١۔ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين، حديث: ٦٨٤۔ سنن ابي داؤد: ١٦١٥۔ سنن ترمذی: ٦٧٥۔ سنن نسائی: ٢٥٠٢۔ مسند احمد: ٢/ ٥۔ مسند الحميدی: ٧٠١۔

دونوں وقت وجوب فطرانہ کے ہیں۔(شرح النووی: ۷/ ۵۸)

۳۔ فطرانہ ہر مسلمان بالغ، نابالغ مذکر و مونث اور آزاد و غلام ہر ایک پر فرض ہے اور کافر پر فطرانہ واجب نہیں، خواہ کوئی غلام کسی مسلمان آقا کے زیر تصرف ہو۔

۴۔ فطرانہ اس مسلمان پر فرض ہے، جو زکاۃ فطر نکالنے کی طاقت رکھتا ہے۔ ایسے قلاش اور مفلس لوگ جو فطرانہ کی رقم ادا کرنے سے معذور ہیں، ان سے یہ فریضہ ساقط ہے، کیونکہ فرمان باری تعالیٰ جیسے ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ اللہ کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلّف نہیں بناتے۔"

۵۔ فطرانہ میں ہر نفس پر خوراک کا ایک صاع (۲ کلو دس گرام) واجب ہے اور اگر گندم اور انگور کی اجناس کے سوا اجناس ہوں تو ان اجناس میں بالاجماع صاع واجب ہے اور اگر گندم اور انگور ہوں تو شافعی، مالک اور جمہور علماء کے نزدیک ان میں بھی ایک صاع فطرانہ ہی واجب ہے۔(شرح النووی: ۷/ ۵۹)

(احادیث کی رو سے یہی موقف راجح ہے) کیونکہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کی صحابہ سے مخالفت ثابت ہے۔ پھر معاویہ رضی اللہ عنہ کا موقف مطلق احادیث صاع کے بھی خلاف ہے۔ نیز ہر زمانے میں مختلف اجناس کی قیمتیں گھٹتی بڑھتی ہیں جو کس قاعدے کی رو سے اور کتنی مقدار میں اجناس بطور فطرانہ دی جائیں گی۔ لہٰذا ہر جنس سے فطرانہ کی ایک صاع مقدار درست اور آسان ہے۔

۱۰۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ كَانَ قَبْلَ فَرْضٍ لِزَكَاةِ الْأَمْوَالِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ صدقہ فطر کی ادائیگی کا حکم فرضیت زکوٰۃ سے پہلے ہوا تھا

۲۳۹٤۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الثَّعْلَبِيُّ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْمِيْرَةَ ، عَنْ أَبِيْ عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيِّ ....

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكَاةُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ .

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زکوٰۃ کی فرضیت نازل ہونے سے پہلے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا، پھر جب زکوٰۃ کی فرضیت نازل ہوئی تو آپ نے ہمیں صدقہ فطر کا نہ حکم دیا اور نہ منع کیا جبکہ ہم صدقہ فطر ادا کرتے ہیں۔

(۲۳۹٤) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الزکاۃ، باب فرض صدقۃ الفطر قبل نزول الزکاۃ، حدیث: ۲۵۰۸۔ سنن ابن ماجہ: ۱۸۲۸۔ مسند احمد: ۳/۴۲۱۔

۱۱۰..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ فَرْضَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَ الْأُنْثٰى وَ الْحُرِّ وَ الْمَمْلُوْكِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ صدقہ فطر ہر مرد، عورت آزاد اور غلام شخص پر واجب ہے

مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَنَا لِأَمْرٍ مَرَّةً لَمْ يَنْسَخْ أَمْرَهُ السَّكْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَ لَا يُنْسَخُ أَمْرُهُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَا كَانَ أَمَرَهُمْ بِهِ سَاقِطٌ عَنْهُمْ .

اس دلیل کے ساتھ کہ جب نبی کریم ﷺ ہمیں کسی کام کا ایک مرتبہ حکم فرمادیں تو وہ اس کے بعد آپ کی خاموشی سے منسوخ نہیں ہوتا۔ حتیٰ کہ آپ بیان فرمادیں کہ گزشتہ حکم منسوخ ہے۔

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ، وَ الْحَسَنُ بْنُ الزَّعْفَرَانِيِّ ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، قَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ : ابْنُ عُلَيَّةَ ، قَالَ أَحْمَدُ وَ زِيَادٌ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ ، وَ قَالَ مُؤَمَّلٌ وَ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَ الْأُنْثٰى ، وَ الْحُرِّ وَ الْمَمْلُوْكِ ، صَاعَ تَمْرٍ أَوْ صَاعَ شَعِيْرٍ . قَالَ : فَعَدَلَ النَّاسُ نِصْفَ صَاعِ بُرٍّ . لَمْ يَقُلْ أَحْمَدُ وَ مُؤَمَّلٌ بَعْدُ . زَادَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَ ، فَقَالَ نَافِعٌ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ إِلَّا عَامًا وَاحِدًا أَعْوَزَ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطَى الشَّعِيْرَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مرد، عورت، آزاد اور غلام شخص پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ رمضان فرض کیا ہے۔ پھر لوگوں نے گندم کا نصف صاع اس کے برابر قرار دے دیا۔ اس کے بعد کی کلام جناب احمد اور مؤمل کی روایت میں موجود نہیں ہے۔ جبکہ زیاد بن ایوب کی روایت میں بعد والا اضافہ موجود ہے کہتے ہیں: امام نافع رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کھجور ہی سے صدقہ فطر دیا کرتے تھے۔ سوائے ایک سال کے کہ اس سال کھجوریں نایاب ہوگئیں تو انھوں نے جو سے صدقہ فطر ادا کیا۔

فوائد:......فطرانہ فرض ہے اور اس کی فرض کی تنسیخ کے متعلق روایات ضعیف ہیں۔ لہٰذا فطرانہ کی تنسیخ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

پھر اگر اس روایت کو صحیح بھی تسلیم کرلیا جائے تو اس بات کے ثبوت کے لیے دلیل چاہیے کہ کسی ایک چیز کے فرض سے بلا دلیل دوسرا فرض ساقط ہو جاتا ہے۔

(۲۳۹۵) تقدم تخریجه برقم: ۲۳۹۳.

١١١..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنِ الْمَمْلُوْكِ وَاجِبٌ عَلٰى مَالِكِهٖ لَا عَلَى الْمَمْلُوْكِ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ النَّاسِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ غلام کا صدقہ فطر اس کے مالک پر واجب ہے، غلام پر نہیں جیسا کہ بعض لوگوں کو اس کا وہم ہوا ہے

٢٣٩٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَكِيْمٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ عَرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ فَرَسِهٖ ، وَلَا فِيْ عَبْدِهٖ ، وَلَا وَلِيْدَتِهٖ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ مَخْرَمَةَ خَرَّجْتُهٗ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان شخص پر اس کے گھوڑے، غلام اور لونڈی میں کوئی صدقہ فرض نہیں سوائے صدقہ فطر کے (غلام اور لونڈی کی طرف سے صدقہ فطر وہ ادا کرے گا)۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب مخرمہ کی روایت میں نے اس باب کے علاوہ باب میں بیان کردی ہے۔

١١٢..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلٍ ثَانِيْ أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنِ الْمَمْلُوْكِ وَاجِبٌ عَلٰى مَالِكِهٖ

غلام کا صدقہ فطر مالک پر واجب ہے اس کی دوسری دلیل کا بیان

وَ أَنَّ مَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ عَلَى الْمَمْلُوْكِ مَعْنَاهُ عَنِ الْمَمْلُوْكِ ، لَا أَنَّهَا وَاجِبَةٌ عَلَى الْمَمْلُوْكِ كَمَا زَعَمَ مَنْ قَالَ أَنَّ الْمَمَالِيْكَ يَمْلِكُوْنَ .

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان عَلَى الْمَمْلُوْكِ (غلام پر فرض ہے) کا مطلب ہے عَنِ الْمَمْلُوْكِ (غلام کی طرف سے مالک ادا کرے گا) یہ مطلب نہیں کہ صدقہ فطر غلام پر واجب ہے جیسا کہ ان علماء کا خیال ہے جو کہتے ہیں کہ غلام بھی ملکیت رکھتے ہیں (اس لیے صدقہ فطر خود ادا کریں گے)۔

٢٣٩٧۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ رَمَضَانَ عَنِ الْحُرِّ وَ الْمَمْلُوْكِ وَ الذَّكَرِ وَ الْأُنْثٰى صَاعاً

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد، غلام، مرد اور عورت کی طرف سے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر فرض کیا۔ پھر لوگوں نے نصف صاع

(٢٣٩٦) مسند احمد: ٤٣٢/٢۔ مسند ابی یعلی: ٦١٣٩ وانظر ما تقدم برقم: ٢٢٨٥ دون ذكر الوليدة.

(٢٣٩٧) اسناده صحيح، سنن نسائی، كتاب الزكاة، باب فرض زكاة رمضان، حديث: ٢٥٠٢۔ وقد تقدم برقم: ٢٣٩٣.

مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ . قَالَ : فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعِ بُرٍّ . قَالَ : وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا أَعْطَى أَعْطَى التَّمْرَ إِلَّا عَاماً وَاحِداً أَعْوَزَ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطَى شَعِيْراً . قَالَ ، قُلْتُ : مَتَى كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي الصَّاعَ ؟ قَالَ إِذَا قَعَدَ الْعَامِلُ . قُلْتُ : مَتَى كَانَ الْعَامِلُ يَقْعُدُ ؟ قَالَ : قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ .

گندم کو ایک صاع (کھجور یا جَو) قرار دے دیا۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب صدقہ فطر ادا کرتے تو کھجور ہی سے ادائیگی کرتے سوائے ایک سال کے اس سال کھجور کمیاب ہوگئی تو انھوں نے جَو سے صدقہ فطر ادا کیا۔ جناب ایوب کہتے ہیں: میں نے پوچھا: حضرت ابن عمر صدقہ فطر کا ایک صاع کب ادا کرتے تھے؟ امام نافع نے جواب دیا: جب صدقہ فطر وصول کرنے والا عامل وصولی کے لیے بیٹھ جاتا۔ میں نے پوچھا: وصولی کا عامل کب بیٹھتا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے بیٹھتا تھا۔

١١٣..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ يَجِبُ أَدَاؤُهَا عَنِ الْمَمَالِيْكِ الْمُسْلِمِيْنَ دُوْنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهَا وَاجِبَةٌ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبِيْدِهِ الْمُشْرِكِيْنَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ مالک صرف اپنے مسلمان غلاموں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے گا۔ مشرک غلاموں کی طرف سے نہیں ان علماء کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ مسلمان آدمی اپنے مشرک غلاموں کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرے گا

٢٣٩٨ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ۔ وَ هُوَ ابْنُ عُثْمَانَ ـ عَنْ نَافِعٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ . صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : حَدِيْثُ مَالِكٍ وَ ابْنِ شَوْذَبٍ وَ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان شخص پر خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا سب پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو رمضان المبارک میں صدقہ فطر فرض کیا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مالک، ابن شوذب اور کثیر بن عبداللہ کی اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادے سے روایت اسی مسئلے کے متعلق ہیں۔

فوائد:......١۔ غلام اور باندی پر فرض فطرانہ کی رقم مالک پر لازم ہے، غلام اور باندی اپنا فطرانہ ادا نہیں کریں

(٢٣٩٨) اسناده صحيح، تقدم برقم: ٢٣٩٣.

گے، بلکہ ان کا فطرانہ ان کے مالک پر فرض ہے اس کی صریح دلیل آئندہ حدیث ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَيْسَ فِيْ الْعَبْدِ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ. غلام میں صدقہ فطر کے سوا کوئی زکاۃ نہیں۔

(صحیح مسلم ۹۸۲، ابو داؤد، ۱۵۹۴)

امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صریح نص ہے کہ غلام کا فطرانہ اس کے آقا پر واجب ہے، خواہ غلام خدمت کے لیے ہو یا تجارت کے لیے۔ شافعی، مالک اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ (شرح النووی: ۷/ ۵۵)

۲۔ صدقہ فطر صرف مسلم شخص پر فرض ہے اور کافر غلام، کافر بیوی، کافر اولاد اور کافر والدین کی طرف سے مسلمان پر صدقہ فطر لازم نہیں، اگرچہ ان کا نفقہ اس کے ذمہ لازم ہے مالک، شافعی اور جمہور علماء اسی موقف کے قابل ہیں۔

(شرح النووی: ۷/ ۱۵۹)

اور شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ صدقہ فطر کے وجوب کے لیے مسلمان ہونا شرط ہے اور کافر پر صدقہ فطر واجب نہیں۔

(نیل الاوطار: ۴/ ۱۹۴)

۱۱۴..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرْضٌ عَلٰى كُلِّ مَنِ اسْتَطَاعَ أَدَاؤَهَا خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ : أَنَّ فَرْضَهَا سَاقِطٌ عَنْ مَنْ لَّا يَجِبُ عَلَيْهِ زَكَاةُ الْفِطْرِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ صدقہ فطر ہر اس شخص پر فرض ہے جو اس کی ادائیگی کی استطاعت رکھتا ہو۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ صدقہ فطر اس شخص سے ساقط ہو جاتا ہے جس پر زکوٰۃ فرض نہ ہو

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الزُّبَيْرِيُّ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَا : حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ . أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ فِيْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ . عَلٰى كُلِّ حُرٍّ وَ عَبْدٍ ، ذَكَرٍ وَ أُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں تمام مسلمان لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو صدقہ فطر فرض کیا ہے۔ (جو) ہر آزاد، غلام، مرد اور عورت ادا کریں گے۔

۲۴۰۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكاً أَخْبَرَهٗ بِمِثْلِهٖ سَوَاءً ، وَ قَالَ : مِنْ رَمَضَانَ . وَ قَالَ : ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى .

امام مالک رحمہ اللہ سے مذکورہ بالا کی طرح مروی ہے۔ فی رمضان کی بجائے من رمضان کے الفاظ رویت کیے ہیں۔ اور ذکر اور انثی کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

(۲۳۹۹) اسناده صحيح، مؤطا امام مالك: ۱/ ۲۸۴۔ تقدم تخريجه برقم: ۲۳۹۳.

(۲۴۰۰) انظر الحديث السابق.

فوائد :...... ہر صاحب استطاعت پر صدقہ فطر واجب ہے۔ لیکن جو لوگ صدقہ فطر ادا کرنے سے معذور اور بے بس ہوں اور ان کے پاس فطرانہ کی اجناس ادا کرنے کی طاقت نہ ہو۔ تو وہ معذور ہیں اور وہ اس فرضیت سے بری ہیں، اس کی مزید توضیح حدیث (۲۴۰۲) میں ملاحظہ کریں۔

۱۱۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ زَكَاةَ رَمَضَانَ إِنَّمَا تَجِبُ بِصَاعِ النَّبِيِّ ﷺ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ صدقہ فطر نبی کریم ﷺ کے صاع کے مطابق واجب ہے

لَا بِالصَّاعِ الَّذِيْ أُحْدِثَ بَعْدُ إِذِ الصَّاعُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ كَانَ صَاعَهُ .

بعد میں ایجاد ہونے والے صاع کے مطابق ادائیگی نہیں ہوگی۔ کیونکہ عہد نبوی ﷺ میں مدینہ منورہ میں آپ کا صاع ہی رائج تھا۔

۲٤۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزِ الْأَيْلِيُّ ، حَدَّثَنَا سَلَامَةُ ، قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ....

عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ : أَنَّهُمْ كَانُوْا يُخْرِجُوْنَ زَكَاةَ الْفِطْرِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُدِّ الَّذِيْ يَقْتَاتُ بِهِ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ، أَوِ الصَّاعِ الَّذِيْ يَقْتَاتُوْنَ بِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ كُلُّهُمْ .

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام عہد رسالت ﷺ میں اس مُد کے ساتھ صدقہ فطر ادا کرتے تھے جس کے ساتھ اہل مدینہ غذائی اجناس کا ماپ کرتے تھے۔ یا اس صاع کے ساتھ ادائیگی کرتے تھے جس کے ساتھ تمام اہل مدینہ غذائی اجناس کا لین دین کرتے تھے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ فطرانہ میں مدنی صاع معتبر ہے، عہد رسالت اور عہد صحابہ میں یہی صاع مستعمل تھا، لہٰذا صدقہ فطر کی پیمائش میں یہی صاع استعمال کیا جائے۔

۱۱۶..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ فَرْضَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلٰى مَنْ يَسْتَطِيْعُ أَدَاءَ هَا دُوْنَ مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ صدقہ فطر اس آدمی پر فرض ہے جو اسے ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ جو ادائیگی کی طاقت نہ رکھتا ہو اس پر واجب نہیں

۲٤۰۲۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :اس مسئلے کی دلیل حضرت

(۲٤۰۱) حسن لغیرہ: مستدرك حاكم: ۱/۴۱۲۔ سنن كبرى بيهقى: ٤/۱۷۰۔ معجم كبير طبرانى: ۲٤/۲۱۸، ۲۱۹.

(۲٤۰۲) صحيح بخارى، كتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، حديث: ۷۲۸۸۔ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب توقيره ﷺ وترك اكثار سؤاله، حديث: ۱۳۰/۱۳۳۷.

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ مِنْ شَيْءٍ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ.))

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت ہے: ''میں تمھیں جس چیز کا حکم دوں تو تم حسب طاقت اللہ سے ڈرو (اور اس پر عمل کرو)۔''

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث (۲۴۰۰) کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۱۱۷...... بَابُ إِيْجَابِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهَا سَاقِطَةٌ عَنْ مَنْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الصَّلَاةِ

چھوٹے بچے پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ جس پر نماز فرض نہیں اس پر صدقہ فطر بھی فرض نہیں

۲۴۰۳۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى، (ح) وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ، وَقَالَ نَصْرٌ صَدَقَةَ رَمَضَانَ. عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ صَاعَ شَعِيْرٍ. هٰذَا حَدِيْثُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: عَنْ نَافِعٍ وَحَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ نَحْوَ حَدِيْثِ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ وَزَادَ: وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر فرض کیا ہے جناب نصر کی روایت میں صدقہ رمضان کے الفاظ ہیں ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو ہر چھوٹے بچے، بڑے شخص، آزاد اور غلام پر فرض ہے۔ یہ روایت جناب نصر بن علی کی ہے لیکن انھوں نے اَخْبَرَنِی کی بجائے عَنْ کے ساتھ روایت کیا ہے اور جناب الصنعانی کی روایت میں: مرد اور عورت کے الفاظ کا اضافہ ہے۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ بچوں میں بھی صدقہ فطر واجب ہے، اگر والدین زندہ ہیں تو وہ بچوں کا فطرانہ ادا کریں گے اور اگر والدین فوت ہو چکے ہیں تو یتیم کے مال سے اس کا فطرانہ ادا کیا جائے گا اگر وہ مالدار ہو ورنہ اس کے سرپرست اس کی طرف سے اس کا فطرانہ ادا کریں گے۔

۱۱۸...... بَابُ تَوْقِيْتِ فَرْضِ زَكَاةِ الْفِطْرِ فِيْ مَبْلَغِهِ مِنَ الْكَيْلِ

صدقہ فطر کی مقدار کے پیمانے کے تعین کا بیان

۲۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَامَةُ، حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ، حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ مَوْلٰى

(۲۴۰۳) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۲۳۹۳.

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ : عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ ، وَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ جَعَلَ النَّاسُ عَدْلَ الشَّعِيْرِ وَ التَّمْرِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو صدقہ فطر ادا کرتے تھے۔اور حضرت عبداللہ فرماتے ہیں :لوگوں نے جَو اور کھجور (کے ایک صاع) کے برابر گندم کے دو مد (نصف صاع) قرار دے دیے۔"

۲۴۰۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ بِالصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ وَ الصَّاعِ مِنَ الشَّعِيْرِ قَالَ : وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ : جَعَلَ النَّاسُ عَدْلَ كَذَا بِمُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ .

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں : لوگوں نے کھجور اور جَو کے ایک صاع کو گندم کے دو مد (نصف صاع) کے برابر کر دیا۔

۱۱۹..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بِصَدَقَةِ نِصْفِ الصَّاعِ مِنْ حِنْطَةٍ أَحْدَثَهُ النَّاسُ بَعْدَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نصف صاع گندم صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم لوگوں نے نبی کریم ﷺ کے بعد ایجاد کیا ہے

۲۴۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الزَّرْدِ الْأَبَلِيُّ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ، أَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَمْ تَكُنِ الصَّدَقَةُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا التَّمْرُ وَ الزَّبِيْبُ وَ الشَّعِيْرُ ، وَ لَمْ تَكُنِ الْحِنْطَةُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں صدقہ فطر کھجور کشمش اور جَو سے ادا کیا جاتا تھا۔ گندم صدقے میں ادا نہیں کی جاتی تھی۔

(۲۴۰۴) تقدم تخريجه برقم: ۲۳۹۳.

(۲۴۰۵) تقدم تخريجه برقم: ۲۳۹۳.

(۲۴۰۶) تقدم تخريجه برقم: ۲۳۹۳.

۱۲۰..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّهُمْ أُمِرُوْا نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ قِيْمَةَ صَاعِ تَمْرٍ أَوْ شَعِيْرٍ ، وَ الْوَاجِبُ عَلٰى هٰذَا الْأَصْلِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِآصُعٍ مِنْ حِنْطَةٍ فِي بَعْضِ الْأَزْمَانِ وَ بَعْضِ الْبُلْدَانِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ لوگوں کو صدقہ فطر میں نصف صاع گندم ادا کرنے کا حکم اس وقت دیا گیا تھا جبکہ یہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو کی قیمت تھی۔ اگر قیمت ہی کو بنیاد بنایا جائے تو پھر بعض اوقات بعض شہروں میں گندم کے کئی صاع صدقہ فطر میں دینے پڑھیں گے (کیونکہ گندم کی قیمت کھجور سے کم ہوگی)

۲۴۰۷۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَيَّاضٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : لَمْ نَزَلْ نُخْرِجُ عَلٰى عَهْدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، وَ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ ، وَ صَاعاً مِنْ اِقِطٍ ، فَلَمْ تَزَلْ حَتّٰى كَانَ مُعَاوِيَةُ ، فَقَالَ : أَرٰى إِنَّ صَاعاً مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعَيْ تَمْرٍ فَأَخَذَ بِهِ النَّاسُ .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک صاع کھجور، ایک صاع جَو ایک صاع پنیر ہی ادا کرتے رہے۔ آپ کے بعد بھی یہی معمول رہا حتی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور حکومت آیا تو انہوں نے فرمایا: میری رائے میں شام کی گندم کا ایک صاع کھجور کے دو صاع کے برابر ہے تو لوگوں نے اسی رائے کے مطابق (نصف صاع گندم صدقہ فطر) ادا کرنا شروع کر دیا۔

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ فطرانہ میں مروجہ پیمانہ ہر جنس سے ایک صاع ادا کرنا ہے عہد رسالت میں ہر جنس سے فطرانہ کی ادائیگی صاع ہی کی صورت میں ہوئی تھی مختلف اجناس کی گرانی پیش نظر نہیں تھی، معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ذاتی رائے سے گندم کا نصف صاع فطرانہ مقرر کیا، پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا ان کے اس اجتہاد کی مخالفت کرنا اور احادیث نبویہ سے ہر جنس سے ایک صاع فطرانہ کی مد کی تعیین اس بات کی دلیل ہے کہ گندم اور دیگر اجناس میں سے ایک صاع ہی ادا کیا جائے، یہی موقف راجح اور قرین صواب ہے۔

۲۔ اجناس کی قیمتوں کا تعین مقصود ہو تو اس اجتہاد کے پیش نظر چونکہ مختلف اجناس کی قیمتیں مختلف ہیں اور کوئی ایک جنس فطرانہ میں معین نہیں لہٰذا اگر کھجور اور انگور کو معیار مقرر کیا جائے تو ان کی قیمتوں کے مقابلہ میں اب گندم کے کئی صاع فطرانہ بنتے ہیں اور اگر گندم اور جَو کو معیار مقرر کیا جائے، تو فطرانہ میں کھجور اور انگور کی مقدار صاع سے کہیں کم بنے گی،

(۲۴۰۷) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب صاع من زبیب، حدیث: ۱۵۰۸۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الفطر علی المسلمین، حدیث: ۹۸۵۔ سنن ابی داؤد: ۱۶۱۶۔ سنن ترمذی: ۶۷۳۔ سنن نسائی: ۲۵۱۹۔ سنن ابن ماجہ: ۱۸۲۹۔ مسند احمد: ۲۳/۳۔ سنن الدارمی: ۱۶۶۳۔

لہٰذا احادیث نبوی اور فطرانہ کی صحیح ادائیگی کے لیے ہر جنس سے صاع متعین کرنا ہی بہتر ہے۔

۱۲۱..... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ مَا أُحْدِثَ الْأَمْرُ بِنِصْفِ صَاعِ حِنْطَةٍ ، وَ ذِكْرِ أَوَّلِ مَنْ أَحْدَثَهُ

سب سے پہلے کب آدھا صاع گندم فطر دینے کا معاملہ شروع ہوا؟ اور اس کی ابتداء کرنے والے کا بیان

۲٤۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ ۔ هُوَ ابْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ ۔ عَنْ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ . أَنَّهُ قَالَ : كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَاعاً مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعاً مِنْ اِقِطٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ زَبِيْبٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِراً ۔ وَ هُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةٌ ۔ فَخَطَبَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ : زَكَاةَ الْفِطْرِ ، فَقَالَ ، إِنِّي لَأَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، فَكَانَ أَوَّلُ مَا ذَكَّرَ النَّاسَ بِالْمُدَّيْنِ حِيْنَئِذٍ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں صدقہ فطر ایک صاع طعام یا ایک صاع پنیر، یا ایک صاع کھجور یا یک صاع کشمش یا ایک صاع جو ادا کیا کرتے تھے۔ پھر ہم اسی طرح صدقہ فطر ادا کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے حج یا عمرے کے لیے ہمارے پاس تشریف لائے۔ وہ ان دنوں خلیفہ تھے۔ تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر لوگوں سے خطاب کیا۔ پھر صدقہ فطر کا تذکرہ کیا تو کہنے لگے: میرے خیال میں ملک شام کی گندم کے دو مد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ اس طرح وہ پہلے شخص تھے جس نے اس وقت لوگوں سے (گندم کے) دو مد (صدقہ فطر ادا کرنے) کا تذکرہ کیا۔“

فوائد:......سب سے پہلے فطرانہ کی قیمت کا تعین امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کیا اور یہ ان کی ذاتی رائے تھی۔

۱۲۲..... بَابُ إِخْرَاجِ التَّمْرِ وَ الشَّعِيْرِ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر میں کھجوریں اور جو دینے کا بیان

۲٤۰۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَ كَبِيْرٍ ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، فَعَدَلَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ صدقۂ فطر ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور ہر چھوٹے بڑے، آزاد غلام سب کی طرف سے ادا کیا جائے پھر

(۲٤۰۸) انظر الحديث السابق. (۲٤۰۹) تقدم تخريجه برقم: ۲۳۹۳.

النَّاسُ بَعْدُ بِمُدَّيْنِ مِنْ بُرٍّ .

لوگوں نے گیہوں کے دو مد (آدھا صاع) کو قیمت میں جو وغیرہ کے ایک صاع کے برابر تجویز کیا۔

۲۴۱۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْمَنْقَرِيُّ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ بَكْرٍ الْكُوْفِيِّ ـ وَ هُوَ ابْنُ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ ـ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ.........

ثَعْلَبَةَ بْنِ الصُّعَيْرِ ، عَنْ أَبِيْهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيْباً فَأَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ صَاعَ شَعِيْرٍ ، عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ أَوْ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ عَنِ الصَّغِيْرِ وَ الْكَبِيْرِ وَ الْحُرِّ وَ الْعَبْدِ .

حضرت ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے ہر چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام شخص کی طرف سے ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا۔

فوائد:...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ صدقہ فطر میں دیگر اجناس کی طرح کھجوروں اور جو کا فطرانہ دینا بھی جائز ومشروع ہے اور خوراک کی کسی ایک جنس کی ادائیگی سے صدقہ فطر ادا ہو جاتا ہے۔

۱۲۳...... بَابُ إِخْرَاجِ الزَّبِيْبِ وَ الْأَقِطِ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر میں کشمش اور پنیر دینے کا بیان

۲۴۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرِ الْأَنْطَاكِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَ الْعَبْدِ وَ الذَّكَرِ وَ الْأُنْثٰى وَ الصَّغِيْرِ وَ الْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ زَبِيْبٍ أَوْ صَاعاً مِنْ أَقِطٍ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان آزاد شخص، غلام، مرد اور عورت، چھوٹے اور بڑے پر ایک صاع۔ جو، یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع پنیر صدقہ فطر فرض کیا ہے۔

۲۴۱۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْحَنَفِيُّ ، حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ.........

(۲۴۱۰) سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب من روی نصف صاع من قمح، حدیث: ۱۶۲۰۔ مسند احمد: ۵/۴۳۲.

(۲۴۱۱) تقدم تخریجه برقم: ۲۳۹۳.

(۲۴۱۲) اسناده ضعیف: کثیر بن عبداللہ راوی سخت ضعیف ہے۔ سنن الدارقطنی: ۲/۱۴۳۔۱۴۴۔ مسند البزار کما فی المجمع: ۳/۸۰.

عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ جَدِّيْ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الزَّكَاةُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ صَاعَ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ زَبِيْبٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ إِقِطٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ))

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمانوں پر صدقہ فطر ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جو فرض ہیں۔''

٢٤١٣۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ عَيَّاضٍ ....

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ : أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ كَانَ يَأْمُرُهُمْ بِصَدَقَةِ رَمَضَانَ نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعَ تَمْرٍ ، فَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ : لَا نُعْطِيْ إِلَّا مَا كُنَّا نُعْطِيْ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ إِقِطٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ زَبِيْبٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم لوگوں کو دیتے تھے۔ تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تو وہی چیز اور اتنی ہی مقدار ادا کریں گے جتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں دیا کرتے تھے یعنی ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع جو۔

فوائد: ......صدقہ فطر میں منقہ اور پنیر ادا کرنا بھی مشروع و مسنون ہے اور ان میں سے کسی ایک جنس کی ادائیگی فطرانہ میں کافی ہے۔

١٢٦..... بَابُ إِخْرَاجِ السُّلْتِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِنْ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَ مَنْ دُوْنَهُ حَفِظَهُ أَوْ صَحَّ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ إِلَّا فَإِنَّ فِيْ خَبَرِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ كِفَايَةً إِنْ شَاءَ اللّٰهُ

حجازی جو صدقہ فطر میں دینے کا بیان بشرطیکہ امام ابن عیینہ اور ان کے نیچے کے راویوں نے اس روایت کو حفظ کیا ہو یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت صحیح ثابت ہو جائے وگرنہ موسیٰ بن عقبہ کی روایت ہی کافی ہو گی، ان شاء اللہ

٢٤١٤۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِيْ عَيَّاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ : أَخْرَجْنَا فِيْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم صدقہ فطر میں

(٢٤١٣) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب زكاة الفطر على المسلمين: ٩٨٥۔ وانظر ما تقدم: ٢٤٠٧.

(٢٤١٤) انظر الحديث السابق.

صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ زَبِيْبٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعاً مِنْ سَلْتٍ .

ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جَو یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع حجازی جَو ادا کرتے تھے۔"

٢٤١٥۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُؤَدِّيَ زَكَاةَ رَمَضَانَ صَاعاً مِنْ طَعَامٍ عَنِ الصَّغِيْرِ وَ الْكَبِيْرِ وَ الْحُرِّ وَ الْمَمْلُوْكِ مَنْ أَدّٰى سَلْتاً قُبِلَ مِنْهُ وَ أَحْسِبُهُ قَالَ : وَ مَنْ أَدّٰى دَقِيْقاً قُبِلَ مِنْهُ ، وَ مَنْ أَدّٰى سَوِيْقاً قُبِلَ مِنْهُ .

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم صدقہ رمضان میں ایک صاع کھانا دیں ہر چھوٹے بچے اور بڑے شخص، آزاد اور غلام کی طرف سے بھی۔ جس شخص نے حجازی جَو ادا کیے اس سے قبول کیے جائیں گے اور میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا: جس نے آٹا ادا کیا تو اس سے قبول کر لیا جائے گا اور جس نے ستو ادا کیے تو وہ بھی قبول کیے جائیں گے۔"

٢٤١٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ سَلْتٍ)) .

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ فطر ایک صاع جَو ہیں یا ایک صاع کھجوریں ہیں یا ایک صاع حجازی جَو ہیں۔"

فوائد:......سلت بغیر چھلکے کے جَو ہیں، فطرانہ میں چھلکے والے جَو اور بغیر چھلکے کے جَو دونوں قسم کی اجناس مشروع ہیں اور کسی ایک قسم کی ادائیگی فطرانہ کے لیے کافی ہے۔

١٢٥..... بَابُ إِخْرَاجِ جَمِيْعِ الْأَطْعِمَةِ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْهُلَيْجَ وَ الْفُلُوْسَ جَائِزٌ إِخْرَاجُهَا فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر میں ہر قسم کا اناج دینا درست ہے ان لوگوں کے قول کے خلاف دلیل کا بیان جو کہتے ہیں کہ صدقہ فطر میں نقدی رقم دینا جائز ہے

(٢٤١٥) شاذ: سنن نسائی، كتاب الزكاة، باب كليلة زكاة الفطر، حديث: ٢٥١١ بمعناه۔ وانظر رقم الحديث: ٢٤١٧.

(٢٤١٦) تقدم تخريجه برقم: ٢٣٩٣.

۲٤۱۷ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ ، عَنْ مُحَمَّدٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : صَدَقَةُ رَمَضَانَ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ ، مَنْ جَاءَ بِبُرٍّ قُبِلَ مِنْهُ ، وَمَنْ جَاءَ بِشَعِيْرٍ قُبِلَ مِنْهُ ، وَمَنْ جَاءَ بِتَمْرٍ قُبِلَ مِنْهُ ، وَمَنْ جَاءَ بِسُلْتٍ قُبِلَ مِنْهُ ، وَمَنْ جَاءَ بِزَبِيْبٍ قُبِلَ مِنْهُ ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ : وَمَنْ جَاءَ بِسَوِيْقٍ أَوْ دَقِيْقٍ قُبِلَ مِنْهُ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ صدقہ رمضان ایک صاع اناج ہے، جو شخص گندم ادا کرے گا۔ اس سے قبول کی جائے گی۔ جس نے جو ادا کیے، اس سے لے لیے جائیں گے، جس نے کھجوریں دیں اس سے قبول کی جائیں گی۔ اور جس نے حجازی جو ادا کیے اس سے قبول کر لیے جائیں گے، اور جس نے کشمش سے ادائیگی کی اس سے وصول کر لی جائے گی۔ میرے خیال میں انہوں نے یہ بھی فرمایا: اور جس شخص نے آٹا یا ستو ادا کیے تو اس سے لے لیے جائیں گے۔

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی گزشتہ روایت نمبر ۲۴۱۵۔ بھی اس مسئلے کے متعلق ہے۔

۲٤۱۸ـ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ الْفَرَّاءِ ، عَنْ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ ....

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، صَاعاً مِنْ طَعَامٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ زَبِيْبٍ ، أَوْ صَاعاً مِنْ اِقِطٍ ، وَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَدْمَةً وَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ : مَا أَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعاً مِنْ هٰذِهِ ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقہ فطر اناج کا ایک صاع، یا کھجوروں کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع ادا کیا کرتے تھے۔ ہم اسی معمول کے مطابق صدقہ فطر ادا کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے مدینہ منورہ تشریف لائے اور لوگوں سے خطاب کیا تو فرمایا: میرے خیال میں شام کی گندم کے دو مُد ان چیزوں کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ تو لوگوں نے اسی پر عمل شروع کر دیا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تو ہمیشہ اسی طرح صدقہ

(۲٤۱۷) اسناده حسن صحيح، سنن نسائي، كتاب الزكاة، باب كليلة زكاة الفطر، حديث : ۲۵۱۱.

(۲٤۱۸) سنن نسائي، كتاب الزكاة، باب الزبيب، حديث : ۲۵۱٤ـ سنن ابن ماجه: ۱۸۲۹ـ مسند احمد: ۹۸/۲ـ وانظر ما تقدم برقم: ۲٤۰۷.

قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: لَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَداً ، أَوْ مَا عِشْتُ .

فطر ادا کرتا رہوں گا جس طرح میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ادا کیا کرتا تھا۔ یا فرمایا: جب تک میں زندہ ہوں (اسی طرح عمل پیرا رہوں گا۔)

٢٤١٩۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ....

عَنْ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ ، قَالَ : قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَ ذَكَرُوْا عِنْدَهُ صَدَقَةَ رَمَضَانَ ، فَقَالَ : لَا أُخْرِجُ إِلَّا مَا كُنْتُ أُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ صَاعَ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعَ شَعِيْرٍ ، أَوْ صَاعَ أَقِطٍ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : لَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ ؟ فَقَالَ : لَا . تِلْكَ قِيْمَةُ مُعَاوِيَةَ ، لَا أَقْبَلُهَا وَ لَا أَعْمَلُ بِهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : ذِكْرُ الْحِنْطَةِ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ سَعِيْدٍ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ ، وَ لَا أَدْرِيْ مِمَّنِ الْوَهْمُ ، قَوْلُهُ وَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ : أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ إِلٰى اٰخِرِ الْخَبَرِ دَالٌّ عَلٰى أَنَّ ذِكْرَ الْحِنْطَةِ فِيْ أَوَّلِ الْقِصَّةِ خَطَأٌ أَوْ وَهْمٌ . إِذْ لَوْ كَانَ أَبُوْ سَعِيْدٍ قَدْ أَعْلَمَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُخْرِجُوْنَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعَ حِنْطَةٍ لِمَا كَانَ لِقَوْلِ الرَّجُلِ : أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ مَعْنًى .

جناب عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں صدقہ فطر کا تذکرہ کیا تو انھوں نے فرمایا: میں تو وہ چیز ہی صدقہ فطر دوں گا جو میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دیا کرتا تھا یعنی ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع گندم یا ایک صاع جَو یا ایک صاع پنیر۔ تو لوگوں میں سے ایک شخص نے انھیں کہا اگر گندم کے دو مُد (نصف صاع) ادا کیے جائیں تو؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، یہ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی (مقرر کی ہوئی) قیمت ہے میں اسے نہ قبول کرتا ہوں اور نہ ہی اس پر عمل کروں گا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں گندم کا ذکر محفوظ نہیں ہے۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ یہ کس راوی کا وہم ہے۔ (جس نے اس روایت میں اس کا اضافہ کردیا ہے) اس روایت میں موجود یہ الفاظ: تو ایک شخص نے حضرت ابوسعید سے کہا: اگر گندم کے دو مُد ادا کر دیے جائیں تو کیا حکم ہے؟ حدیث کے آخر تک کے یہ الفاظ اس بات کی دلیل ہیں کہ اس قصے کی ابتداء میں گندم کا ذکر خطا اور راوی کا وہم ہے کیونکہ اگر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے انھیں بتایا ہوتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک صاع گندم صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے، تو اس شخص کا یہ کہنا: ''یا گندم کا نصف صاع دے دیا جائے

(٢٤١٩) تقدم تخريجه برقم: ٢٤٠٧.

بے معنی ہو جاتا ہے۔“

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ خوراک کے طور پر مستعمل ہر قسم کی جنس سے فطرانہ ادا کرنا جائز و مباح ہے طعام کا لفظ اس بات کی دلیل ہے۔

۱۲۶..... بَابُ ذِكْرِ ثَنَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلٰى مُؤَدِّيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر ادا کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ تعریف کرتا ہے

۲۴۲۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمْرٍو مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمِ بْنِ وَهْبِ الْأَسْلَمِيُّ الْمَدِيْنِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، غَرِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ٥ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى﴾ فَقَالَ أُنْزِلَتْ فِيْ زَكَاةِ الْفِطْرِ.

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت مبارک کا معنی و تفسیر پوچھی گئی (قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى) (سورہ الاعلی: ۱۴۔ ۱۵) ”یقیناً فلاح پا گیا وہ شخص جو پاک ہوا۔ اور اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی۔“ تو آپ نے فرمایا: ”یہ صدقہ فطر (ادا کرنے والوں) کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔“

۱۲۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِأَدَاءِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلٰى صَلَاةِ الْعِيْدِ

نماز عید کے لیے لوگوں کے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کے حکم کا بیان

۲۴۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ..........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ، وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُؤَدِّيْ قَبْلَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ وَيَوْمَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے نماز کے لیے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ عید الفطر سے ایک دو دن پہلے ادا کر دیتے تھے۔“

(۲۴۲۰) اسنادہ ضعیف جدا۔ کثیر بن عبداللہ راوی ضعیف ہے۔ مجمع الزوائد: ۳/۸۰۔

(۲۴۲۱) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ قبل العید، حدیث: ۱۵۰۹۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الامر باخراج زکاۃ الفطر قبل العید، حدیث: ۹۸۶۔ مسند احمد: ۲/۱۵۷۔ صحیح ابن حبان: ۳۲۹۲۔

۱۲۸..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَدَائِهَا فِيْ يَوْمِ الْفِطْرِ لَا فِيْ غَيْرِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے صرف عید الفطر کے دن صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے

۲۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ رَوَّادٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر والے دن لوگوں کے نماز کے لیے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۲۹..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ الَّتِيْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَدَاءِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ إِلَيْهَا صَلَاةُ الْعِيْدِ لَا غَيْرُهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے جس نماز کے لیے جانے سے پہلے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے، وہ نماز عید ہے کوئی اور نماز مراد نہیں

۲۴۲۳۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ ، قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الْمُصَلّٰى .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔

فوائد :......۱۔ فطرانہ ادا کرنے کا آخری وقت نماز عید سے پہلے پہلے ہے۔ لہٰذا فطرانہ کی ادائیگی نماز عید ادا کرنے سے قبل ضروری ہے ورنہ وہ فطرانہ جو نماز عید کے بعد ادا کیا جائے، وہ ادا نہیں ہوگا۔

۲۔ عید الفطر سے ایک یا دو دن قبل فطرانہ ادا کرنا جائز ہے۔ یہ اس مقصد کے لیے ہے کہ فقراء و مساکین بھی فطرانہ سے ملنے والی رقم سے عید کے انتظامات کر سکیں۔

۱۳۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَأْخِيْرِ الْإِمَامِ قَسْمَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ يَوْمِ الْفِطْرِ إِذَا أُدِّيَتْ إِلَيْهِ

جب صدقہ فطر امام کے پاس جمع ہو جائے تو امام اس کی تقسیم کو عید الفطر کے دن سے مؤخر کر سکتا ہے

(۲۴۲۲) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد: ۱۶۱۰۔ سنن ترمذی: ۶۷۷۔ سنن نسائی: ۲۵۲۲۔ وانظر الحدیث السابق.

(۲۴۲۳) اسنادہ صحیح، انظر الحدیث السابق: ۲۴۲۱.

٢٤٢٤ـ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرِ الْبَصْرِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ ، ـ مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ الْجَامِعِ ـ حَدَّثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ: أَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَحْفَظَ زَكَاةَ رَمَضَانَ ، فَأَتَانِيْ اٰتٍ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ دَعْنِيْ: فَإِنِّيْ مُحْتَاجٌ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ اللَّيْلَةَ أَوْ قَالَ الْبَارِحَةَ ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْتَكَى حَاجَةً فَخَلَّيْتُهُ وَ زَعَمَ أَنَّهُ لَا يَعُوْدُ . فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ ، وَ سَيَعُوْدُ)) . قَالَ: فَرَصَدْتُهُ وَ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ: فَجَاءَ ، فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ . فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَى حَاجَةً فَخَلَّيْتُ عَنْهُ ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ اللَّيْلَةَ أَوِ الْبَارِحَةَ؟)) قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: شَكَى حَاجَةً فَخَلَّيْتُهُ وَ زَعَمَ أَنَّهُ لَا يَعُوْدُ . فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ رمضان کی حفاظت کرنے کا حکم دیا۔ تو آدھی رات کے وقت میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے اناج لینا شروع کر دیا۔ تو میں نے اسے پکڑ لیا اور میں نے کہا: میں تمھیں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا۔ تو اس نے عرض کی: مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں حاجت مند ہوں۔ تو میں نے (اس پر ترس کھا کر) چھوڑ دیا۔ (صبح ہوئی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد فرمایا: ''ابو ہریرہ! آج رات یا گزشتہ رات تمھارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے اپنی حاجت مندی کا ذکر کیا اور آئندہ چوری نہ کرنے کا وعدہ کیا تو میں نے اسے آزاد کر دیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: خبر دار! اس نے تمھارے ساتھ جھوٹ بولا ہے اور وہ دوبارہ آئے گا۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تو (اگلی رات) میں نے اس کی گھات میں بیٹھ گیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے مجھے یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا چنانچہ وہ آیا اور اس نے غلہ اٹھانا شروع کر دیا۔ (میں نے اسے گرفتار کیا) اور اسے کہا: میں تمھیں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کروں گا۔ تو اس نے پھر اپنی تنگ دستی اور حاجت مندی کا رونا رویا تو میں نے (ترس کھا کر) اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پوچھا: ''تمھارے رات کے قیدی کا کیا بنا؟'' میں نے کہا اللہ کے

(٢٤٢٤) صحیح بخاری، کتاب الوکالة، باب اذا وکل رجلا فترك الوکیل شیئا، حدیث: ٢٣١١ تعلیقاً۔ سنن کبریٰ نسائی: ١٠٧٢٩.

سَيَعُوْدُ)) . وَعَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَجَاءَ ، فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ : لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ : دَعْنِيْ حَتّٰى أُعَلِّمَكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِنَّ - قَالَ وَكَانُوْا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ - قَالَ : إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ . ﴿ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾ . فَإِنَّهُ لَنْ يَزَالَ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظاً . وَلَا يَقْرَبُكَ الشَّيْطَانُ حَتّٰى تُصْبِحَ ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ؟)) فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : ((صَدَقَكَ وَإِنَّهُ لَكَاذِبٌ ، تَدْرِيْ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ ، ذَاكَ الشَّيْطَانُ)) .

رسول! اس نے اپنے فقر وفاقہ کا ذکر کیا اور آئندہ چوری نہ کرنے کا وعدہ کیا تو میں نے اسے آزاد کر دیا۔ تو آپ نے فرمایا: ''خبر دار! اس نے تمھارے ساتھ جھوٹ بولا ہے اور وہ دوبارہ آئے گا۔'' رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ضرور آئے گا۔ لہٰذا وہ آیا اور اس نے اناج اٹھانا شروع کر دیا، اور میں نے اسے گرفتار کر لیا میں نے اسے کہا: اب تو میں ضرور تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ تو اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں تمھیں چند ایسے کلمات سکھا دیتا ہوں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ تمھیں بہت نفع دیں گے۔ اور صحابہ کرام تو خیر وبھلائی کے بڑے ہی حریص تھے۔ (لہٰذا سے چھوڑ دیا) تو اس نے کہا: جب تم اپنے بستر پر لیٹو تو آیۃ الکرسی ﴿ اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾ پڑھ لیا کرو تو اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ ساری رات تمھاری حفاظت کرتا رہے گا اور صبح تک شیطان تمھارے قریب نہیں آئے گا۔ تو میں نے اسے آزاد کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں کہا: ''اے ابو ہریرہ!'' ''تمھارے قیدی کا کیا بنا؟'' تو انھوں نے نبی کریم ﷺ کو سارا واقعہ بتایا۔ تو آپ نے فرمایا: ''اس نے تمھیں سچ بتایا ہے حالانکہ وہ خود جھوٹا ہے کیا تمھیں معلوم ہے کہ تم تین راتوں سے کس کے ساتھ ہم کلام رہے ہو؟ وہ شیطان تھا۔''

فوائد:......۱۔ فطرانہ کی رقم ایک جگہ جمع کرنا، پھر اسے فقراء مساکین میں تقسیم کرنا مسنون ومستحب فعل ہے۔

۲۔ فطرانہ قبل از نماز عید تقسیم کرنا لازم نہیں بلکہ بعد از نماز عید تقسیم کرنا جائز ومباح ہے۔ لہٰذا امام وحاکم فطرانہ جمع کرنے کے بعد نماز عید سے پہلے یا بعد میں جب مناسب سمجھے تقسیم کر سکتا ہے۔ لیکن عامۃ الناس کے لیے نماز عید سے قبل فطرانہ ادا کرنا لازم ہے۔

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ
نفلی صدقہ کے متعلق ابواب کا مجموعہ

۱۳۱..... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ
صدقے کی فضیلت

وَ قَبْضِ الرَّبِّ عَزَّ وَ جَلَّ إِيَّاهَا لِيُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا وَ الْبَيَانِ أَنَّهُ لَا يَقْبَلُ إِلَّا الطَّيِّبَ .

اور اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ صدقہ کو قبول فرما کر صدقہ کرنے والے کے لیے اس کی پرورش کرتے ہیں۔ اور اس کا بیان کہ اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ مال ہی سے صدقہ قبول فرماتے ہیں۔

٢٤٢٥ـ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ وَ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحُبَابِ ـ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ ـ وَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ . إِلَّا اللّٰهُ يَأْخُذُهَا بِيَمِيْنِهِ فَيُرَبِّيْهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ قَالَ فَصِيْلَهُ حَتّٰى تَبْلُغَ التَّمْرَةُ مِثْلَ أُحُدٍ)) . وَ قَالَ عُتْبَةُ : فَلُوَّهُ قَلُوْصَهُ . وَ لَمْ أَضْبَطْ عَنْ عُتْبَةَ : مِثْلَ أُحُدٍ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو بھی مسلمان آدمی اپنی حلال و پاکیزہ کمائی سے صدقہ کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ صرف حلال مال سے کیا ہوا صدقہ ہی قبول کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس صدقے کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر اس کی اسی طرح پرورش کرتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے یا فرمایا: گائے کے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک کھجور (کا صدقہ) بھی احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔“ جناب عتبہ کہتے ہیں: فَلُوَّهُ کا معنی ہے: بچھیرا ہے اور میں نے جناب عقبہ کی روایت میں احد کے برابر کے الفاظ ضبط نہیں کیے۔

(٢٤٢٥) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب الطيب، حديث : ١٠١٤ـ سنن ترمذی: ٦٦١ـ سنن كبرىٰ نسائی: ١١١٦٣ـ سنن ابن ماجه: ١٨٤٣ـ مسند احمد: ٥٢٨/٢ـ وفی صحيح البخاری، كتاب الزكاة، باب الصدقة من الكسب الطيب، حديث : ١٤١٠ـ من طريق أخر عن ابی هريرة رضی الله عنه.

۲۴۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رَافِعٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا تَصَدَّقَ مِنْ طَيِّبٍ تَقَبَّلَهَا اللّٰهُ مِنْهُ ، وَأَخَذَهَا بِيَمِيْنِهِ فَرَبَّاهَا كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ مُهْرَهُ أَوْ فَصِيْلَهُ ، إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَصَدَّقُ بِاللُّقْمَةِ فَتَرْبُوْ فِيْ يَدِ اللّٰهِ ۔ أَوْ فِيْ كَفِّ اللّٰهِ ۔ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ ، فَتَصَدَّقُوْا)) .

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بندہ اپنی حلال وپاکیزہ کمائی سے صدقہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے قبول کر لیتے ہیں اور اسے اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر اس طرح پرورش کرتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھیرے یا بچھڑے کی پرورش کرتا ہے۔ بے شک کوئی آدمی ایک لقمے کا صدقہ کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ یا فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ہتھیلی میں پرورش پاتا ہے حتی کہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے، لہٰذا تم صدقہ کرو۔''

۲۴۲۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، (ح) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، (ح) وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ ، (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ جَعْفَرٌ : قَالَ سَمِعْتُ..........

أَبَا هُرَيْرَةَ ، وَقَالَ الْقُطَعِيُّ وَعُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَحْوَ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ . زَادَ جَعْفَرٌ فِيْ حَدِيْثِهِ : وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ . ﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ﴾ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جناب عبدالرزاق کی حدیث کی طرح بیان کیا۔ جناب جعفر کی روایت میں اضافہ ہے: اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں بھی ہے: ﴿يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ﴾ ''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔'' (سورئہ بقرہ : ۲۷۶)

(۲۴۲٦) اسناده صحيح: سنن ترمذى، كتاب الزكاة، باب ما جاء فى فضل الصدقة، حديث: ٦٦٢ ـ مسند احمد: ـ مصنف عبدالرزاق: ٢٠٠٥٠.

(۲۴۲۷) اسناده صحيح، سنن ترمذى، كتاب الزكاة، باب ما جاء فى فضل الصدقة، حديث: ٦٦٢ ـ مسند احمد: ٤٧١/٢ وانظر الحديث السابق.

فوائد :......١۔ ان احادیث میں حلال مال سے خرچ کرنے اور صدقہ وزکاۃ دینے کی ترغیب ہے اور حرام مال سے خرچ کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ بارگاہِ ایزدی میں فقط حلال مال سے ادا کیا صدقہ وخیرات ہی شرفِ قبولیت پاتا ہے۔
٢۔ صدقہ وزکاۃ اور خیرات کرنے کی بہت فضیلت ہے اور اللہ کی راہ میں ادا شدہ صدقہ وخیرات کی بہت بڑھوتری ہوتی ہے۔

١٣٢..... بَابُ الْأَمْرِ بِاتِّقَاءِ النَّارِ ـ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا ـ بِالصَّدَقَةِ وَ إِنْ قَلَّتْ

صدقے کے ذریعے سے جہنم کی آگ سے بچنے کے حکم کا بیان اگر چہ صدقہ کم ہی ہو۔ ہم اللہ تعالیٰ سے جہنم کی آگ سے پناہ مانگتے ہیں

٢٤٢٨ـ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَا ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ خَيْثَمَةَ يُحَدِّثُ..........

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَ أَشَاحَ بِوَجْهِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ : اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)) .

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے جہنم کی آگ کا تذکرہ کیا تو اس سے اللہ کی پناہ مانگی اور (جہنم سے) نفرت کرتے ہوئے دو یا تین مرتبہ اپنا چہرہ مبارک پھیرا، پھر فرمایا: ”جہنم کی آگ سے بچو اگر چہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کر کے ہی بچو، اگر تمھارے پاس یہ بھی نہ ہو تو پاکیزہ کلمہ بول کر ہی آگ سے بچو۔“

٢٤٢٩ـ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، عَنْ أَبِيْ رَجَاءَ الْعَطَارِدِيِّ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ((اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ))
قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هُوَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ ، وَ أَنَا أَبْرَأُ مِنْ عُهْدَتِهِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ کر کے ہی بچو۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسماعیل سے مراد اسماعیل بن مسلم مکی ہے اور میں اس کی ذمہ داری سے بری ہوں۔

(٢٤٢٨) صحیح بخاری، كتاب الادب، باب طيب الكلام، حديث: ٦٠٢٣ـ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الحث على الصدقة ولو بشق تمرة، حديث: ١٠١٦ـ سنن نسائی: ٢٥٥٤ـ مسند احمد: ٢٥٦/٤ من طريق شعبة بهذا الاسناد۔ سنن ترمذی: ٢٤١٥ـ سنن ابن ماجه: ١٨٤٣ من طريق خيثمة عن ابی معقل عن عدی.

(٢٤٢٩) اسناده صحيح: معجم كبير طبرانی: ـ ومسند ابی يعلى ـ كما فی المجمع: ١٠٦،١٠٥/٣.

۲۴۳۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ الْكِنْدِيِّ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اِفْتَدُوْا مِنَ النَّارِ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ)) .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آگ سے نجات کے لیے صدقہ دو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔“

فوائد :......۱۔ ان احادیث میں صدقہ کی ترغیب کا بیان ہے اور صدقہ کی قلت صدقہ کی ادائیگی میں مانع نہ ہو نیز صدقہ کی قلیل مقدار بھی جہنم سے نجات کا سبب بن سکتی ہے۔

۲۔ اچھا کلمہ کہنا بھی جہنم سے نجات کا باعث ہے اور اس سے مقصود ایسا کلمہ ادا کرنا ہے جس سے کسی انسان کی طیبِ خاطر مقصود ہو بشرطیکہ وہ کلمہ مباح ہو۔ (شرح النووی: ۷/ ۱۰۱)

۱۳۳...... بَابُ إِظْلَالِ الصَّدَقَةِ صَاحِبَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى الْفَرَاغِ مِنَ الْحُكْمِ بَيْنَ الْعِبَادِ

قیامت کے دن لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک صدقہ ،صدقہ کرنے والے پر سایہ فگن رہے گا

۲۴۳۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، قَالَا ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ ، أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ ، يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((كُلُّ امْرِئٍ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتّٰى يُفْصَلَ بَيْنَ النَّاسِ))، أَوْ قَالَ ((حَتَّى يُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ)) . قَالَ يَزِيْدُ : فَكَانَ أَبُوْ الْخَيْرِ لَا يُخْطِئُهُ يَوْمٌ لَا يَتَصَدَّقُ مِنْهُ بِشَيْءٍ وَ لَوْ كَعْكَةً وَ لَوْ بَصَلَةً .

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”ہر شخص اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا حتی کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔ یا فرمایا: لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے۔“ جناب یزید بیان کرتے ہیں: اس لیے جناب ابوالخیر ہر روز کچھ نہ کچھ صدقہ ضرور کرتے تھے اگرچہ ایک کیک یا پیاز ہی ہوتا تو وہی صدقہ کر دیتے۔

۲۴۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

(۲۴۳۰) اسنادہ حسن: معجم اوسط طبرانی۔ ومسند البزار۔ کما فی المجمع: ۳/۱۰۶.

(۲۴۳۱) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۴/۱۴۷۔ صحیح ابن حبان: ۳۲۹۹۔ الصحیحۃ: ۲۴۸۴.

إِسْحٰقَ ، حَدَّثَنِي ....

يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ : كَانَ أَوَّلُ أَهْلِ مِصْرٍ يَرُوْحُ إِلَى الْمَسْجِدِ ، وَمَا رَأَيْتُهُ دَاخِلًا الْمَسْجِدَ قَطُّ إِلَّا وَفِي كُمِّهِ صَدَقَةٌ ، إِمَّا فُلُوْسٌ ، وَإِمَّا خُبْزٌ ، وَإِمَّا قَمْحٌ حَتّٰى رُبَّمَا رَأَيْتُ الْبَصَلَ يَحْمِلُهُ ، قَالَ ، فَأَقُوْلُ : يَا أَبَا الْخَيْرِ إِنَّ هٰذَا يُنْتِنُ ثِيَابَكَ . قَالَ ، فَيَقُوْلُ : يَا ابْنَ حَبِيْبٍ أَمَا إِنِّي لَمْ أَجِدْ فِي الْبَيْتِ شَيْئًا أَتَصَدَّقُ بِهِ غَيْرَهُ ، إِنَّهُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((ظِلُّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ)) .

جناب یزید بن ابی حبیب، مرثد بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اہل مصر میں سے سب سے پہلے مسجد میں جاتے ہیں۔ اور میں نے جب بھی انھیں مسجد میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو ان کی آستین میں صدقہ کرنے کے لیے نقد رقم یا روٹی یا گندم ضرور ہوتی حتی کہ بعض اوقات میں نے دیکھا کہ وہ صدقے کے لیے پیاز ہی لے آتے تو میں کہتا: اے ابوالخیر! پیاز تمھارے کپڑے بدبودار کر دیتا ہے۔ تو وہ جواب دیتے: اے ابن حبیب! میرے گھر میں صدقہ دینے کے لیے اس کے سوا کوئی چیز موجود ہی نہ تھی (اس لیے یہی لے آیا ہوں) جبکہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی نے مجھے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''قیامت کے دن مومن کا سایہ اس کا کیا ہوا صدقہ ہوگا۔''

فوائد :......ان احادیث میں صدقہ کی فضیلت وترغیب کا بیان ہے کہ حتی الوسع صدقہ وخیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے ایک تو دنیا میں فی سبیل اللہ خرچ کیا ہوا مال دنیا ہی میں بڑھا دیا جاتا ہے پھر روز قیامت سائبان کی شکل میں یہ صاحب صدقہ پر سایہ فگن ہوگا اور روز قیامت کی جھلسا دینے والی تپش سے اسے محفوظ بھی رکھے گا۔

۱۳۴...... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْأَعْمَالِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنِّي لَا أَعْرِفُ أَبَا فَرْوَةَ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ

صدقے کی دیگر اعمال پر فضیلت کا بیان

بشرطیکہ حدیث صحیح ہو کیونکہ مجھے ابوفروہ کے بارے میں جرح وتعدیل کا علم نہیں

۲۴۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ قَالَ ، سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ..........

(۲۴۳۲) اسناده حسن صحيح: انظر الحديث السابق.

(۲۴۳۳) اسناده ضعيف موقوف: ابوفروة راوی مجہول ہے۔ مستدرك حاكم: ۱/۴۱۶.

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ ذُكِرَ لِيْ ، قَالَ يَقُوْلُ : إِنَّ الْأَعْمَالَ تَتَبَاهٰى ، فَتَقُوْلُ الصَّدَقَةُ : أَنَا أَفْضَلُكُمْ .

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اعمال باہم فخر کا اظہار کرتے ہیں تو صدقہ کہتا ہے : میں تم سب سے افضل ہوں۔

۱۳۵..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّدَقَةَ بِالْمَمْلُوْكِ أَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الْمُتَصَدِّقِ إِيَّاهُ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ غلام کو آزاد کرنے کی بجائے اس کا صدقہ کرنا افضل ہے۔ بشرطیکہ روایت صحیح ہو

۲۴۳۴۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ ، حَدَّثَنَا أَسَدٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ۔ هُوَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَادِماً فَأَعْطَاهَا ، فَأَعْتَقَهَا ، فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ)) . مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ هٰذَا هُوَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ .

جناب عبید اللہ بن عبداللہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خادم مانگا تو آپ نے انھیں عطا کر دیا۔ تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اسے آزاد کر دیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم یہ غلام اپنے ننھیال کو دے دیتی تو یہ تمھارے لیے زیادہ اجر وثواب کا باعث ہوتا۔'' جناب محمد بن حازم سے مراد ابو معاویہ الضریر ہے۔

فوائد :.....اس حدیث میں صلہ رحمی کی اور اقارب پر احسان کی فضیلت کا بیان ہے، نیز عزیز و اقارب پر صدقہ کرنا گردن آزاد کرنے سے افضل ہے۔(شرح النووی : ۷/ ۸٦)

۱۳٦..... بَابُ فَضْلِ الْمُتَصَدِّقِ عَلَى الْمُتَصَدَّقِ عَلَيْهِ

صدقہ دینے والے کی صدقہ لینے والے پر فضیلت کا بیان

۲۴۳۵۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، أَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْهُجَرِيِّ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْهُجَرِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ ....

(۲۴۳۴) صحیح: سنن کبریٰ نسائی : تحفة: ۱۸۰۷٤ من طریق اسد بهذا الاسناد۔ صحیح بخاری، کتاب الهبة، باب هبة المرأة لغیر زوجها، حدیث: ۲۵۹۲۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة والصدقة علی الاقربین، حدیث: ۹۹۹۔ مسند احمد: ٦/ ۳۳۲۔ من طریق کریب عن میمونة رضی الله عنها۔ سنن ابی داؤد: ۱٦۹۰۔

(۲۴۳۵) اسناده ضعیف: ابراہیم الہجری راوی ضعیف ہے۔مسند احمد: ۱/ ٤٤٦۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : ((اَلْأَيْدِيْ ثَلَاثَةٌ ، يَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا ، وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِيْ تَلِيْهَا ، وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَاسْتَعِفْ عَنِ السُّؤَالِ مَا اسْتَطَعْتَ)) . قَالَ يُوْسُفُ : عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ . وَ قَالَ : الَّتِيْ تَلِيْهَا ، وَ قَالَ : فَاسْتَعِفُّوْا عَنِ السُّؤَالِ مَا اسْتَطَعْتُمْ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”ہاتھ تین قسم کے ہیں: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بلند وبرتر ہے ۔ اس کے بعد صدقہ دینے والے کا ہاتھ ہے۔اورسوال کرنے والے کا ہاتھ قیامت تک نیچے ہے لہٰذا تم حسب طاقت سوال کرنے سے بچو۔“ جناب ابوالاحوص کی روایت میں ہے: جو اس کے بعد ہے اور کہا: لہٰذا تم مانگنے سے حتی الوسع بچو۔ یہ جناب بندار کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

٢٤٣٦ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا أَبْقَتْ غِنَاءً ، وَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى ، وَ ابْدَأْ مَنْ تَعُوْلُ . تَقُوْلُ امْرَأَتُكَ : أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ طَلِّقْنِي ، وَ يَقُوْلُ مَمْلُوْكُكَ : أَنْفِقْ عَلَيَّ أَوْ بِعْنِيْ ، وَ يَقُوْلُ وَلَدُكَ : إِلَى مَنْ تَكِلُنَا)) .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جس سے خوشحالی اور مالداری باقی رہے اور اوپر والا ہاتھ (صدقہ کرنے والا) نیچے والے ہاتھ (صدقہ لینے والے) سے بہتر ہے اور صدقہ دینا ان لوگوں سے شروع کر جن کا خرچہ تیرے ذمے ہے۔ تمھاری بیوی کہتی ہے: مجھ پر خرچ کرو یا مجھے طلاق دے دو۔ تمھارا غلام بھی کہتا ہے: مجھ پر خرچ کرو یا مجھے بیچ دو اور تمھارا بیٹا کہتا ہے : مجھے کس کے سپرد کرتے ہو؟“

فوائد :......ان احادیث میں صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان ہے، نیز صدقہ کرنے والا صدقہ لینے والے سے افضل ہے اور حتی الامکان صدقہ لینے سے گریز ہی کرنا بہتر ہے۔

۲۔ صدقہ اتنی مقدار میں کرنا چاہیے کہ انسان مفلس وکنگال نہ ہو جائے، یہ عمل افضل ہے۔ لوگوں کا تمام جائیداد وقف یا صدقہ کرنا اور خود بھکاری بننا مستحسن فعل نہیں۔

(٢٤٣٦) صحیح بخاری، کتاب النفقات، باب وجوب النفقة علی الاهل والعیال، حدیث : ٥٣٥٥۔ سنن کبریٰ نسائی : ٩١٦٥۔ مسند احمد: ٢/٢٥٢۔ صحیح ابن حبان : ٣٣٦٣.

۱۳۷..... بَابُ ذِكْرِ نَمَاءِ الْمَالِ بِالصَّدَقَةِ مِنْهُ، وَ إِعْطَاءِ الرَّبِّ عَزَّ وَ جَلَّ الْمُتَصَدِّقَ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: ﴿وَ مَآ أَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾

صدقہ کرنے سے مال کے بڑھنے اور اللہ تعالیٰ کا مزید عطا کرنے کا بیان۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ مَآ أَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ (سورۂ سبا : ۳۹) ''اور تم جو چیز بھی خرچ کرو گے وہ تمھیں اس کا عوض دے گا۔''

۲۴۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَثَلُ الْمُنْفِقِ وَ الْبَخِيلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثُدْيَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ الْمُتَصَدِّقُ وَ الْمُنْفِقُ أَنْ يُنْفِقَ أَسْبَغَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ أَوْ وَفَرَتْ حَتَّى تَقَعَ عَلَى بَنَانِهِ وَ تَعْفُو أَثَرَهُ، وَ إِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ وَ أَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى أَخَذَتْ بِتَرْقُوَتِهِ أَوْ بِعُنُقِهِ)). فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَقُولُ بِيَدِهِ: وَ هُوَ يُوَسِّعُهَا وَ لَا تَتَّسِعُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ کرنے والے اور بخیل شخص کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جنھوں نے لوہے کی دو زرہیں پہن رکھی ہوں جو اُن کے سینے سے حلق تک ہوں۔ پھر جب صدقہ کرنے والا اور اللہ کی راہ میں دینے والا خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ خوب کشادہ اور وسیع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ اس کی انگلیاں بھی اس میں چھپ جاتی ہیں اور وہ قدموں کے نشان مٹا دیتی ہے (یعنی پاؤں کے نیچے تک پھیل جاتی ہے) اور جب بخیل شخص صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ سکڑ جاتی ہے حتیٰ کہ ہر حلقہ اپنی جگہ خوب جم جاتا ہے اور اس کی گردن یا گلے کے ساتھ چمٹ جاتی ہے۔'' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (سمجھانے کے لیے) اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہیں کہ وہ بخیل زرہ کو وسیع کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر وہ وسیع نہیں ہوتی۔

فوائد:......اس حدیث میں غنی اور بخیل کی مثال بیان ہوئی ہے کہ غنی شخص کو مزید مال خرچ کرنے کی توفیق بھی ملتی ہے اور اس کے مال میں نمو اور بڑھوتری کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ جب کہ بخیل شخص مال میں بخل کی وجہ سے

(۲۴۳۷) صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب مثل البخیل والمتصدق، حدیث: ۱۴۴۳۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب مثل البخیل والمتصدق، حدیث: ۱۰۲۱۔ سنن نسائی: ۲۵۴۸۔ مسند احمد: ۲/۲۴۵۔ مسند الحمیدی: ۱۰۶۴۔

راہِ خدا میں خرچ کی توفیق سے بھی محروم رہتا ہے اور مال میں قلت بھی واقع ہوتی ہے، للہذا خود کو خرچ کرنے اور صدقہ وخیرات کرنے کا عادی بنائیں، انسان کے لیے یہ وصف انتہائی نفع خیز ہے۔

٢٤٣٨ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا الْعَلاءُ ، عَنْ أَبِيهِ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ ، وَ مَا زَادَ اللّٰهُ عَبْداً يَعْفُوْ إِلَّا عِزًّا ، وَ مَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ .)) حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، وَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْعَلاءِ . وَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَ : سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا : وَ لَا عَفَا رَجُلٌ عَنْ مَظْلِمَةٍ إِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے بندے کی عزت میں اضافہ ہی فرماتے ہیں۔اور جو شخص اللہ کے لیے عاجزی وانکساری اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے بلند مقام ومرتبہ عطا کردیتے ہیں۔'' جناب بندار اور ابوموسیٰ کو روایت میں ہے: اور جو شخص کوئی ظلم معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسکی عزت میں اضافہ کردیتے ہیں۔

فوائد:......صدقہ وخیرات سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی۔علماء نے اس کی دو توجیہات بیان کی ہیں۔

(۱) صدقہ شدہ مال میں برکت واقع ہوتی ہے۔اس سے آفات دور ہو جاتی ہیں اور مخفی برکت سے اس مال میں واقع ہونے والی کمی کا مداوا ہو جاتا ہے۔

(۲) صدقہ کرنے سے اگرچہ بظاہر مال میں نقص واقع ہوتا ہے،لیکن آخرت میں حاصل ہونے والے ثواب سے یہ کمی دور ہو جائے گی اور آخرت میں کئی گناہ ثواب بڑھا کر دیا جائے گا۔(شرح النووی: ۸/ ۳۹۹)

١٣٨..... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى يَفْضُلُ عَمَّنْ يَعُوْلُ الْمُتَصَدِّقُ

اہل وعیال پر خرچ کرنے کے بعد بچ جانے والے مال کا صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان

٢٤٣٩ـ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُوْنُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، حَدَّثَنِي

(٢٤٣٨) صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب استحباب العفو والتواضع، حديث : ٢٥٨٨ـ سنن ترمذى: ٢٠٢٩ـ مسند احمد: ٢/٢٣٥ـ سنن الدارمى: ١٦٧٦ـ صحيح ابن حبان: ٣٢٣٧.

سَعِيْدُ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى ، وَ ابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ)).

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہترین صدقہ وہ ہے جو مالداری کی حالت میں کیا جائے۔ اور اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے سے (صدقہ کرنا) شروع کرو۔“

٢٤٤٠۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، حَدَّثَنِي أَبُوْ الزَّعْرَاءِ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ....

عَنْ أَبِيهِ مَالِكِ بْنِ نُضَالَةَ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اَلْأَيْدِيْ ثَلَاثَةٌ ، فَيَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا ، وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِيْ تَلِيْهَا ، وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلٰى ، فَأَعْطِ الْفَضْلَ وَلَا تَعْجَزْ عَنْ نَفْسِكَ .))

حضرت مالک بن نضالہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاتھ تین قسم کے ہیں: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ نہایت بلند وبالا ہے۔ اس کے نیچے صدقہ کرنے والے کا ہاتھ ہے اور مانگنے والے کا ہاتھ سب سے نیچے ہے۔ لہٰذا جو مال (اہل وعیال پر خرچ کرنے کے بعد) بچ جائے وہ صدقہ کردو اور اپنے نفس کے پیچھے نہ لگو (جب وہ تمھیں صدقہ کرنے سے روکے۔)“

فوائد :......صدقہ کی بہترین اور افضل صورت یہ ہے کہ صدقہ کرنے والا اپنی ضروریات واخراجات سے اضافی مال صدقہ کرے اور تمام یا ضروریات کا اکثر مال صدقہ کرنے سے خود محتاج ومفلس ہونا پسندیدہ عمل نہیں۔

١٣٩..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَدَقَةِ الْمَرْءِ بِمَالِهِ كُلِّهِ

آدمی کا اپنا سارا مال صدقہ کر دینا منع ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ : عَنْ ظَهْرِ غِنًى عَمَّا يُغْنِيْهِ وَ مَنْ يَعُوْلُ لَا عَنْ كَثْرَةِ الرَّجُلِ .

(٢٤٣٩) صحيح بخارى، كتاب الزكاة، باب لا صدقة الا عن ظهر غنى، حديث: ١٤٢٦ ـ سنن نسائى: ٢٥٤٥ ـ مسند احمد: ٤٠٢/٢ وانظر الحديث المتقدم برقم: ٢٤٣٦.

(٢٤٤٠) اسناده صحيح: سنن ابى داؤد، كتاب الزكاة، باب فى الاستعفاف، حديث: ١٦٤٩ ـ مسند احمد: ٤٧٣/٣ ـ صحيح ابن حبان: ٣٢٥١.

اوراس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ''بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی کے پاس دولت باقی رہے'' سے آپ کی مراد یہ ہے کہ صدقہ دینے کے بعد اس کے پاس ذاتی ضروریات اور اہل وعیال کے نفقے کے لیے مال موجود ہو۔ یہ مراد نہیں کہ اس کے پاس کثیر مال باقی ہو۔

٢٤٤١ ـ حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ ابْنَ إِسْحٰقَ يَذْكُرُ ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ـ يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِبَيْضَةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَصَابَهَا مِنْ بَعْضِ الْمَعَادِنِ ، وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ : مِثْلَ الْبَيْضَةِ مِنَ الذَّهَبِ ، قَدْ أَصَابَهَا مِنْ بَعْضِ الْمَعَادِنِ ، وَقَالَا ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، خُذْ هٰذِهِ مِنِّي صَدَقَةً ، فَوَاللهِ مَا أَصْبَحْتُ أَمْلِكُ غَيْرَهَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ شِقِّهِ الْأَيْسَرِ ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ الرَّابِعَةَ ، فَقَالَ : ((هَاتِهَا مُغْضِباً)) فَحَذَفَهُ بِهَا حَذْفَةً لَوْ أَصَابَهُ لَشَجَّهُ أَوْ عَقَرَهُ ، ثُمَّ قَالَ : ((يَأْتِي أَحَدُكُمْ بِمَالِهِ كُلِّهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ ، وَيَتَكَفَّفُ النَّاسَ ، إِنَّمَا الصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى)) . هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ رَافِعٍ . زَادَ الدَّوْرَقِيُّ : خُذْ عَنَّا مَالَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سونے کا ایک انڈا لے کر حاضر ہوا جو اسے کسی کان سے ملا تھا۔ جناب الدورقی کی روایت میں ہے: انڈے کے برابر سونے کا ایک ٹکڑا لے کر حاضر ہوا جو اسے کسی کان سے ملا تھا۔ تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ: آپ مجھ سے یہ سونا صدقے کے لیے قبول فرمالیں، اللہ کی قسم! میں اس کے علاوہ کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ تو نبی علیہ السلام نے اس سے اعراض کرلیا پھر وہ آپ کی دائیں جانب سے آیا اور پہلے کی طرح بات کی۔ تو آپ نے پھر اس سے منہ موڑلیا۔ پھر وہ آپ کی بائیں طرف سے آیا اور پہلے جیسی گزارش کی تو آپ نے پھر اس سے منہ موڑلیا پھر چوتھی بار اس کے عرض کرنے پر آپ نے فرمایا: ''لاؤ۔'' آپ نے اسے پکڑ کر زور سے پھینک دیا اگر وہ اس کے سر پر لگتا تو اس کا سر پھٹ جاتا، اور ٹانگ پر لگتا تو وہ زخمی ہوجاتی، پھر فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنا سارا مال لے کر صدقہ کرنے آجاتا ہے، پھر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرتا ہے بے شک صدقہ تو وہ ہے جو مالداری باقی رکھے۔'' یہ روایت جناب ابن رافع کی

(٢٤٤١) اسناده ضعيف: محمد بن اسحاق مدلس راوی کے سماع کی تصریح نہیں۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب الرجل یخرج من ماله، حدیث: ١٦٧٣،٧٤ ـ سنن الدارمی: ١٦٥٩ ـ مسند عبد بن حمید: ١١٢٠ ـ صحیح ابن حبان: ٣٣٦١.

ہے۔ جناب الدورقی کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اپنا مال واپس لے لو، ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔

٢٤٤٢۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ وَهْبٍ حَدَّثَهُمْ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ....

كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَنْخَلِعُ مِنْ مَالِيْ ، صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) . وَأَخْبَرَنَا يُوْنُسُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ بِهٰذَا مِثْلَهُ .

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کی طرف صدقہ ہے، میں اس سے دستبردار ہوتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا: ”اپنا کچھ مال رکھ لو تو وہ تمھارے لیے بہتر ہے۔“

فوائد:......ا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہنچنے والی نعمت پر شکرانے کے طور پر صدقہ کرنا مستحب فعل ہے۔

۲۔ تمام مال صدقہ کرنا اور خود محتاج فقیر ہو جانا مکروہ فعل ہے۔ بلکہ اپنی ضروریات کے لیے مال محفوظ رکھنا اور ضروریات و اخراجات سے زائد مال خرچ کرنا افضل ہے۔

۱۴۰..... بَابُ صَدَقَةِ الْمُقِلِّ إِذَا أَبْقَى لِنَفْسِهِ قَدْرَ حَاجَتِهِ

کم مال والا شخص اپنی ضروریات کے لیے رکھ کر باقی صدقہ کر دے تو اس کی فضیلت کا بیان

٢٤٤٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا ـ صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى ، حَدَّثَنَا ـ ابْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ زَيْدِبْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفٍ)) . قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَسْبِقُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک درھم ایک لاکھ درہم پر سبقت لے گیا۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک درہم ایک

(٢٤٤٢) سنن ابی داؤد، کتاب الایمان والنذور، باب من نذر ان یتصدق بماله، حدیث: ٣٣١٧۔ سنن نسائی: ٣٨٥٥ هكذا مختصراً۔ صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث کعب بن مالك، حدیث: ٤٤١٨ وصحیح مسلم، کتاب التوبة، باب حدیث توبة کعب بن مالك، حدیث: ٢٧٦٩ مطولاً۔

(٢٤٤٣) اسناده حسن: سنن نسائی، کتاب الزکاة، باب جهد المقل، حدیث: ٢٥٢٩۔ صحیح ابن حبان: ٣٣٣٦۔

دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفٍ ؟ قَالَ : ((رَجُلٌ كَانَ لَهُ دِرْهَمَانِ فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ ، وَ اٰخَرُ لَهُ مَالٌ كَثِيْرٌ فَأَخَذَ مِنْ عَرَضِهَا مِائَةَ أَلْفٍ)).

لاکھ درہم پر کیسے سبقت لے گیا؟ آپ نے فرمایا: ''ایک شخص کے پاس صرف دو درہم تھے تو اس نے ایک درہم صدقہ کر دیا۔ جبکہ دوسرے شخص کے پاس کثیر مال و دولت تھا تو س نے اس میں سے ایک لاکھ درہم صدقہ کیا۔''

۱۴۱..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَضَّلَ صَدَقَةَ الْمُقِلِّ إِذَا كَانَ فَضْلًا عَمَّنْ يَعُوْلُ ، لَا إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى الْأَبَاعِدِ وَ تَرَكَ مَنْ يَعُوْلُ جِيَاعاً عُرَاةً .إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِبَدْءِ مَنْ يَعُوْلُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے کم مال والے شخص کے صدقے کو اس وقت افضل قرار دیا ہے جبکہ وہ مال اس کے اہل وعیال کی ضروریات سے زائد ہو۔ اس وقت افضل نہیں جب وہ دور کے لوگوں پر صدقہ کرے اور اس کے اپنے اہل وعیال بھوکے ننگے ہوں۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے کا حکم دیا ہے

۲۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنِ اللَّيْثِ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ الْيَدِ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((جُهْدُ الْمُقِلِّ وَ ابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کم مالدار شخص کا تکلیف کے ساتھ صدقہ کرنا افضل ہے۔ اور سب سے پہلے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو۔''

فوائد :......کم آمدن اور قلیل المال شخص کا صدقہ کرنا افضل و پسندیدہ عمل ہے۔ بشرطیکہ اس کی گزران متاثر نہ ہو۔ پھر اضافی مال صدقہ کرنے کی ابتدا اپنے زیر کفالت لوگوں سے کی جائے اور اگر ان پر خرچ کرنے سے مال بچے تو دیگر عزیز و اقارب پر مال خرچ کیا جائے۔

۲۴۴۵۔ وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، أَنْبَأَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

(۲۴۴۴) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب الرخصة فی ذلك، حدیث: ۱۶۷۷۔ الصحیحة: ۵۶۶۔ مسند احمد: ۳۵۸/۲۔ صحیح ابن حبان: ۳۳۳۵۔

(۲۴۴۵) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الابتداء فی النفقة بالنفس، حدیث: ۹۹۷۔ سنن ابی داؤد، کتاب العتق، باب فی بیع المدبر، حدیث: ۳۹۵۷۔ سنن نسائی: ۴۶۵۷۔ مسند احمد: ۳۰۵/۳۔

عَنْ جَابِرٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيْراً فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلَى عِيَالِهِ ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلَى قَرَابَتِهِ أَوْ ذِي رَحِمِهِ ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهُنَا وَ هٰهُنَا)) .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص محتاج ہو تو وہ سب سے پہلے اپنی جان پر خرچ کرے۔ اگر مال بچ جائے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے ،اگر مزید مال بچ جائے تو اپنے قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرے، اگر پھر بھی مال زائد موجود ہو تو پھر ادھر اُدھر ضرورت مندوں پر خرچ کردے۔“

فوائد :......اس حدیث میں صدقہ وخیرات کے آداب بیان ہوئے ہیں کہ اپنے مال کا سب سے زیادہ مستحق انسان خود ہے، پھر کچھ مال بچے تو اپنے اہل وعیال پر خرچ کرے، پھر اضافی مال عزیز واقارب پر اور اس کے بعد بھی گنجائش ہو تو دیگر فقراء ومساکین پر خرچ کیا جائے۔ صدقہ وخیرات میں یہ ترتیب ملحوظ رکھنا مستحب ہے۔

۱۴۲..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ مَسْأَلَةِ الْغَنِيِّ مِنَ الصَّدَقَةِ

مالدار شخص کے صدقہ مانگنے پر سختی کا بیان

۲۴۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ ، قَالَا حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ ، حَدَّثَنَا..........

حَبَشِيُّ بْنُ جُنَادَةَ السَّلُوْلِيُّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ سَأَلَ وَ لَهُ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمْرَ)) . وَ قَالَ زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ : ((مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمْرَ)) .

حضرت حبشی بن جنادہ سلولی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے بقدر کفایت مال کے ہوتے ہوئے مانگا تو بے شک وہ آگ کے انگارے کھاتا ہے۔“ جناب زید بن اخزم کی روایت میں ہے: ”جس شخص نے بغیر محتاجی کے مانگا تو بلاشبہ وہ جہنم کے انگارے کھاتا ہے۔“

فوائد:......۱۔غنی شخص کو صدقہ وغیرہ سے محروم کرنا جائز ہے۔

۲۔غنی شخص کا صدقہ وخیرات لینے کی اپیل کرنا حرام فعل ہے اور اس پاداش میں اسے روز قیامت رسوائی اور ہزیمت اٹھانا پڑے گی اور جہنم کا عذاب جھیلنا پڑے گا۔

۱۴۳..... بَابُ ذِكْرِ الْغَنِيِّ تَكُوْنُ الْمَسْأَلَةُ مَعَهُ إِلْحَافاً

مالدار شخص کا مانگنا گویا کہ چمٹ اور لپٹ کر مانگنا ہے

۲۴۴۷۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبَانَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ ،

(۲۴۴۶) اسناده صحيح: مسند احمد: ۱۶۵/۴۔ شرح معانی الآثار طحاوی: ۳۰۶/۱۔ شعب الایمان للبیهقی: ۳۵۱۷.

عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ....
أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ سَأَلَ وَ لَهُ قِيْمَةُ أَوْقِيَّةٍ فَهُوَ مُلْحِفٌ)) .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس ایک اوقیہ چاندی کی قیمت (چالیس درھم) موجود ہو اور وہ سوال کرے تو وہ چمٹ اور لپٹ کر مانگنے والا شمار ہوگا۔“

۱۴۴..... بَابُ تَشْبِيْهِ الْمُلْحِفِ بِمَنْ سَفَّ الْمَسْأَلَةَ

چمٹ کر مانگنے والے کو مٹی پھانکنے والے کے ساتھ تشبیہ دینے کا بیان

۲۴۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُوْرٍ ....
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ سَأَلَ وَ لَهُ أَرْبَعُوْنَ دِرْهَماً فَهُوَ مُلْحِفٌ وَ هُوَ مِثْلُ سَفِّ الْمَسْأَلَةِ يَعْنِي الرَّمْلَ .

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے اس حالت میں مانگا کہ اس کے پاس چالیس درہم موجود ہوں تو وہ چمٹ کر مانگنے والا ہے۔ اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جو ریت کھاتا ہے۔“

فوائد :......جس شخص کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) یا اس کے برابر رقم ہو، اس کے لیے سوال کرنا اور بھیک مانگنا مکروہ فعل ہے ایسے شخص کو قناعت سے کام لینا چاہیے اور اپنی گزران اور اخراجات کو دانشمندی سے صرف کرنا چاہیے تاکہ اسے کسی کے سامنے ہاتھ نہ اٹھانا پڑے۔

۱۴۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّدَقَةِ عَلٰى مَنْ يَمُوْنُهُ مُتَطَوِّعاً

جس شخص کو صدقے کی چیز برضا و رغبت مہیا کی گئی ہو اس کے لیے وہ صدقہ استعمال کرنے کی رخصت ہے

۲۴۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيْهِ ....
عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے

(۲۴۴۷) اسنادہ صحیح : سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب من یعطی من الصدقة، حدیث : ۱۶۲۸۔ سنن نسائی : ۲۵۹۶۔ صحیح ابن حبان : ۳۳۸۱۔

(۲۴۴۸) اسنادہ حسن صحیح : سنن نسائی، کتاب الزکاۃ، باب من الملحف، حدیث : ۲۵۹۵۔

(۲۴۴۹) صحیح بخاری، کتاب الهبة، باب قبول الهدية، حديث : ۲۵۷۹۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اباحة الهدية للنبی ﷺ، حدیث : ۱۷۳/ ۱۰۷۵۔ سنن ابی داؤد : ۲۲۳۴۔ سنن نسائی : ۳۴۷۷۔ سنن ابن ماجه : ۲۰۷۶۔ مسند احمد : ۶/ ۴۵۔

اللّٰهِ ﷺ ، فَأُتِیَ بِطَعَامٍ لَیْسَ مَعَهُ لَحْمٌ . فَقَالَ : ((أَلَمْ أَرَ لَكُمْ بُرْمَةً ؟)) قُلْتُ : بَلٰی . ذَاكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰی بَرِیْرَةَ . فَقَالَ : ((هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَ هُوَ مِنْهَا هَدِیَّةٌ .))

پاس تشریف لائے تو آپ کو کھانا پیش کیا گیا جس کے ساتھ گوشت نہیں تھا۔ تو آپ نے پوچھا: ''کیا میں نے تمھاری ہنڈیا نہیں دیکھی تھی؟ (جس میں گوشت پک رہا تھا)'' میں نے عرض کیا : بالکل ضرور دیکھی تھی لیکن وہ گوشت تو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور ہمارے لیے بریرہ کی طرف سے ہدیہ ہے (اس لیے لاؤ۔ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں)۔''

فوائد :.....اگر فقیر و مسکین صدقہ وخیرات کا مال غنی اور مال دار شخص کو ہدیہ کر دے تو غنی شخص کے لیے ایسا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے اور ایسے ہدیہ کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۴۶..... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَلَی الْمَمَالِیْكِ إِذَا كَانُوْا عِنْدَ مَلِیْكِ السُّوْءِ ، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

اپنے غلاموں پر صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان جو برے مالکوں کے ماتحت ہوں، بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو

۲۴۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ حَدَّثَنَا بَشِیْرُ بْنُ مَیْمُوْنٍ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ جَبْرٍ.........

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ صَدَقَةٍ أَفْضَلُ مِنْ صَدَقَةٍ تُصُدِّقَ بِهَا عَلٰی مَمْلُوْكٍ عِنْدَ مَلِیْكِ سُوْءٍ)) .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظالم برے حاکم کے ماتحت غلاموں پر صدقہ کرنا سب صدقوں سے افضل ہے۔''

۱۴۷..... بَابُ ذِكْرِ إِعْطَاءِ الْمَرْءِ الْمَالَ نَاوِیًا الصَّدَقَةَ وَإِلْقَائِهِ ذٰلِكَ الْمَالَ مَوْضِعَ الصَّدَقَةِ مِنْ غَیْرِ نُطْقٍ مِنْهُ بِأَنَّهُ صَدَقَةٌ

صدقے کی نیت سے مستحق صدقہ کو مال دے دینا صدقہ ہے اگرچہ اسے بتایا نہ جائے کہ یہ صدقہ ہے

(اس باب کے تحت کوئی حدیث موجود نہیں ہے)

۱۴۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَضَّلَ صَدَقَةَ الْمُقِلِّ إِذَا كَانَ فَضْلًا عَمَّنْ یَعُوْلُ وَلَا إِذَا تَصَدَّقَ عَلَی الْأَبَاعِدِ وَتَرَكَ مَنْ یَعُوْلُ جِیَاعًا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے کم مالدار شخص کے صدقے کو افضل اس وقت قرار دیا ہے جبکہ وہ مال اس کے اہل وعیال کی ضروریات سے زائد ہو، نہ کہ وہ صدقہ جو دور کے لوگوں پر کیا جائے اور اپنے اہل وعیال کو بھوکا چھوڑ دے

(۲۴۵۰) ضعیف جدا: بشیر بن میمون راوی سخت ضعیف ہے۔ الضعیفة: ۲۸۵۷.

۲٤٥١۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنِ اللَّيْثِ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْيَدِ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((جُهْدُ الْمُقِلِّ وَ ابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کم مالدار شخص کا محنت سے کما کر کیا ہوا صدقہ افضل ہے اور سب سے پہلے ان لوگوں پر خرچ کرو جن کا نفقہ تمھارے ذمے ہے۔“

فوائد:......مکرر (۲۴۴۴)

۲٤٥٢۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيْراً فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى عِيَالِهِ ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا : فَعَلٰى قَرَابَتِهِ أَوْ ذِيْ رَحِمِهِ ، فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَا هُنَا وَ هَا هُنَا)) .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ضرورت مند اور محتاج ہو تو سب سے پہلے اپنی جان پر خرچ کرے۔ پھر اگر مال بچ جائے تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرے، اگر پھر بھی مال بچ جائے تو اسے اپنے قرابت دار رشتہ داروں پر خرچ کرے، اس کے بعد بھی زائد مال موجود ہو تو اسے ادھر اُدھر محتاج لوگوں میں تقسیم کر دے۔“

فوائد:......مکرر (۲۴۴۵)

۱۴۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ عَيْبِ الْمُتَصَدِّقِ الْمُقِلِّ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الصَّدَقَةِ ،

کم مال والے شخص کے تھوڑا صدقہ کرنے پر اسے طعن کرنا اور اس کی عیب جوئی کرنا منع ہے

وَ لَمْزِهٖ وَ الزَّجْرِ عَنْ رَمْيِ الْمُتَصَدِّقِ بِالْكَثِيْرِ مِنَ الصَّدَقَةِ بِالرِّيَاءِ وَ السُّمْعَةِ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ هُوَ الْعَالِمُ بِإِرَادَةِ الْمُرَادِ ، وَ لَا إِرَادَةَ مِمَّا تُكِنُّهُ الْقُلُوْبُ ، وَ لَمْ يُطْلِعِ اللّٰهُ الْعِبَادَ عَلٰى مَا فِيْ ضَمَائِرِ

(۲٤٥١) تقدم تخريجه برقم: ۲٤٤٤.

(۲٤٥۲) تقدم تخريجه برقم: ۲٤٤٥.

غَيْرِهِمْ مِنَ الْإِرَادَةِ

اور زیادہ مال صدقہ کرنے والے شخص کو ریاکاری اور دکھلاوے کا طعنہ دینا بھی منع ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی صدقہ کرنے والے کی نیت اور اس کے دل کے راز کو جانتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے کسی کو دوسرے لوگوں کے دلوں کے راز سے مطلع نہیں فرمایا

٢٤٥٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ..........

عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَامَلُ ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالصَّدَقَةِ الْعَظِيْمَةِ ، فَيُقَالُ : مُرَائِي ، وَيَجِيْءُ الرَّجُلُ بِنِصْفِ صَاعٍ ، فَيُقَالُ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ هٰذَا . فَنَزَلَتْ ﴿الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ الْآيَةَ .

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مزدوری کیا کرتے تھے۔ تو جب کوئی شخص بہت بڑا صدقہ لے کر آتا تو کہا جاتا: یہ تو ریاکار ہے اور اگر کوئی شخص نصف صاع صدقہ لے کر آتا تو کہہ دیا جاتا: بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کے نصف صاع سے غنی ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ (التوبة: ٧٩) ''جو لوگ طعن کرتے ہیں کھلے دل سے خیرات کرنے والے مومنوں پر، (ان کے) صدقات کے بارے میں اور ان پر بھی جو اپنی (تھوڑی سی) محنت مزدوری کے سوا کچھ نہیں رکھتے۔''

فوائد :......۱۔ اس حدیث میں صدقہ وخیرات کی خاص ترغیب وتحریض ہے اور کم ترین صدقہ کرنے والوں کی حوصلہ شکنی نہیں کرنی چاہیے اور ان پر الزام تراشی نہیں کرنی چاہیے۔

(۲) مزدوری اور سخت محنت کرنے والے پسماندہ لوگ بھی صدقہ وخیرات کریں تو یہ عمل ان کے درجات کی بلندی کا باعث اور رب تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے۔

(٢٤٥٣) صحيح بخاري، كتاب التفسير، سورة التوبة، باب قوله ﴿الذين يلمزون المطوعين......﴾، حديث: ٤٦٦٨ـ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب الحمل بأجرة يتصدق بها، حديث: ١٠١٨ـ سنن نسائي: ٢٥٣١ـ صحيح ابن حبان: ٣٣٦٥.

١٥٠..... بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ الصَّحِيْحِ الشَّحِيْحِ الْخَائِفِ مِنَ الْفَقْرِ الْمُؤَمِّلِ طَوِيْلَ الْعُمُرِ عَلٰى صَدَقَةِ الْمَرِيْضِ الْخَائِفِ نُزُوْلَ الْمَنِيَّةِ بِهٖ

ایسا مریض جسے زندگی کی امید نہ ہو بلکہ موت سے خوفزدہ ہو اس کے صدقے پر صحت مند، مال کی حرص رکھنے والے، فاصلہ محتاجی سے ڈرنے والے اور طویل عمر کی امید رکھنے والے شخص کے صدقے کی فضیلت کا بیان

٢٤٥٤ـ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ عَمَارَةَ وَ هُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ ـ عَنْ أَبِیْ زُرْعَةَ.........

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَیُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ ؟ قَالَ : ((أَنْ تَصَدَّقَ وَ أَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ ، وَ تَأْمُلُ الْبَقَاءَ ، وَ لَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتُ لِفُلَانٍ كَذَا وَ لِفُلَانٍ كَذَا إِلَّا وَ قَدْ كَانَ لِفُلَانٍ)).

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ إِلَّا وَ قَدْ كَانَ لِفُلَانٍ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِیْ يَقُوْلُ إِنَّ الْوَقْتَ إِذَا قَرُبَ فَجَائِزٌ أَنْ يُقَالَ قَدْ كَانَ الْوَقْتُ ، وَ دَخَلَ الْوَقْتُ إِذَا قَرُبَ ، وَ قَدْ كَانَ لِفُلَانٍ وَ إِنْ لَمْ يَدْخُلْ ، لِأَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهٖ أَلَا وَ قَدْ كَانَ لِفُلَانٍ أَیْ قَدْ قَرُبَ نُزُوْلُ الْمَنِيَّةِ بِالْمَرْءِ إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ فَيَصِيْرُ الْمَالُ لِغَيْرِهٖ ، لَا أَنَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا صدقہ اجر و ثواب میں عظیم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تمھارا اس حال میں صدقہ کرنا کہ تم صحت مند ہو، مال کا طمع رکھتے ہو، فقر وفاقہ کا تمھیں ڈر ہو اور تمھیں زندگی کی امید۔ ہو اس وقت کا انتظار نہ کرو حتی کہ جب جان حلق میں پہنچ جائے تو تم کہو: فلاں کے لیے اتنا مال ہے۔ فلاں شخص کو اتنا مال دے دو، وہ تو اب دوسروں کا ہو ہی چکا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ الفاظ ''کہ وہ تو اب دوسروں کا ہو چکا ہے۔'' یہ مسئلہ اسی قسم کا ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جب وقت قریب ہو جائے تو یہ کہنا جائز ہے کہ وقت ہو چکا ہے اور دَخَلَ اَلْوَقْتُ (وقت ہو گیا) اس وقت کہتے ہیں جب وقت قریب ہو جائے اور یہ مال دوسروں کا ہو چکا ہے اگرچہ ابھی وقت نہیں ہوا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ یہ مال اب دوسروں کا ہو چکا ہے۔ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اب

(٢٤٥٤) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ الشحیح الصحیح، حدیث: ١٤١٩ـ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان افضل الصدقۃ ......، حدیث: ١٠٣٢ ـ سنن ابی داؤد: ٢٨٦٥ـ سنن نسائی: ٢٥٤٣ـ سنن ابن ماجہ: ٢٧٠٦ـ مسند احمد: ٢٣١/٢.

الْمَالَ يَصِيرُ لِغَيْرِهِ قَبْلَ قَبْضِ النَّفْسِ . وَ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ قَوْلُ الصِّدِّيْقِ : وَ إِنَّمَا هُوَ الْيَوْمُ هُوَ وَارِثٌ .

اس شخص کی موت قریب آ چکی ہے کیونکہ جان حلق میں اٹکی ہوئی ہے تو یہ مال اب دوسروں کا ہو جائے گا۔ یہ مطلب نہیں کہ اس کی جان نکلنے سے پہلے ہی یہ مال دوسروں کا ہو جائے گا۔ اسی قسم سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے: بلا شبہ آج فلاں شخص اس کا وارث ہے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ صحت اور زندگی کے آثار کی بقا میں صدقہ وخیرات کرنا افضل ہے۔ کیونکہ حالت صحت وتندرستی میں انسان مال کا حریص ہوتا ہے اور حرص وطمع کی صورت میں صدقہ کرنے والے کا خلوص وللّٰہیت ظاہر ہوتی ہے۔

بیماری اور زندگی سے مایوسی کے وقت صدقہ وخیرات کا اجر کم تر ہے اور ایسا شخص اگر صدقہ وخیرات میں بے اعتدالی کرے تو اس کی اصلاح کر دی جائے گی۔

۱۵۱..... بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الْمَرْءِ بِأَحَبِّ مَالِهِ لِلّٰهِ ، إِذَا اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ نَفَى إِدْرَاكَ الْبِرِّ عَمَّنْ لَا يُنْفِقُ مِمَّا يُحِبُّ .قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ کے راستے میں پسندیدہ مال خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو نیکی ملنے کی نفی کر دی ہے جو اپنا پسندیدہ مال صدقہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (اٰل عمران : ۹۲)

”تم ہرگز نیکی نہ پاسکو گے جب تک ان چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جنھیں تم پسند کرتے ہو۔“

۲۴۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ . أَتَى أَبُوْ طَلْحَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، لَيْسَ لِيْ أَرْضٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے۔ انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اپنے تمام باغات

(۲۴۵۵) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الاقارب، حدیث: ۱۴۶۱۔ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقة والصدقة علی الاقربین، حدیث: ۹۹۸۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۱۰۰۰۔ مسند احمد: ۳/۲۵۶۔ سنن الدارمی: ۱۶۵۵۔

أَرْضِي بَيْرُحَى. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((بَيْرُحَى خَيْرٌ رَابِحٌ أَوْ خَيْرٌ رَابِحٌ)). يَشُكُّ الشَّيْخُ. فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: وَإِنِّي أَتَقَرَّبُ بِهَا إِلَى اللهِ. فَقَالَ: ((اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ)). فَقَسَمَهَا بَيْنَهُمْ حَدَائِقَ.

خَبَرُ ثَابِتٍ وَحُمَيْدِ بْنِ أَنَسٍ خَرَّجْتُهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ.

میں سے بیر حاء کا باغ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''بیر حاء تو فنا ہونے والا مال ہے (جبکہ اس کا اجر باقی رہے گا) یا فرمایا: بیر حاء بڑا نفع بخش باغ ہے۔'' راوی کو اس میں شک ہے۔ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں اس باغ کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے اپنے قرابت داروں میں تقسیم کر دو۔'' چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قرابت داروں کو اس باغ کے باغیچے تقسیم کر دیے۔ میں نے جناب ثابت اور حمید بن انس کی روایت دوسری جگہ بیان کی ہے۔

فوائد:......۱۔ انسان کا اپنی پسندیدہ ترین چیز صدقہ کرنا افضل اور نیکی کے بلند ترین مقام پر پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا اپنا محبوب ترین متاع، اللہ کی راہ میں خرچ کرنا اکمل ایمان کی علامات اور بیش بہا ثواب کی ضمانت ہے۔

۲۔ اجنبی لوگوں کی بجائے قریبی رشتہ داروں میں صدقہ تقسیم کرنا مستحب فعل اور افضل عمل ہے، اس سے صلہ رحمی کے حقوق بھی ادا ہوتے ہیں اور صدقہ کا ثواب بھی حاصل ہوتا ہے، یوں انسان دوہرا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔

۱۵۲..... بَابُ ذِكْرِ حُبِّ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمُخْفِيَ بِالصَّدَقَةِ إِذِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَضَّلَهَا عَلَى صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ. قَالَ اللهُ ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾

چھپا کر صدقہ کرنے والے شخص کو اللہ پسند فرماتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خفیہ صدقے کو علانیہ صدقے پر فضیلت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (سورۃ البقرۃ: ۲۷۱) اگر تم علانیہ صدقہ کرو تو وہ بھی اچھا ہے۔ اور اگر صدقات چھپا کر فقراء کو دو تو وہ تمھارے لیے بہت بہتر ہے۔''

۲۴۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ رَفَعَهُ إِلَى .... أَبِي ذَرٍّ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ

(۲۴۵۶) اسنادہ ضعیف: زید بن ظبیان مجہول راوی ہے۔ سنن ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب: ۲۵، حدیث: ۲۵۶۸۔ سنن نسائی: ۲۵۷۱۔ مسند احمد: ۵/۱۵۳۔ صحیح ابن حبان: ۳۳۴۸۔

قَالَ: ((ثَلاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ، وَ ثَلاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ، أَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمْ فَرَجُلٌ أَتَى قَوْماً فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِراً لا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ وَ الَّذِيْ أَعْطَاهُ . وَ قَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهِ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَ يَتْلُوْ اٰيَاتِيْ، وَ رَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوْا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ . وَ الثَّلاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّيْخُ الزَّانِيْ وَ الْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ . وَ الْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ)).

آپ نے فرمایا: ”تین قسم کے افراد سے اللہ محبت کرتا ہے۔ اور تین قسم کے لوگوں سے نفرت کرتا ہے۔ رہے وہ لوگ جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں تو ان میں سے پہلا وہ شخص ہے جو کسی قوم کے پاس آیا تو اس نے اللہ کے نام پر ان سے مانگا اور ان کے ساتھ اپنی رشتہ داری کی بنا پر نہ مانگا۔ تو ایک شخص ان لوگوں کے پیچھے گیا اور اس شخص کو چھپا کر مال دے آیا۔ اس کے عطیہ سے صرف اللہ تعالیٰ اور لینے والا شخص ہی آ گاہ ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ جو ساری رات سفر کرتے رہے حتیٰ کہ جب سب چیزوں سے نیند انھیں محبوب ہو گئی تو وہ سب سواریوں سے اتر کر سو گئے اور یہ شخص کھڑا ہو کر میرے سامنے گریہ زاری کرنے لگا اور میری آیات کی تلاوت کرنے لگ گیا۔ تیسرا وہ شخص جو کسی جنگی لشکر میں تھا جب دشمن کے ساتھ آمنا سامنا ہوا تو لشکر والے شکست کھا گئے اور یہ شخص سینہ تان کر دشمن کے مقابلے میں آ گیا حتیٰ کہ قتل کر دیا گیا یا اسے فتح نصیب ہو گئی۔ اور وہ تین افراد جن سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتے ہیں وہ بوڑھا زانی شخص، فقیر غرور و تکبر کرنے والا اور دولت مند ظالم ہیں۔“

۱۵۳..... بَابُ ذِكْرِ مَثَلٍ ضَرَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَصَدِّقِ وَ مَنْعِ الشَّيَاطِيْنِ إِيَّاهُ مِنْهَا بِتَخْوِيْفِ الْفَقِيْرِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ، فَإِنِّيْ لَا أَقِفُ هَلْ سَمِعَ الْأَعْمَشُ مِنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَمْ لَا .قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: ﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ يَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾

اس مثال کا بیان جو نبی کریم ﷺ نے صدقہ کرنے والے شخص کی بیان کی ہے۔ اور شیاطین کا اسے فقر و فاقہ کا خوف دلا کر صدقے سے منع کرنے کا بیان۔ اگر یہ راویت صحیح ہو۔ کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ امام اعمش نے ابن بریدہ سے سنا ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ يَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾ (سورۃ البقرۃ: ۲۶۸) ”شیطان تمھیں تنگ دستی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔“

۲۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ ....

عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا يُخْرِجُ رَجُلٌ شَيْئاً مِنَ الصَّدَقَةِ حَتّٰى يَفُكَّ عَنْهَا لِحْيَيْ سَبْعِينَ شَيْطَاناً .

جناب ابن بریدہ اپنے والد گرامی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”کوئی شخص اس وقت تک کسی بھی چیز کا صدقہ نہیں کرسکتا حتی کہ اس کو ستر شیطانوں کے جبڑوں سے نہ چھڑا لے۔“

۱۵۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِتْيَانِ الْقَرَابَةِ بِمَا يَتَقَرَّبُ بِهِ الْمُوَالِي اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

اللہ تعالیٰ کے تقرب کے حصول کے لیے رشتہ داروں کو نفلی صدقہ دینے کے حکم کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُرَادَ إِذَا قَالَ : مَالِيْ وَ نِصْفُهُ هُوَ لِلّٰهِ كَانَتْ صَدَقَةً . مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَرْضَ أَوِ الدَّارَ أَوِ الْحَائِطَ أَوِ الْبُسْتَانَ أَوِ الْخَانَ أَوِ الْحَانُوْتَ إِذَا جَعَلَهُ الْمَرْءُ لِلّٰهِ كَانَتْ صَدَقَةً وَ إِنْ لَّمْ يَذْكُرْ حُدُوْدَهَا ، لَا كَمَا تَوَهَّمَهُ الْعَامَّةُ أَنَّ مَا لَمْ تُذْكَرِ الْحُدُوْدُ مِمَّا عُدَّ لَمْ يَثْبُتْ بَيْعُهُ وَ لَا هِبَتُهُ حَتّٰى تُذْكَرَ حُدُوْدُهُ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب صدقے کا ارادہ کرنے والا شخص کہہ دے: میرا آدھا مال اللہ کے لیے ہے۔ تو وہ صدقہ ہو جائے گا۔ اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ جب کوئی شخص اپنی زمین، گھر، باغ، بستان یا ہوٹل یا دکان وغیرہ اللہ کے لیے دے دے تو وہ صدقہ شمار ہوگا اگر چہ وہ ان کی حدود کا تعین نہ بھی کرے۔ عام لوگوں کا یہ خیال درست نہیں ہے کہ جس چیز کی حدود بیان نہ کی گئی ہوں اس کی بیع اور ہبہ جائز نہیں حتی کہ حدود کا تعین کر دیا جائے

۲۴۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ ، قَالَ ، قَالَ..........

أَنَسٌ : أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﴾ قَالَ : ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضاً حَسَناً ﴾ . قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِي الَّذِيْ فِيْ كَذَا وَ كَذَا هُوَ لِلّٰهِ وَ لَوِ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسِرَّهُ لَمْ أُعْلِنْهُ . فَقَالَ : ((اِجْعَلْهُ فِيْ فُقَرَاءِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران:۹۲) ”تم نیکی کو ہرگز نہیں پاسکو گے حتی کہ اپنی پسندیدہ چیز میں سے خرچ کرو۔“ اور یہ فرمان: ﴿ مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ﴾ (سورۂ بقرہ:۲۴۵) ”کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے۔“ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

(۲۴۵۷) اسنادہ ضعیف : اعمش مدلس راوی ہے اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔ مسند احمد : ۵/ ۳۵۰.

(۲۴۵۸) اسنادہ صحیح علی شرط البخاری۔ سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورة آل عمران، حدیث : ۲۹۹۷۔ مسند احمد: ۳/ ۱۲۵۔ مسند عبد بن حمید: ۱۴۱۳۔ وانظر ما تقدم برقم: ۲۴۵۵.

أَهْلِكَ أَدْنٰى أَهْلِ بَيْتِكَ)) .

اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں فلاں جگہ پر واقع میرا باغ اللہ کے لیے صدقہ ہے اور اگر میں اس کو خفیہ رکھنے کی استطاعت رکھتا تو میں اس کا اعلان نہ کرتا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے اپنے قریبی فقیر رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔''

٢٤٥٩۔ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ....

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا کی طرح روایت بیان کی۔

١٥٥..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اِحْتِمَالَ الشَّهَادَةِ بِصَدَقَةِ الْعَقَارِ جَائِزٌ لِلشُّهُوْدِ إِذَا عَلِمُوْا الْعَقَارَ الْمُتَصَدَّقَ بِهٖ مِنْ غَيْرِ تَحْدِيْدٍ ، إِذِ الْعَقَارُ مَشْهُوْرًا بِالْمُتَصَدِّقِ مَنْسُوْبٌ إِلَيْهِ مُسْتَغْنِيًا بِشُهْرَتِهٖ وَ نِسْبَتِهٖ إِلَى الْمُتَصَدِّقِ بِهٖ عَنْ ذِكْرِ تَحْدِيْدِهٖ . وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى إِبَاحَةِ الْحَاكِمِ احْتِمَالَ الشَّهَادَةِ إِذَا شَهِدَ عَلَيْهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کسی زمین کے صدقہ ہونے کی گواہی دینا جائز ہے جبکہ گواہوں کو صدقہ کی گئی زمین کا علم ہو اگرچہ اس کی تعیین وتحدید نہ بھی ہو۔ یہ اس وقت ہوگا جب زمین صدقہ کرنے والے شخص کی طرف منسوب ہو اور اسی کی ملکیت مشہور ہو، اس کی طرف نسبت اور شہرت کی بنا پر تحدید کی بھی ضرورت نہیں ہوگی اور اس بات کی دلیل کہ جب ایسی زمین کے متعلق حاکم کو گواہ بنایا جائے تو وہ گواہ بن سکتا ہے

٢٤٦٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ . قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ : أَرٰى رَبَّنَا يَسْأَلُنَا أَمْوَالَنَا فَأُشْهِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِيْ بَيْرُحٰى لِلّٰهِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((اِجْعَلْهَا فِيْ قَرَابَتِكَ)) . قَالَ :

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ (آل عمران:٩٢) ''تم نیکی کو ہرگز نہ پا سکو گے حتی کہ اپنی محبوب چیزوں میں سے خرچ کرو۔'' تو حضرت ابوطلحہ کہنے لگے: میرے خیال میں ہمارا رب ہم سے ہمارے مال مانگ رہا ہے لہٰذا اے اللہ کے رسول! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے

(٢٤٥٩) انظر الحديث السابق.

(٢٤٦٠) صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقة والنفقة على الاقربين، حديث: ٩٩٨۔ سنن نسائی: ٣٦٣٢۔ مسند احمد: ٣/٢٨٥۔ وانظر ما تقدم برقم: ٢٤٥٥

فَجَعَلَهَا فِي حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ .

بیر حاء کی اپنی زمین اللہ کے لیے دے دی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم وہ زمین اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔'' تو حضرت ابوطلحہ نے وہ زمین حضرت حسان بن ثابت اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما میں تقسیم کردی۔

فوائد:......ا۔صدقہ وخیرات کرتے وقت حاکم یا کسی مذہبی راہنما کو گواہ بنانا جائز ہے۔

۲۔امام وحاکم کا کسی شخص کی نیکی اور صدقہ وخیرات کی گواہی دینا مستحسن فعل ہے۔

۱۵۶..... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِتْيَانِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا وَ وَلَدَهَا بِصَدَقَةِ التَّطَوُّعِ عَلَى غَيْرِهِمْ مِنَ الْأَبَاعِدِ إِذْ هُمْ أَحَقُّ بِأَنْ يُتَصَدَّقَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْأَبَاعِدِ

عورت کا اپنے خاوند اور بچوں کو نفلی صدقہ دینا دور کے رشتہ داروں کو دینے کی نسبت مستحب ہے کیونکہ دور کے رشتہ داروں کی بجائے وہ اس صدقہ کے زیادہ حقدار ہیں

۲۴۶۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ يَوْماً فَأَتَى النِّسَاءَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَوَقَفَ عَلَيْهِنَّ ، فَقَالَ : ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَوَاقِصِ عُقُولٍ قَطُّ وَ دِينٍ أَذْهَبَ بِقُلُوبِ ذَوِي الْأَلْبَابِ مِنْكُنَّ . وَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ إِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَتَقَرَّبْنَ إِلَى اللّٰهِ بِمَا اسْتَطَعْتُنَّ)) . وَ كَانَ فِي النِّسَاءِ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَانْقَلَبَتْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَأَخْبَرَتْهُ بِمَا سَمِعَتْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . وَ أَخَذَتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے بعد فارغ ہوئے تو مسجد میں عورتوں کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس کھڑے ہوکر فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! میں نے کم عقل اور ناقص دین والیوں میں تم سے بڑھ کر کسی کو عقلمند شخص کی عقل ختم کرنے والا نہیں دیکھا۔ اور بے شک میں نے دیکھا ہے کہ تمھاری اکثریت قیامت کے دن جہنمی ہوگی لہٰذا حسب طاقت اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرو۔'' عورتوں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ بھی تھیں ۔ وہ واپس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئیں تو انھوں نے نبی کریم ﷺ کا فرمان انھیں سنایا اور اپنا زیور لے کر چل دیں۔

(۲۴۶۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بنقص الطاعات، حدیث : ۸۰ ولم یذکر المتن۔ سنن کبری نسائی : ۹۲۲۶۔ مسند احمد : ۳۷۳/۲۔

حُلِيَّهَا . فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ : أَيْنَ تَذْهَبِيْنَ بِهٰذَا الْحُلِيِّ ؟ قَالَتْ : أَتَقَرَّبُ بِهٖ إِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ . قَالَ : وَيْحَكِ ، هَلُمِّيْ تَصَدَّقِيْ بِهٖ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَلَدِيْ فَإِنَّا لَهٗ مَوْضِعٌ . فَقَالَتْ : لَا ، حَتّٰى أَذْهَبَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . قَالَ : فَذَهَبَتْ تَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ زَيْنَبُ تَسْتَأْذِنُ . قَالَ : ((أَيُّ الزَّيَانِبِ هِيَ ؟)) قَالَ : امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ . قَالَ : ((إِيْذَنُوْا لَهَا .)) فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ . فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ سَمِعْتُ مِنْكَ مَقَالَةً فَرَجَعْتُ إِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ ، فَحَدَّثْتُهٗ وَ أَخَذْتُ حُلِيًّا لِيْ أَتَقَرَّبُ بِهٖ إِلَى اللّٰهِ وَ إِلَيْكَ رَجَاءً أَنْ لَّا يَجْعَلَنِيَ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ . فَقَالَ لِي ابْنُ مَسْعُوْدٍ : تَصَدَّقِيْ بِهٖ عَلَيَّ وَ عَلَى ابْنِيْ فَإِنَّا لَهٗ مَوْضِعٌ . فَقُلْتُ : حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((تَصَدَّقِيْ بِهٖ عَلَيْهِ وَ عَلٰى بَنِيْهِ فَإِنَّهُمْ لَهٗ مَوْضِعٌ)) .

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ زیور لے کر کہاں جا رہی ہو؟ وہ کہتی ہیں: میں اس کو صدقہ کر کے اللہ اور اس کے رسول کا تقرب حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ انھوں نے کہا: تمھارا بھلا ہو، لاؤ مجھ پر اور میرے بچوں پر صدقہ کر دو ہم اس کے مستحق ہیں۔ انھوں نے جواب دیا: نہیں حتی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے جا کر پوچھ لوں۔ لہٰذا وہ گئیں اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کی صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ زینب اجازت طلب کر رہی ہیں آپ نے پوچھا: ”کونسی زینب اجازت مانگ رہی ہے؟“ جواب دیا کہ ابن مسعود کی زوجہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ”انھیں اجازت دے دو۔“ چنانچہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اے اللہ کی رسول! میں نے صدقے کے بارے میں آپ کا فرمان سنا تو میں نے واپس جا کر ابن مسعود کو وہ سنایا، پھر میں نے اپنا زیور لیا اور اسے اللہ اور اس کے رسول کے تقرب کے حصول کے لیے صدقہ کرنا چاہا اس امید پر کہ اللہ مجھے اہل جہنم سے نجات دے دے۔ تو ابن مسعود نے مجھے کہا: تم یہ زیور مجھے اور میرے بچوں کو صدقہ دے دو کیونکہ ہم اس کے حقدار ہیں۔ تو میں نے کہا: اچھا میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اسے ابن مسعود اور اس کے بچوں پر صدقہ کر دو وہ اس کے مستحق ہیں۔“

٢٤٦٢۔قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ عَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ:

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: تو نبی کریم ﷺ نے انھیں فرمایا: ”ابن مسعود رضی اللہ عنہ

(٢٤٦٢) صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الاقارب، حدیث: ١٤٦٢۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بنقص الطاعات، حدیث: ٨٠ ولم یذکر المتن.

صَدَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ زَوْجُكِ وَ وَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ ، فَهٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى أَنَّ بَنِي ابْنِ مَسْعُوْدٍ الَّذِيْنَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : وَ عَلٰى بَنِيْهِ ، كَانُوْا بَنِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ زَيْنَبَ . حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى وَ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيٰى بْنِ أَبَانَ ، قَالَا : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، أَخْبَرَنِيْ زَيْدٌ - وَ هُوَ ابْنُ أَسْلَمَ - عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ .

نے سچ کہا ہے۔ تمھارا خاوند اور تمھارے بچے تمھارے صدقے کے زیادہ حقدار ہیں۔‘‘ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث میں ابن مسعود کے جن بچوں کے متعلق نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ان کے بچوں پر صدقہ کردو وہ حضرت ابن مسعود کے حضرت زینب کے بطن سے بچے تھے۔ (یعنی وہ ان دونوں کے حقیقی بیٹے تھے)۔‘‘

١٥٧..... بَابُ ذِكْرِ تَضْعِيْفِ صَدَقَةِ الْمَرْأَةِ عَلٰى زَوْجِهَا وَ عَلٰى مَا فِيْ حِجْرِهَا عَلَى الصَّدَقَةِ عَلٰى غَيْرِهِمْ

عورت دور کے رشتہ داروں کی بجائے اپنے خاوند اور زیر پرورش بچوں پر صدقہ کرے تو اسے دگنا اجر ملتا ہے

٢٤٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ شَقِيْقٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ....

عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَتْ : أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ . وَ قَالَ : ((تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَ لَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ)) . قَالَتْ : وَ كُنْتُ أَعُوْلُ عَبْدَ اللّٰهِ وَ بَنَاتِيْ فِيْ حِجْرِيْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ’’اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو خواہ اپنے زیور میں سے ہی سہی۔‘‘ وہ فرماتی ہیں: اور میں عبداللہ اور اپنے زیر پرورش بچوں پر خرچ کرتی تھی تو میں نے حضرت عبداللہ

(٢٤٦٣) صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب الزكاة على الزوج والايتام، حديث: ١٤٦٦ - صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقة والنفقة على الاقربين، حديث: ١٠٠٠ - سنن ترمذی: ٦٣٦ - سنن نسائی: ٢٥٨٤ - مسند احمد: ٣/ ٥٠٢ - سنن الدارمی: ١٦٦١.

فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ : إِيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ هَلْ تُجْزِئُ ذٰلِكَ عَلَى أَنْ أُوْجِبَهُ عَنْكُمْ مَعَ الصَّدَقَةِ . قَالَ : لَا ، بَلْ ائْتِهِ فَسَلْهُ . قَالَتْ : فَأَتَيْتُهُ ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَ كَانَتْ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ حَاجَتُهَا مِثْلَ حَاجَتِيْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا : سَلْهُ . وَ لَا تُحَدِّثْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَحْنُ . فَقَالَ : امْرَأَتَانِ تَعُوْلَانِ أَزْوَاجَهُمَا وَ يَتَامٰى فِيْ حُجُوْرِهِمَا ، أَتَجْزِئُ ذٰلِكَ عَنْهُمَا مِنَ الصَّدَقَةِ ؟ فَقَالَ لَهُ : ((مَنْ هُمَا ؟)) قَالَ : زَيْنَبُ وَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ . قَالَ : ((أَيُّ الزَّيَانِبِ ؟)) قَالَ : امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، وَ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ . قَالَ : ((نَعَمْ ، لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَ أَجْرُ الصَّدَقَةِ)) .

سے کہا: نبی کریم ﷺ سے پوچھ کر آؤ کہ کیا میرا تم پر خرچ کرنا صدقے سے مجھے کفایت کرے گا؟ وہ کہتے ہیں: نہیں، بلکہ تم خود ہی آپ سے پوچھ کر آؤ۔ حضرت زینب فرماتی ہیں: تو میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور آپ کے دروازے پر بیٹھ گئی کیونکہ آپ کی ذات اقدس بڑی بارعب تھی (کوئی بھی شخص براہ راست جرأت نہ کرتا تھا) تو میں نے ایک انصاری عورت کو دیکھا جو میری طرح کا مسئلہ پوچھنے آئی تھی۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے تو ہم نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھو مگر ہمارے بارے میں آپ ﷺ کو نہ بتانا کہ ہم کون ہیں؟ تو حضرت بلال نے عرض کی: دو عورتیں اپنے خاوندوں اور زیر پرورش اپنے بچوں پر خرچ کرتی ہیں، کیا ان کا یہ خرچ صدقے سے کفایت کرے گا؟ آپ نے حضرت بلال سے پوچھا: ''یہ دو عورتیں کون ہیں؟'' انھوں نے عرض کیا: ایک حضرت زینب ہے اور دوسری ایک انصاری عورت ہے۔ آپ نے پوچھا: ''کونسی زینب؟'' انھوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی زوجہ محترمہ اور ایک انصاری خاتون ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں (انھیں یہ خرچ کرنا صدقے سے کفایت کرے گا) انھیں دہرا اجر ملے گا۔ ایک قرابت داری کا اجر اور دوسرا صدقے کا اجر۔''

٢٤٦٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ ....

عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَتْ : أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ بِالْمَسْجِدِ، فَقَالَ : ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم مسجد میں تھیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''اے عورتوں کی

(٢٤٦٤) انظر الحديث السابق.

تَصَدَّقْنَ وَ لَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ))، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ مَعْنًى وَاحِداً .

جماعت! صدقہ کرو خواہ اپنے زیورات میں سے کرو۔" پھر ابن نمیر کی حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی۔

فوائد:......ا۔ مالدار عورتیں جن کے مال کا نصاب فرض زکاۃ کو پہنچتا ہو۔ان پر زکاۃ کی ادائیگی لازم ہے۔

(۲) عورت اپنے فقیر خاوند و مسکین اولاد کو زکاۃ ادا کر سکتی ہے اور اس عمل سے اس کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

۳۔ خاوند اور بچوں پر زکاۃ کا مال خرچ کرنا بیوی کے لیے دوہرے اجر و ثواب کا باعث ہے ایک قرابت کا اور دوسرا فریضے کی ادائیگی کا، لہٰذا صاحب نصاب بیوی کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ اپنی زکاۃ میں اولاً اپنے شوہر اور بچوں کو شامل کرے۔

۱۵۸..... بَابُ صَدَقَةِ الْمَرْءِ عَلٰى وَلَدِهٖ

آدمی کا اپنے بیٹے کو صدقہ دینے کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الصَّدَقَةَ إِذَا رَجَعَتْ إِلَى الْمُتَصَدِّقِ بِهَا إِرْثاً عَنِ الْمُتَصَدَّقِ عَلَيْهِ جَازَ لَهٗ . وَ الْفَرْقُ بَيْنَ مَا يَمْلِكُهُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّدَقَةِ إِرْثاً وَ بَيْنَ مَا يَمْلِكُهٗ بِابْتِيَاعٍ أَوِ اسْتِيْهَابٍ إِذِ الْإِرْثُ يَمْلِكُهُ الْوَارِثُ أَحَبَّ ذٰلِكَ أَمْ كَرِهَ وَ لَا يَمْلِكُ الْمَرْءُ مِلْكاً بِغَيْرِ نِيَّةٍ ، وَ أَخْبَرَ أَنَّهٗ مِلْكٌ بِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِيْ سِوَى الْمِيْرَاثِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب صدقہ میراث کی صورت میں صدقہ کرنے والے کے پاس لوٹ آئے تو وہ اس کے لیے جائز ہے۔ آدمی جس صدقے کا وراثت کی وجہ سے مالک بن جائے اور جس صدقے کا وہ خرید کر یا ہبہ کی صورت میں مالک بنے، ان دونوں میں فرق ہے۔ کیونکہ آدمی وراثت کا مالک بن جاتا ہے خواہ وہ اسے پسند کرے یا نہ کرے جبکہ خریدنے یا ہبہ ملنے کی صورت میں بغیر نیت کے مالک نہیں بنتا۔ (اس لیے وراثت میں آنے والے صدقہ کو لینا جائز ہے جبکہ اپنے ہی کیے ہوئے صدقے کو خریدنا یا ہبہ لینا جائز نہیں)

۲٤٦٥۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ حُسَيْنٍ ۔ وَ هُوَ الْمُعَلِّمُ ۔ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ : أَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ عَلٰى وَلَدِهٖ بِأَرْضٍ ، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ الْمِيْرَاثُ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ،

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کو ایک باغ صدقہ میں دیا۔ (وہ لڑکا فوت ہوا) تو وہ باغ میراث میں واپس اسی شخص کے پاس آ گیا۔ تو اس نے یہ

(۲٤٦٥) اسنادہ حسن: سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب من تصدق بصدقۃ ثم ورثھا، حدیث: ۲۳۹۵۔ مسند احمد: ۱۸۵/۲۔ مسند البزار (الکشف: ۱۳۱۳)۔

فَقَالَ لَهُ: ((وَجَبَ أَجْرُكَ وَرَجَعَ إِلَيْكَ مِلْكُكَ)).

بات رسول اللہ ﷺ کو بتائی تو آپ نے اسے کہا: ''تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور تمھاری ملکیت بھی تمھاری طرف لوٹ آئی۔''

فوائد:......اولاد پر نفلی صدقہ کرنا جائز ہے اور اگر صدقہ کرنے والے کو مال لوٹا دیا جائے تو وہ اسے قبول کر لے تو یہ جائز ہے۔

۱۵۹..... بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الثِّمَارِ قَبْلَ الْجُذَاذِ مِنْ كُلِّ حَائِطٍ بِقِنْوٍ يُوضَعُ فِي الْمَسْجِدِ

کھجور کا پھل توڑنے سے پہلے صدقہ کرنے کے حکم کا بیان

ہر باغ سے ایک ایک خوشہ مسجد میں لٹکا دیا جائے

۲۴۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ مِنْ كُلِّ حَائِطٍ بِقِنْوٍ لِلْمَسْجِدِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر باغ سے کھجوروں کا ایک خوشہ مسجد کے لیے دینے کا حکم دیا۔

۱۶۰..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ بِالْحَشَفِ مِنَ الثِّمَارِ، وَإِنْ كَانَتِ الصَّدَقَةُ تَطَوُّعاً، إِذِ الصَّدَقَةُ بِخَيْرِ الثِّمَارِ وَأَوْسَاطِهَا أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ بِشِرَارِهَا

صدقے میں خراب پھل دینے کی ممانعت کا بیان۔ اگر چہ صدقہ نفلی ہو کیونکہ عمدہ اور درمیانے درجے کے پھل کا صدقہ دینا ردی پھل کے صدقے سے افضل ہے

۲۴۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي عَرِيبٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ.........

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَقْنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ وَقِنْوٌ مِنْهَا حَشَفٌ، وَمَعَهُ عَصاً فَطَعَنَ بِالْعَصَى الْقِنْوَ، قَالَ: ((لَوْ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک خوشہ خراب اور ردی تھا۔ آپ کے پاس ایک عصا تھا، آپ نے عصا اس خوشے پر مارا (اور

(۲۴۶۶) اسناده صحيح على شرط مسلم۔ معجم اوسط طبرانی۔ صحیح ابن حبان: ۳۲۷۷.

(۲۴۶۷) حسن لغيره: سنن ابی داؤد، كتاب الزكاة، باب ما لا يجوز من الثمر فی الصدقة، حديث: ۱۶۰۸۔ صحیح ابن حبان: ۶۷۳۶۔ مسند احمد: ۲۳/۶.

شَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْهَا إِنَّ صَاحِبَ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

کھجوریں گرادیں)فرمایا: ''یہ خوشہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو اس سے عمدہ صدقہ کرسکتا تھا بے شک اس خوشے کا مالک قیامت کے روز خراب اور ردی کھجوریں کھائے گا۔''

فوائد :......ا۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ جن لوگوں کی کھجور نصاب زکاۃ کو پہنچیں، وہ زکاۃ کی ادائیگی میں اہل مسجد کا خیال بھی رکھیں اور کچھ کھجوریں مسجد میں ضرور پہنچیں۔

۲۔ زکاۃ میں عمدہ مال ادا کرنا مستحب ہے اور ردی اور گھٹیا مال ادا کرنا مکروہ فعل ہے۔

۱۶۱..... بَابُ إِعْطَاءِ السَّائِلِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَ إِنْ كَانَ زِيُّهُ زِيَّ الْأَغْنِيَاءِ فِي الْمَرْكَبِ وَ الْمَلْبَسِ

صدقے کا سوال کرنے والے کو عطا کرنے کا بیان

اگرچہ اس کی شکل وصورت اور سواری مالدار لوگوں جیسی ہو

۲۴۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أَبِي يَحْيٰى عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهَا قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ: ....

حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لِلسَّائِلِ حَقٌّ، وَ إِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ)).

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سائل کا حق ہے اگر چہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔''

۱۶۲..... بَابُ ذِكْرِ مَبْلَغِ الثِّمَارِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ وَضْعُ قِنْوٍ مِنْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ فِي الْمَسْجِدِ إِذَا بَلَغَ جُذَاذُ الرَّجُلِ مِنَ الثِّمَارِ ذٰلِكَ الْمَبْلَغِ

کھجوروں کی اس مقدار کا بیان کہ جب اتنی مقدار میں کسی شخص کی کھجوریں ہو جائیں تو ان میں سے ایک خوشہ مساکین کے لیے مسجد میں رکھنا مستحب ہے

۲۴۶۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ بَكَّارٍ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ ....

(۲۴۶۸) اسنادہ ضعیف : یعلی بن ابی یحییٰ راوی مجہول ہے۔الضعیفة : ۱۳۸۷۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب حق السائل، حدیث : ۱۶۶۵۔ مسند احمد : ۱/۲۰۱.

(۲۴۶۹) اسنادہ حسن: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی حقوق المال، حدیث : ۱۶۶۲۔ مسند احمد : ۳/۳۵۹/ ۳۶۰۔ صحیح ابن حبان : ۴۹۸۷.

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا الْوَسْقَ وَ الْوَسْقَيْنِ وَ الثَّلَاثَةَ وَ الْأَرْبَعَةَ . وَ قَالَ : ((فِيْ جَادِّ كُلِّ عَشَرَةِ أَوْسُقٍ قِنْوٌ يُوْضَعُ لِلْمَسَاكِيْنِ فِي الْمَسْجِدِ ، قِنْوٌ))فَسَمِعْتُ الدَّارِمِيَّ يَقُوْلُ : قِنْعٌ وَ قِنْوٌ وَاحِداً .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا والوں کو رخصت دی تھی کہ وہ پھل کا اندازہ کر کے ایک وسق ،دووسق، تین اور چار وسق کے بدلے اپنا پھل بیچ دیں ۔ اور فرمایا: ''ہر دس وسق کھجوریں توڑنے پر ایک خوشہ مساکین کے لیے مسجد میں رکھا جائے گا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے دارمی سے سنا ہے: قنع اور قِنْو کا معنی ایک ہی ہے: ''خوشہ''

فوائد :......دس اوسق کھجور کاٹنے والے صاحب پر لازم ہے کہ وہ ایک خوشہ مسجد میں مساکین کے لیے لٹکائے۔ تا کہ عام مساکین بغیر مطالبے کے مال زکاۃ سے مستفید ہوسکیں۔ اور انہیں بآسانی خوراک کی سہولت میسر ہو سکے۔

۱۶۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِ الْقِنْوِ ـ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ـ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِيْنِ أَمْرُ نُدْبٍ وَ إِرْشَادٍ لَا أَمْرُ فَرِيْضَةٍ وَ إِيْجَابٍ ، خَبَرُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مساکین کے لیے کھجوروں کا ایک خوشہ مسجد میں رکھنے کا حکم دینا استحباب اور فضیلت کے لیے ہے،فرض اور وجوبی حکم نہیں جناب طلحہ بن عبداللہ کی روایت اسی باب کے متعلق ہے

۲۴۷۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.........

عَنْ جَابِرٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ أَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّهُ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو تم نے اس مال کی برائی اور مصیبت کو اپنے سے دور کردیا۔''

۲۴۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ دَرَّاجٍ أَبِي السَّمْحِ ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْخَوْلَانِيِّ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۲۴۷۰) اسنادہ ضعیف : تقدم تخریجہ برقم : ۲۲۵۸.

(۲۴۷۱) حسن: سنن ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ما جاء اذا ادیت الزکاۃ......، حدیث : ۶۱۸۔ الصحیحۃ: ۳۳۵۰۔ سنن ابن ماجہ : ۱۷۸۸۔ صحیح ابن حبان : ۳۲۱۶.

((إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ ، وَ مَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ وَ كَانَ أَجْرُهُ عَلَيْهِ)). حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِي دَرَّاجٌ أَبُو السَّمْحِ ، وَ قَالَ : إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ .

فرمایا: ”جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو تم نے اپنی ذمہ داری اور فرض ادا کردیا۔ اور جس شخص نے حرام مال جمع کیا پھر اس کا صدقہ کردیا تو اسے اس صدقے کا کوئی اجر نہیں ملے گا اور اس پر اس کا گناہ ہوگا۔“

۱۶۴..... بَابُ الْأَمْرِ بِإِعْطَاءِ السَّائِلِ وَ إِنْ قَلَّتِ الْعَطِيَّةُ وَ صَغُرَتْ قِيمَتُهَا ، وَ كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّائِلِ مِنْ غَيْرِ إِعْطَاءٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَسْئُوْلِ مَا يَجْزِلُ الْعَطِيَّةَ

سائل کو عطیہ دینے کے حکم کا بیان اگرچہ عطیہ کم ہو اور اس کی قیمت بھی تھوڑی ہو۔ جب کسی شخص کے پاس زیادہ بڑا عطیہ دینے کی گنجائش نہ ہو تو بھی سائل کو بغیر عطا کیے لوٹانا ناپسندیدہ ہے

۲۴۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَسِيُّ ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ حَيَّانَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا ، هَارُوْنُ بْنُ إِسْحٰقَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ حَيَّانَ ....

عَنِ ابْنِ بُجَيْدٍ ، عَنْ جَدَّتِهِ ، قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّائِلُ يَأْتِيْنِيْ وَ لَيْسَ عِنْدِيْ مَا أُعْطِيْهِ؟ قَالَ : ((لَا تَرُدِّيْ سَائِلَكِ لَوْ بِظِلْفٍ)). لَمْ يَقُلِ الْأَشَجُّ مَا أُعْطِيْهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: ابْنُ بُجَيْدٍ هٰذَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بُجَيْدِ بْنِ قِبْطِيٍّ .

جناب ابن بجید اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (بعض اوقات) سائل میرے پاس آتا ہے جبکہ میرے پاس اسے دینے کے لیے کچھ نہیں ہوتا (تو میں کیا کروں)؟ آپ نے فرمایا: ”سائل کو (خالی ہاتھ) نہ لوٹانا، اگر ایک کھری ہو تو وہی دے دو۔“ جناب اشج راوی نے ”مَا أُعْطِيْهِ“ کے الفاظ بیان نہیں کیے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن بجید سے مراد عبدالرحمان بن بجید بن قبطی ہے۔

۲۴۷۳۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ.........

(۲۴۷۲) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب الزکاۃ، باب ردّ السائل، حدیث: ۲۵۶۶۔ مسند احمد: ۴/ ۷۰۔ موطا امام مالک: ۹۲۳/۲۔

(۲۴۷۳) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب حق السائل، حدیث: ۱۶۶۷۔ سنن ترمذی: ۶۶۵۔ سنن نسائی: ۲۵۷۵۔ مسند احمد: ۶/ ۳۸۲۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ أَخِيْ ابْنِ حَارِثَةَ أَنَّ جَدَّتَهُ حَدَّثَتْهُ ـ وَ هِيَ أُمُّ بُجَيْدٍ وَ كَانَتْ ـ زَعَمَ ـ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَ اللّٰهِ إِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلَى بَابِيْ فَمَا أَجِدُ شَيْئاً أُعْطِيْهِ إِيَّاهُ. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَإِنْ لَّمْ تَجِدِيْ شَيْئاً تُعْطِيْهِ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفاً مُحْرِقاً فَادْفَعِيْهِ إِلَيْهِ فِيْ يَدِهٖ)).

جناب ابن حارثہ کے بھائی عبدالرحمٰن بن بجید سے روایت ہے کہ انھیں ان کی دادی نے بیان کیا۔ وہ ام بجید ہیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کی بیعت کرنے والوں میں سے تھیں ۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کی قسم! مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس اسے دینے کے لیے کوئی چیز نہیں ہوتی تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا: ''اگر تمھیں اسے دینے کے لیے جلی ہوئی کھری کے سوا کچھ نہ ملے تو وہی اس کے ہاتھ میں تھما دو۔''

فوائد:......اس حدیث میں سائل کو کچھ نہ کچھ دینے کی تاکید ہے اور حقیقی سائل کو حتی الوسع خالی ہاتھ نہ لوٹانا چاہیے۔

۱۶۵..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الرُّجُوْعِ عَنْ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ وَتَمْثِيْلِهِ بِالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ

نفلی صدقہ دے کر واپس لینے کی مذمت کا بیان اور اس کی مثال کتے جیسی ہے جو قے کرتا ہے پھر اپنی ہی قے کو چاٹ لیتا ہے

۲۴۷۴ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْجَعْفَرٍ بْنُ مُحَمَّدُ عَلِيٍّ ، أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يُخْبِرُ أَنَّهُ سَمِعَ.........

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهٖ مَثَلُ الْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَيْئَهُ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صدقہ کر کے اپنا صدقہ واپس لے لیتا ہے اس کی مثال اس کتے جیسی ہے جو قے کرتا ہے پھر اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔''

(۲۴۷۴) صحیح مسلم، کتاب الهبات، باب تحریم الرجوع فی الصدقة، حدیث: ۱۶۲۲ـ سنن نسائی: ۳۷۲۳ـ سنن ابن ماجه: ۲۳۹۱ـ مسند احمد: ۱/۳۴۹ـ صحیح بخاری، کتاب الهبة، باب لا یحل لاحد ان یرجع فی هبة وصدقة، حدیث: ۲۶۲۱ من طریق اخر عن سعید بن المسیب نحوه.

٢٤٧٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا کی طرح روایت مروی ہے۔

فوائد :...... ہبہ اور صدقہ شدہ چیز واپس لینا حرام ہے، البتہ اولاد کو ہبہ کی چیز لینا جائز ہے۔ جیسا کہ نعمان بن بشیر کی حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے، لیکن بھائیوں، چچاؤں اور دیگر قریبی رشتہ دار کو ہبہ کی چیزیں واپس لینا جائز نہیں۔ شافعی، مالک اور اوزاعی رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔ (شرح النووی: ١١/ ٦٤)

١٦٢١..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِعْلَانِ بِالصَّدَقَةِ نَاوِيًا لِاسْتِنَانِ النَّاسِ بِالْمُتَصَدِّقِ فَيُكْتَبُ لِمُبْتَدِئِ الصَّدَقَةِ مِثْلُ أَجْرِ الْمُتَصَدِّقِينَ إِسْتِنَانًا بِهِ

اعلانیہ صدقہ اس نیت سے کرنا مستحب ہے کہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہوئے صدقہ کریں گے، صدقے کی ابتداء کرنے والے شخص کو اس کی پیروی میں صدقہ کرنے والے تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا

٢٤٧٧۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ۔ وَهُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ ۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبَسِيِّ ....

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَأَ أُنَاسٌ حَتّٰى رُؤِيَ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ ثُمَّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ فَأَعْطَاهَا فَتَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رُؤِيَ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّرُوْرُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَإِنَّ لَهُ أَجْرُهَا وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ ، وَ مَنْ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے صدقہ کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے اس حکم کی تعمیل میں تاخیر کردی حتی کہ آپ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار نمودار ہوگئے۔ پھر ایک انصاری صحابہ ایک تھیلی لایا اور وہ صدقہ میں دے دی۔ پھر لوگ پے در پے صدقہ لانے لگے حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے کھل اٹھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص نے کوئی اچھا طریقہ رائج کیا تو اسے اپنا بھی اور اس طریقے پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کا بھی اجر ملے گا جبکہ ان کے اپنے اجر میں بھی کمی نہیں کی جائے گی۔ اور جس شخص

(٢٤٧٧) صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقة ولو بشق تمرة، حدیث: ١٠١٧۔ مسند احمد: ٤/٣٦١۔ سنن الدارمی: ٥١٤۔ صحیح ابن حبان: ٣٢٩٧.

سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ)).

نے (اسلام میں) برا طریقہ رائج کیا تو اسے اس کا اپنا اور اس طریقے پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کا بھی گناہ ہوگا جبکہ دیگر عمل کرنے والوں کے اپنے گناہ میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔"

فوائد :......۱۔ لوگوں کو کسی اہم مسئلہ کی خاطر جمع کرنا، انہیں وعظ کرنا، مصالح پر ابھارنا اور انہیں قبیح چیزوں سے ڈرانا مستحب ہے۔

۲۔ اس حدیث میں نیکی کے کاموں میں پہل کرنے اور اچھے اعمال وسنن کو عملی جامہ پہنانے کی ترغیب اور باطل چیزوں کی ایجادات اور قبیح افعال سے بچاؤ کی تحریض ہے۔

۳۔ نیکی کے کاموں کا آغاز کرنے والا اس نیکی پر عمل کرنے والے دیگر لوگوں کے ثواب میں برابر کا شریک ہے۔

١٦٧..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْخُيَلَاءِ عِنْدَ الصَّدَقَةِ

صدقہ کرتے وقت فخر وغرور کا اظہار کرنے کی رخصت ہے

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : خَبَرُ ابْنِ عَتِيْكٍ أَخْرَجْتُهُ فِي كِتَابِ الْجِهَادِ .

امام ابوبکر فرماتے ہیں: ابن عتیک کی حدیث کو میں نے کتاب الجہاد میں روایت کیا ہے۔

٢٤٧٨ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْأَزْرَقِ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((غَيْرَتَانِ إِحْدَاهُمَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ وَ الْأُخْرٰى يُبْغِضُهَا اللّٰهُ . الْغَيْرَةُ فِي الرَّمْيَةِ يُحِبُّهَا اللّٰهُ ، وَ الْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رَمْيَةٍ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ ، وَ الْمَخِيْلَةُ إِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ يُحِبُّهَا اللّٰهُ ، وَ الْمَخِيْلَةُ فِي الْكِبْرِ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ)) ، وَ قَالَ : ((ثَلَاثَةٌ تُسْتَجَابُ دَعْوَتُهُمْ : الْوَالِدُ وَ الْمُسَافِرُ وَ الْمَظْلُوْمُ)) وَ قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الْجَنَّةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةً

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "غیرت دو قسم کی ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور دوسری ناپسند ہے۔ جن کاموں میں تہمت لگنے اور بدگمانی پیدا ہونے کا خطرہ ہو ان میں غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں۔ اور جن امور میں شک وشبہ اور تہمت لگنے کا خدشہ نہ ہو ان میں غیرت کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔ جب آدمی صدقہ خیرات کر کے اترائے تو اللہ تعالیٰ اس شوخی کو پسند کرتے ہیں۔ اور جس فخر وغرور کا سبب تکبر ہو اسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔" اور آپ نے فرمایا: "تین افراد کی دعا بہت قبول ہوتی ہے: والد کی دعا (اولاد کے حق میں) مسافر اور

(٢٤٧٨) اسناده صحيح، الصحيحة: ٣١٥ـ مسند احمد: ١٥٤/٤.

صَانِعَهٗ ، وَ الْمُمِدَّ بِهٖ ، وَ الرَّامِیْ بِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) .

مظلوم کی دعا'' اور آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے سبب سے تین افراد کو جنت میں داخل کرتا ہے۔ تیر بنانے والے کو، تیر مجاہد کو فراہم کرنے والے کو اور اللہ کی راہ میں اس تیر کو چلانے والے مجاہد کو۔''

۱۶۸..... بَابُ كَرَاهِيَةِ مَنْعِ الصَّدَقَةِ

صدقہ نہ کرنے کی کراہیت کا بیان

إِذْ مَانِعُهَا مَانِعُ اسْتِقْرَاضِ رَبِّهٖ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ سَمَّى الصَّدَقَةَ قَرْضاً اسْتَقْرَضَ اللّٰهُ عِبَادَهٗ ، وَ وَعَدَ عَلٰى ذٰلِكَ بِتَضْعِيْفِ الصَّدَقَةِ أَضْعَافاً كَثِيْرَةً ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهٗ لَهٗ أَضْعَافاً كَثِيْرَةً ﴾

کیونکہ صدقہ نہ دینے والا اللہ تعالیٰ کو قرض دینے سے انکار کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالی نے صدقے کو قرض قرار دیا ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے طلب کرتا ہے۔ اور اس صدقے کے بدلے کئی کئی گنا عطا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿مَنْ ذَا الَّذِیْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضاً حَسَناً فَيُضَاعِفَهٗ لَهٗ أَضْعَافاً كَثِيْرَةً ﴾ (البقرة: ٢٤٥) ''کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے؟ تو وہ اللہ اس مال کو اس کے لیے کئی کئی گنا بڑھا دے۔''

٢٤٧٩۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ ، عَنِ الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ : عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اسْتَقْرَضْتُ عَبْدِیْ فَلَمْ يُقْرِضْنِیْ ، وَ شَتَمَنِیْ عَبْدِیْ وَ هُوَ لَا يَدْرِیْ ، يَقُوْلُ : وَا دَهْرَاهُ وَا دَهْرَاهُ ، وَ أَنَا الدَّهْرُ)) .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَوْلُهٗ وَ أَنَا الدَّهْرُ أَیْ وَ أَنَا اٰتِیْ بِالدَّهْرِ أُقَلِّبُ لَيْلَهٗ ، وَ نَهَارَهٗ ، أَیْ بِالرُّخَاءِ وَ الشِّدَّةِ كَيْفَ شِئْتُ ، إِذْ بَعْضُ أَهْلِ الْكُفْرِ زَعَمَ أَنَّ الدَّهْرَ يُهْلِكُهُمْ . قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا تو اس نے مجھے قرض نہیں دیا۔ اور میرے بندے نے مجھے گالی دی جبکہ وہ جانتا نہیں، کہتا ہے ہائے زمانے کی بربادی۔ ہائے زمانے کی ہلاکت۔ حالانکہ زمانہ میں ہوں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ارشاد باری تعالیٰ: ''میں زمانہ ہوں'' کا مطلب ہے کہ میں ہی زمانے کے دن رات تبدیل کرتا ہوں کبھی خوشحالی تو کبھی تنگ دستی پیدا کرتا ہوں جیسے میں چاہتا ہوں۔ جبکہ بعض کافروں کا عقیدہ ہے کہ

(٢٤٧٩) اسناده حسن: الصحيحة: ٣٤٧٧۔ خلق افعال العباد للبخاری: ٥٧۔ مسند احمد: ٢/ ٣٠٠۔ مسند ابی یعلی: ٦٤٦٦.

اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ حِكَايَةً عَنْهُمْ ﴿ وَ مَا يُهْلِكُنَآ إِلَّا الدَّهْرُ ﴾ (الجاثية:٢٤) . فَأَعْلَمَ أَنَّهُ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِذٰلِكَ ، وَ أَنَّ مَقَالَتَهُمْ تِلْكَ ظَنٌّ مِنْهُمْ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ . ((وَ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّوْنَ)). وَ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَاتِمَ مَنْ يُهْلِكُهُمْ هُوَ شَاتِمُ رَبِّهِ جَلَّ وَ عَزَّ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَزْعُمُوْنَ إِنَّ الدَّهْرَ يُهْلِكُهُمْ فَيَشْتِمُوْنَ مُهْلِكَهُمْ وَ اللّٰهُ يُهْلِكُهُمْ لَا الدَّهْرُ ، فَكُلُّ كَافِرٍ يَشْتِمُ مُهْلِكَهُ فَإِنَّمَا تَقَعُ الشَّتِيْمَةُ مِنْهُمْ عَنْ خَالِقِهِمُ الَّذِيْ يُهْلِكُهُمْ ، لَا عَلَى الدَّهْرِ الَّذِيْ لَا فِعْلَ لَهُ ، إِذِ اللّٰهُ خَالِقُ الدَّهْرِ .

انھیں زمانہ ہلاک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کا قول بیان کرتے ہوئے فرمایا: (وہ کہتے ہیں): ''اور ہمیں تو صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ انھیں اس بات کا علم ہی نہیں اور ان کا یہ قول فقط ان کا خیال وگمان ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :''اور انھیں اس بات کا کچھ علم نہیں ،وہ تو بس اٹکل پچولگاتے ہیں۔'' اور نبی کریم ﷺ نے بتادیا ہے کہ ان کا زمانہ کو گالیاں دینا اللہ تعالیٰ کو گالی دینا ہے کیونکہ وہ گمان رکھتے ہیں کہ انہیں زمانہ ہلاک کرتا ہے پس وہ ہلاک کرنے والے کو گالی دیتے ہیں حالانکہ انھیں ہلاک وبرباد کرنے والی ذات اللہ کی ہے، زمانہ نہیں لہٰذا ہر کافر جو اپنے ہلاک کرنے والے کو گالی دیتا ہے تو اس کی گالی ان کے خالق کو جاتی ہے جس نے انھیں ہلاک کیا ہے ۔ ان کی گالی زمانے کو نہیں ملتی کیونکہ انھیں ہلاک کرنے میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں کیونکہ زمانے کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہی ہیں ۔

١٦٩..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ لِأَهْلِ الصَّدَقَةِ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَخُصُّوْنَ بِدُخُوْلِهَا مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ

اس بات کا بیان کہ صدقہ کرنے والوں کے لیے جنت کا ایک خصوصی دروازہ ہے جس سے صرف وہی داخل ہوں گے

٢٤٨٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ أَنْفَقَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص اپنے مال سے دو چیزیں (جوڑا) اللہ کی راہ میں

(٢٤٨٠) صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب الريان للصائمين، حديث: ١٨٩٧ ـ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب فضل من ضم الى الصدقة غيرها......، حديث: ١٠٢٧ ـ سنن ترمذي: ٣٦٧٤ ـ سنن نسائي: ٢٢٤٠ ـ مسند احمد: ٢/٢٦٨ ـ صحيح ابن حبان: ٣٤١٩.

زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَدَمَةُ الْجَنَّةِ ، وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ)) ، فَقَالَ لَهُ أَبُوْ بَكْرٍ : وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلَى أَحَدٍ مِنْ ضَرُوْرَةٍ مِنْ أَيِّهَا دُعِيَ فَهَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ ؟ قَالَ ، ((نَعَمْ . إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ)) .

خرچ کرے تو اس کو جنت کے فرشتے (دروازوں پر) بلائیں گے۔اور جنت کے کئی دروازے ہیں لہٰذا جو نمازی ہو گا اسے باب الصلاۃ سے بلایا جائے گا۔اور جو صدقہ اور زکوۃ ادا کرنے والا ہو گا اسے باب الصدقۃ سے بلایا جائے گا۔اور جو جہاد کرتا رہا ہو گا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا۔اور جو روزے دار ہو اسے باب الریان سے بلایا جائے گا۔'' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی : اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص ان دروازوں میں سے کسی ایک دروازے میں سے بھی بلایا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں لیکن کیا کوئی ایسا بھی خوش نصیب ہو گا جو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا ؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں ایسے خوش نصیب ہوں گے اور مجھے امید ہے کہ تم بھی ان میں شامل ہو گے۔''

فوائد:......١۔اس حدیث میں ایک جنس سے دو چیزیں صدقہ کرنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے کہ ایسا شخص بانصیب ہوگا اور روز قیامت اسے جنت میں داخلے کے لیے نام لے کر پکارا جائے گا، جو بڑی سعادت وخوش بختی ہے۔

٢۔صدقہ وخیرات کرنا عظیم عمل ہے اور صدقہ وخیرات کی اہمیت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے جنت میں اہل صدقہ کے لیے ایک مخصوص دروازہ مختص کیا ہے۔جس میں سے کثرت سے صدقہ وخیرات کرنے والے گزریں گے۔

٣۔اس حدیث میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عظمت ورفعت کا بیان ہے اور ایسے شخص کے منہ پر اس کی تعریف کرنا جائز ہے جس کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا ڈر نہ ہو۔

١٧٠..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ مَسْأَلَةِ الْغَنِيِّ الصَّدَقَةَ

مالدار شخص کے صدقہ مانگنے پر سخت وعید کا بیان

٢٤٨١۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ : أَنَّ..........

أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ ذَكَرَ : أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ ۔ فِي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جمعے والے دن ایک شخص بڑی خستہ حالت میں آیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ

(٢٤٨١) تقدم تخريجه برقم: ١٧٩٩۔

هَيْئَةٍ بَذَّةٍ ۔ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ أَنْ يَتَصَدَّقُوْا وَ أَلْقَوْا ثِيَاباً ، فَأَمَرَ لَهُ بِثَوْبَيْنِ وَ أَمَرَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ . خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْجُمُعَةِ .

ارشاد فرما رہے تھے ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس پر صدقہ کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے اپنے کچھ کپڑے صدقے کے لیے رکھ دیے آپ نے اسے دو کپڑے دینے کا حکم دیا اور آپ نے اسے حکم دیا تو اس نے دو رکعت ادا کیں جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی ۔ میں نے یہ حدیث کتاب الجمعہ میں بیان کر دی ہے ۔

فوائد:...... مکرر (۱۷۹۹)

۱۷۱..... بَابُ التَّغْلِيْظِ فِي الصَّدَقَةِ مُرَاءَاةً وَ سُمْعَةً

ریا کاری اور شہرت کے حصول کے لیے صدقہ کرنے میں سخت وعید کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُرَائِيَ بِالصَّدَقَةِ مِنْ أَوَائِلِ مَنْ تَسْتَعِرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . بِاللّٰهِ نَعُوْذُ مِنَ الرِّيَاءِ وَ السُّمْعَةِ وَ اللّٰهَ نَسْأَلُ أَنْ يُعِيْذَنَا مِنَ النَّارِ بِعَفْوِهِ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيْهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُوْماً مَّدْحُوْرًا﴾

اس بات کی دلیل کا بیان کہ ریا کاری کے لیے صدقہ کرنے والا شخص وہ پہلا شخص ہوگا جس سے قیامت کے دن جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی ۔ ہم ریا کاری اور دکھلاوے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ اپنی خصوصی مہربانی سے ہمیں عذاب جہنم سے آزادی نصیب فرمائے ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيْهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْماً مَّدْحُوْرًا﴾ (الاسراء: ۱۸) ”جو کوئی جلدی والی (دنیا) چاہے تو ہم اسی دنیا میں جس کے لیے چاہیں جس قدر چاہیں جلد عطا کرتے ہیں پھر اس کے لیے ہم جہنم ٹھکانا بنا دیتے ہیں وہ اس میں مذموم اور دھتکارا ہوا داخل ہوگا ۔“

۲۴۸۲ ۔ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ، حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيْدِ أَبُوْ عُثْمَانَ ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَهُ ، أَنَّ.........

شُفَيًّا حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا ؟ فَقَالُوْا : أَبُوْ هُرَيْرَةَ . فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى

”جناب شفی اصحی بیان کرتے ہیں کہ وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو انھوں نے دیکھا کہ ایک شخص کے پاس کافی لوگ جمع ہیں ۔ تو انھوں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا

(۲۴۸۲) اسنادہ صحیح: خلق افعال العباد للبخاری: ۴۲ ۔ سنن ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی الریاء والسمعۃ، حدیث: ۲۳۸۲ ۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۸۲۴ ۔ صحیح ابن حبان: ۴۰۸ ۔

قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ هُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ ، فَلَمَّا سَكَتَ وَ خَلَا ، قُلْتُ : أَنْشُدُكَ بِحَقٍّ وَ حَقٍّ لِمَا حَدَّثْتَنِي حَدِيْثاً سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَ عَلِمْتَهُ ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ : افْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثاً حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلِمْتُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثَ قَلِيْلًا ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ : لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثاً حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِيْ وَ غَيْرَهُ ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً أُخْرٰى فَمَكَثَ بِذٰلِكَ ثُمَّ أَفَاقَ وَ مَسَحَ وَجْهَهُ ، قَالَ : افْعَلُ . لَأُحَدِّثَنَّكَ بِحَدِيْثٍ حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا وَ هُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِيْ وَ غَيْرَهُ . ثُمَّ نَشَغَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً ، ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهِ ، أَسْنَدْتُهُ طَوِيْلًا ، ثُمَّ أَفَاقَ ، فَقَالَ : حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَزَلَ إِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَ كُلُّ أُمَّةٍ جَاثِيَةٌ ، فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُوْا بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ ، وَ رَجُلٌ يُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَ رَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ ، فَيَقُوْلُ لِلْقَارِي : أَلَمْ أُعَلِّمْكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِيْ ؟ قَالَ :

کہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ لہٰذا میں ان کے قریب جا کر ان کے سامنے بیٹھ گیا، جبکہ وہ لوگوں کو حدیث بیان کر رہے تھے۔ پھر جب وہ خاموش ہوئے اور اکیلے رہ گئے تو میں نے عرض کی: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم اور اس کے حق کا واسطہ دے کر گزارش کرتا ہوں کہ آپ مجھے وہ حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد رکھی ہو اور آپ اسے بخوبی جانتے ہوں۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمھیں ایسی ہی حدیث سناؤں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور یاد رکھی ہے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سسکیاں لے کر رونے لگ گئے اور بے ہوش ہو گئے پھر تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا تو فرمانے لگے: میں تمھیں ضرور ایسی حدیث سناؤں گا جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی جبکہ میں اور آپ اس گھر میں اکیلے موجود تھے۔ پھر دوسری بار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سسکیاں لے کر رونا شروع کر دیا اور بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے اور اپنے چہرے کو صاف کیا۔ پھر فرمایا: میں تمھیں حدیث سناتا ہوں، میں ضرور تمھیں ایسی حدیث سناؤں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس وقت سنائی تھی جب میں اور آپ اس گھر میں اکیلے ہی تھے ہمارے علاوہ کوئی اور موجود نہ تھا پھر حضرت ابو ہریرہ شدید سسکیاں لے کر رونے لگ گئے پھر بے ہوش ہو کر منہ کے بل گر گئے اور میں دیر تک آپ کو سہارا دے کر بیٹھا رہا۔ پھر جب ہوش میں آئے تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیان کیا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ مخلوق کے درمیان فیصلے کے لیے تشریف لائیں گے جبکہ ہر امت گھٹنوں کے بل بیٹھی ہو گی۔ سب سے پہلے قاری قرآن کو بلایا جائے گا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد

بَلٰی یَا رَبِّ . قَالَ : فَمَاذَا عَمِلْتَ فِیْمَا عَلِمْتَ ؟ قَالَ : كُنْتُ أَقُوْمُ بِهٖ أَثْنَاءَ اللَّيْلِ وَ اٰنَاءَ النَّهَارِ ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ : كَذَبْتَ . وَ تَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ : كَذَبْتَ . وَ يَقُوْلُ اللّٰهُ : بَلْ أَرَدْتَّ أَنْ يُقَالَ : فُلَانٌ قَارِیءٌ ، فَقَدْ قِيْلَ . وَ يُؤْتٰى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ : أَلَمْ أُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰى لَمْ أَدَعْكَ تَحْتَاجُ إِلٰى أَحَدٍ ؟ قَالَ : بَلٰى . قَالَ : فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا اٰتَيْتُكَ ؟ قَالَ : كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ ، وَ أَتَصَدَّقُ . فَيَقُوْلُ اللّٰهُ : كَذَبْتَ . وَ تَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ : كَذَبْتَ . فَيَقُوْلُ اللّٰهُ : بَلْ أَرَدْتَّ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَوَّادٌ . فَقَدْ قِيْلَ ذَاكَ . وَ يُؤْتٰى بِالَّذِیْ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، فَيُقَالُ لَهٗ فِيْمَ قُتِلْتَ ؟ فَيَقُوْلُ : أُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِیْ سَبِيْلِكَ ، فَقَاتَلْتُ حَتّٰى قُتِلْتُ . فَيَقُوْلُ اللّٰهُ : كَذَبْتَ . وَ تَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ : كَذَبْتَ . وَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ لَهٗ : بَلْ أَرَدْتَّ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ . ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُكْبَتِیْ ، فَقَالَ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أُوْلٰئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسْعَرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

قَالَ الْوَلِيْدُ ، فَأَخْبَرَنِیْ عُقْبَةُ أَنَّ شَفْيًا هُوَ الَّذِیْ دَخَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهٗ بِهٰذَا .

قَالَ أَبُوْ عُثْمَانَ : وَ حَدَّثَنِی الْعَلَاءُ بْنُ أَبِیْ

کو جوشہید ہوا تھا اور دولت مند شخص کو بلایا جائے گا اللہ تعالیٰ قاری سے فرمائیں گے: کیا میں نے تمھیں وہ کتاب نہیں سکھائی تھی جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی تھی؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو تم نے علم حاصل کرنے کے بعد کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا: میں دن رات نماز میں اس کی تلاوت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے جھوٹ بولا ہے۔ اور فرشتے بھی کہیں گے: تم نے جھوٹ کہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: بلکہ تم تو یہ چاہتے تھے کہ کہا جائے: فلاں بہت بڑا قاری ہے۔ تو یہ بات تو (دنیا میں) کہہ دی گئی تھی۔ اور مالدار شخص کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا میں نے تمھیں اتنا مال و دولت عطا نہیں کیا تھا کہ تم کسی شخص کے محتاج نہیں رہے تھے؟ وہ جواب دے گا: ضرور ایسے ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو تم نے میرے عطا کیے ہوئے مال میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں اس مال سے صلہ رحمی کرتا تھا، اور صدقہ و خیرات کرتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے کہیں گے: تم نے جھوٹ بولا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: بلکہ تمھارا ارادہ تو یہ تھا کہ لوگ کہیں: فلاں شخص بڑا سخی ہے تو وہ کہہ دیا گیا تھا۔ پھر اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے مجاہد کو لایا جائے گا تو اس سے پوچھا جائے گا: تم نے کس مقصد کے لیے جان دی؟ تو وہ کہے گا: اللہ تم نے اپنے راستے میں جہاد کرنے کا حکم دیا تھا تو میں نے جنگ لڑی حتی کہ میں قتل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے جھوٹ بولا ہے۔ اور فرشتے بھی کہیں گے: تم جھوٹے ہو اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: بلکہ تمھارا ارادہ تو یہ تھا کہ کہا جائے: فلاں شخص بڑا بہادر ہے تو دنیا میں یہ کہہ دیا گیا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے گھٹنے

حَكِيمٍ أَنَّهُ كَانَ سِيَافاً لِمُعَاوِيَةَ وَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَحَدَّثَهُ بِهٰذَا . قَالَ : صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ ﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿وَ بَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے ابوہریرہ! یہ تین افراد وہ پہلی اللہ کی مخلوق ہوں گے جن سے قیامت کے دن جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔" جناب عقبہ کہتے ہیں: جناب شُفی نے ہی یہ حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیان کی تھی۔ جناب العلاء بن ابی حکیم بیان کرتے ہیں کہ شُفی حضرت معاویہ کے جلاد تھے اور ایک شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے تو ہم ان کے اعمال کا بدلہ اسی دنیا میں دے دیتے ہیں۔ اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں، اور وہ برباد ہو گیا جو کچھ انھوں نے دنیا میں کمایا تھا اور جو وہ عمل کرتے رہے، ضائع ہو گئے۔ (سورہ ھود: ۱۵، ۱۶)

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ ریا کاری سخت حرام ہے اور اعمال میں اخلاص وللّٰہیت اختیار کرنے کی ترغیب ہے۔

۲۔ جہاد کی فضیلت کے دلائل اس شخص کے لیے وارد ہوئے ہیں، جو خالص نیت سے رب کی رضا کا طلب گار ہو، اس طرح علم وصدقہ کے ثواب سے وہ لوگ بہرہ ور ہوں گے۔ جن کی نیت خالص اور جنہیں رضائے الٰہی مطلوب ہو۔

۳۔ نیت کا بگاڑ نیکی کو نیست و نابود کر دیتا ہے اور ریا کار شخص کی نیکیاں برائیوں کا روپ دھار کر اسے سزا کا مستحق ٹھہراتی ہیں، لہٰذا اعمال میں خلوص اور للّٰہیت پیدا کر کے روز قیامت کی ندامت و پشیمانی سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

❁❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ الصَّدَقَاتِ وَ الْمُحْبَسَاتِ

صدقات اور اوقاف کے ابواب کا مجموعہ

۱۷۲..... بَابُ ذِكْرِ أَوَّلِ صَدَقَةٍ مُحْبَسَةٍ تُصُدِّقَ بِهَا فِي الْإِسْلَامِ

اسلام میں وقف کیے جانے والے پہلے صدقے کا بیان

وَ اشْتِرَاطِ الْمُتَصَدِّقِ صَدَقَةَ الْمُحَرَّمَةِ حَبْسَ أُصُوْلِ الصَّدَقَةِ وَ الْمَنْعِ مِنْ بَيْعِ رِقَابِهَا وَ هِبَتِهَا وَ تَوْرِيْثِهَا ، وَ تَسْبِيْلِ مَنَافِعِهَا وَ غَلَاتِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَ الْقُرْبٰى وَ الرِّقَابِ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ وَ الضَّعِيْفِ

صدقہ کرنے والا شخص اپنے صدقے کی اصل ملکیت اپنے پاس رکھنے کی شرط لگا سکتا ہے، اصل چیز کو فروخت کرنے، ہبہ کرنے اور میراث بنانے سے روک سکتا ہے۔ اور اس چیز کے منافع اور فوائد اور غلے وغیرہ کو فقراء، رشتہ داروں، غلام آزاد کرانے، مجاہدین، مسافروں اور کمزوروں کے لیے خیرات کر سکتا ہے

۲۴۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضاً بِخَيْبَرَ فَأَتَا النَّبِيَّ ﷺ لِيَسْتَأْمِرَ فِيْهَا ، قَالَ : إِنِّيْ أَصَبْتُ أَرْضاً بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ ، فَمَا تَأْمُرُ بِهِ ؟ قَالَ : ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَ تَصَدَّقْتَ بِهَا)) قَالَ : فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ : أَنْ لَا تُبَاعَ ، أُصُوْلُهَا لَا تُبَاعُ ، وَ لَا تُوْهَبُ وَ لَا تُوْرَثُ ، فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ ، وَ الْقُرْبٰى ، وَ الرِّقَابِ ، وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں کچھ زمین و باغات ملے تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس کے بارے میں مشورہ کرنے کے لیے حاضر ہوئے کہتے ہیں: میں نے خیبر میں جو زمین حاصل کی ہے اس جیسا قیمتی مال کبھی مجھے نہیں ملا تو آپ اس کے متعلق مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو اس زمین کی اصل ملکیت اپنے پاس رکھ کر اس کے فوائد و ثمرات کا صدقہ کر دو۔''

(۲۴۸۳) صحیح بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الوقف، حدیث : ۲۷۳۷۔ صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب الوقف، حدیث : ۱۶۳۲۔ سنن ابی داؤد : ۲۸۷۸۔ سنن ترمذی : ۱۲۷۵۔ سنن نسائی : ۳۶۲۹۔ سنن ابن ماجه : ۲۳۹۶۔ مسند احمد : ۲/۵۵. سنن ابن ماجه، کتاب الصدقات، باب من وقف، حدیث : ۲۳۹۷ نحوہ.

وَ ابْنِ السَّبِيْلِ وَ الضَّعِيْفِ . لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقاً : غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهَا . قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّداً ، فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَمِّلٍ مَالًا . قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : وَ حَدَّثَنِيْ مَنْ قَرَأَ الْكِتَابَ : غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . وَ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ أَنَّ نَافِعاً حَدَّثَهُمْ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ : أَوَّلُ صَدَقَةٍ تُصُدِّقَ بِهَا فِي الْإِسْلَامِ صَدَقَةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِيْ مَالًا وَ أَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((حَبِّسْ أَصْلَهُ و سَبِّلْ تَمْرَهُ)) ، قَالَ : فَكَتَبَ . حَدَّثَنَا يُوْنُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ .

ابن عمر فرماتے ہیں :تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ اس کی اصل فروخت نہیں کی جائے گی نہ ہبہ کی جائے گی، نہ میراث بنائی جائے گی انہوں نے اس کے فوائد وثمرات کو فقراء رشتہ داروں، گردنیں آزاد کرانے ،مجاہدین فی سبیل اللہ، مسافروں اور کمزور لوگوں کے لیے صدقہ کر دیا، جو شخص اس کی نگرانی کرے گا وہ اس میں سے معروف طریقے سے کھا سکتا ہے اور اپنے دوست واحباب کو بھی کھلا سکتا ہے مگر دولت اکٹھی کرنے والا نہ ہو (اپنی ملکیت نہ بنائے)جناب ابن عون کہتے ہیں :میں نے یہ روایت محمد کو بیان کی تو انھوں نے کہا: غیر متاءمل مالا وہ مال کا خواہش منداور امیدوار نہ ہو۔ جناب ابن عون کہتے ہیں : مجھے کتاب پڑھنے والے شخص نے ”غیر متأثل مالاً“ وہ ”مال جوڑنے والا نہ ہو“ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : عبداللہ بن عمر العمری نے امام نافع کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں: اسلام میں سب سے پہلا وقف ہونے والا صدقہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا صدقہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: بے شک میرے پاس کچھ مال ہے اور میں اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں ۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا اصل اپنی ملکیت میں کر لو اور اس کا پھل وثمرات صدقہ کر دو۔“ لہٰذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (یہ وقف نامہ) لکھ دیا۔

۱۷۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْحُبُسِ عَلٰى مَنْ لَّا يُحْصَوْنَ لِكَثْرَةِ الْعَدَدِ

ایسے لوگوں کے لیے وقف کرنا جائز ہے جو کثیر تعداد میں ہونے کی وجہ سے شمار نہ ہو سکتے ہوں

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْحُبُسَ إِذَا كَانَ عَلٰى قَوْمٍ لَا يُحْصَوْنَ عَدَداً لِكَثْرَتِهِمْ جَائِزٌ أَنْ تُعْطٰى مَنَافِعُ تِلْكَ الصَّدَقَةِ بَعْضَ أَهْلِ تِلْكَ الصِّفَةِ ، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْوَصِيَّةَ إِذَا أَوْصٰى بِهَا لِقَوْمٍ لَا يُحْصَوْنَ

لِكَثْرَةِ عَدَدِهِمْ أَنَّ الْوَصِيَّةَ بَاطِلَةٌ غَيْرُ جَائِزَةٍ عَلَى اتِّفَاقِهِمْ مَعَنَا أَنَّهُ إِذَا أَوْصَى لِلْمَسَاكِيْنِ وَ الْفُقَرَاءِ بِثُلُثِهِ أَوْ بِبَعْضِ ثُلُثِهِ أَنَّ الْوَصِيَّةَ جَائِزَةٌ وَ لَوْ أَعْطَى وَصِيَّةً بَعْضَ الْفُقَرَاءِ أَوْ بَعْضَ الْمَسَاكِيْنِ أَوْ جَمِيْعَ الْمَسَاكِيْنِ وَ جَمِيْعَ الْفُقَرَاءِ لا يُحْصَوْنَ كَثْرَةً .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ وقف جب بے شمار لوگوں کے لیے ہو جنھیں گننا ممکن نہ ہو تو ایسے صدقے کے فوائد ان میں سے کچھ لوگوں کو بھی دیے جا سکتے ہیں۔ اس شخص کے قول کے برعکس جو کہتا ہے کہ جب وصیت ایسے ان گنت لوگوں کے حق میں کی گئی جنھیں شمار کرنا ممکن نہ ہو تو وصیت باطل ہو جاتی ہے اور ایسی وصیت جائز نہیں۔ حالانکہ یہ علماء ہمارے ساتھ اسی مسئلے میں متفق ہیں کہ اگر وہ شخص مساکین اور فقراء کے لیے ایک تہائی مال یا تہائی مال کے کچھ حصے کی وصیت کرے تو وہ جائز ہے۔ اگر چہ وہ مال کچھ فقراء اور کچھ مساکین کو دے دے یا تمام فقراء اور تمام مساکین کو دے جنھیں شمار کرنا ممکن نہ ہو۔

٢٤٨٤۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ - حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، وَ قَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ أَيْضاً ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِتَمَامِهِ . لَمْ يَذْكُرِ الصَّنْعَانِيُّ : ابْنَ السَّبِيْلِ . وَ قَالَ : غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ . وَ قَالَ ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ : غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ . لَمْ يُذْكَرْ قِرَاءَةُ ابْنِ عَوْنٍ الْكِتَابَ

امام صاحب نے گزشتہ باب کی روایت متعدد راویوں سے بیان کی ہے۔ جناب الصنعانی نے اس میں مسافر کا لفظ بیان نہیں کیا اور ''غیر متمول فیہ'' (وہ مال جمع نہ کرے) کے الفاظ روایت کیے ہیں جناب محمد بن عبدالاعلی نے غیر متاثل (مال اکٹھا نہ کرے، اسے اپنی ملکیت کی طرح نہ بنائے) کے الفاظ روایت کیے ہیں اور ابن عون کے کتاب پڑھنے کا ذکر نہیں کیا۔

١٧٣..... بَابُ إِجَازَةِ الْحَبْسِ عَلٰى قَوْمٍ مَوْهُوْمِيْنَ غَيْرَ مُسَمَّيْنَ

ایسے لوگوں پر وقف کرنا جائز ہے جو غیر معلوم ہوں اور ان کے نام بھی متعین و مذکور نہ ہوں

وَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَ فِي الرِّقَابِ ، وَ فِي الضَّيْفِ مِنْ غَيْرِ اشْتِرَاطِ حِصَّةِ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ حِصَّةِ

(٢٤٨٤) انظر الحديث السابق: ٢٤٨٣.

الرِّقَابِ وَحِصَّةِ الضَّيْفِ مِنْهَا ، وَإِبَاحَةِ اشْتِرَاطِ الْمُحْبَسِ لِلْقَيِّمِ بِهَا الْأَكْلُ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ مِنْ غَيْرِ تَوْقِيتِ طَعَامٍ بِكَيْلٍ مَعْلُومٍ أَوْ وَزْنٍ مَعْلُومٍ ، وَاشْتِرَاطِهِ إِطْعَامَ صَدِيْقِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ قَدْرِ مَا يُطْعِمُ الصَّدِيْقَ مِنْهَا .

اللہ تعالیٰ کے راستے میں، گردنیں آزاد کرانے، مہمان نوازی کے لیے وقف کیا جاسکتا ہے، اگرچہ ان تینوں کے حصے کی شرط لگائے بغیر وقف کرنا درست ہے۔ وقف کرنے والا شخص یہ شرط بھی لگا سکتا ہے کہ وقف مال کی دیکھ بھال کرنے والا خود بھی اس میں سے معروف طریقے سے کھا سکتا ہے اور اپنے دوست احباب کو بھی کھلا سکتا ہے۔ جبکہ اس کی مقدار اور وزن کی تعیین وتحدید نہ کی گئی ہو۔

۲۴۸۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَصَابَ عُمَرُ أَرْضاً بِخَيْبَرَ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِتَمَامِهِ . وَقَالَ : فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنْ لَا يُبَاعَ أَصْلُهَا ، لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ ، لِلْفُقَرَاءِ وَالْأَقْوِيَاءِ ، وَالرِّقَابِ ، وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَالضَّيْفِ ، وَابْنِ السَّبِيْلِ ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقاً غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشورے کے لیے حاضر ہوئے، پھر مکمل حدیث بیان کی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ اس کی اصل فروخت نہیں کی جائے گی ، نہ بیچی جائے گی نہ ہبہ ہوگی اور نہ میراث بنائی جائے گی۔ یہ فقراء، رشتہ داروں، مجاہدین فی سبیل اللہ، مہمانوں اور مسافروں کے لیے وقف کر دی ہے، اس کے نگران پر کوئی گناہ نہیں کہ اس میں سے معروف طریقے سے کھالے یا اپنے دوست کو کھلا دے مگر دولت جمع کرنے والا نہ ہو۔ (اپنی ملکیت نہ بنائے)۔

۱۷۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ تُصُدِّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى إِنَّمَا أَرَادَ تَصَدَّقَ بِأَصْلِهَا حَبْساً

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول ''تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فقراء اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کر دیا۔''

(۲۴۸۵) تقدم تخریجه برقم: ۲۴۸۳.

وَ جَعَلَ ثَمرَهَا مُسْبِلَةً عَلَى مَنْ وَصَفَهُمْ مِنَ الْفُقَرَاءِ ، وَ الْقُرْبَى ، وَ مَنْ ذُكِرَ مَعَهُمْ ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْحَبْسَ إِذَا لَمْ يُخْرِجْهُ الْمُحَبِسُ مِنْ يَدِهِ كَانَ صَحِيْحاً جَائِزاً ، إِذْ لَوْ كَانَ الْحَبْسُ لَا يَصِحُّ إِلَّا بِأَنْ يُخْرِجَهُ الْمُحْبِسُ مِنْ يَدِهِ لَكَانَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ عُمَرَ لَمَّا أَمَرَ بِهٰذِهِ الصَّدَقَةِ أَنْ يُخْرِجَهَا مِنْ يَدِهِ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ - فِي خَبَرِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ - أَنْ يُمْسِكَ أَصْلَهَا فَقَالَ : إِنْ شِئْتَ أَمْسِكْ أَصْلَهَا وَ تَصَدَّقْ بِهَا . وَ لَوْ كَانَ الْحَبْسُ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِأَنْ يُخْرِجَهُ الْمُحَبِسُ مِنْ يَدِهِ لِمَا أَمَرَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَارُوْقَ بِإِمْسَاكِ أَصْلِهَا .

اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ اس زمین کی اصل ملکیت روک کر زمین وقف کردی اور اس کا پھل فقراء اور رشتہ داروں اور جو دیگر لوگ ان کے ساتھ حدیث مذکورہ میں ہیں، ان پر صدقہ کر دیا اس دلیل کے ساتھ کہ جب وقف کرنے والا شخص وقف کو اپنی ملکیت سے نہ نکالے تو یہ صحیح اور جائز ہے کیونکہ اگر وقف کردہ چیز کی ملکیت واقف کے ہاتھ سے نکالے بغیر درست نہ ہوتی تو نبی کریم ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس صدقے کے وقت اس کی ملکیت اپنے قبضے سے نکالنے کی ہدایت کرتے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے انھیں حکم دیا تھا کہ وہ اصل ملکیت اپنے قبضے میں رکھیں آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس زمین کی اصل ملکیت اپنے پاس رکھ لو اور اس کے فوائد وثمرات صدقہ کر دو۔ (یہ بات یزید بن زریع کی روایت میں ہے) لہٰذا اگر وقف شدہ چیز کو وقف کنندہ کی ملکیت سے نکالے بغیر وقف کرنا مکمل نہ ہوتا تو نبی مصطفیٰ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس وقف کی اصل ملکیت اپنے قبضے میں رکھنے کا حکم نہ دیتے۔

۲۴۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْكِنَانِيُّ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ اسْتَأْمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدَقَتِهِ ، فَقَالَ : ((إِحْبِسْ أَصْلَهَا وَ سَبِّلْ ثَمَرَتَهَا . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : فَحَبَسَهَا عُمَرُ عَلَى السَّائِلِ وَ الْمَحْرُوْمِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ وَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ فِي الرِّقَابِ وَ الْمَسَاكِيْنِ وَ جَعَلَ مِنْهَا يَأْكُلُ وَ يُؤْكَلُ غَيْرَ مُمَاثِلٍ مَالًا .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اپنے صدقے کے بارے میں مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کا اصل (اپنی ملکیت میں رکھ کر) وقف کردو اور اس کا پھل صدقہ کر دو۔'' تو حضرت عبداللہ فرماتے ہیں : حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو مانگنے والے محتاج محروم، مسافر، مجاہدین، گردنیں آزاد کرانے اور مساکین کے لیے وقف کردیا۔ اور (نگران کی حیثیت سے) اس میں سے

(۲۴۸۶) اسناده صحیح : سنن نسائی، کتاب الاحباس، باب حبس المشاع، حدیث: ۳۶۵۳۔ سنن ابن ماجہ: ۲۳۹۷ وقد تقدم برقم: ۲۴۸۳.

کھاتے رہے اور دوست واحباب کو کھلاتے رہے مگر اسے اپنی ذاتی ملکیت نہیں بنایا۔

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ اصل مال وقف کرنا جائز ہے۔ شافعیہ اور جمہور علماء اس موقف کے قائل ہیں۔ اجماع المسلمین بھی اس پر دلالت کرتا ہے کہ مساجد اور پانی کے مقامات وقف کرنا درست ہے۔

۲۔ وقف شدہ چیز کو بیچنا، اور وراثت بنانا جائز نہیں۔ اور وقف شدہ چیز کے متعلق وقف کنندہ کی شرائط تسلیم کی جائیں گی۔

۳۔ وقف کنندہ کا وقف شدہ مال میں شرائط لگانا صحیح ہے۔

۴۔ ان احادیث میں مال وقف کرنے کی فضیلت کا بیان ہے کہ وقف شدہ مال صدقہ جاریہ ہے۔

۵۔ ان احادیث میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے۔

۶۔ اہل علم وفضل سے مختلف امور اور نیکی کے کاموں کے متعلق مشاورت جائز ہے۔ (شرح النووی: ۱۱/ ۸۷)

۱۷۶..... بَابُ إِبَاحَةِ حَبْسِ اٰبَارِ الْمِيَاهِ

پانی کے کنویں وقف کرنے کا بیان

۲۴۸۷۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ حُصَيْنًا يَذْكُرُ عَنْ عُمَرَ بْنِ جَاوَانَ ....

عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ ، فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فِيْ قَتْلِ عُثْمَانَ ، وَ قَالَ : فَإِذَا عَلِيٌّ وَ الزُّبَيْرُ وَ طَلْحَةُ وَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَ أَنَا كَذٰلِكَ ، إِذْ جَاءَ عُثْمَانُ ، فَقَالَ : أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ يَبْتَاعُ بِئْرَ رُوْمَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)) ، فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَ كَذَا ، وَ أَتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ : قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا . قَالَ : ((اجْعَلْهَا سِقَايَةً

حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں ایک طویل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: تو اچانک حضرت علی، زبیر، طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم آ گئے جبکہ میں اسی حالت میں کھڑا تھا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انھوں نے فرمایا: میں تمھیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں ہے، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''کون ہے جو رومہ کا کنواں خریدے (اور مسلمانوں کے لیے وقف کر دے) اللہ اس کی بخشش فرمائے۔'' تو میں نے وہ کنواں اتنا اتنا

(۲۴۸۷) حسن لغيره: سنن نسائي، كتاب الاحباس، باب وقف المساجد، حديث: ۳۶۳۷۔ مسند احمد: ۱/ ۷۰۔ صحيح ابن حبان: ۶۸۸۱.

لِلْمُسْلِمِيْنَ وَ أَجْرُهَا لَكَ)) . قَالُوْا : اللّٰهُمَّ نَعَمْ .

مال دے کر خرید لیا۔ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی : میں نے وہ کنواں اتنی قیمت دے کر خرید لیا ہے آپ نے فرمایا: ''تم اس کنویں کو مسلمانوں کے لیے سبیل بنا دو (لوگ اس سے پانی پییں اور پلائیں) اور اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ سب سامعین نے کہا: ہاں یقیناً ایسے ہی ہے۔

فوائد:......ا۔ کنویں وغیرہ وقف کرنا جائز ہے اور پانی کی فراہمی بہت بڑی نیکی اور عظیم ثواب کا باعث ہے۔

۲۔ اس حدیث میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان ہے کہ انہوں نے بئر رومہ خرید کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالبہ پر اسے مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا تھا۔ لیکن بلوائیوں نے عثمان رضی اللہ عنہ پر ظلم وستم کے اتنے پہاڑ توڑے کے انہیں ان کے وقف شدہ کنوئیں سے محروم کر دیا۔

۱۷۷..... بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْحَبْسِ مِنَ الضِّيَاعِ وَ الْأَرَضِيْنَ

زرعی زمینیں اور جاگیریں وقف کرنے کی وصیت کرنے کا بیان

۲۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ ، أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، قَالَ ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ، وَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا تُقَسَّمُ وَرَثَتِيْ شَيْئاً مِمَّا تَرَكْتُ ، مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ . وَ كَانَتْ هٰذِهِ الصَّدَقَةُ بِيَدِ عَلِيٍّ ، غَلَبَ عَلَيْهَا عَبَّاساً ، وَ طَالَتْ فِيْهَا خُصُوْمَتُهَا ، فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَّقْسِمَهَا بَيْنَهُمَا ، حَتّٰى أَعْرَضَ عَنْهَا عَبَّاسٌ غَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ ، ثُمَّ كَانَتْ عَلٰى يَدِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، ثُمَّ بِيَدِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، ثُمَّ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَ حَسَنِ بْنِ حُسَيْنٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں جو چیز چھوڑ جاؤں میرے وارث اسے تقسیم نہیں کریں گے ہم (انبیاء کرام) جو مال چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یہ صدقہ پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضے میں تھا۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس پر غلبہ پالیا۔ اس بارے میں ان دونوں حضرات کا طویل جھگڑا چلا۔ (پھر دونوں نے اسے تقسیم کرنا چاہا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مال کو دونوں میں تقسیم کرنے سے انکار کر دیا۔ حتی کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس مال سے اعراض کر لیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ

(۲۴۸۸) صحیح بخاری، کتاب الوصایا، باب نفقة القیم للوقف، حدیث : ۲۷۷۶۔ صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم "لا نورث ما ترکنا فهو صدقة"، حدیث : ۱۷۶۰۔ مختصراً مرفوع منه.

فَكَانَا يَتَدَاوَلَانِهَا ، ثُمَّ بِيَدِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ وَ هِيَ صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا .

نے اس پر غلبہ پالیا۔ پھر یہ حضرت علی کے بیٹے حضرت حسن کے تصرف میں رہا۔ پھر حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی نگرانی میں چلا گیا۔ پھر ان کے بعد ان کے بیٹوں علی بن حسین اور حسن بن حسین کی نگرانی میں چلا گیا۔ جو باری باری اس کا انتظام کرتے رہے۔ پھر حضرت زید بن حسن کی نگرانی میں چلا گیا۔ جبکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی صدقہ ہے۔

۲۴۸۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْقَرُ ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ....

عَنْ جُوَيْرِيَةَ ، قَالَتْ : وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دِيْنَاراً وَلَا دِرْهَماً وَلَا عَبْداً وَلَا أَمَةً إِلَّا بَغْلَتَهُ وَ سَلَاحَهُ ، وَ أَرْضاً تَرَكَهَا صَدَقَةً .

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی موت کے وقت کوئی دینار، درھم، غلام یا لونڈی نہیں چھوڑی تھی، سوائے اپنی خچر اور ہتھیاروں کے اور ایک زمین چھوڑی تھی جسے آپ نے صدقہ کر دیا تھا۔

فوائد :......ا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا ورثہ تقسیم نہیں ہوتا، بلکہ ان کی وراثت فقراء و مساکین کے لیے صدقہ ہوتی ہے اور اسے رفاہ عامہ پر صرف کیا جاتا ہے، اس وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ ورثاء میں تقسیم نہ کیا گیا۔

۲۔ عام مسلمان موت سے قبل تمام مال صدقہ نہیں کر سکتا ہے۔ ایک تہائی رقم تک صدقہ و خیرات کر سکتا ہے۔

۱۷۸..... بَابُ فَضَائِلِ بِنَاءِ السُّوْقِ لِأَبْنَاءِ السَّابِلَةِ ، وَ حَفْرِ الْأَنْهَارِ لِلشَّارِبِ

مسافروں کے لیے بازار اور پانی پینے والوں کے لیے نہریں بنانے کی فضیلت کا بیان

مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهُ . فِي خَبَرِ الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، وَ خَبَرِ أَبِي قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ أَنَّ صَدَقَةً قَدْ جَرَتْ تِلْكَ اللَّفْظَةُ بِنَاءَ الْمَسَاجِدِ وَ بِنَاءَ الْبُيُوْتِ لِلسَّابِلَةِ وَ حَفْرَ الْأَنْهَارِ لِلشَّارِبَةِ أَنَّ كُلَّ مَا يَنْتَفِعُ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ مِمَّا يَفْعَلُهُ الْمَرْءُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الصَّدَقَةِ .

اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ حضرت ابو ہریرہ اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما کی روایات میں مذکور آپ کے الفاظ صدقہ جاریہ سے مراد مساجد تعمیر کرنا اور مسافروں کے لیے سرائے بنانے اور پانی پینے کے لیے نہریں کھودنے پر بولا گیا ہے جبکہ مسلمانوں کے فائدے کے لیے بنائی گئی ہر چیز پر صدقہ کا لفظ بولا جا سکتا ہے۔

(۲۴۸۹) صحیح بخاری، کتاب الوصایا، باب الوصایا، حدیث : ۲۷۳۹۔ شمائل ترمذی : ۳۹۹۔ سنن نسائی : ۳۶۲۴۔ مسند احمد : ۲۷۹/۴۔ و لیس فیهما عن جویریة رضی الله عنها.

۲۴۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا مَرْزُوْقُ بْنُ الْهُذَيْلِ ، أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ ، حَدَّثَنِي أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرُّ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَ حَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْماً عَلَّمَهُ وَ نَشَرَهُ ، أَوْ وَلَداً صَالِحاً تَرَكَهُ ، أَوْ مَسْجِداً بَنَاهُ ، أَوْ بَيْتاً لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ ، أَوْ نَهْراً كَرَاهُ ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَ حَيَاتِهِ تَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . كَرَاهُ يَعْنِي : حَفَرَهُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مومن کو اس کی موت کے بعد بھی جن اعمال اور نیکیوں کا اجر ملتا رہتا ہے وہ یہ ہیں: وہ علم جو اس نے دوسروں کو سکھایا اور اس کی نشر و اشاعت میں حصہ ڈالا۔ یا اپنے پیچھے نیک اولاد چھوڑی یا مسجد بنا گیا یا مسافروں کے لیے سرائے بنا گیا یا نہر کھدوا گیا یا اپنی صحت اور زندگی میں کوئی مالی صدقہ کر گیا تو ان کا اجر اسے اس کی موت کے بعد بھی ملتا رہے گا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''أَوْ نَهْراً كَرَاهُ'' کا معنی ہے: یا اس نے نہر کھدوادی۔''

فوائد:......۱۔ موت کے بعد انسان کو تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے، اس کے سوا انسان کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔

(۱) علم جو اس نے سکھایا یا کوئی کتاب تصنیف کی۔

(۲) صالح اولاد جو والدین کے لیے دعا کرتی رہے۔

(۳) صدقہ جاریہ، جب تک لوگ صدقہ جاریہ سے فیض یاب ہوتے رہیں۔ اس کا اجر و ثواب جاری رہتا ہے۔

۲۔ مساجد کی تعمیر مسافروں کے لیے سرائے تعمیر کرنا، نہر کھدوانا اور صحت و حیات میں دیگر رفاہ عامہ کے کام کرانا یہ صدقہ جاریہ کی اقسام میں سے ہیں اور ان کا اجر و ثواب بعد از وفات بھی جاری رہتا ہے۔

۱۷۹..... وَ بَابُ حَبْسِ آبَارِ الْمِيَاهِ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ وَ الْفُقَرَاءِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ

پانی کے کنویں، مالداروں، فقراء اور مسافروں کے لیے وقف کرنے کا بیان

۲۴۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ إِسْرَائِيْلَ الْمُلَائِيُّ بِالرَّمْلَةِ ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ۔ وَ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو ۔ عَنْ زَيْدٍ ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ أُنَيْسَةَ ۔ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ......

(۲۴۹۰) حسن لغيره: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، حديث: ۲۴۲۔ شعب الايمان: ۳۴۴۸.

(۲۴۹۱) صحيح بخاري، كتاب الوصايا، باب اذا وقف ارضا او بئرا، حديث: ۲۷۷۸ تعليقاً۔ سنن ترمذي، كتاب المناقب، باب: ۶۱، حديث: ۳۶۹۹۔ سنن نسائي: ۳۶۴۰.

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ ، قَالَ : لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ دَارِهِ ، ثُمَّ قَالَ : أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بِثَمَنٍ ، فَابْتَعْتُهَا مِنْ مَالِي فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَ الْفَقِيْرِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؟ قَالُوْا نَعَمْ .

جناب ابوعبدالرحمٰن سُلمی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو انھوں نے اپنے گھر کے اوپر سے لوگوں کو جھانک کر مخاطب کیا اور فرمایا: میں تمھیں اللہ کے نام کے ساتھ یاد دلاتا ہوں ۔ کیا تم جانتے ہو کہ رومہ کے کنویں سے کوئی شخص بغیر قیمت ادا کیے پانی نہیں پی سکتا تھا ۔ پھر میں نے اسے خرید کر ہر امیر غریب اور مسافر کے لیے وقف کر دیا؟ انھوں نے جواب دیا: جی ہاں (ایسے ہی ہوا تھا)۔

١٨٠..... بَابُ إِبَاحَةِ شُرْبِ الْمُحْبَسِ مِنْ مَاءِ الْآبَارِ الَّتِي حَبَسَهَا

کنواں وقف کرنے والا شخص اپنے وقف شدہ کنویں سے پانی پی سکتا ہے

٢٤٩٢ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُلَبِيُّ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ ، حَدَّثَنَا الْجَرِيْرِيُّ بِتَمَامِهِ ، حَدَّثَنِي ....

الْقُشَيْرِيُّ ، قَالَ : شَهِدتُّ الدَّارَ يَوْمَ أُصِيْبَ عُثْمَانُ ، وَ أَشْرَفَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَ الْإِسْلَامَ ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَ لَيْسَ بِهَا بِئْرٌ مُسْتَعْذَبٌ إِلَّا رُوْمَةُ ، فَقَالَ : ((مَنْ يَشْتَرِيْ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهُ فِيْهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ ؟)) قَالُوْا : اللّٰهُمَّ ، نَعَمْ . قَالَ : فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِيْ ، وَ أَنْتُمْ تَمْنَعُوْنِيْ أَنْ أُفْطِرَ عَلَيْهَا حَتّٰى أُفْطِرَ عَلٰى مَاءِ الْبَحْرِ .

جناب قشیری بیان کرتے ہیں کہ جس روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اس روز میں بھی اس گھر میں موجود تھا ۔ حضرت عثمان نے ہمیں جھانک کر دیکھا اور فرمایا: اے لوگوں میں تمھیں اللہ کی قسم اور اسلام کا حق یاد کرا کے پوچھتا ہوں ، کیا تمھیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینے میں سوائے رومہ کے کنویں کے میٹھے پانی کا کوئی کنواں موجود نہیں تھا ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کون ہے جو رومہ کا کنواں خرید کر اپنے ڈول کو مسلمانوں کے ڈول کی طرح کر دے (یعنی اسے وقف کر دے) تو اسے اس کے بدلے میں اس سے بہتر کنواں جنت میں ملے گا۔“ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں ہمیں اچھی طرح یاد ہے ۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو میں نے وہ کنواں اپنے خالص مال سے خریدا تھا (اور

(٢٤٩٢) صحیح لغیره: سنن ترمذی، کتاب المناقب، باب: ٦١، حدیث: ٣٧٠٣ـ سنن نسائی: ٣٦٣٨ـ مسند احمد: ١/٧٤ـ وانظر ما تقدم برقم: ٢٤٨٧.

مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا تھا)اور (آج)تم مجھے اس کنویں کے پانی سے روزہ افطار کرنے سے منع کرتے ہوحتی کہ میں سمندری پانی سے افطار کرنے پر مجبور ہوں۔

٢٤٩٣۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ..........

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ مَوْلَى أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : أَشْرَفَ عَلَيْهِ ـ يَعْنِي عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ـ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ عَلِمْتُمْ إِنِّي اشْتَرَيْتُ رُوْمَةَ مِنْ مَالِي يُسْتَعْذَبُ مِنْهَا وَ جَعَلْتُ رِشَاىَ فِيْهَا كَرِشَاىِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ؟ فَقَالُوْا : نَعَمْ . قَالَ فَعَلَامَ تَمْنَعُوْنِيْ أَشْرَبُ مِنْهَا حَتّٰى أُفْطِرَ عَلٰى مَاءِ الْبَحْرِ .

حضرت ابواسید انصاری کے آزاد کردہ غلام ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ (محاصرہ کے دوران) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جھانک کر دیکھا تو فرمایا: میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں نے رومہ کا میٹھے پانی کا کنواں اپنے مال سے خریدا تھا۔ اور میں نے اپنا ڈول ایک عام مسلمان کی طرح بنایا تھا (سب کے لیے وقف کر دیا تھا) لوگوں نے کہا: جی ہاں ۔تو حضرت عثمان نے پوچھا: تو پھر تم مجھے اس کنویں سے میٹھا پانی پینے سے کیوں روکتے ہوحتی کہ میں سمندری کھارے پانی سے روزہ افطار کرنے پر مجبور ہوں۔

فوائد :......ا۔کنویں اور پانی کے نل وغیرہ اغنیاء،فقراء اور مساکین کی بہبود اور ضرورت مندوں کے لیے وقف کرنا صدقہ جاریہ ہے۔

٢۔وقف کنندہ اپنے وقف کردہ کنویں اور نل وغیرہ کا پانی استعمال کر سکتا ہے۔

٣۔کسی انسان کو اس کی وقف کردہ چیز سے محروم کرنا ظلم ہے۔

١٨١..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ أَجْرَ الصَّدَقَةِ الْمُحْبَسَةِ يُكْتَبُ لِلْمُحْبِسِ بَعْدَ مَوْتِهِ مَا دَامَتِ الصَّدَقَةُ جَارِيَةً

اس بات کی دلیل کا بیان کہ وقف شدہ صدقے کا اجر وثواب واقف کی موت کے بعد اسے اس وقف تک ملتا رہتا ہے جب تک وہ صدقہ باقی رہتا ہے

٢٤٩٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ ، عَنْ أَبِيهِ..........

(٢٤٩٣) انظر الحديث السابق.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ، أَوْ عِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْ لَهُ)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا اجر اسے ملتا رہتا ہے: صدقہ جاریہ، وہ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہوں یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعائیں کرے۔''

٢٤٩٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ النِّسَائِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ الرَّهَاوِيَّ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ - يَعْنِي أَبَاهُ - حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ.........

أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ((خَيْرُ مَا يَخْلُفُ الْمَرْءُ بَعْدَهُ ثَلَاثًا: وَلَدًا صَالِحًا يَدْعُوْ لَهُ فَيَبْلُغُهُ دُعَاؤُهُ، أَوْ صَدَقَةً تَجْرِيْ فَيَبْلُغُهُ أَجْرُهَا، أَوْ عِلْمًا يُعْمَلُ بِهِ بَعْدَهُ)).

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''وہ بہترین چیزیں جو انسان اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ تین ہیں: نیک بیٹا جو اس کے لیے دعائیں کرتا ہے تو اس کی دعائیں پہنچتی ہیں یا صدقہ جاریہ کر جائے تو اس کا اجر اسے پہنچتا رہے گا۔ یا ایسا مفید علم چھوڑ جائے جس پر لوگ عمل کریں (تو اسے اس کا اجر ملتا رہے گا)۔''

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث (۲۴۹۰) کے تحت ملاحظہ کریں۔

١٨٢..... بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

پانی پلانے کی فضیلت کا بیان، بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو

٢٤٩٦۔ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ.........

عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے

(٢٤٩٤) صحیح مسلم، کتاب الوصیة، باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، حدیث: ١٦٣١۔ الادب المفرد للبخاری: ٣٨۔ سنن ترمذی: ١٣٧٦۔ سنن نسائی: ٣٦٨١۔ مسند احمد: ٢/٣٧٢۔ سنن الدارمی: ٥٦٥.

(٢٤٩٥) حسن لغیره: سنن ابن ماجه، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخیر، حدیث: ٢٤١۔ صحیح ابن حبان: ٤٩٠٢.

(٢٤٩٦) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الزکاة، باب فی فضل سقی الماء، حدیث: ١٦٨٠، ١٦٧٩۔ سنن نسائی: ٣٦٩٤۔ سنن ابن ماجه: ٣٦٨٤۔ صحیح ابن حبان: ٣٣٣٧.

أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا ؟ فَقَالَ : ((نَعَمْ)) . فَقُلْتُ : أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((إِسْقَاءُ الْمَاءِ)) .

اللہ کے رسول ﷺ! میری والدہ فوت ہو گئیں ہیں کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں کردو۔'' میں نے عرض کیا: کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پانی پلانا (یعنی کنواں کھدوا کر وقف کردو)۔''

۲۴۹۷ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ ، حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((إِسْقَاءُ الْمَاءِ)) .

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کونسا صدقہ کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''پانی پلانا افضل ہے۔''

۱۸۳..... بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ مِنْ مَالِ الْمَيِّتِ وَ تَكْفِيرِ ذُنُوْبِ الْمَيِّتِ بِهَا

میت کی وصیت کے بغیر اس کے مال میں سے اس کی طرف سے صدقہ کرنے کا بیان اس سے میت کے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے

۲۴۹۸ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَبِيْ مَاتَ ، وَ تَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوْصِ ، فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهُ ؟ فَقَالَ : ((نَعَمْ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: میرے والد صاحب فوت ہو گئے ہیں اور کچھ مال بھی چھوڑ گئے ہیں۔ جبکہ وصیت کر کے نہیں گئے۔ تو کیا ان کی طرف سے میں صدقہ کروں تو ان کے گناہوں کا کفارہ بنے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں!''

۱۸۴..... بَابُ ذِكْرِ كِتَابَةِ الْأَجْرِ لِلْمَيِّتِ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ بِالصَّدَقَةِ عَنْهُ مِنْ مَالِهِ

میت کی وصیت کے بغیر اس کے مال سے اس کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو اس کا اجر وثواب میت کے لیے لکھا جاتا ہے

(۲۴۹۷) انظر الحديث السابق.

(۲۴۹۸) صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب وصول ثواب الصدقات الى الميت، حديث: ۱۶۳۰۔ سنن نسائي: ۳۶۸۲۔ سنن ابن ماجه: ۲۷۱۶۔ مسند احمد: ۲/۳۷۱.

٢٤٩٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ، جَمِيْعاً عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ أُمِّي افْتَلَتَتْ نَفْسُهَا ، وَ إِنِّي أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ أَوْصَتْ بِصَدَقَةٍ . فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) . قَالَ : أَبُوْ كُرَيْبٍ : وَ لَمْ تُوْصِ وَ إِنِّي لَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ لَتَصَدَّقَتْ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں اور مجھے یقین ہے اگر (مرنے سے پہلے) وہ بات چیت کرتیں تو صدقہ کرنے کی وصیت ضرور کرتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کردوں تو کیا انھیں اجروثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں انھیں ثواب ملے گا۔'' جناب ابوکریب کی روایت میں ہے: انھوں نے وصیت نہیں کی، میرا یقین ہے کہ اگر وہ بات کر سکتیں تو ضرور صدقہ کرتیں۔

١٨٥..... بَابُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْ غَيْرِ وَصِيَّةٍ وَ انْتِفَاعِ الْمَيِّتِ فِي الْآخِرَةِ بِهَا

میت کی طرف سے صدقہ کرنے کا بیان جبکہ وہ وصیت کیے بغیر فوت ہوگیا ہو۔ میت کو آخرت میں اس صدقے کا فائدہ ہوگا

٢٥٠٠۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلِ بْنِ ....

سَعِيْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّهُ قَالَ : خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ ، فَحَضَرَتْ أُمَّ سَعْدٍ الْوَفَاةُ ، فَقِيْلَ لَهَا : أَوْصِيْ . فَقَالَتْ : فِيْمَا أُوْصِيْ ؟ إِنَّمَا الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ . فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ

جناب سعید بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوے میں شرکت کے لیے چلے گئے اس دوران میں ام سعد رضی اللہ عنہا کی وفات کا وقت آ پہنچا۔ ان سے کہا گیا: وصیت کر جائیں۔ وہ فرمانے لگیں: میں کیسی وصیت کروں؟ بلاشبہ سارا مال سعد ہی کا ہے۔ پھر وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے واپس آنے سے پہلے ہی فوت ہوگئیں۔ جب

(٢٤٩٩) صحيح بخاري، كتاب الجنائز، باب موت الفجاة البغتة، حديث: ١٣٧٨۔ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب وصول ثواب الصدقة عن الميت اليه، حديث: ١٠٠٤۔ سنن ابي داؤد: ٢٨٨١۔ سنن نسائي: ٣٦٧٩۔ سنن ابن ماجه: ٢٧١٧۔ مسند احمد: ٦/ ٥١۔ مسند الحميدي: ٢٤٣.

(٢٥٠٠) اسناده حسن: سنن نسائي، كتاب الوصايا، باب اذا مات الفجاة هل يستحب لاهله ان يتصدقوا عنه، حديث: ٦/ ٢٥٠۔ موطا امام مالك: ٢/ ٧٦٠.

سَعْدٌ . فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذُكِرَ لَهُ ذٰلِكَ . فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) . قَالَ سَعْدٌ : حَائِطُ كَذَا وَ كَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطٍ قَدْ سَمَّاهُ .

حضرت سعد رضی اللہ عنہ واپس آئے تو انھیں ساری بات بتائی گئی۔ تو انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا وہ انھیں فائدہ دے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں انھیں فائدہ دے گا۔'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا فلاں فلاں باغ اس کا نام لے کر کہا وہ میری والدہ کی طرف سے صدقہ ہے۔

٢٥٠١۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحٰقَ الْجَوْهَرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي يَعْلٰى ۔ وَ هُوَ ابْنُ حَكِيْمٍ ۔ أَنَّ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَخْبَرَهُ ، قَالَ : أَنْبَأَنَا..........

ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ ۔ أَخَا بَنِي سَاعِدَةَ ۔ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَ أَنَا غَائِبٌ ، فَهَلْ يَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ بِشَيْءٍ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) . قَالَ : فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ الَّذِي بِالْمِخْرَافِ صَدَقَةٌ عَنْهَا .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنی ساعدہ کے سردار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری والدہ اس وقت فوت ہوگئی ہیں جبکہ میں ان کے پاس موجود نہیں تھا اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں تو کیا وہ صدقہ انھیں فائدہ دے گا آپ نے فرمایا: ''ہاں'' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا المخراف (کھجوروں) والا باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

٢٥٠٢۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ يَعْلٰى ، عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَجُلًا : قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ ، أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا ؟ وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ ، وَ قَالَ : فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا يَعْنِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا میری والدہ فوت ہوگئی ہیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انھیں اس کا فائدہ ہوگا؟ جناب احمد بن منیع کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری والدہ وفات پاگئی ہیں اور میرا ایک

(٢٥٠١) صحیح بخاری، کتاب الوصایا، باب اذا قال ارضی او بستانی صدقة، حدیث: ٢٧٥٦۔ سنن ابی داؤد: ٢٨٨٢۔ سنن ترمذی: ٦٦٩۔ سنن نسائی: ٣٦٨٤، ٣٦٨٥۔ مسند احمد: ١/٣٣٣۔

(٢٥٠٢) انظر الحدیث السابق.

بُسْتَاناً . کھجوروں کا باغ ہے۔

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ میت کی طرف سے صدقہ کرنا جائز و مستحب ہے اور میت کی طرف سے کیے جانے والا صدقات کا ثواب میت کو پہنچتا ہے، ایسے صدقات میت اور صدقہ کرنے والے دونوں کو فائدہ دیتے ہیں، اس پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے۔ نیز یہ احادیث اللہ تعالیٰ کے فرمان (انسان کے لیے وہی ہے جس کے لیے اس نے کوشش کی) کو خاص کرنے والی ہیں۔ (شرح النووی: ۱۱/ ۸۴)

۲۔ میت صدقہ کی وصیت کرے تو ایسی وصیت قرآن وسنت کے موافق ہو تو اس پر عمل کرنا چاہیے۔

۳۔ میت کی طرف سے صدقہ وخیرات میت کے لیے مفید ہیں۔

۴۔ میت کے لیے افضل صدقہ کنواں کھدوانا، نل لگوانا یا عامۃ الناس کی بہتری کے لیے پبلک مقامات پر پانی کا بندوبست کرنا ہے، یہ زندہ اور مردہ شخص کی طرف سے بہترین صدقہ کی قسم ہے۔

۱۸۶...... بَابُ إِيْجَابِ الْجَنَّةِ بِسَقْيِ الْمَاءِ مَنْ لَّا يَجِدُ الْمَاءَ إِلَّا غِبًّا

جن لوگوں کو کبھی کبھار پانی میسر آتا ہو ان لوگوں کو پانی پلانے پر جنت کے واجب ہونے کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهُ: مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ قَدْ بَيَّنْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ أَنَّ هٰذَا مِنْ فَضَائِلِ الْقَوْلِ وَ الْأَعْمَالِ ، لَا أَنَّهُ جَمِيْعُ الْإِيْمَانِ ، إِذِ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ الْاِسْتِقَاءَ عَلٰى بَعِيْرِهِ الْمَاءَ ، وَ سَقْيَهُ مَنْ لَّا يَجِدُ الْمَاءَ إِلَّا غِبًّا لَيْسَ بِجَمِيْعِ الْإِيْمَانِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ آپ کا یہ فرمان: جس شخص نے "لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" کا اقرار کرلیا اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ مسئلہ اس قسم سے ہے جسے میں کتاب الایمان میں بیان کر چکا ہوں کہ یہ فرمان اور فضیلت "لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" پر عمل کرنے اور اس کا اقرار کرنے کی ہے یہ مطلب نہیں کہ صرف اقرار کرلینا ہی مکمل ایمان ہے جیسا کہ یہ بات یقینی ہے کہ اونٹ پر پانی لاکر ایسے لوگوں کو پلانا جنھیں روزانہ پانی میسر نہیں ہوتا یہ عمل مکمل ایمان نہیں ہے۔

۲۵۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ....

عَنْ كُدَيْرِ الضَّبِّيِّ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يُدْخِلُنِيْ

جناب کدیر الضبی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل

(۲۵۰۳) اسنادہ ضعیف لا رسالہ۔ **کدیر الضبی** کا صحابی ہونا ثابت نہیں لہٰذا سند مرسل ہے۔ مسند الطیالسی: ۱۳۶۱۔ مجمع الزوائد: ۱۷۲/۳ بحوالہ طبرانی فی الکبیر.

الْجَنَّةَ ؟ قَالَ : ((تَقُوْلُ الْعَدْلَ ، وَ تُعْطِي الْفَضْلَ)) . قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : فَإِنْ لَّمْ أَسْتَطِعْ ؟ قَالَ : ((فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ ؟)) قَالَ : نَعَمْ . قَالَ ((فَاعْهَدْ إِلٰى بَعِيْرٍ مِنْ إِبِلِكَ وَ سِقَاءٍ فَانْظُرْ إِلٰى أَهْلِ بَيْتٍ لَا يَشْرَبُوْنَ الْمَاءَ إِلَّا غِبًّا فَإِنَّهُ لَا يُعْطَبُ بَعِيْرُكَ وَ لَا يَنْخَرِقُ سِقَاؤُكَ حَتّٰى تَجِبَ لَكَ الْجَنَّةُ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَسْتُ أَقِفُ عَلٰى سِمَاعِ أَبِي إِسْحٰقَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ كُدَيْرٍ .

کر دے؟ آپ نے فرمایا: ''عدل وانصاف کی بات کرو اور زائد مال صدقہ خیرات کر دیا کرو۔'' اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں یہ کام نہ کر سکوں؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے پاس اونٹ ہیں؟'' اس نے جواب دیا: جی ہاں آپ نے کہا: ''ان میں ایک اونٹ لے کر اس پر مشکیزہ رکھو اور ایسے لوگوں کو پانی پلاؤ جنھیں ایک دن چھوڑ کر پانی ملتا ہے بے شک تمھارے اونٹ کے تھک ہار کر مرنے اور تمھارے مشکیزے کے پھٹنے سے پہلے تمھارے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔''

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے ابواسحاق کے کدیر سے سماع کا علم نہیں ہے۔

❀❀❀❀

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

حج کے احکام ومسائل

اَلْمُخْتَصَرُ مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشَّرْطِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ كِتَابِ الطَّهَارَةِ

اختصار کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے منقول حج کے احکام ومسائل کا بیان۔ کتاب الطہارۃ کے شروع میں مذکور شرط کے مطابق

١..... بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ عَلٰى مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا

جو شخص بیت اللہ پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو اس پر حج کرنا فرض ہے

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: ﴿وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ . وَالْبَيَانِ أَنَّ الْحَجَّ عَلٰى مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ السَّبِيْلَ مِنَ الْإِسْلَامِ .

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اللہ نے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض کیا ہے جو اس کی طرف سفر کرنے کی طاقت رکھتے ہوں۔'' (آل عمران: ٩٧) اور اس بات کا بیان کہ بیت اللہ تک سفر کرنے کی استطاعت رکھنے والے پر حج فرض ہے اور وہ اسلام کا رکن ہے۔

٢٥٠٤۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ، حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ..........

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَاجَّيْنِ وَ مُعْتَمِرَيْنِ ، فَقُلْنَا: لَوْ أَتَيْنَا رَجُلًا مِنْ

جناب یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں کہ میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حج اور عمرے کی ادائیگی کے لیے چلے تو ہم نے کہا: اگر ہم رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابہ کی ملاقات کریں تو کتنا اچھا ہو

(٢٥٠٤) صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان الايمان و الاسلام، حديث: ٨۔ سنن ابی داؤد: ٤٦٩٥۔ سنن ترمذی: ٢٦١٠۔ سنن نسائی: ٤٩٩٣۔ سنن ابن ماجه: ٦٣۔ مسند احمد: ١/٢٨۔ وقد تقدم برقم: ١.

أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَقِينَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ : حَدَّثَنِيْ عُمَرُ ، قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ وَلَا نَعْرِفُهُ ، فَدَنَا حَتّٰى وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ وَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ ، مَا الْإِسْلَامُ ؟ قَالَ : ((أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا)) . قَالَ: صَدَقْتَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ نَحْوَهُ .

گا۔ لہٰذا ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو انھوں نے فرمایا: مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی وہ فرماتے ہیں: اس دوران میں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے جب ایک شخص اچانک نمودار ہوا اس کے کپڑے نہایت سفید اور صاف تھے جبکہ بال بالکل سیاہ اور صاف تھے جبکہ ہم اسے جانتے نہیں تھے (یعنی اجنبی تھا مگر سفر کے آثار اس پر موجود نہیں تھے) وہ قریب ہو کر دو زانوں بیٹھ گیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ کر بولا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”(اسلام یہ ہے) کہ تم گواہی دو کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو، اور رمضان المبارک کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اگر تم اس تک سفر کی استطاعت رکھتے ہو۔“ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔

۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اِسْمَ الْإِسْلَامِ بِاِسْمِ الْمَعْرِفَةِ الْأَلِفِ وَاللَّامِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ شُعَبِ الْإِسْلَامِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بعض دفعہ اسلام پر الف لام تعریف کا ہوتا ہے (اور وہ کل کا معنی دیتا ہے) لیکن اس کے باوجود اس کا اطلاق اسلام کے بعض شعبوں پر ہو جاتا ہے

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَجَابَ جِبْرِيْلَ فِي الْخَبَرِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا عَنْ أَصْلِ الْإِسْلَامِ وَ أَسَاسِهِ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أَنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلٰى هٰذِهِ الْخَمْسِ ، وَمَا بُنِيَ مِنَ الْإِسْلَامِ عَلٰى هٰذِهِ الْخَمْسِ سِوٰى هٰذِهِ الْخَمْسِ ، إِذِ الْبِنَاءُ عَلَى الْأَسَاسِ سِوَى الْأَسَاسِ ، وَ قَدْ أَوْقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَ الْإِسْلَامِ بِاِسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلِفِ وَ اللَّامِ عَلٰى أَجْزَاءِ الْإِسْلَامِ الَّتِيْ هِيَ سِوٰى هٰذِهِ الْخَمْسِ الَّتِيْ أَعْلَمَ فِيْ إِجَابَتِهِ جِبْرِيْلَ أَنَّهَا الْإِسْلَامُ .

اور اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ نے اس حدیث میں جبرائیل علیہ السلام کو اسلام کے اصل اور بنیاد کے بارے میں بتایا ہے (اور یہ اسلام کا ایک جزء ہے، کلی اسلام نہیں) وہ یہ ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے بتایا کہ اسلام کی بنیاد ان پانچ چیزوں پر ہے تو جن چیزوں سے اسلام کی مکمل عمارت بنی وہ ان پانچ کے علاوہ ہیں کیونکہ عمارت بنیاد کے علاوہ ہوتی ہے۔ بعض اوقات نبی کریم ﷺ نے الاسلام جو کہ الف لام سے معرفہ ہے اس کا اطلاق اسلام کے بعض اجزاء پر بھی کیا ہے جو ان پانچ کے علاوہ ہیں جو نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرائیل کو جواب دیتے ہوئے بیان کیے ہیں کہ یہ اسلام کے ارکان ہیں۔

٢٥٠٥۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ ۔ وَ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ۔ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلَى خَمْسٍ : شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَ حَجِّ الْبَيْتِ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ)) .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں (اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں)، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔“

فوائد :...... حج کی تعریف: حج سے مقصود طواف، سعی، وقوف عرفہ اور تمام مناسک حج کو بطور عبادت ادا کرنے کی خاطر اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور اس کی رضا کی خاطر مکہ کا قصد کرنا ہے۔

یہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور اسلام کے ضروری فرائض میں سے فرض ہے اور اگر کوئی شخص حج کے وجوب کا انکار کردے تو وہ کافر اور مرتد ہو جاتا ہے۔

حج فرض کب ہوا؟ جمہور علماء کے نزدیک راجح موقف یہ ہے کہ حج چھ ہجری کو فرض ہوا تھا اور ابن قیم رحمہ اللہ نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ حج نو یا دس ہجری کو فرض ہوا تھا۔ (فقه السنة: ١/ ٥٥٠)

٣..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَعْجِيْلِ الْحَجِّ خَوْفَ فَوْتِهِ بِرَفْعِ الْكَعْبَةِ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أَنَّهَا تُرْفَعُ بَعْدَ هَدْمٍ مَرَّتَيْنِ

حج کو جلدی ادا کرنے کا بیان۔ اس خوف کی بنا پر کہ کہیں کعبہ کے اٹھائے جانے کی وجہ سے حج فوت نہ ہو جائے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ کعبہ دو بار منہدم ہونے کے بعد اٹھا لیا جائے گا

٢٥٠٦۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ ، ثَنَا

(٢٥٠٥) تقدم تخريجه برقم: ٣٠٨، ٣٠٩.

حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اسْتَمْتِعُوْا مِنْ هٰذَا الْبَيْتِ فَإِنَّهُ قَدْ هُدِمَ مَرَّتَيْنِ وَ يُرْفَعُ فِي الثَّالِثِ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، قَوْلُهُ : وَ يُرْفَعُ فِي الثَّالِثِ يُرِيْدُ بَعْدَ الثَّالِثَةِ ، إِذْ رُفِعَ مَا قَدْ هُدِمَ مَحَالٌ ، لِأَنَّ الْبَيْتَ إِذَا هُدِمَ لَا يَقَعُ عَلَيْهِ اِسْمُ بَيْتٍ إِذَا لَمْ يَكُنْ هُنَاكَ بِنَاءٌ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیت اللہ سے فائدہ اٹھالو کیونکہ یہ دو بار منہدم ہو گا اور تیسری بار اٹھالیا جائے گا۔''

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ کا یہ فرمان کہ ''تیسری بار اس کی عمارت اٹھالی جائے گی'' کا مطلب یہ ہے کہ تیسری بار منہدم ہونے کے بعد اٹھالیا جائے گا کیونکہ منہدم شدہ کو اٹھانا محال ہے کیونکہ جب گھر گر جائے اور وہاں کوئی عمارت باقی نہ رہے تو اسے ''بیت'' گھر کا نام نہیں دیا جاتا۔

۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ رَفْعَ الْبَيْتِ يَكُوْنُ بَعْدَ خُرُوْجِ يَأْجُوْجَ وَ مَأْجُوْجَ بَعْدَ مُدَّةٍ لَا قَبْلَ خُرُوْجِهِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ يُعْتَمَرُ وَ يُحَجُّ الْبَيْتُ بَعْدَ خُرُوْجِ يَأْجُوْجَ وَ مَأْجُوْجَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بیت اللہ کا اٹھایا جانا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے ایک عرصے بعد ہوگا۔ ان کے نکلنے سے پہلے نہ ہوگا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی بیت اللہ کا حج اور عمرہ کیا جائے گا

۲۵۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ قُدَامَةَ وَ أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، قَالَا ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بِسْطَامٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ ۔ وَ هُوَ الْقَطَّانُ ۔ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ ....

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيُحَجَّنَّ هٰذَا الْبَيْتُ وَ لَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوْجِ يَأْجُوْجَ وَ مَأْجُوْجَ)) . وَ قَالَ أَبُوْ قُدَامَةَ : بَعْدَ يَأْجُوْجَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد بھی اس بیت اللہ کا حج و عمرہ ضرور کیا جائے گا۔'' ابوقدامہ کی روایت میں ہے: یاجوج ماجوج کے بعد حج و عمرہ ہوتا رہے گا۔ اور جناب

(۲۵۰۶) اسناده صحيح۔ صحيح ابن حبان : ٦٧١٨۔ مستدرك حاكم: ١/٤٤١۔ مسند البزار : ١٠٧٢۔ الصحيحة: ١٤٥١.

(۲۵۰۷) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب قول الله تعالى ﴿جعل الله الكعبة......﴾، حديث : ١٥٩٣۔ مسند احمد : ٣/٢٧۔ وفی مسند عبد بن حميد : ٩٤١ من طريق آخر.

وَ مَأْجُوجَ ، وَ قَالَ أَبُو مُوسَى لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ .

ابوموسیٰ کی روایت میں ہے: اس گھر کا حج ضرور کیا جائے گا۔

فوائد: ...... یہ حدیث دلیل ہے کہ یاجوج و ماجوج کے خروج کے بعد دوبارہ کعبہ کی تعمیر ہوگی اور اہل اسلام پھر سے اس گھر کو آباد کریں گے اور پھر سے حج و عمرہ کا انعقاد ہوگا اور جب تک اہل اسلام اور اسلام باقی رہے گا، تب تک فریضہ حج کی ادائیگی ہوتی رہے گی۔

٥..... بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ فَرْضِ الْحَجِّ وَ أَنَّ الْفَرْضَ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ عَلَى الْمَرْءِ لَا أَكْثَرَ مِنْهَا

حج کی فرضیت اور اس بات کا بیان کہ آدمی پر صرف ایک بار حج کرنا فرض ہے

٢٥٠٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ)) . فَقَالَ رَجُلٌ : أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ ، حَتّٰى أَعَادَهَا ثَلَاثًا . فَقَالَ : ((لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ، وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا)) . وَ قَالَ : ((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَ اخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ ، فَمَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، وَ إِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَانْتَهُوا عَنْهُ . قَالَ : فَأُنْزِلَتْ ، ﴿لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطاب فرمایا تو کہا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔'' تو ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج فرض ہے۔ تو آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ اس نے یہی سوال تین بار کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں ہر سال فرض ہے تو وہ فرض ہو جاتا۔ اور اگر (ہر سال) فرض ہو جاتا تو تم اسے ادا نہ کر سکتے۔'' اور آپ نے فرمایا: ''تم مجھے چھوڑ دو جب تک میں تمھیں چھوڑے رکھوں (خواہ مخواہ سوال نہ کرو) کیونکہ تم سے پہلے لوگ بھی اس لیے تباہ و برباد ہوئے کہ وہ اپنے انبیاء سے بہت زیادہ سوال کرتے تھے اور انبیائے کرام سے بہت باتوں میں اختلاف کرتے تھے۔ لہٰذا میں تمھیں جس چیز کا حکم دوں تو تم حسب استطاعت اس پر عمل کرو اور جب کسی چیز سے تمھیں روک

(٢٥٠٨) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فرض الحج مرة فى العمر، حديث: ١٣٣٧ـ سنن نسائى: ٢٦٢٠ـ مسند احمد: ٥٠٨/٢ـ صحيح ابن حبان: ٣٧٠٥ـ وفى صحيح البخارى، كتاب الاعتصام، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، حديث: ٧٢٨٨ـ من طريق الاعرج عن ابى هريرة رضى الله عنه.

دوں تو تم اس سے رک جاؤ۔"

راوی کہتے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی: "(اے ایمان والو) ایسی باتوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمھیں بری لگیں۔" (المائدہ: ۱۰۱)

فوائد :......ا۔علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ حج زندگی میں ایک ہی مرتبہ فرض ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص حج کی نذر مانے تو نذر کو پورا کرنا واجب ہے اور ایک سے زائد بار حج کرنا نفل عبادت ہے۔

(فقه السنه: ۱/ ۵۵۳. شرح النووی: ۹/ ۱۰۲)

۶..... بَابُ إِبَاحَةِ إِعْطَاءِ الْإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ مَنْ يَحُجُّ عَلَيْهَا

امام کے لیے جائز ہے کہ وہ کسی شخص کو سفر حج کے لیے زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے اونٹ دے دے

۲۵۰۹۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ أَبِي لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ قَدْ أَمْلَيْتُهُ فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ.

امام ابوبکر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابولاس کی حدیث میں کتاب الزکاۃ میں بیان کر چکا ہوں (جو اس مسئلے کی دلیل ہے۔)

۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْحَجِّ عَلَى الدَّوَابِّ الْمُحْبَسَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف شدہ جانوروں پر سفر حج کرنے کی رخصت کا بیان

۲۵۱۰۔ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ أُمِّ مَعْقِلٍ قَدْ أَمْلَيْتُهُ فِي كِتَابِ الصَّدَقَاتِ أَيْضاً.

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلے کی دلیل حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جسے میں کتاب الصدقات میں بیان کر چکا ہوں۔

فوائد :......امام کسی ایسے شخص کو جو حج میں شامل ہونے سے قاصر ہے اور اسے سواری کی ضرورت ہو تو۔ اسے سواری فراہم کر سکتا ہے اور اللہ کے راہ میں وقف شدہ سواری دے سکتا ہے امام کو اس تصرف کا حق ہے اور وہ رعایا کی فلاح اور بھلائی کے لیے بیت المال سے تصرف کر سکتا ہے۔

۸..... بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ إِذِ الْحَاجُّ مِنْ وَفْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ

حج کی فضیلت کا بیان کیونکہ حاجی اللہ تعالیٰ کے سفیروں میں سے ایک ہے

۲۵۱۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَا، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ، سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ يَقُولُ، سَمِعْتُ

(۲۵۰۹) تقدم برقم: ۲۳۷۷. (۲۵۱۰) تقدم برقم: ۲۳۷۶.

أَبِیْ یَقُوْلُ ....

سَمِعْتُ أَبَا هُرَیْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : ((وَفْدُ اللّٰهِ ثَلاثَةٌ : الْغَازِیْ وَ الْحَاجُّ وَ الْمُعْتَمِرُ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے سفیر تین ہیں: مجاہد، حاجی اور عمرہ کرنے والا۔''

فوائد :......اس حدیث میں غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والے شخص کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بڑے قدردان ہیں، کیونکہ ان کی منشاء ومرضی فقط رب تعالیٰ کی رضا ہوتی ہے۔

۹..... بَابُ الْأَمْرِ بِالْمُتَابَعَةِ بَیْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ ، وَ الْبَیَانِ أَنَّ الْفِعْلَ قَدْ یُضَافُ إِلَى الْفِعْلِ ، لَا أَنَّ الْفِعْلَ یُفْعَلُ فِعْلًا کَمَا ادَّعٰى بَعْضُ أَهْلِ الْجَهْلِ

پے در پے حج اور عمرہ ادا کرنے کے حکم کا۔ بیان اور اس بات کا بیان کہ ایک ہی نیک عمل متعدد بار کیا جاسکتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ عمل صرف ایک ہی بار کیا جاسکتا ہے جیسا کہ بعض جہلاء کا خیال ہے

۲۵۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، قَالَ ، وَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ قَیْسٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ شَقِیْقٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا تَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَ الذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ . وَ لَیْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ دُوْنَ الْجَنَّةِ)) .

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پے در پے حج اور عمرہ ادا کیا کرو کیونکہ حج وعمرہ فقر وفاقہ کو مٹاتے اور گناہوں کو ایسے ہی صاف کردیتے ہیں جیسے آگ کی بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کچیل کو صاف کردیتی ہے اور حج مبرور کی جزا تو صرف جنت ہے۔''

۲۵۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ ، قَالَ حَدَّثَنِیْهِ سُمَیٌّ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ ، عَنْ سُمَیٍّ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ، عَنْ سُمَیٍّ ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ ....

(۲۵۱۱) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب مناسک الحج، باب فضل الحج، حدیث: ۲۶۲۶۔ صحیح ابن حبان: ۳۶۹۲۔ مستدرك حاکم: ۱/۴۱۴.

(۲۵۱۲) اسنادہ صحیح: سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی ثواب الحج والعمرة، حدیث: ۸۱۰۔ سنن نسائی: ۲۶۳۲۔ مسند احمد: ۱/۳۸۷۔ صحیح ابن حبان: ۳۶۸۵.

(۲۵۱۳) صحیح بخاری، کتاب العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، حدیث: ۱۷۷۳۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرة، حدیث: ۱۳۴۹۔ سنن نسائی: ۲۶۳۰۔ سنن ابن ماجه: ۲۸۸۸۔ مسند احمد: ۲/۲۴۶۔ صحیح ابن حبان: ۳۶۸۷.

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَآءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بنتا ہے اور حج مبرور کی جزا صرف جنت ہی ہے۔''

فوائد:......۱۔ ان احادیث میں عمرہ کی فضیلت کا بیان ہے کہ دو عمروں کے درمیانی گناہ محو ہو جاتے ہیں۔

۲۔ پے در پے عمرہ کرنے کی بڑی فضیلت ہے کہ عمرہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔

۳۔ حج مبرور جس میں لغو و واہیات گفتگو اور گناہ نہ ہوں اس کی لازمی جزا جنت ہے۔(شرح النووی: ۵/ ۱۲)

۱۰..... بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ الَّذِیْ لَا رَفَثَ فِيْهِ ، وَلَا فُسُوْقَ فِيْهِ ، وَتَكْفِيْرِ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا بِهٖ

ایسے حج کی فضیلت کا بیان جس میں آدمی نہ اپنی بیوی سے بوس و کنار کرے اور نہ فسق و فجور میں مبتلا ہو ایسے حج سے آدمی کے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں

۲۵۱۴۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُوْ عَمَّارٍ ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَيَّاضٍ ، (ح) وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالَا ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ أَبِیْ حَازِمٍ..........

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ : عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَأَنَّمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے ایسا حج کیا جس میں اس نے اپنی بیوی سے بوس و کنار کیا نہ فسق و فجور میں مبتلا ہوا تو وہ ایسے (صاف ہو کر) لوٹتا ہے گویا کہ اس کی والدہ نے اسے (ابھی) جنم دیا ہو۔''

۱۱..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا

اس بات کا بیان کہ حج اپنے سے پہلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے

۲۵۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ، أَخْبَرَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِیْ حَبِيْبٍ..........

عَنِ ابْنِ شُمَاسَةَ ، قَالَ : حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ

جناب ابن شماسہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن

(۲۵۱۴) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، حدیث: ۱۵۲۱۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرة، حدیث: ۱۳۵۰۔ سنن نسائی: ۲۶۲۸، سنن ترمذی: ۸۱۱۔ سنن ابن ماجه: ۲۸۸۹۔ مسند احمد: ۲/ ۴۹۴۔ مصنف عبدالرزاق: ۸۸۰۰.

(۲۵۱۵) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یهدم ما قبله، حدیث: ۱۲۱۔ مسند احمد: ۴/ ۱۹۹.

الْعَاصِ وَ هُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكَى طَوِيْلًا ، وَ قَالَ : فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُبْسُطْ يَمِيْنَكَ لِأُبَايِعَكَ فَبَسَطَ يَدَهُ ، فَقَبَضْتُ يَدِي . فَقَالَ : ((مَالَكَ يَا عَمْرُو ؟)) قَالَ : أَرَدْتُّ أَنْ أَشْتَرِطَ . قَالَ : ((تَشْتَرِطُ مَاذَا ؟)) قَالَ : أَنْ يُغْفَرَ لِي . قَالَ : ((أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ ، وَ أَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا ، وَ أَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ)) .

عاص رضی اللہ عنہ کے پاس (ان کی تیمارداری کے لیے) آئے جبکہ وہ حالت نزع میں تھے وہ بڑی دیر تک روتے رہے، پھر فرمایا: جب اللہ تعالی نے اسلام کی محبت میرے دل میں ڈال دی تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اپنا دایاں دست مبارک بڑھایئے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔ چنانچہ آپ نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔ میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے عمرو تمھیں کیا ہوا؟ (ہاتھ پیچھے کیوں کیا ہے)'' حضرت عمرو کہتے ہیں: میں نے عرض کیا کہ میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیسی شرط لگانا چاہتے ہو؟'' انھوں نے عرض کی: کہ اسلام لانے سے میرے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ''اے عمرو! کیا تمھیں علم نہیں کہ اسلام گزشتہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے، اور ہجرت بھی سابقہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج بھی پچھلے گناہوں کی بخشش کا باعث بن جاتا ہے۔''

فوائد:......ا۔ ایسا حج جس میں دوران حج فحش ولغو گفتگو نہ ہو اور جماع کا ارتکاب نہ ہو، ایسے حاجی کے گزشتہ تمام گناہ مٹ جاتے ہیں اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے ولادت کے دن گناہوں سے پاک تھا۔

۲۔ قبول اسلام، حج اور ہجرت سے سابقہ گناہ محو ہو جاتے ہیں۔

۱۲...... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُعَاءِ الْحَاجِّ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَ لِمَنِ اسْتَغْفَرُوْا لَهُ

حاجی سے دعا کرانا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاج کرام اور جن کے لیے حجاج دعا کریں، سب کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی ہے

٢٥١٦ـ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شَرِيْكٍ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ....

(٢٥١٦) اسناده ضعيف: اس کی سند میں شریک بن عبداللہ القاضی راوی ضعیف ہے۔ مستدرك حاكم: ١/٤٤١۔ مسند البزار: ١١٥٥۔ مجمع الزوائد: ٣/٢١١.

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحُجَّاجِ وَ لِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے اللہ حجاج کرام کی بخشش فرما اور ان لوگوں کو بھی معاف فرما جن کی بخشش کی دعا حاجی کرے۔“

۱۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْخُرُوْجِ إِلَى الْحَجِّ يَوْمَ الْخَمِيْسِ تَبَرُّكاً بِفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذْ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يَخْرُجُ فِيْ سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے تبرک حاصل کرتے ہوئے سفر حج جمعرات کو شروع کرنا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات سفر جمعرات کے دن ہی شروع کرتے تھے

۲۵۱۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ....

كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ فِيْ سَفَرِ الْجِهَادِ وَ غَيْرِهٖ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ .

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سفر جہاد وغیرہ کے لیے روانہ ہوتے تو جمعرات ہی کے دن روانہ ہوتے۔

فوائد:......حج وعمرہ اور جہاد کے لیے سفر پر روانگی کے لیے جمعرات کا دن خاص کرنا مستحب فعل ہے۔

۱۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّزَوُّدِ لِلسَّفَرِ اقْتِدَاءً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مُخَالَفَةً لِبَعْضِ مُتَصَوِّفَةِ أَهْلِ زَمَانِنَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے ہوئے زادسفر لینا مستحب ہے اور ہمارے دور کے بعض صوفیوں کی مخالفت کرنی چاہیے جو زادسفر ساتھ نہیں لیتے

۲۵۱۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، قَالَ ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ، قَالَ عُرْوَةُ ....

قَالَتْ عَائِشَةُ : فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔ يَعْنِی إِلٰی بَيْتِ أَبِی بَكْرٍ ۔ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهٗ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((فَإِنَّهٗ قَدْ أُذِنَ لِیْ فِی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کی اجازت ملنے پر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ کو اجازت

(۲۵۱۷) صحيح بخاری، كتاب الجهاد، باب من اراد غزوة فوری بغيرها، حديث: ۲۹۴۹۔ سنن ابی داؤد: ۲۶۰۵.

(۲۵۱۸) صحيح بخاری، كتاب مناقب الانصار، باب هجرة النبی ﷺ، حديث: ۳۹۰۵۔ سنن ابی داؤد: ۴۰۸۳۔ مسند احمد: ۶/۱۹۸۔ وتقدم طرقه برقم: ۲۹۵.

الْخُرُوْجِ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((نَعَمْ)) . قَالَتْ عَائِشَةُ : فَجَهَّزْتُهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ ، فَصَنَعْتُ لَهُمَا سُفْرَةً فِيْ جِرَابٍ فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَتْ بِهِ الْجِرَابَ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ تُسَمّٰى ذَاتَ النِّطَاقِ .

دے دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”واقعہ یہ ہے کہ مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔“ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا باپ آپ پر قربان میں بھی آپ کے ساتھ جانا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ”ہاں (تم بھی چلو)“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں نے جلدی سے دونوں کے لیے سامان سفر تیار کیا اور ان کے لیے زادسفر تیار کر کے ایک چرمی تھیلے میں ڈال دیا پھر حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر ایک ٹکڑا اتارا اور اس سے تھیلے کا منہ باندھ دیا اسی وجہ سے ان کا لقب ذات النطاق (کمر بند والی خاتون) پڑ گیا۔“

فوائد:......۱۔ سفر میں زادِراہ لینا مستحب فعل ہے اور حجاج کرام کو خاص تاکید کی گئی ہے کہ وہ دوران حج توشہ ساتھ رکھیں اور دور جاہلیت کے لوگوں کی طرح بھکاری بن کر نہ پھیریں لہٰذا حج کے دنوں میں دوسری سفری ضروریات کی طرح زادِراہ کا انتظام کرنا بھی حاجی کی ذمہ داری ہے۔

۱۵..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ غَيْرِ ذِيْ مَحْرَمٍ

عورت کے لیے اپنے محرم یا خاوند کے بغیر سفر کرنا منع ہے

وَ غَيْرِ زَوْجِهَا بِذِكْرِ خَبَرٍ فِي التَّأْقِيْتِ غَيْرُ دَالٍّ تَوْقِيْتُهُ عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ التَّأْقِيْتِ مِنَ السَّفَرِ مُبَاحٌ سَفَرُ الْمَرْأَةِ مَعَ غَيْرِ مُحْرِمٍ وَ غَيْرِ زَوْجِهَا إِذَا كَانَ سَفَرُهَا أَقَلُّ مِنْ ثَلَاثٍ .

اس سلسلے میں وارد حدیث میں مدت سفر کا تعین موجود ہے لیکن یہ تعیین اس بات کی دلیل نہیں کہ اس سے کم مدت کا سفر عورت اپنے محرم یا خاوند کے بغیر بھی کر سکتی ہے جبکہ سفر تین دن رات سے کم ہو۔

۲۵۱۹۔ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا سَلْمٌ أَيْضاً ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ، (ح) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِيِّ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ أَبِيْ زَائِدَةَ - كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ ، وَ قَالَ أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ....

(۲۵۱۹) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الی حج وغیرہ، حدیث: ۱۳۴۰۔ سنن ابی داؤد: ۱۷۲۶۔ سنن ترمذی: ۱۱۶۹۔ سنن ابن ماجہ: ۲۸۹۸۔ مسند احمد: ۳/۵۴.

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ : قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ : أَبُوْهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ أَخُوْهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا)) .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زائد سفر اپنے محرم کے بغیر کرے یعنی اپنے والد، بیٹے، بھائی، خاوند یا کسی اور محرم رشتہ دار کے بغیر۔''

هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ . وَ فِي حَدِيْثِ الْآخَرِيْنِ : لا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

یہ روایت جناب ابومعاویہ کی ہے۔ دوسرے دوراویوں کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: کوئی عورت تین دن یا اس سے زائد سفر نہ کرے ابن ابی زائدہ کی روایت میں صرف تین دن کا ذکر ہے۔

۲۵۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسَى ، عَنِ الْأَعْمَشِ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِي زَائِدَةَ ، حَدَّثَنَا الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ نَحْوَهُ .

امام صاحب نے اپنے استاد علی بن خشرم کی سند سے مذکورہ بالا روایت کی طرح بیان کیا ہے۔

۲۵۲۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْمَحْرَمٍ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان عورت کو تین دن کا سفر اس کے محرم کے بغیر طے کرنے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَدْ خَرَّجْتُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ فِي الْأَخْبَارِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ وَ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ مُخْتَصَرٌ غَيْرُ مُتَقَصِّيٍ لَمْ يُذْكُرْ فِيْهِ الزَّوْجُ ، وَ خَبَرُ أَبِيْ سَعِيْدٍ مُتَقَصِّي لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الزَّوْجَ وَخَبَرُ أَبِيْ سَعِيْدٍ مُتَقَصِّى ذِكْرَ ذَوَاتِ الْمَحَارِمِ وَ الزَّوْجِ جَمِيْعًا .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کے الفاظ کتاب الکبیر میں بیان کیے ہیں اور حضرت ابن عمر کی یہ روایت مختصر ہے، مفصل نہیں کیونکہ اس میں خاوند کا ذکر نہیں ہے جبکہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت مفصل ہے جس میں محرم رشتہ داروں اور خاوند کا ذکر موجود ہے۔

(۲۵۲۰) انظر الحدیث السابق.

(۲۵۲۱) صحیح بخاری، کتاب التقصیر، باب فی کم یقصر الصلاۃ، حدیث: ۱۰۸۷۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأۃ مع محرم الی حج وغیرہ، حدیث: ۱۳۳۸۔ سنن ابی داؤد: ۱۷۲۷۔ مسند احمد: ۱۳/۲.

١٦..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْأَةِ يَوْمَيْنِ مَعَ غَيْرِ زَوْجِهَا وَ غَيْرِ ذِي رَحِمِهَا

محرم رشتہ دار اور خاوند کے بغیر عورت کا دو دن کا سفر کرنا منع ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبِحْ بِزَجْرِهِ عَنْ سَفَرِهَا ثَلَاثًا لَهَا أَنْ تُسَافِرَ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ مَعَ غَيْرِ زَوْجِهَا وَ غَيْرِ ذِي رَحِمِهَا ، بِذِكْرِ لَفْظَةٍ فِي تَوْقِيْتِ الْيَوْمَيْنِ لَمْ يُرِدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْقِيْتِهِ يَوْمَيْنِ إِبَاحَةَ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهَا .

میری اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورت کو تین دن کا سفر بغیر محرم اور خاوند کے کرنے سے منع فرمایا ہے تو اسے بغیر محرم اور خاوند کے تین دن سے کم سفر کرنے کی اجازت بھی نہیں دی۔ اس سلسلے میں دو دن کے سفر کی تعیین والی حدیث کا بیان جس سے نبی کریم ﷺ کی مراد یہ نہیں کہ اس سے کم سفر بغیر محرم کے کرنا جائز ہے۔

٢٥٢٢ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ ـ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ ـ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ قَزْعَةَ بْنِ يَحْيٰى ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ : عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ إِلَّا مَعَ زَوْجِهَا أَوْ ذِي مَحْرَمٍ)).

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی مسلمان عورت اپنے خاوند یا محرم رشتہ دار کے بغیر دو دن کا سفر نہ کرے۔''

١٧..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْأَةِ يَوْماً وَ لَيْلَةً إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

عورت کے لیے بغیر محرم ایک دن رات سفر کرنا منع ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبِحْ بِزَجْرِهِ إِيَّاهَا عَنْ سَفَرِ يَوْمَيْنِ سَفَرٌ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ يَوْمَيْنِ ، إِذْ قَدْ زَجَرَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَافِرَ يَوْماً وَ لَيْلَةً إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ .

اور اس بات کی دلیل کہ نبی کریم ﷺ نے عورت کو بغیر محرم دو دن کا سفر کرنے سے منع کر کے اس سے کم مدت کا سفر کرنے کی اجازت نہیں دی، وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسلمان عورت کو بغیر محرم ایک دن رات کا سفر کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

٢٥٢٣ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

(٢٥٢٣) صحيح بخاری، كتاب التقصير، باب فی كم يقصر الصلاة، حديث : ١٠٨٨ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الى حج وغيره، حديث : ١٣٣٩ـ سنن ابی داؤد : ١٧٢٤ـ سنن ترمذی : ١١٧٠ـ مسند احمد : ٢/٢٥٠ـ صحيح ابن حبان : ٢٧٢٦.

عَـنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِـاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ يَوْمًا وَلَيْلَةً إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ)) .

قَـالَ أَبُـوْ بَـكْرٍ : لَمْ يَقُلْ - عِلْمِيْ - أَحَدٌ مِنْ أَصْـحَـابِ مَـالِكٍ فِـي هٰذَا الْخَبَرِ :عَنْ أَبِيْهِ خَلَا بِشْـرِ بْنِ عُمَرَ . هٰذَا الْخَبَرُ فِي الْمُوطَّأَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر بغیر محرم کے طے کرے۔ ابوبکر کہتے ہیں: میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ اصحاب مالک میں سے بشر بن عمر کے علاوہ کسی اور نے یہ حدیث بروایت "عن سعید بن ابی سعید عن ابیہ" بیان کی ہو، یہ حدیث مؤطا میں "عن سعید عن ابی ھریرۃ" سے مذکور ہے۔

٢٥٢٤ـ حَـدَّثَـنَـا يُـوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَ عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ عِيْسٰى : حَدَّثَنَا ، وَ قَالَ يُوْنُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، عَـنْ سَـعِيْـدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِـي الْـخَبَـرِ : هُـوَ صَحِيْحٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُـرَيْرَةَ ، رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَ ابْنُ عَجْلَانَ وَ ابْـنُ أَبِـيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

''امام صاحب نے مذکورہ بالا روایت اپنے استاد یونس بن عبدالاعلی کی سند سے بیان کی ہے۔

١٨..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبِحْ بِزَجْرِهِ عَنْ سَفَرِهَا مَعَ غَيْرِ ذَوِيْ مَحْرَمٍ يَوْمًا وَّ لَيْلَةً السَّفَرَ الَّذِيْ هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ ، إِذْ قَدْ زَجَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنْ تُسَافِرَ لَيْلَةً وَاحِدَةً مَعَ غَيْرِ ذِيْ مَحْرَمٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو بغیر محرم ایک دن رات کے سفر سے منع کر کے اس سے کم سفر کرنے کی اجازت نہیں دی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو بغیر محرم کے صرف ایک رات کا سفر کرنے سے بھی منع کیا ہے

(٢٥٢٤) سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب المرأة تحج بغير ولي، حديث: ٢٨٩٩ـ مسند احمد: ٢٣٦/٢ وانظر الحديث السابق.

اللّٰھُمَّ إِلَّا أَنْ یَکُوْنَ ھٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِیْ أَعْلَمْتُ فِیْ غَیْرِ مَوْضِعٍ مِنْ کُتُبِنَا أَنَّ الْعَرَبَ تَذْکُرُ یَوْماً تُرِیْدُ بِلَیْلَتِہٖ وَلَیْلَۃً تُرِیْدُ بِیَوْمِھَا . قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ فِی سُوْرَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ ﴿ اٰیَتُکَ أَنْ لاَّ تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلاَ ثَۃَ أَیَّامٍ إِلَّا رَمْزًا﴾ وَ قَالَ فِیْ سُوْرَۃِ مَرْیَمَ ﴿اٰیَتُکَ أَنْ لَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلاَ ثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ﴾ فَبَانَ وَ ثَبَتَ أَنَّہُ أَرَادَ ثَلاَ ثَۃَ أَیَّامٍ بِلِیَالِیْھَا ، وَ صَحَّ أَنَّہُ أَرَادَ ثَلاَ ثَ لَیَالٍ بِأَیَّامِھِنَّ .

ہاں یہ ممکن ہے کہ ایک رات بول کر مراد دن اور رات لیا گیا ہو جیسا کہ میں اپنی کتب میں متعدد جگہ پر بیان کر چکا ہوں کہ عرب لوگ دن کہہ کر رات سمیت مراد لیتے ہیں ۔اور کبھی رات کہہ کر دن سمیت مراد لیتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمھاری نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے اشارے کے سوابات چیت نہ کر سکو گے۔'' (آل عمران :۴۱) اور سورۂ مریم میں فرمایا: ''تیری نشانی یہ ہے کہ تو صحیح سلامت ہونے کے باوجود تین راتیں لوگوں سے کلام نہیں کر سکے گی۔'' (مریم : ۱۰) اس سے وضاحت ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کی مراد تین دن ان کی راتوں سمیت تھی اسی طرح یہ بھی صحیح ہے کہ تین راتوں سے مراد ان کے دنوں سمیت ہیں۔

۲۵۲۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ ھِشَامٍ الْمَخْزُوْمِیُّ ، حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ أَبِیْ سَعِیْدٍ ، عَنْ أَبِیْہِ ....

عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : ((لَا تُسَافِرُ امْرَأَۃٌ مَسِیْرَۃَ لَیْلَۃٍ إِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ)). قَالَ أَبُوْ بَکْرٍ : وَ قَدِ اسْتَقْصَیْتُ ھٰذِہِ الْأَخْبَارَ فِیْ کِتَابِ الْکَبِیْرِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت ایک رات کا سفر اپنے محرم کے بغیر نہ کرے۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے کتاب الکبیر میں یہ روایات تفصیل سے بیان کی ہیں۔

فوائد :......۱۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ان احادیث کا ماحصل یہ ہے کہ جس سفر پر سفر (لفظ) کا اطلاق ہوتا ہے، عورت کے لیے ایسا ہر سفر محرم کے بغیر ممنوع ہے خواہ سفر کی مدت تین دن، دو دن، ایک دن، ایک برید یا اس سے کم ہو کیونکہ اس بارے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت مطلق ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور یہ روایت ہر قسم کے سفر کو شامل ہے۔ (شرح النووی : ۹/ ۱۰۳)

۲۔ عورت محرم کے بغیر حج کا سفر کر سکتی ہے یا نہیں، اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ کچھ علماء کا موقف ہے چونکہ حج عورت پر فرض ہے اور اگر کسی عورت کو اس فریضہ کی ادائیگی کے لیے سفر میں محرم میسر نہ آئے تو وہ بغیر محرم کے قابل اعتماد مسلم عورتوں کے ساتھ مل کر حج کا فریضہ ادا کر سکتی ہے، لیکن محدثین کرام، حسن بصری اور ابراہیم نخعی کا موقف ہے کہ عورت کے لیے سفر حج میں محرم کا ہونا ضروری ہے۔ اور احادیث الباب بھی اس موقف کی موید ہیں۔ شوکانی رحمہ اللہ بیان

(۲۵۲۵) تقدم تخریجہ برقم: ۲۵۲۳.

کرتے ہیں۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ عورت پر حج تب فرض ہوتا ہے۔ جب سفر حج میں اسے محرم میسر ہو۔

(نیل الاوطار: ۴۰/ ۳۱۰)

۱۹..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ سَفَرِ الْمَرْأَةِ بَرِيْدًا مَعَ غَيْرِ ذِيْ مَحْرَمٍ، وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِزَجْرِهِ إِيَّاهَا عَنْ سَفَرِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَنَّهُ مُبَاحٌ لَهَا سَفَرٌ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ

عورت کے لیے بغیر محرم ایک برید (بارہ میل) سفر طے کرنا منع ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے عورت کو ایک دن رات کا سفر بغیر محرم کے کرنے سے منع فرمایا ہے تو اس سے کم سفر کی اجازت نہیں دی

۲۵۲۶۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرِ الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ بَرِيْدًا إِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ)) وَ قَالَ يُوْسُفُ : إِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : الْبَرِيْدُ إِثْنَا عَشَرَ مِيْلًا بِالْهَاشِمِيِّ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی عورت بغیر محرم کے ایک برید (بارہ میل) کا سفر طے نہ کرے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک برید بارہ میل ہاشمی ہوتے ہیں۔

۲۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ زَجْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَفَرِهَا بِلَا مَحْرَمٍ زَجْرُ تَحْرِيْمٍ لَا زَجْرُ تَأْدِيْبٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا عورت کو بغیر محرم سفر کرنے سے منع کرنا حرمت کے لیے ہے یہ منع ادب کے لیے نہیں ہے

۲۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ ۔ وَ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ ۔ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(۲۵۲٦) شاذ: ''برید'' کے الفاظ کے ساتھ یہ روایت شاذ ہے۔ الضعیفة: ۵۷۲۷۔ سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب فی المرأة تحج بغیر محرم، حدیث: ۱۷۲۵۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۱٦.

(۲۵۲۷) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المرأة مع محرم الی حج وغیره، حدیث: ۴۲۲/ ۱۳۳۹۔ مسند احمد: ۲/۳۴۷۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۲۱۔ وقد تقدم برقم: ۲۵۲۳.

((لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُسَافِرُ ثَلَاثاً إِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا)) .

فرمایا: ”کسی عورت کے لیے اپنے محرم کے بغیر تین دن کا سفر کرنا حلال نہیں ہے۔“

فوائد:......مکرر ۲۵۱۹۔

۲۱..... بَابُ إِبَاحَةِ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ عَبْدِ زَوْجِهَا أَوْ مَوْلَاهُ

عورت اپنے خاوند کے غلام یا اس کے آزاد کردہ غلام کے ساتھ سفر کرسکتی ہے

إِذَا كَانَ الْعَبْدُ أَوِ الْمَوْلَى يُوْثَقُ بِدِيْنِهِ وَ أَمَانَتِهِ وَ إِنْ لَّمْ يَكُنِ الْعَبْدُ أَوِ الْمَوْلَى بِمَحْرَمٍ لِلْمَرْأَةِ إِنْ كَانَ حُكْمُ سَائِرِ النِّسَاءِ حُكْمَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا أَخَالُ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَخْبَرَ أَنَّهُنَّ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ ، فَجَائِزٌ أَنْ يَّكُوْنَ الْعَبْدُ وَ الْأَحْرَارُ مَحْرَماً لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ سَفَرَ مَيْمُوْنَةَ مَعَ أَبِيْ رَافِعٍ أَنَّ مَيْمُوْنَةَ أُمُّ أَبِيْ رَافِعٍ إِذْ كَانَتْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

جبکہ وہ غلام یا مولیٰ اپنے دین اور امانت داری کے لحاظ سے بااعتماد ہو اگر چہ وہ غلام یا مولیٰ عورت کا محرم رشتہ دار نہ بھی ہو یہ حکم اس وقت درست ہوگا جب تمام عورتوں کا حکم ازواج مطہرات والا ہو اور میرا خیال نہیں کہ ایسے ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بتادیا ہے کہ ازواج مطہرات تمام مومنوں کی مائیں ہیں، اس لیے جائز ہے کہ غلام مرد یا آزاد شخص نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے محرم بن جائیں (کیونکہ وہ ان کے بیٹے ہیں) لہٰذا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کرنا اس لیے جائز تھا کیونکہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی ماں کی حیثیت رکھتی تھیں کیونکہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں۔

۲۵۲۸۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، نَا عَمِّيْ ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو - وَ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - عَنْ بُكَيْرٍ - وَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ - أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ أَبِيْ رَافِعٍ حَدَّثَهُ ....

عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ ، أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ مَعَ بَعْثٍ مَرَّةً ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذْهَبْ فَاتِنِيْ بِمَيْمُوْنَةَ . فَقُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّيْ فِي الْبَعْثِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَلَسْتَ تُحِبُّ مَا أُحِبُّ ؟)) قُلْتُ : بَلٰى يَا رَسُوْلَ

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک لشکر کے ساتھ تھا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا: ”جاؤ میمونہ رضی اللہ عنہا کو میرے پاس لے آؤ۔“ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی میں تو لشکر میں شامل ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس چیز کو میں پسند کرتا ہوں کیا تم اسے پسند نہیں کرتے؟“ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے

(۲۵۲۸) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ۶/۳۹۱.

اللّٰهِ . قَالَ : ((إِذْهَبْ ، فَأْتِنِي بِهَا)) . قَالَ : فَذَهَبْتُ فَجِئْتُهُ بِهَا .

رسول! آپ نے فرمایا: "جاؤ انھیں میرے پاس لے آؤ۔" حضرت ابورافع فرماتے ہیں: تو میں گیا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس لے کر آیا۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ قابل اعتماد مسلمان غلام کو دوران سفر عورت کا محرم بنانا جائز ہے اور ایسے غلام کے ساتھ عورت کو سفر میں روانہ کرنا جائز ہے۔

۲۲..... بَابُ ذِكْرِ خُرُوجِ الْمَرْأَةِ لِأَدَاءِ فَرْضِ الْحَجِّ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ ، وَ أَمْرِ الْحَاكِمِ زَوْجَهَا بِاللِّحَاقِ بِهَا لِلْحَجِّ بِهَا

عورت کا بغیر محرم حج ادا کرنے کے لیے چلے جانا اور امام کا اس کے خاوند کو حکم دینا کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ جا کر حج ادا کرے

۲۵۲۹ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو - وَ هُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ - عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ : ((أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ)) ، فَقَامَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَ كَذَا ، وَ انْطَلَقَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً . قَالَ : ((انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "خبردار کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ اس کے محرم کے بغیر علیحدگی میں ہرگز نہ جائے۔" تو ایک شخص کھڑا ہو گیا، اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک میرا نام فلاں فلاں غزوے میں لکھ لیا گیا ہے جبکہ میری بیوی حج کے لیے روانہ ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا: "جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔"

۲۵۳۰ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَعْبَدٍ ، يَقُوْلُ : سَمِعْتُ..........

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ ، يَقُوْلُ : فَذَكَرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ منبر پر خطبہ ارشاد فرما

(۲۵۲۹) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب من اکتتب فی جیش فخرجت امراته حاجة، حدیث: ۳۰۰۶ـ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب سفر المراۃ مع محرم الی حج وغیره، حدیث: ۱۳۴۱ـ سنن کبریٰ نسائی: ۹۱۷۴ـ سنن ابن ماجه: ۲۹۰۰ـ مسند احمد: ۲۲۲/۱ـ مسند الحمیدی: ۴۶۸.

(۲۵۳۰) انظر الحدیث السابق.

الْحَدِيْثَ نَحْوَهُ وَ قَالَ : ((فَاذْهَبْ فَحُجَّ بِامْرَأَتِكَ)) .

رہے تھے پھر بقیہ حدیث بیان کی، آپ نے فرمایا: ''تم جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔''

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ خاوند محارم میں شامل ہے۔

۲۔ عورت کا جب کوئی اور محرم نہ ہو تو سفر کے لیے خاوند کا ساتھ ہونا لازم ہے۔

۳۔ احمد اور شافعیہ کا مذہب ہے کہ خاوند عورت کو سفر حج سے روک سکتا ہے اور اسے حج میں تاخیر کرا سکتا ہے۔ (نیل الاوطار: ۴/ ۳۱۰)

۴۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ سفر حج کے لیے عورت کے ساتھ محرم کا ہونا شرط ہے کیونکہ اگر محرم کی شرط نہ ہوتی تو نبی ﷺ جہاد میں شریک صحابی کو عورت کے ساتھ شامل ہونے پر مجبور نہ کرتے۔

۵۔ موجودہ دور میں ٹریولز ایجنسیوں کا مصنوعی محرم بنانا خلاف شریعت ہے اور ایسے محرم سے سفر کے لیے محرم کی شرط پوری نہیں ہوتی۔ لہٰذا قلبی تسکین کے لیے ایسے محارم کا انتخاب شریعت کے اس سفری قانون کی پاسداری نہیں کرتا۔

۲۳..... بَابُ تَوْدِيْعِ الْمُسْلِمِ أَخَاهُ عِنْدَ إِرَادَةِ السَّفَرِ

اپنے مسلمان بھائی کو سفر کے وقت الوداع کرنے کا بیان

۲۵۳۱۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ ، ثَنَا الْوَلِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ - ثَنَا حَنْظَلَةُ أَنَّهُ سَمِعَ......... الْقَاسِمَ يَقُوْلُ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : أَرَدْتُّ سَفَراً . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : انْتَظِرْ حَتّٰى أُوَدِّعَكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا ، اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ أَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ .

جناب قاسم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا: میں سفر پر جا رہا ہوں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تھوڑا انتظار کرو حتی کہ میں تمھیں ویسے ہی رخصت کر سکوں جیسے رسول اللہ ﷺ ہمیں اس دعا کے ساتھ الوداع کہتے تھے: اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔'' میں تمھارے دین، تمھاری امانت داری اور تمھارے اعمال کے خاتمے کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔''

فوائد:......مسافر کو ان مسنون کلمات کے ساتھ الوداع کرنا مستحب فعل ہے۔

(۲۵۳۱) اسناده صحيح: سنن كبرى نسائي: ۸۷۵۴ وعمل اليوم والليلة: ۵۲۲ من طريق الوليد بهذا الاسناد۔ سنن ابی داؤد، كتاب الجهاد، باب الدعاء عند الوداع، حديث: ۲۶۰۰۔ سنن ترمذی: ۳۴۴۳۔ مسند احمد: ۲/ ۱۳٦ من طريق آخر عن ابن عمر رضی الله عنهما۔

۲۴..... بَابُ دُعَاءِ الْمَرْءِ لِأَخِيْهِ الْمُسْلِمِ عِنْدَ إِرَادَةِ السَّفَرِ

مسلمان بھائی کو دعا دے کر سفر پر روانہ کرنے کا بیان

۲۵۳۲۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِيْ زِيَادِ الْقَطْوَانِيُّ ، ثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ..........

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُرِيْدُ سَفَراً فَزَوِّدْنِيْ . قَالَ : ((زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى)) . قَالَ : زِدْنِيْ . قَالَ : ((وَ غَفَرَ ذَنْبَكَ)) . قَالَ : زِدْنِيْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَ أُمِّيْ . قَالَ : ((وَ يَسَّرَ لَكَ حَيْثُ مَا كُنْتَ)) .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں سفر پر جا رہا ہوں تو آپ مجھے زادِ سفر عنایت فرمائیں آپ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمھیں تقوے کا زادِ سفر عطا فرمائے۔“ اس نے عرض کی: مجھے مزید عطا کریں آپ نے فرمایا: ”اللہ تمھارے گناہ معاف فرمائے۔“ اس نے پھر عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے اور بھی عطا کریں آپ نے فرمایا ”تم جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمھارے لیے آسانی مہیا فرمائے۔“

۲۵..... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ إِلَى السَّفَرِ

سفر پر روانہ ہوتے وقت کی دعا

۲۵۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - عَنْ عَاصِمٍ - وَ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلُ - ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ قَالَ : ((اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَ الْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ ، اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَ اخْلُفْنَا فِيْ أَهْلِنَا ، اللّٰهُمَّ إِنِّيْ

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِيْ أَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَمِنَ

(۲۵۳۲) اسنادہ حسن: سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ٤٤ منه، حدیث: ۳٤٤٤۔ مستدرك حاكم: ۲/۹۷۔ سنن الدارمی: ۲٦۷٤ من طریق آخر عن انس رضی الله عنه.

(۲۵۳۳) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الذكر اذا ركب دابة، حدیث: ۱۳٤۳۔ سنن ترمذی: ۳٤۳۹۔ سنن نسائی: ۵۵۰۰۔ سنن ابن ماجه: ۳۸۸۸۔ مسند احمد: ۵/۸۳.

أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ ، وَ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَ مِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَ الْمَالِ)) .

ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عَاصِمٍ بِمِثْلِهِ . وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا عَبَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ ـ عَنْ عَاصِمٍ بِمِثْلِهِ ، وَ زَادَا : قِيْلَ لِعَاصِمٍ : مَا الْحَوْرُ ؟ قَالَ : أَمَا سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ حَارَ بَعْدَمَا كَانَ .

الْحَوِرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ﴾ ”اے اللہ تو ہی سفر میں ہمارے ساتھی اور ہمارا گھر والوں میں خلیفہ ہے۔ اے اللہ! تو ہمارے سفر میں ہمارا ساتھی بن جا اور ہمارے گھر والوں میں ہمارا خلیفہ ہو جا۔ اے اللہ! میں سفر کی مشکلات اور دشواریوں سے واپسی پر رنج وغم کی مصیبت سے، نعمتوں کے حصول کے بعد نعمتوں کی محرومی سے، مظلوم کی بددعا سے اور اہل وعیال اور مال ودولت کے برے منظر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ جناب احمد بن مقدام اور احمد بن عبدہ کی روایات میں ہے کہ جناب عاصم سے الحور کا معنی پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: کیا تم نے یہ مثال نہیں سنی: حَارَ بَعْدَ مَا كَانَ: وہ مالدار تھا پھر مفلس ومحتاج ہو گیا۔

فوائد:......ا۔ سفر کے آغاز میں مذکورہ بالا دعا کا اہتمام مسنون ومستحب فعل ہے اور اس دعا کی تاثیر سے انسان سفر میں آنے والی مشکلات وحادثات سے محفوظ رہتا ہے۔

٢٦..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْخُرُوْجِ إِلَى الْحَجِّ مَاشِياً لِمَنْ قَدَرَ عَلَى الْمَشْيِ وَ لَمْ يَكُنْ عِيَالًا عَلَى رُفَقَائِهِ

جو شخص پیدل چلنے کی طاقت رکھتا ہو اور اپنے ساتھیوں کا محتاج نہ ہو تو اسے پیدل سفر کر کے حج کرنے کی رخصت ہے

٢٥٣٤ـ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ، ثُمَّ أَذِنَ بِالْحَجِّ ، فَقِيْلَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ ، فَقَدِمَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں نو سال قیام کیا مگر اس دوران میں حج نہیں کیا پھر آپ نے حج کرنے کا اعلان کر دیا یہ سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس سال) حج ادا فرمائیں گے بے شمار لوگ مدینہ

(٢٥٣٤) صحيح مسلم. كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ، حديث: ١٢١٨ـ ابن حبان: ٣٩٣٢،٣٨٣١.

الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يُحِبُّ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ ، وَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِى مِنْ مَسْجِدِ ذِى الْحُلَيْفَةِ ۔ فَرَكِبَ وَ مَعَهُ بَشَرٌ كَثِيْرٌ رُكْبَانٌ وَ مُشَاةٌ ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

منورہ آ گئے ہر کسی کی خواہش تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں حج کرے ۔ پھر کچھ حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ (احرام باندھ کر) مسجد ذوالحلیفہ سے روانہ ہوئے تو سواری پر سوار ہو گئے جبکہ آپ کے ساتھ بے شمار لوگ سواریوں پر سوار اور بہت سارے پیدل چل رہے تھے پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ جن کے پاس سواری کا بندوبست نہ ہو اور وہ حج کے لیے بے تاب ہوں تو وہ پیدل بھی سفر کر سکتے ہیں، البتہ سواری کی دستیابی کے باوجود یہ تکلف کہ پیدل چلنے کی نذر ماننا اور جان بوجھ کر خود کو مشقت میں ڈالنا جائز نہیں۔

٢٧..... بَابُ اسْتِحْبَابِ رَبْطِ الْأَوْسَاطِ بِالْأُزُرِ وَ سُرْعَةِ الْمَشْيِ إِذَا كَانَ الْمَرْءُ مَاشِياً

جب آدمی پیدل چل رہا ہو تو تہ بند کو کمر کے ساتھ کس کر باندھنا اور تیز چلنا مستحب ہے

٢٥٣٥ ۔ ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ مَيْمُوْنٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ....

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَصْحَابُهُ مُشَاةً مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ ، وَ قَالَ : ((ارْبِطُوْا أَوْسَاطَكُمْ بِأُزُرِكُمْ)) . وَ مَشَى خَلَطَ الْهَرْوَلَةِ .

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے حج کیا تو مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک پیدل سفر طے کیا آپ نے فرمایا: ''اپنے تہ بند اپنی کمروں کے ساتھ باندھ لو۔'' اور آپ ایسی تیز چال چلے جس میں دوڑ بھی شامل تھی۔

٢٨..... بَابُ اسْتِحْبَابِ النَّسْلِ فِي الْمَشْيِ عِنْدَ الْإِعْيَاءِ مِنَ الْمَشْيِ لِيَخِفَّ النَّاسِلُ وَ يَذْهَبَ بَعْضُ الْأَعْيَاءُ عَنْهُ

پیدل سفر کرتے ہوئے تھکاوٹ محسوس ہو تو تیز چلنا مستحب ہے تا کہ تیز چلنے والا ہلکا پھلکا محسوس کرے اور کچھ تھکاوٹ کم ہو جائے

٢٥٣٦ ۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ

(٢٥٣٥) اسناده منكر: حمران بن اعین اور یحیٰ بن الیمان دونوں راوی ضعیف ہیں۔ الضعیفہ: ٢٧٣٤ ۔ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الحج ما شيا، حديث: ٣١١٩ ۔ مستدرك حاكم: ١/٤٤٢.

أَبِيهِ..........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ ، ثُمَّ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ الْمُشَاةُ مِنْ أَصْحَابِهِ وَ صَفُّوْا لَهُ ، وَ قَالُوْا نَتَعَرَّضُ لِدَعْوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوْا : اشْتَدَّ عَلَيْنَا السَّفَرُ ، وَ طَالَتِ الشُّقَّةُ . فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((اسْتَعِيْنُوْا)) ، قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ ـ أَظُنُّهُ ـ قَالَ : ((بِالنَّسْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ عَنْكُمُ الْأَرْضَ وَ تَخِفُّوْنَ لَهُ)) فَفَعَلْنَا ذٰلِكَ وَ خِفْنَا لَهُ وَ ذَهَبَ مَا كُنَّا نَجِدُهُ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے سال (مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کے لیے) روانہ ہوئے کچھ سفر کرنے کے بعد آپ کے پیدل چلنے والے صحابہ کرام آپ کے پاس جمع ہو گئے اور انھوں نے صفیں بنالیں وہ آپس میں کہنے لگے کہ ہم (سفر کی مشقت سے بچنے کے لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعائے خیر کرالیتے ہیں ۔ لہٰذا انھوں نے عرض کی : ہمارے لیے سفر کرنا دشوار ہوگیا ہے اور مسافت طویل ہوگئی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تیز چلنے سے مدد لے لو کیونکہ تیز چلنے سے مسافت جلد طے ہوگی اور تم خود کو ہلکا پھلکا محسوس کرو گے۔'' صحابہ کرام فرماتے ہیں : تو ہم نے ایسے ہی کیا ہمارے لیے سفر کرنا آسان ہو گیا اور تھکاوٹ کا احساس بھی ختم ہو گیا۔

۲۵۳۷ـ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : شَكَا نَاسٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ فَدَعَا بِهِمْ وَ قَالَ : ((عَلَيْكُمْ بِالنَّسَلَانِ)) . فَنَسَلْنَا فَوَجَدْنَاهُ أَخَفَّ عَلَيْنَا .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرام نے پیدل چلنے میں مشقت کا شکوہ کیا تو آپ نے انھیں بلایا اور حکم دیا : ''تم تیز رفتاری سے چلو۔'' صحابہ کرام فرماتے ہیں: ہم تیز چلے تو ہم نے اس میں آسانی اور سہولت پائی۔

فوائد :......ان احادیث میں سفر کے آداب میں سے ایک ادب بیان ہوا ہے کہ دوران سفر پیادہ لوگ اگر تھکاوٹ محسوس کریں تو وہ اس مشقت سے بچنے کے لیے تیز قدم چلیں، اس سے ان کا سفر بھی سمیٹا جائے گا۔ اور تھکان وغیرہ بھی ختم ہو جائے گی۔

(۲۵۳۶) اسناده صحيح : انظر الحديث الآتي.

(۲۵۳۷) اسناده صحيح : مستدرك حاكم : ۱/۴۴۳ـ صحيح ابن حبان : ۲۷۰۶ـ سنن كبرىٰ بيهقي : ۵/۲۵۶ـ مسند ابي يعلي : ۱۸۸۰.

٢٩..... بَابُ اسْتِحْبَابِ مُصَاحَبَةِ الْأَرْبَعَةِ فِي السَّفَرِ

سفر میں چار ساتھی ہونا مستحب ہے

٢٥٣٨ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ وَ عَمِّي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالُوْا ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، ثَنَا أَبِي ، قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ ، وَ خَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ ، وَ خَيْرُ الْجُيُوْشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ ، وَ لَنْ يُغْلَبَ اِثْنَا عَشَرَ أَلْفاً مِنْ قِلَّةٍ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(سفر میں) بہترین ساتھی چار ہیں۔ اور بہترین جنگی دستہ چار سو مجاہدین پر مشتمل ہوتا ہے اور بہترین فوج وہ ہے جس کی تعداد چار ہزار ہو اور بارہ ہزار فوجیوں پر مشتمل لشکر قلت افراد کی وجہ سے شکست نہیں کھائے گا۔“

٣٠..... بَابُ حُسْنِ الصَّحَابَةِ فِي السَّفَرِ إِذْ خَيْرُ الْأَصْحَابِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ

سفر میں اچھا ساتھی اختیار کرنے کا بیان کیونکہ بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا ہو

٢٥٣٩ـ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ، حَدَّثَنِي شُرَحْبِيْلُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ ، وَ خَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”اللہ کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہترین ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسائے کے حق میں بہترین ہو۔“

(٢٥٣٨) اسنادہ صحیح،سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی ما یستحب من الجیوش، حدیث : ٢٦١١ـ سنن ترمذی: ١٥٥٥ـ سنن الدارمی: ٢٤٣٨ـ مسند احمد: ٢٩٤/١.

(٢٥٣٩) اسنادہ صحیح، الادب المفرد للبخاری: ١١٥ـ سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی حق الجوار، حدیث: ١٩٤٤ـ مسند احمد: ١٦٧/٢ـ سنن الدارمی: ٢٤٣٧.

۳۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَأْمِيْرِ الْمُسَافِرِيْنَ أَحَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ، وَالْبَيَانِ أَنَّ أَحَقَّهُمْ بِذٰلِكَ أَكْثَرُهُمْ جَمْعاً لِلْقُرْاٰنِ

مسافروں کا اپنے کسی فرد کو اپنا امیر بنا لینا مستحب ہے اور اس بات کا بیان کہ امارت کا زیادہ حق دار وہ ہے جسے قرآن مجید زیادہ یاد ہو

۲۵۴۰۔ ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى أَبِيْ أَحْمَدَ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثاً، وَهُمْ نَفَرٌ، فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ؟)) فَاسْتَقْرَأَهُمْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ هُوَ مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا، قَالَ: ((مَاذَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟)) قَالَ: مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. قَالَ: ((اذْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيْرُهُمْ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا جو کچھ افراد پر مشتمل تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلایا اور پوچھا: ''تمہیں کتنا قرآن مجید یاد ہے؟'' تو آپ نے ان سے باری باری قرآن پڑھا کر سنا۔ حتیٰ کہ ان میں سے ایک نوجوان کی باری آئی تو آپ نے پوچھا: ''اے نوجوان تمہیں کتنا قرآن مجید حفظ ہے؟'' اس نے جواب دیا: مجھے اتنا اتنا قرآن یاد ہے اور سورہ بقرہ بھی یاد ہے۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ تم ان کے امیر ہو۔''

فوائد:......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ سفر میں رفقاء کے ساتھ حسن سلوک اور ہمدردی سے پیش آنا چاہیے اور دوران سفر ہمسفر ساتھیوں سے اچھے طریقے سے پیش آنے والا اور انہیں راحت وسکون پہنچانے والا افضل وبرتر ہے اور اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ شخص ہے۔

۲۔ ہمسائیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا اور انہیں سکون مہیا کرنے والا افضل انسان ہے۔

۲۵۴۱۔ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: ....

قَالَ عُمَرُ: إِذَا كَانَ نَفَرٌ ثَلَاثٌ فَلْيُؤَمِّرُوْا أَحَدَهُمْ ذَاكَ أَمِيْرٌ أَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تین افراد پر مشتمل جماعت ہو تو انہیں چاہیے کہ وہ کسی ایک کو اپنا امیر بنا لیں۔ رسول اللہ ﷺ اسی طرح لوگوں کو امیر بناتے تھے۔

(۲۵۴۰) اسناده ضعيف: تقدم تخريجه برقم: ۱۵۰۹.

(۲۵۴۱) اسناده صحيح موقوف۔ مستدرك حاكم: ۱/۴۴۳۔۴۴۴.

٣٢..... بَابُ التَّكْبِيْرِ وَ التَّسْبِيْحِ وَ الدُّعَاءِ عِنْدَ رُكُوْبِ الدَّوَابِّ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمَرْءِ الْخُرُوْجَ مُسَافِراً

جب آدمی سفر پر روانہ ہونے کے لیے سواری پر بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کی کبریائی، اور تسبیح بیان کرنے کے ساتھ دعا مانگنے کا بیان

٢٥٤٢ـ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، ....

أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهِ خَارِجاً إِلٰى سَفَرٍ ، كَبَّرَ ثَلَاثاً ، ثُمَّ قَالَ : ((سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَ إِنَّآ إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ، اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰى وَ مِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى ، اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا وَ أَطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَ الْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ ، اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ ، وَ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَ الْمَالِ)) . فَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ ، وَ زَادَ فِيْهِنَّ : ((آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)) .

حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَزْدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُ

جناب علی الازدی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں تعلیم دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سواری پر سیدھے ہوکر بیٹھ جاتے اور سفر پر روانہ ہونے لگتے تو آپ تین بار "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھتے پھر یہ دعا پڑھتے: ((سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا .... وَ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَ الْمَالِ)) "پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے فرماں بردار بنا دیا اور ہم میں اسے مطیع بنانے کی طاقت نہیں تھی اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں۔ اور ایسے عمل کی توفیق مانگتے ہیں جو تجھے پسند ہو۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے سفر کو آسان بنا دے اور اس کی طوالت کو لپیٹ دے۔ اے اللہ تو ہی اس سفر میں ہمارا ساتھی ہے اور ہمارے گھر والوں میں ہمارا خلیفہ ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشکلات اور مصائب سے، واپسی پر رنج وغم میں مبتلا ہونے سے اور اپنے گھر والوں اور مال و دولت میں برے منظر دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔" پھر جب آپ واپس تشریف لاتے تو یہی دعا پڑھتے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ فرماتے:

(٢٥٤٢) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الذكر اذا ركب دابة، حديث: ١٣٤٢ـ سنن ابی داؤد: ٢٥٩٩ـ سنن ترمذی: ٣٤٤٧ـ سنن كبرىٰ نسائی: ١١٤٠٢ـ مسند احمد: ٢/ ١٥٠ .

فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ. "آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔" "ہم واپس آنے والے ہیں، اپنے گناہوں کی توبہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کے عبادت گزار اور اس کی حمد و ثنا بیان کرنے والے ہیں۔"

٣٣..... بَابُ الْأَمْرِ بِتَسْمِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عِنْدَ الرُّكُوْبِ وَ إِبَاحَةِ الْحَمْلِ عَلَى الْإِبِلِ فِي الْمَسِيْرِ قَدْرَ طَاقَتِهَا

سواری پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا حکم اور سفر میں اونٹ کی طاقت کے مطابق سواری کرنے کی اباحت کا بیان

٢٥٤٣ـ ثَنَا الْحَسَنُ الزَّعْفَرَانِيُّ ، وَ إِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ الْوَاسِطِيُّ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ وَ رِجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَذَرِيُّ ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ ....

عَنْ أَبِيْ لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ : حَمَلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِبِلٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ خِفَافٍ لِلْحَجِّ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَرٰى أَنْ تَحْمِلَنَا هٰذِهِ . فَقَالَ : ((مَا مِنْ بَعِيْرٍ إِلَّا وَ عَلٰى ذِرْوَتِهِ شَيْطَانٌ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ إِذَا رَكِبْتُمُوْهَا كَمَا أَمَرَكُمْ ، ثُمَّ امْتَهِنُوْهَا لِأَنْفُسِكُمْ فَإِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ)) .

حضرت ابولاس خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سفر حج کے لیے زکوۃ کے اونٹوں میں سے کمزور اونٹوں پر سوار کیا۔ تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے خیال میں یہ اونٹ ہمیں سواری کا کام نہیں دے سکیں گے۔ تو آپ نے فرمایا: "ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے تو تم جب ان پر سوار ہونے لگو تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کا نام لے کر (بسم اللہ پڑھ کر) ان پر سوار ہو جاؤ پھر ان سے خوب اپنی خدمت لو، بے شک (اصل میں) سوار تو اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے (انسان میں اتنی طاقت کہاں کہ وہ ان طاقتور جانوروں کو اپنے تابع کر سکے)"

فوائد:......ا۔تمام اسفار کے شروع میں اس دعا کا اہتمام مستحب فعل ہے۔
یہ حدیث دلیل ہے کہ اونٹ پر سوار ہوتے وقت بسم اللہ کہنا اور سفر کی دوسری دعا کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے کیونکہ اونٹ کی کوہان پر شیطان کی دسترس اور سرکشی ہوتی ہے، اس شیطانی جبلت سے محفوظ رہنے کے لیے سوار ہوتے وقت بسم اللہ کہنا بے حد مفید اور انسان کے لیے محفوظ ترین وظیفہ ہے۔ (شرح النووی: ٩/ ١١)

(٢٥٤٣) تقدم تخريجه برقم: ٢٣٧٧.

۳۴..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الدَّوَابِّ كَرَاسِيَّ بِوَقْفِهَا وَ الْمَرْءُ رَاكِبُهَا غَيْرَ سَائِرٍ عَلَيْهَا وَ لَا نَازِلٍ عَنْهَا

جانوروں کو کرسی بنانا منع ہے کہ انسان انہیں کھڑا کر کے ان پر بیٹھا رہے، نہ سوار ہو کر سفر کرے اور نہ نیچے ہی اترے

۲۵۴۴۔ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا عَاصِمٌ - يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ - ثَنَا لَيْثٌ - وَ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ - وَ ثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ أَيْضاً ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ، أَخْبَرَنَا لَيْثٌ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنِ ابْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

فِيْ خَبَرِ شَبَابَةَ وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعاً : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((ارْكَبُوْا هٰذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً وَ ابْتَدِعُوْهَا سَالِمَةً ، وَ لَا تَتَّخِذُوْهَا كَرَاسِيَّ)) .

نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت شبابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ان جانوروں پر اچھے طریقے سے سواری کرو اور انہیں صحیح سالم حالت میں چھوڑ دو، اور انہیں کرسیاں نہ بناؤ۔“

۳۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِحْسَانِ إِلَى الدَّوَابِّ الْمَرْكُوْبَةِ فِي الْعَلَفِ وَ السَّقْيِ وَ كَرَاهِيَةِ إِجَاعَتِهَا وَ إِعْطَاشِهَا وَ رُكُوْبِهَا وَ السَّيْرِ عَلَيْهَا جِيَاعاً عِطَاشاً

سواری کے جانور کے چارے اور پانی کا اچھی طرح خیال رکھنا مستحب ہے۔ انہیں بھوکا پیاسا رکھنا اور اسی حالت میں ان پر سواری کرنا اور سفر کرنا منع ہے

۲۵۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، ثَنَا النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا مِسْكِيْنٌ الْحَذَّاءُ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ ، ثَنَا ....

سَهْلُ بْنُ حَنْظَلَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهِ ، فَقَالَ : ((اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ ارْكَبُوْهَا صَالِحَةً ، وَ كُلُوْهَا صَالِحَةً)) .

حضرت سھل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کی کمر (بھوک کی وجہ سے) اس کے پیٹ کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ تو آپ نے فرمایا: ”ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، جب یہ صحت مند ہوں، تو ان پر سواری کرو، اور انہیں صحیح

(۲۵۴۴) اسناده حسن: مسند احمد: ۳/۴۴۵۔ سنن الدارمی: ۲۶۶۸۔ صحیح ابن حبان: ۵۵۹۰۔ الصحیحة: ۲۱/۲۲.

(۲۵۴۵) اسناده صحیح: الصحیحة: ۲۳۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب ما یؤمر به من القیام علی الدواب، حدیث: ۲۵۴۸۔ مسند احمد: ۴/۱۸۴.

سلامت حالت ہی میں (ذبح کرکے) کھالو۔"

فوائد :......ان احادیث میں جانوروں سے حسن سلوک کی تاکید ہے کہ سواری کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو جانور تمہارے تابع کیے ہیں، ان پر بے جا تشدد نہ کرو اور ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو، بلکہ ان کی طاقت و ہمت کے مطابق انہیں استعمال کرو اور زیادہ لاغر یا تھکاوٹ کا شکار ہونے پر انہیں چارہ کھانے اور ستانے کا موقع فراہم کرو، یوں یہ دوبارہ سواری کے قابل ہو جائیں گے اور تم بھی جانوروں کے حقوق کی ادائیگی سے بہرہ ور ہو جاؤ گے۔

٣٦..... بَابُ إِبَاحَةِ الْحَمْلِ عَلَى الدَّوَابِّ الْمَرْكُوْبَةِ فِي السَّيْرِ طَلَباً لِقَضَاءِ الْحَوَائِجِ إِذَا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهَا عِنْدَ الرُّكُوْبِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى

کسی مقصد کے حصول کے لیے دوران سفر سواری کے جانور پر سامان لادنا بھی جائز ہے جب کہ اللہ کا نام لے کر ان پر سواری کی گئی ہو۔ اس سلسلے میں ایک مختصر غیر مفصل روایت کا بیان

٢٥٤٦ـ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ، أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ أُسَامَةَ ، حَدَّثَنِي......... مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((فَوْقَ ظَهْرِ كُلِّ بَعِيْرٍ شَيْطَانٌ ، فَإِذَا رَكِبْتُمُوْهُنَّ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَا تَقْصُرُوْا عَنْ حَاجَةٍ)) .

حضرت محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر اونٹ کی کمر پر ایک شیطان ہوتا ہے۔ لہٰذا جب تم ان پر سواری کرنے لگو تو اللہ کا نام لے لیا کرو اور اپنا مقصد و ضرورت پوری کرنے سے عاجز مت آؤ۔ (اسے مکمل کیے بغیر نہ چھوڑو)"

فوائد:......مکرر ٢٥٤٣۔

٣٧..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ الْحَمْلَ عَلَى الدَّوَابِّ الْمَرْكُوْبَةِ ، وَأَنْ لَّا تَقْصُرَ عَلَى طَلَبِ حَاجَةٍ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُرَاقِبُهُ وَرَحْمَتُهُ تَحْمِلُ الرَّاكِبَ بِأَنْ يُقَوِّي الْمَرْكُوْبَ لِيَقْضِيَ الرَّاكِبُ حَاجَتَهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کے جانور پر سامان لادنے اور اپنی حاجت و ضرورت کو پورا کرنے کو اس لیے جائز کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کا نگہبان ہوتا ہے اور اس کی رحمت ہی سے وہ سواری کرتا ہے۔ اور اس کی سواری کو قوت و طاقت ملتی ہے (کہ وہ سامان سمیت سوار کو لے کر چلتی ہے) تا کہ سوار اپنی ضرورت و مقصد کو پورا کر لے

٢٥٤٧ـ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ

(٢٥٤٦) اسناده حسن: مسند احمد: ٢/٤٩٤ـ عمل اليوم والليلة للنسائي: ٥٠٤ـ سنن الدارمي: ٢٦١٧.

الْأَعْرَجِ ....

وَ حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَذَرِيُّ ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا أُسَامَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِيْ بِمِثْلِهِ مَرْفُوْعاً .

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((إِنَّ عَلٰى ذِرْوَةِ كُلِّ بَعِيْرٍ شَيْطَانٌ فَامْتَهِنُوْهُنَّ بِالرُّكُوْبِ وَ إِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ)) .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ الْحَمْلَ عَلَيْهَا فِي السَّيْرِ طَلَباً لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ إِذَا كَانَتِ الدَّابَّةُ الْمَرْكُوْبَةُ مُحْتَمِلَةٌ لِلْحَمْلِ عَلَيْهَا ، لِأَنَّهُ قَالَ : ((ارْكَبُوْهَا سَالِمَةً وَ ابْتَدِعُوْهَا سَالِمَةً)) وَ كَذٰلِكَ فِيْ خَبَرِ سَهْلٍ : ارْكَبُوْهَا صَالِحَةً ، وَ كُلُوْهَا صَالِحَةً ، فَإِذَا كَانَ الْأَغْلَبُ مِنَ الدَّوَابِّ الْمَرْكُوْبَةِ إِنَّهَا إِذَا حَمَلَ عَلَيْهَا فِي الْمَسِيْرِ عَطِبَتْ لَمْ يَكُنْ لِرَاكِبِهَا الْحَمْلُ عَلَيْهَا . . . النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اشْتَرَطَ أَنْ تُرْكَبَ سَالِمَةً وَ يُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنٰى قَوْلِهِ ارْكَبُوْهَا سَالِمَةً أَيْ رُكُوْباً تَسْلِمُ مِنْهُ وَ لَا تَعْطَبُ وَ اللّٰهُ أَعْلَمُ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے۔تو ان سے خوب خدمت لو، بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہی سوار کراتا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن انس جہنی کی اپنے باپ سے روایت میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر سواری کے جانور پر سامان لادنے کی اجازت دی ہے تاکہ سوار اپنا مقصد پورا کر سکے اور اپنی حاجت پا سکے، یہ اجازت اس وقت دی ہے جب کہ سواری کا جانور بوجھ اٹھانے کے قابل ہو۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے:''تم جانور پر سواری اس وقت کرو جب وہ صحت مند ہو اور اسے صحیح سلامت حالت ہی میں چھوڑ دو (یہ نہیں کہ اسے مرنے کے قریب کر کے ہی چھوڑو)'' اسی طرح حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے:''تم ان جانوروں پر سواری کرو جب کہ وہ سواری کے قابل ہوں اور ان کا گوشت کھالو جب کہ ابھی وہ صحت مند اور گوشت کھانے کے قابل ہوں۔'' لہٰذا جب غالب امکان یہ ہو کہ سواری کے جانور پر دوران سفر میں سامان لادا جائے تو وہ تھک ہار جائے گا تو پھر سوار اس پر سامان نہیں لاد سکتا...... کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرط لگائی ہے کہ اس کے صحیح و سالم ہوتے ہوئے سواری کی جائے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے فرمان:''ان کے صحت مند ہوتے ہوئے ان پر سواری کرو'' کا مطلب یہ ہو کہ ایسی حالت میں سواری کرو

(٢٥٤٧) اسناده صحيح لغيره: الصحيحة: ٢٢٧١ـ مستدرك حاكم: ٤٤٤/١.

جس میں اونٹ سالم رہے اور تھک ہار کر سفر سے عاجز نہ آ جائے۔ واللہ اعلم

فوائد :......اس حدیث میں جانوروں سے حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رحم وفضل سے تم جانوروں کو تابع کرنے میں کامیاب ہوتے ہو۔ لہٰذا انہیں استعمال کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا خوف اور ڈر دلوں میں موجود ہونا چاہیے اور جانور پر ظلم نہ کیا جائے اور ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لیا جائے۔ بلکہ ان کے چارے، صحت اور خوراک کا خیال رکھ کر انہیں استعمال کیا جائے۔

۳۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ أَنْ لَا يَقْتَصِرَ عَنْ حَاجَةٍ إِذَا رَكِبَ الدَّوَابَّ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُجَاوِزَ السَّائِرَ الْمَنَازِلَ ، إِذَا كَانَتِ الْأَرْضُ مُخْصِبَةً ، وَ الْأَمْرِ بِإِمْكَانِ الرِّكَابِ عَنِ الرَّعْيِ فِي الْخَصَبِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ سَمَاعِ الْحَسَنِ مِنْ جَابِرٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے (سواری کے جانور پر سامان لادنے) اور اپنی حاجت و ضرورت کو پانے کی رخصت اس وقت دی ہے جب مسافر ہر منزل پر بغیر رکے نہ گزرے اور علاقہ سرسبز و شاداب ہو (تاکہ جانور چارہ کھا سکے اور سفر کے لیے تازہ دم ہو سکے) سوار کو یہ حکم ہے کہ وہ سواری کو سرسبز علاقے میں چرنے کا موقع دے۔ بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو۔ کیونکہ امام حسن بصری کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع کرنے کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے

۲۵۴۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ۔ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ۔ قَالَ ، قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ ثَنَا ....

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَصْبِ فَأَمْكِنُوا الرِّكَابَ مِنْ أَسْنَانِهَا وَ لَا تَتَجَاوَزُوا الْمَنَازِلَ وَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَانْجُوْا ، وَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ وَ إِذَا تَغَوَّلَتْكُمُ الْغِيْلَانُ فَبَادِرُوْا بِالصَّلَاةِ ، وَ إِيَّاكُمْ وَ الْمُعَرَّسَ عَلٰى جَوَادِ الطَّرِيْقِ وَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم سرسبز و شاداب علاقے میں سفر کرو تو اپنی سواریوں کو چرنے کا موقع دو اور منازل پر رکے بغیر مت گزرو (تاکہ جانور آرام کرلیں اور پانی وغیرہ پی لیں)۔ اور جب تم خشک علاقوں میں سفر کرو تو تیز رفتاری سے گزر جاؤ اور رات کے وقت سفر کرو کیونکہ رات کے وقت زیادہ سفر طے ہوتا ہے۔ اور جب غول شیاطین رنگ بدل بدل کر تمہارے

(۲۵۴۸) اسناده ضعيف : الضعيفة : ۱۱٤٠ ـ انظر الحديث الآتي.

الصَّلَاةِ عَلَيْهَا فَإِنَّهَا مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَ السِّبَاعِ ، وَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ عَلَيْهَا فَإِنَّهَا الْمَلَاعِنُ)) .

سامنے نمودار ہوں تو تم جلدی سے نماز پڑھ لو۔ (اور رات کے وقت) بڑے راستوں پر آرام کے لیے ہرگز نہ اترو اور نہ وہاں نماز پڑھو کیونکہ بڑے راستے سانپوں اور درندوں کی پناہ گاہ ہیں۔ اور ایسے راستوں پر قضائے حاجت بھی نہ کرو کیونکہ یہ کام لوگوں کی لعنت کا باعث بنتا ہے۔"

٢٥٤٩۔ ثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، ثَنَا هِشَامٌ ، عَنِ الْحَسَنِ .... عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا كَانَتِ الْأَرْضُ مُخْصِبَةً فَأَمْكِنُوا الرِّكَابَ ، وَ عَلَيْكُمْ بِالْمَنَازِلِ وَ إِذَا كَانَتْ مَجْدَبَةً فَاسْتَنْجُوْا عَلَيْهَا ، وَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ ، وَ إِيَّاكُمْ وَ قَوَارِعَ الطَّرِيْقِ فَإِنَّهُ مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَ السِّبَاعِ ، وَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْغِيْلَانَ فَأَذِّنُوْا . سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ يُنْكِرُ ، أَنْ يَكُوْنَ الْحَسَنُ سَمِعَ مِنْ جَابِرٍ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب سرسبز علاقہ ہوتو سواریوں کو چارہ کھانے کا موقع دے دو اور ٹھہرنے کے مخصوص مقامات پر ضرور رکو۔ اور اگر خشک علاقہ آ جائے تو تیز رفتاری سے وہاں سے نکل جاؤ۔ اور رات کے وقت سفر کرو کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے (سفر زیادہ طے ہوتا ہے) اور (آرام کے لیے) راستوں کے عین درمیان میں مت بیٹھو کیونکہ (رات کے وقت) وہ سانپوں اور درندوں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں۔ اور جب تم غول شیطان کو دیکھو تو اذان پڑھو۔" امام محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ امام علی بن عبد اللہ رحمہ اللہ، امام حسن بصری رحمہ اللہ کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سماع کا انکار کرتے تھے۔

٣٩..... بَابُ صِفَةِ السَّيْرِ فِي الْخَصْبِ وَ الْجَدْبِ

سرسبز وشاداب علاقے اور خشک وبنجر علاقے میں سفر کرنے کی کیفیت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِسُرْعَةِ السَّيْرِ فِي الْجَدْبِ كَيْ يَقْطَعَ الدَّوَابُّ الْمَرْكُوْبَةُ السَّفَرَ بِنَقِيِّهَا قَبْلَ تَعَجُّفٍ فَيَذْهَبَ نَقِيُّ عِظَامِهَا مِنَ الْهَزْلِ وَ الْعَجْفِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک علاقے میں تیز رفتاری کا حکم اس لیے دیا ہے تاکہ سواری کے جانور سفر اپنی صحت اور تروتازگی کی حالت میں طے کر لیں۔ اس سے پہلے کہ وہ لاغر و کمزور ہو جائیں اور ان کی ہڈیاں نکل آئیں۔

(٢٥٤٩) اسناده ضعيف : حسن بصری اور جابر رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ سنن ابی داؤد، كتاب الجهاد، باب فی سرعة السير، حديث : ٢٥٧٠۔ سنن ابن ماجه: ٣٧٧٢۔ عمل اليوم والليلة للنسائی : ٩٥٥۔ مسند احمد : ٣٠٥/٣.

۲۵۵۰۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدِ الدَّرَاوَرْدِيَّ - عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخَصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا ، وَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَابْدُرُوْا بِنَقِيِّهَا وَ إِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طَرِيقُ الدَّوَابِّ وَ مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم سرسبز وشاداب علاقے میں سفر کرو تو اپنے اونٹوں کو بھی ان کا حق دے دو (انہیں چارہ کھانے کا موقع دو) اور جب تم خشک علاقے سے گزرو تو اونٹوں کی صحت وتازگی کی حالت میں جلدی وہاں سے نکل جاؤ۔ اور جب تم رات کو آرام کے لیے اترو تو راستے پر آرام کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ جانوروں کا راستہ اور زہریلے کیڑے مکوڑوں کی پناہ گاہ ہوتا ہے۔“

فوائد :......۱۔اس حدیث میں چوپایوں پر نرمی کرنے اوران کی طاقت کا لحاظ رکھنے کی ترغیب ہے یعنی مسافر جب ہریالی کے موسم میں سفر کریں تو جانور پر تھوڑا سفر کر کے انہیں دوران سفر چرنے کے لیے چھوڑیں، تاکہ وہ چارہ وغیرہ کھا کر قوت وطاقت حاصل کر لیں اور اگر وہ قحط سالی کے زمانہ میں سفر کریں تو تیز چلیں تاکہ وہ اپنی منزل مقصود تک پہنچ پائیں اور جانوروں میں قوت وطاقت موجود رہے اس عرصہ میں آہستہ چل کر چوپایوں کو ضرر نہ پہنچائیں۔

۲۔اس حدیث میں دوران سفر چلنے اور رات کو پڑاؤ ڈالنے کا ادب سکھایا گیا ہے۔ کہ نزول کے وقت راستے سے ایک طرف ہو کر آرام کیا جائے۔

کیونکہ زہریلے حشرات اور جانور اور درندے رات کے وقت راستوں پر چلتے ہیں اور کھانے کی گری پڑی چیزیں لیتے ہیں، چنانچہ جب رات کو انسان راہ پر پڑاؤ ڈالے گا تو موذی جانور اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں، لہٰذا اس ضرورت کے لیے راستے سے دور آرام کیا جائے۔ (شرح النووی: ۱۳/ ۶۹)

۴۰..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ الدَّوَابِّ عَلَى الْوَجْهِ وَ فِيهِ مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ الضَّرْبَ عَلَى غَيْرِ الْوَجْهِ مُبَاحٌ

جانوروں کے چہروں پر مارنا منع ہے

اوراس میں یہ دلیل ہے کہ دیگر حصوں پر مارنا جائز ہے

(۲۵۵۰) صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب مراعاة مصلحة الدواب فی السیر، حدیث: ۱۹۲۶۔ سنن ابی داؤد: ۲۵۶۹۔ سنن ترمذی: ۲۸۵۸۔ مسند احمد: ۲/ ۳۷۸.

۲۵۵۱ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيِّ الْقَيْسِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ ـ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ ....

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ أَخْبَارِ جَابِرٍ فِيْ قِصَّةِ الْبَعِيْرِ الَّذِي ابْتَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَعْيَا جَمَلِيْ فَنَخَسَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَضِيْبٍ أَوْ ضَرَبَهُ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ ضَرْبَ الدَّوَابِّ عَلٰى غَيْرِ الْوَجْهِ مُبَاحٌ ، خَرَّجْتُ تِلْكَ الْأَخْبَارَ فِيْ كِتَابِ الْبُيُوْعِ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جانور کے) چہرے پر داغ لگانے اور چہرے پر مارنے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے اونٹ کے قصے میں ہے، وہ اونٹ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے خرید لیا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا اونٹ تھک ہار گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پہلو میں چھڑی چبوئی یا اسے مارا۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جانوروں کے چہروں کے علاوہ دوسرے حصوں پر (بوقت ضرورت) مارنا جائز ہے۔ میں نے یہ روایات کتاب البیوع میں بیان کر دی ہیں۔

فوائد:...... اس حدیث کی رو سے چہرے پر داغنا بالا جماع حرام ہے۔ انسان کے چہرے کو تو اس کی تکریم کی وجہ سے داغنا حرام ہے اور اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں اور انسان کو عذاب دینا بھی ناجائز ہے۔ اور غیر انسان کے چہرے پر نشان ڈالنا بھی حرام ہے یہی موقف راجح ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے والے پر لعنت کی ہے اور لعنت تحریم کی متقاضی ہے۔

البتہ چوپایوں کے چہرے کے سوا جسم کے دوسرے حصوں پر نشان لگانا جائز ہے۔ اور زکاۃ اور جزیہ کے جانوروں کے چہروں کے سوا اعضاء پر داغنا مستحب فعل ہے۔

۱۴۱..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ رُكُوْبِ الْجَلَّالَةِ مِنَ الدَّوَابِّ الْمَرْكُوْبَةِ

سواری کے جانوروں میں سے گندگی کھانے والے جانور (جلالہ) پر سواری کرنا منع ہے

۲۵۵۲ـ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، ثَنَا أَسَدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى ـ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ....

(۲۵۵۱) صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب النهی عن ضرب الحیوان فی وجهه، حدیث : ۲۱۱۶ـ سنن ترمذی: ۱۷۱۰ـ مسند احمد: ۲/ ۳۷۸ـ صحیح ابن حبان: ۵۵۹۱.

(۲۵۵۲) اسناده صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب الاشربة، باب الشراب من فی السقاء، حدیث: ۳۷۱۹ـ سنن ترمذی: ۱۸۲۵ـ سنن نسائی: ٤٤٥٣ـ مسند احمد: ۱/ ۲۳٦، ۲٤۱ـ سنن الدارمی: ۱۹۷۵، ۲۱۱۷.

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِيِّ السِّقَا وَ عَـنْ رُكُـوْبِ الْجَلاَّ لَةِ وَ الْمُجَثَّمَةِ . قَالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ : يُـرِيْدُ وَ نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ ، وَ الْـمُجَثَّمَةِ هِيَ الْمَصْبُوْرَةُ الَّتِي تُرْبَطُ فَتُرْمٰى حَتّٰـى تُقْتَلَ ، قَدْ أَمْلَيْتُهُ فِي كِتَابِ الْأَطْعِمَةِ أَوْ كِتَـابِ الْـجِهَـادِ . وَ أَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْراً .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پینے سے، گندگی کھانے والے جانور پر سواری کرنے اور جانور کو باندھ کر (نشانے مار کر) قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ سے منع فرمایا ہے۔ اور مجثمہ وہ جانور ہے جسے باندھ کر نشانہ بازی کی جائے حتیٰ کہ وہ قتل ہو جائے۔" میں نے یہ حدیث کتاب الاطعمہ یا کتاب الجہاد میں لکھی ہے۔ اور یہ روایت بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی جانور کو باندھ کر بھوکا پیاسا مارنے سے منع کیا ہے۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ جلالہ (ایسا جانور جس کی خوراک گندگی ہو) پر سواری کرنا مکروہ ہے۔ ایسے جانور کا گوشت کھانا بھی حرام ہے۔

۴۲..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صُحْبَةِ الرُّفْقَةِ الَّتِي يَكُوْنُ فِيهَا الْكَلْبُ أَوِ الْجَرَسُ إِذِ الْمَلَائِكَةُ لَا تَصْحَبُهَا

اس قافلے کے ساتھ سفر کرنا منع ہے جس کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو کیونکہ فرشتے ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے

۲۵۵۳۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ الْمَلَا ئِكَةَ لَا تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ أَوْ فِيْهَا كَلْبٌ)) .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک فرشتے اس قافلے اور جماعت کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کتا موجود ہو یا اس میں گھنٹی (بج رہی) ہو۔"

۴۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَصْحَبُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ إِذِ الْجَرَسُ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ فرشتے اس قافلے اور جماعت کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو کیونکہ گھنٹی شیطان کا باجا اور بانسری ہے

(۲۵۵۳) صحیح مسلم، کتاب اللباس، باب کراھة الکلب والجرس فی السفر، حدیث: ۲۱۱۳۔ سنن ابی داؤد: ۲۵۵۵۔ سنن ترمذی: ۱۷۰۳۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۱۹۴۱۔ مسند احمد: ۲/۲۶۲۔ سنن الدارمی: ۲۶۷۶.

٢٥٥٤ـ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا وَهْبٌ ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ـ وَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ ـ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((الْجَرَسُ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ)) .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔“

فوائد :......سفر میں کتے اور گھنٹی ساتھ رکھنا مکروہ ہے اور فرشتے ایسے مسافروں کی رفاقت اختیار نہیں کرتے اور یہاں فرشتوں سے مراد رحمت اور استغفار کے فرشتے ہیں، حفاظت کرنے والے فرشتے مراد نہیں۔(شرح النووی: ١٤/ ٩٥)

۴۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّلْجَةِ بِاللَّيْلِ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَطْوِي الْأَرْضَ بِاللَّيْلِ فَيَكُوْنُ السَّيْرُ بِاللَّيْلِ أَقْطَعَ لِلسَّفَرِ

رات کے وقت سفر کرنا مستحب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت زمین لپیٹ دیتے ہیں، اس لیے رات کو سفر کرنے سے زیادہ مسافت طے ہوتی ہے

٢٥٥٥ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْلَمَ ، ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ......

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ)) . ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْخَزَّازُ وَ أَبُوْ بِشْرٍ ، قَالَا ، ثَنَا رُوَيْمُ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ بِمِثْلِهِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رات کے وقت سفر کیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔“

فوائد:......اس حدیث میں سفر کا ایک ادب بیان کیا گیا ہے کہ سفر رات کے شروع حصہ میں یا تمام رات سفر کیا جائے، رات کو زمین سمیٹ دی جاتی ہے اور سفر زیادہ طے ہوتا ہے۔

۴۵..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ التَّعْرِيْسِ عَلٰى جَوَادِ الطَّرِيْقِ

رات کے آخری پہر آرام کے لیے بڑے راستوں پر اترنے کی ممانعت کا بیان

٢٥٥٦ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

(٢٥٥٤) صحيح مسلم، كتاب اللباس، باب كراهة الكلب والجرس في السفر، حديث: ٢١١٤ـ سنن ابي داؤد: ٢٥٥٦ـ سنن كبرىٰ نسائي: ٨٧٦١ـ مسند احمد: ٢/ ٢٦٦ـ صحيح ابن حبان: ٤٧٥٤.

(٢٥٥٥) اسناده صحيح: مسند ابي يعلى: ٢٦١٨ـ مستدرك حاكم: ١/٤٤٥ـ سنن ابي داؤد، كتاب الجهاد، باب في الدلجة، حديث: ٢٥٧١ـ من طريق أخر عن انس رضي الله عنه. (٢٥٥٦) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٥٠.

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَإِنَّهَا طَرِيْقُ الدَّوَابِّ وَ مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)).

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم رات کے آخری حصے میں آرام کے لیے اترو تو راستے پر مت آرام کرو کیونکہ یہ چوپائیوں کا راستہ اور کیڑے مکوڑوں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں۔“

۲۵۵۷۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِمِثْلِهِ وَ قَالَ : ((إِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ فَإِنَّهُ مَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم رات کے وقت آرام کرنے کے لیے اترو تو راستے پر مت بیٹھو کیونکہ رات کے وقت راستہ زہریلے کیڑے مکوڑوں کی پناہ گاہ ہوتا ہے۔“

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۲۵۵۰ پر ملاحظہ کریں۔

۴۶..... بَابُ صِفَةِ النَّوْمِ فِي الْعُرُسِ

رات کے آخری حصے میں سونے کی کیفیت کا بیان

۲۵۵۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ ....

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهِ ، وَ إِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَيْهِ نَصْباً ، وَ وَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفَّيْهِ .

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت سواری سے اتر کر آرام کرتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹتے، اور جب صبح ہونے سے پہلے (رات کے آخری پہر) آرام کے لیے سواری سے اترتے تو اپنے دونوں بازو کھڑے رکھتے اور اپنا سر مبارک اپنی دونوں ہتھیلیوں میں رکھ کر آرام کرتے۔“

۴۷..... بَابُ كَرَاهِيَةِ سَيْرِ أَوَّلِ اللَّيْلِ

شروع رات میں سفر کرنے کی کراہت کا بیان

۲۵۵۹۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى : ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ

(۲۵۵۷) تقدم تخريجه برقم: ۲۵۵۷.

(۲۵۵۸) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، حديث: ۶۸۳۔ شمائل ترمذی: ۲۶۰۔ مسند احمد: ۲۹۸/۵، ۳۰۹۔ صحيح ابن حبان: ۶۴۳۸.

الْحَارِثِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَقِلُّوا الْخُرُوْجَ إِذَا هَدَأَتِ الرِّجْلُ ، إِنَّ اللّٰهَ يَبُثُّ فِيْ لَيْلَةٍ مِنْ خَلْقِهِ مَا شَاءَ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب قدم چلنے سے رک جائیں تو تم گھروں سے سفر کے لیے کم نکلا کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے، پھیلا دیتا ہے۔''

۴۸..... بَابُ ذِكْرِ تَوْقِيْتِ أَوَّلِ اللَّيْلِ الَّذِيْ كُرِهَ الْإِنْتِشَارُ وَ الْخُرُوْجُ فِيْهِ

رات کے ابتدائی حصے کی مقدار کا بیان کہ جس میں گھروں سے باہر نکلنا اور گھومنا پھرنا منع ہے

٢٥٦٠ـ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيْفَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((وَ كُفُّوْا مَوَاشِيَكُمْ وَ أَهْلِيْكُمْ مِنْ عِنْدِ غُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلٰى أَنْ تَذْهَبَ ـ قَالَ لَنَا يُوْسُفُ ـ فَحْوَةُ الْعِشَاءِ)) .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ هٰذَا ـ عِلْمِيْ ـ تَصْحِيْفٌ ، إِنَّمَا هُوَ فَحْوَةُ الْعِشَاءِ اشْتَدَّ الظَّلَامُ ، هٰكَذَا قَالَ غَيْرُ يُوْسُفَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ : فَحْوَةٌ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے مویشیوں اور اہل و عیال کو سورج غروب ہونے سے عشاء کا اندھیرا ختم ہونے تک روکے رکھو (انہیں باہر نہ نکلنے دو)'' امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میرے علم کے مطابق اس حدیث کے الفاظ میں تصحیف ہوئی ہے۔ اصل الفاظ ''فَحْمَةُ الْعِشَاءِ'' ہیں۔ (یعنی جب عشاء کا اندھیرا شدید ہو جائے)۔ جب کہ حدیث میں ''فَحْوَةُ الْعِشَاءِ'' بیان کر دیا گیا ہے۔'' جناب یوسف بن موسیٰ کے علاوہ دیگر راویوں نے فحمة یا فحوة کے الفاظ روایت کیے ہیں۔

فوائد:......مکرر ۱۳۲۔

۴۹..... بَابُ وَصِيَّةِ الْمُسَافِرِ بِالتَّكْبِيْرِ عِنْدَ صُعُوْدِ الشَّرَفِ وَ التَّسْبِيْحِ عِنْدَ الْهُبُوْطِ

مسافر کو یہ نصیحت و تلقین کی گئی ہے کہ جب وہ بلندی اور چڑھائی چڑھے تو ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' پڑھے اور جب نیچے اترے تو ''سُبْحَانَ اللّٰه'' پڑھے

(٢٥٥٩) اسناده صحيح، مسند احمد: ٣/٣٠٦ـ مستدرك حاكم: ١/٢٨٣ـ ٢٨٤ـ الصحيحة: ١٥١٨ـ صحيح ابن حبان: ٥٤٩٣.

(٢٥٦٠) تقدم مطولاً برقم: ١٣٢.

٢٥٦١۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ ، ثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ..........

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ سَفَراً ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْصِنِي . قَالَ : ((أُوْصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ ، وَ التَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ)) . فَلَمَّا مَضَى ، قَالَ : ((اللّٰهُمَّ أَزْوِ لَهُ الْأَرْضَ وَ هَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ سفر پر جا رہا تھا۔تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے نصیحت فرمائیں۔آپ نے فرمایا:''میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے اور ہر بلند جگہ چڑھتے ہوئے اللہ اکبر پڑھنے کی نصیحت کرتا ہوں۔'' پھر جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے (اس کے لیے) یہ دعا فرمائی:''اے اللہ اس کے سفر کی مسافت کو لپیٹ دے اور اس کے سفر کو آسان بنا دے۔''

٢٥٦٢۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَ إِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم (سفر کے دوران) جب کوئی چڑھائی چڑھتے تو تکبیر پڑھتے اور جب نیچے اترتے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے (سبحان اللہ کہتے)''

٥٠..... بَابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ عِنْدَ صُعُودِ الشَّرَفِ فِي الْأَسْفَارِ

سفر میں بلندی چڑھتے وقت آہستہ آواز میں "اَللّٰهُ اَكْبَر" پڑھنا مستحب ہے

٢٥٦٣۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثَنَا أَبُو نُعَامَةَ السَّعْدِيُّ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ....

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک

(٢٥٦١) اسناده حسن: الصحيحة : ١٧٣٠۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ٤٥ منه، حدیث: ٣٤٤٥۔ سنن ابن ماجه: ٢٧٧١۔ سنن کبریٰ نسائی: ١٠٢٦٦۔ مسند احمد: ٤٤٣/٢۔ صحیح ابن حبان: ٢٦٨١.

(٢٥٦٢) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب التسبیح اذا هبط واديا، حدیث: ٢٩٩٣۔ عمل اليوم والليلة للنسائی: ٥٤٢۔ سنن الدارمی: ٢٦٧٤.

(٢٥٦٣) سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ٣ منه، حدیث: ٣٣٧٤، عمل اليوم والليلة للنسائی: ٥٥٢ من طريق محمد بن بشار بهذا الاسناد۔ صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب ما يكره من رفع الصوت فی التكبير، حدیث: ٢٩٩٢۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب خفض الصوت بالذکر، حدیث: ٢٧٠٤ باختلاف.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ ، فَكَبَّرَ تَكْبِيْرَةً فَرَفَعُوْا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَأْسِ رَوَاحِلِكُمْ)) .

غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک تھے پھر (واپسی پر) جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے اللہ اکبر فرمایا۔ تو صحابہ کرام نے بآواز بلند اللہ اکبر پڑھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک تمہارا پروردگار بہرہ نہیں ہے اور نہ غائب ہے، وہ تو تمہارے درمیان (اپنی مدد و حمایت اور علم کے ساتھ) موجود ہے۔ اور تمہاری سواریوں کے سروں کے درمیان (اپنے علم و قدرت کے ساتھ) موجود ہے۔ (وہ سب سن اور دیکھ رہا ہے)۔''

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران سفر یا عام معمول میں بلند جگہ پر چڑھتے وقت "اَللّٰهُ اَكْبَر" کہنا اور نشیبی جگہ کی طرف اترتے وقت "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہنا مسنون و مستحب فعل ہے۔ اور یہ کلمات آہستہ آواز سے کہنا مشروع ہے۔

۵۱..... بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ تَعْرِيْسِ النَّاسِ بِاللَّيْلِ

جب لوگ سفر کے دوران رات کو آرام کر رہے ہوں تو اس وقت نفل نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

٢٥٦٤ـ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ "حِرَاش" ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ ، رَفَعَهُ إِلَى ....

أَبِيْ ذَرٍّ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ ، أَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَى أَحَدِهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهِ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْا اٰيَاتِيْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تین قسم کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین قسم کے افراد سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے۔ جن تین قسم کے افراد سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے، ان میں سے ایک وہ شخص ہے (جو کسی کے ساتھ ہوتا ہے) وہ قوم ساری رات سفر کرتی رہی حتیٰ کہ نیند انہیں ہر چیز کے مقابلے میں محبوب ہو جاتی ہے تو وہ سواریوں سے اتر کر سو جاتے ہیں۔ تو یہ شخص کھڑا ہو جاتا ہے (نفل نماز پڑھتا ہے) اللہ تعالیٰ کے سامنے رو رو کر التجائیں کرتا ہے اور قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کرتا ہے۔'' پھر بقیہ

(٢٥٦٤) تقدم تخريجه برقم: ٢٤٥٦.

حدیث بیان کی۔"

۵۲..... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْقُرٰى اللَّوَاتِيْ يُرِيْدُ الْمَرْءُ دُخُوْلَهَا

آدمی جن بستیوں میں داخل ہونا چاہتا ہوانہیں دیکھنے پر دعا پڑھنے کا بیان

۲۵۶۵۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ مَرْوَانَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّ كَعْباً حَدَّثَهُ ، ....

أَنَّ صُهَيْباً صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَدَّثَهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرَ قَرْيَةً يُرِيْدُ دُخُوْلَهَا إِلَّا قَالَ حِيْنَ يَرَاهَا : ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَلْنَ ، وَرَبَّ الْأَرْضِيْنَ وَمَا أَقْلَلْنَ ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنَ وَمَا أَضْلَلْنَ ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ ، فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا)) .

نبی کریم ﷺ کے صحابی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جس بستی میں داخل ہونا چاہتے تو اس بستی کو دیکھ کر یہ دعا پڑھتے: "اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے اور ان تمام چیزوں کے پروردگار جن پر یہ آسمان سایہ کیے ہوئے ہیں، تمام زمینوں اور ان تمام چیزوں کے پروردگار جنہیں ان زمینوں نے اٹھا رکھا ہے۔ ان شیطانوں اور جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ہوا ہے، سب کے رب، ہواؤں اور جن چیزوں کو وہ اڑاتی ہیں، ان سب کے پروردگار، بے شک ہم تجھ سے اس بستی اور اس کے رہنے والوں کی خیر و بھلائی مانگتے ہیں۔ ہم تجھ سے اس بستی کے شر، اس کے باشندوں کے شر اور اس بستی میں جو کچھ ہے سب کی برائی اور شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔"

فوائد :......کسی بھی بستی میں قبل از دخول یہ کلمات کہنا مستحب فعل ہے اور اس دعا کے اہتمام سے انسان اس بستی کے شر سے محفوظ رہے گا اور اس کی خیر و برکت سے مستفید ہوگا۔

۵۳..... بَابُ اسْتِعَاذَةٍ عِنْدَ نُزُوْلِ الْمَنَازِلِ

پڑاؤ کی جگہ اترتے وقت اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کا بیان

۲۵۶۶۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، أَخْبَرَنَا أَبِيْ وَشُعَيْبٌ ، قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ ، أَنَّ يَعْقُوْبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ..........

(۲۵۶۵) اسناده حسن لغيره: صحيح ابن حبان: ۲۶۹۸۔ مستدرك حاكم: ۴۴۶/۱۔ عمل اليوم والليلة للنسائي: ۵۴۴۔ عمل اليوم والليلة لابن السني: ۵۲۹.

خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيْمِ السُّلَمِيَّةَ تَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ : أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ)) .

حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص کسی منزل پر اترا پھر اس نے یہ دعا پڑھی: ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) ''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل و کامل کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اللہ نے پیدا کی ہے'' تو اسے اس منزل سے روانہ ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔

۲۵٦۷۔ ثَنَا بِهٖ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، وَ الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوْبَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ .

امام صاحب نے مذکورہ بالا حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

فوائد :......دوران سفر کسی بھی جگہ قیام کرتے اور ٹھہرتے وقت مذکورہ وظیفہ کا اہتمام موذی جانوروں اور وہاں کی مہلک اشیاء سے بچاؤ کا مکمل تریاق ہے لہٰذا اسی وظیفہ کو معمول بنائیں اور اس کے اہتمام میں بالکل کوتاہی نہ کریں۔

۵۴..... بَابُ تَوْدِيْعِ الْمَنَازِلِ بِالصَّلَاةِ

پڑاؤ کی جگہ سے رخصت ہوتے وقت نفل نماز پڑھنے کا بیان

۲۵٦۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ هَاشِمٍ ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ ۔ وَ كَانَ لَهٗ مُرُوْءَةٌ وَ عَقْلٌ ۔ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا وَدَّعَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس جگہ بھی (دوران سفر) آرام کے لیے قیام کرتے، وہاں سے رخصت ہوتے وقت نفل نماز ادا کرتے۔

(۲۵٦٦) صحیح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فی التعوذ من سوء القضاء، حدیث: ۲۷۰۸۔ سنن ترمذی: ۳۴۳۷۔ سنن کبریٰ نسائی: ۱۰۳۱۸۔ مسند احمد: ٦/ ۳۷۷۔ صحیح ابن حبان: ۲٦۸۹۔

(۲۵٦۷) انظر الحديث السابق.

(۲۵٦۸) تقدم تخریجه برقم: ۱۲٦۰۔

۵۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَيْرِ الْوَحْدَةِ بِاللَّيْلِ

رات کے وقت اکیلے سفر کرنا منع ہے

۲۵۶۹۔ ثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، ثَنَا بِشْرٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ - ثَنَا عَاصِمٌ - وَ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ ....

قَالَ ابْنُ عُمَرَ : قَالَ نَبِيُّ ﷺ : ((لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ لَمْ يَسِرِ الرَّاكِبُ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ أَبَداً)) . وَ حَدَّثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ ، ثَنَا عَاصِمٌ ، عَنْ أَبِيْهِ بِهٰذَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے کے ان نقصانات کا علم ہو جائے جو مجھے معلوم ہیں تو کوئی سوار رات کے وقت کبھی اکیلا سفر نہ کرے۔''

۵۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَيْرِ الْاِثْنَيْنِ

دو آدمیوں کا اکیلے سفر کرنا منع ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ مَا دُوْنَ الثَّلَاثِ مِنَ الْمُسَافِرِيْنَ فَهُمْ عُصَاةٌ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الْوَاحِدَ شَيْطَانٌ ، وَ الْإِثْنَانِ شَيْطَانَانِ ، وَ يُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَى قَوْلِهِ شَيْطَانٌ أَوْ عَاصِي كَقَوْلِهِ شَيَاطِيْنٌ أَوْ عَاصِي كَقَوْلِهِ ﴿شَيَاطِيْنُ الْأِنْسِ وَ الْجِنِّ﴾ وَ مَعْنَاهُ عُصَاةُ الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ تین سے کم سفر کرنے والے نافرمان ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ اکیلا مسافر شیطان ہے اور دو مسافر دو شیطان ہیں اور ممکن ہے کہ آپ کے فرمان ''وہ شیطان ہے'' سے آپ کی مراد ''نافرمان'' ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''شياطين الانس والجن'' کا مطلب ہے: ''نافرمان جن اور انسان۔''

۲۵۷۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى - وَ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ - عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ....

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اکیلا (مسافر) شیطان ہے اور دو مسافر دو شیطان

(۲۵۶۹) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب السير وحده، حديث : ۲۹۹۸۔ سنن ترمذی: ۱۶۷۳۔ سنن کبریٰ نسائی: ۸۸۰۰۔ سنن ابن ماجه: ۳۷۶۸۔ مسند احمد: ۲/ ۲۳، ۲۴۔ مسند الحمیدی: ۶۶۱.

(۲۵۷۰) اسناده حسن: سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب فی الرجل يسافر وحده، حديث: ۲۶۰۷۔ سنن ترمذی: ۱۶۷۴۔ سنن کبریٰ نسائی: ۸۷۹۸۔ مسند احمد: ۲/ ۱۸۶۔ موطا امام مالك: ۲/ ۹۷۸.

((الْوَاحِدُ شَيْطَانٌ ، وَ الْإِثْنَانِ شَيْطَانَانِ وَ الثَّلَاثَةُ رَكْبٌ)).

ہیں اور تین آدمی قافلہ اور جماعت ہوتے ہیں۔"

قَالَ بُنْدَارٌ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ .

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ تنہا سفر کرنا مکروہ ہے اور دو آدمیوں کا سفر کرنا بھی مکروہ ہے اور تنہا سفر کرنے پر اور دو آدمیوں کو سفر پر شیطان آمادہ کرتا ہے اور ایک یا دو آدمی شیطان کا ہدف ہوتے ہیں، جنہیں وہ نقصان پہنچانے اور ان پر غلبہ پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا شیطانی حملوں اور ہلاکت خیزیوں سے بچنے کے لیے قافلہ کی صورت میں جن کی کم از کم تعداد تین ہو سفر کیا جائے۔

٥٧..... بَابُ دُعَاءِ الْمُسَافِرِ عِنْدَ الصَّبَاحِ

صبح کے وقت مسافر کی دعا کا بیان

٢٥٧١ـ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَيْضاً ـ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ بْنَ بِلَالٍ ـ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ ، (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى أَيْضاً ، نَا أَبُوْ مُصْعَبٍ ، نَا أَبُوْ ضَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَبَدَا لَهُ الْفَجْرُ ، قَالَ : ((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَ نِعْمَتِهِ وَ حُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا ، رَبَّنَا صَاحِبْنَا ، فَأَفْضِلْ عَلَيْنَا ، سِتْراً بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)) ، يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، يَرْفَعُ بِهِ صَوْتَهُ .

هٰذَا حَدِيْثُ أَبِيْ ضَمْرَةَ . وَ لَمْ يَقُلْ فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ وَ ابْنِ أَبِيْ حَازِمٍ : وَ نِعْمَتِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے تو جب سحر طلوع ہوتی تو آپ یہ دعا مانگتے: "سننے والے نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء، اس کی نعمت کا شکریہ اور ہم پر اس کے فضل وکرم کا اعتراف سن لیا۔ اے ہمارے رب (ہمارے سفر میں) ہمارا ساتھی بن جا۔ اور ہم پر اپنا فضل وکرم فرما میں جہنم کی آگ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔" آپ یہ دعائیہ کلمات بلند آواز سے تین بار پڑھتے۔ جناب ابو حازم کی روایت میں ہے: اور اس کی کرم فرمائی کا اعتراف" آپ یہ کلمات تین بار پڑھتے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ

(٢٥٧١) صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب في الدعية، حديث: ٢٧١٨ـ سنن ابی داؤد: ٥٠٨٦ـ سنن كبرىٰ نسائي: ٨٧٧٧ـ صحيح ابن حبان: ٢٧٠١.

وَ قَالَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ أَبِیْ حَازِمٍ: وَ حُسْنِ بَلَائِهٖ یَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ لَیْسَ مِنْ شَرْطِنَا فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ ، وَ إِنَّمَا خَرَّجْتُ هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ أَبِیْ صَالِحٍ فَكَتَبَ هٰذَا إِلَی جَنْبِهٖ

بن عامر راوی ہماری اس کتاب کی شرط پر پورا نہیں اترتا لیکن چونکہ میں نے یہ روایت سلیمان بن بلال اور سہیل بن ابی صالح سے بھی بیان کی ہے (جو شرط پر پورے اترتے ہیں) اس لیے عبد اللہ بن عامر کی روایت بھی ان کی روایت کے ساتھ درج کر دی۔

فوائد :...... دوران سفررات کے پچھلے پہران کلمات کوادا کرنا مسنون ومستحب فعل ہے۔ جن میں بڑی خیر و برکت اور جہنم سے چھٹکارے کی نوید ہے۔

۵۸..... بَابُ صِفَةِ الدُّعَاءِ بِاللَّیْلِ فِی الْأَسْفَارِ

سفر میں رات کے وقت دعا کرنے کا بیان

۲۵۷۲۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، ثَنَا أَبُو الْمُغِیْرَةِ ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ شُرَیْحِ بْنِ عُبَیْدِ الْحَضْرَمِیِّ أَنَّهٗ سَمِعَ الزُّبَیْرَ بْنَ الْوَلِیْدِ یُحَدِّثُ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذْ غَزَا أَوْ سَافَرَ فَأَدْرَكَهُ اللَّیْلُ ، قَالَ : ((یَا أَرْضُ رَبِّیْ وَ رَبُّكِ اللّٰهُ ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَ شَرِّ مَا فِیْكِ ، وَ شَرِّ مَا خُلِقَ فِیْكِ ، وَ شَرِّ مَا دَبَّ عَلَیْكِ ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ أَسَدٍ وَ أَسْوَدَ ، وَ حَیَّةٍ وَ عَقْرَبٍ وَ مِنْ سَاكِنِی الْبَلَدِ وَ مِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَ مَا وَلَدَ)) .

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی غزوے یا سفر میں ہوتے اور رات ہو جاتی تو آپ یہ دعا مانگتے: ''اے زمین! میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔ میں تیرے شر سے، تیرے اندر کے شر سے اور تیرے اندر پیدا کی گئی مخلوق کے شر سے، تیرے اوپر رینگنے والی مخلوق کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں ہر شیر اور درندے، سانپ اور بچھو، اور اس علاقے کے باشندوں اور ہر والد اور اس کے مولود کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

۵۹..... بَابُ تَقْلِیْدِ الْبُدْنِ وَ إِشْعَارِهَا عِنْدَ السُّوْقِ

قربانی کے اونٹوں کو روانہ کرتے وقت ان کے گلے میں ہار ڈالنے اور بطور علامت زخم لگانے کا بیان

(۲۵۷۲) اسنادہ ضعیف: زبیر بن ولید راوی مجہول ہے۔ الضعیفۃ: ۴۸۳۷۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد، باب ما یقول الرجل اذا نزل المنزل، حدیث: ۲۶۰۳۔ عمل الیوم واللیلة للنسائی: ۵۶۳۔ مسند احمد: ۲/۱۳۲۔

٢٥٧٣ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ . لَمْ يَذْكُرِ الْمَخْزُوْمِيُّ هَاتَيْنِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں کے ہار اپنے ان دو ہاتھوں سے بٹا کرتی تھی۔ جناب مخزومی کی روایت میں "ھاتین" (ان دو) کے لفظ کا ذکر موجود نہیں۔

٢٥٧٤ـ ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ هَدْيَهٗ وَ أَشْعَرَهٗ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے قربانی کے اونٹ کو ہار پہنایا اور اسے زخم لگا کر نشان لگایا۔

٦٠..... بَابُ إِشْعَارِ الْبُدْنِ فِيْ شَقِّ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ وَ سَلْتِ الدَّمِ عَنْهَا ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ إِشْعَارَ الْبُدْنِ مُثْلَةٌ ، فَسَمّٰى سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثْلَةً بِجَهْلِهٖ

قربانی کے اونٹ کی کوہان پر دائیں جانب زخم لگانا اور اس سے نکلنے والے خون کو صاف کرنا سنت ہے۔ اس عالم کے قول کے برخلاف جس کا خیال ہے کہ اشعار کرنا مثلہ ہے۔ اس طرح اس نے اپنی جہالت کی بنا پر نبی کریم ﷺ کی سنت کو مثلہ کا نام دے دیا ہے

٢٥٧٥ـ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ حَسَّانَ الْأَعْرَجِ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَ أَمَرَ بِبُدْنِهٖ أَنْ تُشْعَرَ مِنْ شِقِّهَا الْأَيْمَنِ وَ قَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ وَ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز ظہر ادا کی اور اپنے قربانی کے اونٹوں کو کوہان کی دائیں جانب اشعار کرنے کا حکم دیا، اور اسے دو جوتوں کا ہار پہنایا اور اس کے زخم سے خون صاف کر دیا۔

(٢٥٧٣) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب بعث الهدى الى الحرم، حديث: ٣٦٠/ ١٣٢١ـ سنن نسائى: ٢٧٩٦ـ مسند احمد: ٣٦/٦ـ مسند الحميدى: ٢٠٨.

(٢٥٧٤) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب من قلد القلائد بيده، حديث: ١٧٠٠ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب بعث الهدى الى الحرم، حديث: ٣٦٩/ ١٣٢١ـ سنن نسائى: ٢٧٩٥ـ مسند احمد: ١٨٠/٦ـ موطا امام مالك: ٣٤٠/١.

(٢٥٧٥) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب اشعار البدن وتقليده، حديث: ١٢٤٣ـ سنن ابى داؤد: ١٧٥٣ـ سنن نسائى: ٢٧٧٦ـ سنن ترمذى: ٩٠٦ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٩٧ـ مسند احمد: ٣٤٧/١.

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ ہدی (حج کی قربانی سے) کو بیت الحرام کی طرف بھیجنا مستحب عمل ہے اور جو شخص خود بیت الحرام کی طرف نہ جائے سکے اس کے لیے بھی ہدی بھیجنا درست ہے۔

۲۔ ہدی کو قلادہ پہنانا اور اس کا اشعار (ھدی کی کوہان کے دائیں جانب سے خنجر سے خون بہانا) مستحب فعل ہے۔

۳۔ ہدی کے قلادے بنا مستحب عمل ہے اور جو شخص بیت اللہ کی طرف ہدی روانہ کرے اس عمل سے وہ محرم نہیں ہوتا اور جو چیزیں محرم پر حرام ہیں اس شخص پر وہ حرام نہیں ہوتیں، تمام علماء اسی موقف کے قائل ہیں۔

(شرح النووی: ۹/ ۷۰)

۴۔ ہدی کی کوہان کے دائیں حصے پر اشعار کرنا مسنون ہے۔

٢٥٧٦۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ..........

غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي شِقِّ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے اونٹ کو اس کی کوہان کی دائیں جانب اشعار کیا۔

٦١..... بَابُ الْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ

قربانی کا جانور مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے ہی تھک جائے اور چلنے سے معذور ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہیے

٢٥٧٧۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ اسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ - يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ ، ح وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيعٌ جَمِيْعاً عَنْ هِشَامِ بْنِ ....

عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ نَاجِيَةُ الْخُزَاعِيُّ صَاحِبُ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ

حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ناجیہ الخزاعی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹ مکہ مکرمہ پہنچاتے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(٢٥٧٦) انظر الحديث السابق.

(٢٥٧٧) اسناده صحيح: سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب الهدی اذا عطب قبل ان يبلغ، حديث: ١٧٦٢۔ سنن ترمذی: ٩١٠۔ سنن كبرىٰ نسائی: ٤١٢٣۔ سنن ابن ماجه: ٣١٠٦۔ مسند احمد: ٤/ ٣٣٤۔ مسند الحميدی: ٨٨٠.

أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنْ بُدْنِي ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْحَرَ كُلَّ بُدْنَةٍ عَطِبَتْ ثُمَّ يُلْقِي نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ يُخَلِّي بَيْنَهَا وَ بَيْنَ النَّاسِ فَيَأْكُلُونَهَا . وَ قَالَ فِي حَدِيْثِ وَكِيْعٍ عَنْ نَاجِيَةَ ، وَ قَالَ ، قَالَ وَ انْحَرْهُ وَ اغْمِسْ نَعْلَهُ فِي دَمِهِ وَ اضْرِبْ بِهَا صَفْحَتَهُ .

سے پوچھا کہ میرے قربانی کے اونٹوں میں سے جو تھک جائے۔ میں اسے کیا کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر تھک جانے والے اونٹ کو ذبح کر کے اس کے جوتے اس کے خون میں ڈبو کر چھوڑ دوں۔ تا کہ ضرورت مند لوگ اس کا گوشت کھا لیں۔ جناب وکیع کی روایت میں ہے: آپ نے فرمایا: ''اس اونٹ کو ذبح کر دو اور اس کا جوتا اس کے خون میں ڈبو کر اس کے پہلو پر مارو (تا کہ لوگ اسے پہچان کر گوشت کھا لیں)''

٦٢..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ أَكْلِ سَائِقِ الْبُدْنِ وَ أَهْلِ رُفْقَتِهِ مِنْ لَحْمِهَا إِذَا عُطِبَتْ وَ نُحِرَتْ

جب قربانی کا جانور تھک ہار کر عاجز آ جائے اور اسے ذبح کر دیا جائے تو قربانی کے جانور لے جانے والے شخص اور اس کے ساتھیوں کے لیے اس کا گوشت کھانا منع ہے

٢٥٧٨۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ الْهُذَلِيِّ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ذُوَيْبًا أَبَا قَبِيْصَةَ الْخُزَاعِيَّ حَدَّثَهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَهُ بِبُدْنِهِ فَقَالَ ((إِنْ : (عُطِبَ) عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْهَا فَانْحَرْهَا وَ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِ جَوْفِهَا ، وَ لَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنْتَ وَ لَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رِفْقَتِكَ)) . وَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ . وَ قَالَ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَعَ ذُوَيْبٍ بِبُدْنٍ وَزَادَ : وَ اضْرِبْ صَفْحَتَهَا .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ذویب ابو قبیصہ خزاعی رضی اللہ عنہ نے انہیں بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کے اونٹ دے کر انہیں روانہ کیا تو فرمایا: ''اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک کر چلنے سے معذور ہو جائے تو اسے ذبح کر دینا اور اس کے جوتے اس کے خون میں ڈبو دینا (تا کہ لوگوں کے لیے نشانی رہے) لیکن تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی شخص اس کا گوشت نہ کھائے۔'' جناب بندار کی روایت میں ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ذویب کے ساتھ اپنے قربانی کے جانور روانہ کیے: اور یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں: ''اور خون آلود جوتے اس کے

(٢٥٧٨) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يفعل بالهدى اذا عطب فى الطريق، حديث: ١٣٢٦، ١٣٢٥۔ سنن ابن ماجه: ٣١٠٥۔ مسند احمد: ٢٢٥/٤.

پہلو پر مارو۔“

فوائد :......۱۔ جب ہدی کا جانور تھک جائے اور لاغر ہو جائے تو اسے ذبح کرنا واجب ہے۔ اور اسے مساکین کے لیے چھوڑنا لازم ہے، مالک پر اور اس کے ہم سفر رفقاء پر اس سے کھانا حرام ہے، خواہ رفیق سفر اس میں حصہ دار ہو یا حصہ دار نہ ہو۔ انہیں اسے ہدی کے جانور کے کھانے سے روکنے سے مقصود اس ذریعہ کا سدباب ہے کہ کہیں یہ حیلہ سے جانور کے لاغر ہونے سے قبل ہی اسے ذبح نہ کر دیں۔

۲۔ ہدی کو ذبح کر کے اس کے قلادہ کا جوتا خون میں ڈبو کر اس کی کوہان پر مارنا چاہیے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ ہدی کا جانور ہے۔ پھر مساکین اس سے کھا سکیں لیکن ہدی بھیجنے والے، ہدی چلانے والے اور اغنیاء کا اس سے کھانا ممنوع ہے، کیونکہ ہدی مساکین کا حق ہے اور اس قافلے والوں کے سوا فقراء اس سے کھا سکتے ہیں لیکن اس قافلے میں شامل فقراء اس سے تناول نہیں کر سکتے۔ (شرح النووی: ۹/ ۷۷)

۶۳..... بَابُ إِيْجَابِ إِبْدَالِ الْهَدْيِ الْوَاجِبِ إِذَا ضَلَّتْ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، وَ لَا أَخَالُ ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيِّ

جب واجب قربانی کا جانور سفر میں گم ہو جائے تو اس کے بدلے دوسری قربانی بھیجنا ضروری ہے۔ بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ صحیح نہیں کیونکہ عبداللہ بن عامر الأسلمی کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے

۲۵۷۹۔ ثَنَا الرَّبِيْعُ سُلَيْمَانُ وَ صَالِحُ بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَا ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ ، ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ ، حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ أَهْدٰى تَطَوُّعاً ثُمَّ ضَلَّتْ فَإِنْ شَاءَ أَبْدَلَهَا وَ إِنْ شَاءَ تَرَكَ ، وَ إِنْ كَانَتْ فِيْ نَذْرٍ فَلْيُبْدِلْ)) .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جس شخص نے نفلی قربانی کے لیے اونٹ بھیجا پھر وہ راستے میں گم ہو گیا تو وہ چاہے تو اس قربانی کا بدل بھیج دے اور اگر چاہے تو نہ بھیجے، اور اگر وہ قربانی کا جانور نذر کی وجہ سے بھیج رہا تھا تو پھر ضرور اس کا متبادل دے۔“

۲۵۸۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُزَيْعٍ ، ثَنَا زِيَادٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَائِيَّ ۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى ۔ عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ ....

(۲۵۷۹) اسناده ضعيف : عبداللہ بن عامر راوی ضعیف ہے۔ موطا امام مالك: ۱/ ۳۸۱ موقوفاً۔ سنن الدار قطني: ۲/ ۲۴۲ و سنن كبرىٰ بيهقي: ۵/ ۲۴۴ مرفوعاً.

ت عائشہ رضی اللہ عنہا
. پھیلا کر
للہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہ آپ نے
ں خوشبو لگائی
ضہ) نہیں کیا
نے آپ کو
ں رکھتے ہیں
ہتے ہیں: اِذَا
یہ ہوتا ہے کہ
ارادہ کرو) اسی
ں نے نبی
باندھنے کا
... ہے کہ آپ نے احرام باندھنے کے بعد
خوشبو لگائی تھی۔ میری اس بات کے درست ہونے کی دلیل
منصور بن زاذان کی وہ روایت ہے جو درج ذیل باب میں
مذکور ہے۔ اور اس کی دلیل وہ روایات بھی ہیں جو میں نے
کتاب الکبیر میں بیان کی ہیں۔

٦٥..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ بِالْمِسْكِ

احرام کے وقت کستوری کی خوشبو لگانا درست ہے

ـدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْمِسْكَ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجَسٍ لَا عَلَى مَا زَعَمَ بَعْضُ التَّابِعِيْنَ أَنَّهُ مَيْتَةٌ نَجَسٌ زَعَمَ أَنَّهُ
ـطَ مِنْ حَيٍّ وَ هُوَ مَيِّتٌ نَجَسٌ .

س بات کی دلیل کا بیان کہ کستوری پاک ہے نجس نہیں۔ بعض تابعین کرام کا یہ خیال درست نہیں کہ کستوری مردار اور

٢٥) انظر الحديث السابق.

نجس ہے کیونکہ اس کے خیال میں چونکہ یہ زندہ جانور سے حاصل کی جاتی ہے اس لیے مردار اور نجس ہے۔

٢٥٨٣ـ ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالُوْا ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ ـ وَ هُوَ ابْنُ زَاذَانَ ـ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ....

عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ طَيَّبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ، وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَن يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ ، بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ . قَالَ ابْنُ هِشَامٍ : عَنْ مَنْصُوْرٍ . وَ قَالَ أَحْمَدُ : عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ طَيَّبْتُ ـ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ .

جناب القاسم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کو آپ کے احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگائی، اور یوم النحر (دس ذوالحجہ) کو بھی آپ کے طواف افاضہ کرنے سے پہلے خوشبو لگائی، اس خوشبو میں کستوری بھی شامل تھی۔"

٢٥٨٤ـ وَفِيْ خَبَرِ أَبِيْ نَضْرَةَ ، ....

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ . عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أَطْيَبَ طِيْبِكُمُ الْمِسْكُ دَلَالَةٌ وَاضِحَةٌ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ نَجِسٌ .

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تمہاری سب سے عمدہ اور پاکیزہ خوشبو کستوری ہے۔" اس میں ان لوگوں کے خلاف واضح دلیل موجود ہے جو کستوری کو نجس قرار دیتے ہیں۔

٦٢..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ بِطِيْبٍ يَبْقٰى أَثَرُهُ عَلَى الْمُتَطَيِّبِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام کے وقت ایسی خوشبو لگانے کی رخصت ہے جس کا اثر محرم کے جسم پر احرام باندھنے کے بعد بھی باقی رہے

٢٥٨٥ـ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ

(٢٥٨٣) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الطیب قبیل الاحرام، حدیث: ١١٩١ـ سنن نسائی: ٢٦٩٣ـ سنن ترمذی: ٩١٧ـ وانظر الحدیث المتقدم برقم: ٢٥٨١.

(٢٥٨٤) صحیح مسلم، کتاب الالفاظ من الادب، باب استعمال المسك، حدیث: ٢٢٥٢ـ سنن ترمذی: ٩٩١، ٩٩٢ـ سنن نسائی: ١٩٠٦ـ مسند احمد: ٣١/٣.

(٢٥٨٥) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الطیب عند الاحرام، حدیث: ١٥٣٨ـ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب الطیب قبیل الاحرام، حدیث: ١١٩٠ـ سنن نسائی: ٢٦٩٦ـ سنن ابی داؤد: ١٧٤٦ـ مسند احمد: ٢٤٥/٦ـ مسند الحمیدی: ١٧٤٦.

الطِّيْبِ فِيْ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ .

کے سر مبارک کی مانگ میں خوشبو (کستوری) کی چمک کو دیکھ رہی ہوں حالانکہ آپ حالت احرام میں ہیں۔

۲۵۸٦۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، قَالَ.........

قَالَتْ عَائِشَةُ : لَقَدْ رَأَيْتُ الطِّيْبَ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَيُلَبِّيْ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو (کی چمک) دیکھی حالانکہ آپ لبیک پکار رہے تھے۔

۲۵۸۷۔ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا رَوْحٌ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، ثَنَا الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ وَمَنْصُوْرٌ وَسُلَيْمَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ . قَالَ سُلَيْمَانُ : فِيْ شَعْرِهِ ، وَقَالَ مَنْصُوْرٌ : فِيْ أُصُوْلِ الشَّعْرِ . وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ : فِيْ مَفْرَقِ رَأْسِهِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جب کہ آپ محرم تھے۔ جناب سلیمان کی روایت میں ہے: خوشبو کی چمک بالوں میں نظر آ رہی تھی اور جناب منصور کی روایت میں ہے: آپ کے بالوں کی جڑوں میں خوشبو نظر آ رہی تھی۔ اور جناب حکم اور حماد کی روایات میں ہے ''آپ کے سر کی مانگ میں خوشبو دکھائی دے رہی تھی۔''

فوائد:......١۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ احرام کے ارادہ کے وقت احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگانا مستحب فعل ہے۔ احرام باندھتے وقت احرام سے قبل استعمال کی گئی خوشبو کے دوام میں کچھ مضائقہ نہیں، لیکن احرام باندھتے وقت خوشبو کا استعمال حرام ہے۔

صحابہ و تابعین کی کثیر تعداد، شافعیہ اور جمہور محدثین فقہاء اسی مذہب کے قائل ہیں اور یہی موقف راجح ہے۔

٢۔ جمرہ عقبہ کی رمی اور حلق کے بعد اور طواف افاضہ سے قبل خوشبو لگانا مستحب فعل ہے، شافعی اور مالک رحمہ اللہ کے سوا تمام علماء اسی مذہب کے قائل ہیں۔ (لملخیص از شرح النووی: ۸/ ۹۸)

٣۔ کستوری پاک اور بہترین خوشبو ہے اور احرام سے قبل استعمال شدہ کستوری کے اثرات بدن پر ہوں بھی تو کچھ مضائقہ نہیں۔

(۲۵۸٦) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الطيب قبيل الاحرام، حديث: ۱۱۹۰/٤٠۔ وانظر الحديث السابق.

(۲۵۸۷) انظر الحديث السابق: ۲۵۸۵.

٦٧..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِغْتِسَالِ بَعْدَ التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ مَعَ اسْتِحْبَابِ جِمَاعِ الْمَرْءِ امْرَأَتَهُ إِذَا أَرَادَ الْإِحْرَامَ كَيْ يَكُوْنَ أَقَلَّ شَهْوَةٍ لِجِمَاعِ النِّسَاءِ فِي الْإِحْرَامِ إِذَا كَانَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجِمَاعِهِنَّ

احرام کے وقت خوشبو لگانے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے نیز احرام باندھنے کا ارادہ ہو تو آدمی کا پہلے اپنی بیوی سے جماع کرنا بھی مستحب ہے تاکہ دوران احرام اسے بیوی سے جماع کی خواہش اور چاہت کم ہو جب کہ وہ قریبی دنوں میں بیوی سے جماع کر چکا ہوگا

٢٥٨٨۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ ....

الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ أَبِيْهِ : أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ ، فَقَالَ : لَأَنْ أَتَطَيَّبَ بِقَطِرَانٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ . قَالَ : فَذَكَرْتُهُ لِعَائِشَةَ . فَقَالَتْ : يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوْفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِماً يَنْضَحُ طِيْباً .

سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ يَقُوْلُ : سُئِلَ الشَّافِعِيُّ عَنِ الذُّبَابَةِ تَقَعُ عَلَى النَّتْنِ ثُمَّ تَطِيْرُ فَتَقَعُ عَلَى ثَوْبِ الْمَرْءِ ، فَقَالَ الشَّافِعِيُّ : يَجُوْزُ أَنْ تَيْبَسَ أَرْجُلُهَا فِي طِيَرَانِهَا فَإِنْ كَانَ كَذٰلِكَ وَ إِلَّا فَالشَّيْءُ إِذَا ضَاقَ اتَّسَعَ

جناب المنتشر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احرام کے وقت خوشبو لگانے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''اگر میں قطران (تارکول سے ملتا جلتا بدبودار تیل جو خارشی اونٹوں کو ملتے ہیں) کو جسم پر مل لوں تو میرے نزدیک احرام کے وقت خوشبو لگانے سے یہ بہتر ہے۔ جناب منتشر فرماتے ہیں: میں نے ان کی یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمٰن پر رحم فرمائے (انہیں یہ مسئلہ معلوم نہیں) میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی تھی پھر آپ اپنی بیویوں سے ہم بستری کرتے پھر آپ صبح کے وقت احرام باندھ لیتے حالانکہ خوشبو آپ کے جسم مبارک سے پھوٹ کر نکل رہی ہوتی۔

امام ربیع فرماتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ سے اس مکھی کے بارے میں سوال کیا گیا جو گندگی پر بیٹھنے کے بعد اڑتی ہوئی آتی ہے اور آدمی کے کپڑوں پر بیٹھ جاتی ہے تو وہ آدمی کیا کرے؟ انہوں نے جواب دیا: اگر تو اس کی ٹانگیں ہوا میں اڑنے کے

٢٥٨٨) صحيح بخاری، كتاب الغسل، باب اذا جامع ثم عاد...... حديث : ٢٦٧، ٢٧٠۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الطيب قبيل الاحرام، حديث : ١١٩٢۔ سنن نسائی : ٤١٧۔ مسند احمد : ٦/١٧٥.

دوران خشک ہوگئی تھیں تو پھر تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر ابھی تر ہی تھیں تو بھی حرج نہیں کیونکہ جب کسی مسئلہ میں انتہائی مشکل اور تنگی آ جائے تو دین اسلام اس میں رخصت و آسانی دے دیتا ہے۔ (یعنی اس مکھی سے بچنا جب دشوار ہوگیا تو اتنی قلیل مقدار میں گندگی معاف ہوگی)''

فوائد:......۱۔ احرام سے قبل بیوی سے مباشرت کرنا تاکہ دوران احرام شہوت جماع کا زور ٹوٹ جائے اور یوں سے رغبت کم ہو جاتی ہے یہ عمل مستحب ہے۔

۲۔ احرام سے قبل خوشبو لگانا پھر غسل کرنا اور غسل کے بعد احرام باندھنا مسنون و مشروع ہے۔

۶۸..... بَابُ ذِكْرِ مَوَاقِيْتِ الْإِحْرَامِ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ أَوْ بِأَحَدِهِمَا لِمَنْ مَنَازِلُهُمْ وَرَاءَ الْمَوَاقِيْتِ

جن لوگوں کی رہائش میقات سے دور ہو تو ان کے میقات کا بیان جب کہ وہ حج اور عمرے یا اکیلے حج یا عمرے کا احرام باندھنا چاہیں

۲۵۱ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ....

نْ أَبِيْهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ ، وَلِأَهْلِ امِ الْجُحْفَةَ ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْناً . لَ عَبْدُ الْجَبَّارِ فِيْ حَدِيْثِهِ : قَالَ ، وَ ذَكَرَ ، وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَّهُ قَالَ : وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ مْلَمَ . وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ ، وَ قَالَ عَبْدُ هِ : وَ بَلَغَنِيْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَّمَ قَالَ : ((وَ يُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ مَ)) .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ اور اہل نجد کے لیے قرن منازل میقات مقرر فرمائے۔ جناب عبدالجبار نے اپنی روایت میں بیان کیا: مجھے بتایا گیا ہے لیکن میں نے یہ الفاظ سنے نہیں کہ آپ نے اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر فرمایا ہے، جناب مخزومی کی روایت میں ہے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے اور تلبیہ پڑھیں گے۔''

۲۶) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب مهل اهل النجد، حدیث: ۱۵۲۷، ۱۵۲۸ـ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب مواقیت ، حدیث: ۱۱۸۲ـ سنن نسائی: ۲۶۵۶ـ مسند احمد: ۹/۲ـ مسند الحمیدی: ۶۲۳.

٦٩..... بَابُ إِحْرَامِ أَهْلِ الْمَنَاهِلِ الَّتِيْ هِيَ أَقْرَبُ إِلَى الْحَرَمِ مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ وَقَّتَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَنَازِلُهُمْ وَرَائَهَا ، وَ الْبَيَانِ أَنَّ مَوَاقِيْتَ مِنْ مَنْزِلِهِ أَقْرَبُ إِلَى الْحَرَمِ مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتِ مَنَازِلُهُمْ

نبی کریم ﷺ نے میقات سے دور رہنے والوں کے لیے جو میقات مقرر کیے ہیں۔ تو جن لوگوں کے گھر ان میقات کی نسبت حرم سے قریب ہوں تو ان کے میقات ان کے گھر ہی ہوں گے۔ اور وہ اپنے اپنے گھروں ہی سے احرام باندھ لیں گے

٢٥٩٠۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، ثَنَا حَمَّادٌ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - عَنْ عَمْرٍو - وَ هُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ - عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْناً ، فَهُنَّ لَهُنَّ وَ لِمَنْ أَتٰى عَلَيْهِنَّ . مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ ، فَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ ، وَ كَذٰلِكَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ ، اہل شام کے لیے جحفہ ، اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل نجد کے لیے قرن منازل میقات مقرر فرمائے ہیں۔ یہ میقات ان علاقوں کے لوگوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو دوسرے علاقوں کے رہائشی ہوں اور ان میقات سے گزر کر حج و عمرہ کے لیے جا رہے ہوں۔ لہٰذا جو شخص حج یا عمرہ ادا کرنا چاہتا ہو اور اس کا گھر ان میقات کے اندر (مکہ کی جانب) واقع ہو تو وہ اپنے گھر ہی سے احرام باندھے گا۔ اسی طرح اہل مکہ اپنے گھروں سے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھیں گے۔

٧٠..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتَ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا كُلُّ مِيْقَاتٍ مِنْهَا لِأَهْلِهِ ، وَ لِمَنْ مَرَّ بِهِ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ إِذَا مَرَّ الْمَدِيْنِيُّ عَلٰى طَرِيْقِ الشَّامِ بِالْجُحْفَةِ

اس بات کا بیان کہ مذکورہ میقات ان علاقوں کے رہائشی لوگوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی ہیں جو ان میقات سے گزریں گے لیکن وہ ان علاقوں کے رہائشی نہیں ہیں

وَ حَادَّ عَنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَ لَمْ يَمُرَّ بِهِ كَانَ مِيْقَاتُهُ الْجُحْفَةَ إِذَا هُوَ مَارٌّ بِهَا ، وَ كَذٰلِكَ الْيَمَانِيُّ إِذَا أَخَذَ

(٢٥٩٠) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب مهل اهل الشام، حديث: ١٥٢٦ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب مواقيت الحج، حديث: ١١٨١ـ سنن ابی داؤد: ١٧٣٨ـ سنن نسائی: ٢٦٥٩ـ مسند احمد: ١/ ٢٣٨.

طَرِيْقَ الْمَدِيْنَةِ فَمَرَّ بِذِي الْحُلَيْفَةِ كَانَ ذُو الْحُلَيْفَةِ مِيْقَاتَهُ ، وَ إِذَا مَرَّ النَّجْدِيُّ بِيَلَمْلَمَ كَانَ مِيْقَاتُهُ يَلَمْلَمَ وَ الدَّلِيْلِ أَيْضًا أَنَّ مَنْ كَانَ مَنْزِلُهُ الْحَرَمَ كَانَ مِيْقَاتُهُ مَنْزِلَهُ وَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى بَعْضِ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِي وَقَّتَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَنْزِلُهُ وَرَاءَ هَا . وَ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا مُفَسِّرٌ لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ . وَ فِي خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا وَقَّتَ تِلْكَ الْمَنَازِلَ لِلْإِحْرَامِ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ لِمَنْ مَنْزِلُهُ وَرَاءَ تِلْكَ الْمَوَاقِيْتِ دُوْنَ مَنْ مَنْزِلُهُ أَقْرَبُ إِلَى الْحَرَمِ مِنْ تِلْكَ الْمَنَازِلِ .

لہٰذا جب مدینہ منورہ کا رہائشی ذوالحلیفہ کو چھوڑ کر اہل شام کے راستے پر سفر کرتا ہوا جحفہ سے گزرے گا تو اس کا میقات جحفہ ہی ہوگا۔ اسی طرح کوئی یمنی شخص اگر مدینہ منورہ کے راستے پر چلتا ہوا ذوالحلیفہ سے گزرتا ہے تو اس کا میقات ذوالحلیفہ ہوگا۔ اور جب کوئی نجدی شخص یلملم سے گزرے گا تو اس کا میقات یلملم ہوگا۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ جس شخص کا گھر حدود حرم مکہ میں ہے تو وہ اپنے گھر ہی سے احرام باندھ لے گا اور نبی کریم ﷺ کے مقرر کردہ ان میقات میں سے کسی میقات پر جانا اس شخص کے لیے واجب نہیں ہوگا کیونکہ یہ ان لوگوں کے لیے ہیں جن کے گھر میقات کے پیچھے واقع ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی تفسیر کرتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابن عمر کی حدیث میں جو میقات مقرر کیے ہیں وہ ان لوگوں کے لیے ہیں جن کے گھر میقات سے پیچھے ہیں۔ ان لوگوں کے لیے نہیں جن کے گھر حرم کے قریب اور ان میقات سے دور ہیں۔

٢٥٩١۔ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ ، ثَنَا مَعْمَرٌ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ ، وَ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ، قَالَ هِيَ لَهُمْ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِمَّنْ سِوَاهُمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ ثُمَّ [مَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن منازل، اور اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر فرمائے۔ آپ نے فرمایا: یہ میقات ان علاقے کے لوگوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو دیگر علاقوں سے آئیں اور ان میقات سے گزریں۔ اور ان کا ارادہ حج و عمرہ ادا

(٢٥٩١) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب مهل اهل مكة للحج والعمرة، حديث: ١٥٢٤ ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب مواقيت الحج، حديث: ١٢/ ١١٨١ وانظر الحديث السابق.

روایات مروی ہیں کہ محدثین کرام کے

لا يَثْبُتُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ شَيْءٌ مِنْهَا ، نزدیک ان میں سے کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔ میں نے یہ

قَدْ خَرَّجْتُهَا كُلَّهَا فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ . تمام روایات کتاب الکبیر میں بیان کردی ہیں۔

۷۲..... بَابُ كَرَاهِيَةِ الْإِحْرَامِ وَرَاءَ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْآفَاقِ الَّذِيْنَ مَنَازِلُهُمْ وَرَاءَهَا

دنیا بھر سے حج وعمرہ کے لیے آنے والوں کے لیے نبی کریم ﷺ کے مقرر کردہ میقات سے پہلے ہی احرام باندھنا جائز نہیں

ذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتَ لِأَهْلِهَا وَلِمَنْ أَتٰى عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا وَ

ـمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَمِيْعُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَقْتَ إِرَادَتِهِمُ الْحَجَّ خَرَجُوْا

۲۵۹۲) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب مواقیت الحج، حدیث: ۱۱۸۳۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۱۵۔ مسند احمد: ۳/ ۳۳۳.

رابغ بستی کے قریب ہے اور رابغ اور مکہ کی درمیانی مسافت ۲۰۴ کلومیٹر ہے۔ نیز اب مقام جحفہ کے نشانات معدوم ہونے کی بنا پر اہل مصر، شام اور اس جانب سے آنے والوں کا میقات مقام رابغ ہے۔

اہل نجد کا میقات قرن المنازل ہے یہ مکہ سے مشرقی طرف ایک پہاڑی مقام ہے اور مکہ اور قرن منازل کا درمیانی فاصلہ ۹۴ کلومیٹر ہے۔

اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر ہے۔ یہ مکہ سے جنوب کی طرف پہاڑ ہے جو مکہ سے ۵۴ کلومیٹر دور ہے۔ اہل عراق کا میقات ذات عرق ہے۔ یہ مکہ کے شمال مشرق میں واقع ہے اور ان دونوں مقامات کا فاصلہ ۹۴ کلومیٹر ہے۔ یہ مواقیت ان علاقوں اور رستوں سے آنے والے حجاج اور معتمرین کے لیے متعین ہیں۔ (فقه السنة : ۱/ ۵۷۵، ۵۷۶)

باہر سے آنے والوں کا ان مواقیت سے سے گزرنے سے قبل احرام باندھنا لازم ہے اور اہل مکہ اور ان مواقیت سے اندر رہنے والے اپنے گھروں سے احرام باندھ کر نکلیں گے۔

۷۳..... بَابُ أَمْرِ النُّفَسَاءِ بِالْإِغْتِسَالِ وَ الْإِسْتِغْفَارِ إِذَا أَرَادَتِ الْإِحْرَامَ ، وَ إِنْ كَانَ الْإِغْتِسَالُ لَا يُطَهِّرُ مَا يُطَهِّرُ غَيْرَ النُّفَسَاءِ وَ غَيْرَ الْحُيَّضِ

نفاس والی عورتوں کو احرام باندھتے وقت غسل کرنے اور لنگوٹ باندھنے کے حکم کا بیان

إِذِ النُّفَسَاءُ وَ الْحُيَّضُ لَا يَطْهُرْنَ بِالْإِغْتِسَالِ مَا لَمْ يَطْهُرْنَ بِانْقِطَاعِ دَمِ النِّفَاسِ وَ الْحُيَّضِ ، وَ الْبَيَانِ أَنْ لَيْسَ فِي السُّنَّةِ إِلَّا اتِّبَاعُهَا ، إِذْ لَوْ كَانَ مِنْ جِهَةِ الْعَقْلِ وَ الرَّأْيِ لَمْ يَكُنْ لِاغْتِسَالِ النُّفَسَاءِ وَ الْحُيَّضِ قَبْلَ يَطْهُرْنَ مَعْنًى مِنْ جِهَةِ الْعَقْلِ وَ الرَّأْيِ ، وَ لٰكِنْ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّفَسَاءَ وَ الْحُيَّضَ بِالْغُسْلِ وَجَبَ قُبُوْلُ أَمْرِهٖ وَ تَرْكُ الرَّأْيِ وَ الْقِيَاسِ .

اگرچہ ان کے غسل کرنے سے انہیں وہ پاکی حاصل نہیں ہوتی جو نفاس اور حیض والی عورتوں کے علاوہ عورتوں کو غسل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ نفاس اور حیض والی عورتیں فقط غسل کر لینے سے پاک نہیں ہوتیں جب تک کہ ان کا نفاس اور حیض کا خون بند نہ ہو جائے۔ اور اس بات کا بیان کہ سنت نبوی کی اتباع کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر عقل و قیاس کے مطابق دیکھا جائے تو نفاس و حیض والی عورتوں کے خون بند ہونے سے قبل غسل کرنے کا کچھ فائدہ نہیں۔ (کیونکہ خون کے جاری ہونے کی وجہ سے وہ مسلسل ناپاک ہی رہیں گی اگر چہ وہ غسل کر لیں) لیکن جب نبی اکرم ﷺ نے حیض اور نفاس والی عورت کو (احرام کے وقت) غسل کرنے کا حکم دے دیا تو پھر آپ کے حکم کو تسلیم کرنا اور عقل و قیاس کو ترک کرنا واجب ہے۔

۲۵۹۴۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا جَعْفَرٌ ۔ وَ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ ....

(۲۵۹۴) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب صحة احرام النفساء، حديث: ۱۲۱۰ ـ سنن نسائى: ۲۹۲ وقد تقدم تخريجه برقم: ۲۰۳٤.

حَـدَّثَنِیْ أَبِیْ ، قَالَ : أَتَیْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَـأَلْـنَـاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَـلَّمَ ، قَالَ : وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِیْ بَکْرٍ ، فَأَرْسَلَتْ إِلٰی رَسُوْلِ الـلّٰـهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ أَصْنَعُ ؟ قَالَ : ((اغْتَسِلِیْ وَ اسْتَثْفِرِیْ ثُمَّ أَهِلِّیْ)) . قَـالَ أَبُـوْ بَـکْرٍ فِیْ قَوْلِهِ : وَ اسْتَثْفِرِی دَلَالَةٌ عَلٰی أَنَّ دَمَ النِّفَاسِ کَانَ غَیْرُ مُنْقَطِعٍ .

جناب محمد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں پوچھا (کہ آپ نے کیسے حج ادا کیا) انہوں نے فرمایا (ابھی ہم ذوالحلیفہ ہی میں تھے) تو حضرت اسماء بنت عمیس نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد کو جنم دیا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کسی کو یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ اب وہ کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: ''تم غسل کر لو اور لنگوٹ باندھ لو پھر احرام باندھ لو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ کے اس فرمان ''لنگوٹ باندھ لو'' میں یہ دلیل ہے کہ ابھی نفاس کا خون بند نہیں ہوا تھا۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نفاس میں مبتلا عورت احرام سے قبل غسل کر کے کپڑا باندھ لے تو اس کا احرام درست ہے اگر چہ وہ غسل سے طاہر نہیں ہوتی، لیکن احرام سے قبل یہ عمل اسے محرم بنا دیتا ہے۔

۷۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِغْتِسَالِ لِلْإِحْرَامِ

احرام کے لیے غسل کرنا مستحب ہے

۲۵۹۵۔ ثَـنَـا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَکَمِ بْنِ أَبِیْ زِیَادِ الْقَطْوَانِیُّ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَعْقُوْبَ الْمَدَنِیُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِی الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِیْهِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ.......... زَیْـدٍ ، عَـنْ أَبِیْهِ : أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَ اغْتَسَلَ .

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے احرام کے لیے (اپنے جسم مبارک سے) کپڑے اتارے اور غسل کیا (پھر احرام باندھا)۔

۷۵..... بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْإِحْرَامِ بِالْحَجِّ فِیْ غَیْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ

حج کے مہینوں کے سوا کسی مہینے میں حج کا احرام باندھنا منع ہے

إِذِ الـلّٰـهُ جَلَّ وَ عَلَا جَعَلَ الْحَجَّ أَشْهُراً مَعْلُوْمَاتٍ ، فَغَیْرُ جَائِزٍ الدُّخُوْلُ فِی الْحَجِّ قَبْلَ وَقْتِهِ ، کَمَا لَا یَجُوْزُ الدُّخُوْلُ فِی الصَّلَوَاتِ قَبْلَ أَوْقَاتِهَا .

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حج کے لیے مہینے مقرر فرمائے ہیں لہٰذا حج کے وقت سے پہلے ہی حج کا احرام باندھنا جائز نہیں جیسے کہ

(۲۵۹۵) صحیح: سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی الاغتسال عند الاحرام، حدیث: ۸۳۰۔ سنن الدارمی: ۱۷۹۴.

نماز کا وقت ہونے سے پہلے نماز ادا کرنا درست نہیں۔

٢٥٩٦۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَا يُحْرَمُ بِالْحَجِّ إِلَّا فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ ، فَإِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ أَنْ تُحْرَمَ بِالْحَجِّ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ .
وَ ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ أَيْضاً ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حج کا احرام صرف حج کے مہینوں میں ہی باندھا جائے گا۔ کیونکہ حج کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ حج کا احرام صرف حج کے مہینوں میں ہی باندھا جائے۔

فوائد :......۱۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ حج کے مہینوں کے سوا حج کے لیے احرام باندھنا جائز نہیں۔ بلکہ حج کے احرام کا وقت حج کے مہینے ہیں۔

۲۔علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ حج کے مہینے شوال اور ذوالقعدہ ہیں، اور ذوالحجہ میں اختلاف ہے کہ یہ پورا مہینہ حج کا ہے۔ یا اس کے ابتدائی دس دن چنانچہ ابن عمر، ابن عباس، ابن مسعود رضی اللہ عنہم احناف، شافعی اور احمد رحمہ اللہ کا موقف ہے کہ ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن ہی حج کے مہینوں میں شامل ہیں۔ شوکانی نے اسی رائے کو ترجیح دی ہے۔

(فقه السنه : ١/ ٥٧٤)

٧٦..... بَابُ ذِكْرِ الثِّيَابِ الَّذِيْ زُجِرَ الْمُحْرِمُ عَنْ لُبْسِهَا فِي الْإِحْرَامِ

احرام کے لیے محرم کے ممنوع کپڑوں کا بیان

٢٥٩٧۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا بِشْرٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ۔ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ رُجُلًا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا ؟ فَقَالَ :

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! جب ہم احرام باندھیں تو کون سے کپڑے

(٢٥٩٦) اسناده صحيح موقوف: مستدرك حاكم: ١/ ٤٤٨۔ سنن كبرىٰ بيهقي : ٤/ ٣٤٣۔ معجم كبير طبراني : ١٢٠٨٣۔ صحيح بخاري، كتاب الحج، باب قوله تعالى ﴿الحج اشهر معلومات﴾ تعليقاً في ترجمة الباب.

(٢٥٩٧) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب ما لا يلبس المحرم من الثيات، حديث : ١٥٤٢۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة لبسه، حديث : ١١٧٧۔ سنن ابي داؤد: ١٨٢٤۔ سنن نسائي : ٢٦٧١۔ سنن ابن ماجه: ٢٩٢٩۔ مسند احمد: ٢/ ٤١۔ مسند حميدي: ٦٢٧.

((لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ ، وَلَا الْبَرَانِسَ ، وَلَا الْعَمَائِمَ ، وَلَا الْقَلَانِسَ ، وَلَا الْخِفَافَ ، إِلَّا أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ، وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئاً مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ)) . قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ : وَلَا تَنْقَبُ الْمَرْأَةُ وَلَا تَلْبَسُ الْقَفَّازَيْنِ .

پہنیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم قمیص، شلوار، ٹوپی والا کوٹ، پگڑی، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو، لیکن اگر کسی شخص کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ کر پہن لے۔ اور ایسے کپڑے نہ پہنو جنہیں ورس (بوٹی) سے رنگا گیا ہو یا اسے زعفرانی رنگ دیا گیا ہو۔“ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: احرام والی عورت نہ نقاب کرے اور نہ دستانے پہنے۔

۷۷..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ لُبْسِ الْأَقْبِيَةِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام کی حالت میں قبا پہننا منع ہے

۲۵۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ الْقُمُسَ أَوِ الْأَقْبِيَةَ ، أَوِ الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَّا يَجِدَ نَعْلَيْنِ ، أَوِ السَّرَاوِيْلَاتِ ، أَوْ يَلْبَسَ شَيْئاً مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام والے شخص کو قمیص، قبا اور موزے پہننے سے منع فرمایا ہے لیکن اگر اس کے پاس جوتے نہ ہوں تو موزے (ٹخنوں تک کاٹ کر) پہن سکتا ہے اور شلوار اور وہ کپڑے جسے ورس یا زعفران لگا ہو، پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۷۸..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ انْتِقَابِ الْمَرْأَةِ وَعَنِ التَّقَفُّزِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام کی حالت میں عورت کا نقاب کرنا اور دستانے پہننا منع ہے

۲۵۹۹۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسَى - يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ ؟ فَقَالَ :

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا: ”اے اللہ کے نبی! آپ ہمیں احرام کی حالت میں کون سے

(۲۵۹۸) انظر الحديث السابق.

(۲۵۹۹) سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب النهی ان تلبس المحرمة القفازين، حديث: ۲۶۸۲۔ وانظر الحديث المتقدم برقم: ۲۵۹۷.

((لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ ، وَلَا الْبَرَانِسَ ، وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ ، وَلَا الْخِفَافَ ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَجُلًا لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ، وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ مَا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَالْوَرْسُ)) . قَالَ : ((وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ)) .

کپڑے پہننے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم قمیص، پگڑیاں، ٹوپی والے کوٹ، شلواریں اور موزے نہ پہنو، الا یہ کہ کسی شخص کو جوتے نہ ملیں تو وہ ان موزوں کو ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر پہن لے۔ اور تم ایسے کپڑے نہ پہنو جنہیں ورس یا زعفران سے رنگا گیا ہو“
اور فرمایا: ”اور محرمہ عورت نقاب نہ کرے اور نہ دستانے پہنے۔“

٢٦٠٠ـ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ ، ثَنَا أَبُوْ بَدْرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ وَهٰذَا حَدِيْثُهُ ثَنَا شُجَاعٌ وَهُوَ ابْنُ الْوَلِيْدِ أَبُوْ بَدْرٍ قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ ، ثَنَا ، وَقَالَ الدِّرْهَمِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ ، وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ ، هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الدِّرْهَمِيِّ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”محرمہ عورت نقاب نہ کرے اور نہ دستانے پہنے۔“
(یہ روایت جناب علی بن حسین درہمی کی ہے۔)

٧٩.....بَابُ الْإِحْرَامِ فِي الْأُزُرِ وَ الْأَرْدِيَةِ وَ النِّعَالِ

احرام باندھنے میں تہہ بند، چادریں اور جوتے استعمال کرنے کا بیان

٢٦٠١ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ..........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَجُلًا نَادٰى فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ ؟ فَقَالَ : ((لَا تَلْبَسُوا السَّرَاوِيْلَ ، وَلَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بلند آواز سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! محرم کون کون سے کپڑے نہ پہنے؟ آپ نے فرمایا: ”تم شلواریں، قمیص، ٹوپی والے کوٹ،

(٢٦٠٠) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٩٧.

(٢٦٠١) صحيح بخاري، كتاب جزاء الصيد، باب لبس خفين للمحرم، حديث: ١٨٤٢ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة لبسه، حديث: ٢/١١٧٧ـ سنن ابي داؤد: ١٨٢٣ـ سنن نسائي: ٢٦٦٨ـ مسند احمد: ٢/٨ـ مسند الحميدي: ٦٢٦ـ من طريق الزهري بهذا الاسناد.

الْقُمُصَ ، وَلَا الْبَرَانِسَ ، وَلَا الْعِمَامَةَ ، وَلَا ثَوْبٌ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا وَرْسٌ . وَلْيُحْرِمْ أَحَدُكُمْ فِيْ إِزَارٍ وَرِدَاءٍ وَنَعْلَيْنِ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُوْنَا إِلَى الْكَعْبَيْنِ)) .

پگڑیاں اور زعفران اور ورس بوٹی سے رنگے ہوئے کپڑے مت پہنو۔ بلکہ تم میں سے کوئی شخص احرام باندھے تو تہہ بند، چادر اور جوتے پہن لے۔ اور اگر اسے جوتے نہ ملیں تو موزے پہن لے اور ان کو (اوپر سے کاٹ لے) حتیٰ کہ وہ ٹخنوں سے نیچے آ جائیں۔“

فوائد:......۱۔ علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ محرم کے لیے احادیث الباب میں مذکور لباس اور چیزیں پہننا حرام ہیں۔ اور آپ ﷺ نے وضاحت کی ہے کہ قمیص اور شلوار اور اس معنی کے تمام لباس ممنوع ہیں، اس طرح سر کو ڈھانپنے والی چیز، عمامے اور ٹوپیاں وغیرہ پہننا بھی حرام ہیں پھر اگر زخم یا سر درد کی وجہ سے وہ سر پر کپڑا یا پگڑی باندھے تو اس پر فدیہ لازم آئے گا۔ اور موزے جرابیں اور بند جوتے پہننا بھی حرام ہیں، یہ تمام احکام مردوں کے لیے ہیں۔

بہر حال عورت کے لیے تمام بدن کو ہر لباس سے چھپانا مباح ہے۔ وہ سلا ہو یا ان سلا سوائے عورت کے چہرے کے۔ اسے اپنے چہرے کو ہر پردے (نقاب، وغیرہ) سے ڈھانپنا حرام ہے، البتہ ہاتھوں پر دستانے پہننے کے بارے علماء کا اختلاف ہے اور راجح بات یہی ہے کہ دستانے پہننا بھی حرام ہیں۔ نیز مرد و عورت پر ہر قسم کی خوشبو کا استعمال حرام ہے۔

(شرح النووی: ۸/ ۷٤)

۸۰..... بَابُ اشْتِرَاطِ مَنْ بِهِ عِلَّةٌ عِنْدَ الْإِحْرَامِ أَنَّ مَحِلَّهُ حَيْثُ يُحْبَسُ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ

بیمار شخص یہ شرط لگا سکتا ہے کہ جہاں اسے (بیماری وغیرہ کی وجہ سے) روک دیا گیا وہ وہیں اپنا احرام کھول دے گا جن علماء نے اسے مکروہ گردانا ہے ان کا موقف درست نہیں

٢٦٠٢۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، (ح) وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِضُبَاعَةَ وَهِيَ شَاكِيَةٌ فَقَالَ : ((أَتُرِيْدِيْنَ الْحَجَّ ؟)) فَقَالَتْ : نَعَمْ . قَالَ : ((فَحُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ ، وَقُوْلِيْ : اللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ تَحْبِسُنِيْ)) . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْجَبَّارِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے جب کہ وہ بیمار تھیں۔ آپ نے پوچھا: ”کیا تم حج کرنا چاہتی ہو؟“ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”تم حج کرلو اور یہ شرط لگا لو، تم (نیت کے وقت یہ الفاظ) کہہ لینا: اے اللہ: تو مجھے جہاں روک لے گا

(٢٦٠٢) صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین، حدیث: ٥٠٨٩۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز اشتراط المحرم التحلل بعذر المرض، حدیث: ١٢٠٧۔ سنن نسائی: ٢٧٦٩۔ مسند احمد: ٦/١٦٤.

میں وہیں احرام کھول دوں گی۔ (احرام کی پابندیوں سے حلال ہو جاؤں گی)۔"

"یہ جناب عبدالجبار کی حدیث کے الفاظ ہیں۔

فوائد:...... حاجی اور معتمر کا احرام باندھتے وقت یہ شرط عائد کرنا کہ اگر وہ بیمار ہوگیا تو حلال ہو جائے گا، جائز ہے صحابہ میں سے عمر بن خطاب، علی اور ابن مسعود اور دیگر کئی صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین کی ایک جماعت اور احمد، اسحٰق، ابوثور اور شافعی رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۳۱)

حدیث الباب کی رو سے یہی موقف قرین صواب ہے۔

۸۱..... بَابُ الْاِكْتِفَاءِ بِالنِّيَّةِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ بِالْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوْ هُمَا عِنْدَ الْإِهْلَالِ عَنِ النُّطْقِ بِذٰلِكَ

احرام کے وقت حج یا عمرہ یا دونوں کی صرف نیت کر لینا بھی کافی ہے اور زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں

۲۶۰۳۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا "جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ" ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِيْنَةِ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ، ثُمَّ أُذِنَ بِالْحَجِّ ، فَقِيْلَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ ، فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يُحِبُّ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَفْعَلَ كَمَا يَفْعَلُ ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ ، فَصَلّٰى فِيْهِ ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَكِبَ مَعَهُ بَشَرٌ كَثِيْرٌ ، رُكْبَانٌ وَ مُشَاةٌ ، كُلُّهُمْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں نو سال تک قیام پذیر رہے اور آپ نے حج نہیں کیا۔ پھر حج کا اعلان کر دیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج کریں گے۔ لہٰذا مدینہ منورہ میں بے شمار لوگ آ گئے۔ ہر کوئی چاہتا تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروی کرتے ہوئے حج ادا کرے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس پہنچ گئے، آپ نے اس مسجد میں نماز ادا کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لیے نکل پڑے اور آپ کے ساتھ بے شمار لوگ تھے۔ کچھ پیدل اور کچھ اپنی سواریوں پر سوار تھے۔ ہر شخص چاہتا تھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کرے۔ حتیٰ کہ جب آپ بیداء مقام پر

(۲۶۰۳) تقدم تخریجه برقم: ۲۵۳٤.

يُحِبُّ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ ، فَأَهَلَّ وَ نَحْنُ لَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ ، لَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ ، فَنَظَرْتُ أَمَامِيْ وَ عَنْ يَمِيْنِيْ ، وَ عَنْ شِمَالِيْ ، وَ خَلْفِيْ مَدَّ الْبَصَرِ رُكْبَانٌ وَ مُشَاةٌ كُلُّهُمْ يُحِبُّ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

چڑھے تو آپ نے تلبیہ کہنا شروع کیا۔ اور ہم نے صرف حج کی نیت کی ہوئی تھی۔ ہمیں عمرے کا علم ہی نہ تھا (حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا ہم جائز ہی نہ سمجھتے تھے)۔ میں نے اپنے دائیں، بائیں، آگے اور پیچھے دیکھا تو جہاں تک نظر گئی وہاں تک لوگ ہی لوگ تھے۔ کچھ پیدل تھے اور کچھ سوار تھے۔ ہر کسی کی خواہش تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں حج کرے۔

فوائد :......احرام باندھتے وقت احرام کی دل سے نیت کرنا اور نیت کے کلمات کا زبانی اقرار دونوں صورتیں جائز ہیں۔

٨٢..... بَابُ إِبَاحَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ ، وَالْإِفْرَادِ ، وَالتَّمَتُّعِ ، وَ الْبَيَانِ أَنَّ كُلَّ هٰذَا جَائِزٌ طَلْقٌ مُبَاحٌ ، وَ الْمَرْأُ مُخَيَّرٌ بَيْنَ الْقِرَانِ وَ الْإِفْرَادِ وَ بَيْنَ التَّمَتُّعِ يُهِلُّ بِمَا شَاءَ مِنْ ذٰلِكَ

حج وعمرے کو ملا کر حج قران، حج افراد یا حج تمتع کرنا جائز ہے۔ یہ تینوں اقسام جائز ہیں اور حاجی کو اختیار ہے کہ وہ حج قران، حج افراد یا حج تمتع میں سے جس حج کا چاہے احرام باندھ لے اور تلبیہ پڑھے

٢٦٠٤ـ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ـ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ بِحَجٍّ ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ)) . فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ . وَ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم ذوالحجہ کا چاند نکلنے کے قریب قریب (حج کے لیے) نکلے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص صرف حج کا احرام باندھنا چاہے وہ صرف حج کا احرام باندھ لے (اور حج افراد کی نیت کر لے) اور جو شخص صرف عمرے کا احرام باندھنا چاہے تو وہ عمرے کا احرام باندھ لے۔'' چنانچہ ہم میں سے کچھ لوگوں نے حج کا احرام باندھا اور کچھ نے عمرے کا احرام باندھا۔

٢٦٠٥ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ ، قَالَا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ

(٢٦٠٤) صحيح بخاري، كتاب الحيض، باب نقض المرأة شعرها عند غسل المحيض، حديث ١٣٧ مطولًا۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام: ١٢١١/١١٥۔ سنن ابی داؤد: ١٨٨٧۔ سنن نسائی: ٢٨١٨۔ سنن ابن ماجه: ٣٠٠٠ من طريق هشام بهذا الاسناد.

الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَ أَهَلَّ بِهِ نَاسٌ ، وَ أَهَلَّ نَاسٌ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ ، وَ أَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ . لَمْ يَقُلْ عَبْدُ الْجَبَّارِ : وَ أَهَلَّ بِهِ نَاسٌ وَ زَادَ قَالَتْ : فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے کچھ صحابہ کرام نے حج کا احرام باندھا۔ اور کچھ صحابہ نے حج اور عمرے کا احرام باندھا اور کچھ نے صرف عمرے کا احرام باندھا۔ حضرت عبدالجبار کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں ''اور کچھ صحابہ نے بھی حج کا احرام باندھا۔'' اور ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں بھی ان لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھا تھا۔

۸۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ

حج تمتع کرنا مستحب ہے

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أَصْحَابَهُ أَنْ لَوِ اسْتَقْبَلَ مِنْ أَمْرِهِ مَا اسْتَدْبَرَ لَمَا سَاقَ الْهَدْيَ وَ لِحِلِّ بِعُمْرَةٍ ، وَلَمَا أَمَرَ مَنْ لَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ بِالْإِهْلَالِ بِعُمْرَةٍ .

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو بتایا تھا کہ اگر آپ کو اس بات کا پہلے علم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوئی ہے تو آپ مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتے اور عمرہ کر کے احرام کھول دیتے۔ اور اس لیے بھی حج تمتع افضل ہے کیونکہ آپ نے ان صحابہ کرام کو حکم دیا تھا جو قربانی کا جانور ساتھ نہیں لائے تھے کہ وہ عمرہ کی نیت کریں (اور مکہ پہنچ کر عمرہ کر کے احرام کھول دیں۔)

٢٦٠٦ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ـ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ أَوْ خَمْسٍ ، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَ هُوَ غَضْبَانُ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کی چار یا پانچ تاریخ کو (مکہ آئے) آپ میرے پاس تشریف لائے تو آپ سخت غصے میں تھے۔ تو میں نے عرض کیا: آپ کو

(٢٦٠٥) صحيح بخاری، كتاب الحيض، باب كيف تهل الحائض بالحج والعمرة، حديث: ٣١٩ مطولاً۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث: ١١٤/ ١٢١١۔ مسند احمد: ٣٧/٦۔ مسند الحميدی: ٢٠٣.

(٢٦٠٦) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث: ١٣٠/ ١٢١١۔ صحيح ابن حبان: ٣٩٣٠.

فَقُلْتُ : مَنْ أَغْضَبَكَ ؟ فَقَالَ : ((أَمَا شَعَرْتِ إِنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ . قَالَ الْحَكَمُ : يَتَرَدَّدُوْنَ ۔ أَحْسِبُ ۔ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتَّى اشْتَرِيَهُ ثُمَّ أُحِلُّ كَمَا حَلُّوْا .

کس نے اس قدر غصہ دلایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”کیا تمہیں پتہ نہیں چلا کہ میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا ہے اور وہ اس کی تعمیل میں تردد کر رہے ہیں۔“ جناب حکم کی روایت میں ہے: ”وہ تردد کر رہے ہیں، اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے علم ہوتا تو میں قربانی کا جانور اپنے ساتھ (مدینہ منورہ سے) نہ لاتا اور مکہ مکرمہ سے خرید لیتا۔ پھر میں بھی (صرف عمرہ کر کے) احرام کھول دیتا جیسا کہ ان صحابہ نے کھولا ہے۔“

فوائد :......حج کی تین اقسام ہیں اور انہی اقسام کو مدنظر رکھتے ہوئے احرام کی نیت کی جائے (۱) حج قران (۲) حج تمتع (۳) حج افراد۔ اور علماء کا ان تینوں اقسام کے جواز پر اجماع ہے۔

حج قران: احرام باندھتے وقت حج اور عمرہ کی ایک ساتھ نیت کرنا اور تلبیہ میں یہ کلمات کہنا (لبیك بحج وعمرة) حج قران کرنے والا عمرہ اور حج کے مناسک ادا کرنے تک محرم ہی رہے گا۔

حج تمتع: حج تمتع یہ ہے کہ انسان حج کے مہینوں میں عمرہ کا حرام باندھے پھر احرام کھول دے، اس کے بعد حج کے ایام میں حج بھی کرے۔

حج افراد: احرام باندھتے وقت فقط حج کا احرام باندھنا۔ (تلخیص از فقه السنه: ۱/ ۵۷۸، ۵۷۹)

۲۔ پھر ان تینوں اقسام میں سے حج کی کون سی قسم افضل و مستحب ہے۔ اس بارے علماء کا اختلاف ہے کچھ علماء کا موقف ہے کہ حج تمتع افضل و مستحب ہے کیونکہ نبی ﷺ نے حج تمتع کو پسند کیا اور تمتع کرنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا، لیکن آپ ﷺ نے بذات خود حج قران کیا ہے، لہٰذا آپ کا عمل فعل ہی مستحب اور حج قران ہی افضل ہے۔

۸۴..... بَابُ أَمْرِ الْمُهِلِّ بِالْعُمْرَةِ الَّذِيْ مَعَهُ الْهَدْيُ بِالْإِهْلَالِ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ لِيَصِيْرَ قَارِنًا إِذْ سَائِقُ الْهَدْيِ الْمُهِلُّ بِالْعُمْرَةِ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ الْإِحْلَالُ مِنْهَا قَبْلَ مَبْلَغِ الْهَدْيِ مَحِلَّهُ

جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہو اور قربانی کا جانور بھی اس کے پاس ہو تو اس شخص کو عمرے کے ساتھ حج کا تلبیہ بھی کہنا ضروری ہے تاکہ یہ حج قران کرنے والا بن جائے کیونکہ جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہو اور قربانی کا جانور بھی اس کے ساتھ ہو تو اس کے لیے (عمرہ ادا کرنے کے بعد) اس وقت تک احرام کھولنا جائز نہیں جب تک قربانی اپنی قربان گاہ میں (۱۰ ذوالحجہ) کو نہ پہنچ جائے

۲۶۰۷۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ، ح وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ۔ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ

شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْىٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ)) .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع والے سال (حج کے لیے) نکلے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھے۔ (اور تلبیہ کہے)“

فوائد :......حج اور عمرہ کا ارادہ رکھنے والا جس کے ساتھ ہدی کے جانور ہوں وہ حج قرآن ہی کی نیت کرے گا، البتہ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ حج قران، حج تمتع اور حج افراد میں سے کسی بھی قسم کی نیت کرسکتا ہے۔

٨٥..... بَابُ تَقْلِيْدِ الْغَنَمِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ إِذَا سِيْقَ الْهُدٰى

جب بکرا قربانی کے لیے لے جایا جائے تو اس کے گلے میں ہار ڈالنا چاہیے

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْغَنَمَ لَا تُقَلَّدُ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَلَّدَ الْغَنَمَ الَّذِيْ أُهْدِيَ وَ هُوَ مُقِيْمٌ بِالْمَدِيْنَةِ حَلَالٌ ، وَ سُنَّةِ الْهَدْيِ فِي التَّقْلِيْدِ لِمَنْ كَانَ مُقِيْماً بِبَلَدِهِ يُرِيْدُ تَوْجِيْهَ الْهَدْيِ ، وَ مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ أَوِ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ وَ أَهْدٰى أَوْ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ فِي التَّقْلِيْدِ سِيَانٌ لَا فَرْقَ بَيْنَهُمَا .

ان علماء کے قول کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ بکرے کے گلے میں ہار نہیں ڈالا جا سکتا۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بکروں کے گلے میں ہار ڈالتے تھے جنہیں آپ نے قربانی کے لیے بھیجا تھا جب کہ آپ مدینہ منورہ میں تشریف فرما تھے اور آپ نے احرام بھی نہیں باندھا تھا۔ جب کہ قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالنے کی سنت میں وہ شخص جو اپنے شہر میں اقامت پذیر رہتے ہوئے قربانی کا جانور مکہ مکرمہ بھیجنا چاہتا ہو اور وہ شخص جو حج کرنا چاہتا ہے یا حج اور عمرہ دونوں کرنا چاہتا ہے اور وہ اپنی قربانی کے جانور بھیج دیتا ہے یا اپنے ساتھ لے کر جاتا ہے، قربانی کے جانور کو ہار پہنانے میں یہ دونوں شخص برابر ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

٢٦٠٨۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا عَبِيْدَةُ ۔ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ ۔ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ ، وَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ....

(٢٦٠٧) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب كيف تهل الحائض والنفساء، حديث: ١٥٥٦۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث: ١١١/ ١٢١١۔ سنن ابى داؤد: ١٧٨١۔ سنن نسائى: ٢٧٦٥۔ صحيح ابن حبان: ٣٩٠١ من طريق مالك.

(٢٦٠٨) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب تقليد الغنم، حديث: ١٧٠٣۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب بعث الهدى الى الحرم، حديث: ٣٦٥/ ١٣٢١۔ سنن ترمذى: ٩٠٩۔ سنن نسائى: ٢٨١١۔ مسند احمد: ٩١/٦۔ مسند الحميدى: ٢١٨ وانظر ما تقدم برقم: ٢٥٧٣.

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أَفْتِلُ قَلائِدَ الْغَنَمِ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَمْكُثُ حَلالاً ، هٰذَا حَدِيْثُ الزَّعْفَرَانِيِّ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانی کی بکریوں کے لیے ہار بٹتی تھی، جنہیں آپ مکہ مکرمہ بھیجتے تھے پھر آپ خود مدینہ منورہ ہی میں حلال رہتے تھے (یعنی حج و عمرے کے لیے تشریف نہیں لے جاتے تھے) یہ جناب زعفرانی کی حدیث ہے۔

فوائد :...... ہدی کے جانور اونٹ اور گائے کے قلادہ پہننے کے جواز کے قائل ہیں اور بکری کو قلادہ پہنانے میں علماء کا اختلاف ہے اور یہ حدیث دلیل ہے کہ بکری کو بھی قلادہ پہنانا جائز و مباح ہے۔

۸۶..... بَابُ حَدِيْثِ الْإِحْرَامِ خَلْفَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ إِذَا حَضَرَتْ

اگر فرض نماز کا وقت ہو جائے تو نماز کے بعد احرام باندھنے کا بیان

۲۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ حَسَّانَ الْأَعْرَجِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ وَ أَمَرَ بِبَدَنِهِ أَنْ تُشْعَرَ مِنْ شِقِّهَا الْأَيْمَنِ وَ قَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ، وَ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَهَلَّ .

ثَنَا بُنْدَارٌ أَيْضاً ، ثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - ثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ ، وَ قَالَ صَلَّى الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَ أَشْعَرَ بَدَنَتَهُ ، وَ لَمْ يَقُلْ : وَ سَلَتَ عَنْهَا الدَّمَ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِيْ فِيْ خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ أَشْعَرَ بَدَنَتَهُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ بَيَّنْتُهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز ظہر ادا کی اور اپنی قربانی کے جانور کو دائیں جانب نشان لگانے کا حکم دیا۔ اور اس کے گلے میں دو جوتے لٹکائے اور اس کا خون صاف کیا، پھر جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر بیداء مقام پر سیدھی ہوئی تو آپ نے نیت کی اور تلبیہ پکارا۔ جناب بندار کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں نماز ظہر ادا کی اور اپنی قربانی کے جانور کو اشعار کیا (اسے نشانی لگائی) اور یہ الفاظ نہیں کہے کہ آپ نے اس کا خون صاف کیا۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جناب محمد بن جعفر کی روایت کے یہ الفاظ "اور آپ نے اپنی قربانی کا اشعار کیا:" یہ مسئلہ اسی قسم سے تعلق رکھتا ہے جسے ہم اپنی کتب میں متعدد بار بیان کر چکے ہیں۔ کہ عرب کے لوگ کام کی نسبت اس کے حکم کرنے والے

(۲۶۰۹) تقدم تخريجه برقم: ۲۵۷۵.

الْعَرَبَ تَضِيفُ الْفِعْلَ إِلَى الْآمِرِ ، كَإِضَافَتِهَا إِلَى الْفَاعِلِ . فَقَوْلُهُ : وَ أَشْعَرَ بَدَنَتَهُ يُرِيدُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِشْعَارِهَا لِأَنَّ فِي خَبَرِ يَحْيَى الْقَطَّانِ وَ أَمَرَ بِبَدَنِهِ أَنْ تُشْعَرَ ، دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِشْعَارِهَا ، لَا أَنَّهُ تَوَلَّى ذٰلِكَ بِنَفْسِهِ ، وَ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَشْعَرَ بَعْضَ بَدَنِهِ بِيَدِهِ ، وَ أَمَرَ غَيْرَهُ بِإِشْعَارِ بَقِيَّتِهَا ، فَمَنْ قَالَ فِي الْخَبَرِ أَمَرَ بِبُدْنِهِ أَنْ تُشْعَرَ أَرَادَ بَعْضَهَا ، وَ مَنْ قَالَ أَشْعَرَ بَدَنَتَهُ أَرَادَ بَعْضَهَا لَا كُلَّهَا ، فَالْأَخْبَارُ مُتَصَادِقَةٌ لَا مُتَكَاذِبَةٌ عَلَى مَا يَتَوَهَّمُ أَهْلُ الْجَهْلِ .

کی طرف بھی کرتے ہیں جیسا کہ کام کی نسبت اس کام کو سر انجام دینے والے کی طرف کرتے ہیں۔ لہٰذا حدیث کے یہ الفاظ: ''آپ نے اپنی قربانی کا اشعار کیا:'' ان کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اشعار کرنے کا حکم دیا کیونکہ جناب یحییٰ بن قطان کی روایت میں ہے کہ آپ نے اپنی قربانی کے جانور کو اشعار کرنے کا حکم دیا تھا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے اشعار کرنے کا حکم دیا تھا، بذات خود اشعار نہیں کیا تھا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے کچھ اونٹوں کو اپنے ہاتھ مبارک سے اشعار کیا ہو اور باقی اونٹوں کو اشعار کرنے کا حکم دیا ہو۔ لہٰذا جس راوی کی روایت میں اشعار کرنے کے حکم کا ذکر ہے تو اس کی مراد یہ ہے کہ کچھ اونٹوں کو اشعار کرنے کا حکم دیا۔ اور جس راوی نے کہا کہ آپ نے اپنی قربانی کے جانوروں کو خود اشعار کیا تو اس کی مراد بھی کچھ اونٹ ہیں سارے اونٹ نہیں۔ اس طرح یہ تمام روایات ایک دوسری کی توثیق وتصدیق کرتی ہیں، ایک دوسری کی تکذیب نہیں کرتیں جیسا کہ بعض جہلاء کا خیال ہے۔

فوائد :......اگر احرام باندھنے سے قبل فرض نماز کا وقت ہو تو میقات پر فرض نماز کے بعد احرام باندھنا مسنون ومستحب ہے۔

۸۷..... بَابُ إِبَاحَةِ الْإِحْرَامِ مِنْ غَيْرِ صَلَاةٍ مُتَقَدِّمَةٍ مِنْ مَكْتُوبَةٍ أَوْ تَطَوُّعٍ

احرام سے پہلے فرض یا نفل نماز پڑھے بغیر بھی احرام باندھنا جائز ہے

وَ الدَّلِيلِ أَنَّ غَيْرَ الْمُتَطَهِّرَةِ وَ الْجُنُبِ إِنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ أَوْ هُمَا كَانَ الْإِحْرَامُ جَائِزاً ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ النُّفَسَاءَ وَ الْحَائِضَ بِالْإِحْرَامِ وَ هُمَا غَيْرُ طَاهِرَتَيْنِ ، إِذِ النُّفَسَاءُ وَ الْحَائِضُ لَا تُجْزِئُهُمَا الصَّلَاةُ قَبْلَ أَنْ تَطَهَّرَا وَ لَا تَطَهَّرَانِ بِالْاغْتِسَالِ قَبْلَ أَنْ تَطَهَّرَا بِانْقِطَاعِ دَمِ الْحَيْضِ وَ النِّفَاسِ .

اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر ناپاک عورت اور جنبی شخص حج یا عمرے یا دونوں کا احرام باندھیں تو ان کا احرام باندھنا جائز

ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے نفاس اور حیض والی عورتوں کو احرام باندھنے کا حکم دیا ہے، حالانکہ وہ دونوں غیر طاہر اور ناپاک ہیں جبکہ نفاس اور حیض والی عورتوں کے لیے پاک ہونے سے پہلے نماز پڑھنا جائز نہیں اور نفاس و حیض کا خون بند ہونے سے پہلے غسل کر لینے سے یہ دونوں پاک بھی نہیں ہوتیں۔

٢٦١٠- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ ، أَنَّ ابْنَ أَبِي مَرْيَمَ ، حَدَّثَهُمْ ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَ مَعَهُ امْرَأَتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسِ بْنِ خَثْعَمَ . فَلَمَّا كَانُوْا بِالشَّجَرَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِالشَّجَرَةِ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ ، فَأَتَى أَبُوْ بَكْرٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ ، فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ ، ثُمَّ تُهِلَّ بِالْحَجِّ وَ تَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع والے سال حج کے لیے نکلے جب کہ ان کے ساتھ ان کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس بن خثعم رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ پھر جب وہ شجرہ (یعنی ذوالحلیفہ) کے مقام پر تھے حضرت اسماء نے محمد بن ابو بکر کو جنم دیا۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس بات کی اطلاع دی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ حضرت اسماء کو غسل کرنے کا حکم دیں، پھر وہ حج کا تلبیہ پکاریں اور دیگر حاجیوں کی طرح تمام مناسک ادا کریں، لیکن وہ بیت اللہ کا طواف نہیں کریں گی۔

فوائد:.....احرام باندھنے کے لیے نماز کی ادائیگی شرط نہیں بلکہ حیض و نفاس والی عورت تو حالت حیض و نفاس ہی میں احرام باندھے گی اور نماز کا وقت نہ ہو تو نماز کی ادائیگی کے بغیر کسی بھی وقت احرام باندھنا جائز ہے۔

٨٨.....بَابُ الْإِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سے تلبیہ پکارنے کا بیان

٢٦١١- ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ ....

(٢٦١٠) اسناده صحيح : سنن نسائی، كتاب مناسك الحج، باب الغسل للاهلال، حديث: ٢٦٦٥۔ سنن ابن ماجه: ٢٩١٢.

(٢٦١١) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب الاهلال عند مسجد ذى الحليفة، حديث: ١٥٤١۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب امر اهل المدينة بالاحرام من عند مسجد ذى الحليفة، حديث: ١١٨٦۔ سنن ابی داؤد: ١٧٧١۔ سنن ترمذی: ٨١٨۔ سنن نسائی: ٢٧٥٨۔ مسند احمد: ٢/٢٨۔ مسند الحميدی: ٦٥٩.

ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ : هٰذِهِ الْبَيْدَاءُ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اللّٰهِ مَا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یہ بیداء مقام ہے جس کے بارے میں تم رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھتے ہو۔ اللہ کی قسم! آپ نے ذوالحلیفہ کی مسجد کے دروازے کے پاس سے تلبیہ پکارا تھا (اور احرام کی نیت کی تھی)۔"

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ اہل مدینہ کا میقات مسجد ذی الحلیفہ کے قریب ہے اور مقام بیداء تک تاخیر جائز نہیں جمیع علماء کا یہی موقف ہے۔ (شرح النووی : ۸/ ۹۲)

۸۹...... بَابُ الْإِهْلَالِ إِذَا اسْتَوَتْ بِالرَّاكِبِ نَاقَتُهُ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

جب سواری اپنے سوار کو لے کر مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سیدھی ہو جائے تو اس وقت تلبیہ پکارنے کا بیان

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُهِلَّ حَتّٰى أَتَى الْبَيْدَاءَ ، وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ فِيْ كُتُبِنَا أَنَّ الْخَبَرَ الْوَاجِبَ قُبُوْلُهُ هُوَ خَبَرُ مَنْ يُخْبِرُ بِسَمَاعِ الشَّيْءِ وَ رُؤْيَتِهِ دُوْنَ مَنْ يُنْكِرُ الشَّيْءَ وَ يَدْفَعُهُ .

ان علمائے کرام کے قول کے برخلاف جن کا خیال ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیداء مقام پر پہنچ کر ہی تلبیہ پکارا تھا۔ یہ مسئلہ بھی اسی قسم سے ہے جس کے بارے میں میں نے اپنی کتب میں بار ہا لکھا ہے کہ جو شخص کسی واقعہ کو دیکھنے اور سننے کی خبر دے تو اس کی خبر کو قبول کرنا واجب ہوتا ہے۔ جب کہ اس شخص کی خبر کو قبول نہیں کیا جائے گا جو کسی واقعے کا انکار کرے اور اس کی مخالفت کرے۔

۲۶۱۲۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ - عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ ....

عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ إِهْلَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ذوالحلیفہ میں جب آپ کی سواری آپ کو لے کر سیدھی ہوگئی تو تلبیہ پکارا تھا۔

۲۶۱۳۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ ، قَالَ..........

(۲۶۱۲) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب قول اللّٰه تعالی ﴿یأتون رجالا او رکبانا﴾، حدیث : ۱۵۱۵.

(۲۶۱۳) صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب الرکاب والغرز للدابة، حدیث : ۲۸۶۵ـ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان ان الافضل ان یحرم حین تنبعث به......، حدیث : ۲۷/ ۱۱۸۷ من طریق نافع عن ابن عمر.

ابْـنُ عُـمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ أَهَلَّ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنا قدم مبارک رکاب میں رکھ لیا اور آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی ہوگئی تو آپ نے تلبیہ پکارا۔

فوائد :...... یہ احادیث مالک، شافعی اور جمہور کے موقف کی دلیل ہے کہ احرام میں تلبیہ کہنے کا افضل وقت وہ ہے جب اسے سوار لے کر کھڑی ہو۔ (شرح النووی: ۸/ ۹٤)

۹۰..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِسْتِقْبَالِ بِالرَّاحِلَةِ الْقِبْلَةَ إِذَا أَرَادَ الرَّاكِبُ الْإِهْلَالَ

جب سوار تلبیہ پکارنے کا ارادہ کرے تو سواری کو قبلہ رخ کرنا مستحب ہے

٢٦١٤ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَيُّوْبَ ....

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ ، ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ ، ثُمَّ رَكِبَ ، حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَأَهَلَّ قَالَ : ثُمَّ يُلَبِّيْ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ الْحَرَمَ أَمْسَكَ ، حَتّٰى إِذَا أَتَى ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ ، قَالَ فَيُصَلِّيْ بِهِ الْغَدَاةَ ثُمَّ يَغْتَسِلُ ، فَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ .

امام نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب ذوالحلیفہ پہنچ جاتے تو اپنی سواری پر کجاوہ کسنے کا حکم دیتے۔ پھر وہ صبح کی نماز ادا کرتے۔ پھر اپنی سواری پر سوار ہوتے حتیٰ کہ جب وہ آپ کو لے کر سیدھی ہو جاتی تو آپ قبلہ رخ ہوتے اور تلبیہ پکارتے۔ پھر آپ (دوران سفر) تلبیہ پکارتے رہتے حتیٰ کہ جب حرم میں پہنچ جاتے تو تلبیہ پڑھنا بند کر دیتے۔ جب ذی طوی مقام پر پہنچتے تو رات وہیں گزارتے پھر صبح کی نماز وہاں پڑھ کر غسل کرتے۔ (پھر بیت اللہ میں داخل ہوتے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ احرام باندھ کر حج وعمرہ کا تلبیہ کہتے وقت سواری کا رخ قبلہ رو کرنا مستحب فعل ہے۔

۹۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْبَيْتُوْتَةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَ الْغُدُوِّ مِنْهَا اسْتِنَاناً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے ہوئے ذوالحلیفہ میں رات گزارنا اور صبح کے وقت وہاں سے روانہ ہونا مستحب ہے

(٢٦١٤) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الاهلال مستقبل القبلة، حدیث: ١٥٥٣ تعلیقاً۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب المبیت بذی طوی......، حدیث: ٢٢٧/ ١٢٥٩ باختصار۔ سنن ابی داؤد: ١٨٦٥۔ سنن کبری نسائی: ٤٢٣٦۔ مسند احمد: ٢/ ٤٧.

٢٦١٥۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ ، ثَنَا وُهَيْبٌ ، حَدَّثَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ وَ سَالِمٌ ....

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا مَرَّ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ ، وَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

جناب نافع اور سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب ذوالحلیفہ سے گزرتے تو رات وہیں بسر کرتے حتی کہ صبح کے وقت روانہ ہوتے۔ وہ بتاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

فوائد:......امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ذوالحلیفہ میں رات گزارنا اعمال وسنن حج میں شامل نہیں اور قاضی عیاض کہتے ہیں، لیکن جو شخص اسے سنت سمجھ کر اختیار کرے تو یہ عمل بہتر ہے۔ (شرح النووی: ٨/ ٩٧)

٩٢..... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّعْرِيْسِ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

ذوالحلیفہ میں وادی کے درمیان رات کو آرام کے لیے اترنا مستحب ہے

٢٦١٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ أَبِيْهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ وَ هُوَ فِيْ مُعَرَّسِهِ فِيْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ، فَقِيْلَ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ . قَالَ مُوْسٰى : وَ قَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمَنَاخِ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَنِيْخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ هُوَ أَسْفَلَ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ . بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الطَّرِيْقِ وَسَطاً مِنْ ذٰلِكَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک فرشتہ آیا (یا آپ کو خواب آیا) جب کہ آپ ذوالحلیفہ میں رات کے وقت آرام کرنے کے لیے تشریف فرما تھے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ بابرکت میدان میں ٹھہرے ہیں۔ جناب موسیٰ کی روایت میں ہے حضرت سالم نے ہمیں اسی جگہ ٹھہرایا جہاں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ٹھہرا کرتے تھے۔ اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی اقامت گاہ کو تلاش کرتے تھے۔ وہ جگہ مسجد ذوالحلیفہ کے نیچے وادی کے درمیان واقع ہے مسجد اور راستے کے عین درمیان ہے۔

(٢٦١٥) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب خروج النبی ﷺ علی طريق الشجرة، حديث: ١٥٣٣۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب المبيت بذی طوی......، حديث: ١٢٥٩ بمعناه۔ وانظر الحديث السابق.

(٢٦١٦) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب قول النبی ﷺ "العقيق واد مبارك" حديث: ١٥٣٥۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب النزول ببطحاء، حديث: ١٣٤٦۔ سنن نسائی: ٢٦٦١۔ مسند احمد: ٢/ ٨٧.

۹۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ

وادی عقیق میں نفل نماز پڑھنا مستحب ہے

۲٦۱۷۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ الْيَمَامِيُّ ، قَالَا ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ، حَدَّثَنِيْ...... عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ((أَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتٍ مِنْ رَّبِّيْ- وَ هُوَ بِالْعَقِيْقِ - أَنْ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ ، وَ قُلْ : عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ)) .

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: آج رات میرے پاس میرے رب کا ایک فرشتہ آیا، جب کہ آپ اس رات وادی عقیق میں تشریف فرما تھے، کہ آپ اس مبارک وادی میں نماز ادا کریں۔ اور کہیں: ”عمرہ، حج میں شامل ہوگیا ہے (آئندہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے۔)“

فوائد :......حج سے واپسی پر ذوالحلیفہ میں نزول کرنا مناسک حج سے نہیں، ایسا عمل کرنے والا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی اتباع میں بطور تبرک کرتا ہے، نیز یہ وادی بھی مبارک ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں، مقام ذوالحلیفہ میں نزول کرنا اور نماز ادا کرنا مستحب فعل ہے اور اس مقام کو نماز ادا کیے بغیر عبور نہ کیا جائے، خواہ نماز کا وقت نہ ہو۔

(شرح النووی: ۹/ ۱۱۰)

۹۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِهْلَالِ بِمَا يُحْرِمُ بِهِ الْمُهِلُّ مِنْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ هُمَا

محرم حج، عمرہ یا حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھ سکتا ہے۔ ان میں سے جس کا احرام باندھے گا اسی کے ساتھ تلبیہ پکارنا مستحب ہے

۲٦۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، ثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ .... عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَبَّيْكَ بِحَجٍّ وَ عُمْرَةٍ))

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں تلبیہ کہا اور نیت کی: لَبَّيْكَ بِحَجٍّ وَ عُمْرَةٍ ”اے اللہ میں حج اور عمرے کی ادائیگی کے لیے حاضر ہوں۔

۲٦۱۹۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ وَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ وَ

(۲٦۱۸) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب بعث علی بن ابی طالب وخالد بن الولید، حدیث: ۴۳۵۳، ۴۳۵۴۔ صحیح مسلم، کتاب فی الافراد والقران، حدیث: ۱۲۳۲۔ سنن نسائی: ۲۷۳۲۔ مسند احمد: ۲/ ٤۱.

حَمِيْدُ الطَّوِيْلُ كُلُّهُم يَقُوْلُ ....

سَمِعْتُ أَنَساً ، يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَ حَجاً)) ، مِرَاراً .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "لبيك عمرة و حجاً لبيك عمرة و حجًا: اے اللہ میں عمرہ اور حج دونوں کی ادائیگی کے لیے حاضر ہوں۔ اے اللہ میں عمرہ اور حج دونوں کی ادائیگی کے لیے حاضر ہوں۔" آپ یہ کلمات بار بار پڑھ رہے تھے۔

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھنے والا مذکور کلمات کے ساتھ باآواز بلند تلبیہ کہہ سکتا ہے اور یہ عمل مستحب ہے۔

۲۔ احرام کی باآواز بلند نیت کرنا اور نیت کے کلمات کو اونچی آواز سے کہنا مشروع فعل ہے، اور حج قران اور افراد اور تمتع کا رادہ کرنے والے کسی ایک قسم کے انتخاب کی صورت میں حج کی اسی قسم کی نیت کا احرام باندھے گا۔

۹۵..... بَابُ إِبَاحَةِ الْإِحْرَامِ مِنْ غَيْرِ تَسْمِيَةِ حَجٍّ وَ لَا عُمْرَةٍ وَ مِنْ غَيْرِ قَصْدِ نِيَّةٍ وَاحِدٍ بِعَيْنِهِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الْإِحْرَامِ

حج یا عمرے کا نام لیے بغیر بھی احرام باندھنا جائز ہے اور احرام کی ابتداء میں ان دونوں میں سے کسی ایک کی تعیین کی نیت وارادہ کیے بغیر بھی احرام باندھنا درست ہے

۲۶۲۰۔ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ ، أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا نَرٰى إِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعاً ، وَ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : ((نَبْدَأُ بِالَّذِيْ بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ ، فَبَدَأَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حج کی نیت سے (مدینہ منورہ سے) نکلے حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچ گئے تو آپ نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے (طواف کیا) اور مقام ابراہیم کے پاس دو رکعات ادا کیں، پھر آپ نے فرمایا: "ہم بھی (سعی کی) ابتداء اسی سے کریں گے جس سے اللہ تعالیٰ نے (قرآن

(۲۶۱۹) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب اهلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهدیه، حدیث: ۱۲۵۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۷۹۵۔ سنن نسائی: ۲۷۳۰۔ مسند احمد: ۳/۹۹۔ وانظر السابق.

(۲۶۲۰) تقدم تخریجه برقم: ۲۵۳٤.

بِالصَّفَا)) ، حَتّٰی فَرَغَ مِنْ اٰخِرِ سَبْعَةٍ عَلَى الْمَرْوَةِ ، فَجَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ بِهَدْيَةٍ مِنَ الْيَمَنِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((بِمَ أَهْلَلْتَ ؟)) قَالَ ، قُلْتُ : اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُكَ . قَالَ : ((فَإِنِّي أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَذَكَرَ الدَّوْرَقِيُّ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَقَدْ أَهَلَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ غَيْرُ عَالِمٍ فِيْ وَقْتِ إِهْلَالِهِ مَا الَّذِيْ بِهِ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ مُهِلًّا مِنْ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ ، وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِنْ نَاحِيَةِ الْيَمَنِ ، وَإِنَّمَا عَلِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ مَا الَّذِيْ بِهِ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اجْتِمَاعِهِمَا بِمَكَّةَ ، فَأَجَازَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِهْلَالَهُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ غَيْرُ عَالِمٍ فِيْ وَقْتِ إِهْلَالِهِ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ أَوْ بِالْعُمْرَةِ أَوْ بِهِمَا جَمِيْعًا . وَقِصَّةُ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ مِنْ هٰذَا الْبَابِ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيْخٌ بِالْبَطْحَاءِ ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ أَحْسَنْتَ ، غَيْرَ أَنَّ النَّبِيَّ

مجید میں) ابتداء کی ہے۔" لہٰذا آپ نے صفا پہاڑی سے (سعی کی) ابتداء کی۔ حتیٰ کہ آخری ساتواں چکر مروہ پہاڑی پر پہنچ کر ختم کیا اور سعی سے فارغ ہو گئے۔ حضرت علی بن ابی طالب، اللہ ان پر رحم کرے، یمن سے آپ کے قربانی کے جانور لے کر حاضر ہو گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: "تم نے احرام باندھتے وقت کیا نیت کی تھی۔ (کس حج کا تلبیہ پکارا تھا)" انہوں نے عرض کی: میں نے کہا تھا: اے اللہ! میں بھی اسی نیت سے احرام باندھتا ہوں جس نیت سے تیرے رسول نے احرام باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا: "بے شک میں نے حج کا احرام باندھا ہے۔" پھر جناب دورقی نے بقیہ حدیث بیان کی۔ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے احرام کی طرح احرام باندھا حالانکہ احرام باندھتے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم نہیں تھا کہ نبی کریم ﷺ نے کس حج کی نیت کر کے احرام باندھا ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کے راستے میں آنے والے میقات ذوالحلیفہ سے احرام باندھا تھا جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت یمن کی جانب موجود تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ پہنچ کر آپ سے معلوم ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کس حج کی نیت سے احرام باندھا ہے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اسی احرام کو درست قرار دے دیا جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی نیت پر احرام باندھا تھا حالانکہ احرام باندھتے وقت انہیں معلوم نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج، عمرے یا ان دونوں کی نیت سے احرام باندھا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا قصہ بھی اس مسئلے کے متعلق ہے۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُتَعَقِّبِ أَمَرَ عَلِيًّا بِغَيْرِ مَا أَمَرَ بِهِ أَبَا مُوْسَى ، أَمَرَ عَلِيًّا بِالْمُقَامِ عَلَى إِحْرَامِهِ إِذْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ ، فَلَمْ يَجِدْ لَهُ الْإِحْلَالَ إِلَى أَنْ بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ، وَ أَمَرَ أَبَا مُوْسَى بِالْإِحْلَالِ بِعُمْرَةٍ إِذْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ ، وَ قَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ فِي كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

حاضر ہوئے تھے جب کہ آپ بطحاء میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے انہیں فرمایا تھا: تم نے بہت اچھا کیا ہے (کہ اپنی قربانی ساتھ نہیں لائے اس لیے عمرہ ادا کر کے احرام کھول لو) لیکن آخر میں نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو موسیٰ سے مختلف حکم دیا۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام میں پابند رہیں کیونکہ ان کے پاس قربانی کا جانور موجود تھا۔ لہٰذا انہیں (۱۰ ذوالحجہ کو) قربانی کا جانور اپنی جگہ پہنچنے تک احرام کھولنے کی اجازت نہ تھی۔ اور آپ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو عمرہ کر کے احرام کھولنے کا حکم دیا کیونکہ ان کے پاس قربانی کا جانور موجود نہیں تھا۔ میں نے یہ مسئلہ کتاب الکبیر میں بیان کر دیا ہے۔

فوائد:...... احرام کی ابتداء میں بلاتعیین احرام کی نیت کرنا جائز ہے اور بعد میں حج کی کسی بھی قسم کی تعیین کرنا بھی جائز و مباح ہے۔

۹۶..... بَابُ صِفَةِ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ کے تلبیہ کی کیفیت کا بیان

۲۶۲۱۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَا ، ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ، قَالَ أَحْمَدُ أَخْبَرَنَا ، وَ قَالَ مُؤَمَّلٌ عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ)) . قَالَ مُؤَمَّلٌ فِي حَدِيْثِهِ : وَ زَادَ ابْنُ عُمَرَ : لَبَّيْكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا تلبیہ اس طرح ہے: ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ)): اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، میں تیری عبادت پر قائم ہوں۔ میں تیری

(۲۶۲۱) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب التلبیة، حدیث: ۱۵۴۹۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب التلبیة وصفتها، حدیث: ۱۱۸۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۱۲۔ سنن ترمذی: ۸۳۵۔ سنن نسائی: ۲۷۵۰۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۱۸۔ مسند احمد: ۲/۴۸۔ مسند الحمیدی: ۶۶۰.

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ ، وَ الْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ ، وَ الرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَ الْعَمَلُ .

فرمانبرداری کے لیے حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ بلاشبہ ساری تعریفیں تیرے ہی لائق ہیں اور تمام نعمتیں تیری ہی ملکیت ہیں۔ اور بادشاہی بھی تیری ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ جناب مؤمل کی روایت میں ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے: ''اے اللہ میں حاضر ہوں، میں تیری عبادت پر قائم ہوں، میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، میں تیری عبادت کی موافقت کرتا ہوں، ہر طرح کی خیر و برکت تیرے ہاتھوں میں ہے۔ تمام امیدیں تیری ذات سے وابستہ ہیں اور ہر عمل تیری ہی رضا کے حصول کے لیے ہے۔

٢٦٢٢۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيٰى ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ مُؤَمِّلٍ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے۔'' پھر جناب مؤمل کی حدیث کی طرح بیان کی۔

فوائد :......١۔تمام اہل اسلام کا اجماع ہے کہ تلبیہ کہنا مشروع ہے، پھر علماء کا اس کے وجوب میں اختلاف ہے۔ شافعی اور دیگر علماء کا موقف ہے کہ تلبیہ کہنا سنت ہے۔ صحت حج کے لیے یہ شرط اور واجب نہیں اور اگر حاجی و معتمر تلبیہ چھوڑ بھی دے تو اس کا حج درست ہے اور اس پر کوئی فدیہ نہیں، لیکن وہ اس کی فضیلت سے محروم رہے گا۔

٢۔تلبیہ کہتے وقت آواز بلند کرنا مستحب فعل ہے، اور عورت کے لیے آواز بلند کرنا مشروع نہیں، کیونکہ اس کی بلند آواز فتنہ کا باعث ہے اور حج و عمرہ میں بکثرت تلبیہ کہنا مستحب ہے، خصوصاً دن رات کی آمد بلندی پر چڑھتے اترتے، اجتماع، قیام وقعود، سوار ہوتے، سواری سے اترتے، نمازوں کے بعد اور تمام مساجد میں تلبیہ کا اہتمام افضل ہے۔

اور راجح یہ ہے کہ طواف اور سعی کے وقت تلبیہ نہ کہا جائے۔ کیونکہ ان اوقات کے مخصوص اذکار ہیں۔

(شرح النووی: ٨/ ٩١)

٣۔تلبیہ میں احادیث الباب میں مذکور الفاظ کا ورد مشروع و مسنون ہے۔

(٢٦٢٢) انظر الحديث السابق.

٩٧..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الزِّيَادَةَ فِي التَّلْبِيَةِ عَلٰى مَا حَفِظَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائِزٌ

اس بات کا بیان کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے تلبیہ کے جو الفاظ یاد کیے ہیں ان کا تلبیہ میں اضافہ کرنا جائز ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ يَحْفَظُ عَنْهُ مَا يَعْزُبُ عَنْ بَعْضِهِمْ ، لِأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ حَفِظَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَلْبِيَتِهِ مَا لَمْ يَحْكِ عَنْهُ غَيْرُهُ .

اس بات کی دلیل کہ کچھ صحابہ کرام سے ایسی روایات منقول ہیں جو دوسرے صحابہ سے معروف نہیں ہیں کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے تلبیہ کے جو الفاظ یاد کیے ہیں وہ کوئی دوسرا صحابی رسول اللہ ﷺ بیان نہیں کرتا۔

٢٦٢٣ـ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي تَلْبِيَتِهِ: ((لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے تلبیہ میں یہ الفاظ کہے: ''((لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ)) ''اے سچے اور حقیقی معبود! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔''

٢٦٢٤ـ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْفَضْلِ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ ، ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ)) .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے تلبیہ میں یہ الفاظ بھی شامل تھے: ((لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ)) ''اے الٰہ الحق میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔''

فوائد:......تلبیہ میں ان احادیث میں مذکور کلمات کا اجراء بھی مباح ہے۔

٩٨..... بَابُ إِبَاحَةِ الزِّيَادَةِ فِي التَّلْبِيَةِ ذَا الْمَعَارِجِ وَ نَحْوَهُ

تلبیہ میں ''ذا المعارج'' جیسے الفاظ کا اضافہ کرنا درست ہے

(٢٦٢٣) صحيح: سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب اذا اهل بعمرة هل يجعل معها حجا، حديث: ٢٧٥٣ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٢٠ـ مسند احمد: ٢/٤٧٦ـ صحيح ابن حبان: ٣٧٨٩.

(٢٦٢٤) انظر الحديث السابق.

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ هٰذِهِ الزِّيَادَةَ وَ ذَكَرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُوْلُوْهُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ مَنْ تَقَدَّمَتْ صُحْبَتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ أَعْلَمَ قَدْ كَانَ يَخْفٰى عَلَيْهِ الشَّيْءُ مِنْ عِلْمِ الْخَاصَّةِ ، فَعَلِمَهُ مَنْ هُوَ دُوْنَهُ فِي السِّنِّ وَ الْعِلْمِ ، لِأَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ مَعَ مَكَانِهِ مِنَ الْإِسْلَامِ وَ الْعِلْمِ مَعَ تَقَدُّمِ صُحْبَتِهِ خَبَّرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقُوْلُوْا : ذَا الْمَعَارِجِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ دُوْنَهُ فِي السِّنِّ وَ الْعِلْمِ وَ الْمَكَانِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَزِيْدُوْنَ : ذَا الْمَعَارِجِ . وَ نَحْوَهُ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا ، فَقَدْ خَفِيَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ مَعَ مَوْضِعِهِ مِنَ الْإِسْلَامِ وَ الْعِلْمِ مَا عَلِمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ .

ان علماء کے قول کے برخلاف جنہوں نے اس اضافے کو ناپسند کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں یہ الفاظ نہیں پڑھے تھے۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ جن صحابہ کرام کو آپ کی قدیم صحبت حاصل ہے اور وہ علم میں بھی بلند مقام رکھتے ہوں، بعض اوقات مخصوص مسائل ان سے بھی مخفی رہ جاتے ہیں۔ اور ان سے کم عمر اور علمی رتبے میں کم مقام والے صحابہ کو اس کا علم ہوتا ہے کیونکہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اسلام اور علم میں نہایت بلند مرتبہ رکھتے ہیں۔ نبی کریم کی صحبت سے بہت زیادہ فیض یاب ہیں، انہوں نے خبر دی ہے کہ صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ تلبیہ میں ''ذا المعارج'' کے الفاظ نہیں کہے۔ جب کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما جو اُن سے کم عمر، کم علم اور صحبت نبوی سے فیض یاب ہونے میں بھی کم مرتبہ ہیں، انہوں نے خبر دی ہے کہ صحابہ کرام تلبیہ میں ''ذا المعارج'' کے لفظ کا اضافہ کرتے تھے۔ یا اس قسم کے دیگر الفاظ کا اضافہ کرتے تھے جب کہ نبی کریم ﷺ یہ الفاظ سن رہے ہوتے تھے مگر آپ کچھ نہیں فرماتے تھے۔ اس طرح حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پر اپنے بلند مرتبہ و اعلیٰ علمی مقام کے باوجود یہ مسئلہ مخفی رہ گیا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان سے کم مرتبہ ہونے کے باوجود یہ مسئلہ جان گئے۔

٢٦٢٥۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، قَالَا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ....

عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : ((أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ : مُرْ أَصْحَابَكَ أَنْ يَرْفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ)) . وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ بِالْإِهْلَالِ وَ التَّلْبِيَةِ .

جناب خلاد بن سائب اپنے والد گرامی حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس جبرائیل تشریف لائے تو انہوں نے کہا: اپنے صحابہ کو حکم دیجیے کہ وہ تلبیہ کہتے ہوئے اپنی آوازیں بلند کریں۔'' جناب احمد کی

(٢٦٢٥) اسناده صحيح: سنن ابي داؤد، كتاب المناسك، باب كيف التلبية، حديث: ١٨١٤۔ سنن نسائي: ٢٧٥٤۔ سنن ابن ماجه: ٢٩٢٢۔ مسند احمد: ٤/٥٥۔ مسند الحميدي: ٨٥٣.

روایت میں ”بِالْاِهْلَالِ وَالتَّلْبِيَةِ“ کے الفاظ ہیں۔(معنی دونوں کا ایک ہی ہے کہ تلبیہ پکاریں۔)

٢٦٢٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا ....

جَعْفَرٌ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، قَالَ : أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : فَخَرَجَ حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ . قَالَ : وَ أَمَّا النَّاسُ يَزِيْدُوْنَ ذَا الْمَعَارِجِ وَ نَحْوَهٗ ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ لَا يَقُوْلُ شَيْئًا .

جناب جعفر اپنے والد محترم سے بیان کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں : ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: آپ (سفر حج) کے لیے نکلے حتی کہ آپ کی سواری آپ کو لے کر بیداء مقام پر سیدھی ہوئی تو آپ نے بلند آواز سے یہ کلمات توحید پکارے ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ)) ”اے اللہ میں تیرے دربار میں حاضر ہوں، میں تیری عبادت پر قائم ہوں۔ میری تیری فرمانبرداری کے لیے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں، اے اللہ! میں تیری خدمت میں حاضر ہوں، بے شک تمام حمد وثناء تیری ہی شان کے لائق ہے۔ اور سب نعمتیں تیرے ہی قبضہ میں ہیں۔ بادشاہی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔“ جب کہ صحابہ کرام ”ذا المعارج“ (اے سیڑھیوں والے) کے الفاظ بڑھا دیتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ الفاظ سننے کے باوجود انہیں کچھ نہیں کہتے تھے۔

٩٩..... بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ

بلند آواز سے تلبیہ پکارنا مستحب ہے

٢٦٢٧۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، قَالَا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ

(٢٦٢٦) اسناده صحيح، سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب كيف التلبية، حديث: ١٨١٣۔ سنن ابن ماجه: ٢٩١٩۔ تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤۔

عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ ....

السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيهِ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : ((أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ ، فَقَالَ : مُرْ أَصْحَابَكَ أَنْ يَّرْفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ)). وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: بِالْإِهْلَالِ وَ التَّلْبِيَةِ .

حضرت سائب رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''میرے پاس جبرائیل آئے تو انہوں نے فرمایا: اپنے ساتھیوں کو حکم دیں کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ پکاریں۔'' جناب احمد بن منیع کی روایت میں ''بالاھلال والتلبیة'' کے الفاظ ہیں۔

۱۰۰..... بَابُ الْبَيَانِ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ ، وَ إِنَّمَا أُمِرَ الْمُهِلُّ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِهِ إِذْ هُوَ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ

اس بات کا بیان کہ بلند آواز سے تلبیہ پکارنا حج کے شعار میں سے ہے۔تلبیہ کہنے والے شخص کو بلند آواز سے تلبیہ پکارنے کا حکم بھی اسی لیے دیا گیا ہے کیونکہ یہ حج کا شعار ہے

٢٦٢٨۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي لَبِيْدٍ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ((جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، مُرْ أَصْحَابَكَ فَلْيَرْفَعُوْا صِيَاحَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ ، فَإِنَّهَا شِعَارُ الْحَجِّ)).

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے ساتھیوں کو حکم دیں کہ وہ بآوازِ بلند تلبیہ پکاریں کیونکہ یہ شعار حج ہے۔''

٢٦٢٩۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ ....

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ ، فَقَالَ لِيْ : أَشْعِرْ بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا شِعَارُ الْحَجِّ)).

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تو انہوں نے کہا: تلبیہ کو شعار بنائیں کیونکہ تلبیہ حج کا شعار ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ ''تلبیہ حج کا شعار ہے۔''

(٢٦٢٧) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ٢٦٢٥.

(٢٦٢٨) اسناده صحيح، سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب رفع الصوت بالتلبية، حديث: ٢٩٢٣۔ وتقدم تخريجه برقم: ٢٦٢٥.

(٢٦٢٩) تقدم تخريجه برقم: ٢٦٢٥.

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ : فَإِنَّهَا شِعَارُ الْحَجِّ ، مِنَ الْجِنْسِ الَّذِیْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَقُوْلُ : إِنَّ أَفْضَلَ الْعَمَلِ كَذَا وَ إِنَّمَا تُرِيْدُ : مِنْ أَفْضَلِ ، وَ خَيْرِ الْعَمَلِ كَذَا ، وَ إِنَّمَا تُرِيْدُ مِنْ خَيْرِ الْعَمَلِ . وَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ : فَإِنَّهَا شِعَارُ الْحَجِّ أَیْ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ

یہ اسی قسم سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں میں بیان کر چکا ہوں کہ عرب لوگ یہ کہتے ہیں: ''یہ افضل ترین عمل ہے۔'' اوران کی مراد یہ ہوتی ہے کہ یہ عمل افضل ترین اعمال میں سے ایک ہے۔ کبھی عرب کہتے ہیں: ''بہترین عمل اس طرح ہے'' اوران کی مراد یہ ہوتی ہے کہ یہ عمل بہترین اعمال میں سے ایک بہتر عمل ہے۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: ''تلبیہ شعارِ حج ہے'' سے آپ کی مراد یہ ہے کہ تلبیہ شعار حج میں سے ایک شعار ہے۔

٢٦٣٠ـ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِیْ أُسَامَةُ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِیْ لَبِيْدٍ أَخْبَرَاهُ ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ ، سَمِعْتُ...........

أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَمَرَنِیْ جِبْرِيْلُ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ فَإِنَّهُ مِنْ شِعَارِ الْحَجِّ)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِی كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بلند آواز سے تلبیہ پکارنے کا حکم دیا کیونکہ یہ حج کے شعار میں سے ہے۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کے طرق کتاب الکبیر میں بیان کر دیے ہیں۔

فوائد :......سید سابق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان احادیث کی رو سے جمہور علماء نے استنباط کیا ہے کہ با آواز بلند تلبیہ کہنا مستحب فعل ہے۔

یہ حکم مردوں کے لیے ہے اور عورت کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنے اور اپنے قریب والوں کو آواز سنائے عورت کے لیے اس سے اونچی آواز کرنا مکروہ ہے۔ عطاء خراسانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: مرد تلبیہ اونچی آواز سے دہرائیں گے اور عورت محض خود کو اپنی آواز سنائے گی۔ وہ تلبیہ کہتے وقت آواز بلند نہ کرے۔ (فقه السنة : ١/ ٥٨٦)

١٠١..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ مِنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ

اس بات کا بیان کہ بلند آواز سے تلبیہ پکارنا افضل اعمال میں سے ایک افضل عمل ہے

٢٦٣١ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِیْ فُدَيْكٍ ، أَخْبَرَنَا الضَّحَاكُ بْنُ عُثْمَانَ

(٢٦٣٠) اسناده صحيح : مسند احمد : ٢/ ٣٢٥ـ مستدرك حاكم : ١/ ٤٥٠ـ سنن كبرىٰ بيهقى : ٥/ ٤٢ـ

عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ ....

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ . قَالَ : ((اَلْعَجُّ وَ الثَّجُّ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : الْعَجُّ رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ وَ الثَّجُّ نَحْرُ الْبُدْنِ ؟ الدَّمُ مِنَ الْمَنْحَرِ .

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''بلند آواز سے تلبیہ پکارنا اور قربانی کرنا'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''العج'' سے مراد بلند آواز سے تلبیہ پکارنا ہے اور الثج سے مراد اونٹ ذبح کرنا، اور اس کا خون بہانا ہے۔

فوائد:...... یہ حدیث بھی دلیل ہے کہ تلبیہ کے کلمات اونچی آواز سے کہنا مستحب فعل ہے اور حج کے افضل اعمال سے ہے، لہٰذا مردوں کے لیے بہتر امر ہے کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ ادا کریں۔

۱۰۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ وَضْعِ الْإِصْبَعَيْنِ فِي الْأُذُنَيْنِ عِنْدَ رَفْعِ الصَّوْتِ وَ التَّلْبِيَةِ إِذْ وَضْعُ الْإِصْبَعَيْنِ فِي الْأُذُنَيْنِ عِنْدَ رَفْعِ الصَّوْتِ يَكُوْنُ أَرْفَعَ صَوْتاً وَ أَمَدَّهُ

آواز بلند کرنے اور تلبیہ پکارتے وقت انگلیاں کانوں میں ڈالنا مستحب ہے کیونکہ کانوں میں انگلیاں ڈالنے سے آواز بلند اور لمبی ہو جاتی ہے

۲۶۳۲۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ ، ثَنَا..........

ابْنُ عَبَّاسٍ : قَالَ : انْطَلَقْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ، فَلَمَّا أَتَيْنَا وَادِيَ الْأَزْرَقِ ، قَالَ : ((أَيُّ وَادٍ هٰذَا ؟)) قُلْنَا : وَادِي الْأَزْرَقِ . قَالَ : ((كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى مُوْسٰى)) ، فَنَعَتَ مِنْ طُوْلِهِ وَ شَعْرِهِ وَ لَوْنِهِ ، وَاضِعاً إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ لَهُ جُوَارٌ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي ، ثُمَّ نَظَرْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف چلے۔ پھر جب ہم وادی ازرق میں پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''یہ کون سی وادی ہے؟'' ہم نے عرض کیا: یہ وادی ازرق ہے۔ آپ نے فرمایا: ''گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں'' پھر آپ نے موسی علیہ السلام کے طویل قد وقامت، ان کے بالوں اور رنگ کی صفت بیان کی، موسیٰ علیہ السلام اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال کر بلند آواز سے تلبیہ پکارتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ پھر ہم

(۲۶۳۱) صحیح: سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی فضل التلبیة والنحر، حدیث: ۸۲۷۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۲۴۔ سنن الدارمی: ۱۸۰۴۔ الاحادیث المختارة للضیاء: ۶۱۔ الصحیحة: ۱۵۰۰۔

(۲۶۳۲) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الاسراء برسول الله ﷺ، حدیث: ۱۶۶۔ سنن ابن ماجه: ۲۸۹۱۔ مسند احمد: ۲۱۵/۱۔ صحیح ابن حبان: ۳۷۹۰۔

دَاوُدُ: أَظُنُّهُ ثَنِيَّةَ هَرْشَى. فَقَالَ ((أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ؟)) فَقُلْنَا ثَنِيَّةُ هَرْشَى. قَالَ: ((كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ خِطَامُ النَّاقَةِ خَلِيَّةٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ لَهُ مِنْ صُوفٍ بِهٰذِهِ الثَّنِيَّةِ مُلَبِّيًا)).

چلتے رہے حتی کہ ہم ثنیہ ہرشی کے پاس آ گئے تو آپ نے دریافت کیا: ''یہ کونسی گھاٹی ہے؟'' ہم نے عرض کیا یہ ہرشی گھاٹی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''گویا کہ میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ وہ سرخ رنگ کی اونٹنی پر سوار ہیں جس کی لگام کھجور کی چھال کی رسی ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے اونی جبہ پہنا ہوا ہے اور وہ تلبیہ پکارتے ہوئے اس گھاٹی سے گزر رہے ہیں۔''

٢٦٣٣۔ ثَنَا أَبُو مُوسَى، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِينَةِ، فَمَرَرْنَا بِوَادِي، فَقَالَ ((أَيُّ وَادٍ هٰذَا؟)) فَقَالُوا: وَادِي الْأَزْرَقِ قَالَ: ((كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى)) فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَ شَعْرِهِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ دَاوُدُ وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ لَهُ جُوَارٌ إِلَى اللّٰهِ بِالتَّلْبِيَةِ، مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي، قَالَ ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلَى ثَنِيَّةٍ، قَالَ: ((أَيُّ ثَنِيَّةٍ هٰذِهِ؟)) فَقَالُوا: هَرْشَى أَوْ لَفَتَ. فَقَالَ: ((كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ خِطَامُ نَاقَتِهِ خَلِيَّةٌ مَارًّا بِهٰذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا)).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان سفر کیا۔ ہم ایک وادی سے گزرے تو آپ نے فرمایا: ''یہ کونسی وادی ہے؟'' ہم نے عرض کی: یہ وادی ازرق ہے۔ آپ نے فرمایا: ''گویا کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں'' پھر آپ نے ان کے بالوں اور رنگت کے بارے میں کچھ بتایا، داود راوی کو وہ یاد نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال کر بلند آواز سے تلبیہ پکارتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔'' حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: پھر ہم چلتے رہے حتی کہ ہم ایک گھاٹی پر آ گئے۔ آپ نے دریافت کیا ''یہ کونسی گھاٹی ہے؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: ''هَرْشَى یا لَفَتَ'' گھاٹی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''گویا کہ میں یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں وہ سرخ اونٹنی پر سوار ہیں۔ اور اونی جبہ پہنے ہوئے ہیں۔ ان کی اونٹنی کی مہار کھجور کی چھال کی رسی ہے، وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ تلبیہ کہتے وقت کانوں میں انگلیاں داخل کرنا مشروع ہے اور اس کا فائدہ یہ ہے کہ اس عمل سے آواز مزید بلند ہو جاتی ہے۔

(٢٦٣٣) انظر الحديث السابق.

۱۰۳..... بَابُ ذِكْرِ تَلْبِيَةِ الْأَشْجَارِ وَ الْأَحْجَارِ اللَّوَاتِيْ عَنْ يَمِيْنِ الْمُلَبِّيْ وَ عَنْ شِمَالِهِ عِنْدَ تَلْبِيَةِ الْمُلَبِّيْ .

جب محرم تلبیہ پکارتا ہے تو اس کے دائیں بائیں موجود درخت اور پتھر بھی تلبیہ پکارتے ہیں

٢٦٣٤۔ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ ـ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ ـ حَدَّثَنِيْ عَمَّارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ ....

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا مِنْ مُلَبٍّ يُلَبِّيْ إِلَّا لَبّٰى مَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ شِمَالِهٖ مِنْ شَجَرٍ وَ حَجَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ هَا هُنَا وَهَاهُنَا ـ يَعْنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ شِمَالِهٖ ـ .

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب کوئی تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں جانب زمین کے آخری کناروں تک موجود ہر درخت اور پتھر بھی تلبیہ کہتے ہیں۔''

فوائد:......۱۔ اس حدیث میں بآواز بلند تلبیہ کہنے کی فضیلت ہے کہ اونچی آواز سے تلبیہ کہنے والے کے ساتھ اس کے قریبی حجر وشجر بھی تلبیہ کہتے ہیں۔

۲۔ نباتات وجمادات میں احساس موجود ہے اور وہ بھی رب تعالیٰ کی عبادت میں منہمک ہوتے ہیں اور عبادت کرنے والوں کی عبادت سے متاثر ہو کر عبادت میں مشغول ہوتے ہیں۔

۱۰۴..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مَعُوْنَةِ الْمُحْرِمِ لِلْحَلَالِ عَلَى الْاِصْطِيَادِ بِالْإِشَارَةِ وَ مُنَاوَلَةِ السَّلَاحِ الَّذِيْ يَكُوْنُ عَوْنًا لِلْحَلَالِ عَلَى الْاِصْطِيَادِ

محرم شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ غیر محرم کو شکار کرنے کے لیے، شکار کی طرف اشارہ کر کے یا اسلحہ وغیرہ پکڑا کر شکار کرنے میں مدد وتعاون کرے

٢٦٣٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، (ح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ ، سَمِعْتُ.........

(٢٦٣٤) صحيح: سنن ترمذي، كتاب الحج، باب ما جاء في فضل التلبية والنحر، حديث: ٨٢٨۔ سنن ابن ماجه: ٢٩٢١۔ مستدرك حاكم: ١/٤٦١.

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ سَفَرٍ وَفِيْهِمْ مَنْ قَدْ أَحْرَمَ. قَالَ: فَرَكِبَ أَبُوْ قَتَادَةَ فَرَسَهُ فَأَتَى حِمَارًا وَحْشًا، فَأَصَابَهُ، فَأَكَلُوْا مِنْ لَحْمِهِ، ثُمَّ كَأَنَّهُمْ هَابُوْ ذٰلِكَ، فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((اشْتَرَكْتُمْ أَوْ أَشَرْتُمْ ؟)) قَالُوْا: لَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَكُلُوْهُ)). وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ: أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ. وَفِيْ خَبَرِ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِهِ، وَقَالَ. أَشَرْتُمْ، أَوْ صَدْتُمْ، أَوْ أَعَنْتُمْ. قَالُوْا: لَا. قَالَ فَكُلُوْهُ.

حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ اپنے والد گرامی حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں تھے، ان کے کچھ ساتھی محرم تھے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے شکار دیکھا تو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر جنگلی گدھے کا پیچھا کیا اور اسے شکار کر لیا پھر لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ پھر وہ (حالت احرام میں شکار کا گوشت کھانے پر) گویا کہ ڈرنے لگے۔ تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے شکار کرنے میں شرکت کی ہے، یا تم نے اس شکار کی طرف اشارہ (کر کے حضرت ابو قتادہ کو متوجہ) کیا تھا؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ”تم اسے کھا لو۔“ جناب ابن عدی کی روایت میں ہے: کیا تم نے اشارہ یا مدد کی تھی؟“ ”ابن ابی عدی کی امام شعبہ سے روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”کیا تم نے اشارہ کیا تھا یا شکار کیا تھا یا تم نے شکار کرنے میں مدد کی تھی؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: جی نہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اسے کھا لو۔“

١٠٥..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُحْرِمَ إِذَا أَشَارَ لِلْحَلَالِ الصَّيْدَ فَاصْطَادَهُ الْحَلَالُ لَمْ يَجُزْ أَكْلُهُ لِلْمُحْرِمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب محرم شخص غیر محرم کو شکار کے جانور کی طرف اشارہ کر کے متوجہ کرے اور غیر محرم اسے شکار کر لے تو محرم کے لیے اس شکار کو کھانا حلال نہیں

٢٦٣٦۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ - يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ - أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ.........

أَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّهُ أَصَابَ حِمَارَ وَحْشٍ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنگلی

(٢٦٣٥) صحيح بخاري، كتاب جزاء الصيد، باب لا يشير المحرم الى الصيد...... حديث: ١٨٢٤۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم الصيد الماكول البرى، حديث: ١١٩٦۔ سنن نسائي: ٢٨٢٩۔ مسند احمد: ٣٠٢/٥۔ سنن الدارمي: ١٨٣٧.

(٢٦٣٦) انظر الحديث السابق.

وَهُوَ مَعَ قَوْمٍ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ ، فَذَكَرُوْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : ((أَصَدْتُّمْ أَوْ أَعَنْتُمْ أَوْ أَشَرْتُمْ)) . قَالُوْا : لَا : قَالَ : ((فَكُلُوْهُ)) .

گدھا شکار کیا جب کہ وہ ایسے لوگوں کے ہمراہ تھے جو حالت احرام میں تھے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کو اس بارے میں اطلاع دی تو آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے شکار کیا تھا، یا تم نے شکار کرنے میں مدد کی تھی یا تم نے اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟“ صحابہ نے عرض کی: جی نہیں۔ تو آپ نے فرمایا: ”تو پھر اس کا گوشت کھالو۔“

١٠٦..... بَابُ كَرَاهِيَةِ قُبُوْلِ الْمُحْرِمِ الصَّيْدَ إِذَا أُهْدِيَ لَهُ فِيْ إِحْرَامِهِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُحْرِمَ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ مِلْكُ الصَّيْدِ فِيْ إِحْرَامِهِ

جب محرم کو حالت احرام میں شکار کا گوشت پیش کیا جائے تو اس کو یہ ہدیہ قبول کرنا ناپسندیدہ ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ محرم کے لیے حالت احرام میں کسی شکار کا مالک بننا جائز نہیں ہے

٢٦٣٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جُثَامَةَ ، قَالَ : مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا بِالْأَبْوَاءِ . قَالَ : ابْنُ مَعْمَرٍ أَوْ بِوَدَّانَ ، فَأَهْدَيْتُ لَهُ حِمَاراً وَحْشِيًّا ، فَرَدَّهُ إِلَيَّ ، فَلَمَّا رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِيْ ، قَالَ : ((إِنَّهُ لَيْسَ بِرَادٍّ عَلَيْكَ ، وَ لٰكِنَّا حُرُمٌ . وَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ جُرَيْجٍ : قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ : الْحِمَارُ عَقِيْرٌ قَالَ : لَا أَدْرِيْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ

حضرت مصعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے جب کہ میں ودان یا ابواء مقام پر تھا۔ میں نے آپ کو ایک جنگلی گدھے کا شکار پیش کیا تو آپ نے وہ قبول نہ کیا پھر جب رسول اللہ ﷺ نے میرے چہرے پر رنج و افسوس کے آثار دیکھے تو (تسلی دینے کے لیے) فرمایا: ”ہم نے تمہارا ہدیہ کسی غصے کی وجہ سے واپس نہیں کیا بلکہ وجہ صرف یہ ہے کہ ہم حالت احرام میں ہیں (اور یہ شکار ہمارے لیے جائز نہیں)“ جناب جریج کی روایت میں ہے: میں نے امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا گدھا ذبح کیا ہوا

(٢٦٣٧) صحيح بخاري، كتاب جزاء الصيد، باب اذا اهدى للمحرم حمارا وحشيا، حديث: ١٨٢٥ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم الصيد المأكول البرى، حديث: ١١٩٣ـ سنن ترمذى: ٨٤٩ـ سنن نسائى: ٢٨٢١ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٩٠ـ مسند احمد: ٣٨/٤ـ مسند الحميدى: ٧٨٣.

فِيْ مَسْأَلَةِ ابْنِ جُرَيْجِ الزُّهْرِيَّ وَ إِجَابَتِهِ إِيَّاهُ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ مَنْ قَالَ فِيْ خَبَرِ الصَّعْبِ أَهْدَيْتُ لَهُ لَحْمَ حِمَارٍ أَوْ رِجْلَ حِمَارٍ وَاهِمٌ فِيْهِ ، إِذِ الزُّهْرِيُّ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يَدْرِي الْحِمَارَ كَانَ عَقِيْراً أَمْ لَا حِيْنَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ كَيْفَ يُرْوٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ لَحْمُ حِمَارٍ أَوْ رِجْلُ حِمَارٍ وَ هُوَ لَا يَدْرِيْ كَانَ الْحِمَارُ الْمُهْدٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقِيْراً أَمْ لَا ، قَدْ خَرَّجْتُ أَلْفَاظَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ مَنْ قَالَ فِي الْخَبَرِ: أَهْدَيْتُ لَهُ لَحْمَ حِمَارٍ أَوْ قَالَ : رِجْلَ حِمَارٍ أَوْ قَالَ : حِمَاراً .

تھا؟ انہوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام ابن جریج کا یہ سوال اور امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جواب اس بات کی دلیل ہے کہ جن راویوں نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی روایت کے یہ الفاظ روایت کیے ہیں کہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگلی گدھے کا گوشت پیش کیا۔ یا جنگلی گدھے کی ران پیش کی۔ تو یہ ان راویوں کا وہم ہے۔ کیونکہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کر دیا ہے کہ انہیں معلوم نہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھا پیش کیا گیا تھا تو وہ ذبح تھا یا نہیں۔ لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ یہ روایت کریں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگلی گدھے کا گوشت یا اس کی ران پیش کی گئی تھی حالانکہ انہیں یہ بھی علم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا گیا جنگلی گدھا ذبح کیا ہوا تھا یا نہیں؟ میں نے اس روایت کے مختلف طرق کتاب الکبیر میں بیان کر دیے ہیں۔ جن راویوں نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگلی گدھے کا گوشت پیش کیا، یا جنہوں نے کہا: گدھے کی ران ہدیہ کی۔ یا جنہوں نے روایت کیا: جنگلی گدھا پیش کیا۔ ان سب روایات کو میں نے بیان کر دیا ہے۔

۱۰۷..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبَاحَةِ أَكْلِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان، جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو شکار کا گوشت کھانے کی اجازت دی ہے

قَدْ يَحْسَبُ بَعْضُ مَنْ لَّا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُجْمَلِ وَ الْمُفَسَّرِ أَنَّ أَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا اصْطَادَهُ الْحَلَالُ طَلْقٌ حَلَالٌ بِكُلِّ حَالٍ .

مجمل اور مفسر روایت میں فرق نہ سمجھنے والے شخص کو اس سے یہ گمان ہو سکتا ہے کہ جب غیر محرم شخص شکار کرے تو محرم شخص کو ہر حال میں اس شکار کا گوشت کھانا بالکل حلال اور جائز ہے۔

٢٦٣٨ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى ، ح وَ قِرَاءَةً عَلٰى بُنْدَارٍ ، عَنْ يَحْيٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ .... عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ وَ نَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَ طَلْحَةُ رَاقِدٌ ، فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ وَ مِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَّقَ مَنْ أَكَلَ وَ قَالَ : أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ الدَّوْرَقِيِّ . وَ قَالَ بُنْدَارٌ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَخْبَارُ أَبِي قَتَادَةَ وَ تَصْوِيبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلَ مَنْ أَكَلَ الصَّيْدَ الَّذِي اصْطَادَهُ أَبُو قَتَادَةَ وَ مَسْأَلَتُهُ إِيَّاهُمْ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ وَ أَكْلُهُ مِنْ ذٰلِكَ اللَّحْمِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، وَ خَبَرُ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضُّمَيْرِيِّ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضاً .

جناب عبدالرحمٰن التیمی بیان کرتے ہیں کہ ہم طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حالت احرام میں تھے تو انہیں ایک پرندہ ہدیہ دیا گیا جب کہ وہ سوئے ہوئے تھے، لہٰذا کچھ لوگوں نے اس کا گوشت کھا لیا اور کچھ نے کھانے سے اجتناب کیا۔ پھر جب حضرت طلحہ بیدار ہوئے تو انہوں نے گوشت کھانے والوں کی موافقت کی اور فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حالت احرام میں) پرندے کا گوشت کھایا تھا۔ یہ الفاظ جناب دورقی کی روایت کے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے شکار کرنے والی حدیث جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شکار کا گوشت کھانے والے صحابہ کے عمل کو درست قرار دیا تھا اور پوچھا تھا: کیا تمہارے پاس اس کا گوشت موجود ہے۔ پھر گوشت ملنے پر آپ نے بھی کھایا تھا۔ وہ حدیث بھی اسی مسئلہ کے متعلق ہے۔ حضرت عمیر بن سلمہ الضمیری کی روایت بھی اسی مسئلہ کے متعلق ہے۔

١٠٨..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَدِّهِ لَحْمَ صَيْدٍ أُهْدِيَ لَهُ فِي إِحْرَامِهِ مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں آپ کو پیش کیا جانے والا شکار کا گوشت واپس کر دیا تھا

وَ قَدْ يَحْسَبُ بَعْضُ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ وَ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْمُجْمَلِ وَ الْمُفَسَّرِ مِنَ الْأَخْبَارِ أَنَّ لَحْمَ الصَّيْدِ مُحَرَّمٌ عَلَى الْمُحْرِمِ بِكُلِّ حَالٍ وَ إِنِ اصْطَادَهُ الْحَلَالُ

اس حدیث سے کم علم اور مجمل و مفسر روایت میں فرق نہ سمجھنے والے شخص کو یہ گمان ہو سکتا ہے کہ شکار کا گوشت محرم کے لیے

(٢٦٣٨) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تحریم الصید المأکول البری، حدیث : ١١٩٧۔ سنن نسائی : ٢٨١٩۔ مسند احمد : ١٦١/١۔ سنن الدارمی : ١٨٣٩۔ صحیح ابن حبان : ٣٩٦١.

ہر حالت میں منع ہے اگرچہ اسے غیر محرم شخص نے ہی شکار کیا ہو۔

٢٦٣٩۔ قَرَأْتُ عَلٰى بُنْدَارٍ ، عَنْ يَحْيٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِى الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : لَمَّا قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ حَدَّثْتَنَا عَنْ لَحْمٍ أُهْدِىَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَاسْتَذْكَرْتُهُ ، فَقَالَ : أُهْدِىَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ وَقَالَ : ((إِنَّا حُرُمٌ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : رَوَاهُ زُهَيْرٌ ، عَنْ أَبِى الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ : أُهْدِىَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمُ صَيْدٍ فَقَالَ : ((لَوْلَا إِنَّا حُرُمٌ قَبِلْنَاهُ)) . حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَخَبَرُ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَالٌّ عَلٰى أَنَّ مَنْ قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أُهْدِىَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارٌ وَحْشٍ أَرَادَ خَبَرَهُ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جُثَامَةَ ، رِوَايَةَ مَنْ قَالَ أَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارًا وَحْشِيًّا ، فَلَعَلَّهُ شُبِّهَ عَلٰى بَعْضِ الرُّوَاةِ ، فَجَعَلَ خَبَرَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فِىْ ذِكْرِ لَحْمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں یاد دلاتے ہوئے پوچھا: آپ نے ہمیں کیسے بیان کیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (شکار کا) گوشت پیش کیا گیا تھا؟ جب میں نے انہیں یاد دلایا تو انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شکار کا گوشت پیش کیا گیا جب کہ آپ حالت احرام میں تھے تو آپ نے وہ گوشت واپس کر دیا اور فرمایا: ''بے شک ہم حالت احرام میں ہیں۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جناب زہیر نے اپنی سند سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شکار کا گوشت ہدیہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اگر ہم حالت احرام میں نہ ہوتے تو اسے قبول کر لیتے۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جناب طاؤس کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت اس بات کی دلیل ہے کہ میں نے جن راویوں نے حضرت ابن عباس سے یہ روایت کی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی گدھا ہدیہ پیش کیا۔ تو ان کی مراد حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ اور جن راویوں نے یہ روایت کی: ''کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی گدھا ہدیہ پیش کیا گیا۔ تو ممکن ہے کہ کسی کو شبہ ہو گیا ہو تو اس نے حضرت ابن عباس کی حضرت زید بن ارقم کی روایت میں شکار کے گوشت کا ذکر ہے، اس کو حضرت صعب بن جثامہ

(٢٦٣٩) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم الصيد المأكول البرى، حديث : ١١٩٥ـ سنن نسائى : ٢٨٢٤ـ مسند احمد : ٣٦٧/٤ـ مسند الحميدى: ٧٨٤ـ صحيح ابن حبان : ٣٩٥٧.

الصَّيْدِ فِي قِصَّةِ الصَّعْبِ بْنِ جُثَامَةَ . وَ خَبَرُ عَائِشَةَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمُ ظَبْيٍ وَ هُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَأْكُلْهُ كَخَبَرِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ .

کی روایت میں شامل کر دیا ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہرن کا گوشت پیش کیا گیا جب کہ آپ حالت احرام میں تھے۔ تو آپ نے اسے نہ کھایا، یہ روایت بھی حضرت زید بن ارقم اور براء بن عازب رضی اللہ عنہما کی طرح ہے۔

٢٦٤٠۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، ۔ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ مَكَّةَ ۔ لَمْ يَقُلِ ابْنُ مَعْمَرٍ مَكَّةَ ۔ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمٍ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَاماً قَالَ : نَعَمْ أَهْدَى لَهُ رَجُلٌ عُضْواً مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ ، وَ قَالَ : ((إِنَّا لَا نَأْكُلُهُ ، إِنَّا حُرُمٌ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ (ابن معمر کی روایت میں مکہ مکرمہ کا ذکر نہیں ہے) تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں یاد دلاتے ہوئے پوچھا: آپ نے مجھے کیسے بیان کیا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت احرام میں گوشت پیش کیا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا ہاں، ایک شخص نے آپ کو شکار کیے ہوئے جانور کا ایک عضو پیش کیا تھا۔ تو آپ نے اسے وہ واپس کر دیا اور فرمایا: ''بے شک ہم اسے نہیں کھا سکتے، بے شک ہم حالت احرام میں ہیں۔''

١٠٩..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلْأَخْبَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ

گزشتہ دو ابواب میں مذکور مجمل روایات کی مفسر روایت کا بیان

وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ أَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا اصْطَادَهُ الْحَلَالُ ، إِذَا لَمْ يَكُنِ الْحَلَالُ اصْطَادَهُ مِنْ أَجْلِ الْمُحْرِمِ ، وَ إِنَّهُ إِنَّمَا كَرِهَ لِلْمُحْرِمِ أَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ الَّذِي اصْطَادَهُ الْحَلَالُ مِنْ أَجْلِ الْحَرَامِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے لیے شکار کا گوشت کھانا اس وقت جائز قرار دیا ہے جب اسے غیر محرم شخص نے شکار کیا ہو اور اس نے محرم کے لیے شکار نہ کیا ہو۔ اور آپ نے محرم کو شکار کا گوشت کھانے کی

(٢٦٤٠) تقدم تخريجه برقم: ٢٦٣٩.

اجازت نہیں دی جب کہ غیر محرم شخص نے محرم کے لیے ہی شکار کیا ہو۔

٢٦٤١ـ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِي يَعْقُوْبُ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيَّ - وَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرًا مَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُمَا عَنِ الْمُطَّلِبِ وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((لَحْمُ صَيْدِ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَ أَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ)) . حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، حَدَّثَنَا ، أَسَدٌ - يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى - حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَ هُوَ ابْنُ سَالِمٍ - عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءٌ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : صَيْدُ الْبَرِّ ، وَ لَمْ يَقُلْ : لَحْمُ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”خشکی کے شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے جب کہ تم حالت احرام میں ہو، بشرطیکہ تم نے خود شکار نہ کیا ہو اور نہ خاص طور پر تمہارے لیے شکار کیا گیا ہو۔“ امام صاحب اپنے استاد نصر بن مرزوق کی سند سے یہی روایت لائے ہیں اس میں خشکی کے شکار کا ذکر ہے اور لحم (گوشت) کا لفظ مذکور نہیں۔

٢٦٤٢ـ وَ قَدْ رَوٰى مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ....

أَبِيْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابِيْ وَ لَمْ أُحْرِمْ ، فَرَأَيْتُ حِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ ، فَاصْطَدْتُهُ ، فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَ ذَكَرْتُ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ أَحْرَمْتُ ، وَ إِنِّيْ إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوْا وَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِيْنَ أَخْبَرْتُهُ إِنِّيْ اصْطَدْتُهُ لَهُ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم صلح حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (عمرہ کے لیے) نکلے تو میرے ساتھیوں نے احرام باندھا اور میں نے احرام نہ باندھا۔ میں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو اس پر حملہ کر دیا اور اسے شکار کر لیا۔ پھر میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا اور میں نے آپ کو یہ بھی بتایا کہ میں حالت احرام میں نہیں تھا اور میں نے یہ شکار آپ کے لیے کیا ہے۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ نے یہ معلوم ہونے پر کہ یہ شکار حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے آپ کے لیے کیا ہے، آپ نے خود اس میں سے نہ کھایا اور اپنے صحابہ

(٢٦٤١) اسناده ضعيف : سند منقطع ہے۔ مطلب راوی کا جابر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب لحم الصيد للمحرم، حديث : ١٨٥١ـ سنن ترمذی: ٨٤٦ـ سنن نسائی: ٢٨٣٠ـ مسند احمد : ٣/٣٦٢.

(٢٦٤٢) اسناده صحيح : سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الرخصة في ذلك اذا لم يصد له، حديث : ٣٠٩٣ـ مسند احمد : ٥/٣٠٤ـ مصنف عبدالرزاق : ٨٣٣٧ـ وقد تقدم برقم: ٢٦٣٥.

حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّازِقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ الزِّيَادَةُ : إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ ، وَقَوْلُهُ : وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِيْنَ أَخْبَرْتُهُ ، إِنِّي اصْطَدْتُهُ لَكَ ، لَا أَعْلَمُ أَحَداً ذَكَرَهُ فِي خَبَرِ أَبِي قَتَادَةَ غَيْرُ مَعْمَرٍ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ ، فَإِنْ صَحَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنْ لَحْمِ ذٰلِكَ الْحِمَارِ قَبْلَ يُعْلِمَهُ أَبُوْ قَتَادَةَ إِنَّهُ اصْطَادَهُ مِنْ أَجْلِهِ ، فَلَمَّا أَعْلَمَهُ أَبُوْقَتَادَةَ أَنَّهُ اصْطَادَهُ مِنْ أَجْلِهِ امْتَنَعَ مِنْ أَكْلِهِ بَعْدَ إِعْلَامِهِ إِيَّاهُ إِنَّهُ اصْطَادَهُ مِنْ أَجْلِهِ ، لِأَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ أَكَلَ مِنْ لَحْمِ ذٰلِكَ الْحِمَارِ .

سے کہا: تم کھا لو۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ: ''بلاشبہ یہ شکار میں نے آپ ہی کے لیے کیا ہے'' اور یہ الفاظ جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ میں نے یہ شکار آپ ہی کے لیے کیا ہے تو آپ نے اس میں سے کچھ نہ کھایا۔ میرے علم کے مطابق اس سند سے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں صرف معمر ہی نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے۔ اگر یہ الفاظ صحیح ثابت ہو جائیں تو پھر اس حدیث کا معنی یہ ہوگا کہ نبی کریم ﷺ نے اس جنگلی گدھے کا گوشت کھایا تھا جب کہ ابھی حضرت ابو قتادہ نے آپ کو یہ نہیں بتایا تھا کہ انہوں نے خاص آپ کے لیے اسے شکار کیا ہے۔ پھر جب حضرت ابو قتادہ نے رسول اللہ ﷺ کو بتادیا کہ انہوں نے یہ گدھا آپ ہی کے لیے شکار کیا ہے تو پھر آپ نے گوشت کھانا ترک کر دیا اور اس سے رک گئے۔ کیوں کہ یہ بات آپ کے بارے میں ثابت ہے کہ آپ نے اس گدھے کا گوشت کھایا تھا۔ (جیسا کہ اگلی روایت میں آرہا ہے۔)

٢٦٤٣ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ ....

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ : أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ ، فَرَأَى حِمَاراً وَحْشِيًّا فَرَكِبَ فَرَسَهُ ، وَسَأَلَهُمْ أَنْ يُنَاوِلُوْهُ الرُّمْحَ أَوِ السَّوْطَ ، فَأَبَوْا أَنْ يُنَاوِلُوْهُ ، فَتَنَاوَلَهُ ، ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ ، فَعَقَرَهُ ، ثُمَّ جَاءَ بِهِ فَلَحِقُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ،

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلے جب کہ صحابہ کرام محرم تھے اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ غیر محرم تھے۔ انہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو (اسے شکار کرنے کے لیے) اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ انہیں نیزہ یا کوڑا پکڑا دیں لیکن انہوں نے انہیں وہ پکڑانے سے انکار کر دیا (کیونکہ وہ حالت

(٢٦٤٣) صحيح بخاری، كتاب الاطعمة، باب تعرق العضد، حديث: ٥٤٠٧ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب تحريم الصيد المأكول البری، حديث: ٦٣/١١٩٦ـ سنن نسائی: ٤٣٥٠ـ وقد تقدم برقم: ٢٦٣٥.

فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ ، فَقَالَ : ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَیْءٌ ؟)) قَالُوْا : نَعَمْ . فَأَتَوْهُ بِرِجْلِهٖ فَأَكَلَ مِنْهَا .

قَدْ خَرَّجْتُ فِیْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ طُرُقَ خَبَرِ أَبِیْ قَتَادَةَ ، وَ ذٰلِكَ مَنْ قَالَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنْ لَحْمِ ذٰلِكَ الْحِمَارِ .

احرام میں تھے) لہٰذا انہوں نے خود ہی (نیچے اتر کر) وہ نیزہ پکڑا پھر اس گدھے کا پیچھا کیا اور اسے (پکڑ کر) ذبح کر لیا۔ پھر وہ گدھا لے کر حاضر ہو گئے۔ اور دوسرے صحابہ کرام بھی آپ کے پاس حاضر ہوئے اور سارا ماجرا سنایا۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت ہے؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا: جی ہاں اور آپ کو اس کی ران پیش کی گئی اور آپ نے اس میں سے کھایا۔ میں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے تمام طرق کتاب الکبیر میں بیان کر دیے ہیں اور یہ ان کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گدھے کا گوشت کھایا تھا۔

١١٠..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ أَكْلِ الْمُحْرِمِ بَيْضَ الصَّيْدِ إِذَا أُخِذَ الْبَيْضَةُ مِنْ أَجْلِ الْمُحْرِمِ

جب محرم کے لیے شکاری جانور کے انڈے حاصل کیے گئے ہوں تو محرم کے لیے وہ انڈے کھانا منع ہے

٢٦٦٤ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِیُّ ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسٰى ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّهٗ قَالَ : يَا زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ ، هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِیَ لَهٗ بَيْضَاةُ نَعَامٍ وَ هُوَ حَرَامٌ فَرَدَّهُنَّ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، فِیْ خَبَرِ جَابِرٍ : لَحْمُ الصَّيْدِ حَلَالٌ لَكُمْ وَ أَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ أَوْ يُصِدْ لَكُمْ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ بَيْضَ الصَّيْدِ مُبَاحٌ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يُؤْخَذْ مِنْ أَجْلِ الْمُحْرِمِ لِأَنَّ حُكْمَ بَيْضِ الصَّيْدِ لَا يَكُوْنُ أَكْثَرَ مِنْ حُكْمِ لَحْمِهٖ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: اے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شتر مرغ کے انڈے ہدیہ کیے گئے تھے جب کہ آپ حالت احرام میں تھے تو آپ نے وہ انڈے واپس کر دیے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں، مجھے یہ بات معلوم ہے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جب تم حالت احرام میں ہو تو تمہارے لیے شکار کا گوشت کھانا حلال ہے جب کہ تم نے اسے خود شکار نہ کیا ہو یا وہ تمہارے لیے ہی شکار نہ کیا گیا ہو۔ اس میں اس بات کی دلالت ہے کہ شکاری

(٢٦٦٤) اسناده حسن: مستدرك حاكم: ١/٤٥٢.

جانور کا انڈہ کھانا محرم کے لیے جائز ہے جب کہ وہ محرم کے
لیے ہی حاصل نہ کیے گئے ہوں۔ کیونکہ شکاری جانور کے
انڈے کا حکم اس کے گوشت سے زیادہ سخت نہیں ہے۔

فوائد:......۱۔ علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ محرم کے لیے خشکی کا شکار حرام ہے اور شافعی اور دیگر علماء کہتے ہیں محرم کے لیے بیع اور ہبہ کے ذریعے شکار کا مالک بننا بھی حرام ہے۔

۲۔ محرم کے لیے شکار کا گوشت خواہ محرم خود شکار کرے، یا اس کی خاطر شکار کیا جائے، محرم کے لیے حرام ہے، خواہ شکار اس کی اجازت سے یا بلا اجازت کیا گیا ہو۔

۳۔ اگر غیر محرم اپنے لیے شکار کرے اور محرم کو کھلانا مقصود نہ ہو، پھر وہ گوشت محرم کو ہدیہ کر دے یا شکار کا گوشت خرید کر محرم کو دے دے، ایسا گوشت محرم کے لیے حلال ہے۔ شافعیہ، مالک، احمد اور داؤد ظاہری اسی موقف کے قائل ہیں۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۰۵)

۴۔ محرم کے لیے شکار کرنا، شکار کی طرف اشارہ کرنا یا شکار کی اطلاع دینا حرام ہے نیز شکار کو بھڑکانا بھی ناجائز ہے۔

۵۔ محرم کے لیے ایسا شکار ممنوع ہے جو اس کی خاطر، اس کی اطلاع پر یا اس کی اعانت سے شکار کیا گیا ہو۔

۶۔ محرم کے لیے خشکی کے جانور کے انڈے ضائع کرنا، انہیں خریدنا اور بیچنا حرام ہے، اسی طرح کسی شکاری جانور کا دودھ دوہنا بھی ناجائز ہے۔ (فقہ السنہ: ۱/ ۵۹۹)

۷۔ محرم کے لیے سمندر کا ہر قسم کا شکار حلال ہے خواہ وہ شکار اس نے خود کیا ہو، اس کی خاطر کیا گیا ہو، اسے ہدیہ ملا ہو یا اس نے خریدا ہوا ہو۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَ طَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِلسَّيَّارَةِ﴾ (المائدۃ: ۹۶) ''تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے کہ تمہارے لیے اور قافلے کے لیے سامان زندگی ہے۔''

۱۱۱..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَتْلِ الضَّبُعِ فِي الْإِحْرَامِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوَلّٰى بِبَيَانِ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْوَحْيِ إِلَيْهِ، قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الضَّبُعَ صَيْدٌ، وَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي مُحْكَمِ تَنْزِيلِهِ قَدْ نَهَى الْمُحْرِمَ عَنْ قَتْلِ الصَّيْدِ فَقَالَ ﴿لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَ أَنْتُمْ حُرُمٌ﴾

حالت احرام میں بجو مارنا منع ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر نازل ہونے والی وحی کے بیان کے ذمے دار ہیں، انہوں نے بتا دیا ہے کہ بجو شکار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں محرم کو شکار کرنے سے منع کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
''جب تم حالت احرام میں ہو تو تم شکار مت مارو۔'' (المائدہ: ۹۵)

٢٦٤٥۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِی عَمَّارٍ ، ح وَ ثَنَا أَبُو مُوْسٰی وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ۔ يَعْنِی الْأَنْصَارِیَّ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی عَمَّارٍ ، قَالَ : لَقِيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الضَّبُعِ أَنَأْكُلُهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ . قُلْتُ أَصَيْدٌ هِیَ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قُلْتُ : سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

جناب عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ملا تو میں نے اُن سے پوچھا: کیا ہم بجو کھا سکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے پوچھا: کیا وہ شکار کا جانور ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ میں نے پھر عرض کی: کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

١١٢...... بَابُ ذِكْرِ جَزَاءِ الضَّبُعِ إِذَا قَتَلَهُ الْمُحْرِمُ

جب محرم بجو کو مار دے تو اس کے کفارے کا بیان

٢٦٤٦۔ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی عَمَّارٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الضَّبُعِ يُصِيْبُهُ الْمُحْرِمُ كَبْشاً نَجْدِيًّا ، وَ جَعَلَهُ مِنَ الصَّيْدِ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جس بجو کو محرم شخص قتل کر دے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کفارہ ایک نجدی مینڈھا مقرر فرمایا ہے۔ اور آپ نے بجو کو شکار کا جانور قرار دیا ہے۔

٢٦٤٧۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَا ، ثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ ۔ وَ هُوَ ابْنُ زَاذَانَ ۔ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : قَضٰی فِی الضَّبُعِ بِكَبْشٍ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ نے بجو کو مارنے کا کفارہ ایک مینڈھا ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

قَالَ ابْنُ هِشَامٍ: عَنْ مَنْصُوْرٍ .

(٢٦٤٥) اسناده صحيح: سنن ترمذی، كتاب الحج، باب ما جاء فی الضبع يصيبها المحرم، حديث : ٨٥١۔ سنن نسائی : ٢٨٣٩۔ سنن ابن ماجه : ٣٢٣٦۔ مسند احمد : ٣١٨/٣۔ سنن الدارمی : ١٩٤٢.

(٢٦٤٦) انظر الحديث السابق.

(٢٦٤٧) اسناده صحيح : السنن الكبرى للبيهقی : ١٨٣/٥۔ تقدم تخريجه برقم: ٢٦٤٥.

۱۱۳..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَبْشَ الَّذِيْ قُضِيَ بِهِ جَزَاءً لِلضَّبُعِ هُوَ الْمُسِنُّ مِنْهُ لَا مَا دُوْنَ الْمُسِنِّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بجو مارنے کے کفارے میں جو مینڈھا دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے وہ دو دانتا ہوگا اس سے کم عمر ادا نہیں کیا جائے گا

مَعَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَرَادَ بِقَوْلِهِ : فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ أَقْرَبَ الْأَشْيَاءِ شِبْهاً بِالْبُدْنِ مِنَ النَّعَمِ ، لَا مِثْلَهُ فِي الْقِيمَةِ كَمَا قَالَهُ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ ، إِذِ الْعِلْمُ مُحِيطٌ أَنَّ قِيمَةَ الضَّبُعِ تَخْتَلِفُ فِي الْأَزْمَانِ وَ الْبُلْدَانِ ، وَكَذٰلِكَ ، قِيمَةَ الْكَبْشِ قَدْ تَزِيدُ وَ تَنْقُصُ فِي بَعْضِ الْأَزْمَانِ وَ الْبُلْدَانِ ، وَ لَوْ كَانَ الْمِثْلُ فِي الْقِيمَةِ لَمْ يَجْعَلْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَزَاءَ الضَّبُعِ كَبْشاً فِي كُلِّ وَقْتٍ وَ زَمَانٍ وَ فِي كُلِّ بَلَدٍ .

اس دلیل کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: ﴿فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ﴾ (المائدہ: ۹۵) ”تو جو جانور اس نے مارا ہو اسے اس کے برابر ایک جانور مویشیوں میں سے فدیہ دینا ہوگا۔“ یعنی اس مقتول جانور کی جسامت اور شکل و شباہت میں مشابہ جانور فدیہ میں دینا ہوگا نہ کہ اس کی قیمت کے برابر کوئی جانور جیسا کہ اہل عراق علماء کا خیال ہے کیونکہ یہ بات یقینی اور حتمی ہے کہ بجو کی قیمت مختلف علاقوں میں مختلف اوقات میں بدلتی رہتی ہے اور ایک جیسی نہیں رہتی۔ اسی طرح مینڈھے کی قیمت بھی مختلف علاقوں میں مختلف اوقات میں تبدیل ہوتی رہتی ہے اور اگر فدیہ میں قیمت کی برابری مقصود ہوتی تو نبی کریم ﷺ ہر علاقے اور ہر زمانے میں بجو کا کفارہ مینڈھا مقرر نہ فرماتے۔

۲٦٤٨ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ مُوْسَى الْحَرْشِيُّ ثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ الصَّائِغُ ، عَنْ عَطَاءٍ.........

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : ((اَلضَّبُعُ صَيْدٌ فَإِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ فَفِيْهِ جَزَاءُ كَبْشٍ مُسِنٍّ، وَتُوْكَلُ))

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بجو شکار ہے، جب محرم اسے شکار کر بیٹھے تو اس کا کفارہ ایک دو دانتا مینڈھا ہے: جو کھایا جائے گا۔“

فوائد:...... حالت احرام میں بری جانوروں کا شکار کرنا حرام ہے، پھر اگر کوئی شخص اس حرمت کو پامال کر دے تو وہ اس قانون شکنی کا سزاوار ٹھہرے گا اور اس پر جرمانہ کی تین شقوں میں سے ایک شق نافذ ہوگی۔ جسے ادا کرنا لازم ہے:

۱۔ جو جانور شکار کیا گیا ہے، اس کی مثل جانور ادا کرے یا اس کی قیمت ادا کرے۔

۲۔ اس رقم کے حساب سے مساکین کو کھانا کھلائے۔

(۲٦٤٨) اسنادہ صحیح: مستدرك حاكم: ۱/٤٥٣۔ سنن كبرى بيهقى: ٥/١٨٣۔ انظر الحديث السابق.

۳۔ اس رقم کے برابر روزے رکھے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ أَوْ عَدْلُ ذَلِكَ صِيَامًا لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ﴾ ''اے ایمان والو! حالت احرام میں شکار مت کرو۔ اور تم میں سے جو شخص اسے جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی مثل بدلہ ہے جو اس نے چوپاؤں میں سے قتل کیا ہے جس کا فیصلہ تم میں سے دو منصف کریں گے، بطور قربانی جو کعبہ میں پہنچنے والی ہے۔ یا کفارہ ہے مساکین کو کھانا کھلانا یا اس کے برابر روزے رکھنا۔ تاکہ وہ اپنے کام کا وبال چکھے۔'' (المائدۃ: ۹۵)

۴۔ بجو شکار کرنے کا فدیہ ایک دو دانتا مینڈھا ہے جو بطور قربانی کعبہ پہنچایا جائے گا۔

۱۱۴..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ وَخِطْبَتِهِ وَإِنْكَاحِهِ

محرم شخص کا شادی کرانا منگنی کا پیغام دینا یا نکاح کرنا منع ہے

۲۶۴۹۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ وَهْبٍ ۔ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ....

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَرَّجْتُ هَذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''محرم شخص نہ خود نکاح کرے اور نہ (اپنی بیٹی، بہن وغیرہ کا) نکاح کرائے۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ مکمل باب کتاب الکبیر میں بیان کر دیا ہے۔

فوائد:......۱۔ صحابہ وتابعین مابعد مالک، شافعی، احمد اور جمہور علماء کا مذہب ہے کہ محرم کا حالت احرام میں نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حالت احرام میں نکاح کرنے اور نکاح کرانے کے متعلق نہی تحریمی ہے۔ چنانچہ اگر کوئی شخص حالت احرام میں عقد کرے تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ خواہ خاوند یا بیوی محرم ہو یا ولی یا وکیل ولی محرم ہو، ان تمام صورتوں میں نکاح باطل ہوگا۔ حتیٰ کہ اگر زوجین اور ولی غیر محرم ہیں اور وکیل ولی محرم ہے تب بھی نکاح منعقد نہیں ہوگا۔ (شرح النووی: ۹/ ۱۹۵)

(۲۶۴۹) صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم نکاح المحرم، حدیث: ۱۴۰۹۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۴۱۔ سنن ترمذی: ۸۴۰۔ سنن نسائی: ۲۸۴۵۔ سنن ابن ماجہ: ۱۹۶۶۔ مسند احمد: ۱/ ۵۷۔

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ أَفْعَالٍ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ إِبَاحَتِهِ لِلْمُحْرِمِ نَصَّتْ سُنَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ دَلَّتْ عَلٰى إِبَاحَتِهَا .

ایسے افعال کے ابواب کا مجموعہ کہ محرم کے لیے جنہیں کرنے کے جواز میں علماء کا اختلاف ہے

جب کہ سنت نبوی ﷺ ان کے جواز اور اباحت پر دلالت کرتی ہے

۱۱۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ

محرم کو اپنا سر دھونے کی رخصت ہے

۲۶۵۰۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ يَقُوْلُ ، حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ .... عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ :امْتَرَى الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ هُمَا بِالْعَرَجِ فِيْ غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ ، وَ قَالَ مَرَّةً فِيْ غَسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ، فَأَرْسَلُوْنِيْ إِلٰى أَبِيْ أَيُّوْبَ أَسْأَلُهُ فَأَتَيْتُهُ بِالْعَرَجِ وَ هُوَ يَغْتَسِلُ بَيْنَ قَرْنَيِ الْبِئْرِ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَآنِيْ ضَمَّ الثَّوْبَ إِلٰى صَدْرِهِ حَتّٰى كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى صَدْرِهِ ، فَقُلْتُ : إِنَّ ابْنَ أَخِيْكَ عَبْدَ اللّٰهِ

جناب عبد اللہ بن حنین بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسور بن مخرمہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا عرج مقام پر محرم کے اپنا سر دھونے کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ ایک مرتبہ راوی نے کہا: نبی اکرم ﷺ (کے حالت احرام میں) اپنا سر مبارک دھونے کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ تو انہوں نے مجھے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا۔ میں ان کے پاس عرج مقام پر حاضر ہوا تو وہ کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان غسل کر رہے تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جب مجھے دیکھا تو کپڑا اپنے سینے پر لپیٹ لیا

(۲۶۵۰) صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب الاغتسال للمحرم، حدیث: ۱۸۴۰۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب جواز غسل المحرم بدنه ورأسه، حدیث: ۱۲۰۵۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۴۰۔ سنن نسائی: ۲۶۶۶۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۳۴۔ مسند احمد: ۴۱۶/۵۔ مسند الحمیدی: ۲۷۹۔

بْنَ عَبَّاسٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ أَسْأَلُكَ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَ هُوَ مُحْرِمٌ . فَأَمَرَ بِدَلْوٍ فَصَبَّ ، فَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَ أَدْبَرَ بِهِمَا فِي رَأْسِهِ ، وَ قَالَ : هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ . فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ ، فَقَالَ لَهُ الْمِسْوَرُ : لَا أُمَارِيْكَ فِي شَيْءٍ بَعْدَهَا أَبَداً .

حتیٰ کہ میں نے ان کے سینے کو دیکھا۔ میں نے عرض کیا۔ مجھے آپ کے بھتیجے ابن عباس نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے کہ میں آپ سے دریافت کروں کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو حالت احرام میں اپنا سر مبارک کیسے دھوتے ہوئے دیکھا تھا۔ لہٰذا انہوں نے پانی کا ایک ڈول منگوایا، اس میں سے پانی انڈیلا اور اپنے سر پر بہایا۔ پھر اپنے سر کے اگلے اور پچھلے حصے کو ہاتھوں سے ملا۔ اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ جناب عبداللہ بن حنین کہتے ہیں : میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو آ کر بتایا تو حضرت مسور رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہنے لگے: میں اس کے بعد کبھی بھی آپ سے کسی مسئلے میں بحث وتکرار نہیں کروں گا۔

فوائد :......علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ محرم سر دھو سکتا ہے اور غسل جنابت کر سکتا ہے بلکہ غسل جنابت تو واجب ہے، البتہ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے غسل کرنا جمہور علماء اسے بلا کراہت جائز قرار دیتے ہیں۔

(شرح النووی: ۸/ ۱۲٦)

۱۱٦..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ مِنْ غَيْرِ قَطْعِ شَعْرٍ وَ لَا حَلْقِهِ

محرم بغیر بال کاٹے یا منڈوائے سینگی لگوا سکتا ہے

۲٦۵۱۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ سَمِعْتُ عَمْراً - يَعْنِي ابْنَ دِيْنَارٍ - يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ عَطَاءً ، يَقُوْلُ سَمِعْتُ ....

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ . ثُمَّ سَمِعْتُ عَمْرًا بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ ، أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ :

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔ جناب سفیان کہتے ہیں: پھر میں نے جناب عمرو بن دینار کو فرماتے ہوئے سنا: ”مجھے طاؤس نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو

(۲٦۵۱) صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب الحجامة للمحرم، حدیث: ۱۸۳۵۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز الحجامة للمحرم، حدیث: ۱۲۰۲۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۳۵۔ سنن ترمذی: ۸۳۹۔ سنن نسائی: ۲۸۵۰۔ مسند احمد: ۱/ ۲۲۱۔ مسند الحمیدی: ۵۰۰۔

احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ رَوٰى عَنْهُمَا جَمِيْعاً .

فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں امام عمرو بن دینار نے یہ روایت امام عطاء اور طاؤس دونوں سے بیان کی ہے۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ محرم کا سینگی لگوانا جائز ہے۔ سر اور جسم کے دیگر اعضاء پر سینگی لگانے کے جواز پر علماء کا اجماع ہے۔ یہ عمل عذر کی صورت میں جائز ہے۔ پھر اگر دوران سینگی جسم کے بال کٹیں تو اس پر فدیہ ہے اور اگر بال زائل نہ ہوں تو کوئی فدیہ نہیں، اس مسئلہ کی دلیل یہ آیت قرآنی ہے: ﴿ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ ﴾ ''سو تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو فدیہ ہے۔''

نیز اس حدیث میں احتمال ہے کہ نبی ﷺ کا وسط سر میں پچھنے لگانا عذر کی وجہ سے تھا کیونکہ سر میں پچھنے لگانے سے لامحال بال کاٹنا پڑتے ہیں۔ البتہ اگر محرم بلا عذر سینگی لگوائے اور اس سے بال زائل ہوں تو یہ عمل حرام ہے کیونکہ بلا عذر بال زائل کرنا حرام ہے اور اگر سینگی ایسے عضو پر لگائیں جہاں بال ضائع نہ ہوں تو شافعیہ اور جمہور علماء کے نزدیک یہ عمل جائز ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۲۳)

۱۱۷...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِدْهَانِ الْمُحْرِمِ بِدُهْنٍ غَيْرِ مُطِيْبٍ

محرم حالت احرام میں غیر خوشبودار تیل استعمال کر سکتا ہے

إِنْ جَازَ الْإِحْتِجَاجُ بِفَرْقَدِ السَّبَخِيِّ وَصَحَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ مِنْ رِوَايَتِهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْهَنَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ، لِأَنَّ أَصْحَابَ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَدِ اخْتَلَفُوْا عَنْهُ فِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ ، أَنَا خَائِفٌ أَنْ يَكُوْنَ فَرْقَدُ السَّبَخِيُّ وَاهِمٌ فِيْ رَفْعِهٖ هٰذَا الْخَبَرَ .

بشرطیکہ فرقد سبخی راوی قابل حجت ہو اور اس کی یہ روایت صحیح ثابت ہو جائے کہ نبی اکرم ﷺ نے حالت احرام میں تیل لگایا تھا۔ کیونکہ امام حماد بن سلمہ کے شاگردوں نے اپنے استاد سے ان الفاظ کی روایت میں اختلاف کیا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ ان الفاظ کو مرفوع بیان کرنے میں فرقد سبخی کو وہم ہوا ہے

۲۶۵۲۔ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَيَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ ، قَالَا ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا فَرْقَدٌ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ . أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَدْهَنَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

(۲۶۵۲) اسنادہ ضعیف: فرقد بن یعقوب راوی ضعیف ہے۔ سنن ترمذی، کتاب الحج، باب: ۱۱۴، حدیث: ۹۶۲۔ سنن ابن ماجہ: ۳۰۸۳۔ مسند احمد: ۲/۲۵، ۲۹۔

بِزَيْتٍ غَيْرَ مُقَتَّتٍ وَ هُوَ مُحْرِمٌ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا خَائِفٌ أَنْ يَكُوْنَ فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ وَاهِماً فِي رَفْعِهِ هٰذَا الْخَبَرَ ، فَإِنَّ الثَّوْرِيَّ رَوٰى عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدْهِنُ بِالزَّيْتِ حِيْنَ يُرِيْدُ أَنْ يُحْرِمَ .

حالت احرام میں غیر خوشبودار تیل لگایا تھا۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مجھے ڈر ہے کہ اس روایت کو مرفوع بیان کرنے میں فرقد سبخی کو وہم ہوا ہے۔ کیونکہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ نے منصور کے واسطے سے حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب احرام باندھنے کا ارادہ کرتے تو تیل لگاتے تھے۔

۲۶۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ ۔ ....

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : وَهٰمَا عِلْمِي هُوَ الصَّحِيْحُ الْإِدْهَانُ بِالزَّيْتِ فِي حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ إِنَّمَا هُوَ مِنْ فِعْلِ ابْنِ عُمَرَ لَا مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ أَحْفَظُ وَ أَعْلَمُ بِالْحَدِيْثِ وَ أَتْقَنُ مِنْ عَدَدٍ مِثْلِ فَرْقَدٍ السَّبَخِيِّ وَ هٰكَذَا رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ عَنْ حَمَّادٍ . ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ . رَوَاهُ وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، فَقَالَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ ، (ح) ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ .

وَرَوَاهُ الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ عَنْ حَمَّادٍ ، فَقَالَ : إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ .

حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَاللَّفْظَةُ الَّتِيْ ذَكَرَهَا وَكِيْعٌ وَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ لَوْ كَانَ

امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میرے علم کے مطابق صحیح بات یہی ہے کہ حضرت سعید بن جبیر کی روایت میں تیل لگانے کا عمل حضرت ابن عمر کا ہے نہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اور منصور راوی (جنھوں نے اسے حضرت ابن عمر کا عمل قرار دیا ہے) وہ فرقد سبخی جیسے کئی راویوں سے بڑھ کر علم حدیث کے حافظ اور متقن عالم ہیں۔ اسی طرح حجاج بن منہال نے بھی امام حماد سے بیان کیا ہے۔ امام وکیع بن جراح نے بھی بیان کیا ہے کہ (ابن عمر) احرام باندھتے وقت تیل لگاتے تھے۔ جناب ہیثم بن جمیل بھی امام حماد سے بیان کرتے ہیں کہ جب وہ احرام باندھنے کا ارادہ کرتے تو تیل لگاتے تھے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لہٰذا جو الفاظ امام وکیع اور ہیثم بن جمیل نے بیان کیے ہیں (کہ احرام باندھتے وقت یا احرام کا ارادہ کرتے وقت تیل لگاتے تھے) ان الفاظ کے مطابق تو بہترین خوشبو دار تیل لگانا بھی جائز ہے جب کہ احرام کا ارادہ کرتے وقت لگایا جائے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کا ارادہ کرتے وقت کستوری کی ملاوٹ والی بہترین خوشبو لگائی تھی۔ جبکہ کستوری سب سے اعلیٰ اور عمدہ خوشبو ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا

(۲۶۵۳) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الطیب عند الاحرام، حدیث: ۱۵۳۷.

الدُّهْنُ مُقَتَّتاً بِأَطْيَبِ الطِّيبِ جَازَ الْإِدْهَانُ بِهِ إِذَا أَرَادَ الْإِحْرَامَ ، إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ تَطَيَّبَ حِيْنَ أَرَادَ الْإِحْرَامَ ، بِطِيْبٍ فِيهِ مِسْكٌ ، وَ الْمِسْكُ أَطْيَبُ الطِّيْبِ عَلَى مَا خَبَّرَ الْمُصْطَفَى ﷺ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُوْلُ : غَيْرَ مُقَتَّتٍ غَيْرَ مُطَيَّبٍ .

ہے۔ (لہٰذا احرام کے وقت تیل لگایا جا سکتا ہے جیسا کہ امام حماد کے کئی شاگردوں نے روایت کیا ہے۔ جبکہ فرقد سنجی کا حالت احرام میں تیل لگانے کی مرفوع روایت بیان کرنا ان کا وہم ہے۔) جناب محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: غیر مقتت کا معنی ہے: غیر خوشبودار۔

۱۱۸..... بَابُ إِبَاحَةِ مَدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَهُ - إِذَا أَصَابَهُ رَمَدٌ - بِالصَّبِرِ

جب محرم کی آنکھیں دکھتی ہوں تو وہ ایلوے کی پٹی کرسکتا ہے

۲۶۵۴ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، أَنَّ ....

عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ حَدَّثَ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَ هُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ .

"حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب کسی شخص کی حالت احرام میں آنکھیں دکھتی ہوں تو وہ ایلوے کی لیپ کرلے۔"

فوائد:......علماء کا اتفاق ہے کہ حالت احرام میں آنکھوں پر ایلوا اور بے خوشبو بوٹی کا لیپ کرنا جائز ہے اور اس صورت میں فدیہ لازم نہیں آتا۔ لیکن اگر وہ خوشبو کا محتاج ہو تو یہ عمل بھی جائز ہے لیکن اس صورت میں فدیہ لازم ہوگا۔ اور علماء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ محرم بوقت ضرورت ایسا سرمہ لگا سکتا ہے جو خوشبودار نہ ہو اور اس میں کوئی فدیہ نہیں۔ لیکن زینت کے لیے سرمہ لگانا شافعی و دیگر علماء کے نزدیک مکروہ ہے۔ احمد اور اسحٰق نے اس سے منع کیا ہے۔

(شرح النووی: ۸/ ۱۲۴)

۱۱۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السِّوَاكِ لِلْمُحْرِمِ

محرم مسواک کرسکتا ہے

۲۶۵۵ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، (ح) وَ ثَنَا أَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الدَّارِمِيُّ ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَطَاءٍ وَ طَاوُسٍ وَ مُجَاهِدٍ ....

(۲۶۵۴) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز مداواۃ المحرم عینیه، حدیث: ۱۲۰۴ـ سنن ابی داؤد: ۱۸۳۸ـ سنن ترمذی: ۹۵۲ـ سنن نسائی: ۲۷۱۲ـ مسند احمد: ۱/ ۶۸ـ مسند الحمیدی: ۳۴.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ . وَ هَلْ تَسَوَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ : نَعَمْ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔ (حضرت ابن عباس سے شاگردوں نے پوچھا:) کیا نبی کریم ﷺ نے حالت احرام میں مسواک بھی کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ محرم مسواک کرسکتا ہے اور عام احادیث جس میں مسواک کی تاکید کی گئی ہے اس حکم میں محرم بھی شامل ہے۔

۱۲۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَلْبِيْدِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ كَيْ لَا يَتَأَذّٰى بِالْقُمَّلِ وَ الصِّيْبَانِ فِي الْإِحْرَامِ

محرم اپنے سر پر لیپ کرسکتا ہے تاکہ بڑی چھوٹی جوئیں اسے تکلیف نہ دیں

۲۶۵۶۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ .... عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُتَلَبِّدًا . ثَنَا يُوْنُسُ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ ، قُلْتُ لِمَالِكٍ : يُلَبِّدُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ ؟ قَالَ : بِالصَّمْغِ وَ الْغَاسُوْلِ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سر پر لیپ کیے ہوئے تلبیہ کہتے ہوئے سنا۔ جناب وہب بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: محرم اپنے سر پر کس چیز کی لیپ کرے؟ انہوں نے فرمایا: گوند اور خطمی (نیلے رنگ کا پھول جو بطور دوا استعمال ہوتا ہے) کے ساتھ۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ نمرہ سے بالوں کو چھپانا جائز ہے تاکہ انسان گردوغبار سے محفوظ رہے۔

۱۲۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ حِجَامَةِ الْمُحْرِمِ عَلَى الرَّأْسِ وَ إِنْ كَانَ الْمَحْجُوْمُ ذَا جُمَّةٍ أَوْ وَفْرَةٍ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصّٰى

محرم کو سر میں سینگی لگوانے کی رخصت ہے اگرچہ اس کے بال کندھوں تک یا کانوں کے برابر ہوں۔ اس سلسلے میں ایک مختصر غیر مفصل روایت کا بیان

۲۶۵۷۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ ، ثَنَا عَمْرُو

(۲۶۵۵) اسناده صحيح، سنن كبرىٰ بيهقي: ۹۵/۵۔ تقدم تخريجه برقم: ۲۶۵۱ وليس فيه ذكر السواك.

(۲۶۵۶) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب من اهل ملبدا، حديث: ۱۵۴۰۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب التلبية وصفتها، حديث: ۱۱۸۴/۲۱۔ سنن ابي داؤد: ۱۷۴۷۔ سنن نسائي: ۲۶۸۴۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۴۷.

بْنُ دِيْنَارٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ ، قَالَ ....

ابْنُ عَبَّاسٍ : احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَهُوَ مُحْرِمٌ - عَلٰى رَأْسِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ خَبَرُ ابْنِ بُحَيْنَةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے سر میں سینگی لگوائی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن بحینہ کی روایت بھی اسی مسئلہ کے متعلق ہے۔

۱۲۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا احْتَجَمَ عَلٰى رَأْسِهِ مِنْ وَجَعٍ وَجَدَهُ بِرَأْسِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک میں کسی تکلیف کی وجہ سے سینگی لگوائی تھی

۲۶۵۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ ....

حُمَيْداً ، قَالَ : سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ ، فَقَالَ : مَا كُنَّا نَرٰى إِنَّ ذٰلِكَ يُكْرَهُ إِلَّا لِجُهْدِهِ ، وَلَمْ يُسْنِدْهُ . وَقَالَ : قَدِ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَمِنْ وَجَعٍ وَجَدَهُ فِيْ رَأْسِهِ .

جناب حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا روزے دار سینگی لگوا سکتا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہم روزے دار کی تکلیف اور کمزوری کی وجہ سے سینگی لگوانا ناپسند کرتے تھے۔ لیکن انہوں نے یہ بات مرفوع بیان نہیں کی۔ اور انہوں نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک میں ایک تکلیف کی بنا پر حالت احرام میں سینگی لگوائی تھی۔

۱۲۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَجَمَ مُحْرِماً غَيْرَ مَرَّةٍ ، مَرَّةً عَلَى الرَّأْسِ ، وَمَرَّةً عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ

محرم اپنے قدم کے اوپر سینگی لگوا سکتا ہے۔ اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں کئی بار سینگی لگوائی ہے۔ ایک مرتبہ سر مبارک میں اور دوسری بار قدم کے اوپر لگوائی تھی

۲۶۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

(۲۶۵۷) تقدم تخریجه برقم: ۲۶۵۱.

(۲۶۵۸) مسند احمد: ۲۶۷/۳ وانظر الحدیث الآتی.

(۲۶۵۹) اسناده صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب المحرم یحتجم، حدیث: ۱۸۳۷۔ شمائل ترمذی: ۳۶۵۔ سنن نسائی: ۲۸۵۲۔ مسند احمد: ۱۶٤/۳.

اخْتَجَمَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ عَلٰی ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ .

پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے حالت احرام میں پاؤں کے اوپر سینگی لگوائی۔

۱۲۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰی أَنَّ الْوَجَعَ الَّذِیْ وَجَدَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ إِحْرَامِهٖ فَاحْتَجَمَ بِسَبَبِهٖ عَلٰی ظَهْرِ الْقَدَمِ وَجَدَهٗ بِظَهْرِهٖ أَوْ بِوَرِكِهٖ لَا بِقَدَمِهٖ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے جس تکلیف کی بنا پر حالت احرام میں اپنے قدم مبارک پر سینگی لگوائی تھی، وہ تکلیف آپ کی کمر یا سرین میں تھی، قدم میں نہیں تھی

۲۶۶۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَی الصَّنْعَانِیُّ ، ثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ - ح وَ ثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْأَعْلٰی ، (ح) وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِیُّ ، ثَنَا بِشْرٌ -يَعْنِی ابْنَ الْمُفَضَّلِ - قَالُوْا ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِظَهْرِهٖ أَوْ بِوَرِكِهٖ . لَمْ يَقُلْ لَنَا بُنْدَارٌ : أَوْ بِوَرِكِهٖ . قِيْلَ لَنَا : إِنَّهٗ كَانَ فِیْ كِتَابِهٖ وَ لَمْ يَتَكَلَّمْ بِهٖ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِیْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰی رَأْسِهٖ مِنْ وَجَعٍ وَجَدَهٗ فِیْ رَأْسِهٖ ، فَدَلَّ خَبَرُ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ احْتَجَمَ عَلٰی ظَهْرِ الْقَدَمِ وَ إِنَّمَا كَانَتْ لِلْوَثْءِ الَّذِیْ كَانَ بِظَهْرِهٖ أَوْ بِوَرِكِهٖ لِأَنَّ فِیْ خَبَرِ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ إِحْدٰی الْحِجَامَتَيْنِ كَانَ مِنْ وَجَعٍ وَجَدَهٗ فِیْ رَأْسِهٖ وَ فِیْ خَبَرِ جَابِرٍ أَنَّ إِحْدَاهُمَا كَانَ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِظَهْرِهٖ أَوْ بِوَرِكِهٖ وَ قَدْ رَوَی ابْنُ خُثَيْمٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی کمر یا سرین میں درد کی وجہ سے حالت احرام میں سینگی لگوائی تھی۔ جناب بندار کی روایت میں ''سرین'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ یہ لفظ ان کی کتاب میں موجود تھا مگر انہوں نے بیان نہیں کیا۔ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس اور ابن بحینہ رضی اللہ عنہما کی روایات میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے سر مبارک میں ایک تکلیف کی وجہ سے سینگی لگوائی تھی۔ جب کہ حضرت انس کی حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے کمر یا کولہے کی تکلیف کی وجہ سے قدم کے اوپر سینگی لگوائی تھی۔ کیونکہ حضرت انس کی ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ایک مرتبہ آپ نے اپنے سر مبارک میں تکلیف کی وجہ سے سر میں سینگی لگوائی تھی۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے اپنی کمر یا کولہے میں درد کی وجہ سے سینگی لگوائی تھی۔

(۲۶۶۰) اسناده صحيح: سنن ابی داؤد، كتاب الطب، باب فی قطع العرق وموضع الحجم، حديث: ۳۸۶۳۔ سنن كبرىٰ نسائی: ۳۲۲۱۔ مسند احمد: ۳۰۵/۳۔ سنن نسائی: ۲۸۵۱ باختصار.

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ : عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ

٢٦٦١ـ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ مِنْ رَهْصَةٍ أَصَابَتْهُ . حَدَّثَنَاهُ الزِّيَادِيُّ ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ....

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَهٰذِهِ الرُّخْصَةُ تُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ الْوَثْءُ الَّذِيْ ذُكِرَ فِيْ خَبَرِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ .

جب کہ ابن خثیم کی روایت میں ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "رسول اللہ ﷺ نے پاؤں میں درد کی وجہ سے سینگی لگوائی۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ممکن ہے یہ درد وہی ہو جس کی وجہ سے آپ نے سینگی لگوائی ہو اور جس کا تذکرہ حضرت جابر کی روایت میں ہے۔

فوائد:......ان احادیث کی مفصل وضاحت حدیث ۲۶۵۱ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۱۲۵..... بَابُ إِبَاحَةِ رُكُوْبِ الْمُحْرِمِ الْبُدْنَ إِذَا سَاقَهُ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان کہ محرم جب قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے تو اس پر سواری کر سکتا ہے

٢٦٦٢ـ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، (ح) وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَحَدَّثَنَا عِيْسٰى عَنْ شُعْبَةَ ، (ح) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، (ح) حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، عَنْ سَعِيْدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ....

عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى عَلٰى رَجُلٍ يَسُوْقُ بَدَنَةً ، فَقَالَ : ((ارْكَبْهَا)) . قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ . قَالَ : ((ارْكَبْهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ)) . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِيْ دَاوُدَ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس آئے جو اپنی قربانی کا جانور اونٹ ہانک کر لے جا رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: "اس پر سوار ہو جاؤ۔" اس نے عرض کیا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: "اس پر سوار ہو جاؤ، تم پر افسوس ہے۔ یا تمہارا بھلا ہو۔" یہ ابو داؤد کی روایت کے الفاظ ہیں۔

۱۲۶..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

لِبَعْضِ اللَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ

(٢٦٦٢) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب ركوب البدن، حديث: ١٦٩٠ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز ركوب البدنة، حديث: ١٣٢٣ـ سنن ترمذي: ٩١١ـ سنن نسائي: ٢٨٠٢ـ سنن ابن ماجه: ٣١٠٤ـ مسند احمد: ٣/١٧٠، ١٧١.

رُكُوبَ الْبُدْنِ إِذَا كَانَ رَاكِبُهَا لا يَجِدُ ظَهْراً يَرْكَبُهُ ، لا إِذَا وَجَدَ ظَهْراً ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّهُ إِذَا رَكِبَ الْبَدَنَةَ عِنْدَ الْاعْوَازِ مِنْ وُجُوْدِ الظَّهْرِ ثُمَّ وَجَدَ ظَهْراً يَرْكَبُهُ لَمْ يَجُزْ لَهُ الثُّبُوْتُ عَلَى الْبَدَنَةِ وَ كَانَ النُّزُوْلُ عَنْهَا .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے قربانی کے اونٹ پر سواری کرنے کی اجازت اس شخص کو دی ہے جس کے پاس سواری کے لیے اونٹ موجود نہ ہو۔ سواری کی موجودگی میں قربانی کے اونٹ پر سواری کی اجازت نہیں دی۔ اس بات کی دلیل کے بیان کے ساتھ کہ جب سواری کے عدم موجود ہونے کی بنا پر اسے قربانی کے اونٹ پر سواری کرنے کی اجازت ہے تو سواری میسر آتے ہی اسے قربانی کے اونٹ سے اترنا پڑے گا اب اس کے لیے اس پر سواری کرنا جائز نہیں ہوگا۔

٢٦٦٣۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، وَ حَدَّثَنَاهُ مَرَّةً ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ عَنْ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ ، قَالَ : ((ارْكَبْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْراً .))

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا جب کہ آپ سے قربانی کے اونٹ پر سواری کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”جب تک دوسری سواری نہ ملے، اس پر سواری کرلو۔“

١٢٧..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ رُكُوْبَ الْبُدْنِ عِنْدَ الْحَاجَةِ إِلَى رُكُوْبِهَا عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنْ وُجُوْدِ الظَّهْرِ رُكُوْباً بِالْمَعْرُوْفِ ، وَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّشُقَّ الرُّكُوْبُ عَلَى الْبَدَنَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے سواری کی عدم دستیابی کی صورت میں قربانی کے اونٹ پر سواری کرنے کی اجازت اس وقت دی ہے جس وقت ضرورت کے مطابق اس پر سواری کی جائے اور اس پر غیر ضروری مشقت نہ ڈالی جائے

٢٦٦٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ الْقَيْسِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي بَكْرٍ - ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي ....

(٢٦٦٣) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز ركوب البدنة، حديث: ١٣٢٤۔ سنن ابی داؤد: ١٧٦١۔ سنن نسائی: ٢٨٠٤۔ مسند احمد: ٣١٧/٣۔

(٢٦٦٤) انظر الحديث السابق.

أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((ارْكَبْ بِالْمَعْرُوْفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْراً .))

جناب ابوزبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا جب کہ ان سے قربانی کے جانور پر سواری کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ فرما رہے تھے: ”جب تمہیں دوسری سواری نہ ملے تو مجبوری کی حالت میں قربانی کے اونٹ پر سواری کر لو مگر اچھے طریقے کے ساتھ (بلاوجہ سواری نہ کرو اور ضرورت سے زیادہ اس پر مشقت نہ ڈالو۔)“

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ ہدی کے جانور پر سواری کرنا جائز ہے۔ اور اس بارے علماء کے کئی مذاہب ہیں، شافعی کا مذہب ہے کہ ضرورت کے وقت ہدی پر سواری جائز ہے اور بلا ضرورت سواری جائز نہیں اور بلا ضرر سواری مشروع ہے، ابن منذر، مالک اور علماء کی ایک جماعت بھی اسی موقف کی قائل ہے۔ (اور یہی مذہب قرین صواب ہے) (شرح النووی: ۹/ ۷۴)

۱۲۸...... بَابُ ذِكْرِ الدَّوَابِّ الَّتِيْ أُبِيحَ لِلْمُحْرِمِ قَتْلُهَا فِي الْإِحْرَامِ بِذِكْرِ لَفْظَةٍ مُجْمَلَةٍ فِيْ ذِكْرِ بَعْضِهِنَّ بِلَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ عَلٰى أَصْلِنَا

ان جانوروں کا بیان جنہیں محرم حالت احرام میں قتل کرسکتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک مجمل روایت کا بیان، جبکہ بعض روایات کے الفاظ عام ہیں جب کہ ان سے مراد خاص ہے۔ جیسا کہ ہمارا قاعدہ ہے

۲۶۶۵۔ ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: ....

قَالَتْ حَفْصَةُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ ، الْعَقْرَبُ ، وَ الْحِدَاَةُ ، وَ الْفَأْرَةُ ، وَ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ)) .

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانچ جانوروں کو قتل کرنے والے شخص پر کوئی گناہ نہیں وہ یہ ہیں: بچھو، چیل، چوہیا، اور کاٹنے والا کتا (اور کوا)۔“

۲۶۶۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمِصْرِيُّ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْحَكَمِ - وَ هُوَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ ، عَنْ أَبِي

(۲۶۶۵) صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب ما یقتل المحرم من الدواب، حدیث: ۱۸۲۸۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب، حدیث: ۱۲۰۰۔ سنن نسائی: ۲۸۹۲۔

صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَ مَالِكٍ يَعْنِي عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ: الْغُرَابُ، وَ الْحِدَأَةُ، وَ الْعَقْرَبُ، وَ الْفَأْرَةُ، وَ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيْ حَدِيْثٍ - يَعْنِي حَدِيْثَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ - الْحَيَّةُ وَ الذِّئْبُ وَ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ بِهٰذَا. وَ قَالَ: إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ: وَ الْحَيَّةُ وَ الذِّئْبُ وَ النَّمِرُ وَ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

قَالَ، ابْنُ يَحْيٰى: كَأَنَّهُ يُفَسِّرُ الْكَلْبَ الْعَقُوْرَ، يَقُوْلُ: مِنَ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ، الْحَيَّةُ وَ الذِّئْبُ وَ النَّمِرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی مثل مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ جانوروں کے قتل کرنے پر محرم شخص کو کوئی گناہ نہیں ہے: کوا، چیل، بچھو، چوہیا، اور کاٹنے والا کتا۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ مختلف آئے ہیں: ''سانپ، بھیڑیا، اور کاٹنے والا کتا۔'' انہیں قتل کرنے پر محرم کو کوئی گناہ نہیں ہے۔ جناب ابن ابی مریم بھی یہ حدیث بیان کرتے ہیں مگر ان کی روایت میں ان الفاظ کا ذکر ہے: ''سانپ، بھیڑیا، چیتا اور کاٹنے والا کتا۔'' جناب محمد بن یحییٰ فرماتے ہیں: گویا کہ انہوں نے کاٹنے والے کتے کی تفسیر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد سانپ، بھیڑیا اور چیتا ہے۔

٢٦٦٧ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا ابْنُ بَحْرٍ، ثَنِيْ حَاتِمٌ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ..........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((خَمْسٌ قَتْلُهُنَّ حِلٌّ فِي الْحَرَمِ: الْحَيَّةُ وَ الْعَقْرَبُ، وَ الْفَأْرَةُ، وَ الْحِدَأَةُ، وَ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.))

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ الَّتِيْ قَالَهَا مُحَمَّدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پانچ جانوروں کو حرم کی حدود میں مارنا جائز ہے: سانپ بچھو، چوہیا، چیل اور کاٹنے والا کتا۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام محمد بن یحییٰ نے کاٹنے والے کتے کی تفسیر کرتے ہوئے سانپ کا ذکر کیا ہے، ممکن ہے یہ ان کی سبقت لسانی ہو

(٢٦٦٦) سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب ما يقتل المحرم من الدواب، حديث: ١٨٤٧.

(٢٦٦٧) انظر الحديث السابق.

بـنُ يَحْيٰى فِي تَفسِيْرِ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ وَ ذِكْرِ الْـحَيَّةِ يُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ سَبَقَهُ لِسَانُهُ إِلَى هٰذَا ، لَيْسَتِ الْـحَيَّةُ مِنَ الْكَلْبِ فِي شَيْءٍ وَ لَا يَقَعُ اِسْمُ الْكَلْبِ عَلَى الْحَيَّةِ ، فَأَمَّا النَّمِرُ وَ الـذِّئْبُ فَاسْمُ الْكَلْبِ وَاقِعٌ عَلَيْهِمَا . فِيْ خَبَرِ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ بَيَانٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَيَّةِ وَ بَيْنَ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ ، فَكَيْفَ يَكُوْنُ مَعْنَى قَوْلِهِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ يُرِيْدُ الْحَيَّةَ إِنَّهَا تَقَعُ اِسْمُ الْكَلْبِ عَلَيْهَا .

کیونکہ سانپ کا کتے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور نہ سانپ پر کتے کا لفظ بولا جاتا ہے۔ البتہ چیتے اور بھیڑیے پر کتے کا اطلاق ہوتا ہے۔ جناب حاتم بن اسماعیل کی روایت میں یہ وضاحت موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سانپ اور کاٹنے والے کتے میں فرق کیا ہے۔ لہٰذا یہ کیسے ممکن ہے کہ اس روایت میں کاٹنے والے کتے سے مراد سانپ ہو کہ سانپ پر کتے کا لفظ بولا جاتا ہے۔

۱۲۹..... بَابُ إِبَاحَةِ قَتْلِ الْمُحْرِمِ الْحَيَّةَ وَ إِنْ كَانَ قَاتِلُهَا فِي الْحَرَمِ لَا فِي الْحِلِّ

محرم سانپ کو مار سکتا ہے اگرچہ مارنے والا حرم کی حدود میں ہو

۲۶۶۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا حَفْصٌ - يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ - عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مُحْرِماً بِقَتْلِ حَيَّةٍ فِي الْحَرَمِ .

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے محرم کو حرم کی حدود میں سانپ مارنے کا حکم دیا ہے۔

۱۳۰..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِيْ بَعْضِ مَا أُبِيْحَ قَتْلُهُ لِلْمُحْرِمِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ لِلْمُحْرِمِ قَتْلَ بَعْضِ الْغُرْبَانِ لَا كُلِّهَا ، وَ إِنَّهُ إِنَّمَا أَبَاحَ قَتْلَ الْأَبْقَعِ مِنْهَا دُوْنَ مَا سِوَاهُ مِنَ الْغُرْبَانِ

گزشتہ مجمل راویات جن میں محرم کے لیے بعض جانوروں کو قتل کرنے کی اجازت کا بیان ہے۔ اس روایت کی تفصیل بیان کرنے والی روایت کا بیان۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے بعض کوے مارنے کا حکم دیا ہے۔ سب کوؤں کو مارنے کا حکم نہیں دیا

۲۶۶۹۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ

(۲۶۶۸) صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب ما یقتل المحرم من الدواب، حدیث: ۱۸۳۰۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب قتل الحیات وغیرھا، حدیث: ۲۲۳۴۔ سنن نسائی: ۲۸۸۶۔ مسند احمد: ۱/ ۳۷۸.

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ....

عَنْ عَائِشَةَ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((خَمْسٌ فَـوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَ الْحَرَمِ الْحَيَّةُ ، وَ الْغُـرَابُ الْأَبْقَعُ ، وَ الْفَأْرَةُ ، وَ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ ، وَ الْحُدَيَّأَةُ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پانچ شریر جانور ہیں انہیں حل (حرم سے باہر) اور حرم دونوں جگہوں پر قتل کر دیا جائے: سانپ، چتکبرا کوا، چوہیا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔''

فوائد:......۱۔حرم میں احرام کی حالت میں چھ فاسق چیزوں کو قتل کرنا جائز ہے اور ان کے قتل کرنے پر محرم کسی جرمانہ اور فدیہ کا سزاوار نہیں ٹھہرتا۔

(۱) سانپ (۲) بچھو (۳) چیل (۴) کوا (۵) چوہیا (۶) بھاؤلا کتا۔

۲۔امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: جمہور علماء کا حل وحرم اور حالت احرام میں ان فاسق چیزوں کے قتل کے جواز پر اتفاق ہے اور ان کا اتفاق ہے کہ ان جیسے موذی جانوروں کو قتل کرنا بھی جائز ہے۔ پھر علماء کا ان فواسق کے ہم مثل جانوروں کی تعیین میں اختلاف ہے۔ شافعی کہتے ہیں: ہر غیر ماکول اللحم جانور اور غیر ماکول اللحم سے پیدا ہونے والے جانوروں کو قتل کرنا جائز ہے اور ایسے جانوروں کے قتل کرنے پر محرم پر کوئی فدیہ نہیں۔ اور مالک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ فواسق کے جانوروں سے مراد موذی جانور ہیں اور ہر موذی جانور کا قتل محرم کے لیے جائز ہے۔ پھر کلب عقور کے مقصود میں علما کا اختلاف ہے، کچھ علماء کا قول یہ ہے کہ کلب عقور سے مراد بھاؤلا کتا ہے اور بعض علماء کا قول ہے کہ اس سے مراد ہر پھاڑنے والا درندہ ہے کیونکہ لغت عربی میں وحشی درندے کو کلب عقور کہا جاتا ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۱٤)

۱۳۱..... بَابُ ذِكْرِ طِيْبِ الْمُحْرِمِ وَ لُبْسِهِ فِي الْإِحْرَامِ مَا لَا يَجُوْزُ لُبْسُهُ جَاهِلًا ، بِأَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ فِي الْإِحْرَامِ

محرم کے کم علمی اور جہالت کی بنا پر خوشبو لگا لینے اور ممنوع قسم کا لباس پہن لینے کا بیان

وَ إِسْقَاطِ الْكَفَّارَةِ عَنْ فَاعِلِهِ ضِدَّ مَذْهَبِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْكَفَّارَةَ وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ جَاهِلًا بِأَنَّ التَّطَيُّبَ وَ لُبْسَ مَا لَبِسَ مِنَ الثِّيَابِ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ ، بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهُ فِي الطِّيْبِ ، غَلِطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهَا بَعْضُ مَنْ كَرِهَ الطِّيْبَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ الْمَرْءُ ، مِمَّنْ لَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الْمُقَدَّمِ وَ بَيْنَ الْمُؤَخَّرِ مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَ الْمُجْمَلِ مِنَ الْأَخْبَارِ وَ بَيْنَ الْمُفَسَّرِ مِنْهَا .

(۲٦٦۹) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب ما یندب للمحرم وغیرہ قتلہ من الدواب، حدیث: ۱۱۹۸/٦۷۔ سنن نسائی: ۲۸۳۲۔ مسند احمد: ٦/۹۷۔ من طریق شعبة بھذا الاسناد۔

ایسے شخص پر کفارہ واجب نہیں ہے۔ ان علماء کے مذہب کے برخلاف جو کہتے ہیں کہ اس شخص پر کفارہ واجب ہے اگرچہ اس نے جہالت وکم علمی کی بنا پر ہی خوشبو لگائی ہو یا ممنوعہ لباس پہن لیا ہو۔ اس سلسلے میں ایک روایت کا ذکر جس میں خوشبو کا تذکرہ ہے، نبی اکرم ﷺ کی مقدم اور مؤخر، مجمل اور مفسر سنتوں میں فرق نہ سمجھنے والے بعض علماء نے احرام سے پہلے خوشبو لگانے کو مکروہ قرار دینے کے لیے اس حدیث سے غلط استدلال کیا ہے۔

٢٦٧٠۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ ، حَدَّثَنِيْ...... صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ : أَنَّ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ قَالَ لِعُمَرَ : لَيْتَ أَنِّيْ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَتَنَزَّلُ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا كَانَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ ، مَعَهُ فِيْهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، قَالَ : فَجَاءَهُ رَجُلٌ قَدْ تَضَمَّخَ بِطِيْبٍ ، قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ أَحْرَمَ فِيْ جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَمَّخَ بِطِيْبٍ ؟ قَالَ : فَنَظَرَ إِلَيْهِ سَاعَةً ، ثُمَّ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ ، فَأَرْسَلَ عُمَرَ إِلٰى يَعْلٰى أَنْ تَعَالَ ، فَجَاءَهُ ، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ ، فَإِذَا مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ كَذٰلِكَ سَاعَةً ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ : أَيْنَ الَّذِيْ يَسْأَلُنِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ اٰنِفاً ، فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : ((أَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ أَمَّا الْجُبَّةُ فَأَنْزَعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِكَ .))

حضرت صفوان بن یعلی بن امیہ سے روایت ہے کہ حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ کاش میں نبی کریم ﷺ کو اس حالت میں دیکھ سکوں جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ پھر اتفاق سے جب آپ جعرانہ مقام پر تھے اور آپ پر ایک کپڑے سے سایہ کیا ہوا تھا۔ اس سایہ کے نیچے آپ کے کچھ صحابہ کرام بھی تھے۔ اسی اثناء میں ایک شخص آپ کے پاس اس حالت میں آیا کہ وہ خوشبو میں لتھڑا ہوا تھا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے جس نے خوشبو میں لت پت ہونے کے بعد ایک جبے میں احرام باندھ لیا ہو؟ آپ نے کچھ دیر اس کی طرف دیکھا، پھر آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی۔ تو حضرت عمر نے حضرت یعلی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آجاؤ (اور اپنی خواہش پوری کرلو) لہٰذا وہ آگئے اور اپنا سر اس سائبان میں داخل کر دیا۔ اچانک انہوں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہے، کچھ دیر یہی کیفیت رہی پھر وحی پوری ہونے کے بعد یہ کیفیت ختم ہوگئی۔ پھر آپ نے فرمایا: جس شخص نے ابھی ابھی مجھ سے عمرے کے متعلق پوچھا

(٢٦٧٠) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب غسل الخلوق ثلاث مرات من الثياب، حديث : ١٥٣٦، ٤٩٨٥۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة لبسه، حديث : ١١٨٠۔ سنن ابی داؤد : ١٨٢٠۔ سنن نسائی : ٢٦٦٩۔ مسند احمد : ٢٣٢/٤۔ مسند الحميدی : ٧٩١.

تھا وہ کہاں ہے؟ اس شخص کو تلاش کر کے حاضر کیا گیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ ''اپنے جسم پر لگی خوشبو کو تین بار دھو ڈالو اور جبہ اتار دو (دوسری دو چادریں پہن لو) پھر اپنے عمرے میں وہی اعمال کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔''

۱۳۲..... بَابُ ذِكْرِ اللَّفْظَةِ الْمُفَسَّرَةِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِي الطِّيْبِ

خوشبو کے بارے میں گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَمَرَ الْمُحْرِمَ فِي الْجُبَّةِ بَعْدَ النَّضْخِ بِالطِّيْبِ يَغْسِلُ ذٰلِكَ الطِّيْبَ إِذَا كَانَ مَا تَطَيَّبَ بِهٖ مِنْ طِيْبِ النِّسَاءِ خَلُوْقاً لَا ذَاكَ الطِّيْبُ الَّتِيْ هِيَ مِنْ طِيْبِ الرِّجَالِ الَّتِيْ قَدْ تَطَيَّبَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی مکرم ﷺ نے خوشبو میں لتھڑ کر جبے میں احرام باندھنے والے شخص کو تین بار خوشبو دھونے کا حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ اس نے عورتوں کی مخصوص زعفرانی خوشبو جسم پر ملی ہوئی تھی، یہ مردانہ (بے رنگ) خوشبو نہیں تھی کیونکہ مردانہ خوشبو تو خود نبی اکرم ﷺ نے بھی احرام باندھتے وقت لگائی تھی۔

۲۶۷۱۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ ....

يَعْلٰى ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : وَدِدْتُّ أَنِّيْ أَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَتَنَزَّلُ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا كُنَّا بِالْجِعْرَانَةِ أَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوْقٍ ، فَقَالَ : إِنِّيْ أَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ وَ عَلَيَّ هٰذَا ، فَكَيْفَ أَصْنَعُ ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كَيْفَ كُنْتَ تَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِكَ؟)) قَالَ أَنْزِعُ هٰذِهِ الثِّيَابَ وَ اغْسِلُهُ . قَالَ : ((فَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِكَ)). قَالَ وَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ ، فَسُجِّيَ

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری تمنا تھی کہ میں رسول اللہ ﷺ کو اس وقت دیکھوں جب کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب ہم جعرانہ کے مقام پر تھے تو ایک شخص کرتہ پہنے ہوئے آپ کے پاس حاضر ہوا۔ اس کا کرتہ زعفرانی خوشبو سے لتھڑا ہوا تھا۔ اس نے عرض کی: میں نے عمرے کا تلبیہ پکارا ہے اور میں نے یہ کرتا پہن رکھا ہے لہٰذا میں کیا کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''تم اپنے حج میں کیسے کرتے ہو؟'' اس نے کہا: میں یہ کپڑے اتار کر خوشبو دھو لیتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: ''اپنے عمرے میں بھی اسی طرح کرو جس طرح اپنے حج میں کرتے ہو۔'' اسی دوران

(۲۶۷۱) صحیح مسلم، حوالہ سابق، حدیث: ۷/۱۱۸۰۔ سنن ترمذی: ۸۳۶ وانظر الحدیث السابق.

بِثَوْبٍ ، فَدَعَانِيْ عُمَرُ ، فَكَشَفَ لِيْ عَنِ الثَّوْبِ ، فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُطُّ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ . هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ . وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ . وَ قَدْ قُلْتُ لِعُمَرَ : وَدِدْتُّ أَنِّي أَرٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ قَالَ وَ اغْسِلْ عَنِّيْ هٰذَا الْخَلُوْقَ .

آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوگئی تو آپ کو چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا تو مجھے کپڑا ہٹا کر آپ کا دیدار کرایا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کا دیدار کیا، آپ لمبے لمبے سانس لے رہے تھے اور آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا تھا۔ یہ روایت جناب عبدالجبار کی ہے۔ جناب مخزومی رحمہ اللہ علیہ کی روایت میں ہے: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جعرانہ مقام پر تھے اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس خواہش کا اظہار کیا ہوا تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو وحی کے نزول کے وقت دیکھنا چاہتا ہوں۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ اس شخص نے کہا: ”میں اپنے جسم اور کپڑوں سے یہ خوشبو دھو ڈالتا ہوں۔“

۱۳۳..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ هٰذَا الْمُحْرِمَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ بِغَسْلِ الطِّيْبِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ إِذِ الطِّيْبُ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ خَلُوْقٌ فِيْهِ زَعْفَرَانٌ وَ التَّزَعْفُرُ غَيْرُ جَائِزٍ

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے اس محرم کو اپنے جسم پر لگی خوشبو دھونے کا حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ اس خوشبو میں زعفران ملا ہوا تھا اور زعفرانی خوشبو تو غیر محرم کے لیے بھی حرام ہے چہ جائیکہ محرم اسے استعمال کرے۔ اس کے لیے تو بالاولیٰ حرام ہے

أَيْضاً وَ إِنْ كَانَ الْمُحْرِمُ مَنْهِياً عَنْهُ ، لا كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِغَسْلِ ذٰلِكَ الطِّيْبِ لِأَنَّ الْمُحْرِمَ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَّكُوْنَ بِهِ أَثَرُ الطِّيْبِ وَ هُوَ مُحْرِمٌ وَ إِنْ كَانَ تَطَيَّبَ بِهِ وَ هُوَ حَلَالٌ قَبْلَ أَنْ يُّحْرِمَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، قَالَ : وَ عَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوْقٍ ، وَ الْخَلُوْقُ لا يَكُوْنُ - عِلْمِيْ - إِلَّا فِيْهِ زَعْفَرَانٌ . وَ فِيْ خَبَرِ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ وَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ وَ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى وَ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ : وَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ عَلَيْهَا رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ ، إِلَّا أَنَّهُمْ أَسْقَطُوْا صَفْوَانَ بْنَ يَعْلٰى مِنَ الْإِسْنَادِ .

بعض عراقی علماء کا یہ موقف درست نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو خوشبو دھونے کا حکم اس لیے دیا تھا کیونکہ محرم

کے لیے جائز نہیں کہ اس پر خوشبو کے آثار ہوں اگرچہ اس نے احرام باندھنے سے قبل حلال ہونے کی حالت ہی میں خوشبو لگائی ہو۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمرو بن دینار کی روایت میں ہے: اس شخص نے خلوق خوشبو سے لتھڑا ہوا کرتہ پہنا ہوا تھا۔ اور میرے علم کے مطابق خلوق میں زعفران ضرور ہوتا ہے۔ جناب منصور بن زاذان، عبدالملک بن ابی سلیمان، ابن ابی لیلیٰ اور حجاج بن اُرطاۃ کی امام عطاء کے واسطے سے حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''اس شخص نے جبہ پہنا ہوا تھا جو زعفران میں لتھڑا ہوا تھا۔ مگر ان سب راویوں نے سند سے صفوان بن یعلی کو گرا دیا ہے۔

٢٦٧٢۔ ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ وَ عَبْدِ الْمَلِكِ وَ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى وَ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ عَلَيْهَا رَدْغٌ مِنْ زَعْفَرَان ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَحْرَمْتُ فَمَا تَرٰى وَ النَّاسُ يَسْخَرُوْنَ مِنِّيْ ؟ قَالَ : ((فَأَطْرَقَ عَنْهُ هُنَيْهَةً)) ، قَالَ : ثُمَّ دَعَاهُ ، فَقَالَ : ((اِخْلَعْ عَنْكَ هٰذِهِ الْجُبَّةَ ، وَ اغْسِلْ عَنْكَ هٰذَا الزَّعْفَرَانَ ، وَ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ تَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِكَ)) ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ ، قَالَ حَجَّاجٌ : ثَنَا عَطَاءٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيْهِ ، (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : كُنَّا نَقُوْلُ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ يَخْرُقُ جُبَّتَهُ فَلَمَّا بَلَغَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ أَخَذْنَا بِهِ .

''حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے جبہ پہنا ہوا تھا جو زعفران میں لتھڑا ہوا تھا۔ تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اس طرح احرام باندھا (جیسے آپ دیکھ رہے ہیں) جبکہ لوگ میرا مذاق اڑا رہے ہیں۔ اب آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے تھوڑی دیر اپنا سر مبارک جھکا لیا اور اسے جواب نہ دیا۔ پھر اسے بلایا اور حکم دیا: ''یہ جبہ اتار دو اور اپنے جسم سے اس زعفران کو دھو ڈالو اور اپنے عمرے میں اسی طرح عمل کرو جس طرح تم اپنے حج میں کرتے ہو۔'' حدیث کے آخر میں ہے، امام عطاء فرماتے ہیں: ہمیں یہ حدیث پہنچنے سے پہلے ہم کہتے تھے کہ ایسا شخص اپنے جبے کو پھاڑ ڈالے، پھر جب ہمیں یہ حدیث مل گئی تو ہم نے اسی کے مطابق عمل اختیار کر لیا۔

فوائد :......١۔ علماء کا محرم کے لیے زعفران اور ورس سے معطر لباس پہننے کی حرمت پر اجماع ہے اور تمام

(٢٦٧٢) تقدم تخريجه برقم: ٢٦٧٠.

خوشبویات اس حکم میں شامل ہیں۔محرم کے لیے خوشبو کے استعمال سے روکنا کا سبب یہ ہے کہ یہ مجامعت پر برانگیختہ کرتی ہے۔اور یہ حاجی کے تذلل و عاجزی کے بھی منافی ہے۔کیونکہ حاجی کی حالت پراگندہ سر اور پراگندہ بال مقصود ہے۔نیز خوشبو کے استعمال کی حرمت میں مرد اور عورتیں یکساں ہیں۔اسی طرح لباس کے سوا احرام کے تمام محرمات ان پر یکساں لاگو ہوتے ہیں۔

۲۔حالت احرام میں اگر لاعلمی سے خوشبو استعمال کرلے تو بدن پر لگی خوشبو کو تین مرتبہ دھونا اور اس لباس کو اتار دینا مشروع ہے۔

۱۳۴..... بَابُ ذِكْرِ زَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَزَعْفُرِ الْمُحِلِّ وَ الْمُحْرِمِ جَمِيْعاً

نبی کریم ﷺ نے محرم اور غیر محرم کو زعفرانی خوشبو لگانے سے منع کیا ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ خَبَرَ يَعْلٰى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ الْمُحْرِمَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا صِفَتَهُ بِغَسْلِ الطِّيْبِ الَّذِيْ كَانَ مُتَضَمِّخاً بِهِ إِذْ كَانَ طِيْبُهُ خَلُوْقاً فِيْهِ زَعْفَرَانٌ .

میری اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلیل حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس مُحرم کو خوشبو دھونے کا حکم دیا تھا جو خوشبو میں لت پت احرام باندھے ہوئے تھا، کیونکہ اس کی خوشبو عورتوں کی مخصوص زعفرانی خوشبو تھی۔

٢٦٧٣۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجَالَ عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ حَمَّادٌ : يَعْنِى الْخَلُوْقَ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو زعفرانی خوشبو استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ جناب حماد کہتے ہیں: آپ کی مراد خلوق خوشبو ہے (جس میں زعفران ملا ہوتا ہے۔)

٢٦٧٤۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَا ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ ، (ح) وَ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو زعفرانی خوشبو اور رنگ سے منع کیا ہے۔

(٢٦٧٣) صحيح بخاری، كتاب اللباس، باب النهي عن التزعفر للرجال، حديث: ٥٨٤٦۔ صحيح مسلم، كتاب اللباس، باب نهي الرجل عن التزعفر، حديث: ٢١٠١۔ سنن ابی داؤد: ٤١٧٩۔ سنن ترمذی: ٢٨١٥۔ سنن نسائی: ٢٧٠٩۔ مسند احمد: ١٨٧/٣۔

(٢٦٧٤) انظر الحديث السابق.

فوائد :......۱۔ یہ حدیث شافعی اور ان کے موافقین کے مذہب کی دلیل ہے کہ زعفران سے رنگا لباس پہننا حرام ہے۔(شرح النووی: ١٤/ ٧٩)

۲۔زعفرانی لباس عام حالت میں بھی مردوں کے لیے حرام ہے تو حالت احرام میں اس کی حرمت دوچند ہو جاتی ہے لہٰذا محرم وغیر محرم مردوں کے لیے ایسا لباس حرام ہے۔

۱۳۵..... بَابُ ذِكْرِ دَلِيْلٍ ثَانِيْ يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ

زعفرانی خوشبو کے ممنوع ہونے کی ایک اور دلیل کا بیان

أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ يَعْلَى بِغَسْلِ الطِّيْبِ الَّذِيْ كَانَ عَلَى الْمُحْرِمِ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ الْمُحِلَّ أَيْضاً بِغَسْلِ الْخَلُوْقِ الَّذِيْ كَانَ قَدْ تَخَلَّقَ بِهٖ فَسَوّٰى فِي الْأَمْرِ بِغَسْلِ الْخَلُوْقِ بَيْنَ الْمُحْرِمِ وَ الْمُحِلِّ .

نبی کریم ﷺ نے حضرت یعلی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں محرم کو زعفرانی خوشبو دھونے کا حکم دیا تھا جب کہ نبی اکرم ﷺ نے غیر محرم کو بھی زعفرانی خوشبو دھونے کا حکم دیا تھا جس نے زعفرانی خوشبو لگائی ہوئی تھی۔اس طرح آپ نے زعفرانی خوشبو کو دھونے میں محرم اور غیر محرم کو برابر قرار دیا ہے۔

٢٦٧٥۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ ، حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ شَحَيْتُ يَوْماً ، فَقَالَ لِيْ صَاحِبٌ لِّيْ : إِذْهَبْ بِنَا إِلَى الْمَنْزِلِ ، قَالَ ، فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ وَ تَخَلَّقْتُ ، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ وُجُوْهَنَا ، فَلَمَّا دَنَا مِنِّيْ جَعَلَ يُجَافِيْ يَدَهٗ عَنِ الْخَلُوْقِ ، فَلَمَّا فَرَغَ ، قَالَ لِيْ : يَا يَعْلَى مَا حَمَلَكَ عَلَى الْخَلُوْقِ ، أَتَزَوَّجْتَ ؟)) قُلْتُ : لَا ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَاذْهَبْ فَاغْسِلْهُ)) . قَالَ فَمَرَرْتُ عَلَى رَكِيَّةٍ فَجَعَلْتُ أَقَعُ . فِيْهَا ،

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میرا رنگ بدلا ہوا تھا (طبیعت ناساز تھی) تو میرے ایک دوست نے مجھے کہا: ہمارے ساتھ گھر چلو،تو میں گھر گیا، میں نے غسل کیا اور خلوق خوشبو لگائی۔اور رسول اللہ ﷺ کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ آپ (نماز کے وقت) ہمارے چہروں پر اپنا دست مبارک پھیرتے (اور ہمارے لیے دعائے خیر فرماتے) پھر جب آپ میرے قریب ہوئے تو آپ نے زعفرانی خوشبو سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا، پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے کہا: ''اے یعلی: تم نے زعفرانی خوشبو کیوں لگائی ہوئی ہے کیا شادی کی ہے؟'' میں نے عرض کی: نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا۔ ''جاؤ اور اس خوشبو کو دھو ڈالو۔'' حضرت یعلی فرماتے ہیں: میں

(٢٦٧٥) اسناده ضعيف۔ مسند احمد: ٤/ ١٧١.

ثُمَّ جَعَلْتُ أَتَدَلَّكُ بِالتُّرَابِ حَتّٰى ذَهَبَ ، ثُمَّ جِئْتُ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ وَ عَادَ بِخَيْرِ دِيْنِهِ الْعَلَا تَابَ وَ اسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ .

ایک کنویں پر گیا اور اس میں نہایا پھر میں نے مٹی کے ساتھ مل مل کر وہ خوشبو صاف کر دی۔ پھر میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: ''یعلی توبہ کر کے اپنے بہترین دین پر واپس آ گیا ہے اور آسمان والا بھی خوش ہو گیا ہے۔''

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَقَدْ أَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَى بْنَ مُرَّةَ بِغَسْلِ الْخَلُوْقِ وَ هُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ كَمَا أَمَرَ الْمُحْرِمَ بِغَسْلِ الْخَلُوْقِ .

امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس طرح نبی کریم ﷺ نے حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ کو زعفرانی خوشبو دھونے کا حکم دیا حالانکہ وہ غیر محرم تھے جیسے کہ آپ نے محرم کو زعفرانی خوشبو دھونے کا حکم دیا تھا۔

۱۳۶..... بَابُ الْبَيَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُحْرِمَ فِي الْجُبَّةِ عَلَيْهِ خَرْقُ الْجُبَّةِ وَ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ نَزْعُهَا فَوْقَ رَأْسِهِ

ان علماء کے قول کے برخلاف بیان جو کہتے ہیں کہ جس محرم نے جبہ پہنا ہوا ہو اسے وہ جبہ پھاڑ کر اتارنا چاہیے اور سر کے اوپر سے اتارنا اس کے لیے جائز نہیں ہے

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيْهِ . قَالَ : إِنْزَعْ جُبَّتَكَ . ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ : كُنَّا نَقُوْلُ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ يَخْرُقُ عَنْهُ جُبَّتَهُ . فَلَمَّا بَلَغَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ أَخَذْنَا بِهِ قَالَ الْحَجَّاجُ ، ثَنَا عَطَاءٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى ، عَنْ أَبِيْهِ .

امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت یعلی بن امیہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نے (جبہ پہنے ہوئے محرم کو) فرمایا تھا: ''اپنا جبہ اتار دو'' امام عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے ملنے سے پہلے ہم کہتے تھے کہ ایسا محرم اپنا جبہ پھاڑ کر اتارے، پھر جب ہمیں یہ حدیث پہنچ گئی تو ہم نے اس پر عمل شروع کر دیا کہ ایسے محرم کے لیے جبہ اتارنا جائز ہے۔ (پھاڑنا ضروری نہیں۔)

۱۳۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ حَلْقِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ إِذَا مَرِضَ أَوْ اٰذَاهُ الْقُمَّلُ أَوِ الصِّيْبَانُ أَوْ هُمَا وَ إِيْجَابَ الْفِدْيَةِ عَلٰى حَالِقِ الرَّأْسِ وَ إِنْ كَانَ حَلْقُهُ مِنْ مَرَضٍ أَوْ أَذًى بِرَأْسِهِ

محرم جب بیمار ہو جائے یا اسے بڑی جوئیں اور چھوٹی جوئیں تکلیف دے رہی ہوں تو وہ سر کے بال منڈوا سکتا ہے مگر اسے فدیہ دینا واجب ہوگا اگرچہ اس نے کسی بیماری یا سر میں تکلیف کی بنا پر ہی سر منڈوایا ہو

(۲۶۷۵) اسنادہ ضعیف۔ مسند احمد: ۱۷۱/٤.

۲۶۷۶۔ ثنا محمد بن بشار ، ثنا عبد الوهاب الثقفي ، حدثنا خالد الحذاء ، عن أبي قلابة ، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى ....

عن كعب بن عجرة ، قال : أتى علي رسول الله صلى الله عليه وسلم زمن الحديبية و أنا كثير الشعر ، فقال : ((كأن هوام رأسك يؤذيك؟)) فقلت : أجل . قال : ((فأحلقه و اذبح شاة نسيكة أو صم ثلاثة أيام ، أو تصدق بثلاثة آصع بين ستة مساكين .))

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جب کہ میرے بال کافی بڑے اور گھنے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: ”گویا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟“ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”اپنا سر منڈوا لو اور ایک بکری قربان کرو یا تین روزے رکھو یا تین صاع اناج چھ مسکینوں میں صدقہ کر دو۔“

۱۳۸..... باب ذكر الدليل على أن كعبا أمره النبي صلى الله عليه وسلم بحلق رأسه و يفتدي بصيام أو صدقة أو نسك ، قبل أن يبين لهم أنهم يحلقون بالحديبية و يرجعون إلى المدينة من غير وصول إلى مكة

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو سر منڈوا کر روزے رکھنے یا صدقہ کرنے یا قربانی کرنے کا حکم اس وضاحت سے پہلے دیا تھا کہ وہ حدیبیہ ہی میں سر منڈوائیں گے اور مکہ مکرمہ پہنچے بغیر ہی مدینہ منورہ واپس لوٹ جائیں گے

۲۶۷۷۔ ثنا محمد بن يحيى ، ثنا عبد الرزاق ، أخبرنا معمر و الثوري ، عن ابن أبي نجيح ، عن مجاهد ، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى ....

عن كعب بن عجرة : أن النبي صلى الله عليه وسلم مر به و هو يوقد تحت برمة أو قال تحت قدر ، و القمل تتساقط على وجهه ، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ((أيؤذيك هذه؟)) فقال : نعم

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے جبکہ وہ ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے تھے۔ اس وقت ان کی جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تمہیں یہ جوئیں تکلیف دے رہی ہیں؟“ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ اے اللہ کے رسول!

(۲۶۷۶) صحيح بخاري، كتاب المحصر، باب قول الله تعالى ﴿فمن كان منكم مريضا......﴾، حديث: ۱۸۱۴ـ ۱۸۱۸ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز حلق الرأس للمحرم، حديث: ۱۲۰۱ـ سنن ابى داؤد: ۱۸۵۶ـ سنن ترمذى: ۹۵۳ـ سنن نسائى: ۲۸۵۴ـ مسند احمد: ۴/۲۴۱، ۲۴۲ـ مسند الحميدى: ۷۱۰.

(۲۶۷۷) انظر الحديث السابق.

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَنَزَلَتْ : ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُمْ بِالْحُدَيْبِيَةِ ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحْلِقُوْنَ بِهَا ، وَ هُمْ عَلٰى طَمْعٍ أَنْ يَّدْخُلُوْا مَكَّةَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ وَ يَصُوْمَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ فَرَقاً بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ أَوْ يَذْبَحَ شَاةً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ شِبْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضاً خَرَّجْتُهُ فِي الْبَابِ الَّذِيْ يَلِيْ هٰذَا .

تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْنُسُكٍ﴾ (البقرہ: ۱۹۶) ''(جو شخص حالت احرام میں سر منڈوائے) تو وہ فدیے میں روزے رکھے یا صدقہ کرے یا قربانی کرے۔'' لہٰذا نبی نے انہیں حکم دیا جبکہ ابھی صحابہ کرام حدیبیہ ہی میں تھے۔ اور آپ نے انہیں یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ حدیبیہ ہی میں سر منڈوائیں گے، صحابہ کرام کی خواہش تو یہ تھی کہ وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے (اور عمرہ ادا کریں گے) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فدیہ والی آیت نازل فرما دی تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت کعب کو حکم دیا کہ وہ اپنا سر منڈوالیں اور تین روزے رکھیں یا ایک فرق (تین صاع) اناج چھ مسکینوں کو کھلا دیں یا ایک بکری ذبح کر دیں (اور غرباء میں تقسیم کر دیں)۔''

۱۳۹..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰي : ﴿وَلَا تَحْلِقُوْا رُؤُسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهٖ أَذًى مِنْ رَّأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ﴾ اخْتِصَارُ كَلَامٍ مَعْنَاهُ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ﴿وَلَا تَحْلِقُوْا رُؤُسَكُمْ ....مِنْ صِيَامٍ أَوْصَدَقَةٍ﴾ (البقرۃ:۱۹۶) (اور تم اپنے سروں کو نہ منڈواؤ حتیٰ کہ قربانی کا جانور اپنی قربان گاہ میں پہنچ جائے، پس تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو وہ روزے رکھ کر، صدقہ دے کر یا قربانی کر کے فدیہ دے) میں کلام مختصر ہے

فَحَلَقْتُمْ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ كَقَوْلِهٖ جَلَّ وَ عَلَا : ﴿اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ﴾ أَرَادَ : فِيْهِنَّ جَمِيْعاً فَضَرَبَ فَاخْتَصَرَ الْكَلَامَ وَ حَذَفَ فَضَرَبَ ، وَ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ انْفِجَارَ الْحَجَرِ انْبِجَاسُهُ وَ انْفِلَاقَ الْبَحْرِ إِنَّمَا كَانَ عَنْ ضَرَبَاتِ مُوْسٰى (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَ لَا شَكَّ وَ لَا ارْتِيَابَ أَنَّ مُوْسٰى أَطَاعَ اللّٰهَ فِيْمَا أَمَرَ بِهٖ مِنْ ضَرْبِ الْحَجَرِ وَ الْبَحْرِ ، فَكَانَ انْفِلَاقُ الْبَحْرِ وَ انْفِجَارُ الْحَجَرِ وَ انْبِجَاسُهُ بَعْدَ ضَرْبِهٖ مُسَارَعَةً مِنْهُ إِلٰى طَاعَةِ خَالِقِهٖ .

(اصل میں کلام یوں ہے) کہ اگر تم (بیماری یا سر کی تکلیف کی وجہ سے) سر منڈوا دو تو پھر روزے رکھ کر یا صدقہ کر کے یا

قربانی کرکے فدیہ دو۔" جیسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بھی اختصار ہے: ﴿اِضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ﴾ (الشعراء: ٦٣) "سمندر پر اپنی لاٹھی ماریں تو وہ پھٹ گیا" یعنی جب موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے سمندر پر لاٹھی ماری تو وہ پھٹ گیا لیکن یہاں پر لفظ ضَرَبَ (تو موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی ماری) حذف ہے۔ یہ بات بھی یقینی ہے کہ پتھر سے چشمے پھوٹنا اور سمندر کا پھٹ جانا موسیٰ علیہ السلام کے لاٹھی مارنے پر ہی ہوا تھا۔ اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے جب پتھر اور سمندر پر لاٹھی ماری تو پتھر سے چشمہ پھوٹا اور سمندر پھٹ گیا تھا۔ اس طرح پتھر سے پانی کا چشمہ پھوٹنا اور سمندر کا پھٹنا موسیٰ علیہ السلام کے لاٹھی مارنے کے بعد ہوا تھا جو انہوں نے اپنے خالق کے حکم کو تیز رفتاری سے بجالاتے ہوئے ماری تھی۔

٢٦٧٨ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ ، ثَنَا رَوْحٌ ، ثَنَا شِبْلٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى ....

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ وَ قُمَّلُهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهِ ، فَقَالَ : ((أَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ؟)) قَالَ : نَعَمْ . فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَ هُوَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ ، لَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنْ يَحِلُّوْا بِهَا ، وَ هُمْ عَلٰى طَمْعٍ أَنْ يَدْخُلُوْا مَكَّةَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ الْفِدْيَةَ ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّطْعِمَ فَرْقًا بَيْنَ سِتَّةٍ ، أَوِ الْهَدْيَ شَاةً ، أَوْ يَصُوْمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَدْ بَيَّنْتُ فِيْ كِتَابِ الْأَيْمَانِ وَ الْكَفَّارَاتِ مَبْلَغَ الْفَرَقِ وَ أَنَّهُ ثَلَاثَةُ أَصْعٍ ، وَ بَيَّنْتُ أَنَّ الصَّاعَ أَرْبَعَةُ أَمْدَادٍ ، وَ أَنَّ الْفَرَقَ سِتَّةَ عَشَرَ رِطْلًا . وَ أَنَّ الصَّاعَ ثُلُثُهُ إِذِ الْفَرَقُ ثَلَاثَةُ أَصْعٍ ، وَ الصَّاعُ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَ ثُلُثٌ بِدَلَائِلِ أَخْبَارِ النَّبِيِّ ﷺ وَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا جب کہ ان کی جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں۔ تو آپ نے پوچھا: "کیا تمہیں تمہاری جوئیں تکلیف دے رہی ہیں؟" انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پس آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنا سر منڈوالیں حالانکہ وہ حدیبیہ ہی میں تھے، آپ نے صحابہ کرام کو ابھی یہ نہیں بتایا تھا کہ وہ حدیبیہ ہی میں سر منڈوا دیں گے جب کہ صحابہ کرام کی خواہش تھی کہ وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے (اور عمرہ ادا کریں گے) تو اللہ تعالیٰ نے فدیہ کا حکم نازل فرما دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ ایک فرق (تین صاع) اناج چھ مسکینوں کو کھلا دیں یا ایک بکری ذبح کر دیں یا تین روزے رکھ لیں۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے کتاب الایمان اور کفارات میں فرق کی مقدار بیان کر دی ہے کہ وہ تین صاع ہوتا ہے۔ اور میں نے یہ بیان کر دیا ہے کہ ایک صاع چار مد ہوتا ہے اور ایک فرق سولہ رطل ہوتا ہے۔ اور ایک صاع ایک تہائی فرق ہوتا

(٢٦٧٨) تقدم تخريجه برقم: ٢٦٧٦.

هٰذِهِ الْآيَةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ تَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَجْمَلَ فَرِيْضَةً وَ بَيَّنَ مَبْلَغَهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَمَرَ بِالْفِدْيَةِ فِيْ حَلْقِ الرَّأْسِ فِيْ كِتَابِهٖ بِصِيَامٍ ، لَمْ يَذْكُرْ فِي الْكِتَابِ عَدَدَ أَيَّامِ الصِّيَامِ ، وَلَا مَبْلَغَ الصَّدَقَةِ ، وَلَا عَدَدَ مَنْ يُصَدَّقُ بِصَدَقَةِ الْفِدْيَةِ عَلَيْهِمْ ، وَ لَا وَصَفَ النُّسُكَ ، فَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ وَلَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَيَانَ مَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مِنْ وَجْهٍ ، أَنَّ الصِّيَامَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ، وَ الصَّدَقَةَ ثَلَاثَةُ اٰصُعٍ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ ، وَ أَنَّ النُّسُكَ شَاةٌ ، وَ ذِكْرُ النُّسُكِ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ هُوَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ يَقُوْلُ إِنَّ الْحُكْمَ بِالْمِثْلِ وَ الشَّبَهِ وَالنَّظِيْرِ وَاجِبٌ فَسَبْعُ بَقَرَةٍ وَ سَبْعُ بُدْنَةٍ فِيْ فِدْيَةِ حَلْقِ الرَّأْسِ جَائِزٌ أَوْ سَبْعُ بَقَرَةٍ وَ سَبْعُ بُدْنَةٍ يَقُوْمُ مَقَامَ شَاةٍ فِي الْفِدْيَةِ وَ فِي الْأُضْحِيَةِ وَ الْهَدْيِ ، وَلَمْ يَخْتَلِفِ الْعُلَمَاءُ أَنَّ سَبْعَ بَدَنَةٍ وَ سَبْعَ بَقَرَةٍ يَقُوْمُ كُلُّ سَبْعٍ مِنْهَا مَقَامَ شَاةٍ فِيْ هَدْيِ التَّمَتُّعِ وَ الْقِرَانِ وَ الْأُضْحِيَةِ ، لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِيْ ذٰلِكَ الْأَمْرِ ، زَعَمَ أَنَّ الْقِرَانَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا بِسُوْقِ بَدَنَةٍ أَوْ بَقَرَةٍ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ : أَنَّ عُشْرَ بَدَنَةٍ يَقُوْمُ مَقَامَ شَاةٍ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ فَمَنْ أَجَازَ عُشْرَ بَدَنَةٍ فِيْ ذٰلِكَ ، كَانَ

ہے کیونکہ ایک فرق تین صاع ہوتا ہے۔ اور ایک صاع پانچ رطل اور تہائی رطل کے برابر ہوتا ہے۔ میں نے یہ مقداریں نبی اکریم ﷺ کی سنت کے دلائل سے بیان کی ہیں۔ اور یہ آیت کریمہ بھی اس قسم کے متعلق ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فریضہ مجمل بیان کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی اس کی مقدار بیان کی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سر منڈوانے پر روزہ رکھ کر فدیہ دینے کا حکم اپنی کتاب میں دیا ہے لیکن قرآن مجید میں ان روزوں کی تعداد، صدقے کی مقدار، صدقے کے مستحق لوگوں کی تعداد اور قربانی کا وصف بیان نہیں فرمایا۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کی وضاحت کرنے کی ذمہ داری سونپی ہے، انہوں نے بیان فرمایا کہ فدیے میں تین روزے رکھنے ہوں گے، اور صدقے میں تین صاع اناج چھ مسکینوں کو کھلانا ہوگا اور قربانی میں ایک بکری ذبح کرنی ہوگی۔ اس حدیث میں قربانی کا ذکر اسی قسم سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ ایک جیسی، ملتی جلتی اور مشابہ اشیاء میں ایک جیسا حکم لگانا واجب ہے۔ لہٰذا سر منڈوانے کے فدیے میں ایک بکری کی قربانی کی جگہ گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ فدیہ دینا جائز ہوگا۔ علمائے کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ حج تمتع، حج قران اور عام قربانی میں گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ ایک بکری کے قائم مقام ہوتا ہے۔ کچھ علماء کا یہ موقف ہے کہ حج قران میں ایک گائے یا اونٹ گھر سے لے کر آنا ضروری ہے۔ اور کچھ علماء کہتے ہیں کہ اونٹ کا دسواں حصہ ایک بکری کے قائم مقام ہوگا۔ لہٰذا جس عالم دین نے اونٹ کا دسواں حصہ جائز قرار دیا ہے تو وہ ساتویں حصے کو بکری کے برابر بالاولیٰ قرار دے گا کیونکہ ساتواں حصہ بڑا

لِسَبْعَةٍ أَجُوْزُ إِذِ السَّبْعُ أَكْثَرُ مِنَ الْعُشْرِ ، وَ قَدْ خَرَّجْتُ أَمْلَيْتُ عَلَى بَعْضِ أَصْحَابِنَا مَسْأَلَةً فِي هٰذِهِ الْآيَةِ ، وَ بَيَّنْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ يُوْجِبُ الشَّيْءَ فِي كِتَابِهِ بِمَعْنًى وَ قَدْ يَجِبُ ذٰلِكَ الشَّيْءَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِيْ أَوْجَبَهُ اللّٰهُ فِي الْكِتَابِ ، إِمَّا عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَلَى لِسَانِ أُمَّتِهِ ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَوْجَبَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ عَلَى مَنْ أَصَابَهُ فِي رَأْسِهِ ، أَوْ كَانَ بِهِ مَرَضٌ ، فَحَلَقَ رَأْسَهُ ، وَ قَدْ تَجِبُ عِنْدَ جَمِيعِ الْعُلَمَاءِ هٰذِهِ الْفِدْيَةُ عَلَى حَالِقِ الرَّأْسِ وَ إِنْ لَّمْ يَكُنْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ ، وَ لَا كَانَ مَرِيْضاً وَ كَانَ عَاصِياً بِحَلْقِ رَأْسِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بِرَأْسِهِ أَذًى وَ لَا كَانَ بِهِ مَرَضٌ ، فَبَيَّنْتُ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ أَنَّ الْحُكْمَ بِالنَّظِيْرِ وَ الشَّبِيْهِ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ وَاجِبٌ وَ لَوْ لَمْ يَجُزِ الْحُكْمُ الْمَثَلَ وَ الشَّبِيْهَ وَ النَّظِيْرَ لَمْ يَجِبْ عَلَى مَنْ جَزَّ شَعْرَ رَأْسِهِ بِمِقْرَاضٍ أَوْ فِدْيَةٍ إِذْ اِسْمُ الْحَلْقِ لَا يَقَعُ عَلَى الْجَزِّ ، وَ لٰكِنْ إِذَا وَجَبَ الْحُكْمُ بِالنَّظِيْرِ ، وَ الشَّبِيْهِ ، وَ الْمَثَلِ كَانَ عَلَى جَازِّ شَعْرِ الرَّأْسِ فِي الْإِحْرَامِ مِنَ الْفِدْيَةِ مَا عَلَى الْحَالِقِ . وَ هٰذِهِ مَسْأَلَةٌ طَوِيْلَةٌ قَدْ أَمْلَيْتُهَا فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ .

ہوتا ہے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو اس آیت کے تحت ایک مسئلہ لکھوایا تھا کہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنی کتاب میں ایک چیز ایک اعتبار سے واجب قرار دیتا ہے اور کبھی وہی چیز بغیر اس اعتبار کے بھی واجب قرار دے دیتا ہے۔ یا تو وہ چیز نبی کریم ﷺ کی زبانی واجب قرار پاتی ہے یا علمائے امت کی زبان سے اس کے وجوب کا اظہار ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں اس محرم پر فدیہ واجب کیا ہے جو بیماری یا سر میں تکلیف کی وجہ سے سر منڈواتا ہے۔ اور تمام علمائے کرام کے نزدیک یہ فدیہ اس محرم پر بھی واجب ہوگا جو بغیر کسی بیماری یا سر کی تکلیف کے سر منڈوا دیتا ہے۔ اس صورت میں وہ گناہ گار ہوگا۔ اس موقع پر میں نے یہ مسئلہ واضح کیا کہ ملتے جلتے، مشابہ مسائل میں ایک جیسا حکم لگانا واجب ہے۔ اگر اس جگہ ایک جیسے مشابہ مسائل میں ایک جیسا حکم لگانا واجب نہ ہوتا تو اس شخص پر فدیہ واجب نہیں ہونا چاہیے تھا جو اپنے بال قینچی کے ساتھ کٹوا لیتا ہے۔ کیونکہ بال کٹوانے پر سر منڈوانے کا اطلاق نہیں ہوتا۔ لیکن جب ایک جیسے اور ملتے جلتے افعال پر ایک جیسا حکم لگانا واجب تھا تو بال کٹوانے والے پر بھی وہی فدیہ لگایا جاتا جو سر منڈوانے والے پر لگایا گیا تھا۔ یہ ایک طویل مسئلہ ہے جسے میں نے اس آیت کے تحت ذکر کیا ہے۔"

فوائد:......ان احادیث سے مقصود یہ ہے کہ حالت احرام میں جو شخص جوؤں یا کسی مرض وغیرہ میں مبتلا ہو تو وہ اس عذر کی وجہ سے سر منڈوا سکتا ہے اور اس پر فدیہ لازم ہوگا۔ اور قرآن کریم میں ایسے شخص کے لیے فدیہ کی تین صورتیں (۱) روزہ (۲) صدقہ (۳) قربانی بیان ہوئی ہیں۔ پھر نبی ﷺ نے بیان فرمایا کہ روزے تین۔ صدقہ چھ مساکین کو کھانا کھلانا یعنی تین صاع اور نسک سے مراد بکری ذبح کرنا ہے اور بکری ایسی ہو جو قربانی میں کافی ہو۔ پھر آیت کریمہ اور احادیث الباب اس مسئلہ پر متفق ہیں کہ محرم کو ان تینوں اقسام میں اختیار ہے کہ وہ کوئی بھی قسم فدیہ کے طور پر اختیار کر سکتا ہے اور علماء اسی اختیار کے قائل ہیں۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۲۱)

۱۴۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ أَدَبِ الْمُحْرِمِ عَبْدَهُ إِذَا ضَيَّعَ مَالَ الْمَوْلٰى فَاسْتَحَقَّ الْأَدَبَ عَلٰى ذٰلِكَ

محرم حالت احرام میں اپنے غلام کو سزا دے سکتا ہے جبکہ غلام نے مالک کا سامان ضائع کر دیا ہو اور وہ اس پر سزا کا مستحق ہو

۲۶۷۹۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَ سَلْمٌ ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، وَ قَالَ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ وَ كَتَبَهُ لِيْ وَ أَخْرَجَهُ إِلَيَّ ، قَالَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّاجًا ، وَ إِنَّ زِمَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ زِمَالَةَ أَبِيْ بَكْرٍ وَاحِدَةٌ ، فَنَزَلْنَا الْعَرْجَ وَ كَانَتْ زِمَالَتُنَا مَعَ غُلَامِ أَبِيْ بَكْرٍ ، قَالَتْ : فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَلَسَتْ عَائِشَةُ إِلٰى جَنْبِهِ وَ جَلَسَ أَبُوْ بَكْرٍ إِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ وَ جَلَسْتُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ نَنْتَظِرُ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلے۔ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زادراہ والا اونٹ ایک ہی تھا۔ پس ہم عرج مقام پر آرام کے لیے ٹھہرے جبکہ ہمارا سامان حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے غلام کے پاس تھا۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے پہلو میں بیٹھ گئیں۔ آپ کی دوسری جانب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے۔ اور میں بھی اپنے والد گرامی کے پہلو میں بیٹھ گئی، ہم سب آپ کے غلام اور اپنے سامان کا انتظار کرنے لگے کہ غلام کب لے کر آتا ہے۔ پھر غلام نمودار ہوا تو وہ اکیلا ہی اونٹ کے بغیر چلا

(۲۶۷۹) اسناده ضعيف : محمد بن اسحاق مدلس راوی ہے اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔ الضعيفة : ۴۰۳۹۔ سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب المحرم يؤدب غلامه، حديث : ۱۸۱۸۔ سنن ابن ماجه : ۲۹۳۳۔ مسند احمد : ۶/ ۳۴۴۔

غُلامَهُ وَ زَمَالَتَنَا مَتٰى يَأْتِينَا ، فَطَلَعَ الْغُلَامُ يَمْشِي مَا مَعَهُ بَعِيرُهُ ، قَالَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : أَيْنَ بَعِيرُكَ ؟ قَالَ أَضَلَّنِي اللَّيْلَةَ . قَالَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ يَضْرِبُهُ ، وَ يَقُولُ : بَعِيرٌ وَاحِدٌ أَضْلَلْتَ وَ أَنْتَ رَجُلٌ . فَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَنْ يَتَبَسَّمَ وَ يَقُولُ: ((أُنْظُرُوا إِلٰى هٰذَا الْمُحْرِمِ وَ مَا يَصْنَعُ)). هٰذَا حَدِيثُ الْأَشَجِّ . قَالَ سَلْمٌ : وَ كَانَتْ زَامِلَتُنَا وَ زَامِلَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى ، قَالَا ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ نَحْوَهُ . قَالَ الدَّوْرَقِيُّ : وَ كَانَتْ زَمَالَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ زَمَالَةُ أَبِي بَكْرٍ . وَ قَالَ يُوسُفُ : وَ كَانَتْ زَامِلَةُ أَبِي بَكْرٍ وَ زَامِلَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

آ رہا تھا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تمہارا اونٹ کدھر ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ آج رات مجھ سے گم ہو گیا ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر اسے مارنا شروع کر دیا اور فرمایا: تمہارے پاس صرف ایک ہی اونٹ تھا اور تم نے مرد ہوتے ہوئے بھی اسے گم کر دیا۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ (یہ منظر دیکھ کر) بس مسکرا دیے اور فرمایا: ''اس محرم کو دیکھو یہ کیا کر رہا ہے؟'' یہ جناب الاشج کی روایت ہے۔ اور جناب سلم کی روایت میں ہے: ''ہمارا اور رسول اللہ ﷺ کا بار بردار اونٹ ایک ہی تھا۔'' جناب الدورقی کی روایت میں ہے: ''رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سامان سفر ایک ہی تھا۔'' جناب یوسف کی روایت کے الفاظ ہیں: ''حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کا سامان اٹھانے والا اونٹ ایک ہی تھا۔''

۱۴۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ إِنْشَادِ الْمُحْرِمِ الشِّعْرَ وَ الرَّجْزَ

محرم حالت احرام میں رجزیہ اشعار اور دیگر اشعار پڑھ سکتا ہے

۲۶۸۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مُعْتَمِراً قَبْلَ أَنْ يَفْتَحَهَا وَ ابْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِي بَيْنَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ سے پہلے عمرے کے لیے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ کے آگے آگے چل رہے تھے اور

(۲۶۸۰) اسنادہ صحیح: سنن ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی انشاد الشعر، حدیث: ۲۴۷ والشمائل له: ۲۴۷۔ سنن نسائی: ۲۸۷۶۔ مسند ابی یعلی: ۳۳۹۴۔ صحیح ابن حبان: ۵۷۵۸.

يَدَيْهِ وَ هُوَ يَقُوْلُ : خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهِ الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهِ ضَرْباً يَزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهِ وَ يُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهِ فَقَالَ عُمَرُ : يَا ابْنَ رَوَّاحَةَ فِيْ حَرَمِ اللّٰهِ وَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ هٰذَا الشِّعْرَ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَكَلَامُهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مَنْ وَقْعِ النَّبْلِ .

یہ شعر پڑھ رہے تھے: ''اے کفار کے بیٹو! رسول اللہ ﷺ کے راستے سے ہٹ جاؤ، آج ہم اللہ کے حکم پر تمہیں ایسی مار ماریں گے جس سے کھوپڑیاں اڑ جائیں گی اور دوست دوست کو بھول جائے گا۔'' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابن رواحہ تم اللہ تعالیٰ کے حرم شریف اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ شعر پڑھ رہے ہو؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر اسے پڑھنے دو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اس کے شعران کافروں پر تیروں کی مار سے زیادہ سخت چوٹ لگا رہے ہیں۔''

فوائد: ...... یہ حدیث دلیل ہے کہ محرم رجزیہ اشعار کہہ سکتے ہے اور اس پر کوئی پابندی اور کراہت نہیں ہے۔

١٤٢ ...... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ لُبْسِ الْمُحْرِمِ السَّرَاوِيْلَ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْإِزَارِ وَ الْخُفَّيْنِ عِنْدَ عَدَمِ وُجُوْدِ النَّعْلَيْنِ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ فِيْ ذِكْرِ الْخُفَّيْنِ عِنْدَ عَدَمِ وُجُوْدِ النَّعْلَيْنِ

محرم چادر نہ ملنے پر شلوار اور جوتے نہ ملنے کی صورت میں موزے پہن سکتا ہے۔ جوتے نہ ملنے پر موزے پہننے کے بارے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان

٢٦٨١ ـ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، وَ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّا وَ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعَجَلِيُّ ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ .... ابْنَ عَبَّاسٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ يَخْطُبُ ، وَ يَقُوْلُ : ((السَّرَاوِيْلُ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ ، وَ الْخُفَّانِ لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ)) ، قَالَ : أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے۔ ''جس شخص کو (احرام کے لیے) چادر نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔ اور جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے۔''

(٢٦٨١) صحيح بخاری، كتاب جزاء الصيد، باب لبس الخفين للمحرم، حديث: ١٨٤١ ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يباح للمحرم بحج او عمرة لبسه، حديث: ١١٧٨ ـ سنن ابی داؤد: ١٨١٩ ـ سنن ترمذی: ١٨٣٤ ـ سُنن نسائی: ١٣٢/٥ ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٣١ ـ مسند الحميدی: ٤٦٩ .

۱۴۳..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا فِي إِبَاحَةِ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِمَنْ لَّا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ

جوتے نہ ملنے کی صورت میں موزے پہننے کے بارے میں گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ لِلْمُحْرِمِ لُبْسَ الْخُفَّيْنِ الْمَقْطُوْعِ أَسْفَلَ الْكَعْبَيْنِ ، لا كُلَّ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ اِسْمُ خُفٍّ وَ إِنْ كَانَ فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے محرم کو ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر موزے پہننے کی اجازت دی ہے۔ ہر قسم کے موزے پہننے کی اجازت نہیں دی کہ وہ پہن لے اگرچہ وہ ٹخنوں کے اوپر تک ہوں۔

۲۶۸۲ـ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ ، ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ بِذَاكَ الْمَكَانِ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، مَا لا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ ؟ قَالَ : لا يَلْبِسُ الْقُمُصَ ، وَلا السَّرَاوِيْلَ ، وَلا الْعَمَامَةَ ، وَلا الْخُفَّيْنِ ، إِلَّا أَنْ لَّا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ، وَ لا شَيْئاً مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ ، وَلا الْبُرْنُسَ .))

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا جب کہ آپ فلاں مقام پر تھے،اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! محرم کون سے کپڑے پہن سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: محرم قمیص، شلوار، پگڑی اور موزے نہ پہنے ہاں اگر اسے جوتے نہ ملیں تو موزے ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر انہیں پہن لے۔ اور جن کپڑوں کو ورس بوٹی یا زعفران سے رنگ دیا گیا ہو، اور ٹوپی والا کوٹ نہ پہنے۔“

۲۶۸۳ـ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَ لْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ))

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب محرم کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔“

(۲۶۸۲) تقدم تخریجه برقم: ۲۵۹۷.

(۲۶۸۳) تقدم تخریجه برقم: ۲۵۹۷.

۱۴۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ لِلْمُحْرِمِ لُبْسَ الْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ هُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ ، لَا أَنَّهُ أَبَاحَ لَهُ لُبْسَ الْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ لَهَا سَاقَانِ ، وَ إِنْ شَقَّ أَسْفَلَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْخُفَّيْنِ شَقًّا وَ تَرَكَ السَّاقَانِ فَلَمْ يُبَانَا مِمَّا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ عَلَى مَا تَوَهَّمَهُ بَعْضُ النَّاسِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے محرم کو وہ موزے پہننے کی اجازت دی ہے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں ایسے موزے پہننے کی اجازت نہیں دی جو پنڈلیوں تک ہوں۔ اور اگر ٹخنوں سے اوپر موزوں کو کاٹ لے اور پنڈلیوں والا حصہ باقی رہے، ٹخنوں سے نچلے حصے سے وہ الگ نہ ہو تو بھی انہیں پہننا جائز نہیں۔ بعض لوگوں کا اسے جائز قرار دینا درست نہیں

٢٦٨٤ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ.........

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا ؟ فَقَالَ : ((لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ ، وَلَا الْبَرَانِسَ ، وَلَا الْعَمَائِمَ ، وَلَا الْقَلَانِسَ . وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)) . وَفِي خَبَرِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ الَّذِي أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ : فَلْيَلْبَسْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . وَهٰكَذَا قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْهُمَا ـ يَعْنِي الْخُفَّيْنِ ـ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)) . ثَنَاهُ أَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، قَالَا ، ثَنَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ جب ہم احرام باندھیں تو کون سے کپڑے پہنیں؟ آپ نے فرمایا: ”تم قمیص، شلوار، ٹوپی والے کوٹ، پگڑیاں، ٹوپیاں اور موزے نہ پہنو، البتہ اگر کسی شخص کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں سے نیچے کر لے۔“ جناب ایوب سے حماد کی روایت میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ انہیں ٹخنوں سے نیچے کر کے پہن لے۔ اسی طرح ابن علیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایوب کی سند ہی سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ”جس شخص کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزوں کو ٹخنوں سے نیچے کر کے انہیں پہن لے۔“ امام صاحب نے ابن جریج کی روایت میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: ”تو وہ شخص موزوں کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ کر پہن لے۔“ میں نے اس حدیث کے طرق کتاب الکبیر میں بیان کر دیے ہیں۔

(٢٦٨٤) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٩٧.

إِسْمَاعِيْلُ ، أَنَا أَيُّوْبُ . وَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ : فَلْيَقْطَعْهُمَا يَجْعَلْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ . ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَ قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا اللَّفْظِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

٢٦٨٥۔ ح وَ فِيْ خَبَرِ سَالِمٍ .... عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَ لْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)) . ثَنَاهُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ .

حضرت ابن عمر نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پس اگر محرم کو جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے، وہ موزوں کو کاٹ لے حتی کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔''

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ عام کھلے جوتوں کی عدم دستیابی کی صورت میں موزے پہننا جائز ہیں بشرطیکہ موزوں کے ٹخنوں کے اوپر والے حصے کاٹ دیئے گئے ہوں۔ مالک، ابوحنیفہ، شافعی اور جمہور علماء رحمہم اللہ اسی موقف کے قائل ہیں۔

۲۔ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ جوتے نہ پانے والا شخص موزے پہنے تو اس پر فدیہ لازم آئے گا یا نہیں۔ چنانچہ مالک، شافعی رحمہ اللہ اور ان کے ہم خیال علماء کہتے ہیں کہ اس پر کوئی فدیہ نہیں کیونکہ اگر اس پر فدیہ واجب ہوتا تو آپ ﷺ اس کی وضاحت ضرور کرتے۔ (شرح النووی: ۸/ ۷۵)

۱۴۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَخَّصَ بِالْأَمْرِ بِقَطْعِ الْخُفَّيْنِ لِلرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ ، إِذْ قَدْ أَبَاحَ لِلنِّسَاءِ الْخُفَّيْنِ وَ إِنْ وَجَدْنَ نِعَالًا ، فَرَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِيْ لُبْسِ الْخِفَافِ دُوْنَ الرِّجَالِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے صرف مردوں کو موزے کاٹ کر پہننے کی رخصت دی ہے کیونکہ عورتوں کے لیے جوتوں کی موجودگی میں بھی موزے پہننے کی اجازت ہے۔ اس طرح آپ نے مردوں کی بجائے عورتوں کو ہر قسم کے موزے پہننے کی رخصت دی ہے

(٢٦٨٥) تقدم تخريجه برقم: ٢٦٠١.

٢٦٨٦ـ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، قَالَ ، قَالَ مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ ـ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ....

عَنْ سَالِمٍ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ كَانَ صَنَعَ ذٰلِكَ ـ يَعْنِي قَطْعَ الْخُفَّيْنِ لِلنِّسَاءِ ـ حَتّٰى حَدَّثَتْهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَخَّصَ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُفَّيْنِ

حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (اپنی محرمہ) عورتوں کے موزے (ٹخنوں سے نیچے) کاٹ دیتے تھے حتی کہ حضرت صفیہ بنت ابو عبید نے انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے لیے موزے پہننے کی رخصت دی ہے۔(تو انہوں نے موزے کاٹنے چھوڑ دیے)

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حالت احرام میں عورتیں بلا قید موزے پہن سکتی ہیں اور انہیں اس مسئلہ میں رخصت حاصل ہے۔

١٤٦..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اسْتِظْلَالِ الْمُحْرِمِ وَ إِنْ كَانَ نَازِلًا غَيْرَ سَائِرٍ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ وَ نَهٰى عَنْهُ

محرم سایہ حاصل کرسکتا ہے اگر چہ وہ کسی جگہ ٹھہرا ہوا ہو اور سفر نہ کر رہا ہو۔ ان علماء کے موقف کے برخلاف جو اسے مکروہ سمجھتے ہیں اور محرم کو سایہ حاصل کرنے سے منع کرتے ہیں

٢٦٨٧ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّفَيْلِيِّ ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ.........

مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ ، دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُوْلِهِ ، وَ قَالَ : أَمَرَ ـ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ بِقُبَّةٍ لَهُ مِنْ شَعْرٍ فَضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةٍ ، فَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا .

جناب محمد بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے بالوں کا بنا ہوا ایک خیمہ لگانے کا حکم دیا تو وہ نمرہ وادی میں لگا دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے حتی کہ عرفات پہنچ گئے۔ آپ نے دیکھا کہ وادی نمرہ میں آپ کے لیے خیمہ لگا دیا گیا ہے تو آپ اس میں تشریف فرما ہو گئے۔

(٢٦٨٦) اسناده حسن: سنن ابى داؤد، كتاب المناسك، باب ما يلبس المحرم، حديث: ١٨٣١ـ مسند احمد: ٢٩/٢.

(٢٦٨٧) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤.

۱۴۷..... بَابُ إِبَاحَةِ اسْتِظْلَالِ الْمُحْرِمِ وَ إِنْ كَانَ رَاكِباً غَيْرَ نَازِلٍ

محرم سایہ حاصل کر سکتا ہے اگر چہ وہ سواری پر سوار ہو اور نیچے اترا ہوا نہ ہو

۲۶۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ـ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو الرَّقِّيَّ ـ عَنْ زَيْدٍ ـ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ ـ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ الْأَحْمَسِيِّ..........

عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ أَنَّ جَدَّتَهُ قَالَتْ : حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَ بِلَالًا ، يَقُوْدُ أَحَدُهُمَا بِخِطَامِ رَاحِلَتِهِ وَ الْآخَرُ رَافِعاً ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ .

حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج وداع کیا تو میں نے حضرت اسامہ اور بلال رضی اللہ عنہما کو دیکھا۔ ان دونوں میں سے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور اسے ہانک رہا تھا جب کہ دوسرا آپ کو گرمی کی تپش سے بچانے کے لیے آپ پر کپڑے سے سایہ کیے ہوا تھا حتی کہ آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ محرم حالت احرام میں گرمی کی شدت سے بچاؤ کی خاطر خیمے، چھتری یا کپڑے وغیرہ سے سایہ حاصل کر سکتا ہے۔

۲۔ عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں: محرم دھوپ سے سایہ حاصل کرنے کے لیے اور آندھی اور بارش سے بچاؤ کے لیے محفوظ جگہ حاصل کر سکتا ہے۔ (فقہ السنہ: ۱/ ۵۹۱)

۱۴۸..... بَابُ إِبَاحَةِ إِبْدَالِ الْمُحْرِمِ ثِيَابَهُ فِي الْإِحْرَامِ وَ الرُّخْصَةِ فِيْ لُبْسِ الْمُمَشَّقِ مِنَ الثِّيَابِ وَ إِنْ كَانَ الْمُمَشَّقُ مَصْبُوْغاً غَيْرَ أَنَّهُ مَصْبُوْغٌ بِالطِّيْنِ

محرم حالت احرام میں اپنی چادریں تبدیل کر سکتا ہے اور اسے رنگین کپڑا پہننے کی رخصت ہے بشرطیکہ اسے گیرو سے رنگا گیا ہو

۲۶۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَهْلَلْنَا مَا لَمْ نُهِلَّ فِيْهِ ، وَ نَلْبَسُ الْمُمَشَّقَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب احرام باندھتے تو پھر ایسے کپڑے (بدل بدل کر) پہنتے رہتے تھے جن میں ہم نے

(۲۶۸۸) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب رمی جمرة العقبة یوم النحر راکبا، حدیث: ۱۲۸۹. سنن ابی داؤد: ۱۸۳۴۔ سنن نسائی: ۳۰۶۲۔ مسند احمد: ۶/ ۴۰۴۔ صحیح ابن حبان: ۲۹۳۸.

(۲۶۸۹) اسنادہ صحیح: سنن کبری بیھقی: ۵/۵۲.

إِنَّـمـا هُوَ طِينٌ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَـرَنِـي أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْـدِ اللهِ يَقُولُ :كُنَّا نَلْبَسُ إِذَا أَهْلَلْنَا مَا لَمْ يَمَسَّهُ طِيبٌ وَ لا زَعْفَرَانٌ وَ نَلْبَسُ الْمُمَشَّقَ إِنَّمَا هُوَ طِينٌ .

احرام نہیں باندھا ہوتا تھا (ابتدائے احرام میں وہ نہیں پہنے تھے) اور ہم گیرو سے رنگے ہوئے رنگین کپڑے بھی پہن لیتے تھے۔ امام صاحب اپنے استاد محمد بن معمر کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ جب احرام باندھتے تو ایسے کپڑے پہنتے جنہیں خوشبو اور زعفران نہیں لگا ہوتا تھا۔ اور ہم گیرو سے رنگے ہوئے کپڑے پہن لیتے تھے۔

١٤٩..... بَابُ إِبَاحَةِ تَغْطِيَةِ الْمُحْرِمَةِ وَجْهَهَا مِنَ الرِّجَالِ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ أَحْسِبُهُ غَيْرَ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ محرمہ عورت کا مردوں سے اپنا چہرہ ڈھانپنے کا بیان

٢٦٩٠- حَـدَّثَـنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ ....

عَـنْ أَسْـمَـاءَ ، قَالَتْ : كُنَّا نُغَطِّي وُجُوهَنَا مِنَ الرِّجَالِ وَ كُنَّا نَمْتَشِطُ قَبْلَ ذٰلِكَ .

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم (حالت احرام میں) اپنے چہرے اجنبی مردوں سے ڈھانپ لیتی تھیں اور اس سے پہلے کنگھی کر لیا کرتی تھیں۔

فوائد :...... حالت احرام میں عورتیں نقاب اور دستانے نہیں پہنیں گی، لیکن اجنبی مردوں سے سامنا ہونے کی صورت میں گھونگھٹ نکالنا اور چہرے پر کپڑا لٹکانا جائز ومباح ہے۔ نیز احرام میں بے پردگی اور چہرہ نمائی کی رخصت نہیں صرف نقاب کی ممانعت ہے اس کے علاوہ عورت کسی بھی طریقے سے پردہ کر سکتی ہے۔

١٥٠..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِي حَسِبْتُهَا مُجْمَلَةً

گزشتہ باب میں مذکور مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان

وَ الـدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ لِلْمُحْرِمَةِ تَغْطِيَةُ وَجْهِهَا مِنْ غَيْرِ انْتِقَابٍ وَ لا إِمْسَاسِ الثَّوْبِ ، إِذِ الْخِمَارُ الَّذِي تَسْتُـرُ بِـهِ وَجْهَهَا بَلْ تَسْدِلُ الثَّوْبَ مِنْ فَوْقِ رَأْسِهَا عَلَى وَجْهِهَا ، أَوْ تَسْتُرُ وَجْهَهَا بِيَدِهَا أَوْ بِكُمِّهَا أَوْ بِبَـعْـضِ ثِيَـابِهَـا مُجَافِيَةٌ يَدَهَا عَنْ وَجْهِهَا . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فِي زَجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحْرِمَةِ عَنِ الْانْتِقَابِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنْ لَيْسَ لِلْمُحْرِمَةِ تَغْطِيَةُ وَجْهِهَا بِإِمْسَاسِ الثَّوْبِ وَجْهَهَا .

(٢٦٩٠) اسناده صحيح: الا، داء: ١٠٢٣ـ مستدرك حاكم: ١/٤٥٤ـ سنن موطا امام مالك: ١/٣٢٨ بمعناه.

اور اس دلیل کا بیان کہ محرمہ عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ نقاب کیے اور چہرے کو کپڑا لگائے بغیر اپنا چہرہ ڈھانپ لے۔ دوپٹے یا اوڑھنی کے ساتھ چہرے کو نہ ڈھانپے بلکہ کپڑے کو اپنے سر پر ڈال کر چہرے پر لٹکا لے۔ یا چہرے کو اپنے ہاتھوں سے چھپا لے یا آستین کے ساتھ ڈھانپ لے یا اپنے کسی کپڑے کے ساتھ چہرہ چھپا لے لیکن اپنے ہاتھ چہرے سے الگ رکھے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا محرمہ عورت کو نقاب کرنے سے منع کرنا اس بات کی دلیل ہے محرمہ عورت کا اپنے چہرے کو اس طرح ڈھانپنا کہ کپڑا اس کے چہرے سے لگ جائے تو یہ درست نہیں ہے۔

۲۶۹۱۔ وَ قَدْ رَوٰی یَزِیْدُ بْنُ أَبِی زِیَادٍ - وَ فِی الْقَلْبِ مِنْهُ - عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ مُحْرِمُوْنَ ، فَإِذَا مَرَّ بِنَا الرَّكْبُ سَدَلْنَا الثَّوْبَ عَلٰی وَجْهِنَا . حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِیْسَ ، قَالَ : سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ أَبِی زِیَادٍ ، ح وَ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی ، حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ ، ح حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ جَمِیْعاً عَنْ یَزِیْدَ بْنِ أَبِی زِیَادٍ . قَالَ فِی حَدِیْثِ جَرِیْرٍ : فَإِذَا جَاوَزْنَا...... وَ فِی حَدِیْثِ هُشَیْمٍ : فَإِذَا جَاوَزْنَا كَشَفْنَاهُ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام کی حالت میں ہوتے تو جب ہمارے پاس سے کوئی قافلہ گزرتا تو ہم اپنی چادریں اپنے چہروں پر لٹکا لیتیں۔ جناب جریر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں ہے: ''پھر جب وہ گزر جاتے۔'' اور ہشیم کی روایت میں ہے: ''پھر جب وہ ہمارے پاس سے گزر جاتے تو ہم اپنے چہرے ننگے کر لیتیں۔''

۱۵۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ مَكَّةَ نَهَاراً اقْتِدَاءً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبَيْتُوْتَةِ قُرْبَ مَكَّةَ إِذَا انْتَهَى الْمَرْءُ بِاللَّيْلِ إِلٰی ذِیْ طُوًی لِيَكُوْنَ دُخُوْلُهُ مَكَّةَ نَهَاراً لَا لَيْلًا

جب آدمی رات کے وقت ذی طوی مقام پر پہنچے تو پھر رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے مکہ مکرمہ کے قریب رات گزارنا اور دن کے وقت صبح مکہ مکرمہ میں داخل ہونا مستحب ہے

۲۶۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ ، أَخْبَرَنِی نَافِعٌ......

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ بَاتَ بِذِیْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

(۲۶۹۱) اسنادہ ضعیف۔ یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب فی المحرمة تغطی، حدیث: ۱۸۳۳۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۳۵۔ مسند احمد: ۱۳۰/۶۔

(۲۶۹۲) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب دخول مکة نهارا او لیلا، حدیث: ۱۵۷۴۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب المبیت بذی طوی، حدیث: ۱۲۶۹۔ مسند احمد: ۱۲/۲۔ سنن الدارمی: ۱۹۲۷۔

طُوًى حَتّٰى أَصْبَحَ ، فَدَخَلَ مَكَّةَ

(حج کے موقع پر) ذی طویٰ مقام پر رات گزاری حتی کہ صبح ہوئی تو آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔

فوائد:......ا۔محرم کا مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مسنون ہے اور یہ غسل مقام ذی طوی پر نا ہونا چاہیے یا اتنی مسافت کی دوری پر ہونا چاہیے جس کا راستہ مختلف ہو، شافعیہ کہتے ہیں: یہ غسل مسنون ہے اور اگر کوئی شخص غسل سے معذور ہو تو وہ تیمّم کر لے۔

۲۔ مقام ذی طوی پر رات بسر کرنا مستحب فعل ہے جس کے راستے میں یہ منزل واقع ہو۔

۳۔ مکہ میں رات کی نسبت دن کے وقت داخل ہونا افضل ہے۔(شرح النووی: ۹/ ۵، ٦)

۱۵۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا ، اسْتِنَاناً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ فِي الْاِقْتِدَاءِ الْخَيْرُ الَّذِيْ لَا يَعْتَاضُ مِنْهُ أَحَدٌ تَرَكَ الْاِقْتِدَاءَ بِهِ

نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں بالائی گھاٹی کی طرف سے مکہ مکرمہ میں داخل ہونا مستحب ہے۔ کیونکہ آپ کی اقتداء میں جو خیر و بھلائی ہے، آپ کی اقتداء ترک کر کے کوئی شخص وہ حاصل نہیں کر سکتا

۲٦۹۳۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَ يَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ (مکہ مکرمہ میں) بالائی گھاٹی کی جانب سے داخل ہوتے تھے اور نشیبی گھاٹی کی طرف سے باہر نکلتے تھے۔

فوائد:......مکہ میں ثنیہ علیا سے داخل ہونا اور ثنیہ سفلیٰ سے خارج ہونا مستحب فعل ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ یہ ثنیہ اس کے راستے میں ہو جیسے مدنی اور شامی ہیں یا اس کے راستے پر واقع نہ ہو، جیسے یمنی ہیں۔ بلکہ یمنی کے لیے بھی افضل ہے کہ وہ گھوم کر ثنیہ علیا کے راستے سے مکہ میں داخل ہو۔(شرح النووی: ۹/ ۳)

۱۵۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ عِنْدَ إِرَادَتِهٖ دُخُوْلَ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کیا تھا

۲٦۹٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ - يَعْنِي الْحَنَفِيَّ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ

(۲٦۹۳) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۹٦۱.

أَبِيهِ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أَهَلَّ مَرَّةً مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ ، وَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ ، فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ مِنْ أَعْلٰى مَكَّةَ مِنْ كَدًى ، وَ خَرَجَ حِينَ خَرَجَ مِنْ كَدًى مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ذوالحلیفہ میں درخت کے پاس سے تلبیہ کہنا شروع کیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ذی طویٰ مقام پر پہنچے تو رات وہیں گزاری حتیٰ کہ آپ نے صبح کی نماز ادا کی، پھر غسل کیا، پھر آپ مکہ مکرمہ کی بالائی جانب کداء سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ اور جب مکہ مکرمہ سے نکلے تو مکہ مکرمہ کے زیریں حصے کداء کی جانب سے نکلے۔

٢٦٩٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ . حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَيُّوبَ ....

عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ ، ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ ، ثُمَّ رَكِبَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَأَهَلَّ ثُمَّ يُلَبِّي حَتّٰى إِذَا بَلَغَ الْحَرَمَ أَمْسَكَ ، حَتّٰى إِذَا أَتَى ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ ، قَالَ فَيُصَلِّي بِهِ الْغَدَاةَ ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ ، وَ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ .

جناب نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب ذوالحلیفہ پہنچ جاتے تو اپنی سواری پر کجاوہ رکھنے کا حکم دیتے، تو کجاوہ رکھ دیا گیا، پھر انہوں نے صبح کی نماز ادا کی، پھر وہ سوار ہوئے، جب سواری انہیں لے کر سیدھی ہوگئی تو انہوں نے قبلہ رخ ہو کر نیت کی اور تلبیہ پکارنا شروع کیا حتیٰ کہ جب حرم کی حدود میں پہنچ گئے تو تلبیہ پڑھنا بند کر دیا۔ جب ذی طوی مقام پر پہنچے تو رات وہیں بسر کی۔ پھر صبح کی نماز ادا کی پھر غسل کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اعتقاد تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت (٢٦٩٢) کے تحت بیان ہوئی ہے۔

۱۵۴..... بَابُ قَطْعِ التَّلْبِيَةِ فِي الْحَجِّ عِنْدَ دُخُولِ الْحَرَمِ إِلَى الْفَرَاغِ مِنَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ

حج کے موقع پر حاجی حرم میں داخل ہوتے وقت تلبیہ پکارنا بند کر دے یہاں تک کہ صفا اور مروہ کی سعی سے فارغ ہو جائے

(٢٦٩٤) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب من اين يخرج من مكة، حديث: ١٥٧٦ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب دخول مكة من الثنية العليا، حديث: ١٢٥٧ مختصراً بمعناه من طريق نافع.

(٢٦٩٥) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ٢٦١٤.

٢٦٩٦ـ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، حَدَّثَنَا عَمِّي ، حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ ....

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ ، قَالَ : حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بَيْنَ حَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ اثْنَتَي عَشْرَةَ مَرَّةً قَالَ : قُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ قَالَ : رَأَيْتُكَ إِذَا أَهْلَلْتَ فَدَخَلْتَ الْعَرْشَ قَطَعْتَ التَّلْبِيَةَ . قَالَ : صَدَقْتَ يَا ابْنَ حُنَيْنٍ ، خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْعَرْشَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ فَلَا تَزَالُ تَلْبِيَتِي حَتّٰى أَمُوْتَ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : قَدْ كُنْتُ أَرٰى لِلْمُعْتَمِرِ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ أَوَّلَ مَا يَبْتَدِئُ الطَّوَافَ لِعُمْرَتِهِ لِخَبَرِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبِيَةِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ .

جناب عبید بن حنین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے ساتھ تقریباً بارہ حج اور عمرے کیے ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمان! میں نے آپ سے چار خصوصی باتیں نوٹ کی ہیں۔ پھر مکمل حدیث بیان کی: اور بیان کیا: ”میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ احرام باندھ کر تلبیہ پکارتے تو مکہ مکرمہ کی آبادی میں پہنچ کر تلبیہ کہنا بند کر دیتے، انہوں نے فرمایا: اے ابن حنین! تم نے سچ بات بیان کی ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج کے لیے) نکلا تو جب آپ مکہ مکرمہ کی آبادی میں داخل ہوئے تو آپ نے تلبیہ کہنا بند کر دیا۔ لہٰذا میں تا حیات اسی طریقہ پر تلبیہ کہتا رہوں گا۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میرا موقف یہ تھا کہ عمرہ کرنے والا شخص طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کو چھونے یا بوسہ دینے تک تلبیہ کہتا رہے گا، کیونکہ ابن ابی لیلیٰ کی عطاء کے واسطے سے حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرے میں حجر اسود کو چھونے کے بعد تلبیہ کہنا بند کر دیتے تھے۔“

٢٦٩٧ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَا ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلٰى ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ : عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى ....

قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَلَمَّا تَدَبَّرْتُ خَبَرَ عُبَيْدِ بْنِ

امام صاحب نے مذکورہ بالا روایت کی سند بیان کی ہے۔ امام

(٢٦٩٦) صحيح بخارى، كتاب الوضوء، باب غسل الرجلين فى النعلين، حديث: ١٦٦ مطولاً۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان ان الافضل ان يحرم حين تنبعث......، حديث: ١١٨٧۔ مسند احمد: ١٧/٢ وقد تقدم مختصراً برقم: ١٩٩.

(٢٦٩٧) اسناده ضعيف: محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی راوی ضعیف ہے۔ الارواء: ١٠٩٩۔ سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب متى يقطع التلبية، حديث: ١٨١٧۔ سنن ترمذى: ٩١٩۔ سنن کبریٰ بیہقی: ١٠٥/٥.

صحيح: انظر الحديث الآتى.

حُنَيْنٍ كَانَ فِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ عِنْدَ دُخُوْلِ عُرُوْشِ مَكَّةَ ، وَ خَبَرُ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ أَثْبَتُ إِسْنَاداً مِنْ خَبَرِ عَطَاءٍ ، لِأَنَّ ابْنَ أَبِي لَيْلٰى لَيْسَ بِالْحَافِظِ ، وَ إِنْ كَانَ فَقِيْهاً عَالِماً . فَأَرٰى لِلْمُحْرِمِ كَانَ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بِهِمَا جَمِيْعاً قَطْعَ التَّلْبِيَةِ عِنْدَ دُخُوْلِ عُرُوْشِ مَكَّةَ ، فَإِنْ كَانَ مُعْتَمِراً لَمْ يَعُدْ إِلَى التَّلْبِيَةِ ، وَ إِنْ كَانَ مُفْرَدًا أَوْ قَارِناً عَادَ إِلَى التَّلْبِيَةِ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، لِأَنَّ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ كَالدَّالِّ عَلٰى أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ فِيْ حَجَّتِهِ إِلَى الْفَرَاغِ مِنَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ .

حَدَّثَنَاهُ الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ ، قَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَدَعُ التَّلْبِيَةَ إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ وَ يُرَاجِعُهَا بَعْدَ مَا يَقْضِيْ طَوَافَهُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ .

ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''پھر جب میں نے عبید بن حنین کی روایت میں غور وفکر کیا تو اس میں یہ دلیل موجود تھی کہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ کی آبادی میں پہنچتے ہی تلبیہ کہنا بند کر دیتے تھے۔ جناب عبید بن حنین کی روایت سند کے لحاظ سے امام عطاء کی روایت سے زیادہ مضبوط ہے کیونکہ ابن ابی لیلیٰ حافظ حدیث نہیں ہیں اگر چہ وہ ایک جید فقیہ اور عالم دین ہیں۔ لہٰذا اب میرا موقف یہ ہے کہ محرم حج کے لیے آئے یا عمرے کے لیے، وہ مکہ مکرمہ کی آبادی میں داخل ہوتے ہی تلبیہ کہنا بند کر دے گا۔ اور اگر وہ صرف عمرہ کرنے آیا ہو تو دوبارہ تلبیہ نہیں پڑھے گا۔ اور اگر وہ حج مفرد یا حج قران کر رہا ہو تو وہ صفا اور مروہ کی سعی کرنے کے بعد دوبارہ تلبیہ کہنا شروع کر دے گا۔ کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا فعل اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ نے اپنے حج میں صفا اور مروہ کی سعی تک تلبیہ کہنا بند کر دیا تھا'' امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حدود حرم میں داخل ہونے کے بعد تلبیہ کہنا بند کر دیتے تھے اور صفاء ومروہ کی سعی کرنے کے بعد دوبارہ تلبیہ کہنا شروع کر دیتے تھے۔''

٢٦٩٨ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيِّ الْعَطَّارُ ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو ـ يَعْنِي ابْنَ أَبِيْ سَلَمَةَ ـ حَدَّثَنِي ابْنُ زَبْرٍ ـ وَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ ـ حَدَّثَنِي ....

الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ :قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ ، وَ يُعَاوِدُ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ، وَ إِذَا فَرَغَ مِنَ

جناب قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ حدود حرم میں داخل ہوتے ہی تلبیہ پکارنا بند کر دیتے تھے۔ جب وہ بیت اللہ کے طواف اور صفا

(٢٦٩٨) اسناده صحيح : انظر الحديث السابق ٢٠٩٦.

الطَّوَّافِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ . قَالَ أَبُوبَكْرٍ :وَ أَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ دَالَّةٌ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَقْطَعِ التَّلْبِيَةَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ الْحَرَمَ قَطْعاً ، لَمْ يُعَاوِدْ . . . سَأَذْكُرُ تَلْبِيَتَهُ إِلٰى أَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فِي مَوْضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ إِنْ وَفَّقَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ وَ شَاءَ .

مروہ کی سعی سے فارغ ہو جاتے تو دوبارہ تلبیہ کہنا شروع کر دیتے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ کی وہ احادیث جن میں یہ ذکر ہے کہ آپ جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہتے تھے، وہ اس بات کی دلیل ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حدود حرم میں داخل ہونے پر بالکل تلبیہ کہنا بند نہیں کرتے تھے (بلکہ صفا مروہ کی سعی کے بعد دوبارہ شروع کر دیتے تھے) میں اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مشیت سے اس کتاب میں مناسب موقع پر نبی اکرم ﷺ کے جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہنے کی احادیث ذکر کروں گا۔“

فوائد:......محرم تلبیہ کا آغاز احرام باندھنے سے اور اختتام جمرہ عقبہ کو پہلی کنکری مار کر کرے گا۔

ثوری، احناف، شافعی اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ (فقه السنه : ۱/ ۵۸۶، نیل الاوطار: ۴/ ۳۴۳)

۱۵۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَجْدِيْدِ الْوُضُوْءِ عِنْدَ إِرَادَةِ الْمَرْءِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ عِنْدَ مَقْدَمِهِ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف شروع کرنے سے پہلے نیا وضو کرنا مستحب ہے

۲۶۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، حَدَّثَنَا عَمِّيْ ، أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ - وَ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ وَ ....

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ : أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ : سَلْ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ يُهِلُّ بِالْحَجِّ ، فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ : قَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ أَنَّهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ، فَذَكَرَ حَدِيْثاً فِيْهِ بَعْضَ الطُّوْلِ .

جناب محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک عراقی شخص نے انہیں کہا: حضرت عروہ بن زبیر سے سوال کرو کہ حج کا احرام باندھنے والا شخص کیا کرے۔ تو میں نے ان سے یہ سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حج کیا ہے، مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ آپ نے مکہ مکرمہ پہنچنے پر سب سے پہلے وضو کیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر کچھ طویل حدیث بیان کی۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ طواف کے لیے وضو کرنا ثابت ہے کیونکہ نبی ﷺ نے یہ عمل کیا ہے اور اس

(۲۶۹۹) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من طاف بالبیت اذا قدم مکة، حدیث: ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۴۱۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان ان المحرم بعمرة لا یتحلل بالطواف، حدیث: ۱۲۳۵۔ صحیح ابن حبان: ۳۷۹۷۔

کے بعد فرمایا، مجھ سے حج کا طریقہ سیکھ لو۔

پھر امت کا اجماع ہے کہ طواف کے لیے وضو کرنا مشروع ہے لیکن علماء کا اختلاف ہے کہ یہ وضو واجب صحت طواف کی شرط ہے یا نہیں، مالک، شافعی، احمد اور جمہور علماء کا مذہب ہے کہ وضو صحت طواف کے لیے شرط ہے اور ابوحنیفہ کہتے ہیں یہ وضو مستحب ہے شرط نہیں نیز جمہور نے حدیث الباب سے دلیل لی ہے۔(شرح النووی: ۸/ ۲۲۰)

۱۵۶..... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ مِنْ بَابِ بَنِیْ شَیْبَةَ

باب بنی شیبہ سے مسجد حرام میں داخل ہونا مستحب ہے

۲۷۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِیِّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ - یَعْنِی ابْنَ سُلَیْمَانَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ ، أَخْبَرَنَا أَبُو الطُّفَیْلِ وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الرَّمْلِ بِالْکَعْبَةِ الثَّلَاثِ أَطْوَافٍ ، فَزَعَمَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ فِیْ عَقْدِ قُرَیْشٍ ، فَلَمَّا دَخَلَ مَکَّةَ دَخَلَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ الْأَعْظَمِ ، وَ قَدْ جَلَسَتْ قُرَیْشٌ مِمَّا یَلِی الْحِجْرَ ، أَوِ الْحَجَرَ ، فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهِ . قَالَ أَبُوْ بَکْرٍ : لَمْ أُقَیِّدْ فِی التَّصْنِیْفِ الْحِجْرَ أَوِ الْحَجَرَ .

جناب عبد اللہ بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابوطفیل نے بتایا، اور میں نے ان سے بیت اللہ کے طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قریش مکہ کے ساتھ معاہدے کے تحت مکہ مکرمہ آئے تو جب آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اس بڑے دروازے (باب بنی شیبہ) سے داخل ہوئے اور قریش کے لوگ حطیم یا حجر اسود کے قریب بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث میں وارد لفظ حَجَرَ یا حِجْرَ ہے، میں نے اس کی تعیین نہیں کی۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حرم کعبہ میں باب بنی شیبہ سے داخل ہونا افضل ہے۔

۱۵۷..... بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّزَیُّنِ عِنْدَ إِرَادَةِ الطَّوَافِ بِالْبَیْتِ بِلُبْسِ الثِّیَابِ

بیت اللہ کا طواف کرتے وقت کپڑے پہن کر زیب وزینت اختیار کرنے کے حکم کا بیان

وَ الدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ لُبْسَ الثِّیَابِ زِیْنَةٌ لِلْمُلَابِسِیْنَ وَ لِسُتْرَةِ الْعَوْرَةِ ، وَ إِنْ لَّمْ تَکُنِ الثِّیَابُ مُزَیَّنَةً بِصِبْغٍ وَ لَا کَانَتْ ثِیَاباً فَاخِرَةً ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ فِیْ مُحْکَمِ تَنْزِیْلِهِ ﴿خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ

(۲۷۰۰) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب فی الرمل، حدیث: ۱۸۸۹، ۱۸۹۰۔ سنن ابن ماجہ: ۲۹۵۳۔ مسند احمد: ۱/ ۲۴۷ وانظر الحدیث الآتی برقم: ۲۷۰۷.

مَسْجِدٍ﴾ وَ لَمْ يُرِدْ بِهٰذَا الْأَمْرِ لُبْسَ الثِّيَابِ الْمُزَيَّنَةِ بِالصِّبْغِ وَ الْمُوْشِيْ ، وَ لَا لُبْسَ الثِّيَابِ الْفَاخِرَةِ ، وَ لٰكِنْ أَرَادَ لُبْسَ الثِّيَابِ الَّتِيْ تُوَارِي الْعَوْرَةَ ، كَانَتْ فَاخِرَةً أَوْ دَنِيَّةً ، إِذِ الْآيَةُ إِنَّمَا نَزَلَتْ زَجْراً عَمَّا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَفْعَلُوْنَهُ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ عُرَاةً غَيْرَ سَاتِرِيْ عَوْرَاتِهِمْ بِالثِّيَابِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ لباس پہننے سے پہننے والوں کو زیب و زینت ملتی ہے اور شرمگاہ کا پردہ بھی ہو جاتا ہے، اگر چہ لباس رنگین اور بہت زیادہ قیمتی نہ بھی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں: ﴿خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (سورہ اعراف : ۳۱) ''اے بنی آدم! تم ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کیا کرو۔

اللہ تعالیٰ کے اس حکم سے رنگین، نقش و نگار والا یا اعلیٰ اور قیمتی لباس مراد نہیں ہے بلکہ ایسا لباس مراد ہے جس سے ستر چھپ جائے، اگر چہ لباس معمولی قسم کا ہو یا اعلیٰ اور نفیس قسم کا۔ کیونکہ یہ آیت کریمہ اہل جاہلیت کے اس عمل کی مذمت کے لیے نازل ہوئی ہے جو وہ بیت اللہ کا طواف ننگے ہو کر بغیر شرمگاہ چھپائے ہوئے کرتے تھے۔

۲۷۰۱۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ - وَ هُوَ ابْنُ كُهَيْلٍ - قَالَ ، سَمِعْتُ مُسْلِمَ الْبَطِيْنَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَ هِيَ عُرْيَانَةٌ وَ تَقُوْلُ : الْيَوْمَ يَبْدُوْ بَعْضُهُ أَوْ كُلُّهُ . فَمَا بَدَا مِنْهُ ، فَلَا أُحِلُّهُ . فَنَزَلَتْ ﴿يَا بَنِيْ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (عہد جاہلیت میں) عورت ننگی ہو کر طواف کرتی تھی اور ساتھ یہ کہتی تھی: ''آج جسم کا کچھ حصہ ظاہر ہو گا یا سارا ہی ننگا ہوا، تو جو حصہ ننگا ہو گا میں اسے (کسی کے دیکھنے کے لیے) حلال قرار نہیں دیتی'' تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَا بَنِيْ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (الاعراف ۳۱) ''اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت اپنی زینت اختیار کیا کرو۔''

۲۷۰۲۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ....

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ

امام ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ امام سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: ''یوم النحر (۱۰ ذوالحجہ قربانی) کا

(۲۷۰۱) صحیح مسلم، کتاب التفسیر، باب فی قوله تعالی ﴿خذوا زینتکم......﴾، حدیث: ۳۰۲۸۔ سنن نسائی: ۲۹۵۹۔ مستدرك حاكم: ۲/۳۱۹۔۳۲۰.

(۲۷۰۲) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب لا یطوف بالبیت عریان، حدیث: ۱۶۲۲۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب لا یحج البیت مشرك، حدیث: ۱۳٤۷۔ سنن ابی داؤد: ۱۹٤٦۔ سنن نسائی: ۲۹٦۰.

الْأَكْبَرِ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . قَالَ : بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُونَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ : أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْيَوْمِ مُشْرِكٌ ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ، وَكَانَ حُمَيْدٌ يَقُولُ : يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ

دن حج اکبر کا دن ہے۔'' جناب ابن شہاب، حمید بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حج کا امیر بنایا تو انہوں نے مجھے ایک جماعت کے ساتھ بھیجا کہ یوم النحر کو یہ اعلان کردیں: ''خبردار! آج کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا، اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے گا۔'' ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام حمید فرماتے تھے: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی بنا پر یوم النحر ہی حج اکبر کا دن ہے۔

فوائد:......۱۔حرم کعبہ میں مشرکین کا داخلہ ممنوع ہے اور یہ حدیث اس حکم ربانی ''مشرکین پلید ہیں اور اس سال کے بعد وہ مسجد حرم میں داخل نہ ہوں'' کی بھی مصداق ہے۔ اور مسجد حرام سے مراد یہاں تمام حرم مکی ہے۔ لہٰذا مشرکین کو کسی بھی صورت میں حرم میں داخل نہ ہونے دیا جائے اور اگر وہ کسی وفد یا کسی اہم کام کے لیے بھی آئے تو اسے حرم میں داخل ہونے سے روکا جائے۔ اور اگر وہ خفیہ طور حرم میں داخل ہو جائے اور بیماری سے فوت ہو جائے تو اس کی قبر اکھیڑ کر اسے حرم سے نکال دیا جائے۔ (شرح النووی: ۹/ ۱۱۶)

۲۔حرم مکہ میں دخول کے لیے لباس پہننا شرط ہے اور طواف کے لیے بھی لباس پہننا شرط ہے۔

۳۔ننگے بدن شخص کا حرم میں داخلہ ممنوع ہے۔

۱۵۸..... بَابُ كَرَاهَةِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ ، قَدْ تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ لَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُجْمَلِ وَ الْمُفَسَّرِ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ بیت اللہ شریف کو دیکھنے پر ہاتھ اٹھانے کی کراہت کا بیان

أَنَّهُ خِلَافُ خَبَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ رَأَى الْبَيْتَ ، وَيَحْسِبُ أَنَّهُ خِلَافُ خَبَرِ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرْفَعُ الْأَيْدِي فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي الْخَبَرِ : وَعِنْدَ اسْتِقْبَالِ الْبَيْتِ .

مجمل اور مفسر روایات کے درمیان فرق نہ سمجھنے والے کچھ لوگوں کو وہم ہوا ہے کہ یہ حدیث حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے خلاف ہے کہ انہوں نے بیت اللہ شریف کو دیکھنے پر ہاتھ بلند کیے تھے۔ اور وہ یہ خیال کرتا ہے کہ یہ

حدیث حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ اس حدیث کے بھی خلاف ہے: ''سات مواقع پر ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔'' اس حدیث میں ہے: ''اور بیت اللہ شریف کے سامنے آنے پر۔''

۲۷۰۳۔ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى ، عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَعَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُرْفَعُ الْأَيْدِيْ فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ وَفِي الْخَبَرِ : وَعِنْدَ اسْتِقْبَالِ الْبَيْتِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَمْ أَجْعَلْ لِهٰذَا الْخَبَرِ بَابًا ، لِأَنَّهُمْ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ وَبَيَّنْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں گے۔'' اس حدیث میں ہے'' اور بیت اللہ شریف کو دیکھنے پر ہاتھ اٹھائے جائیں گے۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے اس حدیث کے لیے علیحدہ عنوان ذکر نہیں کیا کیونکہ اس کی سند میں راویوں کا اختلاف ہے، اور میں نے اسے کتاب الکبیر میں بیان کر دیا ہے۔''

۲۷۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا قَزْعَةَ الْبَاهِلِيَّ ، يُحَدِّثُ ....

عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ ، قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ أَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ؟ قَالَ : مَا أَظُنُّ أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا إِلَّا الْيَهُوْدُ ، وَقَدْ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ يَفْعَلُ هٰذَا .

جناب مہاجر مکی بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو بیت اللہ شریف کو دیکھتا ہے، کیا وہ اپنے ہاتھ اٹھائے گا؟ انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں یہ کام صرف یہودی ہی کرتے ہیں جب کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو آپ یہ کام نہیں کیا کرتے تھے۔

۱۵۹..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ

گزشتہ مجمل حدیث کی مفسر روایت کا بیان

(۲۷۰۳) اسنادہ ضعیف: محمد ابن ابی لیلیٰ راوی ضعیف ہے۔ جزء رفع الیدین للبخاری: ۸۴۔۸۵۔ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱/ ۲۳۷۔ بیہقی: ۵/ ۷۲۔

(۲۷۰۴) اسنادہ ضعیف: مہاجر المکی راوی مجہول الحال ہے۔ سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب فی رفع الید اذا رأی البیت، حدیث: ۱۸۷۰۔ سنن ترمذی: ۸۵۵۔ سنن نسائی: ۲۸۹۸۔ سنن الدارمی: ۱۹۲۰۔

لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِیْ ذَكَرْتُهَا ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهٖ : لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُ هٰذَا ، أَيْ لَمْ نَكُنْ نَرْفَعُ أَيْدِيْنَا عِنْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّوَافِ وَ الصَّلَاةِ لَمْ نَكُنْ نَسْتَقْبِلُ الْبَيْتَ فَنَرْفَعُ أَيْدِيَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ ، لَا أَنَّا لَمْ نَكُنْ نَرْفَعُ أَيْدِيَنَا عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ أَوَّلَ مَا نَرَاهُ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے اس فرمان ''یہ کام کوئی نہیں کرتا تھا'' سے ان کی مراد یہ ہے کہ ہم بیت اللہ کا طواف کرنے اور نماز پڑھنے کے بعد مسجد حرام سے نکلتے تو ہم بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرکے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ یہ مطلب نہیں کہ (مکہ مکرمہ آمد پر) پہلی بار جب بیت اللہ شریف کو دیکھتے تھے تو اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے

٢٧٠٥ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا قَزْعَةُ ، حَدَّثَنِیْ أَبِیْ سُوَيْدُ بْنُ حُجَيْرٍ ....

ثَنَا الْمُهَاجِرُ بْنُ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يَقْضِیْ صَلَاتَهٗ وَ طَوَافَهٗ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيَسْتَقْبِلُ الْبَيْتَ ، فَقَالَ : مَا كُنْتُ أَرٰى يَفْعَلُ هٰذَا إِلَّا الْيَهُوْدُ .

جناب مہاجر بن عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی نماز پڑھنے اور طواف مکمل کرنے کے بعد مسجد حرام سے باہر نکلتا ہے، اور وہ بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرتا ہے (اور ہاتھ اٹھاتا ہے) تو انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں یہ کام صرف یہودی کرتے ہیں۔

١٦٠..... بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

٢٧٠٦ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ - يَعْنِی الْحَنَفِیَّ - ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ ، حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِیُّ ....

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِیِّ ، وَ لْيَقُلِ : اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ، وَ إِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِیِّ وَ لْيَقُلِ : اللّٰهُمَّ أَجِرْنِیْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہونے لگے تو اسے چاہیے کہ وہ نبی کریم پر سلام بھیجے اور یہ دعا پڑھے: ﴿اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ ''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' اور جب مسجد سے نکلنے لگے تو نبی مکرم پر درود و سلام بھیجے اور یہ دعا پڑھے:

(٢٧٠٥) انظر الحديث السابق .

(٢٧٠٦) اسناده صحيح، تقدم برقم: ٤٥٢ .

﴿اللّٰهُمَّ أَجِرْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ ”اے اللہ! مجھے شیطان مردود سے محفوظ فرما۔“

فوائد:...... مسجد میں داخل ہوتے وقت ان کلمات کا اہتمام مستحب ہے اور ان کلمات کا کہنا ہر مسجد میں داخل ہونے سے قبل مشروع ہے لہٰذا مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت ان کلمات کی ادائیگی مسنون ہے۔

۱۶۱..... بَابُ الْاِضْطِبَاعِ بِالرِّدَاءِ عِنْدَ طَوَافِ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ أَوْ أَحَدِهِمَا

حج وعمرہ یا ان میں سے کسی ایک کے طواف قدوم میں چادر کو دائیں بازو کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کا بیان

۲۷۰۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ: فَاضْطَبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَصْحَابُهُ ، وَ رَمَلُوْا ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَ مَشَوْا أَرْبَعَةً .

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث مروی ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے اضطباع کیا (چادر کو دائیں بازو کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالا) اور انہوں نے طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کیا اور بقیہ چار میں عام رفتار سے چلے۔

۱۶۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ السُّنَّةَ قَدْ كَانَ يَسُنُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِلَّةٍ حَادِثَةٍ فَتَزُوْلُ الْعِلَّةُ وَ تَبْقَى السُّنَّةُ قَائِمَةً إِلَى الْأَبَدِ . إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَمَلَ فِي الْاِبْتِدَاءِ وَ اضْطَبَعَ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ وَ قُوَّةَ أَصْحَابِهِ فَبَقَى الْاِضْطِبَاعُ وَ الرَّمَلُ سُنَّتَانِ إِلٰى اٰخِرِ الْأَبَدِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی عمل کسی خالص علت کے پیش آنے پر سرانجام دیتے ہیں، پھر وہ علت ختم ہو جاتی ہے لیکن سنت نبوی تا قیامت باقی رہتی ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع میں مشرکوں کو اپنی اور اپنے صحابہ کی قوت و طاقت دکھانے کے لیے رمل اور اضطباع کیا تھا، (پھر مکہ مکرمہ میں مشرک ختم ہو گئے) لیکن رمل اور اضطباع کی دونوں سنتیں تا قیامت باقی رہیں گی

(۲۷۰۷) اسناده صحيح، سنن ابي داؤد، كتاب المناسك، باب في الرمل، حديث: ۱۸۸۹۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۵۳۔ مسند احمد: ۲۴۷/۱ من طريق عبدالله بن عثمان بهذا الاسناد۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الرمل في الطواف، حديث: ۱۲۶۴ من طريق ابي الطفيل به وسياتي برقم: ۲۷۱۹.

۲۷۰۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ .... عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ فِيمَ الرَّمَلَانُ الْآنَ وَ الْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ ، وَ قَدْ أَطَّأَ اللّٰهُ الْإِسْلَامَ وَ نَفَى الْكُفْرَ وَ أَهْلَهُ ، وَ مَعَ ذٰلِكَ لَا نَتْرُكُ شَيْئاً كُنَّا نَصْنَعُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت زید بن اسلم اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اب رمل کرنا اور کندھوں کو ننگا کرنا کس لیے ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو قوت وطاقت دے دی ہے اور وہ چار سو پھیل چکا ہے اور کفر اور کافر مٹ چکے ہیں، لیکن اس کے باوجود ہم کوئی ایسا عمل ترک نہیں کریں گے جو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

فوائد :......۱۔طواف میں اضطباع (دائیں کندھے کے نیچے سے چادر نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا اور دایاں کندھا ننگا رکھنا) مسنون ہے (علماء بیان کرتے ہیں کہ اضطباع میں حکمت یہ ہے کہ اس سے طواف میں رمل کرنے میں آسانی رہتی ہے۔)

۲۔ اضطباع مردوں کے لیے مسنون ہے لیکن عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ ان پر ستر ڈھانپنا واجب ہے۔

(فقه السنه : ۱/ ۶۲۰، ۶۲۱)

۱۶۳..... بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ عِنْدَ ابْتِدَاءِ الطَّوَافِ

طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کا استلام کرنے کا بیان

۲۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ - حَدَّثَنَا .... جَعْفَرٌ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ : أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى أَتَيْنَا الْكَعْبَةَ فَاسْتَلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ ، ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثاً وَ مَشٰى أَرْبَعاً .

جناب جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: '' ہم صرف حج ہی کے ارادے سے (مدینہ منورہ سے) نکلے، حتی کہ ہم کعبہ شریف کے پاس پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کا استلام کیا، پھر (طواف کے) تین

(۲۷۰۸) صحیح بخاری، كتاب الحج، باب الرمل فى الحج والعمرة، حديث: ۱۶۰۵۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۴۵۴۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۸۷۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۵۲.

(۲۷۰۹) صحیح مسلم، كتاب الحج، باب ما جاء ان عرفة كلها موقف، حديث: ۱۵۰/ ۱۲۱۸۔ سنن ترمذی: ۸۵۷۔ سنن نسائی: ۲۹۴۷۔ تقدم تخريجه برقم: ۲۵۳۴.

چکروں میں رمل کیا اور چار چکر عام رفتار سے پورے کیے۔"

۲۷۱۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَ عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ يُوْنُسُ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، وَ قَالَ عِيْسٰى ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُوْنُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ ....

عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوْفُ حِيْنَ يَقْدَمُ ، يَخُبُّ ثَلَاثَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ .

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ نے طواف کی ابتداء میں حجر اسود کا استلام کیا۔ پھر سات میں سے تین چکروں میں دلکی چال چلے (اور چار چکر عام رفتار سے چلے)"

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران طواف حجر اسود اور رکن یمانی کو چھو کر چومنا یا دائیں ہاتھ سے اشارہ کرنا مستحب ہے۔۲۔ بیت اللہ کے کل چار ارکان ہیں۔ (۱) رکن حجر اسود (۳) رکن یمانی، ان دونوں کو دائیں دو رکن کہا جاتا ہے اور دوسرے دو رکن کو دو شامی رکن کہا جاتا ہے۔رکن اسود دو اعتبار سے دیگر ارکان سے ممتاز ہے (۱) اس کی بنیاد ابراہیم علیہ السلام نے رکھی ہے۔ (۲) اس میں حجر اسود ہے۔ان دو فضائل کے لحاظ سے یہ دو چیزوں کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے یا تو استلام کیا جائے گا یا اسے بوسہ دیا جائے گا۔رکن یمانی کی بنیاد ابراہیم علیہ السلام کے دست مبارک سے ہوتی ہے اس لحاظ سے یہ ایک فضیلت استلام کے ساتھ خاص ہے۔باقی دو ارکان کا دوران طواف استلام مشروع نہیں جب کہ دو رکن رکن اسود اور رکن یمانی کے استلام کے استحباب پر امت کا اجماع ثابت ہے اور علما کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ دوسرے دو رکن شامی کا استلام مشروع نہیں۔ (شرح النووی: ۹/ ۱٤)

۱۶۴ ..... بَابُ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ إِذَا تَمَّ تَقْبِيْلُهُ مِنْ غَيْرِ إِيْذَاءِ الْمُسْلِمِ

مسلمانوں کو تکلیف دیے بغیر حجر اسود کو بوسہ دینا ممکن ہو تو اسے بوسہ دینا چاہیے

۲۷۱۱۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، وَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ....

أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ ، قَالَ : قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

(۲۷۱۰) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب استلام الحجر الاسود، حديث: ۱٦۰۳۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الرمل فى الطواف، حديث: ۲۳۲/ ۱۲٦۱۔ سنن نسائی: ۲۹٤٥۔

(۲۷۱۱) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب تقبيل الحجر الاسود، حديث: ۱۲۷۰۔ سنن كبرىٰ نسائی: ۳۹۰٥۔ مسند احمد: ۱/ ۳٤۔ سنن الدارمی: ۱۸٦٤۔ صحيح بخاری، كتاب الحج، باب الرمل فى الحج والعمرة، حديث: ۱٦۰٥ من طريق زيد بن اسلم عن ابيه عن عمر رضى الله عنه.

الْخَطَّابِ الْحَجَرَ ، فَقَالَ : أَمَا وَ اللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ ، وَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ . قَالَ عَمْرٌو : وَ حَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيْهِ أَسْلَمَ .

نے حجر اسود کو بوسہ دیا تو فرمایا: آگاہ رہ، اللہ کی قسم! مجھے خوب علم ہے کہ تو ایک پتھر ہی ہے (جو کسی نفع ونقصان کا مالک نہیں) اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تمہیں بوسہ نہ دیتا۔" جناب عمرو کہتے ہیں: مجھے زید بن اسلم نے اپنے والد گرامی اسلم سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

فوائد:......

۱۔ حجر اسود کو استلام کے بعد بوسہ دینا اور اس پر سجدہ کرنا مستحب ہے شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔

۲۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا حجر اسود کو مخاطب کر کے یہ کہنا کہ تو محض ایک پتھر ہے اور تو نفع نقصان کا مالک نہیں، اس سے مقصود حجر اسود کے بوسہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کی ترغیب دینا اور یہ باور کرانا تھا کہ اگر آپ ﷺ نے اسے بوسہ نہ دیا ہوتا تو وہ یہ عمل کبھی نہ کرتے۔

نیز یہ کلمات کہ حجر اسود نفع نقصان کا مالک نہیں سے یہ مقصود بھی تھا کہ بعض نومسلم افراد جن کے دلوں میں قبل از اسلام بتوں اور پتھروں کی عبادت کی شدید محبت، تعظیم، ان کے نفع کی امید اور ان کی تعظیم میں کوتاہی سے نقصان کا خوف لاحق تھا انہیں اس سے آگاہ کرنا تھا کہ وہ اس سے بتوں کی عبادت کا دھوکہ نہ کھائیں، کیونکہ پتھر باقی مخلوقات کی طرح ایک مخلوق ہیں یہ انسانوں کے نفع ونقصان کے بالکل مالک نہیں، نیز عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس عقیدہ کی تشہیر موسم حج میں اس لیے کی کہ دیگر ممالک و بلاد سے آنے والے لوگ اس واقعہ کے وقت حاضر ہوں اور مختلف علاقوں اور شہروں سے آنے والے لوگ ان کلمات کو یاد کر لیں (اور یہ پختہ عقیدہ بنا لیں کہ حجر اسود کا بوسہ سنت نبوی کی اقتداء میں ہے، اس کی عبادت ملحوظ نہیں) اس میں ان لوگوں کا بھی رد ہے جو آج کل کچھ خاص قسم کے پتھر اپنے ہاتھوں میں ڈالتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ پتھر ان کے لیے برکت کا باعث ہیں۔ حالانکہ وہ سوائے پتھروں کے اور کچھ نہیں ہیں اور یہ کسی کے لیے برکت اور خوش بختی کا باعث نہیں بن سکتے۔ (شرح النووی: ۹/ ۱۷)

۱۶۵..... بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ ، وَ فِي الْقَلْبِ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ هٰذَا ، وَ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْحَجَرِ ، وَ مَسْحِ الْوَجْهِ بِهِمَا ، وَ لٰكِنْ خَبَرُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ثَابِتٌ

حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے رونے کا بیان میرا دل محمد بن عون کے بارے میں مطمئن نہیں ہے۔ دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھنے اور ان کو چہرے پر پھیرنے کا بیان۔ محمد بن علی کی حدیث ثابت ہے

٢٧١٢ـ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَبِيبٍ ، نَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ، ثُمَّ وَضَعَ شَفَتَيْهِ عَلَيْهِ يَبْكِيْ طَوِيْلًا ، فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِعُمَرَ يَبْكِيْ . فَقَالَ : يَا عُمَرُ هَا هُنَا تُسْكَبُ الْعَبَرَاتُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک حجرا سود کی طرف کیا اور حجرا سود کا استلام کیا، پھر آپ نے اپنے ہونٹ اس پر رکھ دیے اور دیر تک روتے رہے پھر مڑ کر دیکھا تو حضرت عمر بھی رو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے عمر، اس جگہ آنسو بہائے جاتے ہیں۔

٢٧١٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ ـ وَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : فَدَخَلْنَا مَكَّةَ حِيْنَ ارْتِفَاعِ الضُّحٰى ، فَأَتَى يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابَ الْمَسْجِدِ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَبَدَأَ بِالْحَجَرِ ، فَاسْتَلَمَ وَ فَاضَتْ عَيْنَاهُ بِالْبُكَاءِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَ قَالَ : وَ رَمَلَ ثَلَاثًا وَ مَشٰى أَرْبَعًا حَتّٰى فَرَغَ ، فَلَمَّا فَرَغَ قَبَّلَ الْحَجَرَ ، وَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم چاشت کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام کے دروازے پر آئے اور اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر مسجد حرام میں داخل ہوئے، آپ نے حجرا سود سے ابتداء کی، اس کا استلام کیا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر بقیہ حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: ”آپ نے طواف کے تین چکروں میں دلکی چال چلی اور چار چکر عام رفتار سے لگائے، جب آپ طواف سے فارغ ہو گئے تو آپ نے حجرا سود کو بوسہ دیا، اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھے اور پھر انہیں اپنے چہرے مبارک پر ملا۔“

١٦٢..... بَابُ السُّجُوْدِ عَلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ إِذَا وَجَدَ الطَّائِفُ السَّبِيْلَ إِلٰى ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ إِيْذَاءِ الْمُسْلِمِ

دیگر مسلمانوں کو تکلیف دیے بغیر اگر طواف کرنے والے کو حجرا سود پر سجدہ کرنے کا موقع ملے تو اسے حجرا سود پر سجدہ کرنا چاہیے

(٢٧١٢) اسناده ضعیف : محمد بن عون راوی متروک ہے۔ الضعیفة : ١٠٢٢ ـ سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب استلام الحجر، حديث : ٢٩٤٥ ـ مستدرك حاكم : ١/٤٥٤ ـ مسند عبد بن حميد : ٧٦٠.

(٢٧١٣) اسناده ضعیف : محمد بن اسحاق مدلس راوی ہے اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔ مستدرك حاكم : ١/٤٥٥ ـ سنن كبرىٰ بيهقي : ٥/٧٤.

٢٧١٤ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنَا ....

جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَ سَجَدَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ خَالَكَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُقَبِّلُهُ وَ يَسْجُدُ عَلَيْهِ ، وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَ وَ سَجَدَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ هٰكَذَا فَفَعَلْتُ .

جناب جعفر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن عباد بن جعفر کو دیکھا، انہوں نے حجرا سود کو بوسہ دیا اور اس پر سجدہ کیا، پھر انہوں نے فرمایا: میں نے تمہارے ماموں ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا تھا انہوں نے حجرا سود کو بوسہ دے کر اس پر سجدہ کیا تھا، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجرا سود کو بوسہ دیا اور اس پر سجدہ کیا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کرتے ہوئے دیکھا ہے، لہٰذا میں نے بھی ایسے کیا ہے۔

١٦٧..... بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِالْيَدِ وَ تَقْبِيْلِ الْيَدِ إِذَا لَمْ يُمْكِنْ تَقْبِيْلُ الْحَجَرِ وَ لَا السُّجُوْدُ عَلَيْهِ

اگر حجرا سود کو بوسہ دینا اور اس پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو حجرا سود کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ چوم لینا چاہیے

٢٧١٥ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ ....

عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اسْتَلَمَ الْحَجَرَ بِيَدِهِ ، وَ قَبَّلَ يَدَهُ ، وَ قَالَ : مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهُ . حَدَّثَنَا بِهِ أَبُوْ كُرَيْبٍ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ .

امام نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، انہوں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ حجرا سود کو چھوا اور اپنے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ اور فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کام کرتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے اسے نہیں چھوڑا۔

فوائد :......١۔ اگر بلا مشقت حجرا سود کو بوسہ دینا آسان ہو تو اسے بوسہ دینا افضل ہے، لیکن اگر بھیڑ اور ازدحام کی وجہ سے بوسہ دینا مشکل ہو تو حجرا سود کو ہاتھ لگا کر ہاتھوں کو چومنا مسنون ہے اور اگر یہ دونوں صورتیں محال ہوں تو حجرِ اسود کی طرف ہاتھ سے اشارہ ہی کافی ہے۔

٢۔ حجرا سود کو بوسہ دیتے وقت اس پر سجدہ کرنا بھی مشروع ہے۔

(٢٧١٤) اسناده صحيح: سنن الدارمي كتاب المناسك، باب في تقبيل الحجر : ١٨٦٥.

(٢٧١٥) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب استلام الركنين اليمانيين، حديث : ١٢٦٨ـ صحيح ابن حبان : ٢٨١٣.

۱۶۸..... بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَ اسْتِقْبَالِهِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الطَّوَافِ

طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کی طرف منہ کر کے اس کا استلام کرتے وقت اللہ اکبر کہنے کا بیان

۲۷۱۶۔ قَرَأْتُ عَلَى أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُرَيْحٍ الرَّازِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ مَجْمَعٍ الْكِنْدِيَّ ، أَخْبَرَهُمْ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ أَهَلَّ ، فَقَالَ: ((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ، لَا شَرِيكَ لَكَ)) . فَهٰذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَتّٰى إِذَا انْتَهٰى إِلَى الْبَيْتِ اسْتَقْبَلَهُ الْحَجَرُ ، فَكَبَّرَ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْحَجَرَ ، ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ ، وَ مَشٰى أَرْبَعَةَ أَشْوَاطٍ ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی حج یا عمرے میں ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس جب آپ کو لے کر سیدھی ہو جاتی تو آپ ان الفاظ میں تلبیہ پکارتے: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ ، لَا شَرِيكَ لَكَ» ''اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں تیری بندگی پر کاربند ہوں، میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریفیں تیرے ہی لائق ہیں اور ہر نعمت تیری ہی عطا کی ہوئی ہے، اور بادشاہی بھی تیری ہی ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف پہنچنے تک اسی طرح تلبیہ کہتے رہتے حتی کہ آپ حجر اسود کے سامنے آتے تو اللہ اکبر کہہ کر حجر اسود کی طرف منہ کرتے (اسے بوسہ دیتے یا استلام کرتے) پھر (طواف کے) تین چکر اچھل اچھل کر لگاتے اور چار چکر عام رفتار سے چل کر لگاتے، پھر دو رکعت ادا کرتے۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت ''اللہ اکبر'' کہنا مسنون ہے۔

۱۶۹..... بَابُ الرَّمَلِ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ وَ الْمَشْيِ فِي الْأَرْبَعَةِ

طواف کے پہلے تین چکروں میں دلکی چال چلنا اور چار چکروں میں عام چال چلنے کا بیان

۲۷۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ..........

(۲۷۱۶) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب التلبية وصفتها، حديث : ۱۱۸٤.

(۲۷۱۷) انظر الحديث الآتي.

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاثاً وَ مَشٰى أَرْبَعاً .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (طواف کے پہلے تین) چکروں میں رمل کیا اور چار چکر عام رفتار سے لگائے۔

١٧٠..... بَابُ الرَّمْلِ بِالْبَيْتِ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے حجرا سود سے حجرا سود تک رمل کرنے کا بیان

٢٧١٨ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسَى الْفَزَارِيُّ ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ (ح) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ، زَادَ عَلِيٌّ : ثَلاثاً ، وَ مَشٰى أَرْبَعاً .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجرا سود سے لے کر حجرا سود تک رمل کیا۔ (ڈلکی چال چلے) جناب علی بن خشرم کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام چال چلے۔''

١٧١..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا رَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِبْتِدَاءِ

ابتداء میں نبی اکرم ﷺ کے رمل کرنے کی علت کا بیان

٢٧١٩ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ - عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ....

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ الرَّمْلُ ثَلاثَةُ أَشْوَاطٍ بِالْبَيْتِ ، وَ أَرْبَعَةُ مَشْياً ، إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهَا سُنَّةٌ قَالَ : صَدَقُوْا وَ كَذَبُوْا ، قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ ، فَلَمَّا سَمِعَ بِهِ أَهْلُ مَكَّةَ ، قَالُوْا : أُنْظُرُوْا إِلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ، لا يَقْدِرُوْنَ أَنْ يَطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَالِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . أَرُوْهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ .

حضرت ابو طفیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: آپ کی قوم کا یہ خیال ہے کہ بیت اللہ کے طواف کے تین چکروں میں رمل کرنا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلنا سنت ہے تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے اور ان کی کچھ بات غلط ہے۔ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے ، جب اہل مکہ نے آپ کی تشریف آوری کا سنا تو کہنے لگے: دیکھو محمد ﷺ کے ساتھی کمزوری کی وجہ سے بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کر سکیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(٢٧١٨) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الرمل فى الطواف، حديث: ١٢٦٢، ١٢٦٣ـ سنن ترمذى: ٨٥٧ـ سنن نسائى: ٢٩٤٦، ٢٩٤٧ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٦٠ـ مسند احمد: ٣/٣٤٠ـ سنن الدارمى: ١٨٤٠.

(٢٧١٩) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الرمل فى الطواف، حديث: ١٢٦٤ـ سنن ابى داؤد، حديث: ١٨٨٥ـ مسند احمد: ١/٣٢٩ـ مسند الحميدى: ٥١١ـ وقد تقدم برقم: ٢٧٠٧.

''انہیں اپنی قوت وطاقت دکھاؤ جسے وہ ناپسند کرتے ہیں۔''

۲۷۲۰۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، حَدَّثَنَا أَسَدٌ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ : ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قُرَيْشاً قَالَتْ : أَنَّ مُحَمَّداً وَ أَصْحَابَهُ قَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَامِهِ الَّذِيْ قَدِمَ فِيْهِ ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ ((أَرْمِلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلاثاً لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ قُوَّتَكُمْ)) فَلَمَّا رَمَلُوْا ، قَالَتْ قُرَيْشٌ : مَا وَهَنَتْهُمْ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قریش کے لوگ کہنے لگے: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے صحابہ کو یثرب کے بخار نے بالکل کمزور کر دیا ہے۔ تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے (معاہدے والے) سال مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ''بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے پہلے تین چکروں میں اچھل اچھل کر چلو تا کہ مشرک تمہاری قوت و طاقت دیکھ لیں۔'' لہٰذا جب صحابہ کرام نے رمل کیا تو قریشی کہنے لگے: انہیں بخار نے ذرا بھی کمزور نہیں کیا۔

فوائد:......۱۔ رمل کا معنی تیز دوڑنے کے نہیں چھوٹے چھوٹے قدموں سے تیز چلنا ہے اور طواف کے پہلے تین چکروں میں یہ عمل مستحب ہے اور یہ عمل صرف عمرہ کے طواف میں اور حج کے ایک طواف میں مسنون ہے پھر علماء کا اختلاف ہے کہ حج کے کس طواف میں رمل ہوگا، شافعیہ کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں، جن میں سے راجح یہ ہے کہ دوران حج رمل اس طواف میں مشروع ہے جس کے بعد سعی ہو۔ اور اس کا تصور طواف قدوم یا طواف افاضہ میں ممکن ہے۔ طواف وداع میں اس کا تصور محال ہے کیونکہ طواف وداع کی شرط یہ ہے کہ اس سے قبل طواف افاضہ ہو چکا ہو۔

۲۔ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عورتوں کے لیے رمل مشروع نہیں، جیسا کہ ان پر سعی میں تیز چلنا مشروع نہیں، نیز اگر کوئی شخص رمل ترک کر دے تو وہ تارک سنت تو ہوگا لیکن اس پر فدیہ نہیں ہے۔ شافعیہ اور مالکیہ اسی مذہب کے قائل ہیں۔ (شرح النووی: ۹/ ۷)

۱۷۲..... بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کی دعا کا بیان

۲۷۲۱۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ ۔ أَخْبَرَنَا ابْنُ

(۲۷۲۰) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب کیف کان بدء الرمل، حدیث: ۱۶۰۲۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب استلام الرکنین الیمانیین، حدیث: ۱۲۶۶۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۸۸۔ سنن نسائی: ۲۹۴۸۔ مسند احمد: ۱/ ۳۰۶۔

جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى السَّائِبِ ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ ....

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّائِبِ أَخْبَرَهُ : أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ فِيمَا بَيْنَ رُكْنِ بَنِي جَمَحٍ وَ الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ يَقُولُ : ((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ، وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ)) . قَالَ الدَّوْرَقِيُّ : يَقُوْلُ بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَ الْحَجَرِ . حَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مَعْمَرٍ .

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو رکن بنی جمح (رکن یمانی) اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا: ((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ، وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ)) ”اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھی خیر و بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔“ جناب دورقی کی روایت میں ہے: ”آپ یہ دعا رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان پڑھتے تھے۔“

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ . دعا پڑھنا مسنون ومستحب ہے۔

۱۷۳...... بَابُ التَّكْبِيرِ كُلَّمَا انْتَهَى إِلَى الْحَجَرِ

ہر چکر میں حجر اسود پر پہنچ کر اللہ اکبر کہنے کا بیان

۲۷۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ - عَنْ خَالِدٍ - وَ هُوَ الْحَذَّاءُ - عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ وَ هُوَ عَلَى بَعِيرٍ ، كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ ، وَ كَبَّرَ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب آپ حجر اسود کے پاس پہنچتے تو آپ اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک چیز (لاٹھی) سے اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔

فوائد :...... دوران طواف ہر چکر پر حجر اسود کے قریب پہنچنے کے وقت وقت اللہ اکبر کہنا مستحب ہے اور دوران طواف حجاج ومعتمرین کو تکبیر کا اہتمام کرنا چاہیے۔

(۲۷۲۱) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب الدعاء فی الطواف، حدیث: ۱۸۹۲۔ سنن کبریٰ نسائی: ۳۹۲۰۔ مسند احمد: ۴۱۱/۲۔ صحیح ابن حبان: ۳۸۱۵۔

(۲۷۲۲) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب التکبیر عند الرکن اذا اتی علیه، حدیث: ۱۶۱۳۔ سنن ترمذی: ۸۶۵۔ سنن نسائی: ۲۹۵۸۔ مسند احمد: ۲۶۴/۱۔ سنن الدارمی: ۱۸۴۵۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز الطواف علی بعیر وغیرہ، حدیث: ۱۲۷۲ من طریق أخر عن ابن عباس.

۱۷۴..... بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ فِيْ كُلِّ طَوَافٍ مِنَ السَّبْعِ

طواف کے ساتوں چکروں میں حجرا سود اور رکن یمانی کا استلام کرنے کا بیان

۲۷۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيْزِ - وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ رَوَّادٍ - حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ : أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ مَسَحَ أَوْ قَالَ : اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَ الرُّكْنَ فِيْ كُلِّ طَوَافٍ .

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ جب بیت اللہ شریف کا طواف کرتے تو ہر چکر میں حجر اسود اور رکن یمانی کو چھوتے یا فرمایا: استلام کرتے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ طواف کے ہر چکر پر رکن یمانی اور رکن اسود کا استلام مسنون ہے اور دوران طواف ان دوارکان کا استلام مستحب ہے۔

۱۷۵..... بَابُ الْإِشَارَةِ إِلَى الرُّكْنِ عِنْدَ الْإِنْتِهَاءِ وَ الْبَدْءِ إِذَا لَمْ يُمْكِنِ اسْتِلَامُهُ

جب حجر اسود کا استلام کرنا ممکن نہ ہو تو طواف کے ہر چکر کی ابتداء اور انتہاء پر حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا بھی کافی ہے

۲۷۲۴۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ ، (ح) وَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ فَكُلَّمَا أَتٰى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ . هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ آپ جب حجر اسود کے پاس آتے تو اس کی طرف اشارہ کرتے۔ یہ روایت جناب بندار کی ہے۔

فوائد:......۱۔ سواری پر طواف کرنا جائز ومباح ہے۔

۲۔ اگر دوران طواف حجر اسود کو بوسہ دینا، ہاتھ لگانا، چھڑی سے چھونا محال ہو تو دور ہی سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا کافی ہے۔

(۲۷۲۳) اسناده صحيح: الصحيحة: ۲۰۷۸۔ سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب استلام الاركان، حديث: ۱۸۷۶۔ سنن نسائی: ۲۹۵۰۔ مسند احمد: ۱۸/۲۔

(۲۷۲۴) تقدم تخريجه برقم: ۷۲۲۔

۱۷٦..... بَابُ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ ، رُكْنَ الْأَسْوَدَ وَ الَّذِي يَلِيهِ وَ هُمَا الرُّكْنَانِ الْيَمَانِيَانِ

باب: حجرا سود اور اس کے قریب والے رکن کا استلام کرنے کا بیان اور وہ دونوں رکن یمانی کہلاتے ہیں

۲۷۲۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَلَمَ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَ الَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دَارِ الْجُمَحِيِّينَ .

حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد گرامی حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے ارکان میں سے صرف حجرا سود اور دار الجمحیین کی جانب اس کے قریبی رکن (رکن یمانی) کا استلام کرتے تھے۔

۱۷۷..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي نُرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اِسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ لَهَا

اس علت کا بیان جس کی بنا پر ہمارے خیال میں نبی کریم ﷺ حطیم کے قریبی دو ارکان کا استلام نہیں کرتے تھے

۲۷۲٦۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ....

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((أَلَمْ تَرَىٰ إِلَى قَوْمِكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اخْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ ؟)) قَالَتْ : فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ ؟ قَالَ : ((لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ)) . قَالَ : فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : لَأَنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنی قوم کا حال نہیں دیکھا، جب انہوں نے بیت اللہ کو تعمیر کیا تو انہوں نے اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے کم کر دیا۔“ اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: آپ اسے دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ نے فرمایا: ”اگر تمہاری قوم نئی نئی کفر سے نکل کر مسلمان نہ ہوئی ہوتی (تو میں اسے ضرور

(۲۷۲۵) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من لم یستلم الا الرکنین الیمانیین، حدیث : ۱٦۰۹۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب استلام الرکنین الیمانیین، حدیث : ۱۲٦۷۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۷٤۔ سنن نسائی : ۲۹۵۲۔ مسند احمد : ۲/ ۱۲۰۔ صحیح ابن حبان : ۳۸۱٦.

(۲۷۲٦) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب فضل مکة وبنیانها، حدیث : ۱۵۸۳۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب نقض الکعبة وبنائها، حدیث : ۳۹۹/ ۱۳۳۳۔ سنن نسائی : ۲۹۰۳۔ مسند احمد : ٦/ ۱۷٦۔ موطا امام مالک : ۱/ ۳٦۳.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحَجَرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَقُمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ .

ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کر دیتا۔)" راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "بے شک یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی، اس لیے میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حطیم کی طرف والے دونوں ارکان کا استلام صرف اس لیے نہیں کیا کیونکہ بیت اللہ شریف حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر مکمل تعمیر نہیں کیا گیا (اور یہ دونوں ارکان ان بنیادوں پر نہیں ہیں)"

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث (۲۷۰۹) پر ملاحظہ کریں۔

۱۷۸..... بَابُ وَضْعِ الْخَدِّ عَلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ عِنْدَ تَقْبِيْلِهِ

رکن یمانی کو بوسہ دیتے وقت اس پر رخسار رکھنے کا بیان

۲۷۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْمَكِّيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ - حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَ وَضَعَ خَدَّهٗ عَلَيْهِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن یمانی کو بوسہ دیا اور اپنا رخسار مبارک اس پر رکھا۔

۱۷۹..... بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ أَنْ يَرْزُقَ اللّٰهُ الدَّاعِيَ الْقَنَاعَةَ بِمَا رَزَقَ وَ يُبَارِكَ لَهٗ فِيْهِ وَ يُخْلِفَ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لَهٗ بِخَيْرٍ

(حجر اسود اور رکن یمانی) دونوں ارکان کے درمیان دعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے کو ملے ہوئے رزق میں قناعت عطا فرمائے، اور اسے اس میں برکت عطا کرے اور اس کی ہر غیر حاضر چیز کا خیر و بھلائی کے ساتھ نگہبان بن جائے

۲۷۲۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْمِصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا أَسَدٌ - يَعْنِي ابْنَ مُوْسَى السُّنَّةَ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، حَدَّثَنَا ....

سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن

(۲۷۲۷) اسنادہ ضعیف : عبداللہ بن مسلم راوی ضعیف ہے۔ الضعیفہ : ۴۱۶۹۔ مسند عبد بن حمید : ۶۳۸۔ مستدرک حاکم : ۴۵۶/۱۔ سنن کبریٰ بیہقی : ۷۶/۵۔

(۲۷۲۸) اسنادہ ضعیف : عطاء بن السائب مختلط راوی ہے۔ الضعیفۃ : ۶۰۴۲۔ مستدرک حاکم : ۴۵۶/۱۔

يَقُولُ : احْفَظُوا هٰذَا الْحَدِيْثَ ، وَ كَانَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ كَانَ يَدْعُو بِهِ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: ((رَبِّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي ، وَ بَارِكْ لِي فِيْهِ ، وَ اخْلُفْ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ .

عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے: ”یہ حدیث اچھی طرح یاد کرلو وہ اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ارکان کے درمیان یہ دعا مانگتے تھے: ”اے میرے رب! جو رزق تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں مجھے قناعت عطا فرما، اور مجھے اس میں برکت عطا فرما، اور میری ہر غیر حاضر چیز پر خیرو بھلائی کے ساتھ نگہبان بن جا۔“

١٨٠..... بَابُ فَضْلِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ وَ ذِكْرِ حَطِّ الْخَطَايَا بِمَسْحِهَا

حجر اسود اور رکن یمانی کی فضیلت اور ان دونوں کے استلام سے گناہوں کی بخشش کا بیان

٢٧٢٩ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ..........

عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ : يَقُوْلُ لِابْنِ عُمَرَ ، مَالِي لَا أَرَاكَ تَسْتَلِمُ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيِّ ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرِ : إِنْ أَفْعَلْ فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((إِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطُّ الْخَطَايَا)) .

جناب عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں صرف انہی دو ارکان کا استلام کرتا ہوں تو (اس کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”ان دونوں ارکان کو چھونا گناہوں کی بخشش کا باعث ہے۔“

٢٧٣٠ـ وَ حَدَّثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ، (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، (ح) وَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الزَّعْفَرَانِيِّ ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا حدیث کی مثل مروی ہے۔

فوائد :......ان احادیث میں دوران طواف رکن یمانی اور رکن اسود کو چھونے کی فضیلت کا بیان ہے کہ یہ دونوں رکن طواف کرنے والوں کے چھونے سے ان کے گناہ کھینچ لیتے ہیں یوں حاجی اور معتمر دوران طواف ہی گناہوں سے

(٢٧٢٩) اسناده حسن: سنن نسائی، كتاب مناسك الحج، باب ذكر الفضل فی الطواف بالبيت، حديث: ٢٩٢٢ـ مسند احمد: ٣/٢ـ صحيح ابن حبان: ٣٦٨٩ـ الصحيحة: ٢٧٢٥.

(٢٧٣٠) حسن: سنن ترمذی، كتاب الحج، باب: ١١١، حديث: ٩٥٩ـ مسند احمد: ٨٩/٢ وانظر الحديث السابق.

پاک ہو جاتا ہے۔

۱۸۱..... بَابُ صِفَةِ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ وَ الْبَيَانِ أَنَّهُمَا يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَوَاقِيْتِ الْجَنَّةِ

حجر اسود اور مقام ابراہیم کی صفت اور اس بات کا بیان کہ یہ دونوں پتھر جنتی یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں

۲۷۳۱۔ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُوَيْدٍ أَبُوْ عُمَيْرَةَ الْبَلْوِى مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ الرَّمْلَةِ ، ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ ، عَنْ يُوْنُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُسَافِعِ الْحَجَبِيِّ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الرُّكْنُ وَ الْمَقَامُ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ ، طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَ لَوْلَا ذٰلِكَ لَأَضَاءَ تَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا الْخَبَرُ لَمْ يُسْنِدْهُ أَحَدٌ أَعْلَمُهُ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَيُّوْبَ بْنِ سُوَيْدٍ إِنْ كَانَ حَفِظَ عَنْهُ . وَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ مُسَافِعِ بْنِ شَيْبَةَ مَرْفُوعًا غَيْرَ الزُّهْرِيِّ ، رَوَاهُ رَجَاءٌ أَبُوْ يَحْيٰى .

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حجر اسود اور مقام ابراہیم جنتی یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نور ختم کر دیا تھا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ ان کے نور کو ختم نہ فرماتے تو مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کو یہ دونوں روشن کر دیتے۔“ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”میرے علم کے مطابق امام زہری کی سند سے اس حدیث کو صرف ایوب بن سوید نے مسند بیان کیا ہے، بشرطیکہ اس نے امام زہری سے اسے یاد رکھا ہو۔“ ”اس حدیث کو امام زہری کے علاوہ مسافع بن شیبہ سے رجاء ابو یحییٰ نے بھی بیان کیا ہے۔

۲۷۳۲۔ ثَنَا الْحَسَنُ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، ثَنَا رَجَاءٌ أَبُوْ يَحْيٰى ، ثَنَا ....

مُسَافِعُ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ۔ أَنْشَدَ بِاللّٰهِ ثَلَاثًا ، وَ وَضَعَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : إِنَّ الْحَجَرَ وَ الْمَقَامَ بِمِثْلِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَسْتُ أَعْرِفُ أَبَا رَجَاءَ هٰذَا بِعَدَالَةٍ وَ لَا جَرْحٍ ، وَ لَسْتُ

جناب مسافع بن شیبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو تین بار قسم اٹھاتے ہوئے سنا، انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے کر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”بے شک حجر اسود اور مقام ابراہیم“ مذکرہ بالا کی مثل حدیث بیان کی۔“ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”مجھے ابورجاء کے بارے میں جرح اور تعدیل کا

(۲۷۳۱) اسناده حسن لغيره: انظر الحديث الآتي.

(۲۷۳۲) حسن: سنن ترمذى، كتاب الحج، باب ما جاء فى فضل الحجر الاسود، حديث : ۸۷۸۔ مسند احمد : ۲۱۳/۲۔ صحيح ابن حبان : ۳۷۰۲۔ مستدرك حاكم: ۴۵۶/۱۔

أَحْتَجُّ بِخَبَرِ مِثْلِهِ.

علم نہیں ہے۔ میں اس قسم کے راویوں کی حدیث کو حجت و دلیل نہیں بناتا۔“

۱۸۲..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ سَبَبِهَا اسْوَدَّ الْحَجَرُ

حجر اسود کے سیاہ ہو جانے کی علت کا بیان

وَ صِفَةِ نُزُوْلِهِ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّهُ سَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ ، إِذْ كَانَ عِنْدَ نُزُوْلِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَشَدَّ بَيَاضاً مِنَ الثَّلْجِ .

جنت سے نزول کے وقت اس کی صفت کا ذکر اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اسے بنی آدم کی خطاؤں نے سیاہ کر دیا ہے کیونکہ جنت سے نزول کے وقت یہ برف سے زیادہ سفید تھا۔

۲۷۳۳۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ وَ زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ أَشَدَّ بَيَاضاً مِنَ الثَّلْجِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”حجر اسود جنت سے نازل ہوا تو یہ برف سے زیادہ سفید تھا پھر اسے انسانوں کے گناہوں نے سیاہ کر دیا۔“

۱۸۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْحَجَرَ إِنَّمَا سَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ الْمُشْرِكِيْنَ دُوْنَ خَطَايَا الْمُسْلِمِيْنَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حجر اسود مشرک انسانوں کے گناہوں سے سیاہ ہوا ہے، مسلمانوں کے گناہوں سے نہیں

۲۷۳٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدْرَانَ الْبَصْرِيُّ ، ثَنَا أَبُو الْجُنَيْدِ ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ((الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ يَاقُوْتَةٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”حجر اسود جنتی یاقوت میں سے ایک

(۲۷۳۳) صحیح: سنن ترمذی، كتاب الحج، باب ما جاء في فضل الحجر الاسود، حديث: ۸۷۷۔ سنن نسائی: ۲۹۳۸۔ مسند احمد: ۱/۳۰۷۔ الصحيحة: ۲۸۰٦۔

(۲۷۳٤) اسناده ضعيف: ابوجنید راوی ضعیف ہے۔

بَيْضَاءُ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ ، وَ إِنَّمَا سَوَّدَتْهُ خَطَايَا الْمُشْرِكِيْنَ ، يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلَ أُحُدٍ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ وَ قَبَّلَهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا)) .

سفید یاقوت تھا، بلاشبہ اسے مشرکوں کے گناہوں نے سیاہ کر دیا ہے، قیامت والے دن اسے احد پہاڑ جیسا بنا کر اٹھایا جائے گا۔ وہ دنیا والوں میں سے ہر ایک شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے اسے چھوا یا بوسہ دیا ہوگا۔"

فوائد :...... ۱۔ ان احادیث میں بھی رکن یمانی اور حجر اسود کی عظمت کا بیان ہے کہ یہ دو انتہائی سفید قیمتی پتھر تھے، جنہیں جنت سے اتارا گیا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی چمک وسفیدی کو ماند کیا، پھر کچھ بنی آدم کے گناہوں نے انہیں سیاہ کر دیا۔

۲۔ رکن یمانی اور حجر اسود حجاج ومعتمرین کے گناہ جذب کر لیتے ہیں۔

۳۔ گناہوں کی تاثیر پتھروں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے، تو انسان کو کیسے سیاہ کر دیتی ہوگی، اس کے اثرات گناہ گاروں پر دیکھے جا سکتے ہیں، لہٰذا جسمانی وروحانی خوبصورتی کے لیے گناہوں سے اجتناب لازم ہے۔

۱۸۴...... بَابُ ذِكْرِ صِفَةِ الْحَجَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَ بِعْثَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِيَّاهُ مَعَ إِعْطَائِهِ إِيَّاهُ عَيْنَيْنِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَ لِسَانًا يَنْطِقُ بِهِ ، يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ جَلَّ رَبُّنَا وَ تَعَالٰى وَ هُوَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ

قیامت کے دن حجر اسود کی صفت کا بیان اللہ تعالیٰ اسے اس حالت میں لائیں گے کہ اسے دیکھنے والی دو آنکھیں عطا کی ہوں گی اور ایک زبان ہوگی جس کے ساتھ وہ کلام کرے گا، اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے اسے حق کے ساتھ چھوا ہوگا۔ ہمارا پروردگار بلند شان والا ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے

۲۷۳۵۔ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ ، ثَنَا فُضَيْلٌ - يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ - قَالَ ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُثْمَانَ - وَ هُوَ ابْنُ خُثَيْمٍ - قَالَ ، سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ ، يُحَدِّثُ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ هٰذَا الرُّكْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا ، وَ لِسَانًا يَنْطِقُ بِهِ ، يَشْهَدُ عَلَى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حجر اسود کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ضرور بہ ضرور اٹھائے گا، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہوگی جس سے بات چیت کرے گا، جس شخص نے اسے حق کے ساتھ چھوا ہوگا، اس کے حق میں گواہی دے گا۔"

(۲۷۳۵) صحیح لغیرہ: سنن ترمذی، کتاب الحج، باب: ۱۱۳، حدیث: ۹۶۱۔ سنن ابن ماجہ: ۲۹۴۴۔ مسند احمد: ۱/ ۲۴۷۔ سنن الدارمی: ۱۸۳۹۔

١٨٥..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِذِكْرِهِ الرُّكْنَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ نَفْسَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ لَا غَيْرَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اس حدیث میں مذکور رکن سے نبی کریم ﷺ کی مراد صرف حجر اسود ہے، دوسرا کوئی رکن مراد نہیں ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ عَلَى مَنِ اسْتَلَمَهٗ أَيْ لِمَنِ اسْتَلَمَهٗ ، فِيْ خَبَرِ فُضَيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ لِمَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ ، وَ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ أَيْضاً : لِمَنَ اسْتَلَمَهٗ وَ قَبَّلَهٗ .

اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ''جس نے اس کا استلام کیا ہوگا اس پر گواہی دے گا۔'' سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اس شخص کے حق میں گواہی دے گا۔ کیونکہ فضیل بن سلیمان کی روایت میں ہے: "لِمَنِ اسْتَلَمَهٗ بِحَقٍّ" جس نے اسے حق کے ساتھ چھوا ہوگا اس کے لیے گواہی دے گا۔ اور جناب حماد بن سلمہ کی روایت میں بھی یہی ہے کہ جس شخص نے اس کا استلام کیا اور اسے بوسہ دیا تو یہ اس کے حق میں گواہی دے گا۔

٢٧٣٦ـ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْأَشْيَبُ ، حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ ـ وَ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ أَبُوْ يَزِيْدَ الْأَحْوَلُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ لِهٰذَا الْحَجَرِ لِسَاناً وَ شَفَتَيْنِ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَقٍّ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اس حجر اسود کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے، جس شخص نے اسے حق کے ساتھ چھوا ہوگا، یہ اس کے حق میں قیامت کے دن گواہی دے گا۔''

فوائد:.......

١ـ ان احادیث میں حجر اسود کو چھونے کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے کہ روز قیامت حجر اسود کو بوسہ دینے والے، چھونے اور ہاتھ کے اشارہ سے استلام کرنے والے حجاج ومعتمرین کے حق میں یہ گواہی دے گا۔

٢ـ حجر اسود کو زبان اور آنکھیں حقیقی عطاء ہوں گی یا مجازی، اسے حقیقی معنی پر محمول کرنے میں اولیٰ ہے کیونکہ جب اس کے لیے گواہی دینا ممکن ہوگا۔ تو آنکھوں اور زبان کی دستیابی کونسا بعید ہے۔

(٢٧٣٦) اسناده صحيح : مسند احمد : ١/ ٢٦٦ وانظر الحديث السابق.

۱۸۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْحَجَرَ إِنَّمَا يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِالنِّيَّةِ دُوْنَ مَنِ اسْتَلَمَهُ نَاوِياً بِاسْتِلَامِهِ طَاعَةَ اللّٰهِ وَ تَقَرُّباً إِلَيْهِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ لِلْمَرْءِ مَا نَوٰى

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حجر اسود اس شخص کے حق میں گواہی دے گا جس نے اس کی گواہی کے حصول کی نیت کے ساتھ اس کا استلام کیا ہوگا، اس کے لیے نہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے تقرب کے حصول کی نیت سے اس کا استلام کرتا ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ آدمی کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی

۲۷۳۷۔ ثَنَا الْحَسَنُ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمِّلِ ، سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((يَأْتِي الرُّكْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مِنْ أَبِيْ قُبَيْسٍ لَهُ لِسَانٌ وَ شَفَتَانِ ، يَتَكَلَّمُ عَنْ مَنِ اسْتَلَمَهُ بِالنِّيَّةِ وَ هُوَ يَمِيْنُ اللّٰهِ الَّتِيْ يُصَافِحُ بِهَا خَلْقَهُ)).

”حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”حجر اسود قیامت کے دن ابی قبیس پہاڑ سے بھی بڑا بن کر آئے گا، اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے، جس شخص نے (اس کی گواہی کے حصول کی) نیت سے اس کا استلام کیا ہوگا یہ اس شخص کے بارے میں گواہی دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے جس کے ساتھ وہ اپنی مخلوق سے مصافحہ کرتا ہے۔“

۱۸۷..... بَابُ اسْتِحْبَابِ ذِكْرِ اللّٰهِ فِي الطَّوَافِ

طواف کے دوران اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا مستحب ہے

إِذِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ إِنَّمَا جُعِلَ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ ، لَا بِحَدِيْثِ النَّاسِ وَ الْاِشْتِغَالِ بِمَا لَا يَجْرِيْ عَلَى الطَّائِفِ نَفْعاً فِي الْاٰخِرَةِ ، وَ إِنْ كَانَ التَّكَلُّمُ بِالْخَيْرِ فِي الطَّوَافِ طَلْقاً مُبَاحاً ، وَ إِنْ لَّمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْكَلَامُ ذِكْرَ اللّٰهِ

کیونکہ بیت اللہ شریف کے طواف کا اصل مقصد بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے۔ طواف کے دوران لوگوں سے گفتگو یا کسی ایسے کام میں مشغول نہیں ہونا چاہیے جس سے طواف کرنے والے کو کوئی اخروی فائدہ حاصل نہ ہو اگرچہ طواف کے

(۲۷۳۷) اسنادہ ضعیف۔ عبداللہ بن مؤمل راوی ضعیف ہے۔ تاہم اس کے لیے پہلے حصے کے شواہد ہیں۔ مسند احمد: ۲/۲۱۱۔ مستدرک حاکم: ۱/۴۵۷۔

دوران خیر و بھلائی کی گفتگو کرنا بالکل مباح اور جائز ہے اگر چہ یہ کلام ذکر الٰہی پر مشتمل نہ بھی ہو۔

٢٧٣٨ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ - ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ الْمَسْرُوْقِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ ، (ح) وَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، كُلُّهُمْ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ....

عَنْ عَائِشَةَ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ لَيْسَ لِغَيْرِهِ)). اِنْتَهٰى حَدِيْثُ بُنْدَارٍ ، وَ زَادَ الْاٰخَرُوْنَ فِي الْحَدِيْثِ : وَ السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”بے شک جمرات کو رمی کرنا اور بیت اللہ شریف کا طواف کرنا، یہ سب اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے کے لیے مقرر کیے گئے ہیں، اس کے سوا کوئی مقصد نہیں۔“ جناب بندار کی روایت انہی الفاظ پر ختم ہو جاتی ہے۔ دیگر راویوں کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ”صفا اور مروہ کی سعی کرنے کا مقصد بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے۔“

١٨٨..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّكَلُّمِ بِالْخَيْرِ فِي الطَّوَافِ وَ الزَّجْرِ عَنِ الْكَلَامِ السَّيِّءِ فِيْهِ

طواف کے دوران خیر و بھلائی کی گفتگو کرنے کی رخصت اور بری بات چیت کرنے کی ممانعت کا بیان

٢٧٣٩ـ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ طَاوُسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : ((إِنَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ ، فَمَنْ تَكَلَّمَ فَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِدَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ”بے شک بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی مانند ہے مگر اس میں تمہیں بات چیت کی اجازت ہے۔ لہٰذا جو شخص بات چیت کرے تو وہ صرف خیر و بھلائی والی بات چیت کرے۔“ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا

(٢٧٣٨) اسناده ضعيف : سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب في الرمل حديث : ١٨٨٨ـ سنن ترمذی: ٩٠٢ـ مسند احمد: ٦/٦٤، ٧٥ـ سنن الدارمی: ١٨٦١ .

(٢٧٣٩) اسناده صحيح : سنن ترمذی، كتاب الحج، باب: ١١٢، حديث: ٩٦٠ـ سنن نسائی: ٢٩٢٥ مختصراً ـ مسند احمد: ٣/٤١٤ـ مستدرك حاكم: ١/٤٥٩ .

الرَّجُلِ يَسِيرُ قَدْ زَنَّقَهُ بِهِ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ وَ هُوَ طَائِفٌ بِالْبَيْتِ ، مِنْ بَابِ الْكَلَامِ الْحَسَنِ فِي الطَّوَافِ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي بَابٍ آخَرَ .

طواف کرنے کے دوران اس شخص کو حکم دینا جو ایک آدمی کی ناک میں چمڑے کی رسی ڈالے اسے طواف کرا رہا تھا، کہ وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر طواف کرائے، یہ حدیث بھی اچھی اور عمدہ کلام کرنے کے باب کے متعلق ہے۔ میں نے اس حدیث کو ایک اور باب میں بیان کیا ہے۔ (دیکھیے حدیث نمبر ۲۷۵۱)

فوائد:......۱۔ طواف کا حکم نماز کی مثل ہے، یعنی جیسے نماز کے لیے طاہر اور باوضو ہونا شرط ہے، اسی طرح طواف کے لیے طہارت لازم ہے، جنبی، حیض ونفاس میں مبتلا عورت اور بے وضو کا طواف کرنا درست نہیں۔

۲۔ نماز میں گفتگو کرنا حرام اور دوران نماز گفتگو سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ لیکن دوران طواف اچھی گفتگو کرنا جائز ہے۔

۱۸۹..... بَابُ الطَّوَافِ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَرِ

حطیم کے باہر سے طواف کرنے کا بیان

۲۷۴۰۔ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ ، عَنْ طَاوُسٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : قَالَ : الْحَجَرُ مِنَ الْبَيْتِ ، لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مِنْ وَّرَائِهِ وَ قَالَ اللّٰهُ : ﴿ وَ لْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴾ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ : الْحَجَرُ فِي الْبَيْتِ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْإِسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلْفِ وَ اللَّامِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ الشَّيْءِ ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَائِشَةَ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْحَجَرِ ، وَ قَالَ : الْحَجَرُ مِنَ الْبَيْتِ ، أَرَادَ بَعْضَ الْحَجَرِ لَا كُلَّهُ ، وَ ابْنُ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا طواف حطیم کے باہر سے کیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ﴾ ''اور چاہیے کہ وہ قدیم گھر (بیت اللہ) کا طواف کریں۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ ''حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے۔'' یہ اسی قسم کے ہیں۔ جس کے بارے میں ہم اپنی کتب میں کئی مقامات پر واضح کر آئے ہیں کہ الف لام کے ساتھ اسم معرفہ کا اطلاق (کل چیز کی بجائے) بعض دفعہ کسی چیز کے کچھ حصے پر بول دیا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حطیم میں نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا اور فرمایا تھا: ''حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے'' آپ کی مراد یہ تھی کہ کچھ

(۲۷۴۰) اسناده صحيح: مستدرك حاكم: ۱/ ٤٦٠- سنن كبرىٰ بيهقى: ٥/ ٩٠- صحيح بخارى، كتاب مناقب الانصار، باب القسامة فى الجاهلية، حديث: ٣٨٤٩ من طريق أخر عن ابن عباس رضى الله عنهما بمعناه.

رَحِمَهُ اللّٰهُ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ : الْحِجْرُ مِنَ الْبَيْتِ ، جَمِيعَ الْحِجْرِ ، وَ إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضَهُ عَلَى مَا خَبَرَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ بَعْضَ الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ لَا جَمِيعَهُ .

حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے، مکمل حطیم (بیت اللہ کا) حصہ نہیں ہے اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس فرمان ''حطیم بیت اللہ میں سے ہے'' سے ان کی مراد یہ نہیں کہ مکمل حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے، بلکہ ان کی مراد یہ تھی کہ حطیم کا کچھ حصہ بیت اللہ کا حصہ ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی ہے کہ حطیم کا کچھ حصہ بیت اللہ میں سے ہے، پورا حطیم بیت اللہ کا حصہ نہیں ہے۔

۱۹۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى صِحَّةِ مَا تَأَوَّلْتُ قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالْبَيَانِ أَنَّ بَعْضَ الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ لَا جَمِيْعَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی جو تاویل میں نے کی ہے، اس کے صحیح ہونے کی دلیل کا بیان اور اس بات کا بیان کہ حطیم کا پورا حصہ بیت اللہ کا حصہ نہیں بلکہ کچھ حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے

۲۷٤۱۔ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَ الْوَلِيْدَ بْنَ عَطَاءٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيْعَةَ ، قَالَ ، قَالَ ....

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ : وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِي خِلَافَتِهِ ، فَقَالَ عَبْدُالْمَلِكِ : مَا أَظُنُّ أَبَا خُبَيْبٍ - يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ - سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا . قَالَ الْحَارِثُ : بَلَى أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا . قَالَ : سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ مَاذَا ؟ قَالَتْ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ وَ إِنِّي لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ أَعَدْتُ مَا تَرَكُوْا

جناب عبداللہ بن عبید بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کے دور حکومت میں حارث بن عبداللہ ان کے پاس ایک قاصد کی حیثیت سے گئے تو عبدالملک نے کہا: میرے خیال میں ابو خبیب یعنی ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے وہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی نہیں ہے جس کے سننے کا وہ دعویٰ کرتے ہیں۔ جناب حارث کہتے ہیں: کیوں نہیں، وہ حدیث تو میں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے۔ عبدالملک نے کہا: تم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ جناب حارث کہتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک تیری قوم نے بیت اللہ کی بنیادوں کو چھوٹا کر

(۲۷٤۱) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب نقض الكعبة بنيانها، حدیث: ۴۰۳/ ۱۳۳۳۔ مسند احمد: ۲۵۳/۶.

مِنْهُ . فَإِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِي أَنْ يَبْنُوهُ فَهَلُمِّي فَلِأُرِيَكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ)) . فَأَرَاهَا قَرِيباً مِنْ سَبْعَةِ أَذْرُعٍ . هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ . وَ زَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَ غَرْبِيًّا . وَ هَلْ تَدْرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوا بَابَهَا؟)) قُلْتُ : لَا . قَالَ : ((تَعَزُّزاً لَا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَنْ أَرَادُوا ، فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَرِهُوا أَنْ يَدْخُلَهَا دَعُوهُ يَرْتَقِي حَتّٰى إِذَا كَادَ أَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ فَسَقَطَ)) . قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ أَأَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هٰذَا ؟ قَالَ : نَعَمْ . فَنَكَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ، ثُمَّ قَالَ : وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ وَ مَا تَحَمَّلَ . جَمِيعًا لَفْظاً وَاحِداً غَيْرَ أَنَّ مُحَمَّداً قَالَ : الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ جَنَابٍ وَ قَالَ ، قَالَ الْحَارِثُ : أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا ، قَالَ : فَكَانَ الْحَارِثُ مُصَدَّقاً لَا يُكَذَّبُ . قَالَ : سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُهَا ، تَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَ قَالَ : لَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ ، وَ قَالَ يَدْعُونَهُ يَرْتَقِي .

دیا تھا اور اگر وہ نئے نئے شرک سے نکل کر مسلمان نہ ہوئے ہوتے تو میں اس حصے کو بیت اللہ کی بنیادوں میں دوبارہ شامل کر دیتا جو انہوں نے چھوڑ دیا تھا لہٰذا اگر میرے بعد تیری قوم بیت اللہ کو (پرانی بنیادوں پر) بنانا چاہے، تو آؤ میں تمہیں وہ حصہ دکھا دوں جو انہوں نے چھوڑ دیا تھا۔'' چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تقریباً ساٹھ ہاتھ کے برابر کی جگہ دکھائی (جو بیت اللہ میں شامل نہیں کی گئی تھی اور وہ حطیم یا حجر کہلاتی ہے)'' یہ روایت جناب عبد اللہ بن عبید کی ہے۔ جناب ولید بن عطاء نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تو میں بیت اللہ کے زمین سے ملے ہوئے دو دروازے بناتا، ایک مشرقی جانب اور دوسرا مغربی جانب۔ کیا تمہیں معلوم ہے تیری قوم نے بیت اللہ کا دروازہ اونچا کیوں رکھا تھا؟'' میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تکبر و غرور کے اظہار کے لیے، تاکہ بیت اللہ شریف میں صرف وہی شخص داخل ہو سکے جس کو یہ اجازت دیں۔ اور جب ان کا ناپسندیدہ شخص اس میں داخل ہونے کے لیے اوپر چڑھتا تو وہ اسے چڑھنے دیتے، حتیٰ کہ جب وہ بیت اللہ میں داخل ہونے کے قریب ہوتا تو اسے دھکا دے کر گرا دیتے۔'' عبد الملک نے حارث سے کہا: کیا تم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے خود سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، سنا ہے۔ اس پر عبد الملک کچھ دیر سر جھکائے زمین کرید تا رہا پھر کہنے لگا: کاش میں بیت اللہ کو (حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی تعمیر کی ہوئی بنیادوں پر) باقی رہنے دیتا اور (بیت اللہ کو توڑ کر نئے سرے سے بنانے کی) ذمہ داری انہی پر رہنے دیتا، جو انہوں نے اپنے ذمے لی تھی۔'' سب راویوں کی

روایات کے الفاظ متحد ہیں، صرف محمد کی روایت میں یہ الفاظ مختلف آئے ہیں: ولید بن عطاء بن جناب بیان کرتے ہیں کہ حارث نے کہا: میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے۔ جناب حارث اس حدیث کی تصدیق کرنے والے تھے، جھٹلانے اور انکار کرنے والے نہیں تھے۔ عبد الملک نے پوچھا: تم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ جناب حارث نے جواب دیا: میں نے انہیں سنا وہ فرما رہی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور فرمایا: ''تو میں اس کے دو دروازے بناتا۔'' اور فرمایا: ''وہ اس شخص کو اوپر چڑھنے دیتے۔''

١٩١..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجْرِ

اس علت وسبب کا بیان جس کی بنا پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حطیم کے باہر سے طواف کیا تھا

إِذِ الطَّائِفُ بِبِنَاءِ الْبَيْتِ إِذَا خَلَّفَ الْحِجْرَ وَرَاءَهُ غَيْرُ طَائِفٍ لِجَمِيْعِ الْكَعْبَةِ إِذْ بَعْضُ الْحِجْرِ مِنَ الْكَعْبَةِ عَلَى مَا خَبَّرَ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ لا بِبَعْضِهِ .

کیونکہ جب طواف کرنے والا حطیم کے باہر سے طواف کرے گا تو وہ پورے کعبہ شریف کا طواف کرلے گا کیونکہ حطیم کا کچھ حصہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے پورے قدیم گھر کا طواف کرنے کا حکم دیا ہے، اس کے کچھ حصے کا طواف کرنے کا حکم نہیں دیا۔

٢٧٤٢۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ ، قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَوْلا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ فَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيْمَ ، فَإِنَّ قُرَيْشاً اسْتَقْصَرَتْ فِيْ بِنَائِهِ وَجَعَلَتْ لَهَا خَلْفاً)) قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''اگر تمہاری قوم نئی نئی کفر سے نکل کر مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو میں بیت اللہ کو توڑ کر اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر بنا دیتا۔ کیونکہ قریش نے (اسے تعمیر کرتے وقت) اس کی بنیادوں کو چھوٹا کر دیا تھا اور میں کعبہ شریف کی پچھلی جانب ایک

(٢٧٤٢) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب فضل مكة وبنيانها، حديث: ١٥٨٥۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب نقض الكعبة وبنيانها، حديث: ٣٩٨/ ١٣٣٣۔ سنن نسائي: ٢٩٠٤۔ مسند احمد: ٥٧/٦۔ سنن الدارمي: ١١٧٥.

يَعْنِي بَاباً آخَرَ فِي خَلْفٍ . ثَنَاهُ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا مِثْلَهُ ، وَلَمْ يَقُلْ: لِي .

دروازہ بناتا۔'' امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''خَلْفًا'' کا معنی ہے: ایک اور دروازہ پچھلی جانب بنا دیتا۔ سلم بن جنادہ نے اس کو ابو معاویہ کے حوالے سے ہشام سے بیان کیا ہے۔ لیکن اس میں ''لِي'' (مجھے) کا لفظ بیان نہیں کیا۔

فوائد :......۱۔ حجر اسود کے پیچھے سے دیوار کے عقبی جانب سے طواف شروع ہوتا ہے۔ اس کی علت یہ ہے کہ مشرکین مکہ نے تعمیر کعبہ کے وقت کعبہ کی بنیاد ابراہیم علیہ السلام کی بنیاد پر نہ رکھی تھی، بلکہ رقم کی کمی کے پیش نظر اس میں کمی کر دی تھی اور حجر اسود سے متصل اس کی بنیاد اٹھائی گئی، جس کی وجہ سے دیوار کے پیچھے سے طواف کرنا مجبوری ہوگئی۔

۲۔ جس کام میں فتنہ کا اندیشہ ہو اور لوگوں کے بدظن ہونے کا خطرہ ہو اس میں تاخیر یا مصلحت اختیار کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ اسلامی عقائد ونظریات سے متصادم نہ ہو۔

۱۹۲..... بَابُ ذِكْرِ طَوَافِ الْقَارِنِ بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ عِنْدَ مَقْدَمِهِ مَكَّةَ ، وَ الْبَيَانِ أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَيْهِ طَوَافٌ وَاحِدٌ فِي الْإِبْتِدَاءِ ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عَلَى الْقَارِنِ فِي الْإِبْتِدَاءِ طَوَافَيْنِ وَ سَعْيَيْنِ

حج قران کرنے والے کے مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف کرنے اور اس بات کا بیان کہ حج قران کرنے والے پر صرف ایک ابتدائی طواف واجب ہے۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ حج قران کرنے والے پر ابتداء میں دو طواف اور دو مرتبہ سعی کرنا واجب ہے

۲۷۴۳۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى ....

عَنْ نَافِعٍ : قَالَ : أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ فَقَالَ : اجْعَلْهَا عُمْرَةً ، فَإِنْ أَنَا صُدِدْتُّ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْبَيْدَاءِ ، قَالَ : مَا أُرَى سَبِيلَهُمَا إِلَّا وَاحِداً ، وَ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجَّةً ، فَلَمَّا

امام نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا ارادہ کیا، پھر کہنے لگے: میں اسے عمرہ بنا لیتا ہوں، اگر مجھے راستے میں روک دیا گیا تو میں اسی طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صلح حدیبیہ کے موقع پر) کیا تھا۔ پھر جب بیداء مقام پر پہنچے تو فرمایا: میرے خیال میں حج اور عمرے کا ایک ہی حکم ہے۔ لہٰذا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے

(۲۷۴۳) سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب طواف القارن، حدیث: ۲۹۳۹ مختصراً۔ مسند احمد: ۱۱/۶۔ مسند الحمیدی: ۶۷۸ من طریق سفیان۔ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب طواف القارن، حدیث: ۱۶۳۹۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز التحلل بالاحصار، حدیث: ۱۲۳۰۔

أَتٰى قُدَيْداً اشْتَرٰى هَدْيًا وَ سَاقَهُ مَعَهُ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَ صَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ـ يَعْنِي طَافَ ـ وَ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

عمرے کے ساتھ حج بھی واجب کرلیا ہے (حج قران کی نیت کر لی ہے) پھر جب قدید مقام پر پہنچے تو قربانی کا اونٹ خریدا اور اسے اپنے ساتھ لے کر چل دیے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ پس بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کیں۔ اور صفا مروہ کی سعی کی، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

٢٧٤٤ـ ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ وَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، قَالَا ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ قَرَنُوْا طَوَافًا وَاحِداً .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جن صحابہ کرام نے حج قران کیا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا تھا۔

٢٧٤٥ـ ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ وَائِلِ بْنِ وَضَّاحٍ ، حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : "مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَأَهُ لَهُمَا طَوَافاً وَاحِداً ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ ، ثُمَّ يَحِلُّ مِنْهُمَا جَمِيْعاً)) .

"حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے حج اور عمرے کا احرام باندھا ہے تو اسے ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کافی ہوگا۔ پھر وہ اپنا حج مکمل کرنے تک احرام نہ کھولے۔ پھر (١٠ ذوالحجہ کو) ان دونوں کا اکٹھا احرام کھول دے۔"

٢٧٤٦ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْكِلَابِيُّ ، ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ لَبّٰى بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافاً وَاحِداً ، وَ قَالَ : هٰكَذَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حج اور عمرے کا تلبیہ پکارا پھر ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف

(٢٧٤٤) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب طواف القارن، حديث : ١٦٣٨ مطولاً ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث : ١٢١١/١١١ ـ سنن ابى داؤد : ١٧٨١ ـ سنن نسائى : ٢٧٦٥ ـ مسند احمد : ٣٥/٦ ـ

(٣٧٤٥) اسناده صحيح على شرط مسلم : سنن ترمذى، كتاب الحج، باب ما جاء ان القارن يطوف طوافا واحدا، حديث : ٩٤٨ ـ سنن ابن ماجه : ٢٩٧٥ ـ مسند احمد : ٦٥/٣ ـ سنن الدارمى : ١٨٤٤ ـ

(٢٧٤٦) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب من اشترى هديه من الطريق، حديث : ١٧٠٨ مطولاً ـ

رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ .

کیا، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا تھا۔

فوائد :......۱۔ حج قران جائز ہے اور طواف سے قبل حج میں عمرہ شامل کرنا جائز ہے۔ شافعیہ اور جمہور علماء اسی موقف کے قائل ہیں نیز محصور ہونے کی صورت میں احرام اتارنا مباح ہے۔

۲۔ حج قران کرنے والا ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی پر اکتفا کرے گا۔ شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۲۱۳)

۱۹۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الطَّوَافِ وَ الصَّلَاةِ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَجْرِ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ ، و الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ مَذْهَبِ الْمُطَّلِبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِزَجْرِهِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ بَعْضَ الصَّلَاةِ لَا جَمِيْعَهَا

مکہ مکرمہ میں نماز فجر اور نماز عصر کے بعد طواف کرنا اور نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور مطلبی مذہب کے صحیح ہونے کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد طلوع شمس تک اور عصر کی نماز کے بعد سے غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع کیا ہے تو اس سے آپ کی مراد بعض نمازیں ہیں ساری نمازیں نہیں

۲۷۴۷۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، قَالُوْا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ ، قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بَابَاهُ ، يُخْبِرُ .... عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدٌ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَ صَلّٰى أَيَّ سَاعَةٍ كَانَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)) . وَ لَفْظُ مَتْنِ الْحَدِيْثِ لَفْظُ عَلِيِّ بْنِ خَشْرَمٍ . وَ قَالَ عَلِيٌّ وَ أَحْمَدُ : عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ .

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عبد مناف کے بیٹو! دن اور رات کی جس گھڑی میں بھی کوئی شخص اس بیت اللہ شریف کا طواف کرنا چاہے یا نماز پڑھنا چاہے تو تم اسے ہرگز نہ روکنا۔“ حدیث کے متن کے الفاظ علی بن خشرم کی روایت کے ہیں۔

۲۷۴۸۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُؤَمَّلٍ - يَعْنِي الْمَخْزُوْمِيَّ - عَنْ حُمَيْدٍ مَوْلٰى غَفْرَةَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ....

(۲۷۴۷) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ۱۲۸۰۔

(۲۷۴۸) صحيح: الصحيحة: ۳۴۱۲۔ مسند احمد: ۵/۱۶۵۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَ لَا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : أَنَا أَشُكُّ فِيْ سِمَاعِ مُجَاهِدٍ مِنْ أَبِي ذَرٍّ .

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صبح کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہے سوائے مکہ مکرمہ کے، سوائے مکہ مکرمہ کے، سوائے مکہ مکرمہ کے۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''مجھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے امام مجاہد کے سماع میں شک ہے۔''

۲۷۴۹۔ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ - يَعْنِي الْعَدَنِيَّ - ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ ....

عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ : طَافَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أُسْبُوْعاً ، ثُمَّ صَلَّى لِكُلِّ سَبْعٍ رَكْعَتَيْنِ ، وَ قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ إِنْ وُلِّيْتُمْ هٰذَا الْبَيْتَ مِنْ بَعْدِيْ فَلَا تَمْنَعُوْا أَحَداً مِنَ النَّاسِ أَنْ يَطُوْفَ بِهِ أَيَّ سَاعَةٍ مَا كَانَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)) .

جناب ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اٹھارہ طواف کیے پھر ہر طواف کے لیے دو رکعات ادا کیں۔ اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے بنی عبد مناف! اگر تم میرے بعد بھی اس گھر (بیت اللہ شریف) کے متولی رہے تو تم کسی شخص کو اس گھر کا طواف کرنے سے نہ روکنا، وہ دن رات کی جس گھڑی میں چاہے طواف کر لے۔''

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث (۱۲۸۰) کے تحت بیان ہوئی ہے۔ ملاحظہ کریں۔

۱۹۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الشُّرْبِ فِي الطَّوَافِ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ ، وَ أَنَا خَائِفٌ أَنْ يَكُوْنَ عَبْدُ السَّلَامِ أَوْ مَنْ دُوْنَهُ وَ هِمَ فِيْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ أَعْنِيْ قَوْلَهُ: فِي الطَّوَافِ

طواف کے دوران پانی پینے کی رخصت کا بیان بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ثابت ہو کیونکہ میرا دل اس سند کے بارے میں مطمئن نہیں ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ عبدالسلام یا ان سے نچلے درجے میں کسی راوی کو ان الفاظ کا وہم ہوا ہے، ''طواف کے دوران میں''

۲۷۵۰۔ ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ ، ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ دِرْهَمٍ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

(۲۷۴۹) صحیح: مصنف عبدالرزاق: ٥/٦٤.

(۲۷۵۰) اسناده صحیح: صحیح ابن حبان: ٣٨٢٦۔ مستدرك حاكم: ١/٤٦٠۔ مصنف عبدالرزاق: ٥/٤٩٧.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مَاءً فِي الطَّوَافِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے دوران میں پانی نوش فرمایا۔“

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دوران طواف پیاس کی شدت محسوس ہونے کی صورت میں پانی پینا جائز ہے اور یہ عمل طواف میں خلل نہیں ڈالتا اور اس صورت میں طواف کرنے والے پر کوئی جرمانہ عائد نہیں ہوگا۔

۱۹۵..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قِيَادَةِ الطَّائِفِ بِزِمَامٍ أَوْ خَيْطٍ شَبِيهاً بِقِيَادَةِ الْبَهَائِمِ

جانوروں کو ہانکنے کی طرح طواف کرنے والے کو لگام ڈال کر یا دھاگے کے ساتھ باندھ کر طواف کرانا منع ہے

۲۷۵۱ـ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ.........

أَنَّ طَاوُساً أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِرَجُلٍ يَقُوْدُ رَجُلًا بِخَزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ ، فَقَطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُوْدَهُ بِيَدِهِ . قَالَ : وَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ بِرَجُلٍ قَدْ زَنَقَ بِسَيْرٍ يَدَ رَجُلٍ أَوْ بِخَيْطٍ ، أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرَ ذٰلِكَ ـ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : ((قُدْهُ بِيَدِكَ)) .

جناب طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کا طواف کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس سے گزرے جو ایک شخص کی ناک میں لگام ڈال کر اسے طواف کرا رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کاٹ دیا پھر اس شخص کو حکم دیا کہ وہ اسے ہاتھ سے پکڑ کر طواف کرائے۔ وہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کا طواف کرتے ہوئے ایک شخص کے پاس سے گزرے جس نے ایک شخص کا ہاتھ تسمے، دھاگے یا کسی چیز سے باندھ رکھا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا: ”اسے ہاتھ سے پکڑ کر طواف کراؤ۔“

۲۷۵۲ـ قَالَ أَخْبَرَنِيْ هٰذَا أَجْمَعَ سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ ....

طَاوُساً أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلَى الرُّخْصَةِ فِي الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ بِالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ .

جناب طاؤس بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے پر مشتمل کلام طواف کے دوران میں کرنے کی

(۲۷۵۱) صحیح بخاری، كتاب الحج، باب الكلام في الطواف، حدیث: ۱۶۲۰ ـ سنن ابی داؤد: ۳۳۰۲ـ سنن نسائی: ۲۹۲۳ـ مسند احمد: ۳٦٤/۱.

(۲۷۵۲) انظر السابق.

رخصت کی دلیل ہے۔

فوائد:......۱۔ دوران طواف امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دینا مستحب ہے۔

۲۔ دوران طواف اونٹ کی سخت لگام کاٹنا اور اسے ہاتھ سے ہانکنا بہتر ہے۔

۳۔ طواف میں مباح کلام جائز ہے۔

۱۹۶..... بَابُ فَضْلِ الطَّوَافِ بَالْبَيْتِ

بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کی فضیلت کا بیان

وَ ذِكْرِ كَتْبِهٖ حَسَنَةً وَ رَفْعِ دَرَجَةٍ وَ حَطِّ خَطِيئَةٍ عَنِ الطَّائِفِ بِكُلِّ قَدَمٍ يَرْفَعُهَا أَوْ يَضَعُهَا فِيْ طَوَافِهٖ وَ إِعْطَاءِ الطَّائِفِ بِإِحْصَاءِ أُسْبُوْعٍ مِنَ الطَّوَافِ أَجْرَ مُعْتِقِ رَقَبَةٍ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ مُحْصِيَ الْأُسْبُوْعَ الْوَاحِدَ مِنَ الطَّوَافِ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ .

طواف کرنے والا طواف کے دوران جو بھی قدم اٹھاتا ہے یا زمین پر رکھتا ہے تو اس کو اس کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے، ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ طواف کے سات چکر پورے کرنے پر اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے سات چکر پورے کرنے والے شخص کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر قرار دیا ہے۔

۲۷۵۳۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ......... عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ : أَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِنَّكَ لَتُزَاحِمُ عَلٰى هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ . قَالَ إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((مَسْحُهُمَا يَحُطُّ الْخَطَايَا)) وَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ : ((مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ لَمْ يَرْفَعْ قَدَماً ، وَ لَمْ يَضَعْ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ حَسَنَةً وَ يَحُطُّ عَنْهُ خَطِيْئَةً وَ كَتَبَ لَهٗ دَرَجَةً . وَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ : مَنْ أَحْصٰى أُسْبُوْعاً كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ ، قَالَ

جناب عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: آپ حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے کے لیے لوگوں سے ٹکراتے اور ان کے ہجوم میں گھس جاتے ہیں۔ (اتنی شدید کوشش کرنے کی وجہ کیا ہے؟) انہوں نے جواب دیا: اگر میں یہ کام کرتا ہوں تو (اس کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”ان دونوں کو چھونے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔“ اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”جو شخص بیت اللہ شریف کا طواف کرتا ہے، اس کے ہر قدم اٹھانے اور رکھنے پر اللہ تعالیٰ

(۲۷۵۳) اسناده حسن، تقدم تخريجه برقم: ۲۷۲۹.

يُوْسُفُ فِيْ حَدِيْثِهِ، وَ رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ .

اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیتے ہیں، اور اس کا ایک درجہ بلند لکھ دیا جاتا ہے۔'' اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص نے پورے سات چکر لگائے تو گویا یہ ایک غلام آزاد کرنے کے ثواب کی طرح ہے۔'' جناب یوسف کی روایت میں ہے: ''اور اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔''

فوائد :......اس حدیث میں طواف کی فضیلت کا بیان ہے کہ دوران طواف ہر قدم اٹھانے اور رکھنے پر نیکی ملتی اور گناہ محو ہوتے ہیں، نیز سات چکر مکمل کرنے پر گردن چھڑانے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

۱۹۸..... بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّوَافِ عِنْدَ الْمَقَامِ

طواف سے فارغ ہوکر مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھنے کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يَأْمُرَ بِالْأَمْرِ أَمْرِ نَدْبٍ وَ إِرْشَادٍ وَ فَضِيْلَةٍ ، لَا أَنَّ كُلَّ أَمْرِهِ أَمْرُ فَرْضٍ وَ إِيْجَابٍ . إِذِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَمَرَ بِاتِّخَاذِ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى وَ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الطَّوَافِ لَمَّا عَمِدَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ ، فَصَلَّى خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ ، وَ لَيْسَ بِفَرْضٍ عَلَى الطَّائِفِ وَ لَا عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ الصَّلَاةَ خَلْفَ الْمَقَامِ ، إِذِ الصَّلَاةُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الطَّوَافِ جَائِزَةٌ خَلْفَ الْمَقَامِ وَ فِيْ غَيْرِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ ، وَ أَحْسِبُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَدْخُلُ "مِنْ" فِيْ بَعْضِ كَلَامِهَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يَكُوْنُ مَعْنَاهَا مَعْنَى حَذْفٍ مِنْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوْبِكُمْ ﴾ وَ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ نُوْحاً لَمْ يَدْعُ قَوْمَهُ إِلَى الْإِيْمَانِ بِاللهِ لِيَغْفِرَ لَهُمْ بَعْضَ ذُنُوْبِهِمِ الَّتِي ارْتَكَبُوْهَا فِي الْكُفْرِ دُوْنَ أَنْ يُكَفِّرَ جَمِيْعَ ذُنُوْبِهِمْ . قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ لِنَبِيِّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ . ﴿ قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ ﴾ فَأَعْلَمَ رَبُّنَا أَنَّ الْكَافِرَ إِذَا اٰمَنَ غُفِرَ ذُنُوْبُهُ السَّالِفَةُ كُلُّهَا لَا بَعْضُهَا دُوْنَ بَعْضٍ .

اور اس بات کا بیان کہ کبھی اللہ تعالیٰ کا حکم بھی استحباب، ارشاد اور فضیلت کے لیے ہوتا ہے، یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہر حکم فرض اور واجب ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مقام ابراہیم کو نماز گاہ بنانے کا حکم دیا ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم پر آ کر اسی آیت کی تلاوت فرمائی اور اس کے پیچھے دو رکعات ادا کیں۔ کسی بھی طواف کرنے والے یا مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے والے پر یہ نماز فرض نہیں ہے۔ کیونکہ طواف سے فارغ ہونے

کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے یا مسجد حرام میں کسی بھی جگہ بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا جائز ہے میرے خیال میں (مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ) ان الفاظ میں "مِنْ" اسی جنس سے تعلق رکھتا ہے جسے میں بیان کر چکا ہوں کہ عرب لوگ بعض دفعہ اپنی کلام میں لفظ "مِنْ" داخل کرتے ہیں حالانکہ یہ زائدہ ہوتا ہے۔ (کوئی معنی نہیں دیتا) جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ﴾ (سورہ نوح: ٤) "وہ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا۔" اور یہ بات یقینی ہے کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دی تو انہیں یہ خوشخبری دی تھی کہ اللہ تعالیٰ ان کے تمام گزشتہ گناہ معاف فرما دے گا یہ نہیں کہ کچھ گزشتہ گناہ معاف فرمائے گا۔ (یعنی مِنْ ذُنُوْبِكُمْ میں من زائدہ ہے۔ تبعیضیہ نہیں ہے) اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں: ﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ﴾ (الانفال: ٣٨) "آپ کافروں سے کہہ دیجیے اگر وہ اپنے اعمال سے رک جائیں تو ان کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔" لہٰذا ہمارے رب تعالیٰ نے بتا دیا ہے کہ کافر جب ایمان لے آتا ہے تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، یہ نہیں کہ کچھ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور کچھ معاف نہیں ہوتے۔

٢٧٥٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا .... جَعْفَرٌ ، حَدَّثَنِىْ أَبِىْ ، قَالَ : أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَ قَالَ : إِذَا فَرَغَ يُرِيْدُ مِنَ الطَّوَافِ عَمِدَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ ، فَصَلّٰى خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ ، وَ تَلَا ﴿ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ﴾ قَالَ : أَيْ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِالتَّوْحِيْدِ ، وَ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ .

جناب جعفر بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا: وہ فرماتے ہیں: ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں پوچھا۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: "جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم پر آئے اور اس کے پیچھے دو رکعات ادا کیں۔ اور یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾ (البقرہ: ١٢٥) "اور تم مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔" آپ نے ان دو رکعات میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ سورتوں کو پڑھا۔"

(٢٧٥٤) اسناده صحيح، سنن نسائی، كتاب مناسك الحج، باب القراءة في ركعتي الطواف، حديث: ٢٩٦٦ ـ تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤.

۱۹۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ حِيْنَ عَمِدَ إِلٰى مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ خَلْفَ الْمَقَامِ ، جَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْبَابِ ، لَا أَنَّهُ وَقَفَ بَيْنَ يَدَيِ الْمَقَامِ وَ لَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَ لَا عَنْ يَسَارِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ جب مقام ابراہیم پر آئے تو آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعات ادا کی تھیں۔ آپ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان کر کے نماز پڑھی۔ آپ مقام ابراہیم کے سامنے یا اس کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے نہیں ہوئے

۲۷۵۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَالَ : ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثاً وَ مَشٰى أَرْبَعاً ، ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ﴾ وَ جَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْبَابِ ، فَلَمَّا فَرَغَ أَتَى الْبَيْتَ وَ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ . فَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم ﷺ کے حج کے متعلق تفصیلی روایت مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: پھر آپ نے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام چال چلی۔ پھر آپ مقام ابراہیم پر آئے، پھر یہ آیت پڑھی: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى﴾ (البقرة: ۱۲۵) ”اور تم مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ۔“ آپ نے (نماز پڑھتے وقت) مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان کر لیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو بیت اللہ شریف کے پاس آئے اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

فوائد :......۱۔ تمام علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ طواف سے فارغ ہونے والے شخص کے لیے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز طواف پڑھنا بہتر ہے۔ پھر علماء کا ان دو رکعت کے وجوب و مسنون ہونے پر اختلاف ہے۔ اس بارے میں علماء کے تین اقوال ہیں، جن میں سے راجح یہ ہے کہ یہ نماز مسنون ہے، واجب نہیں۔

۲۔ طواف کی دو رکعات نماز مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھنا مسنون ہے اگر یہاں نماز پڑھنا مشکل ہو تو حجر میں پڑھیں ورنہ مسجد حرم، مکہ اور حرم مکہ میں کہیں بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۷۵)

(۲۷۵۵) سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء انه يبدأ بالصفا قبل المروة، حديث: ۸۶۲۔ وتقدم تخريجه برقم: ۲۵۳٤.

۱۹۹..... بَابُ الرُّجُوعِ إِلَى الْحَجَرِ وَ اسْتِلَامِهِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

طواف کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد دوبارہ حجر اسود کی طرف لوٹنا اور اس کا استلام کرنا

٢٧٥٦ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ عَادَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دو رکعات پڑھ لیں تو دوبارہ حجر اسود کے پاس آئے اور اس کا استلام کیا۔“

فوائد:......طواف قدوم سے فراغت کے بعد اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھنے کے بعد طواف کرنے والے کے لیے افضل ومستحب ہے کہ وہ حجر اسود کو چھوئے پھر باب صفا سے صفا ومروہ کی سعی کے لیے نکلے، علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حجر اسود کا یہ استلام سنت ہے واجب نہیں ہے اور اس کے رہ جانے سے قربانی لازم نہیں آئے گی۔

(شرح النووی: ٨/ ١٧٦)

۲۰۰..... بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الصَّفَا بَعْدَ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ وَ صُعُودِ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ حَتّٰى يَرَى الصَّاعِدُ الْبَيْتَ عَلَى الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، وَ الْبَدْءِ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بَدَأَ بِذِكْرِ الصَّفَا قَبْلَ ذِكْرِ الْمَرْوَةِ ، وَ أَمَرَ الْمُبَيِّنُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ النَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى بِالْبَدْءِ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فِي الذِّكْرِ

حجر اسود کے استلام کے بعد صفا پہاڑی کی طرف جانا اور صفا اور مروہ پہاڑی پر اس قدر چڑھنا کہ بیت اللہ دکھائی دینے لگے۔ مروہ سے پہلے صفا پہاڑی پر چڑھنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) صفا پہاڑی کا ذکر پہلے کیا ہے اور مروہ کا بعد میں تذکرہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی وضاحت کرنے والے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ (سعی کی ابتداء) صفا سے کی جائے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پہلے تذکرہ کیا ہے

٢٧٥٧ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا جَعْفَرٌ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ : ....

أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ ، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ وَ

جناب جعفر کے والد گرامی جناب محمد سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی

(٢٧٥٦) سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب القول بعد ركعتي الطواف، حديث: ٢٩٦٥ـ وتقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤.

(٢٧٥٧) سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب القول بعد ركعتي الطواف، حديث: ٢٩٦٤ـ وتقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤.

خَرَجَ إِلَى الصَّفَا ، وَ قَالَ : أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ ، وَ قَرَأَ : ﴿إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ فَرَقَى عَلَى الصَّفَا حَتّٰى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ ثَلَاثًا يَعْنِيْ وَ قَالَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَ غَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ ، ثُمَّ أَعَادَ هٰذَا الْكَلَامَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ نَزَلَ حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَ مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَرَقٰى عَلَيْهَا ، حَتّٰى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ عَلَيْهِ كَمَا قَالَ عَلَى الصَّفَا .

کیفیت دریافت کی۔'' پھر حدیث کا کچھ حصہ بیان کیا کہ ''پھر رسول اللہ ﷺ واپس حجر اسود کے پاس گئے اس کا استلام کیا اور صفا پہاڑی کی طرف تشریف لے گئے۔ اور فرمایا: میں اسی پہاڑی سے (سعی کی) ابتداء کرتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے۔ اور یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ (البقرہ: ۱۵۸) ''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' پھر آپ صفا پر اتنا بلند ہوئے کہ بیت اللہ شریف نظر آ گیا، آپ نے بیت اللہ کو دیکھ کر تین بار اللہ اکبر پڑھا اور یہ دعا پڑھی: ﴿لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ﴾ ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے، اس نے اپنا وعدہ پورا کر دیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں پر اکیلا ہی غالب آ گیا۔'' پھر آپ نے تین بار یہی دعا پڑھی (اور دیگر دعائیں مانگیں) پھر آپ نیچے اتر آئے، حتیٰ کہ جب آپ کے قدم مبارک وادی کے درمیان پہنچے تو آپ نے دوڑ لگائی۔ حتیٰ کہ جب (مروہ کی) چڑھائی چڑھنے لگے تو عام رفتار سے چلنے لگے۔ پھر آپ مروہ کے پاس پہنچے اور اس پر چڑھے حتیٰ کہ جب بیت اللہ پر نظر پڑی تو اللہ اکبر کہہ کر وہی دعائیں مانگیں جو صفا پہاڑی پر مانگی تھیں۔

۲۰۱..... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الدُّعَاءِ عَلَى الصَّفَا

صفا پہاڑی پر دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے کا بیان

۲۷۵۸۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، ثَنَا بَهْزٌ - يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ - ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ،

قَالَ : ثَنَا ....

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ . قَالَ : وَفَدَتْ وُفُوْدٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَا فِيْهِمْ وَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ، وَ ذَاكَ فِي رَمَضَانَ ، فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا مِنْ فَتْحِ مَكَّةَ ، وَ قَالَ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ : أَلَا أُعَلِّمُكُمْ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ، فَذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ ، قَالَ : وَ أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَ قَالَ : فَأَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ ، وَ طَافَ بِالْبَيْتِ ، وَ فِيْ يَدِهِ قَوْسٌ أَخَذَ بِسِيَةِ الْقَوْسِ ، فَأَتَى فِيْ طَوَافِهِ صَنَماً فِيْ جَنْبَةِ الْبَيْتِ يَعْبُدُوْنَهُ فَجَعَلَ يَطْعَنُ بِهَا فِيْ عَيْنَيْهِ ، وَ يَقُوْلُ : ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ﴾ ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَيْثُ يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ، فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَذْكُرَهُ وَ يَدْعُوْهُ وَالْأَنْصَارُ تَحْتَهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيْثِ . ثَنَاهُ الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا أَسَدٌ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ بِنَحْوِهِ ، وَ قَالَ : فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَ يَدْعُوْهُ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ .

جناب عبد اللہ بن رباح بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں کچھ وفد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے روانہ ہوئے، میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے بارے میں ایک طویل حدیث بیان کی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا میں تمہیں تمہاری ہی داستانوں میں سے ایک داستان نہ بتاؤں؟ پھر انہوں نے فتح مکہ کا حال بیان کیا۔ اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو مکہ مکرمہ میں داخل ہو گئے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کی طرف آئے اور اس کا استلام کیا اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا، آپ کے ہاتھ میں ایک کمان تھی آپ نے اس کا جھکا ہوا کنارہ پکڑا ہوا تھا۔ آپ اپنے طواف کے دوران میں ہی ایک بت کے پاس آئے جس کی مشرکین پوجا کرتے تھے۔ وہ بیت اللہ کے پہلو میں تھا آپ نے کمان اس کی آنکھوں میں مارنی شروع کی اور فرمایا: ”حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔“ پھر آپ صفا پہاڑی کی طرف آئے اور اتنا اوپر چڑھے کہ جہاں سے بیت اللہ نظر آنے لگا تو آپ نے ہاتھ اٹھائے اور اللہ کا ذکر شروع کر دیا، جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ نے ذکر کیا اور اس سے دعائیں مانگیں۔ جبکہ انصاری صحابہ کرام آپ سے نیچے تھے: ”پھر بقیہ حدیث بیان کی۔“ جناب ربیع بن سلیمان کی سند سے یہ الفاظ مروی ہیں: ”تو آپ نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور جو اللہ کو منظور تھا اس کے مطابق اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں۔“

(۲۷۵۸) صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب فتح مكة، حدیث: ۱۷۸۰۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۷۲۔ صحیح ابن حبان: ۴۷۴۰.

۲۰۲..... بَابُ الْمَشْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ خَلَا السَّعْيِ فِي بَطْنِ الْوَادِيْ فَقَطُ

صفا اور مروہ کے درمیان عام رفتار سے چلنے اور صرف وادی کے نشیب میں دوڑنے کا بیان

۲۷۵۹۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ جَابِرٍ : حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَ مَشٰى.

امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم وادی کے نشیب میں پڑھے تو آپ نے دوڑ لگا دی حتیٰ کہ جب آپ چڑھائی چڑھنے لگے تو پھر عام رفتار سے چلنے لگ گئے۔''

۲۰۳..... بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ ، أَنَا خَائِفٌ أَنْ يَّخْطُرَ بِبَالِ بَعْضِ مَنْ لَّا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُجْمَلِ وَ الْمُفَسَّرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعٰى بَيْنَهُمَا مِنَ الصَّفَا إِلَى الْمَرْوَةِ، وَ مِنَ الْمَرْوَةِ إِلَى الصَّفَا

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کے متعلق ایک روایت کا بیان جس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ مجمل اور مفسر روایت کا فرق نہ سمجھنے والے شخص کو یہ خیال ہوسکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا تک پورا راستہ دوڑ لگائی ہے

۲۷۶۰۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ....

عَنْ عَمْرٍو ۔ وَ هُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ ۔ قَالَ ، سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعاً وَ صَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ، وَ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ سَبْعاً ، ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

جناب عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف کے طواف کے سات چکر لگائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعات ادا کیں۔ اور صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر سعی کے لگائے، (پھر ابن عمر نے فرمایا) ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (الأحزاب: ۲۱) ''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ (کی ذات) میں بہترین نمونہ ہے۔''

(۲۷۵۹) تقدم برقم: ۲۷۵۷ وانظر: ۲۵۳٤.

(۲۷٦۰) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب قوله تعالى ﴿ واتخذوا من مقام ابرهيم مصلى ﴾، حديث : ۳۹۵۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان ان المحرم بعمرة......، حديث : ۱۲۳٤۔ سنن نسائي : ۲۹٦۳۔ سنن ابن ماجه : ۲۹۵۹۔ مسند احمد : ۵/۱۵۔ مسند الحميدي : ٦٦۸.

۲۰۴..... بَابُ ذِكْرِ الخبر الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُ أَنَّ لَفْظَهَا لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهَا خَاصٌّ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَعٰى مِمَّا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ بَطْنَ الْمَسِيْلِ دُوْنَ سَائِرِ مَا بَيْنَهُمَا ، لَا أَنَّهُ سَعٰى جَمِيْعَ مَا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان جس کے بارے میں میں نے کہا تھا کہ اس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے صفا مروہ کی سعی کے دوران صرف وادی کے نشیبی حصے میں دوڑ لگائی تھی، یہ نہیں کہ صفا مروہ کے درمیان سارا راستہ دوڑ لگائی تھی

۲۷۶۱۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ جَابِرٍ الَّذِيْ ذَكَرْتُهُ قَبْلُ: حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَ مَشٰى .

امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، جسے میں اس سے پہلے بیان کر چکا ہوں: حتیٰ کہ جب آپ کے قدم وادی کے نشیب میں پڑے تو آپ نے دوڑ لگائی پھر جب آپ چڑھائی چڑھنے لگے تو عام رفتار سے چلے۔

۲۷۶۲۔ وَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ ، ثَنَا أَيُّوْبُ - يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ - ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ ﷺ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صفا اور مروہ کے درمیان نالے کے نشیب میں دوڑ لگاتے تھے۔

۲۷۶۳۔ قَرَأْتُ عَلٰى أَحْمَدَ بْنِ أَبِيْ سُرَيْجٍ الرَّازِيِّ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَجْمَعٍ أَخْبَرَهُمْ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِيْ حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ أَهَلَّ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَ قَالَ : ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ سَبْعاً ، فَإِذَا مَرَّ بِالْمَسْعٰى سَعٰى .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے حج یا عمرے کے سفر میں جب آپ کی سواری آپ کو لے کر ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سیدھی ہو جاتی تو آپ تلبیہ پکارتے: پھر بقیہ حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر آپ صفا پہاڑی کی طرف آئے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی جب آپ دوڑنے کی جگہ سے گزرے تو آپ نے دوڑ لگائی۔

(۲۷۶۱) تقدم برقم: ۲۷۵۷ وانظر: ۲۵۳٤.

(۲۷۶۲) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب ما جاء في السعي بين الصفا والمروة، حديث: ۱٦٤٤۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب الرمل في الطواف، حديث: ۱۲٦۱۔ مسند احمد: ۲/۱۳، ۳۰.

(۲۷۶۳) ضعيف بهذا الاسناد۔ تقدم تخريجه برقم: ۲۷۱٦.

فوائد :......۱۔ صفا مروہ کی سعی کے لیے صفا سے آغاز کرنا شرط ہے، شافعی، مالک اور جمہور علماء اسی موقف کے قائل ہیں۔

۲۔ دوران سعی صفا مروہ پر چڑھنا افضل ہے، جمہور علماء کہتے ہیں یہ عمل مسنون ہے، صحت سعی کی شرط اور واجب نہیں۔ بالفرض اگر کوئی شخص یہ عمل ترک کر دے تو اس کی سعی درست ہے لیکن وہ فضیلت سے محروم رہے گا۔

۳۔ صفا مروہ پر چڑھ کر بیت اللہ کو دیکھنا مستحب ہے، بشرطیکہ یہ عمل ممکن ہو۔

۴۔ صفا پر قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہونا اور مذکورہ دعا کا اہتمام کرنا افضل ہے۔

۵۔ بطن وادی میں انتہائی تیز چلنا پھر مروہ تک باقی مسافت عام چال چلنا مستحب فعل ہے اور سعی کا یہ طریقہ سات مرتبہ ہی مستحب ہے لیکن اگر وہ ایسا نہ کرے تو ایسا شخص اس فضیلت سے محروم رہے گا۔ (شرح النووی: ۱۷۸/۸)

۲۰۵..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَاجِبٌ لَا أَنَّهُ مُبَاحٌ غَيْرُ وَاجِبٍ

اس بات کا بیان کہ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے، یہ مباح یا غیر واجب نہیں ہے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾ وَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ ﴿ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾ لَيْسَ فِي الْمَعْنَى كَقَوْلِهِ ﴿ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ ﴾ .

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ (البقرۃ: ۱۵۸) ''پس جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں (صفا اور مروہ) کا طواف (سعی) کرے۔'' اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ''تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف کرے۔'' یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے معنی میں برابر نہیں ہے: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ﴾ ''(تم جب سفر پر ہو) تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم نماز قصر ادا کرو۔''

۲۷٦٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَطَاءِ بْنِ مَقْدَمٍ الْمَقْدَمِيُّ ، ثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ نُبَيْهٍ ، عَنْ جَدَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، عَنْ جَدَّتِهَا ....

بِنْتِ أَبِي تُجْرَاةَ ، قَالَتْ : كَانَتْ لَنَا خِلْفَةٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، قَالَتِ اطَّلَعْتُ مِنْ كُوَّةٍ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، فَأَشْرَفْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ إِذَا هُوَ يَسْعَى ،

''حضرت حبیبہ بنت ابو تجراۃ بیان کرتی ہیں کہ جاہلیت میں ہمارا ایک دریچہ ہوتا تھا (جو صفا مروہ کی طرف کھلتا تھا) وہ فرماتی ہیں: میں نے روشندان سے صفا و مروہ کے درمیان جھانکا تو میری نظر نبی اکرم ﷺ پر پڑی جبکہ آپ دوڑ رہے تھے اور

(۲۷٦٤) صحیح: مسند احمد: ٤٢١/٦۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۹۸/۵۔ مستدرک حاکم: ۷۰/٤۔ سنن الدارقطنی: ۲۵۵/۲.

وَ إِذَا هُوَ يَقُوْلُ لِأَصْحَابِهِ: ((اسْعَوْا ، فَإِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ)) ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ يَدُوْرُ الْإِزَارُ حَوْلَ بَطْنِهِ ، حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَ فَخِذَيْهِ .

آپ اپنے صحابہ کرام سے کہہ رہے تھے: ''دوڑو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر (اس جگہ) دوڑنا فرض کیا ہے۔'' بے شک میں نے دیکھا کہ تیز رفتاری کی وجہ سے آپ کا تہ بند آپ کے پیٹ مبارک کے گرد گھوم رہا تھا حتی کہ میں نے آپ کے پیٹ اور ران کی سفیدی دیکھی۔''

۲۷۶۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ وَاصِلٍ مَوْلٰى أَبِيْ عُيَيْنَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدٍ ....

عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، أَنَّ امْرَأَةً أَخْبَرَتْهَا : أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ يَقُوْلُ : ((كُتِبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيُ ، فَاسْعَوْا)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ الْمَرْأَةُ الَّتِيْ لَمْ تُسَمَّ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ : حَبِيْبَةُ بِنْتُ أَبِيْ تُجْرَاةَ .

حضرت صفیہ بنت شیبہ بیان کرتی ہیں کہ انہیں ایک عورت نے بتایا کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو صفا مروہ کے درمیان فرماتے ہوئے سنا: ''(مومنو!) تم پر دوڑنا فرض کیا گیا ہے، لہٰذا تم دوڑو۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں جس عورت کا نام مذکور نہیں ہے۔ وہ حبیبہ بنت ابی تجراۃ ہے۔

۲۰۶..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَعْلَمَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ فِي الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کو بتا دیا ہے کہ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے میں ان پر کوئی گناہ نہیں ہے

لِأَنَّهُمْ تَحَرَّجُوْا مِنَ الطَّوَافِ بَيْنَهُمَا ، إِذْ كَانَ الطَّوَافُ بَيْنَهُمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَتَمَاشَاهُ بَعْضُ أَهْلِ الشِّرْكِ وَ الْأَوْثَانِ مِنَ الْعَرَبِ مَنْ كَانَ يُهِلُّ مِنْهُمْ لِبَعْضِ أَوْثَانِهِمْ ، وَ كَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ مِنَ الطَّوَافِ بَيْنَهُمَا فَأَعْلَمَ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أُمَّتَهُ أَنْ لَّا جُنَاحَ عَلَيْهِمْ فِي الطَّوَافِ بَيْنَهُمَا كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُهُمْ .

کیونکہ انہوں نے صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے میں گناہ محسوس کیا تھا۔ کیونکہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی جاہلیت میں وہ بت پرست اور مشرک عرب کرتے تھے جو اپنے بت کے لیے احرام باندھتے تھے۔ اس لیے صحابہ کرام صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے میں حرج محسوس کرتے تھے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ اور آپ کی امت کو بتا دیا کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے پر انہیں کوئی گناہ نہیں ہے جیسا کہ کچھ صحابہ کا خیال تھا۔

(۲۷۶۵) انظر الحديث السابق.

۲۷۶۶۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : قَرَأْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ الْآيَةَ ، قُلْتُ : مَا أَرٰى عَلٰى مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَهُمَا شَيْئاً . قَالَتْ : بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِيْ ، إِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةِ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ بِالْمُشَلَّلِ يَطُوْفُوْنَ مِنْ بَيْنِ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ . قَالَتْ : فَنَزَلَتْ ((إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ)) . الْآيَةَ . قَالَتْ : فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ سُنَّةً . وَ قَالَ غَيْرُهَا ، قَالَ اللّٰهُ : ((فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْراً)) فَتَطَوَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَطَافَ . قَالَ الزُّهْرِيُّ : فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، فَقَالَ : إِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ . وَ لَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ : سَأَلَ النَّاسُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا أُمِرْنَا أَنْ نَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَ لَمْ نُؤْمَرْ أَنْ نَطُوْفَ بَيْنَ

حضرت عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' میں نے کہا: جو شخص ان دونوں کے درمیان سعی نہ کرے، میرے خیال میں اسے کوئی گناہ نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے بھانجے! تم نے بہت غلط بات کی ہے۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ (جاہلیت میں) جو لوگ مشلل جگہ پر واقع مناۃ بت کے نام پر احرام باندھتے تھے وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے۔ پھر جب اسلام کا دور آیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان دو پتھروں کے درمیان سعی کرنا تو جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی ہے: ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، (سورہ بقرہ: ۱۵۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کی سعی کی، اس طرح یہ عمل سنت بن گیا۔'' ایک اور صحابی کی روایت میں ہے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو جو شخص خوشی سے نیکی کرے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی سے یہ نیک عمل کیا اور سعی کی۔'' امام زہری فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عبدالرحمان کو بیان کی تو وہ فرمانے لگے: ''علم تو بس یہی ہے۔'' میں نے کئی اہل علم کو سنا وہ فرماتے تھے: جو لوگ صفا اور مروہ کی سعی کرتے تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے

(۲۷۶۶) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب وجوب الصفا والمروۃ، حدیث: ۱۶۴۳، ۴۸۶۱۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان ان السعی بین الصفا والمروۃ رکن، حدیث: ۲۶۱/ ۱۲۷۷۔ سنن ترمذی: ۲۹۶۵۔ سنن نسائی: ۲۹۷۱۔ مسند احمد: ۶/۱۴۴۔ مسند الحمیدی: ۲۱۹۔

الـصَّـفَا وَ الْمَرْوَةِ . فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: ﴿إِنَّ الـصَّـفَـا وَ الْـمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ فَـأَرَاهَـا نَزَلَتْ فِيْ هٰؤُلَاءِ ، وَ فِيْ هٰؤُلَاءِ . ثَـنَـاهُ الْـمَـخْـزُوْمِـيُّ ، ثَـنَـا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بِنَحْوِهٖ دُوْنَ قِصَّةِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .

رسول! ہمیں بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور صفا اور مروہ کی سعی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی'' بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں......'' ''اس لیے میرے خیال میں یہ آیت دونوں گروہوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔''

۲۷۶۷۔ ثَـنَـا عِيْسَـى بْـنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُوْنُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ ....

عَـائِشَةَ أَخْبَـرَتْهُ : أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوْا قَبْلَ أَنْ يُسْـلِـمُـوْا هُـمْ وَ غَسَّـانُ يُهِـلُّـوْنَ لِمَنَاةَ ، فَتَـحَـرَّجُوْا أَنْ يَطَّوَّفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، وَ كَـانَ ذٰلِكَ سُـنَّةً فِـيْ آبَائِهِمْ مَنْ أَحْرَمَ لِـمَـنَـاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، وَ أَنَّهُمْ حِيْنَ أَسْلَمُوْا سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِـنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ﴾ إِلٰى قَـوْلِـهٖ شَـاكِـرٌ عَـلِيْمٌ . قَالَ عُرْوَةُ ، قَالَتْ عَـائِشَةُ : هِـيَ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : الصَّحِيْحُ مَا رَوَاهُ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مَنْ كَانَ يُهِلُّ لِـمَـنَـاةَ وَ كَـانُـوْا يَتَحَرَّجُوْنَ مِنَ الطَّوَافِ بَيْنَـهُـمَا ، لَا أَنَّهُمْ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَهُمَا ، كَـخَبَـرِ ابْـنِ عُيَيْنَةَ ، وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ رِوَايَةِ يُـوْنُسَ وَ مُتَابَعَةِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ إِيَّاهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انصاری لوگ اور غسان قبیلے کے افراد اسلام لانے سے پہلے مناۃ بت کے نام کا احرام باندھتے تھے۔ اس لیے انہوں نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے میں حرج محسوس کیا۔ اور یہ ان کے دور کا دستور بھی تھا کہ جو شخص مناۃ کے نام کا احرام باندھتا تھا وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہیں کرتا تھا۔ اور جب وہ مسلمان ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: '' بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔...... حضرت عروہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ سنت ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رائج اور جاری کیا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحیح بات وہی ہے جسے امام یونس نے امام زہری سے روایت کیا ہے کہ جو لوگ مناۃ بت کے نام کا احرام باندھتے تھے وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے میں حرج محسوس کرتے تھے، یہ نہیں کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کیا کرتے تھے جیسا کہ امام ابن عیینہ کی روایت میں ہے۔ جناب یونس کی روایت کے درست ہونے کی دلیل

(۲۷۶۷) انظر الحديث السابق.

عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى ، سَأُخْرِجُ خَبَرَ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِي الْبَابِ الَّذِيْ يَلِيْ هٰذَا الْبَابَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ . وَ خَبَرُ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ دَالٌّ أَيْضًا أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوْا هُمُ الَّذِيْنَ يَتَحَرَّجُوْنَ مِنَ الطَّوَافِ بَيْنَهُمَا قَبْلَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ .

جناب ہشام بن عروہ کی اس معنی میں روایت ہے جس میں انہوں نے یونس کی متابعت کی ہے۔ ہشام بن عروہ کی روایت میں اگلے باب میں بیان کروں گا ۔ ان شاء اللہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اس بات کی دلیل ہے کہ اس آیت کے نزول سے پہلے انصار ہی تھے جو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے میں حرج محسوس کرتے تھے۔

۲۷۶۸۔ ثَنَا بِخَبَرِ عَاصِمٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُوْنَ أَنْ يَطَّوَّفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ : ((إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ)) . زَادَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ : فَطَافُوْا .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصاری صحابہ کرام صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا ناپسند کرتے تھے حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ ''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' جناب سلم بن جنادہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''پھر انہوں نے سعی کرنا شروع کر دی۔''

۲۰۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ عَائِشَةَ لَمْ تُرِدْ بِقَوْلِهَا : هِيَ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا سُنَّةٌ يَتِمُّ الْحَجُّ بِتَرْكِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان: ''صفا مروہ کی سعی سنت ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا ہے'' سے ان کی مراد یہ نہیں ہے کہ ان دونوں کے درمیان سعی کرنا ایسی سنت ہے جس کے بغیر بھی حج مکمل ہو جاتا ہے

۲۷۶۹۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ - يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ....

عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : مَا أَرٰى

حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

(۲۷۶۸) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب ما جاء في السعي بين الصفا والمروة، حدیث: ۱٦٤٨۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان ان السعي بين الصفا والمروة ركن، حدیث: ۱۲۷۸۔ سنن ترمذی: ۲۹٦٦۔ سنن نسائی کبریٰ: ۳۹٤٥۔ مستدرک حاکم: ۲/ ۲۷۰۔

(۲۷۶۹) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب يفعل بالعمرة ما يفعل بالحج، حدیث: ۱۷۹۰۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان ان السعي بين الصفا والمروة ركن، حدیث: ۲۵۹/ ۱۲۷۷۔ وانظر ما تقدم برقم: ۲۷٦٦۔

عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ لَا أَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ . قَالَتْ : وَلِمَ ؟ قُلْتُ : إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ فَقَالَتْ لَوْ كَانَ كَمَا تَقُوْلُ : لَكَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا . إِنَّمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِيْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوْا إِذَا أَهَلُّوْا أَهَلُّوْا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَّوَّفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، فَلَمَّا قَدِمُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ . فَلَعَمْرِيْ مَا أَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُوْلُ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ . فَهُمَا مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . قَوْلُهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ : تُرِيْدُ عِنْدَ أَنْفُسِهِمْ فِيْ دِيْنِهِمْ .

سے عرض کیا: میری رائے یہ ہے کہ اگر میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کروں تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ انہوں نے پوچھا: وہ کیسے؟ میں نے عرض کیا: اللہ فرماتے ہیں: ﴿فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ ''پس جو شخص بیت اللہ شریف کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف (سعی) کرے۔'' انہوں نے فرمایا: اگر بات ویسے ہی ہوتی جیسے تو کہہ رہا ہے تو پھر آیت اس طرح ہونی چاہیے تھی: ''فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا'' تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف نہ کرے۔'' بلا شبہ یہ آیت تو انصار کے کچھ لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ وہ جاہلیت میں مناۃ بت کے نام پر احرام باندھتے تھے تو وہ اپنے لیے صفا مروہ کی سعی حلال نہیں سمجھتے تھے۔ پھر جب وہ (مسلمان ہونے کے بعد) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے لیے مکہ مکرمہ آئے تو انہوں نے یہ بات آپ کو بتائی، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی۔ میری عمر کی قسم! جو شخص صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا حج مکمل نہیں کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ ''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان: ''ان کے لیے سعی کرنا حلال نہ تھا'' اس کا مطلب ہے کہ ان کے جاہلی عقیدے کے مطابق ان کے لیے صفا مروہ کی سعی کرنا حلال نہ تھا۔

فوائد :......۱۔ مذکورہ آیت واحادیث دلیل ہیں کہ صفا ومروہ کی سعی ارکان حج میں سے ہے اور صحت حج کے لیے سعی شرط ہے اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔

۲۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، صحابہ وتابعین سلف میں سے جمہور علماء کا مذہب ہے کہ صفا مروہ کی سعی ارکان حج

میں سے ایک رکن ہے جس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔

اور اس کے چھوڑنے کا خمیازہ قربانی اور کسی اور فدیہ سے پورا نہیں ہوتا۔ مالک، شافعی، احمد، اسحاق اور ابوثور رحمہم اللہ بھی اسی مذہب کے قائل ہیں۔ (اور مذہب راجح ہے۔)

۲۰۸..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ السَّعْيَ الَّذِيْ ذَكَرْتُ أَنَّهُ وَاجِبٌ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ سَعْياً كَانَ أَوْ مَشْياً بِسَكِيْنَةٍ تُؤَدَّةٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ صفا اور مروہ کی سعی واجب ہے، خواہ دوڑ کر کی جائے یا عام رفتار سے آرام و سکون سے چل کر کی جائے

وَالدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ السَّعْيَ الَّذِيْ هُوَ سُرْعَةُ الْمَشْيِ فِي الْوَادِيْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ لَيْسَ بِوَاجِبٍ وُجُوْباً يَحْرُجُ تَارِكُهُ ، وَ أَنَّ الْمَشْيَ بَيْنَهُمَا جَائِزٌ ، وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ أَنَّ اسْمَ السَّعْيِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْمَشْيِ عَلَى السَّكِيْنَةِ وَ التُّؤَدَّةِ ، وَ يَقَعُ عَلَى سُرْعَةِ الْمَشْيِ ، وَ اسْتَدْلَلْتُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ: ﴿ يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ﴾ فَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْلٰى بَيَانَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنَ الْوَحْيِ أَنَّ هٰذَا السَّعْيَ الَّذِيْ أَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ هُوَ الْمُضِيُّ وَ الْمَشْيُ إِلَى الْجُمُعَةِ عَلَى السَّكِيْنَةِ وَ الْوَقَارِ بِقَوْلِهٖ : إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَ الْوَقَارِ . فَلَوْ كَانَ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا أَمَرَ بِسُرْعَةِ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ لَمَا قَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَأْتُوْهَا تَمْشُوْنَ، وَ لَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ ، وَ كُنْتُ اَعْلَمْتُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضُوْعِ أَنْ جَائِزٌ أَنْ يَّقَعَ اسْمُ الْوَاحِدِ عَلٰى فِعْلَيْنِ ، أَحَدُهُمَا مَنْهِيٌّ عَنْهُ وَ الْاٰخَرُ مَأْمُوْرٌ بِهٖ ، إِذِ اسْمُ السَّعْيِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْمَشْيِ عَلَى السَّكِيْنَةِ وَ الْوَقَارِ وَ عَلٰى سُرْعَةِ الْمَشْيِ الَّذِيْ هُوَ هَرْوَلَةٌ ، فَأَمَرَ اللّٰهُ جَلَّ وَ عَلَا بِالسَّعْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ ، وَ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَالسَّعْيُ الَّذِيْ أَمَرَ اللّٰهُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الْمَشْيُ الَّذِيْ هُوَ ضِدُّ الْهَرْوَلَةِ ، وَ السَّعْيُ الَّذِيْ زَجَرَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ إِتْيَانِ الصَّلَاةِ هُوَ سُرْعَةُ الْمَشْيِ الَّذِيْ هُوَ شِبْهُ الْهَرْوَلَةِ أَوِ الْهَرْوَلَةُ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ وہ سعی جو صفا اور مروہ کے درمیان وادی میں تیز دوڑنا ہے وہ ایسا واجب نہیں کہ اس کا تارک گناہ گار ہو جائے۔ بے شک عام چال چلنا بھی جائز ہے یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جس کے متعلق میں بیان کر چکا ہوں کہ لفظ سعی (تیز دوڑنا) کا اطلاق کبھی سکون و وقار کے ساتھ چال چلنے پر بھی ہو جاتا ہے۔ اور اس لفظ کا اطلاق تیز دوڑ پر بھی ہوتا ہے۔ میں نے اسی مقام پر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے دلیل لی تھی کہ: ﴿يَآأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا نُوْدِيَ

لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ ”اے ایمان والو: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کی یاد کے لیے جلدی کرو۔“ (الجمعة : ۹) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی توضیح کے ذمہ دار نبی اکرم ﷺ نے وضاحت فرمادی کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں جس سعی کا ذکر ہے اس سے مراد جمعہ کے لیے وقار وسکون کے ساتھ چل کر جانا ہے۔ آپ کا ارشاد ہے: جب تم نماز کے لیے آؤ تو سکون اور وقار کے ساتھ چل کر آؤ۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں جمعے کے لیے دوڑ کر آنے کا حکم دیا ہوتا تو نبی کریم ﷺ ہرگز یہ نہ فرماتے کہ جب تم نماز کے لیے آؤ تو تم چلتے ہوئے آؤ۔ اور تم دوڑتے ہوئے نہ آؤ“ میں نے اسی مقام پر وضاحت کی تھی کہ ایک ہی اسم کو دو مختلف افعال کے لیے استعمال کرنا جائز ہے۔ ان میں سے ایک منع ہوتا ہے اور دوسرے کا حکم دیا گیا ہوتا ہے۔ کیونکہ ”سعی“ کا اسم اطمینان ووقار کے ساتھ چلنے اور تیز دوڑنے دونوں پر واقع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے لیے آنے میں سعی کا حکم دیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے نماز کے لیے آتے وقت سعی کرنے سے منع کیا ہے۔ چنانچہ اس آیت میں مذکور سعی جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، اس سے مراد عام چال چلنا ہے اور جس سعی سے نبی اکرم ﷺ نے نماز کے لیے آتے وقت منع کیا ہے اس سے مراد تیز تیز چلنا ہے جو دوڑنے کے برابر ہو۔“

۲۷۷۰۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ ....

عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ السُّلَمِيِّ قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ فِي السَّعْيِ . فَقُلْتُ لَهُ : تَمْشِيْ فِي الْمَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ؟ فَقَالَ : لَئِنْ سَعَيْتُ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى ، وَ لَئِنْ مَشَيْتُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ ، وَ أَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ .

جناب کثیر بن جمہان سلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دوڑنے کی جگہ (صفا مروہ کے نشیبی علاقے) میں عام رفتار سے چلتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے عرض کیا: آپ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے کی جگہ پر عام چال (کیوں) چل رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ”اگر میں دوڑ لگاؤں تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دوڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور اگر میں عام چال چلوں تو بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو عام چال چلتے ہوئے بھی دیکھا ہے، اور میں ایک بوڑھا شخص ہوں (اس لیے عام رفتار سے چل رہا ہوں)۔

فوائد :......صفا ومروہ کی سعی کے دوران بطن وادی میں تیز بھاگنا مستحب ہے لیکن معذور بوڑھا یا کسی اور مرض یا معذوری میں مبتلا شخص اگر سعی میں تیز دوڑنے سے قاصر ہے تو عام چال چلنا ہی کافی ہے۔ بھاگنا سعی کے لیے شرط نہیں۔

(۲۷۷۰) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب امر الصفا والمروة، حدیث: ۱۹۰٤۔ سنن ترمذی: ۸٦٤۔ سنن نسائی: ۲۹۷۹۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۸۸۔ مسند احمد: ۵۳/۲۔

٢٧٧١ـ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰی ، ثَنَا الضَّحَاكُ بْنُ مَخْلَدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ .... عَنْ كَثِيْرِ بْنِ جُمْهَانَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِيْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ : فَقَالَ : إِنْ أَمْشِيْ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ . وَإِنْ أَسْعٰى فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى .

جناب کثیر بن جمہان بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو صفا اور مروہ کے درمیان عام رفتار سے چلتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے عرض کیا (کہ آپ اس دوڑنے کے مقام پر عام چال چل رہے ہیں) تو انہوں نے فرمایا: اگر میں عام چال چلوں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عام چال چلتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور اگر میں دوڑ لگاؤں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑ لگاتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔"

٢٧٧٢ـ وَ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰی ، ثَنَا فِيْ عَقِبِهٖ ثَنَا الضَّحَاكُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا کی طرح مروی ہے۔

٢٧٧٣ـ وَ رَوٰی سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ ، حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ .... عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَعٰى عَاماً وَ مَشٰى عَاماً . ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سال (صفا مروہ کے درمیان) دوڑ لگائی اور ایک سال عام چال چلے۔

٢٠٩..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ الْحَرَجِ عَنِ السَّاعِيْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ قَبْلَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ جَهْلًا بِأَنَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ السَّعْيِ

جو شخص کم علمی اور جہالت کی بنا پر صفا مروہ کی سعی بیت اللہ کے طواف سے پہلے کر لے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ جبکہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ بیت اللہ شریک کا طواف سعی سے پہلے ہے

٢٧٧٤ـ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ـ وَ هُوَ الشَّيْبَانِيُّ ـ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ ....

(٢٧٧١) انظر الحديث السابق.

(٢٧٧٢) اسناده صحيح: سنن نسائي، كتاب مناسك الحج، باب المشي بينهما، حديث: ٢٩٨٠ـ مسند احمد: ١٥١/٢ـ وقد تقدم برقم: ٢٧٧٠.

(٢٧٧٣) اسناده ضعيف: سعید بن بشیر راوی ضعیف ہے۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا وَ كَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَقُوْلُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوْفَ ، أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئاً أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئاً . وَ كَانَ يَقُوْلُ لَهُمْ : ((لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ إِلَّا رَجُلٌ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَ هُوَ ظَالِمٌ فَذَاكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَ هَلَكَ)) .

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حج کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر نکلا۔ لوگ آپ کے پاس حاضر ہوتے تو کوئی کہتا: اے اللہ کے رسول! میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی ہے۔ (کوئی کہتا) میں نے یہ کام بعد میں کیا ہے یا یہ کام پہلے کر لیا ہے۔ آپ ان سب سے کہتے: ”کوئی حرج نہیں، کوئی گناہ نہیں، سوائے اس شخص کے جس نے اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کی اور وہ شخص ظالم ہو تو یہ وہ شخص ہے جو گناہ گار ہے اور ہلاک و برباد ہوا ہے۔“

فوائد:...... حج میں طواف قدوم کے بعد صفا مروہ کی سعی مشروع ہے لیکن اگر کوئی شخص لاعلمی کی وجہ سے طواف قدوم سے قبل سعی کر لے تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن ان ارکان کی ادائیگی میں ترتیب ملحوظ رکھنا افضل ہے۔

۲۱۰..... بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى أَهْلِ الْمِلَلِ وَ الْأَوْثَانِ عَلَى الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ بِأَنَّ يُهْزَمُوْا وَ يُزَلْزَلُوْا

صفا اور مروہ پر کفار اور بت پرستوں پر بددعا کرنا کہ اللہ تعالیٰ انہیں شکست سے دوچار کرے اور ان کے قدم اکھیڑ دے

۲۷۷۵۔ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا يَحْيَى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ - ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ ، ثَنَا .... عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ : اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ ، ثُمَّ خَرَجَ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، فَجَعَلْنَا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَرْمِيَهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ يُصِيْبَهُ بِشَيْءٍ ، فَسَمِعْتُهُ يَدْعُوْ عَلَى الْأَحْزَابِ ، يَقُوْلُ : اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ، سَرِيْعَ الْحِسَابِ ،

”حضرت عبداللہ بن ابو اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ ادا کیا تو بیت اللہ شریف کا طواف کیا، پھر صفا اور مروہ کی سعی کے لیے چلے گئے تو ہم آپ کو مکہ والوں کے شر سے محفوظ رکھنے کے لیے آڑ کیے ہوئے تھے کہ کہیں کوئی کافر آپ کو تیر نہ مار دے یا کوئی اور تکلیف نہ پہنچا دے۔ اس دوران میں میں نے آپ کو کافر جماعتوں پر بددعا کرتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے: ”اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ ،

(۲۷۷۵) مسند احمد: ۴/ ۳۸۱ وسنن کبریٰ نسائی: ۴۲۰۶ بتمامہ۔ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من لم یدخل الکعبة، حدیث: ۱۶۰۰۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب دخول الکعبة للحاج، حدیث: ۱۳۳۲۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۰۲۔ سنن ابن ماجہ: ۲۹۹۰ بذکر الطواف وغیرہ. صحیح بخاری، کتاب الجهاد، باب الدعاء علی المشرکین بالهزیمة، حدیث: ۲۹۳۳۔ صحیح مسلم، کتاب الجهاد، باب استحباب الدعاء بالنصر، حدیث: ۲۱/ ۱۷۳۲۔ سنن ترمذی: ۱۶۷۸۔ سنن ابن ماجہ: ۲۷۹۶ بذکر الدعاء.

أَهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَ زَلْزِلْهُمْ.

سَرِيْعَ الْحِسَابِ، أَهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔" "اے اللہ! کتاب کو نازل فرمانے والے، جلد حساب لینے والے، کافر جماعتوں کو شکست فاش دینے والے۔ اے اللہ! انہیں شکست وناکامی سے دو چار کر دے اور ان کے قدم ڈگمگا دے۔"

فوائد:......عمرہ وغیرہ میں دوران سعی کفار ومشرکین کی ہلاکت وغیرہ کی دعا کرنا مسنون ہے۔

۲۱۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمَعْذُوْرِ فِي الرُّكُوْبِ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ

معذور شخص کے لیے رخصت ہے کہ وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی سواری پر بیٹھ کر کر لے

۲۷۷٦۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مَالِكٍ ، (ح) وَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ ، (ح) وَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ أَيْضاً ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، ثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَدِمَتْ وَ هِيَ مَرِيْضَةٌ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ ، فَقَالَ : ((طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَ أَنْتِ رَاكِبَةٌ)) . هٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ .

حضرت زینب بنت ام سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ آئیں تو وہ بیمار تھیں، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی بیماری کے متعلق بتایا تو آپ نے فرمایا: "تم سواری پر بیٹھ کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کرلو۔" یہ جناب الدورقی کی روایت ہے۔

فوائد:......۱۔سواری پر طواف کرنا جائز ہے۔

۲۔طواف میں عورتیں مردوں سے علیحدہ رہیں اور اختلاط سے گریز کریں۔

۲۱۲..... بَابُ ذِكْرِ بَعْضِ الْعِلَلِ الَّتِيْ لَهَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ.

ان وجوہات کا بیان جن کی بنا پر نبی کریم ﷺ نے صفا ومروہ کے درمیان سعی کی تھی

وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ قَبْلُ أَنَّ اسْتِنَانَ السُّنَّةِ قَدْ تَكُوْنُ فِي الْإِبْتِدَاءِ لِعِلَّةٍ فَتَزُوْلُ الْعِلَّةُ وَ تَبْقَى السُّنَّةُ إِلَى اٰخِرِ الْأَبَدِ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَعٰى بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا و

(۲۷۷٦) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب ادخال البعير في المسجد لعلة، حديث: ٤٦٤۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز الطواف على البعير، حديث: ۱۲۷٦ وقد تقدم برقم: ٥۲۳.

الْمَرْوَةِ لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ قُوَّتَهُ ، فَبَقِيَتْ هٰذِهِ السُّنَّةُ إِلَى اٰخِرِ الْأَبَدِ

یہ مسئلہ بھی اسی جنس سے ہے جسے میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ کوئی سنت ابتداء میں کسی علت کی بنا پر رائج ہوتی ہے۔ پھر وہ علت ختم ہو جاتی ہے اور سنت تا قیامت باقی رہتی ہے کیونکہ (ابتداء میں) نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی مشرکوں کو اپنی قوت وطاقت دکھانے کے لیے کی تھی (پھر یہ علت تو ختم ہوگئی) مگر یہ سنت تا قیامت باقی رہے گی

۲۷۷۷۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالُوْا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : إِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَصْحَابُهُ بِالْبَيْتِ ، وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ قُوَّتَهُ . وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ : لِيَرٰى قُرَيْشًا قُوَّتَهُ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بلا شبہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی اس لیے کی تھی تاکہ مشرکین آپ کی قوت وطاقت دیکھ لیں۔ جناب مخزومی کی روایت میں ہے: تاکہ قریش والے آپ کی قوت دیکھ لیں۔

فوائد :......اس حدیث میں یہ علت بیان ہوئی ہے کہ طواف میں اور صفا مروہ کی سعی میں تیز چلنے کا سبب یہ تھا کہ مشرکین کو یہ باور کرایا جائے کہ مسلمان قوی اور مضبوط ہیں۔ اگرچہ اس عمل کا مقصد کفار ومشرکین پر مسلمانوں کی قوت کی دھاک بٹھانا تھا لیکن یہ عمل حج کے لیے مستقل سنت قرار دے دیا گیا۔ لہٰذا طواف کے لیے تین چکر اور صفا مروہ کی سعی کے دوران تیز چلنا مسنون ومستحب ہے۔

۲۱۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ رُكُوبِ مَنْ بِالنَّاسِ إِلَيْهِ الْحَاجَةُ وَ الْمَسْأَلَةُ عَنْ أَمْرِ دِيْنِهِمْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ إِذَا كَثُرَ الزِّحَامُ عَلَى الْعَالِمِ ، وَ لَمْ يُمْكِنْ سُؤَالُهُ ، إِذَا كَانَ الْعَالِمُ مَاشِياً بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ

جب مذہبی راہنما اور عالم دین صفا اور مروہ کے درمیان پیدل چل رہا ہو اور لوگوں نے اس سے اپنے دینی مسائل پوچھنے ہوں جو اس کے پیدل چلنے کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو ایسے ہجوم کی وجہ سے عالم دین سواری پر بیٹھ کر صفا مروہ کی سعی کر سکتا ہے

(۲۷۷۷) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب ما جاء فی السعی بین الصفا والمروۃ، حدیث: ۱۶۴۹۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب استلام الرکنین الیمانیین، حدیث: ۲۴۱/ ۱۲۶۶۔ سنن نسائی: ۲۹۸۲۔ مسند احمد: ۱/ ۲۲۱۔ مسند الحمیدی: ۴۹۷ وانظر ما تقدم برقم: ۲۷۱۹۔

۲۷۷۸۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنِي عِيْسٰى عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ ، ح وَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ ، ثَنَا يَحْيٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ ....

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ ، فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ . زَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَ ابْنُ مَعْمَرٍ لِيَسْأَلُوْهُ وَ إِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ : إِنَّ النَّاسَ غَشَّيُوْهُ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کی سعی سواری پر بیٹھ کر کی تا کہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں۔ کیونکہ لوگوں نے آپ کو چاروں طرف سے ڈھانپ لیا تھا۔ جناب عبدالرحمٰن اور ابن معمر کی روایت میں یہ اضافہ ہے: تا کہ لوگ آپ سے دینی مسائل پوچھ سکیں، کیونکہ (پیدل چلتے ہوئے) لوگوں نے آپ کو ڈھانپ لیا تھا۔

۲۱۴..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الرُّكُوْبِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ إِذَا أُوْذِيَ الطَّائِفُ بَيْنَهُمَا بِالْإِزْدِحَامِ عَلَيْهِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الرُّكُوْبَ بَيْنَهُمَا إِبَاحَةٌ لَا أَنَّهُ سُنَّةٌ وَاجِبَةٌ ، وَ لَا أَنَّهُ سُنَّةٌ فَضِيْلَةٌ بَلْ هِيَ سُنَّةٌ إِبَاحَةٌ

صفا اور مروہ کی سعی کے دوران میں سواری پر بیٹھنے کی رخصت ہے جبکہ سعی کرنے والے کو لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے تکلیف کا سامنا ہو۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ صفا اور مروہ کے درمیان سواری پر بیٹھنا جائز ہے، نہ یہ سنت مؤکدہ ہے اور نہ سنت فضیلت بلکہ یہ جواز کے لیے ہے

۲۷۷۹۔ ثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ ، عَنِ الْجَرِيْرِيِّ ....

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ ، قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ : أَرَأَيْتَ الرُّكُوْبَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ قَالَ ، قَوْمُكَ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهَا سُنَّةٌ . قَالَ : صَدَقُوْا ، وَ كَذَبُوْا . جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ ، فَجَعَلَ يَطُوْفُ بَيْنَ

جناب ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: مجھے بتائیں کہ صفا اور مروہ کی سعی سوار ہو کر کرنے کا کیا حکم ہے کیونکہ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ یہ سنت نبوی ہے۔ انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے (کہ نبی اکرم نے صفا مروہ کی سعی سوار ہو کر کی تھی) اور یہ بات غلط

(۲۷۷۸) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز الطواف علی بعیر وغیرہ، حدیث: ۱۲۷۳۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۸۰۔ سنن نسائی: ۲۹۷۸۔ مسند احمد: ۳/۳۱۷۔

(۲۷۷۹) تقدم تخریجه برقم: ۲۷۰۷۔

الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، فَخَرَجَ أَهْلُ مَكَّةَ حَتّٰى خَرَجَ النِّسَاءُ ، وَ كَانَ لَا يُضْرَبُ أَحَدٌ عِنْدَهُ ، وَ لَا يَدْعُوْنَهُ ، فَدَعَا بِرَاحِلَتِهِ ، فَرَكِبَ وَ لَوْ يَتْرُكُ لَكَانَ الْمَشْيُ أَحَبَّ إِلَيْهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ : صَدَقُوْا وَ كَذَبُوْا يُرِيْدُ ، صَدَقُوْا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَكِبَ بَيْنَهُمَا ، وَ كَذَبُوْا بِقَوْلِ إِنَّهُ لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَاجِبَةٍ وَ لَا فَضِيْلَةٍ ، وَ إِنَّمَا هِيَ إِبَاحَةٌ لَا حَتْمٌ وَ لَا فَضِيْلَةٌ .

کی ہے (کہ یہ سنت ہے)۔ (اصل واقعہ یہ ہے کہ) نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو صفا اور مروہ کی سعی شروع کی، پس اہل مکہ نکل آئے حتیٰ کہ عورتیں بھی آپ کی زیارت کے لیے آ گئیں۔ اور آپ کے پاس سے کسی کو مار کر ہٹایا نہیں جاتا تھا اور نہ آپکو لوگ چھوڑتے تھے۔ چنانچہ آپ نے اپنی سواری منگوائی اور اس پر سوار ہو گئے اور اگر لوگ آپ کو پیدل سعی کرنے دیتے تو آپ کو پیدل سعی کرنا ہی زیادہ پسند تھا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ کہنا کہ ''انہوں نے سچ کہا ہے اور غلط بیانی بھی کی ہے۔'' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ انہوں نے یہ بات سچ کہی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صفا مروہ کی سعی سوار ہو کر کی تھی اور ان کی یہ بات غلط ہے کہ یہ سنت موکدہ یا فضیلت کی حامل سنت ہے، بے شک یہ تو صرف جواز کے لیے ہے نہ واجب ہے نہ فضیلت کا باعث۔''

فوائد:......۱۔ سواری پر طواف کرنا اور صفا مروہ کی سعی کرنا جائز و مسنون ہے۔

۲۔ نبی ﷺ کا سواری پر طواف کرنے اور صفا مروہ کی سعی کرنے کا مقصود یہ تھا کہ لوگ ارکان حج سیکھ لیں، علت جو بھی ہو آپ ﷺ کا یہ عمل سواری استعمال کرنے کے جواز کی دلیل ہے۔

۲۱۵..... بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِالْمِحْجَنِ لِلطَّائِفِ الرَّاكِبِ

سواری پر طواف کرنے والا شخص چھڑی سے حجر اسود کا استلام کر سکتا ہے

۲۷۸۰۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا، آپ اپنی چھڑی کے ساتھ حجر اسود کا استلام کرتے تھے۔''

(۲۷۸۰) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب استلام الرکن بالمحجن، حدیث: ۱۶۰۷۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز الطواف علی بعیر غیرہ، حدیث: ۱۲۷۲۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۷۷۔ سنن نسائی ۲۹۵۷۔ مسند احمد: ۲۹۴۸۔

٢٧٨١ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِىءُ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ الْقَصْوٰى يَوْمَ الْفَتْحِ لِيَسْتَلِمَ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ والے دن اپنی اونٹنی قصویٰ پر بیٹھ کر طواف کیا تھا۔ آپ اپنی لاٹھی کے ساتھ حجر اسود کا استلام کرتے تھے۔

٢١٦..... بَابُ تَقْبِيْلِ طَرَفِ الْمِحْجَنِ إِذَا اسْتَلَمَ بِهِ الرُّكْنَ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ ، فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ

حجر اسود کو چھڑی کے ساتھ چھونے کے بعد چھڑی کے اس کنارے کو بوسہ دینے کا بیان، بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو کیونکہ اس سند کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے

٢٧٨٢ـ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، ثَنَا حَفْصٌ - يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ الْعَدَنِيَّ ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَلِيْكٍ الْعَدَنِيُّ ، ثَنَا ....

أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عَلٰى نَاقَتِهِ - أَوْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ - وَهُوَ لَيَسْتَلِمُ بِمِحْجَنِهِ ، وَيُقَبِّلُ طَرَفَ الْمِحْجَنِ .

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی اونٹنی یا اپنی سواری پر بیٹھ کر طواف کرتے ہوئے دیکھا، آپ اپنی لاٹھی کے ساتھ حجر اسود کو چھوتے اور لاٹھی کے اس کنارے کو چوم لیتے۔

٢٧٨٣ـ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ خَرَّبُوْذٍ ، حَدَّثَنِي ....

أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ ، وَيَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ بِمِحْجَنِهِ . قَالَ : وَأَرَاهُ يُقَبِّلُ طَرَفَ الْمِحْجَنِ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا فَطَافَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ .

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر بیٹھ کر بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ حجر اسود اور رکن یمانی کو اپنی لاٹھی کے ساتھ چھوتے تھے، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ چھڑی کے کنارے کو بوسہ دیتے تھے۔ پھر آپ صفا کی طرف گئے تو آپ نے اپنی سواری پر سعی کی۔

(٢٧٨١) اسناده صحيح : صحيح ابن حبان : ٣٨١٧ـ مسند ابى يعلى كما فى مجمع الزوائد : ٢٤٣/٢ـ

(٢٧٨٢) انظر الحديث الآتى.

(٢٧٨٣) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز الطواف على بعير وغيره، حديث : ١٢٧٥ـ سنن ابى داؤد : ١٨٧٩ـ سنن ابن ماجه : ٢٩٤٩ـ مسند احمد : ٤٥٤/٥.

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ دوران طواف حجر اسود کو چھونا مستحب فعل ہے لیکن اگر سوار یا کوئی اور شخص حجرِ اسود کو ہاتھ سے چھو نہ سکے تو چھڑی سے چھو کر اس چھڑی کو چومنا جائز ہے۔ شافعیہ اسی مذہب کے قائل ہیں۔

(شرح النووی: ۹/ ۲۰)

۲۱۷..... بَابُ إِحْلَالِ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ

صفا اور مروہ کی سعی کرنے کے بعد عمرہ کرنے والا حلال ہو جاتا ہے (تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں)

۲۷۸۴۔ ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً أَخْبَرَهُ ، (ح) وَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا مَالِكٌ - يَعْنِي ابْنَ أَنَسٍ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، ....

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْلَلْنَا بِالْعُمْرَةِ ، فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر حج پر) نکلے تو ہم نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا، لہٰذا جنہوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد حلال ہو گئے۔

۲۷۸۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - يَعْنِي الثَّقَفِيَّ - ثَنَا حَبِيبٌ - وَ هُوَ الْمُعَلِّمُ - قَالَ ، قَالَ عَطَاءٌ ، حَدَّثَنِي ....

جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً ، ثُمَّ يَطُوفُونَ ، ثُمَّ يُقَصِّرُوا أَوْ يَحْلِقُوا ، إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے حج کو عمرہ بنا لیں پھر بیت اللہ شریف کا طواف کریں، سر کے بال کٹوا لیں یا منڈوا لیں (اور حلال ہو جائیں) سوائے ان لوگوں کے جن کے پاس قربانی کے جانور ہیں۔ (تو وہ حج قران کریں)۔"

(۲۷۸۴) تقدم تخریجه برقم: ۲٦۰۷۔ وسیاتی برقم: ۲۷۸۸.

(۲۷۸۵) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب تقضی الحائض المناسك كلها، حدیث: ۱٦۵۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۷۸۹۔ مسند احمد: ۳/۳۰۵.

۲۱۸..... بَابُ إِبَاحَةِ وَطْیءِ الْمُتَمَتِّعِ النِّسَاءَ مَا بَيْنَ الْإِحْلَالِ مِنَ الْعُمْرَةِ إِلَى الْإِحْرَامِ بِالْحَجِّ ، وَ إِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَرِيبٌ

حج تمتع کرنے والا شخص عمرے کی ادائیگی کے بعد احرام کھولنے سے لے کر حج کا احرام باندھنے کے دوران بیوی سے ہمبستری کرسکتا ہے اگرچہ عمرے کا احرام کھولنے اور دوبارہ حج کا احرام باندھنے میں چند دن کا وقفہ ہی ہو

۲۷۸۶۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ عَطَاءٌ قَالَ .... جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ : قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ رَابِعٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا أَنْ نُحِلَّ ، فَقَالَ : ((أَحِلُّوْا وَ أَصِيْبُوا النِّسَاءَ)) . قَالَ عَطَاءٌ ، قَالَ جَابِرٌ : وَ لَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيْبُوا النِّسَاءَ وَ لٰكِنَّهُ أَحَلَّهُ لَهُمْ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کی چار تاریخ کی صبح کے وقت مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ پھر جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو آپ نے ہمیں حکم دیا (کہ عمرہ کر کے) احرام کھول دو۔ اور فرمایا: ”احرام کھول دو اور اپنی بیویوں سے ہمبستری کر سکتے ہو۔“ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ نے صحابہ کرام پر بیویوں سے جماع کرنا لازمی قرار نہیں دیا تھا لیکن آپ نے ان کے لیے حلال قرار دیا تھا (کہ اگر وہ ضرورت محسوس کریں تو اپنی خواہش پوری کر سکتے ہیں۔)

فوائد:......۱۔ حج تمتع کرنے والا طواف کعبہ اور صفا مروہ کی سعی کے بعد احرام اتار دے گا اور حلال ہو جائے گا۔ پھر حج کے دنوں میں حج کا احرام دوبارہ باندھے گا، عمرہ اور حج کے درمیانی وقفہ میں وہ حلال ہے اور اس پر حج وعمرہ کی کوئی پابندی لاگو نہیں ہوگی۔

۲۔ حج تمتع کا ارادہ رکھنے والا طواف وسعی کے بعد فارغ ہو کر بیویوں سے مباشرت کرسکتا ہے اور وہ عمل بھی کرسکتا ہے جو احرام کی وجہ سے اس پر حرام ہوتے تھے۔

۲۱۹..... بَابُ ذَبْحِ الْمُعْتَمِرِ وَ نَحْرِهِ وَ هَدْيِهِ حَيْثُ شَاءَ مِنْ مَكَّةَ

عمرہ کرنے والا شخص مکہ مکرمہ میں جہاں چاہے اپنا قربانی کا جانور ذبح یا اونٹ کو نحر کرسکتا ہے

۲۷۸۷۔ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ وَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ ، ح وَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ ....

(۲۷۸۶) تقدم طرفه برقم: ۹۵۷ وانظر الحديث السابق.

(۲۷۸۷) اسناده صحيح: الصحيحة: ۲٤٦٤۔ سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب الصلاة بجمع، حديث: ۱۹۳۷۔ سنن ابن ماجه: ۳۰٤۸۔ مسند احمد: ۳/٤۲٦۔ سنن الدارمی: ۱۸۷۹۔ سنن كبرىٰ نسائی: ٤۰۹۰۔

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((وَ كُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَ مَنْحَرٌ)).

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکہ مکرمہ کی ہر شاہراہ راستہ بھی ہے اور قربان گاہ بھی ہے۔''

فوائد: ...... حج وعمرہ کرنے والے کے لیے حرم مکی کے اندر قربانی کرنا لازم ہے اور نحر کی جگہیں منیٰ اور مکہ کے تمام راستے ہیں، جہاں میسر آئے ان مقامات پر حرم مکی کے اندر قربانی کرنا جائز ہے۔

۲۲۰..... بَابُ الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَقْدَمُ مَكَّةَ وَ هِيَ حَائِضٌ

عمرے کا احرام باندھنے والی عورت مکہ مکرمہ میں حیض کی حالت میں پہنچے تو وہ کیا کرے

۲۷۸۸۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ، قَالَتْ : فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَ أَنَا حَائِضٌ ، وَ لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ ، وَ لَا بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : ((انْقُضِيْ رَأْسَكِ ، وَ امْتَشِطِيْ ، وَ أَهِلِّيْ بِالْحَجِّ ، وَ دَعِي الْعُمْرَةَ)). قَالَتْ : فَفَعَلْتُ ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، إِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ . قَالَ : ((هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَدْ كُنْتُ زَمَاناً يَتَخَالَجُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ فِيْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں (سفر پر) نکلے تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا اور تلبیہ پکارا۔ وہ فرماتی ہیں: میں مکہ مکرمہ اس حال میں پہنچی کہ میں حائضہ تھی۔ میں نے بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کیا اور نہ صفا مروہ کی سعی کی۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا شکوہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے بال کھول دو، کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرے کے اعمال ترک کر دو۔ لہٰذا میں نے ایسے ہی کیا۔ پھر جب ہم نے حج ادا کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا (تاکہ وہاں سے عمرے کا احرام باندھ سکوں) پس میں نے عمرہ ادا کیا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ تمہارے عمرے کے بدلے میں ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کافی عرصے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کے بارے میں میرا دل الجھن اور تردد کا شکار تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

(۲۷۸۸) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب کیف تھل الحائض والنفساء، حدیث: ۱۵۵۶۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوہ الاحرام، حدیث: ۱۲۱۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۷۸۱۔ سنن نسائی: ۲۷۶۵ وانظر ما تقدم برقم: ۲۶۰۶.

خَبَرِ عَائِشَةَ ، وَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا : انْقِضِيْ رَأْسَكِ وَ امْتَشِطِيْ ، وَ كُنْتُ أُفَرِّقُ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا بِذٰلِكَ دَلَالَةٌ عَلٰى صِحَّةِ مَذْهَبِ مَنْ خَالَفَنَا فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ وَ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَائِشَةَ بِرَفْضِ الْعُمْرَةِ ثُمَّ وَجَدْتُّ الدَّلِيْلَ عَلٰى صِحَّةِ مَذْهَبِنَا وَ ذٰلِكَ أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَرٰى أَنَّ الْمُعْتَمِرَ إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ حَلَّ لَهُ جَمِيْعُ مَا يَحِلُّ لِلْحَاجِّ إِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ، وَ كَانَ يَحِلُّ لِعَائِشَةَ بَعْدَ دُخُوْلِهَا الْحَرَمَ نَقْضَ رَأْسِهَا وَ الْإِمْتِشَاطَ حَدَّثَنَا بِالْخَبَرِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ عَبْدَ الْجَبَّارِ ، ثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْهَا أَنْ تَنْقُضَ شَعْرَهَا وَ تَغْسِلَهُ ، وَ قَالَتْ : إِنَّ الْمُعْتَمِرَ إِذَا دَخَلَ الْحَرَمَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْحَاجِّ إِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، قَالَ الشَّافِعِيُّ : إِنَّمَا أَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتْرُكَ الْعَمَلَ بِعُمْرَةٍ مِنَ الطَّوَافِ وَ السَّعْيِ لَا أَنْ تَرْفُضَ الْعُمْرَةَ ، وَ أَمَرَهَا أَنْ تُهِلَّ بِالْحَجِّ فَتَصِيْرُ قَارِنَةً . وَ هٰذَا عِنْدَ الشَّافِعِيِّ كَفِعْلِ ابْنِ عُمَرَ حِيْنَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ، ثُمَّ قَالَ : مَا أَرٰى سَبِيْلَهُمَا إِلَّا وَاحِدًا ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ

کا انھیں یہ فرمانا: ”اپنے سر کے بال کھول دو اور کنگھی کر لو۔“ مجھے خدشہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ حکم دینے میں ہمارے مخالفین کے مذہب کی دلیل ہے جو اس مسئلہ میں کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عمرہ فسخ کرنے کا حکم دیا تھا۔ پھر مجھے اپنے مذہب اور موقف کے درست ہونے کی دلیل مل گئی اور وہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا موقف یہ تھا کہ عمرہ کرنے والا حرم میں داخل ہو جائے تو اس کے لیے وہ تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں جو حج کرنے والے پر جمرہ عقبہ کی رمی کر لینے کے بعد ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حدود حرم میں داخل ہونے کے بعد بال کھولنا اور کنگھی کرنا حلال تھا۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے جو انہوں نے بیان کی ہے۔ حضرت عائشہ بنت طلحہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے بال کھول دے اور انہیں دھو لے، اور انہوں نے فرمایا: بے شک عمرہ کرنے والا جب حدود حرم میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ اسی طرح حلال ہو جاتا ہے جیسے حاجی جمرہ عقبہ کو رمی کرنے کے بعد حلال ہو جاتا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ کو ان کے عمرے میں طواف اور سعی سے روکا تھا، یہ نہیں کہ انہیں عمرہ فسخ کرنے کا حکم دیا تھا۔ آپ نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ حج کا احرام باندھ کر حج قران کی نیت کر لیں۔ امام شافعی کی یہ رائے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل جیسی ہے۔ جیسا کہ انہوں نے پہلے عمرے کا احرام باندھا تھا پھر کہنے لگے: میرے خیال میں حج اور عمرے کا حکم و طریقہ ایک ہی ہے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج کی نیت بھی کر لی

أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي ، فَقَرَنَ الْحَجَّ إِلَى الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَّطُوفَ لِلْعُمْرَةِ وَ يَسْعٰى لَهَا ، فَصَارَ قَارِناً وَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا : هٰذِهٖ مَكَانُ الْعُمْرَةِ الَّتِيْ لَمْ يُمْكِنْكِ الْعَمَلَ لَهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَدْ بَيَّنْتُ هٰذَا الْخَبَرَ فِي الْمَسْأَلَةِ الطَّوِيْلَةِ فِيْ تَأْلِيفِ أَخْبَارِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِهِمْ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ .

ہے، اس طرح انہوں نے عمرے کی سعی اور طواف کرنے سے پہلے اپنے عمرے کے ساتھ حج کو بھی ملا لیا۔ اور وہ حج قران کرنے والے بن گئے اور نبی اکرم ﷺ کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرمانا: ”یہ تمہارے عمرے کی جگہ ہے“ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اعمال تم ادا نہیں کر سکی تھی وہ اب ادا کر لیے ہیں۔ یہ ان کا بدلہ ہو گئے ہیں۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کو ایک طویل مسئلے میں بیان کیا ہے جس میں میں نے حجۃ الوداع کے بارے میں صحابہ کرام کی روایات اور ان کے مختلف الفاظ کو جمع کر کے ان میں معنوی اتحاد و اتفاق پیدا کیا ہے۔

فوائد:......جس عورت نے عمرہ اور حج کا احرام باندھا ہے اور وہ عمرہ کے دنوں میں حیض میں مبتلا ہو تو عمرہ کو موخر کر کے حج کے بعد ادا کرے گی۔

۲۲۱..... بَابُ مَقَامِ الْقَارِنِ وَ الْمُفْرِدِ بِالْحَجِّ وَ الْإِحْرَامِ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ

حج قران اور حج مفرد کرنے والے یوم النحر تک حالت احرام ہی میں رہیں گے

۲۷۸۹۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً أَخْبَرَهُ ، (ح) ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعاً)) .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور ہو تو وہ حج اور عمرے کا احرام باندھے پھر وہ عمرے کے بعد احرام نہ کھولے حتی کہ (۱۰ ذوالحجہ کو) حج اور عمرے دونوں کا احرام اکٹھا کھولے گا۔“

۲۷۹۰۔ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ بِشْرٍ الْعَبْدِيَّ - عَنْ مُحَمَّدٍ وَ هُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

(۲۷۸۹) انظر الحديث السابق.

(۲۷۹۰) سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب حجة رسول الله ﷺ، حديث: ۳۰۷۵۔ مسند احمد: ۱۴۱/۶ وانظر ما تقدم برقم: ۲۶۰۵.

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ عَلَى أَنْوَاعٍ ثَلَاثَةٍ : فَمِنَّا مَنْ أَحْرَمَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعاً ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ مُفْرِدًا ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مُفْرِدَةٍ ، فَمَنْ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَلَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ مِمَّا حُرِّمَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَقْضِيَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ ، وَمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مُفْرِدَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ قَضٰى عُمْرَتَهٗ حَتّٰى يَسْتَقْبِلَ حَجًّا .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج میں روانہ ہوئے تو ہم نے تین قسم کے احرام باندھے تھے۔ہم میں سے کچھ لوگوں نے حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھا تھا۔ہم میں سے کچھ افراد نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اور کچھ نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا تو جس شخص نے حج اور عمرے کا احرام باندھا تھا تو وہ مناسک حج ادا کرنے تک کسی پابندی سے آزاد نہ ہو جو اس پر احرام کی وجہ سے لاگو ہوئی تھیں۔ اور جس نے عمرے کا احرام باندھا تھا تو وہ بیت اللہ شریف کا طواف کرنے اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد فارغ ہو گیا حتیٰ کہ اس نے (۸ ذوالحجہ کو) حج کا احرام باندھا۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حج افراد اور حج قران کرنے والا یوم نحر کو طواف، صفا مروہ کی سعی اور نحر سے فراغت کے بعد حلال ہوگا، اور ان اعمال کے بعد احرام کھول سکتا ہے۔

۲۲۲..... بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ مَاشِياً مِنْ مَكَّةَ ، إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ عِيسٰى بْنِ سَوَادَةَ هٰذَا

مکہ مکرمہ سے پیدل حج کرنے کی فضیلت، بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو کیونکہ عیسیٰ بن سواد کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہے

۲۷۹۱۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِيُّ ، ثَنَا عِيْسَى بْنُ سَوَادَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ....

عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : مَرِضَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرَضاً شَدِيْداً فَدَعٰى وَلَدَهٗ ، فَجَمَعَهُمْ ، فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : ((مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِياً حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَكَّةَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ

جناب زاذان بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما شدید بیمار ہو گئے تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلا کر جمع کیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس شخص نے مکہ مکرمہ سے پیدل چل کر حج ادا کیا حتیٰ کہ وہ واپس مکہ مکرمہ آ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں لکھ

(۲۷۹۱) اسنادہ ضعیف جداً۔ عیسیٰ بن سوادۃ منکر الحدیث راوی ہے۔الضعیفۃ: ٤٦٥۔ معجم کبیر طبرانی: ۱٦۹/۳۔ مجمع الزوائد: ۲۰۹/۳۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۷۸/۱۰۔

خُطْوَةٍ سَبْعَمِائَةِ حَسَنَةٍ كُلُّ حَسَنَةٍ مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ)) . قِيلَ لَهُ مَا حَسَنَاتُ الْحَرَمِ ؟ قَالَ : بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِائَةُ أَلْفِ أَلْفِ حَسَنَةٍ .

دیتے ہیں۔ ہر نیکی حرم کی نیکیوں کی مثل ہوگی۔'' ان سے پوچھا گیا: حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہر نیکی دس کروڑ نیکیوں کے برابر ہوگی۔

۲۲۳..... بَابُ عَدَدِ حَجِّ اٰدَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ صِفَةُ حَجِّهِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ فَإِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنَ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا

آدم علیہ السلام کے حجوں کی تعداد اور کیفیت کا بیان، بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو کیونکہ قاسم بن عبدالرحمٰن کے بارے میں میرا دل غیر مطمئن ہے

۲۷۹۲۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَزِيْدَ بِعِبَادَانَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، ثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ وَ هُوَ نَبْتُكُ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِنَّ آدَمَ أَتَى الْبَيْتَ أَلْفَ اٰتِيَةٍ ، لَمْ يَرْكَبْ قَطُّ فِيهِنَّ مِنَ الْهِنْدِ عَلٰى رِجْلَيْهِ)) .

حضرت ابن عباس، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت آدم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کے ایک ہزار حج کیے، ہر بار ہندوستان سے پیدل چل کر آئے کسی حج میں بھی سواری پر نہیں آئے۔''

۲۲۴..... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ يَوْمَ السَّابِعِ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ مَنَاسِكَهُمْ

لوگوں کو مناسک حج سکھانے کے لیے سات ذوالحجہ کو امام کا خطبہ دینا

۲۷۹۳۔ قَرَأْتُ عَلٰى أَحْمَدَ بْنِ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيِّ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَجْمَعٍ أَخْبَرَهُمْ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ خَطَبَ النَّاسَ وَ أَخْبَرَهُمْ بِمَنَاسِكِهِمْ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم الترویہ (۸ ذوالحجہ) سے ایک دن پہلے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور انہیں حج کے مناسک بتائے۔

۲۲۵..... بَابُ إِهْلَالِ الْمُتَمَتِّعِ بِالْحَجِّ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ مِنْ مَكَّةَ

حج تمتع کرنے والا شخص یوم ترویہ (۸ ذوالحجہ) کو مکہ مکرمہ سے احرام باندھے گا اور تلبیہ پکارے گا

(۲۷۹۲) اسناده ضعیف جدا۔ قسم بن عبدالرحمٰن انصاری راوی سخت ضعیف ہے۔ الضعيفة : ۵۰۹۲.

(۲۷۹۳) اسناده صحيح، سنن الكبرىٰ بيهقى : ۱۱۱/۵۔ مستدرك حاكم: ۴۶۱/۱۔ الصحيحة : ۲۰۸۲.

٢٧٩٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ - أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ: ....

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُخْبِرُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَأَمَرَنَا بَعْدَ مَا طُفْنَا أَنْ نَحِلَّ . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَإِذَا أَرَدْتُّمْ اَنْ تَنْطَلِقُوْا إِلَى مِنًى فَأَهِلُّوْا)) قَالَ : فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ .

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ نے ہمیں بیت اللہ کے طواف اور صفا مروہ کی سعی کے بعد احرام کھولنے کا حکم دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم (۸ ذوالحجہ کو) منیٰ جانے کا ارادہ کرو تو (دوبارہ) احرام باندھ لینا۔'' چنانچہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا۔

٢٧٩٥۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ ، (ح) ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، ثَنَا دَاوُدُ ، عَنْ أَبِي نَضْرٍ ....

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا طُفْنَا بِالْبَيْتِ ، قَالَ : ((إِجْعَلُوْهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ)) . قَالَ : فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ صَرَخْنَا بِالْحَجِّ وَ انْطَلَقْنَا إِلَى مِنًى .

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے۔ (مکہ مکرمہ پہنچ کر) جب ہم نے طواف کر لیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے اس حج کو عمرے میں تبدیل کر لو، سوائے اس کے جو قربانی کا جانور ساتھ لایا ہے۔'' تو ہم نے اسے عمرہ بنا لیا۔ پھر جب یوم ترویہ آیا تو ہم نے حج کا تلبیہ پکارا اور منیٰ کی طرف چلے گئے۔

فوائد :......آٹھ ذوالحجہ کو منیٰ میں پہنچنا مسنون ہے پھر اگر حج قران یا افراد والا حاجی ہو تو وہ احرام ہی میں منیٰ پہنچے گا اور حج تمتع کرنے والا یوم ترویہ کو احرام باندھے گا۔ (فقه السنه : ١/ ٦٣٥)

٢٢٦..... بَابُ وَقْتِ الْخُرُوْجِ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ مِنْ مَّكَّةَ إِلَى مِنًى

یوم الترویہ (۸ ذوالحجہ) کو مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہونے کے وقت کا بیان

٢٧٩٦۔ ثَنَا أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، ثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ....

(٢٧٩٤) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث : ١٢١٤ ـ مسند احمد : ٣/ ٣٧٨ـ صحيح ابن حبان : ٣٧٨٥.

(٢٧٩٥) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز التمتع في الحج والقران، حديث : ١٢٤٧ ـ مسند احمد : ٣/٥ـ صحيح ابن حبان : ٣٧٨٢.

(٢٧٩٦) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ٩٥٨.

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ؟ قَالَ : بِمِنًى . قُلْتُ : فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ ؟ قَالَ : بِالْأَبْطَحِ . ثُمَّ قَالَ : افْعَلْ كَمَا فَعَلَ أُمَرَاؤُكَ .

جناب عبد العزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا اور ان سے عرض کی: مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سمجھی ہو۔ آپ ﷺ نے یوم الترویہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: منیٰ میں۔ میں نے عرض کیا: روانگی والے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا: ابطح میں ۔پھر فرمایا: تم ویسے ہی کرو جیسے تمہارے حکمران کریں۔ (وہ جہاں نماز پڑھیں تم وہیں پڑھ لو۔)

٢٧٩٧۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالُوْا ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، ثَنَا ....

عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ رُفَيْعٍ ، قَالَ : لَقِيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَلَى حِمَارٍ مُتَوَجِّهاً إِلَى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ، فَقُلْتُ لَهُ : أَيْنَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ ؟ قَالَ : صَلِّ حَيْثُ يُصَلِّيْ أُمَرَاؤُكَ . وَ قَالَ ابْنُ هِشَامٍ : عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ .

جناب عبد العزیز بن رفیع بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ملا جبکہ وہ گدھے پر بیٹھ کر منیٰ کی طرف جار ہے تھے۔ میں نے ان سے عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے آج کے دن (۸ ذوالحجہ کو) نماز ظہر کہاں ادا کی تھی؟ انہوں نے فرمایا: تم وہیں نماز پڑھو جہاں تمہارے حکمران پڑھیں۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ آٹھ ذوالحجہ کو ظہر سے قبل منیٰ میں پہنچنا مستحب ہے اور اس حساب سے مکہ سے منیٰ کا رخ کرنا چاہیے کہ نماز ظہر کے وقت حجاج منیٰ میں پہنچ کر نماز ظہر امام کی اقتداء میں ادا کریں۔

٢٢٧..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ يُصَلِّي الْإِمَامُ وَ النَّاسُ بِمِنًى قَبْلَ الْغُدُوِّ إِلَى عَرَفَةَ

ان نمازوں کی تعداد کا بیان جو امام اور لوگ عرفات روانہ ہونے سے پہلے منیٰ میں ادا کریں گے

٢٧٩٨۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيٰى ، قَالَ ، سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ ....

(٢٧٩٧) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ٩٥٨.

(٢٧٩٨) صحيح: مستدرك حاكم: ١/٤٦١ـ سنن كبرىٰ بيهقي: ٥/١٢٢ـ مجمع الزوائد: ٣/٢٥٠ بحواله طبراني.

ابْـنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ : مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ ـ وَ قَالَ مَرَّةً مِـنْ سُنَّةِ الْإِمَامِ ـ أَنْ يُّصَلِّيَ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَ الْغُرُوْبَ وَ الْعِشَاءَ وَ الصُّبْحَ بِمِنًى .

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حج کا سنت طریقہ، اور ایک بار فرمایا: امام کے لیے سنت طریقہ یہ ہے کہ وہ منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں ادا کرے۔

۲۷۹۹ـ ثَـنَـا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ ، ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ الْبَجَلِيُّ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ....

عَـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ:أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِمِنًى .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں پانچ نمازیں ادا کی تھیں۔

فوائد :...... نبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الترویۃ (آٹھ ذوالحجہ) کو مقام ابطح (منیٰ) میں پڑاؤ ڈالتے تھے اور ابوبکر، عمر، ابن عمر اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کا بھی یہی معمول تھا لیکن عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اس جگہ نزول کرتے اور وہ یہ عذر پیش کرتے تھے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتفاقی منزل تھی، بالقصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں نزول نہ فرمایا تھا لیکن مالک، شافعی اور جمہور علماء رحمہم اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی اقتداء کی وجہ سے اس جگہ نزول کو مستحب قرار دیتے ہیں اور علماء کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ جو شخص یہاں قیام نہ کرے اس پر کوئی فدیہ نہیں، پھر منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھنا اور یہاں کچھ رات یا تمام رات گذارنا مستحب فعل ہے۔(شرح النووی: ۹/ ۵۹)

۲۲۸..... بَابُ وَقْتِ الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ

منیٰ سے عرفات روانہ ہونے کے وقت کا بیان

۲۸۰۰ـ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ يَحْيٰى ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ....

عَـنْ عَبْـدِ الـلّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: مِنْ سُنَّةِ الْـحَـجِّ أَنْ يُّصَلِّيَ الْإِمَامُ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَ الصُّبْحَ بِمِنًى ، ثُـمَّ يَغْدُوْ إِلَى عَرَفَةَ ، فَيَقِيْلُ حَيْثُ قُضِيَ لَهٗ ، حَتّٰى إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ خَطَبَ النَّاسَ ، ثُـمَّ صَـلَّى الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ جَمِيْعاً ، ثُمَّ

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حج کے طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ امام منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھائے پھر صبح کے وقت عرفات روانہ ہو جائے اور جو جگہ میسر آئے وہاں دوپہر کو آرام کرے۔ حتیٰ کہ جب سورج ڈھل جائے تو لوگوں کو خطبہ دے۔ پھر نماز ظہر اور عصر جمع کر کے ادا کرے۔ پھر سورج غروب ہونے تک

(۲۷۹۹) اسنادہ صحیح، سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی الخروج الی منی، حدیث: ۸۸۰ـ مسند احمد: ۱/ ۲۹۶ـ سنن الدارمی: ۱۸۷۱ـ مستدرك حاكم: ۱/ ۴۶۱.

(۲۸۰۰) تقدم تخریجه برقم: ۲۷۹۸.

وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ ، ثُمَّ يُفِيْضُ فَيُصَلِّيْ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَوْ حَيْثُ قَضَى اللّٰهُ ، ثُمَّ يَقِفُ بِجَمعٍ ، حَتّٰى إِذَا أَسْفَرَ دَفَعَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ، فَإِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ حُرِّمَ عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ ، حَتّٰى يَزُوْرَ الْبَيْتَ .

عرفات میں کھڑے ہو کر دعا و گریہ زاری کرے۔ پھر وہاں سے چلے اور مزدلفہ میں آ کر نماز پڑھے یا جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہو پڑھ لے پھر مزدلفہ میں ٹھہرا رہے حتیٰ کہ جب صبح روشن ہو جائے تو سورج طلوع ہونے سے پہلے روانہ ہو جائے۔ پھر جب (منیٰ پہنچ کر) جمرہ کبریٰ کو رمی کر لے گا تو اس کے لیے عورتوں سے ہمبستری اور خوشبو کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جائے گی جو (احرام کی وجہ سے) اس پر حرام تھیں۔ حتیٰ کہ جب بیت اللہ کا طواف کر لے گا۔ (تو وہ پابندی بھی ختم ہو جائے گی۔)

٢٨٠١۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ ....

ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ : مِنْ سُنَّةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَرُبَّمَا اخْتَلَفَا فِي الْحَرْفِ وَالسِّنِّ . وَقَالَ : فَقَدْ حَلَّ لَهُ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءُ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : وَهٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ خَلَا النِّسَاءِ ، لِأَنَّ عَائِشَةَ خَبَّرَتْ أَنَّهَا طَيَّبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْبَيْتِ .

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حج کا طریقہ یہ ہے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ راویوں کا کچھ الفاظ میں اختلاف ہے۔ اور فرمایا: تو اس پر عورت کے سوا ہر چیز حلال ہو جائے گی جو اس پر (احرام کی وجہ سے) حرام تھی۔ حتیٰ کہ بیت اللہ شریف کا طواف کر لے (تو پھر وہ بھی حلال ہو جائے گی)۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحیح اور درست بات یہی ہے کہ جمرہ پر رمی کرنے کے بعد اس کے لیے بیوی سے ہمبستری کے سوا ہر چیز حلال ہو جائے گی کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف افاضہ کرنے سے پہلے خوشبو لگائی تھی۔

٢٢٩..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ الْغُدُوُّ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَاتٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ لَا قَبْلَهُ

اس بات کا بیان کہ منیٰ سے عرفات روانہ ہونے کا مسنون طریقہ سورج طلوع ہونے کے بعد روانہ ہونا ہے۔ اس سے پہلے نہیں

٢٨٠٢۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، ثَنَا

(٢٨٠١) تقدم تخريجه برقم: ٢٧٩٨.

جَعْفَرٌ ....

عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَ قَالَ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ وَ الصُّبْحَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَ أَمَرَ بِقُبَّةٍ لَهُ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةٍ ، فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا .

جناب محمد بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: پھر جب یوم الترویہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر منیٰ پہنچ گئے۔ آپ نے منیٰ میں ہمیں، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں پڑھائیں۔ پھر آپ کچھ دیر ٹھہر گئے حتیٰ کہ جب سورج طلوع ہوگیا (تو عرفات روانہ ہوگئے) آپ نے اپنے لیے بالوں سے بنے ہوئے ایک خیمے کو نصب کرنے کا حکم دیا۔ جو وادی نمرہ میں لگا دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل کر عرفات پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ آپ کے لیے وادی نمرہ میں خیمہ لگا دیا گیا ہے۔ لہٰذا آپ اس میں تشریف فرما ہو گئے۔"

٢٣٠..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا اتَّبَعَ خَلِيْلَ اللّٰهِ فِيْ غُدُوِّهِ مِنْ مِنًى حِيْنَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ إِذْ قَدْ أُمِرَ بِاتِّبَاعِهِ . قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ ﴿ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ﴾ وَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَدْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ سے سورج طلوع ہونے کے بعد روانگی میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اتباع کی ہے کیونکہ آپ کو ان کو اتباع کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ﴾ (انعام : ٩٠) "یہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی، لہٰذا (اے نبی) آپ بھی ان کے طریقے کی پیروی کریں۔" جناب ابن أبی ملیکہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو سے سنا ہے

٢٨٠٣ ـ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ ، (ح) وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ وَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ أَبُوْ هَاشِمٍ وَ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالُوْا ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، عَنْ أَيُّوْبَ ....

عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ : أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ

جناب ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک قریشی آدمی

(٢٨٠٢) اسناده صحيح، سنن نسائی، كتاب المواقيت، باب الجمع بين الظهر والعصر، حديث : ٦٠٥ ـ تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤ و ٢٦٨٧.

(٢٨٠٣) اسناده صحيح موقوفاً ـ مصنف ابن ابی شيبة : ٧/٤، ح: ١٥١٧٧ ـ ١٥١٧٨.

قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو : إِنِّيْ مُصَفِّفٌ مِنَ الْأَهْلِ وَ الْحَمُوْلَةِ ، إِنَّمَا حَمُوْلَتُنَا هٰذِهِ الْحُمُرُ الدِّيَانَةُ ، أَفَأُفِيْضُ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ ؟ فَقَالَ : أَمَّا إِبْرَاهِيْمُ فَإِنَّهٗ بَاتَ بِمِنًى حَتّٰى أَصْبَحَ وَ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ سَارَ إِلٰى عَرَفَةَ ، حَتّٰى نَزَلَ مَنْزِلَهٗ مِنْهَا ، وَ قَالَ مُؤَمِّلٌ . مَنْزِلَهٗ مِنْ عَرَفَةَ . وَ قَالُوْا : ثُمَّ رَاحَ فَوَقَفَ مَوْقِفَهٗ مِنْهُ . وَ قَالَ : مُؤَمِّلٌ : مِنْهَا . وَ قَالُوْا ، حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ أَفَاضَ فَأَتٰى جَمْعاً . قَالَ زِيَادٌ : فَنَزَلَ مَنْزِلَهٗ مِنْهُ . وَ قَالَ مُؤَمِّلٌ : مِنْهَا . وَ قَالُوْا ، ثُمَّ بَاتَ بِهٖ ، حَتّٰى إِذَا كَانَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ الْمُعَجَّلَةِ وَقَفَ ، حَتّٰى إِذَا كَانَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ الْمُسْفِرَةِ أَفَاضَ فَتِلْكَ مِلَّةُ أَبِيْكُمْ إِبْرَاهِيْمَ . وَ قَدْ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّتَّبِعَهٗ . هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عُلَيَّةَ .

نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے گزارش کی: میں اپنے گھر والوں اور سامان والے اونٹوں کے ساتھ ہوں۔ اور ہمارا سامان ان کمزور گدھوں پر ہے، کیا میں رات کے وقت ہی مزدلفہ سے روانہ ہو جاؤں؟ انہوں نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے تو رات منیٰ میں گزاری تھی، حتیٰ کہ جب صبح ہوگئی اور سورج طلوع ہو گیا تو میدان عرفات کی طرف چل پڑے تھے۔ حتیٰ کہ عرفات میں اپنے مقام پر تشریف فرما ہوگئے۔ جناب مؤمل کی روایت میں ہے: حتیٰ کہ عرفات میں اپنی منزل پر تشریف فرما ہوگئے۔ پھر زوال شمس کے بعد عرفات میں وقوف کیا (دعائیں مانگیں) پھر جب سورج غروب ہو گیا تو مزدلفہ آ گئے اور اپنے مقام پر فروکش ہوگئے۔ پھر رات مزدلفہ ہی میں گزاری پھر اگر صبح کی نماز جلدی (اندھیرے میں) پڑھتے تو ٹھہر جاتے (اور دعائیں مانگتے) اور اگر فجر کی نماز صبح روشن کر کے ادا کرتے تو منیٰ روانہ ہو جاتے۔ یہ ہے تمہارے جد امجد ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ مبارک۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کو ان کی اتباع کا حکم دیا ہے۔ یہ جناب ابن علیہ کی حدیث ہے۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ نو ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات کا رخ کرنا مسنون ہے اور اس دوران تکبیر وتہلیل اور تلبیہ کہنا مستحب فعل ہے۔ (فقه السنة : ١/ ٦٣٦)

۲۳۱..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ سُمِّيَتْ لَهَا عَرَفَةُ عَرَفَةَ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ جِبْرِيْلَ قَدْ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّداً الْمَنَاسِكَ كَمَا أَرٰى إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ

عرفہ کی وجہ تسمیہ کا بیان۔ اور اس دلیل کا بیان کہ جبرائیل علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مناسک حج سکھائے اور مقامات حج دکھائے ہیں جیسے ابراہیم علیہ السلام کو دکھائے تھے

٢٨٠٤ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ.......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : أَتٰى جِبْرِيْلُ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت

(٢٨٠٤) انظر الحديث السابق.

إِبْرَاهِيْمَ يُرِيْهِ الْمَنَاسِكَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَ قَالَ ، ثُمَّ دَفَعَ بِهِ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ ، فَقَالَ لَهُ : أَعْرِفِ الْآنَ ، وَ أَرَاهُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، وَ فَعَلَ ذٰلِكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

جبرائیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مناسک حج دکھانے کے لیے آئے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: پھر وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لے کر منیٰ گئے حتیٰ کہ جب انہوں نے جمرے کو رمی کر لی تو انہیں فرمایا: ''اب ان مناسک کو اچھی طرح پہچان لیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تمام مناسک دکھائے۔ اسی طرح انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تمام مناسک دکھائے اور سکھائے۔

فوائد :......عرفہ کو عرفہ کیوں کہا جاتا ہے، اس حدیث میں یہ علت بیان ہوئی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میدان میں مناسک حج کی تعلیم دی تھی۔ اس مناسبت سے اس میدان کا نام عرفات پڑ گیا۔

۲۳۲..... بَابُ ذِكْرِ التَّخْيِيْرِ بَيْنَ التَّلْبِيَةِ وَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ فِي الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَةَ

منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ پکارنے یا تکبیر پڑھنے کا اختیار ہے

۲۸۰۵۔ ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّيْ وَ مِنَّا الْمُكَبِّرُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَا أَعْلَمُ أَحَداً مِمَّنْ رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ تَابَعَ ابْنَ نُمَيْرٍ فِيْ إِدْخَالِهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ ، وَ قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ سے عرفات کو صبح کے وقت روانہ ہوئے تو ہم میں سے کچھ لوگ تلبیہ پکار رہے تھے اور کچھ تکبیریں پڑھ رہے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق یحییٰ بن سعید سے اس روایت کو بیان کرنے والے کسی راوی نے اس سند میں عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کو ذکر کرنے پر امام ابن نمیر کی متابعت نہیں کی۔ میں نے اس روایت کے تمام طرق کتاب الکبیر میں بیان کیے ہیں۔

۲۳۳..... بَابُ التَّكْبِيْرِ وَ التَّهْلِيْلِ وَ التَّلْبِيَةِ فِي الْغُدُوِّ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَةَ

منیٰ سے صبح کے وقت عرفات جاتے وقت اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ اور تلبیہ پڑھنا

(۲۸۰۵) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب التلبیة والتکبیر فی الذهاب من منی......، حدیث: ۱۲۸٤۔ سنن ابی داؤد: ۱۸۱٦۔ مسند احمد: ۲/۲۲۔ سنن نسائی: ۳۰۰۱، ۳۰۰۲۔ من طریق عبداللہ بن ابی سلمة عن ابن عمر رضی اللہ عنه.

٢٨٠٦ـ ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ، أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنِ أبْنِ سَخْبَرَةَ ، قَالَ : غَدَوْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ مِنٰى إِلٰى عَرَفَةَ ، وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلًا اٰدَمَ لَـهُ ضَفِيْرَانِ عَلَيْهِ مَسْحَةُ أَهْلِ الْبَادِيَةِ ، وَ كَـانَ يُـلَبِّـيْ فَـاجْتَـمَـعَ عَلَيْهِ غَوْغَاءٌ مِنْ غَـوْغَـاءِ الـنَّـاسِ ، يَا أَعْرَابِيُّ إِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِيَوْمِ تَلْبِيَةٍ إِنَّمَا هُوَ تَكْبِيْرٌ . قَالَ : فَعِنْدَ ذٰلِكَ الْتَفَتَ إِلَيَّ وَ قَالَ : أَجَهِلَ النَّاسُ أَمْ نَسُوْا ، وَ الَّـذِيْ بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ لَقَدْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِـنْ مِنٰى إِلٰى عَرَفَةَ فَمَا تَرَكَ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ الْعَقَبَةَ إِلَّا أَنْ يَخْلِطَهَا بِتَهْلِيْلٍ أَوْ تَكْبِيْرٍ .

جناب ابن سخبرہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ صبح کے وقت منیٰ سے عرفات کی طرف روانہ ہوا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ گندمی رنگ کے شخص تھے ان کے بالوں کی دو لٹیں تھیں اور ان پر دیہاتی لوگوں کا ایک نشان تھا۔ وہ تلبیہ پڑھ رہے تھے تو ان کے گرد کم علم نادان لوگ جمع ہو گئے، وہ کہنے لگے: اے دیہاتی! آج کے دن تلبیہ نہیں پکارتے، آج تو تکبیریں پڑھنے کا دن ہے اس وقت حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: کیا یہ لوگ جاہل ہیں یا بھول گئے ہیں، اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! بے شک میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ سے عرفات کی طرف نکلا تھا تو آپ نے جمرہ عقبہ پر رمی کرنے تک تلبیہ ختم نہیں کیا تھا، البتہ آپ تلبیہ کے ساتھ "اَللّٰهُ اَكْبَر" اور "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" پڑھ لیتے تھے۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ عرفہ کے دن منیٰ سے عرفات کی طرف جاتے ہوئے تکبیر اور تلبیہ کہنا مستحب ہے، البتہ تلبیہ کہنا افضل ہے۔ نیز ان احادیث میں ان لوگوں کے موقف کی تردید ہے جو کہتے ہیں کہ عرفہ کے دن کی صبح کے بعد تلبیہ کا کہنا منقطع ہو جاتا ہے۔ (شرح النووی: ٤/ ٣٩٨)

۲۳۴..... بَابُ ذِكْرِ خُطْبَةِ الْإِمَامِ بِعَرَفَةَ ، وَ وَقْتِ الْخُطْبَةِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

عرفات میں امام کے خطبے اور اس دن خطبے کے وقت کا بیان

٢٨٠٧ـ قَـالَ أَبُـوْ بَـكْرٍ فِيْ خَبَرِ ابْنِ الزُّبَيْرِ حَتّٰـى إِذَا زَالَـتِ الشَّمْسُ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ جَمِيْعاً .

امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: جب سورج ڈھل گیا تو نبی اکرم ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا، پھر ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے ادا فرمائی۔

(٢٨٠٦) اسناده حسن: مسند احمد: ١/ ٤١٧ـ مستدرك حاكم: ١/ ٤٦١ـ٤٦٢ـ سنن كبرىٰ بيهقى: ٥/ ١٣٨.

(٢٨٠٧) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ٢٨٠٠.

فوائد :...... یوم عرفہ کو نماز ظہر اور عصر سے قبل میدان عرفات میں خطبہ مشروع ہے۔ اور اس وقت امام کا خطبہ حج ارشاد کرنا مستحب ہے۔

۲۳۵..... بَابُ صِفَةِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن خطبہ کی کیفیت کا بیان

۲۸۰۸۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالَا ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ مُوْسَى بْنِ زِيَادِ بْنِ حُزَيْمٍ السَّعْدِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ حُزَيْمِ .... بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ : ((اِعْلَمُوْا أَنَّ دِمَاءَكُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ وَ أَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَ كَحُرْمَةِ بَلَدِكُمْ هٰذَا)) .

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے دن خطبہ کے دوران میں سنا: خوب جان لو: بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت ہے، جیسے تمہارا یہ مہینہ محترم ہے، جیسے تمہارا یہ شہر حرمت والا ہے۔"

۲۳۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَطَبَ بِعَرَفَةَ رَاكِباً لَا نَازِلًا بِالْأَرْضِ

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا تھا، آپ نے سواری سے اتر کر زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ نہیں دیا تھا

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ زَيْدِ بْنِ هَارُوْنَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ : خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن زبیر کی روایت میں ہے:" آپ نے عرفات میں لوگوں کو (سواری پر بیٹھ کر) خطبہ ارشاد فرمایا پھر آپ نیچے اترے تو ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں۔

۲۸۰۹۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، ثَنَا يَزِيْدُ ، (ح) وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، ثَنَا.......... جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا

جناب جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں

(۲۸۰۸) اسنادہ حسن لغیرہ: سنن کبریٰ نسائی: ۳۹۸۸۔ مسند احمد: ۳۳۷/۴.

(۲۸۰۹) تقدم تخریجہ برقم: ۲۶۸۷،۲۵۳۴.

عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ قَالَ : فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتٰى عَرَفَةَ ، حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِّلَتْ لَهُ ، فَرَكِبَ حَتّٰى أَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَقَالَ : ((إِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا ، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا ، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا . أَلَا وَإِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ ، وَ دِمَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ ، وَ أَوَّلُ دَمٍ أَضَعُهُ دِمَاؤُنَا ، دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، كَانَ مُسْتَرْضِعاً فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُزَيْلٌ . وَ رِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ ، وَ أَوَّلُ رِباً أَضَعُهُ رِبَانَا رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَإِنَّهُ مَوْضُوْعٌ كُلُّهُ . اتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوْهُنَّ بِأَمَانَةِ اللّٰهِ ، وَ اسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ ، وَ إِنَّ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَداً تَكْرَهُوْنَهُ ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْباً غَيْرَ مُبَرِّحٍ ، وَ لَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ، وَ إِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ ، كِتَابَ اللّٰهِ ، وَ أَنْتُمْ مَسْؤُوْلِيْنَ عَنِّيْ مَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ ؟)) فَقَالُوْا : نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ ، وَ

نے فرمایا: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر مکمل حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مزدلفہ اور وادی عرفہ وغیرہ میں رکے بغیر) عرفات پہنچ گئے، جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے اپنی اونٹنی قصواء پر کجاوہ رکھنے کا حکم دیا تو اس پر کجاوہ رکھ دیا گیا۔ پھر آپ اس پر سوار ہو کر وادی عرفات کے وسط میں تشریف لائے تو لوگوں سے خطاب فرمایا: آپ نے فرمایا: ”بے شک تمہارے خون، اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس شہر میں اس مہینے میں تمہارا آج کا دن حرمت والا ہے۔ خبردار! جاہلیت میں کیے گئے قتل بھی رائیگاں ہیں۔ میں اپنے مقتولوں میں سے سب سے پہلے ابن ربیعہ بن حارث کا قتل معاف کرتا ہوں، وہ بنی سعد میں دودھ پیتے تھے تو قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اسے قتل کر دیا تھا۔ جاہلیت کا تمام سود بھی کالعدم ہے میں اپنے خاندان کے سود میں سے سب سے پہلے حضرت عباس بن عبدالمطلب کا سود (جو لوگوں کے ذمے ہے) سب معاف کرتا ہوں۔ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرنا کیونکہ تم نے اللہ کی امانت کے ساتھ انہیں حاصل کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلمے کے ساتھ ان کی شرمگاہوں کو اپنے لیے حلال کیا ہے۔ ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر تمہارے ناپسندیدہ شخص کو نہ بیٹھنے دیں، اگر وہ یہ کام کریں تو تم انہیں ہلکی پھلکی سزا دے سکتے ہو، ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں دستور کے مطابق کھانا پینا اور لباس مہیا کرو۔ اور بے شک میں تمہارے اندر ایک ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ تم جب تک اس پر عمل پیرا رہو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے۔ اور (قیامت کے روز) تم سے میرے بارے میں پوچھا

نَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ ، وَ قَضَيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ ، فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَ يَنْكُسُهَا إِلَى النَّاسِ : ((اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَدْ بَيَّنْتُ فِيْ كِتَابِ النِّكَاحِ ، أَنَّ قَوْلَهُ : لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَداً تَكْرَهُوْنَهُ ، إِنَّمَا أَرَادَ وَطْىءَ الْفِرَاشِ بِالْأَقْدَامِ ، كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَجْلِسْ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ، وَ فِرَاشُ الرَّجُلِ تَكْرِمَتُهُ ، وَ لَمْ يُرِدْ مَا يَتَوَهَّمُهُ الْجُهَّالُ إِنَّمَا أَرَادَ وَطْأَ الْفُرُوْجِ .

جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اپنے رب کے تمام پیغامات پہنچا دیے ہیں۔ اور اپنی امت کی خیر خواہی کا حق بھی خوب ادا کیا ہے، اور آپ نے اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے پوری کر دی ہے۔ تو آپ نے اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف بلند کر کے سامعین پر جھکاتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! گواہ ہو جا۔ اے اللہ! بھی گواہ بن جا۔ امام ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے کتاب النکاح میں وضاحت کر دی ہے کہ آپ کا فرمان ''وہ تمہارے بستر پر تمہارے نا پسندیدہ شخص کو نہ بیٹھنے دیں'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر کو کسی ناپسندیدہ اشخاص کے قدموں تلے نہ روندیں۔ کسی کو اس پر نہ بیٹھنے دیں جسے تم نا پسند کرتے ہو۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ''تم کسی شخص کی خصوصی نشست پر اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو۔'' آدمی کا بستر بھی اس کی خصوصی نشست گاہ ہوتا ہے۔ آپ کے اس فرمان کا یہ مطلب نہیں کہ وہ تمہارے کسی نا پسندیدہ شخص سے ہم بستری نہ کریں۔ جیسا کہ بعض جہلاء کو وہم ہوا ہے۔

فوائد :......عرفات کے میدان میں زوال آفتاب کے بعد اور نماز ظہر وعصر سے قبل خطبہ دینا مشروع ہے۔ اور یہ خطبہ سواری پر یا کسی بلند جگہ پر ارشاد کرنا مشروع ہے۔

۲۳۷..... بَابُ قَصْرِ الْخُطْبَةِ يَوْمَ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن مختصر خطبہ دینے کا بیان

۲۸۱۰۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ جَاءَ لِلْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ يَوْمَ عَرَفَةَ

حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عرفات والے دن سورج ڈھلنے کے بعد حجاج بن

(۲۸۱۰) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب التهجير بالرواح يوم عرفة، حدیث: ۱۶۶۰۔ سنن نسائی: ۳۰۱۲۔ مؤطا امام مالك: ۲۵۸/۱۔

حِيْـنَ زَالَـتِ الشَّـمْـسُ وَ أَنَا مَعَهُ ، فَقَالَ : الـرَّوَاحَ ، إِنْ كُـنْـتَ تُـرِيْدُ السُّنَّةَ . فَقَالَ : هٰـذِهِ السَّـاعَةُ ؟ قَـالَ : نَـعَـمْ . قَالَ سَالِمٌ : فَـقُـلْـتُ لِلْحَجَّاجِ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ أَنْ تُصِيْبَ الْيَـوْمَ السُّـنَّةَ فَـاقْـصِـرِ الْخُطْبَةَ ، وَ عَجِّلِ الصَّلَاةَ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ : صَدَقَ .

یوسف کے پاس آئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ انھوں نے فرمایا: اگر سنت نبی پر عمل کرنا چاہتے ہو تو چلو (اور خطبہ دو) اس نے عرض کیا: ابھی چلوں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں ابھی چلو۔ حضرت سالم بیان کرتے ہیں: میں نے حجاج سے کہا: اگر تم آج سنت نبی پر عمل پیرا ہونا چاہتے ہو تو خطبہ مختصر دینا اور نماز جلدی پڑھانا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سالم نے سچ کہا ہے۔

فوائد :...... جمعہ اور دیگر خطبات کی طرح حج کا خطبہ بھی جامع اور مختصر ہونا چاہیے، خطبہ کو بے جا طویل اور بے مقصد بنانا پسندیدہ عمل نہیں۔

۲۳۸..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ بِعَرَفَةَ ، وَ الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ لَهُمَا

میدان عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ جمع کر کے پڑھنے کا بیان

۲۸۱۱۔ ثَـنَـا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِيُّ ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَـمَـعَ بَيْـنَ الـصَّلَاتَيْـنِ الـظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ بِـعَـرَفَاتٍ بِأَذَانٍ وَ إِقَامَتَيْنِ ، وَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ بِجَمْعٍ بِأَذَانٍ وَ إِقَامَتَيْنِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع کر کے ادا کیں۔ اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں بھی ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھیں۔

فوائد :......۱۔ عرفات میں موجود تمام حجاج کرام کا ظہر وعصر کی نماز جمع کرنا جائز ہے، خواہ مکہ کے رہائشی ہوں یا غیر مکہ کے، ابن منذر کہتے ہیں، اہل علم کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ میدان عرفات میں امام اور مقتدی ظہر وعصر کی نمازیں جمع کریں گے۔ (المغنی لابن قدامه: ۳/ ٤٣٤)

۲۔ اسود اور علقمہ بیان کرتے ہیں کہ عرفہ میں امام کی اقتداء میں ظہر وعصر کو ایک ساتھ پڑھنا تکمیل حج کی قبیل سے ہے۔ (فقه السنه: ۱/ ٦٤٢)

(۲۸۱۱) تقدم تخريجه برقم: ۲۰۳٤.

٢٣٩..... بَابُ تَرْكِ التَّنَفُّلِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَ الْعَصْرِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِعَرَفَةَ ، وَ وَقْتِ الرَّوَاحِ إِلَى الْمَوْقِفِ

میدان عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرتے وقت ان کے درمیان نفل نماز ترک کر دینے کا بیان اور موقف میں جانے کے وقت کا بیان

٢٨١٢ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثَنَا ....

جَعْفَرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ، وَ قَالَ : فَخَطَبَ ، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ، لَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئاً ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ .

جناب جعفر بن محمد اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انھوں نے (حجۃ الوداع کی) تفصیلی روایت بیان کی۔ انھوں نے فرمایا: پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان پڑھی، پھر اقامت کہی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر انھوں نے عصر کی اقامت کہی تو آپ نے عصر کی نماز پڑھائی، آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی (نفل) نماز نہیں پڑھی۔ پھر آپ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر موقف (کھڑے ہو کر دعائیں مانگنے کے مقام) پر تشریف لائے۔

فوائد:......مقام عرفات پر ظہر وعصر کی نماز ایک ساتھ پڑھنا مشروع ہے لیکن ان دو نمازوں کے درمیان یا بعد میں نفل نماز مسنون نہیں۔

٢٤٠..... بَابُ التَّهْجِيرِ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ ، وَ تَرْكِ تَأْخِيرِ الصَّلَاةِ بِهَا

عرفات کے دن نماز جلدی پڑھنے کا بیان، نماز میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے

٢٨١٣ـ ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ سَالِماً أَخْبَرَهُ ....

عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُصَلِّي بِأَهْلِ مَكَّةَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ ، ثُمَّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مکہ والوں کو دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیتے

(٢٨١٢) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤ و ٢٦٨٧.

(٢٨١٣) تقدم تخريجه برقم: ٢٨١٠.

يَقُوْمُوْنَ فَيُتِمُّوْنَ صَلاتَهُمْ ، وَإِنَّ سَالِماً قَالَ لِلْحَجَّاجِ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ الْحَجَّاجُ ، فَكَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَنْ يُرِيَهُ كَيْفَ يَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ . قَالَ سَالِمٌ : فَقُلْتُ لِلْحَجَّاجِ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلاةِ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : صَدَقَ . وَإِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ يَوْمَ عَرَفَةَ . فَقُلْتُ لِسَالِمٍ : أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : إِنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ سُنَّتَهُ .

تھے پھر وہ کھڑے ہوکر اپنی بقیہ نماز مکمل کر لیتے تھے۔ حجاج بن یوسف جس سال حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کے لیے مکہ مکرمہ آیا، حضرت سالم نے حجاج کو کچھ مسائل بتائے۔ اس نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ وہ انھیں بتائیں کہ عرفات میں کیسے اعمال حج ادا کرنے ہیں۔ حضرت سالم فرماتے ہیں: میں نے حجاج سے کہا: اگر تم سنت نبوی پر عمل کرنا چاہتے ہو تو عرفات کے دن نماز کو پہلے وقت میں ادا کرو، حضرت عبداللہ نے فرمایا: سالم نے سچ کہا ہے۔ صحابہ کرام عرفات کے دن نماز ظہر اور عصر جمع کر کے سنت کے مطابق ادا کرتے تھے۔ میں نے سالم سے عرض کیا: کیا یہ کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: بلاشبہ صحابہ کرام صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی کی پیروی کرتے تھے۔

۱۲۴۱..... بَابُ تَعْجِيْلِ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

عرفات کے وقوف میں جلدی کرنے کا بیان

۲۸۱٤ـ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا أَشْهَبُ ، عَنْ مَالِكٍ ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ.........

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ إِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ يَأْمُرُهُ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي أَمْرِ الْحَجِّ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَهُ ابْنُ عُمَرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَأَنَا مَعَهُ ، فَصَاحَ عِنْدَ سُرَاقَةَ أَيْنَ هٰذَا ؟ فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْحَجَّاجُ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ ، فَقَالَ لَهُ : مَالَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؟ قَالَ : الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ . فَقَالَ : نَعَمْ : أُفِيْضُ عَلَيَّ مَاءً

حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو خط لکھ کر حکم دیا کہ وہ اعمال حج کی ادائیگی میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت نہ کرے۔ لہٰذا جب عرفات کا دن آیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حجاج بن یوسف کے پاس سورج ڈھلتے ہی آئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ انھوں نے حجاج کے خیمے کے پاس آ کر اسے آواز دی، یہ حجاج کہاں ہے؟ تو حجاج ایک چادر اوڑھے ان کے پاس حاضر ہوگیا۔ اس نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمان فرمایئے کیا حکم ہے؟ انھوں نے فرمایا: اگر سنت نبوی پر عمل کرنا چاہتے ہو تو اب چلو۔ اس

(۲۸۱٤) اسناده صحیح، سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب الرواح یوم عرفة، حدیث: ۳۰۰۸۔ قد تقدم برقم: ۲۸۱۰.

ثُمَّ أَخْرُجُ إِلَيْكَ ، فَانْتَظَرَهُ حَتّٰى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِي وَ بَيْنَ أَبِي . فَقُلْتُ لَهُ : إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ أَنْ تُصِيْبَ السُّنَّةَ فَاَقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَ عَجِّلِ الْوُقُوْفَ ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعُ ذٰلِكَ مِنْهُ ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ، قَالَ : صَدَقَ .

نے عرض کیا: میں اپنے بدن پر پانی بہا کر ابھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ لہٰذا انھوں نے اس کا انتظار کیا حتیٰ کہ جب وہ باہر آیا تو میرے اور میرے والد محترم کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے اسے کہا: اگر تم سنت نبوی کو پانا چاہتے ہو تو خطبہ مختصر دینا اور وقوف کے لیے جلدی کرنا۔ تو اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تا کہ وہ یہی بات ان سے سن سکے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جب اس کی یہ چاہت محسوس کی تو فرمایا: سالم نے سچ کہا ہے۔

فوائد :......عرفہ میں وقوف کے دوران زوال آفتاب کے معاً بعد نماز ظہر وعصر کا اہتمام اور مختصر خطبہ مسنون ہے پھر موقف کا رخ کرنا مستحب ہے۔ (المغنی: ٣/ ٤٣٤)

٢٤٢..... بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ ، وَ الرُّخْصَةِ لِلْحَاجِّ أَنْ يَّقِفُوْا حَيْثُ شَاءُوْا مِنْهُ ، وَ جَمِيْعُ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ

وقوف عرفات کا بیان، حاجی کے لیے رخصت ہے کہ وہ عرفات میں جہاں چاہے وقوف کر لے کیونکہ سارا عرفات وقوف کی جگہ ہے

٢٨١٥۔ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا .... جَعْفَرٌ ، ثَنَا أَبِي ، قَالَ : أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ : وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ : ((وَقَفْتُ هٰهُنَا ، وَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)) .

جناب جعفر بن محمد اپنے والد محترم سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو ہم نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں سوال کیا۔ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف کیا اور فرمایا: ”میں اس جگہ ٹھہرا ہوں اور سارا میدان عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔“

(٢٨١٥) اسناده صحيح، تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤.

فوائد :.....تمام عرفات وقوف کی جگہ ہے، اور یہاں وقوف کرنا سنت ابراہیم ہے صخرات اور جبل رحمت کے قریب قبلہ رخ ہو کر وقوف کرنا مستحب فعل ہے۔(المغنی : ۳/ ٤٣٦)

۲۴۳..... بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْوُقُوْفِ بِعَرَنَةَ

وادی عرنہ میں ٹھہرنا منع ہے

۲۸۱٦۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ زِيَادٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ ۔ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِرْفَعُوْا عَنْ بَطْنِ عَرَنَةَ وَ ارْفَعُوْا عَنْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(عرفات جاتے ہوئے) وادی عرنہ سے آگے نکل جاؤ اور (مزدلفہ آتے وقت) وادی محسر سے جلدی آگے نکل جاؤ۔''

۲۸۱۷۔ فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ يُقَالُ : ارْتَفِعُوْا عَنْ مُحَسِّرٍ وَ ارْتَفِعُوْا عَنْ عَرَنَاتٍ . أَمَّا قَوْلُهٗ : الْعَرَنَاتُ فَالْوُقُوْفُ بِعَرَنَةَ ، أَلَّا يَقِفُوْا بِعَرَنَةَ ، وَ أَمَّا قَوْلُهٗ : عَنْ مُحَسِّرٍ فَالنُّزُوْلُ بِجَمْعٍ أَيْ لَا تَنْزِلُوْا مُحَسِّراً .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کہا جاتا تھا: وادی محسر اور وادی عرنات سے آگے نکل جاؤ۔ عرنات کا مطلب یہ ہے کہ وادی عرنہ میں مت ٹھہرو اور وادی محسر کی ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ مزدلفہ میں ٹھہرتے وقت وادی محسر میں مت اترو بلکہ اسے چھوڑ کر آگے جا کر ٹھہرو۔

فوائد :.....وادی عرنہ میں وقوف درست نہیں اس لیے کہ یہ موضع وقوف نہیں، ابن عبدالبر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص مقام عرنہ پر وقوف کرے، تو اس کا وقوف ناکافی ہے۔(المغنی : ۳/ ٤٣٦)

۲۴۴..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْوُقُوْفَ بِعَرَفَةَ مِنْ سُنَّةِ إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ وَ أَنَّهُ إِرْثٌ عَنْهُ ، وَرِثَهَا أُمَّةُ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کا بیان کہ وقوف عرفہ ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کی سنت اور وراثت ہے، نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس وراثت کی وارث ہے

(۲۸۱٦) صحیح : مسند احمد : ۱/ ۲۱۹۔ مستدرك حاكم : ۱/ ٤٦٢۔ سنن كبرىٰ بيهقى : ٥/ ١١٥۔ الصحيحة : ١٥٣٤.

(۲۸۱۷) انظر الحديث السابق. مستدرك حاكم : ۱/ ٤٦٢۔ سنن كبرىٰ بيهقى : ٥/ ١١٥.

۲۸۱۸۔ ثَنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنا سُفْيَانُ ، قَالَ ، حَفِظْتُهُ عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ ، أَخْبَرَنَا ....

يَـزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ ـ وَ هُوَ أَخْوَالُهُ ـ قَالَ : أَتَانَا ابْـنُ مَرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَ نَحْنُ وُقُوْفٌ بِعَرَفَةَ خَـلْفَ الْمَوْقِفِ ـ مَوْضِعٌ يُبْعِدُهُ عَمْرٌو عَنِ الْـمَـوْقِفِ فَـقَـالَ : إِنِّي رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ .

جناب یزید بن شیبان بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم وادی عرفات میں موقف سے پیچھے ٹھہرے ہوئے تھے۔ جناب عمرو اس جگہ کو امام کے موقف سے دور قرار دیتے تھے۔ تو انھوں نے فرمایا: میں تمھاری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں۔"

۲۸۱۹۔ وَ ثَـنَـا أَبُـوْ عَـمَّـارٍ الْـحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَـمْـرٍو ـ وَ هُـوَ ابْـنُ دِيْنَارٍ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ شِهَابٍ وَ قَالَ أَبُوْ عَمَّارٍ ، قَالَ : وَ أَخْبَرَنَا ....

يَـزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ ، قَالَ : كُنَّا وُقُوْفاً مِنْ وَّرَاءِ الْمَوْقِفِ مَوْقِفاً يَتَبَاعَدُهُ عَمْرٌو مِنَ الْإِمَامِ ، فَـأَتَـانَـا ابْنُ مَرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ ، فَقَالَ : إِنِّيْ رَسُـوْلُ رَسُوْلِ الـلّٰهِ إِلَيْكُمْ ، يَقُوْلُ لَكُمْ : كُـوْنُـوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ هٰذِهِ ، فَإِنَّكُمْ عَلٰى إِرْثٍ مِـنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيْمَ . غَيْرَ أَنَّ أَبَا عَمَّارٍ قَـالَ : كُـنَّـا وُقُـوْفـاً وَ مَـكَـانـاً بَعِيْدًا خَلْفَ الْمَوْقِفِ فَأَتَانَا ابْنُ مَرْبَعٍ .

جناب یزید بن شیبان بیان کرتے ہیں کہ ہم موقف کے پیچھے کھڑے تھے، جناب عمرو کے نزدیک یہ جگہ امام کے موقف سے بہت دور تھی ۔ تو ہمارے پاس ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے، تو انھوں نے فرمایا: بے شک میں تمھاری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمھیں حکم دیتے ہیں کہ تم اپنی انھیں نشانیوں کی جگہوں پر ٹھہرے رہو کیونکہ تم ابراہیم علیہ السلام کی میراث میں سے ایک میراث پر ہو۔ ایک روایت میں جناب ابو عمار بیان کرتے ہیں: ہم موقف سے دور ایک جگہ ٹھہرے ہوئے تھے تو ہمارے پاس حضرت ابن مربع رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث (۲۸۱۵) کے تحت ملاحظہ کریں۔

(۲۸۱۸) اسناده صحيح : سنن ابي داؤد، كتاب المناسك، باب موضع الوقوف بعرفة، حديث: ۱۹۱۹۔ سنن ترمذی: ۸۸۳۔ سنن نسائی: ۳۰۱۷۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۱۱۔ مسند احمد: ۱۳۷/٤۔ مسند الحميدی: ۵۷۷.

(۲۸۱۹) انظر الحديث السابق.

۲۴۵..... بَابُ ذِكْرِ وَقْتِ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں وقوف کے وقت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْمُفِيْضَ مِنْ عَرَفَةَ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ مِنْ لَيْلَةِ النَّحْرِ مُدْرِكٌ لِلْحَجِّ غَيْرُ فَائِتِ الْحَجِّ ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمُفِيْضَ مِنْ عَرَفَةَ الْخَارِجُ مِنْ حَدِّهَا قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَائِتُ الْحَجِّ ، إِذَا لَمْ يَرْجِعْ فَيَدْخُلُ حَدَّ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِنَ النَّحْرِ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ زوال شمس کے بعد غروب آفتاب سے پہلے یوم النحر کی رات عرفات سے واپس لوٹنے والے کا حج ہو جائے گا، اس کا حج فوت نہیں ہوگا۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ جو شخص یوم النحر کی رات غروب آفتاب سے قبل عرفہ کی حدود سے نکل آیا تو اس کا حج فوت ہو جائے گا۔ جبکہ وہ دوبارہ عرفات کی حدود میں یوم النحر کی فجر طلوع ہونے سے پہلے پہلے داخل نہ ہوا ہو

۲۸۲۰۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ ، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ وَ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ ، (ح) وَ ثَنَا عَلِيٌّ أَيْضاً ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ سَعْدَانُ - يَعْنِي ابْنَ يَحْيٰى - عَنْ إِسْمَاعِيْلَ ، وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ إِسْمَاعِيْلَ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيٰى وَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ يَحْيٰى ، ثَنَا . وَ قَالَ يَزِيْدُ ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ، (ح) وَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَا ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ ، وَ هٰذَا حَدِيْثُ هُشَيْمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ ، أَخْبَرَنِيْ ....

عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيُّ ۔ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلِ طَيٍّ أَنْصَبْتُ رَاحِلَتِيْ ، وَ أَتْعَبْتُ نَفْسِيْ ، وَ اللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ ، فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ ؟ فَقَالَ ﷺ : ((مَنْ صَلّٰى مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ ،

حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام طائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا جبکہ آپ مزدلفہ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں طے قبیلے کے پہاڑوں سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا ہے اور میں خود بھی تھکاوٹ سے چور ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے کوئی ٹیلہ نہیں چھوڑا مگر اس پر ٹھہرا ہوں تو کیا میرا حج ہو گیا ہے؟ آپ نے

(۲۸۲۰) سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب من لم یدرک عرفة، حدیث : ۱۹۵۰۔ سنن ترمذی: ۸۹۱۔ سنن نسائی: ۳۰۴۲۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۱٦۔ مسند احمد: ۲۸۱/٤۔ مسند الحمیدی: ۹۰۰۔

وَ وَقَفَ مَعَنَا هٰذَا الْمَوْقِفَ ، فَأَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَاراً فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَ قَضٰى تَفَثَهُ)) .

فرمایا: ''جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ (فجر کی) نماز پڑھ لی اور ہمارے ساتھ اس موقف (مزدلفہ) میں ٹھہرا رہا، جبکہ اس سے پہلے وہ عرفات سے دن یا رات کے وقت واپس لوٹا ہو تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس نے اپنے مناسک پورے کر لیے۔ (اور اپنی میل کچیل دور کر لی)۔''

۲۴۶..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَانَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ لَا غَيْرَهَا

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان: ''جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھ لی'' سے آپ کی مراد صبح کی نماز ہے، کوئی اور نماز مراد نہیں ہے

۲۸۲۱۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ.........

عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسٍ يَقُوْلُ : كُنْتُ أَوَّلَ الْحَاجِّ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ هُوَ بِالْمُزْدَلَفَةِ ، فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلِ طَيٍّ ، وَ قَدْ أَكْلَلْتُ رَاحِلَتِيْ وَ أَنْصَبْتُ نَفْسِيْ ، فَمَا تَرَكْتُ مِنْ حَبْلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ . فَقَالَ : ((مَنْ شَهِدَ الصَّلَاةَ مَعَنَا ، ثُمَّ وَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نُفِيْضَ ، وَ قَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَاراً فَقَدْ قَضٰى تَفَثَهُ وَ تَمَّ حَجُّهُ)). ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ فِيْ عَقِبِهِ : ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ أَنَّهُ خَرَجَ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : دَاوُدُ هٰذِهٖ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْأَوْدِيُّ .

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں پہلی مرتبہ حج کر رہا تھا تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ منردلفہ میں تشریف فرما تھے۔ جب فجر روشن ہوئی تو آپ صبح کی نماز کے لیے نکلے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں طی قبیلے کے پہاڑوں سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، میں نے اپنی سواری تھکا دی ہے اور خود بھی تھکاوٹ سے چُور چُور ہو چکا ہوں، میں نے کوئی ٹیلہ نہیں چھوڑا مگر اس پر ٹھہرا ہوں (کہ شاید یہی عرفات ہو)۔ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھ لی پھر یہاں سے ہمارے روانہ ہونے تک ہمارے ساتھ ٹھہرا رہا، اور اس سے پہلے وہ عرفات میں دن یا رات کے وقت ٹھہر چکا ہو تو اس نے اپنی میل کچیل دور کر لی اور اس کا حج مکمل ہو گیا۔'' جناب داود کی روایت میں ہے: جب فجر طلوع ہوئی تو اس وقت نماز

(۲۸۲۱) انظر الحديث السابق.

کے لیے نکلے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : اس داود راوی سے مراد ابن یزید اودی ہے۔

۲۴۷..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْحَاجَّ إِذَا لَمْ يُدْرِكْ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ فَهُوَ فَائِتُ الْحَجِّ غَيْرُ مُدْرِكِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اگر حاجی یوم النحر کی فجر طلوع ہونے تک عرفات نہ پہنچ سکے تو اس کا حج فوت ہو جائے گا، وہ حج کو نہیں پا سکے گا

۲۸۲۲۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْمَكِّيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، (ح) وَ ثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا يَحْيٰى ، (ح) وَ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، (ح) وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ۔ وَ هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ ۔ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ.........

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمُرَ . قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَ أَتَاهُ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ وَ هُمْ بِعَرَفَةَ ، فَسَأَلُوْهُ ، فَأَمَرَ مُنَادِياً فَنَادٰى: ((الْحَجُّ عَرَفَةُ ، مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ ، فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ ، أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ، وَ مَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ))، وَ أَرْدَفَ رَجُلًا يُنَادِيْ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ الْحَجُّ عَرَفَةُ ، مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ الْإِيْمَانِ أَنَّ الْاِسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ أَجْزَاءِ الشَّيْءِ ذِي الشُّعَبِ وَ الْأَجْزَاءِ ، قَدْ أَوْقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْمَ الْحَجِّ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ عَلٰى

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرفات میں حاضر ہوا، اور آپ کے پاس نجد کے کچھ لوگ بھی حاضر ہوئے جبکہ وہ بھی عرفات ہی میں تھے۔ انھوں نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے منادی کرنے والے کو حکم دیا تو اس نے یہ اعلان کیا: ”حج عرفہ ہے۔“ جو شخص مزدلفہ کی رات طلوع فجر سے پہلے پہلے عرفات پہنچ گیا تو اس نے حج پا لیا منیٰ میں ٹھہرنے کے تین دن ہیں۔ پھر جو شخص دو دن میں جلدی کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے (تیسرا دن بھی منیٰ میں گزارے) تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا جو یہ اعلان کر رہا تھا۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ ”حج عرفہ ہے۔“ یہ مسئلہ اسی قسم سے ہے جسے میں کتاب الایمان میں بیان کر چکا ہوں کہ کبھی الف لام کے ساتھ معرفہ بننے والے اسم کا اطلاق پوری چیز کی بجائے اس کے کسی جز اور

(۲۸۲۲) سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب من لم یدرك عرفة، حدیث: ۱۹۴۹۔ سنن ترمذی: ۸۸۹۔ سنن نسائی: ۳۰۱۹۔ مسند الحمیدی: ۸۹۹۔ مسند احمد: ۴/ ۳۰۹۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۱۵۔

عَرَفَةَ ، أَرَادَ الْوُقُوْفَ بِهَا ، وَ لَيْسَ الْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ جَمِيعُ الْحَجِّ ، إِنَّمَا هُوَ بَعْضُ أَجْزَائِهِ لَا كُلُّهُ ، وَ قَدْ بَيَّنْتُ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ فِي كِتَابِ الْإِيْمَانِ مَا فِيْهِ الْغُنْيَةِ وَ الْكِفَايَةِ لِمَنْ وَفَّقَهُ اللّٰهُ لِلرَّشَادِ وَ الصَّوَابِ .

حصے پر بھی ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ''الحج'' کہہ کر مراد عرفات کا وقوف لیا ہے حالانکہ وقوف عرفات مکمل حج نہیں ہے بلکہ یہ تو حج کا ایک حصہ ہے۔ میں نے کتاب الایمان میں یہ قسم بیان کردی ہے، جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے دینی سمجھ بوجھ اور درست راستے کی ہدایت دی ہو اس کے لیے یہ کافی ہے۔

فوائد:......١۔ عرفہ میں وقوف حج کا رکن ہے اور بالاجماع وقوف عرفہ کے بغیر حج ناتمام رہتا ہے۔ (المغنی: ٣/ ٤٣٧)

٢۔ عرفہ میں وقوف کا وقت یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کی طلوع فجر سے لے کر یوم نحر (دس ذوالحجہ) کی طلوع فجر تک ہے۔ (المغنی: ٣/ ٤٤٣)

٣۔ جس شخص سے وقوف عرفہ رہ جائے اس کا حج ناقص ہے۔

٢٤٨..... بَابُ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ عَلَى الرَّوَاحِلِ

سواریوں پر سوار ہو کر وقوف عرفہ کرنے کا بیان

٢٨٢٣۔ ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، ثَنَا أَبِي ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمِّهِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ.........

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : كَانَتْ قُرَيْشٌ إِنَّمَا تَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ ، وَ يَقُوْلُوْنَ : نَحْنُ الْحُمْسُ فَلَا نَخْرُجُ مِنَ الْحَرَمِ ، وَ قَدْ تَرَكُوا الْمَوْقِفَ عَلَى عَرَفَةَ . قَالَ : فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَقِفُ مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ ، ثُمَّ يُصْبِحُ مَعَ قَوْمِهِ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَيَقِفُ مَعَهُمْ يَدْفَعُ إِذَا دَفَعُوْا .

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قریش کے لوگ مزدلفہ ہی سے واپس آ جاتے تھے اور کہتے تھے: ''ہم حمس (دین میں پختہ اور بہتر لوگ) ہیں اس لیے ہم حدود حرم سے باہر نہیں جائیں گے ان لوگوں نے وقوف عرفات ترک کیا ہوا تھا۔ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ لوگوں کے ساتھ میدان عرفات میں اپنے اونٹ پر سوار تھے۔ پھر آپ صبح کے وقت اپنی قوم کے ساتھ مزدلفہ میں آ ملتے، آپ ان کے ساتھ ٹھہرے رہتے حتیٰ کہ جب وہ منیٰ کی طرف لوٹتے

(٢٨٢٣) اسناده حسن: مسند احمد: ٤/ ٨٢۔ مستدرك حاكم: ١/ ٤٦٤ من طريق ابن اسحاق بهذا الاسناد۔ صحيح بخاري، كتاب الحج، باب الوقوف بعرفة، حديث: ١٦٦٤۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب في الوقوف، حديث: ١٢٢٠ من طريق محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه۔ وسياتي برقم: ٣٠٦٠.

تو آپ ان کے ساتھ روانہ ہوتے۔

فوائد :......سواری پر وقوف کرنا افضل ہے کیونکہ نبی ﷺ نے سواری پر وقوف کیا اور یہ عمل دعا کرنے کے لیے زیادہ ممد ومعاون ہے۔(المغنی: ۳/ ۴۳۶)

۲۴۹..... بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ وَ إِبَاحَةِ رَفْعِ إِحْدَى الْيَدَيْنِ إِذَا احْتَاجَ الرَّاكِبُ إِلَى حِفْظِ الْعِنَانِ أَوِ الْخِطَامِ بِإِحْدَى الْيَدَيْنِ

وقوف عرفہ کے دوران دعا کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان اگر سوار نے ایک ہاتھ میں سواری کی نکیل یا مہار پکڑنی ہو تو ایک ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بھی جائز ہے

۲۸۲۴۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ ، قَالَ : قَالَ..........

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ : كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَمَالَتْ بِهِ نَاقَتُهُ فَسَقَطَ خِطَامُهَا فَتَنَاوَلَ الْخِطَامَ بِإِحْدٰى يَدَيْهِ وَ هُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْأُخْرٰى .

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عرفات میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اونٹنی پر سوار تھا۔ آپ نے دعا کے لیے دونوں ہاتھ بلند کیے تو آپ کی اونٹنی نے آپ کو ایک جانب جھکا دیا جس سے اس کی نکیل گر گئی، آپ نے نکیل ایک ہاتھ میں پکڑ لی اور دوسرا ہاتھ دعا کے لیے اٹھا لیا۔

۲۸۲۵۔ ثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ ، وَرِدْفُهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ . قَالَ : فَمَالَتْ بِهِ النَّاقَةُ وَ هُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ مَا تَجَاوَزَانِ رَأْسَهُ حَتَّى انْتَهٰى إِلٰى جَمْعٍ ، وَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَ رِدْفُهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ الْفَضْلُ : مَا زَالَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس لوٹے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ آپ کی اونٹنی نے آپ کو ایک طرف جھکا دیا جبکہ آپ نے دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے ہوئے تھے مگر وہ سر سے اونچے نہیں تھے، حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔ آپ مزدلفہ سے واپس روانہ ہوئے تو حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما آپ کے پیچھے سوار تھے۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جمرہ

(۲۸۲۴) اسنادہ صحیح: سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب رفع الیدین فی الدعاء بعرفة، حدیث: ۳۰۱۴۔ مسند احمد: ۵/۲۰۹.

(۲۸۲۵) سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب فرض الوقوف بعرفة، حدیث: ۳۰۲۰۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الافاضة من عرفات......، حدیث: ۱۲۸۶ باختصار.

عقبہ کو کنکریاں مارنے تک آپ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔

فوائد:......وقوف عرفہ کے دوران دعا میں ہاتھ اٹھانا مسنون و مستحب ہے۔

٢٥٠..... بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

میدانِ عرفات میں قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہونا چاہیے

٢٨٢٦۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا حَاتِمٌ ، ثَنَا ....

جَعْفَرٌ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرٍ ، فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ ، وَ قَالَ : رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ ، فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ إِلَى الصَّخْرَاتِ ، وَ جَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ ، وَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفاً ، حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَ ذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حِيْنَ غَابَ الْقُرْصُ .

جناب جعفر اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور میں نے کہا آپ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں بتایئے؟ انہوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر عرفات تشریف لائے اور اپنی اونٹنی کا پیٹ (رخ) پہاڑی (جبل رحمت) کی چٹانوں کی طرف کر دیا اور لوگوں کے چلنے کے ریتلے راستے کو اپنے سامنے رہنے دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم شام تک ٹھہرے رہے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اور زردی کم ہو گئی اور سورج کی ٹکیہ پوری طرح ڈوب گئی۔

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ٢٨١٥ کے تحت ملاحظہ کریں۔

٢٥١..... بَابُ فِيْ فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ مَا يُرْجٰى فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْمَغْفِرَةِ

عرفہ کے دن کی فضیلت اور اس دن اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت و بخشش کی امید کا بیان

٢٨٢٧۔ ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ ، ح ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ ، سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ يُوْسُفَ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ....

عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ أَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عرفہ کے دن کے سوا کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ

(٢٨٢٦) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤ و ٢٦٨٧.

(٢٨٢٧) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فضل يوم عرفة، حديث: ١٣٤٨ـ سنن نسائي: ٣٠٠٦ـ سنن ابن ماجه: ٣٠١٤.

يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْداً مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُوْ ، ثُمَّ يُبَاهِي الْمَلَائِكَةَ ، وَ يَقُوْلُ : مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ ؟))

تعالیٰ اتنی کثرت سے بندوں کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرمائیں۔اس روز اللہ (اپنے بندوں کے) بہت قریب ہوتا ہے اور پھر فرشتوں کے ساتھ (ان حجاج کی وجہ سے) فخر کا اظہار کرتا ہے۔اور فرشتوں سے پوچھتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔"

۲۵۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ تَقَوِّياً عَلَى الدُّعَاءِ

عرفات کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے تاکہ قوت و طاقت کے ساتھ خوب دعائیں مانگی جاسکیں

۲۸۲۸۔ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ . أَنَّ نَاساً تَمَارَوْا عِنْدَ أُمِّ الْفَضْلِ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ : بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ : لَيْسَ بِصَائِمٍ . فَأَرْسَلَتْ أُمُّ الْفَضْلِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَ هُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيْرِهٖ فَشَرِبَ هُوَ يَوْمَئِذٍ بِعَرَفَةَ . ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِذٰلِكَ

حضرت امّ فضل بنت حارث سے روایت ہے کہ عرفہ والے دن ان کے پاس کچھ صحابہ کرام کا اختلاف ہوگیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھا ہوا ہے یا نہیں؟ کچھ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کا روزہ ہے اور کچھ کہنے لگے کہ آپ نے روزہ نہیں رکھا پس حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے آپ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا جبکہ آپ اپنی اونٹنی پر تشریف فرما تھے، آپ نے دودھ پی لیا، آپ اس دن میدان عرفات میں تھے۔"

۲۸۲۹۔ وَثَنَا الرَّبِيعُ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ - مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ-..........

عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ بِذٰلِكَ .

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے یہی روایت بیان کرتی ہیں۔

(۲۸۲۸) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب الوقوف على الدابة بعرفة، حديث: ۱٦٦۱۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب استحباب الفطر للحاج بعرفات، حديث: ۱۱۲۳۔ سنن ابى داؤد: ۲٤٤۱۔ مسند احمد: ٦/۳٤٠ وقد تقدم مختصراً برقم: ۲۱۰۲.

(۲۸۲۹) صحيح بخاري، كتاب الصوم، باب صوم يوم عرفة، حديث: ۱۹۸۹۔ صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب استحباب الفطر للحاج بعرفات، حديث: ۱۱۲٤.

فوائد :......شافعی، مالک، ابوحنیفہ اور جمہور علماء کا موقف ہے کہ عرفہ میں حاجی کے لیے یوم عرفہ کا روزہ چھوڑنا مستحب ہے، ابن منذر نے ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان بن عفان، ابن عمر رضی اللہ عنہم اور ثوری رحمہ اللہ سے بھی یہی قول نقل کیا ہے۔ پھر جمہور علماء نے یہ استدلال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے اخذ کیا ہے، نیز یہ عمل اس لیے بھی افضل ہے کہ وقوف عرفہ کے آداب اور مناسک حج کے اہم ارکان کی ادائیگی میں بھی عرفہ کا روزہ چھوڑنا حج کے لیے راحت وتسکین اور مشقت سے بچنے کا ذریعہ ہے۔(شرح النووی: ۷/ ۳۸)

۲۵۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّلْبِيَةِ بِعَرَفَاتٍ وَ عَلَى الْمَوْقِفِ إِحْيَاءً لِلسُّنَّةِ إِذْ بَعْضُ النَّاسِ قَدْ كَانَ تَرَكَهُ فِي بَعْضِ الْأَزْمَانِ

میدانِ عرفات اور موقف میں تلبیہ پکارنا مستحب ہے تاکہ یہ سنت زندہ رہے کیونکہ کچھ لوگوں نے بعض مخصوص اوقات میں تلبیہ کہنا چھوڑ دیا تھا

۲۸۳۰۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ....

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَةَ ، فَقَالَ لِي: يَا سَعِيدُ ، مَا لِي لَا أَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّونَ؟ فَقُلْتُ: يَخَافُونَ مِنْ مُعَاوِيَةَ . قَالَ: فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهِ ، فَقَالَ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، فَإِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بُغْضِ عَلِيٍّ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ بَيَانٌ أَنَّهُ كَانَ يُلَبِّي بِعَرَفَاتٍ .

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم عرفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے، تو انھوں نے مجھے کہا: اے سعید! کیا وجہ ہے کہ مجھے لوگوں کے تلبیہ پکارنے کی آواز نہیں آرہی؟ میں نے عرض کیا: وہ حضرت معاویہ سے ڈرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے خیمے سے نکلے اور کہنے لگے: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ۔"اے اللہ! میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔" ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دشمنی کی وجہ سے تلبیہ کی سنت کو چھوڑ دیا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ احادیث کہ آپ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے تھے، اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ میدان عرفات میں تلبیہ پکارتے تھے۔

(۲۸۳۰) اسناده صحيح، سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب التلبية بعرفة، حديث: ۳۰۰۹۔ مستدرك حاكم: ۱/ ٤٦٤۔٤٦٥.

۲۵۴..... بَابُ إِبَاحَةِ الزِّيَادَةِ عَلَى التَّلْبِيَةِ فِي الْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ بِأَنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ

وقوف عرفات میں تلبیہ پکارتے وقت ان الفاظ کا اضافہ کرنا درست ہے: ''إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ.''
(بے شک اصل خیر و بھلائی تو آخرت کی خیر و بھلائی ہے)

۲۸۳۱۔ حَدَّثَنَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْجَهْضَمِيُّ ، حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ ، فَلَمَّا قَالَ : لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، قَالَ : إِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْآخِرَةِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں ٹھہرے (وقوف کیا)، تو جب تلبیہ کے یہ الفاظ کہے: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔ تو یہ الفاظ بھی پڑھے: إِنَّمَا الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ۔ ''یقیناً خیر و بھلائی تو آخرت کی خیر و بھلائی ہے۔''

فوائد :......ا۔ عرفہ کے دن کثرت سے ذکر اور دعا کرنا مستحب فعل ہے۔ کیونکہ یہ سارا دن قبولیت دعا کا وقت ہے۔

۲۔ اس دن مسنون ادعیہ کا اہتمام افضل عمل ہے۔ (المغنی: ۳/ ۴۳۷)

۲۵۵..... بَابُ فَضْلِ حِفْظِ الْبَصَرِ وَ السَّمْعِ وَ اللِّسَانِ يَوْمَ عَرَفَةَ

عرفات کے دن آنکھوں، کانوں اور زبان کی خصوصی حفاظت کرنا

۲۸۳۲۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ ....

ابْنُ رَافِعٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الْفَضْلُ قَالَ ، كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ أَفَاضَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَ أَعْرَابِيٌّ يُسَايِرُهُ وَ رِدْفُهُ ابْنَةٌ لَهُ حَسْنَاءُ ، قَالَ الْفَضْلُ : فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا فَتَنَاوَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَجْهِي يُصَرِّفُنِي

حضرت ابن رافع بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت فضل نے بیان کیا: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے (منیٰ کی طرف) روانہ ہوئے تو میں آپ کے پیچھے اونٹنی پر سوار تھا۔ ایک اعرابی آپ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا اور آپ سے مسائل پوچھ رہا تھا۔ اس کے پیچھے اس کی خوبصورت بیٹی سوار تھی۔ حضرت فضل

(۲۸۳۱) اسنادہ حسن: مستدرك حاكم: ۱/ ۴۶۵۔ معجم اوسط طبرانی كما في مجمع الزوائد: ۳/ ۲۲۳۔ الصحيحة: ۲۱۴۶.

(۲۸۳۲) صحيح مسند احمد: ۱/ ۲۱۳.

عَنْهَا ، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ)) . وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ : يُسَايِرُهٗ أَوْ يُسَائِلُهٗ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : وَ رَوٰى سِكِّيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَصْرِيُّ - وَ أَنَا بَرِيْءٌ مِنْ عُهْدَتِهٖ وَ عُهْدَةِ أَبِيْهِ - قَالَ أَبِيْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهٗ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يُلَاحِظُ النِّسَاءَ وَ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ ، وَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَرِّفُ وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ مِنْ خَلْفِهٖ ، وَ جَعَلَ الْفَتٰى يُلَاحِظُ إِلَيْهِنَّ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا ابْنَ أَخِيْ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ مَنْ مَلَكَ فِيْهِ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ وَ لِسَانَهٗ غُفِرَ لَهٗ .

بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس لڑکی کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے چہرے سے پکڑ کر دوسری طرف گھما دیا۔ پھر آپ جمرہ عقبہ کو رمی کرنے تک مسلسل لبیک پکارتے رہے۔ جناب ابن رافع کی روایت میں ہے: وہ اعرابی آپ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا یا آپ سے سوال پوچھ رہا تھا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سکین بن عبدالعزیز بصری سے مروی ہے جبکہ میں اس کی اور اس کے باپ کی ذمہ داری سے بری الذمہ ہوں۔ وہ کہتا ہے: میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ فضل بن عباس عرفہ والے دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھے تو فضل رضی اللہ عنہ نے عورتوں کی طرف دیکھنا شروع کر دی اور رسول اللہ ﷺ اپنے دست مبارک سے اپنے پیچھے سے فضل کا چہرہ دوسری طرف پھیرنے لگے لیکن فضل رضی اللہ عنہ (دوسری طرف) عورتوں کو دیکھنے لگ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے میرے بھتیجے! بے شک جو شخص آج کے دن اپنے کانوں، آنکھوں اور زبان کی حفاظت کرے اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

٢٨٣٣ - حَدَّثَنَاهُ نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، ثَنَا أَسَدٌ ، ثَنَا سَكِّيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ .

امام صاحب نے سکین بن عبدالعزیز کی حدیث کی سند بیان کی ہے۔

٢٨٣٤ - وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُوْ حَبِيْبٍ ، ثَنَا سِكِّيْنٌ الْقَطَّانُ ، ثَنَا أَبِيْ ، ثَنَا ....

ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما عرفات والے دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار

(٢٨٣٣) اسناده ضعيف : الضعيفة : ٥٩٦٠ـ مسند احمد : ١/ ٣٢٩، ٣٥٦.

(٢٨٣٤) انظر الحديث السابق.

يَوْمَ عَرَفَةَ فَجَعَلَ الْفَتٰى يُلَاحِظُ النِّسَاءَ بِمِثْلِهِ . غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : يُصَرِّفُ وَجْهَهُ ، وَ لَمْ يَقُلْ : يَا ابْنَ أَخِيْ .

تھے تو اس نوجوان نے عورتوں کو دیکھنا شروع کر دیا۔ ''پھر اوپر والی روایت کی مثل بیان کیا صرف یہ فرق ہے: ''آپ نے اس کا چہرہ دوسری طرف کر دیا۔'' لیکن ''اے میرے بھتیجے'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

فوائد:......۱۔سواری کے پیچھے کسی دوسرے شخص کو سوار کرنا جائز ہے، بشرطیکہ سواری طاقتور و توانا ہو۔

۲۔فتویٰ طلبی یا کسی شرعی ضرورت کے تحت اجنبی عورت کی آواز سننا جائز ہے۔

۳۔اجنبی عورت کی طرف (قصداً) دیکھنا حرام ہے۔(شرح النووی: ۹/ ۹۸)

۲۵۶..... بَابُ اسْتِحْبَابِ وُقُوْفِ الْبُدْنِ بِالْمَوْقِفِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں سواری کے اونٹوں کو موقف میں رکھنا مستحب ہے

۲۸۳۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، ثَنَا نَعِيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ - وَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ مُنَادِياً ، فَنَادٰى عِنْدَ الزَّوَالِ أَنِ اغْتَسِلُوْا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ ، وَ قَالَ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَمَرَ مُنَادِياً فَنَادٰى أَنْ أَهِلُّوْا بِالْحَجِّ ، وَ أَمَرَ بِالْبُدْنِ أَنْ تُوْقَفَ بِعَرَفَةَ وَ فِي الْمَنَاسِكِ كُلِّهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا تو اس نے زوال کے وقت اعلان کیا کہ غسل کر لو۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر جب یوم الترویہ (۸ ذوالحجہ کا دن) آیا آپ نے اپنے منادی کو حکم دیا تو اس نے یہ اعلان کیا: ''حج کا احرام باندھ کر تلبیہ پکارو، اور آپ نے حکم دیا کہ اونٹوں کو عرفات اور حج کے تمام مناسک کی ادائیگی کے دوران اپنے ساتھ رکھا جائے۔

۲۵۷..... بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ فِي الْمَوْقِفِ مِنَ الرِّيَاءِ وَ السُّمْعَةِ فِي الْحَجِّ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

میدان عرفات میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا کہ وہ حج میں ریاکاری اور شہرت سے محفوظ فرمائے (اگر یہ حدیث ثابت ہو)

۲۸۳۶۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ الْقُرَشِيُّ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَكِيْمٍ الْكِنَانِيُّ - مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مَوَالِيْهِمْ ....

(۲۸۳۵) اسنادہ ضعیف: ابن اسحاق مدلس راوی ہے اور تصریح بالسماع ثابت نہیں۔

(۲۸۳۶) صحیح: الصحیحۃ: ۲۶۱۷۔ سنن کبریٰ بیھقی: ۴/۳۳۲۔۳۳۳.

عَنْ بِشْرِ بْنِ قُدَامَةَ الضَّبَابِيِّ ، قَالَ : أَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِبِّي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، وَاقِفاً بِعَرَفَاتٍ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ حَمْرَاءَ قَصْوَاءَ وَ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ قَوْلَانِيَّةٌ ، وَ هُوَ يَقُوْلُ : ((اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا غَيْرَ رِيَاءٍ وَ لَا هِيَاءٍ وَ لَا سُمْعَةٍ)) .

حضرت بشر بن قدامہ الضبابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری ان دو آنکھوں نے میرے محبوب رسول اللہ ﷺ کو میدان عرفات میں اپنی اونٹنی قصواء پر سوار دیکھا آپ کے نیچے بالکل معمولی سی چادر تھی اور آپ دعا مانگ رہے تھے: ''اے اللہ! اس حج کو ریا کاری، نمود ونمائش اور شہرت سے محفوظ بنا دے۔''

٢٥٨..... بَابُ وَقْتِ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ خِلَافَ سُنَّةِ أَهْلِ الْكُفْرِ وَ الْأَوْثَانِ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

جاہلیت میں اہل کفر اور بت پرستوں کے عرفات سے لوٹنے کے وقت کے برخلاف مسلمانوں کی روانگی کے وقت کا بیان

٢٨٣٧ ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيْعَةَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ....

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ ، ثُمَّ أَفَاضَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ، وَ أَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ . قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ : خَبَرُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَابِرٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضاً .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات میں ٹھہرے رہے پھر غروب آفتاب کے بعد آپ واپس (مزدلفہ) لوٹے آپ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے سوار کیا۔ جناب محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں: جناب جعفر بن محمد کی اپنے والد سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اس باب کے متعلق ہے۔

٢٨٣٨ ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، ثَنَا زَمْعَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ ـ وَ هُوَ ابْنُ وَهْرَامٍ ـ عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُءُوْسِ الْجِبَالِ كَأَنَّهَا الْعَمَائِمُ عَلَى رُءُوْسِ الرِّجَالِ دَفَعُوْا فَيَصِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ عرفات میں ٹھہرے رہتے حتی کہ جب سورج پہاڑوں کی چوٹیوں پر اس طرح ہو جاتا جیسے آدمیوں کے سروں پر پگڑیاں ہوتی ہیں تو وہ مزدلفہ لوٹ آتے۔ پھر مزدلفہ میں ٹھہرتے حتی کہ

(٢٨٣٧) اسناده صحيح: سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب الدفعة من عرفة، حديث: ١٩٢٢۔ سنن ترمذی: ٨٨٥۔ سنن ابن ماجه: ٣٠١٠۔ مسند احمد: ٧٥/١.

(٢٨٣٨) حسن لغيره: مسند احمد: ٣٢٧/١ مختصراً.

حَتّٰى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَتْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْجِبَالِ كَأَنَّهَا الْعَمَائِمُ عَلٰى رُءُوْسِ الرِّجَالِ ، دَفَعُوْا ، فَأَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الدَّفْعَةَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ دَفَعَ حِيْنَ أَسْفَرَ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْوَقْتِ الْآخِرِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : أَنَا أَبْرَأُ مِنْ عُهْدَةِ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ .

جب سورج طلوع ہو جاتا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر مردوں کے سروں پر پگڑیوں کی طرح ہو جاتا تو (منٰی) لوٹ آتے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے عرفات سے روانگی کو غروب آفتاب تک مؤخر کردیا، پھر صبح کی نماز مزدلفہ میں ادا کی جبکہ فجر طلوع ہوگئی پھر سورج طلوع ہونے سے پہلے آخری گھڑی میں منیٰ روانہ ہوئے جبکہ ہر چیز روشن ہو چکی تھی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں زمعہ بن صالح راوی کی ذمہ داری سے براءت کا اظہار کرتا ہوں۔

فوائد: ......نو ذوالحجہ کے دن غروب آفتاب کے بعد عرفہ سے مزدلفہ کی جانب کوچ کرنا مشروع ہے اور امام مزدلفہ میں پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھائے گا۔

٢٥٩..... بَابُ تَبَاهِي اللّٰهِ أَهْلَ السَّمَاءِ بِأَهْلِ عَرَفَاتٍ

اللہ تعالیٰ عرفات کے حاجیوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتے ہیں

٢٨٣٩۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِيْ بِأَهْلِ عَرَفَاتٍ أَهْلَ السَّمَاءِ ، فَيَقُوْلُ لَهُمْ : أُنْظُرُوْا إِلٰى عِبَادِيْ جَاءُوْنِيْ شُعْثاً غُبْراً)).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ عرفات کے حاجیوں کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر ومباہات کا اظہار فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں فرماتے ہیں: میرے بندوں کو دیکھو کیسے غبار آلود پراگندہ حال میں میرے دربار میں حاضر ہیں۔''

فوائد :......عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ حجاج کرام کی اس عاجزی وانکساری کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور انسانوں کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو فرشتوں کی اطاعت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

٢٨٤٠۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : وَ رَوٰى مَرْزُوْقٌ ۔ هُوَ أَبُوْ بَكْرٍ ۔ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

(٢٨٣٩) مسند احمد: ٢/٣٠٥۔ صحیح ابن حبان: ٣٨٤١۔ مستدرك حاكم: ١/٤٦٥.

(٢٨٤٠) اسناده ضعيف : ابوزبیر مدلس راوی کے سماع کی تصریح نہیں ہے۔ الضعيفة: ٦٧٨۔ صحيح ابن حبان: ٣٨٤٢ من طريق آخر عن ابى زبير نحوه.

((إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ إِلَى السَّمَاءِ فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ ، فَيَقُوْلُ : انْظُرُوْا إِلَى عِبَادِيْ أَتَوْنِيْ شُعْثاً غُبْراً ، ضَاحِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ . فَتَقُوْلُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ : أَيْ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ يَزْهُوْ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ ، قَالَ ، يَقُوْلُ اللّٰهُ : قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَمَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ عَتِيْقاً مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ . حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، ثَنَا مَرْزُوْقٌ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ : أَنَا أَبْرَأُ مِنْ عُهْدَةِ مَرْزُوْقٍ

فرمایا: ”جب عرفات کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں اور عرفات کے حاجیوں کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں ،اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندوں کی طرف دیکھو، وہ میری بارگاہ میں کس قدر غبار آلود، پراگندہ حالت میں حاضر ہیں، ہر دور دراز علاقے سے حاضر ہوئے ہیں ۔ میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انھیں معاف کر دیا ہے ۔ فرشتے عرض کرتے ہیں :اے پروردگار! ان میں فلاں متکبر بھی ہے اور ان میں فلاں فلاں گناہ گار بھی ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے ان سب کو بخش دیا ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: عرفہ والے دن جس کثرت سے لوگوں کو جہنم سے آزادی ملتی ہے وہ کسی اور دن میں نہیں ملتی۔“ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میں مرزوق (راوی) کی ذمہ داری سے بری ہوں۔

۲۶۰..... بَابُ ذِكْرِ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُوْقِفِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ

عرفات کی شام کو میدان عرفات میں خصوصی دعا کا بیان ، بشرطیکہ یہ حدیث صحیح ہو

وَلَا أَخَالُ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْخَبَرِ حُكْمٌ ، وَ إِنَّمَا هُوَ دُعَاءٌ فَخَرَّجْنَا هٰذَا الْخَبَرَ وَ إِنْ لَّمْ يَكُنْ ثَابِتاً مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ إِذْ هٰذَا الدُّعَاءُ مُبَاحٌ أَنْ يَدْعُوَ بِهِ عَلَى الْمَوْقِفِ وَ غَيْرِهِ .

لیکن میرا خیال نہیں کہ یہ صحیح ہوگی ۔لیکن ہم نے اس لیے بیان کر دیا ہے کیونکہ اس میں کوئی شرعی حکم بیان نہیں ہوا، بلکہ یہ تو ایک دعا ہے، جو اگر چہ سند کے اعتبار سے ثابت نہیں ،لیکن اس دعا کو میدان عرفات اور دیگر مواقع پر پڑھنا جائز ہے۔

۲۸۴۱۔ رَوٰى قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْأَغَرِّ ، عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ ....

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشِيَّةِ عَرَفَةَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَ خَيْراً مِمَّا تَقُوْلُ ، اللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات کی شام کو یہ دعا بکثرت پڑھی تھی : ”اے اللہ! تمام تعریفیں تیری ہی ہیں جیسے تو نے اپنے لیے بیان کی ہیں، اور جو تعریفیں ہم بیان کرتے ہیں، اس سے بہتر و اعلی تیری تعریفیں

(۲۸۴۱) اسنادہ ضعیف : قیس بن الربیع راوی ضعیف ہے۔ الضعیفۃ : ۲۹۱۸ ۔ سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب : ۹۳، حدیث : ۳۵۲۰.

مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي وَ إِلَيْكَ مَآبِيْ وَ لَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ ، اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَ شَتَّاتِ الْأَمْرِ ، اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ)) . ثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى ، عَنْ قَيْسِ الرَّبِيْعِ .

ہیں! اے اللہ! میری نماز تیرے ہی لیے ہے۔ میری قربانی میرا جینا، میرا مرنا تیرے لیے ہے۔ تیری ہی طرف میرا لوٹنا ہے، اے میرے رب! میری میراث تیرے لیے ہے۔ اے اللہ! میں قبر کے عذاب، سینے کے وسوسوں اور معاملات کے بگاڑ وفساد سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس خیر و بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو ہوا لے کر آتی ہے اور اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو ہوا لے کر آتی ہے۔''

۲۶۱..... بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ أَجْلِهَا سُمِّيَتْ عَرَفَةُ عَرَفَةَ

عرفہ کی وجہ تسمیہ کا بیان

۲۸۴۲۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : أَتٰى جِبْرِيْلُ إِبْرَاهِيْمَ يُرِيْهِ الْمَنَاسِكَ فَصَلّٰى بِهِ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ وَ الصُّبْحَ بِمِنٰى . ثُمَّ ذَهَبَ مَعَهُ إِلٰى عَرَفَةَ فَصَلّٰى بِهِ الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ بِعَرَفَةَ ، وَ وَقَفَهُ فِي الْمَوْقِفِ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ دَفَعَ بِهِ ، فَصَلّٰى بِهِ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ وَ الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، ثُمَّ أَبَاتَ لَيْلَتَهُ ثُمَّ دَفَعَ بِهِ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ ، فَقَالَ لَهُ : اعْرِفِ الْآنَ فَأَرَاهُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا ، وَ فَعَلَ ذٰلِكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مناسک حج سکھانے اور دکھانے کے لیے آئے تو انھیں منٰی میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء، اور فجر کی نمازیں پڑھائیں، پھر وہ ان کے ساتھ عرفات گئے اور عرفات میں انھیں ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھائیں اور انھیں سورج غروب ہونے تک موقف میں ٹھہرایا، پھر انھیں لے کر روانہ ہو گئے، پھر انھیں مغرب، عشاء اور صبح کی نمازیں مزدلفہ میں پڑھائیں، رات مزدلفہ میں ہی بسر کرائی، پھر (صبح کو منی جا کر) جمرے پر کنکریاں ماریں۔ پھر تمام مناسک دکھانے کے بعد فرمایا: اِعْرِفِ الْآنَ (اب اچھی طرح پہچان لو) اسی طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تمام مناسک سکھائے۔

فوائد:......مکرر ۲۸۰۳

(۲۸۴۲) تقدم برقم: ۲۸۰۳۔ ۲۸۰۴.

٢٦٢..... بَابُ صِفَةِ السَّيْرِ فِي الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ، وَالْأَمْرِ بِالسَّكِينَةِ فِي السَّيْرِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

عرفات سے منٰی جاتے وقت چلنے کی کیفیت کا بیان۔ اس وقت آرام اور سکون کے ساتھ چلنے کا حکم ہے لیکن اس حدیث کے الفاظ عام ہیں اور ان سے مراد خاص ہے

٢٨٤٣۔ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ - (ح) وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى - يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ - جَمِيْعاً عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ الزُّبَيْرِ ، أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنِ الْفَضْلِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَ غَدَاةَ جَمْعٍ حِيْنَ دَفَعُوْا النَّاسُ: ((عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ)) وَ هُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ .

حضرت فضل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح کو جب لوگ روانہ ہونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لوگو! آرام وسکون سے چلو۔“ جبکہ آپ نے اپنی اونٹنی کو روکا ہوا تھا۔

٢٦٣..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ إِيْجَافَ الْخَيْلِ وَ الْإِبِلِ وَ الْإِيْضَاعِ فِي السَّيْرِ فِي الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ لَيْسَ الْبِرُّ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْبِرَّ السَّكِيْنَةُ فِي السَّيْرِ بِمِثْلِ اللَّفْظَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ أَنَّهَا لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

اس بات کا بیان کہ عرفات سے واپسی پر اونٹوں، گھوڑوں اور دیگر سواریوں کو دوڑانا اور تیز بھگانا کوئی نیکی نہیں بلکہ سکون واطمینان سے چلنا نیکی ہے۔ لیکن اس حدیث کے الفاظ بھی گزشتہ حدیث کی طرح عام ہیں اور ان کی مراد خاص ہے

٢٨٤٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنْ أُسَامَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَهُ حِيْنَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ ، فَأَفَاضَ بِالسَّكِيْنَةِ . وَ قَالَ : ((أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات سے واپسی پر انھیں اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کرلیا۔ آپ بڑے آرام وسکون سے چلے اور فرمایا: ”اے لوگو! سکون سے

(٢٨٤٣) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبية، حديث : ١٢٨٢۔ سنن نسائى : ٣٠٢٣۔ مسند احمد : ٢١٠/١۔ سنن الدارمى : ١٨٩١۔ صحيح ابن حبان : ٣٨٤٤.

(٢٨٤٤) سنن نسائى، كتاب مناسك الحج، باب فرض الوقوف بعرفة، حديث : ٣٠٢١۔ مسند احمد : ٢٠١/٥.

بِـالسَّكِيْنَةِ ، فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيْجَافِ الْخَيْلِ وَالْـإِبِـلِ)) . قَـالَ : فَـمَا رَأَيْتُ نَاقَتَهُ رَافِعَةً يَدَهَا ، حَتّٰى أَتٰى جَمْعَ ، ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ فَـأَمَرَ النَّاسَ بِالسَّكِيْنَةِ ، وَ أَفَاضَ ، وَ عَلَيْهِ السَّـكِيْـنَةُ ، وَ قَـالَ : ((لَيْـسَ الْبِرُّ بِإِيْجَافِ الْـخَيْـلِ وَ الْـإِبِـلِ)) فَمَا رَأَيْتُ نَاقَتَهُ رَافِعَةً يَدَهَا حَتّٰى أَتٰى مِنًى .

چلو ،یقیناً گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز بھگانا نیکی نہیں ہے۔“ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : پھر میں نے آپ کی اونٹنی کو تیز دوڑنے کے لیے اپنا اگلا قدم اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھاحتی کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو بٹھا لیا اور لوگوں کو آرام وسکون کے ساتھ چلنے کا حکم دیا۔ پھر آپ خود بھی سکون کے ساتھ چلے ۔آپ نے فرمایا: ”گھوڑے اور اونٹ تیز دوڑانا نیکی نہیں ہے۔“ پھر میں نے آپ کی اونٹنی کو اگلا اپنا قدم اٹھاتے دوڑتے نہیں دیکھاحتی کہ آپ منٰی پہنچ گئے۔“

٢٦٤..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى أَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا فِي السَّكِيْنَةِ فِي السَّيْرِ فِي الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عرفات سے واپسی پر آرام وسکون سے چلنے کا حکم جس حدیث میں ہے اس کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے

وَ الْبَيَـانَ أَنَّ الـنَّبِـيَّ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يَسِيْرُ سَيْرَ السَّكِيْنَةِ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ لَمْ يَجِدْ فَـجْـوَةً إِذْ قَدْ نَصَّ عِنْدَ وُجُوْدِ الْفَجْوَةِ فِي السَّيْرِ عِنْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَةَ . وَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ مَا بَانَ أَنَّ أُسَـامَةَ بْـنَ زَيْـدٍ أَرَادَ بِـقَـوْلِـهٖ : فَـمَا رَأَيْتُ نَاقَتَهُ رَافِعَةً يَدَهَا حَتّٰى أَتَيْنَا جَمْعاً . أَيْ فِي الزِّحَامِ دُوْنَ الْوَقْتِ الَّذِيْ وَجَدَ فِيْهِ فَجْوَةً . إِذْ أُسَامَةُ هُوَ الْمُخْبِرُ أَنَّهُ نَصَّ لَمَّا وَجَدَ الْفَجْوَةَ

اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آرام وسکون کے ساتھ اس وقت چلتے تھے جب آپ کو کھلی جگہ نہیں ملتی تھی ۔ کیونکہ عرفات سے واپسی پر کھلی جگہ میں آپ نے اونٹنی تیز چلائی تھی ۔ اس روایت میں یہ وضاحت ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے یہ کلمات: پھر میں نے آپ کی اونٹنی کو تیز چلتے ہوئے نہیں دیکھاحتیٰ کہ ہم مزدلفہ پہنچ گئے، سے ان کی مراد یہ ہے کہ جب ہجوم ہوتا تو تیز نہ چلتے ،لیکن جب کھلی جگہ ملتی تو تیز چلتے کیونکہ حضرت اسامہ ہی نے یہ روایت بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلی جگہ ملی تو آپ نے اونٹنی کو تیز چلایا

٢٨٤٥ ـ ثَـنَـا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ثَنَا هِشَامٌ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيٰى ، ثَـنَـا هِشَـامٌ ، ح وَ ثَـنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ ـ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ ـ ح وَ حَـدَّثَـنَـا سَـلْـمُ بْـنُ جُـنَـادَةَ ، ثَـنَـا وَكِيْـعٌ ، ح وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ ،

جَمِيْعاً..........

عَـنْ هِشَـامِ بْنِ عُـرْوَةَ ـ وَ هٰـذَا حَـدِيْثُ عَبْـدِالْجَبَّارِ وَ هُوَ أَحْسَنُهُمْ سِيَاقاً لِلْحَدِيْثِ ـ قَـالَ ، سَـمِـعْـتُ أَبِـيْ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ أُسَـامَةَ وَ هُـوَ إِلَـى جَـنْبِيْ ، وَ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِـيِّ صَـلَّـى الـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ يَسْأَلُ كَيْفَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ يَسِيْـرُ حِيْنَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ ؟ فَقَالَ : كَـانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ . قَـالَ سُفْيَانُ : النَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ . وَ قَالَ أَبُوْ بَـكْـرٍ : فِـيْ حَدِيْثِهِ مُدْرَجاً ، وَ النَّصُّ أَرْفَعُ مِنَ الْعَنَقِ . وَ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ مُدْرَجاً فِي الْحَدِيْثِ : يَعْنِيْ فَوْقَ الْعَنَقِ .

جناب ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی سے سنا ،وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو سنا جبکہ وہ میرے پاس تشریف فرماتھے ۔اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ عرفات سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے ۔حضرت عروہ نے پوچھا : عرفات سے واپس آتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسی چال چلے تھے؟ حضرت اسامہ نے فرمایا: آپ درمیانی چال چلے تھے ،لیکن جب جگہ کھلی ملتی تو اونٹنی کو تیز چلاتے ۔امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں ۔ نص العنق سے تیز دوڑ کو کہتے ہیں ۔امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:ان کی روایت میں یہ الفاظ درج ہیں کہ نص عَنَقِ سے تیز چال کو کہتے ہیں ۔اور جناب وکیع کی روایت میں درج ہے: یعنی عنق سے تیز چال چلتے ۔"

فوائد :......ا۔عرفات سے مزدلفہ جاتے وقت اطمینان اور سکون سے چلنا مستحب ہے اور دوران کوچ گھوڑے اونٹ وغیرہ کو تیز دوڑانا مکروہ فعل ہے۔ کیونکہ ازدحام اور تنگ گھاٹیوں میں عامۃ الناس کی ہلاکت کا خطرہ ہے۔اس کے پیش نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاج کرام کو سکینت اختیار کرنے اور آرام سے چلنے کی ہدایت کی ہے۔

۲۔ جہاں ازدحام نہ ہو اور کھلے راستے ہوں وہاں سواریوں کو سرپٹ بھگانا مباح ہے۔

۲۶۵..... بَابُ ذِكْرِ الدُّعَاءِ وَ الذِّكْرِ وَ التَّهْلِيْلِ فِي السَّيْرِ مِنْ عَرَفَةَ إِلٰى مُزْدَلِفَةَ

عرفات سے مزدلفہ جاتے ہوئے دعا مانگنے، ذکر الٰہی اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنے کا بیان

۲۸۴۶ـ قَـرَأْتُ عَـلٰى أَحْمَدَ بْنِ أَبِىْ سُرَيْجٍ الرَّازِيِّ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَجْمَعٍ الْكِنْدِيَّ أَخْبَرَهُمْ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

(٢٨٤٥) صحيح بخاری، کتاب الحج، باب السير اذا دفع من عرفة، حديث: ١٦٦٦ـ صحيح مسلم، کتاب الحج، باب الافاضة من عرفات، حديث: ٢٨٣/ ١٢٨٦ـ سنن ابی داؤد: ١٩٢٣ـ سنن نسائی: ٣٠٢٦ـ سنن ابن ماجه: ٣٠١٧ـ مسند احمد: ٥/ ٢٠٥ـ مسند الحميدی: ٥٤٣.

(٢٨٤٦) تقدم برقم: ٢٧٦٣.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ أَهَلَّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَ قَالَ : وَ وَقَفَ - يَعْنِي بِعَرَفَةَ - حَتّٰى إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ أَقْبَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ وَ يُعَظِّمُهُ ، وَ يُهَلِّلُهُ ، وَ يُمَجِّدُهُ حَتّٰى يَنْتَهِيَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حج یا عمرے کے سفر میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس آپ کو لے کر سیدھی ہوتی تو آپ تلبیہ پکارتے۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی ۔ اور فرمایا: آپ میدان عرفات میں ٹھہرے رہے حتی کہ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے اللہ تعالی کا ذکر شروع کر دیا۔ آپ اللہ تعالی کی عظمت ،اس کی الوہیت کا اقرار (لَاالٰـهَ اِلَّا اللهُ) اوراس کی بڑائی اور بزرگی بیان کرتے رہے حتی کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔

فوائد :......تمام اوقات میں ذکر الٰہی کا اہتمام مستحب ہے۔لیکن عرفات سے مزدلفہ جاتے وقت ذکر واذکار کے اہتمام کی خاص تاکید ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ﴿فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ﴾:''اور جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔'' (البقرہ:۱۹۸)

لہٰذا اس وقت اللہ کا ذکر کرنا، اس کی عبادت میں منہمک ہونا اور تلبیہ کا اہتمام کرنا افضل عمل ہے۔(المغنی: ۳/ ٤٤٦)

۲٦٦..... بَابُ إِبَاحَةِ النُّزُوْلِ بَيْنَ عَرَفَاتٍ وَ جَمْعٍ لِلْحَاجَةِ تَبْدُوْ لِلْمَرْءِ

عرفات اور مزدلفہ کے درمیان بوقت ضرورت ٹھہرنا جائز ہے

۲۸٤۷۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ كُرَيْبٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ ، أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ أَرْدَفَهُ تِلْكَ الْعَشِيَّةَ فَلَمَّا أَتَى الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ - وَ لَمْ يَقُلْ إِهْرَاقَ الْمَاءِ - فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا ، فَقُلْنَا : الصَّلَاةُ ، فَقَالَ : الصَّلَاةُ أَمَامَكَ . فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ ، صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ حَلُّوْا رِحَالَهُمْ ، وَ

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس ہوئے تو آپ نے انھیں اس شام اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ پھر جب گھاٹی کے پاس آئے تو آپ نے سواری سے اتر کر پیشاب کیا اور یہ نہیں کہا کہ پانی بہایا (بلکہ صریح الفاظ بولے کہ آپ نے پیشاب کیا)۔پھر میں نے آپ کے ایک برتن سے پانی انڈیلا تو آپ نے ہلکا سا وضو کیا۔ ہم نے عرض کی: نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔آپ نے فرمایا: نماز

(۲۸٤۷) سنن نسائی، کتاب المواقیت، باب کیف الجمع، حدیث: ٦١٠۔ مسند احمد: ٥/ ٢٠٠ من طریق سفیان۔ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب النزول بین عرفة وجمع، حدیث: ١٦٦٧۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الافاضة من عرفات، حدیث: ٢٧٦/ ١٢٨٦ من طریق موسٰی عن کریب عن اسامة رضی الله عنه۔ وقد تقدم برقم: ٦٤ مختصراً: ٩٧٣.

أَعَنْتُهُ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَا أَعْلَمُ أَحَداً أَدْخَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ بَيْنَ كُرَيْبٍ وَ بَيْنَ أُسَامَةَ فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا ابْنَ عُيَيْنَةَ . رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ وَ قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ .

آگے جا کر (مزدلفہ میں) پڑھیں گے۔ پھر جب ہم مزدلفہ پہنچے تو آپ نے مغرب کی نماز ادا کی پھر صحابہ کرام نے اپنی سواریوں سے کجاوے اتار لیے اور سواریاں کھول دیں اور آپ کی سواری کو کھولنے اور کجاوہ اتارنے میں مَیں نے آپ کی مدد کی پھر آپ نے عشاء کی نماز ادا کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق صرف ابن عیینہ نے اس سند میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اور جناب کریب کے درمیان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا ہے جناب یحییٰ بن سعید انصاری نے اپنی سند میں حضرت ابن عباس کا ذکر نہیں کیا میں نے اس حدیث کے تمام طرق کتاب الکبیر میں بیان کردیے ہیں۔"

فوائد :......عرفات سے مزدلفہ کی طرف واپسی پر کسی عذر یا مجبوری کی صورت میں راستے میں کچھ دیر کے لیے رکنا مباح ہے۔

٢٦٧..... بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کرنے کا بیان

٢٨٤٨۔ حَدَّثَنَاهُ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً أَخْبَرَهُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ . أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعاً .

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں۔"

٢٦٨..... بَابُ تَرْكِ التَّطَوُّعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ مَعَ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلَاةَ الْمُسَافِرِ لَا صَلَاةَ الْمُقِيْمِ

جب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا کریں گے تو ان کے درمیان کوئی نفل یا سنت نہیں پڑھیں گے اور اس بات کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مسافر والی نماز پڑھی تھی، مقیم والی نہیں

(٢٨٤٨) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الافاضة من عرفات، حدیث: ٢٨٦/ ٨٠٣۔ سنن ابی داؤد: ١٩٢٦۔ سنن نسائی: ٦٠٨۔ مسند احمد: ٦٢/٢.

۲۸۴۹۔ ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ ....

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ قَالَ : جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ ، صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ . وَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ بِجَمْعٍ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں، ان کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے مغرب کی تین رکعات اور عشاء کی دو رکعت ادا کیں۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مزدلفہ میں ساری عمر اسی طرح نماز (قصر اور جمع کر کے) ادا کرتے رہے۔''

فوائد :......۱۔عرفات سے واپس مزدلفہ کی طرف جانے والے کے لیے مستحب ہے کہ مزدلفہ میں پہنچے بغیر نمازِ مغرب ادا نہ کرے اور مزدلفہ میں پہنچ کر مغرب وعشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھے، اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں، اہل علم کا اس مسئلہ پر اجماع ہے۔(المغنی: ۳/ ٤٤٦)

۲۔ مزدلفہ میں پہنچ کر نماز مغرب وعشاء جلدی ادا کرنا افضل ہے اور طلوع فجر سے کچھ دیر پہلے تک ان نمازوں کی تاخیر بھی جائز ہے۔

۳۔مغرب وعشاء کی دو نمازوں میں کچھ فاصلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۶۹..... بَابُ الْأَذَانِ لِلْمَغْرِبِ ، وَ الْإِقَامَةِ لِلْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ أَذَانٍ ، إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ ، خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا فِيْ وَقْتِ الْآخِرَةِ مِنْهُمَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِإِقَامَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ أَذَانٍ

جب مزدلفہ میں نماز مغرب اور عشاء کو جمع کریں گے تو مغرب کے لیے اذان اور اقامت جبکہ عشاء کے لیے صرف اقامت کہیں گے۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ جب دو نمازوں کو دوسری نماز کے وقت میں جمع کیا جائے تو دونوں کے لیے صرف اقامت کہی جائے گی اور اذان نہیں دی جائے گی

۲۸۵۰۔ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ كُرَيْبٍ ....

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : أَفَضْتُ مَعَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں عرفات سے

(۲۸٤۹) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الافاضة من عرفات، حدیث : ۱۲۸۸۔ سنن نسائی: ۳۰۳۲.

(۲۸۵۰) تقدم تخریجه برقم: ۹۷۳ و ۲۸٤۷.

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ الشِّعْبَ الَّذِيْ يَنْزِلُ عِنْدَهُ الْأُمَرَاءُ ، بَالَ وَ تَوَضَّأَ ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : الصَّلَاةُ . قَالَ : الصَّلَاةُ أَمَامَكَ . فَلَمَّا انْتَهٰى إِلٰى جَمْعٍ أَذَّنَ وَ أَقَامَ ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ اٰخِرُ النَّاسِ حَتّٰى أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ . خَبَرُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس آیا، جب آپ اس گھاٹی کے پاس پہنچے جہاں امراء اور حکمران اترتے ہیں تو آپ نے وہاں اتر کر پیشاب کیا اور وضو کیا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نماز آگے جا کر ادا کریں گے پھر جب آپ مزدلفہ پہنچے تو آپ نے اذان کہلوائی اور اقامت ہوئی تو آپ نے مغرب کی نماز ادا کی، پھر ابھی سب لوگوں نے اپنی سواریوں کو کھولا بھی نہ تھا کہ اقامت ہوگئی اور آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔" جناب جعفر بن محمد کی روایت بھی اس مسئلے کے متعلق ہے۔

فوائد :......مزدلفہ میں مغرب وعشاء کے لیے اذان کہنا اور ہر نماز کے لیے علیحدہ اقامت کہنا مسنون ومستحب ہے۔

٢٧٠..... بَابُ إِبَاحَةِ الْفَصْلِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِفِعْلٍ لَيْسَ مِنْ عَمَلِ الصَّلَاةِ

جب نماز مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ادا کیا جائے تو ان دونوں کے درمیان نماز کے علاوہ کوئی حاجت وضرورت پوری کر کے وقفہ کرنا جائز ہے

فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ ثُمَّ حَلُّوْا رِحَالَهُمْ وَ أَعَنْتُهُ عَلَيْهِ .

امام ابن عیینہ کی ابراہیم بن عقبہ سے مروی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں: پھر صحابہ کرام نے اپنی سواریاں کھول دیں اور میں نے نبی کریم ﷺ کی سواری کو کھولنے میں آپ کی مدد کی۔

٢٨٥١ـ وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ حَرْمَلَةَ وَ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ كُرَيْبٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ ، وَ أَرْدَفَ أُسَامَةَ فَلَمَّا بَلَغَ الشِّعْبَ نَزَلَ ، فَبَالَ ـ وَ لَمْ يَقُلْ : إِهْرَاقَ الْمَاءِ ـ قَالَ : أُسَامَةُ فَصَبَبْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس روانہ ہوئے اور آپ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کرلیا۔ پھر جب آپ گھاٹی کے پاس پہنچے تو آپ سواری سے اترے اور پیشاب کیا۔ اور یہ الفاظ نہیں کہے

(٢٨٥١) وانظر ما تقدم برقم: ٢٨٤٧.

عَـلَيْهِ مِنَ الْأَدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا خَفِيفًا ، قُلْتُ : الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ : ((الصَّلَاةُ أَمَامَكَ)) . ثُمَّ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ وَضَعَ رَحْلَهُ ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ . قَالَ سُفْيَانُ : انْتَهٰى حَدِيْثُ إِبْرَاهِيْمَ إِلٰى قَوْلِهِ : الصَّلَاةُ أَمَامَكَ ، وَ الزِّيَادَةُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ .

کہ آپ نے پانی بہایا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک برتن سے آپ کے لیے پانی انڈیلا تو آپ نے ہلکا سا وضو کیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! نماز کا ارادہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''نماز آگے جا کر ادا کریں گے۔'' پھر آپ مزدلفہ آئے تو مغرب کی نماز ادا کی، پھر آپ نے اپنی سواری سے کجاوہ وغیرہ اتار کر اسے کھول دیا، پھر عشاء کی نماز ادا کی۔ امام سفیان کہتے ہیں: ابراہیم کی روایت ان الفاظ پر ختم ہوگئی: نماز آگے جا کر ادا کریں گے۔ باقی اضافہ جناب ابن ابی حرملہ کی روایت کا ہے۔

فوائد:......مزدلفہ میں نماز مغرب وعشاء کو جمع کرنا مستحب ہے اور ان میں معمولی فاصلہ کرنا مشروع ہے۔

١٧٢..... بَابُ إِبَاحَةِ الْأَكْلِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ إِذَا جُمِعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ ، إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ ، فَإِنِّي لَا أَقِفُ عَلٰى سَمَاعِ أَبِي إِسْحَاقَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ

جب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کریں گے تو ان کے درمیان کھانا کھانا جائز ہے، بشرطیکہ یہ روایت ثابت ہو، کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ ابو اسحاق نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن یزید سے سنی ہے یا نہیں؟

٢٨٥٢۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ : أَفَاضَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مِنْ عَرَفَاتٍ عَلٰى هِيْنَتِهِ لَا يَضْرِبُ بَعِيْرَهُ ، حَتّٰى أَتٰى جَمْعًا ، فَنَزَلَ ، فَأَذَّنَ فَأَقَامَ ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ تَعَشّٰى ، ثُمَّ قَامَ فَأَذَّنَ وَ أَقَامَ ، وَ صَلَّى الْعِشَاءَ ، ثُمَّ بَاتَ بِجَمْعٍ ، حَتّٰى إِذَا طَلَعَ

جناب عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عرفات سے واپسی پر بڑے سکون واطمینان سے چلے، انھوں نے اپنے اونٹ کو (تیز چلانے کے لیے) مارا نہیں حتی کہ وہ مزدلفہ پہنچ گئے، وہ سواری سے اترے، اذان کہلوائی پھر اقامت ہونے پر مغرب کی نماز ادا کی، پھر رات کا کھانا کھایا، پھر اٹھ کر اذان کہلوائی اور تکبیر کہی گئی اور نماز عشاء ادا کی

(٢٨٥٢) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب من اذن واقام لكل واحدة منهما، حديث: ١٦٧٥۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب زيادة التغليس بصلاة الصبح، حديث: ١٢٨٩۔ سنن كبرىٰ نسائی: ٤٠٣٠۔ مسند احمد: ١/ ٤١٠ وسياتی برقم: ٢٨٥٤.

الْفَجْرُ أَقَامَ فَأَذَّنَ ، وَ أَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ يُؤَخَّرَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا ، وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْهِمَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ إِلَّا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ ثُمَّ وَقَفَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : لَمْ يَرْفَعِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قِصَّةَ عِشَاءٍ بَيْنَهُمَا ، وَ إِنَّمَا هٰذَا مِنْ فِعْلِهِ ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

پھر رات مزدلفہ میں گزاری، حتی کہ جب فجر طلوع ہوگئی تو اذان کہلوائی اور اقامت پڑھی گئی پھر صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر فرمایا: یہ دو نمازیں اپنے وقت سے مؤخر کر کے ادا کی جاتی ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ اس دن اس جگہ پر یہ دونوں نمازیں اس طرح تاخیر سے ادا کرتے تھے۔ پھر آپ ٹھہر گئے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دونوں نمازوں کے درمیان رات کا کھانا کھانے کا عمل نبی کریم کی طرف منسوب نہیں کیا بلکہ یہ ان کا ذاتی عمل ہے یہ نبی کریم ﷺ کا عمل نہیں ہے۔

فوائد:......مزدلفہ میں نماز مغرب کے بعد کھانا کھانا اور اس کے معاً بعد نماز عشاء کا اہتمام جائز و مباح ہے۔

۲۷۲..... بَابُ الْبَيْتُوْتَةِ بِالْمُزْدَلِفَةِ لَيْلَةَ النَّحْرِ

(دس ذوالحجہ) قربانی کی رات مزدلفہ میں گزارنے کا بیان

۲۸۵۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، ثَنَا............

جَعْفَرٌ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَقُلْتُ لَهٗ : أَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ : أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَ إِقَامَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ .

جناب جعفر بن محمد اپنے والد بزرگوار سے بیان کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے انھیں عرض کی: مجھے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں بتائیں۔ انھوں نے فرمایا: آپ مزدلفہ آئے تو آپ نے نماز مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ جمع کر کے ادا کیا۔ پھر طلوع فجر تک رسول اللہ ﷺ لیٹے رہے۔

فوائد:......مزدلفہ میں رات گزارنا اور یہاں وقوف کرنا مسنون عمل ہے اور امام احمد کے سوا تمام ائمہ رات کے وقت مزدلفہ میں وقوف کو واجب قرار دیتے ہیں۔ (فقه السنه: ۱/ ۶۴۳)

(۲۸۵۳) سنن نسائی، کتاب الاذان، باب الاذان لمن يجمع بين الصلاتين، حديث: ۶۵۷۔ تقدم تخريجه برقم: ۲۵۳۴ و ۲۶۸۷.

۲۷۳..... بَابُ التَّغْلِيْسِ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں دس ذوالحجہ کونماز فجر اندھیرے میں ادا کرنے کا بیان

٢٨٥٤ ـ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى ، ثَنَا جَرِيرٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ : قَالَ ....

عَبْدُ اللّٰهِ : مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً إِلَّا لِوَقْتِهَا ، إِلَّا هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعِشَاءَ وَ الْمَغْرِبَ جَمِيْعاً لِمُزْدَلِفَةِ ، وَ صَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہر نماز اس کے وقت ہی پر ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے سوائے ان دو نمازوں کے میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے مغرب اور عشاء کو جمع کر کے مزدلفہ میں ادا کیا اور فجر کی نماز اس کے وقت سے پہلے اندھیرے میں پڑھی۔

۲۷۴..... بَابُ الْأَذَانِ وَ الْإِقَامَةِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں فجر کی نماز کے لیے اذان اور اقامت کہنے کا بیان

٢٨٥٥ ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ جَابِرٍ : فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَ قَالَ . فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ يَعْنِيْ بِالْمُزْدَلِفَةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ لَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ ، عَنْ حَاتِمٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ ، بِأَذَانٍ وَ إِقَامَةٍ . فِيْ خَبَرِ جَابِرٍ دَلَالَةٌ وَاضِحَةٌ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْفَجْرَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا بَعْدَ مَا بَانَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں طویل حدیث بیان کی ہے۔اس میں فرمایا: جب صبح نمودار ہو گئی تو آپ نے مزدلفہ میں صبح کی نماز ادا کی ۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : جناب محمد بن یحییٰ نے حسن بن بشر کے واسطے سے حاتم سے اس حدیث میں اس جگہ پر یہ الفاظ بیان کیے ہیں: اذان اور اقامت کے ساتھ (نماز پڑھی) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں واضح دلیل موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں فجر کی نماز طلوع فجر کے بعد پہلے

(٢٨٥٤) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب من يصل الفجر بجمع، حديث: ١٦٨٢ ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب زيادة التغليس بصلاة الصبح، حديث: ١٢٨٩ ـ سنن ابی داؤد: ١٩٣٤ ـ سنن نسائی: ٦٠٩ ـ مسند احمد: ٣٨٤/١ ـ مسند الحميدی: ١١٤ من طريق الاعمش۔ وقد تقدم برقم: ٢٨٥٢.

(٢٨٥٥) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤، ٢٦٨٧.

لَهُ الصُّبْحُ ، لا قَبْلَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ . وَ فِي هٰذَا مَا دَلَّ عَلَى أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ أَرَادَ بِقَوْلِهِ : وَ صَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ أَيْ قَبْلَ وَقْتِهَا الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا بِغَيْرِ الْمُزْدَلِفَةِ أَيْ أَنَّهُ غَلَّسَ بِالْفَجْرِ أَشَدَّ تَغْلِيْساً مِمَّا كَانَ يُغَلِّسُ بِهَا فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ . وَ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ يَلِيْ هٰذَا الْبَابَ دَالٌّ عَلَى مِثْلِ مَا دَلَّ عَلَيْهِ خَبَرُ جَابِرٍ لِأَنَّ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ : يَبِيْتُ بِالْمُزْدَلِفَةِ حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ يُصَلِّيَ الصُّبْحَ .

وقت میں ادا فرمائی ہے ،طلوع فجر کے واضح ہونے سے پہلے ادانہیں کی۔ اور اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اس فرمان ''آپ نے فجر کی نماز اس کے وقت سے پہلے اندھیرے میں پڑھی'' سے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ نے دوسری جگہوں کی نسبت مزدلفہ میں زیادہ سویرے نماز پڑھی تھی ۔یعنی آپ نے دوسرے مقامات کی نسبت مزدلفہ میں فجر کی نماز زیادہ اندھیرے میں ادا کی تھی ۔آئندہ باب میں مذکورہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی حضرت جابر کی روایت کی طرح دلیل موجود ہے کیونکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: آپ نے رات مزدلفہ میں بسر کی حتی کہ جب صبح ہوئی تو آپ نے صبح کی نماز ادا کی۔

فوائد :......ا۔تمام ایام میں نمازوں کو اول اوقات پر ادا کرنا مستحب ہے لیکن مزدلفہ کی رات نماز فجر میں زیادہ تعجیل افضل عمل ہے اور اس دن نماز فجر میں انتہائی تعجیل مسنون ہے۔(شرح النووی: ۹/ ۳۷)

۲۔مزدلفہ میں نماز فجر کی ادائیگی کے لیے اذان واقامت کا اہتمام بقیہ نمازوں کی طرح مشروع ہے۔

۲۷۵..... بَابُ الْوُقُوْفِ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ الدُّعَاءِ وَ الذِّكْرِ وَ التَّهْلِيْلِ وَ التَّمْجِيْدِ وَ التَّعْظِيْمِ لِلّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْقِفِ

مشعر حرام کے پاس ٹھہر کر اللہ تعالی سے دعائیں مانگنا، اس کا ذکر کرنا اور لا الہ الا اللہ پڑھنا، اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور اس کی عظمت کو بیان کرنا

۲۸۵٦۔ قَرَأْتُ عَلَى أَحْمَدَ بْنِ أَبِيْ سُرَيْجٍ الرَّازِيِّ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَجْمَعٍ ، أَخْبَرَهُمْ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ وَ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَ قَالَ يَبِيْتُ ـ يَعْنِيْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی آپ کو لے کر مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سیدھی ہو جاتی تو آپ تلبیہ پکارتے پھر بقیہ حدیث بیان کی اور فرمایا: آپ رات مزدلفہ میں بسر کرتے حتی کہ صبح ہو جاتی ،پھر آپ صبح کی

(۲۸۵٦) تقدم برقم: ۲۷۱٦.

بِالْمُزْدَلِفَةِ حَتّٰى يُصْبِحَ ، ثُمَّ يُصَلِّيْ صَلَاةَ الصُّبْحِ ، ثُمَّ يَقِفُ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَ يَقِفُ النَّاسُ مَعَهُ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَ يَذْكُرُوْنَهُ وَ يُهَلِّلُوْنَهُ وَ يُمَجِّدُوْنَهُ وَ يُعَظِّمُوْنَهُ حَتّٰى يَدْفَعَ إِلٰى مِنًى .

نماز ادا کرتے۔ پھر آپ مشعر الحرام کے پاس ٹھہرتے اور لوگ بھی آپ کے پاس ٹھہرتے، وہ سب اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے، "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ" کا ورد کرتے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور بزرگی بیان کرتے رہتے حتیٰ کہ منیٰ کی طرف روانہ ہو جاتے۔

فوائد :......مزدلفہ میں نماز فجر اول وقت پر ادا کرنا، پھر طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب سے قبل خوب اجالا ہونے تک مشعر حرام کے قریب وقوف کرنا اور کثرت سے اذکار و ادعیہ کا اہتمام کرنا مسنون و مستحب عمل ہے۔

(فقه السنه : ١/ ٦٤٤)

٢٧٦..... بَابُ إِبَاحَةِ الْوُقُوْفِ حَيْثُ شَاءَ الْحَاجُّ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِذْ جَمِيْعُ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ

حاجی مزدلفہ میں جہاں چاہے وقوف کرسکتا ہے کیونکہ مزدلفہ سارے کا سارا موقف ہے

٢٨٥٧۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا ....

جَعْفَرٌ ، ثَنَا أَبِيْ ، قَالَ : أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : وَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، وَ قَالَ : ((وَ قَفْتُ هَاهُنَا وَ الْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)) .

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں سوال کیا۔ تو انھوں نے فرمایا: آپ نے مزدلفہ میں وقوف کیا اور فرمایا: "میں اس جگہ ٹھہرا ہوں اور مزدلفہ سارا ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے۔"

٢٨٥٨۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، ثَنَا حَفْصٌ يَعْنِيْ ابْنَ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِجَمْعٍ وَ قَالَ : ((جَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ)) .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں وقوف کیا اور فرمایا: "پورا مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے۔"

فوائد:......محسر وادی کے سوا تمام مقام مزدلفہ موضع وقوف ہے۔ (فقه السنه : ١/ ٦٤٤)

اور مقام مزدلفہ میں کسی بھی جگہ وقوف کرنے سے یہ وجوب ساقط ہو جاتا ہے۔

(٢٨٥٧) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما جاء ان عرفة كلها موقف، حديث : ١٤٩/ ١٢١٨۔ سنن ابی داؤد: ١٩٣٦، ١٩٣٧۔ سنن نسائی: ٣٠٤٨۔ سنن ابن ماجه: ٣٠٤٨۔ وقد تقدم برقم: ٢٥٣٤.

(٢٨٥٨) انظر الحديث السابق.

٢٧٧..... بَابُ الدَّفْعِ مِنَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَمُخَالَفَةِ أَهْلِ الشِّرْكِ وَ الْأَوْثَانِ فِي دَفْعِهِمْ مِنْهُ

مشعر حرام سے واپس لوٹنا اور واپسی میں مشرکین اور بت پرستوں کے طریقے کی مخالفت کرنا

٢٨٥٩ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ ....

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ : كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ لَا يُفِيْضُوْنَ مِنْ جَمْعٍ حَتّٰى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلٰى ثَبِيْرٍ ، فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرک لوگ مزدلفہ سے اس وقت تک واپس نہیں آتے تھے حتیٰ کہ سورج ثبیر پہاڑ کی چوٹی پر چمکنے لگ جاتا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مخالفت کرتے ہوئے سورج طلوع ہونے سے پہلے ہی واپس روانہ ہو گئے۔

فوائد:...... یوم نحر کو نماز فجر اور مشعر حرام کے قریب وقوف اور اذکار وادعیہ کے بعد طلوع آفتاب سے قبل منیٰ کی طرف روانہ ہوتا مسنون ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول رہا ہے۔

٢٧٨..... بَابُ صِفَةِ السَّيْرِ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنٰى بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

مزدلفہ سے منٰی کی طرف چلنے کی کیفیت کا بیان، اس سلسلے میں عام الفاظ کا بیان جن سے مراد خاص ہے

٢٨٦٠ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ وَ هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَا ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ . وَ قَالَ هَارُوْنُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ......

عَنِ الْفَضْلِ ، قَالَ : أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ ، وَ مِنْ جَمْعٍ ، عَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ حَتّٰى أَتٰى مِنٰى .

حضرت فضل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات اور مزدلفہ سے واپس لوٹتے وقت نہایت اطمینان اور سکون سے چلے حتیٰ کہ آپ منٰی پہنچ گئے۔

فوائد:...... عرفات سے مزدلفہ کی طرف سکینت ووقار سے روانہ ہونا مستحب ہے۔ (المغنی : ٣/ ٤٤٥)

٢٧٩..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا سَارَ فِي الْإِفَاضَةِ وَ مِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنٰى عَلَى السَّكِيْنَةِ خَلَا بَطْنِ وَادِيْ مُحَسِّرٍ ، فَإِنَّهُ أَوْضَعَ فِيْهِ .

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے منٰی واپسی پر سکون وآرام سے چلے تھے سوائے وادی محسر کے، آپ نے وہاں پر اونٹنی تیز چلائی تھی

(٢٨٥٩) صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ایام الجاهلية، حدیث : ٣٨٣٨، ١٦٨٤ـ سنن ابی داؤد: ١٩٣٨ـ سنن ترمذی: ٨٩٦ـ سنن نسائی: ٣٠٥٠ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٢٢ـ مسند احمد: ١/٢٩، ٣٩ـ سنن الدارمی: ١٨٩٠.

(٢٨٦٠) تقدم تخریجه برقم: ٢٨٤٣.

وَ فِيْ هٰذَا مَا دَلَّ عَلٰى أَنَّ الْفَضْلَ إِنَّمَا أَرَادَ : وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ حَتّٰى أَتٰى مِنٰى ، خَلَا إِيْضَاعِهِ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ عَلٰى مَا تَرَجَّمْتُ الْبَابَ أَنَّهُ لَفْظٌ عَامٌّ أَرَادَ بِهِ الْخَاصَّ

اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ: ''منٰی پہنچنے تک آپ سکون کے ساتھ چلتے رہے'' یعنی وادی محسر میں تیز رفتاری کے سوا باقی راستہ آرام سے طے کیا۔ جیسا کہ میں نے باب میں ذکر کیا تھا کہ الفاظ عام ہیں مگر مراد خاص ہے

٢٨٦١۔ فِي خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى وَادِيْ مُحَسِّرٍ فَفَزِعَ نَاقَتُهُ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِيْ .

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ وادی محسر میں پہنچے تو آپ کی اونٹنی خوفزدہ ہو کر بھاگنے لگی حتی کہ آپ وادی سے گزر گئے۔

٢٨٦٢۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الزَّرْدِ الْأَبُلِّيُّ ، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ.........

عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وادی محسر میں اپنی اونٹنی کو تیز دوڑایا۔''

٢٨٠..... بَابُ بَدْءِ الْإِيْضَاعِ كَانَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ

تیز چلنے کی ابتدا وادی محسر میں ہوئی تھی

٢٨٦٣۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ شِنْظِيْرٍ.........

عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ قَالَ : إِنَّمَا كَانَ بَدْءُ الْإِيْضَاعِ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ يَقِفُوْنَ حَافَتَيِ النَّاسِ قَدْ عَلَّقُوا الْعِقَابَ وَ الْعَصٰى وَالْجِعَابَ فَإِذَا أَفَاضُوْا تَقَعْقَعُوْا فَأَنْفَرْتُ بِالنَّاسِ فَلَقَدْ رُئِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ إِنَّ

امام عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ تیز چلنے کی ابتداء دیہاتی لوگوں نے کی تھی۔ وہ لوگوں کے گرد کھڑے ہوتے تھے، انھوں نے اپنا زادراہ، لاٹھیاں اور پیالے وغیرہ لٹکائے ہوتے تھے۔ پھر جب وہ واپس جاتے تو ان کے برتن اور سامان آپس میں ٹکراتے اور گونجتے میں بھی لوگوں کے ساتھ واپس روانہ ہوا،

(٢٨٦١) صحیح لغیرہ: سنن کبریٰ بیهقی: ٥/ ١٢٥۔ ١٢٦.

(٢٨٦٢) اسنادہ صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب التعجیل من جمع، حدیث: ١٩٤٤۔ سنن ترمذی: ٨٨٦۔ سنن نسائی: ٣٠٢٤۔ سنن ابن ماجه: ٣٠٢٣۔ مسند احمد: ٣٠١/٣۔ سنن الدارمی: ١٨٩٩.

(٢٨٦٣) اسنادہ صحیح: مسند احمد: ٢٤٤/١ من طریق عطاء عن ابن عباس رضی الله عنهما۔ سنن کبریٰ بیهقی: ١٢٦/٥.

ذُفْرَیْ نَاقَتِهِ لَتَمَسُّ حَارِكَهَا وَ هُوَ يَقُوْلُ : ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ)) ، وَ رُبَمَا كَانَ يَذْكُرُهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا گیا کہ آپ کی اونٹنی کے کانوں کی پچھلی ہڈیاں گردن کی پشت پر لگ رہی تھی (کیونکہ آپ نے نکیل خوب کھینچی ہوئی تھی) اور آپ فرمار ہے تھے: ''اے لوگو! آرام سے چلو، اے لوگو! سکون واطمینان کے ساتھ چلو۔'' بعض اوقات امام عطاء نے یہ روایت ابن عباس سے بیان کی ہے۔

فوائد: ......مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوتے وقت وادی محسر (یہ مقام مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان واقع ہے) میں تیز چلنا افضل ہے، چنانچہ اگر حاجی پیدل ہو تو وہ اس وادی میں تیز قدم کے ساتھ چلے اور اگر سوار ہے تو سواری کو تیز دوڑائے۔(المغنی: ۳/ ۴۵۳)

۲۸۱..... بَابُ ذِكْرِ الطَّرِيْقِ الَّذِیْ يُسْلَكُ فِيْهِ مِنَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ إِلَى الْجَمْرَةِ

مشعر حرام سے جمرے کی طرف آتے ہوئے کونسا راستہ اختیار کرنا چاہیے

۲۸٦٤۔ فِیْ خَبَرِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ جَابِرٍ : ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِیْ تُخْرِجُكَ إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِیْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ . ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا النُّفَيْلِیُّ ، ثَنَا جَعْفَرٌ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: پھر آپ درمیانی راستے پر چلے جو کہ آپ کو لے کر جمرہ کبریٰ کے پاس جا کر نکلتا ہے حتی کہ آپ اس جمرے پر پہنچے جو درخت کے قریب ہے۔

فوائد: ......عرفات سے واپسی پر اس درمیانی راستے کا انتخاب مسنون ہے اور یہ عرفات سے روانہ ہونے والے راستے سے مختلف راستہ ہے۔(شرح النووی: ۸/ ۱۹۰)

۲۸۲..... بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِیْ عَشْرِ ذِی الْحَجَّةِ

عشرۂ ذوالحجہ میں نیک اعمال کی فضیلت کا بیان

۲۸٦٥۔ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى وَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَا ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، ثَنَا الْأَعْمَشُ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا ابْنُ أَبِیْ عَدِیٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ۔ وَ هُوَ الْأَعْمَشُ ۔ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

(۲۸٦٤) تقدم تخریجه برقم: ۲۵۳٤۔ ۲٦۸۷.

(۲۸٦٥) صحیح بخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل فی ایام التشریق، حدیث: ۹٦۹۔ سنن ابی داؤد: ۲٤۳۸۔ سنن ترمذی: ۷۵۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۲۷۔ مسند احمد: ۱/ ۲۲٤.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَا مِنْ أَيَّامِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ)) : يَعْنِيْ أَيَّامَ الْعَشْرِ . قَالُوْا : وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؟ قَالَ : ((وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ)) . هٰذَا حَدِيْثُ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ”عشرہ ذوالحجہ میں کیے گئے اعمال اللہ تعالیٰ کو باقی تمام دنوں کے اعمال سے زیادہ محبوب ہیں۔“ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی (ان دنوں کے نیک اعمال سے زیادہ محبوب) نہیں سوائے اس شخص کے عمل کے جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال لے کر نکلا پھر ان دونوں میں سے کوئی چیز بھی واپس لے کر نہ آیا۔“ یہ روایت جناب ابو معاویہ کی ہے۔

فوائد :......اس حدیث میں ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کی فضیلت وعظمت کا بیان ہے کہ ان دنوں میں نیک اعمال کا اجر وثواب عام دنوں کے نیک اعمال سے زیادہ ہے، ان دنوں میں نوافل، ذکر واذکار، نفلی روزوں کا اہتمام اور جہاد فی سبیل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا افضل ہے۔

۲۔ دس ذوالحجہ کو قربانی کرنا گیارہ اور بارہ ذوالحجہ میں قربانی کرنے سے افضل ہے کیونکہ دس ذوالحجہ کا دن ذوالحجہ کے ابتدائی مبارک دس دنوں میں شامل ہے۔

۲۸۳..... بَابُ فَضْلِ يَوْمِ النَّحْرِ

یوم النحر (۱۰ ذوالحجہ) کی فضیلت کا بیان

٢٨٦٦ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا ثَوْرٌ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَجِيٍّ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَعْظَمُ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ . يَوْمُ الْقَرِّ يَعْنِيْ يَوْمَ الثَّانِيْ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ .

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنوں میں سے عظیم ترین دن قربانی کا دن ہے اور اس کے بعد دوسرا دن ہے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یوم القر سے مراد قربانی کا دوسرا دن ہے۔

فوائد :......حافظ ابن قیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں یہ حدیث دلیل ہے کہ دس ذوالحجہ کا دن تمام ایام سے افضل ہے

(٢٨٦٦) اسنادہ صحیح : سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب : ١٩، حدیث : ١٧٦٥ـ سنن کبریٰ نسائی : ٤٠٨٢ـ مسند احمد : ٣٥٠/٤.

اور ایک حدیث میں ہے کہ بہترین دن یوم جمعہ ہے۔ان احادیث میں تطبیق یہ ہے کہ ہفتہ کے دنوں سے جمعہ کا دن افضل ہے اور سال بھر کے تمام دنوں سے دس ذوالحجہ کا دن افضل ہے اور یوم نحر جمعہ سمیت تمام ایام سے افضل ہے اور یوم جمعہ ایام ہفتہ سے افضل ہے۔ پھر اگر یہ دونوں دن ایک دن جمع ہو جائیں تو دونوں فضیلتیں لاگو ہوں گی اور اگر دونوں دن مختلف ہوں تو یوم نحر افضل واعظم ہے۔

دس ذوالحجہ کو قربانی کرنا گیارہ اور بارہ ذوالحجہ میں قربانی کرنے سے افضل ہے، کیونکہ دس ذوالحجہ کا دن ذوالحجہ کے ابتدائی مبارک دس دنوں میں شامل ہے۔(عون المعبود)

۲۸۴..... بَابُ الْتِقَاطِ الْحَصٰی لِرَمْیِ الْجِمَارِ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ ، وَ الْبَیَانُ أَنَّ كَسْرَ الْحِجَارَةِ لِحَصَی الْجِمَارِ بِدْعَةٌ . لِمَا فِيهِ مِنْ إِيْذَاءِ النَّاسِ وَ إِتْعَابِ أَبْدَانِ مَنْ يَتَكَلَّفُ كَسْرَ الْحِجَارَةِ تَوَهُّماً أَنَّهُ سُنَّةٌ

جمرات پر رمی کرنے کے لیے کنکریاں مزدلفہ ہی سے چننے کا بیان۔اور اس بات کا بیان کہ پتھر توڑ کر کنکریاں بنانا بدعت ہے کیونکہ اسے سنت سمجھ کر پتھر توڑنے والا لوگوں کو تکلیف دیتا ہے اور اپنے آپ کو تھکاتا ہے

۲۸٦۷۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيدِ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيْلَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُصَيْنٍ ، ثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ ، قَالَ ، قَالَ لِيَ......... ابْنُ عَبَّاسٍ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ ، قَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ فِي حَدِيْثِهِ وَ هٰكَذَا قَالَ عَوْفٌ . ((هَاتِ الْقُطْ حَصَيَاتٍ هِيَ حَصَى الْخَذْفِ)) ، فَلَمَّا وُضِعْنَ فِي يَدِهِ ، قَالَ : ((بِأَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ ، بِأَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ ، وَ إِيَّاكُمْ وَ الْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ کی صبح (۱۰ ذوالحجہ کو) مجھے حکم دیا: ”آؤ میرے لیے کنکریاں چن دو چھوٹی چھوٹی ہوں (جو دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر پھینکی جاسکتی ہوں)۔“ جب میں نے وہ آپ کے دست مبارک پر رکھیں تو آپ نے فرمایا: ”اسی قسم کی کنکریاں لے لو، بس ایسی ہی کنکریاں چن لو خبردار دین کے کاموں میں غلو کرنے سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگ دین میں غلو کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے تھے۔“

۲۸٦۸۔ حَدَّثَنَا بِهِ بُنْدَارٌ مَرَّةً أُخْرٰى بِمِثْلِ هٰذَا اللَّفْظِ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ حُصَيْنٍ ، وَ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا عَوْفٌ ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ حُصَيْنٍ ، حَدَّثَنِي ....

(۲۸٦۷) اسناده صحيح : الصحيحة: ۱۲۸۳۔ سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب التقاط الحصی، حدیث : ۳۰۵۹۔ سنن ابن ماجه : ۳۰۲۹۔ مسند احمد : ۲۱۵/۱۔ صحیح ابن حبان : ۳۸٦۰۔

(۲۸٦۸) انظر الحديث السابق.

أَبُو الْعَالِيَةِ ، قَالَ ، قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ : قَالَ عَوْفٌ : لَا أَدْرِي الْفَضْلَ أَوْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ ۔ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : غَدَاةَ الْعَقَبَةِ اَلْقِطْ لِيْ حَصَيَاتٍ ، بِمِثْلِهِ سَوَاءٌ .

جناب ابو العالیہ کہتے ہیں : مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا جناب عوف کہتے ہیں ! مجھے معلوم نہیں کہ حضرت فضل یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عقبہ کی صبح حکم دیا: میرے لیے کنکریاں چن دو، مذکورہ بالا کی مثل روایت بیان کی۔

فوائد:......ان احادیث کی وضاحت حدیث ۲۸۷۳ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۲۸۵..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَقْدِيْمِ النِّسَاءِ مِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنًى بِاللَّيْلِ

عورتوں کو مزدلفہ سے رات کے وقت منٰی بھیجنے کی رخصت ہے

۲۸۶۹۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، ثَنَا أَيُّوْبُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَتْ سَوْدَةُ اِمْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبْطَةً ، فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُفِيْضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فَأَذِنَ لَهَا . قَالَتْ عَائِشَةُ : فَلَيْتَنِيْ كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ فَكَانَتْ عَائِشَةُ لَا تُفِيْضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں : حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بھرکم خاتون تھیں ۔انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ سے رات ہی کے وقت لوٹنے کی اجازت مانگی تو آپ نے انھیں اجازت دے دی ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : اے کاش ! میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لیتی جیسا کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت لے لی تھی ۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا امام کے ساتھ ہی مزدلفہ سے منٰی واپس آتی تھیں ۔

۲۸۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَقْدِيْمِ الضُّعَفَاءِ مِنَ الرِّجَالِ وَ الْوِلْدَانِ مِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنًى بِاللَّيْلِ

کمزور افراد اور بچوں کو مزدلفہ سے رات ہی کے وقت منٰی بھیجنے کی رخصت ہے

۲۸۷۰۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، قَالُوْا ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ ....

(۲۸۶۹) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب من قدم ضعفة اهله بليل، حديث : ۱۶۸۰، ۱۶۸۱۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة......، حديث : ۱۲۹۰۔ سنن نسائی : ۳۰۴۰۔ سنن ابن ماجه : ۳۰۲۷۔ مسند احمد : ۶/۳۱، ۹۴.

(۲۸۷۰) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة......، حديث : ۱۲۹۳۔ سنن نسائی : ۳۰۳۶۔ سنن ابن ماجه : ۳۰۲۶۔ مسند احمد : ۱/۲۲۱۔ مسند الحميدی : ۴۶۴.

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةَ فِي ضَعْفَةِ أَهْلِهِ . وَ قَالَ أَبُوْ عَمَّارٍ وَ الْمَخْزُوْمِيُّ وَ عَلِيٌّ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے خاندان کے ان کمزور افراد کے ساتھ شامل تھا جنھیں آپ نے مزدلفہ سے رات ہی کے وقت منیٰ بھیج دیا تھا۔

۲۸۷۱۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّهُ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا بَدَا لَهُمْ ، ثُمَّ يَدْفَعُوْنَ ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَأْتِيْ مِنًى لِصَلَاةِ الصُّبْحِ ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَأْتِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَ أُولٰئِكَ ضَعْفَةُ أَهْلِهِ . وَ يَقُوْلُ : أَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اپنے خاندان کے کمزور افراد کو آگے بھیج دیتے تھے۔ وہ رات کے وقت ہی مشعر حرام کے پاس وقوف کرتے ، جب تک چاہتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے پھر منیٰ روانہ ہو جاتے۔ پھر ان میں سے کچھ صبح کی نماز کے وقت منیٰ پہنچ جاتے اور کچھ اس کے بعد پہنچتے، یہ سب لوگ ان کے خاندان کے کمزور اور ضعیف لوگ ہوتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: رسول اللہ ﷺ نے کمزوروں کو اس کی اجازت دی ہے۔

۲۸۷..... بَابُ إِبَاحَةِ تَقْدِيْمِ الثَّقْلِ مِنْ جَمْعٍ إِلٰى مِنًى بِاللَّيْلِ

مزدلفہ سے سامان رات کے وقت منیٰ بھیجنا جائز ہے

۲۸۷۲۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، ثَنَا عِيْسٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ يَزِيْدَ ، أَنَّهُ سَمِعَ.........

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقْلِ . ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِمِثْلِهِ سَوَاءً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : أَخْبَارُ ابْنِ عَبَّاسٍ : كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ان افراد میں شامل تھا جنھیں نبی کریم ﷺ نے سامان کے ساتھ منیٰ روانہ کردیا تھا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ احادیث کہ میں ان افراد کے ساتھ تھا جنھیں نبی کریم ﷺ نے مزدلفہ کی رات ہی کو منیٰ روانہ کردیا تھا، یہ

(۲۸۷۱) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من قدم ضعفة اهله بليل، حدیث: ۱۶۷۶۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة......، حدیث: ۱۲۹۵۔ صحیح ابن حبان: ۱۶۷۶.

(۲۸۷۲) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من قدم ضعفة اهله بليل، حدیث: ۱۶۷۸۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة، حدیث: ۱۲۹۳۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۳۹۔ سنن نسائی: ۳۰۳۵۔ مسند احمد: ۲۲۲/۱۔ مسند الحمیدی: ٤٦٣ وقد تقدم برقم: ۲۸۷۰.

النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى بِاللَّيْلِ دَالَّةٌ عَلَى أَنَّ الْمَأْمُوْرَ بِالْتِقَاطِ الْحَصٰى غَدَاةَ الْمُزْدَلِفَةِ هُوَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ لَا عَبْدُ اللّٰهِ . وَ أَخْبَارُ الْفَضْلِ أَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى بِاللَّيْلِ دَالَّةٌ عَلَى أَنَّ خَبَرَ مَشَّاسٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْفَضْلِ كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَ هْمٌ لِأَنَّ الْمُقَدَّمَ مَعَ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ لَا الْفَضْلُ .

اس بات کی دلیل ہیں کہ مزدلفہ کی صبح کو آپ نے کنکریاں چننے کا حکم حضرت فضل رضی اللہ عنہ کو دیا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں ۔ اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی یہ روایات کہ وہ مزدلفہ سے منٰی جاتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھے، اس بات کی دلیل ہیں کہ مشاس کی عطا کے واسطے سے حضرت ابن عباس کی حضرت فضل سے یہ روایت کہ حضرت فضل کہتے ہیں میں ان لوگوں کے ساتھ تھا جنھیں نبی ﷺ نے پہلے روانہ کر دیا تھا، ابن عباس کی حضرت فضل سے یہ روایت وہم ہے کیونکہ کمزور افراد کے ساتھ مزدلفہ سے منٰی جانے والے حضرت عبداللہ ہیں فضل رضی اللہ عنہ نہیں۔

فوائد :......۱۔ جو شخص مزدلفہ میں رات گزارے اس کے لیے وہاں سے منٰی کا رخ کرنا جائز نہیں اور نصف شب کے بعد مزدلفہ سے روانہ ہونے والے پر کوئی فدیہ نہیں۔ (المغنی : ۳/ ۴۵۱)

۲۔ مہلب رحمہ اللہ کہتے ہیں: نبی ﷺ نے اپنے اہل خانہ میں سے کمزور افراد کو وقت سے پہلے اس لیے بھیجا تا کہ وہ مزدلفہ سے منٰی کی طرف سے جاتے ہوئے بھیڑ سے بچ سکیں اور ازدحام کے خوف سے بچاؤ کے لیے طلوع آفتاب سے قبل جمرات کو کنکریاں مار لیں جب کہ جمرات کو کنکریاں مارنے کا مستحب وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے اس وقت جمرات کو کنکریاں ماری تھیں۔ (شرح ابن بطال: ۷/ ۴۱۵)

۳۔ مزدلفہ سے کمزور افراد، عورتوں اور سامان وغیرہ کو نصف شب کے بعد منٰی روانہ کرنا جائز ہے۔

۲۸۸..... بَابُ قَدْرِ الْحَصَى الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجِمَارُ

جمرات پر کتنی بڑی کنکری مارنی چاہیے

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الرَّمْيَ بِالْحَصَى الْكِبَارِ مِنَ الْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ ، وَ تَخْوِيْفِ الْهَلَاكِ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّيْنِ . فِيْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ : بِأَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ ، وَ إِيَّاكُمْ وَ الْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ بہت بڑی بڑی کنکریاں مارنا دین میں غلو ہے اور دین میں غلو کرنا ہلاکت کا باعث ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: اس قسم کی کنکریاں مارو، خبردار، دین میں غلو کرنے سے بچو

۲۸۷۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَا ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ

(۲۸۷۳) تقدم تخریجه برقم: ۲۸۴۳.

أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنِ الْفَضْلِ قَالَ : أَفَاضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا هَبَطَ بَطْنَ مُحَسِّرٍ ، قَالَ : ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ)) وَ يُشِيرُ بِيَدِهِ حَذْفَ الرَّجُلِ وَ قَالَ هَارُوْنُ : عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ .

حضرت فضل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ سے روانہ ہوئے ، پھر جب وادی محسر کے درمیان پہنچے تو فرمایا: ''اے لوگو! تم پر چھوٹی کنکریاں مارنا لازمی ہے''، اور آپ ہاتھ سے اشارہ کر کے بتا رہے تھے جیسے آدمی دو انگلیوں میں کنکری رکھ کر پھینکتا ہے۔

٢٨٧٤ـ ثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى وَ بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَا : حَدَّثَنَا بِشْرٌ ـ وَ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ ـ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ـ وَ هُوَ ابْنُ حَرْمَلَةَ ـ عَنْ يَحْيَى بْنِ هِنْدٍ ....

عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ ، قَالَ : حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا وَقَفْنَا بِعَرَفَاتٍ ، رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعاً إِحْدٰى إِصْبَعَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى ، فَقُلْتُ لِعَمِّيْ : يَا عَمِّ ، مَا يَقُوْلُ ؟ قَالَ ، يَقُوْلُ : ((إِرْمُوا الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَاذِفِ)) . وَ قَالَ : بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ هِنْدٍ عَنْ حَرْمَلَةَ ، قَالَ : حَجَجْتُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : عَمُّ حَرْمَلَةَ بْنِ عَمْرٍو سِنَانُ بْنُ سَنَّةَ سَمَّاهُ وُهَيْبٌ .

حضرت حرملہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ جب ہم نے عرفات میں وقوف کیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایک انگلی پر دوسری انگلی رکھی ہوئی تھی۔ تو میں نے اپنے چچا سے کہا: اے چچا جی! آپ کیا فرما رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: آپ فرما رہے ہیں: ''کہ جمرات کو خاذف کنکریاں مارو (جو چنے کے دانے کے برابر ہوں)'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت حرملہ بن عمرو کے چچا کا نام جناب وہیب نے سنان بن سنۃ بیان کیا ہے۔

٢٨٧٥ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ . قَالَ : رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرے کو چنے کے دانے کے برابر کنکریاں ماریں۔

(٢٨٧٤) صحيح: مسند احمد: ٤/٣٤٣.

(٢٨٧٥) سنن نسائي، كتاب مناسك الحج، باب المكان الذى ترمى منه جمرة العقبة، حديث: ٣٠٧٦ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب كون حصى الجمار......، حديث: ١٢٩٩.

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ رمی میں اتنی مقدار یعنی لوبیا کے دانے کے برابر کنکریاں مارنا مستحب ہے۔ لیکن اس سے چھوٹی یا بڑی کنکری مارنا مع الکراہت جائز ہے۔ (شرح النووی : ۹/ ۴۷)

۲۔ رمی میں بڑے پتھر، جوتے، لوہے کے گولے وغیرہ پھینکنا ناجائز اور خلاف سنت ہیں اور اس میں لوگوں کو نقصان پہنچانے کا پہلو ہے جو کسی بھی صورت جائز نہیں۔

۲۸۹..... بَابُ وَقْتِ رَمْيِ الْجِمَارِ يَوْمَ النَّحْرِ

دس ذوالحجہ کے دن کنکریاں مارنے کا وقت

۲۸۷۶۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ ۔ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ ....

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَ أَخْبَرَ مَعْمَرٌ : وَاحِداً ۔ يَعْنِي جَمْرَةً وَاحِدَةً ۔ وَ قَالَا : وَ أَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَعِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ دس ذوالحجہ کو چاشت کے وقت جمرے پر کنکریاں مارتے تھے جناب معمر بیان کرتے ہیں : صرف ایک جمرے کو۔ دونوں راویوں کی روایت میں ہے: باقی دنوں میں سورج ڈھلنے کے بعد کنکریاں مارتے تھے۔

فوائد:......رمی جمرات کا افضل وقت دس ذوالحجہ کے دن طلوع آفتاب کے بعد چاشت کا وقت ہے۔

۲۹۰..... بَابُ إِبَاحَةِ رَمْيِ الْجِمَارِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِباً

دس ذوالحجہ کو سوار ہو کر کنکریاں مارنا جائز ہے

۲۸۷۷ ۔ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَنَا عِيْسٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ، أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ ....

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس

(۲۸۷۶) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وقت استحباب الرمی، حدیث: ۳۱۴/ ۱۲۹۹۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۷۱۔ سنن نسائی: ۳۰۶۵۔ سنن ابن ماجہ: ۳۰۵۲۔ مسند احمد: ۳۱۲/۲۔

(۲۸۷۷) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر، حدیث: ۱۲۹۷۔ مسند احمد: ۳۷۸/۲۔

اللّٰهِ ﷺ يَرْمِيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ ، وَ قَالَ لَنَا : ((خُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّيْ لَا أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ))

ذوالحجہ کو رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر بیٹھ کر کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا اور آپ نے ہمیں حکم دیا: ''مجھ سے اپنے حج کے احکام سیکھ لو کیونکہ مجھے معلوم نہیں، شاید کہ میں اپنے اس حج کے بعد حج نہ کر سکوں۔''

فوائد :...... یہ حدیث شافعی اوران کے موافقین کے مذہب کی دلیل ہے کہ جو شخص منیٰ میں سواری پر پہنچے وہ جمرہ عقبہ کو سوار ہو کر رمی کرے، لیکن اگر وہ پیدل رمی کرے تو یہ عمل بھی جائز ہے۔ اور جو شخص منیٰ میں پیدل پہنچے اس کے لیے پیدل ہی رمی کرنا بہتر ہے۔ (شرح النووی: ۹/ ۴۵)

۲۹۱..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ ضَرْبِ النَّاسِ وَ طَرْدِهِمْ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

جمرات کو کنکریاں مارتے وقت لوگوں کو مارنا اوار دھکے دینا منع ہے

۲۸۷۸ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَيْمَنَ بْنَ نَابِلٍ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ ....

قُدَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ـ وَ هُوَ ابْنُ عَمَّارٍ ـ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَتِهٖ صَهْبَاءَ ، لَا ضَرْبَ وَ لَا طَرْدَ وَ لَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ .

حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوم النحر (۱۰ ذوالحجہ) کو (جمرات پر کنکریاں مارتے وقت) آپ کی سرخ وسفید صہباء اونٹنی پر سوار دیکھا۔ (آپ کے لیے) نہ کسی کو مارا گیا نہ دھکے دیے گئے اور نہ ایک طرف ہو جاؤ، ایک طرف ہو جاؤ کی پکار ہوئی۔''

فوائد :...... جمرات کو رمی کرتے وقت لوگوں کو مارنا اور دھکم پیل کرنا مکروہ ہے۔ بلکہ یہ عمل انتہائی سکینت ووقار سے انجام دینا افضل ہے۔

۲۹۲..... بَابُ ذِكْرِ الْمَوْقِفِ الَّذِيْ يُرْمٰى مِنْهُ الْجِمَارُ

اس جگہ کا بیان جہاں کھڑے ہو کر کنکریاں ماری جائیں گی

۲۸۷۹ـ ثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ ، ثَنَا الْأَعْمَشُ ، وَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ....

(۲۸۷۸) اسنادہ حسن: سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی کراهیة طرد الناس، حدیث: ۹۰۳۔ سنن نسائی: ۳۰۶۳۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۳۵۔ مسند احمد: ۳/ ۴۳۔ سنن الدارمی: ۱۹۰۱۔

(۲۸۷۹) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب رمی الجمار من بطن الوادی، حدیث: ۱۷۴۷۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب رمی جمرة العقبة من بطن الوادی، حدیث: ۳۰۶/ ۱۲۹۶۔ سنن نسائی: ۳۰۷۵۔ صحیح ابن حبان: ۳۸۵۹۔

عَنِ الْأَعْمَشِ ، قَالَ ، سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ : لَا تَقُوْلُوْا : سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قُوْلُوا : السُّوْرَةُ الَّتِيْ تُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ . فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ ، أَنَّهٗ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيْ ، ثُمَّ اسْتَعْرَضَهَا - يَعْنِي الْجَمْرَةَ - فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ، وَ كَبَّرَ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ، فَقُلْتُ : إِنَّ نَاساً يَصْعَدُوْنَ الْجَبَلَ . فَقَالَ : هَاهُنَا وَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهٗ رَأَيْتُ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ رَمٰى . هٰذِهِ لَفْظُ حَدِيْثِ الدَّوْرَقِيِّ .

جناب اعمش کہتے ہیں : میں نے حجاج کو کہتے ہوئے سنا : تم اس طرح نہ کہو : ''سورۃ البقرۃ'' بلکہ اس طرح کہو کہ وہ سورت جس میں گائے کا تذکرہ ہے۔ میں نے یہ بات جناب ابراہیم کو بتائی تو انھوں نے فرمایا: مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب انھوں نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماری تھیں، وہ وادی کے درمیان میں آئے اور جمرے کی طرف منہ کرکے اسے سات کنکریاں ماریں انھوں نے ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر پڑھا۔ میں نے ان سے عرض کیا : کچھ لوگ تو اس پہاڑ پر چڑھ جاتے ہیں ۔انھوں نے فرمایا:اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔جس نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی ہے میں نے اسے اسی جگہ سے کنکریاں مارتے ہوئے دیکھا ہے: یہ جناب دورقی کی روایت ہے۔

۲۹۳..... بَابُ اسْتِقْبَالِ الْجَمْرَةِ عِنْدَ رَمْيِهَا وَ الْوُقُوْفِ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ

جمرات پر کنکریاں مارتے وقت چہرہ جمرے کی طرف ہونا چاہیے اور بیت اللہ شریف کو بائیں طرف کرکے کھڑے ہونے کا بیان

۲۸۸۰- ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ، وَ ثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ وَ مَنْصُوْرٍ ....

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، أَنَّهٗ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَ أَنَّهٗ رَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ، وَ جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَ مِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ ، وَ قَالَ : هٰذَا مَقَامُ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ، لَمْ يَقُلِ الزَّعْفَرَانِيُّ : أَنَّهٗ

جناب ابراہیم سے روایت ہے کہ جناب عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں انھوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انھوں نے جمرے کو سات کنکریاں ماریں ،کنکریاں مارتے وقت انھوں نے بیت اللہ شریف کو اپنی بائیں جانب اور منیٰ کو اپنی دائیں جانب کیا۔ اور کہا یہ وہ جگہ ہے جہاں سے اس

(۲۸۸۰) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب رمی الجمار بسبع الحصات، حدیث : ۱۷۴۸- صحیح مسلم، کتاب الحج، باب رمی جمرة العقبة من بطن الوادی، حدیث : ۳۰۷/ ۱۲۹۶- سنن ابی داؤد : ۱۹۷۴- سنن نسائی : ۳۰۷۳.

حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ . وَ قَالَ :رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ الْجَمْرَةَ .

ہستی نے کنکریاں ماری تھیں جس پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی ہے۔ جناب زعفرانی کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: انھوں نے حضرت عبداللہ کے ساتھ حج کیا۔اور یہ الفاظ بیان کیے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رمی کی۔

فوائد:......قاضی عیاض رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جمرہ عقبہ کو بطن وادی سے رمی کرنا مستحب ہے اور حاجی کے لیے بہتر ہے کہ وہ بطن وادی میں جمرہ کے نیچے اس کیفیت میں کھڑا ہو کہ مکہ اس کی بائیں اور منیٰ اس کی دائیں جانب ہو اور جمرہ عقبہ کی طرف منہ کر کے سات کنکریاں مارے۔ یہ مذہب راجح ہے اور جمہور علماء بھی اسی موقف کے قائل ہیں۔

(شرح النووی: ٩/ ٤٢)

٢٩٤...... بَابُ التَّكْبِيْرِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ يَرْمِيْهَا لِلْجِمَارِ

جمرات پر ہر کنکری پھینکتے وقت اللہ اکبر پڑھنا

٢٨٨١ـ ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَخِيْهِ ....

الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ . وَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ :لِخَبَرِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ بَابٌ غَيْرُ هٰذَا .

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا تو آپ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے۔ آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمر بن حفص شیبانی کی حفص بن غیاث سے روایت دوسرے باب سے تعلق رکھتی ہے۔

فوائد:......جمرہ عقبہ کو ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہنا مستحب فعل ہے۔ شافعیہ، مالک اور تمام علماء اسی مذہب کے قائل ہیں۔(شرح النووی: ٩/ ٤٢)

٢٩٥..... بَابُ الذِّكْرِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

جمرات پر کنکریاں مارتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا

٢٨٨٢ـ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ـ وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ زِيَادٍ ـ ثَنَا الْقَاسِمُ ....

(٢٨٨١) سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب التكبير مع كل حصاة، حديث: ٣٠٨١۔ مسند احمد: ١/ ٢١٢.

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ رَمْيُ الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ)) .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً بیت اللہ شریف کا طواف، صفا اور مروہ کی سعی اور جمرات کی رمی اللہ تعالیٰ کا ذکر قائم کرنے کے لیے مقرر کی گئی ہے۔“

۲۹۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ وَ الضُّعَفَاءِ الَّذِيْنَ رُخِّصَ لَهُمْ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فِيْ رَمْيِ الْجِمَارِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

جن عورتوں اور کمزور افراد کورات کے وقت مزدلفہ سے منٰی جانے کی رخصت دی گئی ہے انھیں سورج طلوع ہونے سے پہلے رمی کرنے کی رخصت ہے

۲۸۸۳۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَ عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، قَالَا : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ ....

سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ . أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ ، فَمِنْهُمْ مِمَّنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ ، وَ مِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَإِذَا قَدِمُوْا رَمُوا الْجَمْرَةَ ، وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ : أَرْخَصَ فِيْ أُوْلٰئِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ أَخْبَارِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ كِتَابِيْ الْكَبِيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أُبَيْنِيْ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَ لَسْتُ أَحْفَظُ فِيْ تِلْكَ الْأَخْبَارِ إِسْنَادًا ثَابِتًا مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ ، فَإِنْ ثَبَتَ إِسْنَادٌ وَاحِدٌ مِنْهَا فَمَعْنَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ الْمَذْكُوْرَ

حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے گھر کے کمزور افراد کو (مزدلفہ سے منٰی) پہلے ہی روانہ کردیتے تھے۔ پھر ان میں سے کچھ نماز فجر کے وقت منٰی پہنچتے تو کچھ اس کے بعد پہنچ جاتے۔ جب وہ منٰی پہنچ جاتے تو جمرہ عقبہ کو رمی کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اجازت دی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے طرق کتاب الکبیر میں بیان کردیے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹو! سورج طلوع ہونے تک جمرے کو کنکریاں مت مارنا۔ ان تمام روایات میں مجھے کسی صحیح سند کا علم نہیں کہ کوئی روایت ان میں سے ثابت بھی ہے لیکن اگر کوئی ایک سند بھی صحیح ثابت ہو جائے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ نبی

(۲۸۸۲) سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب فی الرمل، حدیث: ۱۸۸۸۔ سنن ترمذی: ۹۰۲۔ مستدرک حاکم: ۴۵۹/۱۔ تقدم برقم: ۲۷۳۸.

(۲۸۸۳) تقدم تخریجه برقم: ۲۸۷۱.

مِـمَّنْ قَدَّمَهُمْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ عَنْ رَمْيِ الْجِمَارِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ لا السَّامِعَ الْمَذْكُوْرَ ، لِأَنَّ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَذِنَ لِضَعَفَةِ النِّسَاءِ فِيْ رَمْيِ الْجِمَارِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ، فَلا يَكُوْنُ خَبَرُ ابْنِ عُمَرَ خِلَافَ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، إِنْ ثَبَتَ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ ، عَلَى أَنَّ رَمْيَ الْجِمَارِ لِضَعَفَةِ النِّسَاءِ بِاللَّيْلِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ أَيْضاً عِنْدِيْ جَائِزٌ لِلْخَبَرِ الَّذِيْ أَذْكُرُهُ فِي الْبَابِ الَّذِيْ يَلِي هَذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ .

اکرم ﷺ نے صرف ان افراد کو سورج طلوع ہونے سے قبل رمی کرنے سے منع کیا تھا جنھیں آپ نے مزدلفہ سے رات کے وقت روانہ کیا تھا۔ تمام سامعین کو منع نہیں کیا تھا۔ کیونکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے عورتوں اور کمزوروں کو سورج طلوع ہونے سے پہلے رمی کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس طرح حضرت ابن عمر کی حدیث حضرت ابن عباس کی حدیث کے مخالف نہیں رہے گی ۔ بشرطیکہ حضرت ابن عباس کی حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ثابت ہو، میرے نزدیک کمزور عورتوں کے لیے رات کے وقت رمی کرنا جائز ہے، اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے میں اگلے باب میں ذکر کروں گا۔ ان شاء اللہ۔

٢٩٧..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ اللَّوَاتِيْ رَخَّصَ لَهُنَّ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ فِيْ رَمْيِ الْجِمَارِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

جن عورتوں کو مزدلفہ سے رات کے وقت منیٰ آنے کی رخصت ہے وہ طلوع فجر سے پہلے جمرے کو کنکریاں بھی مار سکتی ہیں

٢٨٨٤ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِي ....

عَبْدُ اللّٰهِ ـ مَوْلَى أَسْمَاءَ ـ أَنَّ أَسْمَاءَ نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ دَارَ الْمُزْدَلِفَةِ . فَقَامَتْ تُصَلِّيْ ، فَقَالَتْ : يَا بُنَيَّ قُمْ ، أُنْظُرْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ : لا . فَصَلَّتْ ، ثُمَّ قَالَتْ : يَا بُنَيَّ أُنْظُرْ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ . قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَتْ : ارْتَحِلْ ، فَارْتَحَلْنَا ، فَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ ، ثُمَّ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا آزاد کردہ غلام عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء مزدلفہ کی رات مزدلفہ والے گھر میں تشریف فرما تھیں، پھر انھوں نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی اور فرمایا : بیٹا اٹھو، دیکھو کہ چاند غروب ہو گیا ہے کہ نہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں تو انھوں نے پھر نماز پڑھنی شروع کر دی، پھر مجھے آواز دی: بیٹا دیکھو چاند غروب ہو گیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں ۔ تو

(٢٨٨٤) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب من قدم ضعفة اهله بليل، حديث : ١٦٧٩ ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب تقديم دفع الضعفة...... حديث : ١٢٩١ ـ مسند احمد : ٦/ ٣٤٤.

صَلَّتِ الْغَدَاةَ فِيْ مَنْزِلِهَا ، قَالَ : فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ لَقَدْ رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ بِلَيْلٍ . قَالَتْ : كُنَّا نَصْنَعُ هٰذَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ وَ قَالَ ابْنُ مَعْمَرٍ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : أَيْ بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ . قَالَتْ : فَارْتَحِلُوْا ، قَالَ : ثُمَّ مَضَيْنَا بِهَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ، ثُمَّ رَجَعَتْ ، فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِيْ مَنْزِلِهَا ، فَقُلْتُ لَهَا: هَنْتَاهُ لَقَدْ غَلَّسْنَا . قَالَتْ : كَلَّا يَا بُنَيَّ . اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعْنِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَهٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أُذِنَ فِي الرَّمْيِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ لِلنِّسَاءِ دُوْنَ الذُّكُوْرِ ، وَ عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ هٰذَا قَدْ رَوٰى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ أَيْضاً ، قَدِ ارْتَفَعَ عَنْهُ اِسْمُ الْجَهَالَةِ .

انھوں نے فرمایا: چلو پھر کوچ کرو، لہٰذا ہم مزدلفہ سے روانہ ہو گئے اور (منیٰ آ کر) جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ پھر انھوں نے صبح کی نماز اپنے خیمے میں ادا کی۔ عبداللہ کہتے ہیں: میں نے ان سے عرض کیا: اماں جی! ہم نے رات کے وقت ہی کنکریاں مار لی ہیں۔ انھوں نے فرمایا: ہم (ضعیف عورتیں) رسول اللہ ﷺ کی معیت میں بھی اسی طرح کنکریاں مار لیتی تھیں۔ یہ جناب بندار کی حدیث ہے۔ جناب ابن معمر کہتے ہیں: مجھے حضرت اسماء کے آزاد کردہ غلام حضرت عبداللہ نے بتایا کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بیٹا! کیا چاند ڈوب گیا ہے۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: تو پھر چلو۔ لہٰذا ہم چل پڑے۔ ہم آپ کے ساتھ چلتے رہے حتیٰ کہ انھوں نے جمرہ عقبہ پر رمی کر لی۔ پھر وہ واپس آئیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ میں پڑھی۔ تو میں نے کہا: اماں جی! ہم نے اندھیرے میں کنکریاں ماری ہیں انھوں نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ بیٹا! اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے پردہ نشین عورتوں کو (اس وقت) رمی کرنے کی اجازت دی ہے۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صرف عورتوں کو رمی کرنے کی اجازت دی ہے، مردوں کو نہیں دی۔ جناب عبداللہ جو حضرت اسماء کے آزاد کردہ غلام ہیں، ان سے امام عطاء بن ابی رباح نے بھی روایت کیا ہے۔ اس لیے ان سے جہالت عین دور ہو گئی ہے۔

فوائد:...... جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کا مستحب وقت دس ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد کا وقت ہے۔ لیکن ضعیف وکمزور افراد اور عورتیں وغیرہ رات کو پہنچ کر ازدحام اور دھکم پیل سے بچنے کے لیے طلوع آفتاب سے قبل رمی کر سکتی ہیں۔

۲۹۸..... بَابُ قَطْعِ التَّلْبِيَةِ إِذَا رَمَى الْحَاجُّ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

جب حاجی ۱۰ ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ پر رمی کر لے تو تلبیہ بند کر دے

۲۸۸۵- ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - ثَنَا مُحَمَّدٌ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ ، عَنْ كُرَيْبٍ - مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ - قَالَ كُرَيْبٌ ، فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ ....

أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَرَّجْتُ طُرُقَ أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ فِيْ كِتَابِي الْكَبِيْرِ . وَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ دَالَّةٌ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ رَمْىَ الْجَمْرَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ إِذْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ . وَ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ظَاهِرُهَا حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بِتَمَامِهَا إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ مِنْ جِنْسِ الْعَرَبِيَّةِ إِذَا رَمَى الرَّامِيْ حَصَاةً وَاحِدَةً . أَنْ يُّقَالَ رَمَى الْجَمْرَةَ ، وَ إِنَّمَا يُقَالُ : رَمَى الْجَمْرَةَ إِذَا رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ

حضرت فضل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جمرہ عقبہ پر رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہتے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے نبی کریم ﷺ کی ان روایات کے طرق کتاب الکبیر میں بیان کردیے ہیں کہ آپ نے جمرہ عقبہ پر رمی کرنے تک مسلسل تلبیہ پکارا ہے۔ اور یہ الفاظ اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ نے سات کنکریاں مارنے تک تلبیہ جاری رکھا تھا کیونکہ یہ الفاظ حتیٰ کہ آپ نے رمی کرلی اس کا ظاہری مفہوم یہ ہے کہ تمام کنکریاں مارلیں۔ کیونکہ عربی زبان کے لحاظ سے یہ درست نہیں کہ جب رمی کرنے والا صرف ایک کنکری مارلے تو اس کے بارے میں کہا جائے کہ اس نے جمرے پر رمی کرلی ہے بلکہ یہ الفاظ اس وقت کہے جائیں گے جب وہ مکمل سات کنکریاں مارلے۔

۲۸۸۶- وَ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ : فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بِأَوَّلِ حَصَاةٍ . ثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ ....

عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بِأَوَّلِ حَصَاةٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ جمرے پر پہلی کنکری مارنے تک مسلسل تلبیہ پکارتے رہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ دیکھا کہ

(۲۸۸۵) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب النزول بین عرفة و جمع، حدیث: ۱۶۷۰۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب ادامة الحاج التلبية، حدیث: ۱۲۸۱۔ مسند احمد: ۱/۲۰۱۔ مسند الحمیدی: ٤٦٢.

(۲۸۸٦) اسناده صحیح لغیره: سنن کبریٰ بیهقی: ۵/۱۳۷.

وَ لَعَلَّهُ يَخْطُرُ بِبَالِ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ أَنَّ فِي هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ عِنْدَ أَوَّلِ حَصَاةٍ يَرْمِيْهَا مِنْ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ ، وَ هٰذَا عِنْدِيْ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كِتَابِنَا أَنَّ الْأَمْرَ قَدْ يَكُوْنُ إِلٰى وَقْتٍ مُوَقَّتٍ فِي الْخَبَرِ وَ الزَّجْرُ يَكُوْنُ إِلٰى وَقْتٍ مُوَقَّتٍ فِي الْخَبَرِ ، وَ لَا يَكُوْنُ فِيْ ذِكْرِ الْوَقْتِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ سَاقِطٌ . وَ لَا أَنَّ الزَّجْرَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ سَاقِطٌ ، كَزَجْرِهٖ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلَمْ يَكُنْ فِيْ قَوْلِهٖ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ فَالصَّلَاةُ جَائِزَةٌ عِنْدَ طُلُوْعِهَا ، إِذِ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ زَجَرَ أَنْ يَتَحَرّٰى بِالصَّلَاةِ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَ غُرُوْبَهَا . وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ ، فَزَجَرَ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ، وَ قَالَ : وَ إِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ، فَدَلَّهُمْ بِهٰذِهِ الْمُخَاطَبَةِ أَنَّ الصَّلَاةَ عِنْدَ طُلُوْعِهَا غَيْرُ جَائِزَةٍ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ ، وَ قَدْ أَمْلَيْتُ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ مَسَائِلَ كَثِيْرَةً فِي الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ ، وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّأْوِيْلِ الْحَدِيْثُ الْمُصَرِّحُ الَّذِيْ حَدَّثْنَاهُ .

آپ نے جمرہ عقبہ کو پہلی کنکری مارنے تک مسلسل تلبیہ پڑھا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شاید کہ بعض علماء کے دل میں یہ خیال آئے کہ اس حدیث میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ آپ ﷺ جمرہ عقبہ پر پہلی کنکری پر تلبیہ پکارنا ختم کر دیتے تھے ۔ یہ مسئلہ میرے نزدیک اسی قسم سے ہے جسے میں اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر بیان کر چکا ہوں کہ کبھی کسی روایت میں کوئی حکم خاص مقرر وقت تک ہوتا ہے اور کسی کام کی ممانعت بھی مقرر وقت تک ہوتی ہے ۔لیکن اس وقت کی تحدید میں یہ دلیل نہیں ہوتی کہ اس وقت کے بعد یہ حکم یا یہ ممانعت ختم ہو جائے گی ۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک نماز پڑھنے سے منع کیا ہے ۔لیکن آپ کے اس فرمان میں یہ دلیل موجود نہیں کہ سورج نکل آنے پر نماز پڑھنا جائز ہو جاتا ہے ۔اور آپ نے بتایا ہے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے ،اس لیے آپ نے سورج کے طلوع ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے ۔اور آپ نے فرمایا ہے کہ سورج بلند ہونے پر شیطان سورج سے الگ ہو جاتا ہے ۔اس طرح آپ نے یہ بیان فرمایا کہ سورج کے طلوع کے وقت نماز پڑھنا جائز نہیں حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے تو پھر درست ہے ۔ میں نے اس قسم کے بہت سارے مسائل اپنی کتب میں تحریر کیے ہیں ۔میری اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلیل (درج ذیل) حدیث ہے جو ہم نے بیان کی ہے۔

٢٨٨٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ،

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....
عَنْ أَخِيهِ الْفَضْلِ قَالَ : أَفَضْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَرَفَاتٍ ، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ مَعَ آخِرِهَا حَصَاةً ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَهٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ أَنَّهُ قَطَعَ التَّلْبِيَةَ مَعَ آخِرِ حَصَاةٍ لَا مَعَ أَوَّلِهَا ، فَإِنْ لَمْ يَفْهَمْ بَعْضُ طَلَبَةِ الْعِلْمِ هٰذَا الْجِنْسَ الَّذِي ذَكَرْنَا فِي الْوَقْتِ فَأَكْثَرُ مَا فِي هٰذَيْنِ الْخَبَرِ مِنْ أَسَاسٍ لَوْ قَالَ : لَمْ يُلَبِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَوَّلِ حَصَاةٍ رَمَاهَا ، وَقَالَ الْفَضْلُ : لَبَّى بَعْدَ ذٰلِكَ حَتَّى رَمَى الْحَصَاةَ السَّابِعَةَ . فَكُلُّ مَنْ يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَيُحْسِنُ الْفِقْهَ وَلَا يُكَابِرُ عَقْلَهُ وَلَا يُعَانِدُ عِلْمٌ أَنَّ الْخَبَرَ هُوَ مَنْ يُخْبِرُ بِكَوْنِ الشَّيْءِ أَوْ بِسَمَاعِهِ لَا مِمَّنْ يَدْفَعُ الشَّيْءَ وَيُنْكِرُهُ ، وَقَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ فِي مَوَاضِعَ مِنْ كُتُبِنَا .

حضرت فضل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات سے واپس لوٹا تو آپ جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے۔ آپ ہر کنکری کے ساتھ "اَللّٰهُ اَكْبَر" پڑھتے، پھر آپ نے آخری کنکری مارنے پر تلبیہ پڑھنا بند کر دیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث واضح دلیل ہے کہ آپ نے آخری کنکری پھینکنے کے بعد تلبیہ بند کیا تھا۔ پہلی کنکری مارنے کے بعد نہیں اگر بعض طلبہ کو یہ مسئلہ سمجھ نہ آئے کہ کسی چیز کی حد بیان کرنے سے بعد والی چیز کی نفی نہیں ہوتی۔ تو زیادہ سے زیادہ اس حدیث میں یہ ہو سکتی تھی اگر الفاظ حدیث اس طرح ہوتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی کنکری کے بعد تلبیہ نہیں کہا۔ حالانکہ حضرت فضل کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ آپ نے آخری کنکری کے بعد تلبیہ بند کیا ہے۔ لہٰذا ہر وہ شخص جو علمی سمجھ بوجھ رکھتا ہے اور اپنی عقل ورائے کو مقدم نہیں کرتا اور نہ علمی ہٹ دھرمی وعناد میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ بخوبی جانتا ہے کہ روایت اس راوی کی قبول ہوتی ہے جو کسی کام کے ہونے کی خبر دیتا ہے نہ کہ جو کسی کام کے نہ ہونے کی خبر دے اور اس کے وقوع کا انکار کرے۔ میں نے یہ مسئلہ اپنی کتابوں میں کئی جگہ بیان کیا ہے۔"

٢٩٩..... بَابُ تَرْكِ الْوُقُوفِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ بَعْدَ رَمْيِهَا يَوْمَ النَّحْرِ

١٠ ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ پر رمی کرنے کے بعد جمرے کے پاس ٹھہرنا نہیں چاہیے

٢٨٨٨۔ قَرَأْتُ عَلَى أَحْمَدَ بْنِ أَبِي سُرَيْجٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَجْمَعٍ أَخْبَرَهُمْ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

(٢٨٨٧) تقدم تخريجه برقم: ٢٨٨١.

(٢٨٨٨) تقدم برقم: ٢٧٦٢.

عَـنِ ابْـنِ عُـمَـرَ ، قَـالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِـلَتُهٗ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِيْ حَجَّةٍ أَوْ عُـمْـرَ ةٍ أَهَلَّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ ، وَ قَـالَ : فَيَـأْتِـيْ جَـمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَـصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ، وَلَا يَقِفُ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر حج یا عمرہ میں جب آپ کی سواری آپ کو لے کر مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سیدھی ہو جاتی تو آپ تلبیہ کہتے ۔ پھر مکمل حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر آپ جمرہ عقبہ کے پاس آئے تو اسے سات کنکریاں ماریں، آپ ہر کنکری کے ساتھ "اَللّٰـهُ أَكْبَرُ" پڑھتے اور جمرے کے پاس ٹھہرے نہیں بلکہ (فارغ ہو کر) واپس لوٹ گئے۔

فوائد:...... جمرہ عقبہ کو رمی کے بعد وہاں سے منتقل ہونا افضل ہے۔

۳۰۰..... بَابُ الرُّجُوْعِ مِنَ الْجَمْرَةِ إِلٰى مِنًى بَعْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ لِلنَّحْرِ وَ الذَّبْحِ

جمرہ عقبہ پر رمی کرنے کے بعد قربانی کرنے کے لیے واپس منٰی جانے کا بیان

۲۸۸۹۔ ثَـنَـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي الرَّبِيْعَةِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ ....

عَـنْ عَـلِيِّ بْـنِ أَبِـيْ طَالِبٍ : قَالَ : ثُمَّ أَتَى الـنَّبِيُّ صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ ، فَـرَمَـاهَا ، ثُمَّ أَتَى الْمَنْحَرَ ، فَقَالَ : ((هٰذَا الْمَنْحَرُ وَ مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ)) .

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ پر تشریف لائے تو اس پر کنکریاں ماریں پھر آپ اونٹ کی قربان گاہ تشریف لائے تو فرمایا: "یہ اونٹ کی قربان گاہ ہے اور منٰی سارا ہی قربان گاہ ہے۔"

۳۰۱..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النَّحْرِ وَ الذَّبْحِ أَيْنَ شَاءَ الْمَرْءُ مِنْ مِنًى

حاجی منٰی میں جہاں چاہے قربانی کر سکتا ہے

۲۸۹۰۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَـنْ جَـابِـرٍ ، قَـالَ : ذَبَـحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى . قَالَ : ((وَ مِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ)) . قَالَ أَبُـوْ بَـكْـرٍ : هٰـذِهِ الـلَّـفْـظَةُ ((وَ مِنًى كُلُّهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منٰی میں قربانی کا جانور ذبح کیا اور فرمایا: "منٰی کا سارا علاقہ اونٹ کی قربان گاہ ہے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث کے

(۲۸۸۹) تقدم تخريجه برقم: ۲۸۳۷.

(۲۸۹۰) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما جاء ان عرفة كلها موقف، حديث: ۱۴۹/ ۱۲۱۸۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۳۷۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۴۸.

مَنْحَرٌ)) مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِيْ أَنَّ الْحُكْمَ بِالنَّظْرِ وَ الشَّبِيْهِ وَاجِبٌ ، لِأَنَّ فِيْ قَوْلِهِ ﷺ: ((مِنٰى كُلُّهَا مَنْحَرٌ)) دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّهُ أَبَاحَ الذَّبْحَ أَيْضاً إِنْ شَاءَ الذَّابِحُ مِنْ مِنٰى ، وَلَوْ كَانَ عَلٰى خِلَافِ مَذْهَبِنَا فِي الْحُكْمِ بِالنَّظِيْرِ وَ الشَّبِيْهِ وَ كَانَ عَلٰى مَا زَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا مِمَّنْ خَالَفَ الْمُطَّلِبِيَّ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ ، وَ زَعَمَ أَنَّ الدَّلِيْلَ الَّذِيْ لَا يَحْتَمِلُ غَيْرَهُ أَنَّهُ إِذَا خَصَّ فِيْ إِبَاحَةِ شَيْءٍ بِعَيْنِهِ كَانَ الدَّلِيْلُ الَّذِيْ لَا يَحْتَمِلُ غَيْرَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مَا كَانَ غَيْرُ الشَّيْءِ بِعَيْنِهِ مَحْظُوْرٌ ، كَانَ فِيْ قَوْلِهِ ﷺ : ((مِنٰى كُلُّهَا مَنْحَرٌ)) دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ كُلَّهَا لَيْسَ بِمَذْبَحٍ وَ اتِّفَاقِ الْجَمِيْعِ مِنَ الْعُلَمَاءِ عَلٰى أَنَّ جَمِيْعَ مِنٰى مَذْبَحٌ كَمَا خَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهَا مَنْحَرٌ دَالٌّ عَلٰى صِحَّةِ مَذْهَبِنَا وَ بُطْلَانِ مَذْهَبِ مُخَالِفِيْنَا إِذْ مُحَالٌ أَنْ يَتَّفِقَ الْجَمِيْعُ مِنَ الْعُلَمَاءِ عَلٰى خِلَافِ دَلِيْلِ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَجُوْزُ غَيْرُهُ .

یہ الفاظ ''منٰی کا سارا علاقہ قربان گاہ ہے۔'' یہ مسئلہ اسی قسم کا ہے جسے میں اپنی کتب میں بیان کر چکا ہوں کہ ایک جیسے، ملتے جلتے مسائل میں ایک ہی حکم لگانا واجب ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ کے یہ الفاظ : ''پورا منٰی اونٹ کی قربان گاہ ہے'' اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے سارے منٰی میں گائے ،بکری وغیرہ ذبح کرنے کو بھی جائز قرار دیا ہے۔ اگر معاملہ ہمارے مخالفین کے موقف کے مطابق ہوتا کہ ایک جیسے مسائل میں ایک جیسا حکم لگانا درست نہیں اور جیسا کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے جناب مطلبی کی مخالفت میں کہا ہے اس کا خیال ہے کہ جب کسی مخصوص چیز کو جائز قرار دیا جائے تو دیگر چیزیں ممنوع ہوں گی تو پھر نبی کریم ﷺ کے اس فرمان: ''پورا منٰی اونٹ کی قربان گاہ ہے'' میں یہ دلیل ہوتی کہ پورا منٰی دیگر جانوروں کا ذبح خانہ نہیں ہے۔ حالانکہ تمام علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ منی کا سارا علاقہ گائے بکری کے لیے ذبح خانہ ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے بتایا ہے کہ سارا منی اونٹ کی قربان گاہ ہے۔ آپ کا یہ فرمان ہمارے موقف کے درست ہونے اور ہمارے مخالفین کے موقف کے غلط ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ تمام علمائے کرام نبی کریم ﷺ کے قول کے خلاف متفق ہو جائیں۔

فوائد :......١۔ جمرات کو کنکریاں مارنے کے بعد وہاں وقوف کرنا مسنون نہیں، بلکہ رمی سے فراغت کے بعد قربانی کو ذبح کرنے کے لیے منیٰ کا رخ کرنا مشروع ہے۔

٢۔ تمام منیٰ قربانی ذبح کرنے کی جگہ ہے، کسی مقام کو خاص کرنا لازم نہیں، بلکہ یہ حکم لوگوں کی سہولت اور مشقت سے بچنے کے لیے ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ تمام منیٰ میں قربانی کرنا جائز ہے۔ لہٰذا کسی خاص قربان گاہ میں تکلف سے جانور قربان نہ کریں، بلکہ منیٰ میں اپنی منازل پر قربانی کرنا بھی جائز ہے۔

(شرح النووی: ٤/ ٣١٣)

٣٠٢..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ احْتِضَارِ الْمَنَازِلِ بِمِنًى إِنْ ثَبَتَ الْخَبَرُ ، فَإِنِّي لَسْتُ أَعْرِفُ مُسَيْكَةَ بِعَدَالَةٍ وَ لَا جَرْحٍ ، وَ لَسْتُ أَحْفَظُ لَهَا رَاوِيًا إِلَّا ابْنَتَهَا

منیٰ میں مستقل رہائش گاہ بنانے کی ممانعت کا بیان، بشرطیکہ حدیث صحیح ہو۔ کیونکہ مسیکہ کی جرح وتعدیل کا علم نہیں اور اس سے صرف اس کی بیٹی ہی روایت کرتی ہے

٢٨٩١۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ ، عَنْ أُمِّهِ مُسَيْكَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ : تَعْنِي رَجُلًا ۔ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَا نَبْنِيْ بِمِنًى بِنَاءً فَيُظِلُّكَ ؟ قَالَ : ((لَا ، مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ)).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا ہم آپ کے لیے منیٰ میں عمارت نہ بنادیں جس کے سائے میں آپ تشریف فرما ہوسکیں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں۔ منیٰ اسی کی جگہ ہے جو پہلے آجائے۔“

٣٠٣..... بَابُ اسْتِحْبَابِ ذَبْحِ الْإِنْسَانِ وَ نَحْرِ نَسِيكِهِ بِيَدِهِ ، مَعَ إِبَاحَةِ دَفْعِ نَسِيكِهِ إِلَى غَيْرِهِ لِيَذْبَحَهَا أَوْ يَنْحَرَهَا

انسان کا اپنے ہاتھ سے قربانی کا جانور ذبح یا نحر کرنا مستحب ہے اور کسی دوسرے شخص کو بھی ذبح کرنے یا نحر کرنے کے لیے دے سکتا ہے

٢٨٩٢۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا ....

جَعْفَرٌ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، قَالَ : أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ ، فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثَلَاثَةً وَ سِتِّيْنَ ۔ يَعْنِي بَدَنَةً ۔ فَأَعْطَى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ . وَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ : وَ نَحَرَ عَلِيٌّ مَا بَقِيَ .

جناب جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، انھوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹ نحر کیے، پھر آپ نے بقیہ اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیے تو انھوں نے انھیں نحر کیا۔ جناب علی بن حجر کی روایت میں بَقِيَ (جو

(٢٨٩١) اسناده ضعيف : مسيكه راويه مجهوله ـ سنن ابى داؤد، كتاب المناسك، باب تحريم مكة، حديث : ٢٠١٩ ـ سنن ترمذى: ٨٨١ ـ سنن ابن ماجه : ٣٠٠٦ ـ مسند احمد : ٢٠٦/٦ ـ سنن الدارمى : ١٩٤٣.

(٢٨٩٢) صحيح ابن حبان : ٤٠٠٧ ـ تقدم تخريجه برقم : ٢٥٣٤.

باقی بچے) کا لفظ آیا ہے ۔ (جبکہ محمد بن بشار کی روایت میں

غَبَرَ (باقی ماندہ اونٹ) کا لفظ ہے۔"

فوائد:......اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔لیکن اگر وہ کسی کو قربانی میں نائب مقرر کرے تو یہ عمل بھی جائز ہے۔ مالک، شافعی، ابوثور اور اصحاب الرائے کا یہی موقف ہے۔(المغنی: ۳/ ٤٦٢)

۳۰۴..... بَابُ نَحْرِ الْبُدْنِ قِيَاماً مَعْقُوْلَةً ضِدَّ قَوْلِ مَذْهَبِ مَنْ كَرِهَ ذٰلِكَ وَ جَهِلَ السُّنَّةَ وَ سَمَّى السُّنَّةَ بِدْعَةً بِجَهْلِهِ بِالسُّنَّةِ

اونٹ کو کھڑا کر کے ٹانگ باندھ کر نحر کرنے کا بیان ان علماء کے موقف کے برخلاف جس نے اس طریقے کو ناپسند کیا ہے اور سنت نبوی ﷺ سے ناواقفیت کی وجہ سے اسے بدعت قرار دے دیا ہے

٢٨٩٣ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، ثَنَا يُوْنُسُ ، ح وَ ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، ثَنَا يُوْنُسُ ، ح وَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ - يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ - ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ ، ح وَ ثَنَا الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَا : ثَنَا هُشَيْمٌ : أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ ، أَخْبَرَنِي ....

زِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ بِمِنًى لِيَنْحَرَهَا ، فَقَالَ : ابْعَثْهَا قِيَاماً مُقَيَّدَةً سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . هٰذَا حَدِيْثُ زِيَادِ بْنِ أَيُّوْبَ .

جناب زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کے پاس آئے جس نے منیٰ میں اپنی قربانی کے اونٹ کو نحر کرنے کے لیے بٹھایا ہوا تھا۔آپ نے فرمایا : اسے اٹھا کر کھڑا کر و اور سنتِ محمدی ﷺ کے مطابق ایک ٹانگ باندھ کر نحر کرو ۔ یہ روایت جناب زیاد بن ایوب کی ہے۔

٢٨٩٤ـ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، ثَنَا وُهَيْبٌ ، ثَنَا أَيُّوْبُ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ............

عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : وَ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ سَبْعَ بَدَنَاتٍ قِيَاماً .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے سات اونٹ کھڑے کر کے نحر کیے ۔

(٢٨٩٣) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب نحر الابل مقيدة، حديث : ١٧١٣ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب نحر الابل قياما معقولة، حديث : ١٣٢٠ـ سنن ابى داؤد: ١٧٦٨ـ مسند احمد: ٢/٣.

(٢٨٩٤) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب نحر البدن قائمة، حديث: ١٧١٤ـ سنن ابى داؤد: ١٧٩٦ـ مسند احمد: ٢٦٨/٣ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٠٨.

قَـالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ أَنَسٍ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْـلَـمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا فِيْ ذِكْرِ الْـعَـدَدِ الَّـذِيْ لَا يَـكُوْنُ نَفْياً عَمَّا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ الْـعَـدَدِ ، وَ لَيْـسَ فِيْ قَوْلِ أَنَسٍ نَحَرَ رَسُـوْلُ الـلّـٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ سَبْعَ بَدَنَاتٍ أَنَّهٗ لَمْ يَنْحَرْ بِيَدِهٖ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِ بَـدَنَـاتٍ ، لِأَنَّ جَابِراً قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهٗ قَدْ نَحَرَ بِيَدِهٖ ثَلَاثَةً وَّ سِتِّيْنَ مِنْ بُدْنِهٖ .

امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت اسی قسم سے ہے جسے میں اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر بیان کر چکا ہوں کہ کوئی عدد اپنے سے زائد کی نفی نہیں کرتا لہٰذا حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے سات اونٹ نحر کیے''، اس سے یہ دلیل نہیں ملتی کہ آپ نے سات سے زیادہ اونٹ نحر نہیں کیے کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے تریسٹھ اونٹ نحر کیے تھے۔

فوائد :......اونٹ کو نحر کرنا افضل ہے اور اس کو نحر کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ یہ تین ٹانگوں پر کھڑا ہوا اس کا بایاں اگلا پاؤں بندھا ہو، پھر گردن کے گڑھے میں خنجر مارا جائے۔ مالک، شافعی، اسحاق اور ابن منذر نے اس طریقہ کو مستحب قرار دیا ہے۔(المغني : ٣/ ٤٦٢)

٣٠٥..... بَابُ التَّسْمِيَةِ وَ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الذَّبْحِ وَ النَّحْرِ

جانور کو ذبح یا نحر کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا

٢٨٩٥ـ ثَـنَـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَـنَـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ جَـعْفَرٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ..........

عَـنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى الـلّٰـهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ أَمْـلَـحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَ يُسَمِّيْ وَ يُكَبِّرُ ، وَ لَقَدْ رَأَيْتُـهٗ يَـذْبَـحُ بِيَـدِهٖ وَاضِـعـاً قَدَمَـهٗ عَلٰى صَفَاحِهَا .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خو بصورت چتکبرے سینگوں والے مینڈھے ذبح کرتے تھے اور ''بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَر'' پڑھتے تھے میں نے آپ کو اپنے دست مبارک سے ذبح کرتے ہوئے دیکھا، آپ نے اپنا قدم اسکے پہلو پر رکھا ہوا تھا۔

٢٨٩٦ـ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، عَنْ شُعْبَةَ ....

(٢٨٩٥) صحيح بخاری، كتاب الاضاحی، باب من ذبح الاضاحی بيده، حديث : ٥٥٥٨ـ صحيح مسلم، كتاب الاضاحی، باب استحباب استحسان الضحية، حديث : ١٩٦٦ـ سنن ابی داؤد: ٢٧٩٤ـ سنن ترمذی: ١٤٩٤ـ سنن ابن ماجه: ٣١٢٠ـ مسند احمد: ١٨٣/٣.

(٢٨٩٦) انظر الحديث السابق.

عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ : فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ ؟ قَالَ : نَعَمْ . كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّيْ بِمِثْلِهِ .

جناب قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔ امام شعبہ کہتے ہیں، میں نے پوچھا: کیا آپ نے حضرت انس سے یہ حدیث سنی ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے تھے۔ مذکورہ بالا کی مثل روایت بیان کی۔

فوائد :......امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، یہ حدیث دلیل ہے کہ قربانی اور دیگر جانوروں کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا ثابت ہے اور یہ اجماعی مسئلہ ہے، نیز جانور ذبح کرتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَر" کہنا مستحب فعل ہے۔

(شرح النووی: ۱۳/ ۱۲۱)

۳۰۶..... بَابُ إِبَاحَةِ الْهَدْيِ مِنَ الذُّكْرَانِ وَ الْإِنَاثِ جَمِيْعاً

حج کی قربانی میں نر اور مادہ جانور دونوں قربان کرنا جائز ہے

۲۸۹۷۔ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : اَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . بِجَمَلِ أَبِيْ جَهْلٍ فِيْ هَدْيِهِ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ ، وَ فِيْ رَأْسِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ ، كَانَ أَبُوْ جَهْلٍ أَسْلَمَهُ يَوْمَ بَدْرٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ ، جَمَلُ أَبِيْ جَهْلٍ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ الْبُيُوْعِ فِيْ أَبْوَابِ الْإِفْرَاسِ أَنَّ الْمَالَ قَدْ يُضَافُ إِلَى الْمَالِكِ الَّذِيْ قَدْ مَلَكَهُ فِيْ بَعْضِ الْأَوْقَاتِ بَعْدَ زَوَالِ مُلْكِهِ عَنْهُ ، كَقَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ﴾ فَأَضَافَ الْبِضَاعَةَ إِلَيْهِمْ بَعْدَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ والے سال ابوجہل سے حاصل ہونے والا اونٹ قربانی کے لیے بھیجا تھا، اس کی ناک میں چاندی کا چھلا ڈالا ہوا تھا۔ یہ اونٹ جنگ بدر والے دن مسلمانوں کو مال غنیمت میں ملا تھا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ "ابوجہل کا اونٹ" یہ اسی جنس سے ہے جسے میں نے کتاب البیوع میں باب الا فراس کے تحت بیان کیا ہے کہ کبھی مال کی نسبت اس کے سابقہ مالک کی طرف بھی کر دی جاتی ہے جبکہ اس کی ملکیت اب ختم ہو چکی ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ﴾ (سورۃ یوسف: ۶۲) "ان کی نقدی (پونجی) ان کے سامان میں رکھ دو۔" اس طرح اللہ

(۲۸۹۷) اسناده حسن، سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب في الهدی، حدیث: ۱۷۴۹۔ مسند احمد: ۱/ ۲۶۱۔ مستدرك حاکم: ۱/ ۴۶۷.

اشْتِرَائِهِمْ بِهَا طَعَاماً ، وَ إِنَّمَا كُنْتُ احْتَجَجْتُ بِهَا ، لِأَنَّ بَعْضَ مُخَالِفِيْنَا زَعَمَ أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ ، فَزَعَمَ أَنَّ هٰذَا الْمَالَ هُوَ مَالُ الْوَدِيْعَةِ وَ الْغَصَبِ ، وَ مَا لَمْ يَزَلْ مِلْكُ صَاحِبِهِ عَنْهُ ، وَ قَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةَ بَيَاناً شَافِياً فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ .

تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے مال کی نسبت انہی کی طرف کی ہے حالانکہ وہ اس مال کے عوض گندم وغیرہ خرید چکے تھے (اور یہ مال ان کی ملکیت سے نکل چکا تھا) میں نے اس آیت سے استدلال اس لیے کیا ہے کیونکہ بعض ہمارے مخالفین کا خیال ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: جب کوئی شخص مفلس ہو جائے اور قرض خواہ اس کے پاس بعینہ اپنا مال پالے تو وہ دیگر قرض خواہ افراد سے اس مال کا زیادہ حقدار ہے۔ اس سے وہ یہ سمجھا ہے کہ اس مال سے مراد وہ مال ہے جو بطور امانت دیا ہوا تھا یا اس شخص نے غصب کیا ہوا تھا اور اس لیے ابھی پہلے مالک کی ملکیت ختم نہیں ہوئی تھی (لہٰذا وہ دوسروں سے زیادہ حقدار ہے۔ جبکہ امام ابن خزیمہ کے نزدیک اس مال کی نسبت اس شخص کی طرف اس کے سابقہ مالک ہونے کی حیثیت سے ہے) میں نے کتاب البیوع میں یہ مسئلہ خوب وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔

فوائد:...... ہدی میں اونٹ کی جنس مذکر ومونث ذبح کرنا جائز ہے۔ اور مذکر ومونث میں کسی صنف کے امتیاز کی کوئی دلیل نہیں۔

۳۰۷..... بَابُ اسْتِحْبَابِ إِهْدَاءِ مَا قَدْ غَنَمَ مِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الشِّرْكِ وَ الْأَوْثَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ مِنْهُ مُغَايَظَةً لَهُمْ

اہل حرب مشرکین اور بت پرستوں سے حاصل ہونے والے مال غنیمت میں سے جانور قربانی کے لیے مکہ مکرمہ بھیجنا مستحب ہے تا کہ اس سے مشرکین کو غصہ اور رنج دلایا جائے

۲۸۹۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، نَا سَلَمَةُ ، قَالَ مُحَمَّدٌ ، وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِيْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ والے سال ابوجہل سے حاصل ہونے والا اونٹ

(۲۸۹۸) انظر الحدیث السابق.

هَدَايَاهُ جَمَلًا لِأَبِيْ جَهْلٍ فِيْ رَأْسِهِ بُرَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ لِيَغِيْظَ الْمُشْرِكِيْنَ بِذٰلِكَ .

بھی قربانی کے اونٹوں کے ساتھ روانہ کیا، اس کی ناک میں چاندی کا چھلہ بھی تھا۔ آپ نے یہ اونٹ مشرکین کو جلانے اور غم دلانے کے لیے بھیجا تھا۔

فوائد :......ھدی اور قربانی میں کفار ومشرکین سے غنیمت میں چھینے ہوئے جانوروں کو ذبح کرنا جائز ہے تاکہ مشرکین غیض وغضب میں مبتلا ہوں اور مزید اہانت محسوس کریں۔

٣٠٨..... بُابُ اسْتِحْبَابِ تَوْجِيْهِ الذَّبِيْحَةَ لِلْقِبْلَةِ ، وَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الذَّبْحِ

قربانی کرتے وقت جانور کو قبلہ رخ کرنا اور دعا پڑھنا مستحب ہے

٢٨٩٩۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ وَ كَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ ، ثَنَا يَعْقُوْبُ ، ثَنَا أَبِيْ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ الْمِصْرِيُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِيْ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِيْ عَيَّاشٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ يَوْمَ الْعِيْدِ كَبْشَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ حِيْنَ وَجَّهَهُمَا : ﴿ إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيْفاً وَّ مَآ أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ ﴿ إِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ٥ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ﴾ بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمَّتِهِ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے دن دو مینڈھے ذبح کیے، پھر جب انھیں قبلہ رخ لٹایا تو یہ آیت پڑھی: ﴿إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضَ حَنِيْفاً وَّ مَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (انعام: ٧٩) بے شک میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف مرکوز کرلیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے میں اسی (اللہ) کا پرستار ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔'' اور یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ بے شک میری نماز، میری قربانی میری زندگی اور میری موت، (سب کچھ) اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی (بات یعنی توحید) کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ

(٢٨٩٩) اسناده صحيح: سنن ابي داؤد، كتاب الضحايا، باب ما يستحب من الضحايا، حديث: ٢٧٩٥۔ سنن ابن ماجه: ٣١٢١۔ مسند احمد: ٣/٣٧٥۔ سنن الدارمي: ١٩٤٦۔ سنن ترمذی: ١٥٢١ من طريق آخر.

اَكْبَر" (اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ سب سے بڑا ہے) اے اللہ تیرے ہی دیئے ہوئے (رزق) سے قربانی کر رہا ہوں اور تیری ہی خوشنودی کے حصول کے لیے کر رہا ہوں اسے محمد اور آپ کی امت کی طرف سے قبول فرما۔

فوائد:......قربانی کا جانور قبلہ رخ ذبح کرنا مستحب فعل ہے ابن قدامہ کہتے ہیں۔ ذبیحہ کو قبلہ رخ کرنا مستحب فعل ہے لیکن اگر ذبح کرتے وقت صرف بسم اللہ پر اکتفا کیا جائے اور جانور کو قبلہ رخ نہ کیا جائے تو یہ افضل کو ترک کرنا ہے۔ قاسم بن محمد، نخعی، ثوری، شافعی اور ابن منذر اسی موقف کے قائل ہیں۔ (المغني لابن قدامة: ۷/ ۱۸۲)

۲۔ شوکانی بیان کرتے ہیں کہ جانور کو ذبح کرتے وقت قبلہ رخ کر کے مذکورہ آیت اور ذکر کا اہتمام کرنا مستحب فعل ہے۔ (نیل الاوطار: ۵/ ۱۲۹)

۳۰۹..... بَابُ إِبَاحَةِ اشْتِرَاكِ النَّفَرِ فِي الْبُدْنَةِ وَ الْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ ، وَ إِنْ كَانَ مَنْ يَّشْتَرِكُ فِي الْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ أَوِ الْبَدَنَةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ قَبَائِلِ شَتّٰى لَيْسُوْا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ وَاحِدٍ ، مَعَ الدَّلِيْلِ أَنَّ سُبُعَ بَدَنَةٍ وَ سُبُعَ بَقَرَةٍ تَقُوْمُ مَقَامَ شَاةٍ فِي الْهَدْيِ

ایک اونٹ یا گائے کی قربانی میں کئی افراد شریک ہو سکتے ہیں اگرچہ یہ شریک ہونے والے مختلف قبائل سے تعلق رکھتے ہوں اور ایک ہی خاندان کے افراد نہ ہوں۔ اس دلیل کے بیان کے ساتھ کہ ایک اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ قربانی میں ایک بکری کے برابر ہے

۲۹۰۰۔ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، ثَنَا يَحْيٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ .... جَابِرًا يَقُوْلُ : اشْتَرَكْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِيْ بُدْنَةٍ . زَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فِيْ حَدِيْثِهِ : وَ نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً . وَ قَالَا جَمِيْعًا ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَرَأَيْتَ الْبَقَرَةَ اشْتَرَكَ فِيْهَا مَنْ يَشْتَرِكُ فِي الْجَزُوْرِ ؟ فَقَالَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج اور عمرے میں ایک اونٹ میں سات افراد نے شرکت کی جناب عبدالرحمٰن کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اس دن ہم نے ستر اونٹ نحر کیے۔ پھر دونوں راویوں کی روایت میں ہے: ایک شخص نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا اونٹ کی طرح گائے میں بھی سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں؟

(۲۹۰۰) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز الاشتراك في الهدي، حديث: ۱۳۱۸۔ سنن ابي داؤد: ۲۸۰۹۔ سنن ترمذي: ۹۰۴، ۱۵۰۲۔ سنن ابن ماجه: ۳۱۳۲۔ مسند احمد: ۲۹۳/۳۔

مَـاهِـيَ إِلَّا مِـنَ الْبُـدْنِ . وَ خَصَّ جَـابِرٌ الْـحُـدَيْبِيَةَ . وَ قَـالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ : فَنَحَرْنَا يَـوْمَـئِـذٍ كُـلَّ بَـدَنَةٍ عَنْ سَبْعَةٍ . وَ قَالَ ابْنُ مَعْمَرٍ ، قَالَ : اشْتَرَكْنَا كُلَّ سَبْعَةٍ فِيْ بَدَنَةٍ ، وَ نَـحَرْنَا سَبْعِيْنَ بُدْنَةً يَوْمَئِذٍ وَ الْبَاقِيْ لَفْظاً وَاحِداً .

تو انہوں نے فرمایا: گائے بھی بدنتہ (قربانی کے جانوروں میں) شامل ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کو صلح حدیبیہ کے متعلق بیان کیا ہے جناب عبدالرحمٰن کی روایت میں ہے: اس دن ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ نحر کیا، جناب ابن معمر کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ہم سات افراد نے ایک اونٹ میں شرکت کی اور اس دن ہم نے ستر اونٹ نحر کیے۔ باقی روایت ایک جیسی ہے۔

۲۹۰۱۔ ثَـنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَـنْ جَـابِـرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : نَحَرْنَا مَعَ رَسُـوْلِ الـلّٰـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْـحُـدَيْبِيَّةِ الْبُدْنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ، وَ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ والے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں سات افراد کی طرف سے ایک اونٹ نحر کیا اور گائے بھی سات افراد کی طرف سے قربان کی۔

۳۱۰..... بَابُ إِبَاحَةِ اشْتِرَاكِ سَبْعَةٍ مِنَ الْمُتَمَتِّعِيْنَ فِي الْبُدْنَةِ الْوَاحِدَةِ وَ الْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ سَبُعَ بُدْنَةٍ وَ سَبُعَ بَقَرَةٍ مِمَّا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَوْجَبَ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ إِذَا وَجَدَهُ

حج تمتع کرنے والے سات حاجی ایک اونٹ یا ایک گائے کی قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اونٹ یا گائے کے ساتویں حصے میں شریک ہونا حاجیوں کے لیے آسانی اور سہولت کا باعث ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حج تمتع کرنے والے حاجی پر میسر قربانی ادا کرنے کا حکم واجب کیا ہے

۲۹۰۲۔ ثَـنَـا بُـنْـدَارٌ ، ثَـنَا يَحْيٰى ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، ح وَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ....

عَـنْ جَـابِـرٍ ، قَـالَ : كُـنَّـا نَتَمَتَّعُ فِيْ عَهْدِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

(۲۹۰۱) موطا امام مالك: ۲/۴۸۶ وانظر الحديث السابق.

(۲۹۰۲) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز الاشتراك في الهدى، حديث: ۳۵۵/ ۱۳۱۸۔ سنن ابی داؤد: ۲۸۰۷۔ سنن نسائی: ۴۳۹۸۔ مسند احمد: ۳/ ۳۰۴.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ قَالَ بُنْدَارٌ : قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيْهَا .

عہد مبارک میں حج تمتع کرتے تھے۔ جناب بندار کی روایت میں ہے: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا تو ہم سات افراد کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کرتے تھے۔ ہم سات آدمی اس میں شریک ہوتے تھے۔

فوائد:......ا۔ ہدی کے اونٹ اور گائے میں سات سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔

۲۔ قربانی کے جانور میں اونٹ میں دس اور گائے میں سات افراد کی شمولیت جائز ہے۔

۳۱۱..... بَابُ اشْتِرَاكِ النِّسَاءِ الْمُتَمَتِّعَاتِ فِي الْبَقَرَةِ الْوَاحِدَةِ

حج تمتع کرنے والی عورتیں بھی ایک گائے کی قربانی میں شریک ہوسکتی ہیں

۲۹۰۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ ، ثَنَا الْوَلِيْدُ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنِ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی ان ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربان کی جنھوں نے عمرہ کیا تھا (یعنی حج تمتع کیا تھا)۔

۳۱۲..... بَابُ إِجَازَةِ الذَّبْحِ وَ النَّحْرِ عَنِ الْمُتَمَتِّعَةِ بِغَيْرِ أَمْرِهَا وَ عِلْمِهَا

حج تمتع کرنے والی عورت کے حکم کے بغیر اور اس کو بتائے بغیر اس کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے

۲۹۰۴۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ ، يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ عَمْرَةَ ، تَقُوْلُ : سَمِعْتُ ....

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ : فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيْتُ بِلَحْمِ بَقَرَةٍ ، فَقُلْتُ : مَا هٰذَا ؟ قَالُوْا : هٰذَا لَحْمُ بَقَرٍ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، تو میں نے پوچھا: یہ کیسا گوشت ہے؟ صحابہ نے عرض کی: یہ گائے کا گوشت ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے

(۲۹۰۳) اسناده صحيح لغيره: سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب في هدى البقر، حديث: ۱۷۵۱۔ سنن ابن ماجه: ۳۱۳۳۔ سنن کبریٰ نسائی: ۴۱۱۴۔ صحيح ابن حبان: ۳۹۹۷.

(۲۹۰۴) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب ذبح الرجل البقر عن نسائه، حديث: ۱۷۰۹۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث: ۱۲۵/ ۱۲۱۱۔ سنن ابن ماجه: ۲۹۸۱۔ مسند الحميدی: ۲۰۷.

گائے کی قربانی کی ہے۔

۳۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اسْمَ الضَّحِيَّةِ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْهَدْيِ الْوَاجِبِ إِذْ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّتِهٖ كُنَّ مُتَمَتِّعَاتٍ خَلَا عَائِشَةَ الَّتِيْ صَارَتْ قَارِنَةً لِإِدْخَالِهَا الْحَجَّ عَلَى الْعُمْرَةِ لَمَّا لَمْ يُمْكِنْهَا الطَّوَافُ وَ السَّعْيُ لِعِلَّةِ الْحَيْضَةِ الَّتِيْ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَطُوْفَ وَ تَسْعٰى لِعُمْرَتِهَا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ اضحیہ (قربانی) کا لفظ واجب ھدی (قربانی) پر بولا جاتا ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات نے حج تمتع کیا تھا، سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جنھوں نے حج قران کیا تھا کیونکہ انھوں نے عمرے کی بجائے حج کا احرام باندھ لیا تھا کیونکہ حیض کی وجہ سے وہ عمرے کا طواف اور سعی نہیں کر سکی تھیں۔ (اس طرح تمام ازواج کے لیے ھدی لازم تھی، لیکن حدیث میں لفظ ضحیٰ آیا ہے (کہ آپ نے سب ازواج کی طرف سے قربانی کی)

۲۹۰۵۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ. قَالَ، سَمِعْتُ الرَّحْمٰنَ بْنَ الْقَاسِمِ، ح وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، ح وَ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ: أَضْحٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهٖ بِالْبَقَرَةِ هٰذَا لَفْظُ عَبْدِ الْجَبَّارِ وَ عَلِيٍّ. فَأَمَّا أَبُوْ مُوْسٰى فَإِنَّهٗ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا وَ حَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ، فَقَالَ لَهَا: اِقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنَّ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ. قَالَتْ: فَلَمَّا كُنَّا بِمِنٰى أُتِيْتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهٖ بِالْبَقَرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے قربان کی۔ یہ الفاظ جناب عبدالجبار اور علی کی روایت کے ہیں۔ جناب ابوموسیٰ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی مقام سرف پر جب حائضہ ہوگئیں تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: بیت اللہ شریف کے طواف کے علاوہ باقی تمام اعمال اسی طرح کرتی رہو جس طرح دیگر حاجی کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر جب ہم منیٰ میں تھے تو میرے پاس گائے کا گوشت لایا گیا، میں نے پوچھا: یہ کیسا گوشت ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ

(۲۹۰۵) صحیح بخاری، کتاب الحیض، باب الامر بالنفساء اذا نفسن، حدیث: ۲۹۴۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوہ الاحرام، حدیث: ۱۲۱۱/۱۹۹۔ سنن نسائی: ۲۹۱۔ سنن ابن ماجہ: ۲۹۶۳۔ مسند احمد: ۲۳۹/۶۔ مسند الحمیدی: ۲۰۶۔

نے اپنی بیویوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی ہے۔

۳۱۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنْ لَا حَظْرَ فِيْ أَخْبَارِ جَابِرٍ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُدْنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ أَنْ لَّا تُجْزِىءُ الْبُدْنَةُ عَنْ أَكْثَرِ مِنْ سَبْعَةٍ . وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَذْكُرُ عَدَدَ الشَّيْءِ لَا تُرِيْدُ نَفْياً لِمَا زَادَ عَنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس روایت ''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات افراد کی طرف سے ایک اونٹ نحر کیا'' میں ایک اونٹ کی قربانی میں سات سے زیادہ افراد کی شرکت کی ممانعت نہیں ہے۔ یہ مسئلہ اسی قسم سے ہے جسے میں اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر ذکر کر چکا ہوں کہ عرب لوگ کبھی کسی چیز کا ایک عدد ذکر کرتے ہیں لیکن اس عدد سے زائد کی نفی مراد نہیں لیتے

۲۹۰۶۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، ثَنَا سَلَمَةُ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ....

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ ، قَالَا : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ يُرِيْدُ زِيَارَةَ الْبَيْتِ ، لَا يُرِيْدُ قِتَالًا ، وَ سَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً ، وَ كَانَ النَّاسُ سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ فَكَانَتْ كُلُّ بَدَنَةٍ عَنْ عَشَرَةِ نَفَرٍ . قَالَ مُحَمَّدٌ . فَحَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ : كُنَّا أَصْحَابُ الْحُدَيْبِيَّةِ أَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً .

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ والے سال بیت اللہ شریف کی زیارت (عمرے) کے لیے نکلے، آپ کا جنگ کرنے کا ارادہ نہیں تھا، آپ نے اپنے ساتھ ستر اونٹ قربانی کے لیے لے لیے اور لوگوں کی تعداد سات سو تھی، اس طرح ہر اونٹ دس افراد کی طرف سے ایک اونٹ قربانی تھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ہم حدیبیہ میں شریک ہونے والے صحابہ کی تعداد چودہ سو تھی۔

۲۹۰۷۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

(۲۹۰۶) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب من اشعر وقلد بذی الحلیفة، حدیث: ۱۶۹۴، ۱۶۹۵۔ سنن نسائی: ۲۷۷۲۔ مسند احمد: ۳۲۳/۴.

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَ مَرْوَانَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ بِضْعِ عَشْرِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ ، فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَ أَشْعَرَهٗ ، فَأَحْرَمَ مِنْهَا ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ، فِيْ خَبَرِ ابْنِ إِسْحَاقَ : سَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً ، وَ كَانَ النَّاسُ سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ يُرِيْدُ سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ ، الَّذِيْنَ نَحَرَ عَنْهُمُ السَّبْعِيْنَ الْبَدَنَةَ ، لَا أَنَّ جَمِيْعَ أَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهٗ بِالْحُدَيْبِيَةِ كَانُوْا سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ ، مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ إِنَّ اِسْمَ النَّاسِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ النَّاسِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى ﴿ الَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ ﴾ فَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ كُلَّ النَّاسِ لَمْ يَقُوْلُوْا ، وَ لَا كُلَّ النَّاسِ قَدْ جَمَعُوْا لَهُمْ . وَ كَذٰلِكَ قَوْلُهٗ ﴿ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ ﴾ فَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ جَمِيْعَ النَّاسِ لَمْ يُفِيْضُوْا مِنْ عَرَفَاتٍ وَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهٖ : ﴿أَفَاضَ النَّاسُ﴾ بَعْضُ النَّاسِ لَا جَمِيْعُهُمْ ، وَ هٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ لَيْسَ هٰذَا مَوْضِعُهٗ . وَ خَبَرُ ابْنِ عُيَيْنَةَ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ هٰذَا التَّأْوِيْلِ أَلَا تَسْمَعُهٗ قَالَ فِي الْخَبَرِ : وَكَانُوْا بِضْعَ عَشَرَ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور جناب مروان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ والے سال ایک ہزار سے زائد صحابہ کرام کے ساتھ نکلے جب آپ ذوالحلیفہ میں پہنچے تو آپ نے اپنی قربانی کو ہار پہنایا اور اشعار کیا۔ اور وہاں سے عمرے کا احرام باندھا۔ پھر بقیہ حدیث ذکر کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : جناب محمد بن اسحاق کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر اونٹ قربانی کے لیے اپنے ساتھ لیے تھے اور صحابہ کرام کی تعداد سات سو تھی اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ آپ نے سات سو افراد کی طرف سے ستر اونٹ نحر کیے تھے۔ یہ مراد نہیں کہ صلح حدیبیہ میں شریک ہونے والے تمام صحابہ کرام کی تعداد سات سو تھی، یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ لفظ الناس بول کر بعض افراد مراد لیے جاتے ہیں، اس سے تمام لوگ مراد نہیں ہوتے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿الَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ﴾ (آل عمران:۱۷۳) ''ان سے لوگوں نے کہا تھا کہ تمھارے خلاف ایک بڑی فوج جمع ہوئی ہے۔'' اب یہ بات یقینی ہے کہ سب کافروں نے یہ بات نہیں کہی تھی اور نہ سب لوگ ان کے خلاف جمع ہوئے تھے۔ (حالانکہ دونوں جگہ لفظ الناس استعمال ہوا ہے) اسی طرح یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ پھر تم بھی وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ واپس لوٹتے ہیں۔ (البقرۃ:۱۹۹) یہ بات بھی حتمی اور یقینی ہے کہ سب لوگ عرفات سے واپس نہیں ہوتے تھے۔ اس لیے

(۲۹۰۷) صحیح بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد، حدیث: ۲۷۳۱، ۲۷۳۲۔ سنن ابی داؤد: ۲۷۶۵۔ صحیح ابن حبان: ٤٨٥٢ وانظر الحدیث السابق.

مِـائَةٌ ، فَـأَعْـلَـمَ أَنَّ جَـمِيْعَ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ كَـانُوْا أَكْثَرَ مِنْ أَلْفٍ وَ ثَلاثِمِائَةٍ ، إِذِ الْبِضْعُ مَـا بَيْـنَ الثَّلاثِ إِلَى الْعَشْرِ ، وَ هٰذَا الْخَبَرُ فِـيْ ذِكْـرِ عَدَدِهِمْ شَبِيْهٌ بِخَبَرِ أَبِيْ سُفْيَانَ ، عَـنْ جَابِرٍ أَنَّهُمْ كَانُوْا بِالْحُدَيْبِيَّةِ أَرْبَعَ عَشَرَ مِـائَةً ، فَهٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ أَيْضًا أَنَّهُمْ كَانُوْا أَلْفاً وَ أَرْبَعَمِائَةٍ فَدَلَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَلٰى أَنَّ قَـوْلَـهُ فِيْ خَبَرِ ابْنِ إِسْحَاقَ : وَ كَانَ النَّاسُ سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ ، كَانُوْا بَعْضَ النَّاسِ الَّذِيْنَ كَـانُـوْا مَـعَ الـنَّبِـيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِـالْـحُدَيْبِيَّةِ لا جَمِيْعَهُمْ فَعَلٰى هٰذَا التَّأْوِيْلِ ، وَ هٰـذِهِ الْأَدِلَّةِ قَـدْ نَـحَرَ مِنْ بَعْضِهِمْ عَنْ كُلِّ عَشَرَةٍ مِنْهُمْ بُدْنَةً نَحَرَ عَنْ بَعْضِهِمْ عَنْ كُـلِّ سَبْعَةٍ مِنْهُم بَدَنَةً أَوْ بَقَرَةً . فَقَوْلُ جَابِرٍ : إِشْتَـرَكْنَا فِي الْجَزُوْرِ سَبْعَةٌ ، وَ فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةٌ يُـرِيْدُ بَعْضَ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ . وَ خَبَرُ الْـمِسْـوَرِ وَ مَـرْوَانَ اشْتَرَكَ عَشَرَةٌ فِيْ بُدْنَةٍ أَيْ سَبْـعُـمِـائَةٍ مِـنْهُـمْ وَ هُـمْ نِصْفُ أَهْلِ الْحُدَيْبِيَّةِ لا كُلُّهُمْ .

اللہ تعالیٰ نے افـاض الـنـاس سے مراد کچھ لوگ لیے ہیں سارے لوگ مراد نہیں ہیں یہ مسئلہ بڑا طویل ہے جسے بیان کرنے کا یہ موقع نہیں ہے۔ جناب سفیان بن عیینہ کی روایت اس تاویل کے صحیح ہونے کی واضح دلیل ہے کیونکہ اس میں یہ الفاظ آئے ہیں: صحابہ کرام کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔ اس طرح انھوں نے بیان کردیا کہ اہل حدیبیہ کی تعداد تیرہ سو سے زیادہ تھی کیونکہ بِضْعٌ کا لفظ تین سے دس تک بولا جاتا ہے (اور ابن عیینہ نے ایک ہزار اور بِضْعٌ تعداد بتائی ہے) جس میں ہے کہ حدیبیہ میں صحابہ کرام کی تعداد چودہ سو تھی۔ اور یہ روایت اس روایت کے مشابہ ہے جس میں ہے کہ حدیبیہ میں صحابہ کرام کی تعداد چودہ سو تھی۔ اور یہ روایت بھی صراحت کرتی ہے کہ صحابہ کرام کی تعداد چودہ سو تھی، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ابن اسحاق کی روایت میں مذکورہ یہ الفاظ: ''صحابہ کرام کی تعداد سات سو تھی'' اس سے مراد کچھ صحابہ کرام ہیں جو حدیبیہ میں رسول اللہ کے ساتھ تھے، یہ ان کی کل تعداد نہیں ہے اس تاویل اور ان دلائل کی بنیاد پر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ نے کچھ صحابہ کرام کی طرف سے ایک اونٹ دس افراد کی طرف سے قربان کیا اور کچھ صحابہ کرام سات افراد ایک اونٹ یا ایک گائے کی قربانی میں شریک ہوئے۔ اس لیے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان: ''ہم نے اونٹ کی قربانی میں سات افراد نے شرکت کی اور گائے کی قربانی میں بھی سات افراد شریک ہوئے۔'' اس سے ان کی مراد کچھ اہل حدیبیہ ہیں سب لوگ مراد نہیں۔ اور جناب مسور رضی اللہ عنہ اور مروان رحمہ اللہ کی روایت میں ہے اونٹ کی قربانی میں دس افراد شریک ہوئے یعنی چودہ سو صحابہ میں سے سات سو صحابہ نے ستر اونٹوں میں دس دس کے

حساب سے شرکت کی، یہ تعداد حدیبیہ میں شریک ہونے والے صحابہ کی نصف تعداد ہے، کل تعداد نہیں۔

۲۹۰۸۔ وَقَدْ رَوَى الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءِ بْنِ اَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ النَّحْرُ فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً، وَفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً، (ح) وَثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، ح.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے تو عیدالاضحیٰ آ گئی، پس ہم نے گائے کی قربانی میں سات افراد اور اونٹ کی قربانی میں دس افراد نے شرکت کی۔

۲۹۰۹۔ وَخَبَرُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فِيْ قَسْمِ الْغَنَائِمِ فَعَدَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ كَالدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ نبی اکرم ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کرتے وقت دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر قرار دیں۔ یہ حدیث بھی اس مسئلہ کے صحیح ہونے کی دلیل ہے کہ اونٹ کی قربانی میں دس افراد شریک ہو سکتے ہیں۔

فوائد:......۱۔ حج کرنے والا حج میں شریک اہل خانہ کی طرف سے قربانی کر سکتا ہے۔

۲۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، ان احادیث سے یہ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا گائے کا ذبح کرنا قربانی کے طور پر تھا۔ (فتح الباری: ۱۰/۸)

۳۔ حج میں شامل اہل خانہ کی طرف سے علیحدہ قربانی کرنا جائز ہے۔

۴۔ عورتوں کی طرف سے آپ ﷺ نے گائے بطور قربانی کی تھی، بطور ہدی نہیں۔

۳۱۵..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمُغَالَاةِ بِثَمَنِ الْهَدْيِ وَكَرَائِمِهٖ إِنْ كَانَ شَهْمُ بْنُ الْجَارُوْدِ مِمَّنْ يَجُوْزُ الْإِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهٖ. وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ قَالَ الْمُطَّلِبِيُّ

زیادہ قیمتی اور اعلیٰ جانور قربانی کرنا مستحب ہے بشرطیکہ شہم بن جارود کی حدیث سے دلیل لینا جائز ہو۔ اور یہ مسئلہ امام مطلبی کے موقف کے مطابق ہے

(۲۹۰۸) اسنادہ حسن: سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی الاشتراك فی البدنة والبقرة، حدیث: ۹۰۵۔ سنن نسائی: ۴۳۹۷۔ سنن ابن ماجہ: ۳۱۳۱۔ مسند احمد: ۱/۲۷۵.

(۲۹۰۹) صحیح بخاری، کتاب الشرکة، باب من عدل عشرة من الغنم، حدیث: ۲۵۰۷۔ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب جواز الذبح بکل ما انھر الدم، حدیث: ۲۱/ ۱۹۶۸.

٢٩١٠۔ فِیْ عَقِبِ خَبَرِ أَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا سُئِلَ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ : ((أَغْلَاهَا ثَمَناً ، وَ أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا)) ، فَقَالَ فِيْ عَقِبِ هٰذَا الْخَبَرِ : وَ الْفِعْلُ مُضْطَرٌّ إِلَى أَنْ يَّعْلَمَ أَنَّ كُلَّ مَا عَظُمَتْ رَزِيَّتُهُ عِنْدَ الْمَرْءِ كَانَ أَعْظَمُ لِثَوَابِ اللّٰهِ إِذَا أَخْرَجَهُ لِلّٰهِ .

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے روایت کے بعد یہ الفاظ آئے ہیں آپ سے سوال کیا گیا: کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جو زیادہ قیمتی ہو اور اپنے مالکوں کے نزدیک زیادہ عمدہ ہو۔'' اس روایت کے بعد فرمایا: ہر وہ چیز جس کے جانے سے انسان کو زیادہ تکلیف ہو اگر وہ چیز اللہ کی راہ میں خرچ کی جائے تو اس کا اجر وثواب بھی بہت زیادہ ہوگا۔

فوائد:......قربانی کے لیے خوبصورت اور مہنگے جانور کو ذبح کرنا افضل ہے بشرطیکہ اس عمل میں ذاتی تشہیر اور ریاکاری کا عنصر شامل نہ ہو۔

٢٩١١۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَرْبِ الْبَغْدَادِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ ، عَنْ جَهْمِ بْنِ الْجَارُوْدِ ، عَنْ سَالِمٍ ....

عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : أَهْدٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَجِيْباً لَهُ أَعْطٰى بِهَا ثَلَاثَمِائَةِ دِيْنَارٍ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَهْدَيْتُ نَجِيْبَةً ، وَ إِنِّيْ أَعْطَيْتُ بِهَا ثَلَاثَمِائَةِ دِيْنَارٍ أَفَأَبِيْعُهَا وَ أَشْتَرِيْ بُدْناً فَأَنْحَرُهَا ؟ قَالَ : ((لَا . انْحَرْهَا إِيَّاهَا)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا الشَّيْخُ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ فِي اسْمِهِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : جَهْمُ بْنُ الْجَارُوْدِ ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ : شَهْمٌ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اعلیٰ نسل کا مضبوط وتوانا اونٹ قربانی کے لیے مکہ مکرمہ روانہ کیا پھر انھیں اس کی تین سو دینار قیمت دی جانے لگی تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے ایک اعلیٰ نسل کا مضبوط اونٹ قربانی کے لیے مکہ مکرمہ روانہ کیا ہے اور اب مجھے اس کی سو دینار قیمت مل رہی ہے، کیا میں اسے بیچ کر اس کی قیمت سے کئی اونٹ خرید کر ان کی قربانی کردوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں اسی عمدہ اونٹ کو نحر کرو۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جناب محمد بن سلمہ کے شاگردوں نے ابن جارود کے نام میں اختلاف کیا ہے۔ کچھ اس کا نام جہم بن جارود بیان کرتے

(٢٩١٠) صحيح بخاري، كتاب العتق، باب الى الرقاب افضل، حديث : ٢٥١٨۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان كون الايمان بالله تعالى افضل الاعمال، حديث : ٨٤.

(٢٩١١) اسناده ضعيف : جہم بن جارود راوی مجہول ہے۔ سنن ابى داؤد، كتاب المناسك، باب تبديل الهدى، حديث : ١٧٥٦۔ مسند احمد : ١٤٥/٢.

ہیں اور کچھ مبہم۔

۳۱۶..... بَابُ ذِكْرِ الْعُيُوْبِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِي الْأَنْعَامِ فَلَا تُجْزِیءُ هَدْياً وَ لَا ضَحَايَا إِذَا كَانَ بِهَا بَعْضُ تِلْكَ الْعُيُوْبِ

جانوروں کے ان عیوب کا بیان جن کی وجہ سے ان کی قربانی کرنا یا مکہ مکرمہ میں قربانی کے لیے بھیجنا درست نہیں ہے

۲۹۱۲۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - وَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ أَبُوْ دَاوُدَ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ وَ ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ وَ أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالُوْا ، ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ سَمِعْتُ ....

عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوْزَ ، قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ : حَدِّثْنِيْ مَا كَرِهَ أَوْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيْ ، فَقَالَ ؛ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا بِيَدِهِ ، وَ يَدِيْ أَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرْبَعٌ لَا تُجْزِیءُ فِي الْأَضَاحِيْ اَلْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَ الْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا ، وَ الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا ، وَ الْكَسِيْرُ الَّتِيْ لَا تَنْقَىْ)) . قَالَ : فَإِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ يَكُوْنَ نَقْصٌ فِي الْأُذُنِ وَ الْقَرْنِ . قَالَ : فَمَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ ، وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلٰى غَيْرِكَ .

جناب عبید بن فیروز بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے عرض کی: مجھے ان جانوروں کے بارے میں بیان کریں جن کی قربانی کرنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کیا ہے یا منع فرمایا ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح اپنے دست مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا تھا، اور میرا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے چھوٹا اور حقیر ہے: ''چار قسم کے جانور قربانی میں جائز نہیں ہیں: وہ بھینگا جانور جس کا بھینگا ہونا واضح ہو، بیمار جانور جس کی بیماری ظاہر ہو۔ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن واضح ہو۔ اور ایسا بوڑھا جانور کہ کمزوری کی وجہ سے اس کی ہڈیوں کا گودا ختم ہو چکا ہو۔'' حضرت عبید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے قربانی کے لیے وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے جس کے کان اور سینگ میں نقص ہو (یعنی کان کٹا ہو یا سینگ ٹوٹا ہو) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو جانور تمہیں ناپسند ہو تم اسے چھوڑ دو لیکن دوسروں کو اس کی قربانی سے منع نہ کرو۔

(۲۹۱۲) اسناده صحيح : سنن ابی داؤد، كتاب الضحايا، باب ما يكره من الضحايا، حديث: ۲۸۰۲۔ سنن ترمذی: ۱۴۹۷۔ سنن نسائی: ۴۳۷۴۔ سنن ابن ماجه: ۳۱۴۴۔ مستدرك حاكم: ۴/۲۲۳۔ ابن حبان: ۵۸۸۹.

۳۱۷..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ ذَبْحِ الْعَضْبَاءِ فِي الْهَدْيِ وَ الْأَضَاحِيِّ زَجْرَ اِخْتِيَارٍ أَنَّ صَحِيْحَ الْقَرْنِ وَ الْأُذُنِ أَفْضَلُ مِنَ الْعَضْبَاءِ لَا أَنَّ الْعَضْبَاءَ غَيْرُ مُجْزِيَةٍ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَعْلَمَ أَنَّ أَرْبَعاً لَا تُجْزِئُ دَلَّهُمْ بِهٰذَا الْقَوْلِ أَنَّ مَا سِوٰى ذٰلِكَ الْأَرْبَعِ جَائِزٌ

حج کی قربانی اور عید کی قربانی پر کٹے کان والا جانور ذبح کرنے کی ممانعت صرف اس لیے ہے کہ صحیح سلامت کان اور سینگ والا جانور ذبح کرنا افضل واعلی ہے یہ مطلب نہیں کہ کٹے کان اور ٹوٹے سینگ والا جانور قربان کرنا جائز نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جب بتادیا کہ چار قسم کے جانوروں کی قربانی کرنا جائز نہیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے علاوہ جانوروں کی قربانی کرنا جائز ہے

۲۹۱۳ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ جَرِيَّ بْنَ كُلَيْبٍ ـ رَجُلًا مِنْهُمْ ....

عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يُضَحّٰى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَ الْأُذُنِ . قَالَ قَتَادَةُ : فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ النِّصْفُ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ . ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، قَالَ : الْعَضْبُ الْقَرْنُ الدَّاخِلُ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ٹوٹے سینگ اور کٹے کان والے جانور کی قربانی کرنے سے منع کیا ہے۔ امام قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ روایت امام سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کو سنائی تو انھوں نے فرمایا: عضب سے مراد وہ جانور ہے جس کا آدھا سینگ ٹوٹا ہوا ہو یا آدھا کان چیرا ہوا ہو۔ جناب شہر بن حوشب فرماتے ہیں: عضب سے مراد ہے اندر تک ٹوٹا ہوا سینگ۔

۳۱۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ ذَاتِ النَّقْصِ فِي الْعُيُوْنِ وَ الْآذَانِ فِي الْهَدْيِ وَالضَّحَايَا نَهْيُ نُدْبٍ وَ إِرْشَادٍ ، إِذْ صَحِيْحُ الْعَيْنَيْنِ وَ الْأُذُنَيْنِ أَفْضَلُ لَا أَنَّ النَّقْصَ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَوَرٌ بَيِّنٌ غَيْرَ مُجْزِيءٍ وَ لَا أَنَّ نَاقِصَ الْأُذُنَيْنِ غَيْرُ مُجْزِيءٍ

حج اور عید کی قربانی میں آنکھوں اور کانوں میں نقص والے جانور ذبح نہ کرنا نہی تنزیہی ہے کہ ایسے جانور ذبح نہ کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ صحیح سلامت آنکھوں اور کانوں والا جانور ذبح کرنا افضل ہے، یہ مطلب نہیں کہ آنکھ اور کان میں (معمولی) نقص والا جانور بھی قربان کرنا منع ہے

۲۹۱٤ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا

(۲۹۱۳) ضعیف: سنن ابی داؤد، کتاب الضحایا، باب ما یکرہ من الضحایا، حدیث: ۲۸۰۵۔ سنن ترمذی: ۱۵۰٤۔ سنن نسائی: ٤۳۸۲۔ سنن ابن ماجہ: ۳۱٤۵۔ مسند احمد: ۱/۱۲۹۔

مُحَمَّدٌ ، قَالَا ، ثَنَا شُعْبَةُ ، ح وَ ثَنَا أَبُو مُوسَى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سُفْيَانَ وَ شُعْبَةَ ، ـ وَ هٰذَا حَدِيثُ الصَّنْعَانِيِّ ـ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ أَخْبَرَهُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ حُجَيَّةَ بْنَ عَدِيٍّ الْكِنْدِيَّ يَقُولُ ، سَمِعْتُ ....

عَلِيًّا يَقُولُ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَ الْأُذُنَ .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم (قربانی کے جانور کے) کان اور آنکھیں اچھی طرح دیکھ بھال لیں۔

۲۹۱۵ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ....

عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ : أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَلِيًّا عَنِ الْبَقَرَةِ ، فَقَالَ : عَنْ سَبْعَةٍ . فَقَالَ الْقَرْنُ ؟ فَقَالَ : لَا يَضُرُّكَ . قَالَ : الْعَرَجُ ؟ قَالَ : إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ . قَالَ : وَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَ الْأُذُنَ .

جناب حجیہ بن عدی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گائے کی قربانی کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: گائے کی قربانی میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔ اس نے پوچھا: اگر سینگ (تھوڑا سا ٹوٹا ہوا ہو؟) انھوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس نے پھر عرض کی: لنگڑے پن کا کیا حکم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب چل کر قربان گاہ پہنچ جائے تو کوئی حرج نہیں، فرمایا: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم جانور کی آنکھیں اور کان اچھی طرح دیکھ لیں (کہ ان میں نقص نہ ہو)۔

فوائد:......قربانی کے جانوروں میں درج ذیل عیوب صحت قربانی سے مانع ہیں اور جن جانوروں میں آئندہ عیوب ہوں ان کی قربانی سے اجتناب لازم ہے۔

(۱) کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو، اسی طرح آنکھ میں کسی بھی قسم کا عیب درست نہیں۔

(۲) بیمار جس کا مرض عیاں ہو۔

(۳) لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔

(۲۹۱٤) اسناده حسن: سنن ترمذی، کتاب الاضاحی، باب: ۹، حدیث: ۱۵۰۳ـ سنن نسائی: ٤٣٨١ـ سنن ابن ماجه: ٣١٤٢ـ مسند احمد: ۱/۹۵،۱۰۵ـ سنن الدارمی: ۱۹۵۱.

(۲۹۱۵) اسناده حسن: انظر الحديث السابق.

(۴) ایسا لاغر جانور کہ جس کی ہڈیوں کا گودا ختم ہو چکا ہو۔

(۵) ایسا جانور جس کا کان کٹا پھٹا ہو یا کان میں سوراخ وغیرہ ہو۔

(۶) جس جانور کا نصف یا نصف سے زیادہ کان کٹا ہو یا نصف یا نصف سے زائد سینگ ٹوٹا ہو۔

۳۱۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ذَبْحِ الْجَذْعَةِ مِنَ الضَّأْنِ فِي الْهَدْيِ وَ الضَّحَايَا بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

بھیڑ کا ایک سالہ بچہ قربان کیا جا سکتا ہے حج اور عید کی قربانی میں۔ اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان

۲۹۱۶۔ ثَنَا أَبُوْ مُوْسٰى ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، حَدَّثَنِيْ بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ الْجُهَنِيُّ ....

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ، قَالَ : قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَايَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ ، قَالَ عُقْبَةُ : فَصَارَتْ لِيْ جَذْعَةٌ . فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَارَتْ لِيْ جَذْعَةٌ . قَالَ : ((ضَحِّ لَهَا)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَرَّجْتُ تَمَامَ أَبْوَابِ الضَّحَايَا فِيْ كِتَابِ الضَّحَايَا ، وَ إِنَّمَا خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْرُ الضَّحَايَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ لِأَنَّ الْعُلَمَاءَ لَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّ كُلَّ مَا جَازَ فِي الضَّحِيَّةِ فَهُوَ جَائِزٌ فِي الْهَدْيِ .

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم کیے، حضرت عقبہ فرماتے ہیں: میرے حصے میں بھیڑ کا ایک سالہ بچہ آیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے حصے میں بھیڑ کا ایک سالہ بچہ آیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے ہی ذبح کرلو'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے قربانی کے مسائل کتاب الضحایا میں بیان کر دیئے ہیں میں نے یہاں قربانی کے یہ مسائل صرف اس لیے بیان کیے ہیں کیونکہ علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ ہر وہ جانور جو عید کی قربانی میں ذبح کرنا جائز ہے وہ حج کی قربانی میں بھی ذبح کرنا جائز ہے۔

فوائد :......قربانی اور ہدی کے لیے کھیرے بکرے کی قربانی جائز نہیں، بلکہ بکری، اونٹ اور گائے میں سے جانور کا دو دانتا ہونا شرط ہے اور اس حدیث میں بکری کے جزعہ کی قربانی کی رخصت صرف عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہی کو تھی۔ چنانچہ

(۲۹۱۶) صحیح بخاری، کتاب الاضاحی، باب قسمة الامام الاضاحی بین الناس، حدیث: ۵۵۴۷۔ صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب سنن الاضحیة، حدیث: ۱۹۶۵۔ سنن ترمذی: ۱۵۰۰۔ سنن نسائی: ۴۳۸۶۔ مسند احمد: ۴/۱۱۴۔ سنن الدارمی: ۱۹۵۳۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ بکریاں دیں کہ میں انہیں بطور قربانی اپنے رفقاء میں تقسیم کروں پھر اس تقسیم کے بعد بکری کا ایک کھیرا بچا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم اس کی قربانی دو اور میں کسی اور کو (بکری کا کھیرا قربانی کرنے کی) رخصت نہیں دیتا۔ (سنن بیهقی : ۹/ ۲۷۰)

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: اہل علم کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ قربانی میں بکری کا کھیرا ناکافی ہے اور قربانی میں (دو دانتا نہ ملنے کی صورت میں) صرف بھیڑ کا کھیرا کفایت کرتا ہے۔ (جامع ترمذی، تحت حدیث : ۱۵۰۸)

۳۲۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اقْتِطَاعِ لُحُومِ الْهَدْيِ بِإِذْنِ صَاحِبِهَا

حج کی قربانی کا گوشت اس کے مالک کی اجازت سے کاٹ لینا درست ہے

۲۹۱۷۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، ثَنَا ثَوْرٌ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُحَيٍّ ....

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرْطٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَعْظَمُ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ)) . وَقُدِّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ أَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ أَيَّتُهُنَّ يَبْدَأُ بِهَا ، فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا ، قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً لَمْ أَفْهَمْهَا ، فَسَأَلْتُ بَعْضَ مَنْ يَلِيهِ ، فَقَالَ : ((مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ)) .

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم ترین دن قربانی کا پہلا اور دوسرا دن ہے۔“ رسول اللہ ﷺ کے پاس پانچ یا چھ قربانی کے اونٹ آئے تو وہ آپ کے قریب قریب آنے لگے کہ آپ پہلے اسے ذبح کریں۔ پھر جب ذبح ہونے کے بعد ان کے پہلو زمین پر گر گئے (اور ٹھنڈے ہو گئے) تو آپ نے کوئی بات آہستہ سے کی جسے میں سمجھ نہ سکا تو میں نے آپ سے قریب ایک شخص سے پوچھا (کہ آپ نے کیا فرمایا ہے) تو اس نے کہا: آپ نے فرمایا ہے: ”جو شخص گوشت لینا چاہے وہ اس میں سے کاٹ لے۔“

فوائد:......صاحب قربانی کی اجازت سے قربانی کا گوشت لینا جائز ہے۔

۳۲۱..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْجَذَعَةَ إِنَّمَا تُجْزِىءُ عِنْدَ الْأَعْسَارِ مِنَ الْمُسِنِّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بھیڑ کا ایک سالہ بچہ دو دنتا بکرا وغیرہ نہ ملنے کی صورت میں کفائت کر جائے گا

۲۹۱۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، ثَنَا زُهَيْرٌ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا

(۲۹۱۷) تقدم تخريجه برقم: ۲۸٦٦.

سِنَانُ بْنُ مُظَاهِرٍ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا تَذْبَحُوْا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يُعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذْعَةً مِنَ الضَّأْنِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''صرف دو دانتا جانور قربان کیا کرو، سوائے اس کے کہ تمھیں دو دانتا جانور نہ ملے تو پھر بھیڑ کا ایک سالہ بچہ قربان کرلو۔''

فوائد:......۱۔ اگر اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کا دو دانتا جانور ملنا مشکل ہو تو بھیڑ کا کھیرا بھی جائز ہے۔

۲۔ دو دانتا جانور کے میسر نہ آنے کی دو صورتیں (۱) منڈی میں دو دانتا نایاب ہو (۲) منڈی میں دو دانتا جانور کے نرخ انتہائی زیادہ ہوں۔ ان دو صورتوں کے سوا بھیڑ کے کھیرے کی قربانی جائز نہیں۔

۳۲۲..... بَابُ الصَّدَقَةِ بِلُحُوْمِ الْهَدْيِ ، وَ جُلُوْدِهَا ، وَ جَلَالِ الْبُدْنِ ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

ایک مجمل غیر مفسر روایت کے ساتھ حج کی قربانی کا گوشت، اس کا چمڑا اور جھول سب کچھ صدقہ کرنے کا بیان

۲۹۱۹۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ....

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُوْمَ عَلَى بُدْنِهِ ، وَ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجُلُوْدِهَا وَ جِلَالِهَا ، وَ أَرَاهُ قَالَ ، وَ لُحُوْمِهَا .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے قربانی کے جانوروں کا انتظام سنبھال لوں اور ان کے چمڑے، جھولیں اور ان کے گوشت سب کچھ صدقہ کردوں۔''

۳۲۳..... بَابُ قَسْمِ لُحُوْمِ الْهَدْيِ وَ جُلُوْدِهِ وَ جِلَالِهِ فِي الْمَسَاكِيْنِ

حج کی قربانی کا گوشت، ان کے چمڑے اور جھولیں مساکین میں صدقہ کرنے کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ خَبَرَ ابْنَ عُيَيْنَةَ مُجْمَلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ ، وَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ

(۲۹۱۸) صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب سنن الاضحیة، حدیث: ۱۹۶۳۔ سنن ابی داؤد: ۲۷۹۷۔ سنن نسائی: ۴۳۸۳۔ سنن ابن ماجه: ۳۱۴۱۔ مسند احمد: ۳۱۲/۲.

(۲۹۱۹) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الجلال للبدن، حدیث: ۱۷۰۷۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب الصدقة بلحوم الهدایا، حدیث: ۱۳۱۷۔ سنن ابی داؤد: ۱۷۶٤۔ سنن کبریٰ نسائی: ۴۱۳۳۔ سنن ابن ماجه: ۳۱۵۷۔ مسند احمد: ۱۴۳/۱۔ مسند الحمیدی: ۴۲.

بِقَسْمِ لُحُوْمِ بُدْنِهِ وَ جُلُوْدِهَا وَ أَجِلَّتِهَا عَلَى الْمَسَاكِيْنِ دُوْنَ الْأَغْنِيَاءِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اسْمَ الْكُلِّ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْبَعْضِ .

اوراس بات کی دلیل کا بیان کہ ابن عیینہ کی روایت مجمل اور غیر مفسر ہے اور نبی کریم ﷺ نے اپنی قربانی کے اونٹوں کا گوشت ،ان کے چمڑے اور جھولیں مساکین پر صدقہ کرنے کا حکم دیا تھا اغنیاء پر نہیں اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ بعض دفعہ کل کا اطلاق بعض پر بھی ہو جاتا ہے۔

۲۹۲۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِداً أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ ، أَنَّ ....

عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ أَخْبَرَهُ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُوْمَ عَلَى بُدْنِهِ ، وَ أَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا ، لُحُوْمَهَا ، وَ جُلُوْدَهَا وَ جِلَالَهَا ، لِلْمَسَاكِيْنِ ، وَلَا يُعْطِيْ فِيْ جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئاً . قُلْتُ لِلْحَسَنِ : هَلْ سَمّٰى فِيْمَنْ يُقْسَمُ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : لَا .

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں اپنی قربانی کے اونٹوں کی ذمہ داری سنبھالنے کا حکم دیا اور انھیں حکم دیا کہ وہ قربانی کے اونٹوں کا سارا گوشت ان کے چمڑے اور جھولیں مساکین میں تقسیم کر دیں اور قصائی کی اجرت میں ان میں سے کوئی چیز نہ دیں۔ جناب ابن جریج کہتے ہیں: میں نے حسن بن مسلم سے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے ان لوگوں کے نام بتائے تھے جنھیں یہ چیز یں دینی تھیں؟ انھوں نے کہا: نہیں۔

۳۲۴..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ اسْمَ الْكُلِّ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْبَعْضِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ : أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا أَيْ خَلَا مَا أَمَرَ مِنْ كُلِّ بُدْنِهِ بِبِضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَحَسَيَا مِنَ الْمَرَقِ وَ أَكَلَا مِنَ اللَّحْمِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کل کا اطلاق بعض پر بھی ہوتا ہے اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان: ''رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی قربانی کے اونٹوں کا سارا گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا'' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ اس گوشت کے علاوہ تقسیم کر دیں جو آپ نے ہر اونٹ سے کچھ گوشت لے کر پکانے کا حکم دیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا شوربہ پیا تھا اور گوشت نوش فرمایا تھا

(۲۹۲۰) انظر الحديث السابق.

۲۹۲۱۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بُدْنَةٍ بِبِضْعَةٍ الْحَدِيْثَ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ہر اونٹ کے گوشت سے ایک ٹکڑا ہنڈیا میں ڈال کر پکایا جائے، پھر آپ نے وہ گوشت کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔“

فوائد:......۱۔ ہدی کے جانور میں سے کچھ گوشت استعمال کرنا اور باقی تمام گوشت صدقہ کرنا جائز ہے۔

۲۔ قربانی کے جانور کے چمڑے اور جل وغیرہ کو صدقہ کرنا یا ذاتی استعمال میں لانا جائز ہے۔

۳۲۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ إِعْطَاءِ الْجَازِرِ أَجْرَهُ مِنَ الْهَدْيِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

قصاب کو قربانی کے جانور میں سے اجرت نہ دینے کا بیان، اس سلسلے میں ایک مجمل غیر مفسر روایت کا بیان

۲۹۲۲۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى..........

عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُوْمَ عَلَى بُدْنِهِ ، وَ أَمَرَنِيْ أَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَازِرَ مِنْهَا شَيْئاً .

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کی قربانی کے اونٹوں کی ذمہ داری سنبھال لوں اور آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں قصاب کو ان اونٹوں میں سے کوئی چیز اس کی اجرت کے طور پر نہ دوں۔“

۳۲۶..... بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا زَجَرَ عَنْ إِعْطَاءِ الْجَازِرِ مِنْ لُحُوْمِ هَدْيِهِ عَلَى جَزَارَتِهَا شَيْئاً ، لَا أَنْ يَتَصَدَّقَ مِنْ لُحُوْمِهَا عَلَى الْجَازِرِ ، لَوْ كَانَ الْجَازِرُ مِسْكِيْناً

گزشتہ مجمل روایت کی مفسر روایت کا بیان۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے قصاب کو اس کی اجرت میں قربانی کا گوشت دینے سے منع کیا ہے لیکن اگر قصاب مسکین وغریب ہو تو اس کو بطور صدقہ گوشت دینا منع نہیں ہے

۲۹۲۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ح وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى ....

عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُوْمَ عَلَى

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں

(۲۹۲۱) سیأتی برقم: ۲۹۲٤.

(۲۹۲۲) تقدم تخریجه برقم: ۲۹۱۹.

(۲۹۲۳) تقدم تخریجه برقم: ۲۹۱۹.

الْبُدْنِ ، وَ أَمَرَهُ أَنْ لَا يُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْ جَزَارَتِهَا شَيْئاً . وَ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ : عَلَى جَزَارَتِهَا شَيْئاً .

اپنی قربانی کے اونٹوں کے انتظام وانصرام کی ذمہ داری سونپی اور انھیں حکم دیا کہ وہ قصاب کو اس کی مزدوری میں گوشت نہ دیں۔ جناب وکیع کی روایت میں ہے : اس کی مزدوی میں اونٹ میں سے کچھ نہ دیا جائے۔

فوائد :......١۔ قصاب کو قربانی کا چمڑا بطور اجرت دینا جائز نہیں، بلکہ قربانی کرنے والے کو اجرت اپنی طرف سے ادا کرنی چاہیے۔

٢۔ امام نووی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، قربانی کا گوشت، چمڑا اور جھول صدقہ کرنا مستحب فعل ہے۔

٣۔ قصاب کو گوشت چمڑا یا جھول بطور اجرت نہ دیا جائے کیونکہ قربانی کا کچھ حصہ بھی بطور اجرت دینا اس کی مزدوری کا عوض ہے، جو قربانی کی بیع کے مثل ہوگا اور قربانی کی فروخت بالکل جائز نہیں۔

٤۔ قربانی ذبح کرنے کی اجرت لینا جائز ہے۔ (شرح النووی: ٩/ ٦٥)

٣٢٧..... بَابُ الْأَكْلِ مِنْ لَحْمِ الْهَدْيِ إِذَا كَانَ تَطَوُّعاً
حج کی قربانی میں سے گوشت کھانے کا بیان جبکہ وہ نفلی قربانی ہو

٢٩٢٤۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا جَعْفَرٌ ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، قَالَ ، أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ . وَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ الزَّعْفَرَانِيُّ ، قَالَ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ جُزُوْرٍ بِبِضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ ، وَ أَكَلُوْا مِنَ اللَّحْمِ وَ حَسُّوْا مِنَ الْمَرَقِ . هٰذَا لِلْحَسَنِ الزَّعْفَرَانِيِّ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : سَأَلَ سَائِلٌ عَنِ الْأَكْلِ مِنَ الْهَدْيِ الْوَاجِبِ أَيَأْكُلُ صَاحِبُهَا مِنْهَا ؟ فَقُلْتُ : إِذَا نَحَرَ الْقَارِنُ وَ الْمُتَمَتِّعُ بَدَنَةً أَوْ بَقَرَةً أَوْ شِرْكاً فِيْ بُدْنَةٍ أَوْ بَقَرَةٍ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِهَا فَلَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِمَّا زَادَ عَلَى سَبْعٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قربانی کے ہر اونٹ کے گوشت میں سے ایک ٹکڑا لے کر ہنڈیا میں ڈالا جائے چنانچہ وہ گوشت پکا دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے ساتھیوں نے وہ گوشت کھایا اور شوربہ پیا۔ یہ روایت حسن زعفرانی کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک سوال کرنے والے نے سوال کیا کہ کیا حج میں واجب قربانی کرنے والا اس قربانی کے گوشت میں سے کھا سکتا ہے؟ میں نے جواب دیا: جب حج تمتع یا حج قران کرنے والا ایک اونٹ نحر کرے یا گائے ذبح کرے یا اونٹ اور گائے کے

(٢٩٢٤) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤.

الْبُدْنَةِ أَوِ الْبَقَرَةِ، لِأَنَّ الْوَاجِبَ عَلَيْهِ فِيْ هَدْيِ الْقِرَانِ وَ الْمُتَمَتِّعِ سَبْعٌ إِحْدَاهُمَا إِلَّا عِنْدَ مَنْ يُجِيزُ الْبُدْنَةَ عَنْ عَشَرَةٍ عَلَى مَا بَيَّنْتُ فِي خَبَرِ الْمِسْوَرِ وَ مَرْوَانَ وَ خَبَرِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَوْ شَاةً تَامَّةً . فَمَا زَادَ عَلَى سَبْعِ بُدْنَةٍ أَوْ بَقَرَةٍ فَهُوَ مُتَطَوِّعٌ بِهِ وَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِمَّا هُوَ مُتَطَوِّعٌ بِهِ مِنَ الزِّيَادَةِ كَمَا يُضَحِّيْ مُتَطَوِّعاً بِالْأُضْحِيَّةِ فَلَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ ضَحِيَّتِهِ ، وَ عَلَى هٰذَا الْمَعْنٰى - عِلْمِيْ - أَكْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ نَحَرَ مِائَةَ بُدْنَةٍ . وَ إِنَّمَا كَانَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ قَارِناً سَبْعَ بُدْنَةٍ إِلَّا عِنْدَ مَنْ يُجِيْزُ الْبَدَنَةَ عَنْ عَشَرَةٍ لَا أَكْثَرَ وَ هُوَ مُتَطَوِّعٌ بِالزِّيَادَةِ فَجَعَلَ مِنْ كُلِّ بَعِيْرٍ بِضْعَةً فِيْ قِدْرٍ فَحَسَا مِنَ الْمَرَقِ ، وَ أَكَلَ مِنَ اللَّحْمِ ، وَ إِنْ ذَبَحَ لِتَمَتُّعِهِ أَوْ لِقِرَانِهِ لَمْ يَكُنْ عِنْدِيْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ، وَ الْعِلْمُ عِنْدِيْ كَالْمُحِيْطِ أَنَّ كُلَّ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ شَيْءٌ لِسَبَبٍ مِنَ الْأَسْبَابِ لَمْ يَجُزْ لَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِمَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهِ ، وَ لَا مَعْنٰى لِقَوْلِ قَائِلٍ إِنْ قَالَ : يَجِبُ عَلَيْهِ هَدْيٌ وَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ بَعْضَهُ ، لِأَنَّ الْمَرْءَ إِنَّمَا لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مَالَ نَفْسِهِ أَوْ مَالَ غَيْرِهِ بِإِذْنِ مَالِكِهِ ، فَإِنْ كَانَ الْهَدْيُ وَاجِباً عَلَيْهِ فَمَحَالٌ أَنْ يُقَالَ وَاجِبٌ عَلَيْهِ وَ هُوَ مَالٌ لَهُ يَأْكُلُهُ ،

ساتویں حصے سے زیادہ کی قربانی کرے تو وہ ساتویں حصے سے زائد گوشت میں سے کھا سکتا ہے کیونکہ حج تمتع اور قران کرنے والے پر واجب اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ قربان کرنا ہے یا جن علماء کے نزدیک اونٹ دس افراد کی طرف سے نحر ہو سکتا ہے ان کے نزدیک حج تمتع اور قران کرنے والے حاجی پر دسواں حصہ اونٹ کا واجب ہے۔ جیسا کہ حضرت مسور، مروان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایات میں میں واضح کر چکا ہوں یا اس حاجی پر ایک مکمل بکرا ذبح کرنا واجب ہے لہٰذا اونٹ یا گائے کے ساتویں حصے سے زائد نفل قربانی کرنے والا اس نفل میں سے کھا سکتا ہے جیسا کہ عید پر نفلی قربانیاں کرنے والا اس میں سے کھا سکتا ہے میرے علم کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی لحاظ سے اپنی قربانی کا گوشت کھایا ہے کیونکہ آپ نے سو اونٹ نحر کیے تھے۔ یقیناً آپ پر حج قران کی وجہ سے اونٹ کا ساتواں یا دسواں حصہ قربانی کرنا واجب تھا۔ اس سے زائد جتنے اونٹ آپ نے قربان کیے وہ سب نفلی تھے۔ لہٰذا آپ نے ان میں سے ایک ایک ٹکڑا لے کر ہنڈیا میں ڈالا اور اسے پکا کر شوربہ پیا اور گوشت کھایا لیکن اگر آپ حج قران یا تمتع کے لیے صرف واجب مقدار میں قربانی کرتے تو میرے نزدیک اس میں سے گوشت کھانا جائز نہیں تھا، میرے نزدیک یہ بات یقینی ہے کہ جس شخص کے مال میں کوئی حق واجب ہو جائے تو وہ شخص اس واجب ہونے والے مال سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے تو اس کی بات نا قابل قبول ہوگی کہ اس پر حج کی قربانی واجب ہے لیکن وہ اس کا سارا یا کچھ گوشت کھا سکتا ہے کیونکہ انسان اپنا مال خود کھا سکتا ہے اور کسی دوسرے شخص کا مال اس کی اجازت کے ساتھ کھا سکتا ہے۔

وَقَوْدُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ يُوْجِبُ أَنَّ الْمَرْءَ إِذَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فِيْ مَاشِيَتِهِ أَنَّ لَهُ أَنْ يَّذْبَحَهَا فَيَأْكُلَهَا ، وَ إِنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ عُشْرُ حَبٍّ فَلَهُ أَن يَطْحَنَهُ وَ يَأْكُلَهُ ، وَ إِنْ وَجَبَ عَلَيْهِ عُشْرُ ثِمَارٍ فَلَهُ أَن يَّأْكُلَهُ ، وَ هٰذَا لَا يَقُوْلُهُ مَنْ يُّحْسِنُ الْفِقْهَ .

لیکن اگر اس پر حج کی قربانی واجب ہو تو یہ کہنا محال ہے کہ یہ قربانی اس پر واجب ہے لیکن یہ اسی کا مال ہے اس لیے اسے کھا سکتا ہے اس قول کی زد میں یہ مسئلہ آئے گا کہ جس شخص کے جانوروں میں زکوٰۃ واجب ہو تو وہ شخص زکوٰۃ کا جانور ذبح کر کے کھا سکتا ہے اور اگر اس کے اناج میں عشر واجب ہو تو وہ اسے پیس کر کھا سکتا ہے اور اگر اس کے پھلوں میں زکوٰۃ واجب ہو تو وہ اس پھل کو کھا سکتا ہے۔ لیکن دین کی سوجھ بوجھ رکھنے والا کوئی شخص ایسی بات نہیں کر سکتا۔

فوائد: ...... ا۔ لیکن ابن خزیمہ رحمہ اللہ کا یہ اجتہاد قرآن کے خلاف ہے ارشاد باری تعالی ہے: ﴿ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ﴾ (سورۃ الحج: ۲۸) ''پھر تم بھی ان کا گوشت کھاؤ اور بھوکے فقیر کو بھی کھلاؤ۔'' اور فرمایا: ﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ ....فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ .....﴾ (سورۃ الحج: ۳۶) ''اور قربانی کے اونٹ بھی جنھیں ہم نے تمھارے لیے اللہ کا شعار بنایا ہے.........تو تم ان کا گوشت کھاؤ اور قناعت پسند اور سوالی محتاج کو بھی کھلاؤ......''

۲۔ ہدی کے جانور سے کچھ نہ کچھ لینا مستحب فعل ہے اور گوشت کی تقسیم کو برابر تین حصوں میں تقسیم کرنا ضروری نہیں بلکہ کمی بیشی کرنا جائز ہے۔

۳۲۸..... بَابُ الْهَدْيِ يَضِلُّ فَيَنْحَرُ مَكَانَهُ اٰخَرَ ، ثُمَّ يُوْجَدُ الْأَوَّلُ

حج کی قربانی کا جانور گم ہو جائے، پھر اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرنے کے بعد وہ بھی مل جائے تو اس کا کیا کیا جائے

۲۹۲۵۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّهَا سَاقَتْ بُدْنَتَيْنِ فَأَضَلَّتْهُمَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ بَدَنَتَيْنِ فَنَحَرَتْهُمَا ، ثُمَّ وَجَدَتِ الْبُدْنَتَيْنِ الْأُوْلَتَيْنِ فَنَحَرَتْهُمَا أَيْضاً ، ثُمَّ قَالَتْ : هٰكَذَا السُّنَّةُ فِي الْبُدْنِ . ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ،

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے دو اونٹ قربانی کے لیے اپنے ساتھ لیے تو وہ گم ہو گئے، پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دو اونٹ بھیج دیے جو آپ نے نحر کر دیے پھر پہلے دو اونٹ بھی مل گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ بھی نحر کر دیے، پھر فرمایا: (گم شدہ) اونٹوں کی قربانی کا یہی مسنون

(۲۹۲۵) اسناده صحيح : سنن كبرىٰ بيهقي : ۵/۲۴۴.

ثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ عَائِشَةُ بُدْنَتَيْنِ بِمِثْلِهِ سِوَاءً .

طریقہ ہے۔

۳۲۹..... بَابُ صِيَامِ الْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ

حج تمتع کرنے والے کو قربانی کا جانور نہ ملے تو وہ روزے رکھے گا

۲۹۲۶۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَ عَطَاءٍ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : كَثُرَتِ الْمَقَالَةُ مِنَ النَّاسِ فَخَرَجْنَا حُجَّاجاً حَتّٰى بَيْنَنَا وَ بَيْنَ أَنْ نَحِلَّ إِلَّا لَيَالِيَ قَائِلًا أُمِرْنَا بِالْإِحْلَالِ فَيَرُوْحُ أَحَدُنَا إِلٰى عَرَفَةَ وَ فَرْجُهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيْباً ، فَقَالَ : ((أَبِاللّٰهِ تَعْلَمُوْنِي أَيُّهَا النَّاسُ ، فَأَنَا وَ اللّٰهِ أَعْلَمُ بِاللّٰهِ وَ أَتْقَاكُمْ لَهُ ، وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ هَدْياً ، وَ لَحَلَلْتُ كَمَا أَحَلُّوْا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ ، وَ مَنْ وَجَدَ هَدْياً فَلْيَنْحَرْ)) فَكُنَّا نَنْحَرُ الْجَزُوْرَ عَنْ سَبْعَةٍ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (عمرہ کرکے احرام کھولنے کے بارے میں) لوگوں میں بہت زیادہ باتیں ہو ئیں ۔ہم صرف حج کی نیت سے آئے تھے حتیٰ کہ جب احرام کھولنے میں چند دن ہی رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (عمرہ کرکے) احرام کھولنے کا حکم دے دیا۔ (ہم آپس میں کہنے لگے) کیا ہم میں سے کوئی شخص (حج کے لیے) عرفہ اس حالت میں جائے گا کہ اس کی شرمگاہ سے منی کے قطرے نکل رہے ہوں گے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ باتیں معلوم ہوئیں تو آپ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”اے لوگو! تمھیں اللہ کی قسم! کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ کی قسم! تم سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے احکام کو جانتا ہوں اور تم سب سے بڑھ کر اس سے ڈرتا ہوں۔ اگر مجھے اس معاملے کا پہلے علم ہوتا جو بعد میں ہوا ہے تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور میں بھی دیگر لوگوں کی طرح (عمرہ کرکے) احرام کھول دیتا۔ لہٰذا جس شخص کے پاس قربانی نہ ہو تو وہ تین روزے ادھر ہی رکھ لے اور سات روزے واپس اپنے گھر جا کر رکھ لے، اور جسے قربانی کا جانور مل جائے تو وہ قربانی کرے۔“ چنانچہ ہم سات افراد کی طرف سے ایک اونٹ نحر کرتے تھے۔

(۲۹۲۶) مستدرك حاكم: ۱/۴۷۳۔۴۷۴. واصله في صحيح مسلم، حديث: ۱۲۱۶.

۲۹۲۷۔ وَ قَالَ عَطَاءٌ ، ....

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ يَوْمَئِذٍ فِي أَصْحَابِهِ غَنَماً ، فَأَصَابَ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ تَيْساً فَذَبَحَهُ عَنْ نَفْسِهِ ، فَلَمَّا وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ أَمَرَ رَبِيْعَةَ بْنَ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ ، فَقَامَ تَحْتَ ثَدْيِ نَاقَتِهِ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِصْرِخْ ، أَيُّهَا النَّاسُ هَلْ تَدْرُوْنَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا ؟)) قَالُوا : الشَّهْرُ الْحَرَامُ قَالَ : ((فَهَلْ تَدْرُوْنَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا ؟)) قَالُوْا : الْبَلَدُ الْحَرَامُ . قَالَ : ((فَهَلْ تَدْرُوْنَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟)) قَالُوْا : الْحَجُّ الْأَكْبَرُ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ ، هٰذَا وَ كَحُرْمَةِ بَلَدِكُمْ هٰذَا ، وَ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا)) . فَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّهُ ، وَ قَالَ حِيْنَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ : ((هٰذَا الْمَوْقِفُ ، كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ)) . وَ قَالَ حِيْنَ وَقَفَ عَلَى قُزَحٍ : ((هٰذَا الْمَوْقِفُ . وَ كُلُّ مُزْدَلَفَةَ مَوْقِفٌ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذوالحجہ کے دن اپنے صحابہ میں بکریاں تقسیم کیں ۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک بکرا ملا جو انہوں نے اپنی طرف سے ذبح کر دیا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان عرفات میں کھڑے ہوئے تو آپ نے حضرت ربیعہ بن امیہ بن خلف کو حکم دیا تو وہ آپ کی اونٹنی کے پستانوں کے قریب کھڑے ہو گئے ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں فرمایا: ”لوگوں کو پکار کر کہو: اے لوگو! کیا تمھیں معلوم ہے کہ یہ کونسا مہینہ ہے؟“ انھوں نے عرض کیا: حرمت والا مہینہ ہے۔ آپ نے پھر پوچھا: کیا تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: حرمت والا (مکہ مکرمہ) شہر ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تمھیں معلوم ہے کہ یہ کونسا دن ہے؟“ صحابہ نے جواب دیا کہ حج اکبر کا دن ہے ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے تمھارے خون اور تمھارے مال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام کردیے ہیں جس طرح تمھارا یہ مہینہ حرمت والا ہے ، جیسے تمھارا یہ شہر حرمت والا ہے اور جسطرح تمھارا یہ آج کا دن حرمت والا ہے۔“ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حج ادا کیا اور جب آپ عرفات میں ٹھہرے تو فرمایا: ”یہ وقوف کی جگہ ہے، پورا عرفات ہی وقوف کی جگہ ہے“ اور جب آپ مقام قزح پر کھڑے ہوئے تو فرمایا: ”میں ادھر ٹھہرا ہوں اور سارا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔“

فوائد :......حج تمتع کرنے والا اگر قربانی نہ پائے تو وہ تین روزے حرم مکہ میں اور سات روزے گھر لوٹنے پر رکھے گا، یہ قربانی نہ کرنے کا فدیہ ہوگا۔

(۲۹۲۷) حسن، مستدرك حاكم: ۴۷۴/۱۔ معجم كبير طبرانی: ۱۱۳۹۹۔ مسند احمد: ۳۰۷/۱ مختصراً.

۳۳۰..... بَابُ حَلْقِ الرَّأْسِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ النَّحْرِ أَوِ الذَّبْحِ ، وَ اسْتِحْبَابِ التَّيَامُنِ فِي الْحَلْقِ ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ شَعْرَ بَنِيْ آدَمَ لَيْسَ بِنَجَسٍ بَعْدَ الْحَلْقِ أَوِ التَّقْصِيْرِ

اونٹ نحر کرنے یا کوئی دوسرا جانور ذبح کرنے کے بعد سر منڈوانے کا بیان اور سر منڈواتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا مستحب ہے۔ اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ سر منڈوانے یا بال کتروانے کے بعد انسان کے بال نجس نہیں ہوتے

۲۹۲۸۔ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّهُ قَالَ : لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَ نَحَرَ هَدْيَهُ نَاوَلَ الْحَلَّاقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ ، ثُمَّ نَاوَلَهُ أَبَا طَلْحَةَ ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ فَحَلَقَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ أَبَا طَلْحَةَ وَ أَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بَيْنَ النَّاسِ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ پر رمی کرلی اور اپنا اونٹ نحر کر لیا تو آپ نے حجام کو اپنے سر کے دائیں جانب والے بال دیے تو اس نے وہ مونڈھ دیے ۔ پھر آپ نے وہ بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دے دیے ۔ پھر آپ نے حجام کو بائیں جانب کے بال دیے تو اس نے وہ بھی مونڈھ دیے ۔ پھر آپ نے یہ بال بھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دیے اور انھیں حکم دیا کہ وہ یہ بال لوگوں میں تقسیم کر دیں ۔

فوائد:......ا۔ دس ذوالحجہ کو درج ذیل چار اعمال ترتیب سے کرنا مسنون و مستحب ہے۔

(۱) جمرہ عقبہ کو رمی کرنا۔ (۲) پھر قربانی نحر یا ذبح کرنا۔ (۳) ازاں بعد حلق یا تقصیر کرنا (۴) پھر مکہ میں داخل ہو کر طواف افاضہ کرنا اور اس کے بعد صفا و مروہ کی سعی کرنا اگر حاجی نے طواف قدوم کے بعد سعی نہ کی ہو لیکن اگر اس نے طواف قدوم کے بعد سعی کی ہو تو دوبارہ سعی کرنا مکروہ ہے۔

۲۔ یوم نحر کو سر منڈھوانا مناسک حج میں سے ہے اور یہ تقصیر سے افضل ہے اور سر منڈھواتے وقت دائیں جانب سے

(۲۹۲۸) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان ان السنة یوم النحر ان یرمی......، حدیث : ۱۳۰۵۔ سنن ابی داؤد : ۱۹۸۲۔ سنن ترمذی : ۹۱۲۔ سنن کبریٰ نسائی : ۴۱۰۲۔ مسند احمد : ۱۱۱/۳۔ مسند الحمیدی : ۱۲۲۰۔

آغاز کرنا مستحب ہے، شافعیہ اور جمہور علماء اسی مواقف کے قائل ہیں۔

۳۔ انسان کے بال پاک ہیں، شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔(شرح النووی: ۹/ ۵۳)

۳۳۱..... بَابُ فَضْلِ الْحَلْقِ فِي الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ وَاخْتِيَارِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ ، وَ إِنْ كَانَ التَّقْصِيرُ جَائِزاً

حج اور عمرے میں سر منڈوانا افضل ہے اگرچہ بال کتروانا بھی جائز ہے

۲۹۲۹۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ - يَعْنِي الثَّقَفِيَّ - ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ)) . قَالُوْا : وَ الْمُقَصِّرِيْنَ . قَالَ : ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ)) . قَالُوْا : وَ الْمُقَصِّرِينَ . قَالَهَا ثَلاثاً ، ثُمَّ قَالَ : ((وَ الْمُقَصِّرِيْنَ)) .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! بال منڈوانے والوں کے گناہ معاف فرما۔“ صحابہ نے عرض کی: بال کتروانے والوں کے لیے بھی۔ آپ نے فرمایا: ”اے اللہ! بال منڈوانے والوں کی بخشش فرما۔“ صحابہ نے عرض کیا: بال کتروانے والوں کے لیے بھی۔ آپ نے تین بار فرمایا: بال منڈوانے والوں کو معاف فرما۔ پھر فرمایا: ”اور بال کتروانے والوں کو بھی معاف فرما۔“

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حج میں سر منڈوانا تقصیر (بال چھوٹے کرانے) سے افضل عمل ہے کیونکہ آپ کا بھی فعل یہی ہے اور آپ ﷺ نے سر منڈوانے والوں کے لیے زیادہ دعا کی ہے۔

۳۳۲..... بَابُ تَسْمِيَةِ مَنْ حَلَقَ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّتِهِ

حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کے جن صاحب نے بال مونڈھے ان کا نام

۲۹۳۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . حَلَقَ فِي حَجَّةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کے بال منڈوائے۔ صحابہ کرام کا کہنا

(۲۹۲۹) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الحلق والتقصیر عند الاحلال، حدیث: ۱۷۲۷۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تفضیل الحلق علی التقصیر، حدیث: ۱۳۰۱۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۷۹۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۴۴۔ سنن کبریٰ نسائی: ۴۱۰۱۔ مسند احمد: ۲/۱۶۔ سنن الدارمی: ۱۹۰۶۔

(۲۹۳۰) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الحج والتقصیر عند الاحلال، حدیث: ۱۷۲۶۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تفضیل الحلق علی التقصیر، حدیث: ۱۳۰۴۔

الْوَدَاعِ ، وَزَعَمُوْا أَنَّ الَّذِیْ حَلَقَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعْمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ بْنِ عَوْفِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عَوَیْجِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ كَعْبٍ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِیْ نَقُوْلُ إِنَّ الْعَرَبَ تُضِیْفُ الْفِعْلَ إِلَی الْاٰمِرِ كَمَا تُضِیْفُهُ إِلَی الْفَاعِلِ ، إِذِ الْعِلْمُ مُحِیْطٌ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَتَوَلَّ حَلْقَ رَأْسِ نَفْسِهٖ بِیَدِهٖ بَلْ أَمَرَ غَیْرَهٗ ، فَحَلَقَ رَأْسَهٗ ، فَأُضِیْفَ الْفِعْلُ إِلَیْهِ إِذْ هُوَ الْاٰمِرُ بِهٖ .

ہے کہ جس شخص نے آپ کے بال مونڈے تھے وہ معمر بن عبداللہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب ہے ۔امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بال مونڈے تھے ۔ یہ اسی جنس سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ عرب لوگ کام کی نسبت اسے سرانجام دینے کا حکم دینے والے کی طرف بھی کرتے ہیں جیسا کہ وہ کام کرنے والے کی طرف اس کی نسبت کرتے ہیں ۔ کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بال خودنہیں مونڈے تھے بلکہ آپ نے ایک دوسرے شخص کوحکم دیا تھا ۔تو اس نے آپ کے سر کے بال مونڈے تھے ۔لہٰذااس کام کی نسبت آپ کی طرف کی گئی کیونکہ آپ نے اس کا حکم دیا تھا ۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مونڈنے والے (حلاق) معمر بن عبداللہ بن نضلہ بن عوف رضی اللہ عنہ تھے ۔

۳۳۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْلِیْمِ الْأَظْفَارِ مَعَ حَلْقِ الرَّأْسِ

سر کے بال منڈوانے کے ساتھ ناخن ترشوانا بھی مستحب ہے

مَعَ الدَّلِیْلِ عَلٰی أَنَّ الْأَظَافِرَ إِذَا قُصَّتْ لَمْ یَكُنْ حُكْمُهَا حُكْمُ الْمَیْتَةِ ، وَلَا كَانَتْ نَجَسًا كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ مَا قُطِعَ مِنَ الْحَیِّ فَهُوَ مَیِّتٌ ، وَخَبَرُ أَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ إِنَّمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ((مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِیْمَةِ وَهِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ)) ، عِنْدَ ذِكْرِ أَهْلِ الْجَاهِلِیَّةِ فِیْ قَطْعِهِمْ إِلْیَاتَ الْغَنَمِ وَجَبِّهِمْ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ ، فَكَانَ قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَوَابًا عَنْ هٰذَیْنِ الْفِعْلَیْنِ وَمَا یُشْبِهُهُمَا وَهُوَ فِیْ مَعَانِیْهِمَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

اس بات کی دلیل کے ساتھ کہ ناخن کٹوانے کے بعد ان کا حکم مردار کا نہیں ہے اور نہ یہ نجس ہوتے ہیں جیسا کہ بعض اہل علم کا خیال ہے کہ زندہ جانور کی جو چیز کاٹ لی جائے وہ نجس اور مردار ہو جاتی ہے ۔ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا : ''زندہ جانور کا جو حصہ کاٹ لیا جائے تو وہ مردار ہوگا ۔'' آپ کا یہ فرمان اہل جاہلیت کے اس فعل کے رد کے موقع پر وارد ہوا تھا کہ جاہلیت میں لوگ زندہ بکریوں کی رانیں اور اونٹوں کی کوہانیں کاٹ لیا کرتے تھے ۔ آپ نے ان کے ان دو برے کاموں اور ان جیسے دیگر قبیح افعال کی مذمت میں یہ فرمایا تھا ۔ واللہ اعلم ۔

٢٩٣١۔ ثَـنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ ، عَنْ أَبَانَ الْعَطَّارِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، وَ ثَـنَـا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، أَخْبَرَنَا أَبَانُ ، ثَنَا يَحْيَى ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ .... عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَنْحَرِ هُوَ وَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَحَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ ، فَأَعْطَاهُ فَقَسَمَ مِنْهُ عَلَى رِجَالٍ . وَ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ ، فَأَعْطَاهُ صَاحِبَهُ ، قَالَ : فَإِنَّهُ عِنْدَنَا مَخْضُوبٌ بِالْحِنَاءِ وَ الْكَتْمِ أَوْ بِالْكَتْمِ وَ الْحِنَاءِ .

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے ایک انصاری ساتھی کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قربان گاہ میں حاضر ہوئے ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کے بال ایک کپڑے میں منڈوائے ۔آپ نے وہ بال انھیں دیے تو انھوں نے کچھ صحابہ کرام میں تقسیم کردیے ۔آپ نے اپنے ناخن ترشوائے تو وہ بھی حضرت عبداللہ کے ساتھی کو دے دیے ۔حضرت عبداللہ فرماتے ہیں : آپ کے بال مبارک مہندی یا کتم بوٹی سے رنگے ہوئے ہمارے پاس محفوظ ہیں۔

٢٩٣٢۔ ثَـنَـا أَحْمَدُ بْنُ سَيِّدِ الدَّارِمِيُّ ، ثَنَا حَسَّانُ ۔ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ ۔ ثَنَا أَبَانُ ، ثَنَا يَحْيَى بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ، ح وَ ثَنَا الدَّارِمِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، ثَنَا أَبَانُ ، ثَنَا يَحْيَى ، ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ ، قَالَ الدَّارِمِيُّ : فَذَكَرَ الْقِصَّةَ ، وَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ : لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ غَيْرُ عَبْدِ الصَّمَدِ .

امام صاحب نے گزشتہ روایت کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

فوائد :......دوران حج حلق اور تقصیر کے بعد ناخن تراشنا بھی مسنون ومستحب ہے لہٰذا سر منڈوانے کے ساتھ ناخنوں کی تطہیر بھی پسندیدہ فعل ہے۔

(٢٩٣١) صحيح: مسند احمد: ٤/٤٢۔ مستدرك حاكم: ١/٤٧٥۔ سنن كبرىٰ بيهقى: ١/٢٥۔ الاحاديث المختارة للضياء: ٣٥٣.

(٢٩٣٢) انظر الحديث السابق.

۳۳۴..... بَابُ إِبَاحَةِ التَّطَيُّبِ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الْحَلْقِ وَ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ ، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ التَّطَيُّبَ مَحْظُوْرٌ حَتّٰى يَزُوْرَ الْبَيْتَ

۱۰ ذوالحجہ یوم النحر کو سر منڈوانے کے بعد اور طواف افاضہ کرنے سے پہلے خوشبو لگانا جائز ہے۔ اس شخص کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ طواف افاضہ سے پہلے خوشبو لگانا منع ہے

۲۹۳۳۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، سَمِعَ..........

عَائِشَةَ ، تَقُوْلُ وَ بَسَطَتْ يَدَهَا : أَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ ، لِحَرَمِهِ حِيْنَ أَحْرَمَ ، وَ لِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر فرمایا: میں نے اپنے ان دونوں ہاتھوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی تھی جب آپ نے احرام باندھا اس وقت بھی اور طواف افاضہ کرنے سے پہلے آپ کے احرام کھولنے کے وقت بھی۔

۲۹۳٤۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، ح وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يَّزُوْرَ الْبَيْتَ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو طواف افاضہ سے پہلے منیٰ میں خوشبو لگائی تھی۔

۳۳۵..... بَابُ إِبَاحَةِ التَّطَيُّبِ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ بِالطِّيْبِ الَّذِيْ فِيْهِ مِسْكٌ

یوم النحر دس ذوالحجہ کو طواف زیارت سے پہلے کستوری والی خوشبو لگانا جائز ہے

۲۹۳۵۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ خَبَرُ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَدْ أَمْلَيْتُهُ فِيْ أَوَّلِ الْكِتَابِ بَابُ الطِّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلے کی دلیل منصور بن زاذان کی عبدالرحمٰن بن قاسم سے مروی روایت میں کتاب کے شروع میں باب الطیب عندالاحرام کے تحت بیان کر چکا ہوں۔

فوائد:......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ جمرہ عقبہ کو رمی کرنے اور حلق سے بعد اور طواف افاضہ سے قبل خوشبو استعمال کرنا مباح ہے۔ شافعی اور مالک کے سوا تمام علماء اسی مذہب کے قائل ہیں۔ (شرح النووی: ۸/ ۹۹)

(۲۹۳۳) تقدم تخریجہ برقم: ۲۵۸۲.

(۲۹۳٤) صحیح: سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب اباحة الطیب عند الاحرام، حدیث: ۲٦۸۵۔ مسند احمد: ٦/۱۵۷۔ مسند الحمیدی: ۲۱۲۔ صحیح ابن حبان: ۳۸۷۰.

(۲۹۳۵) تقدم برقم: ۲۵۸۳.

۲۔ جمرہ عقبہ کو رمی کرنے کے بعد اور طواف افاضہ سے قبل کستوری سمیت ہر قسم کی خوشبو کا استعمال جائز ہے۔

۳۳۶..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْسُكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا فِيْ حَيْضِهَا خَلَا الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَ الصَّلَاةِ

حائضہ عورت کو رخصت ہے کہ وہ بیت اللہ کے طواف اور نماز کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کر سکتی ہے

۲۹۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ يُخْبِرُ عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : فَحِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا أَبْكِيْ ، فَقَالَ : ((مَالَكِ ، أَنَفِسْتِ ؟)) قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ : ((إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ)).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سفر حج پر) نکلے۔ تو مجھے حیض آ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ”تمھیں کیا ہوا ہے کیا تمھیں حیض آ گیا ہے؟“ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ”یہ چیز تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تمام بیٹیوں پر لکھ دی ہے (اس لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں) تم بیت اللہ شریف کا طواف چھوڑ کر باقی تمام اعمال اسی طرح کرو جیسے حاجی کرتے ہیں۔

فوائد:......مکرر ۲۹۰۵

۳۳۷..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِصْطِيَادِ وَ جَمِيْعِ مَا حُرِّمَ عَلَى الْمُحْرِمِ بَعْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ

یوم النحر دس ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ پر رمی کرنے کے بعد طواف زیارت سے پہلے شکار کرنا اور جو چیزیں محرم کے لیے حرام تھیں وہ سب جائز ہو جاتی ہیں

إِنْ ثَبَتَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ فِيْ خَبَرِ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ إِنْ لَّمْ تَثْبُتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبَرُ عَائِشَةَ فِيْ تَطْيِيْبِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَالٌّ عَلٰى أَنَّ الْاِصْطِيَادَ جَائِزٌ ، إِذَا جَازَ التَّطَيُّبُ ، وَ خَبَرُ أُمِّ سَلَمَةَ يُصَرِّحُ أَنَّ الْاِصْطِيَادَ بَعْدَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ مُبَاحٌ . وَ هُوَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :((إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ إِذَا أَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ أَنْ تَحِلُّوْا مِنْ كُلِّ مَا حُرِّمْتُمْ مِنْهُ إِلَّا مِنَ النِّسَاءِ)) ، خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ فِيْ مَوْضِعِهِ بَعْدَ

(۲۹۳۶) تقدم تخریجه برقم: ۲۹۰۵.

خَبَرِ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ فِيْ هٰذَا أَيْضاً .

بشرطیکہ عمرہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے روایت صحیح ثابت ہو جائے ۔لیکن اگر یہ روایت صحیح ثابت نہ ہوتو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کوخوشبو لگائی تھی ، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ طواف زیارت سے قبل شکار کرنا جائز ہے کیونکہ اس وقت خوشبو لگانا جائز ہے جبکہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت صریح دلیل ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد شکار کرنا مباح ہے ۔ آپ کا ارشاد ہے : ''بے شک یہ دس ذوالحجہ کا دن ہے،اس دن جب تم جمرہ عقبہ پر رمی کرلوتو وہ سب چیزیں تم پر حلال ہوجائیں گی جو احرام کی وجہ سے ممنوع ہوئی تھیں سوائے عورتوں کے ۔'' میں نے یہ باب اس کے اصلی مقام پر حضرت عکاشہ کی روایت کے بعد ذکر کیا تھا ۔اور یہاں بھی ذکر کیا ہے ۔

۲۹۳۷ ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِذَا رَمَيْتُمْ وَ حَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمُ الطِّيْبُ وَ الثِّيَابُ إِلَّا النِّكَاحُ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَوْلُهُ إِلَّا النِّكَاحُ يُرِيْدُ النِّكَاحَ الَّذِيْ هُوَ الْوَطْءُ ، وَ قَدْ كُنْتُ أَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْاٰنِ أَنَّ اسْمَ النِّكَاحِ عِنْدَ الْعَرَبِ يَقَعُ عَلَى الْعَقْدِ وَ عَلَى الْوَطْءِ جَمِيْعاً .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم رمی کرلو اور سر منڈ والوتو تمھارے لیے خوشبو لگانا ،کپڑے پہننا حلال ہے سوائے عورتوں سے جماع کرنے کے ۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث کے الفاظ : ''سوائے نکاح کے'' اس سے آپ کی مراد بیوی سے جماع کرنا ہے، میں نے کتاب معانی القرآن میں بیان کیا ہے کہ عرب کے ہاں نکاح کا لفظ عقد نکاح اور بیوی سے ہم بستری دونوں معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۲۹۳۸ ـ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ سَمِعْتُ سَالِماً يَقُوْلُ ، قَالَتْ..........

عَائِشَةُ : أَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، وَ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تُتَّبَعَ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی تھی ۔اور رسول اللہ ﷺ کی سنت ہی اتباع کا

(۲۹۳۷) صحیح لغیرہ : الصحیحۃ : ۲۳۹ ـ سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب فی رمی الجمار، حدیث : ۱۹۷۸ ـ مسند احمد : ۱۴۳/۶ .

(۲۹۳۸) تقدم تخریجہ برقم : ۲۹۳۴ .

زیادہ حق رکھتی ہے۔

٢٩٣٩ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّازِقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ....

عَنْ عُمَرَ قَالَ : إِذَا رَمَى الرَّجُلُ الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ، وَ ذَبَحَ ، وَ حَلَقَ ، فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ وَ الطِّيْبَ . قَالَ سَالِمٌ ، وَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ قَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءُ ، وَ قَالَتْ : طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ أَخْبَارِ عَائِشَةَ : طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّهُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ وَ ذَبَحَ وَ حَلَقَ كَانَ حَلَالًا قَبْلَ أَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ خَلَا مَا زُجِرَ عَنْهُ مِنْ وَطْيءِ النِّسَاءِ الَّذِيْ لَمْ يَخْتَلِفِ الْعُلَمَاءُ فِيْ أَنَّهُ مَمْنُوْعٌ مِنْ وَطْءِ النِّسَاءِ حَتّٰى يَطُوْفَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ .

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حاجی جمرہ عقبہ پر رمی کرلے، سر منڈوالے اور قربانی ذبح کرلے تو اس کے لیے خوشبو اور بیوی سے ہمبستری کے سوا ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔ جناب سالم کہتے ہیں : اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : تو اس کے لیے بیوی سے جماع کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جاتی ہے ۔اور فرمایا : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (طواف زیارہ سے پہلے) خوشبو لگائی تھی ۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کھولنے کے وقت طواف زیارہ سے پہلے آپ کو خوشبو لگائی تھی ۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب آپ نے جمرہ عقبہ پر رمی کرلی ،قربانی ذبح کرلی اور سر کے بال منڈوا لیے تو آپ طواف زیارت کرنے سے پہلے احرام اتار چکے تھے ۔صرف بیوی سے ہمبستری کرنا منع تھا کیونکہ اس میں علمائے کرام کا اتفاق ہے کہ طواف زیارہ سے پہلے بیوی سے ہم بستری کرنا منع ہے۔

٣٣٨..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ التَّطَيُّبَ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ وَ النَّحْرِ وَ الذَّبْحِ وَ الْحِلَاقِ إِنَّمَا هُوَ مُبَاحٌ عِنْدَ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ لِمَنْ قَدْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ دُوْنَ مَنْ لَّمْ يَطُفْ بِالْبَيْتِ قَبْلَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ رمی کرنے ،قربانی کرنے اور سر منڈوانے کے بعد بعض علماء کے نزدیک طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگانا صرف اس شخص کے لیے جائز ہے جو وقوف عرفہ سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر چکا ہو جس نے وقوف عرفہ سے پہلے طواف نہ کیا ہو وہ خوشبو نہیں لگا سکتا

(٢٩٣٩) حسن، سنن كبرىٰ نسائي : تحفة: ١٦٠٩١۔ موطا امام مالك: ١/ ٤١٠ باختصار.

۲۹۴۰۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ ، ثَنَا شُعَيْبٌ - يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ - عَنْ هِشَامٍ - وَ هُوَ ابْنُ عُرْوَةَ - عَنْ أُمِّ الزُّبَيْرِ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ ....

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أُخْتِهَا ، أَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ لَهُمَا جَارِيَةٌ تَمْشِطُهَا يَوْمَ النَّحْرِ كَانَتْ حَاضَتْ يَوْمَ قَدِمُوْا مَكَّةَ ، وَ لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ قَبْلَ عَرَفَةَ ، وَ قَدْ كَانَتْ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ وَ دَفَعَتْ مِنْ عَرَفَاتٍ ، وَ رَمَتِ الْجَمْرَةَ ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا عَبَّادٌ وَ هِيَ تَمْشِطُهَا وَ تَمَسُّ الطِّيْبَ ، فَقَالَ عَبَّادٌ : أَتَمَسُّ الطِّيْبَ وَ لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ . قَالَتْ عَائِشَةُ : قَدْ رَمَتِ الْجَمْرَةَ وَ قَصَّرَتْ . قَالَ : وَ إِنْ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهَا ، فَأَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ ، فَأَرْسَلَتْ إِلٰى عُرْوَةَ ، فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ لَا يَحِلُّ الطِّيْبُ لِأَحَدٍ لَمْ يَطُفْ قَبْلَ عَرَفَاتٍ ، وَ إِنْ قَصَّرَ وَ رَمٰى .

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّمَا يَتَأَوَّلُ لِهٰذَا الْفُتْيَا أَنَّ الطِّيْبَ إِنَّمَا يَحِلُّ قَبْلَ زِيَارَةِ الْبَيْتِ لِمَنْ قَدْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ ، وَ لَوْ ثَبَتَ خَبَرُ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ مَرْفُوْعاً ، ((إِذَا رَمَيْتُمْ وَ حَلَقْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمُ الطِّيْبُ وَ الثِّيَابُ إِلَّا النِّكَاحُ)) ، لَكَانَتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ تَبِيْحُ الطِّيْبَ وَ الثِّيَابَ لِجَمِيْعِ الْحُجَّاجِ بَعْدَ الرَّمْيِ وَ الْحَلْقِ لِمَنْ قَدْ طَافَ مِنْهُمْ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ مَنْ لَمْ يَطُفْ إِلَّا

عائشہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ عباد بن عبداللہ، عائشہ بنت عبدالرحمٰن کے پاس آئے اور ان کی ایک بیٹی تھی جسے وہ یوم النحر کو کنگھی کر رہی تھی جس دن وہ مکہ مکرمہ پہنچے تھے اسے حیض آ گیا تھا اس لیے وہ عرفات سے پہلے طواف نہیں کر سکی تھی، اس نے حج کا احرام باندھا تھا، وہ عرفات سے واپس آئی اور جمرہ عقبہ پر رمی کر چکی تھی۔ حضرت عباد اس کے پاس گئے تو وہ اپنی بیٹی کو کنگھی کر رہی تھیں اور خوشبو لگا رہی تھیں۔ حضرت عباد نے اسے کہا: کیا تم بیت اللہ شریف کے طواف سے پہلے ہی خوشبو لگا رہی ہو؟ عائشہ فرماتی ہیں: اس نے جمرہ عقبہ پر رمی کر لی ہے اور بال بھی کٹوا چکی ہے۔ انھوں نے فرمایا: اگر چہ وہ یہ کام کر چکی ہے لیکن اس کے لیے خوشبو لگانا جائز نہیں ہے حضرت عائشہ نے اس کو تسلیم نہ کیا لہٰذا حضرت عروہ رحمہ اللہ کے پاس کسی کو بھیجا اور یہ مسئلہ پوچھا۔ انھوں نے فرمایا: جس شخص نے عرفات سے پہلے طواف نہ کیا ہو اس کے لیے خوشبو لگانا درست نہیں اگر چہ اس نے رمی کر لی ہو اور سر منڈوا چکا ہو۔ (جب تک طواف زیارت نہ کر لے)۔ امام ابو بکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے اس فتوے سے یہ تاویل کی ہے کہ جو شخص وقوف عرفہ سے پہلے طواف کر چکا ہو وہ طواف زیارت سے پہلے خوشبو لگا سکتا ہے۔ اگر حضرت عمرہ کی عائشہ سے یہ مرفوع روایت ثابت ہو جائے: ''جب تم رمی کر لو اور سر کے بال منڈوا لو تو تمھارے لیے خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا حلال ہے سوائے بیوی سے جماع کے۔'' تو یہ الفاظ اس بات کی دلیل ہوں گے کہ رمی کرنے اور سر منڈوانے کے بعد

أَنَّ رِوَايَةَ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَلَسْتُ أَقِفُ عَلَى سَمَاعِ الْحَجَّاجِ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِلَّا أَنَّ فِي خَبَرِ أُمِّ سَلَمَةَ وَ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ ((إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ إِذَا أَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجِمَارَ أَنْ تَحِلُّوْا مِنْ كُلِّ مَا حُرِّمْتُمْ ، إِلَّا النِّسَاءُ ، فَإِذَا أَمْسَيْتُمْ قَبْلَ أَنْ تَطُوفُوْا بِالْبَيْتِ صِرْتُمْ كَهَيْئَتِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ)) وَ هٰذَا لَفْظُ خَبَرِ أُمِّ سَلَمَةَ وَ خَبَرُ عُكَّاشَةَ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنٰى فَإِذَا حُكِمَ لِهٰذَا الْخَبَرِ عَلٰى ظَاهِرِهِ دَلَّ عَلٰى خِلَافِ قَوْلِ عُرْوَةَ الَّذِي ذَكَرْتُهُ .

تمام حجاج کے لیے خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا جائز ہوگا اس نے یوم عرفہ سے پہلے طواف کیا ہو یا نہ کیا ہو لیکن یہ روایت حجاج بن ارطاۃ ابوبکر بن محمد سے روایت کرتا ہے اور مجھے حجاج کے ابوبکر سے سماع کا علم نہیں ہے لیکن حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''اس دن تمھیں رخصت دی گئی ہے کہ جب تم جمرات پر رمی کرلو تو تمھارے لیے احرام کی وجہ سے منع ہونے والی تمام چیزیں حلال ہو جائیں گی سوائے بیوی سے ہمبستری کے۔ پھر اگر طواف زیارت سے پہلے تمھیں شام ہوگئی تو تم جمرات کی رمی سے پہلے والی حالت میں ہو جاؤ گے۔ (یعنی احرام کی پابندیاں دوبارہ لاگو ہو جائیں گی)'' یہ حضرت ام سلمہ کی روایت کے الفاظ ہیں اور عکاشہ کی روایت اس کے ہم معنی ہے اگر اس حدیث کے ظاہری معنی کو لیا جائے تو یہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے اس فتوے کے خلاف ہے جسے میں نے اوپر کی سطور میں ذکر کیا ہے۔

فوائد:......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ دس ذوالحجہ کو تین کاموں، (۱) حلق (۲) رمی (۳) اور قربانی سے فراغت کے بعد حالت حرام کی وجہ سے تمام ممنوعہ افعال جائز ہو جاتے ہیں البتہ عورتوں سے جماع کی ممانعت باقی رہتی ہے تاوقتیکہ وہ طواف زیارت نہ کر لے۔

۲۔ حلق اور رمی کے بعد شکار کرنا اور خوشبو کا استعمال مباح ہے۔

۳۳۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ اسْتِنَاناً بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مُبَادَرَةً بِقَضَاءِ الْوَاجِبِ عَنِ الطَّوَافِ الَّذِيْ بِهِ يَتِمُّ حَجُّ الْحَاجِّ خَوْفَ أَنْ يُعْرَضَ لِلْمَرْءِ مَالَا يُمْكِنُهُ طَوَافُ الزِّيَارَةِ مَعَهُ ، وَ إِنْ كَانَ تَأْخِيْرُ الْإِفَاضَةِ عَنْ يَوْمِ النَّحْرِ جَائِزاً

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی تعمیل میں طواف زیارت یوم النحر ۱۰ ذوالحجہ ہی کو کرنا مستحب ہے۔ چونکہ طواف زیارت واجب ہے اور اسی کے ساتھ حاجی کا حج مکمل ہوتا ہے اس لیے اسے ادا کرنے میں جلدی کرنی چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی رکاوٹ کے پیش آجانے سے حاجی طواف زیارت ہی نہ کر سکے اگر چہ طواف زیارت ۱۰ ذوالحجہ سے مؤخر کرنا جائز ہے

٢٩٤١۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنٰى ، قَالَ نَافِعٌ : وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيْضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ - يَعْنِي بِمِنٰى - وَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر کو طواف افاضہ کیا پھر واپس آ کر ظہر کی نماز منٰی میں ادا کی۔ امام نافع فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما قربانی والے دن طواف افاضہ کر لیتے تھے۔ پھر واپس آ کر منٰی میں ظہر کی نماز پڑھتے تھے، اور آپ بتاتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ طواف افاضہ دس ذوالحجہ کو دن کے ابتدائی حصہ میں مستحب ہے اور علماء کا اجماع ہے کہ طواف افاضہ ارکان حج میں سے ایک بنیادی رکن ہے جس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا، اور علماء کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ اس طواف کا اہتمام یوم نحر کو رمی، نحر اور حلق کے بعد مستحب ہے۔ پھر اگر حاجی اس طواف کو موخر کر کے ایامِ تشریق میں ادا کرے تو یہ طواف کفایت کرے گا لیکن بالاجماع اس پر قربانی لازم نہیں آئے گی اور اگر وہ ایام تشریق سے بھی مؤخر کرے تو بھی کافی ہے اور اس صورت میں بھی اس پر خون لازم نہیں، شافعیہ اور جمہور علماء اسی موقف کے قائل ہیں۔ (شرح النووی: ٩/ ٥٨)

٣٤٠..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ وَطْئَ يَحِلُّ بَعْدَ رَكْعَتَيْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ ، وَ إِنْ كَانَ الطَّائِفُ بِمَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلٰى مِنٰى

اس بات کی دلیل کا بیان کہ طواف زیارت کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد حاجی کے لیے اپنی بیوی سے ہمبستری کرنا حلال ہو جاتا ہے اگر چہ حاجی طواف کرنے کے بعد مکہ مکرمہ میں ہی ہو اور ابھی منٰی واپس نہ لوٹا ہو

٢٩٤٢۔ قَرَأْتُ عَلٰى أَحْمَدَ بْنِ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيِّ ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ مَجْمَعٍ الْكِنْدِيَّ أَخْبَرَهُمْ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

(٢٩٤١) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب طواف الافاضة یوم النحر، حدیث: ١٣٠٨۔ سنن ابی داؤد: ١٩٩٨۔ سنن کبریٰ نسائی: ٤١٥٤۔ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الزیادة یوم النحر، حدیث: ١٧٣٢۔ موقوفاً علی ابن عمر رضی الله عنهما.

(٢٩٤٢) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب ما جاء فی السعی بین الصفا والمروة، حدیث: ١٦٤٥۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان ان المحرم بعمرة لا یتحلل......، حدیث: ١٢٣٤ من طریق اٰخر عن ابن عمر رضی الله عنهما بمعناه.

يَزُوْرُ الْبَيْتَ فَيَطُوْفُ بِهِ أُسْبُوْعاً وَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَ تَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ .

بیت اللہ شریف کی زیارت کرتے، طواف کے سات چکر لگاتے اور دو رکعات ادا کرتے اور پھر آپ کے لیے آپ کی ازواج مطہرات حلال ہو جاتیں۔

فوائد:......طواف زیارت کے بعد محرم کے لیے عورتوں سمیت ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔

۳۴۱..... بَابُ تَرْكِ الرَّمَلِ فِيْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ لِلْقَارِنِ وَ حُكْمِ الْمُفْرَدِ فِيْ هٰذَا كَحُكْمِ الْقَارِنِ

حج قران کرنے والا طواف زیارت میں رمل نہیں کرے گا۔ حج افراد کرنے والے کا حکم بھی یہی ہے

۲۹۴۳۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمَلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ أَفَاضَ فِيْهِ . وَ قَالَ عَطَاءٌ : لَا رَمَلَ فِيْهِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کے سات چکروں میں رمل نہیں کیا تھا، امام عطا کہتے ہیں: اس طواف میں رمل نہیں ہے۔

فوائد:......یہ حدیث دلیل ہے کہ طواف زیارت میں رمل مشروع نہیں ہے جیسا کہ طواف قدوم میں مسنون ہے۔ جمہور علماء کا یہی موقف ہے۔ (سبل السلام: ٤/ ٢٩)

۳۴۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ طَوَافِ الزِّيَارَةِ

طواف زیارت سے فارغ ہونے پر آب زمزم پینا مستحب ہے

۲۹۴٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، ثَنَا.........

جَعْفَرٌ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَ قَالَ . ثُمَّ أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَيْتِ - يَعْنِيْ يَوْمَ النَّحْرِ - فَأَتٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ هُمْ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ - فَقَالَ : ((إِنْزَعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

جناب جعفر بن محمد اپنے والد گرامی محمد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر طویل حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر قربانی والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کیا۔ پھر آپ بنی عبدالمطلب کے پاس تشریف لائے جبکہ وہ زمزم کے کنویں سے پانی پلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اے بنی عبدالمطلب!

(٢٩٤٣) اسناده صحيح: سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب الافاضة فى الحج، حديث: ٢٠٠١۔ سنن كبرىٰ نسائى: ٤١٥٦۔ سنن ابن ماجه: ٣٠٦٠.

(٢٩٤٤) تقدم تخريجه برقم: ٢٥٣٤، ٢٦٨٧.

فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ)) فَنَاوَلُوْهُ دَلْواً فَشَرِبَ مِنْهُ

پانی نکالو، اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ تمھارے پانی پلانے پر تم پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی تمھارے ساتھ کنویں سے پانی نکالتا۔" چنانچہ انھوں نے پانی کا ایک ڈول آپ کو پیش کیا تو آپ نے اس میں سے پیا۔

٢٩٤٥۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ثَنَا عَاصِمٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ دَلْواً مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ قَائِماً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : أَرَادَ شَرِبَ مِنْ دَلْوٍ ، لَا أَنَّهُ شَرِبَ الدَّلْوَ كُلَّهُ ، وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ قَدْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ اِسْمَ الشَّيْءِ قَدْ يَقَعُ عَلَى بَعْضِ أَجْزَائِهِ ، كَقَوْلِهِ ﴿ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ ﴾ فَأَوْقَعَ اِسْمَ الصَّلَاةِ عَلَى الْقِرَاءَةِ خَاصَّةً . وَ كَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ اللّٰهُ : قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ ، ثُمَّ ذَكَرَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ خَاصَّةً ، فَأَوْقَعَ اِسْمَ الصَّلَاةِ عَلَى قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ خَاصَّةً .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ایک ڈول سے آب زمزم پیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ایک ڈول سے آب زمزم پیا، یہ مطلب نہیں کہ پورا ڈول ہی پی لیا۔ اور یہ بات اسی جنس سے ہے جسے میں اپنی کتابوں میں کئی جگہ بیان کر چکا ہوں کہ بعض دفعہ کسی چیز کا نام لے کر اس کے کسی حصے کو مراد لیا جاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ ﴾ (الاسراء:١١٠) "اور اپنی نماز زیادہ بلند آواز سے نہ پڑھیں۔" اس طرح نماز کا لفظ صرف قراءت پر بولا گیا ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نماز آدھی آدھی تقسیم کر لی ہے: پھر سورۂ فاتحہ کا تذکرہ کیا۔ اس طرح لفظ نماز سے نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا مراد لیا ہے۔

(٢٩٤٥) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب ما جاء في زمزم، حديث: ١٦٣٧۔ صحيح مسلم، كتاب الاشربة، باب في الشرب من زمزم قائما، حديث: ٢٠٢٧۔ سنن ترمذي: ١٨٨٢۔ سنن نسائي: ٢٩٦٧۔ سنن ابن ماجه: ٣٤٢٢۔ مسند احمد: ١/٢٢٠۔ مسند الحميدي: ٤٨١.

۳۴۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِسْتِقَاءِ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ أَنَّهُ عَمَلٌ صَالِحٌ ، وَأَعْلَمَ أَنْ لَوْلَا أَنْ يَغْلِبَ الْمُسْتَقِيْ مِنْهَا عَلَى الْإِسْتِقَاءِ لَنَزَعَ مَعَهُمْ

آب زمزم کنویں سے نکال کرلوگوں کو پلانا مستحب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ یہ نیک عمل ہے۔اور آپ نے یہ بھی بتایا ہے کہ اگر زمزم پلانے والوں کی تکلیف کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں بھی ان کے ساتھ کنویں سے ڈول کھینچتا

۲۹۴۶۔ ثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ ، فَاسْتَسْقَى . فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا فَضْلُ إِذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا . فَقَالَ : ((إِسْقِنِيْ)) . فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِيْهِ . فَقَالَ : ((إِسْقِنِيْ)) . فَشَرِبَ مِنْهُ ، ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا . فَقَالَ : ((إِعْمَلُوْا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ)) ثُمَّ قَالَ : ((لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَعْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هٰذِهِ ۔ يَعْنِيْ عَاتِقَهُ وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ تَقُوْلُ إِنَّ الْإِشَارَةَ تَقُوْمُ مَقَامَ النُّطْقِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانی کے حوض کے پاس آئے اور پانی طلب کیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے فضل! اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور اس سے رسول اللہ ﷺ کے لیے مشروب لے آؤ، آپ نے فرمایا: ''مجھے یہی پانی پلا دو۔'' حضرت عباس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ اپنے ہاتھ اس پانی میں ڈالتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھے یہی پانی پلا دو۔'' آپ نے اس سے پانی پیا پھر آپ ﷺ زمزم کے کنویں پر آئے تو (بنی عبدالمطلب) کے لوگ پانی نکال کرلوگوں کو پلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اسی طرح پانی نکال کر پلاتے رہو کیونکہ تم ایک نیک عمل کر رہے ہو۔'' پھر فرمایا: ''مجھے اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے تو میں بھی اپنے اس کندھے پر رسی رکھ کر ڈول کھینچتا''، اور آپ نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: یہ بات اسی قسم سے ہے جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ اشارہ بھی کلام کے قائم مقام ہوتا ہے۔

فوائد:......۱۔طواف اور مقام ابراہیم کے قریب دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد آب زمزم پینا مستحب ہے۔

(فقه السنة: ۱/ ۶۲۵)

۲۔ آب زم زم کھڑے ہو کر پینا مشروع ہے۔

(۲۹۴۶) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب سقایة الحاج، حدیث: ۱۶۳۵۔ صحیح ابن حبان: ۵۳۶۸.

۳۔ نبی ﷺ زم زم کا پانی خود پلانے کا شوق رکھتے تھے، پھر اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ لوگ اسے مسنون عمل سمجھ کر ہجوم کر دیں گے اسے ترک کر دیا۔

۳۴۴..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْ نَبِيْذِ السِّقَايَةِ إِذَا لَمْ يَكُنِ النَّبِيْذُ مُسْكِراً

نبیذ کی سبیل سے نبیذ پینا مستحب ہے جبکہ نبیذ نشہ آور نہ ہو

۲۹٤٧۔ ثَنَـا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، ح وَ ثَنَا أَبُوْ بِشْرِ الْوَاسِطِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ....

عَـنْ بَـكْرٍ - وَ هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ أَبِيْ عَدِيٍّ - جَـاءَ أَعْـرَابِـيٌّ إِلَى السِّقَايَةِ فَشَرِبَ نَبِيْذاً ، فَقَالَ : مَا بَالُ أَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ يَسْقُوْنَ النَّبِيْذَ وَ بَنُوْ عَمِّهِمْ يَسْقُوْنَ اللَّبَنَ وَ الْعَسَلَ ، أَمِنْ بُـخْـلٍ أَمْ مِنْ حَاجَةٍ ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَ ذَاكَ بَـعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ : عَلَيَّ بِالرَّجُلِ . فَـأُتِـيَ بِهِ . فَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَتْ بِنَا حَاجَةٌ ، وَ لَا بُـخْـلٌ ، وَ لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، وَ هُوَ عَلٰى بَـعِيْـرِهِ ، وَ خَـلْـفَـهُ أُسَـامَـةُ بْنُ زَيْدٍ ، فَـاسْتَسْـقٰـى ، فَسَـقَيْنَاهُ نَبِيْذاً فَشَرِبَ ، ثُمَّ نَـاوَلَ فَضْلَهُ أُسَامَةَ ، فَقَالَ : ((قَدْ أَحْسَنْتُمْ وَ أَجْـمَـلْتُمْ ، وَ كَذٰلِكَ فَافْعَلُوْا)) . فَنَحْنُ لَا نُرِيْدُ أَنْ نُغَيِّرَ ذٰلِكَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : وَ هٰذَا الْـخَبَـرُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا . إِنَّ الـلّٰـهَ عَـزَّ وَ جَـلَّ يُبِيْـحُ الشَّـيْءَ بِذِكْرٍ مُـجْـمَلٍ وَ يُبَيِّنُ فِيْ اٰيَةٍ أُخْرٰى عَلٰى لِسَانِ

جناب بکر بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی شخص سبیل پر آیا اور اس نے نبیذ پی۔ تو وہ کہنے لگا: اس گھر والوں کو کیا ہوا ہے کہ یہ لوگوں کو نبیذ پلا رہے ہیں حالانکہ ان کے چچا زاد تو دودھ اور شہد پلا رہے ہیں کیا یہ بخل کی وجہ سے کر رہے ہیں یا یہ خود ضرورت مند ہیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا: اس شخص کو میرے پاس لاؤ، اس وقت ان کی بینائی ختم ہو چکی تھی اس شخص کو آپ کے پاس لایا گیا تو فرمایا: ہم محتاج نہیں ہیں اور نہ بخیل ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد حرام میں داخل ہوئے جبکہ آپ اونٹ پر سوار تھے اور آپ کے پیچھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سوار تھے۔ آپ نے پانی مانگا تو ہم نے آپ کو نبیذ پلائی، آپ نے اسے پی لیا اور باقی نبیذ حضرت اسامہ کو دے دی پھر فرمایا: ”تم نے بہت اچھا اور خوبصورت کام کیا ہے۔ اسی طرح کیا کرو“، لہٰذا ہم اس کام کو تبدیل کرنا نہیں چاہتے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت اسی قسم سے ہے جس کے بارے میں ہم اپنی کتب میں بیان کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو مجمل طور پر جائز قرار دیتے ہیں پھر دوسری آیت کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی

(۲۹٤٧) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فی فضل القیام بالسقایة، حدیث: ۱۳۱٦۔ سنن ابی داؤد: ۲۰۲۱۔ مسند احمد: ۱/ ۳٦۹.

نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَا أَبَاحَهُ بِذِكْرٍ مُجْمَلٍ أَرَادَ بِهِ بَعْضَ ذٰلِكَ الشَّيْءِ الَّذِيْ ذَكَرَهُ مُجْمَلًا ، لَا جَمِيْعَهُ . وَ كَذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبِيْحُ الشَّيْءَ بِذِكْرٍ مُجْمَلٍ وَ يُبَيِّنُهُ فِي وَقْتٍ تَالٍ أَنَّ مَا أَجْمَلَ ذِكْرَهُ أَرَادَ بِهِ بَعْضَ ذٰلِكَ الشَّيْءِ لَا جَمِيْعَهُ كَقَوْلِهِ : ﴿ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ ﴾ . فَأَجْمَلَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ ذِكْرَ الْمَأْكُوْلِ وَ الْمَشْرُوْبِ وَبَيَّنَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ أَنَّهُ إِنَّمَا أَبَاحَ بَعْضَ الْمَأْكُوْلِ وَ بَعْضَ الْمَشْرُوْبِ لَا جَمِيْعَهُ ، وَ هٰذَا بَابٌ طَوِيْلٌ قَدْ بَيَّنْتُهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا ، فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَبَاحَ الشُّرْبَ مِنْ نَبِيْذِ السِّقَايَةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُسْكِرًا لِأَنَّهُ أَعْلَمَ أَنَّ الْمُسْكِرَ حَرَامٌ .

زبانی وضاحت فرمادیتے ہیں کہ اجمالی طور پر جائز قرار دی جانے والی چیز مکمل طور پر جائز نہیں بلکہ اس کا کچھ حصہ جائز ہے اسی طرح نبی اکرم ﷺ کسی چیز کو اجمالاً جائز قرار دیتے ہیں پھر اس کے بعد وضاحت کر دیتے ہیں کہ اجمالاً جائز قرار پانے والی چیز سے آپ کی مراد اس چیز کا کچھ حصہ ہے، ساری چیز جائز نہیں ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ ﴾ (البقرة: ١٨٧) کھاؤ اور پیو حتی کہ صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے۔" اس آیت میں اجمالاً کھانے پینے کا ذکر ہے لیکن دوسرے مقام پر بیان فرمادیا کہ کچھ کھانے اور کچھ مشروبات حلال کیے ہیں تمام مشروبات اور ماکولات جائز نہیں۔ یہ ایک طویل باب ہے جسے ہم اپنی کتب میں کئی جگہ ذکر کر چکے ہیں۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے سبیل کی وہ نبیذ پینا حلال کیا ہے جو نشہ آور نہ ہو کیونکہ آپ نے بتایا ہے کہ نشہ آور چیز حرام ہے۔

فوائد:......ا۔ سقایہ کے ذمہ داروں کی اور ہر اچھا عمل کرنے والے کی تعریف کرنا افضل عمل ہے۔ (شرح النووی: ٩/ ٦٤)

٣٤٥...... بَابُ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ مَعَ طَوَافِ الزِّيَارَةِ لِلْمُتَمَتِّعِ

حج تمتع کرنے والا طواف زیارت کے ساتھ صفا اور مروہ کی سعی بھی کرے گا

٢٩٤٨۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، ح وَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ غُنْدُرٌ ۔ ثَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ.........

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے

(٢٩٤٨) تقدم برقم: ٢٦٠٥، ٢٧٨٤.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، قَالَتْ : فَطَافَ الَّذِيْنَ أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ ، وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، ثُمَّ حَلُّوْا ، ثُمَّ طَافُوْا طَوَافاً آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ .

ساتھ حجۃ الوداع میں حج کے لیے نکلے۔ اماں جی فرماتی ہیں: جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انھوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا، صفا اور مروہ کی سعی کی پھر احرام کھول دیا، پھر انھوں نے (۱۰ ذوالحجہ کو) منیٰ سے واپس آ کر اپنے لیے ایک اور طواف (زیارت) کیا (اور صفا مروہ کی سعی کی)۔“

فوائد :......حج تمتع کرنے والا طواف زیارت میں صفا مروہ کی سعی کرے گا، جب کہ حج افراد اور حج قران کرنے والے کے لیے طواف زیارت میں سعی لازم نہیں۔

۳۴۶..... بَابُ تَرْكِ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ مَعَ طَوَافِ الزِّيَارَةِ لِلْمُفْرِدِ وَ الْقَارِنِ

حج مفرد اور حج قران کرنے والا طواف زیارت کے ساتھ صفا مروہ کی سعی نہیں کرے گا

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ يُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ ، عَنْ مَالِكٍ فِي الْبَابِ قَبْلَ هٰذَا ، وَ قَالَ فِيْهِ: وَ أَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ فَإِنَّهُمْ طَافُوْا طَوَافاً وَاحِداً .

امام ابوبکر کہتے ہیں یونس بن عبدالاعلیٰ عن ابن وہب عن مالک اس باب سے متعلق یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے (اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) اور جن لوگوں نے حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا (یعنی حج قران کیا تھا) تو انہوں نے صرف ایک ہی طواف (طواف زیارت) کیا۔

۳۴۷..... بَابُ ذِكْرِ مَنْ قَدَّمَ نُسُكاً قَبْلَ نُسُكٍ جَاهِلًا بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنْ لَا فِدْيَةَ لَهُ

جو شخص لاعلمی میں حج کے مناسک آگے پیچھے کر لے اس بارے میں حدیث مختصر ذکر کی گئی ہے تفصیلی نہیں اور اس حدیث میں یہ دلیل بھی ہے کہ حج کے اعمال آگے پیچھے کرنے والے پر کوئی فدیہ نہیں ہے

۲۹۴۹۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یوم النحر کو ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے

(۲۹۴۹) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الفتیا علی الدابۃ عند الجمرۃ، حدیث: ۱۷۳۶۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز تقدیم الذبح علی الرمی، حدیث: ۱۳۰۶۔ سنن ابی داؤد: ۲۰۱۴۔ سنن ترمذی: ۹۱۶۔ سنن کبریٰ نسائی: ۴۰۹۱۔ سنن ابن ماجہ: ۳۰۵۱۔ مسند احمد: ۲/۱۶۰۔ مسند الحمیدی: ۵۸۰.

فَقَالَ : حَلَّقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ : ((اذْبَحْ وَ لَا حَرَجَ)). قَالَ : وَ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ . قَالَ : ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)) . وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ : اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ . فَقَالَ أَيْضاً ، ثُمَّ سَأَلَهُ اٰخَرُ فَقَالَ : نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ .

عرض کیا : میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر کے بال منڈوا لیے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”قربانی کرلو، کوئی حرج نہیں ہے“ ایک اور شخص نے عرض کیا: میں نے رمی کرنے پہلے قربانی کرلی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں اب رمی کرلو۔“ جناب مخزومی کی روایت میں ہے: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو عرض کی : میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے۔ اور یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ پھر ایک اور شخص نے آپ سے سوال کیا تو کہنے لگا : میں نے رمی کرنے سے پہلے اونٹ نحر کرلیا ہے۔

۲۹۵۰۔ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ وَ الصَّنْعَانِيُّ ، قَالَا ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، ثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنٰى فَيَقُوْلُ: ((لَا حَرَجَ ، لَا حَرَجَ)) فَسَأَلَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ اَذْبَحَ . فَقَالَ . ((لَا حَرَجَ)) وَ قَالَ : رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ ، قَالَ : ((لَا حَرَجَ)) . ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ بِمِثْلِهِ . وَ قَالَ: ((إِذْبَحْ وَ لَا حَرَجَ))

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قربانی والے دن منیٰ میں رسول اللہ ﷺ سے لوگ سوال پوچھتے تو آپ فرماتے : ”کوئی حرج نہیں (ترتیب میں غلطی پر) کوئی حرج نہیں۔ ایک شخص نے آپ سے سوال کیا تو عرض کی : میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں“ اور ایک شخص نے کہا: میں نے شام کے بعد کنکریاں ماری ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں ہے۔“ جناب یزید بن زریع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”اب ذبح کرلو اور کوئی حرج نہیں ہے۔“

فوائد :...... یوم نحر کو تین کام رمی، پھر قربانی پھر حلق ہے انہیں بالترتیب کرنا افضل ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص بھول کر یا عمداً اس ترتیب کو توڑ دے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

(۲۹۵۰) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب اذا رمى بعد ما امسى، حديث : ۱۷۳۵ ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب جواز تقديم الذبح على الرمي، حديث : ۱۳۰۷ ـ سنن ابی داؤد : ۱۹۸۳ ـ سنن نسائی : ۳۰۶۹ ـ سنن ابن ماجه : ۳۰۵۰ ـ مسند احمد : ۲۱۶/۱.

۳۴۸..... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ بِمِنًى يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الظُّهْرِ

قربانی والے دن منٰی میں ظہر کی نماز کے بعد امام کا خطبہ دینا

۲۹۵۱۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيسٰى - يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ - عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ ، حَدَّثَنِيْ عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ يَقُوْلُ ، حَدَّثَنِيْ ....

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا وَ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَ كَذَا ، ثُمَّ اٰخَرُ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ ، فَقَالَ : ((إِفْعَلْ وَ لَا حَرَجَ)) . هٰذَا حَدِيْثُ عِيسٰى . زَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ : فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ : ((افْعَلْ وَ لَا حَرَجَ)) .

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی والے دن خطبہ ارشاد فرمار ہے تھے تو ایک شخص آپ کے سامنے کھڑے ہوکر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم نہ تھا کہ فلاں فلاں کام فلاں فلاں کام سے پہلے ہیں۔ پھر ایک اور شخص کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے علم نہ تھا ان تین کاموں (رمی سر منڈانا اور قربانی کرنا) میں فلاں کام پہلے تھا اور فلاں بعد میں۔ آپ نے فرمایا: ”جورہ گیا ہے اسے کرلو اور کوئی حرج نہیں ہے۔“ یہ روایت جناب عیسی کی ہے اور ابن معمر کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اس دن آپ سے جس چیز کے بارے میں بھی پوچھا گیا (کہ یہ عمل اس ترتیب سے ہوگیا ہے) تو آپ نے فرمایا: ”کوئی حرج نہیں اب کرلو (جورہ گیا ہے)۔“

۲۹۵۲۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ خَبَرِ ابْنِ سِيرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، وَ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ....

عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ حَدَّثَنَاهُ بُنْدَارٌ ، ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، ثَنَا قُرَّةُ ،

امام صاحب نے حضرت ابو بکرہ کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی والے دن خطبہ ارشاد فرمایا پھر مکمل حدیث بیان کی۔

(۲۹۵۱) تقدم تخريجه برقم: ۲۹٤۹.

(۲۹۵۲) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب الخطبة ايام منى، حديث : ۱۷٤۱۔ صحيح مسلم، كتاب القسامة، باب تغليظ تحريم الدماء، حديث : ۱۶۷۹۔ سنن ترمذى: ۱۵۲۰۔ سنن كبرى لنسائى: ٤۰۷۸۔ مسند احمد: ۵/۹۵.

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ، وَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ .

۳۴۹..... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

امام کا سواری پر (اونٹ پر) سوار ہو کر خطبہ دینا

۲۹۵۳۔ ثَنَا عِبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثَنَا عِكْرِمَةُ ۔ وَ هُوَ ابْنُ عَمَّارٍ۔ ثَنَا ....

الْهِرْمَاسُ بْنُ زِيَادٍ الْبَاهِلِيُّ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ النَّاسَ وَ هُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ وَ أَنَا رَدِيْفُ أَبِيْ .

حضرت ہرماس بن زیاد باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ اپنی عضباء اونٹنی پر تشریف فرما تھے ۔اور اس وقت میں اپنے والد گرامی کے پیچھے سوار تھا۔“

فوائد:......دس ذوالحجہ کو نماز ظہر کے بعد منیٰ میں خطبہ دینا مسنون ہے اور یہ عمل سواری پر بھی مباح ہے۔

۳۵۰..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْجِمَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الزِّيَارَةِ

قربانی والے دن طواف زیارت کے بعد حاجی کو جماع کرنے کی رخصت ہے

۲۹۵۴۔ ثَنَا الرَّبِيْعُ ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْنِيْ ....

عَائِشَةُ ، قَالَتْ : أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ مَا يُرِيْدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ ، فَقِيْلَ : إِنَّهَا حَائِضٌ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَحَابِسَتُنَا هِيَ ؟)) فَقَالُوْا : إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ ، فَنَفَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف افاضہ کیا پھر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے اپنی مردانہ خواہش پوری کرنے کا ارداہ کیا تو آپ سے عرض کی گئی: وہ تو حائضہ ہو چکی ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ”کیا وہ ہمیں روانگی سے روک دے گی؟“ آپ کو بتایا گیا کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ساتھ لے کر (مدینہ منورہ)

(۲۹۵۳) صحیح: سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب من قال خطب يوم النحر، حديث: ۱۹۵٤۔ سنن كبرىٰ نسائی: ٤٠٨٠۔ مسند احمد: ۳/٤٨٥۔ صحيح ابن حبان: ۳۸٦٤.

(۲۹۵٤) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع، حديث: ۳۸٦/ ۱۲۱۱۔ مسند احمد: ٦/٨٥۔ صحيح بخاری، كتاب الحج، باب الزيارة يوم النحر، حديث: ۱۷۳۳.

روانہ ہو گئے۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ طواف زیارت کے بعد بیویوں سے مباشرت جائز ہے اور طواف زیارت کے بعد حاجی کے لیے تمام ممنوعہ افعال حلال ہو جاتے ہیں۔

۳۵۱..... بَابُ ذِكْرِ النَّاسِي بَعْضَ نُسُكِهِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَذْكُرُهُ

قربانی والے دن حاجی کچھ مناسک حج بھول جائے تو پھر اسے یاد آ جائے تو وہ کیا کرے

۲۹۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ، ثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ ۔ وَ هُوَ عِمْرَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْقَطَّانُ ۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ ....

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ ، قَالَ : شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ۔ وَ هُوَ يَخْطُبُ ، جَاءَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّهُ نَسِيَ أَنْ يَّرْمِيَ ، قَالَ : ((إِرْمِ وَ لَا حَرَجَ)) . ثُمَّ أَتَاهُ اٰخَرُ ، فَقَالَ : إِنَّهُ نَسِيَ أَنْ يَّطُوْفَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((طُفْ ، وَ لَا حَرَجَ)) . ثُمَّ أَتَاهُ اٰخَرُ ، فَقَالَ : نَسِيْتُ أَنْ أَذْبَحَ . ((قَالَ : اذْبَحْ وَ لَا حَرَجَ)) فَمَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ يَوْمَئِذٍ إِلَّا قَالَ : لَا حَرَجَ . وَ قَالَ : ((لَقَدْ أَذْهَبَ اللّٰهُ الْحَرَجَ إِلَّا مْرَءًا اقْتَرَضَ مِنْ مُسْلِمٍ فَذَاكَ حَرَجٌ)) .

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا جبکہ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ کے پاس ایک شخص آیا تو اس نے عرض کیا: وہ کنکریاں مارنا بھول گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں اب مارلو۔'' پھر ایک اور شخص آپ کے پاس حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: وہ طواف کرنا بھول گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اب طواف کرلو، کوئی حرج نہیں۔'' پھر ایک اور شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: میں قربانی کرنا بھول گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اب قربانی کرلو اور کوئی گناہ نہیں ہے۔'' آپ سے اس دن جس چیز کے بارے میں بھی پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: کوئی گناہ نہیں اور آپ نے فرمایا: ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے (ان کاموں کی ترتیب میں غلطی کے) گناہ کو معاف کر دیا ہے، سوائے اس شخص کے جو مسلمان شخص کی غیبت کرتا ہے تو یہ گناہ ہے۔''

فوائد :...... یوم نحر کو ارکان حج کی ادائیگی میں ترتیب کا لحاظ رکھنا افضل ہے۔ لیکن تقدیم و تاخیر بھی جائز و مباح ہے اور عدم ترتیب میں کچھ مضائقہ نہیں۔

(۲۹۵۵) تقدم تخريجه برقم: ۲۷۷٤.

٣٥٢..... بَابُ الْبَيْتُوتَةِ بِمِنًى لَيَالِيَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ

ایام تشریق کی راتیں منٰی میں گزارنے کا بیان

٢٩٥٦- ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ - يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ بْنَ حَسَّانَ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ، ثُمَّ رَجَعَ فَمَكَثَ بِمِنًى لَيَالِيَ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ، وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُوْلٰى وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ ، ثُمَّ يَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ : "حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ" ظَاهِرُهَا خِلَافُ خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى ، وَأَحْسِبُ أَنَّ مَعْنٰى هٰذِهِ اللَّفْظَةِ لَا تُضَادُّ خَبَرَ ابْنِ عُمَرَ ، لَعَلَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ بَعْدَ رُجُوْعِهِ إِلٰى مِنًى ، فَإِذَا حُمِّلَ خَبَرُ عَائِشَةَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى لَمْ يَكُنْ مُخَالِفَ لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ ، وَخَبَرُ ابْنِ عُمَرَ أَثْبَتُ إِسْنَاداً مِنْ هٰذَا الْخَبَرِ وَخَبَرُ عَائِشَةَ مَا تَأَوَّلْتُ مِنَ الْجِنْسِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی والے دن دوسرے پہر میں طواف افاضہ کیا جب آپ نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ واپس منٰی آ گئے اور ایام تشریق کی راتیں منٰی میں گزاریں۔ آپ جمرات پر رمی کرتے جبکہ سورج ڈھل جاتا ہر جمرے پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر پڑھتے۔ آپ پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس بڑا طویل قیام کرتے اور گڑگڑا کر دعائیں مانگتے، پھر تیسرے جمرے کو کنکریاں مارنے کے بعد اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ: ''جب آپ نے ظہر کی نماز پڑھی'' ان کا ظاہری مفہوم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے خلاف ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی والے دن طواف افاضہ کیا پھر آپ نے منٰی واپس آ کر ظہر کی نماز پڑھی۔ میرے خیال میں یہ الفاظ حضرت ابن عمر کی روایت کے متضاد نہیں ہیں شاید کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن دوسرے پہر طواف افاضہ کیا جب ظہر کی نماز پڑھی منٰی لوٹنے کے بعد۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا یہ معنی کیا جائے تو پھر یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مخالف نہیں رہتی۔ لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سند کے اعتبار سے زیادہ مضبوط ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے بارے میں میرا خیال

(٢٩٥٦) صحيح: قوله "حين صلى الظهر" فانه منكر۔ سنن ابی داؤد كتاب الحج باب فی رمی الجمار: ١٩٧٣۔ مسند احمد: ٦/ ٩٠.

الَّذِیْ نَقُوْلُ إِنَّ الْكَلَامَ مُقَدَّمٌ وَ مُؤَخَّرٌ ، كَقَوْلِهِ ﴿ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَ لَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ﴾ وَ مَثَلُ هٰذَا فِی الْقُرْاٰنِ كَثِيْرٌ قَدْ بَيَّنْتُ بَعْضَهٗ فِی كِتَابِ مَعَانِی الْقُرْاٰنِ وَ سَأُبَيِّنُ بَاقِيَهٗ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَ هٰذَا كَقَوْلِهٖ ﴿ وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ، ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ، ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَآئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ﴾ فَمَعْنٰی قَوْلِ عَائِشَةَ عَلٰی هٰذَا التَّأْوِيْلِ : أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ ثُمَّ رَجَعَ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ فَقَدَّمَ : حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ قَبْلَ قَوْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ ، كَمَا قَدَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خَلَقْنٰكُمْ قَبْلَ قَوْلِهٖ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ، وَ الْمَعْنٰی صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ خَلَقْنٰكُمْ .

یہ ہے کہ اس میں تقدیم وتاخیر ہوئی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا﴾ (الکھف: ۱) ''سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی اور اس میں کسی قسم کی کجی نہیں رکھی۔'' اس قسم کی بے شمار مثالیں موجود ہیں، میں نے کچھ مثالیں کتاب معانی القرآن میں بیان کی ہیں اور عنقریب اس طرح باقی مثالیں بھی بیان کروں گا۔ ان شاء اللہ۔ اور یہ اس فرمان جیسا ہے: ''اور ہم نے ہی تمھیں پیدا کیا پھر تمھاری شکلیں بنائیں پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔'' اس تاویل کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا معنی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی والے دن آخری پہر طواف افاضہ کیا پھر آپ واپس آئے جب ظہر کی نماز پڑھی اس طرح یہ الفاظ پہلے آگئے: جب ظہر کی نماز پڑھی اور یہ مؤخر ہو گئے، پھر واپس آئے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ مقدم کیے ہیں ہم نے تمھیں پیدا کیا اور یہ مؤخر کیے ہیں: پھر ہم نے تمھاری شکلیں بنائیں حالانکہ اصل ترتیب یہ ہے: ہم نے تمھاری شکلیں بنائیں پھر ہم نے تمھیں پیدا کیا۔

۳۸۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الْبَيْتُوْتَةِ لِاٰلِ الْعَبَّاسِ بِمَكَّةَ أَيَّامَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِمْ لِيَقُوْمُوْا بِإِسْقَاءِ النَّاسِ مِنْهَا

آل عباس کو حاجیوں کو پانی پلانے کے لیے منیٰ کے ایام میں رات کو مکہ مکرمہ میں رہنے کی اجازت ہے

۲۹۵۷۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

(۲۹۵۷) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب هل یبیت اصحاب السقایة...، حدیث: ۱۷٤٤، ۱۷٤٥۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب المبیت بمنی لیالی ایام التشریق، حدیث: [illegible]۔ سنن ابی داؤد: ۱۹۵۹۔ سنن ابن ماجه: ۳۰٦٥۔ مسند احمد: ۸۸/۲.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، اسْتَأْذَنَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ ، فَأَذِنَ لَهُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کو اجازت دے دی تھی جب انھوں نے نبی ﷺ سے منٰی کی راتیں مکہ مکرمہ میں گزارنے کی اجازت مانگی تھی، کیونکہ وہ حاجیوں کو زمزم کا پانی پلاتے تھے، تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔

فوائد :......۱۔ ایام تشریق کی راتیں منٰی میں بسر کرنے کا حکم ہے، لیکن علماء میں اس کے وجوب وعدم وجوب میں اختلاف ہے اور امام شافعی کا صحیح ترین قول یہ ہے کہ یہ عمل واجب ہے۔

۲۔ اہل سقایہ اس وجوب سے مستثنٰی ہیں اور وہ منٰی کے بجائے مکہ میں رات بسر کر سکتے ہیں تاکہ وہ مکہ میں جا کر زمزم پلانے کا بندوبست کر سکیں۔ شافعی کے نزدیک یہ استثناء آل عباس کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جو بھی شخص اس ذمہ داری پر مامور ہو وہ اس حکم سے مستثنٰی ہے۔

۳۔ حاجی کو پانی پلانا آل عباس کا حق ہے کیونکہ دور جاہلیت میں وہ اسی ذمہ داری پر مامور تھے پھر نبی ﷺ نے بھی انہیں اس پر برقرار رکھا۔ (شرح النووی: ۹/ ۶۳)

۳۵۴..... بَابُ النَّهْيِ عَنِ الطِّيْبِ وَ اللِّبَاسِ إِذَا أَمْسَى الْحَاجُّ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يُّفِيضَ وَ كُلِّ مَا زُجِرَ الْحَاجُّ عَنْهُ قَبْلَ رَمْيِ الْجَمْرَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

جب حاجی قربانی والے دن شام تک طواف افاضہ نہ کر سکے تو اسے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا منع ہے۔ اور قربانی والے دن جمرہ عقبہ کی رمی سے پہلے جو چیزیں ممنوع تھیں وہ بھی منع ہوں گی۔ (جب تک طواف افاضہ نہ کر لے)

۲۹۵۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، وَعَنْ أُمِّهِ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ ....

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ يُحَدِّثَانِهِ ذٰلِكَ جَمِيْعاً عَنْهَا ، قَالَتْ : لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِيْ يَصِيْرُ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مَسَاءَ يَوْمِ النَّحْرِ فَصَارَ إِلَيَّ ، قَالَتْ ، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهْبٌ وَمَعَهُ رِجَالٌ مِنْ آلِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میری رات کی باری آئی جس میں رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس تشریف لانا تھا تو وہ قربانی والے دن کی شام تھی چنانچہ آپ میرے پاس تشریف لائے، آپ فرماتی ہیں: اتنے میں میرے پاس وہب اور ابو امیہ کے گھرانے کے کچھ افراد بھی قمیصیں پہنے ہوئے

(۲۹۵۸) اسنادہ حسن صحیح: سنن ابی داود، کتاب المناسک، باب الافاضة فی الحج، حدیث: ۱۹۹۹۔ مسند احمد: ۶/۲۹۵.

أَبِـي أُمَيَّةَ ، مُتَـقَـمِّـصِيْنَ ، فَقَالَتْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لِوَهْبٍ هَلْ أَفَضْتَ بَعْدُ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ ؟ قَالَ : لَا وَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ فَانْزِعِ الْقَمِيْصَ فَـنَـزَعَـهُ مِـنْ رَأْسِـهِ . قَالَ : وَ نَزَعَ صَاحِبُهُ قَمِيْصَهُ مِنْ رَأْسِهِ . قَالُوْا : وَ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : ((هٰذَا يَوْمٌ رُخِّصَ لَكُمْ إِذَا أَنْتُمْ رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ أَنْ تَحِلُّوْا مِنْ كُلِّ مَا حُرِمْتُمْ مِنْـهُ إِلَّا مِـنَ النِّسَاءِ ، فَإِذَا أَمْسَيْتُمْ قَبْلَ أَنْ تَـطُوْفُوْا بِهٰذَا الْبَيْتِ صِرْتُمْ حُرُماً كَهَيْئَتِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ)) .

آ گئے ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے وہب سے کہا : کیا تم نے طواف افاضہ کرلیا ہے اے ابوعبداللہ؟ اس نے عرض کیا : نہیں اللہ کی قسم ! اے اللہ کے رسول! نہیں کیا ۔ آپ نے فرمایا: ’’تو پھر یہ قمیص اتار دو‘‘ تو اس نے اسے سر کی جانب سے اتار دیا اور ان کے ساتھی نے بھی اپنی قمیص سر سے اتار دی انھوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! قمیصیں کیوں اتار دیں ؟ آپ نے فرمایا: اس دن تمھیں رخصت دی گئی ہے کہ جب تم جمرہ عقبہ پر رمی کرلو تو تمھارے لیے احرام کی وجہ سے ممنوع ہونے والی ہر چیز حلال ہو جاتی ہے سوائے بیوی کے ۔ پھر اگر تم نے طواف زیارت کرنے سے پہلے ہی شام کرلی تو تم پھر اسی طرح احرام والے ہو جاؤ گے جیسے جمرہ عقبہ کی رمی سے پہلے تھے ۔‘‘

۳۳۵..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَ يَوْمِ النَّحْرِ

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا منع ہے

۲۹۵۹۔ ثَـنَـا عَبْـدُ الْـجَبَّـارِ بْـنُ الْـعَلَاءِ ، وَ سَـعِيْـدُ بْـنُ عَبْـدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ..........

عَـنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ ، وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ : مَوْلَى ابْـنِ أَزْهَـرَ ، قَـالَ : شَهِدْتُّ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْـنِ الْـخَـطَّـابِ ، فَـقَالَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَـلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ هٰـذَيْـنِ الْيَـوْمَيْنِ ، أَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِـنْ صِيَـامِـكُـمْ ، وَ أَمَّـا يَوْمُ الْأَضْحٰى فَتَـأْكُـلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ . خَرَّجْتُ هٰذَا

جناب ابو عبید مولیٰ ابن ازہر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید میں شرکت کی ۔ انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان دو (عیدین کے) دنوں کے روزے سے منع کیا ہے، رہی عید الفطر تو وہ اس لیے کہ وہ تمھارے روزے ختم کرنے کا دن ہے اور عید الاضحیٰ (کو روزہ اس لیے منع ہے) کہ تم اس دن اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو ۔ میں نے یہ مکمل باب کتاب الکبیر میں کتاب الصیام کے

(۲۹۵۹) صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم الفطر، حدیث: ۲۹۵۹۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب تحریم صوم یومی العیدین، حدیث: ۱۱۳۷۔ سنن ابی داؤد: ۲۴۱۶۔ سنن ترمذی: ۷۷۱۔ سنن کبریٰ نسائی: ۲۸۰۱۔ سنن ابن ماجه: ۱۷۲۲۔ مسند احمد: ۲۴/۱۔ مسند الحمیدی: ۸.

الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِي كِتَابِ الصِّيَامِ كِتَابِي الْكَبِيرِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَبُوْ عُبَيْدٍ هٰذَا ، اخْتَلَفَ الرُّوَاةُ فِيْ ذِكْرِ وَلَائِهِ ، فَقَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، وَ مِثْلُ هٰذَا لَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مُتَضَادٌّ ، قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ أَزْهَرَ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اشْتَرَكَا فِيْ عِتْقِهِ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ : مَوْلٰى ابْنِ أَزْهَرَ لِأَنَّ وَلَاءَهُ لِمُعْتِقَيْهِ جَمِيعاً

تحت بیان کر دیا ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابو عبید کی ولاء میں راویوں کا اختلاف ہے، کچھ راوی اسے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا مولیٰ قرار دیتے ہیں (اور کچھ ابن ازہر کا) لیکن میرے نزدیک اس میں کوئی تضاد نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ یہ عبدالرحمٰن بن عوف اور ابن ازہر کے مشترکہ غلام ہوں اور ان دونوں نے ہی انہیں آزاد کر دیا ہو لہٰذا بعض راویوں نے انہیں حضرت عبدالرحمٰن کا آزاد کردہ غلام قرار دے دیا اور بعض نے اسے ابن ازہر کا غلام کہہ دیا کیونکہ اس کی نسبت ولاء دونوں آزاد کرنے والے حضرات کی طرف ہے۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ عیدین کے دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے، امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ تمام علماء کا اجماع ہے کہ عیدین کے دنوں میں کوئی بھی روزہ رکھنا حرام ہے، خواہ وہ نذر کا ہو، نفل یا کفارہ کا روزہ ہو اور اگر کوئی شخص ان دو معین دنوں کا روزہ رکھنے کی نذر مانے تو شافعی اور جمہور علماء کے نزدیک ایسے شخص کی نذر منعقد نہ ہوگی اور نہ اس پر اس کی قضا لازم آئے گی۔ (شرح النووی: ۸/ ۱۵)

۳۵۶..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ بِدَلَالَةٍ لَا بِتَصْرِيحٍ

ایام تشریق کے روزوں کی ممانعت کا بیان۔ حدیث کی دلالت سے ممانعت ثابت ہوتی ہے لیکن حدیث میں ممانعت کی صراحت نہیں ہے

۲۹۶۰۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، ح وَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ....

عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ ـ وَ قَالَ الْمَخْرَمِيُّ بَعَثَهُ أَيَّامَ مِنًى أَنْ يُنَادِيَ ـ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ ، وَ إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَ شُرْبٍ)) . قَدْ

حضرت بشر بن سحیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں ایام تشریق میں اعلان کرنے کا حکم دیا۔ جناب مخرمی کی روایت میں ہے: آپ نے انھیں منیٰ کے دنوں میں اعلان کرنے کے لیے بھیجا: جنت میں صرف مومن داخل ہوں گے اور بے شک منیٰ کے دن کھانے پینے کے دن ہیں۔'' میں نے

(۲۹۶۰) صحیح: الصحیحۃ: ۳۵۷۳۔ سنن نسائی، کتاب الایمان، باب تأویل قول اللہ عزوجل ﴿قالت الاعراب آمنا﴾، حدیث: ۴۹۹۷۔ سنن ابن ماجہ: ۱۷۲۰۔ مسند احمد: ۴/۳۳۵۔ سنن الدارمی: ۱۷۶۶۔

خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ كِتَابَ الصَّوْمِ . یہ مکمل باب کتاب الصوم میں بیان کردیا ہے۔

۳۵۷..... بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ بِتَصْرِيْحٍ لَا بِكِنَايَةٍ وَ لَا بِدَلَالَةٍ مِنْ غَيْرِ تَصْرِيْحٍ

ایام تشریق کے روزوں کی صریح ممانعت کا بیان، ممانعت کے لیے اشارے کنائے کی بجائے صراحت کا بیان

۲۹۶۱۔ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ وَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ ، عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلٰى ....

عَقِيْلِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ، أَنَّهُ قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَلٰى أَبِيْهِ فِيْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ، فَإِذَا هُوَ يَتَغَدّٰى ، فَدَعَانَا إِلٰى طَعَامٍ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو : إِنِّيْ صَائِمٌ ، فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ الَّتِيْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِهِنَّ وَ أَمَرَ بِفِطْرِهِنَّ ، فَأَمَرَهُمْ فَأَفْطَرُوْا . أَحَدُهُمَا يَزِيْدُ عَلَى الْاٰخَرِ .

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام جناب ابو مرہ بیان کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایام تشریق میں ان کے والد گرامی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو وہ کھانا کھا رہے تھے، انھوں نے ہمیں کھانے کی دعوت دی۔ تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے انھیں کہا: بے شک میں تو روزے سے ہوں۔ تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں کے روزے رکھنے سے منع کیا ہے اور ان دنوں میں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا انھوں نے انھیں روزہ کھولنے کا حکم دیا تو انھوں نے روزہ کھول دیا۔ ایک راوی نے دوسرے سے کچھ زیادہ الفاظ بیان کیے ہیں۔

فوائد:......۱۔ ایام تشریق گیارہ، بارہ اور تیرہ ذوالحجہ کے ایام ہیں، ان دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے۔
۲۔ حج تمتع کرنے والے جس شخص کے پاس قربانی نہ ہو وہ ایام تشریق کے تین روزے رکھ سکتا ہے۔

۳۵۸..... بَابُ سُنَّةِ الصَّلَاةِ بِمِنٰى

منیٰ میں نماز پڑھنے کے مسنون طریقے کا بیان

لِلْحَاجِّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِ مَكَّةَ وَ غَيْرِ مَنْ قَدْ أَقَامَ بِمَكَّةَ إِقَامَةً يَجِبُ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ بِذِكْرِ خَبَرٍ غَلَطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِمَّنْ زَعَمَ أَنَّ سُنَّةَ الصَّلَاةِ بِمِنٰى لِأَهْلِ الْاٰفَاقِ وَ أَهْلِ مَكَّةَ

(۲۹۶۱) سنن ابی داؤد، کتاب الصیام، باب صیام ایام التشریق، حدیث: ۲۴۱۸۔ مسند احمد: ۴/۱۹۷۔ وقد تقدم برقم: ۲۱۴۹.

جَمِيْعاً رَكْعَتَيْنِ كَصَلَاةِ الْمُسَافِرِ سَوَاءٌ

جو حاجی مکہ مکرمہ کے رہائشی نہیں وہ قصر نماز پڑھیں گے، اہل مکہ اور مکہ مکرمہ میں مقیم ہو جانے والے لوگ منیٰ میں مکمل نماز ادا کریں گے۔ اس سلسلے میں ایک روایت کا بیان جس سے استدلال کرنے میں کچھ اہل علم کو غلطی لگی ہے اور اس کا خیال ہے کہ منیٰ میں نماز کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ آفاقی حجاج اور اہل مکہ سب لوگ مسافروں کی طرح دو رکعت نماز قصر ادا کریں گے

٢٩٦٢۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، ح وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، ح وَ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ح وَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، وَ جَرِيْرٌ ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ ـ وَ هُوَ الْأَعْمَشُ ـ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ....

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ : صَلّٰى عُثْمَانُ بِمِنٰى أَرْبَعاً ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ، وَ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ ، وَ مَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ ، فَوَدِدْتُ اَنَّ لِيْ مِنْ أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ مُتَقَبَّلَتَيْنِ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ سَلْمِ بْنِ جُنَادَةَ .

جناب عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات پڑھائیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعات پڑھی ہیں، حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی دو دو رکعات ہی پڑھی تھیں، پھر تم میں اختلاف ہو گیا میری تو خواہش ہے کہ کاش! مجھے ان چار رکعات کی بجائے دو قبول کی ہوئی رکعات نصیب ہو جائیں۔ یہ الفاظ سلم بن جنادہ کی روایت کے ہیں۔

٢٩٦٣۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ بِمِنٰى رَكْعَتَيْنِ ، وَ عُثْمَانُ صَدْراً مِنْ إِمَارَتِهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے منیٰ میں دو رکعات ادا کیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی سالوں میں دو رکعات ہی ادا کیں۔

(٢٩٦٢) صحيح بخارى، كتاب الحج، باب الصلاة بمنى، حديث: ١٦٥٧ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب قصر الصلاة بمنى، حديث: ٦٩٥ـ سنن ابى داؤد: ١٩٦٠ـ سنن نسائى: ١٤٤٩ـ مسند احمد: ٣٨٧/١.

(٢٩٦٣) صحيح بخارى، كتاب التقصير، باب الصلاة بمنى، حديث: ١٠٨٢ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب قصر الصلاة بمنى، حديث: ٦٩٤ـ سنن نسائى: ١٤٥٢ـ مسند احمد: ١٦/٢ـ وقد تقدم نحوه برقم: ٩٤٧.

٣٥٩..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا صَلَّى بِهَا رَكْعَتَيْنِ لِأَنَّهُ كَانَ مُسَافِراً غَيْرَ مُقِيمٍ ، إِذْ هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، وَ إِنَّمَا قَدِمَ مَكَّةَ حَاجًّا لَمْ يُقِمْ بِهَا إِقَامَةً يَجِبُ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ أَبِيْ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں دو رکعات اس لیے ادا کیں کیونکہ آپ مسافر تھے، مقیم نہیں تھے۔ کیونکہ آپ مدینہ منورہ کے رہائشی تھے۔ بلاشبہ آپ مکہ مکرمہ میں حج کے لیے آئے تھے اور آپ نے مکہ مکرمہ میں اتنے دن قیام نہیں کیا تھا کہ جس سے پوری نماز پڑھنا آپ کے لیے واجب ہو جاتا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں بروایت یحییٰ بن ابی اسحاق کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ (مدینہ منورہ) واپس لوٹنے تک (سفر حج میں) برابر دو رکعتیں پڑھتے رہے

٢٩٦٤۔ وَ خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعاً وَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ ، فَصَرَّحَ أَنَّ فَرْضَ الصَّلَاةِ بِمِنٰى عَلَى الْمُقِيْمِ أَرْبَعاً كَهُوَ عَلٰى غَيْرِ مَنْ هُوَ مِمَّا سِوَاءٌ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے: اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ کی زبانی حضر کی نماز چار رکعات اور سفر میں دو رکعات فرض کی ہے۔ اس طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صراحت فرمادی کہ منیٰ میں مقیم شخص پر چار رکعات نماز فرض ہے جس طرح کہ کسی دوسری جگہ پر مقیم شخص پر فرض ہے۔

٢٩٦٥۔ وَ خَبَرُ عَائِشَةَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ زِيْدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ مُصَرِّحٌ أَنَّ الْحَاضِرَ بِمِنٰى عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ لَيْسَ لَهُ قَصْرُ الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ حَاضِراً لَا مُسَافِراً . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : وَ قَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِيْ كِتَابِ الصَّلَاةِ مَعْنٰى خَبَرِ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ . وَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَائِشَةَ دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ عَلٰى أَنَّ الْوَاجِبَ عَلٰى أَهْلِ مَكَّةَ وَ مَنْ أَقَامَ بِهَا مِنْ

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث کہ ابتدا میں جب نماز فرض ہوئی تو دو رکعات فرض ہوئی تھی۔ پھر حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا (اور وہ چار رکعات ہو گئیں جبکہ مسافر کی نماز دو رکعات پڑھنا باقی رہیں) یہ حدیث بھی صراحت کرتی ہے کہ مقیم شخص پر منیٰ میں مکمل نماز واجب ہے وہ قصر نماز نہیں پڑھ سکتا جبکہ وہ مقیم ہو اور مسافر نہ ہو۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے کتاب الصلاۃ میں حضرت انس کی روایت کا معنی بیان کر دیا ہے۔ حضرت عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایات میں واضح دلیل موجود ہے کہ اہل مکہ اور مکہ مکرمہ میں مقیم ہونے

(٢٩٦٤) حديث انس رضي الله عنه: تقدم برقم: ٩٥٦ـ حديث ابن عباس رضي الله عنهما، تقدم برقم: ٣٠٤.

(٢٩٦٥) تقدم برقم: ٣٠٣.

غَيْرِ أَهْلِهَا أَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ بِمِنًى إِذْ هُوَ مُقِيْمٌ لَا مُسَافِرٌ لِأَنَّ فَرْضَ الْمُقِيْمِ أَرْبَعاً فَلَا يَجُوْزُ لِغَيْرِ الْمُسَافِرِ وَ لِغَيْرِ الْخَائِفِ فِي الْقِتَالِ قَصْرُ الصَّلَاةِ ، وَ أَهْلُ مَكَّةَ ، وَ مَنْ قَدْ أَقَامَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا إِقَامَةً يَجِبُ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى مِنًى نَاوِيْنَ الرُّجُوْعَ إِلَى مَكَّةَ غَيْرَ مُسَافِرِيْنَ فَغَيْرُ جَائِزٍ لَهُمْ قَصْرُ الصَّلَاةِ بِمِنًى .

والے شخص پر واجب ہے کہ وہ منٰی میں مکمل نماز ادا کریں کیونکہ وہ اب مقیم ہو چکے ہیں، مسافر نہیں رہے اور مقیم شخص پر چار رکعات نماز فرض ہے۔ اس لیے کسی غیر مسافر شخص، عدم جنگ کی وجہ سے خوفزدہ نہ ہونے والا شخص، اہل مکہ اور مکہ مکرمہ میں باہر سے آ کر مقیم ہو جانے والے شخص کے لیے نماز قصر کرنا جائز نہیں جبکہ وہ منٰی کی طرف جائیں اور ان کی نیت واپس مکہ مکرمہ آنے کی ہو، اس طرح وہ مسافر نہیں ہوں گے لہٰذا ان کے لیے منٰی میں نماز قصر کرنا جائز نہیں۔"

فوائد:...... حج کے دوران منیٰ میں مسافر حجاج نماز قصر ادا کریں گے، لیکن مکہ کے رہائشی اور مقیم مکمل نماز ادا کریں گے۔

٣٦٠..... بَابُ فَضْلِ يَوْمِ الْقَرِّ وَ هُوَ أَوَّلُ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

ایام تشریق کے پہلے دن (یوم القر) کی فضیلت کا بیان

٢٩٦٦۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيٰى ، ثَنَا ثَوْرٌ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ......

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ ، قَالَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أَعْظَمُ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ)) .

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم ترین دن قربانی کا دن اور یوم القر (قربانی کا دوسرا دن) ہے۔"

فوائد:...... مکرر ٨٦٢

٣٦١..... بَابُ بَدْءِ رَمْيِ النَّبِيِّ الْجِمَارَ ، وَ الْعِلَّةِ الَّتِيْ رَمَاهَا بَدْأً قَبْلَ عَوْدٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمرات پر کنکریاں مارنے کی ابتدا کا بیان۔ اور اس علت کا بیان جس کی بنا پر آپ نے منٰی آتے ہی کنکریاں ماریں

٢٩٦٧۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ ، ثَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام رسول

(٢٩٦٦) تقدم تخريجه برقم: ٢٨٦٦.

(٢٩٦٧) حسن، مستدرك حاكم: ٤٧٧/١۔ معجم كبير طبراني۔ كما في مجمع الزوائد: ٣/ ٢٦٠.

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ بِهِ لِيُرِيَهُ الْمَنَاسِكَ ، فَانْفَرَجَ لَهُ ثَبِيرٌ فَدَخَلَ مِنًى فَأَرَاهُ الْجِمَارَ ، ثُمَّ أَرَاهُ عَرَفَاتٍ فَتَتَبَّعَ الشَّيْطَانُ لِنَبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ ، فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ ، ثُمَّ تَبِعَ لَهُ فِي الْجَمْرَةِ الثَّانِيَةِ ، فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ ، ثُمَّ تَبِعَ لَهُ فِيْ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ فَذَهَبَ .

اللہ ﷺ کے پاس آئے پھر آپ کو مناسک حج دکھانے کے لیے لے گئے چنانچہ آپ کے لیے ثبیر پہاڑ سے راستہ کھل گیا تو آپ منیٰ میں داخل ہوئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو جمرات دکھائے۔ پھر آپ کو عرفات دکھایا۔ پس شیطان جمرات کے پاس نبی اکرم ﷺ کے پیچھے پیچھے آ گیا۔ تو آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں حتیٰ کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔ پھر دوسرے جمرے کے پاس آئے وہ آپ کے پیچھے آ گیا تو آپ نے اسے پھر سات کنکریاں ماریں جس سے وہ زمین میں دھنس گیا۔ پھر وہ جمرہ عقبہ کے پاس آپ کے پیچھے آیا تو آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں حتیٰ کہ وہ زمین میں دھنس گیا، پھر فرار ہو گیا۔

٣٦٢..... بَابُ وَقْتِ رَمْيِ الْجِمَارِ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ

ایام تشریق میں جمرات کو کنکریاں مارنے کے وقت کا بیان

٢٩٦٨ـ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَ ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، ح وَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، حَدَّثَنِي ابْنُ إِدْرِيْسَ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ـ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ ـ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ ......

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : كَانَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرْمِيْ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى ، وَ أَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَبَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ . وَ قَالَ أَبُوْ كُرَيْبٍ : زَادَ الْأَشَجُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قربانی والے دن چاشت کے وقت کنکریاں مارتے تھے، اور باقی دنوں میں سورج ڈھلنے کے بعد رمی کرتے تھے۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ دس ذوالحجہ کو رمی کا افضل وقت چاشت کا وقت ہے اور ایام تشریق میں رمی کا افضل وقت زوال آفتاب کے بعد کا وقت ہے۔

(٢٩٦٨) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وقت استحباب الرمي، حديث : ٣١٤/ ١٢٩٩ ـ من طريق ابن ادريس ـ وقد تقدم برقم : ٢٨٧٦.

٢٩٦٩۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا ابْنُ خَوَّارٍ ۔ يَعْنِيْ حُمَيْدًا الْكُوْفِيَّ ....

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ : لَا أَرْمِيْ حَتّٰى تَرْفَعَ الشَّمْسُ ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ الزَّوَالِ فَأَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَعِنْدَ الزَّوَالِ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ : هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِنْ كَانَ ابْنُ خَوَّارٍ حَفِظَ عَطَاءً فِيْ هٰذَا الْإِسْنَادِ .

جناب ابن جریج فرماتے ہیں : میں تو سورج بلند ہونے سے پہلے رمی نہیں کرتا بے شک حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قربانی والے دن زوال سے پہلے رمی کرتے تھے اور بعد والے دنوں میں زوال شمس کے بعد کنکریاں مارتے تھے۔امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : یہ حدیث غریب ہے، اگر ابن خوار نے اس سند میں امام عطاء کا واسطہ یاد رکھا ہو (لیکن سند میں امام عطاء کا ذکر نہیں ہے۔ ممکن ہے کاتب سے یہ کلمہ رہ گیا ہو)۔''

٣٦٣..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ رَمْيَ الْجِمَارِ إِنَّمَا أَرَادَ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ لَا لِلرَّمْيِ فَقَطْ

اس بات کا بیان کہ جمرات کو کنکریاں مارنے کا اصل مقصود اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہے۔صرف کنکریاں مارنا مقصود نہیں ہے

٢٩٧٠۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ زِيَادٍ ۔ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((إِنَّمَا جُعِلَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ رَمْيِ الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ بیت اللہ کا طواف، صفا مروہ کی سعی اور جمرات کی رمی اللہ تعالیٰ کے ذکر کو قائم کرنے کے لیے مقرر کی گئی ہے۔''

٣٦٤..... بَابُ التَّكْبِيْرِ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ يَرْمِيْ بِهَا رَامِي الْجِمَارِ

جمرات پر رمی کرتے وقت ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر پڑھنے کا بیان

وَ الْوُقُوْفِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُوْلٰى وَ الثَّانِيَةِ مَعَ تَطْوِيْلِ الْقِيَامِ وَ التَّضَرُّعِ وَ تَرْكِ الْوُقُوْفِ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ بَعْدَ رَمْيِهَا أَيَّامَ مِنًى

ایام منیٰ میں پہلے اور دوسرے جمرے کی رمی کے بعد ان کے پاس دیر تک ٹھہرنا اور خوب گریہ زاری کرتے ہوئے دعائیں مانگنی چاہئیں جبکہ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد اس کے پاس نہیں ٹھہرنا چاہیے

(٢٩٦٩) اسنادہ ضعیف : ابن خوار راوی ضعیف ہے۔

(٢٩٧٠) تقدم برقم: ٢٨٨٢.

٢٩٧١۔ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْأَشَجُّ ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ۔ وَ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ حِيْنَ صَلّٰى صَلَاةَ الظُّهْرِ ، ثُمَّ رَجَعَ فَمَكَثَ بِمِنٰى لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ، وَ يَقِفُ عِنْدَ الْأُوْلٰى وَ عِنْدَ الثَّانِيَةِ ، فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَ يَتَضَرَّعُ ، ثُمَّ يَرْمِي الثَّالِثَةَ وَ لَا يَقِفُ عِنْدَهَا .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی والے دن دوپہر کو طواف افاضہ کیا جب ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ واپس منٰی آ گئے اور ایام تشریق کی راتیں منٰی میں بسر کیں۔ جب سورج ڈھل جاتا تو آپ جمرات پر رمی کرتے ۔ ہر جمرے پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر پڑھتے، آپ پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس دیر تک ٹھہرتے اور خوب گڑگڑا کر دعائیں مانگتے پھر آپ تیسرے جمرے کو کنکریاں مارتے اور اس کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔

٣٦٥..... بَابُ الْوُقُوْفِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ بَعْدَ رَمْيِهَا. وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْوُقُوْفَ بَعْدَ رَمْيِ الْأُوْلٰى مِنْهُمَا اَمَامَهَا لَا خَلْفَهَا، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهَا، وَلَا عَنْ شِمَالِهَا، وَالْوُقُوْفِ عِنْدَ الثَّانِيَةِ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فِي الْوَقْفَيْنِ جَمِيْعًا وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الْوَقْفَيْنِ جَمِيْعًا

پہلے اور دوسرے جمرے پر کنکری مار کر ٹھہرنا چاہیے اور اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ پہلے جمرے کو کنکری مار کر اس کے سامنے کھڑا ہونا چاہیے۔ اس کے پیچھے یا اس کے دائیں بائیں نہیں کھڑا ہونا چاہیے اور دوسرے جمرے پر کنکری مار کر اس کی بائیں جانب وادی کے قریب کھڑے ہونا چاہیے۔ پہلے اور دوسرے جمرے پر کنکری مارنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہونا چاہیے اور دونوں جگہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے چاہئیں

٢٩٧٢۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَسْطَامِيُّ ، قَالَا ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، ثَنَا يُوْنُسُ ....

عَنِ الزُّهْرِيِّ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد منٰی

(٢٩٧١) تقدم تخريجه برقم: ٢٩٥٦.

(٢٩٧٢) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب الدعاء عند الجمرتين، حديث: ١٧٥٣ ـ سنن نسائي: ٣٠٨٥ ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٣٢ ـ مسند احمد: ١٥٢/٢ ـ سنن الدارمي: ١٩٠٣.

رَمَـى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ تَلِيْ مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ ، فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ ، رَافِعـاً يَدَيْهِ يَدْعُوْ ، وَكَانَ يُطِيْلُ الْوُقُوْفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ، ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيْ ، فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، رَافِعاً يَدَيْهِ يَدْعُوْ ، ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيْهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ ، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا . قَالَ: الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . قَالَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ . قَالَ الْبِسْطَامِيُّ ، قَالَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ . وَقَالَ فِيْ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا . وَقَالَ : يُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ أَبِيْهِ وَ الْبَاقِيْ مِثْلَ لَفْظِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى سَوَاءٌ .

کے قریب والے جمرے کو رمی کرتے تو اسے سات کنکریاں مارتے ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر پڑھتے ، پھر آپ اس سے آگے بڑھ کر اس کے آگے قبلہ رخ ہو کر کھڑے ہو جاتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ، آپ بڑی دیر تک کھڑے رہتے ۔ پھر آپ دوسرے جمرے کے پاس آتے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے سات کنکریاں مارتے ۔ پھر آپ وادی کے قریب بائیں جانب نیچے اتر کر قبلہ رخ کھڑے ہو جاتے ، آپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگتے ۔ پھر آپ عقبہ والے جمرہ پر آتے اور اسے بھی سات کنکریاں مارتے ، ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر پڑھتے ۔ پھر آپ واپس تشریف لے جاتے اور اس کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے ۔ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو سنا کہ وہ اپنے والد گرامی کے واسطے سے اسی طرح بیان کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح عمل کرتے تھے ۔ جناب یونس کی روایت میں ہے :جب آپ جمرہ عقبہ کو رمی کرتے تو ہر کنکری کے ساتھ "اللہ اکبر" کہتے پھر آپ واپس تشریف لے جاتے اور اس کے پاس ٹھہرتے نہیں تھے ۔ اور فرمایا: حضرت سالم اپنے والد بزرگوار سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں ۔ باقی روایت محمد بن یحییٰ کی روایت کی طرح ہے ۔"

فوائد:......

۱۔ ایام تشریق میں جمرات کو کنکریاں مارنا مشروع ہے اور رمی کرتے وقت جمرہ اولیٰ کو کنکریاں مارنا اور وہاں لمبا وقوف کرنا اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا مستحب فعل ہے، پھر جمرہ وسطیٰ کو رمی کرنا اور وہاں وقوف کرنا اور ہر کنکری پھینکتے وقت "اللہ اکبر" کہنا مستحب ہے۔

۲۔ جمرہ عقبہ کو رمی کرتے وقت، وہاں وقوف کرنا درست نہیں بلکہ اسے رمی کے بعد وہاں سے فوراً خروج افضل ہے۔

٣٦٦..... بَابُ خُطْبَةِ الْإِمَامِ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

امام کا ایام تشریق کے درمیانی دن خطبہ دینے کا بیان

٢٩٧٣ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، وَ إِسْحَاقُ بْنُ زِيَادِ بْنِ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ ـ وَ هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ ـ ثَنَا أَبُوْعَاصِمٍ ، ثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَصَنٍ ، حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ.......... سَرَاءُ بِنْتُ نَبْهَانَ ـ وَ كَانَتْ رَبَّةَ بَيْتٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ـ قَالَتْ : خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الرُّؤُوْسِ فَقَالَ : ((أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا ؟)) قُلْنَا : اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ . قَالَ : ((أَلَيْسَ الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ ؟)) قُلْنَا : بَلٰى . قَالَ : ((فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟)) قُلْنَا : اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ أَعْلَمُ . قَالَ : ((أَلَيْسَ أَوْسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ؟)) قُلْنَا : بَلٰى . قَالَ : ((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ ـ زَادَ إِسْحَاقُ ـ وَ أَعْرَاضَكُمْ وَ قَالَا : وَ أَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا ، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا ، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا)) . زَادَ إِسْحَاقُ : ((فَلْيُبَلِّغْ أَدْنَاكُمْ أَقْصَاكُمْ ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ . اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ)).

حضرت سراء بنت نبہان بیان کرتی ہیں ، یہ زمانہ جاہلیت میں ایک بت کدے کی نگران تھیں وہ فرماتی ہیں : رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یوم الرؤس (سری کھانے کے دن ١٢ذوالحجہ) کو خطبہ ارشاد فرمایا تو کہا: ”یہ کونسا شہر ہے؟“ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بخوبی جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا یہ مشعر حرام نہیں ہے؟“ ہم نے جواب دیا: کیوں نہیں ۔ آپ نے پوچھا: ”آج کونسا دن ہے؟“ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے ۔ آپ نے فرمایا: ”کیا یہ ایام تشریق کا درمیانی دن نہیں ہے؟“ ہم نے جواب دیا: کیوں نہیں ، آپ نے فرمایا: ”پس بے شک تمھارے خون ، اسحاق کی روایت میں اضافہ ہے :اور تمھاری عزتیں اور تمھارے مال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمھارا آج کا دن ، تمھارے اس مہینے اور تمھارے اس شہر میں حرمت والا ہے۔“ جناب اسحاق نے یہ اضافہ بیان کیا ہے : لہٰذا چاہیے کہ تم میں سے نزدیک والا شخص دور والے کو یہ احکام پہنچا دے ۔ اے اللہ! کیا میں نے تیرے احکام پہنچا دیے ، اے اللہ کیا میں نے تیرا دین پہنچا دیا ۔ اے اللہ کیا میں نے تیری شریعت اور رسالت ان تک پہنچا دی۔“

(٢٩٧٣) اسناده ضعيف : ربیعہ بن عبدالرحمٰن راوی ضعیف ہے۔ سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب ای یوم یخطب بمنى، حديث : ١٩٥٣ـ خلق افعال العباد للبخاری : ٥١.

٣٦٧..... بَابُ ذِكْرِ تَعْلِيْمِ الْإِمَامِ فِيْ خُطْبَتِهِ يَوْمَ النَّفْرِ الْأَوَّلِ كَيْفَ يَنْفِرُوْنَ ، كَيْفَ يَرْمُوْنَ وَ تَعْلِيْمِهِمْ بَاقِيْ مَنَاسِكِهِمْ

روانگی کے پہلے دن (١٢ ذوالحجہ کو) امام کا خطبے میں لوگوں کو روانہ ہونے اور کنکریاں مارنے کی تعلیم دینے اور بقیہ مناسک حج سکھانے کا بیان

٢٩٧٤ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بِحَدِيْثٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ ، حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ ، قَرَأْتُ عَلٰى أَبِيْ قُرَّةَ مُوْسَى بْنِ طَارِقٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ....

عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعِرَّانَةِ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ ثَوَّبَ بِالصُّبْحِ ، فَلَمَّا اسْتَوٰى لِيُكَبِّرَ ، سَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ ، فَوَقَفَ عَنِ التَّكْبِيْرِ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ . وَ قَالَ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْأَوَّلِ قَامَ أَبُوْبَكْرٍ ، فَخَطَبَ النَّاسَ ، فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُوْنَ ، وَ كَيْفَ يَرْمُوْنَ ، فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ ، فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بَرَاءَةَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى خَتَمَهَا .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جعرانہ مقام سے احرام باندھ کر عمرہ کر کے واپس تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر روانہ کیا، لہٰذا ہم ان کی قیادت میں روانہ ہوئے حتی کہ جب ہم عرج مقام پر پہنچے تو صبح کی اذان ہوئی، پھر جب وہ تکبیر کہنے کے لیے سیدھے کھڑے ہوئے تو انھوں نے اپنے پیچھے اونٹ کی بلبلاہٹ سنی، لہٰذا وہ تکبیر کہنے سے رک گئے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر جب روانگی کا پہلا دن آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور انھیں روانگی اور رمی کے مسائل بتائے اور انھیں ان کے مناسک حج سکھائے، جب وہ خطبہ دے کر فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو پوری سورۂ براءت سنائی (جس میں مشرکین سے اعلان لاتعلقی اور ان کے حج کرنے پر پابندی وغیرہ کے احکامات تھے)۔

٣٦٨..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلرِّعَاءِ فِيْ رَمْيِ الْجِمَارِ بِاللَّيْلِ

چرواہوں کو رات کے وقت رمی کرنے کی رخصت ہے

٢٩٧٥ـ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، ....

(٢٩٧٤) اسناده ضعيف : ابن زبیر راوی مدلس ہے اور سماع کی تصریح نہیں۔ سنن الدارمی : ١٩١٥ـ صحيح ابن حبان : ٦٦١١ـ سنن نسائی : ٢٩٩٣.

عَنْ أَبِی بَدَّاحٍ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرُّعَاءِ أَنْ يَّرْمُوْا بِاللَّيْلِ ، وَ أَنْ يَّجْمَعُوا الرَّمْيَ .

جناب ابوالبداح بن عاصم بن عدی اپنے والد گرامی حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چرواہوں کو رات کے وقت رمی کرنے اور (دو دنوں کی) اکٹھی رمی کرنے کی اجازت دی ہے۔"

٣٦٩..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلرُّعَاةِ أَنْ يَّرْمُوْا يَوْماً وَ يَدَعُوْا يَوْماً

چرواہوں کو رخصت ہے کہ وہ ایک دن (اکٹھی دو دن کی) رمی کر لیں اور ایک دن رمی نہ کریں

٢٩٧٦۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِی الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرُّعَاةِ أَن يَرْمُوْا يَوْماً وَ يَدَعُوْا يَوْماً .

"حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چرواہوں کو رخصت دی ہے کہ وہ ایک دن رمی کر لیں اور ایک دن نہ کریں۔

٢٩٧٧۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِی بَكْرٍ ، ....

عَنْ أَبِی الْبَدَّاحِ ، عَنْ أَبِيهِ : بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

حضرت ابوالبداح اپنے والد گرامی حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٢٩٧٨۔ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِی بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ أَبِی الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِلرُّعَاةِ أَن يَّرْمُوا الْجِمَارَ يَوْماً وَ يَرْعَوْا يَوْماً .

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چرواہوں کو اجازت دی کہ وہ (دو دن کی اکٹھی) کنکریاں ایک دن ماریں اور ایک دن ترک کر دیں اور اپنے اونٹ چرائیں۔

(٢٩٧٥) اسناده صحیح: الارواء: ١٠٨٠۔ سنن الدارمی: ١٨٩٧۔ من طريق مالك بهذا الاسناد۔ وانظر الحديث الآتی۔

(٢٩٧٦) اسناده صحیح: الارواء: ١٠٨٠۔ سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب فی رمی الجمار، حديث: ١٩٧٦۔ سنن ترمذی: ٩٥٤۔ سنن نسائی: ٣٠٧٠۔ مسند احمد: ٥/٤٥٠۔ مسند الحميدی: ٨٥٤۔ سنن ابن ماجه: ٣٠٣٦ من طريق آخر.

(٢٩٧٧) انظر الحديث السابق.

(٢٩٧٨) تقدم تخريجه برقم: ٢٩٧٦.

۳۷۰..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ فِي تَرْكِ رَمْيِ الْجِمَارِ يَوْماً وَ يَرْعُوْا يَوْماً فِي يَوْمَيْنِ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ، الْيَوْمِ الْأَوَّلِ يَرْعُوْا فِيْهِ ، وَ يَرْمُوْا يَوْمَ الثَّانِيْ ، ثُمَّ يَرْمُوْا يَوْمَ النَّفرِ ، لا أَنَّهُ رَخَّصَ لَهُمْ فِيْ تَرْكِ رَمْيِ الْجِمَارِ يَوْمَ النَّحْرِ ، وَ لَا يَوْمَ النَّفرِ الْآخِرِ ، وَ إِنَّهُمْ إِنَّمَا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ رَمْيِ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَ الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَيَرْمُوْنَهَا فِيْ أَحَدِ الْيَوْمَيْنِ ، إِمَّا يَوْمُ الْأَوَّلِ وَ إِمَّا يَوْمُ الثَّانِيْ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ نے چرواہوں کو ایام تشریق کے دو دنوں میں رخصت دی ہے کہ وہ ایک دن رمی کر لیں اور دوسرے دن جانور چرائیں۔ ایام تشریق میں سے پہلے دن جانور چراتے رہیں دوسرے دن (اکٹھی) رمی کر لیں۔ پھر روانگی کے دن رمی کر لیں، یہ مطلب نہیں کہ آپ نے انھیں قربانی کے دن یا روانگی کے دن رمی چھوڑنے کی رخصت دی ہے۔ بلکہ آپ نے انھیں یہ رخصت دی ہے کہ وہ ایام تشریق کے پہلے دو دنوں کی رمی اکٹھی کر لیں گے، چاہے ایام تشریق کے پہلے دن کر لیں چاہے دوسرے دن کر لیں

۲۹۷۹۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّ ....

ابْنَ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ ، عَنْ أَبِيْهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِرُعَاةِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ ، يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّحْرِ ، ثُمَّ يَرْمُوْنَ الْغَدَ أَوْ مِنْ بَعْدِ الْغَدِ لِيَوْمَيْنِ ، ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرَةِ . قَالَ أَبُوبَكْرٍ : أَبُوْ الْبَدَّاحِ هُوَ ابْنُ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ . وَ مَنْ قَالَ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ نَسَبَهُ إِلَى جَدِّهِ ، وَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ هٰذَا هُوَ الْعَجْلَانِيُّ صَاحِبُ قِصَّةِ اللِّعَانِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ خَبَرِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ .

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کو منیٰ سے باہر راتیں گزارنے کی اجازت دی تھی، وہ قربانی والے دن کنکریاں ماریں گے، پھر وہ عید کے دوسرے یا تیسرے دن (دو دن کی اکٹھی) کنکریاں مارلیں گے، پھر روانگی کے دن جمرات پر کنکریاں ماریں گے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوالبداح عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں اور جس راوی نے ابوالبداح بن عدی سے بیان کیا ہے تو اس نے ان کی نسبت ان کے دادا کی طرف کر دی ہے۔ حضرت عاصم بن عدی عجلانی رضی اللہ عنہ ہیں جن کا لعان کا قصہ حضرت سہل بن سعد کی روایت میں مذکور ہے۔

(۲۹۷۹) سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب في رمي الجمار، حديث: ۱۹۷۵۔ سنن ترمذی: ۹۵۵۔ سنن نسائی: ۳۰۷۰۔ سنن ابن ماجہ: ۳۰۳۷۔ وقد تقدم برقم: ۲۹۷۶۔

فوائد:......۱۔کسی بھی شخص کے لیے دس ذوالحجہ کی نصف رات سے قبل رمی کرنا جائز نہیں، البتہ عورتوں، بچوں کمزور افراد، معذور اشخاص اور چرواہوں کو نصف رات میں جمرہ عقبہ کو رمی کرنے کی رخصت ہے۔(فقه السنة : ۱/ ۶۵۱)

۲۔ چرواہوں کو رخصت ہے کہ وہ گیارہ ذوالحجہ کو جمرات کی رمی کرنے کے بعد اپنے اونٹوں کے پاس رات گزاریں اور بارہ ذوالحجہ کی رمی ترک کر دیں پھر تیرہ ذوالحجہ کو بارہ اور تیرہ ذوالحجہ دونوں دنوں کی اکٹھی رمی کریں۔(نیل الاوطار : ۸/ ۳۸)

۳۔ ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں بسر کرنا لازم ہیں، لیکن چرواہے اس حکم سے مستثنیٰ ہیں اور وہ یہ راتیں اپنے اونٹوں کے پاس بسر کر سکتے ہیں۔

۳۷۱..... بَابُ وَقْتِ النَّفَرِ مِنْ مِنًى اٰخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

ایام تشریق کے آخری دن منیٰ سے روانگی کے وقت کا بیان

۲۹۸۰۔ أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْفَقِيْهِ أَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ أَخْبَرَهُ..........

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ) صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ بَصْرِيٌّ، لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ. قَالَ اَبُوْبَكْرٍ: قَرَأَ عَلَيَّ أَبُوْ مُوْسٰى هٰذَا، قَالَ، كَتَبَ إِلَيَّ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں وادی محصب میں پڑھیں پھر آپ کچھ دیر سو گئے پھر آپ سوار ہو کر بیت اللہ شریف پہنچے اور طواف وداع کیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، اسے صرف عمرو بن حارث نے بیان کیا ہے امام ابوبکر فرماتے ہیں: جناب ابوموسی نے اس حدیث کی قراءت مجھے سنائی۔ وہ فرماتے ہیں: احمد بن صالح نے یہ روایت ابن وہب کی سند سے مجھے لکھ کر ارسال کی۔

فوائد:......اس حدیث کی وضاحت حدیث ۲۹۴۱ کے تحت ملاحظہ کریں۔

۳۷۲..... بَابُ اسْتِحْبَابِ النُّزُوْلِ بِالْمُحَصَّبِ اِسْتِنَانًا بِالنَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں وادی محصب میں ٹھہرنا مستحب ہے

(۲۹۸۰) تقدم تخريجه برقم: ۹۶۲.

٢٩٨١ـ ثَنَا أَبُوعَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلِمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِيْ ....

أَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) وَنَحْنُ بِمِنًى: ((نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا الْخَيْفَ بَنِيْ كَنَانَةَ. قَالَ لَنَا بُنْدَارٌ: حِيْنَ تَقَاسَمُوْا، وَإِنَّمَا هُوَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ)). وَذٰلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفُوْا عَلَى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتَّى يُسَلِّمُوْا إِلَيْهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ)۔ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا، جبکہ ہم ابھی منیٰ میں تھے: ہم کل خیف بنی کنانہ میں پڑاؤ ڈالیں گے۔ ان شاء اللہ۔ جناب بندار کی روایت میں ہے: جب انھوں نے قسمیں اٹھائی تھیں بلکہ صحیح لفظ یہ ہیں: جہاں پر انھوں نے کفر پر اتحاد کی قسمیں اٹھائی تھیں۔ اور یہ واقعہ اس طرح ہے کہ قریش اور کنانہ نے خیف یعنی وادی محصب میں بنی ہاشم اور بنی مطلب کے خلاف آپس میں قسمیں اٹھائی تھیں کہ وہ ان سے شادی بیاہ نہیں کریں گے اور ان کے خاندان سے خرید وفروخت نہیں کریں گے حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو ان کے حوالے کر دیں۔

٢٩٨٢ـ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَا، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِيْ سَلِمَةَ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ۔ أَنَّ النَّبِيَّ (ﷺ) قَالَ بِمِثْلِهِ. ثَنَا الرَّبِيْعُ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوْا: أَنْ لَا تُنَاكِحُوْهُمْ، وَلَا يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُمْ شَيْءٌ حَتَّى يُسَلِّمُوْا إِلَيْهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ) قَالَ الرَّبِيْعُ وَيُوْنُسُ: حَيْثُ تُقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ. وَقَالَ بَحْرٌ: حِيْنَ أَقْسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کی مثل بیان کرتے ہیں۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: انھوں نے آپس میں قسمیں اٹھائیں کہ وہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے رشتہ داریاں نہیں کریں گے اور نہ ان کے ساتھ کوئی اور معاملہ کریں گے حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو ان کے دشمنوں کے حوالے کر دیں۔ جناب ربیع اور یونس کی روایت میں ہے: انھوں نے آپس میں کفر پر قسمیں کھائیں، جناب بحر کی روایت میں ہے: جب انھوں نے کفر پر قسمیں اٹھائیں۔

(٢٩٨١) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب نزول النبی ﷺ مكه، حديث: ١٥٩٠۔ صحيح مسلم كتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب يوم النحر، حديث: ١٣١٤۔ سنن ابی داؤد: ٢٠١١۔ سنن كبری نسائی: ٤١٨٨۔ مسند احمد: ٢/ ٥٤٠۔

(٢٩٨٢) انظر الحديث السابق.

۳۷۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ (ﷺ) قَدْ كَانَ أَعْلَمَهُمْ وَهُوَ بِمِنًى أَنْ يَنْزِلَ بِالْأَبْطَحِ، وَأَنَّ أَبَا رَافِعٍ أَرَادَ بِقَوْلِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو منیٰ ہی میں بتا دیا تھا کہ آپ وادی ابطح میں ٹھہریں گے۔ اور حضرت ابورافع کے اس قول سے ان کی مراد

۲۹۸۳۔ أَنَا ضَرَبْتُ قُبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ﷺ) وَلَمْ يَأْمُرْنِي، فَجَاءَ فَنَزَلَ أَيْ وَلَمْ يَأْمُرْنِي بِضَرْبِ الْقُبَّةِ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ، لَا أَنَّهُ أَرَادَ أَنَّ النَّبِيَّ (ﷺ) نَزَلَ الْأَبْطَحَ لِعِلَّةِ ضَرْبِ الْقُبَّةِ.

میں نے رسول اللہ ﷺ کا خیمہ وادی ابطح میں لگایا تھا اور آپ نے مجھے خیمہ لگانے کا حکم نہیں دیا تھا۔ بس آپ تشریف لائے اور خیمے میں فروکش ہو گئے۔ یعنی آپ نے مجھے اس جگہ خیمہ لگانے کا حکم نہیں دیا تھا۔ حضرت ابورافع کا یہ مطلب نہیں کہ نبی کریم ﷺ وادی ابطح میں خیمہ لگا ہونے کی وجہ سے اترے تھے۔"

۲۹۸٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْرٍ الْأَيْلِيُّ أَنَّ سَلَامَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.........

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ. أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ) قَالَ - حِيْنَ اَرَادَ أَنْ يَنْفِرَ مِنْ مِنًى - ((نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَداً إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِيْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ)) - يَعْنِي بِذَلِكَ الْمُحَصَّبَ - ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ سَوَاءً۔ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ سُؤَالُ النَّبِيِّ (ﷺ) أَيْنَ يَنْزِلُ غَداً فِيْ حَجَّتِهِ إِنَّمَا هُوَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔ فَأَمَّا آخِرُ الْقِصَّةِ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، فَهُوَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ، وَمَعْمَرٌ فِيْمَا أَحْسِبُ وَاهِماً

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ سے روانگی کا ارادہ کرتے وقت فرمایا: "ہم کل، ان شاء اللہ، خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں انھوں نے کفر پر اتحاد کی باہمی قسمیں اٹھائی تھیں۔" آپ کی مراد وادی محصب تھی۔ پھر بقیہ روایت اوپر والی روایت کی مثل بیان کی ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ سے یہ سوال کہ آپ اپنے حج میں کل (مکہ مکرمہ میں) کہاں اتریں گے۔ یہ روایت امام زہری نے ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔ جبکہ اس روایت کے آخر میں مذکورہ یہ قصہ: کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث بنے گا، یہ علی بن حسین کی عمرو بن عثمان کے واسطے سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مروی ہے۔

(۲۹۸۳) سیأتي برقم: ۲۹۸٦. (۲۹۸٤) تقدم تخريجه برقم: ۲۹۸۱.

فِـيْ جَمْعِهِ الْقِصَّتَيْنِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَدْ بَيَّنْتُ عِلَّةَ هٰذَا الْخَبَرِ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ.

میرے خیال میں معمر راوی کو وہم ہوا ہے اور اس نے ان دو واقعات کو اس سند کے ساتھ یکجا کر دیا ہے۔ میں نے اس روایت کی علت کتاب الکبیر میں بیان کر دی ہے۔

٢٩٨٥ـ ثَـنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، ....

عَـنْ أُسَـامَةَ بْـنِ زَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰـهِ، أَيْـنَ تَنْزِلُ غَدًا۔ وَذٰلِكَ فِيْ حَجَّتِهِ۔ قَـالَ: ((وَهَـلْ تَـرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَنْزِلًا))؟ ثُمَّ قَـالَ: ((نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْـثُ قَـاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذٰلِكَ أَنَّ بَنِـيْ كِـنَـانَةَ حَـالَـفَتْ قُرَيْشًا عَلَى بَنِيْ هَـاشِـمٍ أَنْ لَا يُـنَـاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ، وَلَا يُؤْوُوْهُمْ)). قَالَ مَعْمَرٌ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْـخَيْفُ الْوَادِيْ۔ قَالَ ثُمَّ قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ)).

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں عرض کی: اے اللہ کے رسول! کل آپ مکہ مکرمہ میں کہاں تشریف فرما ہوں گے، آپ نے فرمایا: "کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا بھی ہے؟" پھر فرمایا: "ہم کل خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں قریش نے کفر پر اتحاد کی قسمیں کھائی تھیں۔ اور وہ اس طرح کہ بنو کنانہ اور قریش نے بنی ہاشم کے خلاف آپس میں یہ عہد کیا تھا کہ ان کے ساتھ نہ نکاح کریں گے اور نہ خرید و فروخت کریں گے اور نہ انھیں پناہ دیں گے۔" امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: خیف ایک وادی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: "کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہے اور نہ کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث بنے گا۔"

٢٩٨٦ـ ثَـنَـا بِـخَبَـرِ ابْـنِ رَافِعٍ الَّذِيْ ذَكَرْتُ، نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَعَـلِـيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَقَالَ نَصْرٌ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ..........

عَـنْ أَبِـيْ رَافِـعٍ، قَالَ: ضَرَبْتُ قُبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ﷺ) بِالْأَبْطَحِ، وَلَمْ يَأْمُرْنِيْ أَنْ أَنْزِلَ

حضرت ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا خیمہ وادی ابطح میں لگا دیا۔ آپ نے مجھے وادی ابطح میں

(٢٩٨٥) صحيح بخاري، كتاب الجهاد، باب اذا اسلم قوم في دار الحرب، حديث: ٣٠٥٨ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب نزول الحاج بمكة، حديث: ١٣٥١/٤٤٠ـ سنن ابي داؤد: ٢٠١٠ـ سنن كبرى نسائي: ٤٢٤٢ـ سنن ابن ماجه: ٢٧٢٩ـ مسند احمد: ٢٠٢/٥.

(٢٩٨٦) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب يوم النفر، حديث: ١٣١٣ـ سنن ابي داؤد: ٢٠٠٩ـ مسند الحميدي: ٤٩٩.

الْاَبْطَحَ، فَجَاءَ، فَنَزَلَ. هٰذَا حَدِيْثُ نَصْرٍ. وَقَالَ عَلِيٌّ، قَالَ أَبُوْ رَافِعٍ: لَمْ يَأْمُرْنِي أَنْ أَنْزِلَ الْاَبْطَحَ وَإِنَّمَا جِئْتُ فَضَرَبْتُ قُبَّتَهُ، فَجَاءَ فَنَزَلَ. وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: لَمْ يَأْمُرْنِي النَّبِيُّ (ﷺ) أَنْ أَضْرِبَ قُبَّتَهُ، إِنَّمَا ضَرَبْتُ قُبَّةَ النَّبِيِّ (ﷺ) بِالْاَبْطَحِ، فَنَزَلَ. وَزَادَ عَبْدُالْجَبَّارِ، قَالَ: وَكَانَ أَبُوْ رَافِعٍ عَلٰى ثَقَلٍ، وَكَانَ النَّبِيُّ (ﷺ) مَنْزِلُهُ حِيْنَ جَاءَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ بِأَعْلٰى مَكَّةَ. قَالَ أَبُوْ رَافِعٍ: فَجِئْتُ، فَضَرَبْتُ قُبَّتَهُ فَجَاءَ فَنَزَلَ.

اترنے کا حکم نہیں دیا تھا پھر آپ تشریف لائے تو آپ اس خیمے میں فروکش ہوئے یہ روایت جناب نصر کی ہے اور جناب علی بن خشرم کی روایت میں ہے: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ نے مجھے وادی ابطح میں اترنے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ میں خود ہی آیا تو میں نے آپ کا خیمہ لگا دیا۔ پھر آپ بھی تشریف لے آئے اور خیمے مین فروکش ہو گئے۔ جناب عبدالجبار کی روایت میں ہے: نبی اکرم ﷺ نے مجھے خیمہ نصب کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ بلکہ میں نے خود ہی وادی ابطح میں نبی کریم ﷺ کا خیمہ لگادیا تو آپ اس میں تشریف فرما ہو گئے۔ جناب عبدالجبار نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں: اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ آپ کے سامان کے نگران تھے اور نبی اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ سے تشریف لائے تھے تو آپ نے مکہ مکرمہ کی بالائی جانب قیام کیا تھا۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پس میں وادی ابطح میں آیا تو میں نے آپ کا خیمہ لگا دیا۔ پھر آپ بھی آ گئے اور اس میں تشریف فرما ہو گئے۔

٣٦٤..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ (ﷺ) إِنَّمَا نَزَلَ بِالْاَبْطَحِ لِيَكُوْنَ أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ، وَإِنْ كَانَ قَدْ أَعْلَمَهُمْ وَهُوَ بِمِنٰى أَنَّهُ نَازِلٌ بِهِ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ نُزُوْلَهُ لَيْسَ مِنْ سُنَنِ الْحَجِّ الَّذِيْ يَكُوْنُ تَارِكُهُ عَاصِياً أَوْ يُوْجِبُ تَرْكُ نُزُوْلِهِ هَدْيًا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ وادی ابطح میں صرف اس لیے اترے تھے تا کہ آپ کی روانگی آسان ہو اگر چہ آپ نے منیٰ ہی میں صحابہ کرام کو بتا دیا تھا کہ آپ وادی ابطح میں اتریں گے اس بات کی دلیل کے بیان کے ساتھ کہ وادی ابطح میں اترنا حج کے لازمی افعال میں سے نہیں ہے کہ اس کو چھوڑنے والا گناہ گار ہو یا اس میں نہ اترنے پر ایک قربانی کرنا کفارہ واجب ہوتا ہو

٢٩٨٧۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى، ثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ..........

(٢٩٨٧) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب المحصب، حديث: ١٧٦٥۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب، حديث: ١٣١١۔ سنن ترمذی: ٩٢٣۔ سنن ابی داؤد: ٢٠٠٣۔ سنن ابن ماجه: ٣٠٦٧۔ مسند احمد: ٦/١٩٠، ٢٠٧.

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) الْمُحَصَّبَ لِيَكُوْنَ أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ، فَمَنْ شَاءَ نَزَلَهٗ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهٗ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وادی ابطح میں صرف اس لیے اترے تھے کیونکہ یہاں سے (مدینہ منورہ) روانہ ہونا آسان تھا لہٰذا جو شخص چاہے اس وادی میں اترے اور جو چاہے نہ اترے۔

۲۹۸۸۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نُزُوْلُ الْمُحَصَّبِ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ، اِنَّمَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) لِيَكُوْنَ أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ، قَوْلُهَا: ((لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ)) تُرِيْدُ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ الَّتِيْ يَجِبُ عَلَى النَّاسِ الْاِئْتِمَامُ بِفِعْلِهِ (ﷺ) إِذْ كُلُّ مَا فَعَلَهٗ (ﷺ) وَإِنْ كَانَ مِنْ فِعْلِ الْمُبَاحِ۔ فَقَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ السُّنَّةِ، أَيْ أَنَّ لِلنَّاسِ الْاِسْتِنَانَ بِهِ إِذْ هُوَ مُبَاحٌ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ أَنْ يَفْعَلُوْا ذٰلِكَ الْفِعْلَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ وادی محصب میں قیام کرنا سنت نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس وادی میں صرف اس لیے قیام کیا تھا کہ یہ آپ کی روانگی کے لیے آسان جگہ تھی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان وادی محصب میں قیام کرنا سنت نہیں ہے۔ اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ ایسا فعل نہیں ہے کہ جس کی اقتداء کرنا لوگوں کے لیے واجب ہو۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے تمام افعال اگرچہ وہ مباح ہی ہوں ان پر سنت کا لفظ تو بولا جاتا ہے۔ یعنی لوگ اس سنت کی پیروی کر سکتے ہیں کیونکہ یہ مباح ہے لیکن ان پر یہ فعل واجب نہیں ہے (کہ اس کام کو نہ کرنے والا گناہ گار ہو جائے یا اس پر کفارہ واجب ہو جائے)۔"

۳۷۵..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْاِسْمَ قَدْ يُنْفٰى عَنِ الشَّيْءِ إِذَا لَمْ يَكُنْ وَاجِباً، وَإِنْ كَانَ الْفِعْلُ مُبَاحًا

اس بات کی دلیل کا بیان کہ کبھی کسی چیز کی نفی کر دی جاتی ہے جبکہ وہ چیز واجب نہیں ہوتی اگرچہ وہ چیز مباح ہوتی ہے

۲۹۸۹۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَ عَلِيٌّ: أَخْبَرَنَا. وَقَالَ الْآخِرُوْنَ: ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ..........

(۲۹۸۸) انظر الحديث السابق.

(۲۹۸۹) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب المحصب، حديث: ۱۷۶۶۔ صحيح مسلم كتاب الحج باب استحباب نزول المحصب، حديث: ۱۳۱۲۔ سنن ترمذی: ۹۲۲۔ سنن كبرى نسائی: ۴۱۹۵۔ مسند احمد: ۲۲۱/۱۔ مسند الحميدی: ۴۹۸.

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَيْسَ الْمُحَصَّبُ بِشَيْءٍ، اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ). قَالَ أَبُوْبَكْرٍ، قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَيْسَ الْمُحَصَّبُ بِشَيْءٍ أَرَادَ لَيْسَ بِشَيْءٍ يَجِبُ عَلَى النَّاسِ نُزُوْلَهُ، فَنَفَى اسْمَ الشَّيْءِ عَنْهُ عَلَى الْمَعْنٰى الَّذِيْ تَرْجَمْتُ الْبَابَ، اِذِ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ نُزُوْلَ الْمُحَصَّبِ فِعْلٌ وَاسْمُ الشَّيْءِ وَاقِعٌ عَلَى الْفِعْلِ، وَاِنِ الْفِعْلُ مُبَاحًا، وَلَا وَاجِبًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وادی محصب میں اترنا کوئی ضروری چیز نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو ایک اتفاقی منزل ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تھے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ وادی محصب میں اترنا لوگوں پر واجب نہیں ہے۔ اس طرح انھوں نے ایک چیز کی نفی کی ہے (اگر چہ وہ مباح ہے) جیسا کہ میں نے اس باب کے عنوان میں ذکر کیا ہے کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ وادی محصب میں ٹھہرنا ایک فعل ہے اور اس فعل پر وادی کا نام محصب واقع ہوا ہے (جس کی نفی کی گئی ہے کہ محصب کوئی چیز نہیں۔) اگر چہ یہ فعل مباح ہے واجب نہیں ہے۔

٣٧٦..... بَابُ اسْتِحْبَابِ النُّزُوْلِ بِالْمُحَصَّبِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ وَاجِباً إِذِ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ الَّذِيْنَ أَمَرَ النَّبِيُّ (ﷺ) بِالْعَضِّ بِالنَّوَاجِذِ عَلَى سُنَّتِهِ وَسُنَّتِهِمْ ـ قَدِ اقْتَدَوْا بِالنَّبِيِّ (ﷺ) بِالنُّزُوْلِ بِهِ

وادی محصب میں اترنا مستحب ہے، اگر چہ یہ فعل واجب نہیں ہے لیکن مستحب اس لیے ہے کہ خلفائے راشدین مہدیین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اس وادی میں قیام کیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت کے ساتھ ساتھ خلفائے راشدین کی سنت کو بھی مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا ہے

٢٩٩٠ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، قَالُوْا، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَنْزِلُوْنَ الْأَبْطَحَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم یہ سب حضرات وادی ابطح میں اترتے تھے۔

٢٩٩١ـ وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ، قَالُوْا، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

(٢٩٩٠) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب، حدیث: ١٣١٠ـ سنن ترمذی: ٩٢١ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٦٩ـ مسند احمد: ٨٩/٢ـ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب نزول بذی طوی......، حدیث: ١٧٦٨.

أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، ....
عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مذکورہ روایت کی طرح مروی ہے۔

فوائد :......۱۔ احادیث الباب دلیل ہیں کہ نبی ﷺ نے منیٰ سے واپسی کے وقت مقام ابطح المعروف وادی محصب میں نزول فرمایا اور خلفائے راشدین اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اس مقام پر نزول فرمایا کرتے تھے البتہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اس جگہ نزول نہیں کرتے تھے اور ان کا موقف تھا کہ یہ ایک اتفاقی منزل تھی، قصداً آپ نے اس جگہ کا انتخاب نہیں کیا تھا۔

چنانچہ شافعی، مالک اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ مقام ابطح میں نبی ﷺ اور خلفائے راشدین کی اقتداء میں یہاں نزول کرنا مستحب فعل ہے اور علماء کا اس مسئلے میں اجماع ہے کہ جو شخص وادی محصب میں قیام نہ کرے اس پر کوئی جرمانہ عائد نہیں ہوتا، نیز محصب میں مقام نبی ﷺ کی اقتداء میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرنا اور یہاں تمام رات یا رات کا کچھ حصہ گزارنا مستحب فعل ہے۔ (شرح النووی: ۹/ ۵۹)

۲۔ مقام ابطح میں نزول کی حکمت اللہ تعالیٰ کا اس نعمت پر شکر ادا کرنا تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دشمنان اسلام پر غلبہ کی صورت میں عطا کی تھی۔ ابن قیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں یہاں قیام کا مقصود آپ ﷺ کا شعائر اسلام کا اظہار تھا کیونکہ اس جگہ کافروں نے شعار کفر کا اظہار کیا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ کفر وشرک کی جگہوں میں آپ ﷺ شعائر توحید کو اجاگر کرتے تھے۔ (فقه السنه: ۱/ ٦٦٥)

۳۔ مقام ابطح میں قیام کی دوسری حکمت یہ تھی کہ یہاں سے مکہ کو روانگی آسان تھی۔

۳۷۷..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ بِالْمُحَصَّبِ إِذَا نَزَلَهُ الْمَرْءُ

جب آدمی وادی محصب میں قیام کرے تو وہاں نماز پڑھنا مستحب ہے

۲۹۹۲۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَبَرُ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ أَنَسٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ قَدْ أَمْلَيْتُهُ قَبْلُ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت انس کی روایت اسی باب کے متعلق ہے، میں اسے اس سے پہلے لکھوا چکا ہوں (کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں وادی محصب میں ادا کیں اور پھر کچھ دیر سو گئے۔)

۲۹۹۳۔ وَرَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ

(۲۹۹۱) باب استحباب نزول المحصب، حديث: ۱۳۱۰۔ وانظر الحديث السابق.

(۲۹۹۲) صحيح بخاری، كتاب الحج باب من صلى العصر يوم النفر بالابطح، حديث: ۱۷٦۳۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب نزول المحصب، حديث: ۱۳۰۹۔

الْبَطْحَاءَ عَشِيَّةَ النَّفَرِ ، وَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ كَانَا يَفْعَلَانِهِ ، وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ حَتّٰى هَلَكَ ، فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَاءَ . ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (منیٰ سے) روانگی والے دن دوپہر کے بعد وادی بطحا میں اترے۔ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تاحیات اسی طرح کیا کرتے تھے۔ آپ نے وادی بطحا میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کیں۔"

۲۹۹۴۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى ، عَنْ زُهَيْرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى بِالْأَبْطَحِ صَلَاةَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ . وَ خَبَرُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وادی ابطح میں نماز عصر کی دو رکعات ادا کیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اسی باب کے متعلق ہے۔

۳۷۸..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلَاةَ بِالْأَبْطَحِ بَعْدَمَا نَفَرَ مِنْ مِنًى ، ضِدُّ قَوْلِ مَنْ يَحْكِي لَنَا عَنْهُ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا أَنَّ الْحَاجَّ إِذَا قَفَلَ رَاجِعاً إِلٰى بَلَدِهٖ عَلَيْهِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ

اس بات کا بیان کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ سے روانگی کے بعد وادی ابطح میں قصر نماز ادا کی تھی۔ ہمارے دور کے بعض اہلِ علم کے قول کے برخلاف جو کہتا ہے کہ حاجی جب اپنے شہر کو روانہ ہو جائے تو وہ مکمل نماز پڑھے

۲۹۹۵۔ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا وَكِيعٌ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ وَ هُوَ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ ، قَالَ : فَخَرَجَ بِلَالٌ بِفَضْلِ

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وادی ابطح میں حاضر ہوا جبکہ آپ اپنے سرخ خیمے میں تشریف فرما تھے حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر

(۲۹۹۳) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب النزول بذی طوی قبل أن یدخل مکۃ: ۱۷۶۸.

(۲۹۹۴) اسنادہ صحیح، مسند احمد: ۳۰۸/۴۔ وانظر الحدیث الآتی.

(۲۹۹۵) صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ فی الثوب الاحمر، حدیث: ۳۵۵۳،۶۳۴،۳۷۶۔ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ باب سترۃ المصلی، حدیث: ۵۰۳۔ بطولہ سنن ابی داؤد: ۵۲۰۔ مسند احمد: ۳۰۸/۴۔ وقد تقدم اطرافہ برقم: ۸۴۱،۳۸۸.

وَضُوْئِهِ فَبَيْنَ نَاضِحٍ وَ نَائِلٍ ، فَأَذَّنَ بِلَالٌ ، فَكُنْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ ، هٰكَذَا وَ هٰكَذَا ، يَعْنِيْ يَمِيْناً وَ شِمَالًا ، قَالَ : ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ جُبَّةٌ لَهُ حَمْرَاءُ أَوْ حُلَّةٌ لَهُ حَمْرَاءُ ، فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى بَرِيْقِ سَاقِيَهِ ، فَصَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ ، رَكْعَتَيْنِ تَمُرُّ الْمَرْأَةُ ، وَ الْحِمَارُ ، وَ الْكَلْبُ وَ رَاهَا لَا يَمْنَعُ . ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى أَتَى الْمَدِيْنَةَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَرَّجْتُ طُرُقَ خَبَرِ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ .

حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر آئے (اور اسے تقسیم کرنا شروع کیا) پس کچھ صحابہ کو پانی مل گیا اور کچھ کو صرف چند قطرے ہی نصیب ہوئے ۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان پڑھی، میں نے ان کو دیکھا کہ وہ اپنے چہرے کو دائیں اور بائیں جانب گھماتے تھے ۔ پھر آپ کے لیے ایک چھوٹا نیزہ گاڑ دیا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ نے ایک خوبصورت سرخ چوغہ یا خوبصورت سرخ جوڑا پہن رکھا تھا ۔ گویا کہ میں آپ کی پنڈلی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں، پھر آپ نے اس چھوٹے نیزے کو سترہ بنا کر ظہر اور عصر کی دو دو رکعات ادا کیں ۔ عورتیں، گدھے اور کتے سترے کے پیچھے سے گزرتے رہے (اور آپ نے نماز مکمل کر لی) ۔ پھر آپ مسلسل مدینہ منورہ پہنچنے تک دو رکعات نماز ہی پڑھتے رہے ۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن اسحاق کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کے تمام طرق ایک دوسرے مقام پر بیان کر دیے ہیں ۔

۲۹۹۶ ۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، عَنْ يَحْيٰى ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ ، وَكَانَ يُصَلِّيْ بِنَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ . قَالَ : قُلْتُ لَهُ : هَلْ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئاً ؟ قَالَ : أَقَمْنَا بِهَا عَشْراً .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف سفر پر نکلے آپ ہمیں مدینہ منورہ واپس آنے تک دو دو رکعات ہی پڑھاتے رہے ۔ جناب یحییٰ بن ابی اسحاق کہتے ہیں: میں نے حضرت انس سے پوچھا: کیا تم مکہ مکرمہ میں کچھ دن ٹھہرے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہم مکہ مکرمہ میں دس دن ٹھہرے تھے ۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ مقام ابطح میں قیام کے دوران نماز ظہر، عصر اور مغرب وعشاء کا اہتمام مسنون ومستحب ہے اور مسافر حضرات اس جگہ نماز قصر کا اہتمام کریں گے ۔

(۲۹۹۶) تقدم تخريجه برقم: ۹۵٦.

۲۷۹..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الْإِدْلَاجِ بِالْاِرْتِحَالِ مِنَ الْحَصْبَةِ ، اِقْتِدَاءً بِفِعْلِ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

نبی مصطفیٰ ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے اخیر رات میں محصب سے واپسی کے لیے سفر کرنا مستحب ہے

۲۹۹۷۔ ثَنَا أَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ ، ثَنَا زِيَادٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ۔ ثَنَا مَنْصُوْرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ ، قَالَ الْأَسْوَدُ ....

قَالَتْ عَائِشَةُ : لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدْلِجاً مِنَ الْأَبْطَحِ وَ هُوَ يَصْعَدُ وَ أَنَا أَنْزِلُ أَوْ يَنْزِلُ وَ أَنَا أَصْعَدُ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں (عمرہ کرکے فارغ ہونے کے بعد) رات کے آخری پہر رسول اللہ ﷺ سے وادی ابطح میں اس وقت ملی جب آپ (مکہ مکرمہ کی طرف) چڑھ رہے تھے اور میں وادی میں اتر رہی تھی یا آپ اتر رہے تھے اور میں چڑھائی چڑھ رہی تھی۔

۲۹۹۸۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ ۔ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ ۔ ثَنَا أَفْلَحُ ، قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَ قَالَ فِي الْخَبَرِ : فَأَذَّنَ بِالرَّحِيْلِ فِيْ أَصْحَابِهِ ۔ يَعْنِيْ مِنَ الْمُحَصَّبِ ۔ فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ، فَطَافَ بِهِ ، ثُمَّ خَرَجَ ، فَرَكِبَ ، ثُمَّ انْصَرَفَ مُتَوَجِّهاً إِلَى الْمَدِيْنَةِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلے پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اس روایت میں یہ الفاظ بیان کیے آپ نے وادی محصب میں اپنے صحابہ کو روانگی کا حکم دیا تو لوگ چل پڑے۔ پھر آپ صبح کی نماز کے وقت بیت اللہ شریف کے پاس سے گزرے تو آپ نے اس کا طواف کیا پھر باہر آ کر سواری پر بیٹھے پھر آپ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

فوائد :..... یہ احادیث دلیل ہیں کہ مقام ابطح سے رات کو صبح صادق سے قبل بھی روانہ ہونا مسنون ہے اور اندھیرے میں وہاں سے نکلنا افضل ہے۔

۳۸۰..... بَابُ الْأَمْرِ بِطَوَافِ الْوَدَاعِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

طواف وداع کرنے کا حکم اس سلسلے میں مروی حدیث کے الفاظ عام ہیں مگر ان کی مراد مراد خاص ہے

(۲۹۹۷) كتاب الحج، باب الادلاج من المحصب، حديث : ۱۷۷۲۔ من طريق ابراهيم مطولا : ۱۷۶۲۔ وصحيح مسلم كتاب الحج باب بيان وجود الاحرام، حديث : ۱۲۱۱/۱۲۸۔ بمعناه.

(۲۹۹۸) صحيح بخاری، كتاب الحج، باب قول الله تعالىٰ (الحج اشهر المعلومات) حديث : ۱۵۶۰۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث : ۱۲۱۱/۱۲۳۔ سنن ابی داؤد : ۲۰۰۶۔ مسند احمد : ۲۰۶/۶۔ وقد تقدم برقم : ۹۶۲.

۲۹۹۹۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَّكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو (رسول اللہ ﷺ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں آخری کام بیت اللہ کا طواف کریں۔

۳۰۰۰۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ ، عَنْ طَاوُسٍ..........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ كُلَّ وَجْهٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا يَنْفِرْ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرَ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ ہر طرف سے واپس چلے جاتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ تم میں سے کوئی شخص آخری بار طواف (وداع) کیے بغیر واپس نہ جائے۔

۳۸۱..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا فِيْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ : لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرَ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ ، خَلَا الْحَائِضِ ، بِذِكْرِ لَفْظَةٍ عَامٍّ مُرَادُهَا خَاصٌّ فِيْ ذِكْرِ الْحُيَّضِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی گزشتہ حدیث کے الفاظ عام ہیں اور اس سے مراد خاص ہے۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان: ''کوئی بھی شخص آخری بار بیت اللہ شریف کا طواف کیے بغیر واپس نہ جائے'' سے آپ کی مراد حائضہ عورتوں کے علاوہ لوگ ہیں لیکن اس سلسلے میں وارد حدیث میں حائضہ عورت کا ذکر عام ہے اور مراد خاص ہے

۳۰۰۱۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : مَنْ حَجَّ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحُيَّضَ ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو شخص حج کرے تو وہ مکہ مکرمہ میں آخری کام بیت اللہ شریف کا طواف کرے، سوائے حائضہ عورتوں کے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں

(۲۹۹۹) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب طواف الوداع، حدیث: ۱۷۵۵۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع، حدیث: ۱۳۲۸۔ سنن کبرٰی نسائی: ۴۱۸۵۔ مسند الحمیدی: ۵۰۲۔

(۳۰۰۰) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع، حدیث: ۱۳۲۷۔ سنن ابی داؤد: ۲۰۰۲۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۷۰۔ مسند احمد: ۱/۲۲۲۔ وانظر الحدیث السابق.

(۳۰۰۱) سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی المرأة تحیض بعد الافاضة، حدیث: ۹۴۴۔ سنن کبرٰی نسائی: ۴۱۸۲۔ من طریق عیسٰی بهذا الاسناد.

(طواف وداع نہ کرنے کی) رخصت دی ہے۔

۳۸۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَخَّصَ لِلْحُيَّضِ فِي النَّفَرِ بِلَا وَدَاعٍ إِذَا كُنَّ قَدْ أَفَضْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ حِضْنَ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے حائضہ عورتوں کو بغیر طواف وداع کیے روانگی کی اجازت اس وقت دی ہے جب وہ اس سے پہلے طواف افاضہ کر چکی ہوں پھر انھیں حیض آیا ہو

۳۰۰۲۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ صَفِيَّةَ حَاضَتْ ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : ((أَحَابِسَتُنَا هِيَ ؟)) فَقُلْتُ : إِنَّهَا حَاضَتْ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ . قَالَ : ((فَلَا إِذاً ، فَلْتَنْفِرْ)) .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا تو رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر دی گئی۔ آپ نے پوچھا ''کیا وہ ہمیں روانگی سے روک دے گی'' میں نے عرض کیا: انھیں طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض آیا ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں۔ انھیں روانہ ہونا چاہیے۔

فوائد :......۱۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ حائضہ کے سوا تمام حجاج کرام پر بیت اللہ کا الوداعی طواف واجب ہے، البتہ حائضہ عورت سے یہ فرض ساقط ہے اور اسے چھوڑنے پر اس پر قربانی لازم نہیں آتی، شافعی، مالک، ابوحنیفہ، احمد اور جمہور علماء رحمہم اللہ اسی موقف کے قائل ہیں۔ (شرح النووی: ۹/ ۸۹)

۲۔ مکہ کے رہائشی اور حائضہ عورتوں پر طواف وداع واجب نہیں اور اس فریضہ کی عدم ادائیگی ان پر کوئی فدیہ بھی عائد نہیں ہوتا۔ (فقه السنه: ۱/ ٦٦٨)

۳۸۳..... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ وَ الذِّكْرِ وَ الدُّعَاءِ فِيْهَا

کعبہ میں داخل ہونا اور وہاں اللہ کا ذکر کرنا اور دعا مانگنا مستحب ہے

۳۰۰۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ ۔ أَخْبَرَنَا ....

ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : سَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِدُخُوْلِهِ ؟ قَالَ : لَمْ يَكُنْ يَنْهٰى عَنْ دُخُوْلِهِ ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا دَخَلَ

جناب ابن جریج کہتے ہیں: میں نے امام عطاء سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلا شبہ تمھیں بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہونے کا تمھیں حکم نہیں دیا گیا؟ انھوں نے جواب دیا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیت

(۳۰۰۳) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب استحباب دخول الكعبة للحاج، حديث: ۱۳۳۰۔ وقد تقدم برقم: ٤٣٢.

الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا ، قُلْتُ نَوَاحِيهَا ، أَزَوَايَاهَا ؟ قَالَ : بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ .

اللہ شریف میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتے تھے لیکن میں نے انھیں یہ بات فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے اس کی تمام جوانب میں دعائیں مانگیں میں نے پوچھا: جوانب سے اس کے کونے مراد ہیں؟ انھوں نے فرمایا: بلکہ بیت اللہ شریف کے ہر قبلہ کی جانب دعائیں کیں۔

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ طواف وداع کے بعد کعبہ میں داخل ہو کر اس کے تمام کناروں میں دعا کرنا مسنون ومستحب ہے۔

۳۸۴..... بَابُ وَضْعِ الْوَجْهِ وَ الْجَبِيْنِ عَلَى مَا اسْتُقْبِلَ مِنَ الْكَعْبَةِ عِنْدَ دُخُوْلِهَا وَ الذِّكْرِ وَ الْإِسْتِغْفَارِ

بیت اللہ کے اندر داخل ہو کر کعبہ کی دیوار پر چہرہ اور پیشانی رکھنا اور ذکر الٰہی واستغفار کرنا

٣٠٠٤ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ ثَنَا عَطَاءٌ ، ....

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ : أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ الْبَابَ ، وَ الْبَيْتُ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَّةِ أَعْمُدَةٍ ، فَمَضَى حَتَّى أَتَى الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْبَابَ بَابَ الْكَعْبَةِ . وَ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ، وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ، وَ سَأَلَهُ ، وَ اسْتَغْفَرَ ، ثُمَّ قَامَ حَتَّى أَتَى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ ، فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَ جَسَدَهُ عَلَى الْكَعْبَةِ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ، وَ اسْتَغْفَرَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انھوں نے دروازہ بند کر دیا ۔اس وقت بیت اللہ شریف چھ ستونوں پر قائم تھا۔ آپ کعبہ شریف کے دروازے کے قریبی دوستونوں کے پاس جا کر بیٹھ گئے، اللہ کی حمد وثنا بیان کی، اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں اور بخشش طلب کی ۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور کعبہ شریف کی پچھلی دیوار کے سامنے آگئے ،آپ نے اپنا چہرہ مبارک اور جسم مبارک کعبہ شریف کی دیوار پر رکھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی ،اپنے لیے مغفرت وبخشش کا سوال کیا ،پھر آپ کعبہ شریف

(٣٠٠٤) اسناده صحيح، سنن نسائى، كتاب مناسك الحج، باب الذكر والدعاء فى البيت، حديث: ٢٩١٧ـ مسند احمد: ٥/ ٢١٠ـ صحيح ابن حبان: ٢١٩٧.

كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْكَعْبَةِ ، فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيْرِ ، وَ التَّهْلِيْلِ ، وَ التَّسْبِيْحِ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنٰى عَلَيْهِ بِالْمَسْأَلَةِ وَ الْاِسْتِغْفَارِ ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ خَارِجٌ مِنَ الْبَيْتِ ، وَ قَالَ : ((هٰذِهِ الْقِبْلَةُ ، هٰذِهِ الْقِبْلَةُ)).

کے ہر ہر کونے میں گئے، اس کی طرف منہ کر کے تکبیر یں پڑھیں، لا الـه الا الله ، سبحان الله ، الحمد لله پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق اس کی ثنا بیان کی اور اس سے التجائیں کیں اور استغفار کیا۔ پھر آپ نے کعبہ شریف سے باہر نکل کر کعبہ شریف کے سامنے دو رکعات ادا کیں ،اور فرمایا: ’’یہ قبلہ ہے، یہ قبلہ ہے۔‘‘

۳۰۰۵۔ ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَهْضَمِيُّ ، أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَرْزَمِيِّ ، ح وَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، ح وَ ثَنَا الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، ح وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ ، وَ رُبَّمَا اخْتَلَفُوْا فِي الْحَرْفِ وَ الشَّيْءِ .

امام صاحب نے اپنے چار اساتذہ کی سند سے عبدالملک بن ابی سلیمان کی مذکورہ بالا طویل روایت بیان کی ہے۔ بعض دفعہ تھوڑا بہت راویوں کا اختلاف ہوا ہے۔

۳۸۵..... بَابُ التَّكْبِيْرِ وَ التَّحْمِيْدِ وَ التَّهْلِيْلِ وَ الْمَسْأَلَةِ ، وَ الْاِسْتِغْفَارِ عِنْدَ كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْكَعْبَةِ

کعبہ شریف کے ہر ہر رکن کے پاس تکبیر، تہلیل، تحمید، دعائیں اور استغفار کرنے کا بیان

۳۰۰۶۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ ، حَدَّثَنِيْ ....

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ : أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ،

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے۔ پھر

(۳۰۰۵) سنن نسائی، کتاب مناسك الحج، باب وضع الوجه والصدر علی ما استقبل......، حدیث: ۲۹۱۸۔ مسند احمد: ۵/۲۰۹۔ وانظر الحدیث السابق.

(۳۰۰۶) انظر الحدیث السابق.

وَ قَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى أَرْكَانِ الْبَيْتِ ، يَسْتَقْبِلُ كُلَّ رُكْنٍ مِنْهَا بِالتَّكْبِيرِ وَ التَّهْلِيلِ وَ التَّحْمِيدِ ، وَ سَأَلَ اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَهُ . وَ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ .

مکمل حدیث بیان کی اور فرمایا: پھر آپ بیت اللہ شریف کے ہر ہر کونے میں تشریف لائے آپ ہر رکن کی طرف منہ کر کے اَللّٰهُ اَكْبَر ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھتے، اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور دعائیں مانگتے۔ پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

فوائد: ......۱۔ طواف وداع کرنے والا کا ملتزم (رکن اور باب کعبہ کے درمیان) میں کھڑا ہونا اور دیوار کعبہ سے چہرہ اور سینہ لگا کر اللہ عزوجل سے دعا کرنا مستحب ہے۔ (المغنی : ۳/ ۴۹۳)

۲۔ ارکان کعبہ میں سے ہر رکن کے قریب تکبیر وتہلیل، تسبیح وتحمید اور استغفار کرنا مشروع ہے۔

۳۸۶..... بَابُ اسْتِحْبَابِ السُّجُودِ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ عِنْدَ دُخُولِ الْكَعْبَةِ ، وَ الْجُلُوسِ بَعْدَ السَّجْدَةِ وَ الدُّعَاءِ

کعبہ شریف میں داخل ہو کر دوستونوں کے درمیان سجدہ کرنا اور سجدہ کرنے کے بعد بیٹھنا اور دعائیں مانگنا مستحب ہے

۳۰۰۷۔ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ مُحَمَّدٍ ۔ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ ۔ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ ....

عَنْ مُجَاهِدٍ وَ عَطَاءٍ : أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ ، وَ لَقَدْ حَدَّثَنِي أَخِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَهَا خَرَّ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ سَاجِداً ، ثُمَّ قَعَدَ ، فَدَعَا وَ لَمْ يُصَلِّ .

امام مجاہد اور عطاء کہتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے، مجھے میرے بھائی نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ دوستونوں کے درمیان سجدے میں گر گئے۔ پھر آپ بیٹھ گئے، آپ نے دعائیں مانگیں اور نماز نہیں پڑھی۔

فوائد: ...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دخول کعبہ کے وقت دوستونوں کے درمیان سجدہ کرنا اور نماز پڑھے بغیر سجدہ کے بعد بیٹھنا اور دعا کرنا مستحب فعل ہے۔

۳۸۷..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى فِي الْبَيْتِ

اس بات کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھی ہے

وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَعْلَمْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْخَبَرَ الَّذِي يَجِبُ قُبُولُهُ هُوَ خَبَرُ مَنْ

(۳۰۰۷) اسناده صحيح، مسند احمد: ۱/ ۲۱۱۔

يُخْبِرُ بِرُؤْيَةِ الشَّيْءِ وَ سَمَاعِهِ وَ كَوْنِهِ ، لا مَنْ يَنْفِي الشَّيْءَ وَ يَدْفَعُهُ ، وَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ : "وَ لَمْ يُصَلِّ"، نَافٍ لِصَلاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ، لا مُثْبِتٌ خَبَراً . وَ مَنْ أَخْبَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهَا مُثْبِتٌ فِعْلًا . مُخْبِرٌ بِرُؤْيَةِ فِعْلٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَالْوَاجِبُ مِنْ طَرِيْقِ الْعِلْمِ وَ الْوَقْفِ ، قَبُوْلُ خَبَرِ مَنْ أَعْلَمَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْهَا ، دُوْنَ مَنْ نَفٰى أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْهَا ، وَ هٰذِهِ مَسْأَلَةٌ طَوِيْلَةٌ قَدْ بَيَّنْتُهَا فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِي جُمْلَةِ هٰذَا الْقَوْلِ .

اور یہ مسئلہ اسی قسم سے ہے جسے میں اپنی کتابوں میں متعدد مقامات پر بیان کر چکا ہوں کہ جس روایت کو قبول کرنا واجب ہے وہ اس شخص کی روایت ہے جو کسی واقعہ کے رونما ہونے، اسے سننے اور دیکھنے کی خبر دے، نہ کہ اس شخص کی روایت جس کا راوی کسی چیز کے نہ ہونے کی خبر دے اور اس کا انکار کرے۔ حضرت فضل بن عباس کا یہ قول: ''آپ نے بیت اللہ کے اندر نماز نہیں پڑھی'' نبی کریم کی نماز کی نفی کرتا ہے اس کی تصدیق نہیں کرتا۔ اور جس راوی نے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی ہے وہ مثبت ہے اور وہ نبی کریم ﷺ کے فعل کو دیکھنے کی خبر دے رہا ہے۔ لہٰذا علمی اعتبار سے اسی راوی کی خبر قبول کرنا واجب ہے جس نے بتایا ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھی ہے۔ اس کی روایت قبول نہیں کی جائے گی جو نبی کریم کی نماز کی نفی کرتا ہے۔

یہ ایک طویل مسئلہ ہے جسے میں اپنی کتب میں متعدد مواقع پر بیان کر چکا ہوں اور علمائے کرام کا اس اصول کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔

۳۰۰۸۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ ، ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ.........

عَنْ بِلالٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ . وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَ عَنْ بِلالٍ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ .

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھی ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھی ہے۔

۳۸۸..... بَابُ ذِكْرِ الْمَكَانِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَعْبَةِ

اس مقام کا ذکر جہاں بیت اللہ کے اندر نبی ﷺ نے نماز پڑھی

(۳۰۰۸) اسناده صحيح، سنن ترمذی، كتاب الحج، باب ماجاء فی الصلاة فی الكعبة، حديث : ۸۷٤۔ مسند احمد : ٦/١٥۔

۳۰۰۹۔ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ ، ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى بَعِيْرٍ ، وَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَدِيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ و مَعَهُ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ بِلَالٌ ، فَلَمَّا جَاءَ الْبَيْتَ أَرْسَلَ ابْنُ طَلْحَةَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ فَفَتَحَهُ فَدَخَلَ الرَّسُوْلُ ﷺ وَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَمَكَثُوْا فِيْهِ طَوِيْلًا ، وَ أَغْلَقُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَدَرُوا الْبَيْتَ ، فَسَبَقَهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَ آخَرُ مَعَهُ ، فَسَأَلَ ابْنُ عُمَرَ بِلَالًا أَيْنَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَأَرَاهُ أَيْنَ صَلَّى ؟ وَ لَمْ يَسْأَلْهُ كَمْ صَلَّى .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فتح مکہ والے دن رسول اللہ ﷺ ایک اونٹ پر سوار ہو کر تشریف لائے اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت بلال اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ تھے جب آپ بیت اللہ شریف کے پاس پہنچے تو عثمان بن طلحہ نے بیت اللہ شریف کی چابی منگوا کر بیت اللہ شریف کا دروازہ کھول دیا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ، حضرت بلال، اسامہ اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم اندر داخل ہو گئے اور بڑی دیر تک اندر ٹھہرے رہے۔ اور انھوں نے اندر سے دروازہ بند کر لیا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو صحابہ کرام تیزی کے ساتھ بیت اللہ شریف کی طرف آئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ایک اور صحابی ان سب سے پہلے پہنچ گئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی ہے؟ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو وہ جگہ دکھائی جہاں آپ نے نماز پڑھی تھی۔ لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ سوال نہیں کیا کہ آپ نے کتنی رکعات نماز پڑھی ہے۔''

۳۰۱۰۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْعَبَّاسِ ، قَالَا ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ عَبْدُالْجَبَّارِ، قَالَ ثَنَا أَيُّوْبُ ، سَمِعَهُ مِنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ: عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : دَخَلَ رَسُوْلُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے دن حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی اونٹنی پر سوار ہو کر

(۳۰۰۹) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الصلاة فی الکعبة، حدیث: ۱۵۹۹، ۵۰۵۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب دخول الکعبة للحاج، حدیث: ۱۳۲۹۔ سنن ابی داؤد: ۲۰۲۳۔ سنن نسائی: ۷۵۰۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۶۳۔ مسند احمد: ۱۳۸/۲.

(۳۰۱۰) صحیح بخاری، کتاب الصلاة، باب الابواب والغلق للکعبة والمساجد، حدیث: ٤٦٨۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب استحباب دخول الکعبة للحاج، حدیث: ۱۳۲۹/۳۹۰۔ مسند احمد: ٦/٥۔ وانظر الحدیث السابق.

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ هُوَ عَلَى نَاقَةٍ لِأُسَامَةَ ، حَتّٰى أَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ بِالْمِفْتَاحِ ، فَذَهَبَ إِلَى أُمِّهِ ، فَأَبَتْ أَنْ تُعْطِيَهُ ، فَقَالَ : لَتُعْطِيِنَّهِ ، أَوْ لَيَخْرُجَنَّ السَّيْفَ مِنْ صُلْبِي ، فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهِ ، فَفَتَحَ الْبَابَ ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ دَخَلَ مَعَهُ عُثْمَانُ وَ بِلَالٌ وَ أُسَامَةُ فَأَجَافُوا الْبَابَ مَلِيًّا ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ : وَ كُنْتُ رَجُلًا شَابًّا قَوِيًّا فَبَدَرَ النَّاسُ ، فَبَدَرْتُهُمْ ، فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا عَلَى الْبَابِ ، قَالَ : يَا بِلَالُ أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : بَيْنَ الْعُمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ ، وَ نَسِيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلّٰى . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو .

مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ آپ نے اپنی اونٹنی کعبہ شریف کے صحن میں بٹھائی پھر عثمان بن طلحہ کو چابی لانے کا حکم دیا تو وہ اپنی والدہ کے پاس چابی لینے گیا، اس کی والدہ نے چابی دینے سے انکار کر دیا وہ کہنے لگے: تم ضرور چابی دے دو وگرنہ تلوار میری کمر کے پار ہو جائے گی (مجھے قتل کر دیا جائے گا) تو اس نے اسے چابی دے دی پھر اس نے بیت اللہ شریف کا دروازہ کھول دیا تو نبی کریم ﷺ اندر داخل ہو گئے۔ پھر انھوں نے کچھ دیر دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں طاقتور جوان آدمی تھا۔ لوگوں نے بیت اللہ شریف کی طرف جلدی کی تو میں ان سب سے پہلے وہاں پہنچ گیا۔ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ شریف کے دروازے پر کھڑے پایا۔ میں نے پوچھا: اے بلال! رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا: اگلے دو ستونوں کے درمیان پڑھی ہے لیکن میں ان سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کتنی نماز پڑھی ہے۔ یہ روایت محمد بن عمرو کی ہے۔

۳۸۹..... بَابُ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِيْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَقَامِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَ بَيْنَ الْجِدَارِ

اس مقدار اور فاصلے کا بیان جو نبی کریم ﷺ کی جائے نماز اور کعبہ شریف کی دیوار کے درمیان تھا

۳۰۱۱۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعِدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ....

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : سَأَلْتُ بِلَالًا أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ : فِيْ مَقْدَمِ الْبَيْتِ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْحَائِطِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعٍ أَوْ قَدْرُ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ . شَكَّ أَبُوْ عَامِرٍ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے نماز کہاں پڑھی ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: آپ نے بیت اللہ شریف کے اگلے حصے میں نماز پڑھی ہے۔ آپ کے اور کعبہ شریف کی

(۳۰۱۱) اسناده صحيح، مسند احمد: ۱۳/۶۔ وانظر الحديث السابق.

دیوار کے درمیان تین ہاتھ یا تقریباً تین ہاتھ کا فاصلہ تھا۔
حدیث کے راوی ابوعامر کو ان الفاظ میں شک ہے۔

فوائد:......۱۔ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر نفل نماز ادا کرنا مسنون عمل ہے۔
۲۔ کعبہ میں نماز ادا کرنے کی مسنون جگہ یہ ہے کہ کعبہ میں داخل ہو کر دوستون بائیں جانب ہوں، ایک ستون دائیں جانب ہو اور تین ستون پیچھے ہوں۔

۳۹۰..... بَابُ الْخُشُوْعِ فِي الْكَعْبَةِ إِذَا دَخَلَهَا الْمَرْءُ ، وَ النَّظْرِ إِلٰى مَوْضِعِ سُجُوْدِهٖ إِلَى الْخُرُوْجِ مِنْهَا

آدمی جب بیت اللہ میں داخل ہو تو اس پر خشوع خضوع کی کیفیت ہونی چاہیے اور بیت اللہ سے واپس نکلنے تک نگاہیں سجدہ کی جگہ پر ہونی چاہئیں

۳۰۱۲۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ مَالِكٍ الْأَخْمِيُّ التِّنِّيْسِيُّ ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ ، ثَنَا مُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ....

عَـنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ . أَنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَـقُـوْلُ : عَـجَبـاً لِـلْـمَرْءِ الْمُسْلِمِ إِذَا دَخَلَ الْـكَـعْبَةَ كَيْفَ يَـرْفَعُ بَصَرَهٗ قِبَلَ السَّقْفِ ، يَـدَعُ ذٰلِكَ إِجْلَالًا لِـلّٰـهِ وَ إِعْظَاماً . دَخَلَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ مَـا خَـلَفَ بَـصَـرُهٗ مَـوْضِعَ سُجُوْدِهٖ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهَا .

حضرت سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھیں: مسلمان آدمی پر تعجب ہے کہ جب وہ بیت اللہ شریف کے اندر داخل ہوتا ہے تو اپنی نگاہیں چھت کی طرف کیسے اٹھاتا ہے۔ وہ یہ کام اللہ کے جلال اور عظمت کے اقرار کے لیے کرتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تھے تو آپ نے اپنی نظریں اپنے سجدے کی جگہ جمائے رکھی تھیں حتی کہ آپ باہر تشریف لے آئے۔

۳۹۱..... بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ إِذْ دُخُوْلُهَا دُخُوْلًا فِيْ حَسَنَةٍ ، وَ خُرُوْجاً مِنْ سَيِّئَةٍ ، مَغْفُوْراً لِلدَّاخِلِ

کعبے شریف کے اندر داخل ہونا مستحب ہے کیونکہ کعبہ میں داخلے پر آدمی نیکی کا مستحق ہو جاتا ہے اور گناہ سے نکل جاتا ہے اور اسے بخش دیا جاتا ہے

۳۰۱۳۔ ثَـنَـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ

(۳۰۱۲) اسنادہ ضعیف، احمد عیسیٰ بن زید راوی ضعیف ہے۔ مستدرك حاكم: ۱/۴۷۹۔ سنن كبرى بيهقي: ۵/۱۵۸.

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ دَخَلَ الْبَيْتَ دَخَلَ فِيْ حَسَنَةٍ ، وَ خَرَجَ مِنْ سَيِّئَةٍ مَغْفُوْراً لَهٗ)).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بیت اللہ شریف میں داخل ہوا تو وہ نیکی میں داخل ہو گیا اور وہ برائیوں سے بخشش حاصل کر کے نکل گیا۔''

۳۹۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ دُخُوْلَ الْكَعْبَةِ لَيْسَ بِوَاجِبٍ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ بیت اللہ شریف میں داخل ہونا واجب نہیں ہے

إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْلَمَ بَعْدَ دُخُوْلِهٖ إِيَّاهَا أَنَّهٗ وَدَّ إِنْ لَّمْ يَكُنْ دَخَلَهَا مَخَافَةَ أَتْعَابِ أُمَّتِهٖ بَعْدَهٗ ، وَ هٰذَا كَتَرْكِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ التَّطَوُّعِ وَ الَّذِيْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَّفْعَلَهٗ لِإِرَادَةِ التَّخْفِيْفِ عَلٰى أُمَّتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے کعبہ شریف میں داخل ہونے کے بعد اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اگر آپ داخل نہ ہوتے تو زیادہ بہتر تھا، آپ نے یہ خواہش اس خدشے کے پیش نظر کی کہ یہ عمل آپ کی امت کے لیے مشقت کا باعث ہوگا۔ اور یہ بات بھی آپ نے اپنی امت کی آسانی کے لیے فرمائی تھی جیسا کہ آپ بعض نفلی کام پسند ہونے کے باوجود امت کی مشقت کے ڈر سے چھوڑ دیتے تھے۔

۳۰۱۴۔ ثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ..........

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِيْ وَ هُوَ قَرِيْرُ الْعَيْنِ طَيِّبَ النَّفْسِ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ وَ هُوَ حَزِيْنٌ . فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! خَرَجْتَ مِنْ عِنْدِيْ وَ أَنْتَ كَذَا وَ كَذَا . قَالَ : ((إِنِّيْ دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ ، وَدِدْتُّ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ ، إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ أَكُوْنَ قَدْ أَتْعَبْتُ أُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ)).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے تشریف لے گئے تو آپ بڑے خوش وخرم اور ہشاش بشاش تھے۔ پھر آپ میرے پاس واپس آئے تو آپ بڑے غمگین تھے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ میرے پاس سے بڑے خوش اور مسرور گئے تھے (اور اب آپ افسردہ نظر آرہے ہیں) آپ نے فرمایا: ''میں کعبہ شریف میں داخل ہوا ہوں، میری خواہش ہے کہ میں داخل نہ ہوتا تو اچھا تھا۔ مجھے ڈر ہے کہ میں نے اپنے بعد امت کو تکلیف اور

(۳۰۱۳) اسناده ضعيف، عبداللہ بن مؤمل راوی ضعیف ہے۔ الضعيفة: ۱۹۱۷۔ شعب الايمان للبيهقي: ۴۰۵۳۔ مجمع الزوائد: ۲۹۳/۳۔ بحواله طبراني البزار.

(۳۰۱۴) اسناده ضعيف، اسماعيل بن عبدالملك راوی ضعيف هے۔ الضعيفة: ۳۳۴۶۔ سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب فی دخول الكعبة، حديث: ۲۰۲۹۔ سنن ترمذی: ۸۷۳۔ سنن ابن ماجه: ۳۰۶۴۔ مسند احمد: ۱۳۷/۶.

مشقت میں ڈال دیا ہے۔“

۳۹۳..... بَابُ اِسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ عِنْدَ بَابِ الْكَعْبَةِ بَعْدَ الْخُرُوْجِ مِنْهَا

کعبہ شریف سے نکلنے کے بعد اس کے دروازے کے پاس نماز پڑھنا مستحب ہے

۳۰۱۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ ، ثَنَا مُحَمَّدٌ ۔ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ ۔ أَخْبَرَنَا ....

ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ : سَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ ، فَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِدُخُوْلِهِ ، ؟ قَالَ : لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُوْلِهِ ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قِبَلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ ، وَقَالَ : ((هٰذِهِ الْقِبْلَةُ)) .

جناب ابن جریج کہتے ہیں: میں نے امام عطاء سے کہا: کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بلاشبہ تمھیں طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور تمھیں بیت اللہ شریف میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا؟ انھوں نے جواب دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیت اللہ شریف میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتے تھے لیکن میں نے انھیں فرماتے ہوئے سنا ہے: مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے، پھر جب آپ باہر تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف کے سامنے دو رکعات ادا کیں اور فرمایا: ”یہ قبلہ ہے۔“

۳۹۴..... بَابُ ذِكْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ خُرُوْجِهِ مِنَ الْكَعْبَةِ

اس جگہ کا ذکر جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ سے باہر تشریف لانے کے بعد نماز پڑھی تھی

۳۰۱۶۔ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، ثَنَا سَيْفٌ ، قَالَ ، سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ.........

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَجِئْتُ فَإِذَا هُوَ قَدْ خَرَجَ ، وَإِذَا بِلَالٌ قَائِمٌ عِنْدَ بَابِ الْكَعْبَةِ . قَالَ ، قُلْتُ : يَا بِلَالُ ، أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ هَا هُنَا . قَالَ : ثُمَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے جب میں وہاں پہنچا تو آپ باہر تشریف لا چکے تھے جبکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کعبہ شریف کے دروازے کے پاس کھڑے تھے۔ میں نے کہا: اے بلال! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ انھوں نے جواب

(۳۰۱۵) تقدم تخريجه برقم: ۳۰۰۳.

(۳۰۱۶) صحيح بخاري، كتاب الصلاة، باب قوله تعالى (واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى) حديث: ۳۹۷۔ وقد تقدم برقم: ۳۰۰۹.

خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْحَجَرِ وَالْبَابِ قَالَ: فَكَانَ مُجَاهِداً يَصِفُهَا بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ مِنْ قِبَلِ بَابِ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يُرِيْدُ فَكَانَ مُجَاهِداً يَصِفُهَا أَيْ صَلَاتَهُ فِي الْكَعْبَةِ أَنَّهُ صَلّٰى بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ مِنْ قِبَلِ بَابِ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ.

دیا: یہاں پڑھی ہے وہ فرماتے ہیں: پھر آپ باہر تشریف لائے تو حجر اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان دو رکعات نماز پڑھی، جناب سیف کہتے ہیں: امام مجاہد بتاتے تھے کہ آپ نے بنی مخزوم کے دروازے کی جانب والے ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کی مراد یہ ہے کہ امام مجاہد کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ شریف میں ان دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی جو بنی مخزوم کے دروازے والی سمت میں تھے۔

فوائد :...... کعبہ میں داخل ہونے کے بعد وہاں سے نکلنے کے بعد باب بنومخزوم کے دو ستونوں کے درمیان باب کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھنا مسنون و مستحب ہے۔

۳۹۵..... بَابُ الْتِزَامِ الْبَيْتِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْكَعْبَةِ إِنْ كَانَ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ مِنَ الشَّرْطِ الَّذِيْ اشْتَرَطْنَا فِيْ أَوَّلِ الْكِتَابِ

کعبہ شریف سے نکلنے کے بعد بیت اللہ شریف کو چمٹنے لپٹنے کا بیان بشرطیکہ یزید بن ابی زیاد ہماری اس شرط پر پورا اترتا ہو جو ہم نے کتاب کے شروع میں ذکر کی تھی

۳۰۱۷۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ صَفْوَانَ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، قَالَ، قُلْتُ: لَأَلْبَسُ ثِيَابِيْ.

وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوْفِيُّ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ح وَثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ، عَنْ يَزِيْدَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، ....

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَفْوَانَ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ، فَلَبِسْتُ ثِيَابِيْ، وَانْطَلَقْتُ، وَقَدْ خَرَجَ

حضرت عبدالرحمٰن بن صفوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ فتح کیا، میں نے دل میں کہا: مجھے اپنے کپڑے پہن لینے چاہئیں۔ دوسری روایت میں ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن صفوان بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ

(۳۰۱۷) اسناده حسن لغیره، الصحيحة: ۲۱۳۸ـ سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب الملتزم، حديث: ۱۸۹۸ـ مسند احمد: ۳/۴۲۱.

مِنَ الْبَيْتِ هُوَ وَ أَصْحَابُهُ مُسْتَلِمُوْنَ مَا بَيْنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ، وَاضِعِيْ خُدُوْدَهُمْ عَلَى الْبَيْتِ . وَ إِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الْبَابَ ، فَدَخَلْتُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ ، فَقُلْتُ : كَيْفَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالُوْا : صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ السَّارِيَةِ الَّتِيْ قُبَالَةَ الْبَيْتِ . هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ فُضَيْلٍ .

مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے میں بھی اپنے کپڑے پہن کر (آپ کو دیکھنے کے لیے) چلا گیا اس وقت تک آپ بیت اللہ شریف سے باہر تشریف لا چکے تھے۔ آپ اور آپ کے صحابہ کرام حجر اسود سے حطیم تک کے درمیانی حصے کا استلام کر رہے تھے اور انھوں نے اپنے رخسار بیت اللہ شریف کے ساتھ لگائے ہوئے تھے۔ اچانک نبی اکرم ﷺ دروازے کے پاس سے گزرے تو میں نے دو آدمیوں کے درمیان گھس کر کہا: نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ شریف میں کیا عمل کیا ہے۔ انھوں نے جواب دیا: آپ نے بیت اللہ شریف کے سامنے والے ستون کے پاس دو رکعات پڑھی ہیں۔ یہ روایت جناب ابن فضیل کی ہے۔

۳۹۶..... بَابُ اسْتِحْبَابِ الصَّلَاةِ فِي الْحِجْرِ إِذَا لَمْ يُمْكِنْ دُخُوْلُ الْكَعْبَةِ إِذْ بَعْضُ الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ

جب بیت اللہ شریف میں داخل ہونا ممکن نہ ہو تو حطیم میں نماز پڑھنا مستحب ہے کیونکہ حطیم کا کچھ حصہ بیت اللہ شریف کا جزو ہے

بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهٗ عَامٌّ مُرَادُهٗ خَاصٌّ . أَنَا خَائِفٌ أَنْ يَّسْمَعَ بِهٰذَا الْخَبَرِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ أَنَّ لَفْظَهٗ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهٗ خَاصٌّ ، بَعْضُ النَّاسِ فَيَتَوَهَّمُ أَنَّ جَمِيْعَ الْحِجْرِ مِنَ الْكَعْبَةِ لَا بَعْضُهٗ .

اس سلسلے میں وارد روایت کے الفاظ عام ہیں اور مراد خاص ہے، مجھے ڈر ہے کہ اس روایت کو سن کر بعض لوگوں کو وہم ہو سکتا ہے کہ حطیم کا سارا علاقہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے۔

۳۰۱۸۔ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَا . ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أُمِّهٖ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيْ فِيْهِ ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے یہ بات بڑی محبوب تھی کہ میں بیت اللہ شریف میں داخل ہو کر اس میں نماز ادا

(۳۰۱۸) اسنادہ حسن، سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب الصلاة فی الحجر، حدیث: ۲۰۲۸۔ سنن ترمذی: ۸۷۶۔ سنن نسائی: ۲۹۱۵۔ مسند احمد: ۹۲/۶۔

بِيَدِيْ ، فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ ، فَقَالَ : ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الْكَعْبَةَ اسْتَقْصَرُوْا ، فَأَخْرَجُوا الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ ، فَإِذَا أَرَدْتِ أَنْ تُصَلِّيْنَ فِي الْبَيْتِ فَصَلِّيْ فِي الْحِجْرِ ، فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ)).

کروں چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم میں داخل کر دیا اور فرمایا: ''اے عائشہ! جب تمھاری قوم نے بیت اللہ شریف کو تعمیر کیا تو ان کا خرچ کم ہو گیا اس لیے انھوں نے حطیم کو بیت اللہ کی تعمیر سے باہر نکال دیا۔ لہٰذا جب تم بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا چاہو تو حطیم میں نماز پڑھ لو کیونکہ حطیم بھی بیت اللہ کا حصہ ہے۔''

٣٠١٩۔ وَ ثَنَا الرَّبِيْعُ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ وَ أَخْبَرَنِيْ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، قَالَ لَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ فِيْ عَقِبِ حَدِيْثِهِ ، قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، وَ حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ..........

عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَوْلَا حَدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَأَدْخَلْتُ الْحِجْرَ فِي الْبَيْتِ)). قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : خَرَّجْتُ مَا يُشْبِهُ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ هِيَ مِنْ لَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ فِي الْكِتَابِ الْكَبِيْرِ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمھاری قوم نئی نئی کفر سے نہ نکلی ہوتی تو میں حطیم کو بیت اللہ شریف میں داخل کر دیتا۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ان الفاظ کے مشابہ روایت کتاب الکبیر میں بیان کر دی ہے جس کے الفاظ عام اور مراد خاص ہے۔

٣٩٧..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ بَعْضَ الْحِجْرِ مِنَ الْبَيْتِ ، لَا جَمِيْعَهُ

اس بات کا بیان کہ حطیم کا کچھ حصہ بیت اللہ شریف کا جزو ہے، سارا حطیم بیت اللہ شریف کا حصہ نہیں ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ : "وَ أَخْرَجُوا الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ ، بَعْضَهُ لَا جَمِيْعَهُ ، وَ هٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ أَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا أَنَّ الْإِسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلِفِ وَ اللَّامِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِ الشَّيْءِ .

اور نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: ''قریش نے حطیم کو بیت اللہ کی تعمیر سے باہر نکال دیا تھا'' سے آپ کی مراد سارا حطیم نہیں بلکہ اس کا کچھ حصہ ہے۔ اور یہ مسئلہ اسی قسم سے ہے جسے میں اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر بیان کر چکا ہوں کہ الف لام کے ساتھ معرفہ بننے والا اسم کل کا معنی دینے کی بجائے بعض کا معنی بھی دیتا ہے (جیسا کہ الحطیم یا الحجر سے سارا حطیم مراد نہیں حالانکہ اس پر الف لام معرفہ کا آیا ہوا ہے)۔

٣٠٢٠۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْرَمِيُّ ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، ثَنَا أَبِيْ ، قَالَ ،

(٣٠١٩) تقدم تخريجه برقم: ٢٧٤٢.

سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ رُوْمَانَ يُحَدِّثُ ....

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ ، قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَهَدَّمْتُ الْبَيْتَ حَتّٰى أُدْخِلَ فِيْهِ مَا أَخْرَجُوْا مِنْهُ فِي الْحِجْرِ ، فَإِنَّهُمْ عَجَزُوْا عَنْ نَفَقَتِهٖ ، وَجَعَلْتُ لَهٗ بَابَيْنِ ، بَابًا شَرْقِيًّا وَّ بَابًا غَرْبِيًّا ، وَأَلْصَقْتُهٗ بِالْأَرْضِ ، وَوَضَعْتُهٗ عَلٰى أَسَاسِ إِبْرَاهِيْمَ)) . قَالَ : فَكَانَ ذَاكَ الَّذِيْ دَعَا ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلٰى هَدْمِهٖ وَبِنَائِهٖ . قَالَ فَشَهِدْتُّهٗ حِيْنَ هَدَمَهٗ وَبَنَاهُ فَاسْتَخْرَجَ أَسَاسَ الْبَيْتِ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ مُتَلَائِكَةً . قَالَ أَبِيْ ، فَقُلْتُ لِيَزِيْدَ بْنَ رُوْمَانَ ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ أَطُوْفُ مَعَهٗ : أَرِنِيْ مَا أَخْرَجُوْا مِنَ الْحِجْرِ مِنْهُ ؟ قَالَ : أُرِيْكَهُ الْآنَ . فَلَمَّا انْتَهٰى إِلَيْهِ ، قَالَ : هٰذَا الْمَوْضِعُ . قَالَ أَبِيْ : فَحَزَرْتُهٗ نَحْوَ مِنْ سِتَّةِ أَذْرُعٍ . وَهٰكَذَا رَوٰى مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ .

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، وہ فرماتی ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے عائشہ! اگر تمھاری قوم نئی نئی جاہلیت سے نکل کر مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو میں بیت اللہ شریف کو گرا کر حطیم کا وہ حصہ اس میں شامل کر دیتا جو انھوں نے باہر نکال دیا تھا کیونکہ ان کا خرچ کم پڑ گیا تھا اس لیے وہ اسے تعمیر نہ کر سکے تھے۔ میں بیت اللہ شریف کے دو دروازے بناتا۔ ایک مشرق کی جانب اور ایک مغربی جانب اور اسے زمین کے برابر تعمیر کرتا۔ اور میں اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر بناتا، راوی کہتا ہے: آپ کے اس فرمان کی وجہ سے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے (اپنے عہد حکومت میں) بیت اللہ شریف کو گرا کر اسے ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کر دیا۔ جناب یزید بن رومان کہتے ہیں: جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیت اللہ شریف کو گرا کر تعمیر کیا تو میں ان کے ساتھ موجود تھا انھوں نے بیت اللہ شریف کی بنیادیں نکالیں تو وہ بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح تھیں۔ جناب جریر کہتے ہیں: میں نے یزید بن رومان سے کہا جبکہ میں اس وقت ان کے ساتھ طواف کر رہا تھا: مجھے حطیم کا وہ حصہ دکھاؤ جو قریش نے بیت اللہ کی تعمیر سے نکال دیا تھا؟ انھوں نے کہا: میں ابھی تمھیں وہ حصہ دکھاتا ہوں۔ جب وہ اس حصے کے قریب پہنچے تو فرمایا: یہ ہے وہ جگہ۔ جناب جریر کہتے ہیں: میں نے اسے ناپا تو وہ تقریباً چھ ہاتھ جگہ تھی۔

٣٠٢١۔ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ . وَرَوَاهُ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، ثَنَا جَرِيْرٌ

(٣٠٢٠) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب نقض الكعبة وبنائها، حديث: ١٣٣٣/٤٠١۔ سنن نسائی: ٢٩١٣۔ مسند احمد: ١٧٩/٦۔ وقد تقدم برقم: ٢٧٢٦.

بْنُ حَازِمٍ ، ثنا يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ ، عَنْ عُرْوَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . فَقَالَ ، قَالَ يَزِيْدُ : قَدْ شَهِدْتُّ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِيْنَ هَدَمَهُ . حَدَّثَنَاهُ الزَّعْفَرَانِيُّ ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَرِوَايَةُ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ دَالَّةٌ عَلٰى أَنَّ يَزِيْدَ بْنَ رَوْمَانَ قَدْ سَمِعَ الْخَبَرَ مِنْهُمَا جَمِيْعاً .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں فرمایا: پھر مکمل حدیث بیان کی جناب یزید کہتے ہیں :جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیت اللہ شریف کو گرایا تو میں بھی وہاں موجود تھا۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں : یزید بن ہارون کی روایت اس بات کی دلیل ہے کہ یزید بن رومان نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن زبیر اور عروہ بن زبیر دونوں سے سنی ہے۔

٣٠٢٢ـ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثنا عَبْدُ الرَّازِقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ ....

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، قَالَ : كَانَتِ الْكَعْبَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَبْنِيَّةٌ بِالرَّضْمِ ، لَيْسَ فِيْهِ مَدَرٌ ، وَ كَانَتْ قَدْرُ مَا يَقْتَحِمُهَا الْعُنَّاقُ ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِيْ قِصَّةِ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ ، وَ قَالَ : فَلَمَّا كَانَ جَيْشُ الْحُصَيْنِ بْنِ نُمَيْرٍ فَذَكَرَ حَرِيْقَهَا فِيْ زَمَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ : إِنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِيْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَإِنَّهُمْ تَرَكُوْا مِنْهَا سَبْعَةَ أَذْرُعٍ فِي الْحِجْرِ ضَاقَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ وَ الْخَشَبُ)) وَ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ ، وَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً .

حضرت ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جاہلیت میں بیت اللہ شریف خالص پتھروں کے ساتھ تعمیر کیا ہوا تھا اس میں گارا وغیرہ نہیں لگایا گیا تھا۔ اور اس کی اونچائی صرف اتنی تھی کہ بکری کا بچہ پھلانگ سکتا تھا۔ پھر انھوں نے کعبہ شریف کی تعمیر کے بارے میں مکمل حدیث بیان کی۔ اور فرمایا: جب حصین بن نمیر کا لشکر حملہ آور ہوا اور اس نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں بیت اللہ شریف کو جلا دیا تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا: ”اگر تمھاری قوم نئی نئی کفر سے نہ نکلی ہوتی تو میں کعبہ شریف کو گرا دیتا (اور نئی تعمیر میں حطیم کو شامل کر دیتا) کیونکہ قریش کے پاس خرچ اور لکڑی کم ہوگئی تھی تو انھوں نے حطیم کا سات ہاتھ حصہ تعمیر سے نکال دیا تھا۔“ جناب ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، پھر طویل قصہ بیان کیا۔

٣٠٢٣ـ ثنا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ ، ثنا ابْنُ بَكْرٍ - يَعْنِي مُحَمَّدَ - أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ ،

(٣٠٢١) صحيح بخاري، كتاب الحج، باب فضل مكة وبنائها، حديث: ١٥٨٦ـ سنن نسائي: ٢٩٠٦ـ مسند احمد: ٢٣٩/٦.

(٣٠٢٢) اسناده صحيح، مصنف عبدالرزاق: ١٠٢/٥، ١٠٦ـ مطولاً.

سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَ الْوَلِيْدَ بْنَ عَطَاءٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ ، قَالَ ، قَالَ ....

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ : وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِيْ خِلَافَتِهِ ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ : مَا أَظُنُّ أَبَا خُبَيْبٍ - يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ - سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا . قَالَ الْحَارِثُ : بَلٰى ، أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا . قَالَ : سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ مَاذَا ؟ ، قَالَتْ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، : ((إِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ ، وَ إِنِّيْ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ أَعَدْتُّ مَا تَرَكُوْا مِنْهُ ، فَإِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِيْ أَنْ يَبْنُوْهُ فَهَلُمِّيْ فَلَأُرِيْكِ مَا تَرَكُوْا مِنْهُ ، فَأَرَاهَا قَرِيْباً مِنْ سَبْعَةِ أَذْرُعٍ . هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ . وَ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ .

جناب عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں حارث بن عبداللہ ان کے پاس ایک قاصد کی حیثیت سے حاضر ہوئے تو عبدالملک نے کہا: میرا خیال نہیں کہ حضرت ابوخبیب عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ حدیث سنی ہوگی جس کا وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انھوں نے سنی ہے، حارث کہتے ہیں: کیوں نہیں وہ حدیث تو میں نے بھی اماں جی سے سنی ہے اس نے پوچھا: تم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اماں جی فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”بے شک تیری قوم نے بیت اللہ کی بنیادوں کو چھوٹا کر دیا تھا (کیونکہ ان کے پاس خرچ کرنے کے لیے حلال مال ختم ہوگیا تھا) اور اگر یہ لوگ نئے نئے شرک سے نکل کر مسلمان نہ ہوئے ہوتے تو بے شک میں ان کا چھوڑا ہوا حصہ دوبارہ تعمیر کرا دیتا لہٰذا اگر میرے بعد تیری قوم اس حصے کو بیت اللہ شریف کی بنیادوں میں شامل کرنے کا ارادہ کرے تو آؤ میں تمھیں وہ جگہ دکھا دوں جو انھوں نے بیت اللہ سے نکال دی تھی۔ تو آپ نے اماں جی کو تقریباً سات ہاتھ جگہ دکھائی۔ یہ روایت عبداللہ بن عبید کی ہے۔ انھوں نے مکمل قصہ بیان کیا تھا۔

فوائد :......۱۔ جب مصلحت وفساد باہم تعارض ہوں اور ان کو حیطہ عمل میں لانا مشکل ہو تو ان میں سے اہم فعل پر عمل کیا جائے گا۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ کعبہ کو گرانے میں مصلحت تھی، لیکن اس کو گرانا بڑے فساد کا باعث تھا، کیونکہ کچھ نو مسلم افراد کے فتنہ میں مبتلا ہونے کا شدید خطرہ تھا، کیونکہ یہ کعبہ کی فضیلت کا اعتقاد رکھتے تھے اور اس کی تبدیلی کو عظیم تبدیلی خیال کرتے تھے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی تعمیر نو کا یہ منصوبہ ترک کر دیا۔

(۳۰۲۳) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب نقض الكعبة وبنائها، حديث : ۱۳۳۳/٤٠٣ ـ وقد تقدم برقم: ۲۷٤۱.

۲۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ کعبہ کی تعمیر پانچ مرتبہ ہوئی ہے (۱) پہلی مرتبہ کعبہ کی تعمیر فرشتوں نے کی۔ (۲) پھر ابراہیم علیہ السلام نے۔ (۳) بعد ازاں قریش نے دور جاہلیت میں، اس وقت نبی ﷺ اس تعمیر میں شریک تھے اور آپ کی عمر پینتیس یا پچیس سال تھی۔ (۴) پھر اس کی تعمیر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کی۔ (۵) اس کی بعد تعمیر کعبہ کا اہتمام حجاج بن یوسف نے کیا اور کعبہ اب اسی تعمیر پر قائم ہے اور ایک قول ہے کہ اس کے بعد بھی دو یا تین مرتبہ کعبہ کی تعمیر ہوئی ہے۔ (شرح النووی: ۹/ ۹۰)

۳۔ مقام حجر کا کچھ حصہ پانچ یا سات ہاتھ کا رقبہ بیت اللہ میں شامل ہے۔ قریش نے سرمایہ کی کمی کی وجہ سے اسے بیت اللہ میں شامل نہ کیا۔

۴۔ مقام حجر کے اس حصہ میں نماز ادا کرنا کعبہ میں ہی نماز ادا کرنا ہے۔

۳۹۸..... بَابُ إِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ فِيْ ذِی الْحَجَّةِ بَعْدَ مَضْيِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

ایام تشریق گزر جانے کے بعد ذوالحجہ ہی میں عمرہ کرنا جائز ہے

۳۰۲٤۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ....

ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، قَالَ :وَ كَانَ النَّاسُ يُحَلِّقُوْنَ فِي الْحَجِّ ، ثُمَّ يَعْتَمِرُوْنَ عِنْدَ النَّفْرِ . فَيَقُوْلُ مَا يُحَلِّقُ هٰذَا ؟ فَنَقُوْلُ لِأَحَدِهِمْ : أَمِرَّ الْمُوْسٰى عَلٰى رَأْسِكَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کے بال منڈوائے تھے۔ جناب ابن جریج کہتے ہیں: لوگ حج کے موقع پر سر کے بال منڈواتے تھے، پھر منیٰ سے واپس روانہ ہوتے وقت عمرہ ادا کرتے تھے تو کہتے: اب یہ کیا مونڈے گا؟ تو ہم ایک دوسرے سے کہتے: اپنے سر پر استرا پھیر لو۔

۳۹۹..... بَابُ الْعُمْرَةِ بِذِی الْحَجَّةِ مِنَ التَّنْعِيْمِ لِمَنْ قَدْ حَجَّ ذٰلِكَ الْعَامَ ، ضِدُّ قَوْلِ زَعَمَ أَنَّ الْعُمْرَةَ غَيْرُ جَائِزَةٍ إِلَّا مِنَ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ الْمَوَاقِيْتَ ، فَقَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَيْفَةِ ، اَلْأَخْبَارُ بِتَمَامِهَا

حج کرنے کے بعد ذوالحجہ ہی کے مہینے میں مقام تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کیا جا سکتا ہے ان لوگوں کے قول کے خلاف جو کہتے ہیں کہ عمرہ کا احرام صرف انہی مقامات سے باندھنا ضروری ہے جو نبی ﷺ نے مقرر فرما دیے ہیں، آپ نے فرمایا تھا کہ مدینہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور دوسری جگہ رہنے والوں کے بھی میقات آپ نے بیان کر دیے ہیں

(۳۰۲٤) اسنادہ صحیح، وکان الناس...... الخ، کے الفاظ مدرج ہیں۔ تقدیم تخریجه برقم: ۲۹۳۰.

٣٠٢٥۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، أَخْبَرَنَا أَشْهَبُ ، أَنَّ اللَّيْثَ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ ....

عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيْمِ فِيْ ذِي الْحَجَّةِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ذوالحجہ ہی میں مقام تنعیم سے عمرہ کروایا تھا۔

٣٠٢٦۔ ثَنَا يُوْنُسُ ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيْمِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو وادی محصب میں قیام والی رات تنعیم مقام سے عمرہ کروایا۔

٤٠٠..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْعُمْرَةَ مِنَ الْمِيْقَاتِ أَفْضَلُ مِنْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ ، إِذْ هِيَ أَكْثَرُ نَصَباً وَ أَفْضَلُ نَفَقَةً ، وَ مَا كَانَ أَكْثَرُ نَصَباً وَ أَفْضَلُ نَفَقَةً فَالْأَجْرُ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ وَ النَّفَقَةِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ میقات سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ کرنا مقام تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کرنے کی نسبت زیادہ افضل اور ثواب کا حامل ہے۔ کیونکہ اس میں مشقت اور خرچہ زیادہ ہے۔ اللہ کی راہ میں جتنی مشقت اٹھائیں گے اور جتنا زیادہ مال خرچ کریں گے اتنا ہی اجر وثواب بھی زیادہ ہوگا

٣٠٢٧۔ ثَنَا أَبُوْ مُوْسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، قَالَا ، ثَنَا حُسَيْنٌ ، قَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ : ابْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَ الْقَاسِمِ ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، ح وَ ثَنَا الدَّوْرَقِيُّ ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَ عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، قَالَ : ....

قَالَتْ عَائِشَةُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، وَ فِيْ حَدِيْثِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَ أَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ ؟ قَالَ : ((انْتَظِرِيْ ،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ دو دو نیک اعمال (حج اور عمرہ) ادا کر کے جا رہے ہیں اور میں ایک ہی عمل ادا کر کے واپس جاؤں گی؟ آپ نے فرمایا: ''انتظار کرو جب تم حیض سے پاک ہو جاؤ تو

(٣٠٢٥) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث: ١٢١٣۔ مطولاً، سنن ابى داؤد: ١٧٨٥۔ سنن نسائى: ٢٧٦٤۔ مسند احمد: ٣٩٤/٣.

(٣٠٢٦) انظر الحديث السابق.

(٣٠٢٧) صحيح بخارى، كتاب العمرة، باب اجر العمرة على قدر النصب، حديث: ١٧٨٧۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب بيان وجوه الاحرام، حديث: ١٢١١/١٢٦۔ مسند احمد: ٤٣/٦.

فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ ، فَأَهِلِّي مِنْهُ ، ثُمَّ أَلْقِنَا بِجَبَلِ كَذَا وَ كَذَا)) ، قَالَ : أَظُنُّهُ قَالَ كُدٰى ، ((وَ لٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَصَبِكِ ، أَوْ قَدْرِ نَفَقَتِكِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَ فِي خَبَرِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ وَ لٰكِنَّهُ عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ وَ نَصَبِكِ ، أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

مقام تنعیم چلی جانا ،وہاں سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کر لینا پھر فلاں فلاں پہاڑ کے پاس ہمیں مل جانا۔'' جناب قاسم کہتے ہیں : میرے خیال میں کدیٰ پہاڑ کا نام لیا تھا۔ ''لیکن تمھیں اس عمرے کا ثواب تمھاری مشقت اور خرچے کے حساب سے ہوگا۔'' یا جیسا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جناب حسین بن حسن کی روایت میں ہے :''لیکن تمھیں اس عمرے کا ثواب اتنا ہی ملے گا جتنا تم اس سفر میں خرچ کرو گی اور جتنی مشقت برداشت کرو گی۔'' یا جیسا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

فوائد:......ا۔ حج سے فراغت کے بعد ایام تشریق کے بعد ذوالحجہ کے دیگر ایام میں عمرہ کرنا جائز و مسنون ہے۔

۲۔ حرم مکی سے عمرہ کا ارادہ کرنے والا غیر مکی شخص حرم سے باہر آ کر احرام باندھے گا، لیکن اگر مکہ کا رہائشی اور میقات کی حدود سے اندر کا رہائشی عمرے کا ارادہ کرے تو وہ حرم مکہ میں کسی بھی جگہ سے احرام باندھ سکتا ہے۔

۳۔ حرم مکہ کا غیر رہائشی اپنے علاقائی میقات سے احرام باندھے تو یہ مستحب عمل ہے۔ لیکن وہ حرم کی حدود سے باہر نکل کر بھی احرام باندھ سکتا ہے۔

۴۰۱..... بَابُ إِسْقَاطِ الْهَدْيِ عَنِ الْمُعْتَمِرِ بَعْدَ مَضِيِّ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَ إِنْ كَانَ قَدْ حَجَّ مِنْ عَامِهِ ذٰلِكَ

قربانی کے دن گزر جانے کے بعد عمرہ کرنے والے سے قربانی ساقط ہو جاتی ہے اگر چہ اس نے اسی سال حج کیا ہو (یعنی خاص عذر کی وجہ سے حج سے پہلے عمرہ نہیں ہو سکا تھا اور پھر حج کے بعد عمرہ کیا)

۳۰۲۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا يَحْيٰى ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، أَخْبَرَتْنِي......... عَائِشَةُ ، قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحَجَّةِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ، فَلْيُهِلَّ ، وَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذوالحجہ کے شروع میں (سفر حج کے لیے) نکلے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جو شخص صرف عمرے کا تلبیہ کہنا چاہے وہ صرف عمرے کا تلبیہ پکارے ،اور جو حج کا احرام باندھنا چاہے تو وہ باندھ لے ،اگر میں قربانی کا جانور ساتھ لے کر نہ آتا تو

(۳۰۲۸) صحیح بخاری، کتاب العمرة، باب الاعتمار بعد الحج بغیر هدی، حدیث : ۱۷۸٦۔ صحیح مسلم، حواله سابق، حدیث : ۱۲۱۱/۱۱۷۔ مسند احمد : ٦/۱۹۱.

فَلَوْلا اَنِّی أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ)) . فَمِنْهُم مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ . فَحِضْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ : ((دَعِيْ عُمْرَتَكِ وَ انْقِضِيْ رَأْسَكِ ، وَامْتَشِطِيْ ، وَأَهِلِّيْ بِالْحَجِّ)) ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِيَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيْمِ ، فَأَرْدَفَهَا فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِهَا ، فَقَضَى اللّٰهُ حَجَّتَهَا وَعُمْرَتَهَا وَلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : قَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِي الْمَسْأَلَةِ الَّتِيْ كُنْتُ أَمْلَيْتُهَا فِي التَّأْلِيْفِ بَيْنَ الْأَخْبَارِ الَّتِيْ رُوِيَتْ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ عَائِشَةَ إِنَّمَا تَرَكَتِ الْعَمَلَ لِعُمْرَتِهَا الَّتِيْ لَمْ يُمْكِنْهَا الطَّوَافُ لَهَا بِالْبَيْتِ لِعِلَّةِ الْحَيْضَةِ الَّتِيْ حَاضَتْهَا ، لَا أَنَّهَا رَفَضَتْ تِلْكَ الْعُمْرَةَ ، وَبَيَّنْتُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ أَنَّ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا : طَوَافُكِ يَكْفِيْكِ بِحَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّهَا لَمْ تَرْفُضْ عُمْرَتَهَا ، وَإِنَّمَا تَرَكَتِ الْعَمَلَ لَهَا إِذْ كَانَتْ حَائِضاً وَلَمْ يُمْكِنْهَا الطَّوَافَ لَهَا . وَبَيَّنْتُ أَنَّ قَوْلَهُ : وَلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ

میں بھی عمرے کا تلبیہ پکارتا۔" لہٰذا کچھ صحابہ کرام نے عمرے کا احرام باندھا اور کچھ نے حج کا احرام باندھا۔ پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی مجھے حیض شروع ہو گیا پھر عرفہ کے دن تک میں حائضہ ہی رہی ۔ میں نے اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی تو آپ نے فرمایا: "اپنے عمرے کے اعمال چھوڑ دو اور سر کے بال کھول کر کنگھی کر لو اور پھر حج کا احرام باندھ لو۔" پھر جب وادی محصب والی رات آئی تو آپ نے میرے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو تنعیم بھیجا۔ انھوں نے مجھے اپنے پیچھے اونٹ پر سوار کر لیا۔ تو میں نے اپنے عمرے کی جگہ وہاں سے عمرے کا احرام باندھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اماں جی عائشہ کا حج اور عمرہ دونوں مکمل کرا دیے لیکن اس میں (بطور کفارہ) کوئی قربانی، روزے یا صدقہ نہیں دینا پڑا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے حج کے بارے میں مختلف روایات کو باہم متفق اور متحد کرتے وقت میں نے یہ مسئلہ بیان کیا تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے عمرے کے اعمال صرف اس لیے چھوڑے تھے کہ وہ حیض کی وجہ سے بیت اللہ شریف کا طواف نہیں کر سکتی تھیں، اس کا مطلب یہ نہیں کہ انھوں نے عمرہ فسخ کر دیا تھا۔ میں نے اسی مقام پر یہ بھی بیان کیا تھا کہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان: تمھارا ایک ہی طواف تمھیں تمھارے حج اور عمرے کے لیے کافی ہو گا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے عمرہ ترک نہیں کیا تھا بلکہ انھوں نے حیض آنے کی وجہ سے عارضی طور پر اس کے اعمال ادا کرنے چھوڑ دیے تھے کیونکہ ان کے لیے حیض کی وجہ سے طواف کرنا ممکن نہیں تھا۔ اور میں نے یہ بھی بیان کر دیا تھا کہ حدیث کے یہ الفاظ: "اس سلسلے میں انھیں کوئی قربانی، روزے

ذٰلِكَ هَدْيٌ وَ لَا صَدَقَةٌ وَ لَا صِيَامٌ أَنَّهَا اَرَادَتْ لَمْ يَكُنْ فِيْ عُمْرَتِي الَّتِي اعْتَمَرْتُهَا بَعْدَ الْحَجِّ هَدْيٌ وَ لَا صَدَقَةٌ وَلَا صِيَامٌ ، وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّأْوِيْلِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ نَحَرَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ قَبْلَ أَنْ تَعْتَمِرَ عَائِشَةُ هٰذِهِ الْعُمْرَةَ مِنَ التَّنْعِيمِ أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَهَا : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ أُدْخِلَ عَلَيْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ ، فَقُلْنَا : مَا هٰذَا ؟ فَقِيْلَ : نَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ ، فَقَدْ خَبَّرَتْ عَائِشَةُ أَنَّهُ قَدْ كَانَ فِيْ حَجِّهَا هَدْيٌ قَبْلَ أَنْ تَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيْمِ . وَفِيْ خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ فِيْ اٰخِرِ الْخَبَرِ ، قَالَ : تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ- أَخْرُجِيْ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ ، فَأَهِلِّيْ بِعُمْرَتِكِ ، فَفَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ أَهْدِ شَيْئًا .

یا صدقہ نہیں دینا پڑا'' اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ حج کے بعد جو عمرہ ادا کیا تھا اس میں کوئی قربانی ، روزے یا صدقہ نہیں کیا تھا۔ اس تاویل کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تنعیم سے ادا کرنے والے اس عمرے سے پہلے نبی کریم نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی تھی ۔ کیا آپ نے اماں جی کے یہ کلمات نہیں سنے : پھر جب قربانی کا دن آیا تو ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ ہم نے پوچھا : یہ کیسا گوشت ہے ؟ انھیں بتایا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے ۔ اس طرح اماں جی نے بتادیا کہ ان کے عمرہ تنعیم سے پہلے ان کے حج میں قربانی کی گئی تھی ۔ جناب محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل کی روایت کے آخر میں ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں : آپ نے یعنی نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (اپنے بھائی) عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم چلی جاؤ اور وہاں سے اپنے عمرے کا احرام باندھ لو، تو میں نے ایسے ہی کیا پھر کوئی قربانی بھی نہیں کی۔

٣٠٢٩۔ ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ ، ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْن بُكَيْرٍ ، حَدَّثَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ مَخْرَمَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ ، وَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ ....

عَنْ عُرْوَةَ ، يَقُوْلُ ، سَمِعْتُ عَائِشَةَ ، فَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً ، وَ ذَكَرَ هٰذَا الْكَلَامَ الَّذِيْ ذَكَرْتُ فِيْ آخِرِ الْخَبَرِ ، قَالَ ، وَ قَالَ

حضرت عروہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا۔ پھر پورا قصہ بیان کیا۔ اور پھر قصے کے آخر میں مذکورہ بالا کلام ذکر کی۔ جناب محمد بن عبدالرحمٰن حضرت عروہ

(٣٠٢٨) صحيح بخاری، كتاب العمرة، باب الاعتمار بعد الحج بغير هدى، حديث: ١٧٨٦ ـ صحيح مسلم، حواله سابق، حديث: ١٢١١/١١٧ ـ مسند احمد: ١٩١/٦.

(٣٠٢٩) انظر الاحاديث السابقة.

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنْ عُمْرَتِهِمْ بَعْدَ الْحَجِّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . قَالَتْ : حِضْتُ فَاعْتَمَرْتُ بَعْدَ الْحَجِّ ثُمَّ لَمْ أَصُمْ وَ لَمْ أُهْدِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فَهٰذَا الْخَبَرُ يُبَيِّنُ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنَّهَا لَمْ تَصُمْ وَ لَمْ تُهْدِ بَعْدَ تِلْكَ الْعُمْرَةِ الَّتِي اعْتَمَرَتْ مِنَ التَّنْعِيْمِ لَا قَبْلَهَا .

سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انھیں اپنے عمرے کے بارے میں بتایا جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج ادا کرنے کے بعد ادا کیا تھا۔ اماں جی فرماتی ہیں: مجھے حیض آ گیا تو میں نے حج کے بعد اپنا عمرہ ادا کیا، پھر میں نے نہ روزے رکھے اور نہ قربانی کی۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ اماں جی کا مطلب یہ ہے کہ انھوں نے تنعیم سے عمرہ ادا کرنے کے بعد (بطور کفارہ) نہ روزے رکھے تھے اور نہ قربانی کی تھی، حج سے پہلے والا عمرہ مراد نہیں ہے۔

فوائد:...... حج کے بعد عمرہ کرنے والے پر قربانی، روزے اور صدقہ میں سے کچھ بھی لازم نہیں آتا ہے۔

۴۰۲..... بَابُ إِبَاحَةِ الْحَجِّ عَمَّنْ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ عَنْ نَفْسِهِ مِنَ الْكِبَرِ

جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے حج نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے کوئی دوسرا شخص حج کر سکتا ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ وَلّٰى نَبِيَّهٗ بَيَانَ مَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مِنَ الْوَحْيِ خَاصًّا وَ عَامًّا ، فَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهٖ ﴿وَ أَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى﴾ جَمِيْعَ الْأَعْمَالِ . وَ أَنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا أَرَادَ بَعْضَ السَّعْيِ لَا جَمِيْعَهٗ ، إِذْ لَوْ كَانَ اللّٰهُ أَرَادَ جَمِيْعَ السَّعْيِ لَمْ يَكُنِ الْحَجُّ إِلَّا لِمَنْ حَجَّ بِنَفْسِهٖ ، لَمْ يَسْقُطْ فَرْضُ الْحَجِّ عَنِ الْمَرْءِ إِذَا حُجَّ عَنْهُ ، وَ لَمْ يُكْتَبْ لِلْمَحْجُوْجِ عَنْهُ سَعْيُ غَيْرِهٖ إِذَا لَمْ يَسْعَ هُوَ بِنَفْسِهٖ سَعْيَ الْعَمَلِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے ہر خاص اور عام وحی کی وضاحت کی ذمہ داری اپنے نبی ﷺ کو سونپی ہے۔ لہٰذا نبی کریم ﷺ نے وضاحت کر دی کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعٰى﴾ (النجم: ۳۹) ''انسان کے لیے بس وہی کچھ ہے جس کی اس نے سعی کی'' سے تمام اعمال مراد نہیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی مراد کچھ مخصوص سعی ہے۔ ہر قسم کی سعی مراد نہیں۔ کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کی مراد ہر قسم کی سعی ہوتی تو پھر اسی شخص کا حج ادا ہوتا جو خود ادا کرتا اور اگر کوئی دوسرا شخص اس کی طرف سے حج ادا کرتا تو اس کا فرض ادا نہ ہوتا۔ اور دوسرے شخص کے حج ادا کرنے سے اسے ثواب نہ ملتا کیونکہ اس نے اپنے عمل کی سعی خود نہیں کی۔

۳۰۳۰۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سِنَانٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ....

عَنِ الْفَضْلِ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيْرٌ ، عَلَيْهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ ، وَ هُوَ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ بَعِيْرِهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَحُجِّي عَنْهُ)).

حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خثعم قبیلے کی ایک عورت نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول میرا والد بوڑھا آدمی ہے اور اس پر اللہ کا فریضہ حج فرض ہے لیکن وہ اونٹ پر بیٹھنے کی طاقت نہیں رکھتا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اس کی طرف سے حج ادا کردو۔''

۴۰۳..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الشَّيْخَ الْكَبِيْرَ إِذَا اسْتَفَادَ مَالًا بَعْدَ كِبَرِ السِّنِّ وَ هُوَ غَنِيٌّ ، أَوِ اسْتَفَادَ مَالًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ كَانَ فَرْضُ الْحَجِّ وَاجِبٌ عَلَيْهِ وَ إِنْ كَانَ غَيْرُ مُسْتَطِيْعٍ أَنْ يَّحُجَّ بِنَفْسِهِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ جب بوڑھا شخص بڑھاپے میں مال کمانے کی وجہ سے مالدار ہو جائے یا اسلام لانے کے بعد اسے دولت حاصل ہوئی ہو تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے اگر چہ وہ خود حج ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الْاِسْتِطَاعَةَ كَمَا قَالَهُ مُطَّلِبِيْنَا رَحِمَهُ اللّٰهُ اسْتِطَاعَتَانِ إِحْدَاهُمَا بِبَدَنِهِ مَعَ مِلْكِ مَالِهِ يُمَكِّنُهُ الْحَجُّ عَنْ نَفْسِهِ وَ مَالِهِ . وَ الثَّانِيَةُ بِمِلْكِ مَالِهِ يَحُجُّ عَنْ نَفْسِهِ غَيْرُهُ ، كَمَا تَقُوْلُ الْعَرَبُ : أَنَا مُسْتَطِيْعٌ أَنَّ أَبْنِيَ دَارِيْ وَ أُخِيطَ ثَوْبِي يُرِيْدُ بِالْأُجْرَةِ أَوْ لِمَنْ يُطِيْعُنِيْ وَ إِنْ كَانَ غَيْرُ مُسْتَطِيْعٍ لِبِنَاءِ الدَّارِ وَ خِيَاطَةِ الثَّوْبِ بِنَفْسِهِ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ استطاعت دو طرح کی ہے، جیسا کہ ہمارے مطلبی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے، جسم کے طاقت بھی ہو کہ وہ اپنا حج خود ادا کر سکے۔ دوسری مالی استطاعت ہے جس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص اس کا حج ادا کردے جیسا کہ عرب لوگ کہتے ہیں: میں استطاعت رکھتا ہوں کہ اپنا گھر بنالوں یا اپنے کپڑے سلائی کرلوں۔ اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ میں اجرت پر یا اپنے کسی مطیع شخص سے دونوں کام کروا سکتا ہوں اگر چہ وہ خود گھر بنانے یا کپڑے سلائی کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔

۳۰۳۱۔ ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَ يُوْنُسُ وَ اللَّيْثُ وَ ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ . أَنَّ ....

(۳۰۳۰) صحيح بخاری، كتاب جزاء الصيد، باب الحج عمن لا يستطيع الثبوت على الراحلة، حديث: ۱۸۵٤۔ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب الحج عن العاجز لزمانة، حديث: ۱۳۳۵.

(۳۰۳۱) انظر الحديث السابق.

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ ، قَالَ : كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ بِيَدِهِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ ، قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخاً كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)). وَ ذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، بَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلَى بَعْضٍ . قَالَ اللَّيْثُ : وَ حَدَّثَنِيْهِ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ، أَوْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، أَوْ كِلَيْهِمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اونٹ پر سوار تھے اس دوران خثعم قبیلے کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لیے آئی، حضرت فضل نے اس عورت کو دیکھنا شروع کردیا اور وہ عورت بھی حضرت فضل کو دیکھنے لگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل کا چہرہ اپنے دست مبارک سے دوسری طرف پھیر دیا، اس عورت نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے جو اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے تو ایسے وقت میں میرے والد بہت بوڑھے ہو چکے ہیں جبکہ وہ سواری پر بیٹھنے کی استطاعت بھی نہیں رکھتے۔ تو کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کردوں ؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے ۔ بعض راوی دوسرے سے کچھ زیادہ الفاظ روایت کرتے ہیں۔

٣٠٣٢۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ ، ح وَ ثَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، ح وَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ.........

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ النَّحْرِ ، وَ الْفَضْلُ رِدْفُهُ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخاً كَبِيْراً ، لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَسْتَمْسِكَ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، هَلْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قربانی والے دن کی صبح کو خثعم قبیلے کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ،جبکہ حضرت فضل رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سواری پر سوار تھے اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر فریضہ حج میرے بوڑھے والد پر فرض ہو چکا ہے لیکن وہ سواری پر جم کر بیٹھنے کی استطاعت نہیں رکھتا، آپ کیا حکم دیتے ہیں، کیا

(٣٠٣٢) تقدم تخريجه برقم: ٣٠٣١.

تَرٰی أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) . وَ قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ : غَدَاةَ جَمْعٍ وَ قَالَ : أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ ؟ وَ لَمْ يَقُلْ : وَ الْفَضْلُ رِدْفُهُ . وَ لَفْظُ ابْنِ خَشْرَمٍ فِي الْمَتْنِ مِثْلُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْجَبَّارِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : أَفَأَحُجُّ عَنْهُ . قَالَ : ((نَعَمْ)) .

میں ان کی طرف سے حج ادا کردوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' جناب مخزومی کی روایت میں ہے: مزدلفہ کی صبح۔ اور کہا کہ میں ان کی طرف سے حج ادا کر دوں اور یہ روایت نہیں کیے : حضرت فضل آپ کے پیچھے سوار تھے۔ جناب علی بن خشرم کی روایت کا متن جناب عبدالجبار کی روایت جیسا ہی ہے صرف یہ فرق ہے: کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

۴۰۴..... بَابُ حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ

عورت، مرد کی طرف سے حج بدل کرسکتی ہے

٣٠٣٣۔ أَخْبَرَنَا الْفَقِيْهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ السُّلَمِيُّ ، أَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَحْمَدَ ابْنِ مُحَمَّدٍ إِجَازَةً ، أَخْبَرَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ أَبُوْ عُثْمَانَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّابُوْنِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، ثَنَا عَمِّيْ ، أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَ اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ ....

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ ، قَالَ : كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ ، قَالَ ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ قَالَ ، فَجَعَلَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ بِيَدِهِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ . قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخاً كَبِيْراً لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت فضل رضی اللہ عنہ (مزدلفہ کی صبح) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے۔ تو ایک عورت خثعم قبیلے کی آئی، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال پوچھا، اس دوران حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے اس عورت کی طرف دیکھنا شروع کردیا اور وہ عورت بھی ان کی طرف دیکھنے لگی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری جانب کردیا۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر فریضہ حج میرے بوڑھے والد پر فرض ہو چکا ہے، لیکن وہ سواری پر بیٹھنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتے ہیں، کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کروں؟ آپ نے

(٣٠٣٣) تقدم تخريجه برقم: ٣٠٣٠، ٣٠٣١.

الـرَّاحِـلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) . وَ ذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ .

فرمایا: ''ہاں۔'' یہ واقعہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر پیش آیا تھا۔

۴۰۵..... بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْمَيِّتِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ عَلٰى أَصْلِنَا

میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان اس سلسلے میں وارد روایت ہمارے اصول کے مطابق مجمل ہے، مفصل نہیں ہے

۳۰۳۴۔ ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ ، ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، ثَنَا.......... مُـوْسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِيُّ ، قَالَ : انْطَلَقْتُ أَنَـا وَ سِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرَيْنِ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَاءَ ، قُلْتُ : انْطَلِقْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ نَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ ، قَالَ ، قُلْتُ - يَعْنِيْ لِابْنِ عَبَّاسٍ - أَنَّ وَالِدَةً لِيْ بِالْمِصْرِ وَ إِنِّيْ أَغْزُوْ فِيْ هٰذِهِ الْمَغَازِيْ أَفَيُجْزِيءُ عَنْهَا أَنْ أَعْتِقَ وَ لَيْسَتْ مَعِيَ ؟ قَالَ : أَفَلَا أُنَبِّئُكَ بِأَعْجَبَ مِنْ ذٰلِكَ . أَمَرَتْ امْرَأَةُ سِنَانِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ أَنْ تَسْأَلَ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمَّهَا مَاتَتْ وَ مَا تَحُجُّ ، أَمَا تُجْزِيءُ عَنْ أُمِّهَا أَنْ تَحُجَّ عَنْهَا ؟ قَالَ : ((نَعَمْ . لَوْ كَانَ عَلٰى أُمِّهَا دَيْنٌ قَضَتْهُ عَنْهَا أَلَمْ يَكُنْ يُجْزِيءُ عَنْهَا ، فَلْتَحُجَّ عَنْ أُمِّهَا)) .

جناب موسیٰ بن سلمہ ہذلی بیان کرتے ہیں کہ میں اور سنان بن سلمہ عمرہ ادا کرنے کے لیے گئے، جب ہم وادی بطحا میں اترے ،تو میں نے کہا: چلو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہو کر ان سے گفتگو کرتے ہیں۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: میری والدہ محترمہ مصر میں ہیں اور میں ادھر غزوات میں شریک رہتا ہوں کیا اگر میں ان کی طرف سے غلام آزاد کروں تو انھیں اس کا اجر وثواب ملے گا جبکہ وہ میرے ساتھ نہیں ہیں ؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمھیں اس سے بھی زیادہ تعجب والی بات نہ بتاؤں؟ میں نے سنان بن عبداللہ جہنی کی بیوی سے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا یہ مسئلہ پوچھے کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی ہیں اور انھوں نے حج نہیں کیا تھا ،اگر وہ ان کی طرف سے حج ادا کردیں تو کیا وہ انھیں کفایت کرے گا؟ آپ نے فرمایا:''ہاں، اگر اس کی والدہ کے ذمہ قرض ہوتا اور وہ ان کی طرف سے ادا کرتی تو کیا وہ اسے کفایت نہ کرتا، اسے چاہیے کہ وہ اپنی والدہ کی طرف سے حج ادا کرے۔''

۳۰۳۵۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ ،

(۳۰۳٤) صحيح مسلم، كتاب الحج، باب ما يفعل بالهدى اذا عطب في الطريق، حديث : ۱۳۲۵۔ سنن ابی داؤد: ۱۷٦۲۔ سنن نسائی: ۲٦۳٤۔ مسند احمد: ۲۱۷/۱.

سَمِعْتُ ....

ابْـنَ عَبَّـاسٍ يَـقُوْلُ : قَالَ فُلَانٌ الْجُهَنِيُّ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنَّ أَبِيْ مَاتَ وَ هُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَـمْ يَـحُـجَّ ، أَوْلَا يَسْتَـطِيْعُ الْحَجَّ . قَالَ : ((حُجَّ عَنْ أَبِيْكَ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فلاں جہنی شخص نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میرے والد بڑھاپے میں فوت ہو گئے ہیں اور حج نہیں کر سکے، یا وہ حج کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔''

۴۰۲..... بَابُ الْحَجِّ عَمَّنْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَجُّ بِالْإِسْلَامِ ، أَوْ مِلْكِ الْمَالِ ، أَوْ هُمَا وَ هُوَ غَيْرُ مُسْتَطِيْعٍ لِلْحَجِّ بِبَدَنِهِ مِنَ الْكِبَرِ ، وَ الْفَرْقُ بَيْنَ الْعَاجِزِ عَنِ الْحَجِّ بِبَدَنِهِ لِكِبَرِ السِّنِّ وَ بَيْنَ الْعَاجِزِ عَنِ الْحَجِّ لِمَرَضٍ قَدْ يُرْجٰى لَهُ الْبُرْءُ ، إِذِ الْعَاجِزُ لِكِبَرِ السِّنِّ لَا يَحْدُثُ لَهُ شَبَابٌ وَ قُوَّةٌ بَعْدُ وَ الْمَرِيْضُ قَدْ يَصِحُّ مِنْ مَرَضِهِ بِإِذْنِ اللّٰهِ

اس شخص کی طرف سے حج کرنے کا بیان جس پر اسلام لانے کی وجہ سے یا مال حاصل ہونے کی وجہ سے یا دونوں وجوہات کی بنا پر حج فرض ہو گیا مگر وہ بڑھاپے کی وجہ سے بدنی استطاعت نہیں رکھتا۔ بڑھاپے کی وجہ سے حج سے عاجز شخص اور کسی بیماری کی وجہ سے عاجز شخص میں فرق ہے کیونکہ بڑھاپے کی وجہ سے عاجز ہونے والے شخص کو دوبارہ جوانی اور قوت نہیں مل سکتی جبکہ بیمار شخص اللہ تعالیٰ کے حکم اور رحمت سے صحت یاب ہو سکتا ہے

۳۰۳٦۔ ثَـنَـا الـرَّبِـيْـعُ بْـنُ سُـلَيْـمَـانَ ، قَـالَ ، قَالَ الشَّافِعِيُّ ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، ح وَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ....

عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ : كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَـجَـاءَ تْهُ امْـرَأَةٌ مِـنْ خَثْـعَمَ تَسْتَفْتِيْـهِ ، فَـجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ، وَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَـجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَـصْـرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے کہ خثعم قبیلے کی ایک عورت آپ سے مسئلہ پوچھنے کے لیے آئی۔ تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھنا شروع کر دیا اور اس نے بھی حضرت فضل کو دیکھنا شروع کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ اپنے دست مبارک سے دوسری طرف پھیر

(۳۰۳۵) اسناده صحيح، سنن ابى داؤد، كتاب المناسك، باب الهدى اذا عطب قبل ان يبلغ، حديث: ۱۷٦۳۔ مسند احمد: ۱/ ۲٤٤.

(۳۰۳٦) تقدم تخريجه برقم: ۳۰۳۰.

فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخاً كَبِيْراً لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ ؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) . وَ ذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ .

دیا۔ اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر فریضہ حج میرے بوڑھے باپ پر فرض ہو گیا ہے اور وہ سواری پر جم کر بیٹھنے کی استطاعت بھی نہیں رکھتا کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کردوں ؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں۔“ اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

۴۰۷..... بَابُ حَجِّ الرَّجُلِ عَنِ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ لَا تَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ مِنَ الْكِبَرِ بِمِثْلِ اللَّفْظَةِ ذَكَرْتُ أَنَّهَا مُجْمَلَةٌ غَيْرُ مُفَسَّرَةٍ

اگر عورت بڑھاپے کی وجہ سے حج نہ کرسکتی ہو تو اس کے بدلے مرد حج کرسکتا ہے۔ اس سلسلے میں حدیث کے الفاظ مجمل ہیں تفصیلی نہیں ہیں (یعنی حدیث میں بوڑھے آدمی کی طرف سے حج کرنے کا ذکر ہے عورت کا ذکر نہیں ہے مگر مرد وعورت دونوں کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔)

۳۰۳۷۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْجَزَّارُ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ ، ثَنَا عَوْفٌ ....

عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ : بَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : إِنَّ أَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ ، وَلَمْ يَحُجَّ ، وَلَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، وَ إِنْ شَدَدْتُهٗ بِالْحَبْلِ عَلَى الرَّاحِلَةِ خَشِيْتُ أَنْ أَقْتُلَهٗ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أُحْجُجْ عَنْ أَبِيْكَ)) .

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے عرض کیا: میرے بوڑھے والد نے اسلام قبول کیا ہے اور حج نہیں کیا اور نہ وہ سواری پر جم کر بیٹھ سکتا ہے اور اگر میں اسے رسی کے ساتھ سواری پر باندھ دوں تو مجھے ڈر ہے کہ میں اسے قتل کر بیٹھوں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے والد کی طرف سے حج کرلو۔“

۳۰۳۸۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ ، ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ . إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ : السَّائِلُ سَأَلَ عَنْ أُمِّهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ بالا کی طرح مروی ہے صرف یہ فرق ہے کہ اس روایت میں ہے: ایک سائل نے اپنی والدہ کے بارے میں سوال کیا۔

(۳۰۳۷) اسنادہ ضعیف، سند مرسل ہے۔

(۳۰۳۸) مستدرك حاكم: ۱/ ۴۸۰، ۴۸۱.

فوائد:......۱۔ طاقتور سواری کے پیچھے کسی آدمی کو سوار کرنا جائز ہے۔

۲۔ فتویٰ طلبی کے وقت اجنبی عورت کی آواز سننا جائز ہے۔

۳۔ جو شخص برائی کو ہاتھ سے روک سکتا ہے اسے برائی کو ہاتھ سے روکنا چاہیے۔

۴۔ بڑھاپے، مرض یا موت کی وجہ سے عاجز شخص کی طرف سے حج کی نیابت کرنا جائز ہے۔

۵۔ عورت مرد کی طرف سے حج کا فریضہ انجام دے سکتی ہے۔

۶۔ والدین کی طرف سے قرض ادا کر کے، ان کی خدمت انجام دے کر، ان پر خرچ کر کے اور ان کے طرف سے حج ادا کر کے ان پر نیکی کا فریضہ سر انجام دیا جا سکتا ہے۔

۷۔ جو شخص حج کرنے سے عاجز ہو لیکن کسی دوسرے شخص کے ذریعے یہ فریضہ ادا کر سکتا ہے تو اس پر حج واجب ہے۔

(شرح النووی: ۹/۹۸)

۸۔ میت کی طرف سے اس کے ذمے واجب حج ادا کرنا واجب ہے۔ خواہ اس نے اس کی وصیت کی ہو یا نہ کی ہو کیونکہ قرض کی ادائیگی مطلق واجب ہے۔

۹۔ ابن عباس، زید بن ثابت، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اور شافعی رحمہ اللہ اسی موقف کے قائل ہیں اور حج کی رقم راس المال سے نکالنا واجب ہے۔ (فقه السنة: ۱/ ۵٦۱)

۱۰۔ جو شخص حج کی ادائیگی کی طاقت رکھتا ہو، پھر وہ بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے حج ادا کرنے سے قاصر ہو تو کسی اور سے اپنا حج کروانا لازم ہے۔ کیونکہ وہ از خود حج سے مایوس ہو چکا ہے۔ اور میت کے حکم میں داخل ہے۔ لہٰذا اس سے نائب مقرر کرنا جائز ہے۔ (فقه السنه: ۱/ ۵٦۱)

۴۰۸..... بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَّحُجَّ عَنِ الْمَيِّتِ مَنْ لَّمْ يَحُجَّ عَنْ نَفْسِهٖ

جس شخص نے اپنا حج نہ کیا ہو وہ میت کی طرف سے حج بدل بھی نہیں کر سکتا

وَالدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الْأَخْبَارَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ فِيْ أَنَّهَا مُجْمَلَةٌ غَيْرُ مُفَسَّرَةٍ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ ، إِذْ لَيْسَ فِيْ تِلْكَ الْأَخْبَارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ مَنْ أَمَرَهٗ أَنْ يَّحُجَّ عَنْ غَيْرِهَا هَلْ حَجَّ عَنْ نَفْسِهٖ أَمْ لَا ؟ هٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ مَنْ قَدْ حَجَّ عَنْ نَفْسِهٖ أَنْ يَحُجَّ عَنْ غَيْرِهٖ ، لَا مَنْ أَنْ يَحُجَّ عَنْ نَفْسِهٖ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ گزشتہ تمام روایات مجمل غیر مفسر تھیں جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا کیونکہ ان روایات میں یہ مذکور نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جس شخص کو حج بدل کرنے کا حکم دیا تھا اس سے آپ نے یہ پوچھا ہو کہ اس نے اپنا فرض حج ادا کیا ہے یا نہیں؟ اور یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو حج بدل کرنے کا حکم دیا

ہے جس نے اپنا حج ادا کیا ہو، اسے نہیں جس نے ابھی اپنا فرض حج ادا نہ کیا ہو۔

٣٠٣٩۔ ثنا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيْدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَزْرَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ : لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ . فَقَالَ : ((مَنْ شُبْرُمَةُ ؟)) فَقَالَ أَخِيْ أَوْ قَرِيْبٌ لِّيْ . قَالَ : هَلْ حَجَجْتَ ؟ قَالَ : لَا . قَالَ فَاجْعَلْ هٰذِهِ عَنْكَ ، ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانَ أَنَّ الْمُلَبِّيَ عَنْ غَيْرِهٖ إِذَا لَمْ يَكُنْ قَدْ حَجَّ عَنْ نَفْسِهٖ عَلَيْهِ أَنْ يَّجْعَلَ تِلْكَ الْحَجَّةَ عَنْ نَفْسِهٖ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ان الفاظ میں حج کی نیت کرتے ہوئے سنا: اے اللہ! میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں۔ آپ نے پوچھا: ”شبرمہ کون ہے؟“ اس نے عرض کی؟ میرا بھائی یا میرا قریبی رشتہ دار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنی طرف سے بھی حج کرلیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پھر اس حج کو اپنی طرف سے ادا کرو پھر شبرمہ کی طرف سے ادا کرنا۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں ہے کہ جو شخص کسی دوسرے شخص کی طرف سے تلبیہ پکارے اور اس نے اپنا حج نہ کیا ہو تو اسے وہ حج اپنی طرف سے ادا کرنا چاہیے۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حج میں کسی شخص کو نائب بنانا جائز ہے اور نیابت کی شرط یہ ہے کہ نائب نے پہلے اپنی طرف سے فرض حج ادا کیا ہو۔

٤٠٩..... بَابُ الْعُمْرَةِ عَنِ الَّذِيْ لَا يَسْتَطِيْعُ الْعُمْرَةَ مِنَ الْكِبَرِ

جو شخص بڑھاپے کی وجہ سے عمرہ ادا نہ کرسکتا ہو اس کی طرف سے عمرہ ادا کرنے کا بیان

٣٠٤٠۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ - ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ ، سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ سَالِمٍ ، قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ ، يُحَدِّثُ ....

عَنِ ابْنِ رَزِيْنٍ ، أَنَّهٗ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ وَ لَا الظَّعْنَ ، قَالَ : ((حُجَّ عَنْ أَبِيْكَ وَ اعْتَمِرْ)).

حضرت ابن رزین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد صاحب بوڑھے شخص ہیں جو حج و عمرہ ادا کرنے اور سفر کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

(٣٠٣٩) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب الرجل یحمع عن غیرہ، حدیث: ١٨١١۔ سنن ابن ماجه: ٢٩٠٣۔ صحیح ابن حبان: ٣٩٧٧.

(٣٠٤٠) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب الرجل یحمع عن غیرہ، حدیث: ١٨١٠۔ سنن ترمذی: ٩٣٠۔ سنن نسائی: ٢٦٢٢۔ سنن ابن ماجه: ٢٩٠٦۔ مسند احمد: ٤/ ١٠.

آپ نے فرمایا: ”تم اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کرلو۔“

فوائد:...... جو شخص عمرہ کرنے سے قاصر ہو وہ عمرہ کی ادائیگی میں بھی کسی دوسرے شخص کو نائب بنا سکتا ہے۔

۴۱۰...... بَابُ النَّذْرِ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَحْدُثُ الْمَوْتُ قَبْلَ وَفَائِهِ وَ الْأَمْرِ بِقَضَائِهِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّهُ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ لِتَشْبِيْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَذْرَ الْحَجِّ بِالدَّيْنِ

اگر کوئی شخص حج کرنے کی نذر مانے اور پھر نذر پوری کرنے سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کے ورثاء کو اس کی طرف سے نذر پوری کرنی چاہیے، اس میں یہ دلیل بھی ہے کہ مرنے والے کے پورے مال میں سے نذر (حج وغیرہ) پوری کرنی چاہیے۔ کیونکہ نبی ﷺ نے حج کی نذر کو قرض کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ (اور قرض کل مال سے ادا کیا جاتا ہے، ایک تہائی مال سے نہیں۔)

۳۰۴۱۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، قَالَ ، سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ ، فَمَاتَتْ ، فَأَتٰى أَخُوْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ . فَقَالَ : ((أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلٰى أُخْتِكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ ؟)) قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : ((فَاقْضُوا اللّٰهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ)) . ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا عِيْسٰى ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَيَاسٍ - وَ هُوَ أَبُوْ بِشْرٍ - بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے حج کرنے کی نذر مانی پھر وہ فوت ہو گئی تو اس کا بھائی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے یہ مسئلہ پوچھا۔ آپ نے فرمایا: ”تمھارا کیا خیال ہے، اگر تمھاری بہن مقروض ہوتی تو کیا تم اس کا قرض ادا کر دیتے؟“ اس نے جواب دیا: جی ہاں آپ نے فرمایا: ”تو اللہ کا قرض (حج کی نذر) ادا کرو کیونکہ اللہ کا قرض ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔“

فوائد:......۱۔ میت کی طرف سے حج ادا کرنا جائز ہے اور اس عمل سے میت کے ذمے اللہ کے فرض کی ادائیگی ہو جاتی ہے۔

۲۔ حج میں بہن کی طرف سے بھائی نائب بن سکتا ہے۔

(۳۰۴۱) صحیح بخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب من مات وعلیه نذر، حدیث: ٦٦٩٩۔ سنن نسائی: ۲٦۳۳۔ مسند احمد: ۱/۲۳۹۔ سنن الدارمی: ۲۳۳۲.

۴۱۱..... بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْحَجَّ الْوَاجِبَ مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ لَا مِنَ الثُّلُثِ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ واجب حج (مرنے والے کے) سارے مال سے ادا کیا جائے گا، ایک تہائی مال سے نہیں

۳۰۴۲۔ ثَنَا الرَّبِيْعُ ، عَنِ الشَّافِعِيِّ ، أَخْبَرَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَ قَالَ ، قَالَ سُفْيَانُ هٰكَذَا حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ . وَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ ، وَ زَادَ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ يَنْفَعُهُ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : ((نَعَمْ . كَمَا لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِهِ نَفَعَهُ)) .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خثعم قبیلے کی ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا: پھر مکمل حدیث بیان کی ۔ جناب سلیمان بن یسار کی روایت میں یہ اضافہ ہے: اس عورت نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا میرا اس کی طرف سے حج ادا کرنا اسے نفع دے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں جیسا کہ اگر اس پر قرض ہوتا اور تم ادا کر دیتیں تو وہ اسے نفع دیتا۔''

فوائد :......میت کے ذمے حج واجب الادا ہو تو اس کی طرف سے حج کی ادائیگی واجب ہے اور اس کے لیے رقم اس کے اصل مال سے لے کر پھر ترکہ تقسیم کیا جائے گا۔ کیونکہ یہ بھی قرض کی ایک صورت ہے اور قرض کی رقم ادا کرنے کے بعد ہی ترکہ تقسیم کیا جاتا ہے۔

۴۱۲..... بَابُ النَّذْرِ بِالْحَجِّ مَاشِيًا فَيَعْجِزُ النَّاذِرُ عَنِ الْمَشْيِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى

اگر کسی شخص نے پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانی پھر وہ چلنے سے عاجز آ گیا، تھک ہار گیا تو وہ کیا کرے۔ اس سلسلے میں ایک مختصر غیر مفصل روایت کا بیان

۳۰۴۳۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا عَمْرٌو ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ ....

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَدْرَكَ شَيْخاً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

(۳۰۴۲) تقدم تخريجه برقم: ۳۰۳۱.

(۳۰۴۳) صحيح مسلم، كتاب النذر، باب من نذر ان يمشي الى الكعبة، حديث: ۱۶۴۳۔ سنن ابن ماجه: ۲۱۳۵۔ مسند احمد: ۳۷۳/۲۔ سنن الدارمي: ۲۳۳۲.

كَبِيْراً يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ ، يَتَوَكَّأُ عَلَيْهِمَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا شَأْنُ هٰذَا الشَّيْخِ ؟)) فَقَالَ ابْنَاهُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((إِرْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ ، فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَ عَنْ نَذْرِكَ)) .

ایک بوڑھے شخص کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان ان کا سہارا لے کر گھسٹ کر چلا آ رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: ''اس بوڑھے شخص کو کیا ہوا ہے؟'' اس کے دونوں بیٹوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بابا جی نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہوئی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے بڑے میاں؟ سوار ہو جا، بے شک اللہ تعالیٰ تم سے اور تمھاری ایسی نذر سے بے پروا ہے۔''

فوائد :......۱۔ نذر معصیت اور ایسی نذر ماننا جس میں بے پناہ جانی مشقت و تکلیف ہو ناجائز ہے اور ایسی نذر کو ختم کر کے اس کا کفارہ ادا کرنا جائز ہے۔

۲۔ کعبہ کی طرف سواری کی دستیابی کے باوجود تکلفاً پیدل چلنا اور جوتوں کی دستیابی کے باوجود عمداً جوتے اتار کر بیت اللہ کا سفر کرنا ناجائز و ممنوع ہے۔ اس سے ثواب کی بجائے گناہ ہوتا ہے، ایسے اشخاص کو ایسی نذریں توڑ کر سفر کی سہولتیں حاصل کرنی چاہئیں اور اپنی نذر کا کفارہ ادا کرنا چاہیے۔

۳۰۴۴۔ ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ ، ثَنَا بِشْرٌ ، ثَنَا حُمَيْدٌ ، قَالَ إِمَّا سَمِعْتُ أَنَساً وَ إِمَّا عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، ح وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، ثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ....

عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى شَيْخاً كَبِيْراً يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((مَا هٰذَا ؟)) قَالُوْا : نَذَرَ أَنْ يَّمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ . قَالَ : ((إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ)) قَالَ : فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کا سہارا لے کر گھسٹ گھسٹ کر چل رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کیا ہو رہا ہے۔'' صحابہ کرام نے عرض کی۔ بڑے میاں نے بیت اللہ شریف تک پیدل چل کر جانے (اور حج وعمرہ کرنے) کی نذر مانی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کے اپنی جان کو اذیت میں ڈالنے سے بے پروا ہے۔'' پھر آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم دیا۔

(۳۰۴۴) صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب من نذر المشی الی الکعبة، حدیث: ۱۸۶۵۔ صحیح مسلم، کتاب النذر، باب من نذر ان یمشی الی الکعبة، حدیث: ۱۶۴۲۔ سنن ابی داؤد: ۳۳۰۱۔ سنن ترمذی: ۱۵۳۷۔ سنن نسائی: ۳۸۸۳۔ مسند احمد: ۳/ ۱۰۶۔

۴۱۳..... بَابُ هَدْيِ النَّاذِرِ بِالْحَجِّ مَاشِياً ، فَيَعْجِزُ عَنِ الْمَشْيِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلَى الْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي الْبَابِ قَبْلُ مُخْتَصَرَيْنِ عَلَى مَا ذَكَرْتُ

اگر کوئی شخص پیدل حج کرنے کی نذر مانے اور پیدل چلنے سے عاجز آ جائے تو اس کو نذر توڑنے پر فدیہ دینا چاہیے پہلے باب میں جو دو حدیثیں ذکر کی گئی ہیں وہ مختصر تھیں (ان میں فدیہ کا ذکر نہیں تھا)

۳۰۴۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ..........

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ : أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُخْتِهِ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ : إِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ نَذْرِ أُخْتِكَ ، لِتَرْكَبْ وَ لْتَهْدِ بَدَنَةً)).

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بہن کے بارے میں مسئلہ پوچھا جس نے کعبہ شریف تک پیدل چلنے کی نذر مانی تھی۔ تو آپ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ تمھاری بہن کی نذر سے بے نیاز ہے۔ اسے چاہیے کہ سواری پر بیٹھ جائے اور ایک اونٹ قربانی کے لیے مکہ مکرمہ لے جائے۔''

۴۱۴..... بَابُ الْيَمِيْنِ بِالْمَشْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ فَيَعْجِزُ الْحَالِفُ عَنِ الْمَشْيِ

کعبہ تک پیدل چل کر جانے کی قسم اٹھانا، پھر قسم اٹھانے والا پیدل چلنے سے عاجز آ جائے تو وہ کیا کرے؟

۳۰۴۶۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ ، ثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِي ابْنَ اٰدَمَ - ثَنَا شَرِيْكٌ ....

عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ ، فَيَعْجِزُ فَيَرْكَبُ ، قَالَ ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَحُجُّ مِنْ قَابِلٍ فَيَرْكَبُ مَا شَاءَ وَ يَمْشِيْ مَا شَاءَ وَ يَرْكَبُ . قَالَ شَرِيْكٌ : وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - مَوْلٰى أَبِيْ طَلْحَةَ - عَنْ كُرَيْبٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

جناب ابو اسحاق رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جس نے پیدل چل کر حج کرنے کی قسم کھائی، پھر وہ پیدل چلنے سے عاجز آ جائے تو وہ سواری پر بیٹھ جائے، اور فرماتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا: کہ وہ آئندہ سال حج کرے تو جتنا سفر چاہے سواری پر بیٹھ کر کر لے اور جتنا چاہے پیدل کر لے اور سوار ہو کر سفر کر لے۔

(۳۰۴۵) صحیح، الصحیحة: ۲۹۳۰۔ سنن ابی داؤد، کتاب الأیمان والنذور، باب من رأی علیه کفارة......، حدیث: ۳۲۹۶۔ سنن الدارمی: ۲۳۳۵۔ مسند احمد: ۱/۲۳۹۔ من طریق همام۔ صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب من نذر المشی الی الکعبة، حدیث: ۱۸۶۶ وصحیح مسلم، کتاب النذر، باب من نذر ان یمشی الی الکعبة، حدیث: ۱۶۴۴۔ من طریق آخر.

(۳۰۴۶) اسنادہ ضعیف، شریک راوی کا حافظہ خراب تھا، الصحیحة: ۲۹۳۰۔ سنن ابی داؤد، کتاب الأیمان والنذور، باب من رأی علیه کفارة...... حدیث: ۳۲۹۵۔ مسند احمد: ۱/۳۱۵.

يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ((تَرْكَبُ وَ تُكَفِّرُ يَمِينَهَا)).

جناب کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''وہ عورت سوار ہو جائے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔''

٣٠٤٧ـ ثَنَا أَبُوْ عَمَّارٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ ـ مَوْلٰى أَبِيْ طَلْحَةَ ـ عَنْ كُرَيْبٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ، إِنَّ أُخْتِيْ جَعَلَتْ عَلَيْهَا الْمَشْيَ إِلَى الْبَيْتِ. فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشِقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا. قُلْ لَهَا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً. وَ لْتُكَفِّرْ يَمِينَهَا)).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: میری بہن نے بیت اللہ شریف تک (حج کے لیے) پیدل چلنے کی قسم کھائی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تمھاری بہن کی مشقت اور بدحالی کا کچھ نہیں کرے گا (وہ بے نیاز ہے) تم اپنی بہن سے کہو کہ وہ سواری پر بیٹھ کر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے۔''

۴۱۵..... بَابُ ذِكْرِ إِسْقَاطِ فَرْضِ الْحَجِّ عَنِ الصَّبِيِّ قَبْلَ الْبُلُوْغِ، وَ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ

بالغ ہونے سے پہلے بچے پر حج کی فرضیت نہیں ہے اسی طرح مجنون پر بھی حج فرض نہیں ہے جب تک کہ وہ صحت مند نہ ہو جائے

٣٠٤٨ـ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَا، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِيْ ظِبْيَانَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ بِمَجْنُوْنَةِ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ زَنَتْ، أَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا، فَرَدَّهَا عَلِيٌّ، وَ قَالَ لِعُمَرَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَتَرْجُمُ هٰذِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا تَذْكُرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فلاں قبیلے کی ایک مجنون عورت کے پاس سے گزرے جس نے زنا کر لیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو واپس بھیج دیا اور حضرت عمر سے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ اس عورت کو رجم کرنا چاہتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ حضرت علی نے گزارش کی

(٣٠٤٧) اسناده ضعيف: انظر الحديث السابق.

(٣٠٤٨) صحيح، تقدم تخريجه برقم: ١٠٠٣.

عَنِ الْمَجْنُوْنِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰى عَقْلِهِ ، وَ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ ، وَ عَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ)) . قَالَ : صَدَقْتَ . فَخَلّٰى عَنْهَا . قَالَ أَبُوْبكرٍ : وَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عِنْدِي عَلٰى أَنَّ الْمَجْنُوْنَ إِذَا حُجَّ بِهِ فِيْ حَالِ جُنُوْنِهٖ ثُمَّ أَفَاقَ لَمْ يُجْزِهٗ كَالصَّبِيِّ .

کیا آپ کو یادنہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''تین قسم کے افراد سے قلم اٹھالیا گیا ہے: مجنون شخص سے جس کی عقل وفہم ختم ہو جائے حتی کہ وہ صحت مند ہو جائے۔ دوسرا وہ شخص جو سویا ہوا ہوحتی کہ وہ بیدار ہو جائے، تیسرا وہ چھوٹا بچہ ہے حتی کہ وہ بالغ ہو جائے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا۔ پھر اس عورت کو رہا کر دیا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں میرے نزدیک اس بات کی دلیل ہے کہ مجنون شخص جب اپنی حالت جنون میں حج کر لے پھر وہ تندرست ہو جائے تو اس کا یہ حج اسے کافی نہیں ہوگا۔ جیسا کہ بچے کا بلوغت سے پہلے کیا ہوا حج فرض حج سے کافی نہیں ہوتا۔

فوائد:...... یہ حدیث دلیل ہے کہ دیوانے اور نابالغ بچے پر حج فرض نہیں۔ اور دیوانگی اور عدم بلوغت کی حالت میں کیے ہوئے حج سے فریضہ حج ادا نہیں ہوتا، بلکہ صحیح العقل اور بالغ ہونے کے بعد ان پر اس فرضیت کی ادائیگی لازم آئے گی۔

۴۱۶..... بَابُ ذِكْرِ حَجِّ الصِّبْيَانِ قَبْلَ الْبُلُوْغِ عَلٰى غَيْرِ الْوُجُوْبِ ، وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ ، أَرَادَ الْقَلَمَ مِمَّا يَكُوْنُ إِثْماً وَ وِزْراً عَلَى الْبَالِغِ إِذَا ارْتَكَبَهُ ، لَا أَنَّ الْقَلَمَ مَرْفُوْعٌ عَنْ كِتْبَةِ الْحَسَنَاتِ لِلصَّبِيِّ إِذَا عَمِلَهَا

بچوں کا بالغ ہونے سے پہلے نفلی حج کرنے کا بیان۔ اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان تین افراد سے قلم اٹھالیا گیا ہے: اس سے آپ کی مراد یہ ہے کہ ان افراد پر وہ گناہ نہیں لکھے جائیں گے جو ایک بالغ شخص کے ارتکاب پر لکھے جاتے ہیں

۳۰۴۹۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ سَمِعْتُهُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ كُرَيْباً ، يُخْبِرُ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَدَرَ مِنْ مَكَّةَ ، فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ اسْتَقْبَلَهُ رَكْبٌ ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ سے واپس روانہ ہوئے تو جب آپ روحاء مقام پر پہنچے

(۳۰۴۹) صحیح مسلم، کتاب الحج، باب صحة حج الصبی، حدیث: ۱۳۳۶۔ سنن ابی داؤد: ۱۷۳۶۔ سنن نسائی: ۲۶۴۹۔ مسند احمد: ۲۱۹/۱۔ مسند الحمیدی: ۵۰۴۔

فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالَ : ((مَنِ الْقَوْمُ ؟)) . قَالَ : الْمُسْلِمُوْنَ . فَمَنْ أَنْتُمْ ؟ فَقَالَ : ((رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) . فَفَزِعَتْ إِمْرَأَةٌ مِنْهُمْ ، فَرَفَعَتْ صَبِيًّا لَهَا مِنْ مُخَفٍّ ، فَأَخَذَتْ بِعَضَلِهِ ، فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، هَلْ لِهٰذَا حَجٌّ ؟ قَالَ : ((وَ لَكِ أَجْرُهُ)) . قَالَ إِبْرَاهِيْمُ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ ، فَحَجَّ بِأَهْلِهِ أَجْمَعِيْنَ . وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، وَ لَمْ يَقُلْ : فَفَزِعَتْ ، وَ قَالَ : فَقَالَتْ : أَلِهٰذَا حَجٌّ ؟ قَالَ : ((وَ لَكِ أَجْرٌ)) . وَ قَالَ فِيْ كُلِّهَا : عَنْ .

تو آپ کی ملاقات ایک قافلے سے ہوئی ،آپ نے انھیں سلام کیا اور پوچھا: ''تم کون لوگ ہو؟'' انھوں نے جواب دیا: ہم مسلمان ہیں۔ پھر انھوں نے عرض کی: آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں اللہ کا رسول ہوں۔'' ان میں سے ایک عورت گھبرا گئی اور اس نے اپنے بچے کو جھولے سے نکال کر بازو سے پکڑ کر اوپر اٹھایا اور بولی: اے اللہ کے رسول! کیا اس بچے کا حج ہے؟ آپ نے فرمایا: ''(ہاں ہے)اور تمھیں اس کا اجر ملے گا۔'' جناب ابراہیم بن عقبہ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابن منکدر کو سنائی تو انھوں نے اپنے سب گھر والوں سمیت حج کیا۔ جناب سفیان کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: وہ عورت گھبرا گئی اور وہ بولی: کیا اس کا حج ہے ؟ آپ نے فرمایا: ''(ہاں)اور تمھیں اس کا اجر ملے گا۔'' یہ الفاظ بیان کیے ہیں۔

۷۱۴..... بَابُ الصَّبِيِّ يَحُجُّ قَبْلَ الْبُلُوْغِ ثُمَّ يَبْلُغُ

جو بچہ بلوغت سے پہلے حج کر لے اور پھر بالغ ہو جائے تو کیا کرے؟

۳۰۵۰۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِيْ ظِبْيَانَ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((إِذَا حَجَّ الصَّبِيُّ فَهِيَ لَهُ حَجَّةٌ حَتّٰى يَعْقِلَ ، فَإِذَا عَقَلَ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى ، وَ إِذَا حَجَّ الْأَعْرَابِيُّ فَهِيَ لَهُ حَجَّةٌ ، فَإِذَا هَاجَرَ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى)) . أَخْبَرَنِيْ بُنْدَارٌ وَ أَبُوْ مُوْسٰى ، قَالَا ، ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيْ ظِبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ مَوْقُوْفاً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب بچہ حج کر لے تو بالغ ہونے تک اسی کا یہی حج کافی ہے۔ پھر جب بالغ ہو جائے تو اسے ایک اور حج کرنا پڑے گا اور جب بدوی حج کر لے تو وہ اس کا حج ہے، پھر جب وہ ہجرت کر کے (مدینہ منورہ آجائے) تو اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہے۔'' جناب ابوظبیان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی حدیث موقوف بیان کرتے ہیں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہ موقوف حدیث (حضرت ابن عباس کا

(۳۰۵۰) اسناده صحيح، مستدرك حاكم: ۴۸۱/۱۔ سنن كبرى بيهقى: ۱۵۶/۵۔ مشكل الآثار طحاوى: ۴۳۵/۱۔

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا عِلْمِي هُوَ الصَّحِيْحُ بِلَا شَكٍّ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ اللَّفْظَةُ وَ إِذَا حَجَّ الْأَعْرَابِيُّ مِنَ الْجِنْسِ الَّتِيْ كُنْتُ أَقُوْلُ أَنَّهُ فِيْ بَعْضِ الْأَوْقَاتِ دُوْنَ جَمِيْعِ الْأَوْقَاتِ . وَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ إِنْ صَحَّتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا الْحُكْمُ قَبْلَ فَتْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ، فَلَمَّا فَتَحَهَا وَ خَبَّرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ اسْتَوَى الْأَعْرَابِيُّ وَ الْمُهَاجِرُ فِي الْحَجِّ ، فَجَازَ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ إِذَا حَجَّ ، كَمَا يَجُوْزُ عَنِ الْمُهَاجِرِ لِسُقُوْطِ الْهِجْرَةِ وَ بُطْلَانِهَا بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ .

ذاتی قول) ہی صحیح ہے، اور اس میں کوئی شک نہیں ۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ کہ جب بدوی حج کرلے (تو اس کا حج اسے ہجرت کرنے تک کافی ہوگا اور ہجرت کرنے کے بعد دوبارہ حج کرنا پڑے گا) یہ مسئلہ اسی جنس سے ہے جس کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ یہ حکم بعض اوقات کے لیے ہے تمام اوقات کے لیے نہیں ہے ۔ اگر یہ الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو جائیں تو پھر یہ حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ فتح کرنے سے پہلے کے لیے ہے ۔ پھر جب مکہ مکرمہ کو آپ نے فتح کرلیا اور آپ نے بتادیا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت کرنے کی ضرورت نہیں ہے تو پھر حج کے حکم میں بدوی اور مہاجر برابر ہو گئے ۔ لہٰذا بدوی جب حج کرے گا تو وہ اسے کافی ہوگا جیسا کہ مہاجر کا حج اسے کافی ہوتا ہے ۔ کیونکہ فتح مکہ کے بعد ہجرت کا حکم ختم ہو گیا ہے۔

فوائد :......۱۔ یہ احادیث شافعی، مالک، احمد اور جمہور علماء کے موقف کی دلیل ہے کہ نابالغ بچے کا حج صحیح ہے اس پر وہ ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے لیکن یہ حج فریضہ حج سے کافی نہیں ہوتا بلکہ یہ حج نفل واقع ہوگا اور یہ احادیث اس بارے میں پیش کرنا صحیح نہیں اور احناف کہتے ہیں کہ بچے کو بطور مشق حج کروایا جاسکتا ہے کہ وہ بالغ ہوکر اس فریضہ کو ادا کر سکے۔ لیکن احادیث الباب ان کے موقف کی تردید کرتی ہیں۔ (شرح النووی: ۹/ ۱۰۰)

۲۔ نابالغ بچے کو حج کا ثواب ملتا ہے اور اسے حج کرانے کا حج کروانے والے کو برابر اجر ملتا ہے۔

۳۔ بلوغت کے بعد دوبارہ حج کرنا فرض ہے کیونکہ بچے کی حج کی فرضیت حالت بلوغت میں حج ادا کرنے سے ہی ساقط ہوگی۔

۴۱۸..... بَابُ حَجِّ الْاَكْرِيَاءِ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ اَكْرَ الْمَرْءِ نَفْسَهُ فِي الْعَمَلِ طَلْقٌ مُبَاحٌ اِذْ هُوَ مِنِ ابْتِغَاءِ فَضْلِ اللّٰهِ لَا لِاَخْذِهِ الْاُجْرَةَ عَلٰى ذٰلِكَ

حج کے لیے کرائے پر سواری دینا اور سواری والے کا خود بھی حج کرنا جائز ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جائز کاموں میں پیسے معاوضہ لینا مطلقاً درست ہے کیونکہ یہ اللہ کے فضل (تجارت) پر محنت مزدوری لی جا رہی ہے اور یہ اجرت لینا جائز ہے

۳۰۵۱۔ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، ....

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ : إِنَّا قَوْمٌ نُكْرِي فِي هٰذِهِ الْوَجْهِ ، وَ أَنَّ قَوْمِي يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُ لَا حَجَّ لَنَا . فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : أَلَسْتُمْ تَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ ؟ أَلَسْتُمْ تَسْعَوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ، أَلَسْتُمْ ، أَلَسْتُمْ ؟ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ مِثْلَ مَا سَأَلْتَنِيْ ، فَلَمْ يَدْرِ مَا يَرُدُّ عَلَيْهِ ، حَتَّى نَزَلَتْ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ . فَدَعَاهُ ، فَتَلَاهَا عَلَيْهِ ، وَ قَالَ : ((أَنْتُمْ حُجَّاجٌ)) . ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِيُّ ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ .

جناب ابوامامہ التیمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: بے شک ہم لوگ سفر حج میں لوگوں کو کرائے پر سواریاں مہیا کرتے ہیں اور میری قوم کے لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا حج ادا نہیں ہوتا (کیونکہ ہم کرائے پر دیے ہوئے اونٹوں کو چلاتے ہیں) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تم بیت اللہ کا طواف نہیں کرتے ہو؟ کیا تم صفا اور مروہ کی سعی نہیں کرتے ہو؟ کیا تم حج کے فلاں فلاں اعمال ادا نہیں کرتے ہو؟ بے شک ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو اس نے آپ سے ایسا ہی سوال پوچھا جیسا تم نے مجھ سے پوچھا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا جواب معلوم نہ تھا حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ (البقرہ: ۱۹۸) ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم (حج کے دوران) اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔'' چنانچہ آپ نے اس شخص کو بلایا اور اسے یہ آیت تلاوت کر کے سنائی، اور فرمایا: ''تم بھی حاجی ہو۔''

۳۰۵۲۔ ثَنَا الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ ، وَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ عُهْدَتِهِ ۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّيْمِيِّ ، قَالَ ، قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

امام صاحب نے گزشتہ حدیث کی ایک اور سند بیان کی ہے۔

۴۱۹..... بَابُ حَجِّ الْأُجَرَاءِ

مزدوروں کے حج کا بیان

(۳۰۵۱) اسنادہ صحیح، سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب الکبریٰ، حدیث: ۱۷۳۳۔ مسند احمد: ۲/۱۵۵۔

(۳۰۵۲) انظر الحدیث السابق.

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْأَجِيْرَ إِذَا أَجَّرَ نَفْسَهُ بِكَذَا وَ حَجَّ عَنْ نَفْسِهِ كَانَتْ لَهُ الْأُجْرَةُ عَلٰى مُسْتَأْجِرَةٍ ، وَ أَدَاءِ الْفَرْضِ عَنْ نَفْسِهِ جَائِزٌ

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ مزدور جب کسی کام کی ذمہ داری اجرت پر لیتا ہے اور اس دوران اپنا حج بھی کر لیتا ہے تو وہ مالک سے اپنے کام کی اجرت لے گا اور اس کا اپنا فریضہ ادا کرنا درست ہوگا

۳۰۵۳۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ ، ....

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : أَتٰى رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ : إِنِّيْ أَجَّرْتُ نَفْسِيْ مِنْ قَوْمٍ فَتَرَكْتُ لَهُمْ بَعْضَ أُجْرَتِيْ أَوْ أَجْرِيْ لَوْ يَخْلُوْا بَيْنِيْ وَ بَيْنَ الْمَنَاسِكِ ، فَهَلْ يُجْزِيءُ ذٰلِكَ عَنِّيْ ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : نَعَمْ . هٰذَا مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ : ﴿أُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ﴾ .

جناب سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میں نے ایک قوم کی مزدوری کے لیے اپنا آپ کو پیش کیا پھر میں نے اپنی مزدوری یا ساری مزدوری اس شرط پر چھوڑ دی کہ وہ مجھے مناسک حج ادا کرنے کی اجازت دیں گے، تو کیا میرا یہ حج میرے لیے کافی ہو گا ؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں یہ شخص ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ﴾ (البقرہ:۲۰۲) ”انھی لوگوں کے لیے ان کی کمائی کا حصہ ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔“

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حج وعمرہ کے دوران اجرت پر کام کرنا، محنت مزدوری سے کمانا جائز ومباح ہے اور اس کے ساتھ اجیر ومزدور حج وعمرہ کا اہتمام بھی کر سکتا ہے، حج وعمرہ کے درمیان محنت مزدوری کرنے اور اجرت پر کام کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں بلکہ قرآن کی مذکورہ آیت اس عمل کی رخصت دیتی ہے۔

۴۲۰..... بَابُ إِبَاحَةِ التِّجَارَةِ فِي الْحَجِّ

حج کے دوران تجارت کرنا جائز ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْإِشْتِغَالَ بِمَا أَبَاحَ اللّٰهُ مِنْ طَلَبِ الْمَالِ مِنْ حِلِّهِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ فِيْ غَيْرِ الْأَوْقَاتِ الَّذِيْ يَشْتَغِلُ الْمَرْءُ عَنْ أَدَاءِ الْمَنَاسِكِ لَا يَنْقُصُ أَجْرَ الْحَاجِّ ، وَ لَا يُبْطِلُ الْحَجَّ ، وَ لَا يُوْجِبُ عَلَيْهِ هَدْياً وَ لَا صَوْماً وَ لَا صَدَقَةً .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کی تجارت سے ایام حج میں رزق کمانا جائز ہے۔ مناسک حج

(۳۰۵۳) اسناده صحيح، مستدرك حاكم: ۱/ ٤٨١.

کی ادائیگی کے علاوہ اوقات میں تجارت کرنے سے حاجی کا اجر وثواب کم نہیں ہوتا، نہ حج باطل ہوتا ہے اور نہ اسے قربانی، روزوں یا صدقہ خیرات کا فدیہ دینا پڑتا ہے۔

٣٠٥٤۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا حَمَّادٌ ـ يَعْنِي ابْنَ مَسْعَدَةَ ، ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا فِي أَوَّلِ الْحَجِّ يَبْتَاعُوْنَ بِمِنًى وَ عَرَفَةَ وَ سُوْقِ ذِي الْمَجَازِ وَ مَوَاسِمِ الْحَجِّ ، فَخَافُوا الْبَيْعَ وَ هُمْ حُرُمٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ ، فَحَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُهَا فِي الْمُصْحَفِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ پہلے حج میں منیٰ عرفہ اور ذی المجاز بازار میں موسم حج میں خرید وفروخت کرتے تھے، پھر وہ ڈر گئے کہ وہ حالت احرام میں خرید وفروخت کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل موسم حج میں تلاش کرو۔ جناب عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فی مواسم الحج (حج کے موسم میں) یہ الفاظ آیت کے ساتھ قرآن مجید میں تلاوت کرتے تھے۔''

٣٠٥٥۔ ثَنَا بُنْدَارٌ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ . ح وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ....

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ ، قَالَ ، سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقْرَأُهَا : ((لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ)) فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ .

جناب عبید اللہ بن ابی یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ آیت اس طرح پڑھتے ہوئے سنا: لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ فِيْ مَوَاسِمِ الْحَجِّ. تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم موسم حج میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔

فوائد :...... یہ احادیث دلیل ہیں کہ حج وعمرہ کی ادائیگی کے دوران اور حالت احرام میں تجارت اور لین دین کا کاروبار کرنا اور اس عمل سے پیسہ کمانا جائز ہے۔

(٣٠٥٤) اسناده صحيح، سنن ابى داؤد، كتاب المناسك، باب الكرى، حديث: ١٧٣٤ـ مستدرك حاكم: ٤٤٩/١ـ صحيح بخارى، كتاب الحج، باب التجارة ايام الموسم، حديث: ١٧٧٠ـ من طريق آخر بمعناه.

(٣٠٥٥) اسناده صحيح.

۴۲۱..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ حِجَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجوں کی تعداد کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ مَا تَوَهَّمَهُ الْعَامَّةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحُجَّ إِلَّا حَجَّةً وَاحِدَةً . وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا حَجَّ حَجَّةً وَاحِدَةً بَعْدَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ . فَأَمَّا مَا قَبْلَ الْهِجْرَةِ فَقَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ تِلْكَ الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّهَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ .

اور عام لوگوں کے اس خیال کے برخلاف دلیل کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ہی حج کیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے بعد ایک ہی حج کیا تھا لیکن ہجرت مدینہ سے پہلے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا۔

۳۰۵۶- ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَاكِمِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَطْوَانِيُّ رَاهِبُ الْكُوْفَةِ ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، ح وَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصَّدَفِيُّ ، ثَنَا زَيْدٌ ، حَدَّثَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ....

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلَاثَ حِجَجٍ ، حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُّهَاجِرَ ، وَ حَجَّةً بَعْدَمَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ . وَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى : وَ حَجَّةً قَرَنَ مَعَهَا عُمْرَةً .

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج ادا کیے ہیں دو حج ہجرت سے پہلے کیے تھے اور ایک حج ہجرت کے بعد کیا تھا اور اس کے ساتھ عمرہ بھی تھا۔ جناب احمد بن یحییٰ کی روایت میں ہے: اور ایک وہ حج جس کے ساتھ آپ نے عمرہ بھی ملایا تھا (اور ہجرت مدینہ کے بعد کیا تھا)۔"

۴۲۲..... بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا الْمَتْنِ ، وَ الْبَيَانِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَجَّ قَبْلَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَا كَمَا مَنْ طَعَنَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ ، وَ ادَّعٰى أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ زَيْدِ بْنِ الْحَبَّابِ

اس حدیث کے متن کے صحیح ہونے کی دلیل کا بیان۔ اور اس بات کا بیان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ سے پہلے بھی حج کیا تھا۔ اس عالم دین کے موقف کے برخلاف جس نے اس حدیث کی صحت میں تنقید کی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس حدیث کو صرف زید بن حباب ہی بیان کرتا ہے۔ (اور وہ امام ثوری سے روایت کرنے میں ضعیف ہے۔)

(۳۰۵۶) اسناده ضعيف، سنن ترمذى، كتاب الحج، باب ماجاء كم حج النبى صلى الله عليه وسلم، حديث: ۸۱۵- سنن ابن ماجه: ۳۰۷۶- مستدرك حاكم: ۱/ ۴۷۰.

٣٠٥٧ـ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ، ثَنَا سَلْمٌ ، قَالَ فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ عَمِّهِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ وَ إِنَّهُ لَوَاقِفٌ عَلٰى بَعِيرٍ لَهُ بِعَرَفَاتٍ مَعَ النَّاسِ يَدْفَعُ مَعَهُمْ مِنْهَا ، مَا ذَاكَ إِلَّا تَوْفِيقاً مِنَ اللّٰهِ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: قَوْلُهُ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ يُشْبِهُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ ﴿ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ ﴾ ، أَوْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ جَمِيعُ الْقُرْاٰنِ . وَ الدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ ذٰلِكَ .

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ پر وحی نازل ہونے سے پہلے دیکھا کہ آپ لوگوں کے ساتھ میدان عرفات میں اپنے اونٹ پر سوار کھڑے تھے۔ آپ ان کے ساتھ ہی میدان عرفات سے واپس ہوئے تھے۔ اور آپ کا یہ کام خالص اللہ تعالیٰ کی توفیق سے تھا (کیونکہ قریش خود کو دین کا علمبر دار سمجھتے ہوئے حدود حرم سے باہر نہیں نکلتے تھے۔) امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان کا یہ قول: آپ پر وحی نازل ہونے سے پہلے۔ ممکن ہے اس سے مراد اس آیت کے نزول سے پہلے ہو ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ "پھر تم بھی وہیں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ لوٹتے ہیں۔" یا یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ مکمل قرآن مجید کے نازل ہونے (اور آپ کے مبعوث ہونے) سے پہلے میں نے آپ کو میدان عرفات میں دیکھا ہے۔ اور اس تاویل کے درست ہونے کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

٣٠٥٨ـ أَنَّ سَلْمَ بْنَ جُنَادَةَ ، حَدَّثَنَا قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَتْ قُرَيْشٌ وَ مَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْحُمُسَ ، وَ كَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قریش والے اور ان کے ہم مذہب لوگ مزدلفہ ہی میں رک جاتے تھے اور وہ حمس (دین میں بہت پختہ اور سخت لوگ کہلاتے تھے۔) جبکہ باقی سارے

(٣٠٥٧) تقدم تخريجه برقم: ٢٨٢٣.

(٣٠٥٨) صحيح بخاری، كتاب التفسير، سورة البقرة، باب (ثم افيضوا من حيث......) حديث: ٤٥٢٠ـ صحيح مسلم، كتاب الحج، باب في الوقوف، حديث: ١٢١٩ـ سنن ابی داؤد: ١٩١٠ـ سنن ترمذی: ٨٨٤ـ سنن نسائی: ٣٠١٥.

بِعَرَفَةَ ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ ، فَيَقِفَ ثُمَّ يُفِيْضُ مِنْهَا . قَالَتْ ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ : ﴿ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ ﴾ . فَهٰذَا الْخَبَرُ دَالٌّ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّمَا أَمَرَ نَبِيَّهُ بِالْوُقُوْفِ بِعَرَفَاتٍ وَ مُخَالِفَةِ قُرَيْشٍ فِيْ وُقُوْفِهِمْ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَ تَرْكِهِمُ الْخُرُوْجَ مِنَ الْحَرَمِ لِتَسْمِيَتِهِمْ أَنْفُسَهُمُ الْحُمُسَ لِهٰذِهِ الْآيَةِ ﴿ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ ﴾ أَيْ غَيْرُ قُرَيْشٍ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ، وَ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ إِنَّ اِسْمَ النَّاسِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى بَعْضِهِمْ ، إِذِ الْعِلْمُ مُحِيْطٌ أَنَّ جَمِيْعَ النَّاسِ لَمْ يَقِفُوْا بِعَرَفَاتٍ ، وَ إِنَّمَا وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ بَعْضُهُمْ لَا جَمِيْعُهُمْ ، وَ فِيْ قَوْلِ جُبَيْرٍ مَا كَانَ إِلَّا تَوْفِيْقاً مِنَ اللّٰهِ لَهُ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُنْ أَمَرَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ بِوَحْيٍ مُنَزَّلٍ عَلَيْهِ بِالْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ ، إِذْ لَوْ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ كَانَ اللّٰهُ قَدْ أَمَرَهُ بِالْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ عِنْدَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ لَأَشْبَهُ أَنْ يَقُوْلَ فَعَلِمْتُ أَنَّ اللّٰهَ أَمَرَهُ بِذٰلِكَ . وَ إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّهُ جَائِزٌ أَنْ يَكُوْنَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ أَرَادَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ أَيْ جَمِيْعَ الْقُرْآنِ لِأَنَّ جَمِيْعَ الْقُرْآنِ لَمْ يَنْزِلْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ هِجْرَتِهِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ، وَ

عرب لوگ عرفات میں ٹھہرتے تھے۔ پھر جب اسلام کا دور آیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو میدان عرفات میں جانے اور وہاں ٹھہرنے کا حکم دیا تو آپ میدان عرفات میں ٹھہرے پھر وہاں سے واپس مزدلفہ روانہ ہوئے ،اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی وجہ سے تھا: ﴿ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ (البقرہ: ۱۹۹) پھر تم بھی وہیں سے واپس آؤ جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عرفات میں ٹھہرنے کا حکم دیا کہ آپ قریش کے مزدلفہ میں ٹھہرنے اور حرم کی حدود سے باہر نہ نکلنے کے مخالفت کریں کیونکہ وہ خود کو حمس (دین کے علمبر دار) کہلواتے تھے۔ اس آیت کے ذریعے حکم دیا: ﴿ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ ”تم وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے لوگ واپس لوٹتے ہیں۔“ یعنی جہاں سے قریش کے علاوہ لوگ لوٹتے ہیں۔ اور یہ الفاظ بھی اس قسم سے ہیں جس کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ الناس کا اطلاق کچھ لوگوں پر بھی ہو جاتا ہے کیونکہ یہ یقینی بات ہے کہ سارے لوگ میدان عرفات میں نہیں ٹھہرتے تھے بلکہ کچھ لوگ (قریش کے علاوہ) وہاں ٹھہرتے تھے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا یہ قول: اور یہ کام آپ نے اللہ کی توفیق سے کیا تھا۔ اس میں دلیل ہے کہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل کر کے آپ کو وقوف عرفات کا حکم نہیں دیا تھا۔ کیونکہ اگر حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے نزدیک آپ کا عرفات میں ٹھہرنا اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا تو وہ یہ الفاظ کہتے: مجھے بخوبی علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عرفات میں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے۔ اور میں نے یہ بات کی ہے ہوسکتا ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم کی مراد یہ ہو کہ سارا قرآن

إِنَّمَا نَزَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ الْقُرْآنِ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ ، وَ اسْتَدْلَلْتُ بِأَنَّهُ أَرَادَ بِقَوْلِهِ : قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جَمِيعَ الْقُرْآنِ ، لَا أَنَّهُ أَرَادَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ .

نازل ہونے سے پہلے میں نے آپ کو عرفات میں کھڑے دیکھا۔ کیونکہ سارا قرآن آپ پر ہجرت مدینہ سے قبل مکہ مکرمہ میں نازل نہیں ہوا بلکہ کچھ قرآن ہجرت مدینہ سے پہلے مکہ مکرمہ میں نازل ہوا ہے اور کچھ مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے۔ اور میں نے اس کے اس قول سے یہ مراد لی ہے کہ سارا قرآن نازل ہونے سے پہلے کا یہ واقعہ ہے ان کی مراد یہ نہیں کہ آپ پر قرآن کی پہلی وحی سے بھی پہلے کا یہ واقعہ ہے۔ اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

٣٠٥٩۔ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا ، قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبِي..........

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : أَضْلَلْتُ جَمَلًا لِي يَوْمَ عَرَفَةَ ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى عَرَفَةَ أَتَتَبَّعُهُ ، فَإِذَا أَنَا بِمُحَمَّدٍ وَاقِفاً فِي النَّاسِ بِعَرَفَةَ عَلَى بَعِيرِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ ، وَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَإِنْ كَانَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جُرَيْجٍ قَدْ أَدْرَكَ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ فَهٰذَا الْخَبَرُ يُبَيِّنُ أَنَّ تَأْوِيلَ خَبَرِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَيْ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَيْهِ جَمِيعُ الْقُرْآنِ .

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرفہ والے دن میرا ایک اونٹ گم ہو گیا تو میں میدان عرفات میں اس کی تلاش میں نکلا تو اچانک میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اونٹ پر عرفہ کی شام میدان عرفات میں لوگوں کے ساتھ ٹھہرے ہوئے دیکھا ،اور یہ واقعہ آپ پر وحی کے نزول کے بعد کا ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: اگر عبدالعزیز بن جریج نے حضرت جبیر بن مطعم کو پایا ہو تو یہ روایت بیان کرتی ہے کہ حضرت جبیر کی روایت کی صحیح تاویل یہ ہے کہ یہ واقعہ آپ پر سارا قرآن نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

٣٠٦٠۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ..........

جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : ذَهَبْتُ أَطْلُبُ بَعِيراً لِي بِعَرَفَةَ ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے ایک اونٹ کو تلاش کرنے کے لیے عرفات گیا تو میں نے نبی

(٣٠٥٩) مسند احمد: ٤/٨٤۔ تقدم تخریجه برقم: ١٨٢٣.

(٣٠٦٠) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الوقوف بعرفة، حدیث: ١٦٦٤۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فی الوقوف، حدیث: ١٢٢٠۔ سنن نسائی: ٣٠١٦۔ مسند احمد: ٤/٨٠۔ مسند الحمیدی: ٥٥٩.

وَاقِفاً بِعَرَفَةَ مَعَ النَّاسِ ، فَقُلْتُ : وَ اللّٰهِ إِنَّ هٰـذَا لَمِنَ الْحُمُسِ فَمَا شَأْنُهُ هَاهُنَا . وَ كَانَ الـنَّبِـيُّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِفُ بِعَرَفَةَ سَنِيَهُ الَّتِيْ كَانَ بِهَا .

کریم ﷺ کو لوگوں کے ساتھ میدان عرفات میں ٹھہرے ہوئے دیکھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا: اللہ کی قسم! بے شک آپ تو حمس (قریش) میں سے ہیں پھر آپ عرفات میں کیوں ٹھہرے ہوئے ہیں اور نبی کریم ﷺ اس سال بھی عرفات میں وہیں کھڑے تھے جہاں آپ پہلے کھڑے ہوتے تھے۔

۳۰۶۱۔ ثَنَاهُ الْمَخْزُوْمِيُّ ، وَ قَالَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ....

جُبَيْـرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ . وَ قَالَ : فَمَا لَهُ خَرَجَ مِنَ الْحَرَمِ ؟ وَ كَانَتْ قُرَيْشٌ لَا تُجَاوِزُ الْحَرَمَ . تَـقُـوْلُ : نَـحْـنُ أَهْـلُ اللّٰهِ ، لَا نَخْرُجُ مِنَ الْـحَرَمِ . وَ لَمْ يَقُلْ : كَانَ يَقِفُ بِعَرَفَةَ سَنِيَهُ الَّتِـيْ كَـانَ بِهَا . وَ خَبَرُ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبَّادٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ (قریشی ہونے کے باوجود) حدود حرم سے باہر کیوں گئے ہیں۔ جبکہ قریش حدود حرم سے باہر نہیں نکلتے تھے، وہ کہتے تھے: ہم اللہ والے لوگ ہیں، ہم حرم کی حدود سے نہیں نکلیں گے۔ لیکن یہ الفاظ بیان نہیں کیے: آپ اسی جگہ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے جہاں آپ پہلے ٹھہرا کرتے تھے۔ جناب ربیعہ بن عباد کی روایت بھی اس باب کے متعلق ہے۔

فوائد :......ا۔ یہ احادیث دلیل ہیں کہ نبی ﷺ نے قبل از ہجرت دو حج ادا کیے اور بعد از ہجرت حجۃ الوداع کا فریضہ انجام دیا، یوں آپ ﷺ نے کل تین حج ادا کیے ہیں اور فرض حج حجۃ الوداع ہی تھا۔

۲۔ قبل از ہجرت بھی آپ ﷺ عرفات میں وقوف فرماتے، جب کہ قریشی قبائل کے دیگر افراد ذاتی امتیاز کی وجہ سے مزدلفہ میں وقوف کرتے اور عرفات میں وقوف کو اپنے شایان شان نہ جانتے تھے پھر وقوف عرفہ کو ارکان حج میں سے باقاعدہ رکن قرار دیا گیا یوں صحت حج کے لیے عرفات میں وقوف شرط ہے۔

۳۰۶۲۔ ثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ....

عَـنْ رَبِيْـعَةَ ، عَـنْ أَبِيْـهِ ، عَـنْ رَجُلٍ مِنْ قُـرَيْـشٍ ، قَـالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْـجَـاهِـلِيَّةِ وَ هُـوَ وَاقِفٌ بِـعَـرَفَـاتٍ مَعَ

ربیعہ بن عباد اپنے والد کے واسطے سے ایک قریشی آدمی سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جاہلیت میں دیکھا کہ آپ میدان عرفات میں مشرکین کے ساتھ ٹھہرے

(۳۰۶۱) مسند الحمیدی: ۵٦٠۔ انظر الحدیث السابق.

(۳۰۶۲) اسنادہ ضعیف: عطاء بن السائب راوی مختلط ہے۔

الْمُشْرِكِيْنَ ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ وَاقِفاً مَوْقِفَهُ ذٰلِكَ ، فَعَرَفْتُ أَنَّ اللّٰهَ وَفَّقَهُ لِذٰلِكَ .

ہوئے تھے۔ پھر میں نے اسلامی دور میں بھی اسی جگہ ٹھہرے ہوئے دیکھا۔ تو میں جان گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کام کی توفیق دی تھی۔

۴۲۳..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي دُخُوْلِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ عِنْدَ الْعِلْمِ بِحَدَثٍ

کسی حادثے کا خدشہ ہو تو مکہ مکرمہ میں بغیر احرام باندھے داخل ہونے کی رخصت ہے

۳۰۶۳۔ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكاً حَدَّثَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ....

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ أَخْطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُقْتُلُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِماً .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ والے سال رسول اللہ ﷺ اس حال میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔ جب آپ نے خود اتارا تو ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! ابن خطل کعبہ شریف کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے قتل کر دو۔'' امام ابن شہاب زہری فرماتے ہیں: اس دن رسول اللہ ﷺ محرم نہیں تھے۔

فوائد:...... مکہ میں احرام کے بغیر داخل ہونا جائز ہے اور دخول مکہ کے لیے احرام کی پابندی اس شخص پر لازم ہے جو حج یا عمرہ کی نیت سے مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے چونکہ نبی ﷺ فتح مکہ کے موقع پر فتح کے ارادہ سے داخل ہونے تھے، لہٰذا آپ کو احرام کی پابندی لازم نہ تھی۔

۳۰۶۴۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى ، ثَنَا سَلَمَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ ....

أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ : بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ مَعِي رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ :

جناب امیہ الضمری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور میرے ساتھ ایک انصاری شخص کو بھیجا اور حکم دیا کہ ''ابوسفیان کے پاس جاؤ اور اسے قتل کر دو۔'' پھر مکمل حدیث

(۳۰۶۳) صحیح بخاری، کتاب جزاء الصید، باب دخول الحرم ومکۃ بغیر احرام، حدیث: ۱۸۴۶، ۳۰۴۴۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام، حدیث: ۱۳۵۷۔ سنن ابی داؤد: ۲۶۸۵۔ سنن ترمذی: ۱۶۹۳۔ سنن نسائی: ۲۸۷۰۔ سنن ابن ماجہ: ۲۸۰۵۔ مسند احمد: ۱۰۹/۳۔ مسند الحمیدی: ۱۲۱۲۔

(۳۰۶۴) اسنادہ ضعیف۔

إِتِيَا أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ فَاقْتُلَاهُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَ قَالَ : فَلَمَّا دَخَلْنَا مَكَّةَ قَالَ لِيْ صَاحِبِيْ : هَلْ لَكَ أَنْ نَبْدَأَ فَنَطُوْفَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوْعاً وَ نُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ؟ فَقُلْتُ : أَنَا أَعْلَمُ بِأَهْلِ مَكَّةَ أَنَّهُمْ إِذَا أَظْلَمُوْا رَسُوْا أَفْنِيَتَهُمْ ، ثُمَّ جَلَسُوْا بِهَا ، وَ أَنَا أَعْرِفُ فِيْهَا مِنَ الْفَرَسِ الْأَبْلَقِ ، فَلَمْ يَزَلْ بِيْ حَتّٰى أَتَيْنَا الْبَيْتَ ، فَطُفْنَا بِهِ أُسْبُوْعاً ، وَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ خَرَجْنَا .

بیان کی ۔اور بیان کرتے ہیں : پھر جب ہم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو میرے ساتھی نے مجھے کہا: کیا خیال ہے، کیا ہم پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کر کے دو رکعت نماز نہ پڑھ لیں؟ میں نے کہا: مجھے اہل مکہ کی عادت وطریقے کا علم ہے کہ جب رات کا اندھیرا ہوتا ہے تو وہ اپنے گھروں کے صحن میں پانی چھڑک کر محفل جما کر بیٹھتے ہیں اور میں مکہ مکرمہ میں چتکبرے گھوڑے کے مالک کو بھی پہچانتا ہوں (اس لیے ابھی تم پہلے اصلی کام کی طرف آؤ) لیکن وہ مسلسل اصرار کرتا رہا اور وہ مجھے اس بات پر آمادہ کرتا رہا حتی کہ ہم بیت اللہ شریف میں پہنچ گئے اور ہم نے طواف کے سات چکر لگائے اور دو رکعات ادا کیں پھر ہم (وہاں) سے نکل گئے۔

❁❁❁❁

جُمَّاعُ أَبْوَابِ ذِكْرِ الْعُمْرَةِ وَشَرَائِعِهَا وَسُنَنِهَا وَفَضَائِلِهَا

عمرے کے فرائض، اس کی سنتیں اور اس کے فضائل کے ابواب کا مجموعہ

۴۲۴..... بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ أَنَّ الْعُمْرَةَ فَرْضٌ وَ أَنَّهَا مِنَ الْإِسْلَامِ كَالْحَجِّ سَوَاءٌ إِلَّا أَنَّهَا تَطَوُّعٌ غَيْرُ فَرِيضَةٍ عَلَى مَا قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ

اس بات کا بیان کہ عمرہ فرض ہے اور اسلام میں اس کی حیثیت حج جیسی ہے، لیکن بعض علمائے کرام کے نزدیک یہ فرض نہیں بلکہ نفلی عبادت ہے

۳۰۶۵۔ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ وَاضِحٍ الْهَاشِمِيُّ ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ ، فَذَكَرَ حَدِيثَ ....

ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُؤَالِ جِبْرِيلَ إِيَّاهُ عَنِ الْإِسْلَامِ ، فَقَالَ : الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ ، وَ أَنْ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ ، وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ ، وَ تَحُجَّ ، وَ تَعْتَمِرَ ، وَ تَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ ، وَ أَنْ تَتِمَّ الْوُضُوْءَ ، وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ . قَالَ : فَإِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَنَا مُسْلِمٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ صَدَقْتَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جرائیل علیہ السلام کی اسلام کے متعلق حدیث بیان کرتے ہیں، جرائیل کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے: اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ۔ اور یہ کہ تو نماز قائم کرے، تو زکوٰۃ ادا کرے، حج کرے اور عمرہ ادا کرے اور جنابت کی وجہ سے غسل کرے، اور تو مکمل وضو کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ جرائیل نے کہا: جب میں یہ کام کرلوں گا تو کیا میں مسلمان ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: "ہاں"۔ انھوں نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

۳۰۶۶۔ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ....

(۳۰۶۵) تقدم تخریجه برقم: ۲۵۰۴۔

(۳۰۶۶) صحیح بخاری، کتاب العمرة، باب (۱) تعلیقًا فی ترجمه الباب، مستدرك حاكم: ۴۷۱/۱۔ سنن الدارقطنی: ۲۸۵/۲۔ سنن کبری بیهقی: ۳۵۱/۵۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَ عَلَيْهِ حَجَّةٌ وَ عُمْرَةٌ وَاجِبَتَانِ لَا بُدَّ مِنْهُمَا ، فَمَنْ زَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَ تَطَوُّعٌ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہر شخص پر ایک حج اور ایک عمرہ کرنا واجب ہے ان دونوں کو ادا کرنا لازمی ہے۔ پھر جو شخص زیادہ حج یا عمرے ادا کرے تو یہ بڑی خیر و برکت اور نیکی والی بات ہے۔

٣٠٦٧۔ ثَنَا الْأَشَجُّ ، ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، ....

عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : لَيْسَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ أَحَدٌ إِلَّا وَ عَلَيْهِ عُمْرَةٌ وَاجِبَةٌ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہر بندے پر ایک عمرہ ادا کرنا واجب ہے۔

٣٠٦٨۔ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا الْخَبَرُ يَدُلُّ عَلٰى تَوْهِيْنِ خَبَرِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ : سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُمْرَةِ وَاجِبَةٌ هِيَ ؟ قَالَ . لَا . إِنْ تَعْتَمِرَ فَهُوَ أَفْضَلُ . ثَنَاهُ بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ . فَلَوْ كَانَ جَابِرٌ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْعُمْرَةِ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لَمَّا خَالَفَ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَ فِيْ خَبَرِ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنِ الضَّبِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ فِي قِصَّةِ عُمَرَ كَالدَّلَالَةِ عَلٰى أَنَّ الْعُمْرَةَ وَاجِبَةٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .

امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت جابر کی یہ موقوف حدیث ان کی درج ذیل مرفوع حدیث کے ضعیف ہونے کی دلیل ہے ۔ جسے ابن منکدر بیان کرتا ہے ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کیا عمرہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: "نہیں لیکن اگر تم عمرہ ادا کرو تو وہ افضل واعلیٰ کام ہے۔" امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہوتی کہ عمرہ واجب نہیں ہے تو وہ کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی مخالفت نہ کرتے (اور عمرے کے واجب ہونے کا فتویٰ نہ دیتے) جناب ضّبی بن معبد سے مروی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قصے میں یہ دلیل موجود ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی عمرہ واجب ہے۔ (وہ قصہ درج ذیل ہے)۔

٣٠٦٩۔ ثَنَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى ، ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ ، قَالَ ، قَالَ..........

(٣٠٦٧) حسن، فتح الباری: ٢٧٨/٣.

(٣٠٦٨) اسناده ضعيف، حجاج بن ارطاة مدلس راوی هے۔ (الضعيفة: ٣٥٢٠) سنن ترمذی، كتاب الحج، باب ماجاء في العمرة واجبة هي ام لا، حديث: ٩٣١۔ مسند احمد: ٣١٦/٣، ٣١٥.

(٣٠٦٩) اسناده صحيح، سنن ابی داؤد، كتاب المناسك، باب في الاقران، حديث: ١٧٩٨، ١٧٩٩۔ سنن نسائی: ٢٧٢٠۔ سنن ابن ماجه: ٢٩٧٠۔ مسند احمد: ٥٣/١۔ مسند الحميدی: ١٨.

الضَّبِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ : كُنْتُ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا ، فَأَسْلَمْتُ فَكُنْتُ حَرِيصاً عَلَى الْجِهَادِ ، وَ إِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ مَكْتُوبَتَيْنِ عَلَيَّ ، فَأَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِيْرَتِي يُقَالُ لَهُ هَدِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَقُلْتُ : يَا هَنَّاهُ إِنِّيْ حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ ، وَ إِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَتَيْنِ عَلَيَّ ، فَكَيْفَ لِيْ أَنْ أَجْمَعَهُمَا ؟ فَقَالَ : اجْمَعْهَا ، ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ . قَالَ : فَأَهْلَلْتُ بِهِمَا مَعاً ، فَلَمَّا أَتَيْتُ الْعَذِيْبَ لَقِيَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَ زَيْدُ بْنُ صَوْحَانَ وَ أَنَا أُهِلُّ بِهِمَا مَعاً ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا هٰذَا بِأَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ . فَكَأَنَّمَا أُلْقِيَ عَلَيَّ جَبَلٌ ، حَتّٰى أَتَيْتُ عُمَرَ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنِّيْ كُنْتُ رَجُلًا أَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا ، وَ إِنِّيْ أَسْلَمْتُ ، وَ أَنَا حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ ، وَ إِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَتَيْنِ عَلَيَّ ، فَأَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِيْرَتِيْ يُقَالُ لَهُ هَدِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، فَقُلْتُ : يَا هَنْتَاهُ إِنِّيْ حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ ، وَ إِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَتَيْنِ عَلَيَّ ، فَكَيْفَ أَجْمَعُهُمَا ؟ فَقَالَ : اجْمَعْهُمَا ، ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ، وَإِنِّيْ أَهْلَلْتُ بِهِمَا جَمِيْعاً ، فَلَمَّا أَتَيْتُ الْعَذِيْبَ لَقِيَنِيْ

جناب ضبی بن معبد بیان کرتے ہیں کہ میں ایک اعرابی عیسائی شخص تھا۔ پھر میں مسلمان ہو گیا تو مجھے جہاد کا بڑا شدید شوق تھا۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ مجھ پر حج اور عمرہ بھی فرض ہیں۔ لہٰذا میں اپنے خاندان کے ایک شخص ہدیم بن عبداللہ کے پاس آیا تو اسے کہا: اے محترم! مجھے جہاد کرنے کا بڑا شوق ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ مجھ پر حج اور عمرہ بھی فرض ہو چکے ہیں۔ میں ان دونوں کو کیسے جمع کر سکتا ہوں؟ انھوں نے جواب دیا: تم انھیں اکٹھا ادا کر لو اور پھر تمھیں جو جانور میسر ہو اس کی قربانی کر دو۔ لہٰذا میں نے دونوں کا اکٹھا احرام باندھ کر تلبیہ پکارا۔ پھر جب میں عذیب مقام پر پہنچا تو مجھے سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے اور میں (حج اور عمرہ) دونوں کا تلبیہ پکار رہا تھا، ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: یہ شخص تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ سمجھ دار نہیں ہے۔ ان کی یہ بات مجھ پر ایسی شاق گزری گویا کہ مجھ پر پہاڑ گرا دیا گیا ہو حتیٰ کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کی: اے امیر المومنین! میں ایک بدو عیسائی آدمی تھا اور اب میں مسلمان ہو ں اور مجھے جہاد کا بے حد شوق ہے اور میں نے پایا ہے کہ مجھ پر حج اور عمرہ واجب ہیں۔ لہٰذا میں اپنے خاندان کے ایک شخص ہدیم بن عبداللہ کے پاس گیا اور اس سے عرض کی: اے محترم! مجھے جہاد کرنے کا بہت شوق ہے اور مجھ پر حج اور عمرہ بھی واجب ہو چکے ہیں۔ میں ان دونوں عبادتوں کو اکٹھا کیسے ادا کروں؟ اس نے جواب دیا: دونوں کو اکٹھا ادا کر لو، اگر پھر تمھیں جانور میسر ہو اس کی قربانی کر دو۔ لہٰذا میں نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا ہے، پھر جب میں عذیب مقام پر پہنچا تو مجھے سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے جبکہ میں

سُلَيْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَ زَيْدُ بْنُ صَوْحَانَ وَ أَنَا أُهِلُّ بِهِمَا مَعاً ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ مَا هٰذَا بِأَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ . قَالَ ، فَقَالَ لِيْ عُمَرُ : هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : فِيْ تَرْكِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ النَّكِيْرَ عَلَى الضَّبِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ قَوْلَهُ : وَ إِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَتَيْنِ عَلَيَّ أَبْيَنُ الدَّلَالَةِ عَلَى أَنَّ الْعُمْرَةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَتْ وَاجِبَةً كَالْحَجِّ ، إِذْ لَوْ كَانَتِ الْعُمْرَةُ عِنْدَهُ تَطَوُّعاً ، لَا وَاجِبَةً لَأَشْبَهُ أَنْ يُنْكِرَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ ، وَ لَقَالَ لَهُ : لَمْ نَجِدْ ذٰلِكَ مَكْتُوْبَتَيْنِ عَلَيْكَ ، بَلْ إِنَّمَا وَجَدْتُ الْحَجَّ مَكْتُوْباً دُوْنَ الْعُمْرَةِ ، وَ فِيْ تَرْكِهِ الْإِنْكَارَ عَلَيْهِ مَا أَفْتَاهُ هُدَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ دَلَالَةٌ بَيِّنَةٌ بِأَنَّ الْقِرَانَ عِنْدَهُ جَائِزٌ مِنْ غَيْرِ سُوْقِ بُدْنَةٍ وَ لَا بَقَرَةٍ مِنَ الْمِيْقَاتِ الَّذِيْ يُحْرِمُ مِنْهُ بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ ، وَ فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ جَائِزٌ عَنِ الْقَارِنِ كَهُوَ عَنِ الْمُتَمَتِّعِ لَا كَمَا قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْقِرَانَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا بِسُوْقِ بَدَنَةٍ أَوْ بَقَرَةٍ يَسُوْقُهُ مِنْ حَيْثُ يُحْرِمُ .

دونوں کا احرام باندھے ان کا تلبیہ پکار رہا تھا۔ میرا تلبیہ سن کر ان میں سے ایک دوسرے سے کہنے لگا: یہ شخص تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ بے وقوف ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمھیں اپنے نبی کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ (حج قران تو سنت نبوی ہے اس لیے ان کی غلط بات کا برا نہ مناؤ اور اپنا عمل جاری رکھو)۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ضبی بن معبد کے اس قول کی تردید نہیں کی کہ: مجھ پر حج اور عمرہ واجب ہیں۔'' یہ واضح ترین دلیل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک عمرہ واجب ہے اور اس کا حکم حج کی طرح ہے۔ کیونکہ اگر عمرہ ان کے نزدیک نفلی ہوتا تو وہ ضبی بن معبد کے اس قول کی تردید کر دیتے۔ اور فرماتے کہ ہم تم پر عمرہ واجب نہیں سمجھتے۔ بلکہ میرے نزدیک تم پر صرف حج فرض ہے۔ جناب ہدیم بن عبداللہ کے فتوے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انکار نہ کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک جس میقات سے احرام باندھا جائے وہاں سے قربانی کا جانور ساتھ لے جائے بغیر بھی حج قران کرنا جائز ہے۔ اور اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ حج قران کرنے والا بھی میسر قربانی ذبح کر سکتا ہے جیسا کہ حج تمتع کرنے والا کرتا ہے، ان علماء کا موقف درست نہیں جو کہتے ہیں کہ حج قران کے لیے احرام باندھنے والے کے لیے میقات سے قربانی کا اونٹ یا گائے ساتھ لے کر جانا ضروری ہے۔

فوائد:......۱۔ عمرہ واجب ہے یا مسنون، اس بارے علماء کا اختلاف ہے۔ چنانچہ احناف اور مالک کا مذہب ہے کہ عمرہ مسنون ہے کیونکہ حدیث جابر میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کیا عمرہ واجب ہے تو آپ نے نفی میں جواب دیا۔ (ترمذی: ۹۳۱، احمد: ۳/ ۳۱۶، بیهقی: ٤/ ۳٤۹)

اور شافعیہ اور احمد کا موقف ہے کہ عمرہ فرض ہے۔ ان کی دلیل یہ آیت ہے۔ (اور حج اور عمرہ کو اللہ کی رضا کے لیے

مکمل کرو) چونکہ یہاں عمرہ کا عطف حج پر ہے اور حج فرض ہے، اس لیے عمرہ بھی فرض ٹھہرا۔ لیکن پہلا مذہب (عدم وجوب کا) راجح ہے۔ (فقہ السنہ: ١/ ٦٦٧)

٢۔ شوکانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں، حق بات یہ ہے کہ عمرہ واجب نہیں کیونکہ اصل میں عمرہ کی عدم فرضیت ثابت ہے اور اس کا وجوب کسی قطعی نص کے بغیر ممکن نہیں اور ایسی کوئی دلیل ثابت نہیں۔ جس میں عمرہ کی فرضیت ثابت ہو۔ اور اس موقف کی مزید تائید ان نصوص سے ہوتی ہے کہ آپ نے اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں فقط حج پر اکتفا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بھی "وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ" میں بھی حج کی فرضیت ہی پر اقتصار کیا ہے۔ (نیل الاوطار: ٤/ ٢٩٩)

٤٢٥..... بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ عُمَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کیے اس کا بیان

٣٠٧٠۔ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ....

عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، قَالَ، وَ إِذَا النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ يُصَلُّوْنَ صَلَاةَ الضُّحٰى، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ، فَقَالَ: بِدْعَةٌ. ثُمَّ قَالَ: كَمْ اِعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَرْبَعٌ.

امام مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے ساتھ ٹیک لگا کر تشریف فرما ہیں۔ جبکہ لوگ مسجد میں نماز چاشت ادا کر رہے تھے۔ ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان لوگوں کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: یہ بدعت ہے۔ پھر سوال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کیے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: چار عمرے کیے ہیں۔

٣٠٧١۔ ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا هَمَّامٌ ....

عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: أَرْبَعُ عُمَرٍ،

حضرت قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کیے

(٣٠٧٠) صحیح بخاری، کتاب العمرة، باب کم اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: ١٧٧٥۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان عدد عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: ١٢٥٥۔ سنن ترمذی: ٩٣٧۔ مسند احمد: ٢/ ١٢٩۔

(٣٠٧١) صحیح بخاری، کتاب العمرة، باب کم اعتمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: ١٧٧٨۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان عدد عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: ١٢٥٣۔ سنن ابی داؤد: ١٩٩٤۔ سنن ترمذی: ٨١٥۔ مسند احمد: ٣/ ١٣٤۔

وَحَجَّ حَجَّةً وَاحِدَةً . وَعُمْرَتُهُ مَعَ حَجَّتِهِ .

ہیں انھوں نے فرمایا: آپ نے چار عمرے کیے ہیں اور صرف ایک حج کیا ہے، آپ کا ایک عمرہ آپ کے حج کے ساتھ تھا۔

فوائد:......خلاصہ کلام یہ ہے کہ نبی ﷺ نے بالاتفاق چار عمرے کیے ہیں۔

(۱) پہلا عمرہ حدیبیہ کے سال ذوالقعدہ چھ ہجری کو ہوا کہ مسلمانوں کو عمرہ سے روک دیا گیا اور وہ حلال ہو گئے یہ باقاعدہ عمرہ تو نہیں تھا لیکن اسے پہلا عمرہ شمار کیا گیا۔

(۲) دوسرا عمرہ ذوالقعدہ سات ہجری کو ادا کیا۔ اسے عمرہ قضا کا نام دیا گیا۔

(۳) تیسرا عمرہ ذوالقعدہ آٹھ ہجری کو فتح مکہ کے سال انجام دیا۔

(۴) چوتھا عمرہ حجۃ الوداع کے موقع پر ادا کیا۔ (شرح النووی: ۸/ ۲۳۵)

۴۲۶..... بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ وَ تَكْفِيرِ الذُّنُوبِ الَّتِي يَرْتَكِبُهَا الْمُعْتَمِرُ بَيْنَ الْعُمْرَتَيْنِ

عمرہ کرنے کی فضیلت کا بیان۔ عمرہ کرنے والے کے ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوتے ہیں وہ سب معاف کر دیئے جاتے ہیں

۳۰۷۲۔ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عمرہ ان تمام گناہوں کا کفارہ بنتا ہے جو موجودہ عمرے اور گزشتہ عمرے کے دوران سرزد ہوئے ہوں اور حج مبرور کا بدلہ تو صرف جنت ہی ہے۔''

۳۰۷۳۔ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ حَدَّثَنِيهِ سُمَيٌّ ، ح وَ ثَنَا حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا ، وَ الْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ بنتا ہے اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔''

فوائد:......ان احادیث میں عمرہ کی فضیلت کا بیان ہے اور عمرہ دو عمروں کے درمیانی وقفہ میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (شرح النووی: ۹/ ۱۸)

(۳۰۷۲) تقدم تخریجه برقم: ۲۵۱۳.

(۳۰۷۳) تقدم تخریجه برقم: ۲۵۱۳.

لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ)) . غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْجَبَّارِ قَالَ يَبْلُغُ بِهِ .

٤٢٧..... بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ جِهَادَ النِّسَاءِ الْحَجُّ وَ الْعُمْرَةُ ، وَ فِي الْخَبَرِ ـ عِلْمِي ـ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْعُمْرَةَ وَاجِبَةٌ كَالْحَجِّ ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ أَنَّ عَلَيْهِنَّ الْعُمْرَةَ كَمَا أَنَّ عَلَيْهِنَّ الْحَجَّ

اس بات کی دلیل کا بیان کہ عورتوں کا جہاد حج اور عمرہ ہے، میرے علم کے مطابق اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حج کی طرح عمرہ بھی واجب ہے کیونکہ نبی ﷺ نے وضاحت فرمائی ہے کہ عورتوں کے اوپر جس طرح حج کرنا ضروری ہے اسی طرح عمرہ کرنا بھی ضروری ہے

٣٠٧٤ـ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ، ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، ثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ ....

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، هَلْ عَلَى النِّسَاءِ مِنْ جِهَادٍ ؟ قَالَ : ((عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ ، الْحَجُّ وَ الْعُمْرَةُ)) . قَالَ أَبُو بَكْرٍ ، فِي قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ)) ، وَ إِعْلَامُهُ أَنَّ الْجِهَادَ الَّذِي عَلَيْهِنَّ الْحَجُّ وَ الْعُمْرَةُ بَيَانٌ أَنَّ الْعُمْرَةَ وَاجِبَةٌ كَالْحَجِّ . إِذْ ظَاهِرُ قَوْلِهِ : ((عَلَيْهِنَّ)) أَنَّهُ وَاجِبٌ . إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُقَالَ : ((عَلَى الْمَرْءِ)) مَا هُوَ تَطَوُّعٌ غَيْرُ وَاجِبٍ .

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا عورتوں پر بھی جہاد فرض ہے؟ آپ نے فرمایا: ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں لڑائی نہیں ہے، وہ حج اور عمرہ ہے۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ کے اس فرمان: ان پر ایسا جہاد فرض ہے جس میں لڑائی بھڑائی نہیں ہے اور آپ نے انھیں بتایا کہ ان پر واجب جہاد حج اور عمرہ کرنا ہے، اس میں یہ دلیل ہے کہ عمرہ حج کی طرح واجب ہے۔ کیونکہ آپ کا فرمان "عَلَيْهِنَّ" (ان پر ہے) کا ظاہری مفہوم یہی ہے کہ ان پر واجب ہے کیونکہ کسی نفلی عبادت کے لیے یہ کہنا درست نہیں کہ وہ علی المرء (آدمی پر ہے)۔ (یہ اسی وقت کہا جاتا ہے جب کسی چیز کا وجوب بتانا مقصود ہو)۔

فوائد :......١۔ یہ حدیث دلیل ہے کہ عورتوں پر جہاد واجب نہیں۔ البتہ زخمیوں کی عیادت اور مرہم پٹی کے لیے وہ جہاد میں شرکت کرسکتی ہیں اور دفاعی جہاد کے طور پر اپنی حفاظت کے لیے اسلحہ رکھ سکتی ہیں۔

٢۔ عورتوں پر حج واجب ہے لیکن عمرہ واجب نہیں اور حج وعمرہ کی ادائیگی سے وہ جہاد کے فریضہ کا ثواب حاصل کرسکتی ہیں۔

(٣٠٧٤) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، حدیث: ١٥٢٠۔ سنن نسائی: ٢٦٢٩۔ سنن ابن ماجہ: ٢٩٥١۔ مسند احمد: ٦/١٦٥.

۴۲۸..... بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعُمْرَةِ عَلَى الدَّوَابِّ الْمُحْبَسَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے جو جانور پالا ہوا اس پر سوار ہو کر عمرہ کر سکتے ہیں

۳۰۷۵۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ .... عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ . قَالَ : أَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَى أُمِّ مَعْقِلٍ مَنْ يَسْأَلُهَا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَهَا جَعَلَ بَكْراً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَ أَنَّهَا أَرَادَتِ الْعُمْرَةَ ، فَسَأَلَتْ زَوْجَهَا الْبَكْرَ ، فَأَبٰى عَلَيْهَا ، فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَهَا . وَ قَالَ : ((إِنَّ الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ مِنْ سُبُلِ اللّٰهِ . وَ أَنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً أَوْ تُجْزِئُ حَجَّةً)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا الْخَبَرُ عِنْدِيْ دَالٌّ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مَنْ حَبَسَ شَيْئاً فِيْ سَبِيْلٍ مِنْ سُبُلِ الْخَيْرِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ مِنْ يَدِهِ أَنَّ الْحَبْسَ غَيْرُ جَائِزٍ ، وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ لِأَبِيْ مَعْقِلٍ تَسْبِيْلَ الْبَكْرِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ يَدِهِ . وَ هٰذَا الْخَبَرُ يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ قَوْلِ الْمُطَّلِبِيِّ إِنَّ الْحَبْسَ يَتِمُّ بِالْكَلَامِ وَ إِنْ لَمْ يُخْرِجْهُ الْمُحْبِسُ مِنْ يَدِهِ .

جناب ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بیان کرتے ہیں کہ مروان نے حضرت ام معقل رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک شخص کو یہ حدیث پوچھنے کے لیے بھیجا تو انھوں نے بیان کیا کہ ان کے خاوند نے ایک اونٹ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے وقف کر دیا اور ام معقل نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے خاوند سے وہ اونٹ سفر کے لیے مانگا۔ خاوند نے انھیں اونٹ دینے سے انکار کر دیا ،چنانچہ ام معقل رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ کو یہ بات بتائی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خاوند کو اونٹ دینے کا حکم دیا اور فرمایا: ”حج اور عمرہ بھی فی سبیل اللہ میں شامل ہے اور بے شک رمضان المبارک میں کیا ہوا عمرہ حج کے برابر ہے یا حج سے کافی ہے۔“ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت اس شخص کے موقف کے خلاف دلیل ہے جو کہتا ہے کہ جس نے کوئی چیز اللہ کی راہ میں وقف کی اور پھر اسے اپنے قبضے اور استعمال میں رکھا تو یہ وقف جائز نہیں ہے۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو معقل رضی اللہ عنہ کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنے اونٹ کو فی سبیل اللہ وقف کر دیں او ر اپنے ذاتی تصرف سے بھی نہ نکالیں۔ اور یہ روایت امام شافعی رحمہ اللہ کے مذہب کے صحیح ہونے کی دلیل ہے کہ وقف زبان کے اقرار سے مکمل ہو جاتا ہے اگر چہ وقف کرنے والا اس چیز کو اپنے قبضے اور تصرف سے نہ بھی نکالے۔

(۳۰۷۵) صحیح: سنن ابی داؤد، کتاب المناسك، باب العمرة، حدیث: ۱۹۸۸۔ مسند احمد: ۶/۳۷۵۔ مستدرك حاکم: ۱/۴۸۲۔ تقدم برقم: ۲۳۷۶.

۴۲۹..... بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَاجِّ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ وَ الْإِحْرَامِ بِهِمَا مِنْ أَيِّ الْحِلِّ شَاءَ

حاجی کے لیے رخصت ہے کہ وہ حج سے فارغ ہونے کے بعد کسی بھی حل (حدودِ حرم سے باہر کی جگہ) سے عمرے کا احرام باندھ لے

۳۰۷۶۔ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ - يَعْنِي الْحَنَفِيَّ - ثَنَا أَفْلَحُ ، قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ....

عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا أَبْكِي . فَقَالَ : ((مَا شَأْنُكِ ؟)) قَالَتْ : لَا أُصَلِّيْ . قَالَ : ((فَلَا يَضُرُّكِ إِنَّمَا أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ اٰدَمَ ، كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ)) ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ . وَ قَالَ : حَتّٰى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَ نَزَلْنَا مَعَهُ ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ ، فَقَالَ : ((اخْرُجْ بِأُخْتِكَ فَلْتُهِلَّهُ بِعُمْرَةٍ)) .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ (مقام سرف پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''تمھیں کیا ہوا ہے؟'' اماں جی نے عرض کی: مجھے نماز نہیں پڑھنی (ایام ماہواری شروع ہو گئے ہیں) آپ نے فرمایا: ''یہ حیض تمھارے لیے نقصان کا باعث نہیں ہے۔ یقیناً تو بھی آدم علیہ السلام کی بیٹیوں میں سے ایک بیٹی ہے، اللہ تعالیٰ نے جو چیز تم پر لازم کی ہے وہ سب عورتوں پر کی ہے۔'' پھر مکمل حدیث بیان کی، اور فرمایا: حتیٰ کہ آپ وادی محصب میں ٹھہرے تو ہم بھی آپ کے ساتھ وہاں ٹھہرے۔ پھر آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بلایا تو انھیں حکم دیا: ''اپنی بہن کو لے کر حدودِ حرم سے باہر چلے جاؤ تاکہ وہ عمرے کا احرام باندھ لیں (اور عمرہ ادا کر لے)۔''

فوائد :...... یہ حدیث دلیل ہے کہ حج و عمرہ سے فراغت کے بعد عمرہ کے لیے حل میں سے جہاں سے چاہے عمرہ کا احرام باندھ سکتا ہے۔

۴۳۰ ... بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِيْ رَمَضَانَ

رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت کا بیان

وَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّهَا تَعْدِلُ بِحَجَّةٍ ، مَعَ الدَّلِيْلِ عَلَى أَنَّ الشَّيْءَ قَدْ يَشْبَهُ بِالشَّيْءِ وَ يَجْعَلُ عِدْلَهُ إِذَا

(۳۰۷۶) صحیح بخاری، کتاب الحج، باب قول اللّٰہ تعالی (الحج اشہر معلومات) حدیث: ۱۵۶۰۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، باب بیان وجوہ الاحرام، حدیث: ۱۲۳/ ۱۲۱۱۔ سنن ابی داؤد: ۲۰۰۶۔ مسند احمد: ۶/ ۲۰۶۔ وقد تقدم مختصراً برقم: ۹۶۳.

أَشْبَهَهُ فِي بَعْضِ الْمَعَانِيْ ، لَا فِي جَمِيعِهِ ، إِذِ الْعُمْرَةُ لَوْ عَدَلَتْ حَجَّةً فِي جَمِيعِ أَحْكَامِهَا لَقُضِيَ الْعُمْرَةُ مِنَ الْحَجِّ ، وَلَكَانَ الْمُعْتَمِرُ فِيْ رَمَضَانَ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ تُسْقِطُ عُمْرَتُهُ فِي رَمَضَانَ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ عَنْهُ ، فَكَانَ النَّاذِرُ حَجًّا لَوِ اعْتَمَرَ فِيْ رَمَضَانَ كَانَتْ عُمْرَتُهُ فِيْ رَمَضَانَ قَضَاءً لِمَا أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ نَذْرِ الْحَجِّ .

اوراس میں یہ دلیل بھی ہے کہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے مگر یہ صراحت کرنی ضروری ہے کہ کوئی چیز اگر کسی چیز سے مشابہت رکھتی ہے تو کلی مشابہت نہیں ہوتی۔ (۱) اگر ہر اعتبار سے عمرہ حج کے برابر ہوتو پھر صرف عمرہ کرنا کافی ہو جائے اور حج کرنے کی ضرورت نہ پڑے۔ (۲) اسی طرح اگر کسی شخص پر حج کرنا فرض ہے اور وہ رمضان میں عمرہ کر لے تو اس سے حج کی فرضیت ساقط ہو جائے گی۔ (۳) اسی طرح اگر کسی نے حج کرنے کی نذر مانی ہے اور وہ رمضان میں عمرہ کر لے تو گویا عمرہ کرنے سے حج کی نذر پوری ہو جائے گی مگر یہ تینوں باتیں صحیح نہیں ہیں بلکہ حج اپنی جگہ فرض ہے اور رمضان میں عمرہ کرنے کا اجر وثواب حج کے برابر ہے۔

۳۰۷۷۔ ثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ الْعَنْبَرِيُّ ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ ....

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ لِزَوْجِهَا . حَجِّنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ مَا عِنْدِيْ مَا أُحِجُّكِ عَلَيْهِ . قَالَتْ : فَحَجِّنِيْ عَلَى نَاضِحِكَ . قَالَ : ذَاكَ يَعْتَقِبُهُ أَنَا وَوَلَدُكِ . قَالَ حُجَّنِيْ عَلَى جَمَلِكَ فُلَانٍ . قَالَ ذٰلِكَ حَبِيْسٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . قَالَتْ : فَبِعْ تَمْرَتَكَ . قَالَ : ذَاكَ قُوْتِيْ وَقُوْتُكِ . فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ ، أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ زَوْجَهَا ، فَقَالَتْ : أَقْرِئْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے کا ارادہ کیا تو ایک عورت نے اپنے خاوند سے کہا : مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرادو۔ اس نے جواب دیا کہ میرے پاس سواری نہیں ہے جس پر بٹھا کر میں تمھیں حج کرادوں۔ عورت نے کہا: مجھے اپنے پانی لانے والے اونٹ پر سوار کر کے حج کرادیں۔ اس نے کہا : اس پر تو میں اور تیرا بیٹا بیٹھیں گے۔ عورت کہنے لگی: مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کرادو۔ شوہر نے جواب دیا: وہ اونٹ تو اللہ کی راہ (جہاد) میں وقف ہے۔ بیوی کہتی ہے: اپنی کھجوریں بیچ کر مجھے حج کرادو۔ خاوند کہتا ہے: وہ تو میری اور تمھاری خوراک ہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے حج کر کے واپس تشریف لے آئے تو اس عورت نے اپنے شوہر کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور کہا :

(۳۰۷۷)۔ اسنادہ حسن صحیح: سنن ابی داؤد: ۱۹۹۰۔ مستدرك حاكم: ۱/ ۴۸۳۔ ۴۸۴.

مِنِّي السَّلَامَ وَ رَحْمَةَ اللّٰهِ ، وَ سَلْهُ: مَا تَعْدِلُ حَجَّةً مَعَكَ ؟ فَأَتَى زَوْجُهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ امْرَأَتِي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ رَحْمَةَ اللّٰهِ ، وَ إِنَّهَا كَانَتْ سَأَلَتْنِيْ أَنْ أَحُجَّ بِهَا مَعَكَ . فَقُلْتُ لَهَا : لَيْسَ عِنْدِيْ مَا أُحُجُّكِ عَلَيْهِ . فَقَالَتْ : حَجِّنِيْ عَلٰى جَمَلِكَ فُلَان فَقُلْتُ لَهَا : ذٰلِكَ حَبِيْسٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . فَقَالَ : ((أَمَا إِنَّكَ لَوْ كُنْتَ حَجَجْتَهَا فَكَانَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) فَقَالَتْ : حَجِّنِيْ عَلٰى نَاضِحِكَ . فَقُلْتُ ذَاكَ يَعْتَقِبُهُ أَنَا وَ وَلَدُكِ قَالَتْ : فَبِعْ تَمْرَتَكَ . فَقُلْتُ ذَاكَ قُوْتِيْ وَ قُوْتُكِ . قَالَ : فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّباً مِنْ حِرْصِهَا عَلَى الْحَجِّ وَ أَنَّهَا أَمَرَتْنِيْ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا يَعْدِلُ حَجَّةً مَعَكَ . قَالَ : ((إِقْرَئْهَا مِنِّي السَّلَامَ وَ رَحْمَةَ اللّٰهِ ، وَ أَخْبِرْهَا أَنَّهَا تَعْدِلُ حَجَّةً مَعِيَ عُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ)) .

رسول اللہ کو میرا سلام کہنا اور اللہ تعالی کی رحمتیں آپ پر ہوں اور آپ سے یہ سوال کرو کہ کونسا عمل آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہو سکتا ہے؟ چنانچہ اس کا شوہر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میری بیوی آپ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتی ہے۔ اور اس نے مجھ سے سوال کیا تھا کہ میں اسے آپ کے ساتھ حج کرادوں لیکن میں نے اسے کہا: میرے پاس تمھیں سوار کرنے کے لیے سواری نہیں ہے۔ اس نے کہا: مجھے فلاں اونٹ پر سوار کر کے حج کرادو۔ میں نے جواب دیا کہ وہ اونٹ اللہ کی راہ جہاد میں وقف ہے۔ آپ نے فرمایا: ''خبردار! اگر تم اسے اسی اونٹ پر حج کرا دیتے تو یہ عمل بھی فی سبیل اللہ شمار ہوتا۔'' اس عورت نے کہا: مجھے اپنے پانی پلانے والے اونٹ پر حج کرادو تو میں نے کہا: اس پر میں اور تمھارا بیٹا بیٹھے گا۔ اس نے پھر کہا: اپنی کھجوریں بیچ دو (اور مجھے حج کرادو) میں نے کہا: وہ میری اور تمھاری خوراک ہے تو اس پر رسول اللہ ﷺ اس عورت کی حج کرنے کی حرص پر ہنس دیے۔ اور اس نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے یہ سوال پوچھوں کہ کونسا عمل آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسے میری طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنا اور اسے بتانا کہ رمضان المبارک میں عمرہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

فوائد :......ا۔ رمضان میں عمرہ کی فضیلت عام ایام سے زیادہ ہے کہ رمضان میں ادا کیے جانے والے عمرہ کا اجر حج کے برابر ہے۔ لیکن رمضان میں ادا شدہ عمرہ سے حج کی فرضیت ساقط نہیں ہوتی۔ بلکہ فریضہ حج ادا کرنے سے ہی حج ادا ہوتا ہے۔

۴۳۱..... بَابُ إِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ

مقام جعرانہ سے عمرہ کرنا درست ہے

۳۰۷۸۔ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ....

عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي قَوْلِهِ : بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ . قَالَ لَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ اعْتَمَرَ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ ثُمَّ أَمَّرَ أَبَا بَكْرٍ عَلٰى تِلْكَ الْحَجَّةِ .

جناب سعید بن مسیّب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے روانہ ہوئے تو آپ نے جعرانہ سے عمرہ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس حج کا امیر بنا کر بھیجا۔

فوائد:......عمرہ کے لیے جعرانہ مقام سے احرام باندھنا جائز ومسنون ہے۔

۴۳۲..... بَابُ إِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ لِمَنْ لَا يَحُجُّ عَامَهُ ذٰلِكَ ، وَ الرُّخْصَةِ لَهُ فِي الرُّجُوْعِ إِلٰى وَطَنِهِ بَعْدَ قَضَاءِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ

جو شخص حج کا ارادہ نہ رکھتا ہو وہ اسی سال حج کے مہینوں میں عمرہ ادا کر سکتا ہے۔ اور اسے عمرہ ادا کرنے کے بعد حج سے پہلے اپنے وطن واپس لوٹنے کی رخصت ہے

۳۰۷۹۔ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَلْقَمَةَ ۔ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ ۔ عَنْ أُمِّهِ ....

عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ النَّاسَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، فَقَالَ : ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ بِعُمْرَةٍ قَبْلَ الْحَجِّ فَلْيَفْعَلْ)) . قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ : هٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ بِصِحَّةِ قَوْلِ الْمُطَّلِبِيِّ أَنَّ فَرْضَ الْحَجِّ مَمْدُوْدٌ مِنْ حِيْنَ يَجِبُ عَلَى الْمَوَالِيْ أَنْ تُحَدِّثَ بِهِ الْمَنِيَّةُ إِذْ لَوْ كَانَ فَرْضُ الْحَجِّ عَلٰى مَا تَوَهَّمَهُ بَعْضُ مَنْ لَا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَ زَعَمَ أَنَّ مِنَ الْحَجِّ عَنْ أَوَّلِ سَنَةٍ يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَجُّ كَانَ فِيْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع والے سال لوگوں کو حکم دیا تو فرمایا: ''جو شخص حج سے پہلے صرف عمرہ کر کے واپس جانا چاہتا ہو وہ جا سکتا ہے۔'' امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت امام شافعی کے قول کے درست ہونے کی دلیل ہے کہ حج کا وقت وسیع ہے۔ کوئی شخص حج واجب ہونے کے بعد اپنی موت سے پہلے پہلے کر سکتا ہے ۔ کیونکہ اگر حج اس سال ادا کرنا ضروری ہوتا جس سال حج کسی شخص پر واجب ہوا ہے جیسا کہ بعض کم علم حضرات کا خیال ہے تو پھر حج کو مؤخر کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کا نافرمان شمار ہوتا

(۳۰۷۸) اسناده صحيح، صحيح ابن حبان: ۳۶۹۹۔ من طريق ابن خزيمة.

(۳۰۷۹) اسناده حسن صحيح: مسند احمد: ۱۰۷/۶۔ مسند الحميدی: ۲۰۴.

عَاصِياً لِلّٰهِ لِمَا أَبَاحَ الْمُصْطَفٰى ﷺ لِمَنْ كَانَ مَعَهُ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَنْ يَرْجِعَ بِعُمْرَةٍ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ ، وَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْحَجِّ اَيَّامٌ قَلَائِلُ ، لِأَنَّ الْمُصْطَفٰى ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ وَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ عَرَفَةَ خَمْسَةُ أَيَّامٍ ، فَأَبَاحَ لِمَنْ أَحَبَّ الرُّجُوْعَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْعُمْرَةِ أَنْ يَرْجِعَ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ .

حالانکہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے صحابہ کرام کو اجازت دے دی تھی کہ جو شخص حج سے پہلے صرف عمرہ کرکے اپنے وطن لوٹنا چاہے وہ جا سکتا ہے اور اس وقت حج میں صرف چند دن باقی تھے کیونکہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے لیے مکہ مکرمہ میں ۴ ذوالحجہ کو داخل ہوئے تھے اور حج میں صرف پانچ دن باقی تھے۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے عمرہ کر کے واپس جانے والوں کو اجازت دے دی کہ جو شخص حج سے پہلے عمرہ ادا کر کے واپس جانا پسند کرتا ہے وہ چلا جائے۔

فوائد :......سال کے تمام اوقات میں عمرہ کرنا مسنون ہے۔ البتہ جو شخص فریضہ حج ادا کر رہا ہے ایام حج میں اس کا عمرہ ادا کرنا درست نہیں۔ اور شافعیہ کے نزدیک حجاج کے سوا تمام افراد عرفہ کے دن، قربانی اور تشریق کے دنوں میں اور سال بھر عمرہ ادا کر سکتے ہیں۔ مالک، احمد اور جمہور علماء رحمہم اللہ اسی مذہب کے قائل ہیں۔ (شرح النووی: ۹/ ۱۸)

۴۳۳..... بَابُ إِبَاحَةِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ

حج سے پہلے عمرہ کرنا جائز ہے

وَ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْفِعْلَيْنِ مِنْ جِنْسٍ ، إِذْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِهِمَا فَبَدَأَ بِذِكْرِ أَحْدِهِمَا فِي الْأَمْرِ قَبْلَ الْاٰخَرِ أَنْ جَائِزٌ أَنْ يَبْدَأَ الْمَأْمُوْرُ بِالْفِعْلَيْنِ بِأَحَدِهِمَا فِيْ .

اور اس بات کی دلیل کا بیان کہ حج اور عمرہ ایک ہی قسم ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دونوں کو ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور دونوں میں سے ایک کو پہلے ذکر کیا ہے لیکن مامور شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ دونوں میں سے جسے چاہے پہلے ادا کرے۔

اِنْتَهَتِ الْمُخْطُوْطَةُ أَدْعُوا اللّٰهَ الْعَلِيَّ الْقَدِيْرَ أَنْ يَّمُنَّ عَلَيْنَا بِنُسْخَةٍ أُخْرٰى لِهٰذَا الْكِتَابِ . كَامِلَةً غَيْرَ نَاقِصَةٍ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ .

(کتاب صحیح ابن خزیمہ) کا مخطوطہ یہاں تک پورا ہوا۔ اللہ عزوجل جو ہر چیز پر بلند و بالا ہے اور ہر طرح کی طاقت وقدرت میں یکتا ہے اس کی بارگاہ ایزدی میں دعا ہے کہ وہ ہمارے اوپر اپنا خاص فضل وکرم فرماتے ہوئے ہمیں اس کتاب کا دوسرا نسخہ بھی مہیا کر دے وہ ذات ہر ایک چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام کائنات کا ربّ ہے۔ اور درود وسلام ہو تمام رسولوں کے سردار پر اور آپ کی آل اور تمام اصحاب پر اور قیامت تک جو بھی آپ کے نقش قدم پر چلے اور آپ کی اتباع اور پیروی کرے سب پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ الحمد للہ
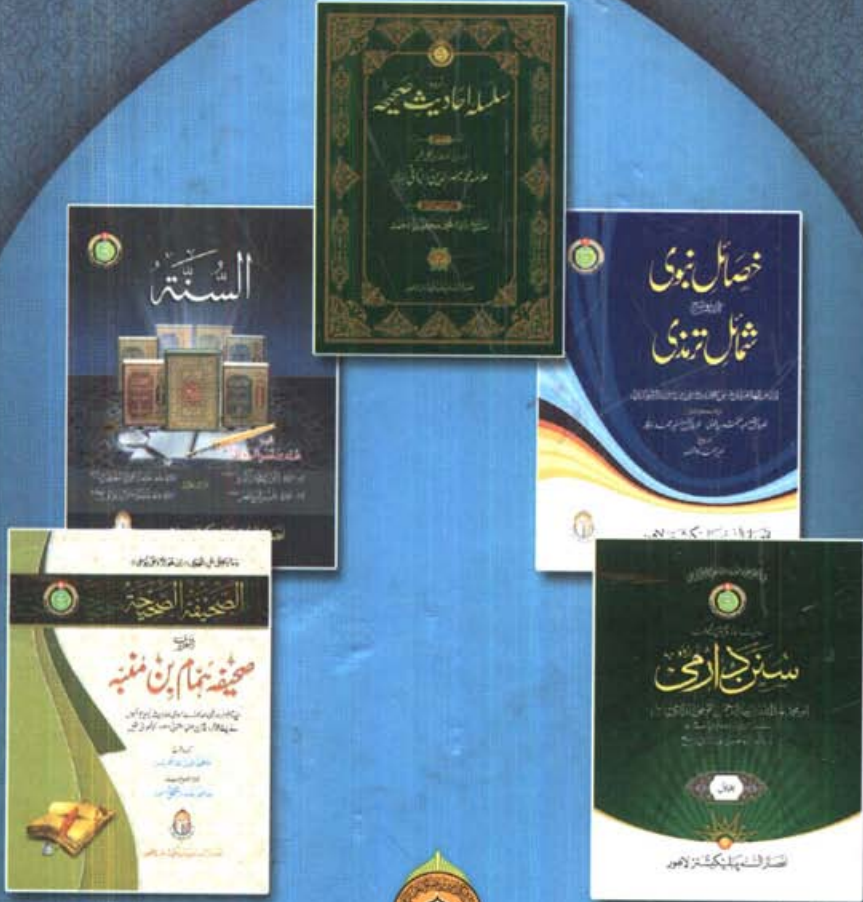
انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی

الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587